ربنا آمنا بما انزلت واتبعنا الرسول فاکتبنا مع الشاہدین

الحمد للہ کہ دریں زمان سعادت نشان بغرض افادۂ عام مسلمانان و طلبۂ کافۂ اہل ایمان ترجمۂ اردو کتاب سنن ترمذی مسمی بہ

جائزۃ الشعوذی

بترجمہ جامع الترمذی

از تالیفات یگانۂ زمان علامۂ دوران مولوی بدیع الزمان صاحب ابن مولوی مسیح الزمان صاحب مرحوم

بمطبع مرتضوی دہلی باہتمام ... مطبوع شد

١٨٧١٩

50

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین ۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے فقیر الی رحمۃ الرحمن **بدیع الزمان** عفا عنہ المنان کہتا ہی کہ چونکہ جناب عالی القاب امیر المؤمنین ناصر الملۃ والدین امام المحدثین وخاتم المفسرین حجۃ اللہ فی الارضین آیۃ من آیات رب العالمین نواب والا جاہ امیر الملک **سید محمد صدیق حسن خانصاحب بہادر** لا زال تتفاخر نے جنکی ہمت عالی باوجود کثرت مشاغل مہمات ریاست ہمہ تن مصروف اماتت بدعت واحیاء سنت رہتی ہی اور ہمیشہ کتب نفیسہ وصحف لطیفہ علوم دینیہ مین تصنیف و تالیف ہوتی رہتی ہین اور بواسطہ اور بلا واسطہ تحریرًا وتقریرًا ولسانًا وبنانًا ونفسًا ومالًا و صراحۃً واشارۃً امداد توحید وسنت جاری ہے بنظر فائدۂ عامہ متبعین سنت اور بخیال نصرت خاصہ ارباب ہجرت ۔ اتفاق یہ کہ حقتعالی نے محض اپنے فضل سے اس زمرہ مین داخل کیا ہے اس فقیر اور برادر عزیز مولوی **وحید الزمان** صاحب کو خدمت ترجمۂ اردوی صحاح ستہ مفوض فرمائی اور محل اقامت ہمارا حرمین شریفین کو کہ وہی ہمارا مہاجر ہے مقرر کیا اسواسطے اس فقیر نے اس کام کو موجب سعادت دارین وسبب فلاح نشاتین سمجھ کر شروع کیا چنانچہ بالفعل ترجمہ **جامع ترمذی** کا کیا جاتا ہے مرحبا ہے نوابصاحب کی علو ہمت و دانشمندی ودینداری پر کہ کیا عمدہ تجویز فرمائی ہے کہ اسکے ضمن مین اعانت سنت ونصرت ارباب ہجرت دونون حاصل ہین الحق اس مائۂ تیرہوین صدی مین کہ زمانہ غربت اسلام ہے ذات فیض آیات جناب ممدوح الیہ از بس غنیمت ہے حق تعالی نوابصاحب کو صحیح وسالم رکھے اور مطالب دارین سے بہرہ یاب کرے اب علے سبیل الاختصار کچھ حال اس کتاب اور اسکے مؤلف کا بیان کیا جاتا ہے مؤلف اس کتاب کے **محمد بن عیسے** بن سورہ بن موسی بن ضحاک السلمی البصری البوغی الترمذی الحافظ ہین اصلہ ان ایمہ مین سے ہین جو علم حدیث مین مقتدائے ہوئے ہین اتقان مین ضرب المثل ہین اور انکو خلیفہ بخاری کہتے ہین تورع وزہد وخوف الہی اسقدر رکھتے تہے کہ ما فوق اسکے متصور نہین ہے خوف الہی سے برسون روتے اور اندہے ہو گئے ۲۰۹ھ مین پیدا ہوئے اور ۲۷۹ھ مین وفات پائی اور اخذ حدیث بخاری و قتیبہ بن سعید ومحمود بن غیلان ومحمد بن بشار واحمد بن منیع ومحمد بن المثنی وسفیان بن وکیع وغیرہم سے کیا اور انسے خلق کثیر نے حدیث حاصل کی اور طلب علم حدیث مین برسون بصرہ وکوفہ وواسط وری وخراسان وحجاز مین سیر کی انکی تصانیف بکثرت علم حدیث مین موجود ہین اور یہ کتاب ان سب سے بہتر ہے بلکہ بعض وجوہ سے جمیع کتب حدیث سے احسن ہے اول ترتیب اس کتاب کی بہت عمدہ ہے اور تکرار سے خالی ہے دوسرے اسمین مذاہب فقہا اور وجوہ استدلال انکے مرقوم ہین تیسرے اسمین صحت وحسن وضعف وغرابت وعلت [illegible] مذکور ہے اسکے آخر مین کتاب العلل ہے اسمین فوائد حسنہ جمع کئے ہین اسکی قدر واقف [illegible] یہ کتاب مجتہد ومقلد دونون کے لئے کافی ہے کہ ترمذی نے کہا ہے مین نے اس کتاب کو علماء حجاز وعراق [illegible] یہ کتاب ہو تو گویا نبی اسکے گہر مین کلام کرتا ہے حاکم وخطیب نے اس کتاب [illegible] الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین وآلہ الطاہرین واصحابہ الاکرمین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَبْوَابُ الطَّھَارَۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین طہارت کے بیان مین جو مروی ہے
مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ مَا جَاءَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ** باب اس بیان مین کہ قبول [illegible]
کوئی نماز بغیر طہارت کے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقْبَلُ صَلٰوۃٌ بِغَیْرِ طُھُوْرٍ وَّلَا صَدَقَۃٌ مِّنْ غُلُوْلٍ وَقَالَ ھَنَّادٌ فِیْ حَدِیْثِہٖ
اِلَّا بِطُھُوْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہین ہوتی کوئی نماز بغیر طہارت کے اور نہ کوئی صدقہ چوری کے مال سے اور کہا ہناد نے
اپنی روایت مین بغیر طہور کی جگہہ الا بطہور **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب مین اور حسن ہے اور اس باب مین ابی الملیح سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت
کرتے مین اپنے باپ سے اور ابوہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے اور ابی الملیح بن اسامہ کا نام عامر ہے اور بعضے انکو زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی کہتے ہین **بَابُ
مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ الطُّھُوْرِ** باب بیان مین فضیلت طہارت کے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
اِذَا تَوَضَّأَ الْعَبْدُ الْمُسْلِمُ اَوِ الْمُؤْمِنُ فَغَسَلَ وَجْھَہٗ خَرَجَتْ مِنْ وَّجْھِہٖ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ نَظَرَ اِلَیْھَا بِعَیْنَیْہِ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ اَوْ نَحْوَ ھٰذَا وَاِذَا غَسَلَ یَدَیْہِ خَرَجَ
مِنْ یَّدَیْہِ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ بَطَشَتْھَا یَدَاہُ مَعَ الْمَاءِ اَوْ مَعَ اٰخِرِ قَطْرِ الْمَاءِ حَتّٰی یَخْرُجَ نَقِیًّا مِّنَ الذُّنُوْبِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہا انہون نے فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرتا ہے بندہ مسلمان یا فرمایا بندہ مومن اور دھوتا ہے اپنا مونہہ نکل جاتی ہین سب خطائین اسکے مونہہ سے کہ دیکھتا تھا انکی طرف
اپنی دونون آنکھون سے پانی کے ساتھہ یا فرمایا ساتھہ آخر قطرے کے پانی سے یا فرمایا مانند اسکے اور جب دھوتا ہے دونون ہاتھہ نکلجاتے ہین سب خطائین اسکی ہاتھہ سے
کہ پکڑا تھا انکو اپنے دونون ہاتھون سے پانی کے ساتھہ یا فرمایا ساتھہ آخر قطرے پانی کے یہانتک کہ نکلتا ہے پاک صاف ہوکر گناہون سے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے اور وہی ہے مالک سے وہ روایت کرتے ہین سہیل سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے اور ابو صالح جو راوی حدیث ہین والد ہین سہیل کے
اور وہ ابو صالح سمان ہین اور نام انکا ذکوان ہے اور ابوہریرہ کے نام مین اختلاف ہے بعض کہتے ہین کہ عبد شمس ہے اور بعضون نے کہا عبد اللہ بن عمرو ہے اور ایسا ہی
کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے اور یہی صحیح ہے اور اس باب مین روایت ہے عثمان اور ثوبان اور صنابحی اور عمرو بن عبسہ اور سلمان اور عبد اللہ بن عمرو سے اور صنابحی وہ
ہین کہ روایت کرتے ہین ابی بکر صدیق سے اور انکو سماع نہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نام انکا عبد الرحمن بن عسیلہ ہے اور کنیت انکی ابو عبد اللہ ہے اور سفر
کیا تھا انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف [illegible] مین آپکی وفات [illegible] گئی اور [illegible] نبی [illegible] اور روایت [illegible] انہون نے حضرت [illegible] بہت سی حدیثین یعنی
بواسطہ صحابہ کے اور صنابح جو بیٹے اعسر احمسی کے [illegible] رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے [illegible] صنابحی [illegible] حدیث ہے کہ کہا انہون
نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے مین [illegible] بعد مینے اسکی لڑائی
سے امت کم ہوجاویگی تو اس فخر مین نقصان ہوگا **بَابُ مَا جَاءَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ** [illegible] باب اس بیان مین کہ طہارت کنجی ہے نماز کی
عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مِفْتَاحُ الصَّلٰوۃِ الطُّھُوْرُ وَتَحْرِیْمُھَا التَّکْبِیْرُ وَتَحْلِیْلُھَا التَّسْلِیْمُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اسکی تکبیر ہے اور تحلیل اسکی سلام یعنے تکبیر تحریمہ کہنے سے نماز شروع ہوجاتی ہے اور منافیات نماز حرام [illegible]

[illegible]

سے نماز سب حلال ہوجاتی ہیں **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث صحیح تر ہے اس باب میں اور حسن اور عبداللہ بن محمد بن ... نے ... کلام کیا ہے بعض علماے محدثین نے انکی حافظہ میں اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے فرماتے تھے کہ احمد بن حنبل و اسحٰق بن ابراہیم اور حمیدی حجت لاتے تھے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت سے کہا محمد نے وہ مقارب الحدیث ہیں اور اس باب میں جابر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے

بَابُ مَا يَقُولُ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ

باب پیخانہ جاتی وقت کی دعا کا **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ قَالَ شُعْبَةُ وَقَدْ قَالَ مَرَّةً اُخْرٰى اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ اَوِ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ ... جب داخل ہوتی پاخانہ میں فرماتی یا اللہ پناہ میں آتا ہوں میں تیری کہا شعبہ نے اور کہا دوسری بار عبدالعزیز نے پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ کی ناپاکی سے اور ناپاک سے یا کہا ناپاک جنوں سے اور ناپاک عورتوں سے جنوں کی **مترجم** کہتا ہے کہ شعبہ نے کہا عبدالعزیز نے کبھی اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ روایت کیا اور کبھی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اور یہ بھی شک راوی ہے کہ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبِيْثِ یا کہا مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **ف** اس باب میں علی اور زید بن ارقم اور جابر اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی جو ہے اس باب میں اور احسن اور زید بن ارقم کی اسناد میں اضطراب ہے کہ روایت کی ہشام دستوائی اور سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور کہا سعید نے کہ روایت ہے قاسم بن عوف شیبانی سے وہ روایت کرتی ہیں زید بن ارقم سے اور کہا ہشام نے روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتی ہیں زید بن ارقم سے اور روایت کی یہہ حدیث شعبہ اور معمر نے قتادہ سے بروایت نضر بن انس اور کہا شعبہ نے روایت ہے زید بن ارقم سے اور کہا معمر نے روایت ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے **مترجم** کہتا ہے یعنی شعبہ نے بعد قتادہ کی زید بن ارقم کا نام لیا اور معمر نے نضر بن انس کا **کہا** ابوعیسیٰ نے پوچھا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے حال اس اضطراب کا سو فرمایا انہوں نے کہ احتمال ہے کہ قتادہ نے روایت کی ہو دونوں سے یعنی زید بن ارقم اور نضر بن انس سے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیخانے جاتے الکتے کہتے اَللّٰهُمَّ سے آخر تک یعنی یا اللہ پناہ مانگتا ہوں میں تیری ساتھ ناپاکی سے اور بری کاموں سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا يَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ

باب پیخانے سے نکلنے کے بعد کی دعا کا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ قَالَ غُفْرَانَكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتے پاخانے سے فرماتے غُفْرَانَكَ یعنی یا اللہ بخشش مانگتا ہوں میں تیری **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے اسرائیل کی وہ روایت کرتی ہیں یوسف بن ابی بردہ سے اور ابوبردہ بیٹے ہیں ابوموسیٰ کے نام انکا عامر بن عبداللہ بن قیس اشعری ہے اور اس باب میں سوائے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی کوئی حدیث معلوم نہیں ہوتی

بَابٌ فِي النَّهْيِ عَنِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ بِغَائِطٍ اَوْ بَوْلٍ

باب نہی میں استقبال قبلہ کی پیخانے یا پیشاب کے وقت **عَنْ** اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اَتَيْتُمُ الْغَائِطَ فَلَا تَسْتَقْبِلُوا الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ وَلَا بَوْلٍ وَلَا تَسْتَدْبِرُوْهَا وَلٰكِنْ شَرِّقُوْا اَوْ غَرِّبُوْا قَالَ اَبُوْ اَيُّوْبَ فَقَدِمْنَا الشَّامَ فَوَجَدْنَا مَرَاحِيْضَ قَدْ بُنِيَتْ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَنَنْحَرِفُ عَنْهَا وَنَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ **ترجمہ** روایت ہے ابوایوب انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جاؤ تم پاخانہ میں تو مونہہ نکرو قبلہ کیطرف نہ پیخانے کی وقت اور نہ پیشاب کے وقت اور نہ پیٹھ کرو اسطرف ولیکن مشرق کیطرف مونہہ کرو یا مغرب کیطرف کہا ابوایوب نے سو گئے ہم شام میں تو دیکھا ہم نے ... جو بنی ہوئی تھی قبلہ کیطرف تو مونہہ پھیر لیتے ہم اُس سے یعنی ہمیں بچ جاتی اور مغفرت مانگتے ہم اللہ تعالیٰ سے یعنی اسکی بنانے سے **ف** اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ ... بن ابی معقل ... بن ... اور روایت ہے ابی امامہ سے اور ابوہریرہ اور سہل بن حنیف سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ایوب ... ایوب کا نام خالد بن زید ہے اور زہری کا نام محمد ہے اور وہ بیٹے ہیں مسلم بن عبیداللہ بن شہاب ... کنیت انکی ... نبی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مونہہ نکرو قبلہ کیطرف پاخانہ یا پیشاب ... نہ کرو اسطرف سو مراد اس ... ہو میں ... کرنا قبلہ کیطرف جائز ہے اور ایسا ہی کہا اسحاق نے اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ ... ہے صلی اللہ علیہ وسلم کی پیٹھ کرنے میں پیخانہ ہو ... میں نہ مکانوں میں

بَابُ مَا جَاءَ مِنَ

الرخصة في ... عن جابر بن عبد الله قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم ان نستقبل القبلة ببول فرأيته قبل ان يقبض بعام ...

... عبد الله سے فرمایا کہ منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منہہ کرنیکو قبلے کیطرف پیشاب کے وقت پہر دیکہا مین نے انکی وفات سے ... اس باب مین ابی قتادہ اور عایشہ اور عمار سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث جابر کی اس باب مین حسن ہے غریب ہے اور ... وہ روایت کرتے ہین جابر سے وہ ابی قتادہ سے کہ دیکہا انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو پیشاب کرتے ہوئے قبلہ کیطرف اور ... ہمکو ابن لہیعہ نے اور حدیث جابر کی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اصح ہے ابن لہیعہ کی حدیث سے اور ابن لہیعہ ضعیف ہین اہل حدیث ... بان غیرہ نے اور روایت کی ہمسے ہناد نے نقل کی انہون نے عبدہ سے انہون نے عبید اللہ ... سے انہون نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہون نے اپنے عم واسع بن حبان سے انہون نے ابن عمر سے کہا ابن عمر نے ایکدن چڑہا مین حفصہ کے گہر پر سو دیکہا مین نے ... پہرے ہوئے موہنہ کئے ہوئے شام کو اور پیٹہہ کئے ہوئے کعبہ کیطرف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب النهي عن البول قائما

... کرنیکی نہی مین **عن** عائشة قالت من حدثكم ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يبول قائما فلا تصدقوه ما كان ... روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہون نے کہ جو کہے تم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہڑے ہو کر پیشاب کرتے تہے سچ انجانو سو ہے پیشاب ... بیٹہہ کر **ف** اور اس باب مین روایت ہے عمر اور بریدہ سے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث عائشہ کی اس باب مین حسن ہے اور اصح اور حدیث عمر کی مروی ہے عبد الکریم ابن ابی المخارق سے وہ روایت کرتے ہین نافع سے وہ ابن عمر سے وہ حضرت عمر سے کہا فرمایا حضرت عمر نے دیکہا مجہکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہڑے ہو پیشاب کرتے فرمایا آپ نے اے عمر نہ پیشاب کر و کہڑے ہو کر پہر نہ پیشاب کیا مین نے کبہی کہڑے ہو کر بعد اسکے اور مرفوع کیا اس حدیث کو عبد الکریم ابن ابی المخارق نے اور وہ ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا انکو ایوب سختیانی نے اور کلام کیا انمین اور روایت کیا عبید اللہ نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے کہ فرمایا عمر رضی اللہ عنہ نے نہین پیشاب کیا مینے کبہی کہڑے ہو کر جب سے مسلمان ہوا اور یہ حدیث بہت صحیح ہے عبد الکریم کی حدیث سے اور حدیث بریدہ کی اس باب مین غیر محفوظ ہے یعنے اسمین کچہہ سہو کا احتمال ہے اور مراد نہی سے اس باب مین نہی تنزیہی ہے نہ تحریمی ... عبد اللہ بن مسعود نے کہ ظلم ہی پیشاب کرنا کہڑے ہو کر

باب ما جاء من الرخصة في ذلك

باب کہڑے ہو کر پیشاب کرنیکی رخصت مین **عن** ابي وائل عن حذيفة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اتى سباطة قوم فبال عليها قائما فاتيته بوضوء فذهبت لاتاخر عنه فدعاني حتى كنت عند عقبيه فتوضأ ومسح على خفيه **ترجمہ** روایت ہے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہین حذیفہ سے کہ تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے ایک قوم کے گہورے پر سو پیشاب کیا اسپر کہڑے ہو کر پہر لایا مین آپکے لئے پانی وضو کا اور پیچہے ہٹنے لگا مین پس بلایا مجکو حضرت نے یہانتک کہ پہنچا مین انکے پیچہے یعنے نزدیک انکے پہر وضو کیا آپنے اور مسح کیا موزون پر **کہا** ابو عیسیٰ نے اور ایسا ہی روایت کیا منصور نے اور عبیدہ ضبی نے ابی وائل سے انہون نے حذیفہ سے مثل اعمش کے اور روایت کی حماد بن ابی سلیمان اور عاصم بن بہدلہ نے ابی وائل سے وہ روایت کرتے ہین مغیرہ بن شعبہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی وائل کی حذیفہ سے بہت صحیح ہے اور رخصت دی ایک قوم نے اہل علم سے کہڑے ہو کر پیشاب کرنیکی

باب في الاستتار عند الحاجة

باب ... وسلم اذا اراد الحاجة لم يرفع ثوبه حتى ...

... صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضائے حاجت کا تو کپڑے ...

... نے اعمش سے انہون نے انس سے اس حدیث کو اور روایت کیا ...

قضائے حاجت کا نہ اٹہاتے اپنا کپڑا جبتک کہ نہ نزدیک ہو تے ...

اور کسی صحابی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور دیکہا ہے انہون نے انس بن مالک کو نماز پڑہتے اور ... اور کنیت انکی ابو محمد کاہلی ہے اور وہ مولیٰ ہین بنی کاہل کے کہا اعمش نے باپ میرے چہٹپن مین لائے گئے تہے ملک اسلام مین پہر وارث کیا انکو مسروق نے ++

باب کراهیة الاستنجاء بالیمین باب بیچ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنے کی کراہیت کے بیان میں **عن** عبد الله بن ابی قتادة عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم نهى ان یمس الرجل ذکره بیمینه **ترجمه** روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ چھوئے مرد ذکر اپنا سیدھے ہاتھ سے **ف** اور اس باب میں حضرت عائشہ اور سلمان اور ابی ہریرہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن صحیح ہے اور نام ابوقتادہ کا حارث ابن ربعی ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں استنجا کرنا سیدھے ہاتھ سے

باب الاستنجاء بالحجارة باب ڈھیلوں سے استنجا کرنے کے بیان میں **عن** عبد الرحمن بن یزید قال قیل لسلمان قد علمکم نبیکم کل شیء حتی الخراءة فقال سلمان اجل نهانا ان نستقبل القبلة بغائط او ببول او نستنجی بالیمین او نستنجی احدنا باقل من ثلاثة احجار او ان نستنجی برجیع او بعظم **ترجمه** روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہ کہا کسی نے سلمان فارسی سے تحقیق سکھائی تم کو نبی تمہارے نے ہر چیز یہاں تک طور پیخانے میں بیٹھنے کا کہا سلمان نے ہاں منع کیا ہم کو اس سے کہ قبلے کی طرف منہ کریں ہم پیخانے یا پیشاب کے وقت یا استنجا کریں ہم داہنے ہاتھ سے یا استنجا کرے کوئی ہم میں کا تین ڈھیلوں سے کم یا استنجا کریں ہم گوبر یا لید یا ہڈی سے **ف** اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور خزیمہ بن ثابت اور جابر اور خلاد بن سائب سے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں **کہا** ابوعیسی نے حدیث سلمان کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں اکثر علما صحابہ اور جو بعد انکے تھے تجویز کرتے ہیں کہ استنجا تین پتھروں سے کافی ہے اگرچہ پانی نہ لیوے جب کہ جاتا رہے اثر پیخانہ یا پیشاب کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق

باب الاستنجاء بالحجرین یہ باب دو پتھروں سے استنجا کرنے کے بیان میں **عن** عبد الله قال خرج النبی صلی الله علیه وسلم لحاجته فقال التمس لی ثلاثة احجار قال فاتیته بحجرین وروثة فاخذ الحجرین والقی الروثة وقال انها رکس **ترجمه** روایت ہے عبداللہ سے کہا کہ نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضائے حاجت کو سو فرمایا آپ نے ڈھونڈھ میرے لئے تین ڈھیلے کہا عبداللہ نے لایا میں دو پتھر اور ایک ٹکڑا گوبر کا سو لے لئے آپ نے پتھر اور پھینکدیا گوبر کو اور فرمایا یہ ناپاک ہے **کہا** ابوعیسی نے اور ایسا ہی روایت کیا قیس ابن ربیع نے اس حدیث کو ابی اسحاق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند حدیث اسرائیل کے اور روایت کی معمر اور عمار بن رزیق نے ابی اسحاق سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے اور روایت کیا زہیر نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمن بن اسود سے انہوں نے اپنے باپ اسود ابن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور روایت کیا زکریا ابن ابی زائدہ نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبدالرحمن ابن یزید سے انہوں نے عبداللہ سے اور اس روایت میں اضطراب ہے **کہا** ابوعیسی نے پوچھا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ کونسی روایت انمیں ابی اسحاق سے صحیح زیادہ ہے تو کچھ جواب نہ دیا انہوں نے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے تو انہوں نے بھی کچھ جواب نہ دیا مگر تجویز کی انہوں نے حدیث زہیر کی جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں عبدالرحمن بن اسود سے وہ اپنے باپ سے وہ عبداللہ سے زیادہ صحیح اور لکھا اسکو اپنی کتاب جامع میں یعنی بخاری میں اور صحیح تر میرے نزدیک حدیث اسرائیل و قیس کی ہے جو مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے وہ عبداللہ سے اسلئے کہ اسرائیل بہت ثبت ہیں اور یاد رکھنے والے ابی اسحاق کی حدیث کو بہ نسبت اور لوگوں کے اور متابعت کی ہے انکی روایت کی قیس بن ربیع نے بھی اور سنا میں نے ابا موسی محمد ابن مثنی سے کہتے تھے سنا میں نے عبدالرحمن بن مہدی سے کہتے تھے جو فوت ہوئیں ہیں مجھکو حدیثیں سفیان کی کہ مروی ہیں ابی اسحاق سے تو اسی سبب سے کہ تکیہ کیا میں نے اسرائیل پر کہ وہ بیان کرتے تھے انکو پورا پورا **کہا** ابوعیسی نے اور زہیر کی روایت ابی اسحاق سے کچھ ایسی قوی نہیں اسلئے کہ زہیر نے ان سے آخر وقت میں سنا ہے سنا میں نے احمد ابن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہتے تھے جب سنے تو حدیث زائدہ اور زہیر کی تو نہ پروا رکھہ کسی کی نہ سنے تو غیر سے مگر حدیث ابی اسحاق کی اور نام انکا عمرو بن عبداللہ سبیعی ہمدانی ہے اور ابو عبیدہ بن عبداللہ ابن مسعود نے نہیں سنا اپنے باپ سے اور نہیں پہچانا جاتا نام انکا روایت کی ہم سے محمد ابن بشار نے انہوں نے محمد ابن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے کہا عمرو نے پوچھا میں نے ابا عبیدہ بن عبداللہ سے کچھ یاد ہے تمکو عبداللہ کی باتوں میں کہا انہوں نے نہیں

باب کراهیة ما یستنجی به باب بیان میں ان چیزوں کے جن سے استنجا کرنا مکروہ ہے **عن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا تستنجوا بالروث ولا بالعظام فانه زاد اخوانکم من الجن **ترجمه** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے استنجا نکرو گوبر اور ہڈی سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بھائیوں کا ہے **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ اور سلمان اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے مروی ہے یہ حدیث اسمعیل ابن ابراہیم وغیرہ سے وہ

کرتے ہیں داؤد ابن ابی ہند [illegible] عبداللہ سے کہ تہے عبداللہ بن مسعود رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم کے ساتہ لیلۃ الجن میں آخر حدیث تک طویل ہے
سو کہا شعبی نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ [illegible] ہے اور نہ ہڈیون سے کہ وہ توشہ ہے تمہارے بہائیوں کا جنون سے اور روایت اسمٰعیل کی زیادہ صحیح ہے حفص بن غیاث
کی روایت سے [illegible] اسی پر عمل ہے [illegible] باب [illegible] **نجاء بالماء** باب اس بیان میں پانی سے استنجا کرنیکے **عن** معاذۃ عن عائشۃ قالت مُرْنَ ازواجکن ان یستطیبوا
بالماء فانی استحییھم [illegible] فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم [illegible] یفعلہ **ترجمہ** روایت ہے بی بی معاذہ سے کہ فرمایا حضرت عائشہ نے حکم کرو تم اپنے شوہروں
کو کہ استنجا کیا کرین پانی سے [illegible] اسلئے کہ تحقیق رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تہے **ف** اور اس باب میں جریر بن عبداللہ بجلی اور
انس اور ابو ہریرہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہین استنجا کرنا پانی سے اگرچہ استنجا کرنا پتہر
سے بہی کافی ہے انکے نزدیک اور مستحب اور افضل جانتے ہین پانی سے استنجا کرنا یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب ما**
جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا اراد الحاجۃ ابعد فی المذہب باب اس بیان مین کہ رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم جب ارادہ کرتے قضاء حاجت کا تو دور جاتے **عن** المغیرۃ بن شعبۃ قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فاتی النبی صلی
اللہ علیہ وسلم حاجتہ فابعد فی المذہب **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا تہا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ سفر مین سو گئے نبی صلے اللہ
علیہ وسلم قضاء حاجت کو اور بہت دور گئے **ف** اور اس باب مین عبدالرحمٰن بن ابی قراد اور ابی قتادہ اور جابر اور یحییٰ بن عبید سے بہی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہین
اپنے باپ سے اور ابی موسیٰ اور ابن عباس اور بلال بن حارث سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم
سے کہ وہ جگہہ ڈہونڈتے تہے پیشاب کے لئے جیسے مسافر جگہہ ڈہونڈتا ہے اترنیکو اور نام ابو سلمہ کا عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری ہے **باب ما جاء فی**
کراہیۃ البول فی المغتسل باب اس بیان مین کہ پیشاب کرنا غسل خانہ مین مکروہ ہی **عن** عبد اللہ بن مغفل ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم نھی ان یبول الرجل فی مستحمہ وقال ان عامۃ الوسواس منہ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا
پیشاب کرنی سی غسلخانہ مین اور کہا کہ اکثر وسواس اسی سی ہوتا ہی **ف** اور اس باب مین ایک اور صحابی سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسکو مرفوع
نہین جانتی ہم مگر اشعث بن عبداللہ کی روایت سے اور کہتی ہین انکو اشعث اعمی اور مکروہ کہا ہی بعض عالمون نے پیشاب کرنا غسلخانہ مین اور کہا اکثر وسواس اسی سے ہوتا ہی اور
رخصت دی ہے بعض اہل علم نی انہین مین ہین ابن سیرین اور کہا انہی لوگون نے اسی سے وسواس ہوتا ہی جواب دیا انہون نے رب ہمارا اللہ ہی ہے اور اسکا کوئی شریک نہین ہے
اسکی سوای کوئی وسواس پیدا نہین کرسکتا اور کہا ابن مبارک نے جایز ہی پیشاب کرنا غسلخانہ مین جب بہا دے اسپر پانی **کہا** ابو عیسیٰ نی بیان کی ہمسی یہ حدیث
احمد بن عبدۃ آملی نے انسی حبان نی انسی عبداللہ بن مبارک سے **باب ما جاء فی السواک** باب بیان مین مسواک کے **عن** ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لولا ان اشق علی امتی لامرتھم بالسواک عند کل صلوۃ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سی
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر یہ خیال ہوتا مجہی مشقت کا اپنی امت پر تو ضرور حکم کرتا مین انکو مسواک [illegible] ہر نماز کی وقت **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
روایت کی ہی محمد بن اسحاق نے محمد بن ابراہیم سی انہون نے ابی سلمہ سی انہون نے زید بن خالد سی انہون نے نبی [illegible] حدیث ابی سلمہ کی ابی ہریرہ سی اور
زید بن خالد کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی دونون صحیح ہین میرے نزدیک اسواسطی کہ وہ مروی ہے [illegible] وسلم سی ولیکن محمد نے
کہا ہی کہ حدیث ابی سلمہ کی زید بن خالد سی صحیح تر ہی + اور اس باب مین ابوبکر صدیق [illegible] اور انس اور عبداللہ
ابن عمرو اور ام حبیبہ اور ابن عمر اور ابی امامہ اور ابی ایوب اور تمام ابن عباس [illegible] ام سلمہ اور [illegible] سے **عن** ابی
سلمۃ عن زید بن خالد الجھنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ [illegible] لامرتھم بالسواک عند کل صلوۃ
ولاخرت صلوۃ العشاء الی ثلث اللیل قال فکان زید بن خالد یشھد الصلوات فی [illegible] ھم من اذن الکاتب لا یقوم الی الصلوۃ
الا استن ثم ردہ الی موضعہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ سی وہ روایت کرتی ہین زید بن خالد جہنی [illegible] رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی

اگر خیال نہوتا مشقت ڈالنی کا اپنی اُمت پر تو ضرور حکم کرتا مین اُنکو مسواک کا نزدیک ہر نماز کے اور حکم کرتا تاخیر عشا کا تہائی رات تک کہا ابو سلمہ نے زید آتی تہی نماز کو مسجد مین اور مسواک ہوتی اُنکی کان کے اوپر جیسے قلم ہوتا ہی کاتب کے کان پر جب کہڑی ہوتی نماز کو ملاک کرتی پہر رکہہ لیتے اسی جگہہ مین **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

بَابُ مَا جَاءَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنْ مَنَامِهٖ فَلَا يَغْمِسَنَّ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يَغْسِلَهَا

باب اس بیان مین کہ جب جاگی آدمی اپنی نیند سی تو نہ ڈالی ہاتہہ اپنا برتن مین جب تک نہ دہولی اُسکو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهٗ فِي الْاِنَاءِ حَتّٰى يُفْرِغَ عَلَيْهَا مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِيْ اَيْنَ بَاتَتْ يَدُهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب جاگی کوئی تم مین کا رات کو تو نہ ڈالی اپنا ہاتہہ برتن مین جبتک نہ ڈال لیوے دو بار اُسپر یا تین بار اسلئی کہ نہین جانتا رات کو کہان رہا ہاتہہ اُسکا اور اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور جابر اور عائشہ سے **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا شافعی نے دوست رکہتا ہون کہ ہر سونی والا دوپہر ہو یا کوئی وقت نہ ڈالی اپنا ہاتہہ وضو کی پانی مین جب تک نہ دہولی اُسی پہر اگر ڈالدیا اُسنے دہونی سے پہلے تو نجس ہوگا وہ پانی جبتک کہ نہو اُسکے ہاتہہ پر نجاست اور کہا احمد بن حنبل نے جب جاگی کوئی رات کو اور ڈالدی ہاتہہ پانی مین دہونی سی پہلی تو نہیں بہادی پانی اور کہا اسحاق نے جب جاگی کوئی رات کو یا دن کو تو نہ ڈالی ہاتہہ اپنا پانی مین

بَابٌ فِي التَّسْمِيَةِ عِنْدَ الْوُضُوْءِ

باب بسم اللہ کہنی کا وضو کی شروع مین **عَنْ** رَبَاحِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سُفْيَانَ بْنِ حُوَيْطِبٍ عَنْ جَدَّتِهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا وُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے رباح بن عبد الرحمن بن ابی سفیان بن حویطب سے وہ روایت کرتی ہین اپنی دادی سی وہ اپنی باپ سے کہ کہا سنا مینی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی اُسکا وضو ہی نہین ہوتا جو نام نہ لی اللہ کا وضو کی شروع مین **ف** اور اس باب مین عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابی سعید خدری اور سہل بن سعد اور انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے کہا احمد نی اس باب مین کوئی حدیث ایسی نہین پاتا مین کہ جسکی اسناد عمدہ ہو اور کہا اسحاق نے اگر چہوڑ دیا بسم اللہ کو قصدًا تو پہر وضو کرے اور بہولی سی چہوڑا یا اس حدیث کی تاویل کرتا ہی تو مضائقہ نہین کہا محمد بن اسمٰعیل نی سب سے اچہی اس باب مین حدیث رباح بن عبد الرحمن کی ہے **کہا** ابو عیسی نی اور رباح بن عبد الرحمن جو روایت کرتی ہین اپنی دادی سی وہ اپنی باپ سے تو باپ انکے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہین اور ابو ثفال مری کا نام ثمامہ بن حصین اور رباح بن عبد الرحمن وہ ابو بکر بیٹی حویطب کے ہین بعضے راویوں نے روایت کیا اس حدیث کو سو کہا روایت ہے ابو بکر بن حویطب سے پس منسوب کیا اُنکو اُنکے دادا کی طرف

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ

باب کلی اور ناک مین پانی ڈالنی کے بیان مین **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَثِرْ وَاِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن قیس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے تو ناک صاف کر اور جب کلوخ لی تو طاق لے اس باب مین روایت ہے عثمان اور لقیط بن صبرہ اور ابن عباس اور مقدام بن معدیکرب اور وایل بن حجر اور ابو ہریرہ سے بہی **کہا** ابو عیسی نے حدیث سلمہ بن قیس کی حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف کیا ہی علما نی اُس شخص مین کہ جو چہوڑ دیوی مضمضہ اور استنشاق تو کہا بعضوں نے اگر چہوڑ دی وضو مین بہی اور پڑہ لی نماز تو پہر دوہراوی نماز کو اور تجویز کیا یہ حکم وضو اور غسل جنابت مین برابر اور یہی کہتی ہین ابن ابی لیلی اور عبد اللہ بن مبارک اور احمد اور اسحاق اور کہا احمد نی استنشاق زیادہ موکد ہی کلی سے **کہا** ابو عیسی نے اور کہا ایک جماعت نی اہل علم سی کہ اعادہ کری جنابت مین اور نہ اعادہ کری وضو مین اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا اور کہا ایک گروہ نی نہ وضو مین اعادہ کری نہ غسل جنابت مین بلکہ وہ دونون سنت ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو واجب نہین اعادہ جو چہوڑ دی اسکو وضو مین یا غسل مین اور یہی قول ہی مالک شافعی کا

بَابُ الْمَضْمَضَةِ وَالْاِسْتِنْشَاقِ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ

باب اس بیان مین کہ کلی اور ناک مین پانی دینا دونوں ایک چلو سی بہی درست ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ مِنْ كَفٍّ وَّاحِدٍ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثًا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہا انہون نے کہ دیکہا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اپنی ایک ہی چلو سی ایسا ہی تین بار کیا یعنی ایک چلو لیکر آدہا موہنہ مین اور آدہا ناک مین ڈالا **ف** اور اس باب مین عبد اللہ بن عباس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن زید کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے مالک اور ابن عیینہ اور اکثر

اور اکثر لوگون نے یہ حدیث عمرو بن یحییٰ [illegible] سو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کُلّی کی اور ناک مین پانی ڈالا ایک ہی چلّو سی اور اسکو ذکر کیا ہے فقط خالد
ن اور خالد ثقہ ہین حافظ ہین اہل حدیث کی [illegible] اور استنشاق ایک چلّو سی کافی ہی اور کہا بعضون نے ہماری نزدیک مستحب ہے کہ الگ الگ
پانی لے دونون کیلئے [illegible] ہی اور اگر الگ الگ کری تو بہتر ہی ہمارے نزدیک **بَابٌ فِي تَخْلِيلِ اللِّحْيَةِ**
باب داڑھی کے خلال کے بیان [illegible] ل رَأَيْتُ عَمَّارَ ابْنَ يَاسِرٍ تَوَضَّأَ فَخَلَّلَ لِحْيَتَهُ فَقِيلَ لَهُ أَوْ قَالَ فَقُلْتُ لَهُ أَتُخَلِّلُ لِحْيَتَكَ
الَ وَمَا يَمْنَعُنِي وَ[illegible] وَسَلَّمَ يُخَلِّلُ لِحْيَتَهُ **ترجمہ** روایت ہے حسان ابن بلال سی کہا کہ دیکھا مین نے عمار بن یاسر کو وضو کیا
اور خلال کیا داڑھی مین پس کہا گیا اُنسی [illegible] مین نے کہا اُن سی کیا خلال کرتی ہو اپنی داڑھی کا کہا عمار نی کون روکتا ہی مجکو خلال سی اور دیکھا مین نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلال کرتی اپنی داڑھی کا **روایت** کی ہمسی ابن عمر نی اُنسی سفیان نے اُنسی سعید بن ابی عروبہ نی اُنسی قتادہ نی اُنسی حسان ابن بلال
اُنسی عمار نی وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب مین عائشہ اور اُمّ سلمہ اور انس اور ابن ابی اوفی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے
کہا ابو عیسیٰ نے سُنا مین نے اسحاق بن منصور سی کہتی تہی سُنا مین نے احمد ابن حنبل سی کہا احمد نی کہا ابن عیینہ نی نہین سُنی عبد الکریم نی حدیث خلال کی حسان
ابن بلال سے **روایت** کی ہمسی یحییٰ بن موسیٰ نی اُنسی عبد الرزاق نی اُنسی اسرائیل نے اُنسی عامر بن شقیق نی اُنسی ابی وائل نے اُنسی عثمان ابن عفان نی کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم خلال کرتی تہی اپنی داڑھی مین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور کہا محمد ابن اسمٰعیل بخاری نی سب سے زیادہ صحیح اس باب مین حدیث
عامر بن شقیق کی ہی ابی وائل سی جو مروی ہے عثمان رضی اللہ عنہ سی اور قایل ہین اُسکی اکثر اہل علم صحابہ سی اور جو بعد اُنکی تہی تجویز کرتی ہین داڑھی کی خلال کو اور
یہی کہتی ہین شافعی اور کہا احمد نی اگر بھول سی چھوٹ جاوی تو وضو جائز ہی اور کہا اسحاق نے اگر چھوڑ دی بھول سی یا تاویل کی راہ سی تو کافی ہی اُسکو اور جو
قصداً چھوڑ دی تو پھر وضو کری **بَابُ مَا جَاءَ فِي مَسْحِ الرَّأْسِ أَنَّهُ يَبْدَأُ بِمُقَدَّمِ الرَّأْسِ إِلَى مُؤَخَّرِهِ** باب بیان مین مسح
کی کہ شروع کری آگی سی اور تمام کری پیچھی تک **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ ابْنِ زَيْدٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ
بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ ثُمَّ ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا حَتَّى رَجَعَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن زید سی
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اپنے سر کا ہاتھ سے سو آگی سی لیگئے پیچھی تک اور پیچھی سی لائی آگے کو یعنی شروع کیا مقدم سر سی پھر پیچھی لیگئی اپنی گُدی تک پھر
پلٹایا ہاتونکو یہانتک کہ لوٹا لائی جہان سے شروع کیا تہا پھر دونو پیر دہوئی **ف** اور اس باب مین معاویہ اور مقدام بن معدیکرب اور عائشہ سی بہی روایت ہے
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن زید کی بہت صحیح ہی اس باب مین اور بہت اچھی اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحاق **بَابُ مَا جَاءَ أَنَّهُ يَبْدَأُ**
بِمُؤَخَّرِ الرَّأْسِ باب بیان مین مسح شروع کرنیکے سر کی پیچھی سے **عَنْ** الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَأْسِهِ
مَرَّتَيْنِ بَدَأَ بِمُؤَخَّرِ رَأْسِهِ ثُمَّ بِمُقَدَّمِهِ وَبِأُذُنَيْهِ كِلْتَيْهِمَا ظُهُورِهِمَا وَبُطُونِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
مسح کیا اپنی سر کا دو مرتبہ شروع کیا پیچھے سے سر کی پہلی بار پھر آگی سے اور مسح کیا دونون کانونکا باہر اور اندر اُنکی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور حدیث عبد اللہ
بن زید کی اس حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور بہت عمدہ اور اختیار کیا ہی بعض اہل کوفہ نی اس حدیث کو اُنہین مین سے ہو [illegible] **[illegible] جَاءَ أَنَّ**
مَسْحَ الرَّأْسِ مَرَّةً باب سر کا مسح ایکبار کرنیکی بیان مین **عَنْ** الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْ[illegible] وَسَلَّمَ يَتَوَضَّأُ
[illegible] أَقْبَلَ مِنْهُ وَمَا أَدْبَرَ وَصُدْغَيْهِ وَأُذُنَيْهِ مَرَّةً وَاحِدَةً **ترجمہ** روایت ہے ر[illegible] نے دیکھا وضو کرتی
[illegible] تو کہا مسح کیا حضرت نی سر کا آگی بہی اور پیچھی بہی اور دونون کنپٹی کا اور کانونکا ایکبار [illegible] مصرف بن
[illegible] ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ربیع کی حسن ہی صحیح ہے اور مروی ہے بہت سندون سے کہ [illegible] ایکبار اور اسی پر عمل تہا اکثر صحابہ کا اور
یہی کہتی ہین جعفر ابن محمد اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ ایکبار کری مسح سر کا روایت کیا ہمسی محمد بن منصور
نے ابن عیینہ سی کہتی تہی کہ پوچھا مین نے جعفر بن محمد سی کہ سر کا مسح کافی ہوتا ہی ایکبار تو کہا انہون نے بیشک کافی ہوتا ہی قسم ہے اللہ کی

بَابُ مَاجَاءَ اَنَّهٗ يَأْخُذُ لِرَاْسِهٖ مَاءً جَدِيْدًا باب اس بیان میں کہ مسح سر کی لئے پانی تازہ لیوی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ اَنَّهٗ
رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ وَاَنَّهٗ مَسَحَ رَاْسَهٗ بِمَاءٍ غَيْرِ فَضْلِ يَدَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن زید سی کہ دیکھا انہوں نے آنحضرت کو کہ وضو کیا آپنی اور
مسح کیا اپنی سر کا سوای اُس پانی کی جو بچا تہا دونون ہاتہونسی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا ابن لہیعہ نی اسکو حبان بن واسع سی انہون
نی اپنی باپ سے انہون نے عبداللہ بن زید سی تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا اور مسح کیا سر کا اُس پانی سی جو بچا تہا ہاتہونسی اور روایت عمرو بن حارث کی صحیح تر
ہی حبان سے اسلئے کہ یہی مروی ہے بہت سندون سے عبداللہ بن زید وغیرہ سی کہ لیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پانی تازہ اسی ، عمل ہی اکثر اہل علم کا کہ مسح کری تازہ پانی
بَابُ مَسْحِ الْاُذُنَيْنِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا باب کانون کے اوپر اور اندر مسح کرنیکے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَاُذُنَيْهِ ظَاهِرِهِمَا وَبَاطِنِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سر کا اور کانونکے اوپر اور اندر کا
ف اور اس باب مین ربیع سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مسح کریں دونون کانون کے
اوپر اور اندر **بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْاُذُنَيْنِ مِنَ الرَّاْسِ** اس باب مین یہ بیان ہے کہ دونون کان سر مین داخل ہین **عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ
تَوَضَّاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَيَدَيْهِ ثَلٰثًا وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَقَالَ الْاُذُنَانِ مِنَ الرَّاْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سی کہا وضو کیا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے پس دہویا منہ اپنا تین بار اور دونون ہاتہ تین بار اور مسح کیا اپنی سر کا اور فرمایا کان داخل ہین سر مین **کہا** ابو عیسی نے کہا قتیبہ نے کہا حماد نی نہین جانتا
مین یہ قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ہی یا ابی امامہ کا یعنی کان سر مین داخل ہین اور اس باب مین انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے اس حدیث کی اسناد ایسی کچہ
مضبوط نہین اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اصحاب اور تابعین سے کہ کان داخل ہین سر مین اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا کہا بعض
اہل علم نے جو سامنی ہے کانون کے منہہ مین داخل ہے اور جو پیچہی ہے وہ سر مین اور کہا اسحاق نے بہتر ہے کہ مسح کری اگلی کا منہہ کے ساتہہ اور پیچہی کا سر کے ساتہہ **بَابٌ فِيْ تَخْلِيْلِ
الْاَصَابِعِ** باب انگلیون کے خلال کے بیان مین **عَنْ** عَاصِمِ ابْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلِ
الْاَصَابِعَ **ترجمہ** روایت ہے عاصم ابن لقیط بن صبرہ سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جب وضو کری تو خلال کر انگلیونکا **ف** اور اس باب مین ابن عباس اور
مستورد اور ابو ایوب سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ خلال کیا کری پیرونکی انگلیونکا وضو مین اور یہی کہتی ہین احمد اور
اسحاق اور کہا اسحاق نے خلال کری ہاتہہ اور پیر کی انگلیونکا اور ابو ہاشم کا نام اسمعیل بن کثیر ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِذَا تَوَضَّاْتَ فَخَلِّلْ اَصَابِعَ يَدَيْكَ وَرِجْلَيْكَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب وضو کری تو خلال کر ہاتہہ اور پیر کی انگلیونکا
کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ الْفِهْرِيِّ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ دَلَكَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ
بِخِنْصَرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے مستورد بن شداد فہری سی کہا دیکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتی ملتے اپنی پیر کی انگلیان ہاتہہ کی چہنگلیاسی **کہا** ابو عیسی
نی یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر ابن لہیعہ کی روایت سے **بَابُ مَاجَاءَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ** باب اس بیان مین کہ خرابی
ہی ایڑیونکی دوزخ سی یعنی وضو مین احتیاط کرنا چاہئی کہ سوکہی نرہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ لِّلْاَعْقَابِ مِنَ النَّارِ
ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی خرابی ہی واسطے ایڑیون کے دوزخ سی **ف** اور اس باب مین عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور جابر بن
اور عبداللہ بن حارث اور معیقیب اور خالد بن ولید اور شرحبیل بن حسنہ اور عمرو بن عاص اور یزید ابن ابی سفیان سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن
ہی صحیح ہی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا انہون نے خرابی ہی ایڑیونکی اور تلوونکی دوزخ سی اور مطلب اس حدیث کا یہ ہی کہ مسح جائز نہین پیرون پر جب تک نہو
موزہ یا جورب **بَابُ مَاجَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً** باب ایکبار ایکبار اعضای وضو دہونیکی بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نے ایک ایک بار **ف** اور اس باب مین روایت ہے
عمر اور جابر اور بریدہ اور ابی رافع اور ابن الفاکہ سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی بہت اچہی ہے اس باب مین اور بہت صحیح اور روایت کیا رشدین بن سعد نی

ضحاک بن شرحبیل سے اُنہوں نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عمر بن خطاب سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار اور یہہ روایت کچھ خوب
نہیں اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا ابن عجلان اور ہشام بن سعد اور سفیان ثوری اور عبد العزیز بن محمد نے زید بن اسلم سے اُنہوں نے عطاء ابن یسار سے اُنہوں نے ابن عباس سے
اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ** باب دو دو بار اعضائے وضو دھونیکے بیان میں **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دو بار وضو کیا یعنی ہر ہر عضو کو دو دو بار
دہویا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر روایت سے ابن ثوبان کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن الفضل سے اور اسناد حسن ہے صحیح ہے اور
اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ ثَلٰثًا**
ثَلٰثًا باب تین تین بار وضو کرنیکے بیان میں **عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا** **ترجمہ** روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے وضو کیا تین تین بار **ف** اور اس باب میں عثمان اور ربیع اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی امامہ اور ابی رافع اور عبد اللہ بن عمرو اور معاویہ اور ابی ہریرہ اور
جابر اور عبد اللہ بن زید اور ابی ذر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی بہت اچھی ہے اور اصح ہے اس باب میں اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا کہ وضو کافی ہے
ایک ایک بار اور دو دو بار بہتر ہے اور تین تین بار بہت افضل ہے اور اس سے بڑہکر نہیں اور کہا ابن مبارک نے مجھے خوف ہے کہ گناہ میں پڑیگا وہ جو کہ تین بار سے زیادہ دہوے
اور کہا احمد اور اسحق نے تین سے زیادہ وہی ہوویگا جو مبتلا ہے یعنی وسوسہ میں **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوْءِ مَرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ وَّثَلٰثًا** باب ایکبار اور دو بار اور تین بار وضو کرنیکے
بیان میں **عَنْ** ثَابِتِ ابْنِ اَبِيْ صَفِيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِيْ جَعْفَرٍ حَدَّثَكَ جَابِرٌ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَّمَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ
وَثَلٰثًا ثَلٰثًا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ثابت بن ابی صفیہ سے کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے ابی جعفر سے کہ کیا حدیث بیان کی ہے تمسے جابر نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
وضو کیا ایک ایک بار اور دو دو بار اور تین تین بار کہا جابر نے ہاں **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ثابت بن ابی صفیہ سے کہا پوچھا میں نے ابی جعفر سے
کیا تمسے بیان کیا ہے جابر نے کہ وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک بار کہا ہاں بیان کیا ہمسے اسکو ہناد اور قتیبہ نے دونوں نے کہا بیان کیا ہمسے
وکیع نے اُنہوں نے ثابت سے اور یہ زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے اسلئے کہ مروی ہے بہت سندوں سے ثابت سے مثل وکیع کی روایت کی اور شریک سے بہت غلطیاں
ہوتی ہیں اور ثابت بن ابی صفیہ وہ ابو حمزہ ثمالی ہیں **بَابٌ فِيْ مَنْ تَوَضَّأَ بَعْضَ وُضُوْئِهٖ مَرَّتَيْنِ وَبَعْضَهٗ ثَلٰثًا** باب
اس بیان میں کہ وضو میں بعض اعضا دو بار دہوئے اور بعض تین بار **عَنْ** عَبْدِ اللهِ ابْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا
وَغَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَمَسَحَ بِرَاْسِهٖ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کیا سو دہویا اپنا مونہہ تین بار
اور دہوئے دونوں ہاتہہ دو دو بار اور مسح کیا سر کا اور دہوئے دونوں پیر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی حدیثوں میں مذکور ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے دہوئے بعض اعضا وضو کے ایکبار اور بعض تین بار اور اجازت دی ہے بعض اہل علم نے اسکی کہ اسمیں کچھہ مضائقہ نہیں کہ دہووے آدمی بعض اعضا تین بار
اور بعض دو بار اور بعض ایکبار **بَابٌ فِيْ وُضُوْءِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ كَانَ** باب بیان میں وضو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہ کیسا تھا **عَنْ** اَبِيْ حَيَّةَ قَالَ رَاَيْتُ عَلِيًّا تَوَضَّأَ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ حَتّٰى اَنْقَاهُمَا ثُمَّ مَضْمَضَ ثَلٰثًا وَّاسْتَنْشَقَ ثَلٰثًا وَّغَسَلَ وَجْهَهٗ ثَلٰثًا وَّذِرَاعَيْهِ
ثَلٰثًا وَّمَسَحَ بِرَاْسِهٖ مَرَّةً ثُمَّ غَسَلَ قَدَمَيْهِ اِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَاَخَذَ فَضْلَ طَهُوْرِهٖ فَشَرِبَهٗ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ اَحْبَبْتُ اَنْ اُرِيَكُمْ كَيْفَ كَانَ
طَهُوْرُ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی حیہ سے کہا دیکھا میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کہ وضو کیا اُنہوں نے سو دہوئے دونوں ہاتہہ خوب صاف
کرکے پھر تین کُلّیاں کیں اور تین بار ناک میں پانی دیا اور تین بار مونہہ دہویا اور دونوں ہاتہہ کہنیوں تک دہوئے تین بار اور مسح کیا سر کا ایکبار پھر دہوئے دونوں
پیر ٹخنوں تک پھر کہڑے ہوے اور لیا بچا ہوا پانی وضو کا پھر پیا کہڑے ہوکر پھر فرمایا چاہا میں نے کہ دکہاؤں تمکو وضو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ کیسا تہا **ف** اور
اس باب میں عثمان اور عبد اللہ بن زید اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ربیع اور عبد اللہ بن انیس سے بھی روایت ہے، روایت کی ہمسے قتیبہ اور ہناد نے
دونوں نے ابو الاحوص سے انہوں نے ابو اسحق سے انہوں نے عبد خیر سے ذکر کیا حضرت علی کا مثل روایت ابی حیہ کے لیکن عبد خیر نے کہا جب فارغ ہوے وضو سے لیا چلو

پانی چاہیئے وضو کا چلو مین اور پی لیا **کہا** ابو عیسی نے حدیث علی کی روایت کی ہی ابو اسحٰق ہمدانی نے ابو حیہ اور عبد خیر اور حارث سے ان سب نے علی سے اور روایت کی زائدہ بن قدامہ او کئی لوگون نے خالد بن علقمہ سے اُنہون نے عبد خیر سے اُنہون نے علی سے حدیث وضو کی بہت بڑی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا شعبہ نی اس حدیث کو خالد بن علقمہ سے سو خطا کی اُنکے اور اُنکی باپ کے نام مین سو کہا مالک بن عُرفُطہ اور روایت کی گئی ہے ابو عوانہ سے اُنہون نے خالد بن علقمہ سے اُنہون نی عبد خیر سے اُنہون نے علی سے اور روایت کی گئی ہی ابو عوانہ سے وہ روایت کرتی ہین مالک بن عرفطہ سے مثل روایت شعبہ کی اور صحیح خالد بن علقمہ ہے **بَابٌ فِي النَّضْحِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ** باب اس بیان مین کہ بعد وضو کی میانی پر پانی چھڑکنا چاہئی **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ جَاءَنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا تَوَضَّاْتَ فَانْتَضِحْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا یا محمد جب وضو کرو تم تو پانی چھڑک لو **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور سنا مین نے محمد سے کہتے تھے حسن بن علی ہاشمی منکر الحدیث ہین اور اس باب مین ابی الحکم بن سفیان اور ابن عباس اور زید بن حارثہ اور ابی سعید سے روایت ہے اور کہا بعضون نے سفیان بن الحکم یا حکم بن سفیان اور اضطراب کیا ہی اس حدیث مین **بَابٌ فِي اِسْبَاغِ الْوُضُوْءِ** باب بخوبی پورا کرنی کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى مَا يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا وَيَرْفَعُ بِهِ الدَّرَجَاتِ قَالُوْا بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ وَانْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دون مین تمکو اُسکی جس سے مٹاتا ہی اللہ گناہونکو اور بلند کرتا ہی درجون کو عرض کیا کیون نہین یا رسول اللہ فرمایا پورا کرنا وضو کا تکلیفون مین اور بار بار جانا مسجدونکی طرف اور انتظار کرنا ایک نماز کا بعد دوسری کے سو یہی جو کی پہرہ ہی جہاد کا **ف** روایت کی ہمسی قتیبہ نے کہا روایت کی ہمسے عبد العزیز بن محمد نے اُنسے علا نے مانند اس حدیث کے اور کہا قتیبہ نی اپنی روایت مین لفظ فَذٰلِكُمُ الرِّبَاطُ تین بار اور اس باب مین علی اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عباس او عبیدہ سے بھی روایت ہے اور انکو عبیدہ بن عمر کہتے ہین اور عائشہ او عبد الرحمن بن عائش اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور علا ابن عبد الرحمن بیٹے یعقوب جہنی کے ہین اور ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک **بَابُ الْمِنْدِيْلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ** باب رومال سی بدن پونچھنے کی بیان مین بعد وضو کی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِرْقَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا بَعْدَ الْوُضُوْءِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک کپڑا کہ پونچھتے تھے اُس سے بدن اپنا بعد وضو کی **ف** اور اس باب مین معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَوَضَّاَ مَسَحَ وَجْهَهٗ بِطَرَفِ ثَوْبِهٖ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا کہ دیکھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب وضو کرتی تو پونچھتے مونھہ اپنا کپڑی کی کنارے سے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اُسکی ضعیف ہے اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی دونون ضعیف ہین حدیث مین **کہا** ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی بھی کچھہ ایسی قوی نہین اور اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ صحیح نہین ہوا اور ابو معاذ کو لوگ سلیمان بن ارقم کہتے ہین وہ ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک اور اجازت دی ہے بعض علما صحابہ نے اور جو بعد اُنکی تھی رومال کی مین بعد وضو کی یعنی پونچھنی مین رومال سے اور جسنے مکروہ رکہا پونچھنا تو اسلیئے کہ کہا جاتا ہی کہ وضو تولا جاتا ہی اور مروی ہی یہ بات سعید بن مسیب اور زہری سے روایت کی ہمسی محمد بن حمید نے کہا روایت کی ہمسی جریر نے اُنہون نے علی بن مجاہد سی اور وہ میرے نزدیک ثقہ ہین اُنہون نے ثعلبہ سے اُنہون نے زہری سی کہا زہری نے مکروہ کہتا ہون مین رومال سے پونچھنی کو وضو کی بعد اسلیئے کہ وضو تو تولا جاتا ہی **بَابُ مَا يُقَالُ بَعْدَ الْوُضُوْءِ** باب اُن دعاؤنکا جو پڑہی جاتی ہین بعد وضو کی **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّاَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ قَالَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ مِنَ التَّوَّابِيْنَ وَاجْعَلْنِيْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِيْنَ فُتِحَتْ لَهٗ ثَمَانِيَةُ اَبْوَابٍ مِّنَ الْجَنَّةِ يَدْخُلُ مِنْ اَيِّهَا شَاءَ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو وضو کری اور اچھی طرح وضو کری پہر کہی اَشْهَدُ سے مُتَطَهِّرِيْنَ تک تو کہولی جاتی ہین اُسکے لیئے آٹھون دروازی جنت کے جسمین سے چاہی جاوے اور اس دعا کی معنی یہ ہین گواہی دیتا ہون مین کہ نہین کوئی معبود بجز اللہ کی اکیلا ہی وہ کوئی شریک نہین اُسکا اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندی اُسکے اور رسول اُسکے ہین یا اللہ کر مجھکو توبہ کرنیوالون مین اور کر مجھکو طہارت کرنیوالون مین **ف** اور اس باب

مین عقبہ بن عامر اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اختلاف کیا گیا حدیث مین حضرت عمر کی جو زید بن حباب سے مروی ہی روایت کیا عبد اللہ بن صالح وغیرہ نی
معاویہ بن صالح سے انہون نی ربیعہ [illegible] ابی ادریس سے انہون نے عقبہ بن عامر سے انہون نے عمر سے اور مروی ہی ابی عثمان سے روایت کی انہون نے جبیر بن نفیر
سے انہون نے عمر سے اور اس حدیث [illegible] ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت صحیح روایتین مروی نہین کہا محمد نی ابو ادریس کو سماع نہین عمر سے بالکل
مترجم کہتا ہی یعنی کسی رو[illegible] ہی اور کسی روایت مین ابی ادریس ورابی عثمان کے بعد جبیر بن نفیر راوی ہین کہ وہ حضرت عمر سے روایت
کرتے ہین اور کسی روایت مین [illegible] وئی راوی نہین ہی **ف** ترمذی کے اس قول مین کہ اس باب مین حضرت سے بہت روایتین صحیح نہین
ہین اشارہ ہی اس امر کی طرف کہ بعض [illegible] ہین اور وہ روایت صحیح مسلم کی ہے اسمین یہ لفظ نہین ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ
الْمُتَطَھِّرِیْنَ چنانچہ حافظ ابن حجر عسقلانی نی تلخیص [illegible] کی تصریح کی ہی اور قاضی شوکانی نی نیل الاوطار مین اسکو بیان کیا ہی اور باقی تحقیق اسکی مسک الختام شرح
بلوغ المرام مین موجود ہی من شاء فلیرجع الیہ **بَابُ الْوُضُوْءِ بِالْمُدِّ** باب ایک مد پانی سے وضو کرنیکے بیان مین **عَنْ** سَفِیْنَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ کَانَ یَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَیَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ **ترجمہ** روایت ہے سفینہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مد سے اور غسل کرتے تھے ایک صاع سے **ف** اور
اس باب مین عائشہ اور جابر اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سفینہ کی حسن ہی صحیح ہی اور ابو ریحانہ کا نام عبد اللہ بن مطر ہی اور ایسا ہی کہا بعض
اہل علم نے کہ وضو کرے ایک مد سے اور غسل ایک صاع سے اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا کہ مراد حدیث کی یہ نہین کہ اس سے کم و بیش جائز نہین مراد یہ ہے کہ اسقدر کفایت
کرتا ہی **بَابُ کَرَاھِیَۃِ الْاِسْرَافِ فِی الْوُضُوْءِ** باب اس بیان مین کہ اسراف وضو مین مکروہ ہی **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلْوُضُوْءِ شَیْطَانًا یُقَالُ لَہُ الْوَلْھَانُ فَاتَّقُوْا وَسْوَاسَ الْمَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم نے وضو کے لئے ایک شیطان ہی کہتے ہین اسکو ولہان سو بچو تم پانی کے زیادہ خرچ کرنے سے بسبب وسوسہ اس کے **ف** اور اس باب مین عبد اللہ بن عمر اور عبد اللہ بن مغفل سے
بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بن کعب کی غریب ہے اور اسناد اسکی قوی نہین اہل حدیث کی نزدیک اسلئے کہ ہم کسیکو نہین جانتے کہ اُسنے مسند کیا ہو اسکو سوای خارجہ کی اور
مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے حسن بصری سے قول انہی کا اور نہین صحیح اس باب مین کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خارجہ ہمارے لوگون کے نزدیک کچھ قوی نہین اور ضعیف
کہا اسکو ابن مبارک نے **بَابُ الْوُضُوْءِ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ** باب ہر نماز کے لئے وضو کرنیکے بیان مین **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ
یَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ طَاھِرًا اَوْ غَیْرَ طَاھِرٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ فَکَیْفَ کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ اَنْتُمْ قَالَ کُنَّا نَتَوَضَّأُ وُضُوْءًا وَاحِدًا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی
صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کی واسطے باوضو ہون یا بے وضو کہا حمید نے سو پوچھا مین نے انس سے اور تم کیا کرتے تھے کہا انس نے ہم ایک ہی وضو کیا کرتے تھے
ایک وضو سے کئی نمازین پڑھ لیا کرتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے اور مشہور اہل حدیث کے نزدیک حدیث عمرو بن عامر کی ہی انس سے اور بعض اہل علم وضو ہر نماز
کے لئے مستحب جانتے تھے نہ واجب **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عَامِرِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِکٍ یَقُوْلُ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ عِنْدَ
کُلِّ صَلٰوۃٍ قُلْتُ فَاَنْتُمْ مَا کُنْتُمْ تَصْنَعُوْنَ قَالَ کُنَّا نُصَلِّی الصَّلَوَاتِ کُلَّھَا بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ مَا لَمْ نُحْدِثْ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عامر سے کہا سنا مین نے انس
بن مالک سے کہتے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کیا کرتے تھے ہر نماز کی لئے سو کہا مین نے اور تم کیا کرتے تھے فرمایا ہم کئی نمازین پڑھ لیتے تھے ایک وضو سے جب تک
ہمکو حدث نہوتا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے ایک حدیث مین ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے وضو کیا وضو پر لکھتا ہی اللہ
تعالی اُسکے لئے دس نیکیان روایت کیا اس حدیث کو افریقی نے ابی غطیف سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت
کیا ہے اسکو حسین بن حریث مروزی نے اُنسے محمد بن یزید واسطی نے اُنسے افریقی نے اور یہ اسناد ضعیف ہی کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید القطان نے ذکر کیا گیا ہشام
بن عروہ سے اس حدیث کا تو کہا یہ اسناد مشرقی ہی **مترجم کہتا ہی** یعنی اسکو مدینہ کی لوگون نے نہین بیان کیا مشرقی لوگ یعنی اہل کوفہ وغیرہ نے بیان کیا
ہی اور انکا اتنا اعتبار نہین جیسا اہل مدینہ کا اعتبار ہی **بَابُ مَا جَاءَ اَنَّہٗ یُصَلِّی الصَّلَوَاتِ بِوُضُوْءٍ وَّاحِدٍ** باب اس بیان مین کہ آنحضرت
ایک وضو سے کئی نمازین بھی پڑھتے تھے **عَنْ** سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَتَوَضَّأُ لِکُلِّ صَلٰوۃٍ فَلَمَّا کَانَ عَامُ الْفَتْحِ

صلى الصلوات يومئذ بوضوء واحد ومسح على خفيه فقال عمر إنك فعلت شيئاً لم تكن فعلته قال عمداً فعلته **ترجمہ** روایت ہے سلیمان ابن بریدہ سے وہ
روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ہر نماز کے لئے پھر جب ہوا سال فتح مکہ کا کئی نمازیں پڑھیں آپ نے ایک وضو سے اور مسح کیا آپ نے موزوں پر
پھر کہا عمر نے آپ نے وہ کام کیا کہ کبھی نہیں کرتے تھے فرمایا حضرت نے قصداً کیا میں نے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو علی ابن قادم نے انہوں نے
سفیان ثوری سے اور زیادہ کیا اسمیں یہ کہ وضو کیا آپ نے ایک ایک مرتبہ اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے بھی محارب ابن دثار سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ہر نماز کے لئے اور روایت کیا اسکو وکیع نے سفیان سے انہوں نے محارب سے انہوں نے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور روایت کیا
عبدالرحمن ابن مہدی وغیرہ نے سفیان سے انہوں نے محارب ابن دثار سے انہوں نے سلیمان ابن بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہے
وکیع کی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کئی نمازیں پڑھے ایک وضو سے جب تک حدث نہو اور بعضے وضو کرتے تھے ہر نماز کے لئے مستحب جانکر بہ نیت فضیلت کی اور
مروی ہے افریقی سے وہ روایت کرتے ہیں ابی غطیف سے وہ ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جس نے وضو کیا وضو پر لکھتا ہے اللہ اسکے لئے دس نیکیاں
اور یہ اسناد ضعیف ہے یعنی افریقی اسمیں ضعیف ہے اور اس باب میں جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی ظہر اور عصر ایک وضو سے **باب في**
وضوء الرجل والمرأة من إناء واحد باب مرد اور عورت کے ایک برتن سے وضو کرنے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال حدثتني ميمونة
قالت كنت أغتسل أنا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من إناء واحد من الجنابة **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا بیان کیا مجھ سے میمونہ نے کہ نہاتی تھی
میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے جنابت میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام فقہا کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر مرد اور
عورت ایک برتن سے نہاویں اور اس باب میں علی اور عائشہ اور انس اور ام ہانی اور ام صبیہ اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابو الشعثاء کہ نام انکا جابر بن زید ہے ان سب سے
روایت ہے **باب كراهية فضل طهور المرأة** باب کراہیت میں اُس پانی کی جو بچا ہو عورت کی طہارت سے **عن** رجل من بني غفار قال
نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن فضل طهور المرأة **ترجمہ** روایت ہے ایک مرد سے قبیلہ بنی غفار کے کہا کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے
ہوئے پانی سے عورت کی طہارت کے **ف** اور اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن سرجس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مکروہ کہا بعض فقہا نے وضو کرنا بچے ہوئے پانی سے
عورت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا کہ جو پانی عورت کی طہارت سے بچا ہو اس سے وضو مکروہ ہے اور اسکے جھوٹے میں کچھ مضائقہ نہیں **عن** الحكم بن عمرو الغفاري
أن النبي صلى الله عليه وسلم نهى أن يتوضأ الرجل بفضل طهور المرأة أو قال بسؤرها **ترجمہ** روایت ہے حکم بن عمرو غفاری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع
فرمایا اس سے کہ وضو کرے مرد اس پانی سے کہ بچا ہو عورت کی طہارت سے یا فرمایا اسکے جھوٹے سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو حاجب کا نام سوادہ بن عاصم ہے اور
کہا محمد ابن بشار نے اپنی حدیث میں منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ وضو کرے مرد بچے ہوئے پانی سے طہارت عورت کی اور نہیں شک کیا اسمیں محمد بن
بشار نے یعنی جیسے شک کیا تھا محمود بن غیلان نے اوپر کی روایت میں **باب الرخصة في ذلك** باب اسکے جائز ہونے کے بیان میں **عن** ابن عباس
قال اغتسل بعض أزواج النبي صلى الله عليه وسلم في جفنة فأراد رسول الله صلى الله عليه وسلم أن يتوضأ منه فقالت يا رسول الله إني
كنت جنباً فقال إن الماء لا يجنب **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نہائی کوئی بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک بڑے برتن سے سو ارادہ کیا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے وضو کا تو کہا انہوں نے یا رسول اللہ میں جنب تھی فرمایا آپ نے پانی تو جنب نہیں ہوتا یعنی نجس نہیں ہوتا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی کا **باب ما جاء أن الماء لا ينجسه شيء** باب اس بیان میں کہ پانی کو نجس
نہیں کرتی کوئی چیز **عن** أبي سعيد الخدري قال قيل يا رسول الله أنتوضأ من بئر بضاعة وهي بئر يلقى فيها الحيض ولحوم الكلاب
والنتن فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن الماء طهور لا ينجسه شيء **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پوچھا گیا یا رسول اللہ کیا وضو کریں
ہم کنوئیں سے بضاعہ کے اور وہ ایسا کنواں تھا کہ پڑتی تھیں اسمیں لتّے حیض کے اور گوشت کتوں کے اور چیزیں بدبو کی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی تو پاک ہے
نہیں نجس کرتی اسکو کوئی چیز **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور بہت اچھی طرح روایت کیا ہے ابو اسامہ نے اس حدیث کو نہیں روایت کیا کسی نے ابو سعید خدری سے

جیسا اچھا روایت کیا ابواسامہ نے اور روایت کی گئی ہے ابوسعید سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور اس باب میں ابن عباس اور عائشہ سے بھی روایت ہے **بَابٌ مِنْهُ آخَرُ**
باب دوسرا اسی بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُسْئَلُ عَنِ الْمَاءِ يَكُونُ فِي الْفَلَاةِ مِنَ الْأَرْضِ وَمَا يَنُوبُهُ مِنَ
السِّبَاعِ وَالدَّوَابِّ قَالَ إِذَا كَانَ الْمَاءُ قُلَّتَيْنِ لَمْ يَحْمِلِ الْخَبَثَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ان سے پوچھتے تھے حکم اس پانی
کا جو ہوتا ہے جنگلوں میں آتے ہیں اس پر درندے اور چارپائے تو فرمایا آپ نے جب ہووے پانی دو مٹکی تو نہیں نجس ہوتا **ف** کہا محمد بن اسحق نے قلہ کہتے ہیں مٹکی کو اور قلہ وہی
ہے جس میں پانی بھر جاتے ہیں **کہا** ابوعیسیٰ نے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا کہ جب ہووے پانی دو مٹکی تو نجس نہیں کرتی اسکو کوئی چیز جب تک کہ نہ بدل جاوے بو یا
مزہ اسکا اور کہا ہے کہ دو قلہ ہوتی ہیں پانچ مشکوں کے برابر **بَابُ كَرَاهِيَةِ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الرَّاكِدِ** باب بیان میں کہ پیشاب کرنا رکے ہوئے پانی
میں مکروہ ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پیشاب کرے کوئی تم میں کا ٹھہرے ہوئے پانی میں پھر وضو کرے اسی سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں جابر سے بھی روایت
ہے **بَابٌ فِي مَاءِ الْبَحْرِ أَنَّهُ طَهُورٌ** باب بیان میں دریا کے پانی کے کہ وہ پاک ہے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ عَنْ سَعِيدِ بْنِ سَلَمَةَ مِنْ آلِ
ابْنِ الْأَزْرَقِ أَنَّ الْمُغِيرَةَ بْنَ أَبِي بُرْدَةَ وَهُوَ مِنْ بَنِي عَبْدِ الدَّارِ أَخْبَرَهُ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ سَأَلَ رَجُلٌ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَرْكَبُ الْبَحْرَ وَنَحْمِلُ مَعَنَا الْقَلِيلَ مِنَ الْمَاءِ فَإِنْ تَوَضَّأْنَا بِهِ عَطِشْنَا أَفَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْبَحْرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن سلیم سے وہ روایت کرتے ہیں سعید بن سلمہ سے جو اولاد میں ہیں ابن ازرق سے کہ تحقیق کہ
مغیرہ بن ابی بردہ نے کہ اولاد سے عبدالدار کی ہیں خبر دی انکو کہ سنا انہوں نے ابا ہریرہ سے فرماتے تھے پوچھا ایک مرد نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا یا رسول اللہ ہم سوار ہوتے
ہیں دریا کے شور میں اور اٹھاتے ہیں اپنے ساتھ تھوڑا سا پانی سو اگر وضو کریں اس سے تو پیاسے رہیں کیا وضو کریں ہم دریا سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ
تو ہے کہ اسکا پانی پاک ہے اور مردہ حلال **ف** اور اس باب میں روایت ہے جابر اور فراسی سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور ابن عباس کہ نہیں جانتے ہیں کچھ مضائقہ دریا کے پانی میں اور مکروہ کہا ہے بعض صحابہ نے وضو کرنا دریا کے
پانی سے جیسے ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور کہا عبداللہ بن عمرو نے وہ تو آگ ہے یعنی ضرر پہنچانے والا ہے پیدا کرنے والا بجل کا **بَابُ التَّشْدِيدِ فِي الْبَوْلِ**
باب پیشاب سے بہت احتیاط کرنیکے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ عَلَى قَبْرَيْنِ فَقَالَ إِنَّهُمَا يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ
أَمَّا هٰذَا فَكَانَ لَا يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَأَمَّا هٰذَا فَكَانَ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گزرے دو قبروں پر سو فرمایا ان
دونوں پر عذاب ہوتا ہے اور نہیں عذاب ہوتا کسی بڑے گناہ سے مگر یہ سو نہیں پردہ کرتا تھا پیشاب کے وقت اور یہ دوسرا پھرا کرتا تھا ساتھ چغلخوری کے **ف** اور اس باب
میں زید بن ثابت اور ابوبکرہ اور ابوہریرہ اور ابوموسیٰ اور عبدالرحمن بن حسنہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا منصور نے اسکو
مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں طاؤس کا اور روایت اعمش کی زیادہ صحیح ہے اور سنا میں نے ابا بکر محمد ابن ابان سے فرماتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے
تھے اعمش خوب یاد رکھنے والے ہیں ابراہیم کی اسناد منصور سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ قَبْلَ أَنْ يُطْعَمَ** باب اس بیان میں
کہ لڑکا جبتک کھانا کھاوے اسکی پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے **عَنْ** أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ قَالَتْ دَخَلْتُ بِابْنٍ لِي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ
يَأْكُلِ الطَّعَامَ فَبَالَ عَلَيْهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَرَشَّهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ام قیس سے جو بیٹی ہیں محصن کی کہا گئی میں اپنے لڑکے کو لیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
وہ کھانا نہیں کھاتا تھا یعنی دودھ پیتا تھا پھر موت دیا اسنے آپ پر پھر منگوایا آپ نے پانی اور چھڑک دیا اسپر یعنی بہا دیا **ف** اور اس باب میں علی اور عائشہ اور زینب اور
لبابہ بنت حارث سے کہ وہ ماں ہیں فضل بن عباس بن عبدالمطلب کی اور ابوالسمح اور عبداللہ بن عمرو اور ابولیلیٰ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور یہی قول
ہے اکثر لوگوں کا اصحاب اور تابعین سے اور جو انکے بعد تھے مثل احمد اور اسحاق کی کہتے ہیں پانی بہادیوے لڑکے کی پیشاب پر اور خوب دھو ڈالے لڑکی کا پیشاب جب تک
دونوں کھانا نہ کھاتے ہوں اور جب کھانے لگیں تو دونوں کا پیشاب دھویا جاوے **بَابُ مَا جَاءَ فِي بَوْلِ مَا يُؤْكَلُ لَحْمُهُ** باب جس جانور کا گوشت

کہا جاتا ہے اُنکے پیشاب کے بیان میں عن انس ان ناسا من عرينة قدموا المدينة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ابل الصدقة
وقال اشربوا من البانها وابوالها فقتلوا راعي رسول الله صلى الله عليه وسلم واستاقوا الابل وارتدوا عن الاسلام فاتي بهم النبي صلى الله عليه
وسلم فقطع ايديهم وارجلهم من خلاف وسمر اعينهم والقاهم بالحرة قال انس فكنت ارى احدهم يكد الارض بفيه حتى ماتوا وربما
قال حماد يكدم الارض بفيه حتى ماتوا ترجمہ روایت ہے حضرت انس سے کہ چند لوگ آئے قبیلہ عرینہ سے مدینہ میں سو پانی لگا انکو مدینہ کا سو بھیجا انکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں اور فرمایا پیو انکا دودھ اور پیشاب سو مار ڈالا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے کو اور ہانک لیگئے اونٹوں کو اور مرتد ہوگئے اسلام سے پس پکڑے
آئے وہ حضرت کے پاس پھر کاٹ ڈالے آپنے ہاتھ انکے اور پیر انکے خلاف سے یعنے داہنا ہاتھ بائیاں پیر یا بائیاں ہاتھ داہنا پیر اور سلائیاں پھیردیں انکی آنکھوں میں اور ڈالدیا
انکو جلتی زمین میں کہا انس نے میں نے دیکھا ایک ایک کو کھودتے ہوئے زمین اپنے مونہہ سے یہانتک کہ مرگئے اور کبھی کہا حماد نے اس روایت میں يكدم الارض بجائے يكد الارض
کے اور معنی دونوں کے ایک ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے انس سے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کچھ نجاست نہیں جانور
حلال کے پیشاب میں عن انس بن مالك قال انما سمل النبي صلى الله عليه وسلم اعينهم لانهم سملوا اعين الرعاة ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے
کہا انہوں نے کہ حضرت نے سلائیاں انکی آنکھوں میں پھیریں کہ انہوں نے بھی حضرت کے چرواہے کی آنکھوں میں سلائیاں پھیری تھیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے
ہم اسکو سوا اس شیخ کے یعنی یحییٰ بن غیلان کے کہ روایت کی ہو اُسنے یزید بن زریع سے اور یہ فعل حضرت کا والجروح قصاص کے موافق تھا اور مروی ہے محمد ابن سیرین سے کہا
انہوں نے یہ فعل حضرت کا حدود اترنے کے قبل تھا **باب ما جاء في الوضوء من الريح** باب بیان میں وضو کے ریح نکلنے سے عن ابي هريرة ان
رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا وضوء الا من صوت او ريح ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو نہیں
فرض ہوتا مگر جبتک آواز ہو یا ریح نہ نکلے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا كان
احدكم في المسجد فوجد ريحا بين اليتيه فلا يخرج حتى يسمع صوتا او يجد ريحا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
جب ہووے کوئی تم میں کا مسجد میں اور پاوے کچھ ہوا کا شبہ اپنی سُرین میں تو نہ نکلے جب تک نہ سُنے آواز یا پاوے بُو یعنی جب تک یقین نہو تو شبہ سے وضو نہیں جاتا عن
ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان الله لا يقبل صلوة احدكم اذا احدث حتى يتوضأ ترجمہ روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ قبول نہیں کرتا کسی نماز کو جب حدث کرے یہانتک کہ وضو کرے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عبداللہ بن زید اور
علی ابن طلق اور عائشہ اور ابن عباس اور ابو سعید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علما کا کہ وضو واجب نہیں ہوتا ہے شبہ حدث
سے جبتک آواز نہو یا بو اور کہا ابن مبارک نے جب شک کرے حدث میں تو واجب نہیں اُسپر وضو جبتک یقین نہو ایسا کہ قسم کہا سکے اُسپر اور کہا ہے کہ جب نکلے عورت کے
قبل سے ریح واجب ہوتا ہے اُسپر وضو اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا **باب الوضوء من النوم** باب وضو فرض ہونیکا نیند سے عن ابن عباس
انه رأى النبي صلى الله عليه وسلم نام وهو ساجد حتى غط او نفخ ثم قام يصلي فقلت يا رسول الله انك قد نمت قال ان الوضوء لا يجب
الا على من نام مضطجعا فانه اذا اضطجع استرخت مفاصله ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سوتے ہوئے سجدے میں
یہانتک کہ خراٹے لینے لگے راوی کو شک ہے کہ غط کہا یا نفخ پھر کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگے سو کہا میں نے یا رسول اللہ آپ سو گئے تھے فرمایا آپنے وضو واجب ہوتا ہے اُسی پر جو سووے
لیٹا ہوا اسلئے کہ لیٹ کر سونے میں ڈھیلے ہو جاتے ہیں جوڑ اُسکے کہا ابو عیسیٰ نے اور ابو خالد کا نام یزید بن عبدالرحمن ہے اور اس باب میں عائشہ اور ابن مسعود اور ابو ہریرہ سے
بھی روایت ہے عن انس بن مالك قال كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ينامون ثم يقومون فيصلون ولا يتوضؤن ترجمہ
روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو جاتے تھے یعنی بیٹھے بیٹھے پھر اُٹھکر نماز پڑھنے لگتے اور وضو نکرتے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے سنا میں نے صالح بن عبداللہ سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابن مبارک سے جو سو جاوے بیٹھے بیٹھے تکیہ لگائے ہوئے تو کہا انہوں نے اُسکا وضو نہیں جاتا کہا اور
روایت کی حدیث ابن عباس کی سعید ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے ابن عباس سے قول اُنہیں کا اور نہیں ذکر کیا ابو العالیہ کا اور نہ مرفوع کیا اُسکو اور اختلاف کیا ہے

علما کا وضو جاتے رہنے میں نیند سے سو کہا اکثر نے وضو واجب نہیں ہوتا اگر سو رہے بیٹھے ہوے یا کھڑے ہوے جبتک لیٹ کر نہ سووے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور احمد کا اور کہا بعض نے جب
غالب ہو اسکی عقل پر نیند واجب ہے اسپر وضو اور یہی کہا اسحاق نے اور کہا شافعی نے جب سووے بیٹھ کر پھر دیکھے خواب یا ہٹ جاوے اپنی جگہ سے نیند کی غلبہ سے تو اسپر
وضو واجب ہے **بَابُ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ** باب وضو واجب ہونے میں اُس چیز سے کہ پکی ہو آگ میں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوُضُوْءُ مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ وَلَوْ مِنْ ثَوْرِ اَقِطٍ قَالَ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الدُّهْنِ اَنَتَوَضَّأُ مِنَ الْحَمِيْمِ
فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ يَا ابْنَ اَخِیْ اِذَا سَمِعْتَ حَدِيْثًا عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَضْرِبْ لَهُ مَثَلًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے وضو ٹوٹ جاتا ہے اُس چیز کی کہانے سے جو آگ میں پکی ہو اور اگرچہ ایک ٹکڑا اقط کا ہو سو کہا اُنسے ابن عباس نے کیا وضو کریں ہم گہی کہانے اور گرم پانی
پینے کے بعد سو کہا ابوہریرہ نے ای بہتیجے میرے جب سُنے تو حدیث رسول اللہ کی تو باتیں نہ بنا **ف** اور اس باب میں ام حبیبہ اور ام سلمہ اور زید بن ثابت اور ابی طلحہ اور
ابوایوب اور ابی موسی سے بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے اور تجویز کیا ہے بعض علما نے وضو کرنا اُس چیز سے جو پکی ہو آگ میں یعنی اُسکی استعمال سے وضو ٹوٹ جاتا
ہے اور اکثر علما صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکے تھے اسی پر ہیں کہ وضو نہیں ٹوٹتا پکی ہوئی چیز سے آگ کے **بَابٌ فِیْ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِمَّا غَيَّرَتِ
النَّارُ** باب بیان میں وضو نہ ٹوٹنے کے اُس سے جو آگ میں پکی ہو **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَعَهُ فَدَخَلَ عَلَى امْرَاَةٍ
مِنَ الْاَنْصَارِ فَذَبَحَتْ لَهُ شَاةً فَاَكَلَ وَاَتَتْهُ بِقِنَاعٍ مِنْ رُطَبٍ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ تَوَضَّأَ لِلظُّهْرِ وَصَلّٰى ثُمَّ انْصَرَفَ فَاَتَتْهُ بِعُلَالَةٍ مِنْ عُلَالَةِ الشَّاةِ فَاَكَلَ
ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا نکلے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور میں اُنکے ساتھ تھا سو آئے ایک عورت انصار کی پاس اور ذبح کی اُسنے ایک
بکری حضرت کے لیے سو کہایا آپنے اور لائی ایک طباق تر کہجوروں کا سو کہایا آپنے پہر وضو کیا ظہر کا اور نماز پڑہی پہر پہرے سو لائی وہ کچھ بچا ہوا گوشت اُسی بکری کا سو کہایا
آپنے پہر نماز پڑہی عصر کی اور وضو نہیں کیا **ف** اور اس باب میں ابوبکر صدیق سے بہی روایت ہے اور صحیح نہیں حدیث ابوبکر کی بسبب ضعف اسناد کی روایت کیا
ہے اُسکو حسام بن مصک نے اُنہوں نے ابن سیرین سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے ابوبکر صدیق سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح یہی ہے کہ یہ روایت ہے
ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا ہی روایت کیا ہے حافظان حدیث نے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابن سیرین سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس
سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو عطا ابن یسار اور عکرمہ اور محمد ابن عمرو ابن عطا اور علی ابن عبداللہ ابن عباس اور اکثر لوگوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے بواسطہ ابن عباس کے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں ابوبکر صدیق کا اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں ابوہریرہ اور ابن مسعود اور ابورافع اور ام الحکم اور عمرو بن امیہ اور ام عامر اور سوید بن
النعمان اور ام سلمہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ اور تابعین کا اور جو اُنکے بعد تھے مثل سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق
کے کہتے ہیں وضو نہیں جاتا آگ کی پکی چیز سے اور یہی اخیر فعل ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور یہ حدیث ناسخ ہے پہلی حدیث کی جسمیں وضو ٹوٹنے کا ذکر ہے آگ کی پکی
چیز سے **بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ** باب اس بیان میں کہ وضو جاتا رہتا ہے اونٹ کی گوشت کہانے سے **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ
سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْاِبِلِ فَقَالَ تَوَضَّئُوْا مِنْهَا وَسُئِلَ عَنِ الْوُضُوْءِ مِنْ لُحُوْمِ الْغَنَمِ فَقَالَ لَا تَتَوَضَّئُوْا
مِنْهَا **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حال اونٹ کی گوشت کا سو فرمایا آپنے وضو کرو اُس سے اور پوچہا وضو کرنا بکری کے
گوشت سے سو فرمایا نہ وضو کرو اُس سے **ف** اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور اُسید بن حضیر سے **کہا** ابوعیسی نے روایت کی حجاج ابن ارطاة نے یہ حدیث عبداللہ بن
عبداللہ سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُنہوں نے اُسید بن حضیر سے اور صحیح حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلی کی ہے براء بن عازب سے اور یہی قول ہے احمد
اور اسحاق کا اور روایت کیا عبیدہ ضبی نے عبداللہ بن عبداللہ رازی سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُنہوں نے ذی الغرة سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے
یہ حدیث حجاج بن ارطاة سے سو خطا کی اُسمیں اور کہا عن عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابی لیلی عن ابیہ عن اسید بن حضیر اور صحیح یہ ہے کہ روایت کی عبداللہ بن عبداللہ
رازی نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے اُنہوں نے براء بن عازب سے کہا اسحق نے سب سے زیادہ صحیح اس باب میں دو حدیثیں ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک حدیث براء
کی دوسری جابر بن سمرہ کی **بَابُ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ** باب اس بیان میں کہ وضو ٹوٹ جاتا ہے ذکر کی چہونے سے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ

عُرْوَةَ قَالَ أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بُسْرَةَ بِنْتِ صَفْوَانَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَسَّ ذَكَرَهُ فَلَا يُصَلِّ حَتَّى يَتَوَضَّأَ **ترجمہ** روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے بسرہ بنت صفوان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چھوئے اپنی ذکر کو تو نہ نماز پڑھے جبتک وضو نہ کرے **ف** اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابوایوب اور ابوہریرہ اور اروی انیس کی بیٹی اور عائشہ اور جابر اور زید بن خالد اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا ہے کئی لوگوں نے مانند اسکے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے بسرہ سے اور روایت کیا ابواسامہ اور کئی لوگوں نے اس حدیث کو ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے مروان سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے یہ حدیث اسحاق ابن منصور نے انہوں نے ابواسامہ سے اور روایت کی یہ حدیث ابوالزناد نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے یہ حدیث علی ابن حجر نے انہوں نے عبدالرحمن بن ابی الزناد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے بسرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کی اور یہی قول ہے کئی اصحاب اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا محمد بخاری نے بہت صحیح اس باب میں حدیث بسرہ کی ہے اور کہا ابوزرعہ نے حدیث ام حبیبہ کی بہت صحیح ہے اور وہ روایت کی ہے علاء ابن حارث نے مکحول سے انہوں نے عنبسہ بن ابی سفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے اور کہا محمد نے مکحول کو سماع نہیں عنبسہ بن ابی سفیان سے اور روایت کی ہے مکحول نے ایک مرد سے اسنے عنبسہ سے سوا اس حدیث کے اور گویا کہ محمد نے صحیح نہ سمجھا اس روایت کو

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنْ مَسِّ الذَّكَرِ

باب ذکر کے چھونے سے وضو نہ ٹوٹنے کی بیان میں **عَنْ** قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ الْحَنَفِيِّ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهَلْ هُوَ إِلَّا مُضْغَةٌ مِنْهُ أَوْ بَضْعَةٌ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے قیس ابن طلق بن علی حنفی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے وہ تو ایک ٹکڑا ہے اسکے بدن کا اور راوی کو شک ہے کہ مضغہ فرمایا یا بضعہ اور معنے دونوں کے ایک ہیں یعنی ذکر کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا وہ تو بدن کا ٹکڑا ہے **ف** اور اس باب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے روایت ہے کئی صحابیوں سے اور بعض تابعین سے کہ وضو نہیں ٹوٹتا ہے ذکر کے چھونے سے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور ابن مبارک کا اور یہ حدیث بہت اچھی ہے اس باب میں روایت کیا اسکو ایوب بن عتبہ اور محمد ابن جابر نے قیس ابن طلق سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کلام کیا ہے بعض محدثوں نے محمد بن جابر اور ایوب بن عتبہ میں اور حدیث ملازم بن عمرو کی عبداللہ بن بدر سے بہت صحیح اور اچھی ہے

بَابُ تَرْكِ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقُبْلَةِ

باب بوسے سے وضو نہ ٹوٹنے کی بیان میں **عَنْ** عُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبَّلَ بَعْضَ نِسَائِهِ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلٰوةِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ قَالَ قُلْتُ مَنْ هِيَ إِلَّا أَنْتِ فَضَحِكَتْ **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ سے کہ بوسہ لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی بیوی کا پھر نکلے نماز کو اور وضو نہ کیا کہا عروہ نے میں نے کہا عائشہ سے وہ کون تھیں مگر تم تو ہنسیں حضرت عائشہ **کہا** ابوعیسیٰ نے کہ مروی ہے اسکے مانند بہت صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اہل کوفہ کہ وضو نہیں ٹوٹتا بوسہ لینے سے اور کہا مالک ابن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہ بوسہ لینے سے وضو ٹوٹتا ہے اور یہی قول ہے کئی صحابیوں اور تابعین کا اور عمل نہیں کیا ہمارے لوگوں نے حضرت عائشہ کی حدیث پر اسلئے کہ صحیح نہیں ہوئی بسبب ضعف اسناد کی اور سنا میں نے ابابکر عطار بصری سے ذکر کرتے تھے کہ کہا علی بن مدینی نے کہ ضعیف کہا یحییٰ بن قطان نے اس حدیث کو اور کہا وہ لاشی کی مشابہ ہے یعنی ضعیف ہے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے کہ ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہا حبیب بن ابی ثابت کو سماع نہیں عروہ سے اور مروی ہے ابراہیم تیمی سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بوسہ لیا انکو اور وضو نہ کیا اور یہ بھی صحیح نہیں ہے اور نہیں جانتے ہم ابراہیم تیمی کو کہ سنا ہو انہوں نے عائشہ سے اور بروایت صحیح ثابت نہیں اس باب میں کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ الْوُضُوْءِ مِنَ الْقَيْءِ وَالرُّعَافِ

باب بیان میں وضو ٹوٹنے کی قے اور نکسیر سے **عَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاءَ فَتَوَضَّأَ فَلَقِيتُ ثَوْبَانَ فِي مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ صَدَقَ أَنَا صَبَبْتُ لَهُ وَضُوْءَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابودرداء سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور وضو کیا پھر ملاقات کی میں نے ثوبان سے مسجد دمشق میں سو ذکر کیا میں نے انسے سو فرمایا انہوں نے سچ کہا ابودرداء نے میں نے ڈالا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر پانی **کہا** ابوعیسیٰ نے اور مروی ہے اکثر صحابہ اور تابعین سے وضو کرنا قے اور نکسیر سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعضوں نے قے اور رعاف سے وضو نہیں جاتا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بہت اچھا کہا حسین بن معلم نے اس حدیث کو اور حدیث حسین کی بہت صحیح ہے اس باب میں اور روایت کی معمر نے یہ حدیث یحییٰ بن کثیر سے سو خطا کی ہے اُنہوں نے اور کہا عن

یعیش بن الولید عن خالد بن معدان عن ابی الدرداء اور ذکر نہیں کیا اوزاعی کا اور کہا روایت ہے خالد بن معدان سے اور حالانکہ وہ معدان بن ابی طلحہ ہیں **بَابُ الْوُضُوْءِ**
بِالنَّبِیْذِ باب نبیذ سے وضو کرنے کی بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَأَلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا فِیْ اِدَاوَتِکَ فَقُلْتُ نَبِیْذٌ
فَقَالَ تَمْرَۃٌ طَیِّبَۃٌ وَّمَاءٌ طَہُوْرٌ قَالَ فَتَوَضَّأَ مِنْہُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا پوچھا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ہے تمہاری چھاگل میں سو عرض
کیا میں نے نبیذ ہے فرمایا آپ نے کھجور ہے پاک ہے اور پانی ہے پاک ہے کہا راوی نے پھر وضو کیا اس سے حضرت نے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث مروی ہے ابوزید سے وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ
سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابوزید مرد مجہول ہے اہل حدیث کے نزدیک ہم انکی کوئی روایت نہیں جانتے سوا اس روایت کے اور جائز کہا بعض علما نے وضو کرنا نبیذ سے
جیسے سفیان وغیرہ اور کہا بعض علما نے وضو نکرے نبیذ سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا اسحاق نے اور کوئی پانی نپاوے تو نبیذ سے وضو کرلے اور تیمم بھی
کرلے یہ بہتر ہے میرے نزدیک **کہا** ابوعیسیٰ نے اور جو لوگ کہتے ہیں کہ نبیذ سے وضو جائز نہیں انکا قول قرآن سے بہت مطابق ہے اسلیے کہ فرمایا ہے قرآن میں فَلَمْ تَجِدُوْا
مَاءً فَتَیَمَّمُوْا صَعِیْدًا طَیِّبًا یعنے جب تمکو پانی نملے تو تیمم کرو اور نبیذ تو پانی نہیں ہے پس جب نبیذ ہو تو تیمم جائز ہے اور وضو اس سے جائز نہیں **بَابُ الْمَضْمَضَۃِ**
مِنَ اللَّبَنِ باب دودھ پیکر کلی کرنیکے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَرِبَ لَبَنًا فَدَعَا بِمَاءٍ فَمَضْمَضَ وَقَالَ اِنَّ
لَہٗ دَسَمًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ پیا پھر منگوایا پانی اور کلی کی اور فرمایا اسمیں چکنائی ہوتی ہے **ف** اور اس باب میں روایت ہے
سہل بن سعد اور ام سلمہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علما نے کہا ہے کہ دودھ پیکر کلی کرنا ضرور ہے اور ہمارے نزدیک یہ مستحب ہے اور بعضوں کے نزدیک
مستحب نہیں **بَابٌ فِیْ کَرَاہَۃِ رَدِّ السَّلَامِ غَیْرَ مُتَوَضِّئٍ** باب اس بیان میں کہ بغیر وضو سلام کا جواب دینا مکروہ ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا
سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ یَبُوْلُ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک شخص نے سلام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اور آپ پیشاب کرتے
تھے سو جواب نہ دیا آپ نے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ہمارے نزدیک سلام کرنا جب ہی مکروہ ہے جب آدمی پیشاب کرتا ہو یا پاخانہ پھرتا ہو اور بعضے عالموں نے
یہی معنی کہے ہیں اس حدیث کے اور یہہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور اس باب میں مہاجر بن قنفذ اور عبداللہ بن حنظلہ اور علقمہ بن الشفواء اور جابر اور براء سے بھی روایت ہے
بَابُ مَا جَاءَ فِیْ سُؤْرِ الْکَلْبِ باب کتے کی جھوٹے کی بیان میں **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یُغْسَلُ الْاِنَاءُ اِذَا وَلَغَ
فِیْہِ الْکَلْبُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اُوْلَاہُنَّ اَوْ اُخْرَاہُنَّ بِالتُّرَابِ وَاِذَا وَلَغَتْ فِیْہِ الْہِرَّۃُ غُسِلَ مَرَّۃً **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دھو
جاوے برتن جب مونھ ڈالدے اسمیں کتا سات مرتبہ اول مرتبہ یا آخر مرتبہ مٹی سے ملکر اور جب بلی مونھ ڈالدے تو ایکبار **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے
ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے کئی سندوں سے یہ حدیث ابوہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کے اور اسمیں ذکر نہیں بلی کے مونھ ڈالنے کا اور
اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے **بَابُ مَا جَاءَ فِیْ سُؤْرِ الْہِرَّۃِ** باب بلی کے جھوٹے کی بیان میں **عَنْ** کَبْشَۃَ ابْنَۃِ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ وَکَانَتْ
عِنْدَ ابْنِ اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّ اَبَا قَتَادَۃَ دَخَلَ عَلَیْہَا قَالَتْ فَسَکَبْتُ لَہٗ وَضُوْءًا قَالَتْ فَجَاءَتْ ہِرَّۃٌ تَشْرَبُ فَاَصْغٰی لَہَا الْاِنَاءَ حَتّٰی شَرِبَتْ قَالَتْ کَبْشَۃُ
فَرَاٰنِیْ اَنْظُرُ اِلَیْہِ فَقَالَ اَتَعْجَبِیْنَ یَا ابْنَۃَ اَخِیْ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّہَا لَیْسَتْ بِنَجَسٍ اِنَّمَا ہِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ اَوِ
الطَّوَّافَاتِ **ترجمہ** روایت ہے کبشہ کعب بن مالک کی بیٹی سے اور وہ تھیں نکاح میں ابن ابی قتادہ کی سو ابا قتادہ ان پاس آئے پھر کہا کبشہ نے بھر دیا میں نے انکے واسطے پانی وضو
کا پس آئی ایک بلی اور پینے لگی پس جھکا دیا اُسکے آگے برتن کہ خوب پی لیا کہا کبشہ نے دیکھا مجھے ابا قتادہ نے اپنی طرف دیکھتی ہوئی تو کہا کیا تعجب کرتی ہے تو اے بیٹی میری
بھائی کی کہا میں نے ہاں کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی تو نجس نہیں ہے وہ تو تمہارے گرد پھرنے والی ہے یا طوافات فرمایا راوی کو شک ہے اور مطلب دونوں کا ایک ہے
ف اور اس باب میں عائشہ اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول اکثر علما کا ہے صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد انکے تھے مثل شافعی
اور احمد اور اسحاق کے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بلی کے جھوٹے میں اور یہہ بہت اچھی حدیث ہے اس باب میں اور بہت اچھی طرح روایت کیا مالک نے اس حدیث کو کہ مروی ہے اسحاق
بن عبداللہ ابن ابی طلحہ سے اور مالک سے اچھا کسی نے اس حدیث کو روایت نہیں کیا **بَابُ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ** باب موزوں پر مسح کرنیکے بیان میں **عَنْ**
ہَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ بَالَ جَرِیْرُ بْنُ عَبْدِ اللّٰہِ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰی خُفَّیْہِ فَقِیْلَ لَہٗ اَتَفْعَلُ ہٰذَا قَالَ وَمَا یَمْنَعُنِیْ وَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ يَفْعَلُهُ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهُمْ حَدِيثُ جَرِيرٍ لِأَنَّ إِسْلَامَهُ كَانَ بَعْدَ نُزُولِ الْمَائِدَةِ **ترجمہ** روایت ہے ہمام ابن حارث سے کہا پیشاب کیا جریر بن عبد اللہ نے پھر وضو
کیا اور مسح کیا اپنے موزون پر سو کہا گیا کیا کرتے ہو تم یہہ جواب دیا اُنہوں نے کیا مانع ہے مجھے اس کام سے اور مین نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے ہوئے
کہا راوی نے اور بہت اچھی معلوم ہوتی تھی صحابہ وغیرہ کو روایت جریر کی اسلئے کہ اسلام اُنکا بعد نزول سورہ مائدہ کے تہا **ف** اور اس باب مین عمر اور علی اور حذیفہ اور مغیرہ اور بلال
اور سعد اور ابو ایوب اور سلمان اور بریدہ اور عمرو بن امیہ اور انس اور سہل بن سعد اور یعلی بن مرہ اور عبادہ بن صامت اور اسامہ بن شریک اور ابو امامہ اور جابر اور اسامہ بن زید
سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث جریر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شہر بن حوشب سے کہ اُنہون نے دیکھا جریر بن عبد اللہ کو کہ وضو کیا اُنہون نے اور مسح کیا اپنے موزون
پر سو کہا شہر بن حوشب نے اُنسے کچھہ اس باب مین سو جواب دیا اُنہون نے کہ مین نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کرتے اور مسح کرتے سو کہا کیا سورہ مائدہ کے قبل یا بعد تو کہا اُنہون نے
مین اسلام لایا سورہ مائدہ کے بعد روایت کی ہمسے یہہ بات قتیبہ نے اُنسے خالد بن زیاد ترمذی نے اُنسے مقاتل بن حیان نے اُنسے شہر بن حوشب نے اُنسے جریر نے اور روایت کیا بقیہ نے ابراہیم بن ادہم سے
اُنہون نے مقاتل بن حیان سے اُنہون نے شہر بن حوشب سے اُنہون نے جریر سے اور یہہ حدیث مفسر ہے قرآن کی اسلئے کہ بعض لوگون نے جو انکار کیا ہے موزون کے مسح کا تو یہی کہا ہے اور تاویل کی ہے کہ مسح کرنا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کا موزون پر سورہ مائدہ کی پیشتر تہا اور ذکر کیا جریر نے اپنی روایت مین کہ اُنہون نے دیکھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے ہوئے بعد نزول مائدہ کی **مترجم کہتا ہے** کہ آیت فرضیت
وضو سورہ مائدہ مین اتری ہے تو بعضون نے سمجہا کہ شاید حضرت نے قبل نزول مائدہ کے مسح کیا ہوگا تو حدیث جریر سے اُنکا مفہوم اور مذہب باطل ہوگیا کہ اُس سے تو ثابت ہوتا
ہے مسح حضرت کے موزون کا بعد نزول بہی تو اب یہہ حدیث گویا آیہ وضو کی مفسر ہے **بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ لِلْمُسَافِرِ وَالْمُقِيمِ** باب مسافر اور
مقیم کی مدت مسح کی بیان مین **عَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ فَقَالَ لِلْمُسَافِرِ ثَلَاثٌ وَ
لِلْمُقِيمِ يَوْمٌ **ترجمہ** روایت ہے خزیمہ بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پوچھی آپ سے مدت مسح موزے کی سو فرمایا آپ نے مسافر کو تین دن اور
مقیم کو ایک دن **ف** اور ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہے **کہا** ابو عیسی نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین علی اور ابو بکرہ اور ابو ہریرہ اور صفوان
بن عسال اور عوف بن مالک اور ابن عمر اور جریر سے بھی روایت ہے **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا إِذَا كُنَّا
سَفْرًا أَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ وَلَيَالِيَهُنَّ إِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ وَلَكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن عسال سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
ہم کو حکم کرتے تہے جب ہوتے ہم سفر مین کہ نہ اُتارین موزے اپنے تین دن اور رات تک مگر جنابت کے سبب سے اور نہ اُتارین ہم پیشاب یا پیخانہ یا نیند کی سبب سے **کہا** ابو عیسی نے
یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی حکم بن عتیبہ اور حماد نے ابراہیم نخعی سے اُنہون نے ابو عبد اللہ جدلی سے اُنہون نے خزیمہ بن ثابت سے اور صحیح نہین ہے کہا علی بن مدینی نے
کہا یحیی نے کہا شعبہ نے نہین سنا ابراہیم نخعی نے ابو عبد اللہ جدلی سے حدیث مسح کی اور کہا زائدہ نے منصور سے ہم حجرہ مین تہے ابراہیم تیمی کے اور ہمارے ساتہہ ابراہیم نخعی بہی تہے سو
روایت کی ہم سے ابراہیم تیمی نے اُنہون نے عمرو بن میمون سے اُنہون نے ابو عبد اللہ جدلی سے اُنہون نے خزیمہ بن ثابت سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مسح خفین کے باب مین
کہا محمد نے سب سے اچھی اس باب مین حدیث صفوان بن عسال کی ہے **کہا** ابو عیسی نے اور یہی قول ہے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد اُنکے تہے فقہا سے جیسے سفیان ثوری
اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے ہین مسح کرتا رہے مقیم ایکدن اور ایک رات اور مسافر تین رات تین دن تک اور مروی ہے بعض علما سے کہ اُنہون نے
کچہہ میعاد مقرر نہین کی مسح موزونکی اور یہی قول ہے مالک کا اور مقرر کرنا وقت کا صحیح ہے **بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ أَعْلَاهُ وَأَسْفَلَهُ**
باب موزے کے نیچے اور اوپر مسح کرنیکے بیان مین **عَنْ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ أَعْلَى الْخُفِّ وَأَسْفَلَهُ روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسح کیا اوپر موزے کے اور نیچے بہی **کہا** ابو عیسی نے اور یہی قول ہے کتنے لوگونکا صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہتے ہین مالک اور شافعی اور اسحاق
اور یہہ حدیث معلول ہے نہین روایت کیا اسکو کسی نے ثور بن یزید سے سوا ولید کے اور وہ بیٹے مسلم کے ہین اور پوچھا مین نے ابو زرعہ اور محمد سے حال اس حدیث کا سو کہا دونون
نے یہہ صحیح نہین اسلئے کہ ابن مبارک نے روایت کیا اسکو ثور سے اُنہون نے رجاء سے کہا اُنہون نے پہونچی مجہے یہہ حدیث کاتب مغیرہ سے مرسلا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین
ذکر کیا اُسمین مغیرہ کا **بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ ظَاهِرِهِمَا** باب بیان مین مسح کرنیکی موزون کے اوپر **عَنْ** الْمُغِيرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ
رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ عَلَى ظَاهِرِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہا دیکہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسح کرتے

ہوسی موزون کے اوپر **کہا** ابو عیسی نے حدیث مغیرہ کی حسن ہی اور مروی ہی عبدالرحمن بن ابی الزناد سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ عروہ سی وہ مغیرہ سی اور ہم نہین جانتی کسیکو کہ ذکر کی ہو عروہ کی روایت مغیرہ سی موزون پر مسح کرنیکی باب مین سوا عبدالرحمن کے اور یہی قول ہی کئی اہل علم کا اور سفیان ثوری کا اور احمد کا کہا محمد نی کہ تہی مالک اشارہ کرتی عبدالرحمن بن ابی الزناد کی طرف یعنی انکو ضعیف کہتی تہی

بَابٌ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ

باب جوربین اور نعلین پر مسح کرنیکی بیان مین **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالنَّعْلَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مسح کیا جوربین اور نعلین پر **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بہت لوگونکا اہل علم سی اور اسی کے قائل ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کری جوربین پر اور اگرچہ نعلین نہون جب جوربین ایسی سخت ہون کہ بے باندہی ٹہیری رہین اور اس باب مین ابو موسی سی بہی روایت ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَسْحِ عَلَى الْجَوْرَبَيْنِ وَالْعِمَامَةِ

باب جوربین اور عمامہ کے مسح کی بیان مین **عَنِ** ابْنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْعِمَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن مغیرہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی کہا کہ وضو کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اور مسح کیا موزون اور عمامی پر **ف** کہا بکر نی سنا مین نے ابن مغیرہ سی اور ذکر کیا محمد بن بشار نی اس حدیث مین دوسری جگہہ کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ نی پیشانی اور عمامی پر اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے مغیرہ بن شعبہ سی اور ذکر کیا بعض نے مسح ناصیہ اور عمامہ کا اور نہین ذکر کیا بعض نے ناصیہ کو سنا مین نے احمد بن حسن سے کہتی تہے سنا مین نے احمد بن حنبل سی کہتی تہی نہین دیکہا مین نے مثل یحیی بن سعید قطان کے اپنی آنکہون سے اور اس باب مین عمرو بن امیہ اور سلمان اور ثوبان اور ابو امامہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے کتنے لوگونکا صحابہ سی جیسے ابو بکر اور عمر اور انس ہین اور یہی کہتی ہین اوزاعی اور احمد اور اسحاق کہ مسح کری عمامہ پر اور کہا سنا مین نے جارود بن معاذ سی کہتی تہے سنا مین نے وکیع بن جراح سی کہتی تہے مسح عمامی کا کافی ہے اس حدیث کی روسی روایت کی ہمسے قتیبہ بن سعید نی انسے بشر بن مفضل نی انسی عبدالرحمن بن اسحاق نے انسی ابو عبیدہ بن محمد بن عمار بن یاسر نے کہا پوچہا مین نے جابر بن عبداللہ سے حکم مسح موزون کا تو فرمایا وہ تو سنت ہے اے میری بہتیجے اور پوچہا مین نے مسح عمامہ کا تو فرمایا چہولی بالونکو یعنی کچہہ سر کی بالون پر مسح کر لی باقی عمامہ پر اور کہا بہت علمائے صحابہ اور تابعین نے کہ مسح نکری عمامہ پر مگر یہ کہ مسح کری سر کا بہی اسکے ساتہ اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا **عَنْ** بِلَالٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَالْخِمَارِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت بلال سے کہ مسح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی موزون اور عمامہ پر

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْغُسْلِ مِنَ الْجَنَابَةِ

باب غسل جنابت کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ خَالَتِهِ مَيْمُونَةَ قَالَتْ وَضَعْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُسْلًا فَاغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ فَأَكْفَأَ الْإِنَاءَ بِشِمَالِهِ عَلَى يَمِينِهِ فَغَسَلَ كَفَّيْهِ ثُمَّ أَدْخَلَ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ فَأَفَاضَ عَلَى فَرْجِهِ ثُمَّ دَلَكَ بِيَدِهِ الْحَائِطَ أَوِ الْأَرْضَ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ فَأَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا ثُمَّ أَفَاضَ عَلَى سَائِرِ جَسَدِهِ ثُمَّ تَنَحَّى فَغَسَلَ رِجْلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتی ہین اپنی خالہ میمونہ سی کہا رکہا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی واسطی پانی غسل کا سو نہائی آپ جنابت سے سو جہکایا آپنے بائین ہاتہہ سے برتن دہنی ہاتہہ پر پہر دہوئی دونون ہاتہہ پہر ہاتہہ ڈالا برتن مین اور پانی بہایا اپنی ستر پر پہر ملا اپنا ہاتہہ دیوار یا زمین سی پہر کلی کی اور ناک مین پانی ڈالا اور مونہہ اور کلائیان دہوئین اور بہایا سر پر پانی تین بار پہر بہایا ساری بدن پر پہر جدا ہو کر اس جگہہ سی پیر دہوئی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین ام سلمہ اور جابر اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَغْتَسِلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ بِغَسْلِ يَدَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهُمَا الْإِنَاءَ ثُمَّ غَسَلَ فَرْجَهُ وَيَتَوَضَّأُ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُشَرِّبُ شَعْرَهُ الْمَاءَ ثُمَّ يَحْثِي عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ حَثَيَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتی اسکا کہ غسل کرین جنابت سے شروع کرتی اپنی دونون ہاتہہ دہونی سی قبل اسکی کہ ڈالین برتن مین پہر دہوتے ستر اپنا اور وضو کرتی مثل وضو نماز کی پہر پلاتی اپنی بالونکو پانی پہر ڈالتی اپنے سر پر تین چلو **کہا** ابو عیسی نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی کو اختیار کیا ہی علمانی غسل جنابت مین کہ وضو کری پہلی نماز کا سا پہر پانی بہاوے اپنے سر پر تین بار پہر ساری بدن پر پہر پیر دہووے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور کہتی ہین کہ اگر غوطہ ماری جنب پانی مین اور وضو نکری تو بہی کافی ہوتا ہی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا

بَابٌ هَلْ تَنْقُضُ الْمَرْأَةُ شَعْرَهَا عِنْدَ الْغُسْلِ

باب اس بیان مین کہ عورت نہاتے وقت

... عن ام سلمة قالت قلت یا رسول الله انی امرأة اشد ضفر رأسی افانقضه لغسل الجنابة قال لا انما یکفیك ان تحثی علی رأسك ثلاث حثیات من ماء ثم تفیضی علی سائر جسدك الماء فتطهرین او قال فاذا انت قد تطهرت **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا عرض کیا میں نے ... میں ایسی عورت ہوں کہ مضبوط باندھتی ہوں چوٹی اپنی سر کی کیا کھولا کروں اُسکو غسل جنابت کے لئے فرمایا اپنی نہیں کافی ہی تجھی تین چلو ڈالنا سر پر پانی کی پھر بہانے ... سب بدن پر پانی پس پاک ہوگئی تو یا فرمایا فاذا انت قد تطہرت راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا کہ عورت جب نہاوی جنابت سے تو نکھولی اپنی چوٹی کافی ہی اُسکو سر پر پانی بہانا **باب ما جاء ان تحت کل شعرة جنابة** باب اس بیان میں کہ ہر بال کے نیچے جنابت ہے **عن ابی هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال تحت کل شعرة جنابة فاغسلوا الشعر وانقوا البشرة** **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ہر بال کی نیچی جنابت ہے سو دھوؤ بالوں کو اور صاف کرو بدن کو **ف** اور اس باب میں علی اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث حارث بن وجیہ کی غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر انکی روایت سے اور وہ کچھ ایسے قوی شیخ نہیں ہیں اور روایت کیا ہی انسے کئی ایک اماموں نے انہوں ہی نی یہ حدیث روایت کی ہے مالک بن دینار سی اور کہتی ہیں انکو حارث بن وجیہ اور کبھی ابن وجیہ فقط **باب الوضوء بعد الغسل** باب بعد غسل وضو کی بیان میں **عن عائشة ان النبی صلی الله علیه وسلم کان لا یتوضأ بعد الغسل** **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو نہیں کرتی تہی غسل کے بعد اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ قول ہی بہت لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے کہ وضو نکری بعد غسل کے **باب ما جاء اذا التقی الختانان وجب الغسل** باب اس بیان میں کہ جب ملجاویں عورت اور مرد کے ختنے کے مقام تو واجب ہوتا ہی غسل اور وہ جب ملتی ہیں کہ حشفہ قبل عورت میں داخل ہو **عن عائشة قالت اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل فعلته انا ورسول الله صلی الله علیه وسلم فاغتسلنا** **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ جب بڑھ جاوے ختنے کا مقام ختنے کی مقام سی تو واجب ہوچکا غسل کیا میں نے اور حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی پھر نہائے ہم دونوں **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور رافع بن خدیج سی **عن عائشة قالت قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اذا جاوز الختان الختان وجب الغسل** **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب بڑھ جاوے ختنہ کی ختنی کی جگہ سے تو واجب ہوچکا غسل **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث حضرت عائشہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی سندوں سے کہ جب بڑھ جاوے اور ملجاوے مرد کی ختنہ کی جگہہ عورت کے ختنہ کی جگہہ سے تو واجب ہوتا ہی غسل اور یہی قول ہے اکثر علماء صحابہ کا جیسے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور عائشہ اور یہی قول ہی فقہا کا تابعین سے اور جو بعد انکے تہی مثل سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ جب ملجاوے ختنہ کا مقام ختنے کی مقام سی تو واجب ہوتا ہی غسل **باب ما جاء ان الماء من الماء** باب اس بیان میں کہ غسل جب فرض ہوتا ہی کہ منی نکلی **عن ابی بن کعب قال انما کان الماء من الماء رخصة فی اول الاسلام ثم نهی عنها** **ترجمہ** روایت ہے ابی ابن کعب سے کہ فرمایا اُنہوں نے کہ غسل جب ہی فرض ہوتا ہی کہ منی نکلے یہ ابتدای اسلام میں تہا پہر منسوخ ہوا **ف** روایت کی ہم سی احمد بن منیع نی اُنہوں نے ابن مبارک سے اُنہوں نے معمر سی اُنہوں نے زہری سے اسی اسناد سی اسی حدیث کی مانند **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ حکم کہ نہانا جب ہی فرض ہوتا ہی کہ جب منی نکلی اور اگر کوئی اپنی بیوی سے صحبت کری اور منی نہ نکلے تو غسل فرض نہیں ہوتا یہ ابتدای اسلام میں تہا پہر منسوخ ہوا اور ایسا ہی مروی ہے کئی ایک صحابیوں سی جیسی ابی بن کعب اور رافع بن خدیج اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا کہ جب آدمی جماع کری اپنی عورت سے فرج میں واجب ہوچکا اُسپر غسل اگرچہ انزال نہو روایت کی ہمسے علی بن حجر نی اُنہوں نے شریک سے اُنہوں نے ابی الجحاف سی اُنہوں نے عکرمہ سی اُنہوں نے ابن عباس سے کہ کہا ابن عباس نے نہانا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہی یہ حکم احتلام کا ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سی کہتی تہی نہیں ملی ہمکو یہ حدیث مگر شریک کے پاس سی اور اس باب میں روایت ہے عثمان بن عفان اور علی بن ابی طالب اور زبیر اور طلحہ اور ابو ایوب اور ابو سعید سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی الماء من الماء یعنی غسل کرنا منی نکلنے سے فرض ہوتا ہی اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہی سفیان ثوری سے کہا اُنہوں نے خبر دی ہمکو ابو الجحاف نے اور تہی وہ مرد پسندیدہ **باب فیمن یستیقظ ویری البلل ولا یذکر احتلاما** باب اسکے بیان میں کہ جو نیند سی اٹھکر اپنی کپڑوں میں تری دیکھی اور احتلام کا خیال نہو **عن عائشة قالت سئل النبی صلی الله ...**

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الرَّجُلِ يَجِدُ الْبَلَلَ وَلَا يَذْكُرُ احْتِلَامًا قَالَ يَغْتَسِلُ وَعَنِ الرَّجُلِ يَرٰى اَنَّهٗ قَدِ احْتَلَمَ وَلَمْ يَجِدْ بَلَلًا قَالَ لَا غُسْلَ عَلَيْهِ قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ عَلَى الْمَرْاَةِ تَرٰى ذٰلِكَ غُسْلٌ قَالَ نَعَمْ اِنَّ النِّسَاءَ شَقَائِقُ الرِّجَالِ **ترجمہ** روایت ہی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ
جو شخص پاوی تری یعنی سونے کے بعد اور یاد نرکہتا ہو خواب غرمایا آپنے وہ نہاوی اور پوچھا جو شخص گمان کرتا ہی کہ مجھکو نہانیکی حاجت ہوئی ہی اور پھر نپاوی اپنے کپڑون مین
تری یعنی نشان منی کا فرمایا اُسکو نہانا کچھہ ضرور نہین اور کہا ام سلمٰی نی یا رسول اللہ اگر عورت ایسا دیکھی کیا وہ بھی نہاوی آپنی فرمایا ہان عورتین تو مانند مردون کے ہین یعنی احکام
شرع مین سب برابر ہین **کہا** ابو عیسٰی نی اور روایت کی ہی یہ حدیث عبد اللہ بن عمر نی عبید اللہ بن عمر سی یعنی حدیث حضرت عائشہ کی کہ جب پاوی آدمی تری اور یاد نرکہتا ہو احتلام اور عبد اللہ کو ضعیف
کہا ہی یحیٰی بن سعید قطان نی انکی حافظہ کی سبب سے اور یہی قول ہی کتنی ایک علما کا صحابہ اور تابعین سے کہ جب جاگی اور دیکھی تری تو غسل کری اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری اور احمد اور کہا بعض علمائی
تابعین سے کہ غسل جب واجب ہوتا ہی کہ جب تری منی کی ہو اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق کا کہ جب دیکھی خواب اور نہ دیکھی تری تو غسل نہین ضرور اسکو تمامی علما کی نزدیک **مترجم کہتا ہی** یعنی اگر بالکل
تری نہ دیکھی اور خواب ہی دیکھا ہو تو کسی کے نزدیک غسل واجب نہین ہوتا اور یہ متفق علیہ مسئلہ ہی اور جب تری دیکھی تو بعضون نے کہا ضرور نہانا چاہئی خواہ وہ تری منی
کی ہو یا نہو اور بعضون نے کہا جب یقین ہو کہ منی کی نہین تو نہانا ضرور نہین **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمَنِيِّ وَالْمَذْيِ** باب بیان مین منی اور مذی کی **عَنْ**
عَلِيٍّ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمَذْيِ فَقَالَ مِنَ الْمَذْيِ الْوُضُوْءُ وَمِنَ الْمَنِيِّ الْغُسْلُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ پوچھا مینے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مذی کا حال تو آپنی فرمایا مذی سے وضو واجب ہوتا ہی اور منی سی غسل **ف** اور اس باب مین مقداد بن اسود اور ابی بن کعب سے بھی روایت ہی
کہا ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی بواسطہ حضرت علی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی سندون سی کہ مذی سی وضو اور منی سی غسل واجب ہوتا ہی
اور یہی قول ہی تمامی اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تابعین سی اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحاق **بَابٌ فِي الْمَذْيِ يُصِيْبُ الثَّوْبَ**
باب بیان مین مذی کے جب کپڑی مین لگجاوی **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ عُبَيْدٍ هُوَ ابْنُ السَّبَّاقِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ قَالَ كُنْتُ اَلْقٰى مِنَ الْمَذْيِ شِدَّةً
وَعَنَاءً فَكُنْتُ اُكْثِرُ مِنْهُ الْغُسْلَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ اِنَّمَا يُجْزِئُكَ مِنْ ذٰلِكَ الْوُضُوْءُ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ بِمَا يُصِيْبُ ثَوْبِيْ مِنْهُ قَالَ يَكْفِيْكَ اَنْ تَاْخُذَ كَفًّا مِنْ مَاءٍ فَتَنْضَحَ بِهٖ ثَوْبَكَ حَيْثُ تَرٰى اَنَّهٗ اَصَابَ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہی
سعید ابن عبید سی کہ وہ بیٹی سباق کی ہین وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ سہل بن حُنیف سی کہا کہ پہنچتی تہی مجھکو سختی اور تکلیف مذی سی کہ مین نہاتا تہا اُس سے بار بار
سو ذکر کیا مینی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور پوچھا سو فرمایا آپنی کافی ہی تجھکو وضو کرنا یعنی مذی سی وضو ٹوٹتا ہی غسل واجب نہین ہوتا عرض کیا مینے یا رسول اللہ
کیا کرون اگر لگجاوی کپڑی مین کہا کافی ہی تجھکو کہ ایک چلو پانی لیکر اُس پر چھڑک دی جہان لگی دیکھی **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور نہین جانتی ہم کسیکو کہ
روایت کیا ہو ایسا مضمون مذی مین سوای محمد بن اسحاق کی اور اختلاف ہے علما کا مذی مین جب لگے کپڑے پر بعضی کہتی ہین غسل ضرور ہی اور یہی قول ہی شافعی اور اسحاق
کا اور بعضون کے نزدیک کافی ہی پانی چھڑکنا اور کہا احمد نی امید ہے مجھکو کہ کافی ہو پانی چھڑکنا **بَابٌ فِي الْمَنِيِّ يُصِيْبُ الثَّوْبَ** باب بیان مین منی کے جب کپڑے مین
لگجاوے **عَنْ** هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ ضَافَ عَائِشَةَ ضَيْفٌ فَاَمَرَتْ لَهٗ بِمِلْحَفَةٍ صَفْرَاءَ فَنَامَ فِيْهَا فَاحْتَلَمَ فَاسْتَحْيٰى اَنْ يُرْسِلَ بِهَا وَبِهَا اَثَرُ الْاِحْتِلَامِ
فَغَمَسَهَا فِي الْمَاءِ ثُمَّ اَرْسَلَ بِهَا فَقَالَتْ عَائِشَةُ لِمَ اَفْسَدَ عَلَيْنَا ثَوْبَنَا اِنَّمَا كَانَ يَكْفِيْهِ اَنْ يَفْرُكَهٗ بِاَصَابِعِهٖ وَرُبَّمَا فَرَكْتُهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِيْ **ترجمہ** روایت ہے ہمام بن حارث سے کہا کہ ایک مہمان آیا حضرت عائشہ کی پاس سو حکم کیا آپنے اُسکو زرد چادر دینی کا پہر سویا وہ اور احتلام ہوا اُسکو
سو شرمایا کہ بہیجی چادر کو حضرت عائشہ کی پاس اور اُسمین منی بہری ہو سو ڈبو دیا چادر کو پانی مین پہر بہیجدیا تو فرمایا حضرت عائشہ نی کیون خراب کردی ہماری چادر کافی تہا
اُسکو کہرچنا انگلیون سی اور مین نے اکثر کہرچی ہے منی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کپڑی سے اپنی انگلیون سے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہی کتنی فقہا
کا جیسے سفیان اور احمد اور اسحاق کہتی ہین منی جب لگی کپڑی مین تو کافی ہی کہرچ ڈالنا دہونا ضرور نہین اور ایسا ہی روایت کیا ہی منصور نی ابراہیم سی انہون نی ہمام
بن حارث سے انہون نے حضرت عائشہ سی مثل روایت اعمش کی جو ابہی مذکور ہوئی اور مروی ہے ابو معشر سی یہ حدیث روایت کرتی ہین وہ ابراہیم سی وہ اسود سی وہ حضرت
عائشہ سی اور حدیث اعمش کی بہت صحیح ہی **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا غَسَلَتْ مَنِيًّا مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے

دہونا ۱۲

اُنہوں نے دہوئی منی کپڑے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حضرت عائشہ کی منی دہونے کی جامۂ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مخالف نہیں ہے اُس حدیث کی جسمین کہرچنا ہے اگرچہ کہرچنا ہی کافی ہے اور اچھا لگتا ہے مرد کو کہ نہ دکہائی دے اثر منی کا اپنی کپڑے پر اور ابن عباس نے کہا منی بمنزلہ تہوک کی ہے پہینکدے اُسکو اور دُور کردے اگرچہ لکڑی سے ہو سکے **بَابٌ فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ أَنْ يَغْتَسِلَ** باب جنب کے بیان مین کہ بے نہائے سو رہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنَامُ وَهُوَ جُنُبٌ وَلَا يَمَسُّ مَاءً **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سو جایا کرتے تھے جنابت مین اور پانی کو ہاتھ نہ لگاتے تھے **ف** روایت کی ہمسے ہناد نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ابی اسحاق سے مانند اسکی روایت **کی کہا** ابو عیسیٰ نے یہی قول ہے ابن مسیب وغیرہ کا اور مروی ہے اکثر لوگون سے وہ روایت کرتے ہین اسود سے بواسطہ حضرت عائشہ کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کر لیا کرتے تھے سونے سے پہلے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابی اسحاق کی حدیث سے جو مروی ہے اسود سے اور روایت کی ابی اسحاق سے یہ حدیث شعبی اور ثوری اور کتنے لوگون نے اور گمان ہے کہ اسمین غلطی ہوئی ابی اسحاق سے **بَابٌ فِي الْوُضُوءِ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنَامَ** باب اس بیان مین کہ جنب جب سونے لگے تو وضو کر لے **عَنْ** عُمَرَ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيَنَامُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے پوچھا اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا سو رہے کوئی ہم مین کا جنابت مین آپ نے فرمایا ہان مگر جب وضو کر لے **ف** اور اس باب مین عمار اور عائشہ اور جابر اور ابی سعید اور اُم سلمہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عمر کی اس باب مین بہت اچھی اور صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیون اور تابعین اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد و اسحاق کا کہتے ہین جب ارادہ کرے جنب سونے کا تو وضو کر لے **بَابُ مَا جَاءَ فِي مُصَافَحَةِ الْجُنُبِ** باب جنب سے مصافحہ کرنیکے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهُ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ ثُمَّ جِئْتُ فَقَالَ أَيْنَ كُنْتَ أَوْ أَيْنَ ذَهَبْتَ قُلْتُ إِنِّي كُنْتُ جُنُبًا قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لَا يَنْجُسُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ملاقات کی اُنسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ جُنب تھے کہا ابو ہریرہ نے مین آنکھ بچا کر نکل گیا حضرت کے پاس سے اور نہایا اور پھر آیا سو فرمایا آپنے کہان چلدئے تھے تم یا کہان تھے عرض کیا مین نے مین جنب تھا فرمایا آپنے مومن کبھی ناپاک نہین ہوتا **ف** اور اس باب مین روایت ہے حذیفہ سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے بعضون نے اہل علم سے مصافحہ کرنیکی جنب سے اور کہا کچھ مضائقہ نہین جنب اور حائض کے پسینے مین **بَابٌ فِي الْمَرْأَةِ تَرَى فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ** باب اُس عورت کی بیان مین جو خواب مین دیکھے ایسی چیز کو جو دیکھتا ہے مرد یعنی صحبت کا **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ ابْنَةُ مِلْحَانَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لَا يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ تَعْنِي غُسْلًا إِذَا هِيَ رَأَتْ فِي الْمَنَامِ مِثْلَ مَا يَرَى الرَّجُلُ قَالَ نَعَمْ إِذَا هِيَ رَأَتِ الْمَاءَ فَلْتَغْتَسِلْ قَالَتْ أُمُّ سَلَمَةَ قُلْتُ لَهَا فَضَحْتِ النِّسَاءَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ آئین ام سلیم بیٹی ملحان کی حضرت کے پاس اور کہا یا رسول اللہ اللہ تو شرماتا نہین حق سے سو کیا عورت پر بھی ہے یعنی غسل جب دیکھے خواب مین جیسا دیکھتا ہے مرد تو فرمایا ہان اُسپر بھی غسل ہے جب دیکھے وہ منی تو نہاوے کہا اُم سلمہ نے کہا مین نے تو نے فضیحت کیا عورتونکو اے ام سلیم **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمامی فقہا کا کہ عورت جب دیکھے خواب مین جو دیکھتا ہے مرد اور انزال بھی ہو تو بیشک اُسپر نہانا فرض ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور اس باب مین روایت ہے ام سلیم اور خولہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس سے **بَابٌ فِي الرَّجُلِ يَسْتَدْفِئُ بِالْمَرْأَةِ بَعْدَ الْغُسْلِ** باب اس بیان مین کہ مرد بعد نہانے کی اپنا بدن عورت کے بدن سے لگا دے گرمی لینے کو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ رُبَّمَا اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَدْفَأَ بِي فَضَمَمْتُهُ إِلَيَّ وَلَمْ أَغْتَسِلْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ اکثر نہاتے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جنابت سے پھر آتے اور گرمی لیتے مجھ سے تو مین چمٹا لیتی انکو اپنے ساتھ اور مین نہائی نہین ہوتی تھی **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد مین کچھ مضائقہ نہین ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگونکا صحابہ اور تابعین سے کہ مرد جب نہا چکے تو گرمی لے اپنی بیوی کے بدن سے اور سو رہے اُسکے ساتھ اُسکے نہانے سے پیشتر اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی و احمد و اسحاق کا **بَابُ التَّيَمُّمِ لِلْجُنُبِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ** باب جنب کے تیمم مین جب نپاوے پانی **عَنْ** أَبِي ذَرٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ طَهُورُ الْمُسْلِمِ وَإِنْ لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ عَشْرَ سِنِينَ فَإِذَا وَجَدَ الْمَاءَ فَلْيُمِسَّهُ بَشَرَتَهُ فَإِنَّ ذَلِكَ خَيْرٌ وَقَالَ مَحْمُودٌ فِي حَدِيثِهِ إِنَّ الصَّعِيدَ الطَّيِّبَ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر رضی اللہ عنہ سے

لہ لفظ بھونی قہیں بیرنڈ کی کہتی ہین بقول صاحب مجمع البحار [illegible]

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مٹی پاک طہور ہے مسلمان کی اگرچہ پانی نہ پاوے دس برس تک پھر جب پاوے پانی تو لگاوے اپنی بدن پر یہ بہتر ہے اُسکو اور کہا محمود نے
اپنی روایت میں ان الصعید الطیب وضوء المسلم اور مطلب دونوں کا ایک ہے **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابو ہریرہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے
کہا ابو عیسیٰ نے ایسی ہی روایت کیا کتنی راویوں نے خالد حذاء سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے عمرو بن بُجدان سے اُنہوں نے ابی ذر سے اور روایت کی ہے یہ حدیث ایوب نے ابی قلابہ
سے اُنہوں نے ایک مرد سے جو بنی عامر سے ہیں اُنہوں نے ابی ذر سے اور نام نہیں لیا اُس مرد کا اور یہ حدیث حسن ہے اور یہی قول ہے تمامی فقہاء کا کہ جنب اور حائض جب تک
نہ پاویں پانی تیمم کرتی رہیں اور نماز پڑھتے اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ وہ تیمم جائز نہیں جانتے جنب کے لئے اگرچہ نہ پاوے پانی اور مروی ہے کہ اُنہوں نے چھوڑ دیا اپنی قول کو اور
کہنے لگے جب پانی نہ پاوے تو تیمم کرلے جنب اور حائض بھی اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک و شافعی اور احمد اور اسحاق **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ** باب
مستحاضہ کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ ابْنَةُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ
فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ قَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَتْ بِالْحَيْضَةِ فَإِذَا أَقْبَلَتِ الْحَيْضَةُ فَدَعِي الصَّلٰوةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ وَصَلِّي
قَالَ أَبُو مُعَاوِيَةَ فِي حَدِيثِهِ وَقَالَ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلٰوةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذٰلِكَ الْوَقْتُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آئیں حضرت فاطمہ بیٹی
ابی حبیش کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا یا رسول اللہ میں ایسی عورت ہوں کہ جب استحاضہ آتا ہے تو پاک نہیں ہوتی یعنی خون موقوف نہیں ہوتا کیا چھوڑ دوں
نماز فرمایا آپ نے نہیں وہ تو ایک رگ ہے اور کچھ حیض نہیں جب آویں حیض کے دن تو نماز چھوڑ دے اور جب جاتی رہیں حیض کے دن تو غسل کر اور نماز پڑھ اور کہا ابو معاویہ
نے اپنی روایت میں وقال سے آخر تک اور مطلب اُسکا یہ ہے کہ فرمایا حضرت نے جب جا چکیں حیض کے دن تو وضو کر ہر نماز کے لئے یہاں تک کہ پھر آوے وہی وقت یعنے
دن حیض کے جب تک نہ آویں ہر نماز کے لئے وضو تازہ کر لیا کر **ف** اور اس باب میں اُمّ سلمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے
کتنی علمائے صحابہ اور تابعین اور سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا کہ مستحاضہ کے جب ایام حیض گزر جاویں تو غسل کرے اور وضو کر لیا کرے ہر نماز کے لئے **بَابُ**
مَا جَاءَ أَنَّ الْمُسْتَحَاضَةَ تَتَوَضَّأُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ باب اس بیان میں کہ مستحاضہ وضو کیا کرے ہر نماز کے لئے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ
جَدِّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ تَدَعُ الصَّلٰوةَ أَيَّامَ أَقْرَائِهَا الَّتِي كَانَتْ تَحِيضُ فِيهَا ثُمَّ تَغْتَسِلُ وَتَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ
وَتَصُومُ وَتُصَلِّي **ترجمہ** روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عدی کے دادا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحاضہ کے حق میں کہ چھوڑ
دیوے نماز جن دنوں میں اُسے حیض آتا تھا پھر غسل کرے یعنی بعد گزرنے ایام حیض کے اور وضو کرتی رہے ہر نماز کے لئے اور روزہ رکھے اور نماز پڑھے **ف** روایت کی ہم سے
علی بن حجر نے اُنہوں نے شریک سے مانند اوپر کی حدیث کے معنی میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث فقط شریک نے بیان کی ہے ابی الیقظان سے اور پوچھا میں نے محمد سے حال
اس حدیث کا سو کہا میں نے عدی ابن ثابت روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے یعنی عدی کے دادا سے سو کیا نام ہے اُنکے دادا کا تو نہ پہچانا محمد نے نام اُنکا اور ذکر کیا میں نے
قول یحییٰ بن معین کا اُنسے کہ نام اُنکے دادا کا دینار ہے تو اعتبار نکیا اُسکا بخاری نے اور احمد اور اسحاق نے کہا اگر مستحاضہ ہر نماز کے لئے غسل کیا کرے تو بہت اچھا ہے اور احتیاط کی
بات ہے اور اگر وضو کر لیوے ہر نماز کے لئے تو بھی کافی ہے اور اگر ایک غسل سے دو نمازیں پڑھ لیوے تو بھی کافی ہے یعنی ایک غسل میں ظہر اور عصر اور ایک میں مغرب اور عشاء اور ایک میں
صبح **بَابُ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَجْمَعُ بَيْنَ الصَّلٰوتَيْنِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ** باب اس بیان میں کہ مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل کر کے
پڑھ لیا کرے **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ عَمِّهِ عِمْرَانَ بْنِ طَلْحَةَ عَنْ أُمِّهِ حَمْنَةَ ابْنَةِ جَحْشٍ قَالَتْ كُنْتُ أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً شَدِيدَةً
فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْتَفْتِيهِ وَأُخْبِرُهُ فَوَجَدْتُهُ فِي بَيْتِ أُخْتِي زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُسْتَحَاضُ حَيْضَةً كَثِيرَةً
شَدِيدَةً فَمَا تَأْمُرُنِي فِيهَا فَقَدْ مَنَعَتْنِي الصِّيَامَ وَالصَّلٰوةَ قَالَ أَنْعَتُ لَكِ الْكُرْسُفَ فَإِنَّهُ يُذْهِبُ الدَّمَ قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَتَلَجَّمِي قَالَتْ
هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَاتَّخِذِي ثَوْبًا قَالَتْ هُوَ أَكْثَرُ مِنْ ذٰلِكَ إِنَّمَا أَثُجُّ ثَجًّا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَآمُرُكِ بِأَمْرَيْنِ أَيَّهُمَا صَنَعْتِ أَجْزَأَ
عَنْكِ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَيْهِمَا فَأَنْتِ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّمَا هِيَ رَكْضَةٌ مِنَ الشَّيْطَانِ فَتَحَيَّضِي سِتَّةَ أَيَّامٍ أَوْ سَبْعَةَ أَيَّامٍ فِي عِلْمِ اللهِ ثُمَّ اغْتَسِلِي فَإِذَا رَأَيْتِ أَنَّكِ
قَدْ طَهُرْتِ وَاسْتَنْقَأْتِ فَصَلِّي أَرْبَعَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً أَوْ ثَلٰثَةً وَعِشْرِينَ لَيْلَةً وَأَيَّامَهَا وَصُومِي وَصَلِّي فَإِنَّ ذٰلِكِ يُجْزِئُكِ وَكَذٰلِكِ فَافْعَلِي كَمَا

تَحِيضُ النِّسَاءُ وَكَمَا يَطْهُرْنَ لِمِيقَاتِ حَيْضِهِنَّ وَطُهْرِهِنَّ فَإِنْ قَوِيتِ عَلَى أَنْ تُؤَخِّرِي الظُّهْرَ وَتُعَجِّلِي الْعَصْرَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ حِينَ تَطْهُرِينَ وَتُصَلِّينَ الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ جَمِيعًا ثُمَّ تُؤَخِّرِينَ الْمَغْرِبَ وَتُعَجِّلِينَ الْعِشَاءَ ثُمَّ تَغْتَسِلِينَ وَتَجْمَعِينَ بَيْنَ الصَّلَاتَيْنِ فَافْعَلِي وَتَغْتَسِلِينَ مَعَ الصُّبْحِ وَتُصَلِّينَ وَكَذَلِكَ فَافْعَلِي وَصُومِي إِنْ قَوِيتِ عَلَى ذَلِكَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ أَعْجَبُ الْأَمْرَيْنِ إِلَيَّ **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم بن محمد ابن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عمران ابن طلحہ سے وہ اپنی ماں حمنہ بنت جحش کی بیٹی سے کہا حمنہ نے میں مستحاضہ ہوتی تھی اور خون استحاضہ آتا تھا بہت شدت اور زور سے سو آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فتوی پوچھنے اور خبر دینے کو سو پایا میں نے انکو اپنی بہن زینب بنت جحش کے گھر میں سو عرض کی میں نے یا رسول اللہ استحاضہ آتا ہے مجھکو زور اور شدت سے سو کیا حکم ہے مجھکو اور باز رہتی ہوں میں روزہ اور نماز سے فرمایا آپ نے بیان کرتا ہوں میں تجھسے روئی رکھنے کو کہ اُس سے بند ہوجاتا ہے خون عرض کیا اُنہوں نے وہ بہت ہی فرمایا آپ نے لنگوٹ باندھ عرض کیا اُنہوں نے وہ بہت زیادہ ہے فرمایا آپ نے رکھ ایک کپڑا لنگوٹ کے اندر عرض کی وہ اس سے بھی زیادہ ہے میں تو خون بہاتی ہوں زور سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میں بیان کرتا ہوں تجھکو دو حکم جسپر چلے تو کافی ہو تجھکو پس اگر قابو پاوے تو دونوں پر تو خوب جانتی ہے تو پھر فرمایا آپ نے یہ ایک لات مارنا ہے شیطان کا یعنی شیطان کی لات سے استحاضہ جاری ہوتا ہے سو حیض کے دن مقرر کر تو چھہ دن یا سات دن جو اللہ کو معلوم ہو یعنی قبل استحاضہ کی جو مدت حیض تیری مقرر ہو اُن دنوں کو حیض قرار دے پھر جب گذر جاویں وہ دن تو نہا پھر جب دیکھے تو کہ پاک ہوچکی اور صاف ہوچکی تو نماز پڑھتی رہ چوبیس رات دن تک یعنی اگر چھہ دن حیض کے ہوں یا نماز پڑھتی رہ تیئس رات اور دن تک یعنی اگر سات دن حیض کے ہوں اور روزے بھی رکھ اور نماز بھی پڑھ تو یہ کافی ہے تجھکو اور ایسا ہی کرتی رہ جیسی حائضہ ہوتی ہیں عورتیں اور پاک ہوتی ہیں مدت حیض اور طہر پر اور یہ ایک امر ہوا اور اگر تجھسے ہو سکے کہ تاخیر کرے تو ظہر کی اور جلدی کرے عصر میں پھر نہاوے جب پاک ہو تو حیض سے اور نماز پڑھے ظہر اور عصر کی پھر دیر کرے مغرب میں اور جلدی کرے عشا میں اور نہا کر اکٹھا پڑھ لے دونوں نمازیں اور ایک غسل کر لے تو صبح کو اور ایسا ہی کرتی رہ اور روزے رکھتی رہ پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں باتوں میں یہ بہت پسند ہے مجھکو **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو عبید اللہ ابن عمرو رقی اور ابن جریج اور شریک نے عبد اللہ ابن محمد بن عقیل سے اُنہوں نے ابراہیم ابن محمد ابن طلحہ سے اُنہوں نے اپنے چچا عمران سے اُنہوں نے اپنی ماں حمنہ سے مگر ابن جریج کہتے ہیں عمر ابن طلحہ اور صحیح عمران بن طلحہ ہے اور پوچھا میں نے محمد بخاری سے حال اس حدیث کا سو فرمایا حسن ہے اور ایسا ہی کہا احمد ابن حنبل نے کہ وہ حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد اور اسحاق نے مستحاضہ اگر پہچانتی ہو اپنے حیض کا شروع ہونا اور تمام ہونا اور وہ اسطرح کہ خون حیض سیاہ ہوتا ہے اور بعد اُسکے زرد تو حکم اُسکا فاطمہ بنت ابی حبیش کی حدیث کی موافق ہے جو اوپر مذکور ہوئی اور اگر مستحاضہ کی ایام حیض مقرر اور معلوم ہوں تو وہ نماز چھوڑ دے اُن دنوں میں پھر غسل کرے اور وضو کرتی رہے ہر نماز پر اور نماز پڑھے اور جب استحاضہ ہمیشہ آنے لگی اور پہلی سے اُسکے دن بھی مقرر نہوں اور حیض کے شروع خون کی سیاہی سے اور تمام ہونا زردی سے بھی نہ پہچان سکی تو اُسکا حکم حمنہ بنت جحش کی حدیث کی موافق ہے اور کہا شافعی نے مستحاضہ کو جب ہمیشہ خون آنے لگی اور قبل اسکے حیض نہ آیا ہو تو نماز چھوڑ دے پندرہ دن تک اگر پاک ہوگئی پندرہ دن میں یا اس سے پہلے تو وہی اُسکے ایام حیض ہیں اور اگر خون آتا رہا پندرہ دن سے زیادہ تو قضا کرے چودہ دن کی نماز اور چھوڑ دے ایکدن اور رات کی نماز کہ کم سے کم مدت حیض کی یہ ایک رات دن ہے **کہا** ابو عیسی نے اختلاف ہے علما کا مدت حیض میں بعضوں نے کہا ہے کہ اقل مدت تین رات دن ہے اور اکثر دس رات دن اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور اسی پر فتوی ہے ابن مبارک کا اور مروی ہے اُنسے اسکی خلاف بھی اور بعضوں نے کہا اقل مدت ایکدن اور رات ہے اور اکثر پندرہ دن اور رات ہے اور یہی قول ہے عطا ابن ابی رباح کا اور اوزاعی اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابی عبیدہ کا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُسْتَحَاضَةِ أَنَّهَا تَغْتَسِلُ عِنْدَ كُلِّ صَلٰوةٍ

باب اس بیان میں کہ مستحاضہ نہاتی رہے ہر نماز کی وقت **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ اِسْتَفْتَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ ابْنَةُ جَحْشٍ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلٰوةَ فَقَالَ لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ فَاغْتَسِلِي ثُمَّ صَلِّي فَكَانَتْ تَغْتَسِلُ لِكُلِّ صَلٰوةٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ پوچھا ام حبیبہ بنت جحش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مجھکو حیض آتا ہے اور پاک نہیں ہوتی میں کیا چھوڑ دیا کروں میں نماز آپ نے فرمایا نہیں یہہ تو ایک رگ ہے تم نہاؤ اور نماز پڑھو تو وہ نہایا کرتی تھیں ہر نماز کی لیئے **ف** کہا قتیبہ نے کہا لیث نے ابن شہاب نے یہ نہیں ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا تھا غسل کرنیکا ام حبیبہ کو ہر نماز کے وقت مگر یہ کام اُنہوں نے اپنی اجتہاد سے کیا **کہا** ابو عیسی نے اور روایت کی گئی ہے یہہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں عمرہ سے وہ حضرت عائشہ سے کہا حضرت عائشہ

نے کہا ام حبیبہ نے پوچھا آخر حدیث تک اور کہا ہے بعض علماء نے مستحاضہ غسل کر لیا کرے ہر نماز کے وقت اور روایت کی اوزاعی نے زہری سے انہوں نے عمرہ اور عروہ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب ما جاء في الحائض انها لا تقضي الصلوٰة** باب اس بیان میں کہ حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھے **عن** معاذة ان امرأة سالت عائشة قالت انقضي احدنا صلوتها ايام محيضها فقالت احرورية انت قد كانت احدنا تحيض فلا تؤمر بقضاء **ترجمہ** روایت ہے معاذہ سے کہ ایک عورت نے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیا قضا پڑھے حیض کے دنوں کی نماز تو فرمایا حضرت عائشہ نے کیا تو حروریہ ہے ہم میں سے ہر ایک کو حیض آتا تھا اور حکم نہ ہوتا تھا قضا کا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندوں سے کہ حائضہ قضا کرے نماز کی اور یہی قول ہے تمام فقہا کا اس میں اختلاف نہیں کسی کا کہ حائض قضا نکرے نماز ایام حیض کی اور قضا کرے روزہ کی **باب ما جاء في الجنب والحائض انهما لا يقرآن القرآن** باب اس بیان میں کہ جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑھے **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تقرأ الحائض ولا الجنب شيئا من القرآن **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پڑھے حائض اور جنب قرآن میں سے کچھ **ف** اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسمٰعیل بن عیاش کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن عقبہ سے وہ نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ پڑھے قرآن حائض اور جنب اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد انکے تھے مثل سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کے کہ کہتے ہیں نہ پڑھیں حائض اور جنب قرآن سے کچھ مگر ایک آیت کا یا حرف وغیرہ اور رخصت دی ہے جنب اور حائض کو سبحان اللہ اور لا اله الا اللہ پڑھنے کی **کہا** ترمذی نے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل کو کہ اسمٰعیل بن عیاش روایت کرتے ہیں اہل حجاز و عراق سے احادیث منکر گویا کہ انہوں نے ضعیف جانا اسمٰعیل کی ایسی روایت کو کہ اہل عراق وغیرہ سے اکیلے انہوں ہی نے روایت کی ہو اور کہا اسمٰعیل بن عیاش کی وہی حدیث معتبر ہے جو اہل شام سے روایت کریں اور کہا احمد بن حنبل نے اسمٰعیل بن عیاش اچھے ہیں بقیہ سے اور بقیہ بہت حدیثیں منکر ثقہ لوگوں سے روایت کرتے ہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے روایت کی ہم سے یہ بات احمد بن حسن نے کہا سنا میں نے احمد بن حنبل سے وہ کہتے تھے یہی بات **باب ما جاء في مباشرة الحائض** باب بوس و کنار میں حائض کے ساتھ **عن** عائشة قالت كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا حضت يامرني ان اتزر ثم يباشرني **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب میں حائضہ ہوتی تو حکم کرتے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تہمت باندھنے کا پھر بوس و کنار کرتے میرے ساتھ **ف** اور اس باب میں روایت ہے ام سلمہ اور میمونہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا صحابہ اور تابعین سے اور یہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے **باب ما جاء في مواكلة الجنب والحائض وسؤرهما** باب جنب اور حائض کے ساتھ کھانے اور انکے جھوٹے کے بیان میں **عن** حرام بن معاوية عن عمه عبد الله بن سعد قال سألت النبي صلى الله عليه وسلم عن مواكلة الحائض فقال واكلها **ترجمہ** روایت ہے حرام بن معاویہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا عبد اللہ بن سعد سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کھانا کھانیکو حائض کے ساتھ فرمایا آپ نے کھانا کھا اسکے ساتھ **ف** اور اس باب میں حضرت عائشہ اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن سعد کی حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے تمام علما کا کہ حائض کے ساتھ کھانا کھانا کچھ مضائقہ نہیں ہے اور اختلاف کیا ہے اسکے وضو کی بچی ہوئی پانی میں سو بعضوں نے مکروہ کہا ہے اور بعضوں نے رخصت دی ہے **باب ما جاء في الحائض تتناول الشيء من المسجد** باب اس بیان میں کہ حائض کوئی چیز مسجد میں سے لیلے **عن** القاسم بن محمد قال قالت عائشة قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم ناوليني الخمرة من المسجد قالت قلت اني حائض قال ان حيضتك ليست في يدك **ترجمہ** روایت ہے قاسم بن محمد سے کہا انہوں نے کہا عائشہ نے فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلے بوریا مسجد سے کہا عائشہ نے عرض کیا میں نے کہ حائضہ ہوں فرمایا حیض تیرا نہیں کچھ تیرے ہاتھ میں **ف** اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے تمام اہل علم کا نہیں جانتے ہم اس میں اختلاف کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر لیلے حائضہ کچھ مسجد میں سے باہر رہکر **باب ما جاء في كراهية اتيان الحائض** باب حائضہ سے صحبت حرام ہونے کے بیان میں **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال من اتى حائضا او امرأة في دبرها او كاهنا فقد كفر بما انزل على محمد **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو صحبت کرے حائضہ سے یا کسی عورت سے اسکی پیچھے سے یا آوے کاہن کے پاس یعنی غیب کی خبر پوچھے تو بیشک منکر ہوا اسکا جو اترا محمد پر یعنے

قرآن کا **کہا** ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے حکیم اثرم کی وہ روایت کرتے ہیں ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ ابوہریرہ سے اور یہ فرمانا حضرت کا علما کے نزدیک بطور سختی
اور ڈرانے کی ہے اور روایت ہے حضرت سے کہ فرمایا جو شخص صحبت کرے حائض سے تو ایک دینار صدقہ دے پھر اگر جماع کرنا حائض سے کفر ہوتا تو حضرت یہ کفارہ کیوں فرماتے اور ضعیف
کہا محمد نے اس حدیث کو از روے سند کے اور ابی تمیمہ ہجیمی کا نام طریف بن مجالد ہے **بَابُ مَاجَاءَ فِي الْكَفَّارَةِ فِي ذٰلِكَ** باب اس کے کفارہ کے بیان میں **عَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلَى امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ قَالَ يَتَصَدَّقُ بِنِصْفِ دِينَارٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جو آدمی جماع کر بیٹھے اپنی عورت سے حیض کے دنوں میں تو فرمایا صدقہ دیوے آدھا دینار **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَانَ دَمًا أَحْمَرَ
فَدِينَارٌ وَإِنْ كَانَ دَمًا أَصْفَرَ فَنِصْفُ دِينَارٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہووے خون اس عورت حائض کا جس سے جماع کر بیٹھا
ہے سرخ رنگ تو صدقہ دیوے ایک دینار اور جب زرد ہو تو آدھا دینار **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی کفارہ کے باب میں مروی ہے موقوف ہے یعنی انہیں کا کلام اور مرفوع
بھی یعنی حضرت کا کلام اور یہی قول ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں احمد و اسحاق اور ابن مبارک نے کہا اللہ سے مغفرت مانگے اور کفارہ نہیں ہے اُس پر اور مروی ہے بعض تابعین سے
مثل قول ابن مبارک کے انہیں میں ہیں سعید بن جبیر اور ابراہیم **بَابُ مَاجَاءَ فِي غَسْلِ دَمِ الْحَيْضِ مِنَ الثَّوْبِ** باب کپڑے سے خون حیض دھونے
کے بیان میں **عَنْ** أَسْمَاءَ ابْنَةِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الثَّوْبِ يُصِيبُهُ الدَّمُ مِنَ الْحَيْضَةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُتِّيهِ ثُمَّ اقْرُصِيهِ بِالْمَاءِ ثُمَّ رُشِّيهِ وَصَلِّي فِيهِ روایت ہے اسماء ابی بکر صدیق کی بیٹی سے کہ ایک عورت نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اُس کپڑے کا جس میں خون
حیض لگ جاوے سو فرمایا حضرت نے کھرچ اسکو پھر مل پانی ڈالکر انگلیوں سے پھر پانی بہا دے اُسپر پھر نماز پڑھ اُس کپڑے سے **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ اور اُم قیس بنت محصن سے بھی
روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث اسماء کی خون حیض کے باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا کہ جسنے نماز پڑھ لی اُس کپڑے سے سو کہا بعض علما نے اگر مقدار درہم سے کم ہے
دھونیکی ضرورت نہیں اور اگر مقدار درہم ہے اور نماز پڑھی بغیر دھوئی تو اعادہ کرے اور بعضوں نے کہا جب قدر درہم سے زیادہ ہو اعادہ ضرور ہے یعنی قدر درہم میں اعادہ واجب نہیں اور
یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض علماء تابعین وغیرہم نے کہا دوبارہ نماز پڑھنا واجب نہیں اگرچہ مقدار درہم سے زیادہ بھی ہو اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا اور
کہا شافعی نے واجب ہے دھونا اسکا اگرچہ درہم سے کم ہو اور تشدد کیا اس باب میں **بَابُ مَاجَاءَ فِي كَمْ تَمْكُثُ النُّفَسَاءُ** باب اس بیان میں کہ عورتیں
نفاس میں کب تک رہیں **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَتِ النُّفَسَاءُ تَجْلِسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا وَكُنَّا نَطْلِي وُجُوهَنَا بِالْوَرْسِ
مِنَ الْكَلَفِ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا عورتیں بیٹھی رہتی تھیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں چالیس دن تک اور ہم ملتی تھیں اپنے مونہہ پر اُبٹنا جھائیوں کے سبب سے
کہا ابوعیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے ابوسہل کے کہ وہ روایت کرتے ہیں مسۃ الازدیہ سے وہ اُم سلمہ سے اور ابی سہل کا نام کثیر بن زیاد ہے کہا محمد بن
اسمٰعیل نے علی بن عبدالاعلیٰ ثقہ ہیں اور ابوسہل بھی ثقہ ہیں اور نہیں پہچانا محمد نے اس حدیث کو مگر ابی سہل کی روایت سے اور اجماع ہے علما اور تابعین کا اور جو بعد انکے تھے کہ نفسا نماز
چھوڑ دیں چالیس دن تک مگر یہ کہ خون بند ہو جاوے اس سے پیشتر تو غسل کرے اور نماز پڑھے اور اگر خون جاری ہے چالیس دن کے بعد تو اکثر اہل علم کہتے ہیں کہ نماز نہ چھوڑے اور یہی قول ہے اکثر
فقہا کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا حسن بصری نے پچاس دن تک نماز نہ پڑھے اگر خون بند نہ ہو اور مروی ہے عطا بن ابی رباح اور شعبی سے کہ
ساٹھ دن تک اگر خون بند نہ ہو **بَابُ مَاجَاءَ فِي الرَّجُلِ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ بِغُسْلٍ وَاحِدٍ** باب اس بیان میں کہ مرد کئی بی بیوں سے صحبت
کرکے اخیر میں ایک غسل کرے **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ فِي غُسْلٍ وَاحِدٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم صحبت کرتے تھے اپنی سب عورتوں سے اور اخیر میں ایک غسل کرتے **ف** اور اس باب میں ابی رافع سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور یہی قول
ہے کتنے علماء کا انہیں میں ہیں حسن بصری کہتے ہیں کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر دوبارہ صحبت کرے قبل وضو کرنیکے اور مروی ہے یہ حدیث محمد بن یوسف سے بھی وہ روایت کرتے ہیں
سفیان سے وہ ابی عروہ سے وہ ابی الخطاب سے وہ انس سے اور ابوعروہ کا نام معمر بن راشد ہے اور ابوالخطاب کا نام قتادہ بن دعامہ ہے **بَابُ مَاجَاءَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعُودَ
تَوَضَّأَ** باب اس بیان میں کہ جب ارادہ کرے دوبارہ صحبت کرنیکا وضو کر لے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ
أَهْلَهُ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يَعُودَ فَلْيَتَوَضَّأْ بَيْنَهُمَا وُضُوءًا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی صحبت کرے اپنی بیوی سے

اور پہر ارادہ کرے دوبارہ صحبت کا تو وضو کرلے اُن دونوں کے بیچ میں **ف** اور اس باب میں روایت ہے عمر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے عمر بن خطاب
کا اور بہت علما کا کہتے ہیں کہ جب ارادہ کرے کوئی شخص دوبارہ صحبت کرنیکا تو وضو کرلے اُس سے پہلے اور ابو المتوکل کا نام علی بن داؤد ہے اور ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے

بَابُ مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ

باب اس بیان میں کہ جب اقامت ہو نماز کی اور حاجت ہو پاخانیکی تو پہلے پاخانے جاوے **عَنْ** هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْأَرْقَمِ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَأَخَذَ بِيَدِ رَجُلٍ فَقَدَّمَهُ وَكَانَ إِمَامَ الْقَوْمِ وَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ وَوَجَدَ أَحَدُكُمُ الْخَلَاءَ فَلْيَبْدَأْ بِالْخَلَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ہشام ابن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن ارقم سے کہا عروہ نے تکبیر ہوئی نماز کی سو پکڑ لیا عبد اللہ بن ارقم نے ہاتھ ایک مرد کا اور آگے بڑہا دیا اُسکو اور عبد اللہ امام تہے قوم کے اور کہا عبد اللہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جب تکبیر ہو نماز کی اور کسیکو حاجت ہو پاخانے کی تو پہلے پاخانے جاوے **ف** اور اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ اور ثوبان اور ابی امامہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے ایسا ہی روایت کی مالک ابن انس اور یحییٰ ابن سعید قطان اور کئی حافظان حدیث نے ہشام ابن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عبد اللہ بن ارقم سے اور روایت کیا وہیب وغیرہ نے ہشام ابن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ایک مرد سے اُنہوں نے عبد اللہ ابن ارقم سے اور یہی قول ہے کتنے صحابہ اور تابعین کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ کہڑا ہو نماز میں جب حاجت ہو پاخانے یا پیشاب کی اور کہتے ہیں احمد و اسحاق اگر شروع کرچکا نماز اور پہر معلوم ہوئی حاجت تو نماز نہ توڑے جبتک کہ حاجت شدید نہو اور کہا بعض اہل علم نے کچہہ مضائقہ نہیں نماز پڑہنے میں پیشاب اور پاخانے کی حاجت ہوتی ہو جبتک تقاضا اُسکا شدید نہو

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوُضُوءِ مِنَ الْمَوْطِئِ

باب گرد راہ دہونیکے بیان میں **عَنْ** أُمِّ وَلَدٍ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَتْ قُلْتُ لِأُمِّ سَلَمَةَ إِنِّي امْرَأَةٌ أُطِيلُ ذَيْلِي وَأَمْشِي فِي الْمَكَانِ الْقَذِرِ فَقَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُطَهِّرُهُ مَا بَعْدَهُ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد سے کہا اُنہوں نے کہا میں نے ام سلمہ سے میں ایسی عورت ہوں کہ لٹکاتی ہوں دامن اور چلتی ہوں ناپاک جگہوں میں سو فرمایا ام سلمہ نے کہ ارشاد کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاک کردیتا ہے اُسکو اُسکے بعد کا رستہ **ف** اور روایت کیا عبد اللہ بن مبارک نے اس حدیث کو مالک ابن انس سے اُنہوں نے محمد ابن عمارہ سے اُنہوں نے محمد ابن ابراہیم سے اُنہوں نے ہود بن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد سے اُنہوں نے ام سلمہ سے اور وہ ایک وہم ہے حقیقت میں روایت ابراہیم ابن عبد الرحمن بن عوف کی ام ولد سے ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہ سے اور یہی صحیح ہے اور اس باب میں روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ ہم نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ اور نہ وضو کرتے تہے راہ کی گرد کو **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہی قول ہے کتنے عالموں کا کہ جب چلے آدمی ناپاک جگہہ میں تو نہیں واجب اُسکو پیر دہونا مگر نجاست گیلی ہو تو دہو ڈالے

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّيَمُّمِ

باب تیمم کے بیان میں **عَنْ** عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَرَهُ بِالتَّيَمُّمِ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّيْنِ **ترجمہ** روایت ہے عمار بن یاسر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا اُنکو تیمم کا منہ اور ہتیلیوں پر **ف** اور اس باب میں عائشہ اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اُنسے کئی سندوں سے اور یہی قول ہے کتنے علما صحابہ کا مثل علی اور عمار اور ابن عباس کے اور کتنے لوگوں کا تابعین سے جیسے شعبی اور عطا اور مکحول کہتے ہیں کہ تیمم ایک دفعہ ہاتہہ مارنا ہے منہ اور ہتیلیوں کیلیے اور یہی قول ہے احمد و اسحٰق کا اور کہا بعض اہل علم نے اُنہیں میں ہیں ابن عمر اور جابر اور ابراہیم اور حسن کہ تیمم میں دو بار ہاتہہ مارنا ہے ایکبار منہ کیلئے اور دوسری بار دونوں ہاتہوں کیلئے کہنیوں تک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مروی ہے یہی بات عمار سے تیمم میں کہ کہا اُنہوں نے تیمم منہ اور ہتیلیوں پر ہے کئی سندوں سے اور مروی ہے عمار سے کہ کہا اُنہوں نے تیمم کیا ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ شانوں اور بغلوں تک اور ضعیف کہا ہے بعض علما نے حدیث عمار کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جسمیں منہ اور ہتیلیوں کا ذکر ہے تیمم کے باب میں اسواسطے کہ روایت کی ہے اُنہیں نے حدیث شانوں اور بغلوں کی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نے حدیث عمار کی تیمم کے باب میں جسمیں منہ اور ہتیلیوں کا ذکر ہے صحیح ہے اور حدیث عمار کی جسمیں مذکور ہے کہ تیمم کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہہ شانوں اور بغلوں تک کچہہ مخالف نہیں منہ اور ہتیلیوں والی حدیث کے اسلیے کہ اُنہوں نے یہ نہیں کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمکو حکم کیا بغلوں اور شانوں تک تیمم کرنیکا بلکہ یہ اُنکا فعل تہا پہر جب پوچہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے حکم کیا منہ اور ہتیلیوں کا اور دلیل اس بات پر یہ ہے کہ فتویٰ دیا عمار نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد منہ اور ہتیلیوں پر تیمم کرنیکا تو اس سے یہی معلوم ہوا کہ پہلے اُنہوں نے شانوں تک تیمم کیا ہوگا بعد اسکے جب حضرت نے اُنکا حکم فرمایا تو ہتیلیوں تک کرنے لگے اور اپنے فعل کو چہوڑ دیا روایت کی ہمسے یحییٰ بن موسیٰ نے اُنسے سعید بن سلیمان نے اُنسے ہشیم نے اُنسے محمد بن خالد قرشی نے اُنسے داؤد بن حصین نے اُنسے عکرمہ نے اُنسے ابن عباس نے کہ

سوال کیا گیا ابن عباس سے تیمم کو تو فرمایا انہوں نے اللہ تعالی نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے وضو کے ذکر میں فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ یعنی دھوؤ تم اپنے مونہہ اور ہاتھہ کہنیوں تک اور فرمایا اللہ تعالی نے تیمم کے باب میں فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ یعنی مسح کرو مونہہ پر اور ہاتھوں پر اور یہاں مسح کی حد مذکور نہیں جیسے وضو میں کہنیاں مذکور ہیں اور فرمایا اللہ تعالی نے چور کے باب میں وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوا أَيْدِيَهُمَا یعنی چور مرد ہو یا عورت ہاتھہ کاٹو اسکے اور ثابت ہوا سنت سے یعنی حدیث سے ہاتھہ کاٹنا گٹوں تک تو معلوم ہوا کہ یہ اطلاق گٹوں تک ہی آیا ہے تو تیمم بھی مونہہ اور گٹوں تک ہاتھہ پر کرنا چاہیے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** + **بے ترجمہ کہا ہے** اصل کتاب میں اس باب کا ترجمہ کچھ نہیں مگر قرینہ حدیث سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ باب محدث کی قرآن پڑہنے کے باب میں ہوگا واللہ اعلم **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْرِئُنَا الْقُرْآنَ عَلَى كُلِّ حَالٍ مَا لَمْ يَكُنْ جُنُبًا **ترجمہ** روایت ہے علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو قرآن پڑہاتے تھے ہر حال میں سوائے جنابت کے **کہا** ابو عیسی نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کتنے صحابیوں اور تابعین کا کہتے ہیں بے وضو آدمی قرآن پڑہے مگر مصحف نہ چہوے بے طہارت کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور شافعی اور اسحاق کا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْبَوْلِ يُصِيبُ الْأَرْضَ باب بیان میں زمین کے پیشاب لگنے کے

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ دَخَلَ أَعْرَابِيٌّ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَصَلَّى فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ اللَّهُمَّ ارْحَمْنِي وَمُحَمَّدًا وَلَا تَرْحَمْ مَعَنَا أَحَدًا فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ تَحَجَّرْتَ وَاسِعًا فَلَمْ يَلْبَثْ أَنْ بَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَأَسْرَعَ إِلَيْهِ النَّاسُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْرِيقُوا عَلَيْهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ دَلْوًا مِنْ مَاءٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ ایک اعرابی آیا مسجد میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تھے پہر جب نماز پڑہ چکا تو کہا یا اللہ رحم کر مجھہ اور محمد پر اور نہ رحم کر ہمارے ساتھہ کسی پر پس پہر کر دیکہا اسطرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا تو نے تنگ کر دیا ایک بڑی چیز کو یعنی رحمت کو سو تہوڑی دیر [illegible] کہ موتا اسنے مسجد میں اور دوڑے اسکی طرف لوگ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہا دو اسپر ایک ڈول پانی اور دوسرے کو شک ہے کہ سجلا فرمایا یا دلوا [illegible] پہر فرمایا کہ تم بہیجے گئے ہو آسانی کے لیے نہ سختی کے واسطے **ف** کہا سعید نے [illegible] سعید بن [illegible] انس بن مالک سے اوپر کی حدیث کی مانند اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع سے بھی [illegible] کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور روایت کی یہ حدیث یونس نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہے رحم والا

أَبْوَابُ الصَّلٰوةِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
ابواب نماز کے جو آئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
باب بیان میں نماز کے وقتوں کے جو روایت کیے گئے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَمَّنِي جِبْرِئِيلُ عِنْدَ الْبَيْتِ مَرَّتَيْنِ فَصَلَّى الظُّهْرَ فِي الْأُولَى مِنْهُمَا حِيْنَ كَانَ الْفَيْءُ مِثْلَ الشِّرَاكِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ كُلُّ شَيْءٍ مِثْلَ ظِلِّهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ حِيْنَ وَجَبَتِ الشَّمْسُ وَأَفْطَرَ الصَّائِمُ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِيْنَ بَرَقَ الْفَجْرُ وَحَرُمَ الطَّعَامُ عَلَى الصَّائِمِ وَصَلَّى الْمَرَّةَ الثَّانِيَةَ الظُّهْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَهُ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْأَمْسِ ثُمَّ صَلَّى الْعَصْرَ حِيْنَ كَانَ ظِلُّ كُلِّ شَيْءٍ مِثْلَيْهِ ثُمَّ صَلَّى الْمَغْرِبَ لِوَقْتِهِ الْأَوَّلِ ثُمَّ صَلَّى الْعِشَاءَ الْآخِرَةَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ صَلَّى الصُّبْحَ حِيْنَ أَسْفَرَتِ الْأَرْضُ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيَّ جِبْرِئِيلُ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هٰذَا وَقْتُ الْأَنْبِيَاءِ مِنْ قَبْلِكَ وَالْوَقْتُ فِيْمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ الْوَقْتَيْنِ **ترجمہ** روایت کی ابن عباس نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے کعبہ کے نزدیک دو بار سو نماز پڑہی ظہر کی پہلی بار جب تہا سایہ ہر چیز کا مثل جوتی کے تسمہ کے پہر پڑہی عصر جب تہا سایہ ہر چیز کا مانند اسکے پہر پڑہی مغرب جب ڈوبا آفتاب اور افطار کیا روزہ دار نے پہر پڑہی عشا جب غائب ہوگئی شفق پہر فجر پڑہی جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور حرام ہوا کہانا روزہ دار پر اور دوسری بار ظہر پڑہی جب ہوا سایہ ہر چیز کا اسکی برابر جو وقت عصر پڑہی تہی کل کے روز پہر عصر پڑہی جب ہر چیز کا سایہ دونا ہوا پہر مغرب پڑہی پہلی ہی وقت پہر عشا پڑہی جب گذر گئی تہائی رات پہر صبح پڑہی جب روشن ہوگئی زمین پہر پہرے میری طرف جبرئیل اور کہا اے محمد یہی وقت ہے انبیاء کا جو تجہسے پہلے تہے اور ان دونوں کے بیچ میں وقت ہے

ف اور اسی باب میں ابی ہریرہ اور بریدہ اور ابی موسیٰ اور ابی مسعود اور ابی سعید اور جابر اور عمرو بن حزم اور براء اور انس سے بھی روایت ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَّنِيْ جِبْرَئِيْلُ فَذَكَرَ نَحْوَ حَدِيْثِ ابْنِ عَبَّاسٍ بِمَعْنَاهُ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ لِوَقْتِ الْعَصْرِ بِالْاَمْسِ **ترجمہ** یعنی روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کی میری جبرئیل علیہ السلام نے پھر ذکر کی حدیث مانند حدیث ابن عباس کے اور نہیں ذکر کیا اُنہی وقت عصر کا دوسرے دن **ف** اور حدیث جابر کی وقتوں کے باب میں مروی ہے عطاء بن ابی رباح اور عمرو بن دینار اور ابو الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبد اللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث وہب بن کیسان کے جو مروی ہے جابر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور کہا محمد نے سب سے زیادہ صحیح وقتوں کے باب میں حدیث جابر کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابٌ مِنْهُ یہ باب بھی اسی بیان میں ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلصَّلٰوةِ اَوَّلًا وَّاٰخِرًا وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ صَلٰوةِ الظُّهْرِ حِيْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ وَاٰخِرُ وَقْتِهَا حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُ الْعَصْرِ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعَصْرِ حِيْنَ يَدْخُلُ وَقْتُهَا وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَصْفَرُّ الشَّمْسُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَغْرُبُ الشَّمْسُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَغِيْبُ الشَّفَقُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ حِيْنَ يَغِيْبُ الْاُفُقُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ يَنْتَصِفُ اللَّيْلُ وَاِنَّ اَوَّلَ وَقْتِ الْفَجْرِ حِيْنَ يَطْلُعُ الْفَجْرُ وَاِنَّ اٰخِرَ وَقْتِهَا حِيْنَ تَطْلُعُ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر نماز کی وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر اور اول ظہر کی وقت کا جب ہے کہ ڈھلے آفتاب اور آخر اسکا جب ہے کہ آوے عصر کا وقت اور وقت عصر کا شروع جبھی ہے کہ اُسکا وقت آوے اور آخر وقت اسکا جب آفتاب زرد ہو اور شروع وقت مغرب کا جب ڈوبے آفتاب اور آخر اسکا جب ڈوبے شفق اور اول وقت عشا کا ڈوبے شفق اور آخر اُسکا جب آدھی رات ہو اور شروع صبح کی وقت کا جب کہ طلوع کرے صبح صادق اور آخر اسکا جب سورج نکلے **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہ فرماتے تھے حدیث اعمش کی مجاہد سے جو ہے وقتوں کے باب میں زیادہ صحیح ہے محمد بن فضیل کی حدیث سے جو مروی ہے اعمش سے اور اسمیں ایک خطا ہوئی محمد بن فضیل سے روایت کی ہم سے ہناد نے اُنہوں نے ابو اسامہ سے اُنہوں نے ابی اسحاق فزاری سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے مجاہد سے کہا جاتا ہے کہ نماز کی وقت کا ایک اول ہے اور ایک آخر ہے اور ذکر کی مثل حدیث محمد بن فضیل کے اعمش سے اسی معنی کی **عَنْ** سُلَيْمَانَ بْنِ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ فَسَاَلَهُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ اَقِمْ مَعَنَا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَاَمَرَ بِلَالًا فَاَقَامَ حِيْنَ طَلَعَ الْفَجْرُ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ حِيْنَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ بَيْضَاءُ مُرْتَفِعَةٌ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْمَغْرِبِ حِيْنَ وَقَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَاَقَامَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ مِنَ الْغَدِ فَنَوَّرَ بِالْفَجْرِ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالظُّهْرِ فَاَبْرَدَ وَاَنْعَمَ اَنْ يُبْرِدَ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعَصْرِ فَاَقَامَ وَالشَّمْسُ اٰخِرَ وَقْتِهَا فَوْقَ مَا كَانَتْ ثُمَّ اَمَرَهُ فَاَخَّرَ الْمَغْرِبَ اِلٰى قُبَيْلِ اَنْ يَغِيْبَ الشَّفَقُ ثُمَّ اَمَرَهُ بِالْعِشَاءِ فَاَقَامَ حِيْنَ ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ اَيْنَ السَّائِلُ عَنْ مَوَاقِيْتِ الصَّلٰوةِ فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا فَقَالَ مَوَاقِيْتُ الصَّلٰوةِ كَمَا بَيْنَ هٰذَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے کہا اُنکے باپ نے کہ ایک شخص آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر پوچھا اُنسے نمازوں کا وقت سو فرمایا آپ نے رہو ہمارے ساتھ اگر اللہ چاہے پھر حکم کیا بلال کو سو تکبیر کہی جب پھوٹی یعنی صبح پھر حکم کیا سو تکبیر کہی جب سورج ڈھلا سو پڑھی ظہر پھر حکم کیا سو تکبیر کہی اور پڑھی عصر اور سورج چمکتا تھا بلند ہی پھر حکم کیا مغرب کا جب ڈوبا کنارہ آفتاب کا پھر عشا کا حکم کیا سو تکبیر کہی جب ڈوبا شفق پھر حکم کیا دوسرے دن سو خوب روشنی میں پڑھی صبح پھر حکم کیا ظہر کا سو بہت ٹھنڈی وقت پڑھی اور خوب ٹھنڈا کیا پھر حکم کیا عصر کا سو تکبیر کہی اور آخر وقت اتنا کہ زیادہ ہو گیا تھا پہلے دن کی یعنی دوسرے روز عصر میں تاخیر کی پھر حکم کیا مغرب میں دیر کی یہاں تک کہ تھوڑی رہی شفق ڈوبنے میں پھر حکم کیا عشا کا سو تکبیر کہی جب تہائی رات گذری پھر آپ نے فرمایا کہاں ہے پوچھنے والا نماز کی وقتوں کا سو کہا اُسنے میں حاضر ہوں فرمایا آپ نے وقت نمازوں کا ان دونوں کے درمیان میں ہے **مترجم کہتا ہے** یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اول روز میں سب نمازیں اول وقت پڑھیں اور دوسرے دن آخر وقت سو بتا دیا اور فرمایا کہ وقت ان دونوں کے بیچ میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے علقمہ بن مرثد سے بھی

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّغْلِيْسِ بِالْفَجْرِ یہ باب ہے اندھیرے میں فجر کی نماز پڑھنے کی بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُصَلِّي الصُّبْحَ فَيَنْصَرِفُ النِّسَاءُ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ فَيَمُرُّ النِّسَاءُ مُتَلَفِّفَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ مَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ وَقَالَ قُتَيْبَةُ مُتَلَفِّعَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اُنہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی نماز پڑھتے تھے پھر لوٹتی تھیں عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی کہ پہچان نہ پڑتی تھیں اندھیرے میں اور کہا ہے انصاری نے فیمر النساء متلففات اور کہا قتیبہ نے

مُتَلَفِّعَاتٍ یعنی لپٹی ہوئی اور مطلب دونونکا ایک ہے **ف** اور اسباب مین ابن عمر اور انس اور قیلہ بنت مخرمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے اکثر عالمون نے صحابیون مین سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جیسے ابوبکر اور عمر نے اور جو بعد اُنکے تھے تابعین سے اور اسکے قائل ہین شافعی اور احمد اور اسحٰق کہ مستحب کہتے ہین اندھیری مین نماز پڑھنا صبح کی

بَابُ مَاجَآءَ فِی الْاِسْفَارِ بِالْفَجْرِ باب روشنی مین صبح کی نماز پڑھنے کا **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْاَجْرِ **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہون نے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے روشنی مین پڑھو نماز صبح کی کہ اسمین بہت بڑا ثواب ہے **ف** اور اسباب مین ابی برزہ اور جابر اور بلال سے بھی روایت ہے اور روایت کیا شعبہ اور ثوری نے اس حدیث کو محمد ابن اسحاق سے اور روایت کیا محمد بن عجلان نے بھی عاصم ابن عمرو بن قتادہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث رافع بن خدیج کی حسن ہے صحیح ہے اور تجویز کیا ہے اکثر عالمون نے اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور تابعین سے روشنی مین پڑھنا نماز صبح کی اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور کہا شافعی اور احمد اور اسحٰق نے معنی اسفار کی یہ ہین کہ یقین ہوجاوے صبح صادق کا اور شک نرہے اسمین اور معنی اسفار کی یہ نہین ہین کہ اخیر وقت پڑھے نماز

بَابُ مَاجَآءَ فِی التَّعْجِیْلِ بِالظُّھْرِ باب ظہر کی جلد شروع کرنیکا **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا کَانَ اَشَدَّ تَعْجِیْلًا لِّلظُّھْرِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلَا مِنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّلَا مِنْ عُمَرَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا اُنہون نے نہین دیکھا مین نے کسی شخص کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جلدی کرنیوالا ظہر کی نماز شروع کرنے مین اور نہ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما سے **ف** اور اسباب مین جابر بن عبد اللہ اور خباب اور ابی برزہ اور ابن مسعود اور زید ابن ثابت اور انس اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور اسکو اختیار کیا ہے اہل علم نے صحابیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور جو بعد اُنکے تھے کہا علی نے کہا یحییٰ بن سعید نے کہ کلام کیا ہے شعبہ نے حکیم ابن جبیر مین بسبب روایت اس حدیث کی جو بیان کی اُنہون نے ابن مسعود سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ لفظ اُسکی یہ ہین مَنْ سَاَلَ النَّاسَ وَلَہٗ مَا یُغْنِیْہِ الْحَدِیْثَ یعنی جو مانگے آدمیون سے اور اُسکی پاس اتنا ہو کہ کفایت کرتا ہو اُسکو آخر حدیث تک کہا یحییٰ نے اور روایت کی ہے اُنسے سفیان اور زائدہ نے اور نہ دیکھا یحییٰ نے اُنکی روایت مین کچھ مضائقہ کہا محمد نے روایت کیا گیا ہے حکیم بن جبیر سے وہ روایت کرتے ہین سعید بن جبیر سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جلدی شروع کرنا ظہر کا روایت کی ہمسے حسن بن علی حلوانی نے کہا خبر دی ہمکو عبد الرزاق نے انکو خبر دی معمر نے انکو زہری نے کہا خبر دی ہمکو انس بن مالک نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھی جب ڈھلا آفتاب یہ حدیث صحیح ہے

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ تَاْخِیْرِ الظُّھْرِ فِیْ شِدَّۃِ الْحَرِّ باب اسکا کہ ظہر کی نماز دیر سے شروع کی جاوے جب گرمی زیادہ ہو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ فَاِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب گرمی زیادہ ہو تو ٹھنڈے کر دو اُسی نماز سے کہ جلن گرمی کی جہنم کی جوش سے ہے **ف** اور اس باب مین ابو سعید اور ابوذر اور ابن عمر اور مغیرہ اور قاسم بن صفوان سے بھی روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے اور ابو موسیٰ اور ابن عباس اور انس سے بھی روایت ہے اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسباب مین اور وہ صحیح نہین **مترجم** کہتا ہے یعنی روایت حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی مرفوع نہین ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا قول ہو بلکہ موقوف ہے اور حضرت عمر رضی اللہ تعالے عنہ کا قول ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابوہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختیار کی ہے ایک قوم نے اہل علم سے تاخیر نماز ظہر کی گرمی کی دنون مین اور یہی قول ابن مبارک اور احمد اور اسحٰق کا ہے اور کہا شافعی نے دیر کرنا نماز ظہر مین جب ہے کہ لوگ دور سے آتے ہون اور جو نماز پڑھتا ہے اکیلا یا نماز پڑھتا ہے اپنی قوم کی ساتھ اور وہ قوم قریب ہے تو مستحب ہے اسکو کہ تاخیر نکرے گرمی کے دنون مین بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مذہب اُن لوگونکا جو گئے ہین تاخیر ظہر کی طرف شدت گرمی مین تابعداری کی لئے بہتر ہے اور یہ فرمانا شافعی کا کہ رخصت اس شخص کو جو دور سے آتا ہو مسجد مین اسلئے ہے کہ مشقت نہو آدمیون پر حدیث ابی ذر کی خلاف ہے کہا ابو ذر نے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سفر مین سو اذان دی ظہر کی بلال نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے بلال ٹھنڈا ہونے دو اور ٹھنڈا ہونے دو پس اگر مطلب وہی ہوتا جو مذہب ہے شافعی کا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کیون فرماتے کہ سفر مین تو سب لوگ جمع تھے اور کہین دور سے نآتے تھے **مترجم** کہتا ہے یعنی امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ جو فرماتے ہین کہ دور سے آنیوالونکو تاخیر ظہر کی رخصت ہے تو ابو ذر کی حدیث کے مخالف ہے اسلئے کہ ابو ذر نے تو روایت کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کا حکم دیا سفر مین بھی حالانکہ وہان کوئی دور سے آنیوالا نتھا سب ایک ہی جگہہ جمع تھے **عَنْ**

اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ فِیْ سَفَرٍ وَمَعَہٗ بِلَالٌ فَاَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ اَبْرِدْ ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یُّقِیْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْرِدْ فِی الظُّھْرِ قَالَ حَتّٰی رَاَیْنَا فَیْئَ التُّلُوْلِ ثُمَّ اَقَامَ فَصَلّٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ شِدَّۃَ الْحَرِّ مِنْ فَیْحِ جَھَنَّمَ فَاَبْرِدُوْا عَنِ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں اور بلال بھی اُنکے ساتھ تھے سو ارادہ کیا بلال نے تکبیر ظہر کا تو فرمایا آپ نے ٹھنڈا ہونے دو پھر ارادہ کیا تکبیر کا یعنی تھوڑی دیر کی بعد پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھنڈا ہونے دو ظہر کی نماز کو لیکن کہا راوی نے یہانتک کہ دیکھا ہمنے سایہ ٹیلوں کا پھر تکبیر کہی اور نماز پڑھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شدۃ گرمی کی جہنم کے جوش سے ہے سو ٹھنڈے وقت پڑھو نماز ظہر کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الْعَصْرِ

باب عصر جلدی شروع کرنیکا **عَنْ** عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا قَالَتْ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ فِیْ حُجْرَتِھَا لَمْ یَظْھَرِ الْفَیْئُ مِنْ حُجْرَتِھَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا اُنہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عصر کی اور آفتاب اُنکے آنگن میں تھا نہیں چڑھا تھا سایہ اُنکے آنگن سے دیوار پر **ف** اور اس باب میں انس اور ابی اروی اور جابر اور رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور مروی ہے رافع سے بھی تاخیر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عصر میں اور وہ صحیح نہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسکو اختیار کیا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُنہیں میں ہیں عمر اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور انس اور اکثر لوگ تابعین سے کہ اختیار کیا اُنہوں نے جلدی پڑھنا نماز عصر کا اور مکروہ کہا اُسکی تاخیر کو اور یہی کہتے ہیں عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق ۔

عَنْ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّہٗ دَخَلَ عَلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ فِیْ دَارِہٖ بِالْبَصْرَۃِ حِیْنَ انْصَرَفَ مِنَ الظُّھْرِ وَدَارُہٗ بِجَنْبِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ قُوْمُوْا فَصَلُّوا الْعَصْرَ قَالَ فَقُمْنَا فَصَلَّیْنَا فَلَمَّا انْصَرَفْنَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ تِلْکَ صَلٰوۃُ الْمُنَافِقِ یَجْلِسُ یَرْقُبُ الشَّمْسَ حَتّٰی اِذَا کَانَتْ بَیْنَ قَرْنَیِ الشَّیْطَانِ قَامَ فَنَقَرَ اَرْبَعًا لَا یَذْکُرُ اللّٰہَ فِیْھَا اِلَّا قَلِیْلًا **ترجمہ** روایت ہے علاء بن عبد الرحمن سے کہ وہ گئے انس بن مالک کے گھر بصرہ میں جب پڑھ چکے نماز ظہر کی اور گھر اُنکا مسجد کے بازو پر تھا سو فرمایا انس بن مالک نے کھڑے ہو عصر پڑھو کہا راوی نے کھڑے ہوئے ہم اور نماز پڑھی ہمنے جب پڑھ چکے تو فرمایا انس نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے یہ تو نماز منافق کی ہے کہ بیٹھا دیکھا کرتا ہے سورج کو جب ہوجاوے شیطان کے دو سینگوں کے بیچ میں تو اُٹھے اور چار چونچیں مارے نہ یاد کرے اللہ کو اُسمیں مگر تھوڑا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ تَاْخِیْرِ صَلٰوۃِ الْعَصْرِ

باب نماز عصر کی تاخیر میں **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَشَدَّ تَعْجِیْلًا لِّلظُّھْرِ مِنْکُمْ وَاَنْتُمْ اَشَدُّ تَعْجِیْلًا لِّلْعَصْرِ مِنْہُ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سے کہ فرمایا اُنہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تم سے زیادہ جلدی کرتے تھے ظہر میں اور تم اُنسے زیادہ جلدی کرتے ہو عصر میں **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث ابن جریج سے وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی ملیکہ سے وہ ام سلمہ سے مانند اسکی

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَقْتِ الْمَغْرِبِ

باب مغرب کے وقت کا **عَنْ** سَلَمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّی الْمَغْرِبَ اِذَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ وَتَوَارَتْ بِالْحِجَابِ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن الاکوع سے کہا مغرب پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ڈوبتا تھا آفتاب اور چھپ جاتا تھا پردہ میں **ف** اور اس باب میں جابر اور زید بن خالد اور انس اور رافع بن خدیج اور ابی ایوب اور ام حبیبہ اور عباس بن عبد المطلب سے روایت ہے اور حدیث عباس کی موقوفاً بھی اُنسے مروی ہے اور یہی صحیح ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سلمہ بن اکوع کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا اصحاب سے اور جو بعد اُنکے تھے تابعین سے کہ اختیار کیا ہے اُنہوں نے تعجیل کو نماز مغرب میں اور مکروہ کہا اُسکی تاخیر کو یہانتک کہ کہا بعض اہل علم نے نماز مغرب کا تو ایک ہی وقت ہے یعنی تاخیر سے وقت جاتا رہتا ہے اور سند پکڑی ہے اُنہوں نے وہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جسمیں مذکور ہے امامت جبرئیل علیہ السلام کی اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ وَقْتِ صَلٰوۃِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَۃِ

باب عشا کی وقت کا **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ اَنَا اَعْلَمُ النَّاسِ بِوَقْتِ ھٰذِہِ الصَّلٰوۃِ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْھَا لِسُقُوْطِ الْقَمَرِ لِثَالِثَۃٍ **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا میں سب سے اچھا جانتا ہوں وقت نماز عشا کا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عشا اتنی رات گئی کہ غروب ہوجاتا ہے چاند تیسری شب کا جسوقت میں **ف** روایت کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے اُنسے عبد الرحمن بن مہدی نے اُنسے ابی عوانہ نے اسی اسناد سے مانند اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے روایت کیا اس حدیث کو ہشیم نے ابی بشر سے اُنہوں نے حبیب ابن سالم سے اُنہوں نے نعمان بن بشیر سے اور نہ ذکر کیا اس روایت میں ہشیم نے نام بشیر ابن ثابت کا اور حدیث ابی عوانہ کی زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اسلیے کہ یزید ابن ہارون نے بھی روایت کیا ہے شعبہ سے بروایت ابی بشر

شل روایت کی ابی عوانہ کی **بَابُ مَا جَآءَ فِي تَاْخِيْرِ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ** باب بیان مین تاخیر عشا کی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰى اُمَّتِيْ لَاَمَرْتُهُمْ اَنْ يُّؤَخِّرُوا الْعِشَاءَ اِلٰى ثُلُثِ اللَّيْلِ اَوْ نِصْفِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر نہوتا مجہ
یہ خیال کہ گران گزریگا میری امت پر تو حکم کرتا مین تاخیر کرنیکا عشا مین تہائی یا آدہی رات تک **ف** اور اسباب مین جابر بن سمرہ اور جابر بن عبد اللہ اور ابی برزہ اور ابن عباس
اور ابی سعید خدری اور زید بن خالد اور ابن عمر سی ہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسکو اختیار کیا ہی اکثر اہل علم نی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کی اور تابعین سے تجویز کیا ہی تاخیر کو نماز عشا مین اور یہی کہتی ہین احمد و اسحٰق **بَابُ مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ وَالسَّمَرِ
بَعْدَهَا** باب اس بیان مین کہ نماز عشا کی پہلی سونا مکروہ ہی اور باتین کرنا بعد اسکے **عَنْ** اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَ
الْعِشَاءِ وَالْحَدِيْثَ بَعْدَهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی برزہ سی کہا کہ برا جانتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی قبل سونا اور باتین کرنا بعد اسکی **ف** اور اسباب مین عائشہ
اور عبد اللہ بن مسعود اور انس سی ہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابی برزہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مکروہ جانا ہی اکثر اہل علم نی سونا عشا کی پہلی اور جائز کہا بعضون نے اور کہا عبد اللہ
بن مبارک نے کراہت بہت حدیثون سے ثابت ہے اور رخصت دی بعضون نے سونیکی قبل عشا کی رمضان مین **بَابُ مَا جَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي السَّمَرِ
بَعْدَ الْعِشَاءِ** باب رخصت مین باتین کرنیکی عشا کی بعد **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْمُرُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ فِي الْاَمْرِ
مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ وَاَنَا مَعَهُمَا **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سی فرمایا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم باتین کرتی تہی ابو بکر کی ساتہ کسی کام مین کامون سے مسلمانون کے اور
مین بہی انکی ساتہ تہا **ف** اور اسباب مین عبد اللہ بن عمر اور اوس بن حذیفہ اور عمران بن حصین سی ہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عمر کی حسن ہی اور روایت کیا اس حدیث کو
حسن بن عبید اللہ نی ابراہیم سی انہون نے علقمہ سی انہون نے ایک مرد جعفی سی یعنی وہ شخص قبیلہ بنی جعف سی تہا کہ نام اسکا قیس ہے یا ابن قیس انہون نے عمر سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سی ایک قصہ دراز مین اور اختلاف کیا ہی اہل علم نی اصحاب و تابعین سے اور جو بعد انکی تہی باتین کرنیمین عشا کی بعد سو بعضون نے مکروہ کہا اور رخصت دی بعضون نی علم کی باتونمین
ضروری حاجتون مین اور اکثر احادیث مین رخصت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے باتین نکرنا چاہی مگر جو منتظر ہو نماز کا یا مسافر ہو **بَابُ مَا جَآءَ فِي
الْوَقْتِ الْاَوَّلِ مِنَ الْفَضْلِ** باب اول وقت کی فضیلت مین **عَنْ** الْقَاسِمِ بْنِ غَنَّامٍ عَنْ عَمَّتِهِ اُمِّ فَرْوَةَ وَكَانَتْ مِمَّنْ بَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ
سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوةُ لِاَوَّلِ وَقْتِهَا **ترجمہ** روایت ہی قاسم بن غنام سی وہ روایت کرتی ہین اپنی پہپہی ام فروہ سی
اور انہون نے بیعت کی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ام فروہ نی پوچہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کونسا عمل افضل ہے کہا نماز اول وقت پڑہنا **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوَقْتُ الْاَوَّلُ مِنَ الصَّلٰوةِ رِضْوَانُ اللّٰهِ وَالْوَقْتُ الْاٰخِرُ عَفْوُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اول
وقت نماز پڑہنی مین خوشی ہی اللہ کی اور آخر وقت بخشش ہے اللہ کی **ف** اور اسباب مین علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابن مسعود سی ہی روایت ہے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ
اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهُ يَا عَلِيُّ ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا اَلصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَ لَهَا كُفْوًا **ترجمہ** روایت ہی
علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی اے علی تین چیزونمین تاخیر نہین جائز ہی نماز مین جب وقت آجاوی اور جنازہ مین جب حاضر ہو اور بیوہ عورت کی نکاح مین
جب اسکی ذات والا ملی **کہا** ابو عیسی نے حدیث ام فروہ کی نہین مروی ہی مگر روایت سی عبد اللہ بن عمر عمری کے اور وہ کچہہ ایسی قوی نہین اہل حدیث کی نزدیک اور اضطراب
کیا انہون نے اس حدیث مین **عَنْ** اَبِيْ عَمْرٍو الشَّيْبَانِيِّ اَنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ اَيُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ قَالَ سَاَلْتُ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فَقَالَ الصَّلٰوةُ عَلٰى مَوَاقِيْتِهَا قُلْتُ وَمَاذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ وَبِرُّ الْوَالِدَيْنِ قُلْتُ وَمَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی عمرو شیبانی
سی کہ ایک مرد نی کہا ابن مسعود سی کونسا عمل افضل ہی کہا انہون نے پوچہا مین نے اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سو فرمایا آپنے نماز پڑہنا مستحب وقتونمین پہر کہا مین نے اور کیا
یا رسول اللہ کہا خدمت کرنا والدین کی کہا مین نے اور کیا فرمایا جہاد کرنا اللہ کی راہ مین **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا مسعودی اور شعبہ اور شیبانی اور
اکثر لوگون نے ولید ابن عیزار سی اس حدیث کو **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً لِوَقْتِهَا الْاٰخِرِ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى قَبَضَهُ اللّٰهُ **ترجمہ**
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالے عنہا سی فرمایا انہون نے کہ کبہی نہ پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی نماز آخر وقت مین دو بار یہانتک کہ وفات پائی **کہا** ابو عیسی نے

[illegible]

یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں اور کہا شافعی نے اول وقت افضل ہے نماز کا اور ان چیزوں میں سے کہ دلالت کرتی ہیں اسکی فضیلت پر عادت کرنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کا اور ابوبکر اور عمر کا اول وقت پڑھنے پر اور نہیں اختیار کرتے تھے وہ لوگ مگر افضل چیز کو اور کبھی چھوڑتے تھے اور ہمیشہ نماز پڑھتے تھے اول وقت میں بیان کی ہم سے یہ حدیث ابوالولید
مکی نے سنی شافعی سے **باب** مَا جَاءَ فِي السَّهْوِ عَنْ وَقْتِ صَلٰوةِ الْعَصْرِ باب یہ ہے بھول جانے میں نماز عصر کو **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الَّذِي تَفُوتُهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلَهُ وَمَالَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی قضا ہو جاوے نماز عصر کی تو گویا لٹ گیا گھر اسکا اور
مال اسکا **ف** اور اس باب میں بریدہ اور نوفل بن معاویہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو زہری نے بھی سالم سے انہوں نے
اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الصَّلٰوةِ إِذَا أَخَّرَهَا الْإِمَامُ باب یہ ہے جلد نماز پڑھ لینے کی جب تاخیر کرتا ہو امام **عن** أَبِي
ذَرٍّ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا ذَرٍّ أُمَرَاءُ يَكُونُونَ بَعْدِي يُمِيتُونَ الصَّلٰوةَ فَصَلِّ الصَّلٰوةَ لِوَقْتِهَا فَإِنْ صُلِّيَتْ لِوَقْتِهَا كَانَتْ لَكَ نَافِلَةً
وَإِلَّا كُنْتَ قَدْ أَحْرَزْتَ صَلٰوتَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے امیر ہونگے بعد میرے کہ مار ڈالینگے نماز کو یعنی اخیر وقت پڑھینگے تو پڑھ لے تو اپنی
نماز وقت مستحب پر پس اگر پڑھ لی تو نے اپنی وقت پر تو امام کی ساتھ کی نماز ہو جاویگی نفل اگر دوبارہ پڑھے تو نے امام کی ساتھ اور نہیں تو حفاظت کر چکا تو اپنی نماز کی **ف**
اور اس باب میں عبداللہ بن مسعود اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا کہ مستحب جانتے ہیں کہ نماز
پڑھ لے آدمی وقت مستحب پر جب تاخیر کرے امام پھر نماز پڑھ لے امام کی ساتھ اور پہلی فرض ہو جاویگی اکثر اہل علم کی نزدیک اور ابو عمران جونی نام انکا عبدالملک ابن حبیب ہے
باب مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ عَنِ الصَّلٰوةِ باب سو جانے میں نماز کو چھوڑ کر **عن** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ ذَكَرُوا لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَوْمَهُمْ عَنِ الصَّلٰوةِ
فَقَالَ إِنَّهُ لَيْسَ فِي النَّوْمِ تَفْرِيطٌ إِنَّمَا التَّفْرِيطُ فِي الْيَقْظَةِ فَإِذَا نَسِيَ أَحَدُكُمْ صَلٰوةً أَوْ نَامَ عَنْهَا فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ
شکایت کی صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی سو جانیکی نماز سے سو فرمایا آپ نے سونے والے پر قصور نہیں ہے قصور تو جاگنے میں ہے سو جب بھول جاوے کوئی تم میں کا اپنی نماز کو
یا سو جاوے اس سے تو پڑھ لے اسکو جب یاد کرے **ف** اور اس باب میں ابن مسعود اور ابی مریم اور عمران ابن حصین اور جبیر ابن مطعم اور ابی جحیفہ اور عمرو بن امیہ ضمری اور ذی مخبر
سے بھی روایت ہے کہ وہ بھتیجے ہیں نجاشی کے **کہا** ابوعیسیٰ نے اور حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے کہ جو سو جاوے نماز سے یا بھول جاوے اور جاگے یا یاد
کرے ایسے وقتوں میں کہ نماز اس وقت مکروہ ہے مثلاً نزدیک طلوع ہونے آفتاب کے یا نزدیک غروب کے تو کہا بعضوں نے پڑھ لیوے جب جاگے یا یاد کرے اگرچہ ہو وقت مکروہ اور یہی قول ہے
احمد و اسحٰق و شافعی و مالک کا اور بعضوں نے کہا کہ نہ پڑھے جب تک آفتاب بلند نہو یا ڈوب نہ جاوے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَنْسَى الصَّلٰوةَ باب اسکی بیان میں جو بھول جاوے
نماز **عن** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَسِيَ صَلٰوةً فَلْيُصَلِّهَا إِذَا ذَكَرَهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے **ف** اور اس باب میں سمرہ اور قتادہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت ہے علی ابن
ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا جو بھول جاوے نماز کو تو پڑھ لے جب یاد کرے وقت ہو یا نہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور مروی ہے ابی بکرہ سے کہ وہ سو گئے عصر کی وقت پھر جاگے
آفتاب ڈوبتے وقت سو نہ نماز پڑھی یہانتک کہ ڈوب چکا آفتاب اور یہی مذہب ہے بعض اہل کوفہ کا لیکن اصحاب ہمارے نے اختیار کیا ہے حضرت علی کی قول کو کہ پڑھ لیوے وقت ہو یا
نہو یعنی وقت مکروہ میں بھی پڑھ لے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ تَفُوتُهُ الصَّلَوَاتُ بِأَيَّتِهِنَّ يَبْدَأُ باب اس بیان میں کہ جسکی بہت نمازیں فوت ہو گئی ہوں تو کس نماز
سے شروع کرے **عن** أَبِي عُبَيْدَةَ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ شَغَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَرْبَعِ صَلَوَاتٍ يَوْمَ
الْخَنْدَقِ حَتّٰى ذَهَبَ مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَأَمَرَ بِلَالًا فَأَذَّنَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ ثُمَّ أَقَامَ فَصَلَّى
الْعِشَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابی عبیدہ ابن عبداللہ ابن مسعود سے کہا کہا عبداللہ نے مشرکین نے روک دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو چار نمازوں سے خندق کی دن یہانتک کہ گزر گئی
رات جتنی چاہی اللہ نے سو حکم کیا آپ نے بلال کو تو اذان دی پھر تکبیر کہی پھر پڑھی ظہر پھر تکبیر کہی اور پڑھی عصر پھر تکبیر کہی اور پڑھی مغرب پھر تکبیر کہی اور پڑھی عشا **ف** اور اس باب
میں ابی سعید اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے عبداللہ کی حدیث کی اسناد میں کچھ مضائقہ نہیں مگر ابو عبیدہ نے نہیں سنا کچھ عبداللہ سے اور یہی مختار ہے بعض اہل علم کا قضا
نمازوں میں کہ تکبیر کہنا چاہیے ہر نماز کی لیے جب قضا پڑھے اور اگر نہ کہے تو کافی ہے یہی قول ہے شافعی کا **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ

وَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ إِنْ صَلَّيْتُهَا قَالَ فَنَزَلْنَا بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَوَضَّأْنَا فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا عمر بن خطاب نے گالیان دیتے ہوے کفار قریش کو یا رسول اللہ نہ پڑہ سکا مین عصر یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی مین نے بہی نہین پڑہی کہا راوی نے پہر اُترے ہم بطحان مین کہ وہ ایک میدان ہے مدینہ مین پہر وضو کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے پہر وضو کیا پہر پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر بعد ڈوبنے آفتاب کے پہر پڑہی بعد اسکے مغرب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى أَنَّهَا الْعَصْرُ باب بیان مین نماز وسطی کی کہ وہ عصر ہے **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ قَالَ فِي صَلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نماز وسطی عصر کی نماز ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةُ الْوُسْطٰى صَلٰوةُ الْعَصْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز وسطی عصر کی نماز ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث صحیح ہے اور اس باب مین علی اور عائشہ اور حفصہ اور ابی ہریرہ اور ابی ہاشم بن عتبہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے کہا محمد نے کہا علی بن عبداللہ نے حدیث حسن کی سمرہ سے حدیث حسن ہے اور سنا ہے انہون نے سمرہ سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث سمرہ کی صلوۃ وسطی کی باب مین حسن ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا صحابیون وغیرہ سے اور کہا زید بن ثابت اور عائشہ نے نماز وسطی ظہر کی نماز ہے اور کہا ابن عباس اور ابن عمر نے نماز وسطی صبح کی نماز ہے روایت کی ہمسے ابو موسی محمد بن مثنی نے اُنسے قریش ابن انس نے اُنسے حبیب ابن شہید سے کہا حبیب نے کہا مجہسے محمد ابن سیرین نے پوچھو حسن سے کہ کس سے سنی حدیث عقیقہ کی او پوچہا مین نے کہا حسن نے سنی مین نے سمرہ بن جندب سے **کہا** ابو عیسی نے اور خبر دی مجہکو محمد ابن اسمعیل بخاری نے انہون نے روایت کی علی ابن عبداللہ سے انہون نے قریش ابن انس سے یہ بات کہا محمد نے کہا علی نے اور سماع حسن کا سمرہ سے صحیح ہے اور حجت پکڑی ساتہ اس حدیث کی **مترجم** کہتا ہے ان سب اقوال سے غرض مصنف کی ثابت کرنا ہے سماع حسن کو سمرہ بن جندب سے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَبَعْدَ الْفَجْرِ اس باب مین بیان ہے کہ نماز پڑہنا بعد عصر کے غروب آفتاب تک اور بعد فجر کی طلوع تک مکروہ ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ غَيْرَ وَاحِدٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَكَانَ مِنْ أَحَبِّهِمْ إِلَيَّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَعَنِ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا سنا مین نے کئی صحابیون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سے انہین مین سے عمر بن الخطاب ہین اور وہ بڑی دوست میری ہین ان سب سے کہا عمر بن خطاب نے کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز سے بعد فجر کی جبتک آفتاب نکلے اور نماز سے بعد عصر کے جبتک آفتاب ڈوبے **ف** اور اس باب مین علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور سمرہ بن جندب اور سلمہ بن اکوع اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو اور معاذ بن عفرا اور صنابحی سے بہی روایت ہے اور صنابحی نے نہین سنا رسول اللہ علیہ وسلم سے اور عائشہ اور کعب بن مرہ اور ابی امامہ اور عمرو بن عبسہ اور یعلی بن امیہ اور معاویہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی عمر سے حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے اکثر فقہا کا صحابیون سے اور جو بعد اُنکی ہین مکروہ کہا ہے نماز کو بعد نماز صبح کی آفتاب نکلنے تک اور عصر کی بعد آفتاب ڈوبنے تک مگر نماز قضا مین کچہہ مضائقہ نہین اگر پڑہے بعد عصر اور صبح کی اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید نے کہا شعبہ نے قتادہ نے ابی العالیہ سے کچہہ نہین سنا مگر تین حدیثین حدیث عمر کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا نماز سے بعد عصر آفتاب ڈوبنے تک اور بعد صبح کی آفتاب نکلنے تک اور حدیث ابن عباس کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسیکو لائق نہین کہ کہے مین بہتر ہون یونس ابن متی سے اور حدیث علی کی کہ قاضی تین قسم ہین

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْعَصْرِ باب بیان مین نماز پڑہنے کے عصر کے بعد **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ إِنَّمَا صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ لِأَنَّهُ أَتَاهُ مَالٌ فَشَغَلَهُ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَصَلَّاهُمَا بَعْدَ الْعَصْرِ ثُمَّ لَمْ يَعُدْ لَهُمَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا پڑہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعتین بعد عصر کی اسلیے کہ آگیا اُن پاس کچہہ مال سو فرصت نملی بعد ظہر کے دو رکعتین پڑہنے کی سو قضا پڑہی اسکی بعد عصر کے اور پہر دوبارہ نکیا ایسا **ف** اور اس باب مین عائشہ اور ام سلمہ اور میمونہ اور ابی موسی سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور روایت کیا کئی لوگون نے کہ پڑہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بعد عصر کے دو رکعتین اور خلاف اس روایت کے ہے کہ منع کیا آپ نے نماز سے عصر کی بعد جبتک آفتاب ڈوبے اور حدیث ابن عباس کی بہت صحیح ہے اسلیے کہ کہا انہون نے لَمْ يَعُدْ لَهُمَا یعنی پہر دوبارہ نہ پڑہین اور مروی ہے زید ابن ثابت سے بہی مثل روایت ابن عباس کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی اس باب مین کئی روایتین ہین ایک مین ہے کہ کبہی داخل نہوے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

اُن باس عصر کی بعد مکہ میں دو رکعتیں اور مروی ہے اُن ہی بواسطۂ اُمّ سلمہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز سے عصر کی بعد جب تک آفتاب ڈوبے اور صبح کی بعد جب تک نکلے اور اسی اجماع ہے اکثر علماء کا کہ مکروہ ہے نماز عصر کی بعد غروب آفتاب تک اور صبح کی بعد طلوع تک مگر جو مستثنیٰ ہیں اس سے مثل مکہ کی نماز کی غروب آفتاب تک عصر کے بعد اور طلوع آفتاب تک صبح کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے بعد طواف کے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت اسکی اور قایل ہیں اسکی علماء صحابہ کے اور جو بعد انکے تھے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق اور مکروہ کہا ایک قوم نے علمائے صحابہ سے اور جو بعد انکے تھے مکہ کی نماز کو بھی عصر اور صبح کے بعد اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور بعض اہل کوفہ

باب ماجاء فی الصلوٰۃ قبل المغرب باب بیان میں نماز پڑھنے کے قبل مغرب کے **عن** عبد اللہ بن مغفل عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بین کل اذانین صلوٰۃ لمن شاء **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اذان اور تکبیر کے بیچ میں ایک نماز ہے جو چاہے پڑھے **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن زبیر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے مغرب کے قبل کی نماز میں سو نہیں تجویز کیا بعضے لوگوں نے اس نماز کو اور روایت ہے کہ اکثر صحابیوں سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ وہ پڑھتے تھے نماز مغرب کی پہلی دو رکعت اذان اور تکبیر کے درمیان میں اور کہا احمد اور اسحق نے اگر پڑھے تو بہتر ہے اور یہ انکے نزدیک مستحب ہے

باب ماجاء فیمن ادرک رکعۃ من العصر قبل ان تغرب الشمس باب بیان میں اسکی جو پاوے ایک رکعت عصر کی پہلے آفتاب ڈوبنے سے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من ادرک من الصبح رکعۃ قبل ان تطلع الشمس فقد ادرک الصبح ومن ادرک من العصر رکعۃ قبل ان تغرب الشمس فقد ادرک العصر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھ لی ایک رکعت صبح کی آفتاب نکلنے سے پہلے سو پالی اُسنے نماز صبح کی اور جسنے پڑھ لی عصر کی ایک رکعت آفتاب ڈوبنے سے پہلے سو پالی اسنے نماز عصر کی **ف** اور اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی ہے مذہب ہمارے اصحاب کا اور شافعی کا اور احمد اور اسحق کا اور معنی اس حدیث کی یہ ہیں کہ مراد اس سے صاحب عذر ہے مثلاً جو سو گیا ہو یا بھول گیا ہو نماز کو اور جاگے یا یاد کرے آفتاب نکلنے کے وقت یا ڈوبتے وقت تو پڑھ لے اسوقت

باب ماجاء فی الجمع بین الصلوتین باب بیان میں دو نماز ایک وقت پڑھنے کے **عن** ابن عباس قال جمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین الظہر والعصر و بین المغرب والعشاء بالمدینۃ من غیر خوف ولا مطر قال فقیل لابن عباس ما اراد بذلک قال اراد ان لا تحرج امتہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے ملا کر پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا مدینہ میں بے خوف کے اور مینہ کے سو کہا ابن عباس سے کیوں ایسا کیا آپ نے فرمایا چاہا حضرت نے کہ تکلیف نہو امت پر **ف** اور اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی مروی ہے کئی سندوں سے روایت کیا اسکو جابر بن زید نے اور سعید بن جبیر نے اور عبد اللہ بن شقیق عقیلی نے اور مروی ہے ابن عباس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی خلاف بھی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من جمع بین الصلوتین من غیر عذر فقد اتی بابا من ابواب الکبائر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے ملا کر پڑھیں دو نمازیں ایک وقت میں بے عذر سو داخل ہوا دروازہ میں دروازوں سے کبائر کی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حنش یہ وہی ابو علی رحبی ہیں اور وہ بیٹے قیس کے ہیں اور وہ ضعیف ہیں اہل حدیث کی نزدیک ضعیف کہا انکو احمد وغیرہ نے اور اسی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا کہ ملا کر نہ پڑھے دو نمازیں ایکوقت مگر سفر میں یا عرفات میں اور جائز کہا بعضے اہل علم نے تابعین سے ملا کر پڑھنا دو نمازیں بیمار کی لئے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور کہا بعض اہل علم نے ملا کر پڑھے دو نمازیں بارش کے وقت اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق اور نہیں جائز کہا شافعی نے بیمار کو ملا کر پڑھنا دو نمازیں

باب ماجاء فی بدء الاذان باب ابتدا اذان کی بیان میں **عن** محمد بن عبد اللہ بن زید عن ابیہ قال لما اصبحنا اتینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاخبرتہ بالرؤیا فقال ان ہذہ لرؤیا حق فقم مع بلال فانہ اندی وامد صوتا منک فالق علیہ ما قیل لک ولیناد بذلک قال فلما سمع عمر بن الخطاب نداء بلال بالصلوٰۃ خرج الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہو یجر ازارہ وہو یقول یا رسول اللہ والذی بعثک بالحق لقد رایت مثل الذی قال قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فللہ الحمد فذلک اثبت **ترجمہ** روایت ہے محمد بن عبد اللہ بن زید سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ صبح کو آئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر خبر دی انکو اس خواب کی سو فرمایا آپ نے یہ خواب تو سچ ہے تم ساتھ کھڑے ہو بلال کے کہ وہ بڑے بلند آواز ہیں تم سے سو سکھاؤ انہیں جو دیکھا تم نے اور پکار کر بولیں وہ کہا راوی نے جب سنی عمر بن خطاب نے آواز بلال کی نماز کی لئے نکلکر آئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ کے پاس اپنی چادر کھینچتے ہوئے اور کہتے تھے ای رسول اللہ کی قسم ہے اسکی جسنے بھیجا تمکو سچا دین دیکر میں نے بھی ایسا ہی خواب دیکھا ہی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب تعریف ہے اللہ کو یہی بات پکی ہے **ف** اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث

عبداللہ بن زید کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی یہ حدیث ابراہیم بن سعد سی وہ روایت کرتی ہیں محمد بن اسحٰق سی اور وہ پوری ہی اس روایت سی اور بڑی ہی اور بیان کیا انہوں نی قصہ
اذان کی دو دو بار اور تکبیر کی ایک ایکبار ہونی کا اور عبداللہ بن زید وہ بیٹے ہیں عبدربہ کے اور کہا جاتا ہی انکو بیٹے عبدرب کے اور نہیں پہچانتی ہم کوئی روایت صحیح انکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سی مگر یہی ایک حدیث اذان کی اور عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی انکی بہت حدیثیں ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور وہ چچا ہیں عباد بن تمیم کی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ
الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلٰوةَ وَلَيْسَ يُنَادِي بِهَا أَحَدٌ فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ
النَّصَارٰى وَقَالَ بَعْضُهُمُ اتَّخِذُوا قَرْنًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ قَالَ فَقَالَ عُمَرُ أَوَلَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلٰوةِ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بِلَالُ
قُمْ فَنَادِ بِالصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ مسلمان جب آئی مدینہ میں تو جمع ہوتی تہی اور اندازہ کرتی تہی نماز کی وقتونکا اور کوئی پکارتا نہ تہا نماز کی لئی سو تجویز کی ایک دن اس
باب میں تو کہا بعضوں نی بناؤ ایک ناقوس مثل ناقوس نصاریٰ کی اور کہا بعضوں نی بناؤ ایک قرن یہود کی مانند سو فرمایا حضرت عمر نی کیوں نہیں بہیجتی تم کسی آدمی کو کہ پکاری نماز کی لئی سو فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای بلال کہڑی ہو اور پکار دو نماز کی لئی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ابن عمر کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّرْجِيعِ فِي
الْأَذَانِ باب بیان میں ترجیع کی اذان میں اور ترجیع کہتی ہیں شہادتین کی دوبار کہنی کو ایکبار آواز بلند اور دوسری بار ہلکی سی **عَنْ** أَبِي مَحْذُورَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْعَدَهُ وَأَلْقٰى عَلَيْهِ الْأَذَانَ حَرْفًا حَرْفًا قَالَ إِبْرَاهِيمُ مِثْلَ أَذَانِنَا قَالَ بِشْرٌ فَقُلْتُ لَهُ أَعِدْ عَلَيَّ فَوَصَفَ الْأَذَانَ بِالتَّرْجِيعِ **ترجمہ** روایت ہے ابی محذورہ
سی کہ بٹہلایا انکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی اور سکہائی انکو اذان ایک ایک حرف کہا ابراہیم نی جیسی ہم اذان دیتی ہیں کہا بشر نی کہا میں نی ابراہیم سی دوبارہ سکہاؤ مجہکو تو بیان کی
انہوں نے اذان ترجیع کی ساتہ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی محذورہ کی اذان میں صحیح ہی اور مروی ہی انسی کئی سندوں سی اور اسی پر عمل ہی مکہ میں اور یہی قول ہی شافعی کا **عَنْ** أَبِي
مَحْذُورَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَهُ الْأَذَانَ تِسْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً وَالْإِقَامَةَ سَبْعَ عَشْرَةَ كَلِمَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی محذورہ سی کہ سکہائی انکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی اذان انیس ۱۹ کلمی اور تکبیر میں سترہ کلمی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ابو محذورہ کا نام سمرہ بن معیر ہی اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا اذان میں اور مروی ہی ابو محذورہ
سی کہ ایک ایک بار بولتی تہی تکبیر **باب** مَا جَاءَ فِي إِفْرَادِ الْإِقَامَةِ باب تکبیر کے ایک ایکبار کہنے کے بیان میں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ
وَيُوتِرَ الْإِقَامَةَ **ترجمہ** روایت ہے انس ابن مالک سی کہا کہ حکم ہوا بلال کو کہ دوبار کہی اذان کو اور ایکبار کہی تکبیر کو **ف** اور اس باب میں ابن عمر سی بہی روایت ہی **کہا**
ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض صحابہ کا اور تابعین کا اور یہی کہتی ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الْإِقَامَةَ مَثْنٰى مَثْنٰى
باب اس بیان میں کہ اقامت دو دو بار کہنا چاہئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ كَانَ أَذَانُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَفْعًا شَفْعًا فِي الْأَذَانِ وَالْإِقَامَةِ
ترجمہ روایت کرتی ہیں عبداللہ بن زید کہ حکم تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ دو دوبار کہی جاوی اذان بہی اور اقامت بہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبداللہ بن زید کی مروی ہے
وکیع سی وہ روایت کرتی ہیں اعمش سے وہ عمرو بن مرہ سی وہ عبدالرحمن بن ابی لیلی سی کہ عبداللہ بن زید نی دیکہا اذان کو خواب میں اور کہا شعبہ نی روایت ہے عمرو بن مرہ سی وہ
روایت کرتی ہیں عبدالرحمن بن ابی لیلی سی کہا بیان کیا ہمسی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ عبداللہ بن زید نی خواب میں دیکہا اذان کو اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہی ابن ابی لیلی کی حدیث
سی اور عبدالرحمن بن ابی لیلی کو عبداللہ بن زید سی سماع نہیں کہا بعض علما نی اذان اور تکبیر دونوں دو دو بار ہیں اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب**
مَا جَاءَ فِي التَّرَسُّلِ فِي الْأَذَانِ باب اس بیان میں کہ اذان کے کلمات ٹہیر ٹہیر کہی **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالٍ يَا بِلَالُ إِذَا أَذَّنْتَ فَتَرَسَّلْ فِي
أَذَانِكَ وَإِذَا أَقَمْتَ فَاحْدُرْ وَاجْعَلْ بَيْنَ أَذَانِكَ وَإِقَامَتِكَ قَدْرَ مَا يَفْرُغُ الْآكِلُ مِنْ أَكْلِهِ وَالشَّارِبُ مِنْ شُرْبِهِ وَالْمُعْتَصِرُ إِذَا دَخَلَ لِقَضَاءِ حَاجَتِهِ وَلَا تَقُومُوا
حَتّٰى تَرَوْنِي **ترجمہ** روایت کرتی ہیں جابر کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی بلال کو ای بلال جب تم اذان دو تو ٹہیر ٹہیر کر کہو کلمی اذان کے اور جب تکبیر کہو تو جلدی جلدی کہو اور اذان اور
تکبیر میں اتنا ٹہرو کہ فارغ ہو جاوی کہانیوالا کہانی سی اور پینی والا پینی سی اور پاخانہ پہرنی والا جب داخل ہو قضای حاجت کو اور نہ کہڑے ہو جب تک مجہی نہ دیکہو **ف** روایت کی ہمسی
عبد بن حمید نی انسی یونس بن محمد نی انسی عبدالمنعم نی مانند روایت مذکور کی **کہا** ابو عیسیٰ نی نہیں پہچانتی ہم جابر کی حدیث کو مگر اسی سند سی یعنی روایت سے عبدالمنعم کی اور یہ اسناد مجہول
ہی **باب** مَا جَاءَ فِي إِدْخَالِ الْإِصْبَعِ الْأُذُنَ عِنْدَ الْأَذَانِ باب اس بیان میں کہ کانوں میں انگلی ڈالنا چاہئی اذان کے وقت **عَنْ** عَوْنِ بْنِ أَبِي جُحَيْفَةَ عَنْ
أَبِيهِ قَالَ رَأَيْتُ بِلَالًا يُؤَذِّنُ وَيَدُورُ وَيُتْبِعُ فَاهُ هٰهُنَا وَهٰهُنَا وَإِصْبَعَاهُ فِي أُذُنَيْهِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ لَهُ حَمْرَاءَ أُرَاهُ قَالَ مِنْ

أَدَمٍ فَخَرَجَ بِلَالٌ بَيْنَ يَدَيْهِ بِالْعَنَزَةِ فَرَكَزَهَا بِالْبَطْحَاءِ فَصَلَّى إِلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَرِيقِ سَاقَيْهِ قَالَ سُفْيَانُ نُرَاهُ حِبَرَةً **ترجمہ** روایت ہے عون بن ابی جحیفہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے بلال کو اذان دیتے تھے اور پھیرتے تھے منہ اپنا ادھر اور ادھر اور دو انگلیاں انکی دونوں کانوں میں تھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سرخ خیمہ میں تھے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ کہا راوی نے وہ خیمہ چمڑے کا تھا سو نکلے بلال آگے نیزہ لیکر اور گاڑ دیا اسکو میدان میں پھر نماز پڑھی اُس طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور چلتے پھرتے تھے آگے اُس نیزے کے کتے اور گدھے اور آپکے جسم مبارک پر حُلّہ سرخ تھا گویا میں دیکھ رہا ہوں چمک انکی پنڈلیوں کی کہا سفیان نے گمان کرتا ہوں میں کہ ہوگا وہ چادر یمنی کا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی جحیفہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا مستحب کہتے ہیں انگلیاں رکھنا کانوں میں اذان میں اور کہا بعض علماء نے تکبیر میں بھی انگلیاں رکھے کانوں میں اور اوزاعی کا یہی قول ہے اور ابو جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّثْوِيبِ فِي الْفَجْرِ باب تثویب کا فجر کی اذان میں اور تثویب کا بیان آگے آتا ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ بِلَالٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُثَوِّبَنَّ فِي شَيْءٍ مِنَ الصَّلَوَاتِ إِلَّا فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے وہ روایت کرتے ہیں بلال سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ تثویب کر کسی نماز میں مگر صبح کی نماز میں **ف** اور اس باب میں ابی محذورہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے بلال کی حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے ابی اسرائیل ملائی کی اور ابو اسرائیل نے نہیں سنی یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے اور کہتے ہیں روایت کیا ہے انہوں نے اس حدیث کو حسن بن عمارہ سے وہ روایت کرتے ہیں حکم بن عتیبہ سے اور نام ابو اسرائیل کا اسمعیل بن ابی اسحاق ہے اور وہ کچھ ایسے قوی نہیں اہل حدیث کی نزدیک اور اختلاف کیا علماء نے تفسیر میں تثویب کے سو کہا بعضوں نے وہ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور احمد کا اور کہا اسحاق نے تثویب کے معنے اور ہیں کہ نیا نکالا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد لوگوں نے اور وہ یہ ہے کہ جب اذان دے موذن اور دیر لگا دیں لوگ آنے میں تو کہے اذان اور تکبیر کے بیچ میں قد قامت الصلوۃ حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح اور یہ ہے کہ کہا اسحق نے کہ تثویب مکروہ ہے اور نکالا ہے اسکو بعد نبی کے اور ابن مبارک اور احمد نے کہا ہے کہ تثویب یہ ہے اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ ہے صبح کی اذان میں اور یہی قول صحیح ہے اور اسی کو تثویب بھی کہتے ہیں اور اسی کو اختیار کیا ہے علماء نے اور مروی ہے عبد اللہ بن عمر سے بھی کہ کہتے تھے نماز فجر میں اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ اور مروی ہے مجاہد سے کہا گیا میں عبد اللہ بن عمر کے ساتھ ایک مسجد میں اور اذان ہو چکی تھی اُس میں اور ہم نماز پڑھا چاہتے تھے اُس میں سو تثویب کی موذن نے سو نکلے عبد اللہ بن عمر مسجد سے اور کہا مجھ سے نکلو اس بدعتی کے پاس سے اور مکروہ کہا عبد اللہ بن عمر نے اس تثویب کو جو نکالی ہے لوگوں نے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے یعنی غیر صبح میں

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ مَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ باب اس بیان میں کہ جو اذان کہے وہی تکبیر بولے **عَنْ** زِيَادِ بْنِ الْحَارِثِ الصُّدَائِيِّ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ أُؤَذِّنَ فِي صَلٰوةِ الْفَجْرِ فَأَذَّنْتُ فَأَرَادَ بِلَالٌ أَنْ يُقِيمَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَخَا صُدَاءٍ قَدْ أَذَّنَ وَمَنْ أَذَّنَ فَهُوَ يُقِيمُ **ترجمہ** روایت ہے زیاد بن الحارث صدائی سے کہا فرمایا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اذان دوں میں صبح کی نماز کی پھر اذان دی میں نے سو ارادہ کیا بلال نے تکبیر کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ صُدائی نے اذان دی ہے اور جو اذان دے وہی تکبیر کہے **ف** اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زیاد کی نہیں پہچانتے ہم مگر روایت سے افریقی کے اور افریقی ضعیف ہے اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا اسکو یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے کہا احمد نے حدیث افریقی کی میں تو نہیں لکھتا کہا اور دیکھا میں نے محمد بن اسمعیل کو کہ انکو قوی کرتے تھے اور کہتے تھے وہ مقارب الحدیث ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جو اذان دے وہی تکبیر کہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَذَانِ بِغَيْرِ وُضُوْءٍ باب اس بیان میں کہ اذان دینا بے وضو مکروہ ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَذِّنُ إِلَّا مُتَوَضِّئٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ اذان دے مگر جسکو وضو ہو **ف** روایت کی ہم سے یحیی بن موسی نے اُنسے عبد اللہ بن وہب نے اُنسے یونس نے اُنسے ابن شہاب نے کہا کہ کہا ابو ہریرہ نے نہ اذان دیوے مگر جسکو وضو ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ حدیث صحیح تر ہے پہلی حدیث سے اور نہیں مرفوع کیا ابن وہب نے حدیث ابو ہریرہ کو اور یہی صحیح تر ہے روایت سے ولید بن مسلم کی اور زہری کو سماع نہیں ابی ہریرہ سے اور اختلاف کیا اہل علم نے بے وضو اذان دینے میں سو مکروہ کہا بعضوں نے اور یہی قول ہے شافعی کا اور اسحاق کا اور جائز کہا بعضوں نے جیسے سفیان اور ابن مبارک اور احمد نے

بَابُ مَا جَاءَ أَنَّ الْإِمَامَ أَحَقُّ بِالْإِقَامَةِ باب اس بیان میں کہ تکبیر امام کے اختیار میں ہے یعنے جب وہ حاضر ہو تب کہی جاوے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ كَانَ مُؤَذِّنُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُمْهِلُ فَلَا يُقِيمُ حَتّٰى إِذَا رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ خَرَجَ أَقَامَ الصَّلٰوةَ حِينَ يَرَاهُ روایت جابر بن سمرہ سے کہا کہ موذن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا دیر کرتا اور تکبیر نہ کہتا جب تک دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ نکلے تکبیر کہتا نماز کی جب آپکو دیکھ لیتا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر

بن سعد کی حسن ہی اور حدیث زیاد کی نہین پہچانتی ہم مگر اسی روایت سی اور اسیاق کی بنا ہی بعض اہل علم کی کہ مؤذن کو اختیار ہی اذان کا اور امام کو اختیار ہی تکبیر کا **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الْأَذَانِ بِاللَّيْلِ باب بات سی اذان دینی کی بیان مین **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى تَسْمَعُوْا تَاْذِيْنَ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** روایت ہے سالم سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی بلال تو رات سے اذان دیتی ہین سو تم کہاتی پیتی رہو جب تک کہ سنو اذان ابن ام مکتوم کی **کہا** ابو عیسے نے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور انیسہ اور انس اور ابی ذر اور سمرہ سی بہی روایت ہی **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف کیا اہل علم نی رات سے اذان دینی مین سو کہا بعضون نے اگر رات سے دیدی تو کافی ہی اور دوبارہ دینا ضرور نہین اور یہی قول ہی مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا بعضون نے جب اذان دی رات سے تو دوبارہ کہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری کا اور روایت کیا حماد بن سلمہ نی ایوب سے انہون نے نافع سی انہون نی ابن عمر سی کہ بلال نی اذان دی رات سے تو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ پکار دوین کہ بندہ سو گیا **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور صحیح وہی ہی جو روایت کیا عبید اللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سی اور انہون نے ابن عمر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلال اذان دیتی ہین رات سی سو کہاتی پیتی رہو جب تک اذان دیوین ابن ام مکتوم اور روایت کیا عبد العزیز بن ابی رواد نے نافع سی کہ اذان دی حضرت عمر کی مؤذن نی رات سے تو حکم کیا حضرت عمر نی دوبارہ اذان دینی کا اور یہ صحیح نہین اسلئی کہ نافع کو عمر سی ملاقات او سماع نہین اور نافع کی روایت انسی منقطع ہے اور شاید حماد بن سلمہ نی ارادہ کیا اسی حدیث کا اور صحیح روایت عبید اللہ بن عمر کی ہی اور اکثر راویون نے ذکر کیا ہی نافع سی بواسطہ ابن عمر کی اور زہری نی بواسطہ سالم کی ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ بلال اذان دیتی ہین رات سی آخر حدیث تک **کہا** ابو عیسے نی اور اگر ہو وی حدیث حماد کی صحیح تو اس حدیث کی کچھ معنی ہی نہونگی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ بلال اذان دیتی ہین رات سی گویا آنحضرت اس حدیث مین حکم دیتی ہین زمانہ آیندہ کی لئی کہ فرمایا بلال اذان دیتی ہین رات سی اور اگر حکم دیتی دوبارہ اذان کہنی کا جب اذان دی تہی انہون نے رات سے تو کیون فرماتی کہ بلال اذان دیا کرتی ہین رات سے کہا علی ابن مدینی نی حدیث حماد بن سلمہ کی ایوب سے بواسطہ نافع کی ابن عمر سی جو مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی غیر محفوظ ہی اور خطا کی اسمین حماد بن سلمہ نی **بَابُ** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْخُرُوْجِ مِنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ الْاَذَانِ باب اس بیان مین کہ بعد اذان کی مسجد سے نکلنا مکروہ ہی **عَنْ** اَبِي الشَّعْثَاءِ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِّنَ الْمَسْجِدِ بَعْدَ مَا اُذِّنَ فِيْهِ بِالْعَصْرِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اَمَّا هٰذَا فَقَدْ عَصٰى اَبَا الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی الشعثاء سی کہا نکلا ایک مرد مسجد سی عصر کی اذان کی بعد سو کہا ابو ہریرہ نی اس شخص نے تو بیشک نافرمانی کی ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی **کہا** ابو عیسی نی اور اس باب مین عثمان سی بہی روایت ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا اور صحابہ کا اور جو بعد انکی تہی کہ نہ نکلی کوئی مسجد سے بعد اذان کی بغیر عذر کے یعنی وضو نہو یا کوئی امر ضروری ہو اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہا انہون نے کہ نکلنا جائز ہی جب تلک تکبیر شروع نہو **کہا** ابو عیسی نے نکلنا ہماری نزدیک اسی کو ہی جسی عذر ہو اور نام ابو الشعثاء کا سلیم بن اسود ہے اور وہ باپ ہین اشعث ابن ابی الشعثاء کی اور روایت کی ہی اشعث نی یہ حدیث اپنی باپ سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الْاَذَانِ فِي السَّفَرِ باب سفر کی اذان کے بیان مین **عَنْ** مَالِكِ ابْنِ الْحُوَيْرِثِ قَالَ قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَابْنُ عَمٍّ لِّيْ فَقَالَ لَنَا اِذَا سَافَرْتُمَا فَاَذِّنَا وَاَقِيْمَا وَلْيَؤُمَّكُمَا اَكْبَرُكُمَا **ترجمہ** روایت ہے مالک ابن حویرث سی کہا آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اپنی چچیری بہائی کے ساتہ سو فرمایا مجہہ سی جب سفر کرو تم دونون تو اذان کہو اور تکبیر کہو اور امامت کری تم مین کا بڑا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عمل اسی پر ہی اکثر اہل علم کا کہ مختار ہی اذان سفر مین اور کہا بعضون نے کافی ہی تکبیر ہی اور اذان تو اسکی لئی ہی جو جمع کری آدمیونکو اور قول اول زیادہ صحیح ہی یعنی بہرحال سفر مین اذان دینی چاہئی اور یہی قول ہی احمد اور اسحق کا **بَابُ** مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْاَذَانِ باب اذان کی فضیلت کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَذَّنَ سَبْعَ سِنِيْنَ مُحْتَسِبًا كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو اذان دی سات برس ثواب کی نیت سی یعنی دنیا مین اجرت نلی لکہی جائیگی اسکی لئی نجات دوزخ سی **کہا** ابو عیسے نے اور اس باب مین روایت ہے ابن مسعود اور ثوبان اور معاویہ اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید سی اور حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابو تمیلہ کا نام یحیی بن واضح ہی اور ابو حمزہ سکری کا نام محمد ابن میمون ہے اور جابر ابن یزید جعفی کو ضعیف کہا ہی چہوڑدی انسی روایت لینا یحیی بن سعید اور عبد الرحمن ابن مہدی نی **کہا** ابو عیسے نی سنا مین نے جارود سی کہتے تہی سنا مین نے وکیع سی کہ کہتے تہی اگر نہوتی جابر جعفی تو بغیر حدیث کی رہجاتی اہل کوفہ اور اگر نہوتی حماد تو بغیر فقہ کی رہجاتی اہل کوفہ **بَابُ** مَا جَآءَ اَنَّ الْاِمَامَ ضَامِنٌ وَّالْمُؤَذِّنَ مُؤْتَمَنٌ باب اس بیان مین کہ امام ضامن اور متکفل ہے مقتدیونکی نماز کا کہ اٹہاتا ہی قرأت وغیرہ کو اور مؤذن امانت دار ہی کہ محافظت کرتا ہی اوقات صلواۃ

اور صیام کی **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الامام ضامن والمؤذن مؤتمن اللھم ارشد الائمۃ واغفر للمؤذنین **ترجمہ**
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امام ضامن ہے اور مؤذن امانت رکھنے والا ہے یا اللہ ہدایت پر رکھ اماموں کو اور بخش دے مؤذنوں کو **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اس باب
میں روایت ہے عائشہ اور سہل ابن سعد اور عقبہ بن عامر سے اور حدیث ابی ہریرہ کی روایت کی ہے سفیان ثوری اور حفص ابن غیاث اور کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے
انہوں نے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسباط بن محمد نے اعمش سے کہ کہا حدیث پہنچی مجھے ابی صالح سے انکو ابی ہریرہ سے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت
کیا نافع ابن سلیمان نے محمد ابن ابی صالح سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کو **کہا** ابو عیسیٰ نے اور سنا
میں نے ابا زرعہ سے کہ فرماتے تھے حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے زیادہ صحیح ہے حدیث سے ابی صالح کی جو مروی ہے عائشہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ سنا میں نے محمد سے حدیث ابی صالح کی عائشہ
سے زیادہ صحیح ہے اور ذکر کی ہے علی ابن مدینی سے کہ انکے نزدیک ثابت نہیں حدیث ابی صالح کی ابی ہریرہ سے اور نہ حدیث ابی صالح کی عائشہ سے اس باب میں **باب** ما یقول اذا
اذن المؤذن باب بیان میں اس چیز کے کہ کہی جاوے جب اذان دیوے مؤذن **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا سمعتم النداء فقولوا
مثل ما یقول المؤذن **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سنو تم اذان تو کہو مانند اسکے جیسا کہتا ہے مؤذن **ف** اور اس باب میں روایت ہے
ابی رافع اور ابی ہریرہ اور ام حبیبہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن ربیعہ اور عائشہ اور معاذ بن انس اور معاویہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا
معمر نے اور کئی لوگوں نے زہری سے مثل حدیث مالک کے اور روایت کی عبد الرحمن بن اسحاق نے یہ حدیث زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت مالک کی زیادہ صحیح ہے **باب** ما جاء فی کراھیۃ ان یاخذ المؤذن علی الاذان اجرا اس باب میں یہ بیان ہے کہ اذان پر
مؤذن کو مزدوری لینا حرام ہے **عن** عثمان ابن ابی العاص قال ان اٰخر ما عھد الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتخذ مؤذنا لا یاخذ علی اذانہ
اجرا **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہا انہوں نے آخر وصیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مجھکو یہی تھی کہ مقرر کروں ایک مؤذن کہ جو مزدوری نہ لیتا ہو اپنی
اذان پر **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ برا جانتے ہیں مزدوری لینا اذان پر اور مستحب ہے مؤذن کو کہ ثواب آخرت کے لئے اذان دیوے
باب ما یقول اذا اذن المؤذن من الدعاء باب ان دعاؤں کا جو پڑھی جاتی ہیں جب اذان دیوے مؤذن **عن** سعد بن ابی وقاص عن رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یسمع المؤذن حین یؤذن وانا اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ وان محمدا عبدہ ورسولہ
رضیت باللہ ربا وبالاسلام دینا وبمحمد رسولا غفر اللہ ذنوبہ **ترجمہ** روایت ہے سعد ابن ابی وقاص سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا
آپ نے جو کوئی جب سنے اذان کو مؤذن کی جب اذان دیتا ہو وانا اشھد سے آخر تک یعنی میں بھی گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں بجز اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اسکا اور
محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندہ اسکے ہیں اور بھیجے ہوئے اسکے راضی ہوا میں اللہ کی ربوبیت سے اور اسلام کے دین ہونے سے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت سے تو بخش دیتا ہے خدائے تعالیٰ
گناہ اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسے مگر روایت سے لیث بن سعد کی حکیم ابن عبد اللہ بن قیس سے **باب** منہ ایضا دوسرا باب
اسی بیان میں **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال حین یسمع النداء اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوۃ
القائمۃ اٰت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثہ مقاما محمودا الذی وعدتہ الا حلت لہ الشفاعۃ یوم القیامۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی جب سنے اذان اللھم سے وعدتہ تک تو واجب ہو جاتی ہے اسکے لئے شفاعت قیامت کے دن اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ پروردگار اس
پوری پکار کے اور مضبوط نماز کے دے محمد کو وسیلہ اور بزرگی اور اٹھا کھڑا کر اسکو مقام محمود میں جسکا وعدہ کیا تو نے اسنے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے روایت سے
محمد ابن منکدر کے نہیں جانتے ہم کہ روایت کیا ہو کسی نے اسکو منکدر سے مگر شعیب ابن ابی حمزہ نے **باب** ما جاء فی ان الدعاء لا یرد بین الاذان والاقامۃ
اس بیان میں کہ دعا کبھی نہیں پھیری جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الدعاء لا یرد بین الاذان
والاقامۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کبھی پھیری نہیں جاتی اذان اور تکبیر کے درمیان میں یعنی ضرور قبول ہو جاتی ہے **کہا**
ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے اور روایت کیا اسکو ابو اسحٰق ہمدانی نے برید ابن ابی مریم سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت مذکور کے

بَابُ مَاجَآءَ کَمْ فَرَضَ اللّٰہُ عَلٰی عِبَادِہٖ مِنَ الصَّلَوَاتِ باب اس بیان مین کہ کتنی نمازین فرض کی ہین اللہ تعالیٰ نے اپنی بندون پر **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ فُرِضَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِہِ الصَّلٰوۃُ خَمْسِیْنَ ثُمَّ نُقِصَتْ حَتّٰی جُعِلَتْ خَمْسًا ثُمَّ نُوْدِیَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّہٗ لَا یُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَیَّ وَ اِنَّ لَکَ بِھٰذِہِ الْخَمْسِ خَمْسِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرض ہوئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر شب معراج مین پچاس نمازین پھر گھٹتی گئین یہانتک کہ پانچ رہگئین پھر آواز دیگئی کہ اے محمد نہین بدلتی میرے نزدیک بات اور تمکو اس پانچ کا ثواب پچاس کی برابر ہے **ف** اور اس باب مین عبادہ بن صامت اور طلحہ بن عبید اللہ اور ابی قتادہ اور ابی ذر اور مالک بن صعصعہ اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

بَابُ فِیْ فَضْلِ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ باب فضیلت مین نماز پنجگانہ کی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ وَالْجُمُعَۃُ اِلَی الْجُمُعَۃِ کَفَّارَاتٌ لِّمَا بَیْنَھُنَّ مَا لَمْ یُغْشَ الْکَبَائِرُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانچ نمازین اور ایک جمعہ سے دوسرا جمعہ کفارہ ہین بیچ کی گناہونکا جب تک نہ مرتکب ہو کبیرہ گناہونکا یعنی ایک نماز سے دوسری نماز صغیرہ گناہونکا کفارہ ہے اور جمعہ بھی **ف** اور اس باب مین روایت ہے جابر اور انس اور حنظلہ اسیدی سے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے +

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ الْجَمَاعَۃِ باب فضیلت مین جماعت کے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ عَلٰی صَلٰوۃِ الرَّجُلِ وَحْدَہٗ بِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جماعت کی فضیلت رکھتی ہے اکیلی مرد کی نماز سے ستائیس درجے **ف** اور اس باب مین عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور ابو سعید اور ابو ہریرہ اور انس بن مالک سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا نافع نے ابن عمر سے انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے فضیلت رکھتی ہے نماز جماعت کی مرد کی اکیلی نماز پر ستائیس درجے اور اکثر راویون نے روایت کیا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو یہی کہا ہے کہ پچیس درجے مگر ابن عمر نے کہ انہون نے روایت کی ستائیس درجے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ صَلٰوۃَ الرَّجُلِ فِی الْجَمَاعَۃِ تَزِیْدُ عَلٰی صَلٰوتِہٖ وَحْدَہٗ بِخَمْسٍ وَّعِشْرِیْنَ جُزْءًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز مرد کی جماعت سے زیادہ ہوتی ہے یعنی فضیلت مین اوپر اکیلی نماز اسکی کی پچیس درجے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَاجَآءَ فِیْمَنْ سَمِعَ النِّدَآءَ فَلَا یُجِیْبُ باب اسکی برائی مین جو اذان سنے اور حاضر نہو جماعت مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اٰمُرَ فِتْیَتِیْ اَنْ یَّجْمَعُوْا حُزَمَ الْحَطَبِ ثُمَّ اٰمُرَ بِالصَّلٰوۃِ فَتُقَامَ ثُمَّ اُحَرِّقَ عَلٰی اَقْوَامٍ لَا یَشْھَدُوْنَ الصَّلٰوۃَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قصد کیا مین نے کہ حکم کرون اپنی جوانونکو کہ جمع کرین بوجھے لکڑیونکے پھر حکم کرون نماز کی تکبیر کہی جاوے پھر جلادون گھر انکے جو حاضر نہین ہوتے نماز مین **ف** اور اس باب مین ابن مسعود سے اور ابی الدرداء اور ابن عباس اور معاذ بن انس اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی صحابیون سے کہ جو اذان سنے اور جماعت مین نہ آوے اسکی نماز ہی درست نہین اور کہا ہے بعض اہل علم نے یہ بسبیل تغلیظ اور ڈرانیکی ہے اور کسی کو رخصت نہین ترک جماعت کی مگر جب عذر ہو کہا مجاہد نے سوال کیا ابن عباس سے کہ جو شخص دنکو روزے رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے اور جماعت مین حاضر نہین ہوتا وہ کیسا ہے تم جواب دیا کہ وہ دوزخی ہے روایت کی ہمسے یہ بات ابن عباس کی ہناد نے انسے محاربی نے انسے لیث نے انسے مجاہد نے اور معنی حدیث کے یہ ہین کہ نہ حاضر ہو جماعت اور جمعہ مین براہ انکار اور تکبر یا جماعت کو حقیر سمجھکر اور سستی کرکے اسکے لئے یہ وعید ہے

بَابُ مَاجَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَحْدَہٗ ثُمَّ یُدْرِکُ الْجَمَاعَۃَ باب اس شخص کے بیان مین جو اکیلا نماز پڑھ چکا اور پھر پاوے جماعت **عَنْ** جَابِرِ بْنِ یَزِیْدَ بْنِ الْاَسْوَدِ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ شَھِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَجَّتَہٗ فَصَلَّیْتُ مَعَہٗ صَلٰوۃَ الصُّبْحِ فِیْ مَسْجِدِ الْخَیْفِ فَلَمَّا قَضٰی صَلٰوتَہٗ انْحَرَفَ فَاِذَا ھُوَ بِرَجُلَیْنِ فِیْ اُخْرَی الْقَوْمِ لَمْ یُصَلِّیَا مَعَہٗ فَقَالَ عَلَیَّ بِھِمَا فَجِیْءَ بِھِمَا تُرْعَدُ فَرَائِصُھُمَا فَقَالَ مَا مَنَعَکُمَا اَنْ تُصَلِّیَا مَعَنَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا کُنَّا قَدْ صَلَّیْنَا فِیْ رِحَالِنَا قَالَ فَلَا تَفْعَلَا اِذَا صَلَّیْتُمَا فِیْ رِحَالِکُمَا ثُمَّ اَتَیْتُمَا مَسْجِدَ جَمَاعَۃٍ فَصَلِّیَا مَعَھُمْ فَاِنَّھَا لَکُمَا نَافِلَۃٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن یزید بن اسود سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ حاضر ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ حج مین سو پڑھی مین نے آپکے ساتھ صبح کی نماز مسجد خیف مین پھر جب ہو گئی نماز پھری ہماری طرف آنحضرت سو ہو گئے دیکھا دو آدمیونکو قوم کی پیچھے کہ نماز نہ پڑھی تھی انہون نے آپکے ساتھ سو فرمایا آپنے انکو میرے پاس لاؤ سو لائے وہ حضرت کے پاس اور تھر تھر کانپتی تھین انکی گردنکی رگین خوف سے سو فرمایا آپنے کسنے روکا تمکو ہمارے ساتھ نماز پڑھنے سے سو عرض کیا انہون نے یا رسول اللہ ہم نماز پڑھ چکے تھے اپنی منزلون مین آپنے فرمایا ایسا مت کرو جب پڑھ بھی چکے ہو تم اپنی

منزلوں میں اور پھر آؤ مسجد جماعت میں تو پڑھ لیا کرو جماعت کے ساتھ کہ وہ نفل ہو جاویگی تمہاری لئی **ف** اور اس باب میں روایت ہے محجن اور یزید بن عامر سے **کہا** ابو عیسے نے
حدیث یزید بن اسود کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا علما سے اور سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق سب کہتے ہیں کہ جب آدمی نماز پڑھ چکا ہو اکیلا اور پھر پا دی جماعت
دوبارہ پڑھ لیوے اور کہتے ہیں مغرب کی نماز اگر پڑھ چکا ہے اور پھر پا جماعت سے تو ملا لے اُسمیں ایک رکعت کہ جفت ہو جاوے اور جو نماز اُسنے اکیلی پڑھی وہی فرض ہے انکے نزدیک +
باب مَا جَآءَ فِي الْجَمَاعَةِ فِي مَسْجِدٍ قَدْ صُلِّيَ فِيْهِ مَرَّةً باب دوسری جماعت کا جس مسجد میں ایک جماعت ہو چکی ہو **عن** اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ وَقَدْ
صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَقَالَ اَيُّكُمْ يَتَّجِرُ عَلٰى هٰذَا فَقَامَ رَجُلٌ وَصَلّٰى مَعَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ آیا ایک شخص اور نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرمایا کون تجارت کرتا ہے اُس شخص کے ساتھ یعنی اسکے ساتھ شریک ہو جاوے تو جماعت کا ثواب دونوں پاویں سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اسکے ساتھ **ف** اور اس باب میں
ابی امامہ اور ابی موسی اور حکم بن عمیر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا اصحاب سے اور جو انکے بعد تھے تابعین سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ
نہیں دوبارہ جماعت کرنے میں اُس مسجد میں جسمیں ایک جماعت ہو چکی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضے علما کہتے ہیں جب ایک جماعت ہو چکی تو پھر جدا جدا پڑھ لیں اور یہی
قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور مالک اور شافعی کا کہ مختار ہے اُنکے نزدیک کہ پھر جماعت نکریں اور الگ الگ پڑھ لیں **باب** مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الْعِشَآءِ وَالْفَجْرِ فِي
جَمَاعَةٍ باب بیان میں فضیلت عشا اور فجر کی جماعت کے **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَهِدَ الْعِشَآءَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ
قِيَامُ نِصْفِ لَيْلَةٍ وَمَنْ صَلَّى الْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ كَانَ لَهٗ كَقِيَامِ لَيْلَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو حاضر ہوا
عشا کی جماعت میں اسکو ثواب ہے آدھی رات جاگنے کا اور جسنے نماز پڑھی عشا اور فجر کی جماعت میں اسکو ثواب ہے مانند ساری رات جاگنے کے اور اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور
انس اور عمارہ ابن ابی رویبہ اور جندب اور ابی ابن کعب اور ابی موسی اور بریدہ سے بھی روایت ہے **عن** جُنْدُبِ بْنِ سُفْيَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ
صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِي ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهٖ **ترجمہ** روایت ہے جندب بن سفیان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی صبح کی نماز پس وہ اللہ کی پناہ
میں ہے تو نہ توڑو پناہ اللہ کی **کہا** ابو عیسی نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اس حدیث کو عبد الرحمن بن ابی عمرہ سے وہ روایت کرتے ہیں عثمان سے موقوفاً یعنی
انہیں کا قول ہے اور مروی ہے کئی سند و نسے بواسطہ عثمان مرفوعاً بھی **عن** بُرَيْدَةَ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَشِّرِ الْمَشَّآئِيْنَ فِي الظُّلَمِ اِلَى الْمَسَاجِدِ
بِالنُّوْرِ التَّامِّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بشارت دو چلنے والوں کو اندھیرے میں مسجدوں کی طرف پوری نور کی قیامت کے دن میں **ف**
یہ حدیث غریب ہے **باب** مَا جَآءَ فِي فَضْلِ الصَّفِّ الْاَوَّلِ باب پہلی صف کی فضیلت کے بیان میں **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَيْرُ صُفُوْفِ الرِّجَالِ اَوَّلُهَا وَشَرُّهَا اٰخِرُهَا وَخَيْرُ صُفُوْفِ النِّسَآءِ اٰخِرُهَا وَشَرُّهَا اَوَّلُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے
بہتر مردوں کی صفوں میں پہلی صف ہے اور سب سے بدتر آخر صف اور سب سے بہتر عورتوں کی صفوں میں اخیر صف ہے اور سب سے بدتر پہلی صف **ف** اور اس باب میں جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور
ابی اور عائشہ اور عرباض بن ساریہ اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ مغفرت مانگتے تھے صف اول کے
لئے تین بار اور دوسری صف کے لئے ایکبار اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر آدمی جانتے جو ثواب ہے اذان میں اور صف اول میں پھر نہ پا سکتے اسکو بغیر اسکے کہ قرعہ ڈالیں تو بیشک قرعہ ڈالتے
روایت کی ہمسے یہ حدیث اسحٰق ابن موسی الانصاری نے اُنسے معن نے اُنسے مالک نے اور روایت کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے بھی روایت کی مالک سے اُنہوں نے سمی سے اُنہوں نے ابی صالح
سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے **باب** مَا جَآءَ فِي اِقَامَةِ الصُّفُوْفِ باب صفوں کے سیدھا کرنیکے بیان میں **عن**
النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَوِّيْ صُفُوْفَنَا فَخَرَجَ يَوْمًا فَرَاٰى رَجُلًا خَارِجًا صَدْرُهٗ عَنِ الْقَوْمِ فَقَالَ لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ
اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ **ترجمہ** روایت ہے نعمان ابن بشیر سے فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم برابر کرتے ہماری صفوں کو سو نکلے ایکدن تو دیکھا ایک مرد کو آگے بڑھا ہوا
ہے سینہ اسکا قوم سے سو فرمایا آپنے برابر کرو تم صفوں اپنی کو اور نہیں تو پھوٹ ڈالدیگا اللہ تمہارے دلوں میں **ف** اور اس باب میں جابر بن سمرہ اور براء اور جابر بن عبد اللہ اور انس
اور ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث نعمان ابن بشیر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نماز کے پورا کرنے میں داخل ہے
سیدھا کرنا صفوں کا اور مروی ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ وہ مقرر کرتے تھے ایک آدمی صفوں کے سیدھا کرنیکے لئے اور تکبیر نہ کہتے جبتک خبر نہ ہوتی کہ صفیں سیدھی ہو گئیں اور روایت ہے

علی اور عثمان بن ابی العاص دونوں بھی کام کرتے اور کہتے برابر ہو جاؤ اور علی رضی اللہ عنہ فرماتے آگے بڑھو ای فلانے پیچھے ہٹ ای فلانے **باب** ما جاء لیلینی منکم اولوا الاحلام والنهى باب اس بیان میں کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کریں مجھسے عقلمند اور ہوشیار تم میں کے **عن** عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ليليني منكم اولوا الاحلام والنهى ثم الذين يلونهم ثم الذين يلونهم ولا تختلفوا فتختلف قلوبكم واياكم وهيشات الاسواق **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب رہا کریں مجھسے عقلمند اور ہوشیار تم میں سے پھر جو انکے قریب ہوں سمجھ میں پھر جو انسے قریب ہوں اور نہ آگے پیچھے ہو کہ پھوٹ پڑجائیگی تمہارے دلوں میں اور بچو تم بک بک سے بازاروں کی **مترجم** کہتا ہے یعنی عقلمند لوگ صف اول میں رہا کریں کہ حضرت کے حالات کو یاد رکھیں اور وقت ضرورت کی نماز میں خلیفہ ہو سکیں اور آگے پیچھے نہو یعنی صفوں کو برابر کرو نہیں تو دلونکا اختلاف دلکو مختلف کردیتا ہے اور بازار کی بکبک یہ کہ زائد باتیں مسجد میں نکرو **ف** اور اسباب میں ابی ابن کعب اور ابی مسعود اور ابی سعید اور براء اور انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دوست رکھتے تھے آپ قریب رہنا مہاجرین اور انصار کا تاکہ مسائل یاد رکھیں آپ سے اور خالد حذاء وہ خالد ابن مہران ہیں کنیت انکی ابو المنازل ہے سنا میں نے بخاری سے فرماتے تھے کہ خالد حذاء نے کبھی نہیں بنائی کوئی جوتی مگر وہ بیٹھا کرتے تھے ایک جوتی بنانیوالے کے پاس سو منسوب ہوگئے انکی طرف اور حذاء کہتے ہیں جوتی بنانیوالے کو اور ابو معشر کا نام زیاد ابن کلیب ہے **باب** ما جاء في كراهية الصف بين السواري باب اس بیان میں کہ صف باندھنا درونمیں مکروہ ہے **عن** عبد الحميد بن محمود قال صلينا خلف امير من الامراء فاضطرنا الناس فصلينا بين الساريتين فلما صلينا قال انس ابن مالك كنا نتقي هذا على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** روایت ہے عبد الحمید بن محمود سے کہا نماز پڑھی ہمنے پیچھے ایک حاکم کے حاکموں میں سے سو مجبور کیا ہمکو لوگوں نے تو نماز پڑھی ہمنے دو ستونوں کے بیچ میں پھر جب پڑھ چکے فرمایا انس بن مالک نے ہم پرہیز کیا کرتے تھے دروں میں نماز پڑھنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت میں **ف** اور اسباب میں روایت ہے قرہ بن ایاس مزنی سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ رکھا ہے ایک قوم نے علماء نے صف باندھنا دروں میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحق اور جائز رکھا ہے ایک قوم نے علماء سے **باب** ما جاء في الصلوة خلف الصف وحده باب صف کے پیچھے اکیلے کھڑے ہونیکے بیان میں **عن** هلال بن يساف قال اخذ زياد بن ابي الجعد بيدي ونحن بالرقة فقام بي على شيخ يقال له وابصة بن معبد من بني اسد فقال زياد حدثني هذا الشيخ ان رجلا صلى خلف الصف وحده والشيخ يسمع فامره رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يعيد الصلوة **ترجمہ** روایت ہے ہلال ابن یساف سے کہا پکڑا زیاد ابن ابی الجعد نے ہاتھ میرا اور ہم رقہ میں تھے کہ نام ایک مقام کا ہے لیگئے مجھکو ایک شیخ کے پاس کہتے تھے انکو وابصہ بن معبد اور تھے قبیلہ بنی اسد سے پس کہا زیاد نے روایت کی مجھسے اس شیخ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے اور شیخ سنتے تھے سو حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر پڑھے نماز **ف** اور اسباب میں علی ابن شیبان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث وابصہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ایک قوم نے علماء سے اکیلے نماز پڑھنا پیچھے صف کے اور بولے دوبارہ پڑھے جسنے پڑھی ہو صف کے پیچھے اکیلے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا ایک قوم نے اہل علم سے کافی ہے اسکو اگر پڑھ لی اسنے اکیلے صف کے پیچھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور مذہب ہے ایک قوم کا اہل کوفہ سے اوپر حدیث وابصہ بن معبد کی کہ کہتے ہیں جسنے اکیلے پڑھی صف کے پیچھے تو اعادہ کرے انہیں میں ہیں حماد بن ابی سلیمان اور ابن ابی لیلی اور وکیع اور روایت کی ہے حدیث حصین کی ہلال ابن یساف سے کئی لوگوں نے مثل روایت ابی الاحوص کے زیاد ابن ابی الجعد سے کہ مروی ہے وابصہ سے اور حدیث حصین سے ثابت ہوتا ہے کہ ہلال نے پایا ہے وابصہ کو پس اختلاف کیا ہے اہل حدیث نے سو بعضوں نے کہا حدیث عمرو بن مرہ کی ہلال ابن یساف سے جو مروی ہے عمرو بن راشد سے وہ روایت کرتے ہیں وابصہ سے صحیح تر ہے اور کہا بعضوں نے حدیث حصین کی ہلال ابن یساف سے وہ روایت کرتے ہیں زیاد ابن ابی الجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے صحیح تر ہے **کہا** ابو عیسی نے اور نزدیک میرے زیادہ صحیح ہے روایت ہے عمرو بن مرہ کی اسواسطے کہ مروی ہیں بہت حدیثیں ہلال ابن یساف سے وہ زیاد ابن ابی الجعد سے وہ وابصہ بن معبد سے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انسے محمد بن جعفر نے انسے شعبہ نے انسے عمرو بن مرہ نے انسے زیاد بن ابی الجعد نے انسے وابصہ نے کہا وابصہ نے بیان کیا ہمسے محمد بن بشار نے انسے محمد بن جعفر نے انسے شعبہ نے انسے عمرو بن مرہ نے انسے ہلال بن یساف نے انسے عمرو بن راشد نے انسے وابصہ نے کہ ایک شخص نے نماز پڑھی صف کے پیچھے اکیلے سو حکم کیا آنحضرت نے اسکو دوبارہ پڑھنے کا **کہا** ابو عیسی نے سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جب کوئی نماز پڑھے صف کے پیچھے اکیلا تو پھر دوبارہ نماز پڑھے **باب** ما جاء في الرجل يصلي ومعه رجل باب اسکے بیان میں جو نماز پڑھے اور ایک آدمی اسکے ساتھ ہو **عن** ابن عباس قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ذات ليلة فقمت عن يساره

فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرَأْسِیْ مِنْ وَّرَائِیْ فَجَعَلَنِیْ عَنْ یَّمِیْنِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا انہوں نے نماز پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک رات سو کھڑا ہوا میں اُنکی بائیں طرف سو پکڑا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سر میرا اور کر دیا مجھکو داہنی طرف **ف** اور اس باب میں انس رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ اور جو انکے بعد تھے کہتے ہیں جب مقتدی اکیلا ہو تو داہنی طرف امام کے کھڑا ہو **باب** مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ مَعَ الرَّجُلَیْنِ باب اسکے بیان میں جو دو شخصوں کی امامت کرے **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا کُنَّا ثَلٰثَةً اَنْ یَّتَقَدَّمَنَا اَحَدُنَا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوویں ہم تین شخص تو آگے بڑھ جاوے ایک ہم میں کا **ف** اور اس باب میں ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب ہوویں تین آدمی تو دو پیچھے کھڑے ہوویں امام کے اور روایت ہے ابن مسعود سے کہ انہوں نے امامت کی علقمہ اور اسود کی سو کھڑا کیا ایک کو داہنی اور دوسرے کو بائیں اور روایت کیا اسبات کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض لوگوں نے اسمعیل ابن مسلم میں انکے حافظہ کی راہ سے **باب** مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّیْ وَمَعَهٗ رِجَالٌ وَّنِسَاءٌ باب اسکے بیان میں کہ امامت کرے بہت مردوں اور عورتوں کی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَدَّتَهٗ مُلَیْكَةَ دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ فَاَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوْا فَلْنُصَلِّ بِكُمْ قَالَ اَنَسٌ فَقُمْتُ اِلٰی حَصِیْرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهٗ بِالْمَاءِ فَقَامَ عَلَیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَصَفَفْتُ عَلَیْهِ اَنَا وَالْیَتِیْمُ وَرَاءَهٗ وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا فَصَلّٰی بِنَا رَكْعَتَیْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ انکی دادی ملیکہ نے دعوت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک کھانے کی کہ پکایا تھا سو کھایا آپ نے پھر فرمایا کھڑے ہو نماز پڑھیں ہم تمہارے ساتھ کہا انس نے کہ کھڑا ہوا میں ایک بوریے پاس کہ کالا ہو گیا تھا بہت رہنے سے سو دھویا میں نے اسکو پانی سے سو کھڑے ہوئے اسپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صف باندھی اُسپر میں نے اور یتیم نے حضرت کے پیچھے اور بڑھی بی بی ہمارے پیچھے تو نماز پڑھی دو رکعت پھر پھرے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہتے ہیں جب ہو امام کے ساتھ ایک مرد ایک عورت کھڑا ہووے مرد امام کی داہنی طرف اور عورت دونوں کے پیچھے اور حجت پکڑی ہے بعضے لوگوں نے اس حدیث سے کہ جب ہووے اکیلا صف کے پیچھے تو نماز اسکی جائز ہے اور کہتے ہیں کہ وہ لڑکا جو انس کے ساتھ تھا اسکی نماز کچھ حساب میں نہیں تو انس گویا اکیلے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے اور یہ کچھ بات نہیں اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا کیا یتیم کو انس کے ساتھ تو معتبر سمجھا یتیم کی نماز کو اور اگر معتبر نہ جانتے تو انس کو بھی داہنی طرف کھڑا کرتے اور مروی ہے موسیٰ بن انس سے کہ انکے باپ نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو کھڑا کیا آپ نے انکو اپنی داہنی طرف اور اس حدیث سے یہ بھی ثابت ہوا کہ یہ نماز جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انس کے گھر میں پڑھی نفل تھی کہ برکت کے لئے پڑھی آپ نے **مترجم** کہتا ہے اس حدیث سے ثابت ہوا کہ جماعت نفل میں بھی جائز ہے اور خصوصیت رمضان کی بھی نہیں کہ یہ واقعہ غیر رمضان کا ہے اور چلپی نے شرح وقایہ کے حاشیہ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے **باب** مَنْ اَحَقُّ بِالْاِمَامَةِ باب اس بیان میں کہ امامت کا مستحق کون شخص ہے اور امامت کسکی بہتر ہے **عَنْ** اَوْسِ بْنِ ضَمْعَجٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیَّ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَؤُمُّ الْقَوْمَ اَقْرَؤُهُمْ لِکِتَابِ اللّٰهِ فَاِنْ كَانُوْا فِی الْقِرَاءَةِ سَوَاءً فَاَعْلَمُهُمْ بِالسُّنَّةِ فَاِنْ كَانُوْا فِی السُّنَّةِ سَوَاءً فَاَقْدَمُهُمْ هِجْرَةً فَاِنْ كَانُوْا فِی الْهِجْرَةِ سَوَاءً فَاَكْبَرُهُمْ سِنًّا وَلَا یُؤَمُّ الرَّجُلُ فِیْ سُلْطَانِهٖ وَلَا یُجْلَسُ عَلٰی تَكْرِمَتِهٖ فِیْ بَیْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ **ترجمہ** روایت ہے اوس بن ضمعج سے کہا سنا میں نے ابا مسعود انصاری سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امامت کرے قوم کی جو سب سے زیادہ پڑھا ہو کتاب اللہ یعنی قرآن مجید اور اگر قرأت میں برابر ہوں تو جو سب سے زیادہ جانتا ہو سنت یعنی حدیث پھر اگر سنت میں برابر ہوں تو جسنے پہلی ہجرت کی ہو پھر اگر ہجرت میں برابر ہوں تو جسکا سن بڑا ہو اور مقتدی نہ بنایا جاوے مرد اپنی حکومت کی جگہہ میں یعنی جو شخص کہیں حکومت رکھتا ہو یا اپنے گھر میں ہو تو دوسرا شخص اُسکی امامت نہ کرے اور نہ بیٹھے کوئی کسیکی مسند اور عزت کی جگہہ میں اسکے گھر میں مگر اسکے حکم سے **ف** اور محمود نے اپنی روایت میں کہا ہے کہ ابن نمیر نے اکبرہم کے عوض اقدمهم سنا کہا اور مطلب دونوں کا ایک ہے اور اس باب میں ابی سعید اور انس بن مالک اور مالک ابن حویرث اور عمرو بن سلمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہتے ہیں کہ مستحق امامت کا وہی ہے جو قرآن خوب جانتا ہو اور حدیث سے خوب واقف ہو اور کہتے ہیں صاحب خانہ مستحق ہے امامت کا اور کہا بعضوں نے جب اجازت دیوے صاحب خانہ دوسرے کو امامت کی تو کچھ مضائقہ نہیں اور بعضوں نے جب بھی مکروہ کہا ہے اور کہا ہے کہ سنت یہی ہے کہ صاحب خانہ امامت کرے اور فرمایا احمد بن حنبل نے کہ یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مقتدی نہ بنایا جاوے کوئی آدمی اپنے گھر میں اور نہ بیٹھے کوئی شخص اسکی مسند پر اسکے گھر میں مگر اسکی اجازت سے تو

یقین رکہتا ہون مین کہ جب اجازت دی اُسنی تو جائز ہوگی دونو باتین یعنی امامت اور بیٹہنا کسی مین مضائقہ نہین **باب** ماجاء اذا ام احدکم الناس فلیخفف باب
اس بیانمین کہ جب امامت کری کوئی تم مین کا تو تخفیف کری قرأت مین **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا ام احدکم الناس فلیخفف فان
فیہم الصغیر والکبیر والضعیف والمریض فاذا صلی وحدہ فلیصل کیف شاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب امامت کری کوئی
تم مین کا آدمیونکی تو تخفیف کری قرأت مین کہ اُسمین چہوٹا بہی ہے اور بوڑہا بہی ہی اور ضعیف اور بیمار بہی اور جب پڑہے اکیلا تو جیسی چاہی پڑہی **ف** اور اس باب مین عدی ابن حاتم اور
انس اور جابر بن سمرہ اور مالک ابن عبد اللہ اور ابی واقد اور عثمان بن ابی العاص اور ابی مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس سے بہی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث ابی ہریرہ کی
حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی اکثر اہل علم کا اختیار کیا ہے انہون نے کہ دراز نکری امام نماز کو خوف مشقت سے بنظر ضعیف اور بوڑہی اور مریض کی اور ابو الزناد کا نام عبد اللہ بن ذکوان ہی اور اعرج عبد الرحمن
بن ہرمز ہی اور کنیت انکی ابو داود **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اخف الناس صلوۃ فی تمام **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگونسی زیادہ ہلکی نماز پڑہنی والی تہی اور بہت پوری یعنی حالت امامت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قرأت تہوڑی کرتی مگر رکوع وسجدہ بخوبی تمام ہوتا **ف**
اور یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** ماجاء فی تحریم الصلوۃ وتحلیلہا باب بیانمین تحریم نماز اور تحلیل اُسکی کے **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مفتاح الصلوۃ الطہور وتحریمہا التکبیر وتحلیلہا التسلیم ولا صلوۃ لمن لم یقرأ بالحمد وسورۃ فی فریضۃ او غیرہا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کنجی نماز کی طہارت ہے اور تحریم اسکی تکبیر اور تحلیل اسکی سلام پہیرنا ہی اور اُسکی تو نماز ہی نہین جو نہ پڑہی الحمد اور ایک سورۃ فرض نماز ہو یا سوا اُسکے **ف** اور اس باب
مین علی اور عائشہ سے بہی روایت ہے اور حدیث علی ابن ابی طالب کی بہت عمدہ ہی اسناد کی رو سے اور زیادہ صحیح ہی ابی سعید کی حدیث سے اور لکہہ چکی ہم اس حدیث کو کتاب الوضوء مین
اور اسی پر عمل ہی صحابہ کا اور جو انکی بعد تہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا کہ تحریم نماز کی تکبیر ہی اور آدمی داخل نہین ہوتا نماز مین مگر تکبیر
سے **کہا** ابو عیسیٰ نی سنا مین نے ابو بکر محمد بن ابان سے فرماتی تہی سنا مین نے عبد الرحمن بن مہدی سے فرماتی تہی اگر شروع کرے آدمی نوے ننانوے نام اللہ کی نماز کو اور تکبیر نکہی تو جائز نہوگی اور اگر
حدث کری سلام سے پہلی تو حکم کرتا ہون مین کہ وضو کری پہر پہری اپنی مکان کی طرف اور سلام پہیرے اور نماز اُسکی اپنی حال پر ہی یعنی اُسمین کچہہ خلل نہین آیا اور نام ابو نضرہ کا منذر بن مالک بن
قطعہ ہی **ترجمہ** کہنا ہی تکبیر اولی کو نماز کی تحریم فرمایا یعنی اُس سے کہانا پینا اور سب مفسدات نماز حرام ہوجاتی ہین اور تحریم کی معنی ہین حرام کرنا کسی چیز کا سلام کو تحلیل فرمایا کہ اُس سے
وہ سب کام حلال ہوجاتی ہین اور تحلیل کے معنی حلال کرنا ہی **باب** فی نشر الاصابع عند التکبیر باب بیانمین انگلیان کہلی رکہنی کے تکبیر اولی کی وقت **عن**
ابی ہریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کبر للصلوۃ نشر اصابعہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب تکبیر اولی کہتی
نماز کی خوب کہلی رکہتے انگلیان اپنی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی روایت کی ہے کتنے لوگون نے ابن ابی ذئب سے انہون نے سعید بن سمعان سے انہون نے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہنے لگتی بلند کرتی دونو ہاتہہ خوب کہینچکر اور یہہ روایت زیادہ صحیح ہی یحیی ابن یمان کی روایت سے اور خطا کی ابن یمان نی اُس روایت مین
عن سعید بن سمعان قال سمعت ابا ہریرۃ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ رفع یدیہ مدا **ترجمہ** روایت ہے سعید
ابن سمعان سے کہا سنا مین نے ابا ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کہڑی ہوتی نماز کو اُٹہاتی دونو ہاتہہ خوب کہولکر **کہا** ابو عیسیٰ نے کہا عبد اللہ نی اور یہ زیادہ صحیح ہی یحیی
بن یمان کی حدیث سے اور یحیی بن یمان کی حدیث مین خطا ہی **باب** فی فضل التکبیرۃ الاولی باب تکبیر اولی کی فضیلت مین **عن** انس بن مالک قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی للہ اربعین یوما فی جماعۃ یدرک التکبیرۃ الاولی کتب لہ براتان براءۃ من النار وبراءۃ من
النفاق **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی نماز پڑہی چالیس دن جماعت سے خالص اللہ تعالی کے واسطے کہ پاتا رہا تکبیر اولی لکہی جاوینگی اللہ
کی طرف سے دو نجاتین ایک نجات دوزخ سے دوسری نفاق سے **کہا** ابو عیسیٰ نی مروی ہی یہ حدیث انس سے موقوفا بہی اور ہم نہین جانتی کہ کسینی اُسی مرفوع کیا ہو مگر جو کہ روایت کیا
سلم بن قتیبہ نی طعمہ بن عمرو سے اور مروی ہی یہ حبیب بن ابی حبیب بجلی سے وہ روایت کرتی مین انس بن مالک سے انہین کا قول روایت کیا اسکو ہمسے ہناد نی انہون نے وکیع سے انہون نے
خالد طہمان سے انہون نے حبیب بن ابی حبیب بجلی سے انہون نے انس بن مالک سے قول انس ابن مالک کا اور نہین مرفوع کیا اسکو اور روایت کیا اسمعیل بن عیاش نے اس حدیث کو
عمارہ بن غزیہ سے انہون نے انس بن مالک سے انہون نی عمر بن خطاب سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی اور یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور مرسل ہے یعنی بیچ مین ایک آدمی چہوٹ گیا ہے

کہا عمارہ بن غزیہ نے بھی نہیں پایا انس بن مالک کو **باب** ما یقول عند افتتاح الصلوة باب افتتاح نماز کی دعاؤں کا **عن** ابی سعید الخدری قال کان رسول الله
صلی الله علیه وسلم اذا قام الی الصلوة باللیل کبر ثم یقول سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک ثم یقول الله اکبر
کبیرا ثم یقول اعوذ بالله السمیع العلیم من الشیطان الرجیم من همزه ونفخه ونفثه **ترجمہ** روایت ہے ابو سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو تکبیر
کہتے پھر کہتے سبحانک سے غیرک تک اور معنی اسکے یہ ہیں پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوا تیرے پھر کہتے
اللہ اکبر کبیرا یعنے اللہ بہت بڑا ہے نہایت بڑائی والا پھر کہتے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ سننے والے جاننے والے کے ساتھ شیطان راندہ ہوئے سے اسکے وسواس اور تکبر اور سحر سے **ف** اور
اس باب میں علی اور عبد اللہ بن مسعود اور عائشہ اور جابر اور جبیر بن مطعم اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابو سعید کی زیادہ مشہور ہے سب باب میں اور تمسک کیا ہے ایک قوم نے اہل علم
سے اس حدیث سے اور بہت لوگ کہتے ہیں کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑھتے سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک
اور معنی ان کلمات کے بھی اوپر گذرے اور ایسا ہی مروی ہے عمر بن خطاب اور عبد اللہ بن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا تابعین وغیرہ سے اور کلام کیا ہے اسناد میں حدیث ابو سعید کے اور یحیی
بن سعید کلام کرتے تھے علی بن علی میں اور احمد کہتے تھے یہ حدیث صحیح نہیں **عن** عائشة قالت کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا افتتح الصلوة قال سبحانک اللهم
وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولا اله غیرک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شروع کرتے نماز تو پڑھتے سبحانک
سے آخر تک یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھکو ہے اور بڑی برکت کا نام ہے تیرا اور بلند ہے بزرگی تیری اور کوئی معبود نہیں سوائے تیرے **کہا** ابو عیسے نے اس حدیث کو ہم نہیں
جانتے مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہے حارثہ کی حافظہ میں اور ابو الرجال کا نام محمد بن عبد الرحمن ہے **باب** ما جاء فی ترک الجهر بسم الله الرحمن الرحیم باب بسم اللہ الرحمن
الرحیم کے ترک جہر میں **عن** ابن عبد الله بن مغفل قال سمعنی ابی وانا فی الصلوة اقول بسم الله الرحمن الرحیم فقال لی ای بنی محدث ایاک والحدث قال
ولم ار احدا من اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم کان ابغض الیه الحدث فی الاسلام یعنی منه وقال وقد صلیت مع النبی صلی الله علیه وسلم
ومع ابی بکر وعمر وعثمان فلم اسمع احدا منهم یقولها فلا تقلها اذا انت صلیت فقل الحمد لله رب العالمین **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مغفل کے بیٹے
سے کہا سنا میرے باپ نے مجھکو نماز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم زور سے پڑھتے سو فرمایا اے بیٹے یہ تو نئی بات نکلی ہے اور بہت بچ تو نئی بات سے اور کہا ابن عبد اللہ نے میں نے کسیکو نہیں دیکھا دشمن
نئی بات نکالنے کا اسلام میں انسے زیادہ اصحاب رسول میں اور کہا انکے باپ نے میں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کے ساتھ سو نہیں سنا میں نے ان میں سے
کسیکو کہ پڑھتے ہوں بسم اللہ آواز سے سو تو بھی نہ پڑھ بلکہ جب نماز پڑھے تو شروع کر قراءت کو الحمد للہ رب العالمین سے **کہا** ابو عیسے نے حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے
اکثر علمائے صحابہ کا انہیں میں ہیں ابو بکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہ اور جو بعد انکے تھے تابعین سے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کہ تجویز نہیں
کرتے زور سے پڑھنا بسم اللہ کا اور کہتے ہیں چپکے سے پڑھ لیوے اپنے دل میں **باب** من رای الجهر بسم الله الرحمن الرحیم باب بسم اللہ کے جہر میں **عن** ابن
عباس قال کان النبی صلی الله علیه وسلم یفتتح صلوته ببسم الله الرحمن الرحیم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شروع کرتے نماز
کو یعنی قراءت کو بسم اللہ الرحمن الرحیم سے **کہا** ابو عیسے نے نہیں اسناد اسکی خوب قوی اور قائل ہوئے ہیں اسکے کئی علمائے صحابہ کے انہیں میں ہیں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابن زبیر
اور جو بعد انکے تھے تابعین سے تجویز کرتے ہیں پکار کر بسم اللہ پڑھنی کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور اسمعیل بن حماد اور وہ بیٹا ان کے بیٹے ہیں اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے اور وہ کوفی ہیں
باب فی افتتاح القراءة بالحمد لله رب العالمین باب قراءت شروع کرنیکا الحمد للہ رب العالمین سے **عن** انس قال کان رسول الله صلی الله علیه وسلم
وابو بکر وعمر وعثمان یفتتحون القراءة بالحمد لله رب العالمین **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان سب شروع کرتے قراءت
الحمد للہ رب العالمین سے **کہا** ابو عیسے نے حدیث حسن صحیح ہے اور اسی پر عمل تھا علمائے صحابہ اور تابعین کا اور جو انکے بعد تھے سب شروع کرتے تھے قراءت کو الحمد للہ رب العالمین سے کہا شافعی نے
معنی مطلب اس حدیث کا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان شروع کرتے تھے قراءت الحمد للہ رب العالمین سے اس طرح ہے کہ قراءت سورۂ فاتحہ کی اور سورتوں سے پہلی ہوتی تھی
نہ یہ کہ وہ لوگ زور سے پڑھتے ہوں بسم اللہ اور شافعی ہمیشہ شروع کرتے تھے بسم اللہ الرحمن الرحیم سے اور تجویز کیا انہوں نے کہ پکار کر پڑھے بسم اللہ جب پکار کر کرے قراءت **باب**
ما جاء انه لا صلوة الا بفاتحة الکتاب باب اس بیان میں کہ نماز نہیں ہوتی بغیر فاتحہ الکتاب کے **عن** عبادة بن الصامت عن النبی صلی الله علیه وسلم

قَالَ لَا صَلٰوةَ لِمَنْ لَّمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی نماز ہی نہیں جو نہ پڑھے سورۂ فاتحہ **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبداللہ بن عمرو سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ کا جیسے عمر بن خطاب اور جابر بن عبداللہ اور عمران بن حصین وغیرہ میں کہتے ہیں کہ نہیں درست ہوتی نماز بغیر فاتحۃ الکتاب کے اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** مَاجَاءَ فِي التَّأْمِيْنِ باب آمین کے بیان میں **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ وَقَالَ اٰمِيْنَ وَمَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ **ترجمہ** روایت ہے وائل بن حجر سے کہا کہ سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھا انہوں نے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پھر کہی آمین خوب کھینچ کر کے اپنی آواز **ف** اور اس باب میں علی اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث وائل ابن حجر کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا علمائے صحابہ اور تابعین سے اور جو انکے بعد تھے تجویز کرتے ہیں کہ بلند کرے آدمی اپنی آواز کو آمین کے ساتھ اور چپکے نہ کہے اسے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر ابی العنبس سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے اپنے باپ وائل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ پھر کہا آمین اور چپکے سے کہا آمین کو **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے حدیث شعبہ سے اس باب میں اور خطا کی شعبہ نے کئی مقام میں اس حدیث کے ایک تو کہا عن حجر ابی العنبس اور وہ حجر بن العنبس ہے اور کنیت انکی ابا السکن ہے اور زیادہ کیا اسمیں عن علقمہ بن وائل اور نہیں ہے اسمیں عن علقمہ اور وہ تو حجر بن عنبس عن وائل بن حجر ہے اور کہا وخفض بہا صوتہ اور بیان مَدَّ بِهَا صَوْتَهٗ ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور پوچھا میں نے ابا زرعہ سے حال اس حدیث کا سو کہا حدیث سفیان کی زیادہ صحیح ہے اور کہا روایت کی علاء بن صالح اسدی نے سلمہ بن کہیل سے مانند روایت سفیان کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث کی ہم سے ابو بکر محمد بن ابان نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے علاء بن صالح اسدی سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے انہوں نے حجر بن عنبس سے انہوں نے وائل بن حجر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسی حدیث سفیان کی ہے سلمہ بن کہیل سے **باب** مَاجَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّاْمِيْنِ باب آمین کی فضیلت کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَمَّنَ الْاِمَامُ فَاَمِّنُوْا فَاِنَّهٗ مَنْ وَّافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلٰٓئِكَةِ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو کہ جسکی آمین برابر ہو جاوے ملائکہ کی آمین سے بخشے جاوینگے اگلے گناہ اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** مَاجَاءَ فِي السَّكْتَتَيْنِ باب بیان میں دو سکتوں کے یعنے دو بار چپ رہنے کے **عَنْ** سَعِيْدٍ عَنْ قَتَادَةَ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ سَكْتَتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْكَرَ ذٰلِكَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَيْنٍ قَالَ حَفِظْنَا سَكْتَةً فَكَتَبْنَا اِلٰى اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَتَبَ اُبَيٌّ اَنْ حَفِظَ سَمُرَةُ قَالَ سَعِيْدٌ فَقُلْنَا لِقَتَادَةَ مَا هَاتَانِ السَّكْتَتَانِ قَالَ اِذَا دَخَلَ فِيْ صَلٰوتِهٖ وَاِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ ثُمَّ قَالَ بَعْدَ ذٰلِكَ وَاِذَا قَرَاَ وَلَا الضَّآلِّيْنَ قَالَ وَكَانَ يُعْجِبُهٗ اِذَا فَرَغَ مِنَ الْقِرَاءَةِ اَنْ يَّسْكُتَ حَتّٰى يَتَرَادَّ اِلَيْهِ نَفَسُهٗ **ترجمہ** روایت ہے سعید سے وہ روایت کرتے ہیں قتادہ سے وہ حسن سے وہ سمرہ سے کہا سمرہ نے دو سکتے یاد کئے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اعتراض کیا اسپر عمران بن حصین نے اور کہا ہمنے تو یاد کیا ہے ایک ہی سکتہ سو لکھا ہمنے ابی بن کعب کو مدینہ میں سو جواب لکھا ابی نے کہ یاد رکھا ہے سمرہ نے کہا سعید نے کہا ہمنے قتادہ سے کب ہوتی تھیں وہ سکتے کہا جب داخل ہوتے نماز میں یعنی تکبیر اولی کے بعد اور جب فارغ ہوتے قرأت سے پھر کہا بعد اسکے اور جب کہتے ولا الضالین یعنی جب بھی ایک سکتہ ہوتا کہا اور پسند آتا تھا انکو جب فارغ ہوتے قرأت سے چپ رہنا یہاں تک کہ ٹھیر جاوے سانس **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ کی حسن ہے اور یہی قول ہے کئی لوگوں کا اہل علم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کو لئی سکتہ کرنا بعد شروع کرنے نماز کے اور بعد فراغ قرأت کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق اور ہمارے اصحاب کا **باب** مَاجَاءَ فِيْ وَضْعِ الْيَمِيْنِ عَلَى الشِّمَالِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز میں سیدھا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنے کے بیان میں **عَنْ** قَبِيْصَةَ بْنِ هُلْبٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَاْخُذُ شِمَالَهٗ بِيَمِيْنِهٖ **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امامت کرتے تھے ہماری سو پکڑتے تھے اپنا بایاں ہاتھ داہنے ہاتھ سے **ف** اور اس باب میں روایت ہے وائل ابن حجر سے اور غطیف بن حارث اور ابن عباس اور ابن مسعود اور سہل بن سعد سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے اور جو بعد انکے تھے کہتے تھے کہ رکھے ہاتھ داہنا اپنا بائیں پر نماز میں اور کہا بعضوں نے کہ رکھے ان دونوں کو ناف کے اوپر اور کہا بعضوں نے رکھے ناف کے نیچے اور یہ سب جائز ہے انکے نزدیک اور ہلب کا نام یزید ابن قنافہ طائی ہے **باب** مَاجَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ عِنْدَ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ باب اللہ اکبر کہنے کے بیان میں رکوع اور سجدے کے وقت **عَنْ**

عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُکَبِّرُ فِیْ کُلِّ خَفْضٍ وَّرَفْعٍ وَّقِیَامٍ وَّقُعُوْدٍ وَّاَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ **ترجمہ** روایت ہی عبداللہ بن مسعود سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے تھے ہر جھکنے کے وقت یعنی رکوع یا سجدے میں جاتے وقت اور اٹھنے کے وقت اور کھڑے ہوتے اور بیٹھتے اور ابوبکر اور عمر بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مالک اشعری اور ابی موسی اور عمران بن حصین اور وائل بن حجر اور ابن عباس سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عبداللہ بن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جیسے ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی وغیرہم کا اور جو بعد انکے تھے تابعین سے اور عامہ فقہا اور علما کا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُکَبِّرُ وَھُوَ یَھْوِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تکبیر کہتے جھکتے وقت یعنی رکوع وسجدے کی طرف **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے علمائے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد انکے تھے کہتے ہیں تکبیر کہے آدمی جھکتے وقت رکوع اور سجدے میں ✦ ✦

باب رَفْعِ الْیَدَیْنِ عِنْدَ الرُّکُوْعِ باب دونوں ہاتھ اٹھانے کا بیان رکوع میں جاتے وقت اور رکوع سے اٹھتے وقت **عن** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوۃَ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یُحَاذِیَ مَنْکِبَیْہِ وَاِذَا رَکَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَہٗ مِنَ الرُّکُوْعِ وَزَادَ ابْنُ اَبِیْ عُمَرَ فِیْ حَدِیْثِہٖ وَکَانَ لَا یَرْفَعُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو جب شروع کرتے نماز اٹھاتے دونوں ہاتھ یہاں تک کہ برابر ہو جاتے دونوں شانوں کے اور جب رکوع کرتے اور جب رکوع سے سر اٹھاتے اور زیادہ کیا ابن عمر نے اپنی روایت میں کہ نہیں اٹھاتے تھے درمیان دونوں سجدوں کے **کہا** ابو عیسی نے روایت کی ہم سے فضل ابن صباح بغدادی نے انہوں نے سفیان ابن عیینہ نے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند حدیث ابن ابی عمر کی اور اس باب میں عمر اور علی اور وائل ابن حجر اور مالک ابن حویرث اور انس اور ابی ہریرہ اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل ابن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ابی قتادہ اور ابی موسی اشعری اور جابر اور عمیر لیثی سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی کہتے ہیں بعض علمائے صحابہ جیسے ابن عمر اور جابر بن عبد اللہ اور ابو ہریرہ اور انس اور ابن عباس اور عبداللہ بن زبیر وغیرہم اور تابعین سے حسن بصری اور عطا اور طاؤس اور مجاہد اور نافع اور سالم بن عبداللہ اور سعید ابن جبیر وغیرہم اور یہی کہتے ہیں عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق اور کہا عبداللہ ابن مبارک نے ثابت ہوئی ہے حدیث اس شخص کی جو رفع یدین کرتا ہے اور ذکر کیا حدیث زہری کو سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور نہیں ثابت ہوئی حدیث ابن مسعود کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ نہیں اٹھاتے تھے مگر پہلی بار یعنی تکبیر اولی کی وقت روایت کی ہم سے یہ بات احمد ابن عبدہ آملی نے انہوں نے وہب بن زمعہ سے انہوں نے سفیان بن عبد الملک نے انہوں نے عبداللہ بن مبارک نے **عن** عَلْقَمَۃَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ اَلَا اُصَلِّیْ بِکُمْ صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی فَلَمْ یَرْفَعْ یَدَیْہِ اِلَّا فِیْ اَوَّلِ مَرَّۃٍ **ترجمہ** روایت ہے علقمہ سے کہا علقمہ نے کہا عبداللہ بن مسعود نے کیا نہ پڑھوں میں تمہارے واسطے نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پھر نماز پڑھی اور نہ اٹھائے اپنے دونوں ہاتھ مگر پہلی بار میں یعنی تکبیر اولی کی وقت **ف** اور اس باب میں روایت ہے براء ابن عازب سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے اور یہی کہتے ہیں کئی اہل علم صحابہ اور تابعین سے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا

باب مَا جَاءَ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ عَلَی الرُّکْبَتَیْنِ فِی الرُّکُوْعِ باب دونوں ہاتھ گھٹنے پر رکھنے کے بیان میں وقت رکوع کے **عن** اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِنَّ الرُّکَبَ سُنَّتْ لَکُمْ فَخُذُوْا بِالرُّکَبِ **ترجمہ** روایت ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے کہا انہوں نے کہا ہمکو عمر بن خطاب نے کہ زانو پکڑنا سنت ہے واسطے تمہارے پس پکڑو زانو یعنی رکوع میں **ف** اور اس باب میں روایت ہے سعد اور انس اور ابی حمید اور ابی اسید اور سہل ابن سعد اور محمد ابن مسلمہ اور ابی مسعود سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ اور تابعین کا اور جو بعد انکے تھے نہیں اسمیں اختلاف مگر جو مروی ہے ابن مسعود سے اور بعض انکے اصحاب سے کہ وہ تطبیق کرتے تھے اور وہ منسوخ ہے اہل علم کی نزدیک کہا سعد بن ابی وقاص نے ہم ایسا کرتے تھے پھر منع ہوا ہمکو اور حکم ہوا کہ ہاتھ رکھیں زانوؤں پر روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے ابو یعفور سے انہوں نے مصعب بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سعد سے یہ بات کو **مترجم** کہتا ہے تطبیق کہتے ہیں دونوں ہاتھ جوڑ کر زانوؤں کے اندر دبا لینے کو اور یہ اول اسلام میں تھی اسکے بعد منسوخ ہوئی اب رکوع میں حکم ہے کہ ہاتھ گھٹنوں پر رکھے

باب مَا جَاءَ اَنَّہٗ یُجَافِیْ یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ فِی الرُّکُوْعِ باب دونوں ہاتھ پسلیوں سے دور رکھنے کے بیان میں رکوع کی وقت **عن** عَبَّاسِ بْنِ سَہْلٍ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَیْدٍ وَّاَبُوْ اُسَیْدٍ وَّسَہْلُ بْنُ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَۃَ فَذَکَرُوْا صَلٰوۃَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَیْدٍ اَنَا اَعْلَمُکُمْ بِصَلٰوۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَکَعَ فَوَضَعَ یَدَیْہِ عَلٰی رُکْبَتَیْہِ کَاَنَّہٗ قَابِضٌ عَلَیْہِمَا وَوَتَّرَ یَدَیْہِ فَنَحَّاھُمَا عَنْ جَنْبَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے عباس ابن سہل سے کہا جمع ہوئے ابو

اور ابو اُسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ سو ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا پس کہا ابو حمید نے میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تحقیق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کیا سو رکھا دونو ہاتھونکو زانو دن پر گویا وہ پکڑی ہوئے تھے اُنکو اور کمان کی زہ بنایا دونوں ہاتھونکو اپنی اور دور رکھا دونو پسلیونسے **ف** اور اس باب میں انس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی حمید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو پسند رکھا ہے اہل علم نے کہ دور رکھے آدمی دونو ہاتھونکو پسلیون سے رکوع اور سجود میں **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيحِ فِي الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ باب بیان میں رکوع و سجود کی تسبیح کی **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا رَكَعَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ فِي رُكُوعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ رُكُوْعُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ وَاِذَا سَجَدَ فَقَالَ فِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَدْ تَمَّ سُجُوْدُهٗ وَذٰلِكَ اَدْنَاهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب رکوع کرے کوئی تم میں کا تو کہے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ تین بار سو تمام ہو گیا رکوع اُسکا اور یہ ادنی درجہ ہے اور جب سجدہ کرے تو کہے سجدہ میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین مرتبہ سو تمام ہو گیا سجدہ اُسکا اور یہ ادنی درجہ ہے **ف** اور اس باب میں حذیفہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن مسعود کی حدیث کی اسناد متصل نہیں اس لئے کہ عون بن عبد اللہ بن عتبہ نے نہیں ملاقات کی ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا دوست رکھتے ہیں کہ کم نہ کرے آدمی رکوع اور سجدے میں تین تسبیح سے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ مستحب ہے امام کو پانچ تسبیحیں کہنا تاکہ پاویں مقتدی لوگ تین تسبیحیں اور ایسا ہی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نے ؏ **عَنْ** حُذَيْفَةَ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَ يَقُوْلُ فِيْ رُكُوْعِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَفِيْ سُجُوْدِهٖ سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ رَحْمَةٍ اِلَّا وَقَفَ وَسَاَلَ وَمَا اَتٰى عَلٰى اٰيَةِ عَذَابٍ اِلَّا وَقَفَ وَتَعَوَّذَ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ انہوں نے نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو کہتے تھے حضرت اپنے رکوع میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدے میں سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى اور جب آتی آیت رحمت پر تو ٹھیرتے اور سوال کرتے اور جب آتی آیت عذاب پر تو ٹھیرتے اور پناہ مانگتے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہم سے محمد ابن بشار نے اُنسے عبد الرحمٰن بن مہدی نے اُنسے شعبہ نے **باب** مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْقِرَاءَةِ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ باب بیان میں قرأت منع ہونیکے رکوع اور سجدے میں **عَنْ** عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْقَسِّيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ فِي الرُّكُوْعِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ریشمی کپڑے پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن پڑھنے سے **ف** اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور یہ قول ہے علمائے صحابہ کا اور جو اُنکے بعد تھے مکروہ کہا ہے قرآن پڑھنا رکوع اور سجدے میں **باب** مَا جَاءَ فِيْمَنْ لَا يُقِيْمُ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ باب بیان میں اُس شخص کے جو پیٹھ سیدھی نہ کرے رکوع اور سجدے میں یعنی بخوبی نہ ٹھیرے **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُجْزِئُ صَلٰوةٌ لَا يُقِيْمُ الرَّجُلُ فِيْهَا يَعْنِيْ صُلْبَهٗ فِي الرُّكُوْعِ وَفِي السُّجُوْدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ کام نہیں آتی نماز اُسکی جو سیدھا نہ کرے اپنے یعنی پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں **ف** اس باب میں علی ابن شیبان اور انس اور ابو ہریرہ اور رفاعہ زرقی سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو اُنکے بعد تھے ضرور جانتے ہیں کہ سیدھا کرے آدمی پشت کو رکوع و سجود میں اور کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے جو نہ سیدھا کرے پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں تو نماز اُسکی فاسد ہے اسی حدیث کی رو سے کہ فرمایا حضرت نے نہیں درست ہے نماز اُسکی جو سیدھی نہ کرے اپنی پیٹھ کو رکوع اور سجدے میں اور ابو معمر کا نام عبد اللہ بن سنجرہ ہے اور ابو مسعود انصاری بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے **باب** مَا يَقُوْلُ الرَّجُلُ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ باب اس بیان میں کہ جب سر اُٹھاوے رکوع سے تو کیا پڑھے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ مِلْاَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْاَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْاَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ **ترجمہ** روایت ہے علی ابن ابی طالب سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سر اُٹھاتے رکوع سے تو سَمِعَ اللّٰهُ سے بَعْدُ تک پڑھتے اور معنی اسکے یہ ہیں سنی اللہ نے اُسکی بات جسنے تعریف کی اُسکی اے رب ہمارے تجھی کو تعریف ہے آسمان میں بھر کے اور جو اُن دونوں کے بیچ میں ہے اور جتنی چاہے تو بعد اسکے **ف** اور اس باب میں ابن عمر اور ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور ابی جحیفہ اور ابی سعید سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے علی کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور یہی کہتے ہیں شافعی کہ اسی دعا کو پڑھے فرض اور نفل میں اور کہا بعض اہل کوفہ نے یہ نفل میں پڑھے فرض میں نہیں **باب** مِنْهُ اٰخَرُ دوسرا باب اسی بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الْاِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ فَاِنَّهٗ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهٗ قَوْلَ الْمَلٰٓئِكَةِ

مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہے تو تم کہو رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ سو جسکا کہنا برابر ہو گیا فرشتوں کے
کہنے سے بخشے جاوینگے اُسکے اگلے گناہ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد اُنکے تھے کہ کہے امام سمع اللہ لمن حمدہ اور کہے جو پیچھے اُسکے
ہے ربنا ولک الحمد اور یہی کہتے ہیں احمد اور کہا ابن سیرین وغیرہ نے کہے جو پیچھے امام کے ہے سمع اللہ لمن حمدہ ربنا ولک الحمد جیسا کہتا ہے امام اور یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا **باب**
مَا جَاءَ فِیْ وَضْعِ الْیَدَیْنِ قَبْلَ الرُّکْبَتَیْنِ فِی السُّجُوْدِ باب بیان میں زانو رکھنے کی ہاتھوں سے پہلے سجدہ میں **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ اِذَا سَجَدَ یَضَعُ رُکْبَتَیْہِ قَبْلَ یَدَیْہِ وَاِذَا نَھَضَ رَفَعَ یَدَیْہِ قَبْلَ رُکْبَتَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے وائل بن حجرؓ سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
جب سجدہ کرتے تو رکھتے دونوں زانو اپنے ہاتھوں سے پہلے یعنی زمین پر اور جب اُٹھتے تو اُٹھاتے ہاتھ زانوں سے پہلے **ف** اور زیادہ کیا حسن بن علی نے اپنی روایت میں کہا یزید
بن ہارون نے اور نہیں روایت کی شریک نے عاصم بن کلیب سے مگر یہی حدیث کہا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی یہ حدیث اُسنے سوا شریک کے اور اسی پر عمل
ہے اکثر اہل علم کا کہ رکھے آدمی زانو اپنے پہلے ہاتھ رکھنے سے اور جب اُٹھے تو اُٹھاوے ہاتھ اپنے پیشتر زانوں سے اور روایت کیا ہمام نے عاصم سے اس حدیث کو مرسلا اور نہیں ذکر کیا اُسمیں
وائل بن حجر کا **باب** اٰخَرُ مِنْہُ دوسرا باب اسی بیان میں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَعْمِدُ اَحَدُکُمْ فَیَبْرُکُ فِیْ صَلٰوتِہٖ بَرْکَ الْجَمَلِ
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا قصد کرتا ہے ایک تم میں کا سو بیٹھ جاتا ہے اپنی نماز میں جیسے بیٹھتا ہے اونٹ یعنی ہاتھ زمین پر پہلے رکھدیا سجدہ کے وقت
مین اسکو مشابہت دی اونٹ کی بیٹھنے سے کہ وہ بھی پہلے آگے کے پیروں کو بیٹھنے کے لیے جھکاتا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث غریب ہے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو روایت
سے ابی الزناد کی مگر اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبداللہ بن سعید
مقبری کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے **باب** مَا جَاءَ فِی السُّجُوْدِ عَلَی الْجَبْھَۃِ وَالْاَنْفِ باب پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنے کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ
حُمَیْدِ السَّاعِدِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَجَدَ اَمْکَنَ اَنْفَہٗ وَجَبْھَتَہٗ الْاَرْضَ وَنَحّٰی یَدَیْہِ عَنْ جَنْبَیْہِ وَوَضَعَ کَفَّیْہِ حَذْوَ مَنْکِبَیْہِ
ترجمہ روایت ہے ابی حمید ساعدی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کرتے خوب جماتے اپنی ناک اور پیشانی کو زمین میں اور دور رکھتے ہاتھوں کو پسلیوں سے اور رکھتے ہتھیلیاں اپنی
برابر دونوں شانوں کے مقابل **ف** اور اس باب میں ابن عباس اور وائل ابن حجر اور ابی سعید سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی حمید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا
سجدہ کرے آدمی پیشانی اور ناک پر سو اگر سجدہ کیا فقط پیشانی پر اور ناک نہ لگائی تو کہا ایک قوم نے علما سے کافی ہے اسکو اور کہا اور لوگوں نے کہ کافی نہیں ہے جب تک سجدہ نہ کرے پیشانی
اور ناک دونوں پر **باب** مَا جَاءَ اَیْنَ یَضَعُ الرَّجُلُ وَجْھَہٗ اِذَا سَجَدَ باب اس بیان میں کہ جب سجدہ کرے آدمی تو منہ کہاں رکھے **عَنْ** اَبِیْ اِسْحٰقَ قَالَ قُلْتُ
لِلْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَیْنَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ وَجْھَہٗ اِذَا سَجَدَ فَقَالَ بَیْنَ کَفَّیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی اسحق سے کہا پوچھا میں نے براء بن عازب سے کہاں رکھتے
تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنا منہ جب سجدہ کرتے تو جواب دیا اُنہوں نے کہ دونوں ہتھیلیوں کے بیچ میں **ف** اور اس باب میں روایت ہے وائل ابن حجر اور ابی حمید سے اور
روایت براء کی حسن ہے غریب ہے اور اسکو اختیار کیا ہے بعض علما نے کہ ہاتھ کانوں کے پاس ہیں یعنی سجدہ میں **باب** مَا جَاءَ فِی السُّجُوْدِ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْضَاءٍ باب اس بیان میں
کہ سجدہ سات عضو پر ہوتا ہے **عَنْ** عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَجَدَ الْعَبْدُ سَجَدَ مَعَہٗ سَبْعَۃُ اٰرَابٍ وَجْھُہٗ
وَکَفَّاہُ وَرُکْبَتَاہُ وَقَدَمَاہُ **ترجمہ** روایت ہے عباس بن عبدالمطلب سے کہ سنا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جب سجدہ کرتا ہے بندہ سجدہ کرتے ہیں اسکے ساتھ سات عضو
یعنے سات عضو منہ اُسکا اور دونوں ہتھیلیاں اور دونوں گھٹنے اور دونوں قدم اُسکے **ف** اور اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابو سعید سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث
عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُمِرَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یَّسْجُدَ عَلٰی سَبْعَۃِ اَعْضَاءٍ وَلَا یَکُفَّ شَعْرَہٗ وَلَا
ثِیَابَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباسؓ سے کہا حکم ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرنے کا سات عضو پر اور حکم ہوا کہ بال اور کپڑے نہ اٹھاویں یعنی سجدہ کے وقت **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِی التَّجَافِیْ فِی السُّجُوْدِ باب سجدہ میں اعضا الگ الگ رکھنے کے بیان میں **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَقْرَمَ الْخُزَاعِیِّ
عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ مَعَ اَبِیْ بِالْقَاعِ مِنْ نَمِرَۃَ فَمَرَّتْ رَکَبَۃٌ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ قَالَ فَکُنْتُ اَنْظُرُ اِلٰی عُفْرَتَیْ اِبْطَیْہِ اِذَا
سَجَدَ وَاَرٰی بَیَاضَہٗ **ترجمہ** روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ بن اقرم الخزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا میں تھا اپنے باپ کے ساتھ قاع میں نمرہ کے پس گذرے زمین کو

رفع الرکبتین قبل الیدین

ہوا تہا مین بمقام نمرہ مین ابن ... کیچہ سوار سو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہڑی نماز پڑہتی تہی اور مین نظر کرتا تہا اُنکی بغلونکی سفیدی کو جب سجدہ کرتی تہی اور دیکہتا تہا
سپیدی بغلونکی **ف** اور اس باب مین ابن عباس اور ابن بحینہ اور جابر اور احمر بن جزء اور میمونہ اور ابی حمید اور ابی اُسید اور ابی مسعود اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور براء بن عازب اور
عدی بن عمیرہ اور عائشہ سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث عبد اللہ بن اقرم کی حسن ہی نہین پہچانتی ہم اُسکو مگر داود ابن قیس کی روایت سے اور نہین جانتی عبد اللہ ابن اقرم کی
کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی سوای اس حدیث کی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا اور عبد اللہ بن اقرم ایک مرد ہین صحابی کہ اُنکی ایک ہی حدیث ہی اور عبد اللہ ابن ارقم زہری کاتب
تہی ابو بکر صدیق کی اور عبد اللہ ابن اقرم خزاعی کی سوا نہین معلوم ہوتی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **باب** مَا جَآءَ فِي الْاِعْتِدَالِ فِي السُّجُوْدِ باب سجدی مین
اعتدال کی بیان مین **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَجَدَ اَحَدُكُمْ فَلْيَعْتَدِلْ وَلَا يَفْتَرِشْ ذِرَاعَيْهِ اِفْتِرَاشَ الْكَلْبِ **ترجمہ** روایت ہے
جابر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سجدہ کری کوئی تم مین کا تو اعتدال کری اور نہ بچھاوی اپنی باہین کُتّی کیطرح **ف** اور اس باب مین عبد الرحمن ابن شبل اور براء اور انس
اور ابی حمید اور عائشہ سی بھی روایتین ہین **کہا** ابو عیسی نی حدیث جابر کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما کا اختیار کرتے ہین اعتدال سجدی مین اور مکروہ کہتی ہین بچھا دینی
اُنکی باہین درندی کی مانند **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسًا يَقُوْلُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اعْتَدِلُوْا فِي السُّجُوْدِ وَلَا يَبْسُطَنَّ اَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ
فِي الصَّلٰوةِ بَسْطَ الْكَلْبِ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سی کہا سنا مین نے انس کو کہتی تہی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اعتدال کرو سجدی مین اور نہ بچھاوی کوئی تم مین کا اپنی
باہین نماز مین کُتّی کیطرح **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **باب** مَا جَآءَ فِي وَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ فِي السُّجُوْدِ باب بیان مین کہ سجدی مین
دونون ہاتہ زمین پر رکہنا اور قدم کہڑی رکہنا چاہیے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِوَضْعِ الْيَدَيْنِ وَنَصْبِ الْقَدَمَيْنِ
ترجمہ روایت ہے عامر بن سعد سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا سجدی مین دونون ہاتہ زمین پر رکہنی کا اور دونو پیر کہڑی رکہنی کا **ف** کہا عبد اللہ نے
کہا معلی نی روایت کی ہم سی حماد بن مسعدہ نی اُنہون نی محمد بن عجلان سی اُنہون نی محمد بن ابراہیم سی اُنہون نی عامر بن سعد سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا دونون ہاتہ زمین پر رکہنی کا مانند
اوپر کی حدیث کی اور نہین ذکر کیا اسمین عامر بن سعد کی باپ کا **کہا** ابو عیسی نی اور روایت کی یحیی بن سعید قطان اور کئی لوگون نی محمد بن عجلان سی اُنہون نی محمد بن ابراہیم سے
اُنہون نی عامر بن سعد سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا دونون ہاتہ زمین پر رکہنی کا اور قدم کہڑی رکہنی کا اور یہ روایت مرسل ہی اور یہ زیادہ صحیح ہی وہیب کی حدیث سی اور اجماع
ہی اہل علم کا اور مختار ہی سب کی نزدیک **باب** مَا جَآءَ فِي اِقَامَةِ الصُّلْبِ اِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ وَالرُّكُوْعِ باب بیان مین پیٹہ سیدہا کرنیکی جب سر اُٹہاوی سجدی اور
رکوع سی **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَكَعَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ وَاِذَا سَجَدَ وَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ
السُّجُوْدِ قَرِيْبًا مِّنَ السَّوَآءِ **ترجمہ** روایت ہے براء ابن عازب سی کہا تہی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسی کہ جب رکوع کرتی اور جب اُٹہاتی سر کو رکوع سی اور جب سجدہ کرتی اور جب
اُٹہاتی سر سجدی سے تو ان سب مین دیر برابر ہوتی یعنی رکوع اور سجدہ اور قومہ اور جلسہ سب مین حضرت برابر ٹہیرتی **ف** اور اس باب مین روایت ہے انس سے اور روایت کی ہم سی محمد بن بشار
نی اُنہون نی محمد بن جعفر سی اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے حکم سی مانند اوپر کی روایت کی **کہا** ابو عیسی نے حدیث براء کی حسن ہی صحیح ہی **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّبَادِرَ
الْاِمَامَ فِي الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ باب بیان مین کہ رکوع وسجود امام سے پہلے کرنا حرام ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ حَدَّثَنَا الْبَرَآءُ وَهُوَ غَيْرُ كَذُوْبٍ قَالَ كُنَّا اِذَا صَلَّيْنَا
خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ لَمْ يَحْنِ رَجُلٌ مِّنَّا ظَهْرَهٗ حَتّٰى يَسْجُدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَسْجُدُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ
بن یزید سی کہا روایت کی ہم سی براء نی اور وہ کچہ جہوٹی نہین کہا اُنہون نی جب نماز پڑہتی ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچہی اور اُٹہاتی حضرت اپنا سر رکوع سی تو نہ جہکاتا کوئی ہم مین
سی اپنی پیٹہ جبتک سجدی مین نہ جا چکتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر سجدہ کرتی ہم **ف** اور اس باب مین روایت ہے انس اور معاویہ اور ابن مسعدہ صاحب جیوش اور ابو ہریرہ سی **کہا**
ابو عیسی نی حدیث براء کی حسن ہی صحیح ہی اور یہی کہتی ہین اہل علم کہ جو مقتدی ہو امام کا تابعداری کری امام کی ہر کام مین اور نہ رکوع کری مگر جب امام رکوع مین جا چکی اور نہ اُٹہاوی
سر مگر جب امام اُٹہا چکی اور ہمکو معلوم نہین کہ اسمین کسیکا اختلاف ہو **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِقْعَاءِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ باب کراہیت اقعا کی دونو سجدون کی بیچ مین اور اقعا
کی معنی آگی آتی ہین **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ اُحِبُّ لَكَ مَا اُحِبُّ لِنَفْسِيْ وَاَكْرَهُ لَكَ مَا اَكْرَهُ لِنَفْسِيْ لَا تُقْعِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ
ترجمہ روایت ہے حضرت علی سی کہا اُنہون نی فرمایا مجہسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی مین دوست رکہتا ہون تمہاری لیے جو دوست رکہتا ہون اپنی لیے اور برا جانتا ہون تمہاری لیے جو برا جانتا ہون اپنی لیے اقعا

وَفَتَخَ اَصَابِعَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَقَعَدَ عَلَيْهَا ثُمَّ اعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ مُعْتَدِلًا ثُمَّ هَوَى سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ثَنَى رِجْلَهُ وَقَعَدَ وَاعْتَدَلَ حَتَّى يَرْجِعَ كُلُّ عَظْمٍ فِي مَوْضِعِهِ ثُمَّ نَهَضَ ثُمَّ صَنَعَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذٰلِكَ حَتَّى اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ حَتَّى يُحَاذِيَ بِهِمَا مَنْكِبَيْهِ كَمَا صَنَعَ حِيْنَ افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَنَعَ كَذٰلِكَ حَتّٰى كَانَتِ الرَّكْعَةُ الَّتِي تَنْقَضِي فِيْهَا صَلٰوتُهُ اَخَّرَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَقَعَدَ عَلٰى شِقِّهِ مُتَوَرِّكًا ثُمَّ سَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن عمرو بن عطا سے وہ روایت کرتے ہیں ابی حمید ساعدی سے کہا محمد بن عمرو نے سنا میں نے ابی حمید کو اور وہ دس صحابیوں میں بیٹھے تھے کہ انہیں ابو قتادہ ربعی بھی تھے کہتے تھے ابو حمید میں تم سب سے بہتر جانتا ہوں نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ کی وہ بولے تم کچھ ہم سے پہلے نہیں آئے تھے حضرت کی صحبت میں اور نہ ہم سے زیادہ آمدورفت رکھتے تھے بولے ابو حمید یہ تو سچ ہے سو کہا سب صحابہ نے بیان کرو تو کہا ابو حمید نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتے نماز کو تو سیدھے کھڑے ہو جاتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں کی برابر پھر جب ارادہ کرتے رکوع کا دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک پھر کہتے اللہ اکبر اور رکوع میں جاتے پھر خوب برابر رہتے اور نہ جھکاتے سر اپنا اور نہ بلند کرتے یعنی سر اور پیٹھ برابر رکھتے اور دونوں ہاتھ زانوں پر رکھتے پھر کہتے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ یعنی سنا اللہ نے اسکی بات کو جس نے اسکی تعریف کی اور بلند کرتے دونوں ہاتھ یعنے جیسا رکوع میں جاتے وقت کیا تھا پھر سیدھے کھڑے ہو جاتے کہ ہڈی اپنی جگہ پر آ جاتی پھر جھکتے زمین کی طرف سجدہ کو پھر کہتے اللہ اکبر اور جدا رکھتے اپنی باہیں بغلوں سے اور کھلی رکھتے انگلیاں اپنی پیروں کی پھر بایاں پیر موڑ کر اس پر بیٹھ جاتے پھر برابر بیٹھ جاتے کہ ہو جاتی ہر ہڈی اپنی جگہ میں پھر جھکتے سجدہ کو اور کہتے اللہ اکبر پھر موڑتے پیر اور سیدھے بیٹھتے کہ ہر ہڈی اپنی جگہ میں پہونچ جاتی پھر اٹھتے اور ایسا ہی دوسری رکعت میں بھی کرتے یہاں تک کہ جب دو رکعتوں کے بعد اٹھتے تو اللہ اکبر کہتے اور دونوں ہاتھ اٹھاتے شانوں تک یعنی تیسری رکعت کو جب اٹھتے جب بھی رفع یدین کرتے جیسا کیا تھا نماز شروع کرتے وقت پھر ایسا ہی کرتے رہتے یہاں تک کہ جب وہ رکعت ہوتی کہ جسمیں پوری ہوگی نماز انکی یعنے آخر رکعت میں پیچھے کر دیتے بایاں پیر یعنی داہنی طرف نکال دیتے اور بیٹھ جاتے سرین پر پھر سلام پھیر دیتے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اِذَا قَامَ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ سے مراد یہ ہے کہ جب کھڑے ہوتے دو رکعت پڑھکر تو رفع یدین کرتے روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور حسن بن علی حلوانی اور کئی لوگوں نے ابو عاصم سے انہوں نے عبد الحمید بن جعفر سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے کہا محمد نے سنا میں نے ابا حمید ساعدی سے کہ بیٹھے تھے دس صحابیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انمیں ابو قتادہ ربعی بھی تھے سو ذکر کی یحییٰ بن سعید کی حدیث کے معنی میں اور زیادہ کیا ابو عاصم نے اس روایت میں بواسطہ عبد الحمید بن جعفر کے کہ کہا سب صحابہ نے ابو حمید کو سچ کہا تم نے اسی طرح نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الصُّبْحِ باب صبح کی قرارت کے بیان میں **عَنْ** زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ عَنْ عَمِّهِ قُطْبَةَ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْفَجْرِ وَالنَّخْلَ بَاسِقَاتٍ فِي الرَّكْعَةِ الْاُوْلٰى **ترجمہ** روایت ہے زیاد بن علاقہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا قطبہ بن مالک سے کہا قطبہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے تھے صبح کی نماز میں والنخل باسقات یعنی سورۂ ق پہلی رکعت میں **ف** اور اس باب میں عمرو بن حریث اور جابر بن سمرہ اور عبد اللہ بن سائب اور ابی برزہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث قطبہ بن مالک کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپ نے صبح میں سورۂ واقعہ اور مروی ہے کہ پڑھتے تھے صبح میں ساٹھ آیتوں سے سو آیتوں تک اور مروی ہے اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ پڑھی اور مروی ہے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے لکھا ابی موسیٰ کو کہ صبح میں طوال مفصل پڑھو **کہا** ابو عیسیٰ نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی **مترجم** کہتا ہے سورۂ حجرات سے آخر تک مفصل ہے اور حجرات سے بروج تک طوال اور بروج سے لم یکن تک اوساط اور وہاں سے اخیر تک قصار مفصل ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ باب ظہر اور عصر کی قرارت کے بیان میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ بِالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ وَشِبْهِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے ظہر اور عصر میں والسماء ذات البروج اور والسماء والطارق اور مانند اسکے **ف** اور اس باب میں خباب اور ابی سعید اور ابی قتادہ اور زید بن ثابت اور براء سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑھی آپ نے ظہر میں الم تنزیل سجدہ اور مروی ہے کہ ظہر میں پہلی رکعت میں تیس آیتوں کے برابر پڑھتے اور دوسری رکعت میں پندرہ آیتوں کے برابر اور مروی ہے حضرت عمر سے کہ انہوں نے لکھا ابو موسیٰ کو کہ پڑھو ظہر میں اوساط مفصل اور مروی ہے بعض اہل علم سے قرارت نماز عصر کی برابر ہے نماز مغرب کی قرارت کے اور پڑھے عصر میں قصار مفصل اور روایت ہے ابراہیم نخعی سے کہ وہ نماز عصر اور مغرب میں قرارت برابر پڑھتے اور کہا ابراہیم نے ظہر کی قرارت عصر کی قرارت سے چوگنی ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ باب مغرب کی قرارت کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنْ اُمِّهِ اُمِّ الْفَضْلِ قَالَتْ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَاصِبٌ

وَاَنَا فِی مَرَضِہٖ فَصَلَّی الْمَغْرِبَ فَقَرَأَ بِالْمُرْسَلَاتِ فَمَا صَلَّاہَا بَعْدُ حَتّٰی لَقِیَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں ام فضل اپنی ماں سے کہا انکی ماں نے نکلی باہر طرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور وہ سر پٹی باندہی ہوئی تہی بیماری میں سو پڑہی مغرب کی نماز اور پڑہی والمرسلات پہر نہ پڑہا اسکو یہانتک کہ ملاقات کی پروردگار تعالی شانہ سے **ف** اور اس باب میں جبیر بن مطعم اور ابن عمر اور ابی ایوب اور زید بن ثابت سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ام فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ پڑہی آپنے سورہ اعراف مغرب کی دونون رکعتوں میں اور سورہ طور بہی حضرت سے مغرب میں مروی ہے اور مروی ہے حضرت عمر سے کہ انہوں نے لکہا ابو موسی کو کہ پڑہو مغرب میں قصار مفصل اور مروی ہے ابی بکر سے کہ انہوں نے پڑہا ہے مغرب میں قصار مفصل **کہا** ابو عیسی نے اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک و احمد و اسحاق اور کہا شافعی نے اور مذکور ہے امام مالک سے کہ وہ مکروہ کہتے تہے لنبی سورتیں پڑہنا مغرب میں جیسے والطور اور والمرسلات ہے اور کہا شافعی نے میں اسے مکروہ نہیں جانتا ہوں بلکہ انکا پڑہنا مغرب میں مستحب کہتا ہوں

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقِرَاءَۃِ فِی صَلٰوۃِ الْعِشَآءِ باب عشا کی قراءت کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ فِی الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ بِالشَّمْسِ وَضُحٰہَا وَنَحْوِہَا مِنَ السُّوَرِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشا کی نماز میں والشمس وضحیہا اور مانند انکی اور سورتیں پڑہتے تہے **ف** اور اس باب میں براء بن عازب سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث بریدہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عشا میں آپنے سورہ والتین پڑہی اور مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے نماز عشا میں اوساط مفصل پڑہتے تہے مثل سورہ منافقون وغیرہ کی اور مروی ہے صحابہ اور تابعین سے اس سے کم بہی پڑہنا اور زیادہ بہی گویا انکی نزدیک اسمیں اختیار ہے پڑہنے والے کا اور سب سے اچہی اس باب میں یہ روایت ہے کہ پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والشمس وضحیہا اور والتین والزیتون نماز عشا میں **عَنِ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِی الْعِشَآءِ الْاٰخِرَۃِ بِالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عشا میں والتین والزیتون پڑہی **ف** اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِی الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ باب امام کی پیچہے قرآن پڑہنے کی بابت میں

عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الصُّبْحَ فَثَقُلَتْ عَلَیْہِ الْقِرَاءَۃُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اِنِّیْ اَرَاکُمْ تَقْرَءُوْنَ وَرَآءَ اِمَامِکُمْ قَالَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِیْ وَاللّٰہِ قَالَ لَا تَفْعَلُوْا اِلَّا بِاُمِّ الْقُرْاٰنِ فَاِنَّہٗ لَا صَلٰوۃَ لِمَنْ لَّمْ یَقْرَأْ بِہَا **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز تو مشکل ہوا انکو قرآن پڑہنا پہر جب پڑہ چکے تو فرمایا شاید تم قرات کرتے ہو امام کی پیچہے کہا راوی نے ہاں یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی فرمایا آپنے ایسا نہ کرو مگر پڑہو سورہ فاتحہ کہ جسنے سورہ فاتحہ نہ پڑہی اسکی تو نماز ہی نہوئی **ف** اور اس باب میں ابو ہریرہ اور عائشہ اور انس اور ابی قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عبادہ کی حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے محمود بن الربیع سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اسکی تو نماز ہی نہیں جو نہ پڑہے سورہ فاتحہ اور یہ روایت بہت صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام کی پیچہے قرآن پڑہنے کے باب میں اکثر علما کا صحابہ اور تابعین میں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد و اسحق کا کہتے ہیں پڑہے امام کی پیچہے

بَابُ مَا جَآءَ فِی تَرْکِ الْقِرَاءَۃِ خَلْفَ الْاِمَامِ اِذَا جَہَرَ الْاِمَامُ بِالْقِرَاءَۃِ ٭ باب قراءت نکرنے کی بابت میں جب امام جہر کرتا ہو

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنْ صَلٰوۃٍ جَہَرَ فِیْہَا بِالْقِرَاءَۃِ فَقَالَ ہَلْ قَرَأَ مَعِیَ اَحَدٌ مِّنْکُمْ اٰنِفًا فَقَالَ رَجُلٌ نَعَمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنِّیْ اَقُوْلُ مَا لِیْ اُنَازَعُ الْقُرْاٰنَ قَالَ فَانْتَہَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَۃِ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا جَہَرَ فِیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الصَّلَوَاتِ بِالْقِرَاءَۃِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر بیٹہے ایسی نماز کی بعد کہ جسمیں قرات زور سے پڑہی تہی اور فرمایا کیا کسینے تم میں سے میرے ساتہ قرات کی ہے تو عرض کیا ایک مرد نے ہاں یا رسول اللہ فرمایا آپنے میں بہی کہتا تہا کیا ہوا مجہکو کہ چہینا جاتا ہے مجہ سے قرآن کہا راوی نے باز آئے لوگ قرات سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ ان نمازوں میں جن نمازوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زور سے پڑہتے تہے جب یہ بات سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **ف** اور اس باب میں ابن مسعود اور عمران بن حصین اور جابر بن عبد اللہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور ابن اکیمہ لیثی کا نام عمارہ ہے اور عمرو بن اکیمہ بہی کہتے ہیں اور روایت کیا بعض اصحاب زہری نے اس حدیث کو اور روایت کیا اسمیں قَالَ قَالَ الزُّہْرِیُّ فَانْتَہَی النَّاسُ عَنِ الْقِرَاءَۃِ حِیْنَ سَمِعُوْا ذٰلِکَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی کہا زہری نے پہر باز رہے لوگ قرات سے جب سنی حضرت سے یہ بات اور اس حدیث سے کچہہ اعتراض نہیں ہوسکتا اسپر جو کہتا ہے کہ قرات درست ہے امام کی پیچہے اسلئے کہ ابو ہریرہ جو اس حدیث کی راوی ہیں وہی روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جو پڑہے کوئی سی نماز اور نہ پڑہے اسمیں سورہ فاتحہ تو وہ نماز ناقص ہے کامل نہیں سو کہا اسنے جو حدیث لیتا تہا ابو ہریرہ سے میں کبہی ہوتا ہوں امام کی پیچہے تو کہا ابو ہریرہ نے اپنے دلمیں پڑہ لے

اور دونوں سجدوں کے بیچ میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ایسی ہے کہ نہیں پہچانتے ہم اُسکو کہ روایت کی ہو علی سے مگر ابی اسحٰق نے اُنہوں نے حارث سے اُنہوں نے علی سے اور ضعیف کہا ہے بعض
اہل علم نے حارث اعور کو اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں اقعا کو اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور انس اور ابی ہریرہ سے **مترجم** کہتا ہے کہ اقعا اسے کہتے ہیں کہ دونوں سرین
زمین پر رکھے اور دونوں پیر کھڑے کرے اور ہاتھ زمین پر رکھے **باب** فِی الرُّخْصَۃِ فِی الْاِقْعَاءِ باب رخصت اقعا کی بیان میں **عن** ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُو الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ
سَمِعَ طَاؤُسًا یَقُوْلُ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ فِی الْاِقْعَاءِ عَلَی الْقَدَمَیْنِ قَالَ ھِیَ السُّنَّۃُ فَقُلْنَا اِنَّا لَنَرَاہُ جَفَاءً بِالرَّجُلِ قَالَ بَلْ ھِیَ سُنَّۃُ نَبِیِّکُمْ **ترجمہ** روایت ہے
ابن جریج سے کہا خبر دی مجھکو ابو الزبیر نے کہ سُنا اُنہوں نے طاؤس سے کہتے تھے کہا ہمنے ابن عباس سے کیا فرماتے ہیں آپ اقعا کے بیچ دونوں قدموں پر کہا یہ سنت ہے کہا ہمنے ہم اُسے ظلم جانتے
ہیں ساتھ آدمی کے فرمایا ابن عباس نے بلکہ وہ سنت ہے تمہارے نبی کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور گئے ہیں بعضے اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی طرف
کہ نہیں جانتے ہیں اقعا میں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے بعض علما اور فقہاے اہل مکہ کا اور اکثر اہل علم مکروہ جانتے ہیں اقعا کو درمیان دونوں سجدوں کے **مترجم** کہتا ہے یہاں اقعا
سے مراد دونوں پنجوں کو سیدھے کھڑے رکھکر ایڑیوں پر بیٹھنا ہے جلسہ میں **باب** مَا یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ باب دونوں سجدوں کے بیچ کی دعا کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَقُوْلُ بَیْنَ السَّجْدَتَیْنِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہتے تھے دونوں
سجدوں کے بیچ میں اللّٰھم سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور پورا کر میری نقصان کو اور ہدایت کر مجھکو اور رزق دے مجھکو **ف** روایت کی ہمسے حسن بن علی
خلال نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے کامل ابو العلاء سے اوپر کی حدیث کی مانند **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور ایسی ہی مروی ہے علی سے اور یہی
کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ یہ جائز ہے فرض اور نفل میں اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث کامل ابی العلاء سے مرسلاً **باب** مَا جَاءَ فِی الْاِعْتِمَادِ فِی السُّجُوْدِ باب ٹیکا کرنے کا
سجدہ میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اشْتَکٰی اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَشَقَّۃَ السُّجُوْدِ عَلَیْھِمْ اِذَا تَفَرَّجُوْا فَقَالَ
اسْتَعِیْنُوْا بِالرُّکَبِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا بیان کی صحابہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تکلیف سجدہ کی جب جدا رکھے اعضا یعنی کہنیاں گھٹنوں سے تو فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد لو گھٹنوں سے یعنی کہنیاں گھٹنوں پر رکھ لو کہ تکلیف کم ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اسکو ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو ابو صالح سے اُنہوں نے
ابو ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے کہ لیث نے روایت کی ابی العجلان سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان بن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے سُمی سے اُنہوں نے
نعمان سے جو بیٹے ہیں ابی عیاش کے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور روایت اُنکی زیادہ صحیح ہے لیث کی روایت سے **باب** کَیْفَ النُّھُوْضُ مِنَ السُّجُوْدِ
باب ہے اس بیان میں کہ سجدہ سے کیونکر اُٹھنا چاہیے **عن** مَالِکِ بْنِ الْحُوَیْرِثِ اللَّیْثِیِّ اَنَّہٗ رَاٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ فَکَانَ اِذَا کَانَ فِیْ
وِتْرٍ مِنْ صَلٰوتِہٖ لَمْ یَنْھَضْ حَتّٰی یَسْتَوِیَ جَالِسًا **ترجمہ** روایت ہے مالک بن حویرث سے کہ اُنہوں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے تو جب ہوتے طاق رکعت
میں یعنی پہلی یا تیسری میں تو نہ اُٹھتے جب تلک سیدھے بیٹھ نہ لیتے یہ جلسہ استراحت تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مالک بن حویرث کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر ہے عمل بعض علما کا اور
یہی کہتے ہیں اصحاب ہمارے **باب** مِنْہُ اَیْضًا دوسرا باب اسی بیان میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَنْھَضُ فِی الصَّلٰوۃِ عَلٰی صُدُوْرِ
قَدَمَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُٹھتے تھے نماز میں دونوں قدم کے سروں پر یعنی پیروں کی انگلیوں پر زور دیکر اُٹھ کھڑے ہوتے اور بعد سجدہ
کے بیٹھتے نہ تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث پر عمل ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہیں کہ آدمی اُٹھ کھڑا ہو انگلیوں پر زور دیکر یعنی بغیر بیٹھنے کے اور خالد بن ایاس ضعیف ہیں اہل
حدیث کے نزدیک اور انکو خالد بن الیاس بھی کہتے ہیں اور صالح مولی التوأمہ وہ صالح بیٹے ہیں ابی صالح کے ہیں اور ابو صالح کا نام نبہان مدنی ہے **باب** مَا جَاءَ فِی التَّشَھُّدِ
باب تشہد کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا قَعَدْنَا فِی الرَّکْعَتَیْنِ اَنْ نَقُوْلَ التَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوٰتُ
وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصّٰلِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا سکھلایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب بیٹھیں ہم دو رکعت کے بعد تو کہیں التحیات سے آخر دعا تک اور معنی اسکے یہ ہیں
کہ سب عبادتیں زبانی اللہ کیواسطے ہیں اور عبادتیں بدنی اور مالی بھی سلام ہے تجھپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اُسکی سلام ہے ہمپر اور تمام اللہ کے نیک بندوں پر گواہی دیتا ہوں میں
کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بندے ہیں اُسکے اور رسول اُسکے ہیں **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور جابر اور ابو موسیٰ اور عائشہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے

حدیث ابن مسعود کی مروی ہی اُنسی کئی سندونسی اور یہ سب حدیثوں سی زیادہ صحیح ہی جو مروی ہین نبی صلی اللہ علیہ سلم سی تشہد کی باب مین اوراسی پر عمل ہی اکثر علماء صحابہ کا اور جو اُنکے بعد تہی تابعین سے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا التَّشَهُّدَ كَمَا يُعَلِّمُنَا الْقُرْاٰنَ فَكَانَ يَقُوْلُ اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ سَلَامٌ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سَلَامٌ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصّٰلِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو سکہاتی تہی تشہد جیسا سکہاتی تہی ہمکو قرآن اور فرماتی تہی یہ دعا آخر تک اور معنی اسکی یہ ہین سب عبادتین بانکی برکت والیان سب عبادتین بدنکی پاکیزہ اللہ کی لئی ہین سلام ہے تمپر اے نبی اور رحمت اللہ کی اور برکتین اوسکی سلام ہی ہمپر اور سب نیک بندون پر اللہ کی گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود نہین سوا ے خدا کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد رسول اللہ کی ہین **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اور روایت کیا عبدالرحمن بن حمید رواسی نے اس حدیث کو ابی الزبیر سے مانند لیث کی اور روایت کی ایمن بن نابل مکی نے یہ حدیث ابی الزبیر سی اُنہون نے جابر سی اور وہ غیر محفوظ ہی اور شافعی گئی ہین ابن عباس کی حدیث کیطرف تشہد مین **باب** مَاجَاءَ اَنَّهٗ يُخْفِي التَّشَهُّدَ باب چپکی ہی تشہد پڑہنی کے بیان مین **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يُّخْفَى التَّشَهُّدُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہا سنت ہے چپکی سی تشہد پڑہنا **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہی علما کا **باب** كَيْفَ الْجُلُوْسُ فِي التَّشَهُّدِ باب تشہد کی بیٹہنے کی ترکیب مین + **عن** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ افْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَوَضَعَ يَدَهُ الْيُسْرٰى يَعْنِيْ عَلٰى فَخِذِهِ الْيُسْرٰى وَنَصَبَ رِجْلَهُ الْيُمْنٰى **ترجمہ** روایت ہے وائل ابن حجر سی کہا آیا مین مدینی مین کہ دیکہون نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پہر جب بیٹہی آپ یعنی تشہد مین بچہایا بایان پیر اور رکہا بایان ہاتہ یعنی بائین ران پر اور کہڑا رکہا داہنا پیر **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علما کا اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عن** عَبَّاسِ بْنِ سَهْلٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ اجْتَمَعَ اَبُوْ حُمَيْدٍ وَّاَبُوْ اُسَيْدٍ وَّسَهْلُ ابْنُ سَعْدٍ وَّمُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَذَكَرُوْا صَلٰوةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ حُمَيْدٍ اَنَا اَعْلَمُكُمْ بِصَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ يَعْنِيْ لِلتَّشَهُّدِ فَافْتَرَشَ رِجْلَهُ الْيُسْرٰى وَاَقْبَلَ بِصَدْرِ الْيُمْنٰى عَلٰى قِبْلَتِهٖ وَوَضَعَ كَفَّهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُمْنٰى وَكَفَّهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهِ الْيُسْرٰى وَاَشَارَ بِاِصْبَعِهٖ يَعْنِي السَّبَّابَةَ **ترجمہ** روایت ہے عباس بن سہل ساعدی سے کہا جمع ہوے ابو حمید اور ابو اسید اور سہل بن سعد اور محمد بن مسلمہ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو ابو حمید بولی مین خوب جانتا ہون نماز رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ جب بیٹہتی یعنی تشہد مین بچہاتی بایان پیر اور رکہتی سیدہی پیر کی انگلیان قبلی کیطرف اور رکہتی ہتیلی سیدہی زانو پر اور بائین ہتیلی بائین زانو پر اور اشارہ کرتی اپنی سبابہ یعنی کلمی کی انگلی سی **کہا** ابو عیسے نے اور یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی قول ہی بعض علما کا اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتی ہین بیٹہی اخیر تشہد مین سُرین پر اور سند لائی ابی حمید کی حدیث کو اور کہتی ہین بیٹہی پہلی تشہد مین بائین پیر پر اور کہڑا رکہی داہنا **باب** مَاجَاءَ فِي الْاِشَارَةِ باب تشہد مین اشارہ کرنیکی بیان مین **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا جَلَسَ فِي الصَّلٰوةِ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ وَرَفَعَ اِصْبَعَهُ الَّتِيْ تَلِي الْاِبْهَامَ يَدْعُوْ بِهَا وَيَدَهُ الْيُسْرٰى عَلٰى رُكْبَتِهٖ بَاسِطُهَا عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹہتی نماز مین رکہتی سیدہا ہاتہ سیدہی زانو پر اور اوٹہاتی وہ انگلی جو انگوٹہی پاس ہے دعا کرتی اُس سے اور بایان ہاتہ بائین زانو پر کہولی ہوی انگلیان اُسکی زانو پر **ف** اور اسباب مین عبداللہ بن زبیر اور نمیر خزاعی اور ابو ہریرہ اور ابی حمید اور وائل بن حجر سی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے نہین جانتی ہم کہ مروی ہو عبیداللہ بن عمر سی مگر اسی سند سی اور اس پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ اور تابعین سے کہ اختیار کرتی ہین اشارہ کرنا تشہد مین اور یہی قول ہی ہمارے اصحاب کا **باب** مَاجَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز مین سلام پہیرنیکے بیان مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ كَانَ يُسَلِّمُ عَنْ يَّمِيْنِهٖ وَعَنْ يَّسَارِهٖ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہتی تہی سیدہی طرف اور بائین طرف السلام علیکم ورحمۃ اللہ السلام علیکم ورحمۃ اللہ یعنی سلام ہو تمپر اور رحمت خدا کی **ف** اور اسباب مین روایت ہے سعد بن ابی وقاص اور ابن عمر اور جابر بن سمرہ اور براء اور عمار اور وائل بن حجر اور عدی بن عمیرہ اور جابر بن عبداللہ سی **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر ہی عمل اکثر اہل علم کا صحابہ اور جو بعد اُنکے تہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحق کا **باب** مِنْهُ اَيْضًا دوسرا باب اسی بیان مین **عن** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

كَانَ يُسَلِّمُ فِي الصَّلٰوةِ تَسْلِيمَةً وَاحِدَةً تِلْقَاءَ وَجْهِهِ ثُمَّ يَمِيلُ إِلَى الشِّقِّ الْأَيْمَنِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک سلام پھیرتے نماز میں منہ کے سامنے پھر پھرتے داہنی طرف تھوڑا سا **ف** اور اس باب میں سہل بن سعد سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے کہا محمد ابن اسمٰعیل بخاری نے اہل شام زہیر بن محمد سے مناکیر حدیثیں روایت کرتے ہیں اور روایت اہل عراق کی انسے اشبہ ہے کہا محمد نے اور کہا احمد بن حنبل نے شاید کہ زہیر بن محمد جو شام کو گئے وہ یہ نہیں ہیں جن سے اہل عراق روایت کرتے ہیں شاید کہ وہ دوسرے شخص ہیں کہ انکا نام بدل دیا ہے اور قائل ہوئے اسکے بعضے اہل علم یعنی ایک سلام پھیرنے کے اور صحیح زیادہ روایت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے دو سلام پھیرنے کی ہے اور اسی پر ہیں اکثر علمائے صحابہ اور تابعین اور جو بعد انکے تھے اور بعضے لوگوں نے صحابہ اور تابعین وغیرہ سے ایک سلام کہا ہے فرض میں اور کہا شافعی نے چاہے ایک سلام پھیرے چاہے دو

باب مَا جَاءَ أَنَّ حَذْفَ السَّلَامِ سُنَّةٌ باب اس بیان میں کہ حذف سلام سنت ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ حَذْفُ السَّلَامِ سُنَّةٌ قَالَ عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ وَقَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يَعْنِي لَا تَمُدُّهُ مَدًّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا کہ حذف سلام سنت ہے کہا علی ابن حجر نے اور کہا ابن مبارک نے یعنی نہ کر تو اسمیں مد **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب جانتے ہیں علما اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا تکبیر جزم ہے اور سلام جزم ہے یعنی دونوں کے اخیر میں مد نہ کھینچے بلکہ وقف کرے اور نقل کاتب نے اوزاعی کی

باب مَا جَاءَ مَا يَقُولُ إِذَا سَلَّمَ باب اس بیان میں کہ سلام کے بعد کیا کہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا سَلَّمَ لَا يَقْعُدُ إِلَّا مِقْدَارَ مَا يَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام پھیرتے تو نہ بیٹھتے مگر اتنا کہ کہتے اللھم سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ تو ہی ہے سلام اور تجھی سے ہے سلامتی بڑی برکت والا ہے تو بزرگی اور عزت والا **ف** روایت کی ہمسے ہناد نے انہوں نے مروان سے جو بیٹے معاویہ کے ہیں اور ابو معاویہ سے انہوں نے عاصم الاحول سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کے مگر اسمیں کہا تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ف** اور اس باب میں روایت ہے ثوبان اور ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بعد سلام کے فرماتے تھے لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِي وَيُمِيتُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہیں کوئی معبود سوای اللہ کے اکیلا ہے وہ شریک نہیں اسکا ملک اسیکا ہے تعریف جلاتا ہے اور مارتا ہے اور وہ سب چیز پر قادر ہے یا اللہ کوئی روکنے والا نہیں جو تو دے اور کوئی دینے والا نہیں جو تو نہ دے اور کوشش کچھ کام نہیں آتی کوشش کرنیوالے کی تیرے آگے اور یہ بھی پڑھتے سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ اور معنی اسکے یہ ہیں پاک ہے رب تیرا عزت والا اس شرک سے جو وہ بتاتے ہیں اور سلام ہے پیغمبروں پر اور سب تعریف ہے اللہ کو جو پروردگار ہے عالموں کا **عن** ثَوْبَانَ مَوْلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَنْصَرِفَ مِنْ صَلٰوتِهِ اسْتَغْفَرَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَالَ أَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ تَبَارَكْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْإِكْرَامِ **ف** روایت ہے ثوبان سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے نماز سے پھرنے کا مغفرت مانگتے تین بار پھر کہتے اَنْتَ السَّلَامُ سے آخر تک اور معنی اسکے اسی باب میں گزرے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمار کا نام شداد بن عبد اللہ ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْانْصِرَافِ عَنْ يَمِينِهِ وَعَنْ يَسَارِهِ باب نماز سے پھرنے کے بیان میں داہنی طرف خواہ بائیں طرف **عن** قَبِيصَةَ ابْنِ هُلْبٍ عَنْ أَبِيهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَؤُمُّنَا فَيَنْصَرِفُ عَلَى جَانِبَيْهِ جَمِيعًا عَلَى يَمِينِهِ وَعَلَى شِمَالِهِ **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہماری امامت کرتے تو پھر کر بیٹھتے دونوں طرف کبھی داہنی طرف اور کبھی بائیں طرف **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور انس اور عبد اللہ بن عمر اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ہلب کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جس طرف چاہے پھر کر بیٹھے بائیں طرف یا داہنی طرف اور دونوں امر صحیح ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے حضرت علی سے کہ اگر انہیں کچھ حاجت ہوتی داہنی طرف تو داہنی طرف پھر بیٹھتے اور اگر حاجت ہوتی بائیں طرف تو بائیں طرف

باب مَا جَاءَ فِي وَصْفِ الصَّلٰوةِ باب پوری نماز کی ترکیب میں **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا قَالَ رِفَاعَةُ وَنَحْنُ مَعَهُ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ كَالْبَدَوِيِّ فَصَلَّى فَأَخَفَّ صَلٰوتَهُ ثُمَّ انْصَرَفَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ فَصَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ وَعَلَيْكَ فَارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَأْتِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَيُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ

علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک فارجع فصل فانک لم تصل فخاف الناس وکبر علیہم ان یکون من اخف صلوتہ لم یصل فقال
الرجل فی آخر ذلک فارنی وعلمنی فانما انا بشر اصیب واخطئ فقال اجل اذا قمت الی الصلوۃ فتوضأ کما امرک اللہ بہ ثم تشہد فاقم ایضا فان کان معک
قرآن فاقرأ والا فاحمد اللہ وکبرہ وہللہ ثم ارکع فاطمئن راکعا ثم اعتدل قائما ثم اسجد فاعتدل ساجدا ثم اجلس فاطمئن جالسا ثم قم فاذا فعلت
ذلک فقد تمت صلوتک وان انتقصت منہ شیئا انتقصت من صلوتک قال وکانت ہذہ اہون علیہم من الاولی انہ من انتقص من ذلک شیئا
انتقص من صلوتہ ولم تذہب کلہا **ترجمہ** روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں ایک دن کہا رفاعہ نے اور ہم بھی انکے پاس تھے اتنے میں
آیا ایک مرد دیہاتی سو اس نے نماز پڑھی بہت ہلکی نماز پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تجھ پر بھی یعنی تجھ پر بھی سلام ہے پھر جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں
پڑھی سو پھرا وہ مرد اور پھر نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا پھر جواب دیا آپ نے ویسا ہی اور فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی یہ دو بار ہوا ایسا یا تین بار کہ ہر بار وہ آتا تھا اور سلام کرتا تھا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم پر اور آپ جواب دیکر فرماتے تھے پھر جا اور نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی سو گھبرا گئے لوگ اور بہت مشکل معلوم ہوئی انکو یہ بات کہ جسنے ہلکی پڑھی نماز اسنے پڑھی ہی نہیں سو عرض
کیا اس مرد نے آخر میں بتائیے اور سکھائیے مجھکو میں تو آدمی ہوں بات سمجھتا بھی ہوں اور چوک بھی جاتا ہوں سو فرمایا آپ نے اچھا جب کھڑا ہو تو نماز کو تو وضو کر جیسا بتلایا اللہ نے پھر شہادتین
پڑھ یعنی اذان ہی پھر تکبیر کہہ سو اگر تجھے کچھ قرآن یاد ہو تو پڑھ اور نہیں تو اللہ کی تعریف کر اور بزرگی بیان کر اور لا الہ الا اللہ کہہ پھر رکوع کر اور خوب ٹھہر رکوع میں پھر خوب سیدھا کھڑا ہو جا پھر سجدہ کر
اور خوب ٹھہر سجدہ کر پھر بیٹھ اور خوب ٹھہر بیٹھنے میں پھر کھڑا ہو جا تو جب ایسا کر چکا تو پوری ہو گئی تیری نماز اور اگر کچھ گھٹایا اس میں سے تو اتنا ہی گھٹایا تو نے اپنی نماز میں سے اور اس بات سے بڑی
آسانی ہوئی انپر یعنی صحابہ پر بہ نسبت پہلی بات کی کہ جسنے کچھ گھٹایا نماز میں سے تو اتنا ہی نقصان ہوا جتنا گھٹایا یہ نہیں کہ ساری نماز جاتی رہی یعنی پہلی بات سے صحابہ گھبرائے دوسری
بات سے تسکین ہو گئی **ف** اور اس باب میں ابوہریرہ اور عمار بن یاسر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث رفاعہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ کئی سندوں سے انہیں سے **عن** ابی
ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل المسجد فدخل رجل فصلی ثم جاء فسلم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فرد علیہ السلام فقال
ارجع فصل فانک لم تصل فرجع الرجل فصلی کما کان صلی ثم جاء الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علیہ فرد علیہ فقال لہ ارجع فصل
فانک لم تصل حتی فعل ذلک ثلث مرات فقال لہ الرجل والذی بعثک بالحق ما احسن غیر ہذا فعلمنی فقال اذا قمت الی الصلوۃ فکبر
ثم اقرأ بما تیسر معک من القرآن ثم ارکع حتی تطمئن راکعا ثم ارفع حتی تعتدل قائما ثم اسجد حتی تطمئن ساجدا ثم ارفع حتی تطمئن
جالسا وافعل ذلک فی صلوتک کلہا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں آئے اور ایک مرد بھی آیا سو اس نے نماز پڑھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو سو جواب دیا آپ نے سلام کا اور فرمایا جا پھر نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی پھر گیا وہ مرد اور پڑھی نماز جیسے پہلی پڑھی تھی پھر آیا اور سلام کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپ نے جواب دیا اور
فرمایا جا نماز پڑھ تو نے نماز نہیں پڑھی ایسا ہی تین بار کیا سو عرض کیا اس مرد نے قسم اسکی جسنے بھیجا آپکو حق کے ساتھ اس سے اچھی نہیں پڑھ سکتا میں سو مجھے سکھائیے تو فرمایا آپ نے جب
کھڑا ہو تو نماز کو تکبیر کہہ پھر پڑھ قرآن جو ہو سکے پھر رکوع کر اور ٹھہر رکوع میں پھر اٹھ کھڑا ہو یہاں تک کہ سیدھا کھڑا ہو جائے پھر سجدہ کر کہ خوب ٹھہرے سجدہ میں پھر اٹھ یہاں تک کہ خوب بیٹھے
اطمینان سے اور ایسا ہی کر اپنی ساری نماز میں یعنی یہ ایک رکعت کی ترکیب ہوئی اب سب رکعتیں اسی طرح ادا کر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث
ابن نمیر نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے اور نہیں ذکر کیا اس میں سعید مقبری کے باپ کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے اور روایت یحییٰ بن
سعید کی عبید اللہ بن عمر سے زیادہ صحیح ہے اور سعید مقبری کو سماع ہے ابوہریرہ سے اور روایت کی انہوں نے اپنے باپ سے اور انکے باپ نے ابوہریرہ سے اور نام سعید مقبری کا کیسان ہے اور کنیت انکی
ابو سعید ہے **عن** محمد بن عمرو بن عطاء عن ابی حمید الساعدی قال سمعتہ وہو فی عشرۃ من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم احدہم ابو قتادۃ
بن ربعی یقول انا اعلمکم بصلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قالوا ما کنت اقدمنا لہ صحبۃ ولا اکثرنا لہ اتیانا قال بلی قالوا فاعرض
فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا قام الی الصلوۃ اعتدل قائما ورفع یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ فاذا اراد ان یرکع رفع
یدیہ حتی یحاذی بہما منکبیہ ثم قال اللہ اکبر ورکع ثم اعتدل فلم یصوب راسہ ولم یقنع ووضع یدیہ علی رکبتیہ ثم قال سمع اللہ لمن
حمدہ ورفع یدیہ واعتدل حتی یرجع کل عظم فی موضعہ معتدلا ثم ہوی الی الارض ساجدا ثم قال اللہ اکبر ثم جافی عضدیہ عن ابطیہ

سورۂ فاتحہ اور روایت کی ابوعثمان نہدی نے وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ سے کہ حکم دیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب پکار دوں کہ نماز نہیں ہوتی بے سورۂ فاتحہ کے اور اصحاب حدیث نے اختیار کیا ہے کہ نہ پڑھے امام کے ساتھ جب امام زور سے پڑھتا ہو مگر پیچھے لگا رہے سکتوں کے یعنے امام جب ایک کلمہ پڑھ کے سکتہ کرے جب تک مقتدی بھی وہ کلمہ پڑھ لیوے اور اختلاف ہے علما کا امام کے پیچھے پڑھنے میں سو دیکھا ہے اور تجویز کیا ہے اکثر علمائے صحابہ اور تابعین نے اور جو انکے بعد تھے امام کے پیچھے پڑھنے کو اور یہی قول ہے مالک اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے عبداللہ بن مبارک سے کہ کہا انہوں نے میں پڑھتا ہوں امام کے پیچھے اور اور آدمی بھی پڑھتے ہیں مگر ایک گروہ اہل کوفہ سے اور جانتا ہوں میں کہ جو نہ پڑھے اسکی بھی نماز جائز ہو جاتی ہے اور تشدد کیا ہے بعض لوگوں نے فاتحہ کے نہ پڑھنے پر اور کہا ہے کہ کبھی نماز جائز ہی نہیں ہوتی جو فاتحہ نہ پڑھے امام کے پیچھے ہو یا اکیلا ہو اور انکا مذہب حدیث عبادہ بن صامت کے موافق ہے کہ جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اسبابکی آگے کی باب میں گذری اور عبادہ بن صامت ہمیشہ پڑھتے رہے سورۂ فاتحہ بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے امام کے پیچھے بھی اور عمل کیا قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کہ نماز ہوتی ہی نہیں بغیر سورۂ فاتحہ کے اور یہی قول ہے شافعی اور اسحق کا اور جو انکے سوا ہیں اور احمد بن حنبل کہتے ہیں کہ یہ جو حضرت نے فرمایا لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب اس سے مراد یہ ہے کہ جب اکیلا پڑھتا ہو اور حجت لائے جابر بن عبداللہ کی حدیث کو کہ کہا جسنے پڑھی ایک رکعت اور نہ پڑھی اسمیں فاتحہ تو اسکی نماز نہیں ہوئی مگر جب ہو امام کے پیچھے کہا احمد بن حنبل نے جابر صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تاویل کرتے ہیں حضرت کی اس حدیث کو لا صلوٰۃ لمن لم یقرأ بفاتحۃ الکتاب یعنی جو فاتحہ نہ پڑھے اسکی نماز ہی نہیں اور کہتے ہیں جابر کہ مراد اس سے وہ ہے جو اکیلا نماز پڑھتا ہو اور اختیار کیا احمد بن حنبل نے باوجود اسکے بھی فاتحہ پیچھے امام کے پڑھنے کو روایت کی ہمسے اسحق بن منصور انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابی نعیم وہب بن کیسان سے کہ سنا انہوں نے جابر بن عبداللہ کو کہ کہتے تھے جسنے پڑھی ایک رکعت کہ نہ پڑھی اسمیں سورۂ فاتحہ تو اسنے نماز ہی نہیں پڑھی مگر یہ کہ ہو پیچھے امام کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء ما یقول عند دخول المسجد باب دخول مسجد کی دعا کا **عن** عبد اللہ ابن الحسن عن امہ فاطمۃ بنت الحسین عن جدتہما فاطمۃ الکبریٰ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل المسجد صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک واذا خرج صلی علی محمد وسلم وقال رب اغفر لی ذنوبی وافتح لی ابواب فضلک **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے جو فاطمہ بنت حسین ہیں وہ روایت کرتی ہیں اپنی دادی سے جو فاطمہ کبریٰ ہیں کہا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں جاتے تو درود بھیجتے اوپر محمد کے اور سلام یعنی اپنے اوپر اور کہتے یا رب بخش گناہ میرے اور کھولدے میرے لئے دروازے رحمت کے اور جب باہر نکلتے تو رحمت مانگتے اپنے لئے اور سلامتی اور کہتے اے رب بخش گناہ میرے اور کھولدے میرے لئے دروازے اپنے فضل کے **ف** کہا علی بن حجر نے کہا اسمعیل بن ابراہیم نے پھر ملاقات کی میں نے عبداللہ بن حسن سے مکہ میں اور پوچھا میں نے اس حدیث کو تو کہا جب داخل ہوتے حضرت مسجد میں تو کہتے رب افتح لی ابواب رحمتک اور جب نکلتے تو کہتے رب افتح لی ابواب فضلک اور اس باب میں ابی حمید اور ابی اسید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث فاطمہ حسن ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں اور فاطمہ بنت حسین نے نہیں پایا فاطمہ کبریٰ رضی اللہ عنہا کو کہ وہ تو بعد حضرت کے تھوڑے مہینے زندہ رہیں

باب ما جاء اذا دخل احدکم المسجد فلیرکع رکعتین باب اس بیان میں کہ جب کوئی مسجد میں جاوے تو دو رکعت نماز پڑھے **عن** ابی قتادۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا جاء احدکم المسجد فلیرکع رکعتین قبل ان یجلس **ترجمہ** روایت ہے ابو قتادہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے کوئی تم میں کا مسجد میں تو دو رکعت پڑھے پیشتر بیٹھنے سے **ف** اس باب میں جابر اور ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی ذر اور کعب بن مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث محمد بن عجلان اور کئی لوگوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے مالک بن انس کی روایت کے مانند اور روایت کی سہیل ابن ابی صالح نے یہ حدیث عامر بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے جابر بن عبد[illegible] انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح ابو قتادہ کی حدیث ہے اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا مستحب کہتے ہیں کہ جب داخل ہو مسجد میں تو نہ بیٹھے جب تک پڑھ نہ لے دو رکعت مگر یہ کہ اسے عذر ہو کہا علی بن مدینی نے حدیث سہیل بن ابی صالح کی خطا ہے خبر دی ہمکو اسکی اسحق بن ابراہیم نے انکو علی بن مدینی نے

باب ما جاء ان الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام باب اس بیان میں کہ زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام **ف** اور اس باب میں علی اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عباس اور حذیفہ اور انس اور ابی امامہ اور ابی ذر سے روایت ہے کہا سبنے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کی گئی ہے لئے زمین ساری مسجد اور پاک کرنیوالی یعنی ہر جگہ نماز درست ہے اور تیمم ہو سکتا ہے اگر نجاست نہو **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی مروی ہے عبدالعزیز بن محمد سے دو طرح پر بعضوں نے

ذکر کیا ابی سعید کا اور بعضوں نے انکا ذکر نہیں کیا اور اس حدیث میں اضطراب ہے روایت کی سفیان ثوری نے عمرو بن یحیی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کیا حماد بن سلمہ نے عمرو بن یحیی سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی محمد بن اسحق نے عمرو بن یحیی سے انہوں نے اپنے باپ سے اور کہا اکثر روایتیں یحیی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی سعید کی ہیں اور نہیں مذکور ہے اس روایت میں ابی سعید کا اسی روایت ثوری کی عمرو بن یحیی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت تر اور صحیح تر

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ باب مسجد بنانے کی فضیلت کا **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ بَنَى لِلّٰهِ مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عفان سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جس نے بنائی اللہ کے واسطے ایک مسجد بنا دیگا اللہ اسکے لیے برابر اسکے مکان جنت میں **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر اور عمر اور علی اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور ابن عباس اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ذر اور عمرو بن عبسہ اور واثلہ بن الاسقع اور ابی ہریرہ اور جابر بن عبد اللہ سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے بنائی اللہ کے واسطے کوئی مسجد چھوٹی ہو یا بڑی بنائیگا اللہ اسکے لیے ایک گھر جنت میں روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ بن سعید نے انسے نوح ابن قیس نے انسے عبد الرحمن قیس کے مولیٰ نے انسے زیاد نمیری نے انسے انس نے انسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور محمود بن لبید نے پایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور محمود ابن ربیع نے دیکھا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو درانحالیکہ وہ دونوں چھوٹے تھے اور دونوں مدنی ہیں

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يُتَّخَذَ عَلَى الْقَبْرِ مَسْجِدًا باب اس بیان میں کہ مسجد بنانا قبروں کے پاس حرام ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَائِرَاتِ الْقُبُورِ وَالْمُتَّخِذِينَ عَلَيْهَا الْمَسَاجِدَ وَالسُّرُجَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں کو اور اسپر چراغ جلانے والونکو اور اسپر مسجد بنانے والونکو **ف** اور اس باب میں روایت ہے عائشہ اور ابو ہریرہ سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے

باب مَا جَاءَ فِي النَّوْمِ فِي الْمَسْجِدِ باب مسجد میں سونیکے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كُنَّا نَنَامُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَسْجِدِ وَنَحْنُ شَبَابٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ ہم سوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسجد کے اندر اور ہم جوان تھے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علما سے سونیکی مسجد میں کہا ابن عباس نے نہ بناویں مسجد کو سونیکی اور قیلولے کی جگہہ اور ایک قوم کا مذہب یہی ہے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ وَإِنْشَادِ الضَّالَّةِ وَالشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ باب اس بیان میں کہ مکروہ ہے خرید فروخت اور ڈھونڈھنا کھوئی چیز کا اور شعر پڑھنا مسجد میں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ نَهَى عَنْ تَنَاشُدِ الْأَشْعَارِ فِي الْمَسْجِدِ وَعَنِ الْبَيْعِ وَالشِّرَاءِ فِيهِ وَأَنْ يَتَحَلَّقَ النَّاسُ فِيهِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا آپنے مسجد میں شعر پڑھنے سے اور خرید و فروخت کرنے سے اور حلقہ باندھکر بیٹھنے سے جمعے کے دن نماز جمعہ سے پہلے **ف** اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور جابر اور انس سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی حسن ہے اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہیں محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص کے کہا محمد بن اسمعیل نے دیکھا میں نے احمد و اسحق وغیرہ کو کہ سند پکڑتے تھے حدیث عمرو ابن شعیب کو کہا محمد نے اور سنا ہے شعیب بن محمد نے عبد اللہ بن عمرو سے **کہا** ابو عیسی نے اور جسنے کلام کیا ہے عمرو بن شعیب کی حدیث میں تو اسی لیے ضعیف کہا انکو کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے دادا کی کتاب سے گویا انہوں نے سنا تھا ان حدیثوں کو اپنے دادا سے کہا علی ابن عبد اللہ نے اور ذکر کیا یحیی بن سعید سے کہ کہا یحیی نے حدیث عمرو بن شعیب کی ہمارے نزدیک ضعیف ہے اور مکروہ کہا ایک قوم نے علما سے خرید و فروخت مسجد میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحق اور مروی ہے بعض علمائے تابعین سے اجازت بیع و شرا کی مسجد میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثوں میں اجازت شعر پڑھنے کی مسجد میں **مترجم** کہتا ہے کہ مراد اس سے اشعار دینیہ ہیں نہ ابیات عشقیہ جسمیں خال و خد کی تعریف ہو

باب مَا جَاءَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى باب اس مسجد کے بیان میں جو تقوی پر بنائی گئی **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ امْتَرٰى رَجُلٌ مِنْ بَنِي خُدْرَةَ وَرَجُلٌ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي أُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى فَقَالَ الْخُدْرِيُّ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ فَأَتَيَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ هُوَ هٰذَا يَعْنِي مَسْجِدَهُ وَفِي ذٰلِكَ خَيْرٌ كَثِيرٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تکرار کی ایک مرد نے بنی خدرہ سے اور دوسرے مرد سے جو بنی عمرو بن عوف کا تھا اسمیں کہ وہ مسجد کون سی ہے جو بنی ہے تقوی پر سو کہا خدری نے وہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے اور کہا دوسرے نے وہ مسجد قبا ہے پس دونوں آئے حضرت کے پاس سو فرمایا آپنے وہی مسجد ہے یعنی مسجد حضرت کی اور اسی میں بڑی خیر ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ابو بکر نے انسے علی ابن عبد اللہ نے

کہا عبداللہ نے پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید سے حال محمد بن ابی یحییٰ اسلمی کا سو کہا انہوں نے کچھ مضائقہ نہیں اور انکی بھائی انیس بن ابی یحییٰ انسے اثبت ہیں **باب** مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ فِی مَسْجِدِ قُبَا باب مسجد قبا میں نماز پڑھنے کی بیان میں **عن** اَبِی الْاَبْرَدِ مَوْلٰی بَنِیْ خَطْمَۃَ اَنَّہٗ سَمِعَ اُسَیْدَ بْنَ ظُھَیْرٍ الْاَنْصَارِیَّ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحَدِّثُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلصَّلٰوۃُ فِیْ مَسْجِدِ قُبَاءَ کَعُمْرَۃٍ **ترجمہ** روایت ہے ابوالابرد سے جو مولیٰ ہیں بنی خطمہ کے سنا انہوں نے اسید بن ظہیر انصاری کو اور وہ ہیں صحابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہتی تھی اسید کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھنا مسجد قبا میں ایسا ثواب رکھتا ہے جیسا عمرہ بجالانا **ف** اور اس باب میں سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث اسید کی حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم کہ اسید بن ظہیر کی کچھ صحیح ہو روایت سوائے اس حدیث کی اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے ابو اسامہ کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبدالحمید بن جعفر سے اور ابوالابرد کا نام زیاد مدینی ہے

باب مَاجَاءَ فِیْ اَیِّ الْمَسَاجِدِ اَفْضَلُ باب اس بیان میں کہ کونسی مسجد افضل ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃٌ فِیْ مَسْجِدِیْ ھٰذَا خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ صَلٰوۃٍ فِیْمَا سِوَاہُ اِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک نماز میری مسجد میں بہتر ہے ہزار نماز سے اور مسجدوں میں سوا مسجد الحرام کی یعنی بیت اللہ کی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور نہیں ذکر کیا قتیبہ نے اپنی حدیث میں عبیداللہ کا اور ذکر کیا کہ روایت ہے زید بن رباح سے وہ روایت کرتے ہیں ابو عبداللہ الاغر سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابو ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور اس باب میں علی اور میمونہ اور ابو سعید اور جبیر بن مطعم اور عبداللہ بن زبیر اور ابن عمر اور ابی ذر سے بھی روایت ہے **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ اِلَّا اِلٰی ثَلٰثَۃِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِیْ ھٰذَا وَمَسْجِدِ الْاَقْصٰی **ترجمہ** روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کجاوے اور زین باندھی جاویں یعنی سفر نکیا جاوے مگر تین مسجد کی واسطے ایک مسجد الحرام اور ایک میری مسجد اور ایک مسجد بیت المقدس **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَاجَاءَ فِی الْمَشْیِ اِلَی الْمَسْجِدِ باب مسجد کی طرف جانیکی بیان میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَلَا تَاْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَسْعَوْنَ وَلٰکِنْ اِئْتُوْھَا وَاَنْتُمْ تَمْشُوْنَ وَعَلَیْکُمُ السَّکِیْنَۃُ فَمَا اَدْرَکْتُمْ فَصَلُّوْا وَمَا فَاتَکُمْ فَاَتِمُّوْا **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو جاوے نماز کی تو نہ آؤ دوڑتی ہوئی بلکہ آؤ چلتے ہوئی اور تم پر تسکین ہو سو جو ملی پڑھ لو اور جو فوت ہو جاوے پوری کر لو **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی قتادہ اور ابی بن کعب اور ابی سعید اور زید بن ثابت اور جابر اور انس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اختلاف ہے علما کا مسجد کے جانے میں بعضے کہتے ہیں دوڑیں جب خوف ہو تکبیر اولیٰ کی جانیکا یہانتک کہ بعضوں سے مذکور ہے کہ وہ دوڑتے جاتے تھے نماز کو اور بعضوں نے اختیار کیا کہ مکروہ ہے دوڑنا اور چاہیے کہ آہستہ جاوے آرام اور وقار سے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ عمل ہے حدیث ابی ہریرہ پر اور اسحاق نے کہا اگر ڈرے تکبیر اولیٰ کے فوت سے تو مضائقہ نہیں دوڑنے میں روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث ابی ہریرہ کی جو روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے ہم معنی اسکے اور ایسا ہی کہا عبدالرزاق نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابو ہریرہ سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یزید بن زریع کی حدیث سے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کی حدیث کی

باب مَاجَاءَ فِی الْقُعُوْدِ فِی الْمَسْجِدِ وَانْتِظَارِ الصَّلٰوۃِ مِنَ الْفَضْلِ باب مسجد کی بیٹھنے اور انتظار نماز کی فضیلت میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَزَالُ اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوۃٍ مَّا دَامَ یَنْتَظِرُھَا وَلَا تَزَالُ الْمَلٰئِکَۃُ تُصَلِّیْ عَلٰی اَحَدِکُمْ مَا دَامَ فِی الْمَسْجِدِ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ اَللّٰھُمَّ ارْحَمْہُ مَا لَمْ یُحْدِثْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَمَا الْحَدَثُ یَا اَبَا ھُرَیْرَۃَ فَقَالَ فُسَاءٌ اَوْ ضُرَاطٌ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایک تم میں کا نماز میں ہے جب تک انتظار کرتا ہے اسکا اور ہمیشہ فرشتے رحمت مانگتی ہیں ایکی لئی جب تک بیٹھا ہے مسجد میں اور کہتی ہیں یا اللہ بخش اسکو یا اللہ رحم کر اسپر جب تک وہ حدث نکرے پھر کہا ایک مرد حضر موتی نے حدث کیا ہے اے ابا ہریرہ کہا پھسکی ہے یا گوز یعنی بادناف **ف** اور اس باب میں روایت ہے حضرت علی اور ابو سعید اور انس اور عبداللہ بن مسعود اور سہل بن سعد سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے

باب مَاجَاءَ فِی الصَّلٰوۃِ عَلَی الْخُمْرَۃِ باب چھوٹی بوریے پر نماز پڑھنے کی بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلَی الْخُمْرَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتی تھے بوریے پر **ف** اور اس باب میں ام حبیبہ اور ابن عمر اور ام سلمہ اور عائشہ اور میمونہ اور ام کلثوم

بنت ابی سلمہ بن عبدالاسد سے روایت ہے اور بنت ابی سلمہ کو حضرت سے سماع نہیں **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور کہا احمد اور اسحق نے ثابت ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز پڑھنا بوریے پر **کہا** ابوعیسیٰ نے اور خمرہ چھوٹی بوریے کو کہتے ہیں **باب** مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْحَصِيْرِ باب بڑے بوریے پر نماز پڑھنے کے بیان میں **عن** اَبِي سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلٰى حَصِيْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی بوریے پر **ف** اور اس باب میں روایت ہے انس اور مغیرہ بن شعبہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابوسعید کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا مگر بعض علماء نے اختیار کیا ہے زمین پر نماز پڑھنا مستحب جانکر **باب** مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْبُسُطِ باب بچھونوں پر نماز پڑھنے کے بیان میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُخَالِطُنَا حَتّٰى كَانَ يَقُوْلُ لِاَخٍ لِّيْ صَغِيْرٍ يَا اَبَا عُمَيْرٍ مَا فَعَلَ النُّغَيْرُ قَالَ وَنُضِحَ بِسَاطٌ لَّنَا فَصَلّٰى عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہتے تھے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خوش طبعی کرتے ہم سے یہاں تک کہ فرماتے میرے چھوٹے بھائی سے اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے کہا اور دھویا گیا بچھونا ہمارا پھر نماز پڑھی اس پر **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابن عباس سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر صحابہ کا اور جو بعد انکے تھے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں نماز پڑھنے میں بچھونے اور قالین پر اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور نام ابوالتیاح کا یزید بن حمید ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الْحِيْطَانِ باب باغوں میں نماز پڑھنے کے بیان میں **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَسْتَحِبُّ الصَّلٰوةَ فِي الْحِيْطَانِ قَالَ اَبُوْ دَاوُدَ يَعْنِي الْبَسَاتِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے نماز پڑھنے کو حیطان میں کہا ابوداؤد نے یعنی باغوں میں **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث معاذ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے حسن بن ابی جعفر کے اور حسن بن ابی جعفر کو ضعیف کہا ہے یحییٰ بن سعید قطان وغیرہ نے اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے اور ابوالطفیل کا نام عامر بن واثلہ ہے **باب** مَا جَآءَ فِي سُتْرَةِ الْمُصَلِّيْ باب سترہ مصلی کے بیان میں **عن** مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَضَعَ اَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيْهِ مِثْلَ مُؤْخِرَةِ الرَّحْلِ فَلْيُصَلِّ وَلَا يُبَالِيْ مَنْ مَّرَّ مِنْ وَّرَآءِ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑی کرے ایک تم میں کا اپنے آگے کوئی چیز کجاوے کی پچھی کی لکڑی کے برابر تو نماز پڑھتا رہے اور پروا نہیں جو گذر جاوے اسکے آگے سے **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابن عمر اور سبرہ بن معبد اور ابی جحیفہ اور عائشہ سے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث طلحہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہیں کہ سترہ امام کا کفایت کرتا ہے مقتدیوں کو بھی **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْمُرُوْرِ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ باب مصلی کی سامنے سے گزرنے کی کراہیت میں **عن** بُسْرِ بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ زَيْدَ بْنَ خَالِدٍ الْجُهَنِيَّ اَرْسَلَ اِلٰى اَبِيْ جُهَيْمٍ يَسْاَلُهُ مَاذَا سَمِعَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ فَقَالَ اَبُوْ جُهَيْمٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّيْ مَاذَا عَلَيْهِ لَكَانَ اَنْ يَّقِفَ اَرْبَعِيْنَ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ اَبُو النَّضْرِ لَا اَدْرِيْ قَالَ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ شَهْرًا اَوْ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے بسر بن سعید سے کہ زید بن خالد جہنی نے پوچھ بھیجا ابوجہیم سے کہ کیا سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے حق میں جو چلا جاوے نمازی کے آگے سے سو کہا ابوجہیم نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر جانے چلا جانے والا نمازی کے آگے سے کہ کیا ہے اسپر یعنی گناہ یا عذاب تو کھڑا رہنا اسکو چالیس تک بہتر ہو چلے جانے سے کہا ابوالنضر نے نہیں جانتا میں کہ چالیس دن کہے یا چالیس مہینے یا چالیس برس **ف** اور اس باب میں ابوسعید خدری اور ابوہریرہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابی جہیم کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اگر کھڑا رہے کوئی سو برس تک تو بہتر ہے آگے چلے جانے سے اپنے بھائی کے کہ وہ نماز پڑھتا ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ مکروہ کہتے ہیں نمازی کے آگے سے چلے جانے کو اور نہیں کہتے کہ اس سے نماز جاتی رہتی ہے **باب** مَا جَآءَ اَنَّهٗ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ شَيْءٌ باب اس بیان میں کہ کسی چیز کے آگے جانے سے نماز ٹوٹتی نہیں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنْتُ رَدِيْفَ الْفَضْلِ عَلٰى اَتَانٍ فَجِئْنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ بِاَصْحَابِهٖ بِمِنًى قَالَ فَنَزَلْنَا عَنْهَا فَوَصَلْنَا الصَّفَّ فَمَرَّتْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ فَلَمْ تَقْطَعْ صَلٰوتَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ میں ایک گدھی پر فضل کے پیچھے بیٹھا تھا پھر آئے ہم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اپنے اصحاب کے ساتھ منی میں سو اترے ہم اور مل گئے صف میں سو پھرنے لگی گدھی انکے آگے اور نہ توڑی اسنے نماز انکی **ف** اور اس باب میں عائشہ اور فضل بن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد انکے تھے تابعین سے کہتے ہیں نماز کو کوئی چیز نہیں توڑتی اور یہی کہتے ہیں سفیان اور شافعی بھی **باب** مَا جَآءَ اَنَّهٗ لَا يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ اِلَّا الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ باب اس بیان میں کہ نماز نہیں ٹوٹتی مگر کتے اور گدھے اور عورت کے آگے چلے جانے سے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ

الصَّامِتِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الرَّجُلُ وَلَيْسَ بَيْنَ يَدَيْهِ كَاٰخِرَةِ الرَّحْلِ اَوْ كَوَاسِطَةِ الرَّحْلِ قَطَعَ صَلٰوتَهُ الْكَلْبُ الْاَسْوَدُ وَالْمَرْاَةُ وَالْحِمَارُ فَقُلْتُ لِاَبِيْ ذَرٍّ فَمَا بَالُ الْاَسْوَدِ مِنَ الْاَحْمَرِ وَمِنَ الْاَبْيَضِ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ سَاَلْتَنِيْ كَمَا سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن صامت سے کہا سُنا مینے ابوذر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب نماز پڑہی آدمی اور نہو آگے اُسکی کجاوی کی پچہلی کی لکڑی کے برابر کوئی چیز یا فرمایا کواسطۃ الرحل تو توڑ دیتا ہی اُسکی نماز کالا کُتّا اور عورت اور گدہا کہا عبداللہ نی پوچہا مینے ابی ذر سی کالی اور سفید کی کیا قید ہی کہا ابوذر نی پوچہا تہی مجہہ سی جو پوچہا تہا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سو فرمایا آپنی کالا کُتّا شیطان ہے **ف** اور اسباب مین ابی سعید اور حکم غفاری اور ابوہریرہ اور انس سی ہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابوذر کی حسن ہے اور صحیح ہی اور یہی مذہب ہے بعض اہل علم کا کہ نماز ٹوٹ جاتی ہی گدہی اور عورت اور کالی کُتّی سی کہا احمد نی اسمین شک نہین کہ کالا کُتّا توڑ دیتا ہی نماز کو اور گدہی اور عورت مین مجہی کچہہ کلام ہی کہا اسحاق نی نہین ٹوٹتی نماز مگر کالی کُتّی سی

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ باب ایک کپڑے مین نماز پڑہنے کی بیانمین **عن** عُمَرَ بْنِ اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِيْ بَيْتِ اُمِّ سَلَمَةَ مُشْتَمِلًا فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن ابی سلمہ سی کہ دیکہا اُنہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتی ام سلمہ کی گہر مین ایک کپڑے مین لپٹی ہوی **ف** اور اسباب مین روایت ہے ابی ہریرہ اور جابر اور سلمہ بن اکوع اور انس اور عمرو بن ابی اُسید اور ابی سعید اور کیسان اور ابن عباس اور عائشہ اور ام ہانی اور عمار بن یاسر اور طلق بن علی اور عبادہ بن صامت انصاری سے **کہا** ابو عیسے نی حدیث عمر و ابن ابی سلمہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اکثر علمائی صحابہ اور تابعین وغیرہ کا کہ کچہہ مضائقہ نہین ہی ایک کپڑی سی نماز پڑہنی مین اور کہا بعض علما نی دو کپڑون سے نماز پڑہنا چاہئی

باب مَا جَاءَ فِيْ اِبْتِدَاءِ الْقِبْلَةِ باب ابتدا قبلی کی بیانمین **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ اَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَّكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ اَنْ يُّوَجَّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَاءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ فَوُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ وَكَانَ يُحِبُّ ذٰلِكَ فَصَلّٰى رَجُلٌ مَّعَهُ الْعَصْرَ ثُمَّ مَرَّ عَلٰى قَوْمٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَهُمْ رُكُوْعٌ فِيْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَقَالَ هُوَ يَشْهَدُ اَنَّهٗ صَلّٰى مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَّهٗ قَدْ وُجِّهَ اِلَى الْكَعْبَةِ قَالَ فَانْحَرَفُوْا وَهُمْ رُكُوْعٌ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سی کہا جب آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینی مین نماز پڑہی بیت المقدس کیطرف سولہ یا سترہ مہینی اور دوست رکہتی تہی منہ کرنا کعبہ کیطرف سو اُترا اللہ کیطرف سی یہ حکم ہم دیکہتی ہین تیرا منہہ پہرنا آسمان کی طرف سو پہیر دینگی ہم تجہکو اُس قبلہ کیطرف جسی تو چاہتا ہی سو پہیر اپنا منہہ مسجد حرام کیطرف اور یہی چاہتی تہی حضرت سو نماز پڑہی ایک شخص نی حضرت کی ساتہہ عصر کی پہر گزرا انصار کی ایک قوم پر کہ رکوع مین تہی عصر کی نماز کی بیت المقدس کی طرف سو کہا اُسنی وہ شخص گواہی دیتا ہی کہ اُسنی نماز پڑہی ساتہہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ اور آپنی منہ کیا کعبہ کیطرف کہا راوی نی تہی پہری وہ رکوع ہی مین **ف** اور اسباب مین ابن عمر اور ابن عباس اور عمارہ بن اوس اور عمرو بن عوف مزنی اور انس سی بہی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نی حدیث براء کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی سفیان ثوری سی وہ روایت کرتی ہین ابی اسحاق سی روایت کی ہمسی ہناد نی اُنہون نے وکیع سی اُنہون نی سفیان سی اُنہون نے عبداللہ بن دینار سی اُنہون نی ابن عمر سی کہا تہی لوگ رکوع مین نماز صبح کی **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث صحیح ہی

باب مَا جَاءَ اَنَّ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ باب اس بیانمین کہ مشرق اور مغرب کے بیچمین سب قبلہ ہی اور یہ اُن ملکون مین ہی جو واقع ہین قبلی کی اُتر یا دکہن کی جانب مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ قِبْلَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی مشرق اور مغرب کی بیچمین سب قبلہ ہی **ف** روایت کی ہمسی یحیی بن موسی نی اُنہون نی محمد بن ابی معشر سی مثل اوپر کی حدیث کی **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابی ہریرہ کی مروی ہی اُنسی کئی سندون سی اور کلام کیا ہی بعض علما نی ابی معشر مین اُنکی حافظہ کیطرف سے اور نام اُنکا نجیح ہی اور وہ مولی ہین بنی ہاشم کی کہا محمد نی نہین روایت کرتا مین اُنسی کچہہ اور روایت کرتی ہین اُنسی اور لوگ کہا محمد نی اور روایت عبداللہ بن جعفر مخرمی کے عثمان بن محمد اخنسی سی جو روایت کرتی ہین وہ سعید مقبری سے وہ ابوہریرہ سی قوی تر ہی اور صحیح زیادہ ابی معشر کی حدیث سی روایت کی ہمسی حسن بن بکر المروزی نی اُنہون نی معلی بن منصور سی اُنہون نے عبداللہ بن جعفر المخرمی سی اُنہون نی عثمان بن محمد اخنسی سی اُنہون نے سعید مقبری سی اُنہون نے ابی ہریرہ سی اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی مشرق اور مغرب کے بیچمین قبلہ ہی او کہا گیا ہی عبداللہ بن جعفر المخرمی اسلئی کہ وہ اولاد مین ہین مسور بن مخرمہ کی **کہا** ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہی کئی صحابیونسی کہ مابین مشرق اور مغرب کے قبلہ ہی منجملہ اُنہین مین ہین عمر بن خطاب اور علی بن ابیطالب اور

اور ابن عباس اور کہا ابن عمر نے جب تو کرے مغرب کو داہنی طرف اور مشرق کو بائیں طرف تو انکے بیچ میں سب قبلہ ہے جب قبلہ کیطرف مونہہ کرنا چاہے اور کہا ابن مبارک نے مشرق اور مغرب کے بیچ میں قبلہ ہونا اہل مشرق کیلئے ہے اور اختیار کیا عبداللہ بن مبارک نے بائیں طرف جھکنا اہل مرو کیلئے کہ وہ ایک شہر ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الرَّجُلِ یُصَلِّی لِغَیْرِ الْقِبْلَةِ فِی الْغَیْمِ باب اسکی بیان میں جو اندھیری میں غیر قبلہ کیطرف نماز پڑھ لے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فِیْ لَیْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَیْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰی کُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا عَلٰی حِیَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَکَرْنَا ذٰلِكَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں ایک اندھیری رات میں اور نہیں جانتے تھے ہم کدھر ہے قبلہ سو پڑھی ہر ایک نے نماز اپنی مونہہ کے سامنے پھر جب صبح ہوئی تو ذکر کیا ہم نے اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اتری یہ آیت کہ جدھر مونہہ کرو تم ادھر مونہہ ہے اللہ کا **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کی اسناد کچھ خوب نہیں اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو مگر روایت سے اشعث السمان کی اور اشعث بن سعید ابو ربیع السمان ضعیف ہیں حدیث میں اور یہی مذہب ہے اکثر اہل علم کا کہ جب نماز پڑھے کسی نے غیر قبلہ کیطرف اندھیری میں اور بعد معلوم ہوا کہ قبلہ کیطرف نہ تھا تو نماز اسکی جائز ہے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ مَا یُصَلّٰی اِلَیْهِ وَفِیْهِ باب بیان میں اس چیز کے کہ جسکی طرف یا جسمیں نماز پڑھنا مکروہ ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّصَلّٰی فِیْ سَبْعَةِ مَوَاطِنَ فِی الْمَزْبَلَةِ وَالْمَجْزَرَةِ وَالْمَقْبُرَةِ وَقَارِعَةِ الطَّرِیْقِ وَفِی الْحَمَّامِ وَمَعَاطِنِ الْاِبِلِ وَفَوْقَ ظَهْرِ بَیْتِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا نماز پڑھنے سے سات مقاموں میں گھورے میں اور جہاں اونٹ ذبح ہوتے ہوں اور قبرستان میں اور راستے کے بیچ میں اور غسلخانے میں اور اونٹ باندھنے کی جگہہ میں اور چھت پر بیت اللہ کی **ف** روایت کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے سوید بن عبدالعزیز سے انہوں نے زید بن جبیرہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کی ہم معنی اور مانند اسکی اور اس باب میں ابی مرثد اور جابر اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی ازروی اسناد کے قوی نہیں اور کلام کیا گیا ہے زید بن جبیرہ میں انکی حافظہ کی سبب سے اور روایت کیا ہے اس حدیث کو لیث بن سعد نے عبداللہ بن عمر العمری سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے عمر رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کی اور حدیث ابن عمر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اشبہ اور صحیح تر ہے لیث بن سعد کی حدیث سے اور عبداللہ بن عمر العمری کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے ازروی حافظہ کے انہیں سے ہیں یحییٰ بن سعید قطان **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَاَعْطَانِ الْاِبِلِ باب بیان میں نماز پڑھنے کی بکریوں اور اونٹوں کی رہنے کی جگہہ میں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلُّوْا فِیْ مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَلَا تُصَلُّوْا فِیْ اَعْطَانِ الْاِبِلِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھو بکریوں کی بیٹھنے کی جگہہ میں اور نہ پڑھو اونٹوں کی بیٹھنے کی جگہہ میں **ف** روایت کی ہمسے ابو کریب نے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے ابی بکر بن عیاش سے انہوں نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کی اور مانند اسکے اور اس باب میں روایت ہے جابر بن سمرہ اور براء اور سبرہ بن معبد جہنی اور عبداللہ بن مغفل اور ابن عمر اور انس سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہم لوگوں کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور حدیث ابی حصین کی ابی صالح سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے غریب ہے اور روایت کیا اسکو اسرائیل نے ابی حصین سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے موقوفاً اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور نام ابی حصین کا عثمان بن عاصم اسدی ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح ضبعی سے انہوں نے انس سے کہ تحقیق نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے بکریوں کی بیٹھنے کی جگہہ میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عَلَی الدَّآبَّةِ حَیْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهٖ باب جو آیا ہے نماز پڑھنے کے بیان میں جدہر سواری **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ بَعَثَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ حَاجَةٍ فَجِئْتُهٗ وَهُوَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ نَحْوَ الْمَشْرِقِ وَالسُّجُوْدُ اَخْفَضُ مِنَ الرُّکُوْعِ **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے کام کو تو لوٹ کر آیا میں اور حضرت نماز پڑھ رہے تھے اپنی سواری پر مشرق کیطرف اور سجدہ میں زیادہ جھکتے تھے رکوع سے **ف** اس باب میں روایت ہے انس اور ابن عمر اور ابی سعید اور عامر بن ابی ربیعہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے سب اہل علم کا نہیں جانتے ہم اسمیں اختلاف انکے درمیان میں کہ کچھ مضائقہ نہیں اگر آدمی نماز پڑھے نفل کی جانور پر اور وہ پھرتا رہے قبلہ کی یا غیر قبلہ کی طرف **بَابُ** فِی الصَّلٰوةِ اِلَی الرَّاحِلَةِ باب سواری کی طرف نماز پڑھنے کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی اِلٰی بَعِیْرِهٖ اَوْ رَاحِلَتِهٖ وَکَانَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِهٖ

حَيْثُ مَا تَوَجَّهَتْ بِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی اپنی اونٹ کیطرف یا کہا راحلتہ (یعنی اُسکی اپنی سواری کی طرف) اور نماز پڑھتے تھے اپنی سواری کی اوپر سے جدھر منہ پھیرتی وہ آپکو لیکر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں اونٹ کیطرف نماز پڑھنے میں اُسکو سترہ بنا کر

باب مَا جَاءَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ باب اس بیان میں کہ جب نکل چکی کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانے سے فارغ ہولے **عن** أَنَسٍ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا حَضَرَ الْعَشَاءُ وَأُقِيمَتِ الصَّلٰوةُ فَابْدَءُوا بِالْعَشَاءِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو حضرت تک کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آگے آجاوے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو **ف** اور اس باب میں عائشہ اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع اور اُمّ سلمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جیسے ابوبکر اور عمر اور ابن عمر ہیں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق بھی دونوں کہتے ہیں کہ پہلے کھانا کھالے اگرچہ فوت ہو جاوے جماعت سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ جب ڈر ہو اُسکے بگڑنے سے تو پہلے کھالے اور جسطرف گئے ہیں بعض صحابہ وغیرہ اُسکی پیروی خوب ہے اور مقصود انکا یہی ہے کہ نماز میں قلب مصلی کا کسیطرف مشغول نہو اور مروی ہے ابن عباس سے کہ کہتے تھے ہم کھڑے نہوتے تھے نماز کو جبتک دل ہمارا لگا ہوتا تھا کسی چیز میں اور مروی ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آگے آوے کھانا اور تکبیر ہو نماز کی تو پہلے کھانا کھالو کہا راوی نے کہ کھانا کھایا ابن عمر نے شام کا اور وہ سنتے تھے آواز امام کی قرآن پڑھنے کی روایت کی ہمسے یہ حدیث ہناد نے اُنہوں نے عبدہ سے اُنہوں نے عبیداللہ سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ النُّعَاسِ باب اونگھتے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتّٰى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلّٰى وَهُوَ يَنْعَسُ فَلَعَلَّهُ يَذْهَبُ لِيَسْتَغْفِرَ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں کا اور وہ نماز پڑھتا ہو تو سو رہے یہانتک کہ جاتی رہے نیند اسلئے کہ ایک تم میں کا جب نماز پڑھنے لگے درآنحالیکہ وہ اونگھتا ہے پس گمان ہے کہ وہ قصد کرے استغفار کا اور گالیاں دینے لگے اپنی جانکو **ف** اور اس باب میں روایت ہے انس اور ابو ہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يُصَلِّ بِهِمْ باب اس بیان میں کہ جو ملاقات کو جاوے کسی قوم کی تو انکی امامت نکرے **عن** بُدَيْلِ بْنِ مَيْسَرَةَ الْعُقَيْلِيِّ عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ رَجُلٍ مِنْهُمْ قَالَ كَانَ مَالِكُ بْنُ الْحُوَيْرِثِ يَأْتِيْنَا فِي مُصَلَّانَا يَتَحَدَّثُ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ يَوْمًا فَقُلْنَا لَهُ تَقَدَّمْ فَقَالَ لِيَتَقَدَّمْ بَعْضُكُمْ حَتّٰى أُحَدِّثَكُمْ لِمَ لَا أَتَقَدَّمُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَا يَؤُمَّهُمْ وَلْيَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے بدیل ابن میسرہ عقیلی سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عطیہ عقیلی سے کہا اُنہوں نے کہ تھے مالک ابن حویرث آتے تھے ہماری نماز کی جگہہ میں حدیث بولنے کو پس آگیا وقت نماز کا ایکدن سو کہا ہمنے انکو آگے کرو کہا امامت کرے کوئی تم میں کا تاکہ بیان کروں میں کیوں نہیں امامت کرتا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جو ملاقات کو جاوے کسی قوم کی تو امامت نکرے اُنکی بلکہ امامت کرے اُسی قوم کا کوئی آدمی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں صاحبخانہ مستحق ہے امامت کا بہ نسبت ملاقاتیونکی اور کہا بعض علماء نے جب اجازت دے صاحبخانہ تو مضائقہ نہیں امامت میں اور کہا اسحق نے مذہب عمل مالک ابن حویرث کی حدیث پر ہے اور تشدد کیا کہ ہرگز امامت نکرے صاحبخانہ کی کوئی دوسرا اگرچہ اجازت بھی دے اور ایسا ہی حکم ہے مسجد کا کہ نہ امامت کرے مسجد میں کسی قوم کی جب اُنسے ملنے جاوے بلکہ مسجد والوں میں سے کوئی امامت کرے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَنْ يَخُصَّ الْإِمَامُ نَفْسَهُ بِالدُّعَاءِ باب اس بیان میں کہ مکروہ ہے امام کو خاص اپنی ہی لئے دعا کرنا **عن** ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِامْرِئٍ أَنْ يَنْظُرَ فِي جَوْفِ بَيْتِ امْرِئٍ حَتّٰى يَسْتَأْذِنَ فَإِنْ نَظَرَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يَؤُمُّ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهُ بِدَعْوَةٍ دُونَهُمْ فَإِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَقُومُ إِلَى الصَّلٰوةِ وَهُوَ حَقِنٌ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسیکو کہ جھانکے کسیکی گھر میں جبتک اذن نہ لے پس اگر نظر کی اُسنے تو داخل ہو چکا یعنی جیسا داخل ہونا بے اذن حرام ہے ویسا ہی نظر کرنا بھی حرام ہے اور نہ امامت کرے کوئی کسی قوم کی پھر خاص کرے اپنی ہی لئے دعا کو انہیں چھوڑکر جسنے ایسا کیا اُسنے خیانت کی اُن لوگونکی اور نہ کھڑا ہو نماز میں پاخانہ پیشاب کو روک کر **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث معاویہ ابن صالح سے وہ روایت کرتے ہیں سفر بن نسیر سے وہ یزید بن شریح سے وہ ابی امامہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث یزید بن شریح سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث یزید بن شریح کی جو مروی ہے ثوبان سے بواسطہ ابی حی مؤذن کے اُسکی اسناد بہت اچھی ہے اور بہت مشہور ہے **باب**

باب مَاجَاءَ مَنْ اَمَّ قَوْمًا وَھُمْ لَهٗ كَارِھُوْنَ باب اُس امام کے بیان مین جس سے مقتدی بیزار ہون **عَنْ** الْحَسَنِ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً رَجُلٌ اَمَّ قَوْمًا وَھُمْ لَهٗ كَارِھُوْنَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَرَجُلٌ سَمِعَ حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ ثُمَّ لَمْ يُجِبْ **ترجمہ** روایت ہے حسن سے کہا سُنا مین نے انس بن مالک سے کہ لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصون پر ایک اُس مرد پر کہ امامت کرے کسی قوم کی اور وہ اُس سے بیزار ہون دوسری اُس عورت پر کہ رات کاٹی اور خاوند اُسکا اُسپر غُصّہ ہو تیسرے اُس مرد پر جو سنے حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ اور جماعت مین حاضر نہو **ف** اور اسباب مین ابن عباس اور طلحہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابی اُمامہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی صحیح نہین اسواسطے کہ مروی ہے یہ حسن سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **کہا** ابو عیسےٰ نے محمد بن قاسم مین کلام کیا ہے احمد بن حنبل نے اور ضعیف کہا ہے اُنکو اور نہین ہین وہ حافظ اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علما سے کہ امامت کرے کوئی آدمی اور مقتدی اُس سے بیزار ہون سو اگر امام ظالم نہین تو گناہ اُسی پر ہے جو اُس سے بیزار ہو اور کہا احمد اور اسحاق نے اسباب مین کہ جب بیزار ہو ایک یا دو یا تین تو مضائقہ نہین امامت مین جبتلک بیزار نہو اکثر قوم روایت کی ہمسے ہناد نے اُنہون نے جریر سے اُنہون نے منصور سے اُنہون نے ہلال ابن یساف سے اُنہون نے زیاد بن ابی الجعد سے اُنہون نے عمرو بن حارث بن المصطلق سے کہا عمرو نے کہا جاتا تہا کہ سب سے زیادہ عذاب دو شخصون پر ہے ایک وہ عورت کہ نافرمانی کرے شوہر کی دوسرا امام کہ لوگ اُس سے بیزار ہون کہا جریر نے کہا منصور نے سو پوچہا ہمنے امام کا حال تو کہا گیا ہمارے لئے کہ مراد اس سے ظالم امام ہے اور جو قائم کرے سُنّت کو تو گناہ اُسی پر ہے جو اُس سے بیزار ہو **عَنْ** اَبِيْ غَالِبٍ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا اُمَامَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا تُجَاوِزُ صَلٰوتُهُمْ اٰذَانَهُمْ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ وَامْرَاَةٌ بَاتَتْ وَزَوْجُهَا عَلَيْهَا سَاخِطٌ وَاِمَامُ قَوْمٍ وَھُمْ لَهٗ كَارِھُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابو غالب سے کہا سُنا مین نے ابا اُمامہ سے کہتے تہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصون کی نماز انکے کانونکے اوپر نہین جاتی یعنی مقبول نہین ہوتی ایک غلام بہاگا ہوا جبتک نہ لوٹے اور دوسری عورت کہ رات کاٹی اور خاوند اُسکا اُسپر غُصّے ہو تیسرے امام کہ مقتدی اُس سے بیزار ہون **کہا** ابو عیسےٰ نے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے اور ابو غالب کا نام حزور ہے **باب** مَاجَاءَ اِذَا صَلَّى الْاِمَامُ قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا باب اِس بیان مین کہ جب امام بیٹھکر پڑہے تو مقتدی بہی بیٹھکر پڑہین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ خَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ فَرَسٍ فَجُحِشَ فَصَلّٰى بِنَا قَاعِدًا فَصَلَّيْنَا مَعَهٗ قُعُوْدًا ثُمَّ انْصَرَفَ فَقَالَ اِنَّمَا الْاِمَامُ اَوْ قَالَ اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهٖ فَاِذَا كَبَّرَ فَكَبِّرُوْا وَاِذَا رَكَعَ فَارْكَعُوْا وَاِذَا رَفَعَ فَارْفَعُوْا وَاِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ فَقُوْلُوْا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ وَاِذَا سَجَدَ فَاسْجُدُوْا وَاِذَا صَلّٰى قَاعِدًا فَصَلُّوْا قُعُوْدًا اَجْمَعُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا گرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک گہوڑے پر سے پس چوٹ آئی سو نماز پڑہائی ہمکو بیٹھکر سو پڑہی ہمنے ساتھ انکے بیٹھکر پہر فراغت ہوئی اور فرمایا امام اسی لئے ہے یا فرمایا اِنَّمَا جُعِلَ الْاِمَامُ یعنی امام اسی لئے مقرر کیا گیا ہے کہ پیروی کرین اُسکی سو جب اللہ اکبر کہے تم بہی اللہ اکبر کہو اور جب رکوع کرے تم بہی رکوع کرو اور جب اُٹہے تم بہی اُٹہو اور جب کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ تم کہو رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ اور جب سجدہ کرے تم بہی سجدہ کرو اور جب بیٹھکر نماز پڑہے تو تم بہی سب بیٹھکر نماز پڑہو **ف** اسباب مین روایت ہے عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابن عمر اور معاویہ سے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث انس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گرے گہوڑے سے اور چوٹ آئی حسن ہے صحیح ہے اور یہی مذہب ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا انہین مین ہین جابر بن عبداللہ اور اُسید بن حضیر اور ابو ہریرہ وغیرہم اور اسی حدیث کے قایل ہین احمد اور اسحاق کہا بعض علما نے جب نماز پڑہے امام بیٹھکر نہ پڑہین اُسکے پیچہے لوگ مگر کہڑے ہوکر اور اگر بیٹھکر پڑہینگے تو درست نہوگی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی کا **باب** مِنْهُ دوسرا باب اِسی بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ قَاعِدًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیچہے ابی بکر کے بیٹھکر اُس مرض مین کہ وفات ہوئی اُسمین **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ہی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑہے امام بیٹھکر تو تم بہی پڑہو بیٹھکر اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنی مرض مین اور ابو بکر امامت کرتے تہے آدمیونکی پس نماز پڑہی آپنے ابو بکر کے پہلو مین اور آدمی اقتدا کرتے تہے ابو بکر کی اور ابو بکر اقتدا کرتے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے انہین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی پیچہے ابی بکر کے بیٹھکر اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑہی ابی بکر کے پیچہے بیٹھکر روایت کی ہمسے یہ حدیث عبداللہ بن ابی زیاد نے اُنسے شبابہ بن سوار نے اُنسے محمد بن طلحہ نے اُنسے حمید نے اُنسے ثابت نے اُنسے انس نے کہ نماز پڑہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض مین ابی بکر کے پیچہے بیٹھکر ایک کپڑے مین لپٹے ہوئے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو یحیی بن ایوب نے حمید سے اُنہون نے انس سے اور روایت کیا اسکو کئی لوگون نے حمید سے اُنہون نے انس سے اور نہین ذکر کیا اُسمین ثابت کا اور جسنے ذکر کیا سند مین ثابت کا وہ صحیح زیادہ ہے **باب** مَاجَاءَ فِي الْاِمَامِ

يَنْهَضُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ نَاسِيًا باب دو رکعت کی بعد امام کے سہواً کہڑے ہوجانیکی بیان مین عَنِ الشَّعْبِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا الْمُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ فَنَهَضَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ فَسَبَّحَ بِهِ الْقَوْمُ وَسَبَّحَ بِهِمْ فَلَمَّا قَضَى صَلَاتَهُ سَلَّمَ ثُمَّ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ وَهُوَ جَالِسٌ ثُمَّ حَدَّثَهُمْ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِهِمْ مِثْلَ الَّذِي فَعَلَ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے سو اٹھ کہڑے ہوے دو رکعت کے بعد یعنی قبل تشہد کے سو تسبیح کی قوم نے اور تسبیح کی انہون نے پہر جب پوری کر چکے نماز سلام پہیرا اور دو سجدے کیے سہو کے بیٹھے ہوئے پہر بیان کیا انسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی ایسا ہی کیا تہا جیسا انہون نے کیا **ف** اور اس باب مین روایت ہے عقبہ بن عامر اور سعد اور عبداللہ بن بحینہ سے **کہا** ابوعیسی نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی مروی ہے کئی سندونسے مغیرہ بن شعبہ سے اور کلام کیا ہے بعض علما نے ابن ابی لیلی مین انکی حافظہ کی طرف سے کہا احمد نے محبت کے قابل نہین حدیث ابن ابی لیلی کی اور کہا محمد بن اسمعیل نے ابن ابی لیلی تو صدوق یعنی سچے ہین اور مین روایت نہین کرتا ہون انسے اسلیے کہ انکی صحیح حدیث سقیم سے پہچانی نہین پڑتی اور جو ایسا ہو اُس سے مین روایت نہین لیتا اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندونسے مغیرہ بن شعبہ سے اور روایت کی سفیان نے جابر سے انہون نے مغیرہ بن شبیل سے انہون نے قیس بن ابی حازم سے اُنہون نے مغیرہ بن شعبہ سے اور جابر جعفی کو ضعیف کہا ہے بعض اہل علم نے اور چھوڑ دیا اُس سے روایت لینا یحیی بن سعید نے اور عبدالرحمن بن مہدی وغیرہ نے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ جب بہول سے اٹھ کہڑا ہو کوئی دو رکعت مین تو اپنی نماز پوری کر لے اور بعد نماز دو سجدہ سہو کرے سو بعضون نے کہا ہے کہ بعد سلام کے کرے اور بعضون نے کہا قبل سلام کے اور جنہون نے کہا ہے قبل سلام کے اُنکی حدیث زیادہ صحیح ہے کہ روایت کی ہے زہری نے اور یحیی بن سعید انصاری نے عبدالرحمن اعرج سے اُنہون نے عبداللہ بن بحینہ سے کہا روایت کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے اُنہون نے یزید بن ہارون سے انہون نے مسعودی سے اُنہون نے زیاد بن علاقہ سے کہا امامت کی ہماری مغیرہ بن شعبہ نے پہر جب پڑھ چکے دو رکعت کہڑے ہوگئے اور نہ بیٹھے سو سبحان اللہ کہا مقتدیون نے سو اشارہ کیا انکی طرف کہ کہڑے ہوجاو پہر جب فارغ ہوے نماز سے سلام پہیرا اور دو سجدے کیے سہو کے اور سلام پہیرا اور کہا اسیطرح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندونسے مغیرہ بن شعبہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ فِي مِقْدَارِ الْقُعُودِ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ باب مقدار مین قعدۂ اولی کی **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ كَأَنَّهُ عَلَى الرَّضْفِ قَالَ شُعْبَةُ ثُمَّ حَرَّكَ سَعْدٌ شَفَتَيْهِ بِشَيْءٍ فَأَقُولُ حَتَّى يَقُومَ فَيَقُولُ حَتَّى يَقُومَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے تہے دو رکعتون کے بعد تو گویا وہ بیٹھے ہوں گرم پتھرون پر یعنی بہت جلد اٹھتے کہا شعبہ نے پہر ہلائے سعد نے اپنے ہونٹ کچھہ کہکر یعنی حضرت کچھہ پڑھتے تہے کہا شعبہ نے مین کہتا تہا یہانتک کہ اٹھتے وہ کہتے جب تک کہ اٹھتے **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے لیکن ابا عبیدہ کو سماع نہین اپنے باپ سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کا اختیار کرتے ہین کہ آدمی دیر تک نہ بیٹھے قعدۂ اولی مین اور قعدۂ اولی مین تشہد سے زیادہ کچھہ نہ پڑھے اور کہتے ہین اگر زیادہ کیا اسنے تشہد سے کچھہ بہی تو اُسپر سجدۂ سہو ہے ایسا ہی مروی ہے شعبی وغیرہ سے

باب مَا جَاءَ فِي الْإِشَارَةِ فِي الصَّلَاةِ باب نماز مین اشارہ کرنیکی بیان مین **عَنْ** صُهَيْبٍ قَالَ مَرَرْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُصَلِّي فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ إِلَيَّ إِشَارَةً وَقَالَ لَا أَعْلَمُ إِلَّا أَنَّهُ قَالَ إِشَارَةً بِإِصْبَعِهِ **ترجمہ** روایت ہے صہیب سے کہا گزرا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اور وہ نماز پڑہتے تہے سو سلام کیا مین نے انکو اور جواب دیا مجھکو اشارہ سے کہا راوی نے نہین جانتا مین مگر شاید صہیب نے یہی کہا ہوگا کہ جواب دیا انگلی سے اشارہ کر کے **ف** اور اس باب مین روایت ہے بلال اور ابی ہریرہ اور انس اور عائشہ سے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قُلْتُ لِبِلَالٍ كَيْفَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرُدُّ عَلَيْهِمْ حِينَ كَانُوا يُسَلِّمُونَ عَلَيْهِ وَهُوَ فِي الصَّلَاةِ قَالَ كَانَ يُشِيرُ بِيَدِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ پوچھا مین نے بلال سے کیونکر جواب دیتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تہے اصحاب انکو اور وہ نماز مین ہوتے تہے کہا بلال نے اشارہ کرتے تہے اپنے ہاتھ سے **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث صہیب کی حسن ہے نہین پہچانتے ہم اُسے مگر روایت سے لیث کی کہ وہ روایت کرتے ہین بکیر سے اور روایت کی زید بن اسلم سے انہون نے ابن عمر سے کہ کہا مین نے بلال سے کیونکر جواب دیتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تہے انپر مسجد بنی عمرو بن عوف مین کہا بلال نے اشارہ کرتے تہے ہاتھ سے اور دونو حدیثین میرے نزدیک صحیح ہین اسلیے کہ قصہ حدیث صہیب کا اور ہے اور قصہ حدیث بلال کا اور اور اگر ابن عمر نے اُن دونونسے روایت کیا تو احتمال ہے کہ دونون سے سنا ہو

باب مَا جَاءَ أَنَّ التَّسْبِيحَ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقَ لِلنِّسَاءِ باب اس بیان مین کہ جب امام بہولے تو مردونکو سبحان اللہ کہنا اور عورتونکو تصفیق چاہیے اور تصفیق سیدہے ہاتھ کی پشت بائین ہتہیلی پر مارنا ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيحُ لِلرِّجَالِ وَالتَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تسبیح مردونکو ہے اور تصفیق عورتونکو **ف** اور اس باب مین علی اور سہل بن سعد اور جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے بہی روایت ہے اور کہا حضرت علی نے کہ جب مین اذن مانگتا حضرت سے اندر آنے کا اور آپ نماز پڑھتے ہوتے تو سبحان اللہ کہتے **کہا** ابوعیسی نے

حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی اہل علم کا اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق **باب** ما جآء فی کراھیۃ التثاوب فی الصلوٰۃ باب اس بیان میں کہ جماہی لینا نماز میں مکروہ ہی **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التثاوب فی الصلوٰۃ من الشیطان فاذا تثاوب احدکم فلیکظم ما استطاع **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جماہی آنا نماز میں شیطان کی طرف سے ہی سو جب کسیکو جماہی آوی تو روکی اور مونہہ بند کری جہانتک ہو سکی **ف** اور اس باب میں ابی سعید خدری اور جد عدی بن ثابت سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مکروہ کہا ہی علماء نی جماہی لینا نماز میں ابراہیم نی کہا میں تو جماہی کو پہیر دیتا ہوں کنکارسی

باب ما جآء ان صلوٰۃ القاعد علی النصف من صلوٰۃ القائم باب اس بیان میں کہ بیٹھکر نماز پڑھنی میں آدہا ثواب ہے کہڑی ہو کر پڑہنی سی +

عن عمران بن حصین قال سالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صلوٰۃ الرجل وھو قاعد فقال من صلی قائما فھو افضل ومن صلاھا قاعدا فلہ نصف اجر القائم ومن صلاھا نائما فلہ نصف اجر القاعد **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا پوچہا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مرد کی نماز کا حال تو فرمایا آپنی جو کہڑی ہوکر پڑہی تو افضل ہی اور جو بیٹھ کر پڑہی تو اسکو کہڑی پڑہنی والی سی آدہا ثواب ہے اور جو لیٹ کر پڑہی تو اسکو بیٹھنے والیکا آدہا ثواب ہے **ف** اور اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سائب سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث عمران بن حصین کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث ابراہیم بن طہمان سی اسی سند سی مگر کہ کہتی ہیں کہ روایت ہے عمران بن حصین سی کہا انہوں نی پوچہا میں نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مریض کی نماز کو سو فرمایا کہڑے ہو کر پہر اگر نہو سکی تو بیٹھ کر پہر اگر نہو سکی تو کروٹ پر لیٹ کر روایت کی ہمسی ہناد نی انہوں نی وکیع سی انہوں نی ابراہیم بن طہمان سی انہوں نی حسین معلم سی اسی اسناد سی **کہا** ابو عیسی نی نہیں جانتی ہم کسیکو کہ روایت کی ہو اسنی حسین معلم سی ابراہیم بن طہمان کی روایت کے مانند اور روایت کیا ہی ابو اسامہ اور کئی لوگوں نی حسین معلم سی مثل روایت عیسی بن یونس کے اور مراد اس حدیث سے بعض علماء کی نزدیک نفل نماز ہی روایت کی ہمسی محمد بن بشار نی انہوں نی ابی عدی سی انہوں نی اشعث بن عبد الملک سے انہوں نی حسن سے کہا حسن نی کہ آدمی نماز نفل چاہی کہڑی ہو کر پڑہی چاہی بیٹھکر چاہی لیٹ کر اور اختلاف ہے علماء کا اُس بیمار کی نماز میں جو بیٹھکر نہ پڑہ سکی سو کہا بعض نی پڑہی داہنی کروٹ پر اور بعض نی کہا چت لیٹ کر اور پیر قبلہ کی طرف پہیلا کر نماز پڑہی اور کہا سفیان ثوری نی اس حدیث کی معنی یہ ہیں کہ جو بیٹھکر پڑہی تندرست ہوکی تو آدہا اجر ہی تندرست کی اور جسکو کچہ عذر ہو بیماری وغیرہ اور وہ بیٹھکر پڑہی تو اسکو پورا ثواب ہے مثل کہڑی ہو کر پڑہنی والی کی اور بعض حدیثوں میں یہ مضمون ہے آیا ہی کہ یہی مثل قول سفیان ثوری کے

باب فیمن یتطوع جالسا باب اسکی بیان میں جو بیٹھ کر نماز نفل پڑہی **عن** حفصۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم انھا قالت ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی سبحتہ قاعدا حتی کان قبل وفاتہ صلی اللہ علیہ وسلم بعام فانہ کان یصلی فی سبحتہ قاعدا ویقرأ بالسورۃ ویرتلھا حتی تکون اطول من اطول منھا **ترجمہ** روایت ہے حفصہ ام المومنین سے کہ کہا انہوں نے میں نے نہیں دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کبہی نفل پڑہتی بیٹھکر یہانتک جب رہ گیا آپ کی وفات میں ایک سال پڑہنی لگے آپ نفل بیٹھکر اور پڑہتی تہی کوئی سورت تو اسقدر ترتیل کرتے یعنے ٹہیر ٹہیر کر اس لیے کر پڑہتی کہ وہ لمبی سی لمبی ہو جاتی **ف** اس باب میں ام سلمہ اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث حفصہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وہ نماز پڑہتی تہی رات کو بیٹہی بیٹہی پہر جب باقی رہتی قرأت تیس یا چالیس آیتین کی موافق تو کہڑی ہو جاتی پہر رکوع کرتی پہر دوسری رکعت میں بہی ایسا ہی کرتی اور مروی ہی آپسی کہ نماز پڑہتی بیٹہ کر پہر جب قرأت کرتی کہڑی کہڑی رکوع و سجدہ بہی کرتی کہڑے کہڑے اور جب قرأت کرتی بیٹہی بیٹہی تو رکوع و سجدہ بہی کرتی بیٹہی بیٹہی کہا احمد اور اسحاق نی عمل دونوں حدیثوں پر ہی گویا انکی نزدیک دونو حدیثیں معمول بہا اور صحیح ہیں

عن عائشۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی جالسا فیقرأ وھو جالس فاذا بقی من قراءتہ قدر ما یکون ثلاثین او اربعین آیۃ قام فقرأ وھو قائم ثم رکع وسجد ثم صنع فی الرکعۃ الثانیۃ مثل ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھکر نماز پڑہتی تو قرأت بہی بیٹھکر کرتی پہر جب باقی رہتیں تیس یا چالیس آیتیں تو کہڑی ہوکر پڑہتی پہر رکوع اور سجدہ کرتی پہر دوسری رکعت میں بہی ایسا ہی کرتے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی

عن عبد اللہ بن شقیق عن عائشۃ قال سالتھا عن صلوٰۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تطوعہ قالت کان یصلی لیلا طویلا قائما ولیلا طویلا قاعدا فاذا قرأ وھو قائم رکع وسجد وھو قائم واذا قرأ وھو جالس رکع وسجد وھو جالس **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سی کہ پوچہا میں نے حضرت عائشہ سی نفل نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو فرمایا حضرت عائشہ نے نماز پڑہتی تہی آنحضرت لمبی رات تک کہڑی کہڑی اور لمبی رات تک بیٹہی بیٹہی پہر جب قرأت کرتی کہڑی ہوکر تو رکوع اور سجدہ بہی کرتی اُسی حالت میں اور جب قرأت کرتی بیٹھکر تو رکوع اور سجدہ بہی کرتی بیٹھ کر **کہا** ابو عیسی نے

یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال انی لاسمع بکاء الصبی فی الصلوٰۃ فاخفف باب اس بیان میں کہ فرمایا حضرت نے جب سنتا ہوں میں لڑکے کے رونے کی آواز تو ہلکی کرتا ہوں نماز **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال واللہ انی لاسمع بکاء الصبی وانا فی الصلوٰۃ فاخفف مخافۃ ان تفتتن امہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اللہ کی میں جب سنتا ہوں رونا لڑکے کا نماز میں تو ہلکی کرتا ہوں نماز اس خیال سے کہ گھبرا نجاوے اسکی ماں **ف** اس باب میں ابی قتادہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء لا تقبل صلوٰۃ الحائض الا بخمار باب اس بیان میں کہ جوان عورت کی نماز قبول نہیں ہوتی بغیر چادر کے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقبل صلوٰۃ الحائض الا بخمار **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبول نہیں ہوتی نماز جوان عورت کی مگر اوڑھنی اوڑھ کر **ف** اس باب میں روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ عورت بالغہ کی نماز بغیر ڈھانپے بالوں کے درست نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا کہ نماز عورت کی درست نہیں اگر ذرا بھی بدن اسکا کھلا ہو اور کہا ہے شافعی نے کہ کہا گیا ہے اگر پشت پا کھلی ہو عورت کی تو نماز درست ہے **باب** ما جاء فی کراہیۃ السدل فی الصلوٰۃ باب اس بیان میں کہ سدل مکروہ ہے نماز میں **عن** ابی ہریرۃ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن السدل فی الصلوٰۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سدل سے نماز میں **ف** اس باب میں ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کو نہیں پہچانتے ہم روایت سے عطا کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ سے مرفوعاً مگر اسناد سے عسل بن سفیان کے اور اختلاف ہے اہل علم کا سدل میں نماز کے اندر سو کہا بعضوں نے مکروہ ہے نماز میں اور کہا فعل ہے یہود کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے سدل نماز میں جب ایک ہی کپڑا ہو ولیکن جب سدل کیا کرتے پر تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے احمد کا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے سدل کو نماز میں **مترجم** کہتا ہے سدل کی دو معنی ہیں ایک یہ کہ کرتا یا جبہ کندھے پر ڈال لینا اور باہیں اسکی نہ پہننا اور ایسا لپیٹ لینا کہ دونوں ہاتھ اندر رہیں اور اسطرح رکوع وسجدہ کرنا اور یہ عادت یہود کی تھی اور دوسرے یہ کہ چادر سر پر ڈالکے دونوں کنارے اسکے داہنے بائیں لٹکا دینا اور انکو کندھوں پر نہ ڈالنا یہی مکروہ ہے اور اسی کو بعض نے کہا ہے کہ کرتے پر کرے تو مضائقہ نہیں **باب** ما جاء فی کراہیۃ مسح الحصٰی فی الصلوٰۃ باب اس بیان میں کہ کنکریاں ہٹانا نماز میں مکروہ ہے **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قام احدکم الی الصلوٰۃ فلا یمسح الحصٰی فان الرحمۃ تواجہہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کھڑا ہو کوئی تم میں کا نماز کو تو نہ چھوئے کنکریاں نماز میں اسلئے کہ رحمت اسکے سامنے ہے **عن** معیقیب قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن مسح الحصٰی فی الصلوٰۃ فقال ان کنت لا بد فاعلا فمرۃ واحدۃ **ترجمہ** روایت ہے معیقیب سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کنکریاں ہٹانی کو نماز میں تو فرمایا اگر ضرورت ہو تجھکو تو ایکبار ہٹا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں علی بن ابی طالب اور حذیفہ اور جابر بن عبداللہ اور معیقیب سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مکروہ کہا آپنے کنکریاں ہٹانی کو نماز میں اور کہا اگر ضرورت ہو تو ایکبار ہٹا دے گویا ایک مرتبہ کی اجازت دی ہے حضرت نے اور اسی پر عمل ہے علماء کا **باب** ما جاء فی کراہیۃ النفخ فی الصلوٰۃ باب اس بیان میں کہ نماز میں زمین کا پھونکنا مکروہ ہے **عن** ام سلمۃ قالت رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غلاما لنا یقال لہ افلح اذا سجد نفخ فقال یا افلح ترب وجہک **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لڑکے کو کہ ہم اسکو افلح کہتے تھے جب سجدہ کرتا تو زمین کو پھونکتا سو فرمایا آپنے خاک آلودہ ہونے دے اپنے مونہہ کو **ف** کہا احمد بن منیع نے مکروہ کہا ہے عباد نے پھونکنا نماز میں اور کہتا ہے کہ اس سے نماز نہیں جاتی کہا احمد بن منیع نے اور یہی ہمارا بھی مختار ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ روایت کی ہے بعض لوگوں نے یہ حدیث ابی حمزہ سے اور کہا کہ وہ لڑکا مولا تھا ہمارا رباح اسکا نام تھا روایت کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے میمون ابی حمزہ سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی روایت کے اور اسمیں کہا ایک لڑکا ہمارا کہ جسکو رباح کہتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے اسناد حدیث ام سلمہ کی کچھہ ایسی قوی نہیں اور میمون ابو حمزہ کو ضعیف کہا ہے بعض علماء نے اور اختلاف ہے علماء کا نماز میں پھونکنے میں سو بعضوں نے کہا اگر پھونکا کسی نے نماز میں تو پھر پڑھے نماز اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور کہا بعضوں نے مکروہ ہے پھونکنا نماز میں اور اگر پھونکا کسی نے تو ٹوٹتی نہیں نماز اسکی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء فی النہی عن الاختصار فی الصلوٰۃ باب اس بیان میں کہ نماز میں کوکھ پر ہاتھ رکھ کے کھڑا ہونا منع ہے **عن** ابی ہریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی ان یصلی الرجل مختصرا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ نماز پڑھے آدمی کوکھ پر ہاتھ رکھکر **ف** اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے بھی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے اختصار کرنا نماز میں اور اختصار یہ کہ آدمی اپنے ہاتھ کو کوکھ پر رکھے اور مکروہ کہا ہے بعضوں نے چلنا بھی کوکھ پر ہاتھ رکھکر

اور مروی ہے کہ شیطان جب چلتا ہی تو کو کھہ پر ہاتھہ رکھہ کے چلتا ہی **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ كَفِّ الشَّعْرِ فِي الصَّلٰوةِ باب اس بیانمین کہ بال باندھکر نماز پڑھنا مکروہ ہے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْمَقْبُرِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اَنَّهٗ مَرَّ بِالْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ وَهُوَ يُصَلِّيْ وَقَدْ عَقَصَ ضَفِرَتَهٗ فِيْ قَفَاهُ فَحَلَّهَا فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ الْحَسَنُ مُغْضَبًا فَقَالَ اَقْبِلْ عَلٰى صَلٰوتِكَ وَلَا تَغْضَبْ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن ابی سعید المقبری سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ ابی رافع سے کہ وہ گزری حسن بن علی پر اور وہ نماز پڑھتی تھے اور باندھا اُنہون نے جوڑا اپنا گدی پر سو کھولدیا اُسکو ابو رافع نی تو دیکھا حضرت حسن نے اُنکی طرف غصے ہی سے کہا اُنہون نی اپنی نماز پڑھتی رہو اور غصہ نکرو کہ مین نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتی تھی کہ وہ حصہ ہے شیطان کا **ف** اور اسباب مین روایت ہے ام سلمہ اور عبد اللہ بن عباس سے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابو رافع کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتی ہین بالونکو باندھکر نماز پڑھنا اور عمران بن موسی وہ قرشی مکی ہین اور وہ بھائی ہین ایوب ابن موسی کے **باب** مَا جَآءَ فِي التَّخَشُّعِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز مین عاجزی کرنیکی بیانمین **عَنْ** الْفَضْلِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّلٰوةُ مَثْنٰى مَثْنٰى تَشَهُّدٌ فِيْ كُلِّ رَكْعَتَيْنِ وَتَخَشُّعٌ وَتَضَرُّعٌ وَتَمَسْكُنٌ وَتُقْنِعُ يَدَيْكَ يَقُوْلُ تَرْفَعُهُمَا اِلٰى رَبِّكَ مُسْتَقْبِلًا بِبُطُوْنِهِمَا وَجْهَكَ وَتَقُوْلُ يَا رَبِّ يَا رَبِّ وَمَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** روایت ہے فضل بن عباس سے کہا اُنہون نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ نماز دو دو رکعت ہے اور التحیات ہے ہر دوگانہ کی بعد اور ڈرنا ہی اور عاجزی کرنا اور مسکینی یعنی درگاہ الٰہی مین اور اُٹھادی تو اپنی دونو ہاتھہ کہتا ہی راوی کہ بلند کری تو دونون ہاتھونکو پروردگار کی سامنی کہ ہتیلیان ہون تیری منہ کیطرف اور کہی یارب یارب اور جو ایسا نکری وہ ایسا ہی ایسا ہی یعنی ناقص ہے **کہا** ابو عیسی نے اور ابن مبارک کے سوا اور لوگون نے اِس حدیث مین یہ کہا ہی مَنْ لَّمْ يَفْعَلْ ذٰلِكَ فَهُوَ خِدَاجٌ یعنی جو ایسا نکری وہ بُرا ہی **کہا** ابو عیسی نے سنا مین نے محمد ابن اسمعیل سے کہتی تھی روایت کیا شعبہ نے اس حدیث کو عبد ربہ ابن سعید سے اور خطا کی کئی مقام مین ایک تو کہا روایت ہے انس بن ابی انس سے اور وہ عمران بن ابی انس ہین دوسرے کہا روایت ہے عبد اللہ بن حارث سے اور وہ حقیقت مین عبد اللہ بن نافع بن العمیا ہین کہ وہ روایت کرتی ہین ربیعہ بن حارث سے تیسرے کہا شعبہ روایت کرتی ہین عبد اللہ ابن حارث سے وہ مطلب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حقیقت مین روایت ہے ربیعہ بن حارث بن عبد المطلب سے وہ روایت کرتی ہین فضل ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد بخاری نے کہ حدیث لیث ابن سعد کی بہت صحیح ہی شعبہ کی حدیث سے **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّشْبِيْكِ بَيْنَ الْاَصَابِعِ فِي الصَّلٰوةِ باب اس بیانمین کہ پنجہ مین پنجہ ڈالنا مکروہ ہی نماز مین **عَنْ** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ اَحَدُكُمْ فَاَحْسَنَ وُضُوْءَهٗ ثُمَّ خَرَجَ عَامِدًا اِلَى الْمَسْجِدِ فَلَا يُشَبِّكَنَّ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ فَاِنَّهٗ فِيْ صَلٰوةٍ **ترجمہ** روایت ہے کعب ابن عجرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب وضو کیا کسی نے اچھی طرح سے پہر نکلا مسجد کی طرف تو تشبیک نکری یعنی انگلیونمین انگلی کہ وہ تو نماز مین ہے **کہا** ابو عیسی نے کعب بن عجرہ کی حدیث کو روایت کیا ہی کئی لوگون نے ابن عجلان سے لیث کی روایت کی مانند اور روایت کی شریک نے محمد بن عجلان سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ سے مانند اسی حدیث کے اور شریک کی حدیث غیر محفوظ ہی **باب** مَا جَآءَ فِيْ طُوْلِ الْقِيَامِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز مین دیر تک قیام کرنیکی بیانمین **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قِيْلَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّ الصَّلٰوةِ اَفْضَلُ قَالَ طُوْلُ الْقُنُوْتِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسی نماز افضل ہی فرمایا جسمین قیام دراز ہو **ف** اس باب مین عبد اللہ حبشی اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث جابر کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندون سے جابر بن عبد اللہ سے **باب** مَا جَآءَ فِيْ كَثْرَةِ الرُّكُوْعِ وَالسُّجُوْدِ باب رکوع اور سجدے زیادہ کرنیکی بیانمین **عَنْ** الْاَوْزَاعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِيْ الْوَلِيْدُ بْنُ هِشَامٍ الْمُعَيْطِيُّ قَالَ حَدَّثَنِيْ مَعْدَانُ بْنُ طَلْحَةَ الْيَعْمُرِيُّ قَالَ لَقِيْتُ ثَوْبَانَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ دُلَّنِيْ عَلٰى عَمَلٍ يَّنْفَعُنِيَ اللّٰهُ بِهٖ وَيُدْخِلُنِي اللّٰهُ الْجَنَّةَ فَسَكَتَ عَنِّيْ مَلِيًّا ثُمَّ الْتَفَتَ اِلَيَّ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً قَالَ مَعْدَانُ فَلَقِيْتُ اَبَا الدَّرْدَاءِ فَسَاَلْتُهٗ عَمَّا سَاَلْتُ عَنْهُ ثَوْبَانَ فَقَالَ عَلَيْكَ بِالسُّجُوْدِ فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ عَبْدٍ يَّسْجُدُ لِلّٰهِ سَجْدَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً **ترجمہ** روایت ہے اوزاعی سی کہا روایت کی مجھسے ولید ابن ہشام معیطی نی کہا روایت کی مجھسے معدان بن طلحہ یعمری نی کہا ملاقات کی مین نے ثوبان سے جو مولے ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پوچھا مین نے اُنسے خبر دو مجھے ایسی کام کی کہ نفع دی اللہ مجھکو اُس سے اور داخل کری جنت مین پس چپ رہے وہ دیر تک پہر التفات کیا میری طرف اور کہا تو اختیار کر سجدے کو یعنی سجدے بہت کیا کر یا نماز بہت پڑھا کر اسلیے کہ سنا ہی مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی جو بندہ ایک سجدہ کری اللہ کیواسطے بلند کرتا ہی اللہ اُسکا ایک درجہ

اور گھٹاتا ہی ایک گناہ کہا معدان نے پھر ملا میں ابو درداء سی سو پوچھا میں نے اُنسے جو پوچھا تہا ثوبان سی تو اُنہوں نی بہی کہا کہ میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی فرماتی تھی جو بندہ ایک سجدہ کرتا ہے اللہ اسکو سطے بلند کرتا ہی اللہ اُسکا ایک درجہ اور گھٹاتا ہی ایک گناہ **ف** اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور ابی فاطمہ سی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی اور ابو درداء کی کثرت رکوع اور سجود کی باب میں حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں کہ بعضی کہتی ہیں طول قیام نماز میں افضل ہے بہت رکوع اور سجدی کرنی سی اور کہا بعضوں نے کثرت رکوع اور سجود کی افضل ہے قیام کی دراز کرنی سی اور کہا احمد بن حنبل نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب میں دو حدیثیں اور نہ ترجیح دی اُسمیں کسیکو اور کہا اسحٰق نی دنکو کثرت رکوع اور سجود اور راتکو طول قیام بہتر ہی مگر ہو وہی کسی آدمی کا کچھہ قرآن مقرر کہ وہ روز پڑھتا ہو اسکو راتکو تو اسمیں کثرت رکوع اور سجود کی بہت بہتر ہی کہ قرآن تو اپنی وظیفی کی موافق خواہ مخواہ پڑھیگا اور رکوع اور سجدی کا نفع الگ پایگا **کہا** ابو عیسیٰ نے کہ اسحٰق اسلئی قایل ہوا اس بات کے کہ ایسا ہی مروی ہے نماز میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ طول قیام مروی ہے رات میں اور دنمیں مروی نہیں کہ آپ نے قیام دراز کیا ہو

باب مَا جَآءَ فِي قَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ باب اس بیان میں کہ سانپ اور بچھو کا مارنا نماز میں درست ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَتْلِ الْاَسْوَدَيْنِ فِي الصَّلٰوةِ الْحَيَّةِ وَالْعَقْرَبِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی دو کالی چیزونکی مارنیکا نماز میں ایک سانپ دوسری بچھو کا **ف** اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی رافع سی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق اور مکروہ کہا ہی بعض علما نی سانپ بچھو کا مارنا نماز میں کہا ابراہیم نے نماز تو عین مشغولی ہی اور پہلا قول زیادہ صحیح ہی

باب مَا جَآءَ فِي سَجْدَتَيِ السَّهْوِ قَبْلَ السَّلَامِ باب سجدہ سہو سلام سے پیشتر کرنیکے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ الْاَسَدِيِّ حَلِيْفِ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ فِيْ صَلٰوةِ الظُّهْرِ وَعَلَيْهِ جُلُوْسٌ فَلَمَّا اَتَمَّ صَلٰوتَهٗ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ يُكَبِّرُ فِيْ كُلِّ سَجْدَةٍ وَّهُوَ جَالِسٌ قَبْلَ اَنْ يُّسَلِّمَ وَسَجَدَهُمَا النَّاسُ مَعَهٗ مَكَانَ مَا نَسِيَ مِنَ الْجُلُوْسِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بحینہ اسدی سے جو ہم قسم ہیں بنی عبد المطلب کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کھڑی ہو گئے نماز ظہر میں اور انکو بیٹھنا تہا یعنی قعدۂ اولیٰ میں پھر جب پوری کر چکی نماز دو سجدے کئی بیٹھی ہوئی تکبیر کہتی ہر سجدہ میں قبل سلام کی اور لوگوں نے بہی سجدے کئی انکی ساتھ بدلے میں قعدۂ اولیٰ کے جو بہول گئی تہی **ف** اور اس باب میں روایت ہے عبد الرحمٰن بن عوف سے بہی روایت کی ہمسی محمد بن بشار نی اُنسی عبد الاعلیٰ اور ابو داؤد نی کہا دونوں نے خبر دی ہمکو ہشام نے انکو یحییٰ بن ابی کثیر نی وہ روایت کرتی ہیں محمد بن ابراہیم سی کہ ابا ہریرہ اور سائب قاری دونوں سجدے کرتی تہی سہو کی قبل سلام کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن بحینہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے شافعی کا کہ سجدہ سہو کری بہر صورت قبل سلام کے اور کہتی ہیں یہ ناسخ ہی اور حدیثوں کی اور مذکور ہی کہ اخیر فعل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی تہا اور کہا احمد اور اسحٰق نی جب کھڑا ہو جاوے آدمی دو رکعت کے بعد تو سجدۂ سہو کا کری قبل سلام کے ابن بحینہ کی حدیث کے موافق اور عبد اللہ ابن بحینہ وہ بیٹی مالک کے ہیں اور بحینہ انکی ماں ہیں ایسا ہی خبر دی ہمکو اسحٰق بن منصور نی علی ابن مدینی سی اور کہتی ہیں انکو عبد اللہ بن مالک ابن بحینہ **کہا** ابو عیسیٰ نے اختلاف ہے علما کا سجدۂ سہو قبل سلام کے کری یا بعد تو بعضوں کے نزدیک بعد سلام کی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفی کا اور بعضوں نے کہا قبل سلام کی اور یہی قول ہی اکثر فقہاء مدینی کا مثل یحییٰ بن سعید اور ربیعہ وغیرہما کا اور یہی قول ہی شافعی کا اور کہا بعضوں نے جب بہولے سے کچھہ زیادتی ہو جاوے نماز میں تو سجدہ بعد سلام کے کری اور جب نقصان ہو تو قبل سلام کی اور یہی قول ہے مالک ابن انس کا اور کہا احمد نے جن صورتوں میں جسطرح پر سجدہ سہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی مروی ہے اس صورتمیں اسیطرح سجدہ کرنا چاہئی یعنی جہاں قبل سلام مروی ہے وہاں قبل سلام کرنا چاہیئی اور جہاں بعد سلام مروی ہے وہاں سلام کے بعد اور کہتی ہیں جب کھڑا ہو جاوے دو رکعتوں کے بعد تو سجدہ کری قبل سلام کی ابن بحینہ کی حدیث کی موافق اور اگر پڑھ لی ظہر میں پانچ رکعت تو سجدہ کری سلام کی بعد اور اگر سلام پہیر دیا ہو دو رکعتوں میں ظہر اور عصر کی تو سجدہ کری بعد سلام کی اسیطرح جس جس صورتمیں جو جو فعل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مروی ہے اسی طرح عمل کری اور جسمیں کوئی فعل رسول اللہ سی مروی نہیں تو اُسمیں سجدہ کری قبل سلام کی اور اسحٰق بہی احمد کی موافق کہتی ہیں مگر فرق اتنا ہی کہ وہ کہتی ہیں جس صورتمیں کوئی فعل مذکور نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی تو اُسمیں اگر زیادتی ہو نماز میں تو سجدہ کرے بعد سلام کے اور اگر نقصان ہو تو قبل سلام کی

باب مَا جَآءَ فِيْ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ السَّلَامِ وَالْكَلَامِ باب سلام اور کلام کے بعد سجدۂ سہو کرنیکی بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيْلَ لَهٗ اَزِيْدَ فِي الصَّلٰوةِ اَمْ نَسِيْتَ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی ظہر پڑھی پانچ رکعتیں سو عرض کیا گیا کیا بڑھائی گئی نماز یا آپ بہول گئی پس دو سجدے کئے آپنے بعد سلام کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَ سَجْدَتَيِ السَّهْوِ بَعْدَ الْكَلَامِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سی کہ نبی صلی

علیہ وسلم نے سہو کی دو سجدے کئے بعد کلام کے **ف** اس باب مین روایت ہے معاویہ اور عبد اللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَجَدَهُمَا بَعْدَ السَّلَامِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدے کئے سہو کے بعد سلام کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو ایوب نے اور کئی لوگون نے ابن سیرین سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ جب کوئی شخص پڑھ لیوے ظہر کی نماز پانچ رکعت تو نماز اسکی جائز ہے اور دو سجدے کر لیوے سہو کے اگرچہ بیٹھا نہو قعدۂ اخیرہ مین اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض لوگون نے کہا جب ظہر مین پانچ رکعت پڑھی اور قعدۂ اخیرہ مین بقدر تشہد نہ بیٹھا تو نماز اسکی درست نہین اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض کوفیون کا

باب مَا جَاءَ فِی التَّشَهُّدِ فِیْ سَجْدَتَیِ السَّهْوِ باب سجدہ سہو مین تشہد پڑھنے کی بیان مین **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰی بِهِمْ فَسَهَا فَسَجَدَ سَجْدَتَیْنِ ثُمَّ تَشَهَّدَ ثُمَّ سَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی اور سہو کیا اور دو سجدے کئے اور پھر تشہد پڑھا پھر سلام پھیرا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن سیرین نے ابی المہلب سے اور وہ چچا ہین ابی قلابہ کی سوا اس حدیث کی اور روایت کی یہ حدیث محمد نے خالد حذا سے اُنہون نے ابی قلابہ سے اُنہون نے ابی المہلب سے اور ابو المہلب کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہین اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی اور ہشیم اور کئی لوگون نے یہ حدیث خالد حذا سے اُنہون نے ابی قلابہ سے بہت لمبی حدیث اور وہ حدیث عمران بن حصین کی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیر دیا تیسری رکعت مین عصر کے پھر کھڑا ہوا ایک آدمی کہ اُسکو خرباق کہتے تھے اور ذوالیدین بھی اُنہین کو کہتے ہین الخ اور یہ روایت پوری آگے آتی ہے اور اختلاف ہے علما کو سجدۂ سہو کے تشہد مین سو کہا بعض نے تشہد پڑھے سجدون مین اور سلام پھیرے اور کہا بعضون نے نہ سجدۂ سہو مین تشہد ہے نہ سلام اور جب سجدہ کرے قبل سلام کی تو تشہد نہ پڑھے اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحاق کہ جب سجدہ کرے قبل سلام کی تو تشہد نہ پڑھے

باب فِیْمَنْ یَشُکُّ فِی الزِّیَادَةِ وَالنُّقْصَانِ باب زیادت و نقصان نماز مین شبہ کرنیکی بیان مین **عَنْ** یَحْیَی بْنِ اَبِیْ کَثِیْرٍ عَنْ عِیَاضِ بْنِ هِلَالٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ سَعِیْدٍ اَحَدُنَا یُصَلِّیْ فَلَا یَدْرِیْ کَیْفَ صَلّٰی فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰی اَحَدُکُمْ فَلَمْ یَدْرِ کَیْفَ صَلّٰی فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** روایت ہے یحیی بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہین عیاض بن ہلال سے کہا عیاض نے کہا مین نے ابی سعید سے کہ ہم مین کوئی نماز پڑھتا ہے اور نہین جانتا کہ کتنی پڑھی تو کہا ابی سعید نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پڑھے کوئی تم مین کا نماز اور نجانے کہ کتنی پڑھی تو دو سجدے کرے بیٹھکر **ف** اور اس باب مین روایت ہے عثمان اور ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سعید سے کئی سندون سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ جب شبہ پڑے کسی کو ایک رکعت مین اور دو مین تو ٹھیراوے اُسکو ایک رکعت اور جب شبہ پڑے دو اور تین مین تو ٹھیراوے اُسکو دو اور سجدے کرے قبل سلام پھیرنے کی یعنی سہو کی اور اسی پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض علما نے جب شک کرے نماز مین تو پھر دوبارہ پڑھے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطَانَ یَاْتِیْ اَحَدَکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَیَلْبِسُ عَلَیْهِ حَتّٰی لَا یَدْرِیْ کَمْ صَلّٰی فَاِذَا وَجَدَ ذٰلِکَ اَحَدُکُمْ فَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ وَهُوَ جَالِسٌ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک شیطان آتا ہے تم مین سے ایک کے پاس نماز مین اور شبہ ڈالتا ہے اُسپر یہانتک کہ وہ جانتا نہین کہ کتنی پڑھی سو جب پاوے یہ کوئی تم مین سے تو چاہیے دو سجدے کرے بیٹھے ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَهٰی اَحَدُکُمْ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَمْ یَدْرِ وَاحِدَةً صَلّٰی اَوْ ثِنْتَیْنِ فَلْیَبْنِ عَلٰی وَاحِدَةٍ فَاِنْ لَّمْ یَدْرِ ثِنْتَیْنِ صَلّٰی اَوْ ثَلَاثًا فَلْیَبْنِ عَلٰی ثِنْتَیْنِ فَاِنْ لَّمْ یَدْرِ ثَلَاثًا صَلّٰی اَوْ اَرْبَعًا فَلْیَبْنِ عَلٰی ثَلٰثٍ وَلْیَسْجُدْ سَجْدَتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّسَلِّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہا سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جب بھول جاوے کوئی شخص نماز مین اور نہ جانے کہ دو پڑھین یا ایک یعنی رکعتین تو ایک قرار دے اور اگر نجانے کہ دو پڑھین یا تین تو دو قرار دے اور اگر نجانے تین پڑھین یا چار تو تین قرار دے اور جو باقی ہو سو پڑھ لے آخر مین دو سجدے کرے قبل سلام کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن عوف سے سوا اس سند کی بھی روایت کیا اسکو زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے عبد الرحمن بن عوف سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یُسَلِّمُ فِی الرَّکْعَتَیْنِ مِنَ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ باب اسکی بیان مین جو سلام پھیر دیوے دو رکعت پر ظہر یا عصر مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ مِنِ اثْنَتَیْنِ فَقَالَ لَهٗ ذُو الْیَدَیْنِ اَقُصِرَتِ الصَّلٰوةُ اَمْ نَسِیْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَصَدَقَ ذُو الْیَدَیْنِ فَقَالَ النَّاسُ نَعَمْ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّی اثْنَتَیْنِ اُخْرَیَیْنِ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ کَبَّرَ فَسَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ ثُمَّ کَبَّرَ فَرَفَعَ ثُمَّ سَجَدَ مِثْلَ سُجُوْدِهٖ اَوْ اَطْوَلَ

ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھے دو رکعت پڑھکر سو کہا اُنسے ذوالیدین نے کیا کم کی گئی نماز یعنے بحکم خدا یا آپ بہول گئے یا رسول اللہ سو پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا سچ کہا ذوالیدین نے سو عرض کیا لوگون نے ہان یعنی نماز کم ہوئی سو کہڑے ہوگئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پڑہین دو رکعتین پچھلی پہر سلام کیا پہر تکبیر کہی پہر سجدہ کیا مانند پہلے سجدون کے یا اُس سے لنبا پہر تکبیر کہی اور سر اُٹھایا پہر سجدہ کیا پہلے سجدہ کی برابر یا اُس سے لنبا **ف** اس باب مین عمران بن حصین اور ابن عمر اور ذوالیدین سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا اس حدیث مین بعضے کوفی کہتے ہین کہ جب کلام کرے نماز مین بہولکر یا انجان ہوکر کسیطرح ہو نماز دوبارہ پڑہے اور تاویل کرتے ہین کہ یہ واقعہ قبل اسکے تہا کہ نماز مین کلام حرام ہو اور شافعی نے اس حدیث کو صحیح جانا اور اُسکے قایل ہوئے اور کہا یہ زیادہ صحیح ہے اُس سے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ دار کے حق مین کہ قضا نکرے اگر بہول سے کہا لیوے اور وہ تو رزق ہے اللہ کا کہ رزق دیا اُسکو کہا شافعی نے کہ فرق کیا ہے فقہا نے قصدًا کہانے مین اور بہول جانے مین ابی ہریرہ کی حدیث کی روسے روزہ دار کے حق مین اور کہا احمد نے ابی ہریرہ کی حدیث مین اگر کلام کیا امام نے نماز مین اور اُسکو گمان تہا کہ مین نماز پوری کرچکا ہون اور بعد اسکے معلوم ہوا کہ کچھ باقی ہے تو پوری کرلے اور نماز اُسکی فاسد نہین اور جسنے کلام کیا مقتدیون مین سے اور اُسکو معلوم ہے کہ نماز کچھ باقی ہے تو وہ پہر سے پڑہے اور دلیل اُنکی یہ ہے کہ فرایض گہٹتے بڑہتے رہتے تہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی وقت مین تو کلام کیا ذوالیدین نے اس خیال سے کہ نماز کامل ہوگئی اور آج کی دن یہ بات کسی کیلئے جایز نہین ہو سکتی جیسے ذوالیدین کو ہوگئی کہ آج کل فرض کم وبیش نہین ہوتے احمد کا قول کچھ اسکے مشابہ ہے اور اسحاق اس باب مین موافق ہین احمد کی

باب مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوۃِ فِي النِّعَالِ باب جوتیان پہنکر نماز پڑہنے کے بیان مین **عن** سَعِيدِ بْنِ يَزِيدَ أَبِي سَلَمَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یزید سے کہ کنیت اُنکی ابی سلمہ ہے کہا اُنہون نے پوچھا مین نے انس بن مالک سے کیا نماز پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جوتیان پہنکر تو کہا انس نے ہان **ف** اور اس باب مین روایت ہے عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن ابی حبیبہ اور عبداللہ بن عمر اور عمر بن حریث اور شداد بن اوس اور اوس ثقفی اور ابی ہریرہ اور عطا سے کہ ایک مرد ہین بنی شیبہ سے **کہا** ابوعیسی نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا

باب مَا جَاءَ فِي الْقُنُوتِ فِي صَلٰوۃِ الْفَجْرِ باب نماز صبح مین قنوت پڑہنے کے بیان مین **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْنُتُ فِي صَلٰوۃِ الصُّبْحِ وَالْمَغْرِبِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑہتے تہے صبح مین اور مغرب مین **ف** اس باب مین روایت ہے علی اور انس اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور خفاف بن ایماء بن رحضہ الغفاری سے **کہا** ابوعیسی نے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علماء کا نماز فجر کی قنوت مین سو بعضون نے صحابہ وغیرہم سے تجویز کیا ہے قنوت پڑہنا فجر کی نماز مین اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد اور اسحق نے قنوت نہ پڑہے مگر جب مسلمانون پر کوئی مصیبت اُترے پہر جب مصیبت آوے تو امام کو لازم ہے کہ لشکر اسلام کے ساتہہ دعا کرے

باب فِي تَرْكِ الْقُنُوتِ باب ترک قنوت کے بیان مین **عن** احمد بن منیع قال اخبرنا یزید بن ہارون عن ابی مالک الاشجعی قَالَ قُلْتُ لِأَبِي يَا أَبَتِ إِنَّكَ قَدْ صَلَّيْتَ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَعُثْمَانَ وَعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ هٰهُنَا بِالْكُوفَةِ نَحْوًا مِنْ خَمْسِ سِنِينَ أَكَانُوا يَقْنُتُونَ قَالَ أَيْ بُنَيَّ مُحْدَثٌ **ترجمہ** روایت ہے احمد بن منیع سے کہا خبر دی ہمکو یزید بن ہارون نے کہ ابو مالک اشجعی نے کہا اپنی باپ سے ای میرے باپ تینے تو نماز پڑہی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی رضوان اللہ علیہم اجمعین کے پیچہے اور حضرت علی کے ساتہ تو یہین کوفی مین قریب پانچ برس کے کیا یہ لوگ قنوت پڑہتے تہے کہا اُنکے باپ نے ای میرے بیٹے یہ تو نئی بات نکلی ہوئی ہے **ف** روایت کی ہے صالح بن عبداللہ نے اُنہون نے ابو عوانہ سے اُنہون نے ابی مالک اشجعی سے اسی اسناد سے مانند اسی روایت کے **کہا** ابوعیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور کہا سفیان ثوری نے اگر قنوت پڑہا فجر مین تو بہی اچہا ہے اور نہ پڑہا تو بہی اچہا ہے اور اختیار کیا ہے نہ پڑہنا اور ابن مبارک بہی نہین تجویز کرتے قنوت فجر مین **کہا** ابوعیسی نے ابو مالک اشجعی کا نام سعد بن طارق بن اشیم ہے

باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَعْطِسُ فِي الصَّلٰوۃِ باب اسکے بیان مین جو چہینکے نماز مین **عن** رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَطَسْتُ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَقَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوۃِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّانِيَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوۃِ فَلَمْ يَتَكَلَّمْ أَحَدٌ ثُمَّ قَالَهَا الثَّالِثَةَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ فِي الصَّلٰوۃِ فَقَالَ رِفَاعَةُ بْنُ رَافِعِ بْنِ عَفْرَاءَ أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ كَيْفَ قُلْتَ قَالَ قُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ مُبَارَكًا عَلَيْهِ كَمَا يُحِبُّ رَبُّنَا وَيَرْضٰى فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدِ ابْتَدَرَهَا بِضْعَةٌ وَثَلٰثُونَ مَلَكًا أَيُّهُمْ يَصْعَدُ بِهَا

روایت ہے رفاعہ بن رافع سے کہا انہون نے نماز پڑہی مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچہے تو چہینک آئی مجہکو سو کہا مینے الحمد للہ سے یرضیٰ تک اور معنی اُسکی یہ ہین سب تعریف
اللہ کے لئے ہی بہت پاکیزہ تعریف کہ برکت ہے اُسکی اندر اور اُوپر جیسی دوست رکہتا ہی ہمارا رب اور پسند کرتا ہی پہر جب نماز پڑہ چکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر کر بیٹہے اور پوچہا کون بات
کرنیوالا تہا نماز مین سو نہ بولا کوئی پہر فرمایا دوبارہ کہ کون بات کرنیوالا تہا نماز مین پہر بہی کوئی نہ بولا پہر فرمایا سہ بارہ کون بات کرنیوالا تہا نماز مین تو کہا رفاعہ بن رافع بن عفرا نی
مین تہا یا رسول اللہ فرمایا آپنی کیونکر کہا تہا تمنی کہا مینے کہا تہا الحمد للہ سے آخر تک سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی قسم ہی اُسکی کہ میری جان جسکی ہاتہ مین ہے دوڑے تہے تیس اوپر کئی فرشتے کہ کون
چڑہ جاتا ہی اِس کلمہ کو لیکر یعنی آسمان کیطرف **ف** اسباب مین روایت ہے انس اور وائل بن حجر سے اور عامر بن ربیعہ سے **کہا** ابو عیسے نی حدیث رفاعہ کی حسن ہی اور بعض علما
کی نزدیک یہہ واقعہ نماز نفل مین تہا اسلئے کہ کتنے تابعین کہتے ہین کہ جب چہینکے آدمی نماز فرض مین تو حمد کرے اللہ تعالی کی اپنی دل مین اس سے زیادہ اجازت ندی **باب** فِي
نَسْخِ الْكَلَامِ فِي الصَّلٰوةِ باب نماز مین کلام منسوخ ہونیکی بیان مین **عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي
الصَّلٰوةِ يُكَلِّمُ الرَّجُلُ مِنَّا صَاحِبَهٗ إِلٰى جَنْبِهٖ حَتّٰى نَزَلَتْ وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ وَنُهِيْنَا عَنِ الْكَلَامِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم
سے کہا انہون نے باتین کرتے تہے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچہے نماز مین بولتا تہا آدمی اپنی ساتہی سے جو بازو پر ہوتا تہا یہانتک کہ اُتری یہ آیت وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ سو حکم
ہوا ہمکو چُپ رہنی کا اور منع ہوا بات کرنا **ف** اسباب مین روایت ہے ابن مسعود اور معاویہ ابن الحکم سے **کہا** ابو عیسے نی حدیث زید بن ارقم کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر
عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ جب آدمی کلام کرے نماز مین عمدًا یا سہوًا تو دوبارہ پڑہی نماز اور یہی قول ہی ثوری اور ابن مبارک کا اور بعض نے کہا ہی اگر کلام کرے قصدًا تو دوبارہ
پڑہی نماز اور اگر کلام کرے بہول سے یا مسئلہ نجانتا ہو کافی ہی اُسکو وہی نماز اور یہی قول ہی شافعی کا **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلٰوةِ عِنْدَ التَّوْبَةِ باب توبہ کی نماز کے
بیان مین **عَنْ** أَسْمَاءَ بْنِ الْحَكَمِ الْفَزَارِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا يَقُوْلُ إِنِّيْ كُنْتُ إِذَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيْثًا نَفَعَنِيَ اللّٰهُ
مِنْهُ بِمَا شَاءَ أَنْ يَنْفَعَنِيْ بِهٖ وَإِذَا حَدَّثَنِيْ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِهٖ اسْتَحْلَفْتُهٗ فَإِذَا حَلَفَ لِيْ صَدَّقْتُهٗ وَإِنَّهٗ حَدَّثَنِيْ أَبُوْ بَكْرٍ وَصَدَقَ أَبُوْ بَكْرٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ رَجُلٍ يُذْنِبُ ذَنْبًا ثُمَّ يَقُوْمُ فَيَتَطَهَّرُ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ إِلَّا غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ثُمَّ قَرَأَ
هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَالَّذِيْنَ إِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً أَوْ ظَلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ ذَكَرُوا اللّٰهَ إِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ **ترجمہ** روایت ہی اسما بن الحکم فزاری سے کہا سنا مینے حضرت علی سے کہ فرماتے
تہے مین جب سنتا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع دیتی تہی اللہ کی حکم سے مجہکو جتنا وہ چاہتا تہا اور جب سنتا تہا مین کوئی حدیث کسی مرد صحابی سے تو قسم
لیتا تہا مین اُس سے پہر جب قسم کہاتا تہا وہ سچا جانتا تہا مین اُسکو اور بیان کیا مجہہ سے ابو بکر نی اور سچ کہا ابو بکر نی کہ سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے
کوئی آدمی نہین کہ کچہہ گناہ کرے پہر کہڑا ہو اور طہارت کرے پہر نماز پڑہے پہر مغفرت مانگی اللہ سے مگر بخشدیتا ہی اللہ اُسکے گناہ کو پہر پڑہی حضرت نے اپنی قول کی تائید
کی لئے یہ آیت وَالَّذِيْنَ الاٰية یعنے متقی وہ ہین کہ جب ہو جاتی ہی اُنسے کچہہ بیحیائی یا ظلم کرتی ہین اپنی جان پر تو یاد کرتی ہین اللہ کو آخر آیت تک **ف** اسباب مین روایت ہے
ابن مسعود اور ابی الدردا اور انس اور ابی امامہ اور معاذ اور واثلہ اور ابی الیسر سے اور نام ابی الیسر کا کعب بن عمرو ہی **کہا** ابو عیسے نی حدیث علی کی حسن ہی نہین جانتے
ہم اُسی مگر سند سے عثمان بن مغیرہ کی اور روایت کی اُنسے شعبہ اور کئی لوگون نے سو مرفوع کیا انہون نے مثل ابی عوانہ کی حدیث کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مسعر نی یہ حدیث
موقوفًا اور مرفوع نکیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف اور مروی ہے مسعر سے مرفوعًا بہی **باب** مَا جَاءَ مَتٰى يُؤْمَرُ الصَّبِيُّ بِالصَّلٰوةِ باب اِس بیان مین کہ
لڑکی کو کب سے حکم کرین نماز کا **عَنْ** سَبْرَةَ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِّمُوا الصَّبِيَّ الصَّلٰوةَ ابْنَ سَبْعِ سِنِيْنَ وَاضْرِبُوْهُ
عَلَيْهَا ابْنَ عَشْرٍ **ترجمہ** روایت ہے سبرہ جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز سکہلاؤ لڑکونکو جب سات برس کے ہون اور مارو اُنکو نماز کی لئے جب دس برس
کی ہون **ف** اسباب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے بہی **کہا** ابو عیسے نے حدیث سبرہ بن معبد جہنی کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہے قایل
ہین احمد اور اسحاق اور کہتے ہین جو نماز چہوڑ دیوی لڑکا بعد دس برس کی اُسکی قضا پڑہے **کہا** ابو عیسے نی سبرہ بیٹی ہین معبد جہنی کے اور اُنکو ابن عوسجہ بہی کہتے ہین +
باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُحْدِثُ بَعْدَ التَّشَهُّدِ باب اُسکے بیان مین جو حدث کرے بعد تشہد کی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَحْدَثَ يَعْنِي الرَّجُلَ وَقَدْ جَلَسَ فِيْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ قَبْلَ أَنْ يُّسَلِّمَ فَقَدْ جَازَتْ صَلٰوتُهٗ **ترجمہ** روایت ہی عبد اللہ بن عمرو سے

کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حدث کیا کسی نے قبل سلام کی اور بیٹھہ چکا اپنی نماز کی آخر مین یعنی قعدۂ اخیرہ مین تو جائز ہوگئی نماز اسکی **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث از روی اسناد کی قوی نہین اور اضطراب ہے اُسکی اسناد مین اور بعضی لوگ قائل ہین اُسیکی کہ جب بیٹھہ چکا مقدار تشہد کی یعنی آخر نماز مین اور حدث کیا قبل سلام کی تو نماز اُسکی پوری ہوگئی اور بعضوں نے کہا جب حدث کری قبل تشہد یا قبل سلام کی تو اعادہ کری نماز کا اور یہی قول ہی شافعی کا اور کہا احمد نے جب تشہد نہ پڑھی اور سلام پھیر دی تو نماز کو جائز ہی کہ فرمایا حضرت نے وَتَحْلِيْلُهَا التَّسْلِيْمُ یعنے تمام ہونا نماز کا سلام ہی اور تشہد کچھہ ایسا فرض نہین کہ اُسکے ترک سی نماز درست نہو اسلیئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دو رکعت کے بعد کھڑے ہوگئی اور تشہد نہ پڑہا اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے جبکہ تشہد پڑہ لیا اگر سلام نہ پھیری تو بھی نماز جائز ہی اور سند پکڑی اس حدیث سی کہ سکھایا ابن مسعود کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے تشہد ابن مسعود کو اور اُسکی اخیر مین فرمایا فَاِذَا فَرَغْتَ مِنْ هٰذَا فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ یعنے جب فارغ ہو چکا تو تشہد سی تو ادا کر دیا جو تجھپر لازم تھا **کہا** ابو عیسے نے عبد الرحمن بن زیاد وہ افریقی ہین کہ بعض اہل حدیث نے اُنکو ضعیف کہا ہی انہی مین سی ہین یحیی بن سعید قطان اور احمد بن حنبل

باب مَا جَآءَ اِذَا كَانَ الْمَطَرُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ باب اس بیان مین کہ جب مینھہ برستا ہو تو نماز اپنی اپنی منزلون مین پڑہ لینا درست ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَاَصَابَنَا مَطَرٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَآءَ فَلْيُصَلِّ فِي رَحْلِهٖ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا تھی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ سفر مین اور برسا مینھہ سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی جو چاہی نماز پڑھ لی اپنی فرودگاہ مین **ف** اس باب مین روایت ہے ابن عمر اور سمرہ اور ابی الملیح سی کہ وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے اور روایت ہے عبد الرحمن بن سمرہ سی بھی **کہا** ابو عیسے نے حدیث جابر کی حسن ہی صحیح ہی اور رخصت دی ہے اہل علم نے جمعہ اور جماعت مین حاضر نہونی کی جب کیچڑ پانی ہو اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحاق کہا سنا مین نے ابا زرعہ سی کہتے تھے روایت کی عفان بن مسلم نے عمرو بن علی سی ایک حدیث اور کہا ابا زرعہ نے نہین دیکھا مین نے بصرہ مین کوئی حافظ تین شخصون سے بڑھکر علی ابن مدینی اور ابن الشاذکونی اور عمرو بن علی اور ابو الملیح کا نام عامر ہی بیٹا اسامہ کا اور کہتے ہین اُنہین زید بن اسامہ بن عمیر ہذلی

باب مَا جَآءَ فِي التَّسْبِيْحِ فِيْ اَدْبَارِ الصَّلٰوةِ باب نماز کی بعد کی تسبیحون کی بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ الْفُقَرَآءُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الْاَغْنِيَآءَ يُصَلُّوْنَ كَمَا نُصَلِّيْ وَيَصُوْمُوْنَ كَمَا نَصُوْمُ وَلَهُمْ اَمْوَالٌ يُعْتِقُوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ قَالَ فَاِذَا صَلَّيْتُمْ فَقُوْلُوْا سُبْحَانَ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَّالْحَمْدُ لِلّٰهِ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَّاللّٰهُ اَكْبَرُ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ مَرَّةً وَّلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ عَشْرَ مَرَّاتٍ فَاِنَّكُمْ تُدْرِكُوْنَ بِهٖ مَنْ سَبَقَكُمْ وَلَا يَسْبِقُكُمْ مَنْ بَعْدَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا حاضر ہوئے فقرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور عرض کی یا رسول اللہ امیر لوگ نماز پڑھتے ہین جیسے ہم نماز پڑھتے ہین اور روزہ رکھتی ہین جیسے ہم روزہ رکھتے ہین اور سوا اُسکے اُنکے پاس مال ہین کہ اُس سے غلام آزاد کرتے ہین اور صدقہ دیتے ہین تو فرمایا حضرت نے جب تم نماز پڑھ چکا کرو تو کہو سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس ۳۳ بار اور اللّٰهُ اَكْبَرُ چونتیس ۳۴ بار اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ دس بار سو تم پا لوگی اسکی برکت سے درجہ اُنکی جو تمسے آگے بڑھ گئی ہونگی اور نہ آگے بڑھ سکیگا کوئی تمسی جو پیچھے تمہارے ہے **ف** اس باب مین روایت ہے کعب بن عجرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور زید بن ثابت اور ابی الدردا اور ابن عمر اور ابی ذر سے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہی غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی دو خصلتین ہین کہ نہین بجا لاتا کوئی مرد مسلمان مگر داخل ہوتا ہی جنت مین اول یہ کہ تسبیح کری یعنی سُبْحَانَ اللّٰهِ کہی ہر نماز کی بعد تینتیس ۳۳ بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ کہی تینتیس ۳۳ بار اور اللّٰهُ اَكْبَرُ کہی چونتیس ۳۴ بار دوسرے یہ کہ سُبْحَانَ اللّٰهِ کہی سوتی وقت دس بار اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ دس بار اور اللّٰهُ اَكْبَرُ دس بار

باب مَا جَآءَ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الدَّابَّةِ فِي الطِّيْنِ وَالْمَطَرِ باب سواری پر نماز پڑہنے کی بیان مین کیچڑ اور پانی کی وقت **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عُثْمَانَ ابْنِ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَانْتَهَوْا اِلٰى مَضِيْقٍ فَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَمُطِرُوْا وَالسَّمَآءُ مِنْ فَوْقِهِمْ وَالْبِلَّةُ مِنْ اَسْفَلَ مِنْهُمْ فَاَذَّنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ وَاَقَامَ فَتَقَدَّمَ عَلٰى رَاحِلَتِهٖ فَصَلّٰى بِهِمْ يُوْمِئُ اِيْمَآءً يَجْعَلُ السُّجُوْدَ اَخْفَضَ مِنَ الرُّكُوْعِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عثمان سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سی وہ اپنی دادا سی کہ وہ تھی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سفر مین سو پہونچی ایک تنگ جگہہ مین اور وقت آیا نماز کا اور اوپر سی مینھہ برسا اور نیچی کیچڑ ہوئی پس اذان دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنی سواری پر اور تکبیر کہی پھر آگے بڑھے اپنی سواری پر اور امامت کی اُنکی اشارہ کرتی تھی اور جھکتے تھے سجدہ مین رکوع سی زیادہ **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے فقط عمر بن رماح بلخی نے اسکو روایت کیا ہی اور کسیکی روایت سے معلوم نہین ہوئی اور روایت کی ہی اُنسی کئی عالمون نے اور ایسا ہی مروی ہے انس بن مالک سے کہ اُنہون نے نماز پڑھی کیچڑ پانی مین سواری پر اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحاق

باب ماجاء فی الاجتہاد فی الصلوٰۃ باب نماز میں بہت کوشش و محنت اٹھانے کے بیان میں **عن** المغیرۃ ابن شعبۃ قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حتی انتفخت قدماہ فقیل لہ اتتکلف ھذا وقد غفر لک ما تقدم من ذنبک وما تاخر قال افلا اکون عبدا شکورا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ
نماز پڑھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یہانتک کہ پائے مبارک آپکے پھول گئے سو عرض کیا گیا کہ آپ یہ تکلیف اٹھاتے ہیں حالانکہ بخشدیئے گئے اگلے اور پچھلے گناہ سو فرمایا آپنے کیا نہو ؤں میں
بندہ شکرگزار **ف** اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مغیرہ بن شعبہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ماجاء ان اول ما یحاسب بہ
العبد یوم القیمۃ الصلوٰۃ باب اس بیان میں کہ قیامت کے دن بندہ سے پہلے جسکی پرسش ہوگی وہ نماز ہے **عن** حریث بن قبیصۃ قال قدمت المدینۃ
فقلت اللھم یسر لی جلیسا صالحا قال فجلست الی ابی ھریرۃ فقلت انی سالت اللہ ان یرزقنی جلیسا صالحا فحدثنی بحدیث سمعتہ من رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم لعل اللہ ان ینفعنی بہ فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما یحاسب بہ العبد یوم القیمۃ من عملہ
صلاتہ فان صلحت فقد افلح وانجح فان فسدت فقد خاب وخسر فان انتقص من فریضتہ شیئا قال الرب تبارک تعالیٰ انظروا ھل لعبدی من
تطوع فیکمل بھا ما انتقص من الفریضۃ ثم یکون سائر عملہ علی ذلک **ترجمہ** روایت ہے حریث ابن قبیصہ سے کہا آیا میں مدینے میں تو دعا کی میں نے یا اللہ نصیب کر مجھے
ہمنشین نیک کہا پھر بیٹھا میں ابی ہریرہ کے پاس اور کہا دعا کی تھی میں نے کہ نصیب ہو مجھکو نیک ہمنشین سو بیان کرو مجھ سے کوئی حدیث کہ سُنی ہو تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
شاید اللہ فائدہ دے مجھکو اُس سے سو کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے پہلے جسکا حساب ہوگا بندے سے قیامت کے دن اسکے عملوں سے نماز ہے پس اگر
درست ہوئی تو نجات پائی اور مُراد کو پہونچا اور اگر خراب ہوئی تو خراب ہوا اور نقصان پایا پس اگر گھٹے کچھ فرض تو فرماویگا پروردگار تعالیٰ نظر کرو کچھ نفل ہیں میرے بندے
کی تو پوری ہو نگی اُس سے نقصان فرضوں کی پھر تمام عملوں کا یہی طریقہ ہوگا یعنی نفلوں سے فرض پورے کئے جاوینگے **ف** اس باب میں روایت ہے تمیم داری سے **کہا** ابو عیسیٰ نے
حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے دوسری سند سے بھی ابی ہریرہ سے اور روایت کیا ہے بعض اصحاب حسن نے حسن سے انہوں نے قبیصہ ابن حریث سے سوائے
اس سند کے اور مشہور قبیصہ بن حریث ہیں اور مروی ہے انس بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی **باب** ماجاء فیمن صلی فی
یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ ما لہ من الفضل باب اس بیان میں کہ جو پڑھے بارہ رکعت سنت رات دن میں اسکو کیا ثواب ہے **عن** عائشۃ قالت قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ثابر علی ثنتی عشرۃ رکعۃ من السنۃ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ اربع رکعات قبل الظھر ورکعتین بعدھا
ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھے بارہ
رکعت سنت بناوے اللہ تعالیٰ اُسکے لیے ایک مکان جنت میں چار رکعت قبل ظہر کی اور دو رکعت بعد اُسکے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کی اور دو رکعت قبل
فجر کی **ف** اس باب میں روایت ہے اُم حبیبہ اور ابی ہریرہ اور ابی موسیٰ اور ابن عمر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی غریب ہے اس سند سے اور بعض علما نے کلام کیا ہے حافظے
میں مغیرہ بن زیاد کے **عن** ام حبیبۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی فی یوم ولیلۃ ثنتی عشرۃ رکعۃ بنی لہ بیت فی الجنۃ اربعا
قبل الظھر ورکعتین بعدھا ورکعتین بعد المغرب ورکعتین بعد العشاء ورکعتین قبل الفجر صلوٰۃ الغداۃ **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی رات دن میں بارہ رکعت بنایا گیا اُسکے لئے ایک گھر جنت میں چار قبل ظہر کے اور دو بعد اُسکے اور دو رکعت بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کے اور دو قبل
فجر کی جو نماز ہے اول روز کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عنبسہ کی اُم حبیبہ سے اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اُنہی کئی سندوں سے **باب** ماجاء فی رکعتی الفجر
من الفضل باب صبح کی سنتوں کی فضیلت کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رکعتا الفجر خیر من الدنیا وما فیھا
ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو رکعت سنت صبح کی بہتر ہیں دُنیا سے اور جو اُس میں ہے **ف** اس باب میں علی اور ابن عمر اور
ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی احمد بن حنبل نے صالح بن عبد اللہ ترمذی سے یہی ایک حدیث **باب** ماجاء فی تخفیف رکعتی
الفجر والقرأۃ فیھما باب تخفیف سنت فجر اور قرأت میں **عن** ابن عمر قال رمقت النبی صلی اللہ علیہ وسلم شھرا فکان یقرأ فی الرکعتین قبل
الفجر بقل یایھا الکافرون وقل ھو اللہ احد **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھتا رہا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مہینے بھر تک پڑھتے تھے دو رکعت سنت میں فجر کی

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ اور قُلْ هُوَ اللهُ أَحَدٌ **ف** اس باب مین ابن مسعود اور انس اور ابو ہریرہ اور ابن عباس اور حفصہ اور عائشہ سی بھی روایت ہی **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابن عمر کی حسن ہی اور نہین جانتی ہم روایت ثوری کی کہ وہ روایت کرتی ہون ابی اسحق سی مگر سند سی ابی احمد کی اور مشہور لوگون کے نزدیک حدیث اسرائیل کی ہی ابی اسحق سی اور یہی حدیث مروی ہے اسرائیل سے بواسطہ ابی احمد کی بھی اور ابو احمد زبیری ثقہ ہین حافظ ہین کہا سنا مین نے بندار سی کہتے تہی کہ نہین دیکھا حافظہ مین نے ایسا نہین دیکھا جیسا ابی احمد زبیری کا تہا اور نام انکا محمد بن عبد اللہ بن زبیر اسدی کوفی ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب باتین کرنیکے بیان مین صبح کی سنت کی بعد **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَإِنْ كَانَتْ لَهُ إِلَيَّ حَاجَةٌ كَلَّمَنِي وَإِلَّا خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سنتین پڑھ چکتی فجر کی تو اگر مجھ سے کچھ کام ہوتا آپکو تو باتین کرتی اور نہین تو تشریف لیجاتی نماز کو **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مکروہ کہا بعض علما نے اصحاب وغیرہم نی کلام بعد طلوع فجر کی جبتک نماز نہ پڑھ لی مگر جو ذکر الہی یا ضروری بات ہو اور یہی قول ہی احمد اور اسحق کا

باب مَا جَاءَ لَا صَلَاةَ إِلَّا بَعْدَ طُلُوعِ الْفَجْرِ إِلَّا رَكْعَتَيْنِ باب اس بیان مین کہ بعد طلوع فجر کی سوا دو سنتون کی اور نماز نہ پڑھنا چاہیے **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا صَلَاةَ بَعْدَ الْفَجْرِ إِلَّا سَجْدَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کوئی نماز نہین ہے بعد طلوع فجر کی سوا دو رکعت سنتون کے **ف** اور اس باب مین عبد اللہ بن عمرو اور حفصہ سے روایت ہی **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر قدامہ بن موسی کی روایت سے کہ روایت کی ہی انسی کئی لوگون نی اور اسپر اجماع ہی علما کا کہ مکروہ ہی نماز پڑھنا بعد طلوع فجر کی سوای دو رکعت سنت کی اور معنی اس حدیث کی یہی ہین کہ نماز نہ پڑھنا چاہیے بعد طلوع فجر کی مگر دو رکعت فجر کی

باب مَا جَاءَ فِي الِاضْطِجَاعِ بَعْدَ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ باب صبح کی سنت کی بعد لیٹنی کے بیان مین **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَلْيَضْطَجِعْ عَلَى يَمِينِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب پڑھ چکی ایک تم مین کا سنت فجر کی تو لیٹ جاوے سیدھی کروٹ پر **ف** اس باب مین روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی **کہا** ابو عیسی نی حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی غریب ہے اس سند سی اور مروی ہے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پڑھ چکتی سنت فجر کی اپنی گھر مین لیٹ جاتے سیدھی کروٹ پر اور کہا ہی بعض علما نی کہ ایسا کرنا ہی مستحب جانکر

باب مَا جَاءَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ باب اس بیان مین کہ جب تکبیر ہوجاوے فرض نماز کی تو کوئی نماز نہ پڑھنا چاہیے سوا فرض کے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب تکبیر ہوجاوے نماز فرض کی تو اور نماز نہ پڑھی سوائے اسی فرض کے **ف** اس باب مین ابن بحینہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن سرجس اور ابن عباس اور انس سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا ایوب اور ورقا بن عمر اور زیاد بن سعد اور اسمعیل بن مسلم اور محمد بن جحادہ نی عمرو بن دینار سی انہون نے عطاء بن یسار سی انہون نی ابی ہریرہ سے انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کیا حماد بن زید نی اور سفیان بن عیینہ نی عمرو بن دینار سی اور مرفوع نہین کیا اسکو اور حدیث مرفوع صحیح زیادہ ہی ہمارے نزدیک اور مروی ہے یہ حدیث بواسطہ ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کئی سندون سی روایت کیا اسکو عیاش بن عباس قتبانی مصری نے ابی سلمہ سی انہون نے ابی ہریرہ سی انہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور اسی پر عمل ہے علمائی صحابہ وغیرہم کا کہ جب تکبیر ہوجاوے نماز کی تو سوائی فرض کی اور کچھ نہ پڑھی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب مَا جَاءَ فِيمَنْ تَفُوتُهُ الرَّكْعَتَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ يُصَلِّيهِمَا بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ باب اس بیان مین کہ جب فوت ہوجاوے سنت صبح کی تو بعد فرض کی پڑھی **عن** مُحَمَّدِ بْنِ إِبْرَاهِيمَ عَنْ جَدِّهِ قَيْسٍ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَصَلَّيْتُ مَعَهُ الصُّبْحَ ثُمَّ انْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدَنِي أُصَلِّي فَقَالَ مَهْلًا يَا قَيْسُ أَصَلَاتَانِ مَعًا قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي لَمْ أَكُنْ رَكَعْتُ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ قَالَ فَلَا إِذَنْ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن ابراہیم سی وہ روایت کرتی ہین اپنی دادا سی کہا نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور تکبیر ہوئی نماز کی اور پڑھی مین نے صبح کی نماز انکی ساتھ پہر پہری آنحضرت اور پایا مجھکو نماز پڑھتی سو فرمایا ٹھہر جا اے قیس کیا دو نمازین ایک ساتھ پڑھتا ہے عرض کیا مین نی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہین پڑھی تہی مین نے دو سنتین فجر کی فرمایا آپ نے اس صورت مین کچھ مضائقہ نہین **کہا** ابو عیسی نی محمد ابن ابراہیم کی حدیث نہین جانتی ہم مثل اسکی مگر روایت سے سعد بن سعید کے اور کہا سفیان بن عیینہ نے کہ سنا ہی عطاء بن ابی رباح نی سعد ابن سعید سی اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث مرسلا اور کہا ہی ایک قوم نی اہل مکہ سی موافق اس حدیث کی کہ کچھ مضائقہ نہین اگر پڑھ لیوی دو سنتین بعد فرض کے

قبل طلوع آفتاب کے کہا ابو عیسیٰ نے اور سعد بن سعید وہ بھائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور قیس دادا ہیں یحییٰ بن سعید کے اور کہتے ہیں انکو قیس بن عمرو اور قیس بن قہد بھی اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں کہ محمد بن ابراہیم تیمی کو سماع نہیں قیس سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث سعد بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اور دیکھا قیس کو یعنی نماز پڑھتے آخر حدیث تک

باب ما جاء في إعادتهما بعد طلوع الشمس باب اس بیان میں کہ سنت فجر اگر فوت ہو تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھے

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من لم يصل ركعتي الفجر فليصلهما بعد ما تطلع الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے نہ پڑھی ہوں سنتیں فجر کی تو پڑھ لے بعد طلوع آفتاب کے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو ہم نہیں پہچانتے ہیں مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابن عباس سے یہی فعل انکا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور ابن مبارک **کہا** ابو عیسیٰ نے اور نہیں جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث ہمام سے اس سند سے مانند اس حدیث کی مگر عمرو بن عاصم کلابی نے اور مشہور حدیث قتادہ کی ہے نضر بن انس سے وہ روایت کرتے ہیں بشیر بن نہیک سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جس نے پالی ایک رکعت صبح کی قبل نکلنے آفتاب کے تو پالی اس نے نماز صبح کی

باب ما جاء في الأربع قبل الظهر باب ظہر کی قبل چار رکعت سنت کی بیان میں

عن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل الظهر أربعا وبعدها ركعتين **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ظہر کی قبل چار رکعت اور بعد دو رکعتیں **ف** اس باب میں حضرت عائشہ اور ام حبیبہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے روایت کی ہم سے ابوبکر عطار نے کہا انہوں نے کہا علی بن عبد اللہ نے روایت کرتے ہیں یحییٰ بن سعید سے وہ سفیان سے کہا سفیان نے کہ ہم پہچانتے ہیں عاصم بن ضمرہ کی حدیث کی فضیلت حارث کی حدیث پر اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ سے اور جو بعد انکے تھے اختیار کرتے ہیں کہ پڑھے قبل ظہر کی چار رکعت اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا اور کہا بعض علما نے کہ نماز نفل رات اور دن میں دو دو رکعت ہے کہتے ہیں جدا جدا پڑھے ایک ایک دوگانہ یہی قول ہے شافعی اور احمد کا

باب ما جاء في الركعتين بعد الظهر باب ظہر کے بعد دو رکعتوں کے بیان میں

عن ابن عمر قال صليت مع النبي صلى الله عليه وسلم ركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ پڑھی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ دو رکعت سنت قبل ظہر کی اور دو رکعت بعد ظہر کی **ف** اس باب میں علی اور عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے

باب آخر دوسرا باب

عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا لم يصل أربعا قبل الظهر صلاهن بعدها **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نہ پڑھتے چار رکعت قبل ظہر کی تو پڑھ لیتے انکو بعد ظہر کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اس روایت سے ابن مبارک کے اسی سند سے اور روایت کیا اسکو قیس ابن ربیع نے شعبہ سے انہوں نے خالد حذاء سے مانند اسکی اور نہیں جانتے ہم کسی کو روایت کی ہو یہ حدیث شعبہ سے سوائے قیس ابن ربیع کی اور مروی ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

عن أم حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى قبل الظهر أربعا وبعدها أربعا حرمه الله تعالى على النار **ترجمہ** روایت ہے ام حبیبہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پڑھی قبل ظہر کی چار رکعت اور بعد اسکی چار رکعت سنت حرام کریگا اسکو اللہ دوزخ پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی

عن عنبسة بن أبي سفيان قال سمعت أختي أم حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم تقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من حافظ على أربع ركعات قبل الظهر وأربع بعدها حرمه الله على النار **ترجمہ** روایت ہے عنبسہ بن ابی سفیان سے کہا سنا میں نے اپنی بہن ام حبیبہ سے جو بیوی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی فرماتی تھیں سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے جو حفاظت کرے چار رکعت پر قبل ظہر کی اور چار بعد ظہر کی حرام کر دیگا اللہ تعالیٰ اسکو آگ دوزخ کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور قاسم جو بیٹے عبد الرحمن کے ہیں انکی کنیت ابو عبد الرحمن ہے اور وہ مولیٰ ہیں عبد الرحمن بن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور ثقہ ہیں شامی ہیں صاحب ہیں ابی امامہ کے

باب ما جاء في الأربع قبل العصر باب عصر کی قبل چار سنتوں کی بیان میں

عن علي قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يصلي قبل العصر أربع ركعات يفصل بينهن بالتسليم على الملائكة المقربين ومن تبعهم من المسلمين والمؤمنين **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے عصر سے پہلے چار رکعت فرق کرتے تھے یعنی دو دوگانوں میں سلام سے مقرب فرشتوں پر اور جو تابعدار انکے تھے مسلمانوں اور مومنوں سے **ف** اور اس باب میں روایت ہے ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور اختیار کیا ہے اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہ فصل

ظہر کی چار رکعت سنت میں عصر کی یعنی ایک سلام سے پڑھے اور سند پکڑی اسی حدیث سے اور کہا کہ معنی اسی حدیث کی یہ ہیں کہ تشہد پڑھتے تھے دو دو رکعت کے بعد اور کہتے ہیں شافعی اور احمد صَلٰوةُ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ مَثْنٰى مَثْنٰى یعنے نماز رات دن کی دو دو رکعت ہے اور کہتے ہیں فصل کریں یعنی بیچ دو سلام میں پھیریں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ امْرَأً صَلّٰى قَبْلَ الْعَصْرِ اَرْبَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ اس آدمی پر جو پڑھے عصر کے قبل چار رکعت **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَالْقِرَاءَةِ فِيْهِمَا باب مغرب کے بعد دو رکعتیں اور اسکی قرأت کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ قَالَ مَا اُحْصِيْ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَفِي الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلٰوةِ الْفَجْرِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ وَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ میں شمار نہیں کر سکتا کتنی بار سنا ہے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو قل یا ایہا الکافرون اور قل ہو اللہ پڑھتے ہوئے دو سنتوں میں بعد مغرب کی اور قبل صبح کی **ف** اسباب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی غریب ہے روایت ہے ابن مسعود کی نہیں جانتے ہم کسی روایت کی مگر انسی کہ عبد الملک بن معدان نے کہ وہ روایت کرتے ہیں عاصم سے

باب مَا جَاءَ اَنَّهُ يُصَلِّيْهِمَا فِي الْبَيْتِ باب مغرب کی دو سنتیں گھر میں پڑھنے کی بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ فِيْ بَيْتِهِ + **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے پڑھی میں نے دو رکعت بعد مغرب کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت کے گھر میں **ف** اسباب میں رافع بن خدیج اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَشْرَ رَكَعَاتٍ كَانَ يُصَلِّيْهَا بِاللَّيْلِ وَالنَّهَارِ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَهَا وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ وَرَكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ الْاٰخِرَةِ قَالَ وَحَدَّثَتْنِيْ حَفْصَةُ اَنَّهُ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الْفَجْرِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے یاد کیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دس رکعتیں کہ پڑھتے تھے آپ رات دن میں دو قبل ظہر کی اور دو بعد اسکے اور دو بعد مغرب کے اور دو بعد عشا کی کہا ابن عمر نے اور روایت کی مجھ سے حفصہ نے کہ پڑھتے تھے حضرت دو رکعت قبل فجر کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے انسے عبد الرزاق نے انسے معمر نے انسے زہری نے انسے سالم نے انسے ابن عمر نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے ذکر کی حدیث **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ التَّطَوُّعِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بَعْدَ الْمَغْرِبِ باب مغرب کے بعد چھ رکعت کے ثواب کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى بَعْدَ الْمَغْرِبِ سِتَّ رَكَعَاتٍ لَمْ يَتَكَلَّمْ فِيْمَا بَيْنَهُنَّ بِسُوْءٍ عُدِلْنَ لَهٗ بِعِبَادَةِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے بعد مغرب کے چھ رکعت بری بات نہ کرے انکے بیچ میں برابر ہوگا اسکا ثواب بارہ برس کی عبادت کے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے مغرب کے بعد بیس رکعتیں بنائیگا اللہ اسکے لئے ایک گھر جنت میں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر روایت سے زید بن حباب کی کہ وہ روایت کرتے ہیں عمر بن ابی خثعم سے کہا اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تھے عمر بن عبد اللہ بن ابی خثعم منکر حدیثیں روایت کرنے والے تھے اور بہت ضعیف کہا انکو

باب مَا جَاءَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعِشَاءِ باب عشا کے بعد دو رکعت سنت کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِيْقٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْ صَلٰوةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ كَانَ يُصَلِّيْ قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَبَعْدَ الْمَغْرِبِ ثِنْتَيْنِ وَبَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَقَبْلَ الْفَجْرِ ثِنْتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سے کہا پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کا سو فرمایا انہوں نے پڑھتے تھے قبل ظہر کی دو رکعت اور بعد اسکے دو اور بعد مغرب کے دو اور بعد عشا کی دو اور قبل فجر کے دو **ف** اسباب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن شقیق کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ اَنَّ صَلٰوةَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى باب اس بیان میں کہ رات کی نماز دو دو رکعت ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ صَلٰوةُ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى فَاِذَا خِفْتَ الصُّبْحَ فَاَوْتِرْ بِوَاحِدَةٍ وَاجْعَلْ اٰخِرَ صَلٰوتِكَ وِتْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیے پھر جب خوف ہو تجھے صبح کا تو وتر کر اسکو ایک رکعت سے اور کر آخر نماز اپنی کو وتر **ف** اسباب میں عمرو بن عبسہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نماز رات کی دو دو رکعت پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب**

بَابُ مَاجَاءَ فِي فَضْلِ صَلٰوةِ اللَّيْلِ باب نماز شب کے ثواب کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ وَاَفْضَلُ الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ صَلٰوةُ اللَّيْلِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل بعد رمضان کے روزے محرم کے ہیں جو مہینا ہے اللہ کا اور سب سے افضل بعد فرض کے نماز رات کی ہے **ف** اس باب میں جابر اور بلال اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور ابوبشر کا نام جعفر بن ایاس ہے اور کنیت ایاس کی ابی وحشیہ ہے **بَابُ** مَاجَاءَ فِيْ وَصْفِ صَلٰوةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز شب کی کیفیت میں **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّهٗ اَخْبَرَهٗ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَاكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَزِيْدُ فِيْ رَمَضَانَ وَلَا فِيْ غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ اَرْبَعًا فَلَا تَسْاَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَطُوْلِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّيْ ثَلٰثًا فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ تُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ **ترجمہ** روایت ہے ابوسلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی سعید بن ابی سعید مقبری کو کہ پوچھا انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کیسی تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رمضان میں سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہیں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ بڑھاتے ہوں رمضان میں یا غیر رمضان میں گیارہ رکعت پر پڑھتے تھے چار رکعت ایسی کہ نہ پوچھو تو ان کے حسن اور طول کو پھر پڑھتے تھے چار رکعت کہ نہ پوچھو ان کے حسن اور طول سے پھر پڑھتے تھے تین رکعت یعنی وتر کی سو کہا حضرت عائشہ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آپ سو جاتے ہیں قبل وتر کے سو فرمایا آپ نے اے عائشہ میری آنکھیں سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْهَا بِوَاحِدَةٍ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا اضْطَجَعَ عَلٰى شِقِّهِ الْاَيْمَنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے گیارہ رکعت ان کو وتر کرتے ایک رکعت کے ساتھ پھر جب فارغ ہو جاتے اس سے لیٹ رہتے سیدھی کروٹ پر **ف** روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے مانند پہلی حدیث کے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ مِّنْهُ** دوسرا باب اسی بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو تیرہ رکعتیں **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ مِّنْهُ** باب دوسرا اسی بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ تِسْعَ رَكَعَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے نو رکعت رات کو **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور فضل بن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث عائشہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی سفیان ثوری نے اعمش سے اوپر کی حدیث کی مانند روایت کی ہم سے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے یحیی بن آدم نے انہوں نے سفیان نے انہوں نے اعمش نے **کہا** ابو عیسٰی نے اکثر روایتوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تیرہ رکعت مروی ہیں مع وتر کی اور کم سے کم جو مروی ہے وہ نو رکعت ہیں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا لَمْ يُصَلِّ مِنَ اللَّيْلِ مَنَعَهٗ مِنْ ذٰلِكَ النَّوْمُ اَوْ غَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ صَلّٰى مِنَ النَّهَارِ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رات کو نماز نہ پڑھ سکتے تھے اور روکتا انکو اس سے خواب یا لگجاتی آنکی آنکھ تو دن کو پڑھتے بارہ رکعتیں **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے عباس نے جو بیٹے عبدالعظیم عنبری کے ہیں کہا بیان کیا ہم سے عتاب بن مثنی نے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے کہ زرارہ بن اوفی قاضی تھے بصرے کی اور امامت کرتے تھے قبیلہ بنی قشیر کی سو ایکدن نماز صبح میں پڑھی یہ آیت فَاِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُوْرِ فَذٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَّوْمٌ عَسِيْرٌ یعنے جب پھونکا جاوے صور تو وہ دن سخت ہے پس گر پڑے بیہوش ہو کر اور وفات پائی سو کہا بہز بن حکیم نے میں بھی تھا انکے اٹھانیوالوں میں انکے گھر تک **کہا** ابو عیسٰی نے اور سعد بن ہشام بیٹے ہیں عامر انصاری کے اور ہشام بن عامر صحابی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **بَابُ** فِيْ نُزُوْلِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ اس باب میں یہ بیان ہے کہ پروردگار تبارک و تعالی ہر رات آسمان دنیا پر اترتا ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِلَى السَّمَآءِ الدُّنْيَا كُلَّ لَيْلَةٍ حِيْنَ يَمْضِيْ ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاَوَّلُ فَيَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَدْعُوْنِيْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْاَلُنِيْ فَاُعْطِيَهٗ مَنْ ذَا الَّذِيْ يَسْتَغْفِرُنِيْ فَاَغْفِرَ لَهٗ

فَلَا يَزَالُ كَذٰلِكَ حَتّٰى يُضِيْءَ الْفَجْرُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اُترتا ہی اللہ برتر اور بڑی عظمت اور شان والا آسمان دنیا کی طرف
ہر رات مین جب گزر جاتی ہی تہائی رات پہلی اور فرماتا ہی مین ہون بادشاہ کون ہے ایسا کہ پکاری مجھکو کہ مین جواب دون اور قبول کرون اُسکی پکار کو کون ہے کہ سوال کری مجھسے
کہ مین دون اُسکو جو مانگی کون ہی کہ مغفرت مانگی مجھسے کہ بخش دون گناہ اُسکی پھر اسی طرح ارشاد فرماتا رہتا ہی یہانتک کہ روشن ہوجاتی ہی فجر **ف** اور اسباب مین علی بن
ابی طالب اور ابی سعید اور رفاعۃ جہنی اور جبیر بن مطعم اور ابن مسعود اور ابی الدردا اور عثمان بن ابی العاص سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور مروی
ہی بہت سندون سے بواسطۂ ابی ہریرہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی اُترتا ہی اللہ تبارک وتعالیٰ بڑی عظمت اور شان والا جب باقی رہتی ہی تہائی رات آخر کی
اور یہ صحیح تر ہے سب روایتون سے یعنی جسمین آخر شب مذکور ہی **باب** مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ بِاللَّيْلِ باب راتکو قرآن پڑھنی کی بیانمین **عن** اَبِيْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِيْ بَكْرٍ مَرَرْتُ بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَأُ وَاَنْتَ تَخْفِضُ مِنْ صَوْتِكَ فَقَالَ اِنِّيْ اَسْمَعْتُ مَنْ نَاجَيْتُ قَالَ ارْفَعْ قَلِيْلًا وَقَالَ لِعُمَرَ مَرَرْتُ
بِكَ وَاَنْتَ تَقْرَأُ وَاَنْتَ تَرْفَعُ صَوْتَكَ فَقَالَ اِنِّيْ اُوْقِظُ الْوَسْنَانَ وَاَطْرُدُ الشَّيْطَانَ قَالَ اخْفِضْ قَلِيْلًا **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا ابی بکر سی مین گزرا تم پر سی یعنی راتکو تو تم پڑھتے تھی بہت جھکی ہی سو عرض کیا ابو بکر نی مین سُناتا تھا اُسکو جس سے مناجات کرتا تھا یعنی خدا کو فرمایا آپنی بلند کرو تھوڑی آواز
اور فرمایا حضرت عمر سی مین گزرا تم پر اور تم قرآن پڑھتی تھی بہت بلند آواز سی سو عرض کیا اُنہون نے مین جگاتا ہون سوتون کو اور بھگاتا ہون شیطان کو فرمایا آپنے ذرا جھکی پڑھو
ف اسبابمین عائشہ اور ام ہانی اور انس اور ام سلمہ اور ابن عباس سی بھی روایت ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ قَيْسٍ قَالَ سَاَلْتُ عَائِشَةَ كَيْفَ كَانَ قِرَاءَةُ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاللَّيْلِ فَقَالَتْ كُلُّ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ يَفْعَلُ رُبَّمَا اَسَرَّ بِالْقِرَاءَةِ وَرُبَّمَا جَهَرَ فَقُلْتُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ جَعَلَ فِي الْاَمْرِ سَعَةً **ترجمہ** روایت
ہی عبد اللہ بن ابی قیس سی کہا پوچھا مینے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کیسی تھی قرأت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رات کو تو فرمایا ہر طرح سی قرارت کرتی تھی کبھی جھکی سی پڑھتی تھی اور
کبھی زور سی کہا مینے سب تعریف ہی اُس اللہ کو جس نے دین کے کام مین وسعت رکھی **کہا** ابو عیسیٰ نی یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث ابی قتادہ کی غریب ہے اور مسند
کیا ہی اسکا یحییٰ بن اسحاق نی حماد بن سلمہ سی اور اکثر راویون نے روایت کیا ہی اسکو ثابت سے اُنہون نے عبد اللہ بن رباح سی مرسلاً **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاٰيَةٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ لَيْلَةً **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ ساری رات پڑھتی رہی نماز مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک آیت قرآن کی **کہا**
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اس سند سے **باب** مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ فِي الْبَيْتِ باب نفل گھر مین پڑھنی کی فضیلت کی بیانمین **عن** زَيْدِ بْنِ
ثَابِتٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ صَلٰوتِكُمْ فِيْ بُيُوْتِكُمْ اِلَّا الْمَكْتُوْبَةَ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سب سے
افضل نماز تمہاری وہ ہے جو گھر مین پڑھی جاوے مگر فرض یعنی اُسکا جماعت سے اور مسجد ہی مین پڑھنا افضل ہے **ف** اسبابمین عمر بن خطاب اور جابر بن عبد اللہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ
اور ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن سعد اور زید بن خالد جہنی سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث زید بن ثابت کی حسن ہی اور اختلاف کئی ہین روایت مین اس حدیث
کی سو روایت کیا اُسکو موسیٰ بن عقبہ اور ابراہیم بن ابی النضر نی مرفوعاً اور موقوف کیا اُسکو بعض نی اور روایت کیا اُسکو مالک نی ابی النضر سی اور مرفوع نہین کیا اور حدیث
مرفوع زیادہ صحیح ہی **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلُّوْا فِيْ بُيُوْتِكُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْهَا قُبُوْرًا **ترجمہ** روایت ہی عبد اللہ بن عمر سی کہ فرمایا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نماز پڑھو اپنی گھر وںمین اور نہ بناؤ اُسکو قبرین یعنی قبرستان کی طرح گھرونکو نماز سی خالی نہ رکھو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے +

اَبْوَابُ الْوِتْرِ یہ سب باب وتر کی بیانمین ہین

باب مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الْوِتْرِ باب بیانمین فضیلت وتر کی **عن** خَارِجَةَ بْنِ حُذَافَةَ اَنَّهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ
اللّٰهَ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ لَّكُمْ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ اَلْوِتْرُ جَعَلَهُ اللّٰهُ لَكُمْ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَّطْلُعَ الْفَجْرُ **ترجمہ** روایت ہے خارجہ بن حذافہ سی کہا نکلی رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا اللہ نے مدد کی ہی تمہاری ایک نماز سی کہ بہتر ہی تمہارے لیے سُرخ اونٹون سے وہ وتر ہی مقرر کیا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ نی تمہاری لیے نماز عشا کی بعد سے طلوع فجر تک یعنی یہ اُسکا
وقت ہے **ف** اسبابمین روایت ہے ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور بریدہ اور ابی بصرہ صحابی سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث خارجہ بن حذافہ کی غریب ہے نہین جانتی ہم اُسکو
مگر روایت سے یزید بن ابی حبیب کے اور وہم کیا ہی بعض محدثین نے اس حدیث مین اور کہا عبد اللہ بن راشد زرقی اور وہ وہم ہی یعنی حقیقت مین لفظ زوفی ہی **باب** مَا جَاءَ اَنَّ

اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ باب اس بیان میں کہ وتر فرض نہیں ہے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ اَلْوِتْرُ لَيْسَ بِحَتْمٍ كَصَلٰوتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنْ سَنَّ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اِنَّ اللهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی نے وتر کچھ فرض نہیں جیسے نماز پنجگانہ فرض ہے ولیکن سُنّت ٹھیرایا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا اللہ وتر ہے یعنی طاق ہے دوست رکھتا ہے وتر کو سو پڑھا کرو وتر اے قرآن والو **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس سے روایت ہے **کہا**
ابو عیسےٰ نے حدیث علی کی حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے ابی اسحٰق سے اُنہوں نے عاصم بن ضمرہ سے اُنہوں نے حضرت علی سے کہ فرمایا حضرت علی نے وتر ایسا ضروری نہیں
جیسا نماز فرض ہو ولیکن سنت ہے کہ مقرر کیا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روایت کی ہم سے بندار نے اُنہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے اُنہوں نے سفیان سے یہ حدیث اور یہ
صحیح ہے ابی بکر بن عیاش کی حدیث سے اور روایت کی منصور بن معتمر نے ابی اسحٰق سے مانند روایت ابی بکر بن عیاش کے **بَابُ** مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ النَّوْمِ قَبْلَ الْوِتْرِ باب
اس بیان میں کہ وتر سے پہلے سونا مکروہ ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وتر پڑھ لیا کروں سونے سے پہلے **ف** کہا عیسیٰ بن ابی عزہ نے کہ تھے شعبی وتر پڑھ لیا کرتے تھے اول شب میں پھر سوتے
تھے اور اس باب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو ثور ازدی کا نام حبیب ابن ابی ملیکہ ہے اور اختیار کیا ایک
قوم نے علمائے صحابہ سے اور جو بعد اُنکے تھے یہ کہ نہ سوئے آدمی جبتک وتر نہ پڑھ لے اور مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو ڈرے تم میں سے کہ نہ اٹھ سکیگا آخر شب میں تو
وتر پڑھ لے اوّل شب میں اور جو طمع کرے رات کے اُٹھنے کی تو وتر پڑھے آخر شب میں اسلئے کہ اخیر رات میں جو قرآن پڑھا جاتا ہے اُسمیں فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور یہی افضل ہے روایت کی
ہمسے یہ حدیث ہناد نے کہا روایت کی ہم سے ابو معاویہ نے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی سفیان سے اُنہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ** مَاجَاءَ
فِي الْوِتْرِ مِنْ اَوَّلِ اللَّيْلِ وَاٰخِرِهٖ باب اس بیان میں کہ وتر اول شب اور آخر شب دونوں میں پڑھنا درست ہے **عَنْ** مَسْرُوْقٍ اَنَّهٗ سَاَلَ عَائِشَةَ عَنْ وِتْرِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مِنْ كُلِّ اللَّيْلِ قَدْ اَوْتَرَ اَوَّلَهٗ وَاَوْسَطَهٗ وَاٰخِرَهٗ فَانْتَهٰى وِتْرُهٗ حِيْنَ مَاتَ فِيْ وَجْهِ السَّحَرِ **ترجمہ** روایت ہے مسروق سے کہ اُنہوں نے
پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وتر کا سو فرمایا حضرت عائشہ نے ساری رات میں جب چاہتے وتر پڑھ لیتے اول شب بھی اور اوسط شب
اور آخر شب میں بھی یہانتک کہ مقرر ہو گیا حضرت کے وتر کا وقت جب وفات ہوئی پچھلے حصہ میں آخر شب کے **کہا** ابو عیسےٰ نے ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے اور
اس باب میں علی اور جابر اور ابی مسعود انصاری اور ابی قتادہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو اختیار کیا ہے بعض
اہل علم نے وتر پڑھنا آخر شب میں **بَابُ** مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِسَبْعٍ باب وتر کی سات رکعتوں کے بیان میں **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يُوْتِرُ بِثَلٰثَ عَشَرَةَ فَلَمَّا كَبِرَ وَضَعُفَ اَوْتَرَ بِسَبْعٍ **ترجمہ** روایت ہے اُم سلمہ سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھتے تھے تیرہ رکعت پھر جب بوڑھے ہوئے اور ضعف آیا وتر پڑھنے
لگے سات رکعت **ف** اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث اُم سلمہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وتر کی تیرہ اور گیارہ اور
نو اور سات اور پانچ اور تین اور ایک رکعت بھی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نے معنی اُس حدیث کے کہ پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ رکعت وتر کی یہ ہیں کہ پڑھتے تھے
شب کو تیرہ رکعتیں وتر سمیت سو منسوب کی گئی نماز شب یعنے تہجد وتر کی طرف اور تہجد اور وتر کو راوی نے وتر کہا اور روایت کی اس باب میں ایک حدیث بھی حضرت عائشہ
رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے اور سند لائے اُسکو جو مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ یعنی تہجد پڑھو اے اہل قرآن تو معلوم ہوا اس سے کہ تہجد کو بھی
وتر کہتے ہیں اسلئے آپنے اہل قرآن کو حکم فرمایا تہجد کا **بَابُ** مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ بِخَمْسٍ باب پانچ رکعت وتر کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَتْ صَلٰوةُ رَسُوْلِ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ ثَلٰثَ عَشَرَةَ رَكْعَةً يُوْتِرُ مِنْ ذٰلِكَ بِخَمْسٍ لَا يَجْلِسُ فِيْ شَيْءٍ مِّنْهُنَّ اِلَّا فِيْ اٰخِرِهِنَّ فَاِذَا اَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَامَ فَصَلّٰى
رَكْعَتَيْنِ خَفِيْفَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا اُنہوں نے تھی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تیرہ ۱۳ رکعت رات میں وتر پڑھتے اُسمیں سے پانچ رکعت کہ نہ بیٹھتے
اُسمیں مگر اخیر میں پھر جب اذان دیتا مؤذن کھڑے ہو کر دو رکعت پڑھتے بہت ہلکی یعنی قرأت اُسمیں کم ہوتی **ف** اس باب میں ابی ایوب سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے
حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے کہ وتر پانچ ہی رکعت ہے اور کہتے ہیں نہ بیٹھے اُسمیں مگر اخیر میں **بَابُ** مَاجَاءَ فِي الْوِتْرِ
بِثَلٰثٍ باب وتر کی تین رکعتوں کے بیان میں **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُوْتِرُ بِثَلٰثٍ يَقْرَاُ فِيْهِنَّ بِتِسْعِ سُوَرٍ مِّنَ الْمُفَصَّلِ

يَقْرَأُ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ بِثَلَاثِ سُوَرٍ آخِرُهُنَّ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے وتر کی تین رکعت اور پڑہتے اُسمین نو سورتین مفصل سے پڑہتے ہر رکعت مین تین سورتین کہ اخیر اُنکی قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ہوتی **ف** اس باب مین روایت ہے عمران بن حصین اور عائشہ اور ابن عباس اور ابو ایوب اور عبد الرحمن بن ابزی سے کہ وہ روایت کرتے ہین اُبی بن کعب سے اور مروی ہے عبد الرحمن بن ابزی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہی نہین ذکر کیا بعضون نے اُبی بن کعب کا اور بعضون نے کہا عبد الرحمن بن ابزی روایت کرتے ہین اُبی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے گئی ہین ایک قوم علماء صحابہ وغیرہم سے اس طرف کہ وتر پڑہے آدمی تین رکعت کہا سفیان نے تیرا جی چاہے وتر پڑہ پانچ رکعت چاہے تین رکعت چاہے ایک رکعت اور کہا سفیان نے میرے نزدیک بہتر ہے تین رکعت اور یہی قول ہے ابن مبارک اور اہل کوفہ کا روایت کی ہمسے سعید بن یعقوب طالقانی نے اُنہون نے حماد بن زید سے اُنہون نے ہشام سے اُنہون نے محمد بن سیرین سے کہا محمد بن سیرین نے وتر پڑہتے ہین پانچ بہی اور تین بہی اور ایک رکعت بہی اور جانتے ہین ان سب کو بہتر **باب** مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ بِرَكْعَةٍ باب وتر کی ایک رکعت کی بیان مین **عن** اَنَسِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ فَقُلْتُ اُطِيْلُ فِيْ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ فَقَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ مَثْنٰى مَثْنٰى وَيُوْتِرُ بِرَكْعَةٍ وَكَانَ يُصَلِّي الرَّكْعَتَيْنِ وَالْاَذَانُ فِيْ اُذُنِهٖ **ترجمہ** روایت ہے انس بن سیرین سے کہا پوچہا مین نے ابن عمر سے کیا دراز کرون مین قرأت کو فجر کی سنتون مین سو فرمایا اُنہون نے تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے رات کو دو دو رکعت اور وتر پڑہتے ایک رکعت اور دو رکعت پڑہتے اُس وقت کہ اذان کی آواز اُنکے کانون مین آتی یعنی قرأت نہایت کم ہوتی **ف** اس باب مین عائشہ اور جابر اور فضل ابن عباس اور ابی ایوب اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم صحابہ اور تابعین کا کہتے ہین کہ جدا کرے آدمی تیسری رکعت کو پہلی دو رکعتون سے اور وتر پڑہے ایک رکعت کے ساتہ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا **باب** مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي الْوِتْرِ باب قرأت کا وتر مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ فِي الْوِتْرِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فِيْ رَكْعَةٍ رَكْعَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے وتر مین سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ایک ایک سورت ایک ایک رکعت مین **ف** اس باب مین علی اور عائشہ اور عبد الرحمن بن ابزی سے روایت ہے کہ وہ روایت کرتے ہین اُبی بن کعب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑہتے تہے وتر کی تیسری رکعت مین معوذتین اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور اختیار کیا ہے اکثر علمائے صحابہ نے اور جو بعد اُنکے تہے پڑہنا سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى کا پہلی رکعت مین اور قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ دوسری مین اور قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تیسری مین **عن** عَبْدِ الْعَزِيْزِ بْنِ جُرَيْجٍ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ يُوْتِرُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْاُوْلٰى بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَفِي الثَّانِيَةِ بِقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ وَفِي الثَّالِثَةِ بِقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَالْمُعَوِّذَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبد العزیز بن جریج سے کہا پوچہا مین نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا پڑہتے تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وتر مین فرمایا اُنہون نے پڑہتے تہے پہلے رکعت مین سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور دوسری مین قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ اور تیسری مین قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اور معوذتین یعنی قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبد العزیز بیٹے ہین ابن جریج کے اور دوست ہین عطا کے اور ابن جریج کا نام عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج ہے اور مروی ہے یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری سے وہ روایت کرتے ہین عمرہ سے وہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَاءَ فِي الْقُنُوْتِ فِي الْوِتْرِ باب وتر مین قنوت پڑہنے کے بیان مین **عن** اَبِي الْحَوْرَاءِ قَالَ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ عَلَّمَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي الْوِتْرِ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَبَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَا قَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهٗ لَا يَذِلُّ مَنْ وَّالَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ **ترجمہ** روایت ہے ابی الحوراء سے کہا اُنہون نے کہا حسن بن علی نے سکہائے مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچہہ کلمات کہ کہا کرون مین وتر مین اَللّٰهُمَّ سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہین یا اللہ ہدایت کر مجہکو اُنمین جنکو ہدایت کی تونے اور عافیت دے مجہکو اُنمین جنکو عافیت دی تونے اور ضامن ہوجا میرا اُنمین جنکی ضمانت کی تونے اور برکت دے مجہکو اُسمین جو دیا تونے مجہکو اور بچا اُسکے شر سے جو تقدیر مین لکہا ہے تونے اسلیے کہ تو حکم کرتا ہے اور تجہپر کوئی حکم نہین کرسکتا اور نہین ذلیل ہوتا جسکا تو متکفل ہو بڑی برکت والا ہے تو رب ہمارا اور بلندی والا **ف** اس باب مین حضرت علی سے ہے،

روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو اس سند سے مگر روایت سے ابی الحوراء سعدی کی اور نام انکا ربیعہ بن شیبان ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قنوت کے باب میں اس سے اچھی اور اختلاف ہے علما کا قنوت وتر میں سو عبد اللہ بن مسعود نے تو کہا ہے قنوت وتر میں پڑھے تمام سال اور اختیار کیا قنوت کو قبل رکوع کی اور یہی قول ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور اسحاق اور اہل کوفہ اور مروی ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ وہ نہ پڑھتے تھے قنوت مگر نصف آخر میں رمضان کے بعد رکوع کی اور بعضے اہل علم بھی اسطرف گئے ہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **باب** ما جاء فی الرجل ینام عن الوتر او ینسی باب اسکی بیان میں جو سو جاوے اور وتر نہ پڑھے یا بھول جاوے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من نام عن الوتر او نسیہ فلیصل اذا ذکر و اذا استیقظ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو جاوے اور وتر نہ پڑھے ہوں یا بھول جاوے تو پڑھ لے جب یاد آوے یا نیند سے بیدار ہو **عن** زید بن اسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من نام عن وترہ فلیصل اذا اصبح **ترجمہ** روایت ہے زید بن اسلم سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو جاوے اور وتر نہ پڑھے اور وقت جاتا رہے تو پڑھ لے جب صبح کو اٹھے **ف** اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے سنا ہے میں نے ابو داود سجزی سے یعنی سلیمان بن اشعث سے کہتے تھے پوچھا میں نے احمد بن حنبل سے حال عبد الرحمن بن زید کا جو بیٹے ہیں اسلم کی سو کہا احمد نے بھائی انکے عبد اللہ میں کچھ مضائقہ نہیں اور سنا میں نے محمد کو کہ ذکر کرتے تھے علی بن عبد اللہ کا کہ وہ ضعیف کہتے تھے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کو اور کہا عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہیں اور بعض لوگ گئے ہیں اہل کوفہ سے اس حدیث کیطرف اور کہتے ہیں وتر پڑھ لے آدمی جب یاد کرے اگرچہ بعد طلوع آفتاب کے ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا **باب** ما جاء فی مبادرۃ الوتر بالصبح باب اس بیان میں کہ صبح سے پہلے وتر پڑھ لینا چاہیے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا الصبح بالوتر **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح سے پہلے پڑھ لیا کرو وتر **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اوتروا قبل ان تصبحوا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھ لیا کرو صبح سے پہلے **عن** ابن عمر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا طلع الفجر فقد ذہب کل صلوۃ اللیل والوتر فاوتروا قبل طلوع الفجر **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب طلوع ہو چکی فجر تو جاتا رہا سب رات کی نمازوں کا وقت اور وتر کا بھی سو وتر پڑھ لیا کرو طلوع فجر سے پہلے **کہا** ابو عیسی نے اور سلیمان بن موسی اکیلے ہیں اس لفظ کی بیان کرنے میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لا وتر بعد صلوۃ الصبح یعنی وتر نہیں ہے نماز صبح کی بعد اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا اہل علم سے اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہ وتر پڑھنا ضرور نہیں صبح کی نماز کی بعد **باب** ما جاء لا وتران فی لیلۃ باب اس بیان میں کہ دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں **عن** قیس بن طلق بن علی عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا وتران فی لیلۃ **ترجمہ** روایت ہے قیس بن طلق بن علی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انکے باپ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے دو وتر نہیں ہیں ایک رات میں **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اختلاف ہے علما کا کہ جو شخص پڑھ چکا ہو وتر اول شب میں اور پھر اٹھے آخر شب میں تو کہا بعض نے علما صحابہ سے اور جو انکے بعد تھے کہ توڑ ڈالے اور ایک رکعت اسمیں ملا دے پھر پڑھتا رہے جو چاہے پھر وتر پڑھ لیوے آخر میں نماز کی اسلیے کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہوتے اور اسی طرف گئے ہیں اسحاق اور کہا بعض علمای صحابہ وغیرہ نے جو وتر پڑھ چکا ہو اول شب میں پھر سو گیا اور اٹھا آخر شب میں تو نماز پڑھے جتنی چاہے اور چھوڑ دے وتر کو اپنے حال پر یعنی پھر دوبارہ وتر کی ایک رکعت ملانے کی حاجت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور احمد اور ابن مبارک کا اور یہی صحیح ہے کہ مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی حدیثوں میں کہ آپنے نماز پڑھی ہے بعد وتر کے بھی تو پھر اعادہ وتر کیا ضروری **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یصلی بعد الوتر رکعتین **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے بعد وتر کی دو رکعت **ف** اور مروی ہے اسکی مانند ابی امامہ اور عائشہ اور کتنے لوگوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا **باب** ما جاء فی الوتر علی الراحلۃ باب سواری پر وتر پڑھنے کے بیان میں **عن** سعید بن یسار قال کنت مع ابن عمر فی سفر فتخلفت عنہ فقال این کنت فقلت اوترت فقال الیس لک فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوتر علی راحلتہ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یسار سے کہا تھا میں سفر میں عبد اللہ بن عمر کی ساتھ سو پیچھے رہ گیا میں انسے پوچھا کہاں تھا تو کہا میں نے وتر پڑھتا تھا تو کہا عبد اللہ بن عمر نے کیا نہیں ہے تجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں پیروی اچھی میں نے دیکھا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وتر پڑھتے ہوے اپنی سواری پر **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے

اور گئی ہیں بعض اہل علم اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور سوا انکی کسطرف اور کہتے ہیں کہ وتر پڑھے سواری پر اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعضے کہتے ہیں وتر نہ پڑھے سواری پر
اور جب وتر کا ارادہ ہو تو سواری سے اُترے اور زمین پر پڑھے اور یہی قول ہے بعض اہل کوفہ کا **باب** مَا جَآءَ فِیْ صَلٰوةِ الضُّحٰى باب نماز چاشت کے بیان میں **عن** اَنَسِ بْنِ
مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الضُّحٰى ثِنْتَيْ عَشْرَةَ رَكْعَةً بَنَى اللّٰهُ لَهٗ قَصْرًا فِی الْجَنَّةِ مِنْ ذَهَبٍ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے
کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھے پہر دن چڑھے بارہ رکعت بناویگا اللہ تعالیٰ اسکے لیے ایک محل جنت میں سونے سے **ف** اس باب میں ام ہانی اور ابی ہریرہ اور نعیم بن ہمار
اور ابی ذر اور عائشہ اور ابی امامہ اور عتبہ بن عبد سلمی اور ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اُسکو مگر اسی روایت سے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَيْلٰى قَالَ مَا اَخْبَرَنِیْ اَحَدٌ اَنَّهٗ رَاٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الضُّحٰى اِلَّا اُمُّ هَانِئٍ فَاِنَّهَا
حَدَّثَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ بَيْتَهَا يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ فَاغْتَسَلَ فَسَبَّحَ ثَمَانَ رَكَعَاتٍ مَا رَاَيْتُهٗ صَلّٰى صَلٰوةً قَطُّ اَخَفَّ مِنْهَا غَيْرَ
اَنَّهٗ كَانَ يُتِمُّ الرُّكُوْعَ وَالسُّجُوْدَ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ سے کہا کسی نے خبر نہیں دی مجھکو کہ اُسنے دیکھا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز چاشت پڑھتے ہوئے مگر ام ہانی نے
کہ بیان کیا اُنہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے اُنکے گھر میں فتح مکہ کے دن اور غسل کیا اور پڑھیں آٹھ رکعتیں میں نے نہیں دیکھا کبھی پڑھی ہو نماز اُس سے ہلکی فقط اتنا تھا
کہ پورا کرتے تھے آپ رکوع اور سجدہ یعنی ہلکا پن فقط قرأت کی کمی سے تھا نہ یہ کہ رکوع و سجدہ برابر نہ ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گویا احمد نے یقین کیا ہے اس باب میں
کہ سب سے زیادہ صحیح حدیث ام ہانی کی ہے اور اختلاف کیا ہے نعیم میں سو بعضوں نے کہا نعیم بن حمار ہیں اور بعضوں نے کہا ابن ہمار اور ابن ہبار بھی کہا جاتا ہے اور ابن ہمام بھی اور صحیح ابن
ابن ہمار ہے اور ابو نعیم کو وہم ہو گیا اُسمیں سو کہا ابن خمار اور خطا کی اُسمیں پھر چھوڑ دیا یہ کہنا اور کہا نُعَيْمٌ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خبر دی ہمکو اسکی عبد بن حمید نے
اُنہوں نے ابی نعیم سے **عن** اَبِیْ ذَرٍّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اَنَّهٗ قَالَ ابْنَ اٰدَمَ ارْكَعْ لِیْ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ
مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے وہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ اللہ تعالیٰ سے کہ ارشاد کیا پروردگار تعالیٰ نے اے بیٹے آدم کے
پڑھ میرے لیے چار رکعت دن کے شروع میں کفایت کرونگا تیرے کاموں کو آخر دن تک **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع اور نضر بن شمیل اور کتنے لوگوں نے حدیث
اماموں میں سے نہاس بن قہم سے اور نہیں پہچانتے ہم نہاس کو مگر اسی روایت سے **عن** نَهَّاسِ بْنِ قَهْمٍ عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَبِیْ عَمَّارٍ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَافَظَ عَلٰى شُفْعَةِ الضُّحٰى غُفِرَ لَهٗ ذُنُوْبُهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ **ترجمہ** روایت ہے نہاس بن قہم سے وہ روایت کرتے ہیں شداد بن ابی عمار سے
وہ ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ہمیشہ پڑھا کرے دو رکعت ضحیٰ کی بخشے جاوینگے گناہ اُسکے اگرچہ ہوں دریا کے جھاگ کے برابر **عن** اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ
قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّی الضُّحٰى حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يَدَعُ وَيَدَعُهَا حَتّٰى نَقُوْلَ لَا يُصَلِّیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا اُنہوں نے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے ضحیٰ کی یہاں تک کہ کہتے کہ اب کبھی نہ چھوڑینگے اور چھوڑ دیتے یہاں تک کہ ہم کہتے اب کبھی نہ پڑھینگے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
باب مَا جَآءَ فِی الصَّلٰوةِ عِنْدَ الزَّوَالِ باب زوال کے وقت کی نماز میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ
يُصَلِّیْ اَرْبَعًا بَعْدَ اَنْ تَزُوْلَ الشَّمْسُ قَبْلَ الظُّهْرِ فَقَالَ اِنَّهَا سَاعَةٌ تُفْتَحُ فِيْهَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَاُحِبُّ اَنْ يَّصْعَدَ لِیْ فِيْهَا عَمَلٌ صَالِحٌ **ترجمہ** روایت ہے
عبد اللہ بن سائب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے چار رکعت آفتاب ڈھلنے کے بعد اور ظہر کے پہلے اور فرماتے یہ ایسی گھڑی ہے کہ کھلتے ہیں اسوقت دروازے آسمان کے
سو چاہتا ہوں میں کہ چڑھے میرے لیے عمل نیک **ف** اس باب میں علی اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عبد اللہ بن سائب کی حسن ہے غریب ہے اور مروی
ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت بعد زوال کے سلام نہ پھیرتے اُسمیں مگر اخیر میں **باب** مَا جَآءَ فِیْ صَلٰوةِ الْحَاجَةِ باب نماز حاجت کے بیان میں
عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰى قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِلَى اللّٰهِ حَاجَةٌ اَوْ اِلٰى اَحَدٍ مِّنْ بَنِیْ اٰدَمَ فَلْيَتَوَضَّأْ وَلْيُحْسِنِ
الْوُضُوْءَ ثُمَّ لْيُصَلِّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ لْيُثْنِ عَلَى اللّٰهِ وَلْيُصَلِّ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ
الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْاَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ
لِیْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِیَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہا فرمایا رسول اللہ

ف یہ کہ رکوع اور سجدہ برابر ہو

صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو حاجت ہو طرف اللہ کی یا کام ہو کسی بنی آدم سے تو چاہئے کہ وضو کرے اچھی طرح پھر دو رکعت نماز پڑھے پھر تعریف کرے اللہ تعالی کی اور درود پڑھے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم پر پھر کہے لا الہ الا اللہ سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے بردبار ہے بزرگی والا پاک ہے اللہ پروردگار بڑے عرش کا سب تعریف ہے اللہ
کو جو پالنے والا ہے ساری جہانوں کا مانگتا ہوں میں سبب تیری رحمتوں کے اور جنسے ضرور ہو تیری بخشش اور لوٹ ہر نیکی سے اور سلامتی ہر گناہ سے نہ چھوڑ میرے لیے کوئی گناہ مگر
بخش دے اسکو اور نہ چھوڑ کوئی فکر مگر کھو دے اسکو یعنی دور کر دے اسکو اور نہ چھوڑ کوئی حاجت جو پسند ہو تجھکو مگر پورا کر دے اسکو اے بڑے رحم کرنیوالے سب رحم کرنیوالوں سے **کہا**
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں گفتگو ہے یعنی ضعیف ہے فائد بن عبد الرحمن ضعیف ہیں حدیث میں اور فائد ابو الورقاء ہیں **باب** ما جاء فی صلوۃ الاستخارۃ

باب نماز استخارہ کی بیان میں **عن** جابر بن عبد اللہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعلمنا الاستخارۃ فی الامور کما یعلمنا السورۃ من
القرآن یقول اذا ہم احدکم بالامر فلیرکع رکعتین من غیر الفریضۃ ثم لیقل اللہم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسألک
من فضلک العظیم فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب اللہم ان کنت تعلم ان ہذا الامر خیر لی فی دینی ومعیشتی
وعاقبۃ امری او قال فی عاجل امری واٰجلہ فیسرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم ان ہذا الامر شر لی فی دینی ومعیشتی وعاقبۃ
امری او قال فی عاجل امری واٰجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ قال ویسمی حاجتہ **ترجمہ** روایت ہے
جابر بن عبد اللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استخارہ سکھاتے تھے ہمکو ہر کام میں جیسے سکھاتے تھے سورت قرآن کی فرماتے تھے جب قصد کرے کوئی تم میں سے کسی کام کا تو چاہیے
پڑھے دو رکعت سوائے فرض کی پھر کہے اللھم سے ثم ارضنی بہ تک اور معنی اسکے یہ ہیں یا اللہ میں خیر طلب کرتا ہوں تجھسے تیرے علم کی ساتھ اور طلب قدرت کرتا ہوں تیری قدرت
کی ساتھ اور مانگتا ہوں تجھسے تیرے بڑے فضل سے کہ تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو خوب جانتا ہے اور میں کچھ نہیں جانتا اور تو جاننے والا ہے غیبوں کا
یا اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام بہتر ہے میرے دین اور دنیا میں اور انجام کار میں یا فرمایا عاجل امری واٰجلہ اور معنی اسکے بھی یہی ہیں پس آسان کر مجھپر یہ کام پھر برکت دے مجھکو
اسمیں اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام برا ہے میرے دین میں اور دنیا میں یا انجام کار میں یا فرمایا فی عاجل امری واٰجلہ اور معنی اسکے بھی وہی ہیں تو دور کر دے اسکو مجھسے اور دور کر
مجھکو اس سے اور قدرت دے مجھکو خیر پر جہاں ہو پھر راضی کر مجھکو اسکی ساتھ اور کہا نام لیوے اپنی حاجت کا یعنی ہذا الامر کی جگہہ پر جیسے نکاح سفر وغیرہ جو کام ہو **ف**
اس باب میں عبد اللہ بن مسعود اور ابو ایوب سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے عبد الرحمن بن ابی الموال کے اور
وہ ایک شیخ مدنی اور ثقہ ہیں روایت کی انسے سفیان نے بھی ایک حدیث اور عبد الرحمن سے روایت کی ہے بہت اماموں نے حدیث کے **باب** ما جاء فی صلوۃ التسبیح

باب صلوۃ التسبیح کی بیان میں **عن** ابی رافع قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للعباس یا عم الا اصلک الا احبوک الا انفعک قال بلی یا رسول
اللہ قال یا عم صل اربع رکعات تقرأ فی کل رکعۃ بفاتحۃ الکتاب وسورۃ فاذا انقضت القراءۃ فقل اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ خمس
عشرۃ مرۃ قبل ان ترکع ثم ارکع فقلہا عشرا ثم ارفع راسک فقلہا عشرا ثم اسجد فقلہا عشرا ثم ارفع راسک فقلہا عشرا ثم اسجد فقلہا
عشرا ثم ارفع راسک فقلہا عشرا قبل ان تقوم فذلک خمس وسبعون فی کل رکعۃ وہی ثلث مائۃ فی اربع رکعات ولو کانت ذنوبک مثل
رمل عالج غفرہا اللہ لک قال یا رسول اللہ ومن یستطیع ان یقولہا فی یوم قال ان لم تستطع ان تقولہا فی یوم فقلہا فی جمعۃ فان لم
تستطع ان تقولہا فی جمعۃ فقلہا فی شہر فلم یزل یقول لہ حتی قال فقلہا فی سنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی رافع سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے
حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے اے چچا میرے کیا نہ سلوک کروں میں تمہارے ساتھ کیا نہ دوں میں تمکو کیا نفع نہ پہنچاؤں میں تمکو کہا حضرت عباس نے کیوں نہیں یا رسول اللہ فرمایا آپنے
اے چچا میرے پڑھو چار رکعتیں اور پڑھو ہر رکعت میں فاتحہ اور کوئی سورت پھر جب پوری کر چکو قرأت تو کہو اللہ اکبر والحمد للہ وسبحان اللہ پندرہ بار قبل رکوع کی پھر رکوع
کرو اور کہو یہی کلمہ دس بار پھر اٹھاؤ اپنا سر کہو دس بار پھر سجدہ کرو اور کہو دس بار پھر اٹھاؤ سر اپنا اور کہو دس بار پھر سجدہ کرو دوسرا اور کہو دس بار پھر اٹھاؤ سر اپنا اور کہو دس بار قبل کھڑے
رہنے کی یعنی جلسہ استراحت میں سو یہ پچھتر بار ہوئی ہر رکعت میں اور تین سو ہوئے چار رکعت میں اگر ہونگی گناہ تیرے مثل ریگ عالج کے تو بھی بخشیگا اسکو اللہ تعالی کہا حضرت
عباس نے یا رسول اللہ کون کہہ سکتا ہے اسکو ہر روز فرمایا اگر نہیں کہہ سکتے تم ہر روز میں تو کہو ہر جمعہ میں اور اگر نہیں ہو سکتا کہ کہو تم ہر جمعہ میں تو کہو ہر مہینے میں پھر یوں ہی فرماتے

ف صلوٰۃ التسبیح کے راوی مضطربین

رہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیاہ تک کہ فرمایا ہر سالمین ایکبار کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہی ابی رافع کی روایت سے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ اُمَّ سُلَيْمٍ غَدَتْ عَلَى
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ عَلِّمْنِي كَلِمَاتٍ اَقُوْلُهُنَّ فِي صَلٰوتِي فَقَالَ كَبِّرِي اللّٰهَ عَشْرًا وَسَبِّحِي اللّٰهَ عَشْرًا وَاحْمَدِيْهِ عَشْرًا ثُمَّ سَلِي مَا شِئْتِ يَقُوْلُ
نَعَمْ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ ام سلیم حاضر ہوئیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ سلم کی پاس صبحکو اور عرض کیا سکہلا دیجیے مجھ کو ایسے کلمات کہ کہوں میں انکو نماز میں سو فرمایا
آپنی اللہ اکبر کہہ دس بار اور سبحان اللہ کہہ دس بار اور الحمد للہ کہہ دس بار پہر مانگ جو مانگنا ہو کہ فرماتا ہی اللہ تعالیٰ ہاں ہاں یعنی قبول کرتا ہی تیری دعا کو **ف** اس باب مین
ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور فضل بن عباس اور ابی رافع سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی غریب ہے اور حسن ہے اور مروی ہین نبی صلی اللہ علیہ سلم سی کئی روایات
صلوٰۃ التسبیح کی باب مین ولیکن کچہہ زیادہ صحیح نہین اور روایت کیا ہی ابن مبارک ور کئی عالمون نے صلوٰۃ التسبیح کو اور ذکر کیا فضیلت کو اسکی روایت کی ہمسی احمد بن عبدہ ضبی نے
کہا بیان کیا ہمسے ابو وہب نے کہا پوچہا مین نے عبد اللہ بن مبارک سی اُس نماز کو کہ تسبیح کیجاتی ہی اُسمین تو کہا اُنہون نے تکبیر اولی کہی پہر پڑہی سبحانک اللّٰہم سی غیرک تک پہر کہی
پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پہر اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑہکر فاتحہ اور کوئی سورہ پڑہی پہر پڑہی دس بار سبحان اللہ سی آخر تک پہر رکوع کرکی
اور پڑہی یہی کلمہ دس بار پہر سر اُٹہاوی اور کہی دس بار پہر سجدہ کری اور کہی دس بار پہر اُٹہاوی سر اور کہی دس بار پہر سجدہ کری دوسرا اور کہی دس بار پڑہی اسیطرح چار رکعت
سو یہ پچہتر تسبیحین ہین ہر رکعت مین شروع مین ہر رکعت کے پڑہی چاہیئے پندرہ بار پہر قرأت کرے پہر تسبیح پڑہی دس بار سو اگر پڑہی یہ نماز رات کو تو بہتر ہی میرے نزدیک کہ سلام پہیری دو دو
رکعت پر اور اگر دنکو پڑہی تو اختیار ہی کہ دو سلام مین پڑہی یا ایک سلام مین کہا ابو وہب نے اور خبر دی مجھکو عبد العزیز ابن ابی رزمہ نے کہ کہا عبد اللہ نے رکوع مین پہلی سُبْحَانَ
رَبِّيَ الْعَظِيْمِ اور سجدہ مین پہلی سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى تین تین بار کہہ لی بعد اسکی یہ تسبیحات پڑہی کہا احمد بن عبدہ نی بیان کیا مجہہ سی وہب بن زمعہ نی کہا خبر دی مجھکو
عبد العزیز نی اور وہ بیٹی ابی رزمہ کی ہین کہا اُنہون نے پوچہا مین نے عبد اللہ بن مبارک سی اگر سہو کری کوئی اس نماز مین کیا تسبیحین پڑہی سجدہ سہو مین بہی دس دس
بار کہا نہین وہ تو فقط تین سو ہین **باب** مَا جَآءَ فِي صِفَةِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب درود بہیجنی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر **عن**
كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا السَّلَامُ عَلَيْكَ قَدْ عَلِمْنَا فَكَيْفَ الصَّلٰوةُ عَلَيْكَ قَالَ قُوْلُوا اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا
صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ وَبَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَةَ
وَزَادَنِيْ زَائِدَةُ عَنِ الْاَعْمَشِ عَنِ الْحَكَمِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ وَنَحْنُ نَقُوْلُ وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن عجرہ سی کہا اُنہون نے
عرض کیا ہمنی یا رسول اللہ سلام بہیجنا آپ پر تو ہم جان چکی اب درود کیونکر بہیجا ہی آپ پر فرمایا آپنے کہو تم اللّٰهُمَّ سے دوسری حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ تک +
اور معنی اُسکے یہ ہین یا اللہ رحمت بہیج محمد پر اور آل محمد پر جیسی رحمت بہیجی تو نی ابراہیم پر تو بڑا تعریف والا اور بزرگی والا ہی اور برکت بہیج اوپر محمد کی اور آل محمد کی جیسی برکت
بہیجی تو نی ابراہیم پر تو بڑا خوبیون والا اور بزرگی والا ہی کہا محمود نی کہا ابو اسامہ نی اور زیادہ بتایا مجھکو زائدہ نی ایک لفظ اعمش سے وہ روایت کرتی ہین حکم سی وہ عبد الرحمن
بن ابی لیلی سی کہا عبد الرحمن نے اور کہتی تہی ہم درود مین وَعَلَيْنَا مَعَهُمْ یعنے رحمت اور برکت بہیج ہمارے اوپر بہی اُن سب کے ساتہ **ف** اس باب مین علی اور ابی حمید اور
ابی مسعود اور طلحہ اور ابی سعید اور بریدہ اور زید بن خارجہ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے اور زید بن خارجہ کو ابن حارثہ بہی کہتی ہین کہا ابو عیسیٰ نے حدیث کعب بن عجرہ کی حسن ہی صحیح
اور عبد الرحمن بن ابی لیلی کی کنیت ابو عیسیٰ ہی اور ابو لیلی کا نام یسار ہی **باب** مَا جَآءَ فِيْ فَضْلِ الصَّلٰوةِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب درود کی فضیلت
مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوْلَى النَّاسِ بِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَكْثَرُهُمْ عَلَيَّ صَلٰوةً **ترجمہ** روایت ہے
عبد اللہ بن مسعود سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سب سے زیادہ دوست آدمیون سے میری نزدیک قیامت کے دن وہ ہی جسنی بہت درود بہیجا مجہہ پر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا جسنی پڑہا ایکبار مجہہ پر درود بہیجا ہی اللہ تعالیٰ اُس پر دس بار درود اور لکہی جاتی ہین اُسکے لیے دس نیکیان **عن** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ عَشْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نی جو درود بہیجے مجہہ پر ایکبار رحمت بہیجتا ہی اللہ اُس پر دس بار **ف** اس باب مین عبد الرحمن بن عوف اور عامر بن ربیعہ اور عمار اور ابی طلحہ اور انس اور ابی بن کعب سی روایت ہے کہا
ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے سفیان ثوری سی اور کئی عالمون سے کہ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے اور صلوٰۃ ملائکہ کی استغفار **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ

تو غسل افضل ہے **ف** اس باب مین ابوہریرہ اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہی **کہا** ابو عیسے نی حدیث سمرہ کی حسن ہی اور روایت کی بعض اصحاب قتادہ نی یہ حدیث قتادہ سی اُنہون نی حسن سی اُنہون نی سمرہ سی اور روایت کیا بعضون نی قتادہ سی اُنہون نی حسن سی اُنہون سنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلاً اور اسی پر عمل ہی علمائی صحابہ کا اور جو بعد اُنکے تہی افضل جانتی ہین غسل کو اگرچہ وضو بہی اُنکے نزدیک کفایت کرتا ہے جمعہ کے دن اور کہا شافعی نی جو روایتین آئی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اُس سے فضیلت غسل ثابت ہوتی ہے نہ واجب ہونا غسل کا اور ایسا ہی ثابت ہوتا ہی حضرت عمرؓ کی قول سی ہی کہ عثمان سی فرمایا وضو بہی کفایت کرتا ہی اور تمکو معلوم ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حکم کیا ہی غسل کا جمعہ کے دن یاد اگر یہ دونون جانتی ہوتی کہ فرمانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بطریق وجوب کے ہی تو نہ چہوڑتے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت عثمان کو بی نہلائی اور نہ چہپی رہتی اُسکی واجب ہونیکی حقیقت حضرت عثمان پر باوصف اُنکی علم کی ولیکن صاف دلالت ہی اس حدیث مین کہ غسل جمعہ کا افضل ہے واجب نہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَوَضَّأَ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ اَتَی الْجُمُعَةَ فَدَنٰی وَاسْتَمَعَ وَاَنْصَتَ غُفِرَ لَهٗ مَا بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجُمُعَةِ وَزِیَادَةُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ وَمَنْ مَسَّ الْحَصٰی فَقَدْ لَغَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی وضو کیا اور اچہی طرح وضو کیا پہر آیا جمعہ کی نماز کی واسطی اور نزدیک ہوا امام سی اور خوب سُنا خطبہ اور چُپ رہا خطبہ ہوتی وقت بخشی جاوینگی اُسکے گناہ اُس جمعہ سی دوسرے جمعہ تک اور تین دن اور زیادہ اور جو کہیلتا ہٹاتا رہا کنکریونکو تو اُسنے بی فائدہ کام کیا **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَآءَ فِی التَّبْکِیْرِ اِلَی الْجُمُعَةِ باب اول وقت جانیکی فضیلت مین جمعی کی نماز کو **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْتَسَلَ یَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّانِیَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ کَبْشًا اَقْرَنَ وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَمَنْ رَاحَ فِی السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَکَاَنَّمَا قَرَّبَ بَیْضَةً فَاِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ یَسْتَمِعُوْنَ الذِّکْرَ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ جو غسل کری جمعہ کے دن جیسا نہاتی ہین جنابت سے یعنی بخوبی احتیاط سی نہا دی اور اول گہڑی مین مسجد کو جاوی گویا قربانی کی ایک اونٹ کی یعنی ایسا ثواب پاوی اور جو جاوی دوسری گہڑی مین تو گویا قربانی کی ایک گائی اور جو جاوی تیسرے گہڑی مین تو گویا قربانی کی ایک سینگ دار مینڈہی کی اور جو آیا چوتہی گہڑی مین تو گویا ذبح کی ایک مُرغی اور جو آیا پانچوین گہڑی مین تو گویا خدا کی راہ مین دیا ایک بیضہ پہر جب نکلی امام خطبہ پڑہنی کو تو آجاتی ہین فرشتی خطبہ سُننی کو یعنی پہر فرشتی اُس آنیوالیکا نام نہین لکہتی اور خود خطبہ سُننی مین مشغول رہتی ہین **ف** اس باب مین عبد اللہ بن عمرو اور سمرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَآءَ فِیْ تَرْكِ الْجُمُعَةِ مِنْ غَیْرِ عُذْرٍ باب بغیر عذر نماز جمعہ ترک کرنیکی بیان مین **عَنْ** عُبَیْدَةَ بْنِ سُفْیَانَ عَنْ اَبِی الْجَعْدِ یَعْنِی الضَّمْرِیِّ وَکَانَتْ لَهٗ صُحْبَةٌ فِیْمَا زَعَمَ مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ الْجُمُعَةَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ تَهَاوُنًا بِهَا طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰی قَلْبِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبیدہ بن سفیان سی وہ روایت کرتی ہین ابی الجعد سی کہ مرادیتی ہین اُنسے ضمری کو اور محمد بن عمرو کی قول مین اُنکو صحبت بہی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا ابی الجعد نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنی چہوڑ دیا جمعے کی نماز کو تین بار سستی سے یا اُسکو حقیر سمجہہ کر تو مُہر کر دیتا ہی اللہ اُسکے دل پر **ف** او اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس اور سمرہ سی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نی حدیث ابی الجعد کی حسن ہی اور کہا پوچہا مین نے محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے نام ابی الجعد ضمری کا سو نہ پہچانا اور نہ بتایا اُنہون نی نام اُنکا اور کہا مین نہین جانتا اُنکی کوئی روایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سوا اس حدیث کی **کہا** ابو عیسے نی اور نہین جانتی ہم اس حدیث کو مگر روایت سے محمد بن عمرو کی **باب** مَا جَآءَ مِنْ کَمْ یُؤْتٰی اِلَی الْجُمُعَةِ باب اس بیان مین کہ کتنی دور سی جمعہ مین حاضر ہو **عَنْ** ثُوَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ اَهْلِ قُبَاءَ عَنْ اَبِیْهِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَرَنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَشْهَدَ الْجُمُعَةَ مِنْ قُبَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ثویر سی وہ روایت کرتی ہین ایک مردسی اہل قبا کی وہ اپنی باپ سے کہ تہی صحابی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا اُنکے باپ نے حکم دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ حاضر ہوا کرین ہم جمعی کے واسطے قبا سی **کہا** ابو عیسے نے اس حدیث کو ہم نہین جانتی مگر اسی سند سی اور نہین ثابت ہوا اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کچہہ اور مروی ہے ابی ہریرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جمعہ مین حاضر ہونا اُسکو ضرور ہی جو رات کو پہونچ جاوی اپنی گہر مین یعنے بعد نماز جمعہ کے اپنے مکان تک لوٹ سکی اور اس حدیث کی اسناد ضعیف ہین کہ مروی ہین مُعارک بن عباد سی وہ روایت کرتی ہین عبد اللہ بن سعید مقبری سی اور ضعیف کہا ہے یحیی بن سعید قطان نی عبد اللہ بن سعید مقبری کو حدیث مین اور اختلاف ہے علماء کا کہ کسپر واجب ہوتا ہی جمعہ سو بعضون نے کہا جو رات کو پہونچ سکے اپنی

اپنی مکان کو اُسپر واجب ہے حاضر ہونا اور بعضون نے کہا جمعہ واجب نہین ہوتا مگر اُسی پر جو سُنی اذان کو اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا سُنا مین نے احمد بن حسن سی کہ فرماتی تہی تہا مین احمد بن حنبل کے پاس سو ذکر کیا کہ کسپر واجب ہوتا ہی جمعہ سو احمد بن حنبل نے اسباب مین کوئی روایت نکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا احمد بن حسن نے کہا مین نے احمد بن حنبل سی اس باب مین روایت ہی ابی ہریرہ سی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا احمد بن حنبل نی کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت ہے کہا مین نے ہان **حدثنا** الحجاج بن نصير نا معارك بن عباد عن عبد الله بن سعيد المقبري عن أبيه عن أبي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الجمعة على من آواه الليل إلى أهله **ترجمہ** روایت کی ہمسے حجاج بن نصیر نی کہا روایت کی ہمسی معارک بن عباد نی اُنہون نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی جمعہ واجب ہوتا ہی اُسپر جو رات کو پہونچ سکی اپنے گہر تک کہا احمد بن حسن نی جب سُنا احمد بن حنبل نے غصہ ہوگئی مجہہ پر اور کہا مغفرت مانگ تو اپنے رب سے مغفرت مانگ تو اپنے رب سی اور وہ اسی لیے غصہ ہوئی کہ اُنہون نے اس حدیث کو حدیث نہ سمجہا بلکہ کمال ضعیف جانا اُسکو بسبب ضعف اسناد کی

باب ما جاء في وقت الجمعة باب وقت جمعہ کے بیان مین **عن** أنس بن مالك أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يصلي الجمعة حين تميل الشمس **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی نماز جمعہ کی جب ڈہلتا آفتاب **ف** روایت کی ہمسی یحیی بن موسی نی اُنہون نے ابی داؤد طیالسی سی اُنہون نے فلیح بن سلیمان سے اُنہون نے عثمان بن عبد الرحمن تیمی سی اُنہون نے انس سی مانند اوپر کی روایت کے اور اس باب مین سلمہ بن اکوع اور جابر اور زبیر ابن عوام سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث انس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر اجماع ہے اکثر اہل علم کا کہ وقت جمعہ کا جب ہے کہ آفتاب ڈہل جاوے مانند وقت ظہر کی اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحق کا اور تجویز کیا بعضون نے کہ اگر نماز جمعہ قبل زوال کی پڑہی تو بہی جائز ہی کہا احمد بن حنبل نی جسنی پڑہی قبل زوال کے اُسپر اعادہ کچہہ ضرور نہین

باب ما جاء في الخطبة على المنبر باب منبر پر خطبہ پڑہنی کی بیان مین **عن** ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب إلى جذع فلما اتخذ المنبر حن الجذع حتى أتاه فالتزمه فسكن **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی ایک کہجور کی ڈنڈہ پاس پہر جب بنایا منبر رونی لگا وہ ڈنڈہ کہجور کا یہانتک کہ آئی حضرت اُسکی پاس اور لپٹ گئی اُس سی پس چُپ ہو رہا **ف** اس باب مین روایت ہی انس اور جابر اور سہل بن سعد اور اُبی بن کعب اور ابن عباس اور ام سلمہ سی **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے صحیح ہی اور معاذ بن علاء وہ بصری ہین بہائی ہین ابی عمرو بن علاء کی

باب ما جاء في الجلوس بين الخطبتين باب دونون خطبون کے بیچ مین بیٹہنی کے بیان مین **عن** ابن عمر أن النبي صلى الله عليه وسلم كان يخطب يوم الجمعة ثم يجلس ثم يقوم فيخطب قال مثل ما يفعلون اليوم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتی تہی جمعہ کی دن پہر بیٹہہ جاتی تہی یعنی ایک خطبے کے بعد پہر کہڑی ہوتی اور خطبہ پڑہتی یعنی دوسرا کہا راوی نے جیسا آجکی دن لوگ کرتی ہین **ف** اس باب مین ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور جابر بن سمرہ سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی ہے علماء کی نزدیک کہ فرق کردی دو خطبون مین ایک جلسہ کے ساتہ

باب ما جاء في قصر الخطبة باب خطبہ چہوٹا پڑہنی کے بیان مین **عن** جابر بن سمرة قال كنت أصلي مع النبي صلى الله عليه وسلم فكانت صلاته قصدا وخطبته قصدا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سی فرمایا تہا مین نماز پڑہتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سو ہوتی تہی نماز آپکی متوسط اور خطبہ آپکا متوسط یعنی نہ بہت دراز اور نہ بہت کم **ف** اس باب مین عمار بن یاسر اور ابن ابی اوفی سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہی صحیح ہی

باب ما جاء في القراءة على المنبر باب منبر پر قرآن پڑہنی کے بیان مین **عن** صفوان بن يعلى بن أمية عن أبيه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ على المنبر ونادوا يا مالك **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن یعلی بن اُمیہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو منبر پر یہ آیت پڑہتی ہوئی ونادوا يا مالك **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور جابر بن سمرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نی حدیث یعلی بن اُمیہ کی حسن ہی غریب ہے صحیح ہی اور یہ حدیث ہی ابن عیینہ کی اور اختیار کیا ہی ایک قوم نی علماء سی کہ امام پڑہی خطبے مین کچہہ آیتین قرآن کی کہا امام شافعی نی جب خطبہ پڑہی امام اور نہ پڑہی خطبہ مین کچہہ قرآن تو دوبارہ پڑہی خطبہ کو **مترجم** کہتا ہی کہ پوری آیت جو حدیث مین مذکور ہوئی یہ ہی ونادوا يا مالك ليقض علينا ربك قال إنكم ماكثون **یعنی** اور پکارا اہل دوزخ نی اے مالک حکم کردی ہمپر تیرا رب کہا مالک نے تم ہمیشہ رہنے والی ہو اور یہ حال اہل دوزخ کا ہی کہ وہ ہزار برس تک مالک کو کہ نام ہی خازن دوزخ کا پکارینگے اور فریاد کرینگے اور مالک انکو ہزار برس کی بعد جواب دیگا اور یہ کہیگا کہ تم ہمیشہ رہنی والی ہو کبہی دوزخ سی تمکو نکلنا اور عذاب سے نجات نہین

باب في استقبال الإمام إذا خطب باب امام کی طرف مونہہ کرلینی مین جب خطبہ پڑہی **عن** عبد الله بن مسعود قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا استوى على المنبر استقبلناه بوجوهنا

ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب چڑھتے منبر پر یعنی خطبہ پڑھنے کو تو ہم سامنے کر لیتے آپکی اپنے منہ **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے
اور منصور کی حدیث ہم نہیں پہچانتے مگر روایت سے محمد بن فضل بن عطیہ کی اور محمد بن فضل بن عطیہ ضعیف ہیں ذاہب الحدیث ہیں ہمارے لوگوں کے نزدیک یعنی حدیثوں کو یاد نہیں رکھتے
بھلا دیتے ہیں ایسے شخص کو ذاہب الحدیث کہتے ہیں اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مستحب جانتے ہیں امام کی طرف منہ کر لینے کو جب خطبہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا
اور شافعی اور احمد اور اسحق کا کہا ابو عیسی نے اور صحیح روایت اس باب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی ثابت نہیں **باب** فِي الرَّكْعَتَيْنِ إِذَا جَاءَ الرَّجُلُ وَالْإِمَامُ
يَخْطُبُ باب اس بیان میں کہ جب آدمی آوے مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بھی دو رکعت پڑھ لے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ
يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصَلَّيْتَ قَالَ لَا قَالَ قُمْ فَارْكَعْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
خطبہ پڑھ رہے تھے جمعہ کے دن کہ آیا ایک آدمی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا نماز پڑھی تو نے یعنی تحیۃ المسجد یا سنت جمعہ عرض کیا اس نے نہیں فرمایا آپ نے کھڑا ہو اور پڑھ لے **کہا**
ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عِيَاضِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي سَرْحٍ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ دَخَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَمَرْوَانُ يَخْطُبُ فَقَامَ يُصَلِّي
فَجَاءَ الْحَرَسُ لِيُجْلِسُوهُ فَأَبَى حَتَّى صَلَّى فَلَمَّا انْصَرَفَ أَتَيْنَاهُ فَقُلْنَا رَحِمَكَ اللّٰهُ إِنْ كَادُوا لَيَقَعُوا بِكَ فَقَالَ مَا كُنْتُ لِأَتْرُكَهُمَا بَعْدَ شَيْءٍ رَأَيْتُهُ مِنْ
رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ ذَكَرَ أَنَّ رَجُلًا جَاءَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي هَيْئَةٍ بَذَّةٍ وَالنَّبِيُّ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَأَمَرَهُ فَصَلَّى رَكْعَتَيْنِ وَالنَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ **ترجمہ** روایت ہے عیاض بن عبد اللہ بن ابی سرح سے کہ ابو سعید خدری آئے جمعے میں اور مروان خطبہ پڑھتا تھا سو کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگے پس آئے
چوکیدار کہ بٹھا دیویں انکو پس نہ مانا انہوں نے یہاں تک کہ پڑھ چکے پھر جب فارغ ہوئے نماز جمعہ سے آئے ہم انکے پاس اور کہا ہم نے اللہ رحم کرے تم پر یہ تو گرے پڑتے تھے تمہارے اوپر سو
فرمایا انہوں نے میں کبھی نہ چھوڑونگا اس چیز کو جسکو دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا کہ ایک مرد آیا جمعے کے دن میلی کچیلی صورت میں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے
تھے جمعہ کا پھر حکم کیا آپ نے سو پڑھی اس نے دو رکعتیں اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑھتے تھے **ف** کہا ابن ابی عمر نے ابن عیینہ پڑھ لیتے تھے دو رکعت جب آتے تھے اور امام خطبہ
پڑھتا ہوتا تھا اور حکم بھی کرتے تھے اسکا اور تھے ابو عبد الرحمن مقری وہ بھی ایسا ہی کہتے تھے **کہا** ابو عیسی نے اور سنا میں نے ابن عمر سے کہتے تھے کہا ابن عیینہ نے محمد بن عجلان ثقہ ہیں مامون
ہیں حدیث میں اور اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی سعید خدری کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے
ہیں شافعی اور احمد اور اسحق اور کہا بعضوں نے جب آوے آدمی مسجد میں اور امام خطبہ پڑھتا ہو تو بیٹھ جاوے اور نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور قول اول صحیح
روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے علاء بن خالد قرشی سے کہا دیکھا میں نے حسن بصری کو آئے مسجد میں جمعے کے دن اور امام خطبہ پڑھتا تھا سو پڑھیں دو رکعتیں پھر بیٹھ گئے نظر تابعداری حدیث
کی اور انہوں نے روایت کی جابر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْكَلَامِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ باب اس بیان میں کہ کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ
پڑھتا ہو **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْإِمَامُ يَخْطُبُ أَنْصِتْ فَقَدْ لَغَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے جمعہ کے دن اور امام خطبہ پڑھتا ہو چپ رہ تو اس نے بیہودہ بات کی یعنی کسیکو چپکا بھی کرے تو اشارے سے **ف** اس باب میں
ابن ابی اوفی اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ بہت مکروہ ہے آدمی کو کلام کرنا خطبے کی وقت
اور کہتے ہیں جب دوسرا شخص کلام کرے تو اسکو اشارے سے چپ کرے اور اختلاف کیا ہے سلام اور چھینک کے جواب دینے میں سو بعض علما نے دونوں کی رخصت دی ہے خطبے کی وقت
میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور مکروہ کہا ہے بعض علما تابعین وغیرہم نے ان دونوں کو اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** فِي كَرَاهِيَةِ التَّخَطِّي يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب
اس بیان میں کہ جمعہ کی دن لوگوں کے اوپر سے پھاند کر صفیں چیر کر جانا مکروہ ہے **عن** سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اتُّخِذَ جِسْرًا إِلَى جَهَنَّمَ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پھاندے گردنیں لوگوں کی جمعے کے دن بنایا جاویگا پل جہنم کا یعنی اسپر سے چڑھ کر لوگ جہنم سے عبور کرینگے **ف** اس باب میں جابر سے بھی
روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث سہل بن معاذ بن انس جہنی کی غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے رشدین بن سعد کی اور اسپر عمل ہے اہل علم کا کہ مکروہ جانتے ہیں گردنیں
پھاند کر جانے کو جمعے کے دن اور بہت برا کہا ہے اسکو لوگوں نے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے رشدین بن سعد میں اور ضعیف کہا ہے انکو سبب کمی حافظہ کی **باب** مَا جَاءَ

فِي كَرَاهِيَةِ الْاِحْتِبَاءِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ باب کراہیت احتبا میں خطبے کے وقت **عَنْ** سَهْلِ بْنِ مُعَاذٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْحُبْوَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن معاذ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے حبوہ سے جمعے کے دن جب امام خطبہ پڑھتا ہو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور ابو مرحوم کا نام عبدالرحیم بن میمون ہے اور مکروہ کہا ہے علما نے حبوہ کو جمعے کے دن جب امام خطبہ پڑھتا ہو اور رخصت دی ہے بعضوں نے انمیں سے ہیں عبداللہ بن عمر وغیرہ اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق کہ خطبے کے وقت اگر کسی نے احتبا کیا تو مضائقہ نہیں **مترجم** کہتا ہے حبوہ اسے کہتے ہیں کہ آدمی اکڑوں بیٹھ کر دونوں گھٹنے کھڑے کر رکھے ہوں اور حلقہ کرلے یا کسی کپڑے کو پیچھے ڈال کر زانو اور کمر ملا کر حلقہ کرلے اور اسمیں اکثر نیند آجاتی ہے اس لیے مکروہ ہے اور اسکو احتبا بھی کہتے ہیں

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ رَفْعِ الْاَيْدِيْ عَلَى الْمِنْبَرِ باب اس بیان میں کہ منبر پر دعا میں ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے **حَدَّثَنَا** اَحْمَدُ بْنُ مَنِيْعٍ نَا هُشَيْمٌ نَا حُصَيْنٌ قَالَ سَمِعْتُ عُمَارَةَ بْنَ رُوَيْبَةَ وَبِشْرُ بْنُ مَرْوَانَ يَخْطُبُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ عُمَارَةُ قَبَّحَ اللّٰهُ هَاتَيْنِ الْيُدَيَّتَيْنِ الْقُصَيِّرَتَيْنِ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا يَزِيْدُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ هٰكَذَا وَاَشَارَ هُشَيْمٌ بِالسَّبَّابَةِ **ترجمہ** روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے کہا انہوں نے روایت کی ہمسے ہشیم نے کہا انہوں نے روایت کی ہمسے حصین نے کہا سنا میں نے عمارہ بن رویبہ کو اسوقت میں کہ بشر بن مروان خطبہ پڑھتا تھا اور اٹھائے تھے اپنے ہاتھ انکو دعا میں تو کہا عمارہ نے خراب کرے اللہ تعالیٰ ان دونو ہاتھوں نکموں چھوٹوں کو بیشک دیکھا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں زیادہ کرتے تھے اتنے پر اور اشارہ کیا ہشیم نے کلمے کی انگلی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي اَذَانِ الْجُمُعَةِ باب جمعہ کی اذان کے بیان میں **عَنِ** السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ كَانَ الْاَذَانُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ اِذَا خَرَجَ الْاِمَامُ وَاُقِيْمَتِ الصَّلٰوةُ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ **ترجمہ** روایت ہے سائب بن یزید سے کہا اذان تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے وقت میں جب نکلتا امام اور تکبیر ہوتی نماز کی پھر جب ہوا زمانہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی خلافت کا تو زیادہ ہوئی تیسری اذان منارہ پر یعنی مع تکبیر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْكَلَامِ بَعْدَ نُزُوْلِ الْاِمَامِ مِنَ الْمِنْبَرِ باب کلام کرنیکے بیان میں بعد اترنے امام کے منبر سے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَلَّمُ بِالْحَاجَةِ اِذَا نَزَلَ مِنَ الْمِنْبَرِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ باتیں کرتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی ضرورت کی جب اترتے منبر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر جریر بن حازم کی روایت سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے وہم کیا جریر بن حازم نے اس حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہا تکبیر کہی گئی نماز کی پھر پکڑ لیا ایک مرد نے ہاتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پھر باتیں کرتے رہے آپ اس سے یہاں تک کہ بعضے لوگ اونگھنے لگے کہا محمد نے حدیث تو یہی ہے اور جریر بن حازم وہم کر جاتے ہیں کتنی چیزوں میں اور وہ سچے ہیں کہا محمد نے اور وہم کیا جریر نے ثابت کی حدیث میں اور کہا روایت ہے انس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جبتک مجھے نہ دیکھ لو یعنی نکلتے ہوئے کہا محمد نے مروی ہے حماد بن زید سے کہا تھے ہم ثابت بنانی کے پاس سو روایت کی حجاج صواف نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے عبداللہ بن ابی قتادہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو جب تک مجھے نہ دیکھ لو سو وہم کیا جریر نے اور گمان کیا کہ یہ حدیث بیان کی ثابت نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ مَا تُقَامُ الصَّلٰوةُ يُكَلِّمُهُ الرَّجُلُ يَقُوْمُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْقِبْلَةِ فَمَا زَالَ يُكَلِّمُهُ وَلَقَدْ رَاَيْتُ بَعْضَهُمْ يَنْعَسُ مِنْ طُوْلِ قِيَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہا دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بعد تکبیر نماز کی باتیں کرتے ہوئے ایک آدمی سے کہ کھڑا تھا آنحضرت اور قبلے کے بیچ میں پھر باتیں کرتا رہا وہ حضرت سے یہاں تک کہ دیکھا میں نے بعضوں کو اونگھتے ہوئے بہت دیر تک کھڑے رہنے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْقِرَاءَةِ فِي صَلٰوةِ الْجُمُعَةِ باب نماز جمعے کی قرأت کے بیان میں **عَنْ** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْتَخْلَفَ مَرْوَانُ اَبَا هُرَيْرَةَ عَلَى الْمَدِيْنَةِ وَخَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ فَصَلّٰى بِنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْجُمُعَةَ فَقَرَاَ سُوْرَةَ الْجُمُعَةِ وَفِي السَّجْدَةِ الثَّانِيَةِ اِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُوْنَ قَالَ عُبَيْدُ اللّٰهِ فَاَدْرَكْتُ اَبَا هُرَيْرَةَ فَقُلْتُ لَهٗ تَقْرَاُ بِسُوْرَتَيْنِ كَانَ عَلِيٌّ يَقْرَاُ بِهِمَا بِالْكُوْفَةِ فَقَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ بِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے عبیداللہ بن ابی رافع سے جو مولیٰ ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا انہوں نے خلیفہ کیا مروان نے ابو ہریرہ کو مدینے میں اور آپ گیا مکے کو سو نماز پڑھائی ہمکو ابو ہریرہ نے جمعہ کی سو پڑھی سورہ جمعہ اور دوسری رکعت میں اذا جاءک المنافقون کہا عبیداللہ نے پھر ملا میں ابو ہریرہ سے اور کہا میں نے پڑھیں تم نے وہ سورتیں کہ حضرت علی پڑھتے تھے کوفے میں سو فرمایا ابو ہریرہ نے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ دونوں سورتیں

پڑھتے ہوئے **ف** اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور نعمان بن بشیر اور ابی عنبہ خولانی سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے جمعہ میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى اور هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ

باب مَا جَاءَ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الصُّبْحِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب اس بیان میں کہ جمعہ کے دن نماز صبح میں کیا پڑھنا چاہیے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ الٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةِ وَهَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعہ کے دن نماز صبح میں تنزیل سجدہ اور هل اتی علی الانسان **ف** اور اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری اور کئی لوگوں نے مخول سے

باب فِي الصَّلَاةِ قَبْلَ الْجُمُعَةِ وَبَعْدَهَا باب جمعہ کے قبل اور بعد کی نماز کی بیان میں **عن** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے جمعہ کے بعد دو رکعتیں **ف** اس باب میں روایت ہے جابر سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عمر سے بواسطہ نافع کے بھی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا **عن** نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا صَلَّى الْجُمُعَةَ انْصَرَفَ فَصَلَّى سَجْدَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ ثُمَّ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصْنَعُ ذَلِكَ **ترجمہ** روایت ہے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے کہ تھے ابن عمر جب پڑھ چکتے جمعہ اور پھرتے تو دو رکعت پڑھتے اپنے گھر میں پھر کہتے کہ اسی طرح کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ مُصَلِّيًا بَعْدَ الْجُمُعَةِ فَلْيُصَلِّ أَرْبَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو چاہے تم میں سے نماز پڑھنا بعد جمعہ کے تو پڑھے چار رکعت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی نے کہا خبر دی ہمکو علی بن مدینی نے انہوں نے سفیان ابن عیینہ سے کہا جانتے تھے ہم سہیل بن ابی صالح کو ثابت تر حدیث میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور مروی ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ وہ پڑھتے تھے چار رکعت قبل جمعہ کے اور چار بعد جمعہ کے اور مروی ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے حکم کیا بعد جمعہ کے دو رکعت کا پھر اسکے بعد چار رکعت کا اور سفیان ثوری اور ابن مبارک ابن مسعود کے قول کی طرف گئے ہیں کہا اسحاق نے اگر پڑھے مسجد میں جمعہ کے دن تو پڑھے چار رکعت اور اگر پڑھے گھر میں تو پڑھے دو رکعت اور دلیل لائے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑھتے تھے بعد جمعہ کے دو رکعتیں گھر میں اور فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پڑھنے والا ہو تم میں سے بعد جمعہ کے تو پڑھے چار رکعت **کہا** ابو عیسیٰ نے اور ابن عمر ہی نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ پڑھتے تھے بعد جمعہ کے دو رکعتیں گھر میں اور پھر ابن عمر نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑھیں مسجد میں بعد جمعہ کے دو رکعت اور دو رکعت کے بعد چار رکعت روایت کی ہم سے یہ بات ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطاء سے کہا دیکھا میں نے ابن عمر کو پڑھتے ہوئے بعد جمعہ کے دو رکعتیں اور اسکے بعد چار رکعت روایت کی ہم سے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو ابن دینار سے کہا عمرو نے میں نے نہ دیکھا کسیکو اچھا بیان کرنیوالا حدیث کا زہری سے اور نہ دیکھا کسیکو کہ روپے پیسے ذلیل ہوں اسکے سامنے جیسا دیکھا زہری کو بیشک اسکے سامنے روپیہ ایسا ذلیل تھا جیسے اونٹ کی مینگنی **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابن عمر کو کہتے تھے سنا میں نے سفیان بن عیینہ کو کہتے تھے عمرو بن دینار بڑے تھے زہری سے

باب فِي مَنْ يُدْرِكُ مِنَ الْجُمُعَةِ رَكْعَةً باب اسکے بیان میں جو جمعہ کی ایک رکعت پائے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَدْرَكَ مِنَ الصَّلَاةِ رَكْعَةً فَقَدْ أَدْرَكَ الصَّلَاةَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے پائی ایک رکعت نماز سے اس نے پائی وہ نماز **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء اصحاب وغیرہم کا کہتے ہیں جس نے پائی ایک رکعت جمعہ کی پڑھے دوسری اور جو ملے امام سے قعدہ میں وہ چار رکعت ظہر کی پڑھ لے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق

باب فِي الْقَائِلَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب قیلولہ کی بیان میں جمعہ کے دن **عن** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ مَا كُنَّا نَتَغَدَّى فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا نَقِيلُ إِلَّا بَعْدَ الْجُمُعَةِ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہا نہ ہم صبح کا کھانا کھاتے تھے زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور نہ قیلولہ کرتے تھے مگر بعد جمعہ کی **ف** اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سہل بن سعد کی حسن ہے صحیح ہے

باب فِي مَنْ يَنْعَسُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنَّهُ يَتَحَوَّلُ مِنْ مَجْلِسِهِ باب اس بیان میں کہ جو اونگھے جمعہ میں وہ اپنی جگہ سے ہٹ بیٹھے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَتَحَوَّلْ عَنْ مَجْلِسِهِ ذَلِكَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اونگھنے لگے کوئی تم میں سے دن جمعہ کے تو ہٹ بیٹھے اپنی جگہ سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي السَّفَرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب جمعہ کی دن سفر کرنے کی بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ

بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ رَوَاحَةَ فِي سَرِيَّةٍ فَوَافَقَ ذٰلِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَغَدَا اَصْحَابُهُ فَقَالَ اَتَخَلَّفُ فَاُصَلِّي مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ ثُمَّ اَلْحَقُهُمْ فَلَمَّا صَلّٰى مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاٰهُ فَقَالَ لَهُ مَا مَنَعَكَ اَنْ تَغْدُوَ مَعَ اَصْحَابِكَ قَالَ اَرَدْتُ اَنْ اُصَلِّيَ مَعَكَ ثُمَّ اَلْحَقَهُمْ
فَقَالَ لَوْ اَنْفَقْتَ مَا فِي الْاَرْضِ مَا اَدْرَكْتَ فَضْلَ غَدْوَتِهِمْ **ترجمہ** روایت ہی ابن عباس سی کہا بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی عبداللہ بن رواحہ کو ایک لشکر کی ساتھہ اور
اتفاق سی وہ دن جمعی کا تہا پس صبحکو روانہ ہوگئی رفیق عبداللہ کے اور کہا عبداللہ نی پیچھے رہتا ہوں میں اور نماز پڑہتا ہوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھہ پہر جا ملتا ہوں رفیقوں سے
پہر جب پڑہ چکی نماز رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ دیکہا آپنی انکو اور فرمایا کسنی باز رکہا تجھکو صبح کی جانسی رفیقوں کی ساتھ عرض کیا اُنہوں نی چاہا میں نے کہ نماز پڑہ لوں آپکی ساتھ پہر
ملجاؤنگا اُنسی سو فرمایا آپنی اگر خرچ کری تو ساری چیزیں زمین کی نہ پاویگا تو انکی سویری چلنی کی ثواب کو **کہا** ابوعیسی نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سی کہا علی ابن مدینی نی کہا
یحییٰ بن سعید نی کہا شعبہ نے نہیں سُنی حکم نی مقسم سے مگر پانچ حدیثیں اور گنا انکو شعبہ نی اور نہیں ہی یہ حدیث اُن پانچوں سے اور ہی یہ حدیث ایسی کہ نہیں سُنی حکم نی مقسم سی اور اختلاف
کیا ہی علما نی جمعی کے دن سفر کرنے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں ہے روانگی میں جمعی کے دن جبتک وقت نہ آیا ہو نماز کا اور کہا بعضوں نے کہ جب صبح ہو جاوے جمعے کی تو نہ نکلی جبتک نماز پڑہ لے
بَابٌ فِي السِّوَاكِ وَالطِّيْبِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب جمعی کے دن مسواک کرنی اور خوشبو لگانی کی بیان میں **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَقًّا عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ اَنْ يَغْتَسِلُوْا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلْيَمَسَّ اَحَدُهُمْ مِنْ طِيْبِ اَهْلِهِ فَاِنْ لَمْ يَجِدْ فَالْمَاءُ لَهُ طِيْبٌ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سی کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لازم ہی مسلمانونکو کہ نہاویں جمعی کے دن اور لگاوی ہر ایک تم میں سے خوشبو اپنی گہر کی پہر اگر نہ پاوی تو پانی اسکے لیے خوشبو ہی **ف** اس باب میں ابی
اور ایک شیخ انصاری سی بہی روایت ہے کہا روایت کی ہمسی احمد بن منیع نی اُنسی ہشیم نی اُنسی یزید بن ابی زیاد نی مانند اوپر کی حدیث کی معنی میں **کہا** ابوعیسی نے حدیث براء کی حسن ہی اور
روایت ہشیم کی اچھی ہی اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی کی روایت سی اور اسمٰعیل بن ابراہیم تیمی ضعیف ہیں حدیث میں

اَبْوَابُ الْعِيْدَيْنِ

یہہ سب باب عیدین کی بیان میں ہیں **بَابٌ** فِي الْمَشْيِ يَوْمَ الْعِيْدَيْنِ باب عیدوں میں جانیکی بیان میں **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ مِنَ السُّنَّةِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَى الْعِيْدِ مَاشِيًا
وَاَنْ تَاْكُلَ شَيْئًا قَبْلَ اَنْ تَخْرُجَ **ترجمہ** روایت ہے کہ فرمایا حضرت علی نی سنت ہی پیدل نکلنا عید کو اور کچھہ کہا لینا قبل نکلنی کے یعنی عید فطر میں **کہا** ابوعیسی نے یہہ حدیث حسن ہے
اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہتے ہیں کہ مستحب ہے پیدل نکلنا عید کو اور سوار نہو بی عذر کی **بَابٌ** فِي صَلٰوةِ الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ باب اس بیان میں کہ نماز عیدین قبل خطبی کے پڑہنا
چاہی **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ يُصَلُّوْنَ فِي الْعِيْدَيْنِ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ثُمَّ يَخْطُبُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر
سی کہا تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر اور عمر نماز پڑہتی عیدونکی قبل خطبی کے پہر خطبہ پڑہتی **ف** اس باب میں جابر اور ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث ابن عمر
کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سی کہ نماز عیدونکی قبل خطبے کے پڑہنا چاہی اور کہتی ہیں پہلی جسنی خطبہ پڑہا نماز سی پیشتر مروان بن حکم ہی +
بَابٌ اَنَّ صَلٰوةَ الْعِيْدَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ باب اس بیان میں کہ نماز عیدین بغیر اذان اور تکبیر کے ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعِيْدَيْنِ غَيْرَ مَرَّةٍ وَلَا مَرَّتَيْنِ بِغَيْرِ اَذَانٍ وَلَا اِقَامَةٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہا پڑہی میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ نماز میں عیدونکی ایک
مرتبہ نہ دو مرتبہ یعنی بہت بار بغیر اذان اور اقامت کے **ف** اس باب میں جابر بن عبداللہ اور ابن عباس سی بہی روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث جابر بن سمرہ کی حسن ہی صحیح ہی اور
اسی پر عمل ہی علما صحابہ وغیرہم کا اذان نہ چاہی نماز عیدین کے لیے اور نہ کسی نفل کے واسطے **بَابٌ** الْقِرَاءَةِ فِي الْعِيْدَيْنِ باب نماز عیدین کی قرأت کے بیان میں **عَنِ** النُّعْمَانِ
بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَاُ فِي الْعِيْدَيْنِ وَفِي الْجُمُعَةِ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى وَهَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ وَرُبَّمَا اجْتَمَعَا
فِي يَوْمٍ وَاحِدٍ فَيَقْرَاُ بِهِمَا **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سی کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتی تہی عیدوں اور جمعی میں سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْاَعْلٰى اور هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ
اور کبہی ایکہی دن ہوتی جمعہ اور عید تو پڑہتی آپ یہی سورتیں دونوں میں **ف** اس باب میں ابی واقد اور سمرہ بن جندب اور ابن عباس سے روایت ہے **کہا** ابوعیسی نے حدیث نعمان بن بشیر
کی حسن ہے صحیح ہی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری اور مسعر نی ابراہیم بن محمد بن منتشر سی مثل حدیث ابی عوانہ کی اور اختلاف کیا ہی ابن عیینہ کی شاگردوں نے کہ کسی نی روایت کی
ابن عیینہ سی اُنہوں نے ابراہیم بن محمد بن منتشر سی اُنہوں نے اپنی باپ سے اُنہوں نے حبیب ابن سالم سی اُنہوں نے اپنی باپ سے اُنہوں نی نعمان بن بشیر سی اور حبیب ابن سالم کی کوئی روایت

اپنی باپ سے معلوم نہین ہوتی اور حبیب ابن سالم مولی ہین نعمان بن بشیر کی اور روایت کی ہین اُنہون نے نعمان سے بہت حدیثین اور مروی ہی ابن عُیَینہ سی وہ روایت کرتی ہین ابراہیم بن محمد بن مُنتشر سی مانند روایت اِن لوگون کے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ وہ پڑہتی تہی نماز عیدین مین سورۂ قاف اور اقتربت الساعۃ اور یہی کہتی ہین شافعی **عَنْ** عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُتْبَۃَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ سَأَلَ اَبَا وَاقِدٍ اللَّیْثِیَّ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقْرَأُ بِہٖ فِی الْفِطْرِ وَالْاَضْحٰی قَالَ کَانَ یَقْرَأُ بِقٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ وَاقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ **ترجمہ** روایت ہے عُبَیداللہ بن عبداللہ بن عُتبہ سی کہ عمر ابن خطاب رضی اللہ عنہ نی پوچھا ابو واقد لیثی سی کیا پڑہتی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عید فطر اور عید اضحی مین تو کہا ابو واقد نی پڑہتی تہی قٓ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ اور اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **روایت** کی ہمسی ہناد نی اُنسی ابن عُیَینہ نی اُنسی ضمرہ بن سعید نی اسی اسناد سی مانند اوپر کی حدیث کے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہی

باب فِی التَّکْبِیْرِ فِی الْعِیْدَیْنِ باب تکبیرات عیدین کی بیان مین **عَنْ** کَثِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَبَّرَ فِی الْعِیْدَیْنِ فِی الْاُوْلٰی سَبْعًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ وَفِی الْاٰخِرَۃِ خَمْسًا قَبْلَ الْقِرَاءَۃِ **ترجمہ** روایت ہے کثیر ابن عبداللہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ کثیر کی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی تکبیرین کہین عیدونکی نماز مین پہلی رکعت مین سات قرأت سے پہلی اور دوسری رکعت مین پانچ قرأت سے پہلے **ف** اسباب مین عائشہ اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو سی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث کثیر کی دادا کی حسن ہی اور اس باب مین سب روایتون سی اچھی ہی اور نام کثیر کی دادا کا عمرو بن عوف مُزنی ہی اور اسی پر عمل ہی بعض اہل علم کا اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم سی اور ایسا ہی مروی ہے ابی ہریرہ سی کہ اُنہون نی امامت کی مدینے مین اِسطرح اور یہی قول ہی اہل مدینے کا اور یہی کہتی ہین مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مروی ہے ابن مسعود سی کہ اُنہون نے عیدین مین نو تکبیرین کہین پہلی رکعت مین پانچ قبل قرأت کے اور دوسری مین چار بعد قرأت کی مع تکبیر رکوع کی اور مروی ہے کئی صحابیون سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ایسا ہی اور یہی قول ہی اہل کوفی کا اور یہی کہتی ہین سفیان ثوری

باب لَا صَلٰوۃَ قَبْلَ الْعِیْدَیْنِ وَلَا بَعْدَھَا باب اس بیان مین کہ عیدین کی قبل اور بعد کوئی نماز نہین ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ یَوْمَ الْفِطْرِ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ ثُمَّ لَمْ یُصَلِّ قَبْلَھَا وَلَا بَعْدَھَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی عید فطر مین اور پڑہین دو رکعتین یعنی عید کی اور پہلی اُسکی اور بعد اُسکی کوئی نماز نہ پڑہی **ف** اسباب مین عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید سی ہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث ابن عباس کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحٰق اور کہا ہی ایک گروہ نی صحابہ وغیرہم سے نماز پڑہنی کو بعد صلوۃ عیدین کی اور قبل اُسکی اور قول اول زیادہ صحیح ہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ خَرَجَ یَوْمَ عِیْدٍ وَلَمْ یُصَلِّ قَبْلَھَا وَلَا بَعْدَھَا وَذَکَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ وہ نکلی عید مین اور نماز نہ پڑہی عید کی قبل اور نہ بعد اور ذکر کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی بہی ایسا ہی کیا تہا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی

باب فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الْعِیْدَیْنِ باب عیدین مین عورتون کی نکلنی کی بیان مین **عَنْ** اُمِّ عَطِیَّۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُخْرِجُ الْاَبْکَارَ وَالْعَوَاتِقَ وَذَوَاتِ الْخُدُوْرِ وَالْحُیَّضَ فِی الْعِیْدَیْنِ فَاَمَّا الْحُیَّضُ فَیَعْتَزِلْنَ الْمُصَلّٰی وَیَشْھَدْنَ دَعْوَۃَ الْمُسْلِمِیْنَ قَالَتْ اِحْدٰھُنَّ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ لَمْ یَکُنْ لَھَا جِلْبَابٌ قَالَ فَلْتُعِرْھَا اُخْتُھَا مِنْ جَلَابِیْبِھَا **ترجمہ** روایت ہی ام عطیہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روانہ کرتی تہی کواری لڑکیونکو اور جوانون کو اور پردہ نشینون کو اور حیض والیون کو عیدین کی نماز مین مگر حیض والی عورتین کنارے رہتی تہین نماز سی اور حاضر رہتی تہین دعا مین مسلمانونکی عرض کیا ایک نی اُنمین سی یا رسول اللہ اگر نہو کسیکے پاس چادر فرمایا اپنی مانگی دیوی اُسکو بہن اُسکی اپنی چادر **ف** روایت کی ہمسی احمد بن منیع نی اُنہون نے ہشیم سے اُنہون نے ہشام بن حسان سی اُنہون نی حفصہ بنت سیرین سی اُنہون نے ام عطیہ سے مانند اسکی اور اسباب مین روایت ہے ابن عباس اور جابر سی **کہا** ابو عیسے نی حدیث ام عطیہ کی حسن ہی صحیح ہی اور گئی ہین بعض علماء اس حدیث کیطرف اور رخصت دی ہے عورتون کو عیدین مین نکلنی کی اور مکروہ کہا ہی اسکو بعضون نے اور مروی ہے ابن مبارک سی کہ کہا اُنہون نے کہ مکروہ جانتا ہون مین آجکے دن نکلنا عورتونکا عیدین مین پہر اگر نہ مانے عورت تو اذن دیوے خاوند اسکا میلی کپڑون مین نکلنی کا اور زینت نکرے اور اگر زینت کرے تو شوہر کو جائز ہی کہ منع کرے اُسکو نکلنی سی اور مروی ہے حضرت عائشہ سی کہ فرمایا اُنہون نے اگر دیکھتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اُن چیزونکو جو نئی نکالی ہین عورتون نے تو منع کرتی مسجد مین آنی سی جیسی منع کی گئی ہین عورتین بنی اسرائیل کی اور مروی ہے سفیان ثوری سی کہ اُنہون نے بہی برا کہا آجکے دن عورتون کی نکلنی کو عید مین

باب مَا جَآءَ فِیْ خُرُوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْعِیْدَیْنِ فِیْ طَرِیْقٍ وَرُجُوْعِہٖ مِنْ طَرِیْقٍ اٰخَرَ باب اس بیان مین کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم عید کو ایک رستی سی جاتی اور دوسرے سے آتی **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ اِذَا خَرَجَ یَوْمَ الْعِیْدِ فِیْ طَرِیْقٍ رَجَعَ فِیْ غَیْرِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب نکلتی عید کو تو جاتی ایک راستہ سی اور لوٹتی دوسرے سے **ف**
اسباب میں عبد اللہ بن عمر اور ابی رافع سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہی غریب ہے اور روایت کی ابو تمیلہ اور یونس ابن محمد نی یہ حدیث فلیح ابن سلیمان سے انہوں نے
سعید ابن حارث سے انہوں نی جابر بن عبد اللہ سی اور مستحب کہا ہی بعض علما نی امام کو کہ جب نکلی ایک راہ سی تو لوٹی دوسری راہ سی نظر اسی حدیث کی اور یہی قول ہی شافعی کا اور حدیث
جابر کی گویا زیادہ صحیح ہی **بَابٌ** فِی الْاَکْلِ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوْجِ باب اس بیان میں کہ عید فطر میں کچھ کہا کر جانا چاہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ
قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَخْرُجُ یَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰی یَطْعَمَ وَلَا یَطْعَمُ یَوْمَ الْاَضْحٰی حَتّٰی یُصَلِّیَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بریدہ سی وہ روایت کرتی ہیں اپنے
باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ نکلتی تہی عید فطر میں جبتک کچھ کہا نہ لیتی تہی اور نہ کہاتی تہی عید اضحیٰ میں جب تک نماز نہ پڑھ لیتی **ف** اسباب میں علی اور انس سی بھی
روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ بن حصیب اسلمی کی غریب ہے اور کہا محمد نی نہیں پہچانتا میں ثواب بن عتبہ کی کوئی حدیث سوا اسکی اور مستحب کہا ہی ایک قوم نی علما سی کہ نکلی
عید فطر میں ای کچھ کہائی اور مستحب کہا ہی کہ افطار کری کہجور پر اور عید اضحیٰ میں کچھ نہ کہاوی جبتک نہ پڑھی نماز پڑھ کر **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ کَانَ یُفْطِرُ عَلٰی تَمَرَاتٍ یَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ اَنْ یَّخْرُجَ اِلَی الْمُصَلّٰی **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتی تہی دن فطر کی کئی کہجوروں سے
قبل عیدگاہ جانیکی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی غریب ہے

اَبْوَابُ السَّفَرِ یہ سب باب ہیں سفر کی بیان میں

بَابٌ اَلتَّقْصِیْرُ
فِی السَّفَرِ باب نماز کی قصر میں سفر کی درمیان **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَافَرْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَعُثْمَانَ فَکَانُوْا یُصَلُّوْنَ الظُّہْرَ وَ
الْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ لَا یُصَلُّوْنَ قَبْلَہَا وَلَا بَعْدَہَا وَقَالَ عَبْدُ اللّٰہِ لَوْ کُنْتُ مُصَلِّیًا قَبْلَہَا اَوْ بَعْدَہَا لَاَ تْمَمْتُہَا **ترجمہ** روایت ہے کہ کہا ابن عمر نی سفر کیا میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان کی ساتھ سو یہ سب ظہر اور عصر کی دو دو رکعت پڑھتی تہی اور کچھ نہیں پڑھتی تہی قبل اسکی اور نہ بعد اسکی یعنی نوافل اور سنن وغیرہ اور کہا
عبد اللہ بن عمر نی اگر مجھی پڑھنا ہوتی کچھ نماز قبل فرض کے اور بعد اسکی تو فرض ہی کو تمام کرتا **ف** اسباب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور انس اور عمران بن حصین اور عائشہ
رضی اللہ عنہم سی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نی حدیث ابن عمر کی حسن ہی غریب ہے نہیں جانتی ہم کسیکی روایت سے سوا روایت یحییٰ بن سلیم کی مانند اس مضمون کے اور کہا محمد بن اسمٰعیل نے
اور مروی ہی یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سی وہ روایت کرتی ہیں ایک مرد سی جو اولاد میں سراقہ کی وہ روایت کرتی ہیں ابن عمر سی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور مروی ہے عطیہ عوفی سی وہ روایت کرتی ہیں ابن عمر
سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل پڑھتی تہی سفر میں نماز سی قبل اور بعد اور صحیح طرح سی ثابت ہوا ہی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قصر کرتی تہی نماز میں سفر کی ماند اور ابو بکر اور عمر اور عثمان بھی اپنی شروع خلافت
میں اور عمل اسی پر ہی اکثر علما صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے حضرت عائشہ سی کہ وہ تمام اور پوری نماز پڑھتی تہیں سفر میں اور عمل اسی پر ہی جو مروی ہوا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور وہی قول ہی شافعی
اور احمد اور اسحاق کا مگر شافعی کہتی ہیں قصر کی رخصت ہے اور اگر پوری پڑھی تو بھی کافی ہی **عَنْ** اَبِیْ نَضْرَۃَ قَالَ سُئِلَ عِمْرَانُ بْنُ حُصَیْنٍ عَنْ صَلٰوۃِ الْمُسَافِرِ فَقَالَ حَجَجْتُ مَعَ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَحَجَجْتُ مَعَ اَبِیْ بَکْرٍ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُمَرَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ وَمَعَ عُثْمَانَ سِتَّ سِنِیْنَ مِنْ خِلَافَتِہٖ
اَوْ ثَمَانَ سِنِیْنَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی نضرہ سی کہ سوال کیا گیا عمران بن حصین سی مسافر کی نماز کا تو کہا انہوں نے حج کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ
تو پڑھی حضرت نے دو رکعتیں یعنی چار کی جگہ دو پڑھیں اور حج کیا میں نے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور حج کیا میں نے عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ تو پڑھیں دو رکعتیں اور عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ چھ برس تک
انکی خلافت میں یا آٹھ برس تک تو پڑھیں دو رکعتیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ صَلَّیْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الظُّہْرَ بِالْمَدِیْنَۃِ اَرْبَعًا وَبِذِی الْحُلَیْفَۃِ
الْعَصْرَ رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے پڑھی ہیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ چار رکعت ظہر کی مدینہ میں اور عصر کی دو رکعت ذی الحلیفہ میں **کہا** ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث صحیح ہی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ اِلٰی مَکَّۃَ لَا یَخَافُ اِلَّا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس
سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلی مدینہ سی مکہ کی طرف یعنی حجۃ الوداع میں کسی سے ڈرتی نہ تہی مگر پروردگار سی عالموں کے سو پڑھیں دو رکعتیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہی **بَابٌ** مَا جَآءَ
فِیْ کَمْ تُقْصَرُ الصَّلٰوۃُ باب اس بیان میں کہ کتنی مدت تک قصر کیا جاوے نماز میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمَدِیْنَۃِ
اِلٰی مَکَّۃَ فَصَلّٰی رَکْعَتَیْنِ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ کَمْ اَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَکَّۃَ قَالَ عَشْرًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا نکلی ہم ساتھ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی مدینی سی مکی کو تو پڑھیں دو رکعتیں کہا راوی نی پوچھا میں نے انس سی کتنی دن ٹھہری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکی میں کہا دس دن **ف** اسباب میں ابن عباس اور

جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ٹھہرے رہے بعضی سفروں میں اُنیس ۱۹ دن تک پڑھتے رہے دو رکعتیں کہا
ابن عباس نے سو ہم جب ٹھہرتے ہیں اُنیس دن یا اُسکی اندر پڑھتے ہیں دو رکعتیں اور اگر اس سے زیادہ رہیں تو پوری کرتے ہیں نماز کو اور مروی ہے حضرت علی سے کہ اُنہوں نے کہا جو اقامت کرے
دس دن تو پوری نماز پڑھے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ جو ٹھہرے پندرہ دن وہ پوری کرے نماز اور مروی ہے اُنسے بارہ دن بھی اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ اُنہوں نے کہا جب چار دن
ٹھہرے تو چار پڑھے اور یہ روایت کیا اسبات کو اُنسے قتادہ اور عطا خراسانی نے اور روایت کیا اُنسے داود بن ابی ہند نے اسکی خلاف اور اختلاف کیا علما نے بعد اسکی اس امر میں تو سفیان
ثوری اور اہل کوفہ نے وقت مقرر کیا پندرہ دن کو اور کہا جب نیت کر لے پندرہ دن کی اقامت کی تو پوری نماز پڑھے اور کہا اوزاعی نے جب نیت کرے بارہ دن کے اقامت کی تو
پوری پڑھے اور کہا شافعی اور مالک اور احمد نے جب نیت کرے چار دن کی تو پوری پڑھے اور اسحاق نے کہا اس باب میں سب سے زیادہ قوی حدیث ابن عباس کی ہے کہ
ایک تو اُنہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دوسرے عمل کیا اُسپر بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ جب اقامت کرے اُنیس ۱۹ دن تو پوری نماز پڑھے اور اسپر اجماع
ہے تمام علما کا کہ پوری پڑھنا جب ہی ہے کہ نیت اقامت ہو اور اگر نیت اقامت نہو تو پوری نہ پڑھے اگرچہ برسوں گزر جاویں **عن** ابن عباس قال سافر رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سفرا فصلی تسعۃ عشر یوما رکعتین رکعتین قال ابن عباس فنحن نصلی فیما بیننا وبین تسع عشرۃ
رکعتین فاذا اقمنا اکثر من ذلک صلینا اربعا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا سفر کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو پڑھی اُنیس ۱۹ دن تک دو دو رکعت کہا ابن عباس نے
ہم بھی پڑھتے ہیں اُنیس ۱۹ دن تک دو رکعت پھر جب اس سے زیادہ ٹھہرینگے تو چار پڑھینگے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی التطوع فی السفر باب سفر میں نفل پڑھنے کے بیان میں

عن البراء بن عازب قال صحبت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثمانیۃ عشر سفرا فما رأیتہ ترک
الرکعتین اذا زاغت الشمس قبل الظهر **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا ساتھ رہا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اٹھارہ ۱۸ سفروں میں سو کبھی نہ دیکھا میں نے کہ چھوڑی ہوں
آپنے دو رکعتیں جب ڈھلتا ہے آفتاب قبل ظہر کی **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث براء کی غریب ہے اور کہا پوچھا میں نے اس حدیث کو محمد بخاری رحمۃ اللہ
علیہ سے سو نجانا اُسکو مگر روایت سے لیث بن سعد کی اور نجانا نام ابو بسرہ غفاری کا اور گمان کیا اُنکو اچھا اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل نہ پڑھتے تھے سفر میں
قبل فرض کے بھی اور بعد فرض کے بھی اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ نفل پڑھتے تھے سفر میں سو مختلف ہوئے علما بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو کہا بعض اصحاب نے نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کی نفل پڑھے آدمی سفر میں اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعضوں نے کہا نفل نہ پڑھے بعد فرض کے اور نہ قبل اُسکی اور جسنے نہیں پڑھے اُسنے قبول کیا رخصت کو اور عمل کیا
اُسپر اور جسنے پڑھے اُسکو بڑی فضیلت ہے اور یہی قول ہے اکثر علما کا کہ مختار اور موجب فضیلت ہے اُنکی نزدیک پڑھنا نفلوں کا **عن** ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی
اللہ علیہ وسلم الظهر فی السفر رکعتین وبعدها رکعتین **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ پڑھی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ فرض ظہر کی دو رکعت
اور بعد اُسکی دو رکعت یعنی سنت **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہی حدیث ابن ابی لیلیٰ نے عطیہ سے اور نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے **عن** ابن ابی لیلیٰ عن عطیۃ
ونافع عن ابن عمر قال صلیت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الحضر والسفر فصلیت معہ فی الحضر الظهر اربعا وبعدها رکعتین وصلیت معہ فی
السفر الظهر رکعتین وبعدها رکعتین والعصر رکعتین ولم یصل بعدها شیئا والمغرب فی الحضر والسفر سواء ثلث رکعات لا ینقص فی
حضر ولا سفر وهی وتر النهار وبعدها رکعتین **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتے ہیں عطیہ اور نافع سے وہ ابن عمر سے کہا کہ نماز پڑھی میں نے آنحضرت کے ساتھ
حضر میں اور سفر میں تو پڑھی حضر میں ظہر کی چار رکعتیں اور بعد اُسکی دو رکعتیں اور پڑھی سفر میں ظہر کی دو رکعتیں اور بعد اسکی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں اور بعد اُسکی کچھ نہ پڑھی
نماز اور مغرب حضر اور سفر میں برابر تین رکعت ہے کچھ کم نہیں ہوتی نہ سفر میں نہ حضر میں اور یہ وتر ہیں دن کی اور بعد اُسکی پڑھیں دو رکعتیں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے سُنا میں نے
محمد بخاری کو کہتے تھے نہیں روایت کی ابن ابی لیلیٰ نے کوئی حدیث پسندیدہ تر اس حدیث سے

باب ما جاء فی الجمع بین الصلوتین باب دو نمازوں کی جمع کرنے کی بیان میں

عن معاذ بن جبل ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان فی غزوۃ تبوک اذا ارتحل قبل زیغ الشمس اخر الظهر الی ان یجمعها الی العصر فیصلیهما
جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظهر وصلی الظهر والعصر جمیعا ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیها
مع العشاء واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاها مع المغرب **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم غزوہ تبوک میں جب کوچ کرتے قبل

ڈھلی ہے تو تاخیر کرتے ظہر میں یہاں تک کہ ملا کر پڑھتے عصر کے ساتھ اور جب کوچ کرتے آفتاب ڈھلے کے بعد تو جلدی کرتے عصر میں ظہر کیطرف اور ملا کر پڑھتے ظہر اور عصر دونوں پھر چلتے اور جب کوچ
کرتے مغرب کے قبل تو تاخیر کرتے مغرب میں یہاں تک کہ پڑھتے عشا کے ساتھ اور جب کوچ کرتے بعد مغرب کے تو جلدی کرتے عشا میں اور پڑھتے مغرب کے ساتھ **ف** اس باب میں علی اور ابن عمر
اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابن عباس اور اسامہ بن زید اور جابر سے روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے اور مروی ہے یہ حدیث علی بن مدینی سے وہ روایت کرتے ہیں احمد بن حنبل سے وہ
قتیبہ سے اور حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے فقط قتیبہ نے بیان کی ہے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو لیث سے سوا انکے اور حدیث لیث کی یزید بن ابی حبیب سے وہ روایت کرتے ہیں
ابی الطفیل سے وہ معاذ سے حدیث غریب ہے اور معروف اہل علم کے نزدیک حدیث معاذ کی یہی ہے کہ مروی ہے ابی الزبیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الطفیل سے وہ معاذ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے جمع کیا غزوہ تبوک میں ظہر اور عصر کو اور مغرب اور عشا کو روایت کیا اسکو قرہ بن خالد اور سفیان ثوری اور مالک اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر مکی سے اور اسی حدیث کے قائل ہیں شافعی
اور احمد اور اسحاق کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں دو نمازوں کو ایک نماز کے وقت جمع کرنے میں سفر میں **عن** نافع عن ابن عمر انہ استغیث علی بعض اھلہ فجد بہ السیر
واخر المغرب حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینھما ثم اخبرھم ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یفعل ذلک اذا جد بہ السیر **ترجمہ** روایت ہے
نافع سے کہ خبر دی گئی ابن عمر کو بعض اہل کے سکرات کی سو منظور ہوا انکو جلدی چلنا اور تاخیر کی مغرب میں یہاں تک کہ ڈوب گئی شفق پھر اترے اور اکٹھا پڑھا مغرب اور عشا کو پھر خبر دی انکو
یعنی رفیقوں کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کرتے تھے جب منظور ہوتا تھا انکو جلدی چلنا **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی صلوۃ الاستسقاء
باب نماز استسقا کے بیان میں **عن** عباد بن تمیم عن عمہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج بالناس یستسقی فصلی بھم رکعتین جھر بالقراءۃ فیھما
وحول رداءہ ورفع یدیہ واستسقی واستقبل القبلۃ **ترجمہ** روایت ہے عباد بن تمیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے آدمیوں کے
ساتھ پانی مانگنے کو تو پڑھیں آپ نے انکے ساتھ دو رکعتیں اور پکار کر پڑھی اُسمیں قرأت اور پھیر کر اوڑھا اپنی چادر کو اور بلند کیا دونوں ہاتھوں کو اور پانی مانگا اور مونہہ کیا قبلے کیطرف **ف**
اس باب میں روایت ہے ابن عباس اور ابی ہریرہ اور انس اور آبی اللحم سے **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث عبداللہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی کہتے ہیں شافعی اور
احمد اور اسحاق اور نام عباد بن تمیم کے چچا کا عبداللہ بن زید بن عاصم مازنی ہے **عن** ابی اللحم انہ رای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عند احجار الزیت یستسقی
وھو مقنع بکفیہ یدعو **ترجمہ** روایت ہے آبی اللحم سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار زیت کے نزدیک پانی مانگتے تھے اور وہ اٹھائے ہوئے تھے دونوں ہاتھ اپنے دعا
کرتے تھے **کہا ابو عیسیٰ** نے ایسا ہی کہا ہے قتیبہ نے اس حدیث میں آبی اللحم کی روایت ہے اور نہیں جانتے ہم آبی اللحم کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر یہی ایک حدیث اور
عمیر جو مولی ابی اللحم کے ہیں انہوں نے کئی حدیثیں روایت کی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور انکو صحبت بھی ہے آنحضرت کی **عن** قتیبۃ نا حاتم بن اسمعیل عن ھشام
ابن اسحق وھو ابن عبد اللہ بن کنانۃ عن ابیہ قال ارسلنی الولید بن عقبۃ وھو امیر المدینۃ الی ابن عباس اسالہ عن استسقاء
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاتیتہ فقال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خرج متبذلا متواضعا متضرعا حتی اتی المصلی فلم
یخطب خطبتکم ھذہ ولکن لم یزل فی الدعاء والتضرع والتکبیر وصلی رکعتین کما کان یصلی فی العید **ترجمہ** روایت ہے قتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں
حاتم بن اسمعیل سے وہ ہشام ابن اسحق سے وہ ابن عبداللہ بن کنانہ ہیں وہ اپنے باپ سے کہا بھیجا مجھکو ولید بن عقبہ نے کہ امیر تھے مدینہ کے ابن عباس کے پاس کہ پوچھوں میں کیفیت رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی استسقا کی سو میں آیا انکے پاس اور فرمایا انہوں نے نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بے زینت کے عاجزی سے اور گڑگڑاتے ہوئے یہاں تک کہ آئے نماز کی جگہ میں سو
نہیں خطبہ پڑھا تمہارے خطبوں میں سے ولیکن دعا اور عاجزی ہی کرتے رہے اور تکبیر بولتے اور پڑھی دو رکعت جیسی پڑھتے تھے عید میں **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے *
روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام بن اسحق بن عبداللہ بن کنانہ سے انہوں نے اپنے باپ سے سو ذکر کی حدیث مانند
حدیث مذکور کی اور زیادہ کیا اُسمیں لفظ متخشعا کا یعنی ڈرتے ہوئے **کہا ابو عیسیٰ** نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے شافعی کا کہتے ہیں پڑھے نماز استسقی کی عید کی نماز کی مانند
اور تکبیر کہے پہلی رکعت میں سات بار اور دوسری میں پانچ بار اور سند پکڑا ابن عباس کی حدیث کو **کہا ابو عیسیٰ** نے اور مروی ہے مالک بن انس سے کہ کہا انہوں نے تکبیر نہ کہے صلوۃ استسقا میں
جیسے تکبیر کہتے ہیں عیدین میں **باب** فی صلوۃ الکسوف باب سورج گہن کی نماز کے بیان میں **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ صلی
فی کسوف فقرا ثم رکع ثم قرا ثم رکع ثم قرا ثم رکع ثم سجد سجدتین والاخری مثلھا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ نماز پڑھی نبی صلی اللہ

علیہ وسلم نے کسوف کی سو قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر قرات کی پھر رکوع کیا پھر دو سجدے کیے اور اسیطرح دوسری رکعت پڑھی **ف** اس باب میں علی اور عائشہ
اور عبد اللہ بن عمرو اور نعمان بن بشیر اور مغیرہ بن شعبہ اور ابی مسعود اور ابی بکرہ اور سمرہ اور ابن مسعود اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور قبیصۃ الہلالی اور جابر بن عبد اللہ اور ابی موسیٰ
اور عبد الرحمن بن سمرہ اور ابی بن کعب سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بروایت ابن عباس کے نماز کسوف میں
چار رکوع دو رکعتوں میں اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہا اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے قرات میں نماز کسوف کے سو بعضوں نے کہا کہ چپکے سے پڑھے قرات دن کو اور کہا بعض
نے جہر سے جیسا جہر کرتے ہیں عیدین میں یا جمعہ میں اور یہی کہتے ہیں مالک اور احمد اور اسحق کہ جہر کرے اسمیں اور کہا شافعی نے جہر نہ کرے اور صحیح ہوئی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے دونوں روایتیں ایک یہ کہ کی آپنے چار رکوع اور چار سجدے دوسرے یہ کہ کی آپنے چھ رکوع اور چار سجدے اور یہ جائز ہے علما کی نزدیک کہ بقدر کسوف کے پڑھے اگر کسوف دیر تک
رہا تو اسے چھ رکوع اور چار سجدہ یا کرے چار رکوع چار سجدہ اور طول کرے قرات میں یہ بھی جائز ہے اور ہمارے لوگوں کے نزدیک چاند گہن اور سورج گہن دونوں میں نماز جماعت سے پڑھے

عن عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ خُسِفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ وَهِيَ دُوْنَ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ فَاَطَالَ الرُّكُوْعَ وَهُوَ دُوْنَ الْاَوَّلِ ثُمَّ رَفَعَ رَاْسَهٗ فَسَجَدَ ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ خسوف ہوا آفتاب کا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ میں سو نماز پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں
کی ساتھ اور لنبا کیا قرات کو پھر رکوع کیا اور پھر لنبا کیا رکوع کو پھر اٹھایا سر اپنا پھر دراز کی قرات کو اور یہ قرات کم تھی پہلی قرات سے پھر رکوع کیا اور دراز کیا رکوع کو اور وہ پہلی رکوع سے
کم تھا پھر اٹھایا آپنے سر اپنا اور سجدہ کیا پھر کیا دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث کی قایل ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق کہتے
ہیں چار رکوع اور چار سجدہ یعنی دو رکعت میں چار رکوع کرے اور دو رکعت کے چار ہی سجدے ہوتے ہیں کہتے ہیں شافعی کہ پڑھے پہلی بار سورہ فاتحہ اور سورہ بقر کے برابر قرات کرے چپکے چپکے
اگر دن کو پڑھتا ہے یعنی سورج گہن میں پھر رکوع کرے بہت دراز قرات کے برابر پھر اللہ اکبر کہکے سر اٹھاوے اور سیدھا کھڑا ہو اور پھر سورۂ فاتحہ پڑھکر آل عمران کے برابر قرات کرے پھر رکوع کرے اسی
قرات کے برابر پھر اٹھاوے سر اور کہے سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ پھر دو سجدہ کرے اچھی طرح اور ٹھہرے ہر ایک سجدہ میں جتنا ٹھہرا تھا رکوع میں پھر کھڑا ہو کر سورہ فاتحہ پڑھے اور سورہ نساء کی برابر
قرات کرے پھر اسیقدر رکوع میں ٹھہرے پھر اللہ اکبر کہکے سر اٹھاوے اور سیدھا کھڑا ہو کر پھر قرات کرے سورہ مائدہ کی برابر یعنی بعد فاتحہ کے پھر رکوع کرے اسیقدر پھر سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ
کہکر سر اٹھاوے اور دو سجدے کرے پھر التحیات پڑھکر سلام پھیرے **باب** كَيْفَ الْقِرَاءَةُ فِي الْكُسُوْفِ باب صلوۃ کسوف کی قرات کی بیان میں **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ
صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي كُسُوْفٍ لَا نَسْمَعُ لَهٗ صَوْتًا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارے ساتھ کسوف کی اور
ہم نہیں سنتے تھے انکی کچھ آواز **ف** اس باب میں عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سمرہ بن جندب کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور بعضی لوگوں نے اہل علم سے اسی کو
اختیار کیا ہے یعنی قرات سری کو اور یہی قول ہے شافعی کا **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْكُسُوْفِ وَجَهَرَ بِالْقِرَاءَةِ فِيْهَا **ترجمہ**
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز کسوف کی اور جہر کیا قرات میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابو اسحاق فزاری نے
سفیان بن حسین سے اسی کے مانند اور اسی حدیث کے قایل ہیں مالک اور احمد اور اسحاق **باب** مَا جَاءَ فِي صَلٰوةِ الْخَوْفِ باب خوف کے وقت نماز پڑھنے کے بیان میں **عن**
سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى صَلٰوةَ الْخَوْفِ بِاِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ رَكْعَةً وَالطَّائِفَةُ الْاُخْرٰى مُوَاجِهَةَ الْعَدُوِّ ثُمَّ انْصَرَفُوْا فَقَامُوْا
فِيْ مَقَامِ اُولٰئِكَ وَجَاءَ اُولٰئِكَ فَصَلّٰى بِهِمْ رَكْعَةً اُخْرٰى ثُمَّ سَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ وَقَامَ هٰؤُلَاءِ فَقَضَوْا رَكْعَتَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے
سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی نماز خوف کی ایک رکعت ایک گروہ کی ساتھ اور دوسرا گروہ سامنے تھا دشمن کے پھر گیا یہ گروہ یعنی جسنے ایک رکعت
پڑھی تھی اور کھڑا ہوا انکی جگہہ یعنے دشمن کے مقابلہ میں اور آیا دوسرا گروہ اور پڑھی آپنے انکی ساتھ ایک رکعت پھر سلام پھیر دیا حضرت نے انپر اور کھڑے ہوئے یہ لوگ اور پڑھ لی اپنی ایک رکعت
اور کھڑا ہوا وہ دوسرا گروہ اور پڑھ لی انہوں نے بھی ایک رکعت یعنی ایک رکعت ہر گروہ کی حضرت کے ساتھ ہوئی اور ایک جدا **ف** اس باب میں جابر اور حذیفہ اور زید بن ثابت اور ابن عباس
اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور ابی بکرہ اور سہل بن ابی حثمہ اور ابی عیاش زرقی سے بھی روایت ہے اور نام ابو عیاش کا زید بن صامت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور گئے ہیں مالک بن انس
صلوۃ خوف میں سہل بن ابی حثمہ کی حدیث کیطرف اور یہی قول ہے شافعی کا اور کہا احمد نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صلوۃ خوف کئی طرح پر اور نہیں جانتا میں اس باب میں

صحیح مگر ایک حدیث اور کہا وہ حدیث سہل بن ابی حثمہ کی ہی اور ایسا ہی کہا اسحٰق بن ابراہیم نی کہ نماز خوف مین بہت روایتین ثابت ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی اور تجویز کیا انہون نی
کہ جو مروی ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی سب طرح جایز ہی اور یہ خوف کے موافق ہی یعنی جیسا موقع ہو ویسا بجا لاوے اور کہا اسحاق نی ہم فضیلت نہین دیتی سہل بن ابی حثمہ کی حدیث
کو اور حدیثون پر اور حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور روایت کیا ہی موسیٰ بن عقبہ نی نافع سی اُنہون نے ابن عمر سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اوپر کی حدیث کی **عَنْ**
سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ اَنَّهٗ قَالَ فِیْ صَلٰوةِ الْخَوْفِ قَالَ یَقُوْمُ الْاِمَامُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ وَتَقُوْمُ طَائِفَةٌ مِّنْهُمْ مَعَهٗ وَطَائِفَةٌ مِّنْ قِبَلِ الْعَدُوِّ وُجُوْهُهُمْ
اِلَی الْعَدُوِّ فَیَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَّیَرْكَعُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ رَكْعَةً وَّیَسْجُدُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ سَجْدَتَیْنِ فِیْ مَكَانِهِمْ ثُمَّ یَذْهَبُوْنَ اِلٰی مَقَامِ اُولٰٓئِكَ وَیَجِیْءُ اُولٰٓئِكَ
فَیَرْكَعُ بِهِمْ رَكْعَةً وَّیَسْجُدُ بِهِمْ سَجْدَتَیْنِ فَهِیَ لَهٗ ثِنْتَانِ وَلَهُمْ وَاحِدَةٌ ثُمَّ یَرْكَعُوْنَ رَكْعَةً وَّیَسْجُدُوْنَ سَجْدَتَیْنِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ سَاَلْتُ یَحْیَی
بْنَ سَعِیْدٍ عَنْ هٰذَا الْحَدِیْثِ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ شُعْبَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ الْقَاسِمِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ صَالِحِ بْنِ خَوَّاتٍ عَنْ سَهْلِ بْنِ اَبِیْ حَثْمَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمِثْلِ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ الْاَنْصَارِیِّ وَقَالَ لِیْ اُكْتُبْهُ اِلٰی جَنْبِهٖ وَلَسْتُ اَحْفَظُ الْحَدِیْثَ وَلٰكِنَّهٗ مِثْلُ حَدِیْثِ یَحْیَی بْنِ سَعِیْدِ
الْاَنْصَارِیِّ **ترجمہ** روایت ہے کہ کہا سہل بن ابی حثمہ نی کہ کھڑا ہووے امام سامنی قبلی کی نماز خوف مین اور ایک جماعت کھڑی ہو اُسکی ساتھ اور دوسری جماعت دشمن کیطرف رہی
کہ مُنہہ اُنکی دشمن کیطرف ہوا اور پڑہی امام ایک رکعت جماعت کے ساتھ اور دوسری رکعت وہ جماعت اپنی آپ پڑہ لی اور دو سجدے بھی کر لین اُسی جگہہ مین پھر جاوین اس جماعت کی جگہہ
مین اور آوین وہ لوگ اور پڑہی امام اُنکے ساتھ ایک رکعت اور دو سجدے کری تو امام کی یہ دوسری رکعت ہے اور اس جماعت کی پہلی رکعت پھر پڑہ لین یہ ایک رکعت اور دو سجدے کر لین کہا محمد
بن بشار نی پوچھا مین نے یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کو تو روایت کی اُنہون نے شعبہ سی اُنہون نے عبدالرحمٰن بن قاسم سی اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے صالح ابن خوات سی اُنہون نی سہل
بن ابی حثمہ سی اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یحییٰ بن سعید انصاری کی حدیث کی مانند اور کہا مجھ سے یحییٰ بن سعید نے لکھہ دو اس حدیث کو اُسکے بازو مین اور مین نہین یاد
رکھتا ہون اس حدیث کو ولیکن وہ مثل حدیث یحییٰ بن سعید انصاری کے ہی **کہا** ابو عیسٰی نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور نہین مرفوع کیا اُسکو یحییٰ بن سعید انصاری نے قاسم بن محمد
کی روایت سے اور ایسا ہی روایت کیا اُسکو یحییٰ بن سعید انصاری کے اصحاب نے موقوفاً اور مرفوع کیا اُسکو شعبہ نی عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد کی روایت سے اور روایت کی مالک ابن انس
نی یزید ابن رومان سے اُنہون نے صالح بن خوات سی اُنہون نے ایک شخص سی کہ نماز خوف پڑہ چکا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ پس ذکر کی اوپر کی حدیث کی مانند **کہا** ابو عیسٰی نے
یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور یہی کہتی ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق اور مروی ہے کئی لوگون سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی ایک ایک رکعت ایک ایک گروہ کی ساتھ تو ہوئین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دو رکعتین اور اُنکی ایک ایک رکعت **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ باب قرآن کے سجدونکی بیان مین **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ سَجَدْتُّ
مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِحْدٰی عَشْرَةَ سَجْدَةً مِّنْهَا الَّتِیْ فِی النَّجْمِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سی کہا گیارہ سجدے کئی مین نی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کی ساتھ کہ سورہ نجم کا سجدہ بھی اسی مین تھا **ف** اس باب مین علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود اور زید ابن ثابت اور عمرو بن العاص سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی
نی حدیث ابی درداء کی غریب ہے نہین جانتی ہم اُسکو مگر روایت سے سعید ابن ابی ہلال کی کہ وہ روایت کرتی ہین عمر دمشقی سی **روایت** کی ہمسی عبداللہ ابن عبدالرحمٰن نی اُنسی عبداللہ
بن صالح نی اُنسی لیث ابن سعد نی اُنسی خالد ابن یزید نی اُنسی سعید بن ابی ہلال نی اُنسی عمر نی اُنسی ابن حیان دمشقی نی کہا ابن حیان دمشقی نی سُنا مین نے ایک خبر دینی والی سے
کہ خبر دی اُسنی مجھکو اُم درداء سی کہ کہا ابو الدرداء نی گیارہ سجدی کئی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اُسی مین تھا وہ جو سورہ نجم مین ہی اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہی سفیان ابن
وکیع کی روایت سے جو مروی ہی عبداللہ ابن وہب سے **بَابٌ** فِیْ خُرُوْجِ النِّسَآءِ اِلَی الْمَسَاجِدِ باب عورتون کی مسجدونمین جانیکی بیان مین **عَنْ** مُجَاهِدٍ قَالَ كُنَّا عِنْدَ
ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِئْذَنُوْا لِلنِّسَآءِ بِاللَّیْلِ اِلَی الْمَسَاجِدِ فَقَالَ ابْنُهٗ وَاللّٰهِ لَا نَاْذَنُ لَهُنَّ یَتَّخِذْنَهٗ دَغَلًا فَقَالَ فَعَلَ
اللّٰهُ بِكَ وَفَعَلَ اَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَقُوْلُ لَا نَاْذَنُ **ترجمہ** روایت ہی مجاہد سی کہا ہم تھی ابن عمر کی پاس کہ کہا اُنہون نی فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی اجازت دو عورتونکو رات کے وقت مسجدونمین جانیکی سو کہا عبداللہ بن عمر کی بیٹی نی قسم ہی اللہ کی ہم اجازت نہ دینگی اُنکو حیلہ بناوینگی وہ فساد کا یعنی مسجدونمین
جانی کو فساد کا بہانہ ٹھہراوینگی تو کہا عبداللہ بن عمر نی ایسا کری اللہ تجھکو اور ویسا یعنی بددعا دی کہتا ہون مین کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور تو کہتا ہی مین اجازت نہ دونگا
ف اس باب مین ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور زینب سے روایتین ہین جو بیوی ہین عبداللہ بن مسعود کی **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی **بَابٌ** فِیْ كَرَاهِیَةِ

البزاق فی المسجد باب مسجد میں تھوکنے کی برائی کی بیان میں **عن** طارق بن عبد اللہ المحاربی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کنت فی الصلوۃ فلا تبزق عن یمینک ولکن خلفک او تلقاء شمالک او تحت قدمک الیسرٰی **ترجمہ** روایت ہے طارق بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہو تو نماز میں تو نہ تھوک اپنی سیدھی طرف لیکن پیچھے یا بائیں طرف یا نیچے بائیں پیر کی **ف** اسباب میں ابی سعید اور ابن عمر اور انس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث طارق کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جھوٹ نہیں بولا ربعی بن حراش نے اسلام میں کبھی اور کہا عبدالرحمن بن مہدی نے سب سے زیادہ ثابت کوفی میں منصور بن معتمر تھے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البزاق فی المسجد خطیئۃ وکفارتھا دفنھا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھوکنا مسجد میں گناہ ہے اور کفارہ اسکا دفن کرنا ہے یعنی تھوک کو دبا دینا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب فی السجدۃ فی اذا السماء انشقت واقرأ باسم ربک الذی خلق باب اذا السماء انشقت اور سورہ اقرأ کی سجدوں کی بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال سجدنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اقرأ باسم ربک الذی خلق واذا السماء انشقت **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سجدہ کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ سورہ اقرأ اور اذا السماء انشقت میں **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کی مانند اور اس حدیث میں چار تابعین ہیں کہ روایت کرتے ہیں ایک دوسرے سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں کہ سجدہ ہے اذا السماء انشقت و اقرأ میں

باب ما جاء فی السجدۃ فی النجم باب النجم کی سجدہ کی بیان میں **عن** ابن عباس قال سجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا یعنی النجم والمسلمون والمشرکون والجن والانس **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا سجدہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمیں یعنی سورہ والنجم میں اور سجدہ کیا مسلمانوں اور مشرکوں اور جنوں اور آدمیوں نے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور ابن مسعود سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ سجدہ کرنا چاہیے سورہ والنجم میں اور کہا بعض علما نے صحابہ وغیرہم سے کہ مفصل میں کوئی سجدہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور قول اول صحیح ہے اور اسی کے قائل ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق

باب ما جاء فی من لم یسجد فیہ باب اسکی بیان میں جو سورہ والنجم میں سجدہ نکرے **عن** زید بن ثابت قال قرأت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النجم فلم یسجد فیھا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہا پڑھی ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے سورہ والنجم سو سجدہ نہیں کیا آپنے اسمیں **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے صحیح ہے اور تاویل کی ہے بعضوں نے اہل علم سے اس حدیث میں کہ سجدہ نکیا اسوسطے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جب زید بن ثابت نے پڑھی سورہ والنجم تو انہوں نے بھی سجدہ نکیا اسلیے کہ جب قاری سجدہ نکرے تو سامع پر کچھ واجب نہیں اور بعضوں نے کہا ہے سجدہ واجب ہے اسپر جو سنے اور کبھی رخصت نہیں دی ہے اسکی ترک کی اور کہا ہے کہ جب سنا آدمی نے اور اسکو وضو نہیں تو جب وضو کرے جب سجدہ کرلے اور یہی قول ہے سفیان اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا بعضوں نے سجدہ اسکی لیے ہے کہ جو ثواب کا ارادہ کرے یعنی ترک سجدہ کا بھی جائز ہے اور سجدہ کرنا مستحب ہے اور سند پکڑی ہے انہوں نے یہ حدیث کہ زید بن ثابت نے کہا پڑھی ہمنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگے سورہ والنجم اور سجدہ نکیا پس کہتے ہیں وہ لوگ کہ اگر سجدہ واجب ہوتا تو آنحضرت نہ چھوڑتے زید کو بے سجدہ کروائے اور سند لائے ہیں اس حدیث کو بھی کہ پڑھی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے سجدہ کی آیت پھر اتری منبر سے اور سجدہ کیا پھر پڑھی دوسرے جمعے میں وہی آیت سو مستعد ہوئے لوگ سجدہ کو سو فرمایا حضرت عمر نے یہ سجدہ فرض نہیں ہمپر مگر ہم جب چاہیں تو کرلیں تو سجدہ نکیا اور بعض اسی طرف گئے ہیں یعنی یہ واجب نہیں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا

باب ما جاء فی السجدۃ فی صٓ باب سورہ صاد کی سجدے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسجد فی صٓ قال ابن عباس ولیست من عزائم السجود **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کرتے ہوئے سورہ صاد پڑھکر کہا ابن عباس نے اور یہ کچھ واجب سجدوں میں نہیں ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اسمیں سو کہا بعضوں نے سجدہ کرے اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا بعضوں نے وہ توبہ ہے نبی کی یعنی داود علیہ السلام کی اور نہیں واجب وہاں سجدہ

باب فی السجدۃ فی الحج باب سورہ حج کی سجدہ کی بیان میں **عن** عقبۃ بن عامر قال قلت یا رسول اللہ فضلت سورۃ الحج بان فیھا سجدتین قال نعم ومن لم یسجدھما فلا یقرأھا **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فضیلت دی گئی سورہ حج اور سورتوں پر اسلیے کہ اسمیں دو سجدے ہیں فا

آتے ہیں اور جسکو سجدہ نکرنا ہو وہ اُسکو نہ پڑھے **کہا** ابو عیسےٰ نے اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور اختلاف ہے علما کا اُسمین اور مروی ہے حضرت عمر بن خطاب اور اُنکی بیٹے سے کہ کہا فضیلت
دی گئی ہے سورہ حج اسلئے کہ اُسمین دو سجدے ہیں اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور بعضوں نے اُسمین ایک ہی سجدہ کہا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک
اور اہل کوفہ کا **بَابُ** مَاجَآءَ مَا یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ باب اُن دعاؤں کے بیان میں جو سجدہ قرآن میں پڑھی جاتی ہیں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی
النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ رَاَیْتُنِی اللَّیْلَۃَ وَاَنَا نَائِمٌ کَاَنِّیْ اُصَلِّیْ خَلْفَ شَجَرَۃٍ فَسَجَدْتُ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَۃُ لِسُجُوْدِیْ
فَسَمِعْتُھَا وَھِیَ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اکْتُبْ لِیْ بِھَا عِنْدَکَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّیْ بِھَا وِزْرًا وَاجْعَلْھَا لِیْ عِنْدَکَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْھَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَھَا مِنْ عَبْدِکَ
دَاوٗدَ قَالَ الْحَسَنُ قَالَ لِیْ ابْنُ جُرَیْجٍ قَالَ لِیْ جَدُّکَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَرَاَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَجْدَۃً ثُمَّ سَجَدَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَمِعْتُہٗ
یَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَہُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آیا ایک شخص حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو کہا اُسنے یا رسول اللہ مینے اپنے تئین خواب مین دیکھا
اور مین سوتا تھا گویا کہ مین نماز پڑھ رہا ہون ایک درخت کے پیچھے سو مینے سجدہ کیا اور درخت نے بھی میرے سجدہ کے ساتھ ہی سجدہ کیا اور سنا مینے وہ کہتا ہے **اَللّٰھُمَّ** سے **عَبْدِکَ دَاوٗدَ** تک
اور معنی اس دعا کے یہ ہیں یا اللہ لکھ میرے لئے اس سجدہ کا ثواب اور گھٹا دے اُسکے سبب سے میرے گناہ اور رکھ اس سجدہ کو میرے لئے ذخیرہ اور قبول کر مجھ سے جیسا قبول کیا تو نے اپنے
غلام داؤد علیہ السلام سے کہا حسن نے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجھ سے تمہارے دادا نے کہ کہا ابن عباس نے پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ کی پھر سجدہ کیا اور سنا مینے کہ کہتے
تھے اُسکی مثل جو خبر دی تھی اُس شخص نے درخت کی دعا کی یعنی وہی دعا پڑھتے تھے جو اوپر مذکور ہوئی **ف** اس باب مین ابی سعید سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
غریب ہے ابن عباس کی روایت سے اور اُنکی روایت سے ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ فِیْ سُجُوْدِ
الْقُرْاٰنِ بِاللَّیْلِ سَجَدَ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ خَلَقَہٗ وَشَقَّ سَمْعَہٗ وَبَصَرَہٗ بِحَوْلِہٖ وَقُوَّتِہٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے
قرآن کے سجدہ مین رات کو یہ دعا **سَجَدَ وَجْھِیَ** سے آخر تک اور معنی اسکے یہ ہین کہ سجدہ کیا میرے منہہ نے اُسکو جسنے پیدا کیا منہہ کو اور چیرا کان اُسکا اور آنکھ اُسکی سجدہ کیا اُسکی قوت اور توفیق سے
کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا ذُکِرَ فِیْ مَنْ فَاتَہٗ حِزْبُہٗ مِنَ اللَّیْلِ فَقَضَاہُ بِالنَّھَارِ باب اس بیان مین کہ جسکا وظیفہ رات کا قضا ہوجاوے تو دنکو
پڑھ لے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدِ الْقَارِیِّ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ نَامَ عَنْ حِزْبِہٖ اَوْ عَنْ
شَیْءٍ مِنْہُ فَقَرَاَہٗ مَا بَیْنَ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَصَلٰوۃِ الظُّھْرِ کُتِبَ لَہٗ کَاَنَّمَا قَرَاَہٗ مِنَ اللَّیْلِ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن عبد القاری سے کہا اُنہون نے سنا مینے عمر
بن خطاب سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو سو گیا اور وظیفہ نہ پڑھ سکا یا کچھہ اُسمین سے باقی رہگیا پھر پڑھ لیا اُسکو صبح اور ظہر کے بیچ مین تو لکھا جاویگا اُسکے لئے کہ
گویا رات ہی کو پڑھا **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو صفوان کا نام عبداللہ بن سعید مکی ہے اور روایت کی اُنسے حمیدی نے اور بڑے لوگون نے **بَابُ** مَاجَآءَ مِنَ
التَّشْدِیْدِ فِی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ باب اُسکی برائی مین جو امام سے پہلے سر اُٹھالے یعنی رکوع یا سجدہ مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا یَخْشَی الَّذِیْ یَرْفَعُ رَاْسَہٗ قَبْلَ الْاِمَامِ اَنْ یُّحَوِّلَ اللّٰہُ رَاْسَہٗ رَاْسَ حِمَارٍ قَالَ قُتَیْبَۃُ قَالَ حَمَّادٌ قَالَ لِیْ مُحَمَّدُ بْنُ زِیَادٍ اِنَّمَا قَالَ اَمَا یَخْشٰی **ترجمہ**
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا ڈرتا نہین وہ شخص جو اُٹھا لیتا ہے سر اپنا امام کے پہلے یعنی رکوع مین یا سجدے مین اس بات سے کہ کردیوے اللہ تعالیٰ اُسکے سر
کو گدھے کا سر کہا قتیبہ نے کہا حماد نے کہا مجھ سے محمد بن زیاد نے کہ ابی ہریرہ نے کہا لفظ اَمَا یَخْشٰی کا **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن زیاد بصری ہیں اور ثقہ ہیں اور
کنیت اُنکی ابو الحارث ہے **بَابُ** مَاجَآءَ فِی الَّذِیْ یُصَلِّی الْفَرِیْضَۃَ ثُمَّ یَؤُمُّ النَّاسَ بَعْدَ ذٰلِکَ باب اُسکے بیان مین جو فرض پڑھ چکا ہو اور پھر امامت کرے لوگون
کی بعد اسکے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ کَانَ یُصَلِّیْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمَغْرِبَ ثُمَّ یَرْجِعُ اِلٰی قَوْمِہٖ فَیَؤُمُّھُمْ
روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ معاذ بن جبل مغرب کی نماز پڑھا کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جاتے اور امامت کرتے اپنی قوم کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے ہمارے لوگونکا یعنی شافعی اور احمد اور اسحق کا کہتے ہین جب امامت کرے آدمی کسی قوم کی اور فرض پڑھ چکا ہو وہ اُس سے پہلے تو جو اُسکے پیچھے پڑھے اُنکی نماز
جائز ہے اور سند لائے ہین اسی حدیث کو جابر کی جسمین قصہ مذکور ہوا معاذ کا اور وہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندون سے اُنہین جابر سے اور مروی ہے ابی الدردا سے کہ پوچھا اُنسے
کسی نے کہ ایک شخص آیا مسجد مین اور لوگ عصر پڑھتے تھے اور اُسنے جانا ظہر ہے اور ملگیا وہ جماعت مین تو کہا ابی الدردا نے نماز اُسکی جائز ہے **مترجم** کہتا ہے یہ قول دیا ابن اُسطح

لائی ہین کہ جب اس صورتمین ج ابوالدرداسی مذکور ہوئی نماز جایز ہی حالانکہ اسمین امام و مقتدی کی نماز مین اختلاف ہے کہ مقتدی ظہر پڑہتا ہی اور امام عصر تو پہلی صورتمین بدرجۂ اولی جائز ہوگی کہ اسمین مقتدی اور امام کی نماز ایک ہی اگرچہ امام ایکبار پڑہ چکا ہی تو کیا ہوا انتہی اور کہا ہی ایک قوم نی اہل کوفہ سی جب اقتدا کری قوم ایسی امام کی جو عصر پڑہتا ہو اور قوم گمان کری کہ ظہر پڑہتا ہی تو نماز انکی جایز نہین اسلئی کہ اختلاف ہے امام اور مقتدی کی نماز مین **باب** مَا جَاءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِي السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي الْحَرِّ وَالْبَرْدِ باب اس بیانمین کہ گرمی اور جاڑی کے سبب سے کپڑی پر سجدہ جائز ہی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالظَّهَائِرِ سَجَدْنَا عَلَى ثِيَابِنَا اتِّقَاءَ الْحَرِّ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہا انہوں نے جب ہم نماز پڑہتی تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیچہی دوپہر کی وقت یعنی ظہر کی تو سجدہ کرتی تہی اپنی کپڑون پر گرمی سے بچنی کو **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اس باب مین جابر ابن عبد اللہ اور ابن عباس سی بہی روایت ہے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نی بہی خالد بن عبد الرحمن سی **باب** مَا ذُكِرَ مِمَّا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ بَعْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ باب اس بیانمین کہ بعد نماز صبح کی مسجد مین طلوع آفتاب تک بیٹہنا مستحب ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا صَلَّى الْفَجْرَ قَعَدَ فِي مُصَلَّاهُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سی کہ تہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز پڑہ چکتی صبح کی تو بیٹہی رہتی اپنی نماز کی جگہہ مین طلوع آفتاب تک **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَلَّى الْفَجْرَ فِي جَمَاعَةٍ ثُمَّ قَعَدَ يَذْكُرُ اللهَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ كَانَتْ لَهُ كَأَجْرِ حَجَّةٍ وَعُمْرَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَامَّةٍ تَامَّةٍ تَامَّةٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نماز پڑہی صبح کی جماعت سے پہر بیٹہا ذکر کرتا رہی اللہ کا یہانتک کہ نکلی آفتاب پہر پڑہی دو رکعت ہوگا اسکو ثواب مانند ایک حج اور ایک عمرہ کے کہا ابو ہریرہ نی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی پورا پورا پورا یعنی ثواب **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہی غریب ہی اور پوچہا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سی حال ابی ظلال کا تو کہا وہ مقارب الحدیث ہین یعنی انکی حدیثین صحت کے قریب ہین کہا محمد نی اور نام انکا ہلال ہی **باب** مَا ذُكِرَ فِي الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ باب نماز مین کنکھیون سی دیکھنی کے بیانمین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلَاةِ يَمِينًا وَشِمَالًا وَلَا يَلْوِي عُنُقَهُ خَلْفَ ظَهْرِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گوشۂ چشم سی دیکہتے تہی نماز مین داہنی اور بائین اور نہین پہیرتے تہے گردن اپنی پیٹہہ کے پیچہے **کہا** ابو عیسی نی یہہ حدیث غریب ہے اور خلاف کیا وکیع نی فضل ابن موسی کا اس روایت مین **روایت** کی ہمسی محمود ابن غیلان نے کہا روایت کی ہمسی وکیع نی انہون نی عبد اللہ بن سعید بن ابی ہند نی انہون نی بعض اصحاب عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گوشۂ چشم سی دیکہتے تہی نماز مین پہر ذکر کی حدیث اوپر کی حدیث کی مانند اور اس باب مین انس اور عائشہ سی بہی روایت ہے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ إِيَّاكَ وَالِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ فَإِنَّ الِالْتِفَاتَ فِي الصَّلَاةِ هَلَكَةٌ فَإِنْ كَانَ لَا بُدَّ فَفِي التَّطَوُّعِ لَا فِي الْفَرِيضَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای میرے بیٹے بچ تو گوشۂ چشم سی دیکہنی سے نماز مین اسواسطے کہ گوشۂ چشم سی دیکہنا نماز مین ہلاکت ہے پہر اگر ضرور ہو تو نفل مین نہ فرض مین **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث حسن ہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ قَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الرَّجُلِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے پوچہا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی ادہر ادہر دیکہنی کو نماز مین فرمایا آپنی یہ تو ایک اچک لینا ہی کہ اچک لیتا ہی شیطان آدمی کی نماز سی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا ذُكِرَ فِي الرَّجُلِ يُدْرِكُ الْإِمَامَ سَاجِدًا كَيْفَ يَصْنَعُ باب اس بیانمین کہ جو شخص امام کو دیکہی سجدے مین تو کیا کری **عَنْ** عَلِيٍّ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ عَنِ ابْنِ أَبِي لَيْلَى عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَا قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الصَّلَاةَ وَالْإِمَامُ عَلَى حَالٍ فَلْيَصْنَعْ كَمَا يَصْنَعُ الْإِمَامُ **ترجمہ** روایت ہے علی اور عمرو بن مرہ سی وہ روایت کرتی ہین ابن ابی لیلی سی وہ معاذ بن جبل سے کہا علی اور معاذ نی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب آوی کوئی تم مین سے نماز کو اور امام ہووی کسی حال مین تو کری جو کرتا ہی امام یعنی امام جس رکن مین ہو اسی رکن مین شامل ہو جاوی **کہا** ابو عیسی نی یہ حدیث غریب ہے نہین جانتی ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو مگر اسی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب آوی آدمی اور امام سجدے مین ہو تو سجدہ کری اور نہین ملی اسکو یہ رکعت اگر فوت ہو گیا رکوع امام کے ساتھ اور اختیار کیا عبد اللہ بن مبارک نے کہ سجدہ کری امام کی ساتھ اور ذکر کی ہے بعضون نے کہ کہا انہون نے امید ہے کہ بخش دیا جاوی آدمی اس ہی ہلی کہ سر اٹہاوی اس سجدے سے **باب** كَرَاهِيَةِ أَنْ يَنْتَظِرَ النَّاسُ الْإِمَامَ وَهُمْ قِيَامٌ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلَاةِ باب اس بیانمین کہ مکروہ ہی کہڑی کہڑی انتظار کرنا لوگونکا امام کے لئے نماز کی شروع مین **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي قَتَادَةَ عَنْ أَبِيهِ قَالَ

قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اقیمت الصلوۃ فلا تقوموا حتی ترونی خرجت **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب تکبیر ہو نماز کی تو کھڑے نہ ہو تم لوگ جب تک دیکھ لو مجھکو کہ میں نکلا **ف** اس باب میں انس سے بھی روایت ہے اور روایت انس کی غیر محفوظ ہے **کہا** ابو عیسی نے
حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علماء سے صحابہ وغیرہم سے کھڑے کھڑے انتظار کرنا آدمیوں کا امام کے لئے اور کہا ہے بعضوں نے جب ہووے امام مسجد میں اور تکبیر ہووے
نماز کی تو کھڑے ہوں لوگ جب کہے مؤذن قد قامت الصلوۃ اور یہی قول ہے ابن مبارک کا **باب** ما ذکر فی الثناء علی اللہ والصلوۃ علی النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قبل الدعاء باب اس بیان میں کہ تعریف اللہ کی اور درود نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر بھیجنا چاہیے قبل دعا کے **عن** عبد اللہ قال کنت اصلی والنبی صلی اللہ علیہ
وسلم وابو بکر وعمر معہ فلما جلست بدأت بالثناء علی اللہ ثم الصلوۃ علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثم دعوت لنفسی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم سل تعطہ سل تعطہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ
سے کہا انہوں نے میں نماز پڑھتا تھا اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ تھے ابو بکر اور عمر پھر جب بیٹھا میں یعنی قعدہ اخیرہ میں پہلے تعریف کی اللہ کی پھر درود بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا
کی میں نے اپنے لئے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کر دیا جاویگا سوال کر دیا جاویگا یعنی دعا قبول ہوگی تیری **ف** اس باب میں فضالہ بن عبید سے بھی روایت ہے **کہا**
ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے احمد بن حنبل سے وہ روایت کرتے ہیں یحیی بن آدم سے یہی حدیث اختصار کے ساتھ **باب** ما ذکر فی تطییب المساجد
باب مسجدوں میں خوشبو کرنے کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت امر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببناء المساجد فی الدور وان تنظف وتطیب **ترجمہ** روایت ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے حکم دیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجدیں بنانے کا محلوں میں اور یہ کہ صاف کی جاویں اور خوشبو دی جاویں **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں
نے کہا روایت کی ہم سے عبدہ اور وکیع نے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا پھر ذکر کی حدیث مانند اوپر کی حدیث کے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے
روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر ذکر کیا اوپر کی حدیث کی مانند اور
کہا سفیان نے حکم کیا مسجدیں بنانے کا دوروں میں یعنی قبیلوں میں اور وہ جمع ہے دار کی **باب** ما جاء ان صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی باب اس بیان میں کہ نماز رات اور دن
کی دو دو رکعت ہے یعنی نفل **عن** ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال صلوۃ اللیل والنہار مثنی مثنی **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا نبی
صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی اور دن کی دو دو رکعت ہے **کہا** ابو عیسی نے اختلاف کیا ہے اصحاب شعبہ نے اس حدیث میں تو بعضوں نے مرفوع کیا اسکو یعنی یہ کہا کہ قول ہے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور بعضوں نے موقوف کہا یعنی قول ابن عمر کا روایت کیا اور مروی ہے عبد اللہ عمری سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند
اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز رات کی دو دو رکعت ہے اور روایت کیا اکثر ثقہ لوگوں نے عبد اللہ بن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر
کیا انہی دن کی نماز کا اور مروی ہے عبید اللہ سے وہ روایت کرتے ہیں نافع سے کہ ابن عمر پڑھتے تھے رات کو دو دو رکعت اور دن کو چار اور اختلاف ہے علماء کا اس میں سو بعضوں کے نزدیک رات اور
دن میں دو دو پڑھنا چاہیے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے رات کو دو دو رکعت ہے نماز نفل میں اور چار چار رکعت دن میں مثل پہلی سنت ظہر وغیرہ کی یہی قول ہے سفیان
ثوری اور ابن مبارک اور اسحق کا **باب** کیف کان یتطوع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالنہار باب اس بیان میں کہ کیونکر نفل پڑھتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن میں
عن عاصم بن ضمرۃ قال سألنا علیا عن صلوۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من النہار فقال انکم لا تطیقون ذلک فقلنا من اطاق
ذلک منا فقال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کانت الشمس من ہہنا کہیئتہا من ہہنا عند العصر صلی رکعتین واذا کانت الشمس من ہہنا
کہیئتہا من ہہنا عند الظہر صلی اربعا ویصلی قبل الظہر اربعا وبعدہا رکعتین وقبل العصر اربعا یفصل بین کل رکعتین بالتسلیم علی الملائکۃ
المقربین والنبیین والمرسلین ومن تبعہم من المؤمنین والمسلمین **ترجمہ** روایت ہے عاصم بن ضمرہ سے کہا پوچھا میں نے حضرت علی سے نماز کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
دن میں تو فرمایا آپ نے تم طاقت نہیں رکھ سکتے اسکی کہا میں نے بھلا اگر کوئی طاقت رکھے ہم میں سے تو فرمایا تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ہوتا سورج اس طرف یعنی مشرق میں جیسا ہوتا ہے
اس طرف یعنی مغرب میں عصر کے وقت پڑھتے دو رکعت یعنی اشراق کی اور جب ہوتا سورج اس طرف یعنی مشرق کی طرف جیسا ہوتا ہے اس جگہ یعنی مغرب کی طرف ظہر کی وقت تو پڑھتے چار
رکعت یعنی جس وقت آخر روز میں عصر ہوتی ہے اسی وقت اول روز میں اشراق پڑھتے اور جیسا آخر روز میں ظہر ہوتی ہے ویسے اول روز میں چاشت پڑھتے اور پڑھتے قبل ظہر کے چار
رکعت اور بعد اسکی دو رکعت اور قبل عصر کے چار رکعت جدا کرتے ہر دو رکعت کو ساتھ سلام کی ملائکہ مقربین کو اور انبیاء اور مرسلین پر اور جو تابعدار تھے انکے مومنین اور مسلمین سے **روایت**

ہمسے محمد بن مثنی نے کہا روایت کی ہمسے محمد بن جعفر نے کہا روایت کی ہمسے شعبہ نے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عاصم بن ضمرہ سے انہوں نے علی رضی اللہ عنہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مثل اوپر کی حدیث کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے یہ سب روایتوں سے اچھی ہے جو آئی ہے وتر کی نفلوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور مروی ہے عبد اللہ
بن مبارک سے کہ وہ ضعیف کہتے تھے اس روایت کو اور ضعفا سکا میرے نزدیک اسی سبب سے ہوگا کہ ایسا مروی نہیں ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے واللہ اعلم یعنے
روایت سے عاصم بن ضمرہ کی علی سے اور عاصم بن ضمرہ ثقہ ہیں بعض اہل حدیث کے نزدیک کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید قطان نے کہا سفیان نے ہم فضل جانتے
تھے عاصم بن ضمرہ کی روایت کو حارث کی روایت سے **بَابُ** فِي كَرَاهِيَةِ الصَّلٰوةِ فِي لُحُفِ النِّسَاءِ باب اس بیان میں کہ عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھنا مکروہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَائِهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز نہیں پڑھتے تھے اپنی بیبیوں
کی چادروں میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی اجازت **بَابُ** مَا يَجُوْزُ مِنَ الْمَشْيِ وَالْعَمَلِ فِيْ صَلٰوةِ التَّطَوُّعِ باب اس
عمل اور چلنے کے بیان میں جو نماز نفل میں جائز ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جِئْتُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فِي الْبَيْتِ وَالْبَابُ عَلَيْهِ مُغْلَقٌ فَمَشٰى حَتّٰى
فَتَحَ لِيْ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى مَكَانِهٖ وَوَصَفَتِ الْبَابَ فِي الْقِبْلَةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ آئی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے گھر میں اور دروازہ بند تھا اندر سے سو چلے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ کھول دیا آپنے دروازہ میرے لیے پھر چلے گئے اپنی جگہہ میں یعنی جہاں نماز پڑھتے تھے اور بیان کیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دروازہ قبلہ کی طرف تھا **کہا**
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابُ** مَا ذُكِرَ فِيْ قِرَاءَةِ سُوْرَتَيْنِ فِيْ رَكْعَةٍ باب ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنے کے بیان میں **عَنِ** الْاَعْمَشِ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ
سَاَلَ رَجُلٌ عَبْدَ اللّٰهِ عَنْ هٰذَا الْحَرْفِ غَيْرِ اٰسِنٍ اَوْ يَاسِنٍ قَالَ كُلَّ الْقُرْاٰنِ قَرَاْتَ غَيْرَ هٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ اِنَّ قَوْمًا يَقْرَءُوْنَهٗ يَنْثُرُوْنَهٗ نَثْرَ الدَّقَلِ لَا يُجَاوِزُ
تَرَاقِيَهُمْ اِنِّيْ لَاَعْرِفُ السُّوَرَ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ قَالَ فَاَمَرْنَا عَلْقَمَةَ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عِشْرُوْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ
كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرِنُ بَيْنَ كُلِّ سُوْرَتَيْنِ فِيْ كُلِّ رَكْعَةٍ **ترجمہ** روایت ہے اعمش سے کہا سنا میں نے ابو وائل سے کہتے تھے پوچھا ایک شخص نے عبد اللہ بن مسعود سے یہ لفظ
کہ غیر آسن ہے یا غیر یاسن ہے تو کہا عبد اللہ بن مسعود نے کیا سارا قرآن پڑھ چکا تو اسکے سوا کہا اسنے ہاں کہا عبد اللہ بن مسعود نے ایک قوم پڑھتی ہیں قرآن کو جھاڑتی ہیں جیسا کوئی
جھاڑتا ہو خراب کھجور کو نہیں آگے بڑھتا انکے گلے سے میں جانتا ہوں دو دو سورتوں مشابہ کو کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے کہا راوی نے حکم کیا ہمنے علقمہ کو کہ پوچھے عبد اللہ سے تو
کہا عبد اللہ نے وہ بیس سورتیں ہیں مفصل سے یعنی آخر قرآن سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ملا کر پڑھتے تھے دو سورتیں ایک ایک رکعت میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ**
مَا ذُكِرَ فِيْ فَضْلِ الْمَشْيِ اِلَى الْمَسْجِدِ وَمَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنَ الْاَجْرِ فِيْ خُطَاهُ باب مسجد میں جانے کی ثواب میں اور جو لکھا جاتا ہے ثواب اسکے قدموں میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا تَوَضَّاَ الرَّجُلُ فَاَحْسَنَ الْوُضُوْءَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الصَّلٰوةِ لَا يُخْرِجُهٗ اَوْ قَالَ لَا يُنْهِزُهٗ اِلَّا اِيَّاهَا لَمْ يَخْطُ خُطْوَةً اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً
وَحَطَّ عَنْهُ بِهَا خَطِيْئَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب وضو کرے آدمی اور اچھی طرح وضو کرے پھر نکلے نماز کو نہ نکالتی ہو اسکو یا فرمایا نہ اٹھاتی ہو اسکو مگر نماز تو نہ
رکھیگا کوئی قدم مگر بلند کریگا اللہ تعالیٰ اسکا ایک درجہ اور گھٹا دیگا ایک گناہ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا ذُكِرَ فِي الصَّلٰوةِ بَعْدَ الْمَغْرِبِ اَنَّهٗ فِي الْبَيْتِ اَفْضَلُ
باب اس بیان میں کہ مغرب کے بعد کی نماز گھر میں پڑھنا افضل ہے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِيْ مَسْجِدِ بَنِيْ عَبْدِ الْاَشْهَلِ الْمَغْرِبَ فَقَامَ نَاسٌ يَتَنَفَّلُوْنَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِهٰذِهِ الصَّلٰوةِ فِي الْبُيُوْتِ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن اسحٰق سے
وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا نماز پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد میں قبیلہ بنی عبد الاشہل کے مغرب کی سو کھڑے ہو کچھ لوگ نفل پڑھنے کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے لازم جانو اس نماز کی گھر میں پڑھنے کو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا پڑھتے تھے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم دو رکعت بعد مغرب کے اپنے گھر میں اور مروی ہے حذیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی مغرب پھر نماز پڑھتے رہے عشا تک سو اس حدیث سے ثابت ہوا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھیں دو رکعت
بعد مغرب کے بھی مسجد میں **بَابُ** فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ مَا يُسْلِمُ الرَّجُلُ باب نہانے کا جب آدمی مسلمان ہو **عَنْ** قَيْسِ بْنِ عَاصِمٍ اَنَّهٗ اَسْلَمَ فَاَمَرَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَنْ يَّغْتَسِلَ بِمَاءٍ وَّسِدْرٍ **ترجمہ** روایت ہے قیس بن عاصم سے کہ وہ جب اسلام لائے تو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہانے کا پانی اور بیری کی پتوں سے **ف** اسباب میں
ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے علما کا مستحب کہتے ہیں کہ جب آدمی اسلام لاوے تو نہاوے اور اپنے کپڑے دھووے

باب ما ذُكِرَ مِنَ التَّسْمِيَةِ فِي دُخُولِ الْخَلَاءِ باب اس بیان مین کہ بیت الخلا میں جاتی وقت بسم اللہ کہنا چاہیے **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتْرُ مَا بَيْنَ أَعْيُنِ الْجِنِّ وَعَوْرَاتِ بَنِي آدَمَ إِذَا دَخَلَ أَحَدُهُمُ الْخَلَاءَ أَنْ يَقُولَ بِسْمِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پردہ آنکھوں پر جنوں کے بنی آدم کی شرمگاہوں سے یہ ہے کہ بسم اللہ کہے جب داخل ہو بیخانے مین **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر اسی روایت سے اور اسناد اسکی کچھ ایسی نہیں یعنی خوب قوی نہیں اور مروی ہے انس سے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی کچھ ایسا بیان **باب** ما ذُكِرَ مِنْ سِيمَاءِ هٰذِهِ الْأُمَّةِ مِنْ آثَارِ السُّجُودِ وَالطُّهُورِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ باب اس امت کی نشانی کے بیان مین جو اثر سجدہ اور وضو سی ہوگی قیامت کے روز **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أُمَّتِي يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرٌّ مِنَ السُّجُودِ مُحَجَّلُونَ مِنَ الْوُضُوءِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن بسر سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری امت قیامت کے دن ہونگی چمکتی مونہہ سجدوں سی اور چمکتی ہاتہہ پیر وضو سی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے عبد اللہ بن بسر کے **باب** مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ التَّيَمُّنِ فِي الطُّهُورِ باب اس بیان مین کہ مستحب ہے داہنی طرف سے شروع کرنا وضو کو **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحِبُّ التَّيَمُّنَ فِي طُهُورِهِ إِذَا تَطَهَّرَ وَفِي تَرَجُّلِهِ إِذَا تَرَجَّلَ وَفِي انْتِعَالِهِ إِذَا انْتَعَلَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ دوست رکھتے تھے داہنی طرف سے شروع کرنیکو طہارت مین جب طہارت کرتے اور کنگھی کرنے مین جب کنگھی کرتے اور جوتے پہننے مین جب پہنتے **ف** ابو الشعثار کا نام سلیم بن اسود محاربی ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ذِكْرِ قَدْرِ مَا يُجْزِئُ مِنَ الْمَاءِ فِي الْوُضُوءِ باب اس بیان مین کہ کتنا پانی وضو مین کفایت کرتا ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُجْزِئُ فِي الْوُضُوءِ رِطْلَانِ مِنَ الْمَاءِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے وضو مین دو رطل پانی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو اس لفظون سے مگر روایت سے شریک کے اور روایت کیا اسکو شعبہ نے عبد اللہ بن عبد اللہ بن جبر سے وہ روایت کرتے ہین انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے تھے ایک مکوک یعنی مدسی اور غسل کرتے تھے پانچ مدسی **باب** ما ذُكِرَ فِي نَضْحِ بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ باب اس بیان مین کہ دودہ پیتی لڑکی کی پیشاب پر پانی چھڑکنا کافی ہے **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي بَوْلِ الْغُلَامِ الرَّضِيعِ يُنْضَحُ بَوْلُ الْغُلَامِ وَيُغْسَلُ بَوْلُ الْجَارِيَةِ قَالَ قَتَادَةُ وَهٰذَا مَا لَمْ يَطْعَمَا فَإِذَا طَعِمَا غُسِلَا جَمِيعًا **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سی کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ پیتی لڑکی کے پیشاب مین کہ چھڑکا جاوے پانی لڑکے کی پیشاب مین اور دہویا جاوے پیشاب لڑکی کا کہا قتادہ نے اور یہ حکم جبتک ہے کہ کھانا نہ کھاتے ہون جب کھانا کھانے لگین تو دہویا جاوے پیشاب دونوں کا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے مرفوع بیان کیا اسکو ہشام دستوائی نے قتادہ کی روایت سے اور موقوف روایت کیا سعید ابن ابی عروبہ نے قتادہ سے اور مرفوع نکیا **باب** ما ذُكِرَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْجُنُبِ فِي الْأَكْلِ وَالنَّوْمِ إِذَا تَوَضَّأَ باب اس بیان مین کہ جنب کو کھانا اور سونا جائز ہے جب وضو کرلی **عن** عَمَّارٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ لِلْجُنُبِ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَأْكُلَ أَوْ يَشْرَبَ أَوْ يَنَامَ أَنْ يَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے عمار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی جنب کو کھانے اور پینے اور سونے کی جب چاہے اگر وضو کرلے وضو نماز کا سا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما ذُكِرَ فِي فَضْلِ الصَّلٰوةِ باب نماز کی فضیلت کے بیان مین **عن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُعِيذُكَ بِاللّٰهِ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ مِنْ أُمَرَاءَ يَكُونُونَ مِنْ بَعْدِي فَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ فَصَدَّقَهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَأَعَانَهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَا يَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ غَشِيَ أَبْوَابَهُمْ أَوْ لَمْ يَغْشَ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ فِي كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَهُوَ مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَسَيَرِدُ عَلَيَّ الْحَوْضَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ الصَّلٰوةُ بُرْهَانٌ وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ حَصِينَةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ يَا كَعْبَ بْنَ عُجْرَةَ إِنَّهُ لَا يَرْبُو لَحْمٌ نَبَتَ مِنْ سُحْتٍ إِلَّا كَانَتِ النَّارُ أَوْلَى بِهِ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن عجرہ سی کہا فرمایا مجھہ سی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پناہ مین دیتا ہون مین تجھکو اللہ تعالی کی ای کعب بن عجرہ ان امیرون سی کہ ہونگی بعد میرے سو جو گیا انکی دروازہ پر اور سچا کہا انکی جھوٹ کو اور مدد کی انکی ظلم کی سو وہ میرا نہین اور مین اسکا نہین اور کبھی نہ آسکیگا میرے حوض پر اور جو آیا انکی دروازے پر یا نہ آیا اور سچا نکیا انکی جھوٹ کو اور مدد نکی انکی ظلم مین پس وہ میرا ہے اور مین اسکا اور قریب ہے کہ آئیگا میری حوض پر ای کعب بن عجرہ نماز دلیل ہے ایمان کی اور روزہ سپر مضبوط ہے اور صدقہ بجھاتا ہے گناہونکو جیسا بجھاتا ہے پانی آگ کو ای کعب بن عجرہ نہین بڑھتا ہے کوئی گوشت کہ پیدا ہو حرام سی مگر آگ اسکی حق مین لائق تر ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی اور پوچھا مین نے محمد سی اس حدیث کو تو نہ جانا انہون نے مگر روایت سے عبید اللہ بن موسی کے اور بہت غریب کہا انہون نے اسکو اور کہا محمد نے روایت کی یہ حدیث ہم سی

ابن مُنیر نے اُنہوں نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اُنہوں نے غالب سے **بَابٌ** مِّنْهُ دوسرا باب اسی بیان میں **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فِىْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَقَالَ اتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ وَصَلُّوْا خَمْسَكُمْ وَاَدُّوْا زَكٰوةَ اَمْوَالِكُمْ وَاَطِيْعُوْا ذَا اَمْرِكُمْ تَدْخُلُوْا جَنَّةَ رَبِّكُمْ قَالَ قُلْتُ لِاَبِىْ اُمَامَةَ مُنْذُ كَمْ سَمِعْتَ هٰذَا الْحَدِيْثَ قَالَ سَمِعْتُهُ وَاَنَا ابْنُ ثَلٰثِيْنَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہتے تھے سُنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جب خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع کا فرماتے تھے ڈرو تم اللہ سے جو پروردگار ہے تمہارا اور پڑھو نماز پنجگانہ اور روزہ رکھو اپنے مہینے کی اور ادا کرو زکوٰۃ اپنے مالوں کی اور اطاعت کرو اپنے صاحب حکومت کی یعنی جو شرع کی موافق حکم کریں داخل ہو جاؤ جنت میں اپنے پروردگار کے کہا راوی نے کہا میں نے ابی امامہ سے کب سے سُنی ہے تم نے یہ حدیث کہا اُنہوں نے سُنی میں نے اور تھا میں تیس برس کا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **اٰخِرُ اَبْوَابِ الصَّلٰوةِ** یہ آخری ابواب صلوٰۃ کا ہے

اَبْوَابُ الزَّكٰوةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اور یہ باب ہیں زکوٰۃ کی جو وارد ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابٌ مَا جَآءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ مَنْعِ الزَّكٰوةِ مِنَ التَّشْدِيْدِ یہ باب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ نہ دینے کی جو بُرائیاں وارد ہوئی ہیں اُسکے بیان میں **عَنْ** اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ جِئْتُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ جَالِسٌ فِىْ ظِلِّ الْكَعْبَةِ قَالَ فَرَاٰنِىْ مُقْبِلًا فَقَالَ هُمُ الْاَخْسَرُوْنَ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قَالَ فَقُلْتُ مَا لِىْ لَعَلَّهٗ اُنْزِلَ فِىَّ شَىْءٌ قَالَ قُلْتُ مَنْ هُمْ فِدَاكَ اَبِىْ وَاُمِّىْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُمُ الْاَكْثَرُوْنَ اِلَّا مَنْ قَالَ هٰكَذَا وَهٰكَذَا وَهٰكَذَا فَحَثٰى بَيْنَ يَدَيْهِ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ وَعَنْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَا يَمُوْتُ رَجُلٌ فَيَدَعُ اِبِلًا اَوْ بَقَرًا لَمْ يُؤَدِّ زَكٰوتَهَا اِلَّا جَآءَتْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَعْظَمَ مَا كَانَتْ وَاَسْمَنَهٗ تَطَاُهُ بِاَخْفَافِهَا وَتَنْطَحُهٗ بِقُرُوْنِهَا كُلَّمَا نَفِدَتْ اُخْرٰهَا عَادَتْ عَلَيْهِ اُوْلٰهَا حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ بیٹھے تھے کعبہ کے سایہ میں کہا اُنہوں نے پھر دیکھا آپنے مجھکو سامنے آتے ہوئے سو فرمایا وہ ٹوٹا پانیوالے ہیں قسم ہے رب کعبہ کی قیامت کے دن کہا راوی نے کہا میں نے کیا ہے مجھکو شاید کچھ اُترا ہے میرے حق میں کہا راوی نے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ میرے ماں باپ فدا ہوں آپ پر سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ بہت مال والے ہیں مگر جسنے دیا اِدھر اور اُدھر اور اِدھر اور دونوں ہاتھ سے لپ بھر کر اشارہ کیا آپنے سامنے اور داہنی طرف اور بائیں طرف پھر فرمایا قسم ہے اُس خدا کی کہ میری جان جسکے ہاتھ میں ہے نہیں مرتا ہے کوئی آدمی کہ چھوڑ جاتا ہو اونٹ یا گائے کہ ادا نکی ہو زکوٰۃ اُسکی مگر وہ جانور آویگا قیامت کے دن بہت بڑا اور موٹی سے موٹا ہو کر روندتا ہوگا اُسکو اپنے کُھروں سے اور مارتا ہوگا اپنے سینگوں سے جب گذر جاویگا اُسپر سے پچھلا جانور لوٹیگا پہلا جانور اوپر اُسکی یہی عذاب ہوتا رہیگا جب تک فیصلہ ہو لوگوں میں **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اسکی مانند اور روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہا اُنہوں نے لعنت کیا گیا ہے مانع زکوٰۃ کا اور روایت ہے قبیصہ بن ہلب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور روایت ہے جابر بن عبد اللہ اور عبد اللہ بن مسعود سے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ذر کی حسن ہے صحیح ہے اور نام ابی ذر کا جندب بن سکن ہے اور ابن جنادہ بھی کہتے ہیں **روایت** کی ہم سے عبد اللہ بن مُنیر نے اُنہوں نے عبد اللہ بن موسیٰ سے وہ سفیان ثوری سے وہ حکیم بن دیلم سے وہ ضحاک بن مزاحم سے کہا اُنہوں نے اَكْثَرُوْنَ جو حدیث میں آیا ہے اُس سے دس ہزار والے مراد ہیں یعنی درہم یا دینار

بَابٌ مَا جَآءَ اِذَا اَدَّيْتَ الزَّكٰوةَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ باب اس بیان میں کہ جب زکوٰۃ دے چکا تو ادا کر چکا جو تجھپر ضرور تھا **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَدَّيْتَ زَكٰوةَ مَالِكَ فَقَدْ قَضَيْتَ مَا عَلَيْكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دے چکا تو زکوٰۃ اپنی مال کی تو ادا کر چکا جو تجھپر لازم تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے کہ آپنے ذکر کیا زکوٰۃ کا تو کہا ایک شخص نے کچھ اور فرض ہے میرے اوپر تو فرمایا آپنے نہیں مگر جو خوشی سے دے تو اور ابن حُجیرہ وہ عبد الرحمٰن بیٹے حُجیرہ بصری کے ہیں **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كُنَّا نَتَمَنّٰى اَنْ يَبْتَدِئَ الْاَعْرَابِىُّ الْعَاقِلُ فَيَسْاَلَ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَهٗ فَبَيْنَا نَحْنُ كَذٰلِكَ اِذْ اَتَاهُ اَعْرَابِىٌّ فَجَثٰى بَيْنَ يَدَىِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّ رَسُوْلَكَ اَتَانَا فَزَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِىْ رَفَعَ السَّمَآءَ وَبَسَطَ الْاَرْضَ وَنَصَبَ الْجِبَالَ آللّٰهُ اَرْسَلَكَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِى الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا صَوْمَ شَهْرٍ فِى السَّنَةِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا فِىْ اَمْوَالِنَا الزَّكٰوةَ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ قَالَ فَبِالَّذِىْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَاِنَّ رَسُوْلَكَ زَعَمَ لَنَا اَنَّكَ تَزْعُمُ اَنَّ عَلَيْنَا الْحَجَّ اِلٰى بَيْتِ اللّٰهِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَ فَبِالَّذِیْ اَرْسَلَكَ آللّٰهُ اَمَرَكَ بِهٰذَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ وَالَّذِیْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَدَعُ مِنْهُنَّ شَیْئًا وَلَا اُجَاوِزُهُنَّ ثُمَّ وَثَبَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ صَدَقَ الْاَعْرَابِیُّ دَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا ہم آرزو کرتے تھے کہ آجاوے کوئی اعرابی عاقل اور پوچھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہم بیٹھے حضرت کے پاس ہوں پس ہم اسی خیال میں تھے کہ آیا ایک اعرابی اور دو زانو بیٹھا آگے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہا یا محمد آپکے قاصد نے کہا ہے کہ آپ کہتے ہیں کہ اللہ نے بھیجا ہے تمکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اُس خدا کی جس نے بلند کیا آسمان اور بچھائی زمین اور گاڑے پہاڑ کیا اللہ نے بھیجا ہے تمکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے قاصد نے کہا ہے کہ ہمپر اوپر پانچ نمازیں فرض ہیں رات دن میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اُسکی جس نے بھیجا ہے آپکو کیا اللہ نے حکم کیا آپکو اسکا فرمایا آپنے ہاں کہا اعرابی نے اور تمہارے قاصد نے کہا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہمپر فرض ہیں روزے ایک مہینے کے ہر سال میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے کہا اعرابی نے قسم ہے اُسکی جس نے بھیجا آپکو کیا اللہ تعالی نے حکم کیا اسکا آپکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے آپکے قاصد نے کہا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ ہمپر ہمارے مالوں کی زکوٰۃ فرض ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا اُسنے کہا اعرابی نے قسم ہے اُسکی جس نے بھیجا آپکو کیا اللہ نے حکم کیا اسکا آپکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے تمہارے رسول نے کہا ہے کہ آپ فرماتے ہیں کہ حج فرض ہے بیت اللہ کا جسکو طاقت ہو راہ کی ہم میں سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں کہا اعرابی نے قسم ہے اُسکی جس نے بھیجا آپکو کیا اللہ نے حکم کیا اسکا آپکو فرمایا آپنے ہاں پھر کہا اعرابی نے قسم ہے اُسکی جس نے بھیجا آپکو حق کے ساتھ نہ چھوڑونگا میں اسمیں سے کچھ اور نہ زیادہ کرونگا پھر چلدیا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر سچ کہا اعرابی نے تو داخل ہوا جنت میں **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے اور سند سے انس کے واسطہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ سے فرماتے تھے کہا ہے بعض محدثوں نے اس حدیث سے یہ بات ثابت ہوئی کہ شاگرد کا پڑھنا اور اُستاد کا سننا مثل سماع کی جائز ہے اور حجت لائے ہیں کہ اس حدیث میں اعرابی نے سامنے پڑھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور آپنے اقرار کیا **مترجم** کہتا ہے یہاں ہمارے شیخ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کی غرض یہ ہے کہ حدیث کا پڑھنا دو طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ اُستاد پڑھتا جاوے اور شاگرد جیسے سنتے جاویں اور سلف میں اکثر یہی طریقہ جاری تھا چنانچہ مولانا بالفضل اولینا افضل المحدثین بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا اکثر یہی طرز تھا کہ صحیح بخاری اُنکی زبان مبارک سے قریب لاکھ آدمیوں کے سن چکے ہیں اور دوسرا طرز یہ تھا کہ شاگرد اپنے معلومات یا لکھی ہوئی حدیثیں اُستاد کو سناوے اور اُستاد کہے کہ برابر ہے تیرا پڑھنا یا لکھنا یہ دوسرا طریقہ بھی اوپر کی حدیث سے ثابت ہوا کہ اعرابی اسمیں بمنزلہ شاگرد کے ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُستاد ہیں اور حدیث میں جو لفظ نعم کا جا بجا وارد ہے یہ برابر کہنا ہے

باب مَاجَاءَ فِیْ زَكٰوةِ الذَّهَبِ وَالْوَرِقِ اس باب میں سونے چاندی کی زکوٰۃ کا بیان ہے **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ عَفَوْتُ عَنْ صَدَقَةِ الْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ فَهَاتُوْا صَدَقَةَ الرِّقَةِ مِنْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ دِرْهَمًا دِرْهَمٌ لَيْسَ لِیْ فِیْ تِسْعِيْنَ وَمِائَةٍ شَیْءٌ فَاِذَا بَلَغَتْ مِائَتَيْنِ فَفِيْهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ معاف کی میں نے زکوٰۃ گھوڑوں اور غلاموں کی سو لاؤ زکوٰۃ چاندی کی ہر چالیس درہم سے ایک درہم اور نہیں زکوٰۃ لینا مجھکو ایک سو نوے درہم میں کچھ بھی پھر جب ہو جاویں دو سو تو اسمیں پانچ درہم ہیں **ف** اس باب میں روایت ہے ابی بکر الصدیق اور عمرو بن حزم سے بھی **کہا** ابو عیسی نے روایت کی ہم سے یہ حدیث اعمش اور ابو عوانہ وغیرہما نے ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں عاصم بن ضمرہ سے وہ حضرت علی سے اور روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں حارث سے وہ علی رضی اللہ عنہ سے **کہا** ابو عیسی نے پوچھا میں نے محمد بن اسمعیل سے حال اس حدیث کا تو فرمایا اُنہوں نے دونوں میرے نزدیک صحیح ہیں جو مروی ہیں ابی اسحق سے احتمال ہے کہ ابی اسحق دونوں سے روایت کرتے ہوں یعنی حارث اور عاصم سے

باب مَاجَاءَ فِیْ زَكٰوةِ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ باب اونٹ اور بکریوں کی زکوٰۃ کے بیان میں **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ كِتَابَ الصَّدَقَةِ فَلَمْ يُخْرِجْهُ اِلٰی عُمَّالِهٖ حَتّٰی قُبِضَ فَقَرَنَهٗ بِسَيْفِهٖ فَلَمَّا قُبِضَ عَمِلَ بِهٖ اَبُوْبَكْرٍ حَتّٰی قُبِضَ وَعُمَرُ حَتّٰی قُبِضَ وَكَانَ فِيْهِ فِیْ خَمْسٍ مِّنَ الْاِبِلِ شَاةٌ وَّفِیْ عَشْرٍ شَاتَانِ وَفِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ ثَلٰثُ شِيَاهٍ وَّفِیْ عِشْرِيْنَ اَرْبَعُ شِيَاهٍ وَّفِیْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ بِنْتُ مَخَاضٍ اِلٰی خَمْسٍ وَّثَلٰثِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا بِنْتُ لَبُوْنٍ اِلٰی خَمْسٍ وَّاَرْبَعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّةٌ اِلٰی سِتِّيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا جَذَعَةٌ اِلٰی خَمْسٍ وَّسَبْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا ابْنَتَا لَبُوْنٍ اِلٰی تِسْعِيْنَ فَاِذَا زَادَتْ فَفِيْهَا حِقَّتَانِ اِلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَفِیْ كُلِّ خَمْسِيْنَ حِقَّةٌ وَّفِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ ابْنَةُ لَبُوْنٍ وَفِی الشَّاءِ فِیْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ شَاةً شَاةٌ اِلٰی عِشْرِيْنَ وَمِائَةٍ فَاِذَا زَادَتْ فَشَاتَانِ اِلٰی مِائَتَيْنِ فَاِذَا زَادَتْ فَثَلٰثُ شِيَاهٍ اِلٰی ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَاِذَا زَادَتْ عَلٰی ثَلٰثِ مِائَةِ شَاةٍ فَفِیْ كُلِّ مِائَةِ شَاةٍ شَاةٌ ثُمَّ لَيْسَ فِيْهَا شَیْءٌ حَتّٰی تَبْلُغَ مِائَةً وَّلَا يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَّلَا يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ مَخَافَةَ الصَّدَقَةِ وَمَا كَانَ مِنْ خَلِيْطَيْنِ فَاِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ فِی

الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَلَا ذَاتُ عَيْبٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ إِذَا جَاءَ الْمُصَدِّقُ قَسَمَ الشَّاءَ أَثْلَاثًا ثُلُثٌ خِيَارٌ وَثُلُثٌ أَوْسَاطٌ وَثُلُثٌ شِرَارٌ وَأَخَذَ الْمُصَدِّقُ مِنَ
الْوَسَطِ وَلَمْ يَذْكُرِ الزُّهْرِيُّ الْبَقَرَ **ترجمہ** روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لکھی کتاب زکوٰۃ کی اور روانہ نکیا تھا اُسی
عاملوں کے پاس کہ وفات پائی آپ نے اور بعد لکھنے کے رکھ دیا تھا اُسی تلوار کے پاس پھر جب وفات پائی آپ نے عمل کیا اُس پر ابوبکر صدیق نے یہانتک کہ وفات پائی اُنہوں نے پھر عمل کیا عمر
بن خطاب رضی اللہ عنہ نے یہانتک کہ وفات پائی اُنہوں نے بھی اور اُسمین تھا کہ پانچ اونٹ مین ایک بکری دینا چاہئیے اور دس مین دو بکریان اور پندرہ مین تین بکریان اور بیس اونٹون
مین چار بکریان اور پچیس اونٹون مین ایک سال کی اونٹنی پینتیس اونٹون تک پھر اگر زیادہ ہون پینتیس سے سو اُسمین دو برس کی اونٹنی پینتالیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہون تو
اُسمین ایک حقہ ہے یعنی تین سال کی اونٹنی ساٹھ اونٹون تک پھر اگر زیادہ ہون تو اُسمین چار سال کی اونٹنی پچھتر اونٹون تک پھر اگر زیادہ ہو تو اُسمین دو سال کی دو اونٹنیان نوّے اونٹ
تک پھر اگر زیادہ ہون تو اُسمین تین تین سال کی دو اونٹنیان ایک سو بیس اونٹ تک پھر اگر زیادہ ہون اس سے تو ہر پچاس اونٹ مین ایک اونٹنی تین سال کی اور ہر چالیس مین دو سال کی
اور بکریون مین چالیس بکری مین ایک بکری ایک سو بیس بکری تک پھر جب زیادہ ہون یعنی ایک سو بیس سے تو دو بکریان دو سو بکریون تک پھر اگر زیادہ ہون تو تین بکریان تین سو
بکریون تک پھر اگر زیادہ ہون تین سو سے تو ہر سیکڑے مین ایک بکری پھر اُسمین کچھ واجب نہین ہوتا جب تک پورا سیکڑا نہو اور جمع نکیجاوین متفرق یعنی دو یا تین شخصون کی بکریان
یا اونٹ اور جدا جدا نکیجاوین ملی ہوئی بکریان یا اونٹ زکوٰۃ کی خوف سے اور جو ہووین دو شریکون کی یعنی بکریان یا اونٹ تو وہ آپسمین سمجھ لیوین برابر برابر اور زکوٰۃ مین نہ لیجاوی
بڈھی اور نہ عیب والی اور کہا زہری نے جب آوے زکوٰۃ لینے والا تو تین قسم کرے بکریان ایک مین عمدہ عمدہ اور ایک مین متوسط یعنی بیچ کی اور ایک مین ناقص اور زکوٰۃ تحصیل کرنے والا
بیچ کے مال سے لیوے اور زہری نے گائے بیل کا ذکر نہین کیا **ف** اس باب مین ابی بکر صدیق اور ابی ذر اور انس اور بہز بن حکیم سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور
وہ اپنے دادا سے **کہا ابو عیسیٰ نے** حدیث ابن عمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا اور روایت کی یہ حدیث یونس بن یزید نے اور کئی لوگون نے زہری سے کہ اُنہون نے سالم سے اور مرفوع
نہین کیا اُسکو اور مرفوع کیا اُسکو سفیان بن حسین نے **مترجم** کہتا ہے جمع نکیجاوین متفرق مثلاً ایک شخص کی دو اونٹ اور ایک کے تین اونٹ ہین دونون کو جمع کرکے پانچ اونٹ میں
ایک بکری لیوے یہ زکوٰۃ تحصیلنے والے کو جائز نہین اور جدا نکیجاوین ملی ہوئین یعنی ایک شخص کی مثلاً اسی بکریان ہین تو اُسمین ایک بکری ہوتی ہے اسلئے کہ چالیس سے ایک سو بیس
تک ایک ہی بکری واجب ہے تو زکوٰۃ تحصیلنے والے کو یہ جائز نہین کہ اسکے دو حصے کرکے دو بکریان لیوے **باب ما جاء فی زکوٰۃ البقر** باب گائے بیل کی زکوٰۃ کے بیان مین **عن**
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي ثَلٰثِيْنَ مِنَ الْبَقَرِ تَبِيْعٌ أَوْ تَبِيْعَةٌ وَفِي كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا آپ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس گایون مین ایک سال کی ایک گائے ہے یا بیل اور ہر چالیس مین دو برس کی ایک گائے **ف** اس باب مین معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** ایسا ہی روایت
کیا عبدالسلام بن حرب نے خصیف سے اور عبدالسلام ثقہ ہین اور حافظ ہین اور روایت کی شریک نے یہ حدیث خصیف سے اُنہون نے ابی عبیدہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے عبداللہ سے
اور ابو عبیدہ بن عبداللہ نے کوئی حدیث نہین سنی اپنے باپ سے **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى الْيَمَنِ فَأَمَرَنِي أَنْ آخُذَ مِنْ كُلِّ ثَلٰثِيْنَ
بَقَرَةً تَبِيْعًا أَوْ تَبِيْعَةً وَمِنْ كُلِّ أَرْبَعِيْنَ مُسِنَّةً وَمِنْ كُلِّ حَالِمٍ دِيْنَارًا أَوْ عِدْلَهُ مَعَافِرَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا بھیجا مجھکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن کو اور حکم دیا کہ
لوں مین ہر تیس گایون سے ایک گائے ایک سال کی یا ایک بیل اور ہر چالیس مین سے ایک گائے دو برس کی اور ہر جوان سے ایک دینار یا برابر اُسکی کپڑے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضون
نے سفیان سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے ابی وائل سے اُنہون نے مسروق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور حکم کیا کہ لیوے آخر حدیث تک اور یہ زیادہ صحیح ہے **روایت** کی
ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے عمرو بن مرہ سے کہا پوچھا مین نے ابا عبیدہ سے تم کچھ یاد رکھتے ہو عبداللہ کی روایتون سے تو کہا اُنہون نے نہین یعنی ابا عبیدہ کو
عبداللہ سے سماع نہین **باب ما جاء فی کراهیة اخذ خیار المال فی الصدقة** باب اس بیان مین کہ زکوٰۃ مین عمدہ مال لینا برا ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ مُعَاذًا إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ إِنَّكَ تَأْتِي قَوْمًا أَهْلَ كِتَابٍ فَادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا
لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ
مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوْا لِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَكَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ **ترجمہ** روایت ہے
ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور فرمایا تو گذریگا ایک قوم پر اہل کتاب سے پس بلا اُنکو پہلے گواہی کیطرف کہ کوئی معبود نہین سوا اللہ کے اور مین رسول ہون اللہ کا پس قبول کرین

مظلوم کی بددعا سے بچنا

اسکو تو خبر دی انکو فرض کیا ہی اللہ نے پانچ نمازونکو دن اور رات مین پہر اگر قبول کرین وہ اسکو تو خبر دی انکو کہ اللہ نے فرض کی ہی انپر زکوۃ انکی مالونکی کہ لیجاوی انکی امیرون سے اور دی جاوے انکی فقیرونکو پہر اگر وہ قبول کرین اسکو تو بہر کرا نکے عمدہ مالون سے یعنی زکوۃ مین عمدہ عمدہ مال چہانٹ کر نہ لی اور بچہ بد دعا سی مظلوم کی اسلیئے کہ اُسمین اور اللہ مین کچہ پردہ نہین ہے یعنی جلد قبول ہوتی ہے **ف** اس باب مین صُنابحی سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور ابو معبد مولیٰ ہین ابن عباس کے اور نام انکا نافذ ہی **بَابُ**

مَاجَاءَ فِي صَدَقَةِ الزَّرْعِ وَالتَّمْرِ وَالْحُبُوْبِ باب بیان مین کہیت اور پہلون اور غلّہ کی زکوۃ کی **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ ذَوْدٍ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسِ اَوَاقٍ صَدَقَۃٌ وَلَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَۃِ اَوْسُقٍ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین ہے پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ اور نہین ہے پانچ اُوقیہ چاندی سے کم مین زکوۃ اور نہین ہے پانچ گونی یا ٹوکری سے کم مین زکوۃ یعنی غلّہ یا تمر مین **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عمر اور جابر اور عبد اللہ بن عمرو سی روایت ہے **روایت** کی ہم سی محمد ابن بشار نی اُنہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے اُنہون نے سفیان اور شعبہ اور مالک ابن انس سے اُنہون نے عمرو بن یحییٰ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی سعید خدری سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مثل اوپر کی حدیث کی جو روایت کی عبد العزیز نی عمرو ابن یحییٰ سی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سند وںسی ابی سعید سی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ پانچ گونی یعنی وسق سی کم مین زکوۃ نہین اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور پانچ وسق کے تین سَو صاع ہوے اور صاع نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا پانچ رطل اور تیسرا حصہ ایک رطل کا ہی اور صاع اہل کوفہ کا آٹھ رطل ہے اور نہین ہے پانچ اوقیہ چاندی مین زکوۃ اور ایک اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہی اور پانچ وقیون کے دو سَو درہم ہوتی ہین اور نہین ہے پانچ اونٹون سے کم مین زکوۃ پہر جب ہووین پچیس ۲۵ اونٹ تو اُسمین ایک سال کی ایک اونٹنی اور اگر پچیس اونٹ سی کم ہون تو ہر پانچ مین ایک بکری **بَابُ** **مَاجَاءَ لَیْسَ فِی الْخَیْلِ وَالرَّقِیْقِ صَدَقَۃٌ** باب اس بیان مین کہ گہوڑون اور غلامونمین زکوۃ نہین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ فِیْ فَرَسِہٖ وَلَا عَبْدِہٖ صَدَقَۃٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی نہین ہے مسلمان پر اُسکے گہوڑی اور غلام مین زکوۃ **ف** اس باب مین عبد اللہ ابن عمرو اور علی سی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہی علما کا کہ پلی ہوئی گہوڑون پر یعنی جنکو دانہ گہانس باندہکر کہلاتے ہین اُسمین زکوۃ نہین اور جو غلام خدمت کے لئے ہون اُنمین بہی زکوۃ نہین اور اگر تجارت کی لئی ہون تو دونونکی قیمتون سے زکوۃ لیجاوے جبکہ ایکسال گذر جاوے **بَابُ** **مَاجَاءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْعَسَلِ** باب شہد کی زکوۃ کے بیانمین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعَسَلِ فِیْ کُلِّ عَشَرَۃِ اَزُقٍّ زِقٌّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی شہد مین ہر دس مشکونمین ایک مشک ہے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابی سیّارہ المتعی اور عبد اللہ بن عمرو سی بہی روایت ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث کی اسناد مین گفتگو ہی یعنی ضعف ہے اور نہین صحیح ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس باب مین بہت کچہ اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر علما کے یہی کہتے ہین احمد اور اسحق اور کہا بعض علمانی شہد مین کچہ زکوۃ نہین **بَابُ** **مَاجَاءَ لَا زَکٰوۃَ عَلَی الْمَالِ الْمُسْتَفَادِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْہِ الْحَوْلُ** باب اس بیان مین کہ زکوۃ نہین مال مستفاد مین جبتک گذری اُسپر سال **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اسْتَفَادَ مَالًا فَلَا زَکٰوۃَ عَلَیْہِ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْہِ الْحَوْلُ **ترجمہ** روایت ہی ابن عمر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جسنی مال مستفاد پایا تو اُسپر زکوۃ نہین جبتک سال نگذری **ف** اس باب مین سرّی بنت نبہان سے بہی روایت ہے **روایت** کی ہمسے محمد ابن بشار نی اُنہون نے عبد الوہاب ثقفی سے اُنہون نے ایوب سے اُنہون نے نافع سی اُنہون نے ابن عمر سی کہا ابن عمر نی جسنی پایا مال مستفاد اُسپر زکوۃ نہین جبتک سال نگذری اُسکی مالک کے نزدیک اور یہ زیادہ صحیح ہی عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی حدیث سے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کیا اُسکو ایوب اور عبید اللہ اور کئی لوگون نے نافع سی اُنہون نے ابن عمر سی موقوفًا یعنی انہین کا قول اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہین حدیث مین ضعیف کہا اُنکو احمد بن حنبل اور علی ابن مدینی وغیرہما نی اہل حدیث سے اور وہ کثیر الغلط مین اور مروی ہے کئی صحابیون سی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ مال مستفاد مین زکوۃ نہین ہے جبتک سال نگذری اور یہی کہتی ہین مالک بن انس اور شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحق اور کہا بعض علمانی اگر اُسکے پاس پہلی سی ایسا مال ہے کہ واجب ہوتی ہی اُسپر زکوۃ تو اس مال مین بہی زکوۃ ہی یعنی مستفاد مین اور اگر اُسکے پاس سوا اِس مال مستفاد کی کوئی مال ایسا نہین کہ جسمین واجب ہو زکوۃ تو مال مستفاد مین بہی زکوۃ واجب نہین جبتک سال نگذری سو اگر پایا اُسنی مال مستفاد قبل گذرنی سال کے تو اُسکو چاہیے کہ مال مستفاد کی بہی زکوۃ دی جبکہ زکوۃ دیوی پہلے مال کی جسکی زکوۃ ہمیشہ دیتا تہا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **مترجم** کہتا ہی مال مستفاد اُس مال کو کہتی ہین جو سال کے اندر خود بخود ہاتہ آوی جیسی ہبہ یا میراث کے طور سی اور اپنی مال سابق سی کمایا ہوا نہو تو بعضے کہتی ہین کہ جس دن وہ مال ہاتہ لگا ہی اُس دن سی جب پورا سال ہو تو اُسکی زکوۃ واجب ہوتی ہی اور یہی مذہب ہے شافعی کا اور امام اعظم کہتے ہین کہ پہلے مال کے ساتہ اِسکی بہی زکوۃ دی کچہ سال کا گذرنا اِسپر

شرط نہین **بَابُ** مَاجَآءَ لَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ جِزْیَۃٌ باب اس بیان مین کہ مسلمانون پر جزیہ نہین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِیْ اَرْضٍ وَّاحِدَۃٍ وَّلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ جِزْیَۃٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین لائق ہے دو قبلی کا ہونا ایک زمین مین یعنی اہل کتاب اور مسلمانونکا دونونکا رہنا جزیرۂ عرب مین لائق نہین اور نہین ہے مسلمانون پر جزیہ **روایت** کی ہمسے ابو کریب نے انہون نے جریر سے انہون نے قابوس سے اسی اسناد سے مانند اوپر کی حدیث کی اور اسباب مین سعید بن زید اور حرب بن عبید اللہ ثقفی کی دادا سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عباس کی مروی ہے قابوس بن ابی ظبیان سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے تمامی علما کا کہ نصرانی جب اسلام لاوے تو معاف کر دیا جاوے جزیہ اسکی ذات کا اور قول نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ مسلمانون پر جزیہ نہین اس سے جزیہ عشری مراد ہی جو کافر ون سے تحصیل جاتا ہی اور ہر گردن پر جدا جدا لازم ہوتا ہی اور دوسری حدیث مین اسکی تفسیر آئی ہی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عشور یہود و نصاریٰ پر ہی اور مسلمانون پر عشور نہین **بَابُ** مَاجَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْحُلِیِّ باب زیور کی زکوۃ کی بیان مین **عَنْ** زَیْنَبَ امْرَاَۃِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَتْ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ النِّسَآءِ تَصَدَّقْنَ وَلَوْ مِنْ حُلِیِّکُنَّ فَاِنَّکُنَّ اَکْثَرُ اَھْلِ جَھَنَّمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** روایت ہے زینب سے جو بیوی ہین عبد اللہ کی کہا انہون نے خطبہ پڑھا ہم پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا ای گروہ عورتون کے صدقہ دو اگرچہ ہووے تمہارے زیور مین سے اسلئے کہ تم مین اکثر اہل جہنم ہین قیامت کے دن **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہون نے ابو داؤد سے انہون نے شعبہ سے انہون نے اعمش سے کہا اعمش نے سنا مین نے ابو وائل سے کہ روایت کرتی تہی عمرو بن حارث سے جو بھتیجی ہین زینب کے اور زینب بیوی ہین عبد اللہ کی وہ روایت کرتی ہین زینب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اوپر کی حدیث کی مانند اور یہ ابو معاویہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور ابو معاویہ نے وہم کیا ہی اپنی حدیث مین سو کہا عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ عَنِ ابْنِ اَخِیْ زَیْنَبَ اور صحیح یون ہے عَمْرِو بْنِ الْحَارِثِ بْنِ اَخِیْ زَیْنَبَ یعنی حارث کے بعد عن کا لفظ غلط ہی اور یہ حدیث مروی ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تجویز کی آپنی زیور مین زکوۃ دینا اور اسکی اسناد مین کچھ گفتگو ہی اور اختلاف ہے علما کا اسمین سو کہا بعض علمائی صحابہ اور تابعین سے کہ زیور مین زکوۃ ہی جو سونی یا چاندی کا ہو اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور عبد اللہ بن مبارک اور کہا بعض صحابہ نے جیسے ابن عمر اور عائشہ اور جابر بن عبد اللہ اور انس بن مالک نے کہ زیور مین زکوۃ نہین اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہائی تابعین سے اور یہی کہتی ہین مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ امْرَاَتَیْنِ اَتَتَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَفِیْ اَیْدِیْھِمَا سِوَارَانِ مِنْ ذَھَبٍ فَقَالَ لَھُمَا اَتُؤَدِّیَانِ زَکٰوتَہٗ فَقَالَتَا لَا فَقَالَ لَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتُحِبَّانِ اَنْ یُّسَوِّرَکُمَا اللّٰہُ بِسِوَارَیْنِ مِنْ نَّارٍ قَالَتَا لَا قَالَ فَاَدِّیَا زَکٰوتَہٗ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ دادا سے کہ دو عورتین آئین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکی ہاتہون مین دو کنگن تہے سونیکی سو فرمایا آپنی کیا ادا کرتی ہو تم زکوۃ اسکی تو کہا انہون نے نہین سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا چاہتی ہو تم کہ اللہ پہناوی تمکو دو کنگن آگ کے کہا انہون نے نہین فرمایا آپنی تو ادا کرتی رہو زکوۃ اسکی **کہا** ابو عیسےٰ نے اس حدیث کو روایت کیا ہی مثنیٰ بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اسکی مانند اور مثنیٰ بن صباح اور ابن لہیعہ دونون ضعیف ہین حدیث مین اور اسباب مین کوئی روایت صحیح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہین **بَابُ** مَاجَآءَ فِیْ زَکٰوۃِ الْخَضْرَاوَاتِ باب سبزی اور ترکاری کی زکوۃ کی بیان مین **عَنْ** مُعَاذٍ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْاَلُہٗ عَنِ الْخَضْرَاوَاتِ وَھِیَ الْبُقُوْلُ فَقَالَ لَیْسَ فِیْھَا شَیْءٌ **ترجمہ** روایت ہے معاذ سے کہ انہون نے لکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین پوچہا حال خضراوات یعنی ساگ پات کی زکوۃ کا سو فرمایا آپنی اسمین کچھ زکوۃ نہین **کہا** ابو عیسےٰ نے اسناد اس حدیث کی صحیح نہین اور اسباب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ صحیح ثابت نہین اور یہ روایت مروی ہے موسیٰ بن طلحہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ ساگ پات مین کچھ صدقہ نہین **کہا** ابو عیسےٰ نے حسن بیٹے ہین عمارہ کی اور وہ ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک ضعیف کہا انکو شعبہ وغیرہ نے اور چہوڑ دیا انسے روایت لینا عبد اللہ ابن مبارک نے **بَابُ** مَاجَآءَ فِی الصَّدَقَۃِ فِیْمَا یُسْقٰی بِالْاَنْھَارِ وَغَیْرِھَا باب اسکی زکوۃ کی بیان مین جسمین پانی دین نہر وغیرہ سے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُیُوْنُ الْعُشْرُ وَفِیْمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو پانی دیوے آسمان یعنی مینھ کے پانی سے پیدا ہو یا پانی دیوین نہرین اسمین دسوان حصہ زکوۃ ہی اور جسمین پانی دیا جاوے کہینچکر یعنی اونٹ سے یا بیل سے تو اسمین بیسوان حصہ زکوۃ ہی **ف** اسباب مین انس بن مالک اور ابن عمر اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے اور مروی ہے یہ حدیث بکیر بن عبد اللہ بن اشج سے اور سلیمان بن یسار اور بسر بن سعید سے وہ سب روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ حدیث صحیح تر ہے اور صحیح ہو چکی ہی حدیث ابن عمر کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسباب مین اور اسی پر عمل ہے تمامی فقہا کا **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ

سَنَّ فِيمَا سَقَتِ السَّمَآءُ وَالْعُيُونُ اَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرَ وَفِيمَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفَ الْعُشْرِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مقرر کردیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمین کہ پانی دیوے اسکو آسمان یا نہریں یا وہ مین عثری ہو دسواں حصہ اور جسمین پانی دیا جاوے کھینچکر یعنی ڈول وغیرہ سے اسمین آدھا عشر یعنی بیسواں حصہ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** کہتا ہے زمین عثری وہ ہے کہ جسمین نہ تو سینچ کر پانی دیا جاوے اور نہ تو چھوٹی نہریں کہ جس سے پھول اور کھجور وغیرہ سینچی جاوین یا عثری وہ کھجور وغیرہ جسمین پانی دینے کی ضرورت نہو **باب** مَا جَآءَ فِي زَكٰوةِ مَالِ الْيَتِيمِ باب زکوۃ مال یتیم کے بیان مین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ النَّاسَ فَقَالَ اَلَا مَنْ وَلِيَ يَتِيمًا لَهٗ مَالٌ فَلْيَتَّجِرْ فِيهِ وَلَا يَتْرُكْهُ حَتّٰى تَاْكُلَهُ الصَّدَقَةُ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ عمرو کے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا آدمیوں پر سو فرمایا آگاہ ہو جو متولی ہو کسی یتیم کا کہ اسکا مال ہو تو تجارت کرتا رہے یتیم کے مال مین اور یون ہی چھوڑ نہ دے کہ کھا لے اسکو زکوۃ یعنی زکوۃ دیتے دیتے کچھ باقی نہ رہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث اسی سند مروی ہے اور اسکی اسناد مین گفتگو ہے اسلئے کہ مثنی بن صباح ضعیف ہین حدیث مین اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے کہ عمر بن خطاب نے خطبہ پڑھا پھر ذکر کی یہی حدیث اور اسمین اختلاف ہے سو بعضون نے کہا مال یتیم مین زکوۃ ہے انہین مین ہین عمر اور علی اور عائشہ اور ابن عمر اور یہی کہتے ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہا ایک گروہ علما نے مال یتیم مین زکوۃ نہین اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور عمرو بن شعیب وہ بیٹے ہین محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے اور شعیب نے حدیثین سنی ہین اپنے دادا سے جو عبد اللہ بن عمرو ہین اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے عمرو بن شعیب کی حدیث مین اور کہا وہ ہمارے نزدیک واہی یعنی ضعیف ہے اور جسنے انکی روایت کو ضعیف کہا ہے تو اسلئے ضعیف کہا ہے کہ عمرو بن شعیب روایت کرتے تھے اپنے دادا کی کتاب دیکھکر یعنی عبد اللہ بن عمرو کی کتاب اور اکثر لوگ حجت لیتے ہین انکی حدیث سے اور ثابت کرتے ہین اسکو جیسے احمد اور اسحاق وغیرہما **باب** مَا جَآءَ اَنَّ الْعَجْمَآءَ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ باب اس بیان مین کہ جانور کی مار کا بدلا نہین اور کافرونکی گڑی ہوئی خزانہ مین پانچوان حصہ ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَجْمَآءُ جَرْحُهَا جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَفِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کے مارے کا بدلا نہین اور کنوان کھودنے مین کوئی مر جاوے تو اسکا بدلا نہین اور کہان کے کھودنے مین کوئی مر جاوے تو اسکا بدلا نہین اور کافرونکے گڑے ہوئے خزانہ مین پانچوان حصہ ہے **ف** اس باب مین انس بن مالک اور عبد اللہ بن عمرو اور عبادہ بن صامت اور عمرو بن عوف مزنی اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الْخَرْصِ باب غلہ وغیرہ کو نتی اور اندازہ کرنیکے بیان مین **عَنْ** خُبَيْبِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ مَسْعُودِ بْنِ نِيَارٍ يَقُولُ جَآءَ سَهْلُ بْنُ اَبِي حَثْمَةَ اِلٰى مَجْلِسِنَا فَحَدَّثَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُولُ اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ **ترجمہ** روایت ہے خبیب بن عبد الرحمن سے کہا سنا مین نے عبد الرحمن بن مسعود کو کہتے تھے آئے سہل بن ابی حثمہ ہمارے مجلس مین سو بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ جب کوتو تم پھلون اور میوونکو تو لو یعنی عشر وغیرہ جو حق زکوۃ ہے اور چھوڑ دو ثلث حصہ یعنی ثلث حصہ کی عشر وغیرہ نلو پھر اگر ثلث نچھوڑو تو چوتھائی چھوڑ دو یعنی مسافر محتاج آنے جانے والا کھا لے **ف** اس باب مین عائشہ اور عتاب بن اسید اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور عمل اکثر علما کا سہل بن ابی حثمہ کی حدیث پر ہے یعنی جو مذکور ہوئی اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحاق اور خرص اسے کہتے ہین کہ جب پھل قریب تیار ہونے کے ہوتا ہے جیسے کھجور یا انگور جسکی زکوۃ لینا ہو تب بادشاہ ایک شخص کو بھیجتا ہے کہ وہ درخت کو دیکھکر اندازہ کر دیتا ہے کہ اسمین اتنی انگور ہونگی یا اتنی رطب اور اسکا عشر مقرر کرکے ان مالکون پر باندھ دیتا ہے کہ اتنا بروقت پھل ٹوٹنے کے دینا اسی کو خرص کہتے ہین اور اس شخص کو خارص پھر بعد خرص کے ان مالکونکو اختیار دیتا ہے کہ جو چاہین کرین پھر جب وقت اسکے ٹوٹنے کا آتا ہے تو انسے وہی عشر لے لیتا ہے یہی تفسیر ہے خرص کی بعض علما کے نزدیک اور یہی کہتے ہین مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق **عَنْ** عَتَّابِ بْنِ اَسِيدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَبْعَثُ عَلَى النَّاسِ مَنْ يَخْرُصُ عَلَيْهِمْ كُرُومَهُمْ وَثِمَارَهُمْ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي زَكٰوةِ الْكُرُومِ اِنَّهَا تُخْرَصُ كَمَا يُخْرَصُ النَّخْلُ ثُمَّ تُؤَدّٰى زَكٰوتُهٗ زَبِيبًا كَمَا تُؤَدّٰى زَكٰوةُ النَّخْلِ تَمْرًا **ترجمہ** روایت ہے عتاب بن اسید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے کسیکو اندازہ کرادینے اور کوت آدمی لوگون کے انگورونکو اور پھلونکو اور اسی سند سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انگورونکی زکوۃ کی بابت مین کہ وہ بھی کوتا جاوے جیسا کوتا جاتا ہے کھجور پھر زکوۃ مین دیا جاوے انگور خشک جیسا زکوۃ مین تر کھجور کے دیجاتی ہے سوکھی کھجور **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث ابن جریج نے ابن شہاب سے انہون نے عروہ سے انہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور پوچھا مین نے حال اس حدیث کا محمد بن اسمعیل بخاری سے تو کہا انہون نے حدیث ابن جریج کی غیر محفوظ ہے اور حدیث سعید بن مسیب کی جو مروی ہے عتاب بن اسید سے صحیح تر ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الْعَامِلِ عَلَى الصَّدَقَةِ بِالْحَقِّ باب حق کے ساتھ زکوۃ تحصیلنے والیکے ثواب کے بیان مین **عَنْ** رَافِعِ

اور زینب سے روایت ہے اور وہ بیوی ہیں عبداللہ بن مسعود کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سلمان بن عامر کی حسن ہے اور رباب ماں ہیں رائح کی اور بیٹی ہیں صُلَیع کی اور ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے اپنے چچا سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث مذکور کی مانند اور روایت کی شعبہ نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ذکر نہ کیا اس میں رباب کا اور حدیث سفیان ثوری اور ابن عیینہ کی زیادہ صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کی ابن عون اور ہشام بن حسان نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے **باب ما جاء ان فی المال حقا سوی الزکوٰۃ** باب اس بیان میں کہ مال سے سوائے زکوٰۃ کی اور بھی کچھ دینا چاہیے

عن فاطمة ابنة قيس قالت سالت او سئل النبي صلى الله عليه وسلم عن الزكوة فقال ان في المال لحقا سوى الزكوة ثم تلا هذه الاية التي في البقرة ليس البر ان تولوا وجوهكم الاية **ترجمہ** روایت ہے فاطمہ بنت قیس سے کہا میں نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوٰۃ کو سو فرمایا آپ نے مال میں اور بھی حق ہیں سوائے زکوٰۃ کی یعنی زکوٰۃ سے کچھ زیادہ بھی دینا چاہیے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت سورہ بقر کی لیس البر سے آخر تک **عن** عامر عن فاطمة بنت قيس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان في المال حقا سوى الزكوة **ترجمہ** روایت ہے عامر سے وہ روایت کرتے ہیں فاطمہ بنت قیس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مال میں اور بھی حق ہے سوائے زکوٰۃ کی **کہا** ابو عیسیٰ نے اسناد اس حدیث کی کچھ ایسی اچھی نہیں اور ابو حمزہ میمون اعور ضعیف ہیں اور روایت کی بیان اور اسمعیل بن سالم نے شعبی سے اس حدیث کو انہی کا قول اور یہ زیادہ صحیح ہے

باب ما جاء في فضل الصدقة باب صدقہ کی ثواب کے بیان میں **عن** سعيد بن يسار انه سمع ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تصدق احد بصدقة من طيب ولا يقبل الله الا الطيب الا اخذها الرحمن بيمينه وان كانت تمرة تربو في كف الرحمن حتى تكون اعظم من الجبل كما يربي احدكم فلوه او فصيله **ترجمہ** روایت ہے سعید بن یسار سے کہ انہوں نے سنا ابوہریرہ سے کہتے تھے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں صدقہ دیا کسی نے کسب حلال کا صدقہ حلال مال سے اور نہیں قبول کرتا اللہ تعالیٰ مگر حلال کو مگر لیتا ہے رحمٰن اس صدقے کو اپنے سیدھے ہاتھ میں اگرچہ ایک کھجور بھی ہو بڑھتا ہے وہ ہتھیلی میں رحمٰن کے یہاں تک کہ ہو جاتا ہے پہاڑ سے بھی بڑا جیسا کوئی پرورش کرتا ہے اپنے گھوڑے کے بچے یا گائے کے بچھڑے کو **ف** اس باب میں عائشہ اور عدی بن حاتم اور انس اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ اور حارثہ بن وہب اور عبدالرحمٰن بن عوف اور بریدہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** انس قال سئل النبي صلى الله عليه وسلم اي الصوم افضل بعد رمضان قال شعبان لتعظيم رمضان قال فاي الصدقة افضل قال صدقة في رمضان **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہا پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کون سا روزہ افضل ہے بعد رمضان کے فرمایا روزہ شعبان کے رمضان کی تعظیم کے لیے پھر پوچھا کون سا صدقہ افضل ہے فرمایا صدقہ دینا رمضان میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور صدقہ بن موسیٰ کچھ قوی نہیں اہل حدیث کے نزدیک **عن** انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الصدقة لتطفئ غضب الرب وتدفع ميتة السوء **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک صدقہ بجھا دیتا ہے پروردگار کی غضب کو اور دور کر دیتا ہے بری حالت میں مرنے کو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ابي هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله يقبل الصدقة ويأخذها بيمينه فيربيها لاحدكم كما يربي احدكم مهره حتى ان اللقمة لتصير مثل احد وتصديق ذلك في كتاب الله عز وجل وهو الذي يقبل التوبة عن عباده ويأخذ الصدقات ويمحق الله الربوا ويربي الصدقات **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہتے ہیں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ قبول کرتا ہے صدقہ اور لیتا ہے اسکو اپنے دہنے ہاتھ میں پھر بڑھاتا ہے اور پالتا ہے اسکو اس صدقہ دینے والے کے لیے جیسا پالتا ہے کوئی تم میں کا اپنے گھوڑے کے بچے کو یہاں تک کہ ایک لقمہ بڑھ کر ہو جاتا ہے کوہ احد کے برابر اور اسکی تصدیق ہے اللہ تعالیٰ کی کتاب میں ہے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ وهو الذي يقبل التوبة الآیہ اور معنی اسکے یہ ہیں بیشک اللہ ہی قبول کرتا ہے توبہ اپنے غلاموں سے اور لیتا ہے صدقات کو اور مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ سود کو اور بڑھاتا ہے صدقات کو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے بواسطہ حضرت عائشہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند اور کہا ہے کتنے علمائے اس حدیث میں اور جو مشابہ ہیں اسکی روایتوں سے کہ مذکور ہیں اس میں ایسی صفتیں جیسے اترنا پروردگار تعالیٰ شانہ کا ہر رات میں آسمان دنیا کی طرف کہ ہم ثابت کرتے ہیں ان روایتوں کو اور ایمان لاتے ہیں ان پر اور وہم نہیں دوڑاتے اس میں اور نہیں کہتے ہم کہ کیفیت اسکی ایسی ہے اور مروی ہے مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور عبداللہ بن مبارک سے کہ انہوں نے کہا کہ ایسی حدیثوں کو جاری کرو بلا کیفیت یعنی ان پر ایمان رکھو اور کیفیت میں اسکے گفتگو نہ کرو اور یہی قول ہے علمائے اہل سنت وجماعت کا پر جہمیہ انکار کرتے ہیں ان روایتوں کا اور کہتے ہیں کہ یہ تشبیہ ہے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا اپنی کتاب میں اکثر مقام پر ید اور سمع اور بصر کا اور تاویل کی جہمیہ نے ان آیتوں کی اور تفسیر کرتے ہیں اسکی علماء کی خلاف اور کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے نہیں پیدا کیا حضرت آدم علیہ السلام

اپنی ہاتہ سی اور کہتی ہین جہمیہ مراد ہاتہ سی قوت ہے اور اسحاق بن ابراہیم نی کہا کہ قایل ہونا اسکا کہ اللہ تعالی کے ہاتہ ہین اسمین کچہہ تشبیہ لازم نہین آتی تشبیہ جب لازم آوے گی کہ یون کہی یَدٌ کَیَدٍ اَوْ مِثْلَ یَدٍ یعنے اللہ تعالی کا ہاتہ اس ہاتہ کی مثل ہے یا اس ہاتہ کا سا ہے یا اسکی سماعت اس سماعت کی مانند ہے یا اس سماعت کی سی ہے پہر جب کہا کہ اللہ کے سماعت مثل اس سماعت کے ہی ہے ایسی ہے تو البتہ تشبیہ ہوئی اور جب کہے کہ اللہ تعالی کی ہاتہ ہین اور سمع اور بصر اور نہ کہی کیسے ہین اور کیا کیفیت ہے انکی اور یہ بہی نہ کہی کہ اللہ کی سمع مثل اس سمع کی ہے یا اسکی سی ہے تو تشبیہ نہوگی اور وہ پروردگار خود فرماتا ہی اپنی کتاب مقدس مین لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ وَّھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ یعنے نہین ہے مانند اسکی کوئی چیز اور وہ سنتا ہے دیکہتا ہے **مترجم** کہتا ہی اس تقریر کا حاصل یہی ہی کہ اللہ تعالی کی سمع و بصر اور ید و وجہ اور اترنا اسکا آسمان اول کیطرف اسپر ایمان لانا اور یقین کرنا اور کیفیت اسکی پروردگار تعالی کے سپرد کرنا اور کیفیت مین بالکل سکوت کرنا یہی مذہب ہیرا اہل سنت و جماعت کا اور اسمین کچہہ تشبیہ لازم نہین آتی اسلئے کہ جب کہا اللہ تعالی کی سمع اور بصر بے مثل بے مانند ہین اور اسکی مشابہ کوئی چیز نہین تو اسمین تشبیہ کیون لازم آوے گی تو اس اعتقاد مین انکار بہی ان صفات الٰہی کا نہین ہوتا اور تشبیہ بہی لازم نہین آتی اور یہ مذہب متوسط ٹہیرا افراط و تفریط سی دور اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہی ان صفات کا انکار کرنا مذہب جہمیہ کا ہی اسیطرح استوا علی العرش کو بہی سمجہنا چاہئی کہ وہ بہی ایک صفت باری تعالی کی ہی اور ایات متواترات سے ثابت ہے اسپر بہی ایمان لانا اور کیفیت اسکی پروردگار تعالی کو سونپنا اور اس خوف سے کہ تشبیہ لازم آتی ہی اس صفت کا انکار کرنا مذہب اہلسنت و جماعت ہے اور بخوف تشبیہ اسکا انکار کرنا جہمیہ کا مذہب ہے اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

بَاب مَا جَآءَ فِیْ حَقِّ السَّآئِلِ باب سائل کے حق کی بیان مین **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ بُجَیْدٍ عَنْ جَدَّتِہٖ اُمِّ بُجَیْدٍ وَکَانَتْ مِمَّنْ بَایَعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّھَا قَالَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمِسْکِیْنَ لَیَقُوْمُ عَلٰی بَابِیْ فَمَا اَجِدُ لَہٗ شَیْئًا اُعْطِیْہِ اِیَّاہُ فَقَالَ لَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدِیْ لَہٗ شَیْئًا تُعْطِیْنَہٗ اِیَّاہُ اِلَّا ظِلْفًا مُّحْرَقًا فَادْفَعِیْہِ اِلَیْہِ فِیْ یَدِہٖ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن بجید سے وہ روایت کرتی ہین اپنی دادی سے جو بیان ہین بجید کی اور وہ اُنہین مین ہین جنہون نی بیعت کی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہا انہون نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فقیر آن کہڑا ہوتا ہی میرے دروازہ پر اور مین کچہہ نہین پاتی کہ اسکو دون سو فرمایا انسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر کچہہ نہ پاؤ تم اسکی دینی کو مگر ایک کہر جلا ہوا سو وہی کہر دو اسکے ہاتہ مین **ف** اس باب مین علی اور حسین بن علی اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ام بجید کی حسن ہے صحیح ہے

بَاب مَا جَآءَ فِیْ اِعْطَاءِ الْمُؤَلَّفَۃِ قُلُوْبُھُمْ باب جنکا دل رجہانا منظور ہی انکی دینی کی بیان مین **عَنْ** صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّۃَ قَالَ اَعْطَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ حُنَیْنٍ وَاِنَّہٗ لَاَبْغَضُ الْخَلْقِ اِلَیَّ فَمَا زَالَ یُعْطِیْنِیْ حَتّٰی اِنَّہٗ لَاَحَبُّ الْخَلْقِ اِلَیَّ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن امیہ سی کہا دیا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی حنین کے دن یعنی مال زکوٰۃ مین سے کچہہ اور وہ ساری خلق سی بُری تہے میرے نزدیک پہر ہمیشہ مجہے دیتے رہے یہانتک کہ ہوگئی ساری خلق سی زیادہ میرے پیارے **کہا** ابو عیسٰی نے روایت کی ہمسی حسن بن علی نی اسیطرح یا مشابہ اسکی اور اس باب مین ابی سعید سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث صفوان کی روایت کی ہی معمر وغیرہ نی زہری سے انہون نی سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نی کہا کہ دیا مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی اور گویا کہ یہ حدیث صحیح زیادہ ہی اشبہ اور وہ مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ صفوان بن امیہ نے ایسا کہا اس حدیث اور اختلاف ہے ان لوگون کے دینی مین جنکا دل رجہانے کے توقع ہو سو کہا اکثر اہل علم نی کچہہ ضرور نہین انکا دینا اور کہا یہ قوم تہی خاص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانی مین کہ حضرت تالیف قلوب کرتی تہی انکی مسلمان ہونی کیلئے یہانتک کہ وہ مسلمان ہوگئی اور اب جایز نہین اسطور پر دینا انکو زکوٰۃ کا مال کہ اسکی مسلمان ہونیکی توقع ہو اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی کہتی ہین احمد اور اسحاق اور کہا ہی بعضون نے کہ اب بہی اگر کچہہ لوگ ایسی ہون اور امام انکی تالیف قلوب مسلمان ہونیکی لئے مناسب دیکہے تو دینا جایز ہی اور یہی قول ہی شافعی کا

بَاب مَا جَآءَ فِی الْمُتَصَدِّقِ یَرِثُ صَدَقَتَہٗ باب اسکی بیان مین جسکو وراثۃً پہونچے وہ مال جو زکوٰۃ مین دیا تہا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ اَتَتْہُ امْرَاَۃٌ فَقَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ کُنْتُ تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِجَارِیَۃٍ وَاِنَّھَا مَاتَتْ قَالَ وَجَبَ اَجْرُکِ وَرَدَّھَا عَلَیْکِ الْمِیْرَاثُ قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ کَانَ عَلَیْھَا صَوْمُ شَھْرٍ اَفَاَصُوْمُ عَنْھَا قَالَ صُوْمِیْ عَنْھَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّھَا لَمْ تَحُجَّ قَطُّ اَفَاَحُجُّ عَنْھَا قَالَ نَعَمْ حُجِّیْ عَنْھَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا انکی باپ نے کہ مین بیٹہا تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس کہ آئی ایک عورت اور کہا اسنی یا رسول اللہ مینے صدقہ مین دی تہی ایک لونڈی اپنی ماکو اور ماں مرگئی فرمایا آپنے ثابت ہوچکا تیرا ثواب اور پہیر دیا میراث نی اسکو تیری طرف یعنی اب تو اسکی مالک ہے پہر کہا اس عورت نی یا رسول اللہ میری ماں پر روزے تہی ایک مہینے کی کیا مین رکہون اسکی طرف سے فرمایا آپنے روزے رکہہ اسکی طرف سے پہر عرض کیا اسنی یا رسول اللہ اسنی کبہی حج نہین کیا تہا کیا مین حج کرون اسکی طرف سے آپنی فرمایا ہان تو حج کر اسکی طرف سے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہین پہچانی جاتی بریدہ کی روایت سے مگر اسی سند سی اور عبداللہ بن عطا ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ آدمی جب کوئی چیز خیرات دی اور پہر ارث مین آئی اسکی تو حلال ہی اسکو اور کہا بعضون نے

ف ازخوف تشبیہ صفات سی انکار کرنا جہمیہ کا کام ہے

صدقہ ایسی شے ہی کہ خاص کر دیا ہی اسکو اللہ تعالیٰ کی واسطے پھر جب ثابت ہوا اُسکا تو واجب ہے کہ دوبارہ خرچ کر دی اُسی راہ خدا میں اور روایت کی سفیان ثوری اور زہیر بن معاویہ نے یہ حدیث عبد اللہ
بن عطا سی **باب** ما جاء فی کراھیۃ العود فی الصدقۃ باب خیرات دیکر پھر لینے کی برائی کی بیان میں **عن** عمر انہ حمل علی فرس فی سبیل اللہ ثم رآھا تباع فاراد
ان یشتریھا فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تعد فی صدقتک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سی کہ اُنھون نے کسیکو دیا تھا ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پھر دیکھا اُسکو
بکتے ہوئے سو ارادہ کیا اُسکے خریدنے کا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی نہ پھر اپنے صدقے کی چیز کو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا **باب** ما جاء فی الصدقۃ
عن المیت باب مردے کی طرف سے صدقہ دینے کے بیان میں **عن** ابن عباس ان رجلا قال یا رسول اللہ ان امی توفیت افینفعھا ان تصدقت عنھا قال نعم قال فان لی
مخرفا فاشھدک انی قد تصدقت بہ عنھا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد نی کہا یا رسول اللہ میری ماں مر گئی ہی کیا فائدہ دیگا اسکو اگر میں صدقہ دوں اُسکی طرف سے
تو فرمایا آپنے ہاں سو عرض کیا اُسنی کہ میرا ایک باغ ہی سو میں گواہ کرتا ہوں آپکو کہ مینے صدقہ دیا اُسکی طرف سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہی اور یہی کہتے ہیں علما کہ کوئی چیز میت کو
نہیں پہنچتی مگر صدقہ اور دعا اور روایت کی ہی بعضوں نے یہ حدیث عمرو بن دینار سی اُنھوں نے عکرمہ سے اُنھوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلا اور معنی مخرف کے باغ ہی **باب** ما جاء
فی نفقۃ المرأۃ من بیت زوجھا باب اس بیان میں کہ بیوی کو خرچ کرنا خاوند کے گھر سے جائز ہی یا نہیں **عن** ابی امامۃ الباھلی قال سمعت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول فی خطبتہ عام حجۃ الوداع لا تنفق امرأۃ شیئا من بیت زوجھا الا باذن زوجھا قیل یا رسول اللہ ولا الطعام قال ذلک
افضل اموالنا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ باہلی سی کہا سنا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنی خطبے میں حجۃ الوداع کی سال کہ نہ خرچ کری کوئی عورت کسی چیز کو بغیر اجازت اپنی شوہر
کی عرض کیا یا رسول اللہ اور کھانا بھی کسیکو نہ دی آپنے فرمایا وہ تو ہماری سب مالوں سے بہتر ہی **ف** اس باب میں سعد بن وقاص اور اسما بنت ابی بکر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ سے
بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال اذا تصدقت المرأۃ من بیت زوجھا کان لھا بہ
اجر وللزوج مثل ذلک وللخازن مثل ذلک ولا ینقص کل واحد منھم من اجر صاحبہ شیئا لہ بما کسب ولھا بما انفقت **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب خیرات کری عورت اپنی شوہر کی گھر سی تو ہوتا ہی اُسکو بھی اجر اور اسکی خاوند کو بھی اُسکی برابر اور مالکی کمینی والیکو بھی اُسکی برابر اور ایک
کی اجر ملنے سے دوسری کا اجر کچھ گھٹتا نہیں شوہر کو کمائی کا اجر ہی اور عورت کو خرچ کرنیکا اجر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم اذا اعطت المرأۃ من بیت زوجھا بطیب نفس غیر مفسدۃ فان لھا مثل اجرہ لھا ما نوت حسنا وللخازن مثل ذلک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جب خیرات دیتی ہی کوئی عورت اپنی شوہر کے گھر سی دل کی خوشی سی نہ فساد کی نیت سے تو اُسکو ثواب ہے مرد کی ثواب کے برابر اُسکو اپنی نیک
نیتی کا ثواب ہے اور خازن کو مانند اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ زیادہ صحیح ہی عمرو بن مرہ کی حدیث سے کہ مروی ہے ابو وائل سی اور عمرو بن مرہ نہیں ذکر کرتی اپنی روایت
میں مسروق کا **باب** ما جاء فی صدقۃ الفطر باب صدقہ فطر کے بیان میں **عن** ابی سعید الخدری قال کنا نخرج زکوۃ الفطر اذا کان فینا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صاعا من طعام او صاعا من شعیر او صاعا من تمر او صاعا من زبیب او صاعا من اقط فلم نزل نخرجہ حتی قدم معاویۃ
المدینۃ فتکلم فکان فیما کلم بہ الناس انی لاری مدین من سمراء الشام تعدل صاعا من تمر قال فاخذ الناس بذلک قال ابو سعید فلا
ازال اخرجہ کما کنت اخرجہ **ترجمہ** روایت ہے ابو سعید خدری سے کہا ہم صدقہ فطر دیا کرتی تھی جب ہم میں تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک صاع غلے سی یا ایک صاع جو سی یا ایک
صاع کھجور سی یا ایک صاع انگور خشک سی یا ایک صاع اقط سی پھر ہم ایسی ہی ہم صدقہ فطر دیتی تھی یہاں تک کہ معاویہ آئی مدینے میں اور وعظ بیان کیا لوگوں میں تھا اُنمیں جو بیان کیا تھا
آدمیوں سے کہ کہا اُنھوں نی میں گمان کرتا ہوں کہ دو مد گیہوں شام کی برابر ہیں قیمت میں ایک صاع تمر کے کہا اُنھوں نے پھر لوگوں نے اسی کو اختیار کر لیا یعنی دو مد گیہوں دینی لگی کہا
ابو سعید نی میں تو ہمیشہ وہی دیتا ہوں جو پہلے دیتا تھا **کہا** ابو عیسیٰ نی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا تجویز کرتے ہیں ہر چیز سی ایک صاع اور یہی قول ہے شافعی
اور احمد اور اسحاق کا اور کہا ہی بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے کہ ہر چیز سی ایک صاع دینا چاہیے مگر گیہوں سی کہ اُسمیں نصف صاع کافی ہے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور
اہل کوفہ کا کہ آدھا صاع دینا چاہیے گیہوں سے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعث منادیا فی فجاج مکۃ الا ان صدقۃ
الفطر واجبۃ علی کل مسلم ذکر او انثی حر او عبد صغیر او کبیر مدان من قمح او سواہ صاع من طعام **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہیں

اپنی باپ سے وہ اپنی دادا سے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک منادی کو مکہ کی راہوں میں کہ پکار دے آگاہ ہو صدقۂ فطر واجب ہے ہر مسلمان پر مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام چھوٹا ہو یا بڑا دو مد میں گیہوں سے یا سوائے اسکی ایک صاع کسی غلہ سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ فَرَضَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَدَقَۃَ الْفِطْرِ عَلَی الذَّکَرِ وَالْاُنْثٰی وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوْکِ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ قَالَ فَعَدَلَ النَّاسُ اِلٰی نِصْفِ صَاعٍ مِّنْ بُرٍّ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا مقرر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر مرد اور عورت اور آزاد اور غلام پر ایک صاع تمر سے یا ایک صاع جو سے کہا عبداللہ بن عمر نے پھر کردیا لوگوں نے اسے آدھا صاع گیہوں کا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی سعید اور ابن عباس اور حارث بن عبدالرحمن بن ابی ذباب کے دادا سے اور ثعلبہ بن ابی صعیر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَضَ زَکٰوۃَ الْفِطْرِ مِنْ رَمَضَانَ صَاعًا مِّنْ تَمْرٍ اَوْ صَاعًا مِّنْ شَعِیْرٍ عَلٰی کُلِّ حُرٍّ اَوْ عَبْدٍ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا صدقۂ فطر کو رمضان کے ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے ہر آزاد پر یا غلام پر مرد ہو یا عورت مسلمانوں سے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عمر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اسکو مالک نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایوب کی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اسمیں لفظ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کا اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے نافع سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ کا اور اختلاف ہے علما کا اسمیں سو کہا بعضوں نے جب ہوں آدمی کے غلام کافر تو نہ ادا کرے انکی طرف سے صدقۂ فطر اور یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعضوں نے صدقۂ فطر دے غلاموں کی طرف سے اگرچہ مسلمان نہ ہوں اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اسحٰق کا

باب مَا جَاءَ فِیْ تَقْدِیْمِهَا قَبْلَ الصَّلٰوۃِ باب صدقۂ فطر نماز عید سے قبل دینے کی بیان میں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْمُرُ بِاِخْرَاجِ الزَّکٰوۃِ قَبْلَ الْغُدُوِّ لِلصَّلٰوۃِ یَوْمَ الْفِطْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حکم کرتے تھے صدقۂ فطر دینے کا نماز کو چلنے سے پہلے عید فطر کے دن **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علما نے کہ دیوے صدقۂ فطر نماز کو جانے سے پیشتر

باب مَا جَاءَ فِیْ تَعْجِیْلِ الزَّکٰوۃِ باب قبل وقت کے زکوۃ ادا کرنے کے بیان میں

عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ الْعَبَّاسَ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ تَعْجِیْلِ صَدَقَتِهٖ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ فَرَخَّصَ لَهٗ فِیْ ذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہ پوچھا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زکوۃ دینے کو قبل وقت انکی اس اجازت دی حضرت نے اسبات کی **عَنْ** عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ اِنَّا قَدْ اَخَذْنَا زَکٰوۃَ الْعَبَّاسِ عَامَ الْاَوَّلِ لِلْعَامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر سے کہ ہم لے چکے ہیں زکوۃ عباس کی اس سال کی سال گذشتہ میں **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے نہیں پہچانتے ہم حدیث تعجیل زکوۃ کی روایت سے اسرائیل کے کہ مروی ہو حجاج سے مگر اسی سند سے اور حدیث اسمعیل بن زکریا کی حجاج سے میرے نزدیک صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے حجاج بن دینار سے اور مروی ہے یہ حدیث حکم بن عتیبہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور اختلاف ہے علما کا زکوۃ پیشگی دینے میں قبل وقت کے سو ایک گروہ نے علما کی کہا ہے کہ پیشگی نہ دے یہی کہتے ہیں سفیان ثوری کہا انہوں نے میں دوست رکھتا ہوں کہ پیشگی نہ دے اور کہا اکثر علما نے اگر پیشگی دے قبل وقت کے تو جائز ہے یہی کہا شافعی و احمد و اسحاق نے

باب مَا جَاءَ فِی النَّهْیِ عَنِ الْمَسْاَلَۃِ باب اس بیان میں کہ سوال منع ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاَنْ یَّغْدُوَ اَحَدُکُمْ فَیَحْتَطِبَ عَلٰی ظَهْرِهٖ فَیَتَصَدَّقَ مِنْهُ وَیَسْتَغْنِیَ بِهٖ عَنِ النَّاسِ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ یَّسْاَلَ رَجُلًا اَعْطَاهُ اَوْ مَنَعَهٗ ذٰلِکَ فَاِنَّ الْیَدَ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی وَابْدَاْ بِمَنْ تَعُوْلُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے اگر سویرے جاوے کوئی اور لکڑیوں کا گٹھا لاوے اپنی پیٹھ پر یعنی جنگل سے اور صدقہ دیوے اسکی قیمت سے اور بے پروا ہو لوگوں سے یعنی اسی میں کھاوے پیوے کسی سے سوال نہ کرے تو بہتر ہے اسکو کہ سوال کرے کسی سے اور وہ شخص دے یا نہ دے اسلئے کہ اونچا ہاتھ یعنی دینے والے کا بہتر ہے نیچے ہاتھ سے یعنی مانگنے والے کی اور پہلے خرچ کر انپر جنکو تو روٹی کپڑا دیتا ہے **ف** اس باب میں حکیم بن حزام اور ابی سعید خدری اور زبیر ابن عوام اور عطیہ سعدی اور عبداللہ بن مسعود اور مسعود بن عمرو اور ابن عباس اور ثوبان اور زیاد ابن حارث صدائی اور انس اور حبشی بن جنادہ اور قبیصہ بن مخارق اور سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن صحیح ہے غریب ہے غریب کہے جاتی ہے روایت بیان کے وہ بیان کرتی ہیں قیس سے **عَنْ** سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَسْاَلَۃَ کَدٌّ یَّکُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ اِلَّا اَنْ یَّسْاَلَ الرَّجُلُ سُلْطَانًا اَوْ فِیْ اَمْرٍ لَّا بُدَّ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ سوال کرنا ایک خراش ہے کہ خراب کرتا ہے آدمی اس سے اپنی آبرو کو یا ایک زخم ہے کہ زخمی کرتا ہے اس سے آدمی اپنے منہ کو مگر سوال کرے آدمی کسی حاکم سے یا کسی امر ضروری میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

اَبْوَابُ الصَّوْمِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب میں بیان میں روزوں کی جو ثابت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ فِیْ فَضْلِ شَهْرِ رَمَضَانَ باب رمضان کی فضیلت کے بیان میں بسم اللہ الرحمن الرحیم

شروع کرتا ہوں میں نام سے اللہ تعالیٰ کے جو بہت مہربان ہے نہایت رحم والا عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان اول ليلة من شهر رمضان صفدت الشياطين ومردة الجن وغلقت ابواب النيران فلم يفتح منها باب وفتحت ابواب الجنة فلم يغلق منها باب وينادي مناد يا باغي الخير اقبل ويا باغي الشر اقصر ولله عتقاء من النار وذلك كل ليلة ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کے مہینے کی جکڑے جاتے ہیں شیاطین اور سرکش جن یعنی زنجیروں میں اور بند کئے جاتے ہیں دروازے دوزخ کے سو کھلا نہیں رہتا ان میں سے کوئی دروازہ اور کھولے جاتے ہیں دروازے جنت کے سو بند نہیں رہتا کوئی دروازہ اور پکارتا ہے پکارنے والا اے خیر کے طالب آگے بڑھ اور اے شر کے طالب ٹھہر جا اور اللہ کے آزاد کئے ہوئے بندے ہیں یعنی جو آزاد ہوتے ہیں آگ سے اور یہ معاملہ ہر رات میں ہے ف اس باب میں عبد الرحمن بن عوف اور ابن مسعود اور سلمان سے بھی روایت ہے عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صام رمضان وقامه ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ومن قام ليلة القدر ايمانا واحتسابا غفر له ما تقدم من ذنبه ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے روزے رکھے رمضان کے اور راتوں کو نماز پڑھی ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لئے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ اور جس نے نماز پڑھی شب قدر میں ایمان کے ساتھ اور ثواب کے لئے بخشے جائیں گے اس کے اگلے گناہ ف یہ حدیث صحیح ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی جو روایت کی ابو بکر ابن عیاش نے وہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم روایت سے ابی بکر ابن عیاش کے کہ وہ روایت کرتے ہیں اعمش سے وہ ابی صالح سے وہ ابی ہریرہ سے مگر اسناد سے ابی بکر کی اور پوچھا میں نے محمد ابن اسمعیل سے اس حدیث کو سو فرمایا خبر دی ہم کو حسن بن ربیع نے انکو ابو الاحوص نے انہوں نے روایت کی اعمش سے انہوں نے مجاہد سے قول اپنی مجاہد کا کہا مجاہد نے جب ہوتی ہے پہلی رات رمضان کے پھر ذکر کی ساری حدیث کہا محمد نے یہ زیادہ صحیح ہے میرے نزدیک ابی بکر ابن عیاش کی روایت سے باب ما جاء لا تقدموا الشهر بصوم باب اس بیان میں کہ رمضان کی استقبال کی نیت سے روزے نہ رکھے عن ابي هريرة قال قال النبي صلى الله عليه وسلم لا تقدموا الشهر بيوم ولا بيومين الا ان يوافق ذلك صوما كان يصومه احدكم صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان غم عليكم فعدوا ثلثين ثم افطروا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ رکھو روزہ ایک یا دو دن پیشتر رمضان سے بہ نیت استقبال مگر یہ کہ موافق ہو جاویں وہ دن یعنی آخر شعبان کے کسی روزے کے کہ ہمیشہ رکھتا تھا وہ یعنی مثلاً پنجشنبہ و جمعہ کو روزہ رکھتا تھا اور آخر شعبان میں وہی دن واقع ہو تو کچھ مضائقہ نہیں اور روزہ رکھو چاند رمضان کا دیکھ کر اور افطار کرو شوال کا چاند دیکھ کر سو اگر بدلی ہو جاوے تو پوری تیس گن لو پھر روزہ موقوف کرو ف اس باب میں بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی روایت ہے خبر دی ہم کو منصور بن معتمر نے انکو ربعی بن حراش نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے انہوں نے آنحضرت سے مثل حدیث مذکور کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر ہے عمل اہل علم کا مکروہ کہتے ہیں ایک دو دن پہلے رکھنے رمضان کے تعظیم اور استقبال کی نیت سے روزہ رکھنے کو اور اگر کوئی وہی دن ایسا آجاوے کہ اسمیں ہمیشہ روزہ رکھتا ہو تو مضائقہ نہیں انکے نزدیک عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تقدموا شهر رمضان بصيام قبله بيوم او يومين الا ان يكون رجل كان يصوم صوما فليصمه ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ استقبال کرو رمضان کا ایک یا دو دن پہلے روزہ رکھ کر مگر یہ کہ ہووے کوئی شخص کہ روزہ رکھتا ہے ایک دن مقرر میں اور وہ دن ہو آخر شعبان میں تو روزہ رکھ لے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب ما جاء في كراهية صوم يوم الشك باب اس بیان میں کہ شک کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے عن صلة بن زفر قال كنا عند عمار بن ياسر فاتي بشاة مصلية فقال كلوا فتنحى بعض القوم فقال اني صائم فقال عمار من صام اليوم الذي شك فيه فقد عصى ابا القاسم ترجمہ روایت ہے صلہ بن زفر سے کہا ہم تھے عمار بن یاسر کے پاس تو لائی ایک بکری بھنی ہوئی سو کہا عمار نے کھاؤ سو کنارے ہو گئے بعضے لوگ اور کہا کہ ہم روزہ دار ہیں تو کہا عمار نے جس نے روزہ رکھا شک کے دن یعنی انتیسویں تاریخ شعبان کی اگر چاند بسبب بدلی کے نہ دکھائی دیا تو بعد اسکی یوم الشک ہے تو جس نے روزہ رکھا اس دن بیشک نافرمانی کی اس نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ابو القاسم آنحضرت کی کنیت ہے ف اس باب میں ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عمار کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ میں اور جو انکے بعد تابعین تھے اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبد اللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ مکروہ ہے روزہ رکھنا شک کے دن میں اور بعضوں نے کہا اگر رکھا ہی کسی نے اور پھر معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا تھا تو پھر قضا کرے اور وہ روزہ کفایت نہیں کرتا باب ما جاء في احصاء هلال شعبان لرمضان باب اس بیان میں کہ رمضان کے لئے ہلال شعبان کا خیال رکھنا چاہئے عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم احصوا هلال شعبان لرمضان ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خیال رکھو اور گنتی رکھو تم شعبان کو رمضان کے واسطے کہا ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث کو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے ابو معاویہ کی اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے محمد بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آگے رمضان کے ایک یا دو دن روزے

نہ رکھو اور الیاس سے مروی ہے یحیی ابن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے محمد بن عمرو لیثی کی حدیث کے مانند

باب ما جاء ان الصوم لرؤية الهلال والافطار له باب اس بیان میں کہ روزہ رکھو بھی چاند دیکھ کر اور موقوف بھی کرو چاند دیکھ کر **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تصوموا قبل رمضان صوموا لرؤيته وافطروا لرؤيته فان حالت دونه غيابة فاكملوا ثلثين يوما **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہ رکھو رمضان کے پہلے بلکہ روزہ رکھو چاند دیکھ کر اور موقوف کرو چاند دیکھ کر پھر اگر حائل ہو جائے چاند پر بدلی تو پوری کرو تیس دن یعنی شعبان کے یا رمضان کے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انہی سے کئی سندوں سے

باب ما جاء ان الشهر يكون تسعا وعشرين باب اس بیان میں کہ مہینا کبھی انتیس ۲۹ کا بھی ہوتا ہے **عن** ابن مسعود قال ما صمت مع النبي صلى الله عليه وسلم تسعا وعشرين اكثر مما صمنا ثلثين **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے نہیں روزے رکھے میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انتیس ۲۹ اکثر تیس سے یعنی انتیس کا اتفاق کم ہوا **ف** اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور سعد بن ابی وقاص اور ابن عباس اور ابن عمر اور انس اور جابر اور ام سلمہ اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مہینا کبھی انتیس کا بھی ہوتا ہے **عن** انس انه قال آلى رسول الله صلى الله عليه وسلم من نسائه شهرا فاقام في مشربة تسعا وعشرين يوما قالوا يا رسول الله انك آليت شهرا فقال الشهر تسع وعشرون **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم کھائی اپنی بیبیوں سے نہ ملنے کی ایک مہینے تک سو بیٹھے رہے ایک جھروکے میں انتیس ۲۹ دن تک اور بعد انتیس دن کے نکلے تو عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے تو قسم کھائی ہے ایک مہینے کی تو فرمایا آپ نے مہینا انتیس کا بھی ہوتا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء في الصوم بالشهادة باب چاند کی گواہی پر روزہ رکھنے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال جاء اعرابي الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال اني رأيت الهلال فقال اتشهد ان لا اله الا الله اتشهد ان محمدا رسول الله قال نعم قال يا بلال اذن في الناس ان يصوموا غدا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا آیا ایک اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کہ میں نے چاند دیکھا سو فرمایا آپ نے کیا تو گواہی دیتا ہے اس کی کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور کیا گواہی دیتا ہے کہ محمد پیغام لانے والے ہیں اللہ کے کہا اس اعرابی نے ہاں فرمایا آپ نے اے بلال پکار دو آدمیوں میں کہ کل روزہ رکھیں **روایت** کی ہم سے ابو کریب نے انہوں نے حسین جعفی سے وہ روایت کرتے ہیں زائدہ سے وہ سماک بن حرب سے مثل حدیث مذکور کی **کہا** ابو عیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ نے ابن عباس کی حدیث میں اختلاف ہے روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے سماک بن حرب سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی اکثر اصحاب سماک نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کافی اور قبول ہے گواہی ایک مرد کی روزے کے واسطے اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق نے کہا روزہ رکھنا چاہئے مگر دو شخصوں کی گواہی سے اور اختلاف علما کا اس میں نہیں ہے کہ قبول ہے واسطے عید میں مگر گواہی دو مردوں کی

باب ما جاء شهرا عيد لا ينقصان باب اس بیان میں کہ دونوں مہینے عید کے گھٹتے نہیں **عن** عبد الرحمن بن ابي بكرة عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم شهرا عيد لا ينقصان رمضان وذو الحجة **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونوں مہینے عید کے کبھی نہیں گھٹتے رمضان اور ذوالحجہ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی بکرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا احمد نے مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ دونوں مہینے عید کے نہیں گھٹتے یعنی ایک سال میں رمضان اور ذوالحجہ دونوں انتیس ۲۹ انتیس ۲۹ کے نہیں ہوتے بلکہ اگر ایک انتیس کا ہوتا ہے تو دوسرا تیس ۳۰ کا اور اسحق نے کہا کہ دونوں مہینے نہیں گھٹتے یعنی اگر انتیس ۲۹ کے بھی ہوں تو بھی پورے ہیں بغیر نقصان کے یعنی ثواب میں کچھ کم نہیں اور اس قول کی رو سے ہو سکتا ہے کہ دونوں مہینے ایک سال میں انتیس کے ہوں

باب ما جاء لكل اهل بلد رؤيتهم باب اس بیان میں کہ ہر شہر والوں کے لئے انہی کے چاند دیکھنے کا اعتبار ہے **حدثنا** علي بن حجر نا اسمعيل بن جعفر نا محمد بن ابي حرملة اخبرني كريب ان ام الفضل بنت الحارث بعثته الى معاوية بالشام قال فقدمت الشام فقضيت حاجتها واستهل علي هلال رمضان وانا بالشام فرأينا الهلال ليلة الجمعة ثم قدمت المدينة في اخر الشهر فسألني ابن عباس ثم ذكر الهلال فقال متى رأيتم الهلال فقلت رأيناه ليلة الجمعة فقال انت رأيته ليلة الجمعة فقلت رآه الناس وصاموا وصام معاوية فقال لكن رأيناه ليلة السبت فلا نزال نصوم حتى نكمل ثلثين يوما او نراه فقلت الا تكتفي برؤية معاوية وصيامه قال لا هكذا امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم **ترجمہ** روایت کی ہم سے علی ابن حجر نے انہوں نے اسمعیل ابن جعفر سے انہوں نے محمد بن ابی حرملہ سے کہا محمد نے کہا خبر دی ہم کو کریب نے کہ ام فضل نے جو بیٹی ہیں حارث کی انہوں نے بھیجا کریب کو معاویہ کی طرف شام میں کہا کریب نے پھر پہنچا میں شام کو اور پورا کر دیا میں نے ان کا کام یعنی جس کے لئے بھیجا تھا اور آگیا میرے اوپر چاند رمضان کا اور میں شام میں تھا سو دیکھا ہم نے چاند جمعہ کی شب کو پھر آیا میں مدینے

مین آخر رمضان مین اور پوچہا مجہسے ابن عباس نے حال ہانکا پہر ذکر کیا چاند کا اور کہا کب دیکہا تمنی چاند کو تو کہا مینے دیکہا جمعے کی شب کو تو فرمایا ابن عباس نے کیا تمہی نے دیکہا تہا جمعے کی شب
کو تو مینے کہا سب لوگوں نے دیکہا اور روزے رکہی اور معاویہ رضی اللہ عنہ نے بہی روزہ رکہا تو کہا ابن عباس نے ہمنے تو چاند دیکہا ہفتے کی شب کو پہر ہم روزہ رکہی جاوینگے جبتک پورے ہوں
تیس روزے یا چاند دکہائی دیوے سو کہا مینے کیا تم کفایت نہین کرتی معاویہ رضی اللہ عنہ کے دیکہنے کا اور انکے روزہ رکہنی کو کہا ابن عباس نے نہین ایسا ہی حکم کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے یعنی انکا دیکہنا ہمکو کفایت نہین کرتا کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ ہر شہر والونکا چاند دیکہنا انہی کے حق مین معتبر ہے **باب**
مَا جَاءَ مَا يُسْتَحَبُّ عَلَيْهِ الْإِفْطَارُ باب اس بیان مین کہ کس چیز سے روزہ کہولنا مستحب ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدَ
تَمْرًا فَلْيُفْطِرْ عَلَيْهِ وَمَنْ لَا فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّ الْمَاءَ طَهُورٌ **ترجمہ** روایت ہے انس ابن مالک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پاوے کہجور تو اسی سے روزہ کہولے اور نہین
تو پانی سے کہ پانی پاک کرنیوالا ہے **ف** اس باب مین سلمان بن عامر سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے انس کی حدیث کو ہم نہین جانتے کہ کسی نے روایت کیا ہو شعبہ سے اس طرح سوا سعید بن
عامر کے اور یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور نہین جانتے ہم اسکو ہرگز عبدالعزیز بن صہیب کے روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہین انس سے اور روایت کی یہ حدیث اصحاب شعبہ نے شعبہ سے انہوں نے عاصم
احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت زیادہ صحیح ہے سعید بن عامر کی روایت سے اور ایسا ہی روایت
کیا شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور نہین ذکر کیا اسمین شعبہ نے رباب کا اور صحیح وہی ہے جو روایت کی سفیان ثوری اور ابن عیینہ اور
کئی لوگوں نے عاصم احول سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے رباب سے انہوں نے سلمان بن عامر سے اور ابن عون کہتے ہین روایت ہے ام رائح بنت صلیع کی سلمان بن عامر سے اور رباب
ام رائح کا نام ہے **عَنْ** سَلْمَانَ بْنِ عَامِرٍ الضَّبِّيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَفْطَرَ أَحَدُكُمْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى تَمْرٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُفْطِرْ عَلَى مَاءٍ فَإِنَّهُ
طَهُورٌ **ترجمہ** روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب روزہ کہولے کوئی تو کہولے کہجور سے اگر نپاوے تو پانی سے کہ وہ بہی پاک کرنیوالا ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُفْطِرُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَى رُطَبَاتٍ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ فَإِنْ
لَمْ تَكُنْ تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوَاتٍ مِنْ مَاءٍ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کرتے تہے نماز کی پہلے کئی تر کہجوروں پر پہر اگر نہوتے تر کہجورین تو
خشک کہجورین پر اگر نہوتی وہ بہی تو پیتے کئی چلو پانی کے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ الْفِطْرَ يَوْمَ تُفْطِرُونَ وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ باب اس
بیان مین کہ عید فطر اور اضحی جب ہی ہے کہ سب ملکر عید کرین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّوْمُ يَوْمَ تَصُومُونَ وَالْفِطْرُ يَوْمَ تُفْطِرُونَ
وَالْأَضْحَى يَوْمَ تُضَحُّونَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رمضان اسی دن ہے کہ جسدن تم سب روزہ رکہو اور عید فطر اسی دن ہے کہ جسدن تم سب عید کرو اور
عید اضحی اسی دن ہے کہ جسدن تم سب عید اضحی کرو **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور تفسیر اسکی بعض علما کی نزدیک یون ہے کہ روزہ اور عید مین جماعت شرط ہے اور سب لوگوں کا اہتمام اسمین ضرور ہے **باب**
مَا جَاءَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ باب اس بیان مین کہ جب رات سامنے آوے اور دن گزرے تو افطار کرنا چاہیے یعنی تاخیر درست نہین **عَنْ** عُمَرَ
بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ وَأَدْبَرَ النَّهَارُ وَغَابَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرْتَ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب سامنے آوے یعنی رات کی مشرق سے اور پیٹہہ موڑے دن اور غروب ہو جاوے آفتاب تو تجہکو روزہ کہولنا چاہیے **ف** اس باب مین ابن ابی اوفی اور ابی سعید
سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي تَعْجِيلِ الْإِفْطَارِ باب جلد روزہ کہولنے کے بیان مین **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ
اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ **ترجمہ** روایت ہے سہل ابن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لوگ خیر سے رہینگے جبتک جلد روزہ
کہولا کرینگے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور عائشہ اور انس بن مالک سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے سہل ابن سعد کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسیکو اختیار کیا ہے علمانے اصحاب
وغیرہم نے کہ مستحب کہتے ہین جلد روزہ کہولنے کو اور یہی کہتے ہین شافعی اور احمد اور اسحق **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ أَحَبُّ
عِبَادِي إِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ارشاد فرمایا اللہ عزوجل نے میرے سب بندوں مین پیارا میرا وہی بندہ ہے جو بہت جلد
روزہ کہولتا ہو **روایت** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے انہون نے ابو عاصم اور ابو المغیرہ سے انہون نے اوزاعی سے مانند حدیث مذکور کے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
عَنْ أَبِي عَطِيَّةَ قَالَ دَخَلْتُ أَنَا وَمَسْرُوقٌ عَلَى عَائِشَةَ فَقُلْنَا يَا أُمَّ الْمُؤْمِنِينَ رَجُلَانِ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدُهُمَا يُعَجِّلُ الْفِطْرَ وَ

وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ وَالْاٰخَرُ يُؤَخِّرُ الْاِفْطَارَ وَيُؤَخِّرُ الصَّلٰوةَ قَالَتْ اَيُّهُمَا يُعَجِّلُ الْاِفْطَارَ وَيُعَجِّلُ الصَّلٰوةَ قُلْنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ قَالَتْ هٰكَذَا صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْاٰخَرُ اَبُوْ مُوْسٰى **ترجمہ** روایت ہے ابی عطیہ سی کہا آئی ہم اور مسروق حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی پاس سو کہا ہمنے اے ام المومنین دو مرد ہین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی یارون سے ایک تو جلدی روزہ کہولتا ہی اور نماز بہی اول وقت پڑہتا ہی اور دوسرا تاخیر کرتا ہی افطار اور نماز مین پوچہا حضرت عائشہ نے کون روزہ جلدی کہولتا ہی اور اول وقت نماز پڑہتا ہی کہا ہمنے عبد اللہ بن مسعود فرمایا حضرت عائشہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بہی ایسا ہی کرتی تہی اور دوسرے جو تاخیر کرتی ہین وہ ابو موسی ہین **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو عطیہ کا نام مالک ابن ابی السماح ہمدانی ہی اور مالک بن عامر ہمدانی بہی کہتے ہین اور صحیح یہی ہی **باب** مَا جَاءَ فِيْ تَاْخِيْرِ السُّحُوْرِ باب اس بیان مین کہ سحری آخر وقت کہانا مستحب ہے **عن** زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قُمْنَا اِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ قُلْتُ كَمْ كَانَ قَدْرُ ذٰلِكَ قَالَ قَدْرُ خَمْسِيْنَ اٰيَةً **ترجمہ** روایت ہے زید ابن ثابت سی کہا سحری کہائی ہمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ پہر کہڑی ہوگئی صبح کی نماز پر پوچہا راوی نے کہ کتنی دیر گزری کہانی اور نماز کے بیچ مین کہا پچاس آیتون کے برابر **روایت** کی ہمسے ہناد نی اُنسے وکیع نی اُنہون نے ہشام سی مانند حدیث مذکور کی مگر اسمین کہا راوی نے قَدْرَ قِرَاءَةِ خَمْسِيْنَ اٰيَةً یعنے قرأت کا لفظ زیادہ ہی اور مطلب وہی ہے اس باب مین حذیفہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث زید ابن ثابت کی حسن ہے صحیح ہی اور شافعی اور احمد اور اسحق بہی یہی کہتی ہین کہ تاخیر کرنا سحری مین مستحب ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ بَيَانِ الْفَجْرِ باب صبح صادق کی تحقیق کے بیان مین **عن** قَيْسِ بْنِ طَلْقِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبِيْ طَلْقُ بْنُ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا يَهِيْدَنَّكُمُ السَّاطِعُ الْمُصْعِدُ وَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يَعْتَرِضَ لَكُمُ الْاَحْمَرُ **ترجمہ** روایت ہے قیس ابن طلق بن علی سی کہا اُنہون نے روایت کی مجہسے میری باپ نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہاتی پیتے رہو یعنی شب رمضان مین اور نہ ٹہاوی تمکو کہانی پینے سے چمکتی اوپر چڑہتی ہوئی صبح یعنی جو شل نیزی کی سیدہی سفیدی زمین مشرق سی اوپر چڑہتی ہی وہ صبح کاذب ہے اسکو دیکہکر کہانا نچہوڑو اور کہاتی پیتے رہو یہانتک کہ سامنی آوی تمہاری چوڑی روشنی صبح کی کہ جسمین سُرخی ہوتی ہے **ف** اس باب مین عدی ابن حاتم اور ابی ذر اور سمرہ سی بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے طلق ابن علی کی حدیث اس سند سے غریب ہے اور حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام نہین روزہ دار پر کہانا پینا جبتک ظاہر نہو چوڑی روشنی صبح کی یعنے جو کنارہ زمین مشرق کے پہیلتی ہوئی ہے اور سرخی مائل اور یہی کہتی ہین تمامی علما **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَمْنَعَنَّكُمْ مِنْ سُحُوْرِكُمْ اَذَانُ بِلَالٍ وَلَا الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْلُ وَلٰكِنِ الْفَجْرُ الْمُسْتَطِيْرُ فِي الْاُفُقِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سحر کہانی سی نہ روکی تمکو بلال کی اذان اور نہ لنبی فجر یعنے صبح کاذب ولیکن باز رکہے تمکو کہانی سے کنارہ زمین پہیلتی ہوئی فجر **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ فِي الْغِيْبَةِ لِلصَّائِمِ باب جو روزہ دار غیبت کری اُسکی برائی کے بیان مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ بِاَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزی مین بہتان کرنا اور جہوٹی واہی تباہی باتین اور بُرے عمل نچہوڑے تو اللہ کو کچہہ پروا نہین اُسکے کہانا پینا چہوڑنی کی **ف** اس باب مین انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ السُّحُوْرِ باب سحر کہانیکی فضیلت کے بیان مین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِي السُّحُوْرِ بَرَكَةً **ترجمہ** روایت ہے انس ابن مالک سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سحر کہاؤ اسلئے کہ سحر کہانی مین برکت ہے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن مسعود اور جابر بن عبد اللہ اور ابن عباس اور عمرو بن عاص اور عرباض ابن ساریہ اور عتبہ بن عبد اللہ اور ابی الدردا سی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے انس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ آپنے فرمایا ہمارے اور اہل کتاب کے روزون مین فقط سحر کہانی کا فرق ہے روایت کی ہمسی یہ حدیث قتیبہ نی اُنسے لیث نے اُنہون نے موسی بن علی سی اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے ابی قیس سے جو عمرو بن عاص کے مولی ہین اُنہون نے عمرو بن عاص سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مصر کی لوگ کہتی ہین کہ موسی بن علی باپ کا نام ہے اور عراق والی کہتے ہین موسی بن علی اور موسی بیٹی ہین علی بن رباح لخمی کے **باب** مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ باب اس بیان مین کہ سفر مین روزہ رکہنا خوب نہین **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ اِلٰى مَكَّةَ عَامَ الْفَتْحِ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ كُرَاعَ الْغَمِيْمِ وَصَامَ النَّاسُ مَعَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ اِنَّ النَّاسَ قَدْ شَقَّ عَلَيْهِمُ الصِّيَامُ وَاِنَّ النَّاسَ يَنْظُرُوْنَ فِيْمَا فَعَلْتَ فَدَعَا بِقَدَحٍ مِّنْ مَّاءٍ بَعْدَ الْعَصْرِ فَشَرِبَ وَالنَّاسُ يَنْظُرُوْنَ اِلَيْهِ فَاَفْطَرَ بَعْضُهُمْ وَصَامَ بَعْضُهُمْ فَبَلَغَهٗ اَنَّ نَاسًا صَامُوْا فَقَالَ اُولٰٓئِكَ الْعُصَاةُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چلے مکہ کو جس سال مکہ فتح ہوا پہر آپنے روزہ رکہا یہانتک کہ پہونچے کراع غمیم مین کہ ایک مقام ہے مکے اور مدینے کی بیچ مین اور روزہ رکہا لوگون نے بہی آپکے ساتھ سو

سو منع کیا حضرت نے روزہ گراں ہے لوگوں پر اور سب دیکھتے ہیں آپکے کام کو یعنی آپ اگر افطار کریں تو اور لوگ بھی افطار کریں سو آپ نے منگا یا ایک پیالہ پانی کا عصر کی بعد اور پی لیا اور لوگ
دیکھتے تھے آپکی طرف سو بعضوں نے روزہ کھول ڈالا اور بعضوں نے رکھا اور خبر پہنچی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بعضے لوگ روزے سے ہیں تو فرمایا آپنے وہ نافرمان ہیں **ف**
اس باب میں کعب بن عاصم اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ
الصِّيَامُ فِي السَّفَرِ یعنے روزہ رکھنا سفر میں کچھہ خوب نہیں اور اختلاف ہے علما کا سفر میں روزہ رکھنے میں سو بعض صحابہ وغیرہم نے کہا سفر میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے یہانتک کہ
بعضوں نے کہا کہ اگر رکھی تو پھر دوبارہ رکھنا چاہیئے اور احمد اور اسحٰق نے اختیار کیا روزہ نہ رکھنا سفر میں اور بعض علمائی صحابہ وغیرہم نے کہا اگر قوت ہو تو روزہ رکھی اور یہہ
بہت خوب اور افضل ہے اور اگر افطار کری تو بھی خوب ہے اور سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور عبداللہ بن مبارک کا بھی یہی قول ہے اور شافعی نے کہا یہہ جو فرمایا حضرت
نے کہ روزہ رکھنا سفر میں خوب نہیں یا جب خبر پہنچی آپکو سفر میں لوگوں کے روزہ رکھنے کی تو آپنے فرمایا کہ وہ لوگ نافرمان ہیں جبیا اوپر مذکور ہوا تو یہہ بُرائی اُسکے حق میں ہے جسکا
دل اللہ کی رخصت اور اجازت کو قبول نکری اور وہ شخص کہ جو روزہ رکھنے کو بھی مباح سمجھے اور قوت رکھتا ہو روزی کی تو روزہ رکھنا اسکا مجھے بہت پسند ہے **بَاب** مَا جَاءَ
فِي الرُّخْصَةِ فِي الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ باب اس بیان میں کہ سفر میں روزہ رکھنا بھی جایز ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الْاَسْلَمِيَّ سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَكَانَ يَسْرُدُ الصَّوْمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَاِنْ شِئْتَ فَاَفْطِرْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزہ رکھنے کو سفر میں اور حمزہ پے در پے روزی رکھا کرتے تھے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے چاہو تم روزہ رکھو اور چاہو افطار کرو **ف** اس باب میں انس بن مالک اور ابی سعید اور عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمرو اور ابی الدردا اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بھی روایت
ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حضرت عائشہ کی حدیث کہ حمزہ بن عمرو اسلمی نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِي سَعِيْدٍ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي شَهْرِ رَمَضَانَ فَمَا يُعَابُ عَلَى الصَّائِمِ صَوْمُهُ وَلَا عَلَى الْمُفْطِرِ فِطْرُهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ سفر کرتے تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کی ساتھ رمضان کے مہینے میں سو بُرا نکہتا تھا کوئی روزہ رکھنے والی روزی کو اور نہ افطار کرنیوالے کے افطار کو **عَنْ** اَبِي سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمِنَّا الصَّائِمُ وَمِنَّا الْمُفْطِرُ فَلَا يَجِدُ الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ وَلَا الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ كَانُوْا يَرَوْنَ اَنَّهُ مَنْ وَجَدَ قُوَّةً فَصَامَ فَحَسَنٌ وَمَنْ وَجَدَ ضَعْفًا
فَاَفْطَرَ فَحَسَنٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ہم سفر کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو ہم میں روزہ دار بھی تھے اور بے روزہ بھی سو غصہ نہو تا بے روزہ روزہ دار پر
اور نہ روزہ دار بے روزہ پر اور سب جانتے تھے کہ جسکو طاقت ہو اور روزہ رکھی تو خوب ہے اور جسکو ضعف ہو اور روزہ نہ رکھی وہ بھی خوب ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَاب**
مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ لِلْمُحَارِبِ فِي الْاِفْطَارِ باب اس بیان میں کہ لڑنیوالے کو بھی روزہ نہ رکھنا جایز ہے **عَنْ** مَعْمَرِ بْنِ اَبِي حُيَيَّةَ عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّهُ سَأَلَهُ عَنِ الصَّوْمِ
فِي السَّفَرِ فَحَدَّثَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي رَمَضَانَ غَزْوَتَيْنِ يَوْمَ بَدْرٍ وَالْفَتْحِ فَاَفْطَرْنَا فِيْهِمَا **ترجمہ** روایت ہے
معمر بن ابی حُیَیّہ سے کہ اُنہوں نے پوچھا ابن مسیب سے روزہ رکھنے کو سفر میں سو بیان کیا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ جہاد کیا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رمضان میں دو بار ایک جنگ
بدر میں دوسرے فتح مکہ میں پھر روزہ نہیں رکھا ہمنے ان دونوں لڑائیوں میں **ف** اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ رحمۃ اللہ علیہ نے عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ہم
نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے ابی سعید خدری سے کہ حکم دیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے افطار کا ایک لڑائی میں کہ لڑے تھے اور مروی ہے حضرت عمر خطاب سے بھی کہ اُنہوں نے بھی
رخصت دی افطار کی دشمن کے مقابلے کے وقت اور بعض علما بھی یہی کہتے ہیں **بَاب** مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي الْاِفْطَارِ لِلْحُبْلٰى وَالْمُرْضِعِ باب اس بیان میں کہ حاملہ اور دودھ
پلانیوالی کو افطار جایز ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَجُلٍ مِنْ بَنِي عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ كَعْبٍ قَالَ اَغَارَتْ عَلَيْنَا خَيْلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَوَجَدْتُهُ يَتَغَدّٰى فَقَالَ ادْنُ فَكُلْ فَقُلْتُ اِنِّي صَائِمٌ فَقَالَ ادْنُ اُحَدِّثْكَ عَنِ الصَّوْمِ اَوِ الصِّيَامِ اِنَّ اللّٰهَ
وَضَعَ عَنِ الْمُسَافِرِ شَطْرَ الصَّلٰوةِ وَعَنِ الْحَامِلِ وَالْمُرْضِعِ الصَّوْمَ اَوِ الصِّيَامَ وَاللّٰهِ لَقَدْ قَالَهُمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كِلَيْهِمَا اَوْ اَحَدَهُمَا
فَيَا لَهْفَ نَفْسِي اَنْ لَا اَكُوْنَ طَعِمْتُ مِنْ طَعَامِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے جو ایک مرد صحابی ہیں بنی عبداللہ بن کعب کی
قبیلے سے اور یہ وہ انس نہیں ہیں جو خادم ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور معروف و مشہور ہیں کہا اُنہوں نے ہماری قوم کو لوٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سواروں نے

پہر حاضر ہوا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین سو پایا مینے اُنکو صبح کا کہانا کہاتے ہوئے سو فرمایا آپنے نزدیک آؤ اور کہاؤ سو عرض کیا مینے مین روزے سے ہون فرمایا آپنے قریب آؤ
مین روزیکا حال بیان کرون راوی کو شبہ ہے کہ حضرت نے صوم فرمایا یا صیام معنی دونون کے ایک ہین فرمایا کہ اللہ تعالی نے معاف کر دیا ہے آدہی نماز کو مسافر سے اور حاملہ یا دودہ پلانیوالی عورت سے
روزیکو یہان بہی راوی کو شک ہے کہ صوم فرمایا یا صیام اور قسم ہے اللہ تعالی کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے دونونکا ذکر کیا یعنی حاملہ و مرضعہ کا یا ایک کا افسوس ہے میری جان پر مینے کیون نہ
کہایا کہانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا **ف** اسباب مین ابی اُمیہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث انس بن مالک کعبی کی حسن ہے اور نہین جانتے ہم کوئی روایت ان انس کعبی کے سوا اس
ایک حدیث کے اور اسپر عمل ہے بعض علما کا اور بعضون نے کہا حاملہ اور دودہ پلانیوالی افطار کرین اور پہر قضا کرین اور ہر ہر روز کے بدلے صدقہ فطر کی برابر کہانا ہی کسی فقیر کو کہلادین اور سفیان
ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد بہی یہی کہتی ہین اور بعضے کہتی ہین کہ افطار کرین اور کہانا کہلادین پہر قضا اُنپر واجب نہین اور اگر چاہین تو قضا کر لین پہر کہانا کہلانا ضرور نہین اور
اسحاق بہی یہی کہتی ہین **باب** مَا جَآءَ فِي الصَّوْمِ عَنِ الْمَيِّتِ باب مُردے کی طرف سے روزہ رکہنے کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَتِ امْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنَّ اُخْتِي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ اَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى اُخْتِكِ دَيْنٌ اَكُنْتِ تَقْضِينَهُ قَالَتْ نَعَمْ قَالَ فَحَقُّ
اللّٰهِ اَحَقُّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے ایک عورت حاضر ہوئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اور عرض کیا کہ میری بہن مر گئی ہے اور اُسپر دو مہینے کی پے در پے
روزے ہین یعنی کفارہ کی فرمایا آپنے بہلا دیکہو تو اگر تیری بہن پر قرض ہوتا تو تو ادا کرتی عرض کیا اُسنے ہان فرمایا آپنے تو اللہ تعالے کا حق پہلے ادا کرنا چاہئے **ف** اسباب مین بریدہ
اور ابن عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **روایت** کی ہے ابو کریب نے اُنسے ابو خالد احمر نے اُنہون نے روایت کی اعمش سے اسی اسناد
سے حدیث مذکور کی مانند اور کہا محمد نے اور لوگون نے بہی ابی اعمش سے مثل روایت ابو خالد کی روایت کی ہے **کہا** ابو عیسی نے اور روایت کی ابو معاویہ اور کئی لوگون نے یہ حدیث اعمش سے اُنہون نے
مسلم بطین سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین ذکر کیا اُسمین سلمہ بن کہیل اور نہ عطا اور نہ مجاہد روایت ہوئی کہ **باب**
مَا جَآءَ فِي الْكَفَّارَةِ باب کفارہ صوم کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامُ شَهْرٍ فَلْيُطْعِمْ عَنْهُ مَكَانَ كُلِّ
يَوْمٍ مِسْكِينًا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مر جاوے اور اُسپر روزے ہون رمضان کے مہینے کی تو کہلادے ہر روزے کے عوض مین ایک مسکین کو
یعنی اُسکا وارث کہلادے **کہا** ابو عیسی نے عبد اللہ بن عمر کی حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر اسی سند سے اور صحیح ابن عمر سے اسکا موقوف ہونا ہی یعنے اُنہین کا قول ہے نہ آنحضرت
کا اور اختلاف ہے علما کا اسمین تو بعضون نے کہا میت کیطرف سے روزہ رکہے اور احمد اور اسحاق بہی یہی کہتے ہین کہ اگر اُس میت پر نذر کی روزے ہین تو اُسکی طرف سے روزہ رکہین اور
اگر رمضان کے ہین تو کہانا کہلادین اور مالک اور شافعی اور سفیان نے کہا کوئی کسی کیطرف سے روزہ نہ رکہے اور اشعث سوار کے بیٹے ہین اور محمد بیٹے ہین عبد الرحمن بن ابی لیلی کے **باب**
مَا جَآءَ فِي الصَّآئِمِ يَذْرَعُهُ الْقَيْءُ باب اُس صائم کے بیان مین جسکو قے آجاوے **عَنْ** اَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثٌ
لَا يُفَطِّرْنَ الصَّآئِمَ الْحِجَامَةُ وَالْقَيْءُ وَالْاِحْتِلَامُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین چیزون سے روزہ نہین جاتا روزہ دار کا ایک حجامت
دوسرے قے تیسرے احتلام **کہا** ابو عیسی نے ابی سعید خدری کی حدیث غیر محفوظ ہے اور روایت کی ہے عبد اللہ بن زید بن اسلم اور عبد العزیز بن محمد اور کئی لوگون نے یہ حدیث زید بن اسلم سے مرسلاً اور
ذکر نکیا اُسمین ابی سعید کا اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہین حدیث مین سُنا مینے ابو داؤد سجزی سے کہتے تہے پوچہا مینے احمد بن حنبل سے عبد الرحمن بن اسلم کو تو کہا اُنہون نے انکی
بہائی عبد اللہ بن زید مین کچہہ مضائقہ نہین یعنی وہ لنے غنیمت ہین اور سُنا مینے محمد بخاری سے ذکر کرتے تہے علی بن عبد اللہ سے کہ کہا علی نے عبد اللہ بن زید بن اسلم ثقہ ہین اور عبد الرحمن
بن زید بن اسلم ضعیف ہین کہا محمد نے مین عبد الرحمن سے کچہہ روایت نہین کرتا **باب** مَا جَآءَ فِيمَنِ اسْتَقَآءَ عَمْدًا باب اُسکے بیان مین جو روزہ مین قصداً قے کرے **عَنْ**
اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ذَرَعَهُ الْقَيْءُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَضَآءٌ وَمَنِ اسْتَقَآءَ عَمْدًا فَلْيَقْضِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے جسکو خود بخود قے آجاوے روزے مین تو اُسکے اوپر قضا واجب نہین اور جسنے قصداً قے کی تو وہ روزے کی قضا کرے **ف** اسباب مین ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ بن عبید سے
روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو کہ مروی ہو ہشام سے اُنہون نے روایت کی ہو ابن سیرین سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مگر عیسی بن یونس کی روایت کرنے سے اور محمد نے کہا مین اِس روایت کو محفوظ نہین جانتا **کہا** ابو عیسی نے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہین
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اسناد اسکی صحیح نہین اور مروی ہے ابی الدرداء اور ثوبان اور فضالہ ابن عبید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قے کی اور روزہ کہول ڈالا اور معنا اسکے یہ ہین کہ رسول

صلے اللہ علیہ وسلم کو روزہ نفل تھا سو قے کے سبب سے ضعف لاحق ہوا اور افطار کیا نہ یہ کہ قے آئی سو ٹوٹ گیا ایسا ہی ہے بعضی روایتوں میں اسی تفسیر سے اور علما کی نزدیک ابی ہریرہ کی حدیث پر عمل ہے کہ روزہ دار کو جب خود بخود قے آجاوے تو اُسپر قضا نہیں اور جو قصداً کرے تو قضا ہے یہی کہتے ہیں شافعی اور سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق **باب ما جاء فی الصائم یأکل و یشرب ناسیا** باب اُس روزہ دار کے بیان میں جو بھولے سے کچھ کھا پی لے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اکل او شرب ناسیا فلا یفطر فانما ھو رزق رزقہ اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کھا لے یا پی لے بھولے سے روزے میں تو روزہ نہ توڑے کہ سوا اسکے کچھ نہیں کہ وہ رزق تھا اللہ کا دیا اور روایت کی ہے ابو سعید نے اُن سے ابو اسامہ نے انہوں نے عوف سے انہوں نے ابن سیرین اور خلاس سے ان دونوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کی یا مانند اُسکے اور اس باب میں ابی سعید اور ام اسحاق غنویہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور مالک بن انس نے کہا جب رمضان کے روزے میں کچھ بھولے سے کھا لیوے تو قضا کرے اور صحیح وہی ہے جو پہلے مذکور ہوا **باب ما جاء فی الافطار متعمدا** باب اسکے بیان میں جو رمضان کا روزہ قصداً توڑ ڈالے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من افطر یوما من رمضان من غیر رخصۃ ولا مرض لم یقض عنہ صوم الدھر کلہ وان صامہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزہ توڑ ڈالے ایک دن بھی رمضان کا بغیر عذر اور سوا بیماری کے تو اُسکے برابر کبھی ثواب نہ ہوگا اگرچہ ساری عمر روزہ رکھے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی اس حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابو المطوس کا نام یزید بن المطوس ہے اور اُنکی کوئی روایت ہم نہیں جانتے سوا اس حدیث کے **باب ما جاء فی کفارۃ الفطر فی رمضان** باب رمضان کا روزہ توڑنے کی کفارے میں

عن ابی ھریرۃ قال اتاہ رجل فقال یا رسول اللہ ھلکت قال وما اھلکک قال وقعت علی امرأتی فی رمضان قال ھل تستطیع ان تعتق رقبۃ قال لا قال فھل تستطیع ان تصوم شھرین متتابعین قال لا قال فھل تستطیع ان تطعم ستین مسکینا قال لا قال اجلس فجلس فاتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعرق فیہ تمر والعرق المکتل الضخم قال فتصدق بہ فقال ما بین لابتیھا احد افقر منا قال فضحک النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی بدت انیابہ قال خذہ فاطعمہ اھلک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آیا ایک مرد اور عرض کیا اُسنے یا رسول اللہ میں ہلاک ہوگیا آپنے فرمایا کسنے ہلاک کیا تجھکو عرض کیا اُسنے صحبت کر بیٹھا میں اپنی عورت سے رمضان میں آپنے فرمایا کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے اُسنے کہا نہیں فرمایا کیا دو مہینے روزے پے در پے رکھ سکتا ہے کہا نہیں فرمایا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے کہا نہیں آپنے فرمایا بیٹھ پھر بیٹھا وہ اور آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پاس ایک ٹوکرا کھجوروں کا اُسکو عرب میں عرق کہتے ہیں سو فرمایا آپنے صدقہ دے اسکو تو اُسنے عرض کیا کہ مدینے کے دونوں کالی پہاڑوں کے درمیان مجھ سے زیادہ کوئی فقیر نہیں کہا راوی نے پھر ہنس پڑے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایسا کہ کھل گئے کچلیاں مبارک آپکی اور فرمایا آپنے لیجا ان کھجوروں کو اور کھلا اپنے گھر والوں کو **ف** اس باب میں ابن عمر اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا اُس شخص کے حق میں جو روزہ توڑ ڈالے جماع سے اور جو روزہ توڑے کھانے اور پینے سے تو اُنمیں علما کا اختلاف ہے بعضوں نے کہا اُسپر قضا بھی ہے اور کفارہ بھی اور اُنکے نزدیک کھانا پینا اور جماع کا ایک ہی حکم ہے اور یہی قول ہے اسحاق اور سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا اُسپر قضا ہے کفارہ نہیں اسواسطے کہ کفارہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فقط جماع میں مروی ہے اور کھانے پینے میں کفارہ آنحضرت سے مروی نہیں اور کہتے ہیں کہ کھانا پینا اور جماع کو کچھ مشابہت نہیں اور ان دونوں کا ایک حکم نہیں ہو سکتا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا شافعی نے یہ جو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس مرد سے جسنے روزہ کھول ڈالا تھا کھجوروں کو لیجا اور کھلا اپنے گھر والوں کو سو اس میں کئی احتمال ہیں ایک یہ کہ کفارہ اسی پر واجب ہوتا ہے جو مقدرت رکھتا ہو اور وہ آدمی ایسا تھا کہ قدرت کفارہ کی نہ رکھتا تھا جب حضرت نے اُسکو دیا اور اُسنے عرض کیا کہ کوئی مجھ سے زیادہ محتاج نہیں تو حضرت نے یہی فرمایا کہ لیجا اور اپنے گھر والوں کو کھلا اسلئے کہ کفارہ جب ہی واجب ہوتا ہے کہ حاجت ضروری سے زیادہ مقدرت رکھتا ہو اور یہی مختار ہے شافعی کا کہ جو مفلس ہو کفارہ اُسپر بطور دین کے واجب ہے جب قدرت ہو ادا کرے **باب ما جاء فی السواک للصائم** باب روزے میں مسواک کرنے کے بیان میں

عن عبد اللہ بن عامر بن ربیعۃ عن ابیہ قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما لا احصی یتسوک وھو صائم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے بے گنت دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو روزے میں مسواک کرتے ہوئے **ف** اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے عامر بن ربیعہ کی حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مسواک کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں جب روزہ ہو لیکن بعضے علما نے روزہ دار کو مکروہ کہا ہے گیلی

مسواک کرنا مکروہ کہا ہی کہ اُسمین لکڑی کا مزہ جیو تا ہی اور دوپہر کے بعد بہی مکروہ کہا ہی اور شافعی کے نزدیک کچہہ مضائقہ نہین نہ اول روزہ مین نہ آخر روزہ مین اور احمد اور اسحاق کے نزدیک آخر روزہ مین مکروہ ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْكُحْلِ لِلصَّائِمِ باب روزہ مین سُرمہ لگانیکی بیانمین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْتَكَتْ عَيْنِيْ اَفَاَكْتَحِلُ وَاَنَا صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا ایک مرد آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ کے پاس اور عرض کیا کہ میری آنکھین دُکہتی ہین کیا سرمہ لگاؤن مین روزہ مین آپنے فرمایا ہان **ف** اس باب مین ابو رافع سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے انس کی حدیث کی اسناد کچہہ قوی نہین اور اس باب مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی روایت صحیح نہین اور ابو عاتکہ ضعیف ہین اور اختلاف ہے علما کا روزہ مین سرمہ لگانے مین سو بعضون نے مکروہ کہا ہی اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور ابن مبارک اور احمد اور اسحاق کا اور جائز کہا بعضون نے اور یہی قول ہے شافعی کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْقُبْلَةِ لِلصَّائِمِ باب روزہ مین بوسہ لینے کے بیانمین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُقَبِّلُ فِي شَهْرِ الصَّوْمِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تہے رمضان کے مہینے مین **ف** اس باب مین عمر بن خطاب اور حفصہ اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابن عباس اور انس اور ابو ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عائشہ کی حسن ہی صحیح ہے اور اختلاف ہے علما صحابہ وغیرہم کا بوسہ لینے مین روزہ کی حالت مین تو رخصت دی ہے بعض صحابہ نے بوڑہے کو بوسہ لینے کی اور جوانکو نہین اس خیال سے کہ کہین بیقرار ہوکر صحبت نکر بیٹہے اور مباشرت یعنے ساتہ لٹانا اور بوس وکنار تو انکے نزدیک بہت بُرا ہی اور بعض علما نے کہا ہی کہ بوسہ لینے سے ثواب روزہ کا گہٹ جاتا ہی اور روزہ جاتا نہین اور انکے نزدیک اگر مرد کو اپنے نفس سے اطمینان ہے کہ بیقرار ہوکے صحبت نکر بیٹہیگا تو بوسہ لینا جائز ہے اور جب اطمینان نہو تو نہ لینا چاہئے تا کہ جو اُس سے مخالطت ہو روزہ کی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي مُبَاشَرَةِ الصَّائِمِ باب روزہ مین بوس وکنار کی بیانمین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَاشِرُنِيْ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ساتہ بوس وکنار کرتی تہے اور تم سب سے زیادہ اپنی شہوت کو قابو مین رکہنے والے تہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ اَمْلَكَكُمْ لِاِرْبِهٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بوسہ لیتے تہے اور ساتہ لٹاتے تہے روزہ مین اور تم سب سے زیادہ قابو مین رکہنے والے تہے اپنی شہوت کو **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو میسرہ کا نام عمرو بن شرحبیل ہے اور معنی لاربہ کے یہ ہین کہ بہت روکنے والے تہے اپنے نفس کو **بَابُ** مَا جَاءَ لَا صِيَامَ لِمَنْ لَمْ يَعْزِمْ مِنَ اللَّيْلِ باب اس بیانمین کہ اُسکا روزہ درست نہین جو نیت نکرے رات سے **عَنْ** حَفْصَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَمْ يُجْمِعِ الصِّيَامَ قَبْلَ الْفَجْرِ فَلَا صِيَامَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے حفصہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نیت نکرے روزہ کی صبح صادق کے پہلے سے تو اُسکا روزہ ہی نہین **کہا** ابو عیسیٰ نے حفصہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے بواسطہ نافع کی ابن عمر سے انہین کا قول اور وہ زیادہ صحیح ہی اور یہہ فرمایا کہ جو نیت نکرے روزہ کی رات سے اُسکا روزہ ہی نہین تو بعضون کی نزدیک مراد اُس سے رمضان کے یا قضائی رمضان کے یا نذر معین کے روزہ مین کہ نہین اگر رات سے نیت نکری تو روزہ درست ہی نہین ہوتا اور نفل روزہ مین تو بعد صبح کی بہی نیت کرنا جائز ہے اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي اِفْطَارِ الصَّائِمِ الْمُتَطَوِّعِ باب نفل روزہ توڑ ڈالنے کے بیانمین **عَنْ** اُمِّ هَانِئٍ قَالَتْ كُنْتُ قَاعِدَةً عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُتِيَ بِشَرَابٍ فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ نَاوَلَنِيْ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَقُلْتُ اِنِّيْ اَذْنَبْتُ فَاسْتَغْفِرْ لِيْ قَالَ وَمَا ذَاكِ قَالَتْ كُنْتُ صَائِمَةً فَاَفْطَرْتُ فَقَالَ اَمِنْ قَضَاءٍ كُنْتِ تَقْضِيْنَهٗ قَالَتْ لَا قَالَ فَلَا يَضُرُّكِ **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سے کہا کہ مین بیٹہی تہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور لائی کوئی چیز پینے کی پس آپنے پی پہر دی مجہکو اور پی لی مین نے سو عرض کیا مین نے کہ مین نے گناہ کیا پس مغفرت مانگئے میرے لیے سو فرمایا حضرت نے کیا گناہ کیا تمنی تو کہا مین نے مین روزہ سے تہی اور روزہ توڑ ڈالا مین نے تو پوچہا آپ نے کیا روزہ قضا کا تہا کہا مین نے نہین فرمایا آپنے تو کچہہ مضائقہ نہین **ف** اس باب مین ابی سعید اور عائشہ سے بہی روایت ہے اور اُم ہانی کی حدیث مین گفتگو ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علمائی صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہین نفل روزہ رکہنے والا اگر توڑ ڈالے تو اُسپر قضا واجب نہین مگر اپنی خوشی سے رکہ لے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحق اور شافعی کا **حَدَّثَنَا** مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ نَا شُعْبَةُ قَالَ كُنْتُ اَسْمَعُ سِمَاكَ بْنَ حَرْبٍ يَقُوْلُ اَحَدُ بَنِيْ اُمِّ هَانِئٍ حَدَّثَنِيْ فَلَقِيْتُ اَنَا اَفْضَلَهُمْ وَكَانَ اسْمُهٗ جَعْدَةَ وَكَانَتْ اُمُّ هَانِئٍ جَدَّتَهٗ فَحَدَّثَنِيْ عَنْ جَدَّتِهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَدَعَا بِشَرَابٍ فَشَرِبَ ثُمَّ نَاوَلَهَا فَشَرِبَتْ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَا اِنِّيْ كُنْتُ صَائِمَةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الصَّائِمُ الْمُتَطَوِّعُ اَمِيْنُ نَفْسِهٖ اِنْ شَاءَ صَامَ وَاِنْ شَاءَ اَفْطَرَ قَالَ شُعْبَةُ اَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ اُمِّ هَانِئٍ قَالَ لَا اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ

وَاَهْلُنَا عَنْ اُمِّ هَانِئٍ **ترجمہ** روایت کی ہم سے محمود ابن غیلان نے انسے ابوداؤد نے انسے شعبہ نے کہا شعبہ نے سنا میں نے سماک ابن حرب سے کہتے تھے روایت کی تھی مجھ سے ام ہانی کی اولاد میں ایک شخص نے
پہلا میں اس سے جو سب سے بہتر تھا انکی اولاد میں اور نام انکا جعدہ تھا اور ام ہانی انکی دادی تھیں سو روایت کی انہوں نے اپنی دادی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکے پاس آئے اور کچھ پینے کو
منگایا آپ نے اور دیا انکو سو پی لیا ام ہانی نے اور کہا یا رسول اللہ میں روزے سے تھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل روزہ رکھنے والا امانتدار ہے اپنی ذات کا چاہے روزہ رکھے
چاہے افطار کرے جیسا موقع دیکھے کہا شعبہ نے کہا میں نے سماک ابن حرب سے کیا تم نے سنا ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے نہیں بلکہ خبر دی مجھکو ابو صالح نے اور ہمارے گھر والوں نے ام ہانی سے **ف**
اور روایت کی حماد ابن سلمہ نے یہہ حدیث سماک سے سو کہا انہوں نے روایت ہے ہارون سے جو نواسے ہیں ام ہانی کے انہوں نے روایت کی ام ہانی سے اور روایت شعبہ کی اچھی ہے اس سے اور ایسا ہی
روایت کی ہے محمود ابن غیلان نے ابوداؤد سے اور کہا اَمِيْنُ نَفْسِهٖ جیسا اوپر مذکور ہوا اور محمود کے سوا اور لوگوں نے روایت کی ابوداؤد سے اور کہا اسمیں اَمِيْرُ نَفْسِهٖ یا اَمِيْنُ نَفْسِهٖ
یعنی راوی کو شک ہے کہ حضرت نے کیا فرمایا اور ایسا ہی مروی ہے کئی سندوں سے شعبہ سے کہ حضرت نے اَمِيْرُ نَفْسِهٖ فرمایا یا اَمِيْنُ نَفْسِهٖ راوی کو شک ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ
دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ قَالَتْ قُلْتُ لَا قَالَ فَاِنِّيْ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے
جو ماں ہیں سب مسلمانوں کی کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن اور فرمایا کچھ کھانا ہے تمہارے پاس کہا حضرت عائشہ نے عرض کیا میں نے نہیں فرمایا آپ نے میں روزے
سے ہوں **عَنْ** عَائِشَةَ اُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَتْ اِنْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْتِيْنِيْ فَيَقُوْلُ اَعِنْدَكِ غَدَاءٌ فَاَقُوْلُ لَا فَيَقُوْلُ اِنِّيْ صَائِمٌ قَالَتْ
فَاَتَانِيْ يَوْمًا فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ اُهْدِيَتْ لَنَا هَدِيَّةٌ قَالَ وَمَا هِيَ قُلْتُ حَيْسٌ قَالَ اَمَا اِنِّيْ اَصْبَحْتُ صَائِمًا قَالَتْ ثُمَّ اَكَلَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے جو ماں ہیں مسلمانوں کی فرمایا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آتے تھے میرے پاس دن کو اور فرماتے کہ تمہارے پاس کچھ کھانا ہے اور کہتی میں کہ نہیں تو آپ فرماتے
کہ میں روزے سے ہوں کہا حضرت عائشہ نے سو ایکدن آئے حضرت میرے پاس اور پوچھا اسیطرح سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ آیا ہے ہمارے پاس ہدیہ کہانے کا سو فرمایا آپ نے کیا چیز ہے
عرض کیا میں نے حیس ہے فرمایا آپ نے صبح سے تو میں نے نیت کی تھی روزے کی کہا حضرت عائشہ نے پھر کھایا آپ نے اسکو **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے **مترجم** کہتا ہے حیس عرب میں
ایک کھانا ہوتا ہے کہ کھجور اور اقط اور گھی ملا کر پکاتے ہیں

باب مَا جَآءَ فِيْ اِيْجَابِ الْقَضَآءِ عَلَيْهِ باب اس بیان میں کہ جو نفل روزہ توڑ ڈالے اسپر قضا واجب ہے

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ فَجَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَبَدَرَتْنِيْ اِلَيْهِ
حَفْصَةُ وَكَانَتِ ابْنَةَ اَبِيْهَا فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا صَائِمَتَيْنِ فَعُرِضَ لَنَا طَعَامٌ اشْتَهَيْنَاهُ فَاَكَلْنَا مِنْهُ قَالَ اقْضِيَا يَوْمًا اٰخَرَ مَكَانَهٗ **ترجمہ** روایت ہے حضرت
عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا انہوں نے میں اور حفصہ دونوں روزے سے تھیں اور آیا ہمارے یہاں کچھ کھانا کہ جی چاہا ہمارا اور کھا لیا ہم نے اسمیں سے پھر آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اور مجھ سے پہلے کہہ اٹھیں حفصہ کہ وہ تو اپنے باپ کی بیٹی تھیں یعنے جیسے انکے باپ حضرت عمر خطاب ہوشیار اور تیز تھے ویسی ہی یہہ بھی ہوشیار تھیں کہ مجھ سے پہلے حضرت سے پوچھنے لگیں
اور کہا یا رسول اللہ ہم دونوں روزے سے تھے اور سامنے آگیا ہمارے کہانا کہ جی چاہنے لگا اسکو بس کہا لیا ہمنے اسمیں سے سو فرمایا آپ نے روزہ رکھو اسکے عوض میں ایکدن **کہا** ابو عیسی نے
روایت کی صالح ابن ابی الاخضر اور محمد ابن ابی حفصہ نے یہہ حدیث زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رض سے اسیکے مثل اور روایت کی مالک ابن انس اور معمر اور
عبید اللہ بن عمر اور زیاد ابن سعد اور کئی حافظان حدیث نے زہری سے انہوں نے حضرت عائشہ سے مرسلاً اور ذکر نکیا اسمیں عروہ کا اور یہ زیادہ صحیح ہے اسلئے کہ مروی ہے ابن جریج سے
کہا پوچھا میں نے زہری سے کیا روایت کی ہے تمسے عروہ نے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے نہیں سنا میں نے عروہ سے اسمیں کچھہ ولیکن سنی ہے میں نے سلیمان بن عبد الملک کے عہد
خلافت میں کئی لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں انمیں سے جنہوں نے پوچھی تھی یہ بات حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے **روایت** کی ہمسے یہ حدیث علی بن عیسی بن یزید نے جو بغداد کے
ہیں انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے ابن جریج سے اور گئی ہے ایک قوم علمائے صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کیطرف اور کہتے ہیں روزہ نفل جو توڑ ڈالے اسپر قضا ہے اور یہی قول ہے مالک
بن انس کا

باب مَا جَآءَ فِيْ وِصَالِ شَعْبَانَ بِرَمَضَانَ باب شعبان میں اتنے روزے رکھنے کے بیان میں کہ رمضان سے ملجاوے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ اِلَّا شَعْبَانَ وَرَمَضَانَ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے نہیں دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو
کہ پے درپے دو مہینے کے روزے رکھتے ہوں مگر شعبان اور رمضان میں یعنی شعبان میں بہت روزے رکھتے تھے **ف** اسباب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی
نے ام سلمہ کی حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہہ حدیث ابی سلمہ سے بھی وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ سے کہ کہا انہوں نے نہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی مہینے میں

شعبان سے زیادہ روزے رکھتے ہمیشہ بلکہ رکھتے شعبان میں مگر تھوڑے دن بلکہ پورے مہینے **روایت** کہتے ہیں ترمذی انہوں نے نقل کیا عبدہ سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی حدیث اور روایت کی سالم ابوالنضر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے محمد بن عمرو کی سی روایت اور مروی ہے ابن مبارک سے اس حدیث کی تفسیر میں کہ یہ قاعدہ عرب کا ہے کہ جب کوئی اکثر دنوں میں مہینے کی روزے رکھتا ہے تو بولتے ہیں سارے مہینے کی روزے رکھے اور کہتے ہیں کہ فلانے شخص نے ساری رات نماز پڑھی حالانکہ اُسنے کھانا بھی کھایا اور بعضے کام کئے ہوں مگر اکثر شب پر ساری شب کا اطلاق کرتے ہیں ابن مبارک کہتے تھے یہ دونوں حدیثیں ایک ہی ہیں اور مطلب اسکا یہی ہے کہ شعبان کی اکثر دنوں میں روزے رکھتے تھے نہ یہ کہ کامل مہینا روزے رکھیں **بابُ** مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الصَّوْمِ فِي النِّصْفِ الْبَاقِي مِنْ شَعْبَانَ لِحَالِ رَمَضَانَ باب اس بیان میں کہ نصف آخر شعبان میں رمضان کی تعظیم کی نیت سے روزے رکھنا مکروہ ہیں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا بَقِيَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب باقی رہ جائے آدھا مہینا شعبان کا تو روزہ نہ رکھو **کہا** ابوعیسےٰ نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسکو ہم نہیں پہچانتے مگر اسی سند سے اور اسی لفظ سے اور معنی اس حدیث کے بعض علماء کے نزدیک یہ ہیں کہ آدمی روزہ نہ رکھتا ہو پھر جب باقی رہے آدھا مہینا تو روزے رکھنا شروع کرے رمضان کی تعظیم کی نیت سے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے بھی قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو مشابہ ہے انکے قول کے اور وہ جو فرمایا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا تَقَدَّمُوْا شَهْرَ رَمَضَانَ بِصِيَامٍ اِلَّا اَنْ يُّوَافِقَ ذٰلِكَ صَوْمًا كَانَ يَصُوْمُهُ اَحَدُكُمْ یعنے نہ استقبال کرے کوئی رمضان کا آگے سے روزہ رکھکر مگر یہ کہ اتفاق ہو اس روزے کا کہ ہمیشہ رکھتا تھا کوئی تم میں کا اس سے بھی معلوم ہوا کہ روزہ مکروہ وہی ہے جو استقبال کی نیت سے رکھا جائے **بابُ** مَاجَآءَ فِي لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ باب شعبان کی پندرہویں شب کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ فَقَدْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةً فَخَرَجْتُ فَاِذَا هُوَ بِالْبَقِيْعِ فَقَالَ اَكُنْتِ تَخَافِيْنَ اَنْ يَّحِيْفَ اللّٰهُ عَلَيْكِ وَرَسُوْلُهٗ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ ظَنَنْتُ اَنَّكَ اَتَيْتَ بَعْضَ نِسَائِكَ فَقَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَنْزِلُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَيَغْفِرُ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ غَنَمِ كَلْبٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا ایک شب گم کیا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر نکلی میں یعنی حضرت کی تلاش میں سو وہ بقیع میں تھے سو فرمایا آپ نے تو ڈرتی تھی کہ ظلم کرے اللہ اور رسول اسکا تجھ پر کہا میں نے یارسول اللہ میں نے جانا کہ آپ گئے ہیں کسی بیوی پاس سو فرمایا آپ نے اللہ تبارک و تعالیٰ اترتا ہے پندرہویں شب میں شعبان کی دنیا کے آسمان کی طرف سو بخشتا ہے زیادہ انکو قبیلہ بنی کلب کے بکریوں کے بالوں کے عدد سے زیادہ **ف** اس باب میں ابی بکر صدیق سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے حضرت عائشہ کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے حجاج کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے ضعیف کہتے تھے اس حدیث کو اور کہتے تھے یحییٰ بن ابی کثیر کو سماع نہیں عروہ سے اور کہا محمد بخاری نے حجاج کو بھی سماع نہیں یحییٰ بن ابی کثیر سے **بابُ** مَاجَآءَ فِي صَوْمِ الْمُحَرَّمِ باب محرم میں روزہ رکھنے کے بیان میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْضَلُ الصِّيَامِ بَعْدَ صِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ شَهْرُ اللّٰهِ الْمُحَرَّمُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سب روزوں سے افضل رمضان کے روزوں کے بعد محرم کے مہینے کی روزے ہیں جو اللہ کا مہینا ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **عَنِ** النُّعْمَانِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ عَلِيٍّ قَالَ سَاَلَهٗ رَجُلٌ اَيُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لَهٗ مَا سَمِعْتُ اَحَدًا يَسْاَلُ عَنْ هٰذَا اِلَّا رَجُلًا سَمِعْتُهٗ يَسْاَلُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا قَاعِدٌ عِنْدَهٗ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ شَهْرٍ تَاْمُرُنِيْ اَنْ اَصُوْمَ بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ قَالَ اِنْ كُنْتَ صَائِمًا بَعْدَ شَهْرِ رَمَضَانَ فَصُمِ الْمُحَرَّمَ فَاِنَّهٗ شَهْرُ اللّٰهِ فِيْهِ يَوْمٌ تَابَ اللّٰهُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ وَيَتُوْبُ فِيْهِ عَلٰى قَوْمٍ اٰخَرِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن سعد سے وہ روایت کرتے ہیں علی سے کہا ایک شخص نے پوچھا حضرت علی سے ایک مرد نے اور کہا بعد رمضان کے کس مہینے کے روزوں کا حکم ہے تو فرمایا حضرت علی نے میں نے نہیں دیکھا کسیکو یہ پوچھتے ہوئے مگر ایک مرد کو کہ پوچھتا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور میں انکے پاس بیٹھا تھا سو کہا اُسنے یارسول اللہ کس مہینے کے روزوں کا حکم کرتے ہیں مجھے آپ بعد رمضان کے یعنے بعد رمضان کے کس مہینے کے روزے افضل ہیں فرمایا آپ نے اگر تمکو بعد رمضان کے روزہ رکھنا ہی تو روزے رکھو محرم میں اسلئے کہ وہ مہینا اللہ کا ہے اُسمیں ایک دن ہے کہ اللہ نے رحمت کی ایک قوم پر یعنی بنی اسرائیل پر کہ اُسی مہینے میں نجات دی انہیں فرعون سے اور رجوع ہوگا دوسری قوم پر شاید یہ اشارہ ہو شہادت حسین پر **کہا** ابوعیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بابُ** مَاجَآءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ باب جمعے کے دن روزہ رکھنے کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُ مِنْ غُرَّةِ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ وَقَلَّ مَا كَانَ يُفْطِرُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم روزہ رکھتے تھے ہر مہینے کی پہلی تین تاریخوں میں اور ایسا کم ہوتا تھا کہ جمعے کے دن آپ روزے نہ رکھیں **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابوعیسےٰ نے عبداللہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا ہے ایک گروہ نے علماء سے

جمعے کے دن روزہ رکھنا اور مکروہ ہی فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا کہ نہ اسکے ایکدن پیشتر اور نہ ایکدن بعد روزہ رکھے **کہا** ابو عیسےٰ نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عاصم سی اور مرفوع نہین کیا **باب** مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَحْدَهُ باب اس بیانمین کہ فقط جمعے کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَصُومُ أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ إِلَّا أَنْ يَصُومَ قَبْلَهُ أَوْ يَصُومَ بَعْدَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی روزہ نہ رکھے فقط جمعے کے دن بلکہ ملا لیوے ایکدن پہلے یا ایکدن پیچھے **ف** اس بابمین علی اور جابر اور جنادہ ازدی اور جویریہ اور انس اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتے ہین فقط جمعے کے دن روزہ رکھنے کو جبتک کہ ایکدن پہلا یا پچھلا اسکے ساتھ نہ ملاوے اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحٰق **باب** مَاجَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ السَّبْتِ باب ہفتے کے دن روزہ رکھنے کے بیانمین **عن** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ بُسْرٍ عَنْ أُخْتِهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُومُوا يَوْمَ السَّبْتِ إِلَّا فِيمَا افْتُرِضَ عَلَيْكُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ أَحَدُكُمْ إِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ أَوْ عُودَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضُغْهُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بسر سے وہ روایت کرتی ہین اپنی بہن سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ نرکہو فقط ہفتے کے دن مگر جو فرض ہو تم پر پھر اگر نپاوے کوئی شخص کچھ کہانیکو مگر چھال انگور کی یا لکڑی کسی درخت کی تو اسکو چبا لیجئے اور چاہیے ہو تو کہا لی اور روزہ نرکھے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مراد کراہیت سے یہی کہ خاص مقرر کرلیوے ہفتے کے دن روزہ رکھنے کو اور وجہ کراہت کی یہ ہے کہ یہود تعظیم کرتے ہین ہفتے کی **باب** مَاجَاءَ فِي صَوْمِ يَوْمِ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ باب دوشنبے اور پنجشنبے کے دن روزہ رکھنے کے بیانمین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَحَرَّى صَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم خاص کر روزہ رکھتے تھے دوشنبے اور پنجشنبے کو **ف** اس بابمین حفصہ اور ابی قتادہ اور اسامہ بن زید سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حضرت عائشہ کی حدیث حسن ہے اور اس سند سے غریب ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُومُ مِنَ الشَّهْرِ السَّبْتَ وَالْأَحَدَ وَالِاثْنَيْنِ وَمِنَ الشَّهْرِ الْآخَرِ الثُّلَاثَاءَ وَالْأَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيسَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینے مین روزے رکھتے ہفتے اور یکشنبے اور دوشنبے کو اور دوسرے مہینے مین سہ شنبہ اور چہارشنبہ اور پنجشنبہ کو **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی عبدالرحمٰن بن مہدی نے یہ حدیث سفیان سے اور مرفوع نہین کی **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُعْرَضُ الْأَعْمَالُ يَوْمَ الِاثْنَيْنِ وَالْخَمِيسِ فَأُحِبُّ أَنْ يُعْرَضَ عَمَلِي وَأَنَا صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پیش ہوتی ہین اعمال بندوں کے درگاہ الٰہی مین دوشنبے اور پنجشنبے کی دن سو دوست رکھتا ہوں مین کہ جب میرے عمل پیش ہوں تو مین روزے سے ہوں **کہا** ابو عیسےٰ نے ابو ہریرہ کی حدیث اس بابمین حسن ہے غریب ہے **باب** مَاجَاءَ فِي صَوْمِ الْأَرْبِعَاءِ وَالْخَمِيسِ باب چارشنبے اور پنجشنبے کی دن روزہ رکھنے کے بیانمین **عن** عُبَيْدِ اللَّهِ الْمُسْلِمِ الْقُرَشِيِّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلْتُ أَوْ سُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صِيَامِ الدَّهْرِ فَقَالَ إِنَّ لِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا ثُمَّ قَالَ صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِي يَلِيهِ وَكُلَّ أَرْبِعَاءَ وَخَمِيسٍ فَإِذًا أَنْتَ قَدْ صُمْتَ الدَّهْرَ وَأَفْطَرْتَ **ترجمہ** روایت ہے عبیداللہ مسلم قرشی سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا انکے باپ نے مین نے پوچھا یا کسی اور نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے صوم دہر یعنی تمام سال روزہ رکھنے کو سو فرمایا آپنے تیرے گھر کی لوگونکا بھی حق ہے تجھ پر یعنے ہمیشہ روزہ رکھنے سے بسبب ضعف کی انکا حق ادا نہو سکیگا پھر فرمایا روزہ رکھ رمضان کا اور جو اسکی نزدیک ہے یعنی ستہ شوال یا شعبان اور روزہ رکھ ہر چہارشنبی اور پنجشنبے کو تو گویا تو نے روزہ رکھا تمام سال اور افطار بھی کیا یعنے ثواب پوری سال کے روزوں کا ملا اور افطار بھی ہوا **ف** اس بابمین عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے مسلم قرشی کی حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہارون ابن سلیمان سے انہوں نے مسلم بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے باپ سے **باب** مَاجَاءَ فِي فَضْلِ الصَّوْمِ يَوْمَ عَرَفَةَ باب عرفے کی دن روزہ رکھنے کے ثواب کے بیانمین **عن** أَبِي قَتَادَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَرَفَةَ إِنِّي أَحْتَسِبُ عَلَى اللَّهِ أَنْ يُكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهُ وَالسَّنَةَ الَّتِي بَعْدَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو عرفے کے دن روزہ رکھے تو مجھے امید ہے اللہ سے کہ بخشدیوے گناہ اسکے ایک سال پہلے کے اور ایکسال بعد کے **ف** اس بابمین ابی سعید سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے ابی قتادہ کی حدیث حسن ہے اور مستحب کہا ہے علما نے عرفے کا روزہ مگر جب عرفات مین ہو تو مستحب نہین اور عرفہ نوین تاریخ ذی الحجہ کو کہتے ہین **باب** مَاجَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ باب اس بیانمین کہ عرفے کے دن روزہ مکروہ ہے جب عرفات مین ہووے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَفْطَرَ بِعَرَفَةَ وَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ أُمُّ الْفَضْلِ بِلَبَنٍ فَشَرِبَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ نہین رکھا عرفات مین کہ عرفے کا دن تھا اور بھیجا انکے پاس ام فضل نے دودھ تو پی لیا **ف** اس بابمین ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ام فضل سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے ابن عباس کی

حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابن عمر سی کہ کہا اُنہون نے حج کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ تو روزہ نہ رکہا آپ نے یعنی عرفے کے دن اور حج کیا مین نے ابوبکر کی ساتہ تو اُنہون نے بہی روزہ نہ رکہا اور عمر کی ساتہ تو اُنہون نے بہی روزہ
نہ رکہا اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ مستحب کہتے ہین روزہ نہ رکہنے کو عرفات مین تاکہ طاقت رہے دعا کی اور بعض علما نے روزہ رکہا ہے عرفات مین **عن** ابن ابی نجیح عن ابیہ قال
سُئِلَ ابْنُ عُمَرَ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ بِعَرَفَةَ قَالَ حَجَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ اَبِي بَكْرٍ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُمَرَ فَلَمْ يَصُمْهُ وَمَعَ عُثْمَانَ
فَلَمْ يَصُمْهُ وَاَنَا لَا اَصُوْمُهُ وَلَا اٰمُرُ بِهٖ وَلَا اَنْهٰى عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن نجیح سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا پوچہا ابن عمر سی عرفے کے دن روزہ رکہنی کو عرفات
مین فرمایا اُنہون نے حج کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ سو روزہ نہ رکہا آپ نے یعنے عرفے کے دن اور حج کیا مین نے حضرت ابوبکر کے ساتہ سو روزہ نہ رکہا اُنہون نے اور حضرت عمر کے
ساتہ سو روزہ نہ رکہا اُنہون نے اور حضرت عثمان کے ساتہ سو روزہ نہ رکہا اُنہون نے اور مین نہ روزہ رکہتا ہون اور نہ حکم کرتا ہون روزے کا نہ منع کرتا ہون اُس سے کہا ابو عیسےٰ نی یہ
حدیث حسن ہے اور ابو نجیح کا نام یسار ہی اور سُنا ہی اُنہون نے ابن عمر سی اس حدیث کو اور مروی ہے یہ حدیث ابن ابی نجیح سی بہی کہ وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ ایک مرد سی وہ
ابن عمر سی **باب** ما جاء فی الحث علی صوم یوم عاشوراء باب عاشورے کے دن روزہ رکہنے کی رغبت دلانیکا **عن** اَبِي قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ صِيَامُ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اِنِّي اَحْتَسِبُ عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّكَفِّرَ السَّنَةَ الَّتِي قَبْلَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا روزہ رکہنا عاشورے کے دن
ایسا گمان رکہتا ہون مین اللہ سے کہ کفارہ کر دیوے اگلے سال کے گناہون کا **ف** اس باب مین علی اور محمد ابن صیفی اور سلمہ بن اکوع اور ہند بن اسما اور ابن عباس اور ربیع بنت معوذ
بن عفرا اور عبدالرحمن بن سلمہ خزاعی سے روایت ہے اور عبدالرحمن بن سلمہ نے چچا سے روایت کرتے ہین اور عبداللہ ابن زبیر سی بہی روایت ہے اور مذکور ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کہ آپنے رغبت دلائی روزے پر عاشورے کی **کہا** ابو عیسےٰ نے ہم نہین جانتی کسی روایت مین کہ فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی کہ روزہ عاشورے کا کفارہ ہے ایکسال کے گناہون
کا مگر روایت مین ابی قتادہ کے اور اسی روایت کے قایل ہین احمد اور اسحاق **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی ترک صوم یوم عاشوراء باب اس بیان مین کہ عاشورے کے
دن روزہ نہ رکہنا بہی جایز ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ عَاشُوْرَاءُ يَوْمًا تَصُوْمُهٗ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَصُوْمُهٗ
فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ صَامَهٗ وَاَمَرَ النَّاسَ بِصِيَامِهٖ فَلَمَّا افْتُرِضَ رَمَضَانُ كَانَ رَمَضَانُ هُوَ الْفَرِيْضَةَ وَتُرِكَ عَاشُوْرَاءُ فَمَنْ شَاءَ صَامَهٗ وَمَنْ
شَاءَ تَرَكَهٗ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی فرمایا عاشورے کے دن روزہ رکہتی تہے قریش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی پہلی اور آنحضرت بہی روزہ رکہتی تہے پہر جب آئی مدینہ مین تو بہی روزہ
رکہا اور حکم کیا لوگونکو اُس روزے کا پہر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو یہی فرض رہی اور عاشورے کی فرضیت جاتی رہی سو جو چاہی روزہ رکہی اور جو چاہی نہ رکہی **ف** اس باب مین ابن
مسعود اور قیس ابن سعد اور جابر بن سمرہ اور ابن عمر اور معاویہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہی حدیث یہ حضرت عائشہ کی عمل ہے علما کا اور یہی حدیث صحیح ہی کہتی ہین کہ روزہ عاشورے کا
واجب نہین جسکا جی چاہی رکہی اسلئے کہ فضیلت اُسکی مذکور ہو چکی **باب** ما جاء فی عاشوراء ای یوم ھو باب اس بیان مین کہ عاشورا کب ہے **عن** الحکم بن الاعرج
قَالَ انْتَهَيْتُ اِلَى ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ مُتَوَسِّدٌ رِدَاءَهٗ فِي زَمْزَمَ فَقُلْتُ اَخْبِرْنِي عَنْ يَوْمِ عَاشُوْرَاءَ اَيُّ يَوْمٍ اَصُوْمُهٗ فَقَالَ اِذَا رَاَيْتَ هِلَالَ الْمُحَرَّمِ
فَاعْدُدْ ثُمَّ اَصْبِحْ مِنَ يَوْمِ التَّاسِعِ صَائِمًا قَالَ قُلْتُ اَهٰكَذَا كَانَ يَصُوْمُهٗ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے حکم بن اعرج سی کہا گئی ہم ابن عباس
کے پاس اور وہ تکیہ لگائی تہی اپنی چادر سے زمزم کی پاس کہا مین نے خبر دو مجہکو عاشورے کے دن کی کہ روزہ رکہو مین اُس دن سو فرمایا اُنہون نے جب تو چاند دیکہی محرم کا تو تاریخین گنتا رہ پہر نوین تاریخ
کی صبح سی روزہ رکہہ کہا مین نے ایسے ہی روزہ رکہتی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا اُنہون نے ہان **عن** ابن عَبَّاسٍ قَالَ اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِصَوْمِ عَاشُوْرَاءَ
يَوْمَ الْعَاشِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی عاشورے کے دن دسوین تاریخ روزہ رکہنی کا یعنے عاشورا دسوین تاریخ ہی **کہا** ابو عیسےٰ نے ابن عباس کی حدیث
حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف ہے علما کا عاشورے کے دن مین بعضون نے کہا نوین تاریخ ہی اور بعضون نے دسوین اور مروی ہے ابن عباس سے کہ اُنہون نے کہا روزہ رکہو نوین اور دسوین کو اور مخالفت
کرو یہود کی اور اسی حدیث کے قایل ہین شافعی اور احمد اور اسحاق **باب** ما جاء فی صیام العشر باب ذی الحجہ کی عشرہ اول مین روزہ رکہنے کی بیان مین **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا رَاَيْتُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَائِمًا فِي الْعَشْرِ قَطُّ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا سی کہا اُنہون نے نہ دیکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو روزہ رکہتی ہوئی پہلی دہی مین
ذی الحجہ کی کبہی **کہا** ابو عیسےٰ نے ایسا ہی روایت کیا ہی کئی لوگون نے اعمش سے اُنہون نے ابراہیم سی اُنہون نے اسود سی اُنہون نے عائشہ سی اور روایت کی ثوری وغیرہ نی یہ حدیث منصور سی
اُنہون نے ابراہیم سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے نہ دیکہا روزہ رکہتی ہوئی ذی الحجہ کے پہلے دہے مین اور روایت کی ابو الاحوص نے منصور سی اُنہون نے ابراہیم سی اُنہون نی حضرت عائشہ سی

نہیں ذکر کیا اسمیں اسود کا اور اختلاف کیا ہی منصور کی روایت میں اور روایت اعمش کے زیادہ صحیح ہی اور متصل الاسناد کہا یعنی ابو عیسیٰ نے سنا میں نے ابا بکر محمد ابن ابان سی کہتی تہی سنا میں نے
وکیع سی کہتی تہی اعمش منصور سی زیادہ یاد رکہنی والی ہیں ابراہیم کی روایت کو **بَابُ** مَاجَآءَ فِي الْعَمَلِ فِي الْاَيَّامِ الْعَشْرِ باب نیک عملوں کے بیان میں جو عشرہ ذی الحجہ میں ہووین **عَنْ**
ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَيَّامٍ الْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيْهِنَّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هٰذِهِ الْاَيَّامِ الْعَشْرِ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا الْجِهَادُ
فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا الْجِهَادُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ بِنَفْسِهٖ وَمَالِهٖ فَلَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَيْءٍ **ترجمہ** روایت ہے
ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی دنوں میں نیک عمل اللہ کو ایسی پیاری نہیں جیسے ذی الحجہ کی عشرہ اول میں پیارے ہیں سو عرض کیا یا رسول اللہ اور جہاد بہی اللہ کے
راہ میں یعنے اگر جہاد بہی اور دنوں میں کرے تو ایسا پیارا نہو گا جیسے عشرہ ذی الحجہ کی عمل پیارے ہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاد بہی نہیں مگر ایسا جہاد کہ نکلے آدمی اپنی جان
ومال سے اور کچہہ لیکر نہ پہرے یعنے سب اللہ کی راہ میں خرچ کر دے **ف** اسباب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور جابر سی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے
صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ اَيَّامٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ اَنْ يُّتَعَبَّدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشْرِ ذِي الْحِجَّةِ يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا
بِصِيَامِ سَنَةٍ وَّقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی دن دنوں میں سے پیارا نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی طرف
کہ عبادت کیجاوے اسکی اسمیں عشرہ ذی الحجہ سی زیادہ برابر ہوتا ہی روزہ ہر دن کا اسکے دنوں سے ساتہ ایک سال کے اور قیام ہر رات کا برابر قیام لیلۃ القدر کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے
نہیں جانتی ہم اسکو مگر روایت سے مسعود بن واصل کے کہ وہ روایت کرتی ہیں نہاس سے اور پوچہا میں نے محمد سے اس حدیث کو تو نہ پہچانا اسکو اس طرح مگر اسی سند سے اور کہا مروی ہے یہ قتادہ سی وہ روایت کرتی
ہیں سعید بن مسیب سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلاً کچہہ اسمیں کا مضمون **بَابُ** مَاجَآءَ فِيْ صِيَامِ سِتَّةِ اَيَّامٍ مِّنْ شَوَّالٍ باب شوال کے چہہ روزوں کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ ثُمَّ اَتْبَعَهٗ بِسِتٍّ مِّنْ شَوَّالٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ایوب سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے روزے رکہی رمضان کے پہر بعد اسکے چہہ روزے شوال کے تو یہ پورے سال کی روزے ہیں یعنی باعتبار ثواب کے **ف** اسباب میں جابر اور ابو ہریرہ اور ثوبان سی بہی روایت
ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ایوب کی حسن ہی صحیح ہی اور مستحب کہا ہی ایک گروہ نے ان چہہ روزوں کو شوال کی اسی حدیث کے سبب سے اور ابن مبارک نے کہا وہ حسن ہے جیسے ہر مہینے میں تین
روزے اور ابن مبارک نے کہا کہ مروی ہے بعضے روایتوں میں کہ ان روزوں کو رمضان سے ملا کر رکہے یعنی عید کے بعد سے دو پے در پے رکہہ لیوے اور اختیار کیا ہی ابن مبارک نے کہ چہہ روزے مہینے کے
شروع میں ہوں اور یہی مروی ہے انسے کہ اگر اس مہینے میں متفرق رکہہ لے تو بہی جائز ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور روایت کی یہ حدیث عبد العزیز بن محمد نے انہوں نے صفوان بن سلیم سی اور
سعد بن سعید سی انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور روایت کی شعبہ نے ورقاء بن عمر سی انہوں نے سعد بن سعید سے یہی حدیث اور سعد بن
سعید وہ بہائی ہیں یحییٰ بن سعید انصاری کے اور بعض اہل حدیث نے سعد بن سعید میں گفتگو کی ہے انکی قلت حافظہ کے سبب **بَابُ** مَاجَآءَ فِيْ صَوْمِ ثَلٰثَةٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ باب
ہر مہینے میں تین روزے رکہنے کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ عَهِدَ اِلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةً اَنْ لَّا اَنَامَ اِلَّا عَلٰى وِتْرٍ وَّصَوْمَ ثَلٰثَةِ
اَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ وَّاَنْ اُصَلِّيَ الضُّحٰى **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سی کہا انہوں نے اقرار لیا مجہسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تین باتوں کا ایک یہ کہ نہ سوؤں میں بغیر وتر پڑہے دوسرے
روزے رکہوں ہر مہینے میں تین دن تیسرے یہ کہ نماز پڑہا کروں چاشت کی **عَنْ** مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا ذَرٍّ يَّقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَا اَبَا ذَرٍّ اِذَا صُمْتَ مِنَ الشَّهْرِ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَصُمْ ثَلٰثَ عَشْرَةَ وَاَرْبَعَ عَشْرَةَ وَخَمْسَ عَشْرَةَ **ترجمہ** روایت ہے موسیٰ بن طلحہ سی کہا انہوں نے سنا میں نے ابا ذر سی کہتی تہی سو رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابو ذر جب روزہ رکہی تو مہینے میں تین دن تو روزہ رکہہ تیرہویں چودہویں اور پندرہویں تاریخ میں **ف** اسباب میں ابو قتادہ اور عبد اللہ بن عمرو
اور قرہ بن ایاس مزنی اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی عقرب اور ابن عباس اور عائشہ اور قتادہ بن ملحان اور عثمان بن ابی العاص اور جریر سی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ذر
کی حسن ہے اور بعضی حدیثوں میں وارد ہوا ہی کہ جسنے تین روزے رکہی ہر مہینے میں تو اسنے سال بہر روزے رکہی **عَنْ** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ مَنْ صَامَ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَذٰلِكَ صِيَامُ الدَّهْرِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَصْدِيْقَ ذٰلِكَ فِيْ كِتَابِهٖ مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ
اَمْثَالِهَا اَلْيَوْمُ بِعَشْرَةِ اَيَّامٍ **ترجمہ** روایت ہے ابو ذر سی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو روزے رکہی ہر مہینے میں تین دن تو یہی سال بہر کی روزے ہیں سو اتاری
اللہ تعالیٰ نے اسکی تصدیق اپنی مبارک کتاب میں مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا یعنے جو ایک نیکی کرے تو دس نیکیوں کا ثواب پاوے تو ہر دن برابر ہی دس دن کے

یعنی تین دن برابر ہوے ایک مہینے کے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو عیسی نے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابی شمر اور ابی التیاح سے اُن دونوں نے ابی عثمان سے اور کہا روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عن یزید الرشک قال سمعت معاذۃ قالت قلت لعائشۃ اکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصوم ثلثۃ ایام من کل شہر قالت نعم قلت من ایہ کان یصوم قالت کان لا یبالی من ایہ صام ترجمہ روایت ہے یزید رشک سے کہا سنا میں نے معاذہ سے کہا معاذہ نے پوچہا میں نے حضرت عائشہ سے کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تین روزے رکہا کرتے تہے ہر مہینے میں فرمایا انہوں نے ہاں کہا میں نے کونسی تاریخوں میں فرمایا انہوں نے کچہہ پرواہ نہ کرتے تہے یعنے جب چاہتے رکہہ لیتے کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یزید رشک وہ یزید ضبعی ہیں اور وہ یزید قاسم اور قسام ہیں اور رشک قسام کو کہتے ہیں بصری زبان میں باب ماجاء فی فضل الصوم باب روزے کی فضیلت میں عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ربکم یقول کل حسنۃ بعشر امثالہا الی سبعمائۃ ضعف والصوم لی وانا اجزی بہ والصوم جنۃ من النار ولخلوف فم الصائم اطیب عند اللہ من ریح المسک وان جہل علی احدکم جاہل وہو صائم فلیقل انی صائم ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک تمہارا رب فرماتا ہے کہ ہر نیکی دس گنی ہے یعنے ثواب میں سات سو درجوں تک اور روزہ میرے واسطے ہی اور میں خود اُسکا بدلا دونگا اور روزہ سپر ہی دوزخ سے یعنے دوزخ کی آگ سے بچنے کو اور خوشبو روزہ دار کے منہہ کی مشک سے زیادہ اچہی ہے اللہ کے نزدیک اور اگر کوئی تم میں سے جہالت کی بات نکالے اور وہ روزے سے ہو تو کہدے میں روزے سے ہوں ف اس باب میں معاذ بن جبل اور سہل بن سعد اور کعب بن عجرہ اور سلامہ بن قیصر اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے اور نام انکا بشیر زحم ہی بیٹے ہیں معبد کے اور خصاصیہ انکی ماں ہیں کہا ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن غریب ہے اس سند سے عن سہل بن سعد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی الجنۃ باب یدعی الریان یدعی لہ الصائمون فمن کان من الصائمین دخلہ ومن دخلہ لم یظمأ ابدا ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جنت کا ایک دروازہ ہی اُسکو ریان کہتے ہیں بلائے جاوینگے اُسمیں روزہ دار سو جو روزہ دار ہوگا وہ اُسی سے داخل ہوگا جنت میں اور جو اس دروازہ کی اندر گیا وہ کبہی پیاسا نہوگا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصائم فرحتان فرحۃ حین یفطر وفرحۃ حین یلقی ربہ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو دو خوشیاں ہیں ایک جب افطار کرتا ہے دوسرے جب اپنے پروردگار سے ملیگا کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب ماجاء فی صوم الدہر باب ہمیشہ روزہ رکہنے کے بیان میں عن ابی قتادۃ قال قیل یا رسول اللہ کیف بمن صام الدہر قال لا صام ولا افطر او لم یصم ولم یفطر ترجمہ روایت ہے ابی قتادہ سے کہا پوچہا کسی نے یارسول اللہ کیسا ہی اگر کوئی ہمیشہ روزہ رکہے تو فرمایا آپ نے نہ روزہ رکہا اُسنے اور نہ افطار کیا یعنی روزہ کا ثواب نہ پایا اور افطار کا مزہ نہ اُٹہایا راوی کو شک ہے کہ لا صام ولا افطر فرمایا یا لم یصم ولم یفطر معنے دونوں کے ایک ہیں ف اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبداللہ بن الشخیر اور عمران بن حصین اور ابی موسی سے روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے اور مکروہ کہا ایک قوم نے اہل علم سے ہمیشہ روزہ رکہنے کو اور کہا صوم دہر یہی ہے کہ یوم فطر اور یوم اضحی اور ایام تشریق میں روزہ رکہے اور اگر ان دنوں میں افطار کرے اور روزہ نہ رکہے تو مکروہ نہیں اور اُسکو صوم دہر نہ کہیں گے ایسا ہی مروی ہے مالک ابن انس سے اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق بہی ایسا ہی کہتے ہیں اور وہ دونوں کہتے ہیں سوا ان پانچ دنوں کے جو مذکور ہوے افطار کرنا واجب نہیں کہ اسمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ رکہنے کو منع فرمایا ہی باب ماجاء فی سرد الصوم باب پے درپے روزہ رکہنے کے بیان میں عن عبداللہ بن شقیق قال سألت عائشۃ عن صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قالت کان یصوم حتی نقول قد صام ویفطر حتی نقول قد افطر وما صام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہرا کاملا الا رمضان ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا پوچہا میں نے حضرت عائشہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے روزے کو سو فرمایا انہوں نے آپ روزے رکہتے تہے یہانتک کہ ہم کہتے خوب روزے رکہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر روزہ موقوف کرتے یہانتک کہ ہم کہتے بہت دنوں سے روزے نہ رکہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کبہی آپ نے کسی پورے مہینے کے روزے نہ رکہے مگر رمضان کے ف اس باب میں انس اور ابن عباس سے بہی روایت ہی کہا ابو عیسی نے حدیث حضرت عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی عن انس بن مالک انہ سئل عن صوم النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان یصوم من الشہر حتی یری انہ لا یرید ان یفطر منہ ویفطر حتی یری انہ لا یرید ان یصوم منہ شیئا فکنت لا تشاء ان تراہ من اللیل مصلیا الا رأیتہ مصلیا ولا نائما الا رأیتہ نائما ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ پوچہا انسے کسی نے روزے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تو کہا انہوں نے روزے

رکھتے تھے حضرت یہانتک کہ ہمکو معلوم ہوتا تھا کہ کبھی افطار نہ کرینگے اور افطار کرتے تھے یہانتک کہ معلوم ہوتا تھا کہ کبھی آپ روزہ نہ رکھینگے اس مہینے میں اور تو جب چاہتا انکو کہ دیکھے انکو نماز پڑھتے تو دیکھ لیتا نماز پڑھتے
اور جب چاہتا انکو کہ دیکھے سوتے ہوئے تو دیکھ لیتا سوتے ہوئے یعنے ہر مہینے میں روزہ بھی رکھتے افطار بھی کرتے ہر رات میں نماز بھی پڑھتے آرام بھی کرتے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افضل الصوم صوم اخی داؤد کان یصوم یوما ویفطر یوما ولا یفر اذا لاقی

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے افضل روزہ میرے بھائی داؤد علیہ السلام کا ہے کہ روزہ رکھتے ایک دن اور افطار کرتے ایک دن اور کبھی
منہ نہ موڑتے جب دشمن سے مقابل ہوتے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمی ہیں اور نام انکا سائب بن فروخ ہے اور کہا بعض علما نے کہ افضل روزہ یہی ہے کہ ایک دن
روزہ رہے اور ایک دن افطار کرے اور کہتے ہیں کہ یہ سب روزوں سے مشکل ہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ الصوم یوم الفطر ویوم النحر باب اس بیان میں کہ عید فطر اور عید اضحیٰ
کے دن روزہ رکھنا حرام ہے **عن** ابی سعید الخدری قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن صیامین صیام یوم الاضحی ویوم الفطر **ترجمہ**
روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو دن روزہ رکھنے سے ایک عید اضحیٰ اور دوسرے عید فطر کے دن **ف** اس باب میں عمر اور عائشہ اور علی اور
ابی ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک علما کے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور عمرو بن یحییٰ وہ بیٹے ہیں عمارہ
بن ابی حسن مازنی مدنی کے اور ثقہ ہیں روایت کی ان سے سفیان ثوری اور شعبہ اور مالک بن انس نے **عن** ابی عبید مولی عبد الرحمن بن عوف قال شھدت عمر
بن الخطاب فی یوم النحر بدأ بالصلوۃ قبل الخطبۃ ثم قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن صوم ھذین الیومین اما یوم الفطر
ففطرکم من صومکم وعید للمسلمین واما یوم الاضحی فکلوا من لحوم نسککم **ترجمہ** روایت ہے ابی عبید سے جو مولی ہیں عبد الرحمن بن عوف کے کہا حاضر ہوا میں
عمر بن خطاب کے پاس قربانی کے دن سو شروع کیا نماز کو خطبہ سے پہلے پھر فرمانے لگے یعنے بعد نماز کے سنا ہے میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منع کرتے تھے اس دو دن کے روزہ سے مگر روز فطر کو
اسلئے منع کرتے تھے کہ وہ تمہارے روزہ کھولنے کا دن ہے اور عید ہے مسلمانوں کی اور عید اضحیٰ میں اسلئے کہ اس دن تم کھاؤ گوشت اپنی قربانیوں کا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث صحیح ہے اور ابو عبید جو مولی ہیں عبد الرحمن بن عوف کے
انکا نام سعد ہے اور انکو مولی عبد الرحمن بن ازہر بھی کہتے ہیں اور عبد الرحمن بن ازہر وہ عبد الرحمن بن عوف کے چچا کے بیٹے ہیں **باب** ماجاء فی کراھیۃ صوم ایام التشریق باب اس بیان میں کہ ایام تشریق میں
روزہ رکھنا حرام ہے **عن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم عرفۃ ویوم النحر وایام التشریق عیدنا اھل الاسلام وھی ایام اکل وشرب

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کا دن اور عید قربان کا دن اور تشریق کے دن یعنی شہر ذی الحجہ کی گیارہویں بارہویں تیرہویں تاریخ
عید ہے ہم اہل اسلام کی اور دن ہیں کھانے پینے کے **ف** اس باب میں علی اور سعد اور ابو ہریرہ اور جابر اور نبیشہ اور بشر بن سحیم اور عبد اللہ بن حذافہ اور انس اور حمزہ بن عمرو اسلمی
اور کعب بن مالک اور عائشہ اور عمرو بن عاص اور عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے عقبہ بن عامر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مکروہ کہتے ہیں
ایام تشریق کے روزوں کو اور ایک قوم نے صحابہ سے اور سوا انکے رخصت دی ہے متمتع کو کہ جب قربانی نہ پاوے اور ذی الحجہ کے عشرہ اول میں بھی روزے نہ رکھے ہوں روزے
رکھ لے ایام تشریق میں اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق **کہا** ابو عیسیٰ نے اس روایت میں جو موسیٰ مذکور ہیں انکو اہل عراق موسیٰ بن علی بن رباح کہتے
ہیں اور اہل مصر موسیٰ بن علی کہتے ہیں اور کہا یعنی مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے سنا میں نے قتیبہ سے کہتے تھے سنا میں نے لیث بن سعد سے کہتے تھے کہ موسیٰ بن علی نے کہا میں کبھی معاف
نکرونگا اسکو جو تصغیر سے کہے میرے باپ کے نام کو یعنے موسیٰ بن عُلَیّ بضم عین وبفتح لام کہے **باب** ماجاء فی کراھیۃ الحجامۃ للصائم باب اس بیان میں کہ روزہ دار
کو پچھنے لگانا مکروہ ہے **عن** رافع ابن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال افطر الحاجم والمحجوم **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے روزہ کھل گیا پچھنے لگانیوالے کا اور جسنے پچھنے لگوائے **ف** اس باب میں سعد اور علی اور شداد بن اوس اور ثوبان اور اسامہ بن زید اور عائشہ اور معقل ابن یسار کہ جنکو معقل ابن
سنان بھی کہتے ہیں اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی موسیٰ اور بلال سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے رافع بن خدیج کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مذکور ہے احمد ابن حنبل نے کہا صحیح زیادہ
اس باب میں رافع ابن خدیج کی حدیث ہے اور مذکور ہے علی بن عبد اللہ سے کہ انہوں نے کہا کہ سب سے زیادہ صحیح اس باب میں ثوبان اور شداد بن اوس کی حدیث ہے اسلئے کہ یحییٰ بن کثیر نے روایت
کی ہیں دونو حدیثیں ابی قلابہ سے ایک حدیث ثوبان کی اور دوسری شداد بن اوس کی اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علما صحابہ وغیرہم سے پچھنے لگانا روزہ دار کو یہانتک کہ بعض
صحابیوں نے ایام صیام میں رات کو پچھنے لگائے ہیں انہیں میں ہیں ابو موسیٰ اشعری اور ابن عمر اور یہی کہتے ہیں ابن مبارک **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا میں نے اسحاق بن منصور سے کہتے تھے

عش ۲۵ ۱ ۸۰

کہا عبدالرحمن بن مہدی نے جسنے پچھنے لگائی روزے میں اسپر قضا واجب ہے کہا اسحق بن منصور نے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل اور اسحق بن ابراہیم نے کہا ابو عیسیٰ نے خبر دی مجھکو حسن بن محمد زعفرانی
نے کہا شافعی نے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے پچھنے لگائے روزے میں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہ آپ نے فرمایا اَفْطَرَ الْحَاجِمُ وَالْمَحْجُوْمُ یعنے روزہ کہول دیا
پچھنے لگانیوالے نے اور جسنے لگوائے اُنہی سو میں نہیں جانتا ان دونو حدیثوں میں سے کون ثابت ہے اگر پرہیز کرے آدمی پچھنے لگانے سے روزے میں تو بہت بہتر ہے میرے نزدیک اور اگر کسی نے
پچھنے لگائے تو اسکا روزہ بھی نہیں جاتا کہا ابو عیسیٰ نے یہی تہا قول شافعی کا بغداد میں مگر مصر میں رجوع کیا انہوں نے پچھنوں کے جواز کیطرف کہا انہیں کچھ مضائقہ نہیں اور سند لائے
اسکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے حجۃ الوداع میں روزے میں اور حالت احرام میں **بَابُ** مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ ذٰلِكَ باب روزے میں پچھنے لگانیکی اجازت میں
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ احْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا پچھنے لگائے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے احرام
میں اور وہ روزے سے تہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث صحیح ہے ایسا ہی روایت کیا وہیب نے عبدالوارث کی روایت کے مانند اور روایت کی اسمعیل بن ابراہیم نے ایوب سے اُنہوں نے عکرمہ سے مرسلاً
اور ذکر نکیا اسمیں ابن عباس کا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے
اور وہ روزے سے تہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث حسن ہے اور غریب ہے اس سند سے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ فِيْمَا بَيْنَ مَكَّةَ وَالْمَدِيْنَةِ
وَهُوَ مُحْرِمٌ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ پچھنے لگائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مکے اور مدینے کے بیچ میں اور وہ احرام باندہے ہوئے روزے سے تہے **ف** اس باب میں ابی سعید
اور جابر اور انس سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علمائے صحابہ وغیرہم اس حدیث کیطرف کہ پچھنے لگانے میں روزہ دار کے کچھ مضائقہ
نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی کا **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْوِصَالِ فِي الصِّيَامِ باب کراہیت وصال میں روزوں کے بیچ میں **عَنْ**
اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُوَاصِلُوْا قَالُوْا فَاِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنِّيْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنَّ رَبِّيْ يُطْعِمُنِيْ وَ
يَسْقِيْنِيْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ پر روزہ اسطرح نہ رکھو کہ بیچ میں کچھہ نکہاؤ عرض کیا اُنہوں نے آپ تو ایسا ہی کرتے ہیں اے رسول اللہ فرمایا آپ نے
میں تمہاری مانند نہیں میرا رب تو مجھے کہلاتا ہے اور پلاتا ہے **ف** اس باب میں علی اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر اور ابی سعید اور بشیر بن خصاصیہ سے روایت ہے **کہا**
ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہیں کہ مکروہ ہے وصال روزے میں اور مروی ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ وہ وصال کرتے تہے اور کئی دن افطار نہیں
کرتے تہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الْجُنُبِ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ يُرِيْدُ الصَّوْمَ باب اس بیان میں کہ جنب کو صبح ہو جائے اور وہ روزے سے ہو **عَنْ** عَائِشَةَ وَاُمِّ سَلَمَةَ
زَوْجَيِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِّنْ اَهْلِهٖ ثُمَّ يَغْتَسِلُ فَيَصُوْمُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے جو بیبیان ہیں
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح ہو جایا کرتی تہی اور انکو حاجت غسل کی ہوتی تہی اپنی بیبیوں کی صحبت کرنے سے پہر نہاتے تہے اور روزہ رکہتے تہے **کہا**
ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ اور ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے لوگ تابعین کہتے ہیں
اگر حالت جنابت میں صبح ہو جائے تو روزہ قضا کرے اور پہلا قول صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ اِجَابَةِ الصَّائِمِ الدَّعْوَةَ باب روزہ دار کو دعوت قبول کرنیکے بیان میں **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ اِلٰى طَعَامٍ فَلْيُجِبْ فَاِنْ كَانَ صَائِمًا فَلْيُصَلِّ يَعْنِي الدُّعَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب بلایا جاوے کوئی کہانے کیلئے تو قبول کرلے پہر اگر روزہ سے ہو تو دعا کرے حضرت نے فلیصل کہا معنے اسکے دعا کرے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا دُعِيَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ صَائِمٌ فَلْيَقُلْ اِنِّيْ صَائِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دعوت ہو کسیکی اور وہ روزے سے ہو تو کہدے
کہ میں روزے سے ہوں **کہا** ابو عیسیٰ نے دونو حدیثیں اس باب میں جو ابی ہریرہ سے مروی ہیں حسن ہیں صحیح ہیں **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ صَوْمِ الْمَرْاَةِ اِلَّا بِاِذْنِ زَوْجِهَا باب
اس بیان میں کہ عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر کے رکہنا مکروہ ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَصُوْمُ الْمَرْاَةُ وَزَوْجُهَا شَاهِدٌ
يَوْمًا مِّنْ غَيْرِ شَهْرِ رَمَضَانَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ روزہ رکہے کوئی عورت کہ خاوند اسکا حاضر ہو یعنے گہر میں ہو کسی دن
سوائے رمضان کے مگر خاوند کی اجازت سے یعنے سوا رمضان کے اور روزوں میں اجازت شوہر کی ضروری ہے **ف** اس باب میں ابن عباس اور ابی سعید سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث
ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی الزناد سے وہ روایت کرتے ہیں موسیٰ بن ابی عثمان سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ تَاْخِيْرِ

قضاءِ رمضان باب اس بیان میں کہ قضاء رمضان میں تاخیر درست ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كُنْتُ اَقْضِي مَا يَكُوْنُ عَلَيَّ مِنْ رَمَضَانَ اِلَّا فِي شَعْبَانَ حَتّٰى تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا انہوں نے میں ہمیشہ قضا کیا کرتی تھی روزے جو رمضان کے مجھ پر ہوتے تھے شعبان میں یہانتک کہ وفات پائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے حضرت کی خدمت کے سبب سے قضاء رمضان کی مہلت نہ ملتی مگر شعبان میں کہ حضرت بھی اُسمیں بہت روزے رکھتے تو حضرت عائشہ بھی اپنی قضاء رمضان ادا کر لیتی تھیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن سعید انصاری نے ابو سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اسی حدیث کی مانند

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الصَّائِمِ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ باب روزہ دار کے ثواب میں جب لوگ اسکے سامنے کھانا کھاویں عَنْ لَيْلٰى عَنْ مَوْلَاتِهَا عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّائِمُ اِذَا اَكَلَ عِنْدَهُ الْمَفَاطِيْرُ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی لیلیٰ سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی مولاۃ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ سے ہو اور اُسکے پاس افطار کی چیزیں یعنے کھانا وغیرہ کھایا جاوے تو مغفرت مانگتے ہیں اُسکے لئے فرشتے کہا ابو عیسیٰ نے روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حبیب بن زید سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی دادی سے جو ام عمارہ ہیں جو دختر ہیں کعب کی اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند عَنْ اُمِّ عُمَارَةَ ابْنَةِ كَعْبٍ الْاَنْصَارِيَّةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَخَلَ عَلَيْهَا فَقَدَّمَتْ اِلَيْهِ طَعَامًا فَقَالَ كُلِيْ فَقَالَتْ اِنِّيْ صَائِمَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الصَّائِمَ تُصَلِّيْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ اِذَا اُكِلَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَفْرُغُوْا وَرُبَّمَا قَالَ حَتّٰى يَشْبَعُوْا **ترجمہ** روایت ہے ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب انصاریہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے گھر میں داخل ہوئے اور وہ کھانا لائیں آپکے آگے سو فرمایا آپنے کھاؤ تو عرض کیا انہوں نے کہ میں روزے سے ہوں فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صائم کے لئے مغفرت مانگتے ہیں فرشتے جب لوگ کھاویں اُسکے پاس یہانتک کہ فراغت ہوں اور کبھی کہا راوی نے یہانتک کہ سیر ہو جاویں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے شریک کی روایت سے **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انسے محمد بن جعفر نے انسے شعبہ نے انہوں نے حبیب بن زید سے انہوں نے اپنی مولاۃ سے جنکو لیلیٰ کہتے تھے وہ روایت کرتی ہیں ام عمارہ سے جو بیٹی ہیں کعب کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند مگر ذکر نہ کیا اسمیں لفظ حَتّٰى يَفْرُغُوْا اَوْ يَشْبَعُوْا کا کہا ابو عیسیٰ نے ام عمارہ دادی ہیں حبیب بن زید انصاری کی

باب مَا جَاءَ فِي قَضَاءِ الْحَائِضِ الصِّيَامَ دُوْنَ الصَّلٰوةِ باب اس بیان میں کہ حائض کو روزے کی قضا چاہیے نہ نماز کی عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَحِيْضُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَطْهُرُ فَيَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصِّيَامِ وَلَا يَاْمُرُنَا بِقَضَاءِ الصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ ہم حائضہ ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں پھر پاک ہوتی تھیں تو حضرت حکم کرتے تھے ہمکو روزے کی قضا کا نماز کی قضا کا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے معاذہ سے بھی کہ وہ روایت کرتی ہیں حضرت عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے علما کا نہیں پاتے ہم اسمیں انکا اختلاف کہ حائضہ قضا کرے روزے کی نہ نماز کی کہا ابو عیسیٰ نے اور عبیدہ بیٹے ہیں معتب ضبی کوفی کے ہیں اور کنیت انکی ابو عبدالکریم ہے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ مُبَالَغَةِ الْاِسْتِنْشَاقِ لِلصَّائِمِ باب اس بیان میں کہ صائم کو مبالغہ استنشاق میں مکروہ ہے عَنْ عَاصِمِ بْنِ لَقِيْطِ بْنِ صَبِرَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ عَنِ الْوُضُوْءِ قَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِي الْاِسْتِنْشَاقِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ صَائِمًا **ترجمہ** روایت ہے عاصم بن لقیط بن صبرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ خبر دو مجھکو وضو کی فرمایا آپنے پورا وضو کرو یعنی فرائض سنن اچھی طرح ادا کرو اور خلال کرو انگلیوں میں ہاتھ پیر کی اور مبالغہ کرو ناک میں پانی دینے میں مگر جب تو روزہ سے ہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مکروہ کہا ہے علما نے ناک میں دوا ڈالنے کو روزہ دار کو اور کہا ہے کہ اُس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور یہ حدیث اس قول کی تقویت کرتی ہے

باب مَا جَاءَ فِيْ مَنْ نَزَلَ بِقَوْمٍ فَلَا يَصُوْمُ اِلَّا بِاِذْنِهِمْ باب اس بیان میں کہ جو شخص کسی قوم میں اُترے تو بے اُنکے پوچھے انکی روزہ نہ رکھے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَزَلَ عَلٰى قَوْمٍ فَلَا يَصُوْمَنَّ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذْنِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو مہمان ہووے کسی قوم کے ہاں تو ہرگز روزہ نہ رکھے نفل کا بے اُنکی اجازت کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسکو کسی ثقہ کی روایت سے اور مروی ہے ہشام بن عروہ سے اور روایت کی ہے موسیٰ بن داؤد نے ابی بکر مدنی سے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے وہ اپنی باپ سے وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ اسکی مانند اور یہ بھی روایت ضعیف ہے کہ ابو بکر مدنی ضعیف ہیں اہل حدیث کی نزدیک اور ابو بکر مدنی وہ جو روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے انکا نام فضل بن مبشر ہے وہ ان سے زیادہ ثقہ اور ان سے پہلے ہیں

باب مَا جَاءَ فِي الْاِعْتِكَافِ باب اعتکاف کے بیان میں عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَعُرْوَةَ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الْاَوَاخِرَ مِنْ

رَمَضَانَ حَتّٰی قَبَضَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے اخیر عشرے میں یہانتک کہ قبض کرلیا انکو
اللہ تعالی نے **ف** اس باب میں ابی بن کعب اور ابی لیلی اور ابی سعید اور انس اور ابن عمر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابی ہریرہ اور عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ صَلَّى الْفَجْرَ ثُمَّ دَخَلَ فِي مُعْتَكَفِهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے تھے اعتکاف کا نماز پڑھکر صبح کی داخل ہوجاتے اپنے اعتکاف گاہ میں **کہا** ابو عیسی نے اور مروی ہے یہ حدیث یحیی بن سعید سے وہ روایت کرتے ہیں
عمرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی مالک نے اور کئی لوگوں نے یحیی بن سعید سے مرسلاً اور روایت کی اوزاعی اور سفیان ثوری نے یحیی بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے
عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہیں جب ارادہ کرے آدمی اعتکاف کا تو صبح کی نماز پڑھکر داخل ہو اعتکاف گاہ میں اور یہی قول ہے احمد بن حنبل اور اسحاق بن ابراہیم کا
اور بعضوں نے کہا کہ قبل غروب آفتاب کے داخل ہو اور آفتاب ڈوبے تو اسکو حالت اعتکاف میں اس دن کی شب کا کہ جس دن نیت اعتکاف کی کی ہے مثلاً جمعہ کے دن سے اعتکاف منظور ہی تو جمعرات
کو بعد عصر کے معتکف میں داخل ہوجاوے اور یہی قول ہی سفیان ثوری اور مالک بن انس کا **باب** مَا جَاءَ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ باب شب قدر کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجَاوِرُ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَيَقُولُ تَحَرَّوْا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ **ترجمہ**
روایت ہے حضرت عائشہ سے فرمایا انہوں نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اعتکاف کرتے تھے رمضان کے عشرہ اخیر میں اور فرماتے ڈھونڈھو شب قدر کو رمضان کے عشرہ اخیر میں **ف** اس باب میں
عمر اور ابی بن کعب اور جابر بن سمرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابن عمر اور فلتان بن عاصم اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن انیس اور ابی بکرہ اور [illegible]
صامت سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور کہنا انکا یُجَاوِرُ یعنی اعتکاف کرتے تھے اور اکثر روایتوں میں آیا ہی [illegible]
اخیر عشرہ میں ڈھونڈھو ہر طاق راتوں میں اور مروی ہے انسے کہ فرمایا آپنے شب قدر کی بابت کہ وہ اکیسویں[21] رات اور تئیسویں[23] اور پچیسویں[25] اور ستائیسویں[27] اور انتیسویں[29] اور آخر شب میں [illegible]
کہی کہا شافعی نے اللہ بہتر جاننے والا ہی مگر میرے نزدیک یہ بات ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو جیسا پوچھتا تھا آپ ویسا ہی اسی جواب دیتے تھے جسنے کہا ہم اس رات میں ڈھونڈھیں تو آپنے
فرمایا اچھا اسی رات میں ڈھونڈھو اور جسنے کہا اس رات میں تو آپنے فرمایا اسی رات میں ڈھونڈھو کہا امام شافعی نے اور قوی سب سے میرے نزدیک روایت اکیسویں شب کی ہی **کہا** ابو عیسی
نے کہ مروی ہے ابی بن کعب سے کہ وہ قسم کھاتے تھے کہ وہ ستائیسویں[27] شب ہے اور کہتے تھے بتادی ہمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی اسکی سو گنکر یاد رکھا ہمنے اسکو اور مروی ہے
ابی قلابہ سے کہ لیلۃ القدر بدلتی رہتی ہے اخیر دہے میں رمضان کے خبر دی ہمکو اسکی عبد بن حمید نے انہوں نے روایت کی عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے
ابو قلابہ سے وہی قول ابو قلابہ کا ہے **عَنْ** زِرٍّ قَالَ قُلْتُ لِأُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ أَنّٰى عَلِمْتَ أَبَا الْمُنْذِرِ أَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِينَ قَالَ بَلٰى أَخْبَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهَا لَيْلَةٌ صَبِيحَتُهَا تَطْلُعُ الشَّمْسُ لَيْسَ لَهَا شُعَاعٌ فَعَدَدْنَا وَحَفِظْنَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهَا فِي رَمَضَانَ وَأَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ
وَعِشْرِينَ وَلٰكِنْ كَرِهَ أَنْ يُخْبِرَكُمْ فَتَتَّكِلُوا **ترجمہ** روایت ہے زر سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے ابی بن کعب سے کیونکر بتلایا تمنے ابو المنذر کو کہ شب قدر ستائیسویں شب ہے تو کہا انہوں
نے بیشک ہمکو خبر دی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ شب ایسی ہے کہ اسکی صبح کو جب آفتاب نکلتا ہی تو اسمیں شعاع اور چمک نہیں ہوتی سو ہمنے گنا اور یاد رکھا یعنے ہمنے ستائیسویں شب
کی صبح کو آفتاب ویسا ہی دیکھا تو جان لیا کہ شب قدر اسی شب میں ہے اور قسم ہے اللہ کی ابن مسعود جانتے تھے کہ وہ رمضان کی ستائیسویں شب ہے مگر خوب نجانا انہوں نے تمکو بتلانا کہ تم تکیہ کرلوگے
یعنے اسی شب فقط جاگوگے اور راتوں میں عبادت کم کروگے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عُيَيْنَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ حَدَّثَنِي أَبِي قَالَ ذُكِرَتْ لَيْلَةُ الْقَدْرِ
عِنْدَ أَبِي بَكْرَةَ فَقَالَ مَا أَنَا بِمُلْتَمِسِهَا لِشَيْءٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَّا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فَإِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ الْتَمِسُوهَا فِي تِسْعٍ يَبْقَيْنَ
أَوْ سَبْعٍ يَبْقَيْنَ أَوْ خَمْسٍ يَبْقَيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ آخِرِ لَيْلَةٍ قَالَ وَكَانَ أَبُو بَكْرَةَ يُصَلِّي فِي الْعِشْرِينَ مِنْ رَمَضَانَ كَصَلَاتِهِ فِي سَائِرِ السَّنَةِ فَإِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ
اجْتَهَدَ **ترجمہ** روایت ہے عیینہ بن عبدالرحمن سے کہا ذکر کیا مجھ سے میرے باپ نے کہ بیان آیا شب قدر کا ابی بکرہ کے پاس تو کہا انہوں نے میں کچھ اسکی تلاش میں نہیں جب سے سنی ہے
ایک چیز میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مگر اخیر عشرہ میں یعنے رمضان کے کہ میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے ڈھونڈھو اسے جب نو راتیں باقی رہجاویں یعنے
اکیسویں[21] شب میں یا جب سات راتیں باقی رہجاویں یعنی تئیسویں[23] شب میں یا جب پانچ باقی رہجاویں یعنی پچیسویں[25] شب میں یا جب تین[3] رہجاویں یعنی ستائیسویں[27] یا اخیر رات یعنی
انتیسویں[29] کہا راوی نے اور ابو بکرہ نماز پڑھتے تھے بیس دنوں میں رمضان کے جیسے تمام سال پڑھتے تھے یعنی کچھ بڑھاتی نہ تھی پھر جب اخیر دہا آتا تو خوب کوشش کرتی عبادت میں **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث

حسن ہے صحیح ہی **باب** منہ دوسرا باب اسی بیان میں **عن** علیؓ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یوقظ اھلہ فی العشر الاواخر من رمضان **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جگاتے تھے اپنے گھر والوں کو اخیر دہے میں رمضان کے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عائشۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یجتہد فی العشر الاواخر ما لا یجتہد فی غیرھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جیسی کوشش کرتے تھے عبادت میں عشرۂ اخیر میں یعنے رمضان کے ایسی کہ کوشش کرتے تھے اور دنوں میں اسکے سوا **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی الصوم فی الشتاء باب جاڑے کے روزے کے بیان میں **عن** عامر بن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الغنیمۃ الباردۃ الصوم فی الشتاء **ترجمہ** روایت ہے عامر بن مسعود سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مفت کی لوٹ جو ٹھنڈے ٹھنڈے ہاتھ آوے جاڑے کا روزہ ہے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث مرسل ہے عامر بن مسعود نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور وہ والد ہیں ابراہیم بن عامر قرشی کے جن سے روایت کی شعبہ اور ثوری نے **باب** ما جاء علی الذین یطیقونہ باب ان لوگوں کے روزے کے بیان میں جو طاقت رکھتے ہیں روزے کی **عن** سلمۃ بن الاکوع قال لما نزلت وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین کان من اراد منا ان یفطر ویفتدی حتی نزلت الایۃ التی بعدھا فنسختھا **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہا انہوں نے جب اتری یہ آیت وعلی الذین یطیقونہ یعنے جسکو طاقت ہو روزے کی تو وہ کھانا کھلادے ایک مسکین کو جس جو ارادہ کرتا ہم میں سے افطار کا فدیہ دیدیتا یعنی ایک مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کر کھانا کھلادیتا ہر روزے کے عوض میں یہانتک کہ اسکے بعد کی آیت اتری اور یہ منسوخ ہوگئی **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور یزید بیٹے ہیں ابو عبید کے اور مولی ہیں سلمہ بن اکوع کے **باب** ما جاء فی من اکل ثم خرج یرید سفرا باب اسکے بیان میں جو رمضان میں کھانا کھا کر سفر کو نکلے **عن** محمد بن کعب انہ قال اتیت انس بن مالک فی رمضان وھو یرید سفرا وقد رحلت لہ راحلتہ ولبس ثیاب السفر فدعا بطعام فاکل فقلت لہ سنۃ فقال سنۃ ثم رکب **ترجمہ** روایت ہے محمد بن کعب سے کہا انہوں نے آیا میں انس بن مالک کے پاس اور وہ ارادہ رکھتے تھے سفر کا اور سواری انکی کسی گئی تھی اور پہن چکے تھے کپڑے سفر کے سو منگایا انہوں نے کھانا اور کھایا تو کہا میں نے کیا یہ سنت ہے یعنے قبل نکلنے کی افطار کرنا کہا انس نے ہاں سنت ہے پھر سوار ہوگئے **روایت** کی ہے محمد بن اسمعیل نے انہوں نے سعید ابن ابی مریم سے انہوں نے محمد بن جعفر سے کہا روایت کی مجھسے زید بن اسلم نے کہا روایت کی مجھسے محمد بن منکدر نے انہوں نے محمد بن کعب سے کہا آیا میں انس بن مالک کے پاس رمضان میں اور ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن جعفر بیٹے ہیں ابی کثیر مدنی کی اور ثقہ ہیں اور بھائی ہیں اسمعیل بن جعفر کے اور عبد اللہ بن جعفر بیٹے ہیں ابن نجیح کے جو والد ہیں علی بن مدینی کے اور یحیی بن معین انکو ضعیف کہتے تھے اور گئے ہیں بعض علما اس حدیث کی طرف اور کہا ہی کہ مسافر کو جائز ہے افطار کرنا قبل اسکے کہ روانہ ہو گھر سے مگر نماز کا قصر جائز نہیں جب تک کہ نہ نکلے شہر کی دیواروں سے باہر نکلے اور یہی قول ہی اسحق بن ابراہیم کا **باب** ما جاء فی تحفۃ الصائم باب روزہ دار کے تحفہ کے بیان میں **عن** الحسن بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تحفۃ الصائم الدھن والمجمر **ترجمہ** روایت ہے امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روزہ دار کو تحفہ دی تو تیل دی یا خوشبو یعنے عود وغیرہ **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اسناد اسکی کچھ ایسی نہیں اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر سعد بن طریف کی روایت سے اور سعد ضعیف ہیں اور انکو عمیر بن ماموم بھی کہتے ہیں **باب** ما جاء فی الفطر والاضحی متی یکون باب اس بیان میں کہ عید فطر اور اضحی کب ہے **عن** عائشۃ قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الفطر یوم یفطر الناس والاضحی یوم یضحی الناس **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عید فطر اسی دن ہی جسدن روزے رمضان کے تمام کریں سب لوگ اور عید اضحی اسدن ہے کہ جسدن لوگ قربانی وغیرہ کریں **کہا** ابو عیسٰی نے پوچھا میں نے محمد سے کہ محمد بن المنکدر کو سماع ہے حضرت عائشہ سے یا نہیں تو کہا انہوں نے سماع ہی اسلئے کہ وہ کہتے ہیں اپنی روایت میں سنا میں نے حضرت عائشہ سے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **باب** ما جاء فی الاعتکاف اذا خرج منہ باب ایام اعتکاف گزر جانیکے بیان میں **عن** انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی العشر الاواخر من رمضان فلم یعتکف عاما فلما کان فی العام المقبل اعتکف عشرین **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف کیا کرتے تھے اخیر عشرے میں رمضان کے سو ایکسال اتفاق اعتکاف کا نہوا سو دوسرے سال میں بیس دن اعتکاف کیا **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی انس کی روایت سے اور اختلاف ہے علما کا اس میں کہ جب کوئی اعتکاف توڑدیوے قبل پورا کرنیکے جسکی نیت کی تھی سو کہا ہی بعضوں نے واجب ہے اسپر قضا جتنے دن باقی رہی اسکی نیت سے اور حجت لائے ہیں اس حدیث کو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے اعتکاف سے رمضان میں تو پھر

اعتکاف کیا عشرہ شوال میں اور یہی قول ہی مالک کا اور بعضوں نی کہا اگر اعتکاف نذر نہو یا اپنی اوپر واجب کر لیا ہو ایسا ہی نہو اور فقط نفل کی نیت سی اعتکاف میں تہا اور پہر نکل آیا تو اُسپر کچہہ قضا واجب نہیں مگر اپنی خوشی سے چاہی تو مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے شافعی کا اور شافعی کہتے ہیں جو عمل کرنا تجہپر واجب نہیں کہ بجا لاوے اور تو نی اُسکو شروع کیا اور پہر توڑ دیا تو واجب نہیں تجہپر قضا اُسکی مگر حج او عمرہ اور اسباب میں ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے **باب المُعتَكِفِ يَخرُجُ لِحَاجَتِهِ أَمْ لَا** باب اس بیان میں کہ معتکف اپنی حاجت ضروری کو نکلے یا نہیں **عن** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا اعْتَكَفَ أَدْنَى إِلَيَّ رَأْسَهُ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لَا يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلَّا لِحَاجَةِ الْإِنْسَانِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب اعتکاف میں ہوتی جہکا دیتی میری طرف اپنا سر تو میں کنگہی کر دیتی اور گہر میں نہ آتی مگر حاجت انسانی یعنی پیشاب پاخانے وغیرہ کو **کہا** ابو عیسی نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی ایسا ہی روایت کیا کئی لوگوں نے مالک ابن انس سی انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عُروہ سی انہوں نے عَمرہ سی انہوں نے عائشہ رض سی اور صحیح یہ ہے کہ عُروہ اور عَمرہ دونوں روایت کرتی ہیں حضرت عائشہ رض سی ایسی ہی روایت کی لیث بن سعد نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ او عمرہ سی اُن دونوں نے حضرت عائشہ سی **روایت** کی ہے یہہ حدیث قتیبہ نی اُنہوں نے لیث سی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب اعتکاف کری آدمی تو نہ نکلی اعتکاف کی جگہہ سے مگر حاجت بشری کو اور اجماع ہے اسپر کہ نکلے قضائے حاجت کو یعنی پیشاب اور پاخانی کو مگر اختلاف ہے علما کا عیادت مریض اور جمعہ اور جنازہ کی لیے نکلنے میں تو بعض علما کی کہا صحابہ وغیرہم سی کہ عیادت کری مریض کی اور جنازہ کی ساتہ جاوے اور جمعی میں حاضر ہو اگر اعتکاف کی نیت کی وقت ان باتونکی شرط کر لی ہو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور بعضوں نے کہا کہ اسمیں کچہہ جائز نہیں معتکف کو اور کہا ہی کہ جب اعتکاف کری ایسی شہر میں کہ جہاں جمعہ ہوتا ہی تو جامع مسجد میں یا جہاں جمعہ ہوتا ہی وہیں اعتکاف کری اسلئی کہ مکروہ ہی اُسکو جمعہ کی لئے جانا اور جمعہ کا ترک بہی بجا نہیں اسلئے ایسی جگہہ اعتکاف کری کہ ضرورت نکلنے کی سوا حاجت بشری کی نہو اسلئے کہ اُن علما کی نزدیک سوا حاجت بشری کے نکلنا اعتکاف توڑ دیتا ہی اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور کہا احمد نی عیادت مریض کی نکری اور جنازہ کے ساتہ نجاوے حضرت عائشہ کی حدیث کی رو سے جو ابہی گذری اور کہا اسحق نے اگر شرط کر لی ہو یعنے نیت کے وقت تو جائز ہے عیادت مریض اور جنازی کی ساتہ جانا ہی **باب** مَا جَاءَ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ باب رمضان کی نماز شب کے بیان میں **عن** أَبِي ذَرٍّ قَالَ صُمْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ سَبْعٌ مِنَ الشَّهْرِ فَقَامَ بِنَا حَتَّى ذَهَبَ ثُلُثُ اللَّيْلِ ثُمَّ لَمْ يَقُمْ بِنَا فِي السَّادِسَةِ وَقَامَ بِنَا فِي الْخَامِسَةِ حَتَّى ذَهَبَ شَطْرُ اللَّيْلِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهِ فَقَالَ إِنَّهُ مَنْ قَامَ مَعَ الْإِمَامِ حَتَّى يَنْصَرِفَ كُتِبَ لَهُ قِيَامُ لَيْلَةٍ ثُمَّ لَمْ يُصَلِّ بِنَا حَتَّى بَقِيَ ثَلَاثٌ مِنَ الشَّهْرِ وَصَلَّى بِنَا فِي الثَّالِثَةِ وَدَعَا أَهْلَهُ وَنِسَاءَهُ فَقَامَ بِنَا حَتَّى تَخَوَّفْنَا الْفَلَاحَ قُلْتُ لَهُ وَمَا الْفَلَاحُ قَالَ السُّحُورُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سی کہ روزہ رکہا ہمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہ سو نماز شب نہ پڑہی ہمارے ساتہ یعنی سوائی عشاء کی یہانتک کہ باقی رہیں سات تاریخیں مہینے میں یعنی تیئیسوین ۲۳ شب کو لیکر کہڑے ہوئے ہمکو لیکے نماز تراویح پر یہانتک کہ تہائی رات گذر گئی پہر نہ پڑہی جب چہہ تاریخیں باقی رہیں یعنی چوبیسوین شب کو پہر کہڑے ہوئی ہمکو لیکر نماز میں پچیسوین شب کو یہانتک کہ آدہی رات گذر گئی اور عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ آرزو ہی کہ آپ اور نفل پڑہتی ہمارے ساتہ اس باقی رات میں سو فرمایا آپنے جو نماز پڑہے امام کے ساتہ یہانتک کہ امام فارغ ہو تو لکہا جاتا ہی اسکے لئی ساری رات نماز پڑہنے کا ثواب پہر نماز نہ پڑہی یہانتک کہ باقی رہیں تین تاریخیں مہینے سی پہر نماز پڑہی ستائیسوین کو ہمارے ساتہ اور بُلایا اپنے گہر والونکو اور عورتونکو اور کہڑے ہوئی ہمکو لیکر نماز میں یہانتک کہ خوف ہوا ہمکو فلاح فوت ہونیکا کہا راوی نے پوچہا میں نے ابو ذر سی فلاح کیا ہی کہا انہوں نے سحر کا کہانا یعنے خوف ہوا کہ سحر کا وقت نہ جاتا رہی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف ہی علما کا قیام رمضان میں سو بعضوں نے کہا چالیس ۴۱ رکعتیں پڑہی وتر سمیت اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور اسی پر عمل ہی مدینے والونکا اور اکثر اہل علم اسپر ہیں کہ مروی ہے علی و عمر وغیرہما صحابہ سے کہ بیس رکعتیں پڑہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی کا اور کہا شافعی نے ایسا ہی پایا ہمنے اپنی شہر مکے میں کہ پڑہتے ہیں بیس رکعت اور کہا احمد نے مروی ہیں اسمیں کئی قسم کی روایتیں اور کچہہ حکم نکیا اسمیں اور کہا اسحق نے ہم اختیار کرتی ہیں اکتالیس ۴۱ رکعتیں جیسا مروی ہے ابی بن کعب سے اور اختیار کیا احمد اور اسحق اور ابن مبارک نے پڑہنا جماعت سے رمضان کے مہینے میں اور اختیار کیا شافعی نے کہ آدمی اگر قاری ہو تو اکیلا پڑہے **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا باب اسکے بیان میں جو کسیکا روزہ کہلوادے **عن** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا كَانَ لَهُ مِثْلُ أَجْرِهِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَنْقُصُ مِنْ أَجْرِ الصَّائِمِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جو کہلوادے کسیکا روزہ ہوگا اُسکو ثواب روزہ دار کے برابر بغیر اسکے کہ گہٹے ثواب اُس روزہ رکہنے والی کا کچہہ یعنے دونونکو ثواب کامل ملیگا **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** التَّرْغِيبِ فِي قِيَامِ شَهْرِ رَمَضَانَ وَمَا جَاءَ فِيهِ مِنَ الْفَضْلِ باب بیان میں رغبت دلانے

رمضان کی نماز شب پڑھنے کے ثواب میں **عن** ابی ھریرۃ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یرغب فی قیام رمضان من غیر ان یامرھم بعزیمۃ ویقول من قام رمضان ایمانا واحتسابا غفر لہ ما تقدم من ذنبہ فتوفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والامر علی ذلک ثم کان الامر کذلک فی خلافۃ ابی بکر وصدرا من خلافۃ عمر بن الخطاب علی ذلک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رغبت دلاتے تھے رمضان میں انکو نماز پڑھنے کی بغیر اسکے کہ حکم کریں اُسکا فرض و واجب ٹھہرا کر اور فرماتے تھے جو رات کو نماز پڑھے رمضان میں ایمان کی درستی کو اور ثواب ملنے کے لئے بخشے جاوینگے اُسکے اگلے گناہ پھر وفات پائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم نے اور طریقہ ایسا ہی تھا یعنے جو جاہتا تہا پڑھتا پھر ایسا ہی رہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی خلافت میں اور حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی خلافت کی شروع میں **ف** اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے زہری سے بھی وہ روایت کرتے ہیں عروہ سے وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **اٰخر ابواب الصوم** یہ آخر ہے روزے کی بابوں کا **واول ابواب الحج** اور یہہ اول ہے حج کی بابوں کا

ابواب الحج عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب میں حج کی حدیثوں میں جو مروی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ماجاء فی حرمۃ مکۃ باب مکے کی حرمت کا بیان **عن** ابی شریح العدوی انہ قال لعمرو بن سعید وھو یبعث البعوث الی مکۃ ائذن لی ایھا الامیر احدثک قولا قام بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغد من یوم الفتح سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی وابصرتہ عیناي حین تکلم بہ انہ حمد اللہ واثنی علیہ ثم قال ان مکۃ حرمھا اللہ تعالی ولم یحرمھا الناس ولا یحل لامرء یؤمن باللہ والیوم الاخر ان یسفک بھا دما او یعضد بھا شجرۃ فان احد ترخص لقتال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیھا فقولوا ان اللہ اذن لرسولہ صلی اللہ علیہ وسلم ولم یاذن لک وانما اذن لی فیھا ساعۃ من نھار وقد عادت حرمتھا الیوم کحرمتھا بالامس ولیبلغ الشاھد الغائب فقیل لابی شریح ما قال لک عمرو بن سعید قال انا اعلم منک بذلک یا ابا شریح ان الحرم لا یعیذ عاصیا ولا فارا بدم ولا فارا بخربۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہ کہا انہوں نے عمرو بن سعید سے جب بھیجا تہا لشکر مکے کو یعنی عبد اللہ بن زبیر کی قتال کو اجازت دو مجھکو اے امیر کہ بیان کروں میں تجھ سے ایک حدیث کہ کھڑے ہو کر فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کی صبح کو کہ سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا اُسکو میرے دل نے اور دیکھا انکو میری آنکھوں نے جب فرمائی حضرت نے وہ حدیث پہلے حمد کی آپنے اللہ تعالی کی اور تعریف کی اُسکی پھر فرمایا کہ مکے کو حرمت کی جگہہ اللہ تعالی نے ٹھہرایا ہے آدمیوں نے نہیں سو جائز نہیں کسی آدمی کو کہ ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ مکے میں خون بہاوے یعنی قتل ناحق کرے یا وہاں کا درخت کاٹے اور اگر کوئی درست جانے اس دلیل سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم بھی تو لڑے ہیں مکے میں تو اُس سے کہو بیشک خدا نے اپنے رسول کو حکم دیا تہا لڑائی کا اور تجھکو حکم نہیں دیا اور مجھکو دن کی فقط ایک گھڑی بہر اجازت ہوئی پھر اُسکی حرمت لوٹ آئی جیسی کل تھی اور چاہئے کہ حاضر لوگ غائبوں کو یہ حکم سنا دیں سو پوچھا ابی شریح سے لوگوں نے کہ کیا جواب دیا تمکو عمرو بن سعید نے کہا جواب دیا کہ میں تم سے بہتر جانتا ہوں اس حدیث کو اے ابا شریح حرم مکہ نافرمان کو پناہ نہیں دیتا یعنے باغی کو اور نہ اُسکو جو خون کرکے بہاگا ہو یا چوری کر کے **کہا** ابو عیسے نے اور مروی ہے لفظ بخزیۃ بھی یعنی بجائے بخربۃ کے اور معنی اُسکے ذلت کی ہیں اور اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابی شریح کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو شریح خزاعی کا نام خویلد بن عمرو عدوی کعبی ہے اور خربۃ کے معنی جنایت یعنے قصور ہے علما کہتے ہیں کہ جسنے قصور کیا یعنے چوری کی یا شراب پیا یا خون کیا پھر آیا حرم میں تو اُسکو حد ماری جاوے **مترجم** کہتا ہے عمرو بن سعید یزید پلید کیطرف سے مدینہ منورہ میں حاکم تہا سنہ ۶۱ اکسٹھ ہجری میں یزید نے اُسکو لکھا کہ عبد اللہ بن زبیر جو صحابی مقبول تھے انپر لشکر بھیجے اسلئے کہ انہوں نے اُس پلید کی بیعت سے کنارہ کر کے مکہ معظمہ میں سکونت اختیار کی تھی اور عمرو بن سعید نے جو انکو خونی اور چور قرار دیا یہ اُسکی زیادتی ہے ایسی پاک نژاد لوگوں سے ایسی جنایات کہاں ہوتی ہیں بلکہ استحقاق خلافت میں وہ یزید سے بہتر تھے اور بیعت خلافت انکی یزید سے پیشتر ہو چکی تھی آخر ظلما انکو شہید کیا رضی اللہ عنہ انا للہ وانا الیہ راجعون

باب ماجاء فی ثواب الحج والعمرۃ باب ثواب میں حج و عمرہ کی **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابعوا بین الحج والعمرۃ فانھما ینفیان الفقر والذنوب کما ینفی الکیر خبث الحدید والذھب والفضۃ ولیس للحجۃ المبرورۃ ثواب الا الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پے در پے بجا لاؤ حج اور عمرہ اسلئے کہ وہ دونوں مٹاتے ہیں فقر اور گناہوں کو جیسے مٹاتی ہے بھٹی لوہے اور سونے اور چاندی کے میل کو اور حج مقبول کا

ملا کچھ نہین سوا جنت کے **ف** اس باب مین روایت ہے عمر اور عامر بن ربیعہ اور ابی ہریرہ اور عبداللہ بن حبشی اور ام سلمہ اور جابر سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن مسعود کی روایت سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَجَّ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے حج کیا اور نہ شہوت کی باتین کی عورتون سے اور نہ فسق کیا تو بخشے جاوینگے اسکے اگلے سب گناہ یعنی گزرے ہوے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو حازم کوفی وہ اشجعی ہین انکا نام سلمان ہے اور مولی ہین عزہ اشجعیہ کے **باب** مَا جَاءَ مِنَ التَّغْلِیْظِ فِیْ تَرْكِ الْحَجِّ باب ترک حج کی مذمت مین **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ مَلَكَ زَادًا وَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰى بَیْتِ اللّٰهِ وَلَمْ یَحُجَّ فَلَا عَلَیْهِ اَنْ یَّمُوْتَ یَهُوْدِیًّا اَوْ نَصْرَانِیًّا وَذٰلِكَ اَنَّ اللّٰهَ یَقُوْلُ فِیْ كِتَابِهٖ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مالک ہوا توشہ اور سواری کا کہ پہنچا دیوے اسکو بیت اللہ تک اور پھر حج نکیا تو کچھ فرق نہین اسپر کہ مرے یہودی ہوکر یا نصرانی اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے اپنی کتاب مین کہ اللہ جل جلالہ کے واسطے اُن لوگون پر حج فرض ہے بیت اللہ کا جو طاقت رکھتے ہون سامان راہ کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسکی اسناد مین گفتگو ہے اور ہلال بن عبداللہ مجہول ہین یعنے انکا حال اور ثقاہت معلوم نہین اور حارث ضعیف ہین حدیث مین **باب** مَا جَاءَ فِیْ اِیْجَابِ الْحَجِّ بِالزَّادِ وَالرَّاحِلَةِ باب اس بیان مین کہ جب زاد و راحلہ ہو تو حج فرض ہے **مترجم** فقہا کے نزدیک شرائط فرضیت حج آٹھ ہین اسلام آزاد ہونا عقل بلوغ صحت قدرت زاد و راحلہ امن راہ عورت کے لئے محرم ہونا اور فرائض اسکے احرام اور وقوف عرفہ مین اور طواف الزیارت ہے جسکو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہین اور واجبات اسکے وقوف مزدلفہ اور سعی صفا و مروہ اور رمی جمار اور طواف الوداع ہے کہ جسکو طواف الصدر بھی کہتے ہین اور یہ آفاقی کے لئے ہی یعنی جو مکی نہو اور حلق یا بال کتروانا اور جس چیز کے ترک سے جانور ذبح کرنا واجب ہو اور سوا انکے سب سنتین ہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا یُوْجِبُ الْحَجَّ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہون نے آیا ایک مرد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا کس چیز سے حج فرض ہوتا ہے تو آپنے فرمایا توشے اور سواری کے مقدور ہونے سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ آدمی جب مالک ہو زاد و راحلے کا تو فرض ہے اسپر حج اور ابراہیم بن یزید وہ خوزی مکی ہین اور بعضون نے انمین گفتگو کی ہے یعنے ضعیف کہا ہے انکے حافظے کی طرف سے **باب** مَا جَاءَ كَمْ فُرِضَ الْحَجُّ باب اس بیان مین کہ کئی حج فرض ہین **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِیْ كُلِّ عَامٍ فَسَكَتَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفِیْ كُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْئَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ جب اتری یہ آیت وللہ الخ یعنے آدمیون جسکو راہ کی طاقت ہو اسپر حج فرض ہے تو لوگون نے کہا ہر سال مین حج کرنا چاہیے یا رسول اللہ تو حضرت چپ ہو رہے پھر کہا کیا ہر سال مین یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے نہین اور اگر مین ہان کہدیتا تو ہر سال فرض ہوجاتا سو اتاری اللہ تعالی نے یہہ آیت یا ایہا الذین الخ یعنے ای ایمان والو نہ پوچھو بہت سی چیزون کو کہ اگر ظاہر ہون تمپر تو بری لگین تمکو یعنی شاق گذرین تمپر **ف** اس باب مین ابن عباس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ابی البختری کا نام سعید بن ابی عمران ہے اور وہ سعید بن فیروز ہین **باب** مَا جَاءَ كَمْ حَجَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان مین کہ آنحضرت نے کتنے حج کئے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ حَجَّ ثَلٰثَ حِجَجٍ حَجَّتَیْنِ قَبْلَ اَنْ یُّهَاجِرَ وَحَجَّةً بَعْدَ مَا هَاجَرَ مَعَهَا عُمْرَةٌ فَسَاقَ ثَلٰثَةً وَّسِتِّیْنَ بَدَنَةً وَّجَاءَ عَلِیٌّ مِّنَ الْیَمَنِ بِبَقِیَّتِهَا فِیْهَا جَمَلٌ لِاَبِیْ جَهْلٍ فِیْ اَنْفِهٖ بُرَةٌ مِّنْ فِضَّةٍ فَنَحَرَهَا فَاَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ كُلِّ بَدَنَةٍ بِبَضْعَةٍ فَطُبِخَتْ فَشَرِبَ مِنْ مَّرَقِهَا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تین حج کئے دو قبل ہجرت کے اور ایک بعد ہجرت کے کہ اسکے ساتھ عمرہ بھی تہا اور ساتھ لائے تریسٹھ اونٹ قربانی کے اور باقی اونٹ اسمین کے حضرت علی یمن سے لائے یعنے سب پورے سو ہو گئے اسمین ابوجہل کا بھی اونٹ تہا کہ اسکی ناک مین حلقہ تہا چاندی کا سو ذبح کیا انکو پہر حکم کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک اونٹ مین سے ایک ٹکڑا گوشت کا لیا اور سبکو پکایا پہر آپنے اسکا شوربا پی لیا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے سفیان کی روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر زید بن حباب کی روایت سے اور دیکھا مین نے عبداللہ بن عبدالرحمن کو کہ روایت کی انہون نے یہ حدیث اپنی کتاب مین عبداللہ بن ابی زیاد سے اور پوچھا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے اس حدیث کو تو انہون نے نہ پہچانا اسکو ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہون جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دیکھا مین نے انکو کہ وہ اس حدیث کو محفوظ نجانتے تھے اور کہا مروی ہے یہہ حدیث ثوری سے وہ روایت کرتے ہین ابی اسحق سے وہ مجاہد سے مرسلاً **عَنْ**

قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسِ بْنِ مَالِكٍ كَمْ حَجَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَجَّةً وَاحِدَةً وَاعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً مَعَ
حَجَّتِهٖ وَعُمْرَةَ الْجِعِرَّانَةِ اِذْ قَسَمَ غَنِيْمَةَ حُنَيْنٍ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے انس بن مالک سے کتنے حج کئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے بعد فرض ہونیکے تو کہا انہوں
نے ایک حج اور چار عمرے ایک عمرہ ذیقعدہ میں اور ایک صلح حدیبیہ کے سال میں اور ایک عمرہ حج کے ساتھ اور ایک عمرہ جعرانہ جب تقسیم کی غنیمت حنین کی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح
ہے اور حبان بن ہلال کی کنیت ابو حبیب بصری ہے اور وہ بڑے بزرگ اور ثقہ ہیں ثقہ کہا ہے انکو یحییٰ بن سعید قطان نے **بَابُ** مَا جَاءَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب
اس بیان میں کہ کتنے عمرے کئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْتَمَرَ اَرْبَعَ عُمَرٍ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةَ الثَّانِيَةِ
مِنْ قَابِلٍ عُمْرَةَ الْقِصَاصِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةَ الثَّالِثَةِ مِنَ الْجِعِرَّانَةِ وَالرَّابِعَةَ الَّتِي مَعَ حَجَّتِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے
ایک عمرہ حدیبیہ اور دوسرا عمرہ سال آئندہ اور اُسی عمرہ کی قضا ذیقعدہ میں اور تیسرا عمرہ جعرانہ اور چوتھا حج کے ساتھ **ف** اس باب میں انس اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا**
ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابن عیینہ نے روایت کی یہ حدیث عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابن عباس کا
روایت کی ہم سے یہ حدیث سعید بن عبدالرحمن نے جو مخزومی ہیں انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کی حدیث
پہلے حدیث کی مانند **بَابُ** مَا جَاءَ فِي اَيِّ مَوْضِعٍ اَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاں سے احرام باندھا **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ لَمَّا اَرَادَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَجَّ اَذَّنَ فِي النَّاسِ فَاجْتَمَعُوْا فَلَمَّا اَتَى الْبَيْدَاءَ اَحْرَمَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے جب ارادہ
کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا آگاہ کر دیا لوگوں کو سو جمع ہو گئے پھر جب پہونچے حضرت بیدا میں کہ ایک مقام ہے مکے مدینے کے بیچ میں احرام باندھا حضرت نے **ف** اس باب میں ابن عمر
اور مسور بن مخرمہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ الْبَيْدَاءُ الَّتِي تَكْذِبُوْنَ فِيْهَا عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا اَهَلَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ مِنْ عِنْدِ الشَّجَرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ یہ بیدا ہے جہاں تم جھوٹ باندھتے
ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر قسم ہے اللہ کی لبیک نہیں پکاری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مگر مسجد ذی الحلیفہ کے پاس درخت کے نزدیک سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح
بَابُ مَا جَاءَ مَتٰى اَحْرَمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ حضرت نے کب احرام باندھا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهَلَّ فِي دُبُرِ
الصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لبیک پکاری نماز کے بعد **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسی کو کہ روایت کی ہو عبدالسلام بن حرب کے
سوا اور اسکو مستحب کہا ہے علماء نے کہ احرام باندھے آدمی یعنے لبیک پکارے نماز کے بعد **بَابُ** مَا جَاءَ فِي اِفْرَادِ الْحَجِّ باب افراد حج کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفْرَدَ الْحَجَّ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں یعنے فقط حج کا احرام باندھا **مترجم** کہتا ہے کہ
حاجی تین قسم میں ایک مفرد کہ نرے حج کا احرام باندھے دوسرا قارن کہ حج اور عمرے دونوں کا احرام باندھے تیسرا متمتع کہ اول عمرے کا احرام باندھے میقات سے حج کے مہینوں میں
اور ارکان عمرے کے بجا لاوے پھر اگر ہدی ساتھ لایا ہے تو احرام باندھے رہے نہیں تو احرام کھول ڈالے اور مکہ ہی میں رہے جب حج کے دن آویں تو حج کا احرام حرم سے باندھے اور حج کرے **ف** اس باب میں جابر اور ابن عمر سے روایت ہے
کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے افراد کیا حج میں اور ابو بکر اور عمر اور عثمان نے بھی افراد کیا یہ
روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبداللہ بن نافع صائغ سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے یہی حدیث **کہا** ابو عیسیٰ نے کہا ثوری نے اگر افراد کرے
حج میں تو بہتر ہے اور اگر قران کرے تو بھی بہتر ہے اور تمتع کرے تو بھی بہتر ہے اور شافعی نے بھی ایسا ہی کہا ہے اور کہا ہے کہ سب سے بہتر ہمارے نزدیک افراد ہے پھر تمتع پھر قران **بَابُ**
مَا جَاءَ فِي الْجَمْعِ بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ باب ایک ہی احرام میں حج اور عمرہ بجا لانے کے بیان میں **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ
وَحَجَّةٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ نے لبیک پکاری حج اور عمرے دونوں کے ساتھ **ف** اس باب میں عمر اور عمران بن حصین
سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں بعض علما اسکی طرف اور اسکو اختیار کیا ہے اہل کوفہ وغیرہم نے یعنے قران افضل ہے اور یہ صورت جو
حدیث میں مذکور ہوئی قران کی ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي التَّمَتُّعِ باب تمتع کے بیان میں **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْحَارِثِ ابْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهٗ سَمِعَ سَعْدَ بْنَ اَبِي وَقَّاصٍ
وَالضَّحَّاكَ بْنَ قَيْسٍ وَهُمَا يَذْكُرَانِ التَّمَتُّعَ بِالْعُمْرَةِ اِلَى الْحَجِّ فَقَالَ الضَّحَّاكُ بْنُ قَيْسٍ لَا يَصْنَعُ ذٰلِكَ اِلَّا مَنْ جَهِلَ اَمْرَ اللّٰهِ تَعَالٰى فَقَالَ سَعْدٌ بِئْسَ مَا

قُلْتَ يَا ابْنَ أَخِي فَقَالَ الضَّحَّاكُ فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَدْ نَهَى عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ سَعْدٌ قَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَنَعْنَاهَا مَعَهُ **ترجمہ** روایت ہے
محمد ابن عبداللہ سے کہ انہوں نے سنا سعد ابن ابی وقاص اور ضحاک ابن قیس کو کہ وہ دونوں ذکر کرتے تھے عمرہ ملانے کا حج کے ساتھ یعنی تمتع کہتے میں سو کہا ضحاک ابن قیس نے یہ تو وہی کرے گا
جو اللہ کا حکم نہ جانے سو سعد نے کہا برا کہا تم نے اے بھتیجے میرے ضحاک نے کہا عمر ابن خطاب نے منع کیا ہے تمتع سے تو سعد نے کہا البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ہم نے بھی آپ کے
ساتھ **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ شِهَابٍ أَنَّ سَالِمَ بْنَ عَبْدِ اللَّهِ حَدَّثَهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الشَّامِ وَهُوَ يَسْأَلُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ عَنِ التَّمَتُّعِ
بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ ابْنُ عُمَرَ هِيَ حَلَالٌ فَقَالَ الشَّامِيُّ إِنَّ أَبَاكَ قَدْ نَهَى عَنْهَا فَقَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ أَبِي نَهَى عَنْهَا وَصَنَعَهَا
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَأَمْرَ أَبِي يُتَّبَعُ أَمْ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ بَلْ أَمْرَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَقَدْ صَنَعَهَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
روایت ہے ابن شہاب سے کہ سالم بن عبداللہ نے بیان کیا انہوں نے سنا سالم نے ایک شامی کو کہ پوچھتا تھا عبداللہ بن عمر سے عمرہ حج میں ملانے کو یعنی تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمر نے وہ جائز ہے پھر کہا شامی نے
تمہارے باپ تو منع کرتے تھے تمتع کو سو فرمایا عبداللہ بن عمر نے بھلا دیکھو تو سہی اگر میرے باپ منع کریں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم وہی کام کریں تو میرے باپ کی تابعداری کیجائیگی یا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے کام کی تو کہا شامی نے بلکہ تابعداری کیجائیگی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کام کی تو کہا عبداللہ نے البتہ تمتع کیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَأَوَّلُ مَنْ نَهَى عَنْهُ مُعَاوِيَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے
کہا تمتع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابوبکر اور عمر اور عثمان نے اور پہلے جس نے منع کیا تمتع سے معاویہ ہیں **ف** اس باب میں علی اور عثمان اور جابر اور سعد اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر
سے روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور اختیار کیا ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے تمتع کو ساتھ عمرہ کے اور تمتع یہ ہے کہ آدمی حج کے مہینوں میں عمرے کا احرام باندھ کر حرم
میں داخل ہو پھر بعد عمرے کے احرام کھولڈالے اور مکے میں رہے پھر حج کرے اور اس شخص کو متمتع کہتے ہیں اور اسکو ذبح کرنا قربانی کا جو میسر ہو واجب ہے اور جو قربانی نہ پاوے تو تین دن روزے
رکھے حج میں اور سات دن جب اپنے گھر لوٹے اور مستحب ہے متمتع کو کہ اگر روزے رکھے تین دن حج میں تو روزے رکھے ذی الحجہ کے عشرہ اول میں اور آخر اسکا عرفہ کا دن ہو پھر اگر نہ رکھے عشرہ
میں تو بعض علمائے صحابہ کے نزدیک ایام تشریق میں رکھ لے انہی بعض میں ہیں ابن عمر اور عائشہ اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحق اور کہا بعضوں نے روزہ نہ رکھے ایام تشریق
میں اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا **کہا ابو عیسیٰ** نے اور اہل حدیث اختیار کرتے ہیں تمتع کو یعنی عمرہ حج میں ملانے کو اور یہی کہتے ہیں شافعی اور احمد اور اسحق **بَابُ** مَا جَاءَ فِي التَّلْبِيَةِ
باب لبیک کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تَلْبِيَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ
وَالْمُلْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا تھا لبیک پکارنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اسطرح یعنی لَبَّيْكَ سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں حاضر ہوں میں تیرے بندگی میں اے خدا حاضر
ہوں میں تیری خدمت میں اے خدا تیرا کوئی شریک نہیں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں البتہ سب تعریف اور نعمت تیرے ہی لئے ہے اور سلطنت بھی کوئی شریک نہیں تیرا **روایت کی** ہم سے قتیبہ
نے لیث سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ انہوں نے لبیک پکاری تو اسطرح کہنے لگے جیسا اوپر مذکور ہوا اور کہا اور ایسا ہی ہے لبیک پکارنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
اور زیادہ کہتے تھے عبداللہ بن عمر اپنی طرف سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کے بعد یہ الفاظ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ فِي يَدَيْكَ لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَاءُ
إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ یعنے حاضر ہوں میں تیری خدمت میں حاضر ہوں میں تیری خدمت میں اور راضی ہوں تیری تابعداری میں اور خیر یعنی بہتری دونوں ہاتھوں میں تیرے ہے اور رغبت تیری ہی طرف ہے اور
عمل تیرے ہی لئے ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ** نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور
اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا شافعی نے اگر کچھ اللہ کی تعظیم کے کلمات زیادہ کرے لبیک میں تو انشاء اللہ
کچھ مضائقہ نہیں اور بہتر میرے نزدیک تو یہی ہے کہ اقتصار کرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک پر یعنی جو اوپر مذکور ہوا مراد یہ ہے کہ اس سے کچھ بڑھاوے نہیں کہا شافعی نے اور یہ جو
ہم نے کہا کہ اللہ کی تعظیم کے کلمات بڑھانا کچھ مضائقہ نہیں تو یہ اس دلیل سے کہ مروی ہے ابن عمر سے کہ وہ یاد کر چکے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لبیک کو پھر بڑھایا اسمیں اپنی طرف
سے لَبَّيْكَ وَالرَّغْبَى إِلَيْكَ وَالْعَمَلُ جیسا اوپر مذکور ہوا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ التَّلْبِيَةِ وَالنَّحْرِ باب لبیک اور قربانی کی فضیلت میں **عَنْ** أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ
أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ أَيُّ الْحَجِّ أَفْضَلُ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا حج افضل ہے
تو فرمایا جسمیں لبیک پکارنا بہت ہو اور خون بہانا یعنی قربانی کرنا **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يُلَبِّي إِلَّا لَبَّى مَنْ عَنْ يَمِينِهِ

وَشِمَالِهٖ مِنْ حَجَرٍ اَوْ شَجَرٍ اَوْ مَدَرٍ حَتّٰى يَنْقَطِعَ الْاَرْضُ مِنْ هٰهُنَا وَهٰهُنَا **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے کہ لبیک پکارے مگر
لبیک پکارتی ہیں اُسکے داہنی بائیں پتھر اور درخت اور کنکریاں یہانتک کہ تمام ہوجاتی ہی زمین اسطرف اور اسطرف یعنے مغرب سی مشرق تک جہانتک زمین ہے وہانتک سب لبیک پکارتے
ہیں **روایت** کی ہمسے حسن بن محمد زعفرانی اور عبدالرحمن بن اسود ابوعمر بصری نے دونوں نے کہا روایت کی ہمسے عُبیدہ بن حمید نے عمارہ بن غزیہ سے اُنہوں نے ابی حازم سے اُنہوں
نے سہل بن سعد سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سمٰعیل بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اسباب میں ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے ابوبکر کی حدیث غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ابن ابی فدیک کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ضحاک بن عثمان سے اور محمد بن منکدر کو سماع نہیں عبدالرحمن بن یربوع سے اور روایت کی ہے محمد بن منکدر
نے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اور حدیثیں سوا اس حدیث کے اور روایت کی ابونعیم طحان ضرار بن صُرد نے یہ حدیث ابن ابی فدیک سے اُنہوں نے ضحاک
بن عثمان سے اُنہوں نے محمد بن منکدر سے اُنہوں نے سعید بن عبدالرحمن بن یربوع سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی بکر صدیق سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خطا کی اُسمیں
ضرار نے **کہا** ابو عیسےٰ نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے یعنی کہا اس حدیث میں کہ روایت ہے محمد بن منکدر سے اُنہوں نے روایت کی ابن عبدالرحمن بن یربوع سے
اُنہوں نے اپنے باپ سے تو خطا کی اُسنے اور ترمذی فرماتے ہیں سنا میں نے محمد سے جب ذکر کی میں نے حدیث ضرار بن صُرد کی کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن ابی فدیک سے تو کہا محمد نے وہ خطا ہی پس کہا میں نے
اور وں نے بھی روایت کی ابن ابی فدیک سے ضرار کی روایت کی مانند سو کہا محمد نے کچھ نہیں ہے وہ اور روایت کی ہے اور لوگوں نے ابن ابی فدیک سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں سعید بن عبدالرحمن
کا اور دیکھا میں نے محمد کو ضعیف کہتے تھے ضرار بن صُرد کو اور عج کہتے ہیں زور سے تلبیہ یعنے لبیک پکارنے کو اور ثج کہتے ہیں اونٹ ذبح کرنیکو **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ رَفْعِ الصَّوْتِ
بِالتَّلْبِيَةِ باب بلند آواز سے لبیک پکارنیکے بیان میں **عَنْ** خَلَّادِ بْنِ السَّآئِبِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِيْ جِبْرَئِيْلُ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اٰمُرَ
اَصْحَابِيْ اَنْ يَرْفَعُوْا اَصْوَاتَهُمْ بِالْاِهْلَالِ اَوْ بِالتَّلْبِيَةِ **ترجمہ** روایت ہے خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آئے میرے
پاس جبرئیل اور حکم کیا مجھکو کہ حکم کروں میں اپنے صحابیوں کو کہ بلند کریں اپنی آوازیں لبیک پکارنیکی ساتھ راوی کو شک ہے کہ اہلال فرمایا یا تلبیہ معنی دونوں کے ایک ہیں **کہا** ابو عیسےٰ نے
حدیث خلاد کی جو روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے حسن ہے صحیح ہی اور بعضوں نے روایت کی یہ حدیث خلاد بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خالد سے وہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح وہی ہے کہ خلاد بن سائب روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے اور وہ خلاد بیٹے سائب کے اور وہ بیٹے خلاد کی اور وہ بیٹے سوید انصاری کے ہیں +
م (۱۴) (۳) (۴۰)
ف اسباب میں زید بن خالد اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الْاِغْتِسَالِ عِنْدَ الْاِحْرَامِ باب احرام کے وقت نہانیکے بیان میں **عَنْ**
خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَجَرَّدَ لِاِهْلَالِهٖ وَاغْتَسَلَ **ترجمہ** روایت ہے خارجہ بن زید بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے کہ دیکھا اُنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ کپڑے اُتارے آپنے اپنے احرام باندھنے کو یعنی سئے ہوئے اور نہائے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مستحب کہا
ہے بعض علماء نے نہانا احرام باندھنے کے وقت اور یہی قول ہے شافعی کا **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ مَوَاقِيْتِ الْاِحْرَامِ لِاَهْلِ الْاٰفَاقِ باب آفاقی کے احرام کے مقاموں کے بیان میں
عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ مِنْ اَيْنَ نُهِلُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ يُهِلُّ اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَاَهْلُ الشَّامِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَاَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ
قَالَ وَاَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ پوچھا ایک مرد نے کہاں سے احرام باندھیں ہم یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا احرام باندھیں مدینے والے ذی الحلیفہ سے کہ چھ کوس ہے
مدینے سے اور دس منزل ہے مکے سے اور شام والے جحفہ سے کہ ذی الحلیفہ کے برابر ہے مکے مدینے کے بیچ میں شام کیجانب میں اور نجد کے لوگ قرن سے کہ قریب طائف کے ہے اور اُسکو قرن
منازل بھی کہتے ہیں اور وہ ایک پہاڑ ہے گول چکنا اور یمن کے لوگ احرام باندھیں یلملم سے کہ ایک پہاڑ ہے مکے سے دو منزل **ف** اسباب میں ابن عباس اور جابر بن عبداللہ اور
عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے **کہا** ابو عیسےٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَّتَ لِاَهْلِ
الْمَشْرِقِ الْعَقِيْقَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میقات مقرر کی پورب کے لوگوں کے لئے عقیق کو **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْمَا
لَا يَجُوْزُ لِلْمُحْرِمِ لُبْسُهٗ باب اُسکے بیان میں جو محرم کو پہننا درست نہیں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ قَالَ قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَاذَا تَاْمُرُنَا اَنْ نَلْبَسَ مِنَ الثِّيَابِ
فِي الْحُرُمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلْبَسِ الْقَمِيْصَ وَلَا السَّرَاوِيْلَاتِ وَلَا الْبَرَانِسَ وَالْعَمَآئِمَ وَلَا الْخِفَافَ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ اَحَدٌ لَيْسَتْ لَهٗ
نَعْلَانِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ وَلَا تَلْبَسُوْا شَيْئًا مِنَ الثِّيَابِ مَسَّهُ الزَّعْفَرَانُ وَلَا الْوَرْسُ وَلَا تَنْتَقِبُ الْمَرْاَةُ الْحَرَامُ

وَلَا تَلْبَسُ الْقُفَّازَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ کھڑا ہوا ایک مرد اور کہا اُسنے یا رسول اللہ کونسی کپڑون کے پہننے کا حکم کرتے ہین آپ ہمکو حالت احرام مین تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو احرام باندہے تو کرتا اور پائجامہ اور باران کوٹ نہ پہن اور عمامہ نہ باندہ اور موزے نہ پہن مگر جسکے پاس جوتی نہو تو پہنے موزے اور کاٹ دے کعبین کے نیچے تک اور جس کپڑے مین زعفران یا ورس ہو یعنی اسمین رنگا ہو وہ بہی نہ پہنے اور مونہہ نہ ڈہانپے یعنی گہونگٹ نہ لٹکا دے عورت جو احرام باندہے اور دستانے ہاتہون مین نہ پہنے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا

باب مَا جَاءَ فِي لُبْسِ السَّرَاوِيلِ وَالْخُفَّيْنِ لِلْمُحْرِمِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ وَالنَّعْلَيْنِ باب محرم کے پائجامہ اور موزے پہننے کے بیان مین جب تہمت اور جوتی نہو

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ الْمُحْرِمُ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْإِزَارَ فَلْيَلْبَسِ السَّرَاوِيلَ وَإِذَا لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے جب کوئی محرم تہمت نہ پاوے تو پائجامہ پہنے اور جب جوتیان نہون تو موزے پہن لے **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے حماد سے جو بیٹے ہین زید کے اُنہون نے عمرو سے اسی حدیث کی مانند **ف** اس باب مین ابن عمر اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ محرم کو جب تہمت نملے تو پائجامہ پہن لے اور جب جوتی نملے تو موزہ اور یہی قول ہے احمد کا اور بعضون کا عمل ابن عمر کی روایت پر ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر نپاوے جوتی تو پہن لے موزہ اور کاٹ ڈالے ٹخنون سے نیچے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا

باب مَا جَاءَ فِي الَّذِي يُحْرِمُ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ أَوْ جُبَّةٌ باب اسکے بیان مین جو کرتا یا جبہ پہنے ہوے احرام باندہے

عن عَطَاءٍ عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ رَأَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيًّا قَدْ أَحْرَمَ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْزِعَهَا **ترجمہ** روایت ہے عطا سے وہ روایت کرتے ہین یعلی بن امیہ سے کہا دیکہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی کو احرام باندہے ہوے اور اُسکے بدن پر جبہ تہا تو فرمایا اُتار ڈال اسکو **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے عمرو بن دینار سے اُنہون نے عطا سے اُنہون نے صفوان بن یعلی سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکی ہم معنی حدیث **کہا** ابو عیسے نے اور یہ زیادہ صحیح ہے اور اس حدیث مین ایک قصہ مذکور ہے اور ایسی ہی روایت کی قتادہ اور حجاج بن ارطاۃ نے اور کتنے لوگون نے عطا سے اُنہون نے یعلے بن امیہ سے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی عمرو بن دینار نے اور ابن جریج نے عطا سے اُنہون نے صفوان سے اُنہون نے اپنے باپ یعلی سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ باب اُن جانورون کے بیان مین جنکا مارنا محرم کو درست ہے

عن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمْسُ فَوَاسِقَ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْفَأْرَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْغُرَابُ وَالْحُدَيَّا وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ فاسق مارے جاتے ہین حرم مین ایک چوہا دوسرا بچہو تیسرا کوا چوتہے چیل پانچوین کٹکہنا کتا **ف** اس باب مین ابن مسعود اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے

عن أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ السَّبُعَ الْعَادِيَ وَالْكَلْبَ الْعَقُورَ وَالْفَأْرَةَ وَالْعَقْرَبَ وَالْحِدَأَةَ وَالْغُرَابَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کو درست ہے ہر درندے کاٹنے والے کو مارنا اور کٹکہنے کتے کو اور چوہے اور بچہو اور چیل اور کوے کو **کہا** ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ کہتے ہین محرم کو درست ہے کہ کاٹنے والے درندے کو اور کتے کو مارے اور یہی قول سفیان ثوری اور شافعی کا ہے اور کہا شافعی نے جو درندہ کہ حملہ کرتا ہو آدمیون یا جانورون پر تو محرم کو اُسکا مارنا جایز ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ باب محرم کی پچھنے لگانیکے بیان مین

عن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچھنے لگائے احرام مین **ف** اس باب مین انس اور عبداللہ بن بحینہ اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور رخصت دی ہے تہوڑے علما نے پچہنے لگانے کی محرم کو اور کہتے ہین کہ بال نہ مونڈے اور مالک نے کہا ہے کہ پچہنے نہ لگاوے مگر ضرورت کے وقت اور کہا سفیان ثوری اور شافعی نے کچہہ مضایقہ نہین پچہنے لگانے مین مگر بال نہ اکہاڑے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ باب اس بیان مین کہ احرام مین نکاح کرنا مکروہ ہے

عن نُبَيْهِ بْنِ وَهْبٍ قَالَ أَرَادَ ابْنُ مَعْمَرٍ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَبَعَثَنِي إِلَى أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ وَهُوَ أَمِيرُ الْمَوْسِمِ فَقُلْتُ إِنَّ أَخَاكَ يُرِيدُ أَنْ يُنْكِحَ ابْنَهُ فَأَحَبَّ أَنْ يُشْهِدَكَ ذَلِكَ فَقَالَ لَا أُرَاهُ إِلَّا أَعْرَابِيًّا جَافِيًا إِنَّ الْمُحْرِمَ لَا يَنْكِحُ وَلَا يُنْكَحُ أَوْ كَمَا قَالَ ثُمَّ حَدَّثَ عَنْ عُثْمَانَ مِثْلَهُ يَرْفَعُهُ **ترجمہ** روایت ہے نبیہ ابن وہب سے کہا ارادہ کیا ابن معمر نے کہ نکاح کرین اپنی بیٹے کا سو بہیجا مجہکو ابان ابن عثمان کے پاس کہ امیر یعنی سردار تہے حاجیون کے سو گیا مین اُنکے پاس اور کہا مین نے اُنسے کہ بہائی تمہارے نکاح کیا چاہتے ہین اپنے بیٹے کا اور چاہتے ہین کہ گواہ کرین تمکو اس بات پر تو فرمایا اُنہون نے مین اُسکو ایک گنوار بے عقل

جانتا ہوں اسلئے کہ البتہ محرم نہ خود نکاح کرے اور نہ کسی دوسرے کا نکاح کراوے یعنی وکالۃً یا ولایۃً یا ایسا ہی کچھ کہا یہ حدیث بیان کی عثمان سے اُسکے مثل اور مرفوع کیا اُسکو **ف**
اس باب میں ابی رافع اور میمونہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عثمان کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ کا انہیں میں سے ہیں عمر ابن خطاب اور علی ابن ابی طالب اور
ابن عمر اور یہی قول ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی کہتے ہیں مالک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق جایز نہیں کہتے نکاح کرنا محرم کو اور کہتے ہیں اگر کرے تو نکاح اسکا باطل ہے ۔
عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ تَزَوَّجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِھَا وَھُوَ حَلَالٌ وَکُنْتُ اَنَا الرَّسُوْلَ فِیْمَا بَیْنَھُمَا ۔
ترجمہ روایت ہے ابی رافع سے کہا نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بی بی میمونہ سے اور وہ بے احرام تھے اور صحبت کی اور وہ بے احرام تھے اور میں پیغام پہنچانے والا تھا ان دونوں میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو اُسنے مرفوعًا سوای حماد بن زید کی کہ وہ روایت کرتے ہیں مطر وراق سے وہ ربیعہ سے اور روایت کی مالک ابن انس نے ربیعہ سے
انہوں نے سلیمان ابن یسار سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے اور انکو احرام نہ تھا اور روایت کیا اسکو مالک نے مرسلًا اور سلیمان ابن بلال نے بھی ربیعہ سے مرسلًا **کہا** ابو عیسیٰ
نے اور مروی ہے یزید ابن اصم سے کہ میمونہ نے کہا نکاح کیا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکو احرام نہ تھا اور روایت کی بعضوں نے یزید ابن اصم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
نکاح کیا میمونہ سے اور انکو احرام نہ تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے یزید ابن اصم میمونہ کے بھانجے ہیں **باب** مَا جَاءَ فِی الرُّخْصَۃِ فِیْ ذٰلِکَ باب محرم کو نکاح جایز ہونیکے بیان میں **عَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نکاح کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے احرام میں اور
اس سے عقد نکاح کی **ف** اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اسی پر عمل ہے بعض علما کا یہی کہتے ہیں سفیان ثوری
اور اہل کوفہ **عَنْ** اَیُّوْبَ عَنْ عِکْرِمَۃَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَ مَیْمُوْنَۃَ وَھُوَ مُحْرِمٌ **ترجمہ** اسکا اوپر گزرا **روایت** کی ہم سے قتیبہ نے
اُنسے داؤد بن عبد الرحمٰن عطار نے انہوں نے عمرو ابن دینار سے کہا عمرو نے سنا میں نے ابا الشعثا سے روایت کرتے تھے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے
اور وہ محرم تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث صحیح ہے اور ابو الشعثا کا نام جابر بن زید ہے اور اختلاف ہے میمونہ کے نکاح میں اسلئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا اُنسے راہ میں مکے کی
راہ میں سو بعضوں نے کہا نکاح کیا اُنسے قبل احرام کے اور مشہور ہوا نکاح انکا بعد احرام کے اور پھر صحبت کی اُنسے اور وہ احرام کھول چکے تھے سرف میں کہ ایک مقام ہے مکے سے
دس میل اور وفات پائی میمونہ نے سرف میں جہاں صحبت ہوئی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مدفون بھی ہوئیں وہیں ہے **عَنْ** مَیْمُوْنَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَزَوَّجَھَا وَھُوَ حَلَالٌ وَبَنٰی بِھَا حَلَالًا وَمَاتَتْ بِسَرِفَ وَدَفَنَّاھَا فِی الظُّلَّۃِ الَّتِیْ بَنٰی بِھَا فِیْھَا **ترجمہ** روایت ہے میمونہ سے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنسے نکاح کیا جب احرام نہ تھا اور صحبت بھی جب محرم نہ تھے اور کہا راوی نے وفات پائی میمونہ نے سرف میں اور دفن کیا ہمنے انکو اُسی دالان میں کہ جہاں
صحبت کی تھی اُنسے حضرت نے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یزید ابن اصم سے مرسلًا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا میمونہ سے جب وہ
احرام میں نہ تھی **باب** مَا جَاءَ فِیْ اَکْلِ الصَّیْدِ لِلْمُحْرِمِ باب محرم کو شکار کا گوشت کھانیکے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَیْدُ
الْبَرِّ لَکُمْ حَلَالٌ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ مَا لَمْ تَصِیْدُوْہُ اَوْ یُصَدْ لَکُمْ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنگل کے شکار کا گوشت تمکو حلال ہے حالت احرام میں
جبتک تمنے خود شکار نکیا ہو یا تمہارے حکم سے شکار نکیا گیا ہو یعنی اگر تم خود شکار کرو یا تمہارے حکم سے ہو تو اُسکا کھانا حلال نہیں **ف** اس باب میں ابی قتادہ اور طلحہ سے بھی روایت
ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی مفسر ہے اور ہم نہیں جانتے کہ مطلب کو سماع ہو جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہیں کچھ مضایقہ نہیں شکار کے گوشت کھانے میں
اگر خود شکار نکیا ہو یا اسکے کھانیکے لئے شکار نکیا گیا ہو کہا شافعی نے اس باب میں یہ حدیث سب سے بہتر ہے اور موافق قیاس کے اور اسی پر عمل ہے اور یہی قول ہے احمد و
اسحٰق کا **عَنْ** اَبِیْ قَتَادَۃَ اَنَّہٗ کَانَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اِذَا کَانَ بِبَعْضِ طَرِیْقِ مَکَّۃَ تَخَلَّفَ مَعَ اَصْحَابٍ لَّہٗ مُحْرِمِیْنَ وَ
ھُوَ غَیْرُ مُحْرِمٍ فَرَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَاسْتَوٰی عَلٰی فَرَسِہٖ فَسَاَلَ اَصْحَابَہٗ اَنْ یُّنَاوِلُوْہُ سَوْطَہٗ فَاَبَوْا فَسَاَلَھُمْ رُمْحَہٗ فَاَبَوْا عَلَیْہِ فَاَخَذَہٗ فَشَدَّ عَلَی
الْحِمَارِ فَقَتَلَہٗ فَاَکَلَ مِنْہُ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبٰی بَعْضُھُمْ فَاَدْرَکُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلُوْہُ عَنْ ذٰلِکَ فَقَالَ
اِنَّمَا ھِیَ طُعْمَۃٌ اَطْعَمَکُمُوْھَا اللّٰہُ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے پھر کہیں راہ میں مکے کی پیچھے رہ گئے اپنے کچھ یاروں کے ساتھ اور وے یار
احرام باندھے ہوئے تھے اور انکو احرام نہ تھا سو دیکھا قتادہ نے ایک وحشی گدھا سو چڑھے اپنے گھوڑے پر اور سوال کیا اپنے لوگوں سے کہ کوڑا دیویں سو انکار کیا اُن لوگوں نے پھر نیزہ مانگا اُن سے

تو بھی انکار کیا انہوں نے تو آپ ہی لی لیا انہوں نے یعنی کوڑا اور نیزہ پہر دوڑی اُس گدہی پر اور اُسکو مارا اور کہایا اُسمین سے بعض صحابیوں نے یعنی محرموں نے اور بعض نے انکار کیا پہر ملی رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم سی اور آپ سی مسئلہ پوچہا تو آپ نے فرمایا وہ ایک کہانا تہا کہ اللہ نے تمکو کہلا دیا یعنی وہ تمکو حلال تہا اگرچہ تم احرام مین ہو روایت کی ہمسے قتیبہ نی انہوں نے مالک سے
انہوں نے زید ابن اسلم سی انہوں نے عطا ابن یسار سی انہوں نے ابی قتادہ سی حمار وحشی کے باب مین ابی نضر کی حدیث کی مانند مگر اس روایت مین یہہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهِ شَيْءٌ یعنی تمہارے پاس کچھ گوشت ہے اُسکا یعنی اگر ہوتا تو حضرت بہی کہاتی کہا ابو عیسے نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی باب مَا جَاءَ
فِي كَرَاهِيَةِ لَحْمِ الصَّيْدِ لِلْمُحْرِمِ باب اس بیانمین کہ شکار کا گوشت محرم کو کہانا درست نہین عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ الصَّعْبَ
بْنَ جَثَّامَةَ أَخْبَرَهُ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهِ بِالْأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَأَهْدَى لَهُ حِمَارًا وَحْشِيًّا فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى
اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي وَجْهِهِ الْكَرَاهِيَةَ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ بِنَا رَدٌّ عَلَيْكَ وَإِنَّا حُرُمٌ ترجمہ روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ سی کہ ابن عباس نے خبر دی انکو کہ صعب بن جثامہ
نی خبر دی انکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صعب کو لیگئے اپنے ساتہ ابوا مین یا ودان مین کہ وہ دونون دو مقام ہین مکہ اور مدینے کے بیچ مین سو ہدیہ لائی صعب ایک حمار وحشی
حضرت کے پاس سو حضرت نے اسکو پہیر دیا پہر جب دیکہا ملال انکے چہرے مین تو کہا یہہ نہی اسی لئے پہیر دیا کہ ہم احرام باندہے ہوئے ہین یعنی مجبوری ہے کہا ابو عیسے نی یہہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور ایک قوم کا مذہب علما صحابہ وغیرہم سی اسی حدیث پر ہی کہ مکروہ ہے شکار کا گوشت کہانا محرم کو اور کہا شافعی نے ہماری نزدیک اس حدیث مین اس گدہی کا پہیر دینا
اسی لئی تہا کہ گمان ہوا حضرت کو کہ صعب نے انہی کے لئے شکار کیا ہی اور چہوڑ دیا آپکا تنزیہی تہا اور روایت کی بعض اصحاب زہری نی یہہ حدیث زہری سے اور کہا اُسمین أَهْدَى
لَهُ لَحْمَ حِمَارٍ وَحْشٍ یعنی ہدیہ لائی آپکے سامنی وحشی گدہی کا گوشت اور یہہ روایت غیر محفوظ ہے اس باب مین علی اور زید بن ارقم سی بہی روایت ہے باب مَا جَاءَ فِي صَيْدِ الْبَحْرِ
لِلْمُحْرِمِ باب اس بیانمین کہ دریا کا شکار محرم کو حلال ہے عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ فَاسْتَقْبَلَنَا
رِجْلٌ مِنْ جَرَادٍ فَجَعَلْنَا نَضْرِبُهُ بِأَسْيَاطِنَا وَعِصِيِّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوهُ فَإِنَّهُ مِنْ صَيْدِ الْبَحْرِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ رضی سی کہ نکلے ہم رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ حج کو یا عمرے کو تو ہمارے سامنے آگئی ایک ٹکڑی ٹڈی یعنی ملخ کی سو ہم مارنی لگی اپنے کوڑون اور لاٹھیون سے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی کہاو اسکو تو
دریا کا شکار ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابی المہزم کے کہ وہ روایت کرتی ہین ابو ہریرہ سے اور ابی المہزم کا نام یزید ابن سفیان ہے اور کلام کیا ہے
اُنمین شعبہ نی اور رخصت دی ہے ایک قوم نی علما سی محرم کو ٹڈی کی کہانیکی اور اُسکے شکار کرنیکی اور بعضون نے کہا اُسپر صدقہ واجب ہے اگر شکار کری یا کہاوی ٹڈی کو باب
مَا جَاءَ فِي الضَّبُعِ يُصِيبُهَا الْمُحْرِمُ باب گوہ یعنی گہوڑ پہوڑ کے شکار کے بیانمین محرم کی لئے عَنِ ابْنِ أَبِي عَمَّارٍ قَالَ قُلْتُ لِجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ الضَّبُعُ أَصَيْدٌ هِيَ
قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ آكُلُهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ قُلْتُ أَقَالَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَعَمْ ترجمہ روایت ہے ابن ابی عمار سی کہا پوچہا مین نے جابر بن عبد اللہ سی کہ کیا
یعنے گوہ شکار مین داخل ہے کہا انہوں نے ہان پہر پوچہا مین نے کیا کہاؤن اسکو یعنی جب احرام ہو تو کہا انہوں نے ہان پہر پوچہا مین نے کیا فرمایا یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی جابر نے
کہا ہان کہا ابو عیسے نی یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور کہا علی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے روایت کی جریر ابن حازم نی یہہ حدیث تو کہا اُسمین روایت ہے جابر سے وہ روایت کرتی ہین عمر سے
اور ابن جریج کی حدیث زیادہ صحیح ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علما کا کہ محرم اگر کہاوے یا شکار کری گوہ کو تو اُسپر جزا ہی باب مَا جَاءَ فِي
الْاغْتِسَالِ لِدُخُولِ مَكَّةَ باب مکہ مین جانیکے لئے غسل کرنیکے بیانمین عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ اغْتَسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِدُخُولِهِ مَكَّةَ بِفَخٍّ ترجمہ روایت
ہی ابن عمر رضی سی کہا غسل کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مکہ مین جانیکے لئے فخ مین کہ ایک موضع ہی قریب مکہ کے کہا ابو عیسے نی یہ حدیث غیر محفوظ ہی اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے
نافع سی کہ ابن عمر نہایا کرتے تہی مکے مین جانیکے لئی اور یہی قول ہے شافعی کا کہ مستحب ہے غسل کرنا مکے کے جانیکی لئے اور عبد الرحمن بن زید بن اسلم ضعیف ہین حدیث مین ضعیف
کہا انکو احمد بن حنبل نے اور علی ابن مدینی وغیرہما نی نہین جانتے ہم اس حدیث کو مرفوع مگر انہی کی روایت سے باب مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَكَّةَ مِنْ أَعْلَاهَا وَخُرُوجِهِ مِنْ أَسْفَلِهَا باب اس بیانمین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بلندی کیطرف سے مکہ مین آئی اور پستی کیطرف سے باہر گئے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ
لَمَّا جَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى مَكَّةَ دَخَلَهَا مِنْ أَعْلَاهَا وَخَرَجَ مِنْ أَسْفَلِهَا ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رض سے کہ جب پہنچی نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ کو تو اندر آئے
مکہ کے اونچی جانب سے اور باہر نکلے نیچی کی جانب سے ف اس باب مین ابن عمر سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسے نے حدیث عائشہ کی حسن ہی صحیح ہی باب مَا جَاءَ فِي دُخُولِ النَّبِيِّ صَلَّى

اور اکثر نے کہا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دن کو مکہ میں آئے ۔ **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ نھارا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں دن کو داخل ہوئے

کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے ۔ **باب** ما جاء فی کراھیۃ رفع الید عند رؤیۃ البیت باب اس بیان میں کہ بیت اللہ کو دیکھکر ہاتھ اٹھانا مکروہ ہے ۔ **عن** المہاجر المکی قال سئل جابر بن عبداللہ

ایرفع الرجل یدیہ اذا رای البیت فقال حججنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افکنا نفعلہ **ترجمہ** روایت ہے مہاجر مکی سے کہ پوچھا جابر بن عبداللہ کو کیا ہاتھ اٹھاوے آدمی جب دیکھے

بیت اللہ کو تو فرمایا انہوں نے ہم نے حج کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تو کیا ہم کہیں ہاتھ اٹھاتے تھے یعنی نہیں اٹھاتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے ہاتھ اٹھانا بیت اللہ کے دیکھنے کے

وقت نہیں ثابت ہوا ہم نہیں جانتے ہیں مگر شعبہ کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی قزعہ سے اور نام ابی قزعہ کا سوید ابن حجیر ہے ۔ **باب** ما جاء کیف الطواف باب طواف

کی کیفیت کے بیان میں ۔ **عن** جابر قال لما قدم النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ دخل المسجد فاستلم الحجر ثم مضی علی یمینہ فرمل ثلثا ومشی اربعا ثم

اتی المقام فقال واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی فصلی رکعتین والمقام بینہ وبین البیت ثم اتی الحجر بعد الرکعتین فاستلمہ ثم خرج الی

الصفا اظنہ قال ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا جب آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں داخل ہوئے مسجد حرام میں اور ہاتھ لگایا حجر اسود کو یا بوسہ

دیا پھر چلے اسکی داہنی طرف یعنی طواف شروع کیا سو کود کود کر چلے شانے ہلا کر تین بار یعنی کعبے کے گرد اور اپنی چال سے چلے چار بار پھر آئے مقام ابراہیم پاس اور فرمایا واتخذوا

الآیۃ یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر پڑہیں دو رکعتیں اور مقام ابراہیم آپکے اور کعبے کے بیچ میں تھا پھر آئے حجر اسود پاس بعد دو رکعتوں کے اور چوما اسکو پھر نکلے صفا کیطرف

کہا راوی نے گمان ہے میرا کہ پڑہی آپنے یہ آیت ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنی صفا و مروہ اللہ کی نشانیوں میں سے ہے ۔ **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے

کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا ۔ **باب** ما جاء فی الرمل من الحجر الی الحجر باب حجر اسود سے رمل شروع کرنے اور اسی پر تمام کرنے کے بیان میں

عن جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رمل من الحجر الی الحجر ثلثا ومشی اربعا **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کود کر شانے ہلا کر چلے

حجر اسود سے حجر اسود تک یعنی طواف کئی تین بار اور اپنی چال چلے چار بار ۔ **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے ۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا

کہا شافعی نے اگر ترک کرے رمل کو تو برا کیا اور کچھ اسپر واجب نہیں اور جب تین شوط یعنی تین پھیرے میں رمل نکیا تو پھر اسکے بعد نکرے اور بعضوں نے کہا اہل مکہ پر رمل واجب نہیں

اور نہ اسپر کہ جسنے مکے سے احرام باندہا ہو ۔ **باب** ما جاء فی استلام الحجر والرکن الیمانی دون ما سواھما باب اس بیان میں کہ حجر اسود اور رکن یمانی کو بوسہ دے اور کسیکو نہیں

عن ابی الطفیل قال کنا مع ابن عباس ومعاویۃ لا یمر برکن الا استلمہ فقال لہ ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یکن یستلم الا

الحجر الاسود والرکن الیمانی فقال معاویۃ لیس شیء من البیت مھجورا **ترجمہ** روایت ہے ابو الطفیل سے کہا انہوں نے ہم تھے ابن عباس کے ساتھ جو میں اور معاویہ طواف

میں جس رکن پر گذرتے تھے کسی رکن پر مگر اسکو چوم لیتے تھے تو کہا انسے ابن عباس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تو فقط حجر اسود اور رکن یمانی ہی کو بوسہ دیتے تھے تو معاویہ نے کہا بیت اللہ میں کوئی چیز

چھوڑنے کی نہیں ۔ **ف** اس باب میں عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ بوسہ نہ دے مگر حجر اسود اور رکن یمانی کو

باب ما جاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف مضطبعا باب اس بیان میں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کیا مضطبعا ۔ **عن** ابن یعلی عن ابیہ عن

النبی صلی اللہ علیہ وسلم طاف بالبیت مضطبعا وعلیہ برد **ترجمہ** روایت ہے ابن یعلی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف

کیا حالت اضطباع میں اور آپکے بدن مبارک پر ایک چادر تھی ۔ **مترجم** کہتا ہے اضطباع یہ ہے کہ چادر کو داہنی بغل کے نیچے کرکے دونوں کنارے اسکے سینے اور پیٹھ کیطرف سے بائیں کندہے پر

ڈالے اور یہ بانکپن کے واسطے آپنے کیا کہ کفار پر رعب ظاہر ہو کہ اسمیں کمال جرأت اور جلادت پر دلالت ہوتی ہے ۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ثوری کی جو مروی ہے ابن جریج سے نہیں

جانتے ہم اسکو مگر انہیں کی روایت سے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبد الحمید بیٹے ہیں جبیر بن شیبہ کے اور یعلی بیٹے ہیں امیہ کے ۔ **باب** ما جاء فی تقبیل الحجر باب حجر اسود کے

بوسہ دینے کے بیان میں ۔ **عن** عابس بن ربیعۃ قال رایت عمر بن الخطاب یقبل الحجر ویقول انی اقبلک واعلم انک حجر ولولا انی رایت رسول

اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقبلک لم اقبلک **ترجمہ** روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا دیکھا میں نے عمر بن خطاب کو بوسہ لیتے ہوئے حجر اسود کا اور فرماتے تھے کہ میں تجھکو بوسہ لیتا ہوں

اور جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے یعنی کچھ نفع اور نقصان کا اختیار نہیں رکھتا اور اگر میں نہ دیکھتا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ بوسہ لیتے تھے تجھکو تو کبھی میں بوسہ نہ لیتا ۔ **ف** اس باب میں

ابی بکر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ۔ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مستحب ہے حجر اسود کا بوسہ لینا پھر اگر ممکن نہو اس تلک پہونچنا تو ہاتھ چھوکر ہاتھ کو چوم لے

اور اگر ہاتھ بھی نہ پہونچ سکے تو اُسکی سامنے ہو کر تکبیر کہی اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** ماجاء انہ یبدأ بالصفا قبل المروۃ یہ باب ہے بیان میں کہ سعی صفا سے شروع کرنا چاہیے جاننا چاہیے کہ سعی یعنی پھیرا درمیان صفا اور مروہ کی ہات یا واجب ہے حنفیہ کے نزدیک اور رکن ہے امام شافعی کے نزدیک اور بعض سنت کہتے ہیں اور بالائی کا ایک جگہ ہے صفا اور مروہ کی درمیان میں نشان سبز ہیں پہچاننے کے لیے اُس میں بالاتفاق جلدی چلنا سنت ہے سعی کے وقت **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین قدم مکۃ فطاف بالبیت سبعا واتی المقام فقرأ واتخذوا من مقام ابراھیم مصلی فصلی خلف المقام ثم اتی الحجر فاستلمہ ثم قال نبدأ بما بدأ اللہ بہ فبدأ بالصفا وقرأ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکے میں آئی تو طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور پھیرا کو ایک شوط کہتے ہیں اور آئی مقام ابراہیم میں اور پڑھی یہ آیت واتخذوا سے مصلی تک یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ پھر نماز پڑھی پیچھے مقام کے یعنی مقام حضرت کی ورقبے کے بیچ میں تھا پھر حجر اسود پاس آئی اور اُسکو بوسہ دیا اور فرمایا ہم بھی شروع کرتی ہیں اُس چیز سے جہاں سے شروع کیا اللہ نے تو سعی کو شروع کیا صفا سے اور پڑھی یہ آیت ان الصفا سے آخر تک یعنی صفا اور مروہ دونوں نشانیاں ہیں اللہ کے نشانیوں سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ سعی شروع کرے صفا سے نہ مروہ سے اور اگر مروہ سے شروع کرے تو جایز نہیں اور پھر صفا سے شروع کرنا چاہیے اور اختلاف ہے علما کا اُسکے حق میں جو طواف کرے بیت اللہ کا اور سعی نہ کرے صفا اور مروہ کی یہاں تک کہ لوٹ آئے تو بعضوں نے کہا اگر مکے کی قریب ہے اور یاد آیا کہ سعی نہیں کی ہے تو لوٹ آوے اور سعی کر لے اور اگر اُسکو یاد نہ آیا یہاں تک کہ اپنے وطن کو پہونچ گیا تو کافی ہی اُسکو فقط ایک قربانی کر دینا اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور کہا بعضوں نے اگر سعی نہ کی اور اپنے وطن کو چلا گیا تو اُسکا حج درست نہوا اور یہی قول ہے امام شافعی کا کہ سعی اُنکے نزدیک واجب ہے کہ بے اسکے حج درست نہیں **باب** ماجاء فی السعی بین الصفا والمروۃ یہ باب ہے صفا و مروہ کی درمیان سعی کے بیان میں **عن** ابن عباس قال انما سعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالبیت وبین الصفا والمروۃ لیری المشرکین قوتہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ سعی کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ کی یعنی طواف کیا اور سعی کی صفا اور مروہ کی اسلیے کہ دکھلا دیں مشرکوں کو اپنا زور اور قوت **ف** اس باب میں عایشہ اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی کو مستحب کہا ہے علما نے کہ سعی کرے یعنی دوڑ کر چلے صفا اور مروہ میں پھر اگر دوڑ کر نہ چلا اور اپنی معمولی چال چلا تو بھی جایز ہے **عن** کثیر بن جمھان قال رأیت ابن عمر یمشی فی المسعی فقلت لہ اتمشی فی المسعی بین الصفا والمروۃ فقال لئن سعیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یسعی ولئن مشیت فقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یمشی وانا شیخ کبیر **ترجمہ** روایت ہے کثیر بن جمھان سے کہا دیکھا میں نے ابن عمر کو معمولی چال چلتے صفا اور مروہ کے بیچ میں تو کہا میں نے اُنسے تم رسان رسان چلتے ہو یہاں پر تو جواب دیا انہوں نے کہ اگر میں دوڑ کر چلوں تو بھی ہو سکتا ہی کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دوڑتی ہوی اور اگر رسان رسان چلوں تو بھی جایز ہے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو رسان رسان چلتے اور میں بہت بڈھا ہوں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے سعید بن جبیر نے بھی عبد اللہ بن عمر سے ایسی ہی **باب** ماجاء فی الطواف راکبا باب سوار ہو کر طواف بیت اللہ کرنے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال طاف النبی صلی اللہ علیہ وسلم علی راحلتہ فاذا انتھی الی الرکن اشار الیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ طواف کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اونٹنی پر سوار ہو کر جب آتے حجر اسود پر تو اشارہ کرتے طرف اُسکی **ف** اس باب میں جابر اور ابی الطفیل اور ام سلمہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض علما نے مکروہ کہا ہے طواف بیت اللہ کا اور سعی صفا اور مروہ کی سوار ہو کر مگر کچھ عذر ہو اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** ماجاء فی فضل الطواف باب طواف کی فضیلت میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من طاف بالبیت خمسین مرۃ خرج من ذنوبہ کیوم ولدتہ امہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے طواف کیا بیت اللہ کا پچاس بار وہ صاف ہو کر نکلا اپنی گناہوں سے مانند اُس دن کے کہ جنا اُسے اُسکی ماں نے **ف** اس باب میں انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث غریب ہے پوچھا میں نے محمد سے تو کہا انہوں نے مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول **روایت** کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ایوب سے کہا ایوب نے محدثین عبد اللہ بن سعید بن جبیر کو اُنکے باپ سے اچھا جانتے تھے اور اُنکے ایک بھائی بھی ہیں اُنکو عبد الملک بن سعید بن جبیر کہتے ہیں اور اُنسے بھی روایت ہے **باب** ماجاء فی الصلوۃ بعد العصر وبعد الصبح فی الطواف لمن یطوف باب صبح اور عصر کے بعد دو رکعتین طواف کے پڑھنے کے بیان میں **عن** جبیر بن مطعم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا بنی عبد مناف لا تمنعوا احدا طاف بھذا البیت وصلی ایۃ ساعۃ شاء من لیل او نھار **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ منع کرو اے اولاد عبد مناف کی کسی شخص کو جو طواف کرے اس گھر کا اور نماز پڑھے جس گھڑی میں چاہے رات ہو یا دن یعنی اوقات مکروہ میں بھی منع نکرو **ف** اس باب میں ابن عباس اور ابی ذر سے

بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث جبیر ابن مطعم کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث عبداللہ بن ابی نجیح نے عبداللہ بن باباہ سے بھی اور اختلاف ہے علما کا نماز میں بعد عصر
اور صبح کی مکے میں سو بعضوں نے کہا کچھ مضائقہ نہیں طواف اور نماز میں بعد عصر اور صبح کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور حجت لائے ہیں اسی حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے
اور بعضوں نے کہا اگر طواف کرے عصر کے بعد تو نماز نہ پڑھے جب تک آفتاب ڈوب لے اور ایسا ہی اگر طواف بعد صبح کے کیا ہے تو جب تک آفتاب طلوع نہ ہو نماز نہ پڑھے اور سند لائے حضرت عمر
کی حدیث کو کہ انہوں نے طواف کیا صبح کے بعد اور دو رکعتیں طواف کی نہ پڑھیں اور نکلے مکے سے یہاں تک ذی طویٰ میں اترے تو بعد طلوع آفتاب کے پڑھیں اور یہی قول ہے سفیان
ثوری اور مالک بن انس کا **باب** مَا جَاءَ مَا یُقْرَأُ فِی رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ باب اس بیان میں کہ طواف کی دو رکعتوں میں کیا پڑھنا چاہیے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِی رَکْعَتَیِ الطَّوَافِ بِسُوْرَتَیِ الْاِخْلَاصِ قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ وَقُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طواف کی دو رکعتوں میں دو سورتیں اخلاص کی پڑھیں ایک رکعت میں قُلْ یٰا اور دوسری میں قُلْ ھُوَ اللّٰہُ **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے
سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ وہ مستحب کہتے تھے انہی دونوں سورتوں کے پڑھنے کو طواف کی دو رکعتوں میں **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبد العزیز
بن عمران کی حدیث سے اور حدیث جعفر بن محمد کی اپنے باپ سے زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے جو مروی ہے جعفر سے وہ اپنے باپ سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبد العزیز بن عمران ضعیف
ہیں حدیث میں **باب** مَا جَاءَ فِی کَرَاھِیَۃِ الطَّوَافِ عُرْیَانًا باب اس بیان میں کہ ننگے طواف کرنا حرام ہے **عن** زَیْدِ بْنِ اُثَیْعٍ قَالَ سَأَلْتُ عَلِیًّا بِاَیِّ شَیْءٍ بُعِثْتَ قَالَ
بِاَرْبَعٍ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ اِلَّا نَفْسٌ مُسْلِمَۃٌ وَلَا یَطُوْفُ بِالْبَیْتِ عُرْیَانٌ وَلَا یَجْتَمِعُ الْمُسْلِمُوْنَ وَالْمُشْرِکُوْنَ بَعْدَ عَامِھِمْ ھٰذَا وَمَنْ کَانَ بَیْنَہٗ وَبَیْنَ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم عَھْدٌ
فَعَھْدُہٗ اِلٰی مُدَّتِہٖ وَمَنْ لَا مُدَّۃَ لَہٗ فَاَرْبَعَۃُ اَشْھُرٍ **ترجمہ** روایت ہے زید بن اثیع سے کہا پوچھا میں نے حضرت علی سے کیا حکم دیکر تم بھیجے گئے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سے تو کہا
بھیجا گیا میں چار حکم لیکر ایک تو یہ کہ جنت میں کوئی داخل نہ ہوگا مگر مسلمان شخص اور دوسرے یہ کہ طواف نہ کرے کوئی بیت اللہ کا ننگے ہو کر اور تیسرے یہ کہ حج میں مسلمانوں کے ساتھ مشرک
جمع نہ ہوویں اس سال کے بعد اور چوتھے یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور جس کسی میں صلح ہے ایک مدت مقرر تک تو اسکی صلح اسی مدت تک رہیگی اور جسکی صلح میں کچھ مدت مقرر نہیں اسکو
چار مہینے تک مہلت ہے **ف** اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے **روایت** کی ہم سے ابن ابی عمر اور نصر بن علی نے دونوں نے کہا روایت کی ہم سے
سفیان نے انہوں نے ابی اسحاق سے اسی حدیث کی مانند اور دونوں نے کہا زید بن یثیع سے روایت ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے یعنی یثیع یا ہی مضموم کے ساتھ کہ بعد اسکے ثاء مثلثہ اور بعد اسکے یا ہے لیکن
ہے صحیح زیادہ ہے اثیع سے کہ جسکے سرے پر ہمزہ ہی **کہا** ابو عیسیٰ نے اور شعبہ نے وہم کیا اور کہا اس روایت میں زید بن اثیل **باب** مَا جَاءَ فِی دُخُوْلِ الْکَعْبَۃِ باب کعبے کے اندر جانے کی
بیان میں **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عِنْدِیْ وَھُوَ قَرِیْرُ الْعَیْنِ طَیِّبُ النَّفْسِ فَرَجَعَ اِلَیَّ وَھُوَ حَزِیْنٌ فَقُلْتُ لَہٗ فَقَالَ اِنِّیْ دَخَلْتُ
الْکَعْبَۃَ وَوَدِدْتُ اَنِّیْ لَمْ اَکُنْ فَعَلْتُ اِنِّیْ اَخَافُ اَنْ اَکُوْنَ اَتْعَبْتُ اُمَّتِیْ مِنْ بَعْدِیْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے اور انکی
آنکھیں ٹھنڈی تھیں اور جی خوش تھا پھر جب پھر کر آئے تو وہ غمگین تھے سو پوچھا میں نے سبب غم کا تو فرمایا آپ نے میں اندر گیا کعبے کے اور دوست رکھتا ہوں کہ نہ گیا ہوتا میں اور مجھے خوف ہے
کہ تکلیف میں ڈالا میں نے اپنی امت کو اپنے بعد یعنی حضرت جانتے تھے کہ جب میں تشریف لیگیا تو ساری امت کو ادائے سنت کے لئے جانا ضرور ہوا اور نبی شفیق کو اتنی بھی تکلیف امت کی گوارا نہیں
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِی صَلٰوۃِ الْکَعْبَۃِ باب کعبے کے اندر نماز پڑھنے کی بیان میں **عن** بِلَالٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی فِیْ
جَوْفِ الْکَعْبَۃِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لَمْ یُصَلِّ وَلٰکِنَّہٗ کَبَّرَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت بلال سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھی کعبے کے اندر تو کہا ابن عباس نے حضرت نے نماز نہیں پڑھی
ولیکن تکبیر کہی یعنی اللہ اکبر کہا **ف** اس باب میں اسامہ بن زید اور فضل بن عباس اور عثمان بن طلحہ اور شیبہ بن عثمان سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث بلال کی حسن ہے صحیح ہے
اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں جانتے کعبے کے اندر نماز پڑھنا اور مالک بن انس نے کہا کچھ مضائقہ نہیں نفل نماز پڑھنے میں کعبے کے اندر اور مکروہ ہے فرض پڑھنا کعبے کے
اندر اور شافعی نے کہا فرض و نفل کسی میں کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ طہارت اور قبلہ کی فرضیت میں نفل اور فرض دونوں برابر ہیں **باب** مَا جَاءَ فِی کَسْرِ الْکَعْبَۃِ باب کعبہ
توڑ کر بنانے کے بیان میں **عن** الْاَسْوَدِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ ابْنَ الزُّبَیْرِ قَالَ لَہٗ حَدِّثْنِیْ بِمَا کَانَتْ تُفْضِیْ اِلَیْکَ اُمُّ الْمُؤْمِنِیْنَ یَعْنِیْ عَائِشَۃَ فَقَالَ حَدَّثَتْنِیْ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَھَا لَوْلَا اَنَّ قَوْمَکِ حَدِیْثُوْ عَھْدٍ بِالْجَاھِلِیَّۃِ لَھَدَمْتُ الْکَعْبَۃَ وَجَعَلْتُ لَھَا بَابَیْنِ فَلَمَّا مَلَکَ ابْنُ الزُّبَیْرِ
ھَدَمَھَا وَجَعَلَ لَھَا بَابَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے اسود بن یزید سے کہ ابن زبیر نے کہا انسے کہ بیان کرو مجھ سے جو کہتی تھیں تمکو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تو کہا اسود نے بیان کیا

مجہ سے حضرت عائشہ رضی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اُنسی اگر تیری قوم کے لوگ ابہی جاہلیت چہوڑکی نئی مسلمان نہوتی تو مین کعبے کو توڑتا اور پہر بناتا اُسمین دو دروازی پہر جب اختیار ہوا ابن زبیر کا یعنے حاکم مکہ کے ہوئے کی تو اُنہو کر کعبے شریف کو پہر بنایا اور اُسمین دو دروازے کر دی **کہا** ابو عیسیٰ نی یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَاجَآءَ فِي الصَّلٰوةِ فِي الْحِجْرِ باب حجر مین نماز پڑھنے کے بیان مین ٭ جاننا چاہیے کہ حجر بکسر حا حُطی کچہہ جگہہ گہیری ہوئی ہے کعبے کے سمت مغرب کیطرف اور وہ بیت اللہ مین داخل ہے چہہ ہاتہہ یا سات ہاتہہ اور اُسکو حطیم بہی کہتے ہین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ اُحِبُّ اَنْ اَدْخُلَ الْبَيْتَ فَاُصَلِّيَ فِيْهِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِيْ فَاَدْخَلَنِي الْحِجْرَ وَقَالَ صَلِّيْ فِي الْحِجْرِ اِنْ اَرَدْتِ دُخُوْلَ الْبَيْتِ فَاِنَّمَا هُوَ قِطْعَةٌ مِنَ الْبَيْتِ وَلٰكِنَّ قَوْمَكِ اسْتَقْصَرُوْهُ حِيْنَ بَنَوُا الْكَعْبَةَ فَاَخْرَجُوْهُ مِنَ الْبَيْتِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ فرمایا اُنہون نے مین چاہتی تہی کہ بیت اللہ کے اندر جاؤن اور اُسمین نماز پڑہون سو پکڑ لیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی میرا ہاتہ اور داخل کیا مجہکو حجر مین اور فرمایا نماز پڑہ تو حجر مین اگر جانا چاہتی تو بیت اللہ کی اندر اسلیے کہ وہ بہی ایک ٹکڑا ہے بیت اللہ کا ولیکن تمہاری قوم نے چہوٹا کر دیا کعبے کو بناتی وقت اور باہر کر دیا اُسکو یعنے حجر کو بیت اللہ سے یعنے خرچ کم ہونیکے سبب سے **کہا** ابو عیسیٰ نی یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور علقمہ بن ابی علقمہ وہ بیٹی ہین بلال کے **باب** مَاجَآءَ فِي فَضْلِ الْحَجَرِ الْاَسْوَدِ وَالرُّكْنِ وَالْمَقَامِ باب حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ الْحَجَرُ الْاَسْوَدُ مِنَ الْجَنَّةِ وَهُوَ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ فَسَوَّدَتْهُ خَطَايَا بَنِيْ اٰدَمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی جب اُترا تہا حجر اسود جنت سی تو وہ دودہ سے زیادہ سفید تہا پہر کالا کر دیا اُسکو بنی آدم کے گناہون نے **ف** اسباب مین عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ نَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ عَنْ رَجَآءٍ اَبِيْ يَحْيٰى قَالَ سَمِعْتُ مُسَافِعًا الْحَاجِبَ يَقُوْلُ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمَقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَاقُوْتِ الْجَنَّةِ طَمَسَ اللّٰهُ نُوْرَهُمَا وَلَوْ لَمْ يَطْمِسْ نُوْرَهُمَا لَاَضَآءَتَا مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ **ترجمہ** روایت کی ہے قتیبہ نے اُنہون نے یزید ابن زریع سے اُنہون نے رجا سی کہ جنکی کنیت ابی یحییٰ ہے کہا اُنہون نے سنا مین نے مسافع حاجب سے کہتے تہے سنا مین نے عبد اللہ بن عمرو کو کہتے تہے سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے رکن اور مقام ابراہیم دونون یاقوت ہین جنت کے یاقوتون سے کہ مٹا دیا اللہ نے انکا نور اور اگر نہ مٹاتا نور اُنکا تو روشن کر دیتے مشرق سے مغرب تک **کہا** ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث مروی ہے عبد اللہ بن عمرو سی موقوفاً اُنہی کا قول اور اسباب مین ایک روایت انس سے بہی ہے اور وہ غریب ہے **باب** مَاجَآءَ فِي الْخُرُوْجِ اِلٰى مِنًى وَالْمَقَامِ بِهَا ++ باب منا مین جانے اور وہان ٹہہرنیکے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَلّٰى بِنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَآءَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ امامت کی ہماری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منی مین ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور فجر کی نماز کے پہر سویرے چلے عرفات کو **کہا** ابو عیسیٰ نے اور اسمٰعیل بن مسلم مین کچہہ کلام ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى بِمِنًى الظُّهْرَ وَالْفَجْرَ ثُمَّ غَدَا اِلٰى عَرَفَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی پڑہی نماز ظہر کی اور فجر کی منا مین پہر عرفات کو چلے **ف** اسباب مین عبد اللہ بن زبیر اور انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مقسم کی ابن عباس سے ایسی ہے کہ علی ابن مدینی نے کہا کہ کہا یحییٰ نے کہا شعبہ نے نہین سُنی حکم نے مقسم سے مگر پانچ حدیثین اور گن اُسکو شعبہ نے اور یہہ حدیث اُن پانچ مین نہین ہے **باب** مَاجَآءَ اَنَّ مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ باب اس بیان مین کہ منا اُسکی اُترنیکی جگہہ ہے جو پہلے آوی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَا نَبْنِيْ لَكَ بِنَآءً يُظِلُّكَ بِمِنًى قَالَ لَا مِنًى مُنَاخُ مَنْ سَبَقَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا اُنہون نے عرض کیا ہم لوگون نے یا رسول اللہ کیا بنا دیوین ہم ایک مکان آپکے اُترنیکے لیے منا مین تو فرمایا آپنے کچہہ ضرور نہین منا اُسیکا مکان ہے جو پہلے آوی **کہا** ابو عیسیٰ نے یہہ حدیث حسن ہے **باب** مَاجَآءَ فِي تَقْصِيْرِ الصَّلٰوةِ بِمِنًى باب منے مین نماز قصر پڑہنے کے بیان مین **عَنْ** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى اٰمَنَ مَا كَانَ النَّاسُ وَاَكْثَرَهُ رَكْعَتَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن وہب سے کہا پڑہی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ بہت امنیت لوگون کے بیخوف و خطر دو رکعتین یعنے چار رکعت کی دو رکعتین جیسے سفر مین پڑہتے ہین **ف** اسباب مین ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث حارثہ بن وہب کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ابن مسعود نی کہ پڑہین اُنہون نے حضرت کے ساتہ دو رکعتین اور ابوبکر اور عمر کی ساتہ دو رکعتین اور شروع خلافت مین حضرت عثمان کے ساتہ دو رکعتین اور اختلاف ہے علما کا منے مین قصر کرنیمین مکے والون کے لیے سو بعضون نے کہا کہ مکے والون کے لیے منا مین قصر نہین ہے مگر جو مسافر ہو یعنے مکی نہو اور یہی قول ہے ابن جریج اور سفیان ثوری اور یحییٰ بن سعید قطان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضون نے کہا کچہہ مضائقہ نہین اگر مکے والی قصر کرین منا مین اور یہی قول ہے اوزاعی اور مالک اور سفیان بن عیینہ اور عبد الرحمن بن مہدی کا **باب**

ہیں اسی حدیث پر عمل ہے علمای صحابہ وغیرہم کا کہ جو شخص نہ ٹھہرا عرفات میں قبل طلوع فجر کے یعنی دسویں تاریخ کی فجر تک تو اسکا حج فوت ہو گیا اور پھر کچھہ کام نہیں آتا اگر چہ بعد طلوع فجر کے وقوف عرفات ہو بلکہ اسکو ضرور ہے کہ عمرہ کرکے احرام کھول ڈالے اور سال آیندہ اسپر قضا ضرور ہے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد و اسحاق کا اور روایت کی ہے شعبہ نے بھی بکیر بن عطا سے حدیث ثوری کی اور شاید میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے بعد روایت اس حدیث کی یہ حدیث ام المناسک ہے یعنی جڑ ہے سب افعال حج کی **عن** عروة بن مضرس بن اوس بن حارثة بن لام الطائي قال أتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم بالمزدلفة حين خرج إلى الصلوة فقلت يا رسول الله إني جئت من جبلي طيّ أكللت راحلتي وأتعبت نفسي والله ما تركت من جبل إلا وقفت عليه فهل لي من حج فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم من شهد صلوتنا هذه ووقف معنا حتى ندفع وقد وقف بعرفة قبل ذلك ليلا أو نهارا فقد تم حجه وقضى تفثه **ترجمہ** روایت ہے عروہ بن مضرس بن اوس بن حارثہ بن لام الطائی سے کہا آیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس مزدلفہ میں جب نکلے حضرت نماز کو تو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں آیا ہوں پہاڑوں سے طے کے جو ایک قبیلہ ہے اور میں نے خوب تھکایا اپنی اونٹنی کو یعنی دبلا کر ڈالا اسے اور تکلیف میں ڈالا اپنی جان کو یعنی جلدی سے اور کوئی پہاڑ یا ٹیلا ریت کا نہ چھوڑا میں نے قسم ہے اللہ کی مگر کھڑا رہا میں وہاں یعنی عرفات کی خیال سے تو میرا حج ہوا یا نہیں تو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آملے ہماری اس نماز میں یعنی مزدلفہ میں اور وقوف کرے ہمارے ساتھ اور عرفات میں ٹھہر ا ہو جیکا ہو اس سے پہلے رات کو یا دن کو سو پورا ہو چکا حج اسکا اور اتار ڈالی وہ یا میل کچیل یعنی احرام کھولے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب ما جاء في تقديم الضعفة من جمع بليل باب عورتوں اور لڑکوں کو مزدلفہ سے پہلے روانہ کرنے کے بیان میں **عن** ابن عباس قال بعثني رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثقل من جمع بليل **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب کے ساتھہ مزدلفہ سے رات ہی کو **ف** اس باب میں عائشہ اور ام حبیبہ اور اسماء اور فضل سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی کہ بھیجا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسباب اور بار برداری کے ساتھہ مزدلفہ سے رات کو صحیح ہی مروی ہے انہی کئی سندوں سے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث مشاش سے انہوں نے عطا سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے فضل ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے گھر کے ضعیفوں کو مزدلفہ سے روانہ کر دیا رات ہی کو اور اس حدیث میں خطا کی ہے مشاش نے اور زیادہ کیا اسمیں عن الفضل بن عباس اور روایت کی ابن جریج وغیرہ نے یہ حدیث عطا سے انہوں نے ابن عباس سے اور ذکر نہیں کیا اسمیں فضل بن عباس کا **عن** ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم قدم ضعفة أهله وقال لا ترموا الجمرة حتى تطلع الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے روانہ کر دیا اپنے گھر کے ضعیفوں یعنی لڑکے بالوں کو یعنی مزدلفہ سے منا کو اور فرمایا کنکریاں نہ مارنا جبتک آفتاب نکلے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ کچھہ مضائقہ نہیں اگر پہلے سے روانہ کر دیوے لڑکے بالوں کو مزدلفہ سے منا کو شب میں اور یہی کہتے ہیں اکثر علما اس حدیث کی رو سے کہ وہ لوگ جا کر کنکریاں نہ ماریں جبتک آفتاب نہ نکلے اور رخصت دی بعضے علما نے کہ کنکریاں ماریں رات ہی سے اور عمل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہی پر ہی اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا

باب اس باب میں مولف رحمہ اللہ علیہ نے ترجمہ نہیں لکھا ظاہرا یہ باب رمی کے بیان میں ہے انتہی قول المترجم **عن** جابر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يرمي يوم النحر ضحى وأما بعد ذلك فبعد زوال الشمس **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں پھینکتے تھے نحر کے روز یعنی دسویں تاریخ ذی الحجہ کو چاشت پر یعنی پہر دن چڑھے اور بعد اسکا اور دنوں میں بعد زوال آفتاب کے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ کنکریاں نہ مارے بعد یوم نحر کے مگر بعد زوال کے

باب ما جاء أن الإفاضة من جمع قبل طلوع الشمس باب اس بیان میں کہ مزدلفہ سے آفتاب نکلنے کے پہلے لوٹنا چاہیے **عن** ابن عباس أن النبي صلى الله عليه وسلم أفاض قبل طلوع الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم لوٹے یعنی مزدلفہ سے آفتاب نکلنے سے پہلی **ف** اس باب میں عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اہل جاہلیت یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کے لوگ انتظار کرتے تھے طلوع آفتاب کا جب آفتاب نکلتا تو لوٹتے **عن** أبي إسحق قال سمعت عمرو بن ميمون يقول كنا وقوفا بجمع فقال عمر بن الخطاب إن المشركين كانوا لا يفيضون حتى تطلع الشمس وكانوا يقولون أشرق ثبير وإن رسول الله صلى الله عليه وسلم خالفهم فأفاض عمر قبل طلوع الشمس **ترجمہ** روایت ہے ابی اسحق سے کہا سنا میں نے عمرو بن میمون سے کہتے تھے ہم کھڑے تھے مزدلفہ میں سو کہا عمر بن خطاب نے کہ مشرکین نہیں لوٹتے تھے جبتک آفتاب نکلے اور کہتے تھے چمک جا اے ثبیر اور ثبیر ایک پہاڑ ہے کہ جب دھوپ اسپر چمکتی جب روانہ ہوتے تھے اور البتہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے خلاف کیا پھر لوٹے حضرت عمر آفتاب نکلنے سے پہلے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء أن الجمار التي ترمى مثل حصى الخذف باب چھوٹی کنکریاں

ماریں میں عَنْ جَابِرٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ بِمِثْلِ حَصَى الْخَذْفِ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم کو کنکریاں مارتے تھے جمروں کو مثل خذف کی اور خذف کہتے ہیں انگلیوں میں کنکری رکھ کر مارنے کو یعنی مراد اس سے چھوٹی کنکری ہے ف اس باب میں سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت ہے کہ وہ بیٹی
ماں ام جندب ازدیہ سے روایت کرتی ہیں اور ابن عباس اور فضل بن عباس اور عبدالرحمن بن عثمان تیمی اور عبدالرحمن بن معاذ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی
کو اختیار کیا ہے علماء نے چھوٹی چھوٹی کنکریاں مثل خذف کے باب مَا جَاءَ فِي الرَّمْيِ بَعْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ باب بعد زوال شمس رمی کرنے کے بیان میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کنکریاں مارتے جمروں کو بعد زوال شمس کے کہا ابو عیسیٰ نے
یہ حدیث حسن ہے باب مَا جَاءَ فِي رَمْيِ الْجِمَارِ رَاكِبًا باب سوار ہو کر رمی کرنے کے بیان میں عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَمَى الْجَمْرَةَ يَوْمَ النَّحْرِ رَاكِبًا
ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کنکریاں ماریں جمرے پر نحر کے دن سوار ہو کر ف اس باب میں جابر اور قدامہ بن عبداللہ اور ام سلیمان بن عمرو بن احوص سے بھی روایت
ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء کا اور اختیار کیا بعضوں نے کہ پیدل چلیں جمار کی طرف اور تاویل اس حدیث کی ان کے نزدیک یہ ہے کہ کبھی کبھی نبی نے
اپنی سواری پر رمی کی ہو گی تاکہ لوگ آپ کو دیکھ کے سیکھ لیں اور دونوں حدیثوں پر عمل ہے علماء کا یعنی جو حدیث مذکور ہوئی اور جو آگے آتی ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا رَمَى الْجِمَارَ مَشَى إِلَيْهِ ذَاهِبًا وَرَاجِعًا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کنکریاں مارتے جمروں کو تو پیدل جاتے تھے اور پیدل ہی
آتے بھی کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے عبیداللہ سے اور مرفوع نہیں کی یہ حدیث اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء کا اور بعضوں نے کہا سوار ہو کر جائے نحر کے روز اور
پیدل جاوے بعد اس کے کہا ابو عیسیٰ نے اور شاید جس نے ایسا کیا ہے منظور ہے اسی فرمانبرداری رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل کی اس لیے کہ مروی ہے آپ سے کہ سوار ہوئے نحر کے روز رمی کی اور نحر کے دن
فقط جمرۂ عقبہ کی رمی ہوتی ہے باب كَيْفَ تُرْمَى الْجِمَارُ باب کیفیت میں رمی کے عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا أَتَى عَبْدُ اللّٰهِ جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ اسْتَبْطَنَ الْوَادِيَ
وَاسْتَقْبَلَ الْكَعْبَةَ وَجَعَلَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ عَلَى حَاجِبِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ رَمَى بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ مَعَ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰهِ الَّذِي لَا إِلٰهَ غَيْرُهُ مِنْ هٰهُنَا رَمَى
الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ ترجمہ روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہ جب آئے عبداللہ جمرۂ عقبہ کے پاس بیچ میں کھڑے ہوئے میدان کے اور منہ کیا کعبہ کی طرف اور کنکریاں ماریں اپنی
ابرو کے مقابل پھر ماریں سات کنکریاں اللہ اکبر کہتے تھے ہر کنکری پر پھر فرمایا قسم ہے اس خداوند تعالیٰ کی کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں اسی جگہ سے کنکریاں ماریں تھیں انہوں نے جن پر سورہ بقرہ اتری تھی
یعنے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تخصیص سورۂ بقرہ کی شاید اس واسطے فرمائی کہ اس میں احکام حج بہت مذکور ہیں روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد سے مانند اس کے
ف اس باب میں فضل بن عباس اور ابن عباس اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور اختیار کیا ہے انہوں نے کہ کنکریاں
مارے آدمی میدان کے بیچ میں کھڑا ہو کر سات کنکریاں اور تکبیر کہے ہر کنکری کے ساتھ اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ اگر ممکن نہ ہو میدان کے بیچ میں کھڑا ہونا تو جہاں سے ہو سکے مار لے اگرچہ میدان کے بیچ نہ
عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّمَا جُعِلَ رَمْيُ الْجِمَارِ وَالسَّعْيُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ لِإِقَامَةِ ذِكْرِ اللّٰهِ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کنکریاں مارنا جمروں پر اور دوڑنا صفا اور مروہ کے بیچ میں اللہ کے یاد کرنے کے لیے مقرر ہوا ہے یعنی تاکہ ہاجرہ اور اسمٰعیل علیہ السلام کا پھرنا اور خدا کی راہ میں جان فدا کرنا یاد
آوے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ طَرْدِ النَّاسِ عِنْدَ رَمْيِ الْجِمَارِ باب رمی کے وقت لوگوں کو ہٹانے کی کراہت میں عَنْ قُدَامَةَ بْنِ
عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْمِي الْجِمَارَ عَلَى نَاقَتِهِ لَيْسَ ضَرْبٌ وَلَا طَرْدٌ وَلَا إِلَيْكَ إِلَيْكَ ترجمہ روایت ہے قدامہ بن عبداللہ سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کنکریاں مارتے تھے اپنی اونٹنی پر سے نہ ہانکنا دھکیلنا تھا لوگوں کا اور نہ ہٹو بچو تھی ف اس باب میں عبداللہ بن حنظلہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث قدامہ بن
عبداللہ کی حسن ہے صحیح ہے اور وہ اسی روایت سے معلوم ہوتی ہے اور یہ سند حسن ہے صحیح ہے اور ایمن بن نابل ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک باب مَا جَاءَ فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْبَدَنَةِ وَالْبَقَرَةِ
باب بدنہ گائے میں شرکت کے بیان میں عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ الْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ
ترجمہ روایت ہے جابر سے کہا ذبح کی ہم نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ کے سال سات آدمیوں میں ایک گائے اور سات آدمیوں میں ایک اونٹ یعنی ایک گائے میں سات آدمی شریک
ہو گئے ف اس باب میں ابن عمر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے جابر کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ قربانی میں ایک اونٹ
یا ایک گائے سات آدمیوں کو کفایت کرتی ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد کا اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ قربانی میں ایک گائے

و فی سبعۃ آدمیوں کو اور اونٹ کافی ہے دس کو اور یہی قول ہے اسحٰق کا اور دلیل انکی یہی حدیث ہے اور ابن عباس کی حدیث ہم سے ایک سند سے بیان کی ہے یعنی جو سند آگے مذکور ہوتی ہے **حدثنا** الحسین بن حریث وغیر واحد قالوا نا الفضل بن موسٰی عن حسین بن واقد عن علباء بن احمر عن عکرمۃ عن ابن عباس قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فحضر الاضحٰی فاشترکنا فی البقرۃ سبعۃ وفی الجزور عشرۃ **ترجمہ** روایت کی ہم سے حسین ابن حریث اور کئی لوگوں نے کہا سب نے روایت کی ہم سے فضل بن موسٰی نے انہوں نے حسین ابن واقد سے انہوں نے علباء ابن احمر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہا تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں سو آگئی عید اضحٰی اور شریک ہوگئے ہم گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے یہی جو مروی ہے حسین ابن واقد سے **باب** ماجاء فی اشعار البدن

باب بیچ بیان اونٹ کے اشعار کے یعنی **مترجم** کہتا ہے اشعار اسی کہتے ہیں کہ اونٹ کے کوہان کو داہنے کنارے کو زخمی کردیویں اور حضرت نے بھی اپنی قربانی کی اونٹوں کا اشعار کیا ہی اور عرب میں واسطے قربانی کے اونٹوں میں اشعار کیا کرتے تھے تاکہ کوئی قزاق وغیرہ اسکو نہ لوٹے اور اگر وہ راہ میں ہلاک ہوجاویں تو محتاج لے لیویں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قلد نعلین واشعر الھدی فی الشق الایمن بذی الحلیفۃ واماط عنہ الدم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی کی اونٹنی کی گلے میں ہار ڈالا دو جوتیوں کا اور زخمی کردیا اونٹنیوں کی کوہان کو داہنی طرف سے ذی الحلیفہ میں اور پونچھ دیا خون انکا **ف** اس باب میں مسور ابن مخرمہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نام ابو حسان اعرج کا مسلم ہے اور اسی حدیث پر ہے عمل علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ اشعار کرنا چاہئے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا کہا سنا میں نے یوسف ابن عیسٰی سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہ روایت کی انہوں نے یہی حدیث پھر فرمایا کبھی نہ دیکھو اپنے عقل پر چلنے والوں کی بات اس لئے کہ اشعار سنت ہے اور کہنا انکا بدعت ہے کہا سنا میں نے ابو سائب سے کہتے تھے ہم بیٹھے تھے وکیع کے پاس کہا وکیع نے ایک آدمی سے جو جانتا تھا رائے کو کہ اشعار کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور ابو حنیفہ کہتے ہیں کہ وہ مثلہ ہے یعنی ہاتھ پیر کاٹنے میں داخل ہے اور مثلہ منع ہے تو کہا اس مرد نے کہ مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ کہا انہوں نے اشعار مثلہ میں داخل ہے کہا راوی نے سو دیکھا میں نے وکیع کو کہ بہت غصے میں آگئے اور لال پیلے ہوگئے اور کہا میں کہتا ہوں تجھ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور تو کہتا ہے کہا ابراہیم نخعی نے تو اس لائق ہے کہ قید کیا جاوے اور پھر نہ چھوٹے جبتک باز نہ آوے اپنی قول سے **مترجم** کہتا ہے کہ یہ جو وکیع نہی کہ غصہ ہو کر قید کے بیان پر کفایت کیا اگر حضرت عمر رضی اللہ عنہ ہوتے تو البتہ اسکو قتل کرتے اور حقیقت میں معصوم کے قول کے آگے غیر معصوم کی سند لانی نشانی سفاہت کی ہے اور نبی معصوم ہے اور سوا انکے غیر معصوم حقیقت میں جو اول امام کے قول کو مخالف حدیث کے پاکر بھی اسکا قبول کرتے ہیں اور حدیث سے الٹتے ہیں اور مذہب کے سند لاتے ہیں انہی کے حق میں یہ آیت اتری ہے ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدی ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جہنم وساءت مصیرا اور امام اس بات سے کیوں راضی ہونگے وہ تو باعلا صوت پکار گئے کہ ہمارا قول اگر حدیث کے خلاف ہو تو چھوڑ دو اور خود حضرت نے بھی فرمایا المجتہد یخطی ویصیب کہ مجتہد سے کبھی خطا ہی ہے کبھی صواب واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب **باب** ماجاء **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اشتری ھدیہ من قدید **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید کی ہدی اپنی قدید سے کہ وہ ایک موضع ہے مکے اور مدینے کے بیچ میں **مترجم** کہتا ہے کہ ہدی تہ ہدیہ کی اور ساون وہ ہے ان جانوروں کو کہتے ہیں جو ثواب کے لئے حرم میں ذبح کئے جاویں خواہ بکری ہو یا دنبہ یا بیل گائے بھینس یا اونٹ اور وغیرہ جو قربانی میں شرط ہے سو اس میں بھی ضروری اور ہدی قسم سے واجب ہدی ہے جیسے نفل ہے واجب کی کئی قسمیں ہیں ہدی قران اور ہدی تمتع اور ہدی جنایات اور ہدی نذر اور ہدی احصار اور ہدی اسی کو کہتے ہیں کہ وہ بہیجی گئی خدا تعالٰی کی درگاہ میں **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ثوری کی روایت سے یحیٰی بن یمان کی سند سے اور مروی ہے نافع سے کہ ابن عمر نے خریدی ہدی اپنی قدید سے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ زیادہ صحیح ہے **باب** ماجاء فی تقلید الھدی للمقیم باب مقیم کی تقلید ہدی کے بیان میں **عن** عائشۃ انھا قالت فتلت قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم لم یحرم ولم یترک شیئا من الثیاب **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالٰی عنہا سے فرمایا انہوں نے کہ میں نے بٹے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانیوں کے گلے کے ہار پھر نہ احرام باندھا آپ نے یا نہ حرام کیا اپنے اوپر کسی چیز کو اور نہ چھوڑا کسی کپڑے کو **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہتے ہیں جب آدمی نے قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اور اسکا ارادہ حج کا ہی تو اسپر کوئی کپڑا یا خوشبو یا کوئی چیز ہو حرام نہیں جبتک احرام نہ باندھے اور بعض عالموں نے کہا جب ہار ڈالی آدمی قربانی کے گلے میں تو واجب ہوگئی اسپر جو چیز واجب ہوتی ہے محرم پر **باب** ماجاء فی تقلید الغنم باب بکریوں کے گلے میں ہار ڈالنے کی بیان میں **عن** عائشۃ قالت کنت افتل قلائد ھدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کلھا غنما ثم لا یحرم **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ

سے کہا کہ میں بٹا کرتی تھی ہار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قربانی کی بکریوں کے پھر آپ محرم نہیں ہوتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہ بکریوں کے ہار ڈالنا چاہئے

باب ما جاء اذا عطب الھدی ما یصنع بہ باب اس بیان میں کہ ہدی کا جانور اگر راہ میں مرنے لگے تو کیا کرے

عن ناجیۃ الخزاعی قال قلت یا رسول اللہ کیف اصنع بما عطب من الھدی قال انحرھا ثم اغمس نعلھا فی دمھا ثم خل بین الناس وبینھا فیاکلوھا **ترجمہ** روایت ہے ناجیہ خزاعی سے کہا پوچھا میں نے یا رسول اللہ کیا کروں میں اس قربانی کے جانور کو جو مرنے لگے فرمایا آپنے ذبح کر اسکو اور ڈبو دے اسکی جوتی یعنے جو گلے میں تھی اسکی خون میں پھر چھوڑ دے کہ لوگ کھالیویں اسکو **ف** اس باب میں ذویب ابی قبیصہ خزاعی سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ناجیہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہتے ہیں جب ہدی تطوع یعنے نفل کے قربانی کا جانور مرنے لگے تو مالک اسکا اور رفیق اسکے کوئی نہ کھاویں اسمیں سے اور چھوڑ دے اور آدمیوں کے لئے کہ کھالیویں اور یہی کفایت ہے اسکو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا کہتے ہیں اگر کھالی اسمیں سے کچھ تو تاوان دے جتنا کھایا ہو اور کہا بعض علما نے جس نے کھائی نفل کی ہدی تو ضامن ہوا یعنے اتنی قیمت کا

باب ما جاء فی رکوب البدنۃ باب قربانیکی اونٹ پر سوار ہونیکے بیان میں

عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای رجلا یسوق بدنۃ فقال لہ ارکبھا فقال یا رسول اللہ انھا بدنۃ فقال لہ فی الثالثۃ او فی الرابعۃ ارکبھا ویحک او ویلک **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک مرد کو کہ قربانی کا اونٹ ہانک رہا ہے فرمایا آپنے سوار ہولے اسپر کہا اسنے یا رسول اللہ یہ قربانی کا اونٹ ہے فرمایا آپنے تیسری بار یا چوتھی بار یعنے راوی کو شک ہے کہ تین بار سوار ہونیکو فرمایا یا چار بار اور آخر میں فرمایا سوار ہو جا خرابی ہے تیری راوی کو شک ہے کہ ویحک فرمایا یا ویلک **ف** اس باب میں علی اور ابی ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی صحیح ہے حسن ہے اور رخصت دی ایک قوم نے علما صحابہ وغیرہم نے قربانی کے اونٹ پر سوار ہونیکی اگر ضرورت ہو اسپر چڑھنے کی اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا نہ چڑھے جب تک ایسا ہی بیقرار نہ ہو

باب ما جاء بای جانب الراس یبدأ فی الحلق باب اس بیان میں کہ سر منڈانا کدھر سے شروع کرے

عن انس بن مالک قال لما رمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجمرۃ نحر نسکہ ثم ناول الحالق شقہ الایمن فحلقہ فاعطی ابا طلحۃ ثم ناولہ شقہ الایسر فحلقہ فقال اقسمہ بین الناس **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک کہا انہوں نے جب کنکریاں مار چکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمرے کو اور ذبح کیا قربانی کو پھر دی حجام کو داہنی جانب سر کی سو مونڈی اسنے دی آپنے وہ بال ابا طلحہ کو پھر کی حجام کی طرف بائیں جانب سر کی سو مونڈی اسنے سو فرمایا آپنے تقسیم کر دو ان بالونکو سب آدمیوں میں **مترجم** یہاں سے کوئی موپرست موپرستی کی دلیل نہ نکالے کہ حضرت نے تو وہ بال عنایت کیے پر نہ فرمایا کہ اسکو سجدہ کرو یا طواف کرو یا ہاتھ باندھکر اسکے روبرو کھڑے رہو یا رکوع بجالاؤ کیسلئے کہ یہ باتیں تو حضرت کے حیات دنیا میں بھی خود حضرت کے ساتھ درست نہیں کوئی انکا سجدہ یا رکوع یا قیام بجا نہ لاتا تھا اب موے مبارک کو کیونکر جائز ہونگے جب کوئی شی کل کو جائز نہو تو جزو کو کیونکر جائز ہو سکتی ہے اور یہی سمجھنا چاہئے کہ موے مبارک کو تبرک سمجھکے رکھنا یہ خاصہ حضرت ہی کی ذات مبارک کا تھا کسی دوسرے میں یہ فضیلت نہیں کہ اسکے بال تبرک سمجھے جاویں اور بھید اسمیں یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس دار فانی سے انتقال فرمانیکے بعد بھی زندہ ہیں اور اپنی قبر شریف میں نماز پڑھتے ہیں گویا موے مبارک میں بھی ایک نوع کی حیوۃ ہے اگرچہ جسم مبارک سے جدا ہوا اور یہ بات دوسرے کسی شخص کو ہرگز حاصل نہیں ہو سکتی اسلئے کہ فقہ کا کلیہ ہے ما قطع عن الحی فھو میت یعنے جو چیز جدا ہو یا کاٹی جاوے زندہ سے وہ مردہ ہے واللہ اعلم بالصواب والیہ المرجع والمآب **روایت** کی ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ہشام سے اسی حدیث کی مانند اور یہ حدیث حسن ہے

باب ما جاء فی الحلق والتقصیر باب سر منڈانے اور بال کترانیکے بیان میں

عن ابن عمر قال حلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وحلق طائفۃ من اصحابہ وقصر بعضھم قال ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رحم اللہ المحلقین مرۃ او مرتین ثم قال والمقصرین **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سر منڈایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور سر منڈایا ایک گروہ نے صحابہ کرام سے اور بال کتروائے بعضوں نے کہا ابن عمر نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ اللہ رحم کرے سر منڈانیوالوں پر ایکبار فرمایا یا دو بار پھر فرمایا بال کترانے والوں پر بھی **ف** اس باب میں ابن عباس اور ام حصین کے بیٹے اور مارب اور ابی سعید اور ابو مریم اور حبشی بن جنادہ اور ابی ہریرہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ مختار یہی ہے کہ سر منڈاوے مرد اور اگر بال کتروا دے تو بھی جائز ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحاق کا

باب ما جاء فی کراھیۃ الحلق للنساء باب اس بیان میں کہ سر منڈانا عورت کو حرام ہے

عن علی قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تحلق المراۃ راسھا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا انہوں نے منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سر منڈانے سے **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے خلاس سے مانند اسی روایت کے اور نہیں ذکر کیا حضرت علی کا **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث حضرت علی کی اسمیں اضطراب ہے روایت کی حدیث

محمد بن سلم نے قتادہ سے انہون نے حضرت عائشہ سے کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت کو سرمنڈانے سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ واجب نہین عورت پر سرمنڈانا بلکہ اسکو بال کتروانا واجب ہے

باب ماجاء في من حلق قبل ان يذبح او نحر قبل ان يرمي باب اسکے بیان مین جو سرمنڈاوے قبل ذبح کی یا ذبح کرے قبل کنکر مارنیکے **عن** عبد الله بن عمرو ان رجلا سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم قال حلقت قبل ان اذبح فقال اذبح ولا حرج وسأله آخر فقال نحرت قبل ان ارمي قال ارم ولا حرج **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ مین نے سرمنڈایا قبل قربانی ذبح کرنیکے تو آپنے فرمایا اب ذبح کرلو کچھ مضائقہ نہین اور دوسرے نے پوچھا کہ مین نے ذبح کیا قبل کنکر مارنیکے فرمایا آپنے اب کنکر مار لو کچھ مضائقہ نہین **ف** اس باب مین علی اور جابر اور ابن عباس اور ابن عمر اور اسامہ بن شریک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمانے کہ جب کسی نسک کو مقدم کرے یا ذبح وغیرہ مین کسیکو کسی پر مقدم کردے تو اسپر قربانی واجب ہے **ترجمہ** کہتا ہے مترجم کہ نحر کے دن چار چیزین اس ترتیب سے کیا جاوے پہلے منا مین پہنچکر جمرہ عقبہ کو سات کنکریان مارے پھر جانور کہ ہمراہ لایا ہو اسکو اگر نذر کا ذبح کرے پھر سرمنڈاوے یا بال کتروا دے پھر مکہ مین جاکر طواف خانہ کعبہ کرے اور یہ ترتیب بعض کے نزدیک سنت ہے کہ امام شافعی اور امام احمد بھی انہین مین ہین یعنی اگر انمین کچھ آگے پیچھے ہو جاوے تو دم لازم نہین ہوتا چنانچہ ظاہر حدیث کا یہی مطلب ہے اور بعض کے نزدیک یہ ترتیب واجب ہے کہ وہ کہتے ہین مراد حرج نہونے سے یہ ہے کہ گناہ نہین ہوتا بھول چوک معاف ہو جاتی ہے یہ مراد نہین کہ قربانی واجب نہو چنانچہ امام اعظم اور امام مالک کا یہی مذہب ہے اگر ترتیب مین کچھ فرق ہو تو دم یعنے قربانی لازم آتی ہے اور چاہیے کہ ایک بکری یا اسکے ذبح کرے اور طحاوی نے ابن عباس سے یہی مضمون روایت کیا کذا فی شرح مشکوۃ باختلاف لفظی

باب ماجاء في الطيب عند الاحلال قبل الزيارة باب اس بیان مین کہ احرام کھولنے کے وقت قبل طواف زیارت کے خوشبو لگانا جایز ہے **عن** عائشة قالت طيبت رسول الله صلى الله عليه وسلم قبل ان يحرم ويوم النحر قبل ان يطوف بالبيت بطيب فيه مسك **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہون نے خوشبو لگائی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل احرام باندہنے کے اور نحر کے دن یعنی ذی الحجہ کی دسوین تاریخ قبل طواف افاضہ کے ایسی خوشبو کہ اسمین مشک بھی تھا **ف** اس باب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ محرم جب رمی کر چکے جمرہ عقبہ کے نحر کے دن اور ذبح کر چکا قربانی اور سرمنڈایا یا بال کتروائی تو حلال ہو گئی اسکو سب چیزین مگر عورت سے صحبت کرنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ حلال ہو گئی اسکو سب چیزین مگر عورت سے صحبت کرنا اور خوشبو اور یہی مذہب ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا

باب ماجاء متى يقطع التلبية في الحج باب اس بیان مین کہ لبیک پکارنا حج مین کب موقوف کرے **عن** الفضل بن عباس قال اردفني رسول الله صلى الله عليه وسلم من جمع الى منى فلم يزل يلبي حتى رمى جمرة العقبة **ترجمہ** روایت ہے فضل بن عباس سے کہا بیٹھا لیا مجھکو سواری پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزدلفہ سے منی تک پھر برابر آپ لبیک پکارتے رہے یہانتک کہ کنکریان ماریں جمرہ عقبہ کو **ف** اس باب مین علی اور ابن مسعود اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث فضل کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حاجی لبیک نہ چھوڑے جبتک رمی جمرہ نکرلے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب ماجاء متى يقطع التلبية في العمرة باب اس بیان مین کہ عمرہ مین لبیک کب موقوف کرے **عن** ابن عباس قال يرفع الحديث انه كان يمسك عن التلبية في العمرة اذا استلم الحجر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا راوی نے وہ مرفوع کرتے تھے اس حدیث کو یعنے کہتے تھے کہ موقوف کرتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لبیک پکارنے کو عمرہ مین جب بوسہ دیتے حجر اسود کو **ف** اس باب مین عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ معتمر لبیک پکارنا موقوف نکرے جبتک حجر اسود کو بوسہ نہ دے اور بعضون نے کہا جب مکے کے مکانونکے متصل پہونچ جاوے تو لبیک موقوف کردے اور عمل ہے حدیث پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یہی قول ہے سفیان اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب ماجاء في طواف الزيارة بالليل باب رات کو طواف زیارت کرنیکے بیان مین **عن** ابن عباس وعائشة ان النبي صلى الله عليه وسلم اخر طواف الزيارة الى الليل **ترجمہ** روایت ہے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تاخیر کی طواف زیارت مین رات تک **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور رخصت دی ہے بعض علمانے تاخیر کرنے مین طواف زیارت کے رات تک اور مستحب کہا ہے بعض لوگون نے کہ طواف زیارت کرے نحر کے دن یعنے رات نہونے دے اور بعضون نے رخصت دی ہے تاخیر کی اگرچہ آخر ایام منی تک تاخیر کرے

باب ماجاء في نزول الابطح باب ابطح مین اترنے کے بیان مین **عن** ابن عمر قال كان النبي صلى الله عليه وسلم وابو بكر وعمر وعثمان ينزلون الابطح **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سب اترتے تھے ابطح مین اور ابطح ایک مقام ہے مکہ اور منا کے درمیان مین اور محصب بھی اسکو کہتے ہین **ف** اس باب مین عائشہ اور ابن عباس اور ابو رافع سے روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث

ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہم نہیں جانتے اسکو مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبیداللہ بن عمر سے اور مستحب کہا ہے بعض علماء نے اترنا ابطح میں مگر واجب نہیں جو چاہے اُترے کہا شافعی نے اترنا ابطح کا کچھ مناسکِ حج میں داخل نہیں وہ ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں اترے ہیں **عن** ابنِ عبّاسٍ قال لیس التحصیبُ بشیءٍ انّما ھو منزلٌ نزلہٗ رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم **ترجمہ** روایت ہے کہ ابن عباس نے فرمایا ابطح میں اترنا کچھ واجب نہیں وہ تو ایک منزل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اترے تھے کہا ابو عیسیٰ نے تحصیب کے معنے محصب میں اترنا ہے اور محصب ابطح کو کہتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عائشۃ قالت انّما نزل رسولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم الابطحَ لانّہٗ کان اسمحَ لخروجہٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ اترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابطح میں کہ وہاں سے روانہ ہونا مدینہ کو آسان تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن صحیح ہے **روایت** کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ہشام سے جو بیٹے عروہ کے ہیں حدیث مذکور کے مانند

باب ما جاء فی حجّ الصّبیّ باب لڑکے کی حج کے بیان میں **عن** جابرِ بنِ عبدِاللہِ قال رفعت امرأۃٌ صبیًّا لہا الی رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم فقالت یا رسولَ اللہِ الھذا حجٌّ قال نعم ولکِ اجرٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے اٹھایا ایک عورت نے اپنی لڑکے کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے اور پوچھا یا رسول اللہ کیا اسکا بھی حج صحیح ہوگا فرمایا ہاں اور ثواب تجھکو ملیگا **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر کی غریب ہے **روایت** کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے قزعہ بن سوید باہلی سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور مروی ہے محمد بن منکدر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً بھی **عن** السّائبِ ابنِ یزیدَ قال حجّ بی ابی مع رسولِ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم فی حجّۃِ الوداعِ وانا ابنُ سبعِ سنین **ترجمہ** روایت ہے سائب بن یزید سے کہا انہوں نے مجھکو لیکر حج کیا میرے باپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ اور میں سات برس کا لڑکا تھا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اجماع ہے علماء کا کہ لڑکا اگر صغر سنی میں حج کر چکا ہو تو اسکا حج فرض ادا نہیں ہوتا جب بالغ ہو جاوے پھر حج کرے اور ایسا ہی غلام کا حال ہے اگر اُسنے حج کیا حالت غلامی میں تو وہ کفایت نہیں کرتا جب تک کہ دوسرا حج نکرے حالت آزادی میں یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** جابرٍ قال کنّا اذا حججنا مع النّبیِّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم فکنّا نلبّی عن النّساءِ ونرمی عن الصّبیانِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا جب ہمنے حج کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ تو لبیک پکارتے تھے عورتوں کیطرف سے اور کنکر پھینکتے تھے لڑکوں کیطرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اجماع ہے علماء کا کہ عورت کیطرف سے کوئی دوسرا لبیک نہ پکارے بلکہ وہ خود لبیک پکارے مگر وہ بھی اسکو آواز بلند کرنا لبیک میں

باب ما جاء فی الحجّ عن الشّیخِ الکبیرِ والمیّتِ باب میت اور بوڑھے کیطرف سے حج کرنے کے بیان میں **عن** الفضلِ بنِ عبّاسٍ انّ امرأۃً من خثعمَ قالت یا رسولَ اللہِ انّ ابی ادرکتہٗ فریضۃُ اللہِ فی الحجِّ وھو شیخٌ کبیرٌ لا یستطیعُ ان یستوی علیٰ ظھرِ البعیرِ قال حُجّی عنہُ **ترجمہ** روایت ہے فضل بن عباس سے کہ ایک عورت نے قبیلہ خثعم کے کہا یا رسول اللہ البتہ میرے باپ کو پالیا ہے اللہ کے فرض حج نے اور وہ بہت بوڑھا ہے کہ اونٹ پر بیٹھ نہیں سکتا تو فرمایا آپنے تو حج کر اُسکی طرف سے **ف** اس باب میں علی اور بریدہ اور حصین بن عوف اور ابی رزین عقیلی اور سودہ اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث فضل بن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے ابن عباس سے بھی اور مروی ہے سنان بن عبداللہ جہنی سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی پھوپی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا میں نے حقیقت ان روایتوں کی محمد بخاری سے تو فرمایا انہوں نے کہ سب روایتوں میں صحیح تر وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں فضل بن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا محمد نے شاید یہ حدیث ابن عباس نے فضل بن عباس سے سنی ہو اور وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتی ہوں سوا فضل کے اور کسی سے بھی سنی ہو پھر ارسال کیا ہو اسکو ابن عباس نے اور نہ ذکر کیا اسکا جس سے سنی تھی کہا ابو عیسیٰ نے اور صحیح ہوئی ہیں اس باب میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی روایتیں اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ آدمی حج کرے میت کی طرف سے اور امام مالک نے کہا اگر وصیت کر گیا ہے میت تو البتہ حج کرے اسکی طرف سے اور اجازت دی ہے بعض علماء نے کہ حج کرے زندہ کیطرف سے جب ایسا ضعیف ہے کہ قدرت حج کی نہیں رکھتا اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی کا

باب منہ باب دوسرا اسی بیان میں **عن** ابی رزینٍ العقیلیِّ انّہٗ اتی النّبیّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم فقال یا رسولَ اللہِ انّ ابی شیخٌ کبیرٌ لا یستطیعُ الحجَّ ولا العمرۃَ ولا الظّعنَ قال حُجَّ عن ابیکَ واعتمِر **ترجمہ** روایت ہے ابی رزین عقیلی سے کہ وہ آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ میرا باپ بہت بوڑھا ہے طاقت نہیں رکھتا حج کی اور نہ عمرہ کی اور نہ سواری کی تو فرمایا آپنے تو حج کر اپنے باپ کیطرف سے اور عمرہ بجا لا کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمرہ مذکور ہوا ہے اسی حدیث میں کہ آدمی عمرہ کرے غیر کے واسطے اور ابو رزین عقیلی کا نام لقیط بن عامر ہے **عن** عبدِاللہِ بنِ بریدۃَ عن ابیہِ قال جاءت امرأۃٌ الی النّبیِّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم فقالت انّ امّی ماتت ولم تحجّ افاحجّ عنھا قال نعم حُجّی عنھا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ آئی ایک عورت نبی صلی اللہ

علیہ وسلم کے پاس اور کہا میرے باپ پر حج فرض ہو گیا ہے اور حج ادا نہیں کیا کیا میں حج کروں اُسکی طرف سے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی العمرۃ اواجبۃ ھی ام لا باب اس بیان
میں کہ عمرہ واجب ہے یا نہیں **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم سئل عن العمرۃ اواجبۃ ھی قال لا وان تعتمروا ھو افضل **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ سوال کیا گیا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کیا عمرہ واجب ہے فرمایا نہیں اور اگر عمرہ کرو تو بہتر ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے بعض علما کا کہ عمرہ واجب نہیں اور کہتے ہیں کہ حج دو ہیں ایک حج اکبر
کہ نحر کے دن ہوتا ہے دوسرا وہ جسے عمرہ کہتے ہیں یعنی چھوٹا حج ہے اور شافعی کہتے ہیں کہ وجوب عمرہ سنت سے ثابت ہے ہم کسیکو نہیں جانتے کہ رخصت دی ہو اُسنے عمرہ کے ترک کرنیکی اور اس باب میں کوئی
روایت ثابت نہیں کہ وہ نفل ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرہ نفل ہے مگر وہ روایت ضعیف ہے قابل حجت کے نہیں اور ہمکو پہونچا ہے حضرت ابن عباس سے کہ وہ اسکو واجب کہتے تھے **باب** منہ
باب دوسرا اسی بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت العمرۃ فی الحج الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک **ف** اس باب میں سراقہ بن مالک بن جعشم اور جابر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور مطلب اس حدیث کا
یہ ہے کہ عمرہ حج کے مہینوں میں روا ہے اور ایسا ہی کہا شافعی اور احمد اور اسحاق نے اور مراد یہ ہے کہ اہل جاہلیت حج کے مہینوں میں عمرہ نہ کرتے تھے پھر جب اسلام آیا تو رخصت دی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے حج کے مہینوں میں عمرے کی اور فرمایا داخل ہو گیا عمرہ حج میں قیامت کے دن تک یعنی حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں اور مہینے حج کے شوال اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ
کے ہیں کہ لائق نہیں لبیک پکارنی حج کے ساتھ مگر انہی مہینوں میں اور مہینے حرام کے رجب اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم ہے اسیطرح روایت کی ہے کتنے اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے **باب** ما جاء
فی ذکر فضل العمرۃ باب عمرہ کی فضیلت میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العمرۃ الی العمرۃ تکفر ما بینھما والحج المبرور
لیس لہ جزاء الا الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے گناہوں کا اور حج مقبول کا کچھ بدلا نہیں سوا جنت کے **کہا** ابو عیسیٰ
نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی العمرۃ من التنعیم باب تنعیم سے عمرہ لانیکے بیان میں **عن** عبدالرحمن بن ابی بکر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم امر
عبدالرحمن بن ابی بکر ان یعمر عائشۃ من التنعیم **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا عبدالرحمن کو کہ عمرہ کا احرام بندھوا دیں حضرت عائشہ
کو تنعیم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی العمرۃ من الجعرانۃ باب جعرانہ سے عمرہ لانیکے بیان میں **عن** محرش الکعبی ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم خرج من الجعرانۃ لیلا معتمرا فدخل مکۃ لیلا فقضی عمرتہ ثم خرج من لیلتہ فاصبح بالجعرانۃ کبائت فلما زالت الشمس من الغد خرج
فی بطن سرف حتی جاء مع الطریق طریق جمع ببطن سرف فمن اجل ذلک خفیت عمرتہ علی الناس **ترجمہ** روایت ہے محرش کعبی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نکلے جعرانہ سے
رات کو عمرہ کا احرام باندھے ہوئے اور داخل ہوئے مکہ میں رات کو سو پورا کیا اپنا عمرہ پھر آپ نکل گئے اسی رات اور صبح کی جعرانہ میں جیسے کوئی رات کا رہنے والا ہو یعنی دیکھنے والوں کو ایسا معلوم ہو کہ
حضرت رات کو یہیں رہے پھر جب آفتاب ڈھل گیا دوسرے دن تو نکلے سرف کے میدان میں یہاں تک کہ آئے اُس راہ میں جہاں دو راستے جمع ہوتے ہیں بطن سرف میں اسی سبب سے پوشیدہ رہا انکا
عمرہ لوگوں پر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے ہم محرش کعبی کی کوئی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں پاتے سوا اسی حدیث کے **باب** ما جاء فی عمرۃ رجب باب رجب میں عمرہ کرنیکے
بیان میں **عن** عروۃ قال سئل ابن عمر فی ای شھر اعتمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال فی رجب فقالت عائشۃ ما اعتمر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم الا وھو معہ تعنی ابن عمر وما اعتمر فی شھر رجب قط **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہا پوچھا ابن عمر سے کس مہینے میں عمرہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو کہا انہوں
نے عمرہ کیا حضرت نے رجب میں تو فرمایا حضرت عائشہ نے کوئی عمرہ نہیں کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ابن عمر انکے ساتھ نہ تھے اور کبھی عمرہ نہیں کیا حضرت نے رجب میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
غریب ہے سنا میں نے محمد بخاری سے رحمت کرے اللہ انپر کہتے تھے حبیب بن ابی ثابت نے نہیں سنا عروہ بن زبیر سے **روایت** کی ہے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں
نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چار عمرے کئے ایک انمیں سے رجب میں تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی
عمرۃ ذی القعدۃ باب ذی قعدہ میں عمرہ کرنیکے بیان میں **عن** البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اعتمر فی ذی القعدۃ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
عمرہ کیا ذیقعدہ کے مہینے میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** ما جاء فی عمرۃ رمضان باب رمضان میں عمرہ کرنیکے بیان میں **عن** ام معقل
عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال عمرۃ فی رمضان تعدل حجۃ **ترجمہ** روایت ہے ام معقل سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عمرہ رمضان میں برابر ہے ایک حج کے **ف** اس باب میں ابن عباس
اور جابر اور ابوہریرہ اور انس سے اور وہب بن خنبش سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور انکو ہرم بن خنبش بھی کہتے ہیں کہا بیان اور جابر نے روایت ہے شعبی سے وہ روایت کرتے ہیں وہب بن

خنبش ہے اور کہا داود نی روایت ہے اور یہی وہ روایت کرتی ہین تیمی سی وہ ہرم بن خنبش ہے اور وہب بن خنبش زیادہ صحیح ہی اور حدیث ام معقل کی حسن ہے غریب ہے اس سند سی اور کہا احمد اور
اسحاق نے ثابت ہوا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ عمرہ رمضان مین برابر ہوتا ہے حج کے یعنی ثواب مین کہا اسحق نی معنی اس حدیث کی ایسی ہین جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نی فرمایا کہ جو قل ہو اللہ پڑہی ایکبار اُسنے ثلث قرآن پڑہا یعنی ثواب مین دونون برابر مین **باب** ما جاء فی الذی یھل بالحج فیکسر او یعرج باب اسکی بیان مین کہ
لبیک پکاری حج کی پہر زخمی یا لنگڑا ہوجاوے **عن** عکرمۃ قال حدثنی الحجاج بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کسر او عرج فقد حل
وعلیہ حجۃ اخری فذکرت ذلک لابی ھریرۃ وابن عباس فقالا صدق **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سی کہا روایت کی مجہسی حجاج بن عمرو نی کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
سلم نے جسکا کوئی عضو ٹوٹ گیا یا لنگڑا ہوگیا اور وہ احرام حج کا باندہے تہا تو اُسکا احرام کہل گیا اور اُسپر دوسرے سال حج واجب ہے سو ذکر کی مین نے یہ حدیث ابوہریرہ اور ابن عباس سے تو کہا
اُن دونون نے اسنے سچ کہا **روایت** کی ہمسے اسحاق بن منصور نے اُنہون نے محمد بن عبداللہ انصاری سے اُنہون نے حجاج سی مثل اسکی کہا اور سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تہی
کہا ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے حجاج صواف سے اسی حدیث کی مانند اور روایت کی معمر اور معاویہ نے جو بیٹے سلام کے ہین یحیی بن ابی کثیر سی اُنہون نے عکرمہ
سی اُنہون نے عبداللہ بن رافع سی اُنہون نے حجاج بن عمرو سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی یہی حدیث اور حجاج صواف نی نہین ذکر کیا اپنی روایت مین عبداللہ بن رافع کا اور حجاج ثقہ ہین
حافظ ہین اہل حدیث کے نزدیک اور سنا مین نے محمد سی کہتی تہی روایت معمر اور معاویہ بن سلام کی زیادہ صحیح ہی **روایت** کی ہمسی عبد بن حمید نی اُنہون نے عبدالرزاق سی اُنہون نی
معمر سی اُنہون نے یحیی بن ابی کثیر سی اُنہون نے عکرمہ سے اُنہون نے عبداللہ بن رافع سی اُنہون نے حجاج بن عمرو سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند **باب** ما جاء فی الاشتراط
فی الحج باب حج مین شرط کرنیکے بیان مین **عن** ابن عباس ان ضباعۃ بنت الزبیر اتت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ انی ارید الحج
افاشترط قال نعم قالت کیف اقول قال قولی لبیک اللھم لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ضباعہ بیٹی زبیر کی آئین نبی
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا یا رسول اللہ مین ارادہ کرتی ہون حج کا کیا شرط لگاؤن اپنی نیت مین یعنی کسی عذر سی شاید رکنا ہو تو اُسکی شرط اول ہی سی لگاؤن تو فرمایا آپنی
ہان شرط لگاؤ کہا اُنہون نے کیونکر کہون فرمایا آپنی کہہ تو لبیک سے تحبسنی تک یعنی حاضر ہون مین اے اللہ حاضر ہون جگہہ میرے احرام کہولنی کی ہے وہی زمین جہان تو مجہی روکے
ف اسباب مین جابر اور عائشہ اور اسما سی بہی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ جایز رکہتی ہین شرط لگانا حج مین اور کہتی ہین
کہ اگر شرط لگا دی اور پہر بیمار ہوجاوے یا معذور ہو تو جایز ہے اُسکو احرام کہول ڈالنا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضے لوگ شرط لگانا حج مین جایز نہین سمجہتے اور کہتی ہین
کہ اگر شرط بہی لگا دے تو بہی اُسکو احرام کہولنا نہین پہنچتا اور اُنکے نزدیک شرط لگانا نہ لگانا دونون برابر ہے **باب** منہ باب دوسرا اسی بیان مین **عن** سالم عن ابیہ انہ
کان ینکر الاشتراط فی الحج ویقول الیس حسبکم سنۃ نبیکم **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہ وہ انکار کرتے تہے شرط لگانی سی حج مین اور
فرماتی تہی کافی نہین تمکو سنت اپنی نبی کی یعنی آپنے شرط نہین لگائی اور حدیبیہ مین جب روکے گئے احرام کہول ڈالا اور سال آیندہ قضا کیا عمرہ کو **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
باب ما جاء فی المرأۃ تحیض بعد الافاضۃ باب اُس عورت کے بیان مین جسی بعد طواف افاضہ کے حیض آجاوے **عن** عائشۃ قالت ذکر لرسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ان صفیۃ بنت حیی حاضت فی ایام منی فقال احابستنا ھی قالوا انھا قد افاضت فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا
اذا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ صفیہ بیٹی حیی کی حائضہ ہوگئی ہین ایام منی مین سو فرمایا آپنے کیا ہمکو روکنی والی ہے
سو عرض کیا لوگون نے کہ وہ طواف افاضہ کر چکی ہین تب فرمایا آپنے اب کسی کی ضرورت نہین **ف** اسباب مین ابن عمر اور ابن عباس سے بہی روایت ہے کہا ابو عیسی نے حدیث عائشہ رضی اللہ
عنہا کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ عورت جب طواف افاضہ کر چکی ہو اور پہر حائضہ ہوجاوے تو اُسپر واجب نہین کہ طواف وداع کے لئے ٹہیرے اور طہر کا انتظار کرے اور
یہی قول ہے ثوری کا اور شافعی کا اور احمد اور اسحاق کا **عن** ابن عمر قال من حج البیت فلیکن آخر عھدہ بالبیت الا الحیض ورخص لھن رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سی کہ جو حج کرے بیت اللہ کا تو آخر مین بیت اللہ سے ہوکر جاوے یعنی طواف وداع کر لے مگر حائضہ عورت کو رخصت دی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
نے **کہا** ابو عیسی نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا **باب** ما جاء ما تقضی الحائض من المناسک باب اس بیان مین کہ حائضہ کون کونسے مناسک حج
ادا کرے **عن** عائشۃ قالت حضت فامرنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان اقضی المناسک کلھا الا الطواف بالبیت **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا

کا وہی ہے آپنے فرمایا مترجم یہاں سے بیوقوفی اُن عوام کالانعام کی ظاہر ہوئی جو کہتے ہیں کہ حج اکبر وہی ہے جسکا عرفہ بروز جمعہ واقع ہو عَنْ عَلِيٍّ قَالَ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَوْمُ النَّحْرِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ ترجمہ روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے حج اکبر کا دن روز نحر ہے اور راوی نے اسکو مرفوع نہیں کیا ف یہ حدیث زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور روایت ابن عیینہ کی جو موقوف ہے وہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحاق کی روایت سے جو مرفوع ہے کہا ابو عیسیٰ نے ایسا ہی روایت کیا کئی حافظان حدیث نے ابی اسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے موقوفاً عَنِ ابْنِ عُبَيْدِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ يُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ فَقُلْتُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ إِنَّكَ تُزَاحِمُ عَلَى الرُّكْنَيْنِ زِحَامًا مَا رَأَيْتُ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُزَاحِمُ عَلَيْهِ فَقَالَ إِنْ أَفْعَلْ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ مَسْحَهُمَا كَفَّارَةٌ لِلْخَطَايَا وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ مَنْ طَافَ بِهٰذَا الْبَيْتِ أُسْبُوعًا فَأَحْصَاهُ كَانَ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ لَا يَضَعُ قَدَمًا وَلَا يَرْفَعُ أُخْرٰى إِلَّا حَطَّ اللّٰهُ عَنْهُ بِهَا خَطِيئَةً وَكُتِبَتْ لَهُ بِهَا حَسَنَةٌ ترجمہ روایت ہے ابن عبید ابن عمیر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ابن عمر بھیڑ کرتے تھے دو رکنوں پر یعنی حجر اسود اور رکن یمانی سو کہا میں نے انسے اے ابو عبدالرحمن تم بھیڑ کرتے ہو دو رکنوں پر ایسا کہ میں نے نہیں دیکھا کسی صحابی کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ ایسا بھیڑ کرتا ہو دونوں رکنوں پر سو فرمایا انہوں نے کیوں نہ کروں میں ایسا کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ چھونا ان دونوں کا کفارہ ہے گناہوں کا اور سنا میں نے فرماتے تھے جس نے طواف کیا اس گھر کا سات مرتبہ اور گنا اسکو تو برابر ہے ایک غلام آزاد کرنے کے اور سنا میں نے فرماتے تھے نہیں رکھتا ہے آدمی کوئی قدم یعنی طواف میں اور نہ اٹھاتا ہے دوسرا قدم مگر مٹاتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی سبب سے ایک گناہ اور لکھتا ہے ایک نیکی کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی حماد ابن زید نے عطا ابن سائب سے انہوں نے ابن عبید بن عمیر سے انہوں نے ابن عمر سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اسمیں کہ روایت ہے ابن عبید کے باپ سے اور یہ حدیث حسن ہے

باب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطَّوَافُ حَوْلَ الْبَيْتِ مِثْلُ الصَّلٰوةِ إِلَّا أَنَّكُمْ تَتَكَلَّمُونَ فِيهِ فَمَنْ تَكَلَّمَ فَلَا يَتَكَلَّمُ إِلَّا بِخَيْرٍ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طواف خانہ کعبہ کے گرد مثل نماز کے ہے مگر یہ کہ تم اسمیں کلام کرتے ہو تو جو کوئی کلام کرے تو نہ بولے مگر اچھی بات کہا ابو عیسیٰ نے اور روایت کی ہے ابن طاؤس وغیرہ نے یہ روایت طاؤس سے انہوں نے ابن عباس سے موقوفاً اور نہیں جانتے ہم مرفوع اسکو مگر عطا ابن سائب کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ مستحب کہتے ہیں کہ کلام نہ کرے آدمی طواف میں مگر بضرورت یا ذکر خدا تعالیٰ ہو یا علم کی بات

باب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْحَجَرِ وَاللّٰهِ لَيَبْعَثَنَّهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَهُ عَيْنَانِ يُبْصِرُ بِهِمَا وَلِسَانٌ يَنْطِقُ بِهِ يَشْهَدُ عَلٰى مَنِ اسْتَلَمَهُ بِحَقٍّ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حجر اسود کی فضیلت میں قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اللہ تعالیٰ اسکو اٹھاویگا قیامت کے دن اور اسکی دو آنکھیں ہونگی کہ دیکھیگا انسے اور ایک زبان ہوگی کہ بولیگا اس سے گواہی دیگا اسکی ایمان کی جسنے بوسہ دیا ہے اسکو اللہ کے واسطے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدَّهِنُ بِالزَّيْتِ وَهُوَ مُحْرِمٌ غَيْرَ الْمُقَتَّتِ ترجمہ روایت ہے عبداللہ ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تیل لگاتے تھے احرام میں اور وہ غیر مقتت تھا کہا ابو عیسیٰ نے مقتت خوشبودار کو کہتے ہیں تو غیر مقتت بے خوشبو کا تیل ہوا اور یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر فرقد سبخی کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں سعید ابن جبیر سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید نے فرقد سبخی میں اور روایت کی ہے انسے لوگوں نے

باب عَنْ عَائِشَةَ أَنَّهَا كَانَتْ تَحْمِلُ مِنْ مَاءِ زَمْزَمَ وَتُخْبِرُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَحْمِلُهُ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ وہ اٹھا لاتی تھیں آب زمزم کو یعنی اپنے ساتھ لیجاتی تھیں تبرکاً اور خبر دیتی تھیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اٹھاتے تھے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

باب عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسٍ حَدِّثْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قَالَ قُلْتُ وَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالْأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ ترجمہ روایت ہے عبدالعزیز بن رفیع سے کہا انہوں نے کہا میں نے انس سے بیان کرو مجھ سے جو یاد کیا ہو تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکو کہ ظہر کہاں پڑھی حضرت نے آٹھویں تاریخ ذی الحجہ کے کہا انس نے منیٰ میں پھر کہا میں نے عصر کہاں پڑھی آپ نے جس دن کوچ کیا منیٰ سے کہا انس نے ابطح میں اور تحقیق اسکی اوپر گذری ہے پھر کہا انس نے تم وہاں نماز پڑھو جہاں پڑھیں تمہارے امیر الحاج یعنی یہ دونوں نمازیں دونوں مقاموں میں پڑھنا کچھ مناسک حج میں داخل نہیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب معلوم ہوتی ہے اسحق ازرق کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ثوری سے

آخر ابواب الحج یہ آخر ہے حج کے بابوں کا

ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں جنازہ کی جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ماجاء في ثواب المرض باب بیماری کے ثواب کے بیان میں **عن** عائشة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يصيب المؤمن من شوكة فما فوقها إلا رفعه الله بها درجة وحط عنه بها خطيئة **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں پہنچتی ہے مومن کو کوئی تکلیف ایک کانٹا ہو یا اس سے بڑھکر مگر بلند کرتا ہے اللہ اسکا ایک درجہ اور گھٹاتا ہے اس سے ایک گناہ **ف** اس باب میں سعد بن ابی وقاص اور ابو عبیدہ بن جراح اور ابوہریرہ اور ابی امامہ اور ابی سعید اور انس اور عبداللہ بن عمرو اور اسد بن کرز اور جابر اور عبدالرحمن بن ازہر اور ابی موسیٰ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من شيء يصيب المؤمن من نصب ولا حزن ولا وصب حتى الهم يهمه إلا يكفر الله به عنه سيئاته **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں پہنچتا مومن کو درد یا غم یا دکھ یہاں تک کہ فکر بھی کہ اسکو پریشان کرے مگر اتار دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکی سبب گناہ اسکے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور سنا میں نے جارود سے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے نہیں سنا گیا کسی روایت میں کہ فکر سے گناہ اترتے ہوں مگر اسی روایت میں اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عطا ابن یسار سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ماجاء في عيادة المريض باب بیمار پرسی کے بیان میں **عن** ثوبان عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن المسلم إذا عاد أخاه المسلم لم يزل في خرفة الجنة **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مسلمان جب تک عیادت کرتا رہتا ہے بھائی مسلمان کی برابر چنتا رہتا ہے میوے جنت کے **ف** اس باب میں علی اور ابی موسیٰ اور براء اور ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی حسن ہے اور روایت کی ابو غفار اور عاصم احول نے یہ حدیث ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے جس نے روایت کی یہ حدیث ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے تو وہ زیادہ صحیح ہے اور کہا محمد نے حدیثیں ابی قلابہ کی مروی ہیں ابی اسماء سے مگر یہ حدیث کہ وہ مروی ہے ابی الاشعث سے وہ روایت کرتے ہیں ابی اسماء سے **روایت** کی ہم سے محمد بن وزیر واسطی نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عاصم احول سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی الاشعث سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اسمیں یہ لفظ قيل ما خرفة الجنة قال جناها یعنی پوچھا لوگوں نے کیا ہے خرفہ جنت کا فرمایا آپ نے اسکا میوہ چننا **روایت** کی ہم سے احمد بن عبدہ ضبی نے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے ابی اسماء سے انہوں نے ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خالد کی حدیث کی مانند اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابی الاشعث کا اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث حماد بن زید سے اور مرفوع نہ کیا **عن** ثوير عن أبيه قال أخذ علي بيدي فقال انطلق بنا إلى الحسين نعوده فوجدنا عنده أبا موسى فقال علي أعائدا جئت يا أبا موسى أم زائرا فقال لا بل عائدا فقال علي سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من مسلم يعود مسلما غدوة إلا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى يمسي وإن عاده عشية إلا صلى عليه سبعون ألف ملك حتى يصبح وكان له خريف في الجنة **ترجمہ** روایت ہے ثویر سے روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا پکڑا علی نے میرا ہاتھ اور کہا چلو ہمارے ساتھ حسین کی عیادت کریں سو پایا ہم نے انکے پاس ابو موسیٰ کو اور کہا علی نے کیا تم عیادت کو آئے ہو اے ابو موسیٰ یا زیارت کو کہا انہوں نے میں عیادت کو آیا ہوں تو کہا علی نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ عیادت کرے کسی مسلمان کی دن چڑھے مگر مغفرت مانگتے رہتے ہیں اسکے لئے ستر ہزار فرشتے شام تک اور اگر عیادت کرے اول شب میں تو مغفرت مانگتے رہتے ہیں اسکے لئے ستر ہزار فرشتے صبح تک اور ہوگا اسکے لئے ایک باغ جنت میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور مروی ہے علی سے یہ حدیث کئی سندوں سے اور بعضوں نے اسکو موقوف روایت کیا ہے مرفوع نہیں کیا اور نام ابی فاختہ کا سعید بن علاقہ ہے

باب ماجاء في النهي عن التمني للموت باب اس بیان میں کہ موت کی آرزو کرنا منع ہے **عن** حارثة بن مضرب قال دخلت على خباب وقد اكتوى في بطنه فقال ما أعلم أحدا من أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم لقي من البلاء ما لقيت لقد كنت وما أجد درهما على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي ناحية بيتي أربعون ألفا ولولا أن رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا أو نهى أن نتمنى الموت لتمنيت **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا گیا میں خباب کے پاس اور انہوں نے داغ دلی تھی اپنے پیٹ میں یعنی کسی بیماری کے سبب سے سو فرمایا خباب نے میں کسیکو نہیں جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے کہ اسپر آئی ہوں بلائیں جیسی مجھپر آئیں اور میں تھا زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نہیں پاتا تھا ایک درہم اور اب میرے گھر کے کونے میں چالیس ہزار درہم ہیں اور اگر منع نکیا ہوتا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے موت کی آرزو کرنے سے تو البتہ میں آرزو کرتا یعنی دکھ پہنچنے سے بہت ہو گیا کہ دوسری آرزو موت کی کرتا اور یہ انکا کمال ہے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور انس اور جابر سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث

غریب ہے اس سند سے صحیح ہی اور مروی ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ آرزو کرے کوئی تم میں سے موت کی کسی نقصان کے سبب سے جو اسپر آیا ہو بلکہ چاہیئے ایسا کہے اللّٰھُمَّ اَحْیِنِیْ
مَا کَانَتِ الْحَیٰوۃُ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا کَانَتِ الْوَفَاۃُ خَیْرًا لِّیْ یعنی یا اللہ جیتا رکھ مجھکو جبتک جینا میرا بہتر ہو اور وفات دے مجھکو جب میری وفات بہتر ہو روایت کی ہمسے علی بن
حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن ابراہیم سے انہوں نے عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَآءَ
فِی التَّعَوُّذِ لِلْمَرِیْضِ باب مریض کے تعویذ کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ جِبْرَئِیْلَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اشْتَکَیْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ بِسْمِ اللّٰہِ
اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُّؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ وَّعَیْنٍ حَاسِدَۃٍ بِسْمِ اللّٰہِ اَرْقِیْکَ وَاللّٰہُ یَشْفِیْکَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ جبرئیل آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
اور کہا یا محمد کیا تم بیمار ہو گئے تو فرمایا آپنے ہاں تو پڑھی جبرئیل نے یہہ دعا بسم اللہ سے آخر تک اور معنے اسکے یہ ہیں اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تجھے ہر چیز سے جو تجھے تکلیف دے اور جھاڑتا ہوں فساد
ہر ناپاک ذات کا اور حاسد کی نظر یعنی لوگوں کا اللہ کے نام سے جھاڑتا ہوں میں تمکو اور اللہ شفا دے تجھکو **عَنْ** عَبْدِ الْعَزِیْزِ بْنِ صُہَیْبٍ قَالَ دَخَلْتُ اَنَا وَثَابِتُ الْبُنَانِیُّ عَلٰی اَنَسِ
بْنِ مَالِکٍ فَقَالَ ثَابِتٌ یَا اَبَا حَمْزَۃَ اشْتَکَیْتُ فَقَالَ اَنَسٌ اَفَلَا اَرْقِیْکَ بِرُقْیَۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلٰی قَالَ اللّٰھُمَّ رَبَّ النَّاسِ مُذْھِبَ
الْبَاسِ اشْفِ اَنْتَ الشَّافِیْ لَا شَافِیَ اِلَّا اَنْتَ شِفَآءً لَّا یُغَادِرُ سَقَمًا **ترجمہ** روایت ہے عبد العزیز ابن صہیب سے کہا داخل ہوا میں اور ثابت بنانی انس ابن مالک کے پاس تو کہا ثابت
نے ای ابا حمزہ میں بیمار ہوا سو کہا انس نے کیا نہ پھونکوں میں تیرے دعا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے ضرور پھونکیے تو پڑھا انس نے اللھم سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ ای اللہ
آدمیوں کے پالنے والے بیماریوں کے دور کرنیوالے شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا کوئی شفا دینے والا نہیں مگر تو ایسی شفا دے کہ باقی نہ چھوڑے کوئی بیماری **ف** اس باب میں انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے
کہا ابو عیسیٰ نے ابی سعید کی حدیث حسن ہے صحیح ہی اور پوچھی میں نے ابو ذرعہ سے یہہ حدیث اور کہا میں نے انکی روایت عبد العزیز کی جو مروی ہے ابی نضرہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سعید سے
زیادہ صحیح ہے یا حدیث عبد العزیز کی جو انس سے مروی ہے تو کہا ابو زرعہ نے دونوں صحیح ہیں کہ خبر دی ہمکو عبد الصمد بن عبد الوارث نے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے عبد العزیز بن
صہیب سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے ابی سعید اور عبد العزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الْحَثِّ عَلَی الْوَصِیَّۃِ باب وصیت کی ترغیب میں **عَنْ** ابْنِ
عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ یَبِیْتُ لَیْلَتَیْنِ وَلَہٗ شَیْءٌ یُّوْصِیْ فِیْہِ اِلَّا وَوَصِیَّتُہٗ مَکْتُوْبَۃٌ عِنْدَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر
سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضروری ہے ہر مسلمان کو کہ نہ گذریں اُسپر دو راتیں اور اسکو کسی چیز کی وصیت کرنا ہے یعنی قرض یا امانت وغیرہ کی مگر وصیت اسکی لکھی ہے اُسکے پاس ۔
ف اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الْوَصِیَّۃِ بِالثُّلُثِ وَالرُّبُعِ باب تہائی یا چوتہائی مال میں وصیت
کرنیکے بیان میں **عَنْ** سَعْدِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ عَادَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَنَا مَرِیْضٌ فَقَالَ اَوْصَیْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِکَمْ قُلْتُ بِمَالِیْ کُلِّہٖ فِیْ
سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ فَمَا تَرَکْتَ لِوَلَدِکَ قُلْتُ ھُمْ اَغْنِیَآءُ بِخَیْرٍ فَقَالَ اَوْصِ بِالْعُشْرِ قَالَ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُہٗ حَتّٰی قَالَ اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ کَبِیْرٌ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ
فَنَحْنُ نَسْتَحِبُّ اَنْ یَّنْقُصَ مِنَ الثُّلُثِ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالثُّلُثُ کَبِیْرٌ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن مالک سے کہا بیمار پرسی کو آئی میرے پاس رسول اللہ صلے
اللہ علیہ وسلم اور میں بیمار تھا سو فرمایا آپنے کیا تم نے وصیت کی میں نے کہا ہاں پوچھا آپنے کتنے مال کی وصیت کی کہا میں نے سب مال کی کہ خرچ کیا جاوے اللہ کی راہ میں یعنی جہاد میں پوچھا آپنے
کیا چھوڑا تم نے اپنی اولاد کے لیئے میں نے کہا وہ بہتر ہیں مال والے تو فرمایا وصیت کرو مال کے دسویں حصہ کی یعنی نو حصے اولاد کے لیئے چھوڑ دو کہا انہوں نے میں حضرت سے فرمانے کو تھوڑا سمجھتا رہا یعنے
کہتا رہا کہ اللہ کی راہ میں اور مال بھی دینا چاہیئے اتنے میں کیا ہوگا یہانتک کہ آپنے فرمایا وصیت کر تو تہائی مال کی یعنے دو حصے اپنی اولاد کیلئے چھوڑ جا اور تہائی بہت ہے ابو عبد الرحمن نے کہا ہم
مستحب جانتے ہیں کہ تہائی مال میں سے بھی کچھ کم میں وصیت کرے اسلئے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثلث بہت ہے یعنے ثلث سے کچھ کم ہی وصیت میں دینا چاہیئے **ف** اس باب میں
ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث سعد کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے اُنسے کئی سندوں سے اور مروی ہے اُنسے کئی سندوں سے لفظ کبیر کا اور اور روایت میں کثیر بھی آیا ہے اور اسی پر
عمل ہے علما کا کہتے ہیں وصیت نکرے آدمی ثلث سے زیادہ مال میں بلکہ مستحب ہے کہ ثلث بھی پورا نکرے کہا سفیان ثوری نے کہ مستحب کہتے ہیں وصیت میں پانچواں حصہ کو چوتہے حصے سے
کم ہے اور جسنے تہائی حصے کی وصیت کی اُسنے کچھہ نہ چھوڑا اور اسکو جائز نہیں ثلث سے زیادہ **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ تَلْقِیْنِ الْمَرِیْضِ عِنْدَ الْمَوْتِ وَالدُّعَآءِ لَہٗ باب جو حالت نزع
میں ہو اسکو تلقین اور اسکے لئے دعا کرنیکے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ **ترجمہ** روایت ہے
ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سکھاؤ اپنے لوگوں کو جو نزع میں ہوں لا الٰہ الا اللہ یعنے کوئی معبود نہیں سوا خدا کے تلک کے **ف** اس باب میں ابو ہریرہ اور ام سلمہ اور عائشہ اور

جابر اور سعدی المری سے بھی روایت ہے اور سعدی المری وہ ہین طلحہ بن عبید اللہ کی کہا ابو عیسٰی نے حدیث ابی سعید کی غریب ہے حسن ہے صحیح ہی **عن** ام سلمۃ قالت قال لنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا حضرتم المریض او المیت فقولوا خیرا فان الملائکۃ یؤمنون علی ما تقولون قالت فلما مات ابو سلمۃ اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ان ابا سلمۃ مات قال فقولی اللھم اغفر لی ولہ واعقبنی منہ عقبی حسنۃ قالت فقلت فاعقبنی اللہ منہ من ھو خیر منہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہون نے فرمایا ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آؤ تم مریض یا مردے کے پاس تو اچھی بات کہو اس لیے کہ فرشتے آمین کہتے ہین تمہارے دعا پر کہا ام سلمہ نے پھر جب وفات پائی ابو سلمہ نے یعنے انکے شوہر نے تو آئی مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی مینے کہ یا رسول اللہ ابا سلمہ نے انتقال کیا تو فرمایا آپنے یہ دعا پڑھ اللھم سے حسنۃ تک اور معنی اسکے یہ ہین یا اللہ بخش دے مجھکو اور اسکو یعنے شوہر کو اور اسکے بدلے مین مجھے اس سے بہتر عنایت کر کہا ام سلمہ نے پھر جب مینے یہ دعا پڑھی تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے بہتر شوہر دیا یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سا شوہر ملا کیا اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی **کہا** ابو عیسٰی نے شقیق وہ بیٹے ہین سلمہ کے ابو وائل انکی کنیت ہی قبیلہ بنی اسد سے ہین **کہا** ابو عیسٰی نے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہی اور یہی مستحب ہے کہ حالت نزع مین لا الہ الا اللہ سکھا دین اور بعضون نے کہا کہ جب ایکبار اُسنے یہ کلمہ پڑھا تو پھر بار بار اسکے سامنے نہ پڑھین جبتک کہ وہ کچھ کلام نکرے یعنے تنگ ہو کر انکار نہ کر بیٹھے اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ جب انکے وفات پہونچی تو ایک شخص انکو بار بار تلقین کرنے لگا تو کہا اُس سے ابن مبارک نے جب مینے ایکبار یہ کلمہ پڑھا تو بعد اسکے کچھ کلام نکیا تو مین اسی کلمہ پر ہون یعنے غرض یہ ہے کہ جب بیمار ایکبار کلمہ پڑھ لی پھر اسکو تلقین ضرور نہین ہان اگر پھر کچھ دنیا کی بات چیت کرے تو پھر تلقین ضرور ہی غرضکہ کلمہ آخر کلام ہووے کا اور عبد اللہ بن مبارک کا کہنا ویسا ہی ہے جیسے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے من کان آخر کلامہ لا الہ الا اللہ دخل الجنۃ یعنے جسکا آخر کلام لا الہ الا اللہ ہوا وہ داخل ہوا جنت مین

باب ما جاء فی التشدید عند الموت باب سکرات موت کے بیان مین **عن** عائشۃ انھا قالت رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بالموت وعندہ قدح فیہ ماء وھو یدخل یدہ فی القدح ثم یمسح وجھہ بالماء ثم یقول اللھم اعنی علی غمرات الموت وسکرات الموت **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہا انہون نے دیکھا مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قریب وفات کے کہ انکے پاس ایک پیالہ تھا پانی کا اور وہ ہاتھ ڈالتے تھے اُس پیالے مین اور ملتے تھے اپنے منہ پر پانی پھر فرماتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ مدد کر میری سختیون پر موت کے اور تکلیفون پر موت کے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے **عن** عائشۃ قالت ما اغبط احدا بھون موت بعد الذی رأیت من شدۃ موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی سے کہ انہون نے فرمایا مین کسیکی آسانی سے جان نکلنے کو دیکھ کر آرزو نہین کرتی جب سے دیکھی ہے مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی موت کی شدت **کہا** یعنے ابو عیسٰی نے پوچھی مینے ابا زرعہ سے یہ حدیث کہ عبد الرحمن بن علا کون ہین کہا انہون نے وہ بیٹے ہین علا بن لجلاج کے اور مین جانتا ہون اس حدیث کو اسی سند سے

باب **عن** عبد اللہ بن بریدۃ عن ابیہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال المؤمن یموت بعرق الجبین **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ ابن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن مرتا ہے پیشانی کے پسینے کے ساتھ یعنی جب تا ہے تو شدت سکرات سے پسینا آجاتا ہے اور یہ کنایہ ہے فقط شدت سکرات سے خواہ پسینا آوے یا نہ آوے **ف** اس باب مین ابن مسعود سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث حسن ہے اور بعض اہل حدیث نے کہا ہم نہین جانتے کہ قتادہ نے عبد اللہ بن بریدہ سے کچھ سنا ہو

باب **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم دخل علی شاب وھو بالموت فقال کیف تجدک قال واللہ یا رسول اللہ انی ارجو اللہ وانی اخاف ذنوبی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یجتمعان فی قلب عبد فی مثل ھذا الموطن الا اعطاہ اللہ ما یرجو وامنہ مما یخاف **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے ایک جوان کے پاس اور وہ سکرات موت مین تھا تو فرمایا آپنے کیا حال ہے تیرا اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ مین امید رکھتا ہون اللہ سے یعنے رحمت و مغفرت کی اور ڈرتا ہون اپنے گناہون سے سو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین جمع ہوتین کسی بندے کے دل مین یہ دونون چیزین یعنے امید اور خوف ایسے وقت مین یعنی وقت موت مین مگر اللہ دیتا ہے اسکو جسکی امید رکھتا ہے یعنے رحمت اور مغفرت اور بچاتا ہے اس سے جس سے ڈرتا ہے یعنے عذاب سے **کہا** ابو عیسٰی نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث ثابت سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا یعنے انس کا ذکر نہین کیا

باب ما جاء فی کراھیۃ النعی باب اس بیان مین کہ کسیکی موت کی خبر پکارنا مکروہ ہے **عن** حذیفۃ قال اذا مت فلا تؤذنوا بی احدا فانی اخاف ان یکون نعیا وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینھی عن النعی **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا انہون نے جب مرین تو خبر نہ کیجو کسیکو اسلیے کہ مین ڈرتا ہون کہ یہی نعی مین داخل ہو اور مینے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے نعی سے اور نعی کہتے ہین کسیکے موت کے پکارنیکو کہ اسمین بے صبری وغیرہ پائی جاتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عبد اللہ عن النبی صلی

اور ابو الاحوص اور سفیان بن عیینہ نے **باب** ما جاء في كراهية الركوب خلف الجنازة باب اس بیان میں کہ جنازے کے پیچھے سوار ہو کر چلنا مکروہ ہے **عن** ثوبان قال خرجنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة فرأى ناسا ركبانا فقال ألا تستحيون إن ملائكة الله على أقدامهم وأنتم على ظهور الدواب **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ میں سو دیکھا آپ نے کچھ لوگوں کو سوار تو فرمایا تم کو شرم نہیں آتی کہ فرشتے اللہ کے پیروں چلتے ہیں اور تم جانوروں کی پیٹھ پر سوار ہو **ف** اس باب میں مغیرہ بن شعبہ اور جابر بن سمرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ثوبان کی مروی ہے ان سے موقوفا بھی **باب** ما جاء في الرخصة في ذلك باب اس بیان میں کہ جنازے کے ساتھ سواری پر چلنا بھی جائز ہے **عن** سماك بن حرب قال سمعت جابر بن سمرة يقول كنا مع النبي صلى الله عليه وسلم في جنازة ابن الدحداح وهو على فرس له يسعى ونحن حوله وهو يتوقص به **ترجمہ** روایت ہے سماک بن حرب سے کہا انہوں نے سنا میں نے جابر بن سمرہ سے کہتے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے ہمراہ جنازہ ابن دحداح کی اور حضرت ایک گھوڑے پر سوار تھے وہ دوڑتا تھا اور ہم حضرت کے گرد تھے اور آپ اسکو چھوٹی چھوٹی قدموں سے لئے جاتے تھے **عن** جابر بن سمرة أن النبي صلى الله عليه وسلم اتبع جنازة ابن الدحداح ماشيا ورجع على فرس **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پیدل گئے ابن دحداح کے جنازے کے ساتھ اور پھرے گھوڑے پر سوار ہو کر **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء في الإسراع بالجنازة باب جنازہ جلد لیجانے کے بیان میں **عن** أبي هريرة يبلغ به النبي صلى الله عليه وسلم قال أسرعوا بالجنازة فإن تك خيرا تقدموها إليه وإن تك شرا تضعوه عن رقابكم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ پہنچاتے ہیں اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ آپ نے فرمایا جلدی لیچلو جنازے کو یعنی معمولی چال سے ذرا بڑھکر چلو اسلیے کہ وہ جنازہ اگر نیک شخص کا ہے تو جلدی پہنچاؤ اسکو نیکی کیطرف اور اگر بری شخص کا ہے تو اتارو اسکو اپنی گردنوں سے **ف** اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء في قتلى أحد وذكر حمزة باب شہدائے احد اور حمزہ رضی اللہ عنہ کی ذکر میں **عن** أنس بن مالك قال أتى رسول الله صلى الله عليه وسلم على حمزة يوم أحد فوقف عليه فرآه قد مثل به فقال لولا أن تجد صفية في نفسها لتركته حتى تأكله العافية حتى يحشر يوم القيامة من بطونها قال ثم دعا بنمرة فكفنه فيها فكانت إذا مدت على رأسه بدت رجلاه وإذا مدت على رجليه بدا رأسه قال فكثر القتلى وقلت الثياب قال فكفن الرجل والرجلان والثلاثة في الثوب الواحد ثم يدفنون في قبر واحد قال فجعل رسول الله صلى الله عليه وسلم يسأل عنهم أيهم أكثر قرآنا فيقدمه إلى القبلة قال فدفنهم رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يصل عليهم **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آئے سیدنا حمزہ رضی اللہ عنہ کے پاس جنگ احد کے دن یعنے انکی شہادت کے بعد اور کھڑے ہوئے انکے پاس سو دیکھا انہیں کہ انکے ہاتھ پیر کاٹے گئے ہیں تو آپ نے فرمایا اگر نہ خفا ہوتیں صفیہ یعنی حمزہ کی بہن اپنی دل میں تو میں انکو چھوڑ دیتا کہ کھا جاتے انکو جانور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاتے جانوروں کے پیٹوں سے کہا راوی نے پھر منگائی آپ نے ایک چادر اور کفن دیا اسکو سو وہ چادر ایسی تھی کہ جب کھینچتے تھے سر پر کھل جاتے انکے دونوں پیر اور جب کھینچتے پیروں پر تو کھل جاتا انکا سر کہا راوی نے پھر شہید زیادہ ہوئے اور کپڑا کم کہا راوی نے پھر کفن دیا ایک کپڑے میں ایک ایک مرد کو اور دو دو اور تین تین کو پھر دفن کیا ایک قبر میں سو پوچھنے لگے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ ان شہیدوں میں کون قرآن زیادہ پڑھا تھا سو جو قرآن زیادہ پڑھا تھا اسکو آگے رکھتے قبلے کیطرف یعنی قبر میں کہا راوی نے پھر دفن کر دیا ان سب کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکی نماز جنازہ نہ پڑھی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو کہ انس سے مروی ہو مگر اسی سند سے **باب** آخر دوسرا باب **عن** أنس بن مالك قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يعود المريض ويشهد الجنازة ويركب الحمار ويجيب دعوة العبد وكان يوم بني قريظة على حمار مخطوم بحبل من ليف عليه إكاف ليف **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کرتے تھے مریض کی اور حاضر ہوتے تھے جنازے میں اور سوار ہوتے تھے گدھے پر اور قبول کرتے تھے غلام کی دعوت اور بنی قریظہ کہ ایک قبیلہ ہے یہود کا اسکی لڑائی کے دن آپ سوار تھے گدھے پر اور اسکی لگام کھجور کی چھال کی رسی سے بنی تھی اور اسپر زین بھی اسی چھال کا تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مسلم کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور مسلم اعور ضعیف ہیں اور یہ مسلم بیٹے ہیں کیسان ملائی کے **باب** **عن** عائشة قالت لما قبض رسول الله صلى الله عليه وسلم اختلفوا في دفنه فقال أبو بكر سمعت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ما نسيته قال ما قبض الله نبيا إلا في الموضع الذي يحب أن يدفن فيه فدفنوه في موضع فراشه **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا جب وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جھگڑے لوگ انکے دفن میں سو کہا ابو بکر نے میں نے سنی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بات کہ کبھی نہیں بھولا میں اسکو فرمایا حضرت نے نہیں قبض روح کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی نبی کی مگر اسی جگہ کہ جہاں دفن ہونا وہ چاہتا ہے پھر دفن کر دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو آپکی بستر مبارک کی جگہ کہا

ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور عبدالرحمن بن ابی بکر ملیکی ضعیف ہین حافظے کیطرف سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے روایت کی ابن عباس نے ابی بکر صدیق سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
باب آخر دوسرا باب **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُذْكُرُوْا مَحَاسِنَ مَوْتَاكُمْ وَكُفُّوْا عَنْ مَسَاوِيْهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ذکر کرو اپنی مُردونکی بھلائیان اور باز رہو انکی برائیون سے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے کہا سنا مین نے محمد بخاری سے کہتے تھے عمران ابن انس مکی منکر الحدیث ہین اور روایت
کی بعضون نے عطا سے انہون نے عائشہ سے اور عمران ابن ابی انس مصری ثابت زیادہ اور مقدم ہین عمران ابن انس مکی سے **باب** مَا جَاءَ فِي الْجُلُوْسِ قَبْلَ اَنْ تُوْضَعَ باب بیٹھنا ہے جنازہ
اتارنے سے پہلے بیٹھنے کے بیان مین **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتَّبَعَ الْجَنَازَةَ لَمْ يَقْعُدْ حَتّٰى تُوْضَعَ فِي اللَّحْدِ فَعَرَضَ لَهُ
حَبْرٌ فَقَالَ هٰكَذَا نَصْنَعُ يَا مُحَمَّدُ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ خَالِفُوْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب ساتھ جاتی کسی جنازہ
کے تو نہ بیٹھتے جبتک جنازہ قبر مین نہ رکھا جاتا سو سامنے آگیا ایک عالم یہود کا اور کہا اُسنے ہم بھی ایسا ہی کرتے ہین اے محمد سو بیٹھ گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا انکی مخالفت کرو یعنی یہود کی
کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور بشر ابن رافع کچھ قوی نہین حدیث مین **باب** فَضْلِ الْمُصِيْبَةِ اِذَا احْتَسَبَ باب مصیبت کے ثواب مین جب مصیبت والا صبر کرے اور ثواب چاہے
عَنْ اَبِيْ سِنَانٍ قَالَ دَفَنْتُ ابْنِيْ سِنَانًا وَاَبُوْ طَلْحَةَ الْخَوْلَانِيُّ جَالِسٌ عَلٰى شَفِيْرِ الْقَبْرِ فَلَمَّا اَرَدْتُّ الْخُرُوْجَ اَخَذَ بِيَدِيْ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ يَا اَبَا سِنَانٍ قُلْتُ بَلٰى قَالَ حَدَّثَنِي
الضَّحَّاكُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَرْزَبٍ عَنْ اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ وَلَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ لِمَلٰئِكَتِهِ قَبَضْتُمْ وَلَدَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ
فَيَقُوْلُ قَبَضْتُمْ ثَمَرَةَ فُؤَادِهِ فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ فَيَقُوْلُ مَاذَا قَالَ عَبْدِيْ فَيَقُوْلُوْنَ حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ ابْنُوْا لِعَبْدِيْ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ وَسَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی
سنان سے کہا دفن کیا مین نے اپنے بیٹے سنان کو اور ابو طلحہ خولانی بیٹھے تھے قبر کے کنارے پر پھر جب چاہا مین نے قبر سے نکلنا پکڑ لیا انہون نے میرا ہاتھ اور فرمایا کیا بشارت نہ دون مین تجھکو اے ابا سنان کہا مین نے
کیون نہین کہا انہون نے روایت کی مجھ سے ضحاک ابن عبدالرحمن بن عرزب نے انہون نے ابو موسیٰ اشعری سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرتا ہی کسی بندہ کا لڑکا فرماتا ہی اللہ تعالے
اپنے فرشتون سے لیا تم نے میرے بندے کے لڑکے کو سو وہ کہتے ہین ہان پھر فرماتا ہی پروردگار تعالی شانہ لی لیا تم نے پھل اُسکے دلکا سو کہتے ہین فرشتے ہان پھر فرماتا ہی کیا کہا میرے بندے نے سو فرشتے
کہتے ہین تیری تعریف کی اور اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ پڑھا سو فرماتا ہی اللہ تعالے جلشانہ بناؤ میرے بندے کے لئے ایک گھر جنت مین اور اُسکا نام رکھو بیت الحمد یعنے تعریف کا گھر **کہا**
ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّكْبِيْرِ عَلَى الْجَنَازَةِ باب نماز جنازہ مین تکبیر کہنی کا بیان **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلّٰى عَلَى النَّجَاشِيِّ
فَكَبَّرَ اَرْبَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی بادشاہ حبش کے نماز جنازہ پڑھی اور اسمین اللہ اکبر کہا چار بار **ف** اس بابمین ابن عباس اور ابن ابی اوفی اور جابر اور
انس اور یزید ابن ثابت سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے اور یزید ابن ثابت زید ابن ثابت کے بھائی ہین اور وہ بڑے ہین زید بن ثابت سے حاضر ہوئی ہین جنگ بدر مین اور زید نہین حاضر ہوے
بدر مین **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما صحابہ وغیرہم کا کہ نماز جنازہ مین چار تکبیرین کہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک ابن انس اور
ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ لَيْلٰى قَالَ كَانَ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ يُكَبِّرُ عَلٰى جَنَائِزِنَا اَرْبَعًا وَاِنَّهٗ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ خَمْسًا فَسَاَلْنَاهُ عَنْ
ذٰلِكَ فَقَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكَبِّرُهَا **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے کہا زید ابن ارقم تکبیر کہا کرتے تھے ہمارے جنازونکی نماز مین چار بار اور ایکبار
تکبیر کہی انہون نے ایک جنازے پر پانچ بار سو پوچھی ہمنے اسکی وجہ تو کہا انہون نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بھی ایسا ہی کہتے تھے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث زید ابن ارقم کی حسن ہے صحیح ہے اور بعض
علمائے صحابہ وغیرہم کا مذہب یہی ہے کہ نماز جنازہ مین پانچ تکبیرین کہے اور کہا احمد اور اسحاق نے جب پانچ تکبیرین کہے امام جنازے پر تو مقتدی بھی امام کی تابعداری
کرے **باب** مَا يَقُوْلُ فِي الصَّلٰوةِ عَلَى الْمَيِّتِ باب نماز جنازہ کی دعاؤنکے بیان مین **عَنْ** يَحْيَى بْنِ اَبِيْ كَثِيْرٍ قَالَ حَدَّثَنِيْ اَبُوْ اِبْرَاهِيْمَ الْاَشْهَلِيُّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ
كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلّٰى عَلَى الْجَنَازَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَاُنْثَانَا قَالَ يَحْيٰى وَحَدَّثَنِيْ
اَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَ ذٰلِكَ وَزَادَ فِيْهِ اللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا
فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ **ترجمہ** روایت ہے یحیی بن ابی کثیر سے کہا روایت کی مجھ سے ابو ابراہیم اشہلی نے انہون نے اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو یہ دعا پڑھتے اللھم
سے اُنثانا تک اور معنی اسکے یہ ہین یا اللہ بخش ہمارے زندی اور مُردے اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے اور مرد اور عورت کو کہا یحیی نے اور روایت کی مجھ سے ابو سلمہ بن عبدالرحمن نے انہون نے ابی ہریرہ
سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل اور زیادہ کیا اسمین یعنے بعد اُسکے ان لفظون کو اللھم من احییتہ سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہین یا اللہ جسکو تو زندہ رکھے ہم مین

تو زندہ رکھ اسکو اسلام پر یعنی نیک عملون پر اور جسکو ماری تو ہم مین سے تو مار اسکو ایمان یعنی توحید پر **ف** اسباب مین عبد الرحمن بن عوف اور عائشہ اور ابی قتادہ اور جابر اور عوف بن مالک سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث ابو ابراہیم کی باپ کے حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہشام دستوائی اور علی ابن مبارک نے یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر سے انہون نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی عکرمہ بن عمار نے انہون نے یحیی ابن کثیر سے انہون نے ابی سلمہ سے انہون نے عائشہ رضی سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عکرمہ بن عمار کی غیر محفوظ ہے اور عکرمہ اکثر وہم کرتے ہین یحیی کی حدیث مین اور مروی ہے یحیی بن ابی کثیر سے یعنی یہی حدیث وہ روایت کرتے ہین عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **کہا** ابو عیسیٰ نے سنا مین نے محمد کو کہتے تھے ان سب روایتون مین صحیح زیادہ یحیی بن ابی کثیر کی روایت ہے جو مروی ہے ابی ابراہیم اشہلی سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے اور پوچھا مین نے نام ابی ابراہیم اشہلی کا تو نجانا محمد نے **عن** عوف بن مالک قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی علی میت ففہمت من صلوتہ علیہ اللہم اغفرلہ وارحمہ واغسلہ بالبرد کما یغسل الثوب **ترجمہ** روایت ہے عوف ابن مالک سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ نماز پڑھتے تھے جنازے کی سو یاد کر لیا مین نے انکی نماز مین سے ان کلمات کو اللہم سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہین یا اللہ بخشدے اسکو اور رحم کر اسپر اور دہو دے اسکے گناہ ٹھنڈک سے جیسا کپڑا دہویا جاتا ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد ابن اسمعیل نے کہا سب روایتون سے زیادہ صحیح اسباب مین یہی حدیث ہے

باب ما جاء فی القراءۃ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب باب نماز جنازہ مین سورہ فاتحہ پڑھنے کا بیان

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ علی الجنازۃ بفاتحۃ الکتاب **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سورہ فاتحہ پڑھی نماز مین جنازہ کی **ف** اسباب مین ام شریک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث کی اسناد کچھ قوی نہین ابراہیم بن عثمان کی کنیت ابو شیبہ واسطی ہے اور وہ منکر الحدیث ہین اور صحیح ابن عباس سے یہی ہے کہ انہون نے کہا سنت ہے نماز جنازہ مین سورہ فاتحہ پڑھنا **عن** طلحۃ بن عبد اللہ بن عوف ان ابن عباس صلی علی جنازۃ فقرأ بفاتحۃ الکتاب فقلت لہ فقال انہ من السنۃ او من تمام السنۃ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ بن عبد اللہ ابن عوف سے کہ ابن عباس نے جنازے کی نماز پڑھی اور اسمین سورہ فاتحہ پڑھی سو مین نے اُنسے پوچھا تو انہون نے کہا یہ تو سنت ہے راوی کو شک ہے کہ من السنۃ کہا یا من تمام السنۃ مطلب دونونکا ایک ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اختیار کرتے ہین سورہ فاتحہ پڑھنا بعد تکبیر اولی کے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا بعض علما نے نہ پڑھے سورہ فاتحہ نماز جنازہ مین نماز جنازہ تو اللہ کی تعریف اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنا اور دعا کرنا میت کے لئے ہے اور یہی قول ہے ثوری وغیرہ کا اہل کوفہ سے

باب کیف الصلوۃ علی المیت والشفاعۃ لہ باب نماز جنازہ کی کیفیت اور میت کے لئے شفاعت کرنیکے بیان مین

عن مرثد بن عبد اللہ الیزنی قال کان مالک بن ہبیرۃ اذا صلی علی جنازۃ فتقال الناس علیہا جزأہم ثلثۃ اجزاء ثم قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی علیہ ثلثۃ صفوف فقد اوجب **ترجمہ** روایت ہے مرثد بن عبد اللہ یزنی سے کہا مالک ابن ہبیرہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اور لوگ تھوڑے ہوتے تو انکی تین صفین کر دیتے پھر کہتے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس میت پر تین صفون نے نماز پڑھی جنت اسکے لئے واجب ہو گئی **ف** اسباب مین عائشہ اور ام حبیبہ اور ابی ہریرہ اور میمونہ سے روایت ہے جو بی بی ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث مالک ابن ہبیرہ کی حسن ہے ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے محمد ابن اسحق سے اور روایت کی ابراہیم ابن سعد نے محمد ابن اسحق سے یہی حدیث اور داخل کر دیا انہون نے مرثد اور مالک ابن ہبیرہ کی بیچ مین ایک شخص کو اور روایت ان لوگون کی یعنی جو اس سے پہلے مذکور ہوئے زیادہ صحیح ہے ہمارے نزدیک **عن** عائشۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یموت احد من المسلمین فیصلی علیہ امۃ من المسلمین یبلغوا ان یکونوا مائۃ فیشفعوا لہ الا شفعوا فیہ وقال علی فی حدیثہ مائۃ فما فوقہا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمانون سے کوئی ایسا نہین ہے کہ مرے اور اسپر نماز جنازہ پڑھین ایک گروہ مسلمانونکا کہ سو کو پہنچا ہو پھر شفاعت کرین اسکے لئے مگر شفاعت قبول کیجاتی ہے اُن مسلمانونکی اس میت کے لئے اور علی ابن حجر نے اپنی روایت مین کہا مائۃ فما فوقہا یعنی نماز جنازہ پڑھنے والی سو ہون یا اس سے زیادہ **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور موقوف روایت کیا اسکو بعضون نے اور مرفوع نکیا

باب ما جاء فی کراہیۃ الصلوۃ علی الجنازۃ عند طلوع الشمس وعند غروبہا باب اس بیان مین کہ طلوع وغروب آفتاب کے وقت نماز جنازہ مکروہ ہے

عن عقبۃ بن عامر الجہنی قال ثلث ساعات کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینہانا ان نصلی فیہن او نقبر فیہن موتانا حین تطلع الشمس بازغۃ حتی ترتفع وحین یقوم قائم الظہیرۃ حتی تمیل وحین تضیف للغروب حتی تغرب **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا انہون نے تین گھڑیان تھین منع کرتے تھے ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے اور مردون کو دفن کرنیسے ایک تو جب آفتاب نکلے چمکتا ہوا جب تک بلند نہو جاوے دوسرے جب کہ قائم ہوتی دوپہر

جبتک کہ زوال نہو تب پھر جب آفتاب جھکنے ڈوبنے کو جبتک غروب نہو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے کہ وہ کہتے ہیں نماز جنازہ کو ان گھڑیوں میں اور
کہا ابن مبارک نے یہ جو حضرت کی حدیث میں وارد ہوا اَنْ نَقْبُرَ فِيهِنَّ مَوْتَانَا تو مراد اس سے نماز جنازہ ہے کہ نماز کے بغیر میت دفن نہیں ہوتا اور مکروہ کہا ابن مبارک نے نماز جنازہ وقت طلوع آفتاب
اور غروب کے اور ٹھیک دوپہر کو جبتک آفتاب ڈہل نجاوے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور شافعی نے کہا ان اوقات مکروہہ میں جو مذکور ہوئے نماز جنازہ پڑھنا کچھ مکروہ نہیں **باب** فی الصلوٰۃ
عَلَى الْأَطْفَالِ باب لڑکون پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں **عَنْ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الرَّاكِبُ خَلْفَ الْجَنَازَةِ وَالْمَاشِي حَيْثُ شَاءَ مِنْهَا وَ
الطِّفْلُ يُصَلَّى عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوار ہو وہ جنازہ کے پیچھے چلے اور پیدل جدھر چاہے اور لڑکے پر بھی نماز جنازہ پڑھی جاوے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی اسرائیل اور کئی لوگوں نے سعید بن عبید اللہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں نماز جنازہ پڑھی جاوے لڑکے پر اگرچہ وہ بعد پیدا ہونیکے رویا بھی
نہو فقط صورت اُسکی بنگئی ہو اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **باب** مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الطِّفْلِ حَتَّى يَسْتَهِلَّ باب اس بیان میں کہ لڑکا جبتک پیدا ہونیکے بعد رویا نہو اُسکی
نماز نہ پڑھیں **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الطِّفْلُ لَا يُصَلَّى عَلَيْهِ وَلَا يَرِثُ وَلَا يُورَثُ حَتَّى يَسْتَهِلَّ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھیں اور نہ لڑکا کسیکا وارث ہوتا ہے اور نہ اسکا کوئی وارث ہوتا ہے جبتک کہ بعد پیدا ہونیکے رو دے چلاوے نہیں **کہا** ابو عیسیٰ نے اس حدیث میں اضطراب ہے سو
بعضوں نے تو روایت کی ہے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرفوعاً اور روایت کی اشعث بن سوار اور کئی لوگوں نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے موقوفاً یعنے انہیں کا قول
اور یہہ زیادہ صحیح ہے حدیث مرفوع سے اور بعض علما کا یہی مذہب ہے کہ لڑکے کی نماز جنازہ نہ پڑھی جاوے جبتک وہ رو دے نہیں اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی کا **باب** مَا جَاءَ فِي الصَّلَاةِ
عَلَى الْمَيِّتِ فِي الْمَسْجِدِ باب نماز جنازہ مسجد میں پڑھنے کے بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ صَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى سُهَيْلِ بْنِ الْبَيْضَاءِ فِي الْمَسْجِدِ **ترجمہ** روایت
ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی سہیل بن بیضا پر مسجد میں **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہا شافعی نے کہا
امام مالک نے نماز جنازہ نہ پڑھے مسجد میں اور شافعی نے کہا پڑھے اور حجت پکڑا اسی حدیث کو **باب** مَا جَاءَ أَيْنَ يَقُومُ الْإِمَامُ مِنَ الرَّجُلِ وَالْمَرْأَةِ باب اس بیان میں کہ نماز جنازہ میں
امام کہاں کھڑا ہو **عَنْ** أَبِي غَالِبٍ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَلَى جَنَازَةِ رَجُلٍ فَقَامَ حِيَالَ رَأْسِهِ ثُمَّ جَاءُوا بِجَنَازَةِ امْرَأَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَالُوا يَا أَبَا حَمْزَةَ صَلِّ
عَلَيْهَا فَقَامَ حِيَالَ وَسَطِ السَّرِيرِ فَقَالَ لَهُ الْعَلَاءُ بْنُ زِيَادٍ هٰكَذَا رَأَيْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ عَلَى الْجَنَازَةِ مَقَامَكَ مِنْهَا وَمِنَ الرَّجُلِ مَقَامَكَ
مِنْهُ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَالَ احْفَظُوا **ترجمہ** روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے نماز پڑھی میں نے انس بن مالک کے ساتھ جنازے کی ایک مرد کے سو کھڑے ہوئے انس بن مالک اُس جنازہ کی سر کے
برابر پھر ایک عورت کا جنازہ لائے اور وہ قریش میں سے تھے اور کہا لوگوں نے یا ابا حمزہ اسکی بھی نماز پڑھو سو کھڑے ہوئے انس اُس جنازے کے بیچ میں یعنے عورت کی میت کے کمر کے مقابل سو کہا علا بن زیاد نے
ایسا ہی دیکھا ہے تمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے ہوتے عورت کے جنازے پر جہاں تم کھڑے ہوئے ہو اور مرد کے جنازے پر بھی جہاں تم کھڑے ہوئے تو انس نے کہا ہاں پھر جب نماز سے فارغ ہوئے تو انہوں نے کہا اس بات کو یاد رکھو
ف اس باب میں سمرہ سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے اور روایت کی ہے کئی لوگوں نے ہمام سے اسی کے مثل اور روایت کی وکیع نے یہ حدیث ہمام سے تو اسمیں وہم کیا سو
کہا روایت ہے غالب سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ابی غالب سے ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث عبد الوارث بن سعد اور کئی لوگوں نے ابی غالب سے روایت ہمام کی
مثل اور اختلاف ہے ابی غالب کے نام میں سو بعضوں نے کہا نافع ہے اور رافع بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث کے موافق مذہب ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ
أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَّى عَلَى امْرَأَةٍ فَقَامَ وَسْطَهَا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک عورت کے جنازہ کی نماز پڑھی تو کھڑے ہوئے جنازہ کی بیچ
میں یعنے کمر کے مقابل **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے بھی حسین معلم سے **باب** مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ باب شہید پر نماز جنازہ نہ
پڑھنے کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى
أُحُدٍ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمَا أَكْثَرُ حِفْظًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ فَقَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هٰؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَأَمَرَ
بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُغَسَّلُوا **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن کعب سے کہ جابر بن عبد اللہ نے خبر دی انکو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھا کر دیتے تھے دو دو آدمیوں
کو جو شہید ہوئے تھے احد میں ایک ایک کپڑے میں یعنے کفن کے پھر فرماتے تھے کون اسمیں سے زیادہ قرآن یاد رکھتا تھا پھر جب لوگ اشارہ سے بتاتے کہ اسکو قرآن زیادہ یاد تھا تو اسکو آپ قبر میں
آگے رکھتے یعنے قبلے کی طرف اور فرماتے میں گواہ ہوں انکا قیامت کے دن یعنی انکے ایمان اور وفاداری کا اور حکم کیا آپنے انکے خون سمیت دفن کر دینے کا اور نماز بھی نہیں پڑھی انپر اور نہ

غسل دیا **ف** اس باب میں انس بن مالک سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی زہری نے عبداللہ بن ثعلبہ بن ابی صعیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کسی راوی نے روایت کی ہے جابر سے اور اختلاف ہے علما کا شہید کے نماز جنازہ میں سو بعضوں نے کہا اسکی نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور احمد اور کہا بعضوں نے کہ نماز پڑھے شہیدوں پر اور دلیل لائے ہیں اس حدیث کو کہ حمزہ پر نماز جنازہ پڑھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق

باب ما جاء في الصلوة على القبر باب قبر پر نماز جنازہ پڑھنے کے بیان میں **عن** الشعبي قال اخبرني من رای النبي صلى الله عليه وسلم وراى قبرا منتبذا فصف اصحابه فصلى عليه فقيل له من اخبرك فقال ابن عباس **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا خبر دی مجھکو اسنے جسنے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپنے دیکھا ایک قبر کو دور تو صف باندھی آپکے اصحاب نے اور نماز پڑھی حضرت نے اس قبر کے جنازہ کی سو کہا گیا شعبی سے کسنے خبر دی تمکو کہا ابن عباس نے **ف** اس باب میں انس اور بریدہ اور یزید بن ثابت اور ابی ہریرہ اور عامر بن ربیعہ اور ابی قتادہ اور سہل بن حنیف سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے ابن عباس کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علما نے قبر پر نماز نہ پڑھے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور کہا ابن مبارک نے جو میت کی نماز پڑھے دفن ہو گئی ہو اسکی قبر پر نماز پڑھ لیوین اور جایز کہا ابن مبارک نے نماز پڑھنا قبر پر اور کہا احمد اور اسحاق نے ایک مہینے کی اندر تک نماز جنازہ قبر پر جایز ہے اور ان دونوں نے کہا کہ اکثر ہمنے سنا ہے ابن مسیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ پڑھی ام سعد بن عبادہ کی قبر پر ایک مہینے کے بعد **عن** سعيد بن المسيب ان ام سعد ماتت والنبي صلى الله عليه وسلم غائب فلما قدم صلى عليها وقد مضى لذلك شهر **ترجمہ** روایت ہے سعد بن مسیب سے کہ ام سعد وفات کر گئی تھیں اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کہیں تشریف لیگئے تھے پھر جب آئے تو انپر نماز پڑھی انکے مرنے کو مہینا بھر ہو چکا تھا

باب ما جاء في صلوة النبي صلى الله عليه وسلم على النجاشي باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نجاشی پر نماز پڑھنے کے بیان میں **عن** عمران بن حصين قال قال لنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اخاكم النجاشي قد مات فقوموا فصلوا عليه قال فقمنا فصففنا كما يصف على الميت وصلينا عليه كما يصلى على الميت **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے فرمایا ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بھائی نجاشی مر گئے سو کھڑے ہو اور نماز پڑھو انکی کہا راوی نے سو کھڑے ہو گئے ہم اور صف باندھی ہمنے جیسی صف باندھتے ہیں میت کے پاس اور نماز پڑھی ہمنے انکی جیسے نماز پڑھتے ہیں جنازے کی **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر بن عبداللہ اور ابی سعید اور حذیفہ بن اسید اور جریر بن عبداللہ سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث ابو قلابہ نے اپنے چچا ابی المہلب سے انہوں نے عمران بن حصین سے اور ابی المہلب کا نام عبدالرحمن بن عمرو ہے اور انکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں

باب ما جاء في فضل الصلوة على الجنازة باب نماز جنازہ کی فضیلت کے بیان میں **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى على جنازة فله قيراط ومن تبعها حتى يقضى دفنها فله قيراطان احدهما او اصغرهما مثل احد فذكرت ذلك لابن عمر فارسل الى عائشة فسألها عن ذلك فقالت صدق ابو هريرة فقال ابن عمر لقد فرطنا في قراريط كثيرة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نماز جنازہ پڑھے اسکے لیے ایک قیراط ثواب ہے اور قیراط تول میں پانچ جو کا ہوتا ہے اور جو جنازہ کے پیچھے چلے یہانتک کہ اسکے دفن سے فراغت ہو جاوے تو اسکے لیے دو قیراط بھر ثواب ہے ایک ان قیراط کا مثل کوہ احد کے ہے یا چھوٹا ان میں کا راوی کو شک ہے کہ احد سا فرمایا یا اصغر سا پھر راوی کہتا ہے کہ ذکر کی میں نے یہ حدیث ابن عمر سے تو انہوں نے پوچھوا بھیجا حضرت عائشہ سے تو فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ابو ہریرہ سچ کہتے ہیں تو کہا ابن عمر نے ہمنے تو بہت سے قیراطوں کا نقصان کیا **ف** اس باب میں براء اور عبداللہ بن مغفل اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور ابی بن کعب اور ابن عمر اور ثوبان سے روایت ہے **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انہیں سے کئی سندوں سے

باب آخر دوسرا باب **عن** ابي المهزم قال صحبت ابا هريرة عشر سنين فسمعته يقول سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من تبع جنازة وحملها ثلث مرات فقد قضى ما عليه من حقها **ترجمہ** روایت ہے ابو المہزم سے کہتے تھے ابو ہریرہ کے ساتھ میں رہا دس برس تک تو سنا میں نے انسے کہ فرماتے تھے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ جو پیچھے چلا جنازے کی اور اٹھایا اسکو تین بار یعنی تین بار کندھا دیا تو پورا کر چکا اسکا حق جو اسپر تھا **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے اسی سند سے اور مرفوع نکی اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور ضعیف کہا ہے انکو شعبہ نے

باب ما جاء في القيام للجنازة باب جنازہ دیکھکر اٹھ کھڑا ہونے کے بیان میں **عن** عامر بن ربيعة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال اذا رايتم الجنازة فقوموا لها حتى تخلفكم او توضع **ترجمہ** روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہ

اکرتی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم دیکھو جنازہ تو کھڑے ہو جاؤ یہانتک کہ پیچھے چھوڑ جاوے وہ تمکو یا اتارا جاوے کندھوں سے **ف** اس باب میں ابی سعید اور جابر اور سہل بن حنیف اور قیس بن سعد اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم الجنازة فقوموا فمن تبعها فلا یقعدن حتی توضع **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب جنازہ دیکھو تم تو کھڑے ہو جاؤ اور جو جنازے کے ساتھ ہو جب تک جنازہ نہ اتارا جاوے کندھوں سے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی سعید کی اس باب میں حسن ہے صحیح ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا کہ جو شخص ساتھ ہو جنازے کے وہ نہ بیٹھے جب تک جنازہ نہ اتارا جاوے لوگوں کی گردنوں سے اور مروی ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم سے کہ وہ آگے چلے جاتے تھے جنازے سے اور بیٹھ رہتے تھے جب تک جنازہ انکے پاس پہنچے اور یہی قول ہے شافعی کا

باب ما فی الرخصة فی ترک القیام باب جنازہ دیکھ کر کھڑے ہونیکے بیان میں **عن** علی ابن ابی طالب انہ ذکر القیام فی الجنائز حتی توضع فقال علی قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثم قعد **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے یا کسی اور نے ذکر کیا جنازہ دیکھ کر کھڑے رہنے کا جبتک جنازہ زمین پر نہ رکھا جاوے تو فرمایا حضرت علی نے پہلے کھڑے ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر بیٹھنے لگے **ف** اس باب میں حسن بن علی اور ابن عباس سے روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہے اور اس میں چار راوی تابعین ہیں کہ بعض انکے بعض سے روایت کرتے ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہا شافعی نے یہ بہت صحیح روایت ہے اس باب میں اور یہ حدیث ناسخ ہے حدیث اول کی کہ جسکے لفظ یہ ہیں اذا رأیتم الجنازة فقوموا یعنی حضرت نے فرمایا جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور احمد نے کہا چاہے کھڑا ہو چاہے نہیں اور سند لائی اسی حدیث کو کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اور ایسا ہی کہا اسحق ابن ابراہیم نے اور حضرت علی کا قول جو اوپر مروی ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھڑے ہوتے تھے پھر بیٹھنے لگے اسکا یہی مطلب ہے کہ اول اول آنحضرت جنازہ دیکھکر کھڑے ہو جایا کرتے تھے مگر پھر کھڑا ہونا چھوڑ دیا اور جب جنازہ دیکھتے تو کھڑے نہ ہوتے

باب ما جاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا باب اس بیان میں کہ حضرت نے فرمایا کہ لحد ہمارے لئے ہے اور شق اوروں کیلئے **عن** ابن عباس قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم اللحد لنا والشق لغیرنا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لحد ہمارے لئے ہے اور شق ہمارے سوا اوروں کے لئے یعنی ظاہر ہے کہ لحد انبیاء علیہم السلام کے لئے ہے اور شق اوروں کے واسطے ہے **ف** اس باب میں جریر بن عبد اللہ اور عائشہ اور ابن عمر اور جابر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی غریب ہے اس سند سے

باب ما جاء ما یقول اذا ادخل المیت قبرہ باب اس دعا کے بیان میں جو دفن میت کے وقت پڑھی جاتی ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ادخل المیت القبر قال وقال ابو خالد اذا وضع المیت فی لحدہ قال مرة بسم اللہ وباللہ وعلی ملة رسول اللہ وقال مرة بسم اللہ وباللہ وعلی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب رکھتے میت کو قبر میں یہ دعا پڑھتے اور ابو خالد راوی نے کہا جب میت رکھی جاتی لحد میں تو یہ دعا پڑھتے بسم اللہ وباللہ وعلی ملة رسول اللہ یعنی قبر میں رکھتا ہوں اس میت کو اللہ کے نام سے اور اللہ کی مدد اور حکم کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے دین یعنی طریقہ پر اور دوسری بار ابو خالد نے یہ دعا روایت کی بسم اللہ وباللہ وعلی سنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب دونوں دعاؤں کا ایک ہے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ اور سند سے بھی ابن عمر سے کہ وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اسکو ابو الصدیق ناجی نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے بواسطہ ابی الصدیق کے ابن عمر سے موقوفا بھی

باب ما جاء فی الثوب الواحد یلقی تحت المیت فی القبر باب میت کے نیچے قبر میں کپڑا بچھانے کے بیان میں **عن** محمد قال الذی لحد قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابو طلحة والذی القی القطیفة تحته شقران مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال جعفر واخبرنی ابن ابی رافع قال سمعت شقران یقول انا واللہ طرحت القطیفة تحت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی القبر **ترجمہ** روایت ہے محمد سے کہا جسنے لحد کھودی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے وہ ابو طلحہ تھے اور جسنے بچھائی چادر مبارک آپکی قبر میں حضرت کے نیچے وہ شقران ہے غلام آزاد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کہا جعفر نے اور خبر دی مجھکو ابن ابی رافع نے کہا سنا میں نے شقران سے کہتے تھے قسم ہے اللہ کی میں نے بچھائی چادر مبارک نیچے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبر میں اور یہ شاید اسلئے بچھادی ہوگی کہ آپکے بعد کوئی دوسرا نہ بچھاوے کہ وہ آپکا بستر خاص تھا **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث شقران کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی علی ابن مدینی نے عثمان بن فرقد سے یہی حدیث **عن** ابن عباس قال جعل فی قبر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قطیفة حمراء **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا بچھائی گئی قبر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر سرخ کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابی حمزہ قصاب سے جنکا نام عمران ابن ابی عطا ہے اور مروی ہے ابی جمرہ ضبعی سے کہ نام انکا نصر ابن عمران ہے اور دونوں ابن عباس کے یاروں میں سے ہیں اور مروی ہے ابن عباس

سی کہ کروہ ہی تیت کے نیچے قبر مین کچھ بچھانا اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اور اور مقام مین محمد ابن بشار کہتی ہین کہ **روایت** کی ہمسے محمد ابن جعفر اور یحیی نی شعبہ سی اُنہون نی ابی جمرہ سی اُنہون
نی ابن عباس سے اور یہ زیادہ صحیح ہی **باب** ما جاء فی تسویۃ القبر باب قبرونکو زمین کے برابر کردینےکی بیانمین **عن** ابی وائل ان علیا قال لابی الھیاج الاسدی ابعثک
علی ما بعثنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان لا تدع قبرا مشرفا الا سویتہ ولا تمثالا الا طمستہ **ترجمہ** روایت ہے ابی وائل سے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نی ابی الھیاج
اسدی سے فرمایا مین تمکو بھیجتا ہون اس کام کے لئے جسکے واسطے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی مجھکو بھیجا تہا کہ نہ چھوڑ تو کوئی قبر بلند مگر اسکو برابر کردے یعنے زمین کے اور نہ چھوڑ کسی تصویر کو لیکن
مٹائی **ف** اس بابمین جابر سی بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث علی کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ حرام کہتے مین قبر کے بلند کرنیکو زمین سی شافعی نے کہا مین حرام کہتا ہون
قبر کے بلند کرنیکو مگر زمین سی ایسی کہ پہچانی جاتی تا کہ اُسپہ کوئی چلے اور بیٹھی نہین **باب** ما جاء فی کراھیۃ الوطئ علی القبور والجلوس علیھا باب اس بیانمین کہ قبرون
پر چلنا اور بیٹھنا منع ہی **عن** ابی مرثد الغنوی قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا **ترجمہ** روایت ہے ابی مرثد غنوی سے
کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قبرون پر نہ بیٹھو اور اُنکی طرف نماز نہ پڑھو **ف** اس بابمین ابی ہریرہ اور عمرو ابن حزم اور بشیر ابن خصاصیہ سے بھی روایت ہے **روایت** کی ہمسے محمد ابن
بشار نی اُنہون نے عبد الرحمن بن مہدی سی اُنہون نی عبد اللہ بن مبارک سے اسی اسناد سی مانند حدیث مذکور کی **روایت** کی ہمسے علی ابن حجر اور ابو عمار نی ان دونون نے ولید ابن مسلم سی
اُنہون نے عبد الرحمن بن یزید بن جابر سی اُنہون نے بسر ابن عبید اللہ سی اُنہون نے واثلہ بن اسقع سی اُنہون نے ابی مرثد سی اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسی کی مانند اسمین ابی ادریس کا
نام نہین اور یہی صحیح ہی **کہا** ابو عیسی نے کہا محمد نی ابن مبارک کی حدیث مین خطا کی ہے ابن مبارک نے اور زیادہ کیا اسمین ابی ادریس خولانی کا نام اور حقیقت مین روایت بسر ابن عبید اللہ
سی ہے وہ روایت کرتی مین واثلہ بن اسقع سی ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے عبد الرحمن بن یزید بن جابر سی کہ ابی ادریس خولانی کا نام اسمین نہین اور بسر ابن عبید اللہ نی سنا ہی واثلہ
بن اسقع سے **باب** ما جاء فی کراھیۃ تجصیص القبور والکتابۃ علیھا باب اس بیانمین کہ قبرونکو پختہ کرنا اور اُنکے آس پاس اور اُنکے اوپر لکھنا حرام ہی **عن** جابر
قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان تجصص القبور وان یکتب علیھا وان یبنی علیھا وان توطا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نی قبرون کے پختہ بنانے سی اور اُسکے اوپر آس پاس لکھنے سے اور اُسکے اوپر مکان یا گنبد بنانے سی اور اُسپر چلنے سے **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی
سندونسی جابر سے اور بعض علما نی کہ انہین مین حسن بصری بہی مین قبر کے لیپنے کو جائز کہا ہی اور شافعی نے کہا اگر لیپین تو کچھ مضائقہ نہین **باب** ما یقول الرجل اذا دخل المقابر
باب مقبرمین جانیکی دعا اونکی بیانمین **عن** ابن عباس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بقبور المدینۃ فاقبل علیھم بوجھہ فقال السلام علیکم
یا اھل القبور یغفر اللہ لنا ولکم انتم سلفنا ونحن بالاثر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے گزری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ کی قبرون پر سو اُنکے سامنے کیا اپنا
مونہہ اور کہا السلام سی آخر تک اور معنی اُسکے یہ ہین سلام ہی تمپر اے قبر والو اللہ بخشے ہمکو اور تمکو تم ہمارے پیش خیمہ ہو ہم تمہارے پیچھے ہین **ف** اس بابمین بریدہ اور عائشہ
سے روایت ہے اور حدیث ابن عباس کی غریب ہے اور ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہے اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی زیارۃ القبور
باب زیارت قبور کے جائز ہونیکے بیانمین **عن** سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد کنت نھیتکم عن زیارۃ القبور
فقد اذن لمحمد فی زیارۃ قبر امہ فزوروھا فانھا تذکر الاخرۃ **ترجمہ** روایت ہے سلیمان بن بریدہ سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نی مین تمکو منع کر چکا تہا قبرونکی زیارت سے تو اب اجازت ہوئی محمد کو اُسکے ماں کی قبر کی زیارت کی سو تم بھی قبرونکی زیارت کرو کہ وہ آخرت کو یاد دلاتی ہے **مترجم** یہان
کئی باتین سمجھنا اور بخوبی یاد رکہنا چاہیے اول یہ کہ ابتدائی اسلام مین زیارت قبور حرام تہی اور وجہ اسکی یہ تہی کہ لوگ شرک مین گرفتار تہے یہود و نصاری تو قبرونکو مسجدین بنا کر نماز
پڑھتے تہی سجدہ کرتے تہے دعائین مانگتے تہی ناک رگڑتے تہی اوندہے پڑے رہتے تہے جہاڑو دیتی تہے اعتکاف بیٹہتی تہے انکی شان مین حضرت نے فرمایا لعن اللہ الیھود و
النصاری اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد یعنے لعنت اور پہٹکار کری اور اپنی رحمت سے مہجور کری اللہ تعالے یہود اور نصاری کو کہ جنہون نے سچے معبود کو چھوڑ کر انبیاء کی قبرونکو مسجود بنالیا
اور مسجدین قرار دیا تو جب کتابیون کا یہ حال تہا تو اُمی لوگ مشرکین مکہ وغیرہ کا کیا حال پوچھنا ہے تو اُسوقت مین حضرت نے نئے نئے مسلمانون کو بالکل قبرستانمین جانا حرام کر دیا تہا
کہ اپنی عادت معہود کے موافق بعضے لوگ زیارت کے بہانے گہلی خرابی گور پرستی نکرنے لگین یہ وجہ حرمت ہوئی تو جس زمانے مین یہ حالت ہو پیدا ہوا اور ایسی قوم پیدا اور ظاہر ہو کہ عوام
گور پرستی کرنے لگین تو اُسوقت مین خواص پر بھی زیارت قبر حرام ہو جاتی ہے چنانچہ اب بیساہی زمانہ ہے کہ ہر ہر قبر پر ہزارون ساجد جمع ہین کہ مساجد مین بھی اتنے نہین تو حکم حرمت کا

نسخہ سلیمان بن بریدہ صحیح

اس علت کے ساتھ ہی جیسی شراب کی حرمت بعلت نشہ ہی پھر جسمین نشہ پایا جاوےگا وہ حرام ہی اگرچہ نام اُسکا شربت روح افزا یا لذت دار یا کچھ اور ہو اسی طرح گور پرستی حرام ہی اگرچہ اُسکا نام زیارت قبور رکھیں دوسری بات یہ کہ علت حلال ہونیکی زیارت قبور کی خود حضرت نی اسی حدیث میں ارشاد فرمادی کہ زیارت قبور آخرت کو یاد دلاتی ہی تو ٹوٹی قبرین شکستہ بی مرمت ویرانہ مین جو واقع ہیں وہ البتہ آخرت کو یاد دلاتی ہین حسرت و ندامت کا سبب ہوتی ہین اور جن قبرون پر عمدہ عمدہ غلاف ہزارون روپے کی پڑے ہین لاکھون روپی کے جواہرات جڑے ہین گنبد فیروزی بنا ہی لباس زرد وزری پڑا ہی جب ایسا سامان شاہانہ ہی وہان کسیکو دنیا سی بیزاری ہو تو عجب دیوانہ ہی اُسکے دیکھنے سے تو اور ہوس بڑھتی ہے حرص زیادہ چند ہوتی ہی تو وہان علت حلت مفقود ہی بلکہ سامان حرمت سب موجود ہی کہ کوئی سجدہ کر رہا ہے کوئی لڑکا مانگتا ہی کوئی کہتا ہی پیر جی میرے بیٹے کو جلد بلاؤ کوئی کہتی ہے میرے خصم کو بیل بناؤ کوئی صبح کو بی غسل ہاتھ میں لئے چلی آتی ہے ہاتھ مین پلیدہ ہے سر پر صندل کہ حضرت کے پاس جاؤن تو دروازہ رزق کہلے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ایسی زیارت کو حضرت ملاحظہ فرماتے تو کفر کا حکم دیتے حلال و حرام کیا کیا اَللّٰھُمَّ اھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ آمِیْن انتہی **ف** اس باب مین ابی سعید اور ابن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ زیارت قبور مین کچھہ مضائقہ نہین یعنے اگر وہ مضائقہ نہ پائی جاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ باب عورتونکو زیارت قبور حرام ہونیکے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَعَنَ زَوَّارَاتِ الْقُبُوْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی لعنت کی عورتونکو جو قبرونکی زیارت کو جاوین **ف** اس باب مین ابن عباس اور حسان بن ثابت سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور بعض علما نی کہا ہی کہ یہ حکم قبل رخصت دینے کی تہا جب حضرت نے رخصت دی تو عورتونکو بھی رخصت ہو گئی مردونکی ساتھ اور بعضون نے کہا نہین بلکہ عورتونکو زیارت قبور مطلق حرام ہی کہ انکو صبر کم ہوتا ہی اور رونا پیٹنا چیخنا چلانا بہت **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الزِّیَارَۃِ لِلْقُبُوْرِ لِلنِّسَآءِ باب عورتون کے زیارت قبور کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ اَبِیْ مُلَیْکَۃَ قَالَ تُوُفِّیَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ اَبِیْ بَکْرٍ بِالْحُبْشِیِّ قَالَ فَحُمِلَ اِلٰی مَکَّۃَ فَدُفِنَ بِھَا فَلَمَّا قَدِمَتْ عَائِشَۃُ اَتَتْ قَبْرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ فَقَالَتْ ؏ وَکُنَّا کَنَدْمَانَیْ جَذِیْمَۃَ حِقْبَۃً ؏ مِنَ الدَّھْرِ حَتّٰی قِیْلَ لَنْ یَّتَصَدَّعَا ؏ فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا کَاَنِّیْ وَمَالِکًا ؏ لِطُوْلِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَیْلَۃً مَعًا ؏ ثُمَّ قَالَتْ وَاللّٰہِ لَوْ حَضَرْتُکَ مَا دُفِنْتَ اِلَّا حَیْثُ مُتَّ وَلَوْ شَھِدْتُکَ مَا زُرْتُکَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سی کہا انہون نی جب وفات پائی عبد الرحمن بن ابی بکر نے جو بیٹے ہین ابو بکر کے بہائی ہین حضرت عائشہ کے موضع حبشی مین کہ مکے کے قریب ہے کہا راوی نے پھر اٹھا لائی انکو مکے مین اور دفن کیا اُسی مین پھر جب آئین حضرت عائشہ تو گئین عبد الرحمن کی قبر پر اور پڑھین بیت یہ بیتین اور معنی اُسکے یہ ہین کہ ہم دونون ایسے تھے جیسے دو ہم نشین بادشاہ جذیمہ کے کہ ایک ساتھ رہے برسون ؏ زمانے مین یہانتک کہ لوگ کہتے تھے کبھی جدا نہ ہونگی ؏ پھر جب ہم جدا ہو گئی تو گویا کہ مین اور مالک ؏ باوصف مدتون ساتھ رہنے کی ایسا معلوم ہوا کہ گویا ایک رات بھی ساتھ نہین رہے ؏ پھر فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر مین ہوتی تو تمکو وہین دفن کرواتی جہان تم مرے تھے اور اگر وقت موت مین تمہین دیکھ لیتی تو اب کبھی قبر پر نہ آتی **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الدَّفْنِ بِاللَّیْلِ باب رات کو دفن کرنیکے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ قَبْرًا لَیْلًا فَاُسْرِجَ لَہٗ سِرَاجٌ فَاَخَذَہٗ مِنْ قِبَلِ الْقِبْلَۃِ وَقَالَ رَحِمَکَ اللّٰہُ اِنْ کُنْتَ لَاَوَّاھًا تَلَّاءً لِلْقُرْاٰنِ وَکَبَّرَ عَلَیْہِ اَرْبَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اترے ایک قبر مین رات کو اور چراغ جلایا آپکے لیے سو لیا اُس میت کو قبلے کیطرف سے اور کہا رحمت کرے اللہ تجھپر تو بہت رحم دل رونیوالا تھا اور بہت قرآن کی تلاوت کرنیوالا اور چار تکبیرین کہکر نماز جنازہ پڑھی **ف** اس باب مین جابر اور یزید بن ثابت سے روایت ہے اور وہ بڑے بہائی ہین زید بن ثابت کے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اور کہا کہ میت کو قبلے کیطرف سے قبر مین رکھین اور بعضون نے کہا سرہانے کیطرف سے رکھکر قبر مین کھینچ لین اور رخصت دی بعض علما نی رات کو دفن کرنیکی **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الثَّنَآءِ الْحَسَنِ عَلَی الْمَیِّتِ باب میت کو اچھی طرح یاد کرنیکے بیان مین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ مُرَّ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا خَیْرًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ ثُمَّ قَالَ اَنْتُمْ شُھَدَآءُ اللّٰہِ فِی الْاَرْضِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا گذرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے ایک جنازہ سو صحابہ نے اُسکی بہلائی بیان کی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے لیے جنت واجب ہو گئی یعنے میت کے لیے پھر فرمایا تم گواہ ہو اللہ کی زمین مین یعنی جسے تم سب ملکر اچھا کہو وہ اچھا ہے اللہ کے نزدیک جسے برا کہو وہ برا ہے **ف** اس باب مین عمر اور کعب بن عجرہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِی الْاَسْوَدِ الدِّیْلِیِّ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِیْنَۃَ فَجَلَسْتُ اِلٰی عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَمَرُّوْا بِجَنَازَۃٍ فَاَثْنَوْا عَلَیْھَا خَیْرًا فَقَالَ عُمَرُ وَجَبَتْ فَقُلْتُ لِعُمَرَ مَا وَجَبَتْ قَالَ اَقُوْلُ کَمَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ یَّشْھَدُ لَہٗ ثَلٰثَۃٌ اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ قَالَ قُلْنَا

وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ قَالَ وَلَمْ نَسْأَلْ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْوَاحِدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الاسود دیلی سے کہا انہوں نے آیا میں مدینے میں سو میں بیٹھا تھا عمر بن خطاب کے پاس سو گذرے لوگ ایک جنازہ لیکر سو لوگوں نے اس میت کی تعریف کی سو فرمایا حضرت عمر نے واجب ہو گئی جنت سو کہا میں نے حضرت عمر سے کیا چیز واجب ہوئی کہا انہوں نے میں بھی کہتا ہوں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ اُسکے لئے نیک گواہی دیں تین آدمی مگر واجب ہو جاتی ہے اُسکی لئے جنت پھر کہا ہم نے یا رسول اللہ اگر دو آدمی گواہی دیں تو آپ نے فرمایا دو بھی خیر اور ایک آدمی کی گواہی ہم نے پوچھی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے

باب مَا جَاءَ فِي ثَوَابِ مَنْ قَدَّمَ وَلَدًا باب اُسکی ثواب کے بیان میں جسکا ایک لڑکا مر گیا ہو **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَمُوتُ لِأَحَدٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلَاثَةٌ مِنَ الْوَلَدِ فَتَمَسَّهُ النَّارُ إِلَّا تَحِلَّةَ الْقَسَمِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان نہیں کہ جسکے تین لڑکے مر گئے ہوں اور پھر اُسکو دوزخ کی آگ لگے مگر اتنی کہ جسمیں قسم اُتر جائے **ف** اس باب میں عمر اور معاذ اور کعب بن مالک اور عتبہ بن عبد اور ام سلیم اور جابر اور انس اور ابی ذر اور ابن مسعود اور ابی ثعلبہ اشجعی اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور قرہ بن ایاس مزنی اور ابو ثعلبہ سے روایت ہے اور ابو ثعلبہ کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ہی حدیث مروی ہے اور وہ ابو ثعلبہ خشنی نہیں ہے یعنے اور شخص ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَدَّمَ ثَلَاثَةً لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ كَانُوا لَهُ حِصْنًا حَصِينًا مِنَ النَّارِ قَالَ أَبُو ذَرٍّ قَدَّمْتُ اثْنَيْنِ قَالَ وَاثْنَيْنِ فَقَالَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ سَيِّدُ الْقُرَّاءِ قَدَّمْتُ وَاحِدًا قَالَ وَوَاحِدًا وَلٰكِنْ إِنَّمَا ذٰلِكَ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الْأُولٰى **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکے آگے مر گئے تین لڑکے یا لڑکیاں ایسی کہ جوانی کو نہ پہونچی تھے تو ہونگے وہ اُسکے لئے ایک مضبوط قلعہ دوزخ سے بچانے کو سو ابو ذر نے کہا میں تو دو لڑکے آگے بھیج چکا ہوں آپ نے فرمایا وہ بھی کافی ہیں قلعہ ہونیکو پھر کہا ابی بن کعب نے جو سردار ہیں سب قاریوں کے میں نے بھی ایک لڑکا آگے بھیجا ہے آپنے فرمایا ایک بھی قلعہ ہو سکتا ہے مگر یہ قلعہ جب ہوگا کہ پہلے مرنے کے ساتھ ہی صبر کرے اور نہ چیخے چلاوے کپڑے نہ پہاڑے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث غریب ہے اور ابو عبیدہ نے نہیں سنا اپنے باپ سے کچھ بھی

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ كَانَ لَهُ فَرَطَانِ مِنْ أُمَّتِي أَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِمَا الْجَنَّةَ فَقَالَتْ لَهُ عَائِشَةُ فَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ وَمَنْ كَانَ لَهُ فَرَطٌ يَا مُوَفَّقَةُ قَالَتْ فَمَنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ فَرَطٌ مِنْ أُمَّتِكَ قَالَ فَأَنَا فَرَطُ أُمَّتِي لَنْ يُصَابُوا بِمِثْلِي **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ اُنہوں نے سنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جسکی دو لڑکے آگے مرے ہوں اور اُسکے میر منزل ہوں میری اُمت سے داخل کریگا اللہ تعالیٰ اُسکو سبب اُنکے بہشت میں سو عرض کیا حضرت عائشہ نے اور جسکا ایک میر منزل ہو آپکی اُمت سے یعنے ایک لڑکا مرا ہو تو فرمایا اُسکی ایک بھی کافی ہے ای نیک توفیق دی گئی عورت پھر عرض کیا اُنہوں نے اور جسکا کوئی میر منزل نہو آپکی اُمت سے تو فرمایا آپنے میں میر منزل ہوں اپنی اُمت کا کسیکی جدائی کی تکلیف اُنکو ایسی نہیں جیسی میری جدائی کی **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبد ربہ بن بارق کی روایت سے اور روایت کی اُسنے کئی اماموں نے **شیخ روایت کی** ہمسے احمد بن سعید مرابطی نے اُنہوں نے حبان بن ہلال سے اُنہوں نے عبد ربہ بن بارق سے سو ذکر کی حدیث اسی کی مانند اور سماک بن ولید حنفی کی کنیت ابو زمیل حنفی ہے

باب مَا جَاءَ فِي الشُّهَدَاءِ مَنْ هُمْ باب اس بیان میں کہ شہید کون کون ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شہید پانچ ہیں یعنی ایک طاعون یعنی ماری سے مرے دوسرے جو پیٹ چلکر دستوں سے مرے تیسرے جو ڈوب کر مرے چوتھے جو دب کر دیوار یا مکان کے نیچے مرے پانچویں جو اللہ کی راہ یعنے جہاد میں مرے **ف** اس باب میں انس اور صفوان بن امیہ اور جابر بن عتیک اور خالد بن عرفطہ اور سلیمان بن صرد اور ابی موسیٰ اور عائشہ سے روایت ہے **کہا ابو عیسیٰ نے** حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے

عَنْ أَبِي إِسْحٰقَ السَّبِيعِيِّ قَالَ قَالَ سُلَيْمَانُ بْنُ صُرَدٍ لِخَالِدِ بْنِ عُرْفُطَةَ أَوْ خَالِدٌ لِسُلَيْمَانَ أَمَا سَمِعْتَ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ قَتَلَهُ بَطْنُهُ لَمْ يُعَذَّبْ فِي قَبْرِهِ فَقَالَ أَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهِ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی اسحٰق سبیعی سے کہا اُنہوں نے کہا سلیمان بن صرد نے خالد بن عرفطہ سے یا خالد نے کہا سلیمان سے کیا سنا نہیں تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے جسکو مار ڈالے پیٹ نے یعنے ہیضہ یا بدہضمی یا کسی عارضہ سے پیٹ کے مر گیا تو اُسپر عذاب نہوگا قبر میں سو کہا کسی نے ان دونوں میں سے یعنے سلیمان نے یا خالد نے ہاں بیشک سنا ہے میں نے حضرت سے **کہا ابو عیسیٰ نے** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور مروی ہے اور سند سے بھی

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْفِرَارِ مِنَ الطَّاعُونِ باب اس بیان میں کہ وبا سے بھاگنا منع ہے **عَنْ** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ الطَّاعُونَ فَقَالَ بَقِيَّةُ رِجْزٍ أَوْ عَذَابٍ أُرْسِلَ عَلٰى طَائِفَةٍ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ فَإِذَا وَقَعَ

بِاَرْضٍ وَّاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا مِنْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَّلَسْتُمْ بِهَا فَلَا تَهْبِطُوْا عَلَيْهَا **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا طاعون کا اور فرمایا وہ ایک
ٹکڑا بچا ہوا ہے اُس عذاب سے جو بھیجا گیا تھا بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر سو جب کسی زمین میں طاعون ہو اور تم بھی اُسمیں ہو تو اُسمیں سے نہ نکلو اور جب کسی زمین میں ہو اور تم اُسمیں نہ ہو تو اُس
زمین میں داخل نہ ہو اور راوی کو شک ہے کہ حضرت نے رجز فرمایا یا عذاب اور معنی دونوں کے ایک ہیں **ف** اس باب میں سعد اور خزیمہ بن ثابت اور عبد الرحمن بن عوف اور جابر اور عائشہ سے
بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث اسامہ بن زید کی حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ باب اس بیان میں جو اللہ کا ملنا چاہے تو اللہ بھی
اُسکا ملنا چاہتا ہے **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ
لِقَاءَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کا ملنا چاہے اللہ بھی اُسکا ملنا چاہتا ہے اور جو اللہ کا ملنا برا جانے اللہ بھی اُسکی ملنے کو برا جانے **ف** اس باب میں
ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ اور عائشہ سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّهَا ذَكَرَتْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَمَنْ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ كَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ قَالَتْ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ قَالَ لَيْسَ كَذٰلِكَ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا بُشِّرَ بِرَحْمَةِ اللّٰهِ
وَرِضْوَانِهٖ وَجَنَّتِهٖ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَاَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَاِنَّ الْكَافِرَ اِذَا بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ وَسَخَطِهٖ كَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ وَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے انہوں
نے ذکر کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اللہ کا ملنا چاہے اللہ بھی اسکا ملنا چاہے اور جو اللہ کے ملنے سے ناخوش ہو اللہ بھی اُسکے ملنے سے ناخوش ہوا کہا عائشہ نے میں نے پوچھا یا رسول اللہ
ہم سب برا جانتی ہیں موت کو یعنی کسیکا دل موت کا رغبت نہیں نبی نے فرمایا اسکا یہ مطلب نہیں بلکہ مطلب یہ ہے کہ جب مومن کو بشارت ہوتی ہے اللہ کی رحمت اور خوشی اور جنت کی چاہتا
ہے اللہ کا ملنا اور اللہ بھی مشتاق ہوتا ہے اُسکے ملنے کا اور کافر کو جب بشارت ہوتی ہے اللہ کی عذاب اور غصہ کی تو برا جانتا ہے اللہ کے ملنے کو اور اللہ بھی دوست نہیں رکھتا اُسکے ملنے
کو کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَقْتُلُ نَفْسَهٗ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِ باب اس بیان میں کہ جو اپنے آپ کو مار ڈالے اُسپر نماز جنازہ نہ پڑھنا چاہئے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ
سَمُرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَتَلَ نَفْسَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ ایک شخص نے مار ڈالا تھا اپنی آپکو تو اُسپر نماز نہ پڑھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں سو بعضوں نے کہا نماز پڑھی جاوے ہر شخص پر کہ جسنے نماز پڑھی ہو قبلے کی طرف اگرچہ اپنی آپکو بھی مارا ہو اور یہی قول ہے
سفیان ثوری اور اسحق کا اور احمد نے کہا امام نماز نہ پڑھے اُسکی جسنے اپنے آپکو مار ڈالا ہو مگر امام کے سوا اور لوگ پڑھ لیں **باب** مَا جَاءَ فِيْ صَلٰوةِ الْمَدْيُوْنِ باب قرضدار کے نماز جنازہ کے
بیان میں **عَنْ** عُثْمَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ اَبِيْ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتِيَ بِرَجُلٍ لِيُصَلِّيَ عَلَيْهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَاِنَّ عَلَيْهِ دَيْنًا قَالَ اَبُوْ قَتَادَةَ هُوَ عَلَيَّ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْوَفَاءِ فَقَالَ بِالْوَفَاءِ فَصَلّٰى عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے
کہا انہوں نے سنا میں نے عبد اللہ ابن ابی قتادہ سے کہ بیان کرتے تھے اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد کا جنازہ لائے کہ نماز پڑھیں اُسپر سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابیوں سے فرمایا
تم نماز پڑھ لو اپنے ساتھی پر اسلئے کہ وہ قرضدار ہے یعنی میں نہ پڑھونگا کہا ابو قتادہ نے وہ قرض میرے اوپر ہے میں ادا کرونگا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا قرض لیکر تمنے اپنے ذمہ
پر انہوں نے عرض کیا کہ پورا پھر نماز پڑھی اُسپر **ف** اس باب میں جابر اور سلمہ بن اکوع اور اسما بنت یزید سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی قتادہ کی حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُؤْتٰى بِالرَّجُلِ الْمُتَوَفّٰى عَلَيْهِ الدَّيْنُ فَيَقُوْلُ هَلْ تَرَكَ لِدَيْنِهٖ مِنْ قَضَاءٍ فَاِنْ حُدِّثَ اَنَّهٗ تَرَكَ وَفَاءً صَلّٰى عَلَيْهِ
وَاِلَّا قَالَ لِلْمُسْلِمِيْنَ صَلُّوْا عَلٰى صَاحِبِكُمْ فَلَمَّا فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْفُتُوْحَ قَامَ فَقَالَ اَنَا اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تُوُفِّيَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَتَرَكَ دَيْنًا فَعَلَيَّ
قَضَاؤُهٗ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَهُوَ لِوَرَثَتِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جب کسی ایسے مرد کا جنازہ لاتے تھے کہ اُسپر قرض ہو تو آپ فرماتے تھے
کیا چھوڑ گیا ہے یہ اپنی قرض کے برابر کچھ مال متاع پھر اگر لوگ بولتے کہ ہاں یہ چھوڑ گیا ہے اتنا مال کہ قرض ادا ہو جاویگا تو اُسپر نماز پڑھتے اور نہیں تو فرماتے مسلمانوں کو کہ تم نماز پڑھ لو اپنے یار
پر پھر جب اللہ نے بہت فتحیں عنایت کیں اور مال غنیمت کا آیا تو کھڑے ہوئے آپ یعنی منبر پر اور فرمایا میں بہتر ہوں مومنوں کے حق میں اُنکی ذات سے بھی زیادہ سو جو مومن مر جاوے اور قرض
چھوڑ جاوے تو میرے ذمے پر ہے اسکا ادا کرنا اور جو چھوڑ جاوے مال متاع تو وہ اُسکے وارث لے لیں کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث یحییٰ بن بکیر اور کئی لوگوں نے
لیث بن سعد سے **باب** مَا جَاءَ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ باب عذاب قبر کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا قُبِرَ الْمَيِّتُ
اَوْ قَالَ اَحَدُكُمْ اَتَاهُ مَلَكَانِ اَسْوَدَانِ اَزْرَقَانِ يُقَالُ لِاَحَدِهِمَا الْمُنْكَرُ وَلِلْاٰخَرِ النَّكِيْرُ فَيَقُوْلَانِ مَا كُنْتَ تَقُوْلُ فِيْ هٰذَا الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ مَا كَانَ يَقُوْلُ

هُوَ عَبْدُ اللهِ وَرَسُوْلُهٗ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ هٰذَا ثُمَّ يُفْسَحُ لَهٗ فِيْ قَبْرِهٖ سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فِيْ سَبْعِيْنَ ثُمَّ يُنَوَّرُ لَهٗ فِيْهِ ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ نَمْ فَيَقُوْلُ اَرْجِعُ اِلٰى اَهْلِيْ فَاُخْبِرُهُمْ فَيَقُوْلَانِ نَمْ كَنَوْمَةِ الْعَرُوْسِ الَّذِيْ لَا يُوْقِظُهٗ اِلَّا اَحَبُّ اَهْلِهٖ اِلَيْهِ حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ وَاِنْ كَانَ مُنَافِقًا قَالَ سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُوْلُوْنَ فَقُلْتُ مِثْلَهٗ لَا اَدْرِيْ فَيَقُوْلَانِ قَدْ كُنَّا نَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْلُ ذٰلِكَ فَيُقَالُ لِلْاَرْضِ الْتَئِمِيْ عَلَيْهِ فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ فَتَخْتَلِفُ اَضْلَاعُهٗ فَلَا يَزَالُ فِيْهَا مُعَذَّبًا حَتّٰى يَبْعَثَهُ اللهُ مِنْ مَضْجَعِهٖ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب قبر میں رکھا جاتا ہے میت یا فرمایا ایک تم میں کا آتے ہیں اسکے پاس دو فرشتے سیاہ رنگ نیلی آنکھوں والے کہتے ہیں ایک کو انمیں سے منکر اور دوسرے کو نکیر سو دونوں اس میت سے کہتے ہیں کیا کہتا تھا تو اس شخص کے باب میں یعنی پیغمبر خدا کے پھر کہتا ہے وہ جو کہتا تھا کہ وہ بندے ہیں اللہ کے اور اسکے رسول گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور البتہ محمد بندے اسکے اور رسول اسکے ہیں سو وہ فرشتے کہتے ہیں ہم پہلے ہی جانتے تھے کہ تو ایسا کہیگا پھر کشادہ کیجاتی ہے اسکی قبر ستر گز طول میں اور ستر گز چوڑائی میں پھر نور بھر دیا جاتا ہے اسمیں اور کہا جاتا ہے سو رہ سو وہ بندہ کہتا ہے میں اپنے گھر والوں کے پاس جاؤں اور انکو بھی خبر دوں یعنے ایسے عملوں کی جو میں نے کئے تھے تو کر دوں یہی اس نعمت کو پاویں سو فرشتے کہتے ہیں سو رہ جیسے دلہن سوتی ہے کہ کوئی نہیں جگاتا اسکو مگر جو سب گھر والوں سے پیارا ہو یعنی خاوند اسکا یہانتک کہ اٹھاوے تجھکو اللہ تیری اس خوابگاہ سے یہ حال مومن کا ہے اور اگر وہ میت منافق ہوتا ہے تو فرشتوں سے کہتا ہے سنتا تھا میں آدمیوں سے جو وہ کہتے تھے وہی میں بھی کہتا تھا اور مجھے کچھ معلوم نہیں وہ فرشتے کہتے ہیں ہمکو معلوم تھا تو ایسا ہی کہیگا پھر حکم ہوتا ہے زمین کو کہ دبوچ لے اسکو اور وہ دبوچ لیتی ہے اسکو سو ادھر کی پسلیاں ادھر جاتی ہیں اسکی اور ہمیشہ اسی عذاب میں رہتا ہے جبتک اٹھاوے اسکو اللہ اسکی پڑے رہنے کی جگہ سے **ف** اس باب میں علی اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور براء بن عازب اور ابو ایوب اور انس اور جابر اور عائشہ اور ابی سعید سے روایت ہے کہ یہہ سب روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر کے عذاب کو **کہا** ابو عیسی نے ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے غریب ہے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهٗ فَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ النَّارِ فَمِنْ اَهْلِ النَّارِ ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا مَقْعَدُكَ حَتّٰى يَبْعَثَكَ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مرتا ہے کوئی میت دکھائی جاتی ہے اسکو اسکے رہنے کی جگہہ اگر وہ جنت والوں سے ہے تو جنت کی جگہہ دیکھتا ہے اور اگر دوزخ والوں سے ہے تو دوزخ کی جگہہ دیکھتا ہے پھر اس سے کہتے ہیں یہ جگہہ تیری ہے جب اٹھاویگا تجھکو اللہ قیامت کے دن **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِيْ اَجْرِ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا باب مصیبت زدہ کی تسلی دینے کی بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى مُصَابًا فَلَهٗ مِثْلُ اَجْرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو تسلی اور تسکین اور دلاسا دیوے کسی مصیبت زدہ کو یا جسکا کوئی مر گیا ہو تو اسکو بھی ویسا ہی ثواب ہے جیسا اس مصیبت زدہ کو ہے **کہا** ابو عیسی نے یہہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر علی ابن عاصم کی روایت سے اور روایت کی بعض نے محمد بن سوقہ سے اسی سند سے اسی حدیث کی مثل موقوفًا اور مرفوع نکیا اسکو اور کہتے ہیں بہت جو طعن ہوا لوگوں کا علی ابن عاصم پر تو اسی حدیث کی سبب لوگ غصے ہوئے انپر ++

باب مَا جَاءَ فِيْ مَنْ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ باب اس شخص کی فضیلت میں جو جمعہ کے دن مرے

عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوْتُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَوْ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ اِلَّا وَقَاهُ اللهُ فِتْنَةَ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان مرے جمعے کے دن یا جمعے کی رات کو تو بچاتا ہے اللہ اسکو قبر کے عذاب اور رنج اور امتحان سے **کہا** ابو عیسی نے یہہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں ربیعہ بن سیف کی ساتھ کہ مروی ہے ابی عبد الرحمن حبلی سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن عمرو سے اور ہم نہیں جانتے کہ ربیعہ بن سیف نے کچھہ سنا ہو عبد اللہ بن عمرو سے

باب مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ الْجَنَازَةِ باب میت کے جلد تجہیز تکفین کرنیکے بیان میں

عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا عَلِيُّ ثَلَاثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا اَتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدَتْ لَهَا كُفْوًا **ترجمہ** روایت ہے علی ابن ابی طالب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسے اے علی تین چیزیں ہیں تاخیر نکیجیو ایک تو نماز میں جب وقت آجاوے دوسرے جنازہ میں جب حاضر ہو جاوے یعنے موت اور سوم عورت کے نکاح میں جب کوئی اسکی ذات پات والا ملے تجھکو **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد میں متصل نہیں جانتا

باب اٰخَرُ فِيْ فَضْلِ التَّعْزِيَةِ باب ماتم پرسی کی فضیلت میں

عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَزّٰى ثَكْلٰى كُسِيَ بُرْدًا فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی برزہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ماتم پرسی کرے اس عورت کی جسکا لڑکا مر گیا ہو اڑھائی جاویگی اسکو چادر جنت کی **کہا** ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد کچھ قوی نہیں

باب مَا جَاءَ فِيْ رَفْعِ الْيَدَيْنِ عَلَى الْجَنَازَةِ باب جنازہ پر دونوں ہاتھ اٹھانیکے بیان میں

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ كَبَّرَ عَلٰى جَنَازَةٍ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فِيْ اَوَّلِ تَكْبِيْرَةٍ وَوَضَعَ الْيُمْنٰى عَلَى الْيُسْرٰى **ترجمہ** روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر کہا ایک جنازے پر اور اٹھایا دونوں ہاتھوں کو پہلی اللہ اکبر کہنے میں اور پھر رکھ لیا داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر کہا ابو عیسیٰ نے یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علما کا اس میں کہتے ہیں اکثر علما اصحاب وغیرہم کہ آدمی ہر تکبیر کے وقت نماز جنازہ میں ہاتھ اٹھاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما نے کہا ہے کہ ہاتھ نہ اٹھاوے مگر پہلی اللہ اکبر کہنے میں اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور ذکر کیا ہی ابن مبارک سے کہ کہا انہوں نے کہ نماز جنازہ میں داہنے ہاتھ سے بایاں ہاتھ نہ پکڑے یعنی ہاتھ باندھنے کی کچھ ضرورت نہیں اور بعضوں نے کہا ہاتھ باندھے جیسا اور نماز میں باندھتے ہیں کہا ابو عیسیٰ نے ہاتھ باندھنا میرے نزدیک اچھا ہے **باب ما جاء ان نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه** باب اس بیان میں کہ مومن کا جی لگا رہتا ہے قرض کی طرف جب تک کوئی اسکی طرف سے ادا کر دے **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دل و جان مومن کا لگا ہوا رہتا ہے اپنے قرض میں کہ جو اس پر ہے جب تک کوئی اسکی طرف سے ادا کر دے **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عمر بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه **کہا** ابو عیسیٰ نے یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے +

ابواب النكاح عن رسول الله صلى الله عليه وسلم یہ باب نکاح کی ہیں جو مروی ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے +

عن ابی ایوب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اربع من سنن المرسلين الحياء والتعطر والسواك والنكاح **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چار چیزیں ہیں سب پیغمبروں کی سنت میں سے شرم اور عطر لگانا اور مسواک کرنا اور نکاح **ف** اس باب میں عثمان اور ثوبان اور ابن مسعود اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور جابر اور عکاف سے روایت ہے + حدیث ابی ایوب کی حسن ہے غریب ہے **روایت** کی ہم سے محمود ابن خداش نے انہوں نے عباد بن عوام سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی الشمال سے انہوں نے ابو ایوب سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حفص کی حدیث کی مانند اور روایت کی یہی حدیث ہشیم اور محمد بن یزید واسطی اور ابو معاویہ اور کئی لوگوں نے حجاج سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابی ایوب سے اور ذکر نہ کیا اسمیں ابی الشمال کا اور حدیث حفص بن غیاث اور عباد بن عوام کی زیادہ صحیح ہے **عن** عبد الله ابن مسعود قال خرجنا مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ونحن شباب لا نقدر على شيء فقال يا معشر الشباب عليكم بالباءة فانه اغض للبصر واحصن للفرج فمن لم يستطع منكم الباءة فعليه بالصوم فان الصوم له وجاء **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے ہم نکلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور ہم جوان جوان تھے قدرت اور مقدور نکاح کا نہ رکھتے تھے سو حضرت نے فرمایا اے گروہ جوانوں کے تم ضرور نکاح کرو اسلئے کہ وہ آنکھوں کو نیچا رکھتا ہے یعنی جہاں تک کہ بچاتا ہے اور بہت حفاظت کرتا ہے فرج کی یعنی زنا سے بچاتا ہے سو جو شخص تم میں سے طاقت نہ رکھتا ہو نکاح کی تو وہ روزے رکھنا اختیار کرے کہ روزہ اسکے حق میں گویا خصی کرنا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **روایت** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ سے مانند اسکی اور روایت کی ہے کئی شخصوں نے اعمش سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مثل اور روایت کی ابو معاویہ اور محاربی نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے علقمہ سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیکے مانند **باب ما جاء في النهي عن التبتل** باب عورتوں سے انکار کرنے کے بیان میں **عن** سعد بن ابی وقاص قال رد رسول الله صلى الله عليه وسلم على عثمان بن مظعون التبتل ولو اذن له لاختصينا **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ قبول نہ کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عورتوں سے جدا رہنا اور بے تعلق رہنے کو جو عثمان بن مظعون چاہتے تھے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکو اجازت دیتے عورتوں سے ہمیشہ جدا رہنے کو تو ہم تو خصی ہو جاتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سمرة ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن التبتل **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا عورتوں سے ترک صحبت اور ترک علاقہ کرنے کو اور زیادہ کیا زید بن اخزم نے اپنی روایت میں یہ بھی کہ پڑھی قتادہ نے یہ آیت ولقد ارسلنا رسلا من قبلك وجعلنا لهم ازواجا وذرية یعنے اللہ جل جلالہ وجل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ہم نے بھیجے بہت رسول تجھ سے پہلے اور کیں انکے لئے بیبیاں اور اولاد **ف** اس باب میں سعد اور انس بن مالک سے اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے + حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے انہوں نے سعد بن ہشام سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسیکے مانند اور کہتے ہیں کہ دونوں حدیثیں صحیح ہیں **باب ما جاء فيمن ترضون دينه فزوجوه** باب اس بیان میں کہ جسکی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کر دو **عن** ابی ہریرۃ

جسکی دینداری پسند کرو اس سے نکاح کرو

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پیغام دے تم کو تمہارے پاس ایسا شخص کہ جسکی دینداری تم پسند کرتی ہو اور خلق بھی اُسکے تو نکاح کر دو اُسکا اور اگر ایسا نہ کرو گی تو بڑا فتنہ زمین میں ہو گا اور بہت بڑا فساد پھیلیگا یعنے دینداری کم ہو جاویگی اور بے دینی پھیل جاویگی **ف** اس باب میں ابو حاتم مزنی اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے اور ابی ہریرہ کی حدیث عبدالحمید بن سلیمان کے خلاف بھی مروی ہوئی ہے سو لیث بن سعد نے روایت کی ابن عجلان سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً کہا محمد نے حدیث لیث کی اشبہ ہے عبدالحمید کی حدیث کو محفوظ نہ گنا **عَنْ** اَبِيْ حَاتِمٍ الْمُزَنِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا جَآءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ اِلَّا تَفْعَلُوْا تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْاَرْضِ وَفَسَادٌ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ فِيْهِ قَالَ اِذَا جَآءَكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَاَنْكِحُوْهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** روایت ہے ابو حاتم مزنی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص کہ تم پسند کرو اُسکے دین کو اور خلق اور عادات کو تو نکاح کر دو اُس سے اگر ایسا نہ کرو گی تو بڑا فتنہ ہو گا زمین میں اور بہت فساد اگر نہ کرو گی ایسا تو بڑا فتنہ ہو گا زمین میں اور بہت فساد لوگوں نے کہا یا رسول اللہ اگرچہ اُسمیں کچھ ہو یعنی مفلسی یا تنگدستی کہ بیوی کو اپنی روٹی نہ دے سکے تو فرمایا آپ نے جب آوے تمہارے پاس ایسا شخص کہ پسند کرو تم اُسکا دین اور عادات تو نکاح کر دو اُس سے تین بار یہی فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حاتم مزنی کو صحبت ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی یا سوا اس حدیث کے کوئی حدیث ہم نہیں جانتے کہ روایت کی ہو انہوں نے

باب مَا جَآءَ فِيْ مَنْ يُّنْكَحُ عَلٰى ثَلٰثِ خِصَالٍ باب اس بیان میں کہ لوگ تین چیزیں دیکھکر نکاح کرتے ہیں **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ تُنْكَحُ عَلٰى دِيْنِهَا وَمَالِهَا وَجَمَالِهَا فَعَلَيْكَ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کا نکاح کرتے ہیں دین اور مال اور جمال کے لیے سو دین کے لیے نکاح کر یعنی ایسی عورت کہ دیندار ہو خواہ مال و جمال ہو یا نہو پھر فرمایا خاک آلودہ ہوں تیرے ہاتھ **ف** اس باب میں عوف بن مالک اور عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید سے روایت ہے ❊ حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَآءَ فِي النَّظَرِ اِلَى الْمَخْطُوْبَةِ باب جس عورت سے پیغام نکاح ہو اُسکو دیکھ لینے کے بیان میں **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ امْرَاَةً فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ انہوں نے پیغام دیا ایک عورت کو نکاح کا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھ لے اُسکو کہ دیکھنے میں امید ہے کہ بہت الفت ہو تم دونوں میں **ف** اس باب میں محمد بن مسلمہ اور جابر اور انس اور ابی حمید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے ❊ یہ حدیث حسن ہے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا اس حدیث کے موافق اور کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں اگر دیکھ لے آدمی جس عورت کو پیغام دیا ہے نکاح کا مگر اُسکا کوئی ایسا عضو نہ دیکھے جسکا دیکھنا حرام ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور یہ جو حضرت نے فرمایا اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا اُسکے معنے یہ ہیں کہ لائق تر ہے کہ تمہارے بیچ میں محبت ہمیشہ رہے

باب مَا جَآءَ فِيْ اِعْلَانِ النِّكَاحِ باب نکاح کے مشہور کرنے کے بیان میں **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَلَالِ وَالْحَرَامِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن حاطب جمحی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال اور حرام میں فرق فقط دف بجانا اور آواز نکاح یعنے حرام چوری سے ہوتا ہے اور حلال شہرت سے **ف** اس باب میں روایت ہے عائشہ اور جابر اور ربیع بنت معوذ بن عفرا سے اور حدیث محمد بن حاطب کی حسن ہے اور ابو بلج کا نام یحیی بن ابی سلیم ہے اور انکو ابن سلیم بھی کہتے ہیں اور محمد بن حاطب نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے اپنی لڑکپن میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوْهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالدُّفُوْفِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مشہور کرو اس نکاح کو اور عقد نکاح باندھو مسجدوں میں اور دف بجاؤ بعد نکاح ہو جانے کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس باب میں اور عیسے بن میمون انصاری ضعیف ہیں حدیث میں اور عیسی بن میمون جو ابن ابی نجیح سے تفسیر کرتی ہیں وہ ثقہ ہیں **عَنِ** الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَآءَ قَالَتْ جَآءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ عَلَيَّ غَدَاةَ بُنِيَ بِيْ فَجَلَسَ عَلٰى فِرَاشِيْ كَمَجْلِسِكَ مِنِّيْ وَجُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِدُفِّهِنَّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ اٰبَآئِيْ يَوْمَ بَدْرٍ اِلٰى اَنْ قَالَتْ اِحْدٰهُنَّ ❊ وَفِيْنَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ ❊ فَقَالَ لَهَا اسْكُتِيْ عَنْ هٰذِهٖ وَقُوْلِيْ الَّتِيْ كُنْتِ تَقُوْلِيْنَ قَبْلَهَا **ترجمہ** روایت ہے ربیع بنت معوذ بن عفرا سے کہا آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں صبح کو اُس شب کی کہ زفاف کیا گیا تھا میرے ساتھ اور بیٹھ گئے میرے بچھونے پر جہاں تو بیٹھا ہے میرے نزدیک اور ہماری لونڈیاں دف بجاتی تھیں اور مرثیہ گاتی تھیں اُن لوگوں کا جو شہید ہوئے تھے ہمارے باپ دادوں میں سے جنگ بدر کے دن یہاں تک کہ ایک اُنمیں سے یہ مصرع گانے لگی وَفِيْنَا سے غد تک یعنے ہمارے درمیان میں ایک نبی ہے کہ کل کی بات جانتا ہے سو حضرت نے فرمایا خبردار چپ رہ اسبات کو مت بول اور وہی کہہ جو پہلے کہتی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا يُقَالُ لِلْمُتَزَوِّجِ باب اس بیان میں کہ جسنے نکاح کیا ہو اُسکو کیا دعا دینا چاہیے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ

النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا رفأ الانسان اذا تزوج قال بارک اللہ لک وبارک علیک وجمع بینکما فی خیر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسیکو مبارکباد دیتے اور اُسنے نکاح کیا ہوتا تو فرماتے بارک سے آخر تک و معنی اسکی یہ ہیں برکت دے اللہ تجھکو اور برکت دے تیری تئیں اور جمع کرے تم دونوں کو خیر و خوبی کے ساتھ **ف** اس باب میں عقیل بن ابی طالب سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی ما یقول اذا دخل علی اہلہ باب جب صحبت کا ارادہ کرے تو یہ دعا پڑھے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان احدکم اذا اتی اھلہ قال بسم اللہ اللھم جنبنا الشیطان وجنب الشیطان ما رزقتنا فان قضی اللہ بینھما ولدا لم یضرہ الشیطان **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی تم میں سے جب ارادہ کرے اپنی بیوی سے صحبت کا اور کہے بسم اللہ سے رزقتنا تک تو اگر اللہ تعالیٰ نے انکی درمیان میں کوئی اولاد مقرر کی ہوگی تو اسکو شیطان کچھہ ضرر نہ پہونچا ویگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی الاوقات التی یستحب فیھا النکاح باب ان وقتوں کے بیان میں کہ نکاح انمیں مستحب ہے **عن** عائشۃ قالت تزوجنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی شوال وبنی بی فی شوال وکانت عائشۃ تستحب ان یبنی بنسائھا فی شوال **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے نکاح کیا مجھہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شوال میں اور صحبت کی مجھہ سے شوال میں اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا دوست رکھتی تہیں کہ زفاف کیا جاوے انکی قرابت کی عورتوں سے شوال میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر ثوری کی روایت سے کہ وہ اسمعیل سے روایت کرتے ہیں

باب ما جاء فی الولیمۃ باب ولیمہ کے بیان میں **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رای علی عبد الرحمن بن عوف اثر صفرۃ فقال ما ھذا فقال انی تزوجت امرأۃ علی وزن نواۃ من ذھب فقال بارک اللہ لک اولم ولو بشاۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا عبد الرحمن بن عوف پر اثر زردی کا تو پوچھا یہ کیا ہے تو کہا انہوں نے میں نے نکاح کیا ہی ایک عورت سے چہواری کی ایک گٹھلی بھر سونے کی مہر پر سو فرمایا اللہ نے برکت دی تجھکو ولیمہ کر اگرچہ ایک بکری کا ہو **ف** اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور جابر اور زہیر بن عثمان سے روایت ہے ۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور کہا احمد بن حنبل نے ایک گٹھلی بھر سونا تین درہم اور ثلث یعنی ایک درہم کی تہائی کے برابر ہوتا ہے اور اسحاق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اولم علی صفیۃ بنت حیی بسویق وتمر **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ولیمہ کیا صفیہ کا جو بیٹی ہیں حیی کی ستو اور کہجور سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے حمیدی سے انہوں نے سفیان سے اسی کے مانند اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس سے اور نہیں ذکر کیا انمیں کہ روایت ہے وائل سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے بیٹے نوف سے اور سفیان بن عیینہ تدلیس کرتے تھے اس حدیث میں کہ کبھی ذکر کرتے وائل اور نوف کا اور کبھی نکرتے **عن** ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام اول یوم حق وطعام یوم الثانی سنۃ وطعام یوم الثالث سمعۃ ومن سمع سمع اللہ بہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے طعام روز اول واجب ہے اور طعام روز ثانی سنت ہے اور طعام روز ثالث سمعہ ہی اور جو لوگوں کی سنانے کے لئے کوئی کام کرے اللہ اسکے کام سنا دیگا یعنے آخرت میں کچھہ ثواب نہوگا **ف** ابن مسعود رض کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر زیاد بن عبد اللہ کی سند سی اور زیاد بن عبد اللہ بہت غریب اور منکر روایتیں کرنیوالی ہیں سنا میں نے محمد ابن اسمعیل بخاری کو ذکر کرتے تہی کہ محمد بن عقبہ کہتے تہی کہ کہا وکیع نے زیاد بن عبد اللہ باوجود بزرگی کے جہوٹ کہدیتے تہے اپنی حدیث میں

باب ما جاء فی اجابۃ الداعی باب دعوت قبول کرنیکے بیان میں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتوا الدعوۃ اذا دعیتم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعوت میں جاؤ جب بلائے جاؤ **ف** اس باب میں علی اور ابی ہریرہ اور براء اور انس اور ابو ایوب سے روایت ہے ۔ حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی

باب ما جاء فی من یجیء الی الولیمۃ بغیر دعوۃ باب بیان میں جو بغیر بلائی آوے اُسکے بیان میں **عن** ابی مسعود قال جاء رجل یقال لہ ابو شعیب الی غلام لہ لحام فقال اصنع لی طعاما یکفی خمسۃ فانی رأیت فی وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجوع فصنع طعاما ثم ارسل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فدعاہ وجلساءہ الذین معہ فلما قام النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتبعھم رجل لم یکن معھم حین دعوا فلما انتھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الی الباب قال لصاحب المنزل انہ اتبعنا رجل لم یکن معنا حین دعوتنا فان اذنت لہ دخل قال فقد اذنا لہ فلیدخل **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہا انہوں نے آیا ایک شخص کہ نام ابو شعیب تہا اپنے غلام کے پاس کہ قصاب کا کام کرتا تہا اور کہا اس سے پکا دو ہمارے لئے اتنا کہانا کہ کفایت کرے پانچ آدمیوں کو اسلئے کہ میں نے دیکہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے میں اثر بہوک کا سو پکایا اس غلام نے کہانا

پھر بلا بھیجا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہم نشینون سمیت جو اُنکے ساتھ تھے سو جب کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جانیکو تو ساتھ ہو لیا آپکے ایک مرد کہ وہ دعوت دینے کے وقت تھا پھر جب حضرت دروازے پر پہنچے صاحب خانہ سے کہا کہ ہمارے ساتھ ایک اور آدمی بھی ہے کہ دعوت دینے کے وقت تھا سو اگر تم اجازت دو تو وہ بھی آوے تو صاحب خانہ نے کہا ہم نے اجازت دی وہ بھی آوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے

باب ما جاء فی تزویج الابکار باب باکرہ سے نکاح کرنیکے بیان مین

عن جابر بن عبد اللہ قال تزوجت امرأة فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال أتزوجت یا جابر فقلت نعم قال بکرا ام ثیبا فقلت لا بل ثیبا فقال هلا جاریة تلاعبها وتلاعبک فقلت یا رسول اللہ ان عبد اللہ مات وترک سبع بنات او تسعا فجئت بمن تقوم علیهن فدعا لی **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ کے کہا اُنہون نے نکاح کیا مین ایک عورت سے اور آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچھا آپنے کیا نکاح کیا تم نے اے جابر سو کہا مین نے ہان فرمایا آپنے کنواری عورت ہے یا بیوہ ہے کہا مین نے بیوہ سے آپنے فرمایا کسی کنواری سے کیون نہ نکاح کیا کہ وہ تجھسے کھیلتی اور تو اُس سے سو عرض کیا مین نے یا رسول اللہ تحقیق کہ عبد اللہ نے وفات پائی یعنے جابر کے والد نے اور چھوڑ گئے سات لڑکیان یا نو راوی کو شک ہے تو مین ایسی عورت کو بیاہ لایا کہ جو خدمت کرے اُنکی اور پرورش کرے اور لڑکیون کا پالنا جیسا بیوہ سے ہوتا ہے ویسا باکرہ سے کہان ہوتا ہے تو حضرت نے دعا کی میرے لیے **ف** اس باب مین ابی بن کعب اور کعب بن عجرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء لا نکاح الا بولی باب اس بیان مین کہ نکاح درست نہین ہوتا بغیر ولی کے

حدثنا علی بن حجر نا شریک بن عبد اللہ عن ابی اسحق ح وثنا قتیبة نا ابو عوانة عن ابی اسحق ح وثنا بندار نا عبد الرحمن بن مهدی عن اسرائیل عن ابی اسحق ح وثنا عبد اللہ بن ابی زیاد نا زید بن حباب عن یونس بن ابی اسحق عن ابی اسحق عن ابی بردة عن ابی موسی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا نکاح الا بولی **ترجمہ** روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہون نے شریک بن عبد اللہ سے اُنہون نے ابی اسحق سے + اور کہا مؤلف نے کہ روایت کی ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے ابو عوانہ سے اُنہون نے ابی اسحق سے + پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہمسے بندار نے اُنہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے اُنہون نے اسرائیل سے اُنہون نے ابی اسحق سے + پھر کہا مؤلف نے روایت کی ہمسے عبد اللہ بن ابی زیاد نے اُنہون نے زید بن حباب سے اُنہون نے یونس بن ابی اسحق سے اُنہون نے ابی اسحق سے اُنہون نے ابی بردہ سے اُنہون نے ابی موسے سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح درست نہین ہوتا بغیر ولی کے **ف** اس باب مین عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور عمران بن حصین اور انس سے بھی روایت ہے

عن عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ایما امرأة نکحت بغیر اذن ولیها فنکاحها باطل فنکاحها باطل فنکاحها باطل فان دخل بها فلها المهر بما استحل من فرجها فان اشتجروا فالسلطان ولی من لا ولی له **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عورت نکاح کرے اپنا ولی کے بغیر اجازت کے تو نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے نکاح اُسکا باطل ہے پھر اگر خاوند نے اُس سے صحبت کی یا خلوت صحیحہ تو اُسپر کامل مہر ہے عوض مین اُسکے جو حلال کیا اُسنے اسکی فرج کو یعنی اُسکے صحبت کے عوض مین پھر اگر تنازع اور اختلاف پڑے تو بادشاہ اُسکا ولی ہے جسکا کوئی ولی نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحیی بن سعید انصاری نے اور یحیی بن ایوب اور سفیان ثوری اور کئی لوگون نے جو حافظ ہین حدیث کی ابن جریج سے اسی کی مانند اور ابی موسی کی حدیث یعنے جو اس حدیث کے اوپر گذری اُسمین اختلاف ہے روایت کیا اُسکو اسرائیل اور شریک بن عبد اللہ اور ابو عوانہ اور زہیر بن معاویہ اور قیس بن الربیع نے ابی اسحاق سے اُنہون نے ابی بردہ سے اُنہون نے ابی موسی سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کیا اسکو اسباط بن محمد اور زید بن حباب نے یونس ابن ابی اسحق سے اُنہون نے ابی اسحق سے اُنہون نے ابی بردہ سے اُنہون نے ابی موسی سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ابو عبیدہ حداد نے یونس بن ابی اسحق سے اُنہون نے ابی بردہ سے اُنہون نے ابی موسی سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہین ذکر کیا اسمین ابی اسحق کا اور مروی ہے یونس ابن ابی اسحق سے وہ روایت کرتے ہین ابی بردہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحق سے اُنہون نے ابی موسی سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا لا نکاح الا بولی یعنے نکاح درست نہین بغیر ولی کے اور ذکر کیا بعض اصحاب سفیان نے سفیان سے روایت کی اُنہون نے ابی اسحق سے اُنہون نے ابی بردہ سے اُنہون نے ابی موسے سے اور یہ صحیح نہین یعنے ذکر کرنا ابی بردہ کا اس سند مین اور روایت اُن لوگون کی کہ روایت کرتے ہین ابی اسحق سے وہ ابی بردہ سے وہ ابی موسی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نکاح درست نہین بغیر ولی کے میرے نزدیک بہت صحیح ہے اسلیے کہ سننا اُن لوگونکا ابی اسحق سے اوقات مختلفہ مین ہے اگرچہ شعبہ اور ثوری بڑے یاد رکھنے والے اور بہت ثابت ہین حدیث مین اُن لوگون سے زیادہ جو روایت کرتے ہین ابی اسحق سے اس حدیث کو تو روایت انہی لوگونکی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے یعنی شعبہ اور ثوری کی روایت سے اور لوگونکی روایت جو ابو اسحق سے روایت کرتے ہین بہتر ہے اسلیے کہ شعبہ اور ثوری نے سنا ہے اس حدیث کو ابی اسحق سے ایک مجلس مین اور ان لوگون نے سنا ہے ابی اسحق سے کئی مجلسون مین اور اسکی دلیل کہ شعبہ اور ثوری نے ایک ہی مجلس مین سنا ہے یہ ہے کہ روایت کی ہمسے محمود ابن غیلان نے اُنہون نے ابو داؤد سے کہا خبر دی

ہمکو شعبہ نے کہا سنا میں نے سفیان ثوری سے پوچھتے تھے ابو اسحٰق سے کہا سنی ہے تمنے ابو بردہ سے یہ حدیث کہ فرماتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا نِكَاحَ إِلَّا بِوَلِيٍّ سو کہا ابو اسحٰق نے ہاں پس معلوم ہوا اس حدیث سے کہ سنا شعبہ اور ثوری کا اس حدیث کو ایک ہی وقت میں ہی اور اسرائیل بہت ثابت یعنی خوب روایت کرنیوالے ہیں ابی اسحٰق کی روایتو نکو سنا میں نے محمد ابن مثنی سے کہتے تھے سنا میں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے کہتے تھے مجھ سے جو فوت ہو گئیں ثوری کی حدیثیں جو مروی ہیں ابی اسحٰق سے تو یہی سبب تھا کہ میں نے تکیہ کیا اسرائیل پر کہ وہ ابی اسحٰق کی روایتوں کو خوب بیان کرتے تھے اور عائشہ کی حدیث اس باب میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے حسن ہے اور روایت کی ابن جریج نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی حجاج ابن ارطاۃ اور جعفر بن ربیعہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مروی ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مثل اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے زہری کی حدیث میں جو مروی ہے عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج نے کہا ملاقات کی میں نے زہری سے اور پوچھا میں نے کہ تمنے یہ حدیث روایت کی ہے یعنی سلیمان نے بیان کی ہے تو انہوں نے انکار کیا پس اسی سبب سے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ انہوں نے کہا کہ یہ انکار کرنا ابن جریج کا کسی نے نہیں بیان کیا سوا اسمٰعیل بن ابراہیم کے کہا یحییٰ ابن معین نے اور سننا اسمٰعیل بن ابراہیم کا ابن جریج سے کچھ ایسا قوی نہیں اسلئے کہ صحیح کی انہوں نے اپنی کتابیں عبدالمجید بن عبدالعزیز بن ابی رواد کی کتابوں سے مقابلہ کرکے جو سنی تھی ابن جریج سے اور ضعیف کہا یحییٰ نے اسمٰعیل بن ابراہیم کی روایت کو ابن جریج سے اور اسی حدیث پر عمل ہے جو فرمائی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نکاح درست نہیں بغیر ولی کے علمائے صحابہ کا جیسے عمر ابن خطاب اور علی ابن ابی طالب اور عبداللہ ابن عباس اور ابوہریرہ وغیرہم میں اور ایسا ہی مروی ہے بعض فقہائے تابعین سے کہ انہوں نے کہا نکاح درست نہیں بغیر ولی کے انہیں میں ہیں سعید ابن مسیب اور حسن بصری اور شریح اور ابراہیم نخعی اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہم اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحٰق

بَابُ مَا جَاءَ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ باب اس بیان میں کہ نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْبَغَايَا اللَّاتِي يُنْكِحْنَ أَنْفُسَهُنَّ بِغَيْرِ بَيِّنَةٍ قَالَ يُوسُفُ بْنُ حَمَّادٍ رَفَعَ عَبْدُ الْأَعْلَى هَذَا الْحَدِيثَ فِي التَّفْسِيرِ وَأَوْقَفَهُ فِي كِتَابِ الطَّلَاقِ وَلَمْ يَرْفَعْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا زنا کرنیوالی وہی عورتیں ہیں جو اپنے نکاح کرتی ہیں بغیر گواہوں کے کہا یوسف بن حماد نے یعنے جو راوی اس حدیث کے ہیں مرفوع کیا عبدالاعلیٰ نے اس حدیث کو تفسیر میں اور موقوف روایت کیا کتاب الطلاق میں اور مرفوع نہ کیا **روایت کی** ہے قتیبہ نے انہوں نے غندر سے انہوں نے سعید سے مانند اسکے اور مرفوع نہ کیا اسکو اور یہی صحیح ہے یہ حدیث غیر محفوظ ہے ہم نہیں جانتے کسیکو کہ اسنے مرفوع کیا ہو مگر وہی جو روایت کی عبدالاعلیٰ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے مرفوعاً اور مروی ہے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے روایت کی سعید سے یہی حدیث موقوفاً اور صحیح وہی ہے جو مروی ہے ابن عباس سے انہی کا قول کہ لَا نِكَاحَ إِلَّا بِبَيِّنَةٍ یعنے نکاح درست نہیں بغیر گواہوں کے اور ایسا ہی روایت کی کئی لوگوں نے سعید ابن ابی عروبہ سے اسی کے مانند موقوفاً اس باب میں عمران ابن حصین اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ کا اور جو بعد انکے تھے تابعین وغیرہم سے کہ کہتے ہیں نکاح درست نہیں ہوتا بغیر گواہوں کے ہمارے نزدیک اسمیں اختلاف نہیں سلف کا مگر ایک قوم نے متاخرین علما سے اسمیں اختلاف کیا ہے اور اختلاف ہے علما کا اسمیں کہ جب گواہی دے ایک شخص بعد ایک شخص کے یعنے دونوں کی گواہی وقت واحد میں نہو اور دونو ایک وقت میں نکاح میں حاضر نرہے ہوں تو اکثر علمائے کوفہ وغیرہم نے کہا کہ نکاح جایز نہیں جبتک دونوں گواہ ایک ساتھ عقد نکاح میں حاضر نہوں اور بعض اہل مدینہ نے کہا جب حاضر ہوا ایک گواہ دوسرے کی بعد تو نکاح جایز ہے مگر اعلان ضرور ہے یعنے اگر اعلان کیا تو نکاح درست ہو گیا اور یہی قول ہے مالک ابن انس کا اور ایسا ہی کہا اسحٰق ابن ابراہیم نے اہل مدینہ سے اور کہا بعض علما نے ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی جایز ہے نکاح میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا

بَابُ مَا جَاءَ فِي خُطْبَةِ النِّكَاحِ باب خطبہ نکاح میں

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ عَلَّمَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّشَهُّدَ فِي الصَّلَاةِ وَالتَّشَهُّدَ فِي الْحَاجَةِ قَالَ التَّشَهُّدُ فِي الصَّلَاةِ التَّحِيَّاتُ لِلَّهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلَى عِبَادِ اللَّهِ الصَّالِحِينَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ وَالتَّشَهُّدُ فِي الْحَاجَةِ إِنَّ الْحَمْدَ لِلَّهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ وَنَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا مَنْ يَهْدِهِ اللَّهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ قَالَ وَيَقْرَأُ ثَلَاثَ آيَاتٍ قَالَ عَبْثَرٌ فَفَسَّرَهُ سُفْيَانُ الثَّوْرِيُّ اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاتِهِ وَلَا تَمُوتُنَّ إِلَّا وَأَنْتُمْ مُسْلِمُونَ . اتَّقُوا اللَّهَ الَّذِي تَسَاءَلُونَ بِهِ وَالْأَرْحَامَ إِنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقِيبًا . اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا الآيَة **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ سکھایا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تشہد نماز کا اور تشہد حاجت کا یعنی حاجت نکاح وغیرہ کی اور کہا انہوں نے تشہد نماز کا یہ ہے التحیات سے ورسوله تک اور تشہد حاجت یعنے نکاح وغیرہ کا یہ ہے الحمد للہ سے ورسوله

اور معنی اسکے یہ ہیں کہ سب تعریف اللہ ہی کے لئے مدد مانگتے ہیں ہم اُس سے اور مغفرت چاہتے ہیں اور پناہ مانگتے ہیں اللہ کے ساتھ اپنی نفسوں کی شرارت سے اور بُری عملوں سے جسکو راہ بتادی اللہ اُسکا بہکانے والا کوئی نہیں اور جسکو وہ بہکاوے اُسکا راہ دکھلانیوالا کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد بندے اُسکے اور بھیجے ہوے ہیں اُسکے اور تشہد اول کے معنے کتاب الصلوۃ میں گزری کہا راوی نے اور پڑھیں تین آیتیں یعنے اس تشہد نکاح کی بعد کہا عبثر نے تفسیر کی اسکی سُفیان ثوری نے کہ وہ آیتیں یہ ہیں اتَّقُوا اللهَ سے تیسری آیت کے اخیر تک اور معنی اسکی یہ ہیں کہ ڈرو یا اللہ تعالیٰ سے ڈرو تم اللہ سے جو حق ہے ڈرنیکا اور نہ مرو مگر مسلمان اور ڈرو اللہ سے کہ جسکا نام لیکر تم سوال کرتی ہو اور اُسکے نام سے ناتے جوڑتے ہو بیشک اللہ تمہارا نگہبان ہے ڈرو اللہ سے اور کہو بات پکی آخر آیت تک اور تیسری آیت کا ترجمہ اسقدر ہے يُصْلِحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطِعِ اللهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزًا عَظِيمًا یعنے کہو تم بات پکی کہ سنوارے اللہ تمہارے کام اور بخشدے تمہارے گناہ اور جو اطاعت کرے اللہ اور رسول کی وہ ہو چکا بڑی مراد کو **ف** اس باب میں عدی ابن حاتم سے بھی روایت ہے + حدیث عبداللہ کی حسن ہے روایت کی ہے حدیث اعمش نے ابی اسحق سے اُنہوں نے ابی الاحوص سے اُنہوں نے عبداللہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحق سے اُنہوں نے ابی عُبیدہ سے اُنہوں نے عبداللہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں اسلئے کہ اسرائیل نے جمع کردیا ان دونوں کو اور یوں کہا کہ روایت ہے ابی اسحق سے اُنہوں نے روایت کی ابی الاحوص اور ابی عبیدہ سے اُنہوں نے عبداللہ بن مسعود سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا بعض علما نے کہ نکاح جائز ہے بغیر خطبہ کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ عالموں کا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ خُطْبَةٍ لَيْسَ فِيهَا تَشَهُّدٌ فَهِيَ كَالْيَدِ الْجَذْمَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس خطبے میں تشہد نہو تو وہ ایسا ہے جیسے کٹی ہوئی ہاتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب مَا جَاءَ فِي اسْتِئْمَارِ الْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ باب کنواری اور بیوہ عورت سے نکاح کا اذن لینے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تُنْكَحُ الثَّيِّبُ حَتَّى تُسْتَأْمَرَ وَلَا تُنْكَحُ الْبِكْرُ حَتَّى تُسْتَأْذَنَ وَإِذْنُهَا الصُّمُوتُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح نکیا جاوے بیوہ عورت کا جبتک اُس سے اجازت نہ لیجاوے اور باکرہ کا بھی نکاح نکیا جاوے جبتک اسکا اذن نہ لیا جاوے اور اذن دینا باکرہ کا یہی ہے کہ جب اُس سے پوچھیں تو وہ چُپ رہے **ف** اس باب میں عمر اور ابن عباس اور عائشہ اور عرس ابن عمیرہ سے بھی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا کہ بیوہ عورت کا بھی نکاح نکریں جبتک اُس سے حکم نہ لیلیں اگرچہ اُسکا باپ ہی نکاح کرتا ہو اور اگر باپ نے بغیر اسکے حکم کے نکاح کردیا اور اُسنے پسند نکیا تو نکاح درست نہوا تمام علماء کے نزدیک اور یہ حکم بیوہ کا ہے اور اختلاف ہے علما کا کنواری لڑکی میں کہ اسکا باپ نکاح کرے تو اکثر علماے کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ اگر باکرہ کا نکاح کردیا اسکے باپ نے اور وہ بالغہ ہے بغیر اسکے حکم کے اور وہ راضی نہیں اُس نکاح سے تو نکاح درست نہیں اور بعض اہل مدینہ نے کہا کہ نکاح کردینا باپ کو کنواری لڑکی کا صحیح و جائز ہے اگرچہ لڑکی اُس سے راضی نہو اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِيِّهَا وَالْبِكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَإِذْنُهَا صُمَاتُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنی ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنی ولی کے یعنے ولی کا اُسپر جبر نہیں ہو سکتا نکاح میں اور کنواری عورت سے نکاح کی اجازت مانگنا چاہیے اور چُپ رہنا اُسکی یہی اجازت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے شعبہ اور سفیان ثوری سے یہ حدیث وہ روایت کرتے ہیں مالک ابن انس سے اور بعضے لوگوں نے اس حدیث کی دلیل سے کہا ہے کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہے اور اس حدیث سے اُنکا دعوی ثابت نہیں ہوتا اسلئے کہ مروی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباس کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور اسی پر فتوی دیا ابن عباس نے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ نکاح جائز نہیں بغیر ولی کے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ بیوہ عورت خود اپنے ذات کی مختار ہے بہ نسبت اپنی ولی کے اُسکے معنی اکثر علما کی نزدیک یہی ہیں کہ ولی بغیر اسکے حکم اور خوشی کے نکاح نکرے اور اگر کیا بھی تو باطل ہے نہ کہ نکاح بغیر ولی کے جائز ہوا اور یہی ثابت ہوتا ہے خنساء بنت خدام کی حدیث سے کہ جب نکاح کیا تھا اُنکا اُنکے باپ نے اور وہ بیوہ تھیں اور ناخوش تھیں اُس نکاح سے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکا نکاح توڑ دیا

باب مَا جَاءَ فِي إِكْرَاهِ الْيَتِيمَةِ عَلَى التَّزْوِيجِ باب اس بیان میں کہ یتیم لڑکی پر نکاح کے لئے جبر درست نہیں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْيَتِيمَةُ تُسْتَأْمَرُ فِي نَفْسِهَا فَإِنْ صَمَتَتْ فَهُوَ إِذْنُهَا وَإِنْ أَبَتْ فَلَا جَوَازَ عَلَيْهَا + **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یتیم لڑکی سے اُسکے نکاح کے لئے حکم لیا جاوے پھر اگر وہ چُپ رہی تو یہی اسکا حکم ہے اور اگر انکار کیا اُسنے تو اُسپر زبردستی نہیں پہنچتی **ف** اس باب میں ابی موسی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسے نے ابی ہریرہ کی حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا ہے علما نے یتیم لڑکی کے نکاح میں بعض علما نے کہا کہ اگر اسکا نکاح کردیا بے اسکی اجازت کے تو نکاح موقوف ہے جبتک وہ بالغہ نہو اور جب وہ بالغہ ہوئی تو اُسی کو اختیار ہے چاہے نکاح کو قبول کرے اور چاہے باطل کردے اور یہی قول ہے بعض تابعین وغیرہم کا اور بعضوں نے کہا نکاح جائز نہیں یتیمہ کا جبتک بالغہ نہو اور خیار نکاح میں جائز نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی وغیرہما عالموں کا اور احمد اور اسحاق نے کہا جب ہوگئی

لڑکی یتیمہ نو برس کی اور پھر نکاح کیا اُسکا اور راضی ہوگئی وہ تو نکاح جایز ہے اور اسکو اختیار نہیں بعد جوانی کے اور دلیل لائی اسپر حضرت عائشہ کی حدیث کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زفاف کیا انسے جب وہ نو برس کی تھیں اور حضرت عائشہ نے فرمایا کہ جب لڑکی نو برس کی ہوگئی تو وہ پوری عورت یعنی جوان ہے **باب ما جاء في الوليين يزوجان** باب اُس لڑکی کا بیان میں جسکی دو ولیوں نے دو شخصوں سے نکاح کر دیا ہو **عن** سمرة بن جندب ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ايما امرأة زوجها وليان فهي للاول منهما ومن باع بيعا من رجلين فهو للاول منهما **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس عورت کے دو ولیوں نے دو جگہ نکاح کر دیا یعنی دو شخصوں کے ساتھ تو وہ اول شخص کی بیوی ہوگئی اور جسنے بیچی کوئی چیز دو شخصوں کے ہاتھ تو وہ چیز اسکے لیے ہے جسنے پہلے خریدی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا نہیں دیکھتے ہم اسمیں کسیکا اختلاف کہ جب ایک عورت کے دو ولی ہوں ایک نے اُسکا نکاح کر دیا پھر دوسرے کو خبر نہ تھی اُسنے بھی اسی عورت کا نکاح دوسرے مرد سے کر دیا تو وہ پہلی کی بیوی ہو چکی اور یہ دوسرا نکاح باطل ہو گیا اور جب دونوں ولی ایک ہی وقت میں نکاح کر دیں تو دونوں نکاح باطل ہے اور یہی قول ہے ثوری اور احمد اور اسحق کا **باب ما جاء في نكاح العبد بغير اذن سيده** باب اس بیان میں کہ غلام کا نکاح بغیر اذن مولیٰ کے درست نہیں **عن** جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم ايما عبد تزوج بغير اذن سيده فهو عاهر **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو غلام بغیر اذن اپنے مالک کے نکاح کرے تو وہ زانی ہے **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے، حدیث جابر کی حسن ہے اور روایت کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عبد اللہ بن محمد سے جو پوتے ہیں عقیل کے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت صحیح نہیں اور صحیح یہی ہے کہ روایت کی عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے اور اسی پر عمل ہے تمام علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ نکاح غلام کا بغیر اذن سید کے درست نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق وغیرہم کا **عن** عبد الله بن محمد بن عقيل عن جابر بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ايما عبد تزوج بغير اذن سيده فهو عاهر **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب ما جاء في مهور النساء** باب عورتوں کے مہر کے بیان میں **عن** عاصم بن عبيد الله قال سمعت عبد الله بن عامر بن ربيعة عن ابيه ان امرأة من بني فزارة تزوجت على نعلين فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارضيت من نفسك ومالك بنعلين قالت نعم قال فاجازه **ترجمہ** روایت ہے عاصم بن عبید اللہ سے کہا سنا میں نے عبد اللہ بن عامر بن ربیعہ سے کہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہ ایک عورت نے جو قبیلہ بنی فزارہ سے تھی نکاح کیا اپنا اور مہر مقرر کیا دو جوتیاں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہے تو اپنے جان اور مال سے دو جوتیوں پر اُسنے کہا ہاں تو آپنے اُس نکاح کو جایز رکھا **ف** اس باب میں عمر اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد اور ابی سعید اور انس اور عائشہ اور جابر اور ابی حدرد الاسلمی سے روایت ہے حدیث عامر بن ربیعہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا مہر میں سو بعضوں نے کہا مہر وہی ہے جسپر دونوں راضی ہو جاویں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مالک بن انس نے کہا کہ مہر چوتھائی دینار سے کم نہیں ہوتا اور بعض اہل کوفہ نے کہا مہر دس درہم سے کم نہیں ہوتا **عن** سهل بن سعد الساعدي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم جاءته امرأة فقالت اني وهبت نفسي لك فقامت طويلا فقال رجل يا رسول الله زوجنيها ان لم يكن لك بها حاجة فقال هل عندك من شيء تصدقها فقال ما عندي الا ازاري هذا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ازارك ان اعطيتها جلست ولا ازار لك فالتمس شيئا فقال ما اجد قال التمس ولو خاتما من حديد قال فالتمس فلم يجد شيئا فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل معك من القرآن شيء قال نعم سورة كذا وسورة كذا لسور سماها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم زوجتكها بما معك من القرآن **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہ آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے میں نے اپنے تئیں بخشدیا آپکو سو کھڑی رہی بڑی دیر تک سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ مجھسے نکاح کر دیجیے اسکا اگر آپکو اسکی حاجت نہیں سو آپنے فرمایا کچھ تیرے پاس ہے مہر دینے کو سو کہا اُسنے میرے پاس تو کچھ نہیں مگر میرا تہبند سو فرمایا آپنے اگر تو اپنا تہبند اسے دیدیگا تو تو بے تہبند بیٹھا رہیگا سو فرمایا آپنے ڈھونڈھ کوئی چیز کہا اُسنے مجھے کچھ نہیں ملتا فرمایا آپنے کچھ تو ڈھونڈھ اگرچہ ایک انگوٹھی ہو لوہے کی کہا راوی نے پھر ڈھونڈھا اور کچھ نہ پایا پھر فرمایا آپنے تجھے کچھ قرآن یاد ہے اُسنے کہا ہاں فلانی فلانی سورت کئی سورتوں کے نام لیے سو فرمایا آپنے میں نے تیرا نکاح کر دیا اسی قرآن کے عوض جو تجھے یاد ہے یعنے وہ قرآن اُس عورت کو پڑھا دیجیو یہی اُسکا مہر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شافعی کا مذہب اسی حدیث کی موافق ہے کہ کہتے ہیں اگر کسی نے نکاح کر لیا اسی پر کہ کچھ قرآن تعلیم کر دے اور کوئی چیز اُسکے پاس نہ ہو تو نکاح جایز ہے اور اُسکو کچھ سورتیں قرآن کی سکھا دیوے اور بعضوں نے کہا نکاح تو جایز ہے مگر مہر مثل دینا واجب ہے اور یہی قول ہے اہل کوفہ اور احمد اور اسحاق کا ++

عن ابي العجفاء قال قال عمر بن الخطاب الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا او تقوى عند الله لكان اولاكم بها نبي الله صلى الله عليه وسلم ما علمت رسول الله صلى الله عليه وسلم نكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته على اكثر من ثنتي عشرة اوقية **ترجمہ** روایت ہے

ابی العجفاء سے کہا فرمایا عمر بن خطاب نے بہت نہ بڑہاؤ مہر عورتون کا اسلئے کہ اگر مہر بڑہانا کچہہ عزت کی چیز ہوتی دنیا مین یا تقوی کا موجب ہوتا آخرت مین اللہ کے نزدیک تو سب سے زیادہ اولی اور بہتر اسکے لیے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہوتے اور مین نہین جانتا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نکاح کیا ہو کسی اپنی بی بی سی یا نکاح کیا ہو کسی اپنی صاحبزادی کا اور مہر باندہا ہو بارہ اوقیہ سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور ابو العجفاء سلمی کا نام ہرم ہے اور اوقیہ علما کی نزدیک چالیس درہم کا ہوتا ہی اور بارہ اوقیون کے چار سو اسی درہم ہوتی ہین **بَابُ مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يُعْتِقُ الْأَمَةَ ثُمَّ يَتَزَوَّجُهَا** باب اُس شخص کے بیان مین جو لونڈی کو آزاد کرکے اُس سے نکاح کرے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتَقَ صَفِيَّةَ وَجَعَلَ عِتْقَهَا صَدَاقَهَا

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کیا صفیہ کو اور آزاد کرنا انکا مہر ٹہرایا **ف** اور اس باب مین صفیہ سے بہی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ جانا بعض اہل علم نے اُسکو کہ عتق کو مہر ٹہراوے بلکہ ضرور ہے کہ مہر اسکا سوا عتق کے مقرر کرے اور قول اول زیادہ صحیح ہی **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَضْلِ فِي ذَلِكَ** باب اسکی فضیلت مین **عَنْ** أَبِي بُرْدَةَ بْنِ أَبِي مُوسَى عَنْ أَبِيهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ يُؤْتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَيْنِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللَّهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِيَةٌ وَضِيئَةٌ فَأَدَّبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا يَبْتَغِي بِذَلِكَ وَجْهَ اللَّهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ وَرَجُلٌ آمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَاءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَآمَنَ بِهِ فَذَلِكَ يُؤْتَى أَجْرَهُ مَرَّتَيْنِ

ترجمہ روایت ہے ابی بردہ بن ابی موسی سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہین کہ انکی نیکیون کا ثواب دونا ملیگا ایک وہ بندہ کہ جسنے حق ادا کیا اللہ کا اور اپنے آقا ؤن کا تو اسکو بہی ہر نیکی کا ثواب دونا ملیگا دوسرے وہ شخص جسکی پاس ایک لونڈی ہو خوبصورت اور اسکو دینداری سکہاوی اور خوب دینداری سکہاوی پہر آزاد کرکر نکاح کرلی اُس سے اور یہ سب اللہ تعالی کی رضا مندی کے واسطے کرے یعنی دکہانی سُنانی نیکنامی کے خیال سے نکرے تو اسکو بہی ہر نیکی کا ثواب دونا ملیگا اور ایک وہ مرد جو ایمان لایا پہلی کتاب یعنے تورات و انجیل پر یا ایک پر ان دونون سے پہر آئی دوسری کتاب یعنے قرآن یا تورات کے بعد انجیل تو اُسپر بہی ایمان لایا تو اسکو بہی ہر نیکی کا ثواب دونا ہی **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہون نے سفیان سے انہون نے صالح بن صالح سی کہ وہ بیٹے ہی حی کے ہین روایت کے انہون نے شعبی سے انہون نے ابی بردہ سے انہون نے ابی موسی سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسی حدیث کے معنے مین **ف** حدیث ابی موسی کی حسن ہے صحیح ہی اور ابو بردہ بن ابی موسی کا نام عامر بن عبد اللہ بن قیس ہے اور روایت کی ہی شعبہ اور ثوری نے یہ حدیث صالح بن حی سے **بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يَتَزَوَّجُ الْمَرْأَةَ ثُمَّ يُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا هَلْ يَتَزَوَّجُ ابْنَتَهَا أَمْ لَا** باب اُس شخص کے بیان مین جو ایک عورت سی نکاح کرکے قبل صحبت کے طلاق دیسی تو اسکی بیٹی سی اُسکا نکاح جائز ہے یا نہین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ ابْنَتِهَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ دَخَلَ بِهَا فَلْيَنْكِحِ ابْنَتَهَا وَأَيُّمَا رَجُلٍ نَكَحَ امْرَأَةً فَدَخَلَ بِهَا أَوْ لَمْ يَدْخُلْ بِهَا فَلَا يَحِلُّ لَهُ نِكَاحُ أُمِّهَا **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سی اور صحبت بہی کی اُس سے تو اُسکو حلال نہین اُسکی بیٹی سے نکاح کرنا اور اگر اُس سے صحبت نہین کی اور طلاق دیدیا اُسکو تو جائز ہے اسکی لڑکی سی نکاح کرنا اور جس شخص نے نکاح کیا کسی عورت سے اور صحبت کی اُس سے یا نکی درست نہین اُسکو اُس عورت کی ماں سے نکاح کرنا کہا ابو عیسے نے اس حدیث کی اسناد صحیح نہین اور روایت کی یہ ابن لہیعہ نے اور مثنی بن صباح نے عمرو بن شعیب سے اور مثنی بن صباح اور ابن لہیعہ دونون ضعیف ہین حدیث مین اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہین جب نکاح کیا کسی نے کسی عورت سے اور طلاق دیدیا اسکو قبل صحبت کے حلال ہے اُسکی بیٹی سے نکاح کرنا اور جب نکاح کرے کسی عورت کی لڑکی سی اور طلاق دیدی اُسکو قبل صحبت کے بہی تو بہی اُسکی ماں سی نکاح درست نہین یعنے بعد صحبت کے تو بدرجۂ اولی درست نہو گا اس آیت کی دلیل سے کہ فرمایا اللہ تعالے جل شانہ نے وَأُمَّهَاتُ نِسَائِكُمْ یعنے حرام ہین تم پر تمہاری بیبیون کی مائین اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **بَابُ مَا جَاءَ فِيمَنْ يُطَلِّقُ امْرَأَتَهُ ثَلَاثًا فَيَتَزَوَّجُهَا آخَرُ فَيُطَلِّقُهَا قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ بِهَا** باب اُسکے بیان مین جو اپنی عورت کو تین طلاق دی اور وہ دوسرے شخص سے نکاح کرلے اور یہ شخص اسکو صحبت سے پہلے طلاق دیدے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ رِفَاعَةَ الْقُرَظِيِّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ إِنِّي كُنْتُ عِنْدَ رِفَاعَةَ فَطَلَّقَنِي فَبَتَّ طَلَاقِي فَتَزَوَّجْتُ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ الزُّبَيْرِ وَمَا مَعَهُ إِلَّا مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ فَقَالَ أَتُرِيدِينَ أَنْ تَرْجِعِي إِلَى رِفَاعَةَ لَا حَتَّى تَذُوقِي عُسَيْلَتَهُ وَيَذُوقَ عُسَيْلَتَكِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا آئی رفاعہ کی بی بی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مین نکاح مین تہی رفاعہ کے سو طلاق دیا انہون نے مجہکو اور تین طلاق دیے سو نکاح کرلیا مین نے عبد الرحمن بن زبیر سے اور انکے پاس کچہہ نہین مگر جیسے کونا کپڑے کا یعنے رجولیت کامل نہین نامرد ہین فرمایا آپنے تو کیا چاہتی ہے تو پہر رفاعہ سے نکاح کرنا سو یہ کبہی نہین ہو سکتا جبتک تو اُسکی یعنے

عبدالرحمن کی لذت جماع نہ چکھے اور وہ تیری لذت نہ چکھی **ف** اس باب میں ابن عمر اور انس اور رمیصاء یا غمیصاء اور ابوہریرہ سے روایت ہی حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا صحابہ وغیرہم کے کہ جب
عورت کو اُسکے شوہر نے تین طلاق دی اور اُسنے دوسرے مرد سے نکاح کر لیا اور اُسنے طلاق قبل جماع کے تو پہلے خاوند کو حلال نہیں جبتک دوسرا شوہر صحبت نہ کر چکا ہو **بَابُ** مَاجَاءَ فِي الْمُحِلِّ
وَالْمُحَلَّلِ لَهٗ باب محلل اور محلل لہ کے بیان مین **عَنْ** جَابِرٍ وَعَلِيٍّ قَالَا اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْمُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے جابر اور حضرت علی سے کہا
اُن دونوں نے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت کی محل اور محلل لہ کو **مترجم** جسنے اپنی عورت کو تین طلاق دے دیے ہوں اور ایک مرد اُس سے اس نیت سے نکاح کرے کہ مین بعد صحبت کے اُسکو
طلاق دیدونگا تاکہ یہ اپنے شوہر اول کے پاس پھر چلی جاوے تو اس مرد کو محل اور محلل بھی کہتے ہیں یعنی حلال کرنیوالا عورت کا شوہر اول پر اور شوہر اول کو جسنے طلاق دی تھی اُسکو محلل لہ
کہتے ہیں یعنے حلال کی گئی اُسکے لئے عورت مگر یہ بولنا باعتبار اُنکی نیت کے ہے اسلئے کہ عورت کی حلال ہونے مین خاوند اول پر اختلاف ہے کہ آگے مولانا ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے کلام مبارک مین آتا
ہے اور یہ حدیث دو طرح مروی ہے ایک مین مُحِلِّلَ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اور ایک مین مُحِلَّ وَالْمُحَلَّلَ لَهٗ اور لعنت کا باعث یہ ہے کہ اسمین بے مروتی اور بے حمیتی اور خست نفس ہے اور یہ شوہر اول مین
تو ظاہر ہے باقی شوہر ثانی مین موجب لعن یہ ہے کہ گویا اُسنے اپنے جماع کو وجہ معاش اور سبب اجرت لینے کا ٹہیرایا گویا کرایہ کا بکرا ہے کہ جماع کی لئے مقرر کر لیا ہی **ف** اس باب مین ابن مسعود اور ابی ہریرہ
اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے حدیث علی اور جابر کی معلول ہے اور ایسا ہی روایت کیا اشعث بن عبدالرحمن نے مجالد سے اُنہون نے عامر سے اُنہون نے حارث سے اُنہون
نے علی سے اور عامر سے اُنہون نے جابر بن عبداللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس حدیث کی اسناد کچھ قایم نہین اسلئے کہ مجالد بن سعید کو ضعیف کہا ہے بعض علما نے اُنہین مین ہین احمد
بن حنبل بھی ہیں اور روایت کی عبداللہ بن نمیر نے یہ حدیث مجالد سے اُنہون نے عامر سے اُنہون نے جابر سے اُنہون نے علی سے اور اس روایت مین وہم کیا ہی ابن نمیر نے اور پہلی حدیث زیادہ صحیح ہی اور روایت
کی ہے مغیرہ اور ابن ابی خالد اور کئی لوگون نے شعبی سے اُنہون نے حارث سے اُنہون نے علی سے **روایت کی** ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہون نے ابو احمد سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ابی قیس سے اُنہون
نے ہزیل بن شرحبیل سے اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محل اور محلل لہ کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو قیس اودی کا نام عبدالرحمن بن
ثروان ہے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سند سے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ کا اُنہین مین ہین عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور عبداللہ بن عمر اور
سوا اُنکے اور یہی قول ہے فقہاء تابعین کا اور یہی کہتے ہین سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق اور سنا مین نے جارود سے ذکر کرتے تھے کہ وکیع بھی اسکے قایل تھے اور کہتے
تھے کہ پہینک دینا چاہیے بات اُن لوگونکی جو اپنی عقل پر چلتے ہین اسبات مین کہا وکیع نے اور کہا سفیان نے جب نکاح کرے کوئی آدمی کسی عورت سے اسی نیت سے کہ اُسے حلال کر دے شوہر
اول کے لئے اور پہر اسکا جی چاہے کہ اُس عورت کو اپنے ہی پاس رکہے اور جدا نکرے تو پہر دوسرا نکاح کرے وہ پہلا نکاح درست نہین **بَابُ** مَاجَاءَ فِي نِكَاحِ الْمُتْعَةِ باب متعہ کے
نکاح کے بیان مین **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ مُتْعَةِ النِّسَآءِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ زَمَنَ خَيْبَرَ **ترجمہ** روایت ہے علی بن
ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا متعہ کرنے سے عورتون کے ساتھ اور منع فرمایا شہری گدہون کے گوشت کہانے سے جس سال فتح خیبر ہوا **ف** اس باب مین سبرہ جہنی اور ابوہریرہ
سے روایت ہے حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا اور مروی ہے ابن عباس سے کسیقدر رخصت متعہ کی اور پہر اُنہون نے یہ چھوڑ دیا اپنی قول کو جب خبر کی انکو
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا ہے اور امر کیا ہے اکثر علما نے متعہ کے حرام ہونیکا اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان
نے اُنہون نے سفیان بن عقبہ سے کہ جو بہائی ہین قبیصہ بن عقبہ کے اُنہون نے سفیان ثوری سے اُنہون نے موسی بن عبیدہ سے اُنہون نے محمد بن کعب سے اُنہون نے ابن عباس سے کہا ابن عباس نے
کہ اول اسلام مین جب آدمی کسی بستی مین جاتا اور وہان کسی سے جان پہچان نہوتی سو کسی عورت سے جتنے دن اُسے وہان رہنا ہوتا اُتنی مدت مقرر کر کے نکاح کر لیتا تو وہ عورت اُسکے
مال و اسباب کی حفاظت کرتی رہتی اور اُسکا کہانا پکاتی یہانتک کہ یہ آیت اُتری اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ یعنے مومن وہی لوگ ہین کہ حفاظت کرتے
ہین اپنی فرجونکی اور نہین کہولتے ستر اپنے مگر اپنی بیویون پر یا جنکی مالک ہوئے ہین ہاتھ اُنکے یعنے لونڈیون پر تو کہا ابن عباس نے جو فرج ہوا ان دونون کے سوا وہ حرام ہے **بَابُ** مَاجَاءَ
مِنَ النَّهْيِ عَنْ نِكَاحِ الشِّغَارِ باب اس بیان مین کہ نکاح شغار حرام ہے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ
فِي الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ جلب اور نہ جنب اور نہ شغار کرنا چاہیے مسلمانونکو اور جو اُچک
لیوے کسی مال کو ظلم سے وہ ہماری امت سے نہین **مترجم** کہتا ہے جلب زکوۃ مین یہ ہے کہ زکوۃ تحصیلنے والا اونٹ بکری والی لوگون سے بہت دور اُترے اور حکم کرے کہ سب اپنی اپنے
جانور اُسکے پاس لا دین تو کہ اُسمین سے زکوۃ لیلیوے اسکو حضرت نے منع فرمایا کہ اسمین مال والون اور مواشی کو تکلیف ہے بلکہ حکم یہ ہے کہ زکوۃ لینے والا خود جا کر جہان جہان اُنکی چراگاہ اور پانی

والونکی مقامات ہین وہین زکوٰۃ لیلیوے اور جلب گھوڑ دوڑ مین یہ ہے کہ ایک گھوڑے پر آدمی سوار ہو جاوے اور دوسرا گھوڑا خالی اپنے ساتھ رکھی جب یہ تھکجاوے تو اُس کوتل پر سوار ہو کر اپنے ساتھ والے سے مقابلہ کری یہ بھی منع فرمایا اسلیے کہ اسمین ناانصافی ہے کہ ایک شخص ایک ہی گھوڑے پر رہے اور دوسرا دو گھوڑے لے اور پھر اُس سے مقابلہ کرے اور جنب کے بھی یہی معنی ہین مگر بعضون نے جنب کی معنی یہی کہے ہین کہ زکوٰۃ دینے والے اپنی مواشی اور جانور لیکر نہایت دور چلے جاوین کہ مصدق یعنے زکوٰۃ تحصیلنے والا غریب انکے ساتھ دوڑتا پھرے اور شغار کے معنی خود مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کے قول مبارک مین آتے ہین **ف** اسبابمین انس اور ابی ہریرہ اور ابی ریحانہ اور ابن عمر اور جابر اور معاویہ اور وائل بن حجر سے روایت ہے **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الشغار **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا شغار سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا کہ جایز نہین ہے نکاح شغار اور نکاح شغار اسے کہتے ہین کہ ایک شخص اپنی بہن یا بیٹی دوسرے کو بیاہ دے اس شرط پر کہ وہ بھی اپنی بہن یا بیٹی اُسکو بیاہ دے اور مہر درمیان کچھ نہ ٹھہرے یعنے گویا یہ عورتونکی ادلا بدلی ہی مہر ہووے اور بعض علما نے کہا کہ نکاح شغار فسخ ہی اور حلال نہین اگرچہ اُسمین مہر بھی مقرر کرین اور یہی قول ہی شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہی عطا بن ابی رباح سے کہ اُنہون نے کہا نکاح اُنکا برقرار رکھا جاوے مگر مہر مثل لازم ہوتا ہی اور یہی قول ہی اہل کوفہ کا **باب** ماجاء لاتنکح المرأۃ علی عمتھا ولا علی خالتھا باب اسبیانمین کہ بھانجی اور خالہ اور بھتیجی اور پھوپھی ایک شخص کے نکاح مین جمع نہون **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان تزوج المرأۃ علی عمتھا او علی خالتھا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپھی پر یا اپنی خالہ پر یعنے جب پھوپھی یا خالہ کسیکے نکاح مین ہون تو اُسکو اُنکی بھتیجی یا بھانجی سے نکاح درست نہین **روایت** کی ہمسے نصر بن علی نے اُنہون نے عبدالاعلی سے اُنہون نے ہشام بن حسان سے اُنہون نے ابن سیرین سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **ف** اسبابمین علی اور ابن عمر اور عبداللہ بن عمرو اور ابی سعید اور ابی امامہ اور جابر اور عائشہ اور ابی موسی اور سمرہ بن جندب سے روایت ہی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نھی ان تنکح المرأۃ علی عمتھا والعمۃ علی بنت اخیھا والمرأۃ علی خالتھا والخالۃ علی بنت اختھا ولا تنکح الصغری علی الکبری ولا الکبری علی الصغری **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ نکاح کیجاوے عورت اپنی پھوپھی پر یعنی پھوپھی جسکے نکاح مین ہو وہ بھتیجی سے نکاح نکری اور منع کیا کہ نکاح کیجاوے پھوپھی اپنی بھتیجی پر یا نکاح کیجاوے عورت اپنی خالہ پر یا نکاح کیجاوے خالہ اپنی بھانجی پر اور اسی طرح نکاح نکیا جاوے چھوٹی سے یعنے بھتیجی یا بھانجی سے جب بڑی موجود ہو یعنی جب خالہ یا پھوپھی نکاح مین ہو اور اسیطرح بڑے سی نکاح نکرے جب چھوٹی ہو یہ جملہ حضرت نے اُسیکی تاکید کے واسطے فرمایا جو مضمون اوپر ارشاد ہوا **ف** حدیث ابن عباس اور ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے تمام علما کا ہم نہین جانتے کہ اسمین کسیکا اختلاف ہو کہتے ہین کہ جایز نہین کہ آدمی اپنے نکاح مین جمع کری بھتیجی اور پھوپھی اور بھانجی اور خالہ کو پھر اگر نکاح کیا کسی عورت سے اور اُسکی پھوپھی یا خالہ پہلے نکاح مین ہے تو یہ نکاح باطل ہو گیا جو اخیر مین کیا تھا یا خالہ اُسکے پاس ہے تو بھی یہ نکاح باطل ہوا اور اگر پھوپھی یا خالہ سے نکاح کیا اور اُسکی بھتیجی یا بھانجی اپنے پاس ہے تو بھی نکاح جو بعد ہوا ہے باطل ہے اور یہی کہتی ہین تمام علما **کہا** ابو عیسے نے ملاقات کی ہے شعبی نے ابی ہریرہ سے اور روایت بھی کی ہے اُنسے اور پوچھا مین نے محمد سے یہہ بات تو اُنہون نے بھی کہا صحیح ہی **کہا** ابو عیسے نے اور روایت کی ہے شعبی نے بواسطہ ایک مرد کی بھی ابو ہریرہ سے **باب** ماجاء فی الشرط عند عقدۃ النکاح باب عقد نکاح کے وقت شرط کرنیکے بیانمین **عن** عقبۃ بن عامر الجھنی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان احق الشروط ان یوفی بھا ما استحللتم بہ الفروج **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سب شرطون سے زیادہ اُس شرط کی وفا ضروری ہے کہ جس سے تمنے حلال کیا ہو فرجونکو **روایت** کی ہمسے ابو موسی محمد ابن مثنی نے اُنہون نے یحیی بن سعید سے اُنہون نے عبدالحمید بن جعفر سے اسیکی مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ کا کہ اُنہین مین سے ہین عمر بن خطاب کہا اُنہون نے جب نکاح کری آدمی کسی عورت سے اور یہ شرط کری کہ نہ لیجاویگا اسکو اُسکی شہر سے تو اُسکو جایز نہین وہانسے لیجانا اور یہی قول ہے بعض علما کا اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحاق اور مروی ہے علی ابن ابی طالب سے کہ اُنہون نے کہا اللہ کی شرط یعنی حکم مقدم ہے عورت کی شرط پر گویا اُنکے نزدیک مرد کو درست ہے کہ لیجاوے اپنی بیوی کو جہان چاہے اگرچہ عورت نے شرط کی ہو اپنے شہر سے نجانیکی اور بعض علما کا یہی مذہب ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور بعض اہل کوفہ کا **باب** ماجاء فی الرجل یسلم وعندہ عشر نسوۃ باب اُسکے بیانمین جو مسلمان ہوا اور اُسکے پاس چار سے زیادہ بیبیان ہون **عن** ابن عمر ان غیلان بن سلمۃ الثقفی اسلم ولہ عشر نسوۃ فی الجاھلیۃ فاسلمن معہ فامر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان یتخیر منھن اربعا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ غیلان بن سلمہ ثقفی جب اسلام لائے تو اُنکے پاس دس بیبیان تہین ایام کفر کی وہ سب مسلمان ہوئین اُنکے ساتھ تب حکم کیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اُسمین سے

چاریں یعنی جو چاہو اور باقی چھوڑ دو **ف** ایسا ہی روایت کی معمر نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے اپنے باپ سے اور سنا میں نے محمد ابن اسمعیل سے کہتے تھے یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کیا شعیب ابن ابی حمزہ وغیرہ نے زہری سے کہا زہری نے روایت پہنچی مجھکو محمد ابن سُوَید ثقفی سے کہ غیلان بن سلمہ اسلام لائے اور اُنکے پاس دس عورتیں تھیں کہا محمد نے اور حدیث زہری کی یہی ہے کہ مروی ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک مرد نے بنی ثقیف سے طلاق دیا تھا اپنی عورتوں کو تو فرمایا اُس سے عمر رضی اللہ عنہ نے تو رجعت کر اُنسے نہیں تو میں پتھر مارونگا تیری قبر کو جیسا کہ پتھر مارے گئے ابی رغال کی قبر کو اور غیلان کی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا انہیں میں سے ہیں شافعی اور احمد اور اسحٰق

باب ما جاء فی الرجل یُسلم وعندہ اختان باب اُسکے بیان میں جو مسلمان ہوا اور اُسکے نکاح میں دو بہنیں ہوں

عن ابی وہب الجیشانی انہ سمع ابن فیروز الدیلمی یحدث عن ابیہ قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ انی اسلمت وتحتی اختان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اختر ایتہما شئت **ترجمہ** روایت ہے ابی وہب جیشانی سے کہ انہوں نے سنا فیروز دیلمی سے کہ وہ روایت کرتے تھے اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آیا اور عرض کیا یا رسول اللہ میں اسلام لایا ہوں اور میرے نکاح میں دو بہنیں ہیں سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار کر لے تو ایک کو اُنمیں سے جسکو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو وہب جیشانی کا نام دیلم بن ہوشع ہے

باب الرجل یشتری الجاریۃ وہی حامل باب اُسکی بیان میں جو حاملہ لونڈی خریدے

عن رویفع ابن ثابت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من کان یؤمن باللہ والیوم الآخر فلا یسقی ماءہ ولد غیرہ **ترجمہ** روایت ہے رویفع بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور قیامت کے دن پر تو آپ منی اپنا نہ پہنچاوے غیر کے لڑکے کو یعنی جو عورت کسی اور سے حاملہ ہو اور اُسکو اگر خریدا تو اُس سے صحبت نہ کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سند سے رویفع بن ثابت سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہتے ہیں جب خریدا کسی آدمی نے کسی لونڈی کو اور وہ حاملہ ہے تو اُس سے جماع نہ کرے جب تک وضع حمل نہو۔ اور اس باب میں ابن عباس اور ابی الدرداء اور عرباض بن ساریہ اور ابی سعید سے روایت ہے

باب ما جاء فی الامۃ یُسبی ولہا زوج ہل یحل لہ وطیہا باب اسکی بیان میں جو جہاد میں قید کرے کسی عورت کو کہ اُسکا شوہر بھی ہو تو قید کرنے والے کو اُس سے صحبت کرنا جایز ہے یا نہیں

عن ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس ولہن ازواج فی قومہن فذکروا ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فنزلت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا ہاتھ لگی ہمکو کچھ عورتیں قید میں اوطاس کے دن اور اوطاس ایک میدان ہے دیار ہوازن میں کہ وہاں تقسیم کی تھیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے غنیمتیں جنگ حنین کی اور اُن عورتوں کے خاوند بھی تھے اُنکی قوم میں سو ذکر کیا صحابیوں نے اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسی وقت اُتری یہ آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم یعنے حرام ہیں تمپر نکاح اور صحبت کرنا خاوند والی عورتوں سے مگر جنکے مالک ہوجاویں تمہارے ہاتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید سے اور ابی الخلیل کا نام صالح ابن ابی مریم ہے اور روایت کی ہمام نے یہ حدیث قتادہ سے انہوں نے صالح ابی الخلیل سے انہوں نے ابی علقمہ ہاشمی سے انہوں نے ابی سعید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ عبد ابن حمید نے انہوں نے حبان ابن ہلال سے انہوں نے ہمام سے

باب ما جاء فی کراہیۃ مہر البغی باب زنا کی اُجرت حرام ہونیکی بیان میں

عن ابی مسعود الانصاری قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ثمن الکلب ومہر البغی وحلوان الکاہن **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کُتّے کی قیمت سے اور زنا کی اجرت سے اور کاہن کی شیرینی سے **ف** اس باب میں رافع ابن خدیج اور ابی جحیفہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے روایت ہے اور ابی مسعود کی حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبۃ اخیہ باب اس بیان میں کہ ایک شخص کے پیغام دی ہوئی عورت کو دوسرا شخص پیغام نہ دے

عن ابی ہریرۃ قال قتیبۃ یبلغ بہ وقال احمد قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یبیع الرجل علی بیع اخیہ ولا یخطب علی خطبۃ اخیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے قتیبہ نے کہا ابو ہریرہ اس حدیث کو پہنچاتے تھے حضرت تک اور احمد نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی آدمی اپنے بھائی کی بیچی ہوئی چیز پر یعنے مثلاً ایک شخص دس روپیہ کو کوئی چیز بیچ گیا ہی کسیکے ہاتھ تو دوسرا وہی چیز آٹھ روپیہ کو اُسکے ہاتھ بیچا پہلے شخص کی چیز کو پھروا دی اور نہ پیغام دیوے ایسی عورت کو نکاح کا کہ جسکو پہلے کوئی پیغام دے گیا ہے اور وہ اُس سے راضی ہو چکی ہے **ف** اس باب میں سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسیٰ نے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے کہا مالک ابن انس نے پیغام نکاح دینا دوسرے بھائی کے پیغام پر جو منع ہے کہ ایک شخص پیغام دے گیا ہو اور وہ عورت اُس سے راضی ہو چکی ہو تو بعد اُسکے کسیکو جایز نہیں ہے کہ اُسکو پیغام دیوے اور کہا شافعی نے معنے اس حدیث کے یہ ہیں کہ پیغام نہ دیوے کوئی آدمی اپنے بھائی کے پیغام پر یعنے ہمارے نزدیک یہ مراد ہے کہ جب ایک آدمی پیغام دے چکا کسی عورت کو اور وہ راضی ہوگئی اور اُسطرف جھک گئی اُس سے تو پھر کسیکو نہیں پہنچتا کہ اُسکو پیغام دیوے ہاں البتہ اُسکی رضامندی اور رغبت معلوم ہونے سے پہلے دوسرے شخص کا پیغام دینا کچھ مضائقہ نہیں رکھتا اور دلیل اسکی فاطمہ بنت قیس کی حدیث ہے کہ آئیں وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا کہ انہوں نے ابو جہم بن حذیفہ اور معاویہ بن ابی سفیان نے مجھکو پیغام

عورت کو فرمایا اور ابوجہم ایسا مرد ہے کہ کبھی اپنی لاٹھی عورتوں سے اُٹھاتا نہیں یعنے مار پیٹ کرتا ہے مگر معاویہ وہ فقیر ہے اسکے پاس کچھ مال نہیں سو نکاح کر لے اُسامہ سے سو معنی اس حدیث کی
یہ ہیں کہ بنت فاطمہ نے خبر دی تھی اپنی رضامندی کی سو دونوں کے ساتھ اس سے پہلے حضرت نے یہ فرمایا اور اگر وہ خبر دے چکتیں حضرت کو اپنی رضامندی سے تو حضرت کبھی دوسرے
کو ارشاد نہ کرتے واللہ اعلم بالصواب **حَدَّثَنَا** مَحْمُوْدُ بْنُ غَيْلَانَ نَا اَبُوْ دَاوُدَ اَنْبَأَنَا شُعْبَةُ قَالَ اَخْبَرَنِيْ اَبُوْ بَكْرِ بْنُ اَبِي الْجَهْمِ قَالَ
دَخَلْتُ اَنَا وَاَبُوْ سَلَمَةَ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَلٰى فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ فَحَدَّثَتْنَا اَنَّ زَوْجَهَا طَلَّقَهَا ثَلَاثًا وَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ وَوَضَعَ لِيْ عَشَرَةَ اَقْفِزَةٍ
عِنْدَ ابْنِ عَمٍّ لَهٗ خَمْسَةٌ شَعِيْرٌ وَخَمْسَةٌ بُرٌّ قَالَتْ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَتْ فَقَالَ صَدَقَ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَعْتَدَّ
فِيْ بَيْتِ اُمِّ شَرِيْكٍ ثُمَّ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَيْتَ اُمِّ شَرِيْكٍ بَيْتٌ يَغْشَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ وَلٰكِنِ اعْتَدِّيْ فِيْ بَيْتِ ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ
فَعَسٰى اَنْ تُلْقِيْ ثِيَابَكِ فَلَا يَرَاكِ فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُكِ فَجَاءَ اَحَدٌ يَخْطُبُكِ فَاٰذِنِيْنِيْ فَلَمَّا انْقَضَتْ عِدَّتِيْ خَطَبَنِيْ اَبُوْ جَهْمٍ وَمُعَاوِيَةُ قَالَتْ فَاَتَيْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ لَا مَالَ لَهٗ وَاَمَّا اَبُوْ جَهْمٍ فَرَجُلٌ شَدِيْدٌ عَلَى النِّسَاءِ قَالَتْ فَخَطَبَنِيْ
اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ فَتَزَوَّجَنِيْ فَبَارَكَ اللّٰهُ لِيْ فِيْ اُسَامَةَ **ترجمہ** روایت ہے محمود بن غیلان سے انہوں نے ابوداود سے کہا خبر دی ہمکو شعبہ نے کہا خبر دی مجھکو ابوبکر بن ابی الجہم نے
کہا ابوبکر نے میں اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن دونوں گئے فاطمہ بنت قیس کے پاس سو بیان کیا انہوں نے کہ تین طلاق دیدیے انکو اُنکے شوہر نے اور اُنکے لیے نفقہ اور مکان بھی ایام عدت کے لیے مقرر کیا
اور کہا کہ رکھ دیے تھے دس قفیز غلے کے اپنے ایک چچیرے بھائی کے پاس پانچ قفیز جو کے اور پانچ قفیز گیہوں کے کہا فاطمہ نے پھر آئی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا میں نے یہ سب آپکی
آگے سو فرمایا آپ نے سچ کہا ہے انہوں نے یعنے تیرے شوہر نے جو نفقہ اور مکان مقرر کیا سو موافق شرع کے ہے پھر حکم دیا مجھکو کہ میں عدت بیٹھوں ام شریک کے گھر میں بعد اسکے فرمایا کہ ام
شریک کا گھر ایسا ہے کہ مہاجرین جمع ہوتے ہیں تو عدت بیٹھ ابن ام مکتوم کے گھر میں سو وہاں اگر تو کچھ اپنے کپڑے اتارے گی تو تجھکو کوئی نہ دیکھیگا پھر جب تیری عدت پوری ہو جاوے اور تیرے پاس کوئی
پیغام نکاح کا آوے تو مجھے پاس آکر مشورہ کیجیو پھر جب میری عدت تمام ہو گئی تو نکاح کا پیغام دیا مجھکو ابوجہم اور معاویہ نے کہتے ہیں فاطمہ کہ پھر آئی میں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ سے اسکا ذکر
کیا سو آپ نے فرمایا معاویہ تو ایسا ہے کہ اسکے پاس مال نہیں اور ابوجہم بڑا سخت ہے عورتوں پر کہا فاطمہ نے پھر مجھے پیغام دیا اسامہ نے جو بیٹے زید کے ہیں سو نکاح کر لیا انہوں نے مجھ سے سو برکت دی مجھکو اللہ تعالیٰ نے اُنکے
ساتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے ابی بکر بن ابی الجہم سے یہی حدیث کی مانند اور زیادہ کیا اس میں یہ قول فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِنْكِحِيْ اُسَامَةَ یعنے فرمایا مجھکو حضرت نے نکاح کر لے اُسامہ سے روایت کی ہمسے یہ بات محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی بکر بن ابی الجہم سے
بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَزْلِ باب عزل کے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا كُنَّا نَعْزِلُ فَزَعَمَتِ الْيَهُوْدُ اَنَّهُ الْمَوْءُوْدَةُ الصُّغْرٰى فَقَالَ
كَذَبَتِ الْيَهُوْدُ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَخْلُقَهٗ لَمْ يَمْنَعْهُ شَيْءٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے عرض کیا ہمنے یا رسول اللہ صلعم عزل کرتے ہیں اور عزل اسے کہتے ہیں کہ آدمی صحبت
کرے اور جب قریب انزال کے ہو باہر نکال لے تاکہ باہر ہی انزال ہو یعنی تو کہ عورت حاملہ نہو اور یہود کہتے ہیں کہ عزل کرنا چھوٹا موؤدہ ہے یعنی لڑکی کو زندہ زمین میں گاڑ دینا جیسے کفار کا دستور
تھا سو یہ عزل بھی اسی میں داخل ہے تو فرمایا حضرت نے غلط کہا یہود نے بیشک اللہ تعالیٰ جب کسی کو پیدا کیا چاہتا ہے تو کوئی اسکو روک نہیں سکتا **ف** اس باب میں عمر اور براء اور ابی ہریرہ ١٠
اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا نَعْزِلُ وَالْقُرْاٰنُ يَنْزِلُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ ہم عزل کرتے رہتے تھے اور قرآن اُترتا تھا یعنی
اگر منع ہوتا تو قرآن میں نازل ہو جاتا **ف** حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اُنسے کئی سندوں سے اور رخصت دی ہے ایک قوم نے علماء صحابہ وغیرہم سے عزل میں اور
کہا مالک بن انس نے اجازت لیوے عزل کی اور لونڈی سے کچھ ضرور نہیں **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْعَزْلِ باب عزل کی کراہیت کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ
ذُكِرَ الْعَزْلُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِمَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ زَادَ ابْنُ اَبِيْ عُمَرَ فِيْ حَدِيْثِهٖ وَلَمْ يَقُلْ لَا يَفْعَلْ ذٰلِكَ اَحَدُكُمْ قَالَا فِيْ
حَدِيْثِهِمَا فَاِنَّهَا لَيْسَتْ نَفْسٌ مَخْلُوْقَةٌ اِلَّا اللّٰهُ خَالِقُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا ذکر کیا گیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عزل کا تو فرمایا کوئی تم میں سے جو عزل کرتا ہے تو
کیوں کرتا ہے زیادہ کیا ابن ابی عمر نے اپنی حدیث میں کہ نہیں فرمایا حضرت نے کہ عزل نکرو پھر دونوں راویوں نے کہا فرمایا حضرت نے کوئی جان اللہ کو پیدا کرنی ہوگی تو اللہ اسکو پیدا کر ہی دیگا
یعنی عزل سے بچاؤ نہ ہوگا اور جو اللہ کو پیدا کرنا منظور نہوگی تو بغیر عزل کے بھی کچھ نہو گا **ف** اس باب میں جابر سے بھی روایت ہے + حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اُنسے کئی سندوں سے
اور مکروہ کہا ہے ایک قوم نے علمائے صحابہ وغیرہم سے عزل کو **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْقِسْمَةِ لِلْبِكْرِ وَالثَّيِّبِ باب باکرہ اور بیوہ کی شب باشی کے تقسیم میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ

قَالَ لَوْ شِئْتَ اَنْ اَقُوْلَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنَّهٗ قَالَ السُّنَّةُ اِذَا تَزَوَّجَ الرَّجُلُ الْبِكْرَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا سَبْعًا وَاِذَا تَزَوَّجَ الثَّيِّبَ عَلٰى امْرَاَتِهٖ اَقَامَ عِنْدَهَا ثَلٰثًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا انہون نے اگر تو چاہے تو مین یہی کہون کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی ولیکن انس نے یہی کہا کہ سنت یہ ہے کہ جب نکاح کرے آدمی باکرہ عورت کو اپنی بیوی پر تو رہے نئی عورت پاس سات روز تک اور جب نکاح کرے اپنی بیوی پر کسی بیوہ عورت سے تو رہے اُسکے پاس تین دن یعنے بعد سات دن یا تین دن کے باری مقرر کرے **ف** اس باب مین ام سلمہ سے بہی روایت ہے ۔ حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور مرفوع روایت کیا اُسکو محمد بن اسحق نے ایوب سے اُنہون نے ابی قلابہ سے اُنہون نے انس سے اور بعضون نے اسکو مرفوع نہین کیا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہین جب کسی کے پاس کوئی بیوی ہو اور وہ دوسرے باکرہ عورت سے نکاح کرے تو سات دن اُس باکرہ کے پاس رہے پہر برابر کیا کرے یعنی شب دونون کے پاس رہنا شروع کرے اور اگر اُسنے کسی بیوہ عورت سے نکاح کیا تو تین دن برابر روز و شب اُسکی پاس رہے پہر ایک ایک شب سب بیبیون کے پاس رہنا شروع کرے

باب مَا جَاءَ فِي التَّسْوِيَةِ بَيْنَ الضَّرَائِرِ یعنے سوتون کو برابر رکہنے کے بیان مین

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهٖ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ اللّٰهُمَّ هٰذِهٖ قِسْمَتِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ شب باشی مین تقسیم کرتے تہے اپنی عورتون کے درمیان مین اور عدل کرتے اور پہر کہتے یا اللہ یہ میری تقسیم ہے اُس چیز مین جسکا مین اختیار رکہتا ہون سو تو ملامت نکر مجہکو اُسمین جسکا مین اختیار نہین رکہتا بلکہ تو اختیار رکہتا ہے یعنے محبت وغیرہ مین **ف** حضرت عائشہ کی حدیث ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے حماد بن سلمہ سے اُنہون نے ایوب سے اُنہون نے ابی قلابہ سے اُنہون نے عبد اللہ بن یزید سے اُنہون نے حضرت عائشہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حضرت تقسیم کرتے تہے اپنی عورتون مین آخر حدیث تک اور روایت کیے ہی حماد بن زید اور کئی لوگون نے ایوب سے اُنہون نے ابی قلابہ سے مرسلاً کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تقسیم کرتے تہے اور یہ حماد بن سلمہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ ملامت نکر مجہکو اُسمین جسکا تو اختیار رکہتا ہے اور مین اختیار نہین رکہتا اس سے محبت قلبی و مودت دلی مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی بعض علما نے

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ امْرَاَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ سَاقِطٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ہون کسیکے پاس دو عورتین اور عدل نکرے انمین یعنی شب باشی وغیرہ مین جسمین آدمی اختیار رکہتا ہو سو وہ قیامت کے دن آویگا یعنی میدان حشر مین اُسکا ایک طرف کا آدہا بدن اُسکا جہولا مارا ہوا ہوگا **ف** مرفوع کیا ہے اس حدیث کو ہمام بن یحیی نے روایت کی ہے اُنہون نے قتادہ سے اور روایت کی ہشام دستوائی نے قتادہ سے کہ لوگ ایسا کہتے تہے یعنے یہ بات لوگون مین مشہور تہی معروف کہ حضرت کی فرمائی ہوئی تہی یا کچہہ اور ہم اس حدیث کو مرفوع نہین جانتے مگر ہمام کی روایت سے

باب مَا جَاءَ فِي الزَّوْجَيْنِ الْمُشْرِكَيْنِ يُسْلِمُ اَحَدُهُمَا یعنی زوجین مشرکین مین سے ایک کے مسلمان ہونیکے بیان مین

عَنِ ابْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَدَّ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِمَهْرٍ جَدِيْدٍ وَنِكَاحٍ جَدِيْدٍ **ترجمہ** بسند مذکور روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہیر دیا زینب اپنی صاحبزادی صاحبہ کو ابی العاص بن ربیع پر نیا مہر باندہ کر اور نیا نکاح کر کے **ف** یہ حدیث ایسی ہے کہ اسکی اسناد مین گفتگو ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ عورت جب اسلام لاوے اپنے شوہر کے قبل اور بعد اُسکے پہر شوہر بہی مسلمان ہو اور عورت اُسکی عدت مین ہو تو وہی شوہر اپنی عورت کا زیادہ مستحق ہے اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور اوزاعی اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَدَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَتَهٗ زَيْنَبَ عَلٰى اَبِي الْعَاصِ بْنِ الرَّبِيْعِ بَعْدَ سِتِّ سِنِيْنَ بِالنِّكَاحِ الْاَوَّلِ وَلَمْ يُحْدِثْ نِكَاحًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اُنہون نے پہیر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی صاحبزادی زینب ابی العاص بن ربیع کی پاس چہہ برس کی بعد پہلی نکاح سے اور دوبارہ انکا نکاح نکیا **ف** اس حدیث کی اسناد مین کچہ مضائقہ نہین ولیکن نہین جانتے ہم وجہ اس حدیث کی اور شاید کہ یہ مروی ہے داود بن حصین سے اُنکی یاد سے

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ مُسْلِمًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ جَاءَتِ امْرَاَتُهٗ مُسْلِمَةً فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهَا كَانَتْ اَسْلَمَتْ مَعِيْ فَرُدَّهَا عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس مسلمان ہو کر حضرت کے زمانہ مبارک مین پہر آئی اُسکی عورت مسلمان ہو کر پہر کہا اُس مرد نے یا رسول اللہ وہ میرے ہی ساتھ اسلام لا چکی تہی سو پہیر دیا آپ نے اُسکو اُسکی شوہر پر **ف** یہ حدیث صحیح ہے سنا مین نے عبد بن حمید سے کہتے تہے سنا مین نے یزید بن ہارون سے کہ روایت کرتے تہے محمد بن اسحق سے اس حدیث کو اور حدیث حجاج کی جو مروی ہے بسند عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہیر دیا اپنی صاحبزادی کو ابی العاص بن ربیع پر ساتہ نئی مہر اور نئی نکاح کی سو کہا یزید بن ہارون نے کہ حدیث ابن عباس کی بہتر ہے از روی اسناد کی اور عمل عمرو بن شعیب کی حدیث پر ہے

باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَتَزَوَّجُ الْمَرْاَةَ فَيَمُوْتُ عَنْهَا قَبْلَ اَنْ يَّفْرِضَ لَهَا یعنی اُس ناکح کی بیان مین جو قبل تقرر مہر مرجاوے

عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ امْرَاَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صَدَاقًا وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ لَهَا مِثْلُ صَدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقِلُ بْنُ سِنَانٍ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ

قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ امْرَاَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سی کہ پوچھا گیا اُنسے حال اُس شخص کا
کہ نکاح کیا اُسنے ایک عورت سے اور مقرر نکیا تہا اُسکے لئی کچھ مہر اور نہ داخل ہوا تہا وہ اُسپر کہ مرگیا سو جواب دیا ابن مسعود نے کہ اُس عورتکا مہر ہے اُسکی مثل کی عورتون کے برابر کمی ہے اُسمین نہ زیادتی
اور اُسپر عدت ہے یعنے چار مہینے دس دن اور اُسکو اپنے خاوند کی مال سے میراث ہی ہے سو کہڑے ہوگئی معقل بن سنان اشجعی اور کہنی لگے حکم کیا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی بروع بنت واشق کو بہی
جو ایک عورت تہی ہم مین کی ایسا ہی جیسا تمنی حکم دیا اس سائل کو سو خوش ہوگئی اس بشارت کی سُنتی ہی عبداللہ بن مسعود **ف** اسباب مین جراح سی بہی روایت ہے **روایت** کی ہمسے حسن
بن علی خلال نے اُنہون نے یزید بن ہارون سے اور عبدالرزاق سے دونون نے سفیان سے اُنہون نے منصور سے اسکی مانند حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہی اُنسی کئی سند و نسی اور اسی پر
عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سی اور یہی کہتی ہین ثوری اور احمد اور اسحاق اور بعض علما نی کہا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ جب کسی عورت سی کسی نے نکاح کیا اور اُس سی خلوت
کرنیکے اور تقرر مہرکے قبل پر مرگیا تو اُسکو میراث ہے اور مہر نہین اور اُسپر عدت واجب ہے اور یہی قول ہے علی بن ابیطالب کا اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور ابن عمر کا اور یہی کہتی ہین شافعی
اور شافعی نے کہا اگر ثابت ہو حدیث بروع کی تو بیشک حجت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور مروی ہے امام شافعی سے کہ وہ مصر مین رجوع ہوگئے اس قول سے اور قایل ہوئی بروع بنت واشق

اَبْوَابُ الرَّضَاعِ یہہ باب ہین دودہ پلانیکے بیانمین

کی حدیثکے **بَابُ** مَا جَآءَ يُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ باب اس
بیانمین کہ جو ناتے نسب سے حرام ہوتی ہین وہ سب دودہ سی بہی حرام ہوتی ہین **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعِ مَا حَرَّمَ
مِنَ النَّسَبِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم البتہ اللہ تعالے نی حرام کیا دودہ سے جو حرام کیا ہی نسب سے **ف** اسباب مین عائشہ اور ابن عباس اور ام حبیبہ سے بہی روایت
ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا حَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہا اُنہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم البتہ اللہ تعالے نی حرام کیا ہی دودہ پینے سے جو حرام کیا ہے جننے سی یعنے نسب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل
ہے علما صحابہ وغیرہم کا نہین جانتے ہم کسیکا اسمین اختلاف **مترجم** کہتا ہے کہ جیسے نسب سے سات ناتی حرام ہوتے ہین ویسی ہی دودہ سے بہی اور وہ یہہ ہین مائین اور بیٹیان اور بہنین
اور پہوپہیان اور خالائین اور بہتیجیان اور بہانجیان کہ انسی نکاح بہی حرام اور صحبت بہی اور مقدمۂ صحبت یعنی مساس وغیرہ اور مان مین دادی نانی داخل ہے اور بیٹیون مین پوتی پڑپوتی
نواسی اور بہنین تین طرح ہین سگی اور سوتیلی اور اخیافی اور اسیطرح بہتیجی اور بہانجی اگرچہ نیچے کے درجی کی ہو اور پہوپہیان سگی ہون خواہ سوتیلی خواہ اخیافی اور اسی طرح باپ دادا اور نانا
اور نانی کی پہوپہیان سب حرام ہین اور خالائین علی ہذا القیاس **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ لَبَنِ الْفَحْلِ باب اس بیانمین کہ دودہ مرد کیطرف منسوب ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ جَآءَ عَمِّيْ
مِنَ الرَّضَاعَةِ يَسْتَاْذِنُ عَلَيَّ فَاَبَيْتُ اَنْ اٰذَنَ لَهٗ حَتّٰى اَسْتَاْمِرَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ فَاِنَّهٗ
عَمُّكِ قَالَتْ اِنَّمَا اَرْضَعَتْنِي الْمَرْاَةُ وَلَمْ يُرْضِعْنِي الرَّجُلُ قَالَ فَاِنَّهٗ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا اُنہون نے آئے میرے پاس چچا میرے دودہ کے اور اجازت چاہی
اُنہون نے میرے پاس آنیکی سو مین نے انکار کیا کہ مین اذن نہ دونگی جبتک کہ پوچہ نہ لونگی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ داخل ہو تیرے پاس وہ تو چچا ہی تیرا اسنے کہا
حضرت عائشہ نے مجہکو دودہ پلایا ہے عورت نے اور نہین دودہ پلایا ہے مرد نی پہر فرمایا آپنی وہ چچا ہی تیرا چاہیئے کہ آوی تیری پاس **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم
سے کہ محرم کہا ہی اُنہون نے لبن فحل یعنے مرد کی دودہ کو اور اصل اسباب مین حدیث ہے حضرت عائشہ کی اور رخصت دی ہے بعض علما نی مرد کی دودہ کی اور پہلا قول صحیح تر ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
اَنَّهٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهٗ جَارِيَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰهُمَا جَارِيَةً وَّالْاُخْرٰى غُلَامًا اَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ الْجَارِيَةَ فَقَالَ لَا اللِّقَاحُ وَاحِدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس
سے کہ اُنسی پوچہا گیا مسئلہ ایک شخص کا کہ اُسکے دو لونڈیان ہین یعنی دونون اُسکی موطوءہ ہین اور دودہ پلایا ایک نے ایک لڑکے کو اور دوسری نی ایک لڑکی کو کیا درست ہے لڑکیکو کہ نکاح
کرے اُس لڑکی سے کہا ابن عباس نے نہین درست ہے اسلئے کہ دونونکے دودہ ایک ہی شخص کے جماع اور منی سے پیدا ہوے ہین **ف** اور یہی تفسیر ہے لبن الفحل کے اور یہ روایت اصل ہے اس
باب مین اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **بَابُ** مَا جَآءَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ باب اس بیانمین کہ ایکدو بار اگر لڑکا موہنہ مین دودہ لے تو اُس سے حرمت رضاعت ثابت
نہین ہوتی **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا نہین
ثابت ہوتی ہے حرمت رضاعت کی ایکبار یا دوبار دودہ چوسنے سی **ف** اسباب مین ام فضل اور ابی ہریرہ اور زبیر اور ابن الزبیر سے روایت ہے اور ابن الزبیر روایت کرتی ہین حضرت عائشہ
سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت رضاعت ثابت نہین ہوتی ایک یا دوبار دودہ چوسنی سی اور روایت کی محمد بن دینار نی ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نی عبداللہ کے

جو بیٹی تھیں زبیر کی ہیں انہوں نے زبیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور زیادہ کیا اسمیں محمد بن دینار نے یہ لفظ کہ روایت کی زبیر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح اہل حدیث کی نزدیک
روایت ابن ابی ملیکہ کی ہے کہ وہ روایت کرتی ہیں عبد اللہ بن زبیر سے وہ عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے + حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم سے کہا حضرت
عائشہ نے اتری تھی قرآن میں یہ آیت عَشْرُ رَضَعَاتٍ مَعْلُومَاتٍ یعنی دس بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت کی ثابت ہوتی ہے پھر منسوخ ہو گئی اسمیں پانچ بار اور رہ گئی پانچ بار یعنی پانچ بار چوسنے
سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے پھر وفات ہوئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہی حکم رہا **روایت** کیا ہم سے یہ قول حضرت عائشہ کا اسحاق بن موسی انصاری نے انہوں نے معن سے
انہوں نے مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن ابی بکر سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے اور حضرت عائشہ یہی فتوی دیتی تھیں اور بعض بیبیاں اور بھی اور یہی قول ہے شافعی اور اسحق کا اور
احمد قائل ہیں اس حدیث کے جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ حرمت ثابت نہیں ہوتی ایک بار یا دو بار چوسنے سے اور یہ بھی کہا کہ اگر کوئی حضرت عائشہ کی قول کی طرف جاوے تو وہ بھی مذہب قوی ہے
یعنے دو ہی کہ پانچ بار دودھ چوسنے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور خوف کیا انہوں نے اسمیں حکم دینے سے اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم سے کہا ہے کہ قلیل و کثیر دونوں سے حرمت رضاعت
ثابت ہو جاتی ہے جب کہ دودھ پیٹ میں جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع اور اہل کوفہ کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي شَهَادَةِ الْمَرْأَةِ
الْوَاحِدَةِ فِي الرَّضَاعِ باب اس بیان میں کہ ثبوت رضاعت کو ایک عورت کی گواہی کافی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ حَدَّثَنِي عُبَيْدُ بْنُ أَبِي مَرْيَمَ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ
الْحَارِثِ قَالَ وَسَمِعْتُهُ مِنْ عُقْبَةَ وَلَكِنِّي لِحَدِيثِ عُبَيْدٍ أَحْفَظُ قَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَأَةً فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ تَزَوَّجْتُ فُلَانَةَ بِنْتَ فُلَانٍ فَجَاءَتْنَا امْرَأَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُكُمَا وَهِيَ كَاذِبَةٌ قَالَ فَأَعْرَضَ عَنِّي قَالَ فَأَتَيْتُهُ مِنْ قِبَلِ وَجْهِهِ
فَقُلْتُ إِنَّهَا كَاذِبَةٌ قَالَ وَكَيْفَ بِهَا وَقَدْ زَعَمَتْ أَنَّهَا قَدْ أَرْضَعَتْكُمَا دَعْهَا عَنْكَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی ملیکہ سے کہا روایت کی مجھ سے عبید بن ابی مریم نے انہوں نے
عقبہ بن حارث سے کہا عبد اللہ نے اور سنی میں نے یہ روایت عقبہ سے بھی ولیکن روایت عبید کی مجھے خوب یاد ہے کہا عقبہ نے نکاح کیا میں نے ایک عورت سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا
میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے سو آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا کہ نکاح کیا میں نے فلانی عورت فلانے کی بیٹی سے سو آئی میرے پاس ایک کالی عورت اور کہا اسنے میں نے تم دونوں
کو دودھ پلایا ہے اور وہ جھوٹی ہے کہا اونے سو مونہہ پھیر لیا مجھ سے حضرت نے کہا پھر آیا میں انکے آگے سے سو کہا میں نے وہ جھوٹی ہے فرمایا آپ نے کیا ہوا اب تو اسنے کہا کہ میں نے دودھ پلایا تم دونوں کو
چھوڑ دے تو اس عورت کو **ف** حدیث عقبہ بن حارث کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عقبہ سے جو بیٹے ہیں حارث کے اور اسمیں عبید
بن ابی مریم کا ذکر نہیں کیا اور یہ لفظ بھی نہیں ذکر کیا دَعْهَا عَنْكَ اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا کہ کافی کہا ہے ایک عورت کی گواہی کو ثبوت رضاعت کے لیے اور ابن
عباس نے بھی کہا ہے کہ گواہی ایک عورت کی کافی ہے رضاعت میں مگر اس سے قسم لیجاوے اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور بعضوں نے کہا ایک عورت کی گواہی رضاع میں کافی نہیں جب تک
زیادہ نہوں اور یہی قول ہے شافعی کا اور عبد اللہ بن ابی ملیکہ وہ عبد اللہ بیٹے ہیں عبید اللہ بن ابی ملیکہ کے اور کنیت انکی ابو محمد ہے اور عبد اللہ بن زبیر نے انکو قاضی کیا تھا طائف میں
اور کہا ابن جریج نے کہ کہا ابن ابی ملیکہ نے پایا ہے میں نے تیس صحابیوں کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے + سنا میں نے جارود سے جو بیٹے ہیں معاذ کے کہتے تھے سنا میں نے وکیع سے کہتے تھے جائز نہیں
گواہی ایک عورت کی دودھ پلانے میں مگر ایک عورت کی گواہی سے اگر اپنی بیوی کو چھوڑ دیوے تو یہ پرہیزگاری ہے **بَابُ** مَا جَاءَ أَنَّ الرَّضَاعَةَ لَا تُحَرِّمُ إِلَّا فِي الصِّغَرِ دُونَ الْحَوْلَيْنِ
باب اس بیان میں کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَرِّمُ مِنَ الرَّضَاعِ
إِلَّا مَا فَتَقَ الْأَمْعَاءَ فِي الثَّدْيِ وَكَانَ قَبْلَ الْفِطَامِ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی جب تک کہ دودھ
انتڑیوں میں نہ جاوے پستان سے اور قائم نہو قبل دودھ چھڑانے کے یعنی جو مدت شرع میں دودھ چھڑانے کی ہے اسکے اندر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم
سے کہ حرمت رضاعت جب ہی ثابت ہوتی ہے کہ دو برس کے اندر دودھ پیوے اور جو دو برس کامل کے بعد پیوے تو اسکا اعتبار نہیں اور فاطمہ بیٹی ہیں منذر کی وہ بیٹی ہیں زبیر کی اور دو بیٹے
ہیں عوام کے اور وہ بیوی ہیں ہشام بن عروہ کی **بَابُ** مَا يُذْهِبُ مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ باب شیر دہ کا دائی حق کے بیان میں **عَنْ** حَجَّاجِ بْنِ حَجَّاجٍ الْأَسْلَمِيِّ عَنْ أَبِيهِ
أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا يُذْهِبُ عَنِّي مَذِمَّةَ الرَّضَاعِ فَقَالَ غُرَّةٌ عَبْدٌ أَوْ أَمَةٌ **ترجمہ** روایت ہے حجاج بن حجاج اسلمی سے وہ
روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ کیونکر ادا ہو مجھ سے یعنی میرے ذمہ سے حق دودھ دینے کا سو فرمایا آپ نے ایک بردہ میں غلام ہو یا لونڈی یعنی
ایک بردہ دودھ پلانے والی کو دیدیا تو اسکا حق ادا ہو گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ایسی ہی روایت کی یحیی بن سعید قطان نے اور حاتم بن اسمعیل اور کئی لوگوں نے ہشام سے جو بیٹے

عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حجاج بن ابی حجاج سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے اور صحیح وہی ہے جو روایت کی ان لوگوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے اور ہشام بن عروہ کی کنیت ابوالمنذر ہے اور انہوں نے ملاقات کی ہے جابر بن عبداللہ سے اور کہا انہوں نے یہ جو حضرت سے پوچھا مَا یُذْہِبُ عَنِّیْ مَذِمَّۃَ الرِّضَاعِ اسکے معنے یہ ہیں کہ کونسی چیز ادا کر دیتی ہے مجھ سے ذمام رضاعت یعنی دودھ پلانیکے حق کو تو آپ نے فرمایا جب دیا تو نے دودھ پلانیوالی کو ایک غلام یا لونڈی تو ادا کر دیا تو نے حق اسکا اور مروی ہے ابی الطفیل سے کہا انہوں نے میں بیٹھا ہوا تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئی ایک عورت اور بچھا دی آپ نے انکے لئے اپنی چادر مبارک کہ وہ بیٹھیں اُس پر جب چلی گئیں تو لوگ کہنے لگے انہیں نے دودھ پلایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ۔

باب مَا جَاءَ فِی الْاَمَۃِ تُعْتَقُ وَلَہَا زَوْجٌ باب اُس لونڈی کے بیان میں جو آزاد ہو اور اُسکا شوہر بھی ہو **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ زَوْجُ بَرِیْرَۃَ عَبْدًا فَخَیَّرَہَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاخْتَارَتْ نَفْسَہَا وَلَوْ کَانَ حُرًّا لَمْ یُخَیِّرْہَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے کہا انہوں نے بریرہ کا شوہر غلام تھا سو مختار کیا اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سو جدا کر لیا اُس نے اپنی نفس کو یعنی خاوند سے اور اگر خاوند انکا مرد آزاد ہوتا تو حضرت بریرہ کو اختیار نہ دیتے **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے کہ حضرت عائشہ نے کہا کہ بریرہ کا خاوند مرد آزاد تھا سو اختیار دیا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی ہشام بن عروہ نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ سے کہ کہا حضرت عائشہ نے بریرہ کا خاوند غلام تھا اور روایت کی عکرمہ نے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے دیکھا میں نے بریرہ کے شوہر کو کہ وہ غلام تھا اور اُسکو مغیث کہتے تھے اور ایسا ہی مروی ہے ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علما کے کہتے ہیں کہ اگر ہووے لونڈی نکاح میں آزاد کی اور پھر لونڈی آزاد ہو تو اُسکو اختیار نہیں اختیار جبھی ہے کہ جب وہ غلام کے نکاح میں ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ سے کہ کہا حضرت عائشہ نے شوہر بریرہ کا حُر تھا سو اختیار دیا اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور روایت کی ابو عوانہ نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے حضرت عائشہ سے بریرہ کی قصے کی کہا اسود نے اور زوج اسکا حُر تھا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم تابعین کا اور جو ان کے بعد ہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ زَوْجَ بَرِیْرَۃَ کَانَ عَبْدًا اَسْوَدَ لِبَنِی الْمُغِیْرَۃِ یَوْمَ اُعْتِقَتْ بَرِیْرَۃُ وَاللّٰہِ لَکَاَنِّیْ بِہٖ فِیْ طُرُقِ الْمَدِیْنَۃِ وَنَوَاحِیْہَا وَاِنَّ دُمُوْعَہٗ لَتَسِیْلُ عَلٰی لِحْیَتِہٖ یَتَرَضَّاہَا لِتَخْتَارَہٗ فَلَمْ تَفْعَلْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ بریرہ کا خاوند غلام حبشی تھا بنی مغیرہ کا جس دن کہ آزاد ہوئیں بریرہ قسم ہے خدا کی گویا وہ میرے سامنے ہے کہ مدینے کے راستوں اور کناروں میں پڑا پھرتا تھا اور آنسو اسکے بہتے تھے اُسکی ڈاڑھی پر مناتا تھا بریرہ کو کہ پسند کریں اُسکو سو نہ مانا بریرہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور سعید بن ابی عروبہ کے پوتے میں مہران کے اور کنیت انکی ابوالنضر ہے **مترجم** کہتا ہے بریرہ اول ایک یہود کی لونڈی تھیں انکو حضرت عائشہ نے خریدا اور آزاد کیا اور بریرہ کا خاوند غلام تھا حضرت نے آزاد ہونیکے بعد بریرہ کو اختیار دیا کہ چاہے اُسکی نکاح میں رہیں یا نکاح فسخ کرے اسے خیار عتق کہتے ہیں کہ لونڈی کسیکی نکاح میں ہو تو جب آزاد ہو تو اُسی اختیار ہے کہ خاوند کے پاس رہے یا نہ رہے اور اسمیں امام ابوحنیفہ کا قول یہ ہے کہ اُسی اختیار ہے خواہ خاوند اُسکا حُر ہو یا غلام اور تینوں اماموں کے نزدیک اُسکو اختیار جبھی ہے کہ خاوند اُسکا غلام ہو اور اگر دونوں ساتھ آزاد ہوں تو کسیکے نزدیک اختیار نہیں اور اگر خاوند آزاد کیا جاوے تو بیوی کو اختیار نہیں خواہ حُرہ ہو خواہ لونڈی کذا فی شرح مشکوٰۃ مختصراً ۔

باب مَا جَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ باب اس بیان میں کہ اولاد عورت کے مالک شوہر کے ہی **عن** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاہِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکا عورت کے ہمبستر کا ہے یعنی شوہر یا مالک اُسکا اور زانی کو پتھر ہیں **ف** اسباب میں عمر اور عثمان اور عائشہ اور ابی امامہ اور عمرو بن خارجہ اور عبداللہ بن عمر اور براء بن عازب اور زید بن ارقم سے روایت ہے ، حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ زہری نے سعید بن مسیب اور ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور اسی پر عمل ہے عالموں کا ۔

باب مَا جَاءَ فِی الرَّجُلِ یَرَی الْمَرْاَۃَ فَتُعْجِبُہٗ باب اس بیان میں کہ مرد کسی عورت کو دیکھے اور اُسکو خوش آوے **عن** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَاٰی امْرَاَۃً فَدَخَلَ عَلٰی زَیْنَبَ فَقَضٰی حَاجَتَہٗ وَخَرَجَ وَقَالَ اِنَّ الْمَرْاَۃَ اِذَا اَقْبَلَتْ اَقْبَلَتْ فِیْ صُوْرَۃِ شَیْطَانٍ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ امْرَاَۃً فَاَعْجَبَتْہُ فَلْیَاْتِ اَہْلَہٗ فَاِنَّ مَعَہَا مِثْلَ الَّذِیْ مَعَہَا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک عورت کو پھر داخل ہوئے اپنی بی بی زینب کے پاس اور پوری کی حاجت اپنی یعنی صحبت کی اور باہر نکلکر فرمایا عورت جب سامنے آتی ہے تو آتی ہے شیطان کی صورت میں پھر جب دیکھے کوئی تم میں کا کسی عورت کو اور اُسکو اچھی معلوم ہو تو چاہئے صحبت کرے اپنی بی بی سے کہ اسکی بی بی پاس بھی وہی ہے جو اُسکے پاس تھی یعنی فرج **ف** اسباب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے ، حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ہشام بن ابی عبداللہ

دستہ والی کے اور ہو وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو **باب** ماجاء فی حق الزوج علی المرأة یہ باب شوہر کے حق کے بیان میں عورت پر **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لو کنت
آمرا احدا ان یسجد لاحد لامرت المرأة ان تسجد لزوجھا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں حکم کرتا کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا تو حکم کرتا عورت کو
کہ اپنے مرد کو سجدہ کرے **ف** اس باب میں معاذ بن جبل اور سراقہ بن مالک بن جعشم اور عائشہ اور ابن عباس اور عبد اللہ بن ابی اوفی اور طلق بن علی اور ام سلمہ اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت
ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے محمد بن عمرو کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے **عن** طلق بن علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم اذا الرجل دعا زوجتہ لحاجتہ فلتأتہ وان کانت علی التنور **ترجمہ** روایت ہے طلق ابن علی سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت بلاوے
کوئی آدمی اپنی بیوی کو واسطے جماع کے تو فورا حاضر ہو اور اگرچہ تنور پر ہو یعنی روٹی پکاتی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ام سلمة قالت قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم ایما امرأة ماتت وزوجھا عنھا راض دخلت الجنة **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس عورت کا خصم اس کو
راضی ہی اور اسی طرح وہ مر گئی تو داخل ہو گی جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** ماجاء فی حق المرأة علی زوجھا یہ باب عورت کے حق کے بیان میں جو مرد پر ہے
عن ابی ہریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکمل المؤمنین ایمانا احسنھم خلقا وخیارکم خیارکم لنسائھم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سب مومنوں سے کامل تر ایمان میں وہ ہیں جنکی اخلاق اچھی ہوں اور سب میں بہتر وہ ہیں جو اپنی بیبیوں کے حق میں بہتر ہوں **ف** اس
باب میں عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** سلیمان بن عمرو بن الاحوص قال ثنی ابی انہ شھد حجة الوداع مع
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فحمد اللہ واثنی علیہ وذکر ووعظ وذکر فی الحدیث قصة فقال الا واستوصوا بالنساء خیرا فانما ھن عوان
عندکم لیس تملکون منھن شیئا غیر ذلک الا ان یأتین بفاحشة مبینة فان فعلن فاھجروھن فی المضاجع واضربوھن ضربا غیر مبرح فان
اطعنکم فلا تبغوا علیھن سبیلا الا ان لکم علی نسائکم حقا ولنسائکم علیکم حقا فاما حقکم علی نسائکم فلا یوطئن فرشکم من تکرھون ولا
یأذن فی بیوتکم لمن تکرھون الا وحقھن علیکم ان تحسنوا الیھن فی کسوتھن وطعامھن **ترجمہ** روایت ہے سلیمان بن عمرو ابن احوص سے کہا انہوں نے
روایت کی مجھ سے میرے باپ نے کہ وہ حاضر تھے حجة الوداع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پس تعریف کی اللہ کی آپ نے اور ثنا کی اسکی اور نصیحت کی اور سمجھایا لوگوں کو سو ذکر کیا راوی نے اس
حدیث میں ایک قصہ اسمیں یہ بھی ہے کہ فرمایا حضرت نے خبردار ہو اچھی طرح خیر خواہی کرو عورتوں کی اسلیے کہ وہ قید میں تمہارے نزدیک تم انپر کچھ اختیار نہیں رکھتے سوائے اسکے یعنی صحبت وغیرہ
مگر یہ کہ وہ کچھ بے حیائی کریں کھلی ہوئی یعنے شرارت سو اگر ایسا کریں تو دور کر دو انکا بستر اور ایسا مارو انکو کہ ہڈی نہ ٹوٹے یعنے بہت مار نہ مارو سو اگر کہنا مانیں تمہارا تو نہ ڈھونڈو انپر تکلیف
دینے کی راہ آگاہ ہو تمہارا حق ہے تمہاری عورتوں پر اور تمہاری عورتوں کا حق ہے تم پر سو تمہارا حق تمہاری عورتوں پر یہ ہے کہ تمہاری بچھونے پر بات چیت کرنیکو نہ بٹھاویں ایسوں کو کہ تم راضی
نہیں انسے اور گھر میں نہ آنے دیویں انکو جنسے تم راضی نہیں آگاہ ہو اور انکا حق تم پر یہ ہے کہ خوبی سے پہنچاؤ انکو روٹی کپڑا انکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا عوان
عندکم یعنے وہ قید میں تمہارے ہاتھ میں ہیں **باب** ماجاء فی کراھیة اتیان النساء فی ادبارھن یہ باب اس بیان میں کہ عورتوں کے پیچھے سے صحبت کرنا حرام ہے **عن**
علی بن طلق قال اتی اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ الرجل منا یکون فی الفلاة فتکون منہ الرویحة وتکون فی الماء
قلة فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تأتوا النساء فی اعجازھن فان اللہ لا یستحیی من الحق **ترجمہ** روایت ہے علی بن
طلق سے کہ ایک اعرابی آیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بعضا آدمی ہم میں کا جنگل میں ہوتا ہے اور اس سے ایک ہوا سی نکلجاتی ہے اور پانی کی قلت بھی ہوتی ہے سو فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پادے کوئی تم میں کا تو وضو کرے اور عورتوں کے پیچھے یعنی دبر میں صحبت نہ کرو کہ اللہ تعالیٰ سچی بات کہنے سے نہیں شرماتا **ف** اس باب میں عمر اور خزیمہ بن ثابت
اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے + حدیث علی بن طلق کی حسن ہے سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہتے تھے نہیں جانتا میں علی بن طلق کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث سوائے
اسکی اور نہیں جانتا میں کہ یہ حدیث طلق بن علی سحیمی کی ہے مگر گویا انہوں نے تجویز کیا کہ طلق بن علی کوئی اور صحابی ہیں حضرت کے اور انکے سوا اور روایت کی ہے وکیع نے بھی یہ حدیث **عن**
علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا فسا احدکم فلیتوضأ ولا تأتوا النساء فی اعجازھن **ترجمہ** روایت ہے علی بن طلق سے کہا انہوں نے فرمایا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب پادے کوئی تم میں سے تو وضو کرے اور صحبت نہ کرو عورتوں کے پیچھے سے **ف** یہ علی جو اس حدیث کے راوی ہیں طلق ہی کے بیٹے ہیں **عن** ابن عباس

قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَنْظُرُ اللّٰہُ اِلٰی رَجُلٍ اَتٰی رَجُلًا اَوِامْرَأَۃً فِی الدُّبُرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دیکھیگا اللہ تعالیٰ رحمت کی نگاہ سے اُس مرد کو جو جماع کرے کسی عورت سے یا مرد سے پیچھے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ خُرُوْجِ النِّسَآءِ فِی الزِّیْنَۃِ باب اس بیان میں کہ عورتونکو سنگار کرکے نکلنا منع ہے **عَنْ** مَیْمُوْنَۃَ ابْنَۃِ سَعْدٍ وَکَانَتْ خَادِمَۃً لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الرَّافِلَۃِ فِی الزِّیْنَۃِ فِیْ غَیْرِ اَھْلِھَا کَمَثَلِ ظُلْمَۃِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ لَا نُوْرَ لَھَا **ترجمہ** روایت ہے میمونہ سے جو بیٹی ہیں سعد کی اور وہ خدمت کرنیوالی تھین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مثال اترانیوالی کی سنگار کرکے اپنے شوہر کے سوا اور لوگون کے لئے ایسی ہے جیسے اندھیری قیامت کے دن کہ اُسمین روشنی نہیں بالکل **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے اور موسیٰ بن عبیدہ ازروی حافظہ کے ضعیف ہیں اور وہ سچے ہیں اور روایت کی انسے شعبہ اور ثوری نے اور روایت کی یہی حدیث بعضوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے اور مرفوع نکیا اسکو **باب** مَا جَآءَ فِی الْغَیْرَۃِ باب غیرت کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یَغَارُ وَالْمُؤْمِنُ یَغَارُ وَغَیْرَۃُ اللّٰہِ اَنْ یَّاْتِیَ الْمُؤْمِنُ مَا حَرَّمَ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ بہت غیرت کرتا ہے اور مومن بہت غیرت رکھتا ہے اور اللہ کو غیرت آتی ہے کہ مومن وہ کام کرے جو حرام ہے اُسپر **ف** اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمر سے بھی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اور مروی ہے یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ عروہ سے وہ اسماء بنت ابی بکر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور دونون روایتین صحیح ہیں اور حجاج صواف بیٹے ہیں ابی عثمان کے اور ابی عثمان کا نام میسرہ اور حجاج کی کنیت ابوالصلت ہے ثقہ کہا ہے انکو یحییٰ بن سعید قطان نے **روایت** کی ہم سے ابو عیسیٰ نے انہوں نے ابوبکر عطار سے انہوں نے علی بن عبداللہ مدینی سے کہا پوچھا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے حال حجاج صواف کا سو کہا یحییٰ نے وہ بہت دانا اور ہوشیار ہیں **باب** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ اَنْ تُسَافِرَ الْمَرْأَۃُ وَحْدَھَا باب اس بیان میں کہ عورت کو اکیلے سفر کرنا درست نہیں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحِلُّ لِامْرَأَۃٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُسَافِرَ سَفَرًا یَکُوْنُ ثَلٰثَۃَ اَیَّامٍ فَصَاعِدًا اِلَّا وَمَعَھَا اَبُوْھَا اَوْ اَخُوْھَا اَوْ زَوْجُھَا اَوِ ابْنُھَا اَوْ ذُوْ مَحْرَمٍ مِّنْھَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعیدؓ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ کسی ایسے سفر میں جاوے جو تین دن کا ہو یا زیادہ مگر جب حلال ہے کہ اسکے ساتھ اسکا باپ ہو یا بھائی یا شوہر یا بیٹا یا اور کوئی محرم **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے + یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ سفر نکرے کوئی عورت ایک رات اور دن کا مگر اسکے ساتھ کوئی محرم ہو اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ حرام کہتے ہیں عورت کے سفر کرنیکو مگر محرم کے ساتھ اور اختلاف ہے علما کا اُس عورت میں جو طاقت رکھتی ہو حج کی اور اسکا کوئی محرم نہو تو آیا وہ حج کرے یا نہیں تو کہا ہے بعض علما نے اُسپر حج واجب نہیں اسلئے کہ محرم بھی استطاعت کے ضروری چیزون میں داخل ہے اور اللہ عزوجل نے فرمایا ہے کہ حج اُسی پر واجب ہے کہ جسکو راہ کی طاقت ہو مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلًا کا مضمون یہی ہے سو علما کہتے ہیں کہ جب عورت کے ساتھ محرم نہو تو اُسکو راہ کی طاقت نہیں اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور اہل کوفہ کا اور کہا بعض علمانے کہ اگر راہ میں امن ہو تو وہ نکلے حج کے قافلے کے ساتھ اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُسَافِرُ الْمَرْأَۃُ مَسِیْرَۃَ یَوْمٍ وَّلَیْلَۃٍ اِلَّا وَمَعَھَا ذُوْ مَحْرَمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورت سفر نکرے ایک رات اور دن کی راہ کا مگر اسکے ساتھ محرم ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الدُّخُوْلِ عَلَی الْمُغِیْبَاتِ باب اس بیان میں کہ غیر محرم عورت کے ساتھ خلوت منع ہے **عَنْ** عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَآءِ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَفَرَاَیْتَ الْحَمْوَ قَالَ الْحَمْوُ الْمَوْتُ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتون کے پاس جانے سے سو کہا ایک شخص نے انصار سے یا رسول اللہ کیا تجویز کرتے ہیں آپ حمو میں فرمایا آپنے حمو تو موت ہے **مترجم** کہتا ہے حمو شوہر کے عزیزونکو بولتے ہیں اور مراد اس جگہ میں شوہر کے باپ اور بیٹونکے سوا اور عزیز و اقارب اسکے ہیں کہ انسے پردہ ضروری ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا کہ حمو موت ہے یہ تشبیہ ہے یعنے جیسے موت سے پرہیز کرنا چاہیے ویسی ہی عورت کو شوہر کے بھائیون عزیزون سے پردہ اور پرہیز کرنا ضروری ہے **ف** اس باب میں عمر اور جابر اور عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے حدیث عقبہ بن عامر کی حسن ہے صحیح ہے اور یہ جو حضرت نے فرمایا پرہیز کرو تم عورتون کے پاس آنے سے وہ ایسی بات ہے کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا خلوت میں نہیں رہتا ہے کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر تیسرا اُسمین شیطان ہوتا ہے یعنے جب عورت اور مرد تنہا ایک مکان میں ہوتے ہیں تو انکے ساتھ شیطان شہوت انگیزی کرنیکو موجود رہتا ہے اور حمو زوج کے بھائیونکو بولتے ہیں گویا آپنے حرام کیا اسکو کہ شوہر کے بھائی عورت کے ساتھ تنہا ایک مکان میں ہون غرض انسے پردہ ضروری ہے **باب** **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَجْرِي مِنْ أَحَدِكُمْ مَجْرَى الدَّمِ قُلْنَا وَمِنْكَ قَالَ وَمِنِّي وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ داخل ہو اُن عورتوں کے گھر جنکے خاوند گھر میں نہیں ہیں اسلئے کہ شیطان رواں ہوتا ہے تمہارے ایک ایک کے بدن میں جیسا خون رواں ہوتا ہے کہا ہم نے اور آپکے بدن میں بھی فرمایا آپنے ہاں میرے بدن میں بھی ولیکن اللہ نے مدد کی میری اُسپر کہ وہ اسلام لایا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور کلام کیا ہے بعضوں نے مجالد ابن سعید میں انکے ضعف حافظہ کے سبب سے اور سنا میں نے علی ابن خشرم سے کہتے تھے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے یہ جو حضرت نے فرمایا وَلَكِنَّ اللَّهَ أَعَانَنِي عَلَيْهِ فَأَسْلَمُ یعنی اللہ نے میری مدد کی اسپر کہ میں اُسکی شر سے بچا رہتا ہوں کہا سفیان نے اسلئے کہ شیطان اسلام نہیں لاتا ہی یعنے غرض یہ ہے کہ فَأَسْلَمُ جسنے بفتح میم روایت کیا ہے اُسنے تو یہ معنی لئے کہ وہ شیطان اسلام لایا یعنی تابعدار ہو گیا شرع کا اور فرمان بردار ہو گیا سفیان نے فَأَسْلَمُ کا لفظ بضم میم روایت کیا ہے اسکے معنی یہی ہیں کہ میں شیطان کے شر سے بچا رہتا ہوں اور یہ جو حضرت نے فرمایا لَا تَلِجُوا عَلَى الْمُغِيبَاتِ تو مغیبہ اُس عورت کو کہتے ہیں جسکا خاوند غائب ہو یعنی کہیں سفر کو گیا ہو یا گھر میں نہو اور مغیبات اسکی جمع ہی **بَابٌ عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَإِذَا خَرَجَتْ اسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عورت کو پردہ ضرور ہی پھر جب نکلتی ہے تو تاکتا ہی اُسکو شیطان یعنی تو کہ فتنے میں ڈالی اُسکی سبب سے لوگوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **بَابٌ عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُؤْذِي امْرَأَةٌ زَوْجَهَا فِي الدُّنْيَا إِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُورِ الْعِينِ لَا تُؤْذِيهِ قَاتَلَكِ اللَّهُ فَإِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيلٌ يُوشِكُ أَنْ يُفَارِقَكِ إِلَيْنَا **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں تکلیف دیتی ہی کوئی عورت اپنے خاوند کو دنیا میں مگر کہتی ہے بیوی اُسکی حور ڈبڑی آنکھوں والیوں میں سے یعنے جو جنت میں ملنی ہے نہ تکلیف دے تو اُسکو تجھپر اللہ کی مار ہو اسلئے کہ وہ تو تیرے نزدیک غریب مسافر ہے تھوڑے دن میں تجھکو چھوڑ کر ہمارے پاس چلا آویگا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور روایت اسمعیل بن عیاش کی شام کے لوگوں سے اچھی ہے یعنی جو حدیثیں اسمعیل شامیوں سے روایت کرتے ہیں وہ بہتر ہیں اور جو اہل حجاز اور اہل عراق سے روایت کرتے ہیں وہ منکر ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ أَبْوَابُ الطَّلَاقِ وَاللِّعَانِ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں طلاق اور لعان کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي طَلَاقِ السُّنَّةِ باب سنت کی موافق طلاق دینی کے بیان میں **عَنْ** يُونُسَ ابْنِ جُبَيْرٍ قَالَ سَأَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ رَجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَقَالَ هَلْ تَعْرِفُ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ فَإِنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يُرَاجِعَهَا قَالَ قُلْتُ فَيُعْتَدُّ بِتِلْكَ التَّطْلِيقَةِ قَالَ فَمَهْ أَرَأَيْتَ إِنْ عَجَزَ وَاسْتَحْمَقَ **ترجمہ** روایت ہے یونس بن جبیر سے کہا پوچھا میں نے ابن عمر سے مسئلہ اُس شخص کا کہ طلاق دیا اُسنے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو کہا عبد اللہ نے تو نہیں جانتا عبد اللہ بن عمر کو کہ اُسنے طلاق دیا تھا اپنی بیوی کو جب وہ حیض میں تھی سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سو حکم دیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ رجعت کرے اُس سے کہا حضرت عمر نے پوچھا میں نے حضرت سے کہ گنی اس طلاق کو بھی ایک طلاق فرمایا حضرت نے چپ رہو بھلا دیکھو تو اگر وہ عاجز ہو یا دیوانہ ہو جاوے وہ طلاق کیوں نہ گنا جاویگا اگر یہ دیوانہ ہو جاوے تو اُس طلاق سے بھی جدائی ہو جاویگی **مترجم** کہتا ہے طلاق تین قسم ہے احسن اور حسن کہ جسکو سنی بھی کہتے ہیں اور بدعی احسن تو یہ ہے کہ ایک طلاق دیوے اُس طہر میں کہ جسمیں جماع نکیا ہو اور چھوڑ دے اُسکو کہ عدت گذر جاوے اور حسن یہ ہے کہ تین طلاقیں دے تین طہروں میں کہ جماع نکیا ہو اُسمیں اگر وہ عورت مدخول بہا یعنے اُس سے صحبت اُسکی ہو اور غیر مدخول بہا میں ایک طلاق حسن ہے اگرچہ حیض میں ہو اور صغیرہ یعنی نابالغ لڑکی اور حاملہ اور جسکو حیض نہ آتا ہو اُسکی طلاق سنی یہ ہے کہ ہر مہینے میں ایک طلاق دیجاوے اور جائز ہے انکو طلاق دینی بعد جماع کے بھی بدعی یہ ہے کہ تین طلاقیں یا دو طلاق ایک دفعہ یا ایک طہر میں دیوے کہ رجعت نہو اُسکے بیچ میں اگر مدخول بہا یا طلاق دی اُس طہر میں کہ جماع کیا ہو اُسمیں اور اُسی طرح طلاق دینی اُسکو حیض میں یہ بھی بدعی ہے اور واجب ہے اُس سے رجعت کرنا جیسا اس حدیث ابن عمر میں مذکور ہوا کذا فی شرح مشکوٰۃ اور یہ جو حضرت نے عمر سے فرمایا کہ چپ رہو یعنے اس بات کے پوچھنے کی کیا حاجت ہی وہ طلاق بہی خواہی نخواہی گنا جاویگا **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ فِي الْحَيْضِ فَسَأَلَ عُمَرُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا أَوْ حَامِلًا **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عبد اللہ بن عمر سے کہ طلاق دیا انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں سو پوچھا حضرت عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے حکم کر اُسکو کہ رجعت کرے اُس سے پھر طلاق دیوے اُسکو جب وہ پاک ہو حیض سے یا حاملہ ہو **ف** حدیث یونس بن جبیر کی یعنے جو اوپر مذکور ہوئی جو مروی ہے ابن عمر سے حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہے حدیث سالم کی ابن عمر سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے علمای صحابہ وغیرہم کا کہ طلاق سنت یہی ہے کہ طلاق دیوے آدمی طہر میں کہ جسمیں جماع نکیا اور بعضوں نے کہا ہی کہ اگر

طلاق دیوے کہ ایک کیا ہو اور تین تو وہی سنت ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور بعضوں نے کہا سنت جبھی ہوگا کہ جب ایک طلاق دیوی اور یہی قول ہے ثوری اور اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ حاملہ کو جب چاہے طلاق دے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا حاملہ کو ہر مہینے میں ایک طلاق دیوی **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ الْبَتَّةَ باب طلاق میں لفظ البتہ کہنے کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ بْنِ رُكَانَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي طَلَّقْتُ امْرَأَتِي الْبَتَّةَ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ بِهَا قُلْتُ وَاحِدَةً قَالَ وَاللهِ قُلْتُ وَاللهِ قَالَ فَهُوَ مَا أَرَدْتَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن یزید رکانہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ میں نے طلاق دیا اپنی بیوی کو البتہ کہکر یعنے یوں کہا اَنْتِ طَالِقٌ الْبَتَّةَ یعنے تجھ پر طلاق ہے بالکل تو مطلقہ ہی البتہ سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ارادہ کیا تو نے اس قول سے میں نے کہا ارادہ کیا میں نے ایک طلاق کا فرمایا قسم ہے اللہ کی کہا میں نے قسم ہے اللہ کی فرمایا آپ نے تو وہی ہے جتنا تو نے ارادہ کیا یعنی ایک ہی پڑا **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور اختلاف ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا اس طلاق میں کہ جسمیں لفظ البتہ کہا ہو اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے بھی طلاق البتہ کو ایک ہی قرار دیا اور مروی ہے حضرت علی سے کہ انہوں نے اسکو تین طلاق قرار دیا اور بعض علمائے کہا یہ نیت پر مرد کے موقوف ہے اگر ایک طلاق کی نیت کی تو ایک ہے اور تین کی نیت کی تو تین ہیں اور اگر نیت کی دو طلاق کی تو بھی ایک ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور مالک بن انس نے کہا کہ طلاق البتہ میں اگر وہ عورت ایسی ہے کہ اس سے صحبت ہو چکی ہے تو تین ہیں اور شافعی نے کہا اگر ایک کی نیت کی تو طلاق ایک ہی ہے اور اسکو اختیار ہے رجعت کا اور اگر نیت کی دو کی تو دو ہیں اور اگر نیت کی تین کی تو تین ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ باب اپنی عورت سے امرک بیدک کہنے کی بیان میں **مترجم** امرک بیدک کے معنے یہ ہیں کہ تیرے کام کا تجھے اختیار ہے **حدثنا** عَلِيُّ بْنُ نَصْرِ بْنِ عَلِيٍّ نَا سُلَيْمَانُ بْنُ حَرْبٍ نَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِأَيُّوبَ هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا قَالَ فِي أَمْرُكِ بِيَدِكِ إِنَّهَا ثَلَاثٌ إِلَّا الْحَسَنَ قَالَ لَا إِلَّا الْحَسَنَ ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ غَفْرًا إِلَّا مَا حَدَّثَنِي قَتَادَةُ عَنْ كَثِيرٍ مَوْلَى بَنِي سَمُرَةَ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ قَالَ أَيُّوبُ فَلَقِيتُ كَثِيرًا مَوْلَى ابْنِ سَمُرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَلَمْ يَعْرِفْهُ فَرَجَعْتُ إِلَى قَتَادَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ نَسِيَ **ترجمہ روایت** کی ہمسے علی بن نصر بن علی نے انہوں نے سلیمان ابن حرب سے انہوں نے حماد ابن زید سے کہا حماد نے پوچھا میں نے ایوب سے تم کسکو جانتے ہو کہ اسنے کچھ کہا ہو اَمْرُكِ بِيَدِكِ کے باب میں کہ اس سے تین طلاقیں پڑتی ہیں سوائے حسن کے ایوب نے کہا میں کسیکو نہیں جانتا سوائے حسن کے پھر کہا اللہ بخشے مگر ایک روایت پہنچی ہے مجھکو قتادہ کی وہ روایت کرتے ہیں کثیر سے جو مولا ہیں بنی سمرہ کی وہ روایت کرتے ہیں ابی سلمہ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے اسمیں تین طلاقیں ہیں کہا ایوب نے پھر ملا میں کثیر سے جو مولے ہیں ابن سمرہ کی سو پوچھی میں نے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں نے پھر گیا میں قتادہ کے پاس سو خبر دی انکو تو کہا قتادہ نے کثیر بھول گئے یعنے پہلے انہوں نے یہ روایت مجھسے بیان کی تھی اب انکو یاد نہیں **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر سلیمان ابن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں حماد ابن زید سے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو کہا انہوں نے روایت کی ہے سلیمان ابن حرب نے انہوں نے حماد ابن زید سے یہی حدیث اور یہ موقوف ہے ابی ہریرہ پر اور ابو ہریرہ کی حدیث کو مرفوع نجانا انہوں نے یعنے یہ حضرت کا قول نہیں ابو ہریرہ کا قول ہے اور علی بن نصر حافظ ہیں صاحب حدیث ہیں اور اختلاف کیا ہے علما نے اَمْرُكِ بِيَدِكِ میں سو کہا ہے بعض علمائے صحابہ نے کہ انہیں میں عمر بن خطاب اور عبداللہ بن مسعود ہیں کہ اسمیں ایک طلاق ہے اور یہی قول ہے کتنے لوگوں کا علمائے تابعین سے اور جو بعد انکے تھے اور کہا عثمان بن عفان اور زید ابن ثابت نے کہ اسمیں اختیار عورت کا ہے جو چاہے عورت حکم کرے یعنے جب شوہر نے اس سے کہا کہ تجھے اپنے کام کا اختیار ہے تو عورت اگر اسکی جواب میں کہے کہ میں نے ایک طلاق اپنے لئے پسند کیا تو ایک ہی پڑیگا اور اگر دو کہے تو دو اور تین کہے تو تین اور کہا ابن عمر نے کہ جب خاوند نے کہا اپنی بیوی سے کہ تجھے اختیار ہے اپنے کام کا اور اسنے تین طلاق دی لئے اپنے تئیں اور انکار کیا زوج نے اور کہا کہ میں نے تجھے ایک طلاق کا اختیار دیا تھا تو قسم لیجاویگی زوج سے اور اسیکا قول معتبر ہوگا قسم کے ساتھ اور سفیان اور اہل کوفہ کا مذہب حضرت عمر اور عبداللہ کے قول کے موافق ہے یعنی اسمیں ایک طلاق کا عورت کو اختیار ہے اور مالک بن انس نے کہا کہ عورت جو پسند کرے وہی معتبر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا مگر اسحق ابن عمر کے قول کیطرف گئے ہیں یعنی جو اوپر مذکور ہوا **باب** مَا جَاءَ فِي الْخِيَارِ باب بیوی کو طلاق کا اختیار دینے کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ خَيَّرَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاخْتَرْنَاهُ أَفَكَانَ طَلَاقًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے اختیار دیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے طلاق کا اور حضرت کے پاس رہنے کا تو اختیار کیا ہمنے حضرت کے پاس رہنے کو تو کیا یہ طلاق ہوا ہے یعنے حضرت نے جو اختیار دیا اور ہم نے حضرت کو پسند کیا اس سے طلاق نہیں پڑا **روایت** کی ہمسے بندار نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابی الضحی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے اسی کے مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف ہے علما کا خیار میں سو روایت ہے کہ عمر اور عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں کہ اگر کسی نے

اپنی بیوی سے کہا کہ تجھی اختیار ہی اپنی نفس کا تو وہ ایک طلاق بائن اپنی تئیں دے سکتی ہے اور مروی ہے یہ بہی اُنسی کہ وہ ایک طلاق رجعی دے سکتی ہے اور زید بن ثابت نے کہا کہ جب کسی نے اپنی بیوی سے کہا کہ تو مجھے پسند کرتی ہے یا اپنی نفس کو اور اختیار دیا اُسکو دونوں باتونکا اور اُسنی اختیار کیا اپنی زوج کو تو بہی بایک طلاق پڑا اور اگر اُسنی اختیار کیا اپنی نفس کو تو تین طلاق پڑے اور اکثر علما اور فقہائے صحابہ اور جو اُنکے بعد تھے عمر اور عبد اللہ کے قول کیطرف گئے ہیں جو ابہی عنقریب مروی ہوا اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفی کا مگر احمد بن حنبل حضرت علی کے قول کیطرف گئے ہیں

باب مَا جَآءَ فِي الْمُطَلَّقَةِ ثَلَاثًا لَا سُكْنٰى لَهَا وَلَا نَفَقَةَ باب اس بیان میں کہ جسکو تین طلاق دیے ہوں اُسکا روٹی کپڑا اور مکان شوہر پر واجب نہیں **عن** الشَّعْبِيِّ قَالَ قَالَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ قَيْسٍ طَلَّقَنِيْ زَوْجِيْ ثَلَاثًا عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا سُكْنٰى لَكِ وَلَا نَفَقَةَ قَالَ مُغِيْرَةُ فَذَكَرْتُهُ لِإِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ قَالَ عُمَرُ لَا نَدَعُ كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّةَ نَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِقَوْلِ امْرَأَةٍ لَا نَدْرِيْ أَحَفِظَتْ أَمْ نَسِيَتْ فَكَانَ عُمَرُ يَجْعَلُ لَهَا السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةَ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا اُنہوں نے کہا فاطمہ بنت قیس نے طلاق دیا مجھکو میرے شوہر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیرے لئے گھر واجب ہے نہ روٹی کپڑا یعنی تیرے شوہر پر کہا مغیرہ نے پہر ذکر کیا میں نے اسکا ابراہیم سے تو کہا اُنہوں نے کہ فرمایا حضرت عمر نے نہیں چھوڑتے ہم اللہ کی کتاب اور اپنے نبی کی سنت ایک عورت کے قول سے کہ ہمکو معلوم نہیں کہ اُسنے یاد رکہا حضرت کے فرمودے کو یا بہول گئی سو عمر رضی اللہ عنہ تو دلواتے تہے تین طلاق والی کو روٹی کپڑا اور مکان رہنے کو یعنے عدت تک **مترجم** کہتا ہے کتاب اللہ سے حضرت عمر کے قول میں یہ آیت مراد ہے أَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ یعنے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مکان دو انکو جہاں سے تم رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق **عن** الشَّعْبِيِّ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى فَاطِمَةَ ابْنَةِ قَيْسٍ فَسَأَلْتُهَا عَنْ قَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهَا فَقَالَتْ طَلَّقَهَا زَوْجُهَا الْبَتَّةَ فَخَاصَمَتْهُ فِي السُّكْنٰى وَالنَّفَقَةِ فَلَمْ يَجْعَلْ لَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُكْنٰى وَلَا نَفَقَةَ وَفِيْ حَدِيْثِ دَاوُدَ قَالَتْ وَأَمَرَنِيْ أَنْ أَعْتَدَّ فِيْ بَيْتِ ابْنِ أُمِّ مَكْتُوْمٍ **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا داخل ہوا میں فاطمہ بنت قیس کے پاس اور پوچھا کیا حکم کیا تمہارے مقدمہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی سو کہا اُنہوں نے طلاق دیا مجھکو میرے زوج نی طلاق بات یعنی تین طلاق سو وہ جھگڑی مکان اور روٹی کپڑے کی لئے سو نہ دلوایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنکو مکان اور نہ نفقہ اور داود کی روایت میں یہ بہی ہے کہ فاطمہ نے کہا حکم کیا مجھکو آنحضرت نے کہ عدت بیٹھوں میں ابن اُم مکتوم کی گھر میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہی قول ہے بعض علما کا انہیں میں ہیں حسن بصری اور عطا ابن ابی رباح اور شعبی اور یہی کہتی ہیں احمد اور اسحاق کہ جب خاوند اُسکا اختیار رجعت کا نرکہتا ہو تو نفقہ اور سکنی بہی اُسپر واجب نہیں اور بعض علما صحابہ نے کہا کہ مطلقہ ثلث کو سکنی بہی دیا جاوے اور نفقہ بہی اُنہیں میں ہیں عمر بن خطاب اور عبد اللہ اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور بعض علما نی کہا اُسکو سکنی چاہیے مگر نفقہ نہیں اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور لیث بن سعد اور شافعی کا اور شافعی نے کہا ہم اُسکو سکنی یعنے مکان دلواتے ہیں قرآن کی دلیل سے کہ فرماتا ہے اللہ عز وجل لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَّأْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ یعنے نہ نکالو اپنے گھروں سے یعنے عورتونکو اور وہ آپ بہی نہ نکلیں مگر جب کریں کوئی کہلی بیحیائی یعنی سخت کلامی اور بدگوئی کہ سختی کرے اپنی گھر والوں سے اور شافعی نے بیان کیا کہ فاطمہ بنت قیس کو گھر نہ دلوایا اسلئے کہ وہ سخت کلامی کرتی تہیں اپنے گھر والوں سے اور امام شافعی نے کہا مطلقہ ثلاث کو نفقہ بہی نہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کی دلیل سے جسمیں قصہ فاطمہ بنت قیس کا مذکور ہے

باب مَا جَآءَ لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ باب اس بیان میں کہ طلاق قبل نکاح کی واقع نہیں ہوتی یعنے عورت اجنبیہ پر **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ لِابْنِ اٰدَمَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا عِتْقَ لَهٗ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ وَلَا طَلَاقَ لَهٗ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نذر نہیں ابن آدم کی اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں اور عتق نہیں اسمیں کہ جسکا وہ مالک نہیں اور طلاق نہیں اُسمیں جسکا وہ مالک نہیں **ف** اس باب میں علی اور معاذ اور جابر اور ابن عباس اور عائشہ سے روایت ہے ۔ حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے صحیح ہی اور وہ سب سے اچھی ہے اس باب میں اور یہی قول ہے اکثر علما کا صحابہ وغیرہم اور مروی ہے ایسا ہی علی بن ابی طالب اور ابن عباس اور جابر بن عبد اللہ اور سعید بن مسیب اور حسن اور سعید بن جبیر اور علی بن حسین اور شریح اور جابر بن زید سے اور کتنی فقہائی تابعین سے اور یہی کہتی ہیں شافعی اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ اُنہوں نی کہا اگر کسی قبیلہ یا شہر کیطرف نسبت کرکے کہی تو طلاق واقع ہو جاتا ہے مثلاً اگر کہے کہ فلانے قبیلہ یا فلانے شہر کی فلانی عورت سے اگر نکاح کروں تو اُسپر طلاق ہے تو اُسپر طلاق واقع ہوتا ہے یعنے بعد نکاح کے اور مروی ہے ابراہیم نخعی اور شعبی وغیرہما سے کہ اُنہوں نے کہا جب طلاق کو موقت کرے تو واقع ہوتا ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس کا کہ اُنہوں نے کہا اگر نام لیوے کسی عورت کا مقرر کرکے مثلاً کہے ہندہ سے اگر نکاح کروں تو اُسپر طلاق ہے یا وقت مقرر کرے یعنی یوں کہی کہ اگر میں نکاح کروں کل یا پرسوں کسی سے تو اُسپر طلاق ہے یا یوں کہے کہ اگر نکاح کروں میں فلانے قبیلہ کی عورت سے یا فلانی شہر کی عورت سے

عنہا زوجہا تضع باب اُس حاملہ کے بیان میں جسکا خاوند مر گیا ہو اور وہ جنی **عن** ابی السنابل بن بعکک قال وضعت سبیعۃ بعد وفاۃ زوجہا بثلاثۃ وعشرین یوما
او خمسۃ وعشرین یوما فلما تعلت تشوفت للنکاح فانکر علیہا ذلک فذکر ذلک للنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان تفعل فقد حل اجلہا **ترجمہ** روایت ہے
ابی السنابل بن بعکک سے کہا وضع حمل کیا سبیعہ نے اپنے خاوند کے مرنے کے تیئیس دن یا پچیس دن کے بعد پھر جب نفاس سے پاک ہو چکیں تو زینت کی نکاح کی لیے سو اعتراض کیا اُن پر لوگوں نے
سو ذکر کیا گیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے اگر نکاح کرے وہ تو کیا ہوا اسکی عدت تو پوری ہو چکی **روایت** کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے حسن بن موسی سے انہوں نے شیبان
سے انہوں نے منصور سے اسکی مانند ۔ اور اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی السنابل کی مشہور ہے غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسود کی کوئی روایت ابی السنابل سے اور سنا
میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں جانتے ہم کہ ابو السنابل زندہ رہے ہوں بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جس حاملہ کا خاوند مر گیا ہو تو
وہ جب وضع حمل کر چکی تبھی اُسکو نکاح کرنا جائز ہے اور اگرچہ عدت اُسکی یعنی عدت کے دن پورے نہ ہوئے ہوں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علمائی صحابہ
وغیرہم سے کہ پوری کرے دونوں مدتوں کے اخیر کی مدت یعنی اگر چار مہینے دس دن گذر جاویں اور وضع حمل نہ ہو تو وضع حمل تک نکاح نکرے اور عدت ہی سمجھی اور اگر چار مہینے دس دن
کے قبل وضع حمل ہو جاوے تو چار مہینے دس دن پورے کر لے مگر پہلا قول صحیح ہے یعنی زن حاملہ کی عدت وضع حمل سے پوری ہو جاتی ہے **عن** سلیمان بن یسار ان ابا ہریرۃ
وابن عباس وابا سلمۃ بن عبد الرحمن تذاکروا المتوفی عنہا زوجہا الحامل تضع عند وفاۃ زوجہا فقال ابن عباس تعتد آخر الاجلین وقال ابو سلمۃ بل تحل حین تضع
وقال ابو ہریرۃ انا مع ابن اخی یعنی ابا سلمۃ فارسلوا الی ام سلمۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت قد وضعت سبیعۃ الاسلمیۃ بعد وفاۃ
زوجہا بیسیر فاستفتت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فامرہا ان تتزوج **ترجمہ** روایت ہے سلمان بن یسار سے کہ ابو ہریرہ اور ابن عباس اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن
ان سب نے ذکر کیا اُس عورت کا جو حاملہ ہو اور اسکا خاوند مر گیا ہو اور وضع حمل کری سو فرمایا ابن عباس نے کہ وہ پوری کری دونوں مدتوں سے اخیر کی مدت کو اور اسکی تفصیل ابھی گذری
اور کہا ابو سلمہ نے بلکہ حلال ہو جاتا ہے اسکو نکاح کرنا اُسی وقت جبکہ وضع حمل کری اور کہا ابو ہریرہ نے میں اپنے بھتیجے یعنی ابو سلمہ کے ساتھ ہوں پس بھیجا ام سلمہ کے پاس جو بی بی ہیں
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا انہوں نے وضع حمل کیا سبیعہ اسلمیہ نے اپنے شوہر کے مرنے کی تھوڑے دنوں کے بعد سو مسئلہ پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو حکم دیا آپنے انہیں نکاح کرنیکا
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی عدۃ المتوفی عنہا زوجہا باب جس عورت کا خاوند مر گیا ہو اُسکی عدت کے بیان میں **عن** حمید بن نافع عن زینب بنت
ابی سلمۃ انہا اخبرتہ بہذہ الاحادیث الثلاثۃ قال قالت زینب دخلت علی ام حبیبۃ زوج النبی صلی اللہ علیہ وسلم حین توفی ابوہا ابو سفیان
بن حرب فدعت بطیب فیہ صفرۃ خلوق او غیرہ فدہنت بہ جاریۃ ثم مست بعارضیہا ثم قالت واللہ ما لی بالطیب من حاجۃ غیر انی سمعت
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلاثۃ ایام الا علی زوج اربعۃ اشہر
وعشرا قالت زینب فدخلت علی زینب بنت جحش حین توفی اخوہا فدعت بطیب فمست منہ ثم قالت واللہ ما لی فی الطیب من حاجۃ
غیر انی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یحل لامرأۃ تؤمن باللہ والیوم الآخر ان تحد علی میت فوق ثلاث لیال الا علی
زوج اربعۃ اشہر وعشرا قالت زینب وسمعت امی ام سلمۃ تقول جاءت امرأۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ
ان ابنتی توفی عنہا زوجہا وقد اشتکت عینیہا افنکحلہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا مرتین او ثلاث مرات کل ذلک یقول
لا ثم قال انما ہی اربعۃ اشہر وعشرا وقد کانت احداکن فی الجاہلیۃ ترمی بالبعرۃ علی رأس الحول **ترجمہ** روایت ہے حمید بن نافع سے وہ روایت کرتے ہیں
زینب بنت ابی سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی انکو ان تینوں حدیثوں کی کہا حمید نے کہا زینب نے داخل ہوئی میں ام حبیبہ کے پاس جو بی بی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات پائی انکے
باپ ابو سفیان بن حرب نے سو منگائی ام حبیبہ نے خوشبو کہ اسمیں زردی تھی خلوق کی اور خلوق ایک خوشبو ہے عرب کی کہ مرکب ہوتی ہے زعفران وغیرہ سے یا زردی تھی کسی اور
چیز کی سو لگائی ایک لڑکی کے پھر لگائی اپنے گالوں پر پھر فرمایا ام حبیبہ نے قسم ہے اللہ کی مجھے کچھ خوشبو کی حاجت نہیں مگر اتنا ہے کہ میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرماتے تھے حلال نہیں اُس عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی میت پر تین دن سے زیادہ مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کری کہا زینب نے
پھر داخل ہوئی میں زینب بنت جحش کے پاس جبکہ وفات پائی انکے بھائی نے سو منگائی انہوں نے بھی خوشبو اور لگائی پھر فرمایا قسم ہے اللہ کی مجھے حاجت نہیں خوشبو کی مگر میں نے

سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے حلال نہیں کسی عورت کو جو ایمان رکھتی ہو اللہ اور پچھلے دن پر یہ کہ سوگ کرے کسی مردے پر تین راتوں سے زیادہ مگر خاوند پر کہ چار مہینے دس دن تک سوگ کرے کہا زینب نے اور سنا میں نے اپنی ماں ام سلمہ سے کہتی تھیں آئی ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے یا رسول اللہ میری بیٹی کا خاوند مر گیا ہی اور اُسکی آنکھیں دُکھتی ہیں سو کیا سرمہ لگاؤں میں اُنکی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں دو مرتبہ یا تین مرتبہ وہ حضرت سے پوچھتی تھی اور حضرت منع کرتے تھے پھر فرمایا اب تو عدت چار مہینے دس ہی دن ہیں اور اس سے پہلے تو ایک ایک عورت تم میں تھی جاہلیت میں کہ پھینکتی تھی اونٹ کی مینگنی سال بھر کے بعد **ف** اس باب میں فُریعہ بنت مالک بن سنان سے بھی روایت ہے جو بہن ہے ابی سعید خدری کی اور حفصہ بنت عمر سے بھی روایت ہے حدیث زینب کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے صحابہ وغیرہم کا کہ جسکا شوہر مر جاوے وہ خوشبو اور زینت سے پرہیز کرے اور یہی قول ہے ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **مترجم** کہتا ہی عدت وفات شوہر کی ایام جاہلیت میں اسطرح مروج تھی کہ جب کسی عورت کا خاوند مر جاتا تہا وہ ایک مکان تنگ و تاریک میں اکیلی رہتی تھی اور خوشبو اور زینت سے پرہیز کرتی تھی جب ایک سال اسی حال سے گذر جاتا تہا وہ اُس گھر سے نکلتی تھی اور ایک گدہا یا بکری یا کوئی طایر اُسکے پاس لاتی تھی اور وہ اُس سے اپنی فرج رگڑتی تھی اور عدت اپنی تمام کرتی تھی پھر اونٹ کی مینگنی اُسکو دیتے تھے کہ وہ اسے پھینکتی تھی انتہے

باب مَا جَاءَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ باب اُس مظاہر کے بیان میں جو قبل ادائی کفارے کے اپنی عورت سے صحبت کر بیٹھے

عن سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْبَيَاضِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمُظَاهِرِ يُوَاقِعُ قَبْلَ أَنْ يُكَفِّرَ قَالَ كَفَّارَةٌ وَاحِدَةٌ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن صخر بیاضی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا جو ظہار کرنیوالا کہ صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ دینے کے تو فرمایا آپنے اُسپر ایک ہی کفارہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا جو صحبت کر بیٹھے قبل کفارہ کے تو اُسپر دو کفارے ہیں اور یہ قول ہے عبدالرحمن بن مہدی کا

عن ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ ظَاهَرَ مِنِ امْرَأَتِهِ فَوَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي ظَاهَرْتُ مِنِ امْرَأَتِي فَوَقَعْتُ عَلَيْهَا قَبْلَ أَنْ أُكَفِّرَ فَقَالَ وَمَا حَمَلَكَ عَلَى ذَلِكَ يَرْحَمُكَ اللهُ قَالَ رَأَيْتُ خَلْخَالَهَا فِي ضَوْءِ الْقَمَرِ قَالَ فَلَا تَقْرَبْهَا حَتَّى تَفْعَلَ مَا أَمَرَكَ اللهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ اُسنے ظہار کیا تہا اپنی عورت سے اور پھر صحبت کر بیٹھا اُس سے سو کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں نے ظہار کیا اپنی عورت سے پھر صحبت کر بیٹھا میں اُس سے قبل کفارہ دینے کے سو فرمایا آپنے کس نے مستعد کیا تجھکو پھر رحمت کرے اللہ تجھپر عرض کیا اُسنے دیکھے میں نے پازیب اُسکی چاند کی روشنی میں فرمایا اب اُسکے نزدیک نجا جب تک تو نہ کرلے جو حکم دیا تجھکو اللہ نے یعنے جبتک کفارہ نہ دیلے **ف** حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

باب مَا جَاءَ فِي كَفَّارَةِ الظِّهَارِ باب کفارہ ظہار کے بیان میں

عن أَبِي سَلَمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ أَنَّ سَلْمَانَ بْنَ صَخْرٍ الْأَنْصَارِيَّ أَحَدَ بَنِي بَيَاضَةَ جَعَلَ امْرَأَتَهُ عَلَيْهِ كَظَهْرِ أُمِّهِ حَتَّى يَمْضِيَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضَى نِصْفٌ مِنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَيْهَا لَيْلًا فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ لَا أَجِدُهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا أَسْتَطِيعُ قَالَ أَطْعِمْ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا أَجِدُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو أَعْطِهِ ذَلِكَ الْعَرَقَ وَهُوَ مِكْتَلٌ يَأْخُذُ خَمْسَةَ عَشَرَ صَاعًا أَوْ سِتَّةَ عَشَرَ صَاعًا إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ اور محمد بن عبدالرحمن سے کہ کہا سلمان ابن صخر انصاری نے جو اولاد میں ہیں بیاضہ کے اُنہوں نے اپنی عورت سے کہا کہ تو مجھپر ایسی حرام ہے جیسے ماں کی پیٹھ رمضان گذرنے تک پھر جب گذر گیا آدہا رمضان صحبت کر بیٹھے اُس سے ایک رات سو آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اسکا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آزاد کر تو ایک غلام کہا مجھے نہیں ملتا فرمایا آپنے روزے رکھ دو مہینے تک پے در پے کہا مجھ سے نہیں ہوسکتی فرمایا کہلا ساٹھ مسکینوں کو کہا اُسنے میں نہیں پاتا کہ کہلاؤں اُنکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فروہ بن عمرو سے کہ دو اُنکو یہ ٹوکرا جسے عرب میں عرق کہتے ہیں اور اسمیں پندرہ صاع یا سولہ صاع آتے ہیں کہ ساٹھ آدمیوں کا کہانا ہوتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سلیمان بن صخر کو سلمہ بن صخر بیاضی بھی کہتے ہیں اور اسی حدیث پر عمل ہے علما کا کفارہ ظہار کے باب میں اور اس باب میں خولہ بنت ثعلبہ سے روایت ہے اور وہ بی بی ہیں اوس بن صامت کے

باب مَا جَاءَ فِي الْإِيلَاءِ باب ایلا کے بیان میں

عن عَائِشَةَ قَالَتْ آلَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نِسَائِهِ وَحَرَّمَ فَجَعَلَ الْحَرَامَ حَلَالًا وَجَعَلَ فِي الْيَمِينِ كَفَّارَةً **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا اُنہوں نے ایلا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیبیوں سے اور حرام کرلی اپنے اوپر صحبت وغیرہ اُنکی پھر حلال کیا آپنے جسکو حرام کر لیا تہا اپنے نفس پر اور قسم کا کفارہ دیا **ف** اس باب میں ابی موسیٰ اور انس سے بھی روایت ہے حدیث مسلمہ بن علقمہ کی جو مروی ہے داؤد سے روایت کیا ہی اُسکو علی بن مسہر وغیرہ نے داؤد سے اُنہوں نے شعبی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایلا کیا آخر حدیث تک مرسلاً اور اُسمیں یہ نہیں ہے کہ مسروق عائشہ سے روایت کرتے ہیں اور یہ زیادہ صحیح ہے حدیث سے مسلمہ کے اور **ایلا** اسے کہتے ہیں کہ آدمی قسم کہاوے کہ صحبت کریگا

اور یہ تہ نہ لگاوے گا اپنی بیوی سے چار مہینے تک یا زیادہ اور اختلاف ہے اہل علم کا جب گذر جاویں چار مہینے سو بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کہا ہے جب گذر جاویں چار مہینے تو وہ قاضی کے پاس کھڑا کیا جاوے اور جبر کیا جاوے کہ رجوع کرے اپنی بیوی سے اور یا طلاق دیوے یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء صحابہ وغیرہم نے کہا جب چار مہینے گذر جاویں تو ایک طلاق بائن خود بخود پڑ جاتی ہے اور یہی قول ہے ثوری کا اور اہل کوفہ کا **مترجم** کہتا ہے کہ ایلا لغت میں مطلق قسم ہے اور معنی شرعی اوپر گذرے اور ایلا کرنیوالے کو مولی کہتے ہیں اور مدت ایلا حرہ کے لئے چار مہینے اور لونڈی کے واسطے دو مہینے ہیں پہر اگر اسکے بیچ میں صحبت کی تو کفارہ قسم کا ادا کرے اور نہیں تو بعد چار مہینے کے حنفیہ کے نزدیک اس عورت پر ایک طلاق بائن پڑ جاتی ہے اور لفظ ایلا کے یہ ہیں قسم ہے اللہ کی میں تجھ سے صحبت نہ کرونگا یا جماع نکرونگا تجھ سے یا غسل جنابت نکرونگا سو ان سب کے بعد صحبت کے کفارہ ہے قسم کا اور اگر یوں کہا کہ میں اگر تجھ سے صحبت کروں تو مجھ پر ایک حج ہے یا میرا غلام آزاد ہے یا میری لونڈی حرہ ہے اور پہر صحبت کی تو وہ ہی قسم اسپر لازم ہے یعنی حج کرے اور لونڈی غلام آزاد ہو گیا کذا فی الدر المختار

باب ما جاء في اللعان

باب لعان کے بیان میں

عن سعيد بن جبير قال سئلت عن المتلاعنين في إمارة مصعب بن الزبير أيفرق بينهما فما دريت ما أقول فقمت مكاني إلى منزل عبد الله بن عمر فاستأذنت عليه فقيل لي إنه قائل فسمع كلامي فقال ابن جبير ادخل ما جاء بك إلا حاجة قال فدخلت فإذا هو مفترش بردعة رحل له فقلت يا أبا عبد الرحمن المتلاعنان أيفرق بينهما فقال سبحان الله نعم إن أول من سأل عن ذلك فلان بن فلان قال يا رسول الله أرأيت لو أن أحدنا رأى امرأته على فاحشة كيف يصنع إن تكلم تكلم بأمر عظيم وإن سكت سكت على أمر عظيم قال فسكت النبي صلى الله عليه وسلم فلم يجبه فلما كان بعد ذلك أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن الذي سألتك عنه قد ابتليت به فأنزل الله الآيات التي في سورة النور والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم شهداء إلا أنفسهم حتى ختم الآيات فدعا الرجل فتلاهن عليه ووعظه وذكره وأخبره أن عذاب الدنيا أهون من عذاب الآخرة فقال لا والذي بعثك بالحق ما كذبت عليها ثم ثنى بالمرأة فوعظها وذكرها وأخبرها أن عذاب الدنيا أهون من عذاب الآخرة فقالت لا والذي بعثك بالحق ما صدق قال فبدأ بالرجل فشهد أربع شهادات بالله إنه لمن الصادقين والخامسة أن لعنة الله عليه إن كان من الكاذبين ثم ثنى بالمرأة فشهدت أربع شهادات بالله إنه لمن الكاذبين والخامسة أن غضب الله عليها إن كان من الصادقين ثم فرق بينهما **ترجمہ** روایت ہے سعید بن جبیر سے کہا انہوں نے پوچھا مجھ سے کسی نے مسئلہ لعان کرنیوالی عورت اور مرد کا جب مصعب بن زبیر کی سلطنت تھی اور پوچھا کیا جدائی کردی جاوے لعان کرنیوالی جورو خصم میں سو مجھے معلوم نہوا کہ کیا کہوں میں سو میں اپنی جگہ سے اٹھکر آیا عبد اللہ بن عمر کے گھر تک اور اجازت چاہی میں نے اندر آنیکی سو لوگوں نے کہا وہ تو قیلولہ کرتے ہیں سو سنی عبد اللہ بن عمر نے میری بات اور کہا اے ابن جبیر آؤ تم کسی کام ہی کو آئے ہوگے پہر داخل ہوا میں اور وہ لیٹے تھے ایک موٹی چادر [illegible] جو اونٹ پر ڈالی جاتی ہے سو کہا میں نے اے ابا عبد الرحمن کیا لعان کرنیوالی جورو خصم جدا کردئے جاویں انہوں نے کہا سبحان اللہ ہاں جدا کردیے جاویں اور پہلے جسنے یہ مسئلہ پوچھا وہ فلانا تھا فلانے شخص کا بیٹا کہ وہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ بھلا دیکھیے تو اگر کوئی ہم میں سے دیکھے اپنی عورت کو زنا میں تو کیا کرے اگر بولے تو بڑی بات ہے اور چپ رہے تو بڑی مشکل ہے کہا راوی نے پہر چپ ہو رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور جواب نہ دیا اسکو پہر جب تھوڑے دن ہو گئے اسکے بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیا جو مسئلہ میں نے پوچھا تھا اسی میں میں مبتلا ہوا سو اتاریں اللہ تعالی نے یہ آیتیں جو سورہ نور میں ہیں وَالَّذِينَ يَرْمُونَ سے آخر آیات تک اور پڑھیں آپ نے یہاں تک کہ ختم کیا سب آیتوں کو سو بلایا اس آدمی کو اور پڑھیں سامنے اسکے یہ آیتیں اور سمجھایا اسکو اور عذاب آخرت یاد دلایا اسکو اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہے آخرت کے عذاب سے سو کہا اسنے قسم ہے اسکی جسنے آپکو بھیجا حق کے ساتھ میں نے جھوٹ نہیں باندھا اس عورت پر یعنی بیوی پر پہر دہرائیں وہ آیتیں عورت کے سامنے اور اسکو بھی سمجھایا اور عذاب یاد دلایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آسان ہی آخرت کے عذاب سے سو کہا اس عورت نے نہیں قسم ہے اسکی جسنے بھیجا آپکو ساتھ حق کے سچ نہیں ذکر کیا اسنے یعنی اسکے شوہر نے کہا راوی نے پہر شروع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرد سے اور گواہی دی اسنے چار مرتبہ اللہ کے ساتھ کہ وہ سچا ہے یعنی اس باب میں کہ اس عورت نے زنا کیا ہے اور پانچویں دفعہ یہ گواہی دی کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اسکے اگر ہووے وہ جھوٹوں میں پہر دوبارہ رجوع کیا عورت سے سو گواہی دی اسنے چار بار گواہیاں کہ خصم اسکا جھوٹا ہے اور پانچویں یہ گواہی دی کہ غضب ہے اسکا اسپر یعنی مجھ پر اگر ہووے وہ سچوں میں پہر جدا کردیا حضرت نے ان دونوں کو **ف** اس باب میں سہل بن سعد اور ابن عباس اور ابن مسعود اور حذیفہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا

عن ابن عمر قال لاعن رجل امرأته وفرق النبي صلى الله عليه وسلم بينهما وألحق الولد بالأم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے لعان کیا ایک خصم نے اپنی جورو سے اور جدائی کردی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں میں اور ملادیا لڑکے کو ماں کے ساتھ یہ حدیث

حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا **مترجم** کہتا ہے محمد نے موطا میں کہا ہے کہ اسی حدیث پر عمل کرتے ہیں ہم کہ جب نفی کرے مرد لڑکی کی یعنی یہ کہے کہ یہ لڑکا میرا نہیں اور لعان کرے تو تفریق کر دیجاوے انہیں اور دیا جاوے لڑکا ان کو اور یہی قول ہے ابو حنیفہ کا اور ہمارے تمام فقہا کا **بَابُ** مَا جَآءَ اَیْنَ تَعْتَدُّ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا باب اس بیان میں کہ جس عورت کا شوہر مر جاوے وہ عدت کہاں کرے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنْ عَمَّتِهٖ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَآءَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْاَلُهٗ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ وَاَنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ اَعْبُدٍ لَّهٗ اَبَقُوْا حَتّٰى اِذَا كَانَ بِطَرَفِ الْقَدُوْمِ لَحِقَهُمْ فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْ لِيْ مَسْكَنًا يَّمْلِكُهٗ وَلَا نَفَقَةً قَالَتْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَعَمْ قَالَتْ فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِي الْحُجْرَةِ اَوْ فِي الْمَسْجِدِ نَادَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ اَمَرَ بِيْ فَنُوْدِيْتُ لَهٗ فَقَالَ كَيْفَ قُلْتِ قَالَتْ فَرَدَدْتُّ عَلَيْهِ الْقِصَّةَ الَّتِيْ ذَكَرْتُ لَهٗ مِنْ شَاْنِ زَوْجِيْ قَالَ امْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهٗ قَالَتْ فَاعْتَدَدْتُّ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ اَرْسَلَ اِلَيَّ فَسَاَلَنِيْ عَنْ ذٰلِكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَاتَّبَعَهٗ وَقَضٰى بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی پھوپھی سے جن کا نام زینب ہے وہ بیٹی ہیں کعب بن عجرہ کی کہا زینب نے کہ فریعہ بنت مالک بن سنان کہ بہن ہیں ابی سعید خدری کی انہوں نے خبر دی زینب کو کہ وہ آئیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پوچھتی تھیں کہ چلی جاویں اپنی اقربا کے پاس جو قبیلہ بنی خدرہ میں تھے کہ خاوند انکے نکلے تھے اپنی غلاموں کے ڈھونڈنے کو پھر جب پہونچے کنارہ قدوم میں کہ وہ ایک مقام ہے مدینہ سے چھ میل پر وہ غلام انکو ملے اور انہیں مار ڈالا یعنی انکے شوہر کو سو پوچھا انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ میں چلی جاؤں اپنے اقربا میں اسلئے کہ میرے شوہر نے نہیں چھوڑا کوئی مکان انکا مملوک اور نہ کچھ خرچ چھوڑ گئے کہا فریعہ نے پھر فرمایا مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاں چلی جا اپنی اقربا میں کہا انہوں نے پھر پلٹی میں یہانتک کہ جب تھی میں حجرے میں یا مسجد میں پکارا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے یا حکم کیا میرے پکارنے کا کہ میں پکاری گئی پھر فرمایا کیا کہا تھا تو نے میں نے دوبارہ عرض کیا وہ قصہ جو کہا تھا اپنے خاوند کا فرمایا آپ نے تو رہ اپنی گھر میں یہانتک کہ پوری ہو مدت یعنی عدت کہا فریعہ نے پھر عدت کی میں نے اسی گھر میں چار مہینے دس دن کہا انہوں نے پھر جب خلیفہ ہوئے حضرت عثمان تو بھیجا مجھے بلا کر اپنی طرف اور پوچھا مجھ سے اسی امر میں تب میں نے خبر کی انکو اور انہوں نے اتباع کیا اس کا اور حکم کیا اسی پر یعنی فتوی دیا اسی پر یعنی جس عورت کا خاوند مر جاوے وہ جس گھر میں ہو اسی گھر میں عدت پوری کرے **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سعد بن اسحق بن کعب بن عجرہ سے سوا اس کے حدیث اسی کے ہم معنی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی حدیث پر عمل ہے اکثر علما کا صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں عدت والی نہ نکلے اپنے خاوند کے گھر سے جب تک پوری نہ ہو عدت اسکی اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور کہا بعض علما صحابہ وغیرہم نے کہ عورت جہاں چاہے عدت کرے اگرچہ اسکے خاوند کا گھر نہ ہو مگر پہلا قول صحیح ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الْبُيُوْعِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں خرید و فروخت کی جو ثابت ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ تَرْكِ الشُّبُهَاتِ باب شبہات کے ترک کے بیان میں **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَلْحَلَالُ بَيِّنٌ وَّالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَّبَيْنَ ذٰلِكَ اُمُوْرٌ مُّشْتَبِهَاتٌ لَا يَدْرِيْ كَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ اَمِنَ الْحَلَالِ هِيَ اَمْ مِّنَ الْحَرَامِ فَمَنْ تَرَكَهَا اسْتِبْرَآءً لِّدِيْنِهٖ وَعِرْضِهٖ فَقَدْ سَلِمَ وَمَنْ وَّاقَعَ شَيْئًا مِّنْهَا يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَ الْحَرَامَ كَمَا اَنَّهٗ مَنْ يَّرْعٰى حَوْلَ الْحِمٰى يُوْشِكُ اَنْ يُّوَاقِعَهٗ اَلَا وَاِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى اَلَا وَاِنَّ حِمَى اللّٰهِ مَحَارِمُهٗ **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حلال کھلا ہوا ہے اور حرام کھلا ہوا ہے یعنی ظاہر ہیں اور ان دونوں کے بیچ میں شبہ کی چیزیں ہیں کہ نہیں جانتے اکثر لوگ کہ وہ حلال ہیں یا حرام ہیں سو جسنے چھوڑ دیا شبہ کی چیزوں کو اپنے دین کے پاک کرنے اور آبرو بچانے کیلئے تو وہ سلامت رہا اور جو پڑا شبہے کی چیزوں میں تو قریب ہے کہ پڑے حرام میں جیسا کوئی چرواہا چراتا ہے سرکاری رمنہ کے گرد تو خوف ہوتا ہے کہ چر لینے لگیں اسکی بکریاں رمنے میں آگاہ ہو کہ ہر بادشاہ کا ایک رمنہ ہے آگاہ ہو کہ رمنہ اللہ کا اسکی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے زکریا بن ابی زائدہ سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلی حدیث کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے شعبی سے انہوں نے نعمان بن بشیر سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ اَكْلِ الرِّبٰوا باب سود کھانے کی برائی کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُؤْكِلَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَكَاتِبَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہا انہوں نے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور دینے والے کو اور گواہوں کو اور لکھنے والے کو یعنی جو مسلک یا کوئی کاغذ سود کے متعلق لکھے **ف** اس باب میں عمر اور علی اور جابر سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ کی حسن ہے صحیح ہے **بَابُ**

ماجاء فی التغلیظ فی الکذب والزور ونحوہ باب جھوٹ اور جھوٹی گواہی کی برائی کے بیان میں **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی الکبائر قال الشرک باللہ و عقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کبیرہ گناہوں کے باب میں فرمایا کہ وہ شریک کرنا ہے اللہ کے ساتھ یعنی اللہ کی صفات خاصہ کسی مخلوق کے لیے ثابت کرنا اور ناراض کرنا ماں باپ کا اور مار ڈالنا کسی جان کا ناحق اور جھوٹی بات **ف** اس باب میں ابی بکرہ اور ایمن بن خریم اور ابن عمر سے روایت ہے، حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

باب ماجاء فی التجار وتسمیۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایاھم باب تاجروں کے بیان میں اور جو نام رکھا انکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **عن** قیس بن ابی غرزۃ قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نسمی السماسرۃ فقال یا معشر التجار ان الشیطان والاثم یحضران البیع فشوبوا بیعکم بالصدقۃ **ترجمہ** روایت ہے قیس بن ابی غرزہ سے کہا نکلے ہمارے سامنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ہمکو لوگ سماسرہ کہتے تھے اور سماسرہ جمع ہے سمسار کی اور سمسار دلال کو کہتے ہیں جو بایع اور مشتری کے بیچ میں گفتگو کرتا ہے پھر فرمایا حضرت نے اے گروہ تاجروں کے البتہ شیطان اور گناہ دونوں پیش آتے ہیں خرید و فروخت میں یعنی اسمیں جھوٹ بولنا اچھی چیز کو برا کہنا اکثر ایسے خلاف باتوں کا اتفاق ہوتا ہے سو تم ملایا کرو اپنی خرید فروخت کو صدقہ کے ساتھ یعنی تو کہ اسکا کفارہ ہو جاوے **ف** اس باب میں براء بن عازب اور رفاعہ سے روایت ہے، حدیث قیس بن ابی غرزہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی یہ حدیث منصور نے اور اعمش اور حبیب بن ابی ثابت نے اور کئی لوگوں نے ابی وائل سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے اور ہم کوئی روایت قیس کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتے سوا اسکے **روایت** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے ابی معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے قیس بن ابی غرزہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے ہم معنی، یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال التاجر الصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تاجر سچا امانت دار نبیوں اور صدیقوں اور شہیدوں کے ساتھ ہے یعنی قیامت کے دن **روایت** کی ہمسے سوید نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابی حمزہ سے اسی اسناد سے اسی حدیث کی مانند، اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے یعنی ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابو حمزہ سے اور ابو حمزہ کا نام عبداللہ بن جابر ہے اور وہ شیخ ہیں بصرے کے رہنے والے

عن اسمعیل بن عبید بن رفاعۃ عن ابیہ عن جدہ انہ خرج مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی المصلی فرأی الناس یتبایعون فقال یا معشر التجار فاستجابوا لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورفعوا اعناقھم وابصارھم الیہ فقال ان التجار یبعثون یوم القیمۃ فجارا الا من اتقی اللہ وبر وصدق **ترجمہ** روایت ہے اسمعیل بن عبید بن رفاعہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اسمعیل کے دادا سے کہ وہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عیدگاہ کو سو دیکھا لوگوں کو کہ خرید و فروخت کرتے ہیں سو فرمایا آپنے اے گروہ تاجروں کے سو سننے لگے وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو اور بلند کیں اپنی گردنیں اور آنکھیں حضرت کی طرف تو فرمایا آپنے تاجر لوگ اٹھائے جاوینگے قیامت کے دن گنہگار مگر جو ڈرا اللہ سے یعنی اللہ کے خوف سے مال میں خیانت نکی اور نیکی کی اور خوش معاملگی کی لوگوں سے خرید و فروخت میں اور سچ بولا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یوں ہی کہتے ہیں اسمعیل بن عبیداللہ بن رفاعہ

باب ماجاء فی من حلف علی سلعتہ کاذبا باب اسکے بیان میں جو بیچنے کی چیزوں میں جھوٹی قسم کھاوے **عن** ابی ذر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ثلثۃ لا ینظر اللہ الیھم یوم القیمۃ ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم قلت من ھم یا رسول اللہ فقد خابوا وخسروا قال المنان والمسبل ازارہ والمنفق سلعتہ بالحلف الکاذب **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ انکی طرف بچشم رحمت نظر نہیں کریگا قیامت کے دن اور نہ انکو پاک کریگا یعنی گناہوں سے اور انکو دکھ کی مار ہے کہا میں نے کون لوگ ہیں وہ یا رسول اللہ کہ وہ تو محروم ہوگئے اور نقصان میں پڑ گئے فرمایا آپنے ایک تو احسان جتانیوالا دوسرے تکبر کی راہ سے اپنی ازار ٹخنے سے نیچی لٹکانیوالا اور اپنی چیز جھوٹی قسم کھا کر بیچ ڈالنی والا **ف** اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ بن ثعلبہ اور عمران بن حصین اور معقل بن یسار سے روایت ہے، حدیث ابی ذر کی حسن ہے صحیح ہے

باب ماجاء فی التبکیر بالتجارۃ باب سویرے تجارت کے لیے جانیکے بیان میں **عن** صخر الغامدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللھم بارک لامتی فی بکورھا قال وکان اذا بعث سریۃ او جیشا بعثھم اول النھار وکان صخر رجلا تاجرا وکان اذا بعث تجارۃ بعثھم اول النھار فاثری وکثر مالہ **ترجمہ** روایت ہے صخر غامدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ برکت دے میری امت کو سویرے سویرے جانے میں کہا راوی نے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو یا بڑے لشکر کو تو روانہ کرتے اسکو اول دن میں اور صخر جو راوی اس حدیث کے ہیں وہ ایک مرد تاجر تھے تو جب بھیجتے تھے اپنے گماشتوں کو تو روانہ کرتے انکو اول دن میں سو امیر ہو گئے اور بہت ہو گیا انکا مال **ف** اس باب میں علی اور بریدہ اور ابن مسعود اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے روایت ہے، حدیث صخر غامدی کی حسن ہے اور ہم نہیں جانتے صخر غامدی کی کوئی اور حدیث سوا اسکی کہ مروی ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے یہ حدیث سفیان ثوری نے شعبہ سے

اُنہوں نے یعلی بن عطا سے **باب ما جاء في الرخصة في الشراء إلى الأجل** باب کسی چیز کو مدت کے وعدے پر خریدنے کے بیان میں **عن** عائشة قالت كان على رسول الله صلى الله
عليه وسلم ثوبان قطريان غليظان فكان إذا قعد فعرق ثقلا عليه فقدم بز من الشام لفلان اليهودي فقلت لو بعثت إليه فاشتريت منه ثوبين إلى الميسرة
فأرسل إليه فقال قد علمت ما يريد إنما يريد أن يذهب بمالي أو بدراهمي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كذب قد علم أني من أتقاهم وأداهم
للأمانة **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بدن مبارک پر دو کپڑے تھے قطر کے بنے ہوے اور قطر ایک قریہ ہے اور وہ گاڑھے تھے پھر جب آپ بیٹھتے تھے پسینہ آتا
تھا تو گراں ہو جاتے وہ آپ پر سو آیا کچھ کپڑا شام کی طرف سے فلانی یہودی کے پاس سو کہا میں نے کاش کی آپ بھیجو اُسکے پاس بھیجیں اور اُس سے دو کپڑے خریدیں اس وعدہ پر کہ جب میسر ہوگا
تو قیمت دینگے سو حضرت نے کہلا بھیجا اُسکے یہاں سو اُسنے کہا میں سمجھ گیا وہ جو ارادہ کرتے ہیں وہ یہ چاہتے ہیں کہ دبا رکھیں میرے کپڑے بھی اور روپیہ بھی سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے جھوٹ بولا وہ خوب جانتا ہے کہ میں اُن سب سے زیادہ پرہیزگار ہوں اور ادا کرنیوالا ہوں امانت کا **ف** اس باب میں ابن عباس اور انس اور اسما بنت یزید سے روایت ہے
حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بھی عمارہ بن ابی حفصہ سے سنا میں نے محمد بن فراس بصری سے کہتے تھے سنا میں نے ابو داؤد طیالسی سے پوچھی شعبہ
سے کسی نے یہ حدیث سو کہا اُنہوں نے نہ بیان کرونگا یہ حدیث جبتک کہ تم کھڑے ہو کر حرمی بن عمارہ کے سر میں بوسہ نلو کہا راوی نے اور حرمی اُس وقت وہاں قوم میں موجود تھی اس
سے فقط حرمی کی تعظیم منظور تھی کہ وہ راوی تھے اس حدیث کے **عن** ابن عباس قال توفي النبي صلى الله عليه وسلم ودرعه مرهونة بعشرين صاعا من
طعام أخذه لأهله **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا وفات پائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور زرہ آپکی گرو تھی بیس صاع غلے پر کہ قرض لیا تھا آپنے اپنے گھر والوں کے لئے
ف یہ حدیث صحیح ہے **عن** أبي قتادة عن أنس قال مشيت إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم بخبز شعير وإهالة سنخة ولقد رهن له
درع مع يهودي بعشرين صاعا من طعام أخذه لأهله ولقد سمعته ذات يوم يقول ما أمسى عند آل محمد صاع تمر ولا صاع حب وإن
عنده يومئذ لتسع نسوة **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہا لیگیا میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس روٹی جو کی اور چربی سڑی ہوئی اور البتہ گرو تھی اُنکی
زرہ ایک یہودی کے پاس بیس صاع غلے پر کہ لیا تھا آپنے گھر والوں کے لئے اور بیشک میں نے سنا ایکدن انس سے کہ فرماتے تھے شام تک نہ رہا آل محمد کے پاس ایک صاع کھجور اور نہ ایک صاع کسی غلے کا
اور البتہ اُنکے نزدیک اُسدن نو بیبیاں تھیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب ما جاء في كتابة الشروط** باب بیع کی شرطیں لکھنے کے بیان میں **حدثنا** محمد بن
بشار نا عباد بن ليث صاحب الكرابيس نا عبد المجيد بن وهب قال قال لي العداء بن خالد بن هوذة ألا أقرئك كتابا كتبه لي رسول الله صلى الله عليه
وسلم قال قلت بلى فأخرج لي كتابا هذا ما اشترى العداء بن خالد بن هوذة من محمد رسول الله صلى الله عليه وسلم اشترى منه عبدا أو أمة لا داء ولا
غائلة ولا خبثة بيع المسلم المسلم **ترجمہ** روایت کیا ہے محمد ابن بشار نے اُنسے عباد ابن لیث کپڑے بیچنے والے یعنی بزاز نے اُنہوں نے روایت کی عبد المجید ابن وہب سے کہا عبد المجید نے کہا
مجھسے عداء ابن خالد بن ہوذہ نے کیا پڑھوں میں تیرے آگے ایک کتاب کہ لکھدی تھی مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عبد المجید نے میں نے کہا ہاں سو نکالی عداء نے ایک کتاب کہ اُسمیں لکھا تھا هذا آ
خیر تک اور معنی اُسکے یہ ہیں یہ بیعنامہ ہے اُس چیز کا کہ خریدی عداء بن خالد بن ہوذہ نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے خریدا حضرت سے غلام یا لونڈی یعنی راوی کو شک ہے کہ غلام کہا یا لونڈی
اس شرط سے کہ وہ بیمار بھی نہو اور چوری کی نہو اور حرام کی نہو بیچا ہے مسلمان نے مسلمان کے ہاتھ یعنے بایع اور مشتری دونوں مسلمان ہیں **مترجم** کہتا ہے کہ بیماری سے مراد وہ بیماری ہے جس سے
لونڈی غلام کی قیمت گھٹ جاے اور مشتری کو اختیار ہو اُسکے پھیر دینے کا اور غائلہ سے مراد چوری ہے یعنے وہ غلام یا لونڈی چوری کی نہو کہ جب چوری کی ظاہر ہوگی تو مالک اُسکو لیجائیگا اور خریدنیوالے
کا روپیہ قیمت کا ضایع ہوگا اور خبثہ حرام کو بولتے ہیں جیسے طیب حلال کو کہتے ہیں یعنے وہ غلام ایسے لوگوں میں کا نہو کہ جنکا غلام بنانا درست نہیں جیسے ذمی یا مستامن کہ دار الحرب سے پناہ لیکر
دار الاسلام میں آیا ہو اور صحیح بخاری میں ہے کہ قتادہ نے کہا غائلہ سے مراد زنا ہے یا چوری یا بھاگنا یعنے وہ غلام زانی اور چور اور بھگوڑا نہو یا خود چور لیکا نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
نہیں جانتے ہم اسکو مگر عباد ابن لیث کی روایت سے اور روایت کی اُنسے یہ حدیث کئی اہل حدیث نے **باب ما جاء في المكيال والميزان** باب ناپنے اور تولنے کے بیان میں **عن** ابن
عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لأصحاب الكيل والميزان إنكم قد وليتم أمرين هلكت فيه الأمم السالفة قبلكم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس
سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ناپنے اور تولنے والوں کو کہ تم ایسے کام کے متولی ہوے ہو کہ ہلاک ہوئی ہیں اسی میں اگلی اُمتیں یعنے ناپنے اور تولنے میں جب کمی بیشی کی تو اگلی اُمتیں ہلاک
ہوگئیں **ف** اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسین ابن قیس کی روایت سے اور حسین ابن قیس ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہے یہی حدیث سند صحیح سے موقوفا ابن عباس سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ مَنْ يَزِيدُ باب نیلام اور حراج کے بیان میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا وَقَالَ مَنْ يَشْتَرِي هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ اَخَذْتُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ مَنْ يَزِيدُ عَلَى دِرْهَمٍ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَيْنِ فَبَاعَهُمَا مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیچی ایک ٹاٹ اور ایک پیالہ اس طرح کہ فرمانے لگے کون خریدتا ہے اس ٹاٹ اور پیالے کو سو کہا ایک شخص نے میں نے لیا ان دونوں کو ایک درہم کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے کون زیادہ دیتا ہے ایک درہم سے سو دیئے ایک آدمی نے دو درہم تو بیچ ڈالا ان دونوں چیزوں کو حضرت نے اسکے ہاتھ مترجم کہتا ہے حلس اس موٹی چادر کو کہتے ہیں جو اونٹ کی پیٹھ پر کاٹھی کے نیچے ڈالدی جاتی ہے کہ اسکو عرف میں نمدہ کہتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم نہیں جانتے اسکو مگر اخضر بن عجلان کی روایت سے اور عبد اللہ حنفی جنہوں نے اس حدیث کو روایت کیا انس سے وہ ابوبکر حنفی ہیں اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں بیع من یزید میں یعنے نیلام میں غنیمت کے مال اور ترکے کے مال کو اور روایت کی یہ حدیث معتمر بن سلیمان اور کئی لوگوں نے اہل حدیث سے اخضر بن عجلان سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْمُدَبَّرِ باب بیع مدبر کے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ دَبَّرَ غُلَامًا لَهُ فَمَاتَ وَلَمْ يَتْرُكْ مَالًا غَيْرَهُ فَبَاعَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاشْتَرَاهُ نُعَيْمُ بْنُ النَّحَّامِ قَالَ جَابِرٌ عَبْدًا قِبْطِيًّا مَاتَ عَامَ الْاَوَّلِ فِي اِمَارَةِ ابْنِ الزُّبَيْرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ ایک شخص نے انصار میں سے مدبر کیا تھا اپنے غلام کو یعنے اس سے کہا کہ تو بعد میرے مرنے کے آزاد ہے سو وہ مالک مر گیا اور کوئی مال نہ چھوڑ گیا سوا اس غلام کے سو بیچا اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور خریدا اسکو نعیم بن نحام نے جابر نے کہا وہ غلام قبطی تھا یعنے فرعون کی قوم کا تھا اور وہ غلام اسی سال میں ابن زبیر کی سلطنت کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں کچھ مضائقہ نہیں مدبر کے بیچنے میں اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور منع کیا ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے مدبر کے بیچنے کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک اور اوزاعی کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ تَلَقِّي الْبُيُوعِ باب بیچنے والوں کے استقبال کی کراہت کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهَى عَنْ تَلَقِّي الْبُيُوعِ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا شہر کے باہر جا کر قافلے والوں وغیرہ سے بیچنے کو اور انسے خرید کرنے کو بلکہ وہ خود شہر میں لا کر بیچیں **ف** اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عمر اور ایک اور صحابی سے روایت ہے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى اَنْ يُتَلَقَّى الْجَلَبُ فَاِنْ تَلَقَّاهُ اِنْسَانٌ فَابْتَاعَهُ فَصَاحِبُ السِّلْعَةِ فِيهَا بِالْخِيَارِ اِذَا وَرَدَ السُّوقَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ کوئی شخص کسی قافلے سے جو سودا بیچنے کو شہر میں لاتا ہو پہلے سے جا کر شہر سے باہر ملے اور اگر کسی نے ملکر خرید لیا تو صاحب مال مختار ہے جب بازار میں شہر کے وارد ہو چاہے اپنی چیز کسی اور کے ہاتھ بیچے چاہے مشتری سے لے لے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایوب کی روایت سے اور حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور حرام کہا ہے اہل علم نے شہر سے باہر جا کر قافلہ جو بیچنے کو چیزیں لایا ہو اس سے ملنے کو اور یہ ایک قسم ہے دھوکے کی اور یہی قول ہے شافعی وغیرہ ہمارے لوگوں کا **مترجم** کہتا ہے جب کوئی قافلہ غلہ وغیرہ مال تجارت شہر میں بیچنے کو لاتا ہے تو بعضے لوگ ایک دو منزل آگے جا کر اس سے نرخ شہر کا بہاؤ غلط بتا کر سستا خرید لیتے ہیں پھر وہ شہر میں لا کر بیچتا ہے گراں بہاؤ تو زیادہ نفع اٹھاتا ہے سو حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ قافلہ جب بازار میں آوے اور دیکھے کہ میرا مال سستا بک گیا تو اسکو اختیار ہے چاہے مشتری سے پھیر پاوے چاہے چھوڑ دے اور بعضے لوگ قافلہ والوں سے شہر سے باہر جا کے سستا خرید لیتے ہیں اور وہی چیز شہر میں لا کر بہت گراں کر کے بیچتے ہیں کہ اگر وہ قافلہ خود آکر بیچتا تو اس سے ارزاں بیچتا اس لئے منع فرمایا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان ہے اور ظلم ہے خلق اللہ پر اسی طرح منع فرمایا کہ گاؤں کے لوگ جو شہر میں لا کر کچھ سستا بیچ جاتے ہیں کوئی شخص انسے یہ نہ کہے کہ تم کیوں جلدی بیچتے ہو میرے پاس چھوڑ جاؤ میں بطور گراں کر کے چند روز میں بیچ رکھونگا کہ اسمیں شہر والوں کا نقصان ہے چنانچہ آگے حدیثیں آتی ہیں **بَابُ** مَا جَاءَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ باب اس بیان میں کہ شہر والا گانو والے کی چیز نہ بیچے بلکہ وہ خود بیچ لیوے **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ قُتَيْبَةُ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ نے اس روایت میں کہا کہ ابوہریرہ پہنچاتے تھے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا نہ بیچے شہر والا باہر کے مسافر کی کوئی چیز اور دلالی نہ کرے **ف** اس باب میں طلحہ اور انس اور جابر اور ابن عباس اور حکیم بن ابی یزید سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمرو بن عوف سے بھی روایت ہے جو دادا ہیں کثیر بن عبد اللہ کے اور ایک اور صحابی سے بھی روایت ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبِيعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوا النَّاسَ يَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بیچے کوئی شہر والا مسافر گانو والے کی چیز کو بلکہ وہ اپنی چیز آپ بیچے لوگوں کو چھوڑ دو تا کہ آدمیوں کو رزق دیوے اللہ تعالے بعض کو بعض سے **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث جابر کی وہ اس باب میں بھی حدیث حسن ہے

صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ وغیرہم کا کہتے ہین حرام ہے یہ کہ بیچے شہروالا باہروالیکی چیز کو اور رخصت دی ہے بعضون نے اسکی کہ خرید لیوے شہروالا باہروالیکی چیز کو اور شافعی نے کہا اچھا نہین کہ بیچے شہروالا باہر والیکے چیز کو اور اگر بیچا تو بیع جایز ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی النَّھْیِ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ باب محاقلہ اور مزابنہ کے حرام ہونیکی بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْمُحَاقَلَۃِ وَالْمُزَابَنَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سی **ف** اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور سعد اور جابر اور رافع بن خدیج اور ابو سعید سے روایت ہے ٭ حدیث ابو ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور محاقلہ اسے کہتے ہین کہ کوئی شخص کھیت کو گیہون کے عوض مین بیچے یعنے ایک شخص کہے کہ سو من گیہون یا کم و بیش اس سے لیلو اور اس کھیت کا غلہ میرے ہاتھ بیچ ڈالو یہ بیع جایز نہین اسلئے کہ وہ نہین جانتا کہ کھیت مین کتنا غلہ نکلیگا تو اسمین دھوکا ہے اور دھوکے کی بیع درست نہین اور اسیطرح سی بیع اُن کھجورونکی جو درخت مین لگی ہین اُسکے عوض مین جو زمین پر ہین جایز نہین کہ اسمین بھی دھوکا ہی اور اسکو مزابنہ کہتے ہین اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ حرام کہتے ہین مزابنہ اور محاقلہ کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ اَنَّ زَیْدًا اَبَا عَیَّاشٍ سَأَلَ سَعْدًا عَنِ الْبَیْضَآءِ بِالسُّلْتِ فَقَالَ اَیُّھُمَا اَفْضَلُ قَالَ الْبَیْضَآءُ فَنَھٰی عَنْ ذٰلِکَ وَقَالَ سَعْدٌ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسْئَلُ عَنِ اشْتِرَآءِ التَّمْرِ بِالرُّطَبِ فَقَالَ لِمَنْ حَوْلَہٗ اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا یَبِسَ قَالُوْا نَعَمْ فَنَھٰی عَنْ ذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن یزید سی کہ زید ابو عیاش نے پوچھا سعد سے مسئلہ گیہون کے خریدنے کا جَو کے عوض مین سو پوچھا انہون نے کونسی اسمین سے افضل ہے تو کہا زید نے کہ بیضا یعنے گندم افضل ہے یعنے قیمت مین زیادہ ہے سو منع کیا سعد نے اس بیع سی اور کہا سعد نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ انسے پوچھتا تہا کوئی شخص مسئلہ تمر خریدنے کا رطب کے بدلے سو پوچھا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے گرد والوں سے کیا رطب جب سوکھے تو وزن مین کم ہو جاتا لوگون نے کہا ہان کم ہوجاتا ہے سو منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیع سے روایت کی ہے ہناد نے انہون نے مالک سے انہون نے عبد اللہ سے جو بیٹے یزید کے ہین انہون نے زید ابی عیاش سے کہا پوچھا ہمنے سعد سے پہر ذکر کی حدیث اسی اسناد سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور ہمارے لوگونکا **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ بَیْعِ الثَّمَرَۃِ قَبْلَ اَنْ یَّبْدُوَ صَلَاحُھَا باب اس بیان مین کہ پہلونکا بیچنا درست نہین جبتک گدر نہو جاوین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ النَّخْلِ حَتّٰی یَزْھُوَ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ السُّنْبُلِ حَتّٰی یَبْیَضَّ وَیَاْمَنَ الْعَاھَۃَ نَھَی الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِیَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا کھجور کے بیچنے سے جبتک کہ خوشرنگ نہو اور وہ قریب پکنے کے ہوتی ہے اور اسی اسناد سی مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا بالونکے بیچنے سے یعنی گیہون کے ہون یا جو وغیرہ کی جبتک وہ سفید نہو جاوین اور سفید جب ہوتی ہین کہ دانہ انکے اندر پکجاتا ہی اور منع فرمایا بیچنے سے جبتک کہ آفت سے یعنے اولی یا لی سے بچنے کا یقین نہو اور یقین بہی بچنے کا پکنے کی قریب ہے تا ہی منع کیا بایع کو بیچنے سے اور مشتری کو خریدنے سے **ف** اور اس باب مین انس اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور جابر اور ابی سعید اور زید بن ثابت سے روایت ہے ٭ حدیث ابن عمر کی حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ حرام کہتے ہین پہلونکے بیچنے کو قبل پکنے اور گدر ہونیکے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْعِنَبِ حَتّٰی یَسْوَدَّ وَعَنْ بَیْعِ الْحَبِّ حَتّٰی یَشْتَدَّ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نی منع فرمایا انگور کے بیچنے کو قبل سیاہ ہو جانیکی اور وہ قریب پکنے کے سیاہ ہوتا ہی اور منع فرمایا تمام دانون اور غلون کے بیچنے سے جبتک سخت نہو جاوین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مرفوع نہین جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی النَّھْیِ عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ باب اس بیان مین کہ اس وعدہ پر کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پہر جنے کوئی چیز بیچنا منع ہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ بَیْعِ حَبَلِ الْحَبَلَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ منع فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حاملہ اونٹنی کے بچے کے حمل بیچنے سی **مترجم** کہتا ہی ابن عمر سی مروی ہے کہ ایام جاہلیت مین لوگ بیع کرتے تہے اور قیمت دینی کی مدت یہ ٹہیراتے تہی کہ اونٹنی بچہ جنے اور وہ بچہ پہر دوسرا بچہ جنے جب قیمت دینگی اور یہی معنی کہی ہین امام مالک اور شافعی نے اور جو انکے تابع ہین کہ ابن عمر جو راوی اس حدیث کے ہین انہون نے بہی یہی معنی بیان کئے اور بعضون نے کہا یہ بیع کسی اور چیز کی نہین ہے بلکہ خود اونٹنی جو حاملہ ہوتی تہی تو عرب کہتے تہی یہ اونٹنی جو بچہ جنیگی وہ بچہ جو جنیگا اسکو ہمنے ابہی بیچا یہ بہی منع ہی اسلئے کہ یہ بیع ہی شئی معدوم کی اور یہی تفسیر ہے اہل لغت کی اور یہی کہا احمد اور اسحاق نے اور یہ قریب ہے ازروی لغت کے بہی **ف** اس باب مین عبد اللہ بن عباس اور ابی سعید خدری سے روایت ہے **ف** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور حمل حمل سے مراد اونٹنی کے بچہ کا بچہ ہی کہ اسکا بیچنا منسوخ ہی اہل علم کے نزدیک کہ دہ بیع غرر ہے یعنی دہوکے کی بیع ہی اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ایوب سے انہون نے سعید بن جبیر سی انہون نے ابن عباس سے اور روایت کی عبد الوہاب ثقفی وغیرہ نے ایوب سے انہون نے سعید بن جبیر سی اور نافع سی انہون نے ابن عمر سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور یہ زیادہ صحیح ہی **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ بَیْعِ الْغَرَرِ باب جس بیع مین دہوکا ہو اسکی حرام ہونیکی بیان مین

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ وَبَیْعِ الْحَصَاةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس بیع سے کہ جس مین دھوکا ہو یعنے ثمن مین دھوکا ہو یا مبیع مین کہ اُن دونو مین کوئی بھی مبہم و غیر معین ہو اور منع کیا کنکری مارنیکی بیع سے **ف** اسباب مین ابن عمر اور ابن عباس اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے ٭ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام کہتے ہین بیع غرر کو یعنے جس بیع مین کسیطرح کا دھوکا ہو اور امام شافعی نے فرمایا بیع غرر مین داخل ہے مچھلی جو دریا کے اندر ہو اُسکا بیچنا قبل پکڑ نیکے اور بھاگے ہوئی غلام کا بیچنا اور پرند جانور کا کہ ہوا مین اُڑ رہے ہون اُنکا بیچنا اور اسیطرح اور بعین کہ جنمین بائع قادر نہو بیع کے سونپنے اور کنکری کے بیع کے معنے یہ ہین کہ بائع مشتری سے بولی کہ جب مین تیری طرف کنکری پھینکون تو بیع واجب ہوگئی میرے اور تیرے درمیان اور یہ مشابہ ہی بیع منابذہ کے اور بیع منابذہ یہ ہی کہ بائع تہان پھینکدے مشتری پاس اور بیع واجب ہو جاوے اور نبذ اور منابذہ پھینکنے کو کہتے ہین اور یہ سب بیعین ایام جاہلیت کے تہین **مترجم** کہتا ہی کہ یہ حدیث کہ منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع غرر سے یہ ایک مسئلہ کلیہ ہے اور اصل اصول ہے فقہ کا اور معجزہ ہی آنحضرت کا اور اُوتیت جوامع الکلم مین اشارہ اسیکی طرف ہے اور سیکڑون مسئلہ اس حدیث سے نکلتے ہین بلکہ بعض فقہا نے لکھا ہے کہ اکثر مسئلہ اس حدیث سے معلوم ہوتا ہی کہ تفصیل اُسکی فقہ مین مذکور ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِی النَّهْیِ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ

باب اس بیان مین کہ ایک بیع مین دو بیع کرنا منع ہے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بیع مین دو بیع کرنے سے اور تفصیل اُسکی آگے ہے **ف** اسباب مین روایت ہے عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور ابن مسعود سے ٭ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اور تفسیر کیے ہی اسکی بعض علما نے اسطرح کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ کپڑا مین تیرے ہاتہ نقد دس روپیہ کو اور قرض بیس روپیہ کو بیچتا ہون اور ایک بات پر توڑ نکرے اور اگر ایک بات پر اُسنے توڑ کر لیا اور دوسری بات کو چھوڑ دیا تو کچھ مضائقہ نہین بیع جائز ہے جبکہ ایک ہی بات پر فیصلہ ہو جاوے اور شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ ایک بیع مین دو بیع کرنیکو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے اُسکا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ مین اپنا گہر تیرے ہاتہ بیچتا ہون اتنے روپیہ کے عوض مین اس اقرار پر کہ تو اپنا غلام اتنے روپیہ کو میرے ہاتہ بیچ پہر جب تو نے غلام کا بیچنا قبول کیا تو مین نے بھی گہر کا بیچنا اپنے اوپر لازم کر لیا اور یہ بیع اسلئے ناجائز ہے کہ واقع ہوئی ہے بیع بغیر ثمن معلوم کے اور نہین جانتا بائع اور مشتری کہ کسپر واقع ہوئی اُسکی بیع یعنے دونون کے اس شرط مین ایک منفعت مجہول ہے اسکو غلام مین اور اُسکو مکان مین اور یہ جہالت مخل جواز بیع ہوئی اگرچہ ظاہر مین قیمت دونون کی متعین معلوم ہوئی

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ بَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدَهٗ

باب اس بیان مین کہ اُس چیز کا بیچنا منع ہے جو اپنے پاس نہو

عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَاْتِیْنِیْ الرَّجُلُ فَیَسْاَلُنِیْ مِنَ الْبَیْعِ مَا لَیْسَ عِنْدِیْ اَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ ثُمَّ اَبِیْعُهٗ قَالَ لَا تَبِعْ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ **ترجمہ** روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا اُنھون نے پوچھا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا آتی ہین میرے پاس بعضی مرد اور کہتی ہین بیچو وہ چیز جو میرے پاس نہین کیا مین خرید لاؤن اُنکے لئے بازار سے اور پھر بیچون اُنکے ہاتہ آپنے فرمایا کبھی نہ بیچ وہ چیز جو تیرے پاس نہین

عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَبِیْعَ مَا لَیْسَ عِنْدِیْ **ترجمہ** روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا اُنھون نے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ مین بیچون وہ چیز جو میرے پاس نہین ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے ٭ اور اسباب مین عبد اللہ بن عمرو سے روایت ہے **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنھون نے اسمعیل بن ابراہیم سے اُنھون نے ایوب سے اُنھون نے عمرو بن شعیب سے کہا روایت کی مجھسے میرے باپ نے اُنھون نے اپنی باپ سے یہانتک کہ ذکر کیا عبد اللہ بن عمرو کا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَّبَیْعٌ وَلَا شَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَلَا رِبْحُ مَا لَمْ یُضْمَنْ وَلَا بَیْعُ مَا لَیْسَ عِنْدَکَ **ترجمہ** یعنے حلال نہین سلف یعنے قرض اور نہ بیع اور نہ دو شرطین ایک بیع مین اور حلال نہین نفع اُسکا جسکا ضامن نہین اور نہ بیچنا اُس چیز کا جو تیرے پاس نہین یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی کہا اسحٰق بن منصور نے کہا مین نے احمد سے کیا معنے ہین سلف کے اور بیع کی اور سے منع کرنیکے تو اُنھون نے کہا وہ یہ ہے کہ آدمی کسیکو کوئی چیز قرض دے یعنے کوئی چیز اُسکے ہاتہ روپیہ کی دو روپیہ کو بیچڈالے اور وہ اس طمع سے لیلیوے کہ مجھکو روپیہ قرض ملتا ہی اور احتمال ہے کہ یہ معنے ہون کہ کوئی شخص کسیکو قرض دے تو کسی چیز کی قیمت مین اور کہے کہ اگر یہ دو پیسہ ادا نہو سکیگا تو یہ چیز تیری مین لیلونگا کہ میرے ہاتہ بک گئی اسحٰق نے کہا ایسا ہی کہا مین نے احمد سے کہ درست نہین بیچنا اُس چیز کا جسکا آپ ضامن نہین احمد نے کہا یہ حکم میرے نزدیک اور کسی چیز کا نہین سوا غلے کے یعنے اسکی بیع جائز نہین جبتک قبضہ نہو یعنے ضمان سے قبضہ مراد ہے کہا اسحٰق نے ایسا ہی کچھ یہ حکم شامل ہے ہر چیز کو جو تولی جاتی ہے یا ناپ کر بیچی جاتی ہو یعنے اُسکی بیع قبل قبض کے جائز نہین اور کہا احمد نے جب کہا کسی نے یہ کپڑا مین تیرے ہاتہ بیچا اور میرے ذمہ ہے اسکا سینا دینا اور دہلا دینا یہ ایک بیع مین دو شرطین ہوئین یہ بھی جائز نہین اور اگر کہے مین بیچتا ہون یہ کپڑا تیرے ہاتہ اور مین خود اسکو سی دونگا تو کچھ مضائقہ نہین جائز ہے یا کہے کہ مین یہ کپڑا بیچتا ہون اور مین خود اسکو دہو دونگا تو یہ بھی جائز ہے کچھ مضائقہ نہین اسلئے کہ یہ ایک شرط ہی ایسا ہی کچھ کہا ہے اسحٰق نے یعنے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ

کو اسحاق کہ ان اقوال میں شک ہے ۔ حدیث حکیم بن حزام کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے اور روایت کی ہے ایوب سختیانی اور ابو البشر نے یوسف بن ماہک سے اُنہوں نے حکیم بن حزام سے اور روایت
کی یہ حدیث عوف اور ہشام بن حسان نے ابن سیرین سے اُنہوں نے حکیم بن حزام سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ حدیث مرسل ہے روایت کی ہے ابن سیرین نے ایوب سختیانی سے اُنہوں نے یوسف
بن ماہک سے اُنہوں نے حکیم ابن حزام سے ایسی ہی حدیث روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے اور عبدہ بن عبد اللہ اور کئی لوگوں نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبد الصمد بن عبد الوارث
نے یزید بن ابراہیم سے اُنہوں نے ابن سیرین سے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے یوسف بن ماہک سے اُنہوں نے حکیم سے کہا اُنہوں نے منع کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ بیچوں میں
جو چیز میرے پاس نہو اور روایت کی وکیع نے یہی حدیث یزید بن ابراہیم سے اُنہوں نے ابن سیرین سے اُنہوں نے ایوب سے اُنہوں نے حکیم بن حزام سے اور اُس میں یوسف بن ماہک کا ذکر نہیں اور
روایت عبد الصمد کی صحیح زیادہ ہے اور روایت کی ہے یحییٰ بن ابی کثیر نے یہی حدیث یعلی بن حکیم سے اُنہوں نے یوسف بن ماہک سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عصمہ سے اُنہوں نے حکیم بن حزام سے اُنہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں حرام ہے یہ کہ بیچے آدمی وہ چیز کہ اُسکے پاس نہیں **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهِ باب اس بیان میں
کہ ولاء کا بیچنا اور ہبہ کرنا درست نہیں ۔ ولاء اُس حق کو بولتے ہیں جو مالک کو بسبب آزاد کرنے غلام کے ثابت ہوتا ہے اور اُس آزاد کرنیوالے کو مولی بولتے ہیں جب غلام مرجاوے اور اُسکا کوئی عصبہ از روی
نسب کے نہو تو اُسکا ترکہ اسی آزاد کرنیوالے کو پہنچتا ہے اور وہی حالت حیات میں اُسکا ولی نکاح اور بعد وفات کے جنازے کی نماز کا ولی قرار دیا جاتا ہے انتہی کلام المترجم **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَعَنْ هِبَتِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم
اسکو مگر روایت سے عبد اللہ بن دینار کے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور روایت کی ہے یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے
ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ منع فرمایا آپ نے ولاء کے بیچنے اور ہبہ کرنے سے اور اس حدیث میں وہم ہے کہ وہم کیا ہے اس میں یحییٰ بن سلیم نے اور روایت کی ہے عبد الوہاب ثقفی نے اور
عبد اللہ بن نمیر نے اور کئی لوگوں نے عبید اللہ بن عمر سے اُنہوں نے عبد اللہ بن دینار سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ زیادہ صحیح ہے یحییٰ بن سلیم کی روایت سے **باب**
مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً باب اس بیان میں کہ جانور کے عوض جانور قرض بیچنا درست نہیں **عَنْ** سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ
بَيْعِ الْحَيَوَانِ بِالْحَيَوَانِ نَسِيْئَةً **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جانور کو جانور کے بدلے قرض بیچنے سے منع فرمایا **ف** اس باب میں ابن عباس اور جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے
حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سننا حسن کا بھی سمرہ سے صحیح ہے یعنی ثابت ہے محدثین کے نزدیک ایسا ہی کہا ہے علی بن مدینی وغیرہ نے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے جانور کو جانور
کے عوض قرض بیچنے میں اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے صحابہ وغیرہم سے جانور کے تئیں جانور کے عوض قرض بیچنے کی اور
یہی قول ہے شافعی اور اسحاق کا **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْحَيَوَانُ اثْنَيْنِ بِوَاحِدٍ لَا يَصْلُحُ نَسِيْئًا وَلَا بَأْسَ بِهٖ يَدًا بِيَدٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے
کہا اُنہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو جانور کا ایک جانور کے بدلے بیچنا قرض درست نہیں ہاں اگر اُسیوقت ہاتھوں ہاتھ لیں تو کچھ مضائقہ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب**
مَا جَآءَ فِي شِرَاءِ الْعَبْدِ بِالْعَبْدَيْنِ باب غلام یا ایک غلام خریدنے کے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ جَآءَ عَبْدٌ فَبَايَعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْهِجْرَةِ وَلَا يَشْعُرُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهٗ عَبْدٌ فَجَآءَ سَيِّدُهٗ يُرِيْدُهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعْنِيْهِ فَاشْتَرَاهُ بِعَبْدَيْنِ أَسْوَدَيْنِ ثُمَّ لَمْ يُبَايِعْ أَحَدًا بَعْدُ حَتّٰى يَسْأَلَهٗ أَعَبْدٌ هُوَ **ترجمہ**
روایت ہے جابر سے کہا اُنہوں نے آیا ایک غلام اور بیعت کی اُسنے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اور خبر نتھی حضرت کو کہ وہ غلام ہے پھر آیا مالک اُسکا چاہتا ہوا کہ اُسکو لیجاوے سو فرمایا آنحضرت نے
بیچ اُسکو میرے ہاتھ سو خرید لیا اُسکو حضرت نے دو غلام سیاہ دیکر پھر نہ بیعت کرتے تھے کسی سے جبتک کہ پوچھ نہ لیتے کہ وہ غلام تو نہیں **ف** اس باب میں انس سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے
صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا کہ کچھ مضائقہ نہیں دو غلام دیکر ایک غلام خریدنے میں اگر ہاتھوں ہاتھ لیوے اور اختلاف ہے قرض لینے میں **باب** مَا جَآءَ أَنَّ الْحِنْطَةَ بِالْحِنْطَةِ مِثْلًا
بِمِثْلٍ وَكَرَاهِيَةِ التَّفَاضُلِ فِيْهِ باب اس بیان میں کہ گیہوں کے بدلے گیہوں برابر لینے چاہئیں کمی بیشی جایز نہیں **عَنْ** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ مِثْلًا
بِمِثْلٍ فَمَنْ زَادَ أَوِ ازْدَادَ فَقَدْ أَرْبٰى بِيْعُوا الذَّهَبَ بِالْفِضَّةِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَبِيْعُوا الْبُرَّ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ وَبِيْعُوا الشَّعِيْرَ بِالتَّمْرِ كَيْفَ شِئْتُمْ يَدًا بِيَدٍ
ترجمہ روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیچو یا خریدو سونا سونے کے عوض میں برابر برابر یعنی وزن میں اور چاندی ساتھ چاندی کے برابر برابر یعنی وزن میں اور کھجور عوض میں کھجور
کی برابر برابر یعنی کیل میں اور اسیطرح گیہوں عوض میں گیہوں کے برابر برابر اور نمک عوض میں نمک کے برابر برابر اور جو عوض میں جو کے برابر برابر سو جسنے زیادہ دیا یا زیادہ لیا تو اُسنے سود کا معاملہ

کیا بیچو سونیکو چاندی کے عوض مین جتنا چاہو یعنی سونیکے عوض مین چاندی اگر لیجاوے یا چاندی کے عوض سونا تو وزن برابر ہونا کچھ ضرور نہین مگر شرط یہہ ہی کہ ہاتہون ہاتہ ہو یعنی قرض درست نہین اور اسیطرح بیچو گیہون کہجور کے عوض مین جتنی چاہو ہاتہون ہاتہ یعنی اُدہار درست نہین اگرچہ کیل مین کم وبیش ہو تو مضائقہ نہین اور بیچو جَو کو کہجور کی عوض مین جتنا چاہو ہاتہون ہاتہ یعنی اُدہار نہو **ف** اسباب مین ابی سعید اور ابی ہریرہ اور بلال سے روایت ہے، حدیث عبادہ کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کے ہی بعضون نے یہہ حدیث خالد سے اسی اسناد سے اور اسمین یہہ بہی ہی کہ حضرت نے فرمایا بِیعُوا البُرَّ بِالشَّعِیرِ کَیفَ شِئتُم یَدًا بِیَدٍ یعنے بیچو گیہون کو جَو کے عوض مین جتنا چاہو ہاتہون ہاتہ یعنے قرض درست نہین اور روایت کی بعضون نے یہہ حدیث خالد سے انہون نے ابی قلابہ سے انہون نے ابی الاشعث سے انہون نے عبادہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث اور زیادہ کیا اسمین کہ کہا خالد نے کہا ابو قلابہ نے بیچو گیہون کو جَو کی عوض مین جسطرح چاہو سو ذکر کیا آخر حدیث تک اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ کہتے ہین درست نہین بیچنا گیہونکا گیہون کے عوض مین مگر برابر برابر اور جَو کا جَو کے عوض مین مگر برابر برابر ہے جب مختلف ہون قسمین تو مضائقہ نہین کمی اور زیادتی مین یعنی مثلاً سوا سیر گیہون دو سیر جَو کے عوض مین لے یا تین سیر گیہون ایک سیر تمر کے عوض مین لی تو درست ہے مگر ہاتہون ہاتہ لینا چاہیی اُدہار درست نہین دونون چیزین اُدہار ہون یا ایک چیز درست نہین اور یہی قول ہے اکثر اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا اور کہا شافعی نے دلیل اسکی کہ قرض لینا اسمین درست نہین یہہ قول ہے حضرت کا کہ فرمایا آپنے بیچو جَو کو عوض مین گیہون کے جتنا چاہو ہاتہون ہاتہ یعنے ادہار درست نہین اور ایک قوم نے علما سے کہا ہے کہ گیہون جَو کے عوض مین بیچنا درست نہین مگر جب برابر برابر ہو یعنی ناپ مین دونون برابر ہون گویا کہ انکے نزدیک گیہون اور جَو ایکہی جنس ہے اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور پہلا قول صحیح ہے یعنی درست ہونا اس بیع کا **مترجم** کہتا ہے اس حدیث مین چہہ چیزونکے ربا کا ذکر ہے سونا چاندی گیہون جَو کہجور نمک اور باقی اور چیزونکو جیسے لوہا چونا اور اقسام دانونکے انکو علما نے اسی پر قیاس کیا ہے مگر اختلاف اسمین ہے کہ ربا کی علت کیا ہے امام مالک نے کہا علت ربا کی ان چہہ چیزونمین ثمنیت ہی سونی چاندی مین اور قوت مدخر ہونا باقی چار چیزونمین سو جسمین قوت مدخر ہوگا یا ثمنیت ہوگی اسمین ربا حرام ہے یعنی کمی بیشی اسکے لینی مین جائز نہین پس انکے نزدیک ترکاری اور میوا اور کہانی کی چیزین کہ ذخیرہ نہین ہوتین اُنمین ربا یعنے کم و زیادہ لینا دو کے بدلے ایک لینا دینا درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک ربا کی علت ثمنیت ہی سونی چاندی مین اور صرف قوت ہونا ہے باقی چار چیزونمین یعنی ادخار شرط نہین یعنے یہہ ضرور نہین کہ وہ چیز جمع ہی کیجاتی ہو اور برسون رکہی جاتی ہو صرف قوت ہونے سے ربا لازم آتا ہے تو انکے نزدیک ترکاری اور میوے اور ادویات مین کم و بیش لینا ربا ہی برابر لینا درست ہے اور لوہے اور تلنبے اور پیتل اور اژدہات اور چونا اور انکے مانند اور چیزونمین انکے نزدیک ربا نہین مثلاً ایک پیمانہ چونے کا دو پیمانے چونے کے بدلے لینا دینا درست ہے اسیطرح سے لوہا تانبا سیر بہر لینا دو سیر دینا یا دو سیر لینا سیر بہر دینا درست ہے اور امام اعظم کے نزدیک ربا کی علت قدر مع الجنس ہے اور مراد قدر سے کیل اور وزن ہے یعنے ناپنا اور تولنا پہر ربا کی علت سونی چاندی مین وزن ہے سو ربا جاری ہوگا ہر وزنی چیز مین مانند تانبے اور لوہے وغیرہما کی یعنے اسمین کم و بیش لینا ایک جنس کا درست نہین مثلاً یہہ جائز نہین کہ دو سیر تانبا ایک سیر تانبے کے عوض مین لیوے یا دیوے اور باقی چار چیزونمین ربا کی علت کیل ہے پس جاری ہوگا ہر کیلی چیز مین مانند چونی اور اشنان وغیرہ کے یعنے جو چیز کہ لپ کو بیچی جاتی ہو اور کیلی اور وزنی ہونا جسکا حدیث مین آیا ہے وہ تو بدل نہین سکتا مثلاً سونا چاندی شرع مین وزنی ہے سو اسکو حکم وزن کا ہی اگرچہ عرف مین خلاف اسکی جاری ہو اور گیہون جَو کہجور نمک یہہ شرع مین کیلی ہین اگرچہ عرف مین کیلی نہوان سو جب یہہ چیزین لین دین مین بجنس ہون تو اعتبار وزن اور کیل کا ہے مثلاً سونی کو سونی کے ساتہ بیچنا ہو وزن برابر چاہیی اور اسیطرح چاندی کو چاندی کے ساتہ وزن برابر چاہیے گنتی پر بیچنی وزن مین درست نہین اور باقی چار چیزونمین کیل کا اعتبار ہی اگرچہ عرف مین رواج ان چیزونکی مین کیل کا نہو اور جسمین کیلی یا وزنی ہونا حدیث مین نہین آیا اسمین اعتبار عرف کا ہی اگر عرف مین وہ وزنی ہے تو وزن مین برابر چاہیی اور اگر کیلی ہے تو کیل مین مثلاً چونا عرف مین کیلی ہی جب چونی سے چونا بدلین تو زیادتی کمی کیل مین درست نہین اور لوہا تانبا کہ عرف مین وزنی ہے جب لوہا لوہے سے یا تانبا تانبے سے بدلین تو کمی بیشی وزن مین نچاہیی نہین تو ربا ہوگا کذا فی شرح مشکوٰۃ باختلاف لفظی

باب مَا جَاءَ فِي الصَّرْفِ باب صرافی کے بیانمین

عن نافع قَالَ انْطَلَقْتُ اَنَا وَابْنُ عُمَرَ اِلَى اَبِي سَعِيدٍ فَحَدَّثَنَا اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعَتْهُ اُذُنَايَ هَاتَيْنِ يَقُولُ لَا تَبِيعُوا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَالْفِضَّةَ بِالْفِضَّةِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ لَا يُشَفُّ بَعْضُهُ عَلَى بَعْضٍ وَلَا تَبِيعُوا مِنْهُ غَائِبًا بِنَاجِزٍ **ترجمہ** روایت ہے نافع سے کہا انہون نے گیا مین اور ابن عمر ابی سعید کی طرف سو روایت کی انہون نے ہمسے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسا فرمایا کہ سنا تہی میرے ان کانون نے فرماتی تہی نہ بیچو سونیکو سونیکے بدلے مگر برابر یعنے وزن مین اور نہ بیچو چاندی کو بدلے چاندی کے مگر برابر نہ بڑہایا جاوے کوئی اسمین کا دوسرے پر اور نہ بیچو اسمین سے کچہہ قرض عوض مین نقد کے یعنی لین دین دونون ایک ہی وقت مین ہو جاوے یہہ نہو کہ ایک چاندی دیدے دوسرا چاندی دینی کا وعدہ کل پرسون کا کرے یا دو وزن

طرف سے قرض ہو یعنی قول و قرار ہو جائے و لین دین کی کچھ مدت ٹھہرے یہ بھی درست نہین **ف** اس باب مین ابی بکر اور عمر اور عثمان اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور برا اور زید بن ارقم اور فضالہ بن عبید اور ابی بکرہ اور ابن عمر اور ابی الدردا اور بلال سے روایت ہے ۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا صحابہ وغیرہم سے مگر جو مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ کہتے تھے کچھ مضائقہ نہین اسمین کہ بیچا جاوے سونا بدلے سونے کی کمتی بڑھتی اور چاندی بدلے چاندی کے کمتی بڑھتی جبکہ ہاتھون ہاتھ ہو اور کہا ابن عباس نے کہ ربوا تو جب ہے کہ جب معاملہ قرض کا ہو اور ایسا ہی کچھ مروی ہے انکے بعض اصحاب سے بھی اور مروی ہے ابن عباس سے کہ وہ پھر گئی اپنی اس بات سے جب سُنی اُنہون نے حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ابی سعید خدری سے اور پہلا قول صحیح ہی اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے ابن مبارک سے کہ صرّاف مین کسیکا اختلاف نہین یعنی سبکا مذہب وہی ہے جو اوپر مذکور ہوا **عن** ابن عمر قال کنت ابیع الابل بالبقیع فابیع بالدنانیر فاٰخذ مکانھا الورق وابیع بالورق فاٰخذ مکانھا الدنانیر فاتیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فوجدتہ خارجا من بیت حفصۃ فسألتہ عن ذلک فقال لا بأس بہ بالقیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا اُنہون نے مین اونٹ بیچتا تھا بقیع کی بازار مین سو بیچتا تھا اونٹ کو عوض مین دیناروں یعنی اشرفیون کے یعنے قیمت اُسکی ٹھہراتا تھا اور لیتا تھا دیناروں کے عوض مین چاندی اور کبھی بیچتا تھا اونٹ چاندی کے بدلی اور لیتا تھا مین اُسکے عوض مین دینار سو آیا مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکو نکلتی پایا مین نے حفصہ کے گھر سے سو پوچھا مین نے آپسے اسکا حکم سو فرمایا آپنے کچھ مضائقہ نہین قیمت ٹھہرا لی مین یعنی قیمت دینار سے ٹھہراکر اُسکے بدلی درہم لینا یا درہم ٹھہراکر دینار لینا اسمین کچھ مضائقہ نہین **ف** اس حدیث کو ہم مرفوع نہین جانتے مگر سماک بن حرب کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہین سعید بن جبیر سے وہ ابن عمر سے اور روایت کیے داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث سعید بن جبیر سے اُنہون نے ابن عمر سے موقوفًا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ کہتے ہین کچھ مضائقہ نہین اگر لیوے سونا چاندی دیکر اور چاندی سونا دیکر اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے اسکو نادرست ہی کہا ہے **عن** مالک بن اوس بن الحدثان انہ قال اقبلت اقول من یصطرف الدراہم فقال طلحۃ بن عبید اللہ وھو عند عمر بن الخطاب ارنا ذھبک ثم ائتنا اذا جاء خادمنا نعطک ورقک فقال عمر بن الخطاب کلا واللہ لتعطینہ ورقہ او لتردن الیہ ذھبہ فان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الورق بالذھب ربوا الا ھاء وھاء والبر بالبر ربوا الا ھاء وھاء والشعیر بالشعیر ربوا الا ھاء وھاء والتمر بالتمر ربوا الا ھاء وھاء **ترجمہ** روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے اُنہون نے کہا آیا مین بیچ بازار مین اور کہا مین نے کون صراف ہے کہ درہم دیتا ہی یعنی مین اسے دینار دون مجھے درہم دیوے سو کہا طلحہ بن عبید اللہ نے اور وہ عمر بن خطاب کے پاس تھے دکھاؤ ہمکو اپنا سونا یعنی دینار وغیرہ پھر لوٹ کر ہمارے پاس آؤ جب تک ہمارا نوکر آجاوے تو ہم تمکو تمہاری چاندی یعنی درہم دیوین سو فرمایا عمر بن خطاب نے کبھی ایسا نہوگا قسم ہے اللہ کی یا تو تم دیدو اسکی چاندی یعنی درہم ابھی یا نہین تو پھیر دو اسکا سونا اسلیے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے چاندی سونے کی بدلے لینا بیاج ہے مگر ہاتھون ہاتھ یعنی ادہار درست نہین اور گیہون گیہون کے بدلی ربوا ہے مگر ادہر لیے اُدہر دی اور جو بدلی جو کے بیاج ہی مگر ادہر لیے اُدہر دی اور کھجور بدلی کھجور کی بیاج ہی مگر جو ادہر دی اُدہر لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل العلم کا اور حضرت نے جو فرمایا ھاء وھاء اسکی معنی ہاتھون ہاتھ لیعنے اُدہار درست نہین سودا نقد نقد ضرور ہی **مترجم** ایک چیز بیچنا اُسکی عوض مین مثلًا چاندی چاندیکی عوض مین تین طرح ہوتا ہی دونون وزنی ہون یا دونو کیلی اور دونو موجود ہون یعنی نقد دوسرے یہ کہ دونو موجود نہو طرفین سی معاملہ قرض پر ہو تیسرے یہ کہ ایک طرف نقد ہو ایکطرف قرض سو پہلی صورت درست ہے بشرطیکہ دونون کیل مین برابر ہون اگر کیلی ہین اور وزن مین اگر وزنی ہین اور دو صورتین اخیر کی جایز نہین اگرچہ برابر ہون دونو جنس کذا فی شرح مشکوۃ

باب ما جاء فی ابتیاع النخل بعد التابیر والعبد ولہ مال باب نخل اور غلام مالدار کی بیع مین **عن** سالم عن ابیہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من ابتاع نخلا بعد ان تؤبر فثمرتھا للذی باعھا الا ان یشترط المبتاع ومن ابتاع عبدا ولہ مال فمالہ للذی باعہ الا ان یشترط المبتاع **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا انکی باپنے سُنا مینے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تھے جسنے خریدی کھجور کے درخت بعد پیوند کرنیکے تو اسکا پھل اُسیکا ہی جسنے بیچا مگر یہ کہ خریدنیوالا پھل کی بھی شرط کرے درخت کے ساتھ خرید کی وقت اور جسنے خریدا غلام کو اور اسکی پاس مال بھی ہے تو وہ مال اُسیکا ہی جسنے غلام بیچا مگر یہ کہ خریدنیوالا اُس مالکی بھی شرط کر لی بیع کی وقت **ف** اس باب مین جابر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی ایسی ہی مروی ہے کئی سندونسی زہری سے وہ روایت کرتے ہین سالم سے وہ ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے خریدا کھجور کا درخت بعد پیوند کرنیکے تو اُسکا پھل اُسیکا ہی جسنے وہ درخت بیچا مگر جبکہ خریدار پھل کی بھی شرط کر لی اور جسنے بیچا کوئی غلام تو مال اُس غلام کا بایع کا ہے مگر جب خریدنیوالا مال کی بھی شرط کر لے اور مروی ہے نافع سے وہ روایت کرتی ہین ابن عمر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے بیچا کوئی غلام اور اُسکے پاس مال ہی تو مال بایع کا ہی مگر جب شرط کر لی مشتری ایسی ہی روایت کی عبید اللہ بن عمر وغیرہ نی نافع سے دونو حدیثین اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اور روایت

کی ہے عکرمہ بن خالد نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سالم کی حدیث کی مانند اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی کا اور احمد اور اسحاق کا محمد نے کہا حدیث زہری کی سالم سے جو مروی ہے انکے باپ کے واسطے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ زیادہ صحیح ہے

باب مَا جَاءَ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا باب خیار میں عاقدین کے قبل تفرق کے **عن** ابن عمر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول البيعان بالخيار ما لم يتفرقا او يختارا قال فكان ابن عمر اذا ابتاع بيعا وهو قاعد قام ليجب له **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے بایع اور مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں یا اختیار کی شرط کرلیں یعنی اس صورت میں بعد تفرق بھی اختیار رہیگا کہا راوی نے عبداللہ بن عمر جب خریدتے کوئی چیز تو کھڑے ہو جاتے کہ بیع واجب ہو جاوے اور خیار باقی نرہے **عن** حكيم بن حزام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم البيعان بالخيار ما لم يتفرقا فان صدقا وبينا بورك لهما في بيعهما وان كتما وكذبا محقت بركة بيعهما **ترجمہ** روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ انہوں نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بایع اور مشتری کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں پھر اگر وہ دونوں سچ بولے یعنی نرخ میں غلط اظہار نکی اور کہدیا بایع نے عیب اسباب بیع کا اور مشتری نے حال ثمن وغیرہ کا برکت دیجاویگی انکی بیع میں اور اگر جھوٹ بولے اور چھپایا مٹائی جاویگی برکت انکی بیع کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور باب میں ابی برزہ اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ کا اور سوا انکے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہا ہے کہ جدا ہونا بدنوں سے مراد ہے نہ کلام سے اور بعض علما نے کہا ہے کہ جدائی کلام کی مراد ہے یعنے بیع وشرا کے الفاظ جبتک تمام نہوں جبتک خیار ہے بعد اسکے نہیں اور حضرت کی حدیث میں یہی مراد ہے اور پہلا قول صحیح ہے اسلئے کہ ابن عمر جو راوی حدیث ہیں وہ خود جب چاہتے کہ بیع لازم ہو جاوے اور خیار نرہے تو چلنے لگتے تاکہ خیار جاتا رہے اور راوی خوب جانتا ہے اپنی روایت کو اور ایسا ہی روایت ہے ابی برزہ اسلمی سے کہ انکے پاس فیصلہ چاہا دو شخصوں نے بیع حق کو میں کی کہ انکی بیع کی تھی انہوں نے ایک کشتی میں تو فرمایا ابی برزہ نے تمکو اختیار ہی اسلئے کہ بایع و مشتری کشتی میں رہا اور جدا نہیں ہوسکتی اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بایع اور مشتری کو خیار ہے جبتک جدا نہوں اور ظاہر ہے کہ کشتی میں افتراق بالابدان نہیں ہوسکتا اور افتراق بالکلام ممکن ہے اور بعض علما کا مذہب ہے یہی کہ افتراق بالکلام مراد ہے یعنے اہل کوفہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے ثوری کا اور ایسا ہی مروی ہے مالک بن انس اور ابن مبارک سے کہ انہوں نے فرمایا کیونکر رد کروں میں اس مذہب کو اور حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس باب میں صحیح ہے سو قوی کہا انہوں نے اسی مذہب کو یعنے تفرق سے تفرق بالابدان مراد ہے اور یہ جو حضرت نے استثنا فرمایا اور ارشاد کیا الا بیع الخیار مطلب اسکا یہ ہے کہ بایع اور مشتری کو اختیار ہے مگر بیع خیار میں یعنے جب بایع نے مشتری کو اختیار دیا اور مشتری نے بیع کو اختیار کر لیا تو پھر مشتری کو اختیار نہیں کہ اس بیع کو فسخ ورد کرے اگرچہ جدا بھی نہوے ہوں ایسے ہی تفسیر کی ہے اسکی شافعی نے اور اور لوگوں نے اور حدیث عبداللہ بن عمر کی مقوی ہے تفرق بالابدان کی جو مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال البيعان بالخيار ما لم يتفرقا الا ان تكون صفقة خيار ولا يحل له ان يفارق صاحبه خشية ان يستقيله **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بایع و مشتری دونوں کو اختیار ہے جبتک جدا نہوں مگر یہ کہ ہو وے بیع خیار کی اور حلال نہیں ہے ان دونوں کو کہ جلدی چھوڑ دیوی اپنے ساتھی کو اس خوف سے کہ وہ بیع کو فسخ کرے **ف** یہ حدیث حسن ہی اور معنے اسکے یہی ہیں کہ جدا ہووین اس خوف سے کہ بیع فسخ ہو اور اگر فرقت کلام کی مراد ہوتی تو اس حدیث کے کچھ معنی ہی نہ بنتے کہ اسمیں یہ کہا ہے نہیں سکتی کہ جدا ہونا چاہیے اس خوف سے کہ بیع کا اقالہ نہو

باب **عن** ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا يتفرقن عن بيع الا عن تراض **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جدا ہوویں بایع اور مشتری بعد بیع کے مگر آپسکی خوشی سے **مترجم** کہتا ہی اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ اعتبار فرقت بالابدان کا ہے نہ فرقت بالقول کا اسلئے کہ منع کرنا جدا ہونے سے بعد بیع کی اس سے نہیں مراد ہو سکتی مگر جدائی بدنی کہ وہ اختیاری ہے اور بعد بیع کے باقی ہے اور جدائی قولی بعد بیع کے ہو چکی اس سے منع کرنا نہیں ہوسکتا انتہی **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** جابر ان النبي صلى الله عليه وسلم خير اعرابيا بعد البيع **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک اعرابی کو بعد بیع کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب مَا جَاءَ فِيمَنْ يُخْدَعُ فِي الْبَيْعِ باب اسکی بیان میں جو دھوکا کھا جاوے بیع میں **عن** انس ان رجلا كان في عقدته ضعف وكان يبايع وان اهله اتوا النبي صلى الله عليه وسلم فقالوا يا رسول الله احجر عليه فدعاه رسول الله صلى الله عليه وسلم فنهاه فقال يا رسول الله اني لا اصبر عن البيع فقال اذا بايعت فقل ها وها ولا خلابة **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ایک مرد کے خرید و فروخت میں ضعف تھا یعنے اکثر خرید و فروخت میں دھوکا کھا جاتا تھا اور ہمیشہ خریدتا بیچتا تھا تو گھر والے اسکے آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ اسکو روک دیجیے یعنے منع کر دیجیے بیع سے پس بلایا اسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور منع کیا بیع سے تو عرض کیا اسنے کہ یا رسول اللہ مجھکو صبر نہیں آتا بغیر خرید و فروخت کے تو فرمایا آپنے جب تو کچھ خریدے یا بیچے تو کہدے لین دین ہے اور فریب نہیں **ف** اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے

حدیث انس کی حسن ہی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل العلم کا کہ روک دینا اور منع کرنا چاہئی مرد حُر کو خرید و فروخت سے جبکہ ضعیف العقل ہو کہ دہوکا کہاتا ہو اور یہی قول ہی احمد و اسحاق کا اور بعضون نے
کہا حُر بالغ کو بیع سے روکنا درست نہین **مترجم** کہتا ہی یہ شخص جنسے حضرت نے فرمایا حبان ابن منقذ بن عمرو انصاری ہی یا اور دوسرے انکے یحیٰی اور واسع حاضر ہوئی ہین جنگ اُحد مین اور عمر انکی ایک سو تیس
برس کی تہی اور کسی قلعہ کی لڑائی مین وہ حضرت کے ساتہ تہی سو انکے سر مین ایک پتہر لگا اور اُس سے انکی زبان اور عقل مین فتور آگیا مگر بالکل عقل نہین گئی اور دارقطنی نے کہا ہے کہ وہ نابینا تہی اور یہ جو حضرت
نے فرمایا لاخلابۃ سو خ کو زیر ہے اور لام مین تشدید نہین اور اُسکے بعد الف ہے الف کے بعد با مفتوح ہی مگر جب کچہہ خرید و فروخت کرتے تہے تو لاخیابۃ کہتے تہی اور اسمین احدمی کے بجائی لام
کے یای مفتوح ہے اور اسکا سبب تہا کہ وہ اَلثغ تہے اور اَلثغ عرب مین اُسکو کہتی ہین جو لام کی جگہہ ی بولتا ہی اور خلابہ کسے معنے خدیعت کی ہین تقدیر لاخلابۃ کی یہ ہی لا تحل لک
خدیعتی یعنے تجہکو میرے ساتہ مکر کرنا جایز نہین کہ مین ناواقف ہون یا سمجہہ نہین رکہتا یا یہ تقدیر ہی لا تلزمنی خدیعتک یعنے تیری خدیعت مجہہ پر لازم نہین ہوگی یعنے مجہی اختیار ہی کہ
اگر اس بیع مین کسیطرح کا نقصان دیکہونگا تو پہیر دونگا گویا اس لفظ سے خیار عیب ثابت کرنا منظور ہے اور اختلاف ہے علما کا اس حدیث مین تو بعضون نے کہا یہ حکم اُسکیلئے خاص تہا اب کوئی ایسا
نہین کر سکتا اور جو شخص ایسا دہوکا کہاوے اور غبن مین پڑجاوے تو اُسکو خیار نہین کہ مبیع کو پہیر دے غبن یعنی نقصان تہوڑا ہو یا بہت اور یہی مذہب ہے شافعی اور ابوحنیفہ کا اور اور بہی لوگون
کا کہ جب کوئی شخص کسی چیز کو خریدے اور بعد معلوم ہو کہ وہ دس روپیہ کی تہی اور اسنے بیس کو خریدی تو مشتری کو اختیار نہین کہ پہیر دے اور امام مالک سے بہی صحیح تر روایت تو یہی ہے اور بعضے
مالکی لوگون نے کہا ہے کہ جو شخص ایسا دہوکا کہاجاوے کہ تین روپیہ کی چیز چار روپیہ کو خرید لیوے تو اُسے اختیار ہے پہیر دینے کا اسی حدیث کی دلیل سے جب مقدار نقصان کا ثلث قیمت کے
برابر ہو جیسے یعنے مثلاً تین روپیہ کی چیز چار کو خریدی اور اگر مقدار نقصان ثلث سے کم ہے تو اختیار نہین اور صحیح وہی پہلا مذہب ہے یعنے مغبون کو اختیار نہین اسلئے کہ حضرت نے بہی اُن صحابی کے
لئے کچہہ خیار ثابت نہین کیا یعنے یہ نہین فرمایا کہ جب تو ایسا کہیگا تو تجہے اختیار ہے کہ چاہے مبیع کو رکہے یا پہیر دے اور اگر اُس حدیث سے خیار ثابت بہی ہو تو خاص اُنہی صحابی کے لئے ہوگا ہر مغبون
کو کیونکر حاصل ہو سکتا ہے کہ اوسمین کوئی لفظ ایسا نہین جو مقتضی عموم ہو یہ سب مضمون نووی نے شرح مسلم مین ذکر کیا ہے **باب** فی المصراۃ یعنی باب دودہ چڑہی گائی اور بکری کے بیچنے
کا بیان **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فھو بالخیار اذا حلبھا ان شاء ردھا ورد معھا صاعا من تمر +
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے خریدی ایسی گائی یا بکری کہ جسکا دودہ بیچنے والی نے کئی دن سے نہین دوہا تہا کہ اُسکے تہن خوب بڑی بڑی
ہوگئی تہے کہ خریدار جانے کہ بہت دودہ دیتی ہے سو لینی والیکو اختیار ہے جب دودہ دوہے اُسکے پہیر دینے کا اور جب پہیرے تو اُسکے ساتہ ایک صاع کہجور بہی دیدے یعنی اُس دودہ کے عوض مین جو اُسنے دوہا
تہا **ف** اس باب مین انس سے اور ایک مرد صحابی سے بہی روایت ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اشتری مصراۃ فھو بالخیار ثلثۃ ایام فان ردھا
رد معھا صاعا من طعام لا سمراء معنی لا سمراء لا بر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جو خریدی دودہ رکی ہوئی گائی یا بکری اُسکو اختیار
ہے تین دن تک سو اگر پہیرے تو پہیر دے اُسکے ساتہ ایک صاع غلہ کا کہ سمرا نہو یعنی گیہون نہو یعنی کوئی اور غلہ سے دیدے گیہون کچہہ ضرور نہین کہ عرب مین گران ہے **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہے
اور اسی حدیث پر عمل ہے ہم لوگونکا یعنے اہل حدیث کا انہین مین ہین شافعی اور احمد اور اسحق **مترجم** کہتا ہے اسی مضمون کی حدیث ابن مسعود سے بہی مروی ہے چنانچہ صحیحین مین ہی مگر اُنمین
مصراۃ کی جگہ محفلۃ آیا ہے اُسکے بہی معنی وہی ہین اور صاع لکہنو کے سیر سے ایک چہٹانک تین سیر ہوتا ہے اور امام مالک کا بہی یہی مذہب ہے جو اوپر مذکور ہوا کذا فی شرح مشارق **باب**
ما جاء فی اشتراط ظہر الدابۃ عند البیع ، باب جانور بیچتی وقت سواری کی شرط کرنیکے بیان مین **عن** جابر بن عبد اللہ انہ باع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعیرا
واشترط ظھرہ الی اھلہ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ اُنہون نے رستی مین ایک اونٹ بیچا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ اور شرط کرلی کہ وہ سوار ہوگا اُسپر اپنے گہر تک **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندون سے جابر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ کہتے ہین کہ ایک شرط جایز ہی بیع مین یعنے دو شرطین جایز نہین اور یہی قول ہے احمد اور
اسحاق کا اور کہا بعض علمانے کہ ایک شرط بہی جایز نہین اور بیع صحیح ہی نہین ہوتی اگر اُسمین شرط ہو **باب** الانتفاع بالرھن باب اس بیان مین کہ جسکی پاس کوئی چیز رہن ہو
وہ اُس سے نفع اُٹہاوے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظھر یرکب اذا کان مرھونا ولبن الدر یشرب اذا کان مرھونا وعلی
الذی یرکب ویشرب نفقتہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سواری پر چڑہے جب سواری رہن ہو اور دودہ والی گائی بکری کا دودہ پیا جاوے جب وہ
اور جسپر سواری کری یا اُسکا دودہ پیوے اُسکی ذمہ پر اُسکا دانہ گہاس ہے یعنے راہن ہو یا مرتہن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہین جانتے ہم اسکو مرفوع مگر عامر شعبی کی روایت سے کہ وہ ابو ہریرہ سے روایت کرتی ہین اور
روایت کی ہے کئی لوگون نے یہ حدیث اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے موقوفاً یعنی اُنہین کا قول اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور کہا بعض علمانے کہ

جائز نہیں نفع اٹھانا شی مرہونہ سے بالکل **باب** ماجاء في شراء القلادة وفيها ذهب وخرز **باب** ہار وغیرہ خریدنے کے بیان میں کہ جس میں سونا بھی ہو اور جواہرات جڑی ہوں **عن** فضالة بن عبيد قال اشتريت يوم خيبر قلادة باثني عشر دينارا فيها ذهب وخرز ففصلتها فوجدت فيها أكثر من اثني عشر دينارا فذكرت ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فقال لا تباع حتى تفصل **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا انہوں نے خریدا میں نے خیبر کی فتح کے دن ایک ہار بارہ دینار کو کہ اُسمیں سونا بھی تھا اور کچھ جواہر بھی جڑے تھے سو اُسکو توڑ کر جدا جدا کیا میں نے اور پایا اُسمیں سونا بارہ دینار سے زیادہ سو ذکر کیا میں نے اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا ایسی چیز یعنی سونے چاندی کی چیز نہ بیچی جاوے بغیر توڑے اور جُدا کئے **روایت** کی قتیبہ نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے ابی شجاع سے انہوں نے سعید بن یزید سے اسی اسناد سے اسی حدیث کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جائز نہیں کہ بیچی جاوے تلوار یا کمربند یا پٹکا کہ جسمیں چاندی جڑی ہو روپیوں کے عوض میں جب تک جدا نہ کر لی جاوے اور الگ کر کے اُسکو جدا نہ تولیں اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علماء نے اسکی اجازت دی ہے صحابہ وغیرہم سے **باب** ماجاء في اشتراط الولاء والزجر عن ذلك **باب** لونڈی یا غلام بیچتے وقت ولا کی شرط کرنے اور اُسمیں جو جھڑکی وارد ہے اسکے بیان میں **عن** عائشة أنها أرادت أن تشتري بريرة فاشترطوا الولاء فقال النبي صلى الله عليه وسلم اشتريها فإنما الولاء لمن أعطى الثمن أو لمن ولي النعمة **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ انہوں نے ارادہ کیا بریرہ کے خریدنے کا اور بریرہ کے مالکوں نے شرط کی کہ حق ولاء ہمارا رہے گا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خرید لو اُسکو اور بیشک ولاء تو اُسکو پہنچیگی جو قیمت دے یعنی خریدنے والے کو یعنی بیچنے والے کو نہیں مل سکتی اگرچہ وہ شرط بھی کر لے یا یہ فرمایا کہ جو مالک ہو نعمت کا یعنی ولاء اُسکو ہے جو مالک ہو آزاد کرنیکا **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہا یحییٰ مؤلف نے منصور بن معتمر کی کنیت ابو عتاب ہے **روایت** کی ہم سے ابو بکر عطار نے جو بصرہ کے ہیں انہوں نے علی بن مدینی سے کہا علی نے سنا میں نے یحییٰ بن سعید سے کہتے تھے جب تجھ کو حدیث پہنچے منصور سے تو دونوں ہاتھ تیرے خیر سے بھر گئے پھر نہ ارادہ کر تو کسی غیر کا پھر فرمایا یحییٰ نے میں نے کسیکو ثابت نہیں پایا اُن لوگوں سے جو روایت کرتے ہیں ابراہیم نخعی اور مجاہد سے منصور سے زیادہ اور خبر دی مجھکو محمد نے عبداللہ بن ابی الاسود سے کہا انہوں نے کہا عبدالرحمن بن مہدی نے منصور کوفہ کے سب راویوں سے زیادہ ثبت ہیں **باب** **عن** حكيم بن حزام أن رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث حكيم بن حزام يشتري له أضحية بدينار فاشترى أضحية فأربح فيها دينارا فاشترى أخرى مكانها فجاء بالأضحية والدينار إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال ضح بالشاة وتصدق بالدينار **ترجمہ** روایت ہے حکیم بن حزام سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بھیجا کہ ایک قربانی کا جانور خرید لاویں ساتھ ایک دینار کے تو انہوں نے ایک جانور خریدا اور فائدہ اٹھایا اُسمیں ایک دینار کا یعنی ایک دینار کا ایک جانور خرید کر دو دینار کو بیچا حضرت کے پاس ایک جانور اور ایک دینار لیکر حاضر ہوئے سو فرمایا آپ نے جانور کو ذبح کرو اور دینار کو صدقہ دیدے **ف** حکیم بن حزام کی حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور میرے نزدیک حکیم بن حزام سے کچھ سنا نہیں حبیب بن ابی ثابت نے **عن** عروة البارقي قال دفع إلي رسول الله صلى الله عليه وسلم دينارا لأشتري له شاة فاشتريت له شاتين فبعت إحداهما بدينار وجئت بالشاة والدينار إلى النبي صلى الله عليه وسلم فذكر له ما كان من أمره فقال بارك الله لك في صفقة يمينك فكان بعد ذلك يخرج إلى كناسة الكوفة فيربح الربح العظيم فكان من أكثر أهل الكوفة مالا **ترجمہ** روایت ہے عروہ بارقی سے کہا انہوں نے دیا مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دینار کہ خرید لاؤں میں ایک بکری سو خریدیں میں نے اُس سے دو بکریاں اور بیچی میں نے ایک بکری ایک دینار کو اور لایا حضرت کے پاس ایک بکرا اور ایک دینار اور ذکر کیا حضرت سے آگے حال اُس بکری کا جو گذرا تھا سو فرمایا آپ نے برکت دی اللہ تعالیٰ نے تیرے دہنے ہاتھ کے خرید و فروخت میں پھر بعد اسکے وہ جاتے تھے کناسہ کوفہ کو کہ ایک طرف کو ایک موضع ہے کوفہ کے قریب اور نفع کماتے تھے وہاں سے بہت سا سو کوفہ میں سب لوگوں سے زیادہ مال والے تھے **روایت** کی ہم سے احمد بن سعید نے انہوں نے حبان سے انہوں نے سعید بن زید سے انہوں نے زبیر بن خریت سے انہوں نے ابی لبید سے سو ذکر کی حدیث اُسکی مانند اور بعض اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے اور اسکے قائل ہیں احمد اور اسحاق اور بعض نے اس حدیث سے تمسک نہیں کیا انہیں میں ہیں شافعی اور سعید بن زید بھائی ہیں حماد بن زید کے اور ابو لبید کا نام لمازہ ہے **باب** ماجاء في المكاتب إذا كان عنده ما يؤدي **باب** اُس مکاتب کے بیان میں کہ جسکے پاس اتنا روپیہ ہو کہ زر کتابت ادا کر سکے **عن** ابن عباس عن النبي صلى الله عليه وسلم قال إذا أصاب المكاتب حدا أو ميراثا ورث بحساب ما عتق منه وقال النبي صلى الله عليه وسلم يؤدي المكاتب بحصة ما أدى دية حر وما بقي دية عبد **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب مستحق ہو مکاتب دیت کا یا میراث کا وارث ہو گا اُس حساب سے کہ جتنا آزاد ہو چکا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کی موافق اُس حصے کے کہ ادا کر چکا ہے یعنی زر کتابت سے اور دیت غلام کے موافق اسکے کہ باقی ہے اُسپر یعنی زر کتابت سے **مترجم** کہتا ہے دیت دیا جاوے مکاتب دیت آزاد کی یعنی مثلاً اگر ہزار بدل کتابت کسی مکاتب نے

ادا کیا تھا کہ اُسکو کسی نے مار ڈالا تو قاتل ادا کرے آدھی دیت آزاد کی اُس غلام کے وارثوں کو اور اُسکے مالک کو آدھی قیمت غلام کی مثلاً کتابت کی تھی ہزار درہم پر اور قیمت اسکی سو درہم تھی پھر
ادا کی اُسنے پانسو درہم بعد ازاں وہ مارا گیا تو غلام کے وارثوں کے لئے وہی پانسو درہم کہ آدھی دیت آزاد کی ہے اور اُسکے مالک کو پچاس درہم دیں گے کہ آدھی قیمت اُسکی ہے اور اسی طرح اگر ادا کر چکا تھا
آدھا روپیہ کتابت کا پھر اُس غلام کا باپ مر گیا اور وہ باپ آزاد تھا اور اُسکا کوئی اور وارث بھی نہ تھا سوا اس مکاتب بیٹے کے تو وارث ہوگا بیٹا مکاتب آدھی اُسکا اور مکاتب
اُس غلام کو کہتے ہیں کہ جس سے مالک اُسکا کہے کہ تو اتنا مال ادا کر دے تو آزاد ہے **ف** اس باب میں ام سلمہ سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی
یحیی بن ابی کثیر نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی خالد حذائی نے عکرمہ سے اُنہوں نے علی سے اُنہیں کا قول اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علما کا
صحابہ وغیرہم سے اور کہا اکثر علماء صحابہ وغیرہم نے مکاتب غلام ہی ہے جبتک کہ اُسپر ایک درہم بھی باقی رہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **عن** عمرو بن شعیب
عن ابيه عن جده قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يخطب يقول من كاتب عبده على مائة اوقية فاداها الا عشرة اواق او قال عشرة
الدراهم ثم عجز فهو رقيق **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ خطبہ پڑھتے تھے
اور فرماتے تھے جو اپنے غلام سے کہے کہ تو سو اوقیہ ادا کر دے تو آزاد ہے اور اُسنے ادا کئے سب مگر دس اوقیہ یا فرمایا حضرت نے کہ باقی رہے اُسپر دس درہم پھر عاجز ہو گیا یعنی نہ دے سکا وہ زر باقی تو پھر وہ غلام
ہی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ کا اور سوا اُنکے یہ کہ مکاتب کا حکم غلام ہی کا ہے اور وہ غلام ہے جبتک اُسپر کچھ بھی قرض کتابت باقی ہے اور روایت کی
ہے حجاج بن ارطاة نے عمرو بن شعیب سے اسکی مانند **عن** ام سلمة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان عند مكاتب احداكن ما يؤدي
فلتحتجب منه **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا اُنہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تمہاری کسی مکاتب کے پاس اتنی رقم ہو کہ وہ ادا کر دے تو آزاد ہو جاوے تو اُس سے چھپنا چاہیئے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے اہل علم کے نزدیک یہ ہیں کہ چھپنا اُس غلام مکاتب سے کہ جسکے پاس قرض کتابت موجود ہو از راہ تورع اور پرہیزگاری کے ہے اور کہتے ہیں کہ
آزاد نہیں ہوتا ہی غلام جبتک ادا نہ کرے قرض کتابت کی اگرچہ اسکے پاس قرض کتابت موجود ہو **باب** ما جاء اذا افلس للرجل غريم فيجد عنده متاعه باب اس بیان میں کہ جب
کسیکا قرضدار مفلس ہو جاوے اور وہ اپنی چیز اُسکے پاس بعینہ پاوے **عن** ابی هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم انه قال ايما امرء افلس ووجد رجل سلعته
عنده بعينها فهو اولى بها من غيره **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص مفلس ہو گیا اور پاوے کوئی اپنی چیز بعینہ اُسکے پاس تو وہ مال پانے والا مستحق
ہی اُسکا بہ نسبت اور لوگوں کے **ف** اس باب میں سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحق کا
اور کہا بعض علما نے وہ شخص بھی شریک ہے اور سب قرضخواہوں کے ساتھ یعنی اپنی چیز سالم نہیں لے سکتا سب قرضداروں کے برابر اُسکا بھی حصہ ہی اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا **باب** ما جاء
في النهي للمسلم ان يدفع الى الذمي الخمر يبيعها له باب اس بیان میں کہ مسلمان کو منع ہے کہ ذمی کو شراب بیچنے کو دیوے **عن** ابی سعيد قال كان عندنا خمر ليتيم فلما
نزلت المائدة سالت رسول الله صلى الله عليه وسلم عنه وقلت انه ليتيم قال اهريقوه **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُنہوں نے ہمارے پاس شراب تھی ایک یتیم کی
پھر جب اُتری سورہ مائدہ اور اُسمیں شراب کی حرمت مذکور ہے تو پوچھا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا میں نے وہ ایک یتیم کی ہی فرمایا اُسے بہا دو اُسکو **ف** اس باب میں انس بن مالک سے
بھی روایت ہے ۔ حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند اور اسکے قائل ہیں بعض اہل علم کہتے ہیں حرام ہے کہ شراب کا سرکہ بناویں اور برا سمجھا ہے اسی واسطے
کہ مسلمان کے گھر میں شراب رہے اور سرکہ بنا کرے یعنی سرکہ بنانیکی اگر اجازت دیجاوے تو لوگ گھر میں شراب رکھا کرینگے اور رخصت دی ہے بعض نے شراب کی سرکہ میں جو خود بخود سرکہ ہو جاوے **باب**
عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اد الامانة الى من ائتمنك ولا تخن من خانك **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
ادا کر اُسکی امانت کو جسنے تجھے امین ٹھہرایا اور نہ خیانت کر اُسکی جسنے تجھ سے خیانت کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعضے اہل علم کا مذہب اسی حدیث کے موافق ہے کہ جب کسی پر کسیکا قرض ہو
اور قرضدار چلا گیا تو قرضخواہ کو جائز نہیں کہ اُسکا روپیہ دبا رکھے اور جائز کہا ہے اُسکو بعض علمائے تابعین نے اور یہی قول ہے ثوری کا اور کہا ثوری نے اگر اُسکی روپیہ کسی پر ہی اور اُس شخص کی اشرفیاں
اُسکے ہاتھ میں آئیں تو لینا درست نہیں ہاں اگر اُسکے روپیہ ہاتھ آئیں تو موافق اپنے قرضہ کے رکھ لینا درست ہے **باب** ما جاء ان العارية مؤداة باب اس بیان میں کہ مانگے کی چیز پھیر دینی ہے
عن ابی امامة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول في خطبته عام حجة الوداع العارية مؤداة والزعيم غارم والدين مقضي **ترجمہ**
روایت ہے ابی امامہ سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے حجة الوداع کے خطبے میں مانگی کی چیز آخر پھیر دینی ہی یعنی اسکی مالک کو اور ضامن کو ڈانڈ دینا ضرور ہی اور قرض

واجب ادا ہی **ف** اس باب میں صفوان بن امیہ اور سمرہ اور انس سے روایت ہے * حدیث ابی امامہ کی حسن ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی امامہ کے اور سند سے بھی سوا اس سند کی **عن** سمرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال على اليد ما اخذت حتى تؤدي قال قتادة ثم نسي الحسن فقال هو امينك لا ضمان عليه يعني العارية **ترجمہ** روایت ہے سمرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہاتھ پر لازم ہے اسکا ادا کرنا جو لیا ہے اُسنے یعنی قرض ہو یا عاریت کہا قتادہ نے پھر بھول گئے حسن اس روایت کو اور یوں کہنے لگے وہ امین ہے تیرا یعنی جسکو عاریت دے اور نہیں ہے ڈنڈ اُس پر یعنی جسکو عاریت دی ہو کوئی چیز اور وہ تلف ہو جاوے تو عاریت لینے والے پر ضمان نہیں ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض علما صحابہ وغیرہم کا یہی مذہب ہے لوگ کہتے ہیں کہ مانگی کی چیز لینے والا ضامن ہوتا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد کا اور کہا بعض اہل علم صحابہ وغیرہم نے کہ مانگی کی چیز لینے والا ضامن نہیں ہے اور اگر عاریت ضایع ہو جاوے تو اُس پر ڈنڈ نہیں ہاں اگر خلاف کرے صاحب امانت کا یعنی مالک شے کا جو کہدے اسطرح رکھیو اور ضایع ہو تو البتہ اُسپر ڈنڈ ہے اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحق **باب** ما جاء في الاحتكار باب غلہ روکنے کے بیان میں **عن** معمر بن عبد الله بن فضلة قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول لا يحتكر الا خاطئ فقلت لسعيد يا ابا محمد انك تحتكر قال ومعمر قد كان يحتكر وانما روي عن سعيد بن المسيب انه كان يحتكر الزيت والخبط ونحو هذا **ترجمہ** روایت ہے معمر بن عبد اللہ سے جو بیٹے ہیں فضلہ کے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے غلہ بند کر کے زیادہ گرانی کا انتظار وہی کرتا ہے جو گنہگار ہے تو کہا محمد بن ابراہیم نے جو شیخ ہیں تیسرے کے یہ حدیث سعید نے تو کہا میں نے اُنسے اے ابو محمد تم تو احتکار کرتے ہو کہا سعید نے معمر بھی احتکار کرتے تھے اور مروی ہے سعید بن مسیب سے کہ وہ احتکار کرتے تھے تیل اور چارہ کا یعنی غلے کا احتکار نہیں کرتے تھے کہ ممنوع ہے **مترجم** کہتا ہے کہ شرح مشارق میں مرقوم ہے کہ ابن ماجہ میں عمر فاروق سے روایت ہے کہ جو گرانی میں غلہ بند کریگا خدا اُسکو کوڑھی اور محتاج کر دیگا اور عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ جسنے چالیس دن تک غلہ بند کیا وہ خدا سے جدا ہوا اور خدا اُس سے جدا ہوا قحط میں اناج بند کرنا اور زیادہ گرانی کا انتظار کرنا علماروں مذہب میں نہایت حرام ہے اسواسطے کہ خلایق تنگ ہوتی ہے اور جسنے غلہ اپنے گھر کے خرچ کے واسطے جمع کیا ہو اور سوداگری کی نیت نہو تو درست ہے اناج کی سوداگری منع نہیں جیسا عوام میں مشہور ہے بلکہ قحط اور گرانی میں بند کر رکھنا اور زیادہ گرانی کی راہ دیکھنا منع ہے سوا اناج اور قوت کی اور شے میں احتکار درست ہے تمام ہوا مضمون مشارق کی شرح کا اور تیل اور چارہ اور جو چیز کہ قوت انسان کی نہیں اس میں احتکار روا ہے اور اوسی یہ گمان کیا کہ مطلق احتکار ہر چیز میں منع ہے اسی لیے اعتراض کیا **ف** اس باب میں عمر اور علی اور ابی امامہ اور ابن عمر سے روایت ہے حدیث معمر کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام ہے احتکار غلے میں اور رخصت دی ہے بعضوں نے سوای غلے کے اور چیزوں میں احتکار کرنیکی اور ابن مبارک نے کہا کچھ مضایقہ نہیں روئی اور چمڑے کی احتکار میں اور جو اسی قسم کی چیز ہو **باب** ما جاء في بيع المحفلات باب محفلات کے بیچنے کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال لا تستقبلوا السوق ولا تحفلوا ولا ينفق بعضكم لبعض **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبقت نکرو بازار والوں پر یعنی قافلہ وغیرہ جو غلہ بیچنے کو لاتا ہو اُس سے بازار میں آنے سے پیشتر کچھ نہ خریدو جیسا کہ اوپر مذکور ہوا اور جانور دودھ والی کا دودھ نہ روکو کہ اسکے سبب سے خریدار دھوکا کھاوے اور جھوٹی خریداری کر کے کسی کی چیز کو دام بڑھا کر دوسرے کو دھوکا مت دو اور جسکو لالچ دینا کہتے ہیں **ف** اس باب میں روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام کہتے ہیں دودھ روکنے کو جانور کی کہ بیچنے کو اور اسکو مصراة بھی کہتے ہیں یہ ایک مکر اور فریب ہے **باب** ما جاء في اليمين الفاجرة يقتطع بها مال المسلم باب ایسی جھوٹی قسم کھانے کے بیان میں جس سے کسی کا مال مارلے **عن** عبد الله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من حلف على يمين وهو فيها فاجر ليقتطع بها مال امرئ مسلم لقي الله وهو عليه غضبان فقال الاشعث في والله لقد كان ذلك كان بيني وبين رجل من اليهود ارض فجحدني فقدمته الى النبي صلى الله عليه وسلم فقال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم الك بينة فقلت لا فقال لليهودي احلف فقلت يا رسول الله اذن يحلف فيذهب بمالي فانزل الله عز وجل ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا قليلا الآية الى آخرها **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے قسم کھائی کسی چیز پر اور وہ اسمیں جھوٹا ہے اسلئے کہ مارلے اُس قسم سے مال کسی مسلمان شخص کا جب ملیگا اللہ سے تو اللہ اُسپر غصے ہوگا سو کہا اشعث نے یہ حدیث حضرت نے میرے مقدمہ میں فرمائی تھی قسم ہے اللہ کی میرے اور ایک یہودی کے شرکت میں ایک زمین تھی سو وہ مکر گیا میرے زمین کو سو لیگیا میں اُسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور فرمایا مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تیرے پاس گواہ ہیں میں نے عرض کیا نہیں سو فرمایا یہودی سے قسم کھا سو عرض کیا میں نے یا رسول اللہ تب تو قسم کھا لیگا وہ اور دبا لیگا میرا مال سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت ان الذين يشترون سے آخر آیت تک **مترجم** کہتا ہے پوری آیت یوں ہے ان الذين يشترون بعهد الله وايمانهم ثمنا قليلا اولئك لا خلاق لهم في الآخرة ولا يكلمهم الله ولا ينظر اليهم يوم القيمة ولهم عذاب اليم یعنی جو لوگ خرید کرتے ہیں اللہ کا قرار اور اپنی قسمیں تھوڑے مول پر اُنکو کچھ حصہ نہیں آخرت میں اور نہ بات کریگا اللہ اُنسے اور نہ نگاہ کریگا اُنکی طرف قیامت کے دن اور نہ سنواریگا اُنکو اور اُنکو دکھ کی مار ہے **ف** اس باب میں وائل بن حجر اور ابی موسی اور ابی امامہ بن ثعلبہ انصاری اور عمران بن حصین سے روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء اذا اختلف

البیعان باب بائع اور مشتری کے اختلاف میں عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اختلف البيعان فالقول قول البائع والمبتاع بالخيار
ترجمہ روایت ہے ابن مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف ہو بائع و مشتری کے بیچ میں تو قول معتبر ہے جو بائع کہے اور خریدار کو اختیار ہے یعنے چاہے لیوے اور چاہے پھیر دیوے ف
یہ حدیث مرسل ہے کہ عون بن عبد اللہ نے نہیں پایا ابن مسعود کو یعنے بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور مروی ہے یہ حدیث قاسم بن عبد الرحمن سے وہ روایت کرتے ہیں ابن مسعود سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے اسی حدیث کو اور یہ بھی مرسل ہے کہا ابن منصور نے کہا میں نے احمد ابن حنبل سے کیا کہے جب اختلاف ہو بائع اور مشتری میں اور گواہ نہ ہوں کسی پاس کہا احمد نے اعتبار اسکا ہے جو چیز کا مالک
ہے یعنی بائع کا قول معتبر ہے اگر مشتری اس پر راضی ہو تو چیز لے لے نہیں تو پھیر دے اور اسحق نے ایسا ہی کچھ کہا ہے کہ قول بائع کا ہے جسکا معتبر ہے تو اسپر قسم بھی ضروری ہے یعنی جیسی کہا کہ بائع کا قول
معتبر ہے تو اسی مضمون ہے کہ جب وہ قسم کہا دے اور ایسے ہی مشتری بھی اور مروی ہے ایسا ہی بعض تابعین سے انہیں میں سے ہیں شریح مترجم کہتا ہے جب بائع اور مشتری میں اختلاف ہو یعنی قیمت
میں یا شرط خیار میں یا ادائے قیمت کی مدت میں یا سوا انکے کسی چیز میں تو معتبر قول بیچنے والی کا ہے یعنی قسم کے ساتھ پھر اگر اسنے قسم کھا لی تو مشتری کو اختیار ہے کہ چاہے اسکی قسم کے موافق
اسکو خرید کرے یا قسم کھا دے کہ میں نے اتنے کو نہیں خریدی اس سے کم کو لی ہے پس اگر راضی ہوا ایک نہیں سے دوسرے کے کہنے پر تو فبہا نہیں تو قاضی عقد کو فسخ کردے بیع قائم ہو یا نہ ہو یہ مذہب شافعی کا اور
مالک اور ابو حنیفہ کے نزدیک دونوں قسم نہ کھاویں مبیع کی ہلاک اور ضایع ہونیکے وقت بلکہ جب مبیع ضایع ہو گئی ہو تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے ساتھ اور قول معتبر رہیگا جو بائع کہے یعنی جب
مبیع قایم ہو تو بیچنے والیکو قسم دیجاوے تو جب قسم کھا دے وہ تو لینے والیکو اختیار ہوگا جیسا کہ اوپر گذرا یا تو دونوں رد کریں بیع کو اور اگر مبیع قایم نہ ہو وقت نزاع کی تو قول مشتری کا معتبر ہے قسم کے
ساتھ اور قسم نہ دیجاوے بیچنے والیکو یہ مذہب ابو حنیفہ اور مالک کا ہے ایسا ہی لکھا ہے شرح مشکوۃ میں مظہر سے

باب ما جاء فی بیع فضل الماء باب جو پانی حاجت سے زیادہ ہو اسکے بیچنے کے بیان میں

عن ایاس بن عبد المزنی قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن بيع الماء ترجمہ روایت ہے ایاس بن عبد المزنی سے کہا منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی
کے بیچنے سے ف اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور انس اور عبد اللہ ابن عمرو اور بہیسہ سے روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہیں + حدیث ایاس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر
اہل علم کا کہ مکروہ کہتے ہیں پانی بیچنے کو اور یہی قول ہے ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا اور رخصت دی ہے بعض علما نے پانی بیچنے کی انہیں میں سے ہیں حسن بصری عن ابی هريرة ان النبي
صلى الله عليه وسلم قال لا يمنع فضل الماء ليمنع به الكلأ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ روکا جاوے وہ پانی جو حاجت سے زیادہ ہو اس لئے کہ روکی جاوے
اسکی سبب سے گھانس ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے اسکی صورت یہ ہے کہ کسیکا کنواں ہو ایسی زمین میں کہ اسکے گرد گھانس ہو تو وہ اپنے کنوے پر جانوروں کو پانی پلانے
سے روکے کہ جب انکو پانی نہ پینے دیگا تو وہ اپنے جانوروں کو وہاں چرانے سے رکیں گے تو پانی روکنے سے گھانس کا روکنا لازم آیا اور یہ منع ہے

باب ما جاء فی کراهية عسب الفحل باب اس میں کہ نر کو مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینا منع ہے

عن ابن عمر قال نهى النبي صلى الله عليه وسلم عن عسب الفحل ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ منع کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نر کو
مادہ پر چھوڑنے کی اجرت لینی سے ف اس باب میں ابو ہریرہ اور انس اور ابی سعید سے روایت ہے + حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور رخصت دی ہے ایک قوم نے
کہ اگر کوئی شخص ایسی جو گائے بکریوں پر نر کو چھوڑتا ہے بطریق انعام کچھ دیدے تو لینا درست ہے عن انس بن مالك ان رجلا من كلاب سأل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن
عسب الفحل فنهاه فقال يا رسول الله انا نطرق الفحل فنكرم فرخص له في الكرامة ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ ایک مرد نے بنی کلاب کے قبیلہ سے پوچھا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
سے نر کو مادہ پر چھوڑنے کی مزدوری لینے سے سو منع کیا انکو حضرت نے سو عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ ہم نر کو چھوڑتے ہیں مادہ پر تو انعام دیتے ہیں لوگ ہمکو سو اجازت دی آپ نے انعام لینے کی ف
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابراہیم بن حمید کے وہ روایت کرتے ہیں ہشام بن عروہ سے

باب ما جاء فی ثمن الكلب باب کتے کی قیمت کے بیان میں

عن ابی مسعود الانصاري قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن ثمن الكلب ومهر البغي وحلوان الكاهن ترجمہ روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا انہوں نے منع فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتے کی قیمت سے اور زانیہ کی اجرت سے اور کاہن کی مٹھائی سے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن رافع بن خديج ان رسول الله صلى الله عليه وسلم
قال كسب الحجام خبيث ومهر البغي خبيث وثمن الكلب خبيث ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مزدوری پچھنے لگانے والی کی ناپاک ہے اور مہر زنا
کا یعنے خرچی ناپاک ہے یعنے حرام ہے اور کتے کی قیمت ناپاک ہے ف اس باب میں عمر اور ابن مسعود اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابن عمر اور عبد اللہ بن جعفر سے روایت ہے ف حدیث
رافع کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کے نزدیک کہ حرام کہتے ہیں کتے کی قیمت کو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعضوں نے شکاری کتے کی قیمت کی

باب ما جاء فی کسب الحجام باب پچھنے لگانے کی مزدوری کے بیان میں عن ابن محيصة اخي بني حارثة عن ابيه انه استأذن النبي صلى الله عليه وسلم في اجارة

الْحَجَّامِ فَنَهَاهُ عَنْهَا فَلَمْ يَزَلْ يَسْأَلُهُ وَيَسْتَأْذِنُهُ حَتّٰى قَالَ اَعْلِفْهُ نَاضِحَكَ وَاَطْعِمْهُ رَقِيْقَكَ **ترجمہ** روایت ہے ابن محیّصہ سے جو بھائی ہیں بنی حارثہ کی وہ روایت کرتی ہیں اپنے باپ سے کہ انہوں نے اجازت چاہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پچھنے لگانیکی مزدوری لینے کی سو منع کیا آپنے پھر وہ بار بار پوچھتے رہی اور اجازت چاہتے رہی یہانتک کہ فرمایا آپنے اُسکی مزدوری اپنی اونٹ کے چارہ میں خرچ کر یا کھلا دے اپنے غلام کو **ف** اس باب میں رافع ابن خدیج اور ابی جحیفہ اور جابر اور سائب سے روایت ہے حدیث محیّصہ کی حسن ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور کہا احمد نے اگر مانگی مجھسے کوئی پچھنے لگانیوالا یعنی مزدوری اپنی تو نہ دونگا میں اُسکو اور دلیل لاؤنگا میں ان حدیثون کو **باب** ما جاء من الرخصة في كسب الحجام باب پچھنے لگانیوالے کے مزدوری جائز ہونیکی بیان میں

عَنْ حُمَيْدٍ قَالَ سُئِلَ اَنَسٌ عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ فَقَالَ اَنَسٌ اِحْتَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَجَمَهُ اَبُوْ طَيْبَةَ فَاَمَرَ لَهُ بِصَاعَيْنِ مِنْ طَعَامٍ وَكَلَّمَ اَهْلَهُ فَوَضَعُوْا عَنْهُ مِنْ خَرَاجِهِ وَقَالَ اِنَّ اَفْضَلَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ الْحِجَامَةُ اَوْ اِنَّ مِنْ اَمْثَلِ دَوَائِكُمُ الْحِجَامَةَ **ترجمہ** روایت ہے حمید سے کہا انہوں نے پوچھا انس سے مسئلہ پچھنے لگانیوالے کی مزدوری کا تو فرمایا انس نے پچھنے لگائے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور پچھنے لیے آپکی ابو طیبہ نے پھر حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو دو صاع غلہ دینے کا اور کہا انکے مالکون سے سو کم کردیا انہوں نے انکے خراج میں سے اور فرمایا حضرت نے سب سے بہتر دوا جو تم کرتی ہو پچھنے لگانا ہی یا فرمایا من امثل دوائكم الحجامة راوی کو شک ہے مطلب دونوں کا ایک ہے **ف** اس باب میں علی اور ابن عباس اور ابن عمر سے روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے اور اجازت دی ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم نے حجامت کی مزدوری کی اور یہی قول ہے شافعی کا **باب** ما جاء في كراهية ثمن الكلب والسنور باب کتے اور بلی کی قیمت حرام ہونیکی بیان میں

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَالسِّنَّوْرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتی اور بلی کی قیمت سے **ف** اس حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اعمش سے بوساطت بعض اصحاب انکے کی بروایت جابر کے اور اضطراب کیا اعمش کے اوپر اس حدیث کی روایت کرنے میں اور مکروہ کہا ایک قوم نے علما سے بلی کی قیمت کو اور رخصت دی ہے بعضوں نے اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا اور روایت کی ابن فضیل نے اعمش سے انہوں نے ابی حازم سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کی سوا اور سند سے

عَنْ جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْهِرِّ وَثَمَنِهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کے کہانے سے اور اسکی قیمت سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عمر بن زید کو کچھ بڑا شخص نہیں جانتے ہم روایت کی انسے عبد الرزاق کے سوا اور لوگوں نے بھی

باب عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ اِلَّا كَلْبَ الصَّيْدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے منع کیا یعنی حضرت نے کتی کی قیمت سے مگر شکاری کتی کی قیمت کو یعنی اسکو منع نہیں کیا **ف** یہ حدیث اس سند سے صحیح نہیں اور ابو المہزم کا نام یزید بن سفیان ہے اور کلام کیا ہے انمیں شعبہ بن حجاج نے اور روایت کی جابر نے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی ہی سند اور اسکی اسناد بھی صحیح نہیں ہے **باب** ما جاء في كراهية بيع المغنيات باب اس بیان میں کہ گانیوالی لونڈیوں کا بیچنا حرام ہے

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِيْعُوا الْقَيْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْهُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْهُنَّ وَلَا خَيْرَ فِيْ تِجَارَةٍ فِيْهِنَّ وَثَمَنُهُنَّ حَرَامٌ فِيْ مِثْلِ هٰذَا اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچو تم گانیوالی عورتوں کو یعنی لونڈیوں کو اور نہ خریدو انکو اور نہ انکو گانا سکھاؤ اور کچھ بھلائی نہیں انکی تجارت میں اور انکی قیمت حرام ہے اسی باب میں اتری ہے یہ آیت وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ سے آخر آیت تک **ف** اس باب میں عمر بن خطاب سے بھی روایت ہے حدیث ابی امامہ کی حدیث کو اسطرح ہم نہیں جانتے ہیں اس سند کے اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے علی بن یزید میں اور ضعیف کہا ہے انکو اور وہ شامی ہیں **مترجم** کہتا ہے اگرچہ اس حدیث کے لفظوں میں کسی طرح کا ضعف ہو مگر یہ مضمون متواتر المعنی ہے کہ صدہا احادیث و آیات حرمت غنا پر دلالت کرتی ہیں خصوصًا عورتوں کے گانے میں تو بڑا فتنہ ہے اور پوری آیت جو اس حدیث میں وارد ہوئی ہے یوں ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِيْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَّيَتَّخِذَهَا هُزُوًا اُولٰٓئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ یعنے فرمایا اللہ جل جلالہ نے کہ بعضے آدمی ایسے ہیں کہ کھیل کود کی بات خرید کرتا ہے تاکہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے بغیر جانے بوجھے اور ٹھیرا دے اسکو یعنی اللہ کی راہ کو ٹھٹھا مسخری یہی لوگ ہیں کہ انکو عذاب ہے ذلیل کرنے والا یعنی دنیا و آخرت میں لغوی معنی ہیں کہ کہا مجاہد نے مراد اس سے خریدنا لونڈیوں کا ہے جو گاتیاں ہوں اور تاویل اسکی یہ ہے کہ یشتری ذا لهو الحدیث یعنی خرید لیتا ہے کھیل کود والوں کو روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں لونڈیوں کو گانا سکھانا اور نہ بیچنا انکا اور قیمت انکی حرام ہے اور اسی باب میں اتری ہے یہ آیت ومن الناس الخ یعنے جو آیت ابھی مذکور ہوئی اور کوئی آدمی ایسا نہیں کہ بلند کرے اپنی آواز کو گانیکے ساتھ مگر بھیجتا ہے اُسپر اللہ تعالے دو شیطان ایک اس شانے پر اور ایک اُس شانے پر سو وہ برابر لاتیں مارتے رہتے ہیں اپنے پیروں سے جبتک چپ نہ رہے مؤلف کہتا ہے ہمارے نزدیک واضح ہو گیا ہمکو سبب حال انکا ملحدان ہند میں یعنی جب وہ اپنی آوازیں ترانہ ہائے مستانہ کے ساتھ بلند کرتی ہیں تو شیاطین اُس محفل میں جمع ہو کر سبکو جہاں لیتے ہیں کوئی ناچنے لگتا ہے کوئی کودنے لگتا ہے فی الحقیقت یہ عذاب لعنت کا ہی اس سے بڑھکر کیا ذلت ہوگی کہ کفار بھی ان پر ہنستی ہیں اور آخرت میں جو

بڑھ کر رسوائی دیکھنے اور یہی حدیث جسمیں مذکور ہے شیطانوں کی مسلط ہونیکا کا نیوالی پر دو نتخا میں بہی نہیں اور استدلال کیا ہے اُس سے کہ جس عمل میں آلات غنا ہوں وہاں جانا حرام ہے
یہ مقام اس تحریر کا تہا مگر اظہار حق کے لئی لکہا گیا **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُفَرِّقَ بَيْنَ الْاَخَوَيْنِ اَوْ بَيْنَ الْوَالِدَةِ وَوَلَدِهَا فِي الْبَيْعِ باب اس بیان میں کہ ماں اور لڑکی کو یا دو
بہائیونکو جدا جدا بیچنا منع ہی **عن** اَبِي اَيُّوْبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَّوَلَدِهَا فَرَّقَ اللّٰهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَحِبَّتِهٖ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تہی جسنی جدا کردیا ماں کو اُسکے لڑکا لڑکی سی جدا کردیگا اللہ تعالیٰ اسکو اسکے دوستوں سی
قیامت کے دن یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عَلِيٍّ قَالَ وَهَبَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غُلَامَيْنِ اَخَوَيْنِ فَبِعْتُ اَحَدَهُمَا فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مَا فَعَلَ غُلَامُكَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ رُدَّهٗ رُدَّهٗ **ترجمہ** روایت ہی حضرت علی سے کہا انہوں نے بخشے مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی دو غلام کہ دونوں بہائی
تہے سو بیچ ڈالا میں نے ایک کو انمیں سے سو فرمایا مجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی ای علی کیا ہوا تمہارا غلام سو خبر دی میں نے انکو سو فرمایا پہیر لو اسکو پہیر لو اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہی غریب
اور مکروہ کہا ہی بعض علمانی صحابہ وغیرہم سی اسطرح غلاموں اور قیدیوں کے بیچنے کو کہ جدا جدا ہوجاویں یعنی قرابت والی قرابت والوں سے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اُن لڑکوں کے جدا کرنیمیں
جو دار الاسلام میں پیدا ہوئی ہیں مگر قول اول اصح ہی یعنی جدائی کسی طرح درست نہیں اور روایت ہے ابراہیم سی کہ انہوں نے جدا کیا والدہ کو ولد سی تو لوگوں نے اعتراض کیا اُنپر کہا انہوں نے
میں نے اسکی ماں سے اجازت مانگی اور وہ جدائی پر راضی ہوگئی تہی **مترجم** کہتا ہی کچہہ ہی ہو مگر حضرت نے مطلق جدا کرنے سی منع فرمایا پہر طور جدا کرنا حدیث کی رو سی جائز نہیں اور تاویلات کا دروازہ
تو بہت بڑا ہی **باب** مَا جَآءَ فِيْ مَنْ يَّشْتَرِي الْعَبْدَ وَيَسْتَغِلُّهٗ ثُمَّ يَجِدُ بِهٖ عَيْبًا باب اس بیان میں کہ کوئی شخص غلام خریدے اور اسکی پیشہ کی مزدوری لیچکا ہو اور پہر اسمیں کچہہ عیب پاوے
عن عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ الْخَرَاجَ بِالضَّمَانِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی سی تحقیق کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا کہ منفعت شی کا
اُسکے لئے ہی جو شخص اُس شی کا ضامن ہے یعنی جب غلام کا خریدنیوالا اُسکا ضامن ہوا تو منفعت بہی اسکی اُسی حلال ہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے اور سند سے بہی سوائی اس
سند کی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا **روایت** کی ہمسی ابو سلمہ یحییٰ بن خلف نے انہوں نے عمر بن علی سی انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی حکم دیا کہ فائدہ ہر چیز کا اسکی لئے ہے جو اسکا ضامن ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور غریب سمجہا اسکو محمد بن اسمعیل نے عمر بن علی کی روایت سے اور روایت
کی مسلم بن خالد زنجی نی یہ حدیث ہشام بن عروہ سی اور روایت کی یہ جریر نی بہی ہشام سی اور حدیث جریر میں کہا گیا ہی کہ تدلیس ہے تدلیس کی اُسمیں جریر نے نہیں سنی جریر نی یہ حدیث ہشام
سی اور کہدیا انہوں نے کہ سنی میں نے یہ حدیث ہشام سی اور تدلیس یہی ہے اور تفسیر اسکی یہ کہ فائدہ ہر چیز کا اُسکے لئی ہی جو اسکا ضامن ہو یہ کہ ایک شخص نے ایک غلام خریدا اور اُس سے کچہہ پیسا کمایا
پہر اسمیں کچہہ عیب دیکہا اور اسکو پہیر دیا بائع کو تو وہ پیسا کمایا ہوا اُسی مشتری کا ہی اسلئے کہ وہ غلام مرجاتا تو نقصان مشتری کا تہا اسیطرح جتنے مسائل اس صورت کے ہوں اُسکا یہی حکم ہی کہ
نفع اُسکو پہونچیگا جو اُس چیز کا ضامن ہو **باب** مَا جَآءَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِيْ اَكْلِ الثَّمَرَةِ لِلْمَارِّ بِهَا باب اس بیان میں کہ راستی والی کو راہ کی درختوں کے پہل کہانا درست ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو جاوے کسی باغ کے اندر تو کہاوی یعنی اُسکی پہل
کو کہا اُسی جا پر ہے مگر جمع نکری اپنی کپڑے کے کونی میں **ف** اسبابمیں عبد اللہ بن عمرو اور عباد بن شرحبیل اور رافع بن عمرو اور عمیر مولی آبی اللحم اور ابی ہریرہ سے روایت ہے یہ حدیث ابن عمر کی غریب ہے
نہیں پہچانتے ہم اسکو اس سی مگر یحییٰ ابن سلیم کی روایت کرنی سی اور رخصت دی ہے بعض علمانے راستے پہل کہانی کی مسافر کو اور مکروہ کہا ہی بعضوں نے اسکے کہانیکو مگر یہ کہ قیمت دیوے **عن** عَمْرِو
بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الثَّمَرِ الْمُعَلَّقِ فَقَالَ مَنْ اَصَابَ مِنْهُ مِنْ ذِيْ حَاجَةٍ غَيْرَ مُتَّخِذٍ خُبْنَةً فَلَا شَيْءَ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے
وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے وہ شعیب کی دادا سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا لٹکتے ہوئی پہلوں کے کہانیکا یعنے جو درخت میں ہوں یا سکہانیکی لئے لٹکتی ہوں تو فرمایا اپنی جو لیوی اُسمیں
سے صاحب حاجت یعنی بہوکا جمع نکرتا ہوا اپنی کپڑے میں یعنی موافق ضرورت کے کہالی تو اُسپر کچہہ الزام نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كُنْتُ اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ
فَاَخَذُوْنِيْ فَذَهَبُوْا بِيْ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَافِعُ لِمَ تَرْمِيْ نَخْلَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الْجُوْعُ قَالَ لَا تَرْمِ وَكُلْ مَا وَقَعَ اَشْبَعَكَ اللّٰهُ وَاَرْوَاكَ
ترجمہ روایت ہے رافع بن عمرو سی کہا میں ڈہیلی مارا کرتا تہا انصار کے کہجوروں کے درختوں پر سو پکڑ لیگئے مجہکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا آپنی ای رافع کیوں ڈہیلی مارتا ہی تو انکی کہجوروں کے
درختوں پر کہا رافع نی عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بہوکہہ کے سبب سے فرمایا آپنی ڈہیلی نمارو اور جو گرے یعنے آپسے اُسی کہالو سیر کرے تجہکو اللہ اور آسودہ کری **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے
باب مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الثُّنْيَا باب بیچ میں استثنا کرنیکی بیان میں **عن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ وَالْمُخَابَرَةِ وَالثُّنْيَا اِلَّا

أَنْ تُعْلَمَ ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور ثنیا سے مگر جبکہ اندازہ اور مقدار اسکا معلوم ہو اور تفصیل اسکی آگے آتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے کہ یونس بن عبید عطا سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہیں **مترجم** محاقلہ حقل سے ہے اور حقل وہ کھیتی ہے کہ نرم نرم درخت اسکی نکلی ہوں اور جڑیں انکی سخت نہوئی ہوں اور بعضوں نے کہا حقل وہ زمین ہے کہ جسمیں کھیتی ہو اور اسکو قراح بھی کہتے ہیں اور اصطلاح حدیث میں محاقلہ زمین کو کھیتی کے لئے غلہ کے عوض میں کرایہ کو دینا ہے اور اسکو مخابرہ بھی کہتے ہیں جو ربع اور جز زراعت کو کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا محاقلہ زراعت کے لئے زمین دینا ہے بالک حصہ معین پر مثلاً یوں کہے کہ یہ زمین تمکو زراعت کے واسطے دی اس شرط پر کہ جو اسمیں پیدا ہو اسمیں ثلث یا ربع مجھے دینا اور اسکو مخابرہ بھی کہتے ہیں اور سبب نہی کا اسمیں یہ ہے کہ اس صورت میں اجرت معین نہیں معلوم نہیں کہ اس زمین میں کتنا پیدا ہو شاید زیادہ ہو اور دینے والے کو ناگوار گذرے اور کم ہو تو زمین والے کو دشوار ہو اور بعضوں نے کہا محاقلہ یہ ہے کہ جو غلہ بالیوں اور بالیوں سے جدا ہوا ہو اسکو اسی جنس کے عوض جو بالیوں سے جدا نہیں فروخت کرنا اور یہ بھی منع ہی اسلئے کہ اسکا بیچنا مثلاً بمثل چاہئے اور آپس ملن نہیں کہ ایک میں بالی ہے اور دوسرا خالی اور بعضوں نے کہا محاقلہ کھیتی کا بیچنا ہے قبل پکنے اور گدر ہونے کی اور یہ بھی منع ہی اسلئے کہ اسکا اعتبار نہیں کہ رہی یا پالا مار جاوے اور مزابنہ زبن سے ہے زبن دفع کرنے کو کہتے ہیں اور اسی سے ہے یہ حدیث لا یقبل صلوۃ الزبین یعنے قبول نہیں نماز اسکی جو دفع کرنیوالا ہو پیخانے یا پیشاب کا اور اسی سے ہے ناقۃ زبون یعنے وہ اونٹنی کہ دودھ دوہنے والے کو دفع کرے اور اپنے پاس آنے نہ دے اور مزابنہ اصطلاح حدیث میں اسے کہتے ہیں کہ انگور کو انگور کے عوض یا کھجور کو کھجور کے بدلے بیچے اور ایک زمین پر ہو اور دوسرا درخت پر مثلاً عمرو زید سے کہے کہ یہ من کھجور جو زمین پر ہے اسکے عوض میں تیرے درخت کی کھجوریں مول لیتا ہوں پس یہ بیع جائز نہیں اسلئے کہ اسمیں درخت کے پھل مجہول ہیں اور حالانکہ اسکا بیچنا مثل بمثل چاہئے اور مخابرہ کی اصل خیبر سے ہے کہ خیبر کے باغوں اور کھیتوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہود کو نصف پھلوں کے اقرار پر دیا اور جب اسمیں نزاع واقع ہونے لگا تو منع کیا یہ سب مضمون ہے مجمع بحار الانوار کا اور ثنیا بروزن ثریا کے ہے بیچنا اور اسمیں سے تھوڑی غیر معین شے کو کہنا کہ یہ بیع میں داخل نہیں ہاں اسکا کیل و وزن بخوبی معلوم ہو تو البتہ جائز ہے مثلاً کہے کہ سو من گیہوں تولے ہوئے ہیں میں نے تیرے ہاتھ بیچے مگر اسمیں سے پانچواں حصہ نہیں تو جائز ہے اور اگر کہے کہ اس سو من میں سے تھوڑے میں لیونگا وہ بیع میں داخل نہیں یہ درست نہیں

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الطَّعَامِ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ باب منع ہونے میں بیع طعام کی قبل استیفا کے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو خریدے غلہ تو نہ بیچے اسکو جب تک کہ قبضہ کر لے اسپر کہا ابن عباس نے اور میں سب چیزوں کو ایسا ہی جانتا ہوں یعنی ہر چیز قبل قبضہ کے نہ بیچی جاوے **ف** اسباب میں جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر اہل علم کا کہتے ہیں جائز نہیں غلہ کا بیچنا مشتری کو جب تک قبضہ نہ کر لے اسپر اور بعضوں نے کہا جائز ہے بیچنا اس چیز کا جو کیلی و وزنی نہیں اور کہا انہی میں جو خریدی نہیں ہوتی کہ قبل قبضہ کے بیچے اور اسباب میں نہی سخت فقط علما کی نزدیک غلہ میں ہی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا

باب مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْبَيْعِ عَلٰى بَيْعِ أَخِيهِ باب بیع پر بیع کرنے کی نہی میں **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَبِيعُ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَيْعِ بَعْضٍ وَلَا يَخْطُبُ بَعْضُكُمْ عَلٰى خِطْبَةِ بَعْضٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیچے کوئی تم میں کا دوسرے کی بیع پر یعنے جب بیع منعقد ہو چکے تو اب دوسرا شخص اپنی چیز اس سے کم قیمت پر بیچ کر پہلے بایع کی چیز پھیر دے اور پیغام نکاح نہ دے کوئی تم میں کا اس عورت کو جسکو کوئی پیغام دے گیا ہی اور وہ راضی ہو گئی ہے **ف** اسباب میں ابی ہریرہ اور سمرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنی قیمت نہ لگاوے کوئی شخص بھائی کی قیمت پر یعنی جب ایک نے کچھ قیمت کہی اور بایع راضی ہے اور قریب ہے کہ بیع منعقد ہو جاوے اسپر کوئی دوسرا آکر قیمت نہ بڑہاوے اور بعضوں نے حدیث باب میں بھی کہا ہی کہ مراد بیع سے قیمت لگانا ہے

باب مَا جَاءَ فِي بَيْعِ الْخَمْرِ وَالنَّهْيِ عَنْ ذٰلِكَ باب بیع خمر کی نہی میں **عن** أَبِي طَلْحَةَ أَنَّهُ قَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنِّي اشْتَرَيْتُ خَمْرًا لِأَيْتَامٍ فِي حِجْرِي قَالَ أَهْرِقِ الْخَمْرَ وَاكْسِرِ الدِّنَانَ **ترجمہ** روایت ہے ابی طلحہ سے کہ کہا انہوں نے اے نبی اللہ کے میں نے خریدی ہے شراب ان یتیموں کے لئے جو میرے گود میں ہیں یعنے قبل حرمت کے فرمایا آپنے بہا دے شراب کو اور توڑ دے مٹکے اور دن اسی گول کو کہتے ہیں اور فارسی میں خم **ف** اسباب میں جابر اور عائشہ اور ابی سعید اور ابن مسعود اور ابن عمر اور انس سے روایت ہے اور ثوری نے یہ حدیث روایت کی ہے ثوری نے سدی سے انہوں نے یحیی بن عباد سے انہوں نے انس سے کہ تحقیق ابا طلحہ انکے نزدیک تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے لیث کی حدیث سے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيُتَّخَذُ الْخَمْرُ خَلًّا قَالَ لَا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا بنایا جاوے شراب کا سرکہ فرمایا آپنے نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَعَنَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ إِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرَاةَ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب میں دس شخصوں پر اسکے نکالنے والے پر اور جو نکلوا دے اور پینے والے پر اور لیجانے والے پر اور جسکے پاس لیجاویں اسپر اور پلانے والے پر اور بیچنے والے پر اور اسکی قیمت کھانے والے پر اور اسکی خریدنے والے

اور جسکی لڑکے وہ خرید ہی جاتی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت سے اور مروی ہے ایسی مانند عباس اور ابن مسعود اور ابن عمر سے وہ سب روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم **مترجم** کہتا ہی حضرت نے ابتدای اسلام مین جب پہلے پہل شراب حرام ہوئی تو اس سے سرکہ بنانی کو بھی بلکہ جن برتنوں مین شراب رکھی جاتی تھی یعنی جو برتن خاص شراب ہی کے لئے بنائی جاتی تہے اُن سب سے منع فرمایا تاکہ اس سے نفرت کاملہ مسلمانوں کو حاصل ہو جاوے اور یہ بھی خیال تھا کہ اگر سرکہ بنانیکا حکم کرین تو لوگ سرکے کے بہانے کہلی خرابی شراب کی خرید و فروخت کرتے رہینگی اور بعضی چھپا چھپا کر شراب پیتے رہینگے پھر جب لوگون کو دیکھا کہ شراب سے مطلق بیزار ہو گئی ہین تو اُسوقت سرکہ بنانیکی اجازت دی تو وہ نہی تنزیہی تھی یا تحریمی تھی تو اجازت کی حدیثین ناسخ ہو گئین نہی کی حدیثونکی اور اجازت کی روایتون سے یہ بھی روایت ہے کہ حضرت نے فرمایا نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ یعنی سب سے عمدہ سالن سرکہ ہے روایت کیا اسکو مسلم نے اور فرمایا خَيْرُ خَلِّكُمْ خَلُّ خَمْرِكُمْ یعنی تمہارے سب سرکونمین بہتر شراب کا سرکہ ہے روایت کیا اسکو بیہقی نے جابر سے مرفوعًا اور شراب کا سرکہ بنانا امام شافعی اور احمد اور عنبری کے نزدیک درست نہین اور اگر بنا دین تو پاک نہین ہوتا اور امام مالک سے بھی صحیح روایت یہی ہے اور ایک روایت مین مالک سے جائز ہی اور یہی مذہب ہے اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کا مگر جبکہ خود بخود بلا کسی چیز کے ملائے وہ سرکہ ہو جاوے تو سب کے نزدیک پاک ہے مگر سحنون مالکی کے نزدیک کہ وہ کہتے ہین پاک نہین ہوتا یہی مضمون ہے نووی کا +

بَابُ مَا جَاءَ فِي احْتِلَابِ الْمَوَاشِي بِغَيْرِ إِذْنِ الْأَرْبَابِ باب بے اجازت مالکوں کے دودہ دوہنے کے بیان مین **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمْ عَلَى مَاشِيَةٍ فَإِنْ كَانَ فِيهَا صَاحِبُهَا فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ أَذِنَ لَهُ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهَا أَحَدٌ فَلْيُصَوِّتْ ثَلَاثًا فَإِنْ أَجَابَهُ أَحَدٌ فَلْيَسْتَأْذِنْهُ فَإِنْ لَمْ يُجِبْهُ أَحَدٌ فَلْيَحْتَلِبْ وَلْيَشْرَبْ وَلَا يَحْمِلْ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ آوے کوئی تم مین کا جانورون یعنی بکری گایونمین پر اگر ہووے اُنمین مالک اُسکا تو اجازت چاہے اُس سے اگر وہ اجازت دی اسکو تو دودہ دوہے اور پیوے اور اگر کوئی نہو اُنمین تو تین آوازین دیوے پس اگر کوئی جواب دے اُسکو تو اُس سے اجازت چاہے اور اگر کوئی جواب نہ دے تو شوق سے دوہے اور پیوے مگر ساتھ اُٹھا نہ لیجاوے یعنی پیاس اور بھوک سے زیادہ استعمال جائز نہین **ف** اس باب مین ابن عمر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے + حدیث سمرہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہین احمد اور اسحاق اور علی ابن مدینی نے کہا سُنا حسن کا سمرہ سے صحیح ہے یعنی ثابت ہے اور کلام کیا ہے بعض اہل حدیث نے حسن کی روایت مین جو سمرہ سے مروی ہو اور کہا ہے کہ وہ روایت کرتے تھے سمرہ کے صحیفہ یعنی کتاب سے **مترجم** کہتا ہی مسافر راستہ چلنے والے کو اسقدر تصرف جیسے دودہ پی لینا یا راستے کی پھلونکا کہا لینا جائز ہے اور جسکو خدا نے باغ و بکریان وغیرہ عنایت فرمائی ہون اُسکو بھی بادشاہانہ ایسے تصرفات سے روکنا خلاف حمایت ہے کہ اللہ تعالی اس نیک نیتی سے اُسکو برکت عنایت کریگا

بَابُ مَا جَاءَ فِي بَيْعِ جُلُودِ الْمَيْتَةِ وَالْأَصْنَامِ باب مردار جانورون کے کہالین اور بتون کے بیچنے کے بیان مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ وَرَسُولَهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمْرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيرِ وَالْأَصْنَامِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَرَأَيْتَ شُحُومَ الْمَيْتَةِ فَإِنَّهُ يُطْلَى بِهِ السُّفُنُ وَيُدْهَنُ بِهَا الْجُلُودُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ قَالَ لَا هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ قَاتَلَ اللَّهُ الْيَهُودَ إِنَّ اللَّهَ حَرَّمَ عَلَيْهِمُ الشُّحُومَ فَأَجْمَلُوهُ ثُمَّ بَاعُوهُ فَأَكَلُوا ثَمَنَهُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ اُنہوں نے سُنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے جس سال مکہ فتح ہوا اور آپ مکہ ہی مین تھی فرماتے تھی کہ بیشک اللہ اور اسکے رسول نے حرام کیا شراب اور مردار جانور اور سُوّر اور بتون کے بیچنے کو سو عرض کیا گیا یا رسول اللہ بہلا کیا فرماتی ہین آپ مردار جانورونکی چربی مین کہ اُس سے کشتیون کو طلا کیا جاتا ہے اور چمڑے چکنے کئے جاتے ہین اور لوگ اُس سے چراغ جلاتے ہین آپنے فرمایا نہین بیچنا کچھہ درست نہین وہ چربی حرام ہے پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی باتمین اللہ کی مار ہو یہود پر کہ جب اللہ تعالی نے حرام کیا اُنپر چربیونکو تو اُنہون نے اسکو پگہلایا پھر اسکو بیچا اور اُسکی قیمت کہائی **ف** اس باب مین عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے + حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے اہل علم کے نزدیک **مترجم** کہتا ہی یہود نے چربی کو پگہلا کر بیچنا شروع کیا اور یہ گویا ایک حیلہ نکالا اُسکے حلال ہونیکا کہ اللہ تعالی نے ہمپر شحم کو حرام کیا ہے اور یہ پگہلی ہوئی تو شحم نہین ہے اسلئے کہ عرب مین پگہلی ہوئی چربی کو ودک بولتے ہین اور ایسا حیلہ کرنا گویا اللہ تعالی سے مکر کرنا ہے وَمَكَرُوا وَمَكَرَ اللَّهُ وَاللَّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ سو اس حدیث سے سب حیلونکی جڑ کٹ گئی جیسے لوگ مکان ہن لیکر چراغی کا حیلہ کرکے اُسمین رہتی ہین ایسے حیلونکا انجام اللہ و رسول کی لعنت ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّجُوعِ مِنَ الْهِبَةِ باب ہبہ کو پھیر لینے کی بُرائی کے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِي هِبَتِهِ كَالْكَلْبِ يَعُودُ فِي قَيْئِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لئی بُری کہاوت نہین ہے یعنی ہمکو ایسا کام نکرنا چاہئے کہ جسمین بُری کہاوت ہو لوٹا لینے والا چیز دیکر ایسا ہے جیسے کُتا کہا جاوے اپنی قی **ف** اس باب مین ابن عمر سے بھی روایت ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین کہ حضرت نے فرمایا حلال نہین کسیکو کہ کسیکو کچھہ دیوے اور پھر لے لے اُس سے مگر باپ کو درست ہے کہ جو چیز دی ہو اپنے بیٹے کو تو چاہے پھیر لے اُس سے **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے ابن ابی عدی سے اُنہون نے حسین معلم سے اُنہون نے عمرو بن شعیب سے کہ سُنا اُنہون نے طاوس سے کہ روایت کرتے تھی ابن عمر سے اور ابن عباس سے دونون پہنچاتی تھی اس حدیث کو نبی صلی اللہ

علیہ وسلم تک اور یہ حدیث جو ابن عباس سے مروی ہوئی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جس نے کوئی چیز ہبہ کر دی اپنی کسی ذی رحم محرم کو تو اسکو درست نہیں پھر اس سے پھیر لینا اور جس نے کوئی چیز غیر ذی رحم محرم کو دی ہے تو اسکو جائز ہے اسکا پھیر لینا مگر جب ہبہ بالعوض ہو یعنے اسکے بدلے میں کچھ لے چکا ہے تو اسکا پھیرنا جائز نہیں اور یہی قول ہے ثوری کا اور شافعی کہتے ہیں حلال نہیں کسی شخص کو چیز دیکر پھیر لینا مگر باپ کو اور استدلال کیا انہوں نے اسی حدیث سے جو ابن عمر سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہوئی کہ جائز نہیں کسیکو کوئی چیز دیکر پھیر لینا مگر والد کو اولاد سے

باب ما جاء في العرايا والرخصة في ذلك باب بیع عرایا اور جو اسمیں جائز ہے اسکے بیان میں

عن زيد بن ثابت ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن المحاقلة والمزابنة الا انه قد اذن لاهل العرايا ان يبيعوها بمثل خرصها **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور تفصیل ان سب کے مترجم کے کلام میں سابق باب سے پہلے گذری مگر رخصت دی آپ نے اہل عرایا کو کہ وہ بیچ لیں اپنی پھلوں کو اسکے برابر کے عوض میں کوت کر یعنے اندازہ سے **ف** اس باب میں ابو ہریرہ اور جابر سے بھی روایت ہے زید بن ثابت کی حدیث کو ایسا ہی روایت کیا محمد بن اسحق نے اور روایت کی ایوب اور عبید اللہ بن عمر اور مالک بن انس نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ سے اور اسی اسناد سے مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن ثابت سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے رخصت دی عرایا میں پانچ وسق سے کم اور یہ زیادہ صحیح ہے محمد بن اسحق کی حدیث سے

عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارخص في بيع العرايا فيما دون خمسة اوسق او كذا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق سے کم میں یا ایسا ہی فرمایا یعنے راوی کو شک ہے کہ یہی لفظ میں حدیث کے یا کچھ فرق ہے

عن مالك ان النبي صلى الله عليه وسلم ارخص في بيع العرايا في خمسة اوسق او فيما دون خمسة اوسق **ترجمہ** روایت ہے مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی بیع عرایا کے بیچنے کی پانچ وسق تک یا پانچ وسق سے کم میں

عن زيد بن ثابت ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ارخص في بيع العرايا بالخرص **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی عرایا کی بیچنے میں کوت کر یعنے اندازہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور انہی میں ہیں شافعی اور احمد اور اسحاق اور کہتے ہیں کہ عرایا مستثنے ہیں اُس سے جو منع فرمایا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاقلہ اور مزابنہ کی بیع سے اور دلیل لائی ہیں انہیں حدیثوں کو زید بن ثابت اور ابی ہریرہ کی یعنے جو مذکور ہوئیں اور کہتے ہیں یعنے شافعی اور احمد اور اسحاق کہ صاحب عرایا کو جائز ہے کہ بیچ لے اپنے پھلوں کو جو پانچ وسق سے کم ہوں اور وجہ اسکی جائز ہونیکی بعض علما کی نزدیک یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکے لیے آسانی اور راحت چاہی اسلئے کہ صاحبان عرایا نے شکایت کی کہ ہمکو اتنا میسر نہیں کہ ہم تازہ پھل کھجور وغیرہ کی خرید سکیں مگر پرانی کھجوروں سے تو آپ نے انکو اجازت دی پانچ وسق سے کم میں کہ خرید لیا کریں وہ پرانی کھجوروں سے تازہ پھلوں کو اور کھایا کریں تازہ پھل

عن الوليد بن كثير حدثنا بشير بن يسار مولى بني حارثة ان رافع بن خديج و سهل بن ابي حثمة حدثاه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن بيع المزابنة الثمر بالتمر الا لاصحاب العرايا فانه قد اذن لهم وعن بيع العنب بالزبيب وعن كل ثمر بخرصها **ترجمہ** روایت ہے ولید بن کثیر سے کہا انہوں نے روایت کی ہمسے بشیر بن یسار نے جو مولی ہیں بنی حارثہ کی کہ رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ دونوں نے روایت کی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع مزابنہ سے یعنے تمروں کے عوض میں جو زمین پر ہیں درختوں کے ثمر بیچنے سے مگر صاحب عرایا کے واسطے تو انکے لئے اجازت دی حضرت نے اور منع فرمایا انگور تر کو انگور خشک کے عوض بیچنے سے اور ہر پھل کے بیچنے سے کوت کر یعنے ایک جنس کے پھلوں کو کوت کر بیچنے سے منع فرمایا اگر کیل اور وزن کر کے بیچے تو درست ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے +

مترجم کہتا ہے عریۃ بروزن فعیلۃ عری یعرو سے ہے یعنے قصد کرنیکے یا فاعلۃ کے وزن پر تھا عری یعری سے اور مصدر اسکا عُریان ہے بمعنی کپڑے اتارنی اور ننگے ہونیکی گویا یہ بیع نکل گئی ہے دائرہ حرمت سے جیسا آدمی نکلتا ہی کپڑوں سے اور جمع اسکی عرایا ہے اور اصطلاح شرع میں بیع عرایا اسکو کہتے ہیں کہ کوئی شخص اپنے باغمیں سے ایک دو درخت کسی محتاج کو دیدے اور اُس سے کہے کہ اس فصل کے میوے جو اُسمیں لگیں وہ تیرے ہیں پھر اس شخص کا بار بار آنا صاحب باغ کو ناگوار ہو تو اُس سے کہے کہ تو اپنے درخت کے میوے تین وسق یا چار وسق کو بیچ ڈال جب میوہ تیار ہوگا تو تجھے اتنے پھل دیدونگا اور یہ پانچ وسق تک درست ہے اس سے زیادہ میں ایسی بیع درست نہیں اسلئے کہ یہ بیع ایک جنس کی ہے اُسی جنس کے ساتھ مثلاً تمر کی تمر کے ساتھ انگور کی انگور کے ساتھ تو ایسے بیع میں کیل اور وزن دونوں طرف سے برابر ہونا چاہیے حالانکہ اس بیع میں وہ پھل جو صاحب باغ دیتا ہی متعین ہیں وزن کر کے دی یا کیل سے دیوے اور وہ پھل جو درختوں پر ہیں یعنے اس محتاج کے وہ کوتے ہوئے ہیں اندازہ کسی طرح ناپنے نہ تولے اور یہ بیع مزابنہ ہے اور مزابنہ درست نہیں مگر اُسی درختوں میں جو عاریتہ کسی محتاج کو پھل کھانیکو دیے ہیں یعنے بیع عرایا میں اور امام مالک سے مروی ہے کہ اسکو عرایا اسلئے کہتے ہیں کہ وہ صاحب باغ چند درختوں کو مجرد اور ننگا کر دیتا ہی دوسروں کے واسطے یعنے اسکے پھل دوسروں کو دیتا ہے اور وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہی اور صاع میں قریب چار سیر غلہ کے سماتا ہے هذا مختصر من مجمع البحار وسنن ابي داود

باب ما جاء في كراهية النجش باب نجش کے حرام ہونیکی بیان میں

ترجمہ کہا ابو عیسیٰ نے نجش لغت میں جانور وحشی کو ایک جگہ سے دوسری جگہ بھگا دینا ہی اور شرعی معنی اسکی مصنف رح کی کلام میں آتی ہیں اور جو لوگ کہ نجش کرتے ہیں وہ سوداگر ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقال قتیبۃ یبلغ بہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تناجشوا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اور قتیبہ کی روایت میں کہا ابو ہریرہ پہونچاتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے نجش نکرو **ف** اس باب میں ابن عمر اور انس سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا کہ نجش حرام ہی اور نجش یہی کہتے ہیں کہ ایسا شخص جو بصارت رکھتا ہو کسی چیز کی خوب اچھا برا پہچانتا ہو اور وہ اس چیز کے بیچنے والے کے پاس آتا اس سے بہت زیادہ کرے اور اس چیز کی قیمت اسکی اصل قیمت سے بڑھا کر دینے لگے اور یہ معاملہ مشتری کے سامنے کرے اس ارادہ سے کہ مشتری دھوکا کھا اس چیز کو قیمت اصلی سے اور بازار کی بہاؤ سے زیادہ قیمت دیکر خرید کرے یہ ساملہ اکثر دلال کیا کرتی ہیں اور یہ طرح کا دھوکہ دینا ہے اور شافعی نے کہا اگر کوئی شخص نجش کرے تو وہی گنہگار ہوگا اور بیع درست ہے شافعی کے نزدیک نجش کرنے والا

باب ما جاء فی الرجحان فی الوزن باب جھکتی ڈنڈی تولنے کے بیان میں **عن** سوید بن قیس قال جلبت انا ومخرفۃ العبدی بزا من ھجر فجاءنا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فساومنا بسراویل وعندی وزان یزن بالاجر فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم للوزان زن وارجح **ترجمہ** روایت ہے سوید بن قیس سے کہا انہوں نے بیچنے کو لایا میں اور مخرفہ عبدی کپڑا ہجر سے اور وہ کسی مقام کا نام ہے تو تشریف لائے ہمارے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مول کیا ہم سے ایک پائجامہ کا اور میرے پاس تولنے والا تھا کہ مزدوری پر تولتا تھا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس تولنے والے سے تول اور جھکتی ڈنڈی تول **ف** اس باب میں جابر اور ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے۔ حدیث سوید کی حسن ہے صحیح ہی اور علما نے مستحب کہا ہی وزن جھکتی ڈنڈی تولنے کو یعنی قیمت دیتی وقت اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث سماک سے انہوں نے ابو صفوان سے اور ذکر کیا ہی حدیث کو

باب ما جاء فی انظار المعسر والرفق بہ باب تنگدست قرضدار کو مہلت دینی اور تقاضا میں نرمی کرنے کے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انظر معسرا او وضع لہ اظلہ اللہ یوم القیامۃ تحت ظل عرشہ یوم لا ظل الا ظلہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے انہوں نے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مہلت دیگا تنگدست قرضدار کو یا اسکے قرض میں کچھ چھوڑ دیگا جگہ دیگا اللہ تعالیٰ اسکو قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے جس دن کہیں سایہ نہوگا سوا اسکے **ف** اس باب میں ابی الیسر اور ابی قتادہ اور حذیفہ اور ابن مسعود اور عبادہ سے روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ابی مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوسب رجل ممن کان قبلکم فلم یوجد لہ من الخیر شیء الا انہ کان رجلا موسرا فکان یخالط الناس فکان یامر غلمانہ ان یتجاوزوا عن المعسر فقال اللہ تعالیٰ نحن احق بذلک منہ تجاوزوا عنہ **ترجمہ** روایت ہے ابو مسعود سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حساب کیا گیا ایک شخص کا یعنی عالم برزخ میں ان لوگوں میں سے جو تم سے پہلے تھے سو نپائی اسکی کوئی نیکی مگر اتنی کہ وہ آدمی امیر تھا اور لین دین کرتا لوگوں سے تو حکم دیتا اپنے غلاموں کو کہ معاف کرتے رہو تنگدست قرضدار سے سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے ہم زیادہ لائق ہیں اس سے معاف کرنے کو معاف کردو اسکو یعنی فرشتوں سے فرمایا کہ اسکو چھوڑ دو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب ما جاء فی مطل الغنی انہ ظلم باب اس بیان میں کہ ادای قرض میں غنی کو دیر لگانا ظلم ہی **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال مطل الغنی ظلم واذا اتبع احدکم علی ملیء فلیتبع **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیر لگانا غنی کا ادای قرض میں جبکہ موتی ہوکے دینا حیلہ حوالہ کرنا ظلم ہے اور جب کسی غنی پر حوالہ کر دیا جاوے تو چاہیے اسکے پیچھے لگے یعنی جب کوئی قرضدار کسی قرضخواہ سے کہی میرے اوپر جو روپیہ تمہارا ہی وہ فلانے شخص سے لیلو تو قرضخواہ کو اسکا قبول کر لینا چاہیے اور اسکے پیچھے پڑنا چاہیے **ف** اس باب میں ابن عمر اور شرید سے بھی روایت ہے۔ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مطلب اسکا یہ ہی ہے کہ جب کسیکو حوالہ دیا جاوے کسی غنی کا تو چاہیے اسکے پیچھے لگجاوے اور بعض لوگوں نے کہا جب کسی قرضدار نے کسی غنی پر حوالہ کر دیا اور اُسنے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں دونگا تو وہ قرضدار بری ہوگیا اور پھر اُس قرضخواہ کو نہیں پہنچتا کہ اُس سے طلب کرے **مترجم** کہتا ہی مثلاً زید کا قرض عمر پر آتا تھا اور عمر نے کہا جاؤ بکر سے تم لیلو اور بکر غنی ہی ہے اور اُسنے قبول بھی کر لیا کہ ہاں میں تجھی دونگا اب زید کو نہیں پہنچتا ہی عمر سے تقاضا کرے اگرچہ بکر سے روپیہ وصول نہوا ہو اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علمائے کہا ہی جب ہلاک ہو جاوے اسکا مال محال علیہ کے مفلس ہو جانیکی سبب سے تو اسکو پہنچتا ہی کہ پہلے قرضدار سے تقاضا کرے حضرت عثمان وغیرہ کے قول کی دلیل سے کہ انہوں نے فرمایا ہی کہ مال مسلمان کا ہلاکت یعنی ضایع ہونیکی لائق نہیں اور اسحٰق نے کہا اس قول کا جو حضرت عثمان وغیرہ سے منقول ہے مطلب یہ ہے کہ مسلمان کا مال ضایع نہیں ہوتا یعنی جب حوالہ کر دے کوئی شخص کسیکو اور وہ ظاہر میں غنی معلوم ہو یعنی محال علیہ اور پھر بعد دریافت ہو کہ وہ مفلس ہے تو اُس قرضخواہ کو پہونچتا ہی کہ اپنے پہلے قرضدار سے تقاضا کرکے اپنا روپیہ اُس سے بھر لے اور حوالہ کو مفلس شخص کے قبول نکرے اس لیے کہ مسلمان کا مال ضایع نہیں ہوتا **مترجم** کہتا ہے دیر لگانا غنی کا یعنی جسکو مقدور ہو ایک چیز کی قیمت دینے کا یا دیرینہ نہ دے اور یا قرضدار کو مقدور ہے قرض ادا کرنیکا اور وہ تاخیر کرتا ہے یہ ظلم ہے اور لکھا ہے علمائے کہ یہ فسق ہے اور لیجاتی ہے اسکے سبب سے گواہی اسکی اگرچہ ایکبار ہو اور بعضوں نے کہا اگر مکرر کرے اور عادت

ادا کرے اسکی اور جب کوئی کسی غنی پر حوالہ کرے یعنے ایک شخص پر قرض ہے کسیکا اور وہ بمقدور نہیں کہتا ادا کرنیکا اور وہ کسی غنی کو کہے تو میری طرف سے ادا کر اب چاہئے قرضخواہ کو کہ اسکا حوالہ قبول کر لے
تاکہ اسکا مال ضایع نہو کذا فی شرح مشکوٰۃ لمولانا قطب الدین **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ** باب بیع منابذہ اور ملامسہ کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ بَيْعِ الْمُنَابَذَةِ وَالْمُلَامَسَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیع منابذہ اور بیع ملامسہ سے **ف** اس باب میں ابی سعید
اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ٭ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور بیع منابذہ یہ ہے کہ ایک شخص دوسرے سے یہ کہے کہ جب میں تیری طرف کوئی چیز پھینکوں تو بیع لازم ہوگئی میری اور تیرے بیچ میں اور
بیع ملامسہ یہ ہے کہ کوئی کہے جب میں کوئی چیز چھولوں تو بیع واجب ہوگئی اور اگرچہ مبیع کو اُسنے دیکھا بھی نہو مثلاً مبیع تھیلی وغیرہ میں ہو اور یہ بیعیں جاہلیت کے زمانہ کی تھیں تو حضرت نے
اس سے منع کر دیا **مترجم** کہتا ہے منابذہ نبذ سے ہے نبذ پھینکنے کو کہتے ہیں ایام جاہلیت میں یہ دستور تھا کہ جب ایک نے ایک چیز کسیکے پاس پھینکدی اور اُسنے بھی اپنی چیز اسکے پاس پھینکدی
تو بیع ہوگئی اسمیں کچھہ ایجاب وقبول نہوتا تھا کہ بایع کہے میںنے بیچا مشتری کہے میںنے خریدا ایک بچوں کا کھیل تھا حضرت نے اسکو منع فرمایا اور ملامسہ لمس سے ہے لمس چھونیکو کہتے ہیں یہ بھی ایام
جاہلیت میں تھا کہ جہاں ایک نے دوسرے کی چیز چھوئی اگرچہ رات ہو یا دن پھر نہ اسکو دیکھنا نہ بہا نانہ کھولنا موندنا آنکھہ بند کرکے اُسکو لے لینا پڑتا تھا یہ بھی بالکل لڑکوں کا آنکھہ مچولا تھا اسکو
بھی منع فرمایا **بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّلَفِ فِي الطَّعَامِ وَالتَّمْرِ** باب غلہ وغیرہ خریدنیکو پیشگی روپیہ دینے کے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ الْمَدِينَةَ وَهُمْ يُسْلِفُونَ فِي التَّمْرِ فَقَالَ مَنْ أَسْلَفَ فَلْيُسْلِفْ فِي كَيْلٍ مَعْلُومٍ وَوَزْنٍ مَعْلُومٍ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا جب تشریف لائے رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تو لوگ وہاں کے پیشگی روپیہ دیتے تھے میوؤں کے خریدنیکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پیشگی روپیہ دیوے کسی پہل کے لئے تو چاہئے کہ اُن میوؤں کا وزن
اور کیل مقرر کرلے اور مدت مقرر کرلے کہ اتنے سیر گیہوں مثلاً یا اتنے کیل چار یا پانچ مہینے میں لونگا **ف** اس باب میں ابن ابی اوفی اور عبد الرحمن بن ابزی سے بھی روایت ہے ٭ حدیث ابن
عباس کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ جایز کہتے ہیں پیشگی روپیہ دینی کو غلہ یا کپڑا وغیرہ دلینی کو اُن چیزوں میں جسکی حد اور صفت معلوم کرسکیں اور اختلاف
ہے پیشگی دینے میں جانور خریدنے کو سو بعضوں نے جایز کہا ہے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما صحابہ وغیرہم نے کہا پیشگی حیوان کے لئے درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان
ثوری اور اہل کوفہ کا **بَابُ مَا جَاءَ فِي أَرْضِ الْمُشْتَرَكِ يُرِيدُ بَعْضُهُمْ بَيْعَ نَصِيبِهِ** باب زمین مشترک کے بیان میں جسمیں کا کوئی شریک اپنا حصہ بیچنا چاہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ
نَبِيَّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ لَهُ شَرِيكٌ فِي حَائِطٍ فَلَا يَبِيعُ نَصِيبَهُ مِنْ ذَلِكَ حَتَّى يَعْرِضَهُ عَلَى شَرِيكِهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جو کوئی شریک ہو کسی حائط میں یا باغ میں ہو نہ بیچے اپنا حصہ اسمیں سے جب تک اُس شریک سے بتا نہ لیجئے شاید وہی خرید لے تو غیر کے ہاتھ کیوں بیچے **ف** اس حدیث کی اسناد متصل
نہیں ہے سنا میں نے محمد بخاری سے کہ کہتے تھے سلیمان یشکری نے وفات پائی جابر بن عبد اللہ کی حیات میں اور اُن سے کچھہ سنا نہیں قتادہ نے اور نہ ابو البشر نے کہا محمد نے ہم نہیں جانتے کہ کسیکو سماع ہو
اونمیں سے سلیمان یشکری سے مگر عمرو بن دینار نے شاید سنا ہو اُنسے جابر بن عبد اللہ کی زندگی میں اور کہا محمد نے قتادہ روایت کرتے ہیں سلیمان یشکری کی کتاب سے اور سلیمان کی ایک کتاب تھی
کہ اسمیں وہ حدیثیں لکھیں جو مروی تہیں جابر بن عبد اللہ سے سو کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید نے کہا سلیمان تیمی نے لیگئے صحیفہ جابر بن عبد اللہ کا حسن بصری کے پاس سو لیا انہوں
نے اسکو یا کہا پس روایت کیا اُسکو سو لیگئے لوگ اسکو قتادہ کے پاس سو روایت کی اُس سے پھر لائے وہ صحیفہ میرے پاس سو میں نے نہیں روایت کی اُس سے روایت کی ہم سے ابو بکر عطار نے انہوں
نے علی بن مدینی سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ** باب بیع مخابرہ اور معاومہ کے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْمُحَاقَلَةِ وَالْمُزَابَنَةِ
وَالْمُخَابَرَةِ وَالْمُعَاوَمَةِ وَرَخَّصَ فِي الْعَرَايَا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ اور معاومہ کی بیع سے اور رخصت دی عرایا میں یعنی
بیع کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کہتا ہے کہ محاقلہ اور مزابنہ اور مخابرہ کا ذکر اوپر بتفصیل ہو چکا ہے اور معاومہ عام سے ہے عام سال کو کہتے ہیں اور بیع معاومہ یہ ہے کہ ایک
سال یا دو سال کا میوہ ایک درخت کا بیچنا قبل پیدا ہونے کے اور اسمیں دہوکا ہے کہ شاید میوہ پیدا ہو یا نہو یا زیادہ ہو کہ بایع کو اُس قیمت پر جو ٹھہری ہو دینا ناگوار ہو یا کم ہو کہ مشتری کو تھوڑا
ملتا ہو اسی لئے اسکو منع فرمایا گویا یہ بھی بیع غرر میں داخل ہے **بَابٌ عَنْ** أَنَسٍ قَالَ غَلَا السِّعْرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللهِ سَعِّرْ لَنَا
فَقَالَ إِنَّ اللهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ أَلْقَى رَبِّي وَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْكُمْ يَطْلُبُنِي بِمَظْلَمَةٍ فِي دَمٍ وَلَا مَالٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہا انہوں نے نرخ ۱۲
کہ مہنگا ہوا ایک دفعہ بہاؤ غلہ وغیرہ کا زمانہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سو لوگوں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بہاؤ مقرر کر دیجئے ہمارے واسطے فرمایا آپنے بہاؤ مقرر کرنیوالا وہی اللہ ہے کہ جو روکنیوالا
ہے یعنے رزق کا مراد اُس سے مہنگا ہونا ہے اور وہی کشادہ کرنیوالا ہے رزق کا اور رزق دینیوالا ہے یعنے اُسکے حکم سے کمی بیشی رزق کی اور تنگی کشادگی ہوتی ہے تو بہاؤ مقرر کرنیوالا وہی ہے پھر فرمایا

فرمایا حضرت نے اور میں چاہتا ہوں کہ ملوں اپنے رب سے ایسے حال میں کہ نہووے مجھ پر مطالبہ اور مظلمہ کسیکا کہ وہ طلب کرتا ہو مجھ سے مظلمہ خون کا اور نہ مال کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی کراھیۃ
الغش فی البیوع باب بیع میں دغابازی کرنیکے بیان میں **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر علی صبرۃ من طعام فادخل یدہ فیھا فنالت
اصابعہ بللا فقال یا صاحب الطعام ما ھذا قال اصابتہ السماء یا رسول اللہ فقال افلا جعلتہ فوق الطعام حتی یراہ الناس ثم قال من غش فلیس
منا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گذری ایک غلہ کے ڈھیری پر اور اسمیں آپنی ہاتھ ڈالا سو پہنچی آپکی انگلیوں میں تری سو پوچھا آپنی اس غلہ بیچنے والی سے تری کا سبب اسنے
کہا مینہ پڑا ہے اسپر یا رسول اللہ سو فرمایا آپنی اسکو تونے اوپر کیوں نکر دیا یعنے بھیگا ہوا غلہ سب کے اوپر رکھدیا ہوتا کہ دیکھتے اسکو سب لوگ پھر فرمایا آپنی جو خیانت اور دغابازی کرے وہ ہم میں سے نہیں
ف اسباب میں ابن عمر اور ابی الحمراء اور ابن عباس اور بریدہ اور ابی بردہ بن نیار اور حذیفہ بن الیمان سے روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ حرام ہی دغا کرنا کہا
ہے انہوں نے دغا کرنا حرام ہے یعنے بیچتے وقت مبیع کا عیب چھپانا حرام ہے **باب** ما جاء فی استقراض البعیر او الشیء من الحیوان باب اونٹ یا اور کوئی جانور قرض لینے کے بیان میں
عن ابی ھریرۃ قال استقرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سنا فاعطی سنا خیرا من سنہ وقال خیارکم احاسنکم قضاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا
قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ سو ادا کیا ایک اونٹ بہتر اس اونٹ سے اور فرمایا تم میں جو بہتر ہیں وہ قرض خوب اچھی طرح ادا کرتے ہیں **ف** اسباب میں ابو رافع
سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی شعبہ اور سفیان نے سلمہ سے بھی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ کچھ مضائقہ نہیں کہتے ہیں اونٹ کی قرض لینے میں اور یہی قول ہے
شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور مکروہ رکھا ہی اسے بعض لوگوں نے **عن** ابی ھریرۃ ان رجلا تقاضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاغلظ لہ فھم بہ اصحابہ فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دعوہ فان لصاحب الحق مقالا وقال اشتروا لہ بعیرا فاعطوہ ایاہ فطلبوہ فلم یجدوا الا سنا افضل من سنہ فقال اشتروہ
فاعطوہ ایاہ فان خیرکم احسنکم قضاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک مرد نے تقاضا کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سختی کی آپکی اوپر سو قصد کیا اسکا اصحاب نے یعنے اسکے زدوکوب دینے
کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو جسکا حق کسی پر ہوتا ہی تو وہ ایسی ہی باتیں کرتا ہی اور فرمایا آپنی خرید دو اسکو ایک اونٹ اور دیدو اسکو وہ سو ڈھونڈا اور نپایا مگر اسکے اونٹ سے بہتر
اونٹ سو فرمایا آپنی خرید دو اسکو وہی اونٹ اور دیدو اسکو اسلیے کہ تم میں جو لوگ نیک ہیں وہ قرض ادا کرنے میں اچھی چیز دیتے ہیں **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں
نے شعبہ سے انہوں نے سلمہ بن کہیل سے اسی حدیث کی مانند یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی رافع مولی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال استسلف رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم بکرا فجاءتہ ابل من الصدقۃ قال ابو رافع فامرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اقضی الرجل بکرہ فقلت لا اجد فی الابل الا جملا
خیارا رباعیا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطہ ایاہ فان خیار الناس احسنھم قضاء **ترجمہ** روایت ہے ابو رافع سے جو مولی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے
کہا قرض لیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جوان اونٹ پھر آئی آپکی پاس زکوۃ کے اونٹ کہا ابو رافع نے سو حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ادا کروں میں اس آدمی کی اونٹ
کو سو عرض کیا میں نے کہ نہیں پاتا میں مگر جوان اونٹ اس سے عمدہ چار دانت والا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیدو اسکو وہی اونٹ اسلیے کہ جو نیک لوگ ہیں تم میں سے وہ قرض ادا کرنے
میں اچھی چیز دیتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یحب سمح البیع سمح الشراء سمح القضاء
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالے دوست رکھتا ہی نرمی اور خوبی سے بیچنے کو اور نرمی سے خریدنے کو اور نرمی سے قرض ادا کرنیکو **ف** اور اسباب میں جابر
سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث یونس سے انہوں نے سعید مقبری سے انہوں نے ابی ہریرہ سے **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غفر
اللہ لرجل کان قبلکم کان سھلا اذا باع سھلا اذا اشتری سھلا اذا اقتضی **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے نے بخشدیا ایک مرد کو تم سے
پہلے تھا اس سے کہ وہ آسانی اور نرمی کرتا تھا جب بیچتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب خریدتا تھا اور آسانی اور نرمی کرتا تھا جب تقاضا کرتا تھا **ف** یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے حسن ہے اس سند سے
باب النھی عن البیع فی المسجد باب اس بیان میں کہ مسجد میں خرید و فروخت کرنا منع ہی **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا رایتم
من یبیع او یبتاع فی المسجد فقولوا لا اربح اللہ تجارتک واذا رایتم من ینشد فیہ ضالۃ فقولوا لا رد اللہ علیک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا جب دیکھو تم کسیکو کہ بیچتا ہی یا خریدتا ہی مسجد میں تو کہو اسکو کہ نہ نفع دیوے اللہ تعالے تیری تجارت میں اور جب دیکھو تم کسیکو کہ ڈھونڈتا ہی مسجد میں کوئی چیز اور پکارتا ہی تو
کہو نہ پھیرے اللہ تعالی تیری طرف تیری چیز کو **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ حرام کہتے ہیں خرید و فروخت کو مسجد میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا

اور حضرت نے منع کیا ہے خرید و فروخت کی مسجد کے اندر بعض اہل علم نے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَبْوَابُ الْأَحْكَامِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں حکومت اور قضا وغیرہ کے بیان میں جو ثابت ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَاضِيْ باب ان حدیثوں کے بیان میں جو قاضی کے باب میں آئی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ قَالَ لِابْنِ عُمَرَ اِذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ اَوَتُعَافِيْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ قَالَ اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا اَرْجُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن موہب سے کہ عثمان نے کہا عبد اللہ بن عمر سے جاؤ اور فیصلہ کرو آدمیوں کے بیچ میں یعنی قاضی ہو کہا عبد اللہ نے کیا مجھ پر رحم کرتے ہو اور معاف رکھتے ہو مجھ کو اے امیر المومنین یعنی معاف رکھو قاضی بننے سے کہا عثمان نے تم اسکو کیوں برا جانتے ہو اور تمہارے باپ تو قضا کرتے تھے کہا عبد اللہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جو قاضی ہوا اور فیصلے کئے اُسنے عدل کے ساتھ یعنے موافق حکم خدا اور رسول کے تو لائق ہے اسکا کہ نہ زیادہ ہو نہ برابر چھوٹ جاوے سو کیا امید رکھوں میں بھلائی کی اسکے بعد اور اس حدیث میں ایک قصہ بھی ہے **مترجم** کہتا ہے پوری روایت رزین کی ما فوق یہ ہے کہ ابن عمر نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ سے اے امیر المومنین میں حکم نہ کرونگا دو شخصوں کے بیچ میں کبھی یعنے جدا جدا بار زیادہ میں حضرت عثمان نے فرمایا تحقیق تمہارے باپ یعنی حضرت عمر خطاب تو قضا کرتے تھے ابن عمر نے کہا کہ تحقیق میرے باپ کو اگر مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھ لیتے تھے اور اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مشکل ہوتی تھی کسی چیز میں تو وہ حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھ لیتے تھے اور میں کسیکو نہیں پاتا کہ اس سے پوچھوں اور سنا ہے میں نے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو پناہ مانگی اللہ کے ساتھ تو پناہ لی اسنے بڑی ذات کے ساتھ پناہ مانگی اور سنا میں نے حضرت سے فرماتے تھے جو پناہ مانگے اللہ کے ساتھ اسکو پناہ دو اور تحقیق میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے ساتھ اس سے کہ مجھے قاضی کرو پس معاف کیا حضرت عثمان نے انکو اور کہا کسیکو اسکی خبر نہ دینا یعنے قضا قبول نہ کی تا اور لوگ بھی یہ قبول نہ کریں اور یہ کار خانہ معطل ہو **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے اور میرے نزدیک اسکی اسناد متصل نہیں اور عبد الملک جسنے معتمر روایت کرتے ہیں وہ بیٹے ابو جمیلہ کے ہیں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَاَلَ الْقَضَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ جُبِرَ عَلَيْهِ يَنْزِلُ عَلَيْهِ مَلَكٌ فَيُسَدِّدُهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے طلب کیے قضا سونپ دیا جاتا ہے وہ اسکی نفس کیطرف یعنی خدا بھی اسکو مدد نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی بنایا جاتا ہے اترتا ہے اسپر ایک فرشتہ کہ اچھی باتیں سکھاتا ہے اور راہ راست بتاتا ہے اسکو **عَنْ** خَيْثَمَةَ وَهُوَ الْبَصْرِيُّ عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ ابْتَغَى الْقَضَاءَ وَسَاَلَ فِيْهِ شُفَعَاءَ وُكِلَ اِلٰى نَفْسِهِ وَمَنْ اُكْرِهَ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ **ترجمہ** روایت ہے خیثمہ سے اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں وہ روایت کرتے ہیں انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو ڈھونڈتا ہے عہدہ قضا کا اور اٹھاتا ہے اسمیں سفارشیں وہ چھوڑ دیا جاتا ہے اُسکے نفس پر یعنے مدد غیبی نہیں ہوتی اور جو جبراً قاضی کیا جاوے اتارتا ہے اللہ اسپر ایک فرشتہ کہ وہ اُسی انصاف کی باتیں سکھاتا ہے اور راہ حق بتاتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے اسرائیل کی حدیث سے جو مروی ہے عبد الاعلی سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ وَلِيَ الْقَضَاءَ اَوْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو عہدہ دار ہوا قضا کا یا مقرر کیا گیا قاضی لوگونکا یعنے راوی کو شک ہے کہ یہ فرمایا یا وہ پس ذبح کیا گیا بغیر چھری کے یعنی مظالم عباد میں گرفتار ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے اور سند سے بھی سوا اس سند کی ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقَاضِيْ يُصِيْبُ وَيُخْطِئُ باب قاضی کے صواب و خطا کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ فَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاَخْطَاَ فَلَهُ اَجْرٌ وَاحِدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب حکم کرتا ہے اور کوشش کرتا ہے اصابت حق میں اور ٹھیک پڑتا ہے حکم اُسکے رائے کا تو اُسکو دو ثواب ہیں یعنے ایک حقدار کے حق پہونچانے کا دوسرے اجتہاد کا اور جب حکم کرتا ہے اور چوک جاتا ہے تو اسکو ایک ہی ثواب ہے یعنے فقط اجتہاد کا **مترجم** اجتہاد جہد سے مشتق ہے جہد لغت میں کوشش ہے اور اصطلاح شرع میں کوشش کا خرچ کرنا ہے قیاس کے ساتھ کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ میں اور جو حال قاضی کا یہاں مذکور ہوا وہی حال ہے تمام مجتہدان شریعت کا مسائل اجتہادیہ میں کہ اگر قیاس صائب ہوا تو انکو دو ثواب ہے اور نہیں تو ایک ثواب مگر جن مسائل میں اُنسے خطا ہوئی اور اُنکے اتباع اُسپر مطلع ہوئے اُنکو ضرور ہے کہ اُسمیں تقلید اُنکی نکریں بلکہ آپ یہ بدل سعی جو موافق کتاب و سنت ہو اسکو قبول فرماویں مگر اُسکے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ اُن مقتدایان دین اور پیشوایان شرع متین سے عقیدہ نیک رکھیں اور کسیطرح اُنکی خطا کو مورد طعن نہ ٹھیرائیں واللہ اعلم وعلمہ اتم **ف**

زبان طعنہ کی اُنسے باز رکھنا چاہیے ۱۲

نہیں جانتے ہم اسکو سفیان ثوری کی روایت سے کہ وہ روایت کرتی ہوں یحیی بن سعید سے مگر عبدالرزاق کی سند سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہیں وہ سفیان ثوری سے **باب** ماجاء في القاضي
كيف يقضي باب کیفیت قضا میں **عن** معاذ ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال كيف تقضي فقال اقضي بما في كتاب الله قال
فان لم يكن في كتاب الله قال فبسنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فان لم يكن في سنة رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اجتهد رأيي قال الحمد
لله الذي وفق رسول رسول الله **ترجمہ** روایت ہے معاذ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کی طرف اسلیے قاضی بناکر سو فرمایا کیونکر فیصلہ کریگا تو عرض کیا انہوں نے فیصلہ
کرونگا میں اللہ کی کتاب کے موافق فرمایا اگر نہو اللہ کی کتاب میں کہا رسول اللہ کی سنت کے موافق فرمایا اگر نہو سنت رسول اللہ میں کہا اجتہاد کرونگا میں اپنی رائے سے فرمایا سب تعریف ہے اللہ
کو کہ توفیق دی اس نے رسول اللہ کے رسول کو **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر اور عبدالرحمن بن مہدی سے دونوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی عون سے انہوں نے حارث سے
ان لوگوں سے مروی ہے اہل حمص سے انہوں نے معاذ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مانند **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور اس حدیث کی اسناد
میرے نزدیک متصل نہیں اور ابو عون ثقفی کا نام محمد بن عبید اللہ ہے **باب** ماجاء في الامام العادل باب امام عادل کے بیان میں **عن** ابي سعيد قال قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم ان احب الناس الى الله يوم القيامة وادناهم منه مجلسا امام عادل وابغض الناس الى الله وابعدهم منه مجلسا امام جائر
ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تحقیق سب لوگوں میں زیادہ پیارا اللہ کو قیامت کے دن اور بہت نزدیک بیٹھنے والا اللہ کے پاس حاکم عادل ہے اور سب لوگوں سے زیادہ
دشمن اللہ تعالی کا اور اس سے دور بیٹھنے والا حاکم ظالم ہے **ف** اس باب میں ابن ابی اوفی سے بھی روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** ابن ابي
اوفى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله مع القاضي ما لم يجر فاذا جار تخلى عنه ولزمه الشيطان **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہ فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی مدد ہمیشہ قاضی کے ساتھ رہتی ہے جب تک وہ ظلم نکرے پھر جب ظلم کیا اللہ کی مدد الگ ہو گئی اس سے اور ساتھ ہو گیا اسکے شیطان **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے
ہم اسکو مگر عمران بن قطان کی روایت سے **باب** ماجاء في القاضي لا يقضي بين الخصمين حتى يسمع كلامهما باب کیفیت انفصال مقدمات میں **عن** علي قال قال
لي رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا تقاضى اليك رجلان فلا تقض للاول حتى تسمع كلام الآخر فسوف تدري كيف تقضي قال علي فما زلت
قاضيا بعد **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا انہوں نے فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نالش کریں تیرے پاس دو شخص تو حکم نکر پہلے والے کیلئے جب تک نسن لی
اظہار دوسرے کا تو ابھی معلوم کریگا کہ کیا حکم کرنا چاہیے کہا علی نے پھر اسکے بعد میں ہمیشہ فیصلے کیا کرتا لوگوں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ماجاء في امام الرعية باب امام
رعیت کے بیان میں **عن** عمرو بن مرة انه قال لمعاوية اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من امام يغلق بابه دون ذوي الحاجة و
الخلة والمسكنة الا اغلق الله ابواب السماء دون خلته وحاجته ومسكنته فجعل معاوية رجلا على حوائج الناس **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہ کہا انہوں نے
حضرت معاویہ سے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو بادشاہ یا حاکم دروازہ بند کرلے حاجتمندوں اور محتاجوں اور مسکینوں پر یعنی انکو نہ آنے دے کہ اپنی حاجات عرض کریں
بند کر لیگا اللہ تعالی دروازے آسمان کے اسکی ضرورت اور حاجت اور مسکنت سے یعنی قیامت میں یا دنیا میں سو مقرر کیا اسیوقت ایک آدمی حضرت معاویہ نے یہ حدیث سنکر اور خبر دینا
لوگوں کے حاجتوں کی بار روا کرتا ہی حاجات انکی **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث عمرو بن مرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی اور عمرو بن مرہ جہنی کی کنیت
ابو مریم ہے **روایت** کی ہمسے علی بن حجر نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے یحیی بن حمزہ نے انہوں نے یزید بن ابی مریم سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابی مریم سے جو صحابی ہیں رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم کے اسی حدیث کی مانند معنوں میں **باب** ماجاء لا يقضي القاضي وهو غضبان باب اس بیان میں کہ قاضی جب غصہ ہو فیصلہ نکرے **عن** عبد الرحمن
بن ابي بكرة قال كتب ابي الى عبيد الله بن ابي بكرة وهو قاض ان لا تحكم بين اثنين وانت غضبان فاني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم
يقول لا يحكم الحاكم بين اثنين وهو غضبان **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن ابی بکرہ سے کہا لکھا میرے باپ نے عبید اللہ بن ابی بکرہ کو اور وہ قاضی تھے فیصلہ نکرنا تم دو آدمیوں
کے بیچ میں جب کہ تم غصے میں ہو اسلیے کہ میں نے سنا ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ ہرگز فیصلہ نکرے اور حکم ندیوے حاکم دو شخصوں کے بیچ میں یعنی مدعی اور مدعا علیہ میں جب
وہ غصے میں ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو بکرہ کا نام نفیع ہی **باب** ماجاء في هدايا الامراء باب حاکموں کے تحفوں کے بیان میں **عن** معاذ بن جبل قال بعثني
رسول الله صلى الله عليه وسلم الى اليمن فلما سرت ارسل في اثري فرددت فقال اتدري لم بعثت اليك قال لا تصيبن شيئا بغير اذني فانه غلول

وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُكَ وَامْضِ لِعَمَلِكَ **ترجمہ** روایت ہی معاذ بن جبل سے کہا بہیجا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یمن کیطرف یعنی قاضی اور تحصیلدار
بناکر پہر جب چلا مین تو بہیجا کسیکو میرے پیچہے کہ مین پہر اکر حضرت کیخدمت مین لایا گیا پہر فرمایا آپنے تجہے معلوم ہی کہ کیون بہیجا مین نے تیری بلانیکو پہر فرمایا نہ لینا تم کوئی چیز یعنی تحفہ و ہدایا
سی رعایا و لیالی بغیر میرے حکم کے اسلئے کہ وہ چوری ہے اور جو چوری کریگا آویگا چوری کی چیز لیکر قیامت کے دن اسی لئی بلایا تہا مین نے تمکو اب جاؤ اپنے کام کو **ف** اسبا مین عدی بن عمیرہ اور
بریدہ اور مستورد بن شداد اور ابی حمید اور ابن عمر سے بہی روایت ہے حدیث معاذ کی حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتی ہم اسکو مگر اسی سند ابو اسامہ کی روایت سے کہ وہ داؤد سے روایت کرتی ہین

باب مَا جَاءَ فِي الرَّاشِي وَالْمُرْتَشِي فِي الْحُكْمِ باب رشوت دینی اور لینی والیکی مذمت مین **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الرَّاشِيَ وَا
الْمُرْتَشِيَ فِي الْحُكْمِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سی کہا لعنت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نی رشوت دینی والی اور لینی والیکو مقدمات مین **ف** اسبا مین عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابن
حدیدہ اور ام سلمہ سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلمہ سی اور وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مگر وہ روایت صحیح نہین ہے اور
سنا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سی کہتی تہی حدیث ابی سلمہ کی جو مروی ہے بواسطہ عبد اللہ بن عمرو کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بہت اچہی ہے اسبا مین اور بہت صحیح ہی اور روایت کی ہم
ابو موسی نی انہون نے ابو عامر عقدی سی انہون نے خالد حارث سی جو بیٹی ہین عبد الرحمن کے انہون نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا عبد اللہ نے لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی رشوت دینی والی
اور لینی والیکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب مَا جَاءَ فِي قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَاِجَابَةِ الدَّعْوَةِ باب دعوت اور ہدیہ قبول کرنیکے بیان مین **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اُهْدِيَ اِلَيَّ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ وَلَوْ دُعِيْتُ عَلَيْهِ لَاَجَبْتُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی اگر
ہدیہ دیا جاوے مجہے ایک کہر بکری کا تو بیشک قبول کرون مین اور اگر دعوت دیجاوے مجہے اسپر تو حاضر ہوون مین **ف** اسبا مین علی اور عائشہ اور مغیرہ بن شعبہ اور سلمان اور معاویہ بن حیدہ اور
عبد الرحمن بن علقمہ سے بہی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی

باب مَا جَاءَ فِي التَّشْدِيْدِ عَلٰى مَنْ يُّقْضٰى لَهٗ بِشَيْءٍ لَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّاْخُذَهٗ باب عدم جواز مین اخذ مال
غیر کے اگرچہ بحکم حاکم ہو **عن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ وَاِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ وَلَعَلَّ بَعْضَكُمْ اَنْ يَّكُوْنَ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ
فَاِنْ قَضَيْتُ لِاَحَدٍ مِّنْكُمْ بِشَيْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِيْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَلَا يَاْخُذْ مِنْهُ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی تم میرے
پاس اپنی مقدمہ لاتی ہو یعنی انفصال کیلئے اور مین ایک آدمی ہون یعنی علم غیب نہین رکہتا اور شاید کہ بعضا تم مین سی تیز زبان ہو اپنی دعوی بیان کرنے مین دوسرے سے سو اگر مین دلوا دون تم
مین سے اسکی بہائی کا کچہہ حق تو گو یا مین دیتا ہون اسکو ایک ٹکڑا دوزخ کی آگ کا سو نہ لیوے اسمین سے کچہہ **ف** اسبا مین ابی ہریرہ اور عائشہ سی بہی روایت ہے حدیث ام سلمہ کی حسن ہے صحیح ہے
تترجم قولہ سو اگر مین دلوا دون الخ یعنی بسبب تیز لسانی اور خوش بیانی کسیکے مجہی معلوم ہو کر حق اسیکا ہی اور حقیقت مین اسکا حق نہو تو اسکو جائز نہ لیوے اور اس حدیث مین تصریح ہی کہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب نہین جانتے تہی اور قضائے قاضی ظاہرا و باطنا نافذ نہین ہوتی

باب مَا جَاءَ اَنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ باب اس بیان مین
ہی کہ گواہ ضرور ہین مدعی پر اور مدعی علیہ پر قسم **عن** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ حَضْرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِّنْ كِنْدَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ
الْحَضْرَمِيُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِيْ عَلٰى اَرْضٍ لِّيْ فَقَالَ الْكِنْدِيُّ هِيَ اَرْضِيْ وَفِيْ يَدِيْ لَيْسَ لَهٗ فِيْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْحَضْرَمِيِّ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قَالَ
لَا قَالَ فَلَكَ يَمِيْنُهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَّا يُبَالِيْ عَلٰى مَا حَلَفَ عَلَيْهِ وَلَيْسَ يَتَوَرَّعُ مِنْ شَيْءٍ قَالَ لَيْسَ لَكَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِكَ قَالَ فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ لِيَحْلِفَ
لَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰى مَالِهٖ لِيَاْكُلَهٗ ظُلْمًا لَيَلْقَيَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ **ترجمہ** روایت ہے علقمہ بن وائل سے وہ روایت کرتی
ہین اپنے باپ سے کہ آیا ایک حضرموت سی اور ایک کندہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس سو کہا حضرمی نی یا رسول اللہ اسنے چہین لی ہے میری زمین سو کہا کندی نے وہ زمین میری ہے اور میرے قبضہ مین ہے
اسکا کچہہ حق اسمین نہین سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی حضرمی سے کیا تیرے پاس گواہ ہین اسنے کہا نہین فرمایا آپنے پہر تجہکو اس سے قسم لینا تو پہونچتا ہی یعنے مدعی علیہ سے اسنی کہا یا رسول اللہ وہ
مرد فاجر ہے پروا نہین رکہتا کسی چیز کی قسم کہانیمین اور پرہیز کار نہین فرمایا تجہکو کچہہ نہین پہونچتا اس سے سوا قسم کے کہا راوی نے پہر چلا وہ شخص کہ قسم کہا دی اسکی لئی اور فرمایا رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے جب پیٹہہ موڑی اسنے اگر قسم کہائی اسنے اسکے مال پر کہ کہا لیوے اسکو ظلم سے تو ملیگا وہ اللہ تعالی سے یعنے قیامت کے دن اور وہ اس سے مونہہ پہیرنے والا ہوگا **ف** اسباب مین
عمرو اور ابن عباس اور عبد اللہ بن عمرو اور اشعث بن قیس سے بہی روایت ہے حدیث وائل بن حجر کی حسن ہے صحیح ہی **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهِ الْبَيِّنَةُ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنُ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اپنے خطبہ مین کہ گواہ لانا مدعی کو ضرور ہی اور قسم

انہوں نے ابن ابی ذئب سے
۸ انہوں نے ابی سلمہ سے

کہا مدعی علیہ کو **ف** اس حدیث کی اسناد میں گفتگو ہے اور محمد بن عبید اللہ عرزمی ضعیف ہیں حدیث میں بسبب ضعف حافظہ کے ضعیف کہا انکو ابن مبارک وغیرہ نے **عن** ابن عباس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی ان الیمین علی المدعی علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ قسم مدعی علیہ پر ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے کہ گواہ مدعی کو لانا ضرور ہے اور نہیں تو قسم ہے مدعا علیہ پر

باب ما جاء فی الیمین مع الشاهد باب مدعی کے قسم میں جب اُسکے پاس ایک گواہ ہو **عن** ابی هریرة قال قضی رسول الله صلی الله علیه وسلم بالیمین مع الشاهد الواحد قال ربیعة واخبرنی ابن لسعد بن عبادة قال وجدنا فی کتاب سعد ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی بالیمین مع الشاهد **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فیصلہ کر دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ثابت کر دیا دعویٰ مدعی کا اُسکی قسم سے ایک گواہ کے ساتھ اور خبر دی مجھکو ایک بیٹے نے سعد کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر **ف** اس باب میں علی اور جابر اور ابن عباس اور سُرّق سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر حسن ہے غریب ہے **عن** جابر قال ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی بالیمین مع الشاهد **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم کے ساتھ **عن** جعفر بن محمد عن ابیه ان النبی صلی الله علیه وسلم قضی بالیمین مع الشاهد الواحد قال وقضی بها علی فیکم **ترجمہ** روایت ہے جعفر بن محمد سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ کر دیا قسم کے ساتھ ایک گواہ سمیت کہا راوی نے اور فیصلہ کیا اسکی ساتھ علی نے بیچ تمہارے درمیان **ف** یہ حدیث صحیح تر ہے اور ایسے ہی روایت کی سفیان ثوری نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور روایت کی عبدالعزیز بن ابی سلمہ اور یحیی بن سلیم نے یہی حدیث جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ وغیرہم کا کہ اگر مدعی کے پاس ایک گواہ ہو تو ایک گواہ کے بدلے اُس سے قسم لیجاوے یہ جائز ہے حقوق اور اموال میں اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہتے ہیں جائز نہیں ایک گواہ پر اور مدعی کی قسم پر فیصلہ کر دینا مگر حقوق اور اموال میں اور بعض لوگوں نے علما کوفہ وغیرہم سے کہا یہ جائز نہیں کہ مدعی سے ایک گواہ کے بدلے قسم لیکر اسکا دعویٰ اثبات کیا جاوے **مترجم** طیبی نے کہا ہے کہ یہ اختلاف اموال میں ہے اگر اموال کے سوا دعویٰ کسی اور چیز میں ہو تو بالاتفاق فیصلہ یمین و گواہ واحد پر جائز نہیں اور صورت اسکی یہ ہے کہ زید نے عمر پر سو روپیہ کا دعویٰ کیا اور زید کا گواہ ایک ہی ہے تو حاکم اس سے کہے کہ تو نصاب شہادت پوری نہیں لایا پس ایک گواہ جو کہ ہے اگر اسکے بدلے تو قسم کھاوے کہ میں نے سو روپیہ مدعی علیہ کو دئے ہیں تو تیرا دعویٰ ثابت ہو جاوے پس اگر مدعی قسم کھا لے تو روپیہ عمر سے دلایا جاوے اور امام اعظم کے نزدیک ایک گواہ کے بدلے قسم لینا درست نہیں بلکہ ثبوت دعوے کے لئے دو گواہ ضرور ہیں وہ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ گواہ لاؤ دو اپنے مردوں سے اور اگر نہوں دو مرد تو ایک مرد اور دو عورتیں اور فرمایا گواہ لاؤ دو مرد عادل اپنے میں سے اور خبر واحد سے نسخ کتاب اللہ جائز نہیں اور احتمال ہے کہ شاید اس حدیث کی مراد یہ ہو کہ فیصلہ کر دیا ایک گواہ اور قسم پر یعنے مدعی جب نصاب شہادت پوری نکر سکا تو ایک گواہ کا عدم و وجود آپنے برابر جانکر مدعی علیہ سے قسم لیکر فیصلہ کر دیا مگر ظاہر حدیث کی رو سے پہلا مذہب صحیح معلوم ہوتا ہے اور ائمہ ثلثہ بھی اسیطرف ہیں واللہ اعلم

باب ما جاء فی العبد یکون بین رجلین فیعتق احدهما نصیبه باب غلام مشترک کے عتق کے بیان میں **عن** ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اعتق نصیبا او قال شقیصا او قال شرکا له فی عبد فکان له من المال ما یبلغ ثمنه بقیمة العدل فهو عتیق والا فقد عتق منه ما عتق قال ایوب وربما قال نافع فی هذا الحدیث یعنی فقد عتق منه ما عتق **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے جسنے آزاد کیا اپنے حصے کو کسی غلام مشترک سے راوی کو شک ہے کہ نصیبا فرمایا یا شقیصا یا شرکا اور معنی سب کے ایک ہیں اور اُس آزاد کرنیوالے کے پاس اتنا مال ہے کہ اُس غلام کی قیمت کی برابر پہونچتا ہے بازار کے نرخ سے سو وہ غلام آزاد ہو گیا اور نہیں تو اُس غلام میں سے جتنا آزاد ہوا اُتنا ہی آزاد ہے یعنے باقی غلام ہے کہا ایوب نے اور کبھی کہا نافع نے اس حدیث میں یعنی وہ آزاد ہوا جتنا آزاد ہوا یعنے نافع نے کبھی یعنے کا لفظ بڑھا دیا **مترجم** اس حدیث سے ظاہر ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب کسی نے ساجھی کے غلام سے اپنا حصہ آزاد کر دیا اگر مالک معتق مالدار تھی اور شریکوں کو قیمت اُسکی اُنکی حصوں کے موافق دیکر اسی آزاد کروادی اور اگر معتق تنگدست ہے تو اور شریک اُس غلام سے اپنے حصہ کے موافق روپیہ نہیں لے سکتے بلکہ وہ غلام جتنا آزاد ہوا اتنا ہی آزاد ہے باقی غلام ہے پس اس صورت میں ایک دن اپنے اُس شریک کے خدمت کرے جسنے اپنا حصہ آزاد نہیں کیا اور ایک دن بیٹھا رہے اگر شراکت بالمناصفہ تھی **ف** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہی حدیث سالم نے اپنے باپ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** سالم عن ابیه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال من اعتق نصیبا له فی عبد فکان له من المال ما یبلغ ثمنه فهو عتیق من ماله **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے آزاد کیا اپنا حصہ غلام مشترک میں سے اور اُسکے پاس اتنا مال ہے کہ پہونچتا ہے غلام کی قیمت کو سو وہ غلام آزاد ہی اُسکے مال سے یعنے اسکو چاہئے کہ سب شریکوں کو قیمت ادا کرکے پورا غلام آزاد کر دے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَعْتَقَ نَصِيبًا أَوْ قَالَ شَقِيصًا فِي مَمْلُوكٍ فَخَلَاصُهُ فِي مَالِهِ إِنْ كَانَ لَهُ مَالٌ وَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ قُوِّمَ قِيمَةَ عَدْلٍ ثُمَّ يُسْتَسْعَى فِي نَصِيبِ الَّذِي لَمْ يُعْتِقْ غَيْرَ مَشْقُوقٍ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے آزاد کیا ایک حصہ کسی غلام یا لونڈی کا پس ضروری خلاص اُسکا اُسکے مال سے اگر وہ مالدار ہے اور اگر نہیں ہے اُسکے پاس مال تو قیمت کی جاوے غلام کی انصاف سے پھر سعی کرائی جاوے اُس حصہ کے موافق جو آزاد نہیں ہوا بغیر مشقت کے **ف** اسباب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے روایت کی ہے محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہم سے یحییٰ بن سعید نے وہ روایت کرتی ہیں سعید بن ابی عروبہ سے اسی کے مانند اور اسمیں یوں ہے کہ حضرت نے شقیصًا فرمایا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی ابان بن یزید نے اُنہوں نے قتادہ سے مثل سعید بن ابی عروبہ کے روایت کے مانند اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث قتادہ سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں سعی کرانیکا غلام سے اور اختلاف ہے علما کا سعایت میں سو تجویز کی ہے بعض علما نے سعایت اُس غلام سے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور یہی کہتے ہیں اسحاق اور کہا ہے بعض علما نے اگر ایک غلام ساجھی کا ہو دو مردونمیں اور آزاد کردیا ایک نے اپنا حصہ پس اگر وہ مالدار ہے تو ضامن ہوگا اپنے شریک کے حصے کا اور نہیں تو اُس غلام سے جتنا آزاد ہوا اُتنا ہی آزاد ہوا اُس سے سعی کرانا نہیں پہونچتا اور کہتے ہیں ایسا ہی مروی ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور یہی کہتے ہیں مالک بن انس اور شافعی اور احمد

باب مَا جَاءَ فِي الْعُمْرَى **مترجم** عمری عمر سے مشتق ہے اور اصطلاح شرع میں عمری اُسے کہتے ہیں کہ آدمی کسیکو کوئی گھر دیوے کہ تم اسمیں ساری عمر رہو + باب عمری کے بیان میں **عَنْ** سَمُرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا أَوْ مِيرَاثٌ لِأَهْلِهَا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عمرے جائز ہے اور وہ گھر اُسیکا ہی جسکو دیا یا فرمایا کہ میراث ہے اُسکی اُسکے وارثونکو یعنی بعد اُسکے نہیں پھرتا وہ گھر مالک اول کو نہیں پہنچ سکتا بلکہ اُسکے وارث لینگے جسکو دیا ہے **ف** اسباب میں زید بن ثابت اور جابر اور ابی ہریرہ اور عائشہ اور ابن زبیر اور معاویہ سے بھی روایت ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَيُّمَا رَجُلٍ أُعْمِرَ عُمْرَى لَهُ وَلِعَقِبِهِ فَإِنَّهَا لِلَّذِي يُعْطَاهَا لَا تَرْجِعُ إِلَى الَّذِي أَعْطَاهَا لِأَنَّهُ أَعْطَى عَطَاءً وَقَعَتْ فِيهِ الْمَوَارِيثُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ جس شخص کو کوئی گھر ساری عمر کو دیا گیا اور یہ کہا گیا کہ یہ گھر تیرے لئے ہے اور تیرے وارثون کے لئے سو وہ گھر اُسیکے لئے ہی جسکو دیا گیا نہیں پلٹ سکتی طرف جسنے دیا تھا اسلئے کہ اُسنے ایسا دیا کہ پھر اُسمیں حق وارثونکا ہوگیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی ہے معمر اور کئی لوگون نے زہری سے مالک کی روایت کی مثل اور بعضون نے زہری سے روایت کی اور نہیں ذکر کیا اسمیں لفظ لعقبہ کا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہ جب مالک نے کہدیا کہ یہ گھر تیرے لئے ہی تیری زندگی تک اور تیرے وارثونکے لئے تو وہ اُسیکے لئی ہوگا کہ جسکو دیا گیا اور نہیں پھر آدینے والیکی طرف اور اگر یہ نکہا کہ تیرے وارثونکے لئے ہے تو وہ پھر آتا ہے دینی والیکی طرف جب وہ شخص مرجاوے جسکو دیا تہا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور مروی کئی سندونسے ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ عمری ہو جاتا ہی اُسیکا جسکو دیا اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ کہتے ہیں جب کسی نے گھر کسیکو دیا اور جسکو دیا ہی تو اُسکے وارثون کو وہ گھر ملیگا جسکو دیا گیا تہا اگر چہ دینے والی نے وارثونکا ذکر نکیا ہو یہی قول ہے سفیان ثوری اور احمد اور اسحٰق کا **مترجم** عمری اُسے کہتے ہیں کہ ایک شخص مکان اپنا کسیکو دی اور کہی یہ مکان میں نے تجکو تیری عمر تک دیا اور یہ کہنا تین طرح ہوتا ہے ایک یہ کہ یہ مکان تیرا ہے جبتک کہ تو زندہ رہے اور جب تو مرے تو تیرے وارثون اور اولاد کا ہے اسمین علما کا اتفاق ہے کہ وہ مکان موہب کی ملک سے نکل جاتا ہے اور موہوب لہ کی ملک ہو جاتا ہے اور بعد موت موہوب لہ اُسکے وارثونکو پہونچتا ہے نہ موہب کے وارثونکو اور اُسکے یعنے موہوب لہ کے وارث نہون تو داخل بیت المال ہو جاوے دوسرے یہ کہ مطلق کہے کہ یہ مکان تیرا ہے تیری مدت عمر تک جمہور کہتی ہیں کہ حکم اُسکا حکم اول ہے اور مذہب حنفیہ کا بھی یہی ہے اور ایک قول شافعی کا بھی اسی کے موافق ہے اور بعض علما کے نزدیک اس صورت میں وارثون کو موہوب لہ کے نہیں ملتا بلکہ موہب کیطرف رجوع کرتا ہے تیسرے یہ کہ کہے یہ تیرے لئے ہی تیری زندگی تک اور اگر تو مرے تو میرے ملک ہے اور میرے وارثون کی بھی اسمیں بھی حکم اول کا رکھتا ہے اور حنفیہ کے نزدیک یہ شرط یعنے رجوع کی فاسد ہے اور یہ بسبب شرط فاسد کے فاسد نہیں ہوتا اور صحیح قول شافعی کا بھی یہی ہے اور امام احمد کے نزدیک اسطرح کا عمری فاسد ہے بسبب شرط فاسد کے اور امام مالک نے کہا کہ عمری سب صورتونمیں مالک کرنا منافع کا ہے یعنے اصل شی موہب کی ملک سے نکلتی ہی نہیں نشوہ

باب مَا جَاءَ فِي الرُّقْبَى باب رقبی کے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْعُمْرَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا وَالرُّقْبَى جَائِزَةٌ لِأَهْلِهَا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے عمری اُسیکا ہو جاتا ہے جسکو دیا ہے اور رقبی اُسیکا ہو جاتا ہے جسکو دیوے اور تفسیر رقبی کی آگے آتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے بعضون نے ابی الزبیر سے اُنہوں نے جابر سے موقوفًا اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ رقبی جائز ہے مثل عمری کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور فرق کیا ہے بعض علما کوفہ وغیرہم نے عمرے اور رقبی میں سو جائز کہا ہے عمری کو اور ناجائز کہا رقبی کو اور تفسیر رقبی کی یہ ہے کہ کوئی شخص کسی سے کہے کہ یہ چیز تیری ہے جبتک تو جیوے پھر اگر تو مرے مجہ سے پہلے تو یہ چیز پھر میری ہو جاوے گی اور احمد اور اسحٰق کہتی ہیں کہ رقبی مثل عمری کے ہے اور وہ اُسکا ہو جاتا ہے جسکو دیا اور دینے والیکی طرف نہیں لوٹتا

باب مَا ذُكِرَ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

فِي الصُّلْحِ بَيْنَ النَّاسِ ؛ باب صلح کے بیان میں **عَنْ** كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ الْمُزَنِيِّ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الصُّلْحُ جَائِزٌ بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا صُلْحًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا وَالْمُسْلِمُوْنَ عَلٰى شُرُوْطِهِمْ اِلَّا شَرْطًا حَرَّمَ حَلَالًا اَوْ اَحَلَّ حَرَامًا **ترجمہ** مذکور روایت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صلح جاری ہے اور درست ہی مسلمانوں کے درمیان مگر وہ صلح جایز نہیں کہ کسی حرام کو حلال کردے یعنے اُسکے ارتکاب کا موجب ہو یا کسی حلال کو حرام کردی یعنی اُسکے اجتناب کی واجب کرنیوالی ہو اور مسلمانوں کو اپنی شرطوں پر رہنا چاہئے مگر وہ شرط کہ حرام کردی کسی حلال کو یا حلال کردے کسی حرام کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰى حَائِطِ جَارِهٖ خَشَبًا باب دیوار ہمسایہ پر کڑی کہنے کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اسْتَاْذَنَ اَحَدَكُمْ جَارُهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِيْ جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعْهُ فَلَمَّا حَدَّثَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ طَاْطَاُوْا رُؤُوْسَهُمْ فَقَالَ مَالِيْ اَرَاكُمْ عَنْهَا مُعْرِضِيْنَ وَاللهِ لَاَرْمِيَنَّ بِهَا بَيْنَ اَكْتَافِكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اجازت چاہے ایک تم سے ہمسایہ اُسکا کہ ایک لکڑی گاڑے اُسکی دیوار میں یعنے میخ وغیرہ یا چھت کی کڑی تو منع نکرے اسکو پھر جب بیان کی ابوہریرہ نے یہ حدیث جھکائی لوگوں نے سر اپنے یعنی خجالت سی کہا ابوہریرہ نے کیا ہے مجھکو کہ دیکھتا ہوں میں تمکو اعراض کرنیوالی اس سے قسم ہی اللہ تعالے کی میں مارونگا اسی حدیث کو تمہارے شانوں میں یعنے تمسے اُسپر عمل کروا چھوڑونگا **ف** اس باب میں ابن عباس اور مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں امام شافعی اور مروی ہے بعض علما سے کہ انہیں میں ہیں مالک بن انس کہتے ہیں کہ گھر والی کو درست ہے منع کرنا اس سے کہ گاڑے اسکا ہمسایہ کوئی لکڑی اُسکی دیوار میں مگر پہلا قول صحیح ہے باعتبار حدیث مذکور کے **بَابُ** مَا جَاءَ اَنَّ الْيَمِيْنَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُهٗ صَاحِبُهٗ باب قسم کھلانیوالے کی نیت پر قسم واقع ہونیکے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَمِيْنُ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم اُسی پر واقع ہوتی ہے جس پر تصدیق کرے تیرا صاحب یعنی قسم دینی والا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ہشیم کے کہ وہ روایت کرتے ہیں عبداللہ بن ابی صالح سے اور عبداللہ بھائی ہیں سہیل بن ابی صالح کے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں احمد اور اسحاق اور مروی ہے ابراہیم نخعی سے کہ انہوں نے کہا جب قسم لینے والا ظالم ہو تو نیت قسم کھانیوالی کی معتبر ہے اور اگر قسم لینے والا مظلوم ہو تو اسکی نیت معتبر ہے **مترجم** قولہ قسم اُسی پر ہوتی ہے الخ یعنے معتبر قسم میں نیت اُسکی ہے کہ تجھکو قسم دی اور قسم کھانیوالے کی نیت معتبر نہیں اور توریہ اور تاویل کا اُسکے یہ مطلق اعتبار نہیں اور یہ اُس صورت میں ہے کہ قسم دینے والا صاحب حق ہو کہ باطل ہوا ہو حق اُسکا بسبب توریہ اور تاویل کے یا قسم دینے والا قاضی اور نائب ہو کہ قسم دیتا ہو مدعی علیہ کو اور اگر ایسا نہو تو مضائقہ نہیں توریہ میں خصوصاً جب ضرورت شرعی ہو جیسی خلیل الرحمن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی قسم ہے سارہ کے لیے کہ یہ میری بہن میں اور مراد یہ ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی ہیں **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الطَّرِيْقِ اِذَا اخْتُلِفَ فِيْهِ كَمْ يُجْعَلُ باب اس بیان میں کہ جب راہ میں اختلاف ہو تو کتنی مقرر کریں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اجْعَلُوا الطَّرِيْقَ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مقرر کرو راہیں سات گز کی یعنے سات ہاتھ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا تَشَاجَرْتُمْ فِي الطَّرِيْقِ فَاجْعَلُوْهُ سَبْعَةَ اَذْرُعٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب اختلاف کرو تم راہ میں تو مقرر کرو اسکو سات ہاتھ **ف** یہ حدیث زیادہ صحیح ہی وکیع کی روایت سی اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث بشیر بن کعب کی ابوہریرہ سی حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہے بعض محدثین نے قتادہ سی انہوں نے بشیر بن نہیک سی انہوں نے ابوہریرہ سے اور وہ حدیث غیر محفوظ ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ تَخْيِيْرِ الْغُلَامِ بَيْنَ اَبَوَيْهِ اِذَا افْتَرَقَا باب تخییر ولد میں جبکہ والدین جدا ہوں **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيَّرَ غُلَامًا بَيْنَ اَبِيْهِ وَاُمِّهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اختیار دیا ایک لڑکے کو اپنے ماں باپ میں سے جس کے پاس چاہے **ف** اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عبدالحمید بن جعفر کے دادا سی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو میمونہ کا نام سلیم ہے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہتے ہیں اختیار دیا جاوے لڑکے کو کہ چاہے ماں کی پاس یا باپ کے پاس جب ماں باپ میں لڑائی ہو اُس لڑکے کے واسطے اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا اور کہتے ہیں کہ جبتک لڑکا چھوٹا ہی تو ماں اُسکی زیادہ مستحق ہے پھر جب سات برس کا ہوجاوے تو اُسکو اختیار دیا جاوے کہ جسکی پاس چاہے رہے ماں کے پاس خواہ باپ کے پاس اور ہلال بن ابی میمونہ وہ بیٹے ہیں علی بن اسامہ کے اور وہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے اُنسی یحیی بن ابی کثیر نے اور مالک بن انس اور فلیح بن سلیمان نے **بَابُ** مَا جَاءَ اَنَّ الْوَالِدَ يَاْخُذُ مِنْ مَالِ وَلَدِهٖ باب اس بیان میں کہ باپ لڑکے کے مال سے جو چاہے لے سکتا ہی **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پاکیزہ مال وہ ہی جو کھاتی ہو تم

اپنے ہاتھوں کے مزدوری سے اور اولاد تمہاری بھی تمہاری مزدوری میں داخل ہے یعنی اُنکا مال بھی تمہارا ہی ہے **ف** اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت
کی ہے بعضوں نے یہ حدیث عمارہ بن عمیر سے اُنہوں نے اپنی ماں سے اُنہوں نے حضرت عائشہ سے اور اکثروں نے کہا روایت ہے اُنکی پھوپی سے اُنہوں نے روایت کی حضرت عائشہ سے اور اسی پر عمل ہے بعض
علمائے صحابہ وغیرہم کا کہتے ہیں کہ باپ کو بیٹے کے مال پر اختیار ہے لیوے جتنا چاہے اور بعضوں نے کہا نہ لیوے مگر جب حاجت ہو **بَابُ** مَا جَاۤءَ فِیۡ مَنۡ يُكۡسَرُ لَهُ الشَّيۡءُ مَا يُحۡكَمُ لَهُ مِنۡ
مَالِ الْكَاسِرِ باب کسی چیز کے توڑنے اور اُسکے بدلا دینے کے بیان میں **عَنۡ** أَنَسٍ قَالَ اَهۡدَتۡ بَعۡضُ اَزۡوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ
طَعَامًا فِيۡ قَصۡعَةٍ فَضَرَبَتۡ عَائِشَةُ الۡقَصۡعَةَ بِيَدِهَا فَاَلۡقَتۡ مَا فِيۡهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ طَعَامٌ بِطَعَامٍ وَاِنَاۤءٌ بِاِنَاۤءٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہا اُنہوں نے بھیجا کسی بیوی
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ کھانا ایک پیالے میں تو مارا حضرت عائشہ نے اپنا ہاتھ پیالے پر سو گر گیا جو اُسمیں تھا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانا کھانے کے بدلے دینا چاہیے اور پیالے کے بدلے پیالا
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنۡ** أَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اسۡتَعَارَ قَصۡعَةً فَضَاعَتۡ فَضَمِنَهَا لَهُمۡ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے مستعار منگوایا ایک پیالہ پس وہ ٹوٹ گیا سو آپ ضامن ہوے اُسکے یعنی دیا عوض اُس پیالہ کا **ف** یہ حدیث غیر محفوظ ہے اور میرے نزدیک یہ ہے کہ سوید نے اس حدیث سے وہی حدیث مراد
کی جو سفیان ثوری نے روایت کی تھی یعنے جو اوپر گذری اور ثوری کی حدیث زیادہ صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاۤءَ فِیۡ حَدِّ بُلُوۡغِ الرَّجُلِ وَالۡمَرۡاَةِ باب اس بیان میں کہ مرد و عورت کب بالغ ہوتے ہیں **عَنِ**
ابۡنِ عُمَرَ قَالَ عُرِضۡتُ عَلٰى رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِيۡ جَيۡشٍ وَاَنَا ابۡنُ اَرۡبَعَ عَشۡرَةَ فَلَمۡ يَقۡبَلۡنِيۡ فَعُرِضۡتُ عَلَيۡهِ مِنۡ قَابِلٍ فِيۡ جَيۡشٍ وَاَنَا ابۡنُ خَمۡسَ عَشۡرَةَ فَقَبِلَنِيۡ
قَالَ نَافِعٌ فَحَدَّثۡتُ بِهٰذَا الۡحَدِيۡثِ عُمَرَ بۡنَ عَبۡدِ الۡعَزِيۡزِ فَقَالَ هٰذَا حَدُّ مَا بَيۡنَ الصَّغِيۡرِ وَالۡكَبِيۡرِ ثُمَّ كَتَبَ اَنۡ يُفۡرَضَ لِمَنۡ بَلَغَ الۡخَمۡسَ عَشۡرَةَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے
کہ کہا اُنہوں نے میں پیش کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایک لشکر میں اور میں چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھے آپ نے یعنے بسبب نابالغ ہونے کے پھر پیش کیا گیا میں آپ پر سال آیندہ ایک لشکر میں
اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھکو کہا نافع نے بیان کی میں نے یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے تو اُنہوں نے کہا یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی پھر لکھ بھیجا اُنہوں نے اپنے عاملوں کو کہ غنیمت
سے حصہ دو اسکو جو پندرہ برس کا ہو **روایت** کی ہم سے ابن ابی عمر نے اُنہوں نے سفیان بن عیینہ سے اُنہوں نے عبیداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر سے اُنہوں نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہیں ذکر کیا اُنہوں نے اسکا کہ عمر بن عبدالعزیز نے لکھا اپنے عاملوں کو یہی حد ہے بالغ اور نابالغ کی اور ذکر کیا ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں یہ کہ بیان
کیا میں نے اس روایت کو عمر بن عبدالعزیز سے تو کہا اُنہوں نے یہ حد ہے اولاد وغیرہ اور لڑنے والوں کے درمیان میں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا اور یہی کہتے ہیں ثوری اور ابن مبارک
اور شافعی اور احمد اور اسحاق کہ لڑکا پندرہ برس کا ہو جاوے تو اُسکا حکم جوانمردوں کا سا ہے اور اگر محتلم ہونے لگا پندرہ برس سے آگے تو اُسکا بھی حکم جوانمردوں کا سا ہے اور کہا احمد اور اسحق نے بلوغ کی تین
علامتیں ہیں یا تو احتلام ہووے یا پندرہ برس کا ہو جاوے اور اگر سن اُنکا معلوم نہ ہووے تو جب اُسکے زیر ناف کے بال نکل آویں تو وہ بالغ ہے **بَابُ** مَا جَاۤءَ فِيۡمَنۡ تَزَوَّجَ امۡرَاَةَ اَبِيۡهِ باب اُسکے
بیان میں جو اپنی باپ کی بیوی سے نکاح کرے **عَنِ** الۡبَرَاۤءِ قَالَ مَرَّ بِيۡ خَالِيۡ اَبُوۡ بُرۡدَةَ بۡنُ نِيَارٍ وَمَعَهُ لِوَاۤءٌ فَقُلۡتُ اَيۡنَ تُرِيۡدُ فَقَالَ بَعَثَنِيۡ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ اِلٰى رَجُلٍ
تَزَوَّجَ امۡرَاَةَ اَبِيۡهِ اَنۡ اٰتِيَهُ بِرَاۡسِهٖ **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہا اُنہوں نے گذرے مجھپر میرے ماموں اور اُنکے پاس ایک نیزہ تھا سو میں نے پوچھا کہاں کا ارادہ رکھتے ہو تم سو اُنہوں نے کہا بھیجا ہے مجھکو
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرد کی طرف کہ اُسنے نکاح کیا ہے اپنی باپ کی بیوی سے یعنے موطوءہ سے اسلئے کہ میں اُسکا سر لاؤں حضرت کے پاس **ف** اس باب میں قرہ سے بھی روایت ہے حدیث
براء کی حسن ہے غریب ہے اور روایت کی محمد بن اسحق نے یہ حدیث عدی بن ثابت سے اُنہوں نے براء سے اور مروی ہے یہ حدیث اشعث سے اُنہوں نے روایت کی عدی سے اُنہوں نے یزید بن براء سے اُنہوں نے اپنے
باپ سے اور مروی ہے اشعث سے اُنہوں نے روایت کی عدی سے اُنہوں نے یزید بن براء سے اُنہوں نے اپنے ماموں سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ** مَا جَاۤءَ فِی الرَّجُلَيۡنِ يَكُوۡنُ اَحَدُهُمَا
اَسۡفَلَ مِنَ الۡاٰخَرِ فِی الۡمَاۤءِ باب اُن دو شخصوں کے بیان میں کہ ایک کا کھیت اُنمیں پانی سے دور ہو اور ایک کا نزدیک **عَنۡ** عُرۡوَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبۡدَ اللّٰهِ بۡنَ الزُّبَيۡرِ حَدَّثَهٗ
اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الۡاَنۡصَارِ خَاصَمَ الزُّبَيۡرَ عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فِيۡ شِرَاجِ الۡحَرَّةِ الَّتِيۡ يَسۡقُوۡنَ بِهَا النَّخۡلَ فَقَالَ الۡاَنۡصَارِيُّ سَرِّحِ الۡمَاۤءَ يَمُرُّ فَاَبٰى عَلَيۡهِ
فَاخۡتَصَمُوۡا عِنۡدَ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَيۡرِ اسۡقِ يَا زُبَيۡرُ ثُمَّ اَرۡسِلِ الۡمَاۤءَ اِلٰى جَارِكَ فَغَضِبَ الۡاَنۡصَارِيُّ فَقَالَ اَنۡ كَانَ ابۡنَ عَمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ
وَجۡهُ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا زُبَيۡرُ اسۡقِ ثُمَّ احۡبِسِ الۡمَاۤءَ حَتّٰى يَرۡجِعَ اِلَى الۡجَدۡرِ فَقَالَ الزُّبَيۡرُ وَاللّٰهِ اِنِّيۡ لَاَحۡسِبُ نَزَلَتۡ هٰذِهِ الۡاٰيَةُ فِيۡ ذٰلِكَ
فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوۡكَ فِيۡمَا شَجَرَ بَيۡنَهُمۡ ثُمَّ لَا يَجِدُوۡا فِيۡۤ اَنۡفُسِهِمۡ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيۡتَ وَيُسَلِّمُوۡا تَسۡلِيۡمًا الۡاٰيَةَ **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہ اُنہوں نے حدیث بیان کی ابن
شہاب سے کہ عبداللہ بن زبیر نے بیان کیا اُنسے کہ ایک مرد انصاری نے جھگڑا کیا زبیر سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سنگستان کے پانی کی نالیوں میں کہ جس سے سینچتے تھے کھجور کے درختوں

حاشیہ: پس معلوم ہوا کہ بلوغ کی حد ... پندرہ برس ... ۱۲

کو سو انصاری نے کہا چھوڑ دو پانی کو کہ بہتا چلا جاوے سو نہ مانا زبیر نے سو فریاد لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے پانی دے لے اے زبیر اپنے کھیت میں پھر چھوڑ دے اپنے ہمسایہ کے لئے سو غصہ ہوا انصاری اور کہا یہ حکم آپنے اسلئے دیا کہ وہ آپکے پھوپھی کے بیٹے ہیں یعنی آپنے انکی رعایت کی سو متغیر ہوگیا چہرہ مبارک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرمایا اے زبیر پانی دے تو اپنے کھیت میں پھر روک رکھ پانی کو یہانتک کہ منڈیر تک بھر جاوے سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ کی میں یقین کرتا ہون کہ یہ آیت اسی مقدمہ میں اتری ہے فَلَا وَرَبِّكَ سے تَسْلِيمًا تک اور معنی اُسکے یہ ہیں کہ فرمایا اللہ تعالی نے سو قسم ہے تیرے رب کی انکو ایمان نہوگا جبتک تجھکو منصف نہ جانیں جو جھگڑا اُٹھے آپسمیں پھر نہ پاویں اپنے جی میں خفگی تیرے حکم سے اور قبول رکھیں مانکر **مترجم** کہتا ہے عروہ بن زبیر بن عوام کبار تابعین سے ہیں اور سات فقیہ جو مدینے میں تھے انمیں یہ بھی تھے اور ماں انکی اسماء بنت ابی بکر تھیں اور باپ انکے زبیر حضرت کی پھوپھی کے بیٹے تھے جنکا نام صفیہ بنت عبد المطلب تھا اور زبیر قدیم الاسلام ہیں سولہ برس کے تھے کہ انکے چچا نے انکو دھوین کا عذاب دیا تو کہا اسلام چھوڑ دیں مگر وہ کب چھوڑتے ہیں بلکہ حضرت کے ساتھ حاضر رہے ہیں سب لڑائیوں میں اور عشرہ مبشرہ میں ہیں سو وہ اور ایک انصاری ایک نالی میں سے پانی دیا کرتے تھے اپنے کھیتوں کو اور زبیر کا کھیت پانی کے قریب تھا یہ دونوں حضرت کے پاس حاضر ہوئے فیصلہ کے لئے پس حضرت نے فرمایا اے زبیر تو اپنے کھیت میں پانی دے پھر ہمسایہ کے کھیت پر چھوڑ دے کہ اسکی زمین زبیر کی زمین سے نیچے تھی اُس انصاری نے کہا کہ آپکی پھوپھی کے بیٹے ہیں اسلئے آپنے یہ حکم دیا حضرت خفا ہوئے اور زبیر سے فرمایا کہ تو اچھی طرح پانی اپنے کھیت میں بھر لے جہانتک تیرا حق ہے اور بعضوں نے اسکو اندازہ کیا ہے ٹخنوں تک اور آپنے **اول** امر متوسطا ایسا فرمایا کہ دونوں کو آسان تھا پھر جب انصاری نے گستاخی کی تو آپنے زبیر سے فرمایا کہ تو حق اپنا پورا لیلے اور حضرت کا یہ حکم بھی انصاف سے معاذ اللہ کچھ دور نہیں کہ آپ اپنے غصے پر بہت اختیار رکھنے والے تھے دوسرے کو منع ہی کہ جب غصہ ہو تو کچھ حکم نہ دیوے کہ اسوقت عقل مغلوب ہوتی ہے اور وہ انصاری یقین ہے کہ مومن ہوگا مگر از راہ غصہ کے ایسی بے ادبی صادر ہوئی اور اس آیت کا شان نزول اگرچہ خاص ہے مگر حکم ساری امت کے تمام قضیوں میں عام ہے کہ جو اختلاف ہو اُسمیں حضرت کے حکم مبارک کو منصف بناویں اور اُسپر دل سے راضی ہوں نہیں تو ایمان سے ہاتھ اٹھاویں دعوی مسلمانی سے باز آویں یہ مضمون شرح مشکوۃ میں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے زبیر سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں کہ عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے اور روایت کی ہے عبد اللہ بن وہب نے انہوں نے لیث سے اور یونس نے روایت کی زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے پہلی حدیث کی مانند

باب ما جاء فی مَنْ يُعْتِقُ مَمَالِيكَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَيْسَ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ باب اُسکے بیان میں جو اپنی لونڈی غلام اپنے موت کے قریب آزاد کرے اور اُسکا کچھہ اور مال نہو سوا انکے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ اَعْتَقَ سِتَّةَ اَعْبُدٍ لَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ مَالٌ غَيْرُهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ قَوْلًا شَدِيْدًا قَالَ ثُمَّ دَعَاهُمْ فَجَزَّاَهُمْ ثُمَّ اَقْرَعَ بَيْنَهُمْ فَاَعْتَقَ اِثْنَيْنِ وَاَرَقَّ اَرْبَعَةً **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے انصار سے آزاد کیا چھہ غلاموں کو اپنے موت کے نزدیک اور اسکا کچھہ اور مال نہ تھا سوا ان غلاموں کے پھر یہ خبر پہونچی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سو آپنے انکو کچھہ سخت و سست کہا پھر بلایا ان غلاموں کو اور انکے تین حصے کئے یعنی دو دو غلام الگ الگ کرکے پھر قرعہ ڈالا انمیں اور آزاد کیا انمیں سے دو کو یعنی جنکے نام قرعہ نکلا اور غلام رہنے دیا چار کو **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے عمران بن حصین سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحق کا کہ تجویز کرتے ہیں قرعہ ڈالنا ایسے کاموں میں لیکن بعض علما کے نزدیک اہل کوفہ وغیرہم سے قرعہ ڈالنا کچھہ ضرور نہیں بلکہ کہتے ہیں کہ آزاد ہوجاتا ہے ہر غلام سے تہائی حصہ اور سعی کرلیوے ہر غلام اپنی قیمت کی دو تہائی میں اور ابو المہلب کا نام عبد الرحمن بن عمرو ہے اور انکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں **مترجم** کہتا ہے یعنے جب آدمی بیمار ہو تو وصیت اُسکی ثلث مال سے زیادہ میں جاری نہیں ہوسکتی پھر اگر اُسنے غلاموں کو آزاد کردیا اور کوئی مال اُسکے سوا اور نہ تھا تو وہ غلام اسحدیث کی روسے تین حصے کئے جاویں اور قرعہ ڈالا جاوے جس حصے میں قرعہ نکلے وہ آزاد ہے اور یہی مذہب ہے امام مالک وغیرہ کا اور حضرت نے اُسکو سخت و سست اسلئے فرمایا کہ اُسنے تلف کیا قصدا حق وارثوں کا اور ابوداود کی روایت میں ہے کہ آپنے فرمایا لَوْ شَهِدْتُهُ قَبْلَ اَنْ يُدْفَنَ لَمْ يُدْفَنْ فِيْ مَقَابِرِ الْمُسْلِمِيْنَ یعنے اگر میں موجود ہوتا وقت دفن ہونے کے تو یہ دفن نہوتا مسلمانوں کے قبرستان میں یعنے بسبب حق تلفی ورثہ کے معلوم ہوا کہ مردوں کو کچھہ بقدر ضرورت امر نامشروع پر برا کہنا درست ہے تا اور لوگ اُس راہ کو اختیار نکریں

باب ما جاء فِيْمَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ باب اسکے بیان میں جو مالک ہو اپنے ناتیدار کا **عَنْ** سَمُرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ مَلَكَ ذَا مَحْرَمٍ فَهُوَ حُرٌّ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مالک ہو ذی رحم یعنے ناتی دار محرم کا یعنے خریدنے کے سبب سے یا ارث کی جہت سے تو وہ مملوک آزاد ہے **ف** اس حدیث کو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے عمر سے اسی حدیث کا کچھہ مضمون **روایت** کی ہم سے عقبہ بن مکرم عمی البصری اور کئی لوگوں نے سوائے انکے کہا سب نے روایت کی ہم سے محمد بن بکر برسانی نے انہوں نے حماد ابن سلمہ سے انہوں نے قتادہ اور عاصم احول سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو مالک ہو ناتی دار محرم کا وہ مملوک آزاد ہے **ف** اور

کیا نہیں جانتے ہم کہ ذکر کیا ہو اس حدیث میں عاصم احول کی روایت کر نیکا حماد ابن سلمہ سے سوای محمد ابن بکر کے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور مروی ہے عبد اللہ بن عمر سے بھی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو مالک ہوا ناتے دار محرم کا وہ حر ہے روایت کیا اسکو ضمرہ بن ربیعہ نے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں متابعت
کرتا کوئی ضمرہ بن ربیعہ کی اس روایت میں یعنی کوئی دوسرا راوی ضمرہ کے روایت کے موافق بیان نہیں کرتا اور یہ حدیث ائمہ اہل حدیث کے نزدیک خطا ہے **مترجم** کہتا ہے صورت اسکی یہ ہے کہ مثلاً
باپ نے بیٹے کو مول لیا کسی اسکے مالک سے یا بیٹے نے باپ کو مول لیا یا بھائی نے بھائی کو تو بمجرد لینے کے وہ آزاد ہو جاتا ہے اور ذی رحم وہ ہے کہ ولادت کے سبب سے قرابت رکھتا ہو سوائے اسکے کہ ولادت رحم سے
ہوتی ہے اور شامل ہے بیٹے اور باپ اور بھائی اور چچا اور بھتیجی کو اور جو انکے سوا ہوں اور محرم وہ ہے کہ اس سے نکاح درست نہ ہو پس چچا کا بیٹا اور مانند اسکے ایسے ناتے دار کہ جن سے نکاح درست ہے وہ اس
قید سے نکل گئے اور نووی نے کہا کہ اختلاف ہے علما کا اقربا کے آزاد ہونے میں جبکہ ملک میں آویں تو اہل ظاہر نے کہا ہے کہ آزاد نہیں ہوتا کوئی انمیں سے بمجرد ملک میں آنے کے بلکہ آزاد کرنا ضروری ہے اور
دلیل لائے ہیں انہوں نے ابی ہریرہ کی روایت کو کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہیں بدلا اتار سکتا کوئی لڑکا اپنے باپ کے احسان کا مگر اس طرح کہ پاوے اسکو غلام پس خرید کرے اسکو اور آزاد کرے
اسکو یعنی۔ آزاد نہیں ہوتا جب تک بیٹا آزاد نہ کرے اور جمہور علما کہتے ہیں کہ حاصل ہوتی ہے آزادی اصول میں اگرچہ اوپر کے درجے کے ہوں اور فروع میں اگرچہ نیچے کے درجے کے ہوں بمجرد ملک کے
اور اختلاف کیا ہے انکے سوا میں سو شافعی اور انکے علما نے کہا کہ آزاد نہیں ہوتا سوا انکے یعنی فروع اور اصول کے سوا ملک کے ساتھ اور مالک نے کہا کہ آزاد ہو جاتے ہیں بھائی بھی اور ایک روایت مالک سے
ہے کہ آزاد ہو جاتے ہیں سب ذوی الارحام محرم اور تیسری روایت اُنسے امام شافعی کے مذہب کے مانند ہے اور ابو حنیفہ نے کہا آزاد ہو جاتے ہیں سب ذوی الارحام محرم کذا فی شرح مشکوٰۃ مع تقدیم و تاخیر لفظی

بَابُ مَا جَاءَ مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ باب اسکے بیان میں جو غیر کے زمین میں بے اجازت کھیت بوے **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ زَرَعَ فِي أَرْضِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ فَلَيْسَ لَهُ مِنَ الزَّرْعِ شَيْءٌ وَلَهُ نَفَقَتُهُ **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو بووے کسی قوم کی زمین میں بغیر اجازت
کے تو اسکا کچھ حصہ نہیں اُس کھیتی میں بلکہ وہ سب زمین والے کی ہے اور جو اسمیں سے پیدا ہوا اور بونے والا اپنا خرچ یعنی بیج وغیرہ کی قیمت لے لیوے **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم
اسکو ابی اسحق کی روایت سے مگر اسی سند سے شریک بن عبد اللہ کی اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا نزدیک اور یہی قول ہے احمد اور اسحق کا اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے حال اس حدیث کا سو کہا
یہ حدیث حسن ہے اور انہوں نے کہا میں اسکو ابو اسحاق کی روایت سے نہیں جانتا مگر شریک کی روایت کرنے سے کہا محمد نے روایت کی ہمسے معقل بن مالک بصری نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عقبہ بن
اصم نے انہوں نے عطا سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **مترجم** کہتا ہے اس بونے والے کو کچھ نہ ملیگا مگر قیمت تخم وغیرہ کی اور جو پیدا ہو وہ سب زمین والے کا
ہوگا اور یہی مذہب ہے امام احمد کا اور اوروں نے کہا کہ کھیتی تخم والے کی ہو گی اور اسکو خرچہ زمین کا دینا ہو گا بعض علما حنفیہ نے اور ابن ملک نے تو ابن ملک نے کہا کہ اسپر اجرت زمین کی ہے اور کرایہ اسکا حساب
سے کہ اسکے قبضہ میں تھی اُس دن تک کہ وہ زمین خالی ہوا اور کھیتی سے جو حاصل ہو وہ کھیت والے کا ہے کذا فی شرح مشکوٰۃ فقیر کہتا ہے ان سب اقوال سے حدیث پر عمل کرنا اولیٰ ہے کہ اسمیں
بے اجازت تصرف کرنیوالے کی معقول سزا ہے اور سد باب ہے کسی کے ملک میں اسکے مالک کی اجازت بغیر تصرف کرنے کی **بَابُ مَا جَاءَ فِي النُّحْلِ وَالتَّسْوِيَةِ بَيْنَ الْوَلَدِ** باب ہبہ کے اور سب لڑکوں
کو برابر دینے کے بیان میں **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ أَبَاهُ نَحَلَ ابْنًا لَهُ غُلَامًا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُشْهِدُهُ فَقَالَ أَكُلَّ وَلَدِكَ قَدْ نَحَلْتَهُ مِثْلَ مَا نَحَلْتَ هَذَا
قَالَ لَا قَالَ فَارْدُدْهُ **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ انکے باپ نے اپنے کسی بیٹے کو ایک غلام دیا سو آئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ گواہ کریں آپکو اُسپر سو آپنے فرمایا کیا سب بیٹوں کو تمنے
ایسا ہی غلام دیا ہے جیسا اسکو دیا ہے انہوں نے کہا نہیں فرمایا آپنے پھیر لو اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے نعمان بن بشیر سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا
کہ دوست رکھتے ہیں برابر رکھنا اولاد کو یہاں تک کہ بعضوں نے کہا ایسا برابر رکھنا چاہیے کہ بوسہ دینے میں بھی برابری رکھے اور بعضوں نے کہا ہبہ و عطیہ میں اولاد ذکور و اناث برابر ہیں اور یہی قول ہے سفیان
ثوری کا اور بعضوں نے کہا برابری اولاد میں یہ ہے کہ دو نا دے لڑکوں کو مثل قسمت میراث کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **بَابُ مَا جَاءَ فِي الشُّفْعَةِ** باب شفعہ کے بیان میں **عَنْ** سَمُرَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَارُ الدَّارِ أَحَقُّ بِالدَّارِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسایہ گھر کا زیادہ حقدار ہے گھر کا کہا ابو عیسیٰ نے
اس باب میں شرید اور ابی رافع اور انس سے روایت ہے **ف** حدیث سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عیسیٰ بن یونس نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مثل اس روایت کے اور روایت ہے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے روایت کی قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح علما کے نزدیک حدیث حسن کی
ہے سمرہ سے اور نہیں جانتے ہم قتادہ کی حدیث انس سے مگر عیسیٰ بن یونس کی روایت سے اور حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن طائفی کی عمرو بن شرید سے کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم سے اس باب میں حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن میسرہ نے عمرو بن شرید سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تھے دونوں حدیثیں میرے نزدیک

صحیح میں **مترجم** کہتا ہے شفعہ بضم شین مشتق ہے شفع سے کہ لغت مین معنی ہائی اُوجفت کرنے کے ہی کہ ضد ہے وتر کی اور اسی سے ہے شفاعت رسول مختار صلے اللہ علیہ وسلم کی گنہگارون کے واسطے اسلئے کہ حضرت کی شفاعت سے مذنبین فائزین کے ساتھ ملینگے اور یہان شفیع ماخوذ بالشفع کو اپنے مالک کے ساتھ ملاتا ہی لہذا اسکا نام شفعہ ٹھیرا اور شرع مین شفعہ عبارت ہے مالک ہوجانے سے زمین بکے مشتری پر زبردستی کرکے بعوض اُس مال کے جو مشتری نے خریدنے مین دیا ہے اور مشتری کے قید سے ملک بلاعوض سے احتراز ہوا جیسا کہ ہبہ بلاعوض یا میراث یا صدقہ ہی کہ اسمین شفعہ نہین اور شفعہ ثابت ہے شریک کیلئے تینون اماموں کے نزدیک اور ہمسایہ کیلئے نہین اور امام اعظم رح کے نزدیک اور صحیح روایت مین امام احمد کے ہمسایہ کیلئے بھی ثابت ہے اور حدیثین شفعہ ہمسایہ کے باب مین وارد ہوئی ہین اور صحت کو پہنچی ہین کذا فی غایۃ الاوطار و شرح مشکوۃ ملتقطا **باب** ماجاء فی الشفعۃ للغائب باب غائب کے شفعہ کے بیان مین **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الجار احق بشفعتہ ینتظر بہ وان کان غائبا اذا کان طریقہما واحدا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا اُنہون نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمسایہ مستحق ہے اپنی قریب کے گہر کا کہ جسمین شفعہ پہنچتا ہے انتظار کیا جاوے اُسکا یعنے بیچتے وقت بسبب شفعہ کی اگرچہ وہ غائب ہو جبکہ ہووے راستہ ان دونونکا ایک **ف** یہ حدیث حسن ہی غریب ہے ہم نہین جانتے کسیکو کہ روایت کی ہو یہ حدیث سواے عبد الملک ابن ابی سلیمان کے کہ روایت کی اُنہون نے عطاء سے اُنہون نے جابر سے اور کلام کیا ہے شعبہ نے عبد الملک بن ابی سلیمان مین اس حدیث کے سبب سے اور عبد الملک وہ ثقہ ہین مامون ہین اہل حدیث کی نزدیک نہین جانتے ہم کسیکو کہ کلام کیا ہو اُنمین سواے شعبہ کے اس حدیث کے سبب سے اور روایت کی وکیع نے شعبہ سے اُنہون نے عبد الملک سے یہی حدیث اور مروی ہے ابن مبارک سے وہ روایت کرتے ہین سفیان ثوری سے کہ اُنہون نے کہا عبد الملک ابن ابی سلیمان ترازو ہین یعنی علم کی یعنے علم کے حق و باطل کو خوب پہچانتے ہین اور اسی حدیث پر عمل ہے علماء کا نزدیک کہ آدمی مستحق ہے اپنے شفعہ کا اگرچہ غایب ہو پہر جب وہ آوے تو شفعہ کا دعوے کرے اگرچہ جسمین وہ دعوی کرتا ہی اسکی بیع کو مدت دراز گذری ہو **باب** اذا حدت الحدود و وقعت السہام فلا شفعۃ باب اس بیان مین کہ جب پڑجاوین حدین اور الگ ہوجاوین حصے تو پہر شفعہ نہین **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وقعت الحدود و صرفت الطرق فلا شفعۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پڑجاوین حدین اور پہر جاوین رستے تو پہر شفعہ نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا ہے اُسکو بعضون نے مرسلا ابی سلمہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہین مین ہین عمر بن خطاب اور عثمان بن عفان اور یہی کہتی ہین بعض فقہاء تابعین کے مثل عمر بن عبد العزیز وغیرہ کے اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اُنہین مین ہین یحیی بن سعید انصاری اور ربیعہ بن ابی عبد الرحمن اور مالک بن انس اور یہی کہتی ہین شافعی اور احمد اور اسحاق اور نہین تجویز کرتے ہین شفعہ مگر شریک کے لئی اور کہتے ہین کہ ہمسایہ کو شفعہ نہین جبتک کہ شریک نہو اور بعض علماء صحابہ نے کہا کہ شفعہ ہمسایہ کو بہی ہے اور دلیل لائی ہین وہ اس حدیث مرفوع کو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جار الدار احق بالدار یعنے ہمسایہ گہر کا زیادہ مستحق ہے گہر کا اور فرمایا الجار احق بسقبہ یعنے ہمسایہ مستحق ہے بسبب نزدیک ہونے لینے کے اور یہی قول ہے ثوری اور ابن مبارک اور اہل کوفہ کا **باب** **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الشریک شفیع والشفعۃ فی کل شیء **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شریک کو حق شفعہ پہنچتا ہی اور شفعہ ہر چیز مین ہے **ف** اس حدیث کی مثل ہم نہین جانتے کہ کسی نے روایت کی ہو سواے ابی حمزہ سکری کے اور روایت کی ہے کئی لوگون نے یہ حدیث عبد العزیز بن رفیع سے اُنہون نے ابی ملیکہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور یہ زیادہ صحیح ہی *

روایت کی ہم سے ہناد نے اُنہون نے کہا روایت کی ہم سے ابوبکر بن عیاش نے اُنہون نے عبد العزیز بن رفیع سے اُنہون نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی ہم معنی اور مانند اور نہین ہے اُسمین ذکر ابن عباس کا اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگون نے عبد العزیز بن رفیع سے مثل اسکے اور اسمین بہی ابن عباس کا ذکر نہین اور یہ ابی حمزہ کی حدیث سے زیادہ صحیح ہی اور ابو حمزہ ثقہ ہین ممکن ہے کہ ابو حمزہ کے سوا کسی اور سے خطا اس روایت مین ہوئی ہو **روایت** کی ہم سے ہناد نے اُنہون نے کہا روایت کی ہم سے ابو الاحوص نے اُنہون نے عبد العزیز سے جو بیٹے رفیع کی ہین اُنہون نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابی بکر بن عیاش کی حدیث کی مانند اور اکثر علماء کی کہا شفعہ فقط مکانون اور زمینون مین ہے یعنے غیر منقولات مین اور تجویز نہین کیا اُنہون نے شفعہ ہر چیز مین اور بعض علماء نے کہا ہی شفعہ ہر چیز مین ہے اور پہلا قول صحیح ہے **باب** ماجاء فی اللقطۃ وضالۃ الابل والغنم باب لقطہ اور کہوئے ہوے اونٹ بکری کے بیان مین **مترجم** کہتا ہی لقطہ بضم لام و سکون قاف ہے اور محدثین کے نزدیک بفتح قاف مشہور ہے لغت مین پڑے ہوئی مال کو کہتے ہین اور اصطلاح مین وہ پڑا مال ہے کہ پاوے اُسکو کوئی شخص اور معلوم نہو مالک اُسکا اور اُٹھا لینا لقطہ کا مستحب ہے اگر اعتماد ہو اپنے نفس پر اُسکی تعریف کرنیکا یعنے پہچنوانیکا والا ترک اُسکا اولی ہے اور واجب ہے اٹھانا اُسکا اگر خوف ہو اُسکے ضایع ہونیکا سو اگر چہوڑ دیگا اُسکو اور وہ ضایع ہوگا تو گنہگار ہوگا **عن** سوید بن غفلۃ قال خرجت مع زید بن صوحان وسلمان بن ربیعۃ فوجدت سوطا قال ابن نمیر فی حدیثہ فالتقطت سوطا فاخذتہ فقالا دعہ فقلت لا ادعہ تاکلہ السباع لاخذنہ فلاستمتعن بہ فقدمت علی ابی بن کعب فسألتہ عن ذلک وحدثتہ الحدیث فقال احسنت وجدت علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

صُرَّةً فِيهَا مِائَةُ دِينَارٍ قَالَ فَأَتَيْتُ بِهَا فَقَالَ لِي عَرِّفْهَا حَوْلًا فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا فَمَا أَجِدُ مَنْ يَعْرِفُهَا ثُمَّ أَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ فَعَرَّفْتُهَا حَوْلًا آخَرَ ثُمَّ أَتَيْتُهُ فَقَالَ عَرِّفْهَا حَوْلًا آخَرَ وَقَالَ أَحْصِ عِدَّتَهَا وَوِعَاءَهَا وَوِكَاءَهَا فَإِذَا جَاءَ طَالِبُهَا فَأَخْبَرَكَ بِعِدَّتِهَا وَوِعَائِهَا وَوِكَائِهَا فَادْفَعْهَا إِلَيْهِ وَإِلَّا فَاسْتَمْتِعْ بِهَا **ترجمہ** روایت ہے سوید بن غفلہ سے کہا نکلا مین یعنی سفر حج مین زید بن صوحان اور سلمان بن ربیعہ کے ساتھ سو پایا مین نے ایک کوڑا اور ابن نمیر نے اپنی روایت مین کہا فالتقطت سوطا یعنی پڑا پایا مین نے ایک کوڑا سو لیلیا مین نے اسکو اور دونون رفیقون نے میرے کہا چھوڑ دو اسکو مین نے کہا مین کبھی نہ چھوڑونگا کہ درندے کہا لین مین اسکو لے لونگا اور اپنا کام نکالونگا اس سے پہر آیا مین ابی بن کعب کے پاس اور پوچھا مین نے مسئلہ اسکا اور بیان کیا مین نے اسکا سارا قصہ سو انہون نے فرمایا خوب کیا تمنے مین نے پائی تھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین ایک تھیلی کہ اسمین سو دینار سرخ تھے کہا ابی نے سو لایا مین اسکو حضرت کے پاس سو فرمایا حضرت نے پہچنوا اسکو ایک سال پہر پہچنوایا مین نے اسکو ایک سال سو نہ پایا مین نے کسیکو کہ پہچانتا ہو اسکو پہر لایا مین اسکو حضرت کے پاس پہر فرمایا آپنے پہچنوا اسکو ایک سال پہر پہچنوایا مین نے اسکو ایکسال اور پہر لایا مین اسکو آپکے پاس پہر فرمایا آپنے تیسری بار پہچنوا اسکو ایکسال اور فرمایا بعد ایکسال کے یاد رکہہ اسکی گنتی اور اسکی تہیلی کی صورت اور اسکی بندھن کی شکل پہر جب اسکا طالب یعنے مالک آوے اور خبر دیوے تجہکو اسکی گنتی کی اور اسکی تہیلی کی صورت کی اور اسکے بندھن کے رنگ وغیرہ سب کی تو دیدے اسکو اور نہین تو تو اپنے خرچ مین لا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اعْرِفْ وِكَاءَهَا وَوِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ اسْتَنْفِقْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ فَقَالَ خُذْهَا فَإِنَّمَا هِيَ لَكَ أَوْ لِأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَضَالَّةُ الْإِبِلِ قَالَ فَغَضِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوِ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ مَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا حِذَاؤُهَا وَسِقَاؤُهَا حَتَّى تَلْقَى رَبَّهَا **ترجمہ** روایت ہے زید خالد جہنی سے کہا ایک مرد نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم لقطہ کا سو فرمایا آپنے پہچنوا اسکو ایکسال تک پہر پہچان رکہہ سر بند اسکا اور ظرف اور تہیلی اسکی پہر خرچ کر ڈال اسکو پہر اگر آوے اسکا مالک تو ادا کر دے اسکو سو عرض کیا اسنے یا رسول اللہ کم ہوئی بکری کا کیا حکم ہے فرمایا آپنے لیلے اسکو وہ تیری ہے یا تیرے بہائی کی یا بہیڑیے کی یعنے اسکو اٹہا ضرور ہی نہین تو بہیڑیا کہا جائیگا پہر پوچہا اسنے یا رسول اللہ کیا حکم ہے کہوئے ہوئے اونٹ کا کہا راوی نے سو غضبناک ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ سرخ ہوگئی دونون رخساریں آپکی یا سرخ ہوگیا چہرہ مبارک آپکا یعنے راوی کو شک ہے اور فرمایا پہر فرمایا حضرت نے تجہے کیا کام اس سے حالانکہ اسکے ساتھ ہی موزہ اسکے اور مشک اسکی جبتک کہ ملاقات کرے اپنے مالک سے **ف** اسباب مین ابی بن کعب اور عبداللہ بن عمرو اور جارود بن معلی اور عیاض بن حمار اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے حدیث زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے انسے کئی سندون سے اور حدیث یزید کی جو مولی ہین منبعث کے اور روایت کرتے ہین زید بن خالد سے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انسے کئی سندون سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا صحابہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا انکے اور ان کا یہ قول ہے کہ رخصت دی ہے انہون نے لقطہ کے خرچ کر لینے کی جب پہچنوالی اسکو ایکسال اور نہ پایا کسیکو کہ اسکو پہچانے اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعض علما نے صحابہ وغیرہم نے کہا ہے کہ پہچنوا دے اسکو ایکسال پہر اگر اس مدت مین اسکا مالک آگیا تو اسکو دیدے نہین تو صدقہ کر دے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور عبداللہ بن مبارک کا اور یہی قول ہے اہل کوفہ کا کہ وہ کہتے ہین کہ جو پڑی چیز اٹہاوے اسکو نفع لینا اس سے جائز نہین جب کہ غنی ہو اور امام شافعی نے کہا اس سے نفع لیوے اگرچہ غنی ہو اسلیئے کہ ابی بن کعب نے پائی تہی ایک تہیلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے مین کہ اسمین سو دینار سرخ تہے سو حکم فرمایا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہچنوا دین پہر نفع اٹہاوین اس سے چنانچہ روایت انکی اوپر گذری اور ابی بن کعب امیر مین تہے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہچنوا دے اسکو پہر نہ پایا کسیکو انہون نے کہ اسکو پہچانے سو حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کہا وین اس روپیہ کو سو اگر لقطہ حلال نہوتا مگر اسی کو کہ جسکو صدقہ حلال ہے نہ درست ہوتا حضرت علی کو اسلیئے کہ علی بن ابیطالب نے ایک دینار پایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سو پہچنوایا اسکو اور نپایا کوئی شخص ایسا کہ پہچانے اور کہے میرا ہے سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو کہ کہا لینگے اور حضرت علی کو زکوۃ و صدقہ درست نہین کہ بنی ہاشم مین ہین اور بعض علما نے رخصت دی ہے کہ جب لقطہ ادنی چیز ہو تو اس سے نفع لینا جائز ہے بلا پہچنوائے اور بعض نے کہا اگر ایک دینار سے کم ہو تو ایک جمعہ تک پہچنوا دے اور یہی قول ہے اسحق ابن ابراہیم کا **عَنْ** زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ اللُّقَطَةِ فَقَالَ عَرِّفْهَا سَنَةً فَإِنِ اعْتُرِفَتْ فَأَدِّهَا وَإِلَّا فَاعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِكَاءَهَا وَعَدَدَهَا ثُمَّ كُلْهَا فَإِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا فَأَدِّهَا **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد جہنی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا پڑی ہوئی چیز سے تو فرمایا پہچنوا دے اسکو ایکسال تک پہر اگر پہچانی گئی وہ دیدو اسکو اور نہین تو پہچان رکہہ اسکے ظرف اور سر بند اور اسکی گنتی کو پہر کہالے اسکو پہر اگر آوے اسکا مالک تو ادا کر دے اسکو یعنے وہ تجہپر قرض ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور احمد بن حنبل نے کہا سب سے زیادہ صحیح روایت اسباب مین یہی ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے نزدیک صحابہ وغیرہم سے کہ رخصت دی ہے انہون نے کہ جب ایکسال تک خوب پہچنوا دے اور نملے کوئی آدمی کہ اسکو پہچانے تو درست ہے اس سے نفع اٹہانا اور یہی قول ہے شافعی اور احمد اور اسحاق کا

باب ما جاء فی الوقف یعنی وقف کے بیان میں **عن** ابن عمر قال اصاب عمر ارضا بخیبر فقال یا رسول الله اصبت مالا بخیبر لم اصب مالا قط انفس عندی
احکام اور تحقیق معنے لغوی اور اصطلاحی آگے مذکور ہیں
منه فما تامرنی قال ان شئت حبست اصلها وتصدقت بها فتصدق بها عمر انها لا یباع اصلها ولا یوهب ولا یورث تصدق بها فی الفقراء والقربیٰ فی الرقاب وفی سبیل الله وابن السبیل والضیف لا جناح علی من ولیها ان یاکل منها بالمعروف او یطعم صدیقا غیر متمول فیه قال فذکرته لمحمد بن سیرین فقال غیر متاثل مالا قال ابن عون فحدثنی به رجل آخر انه قراها فی قطعة ادیم احمر غیر متاثل مالا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ملی حضرت عمر کو کچھ زمین خیبر میں سو کہا انہوں نے یا رسول اللہ مجھکو ملا ہی ایک مال خیبر میں کہ نہیں پایا مجھکو کوئی مال اُس سے نفیس زیادہ میرے نزدیک سو کیا حکم کرتے ہیں مجھکو اُس مال کے لئے فرمایا آپنے اگر چاہو تم روک رکھو اُسکی اصل کو اور صدقہ کردو اسکو یعنے اسکے منافع کو سو صدقہ کردیا حضرت عمر نے اسکی منافع کو اسطرح کہ نہ بیچی جاوے اُسکی اصل اور نہ ہبہ کیجاوے اور نہ ورثہ میں دیجاوے اور صدقہ دیا جاوے جو اسمیں سے نکلے فقیروں اور اقرباؤں کو اور گردنیں چھوڑانے میں اور اللہ کی راہ میں یعنے جہاد میں اور مہمانوں میں اور مسافروں کے خرچ میں اور کچھ حرج نہیں اُسکو جو متولی ہو اُس میں کا کہ کھاوے اُسمیں سے موافق دستور کے یا کھلاوے کسی دوست کو کہ مال جمع کرنیوالا نہو اسمیں کہا راوی نے یعنے ابن عون نے پھر ذکر کی میں نے یہ حدیث محمد بن سیرین سے تو انہوں نے غیر متمول کی جگہہ غیر متاثل مالا کہا یعنے جمع کرنیوالا مال کا ابن عون نے کہا پھر بیان کی مجھسے یہی حدیث ایک دوسرے مرد نے کہ اُسنے پڑھا تھا اُس وقف نامہ کو کہ لکھا تھا ایک سرخ چمڑے پر اُسمیں بھی یہی لفظ تھا غیر متاثل مالا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا اسمعیل نے اور میں نے پڑھا ابن عبید اللہ بن عمر کے پاس اُسی وقفنامہ کو تو اُسمیں بھی یہی لفظ تھا غیر متاثل مالا اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا نہیں جانتے ہم اُنمیں اگلوں کا کچھہ اختلاف کہ وقف کرنا زمین وغیرہ کا جائز ہے **عن** ابی هریرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال اذا مات الانسان انقطع عنه عمله الا من ثلث صدقة جاریة وعلم ینتفع به وولد صالح یدعو له **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مرجاتا ہے آدمی تو منقطع ہوجاتے ہیں اُسکے سب عمل مگر تین ایک تو صدقہ جو جاری رہے اور دوسرے علم کہ اُس سے نفع دین کا حاصل ہوتا رہے اور تیسرے نیک لڑکا جو دعا کرتا رہے اپنے ماں باپ کیلئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کہتا ہے وقف لغت میں حبس یعنے بند کرنے اور روکنے کو کہتے ہیں اور اسی لئے موقف الحساب اُس مقام کو کہتے ہیں جہاں حساب کیلئے لوگ روکے جاوینگے قیامت کے دن اور قرآن کے وقف کو وقف کہتے ہیں کہ قاری وہاں روکا جاتا ہے قرات سے اور وقف مصدر ہی بمعنے موقوف کے اسلئے کہ اسکی جمع اوقاف آتی ہے اور اصطلاح شرع میں وقف کہتے ہیں کسی مال متقوم کے روکنے کو وقف کرنیوالے کی ملک پر اور خیرات کرنا اسکی منفعت کا اگرچہ خیرات فی الجملہ ہو یہ تعریف وقف کی امام اعظم کے نزدیک ہے کہ قول صحیح اُنسے یہی ہے کہ اُنکے نزدیک وقف جائز ہے لازم نہیں اور وقف کرنے سے وہ چیز واقف کے ملک سے خارج نہیں ہوتی یعنے اُسکو اختیار رہے کہ وقف کو باطل کردے یا جاری رکھے جبتک چاہے اور صاحبین کے نزدیک وقف عبارت ہے عین کے روکنے سے اللہ تعالیٰ کی ملک پر اور اُسکی منفعت کی صرف کرنی ہے جسپر چاہے اگرچہ وہ شخص غنی ہو جسپر خرچ کرتا ہے پھر جب واقف کی ملک سے خارج ہوا تو وقف لازم ہوگیا یعنے واقف کو اختیار اُسکے باطل کرنیکا نہیں اور اُسکے وارث بھی اُسکو ورثہ میں نہ پاوینگے اور اسی قول پر فتویٰ ہے اور حقیقت میں یہ قول اس حدیث کے موافق ہے جو حضرت عمر کے وقف کی باب میں مذکور ہوئی اور محل وقف کا مال متقوم ہی اور رکن اسکا لفظ خاصہ میں جیسے کہی یہ زمین میری صدقہ موقوفہ دائمی ہے مساکین پر اور کچھ اسکے مانند کہی اور فضایل اُسکے بیشمار ہیں چنانچہ اسی میں ہے وہ حدیث جو بروایت ابو ہریرہ کے مذکور ہوئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سات باغ مدینہ کے وقف فرمائے اور ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کے اوقاف ابتک باقی ہیں اور خلفائے راشدین اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اوقاف مشہور ہیں کذا فی ترجمۃ المختار مع تقدیم و تاخیر و زیادہ یسیرہ

باب ما جاء فی العجماء ان جرحها جبار باب اس بیان میں کہ جانور اگر کسیکو زخمی کرے یا مارے تو اُسکا قصاص نہیں **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم العجماء جرحها جبار والبئر جبار والمعدن جبار وفی الرکاز الخمس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جانور یعنی گائے بیل وغیرہ کی مار کا کچھہ بدلا نہیں اور کنواں کھودنے میں مرجاوے یا دب جاوے تو کھدوانے والی پر کچھہ بدلا نہیں اور کہان کھدوانے والی پر بھی کچھہ بدلا نہیں یعنی اگر کوئی کہان کھودنے میں چوٹ کہا جاوے یا مرجاوے تو کھدوانی والی پر الزام نہیں اور دفینہ میں سے اہل جاہلیت کے پانچواں حصہ خیرات دینا ضروری **ف** اسبا میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے یہ حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے لیث نے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے اور ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند روایت کی ہمسے انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے معن نے کہا انہوں نے کہ کہا مالک ابن انس نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو فرمایا العجماء جرحها جبار اسکے معنی یہ ہیں کہ جانور اگر کسیکو مارے یا زخمی کرے تو وہ ہدر ہی یعنی اسمیں کچھہ قصاص اور دیت واجب نہیں ہوتا ہی اور بعض علماء نے اسکی تفسیر کی ہی کہ عجماء وہ جانور ہے کہ بھاگا ہو اپنے صاحب کے پاس سے اور اسکے بھاگنے کی حالت میں جو چوٹ چپیٹ لگجاوے اُسکے صاحب پر کچھہ تاوان نہیں اور المعدن جبار کے معنی یہ ہیں کہ جب کوئی شخص کہان کھدوائی اور کوئی آدمی اسمیں گر پڑے تو اُس کھدوانے والی پر تاوان

نہیں ایسا ہی لکھا ہے کہ جب اسکو کوئی شخص مسافروں وغیرہ کی واسطے کہود دے اور کوئی اُسمیں گر پڑے تو اُسپر بہی تاوان نہیں اور یہ جو فرمایا کہ رکاز میں پانچواں حصہ ہی رکاز وہ دفینہ ہی
جو ایام جاہلیت کا ہو یس جو شخص کہ پاوے اُسکو پانچواں حصہ سلطان کو ادا کرے یعنی بیت المال میں دیدے اور جو باقی رہے وہ پانیوالے کا ہی **بَابُ** مَا ذُكِرَ فِي إِحْيَاءِ أَرْضِ الْمَوَاتِ
اس بیان میں خراب زمین کو آباد کرنیکے بیان میں **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ **ترجمہ** روایت ہے
سعید بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے آباد کیا کسی خراب زمین کو جو کسی کی ملک نہو تو وہ زمین اُسکی ہی اور ظالم کے درخت بونے سے کچھ ظالم کا حق ثابت نہیں ہوتا **ف** یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَحْيَى أَرْضًا مَيْتَةً فَهِيَ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے
آباد کیا زمین خراب کو جو کسیکے ملک میں نتہی پس وہ زمین اُسکی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو بعضوں نے ہشام سے جو بیٹے عروہ کے ہیں انہوں نے اپنے باپ سے انہوں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور یہ سب کہتے ہیں کہ آباد کرنا زمین خراب کا بغیر حکم سلطان کے جایز ہے یعنی سلطان
کی اجازت کچھ ضرور نہیں اور بعضوں نے کہا بی سلطان کی اجازت بغیر جایز نہیں کسی بن غیر مملوک ویران کا آباد کرنا اور اول قول اصح ہی اور اس باب میں جابر اور عمرو بن عوف مزنی سے جو دادا
ہیں کثیر کے اور سمرہ سے بہی روایت ہے **روایت** کی ہمسے ابو موسیٰ محمد بن مثنی نے کہا پوچھا میں نے ابو الولید طیالسی سے مطلب اس حدیث کا وَلَيْسَ لِعِرْقٍ ظَالِمٍ حَقٌّ سو فرمایا انہوں نے
عرق ظالم سے مراد غاصب ہے کہ زبردستی جو چیز اُسکی نہیں ہے وہ لیلیوے ابو موسیٰ نے کہا میں نے کہا اس سے مراد وہ شخص ہے جو غیر کے مملوک زمین میں درخت کو دے تو انہوں نے کہا وہی تو ہے
مترجم کہتا ہی موات وہ زمین ہے جسمیں نہ زراعت ہو نہ مکان اور نہ کسیکی ملک ہو اور آباد کرنا موات کا مکان بنانے سے ہو یا زراعت سے یا درخت باغ لگانے سے یا پنچکی وغیرہ بنانے سے
امام اعظم کے نزدیک اُسکے آباد کرنیکو اذن لینا امام سے شرط ہی اور امام شافعی اور صاحبین کی نزدیک اذن کچھ ضرور نہیں دونوں کی دلیل یہی حدیث ہے جو گذری امام کہتے ہیں حضرت نے فرمایا
جو زمین موات کو آباد کرے وہ اُسکی ہے یہی اذن ہے صاحبین کہتے ہیں حضرت نے کچھ اذن کی قید نہیں لگائی اسلئے اذن کچھ ضرور نہیں **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْقَطَائِعِ باب قطع دینے
کے بیان میں **عَنْ** أَبْيَضَ بْنِ حَمَّالٍ أَنَّهُ وَفَدَ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَقْطَعَهُ الْمِلْحَ فَقَطَعَ لَهُ فَلَمَّا أَنْ وَلَّى قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْمَجْلِسِ أَتَدْرِي
مَا قَطَعْتَ لَهُ إِنَّمَا قَطَعْتَ لَهُ الْمَاءَ الْعِدَّ قَالَ فَانْتَزَعَهُ مِنْهُ قَالَ وَسَأَلَهُ عَمَّا يُحْمَى مِنَ الْأَرَاكِ قَالَ مَا لَمْ تَنَلْهُ خِفَافُ الْإِبِلِ فَأَقَرَّ بِهِ قُتَيْبَةُ وَقَالَ نَعَمْ
ترجمہ روایت ہے ابیض حمال سے کہ انہوں نے پیام بہیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف کہ قطع دیویں انکو نمک کی کہان سو آپنے دیدیا انکو پہر جب اُسنی پیٹہ پہیر لینے جو پیام لایا تہا تو ایک شخص
نے عرض کی کیسی چیز آپنے دیدی مقطع میں جتنک آپنے مقطع میں دیا ایسا پانی جو کبہی موقوف اور بند نہیں ہوتا یعنی اُس سے بیحد نمک نکلتا ہی کہا راوی نے پہر لیا اُسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اُس شخص سے اور سوال کیا ابیض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسی زمین گہیری جاوے پیلو کے درختوں میں سے بطریق رکہنے فرمایا آپنے وہ کہ نہ پہونچیں اُسکو پاؤں اونٹوں کی کہا ترمذی
نے جب سُنائی میں نے یہ حدیث قتیبہ کو تو انہوں نے اقرار کیا اسکا اور کہا ہاں **روایت** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے جو بیٹے ہیں ابی عمر کے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن قیس
ماربی سے اسی کے مانند اور اس باب میں وائل اور اسما بنت ابی بکر سے بہی روایت ہے حدیث ابیض کی حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا کہ جایز جانتے ہیں مقطع یعنی جاگیر
کا دینا امام کو یعنے امام جسکو مناسب جانے جاگیر دیوے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حاکم کو جب ایک حکم میں کچھ نقصان نظر آوے تو اُس سے رجوع کرنا درست ہے اور یہ جو فرمایا کہ نہ پہونچیں پیر اونٹوں
کے یعنی عمارات سی اور چراگاہ سے دور ہو **عَنْ** وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْطَعَهُ أَرْضًا بِحَضْرَمَوْتَ **ترجمہ** روایت ہے وائل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاگیر دی
اُنکو ایک زمین حضرموت میں **ف** کہا محمود نے اور روایت کی ہمسے نضر نے انہوں نے شعبہ سے اور زیادہ کیا اُسمیں ان لفظوں کو وَبَعَثَ مَعَهُ مُعَاوِيَةَ لِيُقْطِعَهَا إِيَّاهُ یعنی اور بہیجا آنحضرت
نے وائل کے ساتہ معاویہ کو تاکہ دیدیں وہ زمین یعنے ماپ دیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغَرْسِ باب درخت لگانے کی فضیلت میں **عَنْ**
أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَغْرِسُ غَرْسًا أَوْ يَزْرَعُ زَرْعًا فَيَأْكُلُ مِنْهُ إِنْسَانٌ أَوْ طَيْرٌ أَوْ بَهِيمَةٌ إِلَّا كَانَتْ لَهُ صَدَقَةٌ **ترجمہ** روایت ہے
انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہیں کہ درخت لگادے یا کہیت بودے اور کہا جاوے اُسمیں سے کوئی آدمی یا پرندہ چرندہ مگر ہوتا ہے اُس بونے والیکو ثواب صدقہ کا **ف**
اس باب میں ابی ایوب اور ام مبشر اور جابر اور زید بن خالد سے بہی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْمُزَارَعَةِ باب مزارعت کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَلَ أَهْلَ خَيْبَرَ بِشَطْرِ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا مِنْ ثَمَرٍ أَوْ زَرْعٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عامل کیا اہل خیبر کو یعنی زمین دی انکو اس اقرار پر
کہ جو اُسمیں سے پیدا ہو پہل ہو یا غلہ اُسمیں سے آدہا تم لو یعنی حق اسعی میں اور آدہا ہمکو دو **ف** اس باب میں انس اور ابن عباس اور زید بن ثابت اور جابر سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

اور اسی پر عمل ہے بعض علمائے صحابہ وغیرہم کا کہ زمین کو مزارعت پر دینے میں کچھ مضائقہ نہیں جانتے اس اقرار پر کہ آدھا زمین والے کا ہے اور آدھا اس کا جو بوئے والد کا ثلث یا ربع پر دے اور انہیں کا
یہی بعضوں نے کہ تخم صاحب زمین بوئے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مکروہ کہا بعض علماء نے اس مزارعت کو اور کہا پانی دینے میں کچھ تہائی یا ربع پر کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول
ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا جو زمین سے پیدا ہو اسمیں سے حصہ ٹھہرا کر زمین دینا درست نہیں جب تک کہ کرایہ زمین کا نقد لینے روپیہ پیسے سے نہ ٹھہرا لے یعنی یہ کہے کہ یہ زمین
میں نے اتنے روپیہ کرایہ پر تجھکو دی پھر خواہ اسمیں کچھ پیدا ہو یا نہو **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ قَالَ نَهَانَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ أَمْرٍ كَانَ لَنَا نَافِعًا إِذَا كَانَتْ
لِأَحَدِنَا أَرْضٌ أَنْ يُعْطِيَهَا بِبَعْضِ خَرَاجِهَا أَوْ بِدَرَاهِمَ وَقَالَ إِذَا كَانَتْ لِأَحَدِكُمْ أَرْضٌ فَلْيَمْنَحْهَا أَخَاهُ أَوْ لِيَزْرَعْهَا **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے
منع کیا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی امر سے کہ ہمکو اسمیں نفع تھا وہ یہ ہے کہ جب ہوتی ہم میں سے کسی کی زمین دیتا اسکو بعوض بعض خراج اسکے کی یا بعد روپیوں کے تو فرمایا آپ نے جب ہو کسی کے
تم میں سے کسیکے زمین تو مفت دے اپنی بھائی کو یا آپ زراعت کرے یعنی کرایہ وغیرہ پر نہ دے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمِ الْمُزَارَعَةَ وَ
لٰكِنْ أَمَرَ أَنْ يَرْفُقَ بَعْضُهُمْ بِبَعْضٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ انہوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام نہیں کیا زمین کو کرایہ پر دینے کو ولیکن حکم کیا کہ نرمی کرے ایک دوسرے
یعنے کرایہ میں تخفیف کرے یا بالکل نہ لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں زید بن ثابت سے بھی روایت ہے رافع کی حدیث میں اضطراب ہے کہ مروی ہے یہ حدیث رافع بن خدیج سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچاؤں سے
اور مروی ہے انسے وہ روایت کرتے ہیں ظہیر بن رافع سے اور وہ بھی انکے ایک چچا ہوتے ہیں اور مروی ہے یہ حدیث انسے اسانید مختلفہ سے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَبْوَابُ الدِّيَاتِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں دیتوں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

مترجم کہتا ہے دیت وہ مال ہے کہ دیا جاتا ہے بدلے میں نفس کے قتل کرنیکے یا کسی عضو کے ضائع کرنے میں اور دیات اسکی جمع ہے اور دیت یا مغلظہ ہوتی ہے یا مخففہ مغلظہ سو اونٹنیاں ان
میں چار طرح کی پچیس بنت مخاض پچیس ۲۵ بنت لبون پچیس حقہ پچیس جذعہ یہ امام ابوحنیفہ اور امام ابو یوسف کے نزدیک ہے اور امام شافعی اور امام احمد کے نزدیک دیت مغلظہ تیس حقہ تیس جذعہ
چالیس ثنیہ ہیں کہ سب حاملہ ہوں اور دیت مغلظہ قتل شبہ عمد میں دینا پڑتی ہے اور دیت مخففہ یہ ہے کہ اگر سونے کی قسم سے ہو تو ہزار دینار دے اور چاندی کے قسم سے دے تو دس ہزار درہم دے
اور اونٹ دے تو پانچ طرح کے دے بیس ابن مخاض اور بیس بنت مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس حقہ اور بیس جذعہ اور یہ لازم آتی ہے قتل خطا میں اور جو قائم مقام خطا کے ہو اور قتل
بسبب میں کذا فی شرح مشکوۃ **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الْإِبِلِ باب اس بیان میں کہ دیت میں جب اونٹ دے تو کتنے دے **عَنْ** خِشْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَمِعْنَا ابْنَ
مَسْعُودٍ قَالَ قَضَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دِيَةِ الْخَطَاءِ عِشْرِينَ ابْنَةَ مَخَاضٍ وَعِشْرِينَ بَنِي مَخَاضٍ ذُكُورًا وَعِشْرِينَ بِنْتَ لَبُونٍ وَعِشْرِينَ
جَذَعَةً وَعِشْرِينَ حِقَّةً **ترجمہ** روایت ہے خشف بن مالک سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابن مسعود سے کہ کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل خطا کی دیت میں بیس بنت مخاض
اور بیس اونٹ نر بنی مخاض اور بیس بنت لبون اور بیس جذعہ اور بیس حقہ **روایت** کی ہمسے ابو ہشام رفاعی نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے ابن ابی زائدہ نے اور ابو خالد احمر نے حجاج بن ارطاۃ سے
سی اسکے مانند اور اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے ابن مسعود کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی سند سے اور مروی ہے یہ عبداللہ سے موقوفا بھی اور بعض علماء کا مذہب یہی ہے اور
یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور اجماع ہے تمام علماء کا کہ دیت تحصیل کیجاوے تین برس میں ہر سال میں ثلث دیت اور تجویز کیا ہے کہ دیت قتل خطا کی عاقلہ یعنی عصبات قاتل پر ہے اور بعضوں نے کہا
عاقلہ کہتے ہیں جو مرد کی عزیز و قریب ہوں باپ کیطرف سے یعنی دودھیال کے لوگ اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا اور بعضوں نے کہا دیت مردوں پر ہے نہ عورتوں اور لڑکوں پر نہیں اگرچہ عصبات
ہوں اور ہر شخص اٹھاوے یعنے متکفل ہو اسمیں سے ربع دینار کا اور بعضوں نے نصف دینار تک کہا ہے سو اگر اسمیں دیت پوری ہوگئی تو خیر نہیں تو نظر کیجاوے جو اس قبیلہ اور خاندان سے قریب
ہوں اور لازم کیجاوے ان پر **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا دُفِعَ إِلَى أَوْلِيَاءِ الْمَقْتُولِ فَإِنْ
شَاءُوا قَتَلُوا وَإِنْ شَاءُوا أَخَذُوا الدِّيَةَ وَهِيَ ثَلَاثُونَ حِقَّةً وَثَلَاثُونَ جَذَعَةً وَأَرْبَعُونَ خَلِفَةً وَمَا صَالَحُوا عَلَيْهِ فَهُوَ لَهُمْ وَذٰلِكَ لِتَشْدِيدِ الْعَقْلِ **ترجمہ** روایت ہے
عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے قتل کیا کسی کو قصدًا تو وہ سپرد کر دیا جاوے مقتول کے وارثوں کو چاہیں وہ اسکو قتل کریں اور
چاہیں اس سے دیت لیویں اور دیت اسکی تیس حقہ ہیں اور تیس جذعہ اور چالیس اونٹنیاں حاملہ اور جس پر وارث صلح کرلیں وہ انکو دینا پڑیگا اور یہ دیت سخت ہے **ف** حدیث
عبداللہ بن عمرو کی یعنے جو مذکور ہوئی حسن ہے غریب ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الدِّيَةِ كَمْ هِيَ مِنَ الدَّرَاهِمِ باب اس بیان میں کہ دیت میں اگر درہم دے تو کتنے دے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ
النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ جَعَلَ الدِّيَةَ اثْنَيْ عَشَرَ أَلْفًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کی دیت بارہ ہزار درہم **روایت** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمٰن

لی جو بنی مخزوم کے قبیلے سے تھے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے سفیان بن عیینہ نے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کی مانند اور نہیں ذکر کیا اسمیں اسکا کہ ابن عباس سے روایت ہے اور ابن عیینہ کی حدیث میں کلام ہے اس سے اور کچھ زیادہ یعنی اسمیں کچھ الفاظ ابن عباس کے روایت سے بڑھکر ہیں یا اور ہم نہیں جانتے کسیکو کہ ذکر کیا ہو اسنے اس حدیث کو ابن عباس سے مگر محمد بن مسلم نے اور اسی حدیث پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علما نے دیت تجویز کی ہے دس ہزار درہم اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا اور شافعی نے کہا میں دیت نہیں جانتا مگر اونٹ سے اور وہ سو اونٹ ہیں **باب** ما جآء فی الموضحۃ باب ان زخموں کی دیت کی بیان میں جس سے ہڈی کھل جاوے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فی المواضح خمس خمس **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو زخم ایسے ہوں کہ اسمیں ہڈیاں کھل گئی ہوں تو اسمیں پانچ پانچ اونٹ دیت ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کے نزدیک اور یہی قول ہے سفین ثوری اور شافعی و احمد اور اسحق کا کہ جو زخم ایسا ہو کہ اسمیں ہڈی کھل گئی ہو تو اسمیں پانچ اونٹ دیت ہیں **باب** ما جآء فی دیۃ الاصابع باب انگلیوں کی دیت کی بیان میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دیۃ اصابع الیدین والرجلین سوآء عشرۃ من الابل لکل اصبع **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیت ہاتھ پیر کے انگلیوں کی برابر ہے دس اونٹ دیت ہیں ہر انگلی کی **ف** اس باب میں ابو موسی سے اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی کہتے ہیں سفیان ثوری اور شافعی و احمد اور اسحق **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ھذہ وھذہ سوآء یعنی الخنصر والابھام **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ اور یہ دیت میں برابر ہیں یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا دونوں کی دیت یکساں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **تمہ ترجمہ** کہتا ہے جانا چاہئے کہ تمام انگلیوں میں دونوں ہاتھ کی یا دونوں پیر کے پوری دیت لازم آتی ہے یعنے سو اونٹ اور ہر انگلی میں اسکا دسواں حصہ ہے یعنے دس اونٹ اور چھنگلیا انگوٹھے کے برابر ہے اگرچہ انگوٹھے میں دو ہی پورے ہیں اور چھنگلیا میں تین اور جبکہ ہر انگلی میں دس اونٹ ہوئے تو ہر پور میں انگلیوں کے دس اونٹ کی تہائی ہے اور انگوٹھے کے ہر پور میں پانچ اونٹ ہیں یعنی نصف دس کا کہ اسمیں دو ہی پورے ہیں کذا فی شرح مشکوۃ **باب** ما جآء فی العفو باب دیت وغیرہ کے عفو کے بیان میں **عن** ابی السفر قال دق رجل من قریش سن رجل من الانصار فاستعدی علیہ معاویۃ فقال لمعاویۃ یا امیر المؤمنین ان ھذا دق سنی فقال معاویۃ انا سنرضیک والح الاخر علی معاویۃ فابرمہ فقال لہ معاویۃ شانک بصاحبک وابو الدردآء جالس عندہ فقال ابو الدردآء سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یصاب بشیء فی جسدہ فیتصدق بہ الا رفعہ اللہ بہ درجۃ وحط عنہ بہ خطیئۃ فقال الانصاری انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سمعتہ اذنای ووعاہ قلبی قال فانی اذرھا لہ قال معاویۃ لا جرم لا اخیبک فامر لہ بمال **ترجمہ** روایت ہے ابو السفر سے کہا انہوں نے کہ توڑ ڈالا ایک مرد قریشی نے دانت ایک مرد انصاری کا پس فریاد کی اس نے معاویہ سے یا امیر المؤمنین اسنے اکھاڑ ڈالا دانت میرا سو حضرت معاویہ نے فرمایا ہم تجھکو راضی کر دینگے یعنی تیری داد دینگے اور دوسرے شخص نے بہت منت سماجت کا شروع کی کہ تنگ کر دیا حضرت معاویہ کو سو کہا معاویہ نے تیرا اختیار ہے تیرے صاحب کو یعنے وہ بخشدے چاہے انتقام لے اور ابو الدردا انکے پاس بیٹھے تھے سو فرمایا ابو الدردا نے میں نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی مرد ایسا نہیں کہ جسکو کوئی زخم لگے اسکے بدن میں سو صدقہ کر دے اسکو یعنی معاف کر دے اور انتقام اسکا نہ چاہے مگر بلند کرتا ہے اللہ تعالی سبب اسکے اسکا ایک درجہ اور اتارتا ہے اس سے ایک گناہ سو انصاری نے کہا تم نے سنا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو الدردا نے کہا ہاں سنا ہے میرے کانوں نے اور یاد رکھا ہے میرے دل نے سو انصاری نے کہا میں اسکو معاف کر دیتا ہوں معاویہ نے فرمایا مضائقہ نہیں مگر میں محروم نکرونگا تجھکو پھر حکم دیا اسکو کچھ مال دینے کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابی السفر کو ہم نہیں جانتے کہ انہوں نے کچھ سنا ہو ابی الدردا سے اور ابی السفر کا نام سعید بن احمد ہے اور انکو ابن یحمد ثوری کہتے ہیں **باب** ما جآء فیمن رضخ راسہ بصخرۃ باب اسکی بیان میں جسکا سر کچلا جاوے پتھر سے **عن** انس قال خرجت جاریۃ علیھا اوضاح فاخذھا یھودی فرضخ راسھا واخذ ما علیھا من الحلی قال فادرکت وبھا رمق فاتی بھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال من قتلک افلان فقالت برأسھا لا قال ففلان حتی سمی الیھودی فقالت برأسھا نعم قال فاخذ فاعترف فامر بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرضخ راسہ بین حجرین **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے نکلی ایک لڑکی یعنے کہیں جانیکو اور اسکے بدن پر زیور تھے چاندی کے سو پکڑ لیا اسکو ایک یہودی نے اور کچل دیا اسکا سر یعنے پتھر سے اور لے لیا جو زیور تھا اسکے بدن پر کہا انس نے سو لوگ اس تک پہونچ گئے کہ اسمیں کچھ جان تھی سو لائے اسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے پوچھا کسنے مارا تجھکو کیا فلانے شخص نے مارا اسنے سر سے اشارہ کیا کہ نہیں پھر فرمایا آپنے فلانے نے مارا اسنے کہا نہیں یہانتک کہ نام لیا آپنے یہودی کا تو اسنے سر سے اشارہ کیا

کہا ان اُسی نے مارا کہا اُسنے یہ وہ پاؤ آگیا اور اقرار کیا اُسنی اُسکے مارنیکا سو حکم کیا اُسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور کچلا گیا اُسکا سر دو پتھرون کے بیچ مین رکھکر **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض علما کی اور یہی قول ہے احمد اور اسحٰق کا اور بعض علما نی کہا قصاص نہین ہے مگر جب تلوار سی مارے **مترجم** کہتا ہی قتل کے پانچ قسمین ہین عمد اور شبہ عمد اور خطا اور جاری مجرا خطا اور قتل بسبب ۔ قتل عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ عضو جدا ہو جاوے خواہ وہ ہتیار کی قسم سی ہو یا تیز چیز مثل پتھر یا لکڑی یا کہپانچ یا شعلہ آگ کا ہو اور صاحبین کے نزدیک قتل عمد یہ ہے کہ ایسی چیز سے مارے کہ غالباً اس سے قتل کیا جاتا ہو اور اس قتل سے آدمی گنہگار ہوتا ہے اور قصاص لازم آتا ہی فقط مگر یہ کہ معاف کر دین یا وارث راضی ہو جاوین دیت پر اور اس مین کفارہ نہین اور اوپر کی حدیث مین جو قصاص مذکور ہوا تو اسی قسم کا تہا امام اعظم کے قول کے موافق کہ یقین ہے کہ اُسنی بڑے پتہر سی سر کچلا ہوگا ۔ اور شبہ عمد یہ ہے کہ قصداً مارے سوا اُن چیزون کے جو ذکر ہوئین اور چیزون سے اور اس قتل سے بہی گنہگار رہتا ہی اور دیت مغلظہ عاقلہ پر لازم آتی ہے جسکا بیان ابتدای باب مین گذرا نہ قصاص مگر اسمین بہی جان سے کم مین یعنی زخمی کرنی مین قصاص آتا ہی اور قتل خطا کی دو قسمین ہین ایک خطا قصد مین ہوتی ہے جیسے ایک شخص کو تیر مارا شکار سمجہکر یا حربی کافر گمان کر کر اور حقیقت مین وہ مسلمان تہا اور دوسرے خطا فعل مین ہوتی ہے وہ یہہ ہی کہ تیر مارا تہا نشانہ پر لگ گیا ایک آدمی کے اور جاری مجری خطا کی یہ ہے کہ ایک شخص سوتا ہوا گر پڑا کسی آدمی پر اور اُسکو مارڈالا ان دونون یعنی قتل خطا اور جاری مجرا خطا مین کفارہ بہی لازم آتا ہے اور دیت عاقلہ پر اور گناہ بہی ہوتا ہی بسبب ترک احتیاط کی اور قتل بسبب یہ ہے کہ ایک شخص نے کنوان کہودا یا کوئی پتہر رکہا غیر کی ملک مین بغیر اُسکے اذن کے اور اُس سے کوئی آدمی ہلاک ہو گیا یعنی کنوے مین گر کر مر گیا یا ٹہوکر لگی اُس پتہر کی اور مر گیا سو اسمین دیت آتی ہے عاقلہ پر نہ کفارہ اور چار قسمین جو قتل کی پہلی مذکور ہوئین اُن سے محروم ہوتا ہی قاتل میراث سی مقتول کے اور پانچوین قسم سی قتل کے محروم نہین ہوتا کذا فی شرح مشکوٰۃ

باب ماجآء فی تشدید قتل المؤمن باب مؤمن کے قتل کی سختی عذاب کے بیان مین **عن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لزوال الدنیا اھون علی اللہ من قتل رجل مسلم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا بیشک ساری دنیا کا مٹ جانا بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایک مرد مؤمن کے قتل سے **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نی انہون نے کہا روایت کی ہمسے محمد بن جعفر نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے شعبہ نی انہون نے یعلی بن عطا سی انہون نی اپنے باپ سے انہون نے عبد اللہ بن عمرو سے اسی کے مانند اور مرفوع نہین کیا اس حدیث کو اور یہ زیادہ صحیح ہی ابن ابی عدی کی روایت سے اور اس باب مین سعد اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابو ہریرہ اور عقبہ بن عامر اور بریدہ سے بہی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو بن عاص کی اسیطرح روایت کی ہے ابن عدی نی شعبہ سے انہون نے یعلی بن عطا سے اور مرفوع نہین کیا اسکو اور اسیطرح روایت کی سفیان ثوری نی یعلی بن عطا سے موقوفاً اور یہ زیادہ صحیح ہی مرفوع روایت سے

باب الحکم فی الدمآء باب خونون کے فیصلے کی بیان مین **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اول ما یحکم بین العباد فی الدمآء **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلی پہل جو فیصلہ کریگا اللہ تعالیٰ قیامت مین تو بندونکی خونکا **ف** عبد اللہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نی اعمش سے مرفوعاً اور بعضون نے اعمش سے روایت کی مگر مرفوع نہین کیا اُسکو **روایت** کی ہم سے ابو کریب نی انہون نی کہا روایت کی ہم سے وکیع نے انہون نی اعمش سے انہون نی ابو وائل سے انہون نی عبد اللہ سی کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پہلے پہل جو حکم کریگا اللہ تعالیٰ قیامت مین تو بندون کے خون کا **روایت** کی ہمسے ابو کریب نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے وکیع نی انہون نے اعمش سے انہون نے ابو وائل سے انہون نے عبد اللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے پہل جو حکم اور فیصلہ کریگا اللہ تعالیٰ یعنے قیامت مین تو بندونکی خونکا **عن** یزید الرقاشی ثنا ابو الحکم البجلی قال سمعت ابا سعید الخدری وابا ھریرۃ یذکران عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان اھل السمآء واھل الارض اشترکوا فی دم مؤمن لاکبھم اللہ فی النار **ترجمہ** روایت ہے یزید رقاشی سے انہون نے کہا روایت کی ہم سے ابو الحکم بجلی نے کہا سنا مین نے ابو سعید خدری اور ابو ہریرہ سے دونون ذکر کرتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تمام لوگ آسمان و زمین کے شریک ہو جاوین ایک مؤمن کے خون مین تو سب کو اوندھا ڈالدے اللہ تعالیٰ دوزخ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے

باب ماجآء فی الرجل یقتل ابنہ یقاد منہ ام لا باب اس بیان مین کہ جو اپنے بیٹے کو مار ڈالی تو وہ قصاص مین مارا جاوے یا نہین **عن** سراقۃ ابن مالک قال حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقید الاب من ابنہ ولا یقید الابن من ابیہ **ترجمہ** روایت ہے سراقہ بن مالک سے کہا انہون نے مین حاضر ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو وہ قصاص دلواتے تہے باپکو بیٹے سے اور نہین قصاص دلواتی تہے بیٹے کو باپ سے **ف** اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم سراقہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور اُسکی اسناد صحیح نہین روایت کی ہی اسمٰعیل بن عیاش نے مثنیٰ بن صباح سی اور مثنی بن صباح ضعیف ہین حدیث مین اور مروی ہے یہ حدیث ابو خالد احمر سے انہون نے روایت کی حجاج سے انہون نے عمرو بن شعیب سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے اپنے دادا سے انہون نے عمر سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے یہ حدیث عمرو بن شعیب سے مرسلاً بہی اور اس روایت مین اضطراب ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ جب مار ڈالی باپ اپنے بیٹی کو تو وہ اُسکی عوض مین قتل نکیا جاوے اور جو زنا کی تہمت لگاوے اپنی بیٹی کو تو باپ پر حد قذف بہی ماری نجاوے **عن** عمر بن الخطاب قال سمعت رسول

اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُقَادُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ قصاص میں نہ مارا جاوے باپ

بیٹے کے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُقَامُ الْحُدُودُ فِي الْمَسَاجِدِ وَلَا يُقْتَلُ الْوَالِدُ بِالْوَلَدِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

فرمایا نہ ماری جاویں حدیں مسجدوں میں اور نہ مارا جاوے کوئی باپ بیٹے میں یعنی بیٹے کے **ف** اس حدیث کو ہم نہیں جانتے اس اسناد سے مگر اسمٰعیل بن مسلم کی روایت سے اور اسمٰعیل بن مسلم کو بعض

ہم نے کہا ہے بعض نے اپنی حفظ کے سبب قلت حافظہ کے **بَابُ** مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ باب یہ ہے ہے بیچ میں خون مسلم کے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنِّي رَسُولُ اللهِ إِلَّا بِإِحْدَى ثَلَاثٍ الثَّيِّبُ الزَّانِي وَالنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَ

التَّارِكُ لِدِينِهِ الْمُفَارِقُ لِلْجَمَاعَةِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں خون کرنا کسی مسلمان کا جو گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا اور یہ کہ میں

اس کا رسول ہوں مگر ایک ان تین باتوں میں سے ایک تو محصن زانی کہ وہ سنگسار کیا جاوے اور دوسرا قاتل کا بعوض مقتول کے تیسرے چھوڑ دینے والا اپنے دین اسلام کو اور جدا ہونے والا جماعت سے

اہل اسلام کی **ف** اس باب میں عثمان اور عائشہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِيمَنْ يَقْتُلُ نَفْسًا مُعَاهِدًا باب قتل ذمی کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً لَهُ ذِمَّةُ اللهِ وَذِمَّةُ رَسُولِ اللهِ فَقَدْ أَخْفَرَ بِذِمَّةِ اللهِ فَلَا يُرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَإِنَّ

رِيحَهَا لَتُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ سَبْعِينَ خَرِيفًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو جو شخص مار ڈالے ذمی کو کہ اسکو پناہ تھی اللہ کی اور اسکے رسول کی تو اس نے توڑ ڈالا

اللہ کا پناہ کو اور نہ سونگھے گا وہ خوشبو جنت کی کہ اسکی خوشبو میدان قیامت میں ستر برس کی راہ سے **ف** اس باب میں ابی بکرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سند سے

سے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ** **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَدَى الْعَامِرِيَّيْنِ بِدِيَةِ الْمُسْلِمِينَ وَكَانَ لَهُمَا

عَهْدٌ مِنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوائی بنی عامر کے دو شخصوں کی جو مقتول ہوئے تھے مسلمانوں کی دیت کے برابر اور وہ دونوں

ذمی تھے یعنی انکے اور آپ صلعم کے بیچ میں عہد تھا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابو سعد بقال کا نام سعید بن مرزبان ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي حُكْمِ

وَلِيِّ الْقَتِيلِ فِي الْقِصَاصِ وَالْعَفْوِ باب ولی مقتول کے حکم میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا فَتَحَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مَكَّةَ قَامَ فِي النَّاسِ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ

وَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يَعْفُوَ وَإِمَّا أَنْ يَقْتُلَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے جب فتح دی اللہ تعالی نے اپنے رسول کو مکہ پر تو کھڑے ہوئے آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں میں یعنی خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالی کی اور ثنا کی اسکی پھر فرمایا جس کا کوئی شخص مارا گیا ہو تو اس مقتول کے ولی کو دو باتوں کا اختیار ہے یا عفو کر دے اور یا قاتل کو

قتل کرے یعنی قصاص میں **ف** اس باب میں وائل بن حجر اور انس اور ابی شریح خویلد بن عمرو سے بھی روایت ہے **عَنْ** أَبِي شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

قَالَ إِنَّ اللهَ حَرَّمَ مَكَّةَ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلَا يَسْفِكَنَّ فِيهَا دَمًا وَلَا يَعْضِدَنَّ فِيهَا شَجَرًا فَإِنْ تَرَخَّصَ مُتَرَخِّصٌ فَقَالَ

أُحِلَّتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِنَّ اللهَ أَحَلَّهَا لِي وَلَمْ يُحِلَّهَا لِلنَّاسِ وَإِنَّمَا أُحِلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ هِيَ حَرَامٌ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ ثُمَّ إِنَّكُمْ مَعْشَرَ

خُزَاعَةَ قَتَلْتُمْ هَذَا الرَّجُلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَإِنِّي عَاقِلُهُ فَمَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ بَعْدَ الْيَوْمِ فَأَهْلُهُ بَيْنَ خِيرَتَيْنِ إِمَّا أَنْ يَقْتُلُوا أَوْ يَأْخُذُوا الْعَقْلَ **ترجمہ** روایت ہے ابی شریح

کعبی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ نے حرمت اور تعظیم و تکریم کی مکہ کی جگہ ٹھہرایا ہی مکہ کو اور نہیں ٹھہرایا اسکو حرمت کی جگہ لوگوں نے سو جو شخص کہ ایمان رکھتا ہو خدا اور تعالی پر

اور پچھلے دن پر یعنے قیامت پر تو نہ بہاوے اسمیں خون یعنے کسیکو قتل نہ کرے اور نہ کاٹے اسمیں کا کوئی درخت سو کسی نے اگر اپنے لئے رخصت نکالی یعنی قتل وغیرہ کی اس دلیل سے کہ کہا اسنے رخصت

ملی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنی پس مجھے بھی ویسی ہی رخصت ہے پھر فرمایا آپنے کہ بیشک مجھے رخصت دی اللہ تعالی نے اور کسی آدمی کو رخصت نہیں دی اور مجھکو بھی رخصت دی

اور حلال کیا قتل تو وہاں پر ایک گھڑی میں دن کی پھر مکہ ایسا ہی حرام ہے قیامت کے دن تک پھر تمنے اے گروہ بنی خزاعہ کے قتل کیا اس مرد کو بنی ہذیل سے اور میں اسکی دیت دلواتا ہوں

ہوں سو جسکا کوئی مارا جاوے آجکے بعد اسکے لوگ اختیار رکھتے ہیں دو امر کا یا قتل کریں قاتل کو قصاص میں یا دیت لیں **ف** حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت

کی ہے شیبان نے بھی یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر سے اسی کے مثل اور مروی ہے ابی شریح خزاعی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا مَنْ قُتِلَ لَهُ قَتِيلٌ فَلَهُ

أَنْ يَقْتُلَ أَوْ يَعْفُوَ أَوْ يَأْخُذَ الدِّيَةَ یعنے جسکا کوئی شخص مارا جاوے تو اسکو اختیار ہے کہ قاتل کو قتل کرے یا معاف کر دے یا دیت لیوے اور یہی مذہب ہے بعض علما کا یعنے کہتے

ہیں کہ ولی مقتول کو اختیار ہے چاہے قصاص لے یا دیت لے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُتِلَ رَجُلٌ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

وسلم فدفع القاتل الى وليه فقال القاتل يا رسول الله والله ما اردت قتله فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اما انه ان كان صادقا فقتلته دخلت النار فخلاه الرجل وكان مكتوفا بنسعة قال فخرج يجر نسعته فكان يسمى ذا النسعة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ مار ڈالا ایک شخص نے کسی کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور سونپا گیا قاتل مقتول کے ولی کو سو کہا قاتل نے یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی میں نے قصداً نہیں مارا اسکو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو اگر یہ سچا ہی اور پھر تو نے اسکو قصاص میں مارا تو داخل ہوگا تو دوزخ میں پس چھوڑ دیا اس مرد نے یعنی ولی نے مقتول کے اس قاتل کو اور وہ بندھا ہوا تھا ایک تسمے میں کہا راوی نے پھر نکلا وہ قاتل کھینچتا ہوا اپنے تسمے کو اور نام ہوگیا اسکا ذالنسعہ یعنی صاحب تسمے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب ما جاء فی النھی عن المثلۃ باب ہاتھ پیر ناک کان کاٹنے کی مناہی میں

عن سلیمان بن بریدۃ عن ابیہ قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث امیرا علی جیش اوصاہ فی خاصۃ نفسہ بتقوی اللہ ومن معہ من المسلمین خیرا فقال اغزوا بسم اللہ وفی سبیل اللہ قاتلوا من کفر باللہ اغزوا ولا تغلوا ولا تغدروا ولا تمثلوا ولا تقتلوا ولیدا وفی الحدیث قصۃ **ترجمہ** روایت ہے سلیمان بن ابی بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے تھے کسیکو سردار کر کے کسی لشکر پر تو وصیت کرتے خاص اسکی تئیں اللہ تعالی سے ڈرنے کی اور جو لوگ کہ ساتھ اسکے ہوں انسے نیکی کرنیکی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے اور اللہ کی راہ میں لڑو اس سے جو انکار کرے اللہ کا جہاد کرو اور غنیمت کے مال سے کچھ نہ چراؤ اور عہد شکنی نکرو اور کسیکی ہاتھ پیر ناک کان نکاٹو اور کسی لڑکے نابالغ کو نمارو اور اس حدیث میں ایک قصہ اور بھی **ف** اس باب میں ابن مسعود اور شداد بن اوس اور سمرہ اور مغیرہ اور یعلی بن مرہ اور ابی ایوب سے روایت ہے + حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور علما کراہی سمجھتے ہیں ہاتھ پیر ناک کان کاٹنے کو

عن شداد بن اوس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ کتب الاحسان علی کل شیء فاذا قتلتم فاحسنوا القتلۃ واذا ذبحتم فاحسنوا الذبحۃ ولیحد احدکم شفرتہ ولیرح ذبیحتہ **ترجمہ** روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالی نے فرض کیا ہے احسان کرنا ہر چیز پر پھر جب قتل کرو تو آسانی سے قتل کرو کہ جلد جان نکل جاے اور جب ذبح کرو تو خوبی سے ذبح کرو اور تیز کرلیوے ہر کوئی تم میں کا اپنی چھری یعنی ذبح کی وقت اور راحت دے اپنی ذبیحہ کو یعنی جلد تیز چھری سے ذبح کرے کہ زیادہ تکلیف نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو الاشعث کا نام شرحبیل بن آدہ ہی

باب ما جاء فی دیۃ الجنین باب حمل گرا دینے کی دیت کی بیان میں

عن المغیرۃ بن شعبۃ ان امرأتین کانتا ضرتین فرمت احدھما الاخری بحجر او عمود فسطاط فالقت جنینھا فقضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین غرۃ عبدا او امۃ وجعلہ علی عصبۃ المرأۃ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ دو عورتیں آپس میں سوتین تھیں سو مارا ایک نے دوسری کو ایک پتھر یا ایک میخ خیمہ کی پس گرا دیا اسکی پیٹ کا بچہ سو حکم فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پیٹ کے بچے کے عوض میں ایک بردہ یعنی ایک غلام یا ایک لونڈی اور دلوایا وہ عورت کی عصبات سے **ف** حسن نے کہا اور روایت کی ہمسے زید بن حباب نے سفیان سے انہوں نے منصور سے یہی حدیث + یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

عن ابی ھریرۃ قال قضی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنین بغرۃ عبد او امۃ فقال الذی قضی علیہ انعطی من لا شرب ولا اکل ولا صاح فاستھل فمثل ذلک یطل فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان ھذا لیقول بقول الشاعر بلی فیہ غرۃ عبد او امۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے حکم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حمل گرانیوالی کو ایک بردہ دینے کا اس عورت کو جسکا حمل گرا ہے بردہ غلام ہو یا لونڈی سو کہا اسنے جسپر حکم کیا حضرت نے بردہ دینے کا کیا آپ دیت دلواتے ہیں اسکی جسنے نہ پیا نہ کھایا اور نہ آواز دی نہ چلایا ایسا ہوتی وقت سو ایسے کا خون تو ضایع ہے یعنی اسکا بدلا کچھ نہ دیا جاہیے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو باتیں کرتا ہی شاعروں کی سی ہاں ضرور جنین کی دیت میں ایک بردہ دیا جاے گا غلام ہو یا لونڈی **ف** اس باب میں حمید بن مالک بن نابغہ سے بھی روایت ہے + حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کی نزدیک اور بعضوں نے کہا غرہ سے مراد غلام یا لونڈی ہے یا مراد پانسو درم اور بعضوں نے کہا مراد گھوڑا ہے یا خچر

باب ما جاء لا یقتل مسلم بکافر باب اس بیان میں کہ کوئی مسلمان کسی کافر کے عوض میں مارا نہیں جاتا

عن الشعبی ثنا ابو جحیفۃ قال قلت لعلی یا امیر المؤمنین ھل عندکم سوداء فی بیضاء لیس فی کتاب اللہ قال والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ ما علمتہ الا فھما یعطیہ اللہ رجلا فی القرآن وما فی الصحیفۃ قال قلت وما فی الصحیفۃ قال فیھا العقل وفکاک الاسیر وان لا یقتل مؤمن بکافر **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے کہا انہوں نے روایت کی ہمسے ابو جحیفہ نے کہا ابو جحیفہ نے کہا میں نے حضرت علی سے اے امیر المومنین کوئی چیز تمہارے پاس سیاہی کی لکھی ہوئی ہے سفید کاغذ وغیرہ پر سوا کتاب اللہ یعنی قرآن کے انہوں نے فرمایا قسم ہے اس خدا کی جسنے چیر نکالا دانے کو اور پیدا کیا روح کو میں نہیں جانتا کچھ مگر وہ سمجھ اللہ تعالی نصیب کرے کسی مرد مسلمان کو قرآن کے سمجھنے کی اور جو اس صحیفے میں ہے کہا کیا ہے اس صحیفے میں کہا حضرت علی نے اسمیں دیت ہے اور قیدیوں یا غلاموں کے آزاد کرنیکا ذکر ہے اور یہ کہ نمارا جاے کوئی مسلمان کافر کے بدلے میں **ف** اس باب میں عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے + حدیث علی کی حسن ہے

حدیث پر اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہتے ہیں نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان کسی کافر کے بدلے میں اور بعض علما نے کہا مسلمان قتل کیا جاوے قصاص میں ذمی کے اور پہلا قول صحیح ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ وَبِهَذَا الْإِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ دِيَةُ عَقْلِ الْكَافِرِ نِصْفُ عَقْلِ الْمُؤْمِنِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ اپنے دادا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ قتل کیا جاوے کوئی مسلمان قصاص میں کسی کافر کے اور اسی سند سے یہ بھی حدیث مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیت کافر کی برابر ہے آدھی دیت مسلمان کے **ف** اور اختلاف ہے علما کا یہودی اور نصرانی کی دیت میں سو بعض علما کا مذہب اس حدیث کی موافق ہے جو مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا عمر بن عبد العزیز نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کے آدھی دیت کے برابر ہے اور یہی قول ہے احمد بن حنبل کا اور مروی ہے عمر بن خطاب سے انہوں نے کہا دیت یہودی اور نصرانی کی چار ہزار درہم ہے اور دیت مجوسی کی آٹھ سو درہم اور اسکے قائل ہیں امام مالک اور امام شافعی اور اسحاق اور کہا بعض علما نے دیت یہودی اور نصرانی کی مسلمان کی دیت کی برابر ہے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا

باب مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقْتُلُ عَبْدَهُ باب اس شخص کے بیان میں جو اپنے غلام کو مار ڈالے **عَنْ** سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ عَبْدَهُ قَتَلْنَاهُ وَمَنْ جَدَعَ عَبْدَهُ جَدَعْنَاهُ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے قتل کیا اپنے غلام کو ہم بھی اسکو قتل کریں گے اور جسنے ناک کان کاٹ لی اپنے غلام کے ہم بھی اسکے ناک کان کاٹیں گے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض علمائے تابعین کا یہی مذہب ہے انہیں میں ہیں ابراہیم نخعی اور بعضوں نے کہا حُر اور عبد میں قصاص نہیں نہ جان کے مارنے میں نہ زخمی کرنے میں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق اور حسن بصری اور عطا بن ابی رباح کا اور بعضوں نے کہا جب قتل کرے کوئی اپنے غلام کو تو اسکے عوض میں نہ مارا جاوے اور جب کسی غیر کے غلام کو قتل کرے تو اسکے عوض میں مارا جاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا

باب مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ تَرِثُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا باب اس بیان میں کہ عورت اپنے شوہر کی دیت میں سے ورثہ پاوے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ أَنَّ عُمَرَ كَانَ يَقُولُ الدِّيَةُ عَلَى الْعَاقِلَةِ وَلَا تَرِثُ الْمَرْأَةُ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا شَيْئًا حَتَّى أَخْبَرَهُ الضَّحَّاكُ بْنُ سُفْيَانَ الْكِلَابِيُّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَتَبَ إِلَيْهِ أَنْ وَرِّثِ امْرَأَةَ أَشْيَمَ الضِّبَابِيِّ مِنْ دِيَةِ زَوْجِهَا **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ حضرت عمر فرماتے تھے دیت عاقلہ پر واجب ہے اور وارث نہیں ہوتی عورت اپنے زوج کی دیت سے کسی شی کی یہاں تک کہ خبر دی انکو ضحاک بن سفیان نے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انکو خط لکھا کہ ورثہ دو اشیم ضبابی کی بی بی کو اسکے شوہر کی دیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا

باب مَا جَاءَ فِي الْقِصَاصِ باب قصاص کے بیان میں **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ رَجُلٍ فَنَزَعَ يَدَهُ فَوَقَعَتْ ثَنِيَّتَاهُ فَاخْتَصَمُوا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَعَضُّ أَحَدُكُمْ أَخَاهُ كَمَا يَعَضُّ الْفَحْلُ لَا دِيَةَ لَكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد نے کاٹ کھایا ہاتھ ایک مرد کا تو کھینچا اسنے اپنا ہاتھ پس گر گئے اگلے دو دانت کاٹنے والے کے سو جھگڑتے آئے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو آپنے فرمایا کاٹ کھاتا ہے ایک تم میں سے اپنے بھائی کو جیسا کاٹتا ہے اونٹ نہیں ہے دیت تیرے لئے یعنی گرے ہوے دانتوں کی سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت وَالْجُرُوحَ قِصَاصٌ یعنے زخموں کا بدلہ دیا جاتا ہے **ف** اس باب میں یعلی بن امیہ اور سلمہ بن امیہ سے بھی روایت ہے اور وہ دونوں بھائی ہیں، حدیث عمران بن حصین کی حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْحَبْسِ فِي التُّهْمَةِ باب اس بیان میں کہ جس پر خون وغیرہ کی تہمت ہو اسکو قید کرنا چاہیے **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَبَسَ رَجُلًا فِي تُهْمَةٍ ثُمَّ خَلَّى عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے کہ قید کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کسی تہمت کے سبب سے پھر چھوڑ دیا اسکو یعنی ثبوت برات کے بعد **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث بہز کی جو مروی ہے انکے باپ سے وہ روایت کرتے ہیں انکے دادا سے حسن ہے اور مروی ہے اسمٰعیل بن ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں بہز بن حکیم سے یہی حدیث اور یہ بہت پوری روایت ہے اور اس سے دراز تر

باب مَا جَاءَ فِيمَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ باب اس بیان میں کہ جو اپنے مال کے لئے مارا جاوے وہ شہید ہے **عَنْ** سَعِيدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قُتِلَ دُونَ مَالِهِ فَهُوَ شَهِيدٌ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل سے وہ روایت کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مارا جاوے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو عامر عقدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے عبد العزیز بن المطلب نے انہوں نے عبد اللہ بن حسن سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو قتل کیا جاوے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے **ف** اس باب میں علی اور سعید بن زید اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر سے بھی روایت ہے حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے اور مروی ہے انسے کئی سند سے اور رخصت دی ہے بعض علما نے اسکی کہ آدمی لڑے اپنی جان و مال بچانے کو اور ابن مبارک نے کہا اپنا مال بچانے کو لڑے اگرچہ

عن عبد الله بن الحسن قال اخبرني ابراهيم بن محمد بن طلحة قال سفيان واثنى عليه خيرا قال سمعت عبد الله بن عمرو قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اريد ماله بغير حق فقاتل فقتل فهو شهيد ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن حسن سے وہ روایت کرتے ہین ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے کہا سفیان نے اور تعریف کی انکی بہت سی عبد اللہ نے کہا ابراہیم نے سنا مین نے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکی مال کا کوئی ناحق چھیننے کا ارادہ کرے اور وہ لڑے اور مارا جاوے تو شہید ہے ف یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے کہا روایت کی ہم سے عبد الرحمن بن مہدی نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے سفیان نے انہون نے عبد اللہ بن حسن سے انہون نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہون نے عبد اللہ بن عمرو سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسی روایت کے عن سعيد بن زيد قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من قتل دون ماله فهو شهيد ومن قتل دون دمه فهو شهيد ومن قتل دون دينه فهو شهيد ومن قتل دون اهله فهو شهيد ترجمہ روایت ہے سعید بن زید سے کہا سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو مارا جاوے اپنے مال کے لئے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنی جان کے بچانیکے لئے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے دین کے لئے وہ شہید ہے اور جو مارا جاوے اپنے گھر والون کے بچانیکے لئے وہ شہید ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا اسکو کئی لوگون نے ابراہیم بن سعد سے اسی کے مانند اور یعقوب ابراہیم کے بیٹے ہین وہ سعد کے بیٹے وہ ابراہیم کے بیٹے وہ عبد الرحمن کے بیٹے وہ عوف زہری کے بیٹے

باب ما جاء في القسامة باب قسامت کے بیان مین مترجم کہتا ہے قسامت بالفتح لغت مین مصدر ہے قسم کے معنی یعنے قسم کہانا خواہ ایک آدمی قسم کہاوے یا زیادہ اور اصطلاح شرع مین قسم ہے اللہ کے نام کے سبب مخصوص اور عدد مخصوص کی جہت سے مخصوص شخص پر بنا بر وجہ مخصوص کے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ جب کوئی مقتول کسی محلہ یا قریہ مین یا اسکے متصل ایسا پایا جاوے کہ قاتل اسکا معلوم نہو تو پچاس آدمیون سے اُس محلہ کے قسم لیجاوے کہ ہر ایک اُنمین سے یون کہے کہ واللہ مین نے اسکو قتل نہین کیا اور نہ اسکے قاتل سے ہم واقف ہین اور شرط قسامت یہ ہے کہ وہ قسم کہانیوالی مرد عاقل بالغ آزاد ہون تو عورت اور مجنون اور صغیر اور غلام پر قسم لازم نہین آتی اور یہ بھی شرط ہے کہ میت پر قتل کا اثر موجود ہو اور حکم قسامت کا یہ ہے کہ دیت واجب ہوتی ہے تین برس کی اندر اور مشروع ہونا قسامت کا ثابت ہے احادیث صحیحہ اور اجماع سے کذا في الطحطاوي مختصرا عن رافع بن خديج وسهل بن ابي حثمة انهما قالا خرج عبد الله بن سهل بن زيد ومحيصة بن مسعود بن زيد حتى اذا كانا بخيبر تفرقا في بعض ما هناك ثم ان محيصة وجد عبد الله بن سهل قتيلا قد قتل فدفنه ثم اقبل الى رسول الله صلى الله عليه وسلم هو وحويصة ابن مسعود وعبد الرحمن بن سهل وكان اصغر القوم ذهب عبد الرحمن ليتكلم قبل صاحبيه قال له رسول الله صلى الله عليه وسلم كبر الكبر فصمت وتكلم صاحباه ثم تكلم معهما فذكروا لرسول الله صلى الله عليه وسلم مقتل عبد الله بن سهل فقال لهم اتحلفون خمسين يمينا فتستحقون صاحبكم او قاتلكم قالوا كيف نحلف ولم نشهد قال فتبرئكم يهود بخمسين يمينا قالوا وكيف نقبل ايمان قوم كفار فلما راى ذلك رسول الله صلى الله عليه وسلم اعطى عقله ترجمہ روایت ہے رافع بن خدیج اور سہل بن ابی حثمہ سے دونون نے کہا کہ عبد اللہ اور محیصہ دونون نکلے سفر مین پھر جب پہنچے خیبر کو جدا ہوگئے وہ دونون بعض راہون مین وہانکی پھر محیصہ نے پایا عبد اللہ بن سہل کو ایک جگہہ مقتول کہ قتل کیا تھا انکو کسی نے سو آئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس وہ بھی اور حویصہ بن مسعود اور عبد الرحمن بھی اور عبد الرحمن بن سہل سب قوم مین چھوٹے تھے سو ارادہ کیا انہون نے کلام کرنیکا یعنی اپنا حال اور دعوی بیان کرنیکا پہلے دونو ساتھیون کے پہلے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑائی رکھو بڑے کی پس وہ چپ ہو رہے اور کلام کیا اُنکے دونون ساتھیون نے یعنے حویصہ بن مسعود اور محیصہ نے پھر بولے عبد الرحمن بھی اُن دونون کے ساتھ اور ذکر کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل ہونا عبد اللہ بن سہل کا سو کہا انسے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہاتے ہو تم پچاس قسمین یعنے اس مضمون کی کہ فلانے شخص نے قتل کیا ہے تاکہ مستحق ہو جاؤ تم صاحب اپنے کی یا فرمایا قاتل اپنے کی کہا انہون نے ہم کیونکر قسم کہاوین کہ وہان حاضر نہ تھے فرمایا آپنے پھر بری ہو جاوینگے تم سے یہود پچاس قسمین کہا کر یعنے تمہاری تہمت سے پاک ہو جاوینگے کہا انہون نے کیونکر قبول کرین ہم قسمین قوم کفار کی پھر جب حضرت نے دیکھا یہ معاملہ دیدی دیت اُسکی یعنے بیت المال سے روایت کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہون نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے یحیی بن سعید نے انہون نے بشیر بن یسار سے انہون نے سہل بن ابی حثمہ اور رافع بن خدیج سے اسی حدیث کی مانند معنی مین یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا قسامت مین اور تجویز کیا ہے بعض فقہائی مدینہ نے قصاص کو قسامت مین اور بعض علما کوفہ وغیرہم نے کہا ہے کہ قسامت سے قصاص جب نہین ہوتا اور دیت واجب ہوتی ہے

بسم الله الرحمن الرحيم ابواب الحدود عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہین حدون کے بیان مین جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فيمن لا يجب عليه الحد اُسکے بیان مین جنپر حد واجب نہین ہوتی عن علي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال رفع القلم عن ثلثة عن النائم حتى يستيقظ وعن الصبي حتى يشب

وَعَنِ الْمَعْتُوْهِ حَتّٰى يَعْقِلَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اٹھا لیا گیا قلم تین شخصوں سے یعنے تین شخصوں پر تکلیف شرعی نہیں ایک سونے والا یہاں تک کہ جاگے اور لڑکا یہاں تک کہ بالغ ہو اور مجنون یہاں تک کہ اسکو عقل آوے **ف** اسباب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے حدیث علی کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے انسے کئی سندوں سے اور بعض لوگوں نے اسمیں یہ کلمہ بھی ذکر کیا ہے وَعَنِ الْغُلَامِ حَتّٰى يَحْتَلِمَ یعنے تکلیف شرعی نہیں لڑکے پر جب تک جوان نہو اور ہم نہیں جانتے کہ حسن نے کچھ سنا ہو علی بن ابی طالب سے اور مروی ہے یہ حدیث عطاء بن سائب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیان سے وہ حضرت علی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی روایت کے مانند اور روایت کیا ہے اسکو اعمش نے انہوں نے ابی ظبیان سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے حضرت علی سے موقوفا اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور ابو ظبیان کا نام حصین بن جندب ہے

باب مَا جَاءَ فِيْ دَرْءِ الْحُدُوْدِ باب حدود کے دفع کرنے کے بیان میں

عن عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِدْرَءُوا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهٗ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهٗ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِي الْعُقُوْبَةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دفع کرو اور ٹالو حدوں کو مسلمانوں سے جہاں تک کہ تم سے ہو سکے پھر اگر ہو سکے مجرم کی کوئی شکل رہائی کی تو چھوڑ دو اسکو اسلئے کہ امام خطا کھا کر بخشدے یہ بہتر ہے اس سے کہ خطا کھا کر عذاب کرے **روایت** کی ہمسے ہناد نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے وکیع نے انہوں نے یزید بن زیاد سے مثل محمد بن ربیعہ کی حدیث کی مانند اور مرفوع نہیں کیا اسکو اور اسباب میں ابو ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے اور حضرت عائشہ کی حدیث کو ہم مرفوع نہیں جانتے مگر اسی محمد بن ربیعہ کی روایت سے کہ وہ یزید بن زیاد دمشقی سے روایت کرتے ہیں اور وہ زہری سے وہ عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ حدیث وکیع نے یزید بن زیاد سے اسی کے مانند اور مرفوع نہ کیا اسکو اور روایت وکیع کی صحیح تر ہے اور مروی ہے اسکے مانند کئی صحابہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے بھی اسکے مانند کہا اور یزید بن زیاد دمشقی ضعیف ہیں حدیث میں اور یزید بن ابی زیاد کوفی اس سے بہت معتبر اور مقدم ہیں زیادہ

باب مَا جَاءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِ باب مسلمان کا عیب چھپانے کے بیان میں

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کھولدی کوئی مصیبت دنیا کی کسی مسلمان کی کھولدیگا اللہ تعالی اس سے ایک مصیبت آخرت کی مصیبتوں سے اور جو عیب چھپاویگا کسی مسلمان کا عیب چھپاویگا اللہ تعالی اسکے دنیا اور آخرت میں اور اللہ تعالی بندے کی مدد میں ہے جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں ہے **ف** اسباب میں عقبہ بن عامر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے ابو ہریرہ کی حدیث کو اسیطرح روایت کیا ہے کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابو صالح سے انہوں نے ابو ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو عوانہ کی روایت کے مانند اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے روایت پہونچی مجھکو ابو صالح سے انکو ابو ہریرہ سے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **روایت** کی ہمسے یہ حدیث عبید بن اسباط بن محمد نے کہا روایت کی مجھسے میرے باپ نے اعمش سے یہی حدیث

عن سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُّسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسلمان بھائی ہے مسلمان کا نہ ظلم کرے اسپر اور ہلاکت میں نہ ڈالے اسکو اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت روائی میں مشغول ہے اللہ تعالی اسکی حاجت روائی میں ہے اور جسنے کھولدی کسی مسلمان سے کوئی سختی کھولدیگا اللہ تعالی اسکی ایک سختی قیامت کے دنکی سختیوں سے اور جسنے پردہ ڈھانپا یعنے عیب چھپایا کسی مسلمان کا اللہ تعالی پردہ ڈھانپنے والا ہوگا اسکا قیامت کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے

باب مَا جَاءَ فِي التَّلْقِيْنِ فِي الْحَدِّ باب حد میں تلقین کرنے کے بیان میں

عن ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ اَحَقٌّ مَا بَلَغَنِيْ عَنْكَ قَالَ وَمَا بَلَغَكَ عَنِّيْ قَالَ بَلَغَنِيْ اَنَّكَ وَقَعْتَ عَلٰى جَارِيَةِ اٰلِ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ فَشَهِدَ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ماعز سے جو بیٹے مالک کے تھے کیا سچ ہی جو خبر تمہاری پہونچی ہے مجھکو پوچھا انہوں نے کیا خبر پہونچی ہے آپکو فرمایا آپنے مجھکو خبر پہونچی ہے کہ تمنے زنا کیا فلانے قبیلے کی لونڈی سے انہوں نے کہا ہاں پھر اقرار کیا چار بار سو حکم دیا حضرت نے انکو اور سنگسار کئے گئے وہ **ف** اسباب میں سائب بن یزید سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث سماک بن حرب سے انہوں نے سعید بن جبیر سے مرسلا اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابن عباس کا

باب مَا جَاءَ فِيْ دَرْءِ الْحَدِّ عَنِ الْمُعْتَرِفِ اِذَا رَجَعَ باب اس بیان میں کہ جب کوئی مجرم اقرار کر کے پھر جاوے تو اس سے حد دفع ہو جاتی ہے

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مَاعِزٌ الْاَسْلَمِيُّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ جَاءَ مِنَ الشِّقِّ الْاٰخَرِ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّهٗ قَدْ زَنٰى فَاَمَرَ بِهٖ فِي الرَّابِعَةِ فَاُخْرِجَ اِلَى الْحَرَّةِ

بِالْحِجَارَةِ فَلَمَّا وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ فَرَّ يَشْتَدُّ حَتَّى مَرَّ بِرَجُلٍ مَعَهُ لَحْيُ جَمَلٍ فَضَرَبَهُ بِهِ وَضَرَبَهُ النَّاسُ حَتَّى مَاتَ فَذَكَرُوا ذٰلِكَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ فَرَّ حِيْنَ وَجَدَ مَسَّ الْحِجَارَةِ وَمَسَّ الْمَوْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلَّا تَرَكْتُمُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہا انہون نے آئی ماعز اسلمی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور کہا انہون نے زنا کیا ہے پس منہ پھیر لیا انکی طرف سے حضرت نے پہر آئی وہ دوسری طرف سے اور کہا کہ زنا کیا اُسنی پہر منہ پھیر لیا انکی طرف سے حضرت نے پہر آئی وہ دوسری طرف سے اور کہا یا رسول اللہ بیشک اُسنی زنا کیا ہے پہر حکم کیا آپنی چوتہی بار پہر لیگئی انکو پتہر یلی مین کہ طرف پہر مارے گئی وہ پتہر جب انکو پتہر لگی تو بہاگی دوڑتی ہوئی یہانتک کہ پہونچی ایک شخص کے نزدیک کہ اُسکی پاس اونٹ کے ڈاڑہ کی ہڈی تہی سو مارا انکو اُس سے اور مارا اور لوگون نے بہی یہانتک کہ وفات پائی سو ذکر کیا اسکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ بہاگی تہی جب چوٹ کہائی انہون نے پتہر کی اور مزہ چکہا موت کا سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کیون نہ چہوڑ دیا تمنے اُسکو یعنی جب وہ بہاگا تہا تو اُسکو چہوڑ دینا لازم تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سند ون سے ابی ہریرہؓ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے وہ روایت کرتے ہین ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہین جابر سے جو بیٹے عبد اللہ کی ہین وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا مِّنْ اَسْلَمَ جَاءَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاعْتَرَفَ بِالزِّنَا فَاَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ اعْتَرَفَ فَاَعْرَضَ عَنْهُ حَتّٰى شَهِدَ عَلٰى نَفْسِهِ اَرْبَعَ شَهَادَاتٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبِكَ جُنُوْنٌ قَالَ لَا قَالَ اَحْصَنْتَ قَالَ نَعَمْ فَاَمَرَ بِهِ فَرُجِمَ فِي الْمُصَلّٰى فَلَمَّا اَذْلَقَتْهُ الْحِجَارَةُ فَرَّ فَاُدْرِكَ فَرُجِمَ حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرًا وَلَمْ يُصَلِّ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ ایک مرد قبیلہ بنی اسلم کا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اقرار کیا زنا کا سو منہ پہیر لیا حضرت نے اُس سے پہر اقرار کیا اُسنی پہر منہ پہیر لیا حضرت نے اُس سے یہانتک کہ گواہی دی اُسنی اپنی اوپر چار بار فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا تجہکو جنون ہے اُسنی کہا نہین فرمایا نبی نے کیا تو محصن ہو چکا ہے اُسنی کہا ہان سو حکم کیا اُسکو پس پتہر ماری گئی اُسی عیدگاہ مین پہر جب لگی اُسکو پتہر بہاگا وہ پہر پکڑ لیا گیا اور پتہر ونسی مارا گیا یہانتک کہ مر گیا سو فرمایا اُسکی حق مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ خیر اور نماز جنازہ نہین پڑہی اُسپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا کہ اقرار کرنیوالا زنا کا جب اقرار کرے اپنی ذات پر زنا کرنیکا چار بار تو ماری جاوے اُسپر حد اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعض علمانی کہا جب ایکبار اقرار کرے تو اُسپر حد ماری جاوے اور یہی قول ہے مالک بن انس اور شافعی کا اور دلیل انکی ابوہریرہ اور زید بن خالد کی حدیث ہے کہ دو مرد جہگڑا لائی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس ایک نے کہا یا رسول اللہ میرے بیٹے نے زنا کیا ہے ایک عورت سے اور یہ حدیث بہت دراز ہے اور فرمایا یعنی اس حدیث کے آخر مین رسول اللہ علیہ وسلم نے صبح کو جا اے انیس اُس عورت کی پاس سو اگر وہ اقرار کرے تو پتہر مار اُسکو اور یہ نہین فرمایا کہ اگر چار بار اقرار کرے تو پتہر مار یعنی اگر چار بار اقرار ضرور ہوتا تو حضرت یہی فرماتی **مترجم** کہتا ہے جو شخص رجم سے مارا جاوے اُسپر نماز جنازہ پڑہنی مین خلاف ہے اور بعض روایتون مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نماز پڑہنا بہی آیا ہے اور بعضو مین نہ پڑہنا بہی مروی ہے اور یہی حد خلاف ہے اور مکروہ جانا ہے امام مالک نے اور امام احمد نے کہا کہ نماز نہ پڑہی اُسپر امام اور اہل فضیلت اور امام ابو حنیفہ اور شافعی وغیرہما کہتے ہین کہ نماز پڑہی جاوے اُسپر اور اُسپر جو اہل لا الہ الا اللہ مین اہل قبلہ سے اگرچہ فاسق اور محدود ہون اور ایک روایت مین امام احمد سے بہی ایسا ہی آیا ہے کذا فی شرح مشکوۃ **بَابٌ** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ اَنْ يُشْفَعَ فِي الْحُدُوْدِ باب اس بیان مین کہ حدود مین شفاعت کرنا مکروہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ قُرَيْشًا اَهَمَّهُمْ شَاْنُ الْمَرْاَةِ الْمَخْزُوْمِيَّةِ الَّتِيْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا مَنْ يُّكَلِّمُ فِيْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا مَنْ يَّجْتَرِئُ عَلَيْهِ اِلَّا اُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ حِبُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَلَّمَهُ اُسَامَةُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْفَعُ فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ اِنَّمَا هَلَكَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ وَاِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ اَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ وَاَيْمُ اللّٰهِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہ قریش کو فکر ہوئی اس عورت مخزومیہ کی جسنی چوری کی تہی سو کہنے لگے کون بات کرے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی سفارش کے لیے سو کہا اُن لوگون نے کون جرأت رکہتا ہی اس امر کی مگر اسامہ بیٹے زید کی جو دوست ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر بات کی اُسامہ نے حضرت سے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا شفاعت کرتا ہی تو حد مین اللہ تعالے کی حدون سے یہ کہکے ہوئی آنحضرتؐ اور خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ بیشک ہلاک ہوئے وہ لوگ جو تمسے پہلی تہی جب چوری کرتا تہا اُنمین کوئی شریف اُسکو چہوڑ دیتی تہی اور جب چوری کرتا اُنمین کوئی غریب قایم کرتے اُسپر حد اور قسم ہے اللہ تعالے کی اگر فاطمہ محمد کی بیٹی چوری کرے تو بیشک کاٹو مین اُسکا ہاتہ **ف** اس باب مین مسعود بن عجما سی بہی روایت ہے اور انکو ابن اعجم بہی کہتے ہین اور ابن عمر اور جابر سے بہی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی **بَابٌ** مَا جَاءَ فِي تَحْقِيْقِ الرَّجْمِ باب رجم کے ثبوت مین **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ وَكَانَ فِيْمَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ اٰيَةُ الرَّجْمِ فَرَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمْنَا بَعْدَهٗ وَاِنِّيْ خَائِفٌ اَنْ يَّطُوْلَ بِالنَّاسِ زَمَانٌ فَيَقُوْلُ قَائِلٌ لَا نَجِدُ الرَّجْمَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ اَلَا وَاِنَّ الرَّجْمَ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اُحْصِنَ وَقَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ

أَوْ كَانَ حَمْلٌ أَوِ الِاعْتِرَافُ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے تحقیق اللہ تعالیٰ نے بھیجا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ اور اتاری اُن پر کتاب اور اُسمیں جو اُتارا اُس میں آیت رجم کی بھی تھی اور رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ہم نے اُنکے بعد اور میں ڈرتا ہوں کہ جب لمبا دراز ہو زمانہ لوگوں پر تو کوئی کہنے والا کہنے لگے کہ ہم تو آیت رجم کی نہیں پاتے کتاب میں اللہ تعالیٰ کی اور گمراہ ہو جاویں ایسے فرض چھوڑ دینے کے سبب سے کہ اُسکو اتارا ہے اللہ تعالیٰ نے آگاہ ہو کہ بیشک رجم حق ہے اُسپر جو زنا کرے جب محصن ہو اور کھڑے ہو جاویں اُسپر گواہ یا ہو وے حمل یعنے اُس عورت کو جسکا شوہر ہو یا خود وہ اقرار کرے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ رَجَمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَرَجَمَ أَبُو بَكْرٍ وَرَجَمْتُ وَلَوْلَا أَنِّي أَكْرَهُ أَنْ أَزِيدَ فِي كِتَابِ اللّٰهِ لَكَتَبْتُهُ فِي الْمُصْحَفِ فَإِنِّي قَدْ خَشِيتُ أَنْ تَجِيءَ أَقْوَامٌ فَلَا يَجِدُونَهُ فِي كِتَابِ اللّٰهِ فَيَكْفُرُونَ بِهِ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے فرمایا رجم کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور رجم کیا ابوبکر نے اور رجم کیا میں نے یعنے زانی محصن کو اور اگر میں مکروہ نہ جانتا اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کچھ زیادہ کرنے کو تو لکھ دیتا رجم کو مصحف میں اسلئے کہ میں ڈرتا ہوں کہ آویں کچھ قومیں اور نہ پاویں رجم کو کتاب اللہ میں اور منکر ہو جاویں اُس سے **ف** اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حضرت عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے حضرت عمر سے

باب مَا جَاءَ فِي الرَّجْمِ عَلَى الثَّيِّبِ یہ باب ہے بیان میں کہ رجم محصن پر ہے **عن** عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ سَمِعَهُ مِنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ وَشِبْلٍ أَنَّهُمْ كَانُوا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَتَاهُ رَجُلَانِ يَخْتَصِمَانِ فَقَامَ إِلَيْهِ أَحَدُهُمَا فَقَالَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَمَا قَضَيْتَ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَ خَصْمُهُ وَكَانَ أَفْقَهَ مِنْهُ أَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ وَأْذَنْ لِي فَأَتَكَلَّمَ إِنَّ ابْنِي كَانَ عَسِيفًا عَلَى هٰذَا فَزَنَى بِامْرَأَتِهِ فَأَخْبَرُونِي أَنَّ عَلَى ابْنِي الرَّجْمَ فَفَدَيْتُ مِنْهُ بِمِائَةِ شَاةٍ وَخَادِمٍ ثُمَّ لَقِيتُ نَاسًا مِنْ أَهْلِ الْعِلْمِ فَزَعَمُوا أَنَّ عَلَى ابْنِي جَلْدَ مِائَةٍ وَتَغْرِيبَ عَامٍ وَإِنَّمَا الرَّجْمُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَاغْدُ يَا أُنَيْسُ عَلَى امْرَأَةِ هٰذَا فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا فَغَدَا عَلَيْهَا فَاعْتَرَفَتْ فَرَجَمَهَا **ترجمہ** روایت ہے عبیداللہ بن عبداللہ سے کہ سنا انہوں نے ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے اور وہ سب تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ آئے دو مرد لڑتے ہوئے اور کھڑا ہوا حضرت کے پاس ایک اُنمیں کا اور عرض کیا کہ قسم دیتا ہوں میں آپکو یا رسول اللہ کہ فیصلہ کرو آپ ہمارے بیچ میں کتاب اللہ کے موافق اور اول اُٹھا مدعی کا اور وہ تھا اُس سے زیادہ سمجھدار ہاں یا رسول اللہ فیصلہ کیجیے ہمارے بیچ میں موافق کتاب اللہ کے اور حکم دیجیے مجھے کہ میں بیان کروں بیشک میرا بیٹا مزدوری کرتا تھا اسکے یہاں تو زنا کیا اسکی بیوی کے ساتھ سو خبر دی مجھکو لوگوں نے کہ میرے بیٹے پر رجم ہے سو بدلہ دیا میں نے اسکا سو بکریاں اور ایک خادم پھر ملا میں کئی لوگوں سے جو اہل علم تھے سو کہا اُنہوں نے کہ میرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے باہر نکالدینا اور رجم تو اسکی بیوی پر ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے میں بیشک حکم کرونگا تمہارے درمیان موافق کتاب اللہ کی سو بکریاں اور غلام تو اپنا پھیر لے اور تیرے بیٹے پر سو کوڑے ہیں اور ایک سال وطن سے نکالدینا اور صبح کو جا اے انیس اسکی بیوی کے پاس اگر وہ اقرار کرے زنا کا تو رجم کر اُسکو پھر صبح کو گئے وہ اُس عورت کے پاس اور اقرار کیا اُسنے زنا کا پس پتھر مارے اُسکو **روایت** کی ہمسے اسحق ابن موسیٰ انصاری نے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے معنوں کے مانند **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مالک کی حدیث کی ہم معنی **ف** اس باب میں ابی بکرہ اور عبادہ بن صامت اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابن عباس اور جابر بن سمرہ اور ہزال اور بریدہ اور سلمہ بن محبق اور ابی برزہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ اور زید بن خالد کی حسن ہے صحیح ہے اور ایسا ہی روایت کیا مالک بن انس اور معمر اور کئی لوگوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی ہے اسی اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا إِذَا زَنَتِ الْأَمَةُ فَاجْلِدُوهَا فَإِنْ زَنَتْ فِي الرَّابِعَةِ فَبِيعُوهَا وَلَوْ بِضَفِيرٍ یعنے جب زنا کرے لونڈی تو کوڑے مارو اُسکو پھر اگر زنا کرے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اُسکو اگرچہ وہ ایک ضفیر کے عوض میں بکے اور ضفیر بالوں کی رسی کو کہتے ہیں اور روایت کی سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابی ہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے کہ انہوں نے کہا ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایسی ہی روایت کی ابن عیینہ نے دونو حدیثیں ابوہریرہ اور زید بن خالد اور شبل سے اور ابن عیینہ کی حدیث میں وہم ہے وہم کیا ہے اُسمیں سفیان بن عیینہ نے کہ شریک کر دیا ایک حدیث کی لفظوں کو دوسری حدیث میں اور صحیح وہ ہے جو روایت کی زبیدی اور یونس بن یزید اور زہری کے بھتیجے نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے اور زید بن خالد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور زہری نے جو روایت کی ہے عبیداللہ سے انہوں نے شبل بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن مالک سے جو اوس کے قبیلے سے ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جب زنا کرے لونڈی آخر حدیث تک اور یہ صحیح ہے اہل حدیث کی نزدیک

اور شبل بن خالد نے نہیں پایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور روایت کی ہے شبل نے عبداللہ بن مالک اوسی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے اور حدیث ابن عیینہ کی غیر محفوظ ہے
اور مروی ہے ان سے کہ انہوں نے کہا روایت ہے شبل بن حامد سے اور وہ خطا ہے حقیقت میں انکا نام شبل بن خالد ہے اور انکو شبل بن خلید بھی کہتے ہیں **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رضي
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا عَنِّي فَقَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لَهُنَّ سَبِيلًا الثَّيِّبُ بِالثَّيِّبِ جَلْدُ مِائَةٍ ثُمَّ الرَّجْمُ وَالْبِكْرُ بِالْبِكْرِ جَلْدُ مِائَةٍ وَنَفْيُ سَنَةٍ **ترجمہ** روایت ہے
عبادہ بن صامت سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لے لو مجھ سے یہ بات کہ اللہ تعالیٰ نے ان عورتوں کی یہ سبیل کر دی ہے کہ جب زنا کرے ثیب ثیب سے تو سو کوڑے مارنا ہے پھر رجم ہے اور کنوارا
باکرہ سے زنا کرے تو سو کوڑے اور ایک سال وطن سے نکال دینا **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے بعض علمائے صحابہ کے نزدیک انہیں میں ہیں علی بن ابی طالب اور ابی بن کعب
اور عبداللہ بن مسعود وغیرہم کہ کہتے ہیں ثیب یعنی محصن پہلے کوڑے کھائے بعد رجم کیا جائے اور اسی طرف گئے ہیں بعض علما اور یہی قول ہے اسحٰق کا اور بعض علمائے صحابہ نے کہا انہیں میں ہیں
ابوبکر اور عمر وغیرہما کہ محصن زانی پر فقط رجم ہے کوڑے مارنا کچھ ضرور نہیں اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند کئی حدیثوں میں ماعز رضی اللہ عنہ کے قصہ وغیرہ میں کہ حضرت نے حکم
کیا فقط رجم کا اور نہیں حکم کیا کوڑے مارنے کا رجم سے پیشتر اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد کا **بَابٌ مِنْهُ** دوسرا باب
بیان میں **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ اعْتَرَفَتْ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالزِّنَا وَقَالَتْ إِنِّي حُبْلَى فَدَعَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلِيَّهَا
فَقَالَ أَحْسِنْ إِلَيْهَا فَإِذَا وَضَعَتْ حَمْلَهَا فَأَخْبِرْنِي فَفَعَلَ فَأَمَرَ بِهَا فَشُدَّتْ عَلَيْهَا ثِيَابُهَا ثُمَّ أَمَرَ بِرَجْمِهَا فَرُجِمَتْ ثُمَّ صَلَّى عَلَيْهَا فَقَالَ لَهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ
رَجَمْتَهَا ثُمَّ تُصَلِّي عَلَيْهَا فَقَالَ لَقَدْ تَابَتْ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ سَبْعِينَ مِنْ أَهْلِ الْمَدِينَةِ وَسِعَتْهُمْ وَهَلْ وَجَدْتَ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ جَادَتْ بِنَفْسِهَا لِلّٰهِ **ترجمہ**
روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک عورت نے قبیلہ جہینہ سے اقرار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک زنا کا اور عرض کیا کہ میں حاملہ ہوں سو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکے ولی کو اور فرمایا اسکو اچھی
طرح رکھو پھر جب یہ جن لے اپنا بچہ تب خبر دینا مجھکو اسنے ایسا ہی کیا پس حکم دیا حضرت نے کہ باندھے گئے اسپر کپڑے اسکے پھر حکم کیا اسکے پتھر مارنیکا سو پتھروں سے ماری گئی پھر پڑھا جنازہ اسپر
حضرت نے اسپر کہا اسنے عمر بن خطاب نے یا رسول اللہ پتھروں سے مار ڈالا اسکو پھر نماز پڑھتے ہیں آپ اسپر تو فرمایا حضرت نے ایسی قبول ہوئی اسکی توبہ اگر تقسیم کیجاوے ستر شخصوں پر اہل مدینہ کے
تو سماوے سب کو اور دیکھئے سب اسکی سبب سے بخشے جاویں اور اس سے بہتر تو کوئی چیز پاتا ہے کہ اسنے اپنی جان دیدی اللہ کی راہ میں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي رَجْمِ أَهْلِ
الْكِتَابِ باب اہل کتاب کے رجم کے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجَمَ يَهُودِيًّا وَيَهُودِيَّةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم
کیا ایک یہودی مرد اور یہودی عورت کو **ف** اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **روایت** کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شریک سے انہوں نے سماک سے جو بیٹے
ہیں انہوں نے جابر بن سمرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا ایک یہودی مرد اور ایک یہودی عورت کو **ف** اس باب میں عمر اور براء اور جابر اور ابن ابی اوفیٰ اور عبداللہ بن حارث بن جزء اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث
جابر بن سمرہ کی حسن ہے غریب ہے جابر بن سمرہ کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہتے ہیں جب مقدمہ لاویں یہود و نصاریٰ مسلمان حاکموں کے پاس تو ان حاکموں کو لازم ہے فیصلہ دینا انکا کتاب و سنت اور
احکام مسلمین کے موافق اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا انپر حد نہ ماریں جاویں زنا میں اور پہلا ہی قول اصح ہے یعنی حد مارنا چاہیے کتاب و سنت کے موافق **بَابُ** مَا جَاءَ فِي النَّفْيِ باب زانی کے جلاوطن کرنے کے بیان میں
عن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ ضَرَبَ وَغَرَّبَ وَأَنَّ عُمَرَ ضَرَبَ وَغَرَّبَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارے اور
جلاوطن کیا یعنی وطن سے نکال دیا اور ابوبکر نے کوڑے مارے اور جلاوطن کیا اور عمر نے کوڑے مارے اور جلاوطن کیا **ف** اس باب میں ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی غریب ہے روایت
کیا اسکو کئی لوگوں نے عبداللہ بن ادریس سے اور مرفوع کیا اسکو اور روایت کی بعضوں نے عبداللہ بن ادریس سے یہ حدیث انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے زانی غیر محصن کو سو کوڑے مارے
اور وطن سے نکال دیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا **روایت** کی ہے یہ حدیث ابو سعید اشج نے کہا انہوں نے روایت کی ہم سے عبداللہ بن ادریس نے اور ایسے ہی مروی ہے یہ حدیث ابن ادریس کے روایت کے سوا اور
عبیداللہ بن عمر سے روایت کرتے ہیں اسکی مانند اور ایسے ہی روایت کی یہ حدیث محمد بن اسحاق نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے کہ ابوبکر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا اور عمر نے کوڑے مارے اور وطن سے نکال دیا
اور نہیں ذکر کیا اسمیں حضرت کا کوڑے مارنا اور جلاوطن کرنا اور صحیح روایتیں آئی ہیں جلاوطن کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا زانی غیر محصن کو روایت کیا ہے اسکو ابو ہریرہ اور زید بن خالد اور عبادہ بن صامت وغیرہم نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسی پر عمل ہے اہل علم کا صحابہ میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہیں میں ہیں ابوبکر اور عمر اور علی اور ابی بن کعب اور عبداللہ بن مسعود اور ابوذر وغیرہم اور ایسا ہی مروی ہے کئی لوگوں سے فقہائے تابعین وغیرہم سے اور
یہی قول ہے سفیان ثوری اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **بَابُ** مَا جَاءَ أَنَّ الْحُدُودَ كَفَّارَةٌ لِأَهْلِهَا باب اس بیان میں کہ حدود جس پر لگیں اسکے گناہ کا کفارہ ہیں **عن**
عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ تُبَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا قَرَأَ عَلَيْهِمُ الْآيَةَ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى

اللهِ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَعُوْقِبَ عَلَيْهِ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ وَمَنْ اَصَابَ مِنْ ذٰلِكَ شَيْئًا فَسَتَرَهُ اللهُ عَلَيْهِ فَهُوَ اِلَى اللهِ اِنْ شَآءَ عَذَّبَهٗ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہا انہوں نے تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپنے بیعت کرو مجھ سے اس بات پر کہ نہ شریک کرو اللہ کا کسیکو اور نہ چوری کرو اور نہ زنا کرو پھر پڑھی یہ تمام آیت فمن وفی سے آخر تک پھر فرمایا جسنے پورا کیا اپنی اس اقرار کو اسکا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے اور جسنے کیا ان میں سے کوئی گناہ پس بدلا دیا گیا یعنی دنیا میں حد ماری گئی وہ اسکا کفارہ ہے اور جسنے کیا ان میں سے کوئی گناہ اور ڈھانپ دیا اسکو اللہ تعالیٰ نے سو وہ اللہ تعالیٰ کی اختیار میں ہے چاہے عذاب کرے اسکو اور چاہے بخشدے **ف** اس باب میں علی اور جریر بن عبداللہ اور خزیمہ بن ثابت سے بھی روایت ہے۔ حدیث عبادہ بن صامت کی حسن ہے صحیح ہے اور امام شافعی نے فرمایا نہیں سنی میں نے اس باب میں کہ حدود کفارہ ہو جاتی ہیں اپنے لوگوں کے لئے کوئی حدیث اس حدیث سے اچھی اور امام شافعی نے فرمایا میں دوست رکھتا ہوں جو شخص کوئی گناہ کرے اور اللہ اسکو چھپا دیوے تو چاہئے کہ وہ بھی پردہ پوشی کرے اور توبہ کرلے ایسی سوا اپنے اور خدا تعالیٰ کے کسیکو معلوم نہو اور ایسا ہی مروی ہے ابی بکر اور عمر سے کہ ان دونوں نے حکم کیا اپنی عیب چھپانیکا **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ اِقَامَةِ الْحَدِّ عَلَى الْاِمَاءِ باب لونڈیوں کو حد مارنی کی بیان میں **عَنْ** اَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِيِّ قَالَ خَطَبَ عَلِيٌّ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اَقِيْمُوا الْحُدُوْدَ عَلٰى اَرِقَّائِكُمْ مَنْ اُحْصِنَ مِنْهُمْ وَمَنْ لَّمْ يُحْصَنْ وَاِنَّ اَمَةً لِّرَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَنَتْ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَجْلِدَهَا فَاَتَيْتُهَا فَاِذَا هِيَ حَدِيْثَةُ عَهْدٍ بِنِفَاسٍ فَخَشِيْتُ اِنْ اَنَا جَلَدْتُّهَا اَنْ اَقْتُلَهَا اَوْ قَالَ تَمُوْتَ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ اَحْسَنْتَ **ترجمہ** روایت ہے ابی عبدالرحمن سلمی سے کہا خطبہ پڑھا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اور کہا اے آدمیو حدیں جاری کرو اپنی لونڈی غلاموں پر جو محصن ہو ان میں یا نہو اور ایک لونڈی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زنا کیا تو حکم کیا مجھکو آنحضرت نے کہ کوڑے ماروں میں اسکو سو آیا میں اسکی پاس اور اسکو نیا نفاس آیا تھا یعنے وضع حمل کے بعد سو ڈرا میں کہ اگر کوڑے ماروں میں اسکو تو قتل کروں میں اسکو یا مر جاوے یعنے راوی کو شک ہے کہ اقتلہا کہا یا تموت سو میں گیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا اسکا انسے تو فرمایا آپنے خوب کیا تونے یعنے نفاس میں حد نماری **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زَنَتْ اَمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيَجْلِدْهَا ثَلٰثًا بِكِتَابِ اللهِ فَاِنْ عَادَتْ فَلْيَبِعْهَا وَلَوْ بِحَبْلٍ مِّنْ شَعْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب زنا کرے کسیکی لونڈی تم میں سے تو کوڑے مارے اسکو تین بار اللہ کی کتاب کے موافق سو اگر پھر زنا کرے یعنے چوتھی بار تو بیچ ڈالو اسکو اگرچہ ایک بالوں کی رسی کے عوض بکے **ف** اس باب میں زید بن خالد اور شبل سے روایت ہے کہ وہ عبداللہ بن مالک اوسی سے روایت کرتے ہیں حدیث ابی ہریرہ حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے انسی کئی سندوں سے اور اسی پر عمل ہے بعض علماء صحابہ وغیرہم کا کہ حد مارے آدمی اپنے مملوک یعنے لونڈی غلام کو اور بادشاہ کی انمیں کچھ حاجت نہیں اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا کہ اسکو بادشاہ کی سپرد کرے اور آپ حد نمارے اور پہلا قول صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ حَدِّ السَّكْرَانِ باب مست کی حد کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَرَبَ الْحَدَّ بِنَعْلَيْنِ اَرْبَعِيْنَ قَالَ مِسْعَرٌ اَظُنُّهٗ فِي الْخَمْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حد ماری جوتیوں سے چالیس جوتیاں کہا مسعر جو راوی اس حدیث کے ہیں گمان کرتا ہوں میں کہ یہ حد شراب کی تھی **ف** اس باب میں علی اور عبدالرحمن بن ازہر اور ابی ہریرہ اور سائب اور ابن عباس اور عقبہ بن حارث سے روایت ہے حدیث ابی سعید کی حسن ہے اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر ابن عمرو ہے **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ اُتِيَ بِرَجُلٍ قَدْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَضَرَبَهٗ بِجَرِيْدَتَيْنِ نَحْوَ الْاَرْبَعِيْنَ وَفَعَلَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ فَلَمَّا كَانَ عُمَرُ اسْتَشَارَ النَّاسَ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ كَاَخَفِّ الْحُدُوْدِ ثَمَانِيْنَ فَاَمَرَ بِهٖ عُمَرُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے ایک مرد کو کہ اسنے شراب پی تھی تو مارا اسکو دو چھڑیوں سے کھجور کی جسکے پتے توڑ ڈالے تھے چالیس چھڑیوں کے قریب ماریں اور ایسا ہی کیا ابو بکر نے پھر جب حضرت عمر نے مشورہ کیا لوگوں سے تو کہا عبدالرحمن بن عوف نے سب حدوں سے ہلکی اسی کوڑے میں ہیں سو حکم دیا حضرت عمر نے اسیکا **ف** حدیث انس حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا کہ حد شراب کی اسی کوڑے ہیں **بَابُ** مَا جَآءَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ باب اسمیں کہ جب کوئی شراب پیوے تو کوڑے مارو اور چوتھی بار اسکو قتل کریں **عَنْ** مُعَاوِيَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِي الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت معاویہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے شراب پیے تو اسکو کوڑے مارو پھر اگر پیوے چوتھی بار تو اسکو قتل کرو **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور شرید اور شرحبیل ابن اوس اور جریر اور ابی رمد بلوی اور عبداللہ بن عمرو سے روایت ہے معاویہ کی حدیث ایسی ہی روایت کی ثوری نے بھی انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن جریج اور معمر سے روایت کی ہے سہیل ابن ابی صالح سے وہ اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ابی صالح کی جو مروی ہے بواسطہ حضرت معاویہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس باب میں زیادہ صحیح ہے ابی صالح کی حدیث سے جو بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور یہہ حکم

یہہ قول ترمذی کا ہے

ابتدای اسلام میں تھا پھر منسوخ ہو گیا اسکے بعد ایسا ہی مروی ہے محمد ابن اسحق سے وہ روایت کرتے ہیں محمد ابن منکدر سے وہ روایت کرتے ہیں جابر بن عبداللہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے
فرمایا جو شراب پیے اسکو کوڑے مارو پھر اگر چوتھی بار پیے تو اسکو قتل کرو کہا جابر نے پھر لائی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اسکے بعد ایک آدمی کو کہ جسنے شراب پی تھی چوتھی بار تو مارا اسکو یعنی کوڑوں
سے اور قتل نہیں کیا اور ایسی ہی روایت کی زہری نے قبیصہ بن ذویب سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند اور کہا مرفوع ہو گیا قتل اور وہ پہلے رخصت تھی اور اسی پر عمل ہے تمام علما
کا نہیں جانتے ہم اختلاف کسی کا انکو نہیں اگلے اور پچھلوں میں اور اُن روایتوں میں سے کہ قوی کرتی ہیں اس مذہب کو یعنی قتل کا منسوخ ہو گیا ہونا اگر چہ یہی روایت ہی کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی
سندوں سے کہ آپنے فرمایا لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِءٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ إِلَّا بِإِحْدٰى ثَلَاثٍ اَلنَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ الزَّانِي وَالتَّارِكُ لِدِيْنِهِ
یعنے حلال نہیں خون کسی مرد مسلمان کا کہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور تحقیق کہ میں رسول اللہ کا ہوں مگر تین باتوں میں ایک تو جان بدلے جان کے دوسرے محصن زانی تیسرے
چھوڑدینے والا اپنے دین حق کو **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ كَمْ يُقْطَعُ السَّارِقُ باب اس بیان میں کہ کتنی قیمت کی چیز میں چور کے ہاتھ کاٹے جاویں **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ كَانَ يَقْطَعُ فِيْ رُبُعِ دِيْنَارٍ فَصَاعِدًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ کاٹتے تھے چوتھائی دینار کے عوض میں یا اُس سے زیادہ
ف حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے عمرہ سے وہ روایت کرتی ہیں عائشہ سے مرفوعًا اور روایت کیا اسکو بعضوں نے عمرہ سے اُنہوں نے عائشہ سے موقوفًا
عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَطَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ مِجَنٍّ قِيْمَتُهٗ ثَلَاثَةُ دَرَاهِمَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے کہ کاٹا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
ہاتھ ایک شخص کا ایک ڈھال چرانے کے سبب سے کہ اُسکی قیمت تین درہم تھی **ف** اس باب میں سعد اور عبداللہ بن عمرو اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ایمن سے بھی روایت ہے ۔ حدیث ابن عمر
کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض علما صحابہ کا اُنہیں میں ہیں ابو بکر صدیق کہ ہاتھ کاٹا اُنہوں نے پانچ درہم کے عوض میں اور مروی ہے ابی ہریرہ اور ابی سعید سے کہ اُنہوں نے کہا ہاتھ
کاٹے جاویں پانچ درہم کے عوض میں اور اسی پر عمل ہے بعض فقہائے تابعین کا اور یہی قول ہے مالک ابن انس اور شافعی اور احمد اور اسحق کا کہتے ہیں ہاتھ کاٹنا چاہیے چوتھائی دینار میں
اور جو اس سے زیادہ ہو اور مروی ہے ابن مسعود سے کہ اُنہوں نے کہا ہاتھ کاٹنا نہ چاہیے مگر ایک دینار یا دس درہم کے عوض میں اور وہ حدیث مرسل ہے کہ روایت کیا اسکو قاسم بن عبدالرحمن نے
اُنہوں نے ابن مسعود سے اور قاسم نے نہیں سنا ابن مسعود سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اہل کوفہ کا کہتے ہیں کہ قطع یعنے ہاتھ کاٹنا لازم نہیں ہوتا دس درہم
کم میں **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْ تَعْلِيْقِ يَدِ السَّارِقِ باب چور کا ہاتھ کاٹ کر گلے میں لٹکا دینے کی بیان میں **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مُحَيْرِيْزٍ قَالَ سَأَلْتُ فُضَالَةَ بْنَ عُبَيْدٍ عَنْ
تَعْلِيْقِ الْيَدِ فِيْ عُنُقِ السَّارِقِ أَمِنَ السُّنَّةِ هُوَ قَالَ أُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ ثُمَّ أَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِيْ عُنُقِهٖ **ترجمہ** روایت ہے
عبدالرحمن بن محیریز سے کہا پوچھا میں نے فضالہ ابن عبید سے کہ ہاتھ لٹکانا گلے میں چور کے سنت ہے یا نہیں یعنے بعد کاٹنے کے تو اُنہوں نے کہا کہ لائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک
چور کو اور کاٹا گیا ہاتھ اُسکا پھر حکم کیا اُسکو حضرت نے کہ لٹکا دیا گیا وہ کٹا ہوا ہاتھ اُسکی گردن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اُسکو مگر روایت سے عمر بن علی مقدمی
کے کہ وہ روایت کرتے ہیں حجاج ابن ارطاۃ سے اور عبدالرحمن ابن محیریز بھائی ہیں عبداللہ بن محیریز شامی کے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الْخَائِنِ وَالْمُخْتَلِسِ وَالْمُنْتَهِبِ باب بیان میں خیانت
کرنیوالی اور اُچکے اور ڈاکو کے **عَنْ** جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى خَائِنٍ وَلَا مُنْتَهِبٍ وَلَا مُخْتَلِسٍ قَطْعٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا نہیں ہے خیانت کرنیوالی پر اور ڈاکو اور اُچکے پر ہاتھ کاٹنا یعنے اُنکی اور سزائیں ہیں ہاتھ کاٹنا اُنکی سزا نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اور مروی ہے مغیرہ بن
مسلم سے وہ روایت کرتے ہیں ابی الزبیر سے وہ جابر سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابن جریج کی حدیث کی مانند اور مغیرہ بن مسلم وہ بصری ہیں بھائی ہیں عبدالعزیز قسملی کے ایسا ہی کہا علی
ابن مدینی نے **مترجم** کہتا ہے خیانت یہ ہے کہ جو مال اپنے پاس امانت ہو اُسمیں سے چرا لیوے اور اُسمیں قطع لازم نہیں اسلئے کہ وہ مال محرز نہیں اور اختلاس کہتے ہیں ظاہر میں ایکبارگی کوئی
چیز لیکے بھاگ جانے کو فارسی میں اُسے ربودن کہتے ہیں ہندی میں اُچک لیجانا اسمیں بھی قطع یہ نہیں بسبب مال محرز نہ ہونے کے اور غصب اور انتہاب زبردستی لوٹ لینے کو بولتی ہیں اور
چوری کے معنے کچھ چھپا کر لینا ہے پائی نہیں جاتے اسلئے اسمیں بھی ہاتھ کاٹنا نہیں ہے اسواسطے کہ اصل ہاتھ کاٹنے کے باب میں یہ آیت ہے اَلسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا أَيْدِيَهُمَا
یعنے چور مرد اور چور عورت کے ہاتھ کاٹو اور سرقہ یعنے چوری اُسکو کہتے ہیں کہ مال محرز میں سے چھپکر کچھ لے لی **بَابُ** مَا جَآءَ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ باب اس بیان میں کہ درختوں کے
پھلوں اور کھجور کے گابھوں میں ہاتھ کاٹنا نہیں ہے **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى بْنِ حَبَّانَ عَنْ عَمِّهٖ وَاسِعِ بْنِ حَبَّانَ أَنَّ رَافِعَ بْنَ خَدِيْجٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَلَا كَثَرٍ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن یحیی بن حبان سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے چچا واسع ابن حبان سے کہ رافع بن خدیج نے کہا سنا میں نے

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے ہاتھ کاٹنا نہیں ہے پھل اور خرمے میں اور اسی طرح کہ بوئے گا پھل درختوں پر ہو یا اُسکی گری میں اور اسی طرح کہ ہو گئے ہوں یعنی بسبب ہونے مال محرز کی **ف** ایسا ہی روایت کیا بعضوں نے یحیی بن سعید سے اُنہوں نے محمد ابن یحیی بن حبان سے اُنہوں نے اپنے چچا واسع بن حبان سے اُنہوں نے رافع سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے لیث بن سعد کی روایت کے مانند اور روایت کی مالک بن انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے اُنہوں نے محمد بن یحیی سے جو بیٹے ہیں حبان کے اُنہوں نے رافع بن خدیج سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں واسع بن حبان کا **باب** مَا جَاءَ اَنْ لَا يُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ باب اس بیان میں کہ جہاد میں کسی چور کا ہاتھ نہ کاٹیں **عن** بُسْرِ بْنِ اَرْطَاةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَا تُقْطَعُ الْاَيْدِيْ فِي الْغَزْوِ **ترجمہ** روایت ہے بسر بن ارطاۃ سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہاتھ نہ کاٹے جاویں جہاد میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی ابن لہیعہ کے سوا اور لوگوں نے اسی سند سے ایسی ہی ہے اور بعضوں نے بسر بن ابی ارطاۃ بھی کہا ہے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کے نزدیک انہی میں ہیں اوزاعی کہتے ہیں قائم نہ کی جاوے حدود جہاد میں جب دشمن کا مقابلہ ہو اس خیال سے کہ شاید ملجاوے وہ شخص جسکو حد ماری جاوے دشمنوں کے ساتھ پھر جب نکل آوے امام دار الحرب سے اور داخل ہو دار الاسلام میں تو جو حد واجب ہوئی ہو اُسپر جاری کرے ایسا ہی کہا ہے اوزاعی نے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَقَعُ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ باب اسکے بیان میں جو زنا کرے اپنی بی بی کی لونڈی سے **عن** حَبِيْبِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ رُفِعَ اِلَى النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ رَجُلٌ وَقَعَ عَلٰى جَارِيَةِ امْرَأَتِهِ فَقَالَ لَاَقْضِيَنَّ فِيْهَا بِقَضَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَئِنْ كَانَتْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ لَاَجْلِدَنَّهٗ مِائَةً وَاِنْ لَمْ تَكُنْ اَحَلَّتْهَا لَهٗ رَجَمْتُهٗ **ترجمہ** روایت ہے حبیب ابن سالم سے کہا لایا گیا نعمان ابن بشیر کے پاس ایک مرد کہ زنا کیا تھا اُسنے اپنی بی بی کی لونڈی سے پس فرمایا اُنہوں نے میں فیصلہ کرونگا اسکا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فیصلہ کے موافق اگر اس عورت نے بخشدی ہو یہ لونڈی اس مرد کو تو کوڑے مارونگا میں اسکو سو اور اگر نہ بخشدی ہو وہ عورت اُسکو تو پتھر مارونگا میں اسکو **روایت** کی ہم سے ابن کعب نے کہا روایت کی ہم سے ہشیم نے اُنہوں نے ابی بشر سے اُنہوں نے حبیب بن سالم سے اُنہوں نے نعمان ابن بشیر سے اسکی مانند اور اس باب میں سلمہ بن محبق سے بھی روایت ہے اسکے مانند نعمان کی حدیث کی اسناد میں اضطراب ہے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے نہیں سُنی قتادہ نے حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی ہے اُنہوں نے خالد ابن عرفطہ سے اور ابی بشر نے بھی نہیں سُنی حبیب بن سالم سے یہ حدیث البتہ روایت کی اُنہوں نے خالد ابن عرفطہ سے اور اختلاف کیا علما نے اس مرد کے باب میں جو صحبت کرے اپنی بیوی کی لونڈی سے سو مروی ہے کئی صحابہ کرام سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ انہیں میں ہیں علی اور ابن عمر کہ اس شخص پر رجم ہے اور ابن مسعود نے کہا اُسپر حد نہیں لیکن تعزیر ہے اور احمد اور اسحق کا مذہب نعمان ابن بشیر کے روایت کے موافق ہے جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الْمَرْأَةِ اِذَا اسْتُكْرِهَتْ عَلَى الزِّنَا باب اس عورت کے بیان میں کہ جس سے زبردستی زنا کیا جاوے **عن** عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حُجْرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ اسْتُكْرِهَتِ امْرَأَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهٗ عَلَى الَّذِيْ اَصَابَهَا وَلَمْ يَذْكُرْ اَنَّهٗ جَعَلَ لَهَا مَهْرًا **ترجمہ** روایت ہے عبد الجبار بن وائل بن حجر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا زبردستی زنا کی گئی ایک عورت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں پس دور کردی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت سے حد اور حد قائم کی اسپر جس نے اُس سے زنا کیا تھا اور نہیں ذکر کیا راوی نے کہ مقرر کیا ہو حضرت نے اُس عورت کے لئے کچھ مہر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکی اسناد متصل نہیں اور مروی ہے یہ حدیث اور سند سے بھی سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عبد الجبار بن وائل بن حجر نے نہیں سنا کچھ اپنے باپ سے اور نہ ملاقات کی اُنسے بلکہ کہتے ہیں بعضے لوگ کہ وہ پیدا ہوئے اپنے باپ کے مرنے کے کئی مہینے بعد اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا کہ کہتے ہیں جسپر زبردستی کیجاوے اُسپر حد نہیں آتی **عن** عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ الْكِنْدِيِّ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ امْرَأَةً خَرَجَتْ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُرِيْدُ الصَّلٰوةَ فَتَلَقَّاهَا رَجُلٌ فَتَجَلَّلَهَا فَقَضٰى حَاجَتَهٗ مِنْهَا فَصَاحَتْ فَانْطَلَقَ وَمَرَّ بِهَا رَجُلٌ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا وَمَرَّتْ بِعِصَابَةٍ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ فَقَالَتْ اِنَّ ذٰلِكَ الرَّجُلَ فَعَلَ بِيْ كَذَا وَكَذَا فَانْطَلَقُوْا فَاَخَذُوا الرَّجُلَ الَّذِيْ ظَنَّتْ اَنَّهٗ وَقَعَ عَلَيْهَا فَاَتَوْهَا فَقَالَتْ نَعَمْ هُوَ هٰذَا فَاَتَوْا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَمَرَ بِهٖ لِيُرْجَمَ قَامَ صَاحِبُهَا الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَا صَاحِبُهَا فَقَالَ لَهَا اذْهَبِيْ فَقَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكِ وَقَالَ لِلرَّجُلِ قَوْلًا حَسَنًا وَقَالَ لِلرَّجُلِ الَّذِيْ وَقَعَ عَلَيْهَا ارْجُمُوْهُ وَقَالَ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ تَابَهَا اَهْلُ الْمَدِيْنَةِ لَقُبِلَ مِنْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے علقمہ بن وائل کندی سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ ایک عورت نکلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں نماز کا ارادہ رکھتی تھی سو ملا اُس سے ایک مرد اور ڈھانپ لیا اُسکو اور پوری کی حاجت اپنی اُس سے اور وہ چیخی اور وہ شخص چلا گیا اور گذرا اُسکے پاس سے ایک اور مرد سو اُس عورت نے کہا کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ویسا کیا اور گذری اُسپر سے ایک جماعت مہاجرین کی تو کہا اُس عورت نے کہ اس مرد نے میرے ساتھ ایسا ایسا کیا یعنے زنا کیا پس دوڑے وہ لوگ اور پکڑ لیا اُس مرد کو کہ گمان کیا تھا اُس عورت نے کہ زنا کیا اُس سے سو لائے اسکو اُس عورت پاس اور کہا اُسنے یہ وہی ہے یعنے اس شخص مظنون کو کہ وہ حقیقت میں زانی نہ تھا سو پکڑ لائے اُسکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو جب حکم

فرمایا آپ نے کہ رجم کیا جاوے اور ٹھہرا دیا اُس عورت کا زنا کرنیوالا کہ جسنے زنا کیا تھا اُس سے اور کہا اُسنی یارسول اللہ میں ہون زنا کرنیوالا اس عورت سے سو فرمایا آپ نے اُس عورت سے جا تو اللہ نے بخشدیا تجھکو
یعنے اسلئے کہ تو مجبور تھی اور فرمایا اُس مرد سے کہ جسپر گمان کیا تھا کچھ بہتر قول یعنے اسکی تسلی کی اور فرمایا اُس مرد کو جسنے زنا کیا تھا اُس سے کہ تھپر مارو اسکو اور فرمایا آپ نے بیشک توبہ کی اُسنے ایسی
کہ اگر ویسی توبہ کرین تمام شہر والے تو قبول کیجاوے اُنسے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور علقمہ بن وائل بن حجر نے سُنا ہے اپنے باپ سے اور وہ بڑے ہیں عبدالجبار بن وائل سے اور عبدالجبار
بن وائل نے نہیں سُنا اپنے باپ سے **باب** ما جاء فی من یقع علی البھیمۃ باب اُسکی سزا میں جو جانور سے وطی کرے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم من وجدتموہ وقع علی البھیمۃ فاقتلوہ واقتلوا البھیمۃ فقیل لابن عباس ما شان البھیمۃ فقال ما سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
فی ذلک شیئا ولکن اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کرہ ان یوکل من لحمھا او ینتفع بھا وقد عمل بھا ذلک العمل **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو پاؤ تم لوگ کہ وطی کی اُسنے چارپایہ سے تو قتل کرو اُسکو اور اُس جانور کو اور پوچھا ابن عباس سے کیا وجہ ہے چارپایہ کی قتل کی یعنی وہ تو بے قصور ہے اور غیر مکلف
سو کہا انہوں نے نہیں سُنی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکی کوئی وجہ لیکن گمان کرتا ہون مین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکروہ رکھا کہ گوشت کھاوین اُسکا یا اُس سے کچھ فائدہ لیوین اور
اُسکے ساتھ ایسا بُرا فعل کیا گیا ہو **ف** اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے کہ وہ عکرمہ سے روایت کرتے ہین وہ ابن عباس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے
سفیان ثوری سے وہ روایت کرتے ہین عاصم سے وہ ابی رزین سے وہ ابن عباس سے کہ انہوں نے فرمایا جو وطی کرے چارپایہ سے اُسپر حد نہین **روایت** کی ہمسے یہ حدیث محمد بن بشار نے انہوں نے
کہا روایت کی ہمسے عبدالرحمن بن مہدی نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان ثوری نے اور یہ زیادہ صحیح ہے پہلی حدیث سے اور اسی پر عمل ہے علما کا اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا **باب** ما جاء فی حد اللوطی باب لواطت کرنیوالے کی سزا
کے بیان مین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من وجدتموہ یعمل عمل قوم لوط فاقتلوا الفاعل والمفعول بہ **ترجمہ** روایت ہے
ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکو پاؤ تم کہ عمل کرتا ہے قوم لوط کا سا عمل یعنے لواطت کرتا ہے تو قتل کرو فاعل اور مفعول کو **ف** اس باب مین جابر اور ابی ہریرہ
سے بھی روایت ہے اور اس حدیث کو ہم اسیطرح پہچانتے ہین کہ وہ مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتی مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سند سے اور روایت کی محمد بن اسحٰق نے یہ حدیث عمرو بن ابی عمرو سے سو
اُسمین یہ لفظ ہین کہ فرمایا آپنے ملعون ہے جو عمل کرے قوم لوط کا اور نہین ذکر کیا اُسمین قتل کا اور ذکر کیا اُسمین کہ ملعون ہے جو جماع کرے چارپایہ سے یعنی گاے بکری سے اور مروی ہے یہ حدیث عاصم
بن عمرو سے وہ روایت کرتے ہین سہیل سے وہ بیٹے ہین ابی صالح کے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اقتلوا الفاعل والمفعول بہ ۹ اس روایت
مین کچھہ گفتگو ہے یعنے ضعف ہے اور ہم نہین جانتے کسیکو جو روایت کرتا ہو سہیل بن ابی صالح سے سوائے عاصم بن عمر عمری کے اور عاصم بن عمر ضعیف مین روایت مین ازروے حافظہ کی **اور** اختلاف ہے علما کا لوطی کے
سزا مین سو بعضوں نے اُسپر رجم تجویز کیا ہی محصن ہو یا غیر محصن اور یہی قول ہے امام مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور بعضوں نے کہا علمائے تابعین اور فقہا سے انہین مین ہین حسن بصری
اور ابراہیم نخعی اور عطا بن ابی رباح وغیرہم کہ حد لوطی کی ایسی ہے جیسے حد زانی کی اور یہی قول ہے ثوری اور اہل کوفہ کا **عن** عبداللہ بن محمد بن عقیل انہ سمع جابرا یقول قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اخوف ما اخاف علی امتی عمل قوم لوط **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے کہ انہوں نے سنا جابر سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے سب سے زیادہ خوف کی چیز جس سے مین ڈرتا ہون اپنی اُمت پر عمل ہے لوط کی قوم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسکو ہم اسی ایک سند سے جانتے ہین یعنی مروی ہے عبداللہ بن محمد
بن عقیل بن ابی طالب سے وہ روایت کرتے ہین جابر سے یعنے لواطت **باب** ما جاء فی المرتد باب مرتد کے بیان مین **عن** عکرمۃ ان علیا حرق قوما ارتدوا عن الاسلام فبلغ ذلک
ابن عباس فقال لو کنت انا لقتلتھم بقول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ ولم اکن لاحرقھم
لان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تعذبوا بعذاب اللہ فبلغ ذلک علیا فقال صدق ابن عباس **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے جلا دیا ایک
قوم کو کہ مرتد ہوگئی تھی اسلام سے سو یہ خبر پہونچی ابن عباس کو تو کہا انہوں نے اگر مین ہوتا تو قتل کرتا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول کے موافق کہ فرمایا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بدل
ڈالے اپنا دین اسلام تو اُسکو قتل کرو اور مین انکو ہرگز نہ جلاتا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے نہ عذاب کرو تم اللہ کے عذاب خاص سے سو یہ خبر پہونچی حضرت علی کو اور کہا انہوں نے سچ کہا ابن
عباس نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا مرتد کی باب مین یعنی اُسکو قتل کرنا چاہئے اور اختلاف ہے عورتین جو مرتد ہو جاوین اسلام مین سو ایک گروہ نے علما سے کہا ہے کہ وہ
بھی قتل کیجاوے اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحٰق کا اور ایک گروہ نے کہا ہے اُنہین مین سے کہ قید کیجاوے اور قتل نکیجاوے اور یہی قول ہے سفیان ثوری وغیرہ کا اور اہل کوفہ کا **باب**
ما جاء فی من شھر السلاح باب اُسکی سزا مین جو مسلمانونپر ہتھیار نکالے **عن** ابی موسیٰ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من حمل علینا السلاح فلیس منا **ترجمہ** روایت ہے

ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ہم پر ہتیار اُٹھاوے وہ ہم میں سے نہین **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابن الزبیر اور ابی ہریرہ اور سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے ✦ حدیث ابی موسیٰ کی حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي حَدِّ السَّاحِرِ باب جادوگر کی حد کے بیان میں **عَنْ** جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدُّ السَّاحِرِ ضَرْبَةٌ بِالسَّيْفِ **ترجمہ** روایت ہے جندب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حد جادوگر کی مار ڈالنا ہی تلوار سے **ف** اس حدیث کو ہم نہین پہچانتے مرفوع مگر اسی سند سے اور اسمٰعیل بن مسلم مکی ضعیف ہین حدیث مین ازرو حفظ کی اور اسمٰعیل بن مسلم عبدی بصری ہے اُسکو وکیع نے ثقہ کہا ہی اور مروی ہے یہ روایت حسن سے بھی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے جندب سے موقوفاً اور عمل اس حدیث پر بعض علما کا ہی صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور انکے سوا اور انکا اور یہی قول ہے مالک بن انس کا اور شافعی نے کہا جادوگر قتل کیا جاوے اگر ایسا جادو کرے کہ اُس سے حد کفر کو پہونچے ورنہ ضرور نہین **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الْغَالِّ مَا يُصْنَعُ بِهِ باب اُسکی بیان مین جو غنیمت کا مال چراوے **عَنْ** عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ وَجَدْتُمُوْهُ غَلَّ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاَحْرِقُوْا مَتَاعَهٗ قَالَ صَالِحٌ فَدَخَلْتُ عَلٰى مَسْلَمَةَ وَمَعَهٗ سَالِمُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ فَوَجَدَ رَجُلًا قَدْ غَلَّ فَحَدَّثَ سَالِمٌ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ فَاَمَرَ بِهٖ فَاُحْرِقَ مَتَاعُهٗ فَوُجِدَ فِيْ مَتَاعِهٖ مُصْحَفٌ فَقَالَ سَالِمٌ بِعْ هٰذَا وَتَصَدَّقْ بِثَمَنِهٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمرؓ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسکو پاؤ تم کہ چوری کی اُسنے جہاد کے مالین یعنے غنیمت مین تو جلادو اُسکا اسباب صالح نے کہا جو راوی اس حدیث کے ہین کہ داخل ہوا مین مسلمہ کے پاس اور اُنکے ساتھ سالم بن عبد اللہ بھی تھے سو پایا ایک شخص کو کہ اُسنے چوری کی تھی غنیمت کے مال مین سو بیان کی سالم نے یہی حدیث تو حکم کیا مسلمہ نے تو جلایا گیا اسباب اُسکا اور پایا اُسکے اسباب مین ایک قرآن تو کہا سالم نے اسکو بیچ ڈالو اور خیرات کر دو اُسکی قیمت **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے اوزاعی اور احمد اور اسحاق کا اور پوچھا مین نے محمد سے حال اس حدیث کا تو کہا اُنہون نے روایت کی ہی یہ حدیث صالح نے جو بیٹے ہین محمد بن زائدہ کی اور کنیت اُنکی ابو واقد لیثی ہے اور وہ منکر الحدیث ہین اور کہا محمد نے اور مروی ہے کئی روایتوں مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے مال غنیمت کے مال چرانیوالے کا کہ اُسمین حکم نہین اُسکے مال و اسباب کے جلا دینے کا اور کہا یہ حدیث غریب ہے ✦ **بَابُ** مَا جَآءَ فِيْمَنْ يَقُوْلُ لِلْاٰخَرِ يَا مُخَنَّثُ باب اُسکی بیان مین جو کسیکو مخنث کہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ يَا يَهُوْدِيُّ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَاِذَا قَالَ يَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِيْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰى ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جب کوئی آدمی کسی مسلمان کو کہے اے یہودی تو مارو اسکو بیس کوڑے اور جب کہے کسیکو اے مخنث تو مارو اسکو بیس کوڑے اور جو صحبت کرے ناتے والی محرم عورت سے یعنے جس سے نکاح حرام ہے تو اسکو قتل کرو **ف** اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن اسمٰعیل ضعیف ہین حدیث مین اور مروی ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سند سے کہ روایت کیا اسکو براء بن عازب نے اور قرہ بن ایاس مزنی نے کہ ایک نے نکاح کیا اپنی باپ کی جورو سے سو حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے قتل کا اور اسی حدیث پر عمل ہے ہمارے اصحاب کا یعنے شافعیۃ المذہب کہتے ہین جو صحبت کرے ناتے والی محرم سے تو اسکو قتل کرنا چاہیے اور امام احمد نے کہا جسنے نکاح کیا اپنی ماں سے وہ قتل کیا جاوے اور اسحاق نے کہا جو صحبت کرے اپنی ناتے والی محرم سے وہ قتل کیا جاوے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي التَّعْزِيْرِ باب تعزیر کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ بُرْدَةَ بْنِ نِيَارٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُجْلَدُ فَوْقَ عَشْرِ جَلَدَاتٍ اِلَّا فِيْ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بردہ بن نیار سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ مارے دس کوڑے سے زیادہ مگر کسی حد مین حدود اللہ سے **ف** اور روایت کی ہے یہ حدیث ابن لہیعہ نے بکیر سے سو خطا کی اُسمین اور کہا روایت ہے عبد الرحمٰن بن جابر بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت خطا ہی اور صحیح وہی ہے جو روایت کی لیث بن سعد نے کہ اسمین یون ہے کہ روایت ہے عبد الرحمٰن بن جابر سے جو بیٹے ہین عبد اللہ کے ابی بردہ بن نیار سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ روایت غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر بکیر بن اشج کی روایت سے اور اختلاف ہے علما کا تعزیر مین اور سب سے بہتر جو مروی ہے تعزیر کے باب مین یہ حدیث ہے

اَبْوَابُ الصَّيْدِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہین صید کی جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ** مَا جَآءَ مَا يُؤْكَلُ مِنْ صَيْدِ الْكَلْبِ وَمَا لَا يُؤْكَلُ باب اس بیان مین کہ کُتّی کا کون شکار کہایا جاوے اور کون نہ کہایا جاوے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نُرْسِلُ كِلَابًا لَّنَا مُعَلَّمَةً قَالَ كُلْ مَا اَمْسَكْنَ عَلَيْكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ وَاِنْ قَتَلْنَ مَا لَمْ يَشْرَكْهَا كَلْبٌ مِّنْ غَيْرِهَا قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا نَرْمِيْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ مَا خَزَقَ فَكُلْ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَلَا تَاْكُلْ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہون نے عرض کیا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا یا رسول اللہ ہم چھوڑتے ہین اپنے شکاری کُتّی سکہائے ہوے کو تو فرمایا آپنے کہاؤ اُس شکار کو کہ جسکو روک رکہا ہے اُنہی نے تیرے لیے کہا مین نے یا رسول اللہ اگرچہ وہ کُتّا اُس شکار کو مار ڈالے فرمایا آپنے اگرچہ مار ڈالے یعنے جب بھی کہانا درست ہے جبتک کہ نہ شریک ہو اُس شکار کے قتل مین دوسرا کُتّا بے سکہایا ہوا کہا اُنہون نے عرض کیا مین نے یا رسول اللہ ہم تیر مارتے ہین ساتھ معراض کے فرمایا آپنے جو تیر کے نوک سے شکار پہٹ جاوے وہ کہا لے اور جو تیر کی چوڑان لگ کر مرے اُسے نہ کہا روایت کی ہم سے محمد بن یحییٰ نے

اُنہوں نے کہا روایت کی ہم سے محمد بن یوسف نے اُنہوں نے کہا زائدہ سے ہم سے سفیان ثوری نے اُنہوں نے منصور سے اسی روایت کی مانند مگر اُسمیں یہ لفظ ہی وَ سُئِلَ عَنِ الْمِعْرَاضِ اور سوال کیا گیا حضرت سے معراض کے بارے میں جو شکار کا اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** عَائِذِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ سَمِعَ اَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا اَهْلُ صَيْدٍ فَقَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَاَمْسَكَ عَلَيْكَ فَكُلْ قُلْتُ وَاِنْ قَتَلَ قَالَ وَاِنْ قَتَلَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ رَمْيٍ قَالَ مَا رَدَّتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ فَكُلْ قَالَ قُلْتُ اِنَّا اَهْلُ سَفَرٍ نَمُرُّ بِالْيَهُوْدِ وَالنَّصَارٰى وَالْمَجُوْسِ فَلَا نَجِدُ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ قَالَ فَاِنْ لَمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَاغْسِلُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ كُلُوْا فِيْهَا وَاشْرَبُوْا **ترجمہ** روایت ہے عائذ اللہ بن عبد اللہ سے کہ اُنہوں نے سنا ابو ثعلبہ خشنی سے کہ کہا اُنہوں نے کہا میں نے یا رسول اللہ ہم شکار والے لوگ ہیں سو فرمایا جب چھوڑے تو اپنا کتا اور یاد کرے اُسپر نام اللہ کا اور روک رکھے وہ کتا شکار کو تیرے لئے یعنی آپ نہ کھاوے تو کھا کہا میں نے اگرچہ وہ کتا مار ڈالے شکار کو کہا کچھ مضائقہ نہیں اگر مار ڈالے کہا راوی نے کہا میں نے ہم تیر مارنیوالے لوگ ہیں فرمایا آپ نے جو پھیر لاوے تجھپر کمان تیری وہ کھا لے یعنے جو تیرے تیر سے مرے کہا راوی نے کہا میں نے ہم سفر والے لوگ ہیں گذر کرتے ہیں یہود اور نصاریٰ پر اور مجوس پر اور نہیں پاتے اُنکے برتنوں کے سوا فرمایا اگر نہ پاؤ تم اُنکے سوا اور برتن تو اُسکو دھو لو پانی سے پھر اُسمیں کھاؤ اور پیو **ف** اس باب میں عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور عائذ اللہ وہ ابو ادریس خولانی ہیں **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ باب کلب مجوسی کے شکار کے بیان میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِيِّ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہوں نے منع کی گئی ہم کلب مجوسی کے شکار سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسی پر عمل ہے اکثر علما کا کہ رخصت نہیں دیتے ہیں کلب مجوسی کے شکار کی اور قاسم بن ابی بزہ وہ قاسم بن نافع مکی ہیں **بَابٌ** فِيْ صَيْدِ الْبُزَاةِ باب باز کے شکار کے بیان میں **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْبَازِيْ فَقَالَ مَا اَمْسَكَ فَكُلْ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے باز کی شکار کو تو فرمایا جو روک رکھے تیرے لئے وہ کھا **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر مجالد کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں شعبی سے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ نہیں دیکھتے ہیں باز کی اور صقور کے شکار میں کچھ مضائقہ اور مجاہد نے کہا کہ باز وہ پرندے ہیں کہ شکار کرتے ہیں اُس سے اور وہ داخل ہے جوارح میں جو اس آیۃ کریمہ میں مذکور ہی کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ تو اُنہوں نے کہا مراد جوارح سے کتے اور پرندے ہیں کہ جن سے شکار کیا جاوے اور رخصت دی ہے علما نے باز کی شکار کی اور اُسمیں سے اگر وہ کھا بھی جاوے تو بھی درست ہے اور کہا ہی کہ اُسکی تعلیم فقط یہی ہے کہ وہ حکم قبول کرے یعنے جب چھوڑیں شکار پر تو جاوے اور مکروہ کہا ہی بعض علما نے اور اکثر فقہا نے کہا ہی اُسکا شکار کھانا درست ہے اگرچہ وہ اُسمیں سے کچھ کھا بھی جاوے **بَابٌ** فِي الرَّجُلِ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَغِيْبُ عَنْهُ باب اس بیان میں کہ آدمی شکار کو تیر مارے اور وہ گم ہو جاوے **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْمِي الصَّيْدَ فَاَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ اِذَا عَلِمْتَ اَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهٗ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ اَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میں تیر مارتا ہوں شکار کو اور پاتا ہوں اُسمیں دوسرے دن اپنا تیر فرمایا آپ نے جب جانے تو کہ تیرے ہی تیر نے مارا ہے اُسکو اور نہ دیکھے تو اُسمیں اثر کسی درندے کا تو اُسے کھا لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے علما کا اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے ابی بشر اور عبد الملک بن میسرہ سے اُنہوں نے سعید بن جبیر سے اُنہوں نے عدی بن حاتم سے اور دونوں روایتیں صحیح ہیں اور اس باب میں ابی ثعلبہ خشنی سے بھی روایت ہے **بَابٌ** فِيْمَنْ يَرْمِي الصَّيْدَ فَيَجِدُهٗ مَيِّتًا فِي الْمَاءِ باب اُسکے بیان میں جو تیر مارے شکار کو اور پھر پاوے اُسکو مرا ہوا پانی میں **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الصَّيْدِ فَقَالَ اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ فَاِنْ وَجَدْتَهٗ قَدْ قُتِلَ فَكُلْ اِلَّا اَنْ تَجِدَهٗ قَدْ وَقَعَ فِيْ مَاءٍ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّكَ لَا تَدْرِي الْمَاءُ قَتَلَهٗ اَوْ سَهْمُكَ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہوں نے پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ نے جب تو تیر مارے شکار کو تو یاد کر اُسپر نام اللہ کا سو اگر پاوے تو اُسکو مرا ہوا تو کھا لے مگر یہ کہ جب پاوے تو اُسی پانی میں گرا ہوا تو مت کھا اُسکو کہ تو نہیں جانتا کہ پانی نے اُسکو قتل کیا یا تیرے تیر نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ صَيْدِ الْكَلْبِ الْمُعَلَّمِ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُعَلَّمَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مَا اَمْسَكَ عَلَيْكَ فَاِنْ اَكَلَ فَلَا تَاْكُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَكَ عَلٰى نَفْسِهٖ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ خَالَطَتْ كِلَابَنَا كِلَابٌ اُخْرٰى قَالَ اِنَّمَا ذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى كَلْبِكَ وَلَمْ تَذْكُرْ عَلٰى غَيْرِهٖ قَالَ سُفْيَانُ كَرِهَ لَهٗ اَكْلَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا پوچھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سکھائے ہوئے کتے کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپ نے جب چھوڑے تو اپنا سکھایا ہوا کتا اور یاد کرے اُسپر نام اللہ تعالیٰ کا تو کھا جو روک رکھے وہ تیرے لئے سو اگر اُس کتے نے اُس شکار میں سے کچھ کھا لیا تو نہ کھا اسلئے کہ اُسنے اپنی واسطے شکار پکڑا عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بھلا دیکھیے تو اگر ملجاویں ہمارے کتوں میں دوسرے کتے یعنے شکار کے مارنے میں دوسرا کتا بھی ایسا شریک ہو جاوے کہ اُسپر نام لیا ہو اللہ تعالیٰ کا فرمایا آپ نے تو نے تو ذکر کیا ہے نام اللہ تعالیٰ کا اپنے کتے کے چھوڑتے وقت اور نہیں ذکر کیا تو نے نام اللہ تعالیٰ کا دوسرے کتے پر یعنی اُس شکار کا کھانا درست نہیں کہا سفیان نے جو راوی حدیث کے ہیں اُسکا کھانا درست نہیں **ف** اور اسی پر عمل ہے بعض صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم کا شکار اور ذبیحہ کے بیان میں کہ جب گر جاوے پانی میں

تو کھاوے اور بعضوں نے کہا ذبیحہ مقطوع جب بکٹ جاوے اور پانی میں گر پڑے اور مر جاوے تو اسکا کھانا درست ہے اور یہی قول ابن مبارک کا ہے اور خلاف ہے علما کا کتے کے شکار میں کہ جب وہ شکار کو کھا جاوے سو اکثر اہل علم نے کہا ہے جب کتا شکار میں سے کچھ کھالے تو اسکا کھانا درست نہیں اور یہی قول ہے سفیان اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور رخصت دی ہے بعض علمائے صحابہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا انکے اور علمانے اسکے کھانیکی اگرچہ کتا اسمیں سے کھالیوے **باب** ما جاء فی صید المعراض باب معراض کے شکار کے بیان میں **عن** عدی بن حاتم قال سالت النبی صلی اللہ علیہ وسلم عن صید المعراض فقال ما اصبت بحدہ فکل وما اصبت بعرضه فهو وقيذ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معراض کے شکار کا مسئلہ تو فرمایا آپنے جو لگے تو اسکی نوک سے تو کھا اسکو اور جو لگے تو اسکو چوڑان سے تو وہ وقیذ ہے **روایت** کی ہمسے ابن عمر نے کہا انہوں نے روایت کی ہمسے سفیان نے انہوں نے زکریا سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا **مترجم** کہتے ہیں معراض کے کئی معنے میں بعضوں نے کہا کہ وہ بھاری لاٹھی ہے اسکے کنارے میں نوکدار لوہا لگا ہوتا ہے اسکو پھینک کر شکار مارتے ہیں تو جو نوک سے مرے اسکو مذبوح اور حلال فرمایا اور جو لاٹھی کے زور سے مرے اسمیں کی تیزی سے نہ کٹے تو اسکو وقیذ فرمایا اور یہی معنی معراض کے صحیح ہیں اور بعضوں نے کہا ہے ایسا تیر ہے کہ اسمیں پر نہیں ہیں اور پیکان نہیں اور بعضوں نے کہا وہ ایک لکڑی ہے کہ دونوں گوشے اسکے پتلے ہوتے ہیں اور بیچ میں موٹی ہوتی ہے جب اسکو پھینکو تو سیدھی جاتی ہے غرض ہر نوع جو شکار کہ اسکی تیزی سے مذبوح ہو جاوے اور خون بہ جاوے وہ حلال ہے اور جو چوٹ سے مرے وہ حرام ہے **باب** فی الذبح بالمروۃ باب تیتھر سے ذبح کرنیکا بیان **عن** جابر بن عبد اللہ ان رجلا من قومه صاد ارنبا او اثنتين فذبحهما بمروة فعلقهما حتى لقى رسول الله صلى الله عليه وسلم فسأله فامره باكلهما **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ ایک مرد نے انکی قوم سے شکار کیا ایک یا دو خرگوشوں کو اور ذبح کیا انکو تیتھر سے اور لٹکا لیا ان دونوں کو یہانتک کہ ملاقات کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور پوچھا آپ سے سو حکم کیا آپنے انکے کھانیکا **ف** اسباب میں محمد بن صفوان اور رافع اور عدی بن حاتم سے بھی روایت ہے اور رخصت دی ہے بعضوں نے اہل علم سے تیتھر سے ذبح کرنیکی اور نہیں تجویز کیا خرگوش کھانیمیں کچھ مضائقہ اور یہی قول ہے اکثر علما کا اور مکروہ کہا بعضوں نے خرگوش کو اور اختلاف ہے اصحاب شعبی کا اس حدیث کی روایتمیں سو روایت کی داؤد بن ابی ہند نے شعبی سے انہوں نے محمد بن صفوان سے اور روایت کی عاصم احول نے شعبی سے انہوں نے صفوان بن محمد سے یا محمد بن صفوان سے اور محمد بن صفوان زیادہ صحیح ہے اور روایت کی جابر جعفی نے شعبی سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے جیسے روایت قتادہ کی ہے شعبی سے اور احتمال ہے کہ شعبی نے روایت کی ہو ان دونوں سے کہا محمد بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث شعبی کی جو جابر سے مروی ہے وہ غیر محفوظ ہے **باب** ما جاء فی کراهية اكل المصبورة باب اس بیان میں کہ مصبورہ کا کھانا مکروہ ہے **عن** ابی الدرداء قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اكل المجثمة وهى التى تصبر بالنبل **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اسکو باندھ کر تیر ماریں یہانتک کہ مر جاوے یعنے اسکو نشانہ بناویں **ف** اسباب میں عرباض بن ساریہ اور انس اور ابن عمر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی الدرداء کی غریب ہے **عن** وهب بن ابى خالد قال حدثتنى ام حبيبة بنت العرباض بن سارية عن ابيها ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى يوم خيبر عن كل ذى ناب من السباع وعن كل ذى مخلب من الطير وعن لحوم الحمر الاهلية وعن المجثمة وعن الخليسة وان توطأ الحبالى حتى يضعن ما فى بطونهن قال محمد بن يحيى هو القطعى سئل ابو عاصم عن المجثمة فقال ان ينصب الطير او الشئ فيرمى وسئل عن الخليسة فقال الذئب او السبع يدركه الرجل فيأخذ منه فيموت فى يده قبل ان يذكيها **ترجمہ** روایت ہے وہب بن ابی خالد سے کہا کہ روایت کی مجھسے ام حبیبہ بنت عرباض بن ساریہ نے انہوں نے اپنے باپ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا خیبر کے دن ہر جانور دانت والے درندے سے اور ہر پنجے والے پرندے سے اور گدہوں کے گوشت سے اور منع فرمایا مجثمہ کے کھانے سے اور خلیسہ کے کھانے سے اور منع فرمایا اس سے کہ وطی کیجاوے حاملہ عورتوں سے جبتک کہ وہ جن نہ لیویں جو انکے پیٹوں میں ہے کہا محمد بن یحیی نے اور وہ قطعی ہیں اور سوال کیا گیا ابو عاصم سے مجثمہ کیا ہے تو کہا وہ جانور پرندہ ہے یا کوئی اور چیز کہ سامنے رکھی جاوے اور اسکو تیر ماریں یعنے اسکو نشانہ بناویں اور پوچھا انسے کہ خلیسہ کیا ہے تو فرمایا کہ خلیسہ جانور ہے کہ جسکو بھیڑیے یا کسی اور درندے نے پکڑا ہو اور کوئی آدمی اسکو دیکھکر اس سے چھین لیوے اور وہ جانور قبل ذبح کے مر جاوے **عن** ابن عباس قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان يتخذ شئ فيه الروح غرضا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ مقرر کیجاوے وہ چیز کہ جسمیں جان ہو نشانہ یعنے جاندار چیز کو نشانہ بنایا جاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فی ذکوۃ الجنین باب جنین کے حلال کرنیکے بیان میں **عن** ابى سعيد عن النبى صلى الله عليه وسلم قال ذكوة الجنين ذكوة امه **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال کرنا بچہ شکم کا یہی ہے کہ اسکی ماں حلال کیجاوے یعنے جب کوئی جانور حلال کیا اور اسکے پیٹ سے بچہ نکلا تو اسکو دوبارہ حلال کرنا کچھ ضرور نہیں **ف** اسباب میں جابر اور ابی امامہ اور ابی الدرداء اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے

اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے ابی ثعلبہ سے اور اسی پر عمل ہے علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی قول ہے سفیان اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور ابو ثعلبہ کا نام جرثوم
بن ناشب ہے **باب** ما جاء في كراهية كل ذي ناب وذي مخلب باب حرمت میں ہر ذی ناب وذی مخلب کے **عن** ابي ثعلبة الخشني قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم
عن كل ذي ناب من السباع **ترجمہ** روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر کچلی والے درندے کے کھانے سے مانند شیر اور بھیڑیے وغیرہ کی **روایت**
کی ہم سے سعید بن عبدالرحمن اور کئی لوگوں نے کہا ان سب نے روایت کی ہم سے سفیان نے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے اسی روایت کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو ادریس خولانی کا نام عائذ اللہ
بن عبداللہ ہے **عن** جابر قال حرم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني يوم خيبر الحمر الانسية ولحوم البغال وكل ذي ناب من السباع وذي مخلب من
الطير **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا حرام کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنی جس دن خیبر فتح ہوا پلے ہوئے گدہوں کا گوشت اور گوشت خچروں کا اور ہر کچلی والا جانور درندہ اور جنگل سے پکڑنے والا
پرندوں کا **ف** اس باب میں ابو ہریرہ اور عرباض بن ساریہ اور ابن عباس سے بھی روایت ہے اور حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے **عن** ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم
حرم كل ذي ناب من السباع **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حرام فرمایا ہر کچلی والا جانور درندوں کا مثل شیر اور کتے کی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے
اکثر علماء کا صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا **باب** ما جاء ما قطع من الحي فهو ميت باب اس بیان میں کہ زندہ جانور سے جو عضو کاٹا جاوے
وہ مردار ہے **عن** ابي واقد الليثي قال قدم النبي صلى الله عليه وسلم المدينة وهم يجبون اسنمة الابل ويقطعون اليات الغنم فقال ما يقطع من البهيمة وهي
حية فهو ميتة **ترجمہ** روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہا انہوں نے آئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں اور وہاں کے لوگ کاٹ لیتے تھے اونٹوں کے کوہانوں کو اور کاٹ لیا کرتے تھے دنبوں کی
چکیاں بغیر ذبح کے جانور کے سو فرمایا آپ نے جو کاٹا جاوے جانور سے اور وہ جانور زندہ ہی ہو تو وہ کاٹا ہوا ٹکڑا مردار ہے **روایت** کی ابراہیم بن یعقوب نے انہوں نے کہا روایت کی ہم سے ابو النضر
نے انہوں نے عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار سے اسی کے مانند یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر زید بن اسلم کی روایت سے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور ابو واقد لیثی کا نام حارث
بن عوف ہے **باب** في الذكاة في الحلق واللبة باب اس بیان میں کہ ذبح کرنا حلق اور لبہ میں چاہیے **عن** ابي العشراء عن ابيه قال قلت يا رسول الله اما تكون الذكاة
الا في الحلق واللبة قال لو طعنت في فخذها لاجزأ عنك قال احمد بن منيع قال يزيد بن هارون هذا في الضرورة **ترجمہ** روایت ہے ابی العشراء سے وہ روایت کرتے ہیں
اپنے باپ سے کہا انہوں نے یا رسول اللہ کیا حلال نہیں ہوتا جانور جب تک حلق اور لبہ میں ذبح نہ کرے تو فرمایا آپ نے اگر نیزہ مارے تو اسکی ران میں تو بھی کفایت کرے گی تجھکو کہا احمد بن منیع نے کہا
یزید بن ہارون نے یہ حکم ضرورت کے وقت کا ہے **ف** اس باب میں رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور نہیں جانتے ہم
کوئی روایت ابی العشراء سے سوا اس حدیث کے باپ سے انکے اور اختلاف ہے نام میں ابی العشراء کے سو بعضوں نے کہا ہے انکا نام اسامہ بن قہطم ہے اور کہتے ہیں کہ یسار بن برز ہے اور بعضے کہتے ہیں
ابن بلز اور بعضے کہتے ہیں عطارد **باب** في قتل الوزغ باب چھپکلی کے مارنے کے بیان میں **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل وزغة
بالضربة الاولى كان له كذا وكذا حسنة فان قتلها في الضربة الثانية كان له كذا وكذا حسنة فان قتلها في الضربة الثالثة كان له كذا وكذا حسنة **ترجمہ**
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قتل کرے ایک چھپکلی کو پہلی چوٹ میں ہوگا اسکو اتنا ثواب پھر اگر مارا اسکو دوسری چوٹ میں تو ہوگا اسکو اتنا اتنا ثواب یعنی پہلی سے کم
پھر اگر مارا تیسری چوٹ میں تو ہوگا اسکو ثواب اتنا اتنا یعنی دوسری چوٹ سے کم **ف** اس باب میں ابن مسعود اور سعد اور عائشہ اور ام شریک سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **باب**
في قتل الحيات باب سانپوں کے مارنے کے بیان میں **عن** سالم بن عبد الله عن ابيه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اقتلوا الحيات واقتلوا ذا الطفيتين والابتر فانهما
يلتمسان البصر ويسقطان الحبل **ترجمہ** روایت ہے سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قتل کرو سانپوں کو اور قتل کرو اس سانپ
کو کہ جسکی پشت پر دو خط سیاہ ہوں اور قتل کرو اس سانپ کو کہ جسکی دم چھوٹی ہوتی ہے گویا وہ دم کٹا ہے اسلئے کہ یہ دونوں اندھا کر دیتے ہیں بینائی کو اور گرا دیتے ہیں حمل کو یعنی انکے دیکھنے سے آدمی اندھا ہو جاتا ہے
اور حاملہ کا حمل گر جاتا ہے بسبب اس اثر کے جو انمیں خداوند تعالے نے رکھا ہے **ف** اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور سہل بن سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے
ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں ابی لبابہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع کیا بعد اس فرمانے کے گھر کے سانپوں کے مارنے سے جو گھر میں رہتے ہیں اور انکو عوامر کہتے ہیں یعنی بستیوں میں رہنے والے اور مروی ہے
ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہیں زید بن خطاب سے بھی اور عبداللہ بن مبارک نے کہا سانپوں میں سے اس سانپ کا مارنا بھی مکروہ ہے کہ وہ پتلا اور سفید رنگ ہوتا ہے جیسے چاندی اور چلنے میں
سیدھا چلتا ہے مڑتا نہیں **عن** ابي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لبيوتكم عمارا فحرجوا عليهن ثلثا فان بدا لكم بعد ذلك

مِنْهُنَّ شَیْءٌ فَاقْتُلُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے گھروں میں گھر والے سانپ ہیں سو انکو آگاہ کردو تین بار سو اگر پھر انمیں کا کوئی نکلے تو اسکو قتل کرو **ف** ایسی ہی روایت کی ہے عبید اللہ بن عمر نے بھی حدیث صیفی سے انہوں نے ابی سعید سے اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث صیفی سے انہوں نے ابی السائب سے جو مولی ہیں ہشام بن زہرہ کے ابی سعید سے اور اس روایت میں ایک قصہ بھی ہے **روایت** کی ہمسے یہ حدیث انصاری نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے معن نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے مالک نے اور یہ روایت عبید اللہ بن عمر کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور روایت کی محمد بن عجلان نے صیفی سے مالک کی روایت کی مانند **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ لَیْلٰی قَالَ قَالَ اَبُوْ لَیْلٰی قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ظَھَرَتِ الْحَیَّۃُ فِی الْمَسْکَنِ فَقُوْلُوْا لَھَا اِنَّا نَسْئَلُکِ بِعَھْدِ نُوْحٍ وَّبِعَھْدِ سُلَیْمَانَ ابْنِ دَاؤُدَ اَنْ لَّا تُؤْذِیْنَا فَاِنْ عَادَتْ فَاقْتُلُوْھَا **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے کہا انہوں نے کہا ابو لیلی نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب نکلے سانپ گھر میں تو اس سے کہو ہم تجھ سے پوچھتے ہیں اس اقرار کی رو سے جو نوح علیہ السلام سے تھا اور اس اقرار کی رو سے جو سلیمان بن داؤد علیہما السلام سے تھا کہ تو ہمکو نہ ستا پھر اگر وہ دوبارہ نکلے تو اسکو قتل کرو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے روایت ثابت بنانی کی مگر اسی سند سے ابن ابی لیلی کی روایت سے

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَتْلِ الْکِلَابِ باب کتوں کے مار ڈالنے کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّۃٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِھَا کُلِّھَا فَاقْتُلُوْا مِنْھَا کُلَّ اَسْوَدَ بَھِیْمٍ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتے اللہ کے پیدا کئے ہوئے گروہوں سے تو حکم کرتا میں انکے سبکے مار ڈالنے کا سو مار ڈالو تم ہر کالے سیاہ رنگ کو **ف** اس باب میں جابر اور ابن عمر اور ابی رافع اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے اور حدیث عبد اللہ بن مغفل کی حسن ہے صحیح ہے اور بعضی روایتوں میں ہے کہ کلب اسود بہیم شیطان ہے اور کلب اسود بہیم وہی کالا کتا ہے کہ جسمیں کہیں سفیدی نہ ہو اور بعضے علما نے مکروہ کہا ہے کلب اسود بہیم کے شکار کو

بَابُ مَنْ اَمْسَکَ کَلْبًا مَا یَنْقُصُ مِنْ اَجْرِہٖ باب اس بیان میں کہ جو کتا پالے کتنا اس کا عمل گھٹتے ہیں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ اقْتَنٰی کَلْبًا اَوِ اتَّخَذَ کَلْبًا لَیْسَ بِضَارٍ وَّلَا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ نَقَصَ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پالا کتا یا رکھا ادمی کو نہ کاٹنے کو اقتنی و اتخذ ایک ہی ہیں وہ کتا والا یعنے شکار پر اور نہ جانوروں کی حفاظت کرنیوالا گھٹایا جاویگا اسکی نیکیوں کا ثواب ہر ایک دن میں دو دو قیراط **ف** اس باب میں عبد اللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ اور سفیان بن ابی زہیر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اَوْ کَلْبَ زَرْعٍ یعنے یا کتا کھیت کی حفاظت کرنیوالا یعنے اسکا پالنا بھی جائز ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْکِلَابِ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ مَاشِیَۃٍ قَالَ قِیْلَ لَہٗ اِنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ کَانَ یَقُوْلُ اَوْ کَلْبَ زَرْعٍ فَقَالَ اِنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ لَہٗ زَرْعٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کتوں کے مار ڈالنے کا مگر شکاری یا مواشی کی حفاظت کے کتے کو کہا راوی نے کہا گیا ابن عمر سے کہ ابا ہریرہ کہتے تھے اَوْ کَلْبَ زَرْعٍ یعنے یا کھیتی کا کلب ماشیۃ کے یعنے کیا کھیت کا اسکا مارنا اگر نہ ہو ہمیں تو فرمایا ابن عمر نے کہ ابا ہریرہ کے کھیت تھے یعنے اسیلئے انہوں نے کھیت کا کتا روایت کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنِ اتَّخَذَ کَلْبًا اِلَّا کَلْبَ مَاشِیَۃٍ اَوْ صَیْدٍ اَوْ زَرْعٍ انْتَقَصَ مِنْ اَجْرِہٖ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص پالے کتا مگر کتا چرائی کا یا کتا شکار کا یا کھیت کا یعنے انکے سوا جو کتا پالے گھٹتے جاتے ہیں اسکے ثواب حسنات ہر دن ایک قیراط **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے عطا بن ابی رباح سے کہ انہوں نے رخصت دی کتا پالنے کی اگرچہ آدمی کے پاس ایک ہی بکری ہو **روایت** کی ہمسے یہ حدیث اسحق بن منصور نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے حجاج بن محمد نے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عطا سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ اِنِّیْ لَمِمَّنْ یَّرْفَعُ اَغْصَانَ الشَّجَرَۃِ عَنْ وَّجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَخْطُبُ فَقَالَ لَوْلَا اَنَّ الْکِلَابَ اُمَّۃٌ مِّنَ الْاُمَمِ لَاَمَرْتُ بِقَتْلِھَا فَاقْتُلُوْا مِنْھَا کُلَّ اَسْوَدَ بَھِیْمٍ وَّمَا مِنْ اَھْلِ بَیْتٍ یَّرْتَبِطُوْنَ کَلْبًا اِلَّا نَقَصَ مِنْ عَمَلِھِمْ کُلَّ یَوْمٍ قِیْرَاطٌ اِلَّا کَلْبَ صَیْدٍ اَوْ کَلْبَ حَرْثٍ اَوْ کَلْبَ غَنَمٍ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا انہوں نے میں ان لوگوں میں تھا کہ جو شاخیں اٹھا رہے تھے درخت کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مونہ سے اور آپ خطبہ پڑھ رہے تھے سو فرمایا آپنے کہ اگر کتے ایک گروہ نہ ہوتی سب گروہوں میں سے یعنے جو اللہ تعالے نے پیدا کئی ہیں تو البتہ میں حکم کرتا انکے قتل کا سو قتل کرو انمیں سے ہر کالے سیاہ رنگ کو اور کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ باندھیں کتے کو مگر گھٹتے جاوینگے انکے عملوں میں سے ہر دن ایک قیراط مگر کتا شکار کا یا کھیت یا بکریوں کی حفاظت کا یعنے تین کتے پالنا جائز ہیں باقی سب حرام ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے حسن سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن مغفل سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ فِی الذَّکٰوۃِ بِالْقَصَبِ وَغَیْرِہٖ باب بانس وغیرہ سے ذبح کرنے کے بیان میں **عَنْ** رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَلْقَی الْعَدُوَّ غَدًا

غدا ولیست معنا مدی فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما انھر الدم وذکر اسم اللہ علیہ فکلوہ ما لم یکن سن او ظفر وساحدثکم عن ذلک اما السن فعظم واما الظفر فمدی الحبشة **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہا انہوں نے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ہم مقابلہ کرینگے دشمن سے کل کے روز اور نہیں ہے ہمارے پاس چھری یعنی ذبح کرنیکی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خون بہاوے اور نام لیا جاوے اللہ تعالیٰ کا اسپر اُسے کہاؤ جب تک وہ دانت اور ناخن نہو یعنے دانت اور ناخن سے ذبح نکرو اور میں اب بیان کرتا ہوں تمسے اسکا حال سو دانت تو ہڈی ہے اور ناخن وہ چھری ہے حبشیوں کی **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے یحیی بن سعید نے انہوں نے سفیان ثوری سے کہا سفیان نے روایت کی مجھسے میرے باپ نے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے رافع بن خدیج سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہیں ذکر کیا اسمیں اسکا کہ روایت کی ہے عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور عبایہ نے سنا رافع سے اور اسی پر عمل ہے علما کے نزدیک نہیں تجویز کرتے ہیں یہ کہ ذبح کیا جاوے کوئی ذبیحہ دانت سے اور نہ کسی ہڈی سے

باب عن رافع قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فند بعیر من ابل القوم ولم یکن معھم خیل فرماہ رجل بسھم فحبسہ اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان لھذہ البھائم اوابد کاوابد الوحش فما فعل منھا ھذا فافعلوا بہ ھکذا **ترجمہ** روایت ہے رافع سے کہا رافع نے ہم تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سفر میں سو بہاگا ایک اونٹ قوم کے اونٹوں میں سے اور اُن لوگوں کے پاس گھوڑے بھی نتھے کہ اُسپر سوار ہوکر پکڑ لیویں سو مارا اُسکو ایک مرد نے ایک تیر سو روک دیا اُس اونٹ کو اللہ تعالیٰ نے سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان چارپایوں میں بعض بھگوڑے ہوتے ہیں مثل وحشی جانوروں کے سو جو ایسا کام کرے انمیں سے یعنے بہاگ نکلے اسکے ساتھ ایسا ہی کرو یعنی اُسے تیر سے مار لو یا جیسے قادر ہو **روایت** کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے وکیع نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے سفیان نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ بن رفاعہ سے انہوں نے اپنے دادا سے جو رافع بن خدیج ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور نہیں ذکر کیا اسمیں کہ روایت کی عبایہ نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح تر ہے اور اسی پر عمل ہے علما کے نزدیک اور ایسے ہی روایت کی یہ حدیث شعبہ نے انہوں نے سعید بن مسروق سے سفیان کی روایت سے

آخر ابواب الصید یہ آخر ہے صید کے بابوں کا

ابواب الاضاحی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہ باب ہیں قربانیوں کے بیان میں جو وارد ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی فضل الاضحیة باب قربانی کی فضیلت کے بیان میں **عن** عائشة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما عمل آدمی من عمل یوم النحر احب الی اللہ من اھراق الدم انہ لیأتی یوم القیمة بقرونھا واشعارھا واظلافھا وان الدم لیقع من اللہ بمکان قبل ان یقع من الارض فطیبوا بھا نفسا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں کیا آدمی نے کوئی عمل نحر کے دن زیادہ دوست اللہ کے نزدیک خون بہانے سے یعنی قربانی ذبح کرنے سے اور جانور قربانی کا آویگا قیامت کے دن لیے سینگوں اور بالوں اور کھروں سمیت اور خون گرتا ہے اللہ تعالیٰ کے آگے مکان قبولیت میں اس سے پہلے کہ زمین پر گرے سو خوش دل ہو تم اس بشارت سے **ف** اس باب میں عمران بن حصین اور زید بن ارقم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہیں ہم اسکو ہشام بن عروہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابو المثنی کا نام سلیمان بن یزید ہے اور روایت کی ہے اُنسے ابن ابی فدیک نے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا اضحیہ کی فضیلت میں کہ اسکے کرنیوالیکو ہر بال میں ایک نیکی ہے اور بعضی روایت میں بقرونہا ہی

باب فی الاضحیة بکبشین باب دو مینڈھونکی قربانی کے بیان میں **عن** انس بن مالک قال ضحی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بکبشین اقرنین املحین ذبحھما بیدہ وسمی وکبر ووضع رجلہ علی صفاحھما **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو مینڈھوں سینگ والے ابلق کی ذبح کیا اُنکو اپنے ہاتھ سے اور نام لیا اللہ تعالیٰ کا یعنے بسم اللہ اللہ اکبر کہا اور پیر رکھا اُنکے پہلو پر گلے پر وقت ذبح کے **ف** اس باب میں حضرت علی اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور جابر اور ابی ایوب اور ابی الدردا اور ابی رافع اور ابن عمر اور ابی بکرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی انہ کان یضحی بکبشین احدھما عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم والآخر عن نفسہ فقیل لہ فقال امرنی بہ یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلا ادعہ ابدا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ وہ ہمیشہ قربانی کرتے تھے دو مینڈھونکی ایک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے اور ایک اپنی طرف سے سو لوگوں نے اُنسے کہا کہ کیوں ایسا کرتے ہیں آپ تو جواب دیا انہوں نے کہ حکم کیا مجھکو یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس امر کا پس نچھوڑونگا میں اسے کبھی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے اور رخصت دی ہے بعضے اہل علم نے میت کی طرف سے قربانی کرنیکی اور نہیں کہا بعضوں نے قربانی کرنا میت کیطرف سے اور عبد اللہ بن مبارک نے کہا میرے نزدیک یہ بہت خوب ہے کہ میت کیطرف سے صدقہ دیوے اور قربانی نکرے اور اگر اُسکی طرف سے قربانی کی تو آپ اُسمیں سے نکہاوے کچھ بھی اور صدقہ دیدے اُسکا سب گوشت وغیرہ

باب ما یستحب من الاضاحی باب قربانی جس جانور کی مستحب ہے اسکا بیان **عن** ابی سعید الخدری

قَالَ ضَحّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشٍ أَقْرَنَ فَحِيلٍ يَأْكُلُ فِي سَوَادٍ وَيَمْشِي فِي سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِي سَوَادٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ قربانی کی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے نر کی کہ کھاتا تھا اور سیاہی میں یعنی اُسکا مونہہ سیاہ تھا اور چلتا تھا سیاہی میں یعنی چاروں پیر سیاہ تھے اور دیکھتا تھا سیاہی میں یعنے آنکھ کے
گرد سیاہی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر حفص بن غیاث کی روایت سے **باب** مَا لَا يَجُوزُ مِنَ الْأَضَاحِي باب اُن جانوروں کے بیان میں جنکی قربانی درست
نہیں **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَفَعَهُ قَالَ لَا يُضَحّٰى بِالْعَرْجَاءِ بَيِّنٌ ظَلَعُهَا وَلَا بِالْعَوْرَاءِ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَلَا بِالْمَرِيضَةِ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَلَا بِالْعَجْفَاءِ الَّتِي لَا تُنْقِي
ترجمہ روایت ہے براء بن عازب سے مرفوع کرتے ہیں وہ اس روایت کو کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قربانی نکیجائے لنگڑے جانور کی کہ ظاہر ہو لنگ اُسکا اور نہ کانی کی کہ ظاہر ہو کانا
پن اُسکا اور نہ بیمار کی کہ ظاہر ہو بیماری اُسکی اور نہ ایسی دبلی کہ اُسکی ہڈیوں میں گودا نہو **روایت** کی ہمسے ہناد نے اُنہوں نے ابن ابی زائدہ سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے سلیمان بن عبد الرحمن سے انہوں نے عبید بن فیروز سے
اُنہوں نے براء سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور ہم معنی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبید بن فیروز کی روایت سے اُنہوں نے روایت کی براء سے اور اسی حدیث پر عمل ہے
علما کے نزدیک **باب** مَا يُكْرَهُ مِنَ الْأَضَاحِي باب اُس جانور کے بیان میں جسکی قربانی مکروہ ہے **عن** عَلِيٍّ قَالَ أَمَرَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْأُذُنَ وَ
أَنْ لَا نُضَحِّيَ بِمُقَابَلَةٍ وَلَا مُدَابَرَةٍ وَلَا شَرْقَاءَ وَلَا خَرْقَاءَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا حکم دیا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیویں ہم آنکھ کو اور کان کو یعنی تاکہ اُسمیں
کچھہ نقصان نہو اور حکم دیا اسکا کہ قربانی نکریں ہم اُسکی جسکا کان آگے سے کٹا ہو اور نہ اُسکی کہ جسکا کان پیچھے سے کٹا ہو اور نہ شرقا اور نہ خرقا **روایت** کی ہمسے حسن بن علی نے اُنہوں نے عبید اللہ بن
موسی سے اُنہوں نے اسرائیل سے اُنہوں نے ابی اسحق سے اُنہوں نے شریح بن نعمان سے اُنہوں نے علی سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسی روایت کے اور زیادہ کیا اسمیں یہ لفظ بھی قَالَ الْمُقَابَلَةُ مَا
قُطِعَ طَرَفُ أُذُنِهَا وَالْمُدَابَرَةُ مَا قُطِعَ مِنْ جَانِبِ الْأُذُنِ وَالشَّرْقَاءُ الْمَشْقُوقَةُ وَالْخَرْقَاءُ الْمَثْقُوبَةُ یعنے کہا ابو اسحق نے کہ مقابلہ وہ جانور ہے کہ جسکا ایک کنارہ کان کا کٹا ہو اور
مدابرہ وہ ہے کہ کان کے جانب کچھہ کٹا ہو اور شرقا وہ ہے کہ جسکا کان چرا ہو اور خرقا وہ ہے کہ جسکا کان چھدا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور شریح بن نعمان صائدی کوفہ کے رہنے والے ہیں اور
شریح بن حارث کندی یعنی قبیلہ بنی کندہ کے کوفہ کے رہنے والے ہیں قاضی ہیں کنیت اُنکی ابو امیہ ہے اور شریح بن ہانی کہ وہ بھی کوفی ہیں اور ہانی کو صحبت ہے یعنے رسول خدا صلی
اللہ علیہ وسلم کی اور یہ تینوں شریح جنکی تفصیل اوپر مذکور ہوئی اصحاب میں سے ہیں حضرت امیر المؤمنین علی کرم اللہ وجہہ کے **باب** فِي الْجَذَعِ مِنَ الضَّأْنِ فِي الْأَضَاحِي باب بیان میں کہ جذع بھیڑ
سے قربانی درست ہے **عن** أَبِي كِبَاشٍ قَالَ جَلَبْتُ غَنَمًا جُذْعَانًا إِلَى الْمَدِينَةِ فَكَسَدَتْ عَلَيَّ فَلَقِيتُ أَبَا هُرَيْرَةَ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
نِعْمَ أَوْ نِعْمَتِ الْأُضْحِيَّةُ الْجَذَعُ مِنَ الضَّأْنِ قَالَ فَانْتَهَبَهُ النَّاسُ **ترجمہ** روایت ہے ابی کباش سے کہا سوداگری کو لایا میں دُنبی جذعہ یعنی چھ چھ مہینے کی مدینہ کو سو کھوٹی ہو گئی وہ یعنی نہ بکی سو
ملاقات کی میں نے ابو ہریرہ سے اور پوچھا میں نے تو کہا اُنہوں نے سُنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا خوب ہے قربانی جذع کی بھیڑ و دنبہ میں سے کہا راوی نے پھر جلدی جلدی خرید لیگئے
اُنکو لوگ راوی کو شک ہے کہ نعم الاضحیۃ فرمایا یا نعمت الاضحیۃ معنے دونوں کے ایک ہی ہیں **ف** اس باب میں ابن عباس اور ام بلال بنت ہلال سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت
کرتی ہیں اور جابر اور عقبہ بن عامر اور ایک مرد صحابی سے بھی روایت ہے اور حدیث ابو ہریرہ کی غریب ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہ سے موقوف بھی اور اسی پر عمل ہے علما کا نزدیک صحابہ وغیرہم کے
کہ جذعہ بھیڑ سے درست ہے قربانی میں **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَاهُ غَنَمًا يَقْسِمُهَا فِي أَصْحَابِهِ ضَحَايَا فَبَقِيَ عَتُودٌ أَوْ جَدْيٌ فَذَكَرَ
ذٰلِكَ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ضَحِّ بِهِ أَنْتَ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دیں اُنکو بکریاں کہ بانٹ دیویں اُنکو حضرت کے صحابہ میں
قربانی کیلئے سو باقی رہ گئی اُنمیں سے ایک عتود یا ایک جدی سو ذکر کیا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنے اسکی تم قربانی کرو **مترجم** کہتا ہے عتود اُس بکری کے بچے کو کہتے ہیں کہ
قوی ہو چکا ہو اور ایکسال اُس پر گذر جاوے اور جمع اسکی اعتدہ ہے اور جدی جو بکری کا بچہ نر ہو یا مادہ اور چھ مہینے کا ہو **ف** وکیع نے کہا جذع چھ مہینے کا بچہ ہے یا سات مہینے کا یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور مروی ہے اور سند سے بھی اس سند کے سوا عقبہ بن عامر سے کہ اُنہوں نے کہا تقسیم کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانیاں اور باقی رہگیا ایک جذعہ سو پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا
آپنے اسکی تم قربانی کرلو **روایت** کی ہمسے یہ محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے یزید بن ہارون نے اور ابو داؤد نے دونوں نے کہا روایت کی ہمسے ہشام دستوائی نے اُنہوں نے یحیی
بن ابی کثیر سے اُنہوں نے بعجہ بن عبد اللہ جہنی سے اُنہوں نے عقبہ بن عامر سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی حدیث **باب** فِي الْاِشْتِرَاكِ فِي الْأُضْحِيَّةِ باب قربانی
میں شریک ہونیکے بیان میں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَحَضَرَ الْأَضْحٰى فَاشْتَرَكْنَا فِي الْبَقَرَةِ سَبْعَةً وَفِي الْبَعِيرِ عَشَرَةً **ترجمہ**
روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے ہم تھے رسول خدا کے ساتھ کسی سفر میں اور آگئی عید قربان تو شریک ہوئے ہم گائے میں سات آدمی اور اونٹ میں دس آدمی **ف** اس باب میں ابی ایوب اور

ابی الاشد اسلمی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں وہ دادا سے اور حدیث ابن عباس کی حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر فضل بن موسیٰ کی روایت سے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَحَرْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْحُدَيْبِيَةِ الْبَدَنَةَ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْبَقَرَةَ عَنْ سَبْعَةٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے ذبح کیا ہمنے یعنی قربانی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ میں اونٹ سات آدمیوں کی طرف سے اور گائے سات آدمیوں کی طرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کے نزدیک اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور اسحاق نے کہا اونٹ دس آدمیوں کو بھی کفایت کرتا ہے اور سند پکڑی انہوں نے ابن عباس کی حدیث سے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ الْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ قُلْتُ فَإِنْ وَلَدَتْ قَالَ اذْبَحْ وَلَدَهَا مَعَهَا قُلْتُ فَالْعَرْجَاءُ قَالَ إِذَا بَلَغَتِ الْمَنْسِكَ قُلْتُ فَمَكْسُوْرَةُ الْقَرْنِ فَقَالَ لَا بَأْسَ أُمِرْنَا أَوْ أَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَيْنِ وَالْأُذُنَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا آپ نے گائے کافی ہے سات آدمیوں کی طرف سے کہا حجیہ نے کہا میں نے اگر وہ بچہ جنی بعد اسکے کہ قربانی کے لئے اسکو خریدا ہے تو کیا کرے تو فرمایا ذبح کر اسکے بچہ کو بھی اسکے ساتھ کہا میں نے اور عرجا یعنی لنگڑی فرمایا درست ہے اگر پہونچ سکے قربانی کی جگہہ تک کہا میں نے سینگ ٹوٹے ہوئی کہا کچھ مضائقہ نہیں ہمیں حکم کئے گئے ہیں ہم یا حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوب دیکھ لیں ہم دونوں آنکھوں کو یعنی کانی اور اندھی نہو اور خوب دیکھ لیں کانوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُضَحَّى بِأَعْضَبِ الْقَرْنِ وَالْأُذُنِ قَالَ قَتَادَةُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِسَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ فَقَالَ الْعَضْبُ مَا بَلَغَ النِّصْفَ فَمَا فَوْقَ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا انہوں نے منع کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ قربانی کیجائے سینگ ٹوٹے اور کان کٹے کی کہا قتادہ نے ذکر کیا میں نے اسکا سعید بن مسیب سے تو کہا انہوں نے ٹوٹنا وہی ناقص ہے جو آدھے سینگ تک ہو یعنی آدھا یا اس سے زیادہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ أَنَّ الشَّاةَ الْوَاحِدَةَ تُجْزِئُ عَنْ أَهْلِ الْبَيْتِ باب اس بیان میں کہ ایک بکری کافی ہے ایک گھر والوں کو **عَنْ** عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ يَقُوْلُ سَأَلْتُ أَبَا أَيُّوْبَ كَيْفَ كَانَتِ الضَّحَايَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَ الرَّجُلُ يُضَحِّي بِالشَّاةِ عَنْهُ وَعَنْ أَهْلِ بَيْتِهِ فَيَأْكُلُوْنَ وَيُطْعِمُوْنَ حَتّٰى تَبَاهَى النَّاسُ فَصَارَتْ كَمَا تَرٰى **ترجمہ** روایت ہے عطا بن یسار سے کہ کہتے تھے پوچھا میں نے ابو ایوب سے کیونکر ہوتی تھی قربانیاں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو کہا انہوں نے ایک آدمی قربانی کرتا تھا ایک بکری اپنی طرف سے اور اپنے گھر والوں کی طرف سے سو آپ بھی کھاتے تھے اور لوگوں کو بھی کھلاتے تھے یہاں تک کہ فخر کرنے لگے لوگ سو ہو گئی جیسے تو دیکھتا ہے یعنی بہت جانور قربانی ہونے لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمارہ بن عبد اللہ مدنی ہیں اور روایت کی ہے انسے مالک بن انس نے اور اسی پر عمل ہے بعض علما کا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور دلیل انکی وہی حدیث ہے کہ قربانی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مینڈھے کی اور فرمایا یہ اسکی طرف سے ہے جسنے قربانی نہیں کی میری امت سے اور بعض علما نے کہا کہ نہیں کافی ہے ایک بکری مگر ایک آدمی کو اور یہی قول ہے عبد اللہ بن مبارک کا اور سوا انکے اور علما کا

باب **عَنْ** جَبَلَةَ بْنِ سُحَيْمٍ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنِ الْأُضْحِيَّةِ أَوَاجِبَةٌ هِيَ فَقَالَ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ فَأَعَادَهَا عَلَيْهِ فَقَالَ أَتَعْقِلُ ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے جبلہ بن سحیم سے کہ ایک شخص نے پوچھا ابن عمر سے حال قربانی کا کہ واجب ہے یا نہیں تو کہا انہوں نے قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانوں نے پھر پوچھا اسنے دوبارہ تو کہا ابن عمر نے تو سمجھتا نہیں قربانی کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور قربانی کی مسلمانوں نے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ قربانی واجب نہیں ہے ولیکن سنت ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سنتوں میں سے مستحب ہے کہ اسکو عمل میں لائے اور یہی قول ہے سفیان ثوری کا اور ابن مبارک کا **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ أَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ يُضَحِّي **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کہا انہوں نے رہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینے میں دس برس قربانی کرتے تھے یعنی ہر سال **ف** یہ حدیث حسن ہے

باب فِي الذَّبْحِ بَعْدَ الصَّلَاةِ باب اس بیان میں کہ قربانی بعد نماز عید کے ذبح کرنا چاہیے **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَوْمِ نَحْرٍ فَقَالَ لَا يَذْبَحَنَّ أَحَدُكُمْ حَتّٰى يُصَلِّيَ قَالَ فَقَامَ خَالِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا يَوْمٌ اللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ وَإِنِّي عَجَّلْتُ نَسِيْكَتِي لِأُطْعِمَ أَهْلِي وَأَهْلَ دَارِي أَوْ جِيْرَانِي قَالَ فَأَعِدْ ذِبْحًا آخَرَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عِنْدِي عَنَاقُ لَبَنٍ وَهِيَ خَيْرٌ مِنْ شَاتَيْ لَحْمٍ أَفَأَذْبَحُهَا قَالَ نَعَمْ وَهِيَ خَيْرُ نَسِيْكَتَيْكَ وَلَا تُجْزِئُ جَذَعَةٌ بَعْدَكَ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا خطبہ پڑھا ہمپر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نحر کے دن سو فرمایا ہرگز نہ ذبح کرے کوئی تم میں سے جبتک عید کی نماز نہ پڑھ لی کہا براء نے کہ کھڑے ہوگئے ماموں میرے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ یہ ایسا دن ہے کہ گوشت سے اسدن نفرت ہوتی ہے یعنی بسبب کثرت کے تو میں نے جلدی ذبح کی قربانی اپنی کہ کھلاؤں اپنے گھر والوں کو اور اپنے محلہ کے لوگوں کو یا اپنے ہمسایہ کے لوگوں کو سو فرمایا حضرت نے پھر دوبارہ ذبح کرو دوسری قربانی سو کہا میرے ماموں نے یا رسول اللہ میرے پاس ایک بکری ہے ایکسال سے کم کی دودھ پیتی اور وہ بہتر ہے

نزدیک گوشت کہانا ہی دو بکریون سے اپنا انسکو ذبح کرون آپنے فرمایا ہان وہ تمہاری قربانیون سے بہتر ہے اور نہین درست ہے جذعہ قربانی مین کسیکو بعد تیرے **ف** اس باب مین جابر اور جندب اور
عویمر بن اشقر اور ابن عمر اور ابی زید انصاری سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما کا کہ قربانی نکرے شہر کے اندر جبتک نماز عید نہ پڑھ لیوے امام اُس مقام کا اور رخصت
دی ہے بعض علما نے گاؤن والون کو ذبح کرنیکی جب صبح طلوع ہو جاوے اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور اجماع ہی علما کا کہ جائز نہین جذعہ یعنی چہہ مہینے سے زیادہ کا بچہ بکری کا قربانی مین اور
جایز ہے جذعہ گوسفند کا ۞ **باب** فی کراهیة اکل الاضحیة فوق ثلثة ایام باب اس بیان مین کہ تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت کہانا **عن** ابن عمر ان النبی صلی
الله علیه وسلم قال لا یاکل احدکم من لحم اضحیته فوق ثلثة ایام **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہ کہاوے کوئی تم مین سے گوشت اپنی قربانی کا تین
دن سے زیادہ **ف** اس باب مین عائشہ اور انس سے بہی روایت ہے اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور یہ حکم یعنے منع اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سے ابتدا مین تہا بعد اسکے اجازت ہوگئی
اب جبتک چاہے گوشت کہی ۞ **باب** فی الرخصة فی اکلها بعد ثلاث باب تین دن سے زیادہ گوشت رکہکر کہانیکی رخصت مین **عن** سلیمان بن بریدة عن ابیه قال
قال رسول الله صلی الله علیه وسلم کنت نهیتکم عن لحوم الاضاحی فوق ثلث لیتسع ذو الطول علی من لا طول له فکلوا ما بدا لکم واطعموا وادخروا
ترجمہ روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین تمکو منع کرتا تہا قربانیون کے گوشت سے کہ تین دن سے زیادہ کا گوشت نرکہو اسلئے کہ کشادگی
کرین طاقت والے لوگ بیطاقت والون پر سو اب کہاؤ تم جسطرح چاہو تم اور کہلاؤ اور جمع کرو **ف** اس باب مین ابن مسعود اور عائشہ اور نبیشہ اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور انس اور ام
سلمہ سے بہی روایت ہے اور حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علما صحابہ وغیرہم کا **عن** عابس بن ربیعة قال قلت لام المؤمنین اکان رسول الله صلی
الله علیه وسلم ینهی عن لحوم الاضاحی قالت لا ولکن قل من کان یضحی من الناس فاحب ان یطعم من لم یکن یضحی فلقد کنا نرفع الکراع فناکله
بعد عشرة ایام **ترجمہ** روایت ہے عابس بن ربیعہ سے کہا انہون نے کہ عرض کیا مین نے ام المؤمنین سے کہ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منع کرتے تہے قربانیون کے گوشت جمع کرنے سے تو فرمایا
انہون نے نہین مگر ایسا تہا کہ قربانی کرنیوالے لوگ کم تہے تو حضرت نے چاہا کہ انکو بہی کہلاوین جنہون نے قربانی نہین کی اور ہم اُٹہا رکہتے تہے ایک دست کو سو کہاتے تہے ہم اسکو دس دن کے
بعد **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ام المؤمنین وہ حضرت عائشہ ہین بیوی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ حدیث انسے کئی سندون سے مروی ہے ۞ **باب** فی الفرع والعتیرة
باب فرع اور عتیرہ کے بیان مین **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا فرع ولا عتیرة والفرع اول النتاج کان ینتج لهم فیذبحونه **ترجمہ**
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ فرع ہی نہ عتیرہ ہی یعنی اسلام مین اور فرع وہ پہلا بچہ ہی جانور کا کہ پیدا ہوتا تہا کافرون کے یہان اور وہ لوگ بتون کے
لئے اسکو ذبح کرتے تہی **ف** اس باب مین نبیشہ اور مخنف بن سلیم سے بہی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور عتیرہ وہ جانور ہے کہ ذبح کرتے تہی اسکو رجب مین اس مہینے کی تعظیم کے
واسطے اسلئے کہ وہ پہلا مہینا ہے حرام کے مہینون مین سے اور حرام کے مہینے رجب ہے اور ذوالقعدہ اور ذی الحجہ اور محرم اور مہینے حج کے شوال ہے اور ذوالقعدہ اور دس دن ذی الحجہ کے ایسا ہی
مروی ہے بعض اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے ۞ **باب** ما جاء فی العقیقة باب عقیقہ کے بیان مین **عن** یوسف بن ماهک انهم دخلوا علی حفصة بنت
عبد الرحمن فسألوها عن العقیقة فاخبرتهم ان عائشة اخبرتها ان رسول الله صلی الله علیه وسلم امرهم عن الغلام شاتان مکافئتان وعن الجاریة شاة **ترجمہ**
روایت ہے یوسف بن ماہک سے کہ وہ آئے حفصہ عبد الرحمن کی بیٹی کے پاس اور پوچہا اُنسے مسئلہ عقیقہ کا تو خبر دی انہون نے کہ خبر دی انکو حضرت عائشہ نے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا لڑکے
کے عقیقہ مین دو بکریون کا کہ سن مین برابر ہون اور لڑکی کے عقیقہ مین ایک بکری کا **ف** اس باب مین علی اور ام کرز اور بریدہ اور سمرہ اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور انس اور سلمان بن عامر
اور ابن عباس سے بہی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہی اور حفصہ بیٹی ہین عبد الرحمن کی وہ بیٹے ہین ابو بکر صدیق کے **عن** ام کرز انها سألت رسول الله صلی الله علیه و
سلم عن العقیقة فقال عن الغلام شاتان وعن الجاریة واحدة لا یضرکم ذکرانا کن ام اناثا **ترجمہ** روایت ہے ام کرز سے کہ پوچہا انہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم
عقیقہ کا تو فرمایا آپنے لڑکے کی طرف سے دو بکریان ہین اور لڑکی کیطرف سے ایک بکری کچہہ نقصان نہین ہے تمکو نر ہو یا مادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** سلمان بن عامر
الضبی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم مع الغلام عقیقة فاهریقوا عنه دما واميطوا عنه الاذی **ترجمہ** روایت ہے سلمان بن عامر ضبی سے کہا انہون
نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے تو بہاؤ اُسکے طرف سے خون یعنے جانور ذبح کرو اور دور کرو اُس سے تکلیف کی چیزونکو یعنی بال مونڈو ناخن کترو
روایت کی ہمسے حسن نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے عبد الرزاق نے انہون نے کہا روایت کی ہمسے ابن عیینہ نے انہون نے عاصم بن سلیمان احول سے انہون نے حفصہ بنت سیرین سے انہون نے

ربابؓ سے انہوں نے سلمان بن عامر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث صحیح ہے

بَابُ الْاَذَانِ فِيْ اُذُنِ الْمَوْلُوْدِ باب بچہ کی کان میں اذان کہنی کے بیان میں

عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِيْ رَافِعٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِيْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ حِيْنَ وَلَدَتْهُ فَاطِمَةُ بِالصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے عبید اللہ بن ابی رافع سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اذان دی آپ نے حسن بن علی کے کان میں جب جنیں انکو حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسے اذان ہوتی ہے نماز کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عقیقہ کے باب میں کئی سندوں سے کہ آپ نے فرمایا کہ لڑکے کی طرف سے دو برابر کی بکریاں کافی ہیں اور لڑکی کی طرف سے ایک بکری اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی کہ آپ نے عقیقہ کیا حسن بن علی سے ایک بکری کا اور بعضے علماء کا یہی مذہب ہے

عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاُضْحِيَّةِ الْكَبْشُ وَخَيْرُ الْكَفَنِ الْحُلَّةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر قربانی کے جانوروں میں مینڈھا ہے اور بہتر سب کفنوں میں حلہ ہے یعنے ایک ازار اور ایک چادر قمیص کے سوا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عفیر بن معدان ضعیف ہیں حدیث میں

باب عَنْ مِخْنَفِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ كُنَّا وُقُوْفًا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِعَرَفَاتٍ فَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ عَلٰى كُلِّ اَهْلِ بَيْتٍ فِيْ كُلِّ عَامٍ اُضْحِيَّةٌ وَعَتِيْرَةٌ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الْعَتِيْرَةُ هِيَ الَّتِيْ تُسَمُّوْنَهَا الرَّجَبِيَّةَ **ترجمہ** روایت ہے مخنف بن سلیم سے کہا ہم کھڑے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عرفات میں او سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیوں ہر گھر والے پر ہر سال میں قربانی ہے اور عتیرہ بھی تم جانتے ہو عتیرہ کیا ہے عتیرہ وہی ہے جسکا نام تم رجبیہ رکھتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابن عون کی روایت سے **مترجم** رجبیہ وہ جانور ہے کہ رجب میں ذبح کرتے تھے کفار بتوں کی تعظیم کے لئے اور اہل اسلام اللہ تعالے کے لئے اور وہ ابتدائے اسلام میں تھا پھر منسوخ ہوا

باب عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ يَا فَاطِمَةُ احْلِقِيْ رَاْسَهُ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهِ فِضَّةً فَوَزَنَتْهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا انہوں نے کہ عقیقہ کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے امام حسن کا ایک بکری اور فرمایا اے فاطمہ مونڈ ڈالو اسکا سر اور صدقہ دو اسکے بالوں کے برابر چاندی تولکر سو تولا انہوں نے بالوں کو سو اسکا وزن ملا ایک درہم کے برابر یا کچھہ اس سے کم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسناد اسکی کچھہ متصل نہیں کہ ابو جعفر محمد بن علی نے نہیں پایا علی بن ابی طالب کو

باب عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ بَكْرَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِكَبْشَيْنِ فَذَبَحَهُمَا **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن ابی بکرہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا پھر اترے اور منگائے دو مینڈھے پھر ذبح کیا انکو یعنے عید قربان میں **ف** یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ شَهِدْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْاَضْحٰى بِالْمُصَلّٰى فَلَمَّا قَضٰى خُطْبَتَهُ نَزَلَ عَنْ مِنْبَرِهِ فَاُتِيَ بِكَبْشٍ فَذَبَحَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهِ وَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ هٰذَا عَنِّيْ وَعَمَّنْ لَّمْ يُضَحِّ مِنْ اُمَّتِيْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے حاضر ہوا میں حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عید قربان کے دن عیدگاہ میں پھر جب پورا کر چکے حضرت خطبہ اترے اپنے منبر سے اور لایا گیا ایک دنبہ تو ذبح کیا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے اور فرمایا بسم اللہ واللہ اکبر سے اخیر تک اور معنی اسکے یہ ہیں کہ ذبح کرتا ہوں میں اسکو ساتھ نام اللہ کے اور اللہ بہت بڑائی والا ہے یہ قربانی ہے میری طرف سے اور اسکی طرف سے جسنے قربانی نہیں کی میری امت سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمل اسی پر ہے علماء کا اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا انکے اور لوگوں کا کہ آدمی جب ذبح کرے تو یہی کہے بسم اللہ واللہ اکبر اور یہی قول ہے ابن مبارک کا اور مطلب بن عبد اللہ بن حنطب کو کہتے ہیں کہ سماع نہیں ہے جابر سے

باب عَنْ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْغُلَامُ مُرْتَهَنٌ بِعَقِيْقَتِهِ يُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰى وَيُحْلَقُ رَاْسُهُ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکا گرو رہتا ہے اپنے عقیقہ کے ساتھ چاہیے کہ ذبح کیا جاوے جانور عقیقہ کا اسکی طرف سے ساتویں دن اور نام رکھا جاوے اور سر اسکا مونڈا جاوے **روایت** کی ہم سے حسن بن علی خلال نے کہا روایت کی ہم سے یزید بن ہارون نے کہا روایت کی ہم سے سعید بن ابی عروبہ نے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے جو بیٹے ہیں جندب کے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے علماء کا اور کہتے ہیں مستحب ہے کہ ذبح کیا جاوے جانور عقیقہ کا لڑکے کی طرف سے ساتویں دن اور اگر ساتویں دن نہو سکے تو چودھویں دن اور اگر اسدن بھی میسر نہو تو اکیسویں دن اور کہتے ہیں کہ درست نہیں جانور عقیقہ میں مگر وہی جانور کہ جو قربانی میں درست ہے یعنے جیسی قربانی کے جانور میں شرطیں ہیں ویسی ہی اسمیں بھی ہیں

باب عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ وَاَرَادَ اَنْ يُّضَحِّيَ فَلَا يَاْخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهِ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے دیکھا چاند ذی الحجہ کا اور ارادہ رکھتا ہو قربانی کرنیکا تو نہ مونڈے اپنے بال اور نہ کاٹے اپنے ناخون یعنے جبتک قربانی ذبح نکرے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور صحیح یہ ہے کہ سند میں اس حدیث کے عمرو بن مسلم ہے کہ روایت کی ہے انسے محمد بن عمرو بن علقمہ اور کئی

رکھو نہ لیے اور مروی ہے یہ حدیث سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتی ہیں ام سلمہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی سوا اور سند سے اسکی مانند اور یہی قول ہے بعض علما کا اور اسی کے قائل تھے سعید بن مسیب اور اسی حدیث کی طرف گئے ہیں احمد و اسحاق اور رخصت دی ہے بعض علما نے بال مونڈنے اور ناخون تراشنے کی اور کہا ہے کہ نہیں کچھ مضائقہ نہیں اور یہی قول ہے امام شافعی کا اور حجت لائے ہیں وہ حضرت عائشہ کی حدیث سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھیجتے تھے قربانی مدینے سے اور پرہیز نہیں کرتے تھے کسی چیز سے کہ جس سے محرم پرہیز کرتا ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

ابواب النذور والایمان عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

باب نذروں اور قسموں کے جو وارد ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ باب اس بیان میں کہ نذر درست نہیں معصیت الٰہی میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَّكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نذر منعقد نہیں ہوتی گناہ کی امور میں اور کفارہ اسکا کفارہ ہے قسم کا **ف** اس باب میں ابن عمر اور جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح نہیں ہے اسلئے کہ زہری نے نہیں سنی یہ حدیث ابی سلمہ سے اور سنا میں نے محمد سے کہ کہتے تھے روایت کی انہوں نے کئی لوگوں سے انہیں میں ہیں موسیٰ بن عقبہ اور ابن ابی عتیق کہ وہ روایت کرتے ہیں زہری سے وہ سلیمان بن ارقم سے وہ یحییٰ بن ابی کثیر سے وہ ابی سلمہ سے وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا محمد نے حدیث تو یہی ہے یعنے یہ حدیث صحیح تر ہے **روایت** کی ہمسے ابو اسمٰعیل محمد بن اسمٰعیل بن یوسف ترمذی نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے ایوب بن سلیمان نے جو بیٹے ہیں بلال کے انہوں نے کہا روایت کی مجھ سے ابوبکر بن ابی اویس نے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے اور عبداللہ بن ابی عتیق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن ارقم سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةِ اللّٰهِ وَكَفَّارَتُهٗ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ یعنے نذر درست نہیں ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی باتوں میں اور کفارہ اسکا کفارہ یمین کا ہے یہ حدیث غریب ہے اور زیادہ صحیح ہے ابی صفوان کی حدیث سے جو یونس سے مروی ہے اور ابو صفوان مکی ہیں نام انکا عبداللہ بن سعید اور روایت کی ہے ان سے حمیدی نے اور کئی لوگوں نے جو حدیث کے بڑے عالموں میں سے ہیں اور کہا بعض علمائے صحابہ نے نبی صلعم کی اور سوا انکے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام کی کہ جسمیں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کفارہ اسکا کفارہ یمین کا ہے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور انہوں نے حجت پکڑی ہے زہری کی حدیث سے جو مروی ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں حضرت عائشہ سے اور کہا بعض علمائے صحابہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور سوا انکے اور لوگوں نے کہ نذر درست نہیں اس کام میں کہ جسمیں نافرمانی ہو اللہ تعالیٰ کی اور کچھ کفارہ بھی نہیں ہے اسکا اور یہی قول مالک اور شافعی رحمہم اللہ کا

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَ اللّٰهَ فَلَا يَعْصِهٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے وہ روایت کرتی ہیں کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کی تو چاہئے کہ فرمانبرداری کرلے اسکی یعنے پورا کرے اپنی نذر کو اور جو نذر کرے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی تو نافرمانی نہ کرے اسکی یعنے نذر کو پورا نہ کرے **روایت** کی ہمسے حسن بن علی خلال نے انہوں نے کہا روایت کی ہمسے عبداللہ بن نمیر نے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے طلحہ بن عبدالملک ایلی سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ حدیث یحییٰ بن ابی کثیر نے قاسم بن محمد سے اور یہی قول ہے بعض علمائے صحابہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا انکے اور لوگوں کا اور یہی قول ہے مالک اور شافعی کا کہ کہتے ہیں نافرمانی کرے اللہ تعالیٰ کی اور کہتے ہیں کہ کفارہ یمین کا نہیں اگر اس شخص نے نذر مانی ہے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی

باب لَا نَذْرَ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ ابْنُ اٰدَمَ باب اس بیان میں کہ نذر صحیح نہیں ہوتی اس میں جو شے آدمی کے اختیار میں نہیں

عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ عَلَى الْعَبْدِ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُ **ترجمہ** روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں ہے بندہ پر نذر واجب نہیں ہوتی جو اسکے اختیار میں نہیں **ف** اس باب میں عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب فِيْ كَفَّارَةِ النَّذْرِ اِذَا لَمْ يُسَمَّ باب نذر غیر معین کے کفارہ کے بیان میں

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّارَةُ النَّذْرِ اِذَا لَمْ يُسَمَّ كَفَّارَةُ يَمِيْنٍ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کفارہ اس نذر کا کہ جسکا نام نہ لیا ہو کفارہ قسم کا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** کہتا ہے نام نہ لیا یعنے اتنا ہی کہا کہ اگر یہ مراد میسر آئے تو مجھ پر نذر ہے

باب فِيْ مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا باب کسی امر پر قسم کھا کر اس سے بہتر امر تجویز کرنے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَبْدَ الرَّحْمٰنِ لَا تَسْاَلِ الْاِمَارَةَ فَاِنَّكَ اِنْ اَتَتْكَ عَنْ مَّسْاَلَةٍ وُكِلْتَ اِلَيْهَا وَاِنْ اَتَتْكَ مِنْ غَيْرِ مَسْاَلَةٍ اُعِنْتَ عَلَيْهَا وَاِذَا حَلَفْتَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاَيْتَ غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا فَأْتِ الَّذِيْ هُوَ خَيْرٌ وَلْتُكَفِّرْ عَنْ يَمِيْنِكَ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عبدالرحمن مت مانگ حکومت کو اسلئے کہ اگر آئی تیرے پاس حکومت تیرے

مانگنے سے تو سونپ دیا گیا تو اسی کی طرف یعنی تائید غیبی نہ ہوگی اور اگر آئی تیرے پاس بغیر مانگے تو مدد کیا جاویگا تو اسکے اوپر یعنے خدا کی طرف سے اور جب قسم کھاوے تو کسی کام پر پھر دیکھے تو اس

سے بہتر دوسرا کام تو کرے اسی کام کو یعنے جو بہتر ہے اور کفارہ دے اپنے قسم کا **ف** اس باب میں عدی بن حاتم اور ابی الدرداء اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور عبداللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ

ام سلمہ اور ابی موسیٰ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے حدیث عبدالرحمن بن سمرہ کی حسن ہے صحیح ہے **بَابُ فِي الْكَفَّارَةِ قَبْلَ الْحِنْثِ** باب بیان میں ادای کفارہ کے قبل حنث کی **عَنْ**

أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَرَأَى غَيْرَهَا خَيْرًا مِنْهَا فَلْيُكَفِّرْ عَنْ يَمِينِهِ وَلْيَفْعَلْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے

کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نے قسم کھائی کسی کام پر پھر دیکھا اس سے بہتر دوسرا کام تو چاہئے کہ کفارہ دیدے اپنی قسم کا پھر کرے وہ کام یعنے جو بہتر نظر آیا **ف** اس باب میں ام سلمہ

سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی پر ہے اکثر اہل علم کے نزدیک اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم وغیرہم سے کہتے ہیں کہ کفارہ قبل حنث کے ادا کر دینا بھی کافی ہے اور

یہی قول ہے مالک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا اور کہا بعض علما نے کہ ادای کفارہ قبل حنث جایز نہیں اور سفیان ثوری نے فرمایا کہ اگر کفارہ دے بعد حنث کی تو مستحب ہے میرے نزدیک

اگر قبل حنث دے تو بھی جایز ہے **بَابُ فِي الْاِسْتِثْنَاءِ فِي الْيَمِينِ** باب قسم میں استثنا کرنے کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ

حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَلَا حِنْثَ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو قسم کھاوے کسی کام پر اور کہے انشاء اللہ اس پر حنث نہیں آتا

یعنے انشاء اللہ کہنے سے قسم منعقد نہیں ہوتی کہ اسکے خلاف میں معصیت ہو یا کفارہ آوے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی

یہ حدیث عبیداللہ بن عمر وغیرہ نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے موقوفاً یعنے انہی کا قول اور ایسی ہی روایت کی سالم نے ابن عمر سے موقوفاً اور ہم نہیں جانتے کسیکو کہ مرفوع کی ہو

یہ روایت سوا ایوب سختیانی کے اور کہا اسمعیل بن ابراہیم نے کہ ایوب کبھی اس روایت کو مرفوع کرتے تھے اور کبھی نہیں اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل العلم کے اصحاب وغیرہم سے کہتے ہیں کہ

انشاء اللہ جب ملا یا جاوے قسم کے ساتھ تو حنث نہیں آتا اسپر اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور عبداللہ بن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا +

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَلَفَ فَقَالَ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَمْ يَحْنَثْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

کہ جسنے قسم کھائی اور کہا انشاء اللہ وہ حانث نہوگا **ف** پوچھا میں نے محمد بن اسمعیل سے حال اس حدیث کا تو کہا انہوں نے اس حدیث میں خطا کی ہے خطا کی اسمیں عبدالرزاق نے

مختصر کیا اسکو معمر کی روایت سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن طاؤس سے وہ اپنے باپ سے وہ ابو ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ سلیمان بن داؤد علیہما السلام نے کہا کہ طواف

کرونگا میں آج کی رات ستر بیویوں پر یعنے جماع کرونگا انسے پھر جنے گی ہر ایک عورت ایک لڑکا پھر طواف کیا انہوں نے ان پر اور نہ جنی انمیں سے کوئی عورت مگر ایک کہ وہ جنی نصف لڑکا

پھر فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر فرماتے سلیمان علیہ السلام انشاء اللہ تو ویسا ہی ہوتا جیسا کہ انہوں نے کہا تھا اسیطرح روایت کی عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے ابن

طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے یہ روایت اپنی طول کے ساتھ اور ذکر کیا اسمیں ستر عورتوں کا اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہ کے کہ فرمایا

آنحضرت نے کہ کہا سلیمان بن داؤد نے میں طواف کرونگا آج کی رات سو عورتوں پر آخر حدیث تک **بَابُ فِي كَرَاهِيَةِ الْحَلِفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ** باب اس بیان میں کہ غیر خدا کی قسم کھانا حرام ہے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ أَبِيهِ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عُمَرَ وَهُوَ يَقُولُ وَأَبِي وَأَبِي فَقَالَ أَلَا إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا بِآبَائِكُمْ فَقَالَ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا

حَلَفْتُ بِهِ بَعْدَ ذٰلِكَ ذَاكِرًا وَلَا آثِرًا **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو اور وہ کہتے تھے قسم ہے میرے باپ

کی قسم ہے میرے باپ کی فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ تم اپنے باپ دادوں کی کہا عمر نے قسم ہے اللہ کی یہ قسم نکھائی میں نے بعد اسکے نہ اپنی طرف

سے اور نہ کسی اور کی طرف سے **ف** اور اس باب میں ثابت بن ضحاک اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور قتیلہ اور عبدالرحمن بن سمرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہا ابو عبید

نے مطلب انکے قول کا ولا آثرا کا یہ ہے کہ نہیں نقل کی میں نے قسم باپ کی کسی اپنے غیر سے اسلئے کہ عرب کہتے ہیں اثرہ عن غیرہ یعنی نقل کرتا ہوں میں اس بات کو اپنے غیر سے **عَنْ** ابْنِ

عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَدْرَكَ عُمَرَ وَهُوَ فِي رَكْبٍ وَهُوَ يَحْلِفُ بِأَبِيهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ أَنْ تَحْلِفُوا

بِآبَائِكُمْ لِيَحْلِفْ حَالِفٌ بِاللّٰهِ أَوْ لِيَسْكُتْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور وہ ایک قافلہ میں تھے اور وہ قسم کھا رہے تھے

اپنے باپ کی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ منع فرماتا ہے تمکو اس سے کہ قسم کھاؤ اپنے باپ دادوں کی چاہئے کہ قسم کھاوے قسم کھانیوالا اللہ تعالیٰ کی یا چپ

رہے یعنے سوا اللہ کے اور کسی کی قسم نہ کھاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ عُبَيْدَةَ أَنَّ ابْنَ عُمَرَ سَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ لَا وَالْكَعْبَةِ فَقَالَ

ابن عمر لا یحلف بغیر اللہ فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من حلف بغیر اللہ فقد کفر او اشرک **ترجمہ** روایت ہے سعد بن عبیدہ سے کہ ابن عمر
نے سنا ایک مرد کو قسم کہاتے ہوئے کعبہ کی تو کہا ابن عمر نے قسم نہ کہانی چاہئے واسطے اللہ کے اسلئے کہ میں نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جو قسم کہاوے غیر خدا کی بیشک اسنے
کفر کیا یا شرک کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور تفسیر اس حدیث کی بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ فرمانا آپکا فقد کفر او اشرک تغلیظاً ہے اور حجت اسبا مین حدیث ابن عمر کی ہے
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا حضرت عمر کو قسم کہاتے اپنے باپ کی اور فرمایا کہ بیشک اللہ تعالے منع فرماتا ہے تمکو باپ دادوں کی قسم کہانے سے یعنی اس روایت مین باپ کی قسم کو شرک نفرمایا
پس حدیث مذکور مین شرک کا اطلاق تنبیہاً کیا گیا اور اسیطرح حدیث ابی ہریرہ کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا اپنے جو شخص کہہ بیٹھے اپنی قسم مین کہ قسم ہے لات وعزی کی تو اسکو
چاہئے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ یعنے اس سے بھی ثابت ہوا کہ اطلاق شرک کا غیر خدا کی قسم پر تنبیہاً ہے اور اسیطرح جو مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ریا شرک ہی اور تفسیر کی
ہے بعض اہل علم نے اس آیہ مبارک کی فمن کان یرجو لقاء ربہ فلیعمل عملاً صالحاً ولا یشرک بعبادۃ ربہ احداً اور کہا ہی کہ مراد شرک سے ریا ہی یعنی یہ بھی فرمانا تنبیہاً
ہے **باب** فیمن یحلف بالمشی ولا یستطیع باب اسکے بیان مین جو قسم کہاوے چلنے کی اور نہ چل سکے **عن** انس قال نذرت امرأۃ ان تمشی الی بیت اللہ فسئل
نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن ذلک فقال ان اللہ لغنی عن مشیہا مروہا فلترکب **ترجمہ** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ نذر کی ایک عورت نے
کہ چلکر جاوے بیت اللہ تک سو پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم اسکا فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالے بے پرواہ ہے اسکے چلنے سے حکم کرو اسکو کہ سوار ہو کر جاوے **ف** اسبا مین ابی ہریرہ
اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عن** انس قال مر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بشیخ کبیر یہادی
بین ابنیہ فقال ما بال ہذا قالوا نذر یا رسول اللہ ان یمشی قال ان اللہ لغنی عن تعذیب ہذا نفسہ قال فامرہ ان یرکب **ترجمہ** روایت ہے انس سے
کہا کہ گذرے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک بڈہے بوڑہے پر کہ چلا جاتا تہا اپنے دونوں بیٹوں کے بیچمین سو فرمایا آپنے کیا حال ہے اسکا کہا لوگوں نے نذر کی ہے اسنے ای رسول اللہ کی چلنے کی فرمایا
آپنے اللہ تعالے بے پرواہ ہی اسکے عذاب کرنیسے اپنے نفس کو کہا راوی نے پہر حکم کیا اسکو کہ سوار ہو جاوے **ف** روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے انہوں نے ابی عدی سے انہوں نے حمید سے
انہوں نے انس سے مثل اسکے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا ایک مرد کو آخر حدیث تک یہ حدیث صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے بعض اہل علم کا کہتے ہیں کہ جب نذر کری عورت کہ پاؤں
جاوے تو چاہئے کہ سوار ہوے اور ایک بکری قربانی کرے **باب** فی کراہیۃ النذور باب کراہت نذر میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم لا تنذروا فان النذر لا یغنی من القدر شیئاً وانما یستخرج بہ من البخیل **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نذر مت کرو اسلئے
کہ نذر نہیں کام آتی ہے تقدیر کے کچہ یعنے بنظر تبدیل تقدیر نذر کرنا بیسود ہے بلکہ نکالا جاتا ہے بخیل کا نذر بخیل سے یعنی مال **ف** اسبا مین ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ
کی حسن ہے صحیح ہی اور عمل اسی پر ہے بعض اہل علم کا صحابہ وغیرہم سے کہ مکروہ کہا انہوں نے نذر کو اور فرمایا عبد اللہ بن مبارک نے کہ معنی کراہت نذر کے یہہ مین کہ جب نذر کی آدمی نے ساتہ
طاعت الٰہی کے اور وفا کی اس نذر کو تو اسے اجر ہی وفا کا مگر نذر کرنا مکروہ تہا اور اگر نذر کی معصیت کی تو اسمین تو وفا درست ہی نہیں **باب** فی وفاء النذر باب نذر کے پورا کرنیکے
بیان مین **عن** عمر قال یا رسول اللہ انی کنت نذرت ان اعتکف لیلۃ فی المسجد الحرام فی الجاہلیۃ قال اوف بنذرک **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے
کہا انہوں نے کہ یا رسول اللہ مینے نذر مانی تہی کہ اعتکاف کرون مین ایک رات مسجد الحرام مین ایام جاہلیت مین تو فرمایا آپنے پوری کرو اپنی نذر **ف** اسبا مین عبد اللہ بن عمر اور ابن عباس
سے بھی روایت ہے حدیث عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہیں اسحدیث کیطرف بعض اہل علم کہا ہے انہوں نے کہ جب آدمی مشرف باسلام ہوا اور اسپر نذر طاعت تہی یعنے ایسے کام کی نذر
ہے کہ اسمین اطاعت الٰہی ہے تو ضرور ہے کہ اسے پورا کرے اور کہا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سوا انکے اور علماء نے کہ اعتکاف نہیں ہوتا مگر ساتہ روزے کے
اور بعضوں نے کہا اہل علم سے کہ نہیں واجب معتکف پر روزہ مگر جب وہ لیوے اوپر واجب کرے یعنے اگر نذر مین روزہ کا بھی ذکر کیا ہے تو ضرور ہے ورنہ روزہ کچہ ضرور نہیں اور حجت
پکڑی ہی انہوں نے حدیث عمر رضی اللہ عنہ سے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی کہ انہوں نے نذر کی تہی رات کے اعتکاف کی جاہلیت مین اور حکم کیا انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پورا کرنیکا یعنے حکم روزہ کا
نہ دیا آپنے فقط اعتکاف کو فرمایا اور یہی قول ہے احمد و اسحاق کا **باب** کیف کان یمین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باب اس بیان مین کہ کیسی تہی قسم رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کی **عن** عبد اللہ قال کثیراً ما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحلف بہذہ الیمین لا ومقلب القلوب **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن
عمر سے کہا کہ اکثر تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ قسم کہاتے تہے ساتہ اس قسم کے لا ومقلب القلوب یعنے قسم ہے دلونکے بدلنے والیکی یعنے اللہ تعالے کی **ف** یہ حدیث

حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** فِي ثَوَابِ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً باب غلام آزاد کرنیکے ثواب کے بیان میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ اَعْتَقَ رَقَبَةً مُؤْمِنَةً اَعْتَقَ اللّٰهُ مِنْهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنَ النَّارِ حَتّٰى يُعْتِقَ فَرْجَهُ بِفَرْجِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جسنے آزاد کی ایک گردن مومنہ آزاد کریگا اللہ تعالیٰ اسکے ایک ایک عضو کو اسکے ایک ایک عضو کے بدلے دوزخ کی آگ سے یہانتک کہ آزاد کریگا فرج اسکی عوض میں اسکی فرج کی **ف** اس باب میں عائشہ اور عمرو بن عبسہ اور ابن عباس اور واثلہ بن اسقع اور ابی امامہ اور کعب بن مرہ اور عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور ابن ہاد کا نام یزید بن عبد اللہ بن اسامہ بن ہاد ہے اور وہ مدنی ہیں اور ثقہ ہیں اور روایت کی ہے انسے مالک بن انس اور بہت لوگوں نے اہل علم سے **بَابُ** فِي الرَّجُلِ يَلْطِمُ خَادِمَهٗ باب اسکے بیان میں جو طمانچہ مارے اپنے خادم کو **عَنْ** سُوَيْدِ بْنِ مُقَرِّنِ الْمُزَنِيِّ قَالَ لَقَدْ رَاَيْتُنَا سَبْعَ اِخْوَةٍ مَا لَنَا خَادِمٌ اِلَّا وَاحِدَةٌ فَلَطَمَهَا اَحَدُنَا فَاَمَرَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نُعْتِقَهَا **ترجمہ** روایت ہے سوید بن مقرن مزنی سے کہا دیکھا میں نے اپنی کو کہ ہم سات بھائی تھے اور کوئی خادم ہمارا نہ تھا مگر ایک طمانچہ مارا ہم سے ایک نے اسکو سو حکم فرمایا ہمکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آزاد کردیں ہم اسکو **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے حصین بن عبد الرحمن سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس حدیث میں کہ طمانچہ مارا اُس باندی کے مونہہ پر **بَابُ** **عَنْ** ثَابِتِ ابْنِ الضَّحَّاكِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ **ترجمہ** روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے جھوٹی تا کہا کہ اگر میں نے یہ کام کیا ہو تو میں نصرانی ہوں یا یہودی تو وہ ویسا ہی ہو گیا جیسا اُسنے کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اس مسئلہ میں کہ جسنے قسم کھائی ساتھ کسی ملت کے سوا اسلام کے مثلاً کہا اُسنے کہ اگر میں یہ کام کروں تو یہودی ہوں یا نصرانی تو پھر کیا اُسنے وہ کام تو کہا بعضوں نے کہ اُسنے بہت بڑی خطا کی مگر اسپر کفارہ نہیں اور یہی قول ہے اہل مدینہ کا اور مالک بن انس کا اور اسی طرف گئے ہیں ابو عبید اور کہا بعضوں نے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تابعین وغیرہم سے کہ اسپر کفارہ ہے اور یہی قول ہے سفیان اور احمد اور اسحاق کا **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ اُخْتِي نَذَرَتْ اَنْ تَمْشِيَ اِلَى الْبَيْتِ حَافِيَةً غَيْرَ مُخْتَمِرَةٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشَقَاءِ اُخْتِكَ شَيْئًا فَلْتَرْكَبْ وَلْتَخْتَمِرْ وَلْتَصُمْ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا کہ عرض کیا میں نے یا رسول اللہ میری بہن نے نذر کی ہے کہ جاوے بیت اللہ تک ننگے پاؤں بغیر چادر کے تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ کچھ نہ کریگا تیری بہن کی بدبختی کے ساتھ یعنے اللہ کو کیا پروا ہے پس چاہیے کہ سوار ہو وے اور چادر اوڑھے اور تین روزے رکھے یعنے بعوض اُس نذر کے **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعضے اہل علم کے اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ فِي حَلِفِهٖ وَاللَّاتِ وَالْعُزّٰى فَلْيَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ تَعَالَ اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو شخص قسم کھاوے اور اپنی قسم میں کہے قسم ہے لات وعزیٰ کی اسے چاہیے کہ کہے لا الٰہ الا اللہ اور جو کہے کسی شخص سے آ جوا کھیلیں ہم تجھ سے تو چاہیے کہ صدقہ دیوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو المغیرہ وہ خولانی حمصی ہیں اور نام انکا عبد القدوس ہے اور بیٹے ہیں حجاج کے **بَابُ** قَضَاءِ النَّذْرِ عَنِ الْمَيِّتِ باب میت کیطرف سے قضا ہی نذر کا بیان **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ اسْتَفْتٰى رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَذْرٍ كَانَ عَلٰى اُمِّهٖ تُوُفِّيَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِيَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْضِهٖ عَنْهَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ سعد بن عبادہ نے پوچھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم اُس نذر کا کہ تھی انکی ماں پر اور وہ وفات کر گئی تھیں قبل ادا کرنیکے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ تم ادا کرو انکی طرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ مَنْ اَعْتَقَ باب غلام اور لونڈی آزاد کرنیکے ثواب کے بیان میں **عَنْ** اَبِي اُمَامَةَ وَغَيْرِهٖ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاً مُسْلِمًا كَانَ فِكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِيْ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ وَاَيُّمَا امْرِئٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَاَتَيْنِ مُسْلِمَتَيْنِ كَانَتَا فِكَاكَهٗ مِنَ النَّارِ يُجْزِيْ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهُمَا عُضْوًا مِنْهُ وَاَيُّمَا امْرَاَةٍ مُسْلِمَةٍ اَعْتَقَتِ امْرَاَةً مُسْلِمَةً كَانَتْ فِكَاكَهَا مِنَ النَّارِ يُجْزِيْ كُلُّ عُضْوٍ مِنْهَا عُضْوًا مِنْهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ وغیرہ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو شخص آزاد کریگا ایک مرد مسلمان کو ہوگا چھوڑانا اسکا دوزخ سے فدیہ ہو جاویگا ہر عضو اس غلام کے اسکی عضو کے بدلے میں اور جو شخص دو مسلمان لونڈی آزاد کریگا تو وہ دونوں چھوڑانا اسکی دوزخ سے فدیہ ہو جاویگا عضو انکا بدلے میں اسکی ہر عضو کے اور جو عورت مسلمان آزاد کریگی ایک عورت مسلمان کو تو ہو جاویگی وہ چھوڑانا اسکی دوزخ سے فدیہ ہو جاویگا ایک ایک عضو اسکا بدلے میں اسکی ایک ایک عضو کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے

اَبْوَابُ السِّيَرِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

ابواب السیر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابواب جو وارد ہوئے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بیچ بیان جہاد کی **باب** ما جاء فی الدعوة قبل القتال باب بیچ بیان دعوت کے قتال سے پہلے

عن ابی البختری ان جیشا من جیوش المسلمین کان امیرہم سلمان الفارسی حاصروا قصرا من قصور فارس فقالوا یا ابا عبد اللہ الا ننہد الیہم قال دعونی ادعوہم کما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدعوہم فاتاہم سلمان فقال لہم انما انا رجل منکم فارسی ترون العرب یطیعوننی فان اسلمتم فلکم مثل الذی لنا وعلیکم مثل الذی علینا وان ابیتم الا دینکم ترکناکم علیہ واعطونا الجزیة عن ید وانتم صاغرون قال ورطن الیہم بالفارسیة وانتم غیر محمودین وان ابیتم نابذناکم علی سواء قالوا ما نحن بالذی نعطی الجزیة ولکنا نقاتلکم فقالوا یا ابا عبد اللہ الا ننہد الیہم قال لا فدعاہم ثلثة ایام الی مثل ہذا ثم قال انہدوا الیہم قال فنہدنا الیہم ففتحنا ذلک القصر **ترجمہ** روایت ہے ابی البختری سے کہ ایک لشکر نے مسلمانوں کے لشکروں میں سے کہ امیر اسکے سلمان فارسی تھے محاصرہ کیا فارس کے قلعوں میں سے ایک قلعہ کا پس کہا لوگوں نے اے ابا عبد اللہ (یہ کنیت ہے سلمان کی) کیا نہ دھاوا کریں ہم انپر فرمایا انہوں نے چھوڑ دو مجھکو کہ میں دعوت کروں انکو جیسا کہ سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دعوت کرتے تھے انکی یعنی کافروں کی پس آئے انکے پاس سلمان اور کہا انسے تحقیق میں ایک آدمی ہوں تم میں سے یعنی والا فارس کا دیکھتے ہو تم عرب کو کہ اطاعت کرتے ہیں میری پس اگر اسلام لاؤ تم پس تمہارے لئے ہے مثل اسکے کہ ہمارے لئے ہے یعنی حصہ غنایم اور فی سے اور تم پر ہے مثل اسکے کہ ہم پر ہے اور اگر انکار کیا تم نے اور نہ قبول کیا مگر دین اپنا چھوڑ دینگے ہم تمکو اسی دین پر اور دو ہمکو جزیہ اپنے ہاتھ سے اور تم ذلیل ہو کہا راوی نے بیان کیا سلمان نے یہ مضمون انسے فارسی میں اور یہ بھی کہا کہ تم اچھے نہیں یعنی بصورت عدم قبول ایمان کے اور اگر نہ مانو گے تم تو لڑینگے ہم تم سے تمکو آگاہ کر کر جواب دیا انہوں نے کہ نہیں ہیں ہم ایسے کہ دیویں جزیہ ولیکن لڑینگے ہم تم سے پھر کہا مسلمانوں نے اے ابا عبد اللہ کیا نہ دھاوا کریں ہم انپر کہا انہوں نے نہیں پھر بلایا انکو سلمان نے اسلام کیطرف تین دن مثل اسکے پھر حکم دیا دھاوا کرو انپر کہا راوی نے پھر دھاوا کیا ہم نے انپر اور فتح کیا اس قلعہ کو **ف** اور اس باب میں روایت ہے بریدہ اور نعمان بن مقرن اور ابن عمر اور ابن عباس سے اور حدیث سلمان کی حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عطاء ابن سایب کی روایت سے اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے ابو البختری نے نہیں پایا سلمان کو اسلئے کہ نہیں پایا انہوں نے علی کو اور سلمان انتقال کر چکے تھے قبل علی کے اور گئے ہیں بعض اہل علم صحابہ وغیرہم سے اس حدیث کیطرف اور تجویز کیا انہوں نے کہ دعوت کیجاوے قبل قتال کے اور یہی قول ہے اسحاق بن ابراہیم کا کہا انہوں نے اگر پیشتر سے کر دیجاوے انکو دعوت تو بہتر ہے اور سبب ہے انکے ڈرنیکا اور کہا بعض علماء نے اس زمانہ میں دعوت کی حاجت نہیں اور کہا احمد نے نہیں جانتا میں آجکے دن کسیکو کہ ضرور ہو اسکو دعوت یعنی سب لوگ جان گئے ہیں کہ اہل اسلام اسلئے لڑتے ہیں لہذا دعوت ضرور نہیں اور کہا امام شافعی نے کہ لڑائی شروع نہ کیجاوے جبتک کہ دعوت نہ کر لیں مگر یہ کہ وہ خود آگے بڑھیں مسلمانوں پر قبل دعوت کے اس صورت میں اگر دعوت نکی تو کچھ مضائقہ نہیں اسلئے کہ پہنچ چکی ہے انکو دعوت **باب**

عن عصام المزنی وکانت لہ صحبة قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا بعث جیشا او سریة یقول لہم اذا رایتم مسجدا او سمعتم مؤذنا فلا تقتلوا احدا **ترجمہ** روایت ہے عصام مزنی سے اور انکو صحبت تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہا انہوں نے کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی چھوٹے لشکر کو فرماتے انسے جب دیکھو تم مسجد یا سنو اذان کی آواز کسی قریہ میں پس نہ قتل کرو وہاں کسیکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن عیینہ کی **باب** فی البیات والغارات باب بیچ بیان شبخون اور لوٹ کے

عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین خرج الی خیبر اتاہا لیلا وکان اذا جاء قوما بلیل لم یغر علیہم حتی یصبح فلما اصبح خرجت یہود بمساحیہم ومکاتلہم فلما راوہ قالوا محمد وافق واللہ محمد الخمیس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ اکبر خربت خیبر انا اذا نزلنا بساحة قوم فساء صباح المنذرین **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت نکلے خیبر کیطرف پہنچے وہاں رات کو اور تھے آپ جب پہنچتے کسی قوم پر رات کو نہ لوٹتے انکو جب تک کہ صبح ہوتی پھر جب صبح ہوئی نکلے یہود پھاوڑے اور ٹوکرے اپنی لیکر پھر جب دیکھا انہوں نے آپکو کہا آ گئے محمد قسم ہے اللہ کی برابر آ گئے محمد ساتھ لشکر کے سو کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ اکبر یعنی اللہ تعالی بڑی بزرگی والا ہے خراب ہوا خیبر تحقیق جب ہم اترتے ہیں آنگن میں کسی قوم کے پس بری ہے صبح ڈرائے گیوں کی **عن** ابی طلحة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا ظہر علی قوم اقام بعرصتہم ثلاثا **ترجمہ** روایت ہے ابی طلحہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تھے جب غالب ہوتے کسی قوم پر ٹھہرتے انکے میدان میں تین دن تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حدیث حمید کی جو روایت ہے انس سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض نے رخصت دی ہے ایک قوم اہل علم سے لوٹنے کی انکو اور شبخون کی رات کو اور مکروہ کہا اسکو بعض نے اور کہا احمد و اسحق نے کچھ مضائقہ نہیں شبخون میں دشمن پر رات کے اور مراد حمیم سے یہ ہے کہ جب شبخون میں نہ پہچانیں آپس میں اشارت یعنی جو نام لشکر کے بیچ میں رکھتے ہیں مثل حم لا ینصرون اور مقدمہ جو لشکر کا آگے ہوا اور میسرہ جو بائیں طرف ہوا اور ساقہ جو پیچھے آوے اور قلب جو درمیان میں ہو اور بیان ہوا ہے اسکے عرب میں لشکر کو خمیس کہتے ہیں **باب** فی التحریق والتخریب

باب کھجور کے جلانے اور ویران کرنے کا بیان **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حرق نخل بنی النضیر وقطع وھی البویرۃ فانزل اللہ ما قطعتم من لینۃ او ترکتموھا قائمۃ علی اصولھا فباذن اللہ ولیخزی الفاسقین **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلا دیے کھجور کے درخت بنی نضیر کے اور کٹوا ڈالے اور یہ معاملہ بویرہ میں گذرا پھر اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ما قطعتم سے آخر تک یعنی جو کاٹ ڈالا تمنے کوئی درخت کھجور کا یا چھوڑ دیا اسکو قائم اوپر جڑون اسکی کے اس حکم اللہ اور اسلئے کہ ذلیل کرے اللہ فاسقون کو **ف** اسباب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور گئی ہے ایک قوم اہل علم سے اسی طرف اور کچھ مضائقہ نہیں درختون کے کاٹنے میں اور قلعون کے خراب کرنے میں یعنی بوقت جہاد اور مکروہ کہا بعضون نے اسکو اور یہی قول ہے اوزاعی کا کہا اوزاعی نے اور منع کیا ابو بکر صدیق نے یزید سے کہ کاٹے پھلدار درخت اور ویران کرے مکانونکو اور عمل کیا اسی پر مسلمانون نے بعد انکے اور کہا شافعی نے کچھ مضائقہ نہیں آگ لگانے میں اور درخت اور پھل کاٹنے میں دشمن کے ملک میں اور کہا احمد نے کبھی کبھی جگہ اسکی ضرورت ہو لیکن بغیر ضرورت آگ نہ لگائی جاوے اور کہا اسحق نے آگ لگانا سنت ہے جبکہ ڈرانے کے ذلیل کرنے **باب** ماجاء فی الغنیمۃ باب غنیمت کے بیان میں **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ فضلنی علی الانبیاء او قال امتی علی الامم واحل لنا الغنائم **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے بیشک اللہ نے فضیلت دی مجھکو پیغمبرون پر یا فرمایا میری امت کو امتون پر اور حلال کین ہمارے لئے غنیمتیں **ف** اسباب میں علی اور ابی ذر اور عبداللہ بن عمر اور ابی موسی اور ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث ابی امامہ کی حسن ہے صحیح ہے اور سیار کہ سیار مولی بنی معاویہ کہتے ہیں روایت کی ان سے سلیمان تیمی اور عبداللہ بن بحیر وغیرہ نے **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال فضلت علی الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم ونصرت بالرعب واحلت لی الغنائم وجعلت لی الارض مسجدا وطھورا وارسلت الی الخلق کافۃ وختم بی النبیون **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دی گئی مجھے پیغمبرون پر فضیلت چھ باتون کی دیا گیا میں جامع الکلم اور مدد کیا گیا میں ساتھ رعب کے یعنی کافرون کے دلمین میرا رعب ڈالا گیا اور حلال کی گئیں میرے لئے غنیمتیں جو پہلے حرام تھیں اور بنائی گئی میرے لئے ساری زمین مسجد اور پاک کرنیوالی یعنی بوقت تیمم کے اور بھیجا گیا میں تمام خلق کی طرف اور ختم کئے گئے میرے ساتھ انبیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مراد جوامع الکلم سے وہ باتین ہیں کہ جنکے لفظ تھوڑے ہوں اور معانی بہت ہوں **باب** فی سھم الخیل باب گھوڑے کے حصہ کے بیان میں **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قسم فی النفل للفرس بسھمین وللرجل بسھم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تقسیم کیا غنیمت کو اور دو حصے دئے گھوڑے کے اور ایک حصہ پیادہ کو یعنی جو اس گھوڑے پر سوار تھا **ف** روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہون نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہون نے سلیم بن اخضر سے مانند اسیکے اسباب میں مجمع بن جاریہ اور ابن عباس اور ابن ابی عمرہ سے بھی روایت ہے وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے اکثر علماء صحابہ وغیرہم کا اور یہی مذہب ہے سفیان ثوری اور اوزاعی اور مالک بن انس اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا کہ سوار کو تین حصے ملیں دو گھوڑے کے اور ایک سوار کا اور واسطے پیادے کے ایک حصہ **باب** ماجاء فی السرایا باب لشکرون کے بیان میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الصحابۃ اربعۃ وخیر السرایا اربعمائۃ وخیر الجیوش اربعۃ الاف ولا یغلب اثنا عشر الفا من قلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہترین صحابہ چار ہیں یعنی خلفائے راشدین اور بہترین لشکر چار سو ہون اور بہتر فوج بڑی چار ہزار میں اور مغلوب نہ ہوگا بارہ ہزار مسلمان بسبب قلت کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں مرفوع کیا اسکو کسی محدث نے سوا جریر بن حازم کے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور روایت کی یہ حبان بن علی عنزی نے عقیل سے انہون نے زہری سے انہون نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی لیث بن سعد نے عقیل سے انہون نے زہری سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا **باب** من یعطی الفیء باب اس بیان میں کہ مال غنیمت کن پر تقسیم ہوتا ہے **عن** یزید بن ھرمز ان نجدۃ الحروری کتب الی ابن عباس یسالہ ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وھل کان یضرب لھن بسھم فکتب الیہ ابن عباس کتبت الی تسالنی ھل کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو بالنساء وکان یغزو بھن فیداوین المرضی ویحذین من الغنیمۃ واما یسھم فلم یضرب لھن بسھم **ترجمہ** روایت ہے یزید بن ہرمز سے کہ نجدہ حروری نے لکھا ابن عباس کو اور پوچھا کہ آیا جہاد کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ عورتون کے اور حصہ لگاتے تھے انکے لئے بھی سو جواب لکھا انکی طرف ابن عباس نے کہ تمنے جو لکھا ہے میری طرف اور پوچھا ہے کہ آیا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے ساتھ عورتون کے تو جہاد کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد کرتے انکو ساتھ لیکر پس وہ خدمت اور علاج کرتین بیمارونکی اور کچھ ملتا تھا انکو غنیمت سے یعنی بطور انعام کے لیکن حصہ مقرر نہیں کیا انکے لئے کوئی حصہ **ف** اسباب میں انس اور ام عطیہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور بعضون

کہا کہ عورت اور لڑکا کو بھی حصہ دینا چاہیے اور یہی قول ہے اوزاعی کا کہا اوزاعی نے حصہ لگایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے لڑکوں کا خیبر میں اور حصہ مقرر کیا اماموں نے مسلمانوں کے ہر مولود کو جو پیدا ہوا ارض حرب میں اور کہا اوزاعی نے اور حصہ لگایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کا خیبر میں اور تمسک کیا اسکے ساتھ مسلمانوں نے بعد آپ کے روایت کی ہم سے یہ قول اوزاعی کا علی بن خشرم نے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے اور معنی جو انہوں نے کہا يُحْذَيْنَ مِنَ الْغَنِيمَةِ مراد اس سے یہی ہے کہ بطریق انعام عورتوں کو کچھ دیتا تھا **باب** هَلْ يُسْهَمُ لِلْعَبْدِ باب غلام کے حصہ کے بیان میں **عن** عُمَيْرٍ مَوْلَى آبِي اللَّحْمِ قَالَ شَهِدْتُ خَيْبَرَ مَعَ سَادَتِي فَكَلَّمُوا فِيَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَلَّمُوهُ أَنِّي مَمْلُوكٌ قَالَ فَأَمَرَنِي فَقُلِّدْتُ السَّيْفَ فَإِذَا أَنَا أَجُرُّهُ فَأَمَرَ لِي بِشَيْءٍ مِنْ خُرْثِيِّ الْمَتَاعِ وَعَرَضْتُ عَلَيْهِ رُقْيَةً كُنْتُ أَرْقِي بِهَا الْمَجَانِينَ فَأَمَرَنِي بِطَرْحِ بَعْضِهَا وَحَبْسِ بَعْضِهَا **ترجمہ** روایت ہے عمیر مولیٰ آبی اللحم سے کہا حاضر ہوا میں خیبر میں اپنے آقاؤں کے ساتھ سو انہوں نے گفتگو کی میری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا انہوں نے کہ میں غلام ہوں کہا عمیر نے پھر حکم کیا آپ نے کہ لٹکائی گئی مجھ پر تلوار اور میں اسے کھینچتا تھا یعنی بسبب ناتواں ہونے کے پھر حکم کیا حضرت نے میرے لئے کچھ اسباب خانگی کا یعنی مال غنیمت سے اور عرض کیا میں نے آپکے سامنے ایک منتر کہ میں جھاڑتا تھا اس سے دیوانوں کو سو حکم کیا مجھکو اسمیں سے کچھ چھوڑ دینے کا اور کچھ رکھنے کا **ف** اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہتے ہیں کہ حصہ نہ دیں غلام کا لیکن کچھ دیویں اسکو بطریق انعام کے اور یہی قول ہے ثوری اور شافعی اور احمد اور اسحٰق کا **باب** مَا جَاءَ فِي أَهْلِ الذِّمَّةِ يَغْزُونَ مَعَ الْمُسْلِمِينَ هَلْ يُسْهَمُ لَهُمْ باب ذمی اگر شریک جہاد ہوں تو انکے حصے کے بیان میں **عن** عَائِشَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ إِلَى بَدْرٍ حَتَّى إِذَا كَانَ بِحَرَّةِ الْوَبَرِ لَحِقَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ يَذْكُرُ مِنْهُ جُرْأَةً وَنَجْدَةً فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ قَالَ لَا قَالَ ارْجِعْ فَلَنْ أَسْتَعِينَ بِمُشْرِكٍ وَفِي الْحَدِيثِ كَلَامٌ أَكْثَرُ مِنْ هَذَا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے بدر کی طرف اور جب پہنچے حرۃ الوبر میں کہ نام ہے ایک مقام کا ملا آپ سے ایک مرد مشرکوں میں سے کہ مشہور تھی اسکی دلیری اور شجاعت سو فرمایا اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایمان لاتا ہے اللہ اور اسکے رسول پر اس نے کہا نہیں فرمایا آپ نے پھر جا میں مدد نہیں لیتا مشرک سے اور اس حدیث میں اور بھی بیان ہے اس سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ کہتے ہیں حصہ نہ دیا جائے مشرک کو مال غنیمت سے اگرچہ وہ لڑائی میں شریک ہو مسلمانوں کے ساتھ مقابلہ میں دشمن کے اور بعض اہل علم نے کہا حصہ دیا جائے اگر وہ حاضر ہو قتال میں مسلمانوں کے ساتھ اور مروی ہے زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حصہ دیا ایک قوم کو یہود سے کہ لڑے تھے وہ آپ کے ساتھ شریک ہو کر روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے عزرہ سے انہوں نے زہری سے **عن** أَبِي مُوسَى قَالَ قَدِمْتُ عَلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي نَفَرٍ مِنَ الْأَشْعَرِيِّينَ خَيْبَرَ فَأَسْهَمَ لَنَا مَعَ الَّذِينَ افْتَتَحُوهَا **ترجمہ** روایت ہے ابوموسیٰ سے کہا آیا میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جماعت کے ساتھ اشعریوں کی خیبر میں اور حصہ لگایا ہمارے لیے بھی آپ نے ساتھ ان لوگوں کے جنہوں نے فتح کیا تھا اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہا ہے اوزاعی نے جو ملے مسلمانوں سے قبل تقسیم غنیمت کے اسکا بھی حصہ لگایا جائے **باب** مَا جَاءَ فِي الِانْتِفَاعِ بِآنِيَةِ الْمُشْرِكِينَ باب ظروف مشرکین کے استعمال میں **عن** أَبِي ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُورِ الْمَجُوسِ فَقَالَ أَنْقُوهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوا فِيهَا وَنَهَى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِي نَابٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ثعلبہ خشنی سے کہا پوچھے گئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجوس کی ہانڈیوں سے یعنی اُسکے استعمال کرنے کو فرمایا آپ نے صاف کرو اُسکو دھو کر پھر پکاؤ اُسمیں اور منع فرمایا ہر درندے ذی ناب کے کھانے سے **ف** اور مروی ہے یہ حدیث اور سندوں سے بھی ابی ثعلبہ سے روایت کی ہے ابوادریس خولانی نے ابی ثعلبہ سے اور ابوقلابہ کو سماع نہیں ابی ثعلبہ سے سوا اسکے کہ روایت کی یہ حدیث بواسطہ ابی اسماء کے ابی ثعلبہ سے **عن** أَبِي إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيِّ عَائِذِ اللَّهِ بْنِ عُبَيْدِ اللَّهِ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيَّ يَقُولُ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا بِأَرْضِ قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ نَأْكُلُ فِي آنِيَتِهِمْ قَالَ إِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ آنِيَتِهِمْ فَلَا تَأْكُلُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوهَا وَكُلُوا فِيهَا **ترجمہ** روایت ہے ابوادریس خولانی سے کہا انہوں نے سنا میں نے ابو ثعلبہ خشنی سے کہتے تھے آیا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا میں نے یا رسول اللہ ہم لوگ ایسی قوم کی زمین میں ہیں اہل کتاب ہے کہ کھاتے ہیں ہم انکے برتنوں میں فرمایا آپ نے اگر پاؤ تم انکے سوا اور برتن تو مت کھاؤ انکے برتنوں میں اور اگر نہ پاؤ اور برتن تو دھو لو اسکو اور کھاؤ اسی میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فِي النَّفَلِ باب نفل کے بیان میں **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُنَفِّلُ فِي الْبَدْأَةِ الرُّبُعَ وَفِي الْقُفُولِ الثُّلُثَ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نفل دیتے تھے چوتھائی حصہ غنیمت کے مال سے ابتدائے جہاد میں اور تہائی حصہ لوٹنے کی وقت میں **ف** اس باب میں ابن عباس اور حبیب بن مسلمہ اور معن بن یزید اور ابن عمر اور سلمہ بن اکوع سے روایت ہے اور حدیث عبادہ کی حسن ہے اور مروی ہے یہ حدیث ابی سلام سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شخص سے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَا الْفَقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ وَهُوَ الَّذِي رَأَى فِيهِ الرُّؤْيَا يَوْمَ أُحُدٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل میں لیا اپنی تلوار ذوالفقار دن بدر کے اور اُسی کا حال دیکھا خواب میں دن احد کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم اسی سند جانتے ہیں مروی ہونا اسکا ابی الزناد سے اور اختلاف ہے اہل علم کا نفل میں خمس غنیمت سے سو کہا مالک بن انس نے نہیں پہونچا ہمکو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل دیا ہو ہر جہاد میں مگر نفل دیا ہے آپنے بعض میں اور یہ مفوض ہے رائے پر امام کے کہ اول آخر میں جہاں کہیں جیسا مناسب جانے نفل دیوے کہا ابن منصور نے پوچھا میں نے احمد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نفل دیا جب نکلے چہارم کو جو تہائی بعد خمس کے اور جب لوٹے تب دی تہائی بعد خمس کے تو فرمایا انہوں نے کہ نکالتے تھے غنیمت سے پانچواں حصہ پھر دیتے تھے نفل باقی سے اور نہیں تجاوز کرتے تھے اس سے یعنے ثلث سے اور ابن مسیب نے کہا نفل خمس میں سے ہے اور اسحاق نے بھی ایسا ہی کہا **مترجم** کہتا ہے نفل مال غنیمت ہے اور تنفیل غنیمت میں سے کسیکو سہام سے کچھ زیادہ دینا ہے امام کو جائز ہے کہ اگر مصلحت دیکھے تو کسیکو غنیمت سے زیادہ دے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بعض غازیونکو نفل سے سرفراز فرماتے تھے مگر اسمیں ایک اختلاف ہے کہ تنفیل اصل غنیمت سے دیجاوے یا خمس سے یا خمس خمس سے خطابی نے کہا اکثر روایات دال ہیں اسپر کہ اصل غنیمت سے ہی انتہی اور اصح شافعیہ کے نزدیک یہ ہے کہ خمس خمس سے دیجاوے اور مالک نے کہا نفل نہیں مگر خمس سے اور اوزاعی اور احمد اور ابو ثور نے کہا اصل غنیمت سے دیجاوے کذا فی مسک الختام اور عبادہ کی روایت میں جو آتا ہے جہاد اور لوٹنا مذکور ہے مراد اس سے یہ ہی کہ جب ایک ٹکڑا لشکر کا ابتداء جنگ میں دشمنوں پر جا گرتا اور داد شجاعت دیتا اُنکو آپ ربع غنیمت کا عنایت فرماتے بطور نفل کے اور تین ربع سب لشکر پر تقسیم فرماتے اور جب بعد مقابلہ عدو کے لوٹتا اُسوقت میں جو گروہ دوبارہ دشمن پر جا کر مار دھاڑ کرتا اُسکو ثلث غنیمت عنایت فرماتے اور باقی میں اُنہیں شریک کرتے اسلیئے کہ مقابلہ دشمن کا بعد رجوع لشکر کے زیادہ دشوار ہے اور امید مدد کی بھی اپنے لشکر سے نہیں ہے کیونکہ لوٹ چکا ہے

باب مَا جَاءَ فِي مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا فَلَهُ سَلَبُهُ باب اس بیان میں کہ جو قتل کرے کسی کافر کو اُسکا سامان اسیکے لیے **عن** أَبِي قَتَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَتَلَ قَتِيلًا لَهُ عَلَيْهِ بَيِّنَةٌ فَلَهُ سَلَبُهُ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے قتل کیا کسی مقتول یعنی کافر کو اور اُسکے لیئے اسپر کوئی گواہ بھی ہے پس اُسکے لئے ہے سامان اُس مقتول کا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **روایت** کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یحیی بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور اسباب میں عوف بن مالک اور خالد بن ولید سے اور انس اور سمرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو محمد کا نام نافع ہے غلام ہیں ابو قتادہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض اہل علم کے صحابہ وغیرہم سے اور یہی قول ہے اوزاعی اور شافعی اور احمد کا اور کہا بعض علما نے کہ امام نکالے سلب میں سے خمس کو یعنے قاتل کو سلب کامل نہ دے اور ثوری نے کہا نفل یہی ہے کہ امام لڑائی میں کہدے کہ جو ہمیں پاوے کافر کو اور اسکا ہے یا جو مارے کافر کو اُسکے لیئے ہے سامان اُسکا اور امام کا یہ حکم دینا جائز ہے اور اسمیں خمس نہیں اور اسحق نے کہا سلب قاتل کا ہے مگر جب کہ بہت سی چیز ہو اور امام تجویز کرے کہ اُسمیں سے خمس لے جیسا کہ عمر بن خطاب نے **مترجم** کہتا ہے مراد سلب سے سواری کپڑے ہتھیار اور جو کچھ کافر مقتول کے پاس ہو اور اسمیں اختلاف ہے علما کا کہ سلب کا مستحق کون ہے امام شافعی وغیرہ کا مذہب ہے کہ مستحق اسکا قاتل ہے خواہ امام کہے یا نہ کہے اور یہ حکم سب آیندہ ثابت ہے اور ابو حنیفہ اور مالک نے کہا مستحق نہیں قاتل سلب کا بمجرد قتل کے بلکہ وہ سب مجاہدوں کا حق ہے بمنزلہ غنیمت کے تا وقتیکہ امام بعض جیش کو حکم نہ دے کہ جو مارے کسی کو وہ اسکا سلب لے مگر یہ مذہب ضعیف ہے بسبب نص کے یہی کہ یہ قول موافق آیۃ نہیں ہے اور اختلاف ہے کہ سلب سے خمس لیا جاوے شافعیہ کے اسمیں دو قول ہیں صحیح قول انکے اصحاب کے نزدیک یہی ہے کہ خمس نہ لیا جاوے اور یہی ظاہر احادیث ہے اور یہی قول ہے احمد کا اور ابن جریر اور ابن منذر وغیرہ کا اور مکحول اور مالک اور اوزاعی نے کہا خمس لیا جاوے اور شافعی کا بھی ایک قول ضعیف یہی ہے انتہی ملخصا فی النووی ومسک الختام

باب فِي كَرَاهِيَةِ بَيْعِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ باب کراہت بیع مغانم قبل تقسیم کے **عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شِرَاءِ الْمَغَانِمِ حَتَّى تُقْسَمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے غنیمت کے چیزیں خریدنے سے یہانتک کہ تقسیم ہو **ف** اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث غریب ہے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ وَطْءِ الْحَبَالَى مِنَ السَّبَايَا باب بیان میں وطی کی حاملہ عورتوں سے جو قید میں آویں **عن** عِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ تُوطَأَ السَّبَايَا حَتَّى يَضَعْنَ مَا فِي بُطُونِهِنَّ **ترجمہ** روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کہ جماع کیا جاوے قیدی عورتوں سے یہانتک کہ جنیں وہ جو انکے پیٹوں میں ہے **ف** اسباب میں رویفع بن ثابت سے بھی روایت ہے اور حدیث عرباض کی غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اور اوزاعی نے کہا کہ جب کوئی شخص لونڈی خریدے اور وہ حاملہ ہو تو مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وطی نہ کیجاوے حاملہ سے جبتک وہ جنے اور کہا اوزاعی نے کہ آزاد عورتوں کے لیئے تو جاری ہے سنت انکو حکم ہے عدت کا کہا ابو عیسے نے روایت کی ہم سے یہ علی بن خشرم نے انہوں نے عیسے بن یونس سے انہوں نے اوزاعی سے **مترجم** کہتا ہے یہ حکم تو حاملہ کا ہے اور غیر حاملہ اگر قید میں آوے تو ترتیب ایک حیض سے ضروری ہے بعد ایک حیض کے جماع کرے چنانچہ سنن میں مرفوعا مروی ہے کہ حلال نہیں کسی مرد کو جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلے دن پر کہ جماع کرے کسی عورت قیدی سے جبتک کہ اسکو پاک نہ کر لے یعنی ایک حیض سے روایت کیا اسکو احمد نے

باب مَا جَاءَ فِي طَعَامِ الْمُشْرِكِينَ باب طعام مشرکین کے حکم میں **عن** هُلْبٍ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ طَعَامِ النَّصَارَى

فَقَالَ لَا يَتَخَلَّجَنَّ فِي صَدْرِكَ طَعَامٌ ضَارَعْتَ فِيهِ النَّصْرَانِيَّةَ **ترجمہ** روایت ہے ہلب سے کہا پوچھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حکم طعام نصاریٰ کا تو فرمایا آپ نے شک نہ ڈالے تیرے سینہ میں وہ کھانا جس میں مشابہت کی تو نے نصرانیت کی **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا محمود نے اور عبید اللہ بن موسیٰ نے روایت کی انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قبیصہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور روایت کی محمود اور وہب نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے مری بن قطری سے انہوں نے عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے کہ رخصت ہے طعام اہل کتاب کے **مترجم** کہتا ہے اجماع ہے جواز طعام میں حربیوں کے جب تک اہل اسلام دار الحرب میں ہوں کہ بقدر ضرورت کھالیں اور اسمیں اذن امام بھی ضرور نہیں اور حلال ہیں ذبائح اہل الکتاب کے اور اجماع ہے اس پر نہیں خلاف کیا اس پر ہمارا مگر شیعوں نے اور مذہب ہمارا اور جمہور کا اباحت انکی ہے خواہ وہ نام لیویں اللہ کا یا نہ لیویں اور ایک قوم نے کہا حلال نہیں مگر یہ کہ نام لیویں اللہ کا مگر جو ذبح کریں نام مسیح یا اور کسی کے پس وہ حرام ہے اور یہی مذہب ہے ہمارا اور جماہیر علما کا انتہیٰ ما فی النووی فقیر کہتا ہے جب ذبائح اہل الکتاب کے حلال ہیں تو تعجب ہے ان پر جو مسلمان کے ہاتھ سے جو بنام خدا ذبح ہوتے ہیں محترز ہیں ہاں البتہ جو بنام اولیا یا بہ نیت نذر انکے ذبح ہوں وہ البتہ حرام ہے

باب مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّفْرِيقِ بَيْنَ السَّبْيِ باب کراہیت میں تفریق کے درمیان قیدیوں کے

عن أَبِي أَيُّوبَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ وَالِدَةٍ وَوَلَدِهَا فَرَّقَ اللَّهُ بَيْنَهُ وَبَيْنَ أَحِبَّتِهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جو جدائی ڈالے درمیان لڑکے اور اسکی ماں کے جدائی ڈالیگا اللہ تعالیٰ اسکے اور اسکے دوستوں کے درمیان قیامت کے دن **ف** اور اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوا انکے مکروہ کہتے ہیں جدائی ڈالنی درمیان لڑکے اور اسکی ماں کے قیدیوں میں اور درمیان لڑکے اور اسکے باپ کے اور درمیان بھائیوں کے یعنے تقسیم اور بیع وغیرہ میں

باب مَا جَاءَ فِي قَتْلِ الْأُسَارَى وَالْفِدَاءِ باب قیدیوں کے قتل اور فدیہ کے بیان میں

عن عَلِيٍّ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ جِبْرَئِيلَ هَبَطَ عَلَيْهِ فَقَالَ لَهُ خَيِّرْهُمْ يَعْنِي أَصْحَابَكَ فِي أُسَارَى بَدْرٍ الْقَتْلَ أَوِ الْفِدَاءَ عَلَى أَنْ يُقْتَلَ مِنْهُمْ قَابِلًا مِثْلُهُمْ قَالُوا الْفِدَاءَ وَيُقْتَلُ مِنَّا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جبرئیل اترے مجھپر اور کہا اختیار دو تم اپنے اصحاب کو اساری بدر کے قتل اور فدیہ میں کہ اگر اختیار کریں فدیہ کو تو قتل کئے جاوینگے سال آئندہ مثل ان اساری کے کہا انہوں نے اختیار کیا ہمنے فدیہ لیکر چھوڑ دینا کافروں کا اور قتل کئے جاویں ہم میں سے اس باب میں ابن مسعود اور انس اور ابی برزہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت ثوری کی نہیں پہچانتے ہم مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے اور روایت کی ابو اسامہ نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی ابن عون نے ابن سیرین سے انہوں نے عبیدہ سے انہوں نے علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور ابو داؤد حضرمی کا نام عمر بن سعد ہے

عن عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَى رَجُلَيْنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ بِرَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فدیہ دیا دو مردوں کا مسلمانوں سے ساتھ ایک مرد کے مشرکوں سے یعنے ایک مشرک دیکر دو مسلمان چھڑا لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عم ابو قلابہ کی کنیت ابو المہلب ہے اور نام انکا عبد الرحمن بن عمرو ہے اور انکو معاویہ بن عمرو بھی کہتے ہیں اور ابو قلابہ کا نام عبد اللہ بن زید الجرمی ہے اور عمل اسی روایت پر ہے نزدیک اکثر علما صحابہ وغیرہم کے کہ امام کو اختیار ہے کہ قیدیوں میں جسکو چاہے مفت چھوڑ دے اور جسکو چاہے قتل کرے اور جسکو چاہے کچھ مال لیکر چھوڑ دے اور بعض علما نے قتل ہی کو اختیار کیا ہے فدا پر اور اوزاعی نے کہا خبر پہنچی مجھکو کہ یہ آیت منسوخ ہے فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً اور ناسخ اسکی آیت قتال ہے فَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ روایت کیا ہمسے یہ بات اوزاعی کی ہناد نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے کہا اسحق بن منصور نے کہا میں نے احمد سے جب قید ہوں قیدی قتل کئے جاویں یا فدیہ دئے جاویں فرمایا انہوں نے اگر قدرت پاویں کفار فدیہ دینے پر تو کچھ مضائقہ نہیں یعنے فدیہ لیکر چھوڑ دیا جاوے اور اگر قتل کئے جاویں تو اسمیں بھی کچھ مضائقہ نہیں کہا اسحق نے خون بہانا میرے نزدیک اولیٰ ہے مگر یہ کہ ہووے معروف اور طمع کریں اسمیں اکثر لوگ

باب مَا جَاءَ فِي النَّهْيِ عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ باب قتل نسا اور صبیان کی نہی میں

عن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ امْرَأَةً وُجِدَتْ فِي بَعْضِ مَغَازِي رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَقْتُولَةً فَأَنْكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَلِكَ وَنَهَى عَنْ قَتْلِ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک عورت ملی بعض لڑائیوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کی ہوئی پس برا جانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسکی قتل کو اور منع فرمایا عورتوں اور لڑکوں کے قتل سے **ف** اس باب میں بریدہ اور رباح سے بھی روایت ہے اور انکو رباح بن ربیعہ کہتے ہیں اور روایت ہے اسود بن سریع اور ابن عباس اور صعب بن جثامہ سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک بعض صحابہ وغیرہم کے کہ حرام کہتے ہیں عورتوں اور لڑکوں کے قتل کو اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور شافعی کا اور رخصت دی ہے بعض اہل علم نے شبخون کی اور عورتوں اور لڑکوں کو شبخون میں قتل کرنیکی اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ رخصت دی ہے انہوں نے شبخون میں

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ أَخْبَرَنِي الصَّعْبُ بْنُ جَثَّامَةَ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ خَيْلَنَا أَوْطَأَتْ مِنْ نِسَاءِ الْمُشْرِكِينَ وَأَوْلَادِهِمْ قَالَ هُمْ مِنْ آبَائِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے خبر دی مجھکو صعب بن جثامہ نے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ بیشک گھوڑوں نے ہمارے

نے روندڈالا بہت سے عورتوں اور لڑکوں کو مشرکوں کے فرمایا آپنے وہ بھی بابپ دادوں کے قسم سے ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کہتا ہے خلاصہ باب یہ ہے کہ قصداً عورتا در بچوں کو نہ مارے اور اگر شبخون یا
دہاوے میں بغیر قصد کے قتل ہوجاویں تو مضائقہ نہیں آخر وہ بھی شریر کو مین سے ہیں **باب عن** ابی ھریرۃ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی بعث فقال ان وجدتم
فلانا وفلانا لرجلین من قریش فاحرقوھما بالنار ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین اردنا الخروج انی کنت امرتکم ان تحرقوا فلانا وفلانا بالنار
وان النار لا یعذب بھا الا اللہ فان وجدتموھما فاقتلوھما **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا ہمکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر میں سو فرمایا انہوں نے اگر پاؤ تم
فلانی فلانی مردوں کو قریش سے تو جلادو انکو آگ سے پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہمنے ارادہ کیا نکلنے کا میں نے حکم کیا تہا تمکو کہ جلانا تم فلانے فلانی کو آگ میں اور آگ ایسی ہے کہ نہیں عذاب کرتا
ساتہ اسکے مگر اللہ تعالےٰ پس اگر پاؤ تم انہ دونوں کو تو قتل کرو انکو **ف** اس باب میں ابن عباس اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم
کے اور ذکر کیا محمد بن اسحق نے درمیان سلیمان بن یسار اور ابی ہریرہ کے ایک مرد کا اسی اسناد میں اور روایت کی کئی شخصوں نے مثل روایت لیث کے اور حدیث لیث بن سعد کی اشبہ اور اصح ہی **باب**
ما جاء فی الغلول باب غلول کے بیان میں **عن** ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من مات وھو بریء من الکبر والغلول والدین دخل الجنۃ **ترجمہ**
روایت ہے ثوبان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مرا اور وہ پاک ہے تکبر اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں **ف** اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ اور زید بن خالد جہنی سے **عن** ثوبان
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فارق الروح الجسد وھو بریء من ثلث الکنز والغلول والدین دخل الجنۃ ھکذا قال سعید الکنز وقال ابو عوانۃ فی
حدیثہ الکبر ولم یذکر فیہ عن معدان وروایۃ سعید اصح **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا انہوں نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی روح جدا ہوئی بدن سے اور وہ پاک ہے تین چیزوں
سے کنز اور غلول اور قرض سے داخل ہوا جنت میں ایسا ہی کہا سعید نے لفظ کنز کا اور ابو عوانہ نے اپنے حدیث میں لفظ کبر کا اور نہیں ذکر کیا معدان کا اور روایت سعید کی اصح ہی **عن** عمر بن الخطاب
قال قیل یا رسول اللہ ان فلانا قد استشھد قال کلا قد رایتہ فی النار بعباءۃ قد غلھا قال قم یا عمر فناد انہ لا یدخل الجنۃ الا المؤمنون ثلثا **ترجمہ** روایت ہے عمر بن
خطاب سے کہا عرض کیا گیا یا رسول اللہ تحقیق کہ فلانا شخص شہید ہو گیا آپنے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسکو دیکہا آگ میں بیچ دوزخ کے سبب ایک عبا کی کہ چرا لایا اسکو مال غنیمت سے پہر فرمایا آپنے کہڑے ہوجاؤ
عمر اور پکار دو تین بار کہ نہیں داخل ہونگے جنت میں مگر مومن لوگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** کہتا ہے غلول غنیمت کے مال میں سے کچہہ چرا لانا ہے اور کنز وہ مال ہے کہ با وصف کامل ہونے
نصاب کے اسکی زکوٰۃ نہ دیجاوے **باب** ما جاء فی خروج النساء فی الحرب باب عورتوں کے جہاد میں جانیکے بیان میں **عن** انس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یغزو
بام سلیم ونسوۃ معھا من الانصار یسقین الماء ویداوین الجرحی **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاد میں ساتہ رکہتے تہے ام سلیم اور چند اور عورتوں کو
ہمراہ انصار سے کہ پلاتی تہیں پانی اور علاج کرتی تہیں زخمیوں کا **ف** اس باب میں ربیع بنت معوذ سے بہی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** فی قبول ھدایا المشرکین باب مشرکوں
کے ہدیہ قبول کرنیکے بیان میں **عن** علی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان کسری اھدی لہ فقبل وان الملوک اھدوا الیہ فقبل منھم **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے پاس ہدیہ بہیجا کسریٰ نے پس قبول کیا آپنے اور بادشاہ ہدیہ بہیجتے آپکو اور آپ قبول کرتے **ف** اس باب میں جابر سے بہی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ثویر بیٹے ہیں ابی فاختہ
کے نام انکا سعید بن علاقہ ہے اور کنیت انکی ابوجہم ہے **عن** عیاض بن حمار انہ اھدی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم ھدیۃ لہ او ناقۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم
اسلمت فقال لا فقال انی نھیت عن زبد المشرکین **ترجمہ** روایت ہے عیاض بن حمار سے کہ انہوں نے ہدیہ بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کچہہ ہدیہ یا کوئی اونٹ راوی کو شک ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے کیا اسلام لایا تو کہا عیاض نے نہیں فرمایا آپنے میں منع کیا گیا ہوں مشرکین کے ہدیوں سے یعنے انکی قبول سے **کہا ابو عیسٰی نے** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور معنی انی نھیت عن زبد المشرکین کے
یہ ہیں کہ منع کیا گیا ہوں میں مشرکوں کے ہدایا قبول کرنے سے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ وہ قبول کرتے تہے ہدایا مشرکین کے اور مذکور ہی حدیث میں کراہیت اسکی اور احتمال ہے کہ شاید پہلے قبول
کرتے ہوں پہر منع فرمایا اس سے **مترجم** کہتا ہے عیاض بکسر اول وتخفیف تحتانیہ تمیمی مجاشعی صحابی ہیں کہ بعد اس قصہ کی جو مذکور ہوا مشرف باسلام ہوئے اور بصرہ میں رہے اور سنہ پچاس تک زندہ
رہے خطابی نے کہا ہے شاید یہ حدیث منسوخ ہو گئی کہ قبول کرنا ہدایا مشرکین کا بہت احادیث میں وارد ہوا ہے اور شاید یہ عیاض کا اسلئے واپس کیا کہ انکو رغبت ہو اسلام کی اور نفرت ہو شرک سے
اور اکیدر دومہ اور مقوقس کے ہدایا آپنے قبول فرمائے ہیں اور بیہقی نے کہا اخبار قبول ہدایا میں اصح اور اکثر ہیں انتہیٰ قال فی المرقات مختصرا **باب** ما جاء فی سجدۃ الشکر باب سجدہ شکر کے بیان میں
عن ابی بکرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اتاہ امر فسر بہ فخر ساجدا **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو آئی خوشخبری کسی کام کی اور خوش ہوئے آپ اس سے
پس گر پڑے آپ سجدہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے روایت سے بکار بن عبدالعزیز کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ تجویز کیا انہوں نے سجدہ شکر کو

مترجم [illegible] طرف گئے ہیں شافعی اور احمد اور کہتے ہیں کہ سجدۂ شکر مشروع ہی بخلاف مالک اور ابوحنیفہ کے اور اسمین بھی اختلاف ہے کہ طہارت شرط ہی سجدۂ شکر میں یا نہیں تو بعضے شرط طہارت کے قائل ہیں [illegible] الصلوۃ اور بعضے عدم اشتراط کے اسلئے کہ یہ نماز نہیں ہے مولا اقرب اور سفر السعادۃ میں ہے کہ عادت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تھی کہ جب نعمت تازہ یا دفع عذاب کے خبر سنتی سجدۂ شکر [illegible] **باب** ما جاء فی امان المرأۃ والعبد باب عورت اور غلام کے امان دینے کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان المرأۃ لتاخذ للقوم یعنی تجیر علی المسلمین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپنے تحقیق کہ عورت لیتی ہے واسطے قوم کی یعنے پناہ مراد اس سے یہ کہ پناہ دلواتی ہے مسلمانوں سے **ف** [illegible] **عن** ام ہانی انہا قالت اجرت رجلین من احمائی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قد امنا من امنت **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سے [illegible] اپنی شوہر کی قرابت والوں میں سے دو شخصوں کو سو فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امن دی ہم نے جسکو امن دی تونے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اہل علم کے [illegible] عورت کا امان دینا [illegible] قول ہے احمد اور اسحاق کا کہ جائز کہا ہے انہوں نے عورت اور غلام کی امان دینے کو اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ انہوں نے جائز رکھا امان کو غلام کے اور ابو مرہ مولی ہے عقیل بن ابی طالب کا اور انکو مولیٰ ام ہانی کے بھی کہتے ہیں اور نام انکا یزید ہے اور روایت کی انہوں نے علی بن ابی طالب اور عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے [illegible] اور مراد اسکی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ جسنے امن دی مسلمانوں میں سے کسی شخص کو پس وہ جائز ہے اور رعایت اسکی سب کو ضروری ہے **باب** ما جاء فی الغدر باب اقرار توڑنیکے بیان میں **عن** سلیم بن عامر یقول کان بین معاویۃ وبین اہل الروم عہد وکان یسیر فی بلادہم حتی اذا انقضی العہد اغار علیہم فجاء رجل علی دابۃ او علی فرس وہو یقول اللہ اکبر وفاء لا غدر فاذا ہو عمرو بن عبسۃ فسألہ معاویۃ عن ذلک فقال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من کان بینہ وبین قوم عہد فلا یحلن عہدا ولا یشدنہ حتی یمضی امدہ او ینبذ الیہم علی سواء قال فرجع معاویۃ بالناس **ترجمہ** روایت ہے سلیم بن عامر سے [illegible] معاویہ رضی اللہ عنہ کی اور اہل روم کے صلح تھی اور چلے انکے شہروں میں اس ارادہ سے کہ جسوقت تمام مدت صلح کی ہو [illegible] اور وہ کہتا تھا اللہ اکبر تمکو وفا ضرور ہی نہ عہد شکنی پھر دیکھا تو وہ عمرو بن عبسہ تھے پوچھا [illegible] جسکی اور کسی قوم کے درمیان میں عہد ہو تو نہ توڑے عہد کو اور نہ شدت کرے اسمیں یعنی کچھ تغیر نکرے یہانتک کہ گذر جاوے مدت اسکی یا پھینکدیوے [illegible] طرف برابر سے [illegible] درمیان اسکے جلد نہیں تاکہ علم صلح میں دونوں برابر ہوجاوین پھر لوٹے حضرت معاویہ لوگوں کو لیکر **ف** [illegible] **مترجم** حضرت معاویہ [illegible] مدت صلح کی [illegible] تمام مدت انکو لوٹیں حضرت عمرو بن عبسہ کو یہہ امر بھی ناپسند ہوا **باب** ما جاء ان لکل غادر لواء یوم القیامۃ [illegible] **عن** ابن عمر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الغادر ینصب لہ لواء یوم القیامۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے [illegible] ہر عہد شکن کے لئے گاڑا جاویگا ایک نیزہ قیامت کے [illegible] **ف** [illegible] **باب** ما جاء فی النزول علی الحکم باب کسیکے حکم پر اترنیکے [illegible] **عن** جابر [illegible] فحسمہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بالنار فانتفخت یدہ فترکہ فنزفہ [illegible] فلما رای ذلک قال اللہم لا تخرج نفسی حتی تقر عینی من بنی قریظۃ فاستمسک عرقہ فما قطر قطرۃ حتی نزلوا علی حکم سعد بن معاذ [illegible] یستحیی نساؤہم یستعین بہن المسلمون فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصبت حکم اللہ فیہم [illegible] **ترجمہ** [illegible] احزاب میں سعد بن معاذ کی اور کاٹدی رگ اکحل انکی یا ابجل پس داغ دیا انکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے [illegible] لگا خون پھر دوبارہ داغا انکو پھر سوج گیا پھر جب کہا انہوں نے یہ حال یعنے یقین ہوا موت کا کہا یا اللہ نہ نکال جان میری [illegible] یعنے انکا ہلاک دیکھ لوں پس رک گئی انکی رگ اور نہ ٹپکا اسمیں سے ایک قطرہ یہانتک کہ اترے وہ حکم پر سعد بن معاذ کی پس پیغام بھیجا حضرت [illegible] مسلمانونکو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پایا تمنے حکم اللہ کا انکے بابمیں یعنے جو [illegible] **ف** اس باب میں ابی سعید اور عطیہ قرظی سے بھی روایت ہے [illegible] **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اقتلوا شیوخ المشرکین واستحیوا شرخہم والشرخ الغلمان الذین

لم ينبتوا ترجمہ روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قتل کرو شیوخ مشرکین کو اور زندہ چھوڑ دو انکے لڑکوں کو مراد اس سے وہ ہیں کہ جنکے زیر ناف کے بال نہ نکلے ہوں ف
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی حجاج بن ارطاۃ نے قتادہ سے مانند اسکے عن عطية القرظي قال عرضنا على رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم قريظة فكان من أنبت
قتل ومن لم ينبت خلي سبيله فكنت فيمن لم ينبت فخلي سبيلي ترجمہ روایت ہے عطیہ قرظی سے کہا کہ سامنے لائے گئے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دن قریظہ کی لڑائی کے پس
تھا کہ جسکے موئے زہار نکلے ہوں قتل کیا جاتا اور جسکے نہ نکلے ہوں وہ چھوڑ دیا جاتا پھر میں انمیں تھا کہ جسکے موئے زہار نہ نکلے تھے پس چھوڑ دیا مجھکو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عمل اسی
پر ہے نزدیک بعض اہل علم کے کہ انکے نزدیک نکلنا موئے زہار کا علامت بلوغ ہے اگر نہ معلوم ہو احتلام اور سن اسکا اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا باب ما جاء في الحلف باب حلف
کے بیان میں عن عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال في خطبته أوفوا بحلف الجاهلية فإنه لا يزيده يعني الإسلام
إلا شدة ولا تحدثوا حلفا في الإسلام ترجمہ روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ شعیب کے دادا سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے خطبہ میں کہ
پورا کرو حلف ایام جاہلیت کی اسلئے کہ وہ نہ بڑھا دیگی یعنے اسلام میں مگر مضبوطی اور نئی حلف اب نہ کرو اسلام میں ف اس باب میں عبد الرحمن بن عوف اور ام سلمہ اور جبیر بن مطعم اور ابی ہریرہ اور
ابن عباس اور قیس بن عاصم سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم کہتا ہے عرب میں دستور تھا کہ ایک قوم دوسری قوم سے اس بات پر حلف کرتی کہ ہم تمہاری مدد کرینگے
لڑائی میں اور تم ہماری اور ایک کو دوسرے کا حلیف کہتے تھے تو آپنے فرمایا جسکی قسم سابق کی ہو وہ اسکا حق ادا کرے کہ اسمیں اسلام کی مضبوطی اور نیکنامی ہے کہ اہل اسلام وفائے عہد کے ساتھ مشہور
ہونگے اور اب بعد اسلام کے تازہ حلف کسی سے نہ کرے باب في أخذ الجزية من المجوس باب مجوسی سے جزیہ لینے کے بیان میں عن بجالة بن عبدة قال كنت كاتبا
لجزء بن معاوية على مناذر فجاءنا كتاب عمر انظر مجوس من قبلك فخذ منهم الجزية فإن عبد الرحمن بن عوف أخبرني أن رسول الله صلى الله عليه
وسلم أخذ الجزية من مجوس هجر ترجمہ روایت ہے بجالہ سے کہا انہوں نے تھا میں کاتب جزء بن معاویہ کا مناذر میں کہ نام ہے ایک مقام کا پھر آیا ہمارے پاس خط حضرت عمر کا لکھا تھا کہ
دیکھو مجوس کو جو تمہاری طرف میں ہیں لو انسے جزیہ اسلئے کہ عبد الرحمن بن عوف نے خبر دی مجھکو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے کہ نام ہے ایک مقام کا ف
یہ حدیث حسن ہے عن بجالة أن عمر كان لا يأخذ الجزية من المجوس حتى أخبره عبد الرحمن بن عوف أن النبي صلى الله عليه وسلم أخذ الجزية من
مجوس هجر وفي الحديث كلام أكثر من هذا ترجمہ روایت ہے بجالہ سے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نہیں لیتے تھے مجوس سے جزیہ یہاں تک کہ خبر دی انکو عبد الرحمن بن عوف نے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے جزیہ لیا مجوس ہجر سے اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب ما جاء ما يحل من أموال أهل الذمة باب ذمیوں کے مال میں سے
جو حلال ہے اسکے بیان میں عن عقبة بن عامر قال قلت يا رسول الله إنا نمر بقوم فلا هم يضيفونا ولا هم يؤدون ما لنا عليهم من الحق ولا نحن نأخذ
منهم فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أبوا إلا أن تأخذوا كرها فخذوا ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا انہوں نے عرض کیا میں نے یا رسول اللہ ہم گذرتے ہیں ایک
قوم پر کہ وہ نہیں ضیافت کرتی ہماری اور نہ ادا کرتی ہیں جو کچھ ہمارا حق ہے انپر یعنے مہمانداری کا اور نہ ہم انسے لیتے ہیں سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر نہ مانیں وہ مگر یہ کہ لو تم انسے زبردستی
پس لیلو جب بھی ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی لیث بن سعد نے یزید بن ابی حبیب سے بھی یہ حدیث اور مراد اس حدیث کی یہ ہے کہ صحابہ نکلتے تھے جہاد کو پس گذرتے تھے ایک قوم پر اور نہ پاتے
تھے ایسا کھانا کہ خرید لیں اسکو قیمت دیکر سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر وہ انکار کریں کھانا بیچنے سے اور نہ دیں تمکو مگر زبردستی تو لیلو زبردستی ایسا ہی مروی ہے بعض حدیث میں اسی
تفسیر سے اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ وہ حکم کرتے تھے مانند اسکے یعنی جب بیچے کوئی قوم کھانا تو زبردستی لیلیں انسے مجاہد باب ما جاء في الهجرة باب ہجرت کے بیان میں عن ابن عباس
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوم فتح مكة لا هجرة بعد الفتح ولكن جهاد ونية وإذا استنفرتم فانفروا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے دن نہیں ہجرت بعد اس فتح کے ولیکن جہاد ہے اور نیت اور جب طلب کیے جاؤ تم جہاد کے لئے کوچ کرو ف اس باب میں ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ
بن حبشی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث سفیان ثوری نے منصور بن معتمر سے اسی کے مانند مترجم کہتا ہے اس حدیث میں خطاب ہے اہل مکہ کو کہ بعد فتح کے دار الحرب
نہ رہا بلکہ دار الاسلام ہو گیا اب ہجرت فرض نہیں جیسے پہلے تھی اور ہجرت واجب ہے دار الحرب سے اگر آدمی مامون نہ ہو اپنے دین پر نہ مستحب ہے اور باقی ہے استحباب اسکا قیامت تک اس لئے دور رہنے
کے کفار سے اور واسطے جہاد اور حصول صحبت نیکاں اور تحصیل علم کے اور کبھی بر سبیل کفایہ فرض ہوتی ہے ایک گروہ پر مسلمانوں کے واسطے حصول تفقہ فی الدین کے جیسا فرمایا اللہ تعالی نے فلولا
نفر من كل فرقة منهم طائفة ليتفقهوا في الدين الآية باب ما جاء في بيعة النبي باب بیعت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں عن جابر بن عبد الله في قوله

تعالیٰ لقد رضی اللہ عن المؤمنین اذ یبایعونک تحت الشجرۃ قال جابر بایعنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ان لا نفر ولم نبایعہ علی الموت **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے تفسیر میں آیۃ مذکورہ کے یعنے راضی ہوا اللہ تعالیٰ مومنوں سے جبکہ بیعت کرتے تھے وہ تجھ سے نیچے درخت کے کہا جابر نے بیعت کی ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اوپر نہ بھاگنے کے نہیں بیعت کی ہمنے اوپر موت کے **ف** اس باب میں سلمہ بن اکوع اور ابن عمر اور عبادہ اور جریر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے اور مروی ہے یہ حدیث عیسیٰ بن یونس سے وہ روایت کرتے ہیں اوزاعی سے وہ یحییٰ ابن ابی کثیر سے کہا یحییٰ نے کہا جابر بن عبداللہ نے اور نہیں ذکر کیا اس میں ابو سلمہ کا یعنے جیسا پہلی سند میں ہے نام ابو سلمہ کا بعد یحییٰ کے **عن** یزید بن ابی عبید قال قلت لسلمۃ بن الاکوع علی ای شیء بایعتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم الحدیبیۃ قال علی الموت **ترجمہ** روایت ہے یزید بن ابی عبید سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے سلمہ بن اکوع سے کس پر بیعت کی تمنے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دن حدیبیہ کے کہا انہوں نے اوپر موت کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال کنا نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی السمع والطاعۃ فیقول لنا فیما استطعتم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا تھے ہم بیعت کرتے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم سننے اور فرمانبرداری پر پس فرماتے تھے آپ ہمسے جہانتک ہو سکے تم سے یعنے اطاعت بقدر استطاعت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جابر قال لم نبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الموت انما بایعناہ علی ان لا نفر **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا نہیں بیعت کی ہمنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے موت پر بلکہ بیعت کی ہمنے اسپر کہ نہ بھاگینگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی دونوں حدیثوں کے صحیح ہیں ایک قوم نے بیعت کی آپسے موت پر اور کہا تھا کہ ہم اُٹھینگے آپکے سامنے یہانتک کہ قتل کیے جاویں اور ایک قوم نے بیعت کی اور کہا ہم نہ بھاگینگے

باب فی نکث البیعۃ باب بیعت توڑنیکے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلثۃ لا یکلمہم اللہ یوم القیمۃ ولا یزکیہم ولہم عذاب الیم رجل بایع اماما فان اعطاہ وفی لہ وان لم یعطہ لم یف لہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ نہ کلام کریگا انسے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا انکو اور انکے لیے دکھ کی مار ہے ایک وہ مرد کہ بیعت کی اُسنے کسی امام سے پھر اگر دیا امام نے اسکو تو پوری کی بیعت اور نہ دیا تو پوری نہ کی یعنی غرض اسکی بیعت سے دنیا تھی اگر ملی اطاعت کی ورنہ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کہتا ہے مصنف نے دو شخص ذکر نہ کیے اختصارًا ایک اُنمیں کا وہ ہے کہ اُسکے پاس پانی ہے حاجت سے زیادہ اور نہ دیا اُسنے مسافر کو دوسرا وہ کہ بیچا مال کسیکے ہاتھ کوئی جھوٹی قسم کھا کر

باب ما جاء فی بیعۃ العبد باب غلام کی بیعت کے بیان میں **عن** جابر انہ قال جاء عبد فبایع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الہجرۃ ولا یشعر النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ عبد فجاء سیدہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعنیہ فاشتراہ بعبدین اسودین ولم یبایع احدا بعد حتی یسألہ اعبد ہو **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا آیا ایک غلام پس بیعت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ہجرت کی اور نہ جانتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ وہ غلام ہے سو آیا مالک اُسکا تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیچ اسکو پس خریدا اسکو دو غلام کالے دیکر اور پھر کسی سے نہ بیعت لی جب تک پوچھا اُس سے کہ کیا وہ غلام ہے **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن زبیر کے **مترجم** کہتا ہے خریدا ایک غلام کو بطریق تبرع تھا کہ اسکی ہجرت میں خلل آوے

باب ما جاء فی بیعۃ النساء باب عورتوں کی بیعت کے بیان میں **عن** امیمۃ بنت رقیقۃ تقول بایعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی نسوۃ فقال لنا فیما استطعتن واطقتن قلت اللہ ورسولہ ارحم بنا بانفسنا فقلت یا رسول اللہ بایعنا قال سفیان تعنی صافحنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما قولی لمائۃ امرأۃ کقولی لامرأۃ واحدۃ **ترجمہ** روایت ہے امیمہ بنت رقیقہ سے کہا بیعت کی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کئی عورتوں کے سو فرمایا ہمسے اطاعت اُسی میں ضروری ہے جو تمسے ہو سکے اور جسکی تمہیں طاقت ہو کہا میں نے اللہ و رسول ہمپر زیادہ مہربان ہیں ہمسے ہمارے جانوں پر پھر عرض کی میں نے یا رسول اللہ بیعت لیجیے ہمسے کہا سفیان نے یعنے مصافحہ کیجیے ہمسے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قول میرا سو عورتوں کو برابر ہے قول میرے کے ایک عورت کو یعنے قول ہی سے بیعت لینا عورتوں سے کافی ہے مصافحہ کی ضرورت نہیں **ف** اس باب میں عائشہ اور عبداللہ بن عمرو اور اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے محمد بن منکدر کے اور روایت کی سفیان ثوری اور مالک بن انس اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن منکدر سے مانند اسکے

باب فی عدۃ اصحاب بدر باب بدر والوں کی تعداد میں **عن** البراء قال کنا نتحدث ان اصحاب بدر کعدۃ اصحاب طالوت ثلاث مائۃ وثلاثۃ عشر **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہا انہوں نے کہ ہم کہا کرتے تھے کہ بدری لوگ جنگ بدر میں برابر گنتی طالوت والوں کے تھے یعنے جنہوں نے نہر سے صبر کیا تھا تین سو تیرہ آدمی **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور تحقیق کہ روایت کی ثوری وغیرہ نے ابی اسحٰق سے

باب ما جاء فی الخمس باب خمس کے بیان میں **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لوفد عبد القیس آمرکم ان تؤدوا خمس ما غنمتم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا عبد القیس کے قاصدوں کو حکم کرتا ہوں میں تمکو کہ ادا کرو پانچواں حصہ غنیمت سے **ف** اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہوں نے حماد بن زید

سے انہوں نے ابی جمرہ سے انہوں نے ابن عباس سے مانند اسکے **مترجم** کہتا ہے پانچواں حصہ غنیمت کے مال سے جو نکالا جاوے وہ یتیموں اور مسکینوں اور مسافروں پر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرابت والوں پر تقسیم ہو اور قرابت والے سب برابر مقام سمجھے جاویں اور جو لوگ کہ ان میں سے غنی ہوں انکا حق اس خمس میں نہیں ہے اور ذکر اللہ تعالیٰ کا آیہ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْءٍ فَأَنَّ لِلَّهِ خُمُسَهُ وَلِلرَّسُولِ الخ تبرکاً ہے اور حنفیہ کے نزدیک حصہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بعد وفات کے جاتا رہا اور امام شافعی کے نزدیک مال غنیمت کے پانچ حصے کریں ایک حصہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا اور وہ خلیفہ کو ملیگا اور ایک حصہ خاص ذوی القربیٰ کا یعنے بنی ہاشم اور بنی مطلب کا غنی ہوں یا فقیر اور چار حصہ جو بعد خمس کے باقی رہیں وہ غازیوں پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو حنفیہ کے نزدیک دو حصہ اور شافعی اور صاحبین کے نزدیک تین حصہ اور ابن عباس اور مجاہد اور حسن اور ابن سیرین اور عمر بن عبد العزیز اور مالک اور اوزاعی اور ثوری اور لیث اور احمد اور اسحٰق اور ابو عبید اور ابن جریر کا مذہب شافعی کے موافق ہے اور یہ روایت عبد قیس کے وفد کی بخاری میں مذکور ہے اور مشکوٰۃ کی کتاب الایمان کے فصل اول میں مذکور ہے

باب ما جاء فی کراھیۃ النھبۃ باب نہبہ کے حرمت میں

عن رافع قال کنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فتقدم سرعان الناس فتعجلوا من الغنائم فاطبخوا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی اخری الناس فمر بالقدور فامر بها فاكفئت ثم قسم بينهم فعدل بعيرا بعشر شياه **ترجمہ** روایت ہے رافع سے کہا تھے ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر میں پس آگے بڑھ گئے جلدباز لوگ اور جلدی لیا انہوں نے غنیمت سے اور پکانے لگے یعنی قبل تقسیم کے اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم آدمیوں کے پیچھے تھے سو گذرے آپ ہانڈیوں پر اور حکم کیا کہ اوندھا ڈالی گئیں پھر تقسیم کی انہیں سو برابر کیا ایک اونٹ دس بکریوں کے اور روایت کی سفیان ثوری نے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عبایہ سے انہوں نے اپنے دادا رافع بن خدیج سے **ف** اور نہیں ذکر کیا انہوں نے انکی باپ کا روایت کی ہم سے یہ محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے اور یہ اصح ہے اور عبایہ بن رفاعہ کو سماع ہے اپنے دادا رافع بن خدیج سے ۔ اس باب میں ثعلبہ بن حکم اور انس اور ابی ریحانہ اور ابی الدرداء اور عبد الرحمن بن سمرہ اور زید بن خالد اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے بھی روایت ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انتهب فليس منا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو نہب کرے وہ ہم میں سے نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت سے انس کے **مترجم** کہتا ہے نہب کے معنی لغت میں اچک لیجانا ہے اور یہاں اخذ مال مشترک غنیمت سے قبل تقسیم کے مراد ہے

باب ما جاء فی التسلیم علی اھل الکتاب باب اہل الکتاب پر سلام کے بیان میں

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تبدؤا اليهود والنصارى بالسلام واذا لقيتم احدهم في الطريق فاضطروه الى اضيقه **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتدا نکرو یہود و نصاریٰ سے ساتھ سلام کے اور جب ملاقات ہو کسی ایک کی ان میں سے راہ میں تو بیقرار کرو اسکو تنگ راہ میں **ف** اس باب میں ابن عمر اور انس اور ابی بصرہ غفاری سے کہ صحابی ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور معنی اس حدیث کے یہ ہیں کہ تم خود انکے سلام نکرو بلکہ جواب دو جیسا آگے آتا ہے کہا بعض اہل علم نے سبب اسکا یہ ہے کہ سلام میں ابتدا کرنا تعظیم ہے اور مامور ہیں اہل اسلام ساتھ ذلیل کرنے انکے اور اسیطرح جب ملے کوئی ان میں کا راہ میں تو راستہ نہ خالی کرے انکے واسطے اسلئے کہ اسمیں تعظیم ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اليهود اذا سلم عليكم احدهم فانما يقول السام عليك فقل عليك **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہودی جب سلام کرتا ہے تم میں سے کسی پر تو کہتا ہے السام علیک پس جواب دے علیک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** السام علیک کے معنی مری موت تجھ پر یہود عداوت سے مسلمانوں کو ایسا کہتے تھے حضرت نے فرمایا تم بھی وعلیک کہدیا کرو یعنی تجھی پر

باب ما جاء فی کراھیۃ المقام بین اظھر المشرکین باب مشرکوں میں رہنے کی کراہت

عن جرير بن عبد الله ان رسول الله صلى الله عليه وسلم بعث سرية الى خثعم فاعتصم ناس بالسجود فاسرع فيهم القتل فبلغ ذلك النبي صلى الله عليه وسلم فامر لهم بنصف العقل وقال انا بريء من كل مسلم يقيم بين اظهر المشركين قالوا يا رسول الله ولم قال لا تراءى ناراهما **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر طرف خثعم کی پس بچا چاہا بعضی لوگوں نے ساتھ سجدے کے پس جلدی کی مسلمانوں نے انکے قتل میں پھر پہنچی یہ خبر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور حکم کیا آپنے انکے لیے نصف دیت کا اور کہا آپنے میں بیزار ہوں اس مسلمان سے کہ رہے مشرکوں کے درمیان میں کہا یا رسول اللہ کیوں فرمایا آپنے ضرور ہے کہ مسلمان مشرک سے اتنی دور رہے کہ دکھائی نہ دے ایک کو آگ دوسرے کی **ف** روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے مثل حدیث ابی معاویہ کے اور نہیں ذکر کیا انہیں جریر کا اور یہ صحیح تر ہے اور اس باب میں سمرہ سے بھی روایت ہے اور اسمعیل کے اکثر اصحاب نے کہا ہے کہ روایت ہے اسمعیل سے انہوں نے روایت کی قیس بن ابی حازم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر اور نہیں ذکر کیا انہیں جریر کا اور روایت کی حماد بن سلمہ نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے جریر سے ابی معاویہ کی حدیث کی مانند اور سنا میں نے محمد بخاری سے کہتے تھے حدیث صحیح قیس کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور روایت کی سمرہ بن جندب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مت ساتھ رہو مشرکوں کے اور مت اکٹھا ہو ساتھ انکے

کہ جو وہاں اُنکے ساتھ اور اُٹھا بیٹھا ہو وہ مثل اُنکے ہی ہے **مترجم** کہتا ہے ابن حجر مکی نے فتاویٰ حدیثیہ میں کہا ہے مضمون اس حدیث کے یہ ہیں کہ لازم ہے مسلمانوں کو کہ دور رکھیں منزل اپنی منازل مشرکین سے
یعنی جزیرۂ عرب سے اور ایسی جگہ نہ اتریں کہ ایک کی دوسرے کی آگ نظر آوے یعنی کہ اس صورت میں وہ بھی اُنکے ساتھ معدود ہوگا اور مقرر ہو چکا ہے کہ ہجرت دار الحرب سے واجب ہے اور جب مسلمان اُنمیں مقیم ہو
تو اُنکی تکثیر سواد کی اور اگر کوئی لشکر تمام زمینوں کا اُنکا قصد کرے اور اُنکی فرودگاہ پر پہنچ جاوے اور دیکھنا آگ کا اُسکو مانع جہاد ہو اسلئے کہ عرب مقدار لشکر کا آگ سے معلوم کرتی تھی پس اس محذور عظیم
کے سبب سے اقامت اور مساکنت کفار کے ساتھ منع ہوئی انتہیٰ اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتّٰى يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ یعنی نہ بیٹھو ساتھ اُنکے یہاں تک
کہ وہ مشغول ہوں اور باتوں میں اسلئے کہ تحقیق تم اُسوقت انہی کے مثل ہو اور نسائی میں ہے لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْ مُشْرِكٍ عَمَلًا بَعْدَ مَا أَسْلَمَ أَوْ يُفَارِقُ الْمُشْرِكِينَ اور من سکن التمام مختصراً

باب مَا جَاءَ فِي إِخْرَاجِ الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ باب جزیرۂ عرب سے یہود و نصاریٰ کے نکالنے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ يَقُولُ أَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ يَقُولُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ فَلَا أَتْرُكُ فِيهَا إِلَّا مُسْلِمًا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہتے تھے خبر دی مجھکو عمر بن خطاب نے کہ سنا انہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے البتہ میں نکالدونگا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے اور نہ چھوڑونگا میں اُسمیں مگر مسلمان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَئِنْ عِشْتُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَأُخْرِجَنَّ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى مِنْ جَزِيرَةِ الْعَرَبِ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں زندہ رہا انشاء اللہ تعالیٰ نکالدونگا یہود و نصاریٰ کو جزیرۂ عرب سے پھر بعد وفات حضرت کے حضرت عمرؓ نے اُنکو نکال دیا

باب مَا جَاءَ فِي تَرِكَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ترکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَتْ مَنْ يَرِثُكَ قَالَ أَهْلِي وَوَلَدِي قَالَتْ فَمَا لِي لَا أَرِثُ أَبِي فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا نُورَثُ وَلَكِنْ أَعُولُ مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُولُهُ وَأُنْفِقُ عَلَى مَنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنْفِقُ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہؓ سے کہا انہوں نے آئیں حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس اور فرمایا کون وارث ہوگا تمہارا کہا ابوبکر نے میرے گھر والے اور اولاد میری فرمایا حضرت فاطمہ نے پھر کیا سبب ہے کہ میں وارث نہوں اپنے باپ کی سو کہا ابوبکر نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے نہیں وارث ہوتا ہمارا کوئی و لیکن روٹی کپڑا دونگا میں جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم روٹی کپڑا دیتے تھے اور خرچ دونگا میں اسکو جسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دیتے تھے **ف** اس باب میں عمر اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد اور عائشہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے اس سند سے روایت کیا اسکو حماد بن سلمہ اور عبد الوہاب بن عطا دونوں روایت کرتے ہیں محمد بن عمرو سے انہوں نے روایت کی ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی بکر صدیق سے کئی سندوں سے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَدَخَلَ عَلَيْهِ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَّامِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ وَالْعَبَّاسُ يَخْتَصِمَانِ فَقَالَ عُمَرُ لَهُمْ أَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ الَّذِي بِإِذْنِهِ تَقُومُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ أَتَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ قَالُوا نَعَمْ قَالَ عُمَرُ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَبُو بَكْرٍ أَنَا وَلِيُّ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتَ أَنْتَ وَهٰذَا إِلَى أَبِي بَكْرٍ تَطْلُبُ أَنْتَ مِيرَاثَكَ مِنِ ابْنِ أَخِيكَ وَيَطْلُبُ هٰذَا مِيرَاثَ امْرَأَتِهِ مِنْ أَبِيهَا فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ إِنَّهُ صَادِقٌ بَارٌّ رَاشِدٌ تَابِعٌ لِلْحَقِّ وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ **ترجمہ** روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا داخل ہوا میں پاس عمر بن خطاب کے اور داخل ہوئے اُن پاس عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص پھر آئے حضرت علی اور عباس تکرار کرتے ہوئے سو فرمایا حضرت عمر نے قسم دیتا ہوں میں اُس خدا کی جسکے حکم سے ٹھیرا ہے آسمان اور زمین کیا جانتے ہو تم کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا جو چھوڑیں ہم صدقہ ہے کہا سب حاضرین نے ہاں فرمایا حضرت عمر نے پھر جب وفات ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا ابوبکر نے میں خلیفہ ہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پھر آئے تم اور یہ ابوبکر کے پاس طلب کرنے لگے تم میراث اپنے بھتیجے کی اور طلب کرنے لگے یہ میراث اپنی بی بی کی اُنکے باپ سے کہا ابوبکر نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارا کوئی وارث نہیں جو ہم نے چھوڑا صدقہ ہے اور اللہ خوب جانتا ہے کہ وہ سچے تھے اور نیک تھے راہ پر تھے تابع حق کے اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے مالک بن انس کی روایت سے **مترجم** کہتا ہے باقی قصہ بروایت بخاری یہ ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت علی اور عباس سے فرمایا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُس مال سے یعنی فدک وغیرہ سے نفقہ اپنی ازواج کا موافق ایک سال کے لیلیتے تھے اور باقی سلاح اور مصالح مومنین میں خرچ کرتے تھے پھر ابوبکر بھی بعد وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسی طرح خرچ کرتے رہے اور میں اسیطرح کرتا ہوں اگر تم دونوں موافق عادت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر کی خرچ کرنیکا وعدہ کرو اور تصرف مالکانہ اسپر نہ سمجھو تو میں اسکا متولی تمکو کردوں جب یہ دونوں راضی ہوئے تو حضرت عمرؓ نے انکو سونپ دیا پھر انہوں نے چاہا کہ وہ آپس میں ان دونوں کے

تقسیم ہوجاوے تاکہ ہر ایک اپنے حصہ پر بخوبی متصرف ہو حضرت عمر نے فرمایا لا اقضی فیہا قضاءً غیر ذلک یعنی اس حکم سابق کے سوا مین دوسرا حکم نہ دونگا اگر تم دونون اسکے تکفل سے عاجز ہو تو پھر مجھے پھیر دو یہ خلاصہ مضمون ہے بخاری کا اور اسمین ایک اشکال ہے وہ یہ ہے کہ حضرت علی اور عباس اگر جانتے تھے کہ حضرت نے فرمایا لا نورث ما ترکنا صدقۃ تو پھر حضرت ابوبکر صدیق کے پاس طلب میراث کو کیون حاضر ہوئے اور ابوبکر کی زبان سے یہ حدیث سُنی تھی تو پھر حضرت عمر کے پاس کیون حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ حضرت فاطمہ اور علی اور عباس سے ہر ایک نے یہ خیال کیا کہ لا نورث ما ترکناہ صدقۃ کا حکم بعض افراد کے ساتھ خاص ہے جمیع افراد ترکہ کو شامل نہین خطابی نے کہا کہ ایک اور اشکال یہ ہے کہ جب حضرت عمر نے اس شرط پر کہ مصارف صدقات مین اُسی صرف کرین وہ مال حضرت علی اور عباس کو تفویض کر دیا اور اُنہون نے حدیث ما ترکناہ صدقۃ کی بخوبی سن لی اور مہاجرین کی گواہی اس حدیث پر ہو چکی پھر دوبارہ وہ حضرت عمر کے پاس کیون حاضر ہوئے خلاصہ جواب یہ ہے کہ مقصود اُنکا اس بار آنے سے تصرف ملکانہ نتھا بلکہ یہ چاہتے تھے کہ اگر یہ تقسیم ہو جاوے تو ہر ایک اپنے حصہ کی تدبیر اور حفاظت بآسانی کرے اور حضرت عمر نے اس تقسیم کو بھی گوارا نکیا اور نچاہا کہ کسی طرح اُسپر تقسیم کا لفظ آوے کہ ایسا نہو بعد چندے اس تقسیم کے سبب سے لوگ اُسی میراث اور ترکہ سمجھ لین چنانچہ ابوداؤد مین مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت مین بھی اُسے حالت اولی پر باقی رکھا اور کچھ تغیر نکیا یہ صریح دلیل ہے انکی رضا کی حضرت عمر کے فرمانے پر اور مندفع ہوگئے اس ہمارے تقریر سے اکثر اعتراضات باطلہ فرقہ شیعہ شنیعہ کی الحمد للہ علی ذلک **باب** ما جآء قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ ان ھذہ لا تغزی بعد الیوم یہ باب اس بیان مین کہ فرمایا آپنے فتح مکہ مین کہ اب جہاد نکیا جاویگا اسپر آجکے بعد **عن** الحارث بن مالک بن برصاء قال سمعت النبی صلی اللہ علیہ وسلم یوم فتح مکۃ یقول لا تغزی ھذہ بعد الیوم الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے حارث بن مالک سے کہا اُنہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن فرماتے تھے نہ جہاد کیا جاویگا اسپر آجکے دن کے بعد قیامت کے دن تک یعنی کبھی ایسا نہوگا کہ مسکن کفار اور دار الحرب ہو **ف** اس باب مین ابن عباس اور سلیمان بن صرد اور مطیع سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یہ حدیث زکریا بن ابی زائدہ کی شعبی سے جو ہی مذکور ہوئی نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے **باب** ما جآء فی الساعۃ التی تستحب فیہا القتال یہ باب لڑائی کے مستحب وقت مین **عن** النعمان بن مقرن قال غزوت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فکان اذا طلع الفجر امسک حتی تطلع الشمس فاذا طلعت قاتل فاذا انتصف النہار امسک حتی تزول الشمس فاذا زالت الشمس قاتل حتی العصر ثم امسک حتی یصلی العصر ثم یقاتل وکان یقال عند ذلک تہیج ریاح النصر ویدعو المؤمنون لجیوشہم فی صلوتہم **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن مقرن سے کہا اُنہون نے جہاد کیا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نکلتی صبح ٹھہر جاتے یہانتک کہ آفتاب طلوع ہوتا پھر جب نکل آتا آفتاب لڑتے پھر جب دوپہر ہوتی ٹھہر جاتے یہانتک کہ ڈھلتا آفتاب پھر جب ڈھلتا آفتاب لڑتے عصر تک پھر ٹھہر جاتے یہانتک کہ پڑھ لیتے عصر پھر لڑتے اور کہا جاتا تھا اس وقت یعنی بعد عصر کے چلتی ہے ہوا مدد الٰہی کی اور دعا کرتے ہین مومن اپنے لشکرون کے لیے نمازون مین **ف** اور مروی ہے یہ حدیث نعمان بن مقرن سے اور اسناد سے کہ وہ اس سے زیادہ وصل ہے اور قتادہ نے نہین پایا نعمان بن مقرن کو وفات پائی نعمان نے خلافت مین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے روایت کی ہم سے حسن بن خلال نے اُنہون نے عفان اور حجاج سے اُنہون نے کہا روایت کی ہمسے حماد بن سلمہ نے اُنہون نے ابو عمران جونی سے اُنہون نے علقمہ سے اُنہون نے معقل بن یسار سے کہ عمر بن خطاب نے بھیجا نعمان بن مقرن کو ہرمزان کی طرف پھر ذکر کی حدیث طویل سو کہا نعمان نے حاضر ہوا مین ساتھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پس جب اول نہار مین نہ لڑتے انتظار کرتے زوال شمس کا اور ہوا کے چلنے کا اور نزول نصر کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور علقمہ بن عبداللہ بھائی ہین بکر بن عبداللہ مزنی کے **باب** ما جآء فی الطیرۃ یہ باب طیرہ کے بیان مین **عن** عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الطیرۃ من الشرک وما منا ولکن اللہ یذھبہ بالتوکل **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بدفالی پر عمل کرنا شرک ہے اور نہین کوئی ہم مین سے کہ جسکو خیال نہ آوے بدفالی کا مگر اللہ دور کر دیتا ہے اُسکو ساتھ توکل کے **ف** کہا ابو عیسیٰ نے سنا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہتے تھے کہ سلیمان بن حرب فرماتے تھے کہ میرے نزدیک وما منا سے اخیر تک قول عبداللہ بن مسعود کا ہی اور اس باب مین سعد اور ابی ہریرہ اور حابس تمیمی اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر سلمہ بن کہیل کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے بھی سلمہ سے یہ حدیث **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا عدوی ولا طیرۃ واحب الفال قالوا یا رسول اللہ وما الفال قال الکلمۃ الطیبۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ بیماری متعدی ہے نہ بدفالی اور دوست رکھتا ہون مین نیک فال کو کہا گیا یا رسول اللہ کیا ہی فال نیک فرمایا کوئی بات اچھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعجبہ اذا خرج لحاجتہ ان یسمع یا راشد یا نجیح **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوست رکھتے تھے جب نکلتے کسی اپنے کام کو کہ سُنین یا راشد یا نجیح **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** عدوی ایک کی بیماری دوسرے کو لگنا عربکا عقیدہ باطل تھا کہ جب کھجلی والا اونٹ اچھے اونٹون مین آجاتا ہی تو سبکو کھجلی ہو جاتی ہے اور آدمیون مین بھی ایسا ہی تہا ہند کے حمقا چیچک کھجلی سفیہ مین ایسا ہی عقیدہ رکھتے ہین اور یہ تتبع نصاری طرح طرح کی اس عقیدہ باطلہ کے سبب سے ... ہین اور راشد راہ یافتہ اور نجیح

ملا کر دیکھا موا حضرت شان نہ وہ بیج نیک فال لیتے تھے اور بدفالی کو شرک فرماتی تھے جیسے ہند کی حمقا میں عقیدہ ہے کہ جب گھر سے نکلے اور تلی سامنے آگئی یا خالی مشک یا کسی نے چھینکا تو لوٹ آئی
اور سمجھے کہ اگر اس وقت جاوینگے تو بلی انجاح مرام کہ آئینگے **بَابُ مَا جَاءَ فِي وَصِيَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقِتَالِ** باب وصیت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتال میں
عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا بَعَثَ أَمِيرًا عَلَى جَيْشٍ أَوْصَاهُ فِي خَاصَّةِ نَفْسِهِ بِتَقْوَى اللهِ وَمَنْ مَعَهُ مِنَ الْمُسْلِمِينَ خَيْرًا وَقَالَ اغْزُوا
بِسْمِ اللهِ وَفِي سَبِيلِ اللهِ قَاتِلُوا مَنْ كَفَرَ بِاللهِ وَلَا تَغُلُّوا وَلَا تَغْدِرُوا وَلَا تُمَثِّلُوا وَلَا تَقْتُلُوا وَلِيدًا فَإِذَا لَقِيتَ عَدُوَّكَ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَادْعُهُمْ إِلَى إِحْدَى ثَلَاثِ خِصَالٍ
أَوْ خِلَالٍ أَيَّتُهَا أَجَابُوكَ فَاقْبَلْ مِنْهُمْ وَكُفَّ عَنْهُمْ ادْعُهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ وَالتَّحَوُّلِ مِنْ دَارِهِمْ إِلَى دَارِ الْمُهَاجِرِينَ وَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ إِنْ فَعَلُوا ذَلِكَ فَإِنَّ لَهُمْ مَا لِلْمُهَاجِرِينَ
وَعَلَيْهِمْ مَا عَلَى الْمُهَاجِرِينَ وَإِنْ أَبَوْا أَنْ يَتَحَوَّلُوا فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّهُمْ يَكُونُونَ كَأَعْرَابِ الْمُسْلِمِينَ يَجْرِي عَلَيْهِمْ مَا يَجْرِي عَلَى الْأَعْرَابِ لَيْسَ لَهُمْ فِي الْغَنِيمَةِ وَالْفَيْءِ شَيْءٌ إِلَّا
أَنْ يُجَاهِدُوا فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ عَلَيْهِمْ وَقَاتِلْهُمْ وَإِذَا حَاصَرْتَ حِصْنًا فَأَرَادُوكَ أَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهِ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللهِ وَلَا ذِمَّةَ
نَبِيِّهِ وَاجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَكَ وَذِمَمَ أَصْحَابِكَ فَإِنَّكُمْ إِنْ تُخْفِرُوا ذِمَمَكُمْ وَذِمَمَ أَصْحَابِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ أَنْ تُخْفِرُوا ذِمَّةَ اللهِ وَذِمَّةَ رَسُولِهِ وَإِذَا حَاصَرْتَ أَهْلَ حِصْنٍ
فَأَرَادُوكَ أَنْ تُنْزِلَهُمْ عَلَى حُكْمِ اللهِ فَلَا تُنْزِلْهُمْ وَلَكِنْ أَنْزِلْهُمْ عَلَى حُكْمِكَ فَإِنَّكَ لَا تَدْرِي أَتُصِيبُ حُكْمَ اللهِ فِيهِمْ أَمْ لَا أَوْ نَحْوَ هَذَا **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہا کہ تھے رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بھیجتے کسی امیر کو کسی لشکر پر وصیت کرتے خاص اسکے نفس کو اللہ سے ڈرنیکی اور ہمراہ کے مسلمانوں کے ساتھ بھلائی کرنیکی اور فرماتے جہاد کرو اللہ کے نام سے لڑو اللہ کی راہ میں لڑو اسکو جو منکر ہے
اللہ کا اور غنیمت میں چوری نکرو اور اقرار نہ توڑو اور مثلہ نکرو اور قتل نکرو بچونکو پھر جب مقابل ہو تم اپنے دشمن کے مشرکوں سے تو بلاؤ انکو تین خصلتوں کی طرف راوی کو شک ہے کہ خلال فرمایا یا خصال
اگر وہ ایک کو بھی مان لیں ان تینوں میں سے تو قبول کر انسے اور باز رہ انکے قتل سے پھر بلا انکو اسلام کی طرف اور اٹھ آنیکی طرف اپنے گھر سے مہاجروں کے گھر کی طرف اور خبر دے انکو کہ اگر وہ یہ
کریں گے اور اٹھ آئیں تو ویسا ہی حق ہوگا انکے جو ہے واسطے مہاجروں کے یعنے حصہ مال غنیمت اور فی سے اور ویسے ہی امر جو ہے مہاجروں پر یعنے تائید دین اور اگر وہ تحول سے انکار کریں بعد اسلام کے تو
خبر دے انکو کہ ہونگے وہ مانند گنواروں مسلمانوں کے جاری ہوگا ان پر جو جاری ہوگا گنواروں پر نہوگا حصہ انکا غنیمت اور فی میں مگر یہ کہ وہ جہاد کریں پھر اگر وہ اسلام سے بھی انکار کریں تو
مدد مانگ اللہ سے انکے ہلاک پر اور لڑ انسے اور جب گھیرے تو کسی قلعہ کو اور وہ ارادہ کریں کہ تو دے انکو پناہ اللہ کی اور اسکے رسول کی تو مت دے انکو پناہ اللہ کی اور اسکے رسول کی
اور دے انکو پناہ اپنی اور اپنے ساتھ والوں کی اسلئے کہ اگر تم توڑو پناہ اپنی اور اپنے ہمراہ والوں کی یعنے نقض عہد کرو بہتر ہے اس سے کہ توڑو پناہ اللہ کی اور اسکے رسول کی اور اسیطرح جب گھیرے تو
کسی قلعہ والونکو اور ارادہ کریں وہ کہ اتریں اوپر حکم اللہ کے تو نہ اتار انکو اللہ تعالی کے حکم پر ولیکن اتار انکو اپنے حکم پر اسلئے کہ تو نہیں جانتا کہ پہونچیگا تو اللہ کے حکم کو انکے باب میں یا نہیں اور اسی
مانند کچھ فرمایا **ف** اس باب میں نعمان بن مقرن سے بھی روایت ہے حدیث بریدہ کی حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے ابواحمد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے علقمہ سے
اسی مانند روایت مدلول کے اور زیادہ کیے اسمیں یہ لفظ یعنے وسط حدیث میں فَإِنْ أَبَوْا فَخُذْ مِنْهُمُ الْجِزْيَةَ فَإِنْ أَبَوْا فَاسْتَعِنْ بِاللهِ عَلَيْهِمْ یعنے اگر وہ انکار کریں اسلام سے تو لو انسے جزیہ اور اگر
انکار کریں جزیہ سے بھی تو مدد مانگو اللہ سے انپر یعنے ان سے لڑو **مترجم** یہ تیسرے خصلت ہے جو روایت سابقہ میں مذکور نہیں ہوئی تھی انتہی اسیطرح روایت کیے وکیع وغیرہ اور لوگوں نے سفیان سے اور روایت
کی محمد بن بشار کے سوا اور لوگوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے اور ذکر کیا انہوں نے امر جزیہ کا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُغِيرُ إِلَّا عِنْدَ صَلَاةِ الْفَجْرِ
فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا أَمْسَكَ وَإِلَّا أَغَارَ وَاسْتَمَعَ ذَاتَ يَوْمٍ فَسَمِعَ رَجُلًا يَقُولُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ فَقَالَ عَلَى الْفِطْرَةِ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ قَالَ خَرَجْتَ مِنَ النَّارِ **ترجمہ**
روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نہ لوٹتے تھے مگر نماز صبح کے وقت پھر اگر سن لی آپنے اذان ٹھیر جاتی تھے ورنہ لوٹ لیتے تھے اور کان لگایا ایکدن تو سنا کہ ایکمرد کہتا تھا
اللہ اکبر اللہ اکبر سو فرمایا آپنے ہے تو فطرت اسلام پر پھر کہا اسنے اشہد ان لا الہ الا اللہ فرمایا آپنے نکلا تو دوزخ کی آگ سے **ف** کہا حسن نے اور روایت کی ہمسے ولید نے انہوں نے حماد سے اسی سند
سے اسی روایت کے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

أَبْوَابُ فَضَائِلِ الْجِهَادِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں فضائل جہاد میں جو مروی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ فَضْلِ الْجِهَادِ باب فضیلت جہاد میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا
رَسُولَ اللهِ مَا يَعْدِلُ الْجِهَادَ قَالَ إِنَّكُمْ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَرَدُّوا عَلَيْهِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا كُلُّ ذَلِكَ يَقُولُ لَا تَسْتَطِيعُونَهُ فَقَالَ فِي الثَّالِثَةِ مَثَلُ الْمُجَاهِدِ فِي سَبِيلِ اللهِ
مَثَلُ الصَّائِمِ الْقَائِمِ الَّذِي لَا يَفْتُرُ مِنْ صَلَاةٍ وَلَا صِيَامٍ حَتَّى يَرْجِعَ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا عرض کیا گیا کہ یا رسول اللہ کیا چیز برابر ہی جہاد کے
یعنے ثواب و اجر میں فرمایا آپنے تم طاقت نہیں رکھتی اسکی پھر دوبارہ پوچھا آپ سے یا سہ بارہ ہر بار آپ فرماتی تھے تم اسکی طاقت نہیں رکھتی پھر فرمایا تیسری بار میں مثال مجاہد فی سبیل اللہ کی مانند

اُس روزہ دار اور نمازی کی ہے کہ نہیں قصور کرتا نماز میں اور نہ روزہ میں یہانتک کہ پھر آئے مجاہد فی سبیل اللہ **ف** اس باب میں شفا اور عبداللہ بن حبشی اور ابو موسی اور ابو سعید اور اُم مالک بہزیہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہ کی کئی سندوں سے **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ المجاہد فی سبیلی ھو علی ضمان ان قبضتہ اورثتہ الجنۃ وان رجعتہ رجعتہ باجر او غنیمۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے فرماتا ہے اللہ عز وجل کہ مجاہد میری راہ میں میری امان میں ہے اگر قبض کروں میں اسکی روح وارث کروں اسکو جنت کا اور اگر پھیروں اسکو تو پھیروں ساتھ اجر اور غنیمت کے **ف** یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **باب** ما جاء فی فضل من مات مرابطا باب مرابطہ کی موت کی فضیلت کے بیان میں **عن** فضالۃ بن عبید یحدث عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال کل میت یختم علی عملہ الا الذی مات مرابطا فی سبیل اللہ فانہ ینمی لہ عملہ الی یوم القیمۃ ویامن فتنۃ القبر وسمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول المجاہد من جاھد نفسہ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ ابن عبید سے روایت کرتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ انہوں نے فرمایا مہر کر دیجاتی ہے ہر میت کے عمل پر یعنے تمام ہو جاتی ہیں اور بڑھتے نہیں مگر جو کہ مرابطہ اللہ کی راہ میں بڑھائی جاتی ہیں اسکے لئے عمل اسکے قیامت کے دن تک اور امن میں رہتا ہے وہ فتنہ قبر سے اور سنا میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے مجاہد وہ ہے جو مجاہدہ کرے اپنے نفس سے یعنے طاعت الٰہی میں صبر کرے اور نفس کی پیروی نہ کرے اور یہ جہاد اکبر ہے **ف** اس باب میں عقبہ بن عامر اور جابر سے بھی روایت ہے حدیث فضالہ بن عبید کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی فضل الصوم فی سبیل اللہ باب جہاد میں روزہ رکھنے کی فضیلت میں **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام یوما فی سبیل اللہ زحزحہ اللہ عن النار سبعین خریفا احدھما یقول سبعین والاخر یقول اربعین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ رکھے ایکدن اللہ کی راہ یعنے جہاد میں دور کر دیگا اللہ تعالیٰ اسکو آگ سے دوزخ کی ستر برس کی مسافت تک ایک راوی کہتا تھا ستر برس اور دوسرا چالیس برس کہتے عروہ اور سلیمان بن یسار دونوں نے گنتی میں اختلاف کیا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ابو الاسود کا نام محمد بن عبدالرحمن بن نوفل اسدی ہے اور وہ مدنی ہیں اس باب میں ابی سعید اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا یصوم عبد یوما فی سبیل اللہ الا باعد ذلک الیوم النار عن وجھہ سبعین خریفا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں روزہ رکھتا ہے کوئی بندہ ایکدن اللہ کی راہ یعنی جہاد میں مگر دور کرتا ہے وہ دن دوزخ کی آگ اسکے منہ سے ستر برس کی مسافت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی امامۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام یوما فی سبیل اللہ جعل اللہ بینہ وبین النار خندقا کما بین السماء والارض **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو روزہ رکھے ایکدن اللہ کی راہ میں بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے اور دوزخ کے درمیان میں ایک خندق جیسے آسمان زمین **ف** یہ حدیث غریب ہے ابی امامہ کی روایت سے **باب** ما جاء فی فضل النفقۃ فی سبیل اللہ باب جہاد میں خرچ کرنے کی فضیلت میں **عن** خریم بن فاتک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من انفق نفقۃ فی سبیل اللہ کتبت لہ بسبعمائۃ ضعف **ترجمہ** روایت ہے خریم بن فاتک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خرچ کرے کچھ نقد و جنس اللہ کی راہ میں لکھا جاتا ہے اسکے لئے اسکا سات سو گنا **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت رکین بن ربیع کی **باب** ما جاء فی فضل الخدمۃ فی سبیل اللہ باب خدمت کی فضیلت میں جہاد میں **عن** عدی بن حاتم الطائی انہ سأل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الصدقۃ افضل قال خدمۃ عبد فی سبیل اللہ او ظل فسطاط او طروقۃ فحل فی سبیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم طائی سے کہ انہوں نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا صدقہ افضل ہے کہا دینا غلام کا اللہ کی راہ میں یا سایہ خیمہ کا یا اونٹنی جوان اللہ کی راہ میں **ف** اور مروی ہے معاویہ بن صالح سے یہ حدیث مرسلا اور خلاف کیا گیا زید بن (؟) سے اسناد میں اس حدیث کے اور روایت کی ولید بن جمیل نے یہ حدیث قاسم ابی عبدالرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے یہ حدیث زیاد بن ایوب نے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ولید بن جمیل سے انہوں نے قاسم ابی عبدالرحمن سے انہوں نے ابی امامہ سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے افضل صدقوں کا سایہ خیمہ کا ہے اللہ کی راہ میں اور دینا خادم کا ہے اللہ کی راہ میں یا دینا جوان اونٹنی کا ہے اللہ کی راہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور وہ صحیح تر ہے میرے نزدیک معاویہ بن صالح کی روایت سے **باب** ما جاء فیمن جھز غازیا باب غازی کا سامان تیار کرنے کی فضیلت میں **عن** زید بن خالد الجھنی عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من جھز غازیا فی سبیل اللہ فقد غزا ومن خلف غازیا فی اھلہ فقد غزا **ترجمہ** روایت ہے زید بن خالد جہنی سے وہ روایت کرتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا جس نے تیار کر دیا غازی کو یعنے ہتھیار وغیرہ دیئے اللہ کی راہ میں تو اُسنے بھی جہاد کیا اور جو خلیفہ ہوا غازی کا اُسکے گھر والوں میں یعنی خبر گیری اُنکی کرتا رہا تو اُسنے بھی جہاد کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے سوا اسکی روایت کے ہم سے بیان کی ابن ابی عمر نے انہوں نے

سفیان نے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو تیاری کردے غازی کی اللہ کی راہ میں یا خلیفہ ہو اُسکا اسکے گھر والوں میں اُس نے جہاد کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہوں نے حرب سے انہوں نے یحییٰ ابن کثیر سے انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے تیاری کی غازی کی اللہ کی راہ میں اُسنے جہاد کیا **ف** یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبد الملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے زید بن خالد جہنی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

باب مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ باب جسکے قدم گرد آلود ہوں جہاد میں اُسکی فضیلت کے بیان میں **عَنْ** يَزِيدَ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ قَالَ لَحِقَنِي عَبَايَةُ بْنُ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ وَأَنَا مَاشٍ إِلَى الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَبْشِرْ فَإِنَّ خُطَاكَ هَذِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ سَمِعْتُ أَبَا عَبْسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللهِ فَهُمَا حَرَامٌ عَلَى النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے یزید بن ابی مریم سے کہا ملے مجھکو عبایہ بن رفاعہ اور میں جاتا تھا جمعہ کی نماز کو سو کہا بشارت ہو تمہارے یہ قدم بھی اللہ کی راہ میں ہیں سنا میں نے ابا عبس سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکے گرد آلود ہوں دونوں قدم اللہ کی راہ میں پر دونوں حرام ہیں آگ پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو عبس کا نام عبد الرحمن بن جبر ہے اور اس باب میں روایت ہے ابی بکر سے اور ایک مرد صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور یزید بن ابی مریم ایک مرد ہیں شامی روایت کی اُن سے ولید بن مسلم اور یحییٰ بن حمزہ اور کئی لوگوں نے شام کے اور برید بن ابی مریم کوفی ہیں انکے باپ اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم میں سے ہیں اور نام انکا مالک بن ربیعہ ہے

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْغُبَارِ فِي سَبِيلِ اللهِ باب جہاد کے غبار کے فضیلت کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَلِجُ النَّارَ رَجُلٌ بَكَى مِنْ خَشْيَةِ اللهِ حَتَّى يَعُودَ اللَّبَنُ فِي الضَّرْعِ وَلَا يَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِي سَبِيلِ اللهِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ داخل ہوگا آگ میں وہ شخص کہ رویا خوف سے اللہ کے یہانتک کہ لوٹ جاوے دودھ تھن میں اور نہ جمع ہوگا غبار اللہ کی راہ کا اور دھواں جہنم کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبد الرحمن مولی ہیں آل طلحہ مدنی کے

باب مَا جَاءَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ باب اُسکے بیان میں جو بوڑھا ہو اللہ کی راہ میں **عَنْ** سَالِمِ بْنِ أَبِي الْجَعْدِ أَنَّ شُرَحْبِيلَ بْنَ السِّمْطِ قَالَ يَا كَعْبَ بْنَ مُرَّةَ حَدِّثْنَا عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحْذَرْ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي الْإِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے سالم بن ابی الجعد سے کہ شرحبیل بن سمط نے کہا اے کعب بن مرہ روایت کرو ہمارے سامنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بچو زیادت و نقصان سے کہا انہوں نے سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو بوڑھا ہوا اسلام میں اسکے لئے ایک نور ہوگا قیامت کے دن یعنی جو جہاد میں بوڑھا ہو تو اسکا یہ کہنا **ف** اس باب میں فضالہ ابن عبید اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے حدیث کعب بن مرہ کی حسن ہے اسیطرح روایت کی اعمش نے عمرو بن مرہ سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث منصور سے روایت سالم بن ابی الجعد اور داخل کیا گیا درمیان سالم اور کعب کے ایک مرد اس اسناد میں اور کبھی کعب بن مرہ کو مرہ بن کعب بہزی بھی کہتے ہیں اور مشہور صحابی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مرہ بن کعب بہزی ہیں اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِي سَبِيلِ اللهِ كَانَتْ لَهُ نُورًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** اوپر گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور حیوہ بن شریح بیٹے ہیں یزید حمصی کے

باب مَا جَاءَ مَنِ ارْتَبَطَ فَرَسًا فِي سَبِيلِ اللهِ باب گھوڑا رکھنے کی فضیلت کے بیان میں جہاد کے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَيْلُ مَعْقُودٌ فِي نَوَاصِيهَا الْخَيْرُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ الْخَيْلُ لِثَلَاثَةٍ هِيَ لِرَجُلٍ أَجْرٌ وَهِيَ لِرَجُلٍ سِتْرٌ وَهِيَ عَلَى رَجُلٍ وِزْرٌ فَأَمَّا الَّذِي هِيَ لَهُ أَجْرٌ فَالَّذِي يَتَّخِذُهَا فِي سَبِيلِ اللهِ فَيُعِدُّهَا لَهُ هِيَ لَهُ أَجْرٌ لَا يَغِيبُ فِي بُطُونِهَا شَيْئًا إِلَّا كَتَبَ اللهُ لَهُ أَجْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گھوڑوں کی پیشانی میں بندھی ہے خیر قیامت کے دن تک اور گھوڑے تین قسم ہیں ایک آدمی کے لئے اجر ہے اور ایک کے لئے پردہ ہے اور ایک پر وزر یعنی عذاب ولیکن وہ جسکو گھوڑا اجر ہے وہ وہی کہ لیا اسکو اللہ کی راہ میں اور تیار کیا اسکو اسی واسطے سو وہ اسکے لئے اجر ہی ہے نہیں ڈالتا وہ اپنے پیٹ میں کچھ مگر لکھتا ہے اللہ تعالیٰ واسطے اسکے اجر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکے **مترجم** کہتا ہے اور دو قسم ذکر مصنف نے یہاں نہیں فرمایا بنظر اختصار کے پہلا قسم کا جو سبب ہے پردہ پوشی اپنے اسکے عیب ڈھنپنے کا وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اسکو اللہ کی راہ میں اور نہ بھولا حق اللہ اسکی سواری میں اپنے دوست آشنا سے مواسات کی پس وہ سبب ہے مالک کے ستر کا اور وہ جو وزر و عذاب ہے وہ وہ گھوڑا ہے کہ باندھا اسکو فخر اور ریا کی واسطے پس وہ اسپر بار ہے

باب مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الرَّمْيِ فِي سَبِيلِ اللهِ باب تیر پھینکنے کے ثواب میں راہ خدا میں جہاد کے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي حُسَيْنٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلَاثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِي صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِيَ بِهِ وَالْمُمِدَّ بِهِ وَقَالَ ارْمُوا وَارْكَبُوا وَلَأَنْ تَرْمُوا أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ تَرْكَبُوا كُلُّ مَا يَلْهُو

بِهٖ اَلرَّجُلُ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَهُ بِقَوْسِهٖ وَتَادِيْبَهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعَبَتَهُ اَهْلَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ داخل کرتا
ہے ایک تیر سے تین شخصونکو جنت مین بنانیوالا اسکا کہ ثواب چاہتا ہی اُسکے بنانے مین اور چلانیوالا اور تیر پھینکنے والا اور اُٹھانیوالا تیر فرمایا تیر پھینکو اور سواری سیکھو اور اگر تیر پھینکو گے تو پیارا ہے مجھے نزدیک
سواری سے ہر چیز کہ جس سے کھیلتا ہے مرد مسلمان باطل ہے مگر تیر پھینکنا اُسکا کمان سے اور ادب سکھانا اُسکا اپنے گھوڑے کو اور کھیلنا اسکا اپنی بیوی سے پس تینون حق مین داخل ہین **ف** روایت
کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہون نے یزید بن ہارون سے اُنہون نے ہشام سے اُنہون نے یحیی ابن ابی کثیر سے اُنہون نے ابی سلام سے اُنہون نے عبداللہ بن ازرق سے اُنہون نے عقبہ بن عامر سے اُنہون نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور اس باب مین کعب بن مرہ اور عمرو بن عبسہ اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَبِيْ نَجِيْحِ السُّلَمِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ رَمٰى بِسَهْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ لَهٗ عِدْلُ مُحَرَّرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی نجیح سے کہا اُنہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جس نے مارا ایک تیر اللہ
کی راہ مین پس اسکو ثواب ہے برابر ایک غلام آزاد کرنیکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو نجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے اور عبداللہ بن ازرق وہ عبداللہ بن زید ہی **بَابُ** مَا جَاءَ
فِيْ فَضْلِ الْحَرْسِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ باب جہاد مین پہرہ دینی کی فضیلت مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عَيْنَانِ لَا تَمَسُّهُمَا
النَّارُ عَيْنٌ بَكَتْ مِنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ وَعَيْنٌ بَاتَتْ تَحْرُسُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھی دو آنکھین کبھی
نہ لگیگی انکو آگ ایک آنکھ کہ روئی ہے اللہ کے خوف سے دوسری وہ کہ رات کاٹی اُسنی پہرہ دیتے ہوئی اللہ کی راہ مین **ف** اس باب مین عثمان اور ابی ریحانہ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس
کی حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے شعیب بن رزیق کے **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ ثَوَابِ الشَّهِيْدِ باب شہید کے ثواب مین **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ اِنَّ اَرْوَاحَ الشُّهَدَاءِ فِيْ طَيْرٍ خُضْرٍ تَعْلُقُ مِنْ ثَمَرِ الْجَنَّةِ اَوْ شَجَرِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ارواح شہدا کی سبز چڑیون کے اندر ہے
جو اُنکو لیجاتی ہین میوون مین جنت کے یا درختون مین راوی کو شک ہے کہ میوہ کہا یا درخت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ اَوَّلُ ثَلٰثَةٍ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ شَهِيْدٌ وَعَفِيْفٌ مُتَعَفِّفٌ وَعَبْدٌ اَحْسَنَ عِبَادَةَ اللّٰهِ وَنَصَحَ لِمَوَالِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرض
کئے گئے مجھ پر اول تین شخص جو جنت مین سب سے پہلی جانیوالی ہین ایک شہید دوسرا پرہیزگار بچنیوالا حرام سے بچنے والا شبہات سے تیسرا وہ بندہ جو اچھی عبادت بجا لاوے اللہ کی اور خیرخواہی کرے اپنے آقاؤن کی
ف یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يُكَفِّرُ كُلَّ خَطِيْئَةٍ فَقَالَ جِبْرَئِيْلُ اِلَّا الدَّيْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا الدَّيْنَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل ہونا اللہ کی راہ مین کفارہ ہوجاتا ہی ہر گناہ کا کہا جبرئیل نے مگر قرض کا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے مگر قرض کا **ف** اس باب مین کعب بن عجرہ اور جابر اور ابی ہریرہ اور ابی قتادہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس کی غریب ہے نہین پہچانتی ہم ابوبکر کی روایت سے مگر اسی شیخ کی روایت سے
اور پوچھا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے حال اس حدیث کا سو نہ پہچانا اُنہون نے اسکو اور کہا یعنی ابو عیسیٰ نے گمان کرتا ہون مین کہ محمد بن اسمعیل نے ارادہ کیا اُس حدیث کا جو حمید سے مروی ہے حمید
روایت کرتی مین انس سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے نہین کوئی اہل جنت سے کہ دوست رکھتا ہو لوٹنا طرف دنیا کی مگر شہید یعنی بسبب اُس امر کے کہ دیکھتا ہی وہ شہادت مین **عَنْ**
اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَمُوْتُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرٌ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا وَاَنَّ لَهُ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اِلَّا الشَّهِيْدُ لِمَا يَرٰى مِنْ فَضْلِ
الشَّهَادَةِ فَاِنَّهٗ يُحِبُّ اَنْ يَرْجِعَ اِلَى الدُّنْيَا فَيُقْتَلَ مَرَّةً اُخْرٰى **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہین کہ مرے اور اللہ کی نزدیک اُسکی بہتری ہو پھر
دوست رکھے لوٹنا دنیا کی طرف اگرچہ ملو اُسکی ساری دنیا اور جو کچھ ہے اُسمین مگر شہید کہ دوست رکھتا ہی لوٹنا دنیا مین بسبب اُس بزرگی شہادت کے کہ دیکھتا ہی اپنی وہ دوست رکھتا ہی کہ
لوٹے دنیا مین اور مارا جاوے دوبارہ **ف** یہ حدیث صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ باب شہدا کی بزرگی جو اللہ کے نزدیک ہے اسکے بیان مین **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ
يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الشُّهَدَاءُ اَرْبَعَةٌ رَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ الَّذِيْ يَرْفَعُ النَّاسُ
اِلَيْهِ اَعْيُنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ هٰكَذَا وَرَفَعَ رَاْسَهٗ حَتّٰى وَقَعَتْ قَلَنْسُوَتُهٗ فَلَا اَدْرِيْ قَلَنْسُوَةَ عُمَرَ اَرَادَ اَمْ قَلَنْسُوَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ جَيِّدُ
الْاِيْمَانِ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَكَاَنَّمَا ضُرِبَ جِلْدُهٗ بِشَوْكِ طَلْحٍ مِنَ الْجُبْنِ اَتَاهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَقَتَلَهٗ فَهُوَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّانِيَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ خَلَطَ عَمَلًا صَالِحًا وَاٰخَرَ سَيِّئًا لَقِيَ
الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الثَّالِثَةِ وَرَجُلٌ مُؤْمِنٌ اَسْرَفَ عَلٰى نَفْسِهٖ لَقِيَ الْعَدُوَّ فَصَدَقَ اللّٰهَ حَتّٰى قُتِلَ فَذَاكَ فِي الدَّرَجَةِ الرَّابِعَةِ **ترجمہ**
روایت ہے عمر بن خطاب سے فرماتے تھی کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی شہید چار ہین پہلا وہ مرد مومن جسکا ایمان اچھا ہو کہ ملا دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یعنی یقین کیا ثواب کا جبکہ

کہ قتل کیا گیا پس وہ ایسا بلند مرتبہ ہے کہ اٹھاوینگے لوگ اسکی طرف آنکھیں اپنی قیامت کے دن یونہی اور بلند کیا آپنے سر اپنا یہانتک کہ گر گئی ٹوپی آپکی راوی کہتا ہے نہین جانتا مین کہ ٹوپی عمر کی گری یا
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرا وہ مرد مومن اچھے ایمان والا کہ ملا دشمن سے گویا کہ ماری گئی جلد اسکے ساتھ کانٹے طلح کی جب آیا اسپر تیر غیبی سو مار ڈالا اسکو پس وہ دوسرے درجہ مین ہے اور تیسرا وہ مرد مومن
کہ ملائی اُسنے نیک عمل اور بد ملاقات کی دشمن سے اور تصدیق کی اللہ کی یہانتک کہ قتل کیا گیا پس وہ تیسرے درجہ مین ہے اور چوتھا مرد مومن کہ اسراف کیا اُسنے اپنی جان پر یعنی بہت گنہگار تھا
ملا دشمن سے پھر تصدیق کی یہانتک کہ قتل کیا گیا اور وہ چوتھے درجہ مین ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر عطاء بن دینار کی روایت سے اور سنا مینے محمد سے فرماتے تھے
کہ روایت کی ہے سعید بن ابی ایوب نے یہ حدیث عطاء بن دینار سے انہون نے اشیاخ خولان سے اور نہین ذکر کیا اُسمین ابی یزید کا اور کہا عطاء بن دینار مین کچھہ مضائقہ نہین **مترجم** طلح ایک درخت
کانٹے دار ہے اور مارے جبن کے اسکی یہ حالت ہے کہ گویا کانٹے چبھ رہے ہین کھال اُسکی اور کانپتے ہین بدن مین رونگٹے اُسکے مارے خوف کے اور تیر غیبی یعنی اسکا مارنیوالا معلوم نہین اور یہ حاصل تقسیم ہے کہ مجاہد
یا مومن متقی شجاع ہے اور وہ درجہ اول مین ہے یا متقی غیر شجاع ہے اور وہ دوسرے درجہ مین ہے یا شجاع غیر متقی پھر اگر سلیم اور یہ دونون اُسمین ہے تو درجہ ثالث ہے اور اگر فاسق مگر شجاع ہے تو وہ چوتھے درجہ
مین ہے **باب** ماجآء فی غزو البحر باب دریا کے جہاد کے بیان مین **عن** انس انہ سمعہ یقول کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدخل علی ام حرام بنت ملحان
فتطعمہ وکانت ام حرام تحت عبادۃ بن الصامت فدخل علیہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوما فاطعمتہ وحبسته تفلی رأسہ فنام رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ثم استیقظ وھو یضحک قالت فقلت ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ یرکبون ثبج ھذا البحر ملوکا
علی الاسرۃ او مثل الملوک علی الاسرۃ قلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم فدعا لہا ثم وضع راسہ فنام ثم استیقظ وھو یضحک فقلت لہ
ما یضحکک یا رسول اللہ قال ناس من امتی عرضوا علی غزاۃ فی سبیل اللہ نحو ما قال فی الاول قالت فقلت یا رسول اللہ ادع اللہ ان یجعلنی منھم قال انت
من الاولین فرکبت ام حرام البحر فی زمن معاویۃ بن ابی سفیان فصرعت عن دابتہا حین خرجت من البحر فہلکت **ترجمہ** روایت ہے اسحق بن عبداللہ سے کہ
انس بن مالک سے سنا انہون نے کہ کہتے تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوتے تھے ام حرام بنت ملحان کے گھر مین اور وہ کھلاتی تھی اُنکو کھانا اور وہ نکاح مین تھین عبادہ بن صامت کے پس داخل
ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکروز پس انہون نے کھانا کھلایا اور روک رکھا آپکو اور جوئین دیکھنے لگین آپکے سر مبارک کے پس سو گئے آنحضرت اور پھر جاگ گئے اور ہنسنے لگے کہا ام حرام نے پوچھا
مینے کس چیز نے ہنسایا آپکو اے رسول اللہ کے فرمایا آپنے چند لوگ میری امت کے میرے سامنے لائے گئے یعنی خواب مین کہ جہاد کرنیوالے ہین اللہ کی راہ مین سوار ہین بیچ دریا کے یعنی جہاز پر بادشاہ ہین اوپر
تختون کے یا فرمایا مثل بادشاہون کے ہین تختون پر کہا مینے یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ سے کہ کردیوے اللہ تعالے مجھے اُنمین پس دعا کی آپنے اُنکے لئے پھر رکھا سر مبارک اور سو گئے پھر جاگے اور ہنسے پھر کہا مینے
کسنے ہنسایا آپکو اے رسول اللہ کے کہا چند لوگ میری امت سے عرض کئے گئے میرے اوپر کہ جہاد کرتے ہین وہ اللہ کی راہ مین پھر فرمایا ویسا ہی جیسا فرمایا تھا پہلی بار یعنی تشبیہ دی اُنکو ساتھ بادشاہون
کے پھر عرض کی مینے یا رسول اللہ دعا کیجئے اللہ تعالے سے کہ اللہ تعالے مجھے بھی اُنمین کر دے فرمایا آپنے تم پہلے گروہ مین ہو پھر سوار ہوئین ام حرام دریا مین معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانہ مین پس گر گئین اپنے
جانور سے جب نکلین دریا سے اور شہید ہو گئین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ام حرام بنت ملحان بہن ہین ام سلیم کے اور خالہ ہین انس بن مالک کے **باب** ماجآء من یقاتل
ریاء وللدنیا باب اُسکے بیان مین جو ریا اور دنیا کے لئے لڑے **عن** ابی موسی قال سئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الرجل یقاتل شجاعۃ ویقاتل حمیۃ ویقاتل ریاء فای
ذلک فی سبیل اللہ قال من قاتل لتکون کلمۃ اللہ ھی العلیا فھو فی سبیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہا پوچھے گئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اُس مرد سے کہ لڑتا ہے واسطے
اظہار شجاعت کے یا واسطے حمیت کے یا واسطے ریا کی سو کون اُنمین کا اللہ کی راہ مین فرمایا آپنے جو لڑے خاص اسلئے کہ ہو جاوے کلمہ اللہ کا بلند پس وہ اللہ کی راہ مین ہے **ف** اس باب مین عمر سے بھی روایت ہے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمر بن الخطاب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الاعمال بالنیۃ وانما لامرئ ما نوی فمن کانت ھجرتہ الی اللہ و
الی رسولہ فھجرتہ الی اللہ والی رسولہ ومن کانت ھجرتہ الی دنیا یصیبھا او امرأۃ یتزوجھا فھجرتہ الی ما ھاجر الیہ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا
فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ثواب عملون کا نیت پر ہے اور آدمی کو وہی ملتا ہے جو نیت کی پھر جسکی ہجرت ہو واسطے اللہ کے اور اُسکے رسول کے پس ہجرت اُسکی ہے طرف اللہ کے اور طرف
رسول اُسکے کے اور جسکی ہجرت ہو واسطے دنیا کے کہ لیوے اُسکو یا واسطے کسی عورت کے کہ نکاح کرے اُس سے پس ہجرت اُسکی اُسی کے لئے ہے جسکے لئے ہجرت کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت
کی مالک بن انس نے اور سفیان ثوری نے اور کئی اماموں نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے اور نہین پہچانتے ہم اُسکو مگر روایت سے یحیی بن سعید کے **باب** ماجآء فی الغدو والرواح فی سبیل اللہ
باب جہاد مین صبح و شام چلنے کی فضیلت مین **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لغدوۃ فی سبیل اللہ او روحۃ خیر من الدنیا وما فیہا ولقاب

قَوْسِ أَحَدِكُمْ أَوْ مَوْضِعُ يَدِهِ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَلَوْ أَنَّ امْرَأَةً مِنْ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَتْ إِلَى الْأَرْضِ لَأَضَاءَتْ مَا بَيْنَهُمَا وَلَمَلَأَتْ مَا بَيْنَهُمَا
رِيحًا وَلَنَصِيفُهَا عَلَى رَأْسِهَا خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں یا شام کو چلنا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو
اُسمیں ہے اور موافق ایک کمان تمہاری کے یا موافق ایک ہاتھ کے جگہہ جنت کے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اُسمیں ہے اور اگر ایک عورت جنت کی عورتوں سے نکل آوے طرف زمین کے تو چمک جاوے
جو کچھہ ہے آسمان اور زمین کے درمیان اور بھر جاوے خوشبوسے اور اوڑھنی جو اسکے سر پر ہے بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اسکے اندر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ
السَّاعِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا
ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا انہوں نے فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک صبح کو چلنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھہ اُسکے اندر ہے اور جگہہ ایک کوڑا رکھنے
کی جنت میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھہ اسمیں ہے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی ایوب اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ وَابْنِ
عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ غَدْوَةٌ فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ اور ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ایک صبح کو چلنا اللہ کی راہ میں اور ایک شام کو چلنا بہتر ہے تمام دنیا سے اور جو اُسکے اندر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو حازم جنہوں نے روایت کی ہے ابو ہریرہ سے کوفی ہیں اور نام انکا سلمان
ہے اور وہ مولیٰ ہیں عزہ اشجعیہ کے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِعْبٍ فِيهِ عُيَيْنَةٌ مِنْ مَاءٍ عَذْبَةٌ فَأَعْجَبَتْهُ لِطِيبِهَا فَقَالَ لَوِ اعْتَزَلْتُ النَّاسَ
فَأَقَمْتُ فِي هَذَا الشِّعْبِ وَلَنْ أَفْعَلَ حَتَّى أَسْتَأْذِنَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَفْعَلْ فَإِنَّ مُقَامَ أَحَدِكُمْ فِي سَبِيلِ
اللهِ أَفْضَلُ مِنْ صَلَاتِهِ فِي بَيْتِهِ سَبْعِينَ عَامًا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللهُ لَكُمْ وَيُدْخِلَكُمُ الْجَنَّةَ اغْزُوا فِي سَبِيلِ اللهِ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا گذرے ایک مرد صحابی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک گھاٹی میں پہاڑ کی کہ اُسمیں ایک چھوٹا چشمہ تھا میٹھے پانی کا سو بہت پسند آیا انکو بسبب اُسکی عمدگی کے سو کہا انہوں نے کاش کہ
میں جدا ہو کر آدمیوں سے رہا کرتا اس گھاٹی میں اور نہ کرونگا ایسا جب تک پوچھہ لوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پھر ذکر کیا آپسے تو فرمایا آپنے مت کر یعنے اعتزال و خلوت خلق سے اسلئے کہ ایک کا کھڑے ہونا
تمہارے ایک کا اللہ کی راہ میں افضل ہے اُسکی نماز پڑھنے سے اپنے گھر میں ستر برس تک کیا دوست نہیں رکھتے ہو تم کہ بخشدے تمکو اللہ تعالیٰ اور داخل کرے جنت میں جہاد کرو اللہ کی راہ میں جو لڑا اللہ کی
راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہوگئی اُسکے لیے جنت **ف** یہ حدیث حسن ہے **بَابُ** مَا جَاءَ أَيُّ النَّاسِ خَيْرٌ باب اس بیان میں کہ کون لوگ بہتر ہیں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ
فواق ناقہ کہتے ہیں دودھ دوہنے والے کے دودھ اُترنے کا انتظار کرنے کو ۱۲
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ النَّاسِ رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِالَّذِي يَتْلُوهُ رَجُلٌ مُعْتَزِلٌ فِي غُنَيْمَةٍ لَهُ يُؤَدِّي حَقَّ اللهِ فِيهَا أَلَا أُخْبِرُكُمْ
بِشَرِّ النَّاسِ رَجُلٌ يُسْأَلُ بِاللهِ وَلَا يُعْطِي بِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو بہترین مردم کی بہتر سب سے وہ مرد ہے کہ پکڑے ہے لگام گھوڑے اپنے کی اللہ
کی راہ میں کیا نہ خبر دوں میں تمکو اُسکی جو درجہ میں مرد اول کے قریب ہے کہ جدا ہو گیا خلق سے اپنی بکریاں لیکر ادا کرتا ہے حق اللہ تعالیٰ کی بیچ اُسکے کیا نہ خبر دوں میں تمکو بدترین مردم کی بدترین مردم وہ ہے
کہ مانگتی ہی اللہ کے نام سے اور نہیں دیا جاتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے یہ حدیث کئی وجہوں سے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ** مَا جَاءَ
فِيمَنْ سَأَلَ الشَّهَادَةَ باب اُسکے بیان میں جو شہادت مانگے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الْقَتْلَ فِي سَبِيلِهِ صَادِقًا مِنْ قَلْبِهِ أَعْطَاهُ
اللهُ أَجْرَ الشَّهِيدِ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے مانگا اللہ تعالیٰ سے قتل ہونا اُسکی راہ میں سچے دل سے دیگا اللہ تعالیٰ اُسکو ثواب شہید کا **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَأَلَ اللهَ الشَّهَادَةَ مِنْ قَلْبِهِ صَادِقًا بَلَّغَهُ اللهُ مَنَازِلَ الشُّهَدَاءِ وَإِنْ مَاتَ عَلَى فِرَاشِهِ **ترجمہ**
روایت ہے سہل بن حنیف سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مانگے اللہ سے شہادت اپنے سچے دل سے پہونچا دیگا اُسی اللہ تعالیٰ مرتبوں پر شہیدوں کے اگرچہ مرے اپنے بچھونے پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
سہل بن حنیف کی روایت سے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر عبدالرحمن بن شریح کی روایت سے اور روایت کی یہ عبداللہ بن صالح نے عبدالرحمن بن شریح سے اور عبدالرحمن بن شریح کی کنیت ابا شریح ہے
اور وہ اسکندرانی ہیں اور اس باب میں معاذ بن جبل سے بھی روایت ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْمُجَاهِدِ وَالْمُكَاتَبِ وَالنَّاكِحِ وَعَوْنِ اللهِ إِيَّاهُمْ باب مجاہد اور مکاتب اور ناکح پر مدد الٰہی کے بیان میں **عَنْ**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَى اللهِ عَوْنُهُمْ الْمُجَاهِدُ فِي سَبِيلِ اللهِ وَالْمُكَاتَبُ الَّذِي يُرِيدُ الْأَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِي يُرِيدُ الْعَفَافَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ اللہ تعالیٰ پر راہ فضل کے حق ہے انکی مدد کرنی مجاہد اللہ کی راہ میں اور مکاتب کہ ارادہ رکھتا ہی ادائی زر کتابت کا اور نکاح کرنیوالا کہ چاہتا ہے پرہیزگاری **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** مُعَاذِ
بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَاتَلَ فِي سَبِيلِ اللهِ مِنْ رَجُلٍ مُسْلِمٍ فُوَاقَ نَاقَةٍ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ جُرِحَ جُرْحًا فِي سَبِيلِ اللهِ أَوْ نُكِبَ نَكْبَةً فَإِنَّهَا تَجِيءُ يَوْمَ

القیمۃ کاغزر ما کانت لونہا الزعفران وریحہا کالمسک **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرد مسلمان لڑے اللہ کی راہ میں فواق ناقہ کے برابر واجب ہوگئی اُس کے لیے جنت اور جسکو ایک زخم لگا اللہ کی راہ میں یا کوئی چوٹ کھائی پس وہ آویگا قیامت کے دن بڑے سے بڑا زخم لیکر جیسا دنیا میں تھا رنگ اُسکا زعفران کا سا اور خوشبو اُسکی مشک کی سی ہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء فی فضل من یُکلم فی سبیل اللہ باب زخمی فی سبیل اللہ کی فضیلت میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یُکلم احد فی سبیل اللہ واللہ اعلم بمن یُکلم فی سبیلہ الا جاء یوم القیمۃ اللون لون الدم والریح ریح المسک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں زخمی ہوتا اللہ کی راہ میں کوئی اور اللہ خوب جانتا ہے جو زخمی ہوا اُسکی راہ میں مگر آئیگا قیامت کے دن رنگ اُسکا ہوگا خون سا اور خوشبو مشک کی سی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی سندوں سے ابوہریرہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء ای الاعمال افضل باب اس بیان میں کہ کونسا عمل افضل ہے **عن** ابی ہریرۃ رضی اللہ عنہ قال سُئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الاعمال افضل وای الاعمال خیر فقال ایمان باللہ ورسولہ قیل ثم ای شیء قال الجہاد سنام العمل قیل ثم ای شیء یا رسول اللہ قال ثم حج مبرور **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا عمل افضل ہے یا کونسا عمل بہتر ہے فرمایا ایمان لانا اللہ اور رسول پر پوچھا پھر کونسا فرمایا جہاد کوہان ہے نیکیوں کا پوچھا پھر کونسا یا رسول اللہ فرمایا حج مقبول **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابوہریرہ کے

عن ابی موسی الاشعری یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ابواب الجنۃ تحت ظلال السیوف فقال رجل من القوم رث الہیئۃ انت سمعت ہذا من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یذکرہ قال نعم قال فرجع الی اصحابہ قال اقرأ علیکم السلام وکسر جفن سیفہ فضرب بہ حتی قتل **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق جنت کے دروازے تلواروں کے سایہ کے نیچے ہیں سو کہا ایک مرد نے قوم میں سے کہ میلا کچیلا تھا تم نے سنا ہے یہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ ذکر کرتے تھے انہوں نے کہا ہاں کہا راوی نے پھر گیا وہ اپنے لوگوں میں اور کہا میں تمہیں سلام کرتا ہوں اور توڑ ڈالا میان اپنی تلوار کا پھر مارا اُس سے کافروں کو یہانتک کہ قتل ہوا **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسکو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابی بکر بن ابی موسی کا نام احمد بن حنبل نے کہا عامر ہے

باب ما جاء ای الناس افضل باب اس بیان میں کہ کونسا آدمی افضل ہے **عن** ابی سعید الخدری قال سُئل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ای الناس افضل قال رجل یجاہد فی سبیل اللہ قالوا ثم من قال مؤمن فی شعب من الشعاب یتقی ربہ ویدع الناس من شرہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کسی نے پوچھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کونسا آدمی بہتر ہے فرمایا وہ شخص کہ جہاد کرے اللہ کی راہ میں پوچھا پھر کون کہا مومن کہ جو کسی گھاٹی میں ہو گھاٹیوں سے کہ ڈرتا ہو اپنے رب سے اور بچاتا ہو لوگوں کو اپنے شر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

باب

عن المقدام بن معدیکرب قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للشہید عند اللہ ست خصال یغفر لہ فی اول دفعۃ ویری مقعدہ من الجنۃ ویجار من عذاب القبر ویامن من الفزع الاکبر ویوضع علی راسہ تاج الوقار الیاقوتۃ منہا خیر من الدنیا وما فیہا ویزوج اثنتین وسبعین زوجۃ من الحور العین ویشفع فی سبعین من اقاربہ **ترجمہ** روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے شہید کے لیے اللہ تعالی کے نزدیک چھ باتیں ہیں بخشے جاتے ہیں اُسکے گناہ پہلی ہی جوش کرنے میں یعنے اُسکے بدن سے اور دکھائی جاتی ہے اُسے ٹھکانا اُسکا جنت سے اور بچایا جاتا ہے قبر کے عذاب سے اور بے خوف رہتا ہی فزع اکبر سے اور رکھا جاتا ہے اُسکے سر پر وقار کا تاج کہ ایک یاقوت اُسکا بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو کچھ اُس میں ہے اور بیاہ دیا جاتا ہے بہتر بیبیوں سے آنکھ والیوں گوریوں سے اور شفاعت قبول کیجاتی ہے اُسکی ستر قرابت والوں میں **ف** یہ حدیث غریب ہے صحیح ہی ہے

عن انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من احد من اہل الجنۃ یسرہ ان یرجع الی الدنیا غیر الشہید فانہ یحب ان یرجع الی الدنیا یقول حتی اقتل عشر مرات فی سبیل اللہ مما یری مما اعطاہ اللہ من الکرامۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی نہیں ہے اہل جنت سے کہ چاہتا ہو لوٹنا دنیا میں سوا شہید کے اور وہ دوست رکھتا ہی کہ لوٹے طرف دنیا کے اور کہتا ہے یہانتک کہ قتل کیا جاؤں میں دس بار اللہ تعالی کی راہ میں بسبب اسکے کہ دیکھتا ہے وہ اُس بزرگی کو کہ دی ہے اُسے اللہ تعالی نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے معنی میں

عن سہل بن سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال رباط یوم فی سبیل اللہ خیر من الدنیا وما علیہا والروحۃ یروحہا العبد فی سبیل اللہ والغدوۃ خیر من الدنیا وما علیہا وموضع سوط احدکم فی الجنۃ خیر من الدنیا وما علیہا **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ثغور اسلام پر گھوڑے باندھنا اور حدود کی حفاظت کرنا ایکدن اللہ کی راہ میں بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اُسپر ہے اور ایک شام کو چلنا کہ چلتا ہے بندہ اللہ کی راہ میں یا صبح کو چلنا ساری

دنیا سے بہتر ہے اور اس سے جو زمین پر ہے اور ایک کوڑے کی جگہہ تمہارے ایک کے جنت مین بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو زمین پر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** محمد بن المنکدر قال مر سلمان الفارسی بشرحبیل بن السمط وھو فی مرابط له وقد شق علیه وعلی اصحابه فقال الا احدثک یا ابن السمط بحدیث سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم قال بلی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول رباط یوم فی سبیل الله افضل وربما قال خیر من صیام شهر وقیامه ومن مات فیه وقی فتنة القبر ونمی له عمله الی یوم القیمة **ترجمہ** روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا گذرے سلمان فارسی شرحبیل پر اور وہ تھے مرابط مین تھے اور بار گذرا تھا انپر اور انکے ساتھ والون پر یعنے مرابط مین رہنا سو کہا سلمان فارسی نے کیا نہ بیان کرون مین تمسے ایک حدیث کہ سنی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا شرحبیل نے ہان کہا سلمان نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پہرا دینا ایک دن کا اللہ کی راہ مین افضل ہے اور کبھی کہا بہتر ہے سارے مہینے روزہ رکھنے سے اور راتکو نماز پڑہنے سے اور جو مر گیا اسی حالت مین بچایا جاویگا قبر کے فتنہ سے اور بڑہایا جاویگا اسکے عمل قیامت کے دن تک **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم من لقی الله بغیر اثر من جهاد لقی الله وفیه ثلمة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ملے اللہ سے بغیر جہاد کے اثر کے ملیگا وہ اس سے اور اسمین ایک سوراخ ہوگا یعنے نقصان دین مین **ف** یہ حدیث غریب ہے مسلم کی روایت سے کہ وہ اسمعیل بن رافع سے روایت کرتی ہین اور اسمعیل کو ضعیف کہا ہے بعض اہل حدیث نے سنا مین نے محمد بخاری سے وہ کہتے تھے کہ اسمعیل ثقہ ہین متقارب الحدیث اور مروی ہوئے ہے یہ حدیث اور سند سے بھی ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سلمان فارسی کی حدیث کی اسناد متصل نہین محمد بن منکدر نے نہین پایا سلمان کو اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب بن موسی سے وہ روایت کرتے ہین مکحول سے وہ شرحبیل بن سمط سے وہ سلمان سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** ابی صالح مولی عثمان بن عفان قال سمعت عثمان وھو علی المنبر یقول انی کتمتکم حدیثا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم کراهیة تفرقکم عنی ثم بدا لی ان احدثکموه لیختار امرء لنفسه ما بدا له سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول رباط یوم فی سبیل الله خیر من الف یوم فیما سواه من المنازل **ترجمہ** روایت ہے ابی صالح سے جو مولی ہین عثمان بن عفان کے کہا سنا مین نے عثمان سے اور وہ منبر پر تھے یعنے خطبہ پڑہتے تھے فرماتے تھے مین چھپاتا تھا تمسے ایک حدیث کہ سنی تھی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلیے چھپاتا تھا کہ تم جدا ہو جاوگے مجھسے پہر مجھے سوجھا کہ مین بیان کر دون تمسے تاکہ اختیار کرلے ہر آدمی اپنے واسطے وہی جو اسکے سمجھ مین آوے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے پہرا دینا ایک دن اللہ کی راہ مین بہتر ہزار دن سے اور مقامون مین یعنے مکانون مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے کہا محمد نے ابو صالح مولی عثمان کا نام ترکان ہے **عن** ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما یجد الشهید من مس القتل الا کما یجد احدکم من مس القرصة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین پاتا ہے شہید صدمہ قتل کا مگر اتنا جتنا پاتا ہے ایک تم مین سے صدمہ چیونٹی کے کاٹنے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابی امامة عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لیس شیء احب الی الله من قطرتین واثرین قطرة دموع من خشیة الله وقطرة دم تهراق فی سبیل الله واما الاثران فاثر فی سبیل الله واثر فی فریضة من فرائض الله **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی چیز پیاری نہین اللہ کے نزدیک دو قطرے اور دو اثر سے پہلا قطرہ آنسو کا جو اللہ کے خوف سے نکلے دوسرا قطرہ خون کا جو اللہ کی راہ مین بہے اور پہلا اثر وہ نشان ہے جو لگے اللہ کی راہ مین یعنے چوٹ چپیٹ غزا اور دوسرا اثر جو پہونچے اللہ کے کسی فرض ادا کرنے مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

ابواب الجهاد عن رسول الله صلی الله علیه وسلم

باب جہاد مین جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی اهل العذر فی القعود باب اہل عذر کو جہاد سے بیٹھ رہنے کی رخصت مین **عن** البراء بن عازب ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال ائتونی بالکتف او اللوح فکتب لا یستوی القاعدون من المؤمنین وعمرو بن ام مکتوم خلف ظهره فقال هل لی رخصة فنزلت غیر اولی الضرر **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے پاس شانہ شتر یا تختی لاؤ پس لکھوایا لا یستوی الآیۃ اور عمرو بن ام مکتوم پیچھے تھے آنحضرت کے سو پوچھا کیا ہے میرے لیے رخصت ہے پس اترا یہ لفظ غیر اولی الضرر **ف** اس باب مین ابن عباس اور جابر اور زید بن ثابت سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت ہے سلیمان تیمی کی وہ روایت کرتی ہین ابی اسحق سے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحق سے یہ حدیث **مترجم** پوری آیت یہ ہے لا یستوی القاعدون من المؤمنین غیر اولی الضرر والمجاهدون فی سبیل الله باموالهم وانفسهم فضل الله المجاهدین باموالهم وانفسهم علی القاعدین درجة یعنے برابر نہین بیٹھنے والے مسلمان جنکو بدن کا نقصان نہین اور لڑنے والے اللہ کی راہ مین اپنی مال سے اور جان سے اللہ نے بڑائی دی ہے لڑنیوالونکو اپنے مال اور جان سے اوپر جو بیٹھتے ہین درجہ مین **ف** جب یہ آیت اتری غیر اولی الضرر کا لفظ نہ تھا عمرو بن ام مکتوم نے سبب پوچھا کہ مین نابینا ہون مجھے ترک جہاد کی رخصت ہے یا نہین تب یہ لفظ بھی اترا اور اسمین رخصت مذکور ہوئی **باب** ما جاء فیمن خرج الی الغزو وترک ابویه باب اسکے بیانمین جو والدین کو چھوڑ کر جہاد مین جاوے

عن عبد اللہ بن عمرو قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یستأذنہ فی الجھاد فقال الک والدان قال نعم قال ففیھما فجاھد **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے
کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اجازت مانگتا تھا جہاد کی پوچھا آپنے کیا تیرے ماں باپ ہیں کہا ہاں فرمایا آپنے پس اُنہیں کی خدمت مین کوشش کر **ف** اس باب مین ابن عباس سے بھی
روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العباس شاعر اعمی مکی ہیں اور نام اُنکا سائب بن فروخ ہے **باب** ما جاء فی الرجل یبعث سریۃ وحدہ باب ایکر دکو بطور سریہ بھیجنے کے بیان مین **عن**
الحجاج بن محمد قال قال ابن جریج فی قولہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم قال عبد اللہ بن حذافۃ بن قیس بن عدی السھمی بعثہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سریۃ اخبرنیہ یعلی بن مسلم عن سعید بن جبیر عن ابن عباس **ترجمہ** روایت ہے حجاج بن محمد سے کہا انہوں نے کہ کہا ابن جریج نے تفسیر مین آیہ کو کی کہ
کہا عبد اللہ بن حذافہ نے کہ بھیجا انکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اکیلا بطور سریہ کے خبر دی اسکی انکو یعلے بن مسلم نے انہوں نے روایت کی سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے اور سریہ وہ چھوٹی ٹکڑی ہے جو بڑے
لشکر سے جدا کر کے بھیجی جاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن جریج کی **باب** ما جاء فی کراھیۃ ان یسافر الرجل وحدہ باب اکیلے سفر کرنیکی
کراہت مین **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو ان الناس یعلمون ما اعلم من الوحدۃ ما سار راکب بلیل یعنی وحدہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر
سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر لوگ جانتے جو مین جانتا ہوں تنہائی کے نقصان سے تو نہ چلتا کوئی سوار اکیلا رات کو **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم قال الراکب شیطان والراکبان شیطانان والثلاثۃ رکب **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ انکے دادا سے کہ رسولخدا صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک سوار یعنے رات کا چلنے والا ایک شیطان ہے اور دو سوار دو شیطان ہین اور تین سوار لشکر ہین **ف** حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہین ہم اسکو مگر اسی سند سے یعنی عاصم
کی روایت سے اور وہ بیٹے ہین محمد بن زید بن عبد اللہ بن عمر کے اور حدیث عبد اللہ بن عمرو کی حسن ہے **باب** ما جاء فی الرخصۃ فی الکذب والخدیعۃ فی الحرب باب لڑائی مین جھوٹ
اور مکر کی رخصت مین **عن** جابر بن عبد اللہ یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحرب خدعۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے فرمایا رسولخدا صلی اللہ
علیہ وسلم نے لڑائی مین فریب جائز ہے **ف** اس باب مین علی اور زید بن ثابت اور عائشہ اور ابن عباس اور ابی ہریرہ اور اسماء بنت یزید اور کعب بن مالک اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی غزوات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وکم غزی باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے عدد غزوات مین **عن** ابی اسحٰق ... الی جنب زید
بن ارقم فقیل لہ کم غزی النبی صلی اللہ علیہ وسلم من غزوۃ قال تسع عشرۃ فقلت کم غزوت انت معہ قال سبع عشرۃ قلت وایتھن کان اول قال ذات العشیراء او العسیراء
ترجمہ روایت ہے ابی اسحٰق سے کہا تھا مین بازو مین زید بن ارقم کے سو کسی نے اُنسے پوچھا کتنے جہاد کئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انیس اور مینے پوچھا تمنے کتنے مین رفاقت کی کہا سترہ مین کہا پہلا انمین
کون غزوہ تھا فرمایا اُنہوں نے ذات العشیر یا ذات العسیر راوی کو شک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی الصف والتعبیۃ عند القتال باب صف بندی اور ترتیب لشکر
کے بیان مین **عن** عبد الرحمن بن عوف قال عبانا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ببدر لیلا **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن بن عوف سے کہا انہوں نے ٹھہرا دیا ہمکو اپنے اپنے مقامات
مناسبہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر مین رات سے **ف** اس باب مین ابی ایوب سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور پوچھا مینے محمد بن اسمعیل
بخاری سے حال اس حدیث کا تو نہ پہچانا اُنہوں نے اسکو اور کہا محمد بن اسحٰق کو سماع ہی عکرمہ سے اور جبکہ دیکھا مینے انکو تو وہ اچھا جانتے تھے محمد بن حمید رازی کو پھر ضعیف کہنے لگے انکو **باب** ما جاء
فی الدعاء عند القتال باب لڑائی کے وقت دعا کی بیان مین **عن** ابن ابی اوفی قال سمعتہ یقول یعنی النبی صلی اللہ علیہ وسلم یدعو علی الاحزاب فقال اللھم
منزل الکتاب سریع الحساب اھزم الاحزاب وزلزلھم **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی اوفی سے کہا انہوں نے سنا مینے یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے اور بددعا کرتے تھے کفار کے
لشکروں پر ان لفظوں سے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ اتارنیوالی کتاب کے جلد کرنیوالی حساب کے شکست دے ان لشکروں کو اور پھیلا دے انکو **ف** اس باب مین ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی الالویۃ باب لشکر کے نیزوں کے بیان مین **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دخل مکۃ ولواءہ ابیض **ترجمہ** روایت ہے جابر سے
کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ مین اور نیزہ آپکا سفید تھا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے یحیی بن آدم کے وہ روایت کرتے ہین شریک سے اور پوچھی مینے محمد سے یہ
حدیث سو نہ جانی اُنہوں نے مگر روایت سے یحیی بن آدم کی کہ وہ روایت کرتے ہین شریک سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے شریک سے وہ روایت کرتے ہین عمار سے وہ ابی زبیر سے وہ جابر سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم جب داخل ہوئے آپ مکہ مین اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا کہا محمد نے اور وہی حدیث ہے اور دُھن ایک بطن ہے بجیلہ کے قبیلہ سے اور عمار دہنی بیٹے ہین معاویہ دہنی کے اور کنیت انکی ابو معاویہ ہے
اور وہ کوفی ہین ثقہ ہین نزدیک اہل حدیث کے **باب** فی الرایات باب لشکر کے جھنڈے کے بیان مین **عن** یونس بن عبید مولی محمد بن القاسم قال بعثنی محمد بن القاسم

إلَى الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَسْأَلُهُ عَنْ رَايَةِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كَانَتْ سَوْدَاءَ مُرَبَّعَةً مِنْ نَمِرَةٍ **ترجمہ** روایت ہے یونس بن عبید سے جو مولے ہیں محمد بن القاسم کے کہا بھیجا مجھکو محمد بن القاسم نے براء بن عازب کیطرف تاکہ پوچھوں میں کیسا تہا جھنڈا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمایا براء نے سیاہ تہا پھر برا اُسکا چوکور ایک چادر خطوں والی سی **ف** اس باب میں علیؓ سے اور حارث بن حسان اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابی زائدہ کی اور ابو یعقوب ثقفی کا نام اسحاق بن ابراہیم ہے اور روایت کیا ہے اُن سے عبیداللہ بن موسیٰ نے بھی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتْ رَايَةُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَوْدَاءَ وَلِوَاءُهُ أَبْيَضَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے تہا رایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا سیاہ اور لوا آپکا سفید **مترجم** رایت نشان ہے لشکر کا اور اُسی کو اُم الحرب کہتے ہیں کہ فوج اُسی کے نیچے لڑتی ہے اور وہ لوا سے بڑا ہوتا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے یعنی ابن عباس کی روایت سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الشِّعَارِ باب شعار کے بیان میں **عَنْ** الْمُهَلَّبِ بْنِ أَبِي صُفْرَةَ عَمَّنْ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنْ بَيَّتَكُمُ الْعَدُوُّ فَقُولُوا حٰمٓ لَا يُنْصَرُونَ **ترجمہ** روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی کسی ایسے شخص سے کہ سُنا اُسنے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے اگر چھاپہ مارے رات کو تمہارے اوپر دشمن تو پرول تمہارا حٰمٓ لا ینصرون **ف** اس باب میں سلمہ بن اکوع سے بھی روایت ہے اور ایسی ہی روایت کیا ہے بعضوں نے ابی اسحٰق سے مثل روایت ثوری کے اور روایت کی گئی ہے اُنسے اسطرح بھی کہ روایت ہے مہلب بن ابی صفرہ سے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ سَيْفِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے شمشیر کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ سِيرِينَ قَالَ صَنَعْتُ سَيْفِي عَلَى سَيْفِ سَمُرَةَ وَزَعَمَ سَمُرَةُ أَنَّهُ صَنَعَ سَيْفَهُ عَلَى سَيْفِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ حَنَفِيًّا **ترجمہ** روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے بنائی میں نے اپنی تلوار سمرہ کی تلوار پر اور بنائی سمرہ نے اپنی تلوار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تلوار پر اور تہی تلوار آپکی بنی حنیف میں کی کہ ایک قبیلہ ہے عرب میں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور کلام کیا ہے یحییٰ بن سعید قطان نے عثمان بن سعد کاتب میں اور ضعیف کہا حافظہ کیطرف سے

بَابُ فِي الْفِطْرِ عِنْدَ الْقِتَالِ باب لڑائی میں افطار کی بیان میں **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ لَمَّا بَلَغَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ مَرَّ الظَّهْرَانِ فَآذَنَنَا بِلِقَاءِ الْعَدُوِّ فَأَمَرَنَا بِالْفِطْرِ فَأَفْطَرْنَا أَجْمَعِينَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا پہنچے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مرّ الظہران میں جس سال کہ فتح ہوا اور خبر دی ہمکو آپنے دشمن کے مقابلہ کی تو حکم کیا افطار کا پس افطار کیا ہم سب نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْخُرُوجِ عِنْدَ الْفَزَعِ باب گھبراہٹ کے وقت باہر نکلنے کے بیان میں **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَكِبَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لِأَبِي طَلْحَةَ يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا كَانَ مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا سوار ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابوطلحہ کے گھوڑے پر کہ اُسی مندوب کہتے تہے پھر کہا راوی نے کہ نہ تہی کچھ گھبراہٹ اور پایا ہمنے اسکو شکر و مانند دریا کی **ف** اس باب میں عمرو بن عاص سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ فَزَعٌ بِالْمَدِينَةِ فَاسْتَعَارَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسًا لَنَا يُقَالُ لَهُ مَنْدُوبٌ فَقَالَ مَا رَأَيْنَا مِنْ فَزَعٍ وَإِنْ وَجَدْنَاهُ لَبَحْرًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا تہی مدینہ میں کچھ گھبراہٹ سو مانگ لیا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمارا ایک گھوڑا کہ اُسے مندوب کہتے تہے پھر نہ دیکھی ہمنے کچھ گھبراہٹ اور پایا اس گھوڑے کو تیز رو مانند دریا کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ فِي الْاِسْتِقَامَةِ عِنْدَ الْقِتَالِ باب لڑائی کے وقت ثابت قدمی کے بیان میں **عَنْ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ لَهُ رَجُلٌ أَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أَبَا عُمَارَةَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ وَلَّى سَرْعَانُ النَّاسِ تَلَقَّتْهُمْ هَوَازِنُ بِالنَّبْلِ وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى بَغْلَتِهِ وَأَبُو سُفْيَانَ بْنُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ آخِذٌ بِلِجَامِهَا وَرَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنسے ایک شخص نے کیا بھاگ گئے تہے تم رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے اے ابا عمارہ کہا انہوں نے نہیں قسم ہے اللہ کی پیٹھ نہیں موڑی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ولیکن پیٹھ موڑی بعضے جلد باز لوگوں نے کہ مقابلہ کیا اُنسے کفار ہوازن نے ساتھ تیروں کے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے خچر پر تہے اور ابو سفیان اُسکی لگام پکڑے ہوئے تہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ کڑکا فرماتے تہے انا النبی سے آخر تک یعنی میں نبی ہوں اسمیں کچھ جھوٹ نہیں اور میں پوتا ہوں عبدالمطلب کا **ف** اس باب میں علی اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** خلاصہ جواب براء کا یہ ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جو سردار لشکر تہے انہوں نے جب پیٹھ نہ موڑی تو صحابہ کے بہاگنے کا اعتبار نہ رہا اور وہ ذرا ہٹ کر پھر حضرت سے آملے اور قرآن عظیم الشان میں صاف اللہ تعالےٰ نے انکے اس پیچھے ہٹنے کو بھی معاف فرمایا پھر کیا جائے اعتراض ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ لَقَدْ رَأَيْتُنَا يَوْمَ حُنَيْنٍ وَإِنَّ الْفِئَتَيْنِ لَمُوَلِّيَتَانِ وَمَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ مِائَةُ رَجُلٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا دیکھا ہمنے اپنے تئیں یعنی صحابہ کو کہ دونوں گروہ پیٹھ موڑے ہوئے تہے اور نہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو آدمی بھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبیداللہ کی روایت سے اور نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحْسَنَ النَّاسِ وَأَجْوَدَ النَّاسِ وَأَشْجَعَ النَّاسِ قَالَ وَلَقَدْ فَزِعَ أَهْلُ الْمَدِينَةِ لَيْلَةً سَمِعُوا صَوْتًا قَالَ فَتَلَقَّاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

علی فرس لابی طلحة عری وھو متقلد سیفه فقال لم تراعوا لم تراعوا ثم قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم وجدته بحرا یعنی الفرس **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ
تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہترین مردم اور سخی زیادہ لوگوں سے اور بہادر زیادہ سب لوگوں سے کہا اور ایک رات گھبرائے اہل مدینہ یعنی کسی دشمن کے خبر سنکر اور سنی لوگوں نے ایک آواز پھر ملے انکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم سوار تھے ایک گھوڑے پر ابو طلحہ کی ننگی پیٹھ اور وہ کاندھے تھے آپ اپنی تلوار کو اور فرماتے تھے لوگوں سے مت ڈرو مت ڈرو پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پایا اسکو چال میں مانند دریا کے یعنی
گھوڑے کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ کمال شجاعت تھی آپکی کہ اکیلے آپ جس طرف دشمن کا خوف تھا ننگی پیٹھ گھوڑے پر سوار ہو کر سب سے اول چلے گئے اور لوگ مدینہ کی جب تیار ہو کر
ادھر کا قصد کیا آپ لوٹ آئے اور انکی تسکین فرمائی اور وہ گھوڑا نہایت آہستہ چل تھا آپکی برکت سے بحر رواں ہو گیا سبحان اللہ یہ آپکا معجزہ تھا **باب** ما جاء فی السیوف وحلیتها باب تلوار کی زینت
کے بیان میں **عن** مزیدة قال دخل رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یوم الفتح وعلی سیفه ذھب وفضة قال طالب فسألته عن الفضة فقال کانت قبیعة
السیف فضة **ترجمہ** روایت ہے مزیدہ سے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے دن یعنی مکہ میں اور انکی تلوار پر سونا چاندی لگا ہوا تھا کہا طالب نے پوچھا میں نے مزیدہ سے چاندی کو کہا انہوں
نے کہ قبیعہ یعنی تلوار کی چاندی کی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یہی روایت ہے ہمام سے قتادہ سے انہوں نے انس سے اور روایت کی بعضوں نے قتادہ سے انہوں نے سعید بن ابی الحسن سے کہا
تھے قبیعہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تلوار کی چاندی کے **مترجم** قبیعہ ٹوپی ہے قبضہ تلوار کی اور اس حدیث سے زینت ہتیار کی چاندی سے جائز ہوئی **باب** ما جاء فی الدرع باب زرہ کے
بیان میں **عن** الزبیر بن العوام قال کان علی النبی صلی اللہ علیه وسلم درعان یوم احد فنھض الی الصخرة فلم یستطع فاقعد طلحة تحته فصعد النبی صلی
اللہ علیه وسلم حتی استوی علی الصخرة فقال سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول اوجب طلحة **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عوام سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر دو زرہ
احد کے دن سو چڑھنے لگے پتھر پر نہ چڑھ سکے پھر بٹھایا طلحہ کو اپنے نیچے اور چڑھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہاں تک کہ سیدھے ہو گئے آپ پتھر پر سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے کہ واجب
ہوئی طلحہ کے لئے یعنی جنت یا شفاعت **ف** اس باب میں صفوان بن امیہ اور سائب بن یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر محمد بن اسحق کی روایت
سے **باب** ما جاء فی المغفر باب خود کے بیان میں **عن** انس بن مالک قال دخل النبی صلی اللہ علیه وسلم عام الفتح وعلی رأسه المغفر فقیل له ابن خطل متعلق
باستار الکعبة قال اقتلوه **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فتح مکہ کے سال مکہ میں اور انکے سر پر خود تھا سو کسی نے آپ سے کہا کہ ابن خطل لٹکا ہوا ہے کعبہ شریف کے
پردوں میں فرمایا آپ نے قتل کرو اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم کسی بڑے شخص کو کہ روایت کی ہو اسنے یہ حدیث سوا مالک کے انہوں نے روایت کی زہری سے **باب** ما جاء فی فضل الخیل
باب گھوڑوں کی فضیلت میں **عن** عروة البارقی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم الخیر معقود فی نواصی الخیل الی یوم القیمة الاجر والمغنم **ترجمہ** روایت ہے
عروہ بارقی سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خیر بندھی ہوئی ہے گھوڑوں کی پیشانی میں قیامت کے دن تک یعنی اجر اور غنیمت **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابی سعید اور جریر اور ابی ہریرہ اور
اسماء بنت یزید اور مغیرہ بن شعبہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عروہ بیٹے ہیں ابی الجعد بارقی کے اور انکو عروہ بن الجعد بھی کہتے ہیں کہا امام احمد بن حنبل نے مطلب اس حدیث کا یہ
ہے کہ جہاد امام کے ساتھ قیامت تک باقی ہے **مترجم** گھوڑوں سے بڑی تائید ہے مجاہدوں کو اللہ تعالی لیے اعدوا لہم ما استطعتم من قوة ومن رباط الخیل فرمایا ہے اور ثواب جہاد اور مال غنیمت گویا انکی ہی پیشانی میں معلق ہے
باب ما یستحب من الخیل باب بہتر گھوڑوں کے بیان میں **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یمن الخیل فی الشقر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے
کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برکت گھوڑوں کی سرخ رنگ گھوڑوں میں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر شیبان کی روایت سے **مترجم** اشقر وہ گھوڑا ہے کہ جسمیں
سرخی صاف ہو اور اسکا ایال اور دم بھی سرخ ہوں اور اگر ایال اور دم سیاہ ہو تو وہ کمیت ہے **عن** ابی قتادة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم قال خیر الخیل الادھم الاقرح الارثم ثم
الاقرح المحجل طلق الیمین فان لم یکن ادھم فکمیت علی ھذہ الشیة **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بہتر گھوڑوں میں سیاہ رنگ
ہیں جنکی پیشانی اور اوپر کا ہونٹ سفید ہو پھر وہ کلیاں یعنی جنکے چاروں پیر اور پیشانی سفید ہو پھر اگر سیاہ رنگ نہوں تو کمیت اسی صورت کا یعنی سیاہی سرخی ملی ہوں یا دم اور ایال اسکے سیاہ ہوں
اور باقی سرخ ہو **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے وہب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے یحیی بن ایوب سے انہوں نے یزید بن حبیب سے مانند اسی روایت کے معنوں میں یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
صحیح ہے **باب** ما یکرہ من الخیل باب بری قسم کے گھوڑوں میں **عن** ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیه وسلم انه کرہ الشکال فی الخیل **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مکروہ رکھتے تھے شکال کو گھوڑوں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے عبد اللہ سے انہوں نے ابی زرعہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکے اور ابو زرعہ بیٹے
ہیں عمرو بن جریر کے نام انکا ہرم ہے **روایت** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے انہوں نے جریر سے انہوں نے عمارہ بن قعقاع سے انہوں نے کہا کہا مجھ سے ابراہیم نخعی نے جب بیان کرو مجھ سے حدیث تو بیان

کہا ابو زرعہ سے اسلئے کہ اُنہوں نے بیان کی مجھ سے ایک حدیث پھر پوچھی میں نے اُن سے کئی برس بعد وہی حدیث تو نہ چھوڑا اُنہوں نے ایک حرف یعنی ایسی قوی حافظہ تھی **باب** ما جاء في الرهان
باب گھوڑونکی شرط لگانے کا بیان میں **عن** ابن عمر ان رسول الله صلى الله عليه وسلم اجرى المضمر من الخيل من الحفياء الى ثنية الوداع وبينهما ستة اميال وما لم
يضمر من الخيل من ثنية الوداع الى مسجد بني زريق وبينهما ميل وكنت فيمن اجرى فوثب بي فرسي جدارا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مضمر گھوڑے
دوڑائے حفیہ سے ثنیۃ الوداع تک اور دونوں میں چھ میل کا فاصلہ ہے اور جو غیر مضمر گھوڑے تھے انکو دوڑایا ثنیۃ الوداع سے بنی زریق کی مسجد تک اور دونوں میں ایک میل کا فاصلہ ہے اور ابن عمر کہتے ہیں
میں بھی اُنمیں تھا جنہوں نے گھوڑے دوڑائے تھے سو کود گیا میرا گھوڑا ایک دیوار مجھے لیکر **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور جابر اور انس اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
ثوری کی روایت سے **عن** ابی هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم قال لا سبق الا في نصل او خف او حافر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سبق نہیں
ہے مگر تیر میں یا اونٹ گھوڑے میں **مترجم** مضمر وہ گھوڑے ہیں جنکو اضمار سے طیار کیا ہو اور اضمار یہ ہے کہ پہلے گھوڑے کو خوب دانہ چارہ دیکر فربہ کریں بعد تدریج دانہ چارہ کم کریں کہ لاغر ہو جاوے اور قوت قائم رہے اس اثنا میں
اور وہ نہایت تیز رو ہوتا ہے اور سبق وہ مال ہے کہ سابق کو دیتے جو سوار کہ شرط میں آگے بڑھ جاوے اُسکو ملے اور شرط مال کی انہیں تین میں درست ہے **باب** ما جاء في كراهية ان ينزى الحمر على الخيل
باب گھوڑی پر گدہے چھوڑنے کی کراہیت میں **عن** ابن عباس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم عبدا مامورا ما اختصنا دون الناس بشيء الا بثلث امرنا ان نسبغ
الوضوء وان لا ناكل الصدقة وان لا ننزي حمارا على فرس **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم بندہ مامور کسی چیز میں خاص نکیا ہمکو اور لوگونسے مگر تین چیزوں میں
حکم کیا ہمکو کہ وضو پورا کریں اور زکوۃ مال کی نکھاویں اور گھوڑے پر گدہا نچھوڑیں **ف** اس باب میں حضرت علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ثوری نے جہضم سے یہی حدیث
سو کہا انہوں نے روایت ہے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عباس سے انہوں نے روایت کی ابن عباس سے اور سنا میں نے محمد سے کہتے تھے حدیث ثوری کی غیر محفوظ ہے اور وہم کیا ہے اسمیں ثوری نے اور صحیح وہ ہے جو روایت
کی اسمعیل بن علیہ نے اور عبد الوارث بن سعید نے ابی جہضم سے انہوں نے عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس سے انہوں نے ابن عباس سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دعوی شیعہ کا باطل ہے اور رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز امت سے چھپا کر اہل بیت کو نہیں بتائی ورنہ ابن عباس ایسا نہ فرماتے اور وضو پورا کرنا اگرچہ سبکو ضرور ہے مگر اہل بیت کو ضرور اور گھوڑی پر گدہا چھوڑنے میں
تو گھوڑونکی قلت ہوگی اور جہاد میں تکلیف ہوگی **باب** ما جاء في الاستفتاح بصعاليك المسلمين باب فقرائے مومنین سے دعا کی خیر چاہنے کا بیان **عن** ابی الدرداء قال سمعت
رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ابغوني في ضعفائكم فانما ترزقون وتنصرون بضعفائكم **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو
فرماتے تھے ڈھونڈھو مجھکو اپنے ضعیفوں میں اسلئے کہ تمکو رزق ملتا ہے اور مدد ملتی ہے بسبب ضعیفوں تمہارے کے یعنی انپر رحم کرنیکے سبب سے تم رزق اور فتح پاتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب**
ما جاء في الاجراس على الخيل باب گھوڑوں میں گھنٹے لٹکانیکے بیان میں **عن** ابی هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا تصحب الملائكة رفقة فيها كلب ولا
جرس **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ساتھ نہیں ہوتے فرشتے اُن رفیقوں کے جنمیں کتا ہو اور گھنٹی ہو **ف** اس باب میں عمر اور عائشہ اور ام حبیبہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** بعض اوقات منظور ہوتا ہے کہ لشکر دشمن پر اچانک جا پڑے اور انکو خبر نہو اسوقت گھنٹی یا گھنگرو مخل مقصود ہوتی ہے سو یہی ایک وجہ کراہت کی ہے اور سوا اسکے اور بھی کچھ حکمت
ہوگی واللہ اعلم **باب** من يستعمل على الحرب باب جنگ کا امیر مقرر کرنے میں **عن** البراء ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث جيشين وامر على احدهما علي بن ابي طالب وعلى
الاخر خالد بن الوليد وقال اذا كان القتال فعلي قال فافتتح علي حصنا فاخذ منه جارية فكتب معي خالد الى النبي صلى الله عليه وسلم يشي به فقدمت على
النبي صلى الله عليه وسلم فقرأ الكتاب فتغير لونه ثم قال ما ترى في رجل يحب الله ورسوله ويحبه الله ورسوله قلت اعوذ بالله من غضب الله وغضب رسوله وانما انا رسول فسكت
ترجمہ روایت ہے براء سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا دو لشکر نکو اور امیر کیا ایک پر علی بن ابی طالب کو اور دوسرے پر خالد بن الولید کو اور فرمایا کہ جب لڑائی ہو تو علی امیر ہے کہا راوی نے فتح کیا علی نے ایک قلعہ
اور لی اُسمیں سے ایک لونڈی سو خط بھیجا میرے ساتھ خالد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف چغلی کہا تھا اُسمیں حضرت علی کی سو آیا میں آنحضرت پاس اور پڑہا آپنے خط سو بدل گیا آپکا رنگ مبارک یعنی بسبب غصہ کے
پھر فرمایا کیا دیکھتا ہی تو اس شخص میں کہ دوست رکھتا ہی اللہ کو اور اُسکے رسول کو اور دوست رکھتا ہی اللہ اور رسول اُسکو عرض کیا میں نے پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے غصے سے اور اُسکے رسول کے غصے سے
اور میں تو فقط پیغام لانیوالا ہوں پس چپ ہو رہے آپ **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر احوص بن جواب کی روایت سے اور معنی یشی کے
چغلخوری ہے **باب** ما جاء في الامام باب امام کے مسئول ہونیکے بیان میں **عن** ابن عمر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال الا كلكم راع وكلكم مسئول عن رعيته
فالامير الذي على الناس راع ومسئول عن رعيته والرجل راع على اهل بيته وهو مسئول عنهم والمرأة راعية في بيت بعلها وهي مسئولة عنه والعبد

راعٍ علیٰ مالِ سیّدِہٖ وھو مسئولٌ عنہ الا کلکم راعٍ وکلکم مسئولٌ عن رعیتہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے ہر شخص چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال
ہونیوالا ہے اسکی رعیت سے پس وہ امیر جو لوگوں پر حاکم ہے چرواہا ہے اور اس سے سوال ہونیوالا ہے اسکی رعیت سے اور مرد چرواہا ہے اوپر گھر والوں اپنے کے اور اس سے پوچھا ہوئیگا انکا اور عورت چرانیوالی ہے اپنے شوہر
کے گھر میں اور اس سے پوچھی جائیگی اور غلام چرانیوالا ہے اپنے آقا کی مالکو اور وہ اس سے پوچھا جائیگا آگاہ ہو تحقیق کہ ہر ایک تم میں سے چرواہا ہے اور ہر ایک سے سوال ہوگا اسکی رعیت سے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ
اور انس اور ابی موسیٰ سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے اور حدیث ابی موسیٰ کی غیر محفوظ ہے اور حدیث انس کی غیر محفوظ اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن بشار نے انہوں نے
سفیان سے انہوں نے برید سے انہوں نے ابی بردہ سے انہوں نے ابی موسیٰ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے خبر دی مجھکو اس روایت کی محمد بن ابراہیم بن بشار نے کہا محمد نے اور روایت کی کئی لوگوں نے
سفیان سے انہوں نے برید بن ابی بردہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ صحیح تر ہے کہا محمد نے اور روایت کی اسحٰق بن ابراہیم نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے
انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ پوچھنے والا ہے ہر چرواہے سے اس چیز کا کہ جسکو چرایا اسنے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے یہ غیر محفوظ ہے اور صحیح یہ ہے کہ روایت کیا معاذ بن ہشام نے
روایت انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **باب** ما جاء فی طاعۃ الامام باب اطاعت امام کے بیان میں **عن** ام الحصین الاحمسیۃ قالت
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخطب فی حجۃ الوداع وعلیہ برد قد التفع بہ من تحت ابطہ قالت وانا انظر الی عضلۃ عضدہ ترتج سمعتہ یقول یا ایھا الناس
اتقوا اللہ وان امر علیکم عبد حبشی مجدع فاسمعوا لہ واطیعوا ما اقام لکم کتاب اللہ **ترجمہ** روایت ہے ام حصین سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خطبہ پڑھتے تھے حجۃ الوداع
میں اور آپ پر ایک چادر تھی کہ اسے لپیٹے ہوئے تھے آپ اپنی بغل کے نیچے سے کہا ام حصین نے اور میں نظر کرتی تھی آپکی بازو کی بوٹی پر کہ وہ پھڑکتی تھی سنا میں نے کہ فرماتے تھے اے آدمیو ڈرو اللہ سے اور اگر حاکم
کیا جاوے تم پر ایک غلام حبشی جو ناک کان کٹا ہو تو سنو اسکی بات اور اسکا حکم جب تک قائم کرے تمہارے لئے کتاب اللہ کو یعنے موافق قرآن کے حکم دے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور عرباض
بن ساریہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہے کئی وجہوں سے ام حصین سے **باب** ما جاء لا طاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق باب اس بیان میں کہ معصیت خالق میں کسی مخلوق
کی اطاعت نہیں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم السمع والطاعۃ علی المرء المسلم فیما احب وکرہ ما لم یؤمر بمعصیۃ فان امر بمعصیۃ فلا سمع علیہ ولا
طاعۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بات سننا اور حکم ماننا مرد مسلمان پر واجب ہے خواہ دوست رکھے یا مکروہ جانے جبتک کہ حکم نہ کیا جاوے ساتھ معصیت کے پھر اگر حکم کیا گیا ساتھ
معصیت کے تو پھر بات سننا اور اطاعت ضرور نہیں **ف** اس باب میں علی اور عمران بن حصین اور حکم بن عمرو غفاری سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی التحریش بین
البھائم والوسم فی الوجہ باب جانوروں کے لڑانے اور مونہہ پر داغ دینے کی ممانعت میں **عن** ابن عباس قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التحریش بین البھائم
ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہا منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جانوروں کے لڑانے سے **روایت** کی ہمسے محمد بن مثنی نے انہوں نے عبدالرحمن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے
اعمش سے انہوں نے ابی یحییٰ سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرمایا آپنے جانوروں کے لڑانے سے اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابن عباس کا اور کہا جاتا ہے یہ صحیح تر ہے قطبہ کی
روایت سے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث اعمش سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور اس باب میں طلحہ اور جابر اور ابی سعید اور عکراش بن ذویب سے
بھی روایت ہے **عن** جابر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نھی عن الوسم فی الوجہ والضرب **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مونہہ پر داغ دینے اور مارنے سے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی حد بلوغ الرجل ومتی یفرض لہ باب حصہ غنیمت کے وقت اور حد بلوغ کے بیان میں **عن** ابن عمر قال عرضت علی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی جیش وانا ابن اربع عشرۃ فلم یقبلنی ثم عرضت علیہ من قابل فی جیش وانا ابن خمس عشرۃ فقبلنی قال نافع فحدثت بھذا الحدیث
عمر بن عبدالعزیز فقال ھذا حد ما بین الصغیر والکبیر ثم کتب ان یفرض لمن بلغ الخمس عشرۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ سامنے لائے گئے حضرت کے ایک لشکر میں اور میں
چودہ برس کا تھا سو قبول نہ کیا مجھکو پھر سامنے لائے مجھے سال آیندہ میں ایک لشکر میں اور میں پندرہ برس کا تھا سو قبول کیا مجھکو یعنے جہاد کیلئے اور مال غنیمت دیئے گئے کہا نافع نے پھر بیان کی میں نے
یہ حدیث عمر بن عبدالعزیز کے آگے سو کہا انہوں نے یہ حد ہے چھوٹی بڑی کی پھر لکھ بھیجا انہوں نے کہ حصہ دو غنیمت سے اسکو جو پہنچا ہو پندرہ برس کو **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان
بن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ سے مانند اسی روایت کے معنے میں مگر اسمیں اتنا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز نے کہا ھذا حد ما بین الذریۃ والمقاتلۃ یعنے یہ حد ہے چھوٹوں اور لڑنے والوں کے
درمیان اور نہیں ذکر کیا اسمیں لکھنا حصہ غنیمت کا حدیث اسحاق بن یوسف کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سفیان ثوری کی روایت سے **باب** ما جاء فیمن یستشھد وعلیہ دین باب
شہید کے قرض کے بیان میں **عن** ابی قتادۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قام فیھم فذکر لھم ان الجہاد فی سبیل اللہ والایمان باللہ افضل الاعمال

فقام رجل فقال يا رسول الله أرأيت إن قتلت في سبيل الله يكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم إن قتلت في سبيل الله وأنت صابر محتسب مقبل غير مدبر ثم قال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال أرأيت إن قتلت في سبيل الله أيكفر عني خطاياي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم نعم وأنت صابر محتسب مقبل غير مدبر إلا الدين فإن جبرئيل قال لي ذلك **ترجمہ** روایت ہے ابو قتادہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے ان کے درمیان یعنی خطبہ پڑھنے یا نصیحت کی انکو اور فرمایا کہ جہاد اللہ کی راہ میں اور ایمان سب عملوں سے افضل ہے سو کھڑا ہوا ایک شخص اور عرض کیا انہوں نے یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کیا دور ہو جاویں گے میرے گناہ تو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاں اگر قتل ہو تو اللہ کی راہ میں اور تو صابر ہو طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا پھر فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا تم نے کہا انہوں نے خبر دیجئے مجھکو اگر قتل ہوں میں اللہ کی راہ میں کفارہ ہو گا میرے سب گناہوں کا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاں جب تو صابر ہو اور طالب ثواب آگے بڑھنے والا نہ پیچھے ہٹنے والا مگر قرض کہ بخشا نہ جائیگا تیرے سب گناہ مگر قرض خبر دی مجھے جبرئیل نے **ف** اس باب میں انس اور محمد بن جحش اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث سعید مقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے مانند اور روایت کی یحیی بن سعید اور کئی لوگوں نے مانند اسکے سعید مقبری سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن ابی قتادہ سے وہ اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے سعید مقبری کی حدیث سے جو مروی ہے ابی ہریرہ سے

باب ما جاء في دفن الشهداء باب شہیدوں کی دفن کے بیان میں

عن هشام بن عامر قال شكي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم الجراحات يوم أحد فقال احفروا وأوسعوا وأحسنوا وادفنوا الاثنين والثلاثة في قبر واحد وقدموا أكثرهم قرآنا فمات أبي فقدم بين يدي رجلين **ترجمہ** روایت ہے ہشام بن عامر سے کہا شکایت کی گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے زخموں کی احد کے دن اور فرمایا آپ نے کھودو یعنی قبریں اور وسیع کرو اور اچھی بناؤ اور دفن کرو دو دو اور تین تین کو ایک قبر میں اور آگے کرو یعنی قبلہ کی طرف جسے قرآن زیادہ ہو پھر وفات پائی میرے والد نے پھر وہ آگے کئے گئے انکو دو شخصوں کے **ف** اس باب میں خباب اور جابر اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث ایوب سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ہشام بن عامر سے اور ابو الدہماء کہ نام انکا قرفہ بن بہیس ہے

باب ما جاء في المشورة باب مشورہ کے بیان میں

عن عبد الله قال لما كان يوم بدر وجيء بالأسارى قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما تقولون في هؤلاء الأسارى وذكر قصة طويلة **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہا جب ہوا بدر کا دن اور لائے قیدیوں کو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ سے کیا کہتے ہو ان قیدیوں کے باب میں اور ذکر کیا قصہ طویل **ف** اس باب میں عمر اور ابو ایوب اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور ابو عبیدہ کو سماع نہیں اپنے باپ سے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے نہیں دیکھا کسیکو زیادہ مشورہ لینے والا اپنے صحابہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ **مترجم** خلاصہ قصہ عبد اللہ بن مسعود کی مروی ہے کہ بدر کے دن جب قیدی آئے اور حضرت نے اصحاب سے مشورہ لیا تو ابو بکر نے عرض کیا یا رسول اللہ یہ قوم آپکی ہے انکو باقی رکھو اور رحم دلی کرو … قوت ہو کفار پر اور عمر بن خطاب نے عرض کیا یا رسول اللہ انہوں نے جھٹلایا آپکو اور نکالا آپکو آگے کیجئے انکو کہ گردنیں ماریں ہم انکی اور حکم دیجئے حضرت علی کو کہ گردن ماریں عقیل کی اور اسی طرح مجھکو حکم دیجئے کہ میں اپنے فلانے عزیز کی گردن ماروں اسلئے کہ یہ سردار ہیں کفر کے اور عبد اللہ بن رواحہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ایک جنگل ہو کہ بہت لکڑیوں کا دیکھئے اسمیں انکو ڈال کر آگ لگا دیجئے یہ سنکر عباس نے انکو کہا قطع رحم کیا تو نے غرض حضرت چپ رہے اور لوگ آپس میں کہنے لگے دیکھئے حضرت کسکی عرض قبول کریں فرمایا آپ نے اللہ تعالی نرم کرتا ہے بعضے لوگوں کے دل یہاں تک کہ دودھ سے بھی … سخت کرتا ہے بعضے لوگوں کے دل یہاں تک کہ پتھر سے بھی … اے ابو بکر مثال تیری مثل ابراہیم کے ہے کہ انہوں نے اللہ تعالی سے عرض کی فمن تبعني فإنه مني ومن عصاني فإنك غفور رحيم اور مثل عیسی علیہ السلام کے کہ انہوں نے عرض کی إن تعذبهم فإنهم عبادك وإن تغفر لهم فإنك أنت العزيز الحكيم اور مثال تیری اے عمر مانند نوح کے ہے کہ کہا انہوں نے رب لا تذر على الأرض من الكافرين ديارا اور مانند موسی علیہما السلام کے کہ کہا انہوں نے ربنا اطمس على أموالهم واشدد على قلوبهم الآیہ پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے … پس نہ چھوڑو انمیں سے کسیکو مگر فدیہ لیکر یا گردن مار کر … عرض کی عبد اللہ بن مسعود نے مگر سہیل بن بیضا یا رسول اللہ اسلئے کہ میں نے سنا ہے انکو ذکر کرتا تھا اسلام کا … رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پھر مجھے ایسا معلوم ہوا کہ اگر آسمان سے پتھر برستے تو بھی اتنا خوف نہ ہوتا یہاں تک کہ حضرت نے فرمایا مگر سہیل بن بیضا یعنی انکے مستثنی ہونیکو قبول فرمایا کہا ابن عباس نے کہ عمر بن خطاب نے کہا پسند کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رائے ابو بکر کی اور نہ پسند کی رائے میری پھر جب دوسرا دن ہوا اور میں آیا تو دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر کو کہ بیٹھے رو رہے ہیں عرض کی میں نے کہ یا رسول اللہ خبر دیجئے مجھکو اپنے رونیکی اور اپنے صاحب یعنی ابو بکر کے رونیکی کہ کس چیز نے رلایا آپکو پھر مجھے اگر رونا آوے تو روؤں ورنہ رونیکی صورت بناؤں فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں روتا ہوں اس عذاب کو دیکھکر جو بسبب فدیہ لینے کے تیرے لوگوں پر آیا اور قریب ہو گیا تھا وہ عذاب اس درخت سے اشارہ کیا آپنے ایک درخت کا جو بہت قریب تھا اور اتاری اللہ تعالی نے یہ آیہ کریمہ ما كان للنبي أن يكون له أسرى حتى يثخن في الأرض الآیہ

باب ما جاء لا تفادى جيفة الأسير باب جیفہ کافر کے عدم فدیہ میں

عن ابن عباس أن المشركين أرادوا أن يشتروا جسد

رَجُلٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فَأَبَى النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَبِيعَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ مشرکین نے چاہا کہ خرید لیویں لاش ایک شخص کی مشرکوں میں سے سو انکار کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اُسکے بیچنے سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو روایت سے حکم کے اور روایت کی یہ حجاج بن ارطاۃ نے بھی حکم سے اور کہا احمد بن حسن نے سنا میں نے احمد بن حنبل سے فرماتے تھے ابن ابی لیلی کی حدیث قابل احتجاج نہیں کہا محمد بن اسمٰعیل نے ابن ابی لیلی صدوق ہیں ولیکن نہیں جانتے صحیح حدیثیں انکی سقیم سے اور میں اُن سے کچھ روایت نہیں کرتا اور ابن ابی لیلی صدوق ہیں فقیہ ہیں اور اکثر وہم کر جاتے ہیں اسناد میں **روایت** کی ہم سے نصر بن علی نے انہوں نے عبداللہ بن داؤد سے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے فقہا ہمارے ابن ابی لیلی اور عبداللہ بن شبرمہ ہیں

باب مَا جَاءَ فِي الْفِرَارِ مِنَ الزَّحْفِ باب جہاد سے بھاگنے کے بیان میں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَحَاصَ النَّاسُ حَيْصَةً فَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ فَاخْتَبَأْنَا بِهَا وَقُلْنَا هَلَكْنَا ثُمَّ أَتَيْنَا رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللهِ نَحْنُ الْفَرَّارُونَ قَالَ بَلْ أَنْتُمُ الْعَكَّارُونَ وَأَنَا فِئَتُكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا بھیجا ہمکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چھوٹے لشکر میں پس شکست کھا گئے ہم پھر آئے ہم مدینہ میں اور چھپ رہے ہم اس میں بسبب شرم کے اور کہا ہم نے ہلاک ہوئے ہم پھر آئے ہم رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا ہم نے یا رسول اللہ ہم بھاگنے والے ہیں فرمایا آپ نے نہیں بلکہ تم پھیر پیٹ کر حملہ کرنے والے ہو اور میں تمہارا پشت پناہ ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر یزید بن ابی زیاد کی روایت سے اور معنی فحاص الناس حیصة کے یہی کہ بھاگ گئے لڑائی سے اور حضرت نے جو فرمایا بل انتم العکارون تو عکارون جمع ہے عکار کی اور عکار اُسے کہتے ہیں جو لوٹکر اپنے امیر لشکر کے پاس آجاوے تاکہ اُس سے مدد لیکر پھر لڑے اور ارادہ بھاگنے کا نہ رکھتا ہو **مترجم** وانا فئتکم جو حضرت نے فرمایا تو فئہ اُس جماعت کو کہتے ہیں کہ لشکر کے پیچھے مستعد رہے کہ جب لشکر پر ہزیمت ہو تو انکی مدد کرے اللہ تعالی فرماتا ہے اَوْ مُتَحَيِّزًا إِلَى فِئَةٍ حضرت نے اس قول سے انکی تسکین فرمادی اور تسلی کی سبحان اللہ یہ آپکی خوش خلقی تھی **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ جَاءَتْ عَمَّتِي بِأَبِي لِتَدْفِنَهُ فِي مَقَابِرِنَا فَنَادَى مُنَادِي رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رُدُّوا الْقَتْلَى إِلَى مَضَاجِعِهَا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا جب ہوا دن احد کا آئی میری پھوپھی میرے باپ کو لیکر تاکہ دفن کریں ہمارے مقبروں میں سو پکارا پکارنے والے نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ پھیر لیجاؤ مقتولوں کو انکی قتل گاہوں میں یعنے وہیں دفن کرو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي تَلَقِّي الْغَائِبِ إِذَا قَدِمَ باب آنیوالے کے استقبال میں **عن** السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ تَبُوكَ خَرَجَ النَّاسُ يَتَلَقَّوْنَهُ إِلَى ثَنِيَّةِ الْوَدَاعِ قَالَ السَّائِبُ فَخَرَجْتُ مَعَ النَّاسِ وَأَنَا غُلَامٌ **ترجمہ** روایت ہے سائب بن یزید سے کہا جب آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم تبوک سے نکلے لوگ آگے لینے کو ثنیۃ الوداع تک کہا سائب نے اور میں بھی نکلا ساتھ لوگوں کے اور میں لڑکا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْفَيْءِ باب فئے کے بیان میں **عن** مَالِكِ بْنِ أَوْسِ بْنِ الْحَدَثَانِ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ يَقُولُ كَانَتْ أَمْوَالُ بَنِي النَّضِيرِ مِمَّا أَفَاءَ اللهُ عَلَى رَسُولِهِ مِمَّا لَمْ يُوجِفِ الْمُسْلِمُونَ عَلَيْهِ بِخَيْلٍ وَلَا رِكَابٍ فَكَانَتْ لِرَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِصًا فَكَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْزِلُ نَفَقَةَ أَهْلِهِ سَنَةً ثُمَّ يَجْعَلُ مَا بَقِيَ فِي الْكُرَاعِ وَالسِّلَاحِ عُدَّةً فِي سَبِيلِ اللهِ **ترجمہ** روایت ہے مالک بن اوس بن حدثان سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے فرماتے تھے کہ اموال بنی نضیر کے انمیں سے تھے کہ اللہ تعالی نے بطور فئے کے دیا تھا اپنے رسول کو اور نہیں دوڑائے تھے اُسپر مسلمانوں نے اپنے گھوڑے اور نہ اپنے اونٹ سو وہ سب خالصہ تھا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تھے حضرت کہ نکالتے تھے خرچ اپنے گھروالوں کا ایک سال کا اور باقی خرچ کرتے تھے گھوڑوں اور ہتھیاروں میں جو سامان تھا اللہ کی راہ کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** فئے وہ مال ہے جو حاصل ہو مسلمانوں کو اموال کفار سے بغیر حرب وجہاد کے

اَبْوَابُ اللِّبَاسِ عَنْ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں لباس کے بیان میں جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ فِي الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ باب ریشم اور سونے کے حرام ہونے میں مردوں پر **عن** أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُرِّمَ لِبَاسُ الْحَرِيرِ وَالذَّهَبِ عَلَى ذُكُورِ أُمَّتِي وَأُحِلَّ لِإِنَاثِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حرام کیا گیا پہننا ریشمی کپڑوں کا اور سونے کا اوپر مردوں امت میرے کے اور حلال کیا گیا انکی عورتوں پر **ف** اس باب میں عمر اور علی اور عقبہ بن عامر اور ام ہانی اور انس اور حذیفہ اور عبداللہ بن عمرو اور عمران بن حصین اور عبداللہ بن زبیر اور جابر اور ابو ریحانہ اور ابن عمر اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عُمَرَ أَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَرِيرِ إِلَّا مَوْضِعَ إِصْبَعَيْنِ أَوْ ثَلَاثٍ أَوْ أَرْبَعٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے کہ اُنہوں نے خطبہ پڑھا جابیہ میں کہ نام ایک مقام کا ہی اور کہا کہ منع کیا ہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑے سے یعنی مردوں کو مگر بقدر دو انگشت کے یا تین یا چار کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ فِي لُبْسِ الْحَرِيرِ فِي الْحَرْبِ باب ریشمی کپڑے لڑائی میں پہننے کے بیان میں **عن** أَنَسٍ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَالزُّبَيْرَ بْنَ الْعَوَّامِ شَكَيَا الْقَمْلَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزَاةٍ لَهُمَا فَرَخَّصَ لَهُمَا فِي قُمُصِ الْحَرِيرِ قَالَ وَرَأَيْتُهُ عَلَيْهِمَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ عبدالرحمن بن عوف اور زبیر بن عوام دونوں نے شکایت کی جوؤں کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک جہاد میں پس اجازت دی آپ نے ریشمی کرتوں کی کہا راوی نے اور دیکھا میں نے کرتوں کو انکی بدنوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء

عن واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ قال قدم انس بن مالك فاتيته فقال من انت فقلت انا واقد بن عمرو قال فبكى وقال انك لشبيه بسعد وان سعدا كان من اعظم الناس واطول وانه بعث الى النبي صلى الله عليه وسلم جبة من ديباج منسوج فيها الذهب فلبسها رسول الله صلى الله عليه وسلم فصعد المنبر فقام او قعد فجعل الناس يلمسونها فقالوا ما راينا كاليوم ثوبا قط فقال اتعجبون من هذا لمناديل سعد في الجنة خير مما ترون **ترجمہ** روایت ہے واقد بن عمرو بن سعد بن معاذ سے کہا کہ آئے انس بن مالک پس گیا میں انکی پاس سو پوچھا انہوں نے تو کون ہے کہا میں نے میں واقد بن عمرو ہوں کہا واقدنی پہر روئے انس اور کہا تمہاری صورت ملتی ہے سعد سے اور سعد بہت بڑے آدمیوں میں تہے اور دراز قد اور انہوں نے بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف ایک جبہ ریشمی کہ اسمیں سونا بنا ہوا تہا سو پہنا اسکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور چڑہے منبر پر پہر بیٹہے یا کہڑے ہوئے شک ہے راوی کو سو لوگ اسکو چہونے لگی اور کہنے لگے ہمنے نہین دیکہا آجکے مانند کوئی کپڑا کبہی سو فرمایا آپنے کیا تم تعجب کرتے ہو اس سے بیشک رومال سعد کے جنت میں اس سے بہتر ہیں جسے تم دیکہتے ہو **ف** اسباب میں اسما بنت ابی بکر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** وہ جبہ بالکل ریشم کا تہا بلکہ ریشم کے تار اور اسیطرح کچہہ دو دو انگل سونیکی تار نہ تہے

باب ما جاء في الرخصة في الثوب الاحمر للرجال باب سرخ کپڑے کی جواز میں مردونکے لیے **عن** البراء قال ما رايت من ذي لمة في حلة حمراء احسن من رسول الله صلى الله عليه وسلم له شعر يضرب منكبيه بعيد ما بين المنكبين لم يكن بالقصير ولا بالطويل **ترجمہ** روایت ہے براءؓ سے کہا انہوں نے نہ دیکہا میں نے کسی لمبی لٹوں والیکو سرخ جوڑے میں پیارا زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے انکے بال تہے کہ لگتے تہے شانوں میں دور تہے دونوں شانے انکے نہ لمبے کوتاہ قد نہ لمبے **ف** اسباب میں جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور ابی جحیفہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** دونوں شانے انکے یعنے سینہ چوڑا تہا اور یہ دلالت کرتا ہے اوپر وسعت صدر اور فراخ حوصلگی اور جرات اور بہادری کے اور لمہ وہ بال ہیں جو شانوں سے لگیں اس سے زیادہ آپکے بال نہ ہوتی اور سرخ جوڑے سے مراد ہے کہ دو چادرین تہین مینی کہ اسمیں خطوط سرخ اور سیاہ ہوتے ہیں نہ کہ بالکل سرخ تہا اور قد آپکا متوسط تہا مگر جب لوگوں میں کہڑے ہوتے تو سب سے زیادہ بلند نظر آتے صلی اللہ علیہ وسلم

باب ما جاء في كراهية المعصفر للرجال باب دونکے لیے کسم کا رنگ مکروہ ہونیکے بیانمیں **عن** علي قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن لبس القسي والمعصفر **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا منع فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ریشمی کپڑا پہننے سے اور کسم کے رنگے ہوئے سے یعنے مردونکے لیے **ف** اسباب میں انس اور عبداللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے اور حدیث علی کی حسن ہے صحیح ہی

باب ما جاء في لبس الفراء باب پوستین پہننے کے بیانمیں **عن** سلمان قال سئل رسول الله صلى الله عليه وسلم عن السمن والجبن والفراء فقال الحلال ما احل الله في كتابه والحرام ما حرم الله في كتابه وما سكت عنه فهو مما عفى عنه **ترجمہ** روایت ہے سلمانؓ سے کہا کسی نے پوچہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گہی اور پنیر اور پوستین کو سو فرمایا حلال وہی ہے جو حلال کیا اللہ تعالے نے اپنی کتاب میں اور حرام وہی ہے جو حرام کیا اپنی کتاب میں اور جس سے وہ چپ ہو رہا وہ معاف ہے **ف** اسباب میں مغیرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور روایت کیا سفیان وغیرہ نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے سلمان سے انہیں کا قول اور گویا کہ حدیث موقوف اصح ہی

باب ما جاء في جلود الميتة اذا دبغت باب مردار جانور کی کہالوں میں جب دباغت ہو **عن** ابن عباس يقول ماتت شاة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاهلها الا نزعتم جلدها ثم دبغتموه فاستمتعتم به **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے فرماتے تہی کہ مرگئی ایک بکری سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے لوگوں سے کیوں نہ نکال لی تم نے کہال اسکی پہر دباغت کرتے پہر نفع اٹہاتے تم اسکو **ف** اسباب میں سلمہ بن محبق اور میمونہ اور عائشہ سے بہی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہی اور تحقیق کہ مروی ہوئی ہے کئی سند سے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہے ابن عباس سے وہ روایت کرتے ہیں میمونہ سے اور بواسطہ ابن عباس کے سودہ سے بہی مروی ہے اور سنا میں نے محمد سے کہ صحیح کہتے تہے حدیث ابن عباس کو جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اور حدیث ابن عباس کی میمونہ سے بہی کہتے تہے کہ شاید ابن عباس نے میمونہ سے بہی روایت کی ہو اور انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے ابن عباس سے بغیر ذکر میمونہ کے اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے اور یہی قول ہے سفیان ثوری اور ابن مبارک اور شافعی اور احمد اور اسحق کا **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ايما اهاب دبغ فقد طهر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چمڑا کہ دباغت کیا گیا پاک ہو گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہا وہ کہتے ہیں کہ کہالیں مردہ جانوروں کی جب دباغت کیجاوین پاک ہو جاتی ہیں اور کہا امام شافعی نے جو کہال دباغت دیجاوے پاک ہو جاتی ہے مگر کہال کتے اور سور کی اور مکروہ رکہا ہے بعض اہل علم نے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور سوا انکے اور علماء نے درندونکی کہالونکو اور بہت برا کہا انکی پہننے کو اور انمیں نماز پڑہنے کو اور اسحق بن ابراہیم نے کہا حضرت کے قول ایما اہاب دبغ فقد طہر کا مطلب یہ ہے کہ مراد اس سے حلال جانور کی کہال ہے یہی تفسیر کی ہے نضر بن شمیل نے بہی اور کہا مراد اس سے وہی جانور ہے جسکا گوشت کہایا جاتا ہے اور مکروہ کہا ابن مبارک اور احمد اور اسحق اور حمیدی نے نماز پڑہنا درندونکی کہالونمیں **عن** عبد الله بن عكيم قال اتانا كتاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ان لا تنتفعوا من الميتة باهاب ولا عصب **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے کہا کہ خط آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہمارے پاس کہ نفع نہ لو مردہ کی کہال سے

اور نیچے دی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے عبداللہ بن عکیم سے بواسطہ انکے شیوخ کے اور اسپر عمل نہیں اکثر اہل علم کا اور مروی ہے یہ حدیث عبداللہ بن عکیم سے اسطرح بھی کہ آئی ہمارے پاس کتاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی انکے وفات سے دو ماہ پیشتر یعنی باقی وہی مضمون ہے جو اوپر گذرا سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہ احمد بن حنبل اسی حدیث کیطرف جاتے تھے یعنی چمڑے کی استعمال کو منع فرماتے تھے اسلئے کہ اس روایت میں مذکور ہے کہ دو ماہ قبل وفات حضرت نے یہ حکم دیا اور فرماتے تھے یہ اخیر حکم ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یعنے اور حکم منسوخ ہیں یہ ناسخ ہے پھر چھوڑ دی احمد نے یہ حدیث بسبب اس اضطراب کے جو اسکی اسناد میں ہے کہ روایت کی بعضوں نے اور کہا روایت ہے عبداللہ بن عکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اشیاخ جہینہ سے **باب** فی کراھیۃ جر الازار باب ٹخنوں سے نیچے

رکھنے کی برائی میں **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لا ینظر اللہ یوم القیمۃ الی من جر ثوبہ خیلاء **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نظر نہ کریگا اللہ تعالے قیامت کے دن اسکیطرف جو لٹکاوے ازار اپنی تکبر کی راہ سے **ف** اسباب میں حذیفہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور سمرہ اور ابی ذر اور عائشہ اور ہبیب بن مغفل سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی ذیول النساء باب عورتوں کے دامنوں کے بیان میں **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من جر ثوبہ خیلاء لم ینظر اللہ الیہ یوم القیمۃ فقالت ام سلمۃ فکیف یصنعن النساء بذیولھن قال یرخین شبرا فقالت اذا تنکشف اقدامھن قال فیرخینہ ذراعا لا یزدن علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شخص لٹکاوے ازار اپنی تکبر سے نظر نہ کریگا اللہ تعالے اسکیطرف قیامت کے دن سو عرض کی ام سلمہ نے تو کیا کریں عورتیں اپنے دامنوں کا فرمایا لٹکاویں ایک بالشت انہوں نے عرض کی کہ کھل جاویں گے قدم انکے فرمایا لٹکاویں ایک ہاتھ بھر اور اس سے زیادہ نہ کریں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ حدیث رخصت ہے عورتوں کو ازار لٹکانے کی کہ اس میں انکی ستر پوشی ہے **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شبر لفاطمۃ شبرا من نطاقھا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اندازہ کر دیا فاطمہ کے لئے ازار کا ایک بالشت **ف** اور روایت کی بعضوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے حسن سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے **باب** ما جاء فی لبس الصوف باب صوف پہننے کے بیان میں **عن** ابی بردۃ قال اخرجت الینا عائشۃ کساء ملبدا وازارا غلیظا فقالت قبض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی ھذین **ترجمہ** روایت ہے ابی بردہ سے کہا کہ نکالی ہماری طرف حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے ایک چادر موٹی صوف کی اور ایک تہمت موٹی اور کہا کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں دو کپڑوں میں **ف** اس باب میں علی اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن مسعود عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کان علی موسی یوم کلمہ ربہ کساء صوف وجبۃ صوف وکمۃ صوف وسراویل صوف وکانت نعلاہ من جلد حمار میت **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن کہ کلام کیا اللہ تعالے نے موسی علیہ السلام سے انکے اوپر تھے ایک چادر صوف کی اور ایک جبہ اور ٹوپی اور پائجامہ صوف کا اور جوتیاں انکی مردہ گدہے کے کھال سے تھیں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر حمید اعرج کی روایت سے اور حمید بیٹے ہیں علی اعرج کے اور منکر حدیث ہیں اور میرے دوست محمد بن اسمعیل نے کہا حمید بن علی اعرج منکر الحدیث ہے **باب** ما جاء فی العمامۃ السوداء باب عمامہ سیاہ کے بیان میں **عن** جابر قال دخل النبی صلی اللہ علیہ وسلم مکۃ یوم الفتح وعلیہ عمامۃ سوداء **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا داخل ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں فتح کے دن اور آپ پر عمامہ سیاہ تھا **ف** اس باب میں عمرو بن حریث اور ابن عباس اور رکانہ سے بھی روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعتم سدل عمامتہ بین کتفیہ قال نافع وکان ابن عمر یسدل عمامتہ بین کتفیہ قال عبید اللہ ورأیت القسم وسالما یفعلان ذلک **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب عمامہ باندھتے تھے لٹکاتے شملہ اپنے عمامہ کا دونوں شانوں کے درمیان کہا نافع نے اور تھے ابن عمر لٹکاتے شملہ اپنا دونوں شانوں کے درمیان کہا عبیداللہ نے اور دیکھا میں نے قاسم اور سالم کو دونوں ایسا ہی کرتے تھے **ف** اس باب میں علی سے بھی روایت ہے اور نہیں صحیح روایت علی کی من قبل اسناد **مترجم** عمامہ باندھنا سنت ہے اور احادیث متعددہ اسکی فضیلت میں اور موجود ہیں یہاں تک کہ دو رکعت عمامہ سے بہتر ہے ستر رکعت بلا عمامہ سے اور چھوڑنا شملہ کا افضل ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کبھی چھوڑتے اور کبھی بغیر شملہ کے باندھتے اور کبھی شملہ کو گرد میں لپیٹ لیتے ایک صورت یہ بھی ہے اور کبھی ایک شملہ کو کھونس لیتے اور ایک کو لٹکا دیتے اور اکثر شملہ آپکا پس پشت لٹکتا اور کبھی آپ دو شملہ بھی لٹکاتے درمیان دونوں شانوں کے اور کبھی جانب راست لٹکاتے اور جانب چپ لٹکانا بدعت ہے اور اقل مقدار شملہ کی چار انگل ہے اور اکثر ایک دست اور تطویل اسکی نصف پشت سے زیادہ بدعت ہے اور داخل اسبال اور شامل اسراف ممنوع ہے اور اگر بطریق تکبر اور خیلاء کے ہو تو حرام ہے والا مکروہ خلاف سنت ہذا ما قال الشیخ فی شرح مشکوۃ **اقول** بعض تحقیقات ہے کہ ایک پیچ عمامہ کا گردن کے نیچے سے لیوے کہ یہی سنت ہے اور امام مالک سے مروی ہے کہ میں نے دیکھا ایک جماعت کو مسجد میں کہ پانی مانگتے وہ اللہ سے تو پانی برستے کہ وہ سب کے سب تحنیک کئے ہوتے تھے اور اکثر جاہل سنت سے بھی اس زمانہ میں اس سے غافل ہیں **باب** ما جاء فی کراھیۃ خاتم الذھب باب سونے کی انگوٹھی کی کراہت میں **عن** علی بن ابی طالب قال نھانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذھب وعن لباس القسی وعن القراءۃ فی الرکوع والسجود وعن لبس المعصفر **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ منع کیا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور قسی کے پہننے سے اور رکوع اور سجدے میں قرآن پڑھنے سے اور کسم کے

رنگے ہوئے کپڑے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمران بن حصین انہ قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن التختم بالذہب **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی پہننے سے **ف** اس باب میں علی اور ابن عمر اور ابی ہریرہ اور معاویہ سے روایت ہے حدیث عمران کی حسن ہے صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے **قسی** منسوب ہے طرف قس کے کہ نام ہے ایک قریہ کا ساحل بحر پر وہ کپڑا وہیں بنتا تھا یہاں مطلق ریشمی کپڑا مراد ہے اور نہی اسکی مخصوص برجال ہے اور معصفر زعفرانی کپڑا ہے اور منسوب ہے طرف قز کے کہ ایک قسم ہے ابریشم کی اور سے اسکی [illegible] ہیں **باب** ما جاء فی خاتم الفضۃ باب چاندی کی انگوٹھی کے بیان میں **عن** انس قال کان خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من ورق وکان فصہ حبشیا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ تھی انگوٹھی آپکی چاندی کی اور نگ اسکا حبشی تھا **ف** اس باب میں ابن عمر اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے

باب ما جاء ما یستحب من فص الخاتم باب چاندی کے نگینہ کے بیان میں **عن** انس قال کان خاتم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من فضۃ فصہ منہ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ تھی انگوٹھی آپکی چاندی کی اور نگینہ اسکا چاندی کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے

باب ما جاء فی لبس الخاتم فی الیمین باب داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننے کے بیان میں **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم صنع خاتما من ذہب فتختم بہ فی یمینہ ثم جلس علی المنبر فقال انی کنت اتخذت ہذا الخاتم فی یمینی ثم نبذہ ونبذ الناس خواتیمہم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی انگوٹھی سونے کی اور پہنا اسکو داہنے ہاتھ میں پھر بیٹھے اوپر منبر کے اور فرمایا میں پہنتا تھا یہ انگوٹھی داہنے ہاتھ میں پھر پھینک دی آپ نے اور پھینک دیں لوگوں نے اپنی انگوٹھیاں جو سونے کی تھیں **ف** اس باب میں علی اور جابر اور عبد اللہ بن جعفر اور ابن عباس اور عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے اور حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہے [illegible] **عن** الصلت بن عبد اللہ بن نوفل قال رأیت ابن عباس یتختم فی یمینہ ولا احالہ الا قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ **ترجمہ** روایت ہے صلت بن عبد اللہ بن نوفل سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے ابن عباس کو انگوٹھی پہنتے تھے اپنے داہنے ہاتھ میں اور گمان ہے مجھے کہ کہا انہوں نے دیکھا ہے میں نے آنحضرت کو انگوٹھی پہنتے داہنے ہاتھ میں **ف** [illegible] **عن** جعفر بن محمد عن ابیہ قال کان الحسن والحسین یتختمان فی یسارہما **ترجمہ** روایت ہے جعفر بن محمد [illegible] **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** حماد بن سلمۃ قال رأیت ابن ابی رافع یتختم فی یمینہ فسألتہ عن ذلک فقال رأیت عبد اللہ بن جعفر یتختم فی یمینہ وقال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یتختم فی یمینہ **ترجمہ** روایت ہے حماد بن سلمہ سے [illegible] **ف** [illegible]

باب ما جاء فی نقش الخاتم باب انگوٹھی کے نقش کے بیان میں **عن** انس بن مالک قال کان نقش خاتم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثۃ اسطر محمد سطر ورسول سطر واللہ سطر ولم یقل محمد بن یحیی فی حدیثہ ثلاثۃ اسطر **ترجمہ** [illegible] انس بن مالک سے [illegible] **ف** اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صنع خاتما من ورق فنقش فیہ محمد رسول اللہ ثم قال لا تنقشوا علیہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بنائی ایک انگوٹھی چاندی کی اور نقش کرایا اسمیں محمد رسول اللہ پھر فرمایا کوئی نقش نہ کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد آپکی اس فرمانے سے کہ نقش نہ کرے یہ ہے کہ منع کیا آپ نے کہ کوئی محمد رسول اللہ اپنی مہر میں نقش کرے **عن** انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا دخل الخلاء نزع خاتمہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جاتے پاخانہ کو اتار ڈالتے انگوٹھی کہ اسمیں اللہ کا نام تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

باب ما جاء فی الصورۃ باب تصویروں کے بیان میں **عن** جابر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصورۃ فی البیت ونہی ان یصنع ذلک **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویر رکھنے سے گھر میں اور منع کیا اسکے بنانے سے **ف** اس باب میں علی اور ابی طلحہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ اور ابی ایوب سے روایت ہے حدیث جابر کی حسن ہے صحیح ہے **عن** عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبۃ انہ دخل علی ابی طلحۃ الانصاری یعودہ فوجد عندہ سہل بن حنیف قال فدعا ابو طلحۃ انسانا ینزع نمطا تحتہ فقال لہ سہل لم تنزعہ قال لان فیہ تصاویر وقال فیہ النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما قد علمت قال سہل اولم یقل الا ما کان رقما فی ثوب قال بلی ولکنہ اطیب لنفسی **ترجمہ** روایت ہے عبید اللہ سے کہ داخل ہوئے وہ ابو طلحہ انصاری کے پاس عیادت کو سو پایا انکے نزدیک سہل بن حنیف کو کہا پھر بلایا ابو طلحہ نے ایک آدمی کو کہ نکال ڈالے وہ چادر [illegible]

نیچے بچھی تھی سو کہا سہل نے کیوں نکالتی ہو کہا ابو طلحہ نے اسمین تصویرین ہین اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تصویروں کے باب مین جو فرمایا ہی وہ تمہین معلوم ہے کہا سہل نے حضرت نے یہ بھی تو کہا ہی مگر جو تصویر کپڑے مین ہو کہا انہوں نے کہ ہان یعنی حضرت نے اسکی اجازت دی ہے مگر میرے دلکو یہی بھاتا ہی یعنی مین چاہتا ہون کہ عزیمت پر عمل کرون کہ رخصت سے بہتر ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی المصورین باب مصوروں کے بیان مین **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صور صورة عذبه الله حتى ينفخ فيها يعني الروح وليس بنافخ فيها ومن استمع الى حديث قوم وهم يفرون منه صب في اذنيه الآنك يوم القيمة **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جس نے کوئی تصویر بنائی اللہ عذاب کریگا اسکو قیامت کے دن یہانتک کہ پہونکے وہ اسمین یعنی روح اور کبھی پہونکنے والا نہین یعنی اسیطرح کبھی عذاب سے چھوٹنے والا نہین اور جسنے کان لگایا کسی قوم کی بات پر اور وہ اس سے بہاگتی ہون ڈالا جاویگا اسکے کانمین سیسہ پگھلا ہوا قیامت کے دن **ف** اس باب مین عبد اللہ بن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی جحیفہ اور عائشہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء فی الخضاب باب خضاب کے بیان مین **عن** ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم غيروا الشيب ولا تشبهوا باليهود **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے صورت بدل دو بڑہاپے کی اور مشابہت نکرو یہود کی یعنی وہ کبھی خضاب نہین کرتے تم کرو **ف** اس باب مین زبیر اور ابن عباس اور جابر اور ابی ذر اور انس اور ابی رمثہ اور جہدمہ اور ابی الطفیل اور جابر بن سمرہ اور ابی جحیفہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندونسے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ان احسن ما غير به الشيب الحناء والكتم **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہتر شے کہ بدلی جاوے اس سے صورت بڑہاپیکی مہندی اور نیل کے پتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو الاسود دیلی کا نام ظالم بن عمرو بن سفیان ہے **باب** ما جاء فی الجمة واتخاذ الشعر باب بال رکھنے کے بیان مین **عن** انس قال كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ربعة ليس بالطويل ولا بالقصير حسن الجسم اسمر اللون وكان شعره ليس بجعد ولا سبط اذا مشى يتكفأ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میانہ قد نہ بہت لانبے اور نہ بہت کوتاہ سڈول بدن گندم گون بال آپکے نہ بالکل گھونگر والے نہ سیدہے یعنی متوسط جب چلتے پیر اٹھا کر چلتے جیسا کوئی اوپر سے نیچے اوترتا ہے **ف** اس باب مین عائشہ اور براء اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی سعید اور وائل بن حجر اور جابر اور ام ہانی سے بھی روایت ہے حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے یعنی حمید کی روایت سے **عن** عائشة قالت كنت اغتسل انا ورسول الله صلى الله عليه وسلم من اناء واحد وكان له شعر فوق الجمة ودون الوفرة **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کہا کہ تھی مین غسل کرتی اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور آپکے بال جمہ سے اوپر اور وفرہ سے کم تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی سندونسے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہون نے فرمایا نہاتی تھی مین اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ایک برتن سے اور نہین ذکر کیا اسمین بالونکا کہ جمہ سے اوپر تھے اور فقط ذکر کیا ہے اسکا عبد الرحمن ابو الزناد نے اور وہ ثقہ ہین حافظ ہین **مترجم** جمہ وہ بال ہین سر کے جو کندہونپر لگتی ہون اور وفرہ وہ ہین جو کانونکی لو سے لگین اور لمہ جمہ سے ذرا کم ہین اور مراد حدیث سے یہ ہے کہ بال آپکے وفرہ سے لانبے اور جمہ سے چھوٹے تھے اور یہ اکثر حال ہے کبھی اس سے کم و بیش بھی ہو **باب** ما جاء فی النهي عن الترجل الا غبا باب ہر روز کنگھی کرنیکی نہی مین **عن** عبد الله بن مغفل قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن الترجل الا غبا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مغفل سے کہا منع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے روز کنگھی کرنے سے مگر ایکدن بیچ کرکے **ف** روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہون نے یحیی بن سعید سے انہون نے ہشام سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین انس سے بھی روایت ہے **باب** ما جاء فی الاكتحال باب سرمہ لگانیکے بیان مین **عن** ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم قال اكتحلوا بالاثمد فانه يجلو البصر وينبت الشعر وزعم ان النبي صلى الله عليه وسلم كانت له مكحلة يكتحل بها كل ليلة ثلاثة في هذه وثلاثة في هذه **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سرمہ لگاؤ اثمد اسلئے کہ وہ صاف کرتا ہے بینائی کو اور اگاتا ہے پلکونکو اور کہا انہون نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سرمہ دانی تھی کہ اس سے سرمہ لگاتے تھے آپ ہر رات تین تین سلائی اس آنکھ مین اور تین اس آنکھ مین **روایت** کی ہمسے علی بن حجر نے اور محمد بن یحیی نے ان دونون نے کہا روایت کی ہمسے یزید بن ہارون نے انہون نے عباد بن منصور سے اور اس باب مین جابر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے حدیث ابن عباس کی حسن ہے نہین پہچانتے ہم اس لفظ سے مگر عباد بن منصور کی روایت سے اور مروی ہے کئی سندون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لازم کرو تم لگانا اثمد کا اسلئے کہ وہ صاف کرتا ہی بینائی کو اور اگاتا ہے پلکونکو **مترجم** اثمد بکسر ہمزہ وسکون ثاء مثلثہ وکسر میم نام ہے سرمہ سنگ کا اور کحل بضم کاف ہے اسکو کہتے ہین (قاموس) ابو داود مین ہے کہ آنحضرت نے حکم دیا اثمد مروح کے لگانیکا سونیکے وقت اور مروح وہ اثمد ہے کہ خوشبو کیا ہو ساتھ مشک کے اور مروی ہے کہ چشم راست مین تین بار اور چشم چپ مین دو بار لگاتے اور ابتدا اور ختم دونون چشم راست پر فرماتے اسطرح کہ پہلے دو میل چشم راست مین لگاتے اور پھر دو میل چشم چپ مین پھر ایک میل چشم راست مین اور

طور سے عنایت فضیلت میں سے ہے یہی ان دونوں طریقوں میں تیار حاصل ہے جیسا کہ فرمایا من اکتحل فلیوتر یعنے طریق اول میں جو ذکر کیا سلائی ہر آنکھ میں تین تین بار اور طریق ثانی میں اتحاد ہر
پانچ بار ہوا کذا قال الشیخ فی سفر السعادۃ **باب** ما جاء فی النہی عن اشتمال الصماء والاحتباء بالثوب الواحد باب اشتمال صماء اور ایک کپڑے میں احتباء کی نہی میں **عن** ابی ہریرۃ ان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن لبستین الصماء وان یحتبی الرجل بثوبہ لیس علی فرجہ منہ شیء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا آپ نے دو پہناوے سے ایک صماء
اور دوسرے یہ کہ احتبا کرے آدمی ساتھ ایک کپڑے کے کہ اسکی فرج پر اس میں سے کچھ نہو **ف** اس باب میں علی اور ابن عمر اور عائشہ اور ابی سعید اور جابر اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن
صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے یہ کئی سندوں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ ابی ہریرہ کے **مترجم** صماء یہ ہے کہ بڑی چادر کو لیکر آدمی اپنے کندھوں پر پھر دونوں کونے اسکے پھر اپنے طرف کا کونا
بائیں شانے پر اور بائیں طرف کا داہنے شانے پر ڈالکر لپیٹ لے ہاتھ وغیرہ اعضا اس طور پر لپٹ جاویں کہ گویا ملفوف ہو گیا اور صخرہ صماء اس پتھر کو کہتے ہیں جسمیں خرق وصدع نہو اور یہ تفسیر صماء کی باعتبار
اہل لغت کے ہے اور فقہاء کے نزدیک صماء یہ ہے کہ لپیٹ لیوے آدمی ایک کپڑا اپنے اوپر اور ایک طرف سے اٹھا کر اسکے دونوں کنارے ایک شانہ پر رکھ لیوے کہ بعض عورت اسکی کھل جاوے اور صورت
اول مکروہ ہے اسلئے کہ بعض ضرورت کے واسطے ہاتھ نکالنا چاہے تو نہیں نکال سکتا اور صورت ثانی میں اگر کشف عورت ہو تو حرام ہے ورنہ مکروہ اور احتبا یہ ہے کہ آدمی کولہوں پر بیٹھکر گھٹنے
زمین پر رکھے اور کسی کپڑے کو گھٹنوں اور کمر پر لپیٹ لے پس اس صورت میں مکروہ ہے کہ سوا ایک کپڑے کے اور کوئی کپڑا اسکے ستر پر نہو تو سامنے سے اسکی عورت نظر آوے گی اور اگر دوسرا کپڑا اسکے ستر پر ہو تو مکروہ نہیں
باب ما جاء فی مواصلۃ الشعر باب بالوں میں جوڑ لگانے کے بیان میں **عن** ابن عمر ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لعن اللہ الواصلۃ والمستوصلۃ والواشمۃ و
المستوشمۃ قال نافع الوشم فی اللثۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ لعنت کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے واصلہ اور مستوصلہ اور واشمہ اور مستوشمہ کو کہا نافع نے اور وشم مسوڑھوں میں ہے **ف** یہ حدیث حسن
صحیح ہے اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور اسماء بنت ابی بکر اور معقل بن یسار اور ابن عباس اور معاویہ سے بھی روایت ہے **مترجم** باستقرار روایات معلوم ہوا کہ اس قسم کی لعنت سات عورتوں کے
واسطے آئی ہے چار جو حدیث بالا میں مذکور ہوئیں اور تین یہ ہیں نامصات متنمصات متفلجات للحسن واصلہ وہ عورت ہے جو بالوں میں جوڑ لگا دے اور مستوصلہ جو جوڑ لگوا دے اور واشمہ وہ جو
گدنا گودے اور مستوشمہ جو گدوا دے اور نامصہ جو پیشانی کے بال کھینچے تاکہ ماتھا چوڑا نظر آوے اور متنمصہ جو اپنے بال چنوا دے اور متفلجہ جو اپنے دانتوں میں ریتکر سوہان پھیر دے کہ خلل ہو دانتوں میں
خوبصورتی کے لئے کرتے ہیں تاکہ کمسن نظر آویں اور حسن کی قید متفلجات میں جو ہے اشارہ ہے اسطرف کہ حرام ہے یہ فعل واسطے حصول حسن کے اور واسطے کسی ضرورت یا بیماری کی ہو تو مضائقہ نہیں **باب**
ما جاء فی رکوب المیاثر باب ریشمی زین پوش کی نہی میں **عن** البراء بن عازب قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن رکوب المیاثر **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ منع فرمایا
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زین پوشوں پر سوار ہونے سے **ف** اس باب میں علی اور معاویہ سے بھی روایت ہے حدیث براء کی حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے اشعث بن ابی الشعثاء سے مانند اسکی اور
اس حدیث میں قصہ ہے **مترجم** میاثر جمع ہے میثرہ کی اور میثرہ بکسر میم وسکون یائے تحتانی وفتح ثاء مثلثہ اور راء مہملہ ایک فرش ہے چھوٹا سا مثل بالش و وسادہ کے روئی یا ابریشم سے بھر کر واسطے
نرمی کے اسی زین یا اسباب یا اونٹ پر ڈالتے ہیں اور بعضے حریر سرخ کے بناتے ہیں اور بعضے جلد سباع سے اور مراد نہی سے اس حدیث میں نہی ریشمی کی ہے یا سرخ کی جیسے دوسری حدیث میں وارد ہوا ہے
لا ارکب الارجوان یعنے حضرت نے فرمایا میں سوار نہیں ہوتا ہوں ارجوان پر اور ارجوان سے مراد یہی میثرہ ہے اکثر علما کے نزدیک اصل اسکی ارغوان ہے اور وہ ایک درخت ہے کہ شگوفہ اسکا سرخ رنگ کا ہوتا
ہے اس سے مطلق سرخ رنگ ہے یا نہی وارد ہوئی بسبب جلد سباع ہونیکے جیسی دوسری روایت میں ہے نہی عن رکوب النمور یعنے منع فرمایا چیتوں کی کھالوں پر سوار ہونے سے یا بیٹھنے سے **باب** ما جاء فی فراش النبی صلی
اللہ علیہ وسلم باب آنحضرت کے بچھونے کے بیان میں **عن** عائشۃ قالت انما کان فراش رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی ینام علیہ ادم حشوہ لیف **ترجمہ** روایت
ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھا بچھونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جسپر آپ سوتے تھے چمڑے کا بھرتی اسمیں تھی پوست خرما کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس باب میں حفصہ اور جابر سے بھی
روایت ہے **باب** ما جاء فی القمیص باب کرتوں کے بیان میں **عن** ام سلمۃ قالت کان احب الثیاب الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القمیص **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے
کہ بہت پیارا کپڑوں میں آنحضرت کو کرتا تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم جانتے ہیں اسکو فقط روایت سے عبد المومن بن خالد کے متفرد ہوئے اسکی روایت میں اور وہ مروزی ہیں اور روایت کی
بعضوں نے یہ حدیث ابی تمیلہ سے انہوں نے عبد المومن سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے فرماتے تھے حدیث ابن بریدہ کی
ام سلمہ سے صحیح ہے اور مذکور ہے اسمیں ابو تمیلہ کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنی ماں سے روایت کی ہم سے زیاد بن ایوب نے انہوں نے ابو تمیلہ سے انہوں نے عبد المومن سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے
اپنی ماں سے انہوں نے ام سلمہ سے کہا سب کپڑوں سے زیادہ پیارا تھا آنحضرت کو کرتا روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے فضل بن موسی سے انہوں نے عبد المومن بن خالد سے
انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ سب کپڑوں سے زیادہ پیارا آپکو کرتا تھا روایت کی ہم سے علی بن نصر بن علی الجہضمی نے انہوں نے عبد الصمد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے [illegible] سے

انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ام ہانی سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کچھ شروع کرتے اپنی داہنی طرف سے اور روایت کی کئی شخصوں نے یہ حدیث شعبہ سے اسی اسناد سے اور مرفوع نہیں کیا اس کو اور
کی فقط عبد الصمد نے **عن** اسماء بنت يزيد بن السكن الانصارية قالت كان كم يد رسول الله صلى الله عليه وسلم الى الرسغ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہا انہوں نے
آستین یا مین آنحضرت کی پہونچوں تک تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** يقول اذا لبس ثوبا جديدا باب کپڑا پہننے کے بیان میں **عن** ابي سعيد قال كان رسول الله
صلى الله عليه وسلم اذا استجد ثوبا سماه باسمه عمامة او قميصا او رداء ثم يقول اللهم لك الحمد انت كسوتنيه اسألك خيره وخير ما صنع له واعوذ
بك من شره وشر ما صنع له **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نیا کپڑا پہنتے اسکا نام لیتے جیسے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر فرماتے یا اللہ تیرے ہی لیے ہے تعریف
تو نے ہی پہنایا مجھے یہ مانگتا ہوں میں تجھ سے خیر اسکی اور خیر اس کام کی جسکے لیے یہ بنا اور پناہ مانگتا ہوں میں اسکے شر سے اور اس کام کے شر سے جس کے لیے یہ بنا **ف** اس باب میں ابن عمر اور عمر سے بھی روایت ہے
روایت کی ہم سے ... انہوں نے قاسم بن مالک مزنی سے انہوں نے جریری سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے **باب** ما جاء في لبس الجبة جبہ کا بیان **عن** المغيرة ان النبي صلى الله عليه
وسلم لبس جبة رومية ضيقة الكمين **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک جبہ رومیہ تنگ آستینوں کا پہنا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** المغيرة بن شعبة
اهدى دحية الكلبي لرسول الله صلى الله عليه وسلم خفين فلبسهما وقال اسرائيل عن جابر عن عامر وجبة فلبسهما حتى تخرقا لا يدري النبي صلى الله عليه
وسلم اذكي هما ام لا **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ ہدیہ بھیجا دحیہ کلبی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جوڑا موزوں کا پھر پہنا آپ نے اور کہا اسرائیل نے اپنی روایت میں جابر سے وہ روایت
کرتے ہیں عامر سے کہ بھیجا انہوں نے ایک کرتا بھی پھر پہنا آپ نے یہاں تک کہ پھٹ گئے وہ دونوں اور آپ کو خبر نہ تھی کہ وہ جانور مذبوح کی کھال کے تھے یا غیر مذبوح کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
اور ابو اسحق جو روایت کرتے ہیں یہ حدیث شعبی سے وہ ابو اسحق شیبانی ہیں اور نام انکا سلیمان ہے اور حسن بن عیاش بھائی ہیں ابی بکر بن عیاش کے **مترجم** سخت حمقا ہیں جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے علم غیب ثابت کرتے ہیں سبحان اللہ عقائد صحیحہ کہ یہ قدر پاک ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ حضرت کو اپنے موزوں کا بھی حال معلوم نہ تھا کہ جلد مذبوح کے ہیں یا غیر مذبوح کے **باب** ما جاء
في شد الاسنان بالذهب باب سونے سے دانت باندھنے کے بیان میں **عن** عرفجة بن اسعد قال اصيب انفي يوم الكلاب في الجاهلية فاتخذت انفا من ورق
فانتن علي فامرني رسول الله صلى الله عليه وسلم ان اتخذ انفا من ذهب **ترجمہ** روایت ہے عرفجہ سے کہ کٹ گئی میری ناک دن کلاب کے ایام جاہلیت میں سو بنائی
میں نے ایک ناک چاندی کی اور وہ بدبو ہو گئی سو حکم کیا مجھ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بنا لوں میں ایک ناک سونے سے کہ اسمیں بدبو نہیں ہوتی **ف** روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے
ربیع بن بدر سے اور محمد بن یزید واسطی سے انہوں نے ابی الاشہب سے مانند اس روایت کے یہ حدیث حسن ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر روایت سے عبد الرحمن بن طرفہ کی اور روایت ہے سلم بن زریر سے عبد الرحمن بن طرفہ سے
مانند حدیث ابی الاشہب کے جیسے روایت کی ہے انہوں نے عبد الرحمن بن طرفہ سے اور کہا ابن مہدی نے سلم بن زرین اور وہ وہم ہے اور زریر زیادہ صحیح ہے اور مروی ہے کئی لوگوں سے اہل علم سے کہ باندھا انہوں نے
دانت اپنے سونے سے اور یہ حدیث انکی دلیل ہے **مترجم** کلاب ایک پانی کا نام ہے درمیان کوفہ اور بصرہ کے ایام جاہلیت میں وہاں لڑائی ہوئی تھی اسمیں عرفجہ کی ناک کٹ گئی تھی **باب**
ما جاء في النهي عن جلود السباع باب درندوں کی کھال کی نہی میں **عن** ابي المليح عن ابيه ان النبي صلى الله عليه وسلم نهى عن جلود السباع ان تفترش **ترجمہ** روایت ہے
ابی الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا درندوں کی کھال بچھانے سے **ف** روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے
قتادہ سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے اپنے باپ سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا درندوں کی کھالوں سے اور ہم کسی کو نہیں جانتے کہ انہوں نے کہا ہو روایت ہے ابی الملیح سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے سوائے سعید
بن ابی عروبہ کے اور روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید رشک سے انہوں نے ابی الملیح سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ منع کیا آپ نے درندوں کی کھالوں
سے اور یہ صحیح تر ہے **باب** ما جاء في نعل النبي صلى الله عليه وسلم باب نعل مبارک کے بیان میں **عن** انس ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان نعلاه لهما قبالان
ترجمہ روایت ہے انس سے کہ آنحضرت کے نعلوں میں دو تسمے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قبال کہتے ہیں آنحضرت کی نعل مبارک میں کہ جس کو اہل ہند چپل یا چپلی کہتے ہیں اسمیں دو تسمے تھے
ایک تسمہ انگوٹھے اور اسکے پاس والی انگلی کے بیچ میں رہتا اور دوسرا بیچ کی اور اسکے پاس والی انگلی کے بیچ میں رہتا اس طرح دونوں نعل میں اور اسے شراک اور زمام نعل بھی کہتے ہیں **باب** ما جاء في كراهية
المشي في النعل الواحدة باب ایک نعل کے ساتھ چلنے کی کراہت میں **عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يمشي احدكم في نعل واحدة لينعلهما
جميعا او ليحفهما جميعا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ چلے کوئی تم میں سے ایک نعل پہن کر یا چاہیے دونوں نعل پہن کر چلے یا ننگے پاؤں چلے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور باب
میں جابر سے بھی روایت ہے **عن** ابي هريرة قال نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم ان ينتعل الرجل وهو قائم **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

کھڑے ہو کر نعل پہننے سے۔ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی عبیداللہ بن عمرو رقی نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے اور دونوں حدیثیں صحیح نہیں نزدیک اہل حدیث کے اور حارث بن نبہان انکے نزدیک حافظ نہیں اور قتادہ کی حدیث انس سے تو ہم کوئی نہیں جانتے روایت کی ہے ابوجعفر سمنانی نے انہوں نے سلیمان بن عبیداللہ رقی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے معمر سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے انس سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کھڑے ہو کر نعل پہننے کو۔ یہ حدیث غریب ہے کہا محمد بن اسمعیل نے نہیں صحیح یہ حدیث اور نہ حدیث معمر کی جو مروی ہے عمار سے کہ وہ روایت کرتے ہیں ابوہریرہ سے۔

باب ما جاء في الرخصة في النعل الواحدة۔ باب ایک نعل سے چلنے کی اجازت میں۔ **عن** عائشة قالت ربما مشى النبي صلى الله عليه وسلم في نعل واحدة۔ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کبھی چلتے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نعل پہنکر۔ **ف** روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے عبدالرحمن بن قاسم سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آپ چلیں ایک نعل پہنکر اور یہ صحیح تر ہے ایسی ہی روایت کی سفیان ثوری وغیرہ نے عبدالرحمن بن قاسم سے موقوفاً اور یہ صحیح تر ہے۔

باب ما جاء بأي رجل يبدأ إذا انتعل۔ باب جوتی پہلے کس پیر میں پہنے اس باب میں۔ **عن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال إذا انتعل أحدكم فليبدأ باليمين وإذا نزع فليبدأ بالشمال فلتكن اليمين أولهما تنعل وآخرهما تنزع۔ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب نعل پہنے کوئی تم میں کا تو شروع کرے داہنی پیر سے اور جب اتارے تو شروع کرے بائیں سے کہ داہنا پیر پہننے میں پہلے ہو اور اتارنے میں پیچھے۔ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے۔

باب ما جاء في ترقيع الثوب۔ باب کپڑوں میں پیوند لگانے کے بیان میں۔ **عن** عائشة قالت قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم إن أردت اللحوق بي فليكفك من الدنيا كزاد الراكب وإياك ومجالسة الأغنياء ولا تستخلقي ثوبا حتى ترقعيه۔ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا فرمایا مجھے آنحضرت نے اگر چاہے تو مجھ سے ملنا تو کفایت کرے تجھ کو دنیا میں سوار کے توشہ کے برابر اور بچ تو امیروں کے ساتھ بیٹھنے سے اور پرانا نہ جان کسی کپڑے کو جب تک پیوند نہ لگا لے تو اس میں۔ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر صالح بن حسان کی روایت سے سنا میں نے محمد سے فرماتے تھے صالح بن حسان منکر الحدیث ہیں اور صالح بن ابی حسان کہ روایت کی ان سے ابن ابی ذئب نے ثقہ ہیں اور مراد إياك ومجالسة الأغنياء سے یہ ہے کہ جیسا کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکھے ایسے شخص کو کہ فضیلت رکھتا ہے اس سے صورت میں اور رزق میں تو چاہیے کہ دیکھے ایسے کو جو اس سے کم ہو تو لائق ہے کہ حقیر نہ ہو اسکی نظر میں نعمت اللہ کی اور مروی ہے عون بن عبداللہ سے کہا انہوں نے صحبت میں رہا میں اغنیاء کے پس نہ دیکھا میں نے کسی کو زیادہ غمگین اور فکر مند اپنے سے دیکھتا تھا میں انکی سواری بہتر اپنی سواری سے اور ان کے کپڑے بہتر اپنے کپڑوں سے پھر صحبت میں رہا فقراء کے تو راحت پائی میں نے۔

باب عن أم هانئ قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم يعني مكة وله أربع غدائر۔ **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سے کہا آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنی مکہ میں اور آپکی چار چوٹیاں تھیں۔ **ف** یہ حدیث غریب ہے۔ **عن** أم هانئ قالت قدم رسول الله صلى الله عليه وسلم مكة وله أربع ضفائر۔ **ترجمہ** ضفائر کے معنے بھی چوٹی ہی باقی ترجمہ اوپر گذرا۔ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور عبداللہ بن ابی نجیح مکی ہیں اور ابو نجیح کا نام یسار ہے کہا محمد نے نہیں جانتا میں مجاہد کو کہ سنا ہو ام ہانی سے۔

باب عن عبد الله بن بسر قال سمعت أبا كبشة الأنماري يقول كانت كمام أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بطحا۔ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہا سنا میں نے ابو کبشہ انماری سے کہتے تھے ٹوپیاں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی چوڑی ملی ہوئی سر سے نہ اونچی اٹھی ہوئی۔ **ف** یہ حدیث منکر ہے اور عبداللہ بن بسر بصری ضعیف ہیں نزدیک اہل حدیث کے ضعیف کہا انکو یحییٰ بن سعید وغیرہ نے اور بطحا سے وسعت ہی **مترجم** کمام جمع ہے کمہ کی جیسے قباب جمع ہے قبہ کی تو مراد اس سے ٹوپیاں ہیں اور اگر جمع ہے کم کی تو مراد اس سے آستینیں ہیں۔

باب عن حذيفة قال أخذ رسول الله صلى الله عليه وسلم بعضلة ساقي أو ساقه وقال هذا موضع الإزار فإن أبيت فأسفل فإن أبيت فلا حق للإزار في الكعبين۔ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا پکڑی آنحضرت نے موٹی میری پنڈلی یا اپنی پنڈلی اور فرمایا یہ موضع ازار کا ہے پھر اگر نہ مانے یعنی زیادہ لٹکانے تو اس سے نیچے پھر اگر نہ مانے تو نہ ملا تہبند کو ٹخنوں تک یعنی اس سے نیچے نہ کر۔ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابو اسحاق سے۔

باب عن أبي جعفر بن محمد بن ركانة عن أبيه أن ركانة صارع النبي صلى الله عليه وسلم فصرعه النبي صلى الله عليه وسلم قال ركانة سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول إن فرق ما بيننا وبين المشركين العمائم على القلانس۔ **ترجمہ** روایت ہے ابو جعفر سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رکانہ نے کشتی کی آنحضرت سے تو پچھاڑ دیا آپ نے انکو اور کہا رکانہ نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ فرق ہم میں اور مشرکوں میں عمامہ کا ہے ٹوپیوں پر۔ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی ایسی قائم نہیں اور نہیں جانتے ہم ابوالحسن عسقلانی اور رکانہ کو۔ **مترجم** مراد حدیث سے یہ ہی کہ مشرکین بغیر ٹوپی کے عمامہ باندھتے ہیں اور ہم ٹوپی پر۔

باب في خاتم الحديد۔ باب لوہے کی انگوٹھی کے بیان میں۔ **عن** عبد الله بن بريدة عن أبيه قال جاء رجل إلى النبي صلى الله عليه وسلم وعليه خاتم من حديد فقال ما لي أرى عليك حلية أهل النار

ثم جاءه وعليه خاتم من صفر فقال مالي اجد منك ريح الاصنام ثم اتاه وعليه خاتم من ذهب فقال مالي ارى عليك حلية اهل الجنة قال من اي شيء اتخذه قال من ورق ولا تتمه مثقالا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہا آیا ایک مرد آنحضرت کے پاس اور اسپر انگوٹھی تھی لوہے کی فرمایا آپنے کیا ہے میں دیکھتا ہوں تجھپر زیور دوزخیوں کا پھر آیا وہ اور اسپر تھی انگوٹھی پیتل کی فرمایا آپنے کیا ہے میں پاتا ہوں تجھ سے بو بتوں کی پھر آیا وہ اور اسپر انگوٹھی تھی سونے کی سو فرمایا آپنے کیا ہے مجھ پاتا ہوں تجھپر زیور جنت کا یعنے جنت کا زیور دنیا میں پہنا کیا ضرور پوچھا اسنے کسکی انگوٹھی بناؤں فرمایا آپنے چاندی کی اور مثقال پوری نکر یعنے اس سے کم ہو **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن مسلم کی کنیت ابو طیبہ ہے اور وہ مروزی ہیں

باب عن علي قال نهاني رسول الله صلى الله عليه وسلم عن القسي والميثرة الحمراء وان البس خاتمي في هذه وفي هذه واشار الى السبابة والوسطى **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ منع کیا مجھے آپنے ریشمی کپڑے سی اور سرخ زین پوش سی اور اسمیں اور اسمیں انگوٹھی پہننے سے اور اشارہ کیا طرف سبابہ بیچ کی انگلی کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی موسی ابو بردہ بن ابی موسی ہیں نام انکا عامر ہے

باب حبرہ کی بیان میں عن انس قال كان احب الثياب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم يلبسها الحبرة **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا بہت پیارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کپڑا جسے آپ پہنتے تھے حبرہ تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **ترجمہ** حبرہ چادر خطدار ہے کہ رنگ برنگ کے خطوط اسمیں ہوتے ہیں فقط

خاتمہ الحمد للہ والمنۃ کہ بتوفیق غیبی و تائید لاریبی نصف اول ترمذی کے ترجمہ سے فراغ کلی حاصل ہوا اور چونکہ حین ترجمہ مذکور اس فقیر کو اشتغال کی کثرت اور فرصت کی قلت بہت تھی لہذا اکثر مقامات پر فقط نفس ترجمہ پر اکتفا منظور ہوا اور نہایت قلت کے ساتھ کہیں کچھ مضمون بڑہایا گیا ورنہ قلم کو روک کر تطویل سے احتراز کیا اگر بعون اللہ وقوتہ نصف ثانی میں چونکہ نصرت الہی نے دستگیری فقیر فرمائی اور قدردان علماء اور قدرشناس فضلا جناب مستطاب نواب عالیجناب والا جاہ امیر الملک **سید محمد صدیق حسن خان** صاحب بہادر دام اقبالہم نے اس حقیر کی امداد پر کمر ہمت باندھی اسلیے امید ہے کہ جلد ثانی میں اکثر مقامات ضروری میں مذاہب محدثین اور تحقیق محققین اور تطبیق مدققین حیز تحریر میں آویگی کہ مذاق اہل حدیث جس سے شیرین ہو اور مشتاقان اتباع سنن کو تسکین ہو اللہ معین عبدہ فی کل حین فقط

الحمد لله الذي بحوله وقوته انطبع النصف الاول لترجمة الترمذي المسمى بجائزة الشعوذي ويتلوه النصف الثاني بتائيد الرب القوي ان شاء الله تعالى ولا حول ولا قوة الا بالله العلي العظيم

ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم واغفر لنا وارحمنا انك
على كل شيء قدير وصلى الله على
النبي

لاحول ولا قوة الا بالله العلی العظیم

بسم الله الرحمن الرحيم

ابواب الاطعمة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہہ باب ہین کہانونکے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء علی ما کان یأکل النبی صلی الله علیه وسلم باب بیچ بیان مین کہ آنحضرت کسپر کہانا کہاتی تہی **عن** انس قال ما اکل النبی صلی الله علیه وسلم علی خوان ولا فی سکرجة ولا خبز له مرقق فقلت لقتادة فعلی ما کانوا یأکلون قال علی هذه السفر **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا نہین کہایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی خوان پر اور نہ چہوٹی تشتریون مین اور نہ پکائی گئی آپکے لئی چپاتی پتلی پہر کہا مین نے قتادہ سی کسپر کہاتی تہے فرمایا انہون نے انہین دسترخوانون پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد بن بشار نی یونس جو ذکور ہین سند مین یونس اسکاف ہین اور روایت کی ہے عبد الوارث نی سعید بن عروبہ سے انہون نے قتادہ سی انہون نے انس سے مانند اسکے **باب** ما جاء فی اکل الارنب باب خرگوش کے کہانے مین **عن** هشام بن زید قال سمعت انسا یقول انفجنا ارنبا بمر الظهران فسعی اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم خلفها فادرکتها فاخذتها فاتیت بها ابا طلحة فذبحها بمروة فبعث معی بفخذها او بورکها الی النبی صلی الله علیه وسلم فاکله فقلت اکله قال قبله **ترجمہ** روایت ہے ہشام بن زید سی کہا سنا مین نے انس سے کہتے تہی کہ بہچایا ہمنے ایک خرگوش کا مر الظہران مین کہ نام ایک مقام کا ہی قریب مکہ کے سو دوڑے اصحاب آنحضرت کے اسکے پیچہے اور مین نے پایا اسکو اور پکڑ لیا پہر اسکو ابو طلحہ کی پاس لایا سو ذبح کیا اسی پتہر سی اور بہیجا میرے ساتھ سرین اسکا یا ران اسکی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سو کہایا آپنے راوی کہتا ہی مینی پوچہا اپنے شیخ سے کیا کہایا اسکو کہا قبول کیا اسکو **ف** اس باب مین جابر اور عمار اور محمد بن صفوان اور محمد بن صیفی سی بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسی پر عمل ہے نزدیک اکثر اہل علم کے کہ اکل خرگوش مین کچہہ مضائقہ نہین اور بعضون نے مکروہ کہا ہے خرگوش کو اسلئے کہ اسکو خون آتا ہے یعنے حیض **مترجم** کہتا ہی کہ عمل حدیث پر اولی ہے اور حلت اسکی بحدیث ثابت ہے **باب** فی اکل الضب باب ضب کے کہانیکے بیان مین **عن** ابن عمر ان النبی صلی الله علیه وسلم سئل عن اکل الضب فقال لا آکله ولا احرمه **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ آنحضرت سے کسی نے پوچہا گوہ کی کہانیکو فرمایا آپنے مین اسے نہین کہاتا اور اسی حرام بہی نہین کہتا **ف** اس باب مین عمر اور ابی سعید اور ابن عباس اور ثابت بن ودیعہ اور جابر اور عبد الرحمن بن حسنہ سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اختلاف کیا اہل علم نے گوہ کی کہانی مین سو رخصت دی ہے بعض اہل علم نی اصحاب وغیرہم سی اور مکروہ کہا بعضون نے اور مروی ہوا ابن عباس سے کہ فرمایا انہون نے کہائی گئی گوہ دسترخوان پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور چہوڑ دی آپنے بسبب نفرت طبعی کے یعنے نہ بسبب حرمت شرعی کے **مترجم** غرض اسکی حلت مین کسیطرح شک نہین اور حضرت سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا ہمارے ملک مین نہین ہوتی اسلئے ہمکو اچہی نہین علوم ہوتی بلکہ اصحاب نے آپکے دسترخوان پر کہائی ہے **باب** ما جاء فی اکل الضبع باب بجو کہانیکے بیان مین **عن** ابن ابی عمار قال قلت لجابر الضبع اصید هی قال نعم قلت آکلها قال نعم قلت اقاله رسول الله صلی الله علیه وسلم قال نعم **ترجمہ** روایت ہے ابن ابی عمار سے کہا انہون نے پوچہا مین نے جابر سے کہ جرخ شکار ہے کہا ہان یعنے اسکے مارنے سے محرم پر جزا آتی ہے کہا مین نے کیا کہاؤن مین کہا انہون نے ہان پوچہا مین نے کیا فرمایا ہے آنحضرت نے کہا ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور گئے ہین بعضے اہل علم اسی طرف اور کہا انہون نے جرخ کے کہانے مین کچہہ مضائقہ نہین اور یہی قول ہے احمد اور اسحاق کا اور مروی ہے آنحضرت سے ایک حدیث کراہت مین جرخ

اور اسناد اُسکی قوی نہین اور بعضے اہل علم سے مکروہ کہا اُسکو اور یہی قول ہے ابن مبارک کا کہا یحیی بن سعید قطان نے اور روایت کی جریر بن حازم نی یہ حدیث عبداللہ بن عبید بن عمیر سے اُنہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے جابر سے اُنہوں نے عمر سے قول اُنکا اور حدیث ابن جریج کی اصح ہی یعنے جو ابتدا سے باب مین ذکر ہوئی **مترجم** ضبع ایک جانور مشہور ہے فارسی مین اُسی کفتار اور ہندی مین سندا اور جرغ کہتے ہین **عَنْ** خُزَيْمَةَ بْنِ جَزْءٍ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الضَّبُعِ قَالَ وَيَأْكُلُ الضَّبُعَ اَحَدٌ وَسَأَلْتُهُ عَنْ اَكْلِ الذِّئْبِ قَالَ وَيَأْكُلُ الذِّئْبَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے خزیمہ بن جزء سی کہا پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جرغ کے کہانیکو فرمایا آپنے جرغ بہی کوئی کہاتا ہی پہر پوچھا مین نے بہیڑیے کی کہانیکو فرمایا آپنے بہیڑیا بہی کوئی نیک آدمی کہاتا ہی **ف** اس حدیث کی اسناد کچہہ قوی نہین نہین جانتے ہم اسے مگر اسمعیل بن مسلم کی روایت سے کہ وہ عبدالکریم ابی امیہ سی روایت کرتی ہین اور کلام کیا ہی بعض محدثین نے اسمعیل او عبدالکریم مین او عبدالکریم بیٹے قیس کے ہین وہ بیٹے ابی المخارق کے اور عبدالکریم بن جزری ثقہ ہین **بَابُ** مَاجَاءَ فِيْ اَكْلِ لُحُوْمِ الْخَيْلِ باب گہوڑونکی کہانیکے بیانمین **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اَطْعَمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لُحُوْمَ الْخَيْلِ وَنَهَانَا عَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سی کہا کہلایا ہمکو آنحضرت نے گہوڑونکا گوشت اور منع کیا گدہونکے گوشت سے **ف** اس باب مین اسماء بنت ابی بکر سے بہی روایت ہے **کہا** ابو عیسی نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہی مروی ہے کئی شخصوں سے کہ وہ روایت کرتے ہین عمرو بن دینار سی وہ جابر سی اور روایت کی حماد بن زید نے عمرو بن دینار سے اُنہوں نے محمد بن علی سے اُنہوں نے جابر سی اور روایت ابن عیینہ کی اصح ہی یعنی جو ابتدائی باب مین مذکور ہوئی اور سنا مین نے محمد سی فرماتے تہی کہ سفیان بن عیینہ احفظ ہین حماد بن زید سے **بَابُ** مَاجَاءَ فِيْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ باب اہلی گدہونکے بیانمین **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ مُتْعَةِ النِّسَاءِ زَمَنَ خَيْبَرَ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ منع فرمایا آنحضرت نے عورتون کے متعہ سے جب خیبر فتح ہوا تہا اور پالے ہوے گدہون کے گوشت سے **روایت** کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے زہری سے اُنہوں نے عبداللہ اور حسن سے کہ دونوں بیٹے ہین محمد بن علی کے کہا زہری نے پسندیدہ تر اُن دونو مین حسن بن محمد ہین اور کہا غیر سعید بن عبدالرحمن نے روایت ہے ابن عیینہ سی اور تہی پسندیدہ تر اُن دونو مین عبداللہ بن محمد **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَرَّمَ يَوْمَ خَيْبَرَ كُلَّ ذِيْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَالْمُجَثَّمَةَ وَالْحِمَارَ الْاِنْسِيَّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حرام کیا خیبر کے فتح کی دن ہر کچلی والی تیز دندان درندی سے اور مجثمہ سے اور پلی ہوے گدہون سے **ف** کچلی والے جانور سے وہ جانور مُرادہی کہ جو دانت شکاری رکہتا ہو اور اسکی تیز دانت مانند نشتر کے ہون اور اُس سے چیز پہاڑ کر کہاوے مثل شیر گرگ چیتا بلی کے اور مجثمہ وہ جانور ہی کہ جسکو باندہکر ہدف بناوین اور تیر لگاوین یعنے ذبح نکرین انتہی قول المترجم **ف** اس باب مین علی اور جابر اور براء اور ابن ابی اوفی اور انس اور عرباض بن ساریہ اور ابی ثعلبہ اور ابن عمر اور ابی سعید سی بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی عبدالعزیز بن محمد وغیرہ نے محمد بن عمرو سی یہہ حدیث اور ذکر کیا اُسمین فقط اتنا ہی کہ منع فرمایا آنحضرت نے ہر ذی ناب سے درندونمین سے **بَابُ** مَاجَاءَ فِي الْاَكْلِ فِيْ اٰنِيَةِ الْكُفَّارِ باب کفار کے برتنونکے حکم مین **عَنْ** اَبِيْ ثَعْلَبَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قُدُوْرِ الْمَجُوْسِ قَالَ اَنْقُوْهَا غَسْلًا وَاطْبُخُوْا فِيْهَا وَنَهٰى عَنْ كُلِّ سَبُعٍ ذِيْ نَابٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ثعلبہ سے کہا کسی نے پوچھا آنحضرت سے مجوس کی ہانڈیونکو فرمایا آپنے صاف کرو اُنکو دہوکر اور پکاؤ اُنمین اور منع فرمایا ہر جانور درندہ کچلی والی سے **ف** یہ حدیث مشہور ہی ابو ثعلبہ کے روایت سے اور روایت کی گئی اُنسے کئی سندون سے سوا اس سند کے اور ابو ثعلبہ کا نام جُرثوم ہے اور اُنکو جُرہم بہی کہتے ہین اور ناشب بہی اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی قلابہ سی اُنہوں نے روایت کی ابی اسماء الرحبی سے اُنہوں نے ابی ثعلبہ سے **عَنْ** اَبِيْ قِلَابَةَ عَنْ اَبِيْ اَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ عَنْ اَبِيْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِيِّ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا بِاَرْضِ اَهْلِ كِتَابٍ فَنَطْبُخُ فِيْ قُدُوْرِهِمْ وَنَشْرَبُ فِيْ اٰنِيَتِهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ لَّمْ تَجِدُوْا غَيْرَهَا فَارْحَضُوْهَا بِالْمَاءِ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّا بِاَرْضِ صَيْدٍ فَكَيْفَ نَصْنَعُ قَالَ اِذَا اَرْسَلْتَ كَلْبَكَ الْمُكَلَّبَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ وَاِنْ كَانَ غَيْرَ مُكَلَّبٍ فَذُكِّيَ فَكُلْ وَاِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَقَتَلَ فَكُلْ **ترجمہ** روایت ہے ابو قلابہ سے وہ روایت کرتی ہین ابی اسماء سے وہ ابی ثعلبہ سی کہا اُنہوں نے

یا رسول اللہ ہم ایک ملک میں ہیں یہود و نصاریٰ کے کہ پکاتی ہیں اُنکے ہانڈیوں میں اور پیتی ہیں اُنکے برتنوں میں فرمایا آپنے اگر نپاؤ تم سوا اُسکے تو دہو لو اُسکو پانی سے پہر کہا ابوثعلبہ نے یا رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم ایک ملک میں ہیں کہ وہاں شکار بہت ہے پہر کیا کریں ہم فرمایا آپنے جب چہوڑے تو اپنا کتا شکاری سدہا ہوا اور لی تو نام اللہ کا پہر مارے
وہ تو کہا اُسی یعنی ذبح کی ضرورت نہیں اور اگر سدہا ہوا نہو تو ذبح کرلے جسکو وہ پکڑے پہر کہا جب مارے تو اپنے تیر سے اور نام لے تو اُسپر اللہ کا پہر قتل ہو وہ جانور
تو کہا یعنی ضرورت ذبح کی نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** مروی ہے عدی سے کہ اُنہوں نے عرض کیا کہ ہم شکار کرتی ہیں ساتہ معراض کے فرمایا آپنے
جو پہٹ جاوے اُسکے لگنے سے یعنی نوک سے اُسی کہاؤ اور جو اُسکے چوڑان کے لگنے سے مری اُسے مت کہا کہ وہ وقیذ ہے متفق علیہ او معراض ایک تیر ہوتا ہے چہوٹا
کہ اُسکے پہال و پر نہیں ہوتا اور وقیذ وہ جانور ہے جو غیر محدود چیز سے مثل لاٹہی وغیرہ کے مرے اور اسمین اتفاق ہے کہ جب شکار کرے معراض سے اور شکار اُسکی
تیزی کے طرف سے قتل ہو تو پاک ہے اور اُسکے عرض کی طرف سے مرے تو ناپاک ہے اور کہا ہے فقہانے حلال نہیں جو مارا جاوے گولی سے مطلقاً بنظر حدیث مذکور کے
اور مکحول اور اوزاعی وغیرہا فقہائے شام نے کہا ہی کہ حلال ہے جو مرے معراض سے اور گولی سے (مرقات) **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الْفَأْرَةِ تَمُوْتُ فِي السَّمْنِ باب چوہے کے
بیان میں جو گہی میں مرجاوے **عَنْ** مَيْمُوْنَةَ اَنَّ فَارَةً وَقَعَتْ فِي سَمْنٍ فَمَاتَتْ فَسُئِلَ عَنْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلْقُوْهَا وَمَا حَوْلَهَا فَكُلُوْهُ **ترجمہ**
روایت ہے میمونہ سے کہ ایک چوہا گر گیا گہی میں اور مرگیا پہر پوچہا کسی نے آنحضرت سے سو فرمایا آپنے پہینکدو اُسکو اور جو گرد اُسکے ہے یعنے گہی سے پہر کہاؤ باقی کو **ف** اسباب
میں ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے یہ حدیث زہری سے اُنہوں نے روایت کی عبید اللہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ سوال کیا آپ سے کسی نے اور ذکر نہیں کیا اُسمین میمونہ کا اور روایت ابن عباس کی میمونہ سے صحیح تر ہے اور مروی ہے معمر سے روایت کی اُنہوں نی زہری سے
اُنہوں نے سعید بن مسیب سے اُنہوں نے ابو ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے اور یہہ روایت غیر محفوظ ہے سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے فرماتی تہے حدیث معمر کی
زہری سے جو مروی ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسمین خطا ہے اور صحیح روایت زہری کی ہے عبید اللہ سے وہ روایت
کرتے ہیں ابن عباس سے وہ میمونہ سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ وَالشُّرْبِ بِالشِّمَالِ باب بائیں ہاتہ سے کہانے پینے کی نہی میں **عَنْ** عَبْدِ
اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَاْكُلْ اَحَدُكُمْ بِشِمَالِهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکہاوے کوئی تم میں کا اپنے بائیں ہاتہ سے اور نہ پیوے بائیں ہاتہ سے اسلئے کہ شیطان کہاتا ہے اپنے بائیں ہاتہ سے اور پیتا ہے بائیں ہاتہ
سے **ف** اسباب میں جابر اور عمر بن ابی سلمہ اور سلمہ بن الاکوع اور انس بن مالک اور حفصہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسیطرح روایت کی مالک اور ابن عیینہ
نے زہری سے اُنہوں نے ابی بکر بن عبد اللہ سے اُنہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی معمر نے اور عقیل نے زہری سے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے ابن عمر سے اور روایت مالک
اور ابن عیینہ کی صحیح تر ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي لَعْقِ الْاَصَابِعِ باب انگلیاں چاٹنے کے بیان میں **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَلْعَقْ اَصَابِعَهُ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِيْ فِي اَيَّتِهِنَّ الْبَرَكَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے جب کہاوے تم میں کا کوئی تو چاہیے کہ چاٹے
انگلیاں اپنی اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ برکت کس میں ہے **ف** اسباب میں جابر اور کعب بن مالک اور انس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر
اسی سند سے سہیل کے روایت سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي اللُّقْمَةِ تَسْقُطُ باب اُسے جو لقمہ گرے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ
طَعَامًا فَسَقَطَتْ لُقْمَتُهُ فَلْيُمِطْ مَا رَابَهُ مِنْهَا ثُمَّ لِيَطْعَمْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ آنحضرت نے فرمایا جب کہاوے کوئی کہانا اور گر پڑے اُسکا
ایک نوالا تو چاہیے کہ دور کرے جس چیز کا اُسکو شک ہے پہر کہالے اُسے اور چہوڑ دے اُسے شیطان کے لئے **ف** اسباب میں انس سے بہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ اَصَابِعَهُ الثَّلٰثَ وَقَالَ اِذَا وَقَعَتْ لُقْمَةُ اَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْاَذٰى وَلْيَاْكُلْهَا وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ
وَاَمَرَنَا اَنْ نَسْلُتَ الصَّحْفَةَ وَقَالَ اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم تہے جب کہانا کہاتے چاٹتے اپنی تینوں
انگلیاں اور فرماتے جب گر پڑے کسیکا لقمہ تو دور کرے اُس سے جو بہر گیا ہو اور کہالے اُسکو اور نہ چہوڑے اُسکو شیطان کے لئے اور حکم کیا ہمکو کہ پونچہ لیں ہم رکابی کو اور
فرماتے تم نہیں جانتے کس کہانے میں تمہارے برکت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اُمِّ عَاصِمٍ وَكَانَتْ اُمَّ وَلَدٍ لِسِنَانِ بْنِ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ

نُبَيْشَةُ الْخَيْرِ وَنَحْنُ نَأْكُلُ فِي قَصْعَةٍ فَحَدَّثَنَا أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ **ترجمہ** روایت ہے ام عاصم سے کہ وہ سنان کی ام ولد ہین کہا آئے ہمارے پاس نبیشۃ الخیر اور ہم کہانا کہاتی تہے ایک پیالہ مین سو حدیث بیان کی ہم سے کہ آنحضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کہاوے کسی برتن مین پہر چاٹ لیوے یعنی چاٹ لے مغفرت مانگتا ہے اسکے لئے وہ برتن **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر معلی بن راشد کی روایت سے اور روایت کی یزید بن ہارون اور کئی اماموں نے معلی بن راشد سے یہ حدیث **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْأَكْلِ مِنْ وَسْطِ الطَّعَامِ باب کہانیکی بیچ سے کہانیکی کراہت مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ وَسْطَ الطَّعَامِ فَكُلُوا مِنْ حَافَتَيْهِ وَلَا تَأْكُلُوا مِنْ وَسْطِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ برکت نازل ہوتی ہے کہانیکے بیچ سے سو کہاؤ کنارون سے اور نہ کہاؤ بیچ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کیا یہ فقط عطاء بن السائب کی روایت سے اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے اور اس باب مین ابن عمر سے بہی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ أَكْلِ الثُّومِ وَالْبَصَلِ باب لہسن اور پیاز کہانیکے بیان مین **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ مِنْ هَذِهِ قَالَ أَوَّلَ مَرَّةٍ الثُّومِ ثُمَّ قَالَ الثُّومِ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ فَلَا يَقْرَبْنَا فِي مَسَاجِدِنَا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہاوے ان مین سے پہلے لہسن کہا پہر کہا لہسن اور پیاز اور گندنا سو نزدیک نہ آئے ہماری مسجدون مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین عمر اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور جابر بن سمرہ اور قرہ اور ابن عمر سے بہی روایت ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي أَكْلِ الثُّومِ مَطْبُوخًا باب لہسن کی پکا ہوا کہانیکی رخصت مین **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ يَقُولُ نَزَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى أَبِي أَيُّوبَ وَكَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا بَعَثَ إِلَيْهِ بِفَضْلِهِ فَبَعَثَ إِلَيْهِ يَوْمًا بِطَعَامٍ وَلَمْ يَأْكُلْ مِنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا أَتَى أَبُو أَيُّوبَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيهِ الثُّومُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ أَحَرَامٌ هُوَ قَالَ لَا وَلَكِنِّي أَكْرَهُهُ مِنْ أَجْلِ رِيحِهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہتی تہی کہ اُترے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابی ایوب کے مکان پر اور جب کہانا کہاتے آپ تو بہیجتے تہے بقیہ اسکا ابو ایوب کے پاس سو بہیجا ایکدن آپنے ایک کہانا اور نہین کہایا نہا اسمین سے آنحضرت نے پہر جب آئی ابو ایوب آنحضرت کے پاس اور ذکر کیا انہوں نے اسکا تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسمین لہسن ہے سو عرض کی انہوں نے یا رسول اللہ کیا حرام ہے وہ فرمایا نہین ولیکن مین اسے مکروہ رکہتا ہون بسبب بُو اسکے کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عَلِيٍّ قَالَ نُهِيَ عَنْ أَكْلِ الثُّومِ إِلَّا مَطْبُوخًا **ترجمہ** روایت ہے علی سے کہا منع ہی کہانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو **ف** اور مروی ہوا ہی یہ علی سے کہ کہا اُنہوں نے منع ہے کہانا لہسن کا مگر پکا ہوا ہو قول انہین کا یعنے موقوفاً روایت کیا ہم سے ہناد نے اُن سے وکیع نے اُن سے اُن کی اپنے باپ سے اُن سے ابی اسحق سے اُن سے شریک بن حنبل سے اُن سے علی سے کہ مکروہ کہا اُنہوں نے کہانا لہسن کا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو اس حدیث کی اسناد کچہ قوی نہین اور مروی ہوئی ہے شریک بن حنبل سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عن** أُمِّ أَيُّوبَ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ عَلَيْهِمْ فَتَكَلَّفُوا لَهُ طَعَامًا فِيهِ مِنْ بَعْضِ هَذِهِ الْبُقُولِ فَكَرِهَ أَكْلَهُ فَقَالَ لِأَصْحَابِهِ كُلُوهُ فَإِنِّي لَسْتُ كَأَحَدٍ مِنْكُمْ إِنِّي أَخَافُ أَنْ أُوذِيَ صَاحِبِي **ترجمہ** روایت ہے ام ایوب سے خبر دی اُنہوں نے کہ آنحضرت اُترے اُنکے مکان پر یعنے جب ہجرت کرکے مدینہ مین داخل ہوئے تہے پہر طیار کیا لوگوں نے آپکے لئے کہانا کہ اسمین بعضی سبزیان تہین مثل گندنا وغیرہ کے پس ناپسند جانا آپنے اسکا کہانا اور فرمایا اپنے اصحاب سے تم کہاؤ اسلئے کہ مین تمہارے کسی کے برابر نہین ہون مین ڈرتا ہون کہ تکلیف دون اپنے رفیق کو یعنے فرشتے کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اور ام ایوب بی بی ہین ابو ایوب انصاری کی **روایت** کی ہمسے محمد بن حمید نے اُنہوں نے زید بن حباب سے اُنہوں نے ابی خلدہ سے اُنہوں نے ابی العالیہ سے کہا ابو العالیہ نے الثُّومُ مِنْ طَيِّبَاتِ الرِّزْقِ یعنے لہسن ہے ایک پاکیزہ رزق ہے یعنے حلال ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہین نزدیک اہل حدیث کی اور ملاقات کی ہے اُنہوں نے انس بن مالک سے اور سُنی ہین اُنسے حدیثین اور ابو العالیہ کا نام رفیع ہی اور وہ ریاحی ہین کہا عبد الرحمن بن مہدی نے ابو خلدہ نیک مسلمان تہے **باب** فِي تَخْمِيرِ الْإِنَاءِ وَإِطْفَاءِ السِّرَاجِ وَالنَّارِ عِنْدَ الْمَنَامِ باب برتنون کے ڈہانپنے اور چراغ اور آگ بجہانے مین سوتی وقت **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَغْلِقُوا الْبَابَ وَأَوْكُوا السِّقَاءَ وَأَكْفِئُوا الْإِنَاءَ أَوْ خَمِّرُوا الْإِنَاءَ وَأَطْفِئُوا الْمِصْبَاحَ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ غَلَقًا

وَلَا يَحِلُّ وِكَاءً وَلَا يَكْشِفُ اِنَاءً فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ تُضْرِمُ عَلَى النَّاسِ بُيُوْتَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بندکرو دروازہ اور باندہو مشک اور اوندہا دو برتن یا ڈہانپ دو یعنی ربوی کو شک ہے کہ اکفئوا کہا یا خمروا اور بجہادو چراغ اسلئے کہ شیطان نہین کہولتا بند دروازہ کو اور نہین کہولتا کسی برتن کو اور چراغ بجہانا اسلئے کہ چہوٹا فاسق یعنے چوہا جلادیتا ہی گہر لوگون کے **ف** اس بابمین ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے کئی سندونسی جابر سے **عَنْ** سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَتْرُكُوا النَّارَ فِيْ بُيُوْتِكُمْ حِيْنَ تَنَامُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہین اپنے باپ سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت چہوڑو آگ اپنے گہرونمین جب سوؤ یعنے بجہادو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْقِرَانِ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ باب دو کہجور کا ایک لقمہ کرنیکے بیانمین **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَقْرِنَ بَيْنَ التَّمْرَتَيْنِ حَتّٰى يَسْتَاْذِنَ صَاحِبَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہا منع کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی دو کہجور ملاکر کہانے سے یہانتک کہ اجازت لی اپنی ساتہی سے یعنی جو اسکے ساتہ کہجور کہاتا ہے **ف** اس بابمین سعد مولی ابی بکر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین تعلیم ادب ہے کہ کہانی مین اپنی رفیقون سے زیادہ کہانیکا قصد نکرے سبحان اللہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کوئی بات نچہوڑی جو اپنی امت کو تعلیم نکی واللہ آپکے تابع کو کسی معلم کی قیامت تک حاجت نہین جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء اللہم ارزقنا اتباعہ **بَابُ** مَا جَاءَ فِي اسْتِحْبَابِ التَّمْرِ باب فضیلت مین تمر کے **عَنْ** عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْتٌ لَا تَمْرَ فِيْهِ جِيَاعٌ اَهْلُهٗ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس گہر مین تمر نہین ہوتے مین اسکے لوگ **ف** اس باب مین سلمی ابی رافع کی بیوی سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سندسی نہین جانتے ہم اسے روایت ہشام بن عروہ مگر اسی سندسی **بَابُ** فِي الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ اِذَا فَرَغَ مِنْهُ باب کہانیکے بعد حمد الہی کے بیانمین **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاَكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهٗ عَلَيْهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی راضی ہوتا ہے اپنے بندہ سے کہ کہاوے ایک لقمہ یا پیوے ایک گہونٹ پہر تعریف کرے اللہ کی اسکے اوپر **ف** اس بابمین عقبہ بن عامر اور ابی سعید اور عائشہ اور ابی ایوب اور ابی ہریرہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ کئی لوگون نے زکریا ابن ابی زائدہ سی مانند اسکے اور ہم نہین جانتے مگر ابن ابی زائدہ کی روایت سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْاَكْلِ مَعَ الْمَجْذُوْمِ باب جذامی کے ساتہ کہانا کہانیکے بیانمین **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ مَجْذُوْمٍ فَاَدْخَلَهٗ مَعَهٗ فِي الْقَصْعَةِ ثُمَّ قَالَ كُلْ بِسْمِ اللّٰهِ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَتَوَكُّلًا عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی پکڑا ہاتہ کوڑہی کا اور داخل کیا اپنے ساتہ پیالی مین پہر فرمایا کہا اللہ تعالی کے نام کے ساتہ اللہ پر بہروسا اور توکل کرکے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے یونس بن محمد کے وہ روایت کرتے مین مفضل بن فضالہ سے اور مفضل بن فضالہ یہ شیخ بصری ہین اور مفضل بن فضالہ مصری دوسرے شیخ ہین انسے اوثق اور مشہور زیادہ اور روایت کی شعبہ نی یہہ حدیث حبیب بن شہید سے انہون نے ابن بریدہ سے کہ عمر نے پکڑا ہاتہ مجذوم کا اور حدیث شعبہ کی میرے نزدیک اشبہ اور اصح ہے **مترجم** مجذوم کے بابمین کئی روایات وارد ہوئی ہین اور بادی النظر مین اختلاف معلوم ہوتا ہی مگر محققین نے اسمین کئی طرح پر توفیق دی ہے اسکا خلاصہ ہم اس مقام پر ذکر کرتے ہین جابر بن عبد اللہ سی صحیح مسلم مین مروی ہے کہ وفد ثقیف مین ایک مرد مجذوم تہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہلا بہیجا کہ ہمنے تجہ سے بیعت لی تو لوٹ جا اور اپنے پاس نہ بلایا اور بخاری نے تعلیقًا روایت کی ابوہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا فِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا يُفَرُّ مِنَ الْاَسَدِ یعنے بہاگ تو مجذوم سے جیسا بہاگتا ہے آدمی شیر سے اور سنن ابن ماجہ مین ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا لا تدیموا النظر الی المجذومین یعنے بہت نظر نکرو طرف مجذومین کے اور صحیحین مین ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا لا یوردن ممرض علی مصح یعنے کوئی مریض اونٹون والا کسی تندرست اونٹون والیکے گہر نہ اترے اور مذکور ہے آپسے کہ فرمایا کلم المجذوم وبینک وبینہ قید رمح او رمحین یعنے کلام کر مجذوم سے اور درمیان تیرے اور اسکے ایک یا دو نیزے کا فرق ہو اور اس مرض کو اطبا کی اصطلاح مین داء الاسد کہتے ہین سلئے کہ یہہ مرض اکثر شیر کو ہوا کرتا ہے یا مریض اسکا شیر کی طرح با فتراش بیٹہ جاتا ہے اور یہ مرض اطبا کے نزدیک علل متعدیہ سے ہی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بسبب کمال شفقت کے اپنی امت پر اسباب وصول عیب سے منع فرمایا اور سد باب فساد کے ارادہ سے یہہ احادیث ارشاد فرمائی کہ ابدان انکے علل او امراض سے محفوظ رہین اور بیشک آنحضرت طبیب الابدان ہین جیسے طبیب الارواح ہین اور کبہی رائحہ علیل کا صحیح کو پہونچتا ہے اور

اونٹونکو بیمار کردیتا ہے چنانچہ اکثر امراض مین اسکا معاینہ ہوتا ہے پہر ہم کہتے ہین کہ حدیث بابمین اور ان روایاتمین کسیطرحکا تعارض نہین ہے بحمد اللہ اور احادیث صحیحہ
مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کبہی تعارض نہین ہوتا اور معاذ اللہ کلام صادق ومصدوق مین تعارض کیونکر واقع ہو کہ جسکی زبان فیض ترجمان سے سوائے حق کے
کچہہ نہین نکلتا وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُوحٰى جسکی شان ہے پہر جہان تعارض معلوم ہوتین حال سے خالی نہین یا یہہ کہ احد الحدیثین کلام
نبے نہین اور سنی کے اسمین بعض رواتنے اور ایسا ہوتا ہے کہ کبہی راوی ثقہ سے بہی غلطی واقع ہوجاتی ہے یا ایک ناسخ ہی دوسری منسوخ اگر وہ قابل نسخ ہے
یا تعارض فہم سامع مین ہوتا ہے فی الواقع تعارض نہین اب ہم کہتے ہین کہ عدوے دو قسم ہے ایک عدوے جذام کا کہ طول مجالست اور کثرت اختلاط سے تاثیر کرتا ہے اور
سل ودق بہی اسی کے مانند ہی اور جرب رطب جو اونٹونمین ہوتی ہے وہ بہی اسی جنس سے ہوتی ہے اور اسی معنی کر آپنے فرمایا کہ مریض اونٹون والا تندرست
اونٹون والیکے پاس نہ جاوے اور دوسرا طاعون کہ ایک شہر مین واقع ہو تو آپنے فرمایا کہ جب کہین ہو تو وہان سے مت نکلو اور جب کسی شہر مین سنو تو وہان مت
جاؤ اسلئے کہ تم خیال کروگے کہ فرار تقدیر الٰہی سے نجات دیتا ہے اللہ کے حکم سے اور بچاؤ طاعون کے شہر مین یعنے اقامت تمہاری جہان طاعون نہین ہے تمہارے
اطمینان دلے اور خاطر جمعی کا سبب ہے پس یہ دو عدوی ہے کہ جسکے واسطے آپنے فرمایا لا عدوی اور بعضون نے کہا امر اجتناب مجذوم کا استحبابًا ہے اور کہانا اسکے ساتہ بیانًا
جواز کے لئے اور یہ دوسرا قول ہے اسکی تطبیق مین اور بعضون نے کہا یہ دونون حکم باعتبار بعض افراد کے ہے کہ بعضے لوگ قوی الایمان اور قوی التوکل ہوتے ہین انکے
واسطے ساتہ کہانیکی اجازت دی اور بعضے ضعیف الایمان ضعیف التوکل انکو اجتناب کا حکم فرمایا کہ مبادا وہ خلجان مین نپڑین اور یہ تیسرا قول ہے اور ابن قتیبہ نے اسی کو
بہت پسند فرمایا اور بعضون نے کہا تاثیر جذام کی کثرت مخالطت اور وفور مجالست پر موقوف ہے اور احادیث نہی اسی پر محمول اور ایکدفعہ اسکے ساتہ کہانا کچہ مضر
نہین جیسا کہ روایت بابمین واقع ہوا اور یہ چوتہا قول ہے اور بعضون نے کہا ہر مجذوم کا مرض متعدی نہین شاید جسکے ساتہ آپنے کہایا اسکے ابتدائی مرض ہوگی اور جس سے
منع فرمایا اسنے قدیم المرض لوگ مراد ہین کہ تعدی انکے مرض کی یقینی ہو اور یہ پانچوان قول ہے اور بعضون نے کہا کہ اہل جاہلیت کے اعتقاد مین تہا کہ امراض خود بخود
متعدی ہوتے ہین بغیر اسکے کہ اس تعدیکو مضاف کرین خدا تعالیٰ کیطرف پس آنحضرت نے باطل کیا اس عدوے کو اور کہایا مجذوم کے ساتہ تا یقین ہوجاوے کہ مؤثر
وہی اللہ ہے لا غیر اور نہی کے اسکے قرب سے تا کہ معلوم ہوجاوے کہ یہہ اسباب مفضیہ ہے کہ افضا اسکا بامر الٰہی ہوتا ہے اور ترتب مسببات کا انہین اسباب پر موقوف ہے مگر
اللہ تعالیٰ قادر ہے کہ چاہے تاثیر اسکی سلب کرے اور چاہے باقی رکہے اور یہ چہٹا قول ہے اور بعضون نے کہا کہ یہہ روایات ناسخ ومنسوخ ہین پہر اگر تاریخ سے تقدم احدہما
کا علیٰ غیرہا معلوم ہوجاوے تو ہم قایل ہونگے ساتہ نسخ کے ورنہ توقف کرینگے ہم اسمین اور بعضون نے کہا کہ ان روایات مین بعض محفوظ ہین اور بعض غیر محفوظ اور کلام کیا حدیث
لا عدوے مین اور کہا انہون نے کہ ابوہریرہ پہلے روایت کرتے تہے پہر رجوع کیا اسکی روایت سے ابو سلمہ کہتے ہین مین نہین جانتا کہ ابوہریرہ بہول گئے یا احد الحدیثین منسوخ
ہوگئی اور حدیث جابر کی جو بابمین مذکور ہے پس وہ ثابت نہین ہے نہ صحیح غایت ما فی الباب یہ ہے کہ ترمذی نے اسکو غریب کہا ہے نہ حسن نہ صحیح اور شعبہ نے کہا بچو ان غرائب
سے اور کہا ترمذی نے کہ مروی ہوا یہ فعل حضرت عمر سے اور وہ اثبت ہی سو یہ حال ہے ان دو حدیثونکا جو معارض ہوئین احادیث نہی کے کہ ایک سے تو رجوع کیا ابوہریرہ نے اور
دوسرے ثابت نہین آنحضرت سے پس احادیث نہی اختلاط کی ساتہ مجذوم کے اولیٰ بالاتباع ٹہہری اور یہ آٹہوان قول ہے ہذا خلاصۃ ما فی زاد المعاد لابن القیم **باب** ما
جاء اَنَّ الْمُؤْمِنَ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ باب اس بیانمین کہ مومن ایک آنت مین کہاتا ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَافِرُ
يَاْكُلُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ وَالْمُؤْمِنُ يَاْكُلُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافر کہاتا ہے سات آنتونمین اور مومن کہاتا ہے
ایک آنت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسبابمین ابی ہریرہ اور ابی سعید اور ابی نضرہ اور ابی موسیٰ اور جہجاہ انصاری اور میمونہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَافَهٗ ضَيْفٌ كَافِرٌ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ ثُمَّ اُخْرٰى فَحُلِبَتْ فَشَرِبَهٗ ثُمَّ
اُخْرٰى فَشَرِبَهٗ حَتّٰى شَرِبَ حِلَابَ سَبْعِ شِيَاهٍ ثُمَّ اَصْبَحَ مِنَ الْغَدِ فَاَسْلَمَ فَاَمَرَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَاةٍ فَحُلِبَتْ فَشَرِبَ حِلَابَهَا ثُمَّ
اَمَرَ لَهٗ بِاُخْرٰى فَلَمْ يَسْتَتِمَّهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ يَشْرَبُ فِيْ مِعًى وَاحِدٍ وَالْكَافِرُ يَشْرَبُ فِيْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ آنحضرت کے یہان ایک مہمان آیا کافر پہر آپنے حکم فرمایا اسکے لئے ایک بکری کا کہ وہ دوہی گئی سو پی لیا اسنے پہر دوسری دوہی اور پی لیا پہر تیسری دوہی گئی اور پی لیا یہانتک کہ

مومن ایک آنت مین کہاتا ہے

سات بار انکا دودہ پی گیا پہر دوسرے دن اسلام لایا سو حکم کیا آپنے اُسکی لیے ایک بکری کا کہ دوہی گئی سو پی لیا اُسنے اُسکا دودہ پہر حکم کیا آپنے دوسری کا تو تمام نکر سکا اُسکی دودہ کو پس فرمایا آنحضرت نے کہ مومن پیتا ہی ایک آنت مین اور کافر پیتا ہے سات آنتوں مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث مین کئی وجہوں کا احتمال ہے (١) یہہ کہ یہہ فرمانا آپکا اُسی شخص خاص کے نسبت تہا جسکا قصہ اوپر مذکور ہوا (٢) یہہ کہ مومن بسم اللہ کہتا ہی اور شیطان اسکا شریک نہین ہوتا کہانے پینے مین بخلاف کافر کے (٣) یہہ کہ مومن قدر کفایت پر قناعت کرتا ہے اور کافر وفور حرص و شرہ سے تہوڑی پر قانع نہین ہوتا (٤) یہہ ارشاد آپکا بعض مومنین و بعض کفار کے واسطے ہی نہ ہر ایک کے لیے (٥) یہہ مراد سات آنتوں سے سات خصلتین ہین یعنے حرص شرہ طول امل طمع سوء طبع حسد سمن کہ کافر کو طعام و شراب سے یہ ساتوں مقصود ہین بخلاف مومن کے کہ اُسکو فقط ایک دفع حاجت مطلوب ہے (٦) یہہ کہ مومن سے کامل الایمان معرض عن الشہوات نافر عن اللذات مقتصر علی قدر الضرورات مراد ہی ہے یہہ کہ بعض مومن معا واحد مین کہاتے ہین اور اکثر کفار سبعہ امعا مین نہ یہہ کہ یہہ حکم ہر فرد کا ہی مومن و کافر سے اور اصل مقصود حدیث سے یہی ہی کہ دنیا مین زہد اور بیرغبتی اُسکی لذتوں سے ہے اور کافر کو انہماک اور استغراق اُسمین ولیس (طیبی)

باب ما جاء فی طعام الواحد یکفی الاثنین باب اس بیان مین کہ ایک شخص کا کہانا دو کو کفایت کرتا ہی **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام الاثنین کافی الثلثۃ وطعام الثلثۃ کافی الاربعۃ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا آپنے کہانا دو شخصونکا تین کو کافی ہے اور تین کا چار کو **ف** اسباب مین ابن عمر اور جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی جابر نے آپ سے کہ فرمایا آپنے کہانا ایک کا کافی ہے دو کو اور چار کا آٹھہ کو روایت کی ہے محمد بن بشار نے اُنہوں نے عبد الرحمن بن مہدی سے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی سفیان سے اُنہوں نے جابر سے یہی حدیث

باب ما جاء فی اکل الجراد باب ٹڈی کہانیکے بیان مین **عن** عبد اللہ بن ابی اوفی انہ سئل عن الجراد فقال غزوت مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ست غزوات ناکل الجراد **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی اوفی سے کہ کسی نے پوچہا اُنسے ٹڈی کہانیکو کہا اُنہوں نے چہہ جہاد کیے ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کہاتے رہی ٹڈی **ف** ایسی ہی روایت کی سفیان بن عیینہ نے ابو یعفور سے یہ حدیث اور ذکر کیا چہہ جہادونکا اور روایت کی سفیان ثوری نے ابو یعفور سے یہ حدیث اور کہے اسمین سات غزوات اسباب مین ابن عمر اور جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو یعفور کا نام واقد ہی اور انکو وقدان بہی کہتے ہین اور دوسرے ابو یعفور کا نام عبد الرحمن بن عبید بن نسطاس ہے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے ابو احمد اور مؤمل سے دونوں نے سفیان سے اُنہوں نے ابو یعفور سے اُنہوں نے ابن ابی اوفی سے کہا سات جہاد کیے ہمنے آنحضرت کے ساتہ کہاتے تہی ٹڈی اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابو یعفور سے اُنہوں نے ابن ابی اوفی سے کہا کئی جہاد کیے ہمنے آنحضرت کے ساتہ کہاتے تہے ہم ٹڈی روایت کی ہمسے یہ حدیث محمد بن بشار نے اُنہوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے

باب ما جاء فی اکل لحوم الجلالۃ والبانہا باب جلالہ کے گوشت اور دودہ کی بیان مین **عن** ابن عمر قال نہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن اکل الجلالۃ والبانہا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلالہ کے کہانے سی اور اُسکے دودہ سے **ف** اسباب مین عبد اللہ بن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ابن ابی نجیح نے مجاہد سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نہی عن المجثمۃ وعن لبن الجلالۃ وعن الشرب من فی السقاء **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا مجثمہ کے کہانے سی اور جلالہ کے دودہ سے اور مشک کے مونہہ سے پانی پینے کو **ف** کہا محمد بن بشار نے روایت کی ہمسے ابن ابی عدی نے اُنہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے اُنہوں نے قتادہ سی اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسباب مین عبد اللہ بن عمرو سی بہی روایت ہے **مترجم** جلالہ جلہ سی مشتق ہے جلہ مینگنی کو کہتے ہین جلالہ وہ جانور ہے جو نجاست خوار ہو کہ اکثر اوقات اُسکے خوراک نجاست ہو مثل گوہ وغیرہ کے یہانتک کہ اُسکی دودہ اور پسینے اور گوشت مین اُسکا اثر اور بو ظاہر ہووے پس حرام ہے اُسکا کہانا اسحالمین جبتک چند روز وہ نجاست خواری سے رکا نجائے کہ اثر اسکا دور ہوجاوے (مجمع البحار) اور مجثمہ وہ جانور ہے کہ اُسے باندہکر تیر وانسے یا اور کسی ہتیار سے نشانہ بنا کر ہلاک کرین اور ذبح شرعی اُسمین نہو اُسکا بہی کہانا حرام ہے اسلئے کہ باوصف قدرت کے ذبح نہین کیا گیا

باب ما جاء فی اکل الدجاج باب مرغی کہانیکے بیان مین **عن** زھدم الجرمی قال دخلنا علی ابی موسی وھو یاکل دجاجۃ فقال ادن فکل فانی رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکلہ **ترجمہ** روایت ہے زہدم جرمی سے کہا داخل ہوا مین ابی موسی کے پاس اور وہ مرغی کہا رہے تہے کہا اُنہوں نے نزدیک ہو اور کہا و اسلئے کہ مینے دیکہا ہی آنحضرت کو مرغی کہاتے ہوئے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے

مومن ایک آنت مین کہاتا ہے اور کافر سات آنت مین

ٹڈی کہانیکا بیان

جلالہ کا بیان

مرغی کہانیکا بیان

عَنْ اَبِی مُوْسٰی قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ لَحْمَ دَجَاجٍ ترجمہ روایت ہے ابی موسی سے کہا انہوں نے دیکہا مین نے آنحضرت کو کہ کہاتے گوشت مرغی کا ف اور اس حدیث مین اور بہی ذکر ہے اس سے زیادہ یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ایوب سختیانی نے یہہ حدیث قاسم سے انہوں نے ابی قلابہ سے انہوں نے زہدم جرمی سے اور ابو العوام کا نام عمران قطان ہے یہہ حدیث کئی سندون سے زہدم ہی سے ہم نہین جانتے اس روایت کو مگر زہدم سے

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَکْلِ الْحُبَارٰی باب حباری کے کہانے کی بیان مین عَنْ اِبْرَاھِیْمَ بْنِ عُمَرَ بْنِ سَفِیْنَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ اَکَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحْمَ حُبَارٰی ترجمہ روایت ہے ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے انہوں نے انکے دادا سے کہا کہایا مین نے آنحضرت کے ساتہ گوشت حباری کا ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن عمر بن سفینہ سے روایت کی ہے عمر بن ابی فدیک نے اور کہتے ہین انکو بریہ بن عمر بن سفینہ

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اَکْلِ الشِّوَاءِ باب بہنا ہوا گوشت کہانے کے بیان مین عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ اَخْبَرَتْہُ اَنَّھَا قَرَّبَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَنْبًا مَشْوِیًّا فَاَکَلَ مِنْہُ ثُمَّ قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ وَمَا تَوَضَّاَ ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے خبر دی راوی کو کہ وہ لائین آنحضرت کے پاس گوشت بہنا ہوا بازو کا سو کہایا آپنے پہر کہڑے ہوے نماز کی طرف اور وضو نکیا ف اسباب مین عبد اللہ بن حارث اور مغیرہ اور ابی رافع سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے مترجم بخاری مین خالد بن الولید سے مروی ہے کہ حضرت کے پاس ایک ضب مشوی لائی اور آپنے قصد کیا کہانیکا پہر خبر دی آپکو کہ وہ ضب ہے تو آپ باز رہے اور خالد نے پوچہا کیا وہ حرام ہے فرمایا نہین ہمارے ملک مین نہین ہوتی اسلیے مجہے پسند نہین آتی پہر خالد کہاتے اور آنحضرت دیکہتے تہے ابن شہاب کی روایت مین ضب محنوذ کا لفظ ہے اور مسلم مین بہی ہے اور محنوذ کہتے ہین اس گوشت کو کہ عرب گرم پتہرون پر رکہکر بہونتا ہے اور حنیذ بہی اسکو کہتے ہین اور اسی قبیل سے ہے قول اللہ تعالی کا فَجَاءَ بِعِجْلٍ حَنِیْذٍ

بَابُ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْاَکْلِ مُتَّکِئًا باب تکیہ لگا کر کہانیکی کراہت مین عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَّا اَنَا فَلَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا ترجمہ روایت ہے ابی جحیفہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ مین نہین کہاتا ہون تکیہ لگاکر ف اسباب مین علی اور عبد اللہ بن عمرو اور عبد اللہ بن عباس سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابن اقمر کی روایت سے اور روایت کی زکریا ابن ابی زائدہ اور سفیان بن سعید اور کئی لوگون نے علی بن اقمر سے یہ حدیث اور روایت کی شعبہ نے سفیان ثوری سے یہہ حدیث انہون نے علی بن اقمر سے مترجم یہہ حدیث بخاری مین بہی علی بن اقمر سے مروی ہے

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حُبِّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ باب آنحضرت کے حلوا اور عسل دوست رکہنے کے بیان مین عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُحِبُّ الْحَلْوَاءَ وَالْعَسَلَ ترجمہ روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت دوست رکہتے تہے میٹہے چیز اور شہد کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے ہشام بن عروہ سے اور اس حدیث مین کلام ہے اس سے زیادہ

بَابُ اِکْثَارِ الْمَرَقَۃِ باب شوربا زیادہ کرنیکے بیان مین عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ الْمُزَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اشْتَرٰی اَحَدُکُمْ لَحْمًا فَلْیُکْثِرْ مَرَقَتَہٗ فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ لَحْمًا اَصَابَ مَرَقَۃً وَھُوَ اَحَدُ اللَّحْمَیْنِ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ المزنی سے کہ فرمایا آپنے جب خریدے کوئی تم مین کا گوشت تو زیادہ کرے اسمین شوربا اسکا اسلیے کہ اگر نپاوے گوشت تو پاوے شوربا اسکا کہ وہ بہی دو گوشتون مین کا ایک گوشت ہے ف اسباب مین ابی ذر سے بہی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے محمد بن فضا کی روایت سے اور محمد بن فضا معبر ہے اور کلام کیا ہے اسمین سلیمان بن حرب نے اور علقمہ بہائی ہین بکر بن عبد اللہ مزنی کے عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْقِرَنَّ اَحَدُکُمْ شَیْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَاِنْ لَّمْ یَجِدْ فَلْیَلْقَ اَخَاہُ بِوَجْہٍ طَلِیْقٍ وَاِذَا اشْتَرَیْتَ لَحْمًا اَوْ طَبَخْتَ قِدْرًا فَاَکْثِرْ مَرَقَتَہٗ وَاغْرِفْ لِجَارِکَ مِنْہُ ترجمہ روایت ہے ابوذر سے کہ فرمایا آنحضرت نے نہ حقیر سمجہے کوئی کسی نیک کام کو اور اگر نپاوے کچہہ تو ملاقات کرے اپنی بہائی سے کشادہ روئی اور جب خریدے تو گوشت یا پکاوے تو ہانڈی تو زیادہ کر اسمین شوربا اسکا اور ایک چلو دے اسمین سے اپنے ہمسایہ کو ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی عمران جونی سے یہہ روایت حسن ہے مترجم سبحان اللہ یہ کیا عمدہ سنت ہے کہ جسمین ہمیشہ باسانی ہمسایہ سے حسن سلوک ہو سکتا ہے اور اسکی ادا مین اور کوئی مانع نہین ہے سوائی غفلت کے یا یہ خیال ہے کہ شوربا زیادہ کرینگے تو مزہ کم ہوگا ارے بہائیون اتباع سنت کا مزہ اس سے صد چندان بڑہکر ہے کہ یہہ باقی ہے اور وہ فانی ہے اگر اس سے کام و دہان شیرین ہے تو اس سے کام جان

بَابُ مَاجَاءَ فِیْ فَضْلِ الثَّرِیْدِ باب ثرید کی فضیلت مین عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَّلَمْ یَکْمُلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَرْیَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ وَاٰسِیَۃُ امْرَاَۃُ فِرْعَوْنَ وَفَضْلُ عَائِشَۃَ عَلَی النِّسَاءِ کَفَضْلِ الثَّرِیْدِ عَلٰی سَائِرِ الطَّعَامِ

ترجمہ روایت ہے ابو موسیٰ سے کہ فرمایا آنحضرت نے کامل ہوئے مردوں سے بہت لوگ اور نہیں کامل ہوئی عورتوں سے مگر مریم بنت عمران اور آسیہ فرعون کی بی بی اور فضیلت عائشہ کی سب
عورتوں پر ایسی ہے جیسے روٹی گوشت کو فضیلت ہے سب کھانوں پر **ف** اس باب میں عائشہ اور انس سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** فی نہش اللحم باب
گوشت دانت سے نوچکر کھانیکے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ زَوَّجَنِیْ اَبِیْ فَدَعَا اُنَاسًا فِیْھِمْ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّةَ فَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ انْھَسُوا اللَّحْمَ نَھْسًا فَاِنَّہٗ اَھْنَاُ وَاَمْرَاُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن حارث سے کہا نکاح کیا میرا میرے باپ نے سو دعوت کی کئی لوگوں کی کہ انمیں صفوان
بن امیہ بھی تھے سو فرمایا آنحضرت نے کہ دانت سے گوشت نوچکر کھاؤ کہ یہ بہت رچتا پچتا ہے **ف** اس باب میں عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اس حدیث کو ہم نہیں جانتے
مگر عبد الکریم کی روایت سے اور عبد الکریم میں بعض علما نے کلام کیا ہے بسبب حافظہ کے کہ انہیں میں ہیں ایوب سختیانی **مترجم** نہس بسین مہملہ کنارہ دانت سے دانت کی نوچنا
اور بشین معجمہ پورے دانتوں سے اور طیبی نے کہا ہے بسین مہملہ اس گوشت کو کہ ہڈیوں پر ہے کنارہ دانت سے نوچنا اور بشین معجمہ ڈاڑھوں سے نوچنا اور دونوں طرح مروی
ہے اور بخاری میں کہا ہے باب النہش و انتشال اللحم اور انتشال کے معنے نکالنا اور لینا اور کاٹنا **باب** مَا جَاءَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الرُّخْصَةِ فِیْ قَطْعِ اللَّحْمِ
بِالسِّکِّیْنِ باب چھری سے گوشت کاٹکر کھانیکی رخصت میں **عن** عَمْرِو بْنِ اُمَیَّةَ الضَّمْرِیِّ اَنَّہٗ رَاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ احْتَزَّ مِنْ کَتِفِ شَاةٍ
فَاَکَلَ مِنْھَا ثُمَّ مَضٰی اِلَی الصَّلٰوةِ وَلَمْ یَتَوَضَّأْ **ترجمہ** روایت ہے عمرو سے کہ انہوں نے دیکھا آنحضرت کو کہ کاٹا آپ نے کچھ گوشت بکری کے شانے سے پھر کھایا آپ نے
اسے پھر چلے گئے نماز کو اور وضو نکیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے [illegible] کاٹنے کے کہنے میں بخاری میں
تصریحًا سکین کا لفظ وارد ہوا ہے چنانچہ عبارت بخاری یہ ہے یَحْتَزُّ مِنْ کَتِفِ شَاةٍ فِیْ یَدِہٖ فَدُعِیَ اِلَی الصَّلٰوةِ فَاَلْقَاھَا وَالسِّکِّیْنَ الَّتِیْ یَحْتَزُّ بِھَا یعنے آپ
کاٹ رہے تھے گوشت بکری کے شانے کا جو انکے ہاتھ میں تھا پھر بلائے گئے نماز کیطرف اور رکھدیا شانہ اور چھری کو کہ جس سے کاٹ رہے تھے اور بعضی روایتوں میں جو چھری
سے کاٹنا منع آیا ہے وہ محمول ہے اسپر کہ بلا ضرورت نکالے اور ضرورت کے وقت منع نہیں اور بعضوں نے حدیث لَا تَقْطَعُوا اللَّحْمَ بِالسِّکِّیْنِ فَاِنَّہٗ مِنْ صُنْعِ الْاَعَاجِمِ [illegible]
کہا ہے چنانچہ ابی داؤد نے کہا وہ حدیث کچھ قوی نہیں اور ابی معشر جو اسکا راوی ہے بخاری نے کہا وہ منکر الحدیث ہے اسکی مناکیر میں سے یہ حدیث بھی **باب** مَا جَاءَ اَیُّ
اللَّحْمِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ کونسا گوشت آپ کو پسند تھا **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِلَحْمٍ
فَرُفِعَ اِلَیْہِ الذِّرَاعُ وَکَانَ یُعْجِبُہٗ فَنَھَسَ مِنْھَا **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ آنحضرت پاس لائی گوشت اور دیا آپکو بازو اور وہ بہت پسند تھا آپکو پھر نوچکر دانتوں سے کھایا
آپنے **ف** اور اس باب میں ابن مسعود اور عائشہ اور عبد اللہ بن جعفر اور ابو عبیدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حیان کا نام یحییٰ بن سعید بن حیان تیمی ہے
اور ابو زرعہ بن عمرو بن جریر کا نام ہرم ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا کَانَ الذِّرَاعُ اَحَبَّ اللَّحْمِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَلٰکِنْ کَانَ لَا یَجِدُ اللَّحْمَ اِلَّا
غِبًّا فَکَانَ یَعْجَلُ اِلَیْہِ لِاَنَّہٗ اَعْجَلُھَا نُضْجًا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نہ تھا دست سب گوشتوں میں دوست زیادہ آنحضرت کیطرف مگر اسواسطے کہ نہ پاتے تھے آپ
گوشت لیکن کبھی دن بیچ اور جلدی کرتے تھے آپ اسکے کھانے کی طرف اور وہ سارے گوشت سے جلدی گلتا ہے **ف** یہ حدیث کو ہم نہیں جانتے مگر اسی روایت سے **مترجم** ابن ماجہ
میں ہے یَقُوْلُ اَطْیَبُ اللَّحْمِ لَحْمُ الظَّھْرِ یعنے آپ فرماتے تھے کہ پاکیزہ تر گوشتوں میں پیٹھ کا گوشت ہے اور دست کا گوشت آپ اسلئے دوست رکھتے تھے کہ [illegible]
دور ہوتا ہے اور پشت بھی ایسے ہی ہے **باب** مَا جَاءَ فِی الْخَلِّ باب سرکے کے بیان میں **عن** جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعْمَ الْاِدَامُ الْخَلُّ
روایت ہے جابر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا خوب سالن ہے سرکہ **ف** روایت کی ہم سے عبدہ بن عبد اللہ خزاعی بصری نے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے محارب بن دثار سے انہوں نے
جابر سے کہ فرمایا آنحضرت نے کیا خوب سالن ہے سرکہ اور اس باب میں عائشہ اور ام ہانی سے بھی روایت ہے اور یہ صحیح تر ہے مبارک بن سعید کی روایت سے [illegible] بن حلہ
انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حضرت نے فرمایا کیا خوب سالن ہے [illegible] روایت کی
ہم سے عبد اللہ بن عبد الرحمن نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے سلیمان سے اسی سند سے مانند اسکے مگر اسمیں یہ کہا نِعْمَ الْاِدَامُ اَوِ الْاُدُمُ الْخَلُّ یعنے ادام اور ادم میں شک راوی کی
ہے اور معنی دونوں کے ایک ہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اس سند سے نہیں معروف ہے ہشام بن عروہ کی سند سے مگر سلیمان بن بلال کی روایت سے **عن** اُمِّ ھَانِیٍٔ بِنْتِ
اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ھَلْ عِنْدَکُمْ شَیْءٌ فَقُلْتُ لَا اِلَّا کِسَرٌ یَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَرِیْبِہٖ فَمَا اَقْفَرَ بَیْتٌ مِّنْ اُدُمٍ فِیْہِ خَلٌّ **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوئے میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور پوچھا کچھ ہے تمہارے پاس عرض کیا انہوں نے کہ نہیں مگر چند ٹکڑے ہیں سوکھے روٹی کے اور سرکہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پاس لاؤ اسلئے کہ نہیں محتاج ہوا سالن کا وہ گھر کہ جسمین سرکہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو ام ہانی کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ام ہانی کا انتقال بعد علی بن ابی طالب کے ہے پیچھے تھوڑے زمانہ کے **مترجم** ابن ماجہ مین روایت ہے کہ آنحضرت داخل ہوئے حضرت عائشہ کے پاس اور پوچھا کچھ ناشتہ ہی انہوں نے عرض کی ہمارے پاس روٹی اور تمر اور خل ہے آپنے فرمایا نعم الادام الخل اللہم بارک فی الخل خانہ کان ادام الانبیاء قبلی یعنے کیا خوب سالن ہے سرکہ یا اللہ برکت دے سرکہ مین اسلئے کہ وہ سالن تہا ان پیغمبرونکا جو مجھسے پہلے تہے اور شیادونبن ماجہ مین انس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا سید ادامکم الملح یعنی نمک سردار ہے تمہارے سالنوں کا

باب ماجاء فی اکل البطیخ بالرطب باب خربوزہ تر کہجور کے ساتہ کہانیکے بیانمین **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَاْکُلُ الْبِطِّیْخَ بِالرُّطَبِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاتے تہے خربوزہ کہجور کے ساتہ **ف** اس باب مین انس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین ذکر کیا اسمین عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور روایت کی یزید بن ہارون نے عائشہ سے یہ حدیث

باب ماجاء فی اکل القثاء بالرطب باب ککڑی کہجور کے ساتہ کہانیکے بیانمین **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاْکُلُ الْقِثَّاءَ بِالرُّطَبِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن جعفر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہاتے تہے ککڑی ساتہ تر کہجور کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابراہیم بن سعد کے **مترجم** سبحان اللہ اس ترکیب مین بڑی منفعت طبی ہے کہ کہجور کی گرمی اور ککڑی کے سرد سے ملکر اعتدال مزاج حاصل ہوتا ہے

باب فی شرب ابوال الابل باب اونٹونکا پیشاب پینے کے بیانمین **عن** اَنَسٍ اَنَّ نَاسًا مِّنْ عُرَیْنَةَ قَدِمُوا الْمَدِیْنَةَ فَاجْتَوَوْھَا فَبَعَثَھُمْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ وَقَالَ اشْرَبُوْا مِنْ اَلْبَانِھَا وَاَبْوَالِھَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ کچہہ لوگ عرینین آئے مدینہ مین اور پانی لگا انکو مدینہ کا سو بہیجا انکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے اونٹونمین اور فرمایا کہ پیو دودہ اور پیشاب اونٹونکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے ثابت کی روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث انس سے کئی سندوں سے روایت کیا ابو قلابہ نے انس سے اور روایت کیا سعید بن ابی عروبہ نے قتادہ سے انہوں نے انس سے **مترجم** اس قصہ مین دلیل ہے پاک و حلال ہونے پر بول ماکول لحمہ کے اور جایز ہونے پر تداوی کے ساتہ اُسکے اسلئے کہ دوا کرنا محرمات سے جایز نہین اور آنحضرت نے انکو یہ حکم نہین کیا کہ اپنا موںہہ دہوڈالنا بعد پینے کی یا کپڑے اپنے جہان وہ بول لگجاوے حالانکہ وہ لوگ نو مسلم تہے اور شرایع اسلام سے اور احکام اُسکے سے ناواقف تہے اور تاخیر بیان کی وقت حاجت سی جایز نہین یہ کلیہ اصول کا ہے کذا فی زاد المعاد لابن القیم اور ابن رسلان نے شرح سُنن مین کہا ہے کہ صحیح مذہب ہے شافعیہ کے جواز تداوی ہے ساتہ جمیع نجاسات کے مسکر وغیرہ اس حکم مین برابر ہے بنا بر حدیث عرنیین کے جو صحیحین مین مروی ہے کہ امر کیا آنحضرت نے انکو ابوال ابل پینے کا واسطے تداوی کے اور کہا کہ وہ احادیث جسمین نہی وارد ہی حرام سے دوا کرنیکی وہ محمول ہین اوپر عدم حاجت کے یعنے جبتک دوائی طاہر موجود ہو علاج حرام سے درست نہین اور اگر موجود نہو تو درست ہے بیہقی نے کہا احادیث نہی از تداوی بحرام محمول ہین ضرورت نہونے پر اور جب ضرورت ہو تو جایز ہے تاکہ جمع ہو جاوے احادیث نہی اور حدیث عرنیین مین یہ خلاصہ ہے مسک الختام کا اور کرمانی مین ہے کہ اختلاف ہے بول ماکول لحمہ مین سو بعضوں نے کہا ہے کہ وہ طاہر ہے اسی حدیث سی استدلال کرکے اور ابو حنیفہ اور شافعی نے کہا کہ ابوال سب نجس ہین اور اباحت ہوئی اُنکے لئی فقط واسطے مرض کے انتہے اور استدلال کیا ہی اصحاب مالک و احمد نے ساتہ اسی حدیث کی اوپر پاک ہونے بول اور روث ماکول لحمہ کے (نووی)

باب الوضوء قبل الطعام وبعدہ باب وضو کا قبل طعام اور بعد اُسکے **عن** سَلْمَانَ قَالَ قَرَاْتُ فِی التَّوْرَاةِ اَنَّ بَرَکَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَخْبَرْتُہٗ بِمَا قَرَاْتُ فِی التَّوْرَاةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَرَکَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَہٗ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَہٗ **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا پڑہا مینے توراۃ مین کہ برکت طعام کی ہے وضو بعد اُسکے اور ذکر کیا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دی مینے آپکو جو پڑہا تہا مینے توراۃ مین سو فرمایا آپنے برکت کہانے کی ہی وضو قبل اسکے اور بعد اُسکے **ف** اس باب مین انس اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے اس حدیث کو ہم نہین جانتی مگر قیس بن ربیع کی روایت سے اور قیس ضعیف ہین حدیث مین اور ابو ہاشم رُمانی کا نام یحیی بن دینار ہے

باب فی ترک الوضوء قبل الطعام باب قبل طعام ترک وضو کے بیانمین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ مِنَ الْخَلَاءِ فَقُرِّبَ اِلَیْہِ طَعَامٌ فَقَالُوْا اَلَا نَاْتِیْکَ بِوَضُوْءٍ قَالَ اِنَّمَا اُمِرْتُ بِالْوُضُوْءِ اِذَا قُمْتُ اِلَی الصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نکلے پاخانے سی اور لائی گئی آپکے پاس کہانا سو لوگوں نے عرض کی کہ وضو کا پانی لادین فرمایا آپنے مجھے حکم وضو کا جب ہی ہوا ہے کہ کہڑا ہوں مین نماز کے لئی **ف** یہ حدیث حسن ہے

اور روایت کیے یہ عمرو بن دینار نے سعید بن حویرث سے انہوں نے ابن عباس سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید نے تھے سفیان ثوری مکروہ جانتے ہاتھ دہونا قبل طعام کے اور مکروہ جانتے روٹی رکھنا نیچے پیالی کے **بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الدُّبَّاءِ** باب کدو کھانے کی بیان مین **عَنْ** أَبِي طَالُوتَ قَالَ دَخَلْتُ عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ وَهُوَ يَأْكُلُ الْقَرْعَ وَهُوَ يَقُولُ يَا لَكِ شَجَرَةً مَا أُحِبُّكِ إِلَّا لِحُبِّ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِيَّاكِ **ترجمہ** روایت ہے ابوطالوت سے کہا داخل ہوا مین انس بن مالک کے پاس اور وہ کدو کہاتے تہے اور کہتے اے درخت کسقدر ہے مجہی محبت تیری بسبب دوست رکہنی آنحضرت کے تجہکو **ف** اس باب مین حکیم بن جابر سے بہی روایت ہے وہ اپنی باپ سے روایت کرتے ہین یہ حدیث غریب ہے اس سند سی **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَتَبَّعُ فِي الصَّحْفَةِ يَعْنِي الدُّبَّاءَ فَلَا أَزَالُ أُحِبُّهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے دیکھا مین نے آنحضرت کو ڈہونڈہتی تہے رکابی مین یعنے کدو کو جب سے مین ہمیشہ دوست رکہتا ہون کدو کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی یہہ حدیث کئی سندون سے انس بن مالک سے **مترجم** ابن ماجہ مین ہے کہ حضرت نے فرمایا ہذا القرع وہو الدبا نکثر بہ طعامنا یعنے یہہ قرع ہی یعنے کدو ہے کہ بڑہاتے ہین ہم اس سے اپنا کہانا اور صحیحین مین انس سے مروی ہے کہ ایک درزی نے آپکی دعوت کی اور جو کی روٹی اور دبا اور گوشت خشک آپکے سامنے حاضر کیا اور آپ حوالی قصعہ سے تتبع دبا فرماتے تہے الحدیث **بَابُ مَا جَاءَ فِي أَكْلِ الزَّيْتِ** باب زیت کے بیان مین **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا الزَّيْتَ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا آنحضرت نے کہاؤ تم روغن زیتون اور تیل لگاؤ اسکا کہ وہ درخت مبارک سے ہی **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر عبدالرزاق کی روایت سے کہ وہ معمر سے روایت کرتے ہین اور عبدالرزاق اضطراب کرتے تہے اس روایت مین پہر کبہو ذکر کرتے تہے کہ روایت ہے آنحضرت سے بواسطہ عمر کے اور کبہی بصیغہ شک کہتے تہے کہ گمان کرتا ہون مین کہ روایت ہے آنحضرت سے بواسطہ عمر کے اور کبہی کہتے روایت ہے زید بن اسلم سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیے ہے ابوداود نے انہون نے عبدالرزاق سے انہون نے معمر سے انہون نے زید بن اسلم سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور نہین ذکر کیا اسمین عمر کا **عَنْ** أَبِي أَسِيدٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُوا مِنَ الزَّيْتِ وَادَّهِنُوا بِهِ فَإِنَّهُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ **ترجمہ** اوپر گذرا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن عیسی کی روایت سے **مترجم** شجرہ مبارکہ مین اشارہ ہے طرف سورہ نور کے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لَا شَرْقِيَّةٍ وَلَا غَرْبِيَّةٍ **بَابُ مَا جَاءَ فِي الْأَكْلِ مَعَ الْمَمْلُوكِ** باب لونڈی غلام جب کہانا پکاکر لاوے اسکے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يُخْبِرُهُمْ بِذَلِكَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا كَفَى أَحَدَكُمْ خَادِمُهُ طَعَامَهُ حَرَّهُ وَدُخَانَهُ فَلْيَأْخُذْ بِيَدِهِ فَلْيُقْعِدْهُ مَعَهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيَأْخُذْ لُقْمَةً فَلْيُطْعِمْهُ إِيَّاهَا **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے وہ خبر دیتے تہے لوگونکو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اوٹہاوے تم مین سی کسیکا خادم گرمی اور دہوان اسکے کہانیکا یعنے پکاوے تو چاہیے کہ ہاتہ پکڑ کر اسکو اپنے ساتہ بٹہالے پہر اگر اسکا دل نمانے تو لیوے ایک لقمہ اور اسی کہلاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابوخالد والد ہین اسمعیل کے نام انکا سعد ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ إِطْعَامِ الطَّعَامِ** **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَاضْرِبُوا الْهَامَ تُورَثُوا الْجِنَانَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا ظاہر کرو سلام کو اور کہلاؤ طعام کو اور مارو ہام کو وارث ہو جنان کے **ف** اس باب مین عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر اور انس اور عبداللہ بن سلام اور عبدالرحمن بن عائش اور شریح بن ہانی سی بہی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہین یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے روایت سے ابی ہریرہ کی **مترجم** ظاہر کرو سلام کو یعنے ہر مسلمان سے سلام کرو خواہ اس سے معرفت ہو یا نہو اور ہام یعنی کہوپڑی مارو کہوپڑے کافرونکی اور جہاد کرو کہ جنت کے وارث ہو جاؤ کہ وطن اصلی تمہارے دادا کا وہی تہا **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اعْبُدُوا الرَّحْمَنَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَأَفْشُوا السَّلَامَ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ بِسَلَامٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سی کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عبادت کرو رحمان کی اور کہانا کہلاؤ اور جاری کرو سلام کو کہ داخل ہو جاؤ جنت مین سلامتی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ابن ماجہ کی روایت مین أَفْشُوا السَّلَامَ وَأَطْعِمُوا الطَّعَامَ وَصِلُوا الْأَرْحَامَ وَصَلُّوا بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ وارد ہی یعنے اور سلوک نیک کرو ناتے دارون سے اور نماز پڑہو راتکو جب لوگ سوتی ہون الحدیث **بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْعَشَاءِ** باب طعام شب کی فضیلت مین **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَشَّوْا وَلَوْ بِكَفٍّ مِنْ حَشَفٍ فَإِنَّ تَرْكَ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا آنحضرت نے طعام شب کی عادت رکہو اگرچہ ایک مٹہی کہجور ناقص ہو اس لئی کہ طعام شب کا چہوڑ دینا

کدو کہانا — زیتون کہانا — لونڈی غلام کے ساتھ کہانا — سلام و طعام کی فضیلت — عشاء کی فضیلت

موجب ہے ٹوٹ جانے کا **ف** یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور عنبسہ ضعیف ہیں حدیث میں اور عبد الملک بن علاق مجہول ہیں **مترجم** یہ حدیث
ابن ماجہ نے بھی ایراد کی ہے اور رواۃ اسکی ناموں میں ہیں کہ ابراہیم بن عبد السلام بن عبد اللہ بن باباہ کہ وہ ضعیف ہیں **باب** ما جاء فی التسمیۃ علی الطعام باب کہانے
پر بسم اللہ کہنے کا بیان **عن** عمر بن ابی سلمۃ انہ دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندہ طعام قال ادن یا بنی فسم اللہ و
کل بیمینک وکل مما یلیک **ترجمہ** بیٹے عمر بن ابی سلمہ سے کہ داخل ہوئے پاس آنحضرت کے اور انکے آگے کہانا تہا فرمایا آپنے اے چہوٹے بیٹے میرے نزدیک ہو اور نام لے
اللہ کا اور کہا اپنے داہنے ہاتہ سے اور کہا اپنے نزدیک سے **ف** اختلاف کیا اصحاب ہشام ابن عروہ نے اس حدیث کی روایت میں اور ابو وجزہ سعدی کا نام یزید بن عبید ہے
عن عکراش بن ذؤیب قال بعثنی بنو مرۃ بن عبید بصدقات اموالہم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقدمت علیہ المدینۃ فوجدتہ
جالسا بین المہاجرین والانصار قال ثم اخذ بیدی فانطلق بی الی بیت ام سلمۃ فقال ہل من طعام فاتینا بجفنۃ کثیرۃ الثرید و
الوذر واقبلنا ناکل منہا فخبطت بیدی فی نواحیہا واکل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بین یدیہ فقبض بیدہ الیسری علی
یدی الیمنی ثم قال یا عکراش کل من موضع واحد فانہ طعام واحد ثم اتینا بطبق فیہ الوان التمر او الرطب شک عبید اللہ فجعلت
اکل من بین یدی وجالت ید رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الطبق قال یا عکراش کل من حیث شئت فانہ غیر لون واحد ثم
اتینا بماء فغسل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدیہ ومسح ببلل کفیہ وجہہ وذراعیہ وراسہ وقال یا عکراش ہذا الوضوء
مما غیرت النار وفی الحدیث قصۃ **ترجمہ** روایت ہے عکراش بن ذؤیب سے کہا کہ بہیجا مجہکو بنی مرہ نے اپنی زکوۃ کے مالوں کے ساتہ آنحضرت کی طرف سو میں آیا مدینہ
میں اور انکو بیٹہا پایا مہاجرین اور انصار میں پہر پکڑا آپنے میرا ہاتہ اور لیگئے مجہکو ام سلمہ کے گہر کیطرف اور پوچہا آپنے کچہہ کہانا ہے سو لائی ہمارے پاس ایک بڑا
پیالہ کہ اسمیں بہت ترید تہا اور گوشت کی بوٹیاں پہر متوجہ ہوئے ہم اور کہانے لگے اسمیں سے پہر مارنے لگا میں اپنے ہاتہہ کناروں میں پیالہ کے اور کہانے لگے
آنحضرت اپنے آگے سے پہر پکڑا آپنے اپنے بائیں ہاتہ سے میرا سیدہا ہاتہ پہر فرمایا اے عکراش کہا تو ایک جگہہ سے کہ یہہ ایک قسم کا کہانا ہے پہر لائی ہمارے پاس ایک
طباق کہ اسمیں کہجوریں کئی قسم کے یا رطب شک کیا عبید اللہ راوی نے پہر کہا عکراش نے کہ میں کہانے لگا اپنے آگے سے اور گہومنے لگا ہاتہ آنحضرت کا طباق میں پہر
فرمایا آپنے اے عکراش کہا تو جہاں سے چاہے کہ یہہ کہانا ایک طرح کا نہیں پہر لائے ہمارے پاس پانی اور دہوئے دونوں ہاتہ آنحضرت نے اور پونچہے تر ہتیلیوں کی اپنے
مونہہ پر اور دونوں باہوں پر اور سر پر اور فرمایا اے عکراش یہہ وضو ہے اس چیز سے جو پکی ہو آگ سے اور اس حدیث میں اور قصہ بہی ہے **عن** عائشۃ قالت
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اکل احدکم طعاما فلیقل بسم اللہ فان نسی فی اولہ فلیقل بسم اللہ فی اولہ واخرہ وبہذا الاسناد عن عائشۃ قالت کان
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاکل طعاما فی ستۃ من اصحابہ فجاء اعرابی فاکلہ بلقمتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انہ
لو سمی لکفاکم **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت نے جب کہاوے کوئی تم میں کا کچہہ کہانا تو چاہیے کہ بسم اللہ کہے پہر اگر بہول جاوے تو کہے بسم اللہ
فی اولہ واخرہ یعنی شروع ہی اللہ کے نام سے اول و آخر اس کہانیکا اور اسی اسناد سے مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ تہے آنحضرت کہاتے کہانا چہہ مردوں
میں اپنے اصحاب سے پہر آگیا ایک گنوار اور کہالیا اسنے سب کہانا دو لقموں میں سو فرمایا آنحضرت نے اگر یہ نام لیتا اللہ کا تو یہہ کہانا تم سبکو کفایت کرتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح
مترجم بسم اللہ ابتداء طعام میں مستحب ہے باجماع امت اور ایسی ہی حمد بہی آخر میں اور ایسے ہی پینے کی ابتداء میں بلکہ ہر امر ذی بال کی ابتداء میں اور علماء نے کہا ہی مستحب ہے
بجہر کہنا بسم اللہ کا کہ اوروں کو تنبیہ ہو جاوے اور کافی ہے لفظ بسم اللہ کا اگرچہ پوری پڑہنا مستحب ہے اور جنب اور حائض وغیرہما اسمیں سب برابر ہیں اور چاہیے کہ ہر ایک
شخص جماعت سے بسم اللہ کہے مگر ایک شخص نے بہی اگر کہہ لی تو سنت ادا ہو گئی نص کیا ہے اسپر شافعی نے اور استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ
شیطان قابو پاتا ہی اسی چیز پر جسپر نام اللہ کا نہ لیا جاوے اور اسلیئے کہ مقصود حاصل ہو جاتا ہے ایک کے نام لینے سے (نووی) فقیر کہتا ہے اذا اکل احدکم طعاما
فلیقل بسم اللہ کا عموم مقتضی ہے کہ ہر آدمی کو بسم اللہ کہنا سنت ہے **باب** ما جاء فی کراہیۃ البیتوتۃ وفی یدہ غمر باب چکنی ہاتہ سو جانیکی کراہت میں
عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الشیطان حساس لحاس فاحذروہ علی انفسکم من بات وفی یدہ ریح

غَمَرٌ فَاَصَابَهٗ شَیْءٌ فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان بڑا پانی والا اور بڑا سونگہنے والا ہے بچاؤ اس سے
اپنی جانون کو جو سو یا اور ہاتھ مین اسکے چکنائی کی بو ہی پہر پہونچی اسکو کچہہ بلا سو نہ ملامت کرے مگر اپنی جان کو **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے سہیل بن
ابی صالح سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ ابی ہریرہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہمسے محمد بن اسحاق نے انہون نے ابو بکر بغدادی سے انہون
نے محمد بن جعفر سے انہون نے منصور بن ابی الاسود سے انہون نے اعمش سے انہون نے ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے جو رات کو سو رہے اور اسکے
ہاتھ مین چکنائی ہو پہر اسے کچہہ بلا پہونچے تو ملامت نکرے مگر اپنی جان کو یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو اعمش کی روایت سے مگر اسی سند سے **مترجم**
یہ تو ظاہر ہے کہ ہاتھ مین چکنائی ہوگی تو ہوام اور حشرات الارض قصد کرینگے اور اکثر ایسا ہی ہوا ہے کہ چوہون نے لوگون کی انگلیان کتر لی ہین اور سوا اسکے
جن اور شیاطین کی بہی کچہہ ایذا دہی ہوگی بہر حال اطاعت آپکی ضرور ہے اور احتراز آپکی مناہی سے لازم **اٰخِرُ اَبْوَابِ الْاَطْعِمَةِ** **مترجم**
چند سنن و مستحبات طعام باختصار لکہے جاتے ہین اور اسپر ابواب مذکورہ کا ختم کیا جاتا ہے اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا اِتِّبَاعَ نَبِيِّكَ الْكَرِيْمِ (۱) شروع کرنا اکل
کا اور اکل کا شخص فاضل و کبیر سے مستحب ہے (۲) تین انگلیون سے کہانا سنت ہے (۳) غیر مدعو شخص اگر مدعوین کے ساتھ آجاوے تو اجازت صاحب خانہ ضرور ہے
اور صاحب خانہ کو مستحب ہے اجازت دینا (۴) آنحضرت کی عادت مبارک تہی کہانیکا نام دریافت فرماتے جب کہاتے (۵) کلی کرنا بعد طعام کے مسنون ہے اور
رومالون سے بدلی ہتیلیان اپنی ہوا عاور اقدام مین پونچہہ لینا مسنون ہے (۶) رفع مائدہ کے وقت یہہ دعا مسنون ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَفَانَا وَاَرْوَانَا غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَلَا مَكْفُوْرٍ
(۷) جب سفر سے گہر آوے تو اطعام طعام مسنون ہے (۸) دعوت کے گہر مین کوئی امر منکر دیکہے تو لوٹ جانا مسنون ہے حضرت ایک پردہ دیکہہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گہر سے
لوٹ گئے (۹) جب داعی آدمی کئی ایک ہون تو جسکا دروازہ قریب ہو اسکی دعوت قبول کرے یا جسکی دعوت پہلے پہونچی (۱۰) الگ الگ کہانا پیٹ نہ بہرنیکا
سبب ہے اور ملکر کہانا موجب برکت ہے (۱۱) جب مکہی کہانے مین گرے تو اسے ڈبو کر نکالنا مسنون ہے (۱۲) مہمان میزبان کیلئے یہ دعا کرے اَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُوْنَ
وَاَكَلَ طَعَامَكُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ (۱۳) پہلا پہل دیکہے تو یہ دعا مسنون ہے اَللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيْ مَدِيْنَتِنَا وَفِيْ ثِمَارِنَا وَفِيْ مُدِّنَا وَفِيْ صَاعِنَا
بَرَكَةً مَعَ بَرَكَةٍ (۱۴) آنحضرت کے پاس جب کبہی گوشت دو نوع ہوتی تو ایک کہاتے ایک صدقہ دیتے (۱۵) مسکہ اور کہجور ملاکر کہانا مسنون ہے اسیطرح رطب قثا اور
رطب و بطیخ (۱۶) سات کہجورین عجوہ ہر روز کہانا دافع سم و سحر ہے (۱۷) طاعم شاکر ثواب مین مثل صائم صابر کے ہے (۱۸) مہمان کو دیکہکر خوشی ظاہر کرنا اور شکر الٰہی بجا
لانا اور مرحبا و سہلا کہنا مستحب ہے (۱۹) تقدیم فواکہ کی خبز و لحم پر مستحب ہے (۲۰) **اطعمہ مسنونہ** جنکا ذکر احادیث مین وارد ہوا ہے وہ کئی کہانے ہین (۱) **حیس**
گہی اور کہجور ملا ہوا (۲) **اقط** پنیر جو بہہ سکہا کر بناتے ہین (۳) سویق ستو (۴) **خزیرہ** چہوٹی بوٹیان گوشت کی روا ملاکر پکاتے ہین اگر اسمین گوشت نہو تو وہ
عصیدہ ہے اور اگر میٹہا اور آٹا ہو تو حریرہ (۵) **تلبینہ** آش جو اور حریرہ (۶) ثرید روٹی سالن مین چوری ہوئی (۷) **دُبَّاء** کدو ہے کہ آنحضرت کو محبوب تہا
(۸) قلاید گوشت جو نمک لگاکر سکہایا ہو (۹) سلق چکندر اور جو ملاکر ایک صحابیہ پکاتی تہین اور بروز جمعہ اصحاب آنحضرت کو کہلاتی تہین (۱۰) ذراع و کتف و جنب
و ظہر شاۃ یعنے دست و شانہ و پسلی اور پیٹہہ کا گوشت بکری کا آنحضرت کو پسند تہا (۱۱) حشف ای ردی تمر یعنے ادنی قسم کی کہجور جمار کہجور کا گابہا کباث پیلو کا پہل کہ
اسمین اچہا ہوتا ہے یہہ پہل سب آنحضرت نے کہائے مین جبن پنیر چہری سے کاٹکر کہانا بہی ثابت ہے (۲۱) پیٹ بہر کر کہانا احیاناً روا ہے دوامًا مکروہ ہے اور خبز مرقق یعنے
پتلی چپاتی کہانا بدعت ہے حضرت نے کبہی نہین کہائی (۲۲) خوان پر کہانا مکروہ ہے دسترخوان پر سنت (۲۳) تکیہ لگاکر کہانا پینا مکروہ ہے (۲۴) عیب کرنا طعام کو مکروہ ہے
(۲۵) آٹا چہاننا بدعت ہے آنحضرت کے زمانہ مین جو پیسکر پہونک لیا کرتے تہے (۲۶) مناخل یعنے چہلنیان گہر مین رکہنا خلاف سنت ہے (۲۷) چہوٹی چہوٹی تشتریون اور پیالیون
مین کہانا بہی خلاف سنت ہے (۲۸) کہجور مین قران یعنے دو دو ملاکر کہانا مکروہ ہے مگر ساتھ کہانیوالونکی اجازت ہو تو جائز ہے (۲۹) اوندہے لیٹکر کہانا مکروہ ہے (۳۰) جس دسترخوان
پر شراب ہو اسپر کہانا حرام ہے (۳۱) مسجد مین کہانا روا ہے (۳۲) کہانیکا پہینکنا منع ہے **اَبْوَابُ الْاَشْرِبَةِ** یہہ باب ہین پینے کی چیزون
اور اسکے اداب کے بیان مین **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ شَارِبِ الْخَمْرِ باب شارب خمر کے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فِي الدُّنْيَا فَمَاتَ وَهُوَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا آنحضرت نے

ہمیشہ کرنیوالی چیز نشہ کی اور ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہی اور جسنی پی شراب دنیا مین اور مرا اور وہ اُسکی عادت رکہتا ہے نہ پئیگا وہ شراب آخرت مین یعنے جنت مین **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمرو اور عبادہ اور ابی مالک اشعری اور ابن عباس سے بہی روایت ہے حدیث ابن عمر کی حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے کئی طرح سے اس سندسی عن نافع عن ابن عمر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور روایت کی مالک بن انس نے نافع سی اُنہوں نے ابن عمر سے موقوفا اور مرفوع نکیا اُسکو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةٌ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَاِنْ عَادَ الرَّابِعَةَ لَمْ يَقْبَلِ اللّٰهُ لَهُ صَلٰوةً اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ تَابَ لَمْ يَتُبِ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَقَاهُ مِنْ نَهْرِ الْخَبَالِ قِيْلَ يَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَمَا نَهْرُ الْخَبَالِ قَالَ نَهْرٌ مِنْ صَدِيْدِ اَهْلِ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سی کہا فرمایا آنحضرت نے جسنی پی شراب قبول نکریگا اللہ تعالی اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنے توبہ کی توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اُسکی پہر اگر اُسنی دوبارہ پی نہین قبول کریگا اللہ تعالی اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنی توبہ کی توبہ قبول کریگا اللہ اُسکی پہر اگر اُسنے سہ بارہ پی نہ قبول کریگا اللہ اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنی توبہ کی توبہ قبول کریگا اللہ تعالی اُسکی پہر اگر اُسنے چوتہی بار پی نہ قبول کریگا اللہ اُسکی کوئی نماز چالیس دن تک پہر اگر اُسنے توبہ کی نہ قبول کریگا اللہ تعالی توبہ اُسکی یعنے ایسی قبول نہ ہوگی کہ کچہہ ثمرہ انہو بلکہ سزا اُسکی یہ ہوگی کہ پلاویگا اللہ تعالی اُسکو نہر سے کیچڑ کے پوچہا لوگون نے ای ابا عبد الرحمن اور یہ کنیت ہے عبد اللہ بن عمر کی کیا ہے نہر کیچڑ کی فرمایا نہر ہی پیپ سے دوزخیون کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوا ہی مثل اسکے عبد اللہ بن عمرو سی اور ابن عباس سے کہ وہ دونون روایت کرتی ہین آنحضرت سی **مترجم** خمر اور اُسکی شارب کی برائی مین بہت احادیث وارد ہوئی ہین بخاری مین ہی جسنی شراب پی اور توبہ نکی حرام ہے اُسپر شراب آخرت کی اور ابوہریرہ سے مروی ہے کہ شب معراج مین آنحضرت پر خمر اور دودہ عرض کئے گئے آپنے دودہ اختیار کیا حضرت جبرئیل نے فرمایا اگر آپ شراب لیتے تو گمراہ ہوجاتی امت آپکی اور انس سے مروی ہے جب خمر ہوا نہین باقی تہے ہم خمر انگور کا بلکہ اکثر خمر ہمارا بسر اور تمر ہی تہا اور ابی مالک یا ابی عامر اشعری سے مروی ہے کہ آنحضرت نی فرمایا میری امت سے ایک قوم حلال کریگی فرجین عورتونکی یعنے زنا اور ریشمی کپڑے اور شراب یعنے اسطرح استعمال کرینگے جیسے حلال اور اتر ینگے اُنمین سے کچہہ قوم نزدیک ایک علم کے شام کو آئیگا اُن پاس کوئی آنیوالا کسی حاجت کو وہ کہینگے آج لوٹ جا کل ہمارے پاس آنا پہر مسخ کریگا اللہ تعالی اُنمین سے کچہہ لوگون کو سور اور بندر اور خمر باجماع امت حرام ہے بتحریم اللہ وتحریم رسولہ وبسوال الصحابۃ اختلاف نہین ہے اسمین کسیکا مگر اختلاف کیا ہے اسمین کہ حرمت خمر کی لذاتہا ہی یعنی بغیر کسی علت کے یا بسبب علت کے پس حنفیہ اس طرف گئی ہین کہ حرمت اُسکی لذاتہا ہی اور سائر علما کا مذہب ہے کہ حرمت اُسکی بعلت سکر ہے اور یہی مذہب صحیح ہے اور موافق احادیث اور روایات کے ہے اور بیان کیا ہے اللہ تعالی نے یہی علت اُسکی چنانچہ فرمایا ہی اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَآءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ پس فرمائی اسمین دو خرابیان ایک وقوع عداوت فیمابینا دوسرے روکنا ذکر الہی سے اور نماز سے اور یہ دونو ہوتی ہین حالت سکر مین اور قصہ حمزہ کا مشہور ہے کہ بسبب سکر کے اُنہونے حضرت علی کی دو اونٹنیان مارین اور آنحضرت اور صحابہ کو کہا هَلْ اَنْتُمْ اِلَّا عَبِيْدٌ لِاٰبَائِیْ یعنے نہین ہو تم مگر غلام میرے باپ یا میرے باپ دادون کے اور علی ہذا القیاس قصہ سعد کا اور یہ جو فرمایا کہ نہ پئیگا شارب خمر شراب آخرت کی تو شارب دو حال سے خالی نہین یا تو توبہ کریگا یا نہین پہر اگر توبہ کی تو شارب نرہا بلکہ بمنطوق التائب من الذنب کمن لا ذنب لہ تائب ہوگیا پہر اگر توبہ نہ کی تو مذہب اہل سنت یہی ہی کہ اللہ مختار ہے خواہ اُسی بخشی خواہ عذاب کرے پہر اگر عذاب کیا مخلد فی النار نہوگا اور خواہ نخواہ ببرکت توحید بفضل اللہ نار سے نکلیگا اور جنت مین جاویگا پہر جب جنت مین جاویگا مذہب ایک گروہ صحابہ کا ہے کہ وہ جنت مین بہی شراب نپئیگا اور ظاہر حدیث یہی ہے اسلئے کہ جلدی کی اُسنی اُسمین کہ تاخیر درکار تہی جیسے کہ قاتل وارث حصول میراث کے لئے جلدی کرتا ہی پہر اُسکی سزا یہ ہوتی ہے کہ مطلقاً میراث سے محروم ہوجاتا ہی اور مراد عدم قبول توبہ سی چوتہی بار مین شاید یہ ہو کہ اُسنے جو بار بار توبہ توڑی اور گویا حکم شرع سے استہزا کی تو اللہ تعالی اُسکے عوض مین قساوت قلب ایسی دیتا ہی کہ توفیق توبہ مقبولہ نہین پاتا اور انوار و برکات توبہ سی محروم رہتا ہی اور حنفیہ قائل ہین کہ حرمت خمر انگور کی قطعی ہی اور باقی مسکرات کی حرمت ظنی حالانکہ یہ مذہب بنہایت ضعیف ہے اور خلاف احادیث معتبرہ اصلی کہ روایات معتبرہ مین وارد ہے کل مسکر خمر وکل مسکر حرام جیسے کہ آگے آتا ہی اور مذہب جمہور کا انہی احادیث کے موافق ہے یعنے حرمت ہر مسکر کی قطعی ہے (احوذی)

بَابُ مَا جَآءَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ باب ہر مسکر کی حرمت قطعی کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنِ الْبِتْعِ فَقَالَ كُلُّ شَرَابٍ اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے

کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کسی نے حکم تبع کا فرمایا آپ نے جو پینے کی چیز نشہ کرے وہ حرام ہے **مترجم** تبع بکسر موحدہ وسکون فوقانیہ شراب ہے کہ شہد سے بنائی جاتی ہے اور وہ شراب ہے اہل یمن کی **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے تھے ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمر اور علی اور ابن مسعود اور ابی سعید اور ابی موسی اور اشج عصری اور دیلم اور میمونہ اور عائشہ اور ابن عباس اور قیس بن سعد اور نعمان بن بشیر اور معاویہ اور عبد اللہ بن مغفل اور ام سلمہ اور بریدہ اور ابی ہریرہ اور وائل بن حجر اور قرہ مزنی سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابی سلمہ نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت ہے ابی سلمہ سے انہوں نے روایت کی ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث میں صاف دلالت ہے کہ حرمت جمیع اشیاء مسکرہ کی برابر ہے نہ جیسا کہ مذہب حنیفہ ہے اور اس حدیث کی مضمون کو اتنے صحابہ نے روایت کیا دو دون ہذا خرط القتاد **باب** مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ باب اس بیان میں کہ جسکی بہت سی نشا ہو اسکا تہوڑا بھی حرام ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ آنحضرت نے فرمایا جسکے بہت سے نشا ہو اسکا تہوڑا بھی حرام ہے **ف** اس باب میں سعد اور عائشہ اور عبد اللہ بن عمرو اور ابن عمر اور خوات بن جبیر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے جابر کی روایت سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ مَا اَسْكَرَ الْفَرْقُ مِنْهُ فَمِلْأُ الْكَفِّ مِنْهُ حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہر نشہ کی چیز حرام ہے جسکے ایک فرق بہر سے نشا ہو اسکا ایک چلو بہر بھی حرام ہے اور عبد اللہ یا محمد بن بشار ان دونوں میں کسی نے اپنی روایت میں کہا اَلْحُسْوَةُ مِنْهُ حَرَامٌ یعنے ایک گہونٹ بھی اسمیں سے حرام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کی یہ لیث بن ابی سلیم اور ربیع بن صبیح نے ابی عثمان انصاری سے روایت مہدی کی مانند اور ابو عثمان انصاری کا نام عمرو بن سالم ہے کہتے ہیں انکو عمر بن سالم بھی کہتے ہیں **مترجم** فرق بفتح را وسکون را ایک برتن ہے کہ مدینہ صاع اسمیں آتی ہیں اور ابن قتیبہ نے کہا کہ اٹھائیس رطل سماتی ہیں **باب** مَا جَاءَ فِيْ نَبِيْذِ الْجَرِّ باب ٹھلیوں میں نبیذ بنانی کے بیان میں **عن** طَاوُسٍ اَنَّ رَجُلًا اَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَبِيْذِ الْجَرِّ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ طَاوُسٌ وَاللّٰهِ اِنِّيْ سَمِعْتُهُ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے طاوس سے کہ آیا ایک مرد ابن عمر کے پاس اور کہا انسے کہ منع کیا ہے آنحضرت نے ٹھلیوں کی نبیذ سے کہا انہوں نے ہان سو کہا طاوس نے کہ قسم ہے اللہ کی میں نے بھی سنا ہے انسے **ف** اس باب میں ابن ابی اوفی اور ابی سعید اور سوید اور عائشہ اور ابن زبیر اور ابن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس جگہ ٹھلیے سے لاکھی برتن مراد ہیں کہ انمیں نبیذ جلدی نشا لاتی ہے اور نبیذ یہہ ہے کہ کہجور یا منقہ رات کو پانی میں بہگو دیے نکو دی لیے وہ جبتک نشا نلاوے حلال ہے نشا لاوے تو حرام ہے پہینکدینا چاہئے **باب** فِيْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّنْبَذَ فِي الدُّبَّاءِ وَالنَّقِيْرِ وَالْحَنْتَمِ باب کدو اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت میں **عن** عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ زَاذَانَ يَقُوْلُ سَاَلْتُ ابْنَ عُمَرَ عَنْ مَا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْاَوْعِيَةِ وَاَخْبِرْنَاهُ بِلُغَتِكُمْ وَفَسِّرْهُ لَنَا بِلُغَتِنَا قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَنْتَمَةِ وَهِيَ الْجَرَّةُ وَنَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَهِيَ الْقَرْعَةُ وَنَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ وَهِيَ اَصْلُ النَّخْلِ يُنْقَرُ نَقْرًا اَوْ يُنْسَجُ نَسْجًا وَنَهٰى عَنِ الْمُزَفَّتِ وَهُوَ الْمُقَيَّرُ وَاَمَرَ اَنْ يُّنْتَبَذَ فِي الْاَسْقِيَةِ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا سنا میں نے زاذان کو کہتے تھے پوچھا میں نے ابن عمر سے حال ان برتنوں کا کہ منع کیا ہے آنحضرت نے انکے استعمال سے اور کہا ابن عمر کو کہ خبر دو ہمکو انکی اپنی زبان میں پہر تفسیر کرو انکی ہماری زبان میں کہا ابن عمر نے منع فرمایا آنحضرت نے حنتمہ سے اور وہ مٹکا ہے اور منع فرمایا دبا سے اور وہ کدو کی تونبی ہے اور منع فرمایا نقیر سے اور وہ جڑ ہے کہجور کے کہ اسکو اندر سے خراد لیتے ہیں یا یوں کہا کہ اتار لیتے ہیں چہلکا اسکا اور صاف کر لیتے ہیں اور منع فرمایا مزفت سے اور وہ وہ برتن ہے کہ جسپر روغن قیر ملا ہو یعنے لاکھی برتن اور حکم فرمایا آنحضرت نے کہ نبیذ بنائی جاوے مشکوں میں **ف** اس باب میں عمر اور علی اور ابن عباس اور ابی سعید اور ابی ہریرہ اور عبد الرحمن بن یعمر اور سمرہ اور انس اور عائشہ اور عمران بن حصین اور عائذ بن عمرو اور حکم غفاری اور میمونہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ان برتنوں میں نبیذ بنانی سے اسلیے منع فرمایا کہ جلد بگڑ جاتی ہے اور خوف نشہ کا ہے اور استعمال انکا مخصوص تہا شراب کے لیے اس لیے بہی منع فرمایا تہا کہ انکی مشابہت نہو اب استعمال جایز ہے مسلم میں مروی ہے کہ آپنے فرمایا ولکن اشرب فی سقاء اوکہ یعنی نبیذ بنا تو اپنی مشک میں اور باندہ دے اسکو اور حکمت اسمیں یہ ہے کہ مشک میں جب جوش آجاویگا اور سکر پیدا ہوگا تو مشک پہٹ جاویگی اور مالک کو معلوم ہو جاویگا کہ یہہ مسکر ہو گئی بخلاف ظروف مذکورہ کی کہ اسمیں سکر کا علم نہیں ہوتا یُنْسَجُ نَسْجًا جو روایت میں وارد ہوا ہے صحیح جا مہملہ سے ہے اور معنی ہیں اسکے چہلکا اتارنا او رجیم مہملہ غلط ہے کہ معظم نسخ مسلم وغیرہ میں بجا مہملہ واقع ہوا ہے اور یہ نبیذ بنانا ان برتنوں میں بہی جو حدیث میں منہی عنہ ہیں اسکی نہی

منسوخ ہی چنانچہ مسلم میں مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا میں تمکو منع کرتا تھا یہیں نبیذ بنانے سے اب بناؤ مگر مسکر نہ پیو یعنے احتیاط رکھو دونوں پر **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الرُّخْصَةِ أَنْ يُنْتَبَذَ فِي الظُّرُوفِ باب ظروف مذکورہ وغیرہا میں نبیذ بنانے کی اجازت میں **عَنْ** بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنِّي كُنْتُ نَهَيْتُكُمْ عَنِ الظُّرُوفِ وَإِنَّ ظَرْفًا لَا يُحِلُّ شَيْئًا وَلَا يُحَرِّمُهُ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے منع کرتا تھا میں تمکو برتنوں میں نبیذ بنانے سے اور بیشک ظرف کسی چیز کو حلال نہیں کرتا اور نہ حرام کرتا ہے اور ہر نشہ کرنیوالی چیز حرام ہے یعنے حرمت بسبب نشہ کی ہے نہ بسبب ظرف کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الظُّرُوفِ فَشَكَتْ إِلَيْهِ الْأَنْصَارُ فَقَالُوا لَيْسَ لَنَا وِعَاءٌ قَالَ فَلَا إِذًا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے برتنوں سے پھر شکوہ کیا انصار نے اور کہا ہمارے پاس اور برتن نہیں فرمایا آپ نے ایسا ہے تو میں منع نہیں کرتا **ف** اسباب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی سعید اور عبد اللہ بن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** ان احادیث سے معلوم ہوا کہ نہی انتباذ جو باب مقدم مذکور ہوئی منسوخ ہے اور بخاری میں ایک عورت سے مروی ہے کہ اُسنے کہا انقعت له تمرات من الليل في تور یعنے بھگو رکھی تھیں میں نے آنحضرت کے لئے چند کھجوریں تولی میں اور تور لوٹی کو کہتے ہیں خواہ پتھر کا ہو خواہ تانبے کا یا لکڑی کا ہو پھر پلایا آنحضرت کو **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الِانْتِبَاذِ فِي السِّقَاءِ باب مشک میں نبیذ بنانے کا بیان میں **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سِقَاءٍ يُوكَأُ أَعْلَاهُ لَهُ عَزْلَاءُ نَنْبِذُهُ غُدْوَةً وَيَشْرَبُهُ عِشَاءً وَنَنْبِذُهُ عِشَاءً وَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا اُنہوں نے کہ ہم نبیذ بنایا کرتے تھی آنحضرت کے لئے مشک میں کہ باندہ دیا جاتا تھا اُسکے اوپر کا منہہ اور اُسکے نیچے ایک چھوٹا منہہ تھا بھگوتے تھے ہم صبح کو تو پیتے تھے آپ شام کو اور بھگوتے تھی ہم شام کو تو پیتے تھے آپ صبح کو **ف** اسباب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے یونس بن عبید کی روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث عائشہ سے اور سند سے بھی **مترجم** عزلاء تو شہ دان جو مشک کے نیچے کے سوراخ کو کہتے ہیں مطلب یہ ہے کہ اُس مشک کے اوپر کا منہہ تو باندہ دیتے تھے اور نیچے جو چھوٹا سوراخ بمنزلہ عزلاء کے تھا اُس سے پیتے تھے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْحُبُوبِ الَّتِي يُتَّخَذُ مِنْهَا الْخَمْرُ باب ان اناجوں کے بیان میں جن سے شراب بنتی تھی **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنَ الْحِنْطَةِ خَمْرًا وَمِنَ الشَّعِيرِ خَمْرًا وَمِنَ التَّمْرِ خَمْرًا وَمِنَ الزَّبِيبِ خَمْرًا وَمِنَ الْعَسَلِ خَمْرًا **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہا فرمایا آنحضرت نے گیہوں سے شراب ہے اور جو سے شراب ہوتی ہے اور کھجور سے شراب ہوتی ہے اور انگور سے شراب ہوتی ہے اور شہد سے شراب ہوتی ہی یعنے ان سب میں جو چیز کہ اسمیں نشہ ہو جاوے سب خمر ہے **ف** اسباب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے روایت کیا ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہوں نے یحییٰ بن آدم سے اُنہوں نے اسرائیل سے مانند اسکی اور روایت کی ابو حیان تیمی نے یہ حدیث شعبی سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے عمر سے کہا حضرت عمر نے اور بیشک گیہوں سے خمر ہے پھر ذکر کی یہ حدیث خبر دی ہمکو اس روایت کی احمد بن منیع نے اُنہوں نے روایت کی عبد اللہ بن ادریس سے اُنہوں نے ابی حیان تیمی سے اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے ابن عمر سے اُنہوں نے عمر بن خطاب سے کہ خمر گیہوں سے بھی ہوتی ہے اور یہ صحیح ہے ابراہیم بن مہاجر کی روایت سے اور کہا علی بن مدینی نے کہا یحییٰ بن سعید نے نہ تھے ابراہیم بن مہاجر کچھہ قوی یعنے علم حدیث میں اور مروی ہے روایت کے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْخَمْرُ مِنْ هَاتَيْنِ الشَّجَرَتَيْنِ النَّخْلَةِ وَالْعِنَبَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہتے تھی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خمر ان دو درختوں سے ہی کھجور اور انگور سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو کثیر سحیمی غبری ہیں نام اُنکا عبد الرحمن بن غفیلہ ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي خَلِيطِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ باب بسر و تمر کو ملا کر نبیذ بنانیکی بیان میں **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى أَنْ يُنْتَبَذَ الْبُسْرُ وَالرُّطَبُ جَمِيعًا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا گدر کھجور اور تر دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ الْبُسْرِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ الزَّبِيبِ وَالتَّمْرِ أَنْ يُخْلَطَ بَيْنَهُمَا وَنَهَى عَنِ الْجِرَارِ أَنْ يُنْتَبَذَ فِيهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا گدر اور سوکھی کھجور ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع فرمایا انگور خشک اور سوکھی کھجور دونوں کو ملا کر نبیذ بنانے سے اور منع کیا مٹکوں میں نبیذ بنانے سے **ف** اسباب میں انس اور جابر اور ابی قتادہ اور ابن عباس اور ام سلمہ اور معبد بن کعب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی ماں سے روایت کرتی ہیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** مٹکوں اور ظروف کی تحقیق اوپر گزر چکی غرض یہ بھی منسوخ ہی یا محمول ہے احتیاط پر کہ احتمال ہے اُنمیں جلد نشہ ہو جانے کا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الشُّرْبِ فِي آنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ باب سونے اور چاندی کے برتنوں میں کہانا پینا حرام ہونے کے بیان میں **عَنْ** الْحَكَمِ قَالَ سَمِعْتُ

ظروف برتنوں میں نبیذ بنانے کی اجازت

مشک میں نبیذ بنانا

ان اناجوں کا بیان جن سے شراب بنتی ہی

بسر اور تمر کو ملا کر نبیذ بنانا

سونے اور چاندی کے برتنوں میں کہانا پینا حرام ہے

ابن ابی لیلی یحدث ان حذیفة استسقی فاتاہ انسان باناء من فضة فرماہ بہ وقال انی کنت قد نهیته فابی ان ینتهی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نهی عن الشرب فی انیة الذهب والفضة ولبس الحریر والدیباج وقال هی لهم فی الدنیا ولکم فی الاخرة **ترجمہ** روایت ہے حکم سے کہا سنا مین نے ابن
ابی لیلی سے بیان کرتے تھے کہ حذیفہ نے پانی مانگا پہر ایک آدمی نے دیا ایک برتن مین چاندی کے سو پہینکدیا اُسکو حذیفہ نے اور کہا مین منع کرچکا تہا اسکو مگر نہ مانا اُسنے کہ باز رہے
بیشک آنحضرت نے منع فرمایا ہے سونے چاندی کے برتن مین پیتے سے اور حریر و دیباج کی پہننے سے اور فرمایا یہ کافرون کے لئے ہین دنیا مین اور تمہارے لئے ہین آخرت مین **ف**
اس باب مین ام سلمہ اور براء اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے **باب** ما جاء فی النهی عن الشرب قائما باب کھڑا ہو کر پینے کی نہی مین **عن**
انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی ان یشرب الرجل قائما فقیل الاکل قال ذاک اشد **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا اس سے کہ پیوے
آدمی کھڑے ہوکر پہر پوچھا آپ سے اور کہانا فرمایا وہ تو اور زیادہ برا ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** الجارود بن العلاء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نهی
عن الشرب قائما **ترجمہ** روایت ہے جارود سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا کھڑے ہوکر پینے سے **ف** اس باب مین ابی سعید اور ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگون نے سعید سے انہون نے قتادہ سے انہون نے ابی مسلم سے انہون نے جارود سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ضالة المسلم
حرق النار یعنے کھوئی ہوئی چیز مسلمان کی اٹھا لینا سبب ہے دوزخ مین جلنے کا یعنے جب ہضم کرنیکی نیت سے اٹھاوے اور تا نیکا قصد نہو اور جارود بن المعلی کو ابن
العلا بھی کہتے ہین اور صحیح ابن معلی ہے **باب** ما جاء فی الرخصة فی الشرب قائما باب کھڑے ہوکر پینے کی رخصت مین **عن** ابن عمر قال کنا ناکل علی عهد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ونحن نمشی ونشرب ونحن قیام **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے کہاتے پیتے تھے ہم زمانہ مین آنحضرت کے چلتے اور کھڑے **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبید اللہ بن عمر کی روایت سے وہ نافع سے روایت کرتے ہین وہ ابن عمر سے اور روایت کی عمران بن حدیر نے یہ حدیث ابی البزری سے انہون
نے ابن عمر سے اور ابو البزری کا نام یزید بن عطارد ہے **عن** ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شرب من زمزم وهو قائم **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے
کہ آنحضرت نے زمزم پیا کھڑے ہوئے **ف** اس باب مین علی اور سعد اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمرو بن شعیب
عن ابیه عن جده قال رایت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یشرب قائما وقاعدا **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ شعیب کے
دادا سے کہا دیکھا مین نے آنحضرت کو کہاتے تھے کھڑے اور بیٹھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تطبیق احادیث باب مین اسطرح ہے کہ نہی کو کراہت تنزیہی
محمول کرین اور فعل کو بیان جواز پر یا احدیہما کو ناسخ ٹہیراوین اگر تقدم و تاخر احدیہما کا زمانا معلوم ہو جاوے **باب** ما جاء فی التنفس فی الاناء باب برتن مین دم لینے کی بیان مین
عن انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یتنفس فی الاناء ثلاثا ویقول هو امرا واروی **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ آنحضرت دم لیتے تھے
برتن مین پانی پیتے وقت تین بار اور فرماتے تھے یہ گوارا ہے اور زیادہ سیر کرنیوالا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ ہشام دستوائی نے ابی عصام سے انہون نے انس سے اور روایت
کی عزرہ بن ثابت نے ثمامہ سے انہون نے انس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ تھے آپ دم لیتے برتن مین تین بار اور روایت کی ہمسے بندار نے انہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے
انہون نے عزرہ بن ثابت انصاری سے انہون نے ثمامہ بن انس سے انہون نے انس بن مالک سے کہ آنحضرت دم لیتے تھے برتن مین تین بار یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابن عباس قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشربوا واحدا کشرب البعیر ولکن اشربوا مثنی وثلاث وسموا اذا انتم شربتم واحمدوا اذا انتم رفعتم ✦
ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت نے مت پیو ایکدم مین جیسا اونٹ پیتا ہے ولیکن پیو تم دو دم مین یا تین مین اور نام لو اللہ کا جب پینے لگو اور تعریف کرو اُسکی جب پیا
اٹھاؤ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور یزید بن سنان جزری کی کنیت ابو فروہ رہاوی ہے **باب** ما جاء فی الشرب بنفسین باب دو دم مین پینے کے بیان مین **عن** ابن
عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا شرب یتنفس مرتین **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت جب پیتے دو دم لیتے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں
جانتے ہم اسکو مگر رشدین بن کریب کی روایت سے کہا یعنے مولف نے اور پوچھا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے رشدین بن کریب کا حال کہ وہ قوی ہین یا محمد بن کریب کہا بہت
قریب ہین وہ دونون مرتبہ مین اور رشدین بن کریب ارجح ہین نزدیک میرے اور پوچھا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے اسی امر کو تو کہا انہون نے محمد بن کریب ارجح ہین رشدین
بن کریب سے اور پسندیدہ قول میرے نزدیک ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن کا ہے کہ رشدین بن کریب ارجح ہین اور بڑے ہین اور پایا ہے انہون نے ابن عباس کو اور دیکھا ہے اور

اور وہ بہائی میں اور دونوں کے نزدیک منا کیر روایتیں ہیں **باب** مَا جَآءَ فِی کَرَاهِیَةِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ باب پینے کی چیز میں دم لینے کی کراہت میں **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ اَلْقَذَاةُ اَرَاهَا فِی الْاِنَاءِ فَقَالَ اَهْرِقْهَا فَقَالَ فَاِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَّفَسٍ وَّاحِدٍ قَالَ فَاَبِنِ الْقَدَحَ اِذًا عَنْ فِیْكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا پینے کی چیز میں پہونکنے سے عرض کیا ایک شخص نے کچہ کوڑا دیکہتا ہوں میں برتن میں پینے پہر اسی کیونکر نکالوں فرمایا آپ نے بہا دے پہر عرض کی اُسنے میں سیر نہیں ہوتا ہوں ایکدم میں آپ نے فرمایا تو دور کر دے پیالہ اپنے موہنہ سے یعنے دم لیتے وقت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاءِ وَاَنْ یُّنْفَخَ فِیْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت نے منع فرمایا دم لینے سے برتن میں اور اسمیں پہونکنے سے یعنے اگر دم لینا ہو تو برتن موہنہ سے جدا کر کے دم لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَاءِ باب برتن میں دم لینے کے کراہت میں **عن** اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلَا یَتَنَفَّسْ فِی الْاِنَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ جب پیوے کوئی تم میں کا تو دم نہ لیوے برتن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِی اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ باب مشک کے موہنہ سے پانی پینے کی کراہت میں **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ رِّوَایَةً اَنَّهٗ نَهٰی عَنِ اخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے بطریق روایت کے کہ منع کیا آپنے مشک کے موہنہ سے پانی پینے کو **ف** اسبا ب میں جابر اور ابن عباس اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** الرُّخْصَةِ فِیْ ذٰلِكَ باب اسکی رخصت میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُنَیْسٍ قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلٰی قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ فَخَنَثَهَا ثُمَّ شَرِبَ مِنْ فِیْهَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن انیس سے کہا دیکہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہڑے ہوے ایک مشک کی طرف جو لٹکی ہوئی تہی پہر جہکایا اُسکو اور پی لیا اُسکے موہنہ سے **ف** اسبا ب میں ام سلیم سے بہی روایت ہے اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں اور عبد اللہ بن عمر ضعیف ہیں نزدیک حافظوں کے اور معلوم نہیں مجہکو کہ انکو عیسے سی سماع ہی یا نہیں **عن** کَبْشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَرِبَ مِنْ فِیْ قِرْبَةٍ مُّعَلَّقَةٍ قَآئِمًا فَقُمْتُ اِلٰی فِیْهَا فَقَطَعْتُهٗ **ترجمہ** روایت ہے کبشہ سے کہا داخل ہوے میرے پاس آنحضرت سو پیا آپنے ایک لٹکی ہوئی مشک کے موہنہ سے کہڑے کہڑے پہر میں کہڑی ہوئی اور کاٹ لیا میں نے اُس مشک کا موہنہ یعنے تاکہ تبرکاً اپنے پاس رکہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اور یزید بن یزید بہائی ہیں عبد الرحمن بن یزید کے اور وہ بڑے ہیں جابر کے اور وہ عبد الرحمن سے مقدم موت میں **باب** مَا جَآءَ اَنَّ الْاَیْمَنِیْنَ اَحَقُّ بِالشُّرْبِ باب اس بیان میں کہ داہنے والی زیادہ مستحق ہیں پینے کے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اُتِیَ بِلَبَنٍ قَدْ شِیْبَ بِمَاءٍ وَّعَنْ یَّمِیْنِهٖ اَعْرَابِیٌّ وَّعَنْ یَّسَارِهٖ اَبُوْبَکْرٍ فَشَرِبَ ثُمَّ اَعْطَی الْاَعْرَابِیَّ وَقَالَ الْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ آنحضرت کے پاس لائے دودہ کہ ملایا گیا تہا پانی کے ساتہ اور آنکی داہنی طرف ایک اعرابی تہا اور بائیں طرف ابوبکر پہر دیا آپنے اعرابی کو اور فرمایا داہنے والا زیادہ مستحق ہے پہر اُسکا داہنے والا علی ہذا **ف** اسبا ب میں ابن عباس اور سہل بن سعد اور ابن عمر اور عبد اللہ بن بسر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں ہی استحباب تیامن کا ہر کام میں یہانتک کہ انعام و اکرام میں بہی اگرچہ بائیں طرف ایک شخص فاضل ہو جب بہی داہنی طرف والا مستحق ہے چنانچہ آنحضرت نے اعرابی کو ابوبکر پر مقدم کیا اور یہی مسنون ہے جمیع تقسیمات میں **باب** مَا جَآءَ اَنَّ سَاقِیَ الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا باب اس بیان میں کہ ساقی قوم سب کے آخر میں پیوے **عن** اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَاقِی الْقَوْمِ اٰخِرُهُمْ شُرْبًا **ترجمہ** روایت ہے ابی قتادہ سے کہ آنحضرت نے فرمایا ساقی قوم کو سب کے آخر میں پینا چاہئے **ف** اسبا ب میں ابن ابی اوفی سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَآءَ اَیُّ الشَّرَابِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ باب اس بیان میں کہ مشروبات میں آنحضرت کی محبوب کیا تہی **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ بہت پیاری پینے کی چیزوں میں آنحضرت کو میٹہی ٹہنڈی تہی **ف** ایسی ہی روایت کی یہ حدیث کئی لوگوں نے ابن عیینہ سے مثل اسکے یعنی کہا روایت ہے معمر سے انہوں نے روایت کی زہری سی انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے اور صحیح وہ ہے کہ روایت کی زہری نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلاً **عن** الزُّهْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الشَّرَابِ اَطْیَبُ قَالَ الْحُلْوُ الْبَارِدُ **ترجمہ** روایت ہے زہری سے کہ آنحضرت سے پوچہا کسی نے کونسی چیز پینے کی سب سے عمدہ ہی فرمایا جو میٹہی اور ٹہنڈی ہو **ف** اسیطرح روایت کی عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی مرسلاً اور یہ زیادہ صحیح ہی ابن عیینہ کی روایت سے **مترجم** مشروبات میں جب چیز سرد

ہو محبوب ہوتی ہی حدیث مین وارد ہوا ہی کہ آنحضرت نی دعا کی کہ یا اللہ مجہہ اپنی محبت دی ٹھنڈی پانی سی زیادہ اور جب حلاوت اور شیرینی بہی اُسکی ساتہ ہو تو سبب
پسندیدگی کی اُسمین جمع ہوگئے اسلئے کہ حدیث مین آیا ہی یُحِبُّ الحَلوَاءَ یعنے آپ دوست رکہتے تہے شیرینی کو اب چند مسائل متعلقہ کتاب بیان کئی جاتی ہین **مسئلہ**
صحیح مسلم مین انس سے مروی ہے کہ آنحضرت سی پوچہا کہ خمر کا خل بنالیوین آپنے فرمایا نہین اور طارق سے مروی ہے کہ آپ سے سوال ہوا اسکا پہر مکروہ جانا آپنے اسکو اور یہ دلیل ہے
شافعی اور جمہور کی کہ جایز نہین اُنکی نزدیک سرکہ بنانا خمر کا اور پاک نہین ہوتا وہ سرکہ کہ خمر سے بنا ہو جب اُسمین کوئی چیز ڈالکر بنایا ہو مثل پیاز وغیرہ کے اور وہ ہمیشہ نجس رہتا
ہے اور اگر فقط نقل سے سایہ کیطرف یا آفتاب کیطرف سرکہ ہو جاوے تو اُسمین شافعیہ کے دو قول ہین اصح یہ ہی کہ پاک ہے غرض بغیر کسی چیز ڈالنی کے اگر بنے تو پاک ہے یہی مذہب ہے
شافعی کا اور کسی چیز کے ڈالنے سے بنی تو اُنکے نزدیک ناپاک ہے اور احمد اور جمہور اور اوزاعی اور لیث اور ابو حنیفہ کہتی ہین وہ بہی پاک ہے اور مالک سے اسمین تین قول مروی ہین
اصح یہ ہے کہ خود سرکہ بنانا حرام ہے پہر اگر کسینی بنایا تو وہ گنہگار ہو مگر سرکہ پاک ہے اور دوسرا قول یہ ہے کہ حرام ہے سرکہ بنانا اور جو بنایا وہ ناپاک ہے تیسرا قول یہ ہے کہ حلال ہے سرکہ بنانا اور سرکہ پاک ہے غرض پر
اجماع ہے کہ اگر خود بخود سرکہ ہو جاوے طاہر ہو اور مروی ہے سحنون مالکی سے کہ اُنہون نے اُسے ناپاک کہا ہی اگر یہ روایت صحیح ہی تو قابل حجت نہین بسبب مخالفت اجماع کے (نووی) **مسئلہ** تداوی بالخمر حرام ہے اور
مذہب شافعیہ کا یہی ہے مسلم مین طارق بن سوید سے مروی ہے کہ اُنہون نے اجازت چاہی دوا کی لئی شراب کے سرکہ بنانیکی حضرت نے اسی پسند نکیا اور فرمایا اِنَّہٗ لَیسَ بِدَوَاءٍ وَلٰکِنَّہٗ دَاءٌ اور اسیطرح پینا خمر کا دوا
کی لئی حرام ہے مگر جو اسکے ساتہ مل جاوی اور کوئی چیز سو اخمر کے نہو تو اسکا استعمال کرنا جایز ہے اُسی قدر کہ اُسمین نوالہ اُتر جاوے اسلئے کہ اسمین اسکا فائدہ یقینی ہے اور نوبت اضطرار کی ہے بخلاف
دوا کی کہ فائدہ اُسمین یقینی نہین (نووی) **مسئلہ** تعلیقہ الاوانی لیلا سنت ہے اور اسیطرح باندہ دینا مشکونکا اور بند کرنا دروازونکا اور بجہا دینا چراغونکا سوتے وقت اور آگ
کا اور کف صبیان اور مواشی بعد مغرب کے اسمین احادیث بہت مروی ہین کہ ذکر کرنا اُنکا موجب طول ہے **مسئلہ** شاید ملعونین مین شراب کے برابر کوئی چیز نہین اسلئے کسی پر لعنت
ایک جہت سی کسی پر دو وجہ سے جایز ہوتی ہے بخلاف شراب کے کہ اُسپر دس وجوہ سی لعنت ہے چنانچہ ابن ماجہ مین مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے لعنت کی گئی ہے شراب دس جہوں
سے اُسکی ذات پر لعنت ہی اور اسکے عاصر پر اور معتصر پر اور بایع پر اور مشتری پر اور حامل پر اور محمول الیہ پر اور اسکے آکل ثمن پر اور شارب پر اور ساقی پر نکیف بشدبہا ومنہا
نعوذ باللہ منہا **مسئلہ** شیشے کی برتنونمین پینا جایز ثابت بالسنہ ہے چنانچہ ابن ماجہ مین ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت کا ایک قدح تہا قواریر کا کہ آپ اُسمین پیتے تہے

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اَبوَابُ البِرِّ وَالصِّلَةِ عَن رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین بر والدین اور صلہ رحم کی بیان مین

جو وارد ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي بِرِّ الوَالِدَینِ باب بر والدین کے بیان مین **عَن** حَکِیمٍ عَن اَبِیہِ قَالَ قُلتُ یَا رَسُولَ اللّٰہِ
مَن اَبَرُّ قَالَ اُمَّکَ قَالَ قُلتُ ثُمَّ مَن قَالَ اُمَّکَ قَالَ قُلتُ ثُمَّ مَن قَالَ اُمَّکَ قَالَ قُلتُ ثُمَّ مَن قَالَ ثُمَّ اَبَاکَ ثُمَّ الاَقرَبَ فَالاَقرَبَ ترجمہ روایت ہے
حکیم سی وہ روایت کرتی ہین اپنی باپ سے کہا عرض کی مینے یا رسول اللہ کس سے نیکی کروں مین فرمایا اپنی ماں سے عرض کی مینے پہر کس سے فرمایا اپنی ماں سے عرض کی مینے پہر کس سے فرمایا
اپنی ماں سے عرض کی مینے پہر کس سے فرمایا اپنی باپ سی پہر اور قریب ہو پہر اور قریب ہو درجہ بدرجہ **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابی الدرداء اور بہز بن حکیم سے
بہی روایت ہے اور حکیم بیٹے ہین معاویہ بن حیدہ قشیری کے اور یہ حدیث حسن ہے اور کلام کیا ہی شعبہ نے بہز بن حکیم مین اور وہ ثقہ ہین اہل حدیث کی نزدیک اور روایت کی اُنسے معمر
نی اور سفیان ثوری اور حماد بن سلمہ اور کئی اماموں نے حدیث کو مترجم اللہ تعالیٰ نے بہی قرآن عظیم الشان مین ماں کی حسن سعی اولاد کی پرورش مین بہت کچہہ فرمائی چنانچہ ارشاد
کیا ہے حَمَلَتہُ اُمُّہٗ وَہنًا عَلٰی وَہنٍ یعنے اُٹہایا اُسکو اُسکی ماں نے تہک تہک کر اسی لحاظ سی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ماں سی تین مرتبہ حسن سلوک کا حکم فرمایا اور
چوتہی بار مین باپکو رکہا پہر اُنکے بعد اور عزیزون کو جو قرابت مین قریب تر ہون حسن سلوک مین بہی مقدم کئے جاوین مثلاً سگے مقدم ہون سوتیلون پر علی ہذا القیاس نووی نے
ذکر کیا کہ علماء نی کہا ہے کہ سبب تقدیم ام کا کثرت تعب ہے فرزند کی پرورش مین اور وفور شفقت و خدمت اور تحمل مشاق اسکی حمل مین پہر وضع مین پہر ارضاع مین پہر
تربیت اور تمریض اور معالجہ وغیرہ مین اور نقل کیا ہے حارث محاسبی نے اجماع علماء کا تقدیم پر ماں کے اوپر باپ کے احسان اور حسن سلوک مین اور قاضی عیاض نے کہا اجماع ہی علماء
کا کہ ماں باپ مقدم ہین حسن سلوک مین اپنی غیر پر اصحاب شافعی نے کہا نیکی مین پہلے ماں مستحق ہے پہر باپ پہر اولاد پہر اجداد پہر جدات پہر بہائی پہر بہنین پہر سارے محارم ذوی
الارحام پہر اعمام و عمات پہر اخوال و خالات اور مقدم ہی اقرب تقریب پر اور حقیقی سوتیلی پر پہر ذی رحم غیر محرم جیسے ابن عم اور بنت عم اور اولاد اخوال و خالات و غیرہم پہر وہ جنسے

مصاحبت ہو یہ ہوئی اعلے درجہ کا ہو یا اسفل کا یہہ ہمسایہ اور مقدم ہے قریب بعید الدار جار پر لیو ایسا ہی اگر قریب بر شہر میں ہے مقدم ہی جار اجنبی پر اور ملحق ہیں زوجہ اور زوجہ
ساتہ محارم کے واللہ اعلم اور ایک مرد نے آپ سے اجازت چاہی جہاد کی آپنے پوچہا کیا تیرے والدین زندہ ہیں اُسنے کہا ہان آپنے فرمایا ففیہما فجاہد یعنی اُنہیں کی خدمت
میں کوشش کر اور ان حدیثوں میں حجت ہی اُنکو جو قائل ہیں کہ جہاد درست نہیں بغیر اجازت والدین کے جب مسلمان ہوں اگر مشرک ہوں تو اجازت اُنکی ضرور نہیں شافعیہ کے
نزدیک اور ثوری نے کہا ضرور ہے مگر جب کہ ہی صف قتال میں حاضر نہوا ہو اور قتال تعین نہوا ہو یا ہجوم کفار نہوا اور جب ہجوم کفار وغیرہ ہو جاوے کسی کی اجازت ضرور نہیں غرض اجماع علما ہے
بر والدین پر اور اسپر کہ نافرمانی کرنا اُنکا کبائر اور محرمات سے ہی انتہی ملخصاً **باب** دوسرا اسی مضمون میں **عن** ابن مسعودٍ قال سألتُ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فقلتُ یا رسول اللہ ایُّ الاعمالِ افضلُ قال الصلوٰۃُ لمیقاتِہا قلتُ ثم ماذا یا رسول اللہ قال برُّ الوالدین قال قلتُ ثم ماذا یا رسول اللہ قال
الجہادُ فی سبیلِ اللہ ثم سکت عنّی رسولُ اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ولو استزدتُہ لزادنی **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعودؓ سے کہا پوچہا میں نے آنحضرت سے کہ یا رسول اللہ
کونسا عمل افضل ہے فرمایا آپنے نماز اپنی اوقات پر ادا کرنا کہا میں نے یا رسول اللہ پہر کونسا فرمایا بر والدین کہا میں نے پہر کونسا یا رسول اللہ فرمایا جہاد اللہ کی راہ میں پہر چپ ہو رہے
آنحضرت اور اگر میں زیادہ پوچہتا زیادہ بتاتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا یہہ شیبانی اور شعبہ اور کئی لوگوں نے ولید بن عیزار سے اور مروی ہوئی ہی یہ حدیث کئی
سندون سے ابی عمرو شیبانی سے اُنہوں نے روایت کی ابن مسعودؓ سے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے **مترجم** اس روایت میں صلوٰۃ کو مقدم فرمایا اعمال فاضلہ میں اور ایسے
ذکر روایت میں ایمان باللہ اور جہاد فی سبیل اللہ کو افضل اعمال فرمایا اور ابی سعید کی روایت میں رجل یجاہد فی سبیل اللہ فرمایا وجہ توفیق ان احادیث میں کئی طور ہے اولاً یہ کہ
فرمانا آپکا باعتبار سائلین مختلف ہوتا تہا کہ جسمیں لیاقت جس عمل کی ملاحظہ فرماتے اُسکے لیے اُسی عمل کو افضل اور اعلے ٹہراتے جیسے بہادر اور شجیع پاتے اُسی جہاد کی فضیلت
سناتے جیسے مالدار دیکہتے اُسے انفاق فی سبیل اللہ جسکی والدین محتاج خدمت اولاد ہوتے اُسی بر والدین کی تعلیم فرماتے ثانیاً یہ کہ اس فرمانے میں فضیلت اور تقدم ایک
عمل کا دوسرے پر مقصود نہیں بلکہ فقط تبلیغ اس امر کی منظور ہے کہ یہ امر بہی امور خیر میں داخل ہے چنانچہ قائل جب کسی چیز کی خوبی بیان کرتا ہی اُسکو سب سے افضل فرماتا ہے
جیسے کبہی کہتا ہی سکوت وخاموشی سب سے عمدہ ہے اور کہتا ہے کہ کلام حق اور صدق سب سے افضل ہے علی ہذا القیاس تیسرے یہ کہ فرمانا آپکا مختلف ہوتا تہا باختلاف
احوال کہ جسوقت میں تائید اسلام میں جسکی ضرورت ہوتی صحابہ میں اُسکی فضیلت بیان فرماتے **باب** الفضلِ فی رضا الوالدین باب رضای والدین کی فضیلت
میں **عن** ابی الدرداء قال انّ رجلاً اتاہ فقال انّ لی امرأۃً وانّ امّی تأمرنی بطلاقہا فقال ابو الدرداء سمعتُ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یقول الوالدُ اوسطُ ابوابِ الجنّۃ فاضع ذلک الباب او احفظہ وربما قال سفیانُ انّ امّی وربما قال ابی **ترجمہ** روایت ہے ابو الدرداء سے
کہ آیا اُنکے پاس ایک مرد اور کہا اُسنے میری ایک عورت ہے اور میری ماں حکم کرتی ہے اُسکی طلاق دینے کا سو کہا ابو الدرداء نے سنا میں نے آنحضرت سے فرماتے تہے باپ بیچ کا دروازہ ہیں
جنت کا پس تو ضایع کر اُسکو یا حفاظت کر اور سفیان نے اس روایت میں کبہی ماں کا ذکر کیا کبہی باپ کا **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور ابو عبد الرحمن سلمی کا نام عبد اللہ بن حبیب ہے
عن عبد اللہ بن عمرو عن النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم قال رضا الربّ فی رضا الوالد وسخطُ الربّ فی سخطِ الوالد **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ
آنحضرت نے فرمایا خوشی رب کی والد کی خوشی میں ہے اور غصہ رب کا والد کے غصہ میں ہے **ف** روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے
یعلے بن عطا سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اُسکو اور یہ صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی اصحاب شعبہ نے شعبہ سے اُنہوں نے یعلے بن عطا سے
اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے موقوفاً اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کی ہو اُسنے یہہ روایت خالد بن حارث کی سوا کہ وہ شعبہ سے راوی ہیں اور خالد بن حارث ثقہ
ہیں مامون ہیں سنا میں نے محمد بن مثنیٰ سے فرماتے تہے کہ نہ دیکہا میں نے بصرہ میں کسیکو خالد کے برابر اور نہ کوفہ میں عبد اللہ بن ادریس کے برابر اور اسباب میں ابن مسعودؓ سے بہی روایت ہے
مترجم پوری ہوتی ہے بر والدین ساتہ کئی امور کے اُنکے کہانے کپڑے کی خبر گیری سے اور خدمت سے اگر محتاج ہوں اور جب بلاویں جواب دے اور حاضر ہو اور جب حکم فرماویں بجا
لاوے جبتک کہ حکم اُنکا معصیت نہو اور بہت کرے زیارت اُنکی اور کلام کرے اُنکے ساتہ نرمی اور کشادہ پیشانی اور ملے اُنسے جہک کر اور اُف نہ کہی اور اُنکا نام لیکر نہ پکارے
اور راہ میں پیچہے چلے مگر جہان ضرورت ہو آگی چلنے کی اور برات کرے اُنکی جب کوئی غیبت کرے اور مدد کرے اُنکی جب کوئی اُنہیں اذیت دے اور توقیر کرے اُنکی مجلس
میں اور آداب نشست وبرخاست بجا لاوے اور دعا کرے اُنکی مغفرت کی (رحمہ اللہ) **باب** ما جاء فی عقوق الوالدین باب عقوق والدین کی مذمت میں **عن**

رضاء والدین کی فضیلت

عقوق والدین

اَبِی بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُحَدِّثُکُمْ بِاَکْبَرِ الْکَبَائِرِ قَالُوْا بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰہِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ قَالَ وَجَلَسَ وَکَانَ مُتَّکِئًا قَالَ وَشَہَادَۃُ الزُّوْرِ اَوْ قَوْلُ الزُّوْرِ فَمَا زَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُہَا حَتّٰی قُلْنَا لَیْتَہٗ سَکَتَ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہا فرمایا آنحضرت نے کیا نہ بیان کروں میں تمسے بڑی سے بڑی گناہ کا عرض کی لوگوں نے کہ ہان اے رسول اللہ کے فرمایا شریک کرنا یعنے اللہ کی ذات و صفات میں اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اُٹھ بیٹھے آپ اور تھے تکیہ لگائے ہوے اور فرمایا گواہی جھوٹی یا فرمایا بات جھوٹی یعنے راوی کو شک ہے یہی فرماتے رہے آنحضرت یہانتک کہ ہمنے کہا کاش آپ چُپ ہوتے اور یہ بار بار فرمانا تاکید اتہا **ف** اسباب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو بکرہ کا نام نفیع ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْکَبَائِرِ اَنْ یَّشْتِمَ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَہَلْ یَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَیْہِ قَالَ نَعَمْ یَسُبُّ اَبَا الرَّجُلِ فَیَسُبُّ اَبَاہُ وَیَشْتِمُ اُمَّہٗ فَیَشْتِمُ اُمَّہٗ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت نے کبیرہ گناہوں میں سے ہے گالی دینا مرد کا اپنی ماں باپ کو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ بھلا کوئی اپنی ماں باپ کو بھی گالی دیگا فرمایا ہاں آدمی گالی دیتا ہی کسیکے باپ کو پھر وہ گالی دیتا ہی اُسکی باپ کو اور گالی دیتا ہی کسیکی ماں کو پھر وہ گالی دیتا ہے اُسکی ماں کو یعنے جب یہ گالی کا سبب ہوا تو گویا خود اسنے اپنی ماں باپ کو گالی دی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی

بَابُ فِیْ اِکْرَامِ صَدِیْقِ الْوَالِدِ باب اکرام دوست پدر کے بیان میں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اَبَرَّ الْبِرِّ اَنْ یَّصِلَ الرَّجُلُ اَہْلَ وُدِّ اَبِیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہی کہ سب سے بہتر سلوک یہ ہے کہ سلوک کرے آدمی اپنے باپ کے دوستوں سے **ف** اسباب میں ابی اسید سے بھی روایت ہے اس حدیث کے اسناد صحیح ہیں اور مروی ہے یہ حدیث ابن عمر سے کئی سندوں سے

بَابُ فِیْ بِرِّ الْخَالَۃِ باب خالہ کی ساتھ حسن سلوک کے بیان میں

عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْخَالَۃُ بِمَنْزِلَۃِ الْاُمِّ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ آنحضرت نے فرمایا خالہ بمنزلہ ماں کے ہے **ف** اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے یہ حدیث صحیح ہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِیْمًا فَہَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَۃٍ فَقَالَ ہَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ قَالَ لَا قَالَ ہَلْ لَکَ مِنْ خَالَۃٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَبِرَّہَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سی کہ ایک مرد آیا آنحضرت کی پاس اور کہا یا رسول اللہ میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہی پس آیا میرے لئی توبہ ہے پوچھا آپنے تیری ماں ہے کہا نہیں پوچھا آپنی تیری خالہ ہی اُسنے کہا ہاں فرمایا آپنے اُس سے نیکی کر **ف** اسباب میں علی سے بھی روایت ہے روایت کی ہمسے ابن عمر نے اُنہوں نے سفیان بن عیینہ سے اُنہوں نے محمد بن سوقہ سی اُنہوں نے ابی بکر بن حفص سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اسکی مانند اور نہیں ہے ذکر اُسمیں ابن عمر کا اور صحیح ہے ابی معاویہ کی حدیث سے اور ابو بکر بن حفص وہ ابن عمر بن سعد بن ابی وقاص ہیں **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثُ دَعَوَاتٍ مُسْتَجَابَاتٌ لَا شَکَّ فِیْہِنَّ دَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ وَدَعْوَۃُ الْمُسَافِرِ وَدَعْوَۃُ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا آنحضرت نے تین دعائیں مقبول ہیں کہ اُنمیں شک نہیں بد دعا مظلوم کی دعا مسافر کی بد دعا باپ کی بیٹے پر **ف** اور روایت کی حجاج صواف نے یہ حدیث یحیی بن ابی کثیر سے ہشام کے روایت کے مانند اور ابو جعفر جو راوی ہیں ابی ہریرہ سے اُنکو ابو جعفر موذن کہتے ہیں اور ہم نام اُنکا نہیں جانتے اور روایت کی اُنسی یحیی بن ابی کثیر نے کئی حدیثیں

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ حَقِّ الْوَالِدَیْنِ باب حق والدین کے بیان میں

عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَجْزِیْ وَلَدٌ وَالِدًا اِلَّا اَنْ یَّجِدَہٗ مَمْلُوْکًا فَیَشْتَرِیَہٗ فَیُعْتِقَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت نے کوئی لڑکا باپ کے حق سے ادا نہیں ہوتا مگر یہ کہ اُسے غلام پاوے اور خرید کر کے آزاد کر دے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی نہیں جانتے ہم اُسکو مگر سہیل بن ابی صالح کی روایت سے اور روایت کی سفیان اور کئی لوگوں نے سہیل سے یہ حدیث

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ قَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ باب قطع رحم کی مذمت میں

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰہُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَہَا مِنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَہَا وَصَلْتُہٗ وَمَنْ قَطَعَہَا بَتَتُّہٗ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن سے کہا سنا میں نے آنحضرت سے کہ فرماتی تھے فرمایا اللہ تعالی نے میں اللہ ہوں اور میں رحمن ہوں پیدا کیا میں نے رحم کو اور چیرا میں نے اُسکو اپنے نام سے پھر جسنے کہ ملایا اُسکو ملاؤنگا میں اسکو اور جسنے کاٹا اُسکو کاٹونگا میں اُسکو **ف** اور اسباب میں ابی سعید اور ابی اوفی اور عامر بن ابی ربیعہ اور ابی ہریرہ اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے حدیث سفیان کی جو زہری سے مروی ہے صحیح ہی اور روایت کی معمر نے زہری سے یہ حدیث اُنہوں نے ابی سلمہ سے اُنہوں نے رداد لیثی سے اُنہوں نے عبد الرحمن بن عوف سے اور معمر نے ایسا ہی کہا کہا محمد نے اور حدیث معمر کی خطا ہی **مترجم** بخاری کی روایت میں الرحم شجنۃ من الرحمن یعنے لفظ رحم کا اشتقاق کیا ہوا ہے اور لیا ہوا ہے لفظ رحمن سے غرض یہ کہ رحم اور رحمن کا مادہ ایک ہے اور اشتقاق ایک کا دوسرے سے ظاہر ہے اور محتمل ہے کہ مراد دونوں لفظوں کے معنے ہوں یعنے قرابت رحم

کہ جسکی رعایت واجب ہے ایک شاخ اور شعبہ ہی رحمن کی رحمت سے اور مطلب رحم کا یہ ہے کہ رعایت کری اور احسان کرے ناتی داروں سے اور کاٹنا اسکا بدسلوکی کرنا ہی اہل قرابت سے
اور قطع رحم کی مذمت مین بہت احادیث وارد ہوئی ہین بیہقی مین عبد اللہ بن ابی اوفی سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے رحمت نہین اُترتی اُس قوم پر کہ جسمین ایک قاطع رحم ہو اور نسائی
اور دارمی مین عبد اللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا داخل نہو گا جنت مین منان اور نہ عاق اور نہ مدمن خمر اور بیہقی مین ابی بکرہ سے مروی ہے کہ ہر گناہ مین سے
اللہ جو چاہتا ہی بخشدیتا ہی مگر عقوق والدین کہ جلدی سزا دیتا ہی اُسکی مرتکب کو زندگی مین قبل موت کے اور اکثر مفسرین نے اس آیت مین رحم ہی مراد لیا ہی جو فرمایا ہی باری تعالی
شانہ نے وَيَقْطَعُونَ مَا أَمَرَ اللهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ کہ خسران اور ضلال ہے اُن لوگون کو کہ قطع کرتے مین جسکے ملانیکا حکم دیا اللہ تعالی نے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي صِلَةِ الرَّحِمِ

صلہ رحم کی فضیلت

باب صلہ رحم کی فضیلت مین **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِي وَلَكِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِي إِذَا انْقَطَعَتْ
رَحِمُهُ وَصَلَهَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ آنحضرت نے فرمایا صلہ رحم کر نیوالا وہ نہین کہ بدلا دے نیکی کا بلکہ وہ ہی کہ جب کاٹا جاوے ناتا اُسکا وہ جوڑے اُسکو **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین سلمان اور عائشہ سے بھی روایت ہے **مترجم** یعنے صلہ رحم یہ نہین کہ جو ناتی دار تم سے احسان اور بھلائی کری تم بھی اُسکا بدلا کرو بلکہ صلہ
رحم یہ ہے کہ جو ناتی دار تم سے بدسلوکی کرے اور قرابت کا حق نہ سمجھے اُس سے بھی تم حق قرابت ادا کرو **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَاطِعٌ قَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ قَالَ سُفْيَانُ يَعْنِي قَاطِعَ رَحِمٍ **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ فرمایا آنحضرت نے داخل نہو گا جنت مین کوئی کاٹنے والا کہا ابن
ابی عمر نے کہا سفیان نے یعنے کاٹنے والا قرابت کا یعنے اُسکا حق نہ ادا کر نیوالا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَاءَ فِي حُبِّ الْوَلَدِ باب اولاد کی محبت کی بیان مین

اولاد کی محبت کا بیان

عَنْ خَوْلَةَ بِنْتِ حَكِيمٍ قَالَتْ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ يَوْمٍ وَهُوَ مُحْتَضِنٌ أَحَدَ ابْنَيِ ابْنَتِهِ وَهُوَ يَقُولُ إِنَّكُمْ لَتُبَخِّلُونَ وَ
تُجَبِّنُونَ وَتُجَهِّلُونَ وَإِنَّكُمْ لَمِنْ رَيْحَانِ اللهِ **ترجمہ** روایت ہے خولہ بنت حکیم سے کہ نکلے آنحضرت ایکدن اپنی صاحبزادی کے ایک بیٹے کو یعنی حسن یا حسین کو گود مین لیے
ہوے اور وہ فرماتے تھے تم بخیل کر دیتے ہو اور تم بزدل کر دیتے ہو اور تم جاہل کر دیتے ہو اور بیشک تم اللہ کے پیدا کیے ہوے پھولون سے ہو **ف** اور اس باب مین ابن عمر اور اشعث بن
قیس سے بھی روایت ہے حدیث ابن عیینہ کی جو ابراہیم بن میسرہ سے مروی ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر انہین کی سند سے اور عمر بن عبد العزیز کو ہم نہین جانتے کہ سماع
ہو خولہ سے یعنے بیچ مین کوئی راوی چھوٹ گیا ہو گا **مترجم** یعنے بسبب اولاد کی محبت کے آدمی مال خرچ کرنے مین بخیلی کرتا ہی کہ مال بچیگا تو میری اولاد کی کام آویگا
اور جرأت اور شجاعت کی مقام مین بخوف ضرر اولاد نامرد اور جبن کرجاتا ہی اور انکی پرورش اور بہبودی کے خیال مین ہزارون نادانیون اور جہالت مین گرفتار ہوتا ہے
اللہ تعالی فرماتا ہی إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ یہ تحقیق مال اور اولاد تمہاری آزمایش دی گئی ہے پھر دیندار متقی اُس فتنہ سے بچتا ہی اور ضعیف الایمان اُسمین پھنس
جاتا ہے اور دین و ایمان تو انکے پیچھے اپنا سب کھو دیتا ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الْوَلَدِ باب بچونکو پیار کرنیکے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ أَبْصَرَ الْأَقْرَعُ بْنُ حَابِسٍ

بچونکو پیار کرنا

النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُقَبِّلُ الْحَسَنَ وَقَالَ ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْحُسَيْنَ أَوِ الْحَسَنَ فَقَالَ إِنَّ لِي مِنَ الْوَلَدِ عَشَرَةً مَا قَبَّلْتُ أَحَدًا مِنْهُمْ فَقَالَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّهُ مَنْ لَا يَرْحَمُ لَا يُرْحَمُ **ترجمہ** روایت ہی ابی ہریرہ سے کہ دیکھا اقرع بن حابس نے آنحضرت کو اور آپ بوسہ لیتے تھے حسن کو اور کہا ابن ابی عمر
نے کہ حسن کو یا حسین کو سو کہا اقرع نے میری دس بیٹے ہین کہ نہین بوسہ لیا مینے اونمین سے ایک کو بھی سو فرمایا آنحضرت نے جو رحم نہین کرتا ہے اوسپر رحم نہین کیا جاتا
ف اس باب مین انس اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور ابو سلمہ بن عبد الرحمن کا نام عبد اللہ بن عبد الرحمن ہے اور یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** لڑکونکو پیار کرنا گود مین لینا
کندہے پر چڑہانا انکو گود مین لیکر نماز پڑہ لینا سجدہ مین گردن پر سوار ہون تو سجدہ کا طول کرنا سنت ہی اور یہ امور منافی دین اور خلاف محبت الٰہی نہین جیسا کچھ صوفی خیال
کرتی ہین بلکہ اللہ کی رحمت کا اثر ہے کہ مومنون کے دلمین ظہور فرماتا ہی حدیث مین آیا ہی مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيرَنَا فَلَيْسَ مِنَّا یعنے جو شخص شفقت اور پیار
نکرے ہمارے چھوٹون پر اور عزت اور وقار نہ کرے ہمارے بوڑہے بڑونکا وہ ہمارے سے نہین **بَابُ** مَا جَاءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْبَنَاتِ باب لڑکیون اور بہنون کی پرورش کی

لڑکیون اور بہنون کی پرورش

فضیلت مین **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتْ لَهُ ثَلَاثُ بَنَاتٍ أَوْ ثَلَاثُ أَخَوَاتٍ أَوِ ابْنَتَانِ
أَوْ أُخْتَانِ فَأَحْسَنَ صُحْبَتَهُنَّ وَاتَّقَى اللهَ فِيهِنَّ فَلَهُ الْجَنَّةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا آنحضرت نے جسکے ہون تین بیٹیان یا تین بہنین یا دو بیٹیان یا دو
بہنین پھر اچھی طرح انکا ساتھ دیا اور ڈرا اللہ سے انکی پرورش کرنے مین تو اُسکی لیے جنت ہے **مترجم** اللہ سے ڈرا انکی پرورش مین موافق شرع کی پالا یہہ نہین کہ چھٹی چلہ کیا ہو یا سالگرہ منایا ہو پیدا ہو

یا بیری کی جو ٹی بڑی اُسکی بہنین رکہی **عَنْ** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَکُوْنُ لِاَحَدِکُمْ ثَلَاثُ بَنَاتٍ اَوْ ثَلَاثُ اَخَوَاتٍ فَیُحْسِنُ اِلَیْھِنَّ اِلَّا دَخَلَ الْجَنَّۃَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین کسی کی تین بیٹیان یا تین بہنین پہر احسان کرے انپر مگر داخل ہوگا جنت مین **ف** اسباب مین عائشہ اور عقبہ بن عامر اور انس اور جابر اور ابن عباس سے بہی روایت ہے ابو سعید خدری کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے اور سعد بن ابی وقاص وہ سعد بن مالک بن وہیب ہین اور زیادہ کیا ہے بعضے راویون نے اس اسناد مین ایک دکو **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ بِشَیْءٍ مِنَ الْبَنَاتِ فَصَبَرَ عَلَیْھِنَّ کُنَّ لَہٗ حِجَابًا مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ آنحضرت نے فرمایا جو گرفتار ہوا ان لڑکیون کی بلا مین پہر صبر کرے انکی پرورش کی مصیبتون پر ہو وینگی وہ اسکا پردہ دوزخ کی آگ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَاَۃٌ مَعَھَا ابْنَتَانِ لَھَا فَسَاَلَتْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ شَیْئًا غَیْرَ تَمْرَۃٍ فَاَعْطَیْتُھَا اِیَّاھَا فَقَسَمَتْھَا بَیْنَ ابْنَتَیْھَا وَلَمْ تَاْکُلْ مِنْھَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ وَدَخَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُہٗ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنِ ابْتُلِیَ بِشَیْءٍ مِنْ ھٰذِہِ الْبَنَاتِ کُنَّ لَہٗ سِتْرًا مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا انہون نے کہ آئی میرے پاس ایک عورت کہ اُسکے ساتہ دو لڑکیان تہین پہر سوال کیا اُسنے سو نپایا اُسنے میرے پاس سے کچہہ سوا ایک کہجور کے پہر دیدی مین نے اُسکو اور اُسنے بانٹ دی اپنی دونون لڑکیونکو اور آپ نکہائی پہر اُٹہہ کر چلی گئی اور تشریف لائے میرے پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور خبر دی مین نے آپکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم جو گرفتار ہوا ان لڑکیون مین ہونگی یہ اُسکے لئے پردہ دوزخ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَالَ جَارِیَتَیْنِ دَخَلْتُ اَنَا وَھُوَ الْجَنَّۃَ کَھَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو پالے دو لڑکیونکو داخل ہونگا مین اور وہ جنت مین مانند انکی اور اشارہ کیا آپنے اپنی دو انگلیون سے یعنے کلمہ اور بیچ کی انگلی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی ہے محمد بن عبید نے محمد بن عبد العزیز سے کئی حدیثین اسی سند سے اور کہا انہین روایت ہے ابی بکر بن عبد اللہ بن انس سے اور صحیح عبید اللہ بن ابی بکر بن انس ہے **مترجم** ابن ماجہ نے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک عورت آئی دو لڑکیون کو لیکر اور آپنے اسکو تین کہجورعنایت کین اور اُسنے پہلے ایک ایک دونون کو دی پہر ایک کو چیر کر دونون کو تقسیم کردیا پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا کیا اچہا کام کیا اُسنے داخل ہوگئی وہ بسبب اس حسنہ کے جنت مین اور عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ انہون نے فرمایا مین نے سنا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے جسکی تین بیٹیان ہون اور وہ انکی پرورش پر صبر کرے اور انکو کہلاوے پلاوے اور جیسا ہے اپنے مقدور کے موافق اُسکے لئے پردہ ہونگی وہ دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن اور ابن عباس سے مروی ہے کہ جسکی دو لڑکیان ہون پس اچہی طرح اُسنے انکا ساتہ دیا داخل کرینگے وہ اُسکو جنت مین **مترجم** فضائل بیٹیون کی پرورش کے اسلئے زیادہ آئی ہین کہ اُسمین ماں باپ کو صبر کرنا پڑتا ہی اول پرورش مین بعد جوانی کے شوہر وغیرہ کی غمخواری پر مال خرچ اور بیٹیان ہوتا ہی بخلاف بیٹون کے کہ سب طرح کی امید اعانت کے اُنسے ہوتی ہی

باب مَا جَآءَ فِیْ رَحْمَۃِ الْیَتِیْمِ باب یتیم پر مہربانی کرنے میں **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَبَضَ یَتِیْمًا مِنْ بَیْنِ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی طَعَامِہٖ وَشَرَابِہٖ اَدْخَلَہُ اللّٰہُ الْجَنَّۃَ الْبَتَّۃَ اِلَّا اَنْ یَعْمَلَ ذَنْبًا لَا یُغْفَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو لیجاوے یتیم کو مسلمانون میں سے اپنے کہانے اور پینے کیطرف داخل کریگا اللہ تعالیٰ اسکو جنت مین بلا شک و شبہ مگر یہ کہ وہ ایسا گناہ کرے کہ بخشا نجاوے یعنے شرک **ف** اور اسباب مین مرۃ الفہری اور ابی ہریرہ اور ابی امامہ اور سہل بن سعد سے بہی روایت ہے اور حنش کا نام حسین بن قیس ہے اور کنیت انکی ابو علی رحبی ہے اور سلیمان تیمی کہتے تہے کہ حنش ضعیف ہین حدیث مین نزدیک اہل حدیث کی **عَنْ** سَھْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا وَکَافِلُ الْیَتِیْمِ فِی الْجَنَّۃِ کَھَاتَیْنِ وَاَشَارَ بِاِصْبَعَیْہِ یَعْنِی السَّبَّابَۃَ وَالْوُسْطٰی **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مین اور کفالت کرنیوالا یتیم کی مانند ان دونو انگلیونکی ہین اور اشارہ کیا آپنے دونون انگلیون سے یعنے کلمہ اور بیچ کی انگلی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ ایک تشبیہ ہے اُسکی رفع درجہ کی یہ کہ وہ شخص قریب انبیا کے ہو گا یہ مراد نہیں کہ درجہ انبیا کا پاویگا کہ درجہ سید الانبیا علیہم التحیۃ والثنا پر فائض ہو جائیگا اور آخر ان دونون انگلیون مین کچہہ فرق بہی ہے یہی اور ابو داود اور بخاری مین ہے بروایت ابی ہریرہ کے اور ابن ماجہ مین ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا یا اللہ مین حرام کرتا ہون حق دو ضعیفونکا ایک یتیم کا دوسرے عورت کا یعنے انکا حق کسی طرح تلف نکرنا چاہئے اور انہی سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا بہتر گہر مسلمانونکا وہ ہے جسمین یتیم ہو اور اُسپر احسان کرتے ہون اور بدتر گہر وہ ہے کہ اُسمین یتیم ہو اور اُسپر ظلم کرتے ہون اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا جو پرورش کرے تین یتیمون کو اُسکو ثواب ہو گا مانند قائم اللیل و

صائم النہار کی اور مانند اُس شخص کے کہ صبح و شام چلاتا ہو تلوار نکالی ہوئی اللہ کی راہ میں اور وہ ہو نگا میں اور وہ جنت میں مانند دو بہائیوں کے اور مانند ان دونوں بہنوں کے اور ملائین
آپ نے دونوں اُنگلیان سبابہ اور وسطی **باب** مَا جَاءَ فِي رَحْمَةِ الصِّبْيَانِ باب لڑکوں پر مہربانی کرنے کے بیان میں **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ جَاءَ شَيْخٌ يُرِيدُ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَابْطَأَ الْقَوْمُ عَنْهُ اَنْ يُوَسِّعُوا لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا **ترجمہ**
روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرماتے تھے آیا ایک بوڑھا کہ ارادہ رکھتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملنے کا اور دیر لگائی لوگوں نے اسکے جگہ دینے میں سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے
نہیں جو رحم نکرے ہمارے چھوٹے پر اور توقیر نکرے ہمارے بڑے کی **ف** اس باب میں عبد اللہ بن عمرو اور ابی ہریرہ اور ابن عباس اور ابی امامہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اور زربی
جو راوی ہیں انکی منکر حدیثیں بہت ہیں انس بن مالک وغیرہ سے روایت کی ہم سے ابوبکر محمد بن ابان نے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے محمد بن اسحق سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے
انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے انکے دادا سے کہ فرمایا آنحضرت نے ہم میں سے نہیں جو رحم نکرے ہمارے چھوٹے پر اور نہ پہچانے شرف ہمارے بڑے کا روایت کی ہم سے ابوبکر بن محمد بن ابان نے
انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے شریک سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم میں سے نہیں جو رحم نکرے ہمارے
چھوٹے پر اور توقیر نکرے ہمارے بڑے کی اور امر معروف اور نہی منکر نکرے یہ حدیث غریب ہے اور حدیث محمد بن اسحاق کی جو عمرو بن شعیب سے مروی ہے حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہو دوسرے عبد اللہ
بن عمرو سے اور سند دوسرے سے بھی سوا اس سند کے اور فرمایا بعض اہل علم نے کہ حضرت نے جو فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں مراد یہ ہے کہ وہ ہماری سنت اور ادب کے موافق نہیں اور علی ابن مدینی
نے کہا کہ یحییٰ بن سعید نے کہا کہ سفیان ثوری اس تفسیر کو قبول نکرتے تھے اور فرماتے تھے کہ لیس منا سے مراد لیس مثلنا ہی لیجئے وہ ہماری مثل نہیں **مترجم** بخاری میں ابوہریرہ
سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کے سو حصے کیے اور کہی اپنے پاس ننانوے حصہ اور اُتارا ایک حصہ زمین پر کہ اُسیکے سبب سے مہربانی کرتی
ہے خلق ایک دوسرے پر یہانتک کہ گھوڑی اپنا کُھر اٹھا لیتی ہے کہ اُسکے بچے کو چوٹ نہ لگے اور تراجم ابواب بخاری میں تقبیل اور معانقہ اور شم اور وضع صبی فی الحجر و علی الفخذ مذکور
ہے اور یہ سب حقوق صغار میں کبار پر اور آنحضرت نے امامہ بنت ابی العاص کو کندہے پر بٹھا کر امامت کی ہی کہ جب رکوع کرتے اُنکو زمین پر رکھدیتے اور جب سجدہ سے اُٹھتے
اُٹھا لیتے **عن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَمْ يَرْحَمِ النَّاسَ لَا يَرْحَمُهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبد اللہ کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے رحم نکیا آدمیوں پر رحم نکریگا اللہ تعالیٰ اُسپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب میں عبد الرحمن بن عوف اور ابی سعید اور ابن عمر اور
ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ يَقُوْلُ لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِيٍّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ کہ کہا انہوں
نے سنا میں نے ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ رحمت نہیں نکالی جاتی ہے کسیکے دل سے مگر جو شقی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابو عثمان جسنی ابوہریرہ سے روایت کی
انکا نام ہم نہیں جانتے اور کہتے ہیں کہ وہ والد ہیں موسیٰ بن ابی عثمان کے جنسے ابو الزناد نے روایت کی ہی اور روایت کی ابو الزناد نے موسیٰ بن ابی عثمان سے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی حدیثیں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلرَّاحِمُوْنَ يَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِي الْاَرْضِ
يَرْحَمْكُمْ مَنْ فِي السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے رحم کرنیوالوں پر رحم کرتا ہے رحمٰن رحم کرو زمین والوں پر رحم کریگا تم پر آسمان والا یعنی اللہ تعالیٰ جل و علا اور یہ رحم شاخ ہی رحمٰن کی جسنے اُسکو ملایا اللہ اُسکو ملادیگا اور جسنے
اُسکو کاٹا اللہ اُسے کاٹیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** شجنہ بتثلیث معجمہ و سکون جیم دونوں عروق شجر جو آپس میں گتھی ہوئی ہوں مراد یہ ہے کہ لفظ رحم رحمٰن سے
مشتق ہے جسنے ملایا یعنے رعایت و مدارات کی عزیزوں کی اور کاٹا یعنے ادا حقوق انکے نکئے **باب** فِي النَّصِيْحَةِ باب نصیحت کی بیان میں **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلدِّيْنُ النَّصِيْحَةُ ثَلَاثَ مِرَارٍ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لِمَنْ قَالَ لِلّٰهِ وَلِكِتَابِهٖ وَلِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ وَعَامَّتِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے
کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دین نصیحت ہے فرمایا آپنے تین بار عرض کیا یا رسول اللہ کسکے لیے فرمایا اللہ کے لئے اور اُسکے کتاب کے لئے اور مسلمانوں کے حاکموں کی لئے
اور عوام الناس کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے اس باب میں ثوبان اور ابن عمر اور تمیم اور جریر اور حکیم بن ابی یزید سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں **مترجم** نصیحت
ایک کلمہ ہے کہ بارادۂ خیر کہا جاوے منصوح لہ کے لئے اور اصل میں خلوص اور خیر خواہی ہے پس نصیحت اللہ کے لئے صحت اعتقاد ہی ساتھ وحدانیت اُسکے کے اور اخلاص نیت سے
بجا لانا اُسکی عبادتکا اور نصیحت کتاب کے لئے تصدیق کرنا اُسکے اور عمل موافق اُسکے اور نصیحت رسول کے تصدیق اُسکی نبوت کے اور اطاعت اُسکی ہر فعل و حال و قال میں اور نصیحت ائمہ

لڑکوں پر مہربانی کرنا

بوسہ لینا ۱۲
گلے لگانا ۱۲
سونگھنا ۱۲
گود میں لینا
ران پر بٹھانا ۱۲

نصیحت کا بیان

کی اطاعت اُنکی امرِ حق مین اور خروج و بغی نکرنا اُنپر عند الظلم اور نصیحت عامہ مسلمانکی سیدہی راہ بتلانا اور اچہی صلاح دنیا اور عمدہ مشورہ سکہلانا **عن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
بَايَعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہا بیعت کی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
نماز قایم کرنے پر اور زکوٰۃ دینے پر اور ہر مسلمان کی خیرخواہی پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَاۗءَ فِيْ شَفَقَةِ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَخُوْنُهُ وَلَا يَكْذِبُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ عِرْضُهُ وَمَالُهُ وَدَمُهُ التَّقْوٰى هٰهُنَا بِحَسْبِ امْرِئٍ
مِنَ الشَّرِّ اَنْ يَحْتَقِرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان دینی بہائی ہے مسلمان کا نہ خیانت کرے اُسکی اور نہ جہوٹ بولے اُس سے
اور نہ محروم کرے اُسکو اپنی تائید اور مدد سے مسلمان کے مسلمان پر سب چیز حرام ہے عزت اُسکی اور مال اُسکا اور خون اُسکا تقوی یہان ہے یعنے اشارہ کیا آپنے دل کی طرف کافی ہے آدمی کو شر سے
یہ کہ حقیر سمجہے اپنے بہائی مسلمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ
يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن مومن کے لئے مانند مکان کے ہے کہ مضبوط کرتا ہی بعض اُسکا بعض کو **ف**
یہ حدیث صحیح ہے اسباب مین علی اور ابی ایوب سے بہی روایت ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَحَدَكُمْ مِرْاٰةُ اَخِيْهِ فَاِنْ رَاٰى بِهٖ
اَذًى فَلْيُمِطْهُ عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر ایک تم مین کا آئینہ ہی اپنے بہائی کا پہر اگر دیکہے اُسمین کچہہ عیب تو دور کردے اُسکو یعنے اطلاع کرے
اُسکی عیب پر جیسے آئینہ اطلاع کردیتا ہی **مترجم** اور یحیی بن عبید اللہ نے ضعیف کہا شعبہ کو اسباب مین انس سے بہی روایت ہے **باب** مَا جَاۗءَ فِي السَّتْرِ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ باب
مسلمانون کے عیب ڈہانپنے کے بیان مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ
عَنْهُ كُرْبَةً مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ يَسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ فِي الدُّنْيَا يَسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ سَتَرَ عَلٰى مُسْلِمٍ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَ
الْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہولدی کسی مسلمان سے ایک تکلیف دنیا کی
تکلیفون سے کہولدیگا اللہ تعالے اُسکی ایک تکلیف کو تکلیفون سے قیامت کے دن کی اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر دنیا مین آسانی کریگا اللہ تعالے اُسپر دنیا اور آخرت مین اور جسنے
ڈہانپا عیب کسی مسلمان کا ڈہانپیگا اللہ تعالے عیب اُسکے دنیا اور آخرت مین اور اللہ تعالے بندے کی مدد مین ہے جبتک بندہ اپنے بہائی کی مدد مین ہے **ف** اسباب مین ابن عمر اور عقبہ
بن عامر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابو عوانہ اور کئی لوگون نے یہ حدیث اعمش سے انہون نے ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اُسمین اعمش کے اس قول کا کہ کہا انہون نے کہ روایت کیا گیا مین ابی صالح سے **باب** مَا جَاۗءَ فِي الذَّبِّ عَنِ الْمُسْلِمِ باب مسلمان سے عیب دور کرنے
کے بیان مین **عن** اَبِي الدَّرْدَاۗءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَدَّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ رَدَّ اللّٰهُ عَنْ وَجْهِهِ النَّارَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص رد کرے اپنے بہائی کی عزت سے وہ چیز کہ خلل ڈالتی ہے اُسکی عزت مین رد کردیگا اللہ تعالے اُسکی مونہہ سے آگ دوزخ کی قیامت کے دن **ف**
اسباب مین اسماء بنت یزید سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَاۗءَ فِيْ كَرَاهِيَةِ الْهَجْرِ باب ترک ملاقات کے برائی مین **عن** اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ يَلْتَقِيَانِ فَيَصُدُّ هٰذَا وَيَصُدُّ هٰذَا وَخَيْرُهُمَا الَّذِيْ يَبْدَاُ بِالسَّلَامِ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ایوب انصاری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین مسلمان کو کہ چہوڑدے اپنے بہائی کو تین دن سے زیادہ ملین وہ دونون راہ مین پس مُڑ کی اس سے اور یہ مُڑ کی اس سے
اور اُنمین بہتر وہی جو پہلے سلام کرے **ف** اسباب مین عبد اللہ بن مسعود اور انس اور ابی ہریرہ اور ہشام بن عامر اور ابی ہند الداری سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
مترجم صد کسرہ سے معنے کنارہ اور اعراض کرنیکے ہی ہین یعنی وہ اپنی جانب چلاجاوے یہ اپنی جانب اور صُد بضم صاد معنی جانب بہی آیا ہی **باب** مَا جَاۗءَ فِيْ مُوَاسَاةِ الْاَخِ باب
بہائی کے ساتہ مروت و مدارات کرنیکے بیان مین **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا قَدِمَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ الْمَدِيْنَةَ اٰخَى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ
سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ فَقَالَ لَهُ هَلُمَّ اُقَاسِمُكَ مَالِيْ نِصْفَيْنِ وَلِي امْرَاَتَانِ فَاُطَلِّقُ اِحْدٰهُمَا فَاِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهَا فَتَزَوَّجْهَا فَقَالَ بَارَكَ اللّٰهُ لَكَ فِيْ اَهْلِكَ
وَمَالِكَ دُلُّوْنِيْ عَلَى السُّوْقِ فَدَلُّوْهُ عَلَى السُّوْقِ فَمَا رَجَعَ يَوْمَئِذٍ اِلَّا وَمَعَهُ شَيْءٌ مِنْ اَقِطٍ وَسَمْنٍ قَدِ اسْتَفْضَلَهُ فَرَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ
ذٰلِكَ وَعَلَيْهِ وَضَرٌ مِنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ فَقَالَ تَزَوَّجْتُ امْرَاَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ فَمَا اَصْدَقْتَهَا قَالَ نَوَاةً قَالَ حُمَيْدٌ اَوْ قَالَ وَزْنَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ

اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا کہ جب آئے عبد الرحمن بن عوف مدینہ میں تو بھائی چارہ کر دیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اُنمین اور سعد بن ربیع میں پھر کہا اُنسے سعد نے آؤ بانٹ
دونین تمکو اپنا مال آدھا آدھا اور میری دو بیبیان ہین سو طلاق دیدیتا ہون ایک کو جب گذر جاوے اُسکی عدت تو نکاح کر لینا تم اُس سے سو جواب دیا عبد الرحمن نے برکت دے اللہ تعالی
تمہارے مال مین تمہارے دیجہی بازار سو بتادیا اُنکو بازار سو نہ پہرے وہ اُسدن مگر ساتہ اُنکے تہوڑا اقط تہا اور تہوڑا گہی اور وہ نفع مین لائی تہی پہر دیکہا اُنکو رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم نے اُسکے بعد اور اُنپر نشان تہا زرد رنگ کا سو پوچہا آپنے کیا ہی یہ عرض کیا اُنہون نے مین نے نکاح کیا انصار کی ایک عورت سے فرمایا آپنے کیا مہر باندہا عرض کیا اُنہون نے ایک گٹہلی
بہر سونا یا کہا اور نے کہجور کی گٹہلی کے برابر سونا فرمایا آپنے ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور کہا احمد بن حنبل نے گٹہلی بہر سونا تین درہم ہوتا ہے
وزن مین اور تہائی درہم کا اور اسحق نے کہا وہ وزن ہے پانچ درہم کا مجہی خبر دی اسکی اسحق بن منصور نے اُنہون نے نقل کیا یہ قول احمد بن حنبل اور اسحق سے **مترجم** جب اصحاب
مکہ سے مدینہ کو ہجرت کر کے آئی تہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک انصار کے ساتہ اُنکا بہائی چارہ کرا دیتے تہی ایک مہاجر اور ایک انصار دونون بہائی تصور کئے جاتے تہی اور کیا
مدارات تہی انصار اپنی مال اور اہل تک دریغ نکرتے تہی اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُمْ وَارْحَمْهُمْ وَارْضَ عَنْهُمْ جب عبد الرحمن بن عوف آئی اور سعد کے بہائی ہوئی اُنہون نے اپنی بی بی
اور مال تقسیم کرنا چاہا اُنہون نے قبول نکیا اور تجارت شروع کی اقط ایک چیز ہوتی ہے کہ دہی کو سکہا کر بناتے ہین اور اثر زردی سے مراد خوشبو کا دہبا ہی کہ عروسی کی حالت مین لگی
تہی اور مَهْيَمْ کلمہ یمانیہ ہے معنے ما شانک ما امرک کے یعنی کیا حال ہے تیرا اور نَوَاۃ ایک وزن کا نام ہے جیسے ہمارے یہان تولا ماشہ چنانچہ وزن اُسکا مؤلف کے قول مین گذرا اور بعضون
نے کہا ہی مراد اُس سے گٹہلی ہے کہجور کی اور یہ جو فرمایا کہ ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہو ظاہر ہے کہ ایک بکری کا ولیمہ اُسوقت مین بہت کچہ تہا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الْغِيبَةِ باب غیبت
کے بیان مین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْغِيبَةُ قَالَ ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قَالَ اَرَاَيْتَ اِنْ كَانَ فِيهِ مَا اَقُولُ قَالَ اِنْ كَانَ فِيهِ
مَا تَقُولُ فَقَدِ اغْتَبْتَهُ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيهِ مَا تَقُولُ فَقَدْ بَهَتَّهُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ پوچہا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یا رسول اللہ کیا ہے غیبت فرمایا آپنے ایسا یاد کرنا
تیرا بہائی کو کہ وہ بُرا جانے کہا بہلا دیکہئے اگر اُسمین وہ عیب ہو جو مین کہتا ہون فرمایا اگر اُسمین وہ عیب ہے جو تو کہتا ہی جب تو غیبت کی تو نی اُسکی اور اگر وہ عیب نہو جو تو کہتا ہے
تو بہتان کیا تو نے اُسپر یعنے موافق واقع کسی کا عیب بیان کرنا غیبت ہے اور خلاف واقع بہتان **ف** اور باب مین ابی برزہ اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عبد اللہ بن عمرو
سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** مسلم مین بہی یہی روایت ہے اور غیبت گناہ کبیرہ ہے چنانچہ ابی سعید اور جابر سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا اَلْغِيبَةُ اَشَدُّ مِنَ الزِّنَا
یعنے غیبت سخت تر ہی زنا سے اور آفات لسان کئی چیزین ہین کہ اگر آدمی اُن سے محفوظ رہی تو بڑی بشارت ہے چنانچہ سہل سے مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا جو ضامن ہو میرے لئے اُس چیز کا جو اُسکے دونون جبڑون میں ہے اور
اُس چیز کا جو اُسکے دونون پاؤن میں ہے مین اُسکے لئی ضامن ہونگا جنت کا اول گالی دینا حدیث مین آیا سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ متفق علیہ دوسرے کو کافر کہنا کیونکہ ایک اُنمین ضرور کافر ہوتا ہی متفق علیہ
اور یہی حال ہے فاسق کہنی کا یا عدو اللہ کہنی کا مسلم مین انس سے مروی ہی کہ آنحضرت نے فرمایا اَلْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِئِ مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ یعنے دو گالیان دینے والے جو کچہ
اُنہون نے کہا اُسکا وبال شروع کرنیوالے پر ہے جب تک مظلوم زیادتی نکری تیسرے لعنت کرنا آنحضرت نے فرمایا صدیق کو لائق نہین کہ لعان ہووے مسلم اور فرمایا لعانین شہدا اور شفعا
نہونگے قیامت کے دن مسلم چوتہے هَلَكَ النَّاسُ کہنا کہ مسلم مین مروی ہی جو ایسا کہے وہ ہلاک ترہی سب لوگون مین کہ پانچوین سخن چینی فرمایا آپنی لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ
یعنے چغلخور فرمایا آپنے اُحْثُوا التُّرَابَ فِي وُجُوهِ الْمَدَّاحِينَ یعنے خاک ڈالو مداحون کے موہہ مین ساتوین ثنائی رجل اُسکے موہہ پر آپنے فرمایا اُس شخص سے جسنے اپنی بہائی کی تعریف
سامنے کی تہی وَيْلَكَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِيكَ یعنے خرابی ہے تیری کاٹی تو نی گردن اپنے بہائی کی آٹہوین مرا یعنے جہگڑنا حضرت نے فرمایا مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ وَهُوَ مُحِقٌّ بُنِيَ لَهُ
فِي وَسَطِ الْجَنَّةِ یعنے جو چہوڑدے جہگڑا اور وہ حق پر ہو بنایا جاویگا اُسکے لئی ایک مکان اوسط جنت مین نوین تضحیک باقوال کاذبہ حدیث مین آیا ہی وَيْلٌ لِمَنْ يُحَدِّثُ وَ
يَكْذِبُ لِيُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَيْلٌ لَهُ وَيْلٌ لَهُ یعنے خرابی ہے اُسکی جو جہوٹی باتین بناوے تاکہ ہنسے قوم خرابی ہے اُسکی خرابی ہے اُسکی دسوین کلمات غیر ضروری حدیث مین ہے
مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْكُهُ مَا لَا يَعْنِيهِ یعنے خوبی اسلام سے ہی لا یعنی کا چہوڑنا گیارہوین کذب ابن عمر سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا جب بندہ جہوٹ بولتا ہے فرشتہ
اُسکی بدبو سے ایک کوس بہاگ جاتا ہی بارہوین ذی وجہین ہونا آپنے فرمایا اُسکے لئی ایک زبان ہوگی دوزخ کی آگ سے قیامت کے دن تیرہوین طعن و فحش و بذی کہ
آپنے فرمایا لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا بِاللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ چودہوین کسی تائب کو اُسکے گناہ پر عار دلانا مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ یعنے
جسنے عار دلائی اپنے بہائی کو کسی گناہ کی ساتہ نمریگا جب تک اُسمین گرفتار نہو پندرہوین شماتت یعنے خوشی ظاہر کرنا کسیکے بلا پر کہ حدیث مین آیا ہے لَا تُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيكَ

فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيكَ یعنے شماتت ظاہر کر اپنی بھائی کے کہ اللہ اُسپر رحم کریگا اور تجھی بلا میں گرفتار کریگا معاذ اللہ من ذالک در ان سب کے دوا ہی سکوت و خاموشی کہ اُسکی فضائل بے شمار ہیں ایک حدیث میں ہے کہ آپنے فرمایا مقام مرد کا خاموشی میں افضل ہے ساٹھ برس کے عبادت سے اور آپنے فرمایا ای ابوذر دو خصلتیں ہیں کہ پشت پر ہلکی ہیں اور میزان میں گران ایک طول صمت دوسرے حسن خلق اور آنحضرت نے ابوذر کو وصیت کی عَلَيْكَ بِطُولِ الصَّمْتِ فَاِنَّهُ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَكَ عَلٰى اَمْرِ دِيْنِكَ یعنی لازم پکڑ تو طول صمت کو کہ اُسمیں بھاگنا ہی شیطان کا اور مدد ہے تجھے تیری دین پر اور فرمایا آپنے مَنْ صَمَتَ نَجَا جسنے خاموشی اختیار کی نجات پائی بلیات لسانی اور آفات دوجہانی سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْحَسَدِ باب حسد کے بیان میں عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقَاطَعُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَكُوْنُوْا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يَهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثٍ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مت ناطا توڑو اور مت پیٹھ پیچھے برا کہو اور آپس میں بغض مت رکھو اور آپس میں حسد مت کرو اور ہو جاؤ خالص غلام اللہ کے بھائی ایک دوسرے کی اور حلال نہیں مسلمان کو کہ چھوڑ دے ملاقات اپنی بھائی کی تین دن سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی بکر الصدیق اور زبیر بن عوام اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے

عَنْ سَالِمٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَسَدَ اِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ يُنْفِقُ مِنْهُ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْاٰنَ فَهُوَ يَقُوْمُ بِهٖ اٰنَاءَ اللَّيْلِ وَاٰنَاءَ النَّهَارِ **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتی ہیں اپنی باپ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رشک نکرنا چاہیے مگر دو شخصوں پر ایک وہ مرد کہ دیا اللہ تعالی نے اُسے مال اور وہ خرچ کرتا ہی ہمیشہ اُسکی رات کی وقتوں میں اور دن کی وقتوں میں اور دوسرا وہ مرد کہ دیا اللہ نے اسکو قرآن اور وہ ادا کرتا ہی اُسکی حق کو رات کے وقتوں میں اور دن کے وقتوں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح اور روایت ہے ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **مترجم** ایک حسد یہ کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھکر جلے اور یہ چاہے کہ یہ نعمت اس سے زائل ہو کر مجھے ملجاوے یہ معیوب ہے اور حدیث اول میں اُسی سے نہی واقع ہوئی ہے اور ایک رشک ہے کہ آدمی دوسرے کی نعمت کو دیکھکر اُسکا زوال نچاہے بلکہ یہ ارادہ کرے کہ یہ نعمت اسپر قایم رہے اور مجھے بھی عنایت ہو اور یہ امور اخروی میں محمود ہے اور انبیاء اور صلحا میں جو لفظ حسد کا مروی ہوا ہے اُس سے یہی مراد ہی اور اسی کو غبطہ بھی کہتے ہیں اس حدیث میں اُسی طرف اشارہ ہے کہ مال حلال اور توفیق انفاق دونوں کا جمع ہونا بڑی نعمت ہے قولہ اور دیا اللہ نے اُسے قرآن یعنے علم قرآن عنایت فرمایا اور توفیق عمل اور قرآت بخشی اور رات کا حق یہ ہے کہ تہجد میں پڑھے اور ذکر اُسپر عمل کرے یا رات کو تفکر اور ذکر و مجاہدہ یا رات کو اشتغال بخلوت اور ذکر قرأت اور تبلیغ اُسکی جلوت

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّبَاغُضِ باب آپس میں بغض رکھنے کے برائی میں عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يَعْبُدَهُ الْمُصَلُّوْنَ وَلٰكِنْ فِي التَّحْرِيْشِ بَيْنَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شیطان مایوس ہوگیا اس سے کہ پوجیں اُسے نمازی لوگ و لیکن لڑائی جھگڑا ڈالنے میں **ف** اس باب میں انس اور سلیمان بن عمرو بن الاحوص سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنی باپ سے روایت کرتی ہیں یہ حدیث حسن ہی اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہی اور روایت میں یہ لفظ وارد ہوے ہیں اِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُعْبَدَ فِي جَزِيْرَةِ الْعَرَبِ وَلٰكِنِ التَّحْرِيْشُ بَيْنَهُمْ یعنے مایوس ہوگیا شیطان اس سے کہ پوجیں اُسے جزیرۂ عرب میں و لیکن لڑائی جھگڑا ڈالیگا اُنکے درمیان اور شیطان کے پوجنے سی مراد غیر خدا کی عبادت ہے اور اس روایت میں خاص کیا آپنے جزیرہ عرب کو اسلئے کہ ایمان اُسوقت اسی جزیرہ میں پھیلا تھا ایسا ہی کہا طیبی نے اور جدال و قتال امت میں قیامت تک ظاہر ہے حاجت بیان نہیں

بَابُ مَا جَاءَ فِي اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَيْنِ باب آپس میں صلح کے بیان میں عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَحِلُّ الْكَذِبُ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ امْرَاَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكَذِبُ فِي الْحَرْبِ وَالْكَذِبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ وَقَالَ مَحْمُوْدٌ فِي حَدِيْثِهٖ لَا يَصْلُحُ الْكَذِبُ اِلَّا فِي ثَلَاثٍ **ترجمہ** روایت ہے اسما بنت یزید سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلال نہیں ہے جھوٹ مگر تین مقاموں میں ایک تو بات کرے آدمی اپنی عورت سے تاکہ راضی کرے اسکو اور دوسرے جھوٹ بولنا لڑائی میں اور تیسرے جھوٹ بولنا تاکہ صلح کرے آدمیوں میں اور محمود نے اپنی روایت میں کہا درست نہیں جھوٹ مگر تین جگہ میں **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم اسما کی روایت سے مگر ابن خثیم کی سند سے اور روایت کی داؤد بن ابی ہند نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا اُسمیں اسما کا خبر دی ہمکو اسکی ابوکریب نے اُنہوں نے روایت کی ابن ابی زائدہ سی اُنہوں نے داؤد بن ابی ہند سی اور اس باب میں ابوبکر سے بھی روایت ہے

عَنْ اُمِّ كُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْ نَمٰى خَيْرًا **ترجمہ** روایت ہی ام کلثوم بنت عقبہ سی کہا اُنہوں نے سنا میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تھی جھوٹا نہیں ہے وہ جو صلح کرے آدمیوں میں اور کہی نیک بات یا بڑہا دے خیر کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **مترجم**

حسد کا بیان

آپس میں بغض رکھنے کا بیان

آپس میں صلح کا بیان

نمی الحدیث عجب جب کہتا ہی کہ کوئی بات کری اصلاح کی واسطی اور طلب خیر کو اور اگر میم کو تشدید دین تو حیلخور ہی اسکی معنی ہونگی اور بات کہنا واسطی فساد کی اسکا
سے مراد ہوگا **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الْخِيَانَةِ وَالْغِشِّ باب خیانت اور دغا کے بیان مین **عَنْ** اَبِي صِرْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّ اللّٰهُ
بِهٖ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی صرمہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جو ضرر پہونچاوے کسیکو ضرر پہونچاوے اسی اللہ تعالیٰ اور جو تکلیف دے کسیکو
تکلیف دیوے اسی اللہ تعالیٰ **ف** اور اسبا مین ابی بکر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَلْعُوْنٌ مَنْ ضَارَّ مُؤْمِنًا اَوْ مَكَرَ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی ملعون ہے جو ضرر پہونچاوے کسی مومن کو یا مکر کرے اسکے
ساتھ **ف** یہ حدیث غریب ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي حَقِّ الْجِوَارِ باب حق ہمسایہ کے بیان مین **عَنْ** مُجَاهِدٍ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو ذُبِحَتْ لَهٗ شَاةٌ فِي
اَهْلِهٖ فَلَمَّا جَآءَ قَالَ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ اَهْدَيْتُمْ لِجَارِنَا الْيَهُوْدِيِّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ
حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ **ترجمہ** روایت ہے مجاہد سے کہ عبد اللہ بن عمرو کے لئی اُنکی گھر مین ایک بکری ذبح کی گئی پھر جب وہ آئی تو کہا ہدیہ بھیجا تمنی ہمارے ہمسایہ یہودی کو کیا ہدیہ
بھیجا تمنی ہمارے ہمسایہ یہودی کو سنا مین نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتی تھی ہمیشہ ہی جبرئیل مجھی وصیت کرتے احسان کی ساتھ ہمسایہ کے یہانتک کہ گمان کیا
مینے کہ وہ وارث کر دینگے اسکو **ف** اسبا مین عائشہ اور ابن عباس اور عقبہ بن عامر اور ابی ہریرہ اور انس اور عبد اللہ بن عمرو اور مقداد بن اسود اور ابی شریح اور ابی امامہ سے
بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث مجاہد سے انہون نے روایت کی عائشہ اور ابی ہریرہ سے دونون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ**
عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهٗ سَيُوَرِّثُهٗ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ
ام المومنین سے کہ بیشک فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ہی جبرئیل اللہ کی رحمتیں اُنپر وصیت کرتی مجھی ہمسایہ کے ساتھ احسان کی یہانتک کہ گمان کیا مین نے
کہ وہ وارث ٹھیرا دینگے اسکو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ
عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نی بہتر ساتھ والے اللہ کے نزدیک بہتر ہین اپنی ساتھی کے واسطی اور
بہتر ہمسایوں کی نزدیک اللہ کے بہتر ہین اپنی ہمسایہ کے لئی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو عبد الرحمن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہی **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الْاِحْسَانِ
اِلَى الْخَادِمِ باب خادم پر احسان کرنیکے بیان مین **عَنْ** اَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْوَانُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ فِتْيَةً تَحْتَ اَيْدِيْكُمْ فَمَنْ كَانَ
اَخُوْهُ تَحْتَ يَدِهٖ فَلْيُطْعِمْهُ مِنْ طَعَامِهٖ وَلْيُلْبِسْهُ مِنْ لِبَاسِهٖ وَلَا يُكَلِّفْهُ مَا يَغْلِبُهٗ فَاِنْ كَلَّفَهٗ مَا يَغْلِبُهٗ فَلْيُعِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی بھائی تمہارے ہین کہ کر دیا ہی اللہ نی اُنکو جوان تمہارے ہاتھون کے نیچے پھر جسکا بھائی اُسکی ہاتھ کے نیچے ہو سو چاہئے کہ کھلاوی اُسکو اپنے کھانے مین سے اور پہناوے
اُسکو اپنے پہناوے سے اور تکلیف نہ دے اُسکو ایسی کام کی جو غالب آجاوی اُسپر پھر اگر تکلیف دی اُسکو ایسے کام کی جو غالب آوی اُسپر تو مدد کری اُسکی یعنے آپ بھی ہاتھ لگا دی **ف**
اسبا مین علی اور ام سلمہ اور ابن عمر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** اَبِي بَكْرِ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ
الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابو بکر الصدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا داخل نہو گا جنت مین بدخلق یعنی سابقین کے ساتھ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا
ہے ایوب سختیانی اور کئی لوگون نے فرقد سبخی مین اُنکے حافظہ کی طرف سے **بَابُ** النَّهْيِ عَنْ ضَرْبِ الْخُدَّامِ وَشَتْمِهِمْ باب خادمون کے مارنی اور برا کہنی کے نہی مین **عَنْ**
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ اَبُو الْقَاسِمِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَبِيُّ التَّوْبَةِ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهٗ بَرِيْئًا مِمَّا قَالَ لَهٗ اَقَامَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْحَدَّ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ كَمَا
قَالَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی جو نبی ہین توبہ کے جسنے زنا کی تہمت لگائی اپنی لونڈی غلام کو جو پاک ہے اس بات سے جو اسنی کہی قائم کریگا
اللہ تعالیٰ اُسپر حد قذف کی قیامت کے دن مگر یہ کہ وہ مملوک ویسا ہی ہو جیسا اُسکی آقا نی کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اسبا مین سوید بن مقرن اور عبد اللہ بن عمر سے
بھی روایت ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبد الرحمن بن ابی نعم البجلی ہے اور کنیت اُنکی ابو الحکم ہے **مترجم** شیخ نی لمعات مین کہا ہی کہ اس حدیث مین اشارہ ہی کہ سید اگر اپنی لونڈی
غلام کو زنا کی تہمت لگاوی تو اُسپر حد قذف نہین بلکہ جو عبد کو زنا کی تہمت لگاوی اُسپر حد نہین اسلئے کہ عبد اہل احصان سے نہین **عَنْ** اَبِي مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنْتُ اَضْرِبُ
مَمْلُوْكًا فَسَمِعْتُ قَائِلًا مِنْ خَلْفِيْ يَقُوْلُ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ اِعْلَمْ اَبَا مَسْعُوْدٍ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَللّٰهُ اَقْدَرُ عَلَيْكَ مِنْكَ

خیانت اور دغا کا بیان

ہمسایہ کے حقوق

خادم پر احسان کرنا

خادموں کو مارنے اور برا کہنے کی ممانعت

عَلَيْهِ قَالَ اَبُوْ مَسْعُوْدٍ فَمَا ضَرَبْتُ مَمْلُوْكًا لِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہا مارتا تھا میں اپنے ایک غلام کو کہ سُنا میں نے ایک کہنے والی کو میرے پیچھے سے کہتا تھا جان لے ای ابو مسعود جان لے ای ابو مسعود سو پہر کر دیکہا مین نے تو اچانک سیر پاس تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہر فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالے تجہپر زیادہ قادر ہے اس سے کہ تو اس غلام پر کہا ابو مسعود نے پہر نہ مارا مینے کسی لونڈی غلام کو اسکے بعد **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابراہیم تیمی بیٹے ہین یزید بن شریک کے **باب** مَا جَآءَ فِيْ اَدَبِ الْخَادِمِ باب خادم کے ادب سکہانے کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ضَرَبَ اَحَدُكُمْ خَادِمَهٗ فَذَكَرَ اللّٰهَ فَارْفَعُوْا اَيْدِيَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب مارے کوئی اپنے خادم کو پہر یاد کرے وہ اللہ کو تو چاہئے فوراً اپنا ہاتہ اٹہالے یعنی پہر نہ مارے **ف** اور ابو ہارون عبدی کا نام عمارہ بن جوین ہے اور کہا یحییٰ بن سعید نے ضعیف کہا شعبہ نے ابو ہارون عبدی کو کہا یحییٰ نے اور ہمیشہ رہے ابن عون روایت کرتے ابو ہارون سے یہانتک کہ انتقال فرمایا اُنہوں نے **مترجم** لوگ اسوقت مین اپنی لونڈی غلامونپر بہت ظلم کرتے ہین حالانکہ احادیث مین بہت انکی ادائے حقوق کی تاکید آئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب وفات کے فرمایا اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ یعنے خیال رکہو نماز کا اور جسکے مالک ہوئے ہین تمہارے ہاتہ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو بدترین لوگون کی جو اکیلا کہاتا ہے اور اپنے غلام کو مارتا ہے اور اپنی بالکو ستحقون سے روکتا ہے علی الخصوص جو لونڈی غلام مقید صوم و صلوٰۃ ہو اُسے ایذا دینا اور زیادہ ممنوع ہے چنانچہ ابی امامہ سے مروی ہے کہ آنحضرت نے حضرت علی کو ایک غلام عنایت فرمایا اور تاکید کی کہ اسکو مارنا نہین اسلئے کہ منع کیا گیا ہون مین نمازیون کے مارنے سے اور مینے دیکہا اُسکو نماز پڑہتے اور غلامون کے بیچ مین ضرور ہے کہ ایک قریب دوسرے سے جُدا کرے نہ بیچے کہ ابی ایوب سے مروی ہے کہ کہا اُنہون نے سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے جسنے جُدا کیا والدہ کو اُسکے ولد سے جُدا کریگا اللہ تعالے اُسکو اُسکے دوستون سے قیامت کے دن روایت کیا اسکو ترمذی نے اور دارمی نے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ فَصَمَتَ عَنْهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَمْ اَعْفُوْ عَنِ الْخَادِمِ قَالَ كُلَّ يَوْمٍ سَبْعِيْنَ مَرَّةً **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے کتنی بار عفو کرون مین قصور اپنے خادم سے سو چپ ہو رہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پہر عرض کی اُسنے کہ یا رسول اللہ کتنی بار عفو کرون مین قصور اپنے خادم کا کہا ہر دن مین ستر بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ عبد اللہ بن وہب نے ابی ہانی سے اسی اسناد سے مانند اسکی **روایت** کی ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے عبد اللہ بن وہب سے اُنہون نے ابی ہانی خولانی سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث عبد اللہ بن وہب سے اسی اسناد سے اور کہا اُسمین کہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے **باب** مَا جَآءَ فِيْ اَدَبِ الْوَلَدِ باب اولاد کے ادب دینے کے بیان مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهٗ خَيْرٌ مِّنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ادب دیوے آدمی اپنے لڑکے کو بہتر ہے ایک صاع صدقہ دینے سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ناصح بن علاء کوفی اہل حدیث کی نزدیک قوی نہین اور یہ حدیث نہین معلوم ہوتی مگر اسی سند سے اور ناصح ایک دوسرے شیخ ہین کہ روایت کرتے ہین عمار بن ابی عمار وغیرہ سے اور وہ اثبت ہین انسے **عَنْ** اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَحَلَ وَالِدٌ وَلَدًا مِّنْ نُّحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ **ترجمہ** روایت ہے ایوب بن موسیٰ سے اُنہون نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے اپنے دادا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ انعام دیا کسی باپ نے کسی بیٹے کو بہتر حسن ادب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عامر بن ابی عامر خزاز کی روایت سے اور ایوب بن موسیٰ وہ ابن عمرو بن سعید بن العاص ہین اور یہ روایت میرے نزدیک مرسل ہے **باب** مَا جَآءَ فِيْ قَبُوْلِ الْهَدِيَّةِ وَالْمُكَافَاةِ عَلَيْهَا باب ہدیہ قبول کرنے اور اُسکا بدلا دینے کی بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْبَلُ الْهَدِيَّةَ وَيُثِيْبُ عَلَيْهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قبول فرماتے تھے ہدیہ کو اور بدلا دیتے تھے اُسکا **ف** اس باب مین جابر اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر سے بہی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسی مرفوع مگر عیسی بن یونس کی روایت سے **باب** مَا جَآءَ فِي الشُّكْرِ لِمَنْ اَحْسَنَ اِلَيْكَ باب محسن کے ادائے شکر کے بیان مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّا يَشْكُرِ النَّاسَ لَا يَشْكُرِ اللّٰهَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جو آدمیونکا شکر ادا کرے وہ اللہ کا بہی شکر ادا نکریگا **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِنِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَّمْ يَشْكُرِ النَّاسَ لَمْ يَشْكُرِ اللّٰهَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے لوگونکا شکر ادا نکیا اُسنے اللہ تعالے کا شکر ادا نکیا **ف** اس باب مین ابی ہریرہ

اور شعث بن قیس اور نعمان بن بشیر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَآءَ فِی صَنَائِعِ الْمَعْرُوفِ باب احسان کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبَسُّمُكَ فِیْ وَجْهِ اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ وَاَمْرُكَ بِالْمَعْرُوْفِ وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ وَاِرْشَادُكَ الرَّجُلَ فِیْ اَرْضِ الضَّلَالِ
لَكَ صَدَقَةٌ وَبَصَرُكَ لِلرَّجُلِ الرَّدِیِّ الْبَصَرِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِمَاطَتُكَ الْحَجَرَ وَالشَّوْكَ وَالْعَظْمَ عَنِ الطَّرِيْقِ لَكَ صَدَقَةٌ وَاِفْرَاغُكَ مِنْ دَلْوِكَ فِیْ دَلْوِ
اَخِيْكَ لَكَ صَدَقَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہا فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرانا تیرا اپنے بھائی کے آگے تیرے لئے صدقہ ہی اور حکم کرنا تیرا اچھی بات کا اور منع کرنا تیرا بُری
بات سے صدقہ ہے اور راہ بتلا دینا کسی مرد کو بھولی ہوئی جگہہ میں تیرے لئے صدقہ ہی اور راہ دکھلانا تیرا واسطے اُس مرد کی کہ جسکی آنکہہ نہو صدقہ ہے اور دور کر دینا تیرا پتھر اور کانٹے اور
ہڈی راہ سی تیری لئی صدقہ ہے اور پانی ڈال دینا تیرا اپنی بھائی کے ڈول میں تیرے لئے صدقہ ہے **ترجم** یعنے یہ سب نیکیان صدق ایمان اور تصدیق رحمان پر دلالت کرتے
ہین اسلئے ہر امر اس مین سے گویا صدقہ ہے اور راہ دکھانا واسطے اُسکے جسکی آنکہہ نہو یعنے اُسکی دستگیری کر کے راہ مین لیچلنا یہہ بھی صدقہ ہے اور دوسرے روایت مین
اماطة الاذی عن الطریق کو شعبہ بیان فرمایا ہی **ف** اس باب مین ابن مسعود اور جابر اور حذیفہ اور عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زمیل کا
نام سماک بن الولید حنفی ہے اور نضر بن محمد جرشی یمامی ہین **باب** مَا جَآءَ فِی الْمِنْحَةِ باب منیحہ کی فضیلت مین **عَنِ** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ مَنَحَ مَنِيْحَةَ لَبَنٍ اَوْ وَرِقٍ اَوْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہتے تھے سنا مین نے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتی تھی جس شخص نے دیا ایک منیحہ دودھ کا یا منیحہ چاندی کا یا بتائی کسیکو راہ ہوگا اُسکو ثواب مثل آزاد کرنے لونڈی یا غلام کے **ترجمہ** منیحہ دودھ کا
یہہ کہ اونٹنی یا بکری دودھ والی کسیکو دینا اس شرط پر کہ جب وہ چاہے اُسکی دودھ سے منتفع ہو اور پھر مالک کو پھیر دے اور منیحہ چاندی کا روپیہ پیسہ قرض دینا اور بتا نا راہ کا یہہ کہ
کسی بھولی ہوئی کو رستہ بتا دیا **ف** یہ حدیث صحیح ہی حسن ہے غریب ہے ابی اسحاق کی روایت سے کہ وہ طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے مین نہین جانتی ہم اسکو مگر اسی
سند سی اور منصور بن معتمر اور شعبہ نی بھی طلحہ بن مصرف سی یہ حدیث روایت کی ہی اس باب مین نعمان بن بشیر سی بھی روایت ہے اور من منح منیحہ ورق کی معنی ہین قرض دینا
درہم کا اور ہدی زقاقا سے مراد ہی ہدایت طریق یعنے رستہ بتانا **باب** مَا جَآءَ فِیْ اِمَاطَةِ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ باب راہ سی تکلیف کی چیز دور کرنیکی بیان مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِیْ فِی الطَّرِيْقِ اِذْ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ فَاَخَّرَهٗ فَشَكَرَ اللّٰهُ لَهٗ فَغَفَرَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سی
کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا اس اثنا مین کہ ایک شخص چلا جاتا تھا راہ مین کہ پائی اُسنی ایک شاخ کانٹے دار سو اُسی ہٹا دیا پس جزا دی اُسکی اللہ تعالیٰ نی اور بخشدیا
اُسکو **ف** اس باب مین ابی برزہ اور ابن عباس اور ابی ذر سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** مَا جَآءَ اَنَّ الْمَجَالِسَ بِالْاَمَانَةِ باب اس بیان مین کہ
مجالس مین امانت ضروری ہی **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ الْحَدِيْثَ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِیَ اَمَانَةٌ **ترجمہ** روایت
ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب بات کہی تجہہ سی کوئی آدمی اور پھر ادھر ادھر التفات کرے پس وہ بات تیرے پاس امانت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے
اور نہین جانتی ہم اسی مگر ابن ابی ذئب کے روایت سے **باب** مَا جَآءَ فِی السَّخَاءِ باب سخاوت کی فضیلت مین **عَنْ** اَسْمَآءَ بِنْتِ اَبِیْ بَكْرٍ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ اِنَّهٗ لَيْسَ لِیْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا مَا اَدْخَلَ عَلَیَّ الزُّبَيْرُ اَفَاُعْطِیْ قَالَ نَعَمْ لَا تُوْكِیْ فَيُوْكَا عَلَيْكِ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سی کہا اُنہون نے عرض کی مین نے
یا رسول اللہ نہین ہے میرے پاس کوئی چیز مگر لائی ہین مجہہ پاس زبیر یعنے جو کچھہ ہے انہین کی کمائی ہے کیا دون مین اُسمین سے یعنے صدقات وخیرات مین فرمایا آپنے ہان مت
گرہ لگا تو ورنہ گرہ لگائی جاویگی تجہپر یعنے تو خلق کو نہ دیگی تو خدا تجہی نہ دیگا **ف** اس باب مین عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی
بعضون نے یہ حدیث اسی اسناد سی ابن ابی ملیکہ سی اُنہون نے عباد بن عبد اللہ سے اُنہون نے اسماء بنت ابی بکر سی اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث ایوب سے اور نہین ذکر کیا
اُسمین عباد بن عبد اللہ بن الزبیر کا **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّخِیُّ قَرِيْبٌ مِّنَ اللّٰهِ قَرِيْبٌ مِّنَ الْجَنَّةِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّاسِ
بَعِيْدٌ مِّنَ النَّارِ وَالْبَخِيْلُ بَعِيْدٌ مِّنَ اللّٰهِ بَعِيْدٌ مِّنَ الْجَنَّةِ بَعِيْدٌ مِّنَ النَّاسِ قَرِيْبٌ مِّنَ النَّارِ وَالْجَاهِلُ السَّخِیُّ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ عَابِدٍ بَخِيْلٍ **ترجمہ**
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا سخی قریب ہے اللہ سی قریب ہے جنت سے قریب ہے آدمیون سے بعید ہے دوزخ سی اور بخیل بعید ہے اللہ سی بعید ہے جنت
سے بعید ہے آدمیون سے قریب ہے دوزخ سے اور جاہل سخی پیارا ہی اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر یحیی بن سعید کے روایت سے کردہ

احسان کا بیان

منیحہ کی فضیلت

راستے سے تکلیف دور کرنے کا بیان

مجالس میں امانت ضروری ہے

سخاوت کا بیان

اعرج سی روایت کرتی ہین وہ ابی ہریرہ سے اور نہین مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سی مگر سعید بن محمد کی روایت سے اور خلاف کیا گیا سعید بن محمد کا اس حدیث کی روایت میں یحیی ابن سعید کی سند سے بتحقیق مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ سے بواسطہ یحیی بن سعید کے کچھ چیز مرسلاً **باب** مَا جَآءَ فِي الْبُخْلِ باب بخل کے برائی مین **عن** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا تَجْتَمِعَانِ فِيْ مُؤْمِنٍ اَلْبُخْلُ وَسُوْءُ الْخُلُقِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتین مؤمن مین کبھی جمع نہین ہوتین ایک بخل دوسری بدخلقی **ف** اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر صدقہ بن موسی کی روایت سے **عن** اَبِيْ بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ خَبٌّ وَلَا بَخِيْلٌ وَلَا مَنَّانٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہوگا جنت مین یعنی سابقین کے ساتھ فریب کرنے والا اور بخیل اور نہ احسان رکھنے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ كَرِيْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِيْمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن بھولا غرت والا ہی اور فاجر فریبی بخیل ہے **ف** نہین جانتے ہم اس روایت کو مگر اسی سند سے **باب** مَا جَآءَ فِي النَّفَقَةِ عَلَى الْاَهْلِ باب نفقہ اہل کی فضیلت مین **عن** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَفَقَةُ الرَّجُلِ عَلٰى اَهْلِهٖ صَدَقَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خرچ آدمی کا اپنی گہر والون پر صدقہ ہے **ف** اس باب مین عبد اللہ بن عمرو اور عمرو بن امیہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ثَوْبَانَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى دَابَّتِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَدِيْنَارٌ يُنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ اَبُوْ قِلَابَةَ بَدَاَ بِالْعِيَالِ ثُمَّ قَالَ وَاَيُّ رَجُلٍ اَعْظَمُ اَجْرًا مِّنْ رَّجُلٍ يُّنْفِقُ عَلٰى عِيَالٍ لَهٗ صِغَارٍ يُّعِفُّهُمُ اللّٰهُ بِهٖ وَيُغْنِيْهِمُ اللّٰهُ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا افضل دینار وہ دینار ہی کہ خرچ کرتا ہے اسکو آدمی اپنی لڑکی بالون پر اور وہ دینار کہ خرچ کرتا ہی آدمی اسکو اپنی جانور پر اللہ کی راہ مین یعنی جہاد مین اور وہ دینار ہی کہ خرچ کرتا ہی اسکو آدمی اپنی رفیقون پر اللہ کی راہ مین کہا ابو قلابہ نی شروع کیا ذکر لڑکی بالون کا پہر کہا اور کس آدمی کو ثواب زیادہ ہوگا اس شخص سے کہ جو خرچ کرتا ہی اپنی چہوٹی لڑکون پر کہ محنت سے بچاتا ہی انکو اللہ سبب اسکی اور بی پرواہ کرتا ہی اللہ تعالی انکو سبب اسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الضِّيَافَةِ باب ضیافت کے بیان مین **عن** اَبِيْ شُرَيْحٍ الْعَدَوِيِّ اَنَّهٗ قَالَ اَبْصَرَتْ عَيْنَايَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَسَمِعَتْهُ اُذُنَايَ حِيْنَ تَكَلَّمَ بِهٖ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهٗ جَائِزَتَهٗ قَالُوْا وَمَا جَائِزَتُهٗ قَالَ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ قَالَ وَالضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّمَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَسْكُتْ **ترجمہ** روایت ہے ابی شریح عدوی سے کہا انہون نے دیکھا ہے میری آنکھون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور سنا ہے میرے کانون نے جب آپنی یہ کلام فرمایا فرمایا آپنی جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلی دن پر چاہیے کہ خاطر کری اپنی مہمان کی اور تکلف بنا دی جائزہ اسکا کہا صحابہ نے کیا ہی جائزہ کہا ایکدن اور ایک رات اور فرمایا کہ ضیافت تین دن ہے اور جو اسکے بعد ہو صدقہ ہی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ پر اور پچھلی دن پر تو بات نیک کہی یا چپ رہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** قولہ تکلف بنا دی جائزہ اسکا یعنی ایکدن اور رات عمدہ مکلف کہانا اُسی کہلاوے عادت سے کچھ بڑھ کر اور تین دن ضیافت واجب ہے اور زیادہ مستحب ہے اور اگر صاحب خانہ پر بار ہو تو تین دن کے بعد اُسی تکلیف دینا مہمان کو جائز نہین شاید یہ شک ہے ہوا ایکدن مہمان تین دن مہمان چوتہی دن کا بی ایمان **عن** اَبِيْ شُرَيْحٍ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الضِّيَافَةُ ثَلَاثَةُ اَيَّامٍ وَّجَائِزَتُهٗ يَوْمٌ وَّلَيْلَةٌ وَّمَا اُنْفِقَ عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَّلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ وَمَعْنٰى قَوْلِهٖ لَا يَثْوِيْ عِنْدَهٗ يَعْنِي الضَّيْفَ لَا يُقِيْمُ عِنْدَهٗ حَتّٰى يَشْتَدَّ عَلٰى صَاحِبِ الْمَنْزِلِ وَالْحَرَجُ هُوَ الضِّيْقُ اِنَّمَا قَوْلُهٗ حَتّٰى يُحْرِجَهٗ يَقُوْلُ حَتّٰى يُضَيِّقَ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی شریح کعبی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ضیافت تین دن ہے اور جائزہ ایکدن اور رات اور جو اسکے بعد خرچ کرے صاحب خانہ وہ صدقہ ہی اور حلال نہین مہمان کو کہ ٹہیرا رہی اسکے پاس یہانتک کہ حرج مین ڈالدی اُسکو اور معنی لا یثوی کے یہ ہے کہ قیام نکری میزبان کے نزدیک یہانتک کہ شاق گذری اُسپر اور حرج مین نہ ڈالی یعنے تنگ نکرے اُسکو اور حرج کے معنی یہی ہے کہ تنگی مین ڈالی اُسکو **ف** اس باب مین عائشہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور روایت کیا یہ حدیث مالک بن انس اور لیث بن سعد نے انہون نے سعید مقبری سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو شریح خزاعی وہ کعبی ہین اور وہ عدوی ہین اور نام انکا خویلد بن عمرو ہے **باب** مَا جَآءَ فِي السَّعْيِ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْيَتِيْمِ

عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ يَرْفَعُهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ السَّاعِيْ عَلَى الْاَرْمَلَةِ وَالْمِسْكِيْنِ كَالْمُجَاهِدِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ كَالَّذِيْ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ **ترجمہ** روایت ہے صفوان سے وہ پہونچاتے ہیں اس حدیث کو آنحضرت تک کہ فرمایا آپنے سعی کرنیوالا رانڈوں اور مسکینوں کے کاموں میں مانند جہاد کرنیوالے کے ہے اللہ کی راہ میں یا مانند اُسکی کہ روزہ رکھے دن کو اور نماز پڑھے رات کو **ف** روایت کی ہمسے انصاری نے اُنہوں نے معن سے اُنہوں نے مالک سے اُنہوں نے ثور بن زید سے اُنہوں نے ابی الغیث سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابوالغیث کا نام سالم ہے وہ مولی ہیں عبداللہ بن مطیع کے اور ثور بن زید شامی ہیں اور ثور بن زید مدنی

بَابُ مَا جَاءَ فِيْ طَلَاقَةِ الْوَجْهِ وَحُسْنِ الْبِشْرِ باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے ملنے کا بیان

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَعْرُوْفٍ صَدَقَةٌ وَاِنَّ مِنَ الْمَعْرُوْفِ اَنْ تَلْقَى اَخَاكَ بِوَجْهٍ طَلْقٍ وَاَنْ تُفْرِغَ مِنْ دَلْوِكَ فِيْ اِنَاءِ اَخِيْكَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نیک کام صدقہ ہے اور نیک کاموں سے یہ بھی ہے کہ ملے تو اپنے بھائی سے کشادہ پیشانی اور ڈال دے تو اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے برتن میں یعنی پانی **ف** اس باب میں ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الصِّدْقِ وَالْكَذِبِ باب صدق و کذب کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ يَهْدِيْ اِلَى الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ يَهْدِيْ اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَصْدُقُ وَيَتَحَرَّى الصِّدْقَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّيْقًا وَاِيَّاكُمْ وَالْكَذِبَ فَاِنَّ الْكَذِبَ يَهْدِيْ اِلَى الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ يَهْدِيْ اِلَى النَّارِ وَمَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَكْذِبُ وَيَتَحَرَّى الْكَذِبَ حَتّٰى يُكْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم صدق کو اسلئے کہ صدق راہ بتاتا ہے نیکی کی اور نیکی راہ بتاتی ہے جنت کی اور آدمی ہمیشہ سچ بولتا ہے اور ڈھونڈھتا ہے سچ کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک صدیق اور بچو تم جھوٹ سے اسلئے کہ جھوٹ راہ بتاتا ہے بدی کی اور بدی راہ بتاتی ہے دوزخ کی اور آدمی ہمیشہ جھوٹ بولتا رہتا ہے اور ڈھونڈھتا ہے جھوٹ کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہے اللہ کے نزدیک کذاب یعنی بہت جھوٹ بولنے والا **ف** اس باب میں ابی بکر اور عمر اور عبداللہ بن شخیر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَا جَاءَ بِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جھوٹ بولتا ہے بندہ دور رہ جاتا ہے اس سے فرشتہ ایک میل اس بو کے سبب سے جو اُسکے پاس سے آتی ہے **ف** کہا یحیی نے جب بیان کی میں نے یہ حدیث عبدالرحیم بن ہارون سے تو کہا اُنہوں نے کہ ہاں یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور منفرد ہوئے ہیں اسکی روایت کے ساتھ عبدالرحیم بن ہارون

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفُحْشِ باب بدگوئی کی برائی میں

عَنْ اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا كَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا شَانَهُ وَمَا كَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْءٍ اِلَّا زَانَهُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہوئی بدگوئی کسی چیز میں مگر خراب کر دیا اُسکو اور نہوئی حیا کسی چیز میں مگر زینت دیدی اُسکو **ف** اس باب میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبدالرزاق کی روایت سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِيَارُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا وَلَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاحِشًا وَلَا مُتَفَحِّشًا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تم میں بہتر لوگ وہ ہیں جو اچھے خلق والے ہیں اور نہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدگوئی کی عادت رکھنے والے اور نہ بناوٹ سے بدگوئی کرنیوالے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي اللَّعْنَةِ باب لعنت کے بیان میں

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهِ وَلَا بِالنَّارِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کو مت کہو کہ تجھپر لعنت ہو اللہ کی اور نہ یہ کہ تجھپر غضب ہو اللہ کا اور نہ یہ کہ تو دوزخ میں جا **ف** اس باب میں ابن عباس اور ابی ہریرہ اور ابن عمر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِيِّ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں ہے مومن طعن کرنیوالا اور نہ لعنت کرنیوالا اور نہ فحش بکنے والا اور نہ بیہودہ گو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ سے اس سند کے سوا اور سندوں سے بھی

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ الرِّيْحَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَا تَلْعَنِ الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مَاْمُوْرَةٌ وَاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک مرد نے لعنت کی ہوا کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی آگے

تو فرمایا آپ نے مت لعنت کرو ہوا کو اسلئے کہ وہ تو فرمان بردار ہے اور بیشک جس نے لعنت کی ایسی چیز کو جو لعنت کے لائق نہیں تو لوٹ آتی ہے لعنت اوپر اُسکے **ف** یہ حدیث حسن غریب ہے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو مگر بشر بن عمر نے **باب** مَا جَاءَ فِي تَعْلِيمِ النَّسَبِ باب تعلیم نسب کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَعَلَّمُوا مِنْ أَنْسَابِكُمْ مَا تَصِلُونَ بِهِ أَرْحَامَكُمْ فَإِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِي الْأَهْلِ مَثْرَاةٌ فِي الْمَالِ مَنْسَأَةٌ فِي الْأَثَرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سیکھو تم نانون سے اسقدر کہ حسن سلوک کرسکو اپنے ناتی دارون سے اسلئے کہ حسن سلوک کرنا ناتی داروں سے موجب ہے محبت کا گھر والوں میں اور سبب ہے زیادتی کا مال کا اور سبب ہے تاخیر موت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مراد منساۃ فی الاثر سے زیادتی عمر کی ہے **باب** مَا جَاءَ فِي دَعْوَةِ الْأَخِ لِأَخِيهِ بِظَهْرِ الْغَيْبِ باب پیٹھ پیچھے اپنے بھائی کے لئے دعا کرنیکے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا دَعْوَةٌ أَسْرَعَ إِجَابَةً مِنْ دَعْوَةِ غَائِبٍ لِغَائِبٍ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی دعا ایسی جلد قبول ہونیوالی نہیں جیسی غائب کی غائب کے لئے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور افریقی جو راوی حدیث ہیں وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نام انکا عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الشَّتْمِ باب شتم یعنی گالی کے بیان میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمُسْتَبَّانِ مَا قَالَا فَعَلَى الْبَادِي مِنْهُمَا مَا لَمْ يَعْتَدِ الْمَظْلُومُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو گالی گلوچ کرنیوالوں نے جو کچھ کہا وبال اُسکا شروع کرنیوالے پر ہے اُن دونوں میں سے جبتک کہ مظلوم زیادتی نکرے یعنی بڑھکر نبولے **ف** اس باب میں سعد اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن مغفل سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا الْأَحْيَاءَ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہتے تھے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت گالی دو مُردوں کو کہ ایذا دوگے تم بسبب اُسکے زندوں کو **ف** اختلاف کیا ہے اصحاب سفیان نے اس حدیث میں سو روایت کی بعضوں نے حفری کی مانند اور روایت کی بعضوں نے سفیان سے انہوں نے زیاد بن علاقہ سے کہا زیاد نے کہ سنا میں نے ایک مرد سے کہ روایت کرتا تھا نزدیک مغیرہ بن شعبہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عَنْ** عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ قَالَ زُبَيْدٌ قُلْتُ لِأَبِي وَائِلٍ أَنْتَ سَمِعْتَهُ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتل اُسکا کفر کہا زبید نے کہا میں نے ابی وائل سے تم نے سنا ہے عبد اللہ سے انہوں نے کہا کہ ہاں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي قَوْلِ الْمَعْرُوفِ باب شیرین زبانی کے بیان میں **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ غُرَفًا تُرَى ظُهُورُهَا مِنْ بُطُونِهَا وَبُطُونُهَا مِنْ ظُهُورِهَا فَقَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ لِمَنْ هِيَ يَا رَسُولَ اللهِ فَقَالَ لِمَنْ أَطَابَ الْكَلَامَ وَأَطْعَمَ الطَّعَامَ وَأَدَامَ الصِّيَامَ وَصَلَّى بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں جھروکے ہیں کہ دکھائی دیتی ہیں پشتیں انکی انکے اندر سے اور باطن انکے باہر سے سو کھڑا ہوا ایک اعرابی اور عرض کی کہ کسکے لئے ہیں وہ یا رسول اللہ فرمایا جو اچھی طرح کرے بات یعنی نرمی سے اور کھلاوے کھانا اور اکثر رکھے روزہ اور رات کو جب لوگ سوتے ہوں نماز پڑھے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبد الرحمن بن اسحق کے روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي فَضْلِ الْمَمْلُوكِ الصَّالِحِ باب مملوک نیک کی فضیلت میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نِعِمَّا لِأَحَدِهِمْ أَنْ يُطِيعَ اللهَ وَيُؤَدِّيَ حَقَّ سَيِّدِهِ يَعْنِي الْمَمْلُوكَ وَقَالَ كَعْبٌ صَدَقَ اللهُ وَرَسُولُهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا خوب ہے ایک انکے لئے کہ اطاعت کرے اللہ کی اور ادا کرے حق اپنے آقا کا مراد رکھتے تھے آپ اس قول سے لونڈی غلام کو اور کہا کعب نے سچ کہا اللہ نے اور اُسکے رسول نے **ف** اس باب میں ابی موسیٰ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةٌ عَلَى كُثْبَانِ الْمِسْكِ أُرَاهُ قَالَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَبْدٌ أَدَّى حَقَّ اللهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ أَمَّ قَوْمًا وَهُمْ بِهِ رَاضُونَ وَرَجُلٌ يُنَادِي بِالصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں مشک کے ٹیلوں پر گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا قیامت کے دن ایک وہ بندہ جس نے ادا کیا اپنی حق اللہ کا اور حق اپنے موالی کا اور دوسرا وہ مرد کہ امامت کی اُسنے ایک قوم کی اور وہ اُس سے راضی ہیں اور تیسرا وہ مرد کہ اذان دیتا ہے پانچوں نماز کی رات اور دن میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی کو مگر سفیان کی روایت سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن قیس ہے **باب** مَا جَاءَ فِي

مُعَاشَرَۃِ النَّاسِ باب معاشرت مردم کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اتَّقِ اللّٰہَ حَیْثُمَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَۃَ الْحَسَنَۃَ
تَمْحُھَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ ترجمہ روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ڈر اللہ سے جہاں کہیں ہے تو اور پیچھے کر ہر برائی کی ایک بھلائی کہ مٹا دے اسکو
اور مل ساتھ لوگوں کے نیک خلقی سے ف اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے ابو احمد اور ابو نعیم سے
انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے اسی اسناد سے کہا محمود نے اور روایت کی ہم سے وکیع نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے میمون سے انہوں نے معاذ بن جبل
سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند کہا محمود نے اور صحیح حدیث ابی ذر کی ہے

بدگمانی کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِیْ ظَنِّ السُّوْءِ باب بدگمانی کے بیان میں عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَکْذَبُ الْحَدِیْثِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بچو تم گمان
سے کہ گمان سب باتوں سے زیادہ جھوٹ ہے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے سنا میں نے عبد بن حمید سے ذکر کرتے تھے بعض اصحاب سفیان سے کہ کہا سفیان نے کہ گمان دو قسم
ہے ایک گناہ ہے ایک گناہ نہیں سو گناہ وہ ہے کہ گمان کرے اور زبان پر لاوے اور فقط دل میں گمان کرے اور زبان سے ذکر نہ کرے تو کچھ گناہ نہیں

خوش طبعی کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمِزَاحِ باب خوش طبعی کے بیان میں عَنْ اَنَسٍ قَالَ اِنْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیُخَالِطُنَا حَتّٰی اِنْ کَانَ لَیَقُوْلُ لِاَخٍ لِیْ صَغِیْرٍ یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَا فَعَلَ
النُّغَیْرُ ترجمہ روایت ہے انس سے کہا انہوں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے اختلاط کرتے تھے یہاں تک کہ فرماتے تھے میرے چھوٹے بھائی سے اے ابا عمیر کیا کیا نغیر نے مترجم
ابا عمیر بطرز اذن آپ انس کے بھائی کو فرماتے تھے اور نغیر ایک چڑیا ہے لال چونچ کی ہندی میں اسے لال کہتے ہیں اس حدیث سے گاہ گاہ مزاح مسنون ہوا اور دوام اسکا موجب
قساوت قلب اور زوال ہیبت ہے اور وہ چڑیا ان صحابی نے پالی تھی پھر وہ مر گئی اور وہ رنجیدہ تھے حضرت نے اس طرح انکا دل بہلایا اور اس حدیث سے پکڑنا جانور مدینہ کا لڑکوں کے لئے
جائز ہوا جبکہ وہ ایذا دیں اسکو اور استمالت صغیر کی اور دلجوئی اسکی مسنون ہوئی روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی التیاح سے انہوں نے انس
سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو التیاح کا نام یزید بن حمید ہے عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ تُدَاعِبُنَا قَالَ اِنِّیْ لَا اَقُوْلُ اِلَّا حَقًّا ترجمہ
روایت ہے ابوہریرہ سے کہا عرض کیا ہم نے کہ یا رسول اللہ آپ ہم سے خوش طبعی کرتے ہیں فرمایا ہاں میں نہیں کہتا ہوں مگر سچ بات ف یہ حدیث حسن ہے اور مراد تداعبنا تمازحنا
سے یعنے مزاح کرتے ہیں آپ ہم سے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ قَالَ مَحْمُوْدٌ قَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ اِنَّمَا یَعْنِیْ بِہٖ
اَنَّہٗ یُمَازِحُہٗ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں فرمایا اے دو کان والے کہا محمود نے کہا اسامہ نے مراد اس سے مزاح تھا عَنْ اَنَسٍ اَنَّ
رَجُلًا اسْتَحْمَلَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنِّیْ حَامِلُکَ عَلٰی وَلَدِ نَاقَۃٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِ النَّاقَۃِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھَلْ تَلِدُ الْاِبِلَ اِلَّا النُّوْقُ ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ایک مرد نے سواری مانگی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے میں تجھے سوار کرونگا اونٹنی کے بچہ پر
اسنے عرض کی یا رسول اللہ میں اونٹنی کا بچہ لیکر کیا کرونگا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آیا اونٹوں کو کوئی اور بھی جنتا ہے سوا اونٹنیوں کے یعنے جتنے اونٹ ہیں سب اونٹنیوں
ہی کے بچے ہیں ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے

تکرار کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمِرَاءِ باب تکرار کرنے کے بیان میں عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ مَنْ تَرَکَ الْکَذِبَ وَھُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَہٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَھُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَہٗ فِیْ وَسَطِھَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَہٗ بُنِیَ لَہٗ فِیْ اَعْلَاھَا
ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے چھوڑ دیا جھگڑا اور تکرار کرنا اور وہ باطل تھا بنایا جائیگا اسکی لئے ایک مکان کنارہ جنت میں اور جسنے چھوڑا جھگڑا
اور وہ حق پر تھا بنایا جاویگا اسکی لئے ایک گھر جنت کی بیچ میں اور جسنے اپنی خلق اچھے کئی بنایا جاویگا اسکے لئے ایک گھر اعلے جنت میں ف یہ حدیث حسن ہے نہیں
پہچانتے ہم اسکو مگر سلمہ بن وردان کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں

مخاصمت

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَفٰی بِکَ اِثْمًا اَنْ
لَا تَزَالَ مُخَاصِمًا ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھکو یہ گناہ کہ ہمیشہ رہے تو جھگڑتا ہوا ف یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم
مثل اسکی مگر اسی سند سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُمَارِ اَخَاکَ وَلَا تُمَازِحْہُ وَلَا تَعِدْہُ مَوْعِدًا فَتُخْلِفَہٗ ترجمہ روایت ہے ابن عباس
سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت جھگڑ تو اپنے بھائی سے اور مت دل لگی کر اس سے اور وعدہ کر اس سے ایسا کہ خلاف کرے تو اسکی ف یہ حدیث غریب ہے نہیں
جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے

مدارات کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِی الْمُدَارَاۃِ باب مدارات احباب کے بیان میں عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتِ اسْتَاْذَنَ رَجُلٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

سَلَّمَ وَاَنَا عِنْدَهٗ فَقَالَ بِئْسَ ابْنُ الْعَشِيْرَةِ اَوْ اَخُو الْعَشِيْرَةِ ثُمَّ اَذِنَ لَهٗ فَاَلَانَ لَهُ الْقَوْلَ فَلَمَّا خَرَجَ قُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قُلْتَ لَهٗ مَا قُلْتَ ثُمَّ اَلَنْتَ لَهُ
الْقَوْلَ قَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ مِنْ شَرِّ النَّاسِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اَوْ وَدَعَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اجازت مانگی ایک مرد نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آنیکی اور مین آپکے پاس تھی سو فرمایا آپنے برا ہی بیٹا قوم کا یا فرمایا بھائی قوم کا پھر اجازت دی اُسے اور نرمی کی اُس سے باتین پھر جب کہ نکلا وہ عرض
کیا مین نے کہ یا رسول اللہ پہلے تو آپنے فرمایا اُسکو جو کچھہ فرمایا یعنے برا کہا اسی پھر نرمی کی اُس سے بات پھر فرمایا آپنے اے عائشہ بدترین آدمیونکا وہ ہی جسکو چھوڑ دیا ہو لوگون نے یا فرمایا
جسکو رخصت کردیا ہو لوگون نے اُسکے بک بک کے خوف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** فِي الْاِقْتِصَادِ فِي الْحُبِّ وَالْبُغْضِ محبت اور بغض کے میانہ روی کے
بیان مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اُرَاهُ رَفَعَهٗ قَالَ اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ
يَوْمًا مَّا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے گمان کرتا ہون مین کہ مرفوع کیا اُنہون نے اس حدیث کو یعنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے دوست رکھہ تو اپنے دوستکو آسانی
اور توسط سے کہ شاید ہوجاوے وہ تیرا دشمن کسی دن اور دشمنی کر دشمن سے آسانی اور توسط کے ساتھ کہ شاید ہو جاوے وہ تیرا دوست کسی دن یعنی دوستی اور دشمن کے دشمنی
پر اعتماد کلی نکر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو اس اسناد سی مگر اسی وجہ سے اور روایت کیگئی یہ حدیث ایوب سے اور اسنادسی روایت کیا اسکو حسن بن ابی جعفر نے اور
وہ بھی روایت ضعیف ہے اور حسن نے روایت کیے اپنی اسناد سی جو پہونچتی ہے علی تک اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اور صحیح یہ ہے کہ مروی ہے یہہ حضرت علی سے موقوفاً +
باب مَا جَاءَ فِي الْكِبْرِ باب تکبر کے مذمت مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ
مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ كِبْرٍ وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم نے نہین داخل ہوگا جنت مین جسکے دل مین ایک رائی کے دانے برابر تکبر ہے اور نہین داخل ہوگا دوزخ مین جسکے دل مین رائی کے دانے برابر ایمان ہے **ف** اس باب
مین ابی ہریرہ اور ابن عباس اور سلمہ بن اکوع اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ كِبْرٍ وَّلَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِيْمَانٍ قَالَ فَقَالَ رَجُلٌ اِنَّهٗ
يُعْجِبُنِيْ اَنْ يَّكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَّنَعْلِيْ حَسَنًا قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ وَغَمَصَ النَّاسَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سی کہ نبی صلی
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل نہوگا جنت مین جسکے دل مین ایک ذرہ بھی کبر ہے اور داخل نہوگا دوزخ مین جسکے دل مین ایک ذرہ بھی ایمان ہے کہا راوی نے عرض کیا ایک مرد نے کہ
پسند آتا ہی مجھے کہ ہووے کپڑا میرا اچھا اور جوتا میرا اچھا فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہی جمال کو ولیکن کبر اُسمین ہے جسنے رد کردیا حق کو اور حقیر سمجھا لوگون کو **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** یعنے حلال چیزون کے ساتھ زینت کرنا مثلاً نئے کپڑے پہننا خوبصورت جوتا پہننا تکبر نہین تکبر یہی ہے کہ آدمی احکام الٰہی کو کسی
طرح قبول نکرے بلکہ قبول کرنیوالون پر اُلٹا نظر حقارت سے دیکھے البتہ ایسا شخص جبتک اس حال پر ہے لائق جنت نہین **عَنْ** سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰى يُكْتَبَ فِي الْجَبَّارِيْنَ فَيُصِيْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ بن اکوع سے کہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ لئے جاتا ہے آدمی اپنے نفس کو یہانتک کہ لکھا جاتا ہی جبارین مین پھر پہونچتا ہے اُسکو وہ عذاب جو اُنہین پہونچا تھا **مترجم** ہمیشہ لئے
جاتا ہے اپنے نفس کو یعنے اپنے درجہ سے بلندی ڈھونڈھتا ہی اور بڑائی چاہتا ہے تکبر کے راہ سی لکھا جاتا ہے جبارین مین شاید جبارین سے مطلق متکبرین مراد مین یا وہ
قوم کفار مراد ہین جو ملک شام پر مسلط تھی قوم عمالقہ سی جب جہاد کیا تھا بنی اسرائیل نے اُنپر اور گرفتار ہوئے عذاب الٰہی مین اور یہ عذاب اُسکو دنیا مین پہونچتا ہی یا
آخرت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ يَقُوْلُوْنَ لِيْ فِيَّ التِّيْهُ وَقَدْ رَكِبْتُ الْحِمَارَ وَلَبِسْتُ الشَّمْلَةَ وَقَدْ حَلَبْتُ الشَّاةَ
وَقَدْ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ فَعَلَ هٰذَا فَلَيْسَ فِيْهِ مِنَ الْكِبْرِ شَيْءٌ **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سی کہا اُنہون نے کہ لوگ کہتے ہین مجھہ
مین تکبر ہے حالانکہ مین چڑھتا ہون گدہے پر اور پہنتا ہون چادر موٹی اور دوہتا ہون دودہ بکری کا اور فرمایا مجھہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے یہ کام کئے اُسمین
تکبر کچھہ نہین ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** کچھہ عوام نے اُنپر بسبب نیت حلال کے تکبر کا خیال کیا ہوگا اُسپر اُنہون نے یہ جواب دیا غرض حلال سے زینت کرنا
داخل تکبر نہین اور یہ کام جو حدیث مین مذکور ہے مسنون ہین اور جو تابع سنت ہے تکبر سے بار جہاد ور ہے تکبر یہی ہے کہ افعال نبوی کو اور اُسکی عاملون کو بنظر حقارت دیکھے

حسن خلق کا بیان

باب مَا جَآءَ فِی حُسْنِ الْخُلُقِ باب حسن خلق کے بیان مین **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَآءِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا شَیْءٌ اَثْقَلُ فِی مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ
مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداسی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کوئی چیز بھاری نہین مومن کے ترازو مین یعنی
اُنکے حسنات مین قیامت کے دن خلق حسن سے زیادہ اسلیے کہ اللہ تعالی دشمن رکھتا ہی بیحیا بدگو کو **ف** اس باب مین عائشہ اور ابی ہریرہ اور انس اور اسامہ بن شریک سی بھی روایت
ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنْ شَیْءٍ یُوْضَعُ فِی الْمِیْزَانِ اَثْقَلُ مِنْ حُسْنِ
الْخُلُقِ وَاِنَّ صَاحِبَ حُسْنِ الْخُلُقِ لَیَبْلُغُ بِهٖ دَرَجَةَ صَاحِبِ الصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداسی کہا اُنہون نے سنا مین نے رسول خدا صلی اللہ علیہ
وسلم سی فرماتے تھے کوئی شی نہین کہ جو رکہی جاوے میزان مین بھاری زیادہ حسن خلق سے اور تحقیق صاحب حسن خلق کا پہونچتا ہی صاحب صوم و صلوۃ کے درجہ کو بسبب
خلق حسن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سی **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ
تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ الْفَمُ وَالْفَرْجُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی اُس چیز کو کہ
بہت داخل کرتی ہے لوگون کو جنت مین فرمایا اللہ سی ڈرنا اور خلق حسن اور پوچھا اُس چیز کو جو بہت داخل کرتی ہے دوزخ مین فرمایا مونہہ اور فرج **ف** یہ حدیث صحیح ہے
غریب ہے اور عبد اللہ ابن ادریس بوتی ہین بیٹی زید بن عبد الرحمن اودی کے **مترجم** یعنی مونہہ سے کلمات کفر نکلتے ہین اور غیبت اور بہتان اور سب و شتم اور کذب و افترا اور حرام خوری
حرام نوشی واقع ہوتی ہے اور فرج سے زنا لواطت سحاق زلق ہوتا ہی اور یہ سب دوزخ مین جانیکا سبب ہے اور انکا رو کنا بھی بہ نسبت اور اعضا کی مشکل ہوتا ہے جب زبان
جسکا حرام کا لگا تا ہی چھوڑنا اُسکا دشوار ہوتا ہے علی ہذا القیاس فرج مین معاذ اللہ من ذلک کلہا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْمُبَارَکِ اَنَّهٗ وَصَفَ حُسْنَ الْخُلُقِ فَقَالَ
هُوَ بَسْطُ الْوَجْهِ وَبَذْلُ الْمَعْرُوْفِ وَکَفُّ الْاَذٰی **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہ اُنہون نے کہا حسن خلق یہ ہے کشادہ پیشانی سی ملنا لوگون سے اور خرچ کرنا اُس

احسان اور عفو کا بیان

چیز کا کہ مسلمانونکو نفع دیوے مال سے یا اور چیز سے اور دور کرنا تکلیف کا آدمیون سے **باب** مَا جَآءَ فِی الْاِحْسَانِ وَالْعَفْوِ باب احسان اور عفو کے بیان مین **عَنْ** اَبِی الْاَحْوَصِ
عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلُ اَمُرُّ بِهٖ فَلَا یَقْرِیْنِیْ وَلَا یُضَیِّفُنِیْ ثُمَّ یَمُرُّ بِیْ اَفَاَجْزِیْهِ قَالَ لَا اَقْرِهٖ قَالَ وَرَاٰنِیْ رَثَّ الثِّیَابِ فَقَالَ هَلْ لَکَ مِنْ
مَالٍ قَالَ قُلْتُ مِنْ کُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِیَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْغَنَمِ قَالَ فَلْیُرَ عَلَیْکَ **ترجمہ** روایت ہے ابو الاحوص سے اُنہون نے روایت کی اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے
کہ عرض کی مین نے یا رسول اللہ بعضا شخص ایسا ہی کہ مین گذرتا ہون اُس پر یعنی سفر مین اور ضیافت نہین کرتا میری اور نہ مہربانی پھر کبھی وہ گذرتا ہی مجھپر کیا مین بدلا لون اُس پر
سے یعنے مین بھی اُسکی مہمانی نکرون فرمایا آپنے نہین مہمانی کر تو اُسکی کہا راوی نے اور دیکھا مجھے حضرت نے میلے کپڑونمین تو پوچھا کیا تیرے پاس مال ہے عرض کی مین نے
ہر قسم کا مال اللہ تعالی نے مجھی دیا ہے اونٹ بکریان فرمایا آپنی پھر چاہیے کہ دیکھا جاوے تجھ پر یعنے اثر مال کا کپڑون کی سفیدی اور زینت سے **ف** اس باب مین عائشہ اور جابر
اور ابی ہریرہ سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور مراد اقرہ سے اضفہ ہے یعنے کیا ضیافت کرون مین اُسکی
اور قری بمعنی ضیافت ہے **عَنْ** حُذَیْفَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَکُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا
وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت ہو تم امعہ یعنے کہو
کہ اگر احسان کرینگے لوگ احسان کرینگے ہم بھی اور اگر ظلم کرینگے لوگ ظلم کرینگے ہم بھی و لیکن خوگر کرو اپنی نفسونکو اس امر کا کہ اگر احسان کرین لوگ تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی
کرین لوگ تمہارے ساتھ تو ظلم نکرو تم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسی مگر اسی سند سے **مترجم** امّعہ بکسر ہمزہ و تشدید میم و فتحہ عین مہملہ و آخرہ ہا وہ شخص
ہے کہ ہر پکارنیوالے کے پیچھے دوڑے اور بُرا بھلا نہ سمجھے گویا ہر پکارنیوالے سے وہ کہتا ہے انا معک یعنے مین تیرے ساتھ ہون اور یہ لفظ عورتون کیلئے مستعمل نہوا نہین کہتے
ہین امرأۃ امّعۃ اور ترجمہ مین یعنے کہو کہ اگر احسان کرینگے الخ اُسی کی تفسیر ہے **باب** مَا جَآءَ فِی زِیَارَةِ الْاِخْوَانِ باب بھائیون کی ملاقات مین

بھائیون کی ملاقات کا بیان

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ عَادَ مَرِیْضًا اَوْ زَارَ اَخًا لَهٗ فِی اللّٰهِ نَادَاهُ مُنَادٍ اَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاکَ وَ
تَبَوَّاْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے عیادت کی کسی بیمار کی یا ملاقات کی کسی اللہ واسطے بھائی کی پکارتا ہی اُسی
ایک پکارنیوالا یعنے فرشتہ یہ ہے کہ مبارکباد ہو تجھے اور مبارک ہو تیرا چلنا اور جگہ بنائی تونے جنت مین اُترنی کی **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ابو سنان کا

نام عیسے بن سنان ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے ابی رافع سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی سے کچھ تہوڑا سا مضمون باب ما جاء في الحياء باب
حیا مین عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الحياء من الايمان والايمان في الجنة والبذاء من الجفاء والجفاء
في النار ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حیا ایک ٹکڑا ہی ایمان کا اور ایمان کا انجام جنت ہے اور بیحیائی ظلم ہے اور ظلم کا انجام دوزخ ہے ف
اس باب مین ابن عمر اور ابی بکرہ اور ابوامامہ اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب ما جاء في التأني والعجلة ۔ باب تامل اور جلدی مین عن
عبد الله بن سرجس المزني ان النبي صلى الله عليه وسلم قال السمت الحسن والتؤدة والاقتصاد جزء من اربعة وعشرين جزءا من النبوة
ترجمہ روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خصلت اچھی اور تامل اور آہستگی سے ہر کام کرنا اور میانہ روی ایک ٹکڑا ہی نبوت کے چوبیس ٹکڑون مین کا ف اس باب مین ابن
عباس سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن غریب ہے اور روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہون نے نوح بن قیس سے انہون نے عبد اللہ بن عمران سے انہون نے عبد اللہ بن سرجس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اس سند مین عاصم کا اور صحیح حدیث نصر بن علی کی ہے یعنی جسکا متن اوپر گذرا عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه
وسلم قال لاشج عبد القيس ان فيك خصلتين يحبهما الله الحلم والاناة ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اشج قاصد عبد القیس
سے تم مین دو خصلتین ہین کہ دوست رکھتا ہی انکو اللہ تعالے ایک بردباری اور دوسرے تامل ف اس باب مین اشج عصری سے بھی روایت ہے تترجم اشج عبد القیس باضافت مرکب
ہے اور بعضے نسخون مین بالفتح آیا ہے غیر منصرف ہونیکے سبب سے سو لفظ عبد القیس بدل ہے اس سے اور مضاف محذوف ہے یعنے وافد عبد القیس کے اے قاصد اسکے اور نام انکا منذر
یہہ قائد اور رئیس تہے قبیلہ عبد القیس کے قاصدون کے مروی ہے کہ جب قاصد اس قبیلہ کے مدینہ مین حاضر ہوئے لپکنے کو سواریون پر سے گر پڑے اور زمین پر کود کر باظہار شوق دوڑ کر
حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اشج اترے اور غسل کیا اور کپڑے پہنے اور مسجد مین آکر دو رکعت نماز ادا کی پہر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئے جب حضرت نے یہ حدیث فرمائی
(لمعات) مروی ہے کہ جب حضرت نے ان دو صفتون کی انکو خبر دی انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہہ صفتین دونون میری کسب و محنت سے ہین یا اللہ تعالے کی خلق سے
اور میری جبلت سی فرمایا اللہ تعالے کے خلق سے وہ خوش ہوئے اور کہا شکر ہے اس خدا کا جسنے مجہہ مین دو صفتین پیدا کین جنکو وہ دوست رکہتا ہے عن سهل
بن سعد الساعدي قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الاناة من الله والعجلة من الشيطان ترجمہ روایت ہے سہل بن سعد ساعدی سے کہا فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تامل و تاخیر اور آہستگی اللہ کیطرف سے ہے اور جلدی اور شتابی شیطان کیطرف سے ہے ف یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہی بعض اہل علم نے
عبد المہیمن بن عباس مین اور ضعیف کہا انکو بسبب قلت حافظہ کے باب ما جاء في الرفق باب نرمی کے بیان مین عن ابي الدرداء عن النبي صلى
الله عليه وسلم قال من اعطي حظه من الرفق فقد اعطي حظه من الخير ومن حرم حظه من الرفق فقد حرم حظه من الخير ترجمہ روایت ہے ابی
الدرداء سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسکو ملا حصہ اسکا نرمی سے بیشک ملا اسکو حصہ خیر سے اور جو محروم رہا نرمی کے حصہ سے وہ محروم رہا خیر کے حصہ سے ف اس باب مین عائشہ اور
جریر بن عبد اللہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے باب ما جاء في دعوة المظلوم باب مظلوم کی دعا کے بیان مین عن ابن عباس ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم بعث معاذا الى اليمن فقال اتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا معاذ کو یمن کیطرف اور فرمایا ڈر تو اور بچ بددعا سے مظلوم کے اسلئے کہ نہین ہے اسکے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ یعنی بہت جلد قبول ہوتی ہے ف
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو معبد کا نام نافذ ہے اور اس باب مین انس اور ابی ہریرہ اور عبد اللہ بن عمر اور ابی سعید سے روایت ہے باب ما جاء في خلق النبي
صلى الله عليه وسلم باب خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین عن انس قال خدمت رسول الله صلى الله عليه وسلم عشر سنين فما قال
لي اف قط وما قال لشيء صنعته لم صنعته ولا لشيء تركته لم تركته وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم من احسن الناس خلقا ولا مسست
خزا قط ولا حريرا ولا شيئا كان الين من كف رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا شممت مسكا قط ولا عطرا كان اطيب من عرق
رسول الله صلى الله عليه وسلم ترجمہ روایت ہے انس سے کہا انہون نے خدمت کی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی دس برس سو کبھی نکہا مجھے اف اور نہ کہا
کسی کام کو کہ کیا مین نے کیون کیا تونے اور نہ کسی چیز کو کہ چہوڑ دیا مین نے کیون چہوڑ دیا تو نے اور تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سب آدمیون سے بہتر خلق مین اور نہ

چھوا میں نے کوئی ریشم کبھی اور نہ حریرا اور نہ اور کوئی چیز کہ نرم ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ہتیلی سے اور نہ سونگھا میں نے مشک کبھی اور نہ کوئی عطر خوشبو زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پسینے سے **ف** اس باب میں عائشہ اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ عَبْدِ اللّٰہِ الْجَدَلِیِّ یَقُوْلُ سَأَلْتُ عَائِشَۃَ عَنْ خُلُقِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ لَمْ یَکُنْ فَاحِشًا وَّلَا مُتَفَحِّشًا وَّلَا صَخَّابًا فِی الْاَسْوَاقِ وَلَا یَجْزِیْ بِالسَّیِّئَۃِ السَّیِّئَۃَ وَلٰکِنْ یَّعْفُوْ وَیَصْفَحُ **ترجمہ** روایت ہے ابی عبد اللہ جدلی سے کہتے تھے وہ کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے خلق رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سو فرمایا انہوں نے کہ نہ تھی فحش کی عادت آپکی اور نہ بتکلف فحش کہنے والے اور نہ بازاروں میں چیخنے والے اور بدلا نہ دیتے تھے برائی کا برائی سے ولیکن عفو کرتے تھے اور درگذر فرماتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو عبد اللہ جدلی کا نام عبد بن عبد ہی اور کہتے ہیں عبد الرحمن بن عبد بھی کہتے ہیں **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ حُسْنِ الْعَھْدِ باب خوبی سے نباہ کرنیکے بیان میں **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ اَزْوَاجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰی خَدِیْجَۃَ وَمَا بِیْ اَنْ اَکُوْنَ اَدْرَکْتُھَا وَمَا ذَاکَ اِلَّا لِکَثْرَۃِ ذِکْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَھَا وَاِنْ کَانَ لَیَذْبَحُ الشَّاۃَ فَیَتَتَبَّعُ بِھَا صَدَائِقَ خَدِیْجَۃَ فَیُھْدِیْھَا لَھُنَّ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا انہوں نے نہیں رشک آیا مجھے کسی بی بی پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی بیبیوں میں سے اتنا جتنا کہ رشک آیا مجھے خدیجہ رضی اللہ عنہا پر اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں انکی زمانہ کو پاتی اور کوئی سبب نہ تھا اس رشک کا مگر بہت یاد کرنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا انکو اور بیشک تھے آنحضرت کہ ذبح کرتے بکری پھر ڈھونڈتے تھے خدیجہ کی کسی دوست کو عورتوں میں سے اور ہدیہ دیتے انکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ مَعَالِی الْاَخْلَاقِ باب عمدہ اخلاق کے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجْلِسًا یَّوْمَ الْقِیٰمَۃِ اَحَاسِنَکُمْ اَخْلَاقًا وَّاِنَّ مِنْ اَبْغَضِکُمْ اِلَیَّ وَاَبْعَدِکُمْ مِنِّیْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ الثَّرْثَارُوْنَ وَالْمُتَشَدِّقُوْنَ وَالْمُتَفَیْھِقُوْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ عَلِمْنَا الثَّرْثَارِیْنَ وَالْمُتَشَدِّقِیْنَ فَمَا الْمُتَفَیْھِقُوْنَ قَالَ الْمُتَکَبِّرُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم میں سے بہت پیارے میرے نزدیک اور بہت قریب بیٹھنے میں میرے نزدیک قیامت کے دن وہ لوگ ہیں جنکے اخلاق اچھے ہیں اور تحقیق کہ تم میں سے دشمن زیادہ میرے اور دور تر مجھ سے قیامت کے دن بہت باتونی ہیں اور منہ بھر کر باتیں کرنے والے اور دماغ سے باتیں کرنے والے عرض کی لوگوں نے یارسول اللہ معلوم کیا ہمنے ثرثارین اور متشدقین کو اور کیا ہیں متفیہقون آپنے فرمایا تکبر کرنیوالے **ف** اس باب میں ابو ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور ثرثار کے معنے کثیر الکلام اور متشدق جو لوگوں پر بڑھ بڑھ کر باتیں کرے یعنی لاف زنی اور بیہودہ گوئی کرے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث مبارک بن فضالہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر نہ کیا اس سند میں عبد ربہ بن سعید کو اور یہ حدیث صحیح تر ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی اللَّعْنِ وَالطَّعْنِ باب لعن اور طعن کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَکُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن نہیں ہوتا لعنت کرنیوالا **ف** اس باب میں ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اسی اسناد سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اسمیں کہ فرمایا آنحضرت نے لَا یَنْبَغِیْ لِلْمُؤْمِنِ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا یعنے لائق نہیں ہے مومن کو کہ لعنت کرنیوالا ہو **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ کَثْرَۃِ الْغَضَبِ باب کثرت غضب کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ عَلِّمْنِیْ شَیْئًا وَّلَا تُکْثِرْ عَلَیَّ لَعَلِّیْ اَعِیْہِ فَقَالَ لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذٰلِکَ مِرَارًا کُلُّ ذٰلِکَ یَقُوْلُ لَا تَغْضَبْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ کچھ سکھا دیجئے مجھکو اور بہت نہ فرمائیے شاید کہ میں یاد کر لوں فرمایا آپنے غصہ مت کر وہ کئی بار پوچھتا تھا آپ یہی فرماتے تھے غصہ مت کر **ف** اس باب میں ابی سعید اور سلیمان بن صرد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حصین کا نام عثمان بن عاصم اسدی ہے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ الْجُھَنِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَّھُوَ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنْفِذَہٗ دَعَاہُ اللّٰہُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَہٗ فِیْ اَیِّ الْحُوْرِ شَآءَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ضبط کر جاوے غصہ کو اور وہ طاقت رکھتا ہو اسکے جاری کرنیکی بلاویگا اسے اللہ تعالے سب لوگوں کے سامنے تاکہ پسند کر لیوے وہ جس حور کو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ اِجْلَالِ الْکَبِیْرِ باب بڑوں کی تعظیم میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اَکْرَمَ شَابٌّ شَیْخًا لِسِنِّہٖ اِلَّا قَیَّضَ اللّٰہُ لَہٗ مَنْ یُّکْرِمُہٗ عِنْدَ سِنِّہٖ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں تعظیم کے کسی جوان نے کسی بوڑھے کی بسبب سن و سال اسکی کے مگر یہ کہ اللہ تعالے مقرر کریگا اسکے لئے ایسا

شخص کہ تعظیم کرے اُسکی وقت بڑھاپے کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر یزید بن بیان اور ابوالرجال انصاری کی روایت سے **باب** مَا جَآءَ فِی الْمُتَهَاجِرِیْنَ
باب ترک کرنیوالوں ملاقات کے بیان میں **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْاِثْنَیْنِ وَالْخَمِیْسِ فَیُغْفَرُ فِیْهِمَا لِمَنْ
لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ اِلَّا الْمُتَهَاجِرَیْنِ یَقُوْلُ رُدُّوْا هٰذَیْنِ حَتّٰی یَصْطَلِحَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھولی جاتی ہیں دروازہ جنت کی
دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اور بخشدیے جاتی ہیں وہ لوگ کہ شرک نکیا اُنہوں نے اللہ تعالے کی ساتھ مگر وہ دونوں شخص کہ جنہوں نے ترک ملاقات کی ہو فرماتا ہے اللہ تعالے پہیر دو اُن دونوں
کو یہانتک کہ صلح کریں آپس میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے بعضے روایتوں میں لفظ ذروا کا بجائے ردوا کی اور مراد متہاجرین سی متصارمین ہیں اور یہہ روایت
مثل اُس روایت کے ہی کہ مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنے لا یحل لمسلم ان یہجر اخاہ فوق ثلثۃ ایام یعنی حلال نہیں مسلمان کو ترک ملاقات اور قطع
محبت کرنا اپنی بہائی سے تین دن سی زیادہ **مترجم** متصارمین صرم سے ہی بمعنے قطع کے یعنے متہاجرین سے وہ دو شخص مراد ہیں کہ جنہوں نے قطع ملاقات کی ہو اور حسب سلامت
چہوڑدی ہو نہ یہ کہ بسبب کسے ضرورت کے مثل سفر وغیرہ کے ملاقات نہوئی ہو کہ وہ مورد طعن نہیں اور قطع ملاقات سے وہ قطع مراد ہے کہ بغیر عذر شرعی ہو یعنے بغیر اسکے کہ اپنے بہائی سے
کوئی امر خلاف شرع فسق و فجور و بدعت ظہور میں آوے ترک ملاقات کی ہو اور بصورت وقوع ان امور کے مہاجرت جایز ہے قابل ملامت نہیں اور سلف سے ثابت ہے چنانچہ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن تین شخصوں سے جنہوں نے غزوۂ تبوک سے تخلف کیا تہا پچاس روز تک صحابہ کو ترک ملاقات کا حکم فرمایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنی بیبیوں سے ایک ماہ کامل ترک ملاقات کی اور حضرت عائشہ نے ابن زبیر رضی اللہ عنہما سی ایک مدت بات نکی اور امام احمد بن حنبل نے حارث محاسبی سے ترک صحبت کے
بسبب اسکی کہ اُسنے ایک کتاب تصنیف کی تہی علم کلام میں مگر ان سب میں نیت بخیر جانبین جیسے کہ ان بزرگوں کی تہی (کذا ذکرہ الشیخ فی شرح المشکوۃ) **باب** مَا جَآءَ
فِی الصَّبْرِ باب صبر کے بیان میں **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَنَّ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ سَاَلُوا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَاَلُوْا فَاَعْطَاهُمْ ثُمَّ قَالَ
مَا یَكُوْنُ عِنْدِیْ مِنْ خَیْرٍ فَلَنْ اَدَّخِرَهٗ عَنْكُمْ وَمَنْ یَّسْتَغْنِ یُغْنِهِ اللّٰهُ وَمَنْ یَّسْتَعْفِفْ یُعِفَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ یَّتَصَبَّرْ یُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَمَا اُعْطِیَ اَحَدٌ شَیْئًا هُوَ
خَیْرٌ وَّاَوْسَعُ مِنَ الصَّبْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ چند لوگوں نے انصار کے کچھ مانگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے انکو دیا پہر مانگا پہر دیا پہر فرمایا جو ہوتا ہے میرے پاس کچھ مال تو
جمع نہیں کر رکھتا میں اسکو تمسے چھپا کر اور جو غنا ظاہر کرے یعنے قناعت کرے غنی کرتا ہے اسکو اللہ تعالے اور جو ترک سوال کرے لوگوں سے اسکو سوال سے بچاتا ہے اللہ تعالے اور جو صبر کی عادت
ڈالی اسکو توفیق صبر دیتا ہے اللہ تعالے اور کسی کو کوئی چیز نہ ملے بہتر اور کشادہ زیادہ صبر سے **ف** اسباب میں انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے
مالک سے اور دونوں لفظ مروی ہیں یعنے فلن ادخرہ او فلم ادخرہ معنے دونوں کے ایک ہیں غرض یہی ہے کہ تمسے روکتا نہیں مال اور جو تمسے نہیں روکتا ہوں
باب مَا جَآءَ فِیْ ذِی الْوَجْهَیْنِ باب مونہہ دیکہی بات کہنی والیکے بیان میں **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ
شَرِّ النَّاسِ عِنْدَ اللّٰهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ذَا الْوَجْهَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بدتر آدمیوں کا قیامت کے دن ذوالوجہین ہے
ف اسباب میں عمار اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِی النَّمَّامِ باب چغلخور کے بیان میں **عن** هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی
حُذَیْفَةَ بْنِ الْیَمَانِ فَقِیْلَ لَهٗ هٰذَا یُبَلِّغُ الْاُمَرَآءَ الْحَدِیْثَ عَنِ النَّاسِ فَقَالَ حُذَیْفَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ
قَتَّاتٌ قَالَ سُفْیَانُ وَالْقَتَّاتُ النَّمَّامُ **ترجمہ** روایت ہے ہمام بن الحارث سے کہا گذرا ایک مرد حذیفہ بن یمان کی پاس سے سو کہا اُنسے کسی نے یہ لوگوں کی باتیں لگاتا ہے امیروں کے
پاس سو کہا حذیفہ نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہے داخل نہوگا جنت میں قتات کہا سفیان نے قتات چغلخور ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
باب مَا جَآءَ فِی الْعِیِّ باب تامل سے کلام کرنیکے بیان میں **عن** اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَیَآءُ وَالْعِیُّ شُعْبَتَانِ مِنَ الْاِیْمَانِ
وَالْبَذَآءُ وَالْبَیَانُ شُعْبَتَانِ مِنَ النِّفَاقِ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حیا اور تامل کرنا کلام میں دو شاخیں ہیں ایمان کی اور بیہودہ گوئی
اور بہت کلام کرنا دو شاخیں ہیں نفاق کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی غسان محمد بن مطرف کی روایت سے کہا ابو عیسےٰ نے اور عی کی معنے
قلت کلام کے ہیں اور بذا فحش گوئی اور بیان کثرت کلام جیسے کہ خطبا خطبہ پڑہتی ہیں اور بہت باتیں بناتی ہیں اور لوگوں کی تعریف کرتے ہیں کہ جس سے اللہ راضی نہیں
یعنے فساق کی مدح و ثنا کرتے ہیں **باب** مَا جَآءَ اِنَّ مِنَ الْبَیَانِ لَسِحْرًا باب اس بیان میں کہ بعضا بیان جادو ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلَیْنِ قَدِمَا

فِي زَمَانِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَخَطَبَا فَعَجِبَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِهِمَا فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الْبَيَانِ سِحْرًا أَوْ إِنَّ بَعْضَ الْبَيَانِ سِحْرٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ دو مرد آئے زمانہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور خطبہ پڑھا اُن دونوں نے سو تعجب کیا لوگوں نے انکی کلام پر سو مخاطب ہوئے ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا بعضا بیان جادو ہے یعنے موثر ہے مثل جادو کی راوی کو شک ہے کہ بعض البیان فرمایا یا من البیان **ف** اسباب میں عمار اور ابن مسعود اور عبد اللہ بن الشخیر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّوَاضُعِ باب تواضع کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا نَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِنْ مَالٍ وَمَا زَادَ اللهُ رَجُلًا بِعَفْوٍ إِلَّا عِزًّا وَمَا تَوَاضَعَ أَحَدٌ لِلّٰهِ إِلَّا رَفَعَهُ اللهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ گھٹایا صدقہ نے کسی مال کو اور نہ بڑھایا معاف کرنے والے مرد کی مگر عزت اور تواضع نہ کی کسی نے اللہ تعالے کے واسطے مگر بلند کیا اسکو اللہ نے **ف** اسباب میں عبد الرحمن بن عوف اور ابن عباس اور ابی کبشہ الانماری سے بھی روایت ہے اور ابو کبشہ کا نام عمر بن سعد ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الظُّلْمِ باب ظلم کے بیان میں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الظُّلْمُ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ظلم تاریکیوں کا سبب ہے قیامت کے دن **ف** اسباب میں عبد اللہ بن عمرو اور عائشہ اور ابی موسی اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَرْكِ الْعَيْبِ لِلنِّعْمَةِ باب نعمت کے عیب نہ کرنے کے بیان میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا عَابَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا قَطُّ كَانَ إِذَا اشْتَهَاهُ أَكَلَهُ وَإِلَّا تَرَكَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ عیب نہیں کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسی کھانے کو عادت مبارک یہ تھی کہ اگر پسند ہوتا تو کھاتے نہیں تو چھوڑ دیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے اور وہ مولیٰ ہیں عزة الاشجعیہ کے

بَابُ مَا جَاءَ فِي تَعْظِيمِ الْمُؤْمِنِ باب تعظیم مؤمن کے بیان میں

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ صَعِدَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَنَادَى بِصَوْتٍ رَفِيعٍ قَالَ يَا مَعْشَرَ مَنْ أَسْلَمَ بِلِسَانِهِ وَلَمْ يُفْضِ الْإِيمَانُ إِلَى قَلْبِهِ لَا تُؤْذُوا الْمُسْلِمِينَ وَلَا تُعَيِّرُوهُمْ وَلَا تَتَّبِعُوا عَوْرَاتِهِمْ فَإِنَّهُ مَنْ تَتَبَّعَ عَوْرَةَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ تَتَبَّعَ اللهُ عَوْرَتَهُ وَمَنْ يَتَتَبَّعِ اللهُ عَوْرَتَهُ يَفْضَحْهُ وَلَوْ فِي جَوْفِ رَحْلِهِ قَالَ وَنَظَرَ ابْنُ عُمَرَ يَوْمًا إِلَى الْبَيْتِ أَوْ إِلَى الْكَعْبَةِ فَقَالَ مَا أَعْظَمَكِ وَأَعْظَمَ حُرْمَتَكِ وَالْمُؤْمِنُ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ اللهِ مِنْكِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا کہ چڑھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور پکارا آواز بلند سے فرمایا اے گروہ ان لوگوں کے کہ اسلام لائے ہو اپنی زبان سے اور نہیں پہونچا ایمان اُنکے دل تک مت ایذا دو مسلمانوں کو اور مت عار دلاؤ انکو اور مت ڈھونڈھو عیب انکے اسلئے کہ جو ڈھونڈھیگا اپنے بھائی مسلمان کا عیب ڈھونڈھیگا اللہ تعالیٰ اُسکے اور جسکے عیب اللہ ڈھونڈھیگا ذلیل کردیگا اُسکو اگرچہ وہ اپنے مکان میں ہو کہا راوی نے اور نظر کی ابن عمر نے ایک دن طرف بیت اللہ یا کہا طرف کعبہ کے اور کہا کیا بڑی ہے شان اور کیا بڑی ہے عزت تیری اور مؤمن تجھ سے اللہ کے نزدیک بڑا ہے بزرگی میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حسین بن واقد کی روایت سے اور روایت کی اسحاق بن ابراہیم سمرقندی نے حسین بن واقد سے مثل اسکے اور مروی ہے ابی برزہ اسلمی سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّجَارِبِ باب تجربہ کے بیان میں

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا حَلِيمَ إِلَّا ذُو عَثْرَةٍ وَلَا حَكِيمَ إِلَّا ذُو تَجْرِبَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حلیم نہیں مگر صاحب لغزش اور حکیم نہیں مگر صاحب تجربہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے **مترجم** حلیم نہیں مگر صاحب لغزش یعنے حلیم کامل نہیں ہوتا جبتک خطا و خلل اُس سے واقع نہو اور وہ خجالت کھینچے لوگوں سے امیدوار مغفرت ہو پھر جب وہ خجل ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ لوگ اسکی خطا بخشیں تب وہ اورونکی خطا بھی بخشتا ہے اور حلیم کامل ہوتا ہے اور حکیم حکمت سے ہے حکمت کے معنے محکم کرنا کسی چیز کا اور اصلاح کرنا اُسکا خلل سے اور یہ حاصل نہیں ہوتا ہے کسیکو جب تک معرفت اشیاء کی اور نفع اُنکا اور مصالح و مفاسد کاموں کے بخوبی نجانے اور یہ بغیر تجربہ امور کے محال ہے پس حکیم وہی ہے کہ جسکو ان امور کا تجربہ کامل ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْمُتَشَبِّعِ بِمَا لَمْ يُعْطَهُ باب اپنے پاس جو چیز نہو اُس پر اترانے کے بیان میں

عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ أُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهِ وَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ أَثْنَى فَقَدْ شَكَرَ وَمَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ وَمَنْ تَحَلَّى بِمَا لَمْ يُعْطَهُ كَانَ كَلَابِسِ ثَوْبَيْ زُورٍ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو دی گئی کوئی چیز پھر پائی اُسنے قدرت تو چاہیے اُسکا بدلا دے اور اگر نپاوے قدرت بدلیکی تو چاہیے کہ تعریف کرے یعنے دینے والیکی اسلئے کہ جسنے تعریف کی وہ شکر بجالایا اور جسنے نعمت کو چھپایا کفران نعمت کیا اور جسنے اپنی کو آراستہ کیا اسکی ساتھ جو اُسے نہیں ملی وہ گویا مکر کے دو کپڑے پہننے والا ہے **ف** اسباب میں اسماء بنت ابی بکر اور عائشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد قول

مَنْ كَتَمَ فَقَدْ كَفَرَ کی یہی کہ ناشکری کی اُسنے اُس نعمت کی **مترجم** تو پایا اُسنی قدرت یعنی طاقت بدلہ دینے کی تو لہ جسنے اپنی کو آراستہ کیا اُسکی ساتھ الخ یعنی مثلاً
علم و فضل و تفقہ اُسکو نتھا اور بنایا کی لئیے بہت قصد کرتا ہی کہ لوگ اُسکی تعظیم و توقیر مثل علما کی کریں اور بسبب ظاہر داری کے زمرۂ علما میں معدود ہو یا جو شخص اپنے
پاس ایک چیز رکہتا ہو اور لوگوں مین اُسکا ہونا ظاہر کرے اُسکی مثال بھی ویسی ہی ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي الثَّنَاءِ بِالْمَعْرُوفِ باب احسان کی عوض مین شاکر ہونیکا
بیان **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صُنِعَ إِلَيْهِ مَعْرُوفٌ فَقَالَ لِفَاعِلِهِ جَزَاكَ اللهُ خَيْرًا فَقَدْ أَبْلَغَ فِي
الثَّنَاءِ **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکے ساتھ کسینے احسان کیا اور اُسنی محسن سے کہا جزاک اللہ خیرا یعنی بدلا دے اللہ تعالیٰ
تجھکو نیک تو اُسنے پوری کردی تعریف اُسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے جید ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو روایت اسامہ بن زید مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے
ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکی **مترجم** بعون اللہ و قدرتہ چند مسائل متعلقہ کتاب بطریق سوال و جواب تحریر ہوتی ہین کہ
اُنکی مطالعہ سے مزید بصیرت حاصل ہو **سوال** ماباپ اگر مشرک ہون تو صلۂ رحم اُنسے کری یا نہین **جواب** صلۂ رحم کری اسلئے کہ اسما بنت ابی بکر سے مروی
ہی کہ اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ راغبہ ہے یعنی میری صلہ اور بر کیطرف راغبہ ہے یا دین اسلام سی بیزار ہی کیا مین احسان
کرون اُسکی ساتھ آپنے فرمایا ہاں احسان کر رواہ البخاری **سوال** برادر مشرک کی صلہ کا کیا حکم ہے **جواب** اُس سے بھی صلۂ رحم جایز ہے حضرت عمر نے ایک
حلہ سیرا خریدا اور اُسی ایک بہائی مشرک کے پاس ہدیۃً بہیجدیا کہ جو مکے مین تہا رواہ البخاری **سوال** غیبت اہل فساد کا کیا حکم ہے **جواب** غیبت اہل فساد کی
اور فاسق معلن کی جایز ہے چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سے اُنکی اجازت مانگی آپنے اُسی فرمایا بِئْسَ أَخُو الْعَشِيرَةِ او ابْنُ الْعَشِيرَةِ الحدیث
رواہ البخاری **سوال** غصہ مین کونسی الفاظ حضرت سے مروی ہین کہ اُنکا بولنا سنت ہے **جواب** کئی لفظ ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غصہ مین اُنہین استعمال
فرماتی تہی اور متبع سنت کو ضرور ہی کہ اپنی تیئن اور فحش باتونسی بہت بچاوی اور اُنکا خوگر بناوی کہ سنت نبوی اُسوقت بھی ہاتہ سے جانی نپاوی چنانچہ
وہ لفظ یہ ہین تَرِبَتْ يَمِينُكَ وَتَرِبَتْ يَدَاكَ یعنی تیرے داہنی ہاتہ مین خاک بہرے یا دونون ہاتہوں مین اور عورتونکو فرماتی عَقْرَى حَلْقَى یعنی بانجہ ہو تو
سر مُنڈی وَيْلَكَ خرابی ہے تیری وَيْحَكَ ابن صائد سے آپنے فرمایا اِخْسَأْ یعنی پہٹکارے تجھپر رَغِمَ أَنْفُكَ یعنی تیری ناک مین خاک بہرے وغیر ذلک **سوال** حق ہمسایہ
جو قرآن و حدیث مین مذکور ہی اُسکی حد کہان تک ہے **جواب** حد جوار مین کئی قول ہین علما کی حضرت علی سے مروی ہے مَنْ سَمِعَ النِّدَاءَ فَهُوَ جَارٌ یعنی جہان تک
آواز جاوے وہان تک ہمسایہ ہے اور بعضون نے کہا ہے مَنْ صَلَّى مَعَكَ صَلَاةَ الصُّبْحِ فِي الْمَسْجِدِ فَهُوَ جَارٌ جسنے تیرے ساتہ صبح کی نماز پڑہی مسجد مین وہ تیرا جار
ہے اور حضرت عائشہ سے مروی ہے حق جار چالیس گہر تک ہے ہر جانب سے اور اوزاعی سے بھی ایسا ہی مروی ہے اور بخاری نے ادب المفرد مین حسن سے ایسا ہی روایت کیا
ہے اور طبرانی نے بسند ضعیف کعب بن مالک سے مرفوعا روایت کیا ہی کہ آنحضرت نے فرمایا الا ان اربعین دارا جار یعنی چالیس گہر تک حق جوار ہی اور روایت
کیا ابن وہب نے یونس سے اُنہون نے ابن شہاب سے کہ چالیس گہر تک داہنی اور بائین اور آگی اور پیچھی حق جوار ہی اور اسمین دونون احتمال ہین یعنی یہ بھی مراد ہو سکتا
ہے کہ ہر طرف چالیس چالیس گہر تک حق جوار ہے یا توزیع و تقسیم مراد ہے کہ ہر طرف دس گہر تک حق جوار ہی کہ مجموعہ اُنکا چالیس گہر ہوئے (فتح الباری) **سوال** جواز غیبت کے اسباب کون کون ہین **جواب** چہ سبب ہین اول تظلم یعنی مظلوم کو غیبت ظالم کی جایز ہے اور روا ہی کہ سلطان اور قاضی کے پاس
اپنا حال ظاہر کرے اور کہی کہ فلانی شخص نے مجھپر بہت ظلم کیا فرمایا اللہ تعالیٰ نے لَا يُحِبُّ اللهُ الْجَهْرَ بِالسُّوءِ مِنَ الْقَوْلِ إِلَّا مَنْ ظُلِمَ الآیۃ دوم استعانت یعنی
تغییر منکر کے لئی اُس پاس کہ جو اُسکی قدرت رکہتا ہے اور یہ کہنا اُس سے کہ فلانا شخص فلانی معصیت کرتا ہے اُسی منع کرو سیوم استفتا یعنی فتوی طلب کرنا کہ
مستفتی مفتی سے کہہ سکتا ہی کہ میرے باپ نے یا بہائی نے مجھپر یہ ظلم کیا ہی اسپر کیا فتوی ہے اور اگر تعیین نکرے اور یون پوچھی کہ اگر کوئی ایسا کری تو کیا حکم ہے
تو یہ اولی اور احسن ہے مگر تعیین بھی جایز ہے بدلیل حدیث ہندہ کہ اُنہون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ ابو سفیان رجل بخیل ہین الحدیث
چہارم تحذیر مسلمین عن الشر یعنی بچانا مسلمانونکا شر و فساد سی اور یہ کئی طرح ہوتا ہے اول یہ کہ جرح کرنا راویون پر حدیث کے یا گواہون پر یا مصنفون پر کہ باجماع
مسلمین جایز ہے بلکہ واجب ہے صونا للشریعۃ دوسرے یہ کہ خبر کردینا کسی کے عیب سے جب کوئی مشورہ لی اُس سے نکاح کرنیکا تیسرے یہ کہ جب کوئی شخص کسی شے

کو خریدتا ہو اور اسکے عیب سے آگاہ نہو تو خریدار کو آگاہ کرنا ضروری ہے مثلاً کسی غلام مین چوری کی عادت ہے یا شراب خواری کی یا زنا کی تو اسکے خریدار کو اطلاع کر دی بہ نیت اصلاح نہ بغرض فساد چوتھے یہ کہ جب کسی طالب علم و فقیہ کو دیکھی کہ کسی بدعقیدہ اہل بدعت کی پاس تحصیل علم کو جاتا ہے اور خوف ہے کہ اسکے عقاید باطلہ اسمین اثر کرین تو ضروری ہے کہ اُسے اطلاع کر دی بنظر خیر خواہی پانچوین یہ کہ کسی حاکم نے کسی شخص کو کوئی عہدہ یا خدمت عنایت کی ہے اور اسکے عیب پر آگاہی نہین رکھتا اور خوف ہے کہ اس سے ضرر پاوی تو اُسی آگاہ کرنا بھی ضروری ہے چھٹے مجاہرت فسق و بدعت یعنے ظاہر کرنا اپنی فسق و بدعت کا اور فخر کرنا شراب خواری اور زنا کاری پر پس جس گناہ مین کہ پردہ پوشی اور ستر نہین چاہتا اسمین غیبت اسکی درست ہے ششم تعریف یعنی مشہور ہونا کسی شخص کا ساتھ کسی لقب کے جیسے اعمش ہے یا اعرج یا ازرق یا قصیر یا اعمی یا اقطع وغیر ذلک مگر اسکا جواز جب ہی تک ہے کہ صاحب لقب اس سے برا نمانی اور جب برا جانی اور ناراض ہو تو جایز نہین کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَا تَنَابَزُوا بِالْأَلْقَابِ الآیۃ (نووی)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٭ اَبْوَابُ الطِّبِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہہ باب مین طب کے جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ٭ مترجم طب بحرکات ثلثہ علاج کرنا اور فارسی مین پزشکی اور طبیب کو فارسی مین پزشک کہتی ہین اور طب بفتح طا طبیب اور ہر حاذق اپنے کام مین اور مطبب بتشدید طب خواستہ کہ اسکی جا ذر خواہ ہوا اور طب بکسر بمعنی سحر بھی آیا ہے اور مطبوب بمعنی مسحور اور طب جسمانی ہے اور نفسانی بھی جسمانی علاج بدن کا ساتھ حفظ صحت کے اور دفع مرض کے اور نفسانی تخلیہ اخلاق ردیہ اور تحلیہ عادات حمیدہ کے ساتھ اور ادویہ دو قسم مین جسمیہ طبعیہ مفردہ یا مرکبہ اور روحانیہ ربانیہ کہ قرآن ہے اور اذکار الٰہی مثل تسبیح و تہلیل و تکبیر تحمید و تمجید وغیرہ کی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم علاج کرتے تہی اپنی امت و حرمہ کا دونون قسم کی دواؤن سے اور تصدیعہ نہ مین ہوئی یہ بات کسی طبیب کو اور کبھی مرکب کرتی تہی کیلی علاج کو دونون قسم کی ادویہ سے اور کبھی منضم فرماتی تہی اسکی ساتھ پرہیز بھی اور کبھی صلاح فرماتی تہی سنۃ ضروریہ کی اور تفصیل ان سبکی ابواب کے ضمن مین مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے ٭

باب [illegible] فی الحمیۃ [illegible] عَنْ أُمِّ الْمُنْذِرِ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ عَلِيٌّ وَلَنَا دَوَالٍ مُعَلَّقَةٌ قَالَتْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ وَعَلِيٌّ مَعَهُ يَأْكُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ مَهْ مَهْ يَا عَلِيُّ فَإِنَّكَ نَاقِهٌ قَالَ فَجَلَسَ عَلِيٌّ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُ قَالَتْ فَجَعَلْتُ لَهُمْ سِلْقًا وَشَعِيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَلِيُّ مِنْ هٰذَا فَأَصِبْ فَإِنَّ هٰذَا أَوْفَقُ لَكَ ٭

ترجمہ روایت ہے ام منذر سی کہا کہ میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور انکے ساتھ حضرت علی بھی تہے اور ہمارا ایک شاخ کھجور کے ٹنگی ہوئی تہی کہا ام منذر نے پہر کھانے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ساتھ انکے حضرت علی بھی کھانے لگے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی علی سے ٹھہر جا ٹھہر جا اے علی اسلئے کہ تم ابھی بیماری سے اٹھی ہو اور ضعیف ہو رہی ہو کہا ام منذر نے پہر ٹھہر گئے حضرت علی اور کھانے لگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا اور مینے یہہ طیار کئے ہمنے انکے واسطے چقندر اور جو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے علی اسمین سے لو کہ یہہ تمہارے مزاج کے موافق ہے ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر فلیح بن سلیمان کی روایت سے اور مروی ہے یہ فلیح بن سلیمان ہی وہ روایت کرتے ہین ایوب بن عبد الرحمن سے مترجم اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا بیمار کو مسنون ہے اور بعد بیماری کے بھی چندروز رعایت پرہیز کی اور خیال رکھنا مزاج کا ضروری ہے کہ پہر بیماری عود نکرے اور یقین ہے کہ بیماری حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بسبب حرارت کی تہے کہ کھجور کا مزاج گرم ہی وہ انکو نقصان کرتی اور چقندر اور جو انکو مفید تہے اور مہمان بغیر اجازت کی ہے اگر کھانی لگے جو چیز کہ کھانیکے لئے تیار ہے اس صورت مین کہ کسیکا انتظار نہو اور قرینہ سی رضا بھی میزبان کی معلوم ہو تو کچھ مضایقہ نہین جیسے کہ آپ شاخ سی کھجور کھانی لگے اور یہہ بھی ظاہر ہوا کہ حضرت کھڑے کھڑے کھا رہے تہی چنانچہ شاخ کا لٹکنا اور حضرت علی کا بیٹھ جانا منع کی بعد اُسپر دلالت واضحہ رکھتا ہے اور سلق و شعیر دونون ملا کر پکائی ہونگے یا جو کی روٹی اور سلق کا سالن اور ابوداؤد کی روایت مین اوفق لک کے جگہہ انفع لک ہے اور ام منذر کا نام سلمی ہے انتہی قول المترجم روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نی ابو عامر اور ابوداؤد سی دونون نے روایت کی فلیح بن سلیمان سے انہون نے ایوب بن عبد الرحمن سے انہون نے یعقوب بن ابی یعقوب سے انہون نے ام المنذر سی کہا داخل ہوے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سو ذکر کی حدیث مانند حدیث یونس بن محمد کے جو مروی ہے فلیح سی مگر اسمین یہہ کہا انفع لک اور کہا محمد بن بشار نی اپنی حدیث مین روایت کی مجہسے ایوب بن عبد الرحمن نے یہہ حدیث جید غریب ہے

عَنْ قَتَادَةَ بْنِ النُّعْمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا حَمَاہُ الدُّنْیَا کَمَا یَظَلُّ اَحَدُکُمْ یَحْمِیْ سَقِیْمَہُ الْمَاءَ **ترجمہ**
روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب دوست رکہتا ہی کسی بندیکو اللہ تعالیٰ تو روکتا ہی اُسکو دنیا سے جیسے روکتا ہی ایک تم مین کا اپنی بیمار کو
پانی سے یعنی مرض استسقا وغیرہ مین **ف** اس باب مین صہیب سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہہ حدیث محمود بن لبید سے انہوں نے روایت
کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن ابی عمرو سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں
نے محمود بن لبید سے مانند اُسکی اور ذکر نکیا اُسمین قتادہ بن نعمان کا اور قتادہ بن نعمان ظفری اخیافی بہائی ابی سعید خدری کے ہین اور محمود بن لبید نے پایا ہی نبی صلی اللہ علیہ
وسلم کو اپنے لڑکپن مین اور دیکہا ہے انکو **مترجم** حضرت علی کو آپنے سلق و شعیر کہانیکا حکم فرمایا سلق کا مزاج حار ہی یابس ہے اول درجہ مین اور بعضون نے کہا ہی رطب ہے
اول درجہ مین اور بعضون نے کہا ہی مرکب ہے دونون کیفیت اور وہ محلل و مفتح ہے اور اسود اُسکا قابض ہے اور نفع دیتا ہی داء الثعلب اور کلف اور خزاز اور ثالیل کو جب طلا
کیا جاوے اُسکا پانی اور قتل کرتا ہے قمل کو اور کہولتا ہی سدہ کبد کا اور طحال کا اور سیاہ قسم اُسکی قابض بطن ہے خصوصًا عدس کی ساتہ اگر مستعمل ہو اور وہ قلیل الغذاء
ردی الکیموس ہی اور محرق دم ہی اور مصلح اسکا سرکہ اور رائی اور اکثار اُسکا مولد قبض و نفخ ہے اور جو نافع سعال ہے اور نافع خشونت حلق و دافع حدت فضول مدر بول
دافع زہر الامعدہ کا قاطع عطش لطیف حرارت اور اُسمین ایک قوت ہے کہ تلطیف و تحلیل کرتا ہی اور تلبینہ یعنے آش جو کہ اکثر احادیث مین ذکر اُسکا آیا ہے اسطرح بناتی ہین
کہ جو ہے قسم کے جو کوٹ ایک حصہ اور پانی شیرین پانچ حصے الگ آنش نرم مین پکاوین جب دو خمس باقی رہجاوے اُتارین اور صاف کرکے بقدر حاجت استعمال کرین
باب ماجاء فی الدواء والحث علیہ یعنی دوا کرنے اور اسکی فضیلت مین **عَنْ** اُسَامَةَ بْنِ شَرِیْكٍ قَالَ قَالَتِ الْاَعْرَابُ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اَلَا نَتَدَاوٰی
قَالَ نَعَمْ یَاعِبَادَ اللّٰہِ تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَہٗ شِفَاءً اَوْ دَوَاءً اِلَّا دَاءً وَاحِدًا فَقَالُوْا یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا ھُوَ قَالَ الْھَرَمُ **ترجمہ** روایت
ہی اسامہ بن شریک سے کہ اعراب نے عرض کی یارسول اللہ کیا دوا کرین ہم فرمایا ہان اے بندون اللہ کے دوا کرو اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے نہین رکہا کوئی مرض یعنے دنیا مین مگر رکہی ہے
اُسکی لیے شفا یا دوا مگر ایک مرض عرض کیا یارسول اللہ وہ کونسا مرض ہے فرمایا آدمی بوڑہا پا **ف** اس باب مین ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابی خزامہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے باپ
سے روایت کرتے ہین اور ابن عباس سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حقیقت مین بڑہاپے کی کچہہ دوا نہین ہے وسعدیت جنین گفتہ اند شاعر اکبر آبادی نے بڑہاپے
کی حالت لکہی ہے اور احادیث مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑہاپے سے پناہ مانگی ہے **باب** ماجاء ما یطعم المریض یعنی طعام مریض کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَخَذَ اَھْلَہُ الْوَعْكُ اَمَرَ بِالْحَسَاءِ فَصُنِعَ ثُمَّ اَمَرَھُمْ فَحَسَوْا مِنْہُ وَکَانَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَیَرْتُوْ فُؤَادَ الْحَزِیْنِ
وَیَسْرُوْ عَنْ فُؤَادِ السَّقِیْمِ کَمَا تَسْرُوْ اِحْدٰکُنَّ الْوَسَخَ بِالْمَاءِ عَنْ وَجْھِھَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے کہ تہی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
جب آتی اپنے گہر والون مین سے کسی کو تپ حکم کرتے اُسکے لیے حریرہ کا سو بنایا جاتا اُسکے لیے پہر ایک چلو لیتی اُسمین سے اور فرماتی کہ وہ تسکین دیتا ہی غمگین کے دلکو اور زایل کردیتا ہی اُسکی دل
اور بیمار کا جیسے دور کرتی ہے ایک تم مین کی میل اپنے موںہہ پر سے ساتہ پانی کی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا زہری نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں
نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچہہ مضمون اُسمین کا روایت کیا ہم سے یہہ حدیث حسین حریری نے انہوں نے ابو اسحٰق طالقانی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس سے انہوں
نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے معنی اسی حدیث کا روایت کیا ہم سے یہہ ابو اسحٰق نے **مترجم** حسا بالفتح والمد حریرہ ہے
آٹے اور پانی اور گہی سے بناتے ہین اور کبہی اُسے میٹہا بہی کر دیتے ہین اور پتلا ہوتا ہے اور تلبینہ بہی اُسے کہتے ہین اور ابن ماجہ مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ اُسکی دیگ
حضرت کے گہر مین چڑہی رہتی تہی جب کوئی بیمار ہوتا تہا یہانتک کہ وہ مرجاوے یا اچہا ہوجاوے اور سیدنا ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ زاد المعاد مین فرماتی ہین کہ وہ آش جو ہین
چنانچہ ابن ماجہ مین تصریح بہی آئی ہے کہ حسا شعیر سے ہی اور تاثیر اُسکی عنقریب اوپر مذکور ہوئی ہے **باب** ماجاء لا تکرھوا مرضاکم علی الشراب یعنی باب ہے بیمار
پر کہانے اور پینے کے لیے جبر نکرنے کے بیان مین **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُھَنِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُکْرِھُوْا مَرْضَاکُمْ عَلَی الطَّعَامِ
فَاِنَّ اللّٰہَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی یُطْعِمُھُمْ وَیَسْقِیْھِمْ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر جہنی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زبردستی نکرو اپنی بیمارون پر کہانیکے لیے
اسلیے کہ اللہ تعالیٰ انکو کہلاتا اور پلاتا ہے **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **مترجم** یعنے جیسے بعضی نادان کہتے مین کہ آدمی

دوا اور اسکی فضیلت

طعام مریض کا بیان

مریضوں کو کھانے پینے پر جبر نہ کرنا

اجر کا کہانا اور جو سمجھ کر یا فضول دیتی ہو کہ کہلاتی ہین اور منت و سماجت کرکے انکو دق کرتے ہین حضرت نے انکے منہوم باطل کو رد کردیا واقع مین جتنی کہانی اور پینی سے
قوت غذیت ہے وہ سب اللہ ہی دیتا ہے یہی قوت دیتا ہے **باب ما جاء فی الحبة السوداء** باب کلونجی کے بیان مین **عن** ابی ہریرة ان النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال علیکم بهذه الحبة السوداء فان فیها شفاء من کل داء الا السام والسام الموت **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا لازم پکڑو تم اس کالی دانہ یعنے کلونجی کو اسلئے کہ اسمین شفا ہی ہر مرض کی مگر سام کی اور سام موت ہے **ف** اور اس باب مین بریدہ اور ابن عمر اور عائشہ سی بہی روایت
ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حبة السودا کو فارسی مین شونیز کہتے مین ہندی مین کلونجی اور کمون اسود اور کمون ہندی ہے اُسے کہتی ہین اور حسن سے مروی ہے کہ
وہ خردل ہے اور یہ بھی منقول ہے کہ وہ حبہ خضرا ہی مگر یہ دونون قول غلط مین صحیح وہی ہے کہ وہ شونیز ہے اور وہ کثیر المنافع ہی اور یہ جو حضرت نے فرمایا شفا من کل دار
یہ کلیہ ایسا ہے جیسا کلیہ اس آیہ مبارکہ کا تدمر کل شئی بامر ربہا کہ مراد اس سے وہی اشیا ہین جو قابل تدمیر تھے اور وہ نافع ہی جمیع امراض باردہ کو اور کبھی داخل
ہوتی ہے بالعرض امراض حارہ یابسہ کے نسخون مین پس پہونچا دیتی ہے ادویہ باردہ رطبکی قوتون کو طرف اعضا کی بسرعت تنفیذ اپنے کی جیسے کہ صاحب قانون نے
تصریح کی ہے کہ زعفران قرص کافور مین اسلئے ڈالی جاتی ہے کہ بسبب سرعت نفوذ اپنی کے تاثیرات ادویہ کو جلد اعضا مین پہونچادے اور نظائر اسکے بہت ہین کہ اطبا
حذاق اسی خوب جانتی ہین او منفعت اسکی امراض حارہ مین محل تعجب نہین اسلئی کہ بعض ادویات بعض امراض کو بالخاصیہ نفع بخش ہوتی ہین جیسے کہ انزروت
اور جو مرکب ہوتی ہین اسکے ساتہ ادویہ مسہل شکر وغیرہ کی مفردات حارہ سے حالانکہ رمد ورم حار ہی باتفاق اطبا اور اسی طرح نفع دیتی ہے گندہ بکا جاکھلی مین اور مزاج
شونیز کا حار یابس ہے تیسرے درجہ مین اور وہ دافع نفخ ہے کدو دانہ کو پیٹ سے نکالدیتی ہے نافع برص ہے اور جو دہاری بخار اور بلغمی بخار ہین انکو نفع بخشتی ہے اور سُدّون کو
کہولتی ہے ریاح کو تحلیل کرتی ہے معدہ کی تری کو خشک کرتی ہے اور اگر کوٹکر شہد مین گوندہ کر گرم پانی ملاکر پیوین تو اُن کنکریونکو گلاتی ہے جو گردہ اور مثانہ مین ہوں
اور مدر بول وحیض ہے اور مکثر لبن اگر چند روز اسکی شرب پر التزام کرین اور اگر باریک پیسکر سرکہ مین ملاکر نیمگرم پیٹ پر طلا کرین کدو دانہ کی قاتل ہے پہر اگر آب حنظل
تازہ یا مطبوخ حنظل مین ترکرین تو عمل اسکا اخراج کدو دانہ اور کرم بطن مین قوی ہوجاتا ہے اور اگر باریک کوٹکر ایک پارچہ مین پوٹلی باندکر سونگہین تو زکام
بارد کو نافع ہے اور تیل اسکا نافع ہی داء الحیہ کو او مسون کو اور اگر ایک مثقال پانی کے ساتہ پی لین بہر اور ضیق النفس کو نافع ہی اور ضماد اسکا پیشانی پر نافع صداع بارد
ہے اور اگر سات دانہ اسکی عورت کے دودہ مین بہگو کر پیسکر ناس لیوین تو صاحب یرقان کو نفع بلیغ ہو اور اگر سرکہ مین پکاکر نیمگرم سے کلی کرین درد دندان کو مفید ہے اور اگر
پیسکر ناس لیوین تو اُس پانی کو نفع دیتا ہے جو آنکہہ مین ابتدا اُترا ہو اور اگر پیسکر سرکہ کے ساتہ پہوڑے پر ضماد کرین تو اُسے بخوبی توڑے اور جرب متقرح کو نافع ہو اور اورام
مزمنہ بلغمیہ کو تحلیل کرے اور اورام صلبہ کو نرم کردے اور اُسکا تیل اگر ناک مین ڈالین تو لقوہ کو نافع ہو اور اگر باریک کوٹین اور حبہ خضرا کی تیل مین سحق کرکے تین چار قطرے
کان مین ٹپکاوین تو سردی کے درد کو اور ریح او سُدّہ کو دور کرے اور اگر کوٹکر روغن زیت مین بہگو کر تین چار قطرے ناک مین ٹپکاوین تو اُس زکام کو نفع دی کہ جسمین
کثرت سے چہینکین آتی ہین اور اگر جلاکر موم کو گلاکر دہن سوسن یا دہن حنا مین ملاکر مرہم بناوین اور اُن پہوڑونمین لگاوین جو رانونمین نکلتے ہین بخوبی نافع ہے مگر پہلے اُن
پہوڑونکو سرکہ سے دہولین اور اگر باریک پیسین سرکہ مین اور طلا کرین تو برص اور بہق اسود کو نافع ہے اور اگر باریک پیسین اور دو درہم ہر روز ٹہنڈے پانی سے اُس شخص کو
پلادین جسے کتے نے کاٹا ہو تو نفع بلیغ ہو اور ہلاک سے محفوظ رہے اور اگر اسکی تیل کی ناس لین تو فالج اور کزاز کو نافع ہے اور انکا مواد کاٹ دیتا ہے اور اگر اسکی دہونی
دیجاوے تو ہوام بہاگ جاوین اور اگر انزروت کو نیمگرم کرکے اوپر اسکے شونیز چہڑکین تو صاحب بواسیر کو نہایت نافع ہی اور منافع اسکے اس سے دونی چوگنے مین ہمنے
کچہہ تہوڑا سا بیان کیا اور شربت اسکا دو درہم ہے اور زیادہ کا استعمال بعضون نے کہا قاتل ہے زاد المعاد **باب ما جاء فی شرب ابوال الابل** باب اونٹون کے
پیشاب پینے کی بیان مین **عن** انس ان ناسا من عرینة قدموا المدینة فاجتووها فبعثهم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم فی ابل الصدقة و
قال اشربوا من البانها وابوالها **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس سے کہ کچہہ لوگ آئے عرینہ کے کہ نام ہی ایک قبیلہ کا مدینہ مین پہر پانی لگا انکو مدینہ کا سو بہیجا انکو رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹنین کہ زکوة کی اور فرمایا پیو انکے دودہ اور پیشاب **ف** اس باب مین ابن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تحقیق اونٹون
کے پیشاب کے شرب ابوال الابل کے باب مین گذری **باب من قتل نفسه بسم او غیره** باب زہر وغیرہ سے اپنے کو مار ڈالنے کے بیان مین **عن** ابی ہریرة

اُرَاہُ رَفَعَہٗ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَۃٍ جَآءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَوَجَّأُ بِھَا بَطْنَہٗ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا اَبَدًا وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِسُمٍّ
فَسُمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے خیال کرتا ہوں میں کہ مرفوع کیا اُنہوں نے اس روایت کو یعنی یہ کہا کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے کہ جسنے کہ ماری اپنی جان لوہے سے یعنی چھری یا تلوار وغیرہ سے وہ آویگا قیامت کے دن اور وہ چھری یا تلوار اُسکی ہاتھ میں ہوگی بھونکتا رہیگا اُسی اپنے پیٹ میں
دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جسنے ماری اپنی جان زہر سے وہ زہر کا پیالہ اُسکے ہاتھ میں ہے کہ پی رہا ہی اُسکو جہنم کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِحَدِیْدَۃٍ فَحَدِیْدَتُہٗ فِیْ یَدِہٖ یَجَأُ بِھَا فِیْ بَطْنِہٖ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ
قَتَلَ نَفْسَہٗ بِسُمٍّ فَسُمُّہٗ فِیْ یَدِہٖ یَتَحَسَّاہُ فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا فِیْھَا اَبَدًا وَمَنْ تَرَدّٰی مِنْ جَبَلٍ فَقَتَلَ نَفْسَہٗ فَھُوَ یَتَرَدّٰی فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ خَالِدًا مُّخَلَّدًا
فِیْھَا اَبَدًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے ماری اپنی جان لوہے سے پس وہ لوہا اُسکے ہاتھ میں ہوگا اور وہ بھونک رہا ہوگا اُسے اپنی پیٹ میں
دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جسنے ماری اپنی جان زہر سے پس وہ زہر کا ظرف اُسکے ہاتھ میں ہے اور پی رہا ہے وہ دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ اور جسنے گرایا اپنے تئین پہاڑ سے
اور مار ڈالا اپنے کو پس وہ گر رہا ہے دوزخ کی آگ میں ہمیشہ ہمیشہ **ف** روایت کی ہمسے محمد بن علا نے اُنہوں نے وکیع سے اور ابو معویہ سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی صالح
سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل حدیث شعبہ کے جو مروی ہے اعمش سے یہ حدیث صحیح ہے اور اصح ہے حدیث اول سے اسیطرح مروی ہوئی ہے یہ حدیث اعمش
سے اُنہوں نے روایت کی ابی صالح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی محمد بن عجلان نے سعید مقبری سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جسنے ماری اپنی جان زہر سے عذاب کیا جاویگا وہ نار جہنم میں اور اُسمیں خالدًا مخلدًا فیہا ابدًا مذکور نہیں اور اسیطرح روایت کی یہہ ابو الزناد
اعرج سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح ہے یعنی جسمین خلود کا ذکر نہیں اسلئے کہ روایات متعدد آئی ہیں اس مضمون میں کہ اہل توحید
معذب ہونگے دوزخ میں پھر نکلینگے اُس سے اور یہہ مذکور نہیں کہ ہمیشہ رہینگے اُسمیں غرض یہ ہے کہ ذکر خلود کا ضعف سے خالی نہیں **فقیر** کہتا ہے یا خلود سے مدت
مدیدہ مُراد ہے اور عرصہ طویلہ نہ وہ زمانہ کہ جو کبھی منقطع نہو یا قاتل سے وہ قاتل مُراد ہے کہ جو اس قتل کو حلال جانکر مرتکب ہوا کہ محلل حرام کا کافر ہے اور کافر مخلد فی
النار انتہے قول المترجم **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَآءِ الْخَبِیْثِ یَعْنِی السُّمَّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے
کہ منع فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دوا خبیث سے یعنی جسمین سمیت ہو **مترجم** دوا خبیث میں داخل ہے نجس اور حرام اور جس سے طبیعت کو تنفر ہو **بَابُ**
مَا جَآءَ فِی التَّدَاوِیْ بِالْمُسْکِرِ باب نشہ کی چیز سے دوا کرنیکے بیان میں **عَنْ** وَائِلٍ اَنَّہٗ شَھِدَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَسَأَلَہٗ سُوَیْدُ بْنُ طَارِقٍ
اَوْ طَارِقُ ابْنُ سُوَیْدٍ عَنِ الْخَمْرِ فَنَھَاہُ فَقَالَ اِنَّا لَنَتَدَاوٰی بِھَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّھَا لَیْسَتْ بِدَوَآءٍ وَّلٰکِنَّھَا دَآءٌ **ترجمہ** روایت ہے
وائل سے کہ وہ حاضر ہوے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچھا آپسے سوید بن طارق نے یا طارق بن سوید نے حکم شراب کا سو منع فرمایا آپنے اُس سے کہا اُنہوں نے کہ ہم دوا
کرتے ہیں اُس سے فرمایا آپنے وہ دوا نہیں ہے بلکہ دا ہے یعنی مرض ہے **ف** روایت کی ہمسے محمود نے اُنہوں نے نضر اور شبابہ سے اُنہوں نے شعبہ سے اسی روایت کے مثل کہا محمود
نے کہا نضر نے طارق بن سوید اور کہا شبابہ نے سوید بن طارق یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی السَّعُوْطِ باب سعوط کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَۃُ وَالْمَشِیُّ فَلَمَّا اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ لَدَّہٗ اَصْحَابُہٗ فَلَمَّا فَرَغُوْا قَالَ لُدُّوْھُمْ قَالَ فَلُدُّوْا کُلُّھُمْ غَیْرَ الْعَبَّاسِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہتر تمہارے
دواؤں میں سعوط اور لدود اور حجامت اور مشی ہے پھر جب بیمار ہوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موہنہ میں ڈالی آپکے دوا اصحاب نے پھر جب فارغ ہوے فرمایا آنحضرت نے دوا ڈالو اُنکے
موہنہ میں پھر سب حاضرین کے موہنہ میں دوا ڈالی گئی سوا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے **مترجم** سعوط بالفتح وہ دوا ہی جو ناک میں ڈالی جاوی جسے اہل ہند ناس کہتے
ہیں اور لدود بالفتح وہ دوا ہے جو مریض کو ایک جانب سے موہنہ کی پلائی جاوے اور حجامت پچھنے لگانا اور مشی سے اوہ مسہلہ مراد ہیں اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
کے دہن مبارک میں دوا ڈالنے لگے تو آپنے منع فرمایا تھا لوگوں نے خیال کیا کہ بسبب مرض کے دوا سے کراہت فرماتے ہیں جیسے اکثر مریضوں کو نفرت ہوتی ہے پھر
جب دوا ڈال چکے اور آپ ہوشیار ہوے آپنے حکم فرمایا کہ ہمنے منع کیا تھا اب تمنے جو دوا ڈالی اُسکے قصاص میں جتنے حاضر ہیں سبکے موہنہ میں دوا ڈالی جاوے اور چونکہ حضرت

باب نہی عن الدواء الخبیث

باب ما جاء فی السعوط

عباس اُسوقت مانند تب وہ بچگئی اور یہ حکم آپکا کمال شفقت کی راہ سے تہا کہ آپکو منظور نہوا کہ صحابہ پر اس نافرمانی کا مواخذہ رہی مجمع البحار **عن** ابنِ عبّاسٍ قالَ قالَ
رسُولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم اِنَّ خَیرَ ما تَداوَیتُم بِہِ اللَّدُودُ والسَّعُوطُ والحِجامَۃُ والمَشِیُّ وخَیرَ ما اکتَحَلتُم بِہِ الاِثمِدُ فاِنَّہٗ یَجلُو البَصَرَ و
یُنبِتُ الشَّعرَ قالَ وکانَ رسُولُ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم لہٗ مُکحُلَۃٌ یَکتَحِلُ بِہا عِندَ النَّومِ ثَلاثاً فِی کُلِّ عَینٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر دوا تمہاری دوائیں میں کی لدود ہی اور سعوط ہی اور حجامت اور مشی اور تفصیل ہر ایک کی اوپر گذری اور بہتر جسکا سرمہ لگاؤ تم اثمد ہی اسلیے کہ وہ صاف
کرتا ہے بصر کو اور اگاتا ہی پلکوں کو کہا راوی نی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سرمہ دانی تہی کہ سرمہ لگاتی تہے آپ ہر روز اُس سے سوتی وقت تین سلائیاں ہر آنکہہ مین
ف یہ حدیث حسن ہے یعنے حدیث عباد بن منصور کی جو ابن عباس سے مروی ہے **مترجم** اثمد بکسر ہمزہ پتہر ہے سرمہ کا سیاہ رنگ کہ اصفہان سے لاتی ہین اور وہ عمدہ ہے
اور کبہی مغرب سے بہی لاتی ہین اور عمدہ تر اُسمین وہ ہے کہ جلدی ٹوٹی اور املس ہوا اور میل کم ہو بلکہ بالکل نہو اور مزاج اُسکا بارد و یابس ہے نافع ہی آنکہہ کو اور مقوی بصر ہے اور
حافظ صحت چشم ہے اور کاٹ دیتا ہے لحم زائد کو کہ آنکہہ مین متولد ہوا اور مدمل قروح چشم ہے اور مجلی بصر ہے اور دافع صداع ہے اگر ساتہہ عسل رقیق کے آنکہہ مین کہنیچی اور اگر بار یک
پیسکر چربی مین ملا کر جلے ہوئے بدن پر لگاوین بہت نافع ہے اور بوڑہون اور ضعیف البصر لوگون کو عادت اُس سی اکتحال کی بہت مفید ہے اگر اُسمین کچہہ مشک بہی ملاوین
زاد المعاد **باب** ما جاءَ فِی کَراہِیَۃِ الکَیِّ باب داغ دینی کی کراہت مین **عن** عِمرانَ بنِ حُصَینٍ اَنَّ رسُولَ اللہِ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم نَہٰی عَنِ الکَیِّ
قالَ فابتُلِینا فاکتَوَینا فَما اَفلَحنا ولا انجَحنا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا داغ دینی سے کہا راوی نے پہر گرفتار ہوے
ہم یعنے مرض مین پہر داغ دلوایا سو نہ چہٹکارا پایا ہمنے اور نہ مُراد کو پہونچے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عِمرانَ بنِ حُصَینٍ قالَ نُہِینا عَنِ الکَیِّ **ترجمہ**
روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے کہ منع کیے گئے ہم داغ دینے سے **ف** اسبابمین ابن مسعود اور عقبہ بن عامر اور ابن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہی **باب** ما جاءَ فِی الرُّخصَۃِ فِی ذٰلِکَ باب داغ کی رخصت مین **عن** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم کَوٰی سَعدَ بنَ زُرارَۃَ مِنَ الشَّوکَۃِ
ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے داغ دیا سعد بن زرارہ کو شوکہ کی بیماری مین **ف** اسبابمین ابی اور جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب
ہی **مترجم** کی یعنے داغ دینا آگ سے ایک علاج معروف ہے اکثر امراض مین اور روایات اسباب مین بہت ہین چنانچہ جابر بن عبد اللہ سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نی بہیجا ابی بن کعب کی طرف ایک طبیب پس اُسنی ایک رگ کاٹی اور اُسی پر داغ دیا اور جب تیر لگا سعد بن معاذ کی رگ اکحل مین داغ دیا اُنکو نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نی پہر وہ ورم کر گئی پہر داغ دلی آپنے اور کہا ابو عبید نے ایک مرد آیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اُسنی داغ کا تو فرمایا آپنے داغ دو اور گرم پتہر دن سے
سینک دو اور مروی ہے ابی زبیر سی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نی داغ دیا اُنکی اکحل مین اور صحیح بخاری مین انس سے مروی ہے کہ اُنہوں نے داغ دیا ذات الجنب مین اور
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم زندہ تہی اور احادیث نہی کی بہی کئی ہین چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار شخص داخل ہونگے آپکی امت سے جنت مین بغیر حساب کے کہ وہ جہاڑ پہونک
نکرتے ہونگے اور داغ ندیتے ہونگے اور بد فال نہ لیتے ہونگے اور اپنے رب پر توکل کرتے ہونگے غرض یہ کہ جمیع روایات اسبابمین چار طرح پر ہین اول مین فعل اُسکا
دوسری مین عدم محبت اُسکی تیسرے مین ثنا اُسکی تارک پر چوتہے مین نہی اُس سے اور کچہہ تعارض نہین ہے ان سب روایتون مین بحمد اللہ والمنہ اسلیے کہ فعل اُسکا
دلالت کرتا ہے جواز پر اور عدم محبت اُسکی منع پر دال نہین اور ثنا اُسکی تارک پر دلالت کرتی ہے کہ ترک اُسکا اولی اور افضل ہے اور نہی اُس سے علے سبیل الاختیار ہے
یا نہی محمول ہے اُس داغ پر کہ جو بغیر حاجت کے قبل حدوث مرض کے احتیاطًا عمل مین آوی واللہ اعلم زاد المعاد اور نہ یاد ہوگا تو اس سے بہتر تفصیل اور تطبیق کہین
واللہ اعلم **باب** ما جاءَ فِی الحِجامَۃِ باب حجامت کے بیان مین **عن** اَنَسٍ قالَ کانَ النَّبِیُّ صلّی اللہُ علیہِ وسلّم یَحتَجِمُ فِی الاَخدَعَینِ والکاہِلِ
وکانَ یَحتَجِمُ لِسَبعَ عَشرَۃَ وتِسعَ عَشرَۃَ واِحدٰی وعِشرِینَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پچہنے لگاتے تہی اخدعین مین اور کاہل مین
اور پچہنے لگاتے تہے سترہوین اُنیسوین اکیسوین کو **ف** اسبابمین ابن عباس اور معقل بن یسار سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** اخدعین
تثنیہ ہے اخدع کا اور وہ دو رگین ہین جانبین مین گردن کے اور کاہل دونون شانون کے بیچ مین اور حجامت اخدعین پر نفع دیتی ہے امراض سر اور جمیع اجزا کو اُسکی
مثل مونہہ اور دانتون اور کانون اور آنکہون کے اور ناک اور حلق کے جبکہ حدوث اُنکا کثرت دم کے سبب سے یا فساد خون سی یا دونون سی ہوا اور حجامت

کاہل پر نفع دیتی ہے شانون کے درد کو اور حلق کو اور صحیحین میں ہے کہ حضرت تین جگہہ پچھنے لگاتی تہے ایک شانون کے بیچمین اور دو اخدعین پر اور تاریخہائی مذکور مین لگانا مسنون ہے اور خون اندنون مین جوش اور تزاید پر ہوتا ہے بخلاف اول ماہ اور آخر اسکے کے اور حجامت سطح بدن کو زیادہ مفید ہی بہ نسبت فصد کی اور فصد مفید ہے داخل بدن کو اور بلاد حارہ مین کہ خون رقیق ہوتا ہے مثل خطہ عرب کے حجامت زیادہ تر مفید ہے اسیلئے فرمایا آپنے خیر ما تداویتم بہ الحجامۃ و الفصد (زاد المعاد) **عَنْ** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ حَدَّثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ اُسْرِيَ بِهٖ اَنَّهٗ لَمْ يَمُرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا اَمَرُوْهُ اَنْ مُرْ اُمَّتَكَ بِالْحِجَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ بیان کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حال اُس شب کا کہ سیر کرائی گئی انکو یعنے معراج کا کہ نہ گذری وہ کسی گروہ پر فرشتون کی مگر حکم کیا انہون نے کہ آپ حکم دیجیئے اپنی امت کو حجامت کا **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن مسعود کی روایت سے **عَنْ** عِكْرِمَةَ قَالَ كَانَ لِابْنِ عَبَّاسٍ غِلْمَةٌ ثَلَاثَةٌ حَجَّامُوْنَ فَكَانَ اثْنَانِ يُغِلَّانِ وَوَاحِدٌ يَحْجُمُهٗ وَيَحْجُمُ اَهْلَهٗ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ نِعْمَ الْعَبْدُ الْحَجَّامُ يَذْهَبُ بِالدَّمِ وَيُخِفُّ الصُّلْبَ وَيَجْلُوْ عَنِ الْبَصَرِ وَقَالَ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ عُرِجَ بِهٖ مَا مَرَّ عَلٰى مَلَاٍ مِّنَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلَّا قَالُوْا عَلَيْكَ بِالْحِجَامَةِ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَحْتَجِمُوْنَ فِيْهِ يَوْمَ سَبْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ تِسْعَ عَشْرَةَ وَيَوْمَ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ وَقَالَ اِنَّ خَيْرَ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهِ السَّعُوْطُ وَاللَّدُوْدُ وَالْحِجَامَةُ وَالْمَشِيُّ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَدَّهُ الْعَبَّاسُ وَاَصْحَابُهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ لَدَّنِيْ فَكُلُّهُمْ اَمْسَكُوْا فَقَالَ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ مِّمَّنْ فِي الْبَيْتِ اِلَّا لُدَّ غَيْرَ عَمِّهِ الْعَبَّاسِ قَالَ النَّضْرُ اللَّدُوْدُ الْوَجُوْرُ **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباس کے تین غلام تہے پچھنے لگانیوالے سو دو انمین سے مزدوری کرتے تہے اور اُجرت پر پچھنے لگاتے تہے اور ایک ابن عباس اور انکے گھر والون کے پچھنے لگاتا تہا کہا راوی نے اور کہا ابن عباس نے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا خوب ہے غلام پچھنے لگانیوالا لیجاتا ہے خون کو اور ہلکا کر دیتا ہے پیٹھہ کو اور صاف کرتا ہے ابصر کو اور کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب معراج کو تشریف لیگئے نہ گذرے کسی گروہ پر فرشتون کے مگر کہا انہون نے لازم پکڑو حجامت کو اور فرمایا حضرت نے بہتر تاریخ جسمین حجامت کرو تم سترہوین انیسوین اکیسوین تاریخ ہے اور بہتر ین دوا سعوط ہے اور لدود ہے اور حجامت اور مشی اور تحقیق کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے لدود کیا عباس اور اصحاب انکے نے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسنے مجہے لدود کیا ہے پس سب خاموش ہوگئے پہر فرمایا باقی نہ رہے کوئی گہر مین مگر لدود کیا جاے سوا عم آنحضرت کے جو عباس ہین کہا نضر نے لدود یعنے وجور ہے اور وجور ہی وہی دوا ہے جو منہہ مین ڈالی جاوے **ف** اسبابمین عائشہ سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر عباد بن منصور کی روایت سے

بَابُ مَا جَآءَ فِي التَّدَاوِيْ بِالْحِنَّاءِ باب مہندی سے دوا کرنیکے بیانمین **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ عَنْ جَدَّتِهٖ وَكَانَتْ تَخْدُمُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرْحَةٌ وَّلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهَا الْحِنَّاءَ **ترجمہ** روایت ہے علی بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنی دادی سے کہ خدمت کرتی تہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہا انکی دادی نے کہ نہوتا تہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کوئی زخم یا پتہر یا کانٹے کی جراحت مگر یہ کہ حکم فرماتے مجہے آنحضرت مہندی لگانیکا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر فاید کی روایت سے اور بعضون نے فاید سے یون روایت کی ہے کہ روایت ہے فاید سے کہ کہا فاید نے روایت ہے عبید اللہ بن علی سے وہ روایت کرتے ہین اپنے دادا سے سلمی سے اور عبید اللہ بن علی اصح ہی یعنے بہ نسبت علی بن عبید اللہ کے روایت کی ہمسے محمد بن علا نے انہون نے زید بن حباب سے انہون نے فاید سے جو مولی ہین عبید اللہ بن علی کے انہون نے اپنے مولی سے انہون نے اپنی دادی سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنی مین **مترجم** حنا بارد ہی درجہ اولی مین یابس ہے ثانیہ مین اور شجر حنا اور اغصان اسکے مرکب ہین قوۃ محللہ سے کہ جو آئی ہے اسمین جوہر مائی سے کہ حار ہے باعتدال اور قوت قابضہ سے کہ جو آئی ہے اسمین جوہر ارضی سے کہ بارد ہے اور منافع اسکے بہت ہین منجملہ انکے یہ ہے کہ وہ محلل ہے نافع ہے آگ کے جلے ہوے کو اور مقوی اعصاب ہے ضماداً اور نافع ہے قروح فم کو مضغاً اور نافع ہے اورام حارہ کو ضماداً اور جراحات مین دم الاخوین کی تاثیر رکہتی ہے اور سفوف اسکا اگر موم مین ملاکر باختلاط روغن گل ضماد کرین تو اوجاع جنب کو مفید ہے اور اسکے خواص مجربہ سے ہے کہ اگر کسی لڑکی کو جیچک نکلتی ہو اور اسکے تلوون مین خوب مہندی لگادین اسکی آنکہین ضرر سی محفوظ رہین اور اگر پتے اسکے پانی مین بہگو کر صاف کرکے میں درہم اور شکر دس درہم ملاکر ہر روز اور چالیس دن تک ایسا ہی کرین اور غذا ضان صغیر کا گوشت کہین تو ابتدای جذام مین فائدہ عجیبہ ظاہر ہو اور حکایت کرتی ہین کہ ایک شخص کے انگلیان بگڑگئی تہی اور انسے

بہت کچھ مال خرچ کیا مگر صحت حاصل نہوئی آخر بتائی اُسکو ایک عورت نے منتر کہ دس دن تک پوی اُسی پانی مین بھگو کر پیسے اُسنے اور اچھی ہوگئی ناخن اُسکی اور نفع بخشتی ہے
ضماد اُسکا چھالون اور پھوڑون کو جو ساقین اور رجلین مین نکلین اور یہ مجرب ہے مترجم کا **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ الرُّقْيَةِ باب رقیہ کی کراہت مین **مترجم** رقیہ وہ دعا ہے
کہ جسکو بیمار پر پھونکین اور صاحب آفت کو اُس سے جھاڑین جیسے صرع وغیرہ انتہی قول المترجم **عن** ابْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَنِ اكْتَوَى أَوِ اسْتَرْقَى فَهُوَ بَرِيءٌ مِنَ التَّوَكُّلِ **ترجمہ** روایت ہے ابن مغیرہ سے کہ فرمایا آپنے جسنے داغ دلوایا یا جھاڑ پھونک کی وہ نکل گیا اہل توکل سے **ف** اس باب مین
ابن مسعود اور ابن عباس اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** فِي الرُّخْصَةِ فِي ذٰلِكَ باب اسکی رخصت مین **عن** اَنَسٍ اَنَّ
رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالْعَيْنِ وَالنَّمْلَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رخصت دی رقیہ کی بچھو مین
اور نظر بد اور نملہ مین **ف** مترجم کہتا ہے نملہ کچھ دانے ہین کہ نکلتی ہین پسلی مین اور تحقیق رقیہ کی اور تطبیق احادیث آگے آتی ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُولَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ الْحُمَةِ وَالنَّمْلَةِ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **ف** اور یہہ نزدیک میرے صحیح تر ہے معویہ بن ہشام کی روایت سے جو مروی ہے
سفیان سے یعنی جو اوپر گذری اس باب مین بریدہ اور عمران بن حصین اور جابر اور عائشہ اور طلق بن علی اور عمرو بن حزم اور ابی خزامہ سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت
کرتے ہین **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا رُقْيَةَ اِلَّا مِنْ عَيْنٍ اَوْ حُمَةٍ **ترجمہ** فرمایا حضرت نے رقیہ نہین ہے مگر نظر بد اور بچھو
سے **ف** روایت کیا شعبہ نے یہہ حدیث حصین سے اُنہون نے شعبی سے اُنہون نے بریدہ سے **مترجم** رقیہ کی باب مین احادیث کئی طور پر وارد ہوئی ہین بعضے دلالت کرتی ہین جواز پر چنانچہ
احادیث باب اور اسیطرح مسلم مین مروی ہے کہ بیمار ہوے حضرت اور رقیہ کیا جبرئیل علیہ السلام نے آپ پر اور بہت سی روایتین وارد ہوئین اُسکے جواز مین اور بعضے احادیث دال ہین اسپر
کہ ترک اُسکا اولی ہے چنانچہ مروی ہے کہ ستر ہزار آدمی داخل ہونگے جنت مین بغیر حساب کے کہ رقیہ نکرتے ہونگے اور اسیطرح روایت باب سابق کی اور کچھہ مخالفت نہین ہے ان
حدیثون مین بلکہ جسمین اُسکے ترک کی اولویت اور تارک کی تعریف اور ثنا وارد ہوئی ہے مراد اُس سے وہ رقیہ ہین جنکے معنی معلوم نہین یا کلام کفار سے ہین یا غیر عربی مین ہین یا
کسے اور زبان غیر معلومہ مین کہ احتمال ہے اُسمین شرک کا اور استعانت بالغیر کا سواے باری تعالی شانہ کی اور جسمین جواز مذکور ہے مراد اُس سے وہ رقی ہین جو ماخوذ ہین الفاظ
قرآن اور اسماء الہی سے کہ وہ منع نہین ہین بلکہ مسنون ہین اور بعضون نے کہا کہ نہی محمول ہے افضلیت پر اور بیان توکل کے لئے اور اذن اور فعل رقی کا مذکور ہے بیان جواز کے
لئے اور ابن عبد البر بھی اسکی قائل ہین مگر مختار مذہب اول ہے یعنے مسنون ہونا رقی قرآنیہ وغیرہ کا اور نقل کیا ہی بعضون نے اجماع جواز رقی قرآنیہ پر اور اسیطرح جو ماخوذ
ہون اذکار الہی سے اور مازری نے کہا جمیع رقی جایز ہین جب کتاب اللہ سے ہون اور منع وہ ہین جو لغت عجمی مین ہون یا معنے اُسکے معلوم نہون اسواسطے کہ احتمال ہے
اُسمین کفر کا اور کہا ہے کہ رقیہ اہل کتاب مین اختلاف ہے پس ابو بکر صدیق نے اُسی جایز کہا اور مکروہ کہا اُسکو مالک نے اس خوف سے کہ اُنہون نے بدل ڈالا ہو جیسے بدل ڈالا
آسمانی کتابونکو اور جنہون نے اُنکو جایز رکہا اُنہون نے کہا ظاہر یہی ہے کہ نہ بدلا ہوگا اُنہون نے رقی کو اسلئے کہ غرض اُنکی اُسکے تبدیل کے ساتھ متعلق نہ تھی بخلاف سایر احکام
شرع کے اور مسلم مین مروی ہے کہ آنحضرت نے فرمایا اعرضوا علی رقاکم لا باس بالرقی ما لم یکن فیہ شرک انتہی ما فی النووی فقیر کہتا ہے کہ آنحضرت کے اس قول نے جو فیصلہ
دیا رقی کے باب مین وہ سب سے بہتر ہے **باب** مَا جَاءَ فِي الرُّقْيَةِ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ باب رقیہ معوذتین کے بیان مین **عن** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْجَانِّ وَعَيْنِ الْاِنْسَانِ حَتّٰى نَزَلَتِ الْمُعَوِّذَتَانِ فَلَمَّا نَزَلَتَا اَخَذَ بِهِمَا وَتَرَكَ مَا سِوَاهُمَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ مانگتے تھے جنون سے اور آدمیون کی نظر بد سے یہانتک کہ اُترین معوذتین پھر جب یہہ اُترین لے لیا آپنے اُسکو اور چھوڑ دیا اُسکے سوا اور دعاؤن
کو استعاذہ کی **ف** اس باب مین انس سے بھی روایت ہے کہا ابو عیسے نے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** معوذتین نام ہے قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس
کا اور فضائل ان دو سورتون کے بہت ہین چنانچہ عقبہ بن عامر سے مروی ہے کہ ہم جاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جحفہ اور ابوا کی بیچ مین کہ سخت آندھی آئی
اور ظلمت نے ہمکو گھیر لیا سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھنے لگے معوذتین اور فرمایا اے عقبہ پناہ مانگو یہہ دو سورتین پڑھکر کہ کسی پناہ مانگنے والے نے مثل اسکے پناہ نہ مانگی
(ابو داود) اور عبد اللہ بن خبیب سے روایت ہے کہ ہم ایک اندھیری رات مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ڈھونڈھنے نکلے اور ہم نے پایا اُنکو تب فرمایا ہم سے آنحضرت نے
کہہ عرض کی مین نے کیا کہون فرمایا کہہ قل ہو اللہ احد اور معوذتین جب صبح کرے تو اور جب شام کرے تو تین تین بار کہ کافی ہوگا تجھے ہر شی سے یعنے پناہ ہوگی تجھے ہر بلا سے

النسائی وابوداود **باب** ما جاءَ فِي الرُّقيةِ مِنَ العَينِ باب نظر بد کے رقیہ مین **عن** عُبَيدِ بنِ رِفَاعَةَ الزُّرَقِيِّ اِنَّ اَسمَاءَ بِنتَ عُمَيسٍ قَالَت يَا رَسُولَ اللہِ
اِنَّ وُلدَ جَعفَرٍ تُسرِعُ اِلَيهِمُ العَينُ اَفَاَستَرقِي لَهُم قَالَ نَعَم فَاِنَّهُ لَو كَانَ شَيءٌ سَابِقَ القَدَرِ لَسَبَقَتهُ العَينُ **ترجمہ** روایت ہے عبید سے کہ اسماء نے کہا یا رسول اللہ
جعفر کے لڑکون کو نظر جلدی لگجاتی ہے کیا رقیہ کراؤن اُنکے لئے فرمایا آپنے ہان اسلئے کہ اگر کوئی چیز تقدیر پر غالب ہوجاتی تو نظر بد غالب ہوجاتی یعنی چونکہ کوئی چیز تقدیر
پر غالب نہین ہوسکتی اسلئے نظر بھی غالب نہین ہوسکتی ورنہ قوت اسمین ایسی ہے کہ تقدیر پر غالب ہوجا سکتی تہی **ف** اس باب مین عمران بن حصین اور بریدہ سے
بہی روایت ہی یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ایوب سے اُنہون نے روایت کی عمرو بن دینار سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے عبید بن رفاعہ سے
اُنہون نے اسماء بنت عمیس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کیے ہمسے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے اُنہون نے عبد الرزاق سے اُنہون نے معمر سے اُنہون نے ایوب سے
عن ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يُعَوِّذُ الحَسَنَ وَالحُسَينَ يَقُولُ اُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّةِ مِن كُلِّ شَيطَانٍ
وَهَامَّةٍ وَمِن كُلِّ عَينٍ لَامَّةٍ وَيَقُولُ هٰكَذَا كَانَ اِبرَاهِيمُ يُعَوِّذُ اِسحٰقَ وَاِسمٰعِيلَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پناہ کے
دعا کرتے امام حسن اور امام حسین رضی اللہ عنہما کے لئے ان کلمات سے اُعِيذُكُمَا سے لَامَّةٍ تک اور معنے انکے یہہ ہین پناہ مانگتا ہون مین واسطے تمہارے بوسیلہ کلمات خدا کے
کہ پورے ہین یعنی صدق و بلاغت مین ہر شیطان یعنے سرکش سے اور ہر فکر مین ڈالنے والی چیز سے اور ہر آنکہہ جنون مین ڈالنے والی سے اور فرماتے تہے کہ ابراہیم علیہ السلام
انہین الفاظ سے تعوذ فرماتے تہے اسحٰق اور اسمعیل کو **ف** روایت کیے ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہون نے یزید بن ہارون اور عبد الرزاق سے اُنہون نے سفیان سے
اُنہون نے منصور سے ہم معنی اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ہامہ کل ذات سم یعنے وہ چیز کہ فکر و غم مین ڈالے مثل مرض و آفات و بلیات کے اور لامہ ای ذات لمم یعنے
لمم والی چیز اور لمم ایک قسم ہے جنون کی لمم بالانسان ای تقرب منہ اور مراد عین لامہ سے نظر بد ہے اور مزید تفصیل و تحقیق اسکی آگے آتی ہے **باب** ما جاءَ اَنَّ العَينَ
حَقٌّ باب اثبات مین نظر بد کے **عن** حَابِسٍ التَّمِيمِيِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا شَيءَ فِي الهَامِ وَالعَينُ حَقٌّ **ترجمہ** روایت ہے حابس
تمیمی سے کہ سنا اُنہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے نہین معتبر ہے وہ حقیقت ہام کی جو عرب مین مشہور ہے اور نظر بد کا اثر سچ ہے **عن** ابنِ عَبَّاسٍ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّى اللہُ عَلَيهِ وَسَلَّمَ لَو كَانَ شَيءٌ سَابَقَ القَدَرَ لَسَبَقَتهُ العَينُ وَاِذَا استُغسِلتُم فَاغسِلُوا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی چیز غالب ہوتی تقدیر پر تو نظر غالب ہوتی اور جب حکم کرین تمکو لوگ غسل کرنیکا تو غسل کرو **ف** اس باب مین عبد اللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے
یہ حدیث صحیح ہی اور حدیث حیہ بن حابس کی یعنے حدیث اول غریب ہے اور روایت کی شیبان نے یحیے بن ابی کثیر سے اُنہون نے حیہ بن حابس سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے
ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور علی بن مبارک اور حرب بن شداد نہین ذکر کرتے اس سند مین ابی ہریرہ کا **مترجم** اثر نظر بد کا حق ہے اور بہت
روایات سے اُسکا ثبوت ہے اور باجماع امت ثابت ہے کسی نے انکار نکیا اسکا مگر ایک فرقہ مبتدعہ نے اور کوئی محذور عقلی اُسکے ثبوت مین لازم نہین آتا اور شارع نے اسکی خبر
دی ہے پہر وجہ کیا عدم قبول کی مگر جہالت اور غباوت اور اثر اُسکا کئی احتمال رکہتا ہی اول یہ کہ عاین کی آنکہہ سے ایک قوت سمیہ منبعث ہوتی ہے کہ اُس سے دوسرے
کو نقصان پہونچتا ہے اور یہہ ممتنع نہین جیسا کہ انبعاث قوت سمیہ کا سانپ کی آنکہہ سے ممتنع نہین بلکہ بعضے سانپ مین واجب الوجود یہ تاثیر رکہی ہے کہ اسکے
نگاہ کرنے سے آدمی اندہا ہوجاتا ہے یا حمل گرجاتا ہی چنانچہ ابتر اور ذی الطفیتین کے یہ خاصیت حدیث صحیح مین انحضرت سے مروی ہے اور بعضے جو ہری حاسد کی آنکہہ سے
محسود کو ضرر پہونچتا ظاہر ہے دوم یہ کہ منبعث ہوتی ہون جواہر غیر مرئیہ لطیفہ عاین کی آنکہہ سے اور نفوذ کرجاتے ہون مسامات مین معین کے اور باعث ہوتے ہون
اُسکے فساد و ہلاک کا سوم یہہ کہ پیدا کردیتا ہو اللہ تعالے ایک قوت سمیہ معین کے جسم مین جبکہ مقابل ہو وہ عاین کے اور نہ ہو کسی قسم کی تاثیر عاین کی آنکہہ مین اور یہ قول
منکران تاثیرات اشیا کا ہی یا وداس گروہ نے بند کرلیا اپنے اوپر دروازہ اسباب و علل کا ایسا ہی کہا صاحب زاد المعاد نے اور تضعیف کی اسکی اور کہا کہ عاقل کبہی انکار
نکریگا تاثیرات ارواح کا اجسام مین اور ارواح قوی ہین اور طبایع مختلفہ رکہتی ہین اور ہر ایک مین تاثیر جدا گانہ ہے پس مثل تاثیر ارواح کی تاثیر عین کی بہی متعدد ہین و
صحیح تر قول اول ہے اور اسمین اختلاف ہے علما کا کہ عاین پر جبر کیا جاوے کہ معین کے لئے وضو کرے یا نہین پس احتجاج کیا ہے جن لوگون نے واجب کہا ہی ساتہ
قول انحضرت کے جو مروی ہے یعنے اذا استغسلتم فاغسلوا اور بروایت موطا وضو کا امر بہی آیا ہے اور امر موتا ہے وجوب کیلئے اور مازری نے کہا ہی کہ صحیح میرے نزدیک

وجوب ہے اور بعید ہی اختلاف کرنا اُسکی وجوب مین جبکہ معین کے ہلاک کا خوف ہو اور عادة وضو عائن کا موجب صحت ہووے اور کیفیت وضو کی جسنی نظر بد لگائی ہو ایک کیفیت خاصہ ہے کہ مسوی مین مذکور ہے اور وہ یہ ہے کہ کہا زہری نے لاوین ایک پیالہ پانی سے بہرا ہو عائن کے آگے اور وہ اُسمین اپنی ہتیلیان ڈالکر دہووے اور اُسی مین کلی کرے پہر دہووے اپنا منہہ اسی پیالہ مین یعنی غسالہ ہاتہہ کا اوسی مین پہر بایان ہاتہہ ڈالکر پانی لیوے اور داہنی ہتیلی پر ڈالے اسطرح کہ پیالہ ہی مین گرے پہر داہنا ہاتہہ ڈالکر پانی لیوے اور بائین ہاتہہ پر ڈالے پہر بایان ہاتہہ ڈالکر داہنی کہنی پر پانی بہاوے پہر داہنا ہاتہہ ڈالکر بائین کہنی پر پانی بہاوے پہر بایان ہاتہہ ڈالکر داہنی پیر پانی بہاوے پہر داہنا ہاتہہ ڈالکر بائین پر پانی بہاوے پہر بایان ہاتہہ ڈالکر داہنی گہٹنے پر پانی ڈالے پہر داہنا ہاتہہ ڈالکر بائین گہٹنے پر پہر دہووے اُسی مین داخل ازار اپنا پہر یکبارگی وہ پانی معین کے سر پر ڈالدیا جاوے اور داخل ازار سے یہان بعضون نے کہا ہے تہمت مراد ہے یعنی ایک کونا تہمت کا جو اندر کیطرف ہو اور بدن سے لگا ہو اُسی کو بہی دہووے اور بعضون نے کہا مراد اُس سے وہ بدن ہے جو ازار مین چہپا ہوتا ہے اور بعضون نے کہا ہے مراد مذاکیر یعنے خصیہ و ذکر ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اُس سے ورک ہے کہ ازار وہین باندہی جاتی ہے زبدا خلاصہ مانی الذوی وزاد المعاد و مسوی) اور حجة اللہ مین ہے کہ العین حق اور حقیقت اُسکی یہ ہے کہ اثر ہے النام نفس عائن اور وہ ایک صدمہ ہے کہ حاصل ہوتا ہے اُسکی النام سے معین کو اور سبب ہی نظر حسن الیہ ہے باب ما جاء فی اخذ الاجر علی التعویذ باب تعویذ پر اجرت لینے کے بیان مین

عن أَبِي سَعِيدٍ قَالَ بَعَثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَرِيَّةٍ فَنَزَلْنَا بِقَوْمٍ فَسَأَلْنَاهُمُ الْقِرَى فَلَمْ يَقْرُونَا فَلُدِغَ سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوا هَلْ فِيكُمْ مَنْ يَرْقِي مِنَ الْعَقْرَبِ قُلْتُ نَعَمْ أَنَا وَلَكِنْ لَا أَرْقِيهِ حَتَّى تُعْطُونَا غَنَمًا قَالُوا فَإِنَّا نُعْطِيكُمْ ثَلَاثِينَ شَاةً فَقَبِلْنَا فَقَرَأْتُ عَلَيْهِ الْحَمْدُ سَبْعَ مَرَّاتٍ فَبَرَأَ وَقَبَضْنَا الْغَنَمَ قَالَ فَعَرَضَ فِي أَنْفُسِنَا مِنْهَا شَيْءٌ فَقُلْنَا لَا تَعْجَلُوا حَتَّى تَأْتُوا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَلَمَّا قَدِمْنَا عَلَيْهِ ذَكَرْتُ لَهُ الَّذِي صَنَعْتُ قَالَ وَمَا عَلِمْتَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ اقْبِضُوا الْغَنَمَ وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا بہیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک چہوٹی لشکر مین پہر اُترے ہم ایک قوم کے پاس اور مانگی ہمنے اُنسے مہمانی پہر مہمانی نکی ہماری اُنہون نے سو کاٹ کہایا کسی بچہو نے اُنکے سردار کو سو آئے وہ ہم پاس اور کہا کوئی ہے تم مین کہ جہاڑتا ہو بچہو کو کہا ابی سعید نے مین نے کہا ہان مین جہاڑتا ہون ولیکن جہاڑونگا مین جبتک ندو تم ہمکو کچہہ بکریان کہا اُنہون نے ہم تمکو دینگے تیس ۳۰ بکریان سو قبول کین ہمنے اور پڑہی مین نے اُسپر الحمد سات بار سو اچہا ہو گیا وہ اور لیلین ہم نے بکریان کہا راوی نے کہ پہر ہمارے دلمین خیال آیا سو کہا ہمنے اپنی یارون سے مت جلدی کرو یہانتک کہ آؤ تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا جب آئے ہم آنحضرت پاس ذکر کیا مینے اپنے کام کا فرمایا آپنے کیونکر معلوم ہوا تمکو کہ سورہ فاتحہ رقیہ ہے پہر فرمایا آپنے لو بکریون کو اور لگاؤ میرا بہی ایک حصہ اپنے ساتہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو نضرہ کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے اور رخصت دی شافعی نے معلم کو کہ تعلیم قرآن پر اجرت لیوے اور کہا جائز ہے کہ جو کچہ لیوے اور شرط کر لیوے وہ اپنی اجرت کو اور احتجاج کیا ہے اسی حدیث سے اور روایت کی شعبہ اور ابو عوانہ اور کئی لوگون نے ابی المتوکل سے اُنہون نے ابی سعید سے یہ حدیث

عن أَبِي سَعِيدٍ أَنَّ نَاسًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرُّوا بِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَلَمْ يَقْرُوهُمْ وَلَمْ يُضَيِّفُوهُمْ فَاشْتَكَى سَيِّدُهُمْ فَأَتَوْنَا فَقَالُوا هَلْ عِنْدَكُمْ دَوَاءٌ قُلْنَا نَعَمْ وَلَكِنَّكُمْ لَمْ تَقْرُونَا وَلَمْ تُضَيِّفُونَا فَلَا نَفْعَلُ حَتَّى تَجْعَلُوا لَنَا جُعْلًا فَجَعَلُوا عَلَى ذَلِكَ قَطِيعًا مِنْ غَنَمٍ فَجَعَلَ رَجُلٌ مِنَّا يَقْرَأُ عَلَيْهِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ فَبَرَأَ فَلَمَّا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرْنَا ذَلِكَ لَهُ قَالَ وَمَا يُدْرِيكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ وَلَمْ يَذْكُرْ نَهْيًا مِنْهُ وَقَالَ كُلُوا وَاضْرِبُوا لِي مَعَكُمْ بِسَهْمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ کچہہ لوگ اصحاب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے گذرے ایک قبیلہ پر عرب کے پہر نہ مہمانی کی اُنہون نے اور نہ ضیافت کی اُنکی پہر کچہہ بیمار ہوگیا اُنکے سردار کو یعنے بیماری وغیرہ کی سو آئے وہ ہمارے پاس اور پوچہا کہ کوئی دوا تمہارے پاس ہے ہمنے کہا ہان ولیکن تمنے نہ مہمانی کی ہماری اور نہ ضیافت کی سو ہم دوا نکرینگے جب تک تم ہمارے لئے کچہہ مزدوری نہ ٹہیرالو سو مقرر کیا اُنہون نے ایک گلہ بکریون کا سو لگا ایک مرد ہم مین کا اُسپر سورۂ فاتحہ پڑہنے سو اچہا ہو گیا وہ سردار پہر جب حاضر ہوے ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین ذکر کیا ہمنے اُسکا اور فرمایا آپنے کس نے بتایا تجہکو کہ وہ سورۂ رقیہ ہے اور نہین ذکر کیا راوی نے کہ حضرت نے اُن بکریون کے لینے سے کچہہ منع کیا ہو یا اس سورت کو رقیہ بنانے سے منع فرمایا ہو اور فرمایا آپنے کہاؤ وہ بکریان اور میرا بہی ایک حصہ اُسمین لگاؤ **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور یہ روایت صحیح تر ہے اعمش کی روایت سے جو جعفر بن ایاس سے مروی ہے اور اسیطرح روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث ابی بشر سے کہ نام جنکا جعفر بن ابی وحشیہ ہے وہ روایت کرتی ہین ابی المتوکل سے وہ ابی سعید سے اور جعفر بن ایاس وہی جعفر بن ابی وحشیہ مین مترجم

اس حدیث مین تصریح ہی رقیہ کی اُجرت کی جواز پر اور اسپر کہ اُجرت اُسکی حلال و طیب ہے کراہت تک بھی اُسمین نہین اور اسی پر قیاس کیا ہی بعضون نے تعلیم قرآن کی اجرت کو
اور جائز کہا ہے اُسکو اور یہی مذہب ہے شافعی اور مالک اور احمد اور اسحاق اور ابی ثور اور دوسرے لوگون کا سلف سے اور جو اُنکے بعد تہی اور منع کیا ہی اُجرت تعلیم کو ابو حنیفہ نی اور جائز کہا
ہے رقیہ کی اُجرت کو منطوق حدیث مذکور سے اور تقسیم کرنا اُن بکریونکا اپنے یارون پر تبرعًا اور باعتبار مروت کے تہا ورنہ وہ سب حق تہا اُنہین صحابی کا جنہون نے رقیہ کیا تہا
اور حضرت نی جو فرمایا کہ میرا بہی حصہ لگاؤ اسمین مقصود تہا دل خوش کرنا اصحاب کا اور مبالغہ تہا اُسکی حلت مین کہ صحابہ کو معلوم ہو جاوے کہ اسمین کوئی شائبہ کراہت بہی نہین
حرمت کا کیا ذکر ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت مبارک اپنے اصحاب کے ساتھ ایسی ہی تہی چنانچہ عنبر سی جو ایک بڑی مچھلی ہی اور اصحاب نے اُسمین سے کہایا تہا اور
حمار وحش جو ابو قتادہ نی شکار کیا تہا اُسمین سے بہی آپنے حصہ اپنا مقرر کروایا اور قطیعًا من غنم جو حدیث مین وارد ہے اہل لغت نی کہا ہے کہ قطیعہ غالبًا مستعمل ہے دس سے
چالیس تک بکریون کے لئے اور بعضون نے کہا ہی پندرہ سی پچیس تک کی لئے اور جمع اُسکی اقطاع اور اقطعہ اور قطعان اور قطاع اور اقاطیع آتی ہے مثل حدیث و احادیث کے
اور مستحب ہے اس حدیث کی رو سی پڑہنا فاتحہ کا لدیغ اور مریض اور آفت رسیدہ پر اور صاحب اسقام پر اور مسلم کی روایت مین ہے سیدالحی سلیم یعنی لوگون نے آنکر کہا کہ سردار
ہمارے قبیلہ کا سلیم ہے یعنے لدیغ ہے اور لدیغ یعنے کاٹا ہوا کو سلیم کہنا باعتبار تفاول کے ہے جیسے دار المرضی و المرض کو شفاخانہ کہتی ہین دکذا ذکر النووی فی شرح مسلم **بَابُ**
مَا جَآءَ فِی الرُّقیٰ وَالْاَدْوِیَۃِ باب رقی اور ادویہ تقدیر مین داخل ہے اس بیان مین **عَنْ** اَبِیْ خِزَامَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْہَا وَ دَوَاءً نَتَدَاوٰی بِہٖ وَتُقَاۃً نَتَّقِیْہَا ھَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ شَیْئًا قَالَ ھِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی خزامہ سے وہ
اپنی باپ سے روایت کرتے ہین کہ پوچہا مین نے یا رسول اللہ بہلا خبر دیجئے مجھکو کہ یہہ رقیہ جس سے جہاڑ پہونک کرتی ہین ہم اور دوا کہ جس سے علاج کرتے ہین ہم اور بچاؤ کی چیزین کہ
جس سے اپنا بچاؤ کرتے ہین یعنے مانند سپر اور قلعہ وغیرہ آیا پہیرتے ہین اللہ کے تقدیر مین سے کچھ فرمایا آپنے یہ خود تقدیر مین داخل ہین یعنی انکا ہونا بہی تقدیر مین لکہا ہی مثلا
فلانی بیماری فلانی دوا سے جاویگی اور فلانے کی بیماری اس رقیہ سے دور ہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن نے اُنہون نی سفیان سے اُنہون
نے زہری سی اُنہون نے ابن ابی خزامہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور ابن عُیینہ سے دونون روایتین مروی ہوئی ہین سو
بعضون نے کہا عن ابی خزامہ عن ابیہ اور بعضون نے کہا عن ابن ابی خزامہ عن ابیہ اور روایت کی ابن عیینہ کی سوا اور لوگون نے یہ حدیث زہری سے اُنہون نی ابی خزامہ
سے اُنہون نے اپنے باپ سے اور یہ صحیح ہے اور ہم نہین جانتے ابی خزامہ کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کی **مترجم** اس حدیث سی اثبات ہوا تقدیر کا او معلوم ہوا کہ
ادویات وغیرہ بہی تقدیر الٰہی سے ہے اور دوا کرنا اور اسیطرح اور اسباب کے ساتھ متوسل ہونا خلاف توکل نہین جیسا بعضے نادان کہتے ہین جو تقدیر مین ہوگا وہی ہوگا
دوا سے کیا ہوگا بات اصل یہ ہے کہ دوا سے بہی جو ہوگا وہی تقدیر کے موافق ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الْکَمْأَۃِ وَالْعَجْوَۃِ باب کماۃ اور عجوہ کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ
ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَفِیْہَا شِفَآءٌ مِّنَ السَّمِّ وَالْکَمْأَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآءُھَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عجوہ جنت کی میوون سے ہے اور اُسمین شفا ہے زہر سے اور کماۃ ایک قسم ہے من کی جو بنی اسرائیل پر اُترا تہا اور پانی اُسکا یعنے عرق
اُسکا شفا ہے آنکہ کے درد کی **ف** اس باب مین سعید بن زید اور ابی سعید اور جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی نہین پہچانتے ہم اسے محمد بن عمرو
کی روایت سے مگر سعد بن عامر کی سند سے **عَنْ** سَعِیْدِ بْنِ زَیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الْکَمْأَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآءُھَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ **ترجمہ** اسکا
حدیث سابق مین گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ نَاسًا مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوا الْکَمْأَۃُ جُدَرِیُّ الْاَرْضِ
فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْکَمْأَۃُ مِنَ الْمَنِّ وَمَآؤُھَا شِفَآءٌ لِّلْعَیْنِ وَالْعَجْوَۃُ مِنَ الْجَنَّۃِ وَھِیَ شِفَآءٌ مِّنَ السَّمِّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ بعید
لوگون نے اصحاب مین سے کہا ہے کہ کماۃ چیچک ہے زمین کی اور فرمایا آنحضرت نے کہ کماۃ من ہے اور عرق اسکا شفا ہی آنکہ کے اور عجوہ جنت کے میوون کی ہے اور شفا اسمین زہر سے
عَنْ قَتَادَۃَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَخَذْتُ ثَلٰثَۃَ اَکْمُؤٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا فَعَصَرْتُہُنَّ فَجَعَلْتُ مَآءَھُنَّ فِیْ قَارُوْرَۃٍ فَکَحَلْتُ بِہٖ جَارِیَۃً
لِّیْ فَبَرَاَتْ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سی کہ ابو ہریرہ نے کہا لئے مین نے تین کماۃ یا پانچ یا سات اور نچوڑا مین نے انکا عرق اور رکہدیا اُسکو ایک شیشہ مین پہر اُسکو مین لگایا ایک لڑکی
کے تو اچہی ہوگئی وہ **مترجم** کماۃ بفتح کاف و سکون میم و فتح ہمزہ ایک نبات خود رو ہے کہ زمین مین خود بخود بغیر جوتے بوئی اُگتی ہے ہندی مین اُسی کہمبی کہتے ہین

حضرت نے جو فرمایا کہ وہ من میں سے اُس سے یہ مُراد نہیں کہ حقیقۃً وہ من ہے اِسلیے کہ من تو مثل ترنجبین کے ایک شی آسمان سے برستی تھی بلکہ مُراد اُس سے یہی کہ اللہ تعالی نے بغیر جوتی بوئی جیسے اُنکو من عنایت فرمایا ویسی ہی تمکو یہہ عنایت کی اور بعضوں نے کہا من المن سے مُراد یہہ ہے کہ اللہ تعالی نے امتنان اور احسان فرمایا اُسکے ساتھ اپنے بندوں پر اور یہجو فرمایا کہ پانی اُسکا شفا ہے آنکھ کے اسمین تین قول ہین اول یہ کہ عرق اُسکا ملادین ادویہ چشم مین نہ یہہ کہ اکیلا اُسی استعمال کرین یہہ ذکر کیا ابو عبید نے دوسرے یہہ کہ اُسی گرم کرکے عرق نچوڑ لیدین اور اکیلا ہی استعمال کرین کہ آگ اُسکے اخلاط فاسدہ کو دور کردیتی ہے اور باقی رہجاتی ہین منافع اُسکے گرم کرنے سی تیسرے یہہ کہ آب کماۃ سی مُراد وہ پانی ہے بارش کا کہ جس سے کماۃ پیدا ہوتا ہے اور وہ پہلا پانی ہے کہ ایام بارش مین برستا ہی اور اس قول مین اضافت ماء کی اضافت اقترانی ہے نہ اضافت جزئی بخلاف قولین سابقین کے مگر یہ قول نہایت بعید اور ضعیف ہے اور ذکر کیا اس قول کو ابن الجوزی نے اور بعضوں نے یہ بھی کہا ہے کہ اگر فقط تبرید آنکھ کی منظور ہو تو صرف اُسکا پانی کافی ہے بغیر اختلاط کسی اور دوا کے اور اُسکے سوا اور کچھ مقصود ہو تو مرکب کیا جاوے اور ادویات سے (زاد المعاد) اور عجوہ ایک قسم عمدہ ہی کھجور مدینہ کے اور بعضوں نے کہا ہی کہ وہ حضرت کی بوئی ہوئی ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ جو ہر صبح کو سات عجوہ کھجور کہاوے اُسکو سحر و سم اثر نکرے الحدیث اور دفع سحر و سم کی خاصیت اُسی نوع مین ہے یا یہ دعا ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور صبح سی مُراد نہار موںہہ کہانا اور اُسکے درخت کو لین کہتے ہین (کرمانی) اور بعضوں نے کہا ہی کہ یہہ فقط دعا ہے آنحضرت کے اُس کھجور مین خاصیت دفع سم کی نہیں اور عدد سات کے توقیفی ہین جیسے عدد رکعات نماز کے یعنی سر اُسکا اللہ ہی کو معلوم ہے یا اُسکی رسول کو انتہا یہ **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ الشُّونِيْزُ دَوَآءٌ مِنْ كُلِّ دَآءٍ اِلَّا السَّامَ قَالَ قَتَادَةُ يَاخُذُ كُلَّ يَوْمٍ اِحْدٰى وَعِشْرِيْنَ حَبَّةً فَيَجْعَلُهُنَّ فِىْ خِرْقَةٍ فَيَنْقَعُهُ فَيَسْتَعِطُ بِهٖ كُلَّ يَوْمٍ فِىْ مَنْخِرِهِ الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَالْاَيْسَرِ قَطْرَةً وَالثَّانِىْ فِى الْاَيْسَرِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْمَنِ قَطْرَةً وَالثَّالِثِ فِى الْاَيْمَنِ قَطْرَتَيْنِ وَفِى الْاَيْسَرِ قَطْرَةً **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سی کہا حدیث پہونچی ہمکو کہ ابا ہریرہ نے کہا شونیز دوا ہے ہر مرض کی مگر موت کہا قتادہ نے یعنے ہر روز اکیس دانے کلونجی کے ایک کپڑی مین پوٹلی باندھکر بہگو دیتے پانی مین پس ناک مین ڈالتے ہر روز داہنے نتھنے مین دو بوندین اور بائین مین ایک اور دوسرے دن بائین مین دو بوندین اور داہنی مین ایک اور تیسرے دن داہنی مین دو بوندین اور بائین مین ایک **بَابُ** مَا جَآءَ فِىْ اَجْرِ الْكَاهِنِ باب شن کلب اور اجر کاہن کی حرمت مین **عَنْ** اَبِىْ مَسْعُوْدٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِيِّ وَحُلْوَانِ الْكَاهِنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہ منع فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کتّے کی قیمت لینے سے اور زنا کی خرچی سے اور کاہن کی مٹھائی سے یعنے اُسکی مزدوری سی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** کہانت بکسر کاف و فتح مصدر ہے باب نصر ینصر سے اور جب ارادہ ہو عرب کا کہ کہیں فلانا شخص کاہن ہو گیا تو کہتا ہے کہُن بضم ہا اور کہانت عرب مین تین قسم تھی ایک یہ کہ جنون مین سے کوئی دوست ہوتا تہا کسی آدمی کا اور وہ خبر دیتا امور غیب سے باستراق سمع اور یہہ فنا ہو گئی بعثت سی رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے دوسرے یہہ کہ اقطار ارض اور اکناف عالم مین جو وقایع اور حوادث ہون اُنسے خبر دی اور ان دونو قسمونکا معتزلہ اور بعض متکلمین نے انکار کیا حالانکہ اسمین کسیطرحکا استحالہ نہیں ہے بلکہ ممکن ہے عقلاً اور بعید نہیں وجود اُسکا ولیکن وہ جن جو سچے کہتی ہین اور سچ بھی اور نہی وارد ہوئی ہے اُنکی تصدیق سے اور اعتبار کرنے سے اُنکی قول کے اور تیسرے قسم علم نجوم ہے کہ یہہ بھی داخل کہانت ہے مگر اسمین کذب بہت واقع ہوتا ہے اور عرافت بھی ایک شعبہ ہے اسکا اور وہ یہہ ہے کہ استدلال کرے امور پر ساتہ اسباب و مقدمات کے کہ دعوی کری اُسکے پہچاننے کا اور کبھی مدد ہوتی ہے ان تینون علوم کو ایک دوسرے سے کہ زجر اور طرق نجوم اور اسباب معتادہ مین اور یہہ سب ہو سوم ہے کہانت کے ساتہ اور تکذیب کی ان سب کے شرع نے اور منع فرمایا اُسکی تصدیق سے (نووی) فقیر کہتا ہے اور داخل ہے اسی نہی مین رمال جفار بندت اہل فال بدفال جوسی تھی اور باطل ہے قول اُن سبھونکا نہیں لایق تصدیق کے اسمین سے کوئی اور مصدق اُنکا منکر ہے قرآن و حدیث کا معاذ اللہ من ذلک اور یہہ بلا پہیلی ہے اکثر بلاد اسلام اور خواص عوام مین اعاذنا اللہ من ذلک کلہا اور ضرور ہے اہل علم کو انکار انکے معتقدین لیکن پر اور جملہ اہل بدع و ملحدین پر رحمہم اللہ رب العالمین و فقہم بصالح الاعمال و العقائد الی یوم الدین **بَابُ** مَا جَآءَ فِىْ كَرَاهِيَةِ التَّعْلِيْقِ باب گلے مین گنڈہ یا تعویذ لٹکانیکے بیان مین **عَنْ** عِيْسَى بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِىْ لَيْلٰى قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُكَيْمٍ اَبِىْ مَعْبَدٍ الْجُهَنِىِّ اَعُوْدُهٗ وَبِهٖ حُمْرَةٌ فَقُلْتُ اَلَا تُعَلِّقُ شَيْئًا قَالَ اَلْمَوْتُ اَقْرَبُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَعَلَّقَ شَيْئًا وُكِلَ اِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عیسی بن عبد الرحمن سے کہا اُنہون نے گیا مین عبد اللہ بن عکیم کے پاس عیادت کو اور اُنکے بدن پر سرخی تہی یعنے مرض سرخ باد کا مین نے کہا کیون نہیں لٹکاتے آپ کچھ تعویذ وغیرہ فرمایا اُنہون نے موت اُس سے زیادہ قریب ہے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جسنے لٹکائی کوئی چیز وہ سونپ دیا جاویگا اُسکو

یعنے پھر تا ابد غلبہ نہ ہو گی **ف** حدیث عبداللہ بن عکیم کی جانتے ہیں ہم اُسی فقط ابن ابی لیلیٰ کی روایت سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے ہم معنے اسکی اور اس باب میں عقبہ بن عامر سے بھی روایت ہے **ترجمہ** ابوداؤد میں عبداللہ سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا ان الرقی والتمائم والتولۃ شرک یعنی رقے اور تمائم اور تولے شرک ہیں رقے جمع ہے رقیہ کی مراد اس سے وہ رقیہ ہے کہ اسمیں نام ہوں اصنام کے جیسے اہل ہند لونا چماری اور کلوا بیر وغیرہ کی دہائی دیتے ہیں یا جو خداوند کریم کے اسمائے حسنیٰ یا قرآن کے الفاظ سے ہو وہ یہاں مراد نہیں اور تمائم جمع ہے تمیمہ کے اور تمیمہ کہتے ہیں کنٹھے شیر کے ناخون وغیرہ اسی قسم کی چیزیں ہیں کہ عورتیں مشرکات اسکو گلے میں لٹکوا کے ڈالدیتی ہیں اور خیال کرتی ہیں کہ یہ تعویذات دافع بلیات اور رافع آفات ہیں اور تولہ ایک قسم ہے سحر کی کہ عورت اسکی کرواتی ہے کہ اپنے شوہر کی محبوب ہو جاوے اُسے ہند میں ٹوٹکہ کہتے ہیں اور اکثر مالنیں وغیرہ کیا کرتی ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سبکو شرک فرمایا اور اپنی امت کو اس سے روکا آدمیکو ان سب سے دور رہنا ضرور ہے ورنہ کمال بے حیا کا بے شعور ہے کہ ایک ادنیٰ توہم منفعت سے رب غفور کو ناراض کرکے عذاب ابدی مول لے اور ثواب سرمدی چھوڑ دے وما ہذا الا حمق خفی او جہل جلی اور ابن ماجہ میں بھی عبداللہ سے مروی ہے کہ وہ اپنی بیوی کے پاس آئے اور ایک ڈورا انکے بدن پر پایا پوچھا تو انہوں نے کہا مجھے رقیہ کیا ہے حمرہ سے سو انہوں نے اُسے توڑ کر پھینک دیا اور کہا آل عبداللہ غنی ہیں شرک سے پھر یہی حدیث پڑھی جو ہم نے ابوداؤد سے نقل کی اور عمران بن حصین سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کے گلے میں پیتل کا حلقہ دیکھا پوچھا یہ کیا ہے اُسنے کہا واہنہ سے ہے فرمایا اُسے اُتار ڈال اسکو کہ نہ بڑھا ویگا تیرے لئے مگر وہن اور واہنہ ایک رگ ہے شانہ اور ہاتھ میں کہ اُسکے جھاڑنے کو کچھ لٹکاتے ہیں اُسکو حرز الواہنہ کہتے ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ وہ ایک مرض ہوتا ہے شانہ میں غرض حضرت نے بڑی فصاحت اور خوش طبعی سے جواب دیا کہ یہ لٹکانا موجب تیرے وہن کا ہے یعنے سستی اور ضعف کا دین میں (ابن ماجہ) اور شاہ ولی اللہ صاحب قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ جس حدیث میں رقی تمائم اور تولہ سے نہی وارد ہوئی ہے محمول ہے اور اُن چیزوں کے جنمیں شرک ہو اور انہماک اور استغراق ہو آدمی کو اسبابمیں اور غفلت اور اعراض ہو مسبب الاسباب سے جل جلالہ وعم نوالہ غرض یہ ہے کہ لٹکانا کسی تعویذ کا جو آگے آتی ہے مو شرک نہیں چنانچہ بسند عمرو بن شعیب مروی ہے کہ عبداللہ بن عمرو تعلیم کرتے تھے اپنے بالغ لڑکونکو اعوذ بکلمات اللہ التامات من غضبہ وعقابہ وشر عبادہ ومن ہمزات الشیاطین وان یحضرون اور جو نابالغ ہوتے تھے انکے گلمیں لکھکر لٹکا دیتے تھے (ابوداؤد)

باب ما جاء فی تبرید الحمی بالماء باب پانی سے بخار کو ٹھنڈا کرنیکے بیانمیں

عن رافع بن خدیج عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الحمی فور من النار فابردوہا بالماء **ترجمہ** روایت ہے رافع بن خدیج سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بخار کا جوش آگ سے ہے سو ٹھنڈا کرو اُسکو پانی سے **ف** اس باب میں اسماء بنت ابی بکر اور ابن عمر اور ابن عباس اور زوجہ زبیر کی بی بی اور عائشہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے

عن عائشۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمی من فیح جہنم فابردوہا بالماء **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بخار جوش سے ہے جہنم کے سو ٹھنڈا کرو اُسکو پانی سے **ف** روایت کی ہمسے ہارون بن اسحق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے فاطمہ سے جو بیٹی ہیں منذر کی انہوں نے اسماء بنت ابی بکر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور اسماء کی حدیث میں کچھ اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں

عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعلمہم من الحمی ومن الاوجاع کلہا ان تقول بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شر کل عرق نعار ومن شر حر النار **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سکھاتی تھے صحابہ کو بخار اور سب دردونمیں اس دعا کی پڑھنے کو بسم اللہ سے آخر تک معنے اُسکے یہ ہیں شروع کرتا ہوں میں جھاڑنا اس مرض کا ساتھ نام اللہ بڑے کی پناہ مانگتا ہوں میں ساتھ اللہ بزرگ کے ہر پھڑکتی رگ سے اور آگ کی گرمی سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر ابراہیم بن اسمٰعیل بن ابی حبیبہ کی روایت سے اور ابراہیم ضعیف سمجھے جاتے ہیں حدیث میں اور مروی ہے اس حدیث میں عرق یعار یعنے رگ آواز کرتے ہوئی **ترجمہ** اس حدیث کو باب سے کچھ ایسا تعلق نتھا مگر مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اسلئے ذکر کردیا کہ اسمیں مذکور ہے کہ پناہ مانگتا ہوں میں آگ کی گرمی سے اور یہ دعا آپنے بخار کے لئے بتائی تو معلوم ہوا کہ بخار میں اثر ہے نار کا انتہے اور جس بخار کے تبرید آپنے پانی سے فرمائی ہے شاید اُس سے بخار صفراوی ہو کہ اطبا اسمیں ٹھنڈا پانی پلاتے ہیں اور برف میں ادویات کو سرد کرتے ہیں اور اطراف مریض آب سرد سے دہوتے ہیں یہ بعید نہیں ہے کہ حضرت نے یہی نوع مراد لی ہو (نووی) **فقیر** کہتا ہے اگر سب بخار آپنے مراد لئے ہوں تو بھی کچھ اشکال نہیں ہے اسلئے کہ آپ نے اُسکی حرارت کو حرارت جہنم فرمایا اور کیا تعجب ہے کہ جہنم کی حقیقت سے اطبا غافل ہوں اور اُسے نہ سمجھیں کہ وہ بغیر نور نبوت کی سمجھ میں نہیں آسکتی اور ہم نے کلمہ پڑھا ہے آنحضرت کا نہ حکیموں کا اگر تمام جہان کے حکیم خلاف حضرت کی کہیں سب جھوٹے ہیں اور فرمانا آپ ہی کا قابل تسلیم اور لائق تعلیم ہے الحمد للہ علی ذلک

باب ما جاء فی الغیلۃ باب زن مرضعہ سے صحبت کرنیکے بیان میں **عن** بنت وہب وہی جدامۃ قالت سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اردت
ان انھی عن الغیال فاذا فارس والروم یفعلون ولا یقتلون اولادھم **ترجمہ** روایت ہے بنت وہب سے اور نام انکا جدامہ ہے کہا انہوں نے سنا مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فرماتے تھے ارادہ کیا مین نے کہ منع کرون مین اپنی امت کو غیلہ سے پھر دیکھا مین نے کہ فارس اور روم کے لوگ غیلہ کرتے ہین اور نہین ضرر پہونچاتے اپنی اولاد کو یعنے بسبب غیلہ کے
انکی اولاد کو نقصان نہین ہوتا **ف** اس باب مین اسماء بنت یزید سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی مالک نے ابی الاسود سے انہون نے عروہ سے انہون نے عائشہ سے
انہون نے جدامہ بنت وہب سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا مالک نے اور غیال اور غیلہ یہ ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے اُس زمانہ مین کہ وہ دودہ پلاتی
ہو اور ایسا ہو **فقیر** کہتا ہے اور اس مین احتمال ہوتا ہے کہ حمل رہجاوے اور دودہ فاسد ہو اور بسبب فساد دودہ کے رضیع کو ضرر پہونچے روایت کی ہم سے عیسے بن احمد نے انہون نے
ابن وہب سے انہون نے مالک سے انہون نے ابی الاسود سے اور محمد بن عبدالرحمن بن نوفل سے انہون نے عروہ سے انہون نے عائشہ سے انہون نے جدامہ سے جو بیٹی ہین وہب اسدیہ
کی انہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ قصد کیا مین نے کہ منع کرون غیلہ سے یہانتک کہ یاد کیا مین نے فارس و روم کو کہ وہ کرتے ہین غیلہ اور انکی اولاد کو
اس سے ضرر نہین ہوتا کہا مالک نے اور غیلہ یہی ہے کہ آدمی صحبت کرے اپنی بیوی سے حالت ارضاع مین جیسا اوپر گذرا کہا ابو عیسے بن احمد نے اور روایت کی ہمسے اسحق بن عیسے نے
انہون نے مالک سے انہون نے ابی الاسود سے مانند اسکے کہا ابو عیسے نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ما جاء فی دواء ذات الجنب باب ذات الجنب کے علاج مین
عن زید بن ارقم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان ینعت الزیت والورس من ذات الجنب قال قتادۃ ویلدہ من الجانب الذی یشتکیہ **ترجمہ** روایت ہے
زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بتلاتے تھے زیت اور ورس ذات الجنب مین قتادہ نے کہا اور منہ مین ڈالی جاوے یہ دوا اُسی جانب سے کہ جسطرف درد ہے **ف** یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ کا نام میمون ہے وہ شیخ بصری ہین **عن** زید بن ارقم قال امرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان نتداوی من ذات الجنب بالقسط
البحری والزیت **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہون نے حکم فرمایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دوا کرین ہم ذات الجنب کے قسط بحری سے اور زیت سے **ف** یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے اور نہین جانتے ہم اسے مگر میمون کی روایت سے کہ وہ زید بن ارقم سے روایت کرتے ہین اور روایت کی میمون سے کئی اہل علم نے یہ حدیث اور ذات الجنب سے مراد سل کا مرض
ہے **مترجم** ذات الجنب اطبا کے نزدیک دو قسم ہے حقیقی و غیر حقیقی سو حقیقی ایک ورم حار ہے کہ عارض ہوتا ہے نواحی جنب مین اُس جھلی مین کہ باطن اضلاع مین ہے اور غیر حقیقی ایک
درد ہے کہ مشابہ ہوتا ہے حقیقی کے اور عارض ہوتا ہے وہ نواحی جنب مین ریاح غلیظہ موذیہ سے کہ بند ہو جاتے ہین صفاقات مین سو پیدا ہوتا ہے اُس سے ایک درد مشابہ ذات الجنب
الحقیقی کے اور صاحب قانون نے کہا ہے کہ جو درد جنب مین ظاہر ہو سے ذات الجنب ہے تسمیۃ للشی باسم مکانہ اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے ہر درد ہے خواہ جنب مین
ہو یا ریہ مین سوء مزاج سے ہو یا اخلاط غلیظہ سے یا اخلاط لذاعہ سے اگرچہ بغیر ورم اور بخار کے ہو اور ذات الجنب حقیقی کو پانچ چیزین عارض ہوتی ہین حمی یعنے بخار سعال
یعنے کہانسی وجع ناخس ضیق نفس یعنے تنگی دم اور نبض منشاری یعنے وہ نبض جو آرہ کی طرح چلے اور علاج مذکور فی الحدیث اس قسم کا علاج نہین لیکن قسم ثانی جو ریح غلیظ
سے پیدا ہو اُسکو قسط بحری یعنے عود ہندی مفید ہے جیسا کہ دوسری روایات مین وارد ہوا ہے کہ وہ ایک قسم ہے قسط کی جب اُسے باریک پیسین اور روغن زیت مین ملا کر گرم مقام
ریح پر ضماد کرین یا لعوق فرماوین نہایت نافع ہے اور تحلیل کرتا ہے مادہ کو اور دور کرتا ہے ریح کو قوی کرتا ہے اعضاء باطنی کو تفتیح کرتا ہے سُدون کی مسیحی نے کہا ہے
کہ عود حار یابس قابض ہے قبض کرتا ہے بطن کو مقوی ہے اعضاء باطنہ کا دور کرتا ہے ریاح کو کہولتا ہے سدون کو نافع ہے ذات الجنب کو اور لیجاتا ہے فضل رطوبت
کو اور عود ہند کو جید ہے اور نافع ہے دماغ کو اور کہا مسیحی نے جایز ہے کہ قسط ذات الجنب حقیقی کو بھی مفید ہو جبکہ حدوث اُسکا مادہ بلغمیہ سے ہو خصوصاً وقت انحطاط علت کے
باب **عن** عثمان بن ابی العاص انہ قال اتانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبی وجع قد کاد یھلکنی فقال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امسح بیمینک سبع مرات وقل اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ وسلطانہ من شر ما اجد قال ففعلت فاذھب اللہ
ما کان فلم ازل امر بہ اھلی وغیرھم **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن ابی العاص سے کہ آئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مجھے ایسا درد تہا کہ مارے ڈالتا تہا
پہر آپنے فرمایا چہو درد کی جگہہ سات بار اپنے دائنے ہاتہ سے اور کہہ اعوذ سے اجد تک یعنے پناہ مانگتا ہون مین اللہ کی عزت اور قدرت اور حکومت کی ساتھ اُس چیز کے شر سے
جسے مین پاتا ہون کہا راوی نے ویسا ہی کہا مین نے پس دور کی اللہ تعالے نے جو بلا میرے ساتھ تھی پہر ہمیشہ بتاتا رہا مین یہ دعا اپنے اہل وغیرہ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے

سمجھے ہے عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلَهَا بِمَا تَسْتَمْشِيْنَ قَالَتْ بِالشُّبْرُمِ قَالَ حَارٌّ جَارٌّ قَالَتْ ثُمَّ اسْتَمْشَيْتُ بِالسَّنَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ شَيْئًا كَانَ فِيْهِ شِفَاءٌ مِنَ الْمَوْتِ لَكَانَ فِي السَّنَا **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت عمیس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے پوچھا کہ تم کس چیز کا مسہل لیتے ہو تو عرض کی اُنہوں نے شبرم کا فرمایا آپ نے گرم ہے ظالم ہے کہا اسمار نے پھر مسہل لیا مین نے سنا کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر کسی چیز مین شفا ہوتی موت سے تو سنا مین ہوتی **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** شبرم ایک شجر صغیر ہے قد آدم یا اُس سے کچھ بڑا اُسکی شاخین سرخ مین سفیدی ملی ہوئین اور سرہائے شاخون پر گچھا ہے پتونکا اور اُسمین پھول آتا ہے کچھ زردی سفیدی ملا ہوا پھر جب پھول گرجاتا ہے کچھ پھل آتے ہین چھوٹے چھوٹے کہ اُسمین دانے صغیر ہوتے ہین مثل بطم کے مقدار مین سرخ رنگ اور اُسکی شاخون پر سرخ چھال ہے اور مستعمل اُسمین سے وہی چھال ہے یا دودہ اُسکی شاخونکا اور وہ حار یابس ہے چوتہے درجہ مین مسہل ہے سودا کا اور نکالتا ہے کیموسات غلیظہ کو اور ماء اصفر کو اور بلغم کو اور آکل کو اُسکے کرب پیدا ہوتی ہے غثیان ہوتا ہے اور اکثار اُسکا قاتل ہے اور چاہئے کہ جب اُسے استعمال کرین تو خالص دودہ مین بھگو دین ایک رات اور دن اور دن مین دو بار اُسکا دودہ بدل دیوین یا تین بار پھر نکالکر سایہ مین سکھالین اور اُسمین ورد یا کتیرا ملاکر استعمال کرین یا ماء عسل کے ساتہ پیئین یا عصارہ انگور کے ساتہ اور شربت اُسکا دو دانگ سے چار دانگ تک ہے قوت مریض کے موافق اور بعضے حکمار نے کہا ہے کہ لبن شبرم یعنے عرق اُسکا اُسمین خیر نہین اگر اُسے نہ پئے تو بہتر ہے کہ ناتجربہ کار لوگ اُسے پلاکر مار ڈالتے ہین خلاصہ یہ کہ مسہل قوی ہے اور چوتہا درجہ سمیات کا درجہ ہے اور اشیار سمیہ کی استعمال مین احتیاط ضرور ہے ورنہ موت کا سامنا ہے اور سنا دوا معروف ہے عمدہ ترین مسہلات آنحضرت نے بھی اُسکی تعریف فرمائی و لخالقہ الحمد والثنا

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْعَسَلِ باب شہد کے بیان مین

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخِيْ اسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ فَقَالَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ سَقَيْتُهٗ عَسَلًا فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْقِهِ عَسَلًا قَالَ فَسَقَاهُ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ قَدْ سَقَيْتُهٗ فَلَمْ يَزِدْهُ اِلَّا اسْتِطْلَاقًا قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ اسْقِهِ عَسَلًا فَسَقَاهُ فَبَرَاَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا حاضر ہوا ایک مرد حضرت کے پاس اور عرض کی کہ میرے بھائی کو دست آتے ہین فرمایا پلاؤ اُسے شہد پھر آیا وہ اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا اُسکو شہد اور دست اور بڑہ گئی فرمایا آپنے پلاؤ اُسکو شہد کہا راوی نے پھر پلایا اُسی پھر آیا اور عرض کی یا رسول اللہ پلایا مین نے مگر اُس سے اور بڑہ گئی دست فرمایا آپنے سچا ہے اللہ تعالیٰ اور جھوٹا ہے پیٹ تیرے بھائی کا پلاؤ اُسکو شہد پھر پلایا اُسکو تیسری بار اور اچھا ہو گیا وہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** بخاری مین ابن عباس سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شفا تین چیزون مین ہے شہد پینے مین یا پچھنے لگانے مین یا داغ دینے مین آگ سے اور منع کرتا ہون مین اپنی امت کو داغ سے ابو عبد اللہ مازری نے کہا امراض تین قسم مین اول یہ کہ امتلار دم سے ہون اُسکی دوا حجامت ہے اور فصد بھی اُسمین داخل ہے دوسرے یہ کہ امتلا صفرا یا بلغم و سودا سے ہو اُسکی دوا اسہال مناسب ہے جو ہر خلط سے نسبت رکھتی ہو سو حضرت نے اشارہ کیا عسل سے گویا مسہلات پر جیسے اشارہ کیا حجامت سے اخراج دم پر اور جب عاجز ہو جاوین اِن دواؤن سے تو آخر دوائی ہے یعنے داغ دینا اور بعض اطبا نے کہا ہے کہ اصل امراض مزاجیہ مین جو تابع ہین کیفیات اخلاط کی حرارت ہے یا برودت پس یہ کلام نبوت وارد ہوا ہے معالجہ مین امراض باردہ و حارہ کے علے طریق التمثیل سو اگر مرض حار ہے اخراج دم سے اُسکی دوا ہو گی مثل فصد و حجامت کے اسلئے کہ اسمین استفراغ مادہ کا ہے اور تبرید مزاج کی اور اگر مرض بارد ہے علاج ہو گا تسخین سے اور تسخین موجود ہے عسل مین پس اگر حاجت ہو گی استفراغ مادہ باردہ کی تو عسل قوت اسہال بھی رکھتا ہی اور نرمی سے مادہ کو نکالتا ہے اور اگر مادہ غلیظہ مزمنہ ہے تو کئی یعنے داغ سے بہتر علاج نہین اسلئے کہ جزو ناری اُسکا مشتعل کر دیتا ہے عضو کو اور رقیق کرتا ہے مادہ غلیظ کو (زاد المعاد بتغییر یسیر)

بَابٌ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ مَا مِنْ عَبْدٍ مُسْلِمٍ يَعُوْدُ مَرِيْضًا لَمْ يَحْضُرْ اَجَلُهٗ فَيَقُوْلُ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَنْ يَّشْفِيَكَ اِلَّا عُوْفِيَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ مسلم ایسا نہین کہ عیادت کرے کسی مریض کی کہ ابھی اُسکی موت آئی نہو اور سات بار کہے اسالک سے یشفیک تک مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اُسے تندرست کر دیگا اور معنے اُس دعا کے یہ ہین مانگتا ہون مین اللہ بزرگ مالک سے بڑے تخت کے کہ شفا دے تجھکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اُسے مگر منہال بن عمرو کی روایت سے

بَابٌ

عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَصَابَ اَحَدَكُمُ الْحُمّٰى فَاِنَّ الْحُمّٰى قِطْعَةٌ مِنَ النَّارِ فَلْيُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْيَسْتَنْقِعْ فِيْ نَهْرٍ جَارٍ فَلْيَسْتَقْبِلْ جِرْيَتَهٗ فَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اشْفِ عَبْدَكَ وَصَدِّقْ رَسُوْلَكَ بَعْدَ صَلٰوةِ الصُّبْحِ وَقَبْلَ طُلُوْعِ الشَّمْسِ وَلْيَنْغَمِسْ فِيْهِ ثَلَاثَ غَمَسَاتٍ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ فَاِنْ

لَمْ یَبْرَأْ فِیْ ثَلَاثٍ فَخَمْسٍ فَاِنْ لَمْ یَبْرَأْ فِیْ خَمْسٍ فَسَبْعٍ فَاِنْ لَمْ یَبْرَأْ فِیْ سَبْعٍ فَتِسْعٍ فَاِنَّھَا لَا تَکَادُ تُجَاوِزُ تِسْعًا بِاِذْنِ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب آدمی کسیکو تم میں سے بخار آوے اور بخار ایک ٹکڑا ہے آگ کا تو چاہئے کہ اُسے بجھاوے پانی سے یعنے جیسے آگ بجھاتی ہیں سو چاہئے کہ اُترے بہتی نہر میں اور مونہہ اسے جدھر سے پانی آتا ہے اور کہے بسم اللہ سے رسولک تک یعنے شروع اللہ کے نام سے یا اللہ شفا دے اپنے بندے کو اور سچا کر اپنے رسول کو اور نہر میں اُترے نماز صبح کے بعد طلوع آفتاب کے قبل اور چاہئے کہ اُسمیں تین غوطے لگاوے تین دن تک ایسا ہی کرے پس اگر اچھا نہوا تین دن میں تو پانچ دن پھر اگر اچھا نہوا پانچ دن میں تو سات دن پھر اگر اچھا نہوا تو نو دن سو لگتا ہے کہ نو دن سے اُسکا مرض تجاوز نہوا اللہ کے حکم سے **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** کسی قسم کا بخار ہو فقیر کو یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت دیگا اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے رسول کی تصدیق منظور رکھتا ہے چنانچہ سیکڑوں بار اپنی عادت مبارک اُسکی تصدیق کے لئے خرق فرماتا ہے اسطرح اگر بطور معتاد نہو تو بطور خرق عادت تو صحت ہو گئے الحمد للہ علے ذلک

عَنْ اَبِیْ حَازِمٍ قَالَ سُئِلَ سَہْلُ بْنُ سَعْدٍ وَاَنَا اَسْمَعُ بِاَیِّ شَیْءٍ دُوْوِیَ جُرْحُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا بَقِیَ اَحَدٌ اَعْلَمُ بِہٖ مِنِّیْ کَانَ عَلِیٌّ یَاْتِیْ بِالْمَاءِ فِیْ تُرْسِہٖ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْہُ وَاُحْرِقَ لَہٗ حَصِیْرٌ فَحُشِیَ بِہٖ جُرْحُہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی حازم سے کہ پوچھا کسی نے سہل بن سعد کو اور میں سُنتا تھا یہہ پوچھا کہ کیا دوا ہوئی زخم کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تو فرمایا سہل نے نہیں باقی رہا کوئی اُسکا جاننے والا مجھسے زیادہ اور یہہ بیان واقعی تھا نہ تعریف اپنے پھر یہہ کیفیت کہ کہ حضرت علی پانی لاتے تھے اپنی سپر میں اور حضرت فاطمہ زخم مبارک دھوتی تھیں اور ایک بوریا جلایا تھا پھر چھڑکی راکھہ بوریے کی آپکے زخم مبارک پر **ف** کہا ابو عیسے نے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کیا عالم بے تکلفی تھا جسکو سلاطین ہیچ سمجھیں اُسکے سر میں بوریے کی راکھہ لگائی جاوے اللہم صل علی محمد وآلہ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ کسی وقت میں بیان واقعی اپنے علم کا جایز ہے اگر خوف عُجب کا نہو جیسا کہ سہل نے کیا مگر عُجب سے بچنا سہل نہیں اور پانی سے خون بند نہیں ہو جاتا ہے اسلئے دہونا مفید ہے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلْتُمْ عَلَی الْمَرِیْضِ فَنَفِّسُوْا لَہٗ فِیْ اَجَلِہٖ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَا یَرُدُّ شَیْئًا وَیُطَیِّبُ نَفْسَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب داخل ہو تم مریض پر تو دعا کرو اُسکو درازی عمر کی اسلئے کہ یہ کچھہ تقدیر کو نہیں بدلتی اور اُسکا دل خوش کردیتی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے

مسائل ملحقہ مترجم **مسئلہ** مریض کو تبدیل آب وہوا کے لئے نقل مکان مسنون ہے چنانچہ بخاری نے اسپر استدلال کیا ہے حدیث عرنیین سے کہ اُنکو آپنے حکم دیا مدینے سے باہر جانیکا **مسئلہ ۲** محرم کو بھی ضرورۃً پچھنے لگانا جایز ہیں چنانچہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لحی جمل میں پچھنے لگائی بیچ میں اپنے سر مبارک میں اور آپ محرم تھے رواہ البخاری **مسئلہ ۳** بخاری میں حضرت سعد سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم طاعون کو کسی زمین میں تو داخل نہو اُسمیں اور جب کسی زمین پر پڑے تو وہاں سے نکلو بھی نہیں انتہی اور طاعون بروزن فاعول طعن سے ہے اس لفظ میں عرب نے عدل کیا ہے یعنے صیغہ اصلیہ سے نکال لیا ہے اور دال ہے یہہ لفظ موت عام پر مانند وبا کے اور تہذیب النووی میں ہے کہ طاعون پھوڑے ہیں کہ ورم ہوکے ساتھ نکلتے ہیں اور اُسکا گرداگرد سُرخ ہو جاتا ہے یا سبز ہو جاتا ہے اور اسکے ساتھ ہی خفقان قی شروع ہوتا ہے اور وہ پھوڑے اکثر بغلوں میں نکلتے ہیں اور کبھی انگلیوں اور ہاتھوں میں بھی نکلتے ہیں بلکہ سارے بدن میں خلیل نے کہا طاعون وبا ہے اور وبا ہر مرض عام ہے کہ جو موجب ہلاک انسان ہو اور ابوبکر بن عربی اور ابوالولید کا بھی قول اسی کے قریب ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے وقت میں جو وبا کہ شام میں واقع ہوئی تھی وہ بھی طاعون تھا پھر آپ بمشورہ مشائخان قریش شام کی راہ سے لوٹ آئے (بخاری) **مسئلہ ۴** البان اتن یعنے گدھی کا دودھ ابن شہاب سے مروی ہے کہ پوچھا انہوں نے حکم اُسکا ابوادریس سے سو کہا انہوں نے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے گوشت سے منع فرمایا اور خاص اُسکے لبن میں کوئی حکم ہمیں نہیں پہنچا (رواہ البخاری) کرمانی نے کہا ہے کہ حرمت لبن کے بسبب حرمت لحم کے ہے اسلئے کہ متولد ہوتا ہے دودھ گوشت سے **مسئلہ ۵** حقیقت سحر کی اور تاثیر اُسکے ثابت ہے اور گئے ہیں اُسکے اثبات کیطرف اہل سنت اور جمہور علماء امت اور نہیں منکر اُسکے مگر اہل بدعت اور ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب مقدس میں اور فرمایا ہے کہ وہ مفرق ہے بین المرء وزوجہ اور اشارہ کیا ہے اُسکے ترکیب کے کفر کیطرف اور احادیث متفق علیہ وارد ہوئی ہیں اُسکے اثبات تاثیر میں اور جسنے سحر کیا تھا آنحضرت پر نام اُسکا لبید بن الاعصم تھا اور ایکمدت تھی تاثیر اُسکی آپ پر اور بعض مبتدعین معترض ہیں کہ یہہ امر منصب نبوت کے خلاف ہے اور تجویز کرنا اُسکا منافی ثقاہت انبیا ہے مگر یہ اعتراض اُنکا باطل ہے اسلئے کہ دلائل قطعیہ قایم ہوئے ہیں صدق وصحت وعصمت پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اُس چیز میں کہ متعلق ہے تبلیغ احکام الٰہی سے اور خطا کرنا امور دنیا میں یا موثر ہوجانا کسی سحر سے یا متضرر ہوجانا کسی اور ضرر پہنچانیوالی چیز سے ہرگز منافی منصب نبوت نہیں بلکہ یہہ کمال منصب نبوت ہی اسلئے کہ یہہ لوازم بشری ہیں اور بشر افضل ہے تمامی مخلوق سے

اور تاثیر سحر مین اختلاف ہے مازری نے کہا ہے کہ بعضونکا قول ہے کہ تاثیر سحر تفرقہ مین الزوجین سے زیادہ نہین ہوتی اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے اسیکو ذکر کیا ہے معلوم ہوا کہ اس سے بڑہکر کوئی اثر نہین اور مذہب اشاعرہ کا یہ ہے کہ تاثیر ہے سوا اسکے بلکہ اس سے بڑہکر ہو سکتی ہے اور یہی صحیح ہے اور اگر کوئی معترض ہو کہ خرق عادت جب ساحر اور نبی دولی سب کے واسطے ہوئے تو پہر انمین فرق کیا ہے تو جواب اسکا یہ ہے کہ اگرچہ خرق عادت سبکو شامل ہے مگر نبی تحدی کرتا ہے ساتہ خلق کے اور عاجز کرتا ہے اور خبر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کیطرف سے ساتہ خرق عادت کے کہ واقع ہوئی ہے وہ اسکی تصدیق کے واسطے پہر اگر وہ جہوٹا ہو تو واقع نہو اسکے لئے خرق عادت علاوہ اسکے اگر خرق عادت مکذبان رسل کے لئے واقع ہوتی تو جتنے معارضین انبیاء کی سب کے وقت معارضہ کے ظاہر ہوتے حالانکہ یہ باطل ہے اور ولی و ساحر اپنے خرق عادت سے استدلال نبوت پر نہین کرتے اور اگر دعوے نبوت کرتے ہین تو خرق عادت واقع نہین ہوتی اور فرق ولی اور ساحر مین دو وجہون سے ہے اول یہ کہ مشہور ہے اجماع مسلمین کا کہ سحر ظاہر نہین ہوتا مگر فاسق پر اور کرامت ظاہر نہین ہوتی فاسق پر اور ظاہر ہوتی ہے ولی اور متقی پر دوسرے یہ کہ سحر اکثر ظاہر ہوتا ہے بفعل ساحر اور شفقت و محنت بخلاف کرامت کے اور سحر مین اگر کوئی قول و فعل کفر کا نہین تو گناہ کبیرہ ہے ورنہ کفر ہے پہر جسمین کفر نہین اسکی توبہ قبول ہے شافعیہ کے نزدیک اور قتل نکیا جاوے اگر توبہ کرے اور امام مالک نے فرمایا کہ ساحر کافر ہے قتل کیا جاوے اور توبہ نلی جاوے اس سے اور اگر توبہ کرے تو بہی قبول نہین بلکہ متحتم ہے قتل اسکا اور احمد بن حنبل کا قول ہی ہے کہا کہ جب قتل کرے ساحر کسی انسان کو اور اقرار کرے کہ اسکے سحر سے مرا ہے اور اکثر اسکے سحر سے لوگ مر جاتے ہین تو قصاص اسپر واجب ہے اور اگر وہ کہے کہ مر گیا بسبب سحر کے مگر لوگ کبہی مرتے ہین اس سحر سے اور کبہی نہین مرتے تو قصاص نہین اسپر بلکہ دیت اور کفارہ اسپر واجب ہے اور اصحاب شافعیہ نے کہا ہی کہ ثبوت قتل ساحر پر بینہ ممکن نہین جبتک کہ وہ اقرار نکرے

(اودی) **مسئلہ** ادعیات رقیہ پڑہکر پہونکنا بہی مسنون ہے چنانچہ مسلم مین حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کوئی بیمار ہوتا آپکے گہر والونمین تو پہونکتے اُسپر معوذات اور وہ کئی قسم ہے ایک نفث ہے دوسرے نفخ ہے تیسرے تفل اور اجماع ہے جواز نفث پر اور مستحب کہا ہے اُسے جمہور صحابہ و تابعین نے کہا قاضی نے کہ انکار کیا ہے ایک جماعت نے نفث اور تفل پر رقیوں مین اور جائز رکہا ہے نفخ کو اور نفخ وہ ہے جس پہونکنے مین تہوک نہ نکلے بخلاف نفث اور تفل کے کہ وہ بغیر تہوک کے نہین ہوتے ابو عبید نے کہا ہے کہ تفل کے معنونمین تہوک نکلنا شرط ہے اور نفث مین شرط نہین اور بعضون نے اسکے برعکس کہا ہے اور سوال کیا گیا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے نفث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تو فرمایا اُنہون نے کہ ایسا پہونکتے تہے آپ جیسا کوئی پہونکتا ہے انگور خشک کہاتے وقت کہ اُسمین تہوک نہین نکلتا اور جو بلا اختیار کچہہ نکلے اسکا اعتبار نہین اور جس حدیث مین فاتحۃ الکتاب کا رقیہ مذکور ہے اُسمین یہ وارد ہوا ہے کہ وہ جمع کرتے تہے اپنے تہوک کو اور پہینکتے تہے اُس بیمار پر قاضی نے کہا اور فائدہ تہوکنے کا برکت لینا ہے ساتہ اُس رطوبت اور ہوا اور دم کے کہ جو ملا ہے اس رقیہ اور ذکر کے ساتہ اور امام مالک پہونکتے تہے اپنے رقیہ مین اور مکروہ جانتے تہے رقیہ لوہے اور نمک سے اور وہ رقیہ کہ جس مین گرہ لگائی ہو جیسے گنڈہ وغیرہ اور وہ کہ جسمین لکہے جاتی تہے خاتم سلیمان کی اور گرہ لگانا اُنکے نزدیک نہایت مکروہ ہے اسلئے کہ اُسمین مشابہت ہے سحر کی جیسے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے نَفّٰثٰتِ فِي الْعُقَدِ واللہ اعلم (نووی باختصار) **مسئلہ** مسلم مین مروی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ نے فرمایا لا عدوی ولا طیرۃ ولا صفر ولا ہامہ اور مروی ہے ولا نوء ولا غول اور عدوے اوپر مذکور ہوا اور طیرہ مشہور ہے بدفالی اور صفر مین دو قول ہین اول یہ کہ مقدم کرنا صفر کا محرم پر جیسے کفار عرب کیا کرتے تہے اور اسی کو اللہ تعالیٰ نے نسئی فرمایا ہے دوسرے یہ کہ عرب کا عقیدہ تہا کہ جانور کے پیٹ مین ایک کیڑہ ہی کہ صفر اسکا نام ہے اور وہ ہیجان کرتا ہے بہوک کے وقت اور اکثر مار ڈالتا ہی اُس جانور کو اور کہجلی سے زیادہ اُسمین عدوی کا خیال کرتے تہے اور یہی تفسیر صحیح ہے اور اسکی قایل ہین مطرف اور ابن وہب اور ابن حبیب اور ابو عبید اور اکثر علمائے حدیث اور ہامہ ایک جانور معروف ہے کہ جسے اُلو کہتے ہین عرب اُس سے بدفالی لیتا تہا اور بعضون نے یہہ سمجہہ رکہا تہا کہ میت کی ہڈیان سڑکر الو بن جاتی ہین اور یہہ تفسیر اکثر علما کی ہے اور نوء یعنے نچہتر مشہور ہے مراد اسکی نفی سی یہ ہے کہ یہ عقیدہ مت رکہو کہ فلانے نچہتر نے پانی برسایا اور غول کو عرب جانتا تہا کہ وہ بہی ایک قسم شیاطین کی ہین کہ راہ مین ملتی ہین اور راہ روکو راہ بہلاتے ہین اور متلون بالوان عجیب ہوکر انکو ہلاک کرتی ہین حضرت نے ان سب اوہام باطلہ کا ابطال کیا اور

اپنی امت کو اس مرض سے نکالا الحمد للہ علی ذلک

بسم اللہ الرحمن الرحیم ابواب الفرائض عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باب تقسیم ترکہ کے ہین جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے

- مترجم فرائض جمع ہے فریضہ کی اور وہ مشتق ہے فرض سے اور فرض لغت مین بمعنی تقدیر اور قطع اور بیان کے ہے اور اصطلاح شرع مین فرض وہ ہے جو ثابت ہو دلیل قطعی یقینی سے اس قسم کے مسائل فقہیہ کو فرائض اسواسطے نام رکہا کہ سہام مقدر

مقطوعہ مبین ہین جو دلیل قطعی سے ثابت ہین تو اُسمین لغوی معنی اور شرعی دونو لحاظ ہو گئے کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن العالم گیریہ اور موضوع علم فرائض کا ترکات
ہین اور غایت اس علم کی ایصال حقوق ہے اہل استحقاق کو اور ارکان اُسکے تین ہین وارث اور مورث اور موروث اور شروط اُسکی تین ہین مورث کی موت اور وارث
کی حیات حقیقی ہو یا تقدیری چنانچہ حمل اور علم وجہ ارث کا اور اسباب اور موانع ضمن کتاب مین مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ اور اس علم کے استخراج تین اصول مین کتاب بعد
اور حدیث چنانچہ نانی کی ارث مغیرہ اور ابن سلمہ کے شہادت سے ثابت ہے اور اصل ثالث اجماع امت ہے چنانچہ دادی کے ارث عمر فاروق کی اجتہاد سی ثابت ہے اور اسی پر اجماع ہے
اصحاب ائمہ کا اور قیاس کو فرائض مین کچھہ دخل نہین کذا فی غایۃ الاوطار ناقلاً عن الطحطاوی مختصراً **بَابُ** مَا جَاءَ فِي مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهِ باب اس بیان
مین کہ ترکہ کے مستحق وارث ہین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِاَهْلِهٖ وَمَنْ تَرَكَ ضَيَاعًا فَاِلَيَّ **ترجمہ**
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے چھوڑا مال تو وہ اُسکے وارثونکا ہے اور جو چھوڑے ضیاع تو اُنکی پرورش میرے ذمہ ہے **ف** یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے ابی سلمہ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور اُسمین طول ہے اور وہ پوری ہے بہ نسبت اسکے اور باب مین
جابر اور انس سے بھی روایت ہے اور مراد من ترک ضیاعاً سے وہ ضیاع ہین کہ جسکے پرورش کے لیے میت نے کچھہ مال نہ چھوڑا ہو تو حضرت نے فرمایا کہ مین اُسکی پرورش کرونگا
اور خرچ اُٹھاؤنگا **مترجم** ضیاع مصدر ہے ضاع یضیع کا بروزن سحاب بمعنے زن و فرزند اور جو کہ آدمی کے نفقہ اور موونت مین ہوان اور ہر ضعیف و نیازمند کہ مورد
حوایج مین محتاج ہو کسیکا اور بمعنے ہلاک اور ایک قسم خوشبو کی بھی ہے اور یہان زن و فرزند مراد ہین نووی نے کہا ہے جو چھوڑ جائے دین اور ضیاع اُسکا ادا اور پرورش
حضرت کے خصائص مین تہا اور حکام پر واجب نہین گویا اُنکے نزدیک یہہ فرمانا حضرت کا تبرعاً تہا **بَابُ** مَا جَاءَ فِي تَعْلِيْمِ الْفَرَائِضِ باب تعلیم فرائض کی فضیلت
مین **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالْقُرْاٰنَ وَعَلِّمُوا النَّاسَ فَاِنِّي مَقْبُوْضٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو تم فرائض کو اور قرآن کو اور سکھاؤ اُسی لوگون کو اسلیے کہ مین وفات پانیوالا ہون **ف** اس حدیث مین اضطراب ہے
اور روایت کی اسامہ نے یہ حدیث عوف سے انہون نے ایک مرد سے انہون نے سلمان بن جابر سے انہون نے ابن مسعود سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی روایت کی ہمسے یہ حدیث حسین
نے انہون نے ابو اسامہ سے مانند اسکے معنی مین **مترجم** دارقطنی اور ابن ماجہ مین ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا سیکھو فرائض کو کہ وہ نصف علم ہے اور وہ بھلایا جائیگا اور
پہلے وہی چھینا جائیگا میری امت سے اور ابو داؤد مین ہے کہ علم تین ہین اور سوا اُسکے حاجت سے زیادہ ہے اول آیت محکمہ دوم سنت قائمہ سوم فریضہ عادلہ اور مراد فریضہ سے
سہم ہے اصحاب فرائض کا اور فرمایا آپنے اعلم تر امت مین علم فرائض مین زید بن ثابت ہین رواہ احمد وابن ماجہ والترمذی والنسائی اقول مراد نصف علم سے یہ ہے
کہ علم دو قسم ہے ایک یہ کہ آدمی اُسپر اپنی حیوٰۃ دنیوی مین عمل کرے اور دوسرے وہ کہ اُسکے وارث بعد اُسکے موت کے اُسپر عامل ہون اور علم میراث ایسا ہی پس نصف علم ہوا
بَابُ مَا جَاءَ فِي مِيْرَاثِ الْبَنَاتِ باب لڑکیون کی میراث مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَتِ امْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدٍ اِلٰى
رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَاتَانِ ابْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرَّبِيْعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ
مَالَهُمَا فَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلَا تُنْكَحَانِ اِلَّا وَلَهُمَا مَالٌ قَالَ يَقْضِي اللّٰهُ فِي ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اِلٰى عَمِّهِمَا فَقَالَ اَعْطِ ابْنَتَيْ سَعْدٍ الثُّلُثَيْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِيَ فَهُوَ لَكَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ آئین بی بی سعد بن ربیع کی اپنی
دو لڑکیون کو لیکر جو بیٹیان تہین سعد کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ یہہ دونون بیٹیان ہین سعد بن ربیع کی شہید ہوے انکے باپ آپکی رفاقت
مین احد کے دن اور اُنکے چچا نے لی لیا سب مال ان لڑکیونکا اور نہ چھوڑا اُنکے لئے کچھہ مال اور انکا نکاح نہین ہو سکتا جبتک انکا کچھہ مال نہو فرمایا آپنے اللہ حکم کریگا
اس باب مین سو اُتری آیت میراث کی اور حکم بھیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے چچا کو کہ دیدے سعد کی بیٹیون کو دو ثلث اور انکی ماں کو آٹھوان حصہ اور باقی تیرا ہے **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد اللہ بن محمد بن عقیل کے روایت سے اور روایت کی یہ شریک نے بھی عبد اللہ بن محمد بن عقیل سے **مترجم** اولاد کی میراث مین
اصل آیت ہے جسکا شان نزول اس روایت مین مذکور ہوا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ
فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ الاٰیۃ یعنے اللہ کہہ کہتا ہے تمکو تمہاری اولاد مین مرد کو حصہ ہے برابر دو عورتونکی پہر اگر نری عورتین ہون دو سے

اور پر تو اُنکو دو تہائیان جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اُسکو آدہا الآیۃ مترجم کہتا ہے کہ اگر دو لڑکیان ہون تو یہہ مسئلہ منصوص قرآن عظیم مین نہین اور اجماع سلف منعقد ہے کہ اُنکا حکم بہی وہی ہے جو دو سے زیادہ کا ہے (فتح الرحمان) پس میراث اولاد کی باپ سے خواہ مان سے اسطرح پر ہے کہ جب مر جاوے باپ یا مان اور چھوڑ جاوے لڑکا اور لڑکی یعنے اولاد ذکور و اُناث دونون قسم پس مرد کو اُسمین سے حصہ برابر دو عورتون کے یعنے مرد کو دو راس اعتبار کرین اور عورت کو ایک راس اور اگر فقط لڑکیان ہون اور لڑکا اُنکے ساتہ نہو تو دو لڑکیون یا اُنسے زیادہ کو دو ثلث ہین ترکہ سے اور اگر ایک لڑکی ہے تو اُسی نصف ہی کل مال کا پہر اگر شریک ہوجاوے اولاد کی ساتہ کوئی اور اصحاب فرائض اور اولاد مین کوئی ذکر بہی ہو تو پہلے اُسے حصہ وہی لیوین مثلاً وہ شریک زوجہ ہے یا زوج یا ماں یا باپ میت کی واللہ اعلم اور اُسکے بعد جو باقی رہے وہ اولاد پر اسطرح تقسیم ہو کہ مرد کو دو حصے اور عورتونکو ایک حصہ حاصل کلام یہہ ہے کہ بنات ابنا کے ساتہ ملکر عصبہ بالغیر ہو جاتی ہین واللہ اعلم اور اولاد ذکر کا مرتبہ جبکہ خاص میت کی اولاد نہو مانند حالت اولاد بیواسطہ کے ہے یعنے جیسا بیٹا یا بیٹی میت کے نہو تو پوتا یا پوتی ورثہ لینے مین اُنکے قایم مقام ہین کہ مرد اُنکے مثل مردان اولاد بیواسطہ کے ہین اور عورتین اُنکی مثل زنان بیواسطہ اور وارث ہوتے مین یہ جیسے کہ وارث ہوتے ہین اولاد بیواسطہ اور محجوب کرتے ہین یہ جیسا کہ محجوب کرتی ہین اولاد بیواسطہ پس اگر جمع ہوجاوین اولاد بیواسطہ اولاد پسر کے ساتہ اور اولاد بیواسطہ مین کوئی مرد بہی ہو تو حکم یہ ہے کہ اولاد پسر کو میراث نہین ہے اولاد بیواسطہ کے ہوتے ہوئے اور اگر اولاد بیواسطہ مین کوئی مرد نہو اور ہوون اولاد بیواسطہ دو لڑکیان یا زیادہ تو میراث نہین ہے دختران پسر کو اُنکے ہوتے ہوئے مگر جبکہ ہووے اولاد پسر مین کوئی مرد کہ برابر ہو دختران پسر کے درجہ نسب مین یا نیچے ہو اُنسے تو باز رکہیگا یہہ مرد مال زیادہ کو دختران بیواسطہ سے اور تقسیم ہوگا یہ مال زیادہ دختران پسر اور اُس مرد پر للذکر مثل حظ الانثیین اور مال زیادہ سے مراد وہ مال ہے جو دختران بیواسطہ سے بچی پہر اگر کچہہ نہ بچے تو دختران پسر کو کچہہ نہین اور اگر اولاد بیواسطہ ایک ہے لڑکی ہو تو اُسے نصف ہے اور دختر پسر ایک ہو یا زیادہ لڑکونکی دختر یعنے جو بہ نسبت میت کے ایک مرتبہ مین ہین تو اُسے چہٹا حصہ ہے پہر اگر دختران پسر مین کوئی مرد نہوا اور وہ بہ نسبت میت کے ان لڑکیون کے برابر ہو مرتبہ مین تو اُنکا کچہہ حصہ مقرر نہین اس صورتمین جیسے کہ اوپر کی صورتمین چہٹا حصہ تہا ولیکن اہل فرائض عطے اگر کچہہ باقی رہیگا تو وہ بقیہ اس مرد پر اور جو اُسکے مرتبے مین ہو یا اس سے اوپر ہو دختران پسر سے تقسیم ہوجائیگا مرد کو دو حصہ عورت کو ایک اور جو اُس مرد سے نیچے کے درجے مین ہے اُسکو کچہہ نہ ملیگا اور اگر اہل فرایض سے کچہہ نہ بچے تو اُنکو کچہہ نہ ملیگا (مصفے شرح موطا)

باب میراث بنت الابن مع بنت الصلب اب پوتیونکی میراث مین بیٹیون کے ساتہ **عن** هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي مُوسَى وَسُلَيْمَانَ بْنِ رَبِيعَةَ وَسَأَلَهُمَا عَنِ ابْنَةٍ وَابْنَةِ ابْنٍ وَأُخْتٍ لِأَبٍ وَأُمٍّ فَقَالَا لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِلْأُخْتِ مِنَ الْأَبِ وَالْأُمِّ مَا بَقِيَ قَالَا لَهُ انْطَلِقْ إِلَى عَبْدِ اللَّهِ فَاسْأَلْهُ فَإِنَّهُ سَيُتَابِعُنَا فَأَتَى عَبْدَ اللَّهِ فَذَكَرَ لَهُ ذَلِكَ وَأَخْبَرَهُ بِمَا قَالَا قَالَ عَبْدُ اللَّهِ قَدْ ضَلَلْتُ إِذًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُهْتَدِينَ وَلَكِنِّي أَقْضِي فِيهِمَا كَمَا قَضَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلِابْنَةِ النِّصْفُ وَلِابْنَةِ الِابْنِ السُّدُسُ تَكْمِلَةَ الثُّلُثَيْنِ وَلِلْأُخْتِ مَا بَقِيَ ؎

ترجمہ روایت ہے ہزیل بن شرحبیل سے کہ آیا ایک مرد ابی موسیٰ اور سلیمان بن ربیعہ کے پاس اور پوچہی اُن دونون سے میراث بیٹی اور پوتی اور حقیقی بہن کی سو اُنہون نی کہا بیٹی کو نصف ہے اور بہن کو باقی اور کہا دونون نے کہ جا تو عبداللہ کی پاس اور پوچہہ اُنسے سو وہ بہی جواب مین ہمارا ساتہ دینگے سو آیا وہ عبداللہ کے پاس اور ذکر کیا اسکا اور خبر دی ابی موسیٰ اور سلیمان کے قول کی عبداللہ نے کہا مین اگر یہی حکم دون تو گمراہ ہوگیا مین اور نہوا راہ پانے والونمین ولیکن فتویٰ دیتا ہون مین تجہکو جیسا فتویٰ دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیٹی کو نصف ہے اور پوتی کو چہٹا حصہ کہ کامل ہوجاوین یہہ دونون حصہ ملکر دو ثلث اور باقی بہن کو ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو قیس اودی کا نام عبدالرحمن بن ثروان ہے اور وہ کوفی ہین اور روایت کیے یہہ حدیث شعبہ نے بہی ابی قیس سے **مترجم** لڑکے اور پوتی کے حصونکی تحقیق ہمارے قول مین اوپر مذکور ہوچکی اور بہن حقیقی قایم مقام بیٹی کے ہے یعنے جب بیٹی نہو تو حقیقی بہن کا حال بیٹی کا سا ہی کہ ایک کو نصف ملتا ہے اور ایک سے زیادہ کو دو ثلث اور اپنے بہائی کے ساتہ عصبہ ہوجاتی ہین اور بہائی بہن پر للذکر مثل حظ الانثیین حصہ ہوتا ہے اور علاتی بہن بجائے پوتی کے ہے یعنے جو حکم پوتی کے میراث کا ساتہ بیٹے کے ہے وہی حکم علاتی بہن کا ساتہ حقیقی کے ہے جیسے پوتی بر وقت نہونے بیٹی کے بجائے بیٹی کے ہوجاتی ہے اور ایک نصف اور زائد ثلثان اور ساتہ اپنے بہائی کے میراث بعصوبت پاتی ہین یہی حال بعینہ علاتی بہنونکا ہے بر وقت نہونے حقیقی بہن کے اور جسطرح ایک بیٹی کے ساتہ پوتی کو سدس ملتا ہے ایسی ہی ایک علاتی بہن کو ساتہ حقیقی بہن کے اور جسطرح دو بیٹیون کے ساتہ پوتیان بالکل محروم ہوجاتی ہین ایسی ہی دو حقیقی بہنون کے ساتہ علاتی بہن بالکل محروم ہوجاتی ہین اسیطرح باوصف

ہونے دو بہنون حقیقی کے اگر ساتھ علاتی بہنون کے بہائی علاتی پایا جاوے تو یہ بہنین بہی عصبہ ہو جاوینگی **فائدہ** پوتیونین مذکر سفل کا بہی عصبہ کر دیتا ہی یہان یہہ بات بہتر ہے پس اگر ایک شخص مرے اور دو بہنین حقیقی اور ایک بہن علاتی اور ایک بہتیجا چہوڑے تو دو ثلث حقیقی بہنون کو ملینگے اور باقی ابن الاخ کو اور علاتی بہن کو کچہہ نہ ملیگا (علم الفرائض)

باب مَا جَاءَ فِي مِيرَاثِ الْاِخْوَةِ مِنَ الْاَبِ وَالْاُمِّ باب حقیقی بہائیون کی میراث مین **عن** عَلِيٍّ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّكُمْ تَقْرَءُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَاِنَّ اَعْيَانَ بَنِي الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِي الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا اُنہون نے پڑہتے ہو تم یہ آیت مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ الآیۃ اور تحقیق کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا ادائی دین کا قبل وصیت کے اور حکم کیا اعیان بنی الام کے کہ بہائی ہین حقیقی ایک ماں باپ سے وہ وارث ہوتے ہین نہ برادران اخیافی کہ بہائی ہین ایک باپ سے یعنے مرد وارث ہو تک ہے اپنے حقیقی بہائی کا ایک ماں باپ سے ہو نہ علاتی بہائی کا کہ ایک باپ سے ہو **ف** روایت کی ہمسے بندار نے اُنہون نے یزید بن ہارون سے اُنہون نے زکریا بن ابی زائدہ سے اُنہون نے ابی اسحٰق سے اُنہون نے حارث سے اُنہون نے علی سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ابی اسحٰق سے اُنہون نے حارث سے اُنہون نے علی سے کہ حکم فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اعیان بنی الام کہ حقیقی بہائی ہین وارث ہوتے ہین نہ بنی العلات کہ برادران اخیافی ہین اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر ابی اسحٰق کے سند سی کہ وہ حارث سے اور وہ حضرت علی سے روایت کرتے ہین اور کلام کیا ہے بعض اہل علم نے حارث مین اور عمل اسی حدیث پر ہے اہل علم کے نزدیک **مترجم** یعنے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ شاید تمہین اس آیت مین یہ شبہہ وارد ہو کہ اللہ تعالے نے وصیت کو پہلے ذکر کیا ہے اور دین کو اُسکے بعد ذکر کیا ہے تو اجراء وصیت قبل ادائی دین ضرور ہے اور حضرت نے ادائی دین مقدم کیا وصیت پر سو جان لو کہ دین مقدم ہے حکماً اگرچہ موخر ہے ذکراً اور تقدم وصیت کا ذکراً فقط مزید اعتنا کے واسطے ہی کہ وہ حق میت ہے اور نفوس ورثہ پر شاق ہے اور برادران حقیقی ایک ماں باپ سے اگر برادران علاتی کے ساتھ جمع ہون تو میراث برادران حقیقی کو ہے سو تمہین وہم نہو کہ قرآن مین تو اللہ تعالے نے سب بہائیون کو برابر ذکر کیا ہے اور برادران اخیافی کہ ایک ماں سے ہین اصحاب فرائض سے ہین یہان کلام ہے عصبات مین اور الرجل یرث اخاہ سے آخر تک تفسیر و تاکید کلام سابق ہے (شرح مشکوٰۃ) **باب عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ وَاَنَا مَرِيْضٌ فِيْ بَنِيْ سَلِمَةَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْسِمُ مَالِيْ بَيْنَ وُلْدِيْ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ شَيْئًا فَنَزَلَتْ يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ الْاٰيَةَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا آئے میرے پاس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم عیادت کو میرے اور مین بیمار تہا بنی سلمہ کے محلہ مین سو عرض کی مین نے اے نبی اللہ کے کیونکر تقسیم کرون مین اپنا مال اپنی اولاد مین سو جواب نہ دیا آپ نے کچہہ پہر اُتری یہہ آیت یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے ابن عیینہ وغیرہ نے محمد بن منکدر سے اُنہون نے جابر سے **عن** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ مَرِضْتُ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعُوْدُنِيْ فَوَجَدَنِيْ قَدْ اُغْمِيَ عَلَيَّ فَاَتَانِيْ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَهُمَا مَاشِيَانِ فَتَوَضَّاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوْئِهٖ فَاَفَقْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ اَقْضِيْ فِيْ مَالِيْ اَوْ كَيْفَ اَصْنَعُ فِيْ مَالِيْ فَلَمْ يُجِبْنِيْ شَيْئًا وَكَانَ لَهٗ تِسْعُ اَخَوَاتٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ الْاٰيَةَ قَالَ جَابِرٌ فِيَّ نَزَلَتْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا اُنہون نے کہ بیمار ہوا مین اور آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میری عیادت کو اور پایا مجہے کہ بیہوشی آگئی تہی مجہپر سو آئے آپ اور ابوبکر دونو پیدل تہے سو وضو کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ڈالدیا وضو کا بچا ہوا پانی یا غسالہ وضو کا مجہپر سو ہوش مین آیا مین اور عرض کی مین نے یا رسول اللہ کیا حکم کرون مین اپنے مال مین یا یہ کہا کہ کیا کرون مین اپنا مال یعنے یہ شک راوی ہے پہر حضرت نے کچہہ جواب ندیا مجہکو اور اُنکی یعنے جابر کی نو بہنین تہین یہہ قول ہے محمد بن منکدر کا یہانتک کہ نازل ہوئی آیت میراث کی یَسْتَفْتُوْنَكَ سے آخر تک کہا جابر نے یہ آیت میرے باب مین اُتری **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** ان دونون باب مین مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے بہائی بہنونکا ذکر کیا ہے پہلے ہم اُنکے خلاصۂ احکام ذکر کرتے ہین بعد اُسکے آیۃ مبارکہ یستفتونک کی شرح کرینگے فاقول بعون اللہ وقوتہ بہائی اگر ماں باپ سے ہین حقیقی ہین اور اگر باپ ایک ہے علاتی ہین اور اگر ماں ایک ہے تو اخیافی ہین پس حقیقی اگر میت کا فرزند نرینہ موجود ہے یا فرزند فرزند کہ نر ہو تو اُس صورت مین اُنکو کچہہ نہین ملتا اور اسی طرح جبکہ میت کا باپ موجود ہو اور وہ وارث ہوتے ہین میت کی لڑکیون کے ساتھ یا پوتیون کے ساتھ مگر جبکہ میت کا دادا نہو اسطرح کہ وہ اِس صورت مین عصبہ ہین کہ پہلے ذوی الفروض پر اُنکے حصون کے موافق ترکہ تقسیم کیا جاوے اور بعد جو بچ رہے رہی وہ اُنکو ملے

حقیقی بہائیون کی میراث کا بیان

اس کی تفصیل آگے آتی ہے ۱۲

ذکر برادران حقیقی

اسطرح سے کہ مرد کو دو حصہ اور عورتکو ایک حصہ اور اگر ذوی الفروض سے کچھ نہ بچے تو انکو کچھ نہ ملیگا اور اگر میت نے باپ اور دادا اور فرزند اور اولاد فرزند خواہ مرد ہو یا عورت کچھ
نہ چھوڑا تو اس صورتمین حقیقی بہن اگر ایک ہے تو اسے آدہا ہے کل مال کا اور اگر دو ہین یا دو سی زیادہ تو انہین دو ثلث ہین اور اگر انکے ساتھ کوئی بہائی حقیقی ہے میت
کا تو پھر یہ بہنین ذوی الفروض نہین بلکہ عصبہ ہین اب جو ذوی الفروض سے بچیگا ان پر للذکر مثل حظ الانثیین کے طور سے بٹیگا اس صورتمین انکا یہی حکم ہے مگر
ایک مسئلہ مین کہ برادران عینی کو کچھ نہین بچتا اسلئے انکو شریک کردیتے ہین برادران اخیافی مین تاکہ بالکل بے نصیب نرہین اور صورت اسکی یہ ہے کہ مثلاً ہندہ نے
وفات پائی اور چھوڑا اپنے شوہر اور ماں اور برادران اخیافی اور عینی کو تو پہونچا شوہر ہندہ کو نصف اور مادر کو سدس اور برادران اخیافی کو ثلث اور باقی نرہا برادران عینی
کو کچھ تو اس صورتمین برادران عینی کو برادران اخیافی کے شریک کردینگے اسی ثلث مین اور مردونکو دو حصہ اور عورتونکو ایک ایک حصہ تقسیم کردینگے اسلئے کہ یہ بہی
بہائی ہین متوفی یعنے ہندہ کی ماں کی طرف سے یہ حکم ہے حقیقی بہائیونکا اب علاتی کا حکم سنئے کہ حال انکا مثل برادران حقیقی کے ہے جبکہ میت کا کوئی برادران حقیقی
مین سے نہو انکے مرد برابر ہین انکے مردونکے اور انکی عورتین برابر ہین انکی عورتونکے مگر اتنا فرق ہے کہ یہ شریک نہین ہوتے برادران اخیافی کے جیسے کہ شریک ہوگئے
تہے برادران حقیقی اسلئے کہ جمع کیا تہا انکو ایک ماں نے بخلاف برادران علاتی و اخیافی کے پس اگر جمع ہو جاوین برادران علاتی اور عینی اور عینی مین کوئی نر ہو تو میراث
نہین ہے علاتیونمین سے کسیکو اور اگر نہووے انمین کوئی نر اور ہووے عینی ایک بہن تو دیا جاویگا اسے ایک نصف اور خواہر علاتی کو ایک سدس کہ تمام ہوجاوین ثلث کہ انتہا
ہے بہنونکے حصونکی اور اگر خواہران علاتی کے ساتھ کوئی مرد ہے تو اس صورتمین وہ اصحاب فرائض مین سے نہین بلکہ عصبہ ہین اگر اصحاب فرائض سے کچھ بچیگا ان پر للذکر مثل حظ
الانثیین کے طور سے تقسیم ہو جائیگا اور اگر نہ بچا تو انکو کچھ نملیگا اور اگر خواہران عینی دو ہین یا زیادہ انکے لئے ہین دو ثلث اور میراث نہین انکے ہوتے ہوے علاتی بہنونکو تا جبکہ
ہو انکے ساتھ کوئی بہائی علاتی پھر اگر ہے انکے ساتھ علاتی بہائی تو یہ عصبہ ہین اول اصحاب فرائض پر ترکہ تقسیم ہو پھر جو بچے ان پر تقسیم ہو للذکر مثل حظ الانثیین کے
حساب سے اور برادران اخیافی کو حصہ پہونچتا ہے برادران علاتی کے ساتھ اسطرح کہ ایک کو ایک سدس اور دو یا دو سی زیادہ کو ثلث اور اسمین مرد کو ایک عورت کے برابر حصہ ہے
نہ دونا مرد اور عورت اسمین سب برابر ہین بخلاف اور مقامات کے یہ حال ہے برادران علاتی کا اب برادران اخیافی کا حال سنو کہ برادران اخیافی جو ایک ماں سے ہیں وہ وارث نہین
ہوتی ساتھ فرزند میت کے نہ ساتھ پوتا پوتی کے اور اسیطرح وارث نہین ہوتے باپ اور نہ دادا کے ہوتے ہوے اور انکے سوا اور صورتونمین وارث ہوتے ہین بطریق فرض نہ
بطریق عصوبت ایک کو انمین سے سدس ہے بہن ہو یا بہائی اور اگر دو ہون تو ہر ایک کو ایک سدس اور اگر دو سی زیادہ ہین تو وہ سب شریک ہین ثلث مین ہر مرد کو حصہ برابر ایک
عورت کے اور آیہ مبارک اِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً سے یہی مراد ہے اور کلالہ کے باب مین دو آیتین نازل ہوئین ایک اول سورہ نسا مین ایک آخر مین قال اللہ تعالیٰ
وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗٓ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ ۚ فَاِنْ كَانُوْٓا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاۗءُ فِي الثُّلُثِ مِنْۢ
بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ۙغَيْرَ مُضَاۗرٍّ ۚ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ ۭوَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ جل جلالہ و عم نوالہ نے اور اگر جس مرد کی میراث ہے
وہ کلالہ ہے یا عورت ہو اور اسکو ایک بہائی ہے یا بہن تو دونو مین ہر ایک کو چھٹا حصہ پھر اگر زیادہ ہووے اس سے تو سب شریک ہین ایک تہائی مین بعد وصیت کے جو ہو چکا ہے
یا قرض کے جب اوروں کا نقصان نکیا ہو یہہ کہا ہے اللہ نے اور اللہ سب جانتا ہے تحمل والا انتہی کلالہ مشتق ہے کل سے اور کل لغت مین پشت کا درد اور شیث ثقیل اور
وکیل اور ستم اور سختی کو کہتے ہین اور کلالہ بروزن سحابہ وہ مرد ہے کہ نہ ولد رکھتا ہو نہ والد قولہ اسکو ایک بہائی ہے یا بہن اور مراد اس جگہ برادر یا خواہر اخیافی ہے باجماع امت
قولہ جب اوروں کا نقصان نکیا ہو یعنے حصہ زیادہ ثلث سے نہووے **بَابُ** مَا جَاۗءَ فِيْ مِيْرَاثِ الْعَصَبَةِ باب عصبات کی میراث مین **ترجمہ** عصبات جمع ہے عصبہ کی اور
عصبہ مطلقاً لغت مین عبارت ہے محیط بالشی سے اور معنی احاطہ عصبہ شرعی مین موجود ہین کیونکہ عصبات میت کو ہر طرف سے گھیرے ہین اور تفصیل عصبات کی آخر باب
مین مذکور ہوگی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلْحِقُوا الْفَرَاۗئِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن
عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو حصہ اہل فرائض کو پھر جو باقی رہی وہ اسکا حق ہے جو مرد قریب تر ہو میت سے **ف** روایت کی ہے عبد بن حمید نے انہون
نے عبد الرزاق سے انہون نے معمر سے انہون نے ابن طاؤس سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور روایت کی بعضون نے ابن طاؤس سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **ترجمہ** عصبہ نسبی ہے یا سببی نسبی تین قسم ہے عصبہ بنفسہٖ

یا عصبہ بغیرہ یا عصبہ مع غیرہ اور وجہ انحصار عصبات نسبی کے تین قسم مین یہ ہے کہ ثبوت عصبیت مین غیر کے ملنے کی حاجت نہین تو وہ عصبہ بنفسہ ہے یعنے بذات خود بلا
انضمام شخص آخر عصبہ ہے اور ثبوت عصبیت مین اگر غیر کا محتاج ہے اور وہ غیر بھی اُس عصوبت مین شریک ہے تو عصبہ مع غیرہ ہے اور اگر غیر اُسکے ساتھ شریک نہین تو عصبہ
بغیرہ ہے اور عصبہ بنفسہ لے لیتا ہے جمیع مال میت کا عند الانفراد یعنے بصورت نہونے ذوی الفروض کے اور عصبہ بنفسہ وہ مرد ہے کہ نہ داخل ہو اُسکے نسب مین میت تک
کوئی انثی اور وہ چار قسم ہے اول جزء میت پھر اصل میت پھر جزء اصل میت پھر جزء جد میت الاقرب فالاقرب اسی ترتیب سے کہ مذکور ہوئی اور جزء میت جیسے فرزند میت
پھر پوتا اگرچہ سافل ہو یعنے پرپوتا اور پوتے کا پوتا مقدم ہے اصل میت پر اسکے بعد مستحق ہے اصل میت جیسے باپ اور وہ ہوتا ہے ایک بیٹی یا اُس سے زیادہ کے ساتھ عصبہ
اور صاحب فرض پھر اُسکے بعد دادا جو اُس سے اوپر ہو یعنے پردادا سر دادا الی غیر ذلک اور نانا جد فاسد ہی اور ذوی الارحام مین ہے پھر انکے بعد میت کا جزء اب ہے جیسے
سگا بھائی پھر علاتی بھائی کے بعد سگے بھائی کا بیٹا پھر اُسکے بعد سوتیلے بھائی کا بیٹا اگرچہ ابن الاخ سافل ہو یعنے بھتیجے کا بیٹا یا پوتا اور مؤخر کرنا بھائیون
کو دادا سے اگرچہ دادا عالی ہو امام ابوحنیفہ کا قول ہے اور یہی قول مختار ہے مفتی بہ برخلاف صاحبین اور شافعی کے بعضون نے کہا کہ صاحبین کے قول پر فتوی
ہے یعنے بھائی مقدم ہین دادا پر طحطاوی نے کہا قول امام کا معتمد ہے پھر انکے بعد میت کا جزء جد یعنے سگا چچا مقدم ہے پھر سوتیلا چچا پھر سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے
پھر اُسکے بعد سوتیلے چچا کا بیٹا اگرچہ چچیرے بھائی سافل ہون اعمام پدر سے مقدم ہین پھر نیچے اعمام کے بعد باپ کا سگا چچا مقدم ہے پھر اُسکا سوتیلا چچا ہے پھر اعمام پدر کے
بعد باپ کے سگے چچا کا بیٹا مقدم ہے پھر اُسکے بعد باپ کے سوتیلے چچا کا بیٹا جد کے اعمام پر مقدم ہے پھر بنی اعمام پدر کے بعد دادا کا سگا چچا مقدم ہے پھر اُسکے بعد سوتیلا
چچا دادا کا پھر جد کے اعمام کے بعد انکا بیٹا اسیطرح مقدم ہے یعنے سگا سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عم پدر کے فرزند اور عم جد کے فرزند سافل ہون پس معلوم ہوا کہ عصبات
کے چار سبب ہین بنوت پھر ابوت پھر اخوت پھر عمومت اور قرب درجہ کے بعد عصبات مین جب تفاوت ہو سگی سوتیلی کا ترجیح دیجاتی ہے قرابت کی قوی ہونیکی وجہ
سے سو عصبات مین سے جو عصبہ میت کا سگا ہوگا وہ سوتیلے پر مقدم ہے اگرچہ عصبہ قوی القرابت عورت ہو جیسے سگی بہن بیٹے کے ساتھ مقدم ہے سوتیلی بھائی پر اور خلاصہ یہ ہے
کہ جب برابر ہونیکے وقت دو قرابت والیکی تقدیم ہوتی ہے اور درجہ مین تفاوت ہونے سے اعلے یعنے اقرب مقدم ہوتا ہے برابری درجہ کی مثال یہ ہے کہ دو بھائی ایک سگا
اور دوسرا سوتیلا تو سگا مقدم ہوگا کہ دو طرف سے قرابت رکھتا ہے باپکی طرف سے بھی اور ماں کی طرف سے بھی اور سوتیلا فقط ایک قرابت رکھتا ہے باپ کیطرف سے نہ
ماں کیطرف سے اور تفاوت درجہ کی مثال جیسے سوتیلا بھائی اور اُسکے بھائی کا بیٹا تو سوتیلا بھائی سگے بھتیجے پر مقدم ہے قریب تر ہونے سے اور عصبہ بغیرہ ہو جاتی
ہین بیٹیان بیٹون کے ہونے سے اور پوتیان پوتون کے ہونے سے اگرچہ درجات مین سافل ہون چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے يُوصِيكُمُ اللّٰهُ فِي أَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ یعنے اللہ تعالی تمہاری اولاد مین وصیت کرتا ہے مرد کے واسطے دو عورتون کے حصہ کی برابر یعنے اگر ایک بیٹا اور ایک بیٹی ہے تو تین سہم سے
قسمت ہوگی دو سہم بیٹا لیگا اور ایک سہم بیٹی اور اگر دو بیٹیان ہین تو چار سہم سے قسمت ہوگی ایک ایک سہم ہر ایک بیٹی لیگی اور دو سہم بیٹا لیگا اسیطرح بنات اور بنات
ابن کو سمجھنا چاہیے اور سگی سوتیلی بہنین عصبہ بغیرہ ہو جاتی ہین اپنے بھائی کے ہونے سے جیسا کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَإِنْ كَانُوا إِخْوَةً رِجَالًا وَنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ
مِثْلُ حَظِّ الْأُنْثَيَيْنِ تو عصبہ بغیرہ چار عورتین ہین نصف اور ثلثین کی حصہ والیان وہ عصبہ ہو جاتی ہین اپنے بھائیون کے ہونے سے اگرچہ انکا بھائی حکمی ہو نہ حقیقی
چنانچہ میت کی ابن الابن کا بیٹا یعنے پرپوتا عصبہ کر دیتا ہے اپنے برابر کے درجہ والی بہن یا اُس بہن کو جو اُس سے اونچے درجے والی ہے اور عصبہ مع غیرہ بہنین ہین بیٹیون
کے ساتھ یا پوتیون کے ساتھ حسب قول اہل فرائض کہ بہنون کو بیٹیون کے ساتھ عصبہ قرار دو اور ولد الزنا اور ولد الملاعنہ کا عصبہ انکی ماں کا مولی ہے اور مولی سے مراد اس
مقام مین وہ ہے کہ عصبہ اور آزاد کرنیوالے دونون کو شامل ہو اور عصبہ سببی مولی ہے غلام کا آزاد کرنیوالا پھر مولی العتاقہ کے بعد اُسکا عصبہ بنفسہ مقدم ہے اُسکے عصبہ سببی
پر اور بموجب ترتیب مقدم کے یہان بھی لحاظ ضرور ہے چنانچہ ابن معتق مقدم ہے پھر ابن الابن علی ہذا القیاس اور جبکہ غلام آزاد مر گیا اپنے مولی کا یعنے آزاد کرنیوالے
کا باپ اور بیٹا چھوڑ کر تو سب مال مولی کے فرزند کا ہے اور ابویوسف نے کہا باپ کے واسطے چھٹا حصہ ہے یا غلام آزاد نے اپنے مولی کا دادا اور اُسکا بھائی چھوڑا تو
تمام مال دادا کا ہے بنا بر اُس ترتیب کے جو عصبہ بنفسہ مین مذکور ہے اور صاحبین نے کہا کہ دونون کے مابین ہین مال مقسوم ہوگا میراث کی مانند اور ولاء عتاقت مین عصبہ
بغیرہ نہین نہ عصبہ مع غیرہ بدلیل قول آنحضرت علیہ الصلوۃ والسلام کہ عورتون کو ولاء مین سے کچھ حصہ نہین مگر اُس غلام کا ولاء ہے جسکو خود عورتون نے آزاد کیا ہو الی آخر الحدیث

دادا کی میراث کا بیان

انتہی (غایۃ الاوطار) **باب** ما جاء فی میراث الجد باب دادا کی میراث کے بیان میں **عن** عمران بن حصین قال جاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ان ابن ابنی مات فما لی من میراثہ فقال لک السدس فلما ولی دعاہ فقال لک سدس آخر فلما ولی دعاہ فقال ان السدس الآخر لک طعمۃ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس اور کہا اسنے میرے بیٹے کا بیٹا یعنے پوتا مر گیا ہی سو میرا حصہ کیا ہی اسکے مال سے فرمایا آپنے تجہے چہٹا حصہ ہے یعنے باعتبار فرضیت کے پہر جب پیٹہ موڑی اسنے بلایا اسکو اور کہا تجہے چہٹا حصہ اور ہے پہر جب پیٹہ موڑی اسنے بلایا آپنے اسکو اور فرمایا یہہ دوسرا سدس تمہاری خوراک ہے یعنے حصہ مفروضہ سے زائد ہے اور بسبیل عصبیت تمکو ملا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں معقل بن یسار سے بہی روایت ہے **مترجم** صورت مسئلہ لمعات میں یون مرقوم ہی کہ ایک مرد مرا اور اسنے دو بیٹیان چہوڑین اور یہہ دادا جو حضرت کی خدمت مین حاضر ہوئی تو دو ثلث بیٹیون کو پہنچے اور ایک ثلث بچا جسمین سے ایک سدس دادا کو علی سبیل الفرضیت پہر دوسرا سدس بہی اسے کو دیا علی سبیل العصبیت اور دونون سدس ایک مرتبہ نہ دیے کہ کسیکو یہہ شبہہ نہ پڑے کہ حصہ دادا کا ثلث ہی اور اسیواسطے سدس ثانی کو طعمہ فرمایا کہ وہ اصل فرض پر زائد تہا اور باپ اور دادا کی تین حال ہین اول فرض مطلق یعنے خالی تعصیب سے اور وہ چہٹا حصہ ہے ولد کے ساتہ یا ولد الابن کے ساتہ دوسری تعصیب مطلق یعنے خالی فرض سے دونون کے نہونیکے وقت یعنی جب ولد اور ولد الابن نہو تو بعد ذوی الفروض کے باقی مال کو آجا دادا لیگا بطریق عصوبت تیسرے یہ کہ فرض اور تعصیب دونون وہ بیٹی یا پوتی کے ساتہ اور اس صورت میں باپ یا دادا پہلے اپنا حصہ فرض یعنے سدس لیگا اور بیٹی یا پوتی اپنا حصہ فرض یعنے نصف لیگی اور جو باقی رہا اسکو باپ یا دادا بطریق عصوبت کے لیگا انتہی (غایۃ الاوطار) **باب** میراث الجدۃ باب دادی اور نانی کے میراث

دادی اور نانی کی میراث

مین **عن** قبیصۃ بن ذویب قال جاءت الجدۃ ام الام او ام الاب الی ابی بکر فقالت ان ابن ابنی او ان ابن ابنتی مات وقد اخبرت ان لی فی الکتاب حقا فقال ابو بکر ما اجد لک فی الکتاب من حق وما سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قضی لک بشیء وسأسأل الناس قال فسأل الناس فشہد المغیرۃ بن شعبۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعطاہا السدس قال ومن سمع ذلک معک قال محمد بن مسلمۃ قال فاعطاہا السدس ثم جاءت الجدۃ الاخری التی تخالفہا الی عمر قال سفیان وزادنی فیہ معمر عن الزہری ولم احفظہ عن الزہری ولکن حفظتہ من معمر ان عمر قال ان اجتمعتما فہو لکما وایتکما انفردت بہ فہو لہا **ترجمہ** روایت ہے قبیصہ بن ذویب سے کہ آئی ایک جدہ یعنی ماں کی ماں یا باپ کی ماں ابوبکر کے پاس اور کہا کہ پوتا میرا یا نواسا میرا مر گیا اور مجہے خبر ملی ہے کہ میرا حق ہے کچہہ کتاب اللہ مین سو کہا ابوبکر نے مین نہین پاتا اللہ کی کتاب مین تیرا کوئی حق اور نہین سنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ حکم دیا ہو انہون نے تمہارے واسطے کچہہ مین پوچہتا ہون لوگونسے کہا راوی نے پہر پوچہا انہون نے لوگون سے پہر گواہی دی مغیرہ بن شعبہ نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیا اسکو سدس فرمایا ابوبکر نے اور کس نے سنی یہ حدیث تمہارے ساتہ کہا محمد بن مسلمہ نے کہا راوی نے پہر دیدیا اسکو سدس پہر آئی دوسری جدہ کہ مخالفت رکہتی تہی حضرت عمر کے پاس کہا سفیان نے اور زیادہ روایت کیا معمر نے زہری سے مگر مجہے یاد نہین رہا جو کچہہ انہون نے کہا زہری سے ولیکن یاد رکہتا ہون مین معمر سے کہ حضرت عمر نے فرمایا اگر تم دونون جمع ہوجاؤ تو وہی سدس تم دونو کو ہے اور جو منفرد ہو تم دونون سے وہ سدس اسیکا ہی **ف** روایت کی ہمسے انصاری نے انہون نے معن سے انہون نے مالک سے انہون نے ابن شہاب سے انہون نے عثمان بن اسحق بن خرشہ سے انہون نے قبیصہ بن ذویب سے کہا آئی ایک جدہ ابی بکر کے پاس اور پوچہی اسنے میراث اپنی فرمایا انہون نے نہین تیرا کتاب اللہ مین کچہہ حصہ اور نہ سنت رسول اللہ مین کچہہ حصہ پہر تو جا یہانتک کہ مین دریافت کرون لوگون سے پہر دریافت کیا لوگون سے تو کہا مغیرہ بن شعبہ نے مین حاضر تہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ دیا آپنے جدہ کو سدس فرمایا ابوبکر نے کوئی تمہاری ساتہ اور بہی تو کہڑے ہوئی محمد بن مسلمہ اور کہا جیسا کہا تہا مغیرہ نے پہر جاری کردیا سدس کا دینا جدہ کو ابوبکر نے کہا راوی نے پہر آئی دوسری جدہ حضرت عمر کے پاس اور پوچہا اسنے اپنی میراث کو سو فرمایا حضرت عمر نے نہین ہے تیرا اللہ کی کتاب مین کچہہ حصہ ولیکن وہی سدس ہے پہر تم دونون اگر جمع ہو یعنے نانی دادی دونون وارث ہون تو وہ تقسیم ہو تم دونون پر اور جو ان دونو مین سے اکیلی ہو تو اسکا وہی سدس ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہ اصح ہے ابن عیینہ کی حدیث سی اور اس باب مین بریدہ سی بہی روایت ہے **مترجم** جدہ کی دو قسم ہے صحیحہ اور فاسدہ جدہ صحیحہ وہ ہے جسکی نسب الی المیت مین ایک باپ دو ماؤن میں داخل نہو اور جدہ فاسدہ وہ ہے کہ دو ماؤن کے مابین مین باپ داخل ہو اسواسطے کہ جو باپ کہ میت کے ساتہ ناتا رکہتا ہے بواسطہ عورت کے وہ جد فاسد ہے اب اسکی ماں خواہ نخواہ جدہ فاسدہ ہوگی

چنانچہ نانی یعنے ماں کا باپ تو نانا کی ماں جدہ فاسدہ ہی اسواسطے کہ درمیان مین یعنے میت کی ماں اور نانا کی ماں مین نانا واسطہ واقع ہوا اور جدہ خواہ دادی ہو یا نانی اسکا یہ حصہ ہے جیسا حدیث مین مذکور ہوا اور دو جدہ یا زیادہ اگر ہونگی تو شریک ہونگی اسی سدس مین بشرطیکہ جدات صحیحہ ہون اور جدہ فاسدہ ذوی الارحام مین ہے نہ ذوی الفروض مین یا دوسری شرط جدات مین یہ ہے کہ جمیع جدات درجہ مین مساوی ہون اسواسطے کہ جدۂ قریبہ جدۂ بعیدہ کی حاجب ہوتی ہے مطلقًا خواہ جدۂ حاجبہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں اسیطرح جدہ بعیدہ محجوبہ خواہ ماں کی ماں ہو یا باپ کی ماں انتہٰے (غایۃ الاوطار) **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْجَدَّۃِ مَعَ ابْنِهَا باب جدہ کے میراث اُسکے بیٹے کے جیتے ہوے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ فِی الْجَدَّۃِ مَعَ ابْنِهَا اِنَّهَا اَوَّلُ جَدَّۃٍ اَطْعَمَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سُدُسًا مَعَ ابْنِهَا وَابْنُهَا حَیٌّ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ انہون نے کہا جدہ کی میراث مین اُسکے بیٹا ہوتے ہوے کہ وہ پہلی جدہ تہی کہ اُسکو کہلایا یعنے دلوایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک سدس اُسکے بیٹا ہوتے ہوئے اُسوقت مین کہ بیٹا اُسکا زندہ تہا **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مرفوع مگر اسی سند سے اور وارث کیا ہے بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جدہ کو اُسکے بیٹا ہوتے ہوے اور نہین وارث کیا اُسکو بعضون نے **مترجم** مراد یہان جدہ دادی ہے اور بیٹا اُسکا یعنے باپ میت کا زندہ تہا جان تو کہ جدات ابویات ہون یا امیات محروم و محجوب ہو جاتی مین ماں کے ہوتے ہوے امیات اسلئے کہ ماں قریب ہے میت سے اور سبب کا بہی اتحاد ہے یعنے سبب ارث کا ماں ہونا ہے کہ مشترک ہے نانی اور ماں مین اور ماں نزدیک تر ہے میت کی بہ نسبت نانی مین پس نانی اسلئے محروم ہوگی اور ابویات اسلئے کہ اتحاد سبب سے اور زیادتی قرب سے یعنے دادی باپ کی ماں ہے اور میت کے خود ماں موجود ہے پس دادی محجوب ہو جاویگی اور باپ کے ہوتے ہوے ابویات محروم ہوتی ہین اسلئے کہ باپ قریب ہے میت سے نہ امیات اور یہ مذہب ہے عثمان و علی اور زید بن ثابت وغیرہم کا اور حضرت عمر اور ابن مسعود اور ابی موسیٰ اشعری سے بہی منقول ہے کہ دادی وارث ہوتی ہے باپ کے ہوتے ہوے اور شریح اور ابن سیرین اور حسن بصری نے بہی یہی مذہب اختیار کیا ہے حدیث بالا کی نظر کرتے ہوئے اور بعضون کا قول ہے کہ یہ جو حضرت نے اُس جدہ کو دلوایا بطور اطعام و انعام کے تہا اور نہ جدہ کے لئے کچہہ میراث ہی نہین اور اقرب و ابعد تقدیم میراث مین برابر ہین مگر یہ قول ضعیف ہے (لمعات) اور امام مالک نے موطا مین فرمایا ہے کہ ماں کے ہوتے ہوے نانی محروم اور اگر ماں نہین ہے تو نانی کو سدس ہے بطریق فرضیت کے اور دادی ماں کے ہوتے ہوے محروم ہے اور باپ ہوتے ہی اور اگر ماں باپ دونو نہین ہین تو دادی کو سدس ہے بطریق فرضیت اور اگر جمع ہو جاوین دادی اور نانی دونو اور میت کا قریب تر کوئی اُنمین نہ ماں ہے نہ باپ تو اگر نانی قریب تر ہی میت سے بہ نسبت دادی کے تو اُسے سدس ہے اور دادی محروم اور اگر دادی نزدیک تر ہے میت سے یا دونون برابر ہین قرب مین میت سے تو سدس منقسم ہے دونون پر اور میراث نہین اور جدات کو سوا دو جدہ کے اسلئے کہ آنحضرت نے وارث کیا ایک جدہ کو بعد ازان ابوبکر نے اصحاب سے سوال کیا حکم جدہ کا پہر پہونچی انکو خبر آنحضرت سے پس دلوایا اُسی ایک سدس پہر آئی دوسری جدہ حضرت عمر کے پاس تو آپ نے فرمایا مین بڑہانیوالا نہین فرائض مین خدا تعالے کی پہر اگر تم دونو جمع ہو جاو تو سدس منقسم ہوگا تم پر ورنہ جو تنہا ہو سدس اُسیکا ہی اور کہا مالک نے اسکے بعد مین نہ جانا کہ کسی نے وارث کیا ہو سوا دو جدہ کی ابتدای اسلام سے آجتک (انتہی مافی الموطا) **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ مِیْرَاثِ الْخَالِ باب ماموں کی میراث مین **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَۃَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ قَالَ کَتَبَ مَعِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ اِلٰی اَبِیْ عُبَیْدَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ مَوْلٰی مَنْ لَا مَوْلٰی لَهٗ وَالْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ کہا انہون نے کہ لکہکر بہیجا میرے ساتہ عمر بن خطاب نے ابو عبیدہ کو کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ اور رسول رفیق ہے اُسکا جسکا کوئی رفیق نہین اور ماموں وارث ہے اُسکا جسکا کوئی وارث نہین **ف** اسبابمین عائشہ اور مقدام بن معدیکرب سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ لَهٗ **ترجمہ** فرمایا آپنے کہ ماموں وارث ہی اُسکا جسکا کوئی وارث نہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مرسل روایت کی یہ بعضون نے اور نہین ذکر کیا اُسمین حضرت عائشہ کا اور اختلاف ہے اسمین اصحاب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ بعضون نے وارث کیا ہے خالہ اور ماموں کو اور پہوپہی کو اور گئے ہین اسحدیث کیطرف اکثر اہل علم ذوی الارحام کے وارث کرنیکے بابمین و لیکن زید بن ثابت نے وارث نہین کیا ذوی الارحام کو اور میراث کو بیت المال مین بہیجنے کا حکم کیا **مترجم** معرب ہین ہے کہ رحم اصل مین منبت ہے ولد کا اور اسکا ظرف پہر قرابت اور وصلت من جہۃ الولادۃ مسمی برحم ہو گئی اسواسطے کہ رحم قرابت کا سبب ہے طحطاوی نے کہا ذو رحم عبارت ہے لغت مین صاحب قرابت سے مطلقًا خواہ قرابت من جہۃ الولاد ہو یا نہو اور مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے

چونکہ خال کا ذکر اس مقام مین کیا ہے اسلئے تفصیل ذوی الارحام کی کہ خال اُنہین مین معدود ہے ضرور ہے تو ہوئے اور معنی لغوی ذوی الارحام کے مذکور ہو چکے اور معنی شرعی
یہ ہین کہ ذو رحم وہ قرابت والا ہے جو نہ صاحب فرض اور عصبہ ہو تو ذو رحم وارثونکی تیسری قسم ٹہری اسوقت مین اصطلاح شرعی یہی ہے اور اکثر صحابہ کرام مانند حضرت فاروق
اور مرتضیٰ اور ابن مسعود اور ابو عبیدہ اور معاذ اور ابو درداء اور ابن عباس بروایت مشہورہ رضی اللہ عنہم توریث ذوی الارحام کی قائل ہین اور یہی قول ہے امام اعظم اور
صاحبین کا اور جو اُنکے اتباع مین اور زید بن ثابت اور ابن عباس ایک روایت شاذہ مین میراث ذوی الارحام کے قایل نہین اُنکے نزدیک جب اصحاب فرائض اور
عصبات نہون تو متروکہ بیت المال مین رکہا جائیگا اور یہی مذہب ہے امام مالک اور امام شافعی کا اور ذو رحم وارث نہین ہوتا صاحب فرض اور عصبہ کے ساتہ
سوا زوجین کے یعنے زوجین اگرچہ صاحب فرض ہین مگر ذو رحم اُنکے ساتہ وارث ہوتا ہے اسواسطے کہ اُنپر رد کرنا درست نہین پس اکیلا ذو رحم تمام مال لیگا قرابت کے
وجہ سے اور تمام مال لینے سے یہ مراد ہے کہ ارث ذوی الارحام کی عصبات کی مانند ہے اُسمین اقرب فالاقرب کا اعتبار ہے اور ذوی الارحام کا اقرب ابعد کا حاجب ہوتا ہے
عصبات کے ترتیب کی مانند اور کُل ذوی الارحام چار قسم مین جزء میت پہر اصل میت پہر جزء ابوین پہر جزء جدین یا جدتین اور مراد جزء میت سے بیٹیون اور پوتیون کی
اولاد ہے خواہ مرد ہون خواہ عورت اگرچہ درجہ سافل کے ہون یہ مقدم ہین اصل میت پر پہر اُنکے بعد اصول میت ہین یعنے جد فاسد اور جدات فاسدات اگرچہ بحیثیت
درجہ عالی ہون پہر اُنکے بعد والدین میت کا جزء مقدم ہے یعنے سگی بہنون یا سوتیلی بہنون کی اولاد اور اخیافی بہائی اور بہنون کی اولاد اور سگی بہائیون یا سوتیلے
بہائیون کی بیٹیان اگرچہ سافل اور نازل ہون اور مقدم ہے نانا اُن پر یعنے اخوات کی اولاد پر اور بنات اخوۃ پر برخلاف صاحبین کے پہر جدین یا جدتین کی اولاد
مقدم ہے اور مُراد جدین سے باپ کا باپ یعنے دادا ہی یا مان کا باپ یعنے نانا اور جدتین سے باپ کی مان یعنے دادی اور مان کی مان یعنے نانی مراد ہے اور اولاد انکی پہوپہیان
اور خالائین اور اخیافی چچا ہین یعنے میت کے باپ کے مادری بہائی اور اخیافی کی قید اسلئے ہے کہ سگا چچا اور سوتیلا عصبات مین داخل ہین نہ ذوی الارحام مین اور
پہوپہیان ہین ذوی الارحام سے مطلقاً سگی ہون یا سوتیلی یا مادری خلاصہ یہ کہ اخوال اور خالات اور عمات اور اعمام مادری درجہ مین برابر ہین یہان کوئی اقرب
ابعد نہین اور اُنمین حکم یہ ہے کہ اُنمین سے جو منفرد ہوگا جمیع مال کا مستحق ہوگا اور اگر چند لوگ ہین تو دیکہنا چاہیئے کہ قرابت انکی متحد ہے یا نہین اگر متحد ہے اتحاد کے
سگی قرابت جہت پدری سے ہے یا جہت مادری سے تو اقرب اولی ہے بالاجماع یعنے سگا اولی ہے سوتیلے پر اور سوتیلا اولی ہے اخیافی سے خواہ اقوی مرد ہو یا عورت اور
اگر اقوی مین ہی تعدد ہو مع اتحاد القرابت فللذکر مثل حظ الانثیین اور اگر قرابت مختلف ہے بایطور کہ بعض کے قرابت باپ کی جہت سے ہے اور بعض کے مان کی جہت سے ہے تو قرابت پدری کے واسطے دو ثلث اور
دو تہائیان ہین اور قرابت مادری کے واسطے ایک تہائی ہے اور منجملہ قسم رابع چچاؤنکی بیٹیان ہین اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی یعنے اخوال اور خالات اور اعمام اخیافی
اور عمات اور بنات اعمام کی اولاد بہی ذوی الارحام کی قسم رابع مین داخل ہے پہر اشخاص مذکورین اگر موجود نہون تو مستحق ہونگے میت کے باپون اور ماؤن کی پہوپہیان
اور اُنکے ماموں اور خالائین اور باپونکی اخیافی چچا اور ماؤن کے چچا بالکل خواہ سگے ہون یا سوتیلے یا اخیافی اور اولاد ان اشخاص مذکورین کی اگرچہ بعید درجہ کے ہون
والسفول اور مقدم ہوگا میت کا اقرب ان اقسام اربعہ کے ہر قسم مین اور جبکہ ذوی الارحام درجہ مین برابر ہون اور قرابت کی جہت متحد ہو تو وارث کی اولاد مقدم ہوگی
غیر وارث کی اولاد پر اور اگر قرابت کی جہت مختلف ہو تو باپ کے قرابت والون کے واسطے دو تہائیان ہین اور مان کی قرابت والونکے واسطے ایک تہائی ہے انتہی ملخصاً
من غایۃ الاوطار **باب** ماجاء فی الذی یموت ولیس لہ وارث باب وارث کی موت مین **عن** عائشۃ ان مولی للنبی صلی اللہ علیہ وسلم
وقع من عذق نخلۃ فمات فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم انظروا ھل لہ من وارث قالوا لا قال فادفعوہ الی بعض اھل القریۃ **ترجمہ**
روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایک غلام آزاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا گر پڑا کہجور کے درخت پر سے اور مر گیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکہو کوئی اسکا
ہو عرض کی صحابہ نے کہ کوئی اُسکا وارث نہین کہا دیدو اسکا مال اُسکے گانون والونکو **ف** اس باب مین بریدہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے شیخ نے لمعات مین
کہا ہے کہ اُسکا مال گانون والونکو دلوانا بطور صدقہ اور تبرع تہا یا اس نظر سے کہ وہ مال بیت المال کا تہا اور مصرف اُسکا مصالح مسلمین ہین پہر آپنے اُسکے گانو والونمین
خرچ کر دیا کہ وہ قریب تر ہے اُس میت سے یا اور کوئی مصلحت آپکی نظر مبارک مین ہوگی اور حاشیہ مشکوۃ مین ہے کہ قاضی نے کہا انبیاء کا جیسے کوئی وارث نہین ہوتا اسیطرح
وہ بہی کسیکے وارث نہین ہوتے اس سبب سے آپنے وہ مال اورون پر تقسیم کر دیا اور آپ نے نہ لیا **باب عن** ابن عباس ان رجلا مات علی عھد رسول اللہ

ہے خلیفت کی اور وصیت اصل مین عہد و قرار اور نصیحت کو کہتے ہین لغت اور اصطلاح مین وہ عہد و قرار اور نصیحت ہے کہ جو قریب موت کے واقع ہو اور شرعًا تملیک بعد
الموت کا نام ہے اور وصیت اسم ہے بمعنے مصدر کے اور موصی بہ کو یعنے جسکی وصیت کیجائے اُسکو بہی وصیت کہتی ہین اور ایصا عبارت ہے غیر کو وصی کرنے سے تاکہ
وہ اُسکی غیبت مین کام کرے خواہ موصی زندہ ہو یا مُردہ مثلاً زید نے بکر سے کہا کہ خالد کو یہ مکان دینا تو زید موصی ہے اور بکر وصی ہے اور مکان موصی بہ اور خالد
موصی لہ اور باقی مسائل وصیت کے ضمن ابواب مین مذکور ہونگے یہان اتنا جاننا ضرور ہے کہ وصیت مستحب ہے اور اہل ظواہر اسکے وجوب کیطرف گئی ہین اور پیش از نزول
میراث واجب تہے بعد نزول میراث وجوب منسوخ ہوگیا اسلیئے وصیت وارث کو درست نہین اور فقہا نے کہا ہے کہ جسپر دین ہو یا ودیعت کسیکی اُسکے پاس ہے تو
لازم ہے اُسکو وصیت کرنے کو ادا کرنا اُسکا کذا ذکرہ التیمی فی شرح مشکوٰۃ **باب** مَا جَآءَ فِی الْوَصِیَّۃِ بِالثُّلُثِ باب وصیت بالثلث مین **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ
وَقَّاصٍ قَالَ مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَیْتُ مِنْهُ عَلَی الْمَوْتِ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِیْ مَالًا
کَثِیْرًا وَّلَیْسَ یَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَتِیْ فَاُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّهٖ قَالَ لَا قُلْتُ فَثُلُثَیْ مَالِیْ قَالَ لَا قُلْتُ فَالشَّطْرُ قَالَ لَا قُلْتُ فَالثُّلُثُ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ
اِنَّكَ اِنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ اَغْنِیَآءَ خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً یَّتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ اِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً اِلَّا اُجِرْتَ فِیْهَا حَتَّی اللُّقْمَةَ تَرْفَعُهَا اِلٰی فِیْ امْرَاَتِكَ
قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُخَلَّفُ عَنْ هِجْرَتِیْ قَالَ اِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ بَعْدِیْ فَتَعْمَلَ عَمَلًا تُرِیْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا ازْدَدْتَ بِهٖ رِفْعَةً وَّدَرَجَةً وَّلَعَلَّكَ اَنْ
تُخَلَّفَ حَتّٰی یَنْتَفِعَ بِكَ اَقْوَامٌ وَّیُضَرَّ بِكَ اٰخَرُوْنَ اَللّٰهُمَّ اَمْضِ لِاَصْحَابِیْ هِجْرَتَهُمْ وَلَا تَرُدَّهُمْ عَلٰٓی اَعْقَابِهِمْ لٰكِنِ الْبَآئِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ یَرْثِیْ
لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ مَّاتَ بِمَكَّةَ **ترجمہ** سعد نے کہا مین بیمار ہوا جس سال مکہ فتح ہوا ایسا کہ قریب ہوگیا مین موت کے سو آئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری
عیادت کو سو مینے کہا یا رسول اللہ میرا مال بہت ہی اور وارث کوئی نہین مگر بیٹی میری یعنے عصبات وغیرہ بہت ہین تو وصیت کرجاؤن مین اپنے سارے مال کی یعنے خدا
کی راہ مین فرمایا آپنے نہین کہا مینے پہر دو ثلث مال کی وصیت کرون فرمایا آپنے نہین کہا مینے پہر نصف مال کی فرمایا آپنے نہین کہا پہر تہائی مال فرمایا آپنے کہ
خیر تہائی کافی ہے اور تہائی بہی بہت ہے البتہ اگر تو چہوڑ جاوے اپنے وارثون کو غنی بہتر ہے کہ چہوڑ جاوے تو اُنکو تنگدست کہ ہاتہ پہیلاتے پہرین لوگون کے سامنی تو نہ خرچ
کریگا کسی اہل حقوق پر کوئی خرچ اُنکی خیر مگر بدلا دیا جاویگا تجہکو اُسکا یہانتک کہ ایک لقمہ کہ اُٹہا دیگا اُسکو اپنی بی بی کے مونہہ کیطرف کہا راوی نے عرض کی مینے
یا رسول اللہ کیا مین پیچہے رہ جاؤنگا اپنی ہجرت سے فرمایا آپنے اگر زندہ رہیگا تو بعد میرے کوئی عمل کریگا تو جسکے ارادہ کرے ساتہ اُسکی رضائی الٰہی کا مگر بڑہائی جاویگی تیری بلندی
اور درجہ اور شاید کہ تو جیوے بعد میرے یہانتک کہ منتفع ہوونگی تجہ سے کئی قومین اور نقصان اُٹہاونگی تجہ سے دوسرے لوگ پہر آپ دعا کرنے لگے اور فرماتے تہی یا اللہ
جاری کردے میرے اصحاب کی ہجرت کو اور مت لوٹا اُنکو اُنکی ایڑیون پر لیکن بیچارہ سعد بن خولہ کہ افسوس کرتے تہی اُنکے لئی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسلیئے کہ انتقال
کرگئے وہ مکہ مین **ف** اسیا مین ابن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے سعد بن ابی وقاص سے اور اسی
حدیث پر نزدیک اہل علم کے کہ آدمی کو جائز نہین ثلث سے زیادہ مین وصیت کرنا اور مستحب کہا ہی بعض علمائی ثلث سے کم وصیت کرنیکو اسلیئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے ثلث کو بہت فرمایا **تتمیم** قولہ وارث کوئی نہین یعنے ایسا وارث نہین کہ جسکی پرورش مجہکو ضرور ہو ورنہ اور وارث اور عصبات اُنکے بہت تہے قولہ یتکففون
کف سے مشتق ہے اسکے دو معنی ہوسکتی ہین ایک یہ کہ لوگون کے سامنے ہاتہ پہیلاوین یعنے سوال کرین دوسرے یہ کہ کف کف طعام مانگتے پہرین قولہ مین پیچہے رہ گیا الخ
ہجرت سے یہ مہاجرین مین سے تہے مکہ سے ہجرت کی تہی اپنی بیماری مین اُنکو یہ خوف ہوا کہ اگر مین مکہ مین مرجاؤن تو ہجرت میری قبول نہو حضرت نے اُنکو طول حیوٰۃ کی بشارت
دی ارباب سیر نے لکہا ہے کہ وہ فتح عراق تک زندہ رہی اور کفار کے ہزیمت اور مسلمانونکی نصرت اُنکے ہاتہ پر ہوئی قولہ لیکن بیچارہ سعد بن خولہ الخ اس قول مین
حضرت اُن پر افسوس فرماتے تہے کہ وہ ہجرت کرکے پہر حجۃ الوداع مین مکہ مین آکر انتقال فرمائی اور ترحمًا یہ کلمات ارشاد کرتے تہے اکثر کا قول یہی ہے اور بعضون
نے کہا حضرت کو مراد اس قول سے مذمت اُنکی تہی کہ اُنہون نے ہجرت نکی مکہ سے یہانتک کہ وہین انتقال فرمایا **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ عَنْ رَسُوْلِ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الرَّجُلَ لَیَعْمَلُ وَالْمَرْاَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّیْنَ سَنَةً ثُمَّ یَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَیُضَارَّانِ فِی الْوَصِیَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ
ثُمَّ قَرَاَ عَلَیَّ اَبُوْ هُرَیْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصٰی بِهَآ اَوْ دَیْنٍ غَیْرَ مُضَآرٍّ وَصِیَّةً مِّنَ اللّٰهِ اِلٰی قَوْلِهٖ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے

انہوں نے بیان کیا شہر بن حوشب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مرد عمل کرتا ہے اور عورت بھی عمل کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کے موافق ساٹھ برس تک
پھر آتی ہے انکو موت پس وہ نقصان پہونچاتی ہیں وصیت میں یعنی ایسی وصیت کرتے ہیں کہ وارثوں کا نقصان ہو پس واجب ہو جاتی ہے اُن دونوں کیلئے دوزخ پھر پڑھے
ابو ہریرہ نے یہہ آیت مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ سے فَوْزُ الْعَظِيمِ تک **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور نصر بن علی جو اشعث بن جابر کے راوی ہیں دادا ہیں نصر جہضمی کے
ترجمہ غَيْرَ مُضَارٍّ یعنے وصیت ایسی ہو کہ ضرر نہ دیا ہو سبب اسکے کسیکو بیضاوی نے کہا ہی ضرر سے مراد یہ ہے کہ وارثوں کو نقصان نہو مثلاً یہ کہ ثلث سے زیادہ وصیت کی
کہ وارثوں کو مال کم بچا یا کسیکے قرض کا جھوٹا اقرار کر لیا کہ وہ اسکے مال سے ادا کرنا پڑا اسمیں بھی وارثوں کا نقصان ہوا اور ابو ہریرہ نے اس حدیث کی تائید کے لئے یہہ آیت قرأت
کی **باب** مَا جَاءَ فِي الْحَثِّ عَلَى الْوَصِيَّةِ باب وصیت کی ترغیب میں **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ يَبِيتُ
لَيْلَتَيْنِ وَلَهُ مَا يُوصِي فِيهِ إِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوبَةٌ عِنْدَهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا آپ نے نہیں چاہیے مرد مسلمان کو کہ دو رات رہے اور اسکو وصیت کرنا ہو کسی چیز
میں مگر یہہ کہ وصیت اسکی لکھی ہوئی ہو اسکے پاس **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم
مانند اسکے **باب** مَا جَاءَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُوصِ باب اس بیان میں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے وصیت نہ کی **عن** طَلْحَةَ بْنِ مُصَرِّفٍ
قَالَ قُلْتُ لِابْنِ أَبِي أَوْفَى أَوْصَى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا قُلْتُ وَكَيْفَ كُتِبَتِ الْوَصِيَّةُ وَكَيْفَ أَمَرَ النَّاسَ قَالَ أَوْصَى بِكِتَابِ اللَّهِ تَعَالَى
ترجمہ روایت ہے طلحہ سے کہ کہا انہوں نے ابن ابی اوفی سے کیا وصیت کی تھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انہوں نے نہیں پھر پوچھا انہوں نے کیونکر لکھی گئی وصیت اور کیا
حکم کیا آپنے آدمیوں کو فرمایا انہوں نے وصیت کی آنحضرت نے کتاب اللہ کی فرمانبرداری اور اطاعت کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر مالک بن مغول
کی روایت سے **باب** مَا جَاءَ لَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ باب وارث کے لئے وصیت نہ ہونیکے بیان میں **عن** أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُولُ فِي خُطْبَتِهِ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى قَدْ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ
عَلَى اللَّهِ تَعَالَى وَمَنِ ادَّعَى إِلَى غَيْرِ أَبِيهِ أَوِ انْتَمَى إِلَى غَيْرِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ التَّابِعَةُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ لَا تُنْفِقُ امْرَأَةٌ مِنْ بَيْتِ زَوْجِهَا إِلَّا بِإِذْنِ
زَوْجِهَا قِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَلَا الطَّعَامَ قَالَ ذَلِكَ أَفْضَلُ أَمْوَالِنَا وَقَالَ الْعَارِيَةُ مُؤَدَّاةٌ وَالْمِنْحَةُ مَرْدُودَةٌ وَالدَّيْنُ مَقْضِيٌّ وَالزَّعِيمُ غَارِمٌ **ترجمہ**
روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے سنا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے اپنی خطبہ میں حجۃ الوداع میں کہ اللہ بزرگ اور برتر نے مقرر کر دیا ہر ایک کا حصہ یعنی وارثوں میں تو
سوا وصیت نہیں جائز وارث کے لئے اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش کیطرف اور زانی مستحق ہے پتھر کا اور حساب انکا اللہ تعالیٰ پر ہے اور جسنے اپنے تئیں مشہور کیا ولد کسی اور کا اپنے باپ
کے سوا منسوب کیا اپنی تئیں اپنے موالیکی سوا اور کیطرف اُسپر لعنت ہے اللہ کی پے درپے قیامت تک نہ خرچ کرے کوئی عورت اپنے شوہر کے گھر میں سے کچھ بے شوہر کی اجازت کے
عرض کیا گیا یا رسول اللہ کھانا بھی فرمایا آپنے کھانا تو سب مالوں سے افضل ہے یعنے اسکی حفاظت اور زیادہ ضرور ہے اور فرمایا مانگی کی چیز مالک کو پھیر دینی ہے اور منحہ پھیر دینا ہی اور
قرض ادا کرنا ہی اور ضامن بھرا ہی ہے اُس چیز کا جسکے ضامن ہے **ف** اس باب میں عمرو بن خارجہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی
ہوئی ہے ابی امامہ سے اس سند کے سوا اور سندسے بھی اور روایت اسمعیل بن عیاش کی اہل عراق اور اہل حجاز سے کچھ قوی نہیں وہ روایت کہ جسمیں وہ متفرد ہوں اسلئے کہ انہوں نے
اہل عراق و حجاز سے مناکیر روایتیں کی ہیں اور روایت انکی اہل شام سے صحیح تر ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسمعیل نے سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہا احمد بن حنبل نے کہا اسمعیل بن عیاش
صحیح تر ہیں بقیہ سے یعنے موثق و حواس میں بقیہ سے اور بقیہ کی بہت احادیث منکر ہیں ثقات سے اور سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہتے تھے سنا میں نے زکریا بن عدی سے
کہتے تھے کہا ابو اسحاق فزاری نے کہ تم بقیہ سے وہ حدیثیں جو روایت کی ہیں انہوں نے ثقات سے اور نہ لو وہ جو روایت کی ہیں انہوں نے اسمعیل بن عیاش سے خواہ وہ ثقات سے ہوں
یا غیر ثقات سے ہوں **عن** عَمْرِو بْنِ خَارِجَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ عَلَى نَاقَتِهِ وَأَنَا تَحْتَ جِرَانِهَا وَهِيَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَإِنَّ لُعَابَهَا
يَسِيلُ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ أَعْطَى كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَلَا وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ وَالْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ **ترجمہ**
روایت ہے عمرو بن خارجہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا اپنی اونٹنی پر اور میں اُسکے گردن کے نیچے تھا اور وہ جگالی کر رہی تھی اور اُسکا تھوک میرے دونوں مونڈہوں
کے بیچ میں بہہ رہا تھا اُس وقت سنا میں نے آپکو کہ فرماتے تھے اللہ عزوجل نے مقرر کر دیا ہر حقدار کا حصہ سو اب وصیت نہیں ہے وارث کے لئے اور ولد صاحب فراش کے

بعضے منسوخ ہے اور اوزاعی اور بہہ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ لا وصیت نہین جائز وارث کے لئے یعنے قبل نزول آیت میراث تو وارثون کے لئے وصیت واجب تہا اب بعد نزول وجوب جاتا رہا اور دوسرا ہی ایک وارث کا نقصان ہو دوسرے کے لئے وصیت کرتے مین تو یہ وصیت ناجایز ہوگی منطوق قرآن کہ اللہ تعالے فرماتا ہے غیر مضار اور اگر ایک وارث ہو سوا ایک کے تو وصیت اُسے جایز ہوگی اسلئے کہ اُسمین کسیکا نقصان نہین جیسے مثلاً میت کے زوجہ نے اپنے زوج کو یا زوج نے اپنی زوجہ کو اور وہان اور کوئی اور وارث نہین تو وصیت صحیح ہوگی لذا ذکرہ ابن الکمال اور محیط مین کہا ہے کہ اگر زوجہ نے اپنے زوج کے واسطے نصف مال کی وصیت کی تو تمام مال اُسکا ہوگا یعنے جبکہ زوجہ کا کوئی وارث نہو اغایۃ الاوطار) قولہ اور لڑکا منسوب ہے صاحب فراش الخ یعنے جب کسی نے کسی زوجہ منکوحہ سے یا امہ موطوہ سے زنا کیا اور لڑکا ہوا تو نسب اُسکا اس عورت کے زوج اور سید کیگا اور زانی سے ملیگا زانی کو پتہر ہین اور اسکے دو مطلب ہین ایک تو یہ کہ فرمانا زجر ہے جیسے کہتے ہین فلانے پر خاک ہے دوسرے یہ کہ یہہ بیان واقع ہے یعنے وہ مستحق ہے رجم کا قولہ اور جسنے اپنے کو ولد ٹہیرایا مراد ہے جو انکار کیا اپنے باپ سے کہ یہہ میرا باپ نہین اور اور کسیکو اپنا باپ مقرر کیا یا یہ کہ جیسے اکثر لوگ شیخ سے سید بنجاتے ہین یا بزرگون کے اولاد ہے تین بتاتے ہین اور منیحہ وہ جانور ہے کہ کسیکو دیا اسواسطے کہ اُسکے دودھ سے منتفع ہو پہر مالک جب چاہے اُسی پہیر لیوے یا کسی درخت سے پہل کہانے کو یا کسی زمین مین زراعت کی اجازت کے **باب** ماجاء یبدأ بالدین قبل الوصیۃ باب اس بیان مین کہ ادای دین وصیت پر مقدم ہے **عن** علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قضی بالدین قبل الوصیۃ وانتم تقرؤن الوصیۃ قبل الدین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا اُنہون نے حکم کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ادائے دین کا قبل وصیت کے اور تم پڑہتے ہو یعنے قرآن مین وصیت کو قبل دین کے یعنے اگرچہ وصیت قرأۃ مقدم ہے مگر ادا اُسکا موخر ہے **ف** اسی حدیث پر عمل ہے تمام اہل علم کے نزدیک کہ ادای دین ضرور ہے قبل اجرائے وصیت کے **باب** ماجاء فی الرجل یتصدق او یعتق عند الموت باب اُسکی بیان مین جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے قریب **عن** ابی حبیبۃ الطائی قال اوصی الی اخی بطائفۃ من مالہ فلقیت ابا الدرداء فقلت ان اخی اوصی الی بطائفۃ من مالہ فاین تری لی وضعہ فی الفقراء او المساکین او المجاھدین فی سبیل اللہ قال اما انا فلو کنت لم اعدل بالمجاھدین سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول مثل الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یھدی اذا شبع **ترجمہ** روایت ہے ابی حبیبہ طائی سے کہا وصیت کی مجھے میرے بہائی نے ایک ٹکڑے کی اپنے مال سے پہر ملاقات کی مینے ابا الدرداء سے اور کہا مینے کہ میرے بہائی نے وصیت کی ہے مجھے تہوڑے مال کی اپنے مال سے پہر تم کہان مناسب دیکہتے ہو خرچ کرنا اُسکا فقرا یا مساکین یا مجاہدین جو اللہ کی راہ مین ہون تو کہا ابو الدرداء نے مین اگر ہوتا یعنے تمہاری جگہہ تو برابر نکرتا مجاہدون کے ساتہ کسیکو یعنے اُنہین مین خرچ کرتا اور سنا ہے مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے مثال اُسکی جو آزاد کرے موت کے وقت مانند مثال اُس شخص کے ہے جو ہدیہ دیوے جب اپنا پیٹ بہر جاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے ثواب اُسکا کم ہے اُس مال کے ثواب سے جو حالت صحت اور عافیت مین اور محبت مال کے وقت مین دیا جاوے جیسے انصار کی فضیلت مین اللہ تعالے فرماتا ہے ویؤثرون علی انفسھم ولو کان بھم خصاصۃ یعنے مقدم رکہتے ہین اپنے نفسون پر مہاجرین کو اگرچہ اُنکو بہوک ہو اور اللہ تعالے فرماتا ہے ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا و یتیما و اسیرا یعنے کہلاتے ہین کہانا جسوقت مین کہ کہانیکی اُنکو محبت ہے مسکین و یتیم و اسیر کو چنانچہ اکثر مفسرین کی حبہ کی ضمیر کو طعام کیطرف راجع کیا ہے اور یہی اولی ہے **باب** **عن** عروۃ ان عائشۃ اخبرتہ ان بریرۃ جاءت تستعین عائشۃ فی کتابتھا ولم تکن قضت من کتابتھا شیئا فقالت لھا عائشۃ ارجعی الی اھلک فان احبوا ان اقضی عنک کتابتک ویکون ولاءک لی فعلت فذکرت ذلک بریرۃ لاھلھا فابوا وقالوا ان شاءت ان تحتسب علیک و یکون لنا ولاءک فلتفعل فذکرت ذلک لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال لھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابتاعی فاعتقی فانما الولاء لمن اعتق ثم قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال اقوام یشترطون شروطا لیست فی کتاب اللہ من اشترط شرطا لیست فی کتاب اللہ فلیس لہ وان اشترط مائۃ مرۃ **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہ حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے خبر دی اُنکو کہ بریرہ آئین تائید چاہتین حضرت عائشہ سے اپنی زر کتابت ادا کرنے مین اور اُسمین سے کچہہ ادا نہین کیا تہا سو فرمایا اُنسے حضرت عائشہ نے لوٹ جاؤ تم اپنے لوگون مین پہر کہو اُنسے کہ اگر وہ چاہین کہ ادا کردون مین زر کتابت تیرا اور ہووے ولا میرے لئے تو مین ابہی کرون سو ذکر کیا بریرہ نے اپنے لوگون سے اور مانی اُنہون نے یہ بات اور کہنے لگے کہ اگر چاہین وہ ثواب چاہین تجہے زر کتابت دیکر اور ہووے ولا تیری ہمارے لئے تو خیر کرین سو ذکر کیا مینے

کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ سے کہ تم خرید کر کے آزاد کرو اسکو ولا اُسی کی ہوتی ہے جو آزاد کرے پھر کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم یعنے خطبہ پڑھنے اور فرمایا کیا حال ہے اُن قوموں کا کہ شرطین کرتے ہیں ایسی شرطین جو نہین کتاب اللہ مین شرط ایسی جو نہین کتاب اللہ مین تو اُسکی وفا لازم نہین
اگرچہ سو بار اُسنے شرط باندھی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کئی سندون سے اور عمل اسی پر ہے اہل علم کے نزدیک کہ
ولا اُسیکا حق ہے جو آزاد کرے **مترجم** آہین داخل ہین وہ شرطین کہ جو اکثر متقشفین بغیر استدلال شرعی کے عبادات وطاعات مین مقرر فرماتے ہین جیسے شرایط صحت
جمعہ کے یا شرایط طہارت پیر کے یا تفاوت فیما بین ما قلیل وکثیر کے یا متصوفین وظائف واوراد مین یوم ووقت واثواب وماکل ومشارب مین شروط بیجا مقرر فرماتے
ہین کہ سبکے سب از قبیل لا یلتفت الیہا ولا یعبا بہا ہین انتہی اور ولا کی تفصیل آگے آتی ہے **مسایل ملحقہ مترجم مسئلہ ۱** وصیت چار قسم ہے واجب ہے
وصیت زکوٰۃ وکفارات اور فدیہ صیام اور صلوٰۃ کے جنکے ادا کرنے مین مسلمان نے قصور کیا اور وصیت مباح ہی مالدار کے واسطے اور مکروہ ہے فاسق وفاجر کے واسطے
اور انکے سوا مستحب ہے جمہوری نے قاضیخان سے نقل کی ہے کہ جب آدمی نے وصیت کا ارادہ کیا اور اُسکی اولاد صغار ہے شیخین نے کہا کہ مال کا چھوڑ جانا اپنی اولاد کے
واسطے افضل ہے اور اگر اولاد کبار ہے اور مال تھوڑا ہے امام نے کہا کہ اُسکو وصیت کرنا لایق نہین اور اگر مال زیادہ ہے اور وارث غنی ہین تو امور واجبہ سے وصیت کی
ابتدا کرے اور اگر اُسپر کچھ واجب نہین رہا تو اہل قرابت کے واسطے وصیت کرے اور اگر اقربا اغنیا ہین تو پڑوسیون کے واسطے وصیت کرے کذا فی غایۃ الاوطار ناقلا عن
الطحاوی **مسئلہ ۲** نووی نے شرح مسلم مین کہا ہے کہ اجماع ہے ہمارے زمانہ کے علما کا کہ جسکا وارث ہو اُسکی وصیت جاری نہین ہوتی ثلث سے زیادہ مین مگر باجازت ورثہ
اور اجماع ہے کہ اگر اجازت دیدین وارث تو نافذ ہو جاویگی اگرچہ جمیع مال مین ہو اور لیکن جسکا کوئی وارث نہو پس مذہب جمہور اور شافعیہ کا یہ ہے کہ صحیح نہین وصیت اُسکی ثلث سے زیادہ مین اور جایز کہا
ہے اُسے ابو حنیفہ اور اصحاب اُنکے نے اور اسحاق اور احمد نے ایک روایت مین اور یہی مروی ہے علی اور ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے **مسئلہ ۳** ثواب صدقات میت کو
پہونچتا ہے چنانچہ مسلم مین ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ایک مرد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ میرے باپ انتقال کر گئے ہین اور مال چھوڑ گئے ہین اور کچھ وصیت
نکی کیا مین اگر صدقہ دون تو اُسکے گناہون کا کفارہ ہوگا آپنے فرمایا ہان اور اسیطرح اور بہی روایتین آئی ہین نووی نے کہا ہے ان احادیث سے میت کیطرف سے صدقہ دینا جایز
ہوا بلکہ مستحب اور معلوم ہوا کہ ثواب اُسکا پہونچتا ہے میت کو اور نفع دیتا ہے اُسکو اور یہ اجماع ہے مسلمانونکا اور یہ احادیث مخصص ہین عموم کو اس آیت کے وَاَنْ لَیْسَ
لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی اور اجماع ہے مسلمانونکا اسپر کہ واجب نہین وارث پر صدقہ دینا میت کیطرف سے اور مراد صدقہ تطوع ہے بلکہ مستحب ہے اُسکا دینا لیکن حقوق مالیہ جو
میت پر ثابت ہون اُنکی قضا واجب ہے اگر اُسکا ترکہ ہو برابر ہے کہ وصیت کی ہو اُسنے یا نکی ہو اور یہ سب راس المال سے ہونگے عام ہین کہ دیون الٰہی ہون مثل زکوٰۃ اور
حج اور نذر وکفارے کے اور بدل صوم وغیرہ کے یا دیون مردم ہون پہر اگر میت نے کچھ ترکہ نچھوڑا تو وارث پر قضائی دین لازم نہین مگر استحبابا انتہی **مسئلہ ۴** وصیت
اللہ تعالیٰ کی والدین کے ساتھ نیکی کرنا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا یعنے وصیت کی ہمنے انسان کو والدین کے ساتھ احسان اُنکی نیکی اور اُنکی
اطاعت اور فرمان برداری کی مگر یہ کہ شرک مین اُنکی طاعت نہین اور اسیطرح اور امور خلاف شرع مین اور وصیت یہان بمعنے امر وحکم کے ہے اور وصیت ابراہیم ویعقوب
علیہما السلام کی اس آیہ مین جو آخر پارہ الم مین ہے مذکور ہے وَوَصّٰی بِهَا اِبْرٰهِیْمُ بَنِیْهِ وَیَعْقُوْبُ اور یہ وصیت ہے توحید پر قایم رہنے کی اور وصیت آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم کی یہ ہے اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنے نماز کی حفاظت کرو اور لونڈی غلام کی رعایت پس مومن متبع سنت کو تعلیم وصیت کی انہین آیات واحادیث مین ہے
اور چاہیے کہ اسیطرح دینیات کی وصیت کرے علی الخصوص اہل ہند کو اسوقت اس امر کے وصیت ضرور ہے کہ عزیز واقارب نوحہ نکرین اور تیجہ دسوان بطور بدعت
نکرین پہولونکی چادر جنازہ اور قبر پر نڈالین اور اسیطرح جمیع منکرات وبدعات سے محترز رہین انتہی چنانچہ مترجم کی بہی وصیت یہی ہے **اَبْوَابُ الْوَلَاءِ وَ**
الْهِبَةِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین ولا اور ہبہ کے جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم سے ولا لغت مین بمعنے نصرت اور محبت کی ہے اور مشتق ہے ولی بفتح واو وسکون لام سے اور شرع مین عبارت ہے باہم کی مددگاری سے بسبب ولاء
عتاقت کے یا بسبب ولاء موالات کے اور ولاء عتاقت سے مراد وہ حقوق ہین جو آزاد کرنیوالیکو ثابت ہوتے ہین آزاد کئے ہوئے کی نسبت جیسے وارث ہونا اُسکا اور اُسکے
نکاح کرنے اور اُسپر نماز پڑھنے کی ولایت کہ آزاد کرنیوالیکو ثابت ہوتی ہے اور ولاء موالات بقول اسبیجابی یہ ہے کہ مرد مسافر دوسرے شخص سے کہے کہ میری ولی تو ہے

ہے تقدیر الٰہی سے ہے پروردگار تعالیٰ شانہ نے کائنات کو ازل میں اندازہ کر رکھا تھا اور کوئی ذرہ اسکی تقدیر و اندازہ سے باہر نہیں اور باوجود اسکی بندہ کو اپنی کام میں اختیار
دیا ہے اور ثواب عقاب اسی پر مترتب ہوتا ہے اور تقدیر و اختیار کے جمع ہونے میں جو اشکال ہے وہ کتب کلامیہ میں مذکور ہے اور جسکا جاننا یہاں ضروری ہے وہ اتنا ہی کہ آدمی میں
اپنی نفس کے ایسے اختیار کو بھی پیدا کیا ہے وہ جب چاہتا ہے ایک فعل کو اسکی ترک پر اختیار کرتا ہے اور کبھی اسکی ترک کو فعل پر ترجیح دیتا ہے برخلاف حرکت مرتعش کے کہ اصلا اسمیں
اختیار نہیں ہے پس مذہب جبریہ کا کہ کہتے ہیں حرکات آدمی کے مثل حرکات جمادات کے ہے باطل ہے اور یہ خود مشاہدہ سے بھی معدوم ہوا اور کتاب و سنت کی گواہی سے بھی ثابت ہوا
اور جو کچھ ازل میں اندازہ ہوا ہی اور جو ارادہ و مشیت الٰہی سے ظہور میں آتی ہی اور اس سے مذہب قدریہ کا کہ کہتے ہیں آدمی اپنے افعال کا آپ خالق ہے باطل ہوگیا پس حقیقت
حال درمیان قدر و جبر کے ہی جیسا کہ امام ہمام یعنی ابو عبداللہ جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتی ہیں لا جبر ولا قدر ولکن امر بین امرین اور حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے خلق
و ایجاد اشیا میں اسباب و شرائط بطریق جریان عادت کے پیدا کئے ہیں جیسے آگ جلانے کو اور پانی بجھانے کو اور کھانا کہانا پیٹ بھرنے کو اور تلوار سر اڑانے کو یہ سب اسکی خلق و ایجاد سے ہے
ولیکن اسمیں اسباب کو بھی دخل ہے یہ جب چاہی بغیر اسباب کے بھی جسی چاہی پیدا کر دی اور چاہے تو باوجود جمعیت اسباب کے ایجاد نکری آدمی اور قصد و اختیار اسکا سبب ہے
اللہ تعالیٰ افعال پیدا کرنیکا اور پیدا کرنیوالا وہی ہے ہر چیز کا اور وجود اسباب و مسببات و شرائط اور مشروطات کا سب بے جیسے قضا و قدر میں داخل ہے اور اسکے قضا و قدر سے
منافات نہیں رکھتا اور امر و نہی کا منشاء لوہیت اور عبودیت ہے اور ثواب و عقاب تصرف اسکا ہی اپنے ملک میں یَفْعَلُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ وَلَا یُسْئَلُ عَمَّا
یَفْعَلُ وَهُمْ یُسْئَلُوْنَ انتہے ما ذکرہ الشیخ فے شرح مشکوٰۃ **بَابُ** مَا جَاءَ مِنَ التَّشْدِیْدِ فِی الْخَوْضِ فِی الْقَدَرِ یعنی باب تقدیر میں خوض کرنیکی برائی میں **عَنْ** اَبِیْ
هُرَیْرَةَ قَالَ خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَتَنَازَعُ فِی الْقَدَرِ فَغَضِبَ حَتّٰی احْمَرَّ وَجْهُهٗ حَتّٰی کَاَنَّمَا فُقِیَٔ فِیْ وَجْنَتَیْهِ الرُّمَّانُ
فَقَالَ اَبِهٰذَا اُمِرْتُمْ اَمْ بِهٰذَا اُرْسِلْتُ اِلَیْکُمْ اِنَّمَا هَلَكَ مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حِیْنَ تَنَازَعُوْا فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ عَزَمْتُ عَلَیْکُمْ اَلَّا تَنَازَعُوْا فِیْهِ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہا نکلے ہمارے اوپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم بحث کرتے تھے تقدیر میں سو غصہ ہوئی آنحضرت یہانتک کہ سرخ ہوگیا آپکا منہ ایسا کہ گویا نچوڑا ہے آپکے گالون پر
انار کے دانون کو پھر فرمایا آپنے کیا اسکا حکم کئے گئے تم یا میں اسواسطے بھیجا گیا ہون تمہاری طرف سوا کچھ نہیں ہے کہ ہلاک ہوئیں ہیں تم سے اگلی قومیں جب بحث کی انہون
نے اس امر میں قسم دیتا ہون میں تمکو کہ مت بحث و تکرار کرو تم اسمین **ف** اس باب میں عمر اور عائشہ اور انس سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی
سند سے صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کے بہت غرائب ہیں کہ منفرد ہیں انکے ساتھ **بَابُ عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
احْتَجَّ اٰدَمُ وَمُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی یَا اٰدَمُ اَنْتَ الَّذِیْ خَلَقَكَ اللّٰهُ بِیَدِهٖ وَنَفَخَ فِیْكَ مِنْ رُّوْحِهٖ اَغْوَیْتَ النَّاسَ وَاَخْرَجْتَهُمْ مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ
اٰدَمُ اَنْتَ مُوْسَی الَّذِی اصْطَفَاكَ اللّٰهُ بِکَلَامِهٖ اَتَلُوْمُنِیْ عَلٰی عَمَلٍ عَمِلْتُهٗ کَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَیَّ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ قَالَ فَحَجَّ اٰدَمُ مُوْسٰی **ترجمہ** روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تقرر کی آدم و موسیٰ نے سو کہا موسیٰ علیہما السلام نے اے آدم آپ ایسی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آپکو اپنے ہاتھ سے اور پھونکے اپنے
روح آپ میں پھر گمراہ کیا آپنے لوگون کو اور نکالا انکو جنت سے فرمایا آپنے پھر جواب دیا حضرت آدم علیہ السلام نے کہ تم موسیٰ ہو کہ خاص کیا تمکو اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام کے
واسطے کیا ملامت کرتے ہو مجھے اس عمل پر کہ کیا میں نے حالانکہ لکھ رکھا تھا اسے اللہ تعالیٰ نے مجھپر آسمان و زمین کی پیدائش کے قبل فرمایا حضرت نے پھر جیت گئی آدم علیہ السلام
موسیٰ سے تقریر میں **ف** اس باب میں عمر اور جندب سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنی سلیمان تیمی کی روایت سے جو مروی ہے اعمش سے اور روایت
کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے انہون نے ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور بعضون نے سند میں یون کہا ہے عن الاعمش
عن ابی صالح عن ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندون سے ابی ہریرہ سے انہون نے روایت کی ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** مسلم کی روایت
میں ہے کہ حضرت موسیٰ نے حضرت آدم کی تعریف میں یہ بھی کہا کہ تمکو سجدہ کیا فرشتون نے اور بسایا اللہ تعالیٰ نے تمکو جنت میں اور آدم علیہ السلام نے موسیٰ کی تعریف میں یہ بھی
کہا کہ تم وہ موسیٰ ہو کہ دی تمکو الواح کہ اسمیں بیان ہے ہر چیز کا اور قریب کیا تمکو پروردگار نے کانہیں باتین کرنکو پھر تمنے توراۃ میں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسی میری پیدائش
کے کتنے سال آگے لکھا کہا موسیٰ علیہ السلام نے چالیس برس پھر فرمایا آدم علیہ السلام نے پہلا تمنے یہ بھی پڑھا اسمین وَعَصٰٓی اٰدَمُ رَبَّهٗ فَغَوٰی انہون نے کہا ہاں
باقی گفتگو وہی ہے جو اوپر مذکور ہوئی انتہے مگر اس حدیث میں ایک اشکال ہے تقریر اشکال یہ ہے کہ ہر فاسق و فاجر اسیطرح تقدیر کیساتھ تمسک کر کے کہہ سکتا ہی کہ مجھے ملامت

مت کرو جو کچھ اللہ تعالیٰ نے میرے واسطے لکھا تھا اور مجھ سے صادر ہوا اور جواب اسکا یہہ ہے کہ یہہ کہنی والا دار التکلیف میں ہے کیونکہ اسی میں وہان احکام تکلیفیہ شرعیہ عقوبت زجر
و توبیخ سے اور لوم و عقوبت مین ایک فایدہ ہے اور وہ یہہ ہے کہ اسمین روکنا ہی اُس عاصی کو عصیان سے اور وہ محتاج ہی زجر کا جبتک کہ مرا نہین جیسی محتاج ہی یاد
کا زہر کہانیکے بعد جبتک کہ مرا نہین بخلاف آدم علیہ السلام کے کہ اُنسے جبتک لقا کو ہوئی وہ خارج تھی دار التکلیف سے اور محتاج تھی زجر و توبیخ کی بلکہ مغفور و مرحوم
تھے اور کفارہ ہوچکا تھا اُنکے خطا کا اب جتانا اُنکی خطا پر مفاد یہی کہ بجز اُنکے خجل اور شرمندہ کرنیکے اور کچھہ حاصل نہین اور ظاہر ہے کہ جب وہی دار التکلیف مین تھی سو قت
متمسک اس قول کے ساتھ نہوے بلکہ عاجزانہ ربنا ظلمنا انفسنا کی سوا زبان پر کچھہ نہ لائی اور ابو الحسن قابسی نے کہا ہی کہ ارواح دونوں کی آسمان مین جمع ہوئین اور وہان یہ
تقریر ہوئی قاضی عیاض نے کہا ہی ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اُن دونوں اشخاص کو مجتمع کر دیا ہو اور ثابت ہے کہ لیلۃ الاسرا مین مجتمع ہوے انبیا علیہم الصلوۃ والسلام آسمانون
مین اور بیت المقدس مین اور حضرت نے امامت کی انکی نماز مین اور احتمال ہے کہ موسی علیہ السلام زندہ ہون اور دار التکلیف مین اور آدم علیہ السلام عالم ارواح مین اور
یہہ توجیہ فقیر کے نزدیک بہت بہتر ہی اسلئی کہ اس صورتمین حضرت موسی نے مواخذہ خطا پر جو کیا یہ حق ہے دار التکلیف کا اور حضرت آدم نے جوانی تئین معذور کیا یہ
حق ہے مغفور کا اور مناسب ہے دار السرور کی ذکرہ صاحب النووی **باب** ما جاء فی الشقاء والسعادۃ باب شقاوت اور سعادت کی بیان مین **عن** عمر
قال یا رسول اللہ ارأیت ما نعمل فیہ امر مبتدع او مبتدا او فیما قد فرغ منہ قال فیما قد فرغ منہ یا ابن الخطاب وکل میسر اما من کان من اہل السعادۃ
فانہ یعمل للسعادۃ واما من کان من اہل الشقاء فانہ للشقاء **ترجمہ** روایت ہے کہ حضرت عمر نے پوچھا کہ یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو کہ ہم جو عمل کرتے مین یہ ایک امر ہے
نیا نکلا ہوا یا کہا یا شروع ہوا یا ایک امر ہی کہ فراغت ہوچکی ہے اُس سے فرمایا آپنے ایک امر ہی کہ فراغت ہوچکی ہے اُس سے ای ابن خطاب ہر ایک پر آسان کی گئی ہے وہ چیز
کہ پیدا کیا گیا ہے وہ اُسکے لئی سو جو اہل سعادت سے ہی وہ عمل کرتا ہے واسطے سعادت کے اور جو اہل شقاوت سے ہی وہ عمل کرتا ہی واسطے شقاوت کے **ف** اس باب مین علی اور حذیفہ بن
اسید اور انس اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علی قال بینما نحن مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو ینکت
فی الارض اذ رفع راسہ الی السماء ثم قال ما منکم من احد الا قد علم قال وکیع الا قد کتب مقعدہ من النار ومقعدہ من الجنۃ قالوا
افلا نتکل یا رسول اللہ قال لا اعملوا فکل میسر لما خلق لہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا ایکدن ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھی اور آپ مین کرید
رہے تھی زمین اچانک آپنے سر اٹھایا آسمان کی طرف پھر فرمایا کوئی تم سے ایسا نہین کہ جسکا حال معلوم نہو چکا ہو یعنے مقرر ہوچکا ہے کہ وہ دوزخی ہے یا جنتی کہا وکیع نے کوئی ایسا
نہین کہ لکہہ نہ گیا ہو ٹھکانا اُسکا دوزخ میں یا جنت میں کہا صحابہ نے پہر کیا ہم بھروسا نکرین ہم یا رسول اللہ یعنی اپنی قسمت کی لکہے پر فرمایا آپنے نہین عمل کرو کہ ہر ایک
آسان کیا گیا ہی اُس کام کے لئی جسکی لئی وہ پیدا ہوا ہی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اول روایت مین حضرت عمر نے پوچھا کہ یہ عمل جو ہم کرتے مین
یہہ ایک امر ہے نیا الخ یعنے ہمارے اعمال جیسی مقدر اور مکتوب ہوچکی ہین کہ اُسکے موافق ظہور مین آتی ہین یا اول کچھہ تحریر و تقدیر نہ تھی تو حضرت نے جواب دیا کہ نہین پہلے
سے مکتوب تھی اور اُسکی کتابت و املا ہوچکا ہی اب ہر ایک عمل کا انجام وہی ہے جو مقرر ہوچکا ہے اور دوسری روایت مین قول آپ زمین کرید رہی تھی یعنے جیسے لوگ تفکر کی حالت
مین لکڑی وغیرہ سے زمین پر کچھہ نقش بناتی ہی قولہ ہر ایک آسان کیا گیا ہی الخ یعنے سعید کو اعمال صالحہ کی توفیق ہوتی ہے اور شقی کو اعمال سیئہ کی **باب**
ما جاء ان الاعمال بالخواتیم باب خاتمے کے بیان مین **عن** عبد اللہ بن مسعود قال ثنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو الصادق
المصدوق ان احدکم یجمع خلقہ فی بطن امہ فی اربعین یوما ثم یکون علقۃ مثل ذلک ثم یکون مضغۃ مثل ذلک ثم یرسل اللہ الیہ
الملک فینفخ فیہ الروح ویؤمر باربع یکتب رزقہ واجلہ وعملہ وشقی او سعید فوالذی لا الہ غیرہ ان احدکم لیعمل بعمل اہل الجنۃ حتی ما
یکون بینہ وبینہا الا ذراع ثم یسبق علیہ الکتاب فیختم لہ بعمل اہل النار فیدخلہا وان احدکم لیعمل بعمل اہل النار حتی ما یکون بینہ وبینہا
الا ذراع ثم یسبق علیہ الکتاب فیختم لہ بعمل اہل الجنۃ فیدخلہا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا روایت کی ہمسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اور وہ
سچے مین اور سچے کئے گئے یعنی سچی بات کہی گئی انسی اور مراد اس سے وحی ہے کہ جمع کیا جاتا نطفہ ایک تمہارا مین کا انکی پیٹ مین چالیس دن تک پہر ہوجاتا ہی وہ علقہ مثل اسکے پہر ہوجاتا ہی وہ مضغہ مثل
اسکے یعنے چالیس چالیس روز کی بعد یہہ حالتین اسکی بدلتی رہتی ہین پہر بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اُسکی طرف ایک فرشتہ سو وہ پہونکتا ہی اُسمین روح اور حکم کیا جاتا ہے اسکو

شقاوت اور سعادت کا بیان

چیزونکا یعنے لکھنا ہی وہ رزق اُسکا اور مدت اُسکی اور عمل اُسکا اور یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید سو قسم ہے اُس پروردگار کی کہ کوئی معبود نہین سوا اُسکے کہ ایک تم مین کا کرتا ہی کام جنت والونکے یہانتک کہ رہ جاتا ہے اُسکے اور جنت کی بیچ مین ایک ہاتھ کا فاصلہ پھر آگے بڑھتے ہی اُسکی تقدیر جو لکھی ہے سو خاتمہ کیا جاتا ہے اُسکا دوزخیون کے کام پر پھر داخل ہوتا ہی وہ اُسمین اور ایک تم مین کا عمل کرتا ہے دوزخ والونکے یہانتک کہ رہ جاتا ہے اُسکے اور دوزخ کے بیچ مین ایک ہاتھ پھر آگے بڑھتے ہی اُسکی تقدیر جو لکھی تہی سو خاتمہ کیا جاتا ہے اُسکا جنت والونکے کام پر اور داخل ہوتا ہے وہ جنت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے یحییٰ بن سعید سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے زید بن وہب سے اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سے کہا بیان فرمایا ہمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ذکر کی حدیث مثل اسکے اس باب مین ابی ہریرہ اور انس سے بہی روایت ہے سنا مین نے احمد بن حسن سے کہا سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہتے تہے نہین دیکہا مین نے اپنی دونون آنکھون سے یحییٰ بن سعید قطان کی مثل یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی یہ شعبہ نے اور ثوری نے اعمش سے مانند اسکے روایت کی ہمسے محمد بن علا نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے اعمش سی اُنہون نی زید سے مانند اُسکے **بَابُ** مَا جَاءَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ باب اس بیان مین کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہی فطرت پر **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ مَوْلُودٍ يُولَدُ عَلَى الْمِلَّةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ وَيُنَصِّرَانِهِ وَيُشَرِّكَانِهِ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ هَلَكَ قَبْلَ ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مولود پیدا ہوتا ہے اوپر ملت اسلام کے سو ماں باپ اُسکے یہودی کر دیتے ہین اُسکو اور نصرانی کر دیتے مین اُسکو اور مشرک کر دیتے ہین اُسکو عرض کیا یا رسول اللہ جو ہلاک ہو گیا اس سے پہلے یعنی قبل بلوغ کی اور یہودی نصرانی ہونیسے پہلے فرمایا آپنے کہ اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہی کہ اگر وہ بڑے ہوتے تو کیا عمل کرتے **ف** روایت کی ہمسے ابو کریب اور حسین بن حریث نے دونون نے وکیع سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی معنون مین اور اُسمین ملت کی جگہہ فطرت کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ہی شعبہ وغیرہ نے اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سی اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے یولد علی الفطرة **مترجم** ہر مولود پیدا ہوتا ہی ملت اسلام پر یا فطرت پر فطرت اور فطر لغت مین چیرنا ہے اور نو پیدا کرنا اور پیدا کرنا اور معنی فطرت کے یہان خلقت و ہیئت انسانی ہے کہ جس پر مخلوق ہوا ہے انسان اور مستعد او آمادہ ہے بسبب اُس ہیئت کے معرفت حق اور قبول احکام اور اختیار دین اسلام کے لئی اور طیار ہی تمیز کرنیکو حق اور باطل مین اسلئی کہ ودیعت رکہی ہے اُسمین صفت عقل کی اور مرکب کیا ہے اُسکو گوہر ذات مین کہ اُسکی وجہ سے قادر ہوتا ہی قبول حق پر اگر نظر صحیح اور فکر و غور کری اور عوارض و موانع نہ آوین اور انہی موانع کا بیان ہے فابواہ یہودانہ سی آخر تک قولہ اگر وہ بڑے ہوتی کیا عمل کرتے اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دوزخ و بہشت مین جانا منوط بعمل ہے اور دوسری روایت مین آیا ہی کہ آپنے فرمایا پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے ایک گروہ کو جنت کی لئے اور وہ اصلاب آبا مین ہین اور پیدا کیا ایک گروہ کو دوزخ کے لئی اور وہ اصلاب آبا مین ہین اور اجماع اہل دین کا اسپر منعقد ہوا ہے کہ اطفال مسلمانون کے بہشت مین ہین اور کفار کے اطفال مین تین قول ہین اول جانا دوزخ مین دوسرے توقف تیسرے جانا بہشت مین اور یہی قول صحیح ہے اسلئی کہ ضرورۃً معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ بیگناہ کسیکو عذاب نکریگا اور اس حدیث مین آپنے تفویض کیا اُنکے حال کو باری تعالیٰ کی علم پر پس صواب یہ ہے کہ صدور اس قول کا حضرت نبوت سی قبل اسکے تہا کہ اللہ تعالیٰ وحی کری آپکی طرف کہ اطفال مشرکین بہی جنت مین جاوینگے اور بعد اسکے وحی آئی کہ وہ جنتی ہین اور ماں باپ اُنکی اگر مسلمان ہین تو وہ اُنکی شفیع ہین (کذا ذکرہ الشیخ فی شرح مشکوٰۃ) **بَابُ** مَا جَاءَ لَا يَرُدُّ الْقَدَرَ إِلَّا الدُّعَاءُ باب اس بیان مین کہ قدر کو رد نہین کرتے مگر دعا **عَنْ** سَلْمَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَرُدُّ الْقَضَاءَ إِلَّا الدُّعَاءُ وَلَا يَزِيدُ فِي الْعُمُرِ إِلَّا الْبِرُّ **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی نہین رد کرتے ہی قضا کو کوئی چیز مگر دعا اور نہین بڑہاتی ہے عمر کو مگر نیکی **ف** اسباب مین ابی اسید سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر یحییٰ بن ضریس کی روایت سے اور ابو مودود دو ہین ایک کو اُنمین سے فضہ کہتی ہین اور دوسرے کو عبدالعزیز بن ابی سلیمان اور ایک اُنمین سے بصری ہین اور دوسرے مدنی اور دونون ایک زمانہ مین تہے اور ابو مودود جنہون نے یہ روایت کی ہے وہ فضہ بصری ہین **مترجم** اس حدیث مین مبالغہ ہے تاثیر دعا کا اور دفع بلا کا گویا مُراد یہ ہے کہ اگر ممکن ہوتا قضا کا کسی چیز سے لوٹ جانا تو سوا دعا کے کوئی ایسی چیز نہ تہی اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد رد قضا سے آسان اور سہل ہو جانا ہے مر کثیر الدعا پر کہ گویا قضا نازل ہی نہین ہوئی اور بعضون نے کہا ہی کہ مراد قضا سی بلا ہی کہ اُسکے مکروہ ہونے اور اُس سے ایذا اُٹہانے سی آدمی ڈرتا ہی اور پرہیز کرتا ہی مگر یہ سب تکلف ہے معنی تحقیقی یہ ہین کہ مراد قضا سی قضائے

معلق ہے اور وہ قضا ہی کہ جسکا رد ہو جانا بسبب دعا کے علم الٰہی میں مقرر ہو چکا ہے اسلئے کہ قضا منافات نہیں رکھتی ترتب مسببات سے اسباب پر اور یہ سب قضا ہی اور قضا میں ہو چکا ہے کہ یہ بلا اس دعا سے رد ہو جاویگی اگر کہیں پہر اس کلام سے کیا فائدہ ہوا آخر جو قضا میں ہے وہی تو عمل میں آیا تو جواب اسکا یہ ہے کہ شاید مبالغہ اثر دعا میں منظور ہو جیسا کہ اوپر بیان ہوا انتہی **باب** ما جاء اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيِ الرَّحْمٰنِ باب اس بیان میں کہ قلوب رحمان کی دو انگلیوں میں ہیں **عن** اَنَسٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُكْثِرُ اَنْ يَقُوْلَ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ ثَبِّتْ قَلْبِيْ عَلٰى دِيْنِكَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ اٰمَنَّا بِكَ وَبِمَا جِئْتَ بِهٖ فَهَلْ تَخَافُ عَلَيْنَا قَالَ نَعَمْ اِنَّ الْقُلُوْبَ بَيْنَ اِصْبَعَيْنِ مِنْ اَصَابِعِ اللّٰهِ يُقَلِّبُهَا كَيْفَ شَاءَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر فرماتے تھے ای مقلب القلوب ثابت رکھ میرے دل کو اپنے دین پر سو کہا میں نے ای نبی اللہ کے ایمان لائے ہم آپ پر اور اُس چیز پر کہ آپ لائے پہر آپ ڈرتے ہیں ہم پر فرمایا آپنے ہاں دل دو انگلیوں میں ہیں اللہ کے انگلیوں میں سے پہیرتا ہے اُسے جیسا چاہتا ہے **ف** اس باب میں نواس بن سمعان اور ام سلمہ اور عائشہ اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی کئی لوگوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے انس سے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابی سفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی سفیان کی انس سے صحیح ہے **باب** ما جاء اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا لِاَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَهْلِ النَّارِ باب دوزخیوں اور جنتیوں کی کتابوں کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ يَدِهٖ كِتَابَانِ فَقَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا هٰذَانِ الْكِتَابَانِ فَقُلْنَا لَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا اَنْ تُخْبِرَنَا فَقَالَ الَّذِيْ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا ثُمَّ قَالَ لِلَّذِيْ فِيْ شِمَالِهٖ هٰذَا كِتَابٌ مِنْ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فِيْهِ اَسْمَاءُ اَهْلِ النَّارِ وَاَسْمَاءُ اٰبَائِهِمْ وَقَبَائِلِهِمْ ثُمَّ اُجْمِلَ عَلٰى اٰخِرِهِمْ فَلَا يُزَادُ فِيْهِمْ وَلَا يُنْقَصُ مِنْهُمْ اَبَدًا فَقَالَ اَصْحَابُهٗ فَفِيْمَ الْعَمَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنْ كَانَ اَمْرٌ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ فَقَالَ سَدِّدُوْا وَقَارِبُوْا فَاِنَّ صَاحِبَ الْجَنَّةِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ الْجَنَّةِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ وَاِنَّ صَاحِبَ النَّارِ يُخْتَمُ لَهٗ بِعَمَلِ اَهْلِ النَّارِ وَاِنْ عَمِلَ اَيَّ عَمَلٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدَيْهِ فَنَبَذَهُمَا ثُمَّ قَالَ فَرَغَ رَبُّكُمْ مِنَ الْعِبَادِ فَرِيْقٌ فِي الْجَنَّةِ وَفَرِيْقٌ فِي السَّعِيْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا نکلے ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے ہاتھ میں دو کتابیں تہیں پہر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہیں یہ دونوں کتابیں کہا ہمنے نہیں یا رسول اللہ مگر آپ خبر دیویں ہمکو سو فرمایا اپنی اُس کتاب کو جو اُنکے داہنی ہاتہ میں تہی یہ کتاب ہے رب العالمین کیطرف سے اسمیں نام ہیں جنت والوں کے اور نام ہیں اُنکے باپ دادونکے اور اُنکی قبیلوں کے پہر میزان لگائی گئی ہے اُسکی آخر میں پہر نہ بڑہینگے اُنمیں اور نہ گہٹینگے اُنسے ہرگز پہر فرمایا اُسکو جو اُنکے بائیں ہاتہ میں تہی یہہ کتاب ہے رب العالمین کیطرف سے اسمیں نام ہیں دوزخ والوں کے اور نام ہیں اُنکے باپ دادوں کے اور اُنکے قبیلوں کے پہر میزان لگادی گئی ہے اُسکے آخر میں سو نہ بڑہینگے اُنمیں اور نہ گہٹینگے اُنسے ہرگز سو کہا اصحاب نے پہر کیا فائدہ ہے عمل سے یا رسول اللہ بیشک یہہ تو ایک ایسا امر ہے کہ فراغت ہو چکی ہے اُس سے یعنے دوزخی جنتی جب مقرر ہو چکے پہر عمل سے کیا حاصل فرمایا آپنے متوسط چال چلو سیدہے رہو اور صواب کے قریب ہوتے جاؤ اسلئے کہ جنت والا ختم کیا جاویگا عمل پر جنت والوں کے اور اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کے کیسا ہی عمل اور دوزخ والا ختم کیا جاویگا دوزخ کے عمل پر اگرچہ عمل کرے قبل خاتمہ کیسا ہی عمل پہر اشارہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پہینکدیا اُن دونوں کتابوں کو پہر فرمایا فارغ ہو چکا تمہارا رب بندوں سے ایک فرقہ جنت میں ہی اور ایک فرقہ دوزخ میں **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اِذَا اَرَادَ بِعَبْدٍ خَيْرًا اِسْتَعْمَلَهٗ فَقِيْلَ كَيْفَ يَسْتَعْمِلُهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ يُوَفِّقُهٗ لِعَمَلٍ صَالِحٍ قَبْلَ الْمَوْتِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی جب چاہتا ہی کسی بندہ کی بہلائی عمل میں لگاتا ہے اُسکو پوچہا کیسا عمل میں لگاتا ہے یا رسول اللہ فرمایا توفیق دیتا ہی اُسکو عمل نیک کی قبل موت کی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یہہ دو کتابوں کا ہونا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دست مبارک میں یا تو تشبیہ و تمثیل ہے کہ ایک امر معنوی کو آپنے تشبیہ دی امر محسوس سے تاکہ ذہن سامع میں مضمون اُسکا بخوبی آجاوے اور کشاکش وہم سے مفہوم سخن کو نجات ہووے اور اہل مشاہدہ کہتے ہیں کہ یہہ دونوں کتابیں خارج میں موجود و محسوس تہیں بلکہ صحابہ کرام نے بہی دیکہیں مگر مضمون پر اطلاع بغیر آنحضرت کے فرمانے حاصل نہوئی واللہ اعلم بحقیقۃ الحال **باب** ما جاء لَا عَدْوٰى وَلَا صَفَرَ وَ

ایک شخص اور کہا کہ فلانا تمکو سلام کہتا ہی سو کہا ابن عمر نے کہ مجھے خبر ہوئی ہے کہ اُسنے نیا عقیدہ نکالا ہی دین مین پہر اگر اُسنے نیا عقیدہ نکالا ہو دین مین تو میرا
سلام اُسکو نکہنا اسلیے کہ مینے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہی اس امت مین یا میری امت مین راوی کو شک ہے خسف ہوگا یا مسخ یا قذف منکران
قدر مین **ف** یہ حدیث صحیح ہی حسن ہے غریب ہے اور ابو صخر کا نام حمید بن زیاد ہے **عن** عبد الواحد بن سُلیم قال قدمت مکۃ فلقیت عطاء بن ابی
رباح فقلت لہ یا ابا محمد ان اھل البصرۃ یقولون فی القدر قال یا بنی اتقرأ القرآن قلت نعم قال فاقرأ الزخرف قال فقرأت حٰم والکتاب
المبین انا جعلناہ قرآنا عربیا لعلکم تعقلون وانہ فی ام الکتاب لدینا لعلی حکیم قال اتدری ما ام الکتاب قلت اللہ ورسولہ اعلم
قال فانہ کتاب کتبہ اللہ قبل ان یخلق السماء وقبل ان یخلق الارض فیہ ان فرعون من اھل النار وفیہ تبت یدا ابی لھب وتب قال
عطاء فلقیت الولید بن عبادۃ بن صامت صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألتہ ما کانت وصیۃ ابیک عند الموت قال دعانی
فقال یا بنی اتق اللہ واعلم انک لن تتقی اللہ حتی تؤمن باللہ وتؤمن بالقدر کلہ خیرہ وشرہ فان مت علی غیر ھذا دخلت النار انی
سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان اول ما خلق اللہ القلم فقال اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر ما کان وما ھو کائن
الی الابد **ترجمہ** روایت ہے عبد الواحد بن سلیم سی کہا اُنہون نے کہ آیا مین مکہ مین اور ملاقات کی مینے عطاء بن ابی رباح سی اور کہا مینے اُنسی ای ابو محمد اہل بصرہ کچھہ
گفتگو کرتے ہین تقدیر مین یعنی بر سبیل انکار کچھہ کہتی ہین کہا اُنہون نے ای بیٹی میرے کیا تو قرآن پڑھتا ہی کہا مینے کہ ہان فرمایا پڑہ تو سورہ زخرف پہر پڑہی مینے حٰم سے
علی حکیم تک تو فرمایا اُنہون نے کیا جانتا ہے تو کیا ہے ام الکتاب کہا مینے اللہ اور رسول خوب جانتا ہی فرمایا وہ ایک کتاب ہے کہ لکہی اللہ نی آسمان پیدا کرنے
سے پیشتر اور زمین پیدا کرنے سی پیشتر اُسمین لکہا ہے کہ فرعون دوزخیون مین سے ہے اور اُسمین لکہا ہی کہ ٹوٹ گئی دونون ہاتہ ابی لہب کے اور ٹوٹ گیا وہ آپ کہا
عطا نے پہر ملا مین ولید بن عبادہ بن صامت سے جو صحابی تہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہر پوچہا مینے اُنسی کیا تہی وصیت تمہاری والد کی موت کی وقت
کہا اُنہون نے بلایا مجہکو اور کہا ای میرے بیٹے ڈر اللہ سے اور جان رکہہ تو نڈریگا اللہ سے یہانتک کہ ایمان لاوی تو اُسپر اور ایمان لاوے تقدیر پر کہ خیر و شر سب اُسی سے ہے سو اگر
مرا تو اسکے سوا اور عقیدہ پر داخل ہوا تو دوزخ مین بیشک مینے سُنا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتی تہی کہ پہلے جو پیدا کیا اللہ تعالی نی قلم ہی پہر فرمایا اُسکو لکہہ عرض
کی اُسنی کیا لکہون فرمایا لکہہ اندازہ ہر چیز کا جو ہوئی اور جو ہونیوالی ہے ابد تک یعنے قیامت تک **متر جم** اُن آیتون کے معنے یہ ہین قسم ہی کتاب مبین کی ہمنی کیا ہے
اُس کتاب کو قرآن عربی تاکہ تم سمجہو اور بیشک وہ ام الکتاب مین ہمارے نزدیک بلند قدر حکمت بہرا ہے اور ام الکتاب سے مراد لوح محفوظ ہی ام الکتاب اُسکو اسلیے کہا کہ
گویا وہ اصل ہے سب کتابون کی جیسی مان اصل ہوتی ہے اولاد کی ابن عباس سے مروی ہے کہ صدر مین اس لوح کے مرقوم ہے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالے کے اکیلا ہے
دین اُسکا اسلام ہے اور محمد بندہ اُسکا ہی اور رسول اُسکا جو ایمان لایا اللہ عزوجل پر اور سچا جانا اُسکے وعدے کو اور اطاعت کی اُسکی رسولونکی داخل ہوا جنت مین
اور کہا ابن عباس نے لوح محفوظ ایک تختہ ہے موتی کا سفید طول اُسکا ہے برابر آسمان و زمین کے اور چوڑان اُسکی مشرق سے مغرب تک کنارے اُسکی در و یاقوت
کے ہین اور دونون دفتی اُسکے یاقوت سرخ سے ہی اور قلم اُسکا نور ہے اور کلام اُسکا قدیم ہے اور ہر شی اُسمین لکہی ہوئی ہے اور بعضون نے کہا ہے اعلے اُسکا عرش میز
لٹکا ہوا ہے اور اصل اُسکی ایک فرشتہ کے گود مین ہے اور مقاتل نے کہا ہی لوح محفوظ عرش کے داہنی طرف ہے (بغوی) اور ابد سے مراد قیامت ہے نہ وہ زمانہ کہ جسکی انتہا
نہو اسلیے کہ انحصار بی انتہا چیز کا فی الحال محال ہے چنانچہ در منثور مین اسکی تصریح وارد ہوئی ہے کہ مروی ہے ابی ہریرہ سے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتی تہے پہلے جو چیز بنائی اللہ تعالے نے قلم ہے پہر نون یعنے دوات پہر فرمایا قلم سے لکہہ اُسنے کہا کیا لکہون فرمایا لکہہ ما کان وما ہو کائن الی یوم القیمۃ یعنے جو
ہوا اور ہونیوالا ہے قیامت کی دن تک مرقاۃ) **عن** عبد اللہ بن عمرو یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قدر اللہ المقادیر
قبل ان یخلق السموات والارض بخمسین الف سنۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سی کہا اُنہون نے سُنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہے
اندازہ کیا اللہ تعالے نی مخلوقات کا آسمان اور زمین پیدا کرنیکے پچاس ہزار برس پیشتر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** ابی ھریرۃ قال جاء
مشرکو قریش الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یخاصمون فنزلت ھذہ الآیۃ یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم ذوقوا مس

لوح محفوظ کا بیان

سفر اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ آئے مشرکین قریش کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس جھگڑتے ہوئے تقدیر میں سو اتری یہہ آیت یوم یسحبون سے اخیر تک یعنی جسدن گھسیٹے جاوینگے آگ میں اپنی مونہوں پر اور کہینگے انسے فرشتے چکھو مزہ دوزخ کا ہمنے جو پیدا کیا سو تقدیر کے ساتھہ **ف** یہ حدیث حسن صحیح ہے **ترجمہ** اس آیۃ کریمہ میں تصریح ہی اثبات تقدیر کے اور تصریح ہی اسکی کہ تقدیر عام ہے اور سب کچھہ اندازہ کیا ہوا ہے اللہ تعالیٰ کا اور معلوم ہے اسکو اور کوئی مخلوق اسکے اندازہ سے باہر نہین انتہی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ابْوَابُ الْفِتَنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يہ بابین ہین فتنون کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم۔ مقدمہ فتن جمع ہے فتنہ کی جیسے محن جمع ہے محنت کی بمعنی آزمایش اور خوش رکہنا کسی شئے کا اور فریفتہ ہونا کسی پر اور بگڑ جانا اور گمراہ کرنا اور گناہ اور کفر اور فضیحت اور عذاب اور پگھلانا سونا چاندی اور جنون اور محنت اور مال اور اولاد اور اختلاف آدمیونکی رای مین اور فعل اسکا باب نصر ینصر سے آتا ہی اور فتن بفتح فا وسکون تا حال وگونہ اسی سے ہے قول عرب کا اَلْعَيْشُ فَتْنَانِ یعنے عیش دو قسم ہے شیرین اور تلخ اور تفتین فتنہ مین ڈالنا کسیکو اور یہی معنی ہین افتان کے (منتہی) اور بناہ مانگی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنہ دنیا اور فتنہ قبر اور فتنہ دجال اور فتنہ غنی وفقر اور فتنہ محیا ومماة اور فتنہ نار وغیرہ سی اور فتنہ دنیا یہہ ہے کہ محبت مین اسکی اللہ کو بھول جانا اور حرام وحلال مین پرہیز نکرنا اور اسکی زینت اور لذات وشہوات مین مشغول ہوکر لذت ذکر ومناجات سے محروم رہنا اور تدبیر آخرت سے غافل ہو جانا اور اسکو اپنا گھر اور وطن ٹھیرانا اور سرای فانی بجاننا اور بازار آخرت نہ سمجھنا اور معبر بجاننا اور فتنہ قبر سوال ہے منکر ونکیر کا اور عذاب ہے عرض نار کا غدوًا وعشیًّا اور حسرت ہے ذہاب عمر اور دولت ومال وجاہ وحشم پر اور غم ہے عزیز واقارب کے فراق اور جدائی کا الی غیر ذالک من التکالیف والشدائد اور فتنہ دجال بچانا ہے دین سی اور پھسلنا ہی صراط مستقیم سے اور سستی وتہاون ہی ادائی فرائض وواجبات مین اور گھس جانا ہے عقاید فاسدہ اور اعمال کاسدہ کا قلوب عوام وخواص مین اور غافل ہوجانا ہی اکثر ناس کا کتاب وسنت سی بلکہ طعن کرنا اسکے متمسکین اور عاملین پر اور مشغول ہونا ایک جم غفیر کا معازف ومزامیر مین اور غنا اور لبس حریر مین اور کثرت زناکی اور قلت علم وحیا کی اور رفع امانت قلوب سے اور کثرت شرب خمر کی اور وضع مساجد کا اور ہجوم مغنیات کا اور نفرت ہی حبات صالحات سے اور رغبت زانیات سی الی غیر ذالک من الفتن ما ظہر منہا وما بطن اور فتنہ غنی یہی ہے مال پر اور عجب ہے اپنی حال پر اور حقیر جاننا فقیر کا اور مداہنت فی الدین کرنا امیر سے اور مجالست امرا کی اور مجانبت غربا سے اور غفلت ونظر آخرت سی اور قلت فرصت عبادت کے لئی الی غیر ذالک من الآفات والبلیات اور فتنہ فقر راضی نرہنا تقدیر پر اور معترض ہونا تقسیم رب قدیر پر اور پریشانی قلت کی اور کثرت خیالات فاسدہ اور افکار کاسدہ کی یہانتک کہ خوف ہے انمین کفر کا معاذ اللہ من ذالک اور فتنہ محیا جو کچھہ مذکور ہوا سوائے فتنہ قبر کے اور فتنہ ممات شدت سکرات کی اور سوء خاتمت اور ظلم فی الوصیت وغیر ذالک اور فتنہ نار احراق اور عذاب اسکا اور تبدیل جلود محترقہ مکرر سہ کرر آنا فآنا اعاذنا اللہ من ذالک کلہا

باب مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ باب حرمت مین خون مسلم کے **عَنْ** اَبِيْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ يَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ زِنًى بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوِ ارْتِدَادٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَيْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَيْتُ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا فِيْ اِسْلَامٍ وَّلَا ارْتَدَدْتُّ مُنْذُ بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنِيْ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ عثمان بن عفان چڑہی کوٹھے پر اُن دنونمین کہ وہ بیٹہہ رہی تہی اپنے گہر مین بخوف اہل فتنہ اور فرمایا قسم دیتا ہون مین تمکو اللہ تعالیٰ کی کیا تم نہین جانتے ہو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حلال نہین خون کسی مرد مسلمان کا مگر تین باتون کے عوض اول زنا ہی احصان کے بعد دوسرے مرتد ہونا ہے اسلام کے بعد تیسرے مار ڈالنا کسیکا ناحق پس قتل کیا جاتا ہے وہ شخص اُسکے بدلی سو قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہین زنا کیا مینے جاہلیت مین اور نہ اسلام مین اور نہ مرتد ہوا مین جب سے کہ بیعت کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہ قتل کیا مینے کسی نفس کو کہ حرام کیا ہو اللہ نے قتل اُسکا سو تم کسلی عوض مین مجہے قتل کرتے ہو **ف** اس باب مین ابن مسعود اور عائشہ اور ابن عباس سے روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یحیی بن سعید سے یہہ حدیث اور مرفوع کیا اور روایت کی یحیی بن سعید قطان اور کئی لوگون نے یحیی بن سعید سے یہ حدیث سو موقوف کیا اُنہون نے اور مرفوع نہین کیا اس روایت کو اور مروی ہوئی ہے یہہ حدیث کئی سندون سے عثمان رضی اللہ عنہ سی اُنہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **ترجمہ** خلاصہ قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی محبوس ومقتول ہونیکا یون مروی ہے

نا حرمت خون مسلمان

ما خلاصہ قصہ شہادت حضرت ذی النورین عثمان

ابی سعید سی کہ سنا عثمان رضی اللہ عنہ نی کہ وفد اہل مصر آئی ہین اور انکے استقبال کو آپ مدینہ کی باہر تشریف لیگئی اور جب انسی ملی انہون نے کہا قرآن منگاؤ اور سورۂ یونس
مین یہہ آیت نکالی قُلْ اَرَاَیْتُمْ مَّاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ لَكُمْ مِّنْ رِّزْقٍ فَجَعَلْتُمْ مِّنْهُ حَرَامًا وَّحَلٰلًا ؕ قُلْ آٰللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ اَمْ عَلَى اللّٰهِ تَفْتَرُوْنَ اور کہا یہ جو آپنے رمنہ مقرر کی
مین کیا اللہ تعالے نی آپکو حکم کیا ہی یا آپ جہوٹ باندہتی ہین اللہ تعالے پر فرمایا حضرت عثمان ذی النورین نی کہ یہہ آیت فلان باب مین اُتری ہے اور رمنہ مقرر کیا ہے حضرت عمر نے
اور مین نے صدقہ کے اونٹون کے کثرت کی سبب سے اور بڑہا دیا غرض اسی طرح جو انہون نے اعتراض کیا آپنی معقول جواب دیا اور کچہہ شرط بہی انہون نے چاہی آپنے وہ بہی انکو
لکہہ دیئے پہر انہون نے فرمایش کی کہ اموال غنیمت مین سے کسی کو کچہہ نہ دیا جاوے بلکہ وہ سب کا سب مقاتلین کا حق سمجہا جاوے اور شیوخ اصحاب کا آپنے اسکا بہی خطبہ پڑہ دیا
اور لوگون کو حکم کیا کہ تجارت وغیرہ کرین اور اس مال سے کچہہ نہ لین جب ان سب امور سے وہ وفد فارغ ہوکر مصر کو لوٹے راہ مین ایک شخص کو پایا اور اسکو تہمت لگائی کہ
تیرے پاس کوئی خط ہی غرض اُسکے پاس سے ایک خط نکالا کہ اُسپر مہر تہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی اور وہ خط حاکم مصر کے نام تہا اور مضمون اُسکا یہ تہا کہ یہہ گروہ وفد
جب تمہاری پاس پہونچین تو انکو قتل کرا یا ہاتہہ پیر کاٹنا غرض جب اُن لوگون نے یہ خط پایا لوٹے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے کہا کہ یہہ خط آپنے لکہا اُنہون نے
انکار فرمایا اور فرمایا کہ دو امر ہین اثبات کے اول یہ کہ تُم دو گواہ اسپر لاؤ کہ مین نے یہہ خط بہیجا ہے دوسرے یہہ کہ مُجہہ سے قسم لو اور یہ بہی قرینہ فرمایا کہ اگر میرا خط ہوتا تو میری
لسان مین ہوتا اور نقش خاتم کا خاتمہ کتاب مین ہوتا اور یہ دونون باتین اُسمین نہ تہی پس اُن نالایقون کا فریب ثابت ہوا مگر اُنہون نے آپکو گہیرا اور ایک مدت محاصرہ
کیا آپ اس عرصہ مین کوٹہی پر چڑہتے تہی اور اپنی برات کی احادیث اور فضائل کے روایات ارشاد کرتے تہے چنانچہ وہ روایت جو اوپر مذکور ہوئی ہے وہ بہی اُسی قبیل سے ہے
مگر لوگون کا یہ حال تہا کہ پہلے پہل اُنکو نصیحت اثر کرتی تہی اور پہر دوبارہ جب آپ نصیحت فرماتی تہے اثر نکرتی تہی پہر آپنے دروازہ کہولدیا اور قرآن شریف لیکر گہر
بیٹہے کہ اتنے مین محمد بن ابی بکر آئے اور آپکی ریش مبارک پکڑی اور چہاتی پر چڑہے حضرت ذی النورین نے فرمایا کہ تم ایسے جگہہ بیٹہے ہو کہ تمہارے باپ ابو بکر کبہی ایسی جگہہ
نہ بیٹہے تہی غرض یہ کہ میرا احترام فرماتے تہے اور تم اسطرح پیش آتے ہو اسپر وہ لوٹ گئی اور حضرت کو چہوڑ دیا اور دوسرا شخص گہر مین گہسا کہ اُسکا نام موت الاسود
تہا اُس بے ادب نے آپکا گلا گہونٹا اور باہر نکلکر لوگون سے کہنے لگا مین نے ایسی نرم چیز کوئی نپائی جیسا گلا تہا عثمان کا اور مین نے اُسکا گلا یہانتک گہونٹا کہ جان اُنکی
سانپ کے طرح بدن مین تڑپنے لگی پہر تیسرا شخص گہسا اور آپنے اُس سے فرمایا کہ میرے اور تیرے درمیان قرآن عظیم الشان ہے اُس مردود نی تلوار نکالکر آپ پر حملہ کیا اور آپنے
ہاتہ سے روکا اور دست مبارک اُس سے کٹ کر جدا ہوا یا زخمی ہوا راوی کو شک ہے پس آپنے فرمایا یہہ پہلا ہاتہہ ہے جسنی مفصل قرآن کو لکہا ہے اور ایک روایت مین
وارد ہوا ہے کہ ایک شخص کنانہ بن بشر گہسا اور اُسنے مشقص سے آپکو شہید کیا اور مشقص ایک تیر ہوتا ہے چوڑی پہال کا اور خون مبارک آپکا اس آیۃ پاک پر گرا
فَسَيَكْفِيكَهُمُ اللّٰهُ وَهُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ اور اُسکا ایک داغ مدور مصحف مطہر مین ہوگیا اور آپکی زوجہ پاک بنت الفرافصہ نے آپکو گود مین لی لیا تہا قبل قتل کے اور بعد قتل
کے اُنمین سے بعض لوگ کہنے لگے اللہ کی مار اسپر کیا بڑے سُرین ہین اُسکے راوی کہتا ہے مجہے یقین ہوا کہ مارا اُنہون نے اُس خلیفہ رسول کو مگر دنیا ہی دنی کے واسطے معاذ اللہ
من ذلک انا للہ وانا الیہ راجعون رضی اللہ عنہ وخذل اللہ اعداءہ واذلہ الخاذلین

بَابُ مَا جَآءَ فِي تَحْرِيْمِ الدِّمَاءِ وَالْاَمْوَالِ باب جان ومال کی حرمت مین

عَنْ عَمْرِو بْنِ الْاَحْوَصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ لِلنَّاسِ اَيُّ يَوْمٍ هٰذَا قَالُوْا يَوْمُ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ قَالَ
فَاِنَّ دِمَاءَكُمْ وَاَمْوَالَكُمْ وَاَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيْ بَلَدِكُمْ هٰذَا اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ اِلَّا عَلٰى نَفْسِهٖ اَلَا لَا يَجْنِيْ جَانٍ عَلٰى وَلَدِهٖ
وَلَا مَوْلُوْدٌ عَلٰى وَالِدِهٖ اَلَا وَاِنَّ الشَّيْطَانَ قَدْ اَيِسَ اَنْ يُّعْبَدَ فِيْ بِلَادِكُمْ هٰذِهٖ اَبَدًا وَّلٰكِنْ سَتَكُوْنُ لَهٗ طَاعَةٌ فِيْمَا تَحْتَقِرُوْنَ مِنْ اَعْمَالِكُمْ فَسَيَرْضٰى بِهٖ

ترجمہ روایت ہے عمرو بن احوص سے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے حجۃ الوداع مین آدمیون سے کونسا دن ہے یہ وہ بولی حج اکبر کا فرمایا آپ نے
بیشک خون تمہارے اور مال تمہارے اور عزتین تمہاری ایک دوسرے پر حرام ہین اور حرمت انکی ایسی ہے جیسی حرمت تمہاری اس دن کی اس تمہاری شہر مین آگاہ ہو کہ جنایت
کرنیوالا جنایت نہین کرتا مگر اپنے نفس پر یعنی اُسکا وبال وسزا اُسی پر ہوتی ہے آگاہ ہو کہ کوئی جنایت کرنیوالا جنایت نہین کرتا ہے اپنے لڑکے پر نہ لڑکا اپنے والد پر آگاہ ہو
کہ شیطان مایوس ہوگیا ہے اس سے کہ عبادت کیجاوے اُسکی تمہارے ان شہرون مین کبہی ولیکن کچہہ اطاعت اُسکی ہوگی اُن عملون مین کہ جنہین تم حقیر سمجہتے ہو اور اسی پر وہ راضی ہوگا

ف اس باب مین ابی بکرہ اور ابن عباس اور جابر اور حذیم بن عمرو السعدی سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زائدہ نی شبیب بن غرقدہ کی سند سے

جان ومال کی حرمت کا بیان

مترجم جنایت یعنی زخمی کرنا یا قتل وغیرہ اور عرب قدیم الایام سے یوم عرفہ اور بلد مکہ کی تعظیم و توقیر کرتے تھے اس لئے حرمت دما وغیرہ کو اُسکے ساتھ تشبیہ دی کہ سامعین کے خوب ذہن نشین
ہو جاوے اور شیطان مایوس ہو گیا الخ یعنے جیسے زمان جاہلیت مین بت پرستی پھیلی تھی اور شعائر ملت حنیفیہ کے بالکلم منہدم ہو گئے تھے ایسا کبھی نہو گا اگرچہ بعض افراد مین محقرات
ذنوب صغرات عیوب کا ارتکاب پایا جاوے **بَابُ** مَا جَاءَ لَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ يُرَوِّعَ مُسْلِمًا باب مسلمان کو ڈرانیکی حرمت مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيْدَ عَنْ
اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَاْخُذُ اَحَدُكُمْ عَصَا اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا فَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِيْهِ فَلْيَرُدَّهَا اِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن السائب سے آخر
سند تک کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ لیوے کوئی شخص لاٹھی اپنی بھائی کی دل لگی سے اُسکے ستانیکے لئے اور جسنے لی ہو لاٹھی اپنی بھائیکی تو چاہئے کہ پھیر دیوے اُسکو **ف**
اسباب مین ابن عمر اور سلیمان بن صرد اور جعدہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہین جانتے ہین ہم مگر ابن ابی ذئب کی روایت سے اور سائب بن یزید کو صحبت ہے
اور سنا ہے انہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وفات ہوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جبکہ سائب سات برس کی تھے اور ابو یزید بن سائب صحابہ سے ہین صلے اللہ علیہ وسلم مین اور روایت کئے ہین انہون نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے کئی احادیث **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ اِشَارَةِ الرَّجُلِ عَلٰى اَخِيْهِ بِالسِّلَاحِ باب ہتیار سے اشارہ منع ہونیکی بابمین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَشَارَ عَلٰى اَخِيْهِ بِحَدِيْدَةٍ لَعَنَتْهُ الْمَلَائِكَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے اشارہ کیا اپنی بھائی پر لوہے سے
یعنے چھری تلوار وغیرہ سے لعنت کرتے ہین اُسپر فرشتے **ف** اسبابمین ابی بکرہ اور عائشہ اور جابر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور
غریب سمجھی جاتی ہے خالد حذا کی روایت سے اور روایت کی گئی محمد بن سیرین سے انہون نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی اور مرفوع نکیا اسکو اور زیادہ کی اُسمین یہ لفظ وَاِنْ كَانَ
اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ یعنے ہتیار سے اشارہ کرنیمین فرشتہ لعنت کرتے ہین اگرچہ حقیقی بھائی پر اشارہ کرے روایت کی ہم سے قتیبہ نے انہون نے حماد بن زید سے انہون نے
ایوب سے یہی حدیث **مترجم** او حقیقی بھائی کی قید سلئے فرمائی کہ مستبعد ہے انمین عداوت اور خواہ نخواہ انمین ڈرانا علی سبیل الاستہزاء ہو گا مگر اسی بہی احتیاطاً موجب لعن
فرمایا پہر کسی اور پر اشارہ بدرجۂ اولی منع ہوا اور جب استہزاء مین یہہ لعن ہو تو پہر عداوت کی راہ سے اگر اسکا مرتکب ہو گا تو کیا عذاب ہو گا معاذ اللہ من ذلک **بَابُ**
النَّهْيِ عَنْ تَعَاطِي السَّيْفِ مَسْلُوْلًا باب ننگی تلوار لینی دینے کے نہی مین **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُتَعَاطَى السَّيْفُ مَسْلُوْلًا
ترجمہ روایت ہے جابر سے کہ منع فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تلوار کے ننگا لینی اور دینے سے یعنے بغیر میان کے **ف** اور اسباب مین ابی بکرہ سے بھی روایت ہے یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن سلمہ کے روایت سے اور روایت کی ابن لہیعہ نے یہہ حدیث ابی الزبیر سے انہون نے جابر سے انہون نے بنۃ الجہنی سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اور حدیث حماد بن سلمہ کے میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے **مترجم** تلوار ننگی لینے دینی کی نہی سے یا تو مجازاً قتل و قتال مُراد ہے کہ آپس مین ایکدوسرے کو مارین اور یا حقیقۃً بغیر قتال
کے بھی تلوار کسی کو ننگی ندینا چاہئے بلکہ ضرور ہے کہ میان مین کر کے دے کہ اُسمین اندیشہ ہے کہ پہسل جاوے تو زخمی کرے یا لینے والا عدو ہو اور بے محابا مار بیٹھے **بَابُ**
مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ باب اس بیانمین کہ جسنے نماز صبح پڑہی امان آلہی مین آیا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ مَنْ صَلَّى الصُّبْحَ فَهُوَ فِيْ ذِمَّةِ اللّٰهِ فَلَا يُتْبِعَنَّكُمُ اللّٰهُ بِشَيْءٍ مِنْ ذِمَّتِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے نماز پڑہی صبح
کی وہ اللہ کی پناہ مین ہے پہر دیکھو درپے نہووے اللہ تعالیٰ تم مین سے کسیکا اُسکی پناہ توڑنے کے سبب سے **ف** اسبابمین جندب اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **بَابُ** فِيْ لُزُوْمِ الْجَمَاعَةِ باب لزوم جماعت مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ
قُمْتُ فِيْكُمْ كَمَقَامِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْنَا فَقَالَ اُوْصِيْكُمْ بِاَصْحَابِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتّٰى
يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ وَيَشْهَدَ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ اَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَاَةٍ اِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ مَنْ سَرَّتْهُ
حَسَنَتُهٗ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهٗ فَذٰلِكُمُ الْمُؤْمِنُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا خطبہ پڑہا ہم پر حضرت عمر نے جابیہ مین پہر کہا اے لوگون مین تمہاری بیچمین کہڑا ہوا ہون جیسا
کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان کہڑے ہوتے تھے اور فرمایا آنحضرت نے وصیت کرتا ہون مین اپنے اصحاب کے اطاعت کی پہر اُنکی جو اُنسے ملی ہون یعنے تابعین کی پہر
اُنکی جو اُنسے ملی ہون یعنے تبع تابعین کی پہر ان زمانون کے بعد مروج ہو جاویگا کذب یہانتک کہ قسم کہانے لگیگا آدمی بی قسم کہلائی اور گواہی دیگا بی گواہی طلب کئے
بلائی خبردار ہو تنہا نہین ہوتا کوئی مرد کسی عورت کے ساتھ مگر یہ کہ ہوتا ہے تیسرا اُنکا شیطان لازم پکڑو تم جماعت مذکور کو جسکو خوش لگی اُسکی نیکی اور بری لگی اُسکی برائی

اتنی مُہن ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یہہ ابن مبارک نے محمد بن سوقہ سے اور مروی ہوئی ہی یہ حدیث کئی سندون سے
آتی ہی ابن علیہ حدیث بواسطہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ لا یجمع امتی او قال امۃ محمد علی
ضلالۃ وید اللہ علی الجماعۃ ومن شذ شذ الی النار **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جمع نہین کرتا اللہ تعالے میری امت کو یا فرمایا امت محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کو ضلالت پر اور اللہ کا ہاتھ ہے جماعت پر اور جو جُدا ہوا جماعت سے گرا آگ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور میرے نزدیک سلیمان مدنی سلیمان بن
سفیان ہین اور اسباب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ید اللہ مع الجماعۃ **ترجمہ** آپنے فرمایا اللہ
کا ہاتھ جماعت کے ساتھ ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سے **باب** ما جاء فی نزول العذاب اذا لم یغیر
المنکر باب نزول عذاب مین جب تغییر منکر نہو **عن** ابی بکر الصدیق انہ قال یا ایہا الناس انکم تقرءون ہذہ الایۃ یا ایہا الذین آمنوا علیکم
انفسکم لا یضرکم من ضل اذا اہتدیتم وانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ان الناس اذا راوا الظالم فلم یاخذوا علی یدیہ
اوشک ان یعمہم اللہ بعقاب منہ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ اُنہون نے فرمایا اے آدمیون تم پڑھتے ہو یہ آیت اے ایمان والون لازم پکڑو اور فکر کرو اپنی جانون
کی نہین ضرر کریگا تمکو جو گمراہ ہوا جبکہ تمنے ہدایت پائی اور خیال کرتے ہو منطوق آیہ مذکورہ کے کہ امر معروف ضرور نہین حالانکہ مین نے سُنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
کہ فرماتے تھی لوگ جبکہ دیکھین ظلم یعنے فسق وفجور اور نروکین ہاتھ اُسکی مرتکب کے قریب ہے کہ عام کردے اللہ تعالے اُنپر عذاب کو یعنے عذاب عام بہیجے کہ ظالم وغیر
ظالم سب ہلاک ہون **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے یزید بن ہارون سے اُنہون نے اسمعیل بن خالد سے یہی حدیث مانند اسکی اور اسباب مین عائشہ اور
ام سلمہ اور نعمان بن بشیر اور عبداللہ بن عمر اور حذیفہ سے بہی روایت ہے اور اسیطرح روایت کی کئی لوگون نے اسمعیل سے یزید کی روایت کے مانند اور مرفوع کیا اسکو بعضون نے
اسمعیل سے اور موقوف کیا اُسکو بعضون نے **مترجم** ظاہر آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ امر معروف اور نہی منکر ضرور نہین ہے بلکہ جب آدمی خود ہدایت پاچکا پہر سارا عالم اگر گمراہ
رہو تو اسی کچھہ نقصان نہین مگر علمانے اس آیت مین کئی تاویلین ذکر کی ہین اول تو ابو بکر صدیق کے حدیث مین مذکور ہوئی گویا اُنہون نے اشارہ کیا کہ یہہ آیت
منسوخ ہے اور نسخ کتاب کا حدیث سے جایز ہے اور بعضون نے کہا کہ نسخ کچھہ ضرور نہین بلکہ آیۃ سے مراد افعال ہین ذمیون کے اور شرک اُنکا کہ انکار اُسپر ضرور نہین اسلئے کہ
صلح کی ہے مسلمانون نے اُنسے اُسی پر باقی رہی فسق وفجور اہل اسلام کے وہ اس آیت مین داخل نہین پس کچھہ منافات نرہی آیت وحدیث مین اور یہ قول ہے ابو عبیدہ
اور مجاہد اور سعید بن جبیر نے کہا ہی کہ مراد اُس سے یہود ونصاری ہین گویا ارشاد ہوتا ہے کہ جب تم مسلمان ہوگئے تو اُنکا یہودیت نصرانیت پر رہنا تمکو مضر نہین اُنسے
جزیہ لو اور اُنکے حال پر چھوڑدو اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اُنہون نے فرمایا امر معروف اور نہی منکر کرو جبتک امید ہو قبول کی اور جب مایوسی ہوجاوے قبول سے اور رد کیا
جاوے قول تمہارا اُنپر تو لازم پکڑو اپنے جانونکو پس گویا مراد آیہ کی وقت مایوسی ہے اور مراد حدیث کی وقت قبول ہونیکا امر معروف اور نہی منکر کے جب بہی منافات
نرہی پہر ابن عباس نے فرمایا کہ قرآن کی آیات کئی قسم ہین اول وہ آیات ہین کہ تاویل اُنکی گذر گئی قبل نزول کے دوسرے وہ کہ تاویل اُنکی واقع ہوئی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین تیسرے وہ کہ واقع ہوئی تاویل اُنکی بعد زمانہ مبارک کے چوتھے وہ ہین کہ واقع ہوگی تاویل اُنکی آخر زمانہ مین اور پانچوین وہ ہین کہ واقع ہوگی
تاویل اُنکی قیامت کے دن جیسے وہ آیتین جسمین حساب وکتاب وجنت ونار کا مذکور ہے پہر جبتک کہ قلوب اور خواہشین تمہاری ایک رہین اور پہوٹ نہو تمہارے
درمیان اور لڑائی نہو ایک کے دوسرے سے جبتک امر معروف کرو اور نہی منکر اور جب مختلف ہوجاوین دل اور جدا ہوجاوین خواہشین اور لڑائی پڑے آپسمین پس
لازم کرو ہر شخص فکر اپنی جان کی اور جان لو کہ اُسوقت آئی تاویل اس آیت کی اور ابو امیہ شعبانی سے روایت ہے کہ آیا مین ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور کہا مین نے اے ابو ثعلبہ
کیا کہتے ہو تم اس آیت مین پوچھا اُنہون نے کون سی آیت کہا مین نے قول اللہ عزوجل کا علیکم انفسکم الآیۃ سو کہا اُنہون نے آگاہ ہو کہ مین نے پوچھی یہی آیت جیسے
اُنہون نے کہا مین نے پوچھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپنے امر معروف کر اور نہی منکر یہانتک کہ جب دیکھو تم بخیلی ایسی کہ اطاعت کیجاتی ہے اور ہوای نفسانی ایسی
کہ اتباع کیا جاتا ہے اُسکا اور دنیا مقدم سمجھی جاتی ہے آخرت پر اور مقاصد دینیہ پر اور معجب ہے ہر شخص اپنی رائے پر اور دیکھے تو ایسا کام کہ لابد ہے وہیں لازم پکڑلی تو اپنے
نفس کی تہذیب کو اور چھوڑدی خیال عوام کا اسلئے کہ بعد تمہارے دن ہین صبر کے پہر جسنے کہ صبر کیا اُن دنون مین یعنے باوجود کثرت منکرات کے حق پر ثابت رہا ہوگا مانند

اُس شخص کے کہ لئے ہوا گ اپنی مٹھی مین عامل سنت کو اُن دنونمین ثواب ہے بچاس آدمیونکے برابر جو اُسکے مانند عمل کرتے ہون کہا ابن مبارک نے اور زیادہ بیان کیے
مجھسے علاوہ عتبہ کے سوا اور راوی نے یہہ عبارت بھی کہ پوچھا صحابہ نے یا رسول اللہ ثواب پچاس آدمیونکا اس زمانہ کے لوگون مین سے یعنے جو ثابت قدم رہیگا آخر زمانہ مین دین پر
اُسکو پچاس صحابی کے برابر اجر ہوگا اور بعضے لوگون نے کہا مراد آیت کی یہ ہے کہ ضرر نہین کرینگے تمکو اہل اہوا یعنے اصحاب فرق باطلہ چنانچہ ابوجعفر سے مروی ہے کہ داخل ہوا
صفوان بن محرز پر ایک جوان اہل اہوا سے اور اُسنے ذکر کیا کچھہ اپنے ہوا ے باطل کا پس پڑھی صفوان نے یہی آیت اور فرمایا خاص کیا اللہ تعالی نے اپنے دوستون کو اسی آیت مین
یعنے انکو اہل اہوا سے کچھہ ضرر نہین (بغوی) اور صاحب مدارک نے کہا ہے اہل اسلام کفار کے حال پر افسوس و غم کرتے تھے اور حسرت کھاتے تھے اللہ تعالی نے انکی تسکین
اس آیت مین فرمائی کہ تمکو انکی گمراہی کچھہ مضر نہین ہے اور مراد آیت یہہ نہین ہے کہ ترک امر معروف کرے بلکہ باوجود قدرت کی ترک اُسکا جائز نہین تھا اور ابن مسعود سے
پوچھا اس آیت کو تو فرمایا اُنہون نے کہ یہہ زمانہ نہین ہے اس آیت کا ابھی مقبول ہوتا ہے امر معروف اور نہی منکر زمانہ اسکا بعد حیات ایسکے کہ امر بالمعروف کے ساتھ ایسا ایسا کیا جائیگا
اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ پڑھی مینے یہ آیت رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا ابھی تاویل اسکی آئی نہین ہے آویگی تاویل اسکی جبتک کہ قریب نہو نزول عیسے
بن مریم کا یعنے نہ آجاوے زمانہ فتن کا جیسا کہ اب ہے اور ابن مبارک سے مروی ہے کہ جسقدر تاکید امر معروف کی اس آیت سے ثابت ہوتی ہے ایسی کسی آیت سے ثابت نہین ہوتی اسلئے کہ
اللہ تعالی نے فرمایا ہے علیکم انفسکم یعنے فکر کرو اور تدبیر کرو تم سب اہل اسلام کی جو نکی تو ہر ایک کو ضرور ہوا ہر مسلمان کی فکر کرنا اور نصیحت اور خیر خواہی اُسکی لازم سمجھنا اور ایک
کو رغبت دلانا خیر کے اور نفرت دلانا شر سے اور روکنا قبایح اور منا ہی سے اور باز رکھنا زمائم اور سیآت سے (فتح البیان) اور احادیث امر معروف مین بہت ہین اور اسقدر نقل
سے تطبیق اُن احادیث مین اور آیہ مبارک مین معلوم ہوگئی الحمد للہ علے ذلک **باب** ماجاء فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر باب امر معروف اور نہی منکر کے
بیان مین **عن** حذیفة بن الیمان عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لتأمرن بالمعروف ولتنھون عن المنکر اولیوشکن
اللہ ان یبعث علیکم عذابا منہ فتدعونہ فلا یستجیب لکم **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری
جان اُسکے ہاتھہ مین ہے امر کرو ساتھ اچھی بات کے اور منع کرتے رہو بُری بات سے ورنہ قریب ہے کہ اللہ تعالی بھیجے گا تم پر عذاب بہت بڑا اپنے درگاہ سے پھر تم اُس سے دعا کروگے
اور وہ قبول نکریگا تمہاری دعا کو **ف** روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اُنہون نے اسمعیل بن جعفر سے اُنہون نے عمرو بن ابی عمرو سے اسی اسناد سے مانند اسکی یہ حدیث
حسن ہے **عن** حذیفة بن الیمان ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال والذی نفسی بیدہ لا تقوم الساعة حتی تقتلوا امامکم وتجتلدوا
باسیافکم ویرث دنیاکم شرارکم **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری یعنی روح اسکی
مبارک ہاتھہ مین ہے نہ قائم ہوگی قیامت جبتک نہ قتل کروگے تم امام اپنے کو اور آپسمین ایک دوسرے کو نہ مارو گے اپنے تلوارون سے اور وارث نہونگے جبتک تمہارے دنیا
کے تم مین سے بدتر لوگ یعنے حکومت اور امارت فساق کو ہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ام سلمة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ ذکر الجیش
الذی یخسف بھم فقالت ام سلمة لعل فیھم المکرہ قال انھم یبعثون علی نیاتھم **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا ایک لشکر کا
کہ وہ دہس جائیگا یعنے بسبب اپنے ذنوب کے غذاب عام سے ہلاک ہوگا تو عرض کی ام سلمہ نے کہ شاید اسمین بعضے لوگ مجبور ہون اور گناہ سے اپنے ساتھیون کے ناراض ہون
فرمایا آپنے اُٹھائے جاینگے وہ اپنی نیتون پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی گئی یہ حدیث نافع سے اُنہون نے روایت کی عائشہ رضی اللہ عنہا سے
اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو قوم امر معروف اور نہی منکر ترک کرنے سے یا بد بختی او شامت اعمال سے عذاب عام مین ہلاک ہوتی
ہے اور اُسمین کچھہ لوگ صالحین اُنکے ذنوب اور عیوب سے بدل ناراض ہوتے ہین اگرچہ وہ بھی اسوقت عذاب مین گرفتار ہوجاتی ہین مگر آخرت مین اُنکی نیتون کے موافق
اُنکا حشر ہوگا اور اپنی نیک نیتی سے نجات پاوینگے الحمد للہ علی ذلک **باب** ماجاء فی تغییر المنکر بالید او باللسان او بالقلب باب تغییر منکر کے بیان مین
عن طارق بن شھاب قال اول من قدم الخطبة قبل الصلوة مروان فقام رجل فقال لمروان خالفت السنة فقال یا فلان ترک ما
ھنالک فقال ابو سعید اما ھذا فقد قضی ما علیہ سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رای منکرا فلینکرہ بیدہ ومن لم
یستطع فبلسانہ ومن لم یستطع فبقلبہ وذلک اضعف الایمان **ترجمہ** روایت ہے طارق بن شہاب سے کہا پہلے جسنے خطبہ پڑھا نماز سے پیشتر مروان

باب امر معروف و نہی منکر کے بیان مین

باب تغییر منکر کے بیان مین

تہا سو کہڑا ہوا ایک مرد اور کہا اُسنے مروان سے خلاف کیا تو نے سنت کا تو کہا مروان نے اے فلانے چہوڑ دی گئی یعنے وہ سنت جسکو تو ڈہونڈہتا ہے سو کہا ابی سعید نے آگاہ ہو
اِس شخص نے پورا کر دیا جو اُسکے ذمہ تہا یعنے حق امر معروف کا سنا مینے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تہے جو دیکہے کوئی منکر تو چاہیے کہ بدل دیوے اُسکو اپنے ہاتہ سے اور
جو نہو سکے تو اپنے زبان سے یعنے اُسکی بُرائی بیان کر دے اور جو نہو سکے تو اپنے دل سے اُسے بُرا جانے اور یہ سب سے کم درجہ ہے ایمان کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب**

مِنْہُ باب دوسرا اسی بیان مین **عَنْ** النُّعْمَانِ ابْنِ بَشِیْرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْقَائِمِ عَلٰی حُدُوْدِ اللّٰہِ وَالْمُدْھِنِ فِیْھَا کَمَثَلِ
قَوْمٍ اِسْتَھَمُوْا عَلٰی سَفِیْنَۃٍ فِی الْبَحْرِ فَاَصَابَ بَعْضُھُمْ اَعْلَاھَا وَاَصَابَ بَعْضُھُمْ اَسْفَلَھَا فَکَانَ الَّذِیْنَ فِی الْبَحْرِ اَسْفَلَھَا فَیَسْتَقُوْنَ الْمَآءَ فَیَصُبُّوْنَ عَلَی الَّذِیْنَ
فِیْ اَعْلَاھَا فَقَالَ الَّذِیْنَ فِیْ اَعْلَاھَا لَا نَدَعُکُمْ تَصْعَدُوْنَ فَتُؤْذُوْنَنَا فَقَالَ الَّذِیْنَ فِیْ اَسْفَلِھَا فَاِنَّا نَنْقُبُھَا فِیْ اَسْفَلِھَا فَنَسْتَقِیْ فَاِنْ اَخَذُوْا
عَلٰی اَیْدِیْھِمْ فَمَنَعُوْھُمْ نَجَوْا جَمِیْعًا وَاِنْ تَرَکُوْھُمْ غَرِقُوْا جَمِیْعًا **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اُسکی جو قایم ہے حدود
الٰہی پر اور جو سستی کرتا ہے اُسمین اُس قوم کی مانند ہے کہ قرعہ ڈالا دریا مین ایک کشتی پر سوار ہوئے سو ملی بعضونکو جگہہ اوپر کی اور بعضونکو نیچے کی پہر نیچے والے چڑہکر پانی
لیتے اور اوپر آتے تہے اور گرجاتا تہا پانی اوپر والون پر سو اوپر والون نے کہا ہم تمہین نہ چہوڑینگے کہ تم چڑہکر ہمین تکلیف دو سو نیچے والون نے کہا ہم ایک سوراخ کرلین کشتی کے
نیچے اور اُسمین سے پانی لے لین پہر اگر سب نے اُنکے ہاتہ پکڑ لیے اور روک لیا نجات پاوینگے سب اور اگر چہوڑ دیوینگے انکو ڈوبینگے سب **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **مترجم** امر معروف اور نہی منکر واجب ہے باجماع امت اور کتاب و سنت اُسکے ساتہ ناطق ہے اور مراتب اُسکے تین ہین جیسا حدیث مین مذکور ہے یعنی بالید
والسان والقلب اور جسنے ادا کی واجب کیا اور مخاطب نے قبول نکیا واجب اُسکے ذمہ سے ساقط ہوگیا اور علما نے کہا ہے کہ فرضیت اُسکی بطریق کفایت ہے چنانچہ آیہ ولتکن منکم
امۃ بہی اسی پر دال ہے اور جو باوجود قدرت ترک کرے آثم ہے اور کبہی فرض عین بہی ہوجاتا ہے جیسے ایک زمین مین کوئی شخص ہو اور اُسکے سوا کوئی اُس مسئلہ سے
واقف نہو پس اُسیکے ذمہ فرض ہے نہ غیر کے اوپر اور وجوب امر معروف مین یہہ شرط نہین کہ آمر خود بہی عامل ہو بغیر عمل بہی امر معروف درست ہے اسلئے کہ امر کرنا اپنے نفس کو ایک
واجب ہے اور امر کرنا دوسرے شخص کو دوسرا واجب ہے پس اگر اول فوت ہو تو ضرور نہین کہ ثانی کو بہی چہوڑ دے اور جو کہ مذکور ہے اس آیہ مبارکہ مین لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا
تَفْعَلُوْنَ اگر تسلیم بہی کیا جاوے کہ ورود اُسکا امر معروف اور نہی منکر مین ہے تو مراد اس سے زجر کرنا ہے ترک عمل پر نہ منع کرنا قول حق کہنے سے اور یہ ظاہر ہے کہ خود عمل کر کے
دوسرے کو امر کرنا نہایت مستحسن ہے اسلئے کہ امر اُس شخص کا جو خود عامل نہین چندان اثر نہین رکہتا اور امر معروف اور نہی منکر حکام کے ساتہ مخصوص نہین ادنے
مسلمان بہی کر سکتا ہے لیکن مار پیٹ کیلئے آمر والی سزور ہے اور امر و نہی ضرور ہے کہ امور متفق علیہ مین ہو نہ مختلف فیہ مین علی الخصوص اُسکے نزدیک جو کہتا
ہے ہر مجتہد مصیب ہے اور ضرور ہے کہ رفق و ملایمت سے ہو اور خدا کیلئے نہ طلب جاہ و مال و طلب عز و منال کیواسطے کہ ثواب اُسپر مترتب ہو اور کہا ہے نصیحت ملا مین
فضیحت ہے (شرح مشکوۃ) **باب** اَفْضَلُ الْجِھَادِ کَلِمَۃُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ باب اس بیان مین کہ کلمہ حق سلطان ظالم سے کہدینا افضل جہاد ہے **عَنْ**
اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ مِنْ اَعْظَمِ الْجِھَادِ کَلِمَۃُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے بڑا جہاد کلمہ عدل کہنا ہے سلطان ظالم کے سامنے **ف** اس باب مین ابی امامہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے
مترجم سلطان ظالم بدمزاج متکبر مغرور کے آگے کلمہ حق کہنا اور اُسپر خلاف شرع مین انکار کرنا ایک کمال جرأت اور بہادری اور تصلب فی الدین کی بات ہے اور چونکہ
اُسمین اتلاف جان و مال کا اور عزت و جاہ کا یقین ہے اسلئے افضل جہاد ہے اللہم وفقنا بہ **باب** سُؤَالِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثًا فِیْ اُمَّتِہٖ باب
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلثہ کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ صَلّٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً
فَاَطَالَھَا فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّیْتَ صَلٰوۃً لَمْ تَکُنْ تُصَلِّیْھَا قَالَ اَجَلْ اِنَّھَا صَلٰوۃُ رَغْبَۃٍ وَّرَھْبَۃٍ اِنِّیْ سَاَلْتُ اللّٰہَ فِیْھَا ثَلَاثًا فَاَعْطَانِیْ اِثْنَتَیْنِ وَمَنَعَنِیْ
وَاحِدَۃً فَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُھْلِکَ اُمَّتِیْ بِسَنَۃٍ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُسَلِّطَ عَلَیْھِمْ عَدُوًّا مِّنْ غَیْرِھِمْ فَاَعْطَانِیْھَا وَسَاَلْتُہٗ اَنْ لَّا یُذِیْقَ بَعْضَھُمْ بَاْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِیْھَا **ترجمہ** روایت ہے خباب بن ارت سے
کہ ایک نماز پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور دراز کیا اُسکو سو عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ آج آپنے ایسی نماز پڑہی کہ روز نہ پڑہتے تہے فرمایا آپنے ہان بیشک یہہ
نماز تہی امید و خوف کی مینے مانگین اللہ سے اُسمین تین چیزین سو عنایت کین مجہے دو اور باز رکہی مجہسے ایک سو سنو کہ مانگا مینے اُس سے یہ کہ ہلاک نہ کرے ساری امت قحط

سلطان ظالم کے روبرو کلمہ حق کہنا افضل ہے

آنحضرت کے سوالات ثلثہ کا بیان

مین سو عنایت کیا سب مجھے اور مانگا مین نے یہ کہ مسلط نہو ان پر کوئی دشمن انکے غیر مین کا سو عنایت کیا مجھکو اور مانگا مین نے کہ نہ چکھا اُنکے بعض کو مزہ بعض کے لڑائیکا سو ندیا

مجھے یہ **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسباب مین سعد اور ابن عمر سے بہی روایت ہے **عن** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى

لِيَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِيْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِيْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ وَاِنِّيْ سَاَلْتُ رَبِّيْ لِاُمَّتِيْ

اَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَاَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَاِنَّ رَبِّيْ قَالَ يَا مُحَمَّدُ اِنِّيْ اِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَاِنَّهُ

لَا يُرَدُّ وَاِنِّيْ اَعْطَيْتُكَ لِاُمَّتِكَ اَنْ لَا اُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوٰى اَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيْحَ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ

بِاَقْطَارِهَا اَوْ قَالَ مَنْ بَيْنَ اَقْطَارِهَا حَتّٰى يَكُوْنَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِيْ بَعْضُهُمْ بَعْضًا **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

بیشک اللہ نے لپیٹ دی میرے لئے زمین اور مین نے دیکھا اُسکی مشرق اور مغرب کو اور میری امت کی سلطنت پہونچیگی جہانتک کہ لپیٹی گئی ہے میرے لئے زمین اور دیئے گئے مجھے دو

خزانے ایک سرخ اور ایک سفید اور مین نے مانگا اپنے پروردگار سے کہ ہلاک نکرے میری امت کو قحط عام مین اور نہ مسلط ہو اونپر کوئی دشمن سوا اُنکے لوگون کے کہ توڑ ڈالے بیضہ

اُنکا اور تحقیق کہ میرے رب نے کہا ای محمد جب مقرر کر چکا مین کوئی حکم تو پہر وہ لوٹتا نہین اور مین نے عنایت کیے تیری امت کو کہ ہلاک نکرونگا مین اُنکو قحط عام سے اور مسلط نکرونگا

اُنپر کوئی دشمن اُنکے غیر مین سے کہ توڑ ڈالے بیضہ اُنکا یعنے ہلاک کر دے اُنکی ساری جماعت کو اگرچہ جمع ہو جاوین زمین کے کنارون کے لوگ یا یہ فرمایا کہ جو لوگ ہین زمین کے

کنارون مین یہانتک کہ نہین کے لوگ بعض ہلاک کرینگے بعض کو اور قید کرینگے بعض کو یعنے باہر کا دشمن اُنپر مسلط نہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**

لپیٹ دی میرے لئے زمین اہین استدلال ہے اہل مکاشفہ کو کشف پر اور آپکو یہ بہی معلوم ہوا کہ جہانتک زمین دیکہی ہے وہانتک سلطنت آپکی امت کی ہوگی از منہ مختلفہ مین اور

دیئے گئے مجھے دو خزانے یعنے روپیا اور اشرفی یا چاندی سونیکی کہ برکات اُسکی ظاہر ہوئی امت پر اور وہ خزانہ عالم مثال مین آپکو عنایت ہوئے تہے اور حقیقت اُسکی بعد ظاہر

ہوئی اور ایسا قحط آپکی اُمت مین نہوا ہے نہوگا کہ جس سے ساری اُمت ہلاک ہو جاوے اور کوئی دشمن اُنپر مسلط نہوا اگرچہ اُنکے بعض افراد پر کفار وغیرہ حاکم ہوئے ہین مگر

کسی زمانہ مین تمام امت پر حکومت کسی کافر کی نہوئی اور نہوگی یا مسلط ہونیسے ارادہ ہلاک مراد ہے کسی کافر صاحب شوکت کا یہ ارادہ نہین کہ تمام امت کو ہلاک کرے اور اگر

ہو بہی تو نہی وہ قادر " قولہ توڑ ڈالے بیضہ اُنکا مراد اس سے ساری جماعت کا ہلاک ہونا ہے قاعدہ ہے کہ جب کسی جانور کے انڈے تلک توڑ ڈالی جاوین تو اُنکی نسل منقطع ہو جاتی ہے

اور بیخ و بنیاد باقی نہین رہتی پس انڈے کا توڑنا کنایہ ہے ساری جماعت کے ہلاک کرنے سے قولہ یہانتک کہ ہلاک کرینگے بعض اُنکے بعض کو یعنے آپس مین جنگ و جدال

رہیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا بلکہ کفار کے ہاتہ سے صالحین امت کو اتنی ایذا نہین پہونچی ہے جتنی کلمہ گویون سے **باب** مَا جَاءَ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ فِي الْفِتْنَةِ باب

فتنہ کے بیان مین **عن** اُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ خَيْرُ

النَّاسِ فِيْهَا قَالَ رَجُلٌ فِيْ مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّيْ حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ وَرَجُلٌ اٰخِذٌ بِرَاْسِ فَرَسِهِ يُخِيْفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُوْنَهُ **ترجمہ** روایت ہے ام مالک سے کہ

ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فتنہ کا اور بہت قریب فرمایا اُسکا ظاہر ہونا کہا راوی نے عرض کی مین نے یا رسول اللہ کون شخص بہتر ہوگا سب لوگون مین اُسوقت

فرمایا آپنے ایک تو وہ شخص کہ اپنی جانورون مین ہو ادا کرتا ہو حق اُسکا یعنے چراتا ہو اور عبادت کرتا ہو اپنے رب کی اور دوسرا وہ کہ پکڑے ہو سر اپنے گہوڑے کا ڈراتا ہو دشمن کو

یعنے کافرونکو اور ڈراتے ہون وہ اُسکو **ف** اسباب مین ام مبشر اور ابی سعید خدری اور ابن عباس سے بہی روایت ہے یہہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور روایت کی لیث

بن ابی سلیم نے طاوس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَكُوْنُ الْفِتْنَةُ تَسْتَنْظِفُ

الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ اللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنَ السَّيْفِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ ایسا ہوگا کہ گہیر لیگا

عرب کو مقتول اُسکے دوزخ مین ہین زبان کہولنا اُسمین تلوار مارنے سے زیادہ ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے سنا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے فرماتے تہے نہین جانتے

ہم زیاد بن سیمین کوش کی کوئی حدیث سوا اس حدیث کی لیث سے اور روایت کی حماد بن سلمہ نے یہ حدیث لیث سے اور مرفوع کیا اُسکو اور روایت کی حماد بن زید نے لیث

سے اور موقوف کیا **مترجم** مراد اُس فتنہ سے وہ حروب ہین جو سلاطین و حکام مین فقط بغرض دنیا واقع ہوے نہ بہ نیت اعلاے کلمۃ اللہ اور زبان تلوار سے زیادہ

ہے یعنے کلمہ حق کہنا اُسوقت جہاد فی سبیل اللہ سے بڑہکر ہے یا وہ لوگ ایسے بدمزاج و مغرور و متکبر ہین کہ اپنے طاعن کو مار ڈالتے ہین جیسے کوئی اپنے اوپر تلوار کہینچے اور اُسکو مار

رفع امانت کا بیان

باب ما جاء في رفع الامانة باب رفع امانت کے بیان میں عن حذيفة قال ثنا رسول الله صلى الله عليه وسلم حديثين قد رأيت احدهما وانا انتظر الآخر حدثنا ان الامانة نزلت في جذر قلوب الرجال ثم نزل القرآن فعلموا من القرآن وعلموا من السنة ثم حدثنا عن رفع الامانة فقال ينام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فيظل اثرها مثل الوكت ثم ينام نومة فتقبض الامانة فيظل اثرها مثل اثر المجل كجمر دحرجته على رجلك فنفطت فتراه منتبرا وليس فيه شيء ثم اخذ حصاة فدحرجها على رجله فقال فيصبح الناس يتبايعون لا يكاد احد يؤدي الامانة حتى يقال ان في بني فلان رجلا امينا وحتى يقال للرجل ما اجلده واظرفه واعقله وما في قلبه مثقال حبة من خردل من ايمان ولقد اتى على زمان وما ابالي ايكم بايعت فيه لئن كان مسلما ليردنه على دينه ولئن كان يهوديا او نصرانيا ليردنه على ساعيه فاما اليوم فما كنت لابايع منكم الا فلانا وفلانا ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا انہوں نے کہ بیان فرمائیں ہم سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دو حدیثیں کہ دیکھ لی میں نے ان میں سے حقیقت ایک کی اور منتظر ہوں میں دوسری کا پہلی حدیث انہیں کی یہ کہ فرمایا آپنے اتری ہے مردوں کی دلوں میں امانت پھر اترا قرآن اور سیکھا انہوں نے امانت کو قرآن سے اور پہچانا سنت سے یعنے نور ایمان کا سبب امانت ہے اور دوسری حدیث انہیں کے ذکر کیا ہم سے رفع امانت کا اور فرمایا سوئیگا آدمی ایک بار پس چھین لیجاویگی امانت اسکی اور رہ جاویگا اثر اسکا مثل دھبہ کے پھر سوئیگا ایک بار اور چھین لیجاویگی امانت اور رہ جاویگا اثر اسکا مثل گٹھے کی جیسے کہ گھماوے اور پھیرے تو اپنے پیر پر ایک چنگاری اور چھالا اٹھ جاوے اس سے پھر دیکھے تو اسکو ابھرا ہوا اور اسمیں کچھ نہیں ہے پھر لی آپنے ایک کنکری اور پھیرا اسکو اپنے پیر پر اور فرمایا پھر صبح کرینگے لوگ خرید و فروخت کرتے ہونگے کوئی ایسا معلوم نہوگا کہ ادا کرے امانت یہانتک کہ کہا جاویگا تحقیق فلانی قبیلہ میں ایک شخص امین ہے اور کہا جاویگا مرد کو یعنی اسکی تعریف میں کیا حیثیت والا آدمی ہے یعنے کاروبار دنیا میں اور کیا ہوشیار و خوش تقریر ہے اور کیا عقلمند اور دانا ہے اور اسکے دلمیں ایک رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں اور بیشک آچکا مجھ پر ایک زمانہ کہ میں پرواہ نہ رکھتا تھا جس کسی سے ایسا معاملہ کروں کہ اگر وہ مسلمان ہوتا تھا دلواتا تھا حق میرا دین اسکا اور اگر وہ یہودی یا نصرانی ہوتا تھا تو دلواتا تھا مجھکو حق میرا سردار اسکا مگر آج کی دن میں معاملہ کرنیوالا نہیں ہوں کسی سے مگر فلان فلان سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ دیکھ لی میں نے الخ یعنے جیسے حضرت نے خبر دی تھی ویسا ہی وقوع میں آیا قولہ اتری ہے مردوں کی دلمیں امانت الخ مراد امانت سے ایمان ہے جیسا کہ اشارہ کیا اسکی طرف آخر حدیث میں کہ فرمایا وما فی قلبہ من خردل من ایمان قولہ سو رہ جاویگا اثر اوسکا مثل دھبہ کے الخ یہ مثال فرمائی آپنے امانت کے دل سے نکلجانے کی کہ جیسے آگ کا اثر او چھالا بدن پر رہ جاتا ہے اور اونچا معلوم ہوتا ہے ایسا ہی آدمی باہر سے معلوم ہوگا مگر اس میں امانت کا نام نہوگا قولہ اور بیشک آچکا مجھ پر زمانہ الخ یعنے وہ زمانہ تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اسمیں بلا خوف و خطر ہر ایک سے معاملہ کرتا تھا اور اگر میرا حق کسی مسلمان پر ہوتا تو وہ اپنی دینداری اور امانت کی وجہ سے میرا حق تلف نہ کرتا اور اگر یہودی یا نصرانی پر ہوتا تو سردار اسکے دلواتے تھے اور اب کوئی لائق اطمینان نہیں مگر فلان فلان +

امم سابقہ کی عادات امت میں منتشر ہونا

باب لتركبن سنن من كان قبلكم باب امم سابقہ کے عادات اس امت میں منتشر ہونیکے بیان میں عن ابي واقد الليثي ان رسول الله صلى الله عليه وسلم لما خرج الى حنين مر بشجرة للمشركين يقال لها ذات انواط يعلقون عليها اسلحتهم قالوا يا رسول الله اجعل لنا ذات انواط كما لهم ذات انواط فقال النبي صلى الله عليه وسلم سبحان الله هذا كما قال قوم موسى اجعل لنا الها كما لهم آلهة والذي نفسي بيده لتركبن سنة من كان قبلكم ترجمہ روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نکلے حنین کو گذرے ایک درخت پر مشرکوں کے کہ اسکو ذات انواط کہتے تھے لٹکاتے تھے اسمیں مشرک لوگ ہتھیار اپنے پس عرض کی صحابہ نے یا رسول اللہ مقرر کر دیجئے ہمارے لئے بھی ایک ذات انواط جیسا کہ مشرکوں کا ایک ذات انواط ہے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ تو ویسی بات ہوئی جیسے موسی کے قوم نے کہا اجعل لنا الھا یعنے بنادے ہمارے لئے ایک معبود جیسے بت پرستوں کیلئے ہیں ایک معبود قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے تم مرتکب ہوگے اپنے اگلوں کے افعال کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اس باب میں ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **مترجم** ذات انواط ایک درخت تھا جہاں کا اور حضرت کو برا معلوم ہوا سوال صحابہ کا ایسے چیز کے لئے جسمیں مشابہت ہو مشرکین کی اور فرمایا کہ مرتکب ہوگے تم افعال امم سابقہ کے اور متبع ہوگئے انکی عادات کے ویسا ہی ہوا کہ اس آخر زمان میں محافل علماء سوء کے مثل محافل یہود کے ہیں اور محافل مشائخان مبتدعین کے مثل محافل نصاری کے اور عقاید اور اعمال انکے طابق النعل بالنعل مثل الٹا ہے کے ہوگئے ہیں اور شادی اور بیاہ میں اور موت و

دعمی ہین ہزارون قسمین یہود و نصاری کی مسلمانون نے اختیار کرلین ہین انا للہ وانا الیہ راجعون اور تفصیل اسکی دراز ہے کہ یہہ ترجمہ مختصر محل اسکا نہین **باب** ماجاء فی کلام السباع باب درندون کے کلام کے بیان مین **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفسی بیدہ لا تقوم الساعۃ حتی تکلم السباع الانس وحتی تکلم الرجل عذبۃ سوطہ وشراک نعلہ وتخبرہ فخذہ بما احدث اھلہ بعدہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری تعالی روح جسکے قبضہ مین ہے قیامت قایم نہوگی جبتک کہ بات نکرین درندے آدمیون سے اور جبتک کہ کلام نکرے مرد سے پھندنا اسکی کوڑے کا اور تسمہ اسکی نعل کا اور خبر دیگی ران اسکی اسکے کام سے کہ کیا اسکی بیوی نے اسکی بعد یعنے اسکی غیبت مین **ف** اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر قاسم بن فضل کی روایت سے اور قاسم بن فضل ثقہ ہین مامون ہین اہل حدیث کے نزدیک اور ثقہ کہا انکو یحیی بن سعید اور عبد الرحمن بن مہدی نے **باب** ماجاء فی انشقاق القمر باب چاند کے شق ہونیکے بیان مین **عن** ابن عمر قال انفلق القمر علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اشھدوا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے پھٹ گیا چاند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مین سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گواہ رہو **ف** اس باب مین ابن مسعود اور انس اور جبیر بن مطعم سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** چاند کا پھٹنا قیامت کی نشانی ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ بھی تفصیل اسکی یہہ ہے کہ انس بن مالک سے مروی ہے کہ اہل مکہ نے سوال کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہمکو کوئی معجزہ دکھا دیں تو دکھایا آپنے انکو پھٹنا چاند کا یہانتک کہ دیکھا انہون نے حرا کو اسکے بیچ مین اور قتادہ سے مروی ہے کہ دکھایا انکو شق القمر دو بار اور ابن مسعود سے مروی ہے کہ پھٹا چاند رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ مبارک مین اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا نظر آتا تھا جبل پر اور ایک ٹکڑا اسکے نیچے پھر فرمایا آنحضرت نے گواہ رہو عبد اللہ سے مروی ہے کہ یہہ حال مکہ مین ہوا اور مروی ہے کہ قریش نے پوچھا مسافرون سے اس گمان پر کہ شاید محمد نے ہم پر جادو کر دیا ہو پھر مسافرون نے کہا ہمنے بھی چاند پھٹتے دیکھا پھر یہہ آیت اتری اقتربت الساعۃ وانشق القمر یعنی پھٹنا چاند کا مقدمہ ہے قیامت کا کہ اس سے ثابت ہوا کہ خرق والتیام اجرام علویہ مین جایز ہے اس نظر سے یہہ نشانی قیامت کی ہے اور چونکہ کفار نے فرمایش کی تھی معجزے کی اور اسکے بعد اسکا ظہور ہوا اور آپنے فرمایا بھی کہ گواہ رہو اس نظر سے معجزہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور ہزارون درجہ یہہ معجزہ بڑا ہوا دریای نیل کے شق ہونے سے اسلئے کہ اول تو دریا کا پھٹنا چندان خلاف عادت نہین ہے دوسرے خرق والتیام اجزای ارضیہ چندان مستبعد نہین بخلاف اجرام علویہ کے وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم **باب** فی الخسف باب خسف کی بیان مین **عن** حذیفۃ بن اسید قال اشرف علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غرفۃ ونحن نتذاکر الساعۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تقوم الساعۃ حتی تروا عشر آیات طلوع الشمس من مغربھا ویاجوج وماجوج والدابۃ وثلاث خسوف خسف بالمشرق وخسف بالمغرب وخسف بجزیرۃ العرب ونار تخرج من قعر عدن تسوق الناس او تحشر الناس فتبیت معھم حیث باتوا وتقیل معھم حیث قالوا **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن اسید سے کہا جھانکا ہم پر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے غرفہ سے اور ہم آپس مین چرچا کرتے تھے قیامت کا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک نہ دیکھو گے تم اسکے پیشتر دس نشانیان اول نکلنا آفتاب کا مغرب سے دوسرے یاجوج ماجوج تیسرے نکلنا دابۃ الارض کا اور تین جگہہ زمین کا دہنسنا ایک مشرق مین دوسرا مغرب مین تیسرا جزیرہ عرب مین اور یہہ نو نشانیان ہوئین ساتوین نکلنا ایک آگ کا عدن کی جڑ سے کہ ہانکیگی آدمیونکو یا فرمایا جمع کریگی لوگونکو یعنے ملک شام مین شب کو ٹھیریگی انکے ساتھ جب وہ ٹھیرینگے اور دوپہر کو ٹھیریگی انکے ساتھ جب وہ قیلولہ کرینگے **ف** روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہون نے وکیع سے انہون نے سفیان سے مانند اسکے اور بڑہایا اسمین آٹھوین چیز دخان یعنے دہوان روایت کی ہمسے ہناد نے انہون نے ابو الاحوص سے انہون نے فرات قزاز سے جیسے حدیث وکیع کی ہے سفیان سے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہون نے ابو داود طیالسی سے انہون نے شعبہ سے اور مسعودی سے دونون نے سنا فرات قزاز سے مثل حدیث عبد الرحمن کے جو مروی ہے سفیان سے انہون نے روایت کی ہے فرات سے اور زیادہ کے اسمین نوین نشانی دجال کا ظاہر ہونا اور ذکر کیا دخان کا بھی روایت کی ہمسے ابو موسی نے انہون نے ابو النعمان سے انہون نے شعبہ سے انہون نے فرات سے ابو داود کی روایت کے مانند جو مروی ہے شعبہ سے اور زیادہ کی اسمین دسوین چیز ہوا کا اڑا کر پھینکدینگی انکو دریا مین یا اترنا عیسے بن مریم کا فقط اس باب مین علی اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ اور صفیہ

روح قبض کریگی اور باقی رہ جاوینگے لوگ بدترین خلق کے چرپاؤں اور درندوں کی عقل والے نیکی کو پہچانینگے نہ برائی سے انکار کرینگے اور متمثل ہوگا انکے آگے شیطان اور کہیگا کہ تم قبول نہیں کرتے تو وہ
کہینگے کیا حکم کرتے ہو تم پس کہا وینگے وہ انہیں عبادت بتونکی اور بت پرستی کرینگے اور رزق دیا جاویگا انہیں اُس حالمین بہت اور عیش خوش انکا گاہ صور
پہونکی کا انتہی اور روایت حذیفہ بن اسید کی جو ابتدا بابمین مذکور ہے اصحاب ستہ نے روایت کی سوا بخاری کے صاحب اشاعہ نے کہا ہی کہ تینوں خسف واقع ہوچکے چنانچہ
سلیمان بن عبد الملک کے عہد مین ابن ہبیرہ نے انہیں لکھا کہ بخارا مین صبح کے وقت ایک آواز عظیم آسمان سے آئی اور ایک صوت ہیبت مثل رعد کے مسموع ہوئی کہ اُس سے
حاملہ عورتونکے حمل گرگئے جب نظر کی تو آسمان مین ایک شگاف عظیم تہا اور اُسمین بڑے بڑے قدد قامت کے لوگ تہے کہ سر اُنکے آسمان مین تہے اور پیر زمین مین اور اُنمین
ایک کہنے والا کہتا تہا اے اہل زمین عبرت پکڑو اور اے اہل آسمان ڈرو کہ یہہ صفوائیل فرشتہ ہے کہ نافرمانی کی اُسنے خداوند تعالی شانہ کی اور معذب ہوا جب روز روشن
ہوا لوگ اس جگہہ پہنچے تو کیا دیکہتے ہین کہ وہان ایک خسف عظیم ہے کہ اُسکو قرار نہین ہی اور اُس سے سیاہ دہوان نکل رہا ہی قاضی بخارا نے اس واقعہ کو چالیس شخصون
کی گواہی سے پایہ ثبوت کو پہونچایا صاحب اشاعہ نے کہا ہی کہ اس قصہ مین نظر ہی اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی لَا يَعْصُوْنَ اللّٰهَ مَا اَمَرَهُمْ وَيَفْعَلُوْنَ مَا يُؤْمَرُوْنَ
اور ہوسکتا ہی کہ جسطرح مستثنی ہین ملک نے ہاروت و ماروت اسیطرح جائز ہے کہ یہہ بہی ہوا اللہ تعالی ہر شی پر قادر ہی اور یہہ بہی ہوسکتا ہی کہ قول اللہ تعالی کا باعتبار غالب
و اکثر ملائکہ کے ہو نہ باعتبار ہر فرد کے ملائکہ سے واللہ اعلم اور سنہ دو سو آٹہہ ہجری مین تیرہ دیہہ خسف ہوگئی مغرب مین اور سنہ تین سو چونتیس مین ماہ شعبان میں
غرناطہ مین زلزلہ واقع ہوا کہ اُس سے اکثر اور بہت جگہہ خسف ہوگئین اور بعض قلاع منہدم ہوگئے اور سنہ ۳۴۶ ہجری مین بلدہ ری اور اُسکی نواحی مین زلزلہ عظیم واقع ہوا کہ
ڈیڑہ سو قریہ اُس سے خسف ہوگئی اور نقصان اُسکا حلوان تک پہونچا اور اکثر لوگ حلوان کے بہی خسف ہوگئی اور زمین نے مردونکی ہڈیان باہر پہینکدین اور مقام خسف سے چشمے
پانی کے جاری ہوئے اور بلدہ طالقان تمام خسف ہوگیا قریب تیس آدمیون کے اُس سے نجات پائی اور پہٹ گیا ری مین ایک پہاڑ اور معلق ہوا ایک قریہ آسمان و زمین مین
مع اہل قریہ دو پہر کے وقت اور پہر خسف ہوگیا اور زمین پہٹ گئی اور اُس سے پانی بہنے لگا بدبودار اور دہوان نکلنے لگا بہت کذا نقلہ السیوطی عن ابن الجوزی اور سنہ پانسو
ستانوی ہجری مین ایک قریہ نواحی بصرہ سے خسف ہوا اور سنہ پانسو تینتیس مین بلدہ بجیر خسف ہوا اور اس جگہہ کالا پانی ہوگیا صاحب اشاعہ نے کہا کہ اسکے بعد ہمارے
زمانہ مین آذربیجان کے دیہات خسف ہوئے جو دیار عجم سے تہی انتہی اور نار کی تفصیل یہہ ہے کہ نکلیگی وہ نار قعر عدن مین سے چنانچہ ایک روایت مین من قعر عدن ابین
وارد ہوا ہے اور ابین بروزن احمر نام ہے اُس بادشاہ کا جسنے اُسی آباد کیا ہی اور کہینچ لیجاویگی لوگون کو محشر مین مراد محشر سے زمین شام ہے کہ اُسے ارض مقدس بہی کہتے
ہین اور مراد اُس سے وہ زمین ہی جو درمیان فرات اور بحر قلزم کے واقع ہوئی ہی طول مین اور ساحل بحر عمان سے بحر اسود تک عرض مین اور کیفیت اُسکے ہانکنے کی لوگون کو
خود حدیث مین مذکور ہے اور دجال اور یاجوج و ماجوج کا حال آگے مذکور ہے (جمع الکرامتہ) **باب** مَا جَاءَ فِيْ طُلُوْعِ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا باب مغرب سے آفتاب طلوع
ہونیکے بیانمین **عن** اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِيْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ يَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِيْ اَيْنَ تَذْهَبُ هٰذِهٖ
قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَاْذِنَ فِي السُّجُوْدِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَاَنَّهَا قَدْ قِيْلَ لَهَا اطْلُعِيْ مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا
قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا وَقَالَ ذٰلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہا داخل ہوا مین مسجد مین جبکہ ڈوب گیا آفتاب اور
نبی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے پہر فرمایا آپنے اے ابا ذر جانتا ہی تو کہ کہان گیا یہہ آفتاب کہا راوی نے عرض کی مین نے کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہی فرمایا آپنے وہ
جاتا ہی تاکہ اجازت مانگے سجدہ کی سو اجازت ملتی ہے اُسکو اور گویا کہ اُسکو حکم ہوتا ہے پہر طلوع کر جہان سے آیا تو پس طلوع کریگا وہ مغرب سے کہا راوی نے پہر پڑہی آپنے یہ آیت
وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا اور کہا راوی نے یہی ہی قراءت عبد اللہ بن مسعود کی **ف** اس بابمین صفوان بن عسال اور حذیفہ بن اسید اور انس اور ابی موسی سے بہی
روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** تفصیل اسکی اوپر خوب مذکور ہوئی **باب** مَا جَاءَ فِيْ خُرُوْجِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ باب یاجوج و ماجوج کے بیانمین
عن زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ قَالَتْ اِسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ نَوْمٍ مُحْمَرًّا وَجْهُهٗ وَهُوَ يَقُوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ يُرَدِّدُهَا ثَلٰثَ مَرَّاتٍ
وَيْلٌ لِّلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ فُتِحَ الْيَوْمَ مِنْ رَدْمِ يَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مِثْلُ هٰذِهٖ وَعَقَدَ عَشْرًا قَالَتْ زَيْنَبُ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَنَهْلِكُ
وَفِيْنَا الصَّالِحُوْنَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَثُرَ الْخَبَثُ **ترجمہ** روایت ہے زینب بنت جحش سے کہا جاگے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم خواب سے کہ سرخ تہا چہرہ مبارک آپکا اور فرماتے

بیان خسف

بیان نار

طلوع آفتاب کا بیان

تھی آپ تین تین بار لا الہ الا اللہ خرابی ہے عرب کے اُس شر سے جو قریب ہو گیا ہی اور تفصیل اُسکی یہ ہے کہ کھل گیا آج کی دن ایک سوراخ یاجوج اور ماجوج کی دیوار میں
مثل اسکے اور عقد کیا آپنے دس کا یعنے دائرہ بنایا کلمہ شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے کہا زینب نے عرض کی مینے یا رسول اللہ کیا ہم ہلاک ہو جائینگے اور ہمارے درمیان صالحین
ہونگے آپنے فرمایا ہاں جب زیادہ ہو جائیگی نجاست یعنی فسق و فجور **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے جید کہا سفیان نے اس حدیث کو اور
کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان نے یاد کیا مین نے اس اسناد مین زہری سے چار عورتوں کو زینب بنت ابی سلمہ کو کہ وہ راویہ مین حبیبہ سے اور یہہ دونوں بیبیاں زوجہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کرتی ہین حبیبہ ام حبیبہ سے وہ زینب بنت جحش سے کہ دونوں بیبیاں ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور روایت کیے معمر نے یہی حدیث
زہری سے اور نہین ذکر کیا حبیبہ کا **مترجم** یاجوج و ماجوج اولاد سے ہین حضرت نوح علیہ السلام کی بقول صحیح چنانچہ ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی ہے کہ بیٹے نوح علیہ السلام کے
تین تھے سام اور حام اور یافث پس اولاد سام کی عرب اور فارس اور روم اور اولاد حام کی قبط اور بربر اور سودان اور اولاد یافث بن نوح کی یاجوج و ماجوج و ترک و صقالبہ
رسالہ حشریہ مین ہے کہ ملک اُنکا اقصائے بلاد شمالیہ مین ہے ہفت اقلیم سے باہر اور جانب شمال اُنکے دریائے شور ہی کہ پانی اُسکا بسبب شدت بردکی ایسا غلیظ ہی کہ
گذارہ کشتی کا دشوار ہے اور جانب مین شرق و غرب کے دو کوہ عظیم ایسے واقع مین کہ چڑھنا اُترنا بھی اُن پر ممکن نہین اور جڑین انکی پانی مین ہین اور جنوب کیطرف
وہ دونون پہاڑ آہستہ آہستہ قریب ہوتی جاتی ہین کہ درمیان اُنکے فاصلہ قلیل رہگیا ہی اسکندر ذوالقرنین نے اُسی فاصلہ پر دیوار آہنی بنائی ہے جو بہ سد سکندری
معروف ہے بلندی اُسکی قلہ کوہ کی برابر ہے اور عرض اُسکا ساٹھہ گز ہے اور وہ خبیث ہمیشہ اُسی کھودتے مین مگر باری تعالی شب کو پھر درست فرمادیتا ہی آنحضرت صلعم کی زمانہ
مین دو انگشت کی حلقہ کے برابر سوراخ ہو گیا تھا جیسا کہ اوپر گذرا اور وہ تین قسم مین ایک قسم مانند درخت صنوبر کے بلند بالا دوسرے چار بالشت طول و عرض مین برابر
اپنا ایک کان بچھاتی ایک اوڑھتے ہین اور قتادہ سے مروی ہی کہ یاجوج و ماجوج بائیس قبیلہ ہین ذوالقرنین نی اکیس پر سد بنائی ہی اور ایک قبیلہ کہ غائب تھا اور جہاد
کو گیا تھا وہ باہر رہگیا اور وہی ترک ہین روایت کیا اسکو ابن ابی حاتم نی اور کثیر الاولاد ایسے کہ کوئی نہین مرتا اُنمین سے جب تک کہ نہین دیکھ لیتا اپنی ہزار فرزند
صلبی اور نہایت کثیر الجماع ہین چنانچہ ابن مردویہ اور ابن ابی حاتم نے روایت کیا کہ یاجوج و ماجوج کی عورتین ہین اور وہ جماع کرتی ہین جب چاہتی ہین بلکہ وہ مانند درخت
کے کہ پھل لاتے ہین جب چاہتے ہین اور جتنا چاہتے مین انتہی اور ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیے ہے کہ کہا انہوں نے الجن و الانس عشرۃ اجزاء
فتسعۃ اجزاء یاجوج و ماجوج وجزء سائر الناس یعنے جن و انس سب دس حصہ مین نو حصے انمین سے یاجوج و ماجوج مین اور ایک حصہ اور سب لوگ اور جب
اللہ تعالے کو منظور ہوگا نکلنا اُنکا کہیگا حاکم اُنکا شام کو کہ چھوڑ دو جو باقی ہے سد سے انشاء اللہ تعالی ہم کل پوری کھود لینگے پس انشاء اللہ کی برکت سے وہ درست نہو نگے
اور ویسی ہی رہیگی کہ دوسرے روز جب وہ آوینگے بخوبی کھود کر اپنی راہ بنا دینگے چنانچہ کیفیت اُنکی خروج کی جو بروایت نواس بن سمعان مروی ہے ایک حدیث طویل میں
مفصل آگے مذکور ہے ابن عربی نی کہا ہی کہ حدیث سے استنباط ہی تین آیات الہی معلوم ہو ئین ایک یہ کہ اللہ تعالی نی اُنکو باوصف اس قوت کے اس پر قادر نکیا کہ دن رات
برابر سد کو کھود دین اور نکل آوین دوسرے یہ بھی قدرت ندی کہ وہ نردبان وغیرہ بھی اوپر چڑھ کر ادھر اُتر آوین اور بندگان الہی کو ضرر پہونچاوین تیسرے یہ کہ قدرت ندی انکو
انشاء اللہ کہنے کی جب تک کہ وقت معہود نہ پہونچی حافظ ابن حجر نے کہا ہی کہ اس روایت سے یہہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ وہ اہل صناعات اور اہل ولایت و سلطنت و رعیت
ہین اور اُنمین سے ایسے بھی لوگ مین کہ خداوند تعالی کو پہچانتے ہین اور اقرار اُسکی قدرت و مشیت کا رکھتی ہین اور یہ بھی احتمال ہے کہ کلمہ انشاء اللہ اُنکی زبان سے بیساختہ
نکل جاوے اگرچہ اُسکے معنے و مطلب سے واقف نہون اور برکت اس کلمہ مطہرہ کی باوجود جہالت کے بھی اپنا کام کر جاوے اور اختلاف ہے اصحاب مین کہ اشتقاق یاجوج و ماجوج کا
کس مادہ سے ہے بعضوں نے کہا ہے اجیج نار سے مشتق ہے اور اجیج التہاب اور شعلہ مارنا ہی آگ کا اور بعضوں نے کہا اُجہ سے کہ بمعنی اختلاط اور شدت گرمائی ہے اور بعضوں نے
کہا اُج سے کہ تیز دوڑنیکے معنے مین اور بعضوں نے کہا اجاجہ سے کہ بمعنے آب شور کی ہے اور بہ تقدیر دونون یفعول اور مفعول کے وزن پر مین اور بعضوں نے کہا وزن انکا فاعول
ہے یج اور مج سے اور بعضوں نے کہا وزن اُنکا فاعول ہے اماج سے یعنی اضطراب کے فقط اور پوچھنا زینب کا کہ کیا ہم ہلاک ہو جائینگے اور ہماری درمیان صالحین ہونگے تعجب
سے ہی کہ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ باوصف صالحین نزول عذاب ہم پر ہو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اعتبار کثرت کا ہے جب صالحین کی کثرت ہوتی ہے طالحین
اُنکے ذیل مین عذاب سے محفوظ رہتی ہین اسیطرح جب طالحین کی کثرت ہوتی ہے صالحین اُنکے ساتھ معذب ہو جاتی ہین اور آفات دنیا مثل قحط و وبا و خسف و مسخ مین گرفتار

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا قَالُوا فَمَا تَأْمُرُنَا قَالَ أَدُّوا إِلَيْهِمْ حَقَّهُمْ وَاسْأَلُوا اللّٰهَ الَّذِي
لَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک تم دیکھو گے بعد میرے اثرہ اور بہت سے کام کہ جنہیں تم برا جانو گے پوچھا صحابہ نے پھر کیا حکم فرماتے ہیں
آپ ہمکو اس وقت میں فرمایا آپنے دو تم حق انکا یعنے حاکموں کا انکے تئیں اور مانگو اپنا حق اللہ تعالیٰ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اثرہ لغت میں مقدم
کرنا ہے کسی کو کسی پر اور یہاں یہ مراد ہی کہ میرے بعد اور حاکم تمہاری اوپر غیروں کو مقدم کرینگے مال غنیمت اور فے میں اور جو میں تمکو دیتا ہوں وہ اوروں کو دینگے حالانکہ
تم زیادہ مستحق ہوگی تو لہ فرمایا دو تم حق انکا یعنے حکام کا جو حق ہے کہ انپر خروج نکرنا اور اطاعت انکی بجالانا جبتک کہ وہ خلاف شرع حکم نکریں یہہ تم ادا کرو اور
بیت المال وغیرہ میں جو تمہارا حق ہے وہ اگر نہ دیں تو صبر کرو اور اللہ سے اسکی جزا چاہو فقط **باب** مَا أَخْبَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَصْحَابَهُ بِمَا هُوَ كَائِنٌ
إِلَى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ باب قیامت تک کی اخبار میں **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا صَلٰوةَ الْعَصْرِ
بِنَهَارٍ ثُمَّ قَامَ خَطِيبًا فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُونُ إِلَى قِيَامِ السَّاعَةِ إِلَّا أَخْبَرَنَا بِهِ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ فَكَانَ فِيمَا قَالَ إِنَّ الدُّنْيَا
خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ وَإِنَّ اللّٰهَ مُسْتَخْلِفُكُمْ فِيهَا فَنَاظِرٌ كَيْفَ تَعْمَلُونَ أَلَا فَاتَّقُوا الدُّنْيَا وَاتَّقُوا النِّسَاءَ وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا هَيْبَةُ النَّاسِ
أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ إِذَا عَلِمَهُ قَالَ فَبَكَى أَبُو سَعِيدٍ فَقَالَ قَدْ وَاللّٰهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ فَهِبْنَا وَكَانَ فِيمَا قَالَ أَلَا إِنَّهُ يُنْصَبُ لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَوْمَ
الْقِيٰمَةِ بِقَدْرِ غَدْرَتِهِ وَلَا غَدْرَةَ أَعْظَمُ مِنْ غَدْرَةِ إِمَامِ عَامَّةٍ يُرْكَزُ لِوَاؤُهُ عِنْدَ اسْتِهِ وَكَانَ فِيمَا حَفِظْنَا يَوْمَئِذٍ أَلَا إِنَّ بَنِي آدَمَ خُلِقُوا
عَلَى طَبَقَاتٍ شَتَّى فَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ
مُؤْمِنًا وَيَحْيٰى مُؤْمِنًا وَيَمُوتُ كَافِرًا وَمِنْهُمْ مَنْ يُولَدُ كَافِرًا وَيَحْيٰى كَافِرًا وَيَمُوتُ مُؤْمِنًا أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ الْبَطِيءَ الْغَضَبِ سَرِيعَ الْفَيْءِ وَمِنْهُمْ
سَرِيعُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ سَرِيعَ الْغَضَبِ بَطِيءَ الْفَيْءِ أَلَا وَخَيْرُهُمْ بَطِيءُ الْغَضَبِ سَرِيعُ الْفَيْءِ وَشَرُّهُمْ سَرِيعُ الْغَضَبِ
بَطِيءُ الْفَيْءِ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمْ حَسَنَ الْقَضَاءِ حَسَنَ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ حَسَنُ الطَّلَبِ وَمِنْهُمْ حَسَنُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ فَتِلْكَ بِتِلْكَ أَلَا وَإِنَّ مِنْهُمُ
السَّيِّئَ الْقَضَاءِ السَّيِّئَ الطَّلَبِ أَلَا وَخَيْرُهُمُ الْحَسَنُ الْقَضَاءِ الْحَسَنُ الطَّلَبِ أَلَا وَشَرُّهُمْ سَيِّئُ الْقَضَاءِ سَيِّئُ الطَّلَبِ أَلَا وَإِنَّ الْغَضَبَ جَمْرَةٌ فِي قَلْبِ ابْنِ آدَمَ
أَمَا رَأَيْتُمْ إِلَى حُمْرَةِ عَيْنَيْهِ وَانْتِفَاخِ أَوْدَاجِهِ فَمَنْ أَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَلْصَقْ بِالْأَرْضِ قَالَ وَجَعَلْنَا نَلْتَفِتُ إِلَى الشَّمْسِ هَلْ بَقِيَ مِنْهَا شَيْءٌ فَقَالَ
رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا إِنَّهُ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا فِيمَا مَضَى مِنْهَا إِلَّا كَمَا بَقِيَ مِنْ يَوْمِكُمْ هٰذَا فِيمَا مَضَى مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے
کہا انہوں نے پڑھی ہمارے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایکدن عصر کی پھر کھڑے ہو ہماری درمیان خطبہ پڑھنے کو اور نچھوڑی کوئی چیز قیام ساعۃ تک مگر خبر دی ہمکو اسکی یاد رکھا جسنے یاد رکھا
اور بھول گیا جو بھول گیا سو اسی میں سے یہہ بھی ہے کہ فرمایا بیشک دنیا ہری ہری ہے میٹھی میٹھی اور اللہ تعالیٰ تمکو اگلوں کا خلیفہ کرنیوالا ہی دنیا میں پھر دیکھیگا کہ تم کیا عمل کرتے ہو
آگاہ ہو بچو دنیا سے اور بچو عورتوں سے اور اسی میں سے یہ بھی ہے کہ فرمایا کہ خبردار نہ باز رکھے کسی شخص کو ہیبت لوگوں کی حق کہنے سے جبکہ وہ جان لے حق کو کہا راوی نے کہ رونے
ابوسعید جب روایت کرنے لگے یہ بات اور کہا قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ہم بہت چیزوں کو دیکھکر ڈر گئے اور تھا ان مقولوں میں سے جو حضرت نے فرمایا کہ آگاہ ہو بیشک ہر عہد شکن
کے لئے ایک جھنڈا ہے قیامت کے دن اسکی عہد شکنی کے موافق اور کوئی عہد شکنی نہیں امام عام کی عہد شکنی سے بڑھکر گھونس دیا جاویگا وہ جھنڈا اس عہد شکن کے سرین
کے پاس اور تھی ان حدیثوں میں جو ہمنے یاد کی اسدن کہ فرمایا آپنے آگاہ ہو بیشک بنی آدم پیدا ہوئے ہیں کئی درجوں پر پھر بعضا انمیں سے پیدا ہوتا ہی مومن اور جیتا
ہے مومن اور مرتا ہی مومن اور یہ سب سے کامل ہے ایمان میں اور بعضا انمیں پیدا ہوتا ہے کافر اور جیتا ہی کافر اور مرتا ہے کافر اور یہ سب سے زیادہ ہے کفر میں اور انمیں سے
بعضا پیدا ہوتا ہے مومن اور زندہ رہتا ہی مومن اور مرتا ہے کافر اور یہ سب سے زیادہ ہے غلبہ میں اور انمیں سے بعضا پیدا ہوتا ہی کافر اور جیتا ہی کافر اور مرتا ہے مومن اور
وہ مغفور مرحوم ہے آگاہ ہو انمیں سے بعضا شخص دیر میں غصہ کرتا ہے جلدی ملجاتا ہے اور بعضا جلدی غصہ کرتا ہے جلدی ملجاتا ہی سو یہ برابر سرابر ہے اور بعضا
انمیں جلد ہی غصہ کرتا ہے دیر میں ملتا ہے آگاہ ہو بہتر انمیں وہ ہی جو دیر میں غصہ کرے جلد ملے اور بدتر انمیں وہ ہے جو جلدی غصہ کرے دیر میں ملے **مترجم**
باقی رہی ایک صورت یعنے دیر میں غصہ کرے اور دیر میں ملے سو وہ برابر سرابر ہے انتہی اور فرمایا کہ انمیں سے بعضا قرض جلد ادا کرتا ہے اور تقاضا سہولت اور خوبی

باب قیامت تک کے احوال کا بیان

کرتا ہی اور بعضا بُری طرح ادا کرتا ہی اور سہولت سے تقاضا کرتا ہی اور بعضا اچھی طرح ادا کرتا ہی شدت سی تقاضا کرتا ہی سو وہ برابر سرابر ہے اور آگاہ ہو بعضا اُنمین بُرے
طرح ادا کرنیوالا ہی اور بُری طرح تقاضا کرنیوالا اور یہ سب سے بدتر ہی کہ اپنا حق لی لے اور پرایا نہ دے اور آگاہ ہو بہتر اُنمین اچھی طرح ادا کرنیوالا اور سہولت سے تقاضا کرنیوالا اور آگاہ
ہو کہ بدتر اُنمین بُری طرح ادا کرنیوالا بُری طرح شدت سے تقاضا کرنیوالا آگاہ ہو کہ غضب ایک چنگاری ہے آگ کی ابن آدم کے دلمین کیا تم دیکھتے نہین اُسکے آنکھونکی سرخی
اور اُسکے رگہای گردن کے پہولنی کو پہر جسکو کچھ بہی اُسکا اثر معلوم ہو تو چاہئی زمین سے لپٹ جاوے تا یقین ہو کہ مین خاکی ہون نہ ناری کہا راوی نے اور ہم لگے کنکہیونسے دیکھنے
تہے آفتاب کو کہ کچھ باقی ہے یا نہین سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو باقی نہ رہا دنیا سے بہ نسبت اُسکی جو گذر چکا مگر اتنا کہ جتنا باقی ہی تمہارے اس دن سے بہ نسبت
اُسکی جو گذر چکا اُسمین سے **ف** اس باب مین مغیرہ بن شعبہ اور ابی زید بن خطب اور حذیفہ اور ابی مریم سے بہی روایت ہے اور ذکر کیا ہے ان راویوں نے کہ نبی صلی اللہ علیہ
وسلم نے خبر دی اُنکو اُس چیز کی کہ ہونیوالی تہی قیامت تک **مترجم** اس حدیث مین بڑی بڑی فوائد ہین اول مسنون ہونا خطبہ کا دوسرے جایز ہونا ان کا انسان کے
بیٹھنے کے لئے صحابہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی بہی تیسرے مذمت دنیا کی چوتہے اخبار ساتہ خلافت اور حکومت اُمت کے کہ ویسا ہی واقع ہوا پانچوین یہ کہ حکومت
مین آزمایش ہے بندونکی چھٹی تخویف دنیا اور عورتونکے شر و فساد و مکر و غا سی ساتوین ڈر نا خلق سے اظہار حق مین اور مامور ہونا اُسکے ساتہ آٹھوین مذمت
نقض عہد کی نوین درجات مردم کفر و ایمان مین اور تفاوت فیما بینہم دسوین تفاوت درجات غضب کی مین گیارہوین تفاوت درجات ادا کرنے مین اور تقاضا مین بارہوین
مذمت غضب کی تیرہوین دوا اُسکی چودھوین استدلال جایز ہونا حالت قلبی پر آثار سی چہرہ کے پندرہوین قلت عمر باقیہ دنیا **باب** ما جاء في أهل الشام باب اہل شام
کی فضیلت مین **عن** قُرَّةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا فَسَدَ أَهْلُ الشَّامِ فَلَا خَيْرَ فِيكُمْ لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي مَنْصُورِينَ لَا
يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْمٰعِيلَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمَدِينِيِّ هُمْ أَصْحَابُ الْحَدِيثِ **ترجمہ** روایت ہے قرہ سی کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
نے جب بگڑ جاوین شام کے لوگ پہر خیر نہین تم مین ہمیشہ رہیگا ایک فرقہ میری اُمت سے مدد کیا گیا نہ ضرر کریگا جو اُنکی مدد چھوڑ دی یہانتک کہ قایم ہوگی قیامت کہا محمد بن
اسمٰعیل نے کہ کہا علی بن مدینی نی وہ فرقہ اصحاب حدیث ہین **ف** اس باب مین عبداللہ بن حوالہ اور ابن عمر اور زید بن ثابت اور عبداللہ بن عمرو سے بہی روایت ہے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** بَهْزِ بْنِ حَكِيمٍ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيْنَ تَأْمُرُنِي قَالَ هٰهُنَا وَنَحَا بِيَدِهِ نَحْوَ الشَّامِ **ترجمہ** بہز سے مذکور
کے دادا سے مروی ہے کہ اُنہون نے عرض کی یا رسول اللہ کہان حکم فرماتی ہین آپ مجھکو یعنے ہجرت کا یا قیام کا فرمایا آپنے اسطرف اور اشارہ کیا آپنے مبارک ہاتہ سے شام کیطرف
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** طول و عرض ملک شام کا باب الخسف کے آخر مین گذرا اور فضیلت مین اُسکی بہت سی احادیث وارد ہوئین ہین اللہ تعالی اُسکی شان مین
فرماتا ہی وَنَجَّيْنٰهُ وَلُوطًا إِلَى الْأَرْضِ الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا لِلْعٰلَمِينَ یعنے نجات دی ہمنے ابراہیم اور لوط علیہما السلام کو اُس زمین کیطرف کہ برکت رکہی ہے ہمنے اُسمین تمام
جہان کے لوگونکے لئے **ف** برکت رکہی ہے اللہ تعالی نے ساتہ ارزانی غلہ کی اور کثرت اشجار و ثمار کے اور جریان عیون و انہار کے اور مبعوث ہوئے اکثر انبیا وہان سے اور ابی بن کعب
نے کہا اللہ تعالی نی اُسکو مبارک اسلئی فرمایا کہ کوئی میٹھا پانی نہین دنیا مین مگر جڑ اُسکی پہوٹی ہے صخرہ بیت المقدس کے نیچے سے حضرت عمر سے مروی ہے کہ اُنہون نے کعب احبار
سے فرمایا کہ تم سکونت کیون نہین اختیار کرتے مدینہ مبارک کی کہ مسجد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے اور مدفن مطہر آپکا اُنہون نے جواب دیا کہ اے امیر المؤمنین مینی کتاب
منزل من اللہ یعنے توراۃ مین پایا ہے کہ ارض شام کنز ہے اللہ تعالی کا زمین مین اور اُسمین ایک خزانہ ہے اللہ کے بندونکا یعنے عمدہ عمدہ بندگان خدا کی بود و باش ہے اور
عبداللہ بن عمرو سی مروی ہے کہ اُنہون نے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے قریب ہے کہ ہوگی ہجرت پر ہجرت سو بہتر ین مہاجرین وہ ہین
کہ ملک شام کو ہجرت کرین جو مسجد ہے ابراہیم علیہ السلام کا (منقول) یہ فقیر بفضل رب قدیر حرم محترم مین پہونچا اور وہانکی برکات سے فیضیاب ہوا اب آرزو ہی کہ اللہ تعالی
مسجد ابراہیم کو بہی دکہلاوے کہ اُسکی زیارت سی بہی آنکہین اس مسکین کی روشن اور نورانی ہون آمین یا رب العالمین **باب** لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ
رِقَابَ بَعْضٍ باب مقاتلہ بین المسلمین کے نہی مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ
بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ ہو جانا تم بعد میرے کافر کہ مارنے لگو گردن ایک دوسرے کی **ف** اس باب میں
عبداللہ بن مسعود اور جریر اور ابن عمر اور کرز بن علقمہ اور واثلہ بن اسقع اور صنابحی سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت نی مقاتلین فیما بینہم کو کافر

ما جاء فی فضل الشام

ما جاء لا ترجعوا بعدی کفاراً

تنبیہا او تشدیداً فرمایا یہی مراد ہے مستحل اس قتال کا **باب** ما جاء انہ تکون فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم باب اس فتنہ کی بیان میں کہ قاعد اسمیں بہتر ہے قائم سے **عن** بسر بن سعید ان سعد بن ابی وقاص قال عند فتنۃ عثمان بن عفان اشہد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انہا ستکون فتنۃ القاعد فیہا خیر من القائم والقائم خیر من الماشی والماشی خیر من الساعی قال افرأیت ان دخل علی بیتی وبسط یدہ الی لیقتلنی قال کن کابن آدم **ترجمہ** روایت ہے بسر بن سعید سے کہ سعد بن ابی وقاص نے کہا اس فتنہ کے وقت میں جو واقع ہوا تھا حضرت عثمان ذی النورین کے عہد مبارک میں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ایک فتنہ ایسا ہو گا کہ اسمیں بیٹھنے والا بہتر ہو گا کھڑے رہنے والے سے اور کھڑا رہنے والا بہتر ہو گا چلنے والے سے اور چلنے والا بہتر ہو گا دوڑنے والے سے کہا راوی نے عرض کی میں نے خبر دیجیے مجھکو کہ اگر کوئی آوے میرے گھر میں اور چلاوے مجھپر اپنا ہاتھ کہ قتل کرے مجھے تو میں کیا کروں فرمایا آپ نے ہو جا تو مانند ابن آدم کے یعنی مثل ہابیل کے کہ مقتول ہو گیا اور اپنے بھائی پر ہاتھ نہ اٹھایا **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور خباب بن ارت اور ابی بکرہ اور ابن مسعود اور ابی واقد اور ابی موسی اور خرشہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور زیادہ کیا اس اسناد میں ایک مرد اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بواسطہ سعد کے اور کئی سندوں سے سوا اس سند کے **مترجم** قصہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے مقتول اور شہید ہونیکا اوپر مذکور ہو چکا

باب ما جاء ستکون فتنۃ کقطع اللیل المظلم باب اس فتنہ کی بیان میں کہ مشابہ ہے شب تاریک کے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال بادروا بالاعمال فتنا کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع احدہم دینہ بعرض من الدنیا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کرلو اعمال صالحہ ان فتنوں سے پہلے کہ شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند میں صبحکو ہوتا ہے مرد مومن اور شام کو ہوتا ہے کافر اور شام کو ہوتا ہے مومن اور صبح کو ہوتا ہے کافر بیچیگا ایک انمیں کا اپنا دین سامان دنیا کی مد لے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ام سلمۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم استیقظ لیلۃ فقال سبحان اللہ ماذا انزل اللیلۃ من الفتنۃ ماذا انزل من الخزائن من یوقظ صواحب الحجرات یا رب کاسیۃ فی الدنیا عاریۃ فی الآخرۃ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جاگے ایک رات اور فرمایا سبحان اللہ کتنے اتری ہیں آجکی رات فتنہ کتنے اتری ہیں خزانہ کون ہے کہ جگا دے حجروں کی عورتوں کو یعنے امہات المومنین کو کہ بہت سی اوڑھنی پہننی والیاں ہیں دنیا میں کہ ننگی ہونگی آخرت میں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** بہت سے اوڑھنی والیاں الخ مراد اس سے وہ عورتیں ہیں جو باریک کپڑے پہنتی ہیں کہ بدن نظر آتا ہی یا مال حرام سے لباس بناتی ہیں کہ آخرت میں لباس تقوی سی محروم رہینگی یا بہت سے کپڑے پہنتی ہیں زینت کے لئے ولیکن اپنے اعضا نہیں ڈہانپتی ہیں جیسی اکثر اس زمانہ کی عورتیں ہیں **عن** انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال تکون بین یدی الساعۃ فتن کقطع اللیل المظلم یصبح الرجل فیہا مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا یبیع اقوام دینہم بعرض الدنیا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے قیامت سے قبل بہت سے فتنے شب تاریک کے ٹکڑوں کی مانند صبحکو ہو گا مرد اسمیں مومن اور شام کو کافر اور شام کو ہو گا مومن اور صبحکو کافر بیچیں گے بہت سی قومیں اپنے دین مال دنیا کی عوض میں **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور جندب اور نعمان بن بشیر اور ابی موسی سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** الحسن قال کان یقول فی ہذا الحدیث یصبح الرجل مؤمنا ویمسی کافرا ویمسی مؤمنا ویصبح کافرا قال یصبح محرما لدم اخیہ وعرضہ ومالہ ویمسی مستحلا لہ ویمسی محرما لدم اخیہ وعرضہ ومالہ ویصبح مستحلا لہ **ترجمہ** روایت ہے حسن سے کہ وہ کہتے تھے یہ جو حضرت نے فرمایا کہ صبح کو ہو گا مرد مومن اور شام کو کافر اور شام کو مومن اور صبح کو کافر مطلب اسکا یہ ہے کہ صبحکو حرام سمجھیگا خون اپنے بھائی کا اور عزت اور مال اسکا اور شام کو حلال سمجھیگا ان تینوں کو اور شام کو ہو گا حرام سمجھنے والا اپنے بھائی کی خون اور عزت اور مال کو اور صبحکو ہو گا حلال سمجھنے والا ان تینوں کو **مترجم** خلاصہ حسن کے قول کا یہ ہے کہ استحلال محرمات کا کفر ہے انتہی **عن** وائل بن حجر قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورجل یسألہ فقال ارأیت ان کان علینا امراء یمنعونا حقنا ویسألونا حقہم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسمعوا واطیعوا فانما علیہم ما حملوا وعلیکم ما حملتم **ترجمہ** روایت ہے وائل بن حجر سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ایک مرد آپ سے پوچھتا تھا پھر کہا اس سائل نے خبر دیجیے مجھے اگر ہوویں ہم پر ایسے حاکم کہ نہ دیویں ہمارا حق اور طلب

اور ہم سی اپنا حق تو مین کیا کرون فرمایا آپنے سنو تم انکی بات اور کہا مانو انکا کہ انپر ہے جو کچھہ اُنہوں نے اُٹھایا یعنے جو عمل کیا اور تمپر ہے جو تمنے اُٹھایا **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **مترجم** غرض یہہ کہ اگر وہ تمہارا حق نہ دین اموال غنیمت وغیرہ مین جب بھی تم انکی اطاعت کرو اور انپر خروج مت کرو اور تمہارا حق آخرت مین ملیگا جسپر
اُنکو انکے ظلم کی سزا ملیگی **بَابُ** فِي الْهَرْجِ باب قتل کے بیانمین **عَنْ** اَبِي مُوسٰى قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ وَرَائِكُمْ اَيَّامًا
يُرْفَعُ فِيهَا الْعِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الْهَرْجُ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْهَرْجُ قَالَ الْقَتْلُ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تمہارے بعد
ایک زمانہ ہے کہ اُٹھا لیا جاویگا اُسمین علم اور زیادہ ہوگا اُسمین ہرج عرض کے صحابہ نے یا رسول اللہ کیا ہے ہرج فرمایا آپنے قتل **ف** اسبابمین ابی ہریرہ اور خالد بن ولید
اور معقل بن یسار سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ رَدَّهُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَهِجْرَةٍ
اِلَيَّ **ترجمہ** روایت ہے معقل بن یسار سے پہونچائی اُنہوں نے یہہ حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے عبادت ایام قتال مین ایسی ہے جیسے ہجرت کرنا میری طرف
مترجم ایام قتال سے ایام فتنہ مُراد ہین **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے جانتے ہین ہم اسکو فقط معلی بن زیاد کی روایت سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي اتِّخَاذِ السَّيْفِ مِنْ خَشَبٍ
باب لکڑی کے تلوار بنانے کے حکم مین **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي اُمَّتِي لَمْ يُرْفَعْ عَنْهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ
ترجمہ روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب رکھی جاویگی تلوار میری امت مین نہ اُٹھائی جاویگی انکے درمیان سے قیامت تک **ف** یہ حدیث صحیح ہے
عَنْ عُدَيْسَةَ بِنْتِ اُهْبَانَ ابْنِ صَيْفِيٍّ الْغِفَارِيِّ قَالَتْ جَاءَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ اِلٰى اَبِي فَدَعَاهُ اِلَى الْخُرُوجِ مَعَهُ فَقَالَ لَهُ اَبِي اِنَّ خَلِيلِي وَابْنَ عَمِّكَ
عَهِدَ اِلَيَّ اِذَا اخْتَلَفَ النَّاسُ اَنْ اَتَّخِذَ سَيْفًا مِنْ خَشَبٍ فَقَدِ اتَّخَذْتُهُ فَاِنْ شِئْتَ خَرَجْتُ مَعَكَ قَالَتْ فَتَرَكَهُ **ترجمہ** روایت ہے عدیسہ سے کہا اُنہون
نے کہ آئے حضرت علی کرم اللہ وجہہ میرے باپ کے پاس اور بلایا انکو کہ نکلین وہ انکے ساتھہ یعنے لڑائی مین تو کہا انسے میرے باپ نے کہ میرے دوست اور تمہارے ابن عم یعنے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے عہد لیا مجھہ سے کہ جب اختلاف پڑے لوگونمین تو بناؤن مین تلوار لکڑی کی سو بنائی ہے مینے تلوار لکڑی کی پہر اگر آپ چاہین تو مین نکلون انکے ساتھہ
کہا اور یہ پہر چھوڑ دیا انکو حضرت علی رضی نے **ف** اسبابمین محمد بن مسلمہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبد اللہ بن عبید کی روایت سے
عَنْ اَبِي مُوسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ وَقَطِّعُوا فِيهَا اَوْتَارَكُمْ وَالْزَمُوا فِيهَا اَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ
وَكُونُوا كَابْنِ اٰدَمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فتنہ کے زمانہ مین توڑ ڈالو اپنی کمانین اور کاٹ ڈالو انکی زہین اور لازم پکڑو گوشہ مکان
کو اور ہو جاؤ ابن آدم کی مانند یعنے ہابیل کے مثل کہ مقتول ہوئے پر صبر کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبد الرحمن بن ثروان ابو قیس اودی کا نام ہے **مترجم**
لکڑی کی تلوار بنانا کنایہ ہے ترک قتال سے اور زمانہ فتن مین خلوت بہتر ہے جلوت سے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي اَشْرَاطِ السَّاعَةِ باب علامات قیامت کے بیانمین **عَنْ** اَنَسِ
بْنِ مَالِكٍ اَنَّهُ قَالَ اُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُحَدِّثُكُمْ اَحَدٌ بَعْدِي اَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ
حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ بیان کرونمین ایک حدیث کہ سنی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے نہ بیان کریگا کوئی
تمسے بعد میرے تحقیق کہ سُنی مینے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانیون سے ہے علم کا اُٹھہ جانا اور جہل کا پہیل جانا اور زنا کا ظاہر
ہو جانا اور شراب کا پیا جانا اور کثرت نساکی اور قلت رجال کی یہانتک کہ ہو گا پچاس عورتون پر حاکم ایک مرد **ف** اسبابمین ابی موسیٰ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** الزُّبَيْرِ بْنِ عَدِيٍّ قَالَ دَخَلْنَا عَلٰى اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَشَكَوْنَا اِلَيْهِ مَا نَلْقٰى مِنَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا مِنْ عَامٍ اِلَّا وَالَّذِي
بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتّٰى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عدی سے کہا داخل ہوا مین انس بن مالک کے پاس اور
شکایت کیے ہمنے اُن امور کی جو پہونچی ہمکو حجاج سے سو کہا انس نے کوئی سال ایسا نہین ہے کہ بعد اسکے اس سے بدتر نہو یہانتک کہ ملاقات کرو گے تم اپنے رب سے سُنا مینے یہ تمہارے نبی
سے صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهُ
اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک زمین ایسی جہل سے نہ بہر جاوے کہ نہ کہا جاوے گا اُسمین اللہ اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے

روایت ہم سے محمد بن مثنی نے انہوں نے خالد بن حارث سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے مانند اسکی اور مرفوع نہیں کیا اور یہ زیادہ صحیح ہی اول سے **عن** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدَ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ بْنُ لُكَعٍ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہ ہوگی یہانتک کہ بڑا نصیبہ ور دنیا مین لکع ابن لکع ہووے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور نہین جانتے ہم اسے مگر عمرو بن ابی عمرو کی روایت سے **مترجم** لکع بضم لام وفتح کاف لئیم او رغلام او راحمق و بیوقوف کو کہتے ہین مراد یہ ہے کہ حمقا کو امارت اور تونگری ہوگی جنکی پُشت ہا پشت سے ہو دنی اور حماقت وراثتہ چلی آتی ہو **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقِيْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ قَالَ فَيَجِيْءُ السَّارِقُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِيْ وَيَجِيْءُ الْقَاتِلُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَتَلْتُ وَيَجِيْءُ الْقَاطِعُ فَيَقُوْلُ فِيْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِيْ ثُمَّ يَدَعُوْنَهُ فَلَا يَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قے کر دیگی زمین اپنے جگر کے ٹکڑے مثل ستونوں کے سونے اور چاندی سے فرمایا آپنے پھر آویگا چور اور کہیگا اسی کے لئے کاٹا گیا میرا ہاتھ اور آویگا قاتل اور کہیگا اسی کے لئے مینے خون کیا اور آویگا قاطع رحم اور کہیگا اسی لئے مینے قطع رحم کیا پھر چھوڑ دینگے سب لوگ اور کچھ نہ لینگے اُسمین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا فَعَلَتْ اُمَّتِیْ خَمْسَ عَشْرَةَ خَصْلَةً حَلَّ بِهَا الْبَلَاءُ قِيْلَ وَمَا هِیَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِذَا كَانَ الْمَغْنَمُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَاَطَاعَ الرَّجُلُ زَوْجَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَبَرَّ صَدِيْقَهٗ وَجَفَا اَبَاهُ وَارْتَفَعَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلُبِسَ الْحَرِيْرُ وَاتُّخِذَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ اَوْ خَسْفًا اَوْ مَسْخًا **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب کرنے لگے میری امت پندرہ کام اُتر یگی اُنپر بلا کہین پوچھا اصحاب نے کونسی کام ہین وہ یا رسول اللہ فرمایا آپنے جب ہوجاوے مال غنیمت دولت اور ہوجاوے امانت غنیمت اور زکوۃ چٹی اور کہا مانے آدمی اپنی جورو کا اور ناراض کرے اپنی ماں کو اور احسان کرے اپنی دوست سے اور ظلم کرے اپنی باپ پر اور بلند ہوں آوازین مسجدوں مین اور چودھری قوم کا رزالہ ہو اور تعظیم کیجاوے آدمی کے اُسکی شر کے خوف سے اور پئے جاوین شراب اور پہنی جاوین ریشمی کپڑے اور لیجاوین گانیوالی لونڈیاں اور باجے اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر ہو اُسوقت سُرخ ہوا کے یا خسف و مسخ کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے علی رضی اللہ عنہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور نہین جانتے ہم کہ کسی نے روایت کی ہو یہ حدیث یحیی بن سعید سے سوا فرج بن فضالہ کے اور کلام کیا ہی اُنمین بعض اہل حدیث نے اور ضعیف کہا بسبب قلت حافظہ اُنکے کے اور روایت کی اُنسے وکیع اور کئی اماموں نے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اتُّخِذَ الْفَیْءُ دُوَلًا وَالْاَمَانَةُ مَغْنَمًا وَالزَّكٰوةُ مَغْرَمًا وَتُعُلِّمَ لِغَيْرِ الدِّيْنِ وَاَطَاعَ الرَّجُلُ امْرَاَتَهٗ وَعَقَّ اُمَّهٗ وَاَدْنٰی صَدِيْقَهٗ وَاَقْصٰی اَبَاهُ وَظَهَرَتِ الْاَصْوَاتُ فِی الْمَسَاجِدِ وَسَادَ الْقَبِيْلَةَ فَاسِقُهُمْ وَكَانَ زَعِيْمُ الْقَوْمِ اَرْذَلَهُمْ وَاُكْرِمَ الرَّجُلُ مَخَافَةَ شَرِّهٖ وَظَهَرَتِ الْقَيْنَاتُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ وَلَعَنَ اٰخِرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اَوَّلَهَا فَلْيَرْتَقِبُوْا عِنْدَ ذٰلِكَ رِيْحًا حَمْرَاءَ وَزَلْزَلَةً وَخَسْفًا وَمَسْخًا وَقَذْفًا وَاٰيَاتٍ تَتَابَعُ كَنِظَامٍ بَالٍ قُطِعَ سِلْكُهٗ فَتَتَابَعَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ ٹھیرایا جاوے مال غنیمت دولت اور امانت غنیمت اور زکوۃ چٹی اور علم سیکھا جاوے غیر دین کے لئے اور کہا مانے مرد اپنی بیوی کا اور نافرمانی کرے ماں کی اور ملے دوستوں سے اور دور رہے اپنے باپ سے اور بلند ہوں آوازین مسجدوں مین اور سردار ہو قبیلہ کا فاسق اُنکا اور چودھری ہو قوم کا رزالہ اُنمین کا اور تعظیم کیجاوے آدمی کی اُسکی شر کے خوف سے اور پھیل پڑین گانیوالیاں اور باجے اور پیجاوے شراب اور لعنت کرے آخر امت اول کو پس منتظر رہو اُسوقت سُرخ ہوا اور زلزلہ اور خسف اور مسخ اور آسمان سے پتھر برسنے کے اور ظہور آیات کی کہ پے در پے ظاہر ہون گویا کہ ٹوٹ گیا پرانا تاگا کسی لڑیکا سو لڑی در پے گرنے لگے دانے یعنے ایسا جلدی جلدی آثار قیامت کا ظہور ہوگا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَتٰی ذَاكَ قَالَ اِذَا ظَهَرَتِ الْقِيَانُ وَالْمَعَازِفُ وَشُرِبَتِ الْخُمُوْرُ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس امت مین خسف و مسخ و قذف ہے سو عرض کی ایک مرد نے مسلمانوں مین سے یا رسول اللہ کب ہوگا یہ فرمایا جبکہ پھیل پڑین گانیوالیاں اور باجے اور پیجاوے شراب **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہی یہ اعمش سے

انہون نے روایت کی عبدالمومن بن ساباط سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **باب** ما جاء فی قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا و الساعۃ کھاتین باب بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور قیامت کے قرب مین **عن** المستورد بن شداد الفہری رواہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال بعثت انا فی نفس الساعۃ فسبقتھا کما سبقت ھذہ ھذہ لاصبعیہ السبابۃ والوسطی **ترجمہ** روایت ہے مستورد بن شداد سے روایت کی انہون نے یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے بھیجا گیا ہون مین نفس قیامت مین پھر آگے بڑھ گیا مین اُس سے جیسا کہ آگے بڑھ گئی یہ انگلی اُس انگلی سے اور اشارہ کیا آپ نے شہادت اور بیچ کی انگلی کی طرف **ف** یہ حدیث غریب ہے مستورد بن شداد کی روایت سے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **مترجم** نفس قیامت سے مراد ہی وقت قیام قیامت اسکا اور غرض مولف کی یہ کہ جیسا کہ آپ نے قیامت کو ذی نفس ٹھیرایا مثل انسان کے یعنے جیسا قریب ہے گذرنیوالا اپنے نزدیک والی کے دم سے آگاہ ہوتا ہی ویسا مین قیامت کے دم سے آگاہ ہوا بسبب قرب کے اور مبعوث ہوا مین اُسکے ظہور اشراط کے وقت مین اور بعضی روایتون مین نسم الساعۃ بھی وارد ہوا ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت انا والساعۃ کھاتین واشار ابو داؤد بالسبابۃ والوسطی فما فضل احداھما علی الاخری **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا گیا مین اور قیامت مانند اسکے اور اشارہ کیا ابو داؤد نے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے پھر کیا ہی زیادتی ایک کی دوسری پر یعنے بہت تھوڑی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین اشارہ ہی قرب قیامت کی طرف مجازاً اور اگر ساری دنیا کی عمر کو زمان آدم سے قیامت تک مثل ایک انسان کے فرض کرین تو جو فرق ہی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی مین نکلیگا اتنا ہی زمانہ آنحضرت کے وقت سے قیامت تک ہے **باب** ما جاء فی قتال الترک باب ترک سے قتال کے بیان مین **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما نعالھم الشعر ولا تقوم الساعۃ حتی تقاتلوا قوما کان وجوھھم المجان المطرقۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت نہ ہوگی یہان تک کہ تم لڑوگے ایک قوم سے کہ نعلین انکی بالون کی ہین اور قیامت قائم نہ ہوگی یہان تک کہ لڑو تم ایک قوم سے کہ مونہہ انکے مثل ڈھالون تہ بر تہ کے ہین **ف** اس باب مین ابی بکر صدیق اور بریدہ اور ابی سعید اور عمرو بن تغلب اور معاویہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین خطاب ہے عرب کو اور کئی حدیثون مین عرب اور ترک کے مقاتلہ کی خبر آئی ہے اور بخاری مین مروی ہے کہ قائم نہوگی قیامت یہانتک کہ لڑوگے تم خوز و کرمان سے کہ ایک قوم ہے عجم سی سرخ روی اور ایک لفظ مین چوڑی مونہہ چھوٹی ناک خورد چشم آیا ہے گویا کہ مونہہ انکے ڈھالین ہین تہ بر تہ اور ارشاد مین کہا ہے کہ نعلین انکی جلود مونڈ سے ہی جو غیر مدبوغ ہو اور احتمال ہے کہ کثرت بالونکی مراد ہو کہ بال انکے پامال ہوتے ہین جیسے کہ نعل پامال ہوتی ہے انتہی مگر یہ احتمال خیر ظاہر حدیث کے بعید معلوم ہوتا ہے اور ایک روایت مین آیا ہے کہ ترک کو چھوڑ دو جبتک کہ ترک کرین وہ تمکو اور ایک روایت مین آیا ہی کہ وہ اصحاب باس شدید ہین اور صاحبان غنایم قلیلہ اور چھٹی صدی مین خروج کیا چنگز خان نے اور فتنہ اُسکا تمامی قریٰ وامصار مین پہونچا اور اسکے قبل بھی عرب اور ترک کے درمیان کئی مقاتلہ ہوے اور تاج الدین سبکی نے طبقات مین کہا ہے کہ نہین ہوا کوئی فتنہ مثل فتنہ تتار کے جب سے پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے دنیا کو اسلئے کہ ویران کیا انہون نے مساجد کو خراب کیا معابد کو بیچراغ کیا امصار کو برباد کیا دیار کو جلایا مصاحف و کتب کو قتل کیا مردونکو قید کیا عورتونکو پیٹ پہاڑ ڈالی مستورات کے اور انکا اولاد کو انکے بطون سے انتہی **باب** ما جاء اذا ذھب کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ باب اسکے بیان مین **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا ھلک کسریٰ فلا کسریٰ بعدہ واذا ھلک قیصر فلا قیصر بعدہ والذی نفسی بیدہ لتنفقن کنوزھما فی سبیل اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہلاک ہوجاویگا کسریٰ تو اسکے بعد نہین اُسکے بعد اور جب ہلاک ہوجاویگا قیصر تو پھر کوئی قیصر اسکے بعد نہین اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جسکے تعالیٰ روح اُسکے قبضہ قدرت مین ہے بیشک تم خرچ کروگی خزانے کسریٰ و قیصر کے اللہ کی راہ مین یعنے جہاد مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** کسریٰ لقب ہے شاہ فارس کا اور قیصر لقب ہے سلطان روم کا اور زمانہ مین حضرت عمرؓ اور عثمان ذوالنورین کے اکثر ممالک روم و فارس فتح ہوے بدولت مسلمانون کے عنہ کہ تفصیل اُسکی کتب تواریخ مین مذکور ہے **باب** لا تقوم الساعۃ حتی تخرج نار من قبل الحجاز باب حجاز کے بیان مین **عن** سالم بن عبد اللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ستخرج نار من حضرموت او من نحو بحر حضرموت قبل یوم القیمۃ تحشر الناس قالوا یا رسول اللہ فما تامرنا فقال علیکم بالشام **ترجمہ** روایت ہے سالم

قیامت کے روز تک حجاز کی طرف سے یا یہ فرمایا کہ نکلیگی حضرموت کی دریا کیطرف سے ایک آگ حضرموت سے یا یہ فرمایا کہ نکلیگی بیچ ہانکیگی لوگونکو عرض کیا صحابہ نے پہر آپ کیا حکم فرماتے ہین ہمکو فرمایا اختیار کرو تم سکونت شام کی **ف** اس باب مین حذیفہ بن اسید اور انس اور ابوہریرہ اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے **باب** لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْرُجَ كَذَّابُوْنَ باب خروج کذابین کے بیان مین

عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يُبْعَثَ كَذَّابُوْنَ دَجَّالُوْنَ قَرِيْبٌ مِّنْ ثَلَاثِيْنَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ اَنَّهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت قایم نہوگی جبتک کہ نہ اٹھین کذابون دجالون قریب تیس شخصون کے ایک ایک ان مین سے دعوی کرتا ہوگا کہ وہ رسول ہے اللہ تعالی کا **ف** اس باب مین جابر بن سمرہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** انہین مین سے ہے اسود عنسی صاحب صنعا اور مسیلمہ کذاب صاحب یمامہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ آپکی ہاتہ مین دو کنگن ہین سونے کے پہر برے لگے وہ آپکو تو حکم ہوا کہ پہونک دو اُنکو پہونک دیا آپنے اور دونون اُڑ گئی سو تاویل کی آپنے کہ یہہ دونون کنگن سے مراد کذابان مذکور ہین پس اسود عنسی ایک مرد شعبدہ باز تہا اور دو شیطان اُسکے مسخر تہے کہ احوال مردم کی خبر دیتے تہے ایک شقیق دوسرا سحیق نامی اور ایک خر معلّم اُسکے ساتہ تہا کہ جب اُسی کہتے کہ اپنے رب کو سجدہ کر اُسی سجدہ کرتا تہا اسی لئے اُسے ذوالحمار کہتے تہی اہل نجران مرتد ہوکر اُسکے مطیع ہوے اور وہ ملعون چہہ سو آدمی لیکر صنعا مین اُترا اور فیروز کے ہاتہ سے مارا گیا نام اُسکا عیہلہ بن کعب تہا دوسرا مسیلمہ کذاب کہ وحشی قاتل حمزہ کے ہاتہ سے مقتول ہوا اور جہنم مین پہونچا اور وہ ملعون سجع ناموزون گہرتا تہا اور مقابلہ قرآنکا قصد کرتا تہا چنانچہ یہ عبارت اُسکی اشارت اُسکی ہے اَلْفِيْلُ مَا الْفِيْلُ لَهٗ خُرْطُوْمٌ طَوِيْلٌ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ خَلْقِ رَبِّنَا الْجَلِيْلِ تیسرا انہین ابن صیاد ہے مگر اُسی دجال کبیر کہین اور حافظ ابن حجر نے فتح الباری مین ترجیح دی اسکو دی ہے کہ وہ دجال کبیر نہین چنانچہ روایت تمیم داری کی بھی اسی پر دال ہے چوتہا طلیحہ بن خویلد اسدی کہ بنی اسد مین ظاہر ہوا کہ نواحی خیبر مین ہے اور غطفان نے اُسکی مدد کی اور بعد دعوی نبوت کے تائب ہوا اور رجوع کیا اسلام کی طرف زمان ابوبکر مین پانچوین سجاح بنت سوید عورت نے دعوی نبوت کیا تمام قبیلہ تمیم اُسکی نصرت پر مجتمع ہوگئے وہ مسیلمہ کذاب کے نکاح مین آئی اور اپنی نبوت باطلہ اپنے خصم کو بخشدی اور اپنی مہر مین نماز عصر لیکر امت ملعونہ سے معاف کردی شاطی نے کہا بنوتمیم اب تک نماز عصر نہین پڑہتے اور کہتے مین کہ یہہ مہر ہے ہماری کریمہ کا اسکو ہم ہاتہ سے نہ دینگے پہر سجاح زمان معاویہ مین مشرف باسلام ہوئی چہٹا مختار ثقفی کہ ابن زبیر کے زمانہ مین ظاہر ہوا اسکا دعوی تہا کہ مجہپر وحی آتی ہے اور مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مختار ہون چنانچہ اسماء سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ نکلینگے ثقیف سے تین شخص کذاب و زیال و مبیر روایت کیا اسکو ابونعیم بن حمادنی اور ایک روایت مین ہے کہ نکلیگا ثقیف سے کذاب و مبیر کہا ہی مراد کذاب سے مختار بن عبید ثقفی ہے اور مراد مبیر سے حجاج بن یوسف ساتوان متنبی شاعر مشہور کہ بعد دعوی نبوت تائب ہوا آٹہوان بہبود کہ معتمد باللہ کے زمانہ مین ظاہر ہوا اُسکا دعوی تہا کہ مجہے خلق کیطرف بہیجا ہے کہ رسالت ادا کرون اور دعوی کرتا تہا کہ مجہے مغیبات پر اطلاع حاصل ہے نوان یحیی زکرویہ قرمطی کہ مکتفی باللہ کی خلافت مین ظاہر ہوا دسوان بعد اسکے بہائی اسکا ظاہر ہوا حسین اُسکے بعد ابن عم اسکا عیسے بن مہرویہ کہ اُسنے گمان کیا کہ آیہ یا ایہا المدثر مین بلفظ مدثر خطاب اُسیکو ہی اور غلام مطوق کو اپنے نور کے ساتہ سے اسکے ملک شام پر غالب ہوا اور بہت تباہی اور خرابی کی اور اولاد انبیا اُسنے منابر پر بد دعائی کہ وہ مارا گیا لعنة اللہ علیہ اور زمانہ مقتدر مین ابوطاہر قرمطی ظاہر ہوا کہ حجر اسود کو کعبہ سے کہود کر لیگیا اور زمانہ راضی باللہ مین محمد بن علی شلمغانی ظاہر ہوا کہ اُسے ابن ابی العراق کہتی تہی اور اُسنے مشہور کیا کہ مدعی الوہیت ہے اور زندہ کرتا ہے مردہ کو پس المرغیث کے ساتہ مقتول و مصلوب ہوا اور خلافت مطیع باللہ مین ایک قوم ظاہر ہوئی قائل تناسخ اور انہین ایک جوان تہا کہ گمان کرتا تہا کہ روح حضرت علی کی اُسمین انتقال کر کے ہی اور اُسکی بیوی حضرت فاطمہ کے انتقال روح کی مدعی تہی اپنے مین اور اُسنے یہہ بھی گمان کیا تہا کہ مین جبرئیل ہون پہر بعد زدوکوب کے اُسنے اپنی کو سید و منین منسوب کیا اور بحکم معز الدولہ رہا ہوا اور خلافت مستظہر مین ایک شخص ظاہر ہوا نواحی نہاوند مین اور دعوی نبوت کیا اور الجماعت اُسکے ساتہ ہوگئی پہر وہ بعد گرفتاری مقتول ہوا اور ایک جماعت نے مردون عورتونکی مغرب مین ظہور کیا انمین ایک مرد تہا موسوم بہ لا کہ مدعی تہا کہ حدیث مین جو وارد ہوا ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ اُس لا سے مین مراد ہون یعنے میرے نام لا نبی ہے اور انہین مین ہی عمار نامی ساحر کہ ابو جعفر کے ہاتہ سے مقتول ہوا اور اُنہی مین ایک عورت ہے کہ مدعیہ نبوت تہی جب اُس سے کہتے کہ حضرت نے فرمایا ہے لا نبی بعدی وہ کہتی کہ حضرت نے نفی کی ہے نبی کی نہ نبیہ کی اور مین تو نبیہ ہون

بیت المقدس مین ایک یہودی[23] نے دعوی کیا کہ وہ مسیح بن مریم علیہما السلام ہے مرد خوش بیان شیرین زبان تہا جب اُسے اُوتارا جاتا تہا بہاگ گیا بعد گرفتاری مسلمان ہوا ایک اور مرد[23] نے دعوی مہدی ہونیکا کیا اور مقتول ہوا اور ہندوستان مین سنہ نہصد ہجری مین اکبر[24] بادشاہ ظاہر ہوا اور دعوی نبوت بلکہ خدائی کا کیا اور عباد و مشائخ ان دیار پر ظلم و جفا کیا اور ایک نیا دین نکالکر دین الٰہی کے ساتہ موسوم کیا اور فتنہ عظیم اور غوغای فخیم اُس سے ظاہر ہوا ابو الفضل اور فیضی دونون اُسکی خوشامد و مین سعی تہی اور لوگون کو اُسکے باطل کیطرف دعوت کرتے تہے چنانچہ کسی شاعر نے لکہا ہے **بیت** فدایا ہ د ہدا زعلیس بدمذہب ﴿ خراب کرد ابو الفضل شاہ اکبر را ﴿ اور از انجملہ[22] تن[22] ہندی کہ اُسنے دعوی صحابیت کیا حالانکہ ظہور اُسکا قرن سادس مین ہوا اور بہت سی خرافات لوگون نے اُسکے باب مین کہی ہے اور وہ ایک جہوٹا خبیث تہا اور منجملہ مدعیان نبوت اسحاق[24] اخرس کہ آخر مین خلافت سفاح کے ظاہر ہوا اور دعوی نبوت کیا اور خلق کثیر اُسکے تابع ہوئی اور بصرہ اور عمان وغیرہ مین غالب ہوا آخر مقتول ہوا اور فارس بن یحییٰ ساباطی خلافت معز مین بلدۂ تنیس مین مدعی نبوت ہوا اور بذریعہ شعبدہ احیاء اموات و ابراء ابرص وغیرہ کو اپنا معجزہ قرار دیا اور ایک مرد[25] عی نے ایک عصا بنایا اور مسالک موسوی اختیار کیا اور عصا نظر خلایق مین اژدہا ہوجاتا تہا اور نظار کی سحر ہوجاتی تہی اور ہامون[26] کے زمانہ مین عبد اللہ بن میمون نے دعوی نبوت کیا مامون نے اُسکو قید کیا یہانتک کہ قید ہی مین دار البوار کو واصل ہوا رحم ﴿ **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ اُمَّتِیْ بِالْمُشْرِکِیْنَ وَحَتّٰی یَعْبُدُوا الْاَوْثَانَ وَاِنَّہٗ سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّھُمْ یَزْعُمُ اَنَّہٗ نَبِیٌّ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے قیامت قایم نہوگی یہانتک کہ ملحق ہوجاینگے کئی قبیلے میری امت کے مشرکون سے اور یہانتک کہ پوجینگے اوثان کو اور قریب ہے کہ ہونگے میری امت مین تیس جہوٹے کہ ہر ایک دعوی کرتا ہوگا کہ وہ نبی ہے اور فرمایا مین خاتم النبیین ہون کوئی نبی نہین بعد میرے **ف** یہ حدیث صحیح **مترجم** اوثان جمع ہے وثن کی جیسے اوطان جمع ہی وطن کی اور وثن وہ ہے کہ جسکو جثہ ہے بنایا گیا جواہر ارض سے یا خشب و حجارہ سے مثل صورت آدمی کی اور صنم تصویر ہی بغیر جثہ کی کاغذ یا دیوار پر کہینچی ہو یا کسی اور چیز پر اور بعضون نے کہا ہی کہ دونون برابر ہین اور کبہی وثن کو غیر صورت کے لئے استعمال کرتے ہین اس صورت مین عام ہوگا معنے اول سے اور اسی قبیل سے ہی حدیث عدی کی کہ کہا انہون نے حاضر ہوا مین خدمت مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور میرے گلے مین صلیب تہے سونیکی سو فرمایا اَلْقِ ھٰذَا الْوَثَنَ عَنْکَ یعنے دور اس وثن کو اپنے سی اور بعضون نے کہا ہی معبود باطل اگر جسم و صورت رکہتا ہی صنم ہے ورنہ وثن اور جمع اسکی کبہی وثان بہی آتی ہے چنانچہ ابن عباس نے اِنْ یَّدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖٓ اِلَّآ اِنٰثًا پڑہا ہے کہ اصل مین وثنا تہا واو ہمزہ سے بدلگیا اور قرارت مشہور اناثا ہی اور داخل ہین اس خبر مین ہیشہ پرست شدہ پرست گور پرست پیر پرست شجر پرست حجر پرست علیہ پرست جہنڈہ پرست چہڑی پرست غرضکہ جو غیر خدا کے ساتہ افعال عبادت بجالاتی ہین مثل سجدہ و رکوع وغیرہ کے جو مخصوص ہی باری تعالٰی کے ساتہ سب ملحق بالمشرکین ہین نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْھُمْ وَمِنْ اَفْعَالِھِمْ اور تفصیل کذابون کی اوپر گذری **باب** مَا جَآءَ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ باب بنی ثقیف کی کذاب و مبیر کے بیان مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے بنی ثقیف کے قبیلہ مین ایک کذاب ہوگا اور دوسرا ہلاک کرنیوالا **ف** اسباب مین اسماء بنت ابی بکر سے بہی روایت ہے روایت کی ہم سے عبد الرحمن بن واقد نے انہون نے شریک سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عمر کی روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے ہین کہ نام عبد اللہ بن عصم اور اسرائیل کہتے ہین عبد اللہ بن عصمہ اور کہا گیا ہے کہ کذاب ہے مراد مختار بن ابی عبید ثقفی ہے اور مبیر سے مراد حجاج بن یوسف ثقفی روایت کی ہم سے ابو داود سلیمان بن سلم بلخی نے انہون نے نضر بن شمیل سے انہون نے ہشام بن حسان سے کہ کہا ہشام نے شمار کیا مقتولان حجاج کو جنکو قتل کیا باندہکر یا ان مقتولون کی گنتی ایک لاکہ بیس ہزار تک معاذ اللہ من ہذا الظلم **باب** مَا جَآءَ فِی الْقَرْنِ الثَّالِثِ باب قرن ثالث کے بیان مین **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَیْرُ النَّاسِ قَرْنِیْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَھُمْ ثُمَّ یَاْتِیْ مِنْ بَعْدِھِمْ قَوْمٌ یَّتَسَمَّنُوْنَ وَیُحِبُّوْنَ السِّمَنَ یُعْطُوْنَ الشَّھَادَۃَ قَبْلَ اَنْ یُّسْاَلُوْھَا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے فرماتے تہے بہتر سب لوگون مین میرے زمانہ کی لوگ ہین پہر جو اُنکے بعد ہون پہر جو اُنکے بعد ہون پہر آوینگے بعد اُنکے ایک لوگ کہ فربہ ہوجاینگے اور دوست رکہینگے فربہی کو اور گواہی دینگے قبل طلب کے **ف** اسی روایت کی ہم بن فضیل نے یہہ حدیث اعمش سے انہون نے علی بن مدرک سے انہون نے ہلال بن یساف سے اور روایت کی اور لوگون نے حفاظ سی اعمش سے انہون نے ہلال بن یساف سی

اور نہیں ذکر کیا اُنہوں نے علی بن مدرک کا اسمین اور ایک نسخہ سے حسین حریث نے اُنہوں نے وکیع سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ہلال بن یساف سے اُنہوں نے عمران بن حصین سے اُنہوں نے ذکر کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کی حدیث مانند اسکے اور یہ میرے نزدیک صحیح زیادہ ہے محمد بن فضیل کے حدیث سے اور تحقیق کہ روایت کی گئی یہ حدیث کئی سندوں سے عمران بن حصین سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عمران بن حصين قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم خير امتي القرن الذي بعثت فيهم ثم الذين يلونهم قال ولا اعلم اذكر الثالث ام لا ثم ينشؤ اقوام يشهدون ولا يستشهدون ويخونون ولا يؤتمنون ويفشو فيهم السمن **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری اُمت کے لوگوں میں بہتر اُس زمانے کے لوگ ہیں جنمیں میں مبعوث ہوا پھر جو اُنکے بعد میں کہا راوی نے نہیں جانتا میں کہ ذکر کیا تیسرے زمانہ کا بھی یا نہیں یعنے ثم الذین یلونہم ایکبار فرمایا یا دوبار پھر فرمایا پیدا ہونگے اُنکے بعد تو میں کہ گواہی دینگے اور کوئی طالب نہ ہوگا اُن کی گواہی اور خیانت کرینگے اور امین نہونگے اور ظاہر ہوگی اُنمیں فربہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **ترجمہ** یتسمنون فربہی چاہینگے یا دعویٰ کرینگے اُن بزرگیوں کا کہ اُنمیں نہونگی اور بعضوں نے کہا جمع کرینگے مالکو اور بعضوں نے کہا کہ بہت کھاتے پیتے ہونگے یا دوست رکھینگے توسع کو ماکل و مشارب میں کہ موجب فربہی ہے

باب ما جاء في الخلفاء **عن** جابر بن سمرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يكون من بعدي اثنا عشر اميرا قال ثم تكلم بشيء لم افهمه فسألت الذي يليني فقال قال كلهم من قريش **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہونگے میرے بعد بارہ امیر کہا راوی نے پھر کلام کیا حضرت نے کہ میں نہ سمجھا سو پوچھا میں نے اپنے پاس والے سے تو کہا اُسنے کہ فرمایا آپ نے وہ بارہ امیر سب کے سب قریش میں سے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے جابر بن سمرہ سے روایت کی ہم سے ابو کریب نے اُنہوں نے عمر بن عبید سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی بکر بن ابی موسیٰ سے اُنہوں نے جابر بن سمرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اس حدیث کے یہ حدیث غریب ہے سمجھی جاتی ہے جابر کی روایت سے بواسطہ ابی بکر بن ابی موسیٰ کے اور اس باب میں ابن مسعود اور عبد اللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے **عن** زياد بن كسيب العدوي قال كنت مع ابي بكرة تحت منبر ابن عامر وهو يخطب وعليه ثياب رقاق فقال ابو بلال انظروا الى اميرنا يلبس ثياب الفساق فقال ابو بكرة اسكت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من اهان سلطان الله في الارض اهانه الله **ترجمہ** روایت ہے زیاد بن کسیب عدوی سے کہا کہ تھا میں ساتھ ابی بکرہ کے ابن عامر کے منبر کے نیچے اور وہ خطبہ پڑھتا تھا اور اُسکے بدن پر باریک کپڑے تھے سو کہا ابو بلال نے دیکھو ہمارے امیر کو پہنتا ہے کپڑے فاسقوں کے سو کہا ابوبکرہ نے چپ رہ کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو شخص کہ اہانت کرے اللہ کے بنائے ہوئے بادشاہ کی زمین میں ذلیل کریگا اُسکو اللہ تعالیٰ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب ما جاء في الخلافة باب خلافت کے بیان میں **عن** سفينة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الخلافة في امتي ثلاثون سنة ثم ملك بعد ذلك ثم قال لي سفينة امسك خلافة ابي بكر ثم قال وخلافة عمر وخلافة عثمان ثم قال امسك خلافة علي فوجدناها ثلثين سنة قال سعيد فقلت له ان بني امية يزعمون ان الخلافة فيهم قال كذبوا بنو الزرقاء بل هم ملوك من شر الملوك **ترجمہ** روایت ہے سفینہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت راشدہ میری اُمت میں تیس برس تک ہے پھر ہو جاویگی سلطنت بعد اسکے پھر کہا مجھ سے سفینہ نے گن لے تو خلافت ابی بکر کو پھر خلافت عمر اور عثمان کو پھر گن لے خلافت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سو گنا ہمنے اور پایا اُسکو تیس سال کہا سعید نے پھر کہا میں نے سفینہ سے کہ بنی امیہ دعویٰ کرتے ہیں کہ خلافت اُنمیں ہے کہا سفینہ نے جھوٹے ہیں بنی الزرقا بلکہ وہ بادشاہ ہیں بدترین بادشاہوں میں سے **ف** اس باب میں عمر اور علی سے بھی روایت ہے اور کہا اُن دونوں نے کہ ولیعہد مقرر نہیں کیا کسیکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خلافت کے واسطے یہ حدیث حسن ہے روایت کی اسکو کئی لوگوں نے سعید بن جمہان سے اور نہیں جانتے ہم اُسکو مگر اُنہیں کی روایت سے **عن** عبد الله بن عمر قال قيل لعمر بن الخطاب لو استخلفت قال ان استخلف فقد استخلف ابو بكر وان لم استخلف لم يستخلف رسول الله صلى الله عليه وسلم وفي الحديث قصة طويلة **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ کہا گیا حضرت عمر سے کاش کہ خلیفہ کر دیتے آپ کسیکو تو فرمایا اُنہوں نے اگر میں خلیفہ کروں تو خلیفہ کیا ہے ابوبکر نے یعنے اُنکی اقتدا ہوگی اور اگر نہ خلیفہ کروں تو خلیفہ نہیں کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے اُنکی سنت ہوگی اور اس حدیث میں ایک قصہ طویل ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی گئی کئی سندوں سے

خلفاء کا بیان

خلافت کا بیان

ابن عمر سے **باب** ما جاء ان الخلفاء من قريش الى ان تقوم الساعة باب خلافت قریش میں ہونیکے بیان میں **عن** عبد اللہ بن ابی الہذیل يقول
كان ناس من ربيعة عند عمرو بن العاص فقال رجل من بكر بن وائل لتنتهين قريش او ليجعلن الله هذا الامر في جمهور من العرب
غيرهم فقال عمرو بن العاص كذبت سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قريش ولاة الناس في الخير والشر الى يوم القيمة
ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن ابی الہذیل سے کہتے تھے کہ کچھ لوگ ربیعہ کے عمرو بن العاص کے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ایک مرد نے بکر بن وائل سے چاہیے کہ باز رہیں قریش نہیں تو کر دیگا
اللہ تعالیٰ اس امر خلافت کو جمہور عرب میں سوا انکے سو کہا عمرو بن العاص نے جھوٹ کہا تو نے سنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے قریش حاکم
ہیں آدمیوں کے خیر و شر میں قیامت کے دن تک یعنی مستحق حکومت ہیں **ف** اس باب میں ابن عمر اور ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے
عن عمر بن الحكم قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا يذهب الليل والنهار حتى يملك رجل من الموالي
يقال له جهجاه **ترجمہ** روایت ہے عمر بن حکم سے کہا کہ سنا میں نے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نجاویں گے رات اور دن یہانتک کہ سلطنت کریگا ایک مرد
موالی میں سے کہ کہتے ہونگے اُسے جہجاہ **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** طبرانی میں علیا اسلمی سے بھی مروی ہے کہ آپ نے فرمایا قایم نہو گی قیامت یہانتک کہ
مالک ہووے آدمیوں کا غلاموں سے جہجاہ نامی اور شیخین سے بھی مروی ہے کہ قیامت قایم نہو گی یہانتک کہ نکلے ایک مرد بنی قحطان سے کہ ہانکتا ہو لوگوں کو اپنی عصا سے اور
طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ اور ابونعیم اور ابن عساکر نے قیس بن جابر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے انکے دادا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہونگے میرے بعد خلفاء اور
انکے بعد امیر اور انکے بعد ملوک جبارین پھر نکلیگا میرے اہل بیت سے ایک مرد کہ بھر دیگا زمین کو عدل سے جیسا کہ بھر گئی ہو گی ظلم سے پھر امیر ہو گا قحطانی سو قسم ہے اُس پروردگار
کے جس نے مجھے بھیجا ہے ساتھ حق کے کہ وہ کچھ مہدی سے کم نہیں یعنی حسن سیرت اور خوبی سیرت میں پس ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ جہجاہ قبیلہ بنی قحطان سے ہے اور ملک
اُسکا بعد امام مہدی کے ہے اور وہ سلاطین صالحین میں سے ہے رحمہم اللہ **باب** ما جاء في الائمة المضلين باب حکام مضلین کے بیان میں **عن** ثوبان
قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انما اخاف على امتي ائمة مضلين قال وقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تزال طائفة من امتي على الحق ظاهرين
لا يضرهم من خذلهم حتى يأتي امر الله **ترجمہ** روایت ہے ثوبان سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک میں ڈرتا ہوں اپنی امت پر گمراہ حاکموں سے کہا راوی نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے ہمیشہ رہیگا ایک گروہ میری امت سے حق پر غالب اپنے اعداء پر ضرر نکریگا اُنکو جو اُنکی مدد چھوڑ دے یہانتک کہ آوے حکم اللہ یعنی قیامت **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم**
مضلین میں داخل ہے وہ حاکم جو قرآن کے خلاف حکم دے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ومن لم يحكم بما انزل الله فاولئك هم الظلمون اور قانون عقلیہ اور الفصال مقدمات میں قواعد
عقلیہ کو ضوابط نقلیہ پر مقدم کرے اور ترویج بدعات و تشہیر سیآت اور اہانت فی الدین اور تامید علماء ابرار و تقلید کا تمسک ہے اور امر معروف اور نہی عن المنکر کا اپنی عایا و توابع پر
کتاب و سنت کے موافق نکرے نعوذ باللہ من ذلک **باب** ما جاء في المهدي باب مہدی کے بیان میں **عن** عبد الله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا تذهب الدنيا
حتى يملك العرب رجل من اهل بيتي يواطي اسمه اسمي **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں جاویگی دنیا یعنی ملک عرب میں یہانتک حاکم ہو گا انمیں میرے
اہل بیت سے کہ موافق ہو گا اُسکا نام میرے نام کے **ف** اس باب میں علی اور ابی سعید اور ام سلمہ اور ابوہریرہ سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم قال يلي
رجل من اهل بيتي يواطي اسمه اسمي **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا والی ہو گا ایک مرد یعنی دنیا کا میرے اہل بیت سے کہ موافق ہو گا اسکا نام میرے نام کے **عن** ابی
هريرة قال لو لم يبق من الدنيا الا يوم لطول الله ذلك اليوم حتى يلي **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا اگر باقی نرہے دنیا سے مگر ایک دن تو دراز کریگا اللہ تعالیٰ اُسے حتی کہ والی ہو حکومت
کا یعنی وہ شخص یعنی مہدی **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی سعيد الخدري قال خشينا ان يكون بعد نبينا حدث فسألنا نبي الله صلى الله عليه وسلم فقال ان
في امتي المهدي يخرج يعيش خمسا او سبعا او تسعا زيد الشاك قال قلنا وما ذاك قال سنين قال فيجيء اليه الرجل فيقول يا مهدي اعطني اعطني قال فيحثي له في
ثوبه ما استطاع ان يحمله **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا کہ ڈرے ہم اس سے کہ ہو وے ہمارے نبی کے بعد کوئی نئی بات سو پوچھا ہم نے نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے
فرمایا ہے میری امت میں مہدی نکلیگا زندہ رہیگا پانچ یا سات یا نو زید جو راوی حدیث ہے وہی شک کرنیوالا ہے اس عدد میں کہا راوی نے پھر کہا ہم نے وہ گنتی
کسکی ہے کہا برسونکی فرمایا آپ نے پھر آویگا آدمی انکے پاس اور کہیگا یا مہدی دو مجھے دو مجھے فرمایا آپ نے پھر لپ بھر کر دیگا اُسکی کپڑے میں یعنے دینار و درہم جہانتک کہ

اٹھا سکیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے کئی سند وں سے ابی سعید سے اُنہوں نے روایت کی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو الصدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے
اور اُنکو بکر بن قیس بھی کہتے ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي نُزُوْلِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ باب نزول عیسیٰ بن مریم کے بیان میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَيُوْشِكَنَّ أَنْ يَنْزِلَ فِيْكُمُ ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا فَيَكْسِرُ الصَّلِيْبَ وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيْرَ وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ وَيَفِيْضُ الْمَالُ
حَتّٰى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان جسکے ہاتھ میں ہے قریب ہے کہ اُتریگا تمہارے درمیان
ابن مریم حاکم عادل اور توڑیگا صلیب کو اور ماریگا خنزیر کو اور موقوف کردیگا جزیہ کو اور یہانتک کثرت سے دیگا لوگوں کو مال کہ قبول نکریگا کوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح
ہے **مترجم** حلیہ حضرت عیسیٰ بن مریم کا جو احادیث متفرقہ میں وارد ہوا ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ وہ ایک مرد سرخ رنگ ہیں مرغول موے پہنا سینہ خوبصورت ترین مربع
بال بہرکے لٹکتے ہوئے اور کنگھی کی ہوئی گویا پانی اُنسے ٹپک رہا ہے اور ابن عباس سے مرفوعًا مروی ہے کہ آپنے فرمایا دیکھا میں نے عیسیٰ علیہ السلام کو میانہ قد سرخ و سفید رنگ
لٹکے ہوئی موے سر اور ابو ہریرہ کی روایت میں یہ ہے کہ گویا نکلے ہیں حمام سے اور سیرت پاکیزہ اُنکی یہ ہے کہ صلیب کو توڑینگے خوک کو مارینگے اور بوزینہ کو اور موقوف کردینگے
جزیہ کو اور قبول نکرینگے مگر اسلام کو اور ایک ہو جاویگا اُنکے وقت میں دین اور عبادت نہو گی کسیکی سوا خدا کے اور نہ بچا وینگے زکوٰۃ اسلئے کہ کوئی زکوٰۃ لینے والا نہو گا اور
ظاہر ہو جاوینگے کنوز و خزاین اُنکے زمانہ میں اور رغبت نکریگا کوئی جمیع اموال میں بسبب قرب قیامت کے اور جاتا رہیگا لوگوں کے دلسے بغض و کینہ و عداوت و حسد بسبب
فقدان اسباب اُنکے کے اور جاتی رہیگی سمیت ہر ذی سم کی یہانتک کہ اطفال حیات و عقارب سے کہیلینگے اور گرگ و گوسفند ایک جگہہ چرینگے اور بہرجاویگی زمین صلح سے
اور معدوم ہو جاویگا جنگ و جدال اور اُگاویگی زمین اپنی روئیدگی آدم علیہ السلام کے زمانہ کی مانند یہانتک کہ لوگ جمع ہونگے ایک خوشۂ انگور پر اور سیر کریگا وہ اُنکو
اور آسودہ ہوگی ایک انار سے ایک جماعت اور ارزان ہونگے گہوڑے بسبب عدم قتال کے اور گران ہونگے بیل بسبب کثرت حرث کی کہ ساری زمین محروث ہوگی اور مدت
حکومت اُنکی اسمیں روایات مختلف ہیں چنانچہ طبرانی اور ابن عساکر کے نزدیک ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُترینگے عیسیٰ بن مریم اور ٹہیرینگے
زمین میں چالیس سال اور ابن ابی شیبہ اور احمد اور ابی داؤد اور ابن جریر اور ابن حبان نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ چالیس برس تک رہینگے وہ زمین میں پہر وفات
پاوینگے اور نماز پڑہینگے اُنپر مسلمان اور دفن کرینگے اُنکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور حضرت عائشہ سے بہی چالیس ہے برس مذکور ہے اور ایک روایت میں سات برس آئے ہیں اور قلیل منافی کثیر نہیں ہے اور شاید کہ چالیس کا ذکر کسر کو محذوف کرکے فرمایا ہو اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ آوینگے حضرت عیسیٰ علیہ السلام موضع روحا
میں اور وہانسے عمرہ لاوینگے یا حج کرینگے یا دونوں کو جمع فرماوینگے اور روحا ایک مقام کا نام ہے مابین مدینہ طیبہ اور وادی صفرا کی راہ میں مکہ کے ابو ہریرہ سے مروی ہے
کہ اُنہوں نے فرمایا ای بہتیجو اگر دیکھو تم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تو کہو کہ ابو ہریرہ نے تمکو سلام کہا ہے اور حاکم نے انس سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو پاوے
تم میں سے عیسیٰ بن مریم کو تو میرا سلام کہے ملا علی قاری نے مشرب وردی میں کہا ہے اِن روایات سے ثابت ہوا کہ تمنا رویت انبیا کی اور صلحا کی ہر آدمی کو ضروری ہے اور اسمیں
بڑے فوائد اخروی ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي الدَّجَّالِ باب دجال کے بیان میں **عن** أَبِي عُبَيْدَةَ بْنِ الْجَرَّاحِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ بَعْدَ نُوْحٍ إِلَّا قَدْ أَنْذَرَ قَوْمَهُ الدَّجَّالَ وَإِنِّي أُنْذِرُكُمُوْهُ فَوَصَفَهُ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَعَلَّهُ
سَيُدْرِكُهُ بَعْضُ مَنْ رَآنِي أَوْ سَمِعَ كَلَامِي قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَكَيْفَ قُلُوْبُنَا يَوْمَئِذٍ فَقَالَ مِثْلُهَا يَعْنِي الْيَوْمَ أَوْ خَيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے ابو عبیدہ بن
جراح سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کوئی نبی نہیں ہوا بعد نوح علیہ السلام کے مگر ڈرایا اُسنے اپنی قوم کو دجال لعین سے اور میں بہی
تمکو ڈراتا ہوں اس سے پہر بیان کیا حال اُسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے اور فرمایا شاید کہ پاوے اُسکو ہمارے دیکہنے والوں میں سے کوئی یا ہماری بات سنے والوں
میں سے کوئی پہر پوچہا صحابہ نے یا رسول اللہ کیسا ہوگا اُسدن ہمارا دل سو فرمایا حضرت نے مثل اسکے یعنے جیسا کہ آج ہے یا اس سے بہتر **ف** اسباب میں عبد اللہ بن
بُسر اور عبد اللہ بن مغفل اور ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو عبیدہ بن جراح کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر خالد حذا کی سند سے اور ابو عبیدہ
بن جراح کا نام عامر بن عبد اللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں جراح کے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ فَأَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا
هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ إِنِّي لَأُنْذِرُكُمُوْهُ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ وَلَقَدْ أَنْذَرَهُ نُوْحٌ قَوْمَهُ وَلٰكِنْ سَأَقُوْلُ فِيْهِ قَوْلًا لَمْ

نزول عیسیٰ علیہ السلام اور انکے کام کا بیان

دجال کا بیان

يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ أَعْوَرُ وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِأَعْوَرَ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُمَرُ بْنُ ثَابِتٍ الْأَنْصَارِيُّ أَنَّهُ أَخْبَرَهُ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَئِذٍ لِلنَّاسِ وَهُوَ يُحَذِّرُهُمْ فِتْنَتَهُ تَعْلَمُونَ أَنَّهُ لَنْ يَرَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رَبَّهُ حَتَّى يَمُوتَ وَأَنَّهُ مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ يَقْرَأُهُ مَنْ كَرِهَ عَمَلَهُ ۔ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ کہا انہوں نے کھڑے ہوئے بیچ ہمارے درمیان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے خطبہ پڑھنے کو اور تعریف کی اللہ تعالیٰ کی جیسے اُسکو لائق ہے پھر ذکر کیا دجال کا اور فرمایا کہ میں تمکو ڈراتا ہوں اُس سے اور کوئی نبی نہیں جسنے نہ ڈرایا ہو اپنی قوم کو اُس سے اور ڈرایا نوح نبی اپنی قوم کو اُس سے ولیکن میں اُسکے باب میں ایک ایسی بات کہتا ہوں کہ نہیں کہی کسی نبی نے اپنی قوم سے اور وہ یہ ہے کہ تم خوب جانتے ہو کہ وہ کانا ہے اور اللہ کانا نہیں یعنے پس دعوے الوہیت اُسکا باطل ہے کہا زہری نے اور خبر دی مجھکو عمر بن ثابت نے کہ اُنکو خبر دی بعض اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آپنے فرمایا اُسدن ایسے حال میں کہ وہ ڈرا رہے تھے اُسکے فتنہ سے کہ تم لوگ بخوبی جانتے ہو کہ نہ دیکھیگا کوئی شخص اپنے پروردگار حقیقی کو یہانتک کہ مرے یعنے اس نظر سے بھی اُسکا دعویٰ باطل ہے کہ وہ تو حیٰوۃ دنیا میں نظر آویگا اور اُسکے دونوں آنکھوں کے بیچ میں لکھا ہوا ہے لفظ کافر کہ پڑھ لیگا اُسکو جو بُرا جانتا ہو اُسکے کرتوت کو یعنے وہی لوگ اُسکے کفر سے آگاہ ہونگے جو اُسکے عمل سے بیزار ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُقَاتِلُكُمُ الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ هَذَا الْيَهُودِيُّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لڑینگے تم سے یہود اور مسلط ہو جاؤ گے تم اُنپر یہانتک کہ کہیگا پتھر اے مسلم یہ یہودی ہے پیچھے میرے سو قتل کر تو اُسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَاءَ مِنْ أَيْنَ يَخْرُجُ الدَّجَّالُ باب اس بیان میں کہ دجال کہاں سے نکلیگا

عن أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الدَّجَّالُ يَخْرُجُ مِنْ أَرْضٍ بِالْمَشْرِقِ يُقَالُ لَهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كَأَنَّ وُجُوهَهُمُ الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابوبکر صدیق سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال نکلیگا مشرق کی ایک زمین سے کہ اُسکو خراسان کہتے ہیں ساتھ ہونگی اُسکے قومیں گویا کہ مونھ اُنکے ڈھالیں ہیں تہ برتہ **ف** اس باب میں روایت ہے ابی ہریرہ سے اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا ہے عبد اللہ بن شوذب نے انہوں نے ابو التیاح سے اور معلوم نہیں ہوتی یہ روایت مگر ابو التیاح سے **مترجم** مجان جمع ہے مجن کی یعنے ڈھال اور مطرقہ بضم میم و فتح را مخففہ طارقت النعل سے مشتق ہے عرب کہتا ہے طارقت النعل یعنے ایک چمڑے پر دوسرا چمڑا جوڑا انہوں نے مراد اس سے یہ ہے کہ مونھ اُنکے جوڑے جوڑے ہونگے

باب مَا جَاءَ فِي عَلَامَاتِ خُرُوجِ الدَّجَّالِ باب علامات خروج دجال میں

عن مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْمَلْحَمَةُ الْعُظْمَى وَفَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ وَخُرُوجُ الدَّجَّالِ فِي سَبْعَةِ أَشْهُرٍ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الملحمہ عظمی اور فتح قسطنطنیہ اور خروج دجال سات مہینے میں ہیں **ف** اس باب میں صعب بن جثامہ اور عبد اللہ بن بسر اور عبد اللہ بن مسعود اور ابی سعید خدری سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ فَتْحُ الْقُسْطَنْطِينِيَّةِ مَعَ قِيَامِ السَّاعَةِ **ترجمہ** انس نے فرمایا کہ فتح قسطنطنیہ قیام ساعت کے قریب ہے **ف** کہا محمود نے یہ حدیث غریب ہے اور قسطنطنیہ وہ مدینہ روم ہے فتح ہوگا نزدیک خروج دجال کے اور قسطنطنیہ فتح ہو چکا ہے بعض اصحاب کے زمانہ میں **مترجم** یعنے ایکبار مسلمانوں کے قبضہ میں قسطنطنیہ اصحاب کے وقت سے آچکا ہے اور فی الحال اہل اسلام کے ہاتھ میں ہے مگر امام مہدی کے وقت میں نصاریٰ کے قبضہ میں ہوگا تب قسطنطنیہ پر چڑھائی کرینگے اور اُسکے فتح کے بعد دجال خروج کریگا چنانچہ احادیث باب میں یہی فتح مُراد ہے نہ فتح اول

باب مَا جَاءَ فِي فِتْنَةِ الدَّجَّالِ باب فتنۂ دجال کے بیان میں

عن النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاةٍ فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ فَانْصَرَفْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ رُحْنَا إِلَيْهِ فَعَرَفَ ذَلِكَ فِينَا فَقَالَ مَا شَأْنُكُمْ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ الْغَدَاةَ فَخَفَّضْتَ وَرَفَّعْتَ حَتَّى ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ قَالَ غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُ لِي عَلَيْكُمْ إِنْ يَخْرُجْ وَأَنَا فِيكُمْ فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ وَإِنْ يَخْرُجْ وَلَسْتُ فِيكُمْ فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ وَاللَّهُ خَلِيفَتِي عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ عَيْنُهُ قَائِمَةٌ شَبِيهٌ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ فَمَنْ رَآهُ مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ فَوَاتِحَ سُورَةِ أَصْحَابِ الْكَهْفِ قَالَ يَخْرُجُ مَا بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا

ف: [illegible]

ف: علامات خروج دجال

ف: [illegible]

يا عباد الله اثبتوا قلنا يا رسول الله وما لبثه في الارض قال اربعين يوما يوم كسنة ويوم كشهر ويوم كجمعة وسائر ايامه كايامكم قال قلنا يا رسول
الله ارايت اليوم الذي كالسنة اتكفينا فيه صلوة يوم قال لا ولكن اقدروا له قلنا يا رسول الله فما سرعته في الارض قال كالغيث استدبرته
الريح فياتي القوم فيدعوهم فيكذبونه ويردون عليه قوله فينصرف عنهم فتتبعه اموالهم فيصبحون ليس بايديهم شيء ثم ياتي القوم
فيدعوهم فيستجيبون له ويصدقونه فيامر السماء ان تمطر فتمطر ويامر الارض ان تنبت فتنبت فتروح عليهم سارحتهم كاطول ما كانت
ذرى وامده خواصر وادره ضروعا ثم ياتي الخربة فيقول لها اخرجي كنوزك فينصرف منها فتتبعه كيعاسيب النحل ثم يدعو رجلا شابا
ممتلئا شبابا فيضربه بالسيف فيقطعه جزلتين ثم يدعوه فيقبل يتهلل وجهه يضحك فبينما هو كذلك اذ هبط عيسى بن مريم بشرقي
دمشق عند المنارة البيضاء بين مهرودتين واضعا يديه على اجنحة ملكين اذا طاطا راسه قطر واذا رفعه تحدر منه جمان كاللؤلؤ
قال ولا يجد ريح نفسه يعني احد الا مات وريح نفسه منتهى بصره قال فيطلبه حتى يدركه بباب لد فيقتله قال فيلبث
كذلك ما شاء الله قال ثم يوحي الله اليه ان حرز عبادي الى الطور فاني قد انزلت عبادا لي لا يدان لاحد بقتالهم
قال ويبعث الله ياجوج وماجوج وهم كما قال الله من كل حدب ينسلون قال فيمر اولهم ببحيرة الطبرية فيشرب ما فيها ثم يمر
بها اخرهم فيقولون لقد كان بهذه مرة ماء ثم يسيرون حتى ينتهوا الى جبل بيت المقدس فيقولون لقد قتلنا من في الارض فهلم
فلنقتل من في السماء فيرمون بنشابهم الى السماء فيرد الله عليهم نشابهم محمرا دما ويحاصر عيسى بن مريم واصحابه حتى يكون راس
الثور لاحدهم يومئذ خيرا لهم من مائة دينار لاحدكم اليوم قال فيرغب عيسى بن مريم الى الله واصحابه قال فيرسل الله عليهم النغف في رقابهم
فيصبحون فرسى موتى كموت نفس واحدة قال ويهبط عيسى واصحابه فلا يجد موضع شبر الا وقد ملاته زهمتهم ونتنهم ودماؤهم
قال فيرغب عيسى الى الله واصحابه قال فيرسل الله عليهم طيرا كاعناق البخت فتحملهم فتطرحهم بالمهبل ويستوقد المسلمون من قسيهم
ونشابهم وجعابهم سبع سنين ويرسل الله عليهم مطرا لا يكن منه بيت وبر ولا مدر قال فيغسل الارض فيتركها كالزلفة قال ثم
يقال للارض اخرجي ثمرتك وردي بركتك فيومئذ تاكل العصابة الرمانة ويستظلون بقحفها ويبارك في الرسل حتى ان الفئام من الناس ليكتفون
باللقحة من الابل وان القبيلة ليكتفون باللقحة من البقر وان الفخذ ليكتفون باللقحة من الغنم فبينما هم كذلك اذ بعث الله ريحا فقبضت
روح كل مومن ويبقى سائر الناس يتهارجون كما يتهارج الحمر فعليهم تقوم الساعة **ترجمہ** روایت ہے نواس بن سمعان کلابی سے کہا انہوں نے
کہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دجال کا ایکدن پس ذلت اور حقارت بیان کی اسکی اور برائی کی اسکی فتنہ اور خوارق عادات کی یہانتک کہ یقین کیا ہمنے کہ
وہ کہجوروں کی آڑ میں ہے کہا راوی نے پہر گئے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سے پہر گئے ہم آپکے پاس اور پہچانا آپنے ہم میں اثر خوف دجال کا سو فرمایا آپنے کیا حال ہے
تمہارا کہا راوی نے عرض کی ہمنے یا رسول اللہ ذکر کیا آپنے دجال کا کل اور اہانت بیان کی اسکی اور برائی کی اسکے فتنہ کی یہانتک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کہجوروں
کی آڑ میں ہے یعنے یہانتک اسکی آنیکا یقین ہوگیا فرمایا آپنے دجال کے سوا اور چیزوں کا خوف تمپر اس سے زیادہ ہے اور وہ تو اگر نکلا اور میں تمہارے درمیان ہوا تو میں حجت
کرنیوالا ہوں اس سے تمہارے سوا اور اگر وہ نکلا اور میں نہوا تو ہر شخص اپنے نفس کیطرف سے حجت کرنیوالا ہی اس سے اور اللہ تعالے میرا خلیفہ ہے ہر مسلمان کے نزدیک تحقیق کہ
وہ جوان ہے گہونگروالے بالوں والا ایک آنکھ اسکی قایم ہے یعنے باقی ہے اپنے حدقہ میں مشکل ہے عبد العزی بن قطن کے پہر جو دیکھے اسے تم میں سے ضرور پڑہے کہ
شروع سورہ کہف کا اسپر پہر فرمایا کہ نکلیگا شام و عراق کے درمیان سے پہر خراب کردیگا داہنے اور بائیں اے بندو اللہ کے ثابت رہو یعنے دین حق پر عرض کی ہمنے
کہ یا رسول اللہ کتنی مدت ٹہیرنا اسکا ہوگا زمین میں فرمایا آپنے چالیس دن ایکدن ایکسال کے برابر اور ایکدن ایک مہینے کے برابر اور ایکدن ایک ہفتہ کے برابر اور باقی
دن تمہارے سب دنوں کے برابر کہا راوی نے پہر عرض کی ہمنے یا رسول اللہ بہلا خبر دیجیے ہمکو کہ وہ دن جو ایکسال کے برابر ہوگا کیا کافی ہوگی ہمکو نماز ایکدن کی فرمایا آپنے
نہیں ولیکن اندازہ کرلینا تم اوقات نماز کا غرضکہ پوری سال کی نماز پڑہنا عرض کی ہمنے یا رسول اللہ کیسی ہے چال اسکی زمین میں فرمایا مانند مینہہ کے کہ پیچھے رہ جاتی ہے

اُس سے ہوا یعنے ایسا تیز رو ہوگا اور آویگا ایک قوم کی پاس اور دعوت کریگا اُنکو اپنی خرافات کی طرف سو وہ جھٹلا دینگی اُسکو اور رد کردینگی اُسکی بات کو پس پھریگا وہ
اُنکے پاس سے سو اُسکی ساتھ ہو جاوینگے اموال اُس قوم کے پھر صبح کو وہ دیکھینگے کہ اُنکے ہاتھ مین کچھہ نہین پھر آویگا دوسری قوم کے پاس پھر دعوت کریگا اُنکو اور وہ قبول
کرینگے اُسکی بات کو اور تصدیق کرینگے اُسکی سو وہ حکم کریگا آسمان کو کہ برسا سو اُن پر پھر وہ برساویگا اور حکم کریگا زمین کو اُگا سو اُگاویگی پھر دہا کو آویگی پھر پھرینگی اُن پر
جانور اُنکے یعنے چراگاہ سے بہت لنبے کوہان والے اور کوکین پھولائی ہوے اور دودہ سے تھن والی پھر آویگا ویرانہ پر اور کہیگا کہ نکال تو اپنا خزانہ پھر وہ پھریگا وہان سے
اور خزانے اُسکے ساتھ ہونگے یعاسیب نحل کے مانند پھر بلاویگا ایک مرد جوان کو کہ بھرا ہوگا جوانی سے پھر ماریگا اُسے تلوار سے اور دو ٹکڑے کر ڈالیگا پھر پکاریگا اُسکو اور وہ زندہ
ہوکر سامنے آجاویگا چمکتا ہوگا مونھہ اُسکا اور ہنستا ہوگا پھر وہ اسی حالمین ہوگا کہ اُترینگے عیسے بن مریم جانب شرقی مین دمشق کے سفید منارہ کے نزدیک دو کپڑون زرد مین
ہاتھ رکھے ہوے بازوون پر دو فرشتون کے جب جھکاوینگے سر عرق ٹپکیگا اور جب سر اُٹھاوینگے اُتریگا اُنسے مثل جمان کے کہ چمک اُنکی مانند موتی کے ہوگی کہا اور نپاویگا ہوا اُنکی
دم کے یعنے کوئی شخص کافرون مین سے مگر مرجایگا اور پہونچتی ہے ہوا اُنکے دم کی جہانتک پہونچتی ہے نظر اُنکی فرمایا سو وہ ڈہونڈہینگے دجال کو اور پاوینگے اُسکو باب
لد پر اور قتل کرینگے اُسکو فرمایا پھر رہینگے وہ زمین پر اسی حالمین جبتک چاہیگا اللہ فرمایا پھر وحی کریگا اللہ تعالے اُنکی طرف کہ جمع کرلیجاو میرے بندون کو طور کیطرف
اسلیے کہ مین نے اُتارے ہین اپنے کچھہ ایسے بندے کہ نہین تاب ہے اُنسے کسیکو لڑنیکی فرمایا آپنے پھر بھیجیگا اللہ تعالے یاجوج ماجوج اور وہ اسطرح چلے آوینگے جیسا کہ فرماتا ہی اللہ
تعالے وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ یعنے وہ ہر بلندی سے پھسل پڑینگے فرمایا اور گذریگا پہلا فرقہ اُنکا بحیرہ طبریہ پر اور پی جاویگا جو کچھہ اُسمین ہے یعنے پانی پھر گذریگا
اُسیسے دوسرا گروہ اُنکا اور وہ کہینگے کہ کبھی تھا اس مقام مین پانی پھر چلینگے وہ یہانتک کہ پہونچینگے بیت المقدس کے ایک پہاڑ پر اور کہینگے بیشک قتل کیا ہم تمام زمین
والونکو سو آو قتل کرین ہم آسمان والونکو پھر پھینکینگے اپنے تیر آسمان کی طرف اور لوٹا دیگا اللہ تعالی اُنکے تیرون کو سرخ کرکے خون سے اور گھرے رہینگے عیسے بن مریم اور
اصحاب اُنکے یعنے کوہ طور پر یہانتک کہ ہووےگی ایک سری گائے کی بہتر اُسدن سو دینار سے فرمایا پھر متوجہ ہونگے عیسے بن مریم اللہ تعالے کیطرف اور اصحاب اُنکے فرمایا پھر بھیجیگا
اللہ تعالے اُنپر نغف کہ نکلیگا اُنکی گردنون مین سو صبح کو ہو جاوینگے وہ سب مقتول مرے گویا ایک آدمی تھا کہ مرگیا فرمایا پھر اُتر آوینگے عیسے اور اصحاب اُنکے پھر نپاوینگے ایک بالشت
بھر جگہہ کہ بھری نہوگی اُنکی چربیون سے اور بدبوون اور خونون سے فرمایا آپنے پھر التجا کرینگے عیسے علیہ السلام اور اصحاب اُنکے پھر بھیجیگا اللہ تعالی اُنپر چڑیان کہ ہونگی گردنین اُنکی
جیسے گردنین اونٹون کی پھر اُٹھا دینگے وہ اُنکی لاشون کو اور پھینکدینگی اُنہین مہبل مین اور ایندہن جلاوینگے مسلمان اُنکی کمانون اور تیرون اور ترکشون سے
سات برس اور بھیجیگا اللہ تعالے ایک مینہہ ایسا کہ نروک سکیگا اُسکو گھر پشم کا یعنے خیمہ اور نہ گھر مٹی کا فرمایا پھر دہو جاویگی زمین اور صاف کردیگا مینہہ اُسے مانند آئینہ کے
فرمایا پھر حکم ہوگا زمین کو کہ نکال تو پھل اپنا اور پھیر لا اپنی برکت کو یعنے جو بذنوب عباد کم ہوگئی تھی پھر اُسدن کہاویگا ایک گروہ ایک انار سے اور سایہ کرینگے اُسکی
چھلکے کا اور برکت دیجاویگی دودہ مین یہانتک کہ ایک جماعت آدمیونکی سیر ہو جاویگی ایک اونٹنی کے دودہ مین اور ایک قبیلہ کو کفایت کریگا دودہ ایک گائے کا اور
ایک فخذ کو کفایت کریگا دودہ ایک بکری کا پھر وہ لوگ اسی خیر و برکت مین ہونگے کہ بھیجیگا اللہ تعالے ایک ہوا پس قبض ہو جاویگی روح ہر مومن کی اور باقی رہجاوینگی
ایسے لوگ کہ جماع کرینگے راہون مین جیسیکہ جماع کرتے ہین گدہے پھر اُنہین پر قایم ہوگی قیامت **ف** یہہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ اللہ تعالے
میرا خلیفہ ہے الخ یعنے وہ اُسکی شر سے محفوظ رکھنے والا ہے اور اُسکے شبہات کا جواب تفصیل ہر مسلم کو الہاماً تعلیم کرنے والا ہی قَطَط لغت مین اُن بالونکو کہتے ہین
جو انبوہ کے ساتھ ہو بہت گھونگر والی اور قطط ہے آیا ہی عَيْنُهُ قَائِمَةٌ یعنے آنکھہ اُسکی حدقہ چشم مین باقی ہے مگر بے نور ہے اور عبد العزی ایک شخص تھا خزاعہ سے کہ بادشاہ
تھا عہد جاہلیت مین اور بعضون نے کہا کہ نام ہے ایک یہودیکا اور مضمون نام سے معلوم ہوتا ہے کہ مشرک تھا اور فاتحہ سورہ کہف کا مشتمل ہے اوپر توحید الٰہی کے اور اثبات
رسالت کے اور انزال قرآن کے اور عقیدہ ان تینون کا پاش پاش کردیتا ہے جمیع فتنونکو کہ واقع ہوان دین مین اور ایک روایت مین آیا ہے فَإِنَّهَا جِوَارُكُمْ مِنْ فِتْنَتِهِ
یعنے ان آیتونکا پڑہنا پناہ ہے اُسکی فتنہ سے جیسا کہ اصحاب کہف کو فتنہ دقیانوس منحوس سے پناہ ہوئی قولہ وہ نکلیگا شام و عراق کے درمیان اور ایکروایت مین آیا ہے
خَارِجٌ خَلَّةً بَيْنَ الشَّامِ وَالْعِرَاقِ یعنے وہ نکلنے والا ہے اُس راہ سے کہ جو درمیان شام و عراق کے ہے اور خل بفتح خا اور تشدید لام وہ راہ ہی کہ درمیان ریگستان کے ہو فقط
قولہ فَعَاثَ يَمِينًا وَشِمَالًا بعضے لوگون نے اُسکو بصیغہ ماضی پڑہا ہے اور بعضون نے بصیغہ اسم فاعل یعنے فساد کرنیوالا ہے وہ داہنی اور بائین اور اُسمین عموم فساد اُسکا

بیان کرنا مقصود ہے کہ فساد اسکا ایسا نہیں کہ فقط اُسکے ضرر کا اثر رہی بلکہ یمیناً و شمالاً خلق اُس سے منتشر ہو رہی ہے۔ قولہ ایکدن ایکسال کے برابر ہوگا اس کا سبب ہوگا کہ دجال باستدراج اپنے آفتاب کو ایکبار میں روک دیگا اور یہ قدرت اللہ تعالیٰ نے اُسکو اسی لئے دی ہوگی کہ بندوں کا امتحان ہو جیسے عرب کہتا ہی دعند الامتحان یکرم الرجل او یہان یہ حجر اس امتحان میں صراط مستقیم پر قایم رہا نعمت اللہ کا مستحق ہوا اور جو پھسلا ہاویہ جحیم میں گرا قولہ یعاسیب نحل کے یعاسیب جمع ہی یعسوب کے اور نحل شہد کی مکھی اور یعسوب نام ہے اُن مکھیوں کے سردار کا قاعدہ ہے کہ یعسوب جہاں کہیں جاتا ہے سب مکھیاں اُسکی ساتھ ہوتی ہیں آپنے تشبیہ دی کہ خزانے دجال کے ساتھ بھی ایسے ہی پہرینگے چنانچہ حضرت علی سے مروی ہے کہ آپنے فرمایا میں یعسوب ہوں مومنوں کا اور مال یعسوب ہے کافروں کا کہ کفار در پی مال ہیں اور مومن میرے صحبت میں خوشحال قولہ جب جھکاویگا سر قطرے ٹپکینگے الخ جمان بروزن غراب دانی چاندی کے کہ مثل موتی کے بناوین اور بعضوں نے بہ تشدید میم چھوٹی موتی کہی ہیں اور یہان معنی اول مراد ہیں یعنے جب وہ سر جھکاوینگے تو اُنکے موی سر سے قطرات نورانی ٹپکتے ہیں اور جب سر اونچا کرتے ہیں تو نیچے اتر آتی ہیں وہ قطرات اور یہ کنایہ ہے نہایت نورانیت اور نضارت اور طراوت سے اُنکے جمال باکمال کے قولہ باب لُدّ اور لُدّ نام ہے ایک قریہ کا بیت المقدس کے قریب ہے اور قاموس میں کہا ہے کہ ایک قریہ ہے فلسطین میں کہا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو اُسی جگہہ قتل کرینگے قولہ پہنکیدینگے انہیں مہبل میں الخ قاموس میں باب اللام و فصل المیم میں ہے مہبل بروزن منزل گرانا کوہ سے اور بعضوں نے نون مفتوحہ اور سکون ہا اور بفتح با کہا ہے کہ ایک موضع ہے بیت المقدس میں اور بعضوں نے کہا نام ہے اُس جگہہ کا جہاں سے آفتاب نکلتا ہے مگر صحیح مہبل میم ہے اور نون سے تصحیف ہے کاتبوں کی کذا قال الشیخ فی شرح المشکوٰۃ قولہ مثل زلفہ کہا کا الزلفہ زلفہ کے کئی معنی ہیں کہ یہان مناسب ہیں اول وہ جگہہ ہے کہ جہان پانی جمع ہے اور اُسے پاک کردی دوسرے کاسہ سبز اور خم سبز رنگ کہ جب اُسمین پانی بہرو سبز معلوم ہوتا ہی اس تشبیہ سے بہی صفائی زمین کی مراد ہے تیسرے صدف سنگ ہموار اور زمین جہاڑو دی ہوئی قولہ تاکل العصابۃ الرمانۃ یعنے کہائیگا ایک گروہ ایک انار سے عصابہ وہ جماعت ہے کہ عدد اُسکے دس سے چالیس تک ہوں قولہ اور ایک فخذ کو کفایت کریگا الخ فخذ بفتح فا و سکون خا ر چھوٹی جماعت بطن سے اور بطن چھوٹا ہے قبیلہ سے اور فخذ جو بمعنے ران کے ہے وہ بکسر خا ہے احوذی نے کہا ہے کہ احادیث باب میں کئی فوائد ہیں اول یہ کہ ہر نبی نے امت کو فتنہ دجال سے ڈرایا ہے اسمین بہت تحذیر ہی قلوب کے فتن سے دوسری یہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی براہ زیادت تحذیر اُس سے خوف دلایا کہ اگر فتنہ دجال قریب بہی ہو تو اتباع ائمہ مضلین اسکے فتنہ سی کیا کم ہے تیسرے یہ کہ جب اصحاب نے یہ بات سنی تو پوچہا کہ ہمارا دل اُسدن کیسا ہوگا آپنے فرمایا آج جیسا یا اس سے بہتر یہ روایت ساقط الاعتبار ہے اور کیونکر نہو کہ رجال اسکے مستور الحال ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ قلوب مفارقت کے وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ویسے نہیں رہتی تہی نہ کہ بعد موت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور وقت ظہور فتن کے بلکہ انس سے مروی ہے کہ نہیں جہاڑے ہمنے ہاتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تربت مبارک سی یعنی بعد دفن کے مگر فرق پایا ہمنے اپنے دلونمیں یعنے وہ انوار و برکات جو آنحضرت کی زندگی مین تہے نہ رہے چوتہے یہ کہ وہ دجال اعور ہے پس وہ درست نہیں کرسکتا اپنی صورت و خلقت کو تو پہر دعوی کیا کریگا الوہیت کا مگر بات اتنی ہے کہ استدراج اسکا امتحان ہے بندوں کا پانچویں یہ کہ بعض روایات میں وارد ہوا ہے کہ داہنی آنکھہ اُسکی کانی ہی اور مسلم میں بائین آنکھہ مذکور ہے اور ابوداؤد میں بہی بائین آنکھہ کا ذکر ہے تطبیق اسمین یون ہے کہ یہ عیوب مختلف ہوتی رہینگے اُسپر باختلاف اوقات تاکہ جنکی چشم بصیرت وا ہو دیکھہ لین کہ یہ اپنے نقصان کو درست نہیں کرسکتا اور کیا کرسکیگا چھٹے یہ جو فرمایا کہ ہو نہ دیکھیگا کوئی تم میں سے اپنی رب کو جبتک نہ مری اسمین کئی فائدے ہیں اول ابطال اسکے الوہیت کا دوسرے اثبات خدا تعالی کے رویت کا آخرت میں بچشم سر جیسا مذہب ہے اہل سنت کا تیسرے ابطال مثبتان رویت الٰہی کا دنیا میں جیسا مذہب ہے جہلہ صوفیہ کا ساتوین یہ جو فرمایا کہ تم اندازہ کرلینا اوقات نماز کا اس سے معلوم ہوا کہ اشکال کے وقت تحری اور تقدیر اوقات صلوۃ میں جایز ہے انتہی بتغیر یسیر

دجال کا بیان

باب مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الدَّجَّالِ باب صفت میں دجال کے **عَن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنَى كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی پوچہا کسینے حال دجال کا سو فرمایا آپنے آگاہ ہو کہ رب تمہارا کانا نہیں اور بیشک اُسکی تو داہنی آنکھہ کانی ہے گویا کہ وہ ایک انگور ہے پہولا ہوا **ف** اس باب میں سعد اور حذیفہ اور ابوہریرہ اور اسماء اور جابر بن عبد اللہ اور ابی بکرہ اور عائشہ اور انس اور ابن عباس اور فلتان بن عاصم سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبد اللہ بن عمر کے روایت سے **باب** مَا جَاءَ فِي أَنَّ

الدجال لا یدخل المدینۃ باب اس بیان مین کہ دجال مدینہ طیبہ مین داخل نہوسکیگا **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یاتی الدجال المدینۃ فیجد الملئکۃ یحرسونھا فلا یدخلھا الطاعون ولا الدجال ان شاء اللہ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا دجال قریب مدینہ کی سو پاویگا فرشتونکو کہ حفاظت کرتے ہین اسکی پس داخل نہوگا مدینہ مین طاعون اور نہ دجال اگر چاہا اللہ تعالے نے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور فاطمہ بنت قیس اور محجن اور اسامہ بن زید اور سمرہ بن جندب سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الایمان یمان والکفر من قبل المشرق والسکینۃ لاھل الغنم والفخر والریاء فی الفدادین اھل الخیل واھل الوبر یاتی المسیح اذا جاء دبر احد صرفت الملئکۃ وجھہ قبل الشام وھنالک یھلک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان یمن کیطرف سے نکلا ہے اور کفر مشرق کیطرف سے اور تسکین بکریوالونمین ہے اور فخر و ریا فدادین مین ہے گہوڑے والی ہون یا اونٹون والی آویگا مسیح دجال جب پہنچیگا احد کے پیچھے دیوینگے فرشتے مونہہ اسکا شام کیطرف اور وہین ہلاک ہوگا **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** فدادون جمع ہے فداد کی یعنی شتربان اور چرواہا اور جو کہ ہمیشہ اونٹونمین رہے اور جو کہ آواز بلند و درشت رکھے کہیتون مین اور اپنی بیلونمین اور ایک روایت مین یہ لفظ آیا ہے ان الجفاء والقسوۃ فی الفدادین یعنے جفا اور سختی دلکی فدادین مین ہے اور بتخفیف دال بہی مروی ہے معنے اسکی اہل بقر مین کہ حراثت کرتے مین اور وہ جمع ہے فدان کی کہ نام ہے ہر وغیرہ کا کہ بیل جس سے حراثت کرتی مین اور وبر اونٹ کی بالونکو کہتے ہین اہل وبر سے مراد اونٹ والی خلاصہ یہ ہے کہ بکری والونمین عجز ہے اور گہوڑے اور اونٹ والونمین کبر اور غرور **لطیفہ** جانور کی صحبت مین یہ اثر ہے افسوس ہے کہ آدمی کے صحبت مین کچہہ اثر نہو **باب** ماجاء فی قتل عیسے ابن مریم الدجال باب قتل دجال مین **عن** مجمع بن جاریۃ الانصاری یقول سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول یقتل ابن مریم الدجال بباب لد **ترجمہ** روایت ہے مجمع بن جاریہ سے کہا انہون نے سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے قتل کرینگے ابن مریم دجال کو باب لد مین اور تحقیق باب لد کے اوپر گذری **ف** اس باب مین عمران بن حصین اور نافع بن عتبہ اور ابی برزہ اور حذیفہ بن اسید اور ابی ہریرہ اور کیسان اور عثمان بن ابی العاص اور جابر اور ابی امامہ اور ابن مسعود اور عبداللہ بن عمرو اور سمرہ بن جندب اور نواس بن سمعان اور عمرو بن عوف اور حذیفہ بن الیمان سے بہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **باب** **عن** قتادۃ قال سمعت انسا قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی الا وقد انذر امتہ الاعور الکذاب الا انہ اعور وان ربکم لیس باعور مکتوب بین عینیہ کافر **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے بواسطہ انس کے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین کوئی نبی مگر ڈرایا اسنے اپنی امت کو اعور کذاب سے آگاہ ہو وہ یعنے دجال کانا ہے اور بیشک رب تمہارا کانا نہین لکہا ہوا ہے دجال کے دونون آنکہون کے بیچ مین یعنے پیشانی پر کافر **ف** یہ حدیث صحیح ہے **باب** ماجاء فی ذکر ابن صیاد باب ابن صیاد کی ذکر مین **عن** ابی سعید قال صحبنی ابن صیاد اما حجاجا واما معتمرین فانطلق الناس وترکت انا وھو فلما خلصت بہ اقشعررت منہ واستوحشت منہ مما یقول الناس فیہ فلما نزلت قلت لہ ضع متاعک حیث تلک الشجرۃ قال فابصر غنما فاخذ القدح فانطلق فاستحلب ثم اتانی بلبن فقال لی یا ابا سعید اشرب فکرھت ان اشرب عن یدہ شیئا لما یقول الناس فیہ فقلت لہ ھذا الیوم یوم صائف وانی اکرہ فیہ اللبن فقال یا ابا سعید لقد ھممت ان اخذ حبلا فاوثقہ الی الشجرۃ ثم اختنق لما یقول الناس لی وفی ارایت من خفی علیہ حدیثی فلن یخفی علیکم الستم اعلم الناس بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا معشر الانصار الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ کافر وانا مسلم الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ عقیم لا یولد لہ وقد خلفت ولدی بالمدینۃ الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تحل لہ مکۃ الست من اھل المدینۃ وھو ذا انطلق معک الی مکۃ قال فواللہ ما زال یجیئ بھذا حتی قلت فلعلہ مکذوب علیہ ثم قال یا ابا سعید واللہ لاخبرنک خبرا حقا واللہ انی لاعرفہ واعرف والدہ و این ھو الساعۃ من الارض فقلت تبا لک سائر الیوم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ ساتہ رہا میرے ابن صیاد حج مین یا عمرہ مین اور آگے بڑہ گئے لوگ اور مین و وہ پیچھے رہ گیا پہر جب مین اکیلا رہ گیا اسکے ساتہ رونگٹے میرے کہڑے ہوگئے اور متوحش ہوا مین اس سے بسبب اس چیز کے کہ لوگ کہتے تہے اسکے حق مین یعنے یہ کہتے تہے کہ دجال وہی ہے پہر جب مین اترا کہا مین نے رکہہ دے اپنا اسباب یعنے تو بہی ٹہیر اس درخت کے پاس کہا ابو سعید نے پہر دیکہا اسنے کچہہ بکریون کو پس اٹہا لیا ایک پیالہ اور گیا اور دودہ دوہا اور لایا وہ دودہ میرے پاس

اور کہا مجھ سے ای ابو سعید ہو چکا سو برا معلوم ہوا مجھے کہ میں اُسکے ہاتھ سے کچھ ہوں اُس خیال سے کہ لوگ اُسکے حق میں کہتے تھے یعنے اُسے دجال جانتے تھے سو کہا میں نے کہ آج کا
دن گرمی کا دن ہے اور میں بہتر نہیں جانتا آج دودھ پینے کو سو کہا اُسنے ای ابو سعید میں نے قصد کیا کہ لوں میں ایک رسی اور باندھوں اُسے درخت میں اور گلا گھونٹ
کر مر جاؤں میں اس خیال سے کہ جو بدگمانی کرتے ہیں لوگ میرے لیے اور کہتے ہیں وہ میرے حق میں بھلا دیکھو تو میری بات کسی پر پوشیدہ رہی تو رہی مگر تم پر پوشیدہ نرہیگی
اسلیے کہ تم خوب جانتے ہو حدیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ای گروہ انصار کے کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دجال کافر ہے اور میں تو مسلمان
ہوں اور کیا نہیں کہا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ بجونٹا ہی کہ اُسکی اولاد نہو گی اور میں نے تو چھوڑی ہے اپنے اولاد مدینہ میں اور کیا نہیں کہا ہے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ اتاریگا اُسکو مکہ یعنے اُسمیں داخل نہو سکیگا اور میں تو اہل مدینہ ہوں اور میں تو تمہارے ساتھ چلا جاتا ہوں مکہ تک کہا ابو سعید نے پھر قسم ہے
اللہ تعالی کی کہ وہ ایسی ہی دلیلیں لاتا رہا کہ میں نے کہا شاید لوگ اُسپر جھوٹے باتیں باندھتے ہیں پھر کہا اُسنے ای ابا سعید قسم ہے اللہ تعالی کی میں تمکو خبر دوں سچی
قسم ہے اللہ تعالی کی میں پہچانتا ہوں دجال کو اور اُسکے باپ کو اور جانتا ہوں یہ بھی کہ وہ اسوقت کس زمین میں ہے جب اُسنے یہ کہا تب میرا وہ حسن خیال بالکل
جاتا رہا اور میں نے کہا خرابی ہو تیری سارے دن کیلیے آخر میں تو نے ایک ایسی بات کہدی کہ پھر مجھے تجھ سے بدگمانی ہو گئی **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابن عمر
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِابْنِ صَيَّادٍ فِي نَفَرٍ مِنْ اَصْحَابِهِ مِنْهُمْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَهُوَ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ عِنْدَ اُطُمِ بَنِيْ
مَغَالَةَ وَهُوَ غُلَامٌ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتّٰى ضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ظَهْرَهٗ بِيَدِهٖ ثُمَّ قَالَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَنَظَرَ اِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ
قَالَ اَشْهَدُ اَنَّكَ رَسُوْلُ الْاُمِّيِّيْنَ قَالَ ثُمَّ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا يَاْتِيْكَ قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَاْتِيْنِيْ صَادِقٌ وَكَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خُلِطَ عَلَيْكَ الْاَمْرُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّيْ قَدْ خَبَاْتُ لَكَ خَبِيْئًا وَخَبَاَ لَهٗ يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ قَالَ عُمَرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ائْذَنْ لِيْ فَاَضْرِبَ عُنُقَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنْ يَّكُ حَقًّا فَلَنْ تُسَلَّطَ
عَلَيْهِ وَاِنْ لَّا يَكُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِيْ قَتْلِهٖ قَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ يَعْنِي الدَّجَّالَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ابن صیاد پر اور
آپکے ساتھ چند اصحاب تھے کہ تھے انمیں عمر بن خطاب بھی اور ابن صیاد کھیل رہا تھا لڑکوں کے ساتھ بنی مغالہ کے قلعے کے پاس اور وہ لڑکا تھا سو اُسکو خبر نہوئی آنحضرت کے
آنیکی یہانتک کہ مارا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ اُسکی پیٹھ پر اور فرمایا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالے کا پس نظر کی اُسنے طرف ابن صیاد نے اور
کہا گواہی دیتا ہوں میں کہ تم رسول ہو امیوں کی کہا راوی نے پھر کہا ابن صیاد نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ کا فرمایا نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اُسکے رسولوں پر پھر پوچھا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیسے آتی ہیں تجھکو خبریں کہا ابن صیاد نے آتی ہیں میرے پاس جھوٹی
بھی سچی بھی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلط ہو گیا ہے تیرا کام پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میں نے کچھہ دلمیں بات لیے ہی تیرے واسطے اور آپنے اپنے دل
میں اس آیت کا خیال کیا یَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ پس کہا ابن صیاد نے وہ دُخ ہی ہے پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پھٹکار رہی تجھکو تیری قدر
کچھہ زیادہ نہوگی عرض کی عمر نے یا رسول اللہ اجازت دیجیے مجھکو کہ گردن ماروں میں اسکی فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر حقیقت میں یہ وہی ہے تو تم اُسپر قادر
نہو سکوگے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اسکے مارنے میں تمہارے کچھہ خیر نہیں کہا عبد الرزاق نے مراد لیا آپنے اُس شخص سے دجال کو **ف** **مترجم** ابن صیاد ایک ایسا شخص
تھا کہ جن اُسکو جھوٹی سچی خبریں جیسے کاہنوں کو دیتے ہیں دیا کرتے تھے اور حضرت نے آیہ مذکور اپنے دلمیں چھپائی اور اُس سے فرمایا کہ بتا تو میرے دلمیں کیا ہی تو گمان
ہے کہ آپنے یا آپکے اصحاب نے کسیقدر اُسکے ساتھ تکلم کیا تھا کہ شیطان نے اُسپر مطلع ہو کر اُسکی خبر کر دی مگر خبر کامل اُسکو نہ پہونچی یا وہ قرأت آیت پر بسبب شامت
نفس کے قادر نہو سکا مگر ایک ناقص بے معنے لفظ دُخ پر کہ جز ہے دخان کا **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ لَقِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنَ صَيَّادٍ فِيْ
بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ فَاحْتَبَسَهٗ وَهُوَ غُلَامٌ يَهُوْدِيٌّ وَلَهٗ ذُؤَابَةٌ وَمَعَهٗ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَشْهَدُ
اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ اَتَشْهَدُ اَنْتَ اَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَكُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَالَ لَهٗ

النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰی قَالَ اَرٰی عَرْشًا فَوْقَ الْمَآءِ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَرٰی عَرْشَ اِبْلِیْسَ فَوْقَ الْبَحْرِ قَالَ مَا تَرٰی قَالَ اَرٰی صَادِقًا وَّ کَاذِبَیْنِ اَوْ صَادِقَیْنِ وَ کَاذِبًا قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لُبِّسَ عَلَیْهِ فَدَعَاهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ ملے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ابن صائد کو بعض راہوں میں مدینہ کی سو روکا اُسکو اور وہ ایک لڑکا تھا یہودی اور اُسکے سر پر چوٹی تھی اور حضرت کی ساتھ تھے ابوبکر و عمر پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ میں رسول ہوں اللہ تعالی کا تو کہا اُسنے آپ گواہی دیتے ہیں کہ میں رسول ہوں اللہ تعالے کا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایمان لایا میں اللہ پر اور اُسکی کتابوں اور رسولوں پر اور آخرت کے دن پر پھر فرمایا اُس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا دیکھتا ہی تو یعنے مغیبات سی کہا اُسنی دیکھتا ہوں میں ایک تخت پانی پر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھتا ہے وہ تخت ابلیس لعین کا دریا پر پھر فرمایا اور بھی کچھہ دیکھتا ہی یعنے اخبار مغیبات سی کہا اُسنے دیکھتا ہوں ایک سچ اور دو جھوٹے یا دو سچ اور ایک جھوٹ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مشتبہ ہو گیا ہے اُسکا کام پھر چھوڑ دیا اُسکو **ف** اس باب میں عمر اور حسین بن علی اور ابن عمر اور ابی ذر اور ابن مسعود اور جابر اور حفصہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **مترجم** صحابہ و من بعدہم نے اختلاف کیا ہے اس باب میں کہ ابن صیاد وہی موعود ہے یا دوسرا سوا اُسکی فتح الباری نے دونوں قول میں تطبیق دی ہے خلاصہ اُسکا یہ ہے کہ جابر سی مروی ہے کہ وہ قسم کہاتے تھے کہ ابن صیاد وہی دجال موعود ہے اور کہتے تھے کہ میں نے سنا حضرت عمر کو کہ وہ بھی اس بات پر قسم کہاتے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور آپ ساکت تھے اور ابو سعید سی جو کیفیت سفر میں ابن صیاد کی گذری اوپر مذکور ہوئی ہے اور ایک روایت میں اُسکی اخیر میں وارد ہوا ہے کہ ابن صیاد نے کہا کہ اگر مجھپر عرض کریں کہ میں دجال ہوں تو میں مکروہ نہ رکھوں بلکہ قبول کر لوں حافظ ابن حجر نے کہا کہ یہہ سب احادیث نص صریح نہیں ہیں اُسکی دجال ہونے پر اسلئے کہ آنحضرت نے اُسکے حق میں ایک شبہ کی بات فرما دی کہ ان یکنہ ہو چنانچہ یہہ لفظ حضرت عمر کے جواب میں ابھی اوپر گذری اور یہ سب اُسوقت کی حدیثیں ہیں کہ جبکہ آپ نے اول اول مدینہ میں قدم رنجہ فرمایا تھا اور امر دجال میں متردد تھے پھر جب تمیم داری نے آپکو دجال محبوس کی خبر دی آپنے جزم کیا کہ دجال وہی ہے اور حلف عمر کی بنا بر غلبہ ظن تھی اور سکوت حضرت کا مبنے بر تردد اور حلف جابر کی مبنی بر حلف عمر اور غایت حدیث ابو سعید یہ ہے کہ ابن صیاد بھی ایک دجاجلہ کذابین سے ہو یا اتباع دجال کبیر سے اور یہ بھی احتمال ہے کہ ابو سعید نے حدیث تمیم داری کی نہ سنی ہو اور اسیطرح جو لوگ ابن صیاد کے دجال ہونیکی طرف گئی ہیں اُنکو یہ حدیث نہ پہونچی ہو اور حافظ نے کہا کہ بعضوں نے گمان کیا ہے کہ تمیم داری کی حدیث کے ساتھ منفرد ہوئی ہیں فاطمہ بنت قیس حالانکہ ایسا نہیں ہے اسلئے کہ فاطمہ کے ساتھ میں ابو ہریرہ اور عائشہ اور جابر کہ ان سب نے بھی اُسی روایت کیا ہے اور وہ روایت مفصل آگے آتی ہے غرض خلاصہ مقصود اور حاصل کلام حافظ ابن حجر کا یہ ہے کہ دجال غیر ابن صیاد ہی اور بقیہ تحریر ابن حجر تمیم داری کے روایت کے بعد مذکور ہو گی انشاء اللہ تعالی رجیح

عن اَبِیْ بَکْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَمْکُثُ اَبُو الدَّجَّالِ وَاُمُّهٗ ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَهُمَا وَلَدٌ ثُمَّ یُوْلَدُ لَهُمَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَیْءٍ وَّاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهٗ ثُمَّ نَعَتَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْهِ فَقَالَ اَبُوْهُ طُوَالٌ ضَرْبُ اللَّحْمِ کَاَنَّ اَنْفَهٗ مِنْقَارٌ وَّاُمُّهٗ امْرَاَةٌ فِرْضَاخِیَّةٌ طَوِیْلَةُ الثَّدْیَیْنِ قَالَ اَبُوْ بَکْرَةَ فَسَمِعْتُ بِمَوْلُوْدٍ فِی الْیَهُوْدِ بِالْمَدِیْنَةِ فَذَهَبْتُ اَنَا وَالزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ حَتّٰی دَخَلْنَا عَلٰی اَبَوَیْهِ فَاِذَا نَعْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْهِمَا قُلْنَا هَلْ لَکُمَا وَلَدٌ فَقَالَا مَکَثْنَا ثَلَاثِیْنَ عَامًا لَا یُوْلَدُ لَنَا وَلَدٌ ثُمَّ وُلِدَ لَنَا غُلَامٌ اَعْوَرُ اَضَرُّ شَیْءٍ وَّاَقَلُّهٗ مَنْفَعَةً تَنَامُ عَیْنَاهُ وَلَا یَنَامُ قَلْبُهٗ قَالَ فَخَرَجْنَا مِنْ عِنْدِهِمَا فَاِذَا هُوَ مُنْجَدِلٌ فِی الشَّمْسِ فِیْ قَطِیْفَةٍ وَّلَهٗ هَمْهَمَةٌ فَکَشَفَ عَنْ رَاْسِهٖ فَقَالَ مَا قُلْتُمَا قُلْنَا وَهَلْ سَمِعْتَ مَا قُلْنَا قَالَ نَعَمْ تَنَامُ عَیْنَایَ وَلَا یَنَامُ قَلْبِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رہینگے ماں باپ دجال کے تیس برس اسطرح کہ نہو گا اُنکو کوئی لڑکا پھر ہو ویگا اُنکو ایک لڑکا کانا کہ جسمیں ضرر زیادہ ہو گا اور منفعت کم سو ویگی آنکھیں اُسکی اور نہ سوویگا دل اُسکا پھر حال و حلیہ بیان کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکے ماں باپ کا اور فرمایا باپ اُسکا بہت دراز قد ہے دُبلا یعنے بدن میں گوشت کم ہے ناک اُسکی گویا مرغ کی چونچ ہے اور ماں اُسکے ایک عورت ہے بڑی چوڑی دراز پستان اور مشکوٰۃ کے بعض نسخوں میں طویل الیدین ہے یعنے لنبے ہاتہوں والی کہا ابو بکرہ نے پھر سنا ہمنے ایک لڑکے کا حال یہود مدینہ میں سو گیا میں اور زبیر بن عوام یہانتک کہ داخل ہوے ہم دونوں اُسکے ماں باپ پر پس ناگہاں وہ تو ویسی ہی تھے جیسی تعریف کی تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا قَالَ تَكُفُّهٗ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدد کر تو اپنے بھائی کی خواہ وہ ظالم ہو خواہ مظلوم پوچھا کسی نے یا رسول اللہ مدد کی میں نے اسکے مظلوم ہونے کی وقت پھر کیونکر مدد کروں میں اسکے ظالم ہونے کی وقت فرمایا روک تو اسکو ظلم سے پس یہی اسکا مدد کرنا ہے ف اسباب میں عائشہ سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ سَكَنَ الْبَادِيَةَ جَفَا وَمَنِ اتَّبَعَ الصَّيْدَ غَفَلَ وَمَنْ اَتَى اَبْوَابَ السُّلْطَانِ افْتُتِنَ ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے سکونت اختیار کی جنگل کی سخت خو اور بدخلق ہو گیا اسلئے کہ لوگوں سے ملنے کا اتفاق نہوا اور جسنے پیچھا کیا شکار کا غافل ہو گیا اور جو گیا دروازوں پر سلاطین کے فتنہ میں پڑا یعنے مداہنت میں گرفتار ہوا ف اسباب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کی روایت سے نہیں جانتے ہم اُسے مگر ثوری کے اسناد سے

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّكُمْ مَنْصُوْرُوْنَ وَمُصِيْبُوْنَ وَمَفْتُوْحٌ لَكُمْ فَمَنْ اَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ وَلْيَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَلْيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَمَنْ يَكْذِبْ عَلَيَّ فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے تمکو مدد دیجاویگی یعنے تمہارے دشمنوں پر اور تمکو ملنے والی ہیں یعنے اموال کثیرہ اور تمہارے لئے کھولے جاوینگے یعنے حصون مستحصنہ و بلاد متعددہ پھر جو شخص پاوے تم میں سے مال و امارت وغیرہ کو تو چاہیے کہ ڈرے اللہ سے اور حکم کرے اچھے کام کا اور منع کرے برے کام سے اور جو جھوٹ باندھیگا مجھپر وہ اپنے جگہہ ڈھونڈھ لے دوزخ میں ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم اس حدیث میں پیشین گوئی ہے امت مبارکہ کے لئے کہ تمکو بڑی بڑی فتحیں حاصل ہونگے اور غنایم اور فی میں اموال کثیرہ ہاتھ آوینگے چنانچہ ایسا ہی ہوا اب اس زمانہ میں زمین پر کوئی حاکم نہیں سوائی امت محمدیہ کے یا نصاریٰ کے اور جمیع اقوام اور اہل مذاہب سے حکومت مسلوب ہے اور نصاریٰ کو بھی تھوڑی عرصہ سے اہل اسلام کے شریک حکومت ہوی ہیں ورنہ ایک مدت تک اس امت نے بلا شرکت غیر زمین پر حکومت کی اور ظہور مہدی کے وقت سے پھر آخر دنیا تک یہی زمین پر حاکم رہیگی مگر افسوس یہ ہے کہ باوجود اس حکومت طویلہ کے آمران بالمعروف اور ناہیان عن المنکر بہت کم ہوے اور تھوڑوں نے اس وصیت پر حضرت کے عمل کیا اور جھوٹ باندھنا حضرت پر احادیث موضوعہ بیان کرنا ہے یا اُسپر عمل کرنا اور تحریض و ترغیب کرنا عوام کے

عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ قَالَ عُمَرُ اَيُّكُمْ يَحْفَظُ مَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْفِتْنَةِ فَقَالَ حُذَيْفَةُ اَنَا قَالَ حُذَيْفَةُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِيْ اَهْلِهِ وَمَالِهِ وَوَلَدِهٖ وَجَارِهٖ تُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ قَالَ عُمَرُ لَسْتُ عَنْ هٰذَا اَسْاَلُكَ وَلٰكِنْ عَنِ الْفِتْنَةِ الَّتِيْ تَمُوْجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ قَالَ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ عُمَرُ اَيُفْتَحُ اَمْ يُكْسَرُ قَالَ بَلْ يُكْسَرُ قَالَ اِذَنْ لَا يُغْلَقُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالَ اَبُوْ وَائِلٍ فِيْ حَدِيْثِ حَمَّادٍ فَقُلْتُ لِمَسْرُوْقٍ سَلْ حُذَيْفَةَ عَنِ الْبَابِ فَسَاَلَهٗ فَقَالَ عُمَرُ ترجمہ روایت ہے حذیفہ سے کہ کہا حضرت عمر نے کون شخص یاد رکھتا ہے حضرت کے قول کو جو فتنہ کے باب میں ہے کہا حذیفہ نے میں پھر بیان کیا حذیفہ نے فتنہ مرد کا اسکے اہل و مال میں اور ولد و ہمسایہ میں کہ کفارہ ہو جاتے ہیں ان فتنوں کے نماز و روزہ و صدقہ اور امر معروف اور نہی عن المنکر کہا عمر نے میں اسکو نہیں پوچھتا میں تو اُس فتنہ کو پوچھتا ہوں جو موج ماریگا مثل دریا کے موج کے کہا حذیفہ نے اے امیر المؤمنین تمہارے اور اس فتنہ عظیم الشان کے بیچمیں ایک دروازہ ہے قفل دیا ہوا پوچھا عمر نے کہ وہ دروازہ کھولا جاویگا یا توڑا جاویگا کہا حذیفہ نے کہ توڑا جاویگا فرمایا عمر نے پھر بند نہو گا قیامت کے دن تک کہا ابو وائل نے حماد کی روایت میں کہا میں نے مسروق سے پوچھو حذیفہ سے کہ وہ دروازہ کون ہے سو پوچھا انہوں نے اور کہا حذیفہ نے کہ وہ دروازہ حضرت عمر کے ذات مقدس ہے رضی اللہ عنہما ف یہ حدیث صحیح ہے مترجم قولہ فتنہ مرد کا اسکے اہل و عیال و مال میں الخ یعنے آدمی گرفتار اور مبتلا ہے انکی اداے حقوق میں اور واقع ہوتی ہیں اسمیں تقصیریں اور مرتکب ہوتا ہے انکے سبب سے منہیات کا اور محنت و تعب کھینچتا ہے انکی پرورش میں قولہ جو موج ماریگا مثل دریا کے الخ مراد اُس فتنہ سے محاربہ و مقاتلہ ہے کہ واقع ہوا درمیان امت کے اور رکھی گئی تلوار انکے بیچ میں کہ نہ اٹھی قیامت تک اور پھیل گیا اسکا شر اور محنت سارے امت میں قولہ اے امیر المؤمنین تمہارا اور اُس فتنہ کے بیچمیں ایک دروازہ ہے الخ یعنے وجود باجود تمہارا حجت تک دنیا میں ہے اُس فتنہ عظیم الشان سے امن و امان ہے اور جب آپ دنیا سے تشریف لیگئے وہ فتنہ اٹھیگا اور دنیا میں پھیل پڑیگا قولہ وہ دروازہ کھولا جاویگا یا توڑا جاویگا یہ پوچھا حضرت عمر نے اسلئے کہ دروازہ جب کھولا جاوے تو پھر بند ہو سکتا ہے اور اگر توڑ دیا جاوے تو امید بند ہونے کی نہیں مراد اس سے یہ ہے کہ حضرت عمر نے کنایہ کیا فتح باب سے طرف اپنی موت کے اور کسر باب سے طرف اپنی قتل کے اور گویا

یہ پوچھا کہ میں اپنی موت سے مرونگا یا مقتول ہونگا کہا حذیفہ نے آپ مقتول ہونگے اور صحیحین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ حذیفہ سے پوچھا کہ حضرت عمر پہچانتے تھے اُس دروازہ
کو اُنہوں نے کہا کہ ہاں ایسا پہچانتے تھے جیسا جانتے تھے کہ فردا سے پہلے رات ہے **باب عن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ خَرَجَ اِلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَنَحْنُ تِسْعَةٌ خَمْسَةٌ وَّاَرْبَعَةٌ اَحَدُ الْعَدَدَيْنِ مِنَ الْعَرَبِ وَالْاٰخَرُ مِنَ الْعَجَمِ فَقَالَ اسْمَعُوْا هَلْ سَمِعْتُمْ اَنَّهٗ سَيَكُوْنُ بَعْدِيْ اُمَرَاءُ فَمَنْ دَخَلَ
عَلَيْهِمْ فَصَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلٰى ظُلْمِهِمْ فَلَيْسَ مِنِّيْ وَلَسْتُ مِنْهُ وَلَيْسَ بِوَارِدٍ عَلَيَّ الْحَوْضَ وَمَنْ لَّمْ يَدْخُلْ عَلَيْهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ
عَلٰى ظُلْمِهِمْ وَلَمْ يُصَدِّقْهُمْ بِكَذِبِهِمْ فَهُوَ مِنِّيْ وَاَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَارِدٌ عَلَيَّ الْحَوْضَ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن عجرہ سے کہا نکلے ہماری طرف رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم نو آدمی تھے پانچ اور چار اور ایک گنتی والی اُن میں سے عربی تھے اور دوسرے عجمی سو فرمایا آپنے کیا سنا تمنے کہ ہونگے بعد میرے حاکم پھر جو داخل ہوا
اُنپر اور تصدیق کیے اُنکی جھوٹی باتوں کی اور اعانت کیے اُنکی ظلم میں پس وہ مجھ سے نہیں اور نہ میں اُس سے ہوں اور نہ وہ میرے حوض پر آنیوالا ہے یعنی کوثر پر اور جو نہ داخل
ہوا اُنپر اور نہ اعانت کی اُنکے ظلم پر اور نہ تصدیق کی اُنکے جھوٹ کی پس وہ مجھ سے ہی اور میں اُس سے ہوں اور وہ آنیوالا ہے میرے حوض پر **ف** یہ حدیث صحیح ہے
غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مسعر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور کہا ہارون نے حدیث بیان کی مجھ سے محمد بن عبدالوہاب نے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے ابی حصین سے
اُنہوں نے شعبی سے اُنہوں نے عاصم عدوی سے اُنہوں نے کعب بن عجرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے کہا ہارون نے اور روایت کی مجھ سے محمد نے اُنہوں نے سفیان
سے اُنہوں نے زبید سے اُنہوں نے ابراہیم سے اور وہ ابراہیم نخعی نہیں ہیں یعنے کوئی اور ابراہیم ہیں اُنہوں نے کعب بن عجرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث
مسعر کے مانند اور اس باب میں حذیفہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ
زَمَانٌ الصَّابِرُ فِيْهِمْ عَلٰى دِيْنِهٖ كَالْقَابِضِ عَلَى الْجَمْرِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا لوگوں پر ایک زمانہ کہ صابر اُن میں
اپنے دین پر ایسا مصیبت میں ہوگا جیسے چنگاری کا ہاتھ میں لینے والا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور عمر بن شاکر سے روایت کی ہے کئی لوگوں نے
اہل علم سے اور وہ شیخ بصری ہیں **باب عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَفَ عَلٰى نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِكُمْ
مِنْ شَرِّكُمْ قَالَ فَسَكَتُوْا فَقَالَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰى يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنَا بِخَيْرِنَا مِنْ شَرِّنَا قَالَ خَيْرُكُمْ مَنْ يُّرْجٰى خَيْرُهٗ وَ
يُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّكُمْ مَنْ لَّا يُرْجٰى خَيْرُهٗ وَلَا يُؤْمَنُ شَرُّهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے چند آدمیوں کے پاس جو
بیٹھے ہوئے تھے پھر فرمایا کیا خبر نہ دوں میں تمکو تمہارے اچھوں کی بُروں سے یعنے کون اچھا ہے کون بُرا ہے کہا اونہے پس چپ ہو رہے سب لوگ پھر فرمایا آنحضرت
نے اسبات کو تین بار تب عرض کی ایک مرد نے یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو کہ کون ہم میں نیک ہے کون بد ہے فرمایا آپنے نیک تم میں وہ ہے جسکی نیکی کی امید رکھی
جاوے اور اُسکے شر سے لوگ بیخوف ہوں اور بد وہ ہی کہ جسکی نیکی کی امید نہ رکھی جاوے اور لوگ اُسکے شر سے بیخوف نہوں **ف** یہ حدیث صحیح ہے **باب**
عن ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطِيَاءَ وَخَدَمَهَا اَبْنَاءُ الْمُلُوْكِ اَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّوْمِ
سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلٰى خِيَارِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ چلنے اُمت میری اکڑ اکڑ کر اور خدمت کریں اُنکی بادشاہوں
کے اولاد یعنے بادشاہان فارس و روم کی اولاد تب مسلط کر دیے جاوینگے بدترین لوگ اس اُمت کے نیکوں پر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ ابو معاویہ
نے یحییٰ بن سعید انصاری سے روایت کی ہم سے یہ محمد ابن اسمعیل نے اُنہوں نے ابو معاویہ سے اُنہوں نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے عبداللہ بن دینار سے اُنہوں نے ابن عمر
سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہیں معلوم ہوتی ہے ابی معاویہ کی حدیث جو مروی ہے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے روایت کی ہے عبداللہ بن دینار سے
اُنہوں نے ابن عمر سے کچھہ اصل یعنے معتبر نہیں اور مشہور حدیث موسیٰ بن عبیدہ کی ہے اور روایت کی ہے مالک بن انس نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا
اُسکی سند میں عبداللہ بن دینار کا کہ وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے **عن** اَبِيْ بَكْرَةَ قَالَ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ لَمَّا هَلَكَ كِسْرٰى قَالَ مَنِ اسْتَخْلَفُوْا قَالُوْا ابْنَتَهٗ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَنْ يُّفْلِحَ قَوْمٌ وَلَّوْا اَمْرَهُمُ امْرَاَةً قَالَ فَلَمَّا قَدِمَتْ
عَائِشَةُ يَعْنِي الْبَصْرَةَ ذَكَرْتُ قَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَصَمَنِيَ اللّٰهُ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہا کہ بچایا مجھکو اللہ تعالیٰ نے

اس چیز کے برکت سے جو سنی تھی میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے ایک فتنہ سے اور وہ چیز یہ ہے کہ جب ہلاک ہوا کسریٰ یعنی بادشاہ فارس کا فرمایا آپنے کسکو خلیفہ کیا لوگوں
نے کہا اسکی بیٹی کو تب فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہرگز نہ فلاح پاوینگے وہ قوم جنکے کام کے متولی ہو عورت کہا ابی بکرہ نے جب آئین عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ میں
یاد کیا میں نے آنحضرت کے اس قول کو پس اللہ نے بچایا مجھکو انکی معیت سے اس قول کی برکت سے **ف** یہ حدیث صحیح ہے کہتا ہے **مترجم** اس حدیث میں اشارہ ہے قصہ
جمل کیطرف اور مختصر کیفیت اسکی یہ ہے کہ جب حضرت عثمان شہید ہوئے اور حضرت علی اپنے گھر سے نکلے اشرف اور چند لوگوں نے آپسے بازار میں بیعت کی بعد اسکے آپنے
کسیکو طلحہ اور زبیر کیطرف بھیجا انہوں نے بھی آپسے بیعت کی اور پھر یہ دونوں جیت علی سے اور خذلان عثمان سے نادم ہوکر طالب قتل قاتلان عثمان ہوئے اور حضرت علی
منتظر تھے کہ لوگ اکٹھے فرماد کرین تو دریافت عمل میں آوے اسمین طلحہ اور زبیر دونوں نے اجازت چاہی حضرت امیر سے عمرہ کی آپنے انسے اقرار واثق لیکر اجازت
دی اور یہ دونوں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے متفق ہوکر حضرت عثمان کے قصاص کے طالب ہوئے اور یعلی بن امیہ کہ آدمی متمول تھا اور حضرت عثمان
کیطرف سے عامل تھا صنعا پر وہ حج کے لیے آیا ہوا تھا اُسنے انکی تائید کی اسطرحپر کہ چار لاکھ اور ستر مرد کو سواری دی قریش سے اور حضرت عائشہ کے واسطے ایک اونٹ
خرید اکہ اُسے عسکر کہتے تھے پس یہ سب متوجہ ہوے بصرہ کیطرف اور اُترے ایک پانی پر بنی عامر کے اور وہاں آواز کرنے لگے کتے پوچھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے
کہ اس مقام کا کیا نام ہے لوگوں نے کہا حَوأب بروزن کوکب صاحب قاموس نے کہا ہے کہ ایک موضع ہے بصرہ میں اور دمیری نے کہا ایک نہر ہے قریب بصرہ کے غرض
حضرت عائشہ نے یہ سنکر فرمایا کہ تحقیق ہے کہ میں لوٹ جاؤن اور اس لڑائی میں شریک نہوں اسلئے کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
کیا حال ہوگا تم میں سے ایک بی بی کا جسکے آواز کرینگے اُسکے پاس کتے حوأب کے روایت کیا اسکو احمد اور ابو یعلی اور بزار اور حاکم اور بیہقی اور ابو نعیم نے قیس سے پھر جب بصرہ
میں داخل ہوئے تو آدمی بصرہ کے تعجب کرنے لگے اور پوچھنے لگے انسے وجہ آنیکی انہوں نے کہا ہم حضرت عثمان کے قصاص لینے کو خشمناک ہوئے ہیں اور ابن الاحنف جو
حضرت علی کیطرف سے حاکم بصرہ تھے انکو قید کر لیا اسطرف سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نو سو سواروں سے نہضت فرما ہوئے اور امام حسن اور عمار کو کوفہ کیطرف بھیجا کہ وہاں سے
مدد لاوین امام حسن کوفہ میں داخل ہوکر منبر پر چڑھے اور عمار نیچے کھڑے رہے پھر امام حسن نے فرمایا کہ امیر المومنین نے ہمکو تمہاری طرف بھیجا ہے مدد کیواسطے اسلئے کہ
ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا وعن محبیہا بصرہ کیطرف تشریف لیگئی ہیں اور ہم معتقد ہیں کہ وہ بی بی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت میں
ولیکن خدای تعالی ہمکو آزماتا ہے کہ ہم اطاعت کرتے ہیں انکی یا اطاعت کرتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور فرمایا ہے حضرت علی نے تم میری طرف نکلو اگر میں
مظلوم ہوں تو میری مدد کرو اگر ظالم ہوں تو مجھ سے انتقام لو اور طلحہ اور زبیر نے اول مجھ سے بیعت کی اور پھر نقض بیعت کیا حالانکہ میں نے نہیں لیا کسی کا مال کو اور نہیں
بدلا کسی حکم کو پس آئے حضرت علی کیطرف کوفہ سے بارہ ہزار آدمی جنگی پھر انہوں نے بعد ملاقات حضرت علی کے حال پوچھا طلحہ اور زبیر کا حضرت امیر نے فرمایا ان دونوں نے
بیعت کی پہلے مدینہ میں پھر خلع کیا مجھ سے بصرہ میں پھر دعوت کیے انکی تین روز جب تیسرا روز ہوا قاتلان عثمان کے دونوں لشکر میں تھے ڈرے اس امر سے کہ یہ دونوں
لشکر اتفاق نکر لیوین ہمارے قتل پر پس لڑائی شروع کر دی انہوں نے اور حضرت علی نے فرمایا اپنے ساتھیوں سے کہ اگر لڑو تم تو پیچھا نکرو بھاگنے والے کا اور حملہ نکرو زخمی
پر اور نہ لو انکے اموال سے کچھ مگر جو پاؤ مقتل میں باقی سب انکے وارثوں کا ہے پھر حضرت علی نے حضرت زبیر کو بلایا اور فرمایا کہ آؤ تمکو امان ہے جب وہ آئے آپنے فرمایا قسم
ہے اللہ تعالی کی تمہیں یاد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ لڑوگے تم علی سے اور تم ظالم ہوگے پھر دیکھا دیگی علی کی تمیں زبیر نے کہا یاد دلائی تمنے
مجھے وہ بات کہ میں بھول گیا تھا پس پھرے وہ لڑائی سے اور انکے صاحبزادہ نے کہا نہیں آئے تھے تم لڑائی کو بلکہ آئے تھے صلح کو اب ایک غلام آزاد کرو اور لوٹ جاؤ پس انہوں نے
اپنا غلام آزاد کیا اور لوٹے اور جب دیکھا کہ ہنگامہ جنگ گرم تھا اور صلح سے ناامید ہوے دونوں لشکروں سے جدا ہو گئے اور اصحاب امیر المومنین غالب آئے طلحہ پر اور تیرہ ہزار
آدمی ہمراہیان طلحہ سے مقتول ہوئے حاکم نے ثور بن مجزاۃ سے روایت کیا ہے کہ جب طلحہ مجروح ہوے میں انکے پاس گیا حالانکہ آخر رمق انمیں باقی تھا مجھ سے پوچھا کہ تم کسکے
ہمراہیوں میں سے ہو میں نے کہا امیر المومنین کے کہ انہوں نے کہا اپنا ہاتھ بڑھاؤ کہ میں بیعت کرون پھر بیعت کی اور انتقال فرمایا پس خبر دی میں نے اس امر کی علی رضی اللہ عنہ
کو فرمایا انہوں نے اللہ اکبر سچ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالی کو پسند نہوا کہ طلحہ جنت میں جاوے بغیر اسکے کہ بیعت میری اسکی گلے میں ہو پھر جمع
کیا حضرت علی نے باقی لوگوں کو و بیعت لی انسے اور گئی عبد اللہ بن یزید بن ورقا خزاعی حضرت ام المومنین کے پاس اور کہا کہ میں حاضر ہوا تھا آپکے پاس جبکہ مقتول

فتنوں کا بیان

ہوتے تھے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور پوچھا تھا آپ سے کہ میں کس کی ساتھ ہوں تو آپنے وصیت فرمائی تھی حضرت علی کی رفاقت کی پس ام المومنین چپ ہو گئیں پس کونچیں کاٹ دین اونٹ کی اور تھام لیا اسکو اور ابو بکر انکے بھائی اور ایک اور مرد اُترے اور ہودج ہٹا لیا نکالا کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے روبرو رکھدیا اور آپنے باکرام تمام اور تعظیم تام مدینہ طیبہ میں ام المومنین کو روانہ فرمایا اور کسیطرح کی سرزنش اور توبیخ نکی اور جب پیر دوادن لشکر وآنے باہر گئے عمر بن جرموز انکے پیچھے گیا اور انکو قتل کیا پہر جب حضرت علی کے پاس آنا ظاہر کیا آپنے فرمایا کہ تونے ابن صفیہ کو قتل کیا اور فخر کرتا ہے لی اپنی جگہہ دوزخ میں عروہ سے مروی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مینے عرض کیا کہ کیا سبب تہا آپکے خروج کرنیکا حضرت علی پر فرمایا کیا سبب تہا جو تیری ماں کو جو روبنایا تیرے باپ نے انہوں نے عرض کی تقدیر الٰہی آپنے فرمایا یہہ ہی تقدیر الٰہی ہے ابو بکرہ نے کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے خروج کریگی ایک قوم ہلاک ہونیوالی کہ نجات نپاویگی قائد انکی ایک عورت ہوگی اور قائد جنتی ہے مراد اُس سے حضرت ام المومنین ہیں اور پوچھا حضرت علی سے حال اہل جمل کا فرمایا آپنے نہ وہ کافر ہیں نہ منافق بلکہ ہمارے بہائی ہیں ولیکن ہمپر بغاوت کی انہوں نے إِخْوَانُنَا بَغَوْا عَلَيْنَا یہہ تہا اصل قصہ جسکی طرف اشارہ ہوا ابی بکرہ کی روایت میں نقل کیا ہمنے اسکو حجج الکرامہ سے باختصار و تلخیص **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ أُمَرَاءِكُمْ وَشِرَارِهِمْ خِيَارُهُمُ الَّذِيْنَ تُحِبُّوْنَهُمْ وَيُحِبُّوْنَكُمْ وَتَدْعُوْنَ لَهُمْ وَيَدْعُوْنَ لَكُمْ وَشِرَارُ أُمَرَائِكُمُ الَّذِيْنَ تُبْغِضُوْنَهُمْ وَيُبْغِضُوْنَكُمْ وَتَلْعَنُوْنَهُمْ وَيَلْعَنُوْنَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دوں میں تمکو تمہارے نیک حاکموں کی اور بدکی نیک حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دوست رکہتے ہو تم انکو اور دوست رکہتے ہیں وہ تمکو اور دعا خیر کرتے ہو تم انکے واسطے اور وہ تمہارے واسطے اور بد حاکم تمہارے وہ ہیں کہ دشمن رکہتے ہو تم انکو اور دشمن رکہتے ہیں وہ تمکو اور لعنت کرتے ہو تم اُنپر اور لعنت کرتے ہیں وہ تم پر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر محمد بن حمید کی روایت سے اور محمد بن حمید ضعیف ہیں حافظہ کیطرف سے **عَنْ** أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّهُ سَيَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ فَقِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللهِ أَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ ہونگے تمپر کچہہ حاکم کہ اچہا جانوگے تم انکو یعنے بسبب بعض افعال کے اور برا جانوگے تم انکو یعنے بسبب بعض دوسرے فعلوں کے پہر جسنے برا جانا یعنے انکے منکرات کو پس وہ پاک ہوا اور جسنے برا جانا انکے سیئات کو وہ بچا انکی آفتوں سے یا انکی شراکت کے گناہ سے ولیکن جو راضی ہوگیا اور انکے ساتھ ہوگیا یعنے پس وہ تو ہلاک ہوگیا پہر پوچھا کسی نے یا رسول اللہ کیا نہ لڑیں ہم اُنسے فرمایا نہ لڑو اُنسے جبتک وہ نماز پڑہتے رہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا كَانَتْ أُمَرَاؤُكُمْ خِيَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ سُمَحَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ شُوْرٰى بَيْنَكُمْ فَظَهْرُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ بَطْنِهَا وَإِذَا كَانَتْ أُمَرَاؤُكُمْ شِرَارَكُمْ وَأَغْنِيَاؤُكُمْ بُخَلَاءَكُمْ وَأُمُوْرُكُمْ إِلٰى نِسَاءِكُمْ فَبَطْنُ الْأَرْضِ خَيْرٌ لَكُمْ مِنْ ظَهْرِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب ہوویں حاکم تمہارے نیک لوگ تم میں کے اور غنی تمہارے سخی تر تم میں کے اور کام تمہارے آپسکے مشورے سے تو زمین کی پیٹہہ بہتر ہے تمہارے لئے اُسکی پیٹ سے یعنے زندگی اولی ہے موت سے اور جب ہوجاویں حاکم تمہارے بدتر لوگ تم میں کے اور امیر تمہارے بخیل تم میں کے اور کام تمہارے سپرد ہوں عورتوں کے تو پیٹ زمین کا بہتر ہے تمہارے لئے اسکی پیٹہہ سے یعنے موت بہتر ہے زندگی سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر صالح مری کی روایت سے اور صالح مری کی روایتوں میں ایسے غریب روایتیں ہیں کہ انکو کسی اور نے روایت نہیں کیا اور وہ مرد صالح ہیں **عَنْ** أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّكُمْ فِيْ زَمَانٍ مَنْ تَرَكَ مِنْكُمْ عُشْرَ مَا أُمِرَ بِهٖ هَلَكَ ثُمَّ يَأْتِيْ زَمَانٌ مَنْ عَمِلَ مِنْهُمْ بِعُشْرِ مَا أُمِرَ بِهٖ نَجَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ایسے زمانہ میں ہو کہ جو شخص چہوڑدے دسواں حصہ اس چیز کا جسکا حکم کیا گیا ہے ہلاک ہوجاوے پہر آویگا ایک زمانہ کہ جو عمل کریگا دسویں حصہ پر اسکے جسکا حکم ہوا ہے نجات پاویگا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر نعیم بن حماد کی روایت سے کہ انہوں نے سفیان بن عیینہ سے روایت کی ہے اس باب میں ابی ذر اور ابی سعید سے روایت ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ هٰهُنَا أَرْضُ الْفِتَنِ وَأَشَارَ إِلَى الْمَشْرِقِ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ أَوْ قَالَ قَرْنُ الشَّمْسِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ کہڑے ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر یعنے خطبہ پڑہنے کو اور فرمایا اسطرف ہے زمین فتنوں کی اور اشارہ کیا مشرق کیطرف جہاں سے نکلتا ہے سینگ شیطان کا یا کہا جہاں سے نکلتا ہے سینگ

باب اچھے اور برے حاکموں کا بیان

باب فتنوں کے زمانہ کا بیان

اور خراب ہو وین قلوب اور مشروب ہو شراب اور معطل ہون حدود اور جنی لونڈی نے اپنے مالک کو اور پیادہ پا برہنہ تن سلطان ہون اور شریک ہو عورت مرد کی تجارت مین اور تشبہ کرین مرد عورتون سے اور عورتین مردون سے اور قسمین کہاوین غیر خدا کی اور گواہی دین بدون طلب اور تفقہ کرین برائے غیر خدا اور طلب کیجاوے دنیا عمل آخرت سی اور لیجاوین مغنیات اور معازف اور ظلم پر فخر کرین اور حکم بیچا جاوے اور قرآن کو مزامیر ٹہیراوین پس انتظار کرو باد سرخ اور مسخ و قذف کا الحدیث وفیہ آیات کثیرۃ حذفتہا للتکرار اخرجہ ابو نعیم فی الحلیۃ اور ظہار علم اور تضییع عمل اور دوستی بزبان اور دشمنی بدل رواہ ابن ابی الدنیا فی کتاب العلم اور حضرت علی سے ہی مروی ہے علامات اقتراب ساعت مین استحلال کبائر کا اور اکل ربوا اور اکل رشا اور تشیید بنیان اور تہاون بطلاق و استحلال معازف و نقض شہور و نقض مواثیق اور صعود جہال کا منابر پر اور پہننا مردونکا ٹوپیون کو بغیر عمامہ کے اور تضییق طرقات اور کون علما ربوی ولاۃ اور لعب ساتہ میسر کے اور بجانا طبل و ساز و مزامیر کا اور احلاف ہوا اور سوا اُسکی اور بہت علامات ہین کہ اگر جمع کئے جاوین ایک بحر طویل درکار ہو عاقل بصیر کو اتنا کافی ہے اور عالم خبیر اسقدر دانی غرض بہر حال ظہور منکرات و رواج سیئات و نشر بدعات اور فشو سیئات اور احداث محدثات روز بروز ترقی پاتا جاتا ہے اور بہت کم لوگ ہین کہ جوان امراض سے آگاہ ہون اور انسی بہی کم وہ ہین جو انسی نفور ہون اور انسی بہی کم وہ ہین جوان امراض سے دور ہون غرض صلحا اقل قلیل ہین اور نظر خلایق مین اذل ذلیل ہم لوگ انہی فتنون کے ذیل مین بازار دنیا مین آئین ہین دیکہیے کہ اللہ تعالے کو کیا منظور ہے حتی المقدور بندونکو خوف خدا ضرور ہے اور عزلت عن الخلق موجب فرح و سرور دیکہیے وہ خالق کون و مکان پردہ غیب سے اس امت مظلومہ کی استمالت کب فرماتا ہی اور ظہور مہدی مقدس اور نزول عیسی علیہ السلام غربت اسلام کا علاج کب کرتا ہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا مِنْ رُفَقَاءِ الْمَھْدِیِّ وَاجْعَلْنَا مِنْ خَدَمِ الْعِیْسٰی اَللّٰھُمَّ اَحْیِنَا مَعَھُمْ وَاَمِتْنَا مَعَھُمْ وَاحْشُرْنَا فِی الْاٰخِرَۃِ مَعَھُمْ وَاَدْخِلْنَا فِی الْجَنَّۃِ مَعَھُمْ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعَالَمِیْنَ وَیَا مُجِیْبَ دَعْوَۃِ الْمُضْطَرِّیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَیْرِ الْخَلَائِقِ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ

اَبْوَابُ الرُّؤْیَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین خوابون کے بیانمین جو وارد ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم رویا اصل مین مصدر ہے بمعنے رویت کے مگر مستعمل ہو گیا ہے اُس چیز کے لئے کہ دیکہی جاوے خواب مین صورتون سے قاموس مین ہے الرویا ما رایتہ فی منامک یعنی رویا وہ ہی جو کہ دیکہے تو خواب مین اور رویا مقصور و مہموز ہے اور کبہی ہمزہ کو واو سے بدلکر دیتے ہین تخفیف کے لئے اور رویا مین اختلاف ہے عقلا کا بسبب ایک اشکال وارد کے اور وہ اشکال یہ ہے کہ نوم ضد ادراک ہے پس جو کچھہ مرئی ہوتا ہے وہ کیا ہے اکثر متکلمین اشاعرہ سے اور معتزلہ اسطرف گئی ہین کہ وہ خیال باطل ہے نہ حقیقت ادراک لیکن معتزلہ کہتی ہین کہ دیکہنی کے شرائط مین مثلاً مقابلہ رائی او مرئی مین اور خروج شعاع باصرہ سی اور توسط ہوائی شفاف کا اور مانند اسکی اور یہ سب مفقود ہی منام مین پس سوائی خیالات فاسدہ اور اوہام باطلہ کے اور کچھہ نہین اور اشاعرہ کہتے ہین چونکہ نوم ضد ادراک ہے اور جاری نہین ہوئی عادت الٰہی ساتہ خلق ادراک کے نائم مین پس جو مدرک ہوتا ہے حقیقت ادراک نہین ہے بلکہ خیال باطل اور وہم عاطل ہے اور یہ بہی جاننا ضرور ہے کہ مراد بطلان سے اُنکے نزدیک اتنا ہی کہ وہ حقیقت ادراک نہین ہے بلکہ ایک چیز ہے مشابہ ادراک اور یہ مراد نہین کہ رویا صحیح نہین یا اعتبار اُسکا کچھہ نہین تعبیر یا ہی تعبیر اسلئی کہ صحت پر رویای صالحہ کے اور حقیت پر اُسکے اجماع اہل حق منعقد ہے پس گویا وہ کہتی ہین کہ رویا حقیقت ادراک نہین ہے لیکن باوجود اسکے ثبوت رکہتا ہی اور اُسکی تعبیر ہے اور اولی یہ ہے کہ لفظ باطل بعمل حق مین نہ کہین بلکہ بجائی اُسکی محض یا صرف کا استعمال کرین تو اولی ہے اور ابو اسحق اسفرائنی نی کہا ہی کہ رویا ادراک ہے حقیقۃ بلا شبہہ اسلئی کہ کچھہ فرق نہین اُس چیز مین جو پاتا ہے نایم نوم مین اور مستیقظ یقظہ مین اور ادراکات سے پس تشکیک ادراک نایم مین متلزم ہے وقوع شک کو ادراک مستیقظ مین اور یہ متلزم ہے انکار بدیہی کی اور استاد مذکور بہی قایل ہے کہ نوم ضد ادراک ہے مگر کہتا ہے کہ نوم قایم ہے بعض اجزای انسان سے اور ادراک قایم ہے بعض دیگر کے ساتہ اُسکی اجزا سے اسلئی اجتماع ضدین محل واحد مین لازم نہ آیا کذا فی المواقف و شرحہ اور طیبی نے کہا ہے حقیقت رویا کی پیدا کرنا ہے حقتعالی کا دل نایم مین علوم و ادراکات کو جیسا کہ پیدا کرتا ہے اُسکے دل یقظان مین اور وہ تعالی خالق ہے علوم و ادراکات کا یقظہ موجب اُسکا نہ نوم مانع اُسکا اور خلق ان ادراکات کا نایم مین علامت اُسکی دوسرے امور مین کہ عارض ہوتی ہین ثانی الحال مین جیسا کہ تعبیر اُسکی ہے اور خواب مانند ابر کے ہے کہ دلیل ہے باران کی اور اس قول کے روسی ہو یا حقیقت ادراک ہے اور نوم اور ادراک مین ضدیت نہین بلو فقیر یعنے مترجم کے نزدیک یہی قول کتاب و سنت سے قریب تر معلوم ہوتا ہے شرح مشکوۃ

بَابٌ اَنَّ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ باب اس بیانمین کہ خواب مومن کا چہیالیسوان

[illegible] [illegible]

ابواب الرؤیا [illegible]
خواب کا بیان

حصہ ہے نبوت کا **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اقْتَرَبَ الزَّمَانُ لَمْ تَکَدْ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ تَکْذِبُ وَاَصْدَقُھُمْ رُؤْیَا اَصْدَقُھُمْ حَدِیْثًا وَرُؤْیَا الْمُسْلِمِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ وَالرُّؤْیَا ثَلَاثٌ فَالرُّؤْیَا الصَّالِحَۃُ بُشْرٰی مِنَ اللّٰہِ وَالرُّؤْیَا مِنْ تَحْزِیْنِ الشَّیْطٰنِ وَالرُّؤْیَا مِمَّا یُحَدِّثُ بِھَا الرَّجُلُ نَفْسَہٗ فَاِذَا رَاٰی اَحَدُکُمْ مَا یَکْرَہُ فَلْیَقُمْ وَلْیَتْفُلْ وَلَا یُحَدِّثْ بِہِ النَّاسَ قَالَ وَاُحِبُّ الْقَیْدَ فِی النَّوْمِ وَاَکْرَہُ الْغُلَّ اَلْقَیْدُ ثَبَاتٌ فِی الدِّیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہؓ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب قریب ہوجاوے زمانہ نہ ہوویگا خواب مومن کا جہوٹا اور سچا خواب اُسکا ہی جسکی بات سچی ہے یعنے جو صادق ہے اور خواب مسلمانکا چہیالیسواں حصہ ہے نبوت کا اور خواب تین قسم ہی ایک خواب نیک کہ بشارت ہی اللہ تعالے کیطرف سے اور دوسرا وہ خواب کہ غمگین کرتا ہے اُسمین شیطان کیطرف سے ہے اور ایک خواب حدیث نفس ہے مرد کے یعنے خیالات ہین کہ متصور ہوتی ہین پہر جب دیکھے کوئی خواب مین وہ چیز کہ برا جانے تو کہڑا ہوجاوے اور تہوکی اور نہ بیان کرے لوگون سے اور فرمایا دوست رکہتا ہون زنجیر کو دیکہنا خواب مین اور مکروہ جانتا ہون طوق کو دیکہنا یعنے گلی مین اور زنجیر کی تعبیر دین پر ثابت رہنا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ رُؤْیَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّۃٍ وَّاَرْبَعِیْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّۃِ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے خواب مومن کا ایک ٹکڑا ہی چہیالیس ٹکڑون مین سے نبوت کے **ف** اسباب مین ابی ہریرہ اور ابی رزین عقیلی اور انس اور ابی سعید اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک اور ابن عمر سے بہی روایت ہے حدیث عبادہ کی صحیح ہی **مترجم** قولہ جب قریب ہوجاوے زمانہ اسمین تین قول ہین بعضون نے کہا مراد قرب ساعت ہے کہ جب قیامت قریب ہوگی خواب صحیح بہت کثرت سی ہونگی اور یہ پہلا قول ہے اور دوسرا قول یہی کہ مراد اقتراب زمان سے برابر ہونا دن اور رات کا ہی چنانچہ معبرین کا قول ہے اصدق الازمان للعبارۃ وقت انفتاق الانوار وادراک الثمار وحینئذ یستوی اللیل والنہار تیسرا قول یہ ہے کہ مراد اُس سے زمانہ چہوٹا ہوتا ہی کہ قریب قیامت کے ہوگا کہ سال برابر ہوگا ماہ کی اور ماہ برابر ہفتہ کی اور ہفتہ برابر ایکدن کے اور دن برابر ایک گہڑی کے قولہ اور سچا خواب اُسکا الخ یعنے خواب اُسکا الخ یعنے جو شخص عادت کرے صدق کی اور بچے کذب سے اور حاصل کری عقاید صحیحہ اور اعتقادات صادقہ اور صدق احوال افعال اقوال کا اُسکا خواب روز بروز سچا ہوتا جاتا ہی اور بشارات غیبیہ سے اُسکی تائید ہوتی جاتی ہے اور بڑی بڑے عمدہ علوم اور پسندیدہ فہوم بذریعہ رویا اُسی تعلیم ہوتی ہین اور تعارف انبیا وصلحا اور فیوض ارواح شہدا اور طرح طرح کی ثمار غیبیہ اور آثار لاریبیہ اُسی حاصل ہوتے ہین کہ ابنای زمان اُسکے سنی سے متحیر اور اخوان دوران اُسکے اتباع سے ششدر ہون قولہ اور خواب مسلمان کا چہیالیسوان حصہ ہے اسمین روایات مختلف ہین چنانچہ مسلم کی روایت مین پینتالیسوین حصہ کا ذکر ہے اور ایک روایت مین جزء من سبعین جزءا من النبوۃ مذکور ہے اور اربعین جزءا بہی وارد ہوا ہے اور تسعۃ واربعین بہی ہے اور حضرت عباس سے ایک روایت مین خمسین بہی آیا ہے اور ابن عمر کے روایت مین ستۃ وعشرین اور عبادہ سے روایتمین اربعۃ واربعین قاضی عیاض سے مروی ہے کہ طبری نے کہا ہے کہ یہ اختلاف ہوتا ہے بسبب اختلاف رائی کے کہ مومن صالح کا رویا چہیالیسوان جزء ہے اور مومن فاسق کا ستر اجزا کا ایک جزء اور بعضون نے کہا کہ جسکی تعبیر خفی ہو وہ ستر اجزا کا ایک جزء ہے اور جسکی تعبیر جلی ہو وہ چہیالیسوان جزء ہے خطابی نے کہا ہے کہ بعضے علما نے فرمایا کہ ایام وحی کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تیئیس برس ہین دس برس مدینہ مین اور تیرہ برس مکہ مین اور اس سے قبل چہہ مہینے خواب صالحہ مین آپکو وحی ہوتی تہے اور چہہ مہینے چہیالیسوان حصہ ہین تیئیس برس کا پس اس حدیث مین اشارہ اسکی طرف ہے اور بعضون نے اسپر یہ اعتراض کیا ہے کہ مدت رویا صالحہ کی نقل سے ثابت نہین اور بصورت ثبوت بہی بعد اسکے بہت سی خواب آنحضرت نی دیکہے ہین پہر ان خوابونکی مدت اگر ملائی جاوے تو چہہ مہینے سے زیادہ ہوگئے اور نسبت متغیر ہوجاویگی مگر مازری نے اسکا جواب دیا ہے کہ یہ اعتراض باطل ہے اسلئے کہ بعد وحی کے خواب چونکہ بارسال ملک ہوے ہین وہ وحی مین داخل ہین اور بعضون نے کہا چونکہ خوابمین اکثر اخبار بالغیب ہی ہوتا ہے اسلئے آپنے اسی جزء نبوت فرمایا ہے خطابی نے کہا یہ حدیث موکد ہے امر رویا کی اور محقق ہے اُسکی منزلت کی اور کہا جزء نبوت ہونا رویا کا انبیا کے حق مین ہے یعنے انہین کے خواب جزء نبوت ہین نہ اُنکے غیر کے اسلئے کہ انبیا پر وحی بہیجی جاتی ہے خواب مین جیسا کہ جاگتے مین اور خطابی نے کہا بعض علما کا قول ہے کہ مراد حدیث سے یہ ہے کہ رویا آتے ہین موافقت پر نبوت کے اسلئے کہ وہ ایک جزء باقی ہے نبوت کا یعنے قیامت تک اور مترجم کے نزدیک یہی قول صحیح تر ہے اور موید مین اسکی بہت حدیثین یعنے تخصیص رویا انبیا کی جزء نبوت ہونی مین خوب نہین واللہ اعلم (نووی) قولہ جب دیکہے خواب مین کوئی چیز مکروہ الخ نووی نے کہا ہے کہ مناسب ہے کہ جمع کرے سب روایتونکو یعنے جب کچہہ مکروہ دیکہے تو تہوکے بائین طرف تین بار اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم ومن شرہا پڑہتا جاوے اور کروٹ

تجھے کہ رئیس بنایا ہے قوم کا اور جو تو ہہ لیا کرے اُسنے پہر تجھے خیال تہا کہ ایکدن مجہہ سے ملنا ہے تجھکو اور وہ دن ہے آجکا سو وہ کہیگا مجھے تو خیال نہتا اسکا فرماویگا اللہ تعالے سو آج مین تجھ
بہول جاتا ہون جیسے تو مجھے بہولگیا تہا دنیا مین **مترجم** بہولنے سے مُراد یہی کہ آج کی دن چہوڑ دونگا مین تجھی عذاب مین پڑا رہیگا تو جیسے بہولی چیز پڑی رہتی ہی ایسی ہی تفسیر
کی ہی بعض اہل علم نے اس آیت کی ہے فَالْيَوْمَ نَنْسَاهُمْ یعنے آجکے دن ہم اُنکو بہول جائینگے یعنی چہوڑ دینگے اُنکو عذاب مین پڑا ہوا **بَابٌ** مِنْهُ باب زمین کے گواہی کے بیان
مین **عَنْ** اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ
فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا اَنْ تَقُوْلَ عَمِلَ كَذَا وَكَذَا فِىْ يَوْمِ كَذَا وَكَذَا قَالَ فَهٰذَا اَمْرُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا پڑہی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا یعنے اُسدن بیان کریگی زمین اپنی خبرین پہر فرمایا اصحاب سے جانتے ہو تم کیا ہین خبرین اُسکی عرض کی اُنہوں نے اللہ اور رسول
خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اخبار اُسکے یہ ہین کہ گواہی دیگی ہر غلام اور باندی پر اللہ تعالے کے آگے اُس عمل کی جو کیا اُسنے اُسکی پیٹہہ پر اسطرح کہ کہیگی وہ عمل کیا اُسنے ایسا اور ایسا فلان
فلان دن مین فرمایا آپنے اسی کا حکم دیا اُس مین کو اللہ تعالے نے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابٌ** مَا جَاءَ فِى الصُّوْرِ باب صور کے بیان مین **مترجم** صور کی حقیقت
مین کئی قول ہین مفسرین کے بعضون نے کہا وہ ایک قرن ہے کہ پہونکا جاتا ہے جسمین مجاہد نے کہا صورت اُسکی مانند بوق کے ہے بعضون نے کہا صور جمع ہی سورت کی اور یہی قول ہے حسن کا
اور اصح قول اول ہے اور احادیث باب اسکی موید ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ جَاءَ اَعْرَابِىٌّ اِلَى النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا الصُّوْرُ قَالَ
قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ آیا ایک گنوار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچہا صور کیا ہے فرمایا آپنے ایک نرسنگا ہے کہ اُسمین پہونکا جاویگا یعنے قیامت
کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث سلیمان تیمی سے اور نہین جانتے ہم اُسے مگر انہین کی روایت سے **عَنْ** اَبِىْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَيْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَ الْقَرْنَ وَاسْتَمَعَ الْاِذْنَ مَتٰى يُؤْمَرُ بِالنَّفْخِ فَيَنْفُخُ فَكَاَنَّ ذٰلِكَ ثَقُلَ عَلٰى اَصْحَابِ النَّبِىِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُمْ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر آرام کرون مین
اور صاحب قرن کا یعنے اسرافیل علیہ السلام قرن کو موہنہ مین لیے ہوئے ہی اور کان لگائی ہی کہ کب حکم ہو پہونکنے کا کہ اُسیوقت پہونک دیوی سو گویا یہ امر سخت گذرا اصحاب پر
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پس فرمایا آپنے کہو تم حسبنا اللہ ونعم الوکیل علے اللہ توکلنا یعنے کافی ہے ہمکو اللہ تعالے اور اچہا وکیل ہے اللہ پر توکل کیا ہمنے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی
ہے کئی سند وانسے عطیہ سے اُنہون نے روایت کی ابی سعید سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **بَابٌ** مَا جَاءَ فِىْ شَاْنِ الصِّرَاطِ باب صراط کے بیان مین **عَنِ** الْمُغِيْرَةِ
بْنِ شُعْبَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شِعَارُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَى الصِّرَاطِ رَبِّ سَلِّمْ سَلِّمْ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے شعار مومنون کا پل صراط پر یہی ہے اے رب سلامت رکہہ سلامت رکہہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسے مگر عبد الرحمن بن اسحاق کی روایت سے **عَنْ**
اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ سَاَلْتُ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّشْفَعَ لِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَقَالَ اَنَا فَاعِلٌ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ اَطْلُبُكَ قَالَ اُطْلُبْنِىْ اَوَّلَ مَا
تَطْلُبُنِىْ عَلَى الصِّرَاطِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عَلَى الصِّرَاطِ قَالَ فَاطْلُبْنِىْ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قُلْتُ فَاِنْ لَّمْ اَلْقَكَ عِنْدَ الْمِيْزَانِ قَالَ فَاطْلُبْنِىْ عِنْدَ الْحَوْضِ فَاِنِّىْ
لَا اُخْطِئُ هٰذِهِ الثَّلٰثَ الْمَوَاطِنَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا سوال کیا اور درخواست کی مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ شفاعت کرین میری قیامت کے دن فرمایا آپنے مین
کرنیوالا ہون یہ عرض کی مین نے یا رسول اللہ کہان ڈہونڈہون مین آپکو فرمایا پہلے تو مجھے پل صراط پر ڈہونڈہیو مین نے کہا اگر وہان نہ ملو مین آپسے فرمایا ڈہونڈہیو میزان کے پاس
مین نے کہا اگر وہان بہی نہ ملون آپسے فرمایا ڈہونڈہیو مجھے حوض کوثر پر اور مین خطا نکرونگا اس تین مواطن سے یعنے خواہ نخواہ ملونگا انہین تین مقامون مین سے کسی مقام پر **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **بَابٌ** مَا جَاءَ فِى الشَّفَاعَةِ باب شفاعت کے بیان مین **مترجم** شفع اور شفاعت مصدر ہے معنے اُسکی سوال کرنا ہے
واسطے تجاوز کے جرایم و ذنوب سے اور مُشَفِّع بکسر فا وہ شخص ہے کہ شفاعت قبول کرے اور بفتح فا جسکی شفاعت قبول کیجاوی اور تشفیع قبول کرنا شفاعت کا اُسی سی ہے
حدیث اِشْفَعْ تُشَفَّعْ یعنے شفاعت کرو تمہاری شفاعت قبول کیجاویگی پس تُشَفَّعْ کا مصدر تشفیع ہے اور شفاعت پر جب الف لام آتا ہے تو شفاعت عظمی مراد ہوتی ہے چنانچہ
حدیث اُعْطِيْتُ الشَّفَاعَةَ مین تنکیر یہ ہے شفاعت عظمے کے عنایت ہونیکا ورنہ مطلق شفاعت عام ہے جمیع انبیا بلکہ علما اور شہدا کو بہی مراد ہے شفاعت صاحب کبائر کی کہ
مخصوص ہے خاتم رسالت کے ساتہ یا شفاعت مقبولہ کہ کبہی رد نہو یا شفاعت اُسکے کہ جسکے دلمین ذرہ بہر ایمان ہو اور شفاعت مطلق کئی قسم ہے یعنے سوا شفاعت عظمی کے کبہی تفصیل

اعمال امت کے لئے ہے میزان پر کبھی خروج کی لئے ہے نار سے کبھی ادخال جنت کے لئے بغیر حساب و کتاب کے کبھی تخفیف عذاب کے لئے اور تخفیف کے انواع عذاب میں سے کبھی تعلیل مکث میں اسیطرح شفاعت کبھی رفع درجات کی لئے ہی جنت میں کبھی زوال اسم جہنمی کے لئے بہشت میں کبھی اقامت تدکے لئے صراط پر کبھی تکثیر حور کی لئے جنان میں اور حدیث میں ہے کہ آپنے فرمایا انا اول شافع و اول مشفع اور مشفع بفتح فا ہے یعنی میں پہلے باب شفاعت کھولنے والا ہوں اور پہلا وہ شخص ہوں جسکی شفاعت قبول کیجاویگی اور فرمایا آپنے انا اول شافع فی الجنة مراد اُس سے دخول جنت ہی یا رفع درجات جنت میں او نزول برکات بہشت میں اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں فیوذن له فی الشفاعة مراد اُس سے مقام محمود ہے اور پہلے شفاعت ارا حت اہل موقف کے لئے ہو گی ہول اور خوف قیامت سے اور شفاعت کے منکر معتزلہ بھی نہیں اور اسیطرح رفع درجات کے لئی جو شفاعت ہے معتزلہ کو انکار اسی شفاعت کا ہے جسمیں خروج عن النار مذکور ہے اور اہل سنت کے نزدیک خروج عن النار بشفاعت انبیاء و صلحا علے الخصوص بشفاعت سید الانبیا و سند الاصفیا باسانید صحیحہ ثابت ہی اور یہ جو وارد ہوا ہے حدیث میں کہ ابو طالب کو میری شفاعت نفع دیگی مراد اُس سے تخفیف عذاب ہے نہ خروج عن النار اور شفاعت جیسے مفید ہے مشفع لہ کو ویسی ہے موجب ثواب و اجر ہے شفیع کو چنانچہ وارد ہوا ہے اشفعوا فلتؤجروا یعنے شفاعت کرو تا کہ اجر حاصل ہو اور آیہ مَنْ يَّشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً ہے شاہد اس مقصود کی ہے اور شفع کے معنے لغت میں جوڑے کے ہیں چنانچہ وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ میں یہی مراد ہے یعنے جفت اور طاق اور حدیث امر بلال ان یشفع الاذان میں بھی یہی مراد ہے یعنے اذان کے کلمے دو دو بار کہیں اور تکبیر کے ایک ایک بار اور بعض مفسرین نے کہا ہے کہ والشفع والوتر میں شفع سی یوم النحر مراد ہے کہ ایام تشریق سے ملکر جفت ہو جاتا ہے اور وتر سے یوم عرفہ یا وتر سی ذات مقدس باری تعالے مراد ہے کہ ثانی و نظیر اُسکا مفقود ہی اور شفع سی مخلوقات کہ ہر ایک کا جفت و جوڑا موجود ہے عن ابی هريرة قال اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بلحم فرفع اليه الذراع فاكله وكان يعجبه فنهس منه نهسة ثم قال انا سيد الناس يوم القيمة هل تدرون لم ذاك يجمع الله الناس الاولين والاخرين في صعيد واحد فيسمعهم الداعي وينفذهم البصر وتدنو الشمس منهم فيبلغ الناس من الغم والكرب ما لا يطيقون ولا يحتملون فيقول الناس بعضهم لبعض الا ترون ما قد بلغكم الا تنظرون من يشفع لكم الى ربكم فيقول الناس بعضهم لبعض عليكم بادم فياتون ادم فيقولون انت ابو البشر خلقك الله بيده ونفخ فيك من روحه وامر الملائكة فسجدوا لك اشفع لنا الى ربك الا ترى الى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم ادم ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانه قد نهاني عن الشجرة فعصيته نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى نوح فياتون نوحا فيقولون يا نوح انت اول الرسل الى اهل الارض وقد سماك الله عبدا شكورا اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه الا ترى ما قد بلغنا فيقول لهم نوح ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله وانه قد كانت لي دعوة دعوتها على قومي نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى ابراهيم فياتون ابراهيم فيقولون يا ابراهيم انت نبي الله وخليله من اهل الارض فاشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه فيقول ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله واني قد كذبت ثلاث كذبات فذكرهن ابو حيان في الحديث نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى موسى فياتون موسى فيقولون يا موسى انت رسول الله فضلك الله برسالته وبكلامه على الناس اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه فيقول ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله واني قد قتلت نفسا لم اومر بقتلها نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى عيسى فياتون عيسى فيقولون يا عيسى انت رسول الله وكلمته القاها الى مريم وروح منه وكلمت الناس في المهد اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه فيقول عيسى ان ربي قد غضب اليوم غضبا لم يغضب قبله مثله ولن يغضب بعده مثله ولم يذكر ذنبا نفسي نفسي نفسي اذهبوا الى غيري اذهبوا الى محمد صلى الله عليه وسلم فياتون محمدا صلى الله عليه وسلم فيقولون يا محمد انت رسول الله وخاتم الانبياء وقد غفر لك ما تقدم من ذنبك وما تاخر اشفع لنا الى ربك الا ترى ما نحن فيه فانطلق فاتي تحت العرش فاخر ساجدا لربي ثم يفتح الله علي من محامده وحسن الثناء عليه شيئا لم يفتحه على احد قبلي ثم يقال يا محمد ارفع راسك سل تعطه واشفع تشفع فارفع راسي فاقول يا رب امتي يا رب امتي يا رب امتي فيقول يا محمد ادخل من امتك من لا حساب عليه من الباب الايمن من ابواب

نہس بہ اطراف دندان گرفتن

الجنۃ وھم شرکاء الناس فیما سوی ذلک من الابواب ثم قال والذی نفسی بیدہ ان ما بین المصراعین من مصاریع الجنۃ کما بین مکۃ و
ھجر وکما بین مکۃ وبصری ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ لائی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس گوشت پھر اٹھایا آپ نے اُسمین سے دست اور اچھا لگتا تھا اور بہت بھاتا تھا وہ آپکو
تو نوچ لیا ایکبار اُسمین سے اپنی دندان مبارک یا داڑہون سے پھر فرمایا مین سردار ہون آدمیون کا قیامت کے دن تم جانتے ہو کہ کیون اسلئی کہ جمع کریگا اللہ عزوجل اگلے پچھلے لوگون
کو ایک ٹیلہ زمین پر پھر اسطرح اکٹھا ہونگے کہ سنا سکیگا اُنکو آواز ایک پکارنیوالا اور دیکھ سکیگا اُنکو صاحب بصر اور قریب ہوگا اُنسے آفتاب اور لوگونکا غم و کرب اسقدر پہونچ
جاویگا کہ طاقت نرکھہ سکینگے اور متحمل نہ ہوسکینگے وہ اُسکی سو کہینگے بعضے لوگ بعض سے کیا نہین دیکھتے ہو کہ کہانتک پہونچی مصیبت تمہاری کیا دیکھتی نہین تم ایسے شخص کو جو
شفاعت کری تمہارا تمہارے رب کے پاس سو کہینگے بعضے بعض سے چلو تم آدم علیہ السلام کے پاس پھر آئینگے وہ آدم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے آپ ابو البشر مین پیدا کیا اللہ تعالے
نے آپکو اپنی دست مبارک سے اور پھونکی آپ مین اپنی پیدا کی ہوئی روح اور حکم فرمایا فرشتون کو کہ انہون نے سجدہ کیا آپکو سو شفاعت کیجئی ہماری اپنی رب کے پاس کیا دیکھتی نہین
آپ کہ ہم سب کس بلا مین گرفتار ہین کیا دیکھتی نہین آپ کہ کہانتک پہونچی مصیبت ہماری سو کہینگے اُنکو آدم علیہ السلام کہ میرا رب آج ایسا غصہ ہوا ہی کہ نہین غصہ ہوا ایسا
کبھی اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا کبھی اسکی بعد اور اُسنی مجھے منع فرمایا تھا ایک درخت سے سو نافرمانی کی مینے اُس تعالے شانہ کی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسی اور کی پاس جاؤ نوح علیہ
السلام کے پاس پھر آئینگے وہ سب نوح علیہ السلام کے پاس اور کہینگے ای نوح تم پہلے رسول ہو کہ بھیجے گئی زمین والون کیطرف اور نام رکہا تمہارا اللہ جل جلالہ نی بندۂ شکر گذار
شفاعت کرو ہمارے اپنے پروردگار کے پاس کیا نہین دیکھتے تم ہم کس بلا مین ہین کیا نہین دیکھتے تم کہ کہانتک پہونچی مصیبت ہماری سو کہینگے اُنسے نوح علیہ السلام میرا رب آج کے
دن غصہ مین ہے ایسا کہ کبھی غصہ مین نہوا اس سے پہلے اور نہ غصہ ہوگا اسکی بعد اور میرے واسطے ایک دعا تھی مقبول و مستجاب تھی تو وہ خرچ کردی مینے اپنی قوم کی ہلاکت کے لئی نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا اور
کسی کے پاس جاؤ ابراہیم علیہ السلام کے پاس سو آوینگے ابراہیم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے اے ابراہیم تم نبی اللہ کے ہو اور خلیل یعنے دوست اُسکی زمین والون مین سے سو شفاعت کرو ہمارے
واسطے اپنے رب کے پاس کیا نہین دیکھتے ہو تم کہ ہم کس بلا مین ہین سو وہ کہینگے بیشک میرا رب ایسا غضبناک ہے آج کے روز کہ کبھی ایسا نہوا تھا اور نہو گا اور مینے تین جھوٹ
بولے تھے ذکر کیا اُنکو ابو حیان نے اپنے روایت مین نفسی نفسی نفسی جاؤ تم کسے اور کے پاس سوا میرے جاؤ تم موسے علیہ السلام کے پاس پھر آئینگے موسے علیہ السلام کے پاس
اور کہینگے ای موسیٰ تم رسول ہو اللہ کے فضیلت دی تمکو اللہ تعالی نے ساتھ اپنی رسالت کی اور کلام کے تمام لوگون پر تم شفاعت کرو ہماری اپنے رب کے پاس کیا
نہین دیکھتے تم کہ ہم کس بلا مین ہین سو وہ کہینگے بیشک رب میرا آج کی روز اسقدر غضبناک ہے کہ کبھی ایسا نہوا نہو گا اور مینے مار ڈالی ہے ایک جان یعنی قبطی کہ نہین حکم
ہوا تھا مجھے اسکے مارنیکا مجھے آج اپنے جانکی فکر ہے نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کی پاس جاؤ عیسے علیہ السلام کے پاس پھر آئینگے سب عیسے علیہ السلام کے پاس اور کہینگے ای عیسیٰ تم
رسول ہو اللہ تعالے کی اور کلمہ اُسکا ہو کہ ڈالا اُسنی مریم کیطرف یعنے بغیر اسباب ظاہری فقط اللہ کے کُن فرمانے سے پیدا ہوگئی ہو اور روح اُسکے طرف سے اور کلام کیا تم نے لوگون سے گود میں
لیٹے ہوئی ہان کے تم شفاعت کرو ہماری اپنے پروردگار کے پاس کیا نہین دیکھتے تم کہ ہم کس مصیبت مین ہین پھر کہینگے حضرت عیسے علیہ السلام بیشک آج میرا رب غصہ ہوا ایسا
کبھی نہوا تھا اور نہو گا اور نہ ذکر کیا حضرت عیسے نے کسی اپنی خطا کا اور کہا نفسی نفسی نفسی جاؤ تم میرے سوا کسی اور کی پاس جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو آئینگے وہ سب محمد
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہینگے ای محمد تم رسول ہو اللہ عزوجل کے اور خاتم الانبیا ہو اور بخشی گئی تمہارے لئی گناہ تمہاری اگلے پچھلی شفاعت کرو تم ہماری اپنی پروردگار کے پاس
کیا نہین دیکھتے آپ کہ ہم کس مصیبت اور بلا مین ہین سو مین چلونگا اور آؤنگا نیچے عرش کی اور گر پڑونگا سجدہ مین اپنی رب کے تعظیم کے لئی پھر کہولیگا اللہ تعالے میری جان
لسان پر اپنی محامد اور حسن ثنا کو اسقدر کہ نہ کہولا ہوگا کسے پر مجھہ سے پہلے پھر کہا جاویگا مجھہ سے ای محمد اُٹھاؤ سر اپنا اور سوال کرو تم پاؤگی اور شفاعت کرو تمہاری شفاعت
قبول کیجاویگی پھر اُٹھاؤنگا مین اپنا سر اور کہونگا اے رب مانگتا ہون مین نجات اور فلاح اپنی امت کی اے رب مانگتا ہون مین نجات اور فلاح اپنی امت کی
پھر فرمادیگا باری تعالی شانہ اے محمد داخل کرو تم اپنی امت مین سے اُن لوگون کو جن پر حساب و کتاب نہین ہی داہنی دروازی مین سے جنت کی اور وہ لوگ
شریک ہونگے اور دروازون مین سی بھی لوگون کے یعنے داخل ہونی مین پھر فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے کہ دو پٹ مین جنت کی پٹون
سے ایسا فاصلہ ہے جیسا مکہ اور ہجر مین یا جیسا مکہ اور بصرے مین **ف** اس باب مین ابی بکر صدیق اور انس اور عقبہ بن عامر اور ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**
قولہ اُٹھایا دست اور اچھا لگتا تھا آپکو الخ دست چونکہ نجاست سے دور ہوتا ہے اسلئی حضرت کو پسند تھا قولہ فنہش نہشۃ یعنے نوچا ایکبار نوچنا اور یہ لفظ بسین مہملہ بھی وارد ہوا ہے

اور اگر بشین معجمہ پڑہا جاوے تو معنے اسکے نوچنا گوشت کا ہڈی پر یعنی دانت کی کناروں سے اور بسین مہملہ نوچنا گوشت کا داڑہون سے (علے ما قالہ الطیبی) قولہ مین سردار ہون آدمیون
کا غرض ہیکہ سید دو معنے ہین اول مالک متصرف کہ جو چاہے سو کرے اس معنی کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی چیز کے سید نہین بلکہ سوائے رب تعالےٰ کے یہ معنی کسی میں پائے نہین جاتے اسی معنے
سے حدیث مین وارد ہوا السیّدُ ھُوَ اللّٰہُ یعنے سید اللہ ہی ہے اور دوسرے معنے یہ ہین کہ جب بادشاہ کا حکم ملکون کیطرف اُترے تو پہلے اُس شخص پر اُترے اور وہ سب لوگون کو سنادے
اس معنے کر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سارے جہان کے سردار ہین چنانچہ اس حدیث مین اسی معنی کی تفصیل مذکور ہے قولہ پیدا کیا اللہ تعالیٰ نے آپکو اپنے دست مبارک سے الخ اللہ جل جلالہ
کی صفات مین سے ہے ید و وجہ وغیرہ اور ثابت ہین وہ اُس ذات مقدس کے لئے جیسے کہ ثابت ہین سمع اور بصر اور ایمان ان سب پر ضرور ہے اور بلا تشبیہ اور بلا کیف انکو ثابت کرنا ضرور
ہے نہین انکار کیا انکا مگر ملاعنہ جہمیہ نے قاتلہم اللہ اور فرمایا اللہ عزوجل نے لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اور نہ انکار کیا اس نے مگر کہ آدم علیہ السلام کے شیطان تک نے بہے اور اگر مراد ہوتی ید سے
قدرت وغیرہ تو فوراً کہتا وہ کہ کیا مین بہی قدرت سے نہین بنا ہون پس باطل ہوا قول انکا جو تاویل کرتے ہین ایسکے ساتہہ قدرت اور قوت وغیرہا کی اور نہ انکار کیا اسکا یہود نے
بلکہ عیب لگایا اُسکو مغلول ہونیکا با وجود اثبات ید کے اور ملعون ہوگئے وہ فقط عیب لگانے سے انہین پہر کیا حال ہوگا انکا جو بالکل اُسکی نفی کے درپے ہین اور تفسیر معالم التنزیل مین
ہے یَدُ اللّٰہِ صِفَۃٌ مِّنْ صِفَاتِ ذَاتِہٖ کَالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ وَالْوَجْہِ وَقَالَ جَلَّ ذِکْرُہٗ لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ وَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کِلْتَا یَدَیْہِ یَمِیْنٌ
وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِصِفَاتِہٖ فَعَلَی الْعِبَادِ فِیْھَا الْاِیْمَانُ وَالتَّسْلِیْمُ وَقَالَ اَئِمَّۃُ السَّلَفِ وَاَھْلُ السُّنَّۃِ فِیْ ھٰذِہِ الصِّفَاتِ اَمِرُّوْھَا کَمَا جَاءَتْ بِلَا کَیْفٍ یعنے ید ایک
صفت ہے اللہ تعالیٰ کے صفات ذات میں سے مانند سمع اور بصر و وجہ کے چنانچہ فرمایا اللہ عزوجل نے لِمَا خَلَقْتُ بِیَدَیَّ اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دونون ہاتہ اُس تعالیٰ شانہ کے
برکت والے ہین اور اللہ خوب جانتا ہے اپنی صفتون کو اور واجب ہے بندون پر ایمان لانا انپر اور مان لینا اور کہا ائمہ سلف اور اہل سنت نے ان صفتون کے باب مین کہ جاری کرو انکو جیسے
آئی ہین بلا کیف انتہی قولہ نفسی نفسی یعنے میرا نفس خود مستحق ہے کہ کوئی شفاعت اُسکی کرے (مجمع) قولہ وہ خرچ کی مین نے اپنے قوم کی ہلاکت کے لئے آہ حدیث مین وارد ہوا ہے کہ ہر
نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور مین نے اپنے دعا کو رکہہ چہوڑا ہے کہ اپنی امت کے شفاعت مین خرچ کرونگا اور حضرت نوح علیہ السلام کی دعا سے مراد یہی یہ دعا ہے رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَی
الْاَرْضِ مِنَ الْکٰفِرِیْنَ دَیَّارًا قولہ اور بولے تین جہوٹ بولی الخ پہلا یہ کہ کفار سے آپنے فرمایا جب اُنہون نے اپنے میلہ مین بلایا اِنِّیْ سَقِیْمٌ یعنے مین بیمار ہون اور جب کفار نے
پوچہا بتونکو تمنے توڑا تو آپنے فرمایا بَلْ فَعَلَہٗ کَبِیْرُھُمْ یعنے بڑے بت نے توڑا اور جب ایک بادشاہ جابر کے ملک سے آپکا گذر ہوا تو سارہ کو اپنی بہن فرمایا انتہی **فائدہ** نووی نے کہا ہے
کہ قاضی عیاض نے بیان کیا ہے کہ مذہب اہل سنت کا جواز شفاعت ہے عقلاً اور وجوب اسکا سمعاً بدلیل قولہ تعالیٰ یَوْمَئِذٍ لَّا تَنْفَعُ الشَّفَاعَۃُ اِلَّا مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ
وَرَضِیَ لَہٗ قَوْلًا اور روایات صحیحہ اسقدر ثبوت شفاعت مین وارد ہوئی ہین کہ تواتر معنوی کو پہونچ گئے ہین اور اجماع ہے سلف صالح کا اسپر اور انکار کیا بعض خوارج اور معتزلہ نے
اسلئے کہ انکا مذہب ہے کہ مذنبین مخلد ہے النار مین اور استدلال کیا اُنہون نے ان آیتون سے مَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ حَمِیْمٍ وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ اور آیۃ فَمَا تَنْفَعُھُمْ شَفَاعَۃُ الشّٰفِعِیْنَ
اور جواب دیا ہے اہل سنت نے کہ مراد آیۃ اول مین ظلم سے شرک ہے اور آیۃ ثانی کفار کے حق مین ہے اور معتزلہ احادیث شفاعت کے تاویل یہ کرتے ہین کہ مراد ان سب شفاعتون سے
زیادت درجات ہے نہ خروج عن النار حالانکہ یہ باطل ہے اور الفاظ احادیث صراحتہً انکے بطلان مذہب پر دال ہین اور مثبت ہین خروج مذنبین کے نار سے اور شفاعت پانچ
قسم ہے اول واسطے نجات کے اہوال موقف سے اور یہہ مخصوص ہے آنحضرت کے ساتہہ دوسرے دخول جنت کے لئے تیسرے مستوجبان
نار کے لئے چوتہے خروج مذنبین کے لئے نار سے کہ خروج اُن کا ثابت ہے بہ شفاعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور شفاعت ملائکہ اور اخوان مؤمنین کے
پانچوین رفع درجات کے لئے **بَابٌ مِّنْہُ** دوسرا باب اسی بیان مین **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ
لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری ہے اہل کبائر کے لئے میرے
اُمت سے **ف** اس باب مین جابر سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اِس سند سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَفَاعَتِیْ لِاَھْلِ الْکَبَائِرِ مِنْ اُمَّتِیْ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِیٍّ قَالَ لِیْ جَابِرٌ یَا مُحَمَّدُ مَنْ لَّمْ یَکُنْ مِّنْ
اَھْلِ الْکَبَائِرِ فَمَا لَہٗ وَلِلشَّفَاعَۃِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے شفاعت میری
میرے امت کے اہل کبائر کے لئے ہے کہا محمد بن علی نے کہا مجہہ سے جابر نے اے محمد جو نہووے اہل کبائر سے اُسے شفاعت سے کیا تعلق **ف**

مذہب اہل سنت در اثبات صفات باری

یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **مترجم** یہاں وہی شفاعت مراد ہے جو خروج عن النار کے واسطے ہے اور وہ مخصوص ہے اہل کبائر کے ساتھ یہی مطلب ہے جابر کے قول کا **عن** ابی
اُمامۃ یقول سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول وعدنی ربی ان یدخل الجنۃ من امتی سبعین الفا لاحساب علیھم ولا عذاب مع کل الف
سبعون الفا وثلث حثیات من حثیات ربی **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے وعدہ کیا ہے مجھ سے میرے پروردگار
نے کہ داخل کریگا جنت میں میری امت سے ستر ہزار شخص کہ نہ حساب ہے اُنپر نہ عذاب ہر ہزار شخص کے ساتھ پھر ستر ہزار اور تین لپ بھر کر میرے پروردگار کے ہاتھوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
مترجم جہمیہ اس حدیث کو سنکر کف افسوس ملتی ہیں معتزلہ اپنے ہاتھوں آپ جلتی ہیں غرض منکران صفات ہر طرف ہاتھ پیر مارتے ہیں اور موؤلین بہرحال جان ہارتی ہیں
محدثین کا دل ہاتھوں بڑھ رہا ہے وہ کہتے ہیں ایمان لائے ہم حثیات پر اپنے پروردگار کے اور سونپا اُنکی کیفیت کو علم آلہی پر اور یہ الفاظ محمول ہیں اپنے معانی ظاہر پر بلا تاویل
ولا تشبیہ وتعطیل حسبنا اللّٰہ ونعم الوکیل وھو الھادی الی سواء السبیل **عن** عبداللّٰہ بن شقیق قال کنت مع رھط بایلیاء فقال رجل منھم
سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول یدخل الجنۃ بشفاعۃ رجل من امتی اکثر من بنی تمیم قیل یا رسول اللّٰہ سواک قال سوای فلما قام
قلت من ھذا قالوا ھذا ابن ابی الجذعاء **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا تھا میں ایک جماعت کے ساتھ ایلیا میں سو کہا ایک مرد نے اُنمیں سے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ داخل ہونگے جنت میں ایک مرد کی شفاعت سے جو میری امت سے ہوگا بنی تمیم کی لوگوں سے بڑھکر عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ وہ مرد سوا آپکے ہے فرمایا
آپ نے ہاں میرے سوا ہے پھر جب کھڑا ہوا وہ شخص پوچھا میں نے لوگوں سے کون ہے یہ جنہی یہ روایت بیان کی لوگوں نے کہا یہ ابی الجذعا ہیں **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابن ابی الجذعا کا نام عبداللہ ہے اور اُنکی یہی ایک حدیث معلوم ہوتی ہے **مترجم** مراد اُس شخص سے عثمان ہیں یا اویس قرنی رحمۃ اللہ علیہما **عن**
ابی سعید ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان من امتی من یشفع للفئام من الناس ومنھم من یشفع للقبیلۃ ومنھم من یشفع للعصبۃ
ومنھم من یشفع للرجل حتی یدخلوا الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کوئی شفاعت کریگا کئی جماعتوں کی آدمیوں
سے اور کوئی اُنمیں سے شفاعت کریگا ایک قبیلہ کی اور کوئی شفاعت کریگا ایک عصبہ کی اور کوئی شفاعت کریگا ایک مرد کی یہانتک کہ داخل ہونگے جنت میں **ف** یہ حدیث حسن
ہے **مترجم** فئام کہا ہی بعضوں نے کہ جمع ہے فئہ کی اور فئہ بمعنے جماعت اور بعضوں نے کہا فئام بمعنی جماعات متعددہ اور واحد اسکا لفظ سے کوئی نہیں اور عصبہ جماعت ہے کہ افراد
اُسکی دس سے چالیس تک ہوں **عن** عوف بن مالک الاشجعی قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اتانی ات من عند ربی فخیرنی بین
ان یدخل نصف امتی الجنۃ وبین الشفاعۃ فاخترت الشفاعۃ وھی لمن مات لا یشرک باللّٰہ شیئا **ترجمہ** روایت ہے عوف سے کہ کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے ایک آنیوالا میرے پاس آیا میرے رب کیطرف سے اور مجھے مخیر کیا اس باب میں کہ داخل ہو میری نصف امت جنت میں یا ملے مجھے درجہ شفاعت کا تو میں نے اختیار کیا درجہ
شفاعت کا اور وہ شفاعت اُسکے واسطے ہی جو مرے اور شریک نہ کیا ہو اُسنے اللہ تعالے کا کسی چیز کو **ف** اور مروی ہوئی یہ حدیث ابو الملیح سے وہ روایت کرتی ہیں ایک اور
صحابی سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وہ آنحضرت سے اور نہیں ذکر ہے اسمیں عوف بن مالک کا **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پیچہ پرست شدہ پرست نعل پرستوں کو شفاعت
سی کچھ بہرہ نہیں اور جبتک آدمی میں ایک ذرہ شرک کا باقی ہے وہ شفاعت کا مستحق نہیں اور بات یہ بھی ہے اسلئی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شفیع المذنبین ہیں نہ شفیع
المشرکین **باب** ما جاء فی صفۃ الحوض باب حوض کوثر کے بیان میں **عن** انس بن مالک ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال ان فی
حوضی من الاباریق بعدد نجوم السماء **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک میرے حوض میں صراحیاں ہیں آسمان کے ستاروں کے شمار کے
برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عن** سمرۃ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ان لکل نبی حوضا وانھم یتباھون
ایھم اکثر واردۃ وانی ارجوا ان اکون اکثرھم واردۃ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک حوض ہے اور وہ فخر کرتے ہیں
آپسمیں ایک دوسرے پر اسبات میں کہ کسکی حوض پر پانی پینے والی زیادہ جمع ہوتے ہیں اور میں امید رکھتا ہوں یعنے اللہ کے فضل سے کہ میرے حوض پر سب سے زیادہ جمع ہوں **ف**
یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیے اشعث بن عبدالملک نے یہ حدیث حسن سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہ ذکر کیا اُسمیں سمرہ کا اور وہ صحیح تر ہے **باب** ما جاء فی
صفۃ اوانی الحوض باب ظروف حوض کے بیان میں **عن** ابی سلام الحبشی قال بعث الی عمر بن عبدالعزیز فحملت علی البرید فلما دخل علیہ قال

الله تعالیٰ کی صفات کا بیان

شفاعت کا بیان

مشرک لوگ شفاعت سے محروم ہیں

حوض کوثر کا بیان

ظروف حوض کا بیان

يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَقَدْ شُقَّ عَلَىَّ مَرْكَبِى الْبَرِيْدَ فَقَالَ يَا اَبَا سَلَّامٍ مَا اَرَدْتُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ وَلٰكِنْ بَلَغَنِىْ عَنْكَ حَدِيْثٌ تُحَدِّثُهٗ عَنْ ثَوْبَانَ عَنِ النَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْحَوْضِ فَاَحْبَبْتُ اَنْ تُشَافِهَنِىْ بِهٖ قَالَ اَبُوْ سَلَّامٍ حَدَّثَنِىْ ثَوْبَانُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حَوْضِىْ مِنْ عَدَنَ اِلٰى عَمَّانَ الْبَلْقَاءِ وَمَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ وَاَكْوَابُهٗ عَدَدُ نُجُوْمِ السَّمَاءِ مَنْ شَرِبَ مِنْهُ شَرْبَةً لَمْ يَظْمَأْ بَعْدَهَا اَبَدًا اَوَّلُ النَّاسِ وُرُوْدًا عَلَيْهِ فُقَرَاءُ الْمُهَاجِرِيْنَ الشُّعْثُ رُؤُوْسًا الدُّنْسُ ثِيَابًا الَّذِيْنَ لَا يَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَلَا يُفْتَحُ لَهُمُ السُّدَدُ قَالَ عُمَرُ لٰكِنِّىْ نَكَحْتُ الْمُتَنَعِّمَاتِ وَفُتِحَتْ لِىَ السُّدَدُ نَكَحْتُ فَاطِمَةَ بِنْتَ عَبْدِ الْمَلِكِ لَا جَرَمَ اَنِّىْ لَا اَغْسِلُ رَاْسِىْ حَتّٰى يَشْعَثَ وَلَا اَغْسِلُ ثَوْبِىَ الَّذِىْ يَلِىْ جَسَدِىْ حَتّٰى يَتَّسِخَ **ترجمہ**

روایت ہے ابی سلام حبشی سے کہا انہوں نے بھیجا میرے طرف عمر بن عبدالعزیز نے پیام اور میں سوار کیا گیا برید پر پھر جب داخل ہوا میں اُن پر کہا اے امیرالمومنین شاق گذری مجھ پر سواری برید کی فرمایا عمر بن عبدالعزیز نے اے ابو سلام مجھے یہ منظور نہیں کہ تم پر مشقت ہو مگر میں نے تمہیں ایسی لئے تکلیف دی کہ میں نے سنا ہے کہ تم ایک حدیث بیان کرتے ہو بواسطہ ثوبان کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حوض کوثر کی باب میں تو میں نے چاہا کہ تم سے بالمشافہ سن لوں کہا ابو سلام نے روایت کی مجھ سے ثوبان نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حوض میرا عدن سے عمان تک ہے پانی اُسکا زیادہ سفید ہے دودھ سے اور زیادہ میٹھا ہے شہد سے آبخورے اُسکی جتنے آسمان کے تارے جس نے ایکبار اُس میں سے پیا پیاسا نہو گا بعد اُسکے کبھی پہلے جو لوگ اُسپر آئینگے فقرائے مہاجرین ہیں بکھرے گرد آلود سر اُنکے میلے کچیلے کپڑے نکاح نہیں کرتے نازپروردہ عورتوں سے اور نہیں کھولی جاتی اُنکے لئے دروازے کہا عمر بن عبدالعزیز نے ولیکن میں نے تو نکاح کیا نازپروردہ عورتوں سے اور کھولی گئی میرے لئے دروازے نکاح کیا میں نے فاطمہ بنت عبدالملک سے مگر اتنی بات تو ضرور ہے کہ میں نہیں دھوتا اپنا سر جب تک کہ چکٹ نجاوے اور نہیں دھوتا اپنی کپڑے کو جو میرے بدن سے لگے ہیں جب تک کہ میلے کچیلے نہوں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث معدان بن ابی طلحہ سے انہوں نے روایت کی ثوبان سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو سلام حبشی کا نام ممطور ہے **مترجم** برید لفظ فارسی ہے اصل میں خچر کو کہتے ہیں اور ترجمہ ترمذی میں کہا ہے برید وہ خچر ہے کہ بارہ میل کے سواری کے لئے مستعد رہیں اور عمان بفتح عین اور بہ تشدید میم ایک موضع ہے شام میں اور بضم عین اور بہ تخفیف میم ایک موضع بحرین میں اور بلقا ایک شہر ہے شام میں اور عدن جزیرہ مشہور ہے کہ ممر ہے حجاج کا اور یہ لفظ منصرف ہے اور غیر منصرف ہے وارد ہوا ہے اور اختلاف احادیث کا تقدیر حوض میں مبنی اسپر ہے کہ سامع کی ذہن میں اُسکی بڑائی آجاوے یہ مقصود نہیں کہ مقدار اُسکا بعینہ مذکور ہو اسی لئے ہر مقام میں حسب ادراک مخاطب جیسا مناسب ہوا ویسا ارشاد ہوا قولہ نکاح نہیں کرتے یعنی خود ہی صحبت نازپروردہ عورتوں کی نہیں چاہتے اور اگر چاہیں اور طلب کریں تو کوئی اُنکے خطبہ کو قبول نکرے قولہ اور نہیں کھولی جاتی دروازے یعنے کسیکے دروازے پر اذن مانگیں داخل ہونیکا تو اذن نہ ملے غرض یہ کہ نہایت ابتذال و عجز سے وہ دنیا میں رہتے ہیں اور کسی طرحکا جاہ و منزلت اور علو مرتبت زمین پر نہیں چاہتے مظہر عبدیت ہیں اور معدن کسر و انکسار نہ طالب حشمت ہیں نہ راغب جاہ و افتخار

عَنْ اَبِىْ ذَرٍّ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اٰنِيَةُ الْحَوْضِ قَالَ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَاٰنِيَتُهٗ اَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ وَكَوَاكِبِهَا فِىْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ مُصْحِيَةٍ مِنْ اٰنِيَةِ الْجَنَّةِ مَنْ شَرِبَ مِنْهَا لَمْ يَظْمَأْ اٰخِرَ مَا عَلَيْهِ عَرْضُهٗ مِثْلُ طُوْلِهٖ مَا بَيْنَ عَمَّانَ اِلٰى اَيْلَةَ مَاؤُهٗ اَشَدُّ بَيَاضًا مِنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰى مِنَ الْعَسَلِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہا انہوں نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ کیسے ہیں برتن حوض کوثر کے فرمایا آپنے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے بیشک برتن اُسکے آسمان کے تاروں سے زیادہ ہیں اُس رات میں کہ اندھیری ہو اور ابر فلک سے کھل گیا ہو وہ برتن جنت کے برتنوں سے ہیں جس نے پیا اُس میں سے کبھی پیاسا نہو گا آخر وقت تک عرض اُسکا طول کے برابر ہے یعنے چوکور ہے عمان سے ایلہ تک پانی اُسکا دودھ سے زیادہ سپید اور شہد سے زیادہ میٹھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب میں حذیفہ بن الیمان اور عبداللہ بن عمرو اور ابی برزہ اسلمی اور ابن عمر اور حارثہ بن وہب اور مستورد بن شداد سے بھی روایت ہے اور مروی ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حوض میرا کوفہ سے حجر اسود تک ہے **مترجم** قولہ برتن اُسکے آسمان کے تاروں سے الخ یعنے جس شب میں اندھیرا ہو چاندنی نہو اسلئے کہ چاندنی میں اکثر چھوٹے تارے نظر نہیں آتے اور ابر فلک سے کھل گیا یعنے مینہ برس کر بدلی کھل گئے ہو کہ جو سما گرد و غبار سے پاک ہو اور کوئی شے حائل نہو زمین اور فلک کے درمیان اس رات میں جیسے تارے کثرت سے چھٹکے ہوئے ہیں ان گنت نظر آتے ہیں اُس سے زیادہ برتن ہیں اُس حوض کے

باب اُن لوگوں کے بیان میں جو بغیر حساب داخل جنت ہونگے

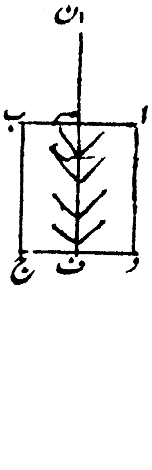
عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا اُسْرِىَ بِالنَّبِىِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَعَلَ يَمُرُّ بِالنَّبِىِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الْقَوْمُ وَالنَّبِىِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَمَعَهُمُ الرَّهْطُ وَالنَّبِىِّ وَالنَّبِيَّيْنِ وَلَيْسَ مَعَهُمْ اَحَدٌ حَتّٰى مَرَّ بِسَوَادٍ عَظِيْمٍ فَقُلْتُ

من هذا قيل موسى في قومه ولكن ارفع رأسك فانظر قال فاذا هو سواد عظيم قد سد الافق من ذا الجانب ومن ذا الجانب فقيل هؤلاء امتك وسوى هؤلاء من امتك سبعون الفا يدخلون الجنة بغير حساب فدخل ولم يسألوه ولم يفسر لهم فقالوا نحن هم وقال قائلون هم ابناء الذين ولدوا على الفطرة والاسلام فخرج النبي صلى الله عليه وسلم فقال هم الذين لا يكتوون ولا يسترقون ولا يتطيرون وعلى ربهم يتوكلون فقام عكاشة بن محصن فقال أنا منهم يا رسول الله قال نعم ثم جاء آخر فقال انا منهم فقال سبقك بها عكاشة **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ جب شب معراج میں تشریف لیگئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو گذری آپ ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکے ساتھ ایک قوم تھی یعنے انکی اُمت اور گذری ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکی ساتھ ایک رہط تھی اور گذرے ایک یا کئی نبیوں پر کہ انکے ساتھ کوئے آدمی نتھا یہانتک کہ گذرے آپ ایک بڑے گروہ پر سو پوچھا میں نے کہ کون ہے یہہ کہا گیا یہ موسیٰ ہیں اور انکی قوم ولیکن تم بلند کرو اپنا سر اور نظر کرو تو یکایک دیکھا میں نے ایک گروہ بہت بڑا کہ گھیر لیا اُسنے کناروں کو آسمان کی اس جانب سے اور اُس جانب سے سو کہا گیا مجھہ سے کہ یہ تمہاری اُمت ہے اور اسکے سوا تمہاری امت کے ستر ہزار اور ہیں کہ وہ داخل ہونگے جنت میں بغیر حساب کے پھر یہانتک فرما کر آنحضرت گھر میں تشریف لیگئے اور لوگوں نے نہ پوچھا کہ وہ ستر ہزار کون لوگ ہیں اور آپنے تفسیر بھی نکی انکی سو بعض اصحاب کہنے لگے شاید وہ ہم لوگ ہوں یعنے اصحاب آپکے اور بعضوں نے کہا وہ لڑکے ہیں کہ فطرت اسلام پر پیدا ہوے پھر نکل آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا وہ وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کرتے ہیں اور نہ منتر کرواتے ہیں اور نہ بد فالی لیتے ہیں اور اپنے رب پر توکل کرتے ہیں سو کھڑے ہوگئے عکاشہ بن محصن اور عرض کی کہ میں اُنمیں ہوں یا رسول اللہ فرمایا آپنے ہاں پھر آئے دوسرے صاحب اور عرض کی کہ میں بھی اُنمیں ہوں فرمایا آپنے سبقت کی تمپر عکاشہ نے **ف** اس باب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** رہط جماعت مردونکی جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے کہا چالیس تک اور نہو اُسمیں کوئی عورت اور واحد اسکا اسکی لفظ سے نہیں اور جمع اسکی ارہط اور ارہاط اور جمع الجمع اراہط آتی ہے اور تصغیر اسکی رُہیط ہے اور اس حدیث میں بیان ہے توکل کا اور فضیلت متوکلین کی اور توکل لغت میں اظہار عجز اپنا اور اعتماد کرنا غیر پر اور شرع میں عبارت ہے اس سے کہ بندہ اپنا کام کارساز حقیقی پر چھوڑ دے اور اُسکی تقدیر پر مفوض کرے اور حرکات و سکنات میں کسیکو متصرف نجانکر كالميت في يد الغسال اُس فعّال لما يريد کے سامنے ہو جاوے اور نظر اپنی اسباب پر نرکھے اور اسباب تین قسم ہیں یقینی ظنی وہمی یقینی جیسے لقمہ موںہہ میں رکھنا اور چبانا کہ سبب ہے سیری کا مباشرت ان افعال کے منافی توکل نہیں بلکہ ترک اسکا جہل و سفاہت ہے اور موجب اثم و معصیت اور ظنی وہ کہ عادت ہو گئی سنت الٰہی اور تقدیر اُسکے عامہ خلایق میں جیسے کسب قوت اور معالجت اور مداوات بادویۂ طبیہ کہ حاصل ہوتا ہے ظن اُسکے نفع کے ساتھ اور مانند احتیاط نفس کے اُس چیز سے کہ غالب اُسمیں ہلاک ہے جیسے خواب کرنا ایسی جگہہ میں کہ عادت ہے وہاں سیل اور شیر وغیرہ کی آنیکی مثلاً اور یہ قسم کبھی ساقط ہو جاتی ہے نظر سے اہل توکل کے اور یقین ہوتا ہے انکو قدرت حق کے مشاہدہ پر اور اُسکی تقدیر پر اور یقین ہوتا ہے کہ ایک ذرہ بے اذن پروردگار کے نہیں ہلسکتا اور کوئی چیز بے تقدیر اور اندازہ اسکی کے وقوع میں نہیں آسکتی اور اسباب وہمی واجب ہے ترک اُسکا مرد متوکل کو اور مباشرت اُسکی منافی توکل ہے بالکل جیسکہ قیام و مقام نکرنا ایسے مقام میں کہ جہاں کبھی سیل اور شیر نہیں آتا اور وہم اُس سے متحرز ہونا اور افسونہای جاہلیت اور تطیر اور مانند اسکے جن چیزونکی شارع نے نفی کی ہے اس قسم سے ہیں اور ترک تدبیرات اور معالجات عادیہ کا قسم ثانی سے اتم ہے کذا ذکر الشیخ فی شرح المشکوٰة قولہ وہ لوگ ہیں کہ نہ داغ کہتی ہیں الخ اصلی کہ داغ اسباب وہمیہ سے ہے اور وارد ہوئی ہے اُس سے نہی قولہ اور نہ منتر کرواتی ہیں الخ مراد اُس سے منتر جاہلیت کے ہیں کہ جسمیں احتمال ہے شرک کا اور داخل ہیں اُسمیں جمیع منتر کہ جسکے معنی معلوم نہو کہ احتمال ہے اُسمیں کفر و شرک کا قولہ سو کھڑے ہوے عکاشہ بن محصن الخ اسمیں دلالت ہے اوپر مسارعت اور مسابقت کے نیکیوں میں اور طلب دعائے صالحین سے دوسری روایتوں میں تصریح وارد ہوئی ہے کہ اُنہوں نے عرض کیا کہ آپ دعا کیجیے کہ اللہ مجھے اُس گروہ میں داخل کر دے قولہ سبقت کی تمپر عکاشہ نے دوسری روایت میں وارد ہوا ہے کہ وہ مرد دوسرے سعد بن عبادہ تھے گویا آپکو وحی خفی ہوئی کہ ایک شخص اسی مجلس میں اُس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے جو سابق ہو وہ مقدم ہے اور مستحق اور عکاشہ صحابی مشہور ہیں حاضر ہوے بدر میں اور جو مشاہد کہ بعد اسکے ہیں اور ٹوٹ گئی اُنکی تلوار بدر کے دن پس دی آنحضرت نے انکو ایک چوب یا شاخ خرمای خشک شک راوی ہے سو ہو گئی انکے ہاتھ میں شمشیر اور وہ پہلے شخص ہیں کہ بیعت رضوان کی اور بشارت دی آنحضرت نے انکو بہشت کی اور وہ فضلای صحابہ سے ہیں اور وفات پائی خلافت صدیق میں زمن ردت میں اور عمر مبارک انکی چوالیس سال ہے روایت کی اُنسے ابوہریرہ اور ابن عباس نے اور بہن انکی ام قیس بنت محصن ہیں در شرح مشکوة

عن انس بن مالك قال ما اعرف شيئا مما كنا عليه على عهد رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت اين الصلوة قال اولم تصنعوا

فِي صَلَاتِكُمْ مَا قَدْ عَلِمْتُمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے نہیں دیکھتا میں کوئی شے اُنمیں سے جس پر تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ہم لوگ ابو عمران
جونی کہتے ہیں کہا میں نے کہاں ہے نماز فرمایا انس نے کیا تم نے کی نہیں نماز میں ایسی چیز کہ تم جانتے ہو یعنی اُسمیں بھی تم سستی اور کاہلی کرتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس
سند سے اور مروی ہوئی کئی سندوں سے انس رضی اللہ عنہ سے **مترجم** اللہ اللہ اس حدیث سے تغیر زمان اور اہل زمان معلوم ہوتا ہے اور ذہاب علم و کمال ایمان کا اور ظہور قصور ایقان
کا کہ صحابی جلیل القدر قریب العہد آنحضرت سے کہتے ہیں کہ میں حضرت کے زمانی کی کوئی چیز نہیں دیکھتا افسوس صد افسوس پھر اس زمانہ کا کیا حال خیال کیا جاوے کہ وفات مبارک سے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تیرہ سو برس کامل ہونیکو ہیں دو چار باقی ہیں وہ بھی فتن و زلازل و رنج و محن سے دوچار ہیں اور اکثر بلاد اہل اسلام کے نصاری کے قبضۂ اقتدار میں
ہیں اور انہدام شعائر اسلام کا اور انسداد حدود شرعیہ کا بدرجۂ اتم ہے تنفر لوگوں کے امزجہ میں اثر کرتا جاتا ہے تسنن مثل عنقا گم ہے بندگان بلد روتی ہیں اور نا سمان غفلت
سوتی ہیں اور نہ اُنمیں جوش مردانہ نہ اُنمیں ہوش عاقلانہ قوانین ریاست اہل اسلام سے مسلوب و قواعد سیاست ان پاس معیوب اُسپر وقوف نہ ہو شعور ہزارہا مساجد
بے چراغ اور معابد آشیانۂ زاغ ہو رہے ہیں انا اللہ وانا الیہ راجعون اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا فِي مُصِيْبَتِنَا وَاخْلُفْ لَنَا خَيْرًا مِّنْهَا **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ الْخَثْعَمِيَّةِ قَالَتْ سَمِعْتُ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَخَيَّلَ وَاخْتَالَ وَنَسِيَ الْكَبِيْرَ الْمُتَعَالِ وَبِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ تَجَبَّرَ وَاعْتَدٰى وَنَسِيَ الْجَبَّارَ الْاَعْلٰى
بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ سَهَا وَلَهَا وَنَسِيَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ عَتَا وَطَغٰى وَنَسِيَ الْمُبْتَدَاَ وَالْمُنْتَهٰى بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدُّنْيَا بِالدِّيْنِ بِئْسَ
الْعَبْدُ عَبْدٌ يَخْتِلُ الدِّيْنَ بِالشُّبُهَاتِ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ طَمَعٌ يَقُوْدُهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ هَوًى يُضِلُّهٗ بِئْسَ الْعَبْدُ عَبْدٌ رَغَبٌ يُذِلُّهٗ **ترجمہ** روایت ہے اسماء
بنت عمیس سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ بُرا ہے وہ بندہ کہ خیال خام پکایا اور اترایا اور بھولگیا خدای بزرگ و برتر کو اور بُرا ہے وہ بندہ
کہ تکبر کیا اُسنے اور زیادتی کی اور بھولگیا جبار برتر کو بُرا ہے وہ بندہ کہ بھولگیا اور کھیل میں مشغول ہوگیا اور بھولگیا قبروں کو اور ہڈیوں کے گل سڑ جانی کو بُرا ہے وہ بندہ کہ حد سے
تجاوز کیا اُسنے اور سرکشی کی اور بھولگیا اپنے ابتدائی خلقت کو اور انتہائی کار کو بُرا ہے وہ بندہ کہ طلب کرتا ہے دنیا کو امور دین سے بُرا ہے بندہ کہ ملاتا ہے دین اپنا ساتھ
شبہوں کے بُرا ہے وہ بندہ کہ اُسکو طمع کھینچے پھرتی ہے بُرا ہے وہ بندہ کہ اُسکو ہوائی نفسانی گمراہ کرتی ہے بُرا ہے وہ بندہ کہ اُسکو حرص ذلیل کرتی ہے **ف** اس حدیث کو نہیں
پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی قوی نہیں **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيُّمَا مُؤْمِنٍ اَطْعَمَ مُؤْمِنًا عَلٰى جُوْعٍ
اَطْعَمَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ ثِمَارِ الْجَنَّةِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ سَقٰى مُؤْمِنًا عَلٰى ظَمَاٍ سَقَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنَ الرَّحِيْقِ الْمَخْتُوْمِ وَاَيُّمَا مُؤْمِنٍ كَسَا مُؤْمِنًا عَلٰى
عُرْيٍ كَسَاهُ اللّٰهُ مِنْ خُضْرِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو مومن کھلاوے کسی مومن کو بھوک کے وقت کھلاویگا اللہ تعالے اسے
قیامت کے دن جنت کے میوے اور جو مومن کہ پلاوے کسی مومن کو پیاس کے وقت پلاویگا اسے اللہ تعالے قیامت کے دن رحیق مختوم سے اور جو مومن پہناوے کسی مومن کو ننگی بدن ہونے
کے وقت پہناویگا اُسے اللہ تعالے سبز حلّوں سے جنت کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی عطیہ سے انہوں نے روایت کی ابی سعید سے موقوفا اور یہ صحیح ہے ہمارے نزدیک اور اشبہ
مترجم رحیق نام ہے شراب کا مختوم مہر لگی ہوئی اُسکے شیشہ پر **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَافَ اَدْلَجَ وَمَنْ اَدْلَجَ بَلَغَ
الْمَنْزِلَ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ غَالِيَةٌ اَلَا اِنَّ سِلْعَةَ اللّٰهِ الْجَنَّةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ڈرا اول شب سے چلا اور جو اول شب سے چلا منزل
کو پہونچا آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالی کی گران قیمت ہے آگاہ ہو کہ پونجی اللہ تعالے کی جنت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر ابی النضر کی روایت سے **مترجم**
تو لہ جو ڈرا یعنی شبخون سے کہ ایک قوم رات کو آنا اپنے بستی اور شہر لوٹیگی اور زن و بچونکو قتل کرینگے پھر اول شب سے بستی چھوڑ بھاگا اور صبح تک امن کی جگہہ میں پہونچگیا یہ حضرت نے
بطور مثال کے فرمایا کہ جو اللہ تعالے کے عذاب سے لیلا و نہارا سپر کھڑا ہے یا موت سے ڈرا کہ دائما سپر سوار ہے اور نیک عمل میں سعی کرنیکا طریقہ اختیار کیا اور عادات سابقہ او معاصی
ماضیہ کے شہر سے بقدم توبہ نکلا اور بقیۂ عمر چلتا رہا طریق حسنات میں تو صبح قیامت کو یا صبح موت کے وقت منزل مقصود کو پہونچگیا اور راحت پائی اور جو نہ نکلا نہ چلا فوج نے
اگر اُسکا مال لوٹا اور اُسکے اہل و عیال اسیر کیے اور وہ ہلاک ہوگیا اور سامنہ متاع خانگی یا جو چیز کہ معرض بیع میں لائی جاوی اسیطرح جنت مسلمانوں کے اعمال صالحہ کے عوض میں بیع
ہوتی ہے مگر قیمت اسکی بہت گران ہے جب تک رضای مولی نہو اُسکا ملنا دشوار ہے **عَنْ** عَطِيَّةَ السَّعْدِيِّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَبْلُغُ الْعَبْدُ اَنْ يَكُوْنَ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ حَتّٰى يَدَعَ مَا لَا بَاْسَ بِهٖ حَذَرًا لِمَا بِهٖ بَاْسٌ **ترجمہ** روایت ہے عطیہ سعدی سے

الفتیے وہ اصحاب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ پہونچیگا بندہ درجہ پرہیزگاروں کو جب تک کہ نہ چھوڑیگا اُس چیز کو جسمین شبہ نہین ہے اُسچیز سے
بچنے کی لئے کہ جسمین شبہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سندسی **عن** حَنْظَلَةَ الْاُسَيْدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَوْ اَنَّكُمْ تَكُوْنُوْنَ كَمَا تَكُوْنُوْنَ عِنْدِيْ لَاَظَلَّتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ بِاَجْنِحَتِهَا **ترجمہ** روایت ہے حنظلہ اُسیدی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تمہاری حال
ویسی ہی رہین جیسا کہ میرے پاس ہتی ہین تو سایہ کرین تم پر فرشتے اپنے پرون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند اور مروی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا کئی سندون سے
حنظلہ اُسیدی سے اور اسبابمین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **مترجم** اس حدیث مین دلالت ہے تاثیر پر صحبت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اور علی ہذا القیاس تاثر صحبت پر
صالحین کے اور اشارہ ہے فضیلت بشیر پر کہ حاصل ہوتے ہے بہ صحبت انبیا علیہم التحیہ والثنا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ شِرَّةً
وَلِكُلِّ شِرَّةٍ فَتْرَةً فَاِنْ صَاحِبُهَا سَدَّدَ وَقَارَبَ فَارْجُوْهُ وَاِنْ اُشِيْرَ اِلَيْهِ بِالْاَصَابِعِ فَلَا تَعُدُّوْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہر شی کے ایک حرص و نشاط ہی اور ہر حرص و نشاط کی ایک فتر ہے پہر اگر صاحب اُسکا متوسط چال چلا اور حق سے نزدیک ہوتا رہا تو امید رکہو اُسکی بہتری کی اور اگر
اشارہ کیا جاے واسکی طرف انگلیون سے تو اُسی کچہہ شمار مین نہ لاؤ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند اور مروی ہوئی ہے یہ انس بن مالک سے اُنہون نے روایت کے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کافی ہے آدمی کو اتنا شر کہ اشارہ کیا جاے واسکی طرف انگلیون سے دنیا مین یا دین مین مگر جسکو بچاوی اللہ تعالی **مترجم** یعنے ہر شی کی ابتدا
مین ایک نشاط و خوشی و فرحت و جوش ہوتا ہے اسیطرح عبادت و زہد و ریاضت کی ابتدا مین بہی آدمی کو خوب شوق و ذوق رہتا ہی پس اگر مجتنب رہا آدمی افراط و تفریط
سی اور ثابت رہا صراط مستقیم پر اور قریب ہوتا گیا حق سے تو امید ہے کہ منزل مقصود کو پہونچی اور اگر شہرت اسکی ایسی ہوئی کہ حد سے نکلا انگلیان اُٹہنے لگین کہ یہ بڑا عابد ہے بڑا زاہد ہے
تو فتنہ سی بچنا اور ذلت سے محفوظ رہنا متعذر ہے مگر جسے اللہ تعالی بچاوی غرض اقتصاد فی الامور یعنی بیچ کی چال پر مستقیم رہنا اور مشہور نہونا طریقہ سلامت ہے اور شہرت کا انجام
حسرت و ندامت **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ خَطَّ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطًّا مُرَبَّعًا وَخَطَّ فِيْ وَسَطِ الْخَطِّ خَطًّا وَخَطَّ خَارِجًا مِنَ
الْخَطِّ خَطًّا وَحَوْلَ الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ خُطُوْطًا فَقَالَ هٰذَا ابْنُ اٰدَمَ وَهٰذَا اَجَلُهُ مُحِيْطٌ بِهِ وَهٰذَا الَّذِيْ فِي الْوَسَطِ الْاِنْسَانُ وَهٰذِهِ الْخُطُوْطُ عُرُوْضُهُ
اِنْ نَجَا مِنْهُ يَنْهَشُهُ هٰذَا وَالْخَطُّ الْخَارِجُ الْاَمَلُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا کہ کہینچی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لکیر مربع اور مربع لکیر کی اندر ایک لکیر اور کہینچی
اور ایک لکیر اُس مربع کی باہر اور کہینچی اُس خط کے گرد جو وسط مربع مین واقع تہا کتنی لکیرین پہر فرمایا یہ ابن آدم ہے یعنے وسط مربع مین اور یہ اجل اُسکی ہے یعنی وہ خطوط جو
اُسے ہر طرف سے گہیرے ہین اور یہ جو بیچون بیچ مین ہے انسان ہے اور یہ خطوط بلیات و آفات اُسکی ہین اگر ان سے بچا تو لیا اس خط عریض نے اُسکو اور خط خارج اُسکی امید ہے **ف**
یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** خط مربع جو الف ب ج د سے مرکب ہے موت انسان ہے جو جوانب اربعہ سی اُسی گہیرے ہوئی ہے اور ف ک کا جو خط وسط مربع مین ہے انسان ہے اور
خطوط صغار اُسکے بیمن و یسار عوارض و بلیات و آفات و امراض و حوادث ہین کہ اُس سے احتراز ممکن نہین اور خط بیرون مربع جو م ن سے مرکب ہے امل اور امید دراز اُسکی
ہے کہ اُس خیال خام مین دوڑتا دہوپتا ہی و سعی اور کوشش کرتا ہے آخر ش مرجاتا ہے اور کف افسوس ملتا ہی **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهْرَمُ ابْنُ اٰدَمَ وَتَشِبُّ مِنْهُ اثْنَتَانِ الْحِرْصُ عَلَى الْمَالِ وَالْحِرْصُ عَلَى الْعُمُرِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بوڑہا
ہو جاتا ہے آدمی اور جوان ہوتی جاتی ہین اُسمین سے دو چیزین ایک حرص مال کی دوسرے حرص زیست کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً اِنْ اَخْطَاَتْهُ الْمَنَايَا وَقَعَ فِي الْهَرَمِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ
بن الشخیر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صورت بنائی گئی انسان کی اور اُسکے بازو پر ننانوی موت ہین اگر ان موتون سے بچ گیا تو گرفتار پیری ہوا **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ صورت بنائی گئی یعنے عالم مثال مین اسطرح ممثل ہوا یا خلقت اُسکی مستلزم ہے اُن امراض و آفات کی جسکا انجام موت ہو پہر اگر ان سب سے
بحفاظت الٰہی محفوظ رہا اور موت نہ آئی تو ایکا ایک درمرض لادوا مین گرفتار ہوا اور وہ پیری ہے کسی نے خوب کہا ہے **مصرعہ** پیری و صد عیب چنین گفتہ اند اور آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم بڑہاپے سے یعنے پیری سے پناہ مانگی ہے **عن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَهَبَ ثُلُثَا اللَّيْلِ قَامَ فَقَالَ
يَا اَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوا اللّٰهَ اذْكُرُوا اللّٰهَ جَاءَتِ الرَّاجِفَةُ تَتْبَعُهَا الرَّادِفَةُ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ جَاءَ الْمَوْتُ بِمَا فِيْهِ قَالَ اُبَيٌّ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ



إِنِّي أُكْثِرُ الصَّلٰوةَ عَلَيْكَ فَكَمْ أَجْعَلُ لَكَ مِنْ صَلٰوتِي فَقَالَ مَا شِئْتَ قُلْتُ الرُّبُعَ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالنِّصْفَ قَالَ مَا شِئْتَ وَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ قُلْتُ فَالثُّلُثَيْنِ قَالَ مَا شِئْتَ فَإِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ قُلْتُ أَجْعَلُ لَكَ صَلٰوتِي كُلَّهَا قَالَ إِذًا تُكْفٰى هَمَّكَ وَيُغْفَرُ ذَنْبُكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُٹھتے جب جاتی ثلث رات گذر جاتی اور فرماتے اے آدمیوں یاد کرو اللہ کو یاد کرو اللہ کو آگئی تھرتھرانے والی ساتھ لگی ہے اُسکی دوسری آگئی موت اپنی فوج لیکر آگئی موت اپنی فوج لیکر کہا اُبی نے پھر عرض کی مین نے یا رسول اللہ مین بہت درود پڑھا کرتا ہون آپ پر سو کتنا وقت مقرر کرون آپکی درود پڑھنے کی لئے یعنے اپنی وظیفہ کے وقت مین سے فرمایا آپنے جتنا تم چاہو مین نے کہا چوتھائی آپنے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر اس سے زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہارے حق مین مین نے کہا نصف آپنے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہاری لئے مین نے کہا دو ثلث آپنے فرمایا جتنا تم چاہو اور اگر زیادہ کرو تو بہتر ہے تمہاری لئے مین نے کہا مین تمام وقت مین وظیفہ کے درود ہی پڑھا کرونگا آپ پر آپنے فرمایا تو اب کفایت کریگا درود تمہارے سب فکرون کو اور بخشی جاینگے گناہ تمہارے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَحْيُوْا مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ قُلْنَا يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّا لَنَسْتَحْيِيْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَ لَيْسَ ذَاكَ وَلٰكِنَّ الْاِسْتِحْيَاءَ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ أَنْ تَحْفَظَ الرَّأْسَ وَمَا وَعٰى وَتَحْفَظَ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى وَتَتَذَكَّرَ الْمَوْتَ وَالْبِلٰى وَمَنْ أَرَادَ الْاٰخِرَةَ تَرَكَ زِيْنَةَ الدُّنْيَا فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدِ اسْتَحْيٰى يَعْنِيْ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے حیا کرو اللہ تعالی سے جیسا حق ہے حیا کا ہم نے کہا اے نبی اللہ کے ہم حیا کرتے ہین اور شکر ہے اللہ کا فرمایا آپنے یہ حق حیا نہین ولیکن حیا کرنا اُس سے جو حق ہے حیا کا یہ ہے کہ حفاظت کری تو سر کی اور جو سر مین ہے یعنی چشم و گوش و لسان کی اور حفاظت کری تو پیٹ کی اور جسکو اُس نے جمع کیا اور یاد رکھے تو موت کو اور ہڈیون کے گل سڑ جانی کو اور جسنی ارادہ کیا آخرت کا چھوڑ دی زینت دنیا کی پس جسنی یہ سب پورا کیا اُسنی حیا کی اللہ تعالی سے یعنی جیسا حق ہے اُس سے حیا کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سی یعنے روایت سے ابان بن اسحاق کے وہ روایت کرتے ہین صباح بن محمد سے **مترجم** قولہ ہم حیا کرتے ہین یعنے محرمات سے بچتے ہین اور کبائر سے اور یہ پہلا درجہ ہے حیا کا اصحاب نے اسکو بیان کیا حضرت نے فرمایا میری غرض یہ نہین بلکہ مین اعلی درجہ کی حیا تعلیم کیا چاہتا ہون پھر اُسے بیان فرمایا قولہ حفاظت کری تو سر کے اور جو اُسمین ہے یعنے آنکھ کو نظر بد سے اور گوش کو استماع غیبت سی اور ملاہی وغیرہ سے اور لسان کو کلام لغو و بیہودہ اور کذب و افترا سے باز رکھی اور اس حفاظت کا خوگر ہو قولہ اور حفاظت کری تو پیٹ کی یعنے حرام و شبہات سے نہ بھری بلکہ ورع و زہد اختیار کرے قولہ اور جسکو اُسنے جمع کیا یعنے پیٹ نے مراد اُس سے اعضائی باقیہ ہین مثل فرج اور ہاتہ اور پاؤن کے کہ انکو لواطت سحاق زنا مباشرت اجنبیہ سے بچاوی اور ان سب اعضا کو رضائے آلہی مین اور خوشنودی باریتعالی مین لگاوی اور اسپر موت کو یاد کرتا ہے اور زینت دنیا اور جاہ و منزلت کا طالب نہو اُسنے حق اللہ کے حیا کرنیکا پورا کیا اور جسمین کچھہ نقصان ہے اُسکی حیا مین اُتنا ہی زیان ہے **عن** شَدَّادِ بْنِ أَوْسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهُ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ وَالْعَاجِزُ مَنْ أَتْبَعَ نَفْسَهُ هَوَاهَا وَتَمَنّٰى عَلَى اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے شداد بن اوس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عقلمند وہ ہے کہ عبادت مین لگاوے اپنے نفس کو اور عمل کرے مابعد موت کے واسطے اور عاجز وہ ہی کہ پیچھے پڑا ہے خواہش نفس کے اور غرہ کرے اللہ کی رحمت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے اور یہ جو فرمایا من دان نفسہ یعنے حساب کری اپنی نفس کا دنیا مین قبل اسکے کہ حساب کیا جاوے قیامت کے دن اور مروی ہے عمر بن خطاب سے کہ فرمایا اُنہون نے حساب کرو اپنے نفسون کا قبل اسکے کہ تم سے حساب لیا جاوے اور تدبیر کرو پہلے سی عرض اکبر کے لئی یعنے روبکاری آخرت کے لئی اور حساب ہلکا ہوگا قیامت کے دن اُس شخص پر جو حساب کرتا ہے اپنے نفس کا دنیا مین اور مروی ہے میمون بن مہران سے کہا کہ متقی نہین ہوتا بندہ جبتک کہ حساب نکرے اپنے نفس سے اسطرح کہ جیسے کہ حساب کرتا ہے اپنی شریک سے اور خیال کرے کہ میرا کھانا کپڑا کہان سے ہے یعنے حلال ہے یا حرام ہے یا شبہات سے **مترجم** قولہ اور غرہ کرے یعنے گناہ سے باز نہ آوی اور اللہ تعالی پر بطور حکومت اپنی مغفرت کا حق ثابت کرے جیسے بعضے بیوقوف کہتے ہین کہ آخر اسکو اپنے پیدا کیے کی شرم آویگی اور ہم کتنا گناہ کرین اُسکی مغفرت سے بخشدی جاوینگی اور ہمارا وسیلہ بہت بڑا ہے یہ سب باتین بیوقوفی کی ہین **عن** أَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُصَلَّاهُ فَرَأٰى نَاسًا كَأَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ قَالَ أَمَا إِنَّكُمْ لَوْ أَكْثَرْتُمْ ذِكْرَ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ لَشَغَلَكُمْ عَمَّا أَرٰى فَأَكْثِرُوْا مِنْ ذِكْرِ هَاذِمِ اللَّذَّاتِ الْمَوْتِ فَإِنَّهُ لَمْ يَأْتِ عَلَى الْقَبْرِ يَوْمٌ إِلَّا تَكَلَّمَ فَيَقُوْلُ أَنَا بَيْتُ الْغُرْبَةِ أَنَا بَيْتُ الْوَحْدَةِ وَأَنَا بَيْتُ التُّرَابِ وَأَنَا بَيْتُ الدُّوْدِ فَإِذَا دُفِنَ الْعَبْدُ الْمُؤْمِنُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ مَرْحَبًا وَأَهْلًا أَمَا إِنْ كُنْتَ لَأَحَبَّ مَنْ يَمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ إِلَيَّ فَإِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ إِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ فَيَتَّسِعُ لَهُ مَدَّ بَصَرِهِ وَيُفْتَحُ لَهُ بَابٌ إِلَى الْجَنَّةِ وَإِذَا

دُفِنَ الْعَبْدُ الْفَاجِرُ اَوِ الْكَافِرُ قَالَ لَهُ الْقَبْرُ لَا مَرْحَبًا وَّلَا اَهْلًا اَمَا اِنْ كُنْتَ لَاَبْغَضَ مَنْ يَّمْشِيْ عَلٰى ظَهْرِيْ اِلَيَّ فَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ وَصِرْتَ اِلَيَّ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ بِكَ قَالَ فَيَلْتَئِمُ عَلَيْهِ حَتّٰى يَلْتَقِيَ عَلَيْهِ وَتَخْتَلِفَ اَضْلَاعُهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَصَابِعِهٖ فَاَدْخَلَ بَعْضَهَا فِيْ جَوْفِ بَعْضٍ قَالَ وَيُقَيَّضُ لَهُ سَبْعُوْنَ تِنِّيْنًا لَوْ اَنَّ وَاحِدًا مِّنْهَا نَفَخَ فِي الْاَرْضِ مَا اَنْبَتَتْ شَيْئًا مَّا بَقِيَتِ الدُّنْيَا فَيَنْهَشْنَهٗ وَيَخْدِشْنَهٗ حَتّٰى يُفْضٰى بِهٖ اِلَى الْحِسَابِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا الْقَبْرُ رَوْضَةٌ مِّنْ رِّيَاضِ الْجَنَّةِ اَوْ حُفْرَةٌ مِّنْ حُفَرِ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے مصلے مین اور دیکھا کئی شخصونکو کہ وہ ہنس رہی تہے فرمایا آپنے آگاہ ہو اگر یاد کرو تم بہت ہاذم لذات کو تو باز رکہی تمکو اُس سے کہ جسمین مین تمہین دیکہتا ہون سو بہت یاد کرو تم ہاذم لذات کو یعنے موت کو اسلئے کہ نہین آتا قبر پر کوئی دن مگر کلام کرتی ہی وہ سو کہتی ہے مین گہر ہون غربت کا مین گہر ہون تنہائی کا مین گہر ہون خاک کا مین گہر ہون کیڑونکا پہر جب دفن ہوتا ہے بندہ مومن کہتی ہے اُس سے قبر مرحبا و اہلا آگاہ ہو بیشک تو بہت پیارا تہا میرا اُن لوگون سے جو میرے پیٹہہ پر چلتے ہین پہر اب جو مین متولی ہوئی تیری کام کی اور تو میری طرف آگیا تو دیکہیگا تو میرے حسن سلوک کو جو مین تیری ساتہ کرونگی پہر کشادہ ہو جاتی ہے اُسکی لئے جہانتک کہ اُسکی نظر پہونچے ہے اور کہولدیا جاتا ہے اُسکے لئے ایک دروازہ طرف جنت کے اور جب دفن کیا جاتا ہے بندہ فاجر یا کافر کہتی ہے اُسکو قبر لا مرحبا ولا اہلا بیشک تو بڑا دشمن تہا میرا اُن لوگون سے جو میرے پیٹہہ پر چلتے ہین پہر اب جو مین متولی ہوئی تیرے کام کی اور تو آن پڑا میری طرف سو دیکہیگا تو میری بدسلوکیان جو تیرے ساتہ کرونگی پہر دباتی ہی وہ اُسکو اور زور ڈالتی ہے ہر طرف سے اُسپر اور مختلف ہو جاتی ہین پسلیان اُسکی کہا راوی نے اشارہ کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلیون سے اور داخل کیا بعض کو بعض مین فرمایا اور مقرر کئے جاتے ہین اُسپر ستر اژدہے اگر ایک اُنمین سے پہونک دی زمین پر ایکبار تو کبھی گہانس نہ اُگے جبتک کہ دنیا باقی رہی پہر کاٹتے ہین اُسکو دانتون سے اور نوچتے ہین یہانتک کہ لیجاوین اُسی حساب کے طرف کہا راوی نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک قبر ایک باغ ہی جنت کے باغون سے یا ایک گڑہا ہی دوزخ کے گڑہون سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **مترجم** قولہ ہاذم لذات یہ لفظ بذال معجمہ اور مہملہ دونون طرح مروی ہے اور دونون صحیح ہین قولہ مرحبا و اہلا یہ کلمہ ہے کہ عرب قادم کو کہتا ہے یعنے آیا تو مکان وسیع مین اور ملا تو اپنے اہل سے کہ جنسے اُنس کریگا قولہ بیشک تو بہت پیارا تہا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو خدا کا دوست ہے اُسکو جمادات و نباتات سب دوست رکہتی ہین اور اُسکے دشمن کے سب چیز دشمن ہے

عن ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اَخْبَرَنِيْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ فَرَاَيْتُ اَثَرَهٗ فِيْ جَنْبِهٖ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ طَوِيْلَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے فرماتی تہی کہ خبر دی مجہکو عمر بن خطاب نے کہا داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور تکیہ لگائی ہوئے تہے رمل حصیر پر سو دیکہا مینے کہ اثر کر گیا تہا وہ آپکے بازو مین اور اس حدیث مین ایک قصہ ہی طویل **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ رمل حصیر رمل بفتح را و سکون میم بمعنے نسیج یعنے بناوٹ اور حصیر بوریا مراد یہ ہے کہ بوریے کی اور آپکے بچہون کوئی اور فرش تہا اور بوریے کے بناوٹ کے نقش آپکے بدن مین چہپ کر اثر کر گیا تہا اور بعض روایتون مین رمال حصیر آیا ہے اور وہ مِن قبیل اضافت جنس کے ہے نوع کیطرف ای رمال من حصیر منسوج من ورق النخل یعنے بناوٹ حصیر کے جو بنا ہوا تہا ورق نخل سے اور وہ قصہ بخاری مین اسطرح مروی ہے کہ فرمایا ابن عباس نے مین آرزو رکہتا تہا کہ پوچہون حضرت عمر سے حال اُن دو عورتون کا ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جنکے باب مین اللہ تعالے فرماتا ہے اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا یعنے اگر توبہ کرو تم دونون تو جہک ہی ہین تمہارے دل سو حج کیا مینے حضرت عمر کے ساتہ اور راہ سے کنارے ہوئے وہ اور کنارے ہوا مین بہی اُنکے ساتہ چہاگل لیکر پہر وہ پیشاب کو گئی اور آئے اور ڈالا مینے اُنکے ہاتہون پر پانی چہاگل سے اور وضو کیا اُنہون نے پہر کہا مینے ای امیر المؤمنین وہ دو عورتین کون ہین ازواج نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جنکے حق مین اللہ تعالے فرماتا ہے اگر توبہ کرو تم تو جہکے ہین تمہارے دل تو اُنہون نے کہا تعجب ہے تمکو ای ابن عباس تمکو اتنا بہی بات معلوم نہین وہ دونون عائشہ و حفصہ ہین پہر بیان کرنے لگے حضرت عمر قصہ اُنکا اور کہا اُنہون نے کہ میرا ایک ہمسایہ تہا انصاری بنی امیہ کے قبیلہ سے اور مین اور وہ عوالی مدینہ سے نوبت بنوبت آتی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یعنے ایکدن وہ اور ایکدن مین پہر جب مین حضرت کے پاس آتا تہا تو لوٹ کر اُسدن کی کیفیت سے اُسکو اطلاع دیتا تہا اور وہ بہی ایسا ہی کرتا تہا اور ہم معشر قریش تہے کہ دبا رکہتے تہے اپنی عورتونکو پہر جب انصار پر آئے تو دیکہا کہ عورتین اُنپر غالب تہین تو ہماری عورتین اُنکی عادتین سیکہنے لگین سو ایکدن ڈانٹا مینے اپنے عورت کو تو وہ مجہے جواب دینے لگے تو مینے تعجب کیا اُسکے جواب دینے پر سو اُسنے کہا تمکو کیون تعجب ہوا میرے جواب دینے کا قسم ہے اللہ کی کہ ازواج نبی صلے اللہ علیہ وسلم حضرت کو جواب دیتی ہین اور ایک ایک

انہین کے حضرت سے الگ ہو بیٹھی ہے یعنے خفا ہو کر ساری دن رات تک سوئین یہ سنکر گہبرایا اور مین نے کہا وہ بڑی کمبخت ہے جو ایسا کرے پہر لیے مین نے اپنے کپڑے یعنے باہر جانے
کے اور داخل ہوا مین حفصہ کے پاس اور کہا مین نے ای حفصہ تم مین سے ایک ایک خفا کر دیتی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری دن رات تک سو انہون نے کہا ہان مین نے کہا محروم
ہوئی خیر سے اور نقصان پایا اسنی کیا تو نڈر ہے اس سے کہ غصہ کری تجہپر اللہ تعالیٰ بسبب غصہ رسول کے اور ہلاک ہو جاوی تو مت زیادہ مانگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور
کبھی جواب دی انکو کسی باتکا اور مت جدا ہو انسے اور مانگ لے مجہسے جو تجہے ضرور ہوا اور دہوکا مت کہا تو اسپر کہ ساتہی تیری تجہہ سے زیادہ خوبصورت ہے اور پیاری ہے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے عائشہ مراد ہے کہ تو اسکی برابری مت کر اور انہین دنون مین چرچا تہا کہ بنی غسان کے لوگ طیاری کر رہے ہین ہمسے لڑنے کی سو گیا میرا ہمسایہ اپنی باری
کے دن آنحضرت کے پاس اور لوٹ کر آیا وہ رات کو اور میرا دروازہ ٹہونکا بہت زور سے اور کہا کیا سو گئی وہ سو مین گہبرایا اور نکلکر اسکے پاس آیا اسنے کہا ایک بڑا حادثہ ہوا
مین نے کہا کیا کیا آئی بنی غسان اسنے کہا نہین اس سے بہی بڑا اور طویل ایک حادثہ یہہ ہے کہ طلاق دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویونکو مین نے کہا محروم ہوئی اور نقصان
پایا حفصہ نے مین پہلی سے خیال کرتا تہا کہ ایسا ہوگا سو لیے مین نے اپنے کپڑے اور نماز پڑہی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتہ فجر کے اور داخل ہو گئی آپ غرفہ مین اور اکیلی بیٹہہ
گئے وہان سو گیا مین حفصہ کے پاس اور وہ رو رہی تہی مین نے کہا کیون روتی ہے مین تجہے ڈراتا نہین تہا اور منع نہین کرتا تہا یعنے حضرت کے ساتہ گستاخی کرنے سی کیا طلاق
دیا انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا اسنی مین نہین جانتی اور وہ اس غرفہ مین تشریف رکہتی ہین سو نکلا مین اور آیا منبر کے پاس یعنے مسجد مین اور منبر کے گرد کچہہ لوگ تہے کہ
بعض انہین رو رہے تہے سو تہوڑی دیر بیٹہا مین انکے ساتہ پہر غالب ہوا مجہپر جو خیال مجہے تہا اور آیا مین غرفہ کے پاس جسمین حضرت تہے سو کہا مین نے حضرت کے غلام سیاہ سی کہ اجازت
مانگ عمر کی لئے اندر آنیکی سو وہ اندر گیا اور حضرت سے عرض کی پہر نکلا اور کہا مین نے تمہارا ذکر کیا تو حضرت چپ ہو رہے پہر مین لوٹا اور بیٹہہ گیا منبر کے پاس لوگون مین پہر غالب
ہوا مجہپر وہی خیال اور آیا مین اور کہا مین نے اسی غلام سے اور پہر اسنی اگر وہی جواب دیا جو پہلے دیا تہا پہر بیٹہا مین منبر والون پاس پہر غالب ہوا مجہپر وہی خیال اور گیا مین غلام
کے پاس اور کہا مین نے اجازت مانگ عمر کے لئے سو پہر اسنے وہی جواب دیا پہر جب مین نے پیٹہہ پہیر لوٹنی کو تو غلام نے مجہے بلایا اور کہا کہ اجازت دی تمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
پہر داخل ہوا مین آپکے پاس اور وہ لیٹے ہوئے تہے ریال حصیر پر کہ حصیر کے اور آپکے درمیان کوئی بچہونا نہ تہا اور اثر کر گئے تہے اسکی بناوٹ آپکی بازوی مبارک پر تکیہ دئے ہوئے
تہے آپ ایک تکیہ پر کہ چمڑیکا تہا اور اسمین کہجور کی چہال بہری تہی پہر سلام کیا مین نے اور کہا کہڑے کہڑے کیا طلاق دی آپنے اپنی عورتونکو پہر نظر اٹہا کر دیکہا میری طرف حضرت نی
اور فرمایا نہین پہر مین نے کہا اور مین کہڑا تہا حضرت کے دل بہلانے کو کہ یا رسول اللہ بہلا دیکہئے آپ کہ ہم گروہ قریش دبا کر رکہتے ہین اپنے عورتونکو یعنے ڈرا دہمکا کر پہر جب آئی ہم ایک
قوم پر تو وہ قوم ایسے ہی کہ انکے عورتین مردون پر غالب ہین پہر یاد کیا آپنے اور مسکرائی نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہر مین نے عرض کی کاش کہ آپ دیکہتے جب مین داخل ہوا حفصہ کے
پاس اور مین نے کہا تو اس پہر دہوکے نرہ کہ سوت تیری تجہہ سے زیادہ خوبصورت ہے اور زیادہ پیاری ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مراد سوت سے عائشہؓ ہین تو پہر آپ دوبارہ مسکرائے اور مین
بیٹہہ گیا جب آپکو مسکراتی دیکہا پہر مین نے آپکے گہر مین نگاہ کی تو قسم ہے اللہ کی کوئی چیز نپائی کہ جسکو دیکہکر میری نگاہ لوٹے بجز تین چمڑون کے سو کہا مین نے دعا کیجئے آپ کہ اللہ وسعت دے
آپکی امت کو اسلئے کہ فارس و روم کو فراخی دیگئی ہے اور دنیا عنایت کی گئی ہے حالانکہ وہ اللہ کی عبادت نہین کرتی اور آپ تکیہ لگائی تہے پہر کہا کیا ہی تم شک مین ہو ای ابن خطاب
فارس و روم وہ لوگ ہین کہ دیدیے گئے طیبات انکے دنیا کی زندگی مین یعنے آخرت مین انکا کچہہ حصہ نہین سو مین نے عرض کی یا رسول اللہ استغفار کیجئے میرے واسطی سو کنارہ کیا تہا رسول
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم یعنے عورتون سے اس بات کے سبب سے جو پہونچائی حفصہ نے عائشہ تک اور فرمایا تہا کہ مین داخل نہونگا تمپر ایک مہینہ اور آپکو غصہ اسلئے آیا کہ عتاب کیا باریتعالیٰ نے
آپ پر یعنے گویا سبب عتاب وہی ہوئین پہر جب گذر گئے انتیس [۲۹] روز داخل ہوئے آپ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر اور شروع کیا آپنے[له] عائشہ سے اور عرض کی عائشہ نے کہ قسم کہائی
تہی آپنے کہ داخل نہونگے ہم پر ایک مہینہ تک اور آج ہمنی صبح کی ہے انتیسوین رات کے اور مین تو ایک ایک دن گنتی تہی سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مہینا انتیس دن کا بہی
ہوتا ہے اور وہ مہینا انتیس ہی کا تہا کہا عائشہ نے پہر نازل ہوئی آیہ تخییر سو شروع کیا حضرت نے مجہسے یعنی اسکا بیان کرنا سب عورتون سے پیشتر اور فرمایا مین تمسے ایک بات کہتا ہون
اور تم جلدی نکرنا اسکے جواب دینے مین جبتک کہ مشورہ نہ لے لینا اپنے ماں باپ سے کہا عائشہ نے یہ آپنے اسلئے فرمایا کہ خوب جانتے تہے آپ کہ میرے ماں باپ مجہے جدا ہونیکا حکم نہ دینگے
آپ سے پہر پڑہی آپنے یہ آیت یٰاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ سے عظیماً تک پس مین نے عرض کی کہ مین کیا مشورہ لون اپنے ماں باپ سے مین نے اختیار کیا اللہ کو اور اسکے رسول
کو اور دار آخرت کو پہر تخییر فرمائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے سب بیبیون کو اور سبنے وہی جواب دیا جو عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا تہا یعنے سبنے ترک دنیا اور

[له] یعنی بیان کرنا آیات تخییر کا ۱۲

اور تحصیل آخرت اختیار کرے اور رسول خدا کا ساتھہ دیا **عَنْ** مِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ عَمْرَو بْنَ عَوْفٍ وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخْبَرَهُ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ فَقَدِمَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَسَمِعَتِ الْاَنْصَارُ بِقُدُومِ اَبِي عُبَيْدَةَ فَوَافَوْا صَلٰوةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا صَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انْصَرَفَ فَتَعَرَّضُوا لَهُ فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ رَاٰهُمْ ثُمَّ قَالَ اَظُنُّكُمْ سَمِعْتُمْ اَنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ قَالُوا اَجَلْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَاَبْشِرُوا وَاَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ فَوَاللّٰهِ مَا الْفَقْرَ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ وَلٰكِنْ اَخْشٰى عَلَيْكُمْ اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ كَمَا بُسِطَتْ عَلٰى مَنْ قَبْلَكُمْ فَتَنَافَسُوهَا كَمَا تَنَافَسُوهَا فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا اَهْلَكَتْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ عمرو بن عوف کہ حلیف تھے بنی عامر بن لوی کے اور حاضر ہوئے تھے جنگ بدر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ انہوں نے خبر دی مسور کو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ابوعبیدہ کو پھر وہ کچھہ مال لیکر آئے بحرین سے اور سنا انصار نے کہ ابوعبیدہ آئے ہیں پھر حاضر ہوئے صلوٰۃ فجر میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ پھر جب نماز پڑھ چکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پھر کر بیٹھے اور انصار آپکے سامنے آئے سو مسکرائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب انکو دیکھا اور فرمایا میں گمان کرتا ہوں کہ سنا تم نے کہ ابوعبیدہ کچھہ لیکر آئے ہیں انہوں نے عرض کی کہ ہاں یارسول اللہ فرمایا آپنے پھر خوشخبری سنو اور امید رکھو اسکی جو تمہیں خوش کرے پس قسم ہے اللہ تعالےٰ کی میں تمپر فقر سے نہیں ڈرتا ہوں ولیکن ڈرتا ہوں اس سے کہ کشادہ کیجائے تمپر دنیا جیسے کہ کشادہ کیے گئے تم سے اگلوں پر اور رغبت اور حرص کرو تم اسکی جیسے کہ رغبت کی تھی اگلوں نے پس ہلاک کرے وہ تمکو جیسا کہ ہلاک کیا اُسنے تم سے اگلوں کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَعْطَانِي ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي ثُمَّ سَاَلْتُهُ فَاَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ اَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَمَنْ اَخَذَهُ بِاِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ وَكَانَ كَالَّذِي يَاْكُلُ وَلَا يَشْبَعُ وَالْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلٰى فَقَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا اَرْزَاُ اَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتّٰى اُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ اَبُو بَكْرٍ يَدْعُو حَكِيمًا اِلَى الْعَطَاءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَقْبَلَهُ ثُمَّ اِنَّ عُمَرَ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَاَبٰى اَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّي اُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلٰى حَكِيمٍ اَنِّي اَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ فَيَاْبٰى اَنْ يَاْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَاْ حَكِيمٌ اَحَدًا مِنَ النَّاسِ شَيْئًا بَعْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى تُوُفِّيَ **ترجمہ** روایت ہے حکیم بن حزام سے کہا مانگا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یعنی کچھہ مال سو عطا کیا مجھکو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھکو پھر مانگا میں نے پھر دیا مجھکو پھر فرمایا آپنے اے حکیم تحقیق کہ یہ مال ہرا ہرا ہے میٹھا میٹھا پھر جسنے لیا اُسی سخاوت نفس سے برکت دیا جاتا ہے اُسمیں اور جسنے لیا اپنے نفس کو ذلیل کر کے برکت نہ دیجاویگی اُسکو اور اُسکی مثال ایسی ہوگی کہ جیسے کھاوے کوئی شخص اور پیٹ نہ بھرے اُسکا اور اوپر کا ہاتھ یعنے دینے والا بہتر ہے نیچے کے ہاتھ سے یعنے لینے والے سے سو عرض کی حکیم نے اے رسول اللہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جسنے آپکو بھیجا ہے حق کے ساتھ کسیکا مال نہ گھٹاؤنگا میں آپکے بعد یعنے کسی سے سوال نکرونگا یہانتک کہ چھوڑوں میں دنیا کو پس تھے ابوبکر کہ بلاتے تھے حکیم کو کہ کچھہ دیں پس وہ انکار کرتے تھے اُسکے قبول کرنے سے پھر عمر نے بلایا انکو تا کہ کچھہ دیں تو بھی قبول نکیا اُن سے کچھہ پھر کہا عمر نے میں گواہ کرتا ہوں تمکو اے گروہ مسلمانوں کے حکیم پر ایسا کہ میں پیش کرتا ہوں اُسپر اُسکا حق فی سے اور وہ انکار کرتا ہے اُسکے لینے سی پھر نہ گھٹایا حکیم نے کسی شخص کے مال سے کچھہ بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ وفات پائی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** زہد اور بے رغبتی دنیا سے اسکا نام ہے کہ مال دنیا باوجود دیئے کے بھی قبول نکرے نہ یہہ کہ عصمت بی بی اپنی چادری فقر اضطراری کو بصورت زہد ظاہر کرے اور دل میں محبت اموال دنیوی کے بھری ہو فقط **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ ابْتُلِينَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالضَّرَّاءِ فَصَبَرْنَا ثُمَّ ابْتُلِينَا بَعْدَهُ بِالسَّرَّاءِ فَلَمْ نَصْبِرْ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن عوف سے کہ کہا انہوں نے آزمائے گئے ہم ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تکلیف و تنگی میں سو صبر کیا ہمنے پھر آزمائے گئے ہم بعد انکے ساتھ وسعت اور خوشی کے سو صبر نکر سکے ہم **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَتِ الْاٰخِرَةُ هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِي قَلْبِهِ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِيَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَمَّهُ جَعَلَ اللّٰهُ فَقْرَهُ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَفَرَّقَ عَلَيْهِ شَمْلَهُ وَلَمْ يَاْتِهِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مَا قُدِّرَ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکا مقصود آخرت ہو اللہ تعالےٰ رکھدیتا ہے بے پروائی اُسکے دلمیں اور جمع کر دیتا ہے خاطر اُسکے اور آتی ہے دُنیا اُسکی پاس ذلیل ہو کر اور جسکا مقصود دنیا ہو اللہ تعالےٰ رکھدیتا ہے محتاجی اُسکے دونوں آنکھوں کے سامنے اور پریشان کر دیتا ہے خاطر اُسکے اور نہیں آتی دُنیا اُسکے پاس مگر جتنی مقدر ہو

ترجمہ یعنے طالب دنیا سے کچہہ زیادہ نہین ملتا اور طالب آخرت سے کچہہ کم نہین ملتا جتنا مقدر ہے اُتنا ہی ملتا ہے مگر طالب دنیا کو ذلت ہے اور طالب عقبیٰ کو عزت ہے **عن**
ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اللہ یقول یا ابن ادم تفرغ لعبادتی املأ صدرک غنی واسد فقرک وان لا تفعل ملأت
یدیک شغلا ولم اسد فقرک **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک فرماتا ہے اللہ جل جلالہٗ ای بیٹے آدم کے مشغول رہ تو میری عبادت مین بہر دونگا
مین تیرا سینہ غنا سے اور دور رکہونگا تجہسے محتاجی کو اور اگر نکریگا تو میری عبادت تو بہر دونگا مین دونون ہاتہ تیرے محنت مزدوری مین اور نہ دور کرونگا تجہسے محتاجی
تیری **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو خالد والبی کا نام ہرمز ہے **باب عن** عائشۃ قالت کان لنا قرام ستر فیہ تماثیل علی بابی فرآہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انزعیہ فانہ یذکرنی الدنیا قالت وکان لنا سمل قطیفۃ علمھا حریر کنا نلبسھا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا
سے کہ کہا اُنہوں نے کہ ہمارے ہان ایک باریک پردہ تہا کہ اُسمین تصویرین تہین اور وہ میرے دروازہ پر پڑا تہا سو دیکہا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا اُسکو دور کرو اسلیے
کہ وہ یاد دلاتا ہے مجہے دنیا کو کہا اُنہوں نے کہ تہی ہمارے یہان ایک چادر پرانی روئیدار کہ اُسمین نشان تہے ریشم کے ہم اُسے اوڑہتے تہے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث
حسن ہے **ترجمہ** قرام ستر یعنے پردہ باریک اور بعضون نے کہا کہ قرام وہ ہے کہ خوب گف ہو صوف سے اور رنگ برنگ ہو اور اضافت اُسکی مثل ثوب قمیص کے ہے اور بعضون نے کہا قرام
پردہ باریک ہے پردہ غلیظ کے سوا **عن** عائشۃ قالت کانت وسادۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التی یضطجع علیھا من ادم حشوھا لیف **ترجمہ**
روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تہا ایک چمڑے کا تکیہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہ اُس پر لیٹتے تہے بہرتی اُسکی کہجور کے چال تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن**
عائشۃ انھم ذبحوا شاۃ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما بقی منھا قالت ما بقی منھا الا کتفھا قال بقی کلھا غیر کتفھا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اُنہون نے
ذبح کی ایک بکری سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچہا کیا باقی رہا اُسمین سے کہا حضرت عائشہ نے نہین باقی رہا اُسمین سے مگر دست اُسکا فرمایا آپنے باقی رہے سب سوا دست کے **ف** یہ
حدیث صحیح ہے اور ابو میسرہ ہمدانی کا نام عمرو بن شرحبیل ہے **ترجمہ** وہ بکری ذبح کر کے خیرات دیدے تہی اور ایک دست باقی تہا حضرت نے فرمایا جو خدا کی راہ مین دیدی وہی باقی
ہے اور جو ہمارے خرچ مین آویگی وہ فانی ہے گویا اشارہ کیا آپنے اس آیت کیطرف ما عندکم ینفد وما عند اللہ باق یعنے جو تمہارے نزدیک ہے فنا ہوتی ہے اور جو اللہ کے
نزدیک ہے وہ باقی ہے **عن** عائشۃ قالت ان کنا ال محمد نمکث شھرا ما نستوقد بنار ان ھو الا الماء والتمر **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون
نے کہ ہم آل محمد صلے اللہ علیہ وسلم ایسے تہی کہ ایک ایک مہینہ نہ جلاتے تہی آگ یعنے کچہہ نہ پکاتے ہمارے خوراک تہے فقط پانی اور کہجور **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عائشۃ قالت
توفی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعندنا شطر من شعیر فاکلنا منہ ما شاء اللہ ثم قلت للجاریۃ کیلیہ فکالتہ فلم یلبث ان فنی قالت فلو
کنا ترکناہ لاکلنا منہ اکثر من ذلک **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہمارے پاس کچہہ جو تہے پہر کہایا ہمنے اُسمین سے
جتنے مدت اللہ نے چاہا پہر کہا مینے جاریہ سے اب تو اسکو ناپ سو اُسنے ناپا پہر دیر کی اُسنے تمام ہوگئے یعنے جو نے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر ہم چہوڑ دیتی اُسکو یعنے نہ ناپتی تو
کہاتے اُسمین سے اس سے زیادہ مدت تک **ف** یہ حدیث صحیح ہے شطرا من شعیر یعنے قدرے جو **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقد اخفت
فی اللہ وما یخاف احد ولقد اوذیت فی اللہ وما یؤذی احد ولقد اتت علی ثلاثون من بین یوم ولیلۃ وما لی ولبلال طعام یاکلہ ذو کبد الا
شیء یواریہ ابط بلال **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین ڈرایا گیا ہون اللہ تعالیٰ کی راہ مین ایسا کہ نہین ڈرایا گیا کوئی اور بیشک ایذا دیا گیا
ہون ایسی کہ نہین ایذا دیا گیا کوئی اور گذرے ہین مجہپر تیس دن اور رات کہ میرے اور بلال کے لئے کوئی کہانا نہین تہا کہ جسکو ذو کبد کہاے مگر کچہہ قدرے کہ چہپاتی تہی اُسکو بغل بلال
کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس حدیث سے وہ دن ہین کہ جب نکلے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیزار ہو کر اہل مکہ سے اور آپکے ساتہ بلال تہے اور بلال کے ساتہ
کچہہ کہانا تہا کہ وہ اپنے بغل مین دبائے تہے **مترجم** یہ خروج سواے ہجرت مدینہ ہے اسلئے کہ مدینہ کی ہجرت مین بلال ساتہ نہ تہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور شاید اس سے وہ سفر مراد ہو کہ جب
آپ ابتدای نبوت مین طائف کیطرف تشریف لیگئے عبد کلال کے پاس جو حاکم طائف تہا اسلئے کہ وہ حمایت کرے آپکے اہل مکہ کے مقابلہ مین کہ آپ ادا کرین رسالت اللہ تعالیٰ
شانہ کی پہر مسلط کر دیا اُسنے آپ پر لڑکون کو کہ وہ ڈہیلے مارتے تہے اور زخمی ہوگئے ایڑیان آپکے اور اس سفر مین آپکے ساتہ زید بن حارثہ تہے نہ بلال واللہ اعلم بمراد رسولہ (لمعات)
سوال عمر مبارک آپکی بہ نسبت اکثر انبیا کی کم تہے پہر یہ فرمانا آپکا کہ کسیکو راہ خدا مین سی قدر اذیت نہوئی جیسی مجہکو ہوئی ہے کیونکر صحیح ہوگا حالانکہ مرض حضرت ایوب کا سنگین تہا

سلم [illegible]

کفار کے حضرت نوح کو آگ میں ڈالنا حضرت ابراہیم کا نہایت مشہور ہے **جواب** اسکا کئی طور پر ہے اولاً یہ کہ فرمانا آپکا بہ نسبت اپنی زمانہ کے لوگوں کے ہے اور ظاہر ہے کہ آپکے زمانہ مبارک میں جو تکلیف کہ آپکو ہوئی کسیکو نہ ہوئی ہوگی ثانیاً یہ کہ آپ بہ نسبت اکثر انبیاء کے کثیر الاتباع تھے اور تابعین آپکے مہاجرین و انصار سبھی سب لئے کچھ نہ کچھ اذیت پائی ہے اور وہ اذیت گویا بعینہ آپکو ہوئی اسلئے کہ عربی کی مثل ہے ضرب الغلام اہانۃ المولی بلکہ رئیس مشفق اور امیر شفیق رعیت کی مصیبت اور تکلیف کو اپنے ذاتی مصیبت سے بڑہکر جانتا ہے اور استاد شفیق شاگرد رفیق کی اذیت اپنی اذی نفسی سے دہ چند قیاس کرتا ہے پس اس نظر سے اذیت آپکی سائر انبیاء سے صد چندان زیادہ ہوگی اور حقیقت میں آپکے اصحاب نے وہ وہ اذیتین پائی ہیں اور آپکی رفاقت میں وہ وہ بلائیں اٹھائی ہیں کہ قلم کا سینہ انکی تحریر سے شق ہوتا ہے اور زبان کا جگر اُنکے بیان سے فق سیکڑوں کفار کے ہاتہ سے مقتول و مصلوب ہوئے ہزاروں مسجون و مضروب کتنوں کی گردن و بیخہ درجۂ شہادت کو پہونچے کتنوں کی اب وجد اس سعادت پر فایز ہوئے پہر قیامت تک جو کچھ علماء حقانی اور فقہاء ربانی پر آلام و مصائب امر معروف اور نہی منکر اور اقامت حدود اللہ میں گذری اور گذرینگی وہ سب گویا آپکی نفس نفیس پر ہے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء صرف ایک شہید ہونا حضرت حمزہ کا حیات مبارک میں اور شہادت حسنین کی خبر دینا ایسی اذیت ہے کہ احاطۂ تحریر سے باہر ہے اور پہر لطف یہ ہے کہ ان مصایب میں آپ راضی برضا تھے اور شاکر بقضا بلکہ طالب فقر ولوازم وطالب اذیت وبلا چنانچہ فرمایا اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الامثل فالامثل **عن** علی بن ابی طالب یقول خرجت فی یوم شات من بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد اخذت اهابا معطونا فجوبت وسطه فادخلته فی عنقی وشددت وسطی فحزمته بخوص النخل وانی لشدید الجوع ولو کان فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طعام لطعمت منه فخرجت التمس شیئا فمررت بیهودی فی مال له وهو یسقی ببکرة له فاطلعت علیه من ثلمة فی الحائط فقال ما لك یا اعرابی هل لك فی دلو بتمرة قلت نعم فافتح الباب حتی ادخل ففتح فدخلت فاعطانی دلوه فکلما نزعت دلوا اعطانی تمرة حتی اذا امتلأت کفی ارسلت دلوه وقلت حسبی فاکلتها ثم جرعت من الماء فشربت ثم جئت المسجد فوجدت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم فیه **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے فرماتے تھے کہ نکلا میں جاڑے کے دنوں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گہر سے اور لیا میں نے ایک چمڑا بدبودار جسکے بال جھڑے ہوئے تھے پہر کاٹ ڈالا میں نے اسکو بیچ سے اور ڈال لیا میں نے اُسکو اپنے گردن میں اور باندہ دی میں نے اپنی کمر سو باندہا میں نے اُسکو شاخ نخل سے اور مجھے بہت بھوک تھی اور اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گہر میں کچھ کہانا ہوتا تو میں کہاتا اُسمیں سے سو نکلا میں طلب کرتا ہوا کسی چیز کو سو گذرا میں ایک یہودی پر کہ وہ اپنے باغ میں تھا اور پانی دیتا تھا ساتھ ایک بکرہ کے سو جھانکا میں نے اُسکو ایک دیوار کے سوراخ سے سو کہا اُسنے کیا ہے اے اعرابی کیا تو ایک کہجور پر ایک ڈول کہینچیگا میں نے کہا ہاں پس کہولدے تو دروازہ کہ میں داخل ہوں پہر کہولا اُسنے دروازہ سو میں داخل ہوا اور دیا مجہے اُسنے ڈول اپنا کہ جب میں ایک ڈول نکالتا تہا وہ مجھے ایک کہجور دیتا تہا یہاں تک کہ جب بہر گئے میرے مٹہے چھوڑ دیا میں نے اُسکا ڈول اور کہا میں نے بس ہے مجہکو اتنا اور کہائی میں نے وہ اور دو تین گہونٹ پانی پیا پہر آیا میں مسجد میں اور پایا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اُسمیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** اہاب چمڑا ہے معطون یعنی بدبودار کہ جسکے بال جہڑ گئے ہوں بکرہ ایک خشب مستدیر ہے کہ اُسکے بیچ میں ایک لکڑی ڈالکر پانی کہینچتے ہیں فارسی میں اُسی چرخ اور ہندی میں گراری کہتے ہیں اس حدیث سے کسب حلال اور قناعت اصحاب و فقر رسالت مآب اور زہد اہل بیت ثابت ہوا **عن** ابی هریرة انهم اصابهم جوع فاعطاهم رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم تمرة تمرة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ پہونچی اصحاب کو بہوک اور دی اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک کہجور **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** ابوہریرہ اصحاب صفہ میں ہیں اور اصحاب صفہ حاضر باش خدمت شریف تھے اسلئے اکثر ایسا اتفاق ہوتا تہا پہر غلبۂ جوع کے وقت جو حاضر ہوتا تہا آنحضرت اُن سب کو تقسیم فرمانے کیلئے تناول فرماتی **عن** جابر بن عبد اللہ قال بعثنا رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ونحن ثلاث مائة نحمل زادنا علی رقابنا ففنی زادنا حتی کانت تکون للرجل منا کل یوم تمرة فقیل له یا ابا عبد اللہ واین کانت تقع التمرة من الرجل قال لقد وجدنا فقدها حین فقدناها فاتینا البحر فاذا نحن بحوت قد قذفه البحر فاکلنا منه ثمانیة عشر یوما ما احببنا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا کہ بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور ہم تین سو تھے اُٹھائے ہوئے اپنے اپنے توشے اپنی گردنوں پر یعنے قلیل الزاد تھے یہانتک نوبت پہونچی کہ ہوتا تہا ہر آدمی کے حصہ میں ایک ایک کہجور سو لوگوں نے کہا اے ابا عبد اللہ اور کیا ہوتا ہوگا ایک آدمی کا ایک کہجور میں فرمایا انہوں نے ہمنے پایا فقدان اسکا بہی جبکہ وہ ہو چکی یعنے وہ ایک ملنا بہی موقوف ہو گئے پہر پہونچے ہم دریائے شور کے کنارہ پر اور یکایک وہاں ایک مچھلی ہی کہ پہینک دیا ہے اُسکو دریا نے سو کہایا ہم نے اسمیں سے اٹھارہ دن جسقدر

چاہا اپنے خوب سیر ہو کر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یہ روایت صحیح مسلم مین اور موطا مین بہی ہے مسلم مین مروی ہے کہ امیر اُس سریہ پر ابو عبیدہ تہے اور تلاش تہی اُنکو ایک قافلۂ قریش کی کہ اُنکو لوٹمین اور ایک جراب تمر اُنکے ساتہ تہی اور ایک ایک تمر روز بٹتا تہا پہر راوی سے پوچہا کہ تم کیا کرتے تہی اُنہون نے کہا ہم مین سے ہر ایک اُسی چوستا تہا جیسے لڑکا پستان چوستا ہی پہر اُسپر پانی پی لیتے تہے پہر سارا دن ہمکو کفایت کرتا تہا اور اپنی لاٹہیون سے ہم پتے درختون کے جہاڑ لیتے تہے اور پانی مین بہگو کر کہاتے تہی سو جب گذری ہم کنارہ دریا پر وہان ایک اونچی چیز مثل ٹیلے کی نظر آئی پہر جب ہمنے اُسکو پاس جا کر دیکہا تو وہ ایک دابہ ہے یعنی دریائی کہ اُسے عنبر کہتے ہین ابو عبیدہ نے کہا وہ میتہ ہی پہر کہا نہین بلکہ ہم بہیجے ہوئی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ کی راہ مین ہین یعنی جہاد مین اور تم لوگ بہوک کے مارے مضطر ہو سو کہاؤ کہا راوی نے کہ ہم اُس پاس ایک ماہ کامل ٹہیرے اور ہم تین سو تہی اور یہانتک کہایا کہ موٹی ہو گئی ہم کہا راوی نے کہ مین نے اپنے تئین دیکہا کہ بہر بہر لاتی تہی اُسکے حدقہ چشم سے بڑی بڑی مٹکی چربی کے اور کاٹ کاٹ لاتی تہی اُسمین سے ٹکڑی بیل کے برابر اور لیا ہم مین سے ابو عبیدہ نے تیرہ آدمیونکو اور بٹہلایا اُنکو اُسکے حدقہ چشم مین اور لی ایک پسلی کے ٹکڑی اُسکی ہڈیون سے اور اُسی بطور محراب کے کہڑا کیا پہر سب سے بڑا اونٹ کسکر اُسکے نیچے ہی نکالا تو نکل گیا پہر توشہ لے لیا ہمنے اُسکے گوشت سے اُبال کر پہر جب ہم مدینہ مین آئی ذکر کیا ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپنے وہ رزق تہا کہ نکالا اللہ تعالی نے واسطے تمہارے پہر اُسکے گوشت سے کچہہ ہو تو ہمکو کہلاؤ پہر بہیجا ہمنے کچہہ گوشت اور کہایا آپنے تمام ہوئی روایت مسلم کی اور اس جیش کو جیش خبط کہتے ہین اور خبط اصل مین جہاڑے ہوے پتے ہین درختون کے چونکہ وہ اس لشکر مبارک مین کہائے گئے تہی اسلئے اُسی نام سے مشہور ہوا اور مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اولاً ابو عبیدہ نے بطور اجتہاد فرمایا کہ میتہ ہی اور میتہ حرام ہے پہر متغیر ہوا اجتہاد اُنکا اور اُنہون نے کہا وہ حلال ہے اگرچہ میتہ ہو اسلئے کہ تم جہاد مین ہو اور مضطر ہو اور مباح کیا اللہ تعالے نے میتہ مضطر غیر باغ ولا عاد کو سو کہاؤ اُسمین سے اور طلب کرنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اُسکے گوشت مین سے اور کہانا ہو اسطے تہا کہ خوش ہون اُنکے دل اور اطمینان کامل ہو اُنکو اُسکی اباحت اور حلت کا اور شک نرہی کسیطرح اُسمین یا اسواسطے ہو کہ قصد کیا آپنے اُس سے تبرک کا اسلئے کہ وہ طعمۂ غیبی تہا کہ منجانب اللہ بطور خرق عادت کے عنایت ہوا تہا گویا ضیافت تہی رب العباد کی طرف سے قاصدان جہاد کی اور اس سے ثابت ہوا کہ سوال کرنا اور مانگنا ایسی شئی کا کہ دینے والیکو ناگوار نہو بلکہ خوش ہو اپنی رفیق سے جائز ہے اور یہ سوال منہی عنہ سی نہین اسلئے کہ سوال منہی وہ ہے جو بہ نیت تکثیر مال ہو اجانب سے اور یہ سوال تو ملاطفت اور مؤانست کی نیت سے تہا اور اس سے ثابت ہوا جواز اجتہاد کا زمان نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین جیسا کہ ثابت ہے جواز اُسکا بعد آپکے اور ثابت ہوا استحباب اس امر کا کہ مفتی کو ضرور ہے کہ کوئی چیز جسمین شک ہو مستفتی کو اُس سے مانگ کر خود استعمال کرے تاکہ مستفتی کی تشفی اور تسلی کامل ہو جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے گوشت مانگ کر کہالیا اور ثابت ہوئی اس حدیث سی اباحت جمیع میتات بحری برابر ہی کہ وہ جانور خود مر گیا ہو یا شکار کرنے سی مرا ہو اور اجماع ہے مسلمانون کا اباحت سمک مین کہا اصحاب شافعی نے کہ حرام ہے مینڈک اسلئے کہ نہی وارد ہوئی ہے حدیث مین اُسکے قتل سے اور اُسکے ماسوا مین تین قول مین ہین قول اصح یہی ہے کہ حلال ہے سب چیز دریا کی اسی حدیث کے روسی جو ابہی گذری اور دوسرا قول عدم حل ہے اور تیسرا قول یہ ہے کہ جسکا نظیر بر مین ماکول ہے وہ حلال ہے والا فلا تو اس قول کے روسی گہوڑا دریائی اور بکری اور ہرن کہایا جاوے اور کلب و خنزیر اور حمار نہین اور اصحاب شافعی نے کہا کہ حمار بر مین اگرچہ ماکول ہی ہے یعنے حمار وحشی مگر غالب اُسمین غیر ماکول ہے پس قیاس کیا حمار بحری کو حمار غیر ماکول بری پر یہ تفصیل ہے مذہب شافعی کے اور جو لوگ قایل ہین جمیع حیوانات دریائی کی حلت کے سوا مینڈک کے ابو بکر صدیق ہین اور عمر اور عثمان اور ابن عباس رضی اللہ عنہم اور امام مالک نے ضفدع اور جمیع حیوانات بحری کو حلال کہا ہے اور ابو حنیفہ نے کہا حلال نہین سوا سمک کے اور لیکن سمک طافی یعنے جو دریا مین مر جاوے بغیر کسی سبب کے تو مذہب شافعی کا اُسکی اباحت ہے اور یہی مذہب ہے جماہیر علماء صحابہ کا اور جو اُنکے بعد ہین کہ اُنہین مین ہین ابو بکر صدیق اور ابو ایوب اور عطا اور مکحول اور امام نخعی اور امام مالک اور امام احمد اور ابو ثور اور داؤد وغیرہم اور کہا جابر بن عبد اللہ اور جابر بن زید اور طاؤس اور ابو حنیفہ نے کہ طافی حلال نہین دلیل اُنکی جو حلال کہتے ہین قول ہے اللہ تعالی کا اُحِلَّ لَكُمْ صَيْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهُ کہا ابن عباس نے اور جمہور نے کہ صید وہ ہے کہ جسے تم شکار کرو اور طعام وہ ہے جسے دریا پہینکدے یعنے طافی دوسرے یہی حدیث جو اوپر گذری تیسرے حدیث ہو الطہور ماءہ الحل میتتہ اور یہ حدیث صحیح ہے اور سوا اُسکے اور اشیاء مشہورہ کہ جسکو ہمنے ذکر نہین کیا اور وہ حدیث جو جابر سے مروی ہے یعنے حنفیہ نے جس سے استدلال کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ما القاہ البحر او جزر عنہ فکلوہ وما مات فیہ فطفا فلا تاکلوہ پس باتفاق ائمہ حدیث ضعیف ہے ہرگز احتجاج اور استدلال کے لایق نہین اگر کوئی حدیث اُسکی معارض بہی نہو اور جبکہ معارض ہو کیمین وہ چیزین جو اوپر مذکور ہوئین آیات و حدیث سی تو پہر کب لایق احتجاج رہی کہا نووی نے بیان کیا ہی مینے اُسکا ضعف اور حال شرح مہذب کے باب الاطعمہ مین اور اگر کوئی کہے کہ حدیث عنبر سے حلت طافی کی ثابت نہین ہوتی اسلئے کہ اُسمین خود مذکور ہی کہ وہ مضطر تہے تو ہم کہینگے احتجاج اُسمین اصحاب کے کہانے سی نہین ہے بلکہ آنحضرت

صلے اللہ علیہ وسلم کے بی ضرورت مانگ کر نوش فرمائی ہے اور یہ جو کسی روایت مین مذکور ہے کہ ہم نے اُسمین سے اٹھارہ دن تک کھایا کسی مین ہی کہ مہینا بہر تک تطبیق اسکی
یون ہے کہ مراد ایام اول مین ترو تازہ گوشت اُسکا ہی اور مراد ایام ثانی مین قدید اور سوکھا ہوا گوشت ہے کہ وہ مہینا بہر تک کھاتی رہی بلکہ مدینہ طیبہ تک پہونچا اور وہان بہی
ناول و مستعمل ہوا (خلاصۃ یا فی النووی) فقیر کہتا ہی کہ مذہب صحیح قرآن و حدیث کے روسی حلت جمیع حیوانات بحری کی ہے اور طافی حلال ہے بہر حال یہی حق ہے وَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ اِلَّا
الضَّلَالُ اور حرمت اُسکی جو بروایات صحیحہ ناکول نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہو چکی ہو اور آپکے لبہای مبارک تک پہونچ چکے ہو بلکہ جزو بدن مقدس و مکرم ہوئی ہو ثابت کرنا بجز تعصب اور
ہٹ نا یکے اور کیا ہوگا غرض مذہب حنفیہ کا اسبا بمین نہایت ضعیف ہے اور مذہب مالکی اوسع اور اوفق بالقرآن چنانچہ لکھا شاہ ولی اللہ قدس سرہٗ نی مسوّی شرح موطا مین
کہ ظاہر قرآن و حدیث لباحت ہے جمیع میتا بحر کے اور مراد اُس سے وہ جانور ہی کہ جو زندہ رہی دریا مین اور جب نکالا جاوے تو زندگی اُسکی مثل مذبوح و بسمل کے ہو یعنی تڑپ تڑپ کر
جان دیدینی لگے جیسے مچھلی کا حال ہے پس اس قسم کے سب جانور حلال ہین بغیر ذبح کے برابر ہے کہ مثل اُسکا بر مین کھایا جاوے جیسے بقر و غنم یا نکھایا جاوے جیسے کلب و خنزیر اور یہ سب کے سب
سمک ہین یعنے کلب و خنزیر دریائی بہی مچھلی مین داخل ہے اور حکم اُنکا بہی حلت مین مثل مچھلی کے ہے اگرچہ صورتین مختلف ہون بخلاف اُس جانور کے جو دریا مین زندگی
کرتا ہے مگر جب خشکی پر نکالا جاوے پہر بہی اُسکی حیوۃ باقی رہتی ہے پہر اگر وہ طائر ہے جیسے بط اگر ذبح کی جاوے حلال ہے اور میتہ اُسکی حلال نہین اور اگر غیر طائر ہے مثل ضفدع اور
سرطان اور سلحفاۃ اور ذوات سموم کے جیسے حیہ اور عقرب ایسی وہ حرام ہے اور یہی قول ہے شافعی کا مین کہتا ہون اس تقدیر پر قول اللہ تعالے کا اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ
مراد صید سے شکار ہے کہ لوگ باختیار و بقصد شکار کرین اور طعام سے میتات بحر کہ باختیار و بقصد شکار نہون اور اُسکو طعام فرمایا اور میتہ نفرمایا اسلئے کہ میتہ کا ذکر کھانی پینے
کے مقام مین کراہت سے خالی نہین اور متاعا لکم سے مُراد ہے اباحت اہل حضر کو اور للسیارۃ سے مراد ہے اباحت اہل سفر کو اور ابو حنیفہ نی کہا جمیع حیوانات بحر حرام ہین مگر سمک
معروف امام محمد نے کہا کہ مچھلیان جب جاوین گرمی سے یا سردی سے یا قتل کر ڈالی ایک اُنکی تو کچھہ مضائقہ نہین اُسکے کھانی مین پہر اگر وہ خود مرجاوے اور طافی ہو جاوی وہ
مکروہ ہے اگر مچھلی کی قسم سے ہو اور ماسوا مچھلی کی اگر ہو تو اُسمین بہی کچھہ مضائقہ نہین اور علی العموم حلال کہا امام شافعی نے دریائی میتہ کو انتہے ما قال شاہ ولی اللہ الدہلوی
اور موطا مین نافع سی مروی ہے کہ عبدالرحمن بن ابی ہریرہ نے سوال کیا عبداللہ بن عمر سی اُس چیز سے کہ پہینکدیا اُسی دریائی یعنے طافی ہے پس منع کیا اُنہون نے اُسکی کہانی سے کہا
نافع نے پہر پہرے عبداللہ اور منگایا قرآن پہر پڑہی یہ آیت اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُہٗ مَتَاعًا لَّکُمْ یعنے طعام عام ہے خواہ شکار کرو یا نہ یعنے طافی بہی اُسمین داخل ہے پہر کہا نافع نے
کہ بہیجا مجہے عبداللہ بن عمر نے عبدالرحمن بن ابی ہریرہ کیطرف اور کہلا بہیجا کہ طافی کے کہانی مین کچھہ مضائقہ نہین ہے اور روایت ہے سعد جاری سے کہ پوچہا مین نے عبداللہ بن عمر سے
اُس مچھلیون کے کہانی سے کہ قتل کرے بعض اُنکا بعض کو یا مرجاوین سردی سے تو فرمایا اُسمین کچھہ مضائقہ نہین کہا سعد نے پہر پوچہا مین نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے تو اُنہون
نے بہی مثل اُسکے کہا جیسا سعد نے کہا تہا اور ابی ہریرہ اور زید بن ثابت سے مروی ہے کہ یہ دونون اُسکے کہانے مین مضائقہ نکرتے تہے جسے دریا باہر ڈالدیا ہو (کذا فی الموطا) ۴

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یَقُوْلُ اِنَّا لَجُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ اِذْ طَلَعَ عَلَیْنَا مُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ مَا عَلَیْہِ اِلَّا بُرْدَۃٌ لَّہٗ مَرْقُوْعَۃٌ
بِفَرْوٍ فَلَمَّا رَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکٰی لِلَّذِیْ کَانَ فِیْہِ مِنَ النِّعْمَۃِ وَالَّذِیْ ہُوَ فِیْہِ الْیَوْمَ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ
بِکُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُکُمْ فِیْ حُلَّۃٍ وَّرَاحَ فِیْ حُلَّۃٍ وَّوُضِعَتْ بَیْنَ یَدَیْہِ صَحْفَۃٌ وَّرُفِعَتْ اُخْرٰی وَسَتَرْتُمْ بُیُوْتَکُمْ کَمَا تُسْتَرُ الْکَعْبَۃُ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَحْنُ یَوْمَئِذٍ
خَیْرٌ مِّنَّا الْیَوْمَ نَتَفَرَّغُ لِلْعِبَادَۃِ وَنُکْفَی الْمُؤْنَۃَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتُمُ الْیَوْمَ خَیْرٌ مِّنْکُمْ یَوْمَئِذٍ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے فرماتی
تہے ہم بیٹہے ہوے تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ مسجد مین کہ آئی ہم پر مصعب بن عمیر کہ نہتے اُنکے بدن پر مگر ایک چادر کہ پیوند لگے ہوئی تہے اُسمین پوستین کے پہر جب دیکہا اُنکو رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی رونی لگے اُس نازو نعمت کو خیال کرکے جسمین وہ پہلے تہی اور ان دنونکا حال اُنکا دیکہکر پہر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کیا حال ہوگا تمہارا کہ تم مین
سے ایک ایک شخص صبح کریگا ایک جوڑے مین اور شام کریگا دوسرے مین یعنے صبح و شام کپڑے بدلیگا اور رکہا جاویگا اُسکے آگی ایک برتن کہانیکا اور اُٹہایا جاویگا دوسرا یعنے قسم قسم
کے کہانے ہونگے اور پردہ ڈالوگی تم اپنے مکانونمین جیسے پردہ ڈالا جاتا ہے کعبہ مین عرض کی صحابہ نے اُسدن ہم بہت اچہے ہونگے آج سے فارغ ہونگے عبادت کیلئی اور بچینگی
محنت و مشقت سے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین بلکہ تم آجکے دن بہتر ہو اُن دنون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یزید بن زیاد مدنی ہین روایت کی اُنسی مالک
بن انس نے اور کئی اہل علم نے اور یزید بن زیاد دمشقی کہ جنسی زہری نے روایت کی ہی روایت کی اُنسی وکیع نی اور مروان بن معاویہ نے اور یزید بن ابی زیاد کوفی ہے کہ روایت کی اُن سے سفیان نے

اور شعبہ اور ابن عیینہ اور کئی لوگوں نے ائمہ سے **مترجم** اس حدیث میں زہد اور بے رغبتی ہے اصحاب کے دنیا سے اور شفقت اور رافت اور محبت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی انکی حال پر اور فضیلت فقر کے غنا پر کہ اسمیں راحت ہے جسم کی اور قلت ہے فکر کی دنیا میں اور خفت ہے حساب کی آخرت میں اور دوست رکھنا مال کا فراغ عبادت کے لئے نہ اتباع شہوات کے لئے اور کراہیت تکلف کے لباس اور طعام میں اور مکروہ ہونا دونوں کی کثرت کا **عن** ابی ہریرۃ قال کان اہل الصفۃ اضیاف اہل الاسلام لا یاوون علی اہل لا مال واللہ الذی لا الہ الا ھو ان کنت لاعتمد بکبدی علی الارض من الجوع واشد الحجر علی بطنی من الجوع ولقد قعدت یوما علی طریقہم الذی یخرجون فیہ فمر بی ابو بکر فسألتہ عن ایۃ من کتاب اللہ ما سألتہ الا لیستتبعنی فمر ولم یفعل ثم مر عمر فسألتہ عن ایۃ من کتاب اللہ ما سألتہ الا لیستتبعنی فمر ولم یفعل ثم مر ابو القاسم صلی اللہ علیہ وسلم فتبسم حین رانی وقال ابو ہریرۃ قلت لبیک یا رسول اللہ قال الحق و مضی فاتبعتہ ودخل منزلہ فاستأذنت فاذن لی فوجد قدحا من اللبن قال من این ھذا اللبن لکم قیل اھداہ لنا فلان فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابا ہریرۃ قلت لبیک قال الحق الی اہل الصفۃ فادعہم وھم اضیاف اہل الاسلام لا یاوون علی اہل ولا مال اذا اتتہ الصدقۃ بعث بہا الیہم ولم یتناول منہا شیئا واذا اتتہ ہدیۃ ارسل الیہم فاصاب منہا واشرکہم فیہا فساءنی ذلک وقلت ما ھذا القدح بین اہل الصفۃ وانا رسولہ الیہم فسیأمرنی ان ادیرہ علیہم فما عسی ان یصیبنی منہ وقد کنت ارجو ان اصیب منہ ما یغنینی ولم یکن بد من طاعۃ اللہ وطاعۃ رسولہ فاتیتہم فدعوتہم فلما دخلوا علیہ فاخذوا مجالسہم قال ابا ہریرۃ خذ القدح فاعطہم فاخذت القدح فجعلت اناولہ الرجل فیشرب حتی یروی ثم یردہ فاناولہ الآخر حتی انتہیت بہ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد روی القوم کلہم فاخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القدح فوضعہ علی یدہ ثم رفع راسہ فتبسم وقال ابا ہریرۃ اشرب فشربت ثم قال اشرب فلم ازل اشرب ویقول اشرب ثم قلت والذی بعثک بالحق ما اجد لہ مسلکا فاخذ القدح فحمد اللہ وسمی وشرب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ اہل صفہ مہمان تھے مسلمانوں کے نہیں جگہ پکڑتے تھے وہ اہل کیطرف نہ مال کیطرف اور قسم ہے اس معبود برحق کے کہ کوئی معبود نہیں سوا اسکے کہ میں البتہ ٹیکتا تھا اپنا کلیجہ زمین پر مارے بھوک کے اور باندھتا تھا پتھر اپنے پیٹ پر بھوک سے اور ایک دن میں بیٹھا تھا مسلمانوں کی راہ میں کہ نکلتے تھے وہ اسیطرف سے سو گذری مجھپر ابو بکر اور پوچھی میں نے انسے ایک آیۃ کلام اللہ کی نہیں پوچھی میں نے مگر اسی لئی کہ وہ مجھے اپنی ساتھ لیجاویں پھر وہ چلے گئے اور مجھے ساتھ نہ لیگئے پھر گذری مجھپر حضرت عمر اور پوچھی میں نے انسے ایک آیۃ کتاب اللہ کی اور نہ پوچھی تھی میں نے مگر اسی لئے کہ وہ مجھی اپنے ساتھ لیجاویں مگر وہ بھی ساتھ نہ لیگئے پھر گذرے مجھپر ابو القاسم صلے اللہ علیہ وسلم اور مسکرائی آپ مجھی دیکھکر اور کہا ابو ہریرہ میں نے کہا لبیک یا رسول اللہ فرمایا آپنے ہماری ساتھ چلو اور چلے اور میں ساتھ ہو لیا انکے اور داخل ہوئے وہ اپنے گھر میں پھر اجازت چاہی میں نے پس اجازت دی مجھی اندر آنے کی سو پایا آپنے یعنے اپنے گھر والوں سے ایک پیالہ دودہ کا فرمایا آپنے کہاں سے ملا یہ دودہ تمکو کہا گیا ہدیہ بھیجا ہمکو کسی نے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ابو ہریرہ عرض کی میں نے لبیک فرمایا جا بلا لا اہل صفہ سے اور بلاؤ انکو اور وہ مہمان تھے اہل اسلام کے نہ رکھتے تھے اہل اور نہ مال جب آنحضرت کے پاس صدقہ آتا تھا انکے پاس بھیجدیتے تھے اور اسمیں سے آپ کچھ نہ لیتے اور جب ہدیہ آتا تو انکو بلا بھیجتے اور آپ بھی اسمیں سے کچھ لیتے تھے اور انکو بھی شریک فرماتے پھر یہ بھیجنا آپکا مجھکو ذرا سی دودہ کے لئے ناگوار ہوا اور میں نے کہا کیا حقیقت ہے اتنے سے قدح کی اہل صفہ کی سامنے اور میں انہیں بلانے جاؤں پھر مجھے حکم فرما دینگے حضرت کہ ان پر دورہ کرو اس قدح کو لیکر سو یقین ہے کہ مجھے اسمیں سے کچھ نہ ملیگا اور مجھے تو امید یہ تھی کہ اسمیں سے مجھے اتنا ملیگا کہ مجھے کفایت کریگا اور وہ تھا بھی تنا ہے مگر کچھ چارہ نہ تھا اطاعت سے اللہ اور رسول کی یعنے جانا جا اہل صفہ سی دو چار ہونا پڑا سو آیا میں انکے پاس اور بلایا انکو پھر جب داخل ہوئی وہ اور اپنی اپنی لایق جگہوں میں بیٹھہ گئی فرمایا مجھہ سے آپنے ای ابا ہریرہ پیالہ لو وہ پیالہ سو دو انکو سو لیا میں نے وہ پیالہ اور دینے لگا میں ایک ایک شخص کو پھر جب پی لیتا وہ یہانتک کہ سیر ہو جاتا تو پھیر دیتا اور میں دوسرے کو دیدیتا یہانتک کہ پہونچا میں سو لیکر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم تک اور سارے قوم سیر ہو چلی تھی سو لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ پیالہ اور رکھا اسے اپنے ہاتہ پر پھر اٹھایا سر مبارک اپنا اور مسکرائے اور فرمایا ای ابا ہریرہ پیو سو پیا میں نے پھر فرمایا پیو پس میں پیتا رہا اور آپ یہی فرماتے رہے پیو آخر میں نے کہا قسم ہے اس پروردگار کی کہ بھیجا اسنے آپکو حق کے ساتہ نہیں پاتا میں اب جگہ پینے کی یعنے یہانتک سیر ہو گیا کہ اب گنجایش نہیں پس لیا آپنے پیالہ اور حمد کی اللہ تعالے کی اور بسم اللہ کہے اور پیا **ف** یہ حدیث صحیح ہے

مترجم اس حدیث میں بڑے فوائد ہیں اول دوام ضیافت اہل اسلام کہ عمدہ ترین سنت ہے ابراہیم علیہ السلام کے دوسرے حقیر ہونا اہل و مال کا تحصیل علم کے سامنے اسلئی کہ

اصحاب صُفہ حضرت کی خدمت مین تحصیل علم کرتے تھے اور احادیث یاد کرتے تھے اور حضرت کی سُنتین سیکھتے تھے تیسرے واجب ہونا مسلمانون پر کہ جو طلب علم مین ہو اُسکے حوائج ضروریہ کی خبرگیری کرین تاکہ وہ پریشان خاطر نہو جیسے کہ اصحاب کے عادت تھی اہل صفہ کی ساتھ چوتھے کنایہ کرنا اپنے اظہار حاجت ضروری کا اُس شخص سے کہ جس سے امید تائید ہو جیسے حضرت ابوہریرہ کرتے تھے پانچوین تبسم اپنے دوست سے ملتی وقت کہ مسنون ہے جیسا آنحضرتؐ نے کیا ابوہریرہ کے سامنے چھٹے مسنون ہونا استیذان کا گھر مین داخل ہوتے وقت ساتوین حکم ہدیہ کا اور اباحت اُسکی آنحضرتؐ کے لئے اور حرمت صدقہ کی آپ پر اور یہ کمال شرف ہے آپکے واسطے کہ عالی ہے حوصلہ آپکا اور آپکے اہل بیت کا اوساخ مال سے لوگون کے آٹھوین مسنون ہونا شریک کرنا احباب کے اور مواساۃ اُنکے ہدیہ کے بیچ مین نوین ظہور اعجاز کا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور وہ کفایت کرنا ہے شیر قلیل کا جماعت کثیر کو اور سیر ہونا اُنکا اتنی سے شیر مین دسوین ضرور سمجھنا اطاعت خدا اور رسول کو اگرچہ امر اُنکا خلاف نفس ہو جیسا کہ بجا لائی حق فرمان برداری کا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے اور ضرور ہی یہی ہر اہل اسلام کو گیارھوین یہ کہ مسنون ہے ایک پیالہ یا ایک برتن مین بطور دورہ پیتے آنا ایک جماعت کا اور ضرور نہین کثرت پیالون اور ظروف صغار کے جیسے کہ عادت ہے متکلفین دنیادار کے بارھوین اخیر مین پینا ساقی کا چنانچہ مروی ہے ساقی القوم آخرہم شربا تیرھوین مسنون ہونا حمد کا اطعام کے بعد کہ آنحضرتؐ نے جب دیکھا کہ یہ سبکو کفایت کر گیا اور عنایت الٰہی نے برکت بے اندازہ عطا کی اُسپر حمد فرمائی چودھوین مسنون ہونا بسم اللہ کا اکل و شرب کے ابتدا مین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ تَجَشَّأَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ فَإِنَّ أَكْثَرَهُمْ شِبَعًا فِي الدُّنْيَا أَطْوَلُهُمْ جُوعًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ڈکار لی ایک شخص نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے تو فرمایا آپنے دور رکھہ ہم سے اپنی ڈکار اسلئے کہ بہت پیٹ بھر کر کھانیوالا دنیا مین بہت دیر تک بھوکا رہیگا قیامت کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب مین ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے **مترجم** ڈکار کے دور رکھنے سے مُراد ہے منع کرنا پیٹ بھر کر کھانے سے اور دوام شبع کا مکروہ ہے کہ موجب ہے فقیرون کو بھول جانیکا اور اُنکی طرف التفات نکرنیکا اگرچہ احیانًا پیٹ بھر کر کھانا روا ہے **عَنْ** أَبِي مُوسَى قَالَ يَا بُنَيَّ لَوْ رَأَيْتَنَا وَنَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصَابَتْنَا السَّمَاءُ لَحَسِبْتَ أَنَّ رِيحَنَا رِيحُ الضَّأْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہا اُنہون نے اپنے بیٹے سے ای بیٹے میرے اگر دیکھتا تو ہمکو اور ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور جب پڑتا تھا ہم پر مینہہ تو یقین کرتا کہ بو ہماری جیسے بو بھیڑ کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ کپڑے اصحاب کے صوف کے تھے پھر جب اُنپر مینہہ پڑتا تو بھیڑ کی سی بو آنے لگتی تھی **ف** اس حدیث مین زہد و قناعت ہے اصحاب کے اور قلت اُنکی ثیاب کے دنیا مین کہ موجب ہے کثرت ثواب کے عقبے مین **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ الْجُهَنِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَرَكَ اللِّبَاسَ تَوَاضُعًا لِلّٰهِ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلَيْهِ دَعَاهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلَى رُءُوسِ الْخَلَائِقِ حَتَّى يُخَيِّرَهُ مِنْ أَيِّ حُلَلِ الْإِيمَانِ شَاءَ يَلْبَسُهَا **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص چھوڑ دے لباس زینت کا واسطے تواضع کے اللہ تعالے کے لئے اور وہ قدرت رکھتا ہے لباس زینت کی بُلاویگا اُسے اللہ تعالے قیامت کے دن تمام خلائق کے سامنے تاکہ پسند کر لیوے وہ لباس اہل ایمان سے جسے چاہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّفَقَةُ كُلُّهَا فِي سَبِيلِ اللّٰهِ إِلَّا الْبِنَاءَ فَلَا خَيْرَ فِيهِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نفقہ شرعی سب اللہ تعالے کے راہ مین ہے مگر جو خرچ ہوتا ہے عمارت مین پس اُسمین خیر نہین ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن حُمید نے شبیب بن بشیر سے اور وہ شبیب بن بشر ہین **عَنْ** حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ قَالَ أَتَيْنَا خَبَّابًا نَعُودُهُ وَقَدِ اكْتَوَى سَبْعَ كَيَّاتٍ فَقَالَ لَقَدْ تَطَاوَلَ مَرَضِي وَلَوْلَا أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا تَمَنَّوُا الْمَوْتَ لَتَمَنَّيْتُهُ وَقَالَ يُؤْجَرُ الرَّجُلُ فِي نَفَقَتِهِ إِلَّا التُّرَابَ أَوْ قَالَ فِي التُّرَابِ **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن مضرب سے کہا کہ آئی ہم خباب کے پاس عیادت کو اور اُنہون نے سات داغ لگوائی تھے سو کہا اُنہون نے دراز ہوا مرض میرا اور اگر مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نہ سنی ہوتی کہ آپ فرماتے تھے کہ آرزو مت کرو موت کی تو بیشک مین آرزو کرتا اُسکی اور فرمایا کہ اجر و ثواب پاتا ہے آدمی کو ہر مال خرچ کرنے مین مگر مٹی کا یا فرمایا جو مٹی مین خرچ ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین مذمت ہے بنا کی اور عدم اجر عمارات کے خرچ پر اور حضرت عیسے علیہ السلام سے مروی ہے کہ آپ فرماتی تھے ویرانہ دیگران مرا بس است **عَنْ** إِبْرَاهِيمَ قَالَ كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلَيْكَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ مَا لَا بُدَّ مِنْهُ قَالَ لَا أَجْرَ وَلَا وِزْرَ **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم سے کہ کہا اُنہون نے ہر بنا وبال ہے تجھپر کہا مین نے خبر دیجیے مجھے اُس عمارت سے کہ جو ضروری ہو اور بغیر اُسکے کام نہ چلے کہا نہ اُسمین اجر ہے نہ وزر **عَنْ** حُصَيْنٍ قَالَ جَاءَ سَائِلٌ فَسَأَلَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ لِلسَّائِلِ أَتَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا

اللّٰہ قال نعم قال اتشہد ان محمداً رسول اللّٰہ قال نعم قال فتصوم رمضان قال نعم قال سألت وللسائل حق انہ لحق علینا ان نصلک فاعطاہ ثوباً ثم قال سمعت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یقول ما من مسلم کسا مسلماً ثوباً الا کان فی حفظ اللّٰہ ما دام منہ علیہ خرقۃ **ترجمہ** روایت ہے حصین سے کہا کہ آیا ایک سائل اور سوال کیا اُسنی تو پوچھا ابن عباس نے اُس سے کہ تو گواہی دیتا ہی اس امر کے کہ کوئی معبود برحق نہین ہے سوا خداوند تعالیٰ کے اُسنی کہا ہان پھر کہا گواہی دیتا ہی تو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول اُسکے ہین اُسنی کہا ہان پھر پوچھا کہ روزے رکھتا ہے تو رمضان کے کہا ہان فرمایا ابن عباس نے سوال کیا تو نی اور سائل کا حق ہے اور ہم پر ضرور ہے کہ ہم کچھ سلوک کرین تیرے ساتھ پھر دیا اُسکو ایک کپڑا پھر فرمایا سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی کوئی مسلمان ایسا نہین کہ پہنا دے کسی مسلمان کو کوئی کپڑا مگر وہ رہیگا اللہ تعالیٰ کی امان مین جبتک کہ وہ کپڑا رہیگا اُسکے بدن پر ایک پرچہ بھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** اُس سائل نے جب کچھ مانگا تو ابن عباس نے اُسکا اسلام دریافت کیا اسلئے کہ حدیث مین مسلمان کو پہنانے کی فضیلت وارد ہوئی تھی **عن** عبد اللّٰہ بن سلام قال لما قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یعنی المدینۃ انجفل الناس الیہ وقیل قدم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فجئت فی الناس لانظر الیہ فلما استبنت وجہ رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عرفت ان وجہہ لیس بوجہ کذاب وکان اول شیء تکلم بہ ان قال یا ایہا الناس افشوا السلام واطعموا الطعام وصلوا والناس نیام تدخلوا الجنۃ بسلام **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن سلام سے کہا کہ جب آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یعنے مدینہ مین لوگ دوڑے اُنکی طرف اور کہا گیا کہ آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو مین بہی آیا لوگون کے ساتھ کہ دیکھون اُنکو پھر جب ظاہر ہوا مجھپر چہرہ مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا پہچانا مین نے کہ یہہ چہرہ جھوٹ بولنے والیکا نہین اور پہلے جو کلام کیا آپنے یہ تہا کہ فرمایا ای لوگو افشا کرو سلام کو اور کہلاؤ کہانا اور نماز پڑہو جب لوگ سوتے ہون یعنے تہجد کے داخل ہو جاؤ جنت مین سلامتی سے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** عبد اللہ بن سلام کبار علماء یہود سے تہے اور کتب سابقہ مین آنحضرت کے تعریف و ثنا دیکہکر مشتاق قدوم تہے جب حضرت مدینہ مین پہنچے حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر مشرف باسلام ہوئے قولہ افشا کرو یعنے پہیلاؤ اور رواج دو اور خوگر ہو سلام کے اور سلام کرو جسکو پہچانو اُسپر بہی اور جسے نہ پہچانو اُسپر بہی اور سلام کے فضائل احادیث مین بہت ہین اور قرآن مین اللہ تعالیٰ تحیۃ مبارکۃ طیبۃ فرماتا ہے اور عبد اللہ بن سلام کے دیکھتے ہی سلام کا بیان فرمانا اور ختم کلام بہ لفظ سلام کرنا عجیب لطافت لفظی ہے کہ فصیحان عرب و عجم پر پوشیدہ نہین ہے مگر فطرت سلیم چاہیے **عن** انس قال لما قدم النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم المدینۃ اتاہ المہاجرون فقالوا یا رسول اللّٰہ ما راینا قوماً ابذل من کثیر ولا احسن مواساۃ من قلیل من قوم نزلنا بین اظہرہم لقد کفونا المؤنۃ واشرکونا فی المہنا حتی لقد خفنا ان یذہبوا بالاجر کلہ فقال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم لا ما دعوتم اللّٰہ لہم واثنیتم علیہم **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا جب آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ مین حاضر ہوئے اُنکے پاس مہاجرین اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے نہین دیکہی ہمنے کوئی قوم بڑی خرچ کرنیوالی مال کثیر سے اور نہ حسن مواساۃ کرنیوالی مال قلیل سے اس قوم سے بڑہکر جسکے درمیان ہم اُترے ہین اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ بار برداری اُنہون نے ہمکو محنت و مشقت سے اور شریک کیا ہمکو آرام و راحت مین یہانتک کہ ہم ڈرتے ہین کہ سب ثواب ہمارے نیکیونکا وہی لیجاوین فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نہین جبتک کہ تم دعا کرتے رہوگے اُنکے لئے اور شکریہ ادا کرتے رہوگی اُنکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** قولہ نہین دیکہی ہمنے کوئی قوم الخ مراد قوم سے انصار ہین کہ جب مہاجرین اُنکے وطن مین آئے اور ایک ایک مہاجر کو ایک ایک انصار کے ساتھ بہائی چارہ ہو گیا تو اُنہون نے اپنے مال تقسیم کر دیے بلکہ اپنے حاجات پر اُنکے حاجات کو مقدم کیا اللہ تعالیٰ نے اُنہین کے تعریف مین فرمایا ہے یؤثرون علی انفسہم ولو کان بہم خصاصۃ تو مہاجرین نی اُنکا شکریہ حضرت کے سامنے بیان کیا کہ اگر اُنکے پاس مال بہت ہوتا ہے تو بہی دیتے خرچ کرتے ہین اور اگر تہوڑا ہوتا ہے تو بہی مروت اور مدارات سی بہائیون کے کنارہ نہین کرتے چنانچہ تفصیل اُسکی یہ کہی کہ اُنہون نے محنت اور مشقت کسب و تجارت و زراعت وغیرہ کے تو اپنے ذمہ لی ہے اور نفع اور حریدم خوردم مین ہمکو بہی شریک کیا ہے قولہ ہم ڈرتے ہین آہ یعنے آخرت مین ہمارے سب نیکیونکا ثواب اُنہین کو ملجاوے اور ہم محروم رہین حضرت نے فرمایا اُنکے محنت اور مشقت کا بدلہ اگر تم کرتے رہوگی تو یہ بات نہوگی اور وہ دو چیزین فرمائین ایک دعای خیر اُنکے واسطے دوسرے ثنائی خیر کہ ہر ممنون کو اپنے محسن کے لئے ضرور ہے **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الطاعم الشاکر بمنزلۃ الصائم الصابر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہانیوالا شکر گذار ثواب مین برابر ہے صابر روزہ دار کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عبد اللّٰہ بن مسعود قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الا اخبرکم بمن یحرم علی النار وبمن تحرم علیہ النار علی کل قریب ہین سہل **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نے کیا نہ خبر دون تمکو کہ کون حرام ہے آگ پر اور کسپر حرام ہے آگ یعنے دوزخ کی اوپر ہر قریب سہل نرم اور وقار اور آسانی کرنیوالے کے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** الاسود بن یزید قال قلت یا عائشۃ ای شیء کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یصنع اذا دخل بیتہ قالت کان یکون فی مھنۃ اھلہ فاذا حضرت الصلوۃ قام فصلی **ترجمہ** روایت ہے اسود بن یزید سے کہا انہوں نے عرض کیے مینے کہ ای عائشہ ام المومنین کیا کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب داخل ہوتے اپنے گھر مین فرمایا انہوں نے کام کاج کرنے لگتے اپنے گھر کا پھر جب وقت آتا نماز کا کھڑے ہوکر نماز پڑھنے لگتے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** انس بن مالک قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا استقبلہ الرجل فصافحہ لا ینزع یدہ من یدہ حتی یکون الرجل ینزع ولا یصرف وجھہ عن وجھہ حتی یکون الرجل ھو یصرفہ ولم یر مقدما رکبتیہ بین یدی جلیس لہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سامنے آتا آپکے کوئی مرد اور مصافحہ کرتا آپسے نہ نکالتے اپنا ہاتہ اسکے ہاتہ سے یہانتک کہ وہی نکالتا اپنا ہاتہ اور نہ پھیرتے اسکی طرف سے مونہہ اپنا یہانتک کہ وہی پھیرتا اپنا مونہہ اور نہ دیکھے انکے پیر پہیلے کسینے انکے ہمنشین کے آگے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال خرج رجل ممن کان قبلکم فی حلۃ لہ یختال فیھا فامر اللہ الارض فاخذتہ فھو یتجلجل او قال یتلجلج فیھا الی یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نکلا ایک مرد تم سے اگلومنین کا ایک جوڑا اپنا پہنکر اتراتا تہا وہ اسمین سو حکم فرمایا اللہ تعالے نے زمین کو پس پکڑا اسکو زمین نے اور وہ دہنستا چلا جاتا ہے زمین مین قیامت کے دن تک راوی کو شک ہے کہ یتجلجل فرمایا آپنے یا یتلجلج کہا ابو عیسے نے یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** یتجلجل کا مصدر جلجلہ ہے اور جلجلہ وہ حرکت ہے کہ جسکے ساتہ آواز ہو اور یتلجلج کا مصدر تلجلج ہے بمعنے تردد کے غرض کہ وہ ادہر اودہر کروٹین لیتا مثل غرق کے دہنستا چلا جاتا ہے اور کہین قرار نہین پاتا معاذ اللہ من ذلک **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یحشر المتکبرون یوم القیمۃ امثال الذر فی صور الرجال یغشاھم الذل من کل مکان یساقون الی سجن فی جھنم یسمی بولس تعلوھم نار الانیار یسقون من عصارۃ اھل النار طینۃ الخبال **ترجمہ** بسند مذکور روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حشر مین لائے جائینگے متکبر لوگ قیامت کے دن مانند چھوٹی چیونٹیون کے صورتون مین مردون کے ڈہانپے گی انکو ذلت ہر جگہ سے ہنکائی جاوینگے جہنم کے ایک قیدخانہ کیطرف کہ اسکا نام بولس ہے ابالیگی اور جوش مین لاویگی انکو آگ آتشونکی پلائی جاوینگے عصارہ دوزخیونکا کہ جسے طینۃ الخبال کہتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** مانند چھوٹی چیونٹیون کے الخ بعضون نے کہا مراد اس سے فقط ذلت اور ہوان ہے کہ لوگ انکو روندینگے جیسے چیونٹیونکو روندتے ہین پس انکو چیونٹی کے مانند فرمانا مجاز ہے ذلت سے چنانچہ آگے یہی فرماتے ہین کہ ڈہانپے گی انکو ذلت پس یہ قرینہ ہی مجاز کا اور بعضون نے کہا بلکہ وہ حقیقت ہے اور جثہ انکا چیونٹیون ہی کے برابر ہوگا اگرچہ صورت مردونکی ہو اور بولس بفتح با اکثر شروح مین وارد ہوا ہے اور قاموس مین بضم با نام ہے جہنم مین ایک قیدخانہ کا کہ مخصوص ہے متکبرون کے واسطے قولہ تعلوھم یعنے ابالیگی غلی اسکا مصدر ہے بمعنے جوش دینے اور کہولنے کے قولہ نار الانیار یعنے آگ آگون کی مراد اس سے یہ ہے کہ اس سجن مین وہ آگ ہے کہ دوزخ کی آگ ہے اس سے ایسے پناہ مانگتی ہے جیسے اور اجسام آگ سے پناہ مانگتے ہین سو وہ آگون کی آگ ہے قولہ عصارہ دوزخیون کا عصارہ ہر چیز کا وہ ہے کہ جو اسکے نچوڑنے سے ٹپکے جیسے عصارہ انگور یعنی شیرہ اسکا مراد اس مقام مین وہ پیپ اور لہو اور زرد آب ہے کہ دوزخیون کے زخمون اور دمامیل سے بہہ رہا ہے قولہ طینۃ الخبال طینہ کیچڑ ہے کہ پانی اور مٹی ملکر سڑ گئی ہو اور خبال بمعنے فساد ہے یعنے بگڑی ہوئی چیز یعنے وہ کیچڑ کہ خوب سڑی ہو متعفن ہو گئی ہو اور عصارہ اہل نار سے مرکب ہے انکے خوراک ہو گی معاذ اللہ من ذلک **عن** جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث من کن فیہ نشر اللہ علیہ کنفہ وادخلہ الجنۃ رفق بالضعیف والشفقۃ علی الوالدین والاحسان الی المملوک **ترجمہ** روایت ہے جابر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزین ہین کہ جسمین ہون پہیلاویگا اللہ تعالے اسپر کنف اپنا یعنے قیامت کے دن اور داخل کریگا اسکو جنت مین پہلے نرمی ضعیف پر دوسرے شفقت والدین پر تیسرے احسان لونڈی غلام پر **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللہ عز وجل یا عبادی کلکم ضال الا من ھدیت فسلونی الھدی اھدکم وکلکم فقیر الا من اغنیت فسلونی ارزقکم وکلکم مذنب الا من عافیت فمن علم منکم انی ذو قدرۃ علی المغفرۃ فاستغفرنی غفرت لہ ولا ابالی ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اتقی قلب عبد من عبادی ما زاد ذلک فی ملکی جناح بعوضۃ ولو ان اولکم واخرکم وحیکم ومیتکم ورطبکم ویابسکم اجتمعوا علی اشقی قلب عبد من عبادی ما

مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي جَنَاحَ بَعُوضَةٍ وَلَوْ أَنَّ أَوَّلَكُمْ وَآخِرَكُمْ وَحَيَّكُمْ وَمَيِّتَكُمْ وَرَطْبَكُمْ وَيَابِسَكُمُ اجْتَمَعُوا فِي صَعِيدٍ وَاحِدٍ فَسَأَلَ كُلُّ إِنْسَانٍ مِنْكُمْ مَا بَلَغَتْ أُمْنِيَّتُهُ فَأَعْطَيْتُ كُلَّ سَائِلٍ مِنْكُمْ مَا نَقَصَ ذٰلِكَ مِنْ مُلْكِي إِلَّا كَمَا لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ مَرَّ بِالْبَحْرِ فَغَمَسَ فِيهِ إِبْرَةً ثُمَّ رَفَعَهَا إِلَيْهِ ذٰلِكَ بِأَنِّي جَوَادٌ وَاجِدٌ مَاجِدٌ أَفْعَلُ مَا أُرِيدُ عَطَائِي كَلَامٌ وَعَذَابِي كَلَامٌ إِنَّمَا أَمْرِي لِشَيْءٍ إِذَا أَرَدْتُ أَنْ أَقُولَ لَهُ كُنْ فَيَكُونُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ بزرگ و برتر اے میرے بندو تم سب گمراہ ہو مگر جسے میں راہ بتاؤں سو تم مجھ سے مانگو ہدایت تاکہ میں تمہیں ہدایت کروں اور تم سب فقیر ہو مگر جسے میں غنی کروں سو تم سوال کرو مجھ سے تاکہ میں تمہیں رزق دوں اور تم سب گنہگار ہو مگر جسے میں بچاؤں گناہ سے پھر جو شخص جانے کہ میں قدرت رکھنے والا ہوں بخشنے پر اور مجھ سے مغفرت مانگے بخشدونگا میں اسکو اور پرواہ نہیں رکھتا میں اور اگر اگلے اور پچھلے تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر اور خشک تمہارے جمع ہو جاویں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے تو نہ بڑھے میری سلطنت ایک مچھر کے پر برابر اور اگر تمہارے اگلے اور پچھلے اور زندے اور مردے اور تر اور خشک جمع ہو جاویں اشقی قلب عبد پر میرے بندوں میں گھٹے گا میرے ملک سے ایک مچھر کے پر برابر اور اگر اگلے تمہارے اور پچھلے اور جن اور انس تمہارے اور زندے اور مردے تمہارے اور تر اور خشک تمہارے جمع ہو جاویں ایک زمین پر اور سوال کرے ہر انسان تم میں سے وہ چیز کہ منتہائے آرزو ہو اسکی اور دوں میں ہر سائل کو تم میں سے نہ گھٹے میرے ملک سے کچھ مگر اتنا کہ کوئی تم میں کا گذرے دریا پر اور ڈبو دے اسمیں ایک سوئی پھر نکالے اسکو اور یہ اس سبب سے ہے کہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں کرتا ہوں جو چاہتا ہوں دینا میرے فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے بیشک میرا حکم کسی چیز کے لئے جب میں چاہتا ہوں تو یہی ہے کہ میں کہتا ہوں ہو پس وہ ہو جاتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شہر بن حوشب سے انہوں نے معدیکرب سے انہوں نے ابی ذر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **مترجم** قولہ جمع ہو جاویں اتقی قلب عبد پر میرے بندوں سے یعنے اگر تمام جہان کے لوگ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور جبرئیل علیہ السلام کے برابر تقوی میں ہو جاویں تو سلطنت اُس شاہنشاہ عالیجاہ بے پرواہ کی مچھر کے پر برابر نہ بڑھے اور اگر سارے جہان کے لوگ دجال اور فرعون کے برابر شقی اور بدبخت ہو جاویں تو ایک مچھر کے پر برابر اسکی سلطنت نہ گھٹے قولہ میں جواد ہوں واجد ہوں ماجد ہوں جواد سخی برابر ہے اسمیں مذکر و مونث اور اجواد اور اجاود اور جودا اور جودہ اور جود اسکے جمع ہے (منتہی) بعضوں نے کہا سخی وہ ہے جو مانگنے سے اور سوال کرنے سے دیوے اور جواد وہ ہے کہ اگر نہ مانگو تو خفا ہووے اور بن مانگے عطا کرے اور یہ صفت ہے باری تعالیٰ شانہ کی نہیں آسکتی یہ کسی مخلوق میں اسلئے کہ خزانہ اسکا بے حد اور عطا اسکی بے عادنہ اسکی انتہا ہے نہ اسکی منتہی اور واجد وہ غنی ہے کہ کبھی مفتقر نہ ہو اور وہ امیر ہے کہ کبھی فقیر نہ ہو اور یہ شان ہے باری تعالیٰ شانہ کی کہ وہ تمامی مخلوقات سے بے پروا ہے اور سائر موجودات سے مستغنی اور ماجد صاحب فضیلت و شرافت اور مجد لغت میں شرف واسع کا نام ہے اور مجید میں زیادت معنے ہیں ماجد سے اسلئے کہ لفظ مجید گویا جامع معنے جلیل و وہاب و کریم کو اور یہ صفت ہے باری تعالیٰ شانہ کے کہ شرف اسکا غیر منتہی ہے اور فضل اسکا غیر متناہی قولہ دینا میرے فقط کلام ہے اور عذاب میرا فقط کلام ہے یعنے جیسے اور مخلوقات کو عطا کے وقت ہزاروں چیز کی ضرورت ہوتی ہے اولاً موجود ہونا اس چیز کا جسے دینا منظور ہو دوسرے زائد ہونا اپنے حاجت سے تیسرے متعلق نہونا حق غیر کا اسمیں اور بغیر اسکے عطا مشکل ہوتی ہے باری تعالیٰ شانہ کو اسکی کچھ حاجت نہیں اسلئے کہ وہاں فقط کن کہنے سے معدوم موجود ہو جاتا ہے اور پھر اس موجود کے کمال بے پرواہ ہے اس ذات مقدس کو ہوتی ہے چنانچہ فرمایا وَاللّٰهُ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِينَ اور متعلق نہیں ہوتا اسمیں حق کسی غیر کا ملکہ بلکہ خاص ہوتی ہے وہ شیٔ باری تعالیٰ شانہ کی اور اسیطرح عذاب میں فقط حکم دینے کی حاجت ہوتی ہے چاہے شیٔ ہو ملم اور ما یعذب بہ موجود ہو یا نہ ہو غرض اس حدیث میں بڑی عظمت و کبریائی باری تعالیٰ شانہ کی مذکور ہے اور ہادی و رزاق و قادر و غفور ہونا اس ذات مقدس کا مسلم ہے افسوس ہے اُن بندوں پر جو اس درگاہ کے بندگی کا اقرار کرکے اپنے حاجات اوروں سے مانگتے ہیں اور اسکے عطا اور رزاقیت کا حال سن سمجھکر اولیا اور انبیا اور پیر و شہید سے التجا کرتے ہیں معاذ اللہ من ذلک گویا مضمون اس شعر کا انکے گوش ہوش میں نہیں پڑا **شعر** حاجت طلبی لغیر مولی ٭ عیب ست غلام را وفادار

عن ابن عمر قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحَدِّثُ حَدِيثًا لَوْ لَمْ أَسْمَعْهُ إِلَّا مَرَّةً أَوْ مَرَّتَيْنِ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ مَرَّاتٍ وَلٰكِنِّي سَمِعْتُهُ أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ كَانَ الْكِفْلُ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ لَا يَتَوَرَّعُ مِنْ ذَنْبٍ عَمِلَهُ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَأَعْطَاهَا سِتِّينَ دِينَارًا عَلٰى أَنْ يَطَأَهَا فَلَمَّا قَعَدَ مِنْهَا مَقْعَدَ الرَّجُلِ مِنِ امْرَأَتِهِ أُرْعِدَتْ وَبَكَتْ فَقَالَ مَا يُبْكِيكِ أَكْرَهْتُكِ قَالَتْ لَا وَلٰكِنَّهُ عَمَلٌ مَا عَمِلْتُهُ قَطُّ وَمَا حَمَلَنِي عَلَيْهِ إِلَّا الْحَاجَةُ فَقَالَ تَفْعَلِينَ أَنْتِ هٰذَا وَمَا فَعَلْتِيهِ اذْهَبِي فَهِيَ لَكِ وَقَالَ لَا وَاللّٰهِ لَا أَعْصِي اللّٰهَ بَعْدَهَا أَبَدًا فَمَاتَ مِنْ لَيْلَتِهِ فَأَصْبَحَ مَكْتُوبٌ عَلٰى بَابِهِ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لِلْكِفْلِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ایک حدیث اگر سنی ہوتی میں نے ایک یا دوبار یہانتک کہ گنا سات تک تو

نہ بیان کرتا میں بلکہ سنی ہے میں نے اُنسے اس سے زیادہ مرتبہ سنا میں نے اُنکو کہ فرماتے تھے تہا ایک مرد بنی اسرائیل سے کہ نام اُسکا کفل تہا کہ وہ پرہیز نکرتا تہا کسی گناہ سے آئی اُسکے پاس
ایک عورت اور دی اُسنے اُسکو ساٹھہ دینار اس بات پر کہ جماع کرے اُس عورت سے پہر جب بیٹہا وہ اُسکی آگے جیساکہ بیٹہتا ہے مرد اپنی عورت کی آگے کانپی وہ اور رونے لگی سو
پوچہا اُسنے کہ کیوں روتی ہے تو کیا میں نے زبردستی کی تجہہ سے بولی کہ نہیں پر جو میں کام کرتی ہوں جو کبہی نہیں کیا اور باعث اسکا کوئی نہیں سوا حاجت کے سو کہا اُسنے تو یہ
کام کرتی ہے اور کبہی تو نے نہیں کیا جا وہ تیری دینار تیرے لئے ہیں اور کہا اُس مرد نے قسم ہے اللہ تعالی کی نافرمانی نکرونگا میں اللہ تعالے کی اسکے بعد کبہی سو انتقال کر گیا
وہ اُسی رات کو سو صبح کو اُسکے دروازہ پر لکہا ہوا تہا کہ بیشک اللہ تعالے نے بخشدیا کفل کو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا یہ شیبان اور کئی لوگوں نے اعمش سے اور مرفوع کیا
اُسکو اور روایت کیا بعضوں نے اعمش سے اور مرفوع نکیا اُسکو اور روایت کی ابوبکر بن عیاش نے یہ حدیث اعمش سے اور خطا کی اُسمیں اور کہا عن عبد اللہ بن عبد اللہ عن سعید بن جبیر عن ابن
عمر اور وہ غیر محفوظ ہے اور عبد اللہ بن عبد اللہ الرازی کوفی ہیں اور جدہ اُنکی سریہ تہیں علی بن ابی طالب کی اور روایت کی عبد اللہ بن عبد اللہ رازی سے عبیدہ ضبی اور حجاج بن ارطاۃ اور کئی
لوگوں نے **عَنِ** الْحَارِثِ بْنِ سُوَيْدٍ ثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بِحَدِيْثَيْنِ اَحَدُهُمَا عَنْ نَفْسِهِ وَالْاٰخَرُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اِنَّ الْمُؤْمِنَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَاَنَّهُ فِيْ اَصْلِ جَبَلٍ
يَخَافُ اَنْ يَقَعَ عَلَيْهِ وَاِنَّ الْفَاجِرَ يَرٰى ذُنُوْبَهُ كَذُبَابٍ وَقَعَ عَلٰى اَنْفِهِ قَالَ بِهِ هٰكَذَا فَطَارَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَلّٰهُ اَفْرَحُ بِتَوْبَةِ اَحَدِكُمْ مِنْ رَجُلٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ دَوِيَّةٍ
مُهْلِكَةٍ مَعَهُ رَاحِلَتُهُ عَلَيْهَا زَادُهُ وَطَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ فَاَضَلَّهَا فَخَرَجَ فِيْ طَلَبِهَا حَتّٰى اِذَا اَدْرَكَهُ الْمَوْتُ قَالَ اَرْجِعُ اِلٰى مَكَانِيَ الَّذِيْ اَضْلَلْتُهَا فِيْهِ فَاَمُوْتُ فِيْهِ فَرَجَعَ اِلٰى
مَكَانِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنُهُ فَاسْتَيْقَظَ فَاِذَا رَاحِلَتُهُ عِنْدَ رَاْسِهِ عَلَيْهَا طَعَامُهُ وَشَرَابُهُ وَمَا يُصْلِحُهُ **ترجمہ** روایت ہے حارث بن سوید سے کہا انہوں نے کہ بیان کیں ہم سے عبد اللہ
نے دو حدیثیں ایک اپنی جانب سے یعنے موقوفاً اور دوسری نبی صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یعنے مرفوعاً کہا عبد اللہ نے مومن اپنے گناہ کو ایسا دیکہتا ہے کہ گویا وہ ایک پہاڑ کی
جڑ میں ہے اور ڈرتا ہے کہ وہ اُسپر گر پڑے یعنی عذاب الٰہی کا پہاڑ سامنے نظر آتا ہے فاجر دیکہتا ہے اپنے گناہ کو مانند ایک مکہی کے کہ بیٹہی اُسکی ناک پر اور اسنے ہاتہ سے اشارہ کیا
اور وہ اُڑ گئی اور یہ حدیث موقوف تہی اور حدیث مرفوع یہ ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالی عز وجل بیشک زیادہ خوش ہونیوالا ہے تم میں سے
ایک کے توبہ پر بہ نسبت اُس مرد کے کہ تہا وہ چٹیل زمین میں کہ جسمیں گہاس نہ تہی یا ہلاک کرنیوالی تہی وہ زمین اُسکی ساتہ تہی اونٹنی اُسکی کہ اُسپر تہا توشہ اُسکا اور
کہانا پینا اُسکا اور جسکی اُسکو حاجت ہو پس کہو دیا اُسنے اُس اونٹنی کو سو نکلا وہ اُسکی ڈہونڈہنے کو یہانتک کہ جب وہ قریب ہلاک کے پہونچا کہا اُسنے کہ لوٹوں میں اس جگہ
میں کہ جہاں کہو یا میں نے اُس اونٹنی کو اور مر جاؤں میں پس لوٹا وہ اُس مکان کی طرف سو لگ گئی اُسکی آنکہہ پہر جاگا تو کیا دیکہتا ہے کہ اونٹنی اُسکی اُسکے سر پاس موجود ہے
اُسپر ہے اُسکا کہانا اور پینا اور جسکی اسے حاجت ہو **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور نعمان بن بشیر اور انس بن مالک سے بہی روایت
ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں **مترجم** مسلم میں باختلاف یسیر یہ روایت انس سے مروی ہے اور اُسکے آخر میں یہ بہی ہے کہ جب وہ اونٹنی اُسکو
ملگئی پکڑ لی اُسنے مہار اُسکی اور خوشی کے مارے کہنے لگا اَللّٰهُمَّ اَنْتَ عَبْدِيْ وَاَنَا رَبُّكَ یعنے یا اللہ تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا رب خطا کی اُسنے شدت فرح سے انتہی اور یہ ایک
مثال اور تشبیہ ہے باریتعالی کے خوش ہونیکی جیسے وہ بندہ اپنی جان دینے پر مستعد ہو گیا تہا اور کوئی صورت حیوۃ کی نظر نہ آتی تہی پہر یکبارگی سب سامان راحت اور
اسباب استراحت مجتمع ہو گیا اور خوشی کے مارے کچہہ کا کچہہ زبان سے نکل گیا حالانکہ حقیقۃً ایسی خطا باریتعالی پر محال ہے مگر یہ اُسکی خوش ہونیکی باعتبار فضل و کرم کے
ایک مثال ہے غرض یہ بندہ جیسے اپنی زندگی پر خوش ہوتا ہے ویسے ہی باریتعالی اُسکی زندگی ابدی پر کہ بسبب توبہ کے حاصل ہوئی ہے اور ہلاکت گناہ سے بندہ کو نجات
ملنے سے خوش ہوتا ہے وذالک ہو الفوز العظیم **عَنْ** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُلُّ ابْنِ اٰدَمَ خَطَّاءٌ وَخَيْرُ الْخَطَّائِيْنَ التَّوَّابُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے
انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر بیٹا آدم کا خطا کار ہے اور بہتر خطا کاروں کے توبہ کرنیوالے ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر علی بن مسعدہ
کے روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں **باب** **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيُكْرِمْ
ضَيْفَهُ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلے
دن پر پس چاہیے کہ اکرام و تعظیم کرے اپنے مہمان کی اور جو ایمان رکہتا ہو اللہ پر اور پچہلے دن پر تو چاہیے کہ نیک بات کہے یا چپ رہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے
اس باب میں عائشہ اور انس اور ابی شریح کعبی سے بہی روایت ہے اور ابی شریح عدوی ہیں اور نام اُنکا خویلد بن عمرو ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ صَمَتَ نَجَا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چپ رہا نجات پائی ف اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر ابن لہیعہ کی روایت سے **باب عَنْ** اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ اَفْضَلُ قَالَ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِہٖ وَیَدِہٖ ترجمہ روایت ہے ابی موسیٰ سے کہا کہ پوچھا کسی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ مسلمانوں میں افضل کون شخص ہے فرمایا آپ نے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں ف یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابی موسیٰ کی روایت سے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ عَیَّرَ اَخَاہُ بِذَنْبٍ لَمْ یَمُتْ حَتّٰی یَعْمَلَہٗ قَالَ اَحْمَدُ قَالُوْا مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْہُ ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس نے عار دلایا اپنے بھائی کو کسی گناہ کے ساتھ نہ مریگا جب تک اس سے وہ گناہ صادر نہو کہا احمد نے محدثین کا قول ہے کہ مراد اس سے وہ گناہ ہے کہ جس سے وہ شخص توبہ کرچکا ہو یعنے بعد توبہ کے پھر عار دلانا بیجا ہے ف یہ حدیث حسن غریب ہے اور اسناد اسکی متصل نہیں خالد بن معدان نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور مروی ہے کہ خالد بن معدان نے ملاقات کی ہے ستر صحابیوں سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے **باب عَنْ** وَاثِلَۃَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا تُظْہِرِ الشَّمَاتَۃَ لِاَخِیْکَ فَیَرْحَمَہُ اللّٰہُ وَیَبْتَلِیْکَ ترجمہ روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت ظاہر کرو شماتت اپنے بھائی کے لئے کہ اللہ رحم کریگا اسپر اور مبتلا کریگا تجھکو یعنے اُس بلا میں کہ جسپر تونے شماتت کی تھی ف یہ حدیث غریب ہے اور مکحول نے سنا ہے واثلہ بن اسقع سے اور انس بن مالک اور ابی ہند داری سے اور بعضوں نے کہا ہے کہ انکو کسی صحابی سے سماع نہیں مگر ان تین شخصوں سے اور مکحول شامی کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور وہ غلام تھے پس آزاد کئے گئے اور مکحول ازدی بصری نے سنا ہے عبداللہ بن عمر سے اور روایت کرتے ہیں انسے عمارہ بن زاذان روایت کی ہم سے علی بن حجر نے انہوں نے اسمٰعیل بن عیاش سے انہوں نے تمیم سے انہوں نے عطیہ سے کہا انہوں نے کہ بہت سنا میں نے مکحول سے کہ لوگ انسے کوئی مسئلہ پوچھتے تھے تو وہ کہتے تھے ندانم یعنے میں نہیں جانتا **باب عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا اُحِبُّ اَنِّیْ حَکَیْتُ اَحَدًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں دوست رکھتا میں کہ ذکر کروں کسی شخص کا اگرچہ مجھے اتنا اتنا ہو یعنی مال ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ حَکَیْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا فَقَالَ مَا یَسُرُّنِیْ اَنِّیْ حَکَیْتُ رَجُلًا وَاَنَّ لِیْ کَذَا وَکَذَا قَالَتْ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ صَفِیَّۃَ امْرَاَۃٌ وَقَالَتْ بِیَدِہَا ہٰکَذَا کَاَنَّہَا تَعْنِیْ قَصِیْرَۃً فَقَالَ لَقَدْ مَزَجْتِ بِکَلِمَۃٍ لَوْ مُزِجَ بِہَا مَاءُ الْبَحْرِ لَمُزِجَ ترجمہ روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہوں نے کہ ذکر کیا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے ایک مرد کا سو فرمایا آپ نے کہ نہیں پسند آتا مجھکو کہ میں ذکر کروں کسی مرد کا اگرچہ مجھے ملے اتنا اور اتنا مال کہا حضرت عائشہ نے عرض کی میں نے یارسول اللہ بیشک صفیہ ایک عورت ہے اور اشارہ کیا حضرت عائشہ نے اپنے ہاتھ سے اسطرح یعنے وہ ٹھنگنی ہے سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک تونے ایسی بات ملائی اپنی بات میں کہ اگر ملائی جاوے وہ دریا کے پانی میں تو بدلجاوے یعنی خراب ہوجاوے ف مترجم یہ ہاتھ سے اشارہ کرنیکو بھی آپ نے غیبت قرار دیا معلوم ہوا کہ غیبت ہاتھ سے یا مونہہ سے یا آنکھ سے اشارہ کرنے سے بھی ہوجاتی ہے اور پھر اُسکے خرابی بیان فرمائی کہ اگر دریا میں ملادیجاوے تو وہ بھی متغیر اور خراب ہوجاوے یہ ایک تمثیل ہے اسکی خرابی کے **باب عَنْ** یَحْیٰی بْنِ وَثَّابٍ عَنْ شَیْخٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُرَاہُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا کَانَ یُخَالِطُ النَّاسَ وَیَصْبِرُ عَلٰی اَذَاہُمْ خَیْرٌ مِّنَ الْمُسْلِمِ الَّذِیْ لَا یُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا یَصْبِرُ عَلٰی اَذَاہُمْ ترجمہ روایت ہے یحیٰی بن وثاب سے وہ روایت کرتے ہیں ایک شیخ سے جو اصحاب نبی سے ہیں صلے اللہ علیہ وسلم کہا یحیٰی نے گمان کرتا ہوں میں کہ اُس شخص نے کہا فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جو مسلمان کہ ملے لوگوں سے اور صبر کرے انکی تکلیف پر بہتر ہے اُس مسلمان سے کہ نہ ملے لوگوں سے اور نہ صبر کرے انکی تکلیف پر ف کہا ابن ابی عدی نے گمان کرتا ہوں میں کہ وہ راوی ابن عمر ہیں۔ **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِیَّاکُمْ وَسُوْءَ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّہَا الْحَالِقَۃُ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم آپس کے بُرائی سے یعنے پھوٹ اور بغض و عداوت سے کہ وہ مونڈنے والی ہے کہا ابو عیسےٰ نے یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور سوء ذات البین سے مراد ہے عداوت و بغض آپس کی اور یہ جو فرمایا کہ وہ مونڈنی والی ہے یعنے دین کی مونڈنی والی ہے **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَفْضَلَ مِنْ دَرَجَۃِ الصِّیَامِ وَالصَّلٰوۃِ وَالصَّدَقَۃِ قَالُوْا بَلٰی قَالَ صَلَاحُ ذَاتِ الْبَیْنِ فَاِنَّ فَسَادَ ذَاتِ الْبَیْنِ ہِیَ الْحَالِقَۃُ ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر

خبر دوں میں تمکو ایسے چیز کی جو درجہ میں افضل ہے صیام و صلوٰۃ کو صدقہ سے کہا صحابہ نے کیوں نہیں فرمایا آپنے ملاپ اور محبت آپس میں اسلئے کہ پھوٹ آپس کی مونڈھنے والی ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ پھوٹ آپس کی مونڈنے والی ہے نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتی ہے بالکو بلکہ مونڈتی ہے دین کو یعنے استیصال کر دیتی ہے دین کا **عن** الزُّبَیرِ بنِ العَوَّامِ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ دَبَّ اِلَیْکُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَکُمُ الْحَسَدُ وَالْبَغْضَآءُ ھِیَ الْحَالِقَۃُ لَا اَقُوْلُ تَحْلِقُ الشَّعْرَ وَلٰکِنْ تَحْلِقُ الدِّیْنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا تَدْخُلُوا الْجَنَّۃَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَفَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِمَا یُثَبِّتُ ذٰلِکَ لَکُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھس گیا ہے تم میں مرض اگلی امتوں کا یعنے حسد اور بغض اور یہ مونڈنے والا ہی نہیں کہتا ہوں میں کہ مونڈتا ہے وہ بالونکو ولیکن مونڈتا ہے دین کو اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکی ہاتھ میں ہے داخل نہوگے تم جنت میں جبتک مومن نہوگے اور مومن نہوگے جبتک آپس میں محبت نکروگے اور بتادوں میں تمکو ایسی چیز کہ جو جمادے تمکو محبت میں رواج دو سلام کو آپس میں **باب** **عن** اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ ذَنْبٍ اَجْدَرُ اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہِ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یَدَّخِرُ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ الرَّحِمِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی گناہ لائق زیادہ نہیں ہے کہ سزا اُسکی مرتکب کے جلد دنیا میں ملے اور کچھ جمع بہی ہی آخرت میں بغی اور قطع رحم سے زیادہ **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** یعنے خروج کرنا حاکم اسلام کے اطاعت سے کہ اُسکی سزا اللہ تعالے دنیا میں بہی دیتا ہے قتل وغیرہ و نہب اموال وغیرہ سے اور آخرت میں بہی اُسپر عذاب ہوگا اور اسیطرح قطع رحم کا حال ہے یعنے ناتے داروں سے بدسلوکی کا بہی یہی منوال ہے **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ جَدِّہٖ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ خَصْلَتَانِ مَنْ کَانَتَا فِیْہِ کَتَبَہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا وَمَنْ لَّمْ تَکُوْنَا فِیْہِ لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ شَاکِرًا وَّلَا صَابِرًا مَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ فَاقْتَدٰی بِہٖ وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ فَحَمِدَ اللّٰہَ عَلٰی مَا فَضَّلَہٗ بِہٖ عَلَیْہِ کَتَبَہُ اللّٰہُ شَاکِرًا صَابِرًا وَمَنْ نَظَرَ فِیْ دِیْنِہٖ اِلٰی مَنْ ھُوَ دُوْنَہٗ وَنَظَرَ فِیْ دُنْیَاہُ اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَہٗ فَاَسِفَ عَلٰی مَا فَاتَہٗ مِنْہُ لَمْ یَکْتُبْہُ اللّٰہُ شَاکِرًا وَّلَا صَابِرًا **ترجمہ** بسند مذکور روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے دو خصلتیں ہیں کہ جسمیں ہونگی لکھیگا اُسی اللہ تعالے شاکر اور صابر اور جسمیں نہونگی نہ لکھیگا اُسی شاکر اور نہ صابر تفصیل اُنکی یہ ہے کہ جسنے نظر کی دین میں اُس شخص کیطرف جو اُس سے بڑکر ہے اور پیروی کی اُسکی اور نظر کی دنیا میں اُس شخص کیطرف جو اُس سے کم ہے اور حمد کی اللہ تعالے کی اُس فضل پر کہ اُسپر ہوا لکھیگا اللہ تعالے اُسکو شاکر اور صابر اور جسنے نظر کی دین میں اپنے سے کم پر اور نظر کی دنیا میں اپنے سے زیادہ پر اور افسوس کیا اُس دنیا پر جو اُسے نملی نہ لکھیگا اللہ تعالے اُسکو شاکر اور نہ صابر **مترجم** یعنے دین میں اپنے سے زیادہ پر نظر کرنے سے قصور اپنا معلوم ہوتا ہے اور رغبت مزید عبادت پر ہوتی ہے بخلاف اُسکے جو دین میں اپنے سے کم ہو کہ اُسپر نظر کرنے سے عُجب اور خودپسندی اپنی نظر میں آتی ہے اور تہوڑی عبادت بہی اپنی بہت دکہائی دیتی ہے اور دنیا میں جو مال و متاع اپنے سے زیادہ رکہتا ہے اُسپر نظر کرنے سے ناشکری اللہ کی ہوتی ہے اور رغبت تحصیل دنیا کی زیادہ ہوتی ہے اور جو نعمت حق اپنے پاس موجود ہے وہ نظر میں حقیر ہو جاتی ہے اور اپنے سے کم پر نظر کرنے سے شکر ہوتا ہے اور نعمت شناسی اللہ تعالے کی حاصل ہوتی ہے اور تہوڑی نعمت بہت نظر آتی ہے انتہی کلام المترجم **روایت** کی ہمسے موسی بن حزام نے اُنہوں نے علی بن اسحاق سے اُنہوں نے عبد اللہ سے اُنہوں نے مثنے بن صباح سے اُنہوں نے عمرو بن شعیب سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے اپنے دادا سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یہ حدیث غریب ہے اور نہیں ذکر کیا سوید نے عمرو بن شعیب کے بعد اُنکے باپ کا اپنی روایت میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ اَسْفَلَ مِنْکُمْ وَلَا تَنْظُرُوْا اِلٰی مَنْ ھُوَ فَوْقَکُمْ فَاِنَّہٗ اَجْدَرُ اَنْ لَّا تَزْدَرُوْا نِعْمَۃَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نظر کرو اُسکی طرف جو تم سے کم ہے یعنے بمعاملہ دنیوی میں اور مت نظر کرو اُسکی طرف جو تم سے زیادہ ہے اسلئے کہ اسمیں امید ہے کہ تم حقیر نجانو گے اللہ تعالے کی نعمت کو جو تمہارے پاس ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **باب** **عن** اَبِیْ عُثْمَانَ عَنْ حَنْظَلَۃَ الْاُسَیِّدِیِّ وَکَانَ مِنْ کُتَّابِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ مَرَّ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّھُوَ یَبْکِیْ فَقَالَ مَا لَکَ یَا حَنْظَلَۃُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ یَا اَبَا بَکْرٍ نَکُوْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ کَاَنَّا رَاْیَ عَیْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّیْعَۃَ وَنَسِیْنَا کَثِیْرًا قَالَ فَوَاللّٰہِ اِنَّا لَکَذٰلِکَ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَانْطَلَقْنَا فَلَمَّا رَاٰہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا لَکَ یَا حَنْظَلَۃُ قَالَ نَافَقَ حَنْظَلَۃُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ نَکُوْنُ عِنْدَکَ تُذَکِّرُنَا بِالنَّارِ وَالْجَنَّۃِ حَتّٰی کَاَنَّا رَاْیُ عَیْنٍ فَاِذَا رَجَعْنَا عَافَسْنَا الْاَزْوَاجَ وَالضَّیْعَۃَ وَنَسِیْنَا کَثِیْرًا قَالَ فَقَالَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ تَدُوْمُوْنَ عَلَی الْحَالِ الَّتِیْ تَقُوْمُوْنَ بِھَا مِنْ عِنْدِیْ لَصَافَحَتْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ فِیْ مَجَالِسِکُمْ وَعَلٰی فُرُشِکُمْ وَفِیْ طُرُقِکُمْ وَلٰکِنْ یَا حَنْظَلَۃُ سَاعَۃً وَّسَاعَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابی عثمان سے کہ حنظلہ اُسیدی جو کاتب تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی روتی ہوے گذری ابوبکر پر سو فرمایا ابوبکر نے کیا ہوا تمکو ای حنظلہ کہا اُنہون نے کہ منافق ہوگیا حنظلہ ای ابوبکر اور کیفیت اُسکی یون ہے کہ جب ہوتے ہین ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی پاس اور وہ یاد دلاتی ہین ہمکو دوزخ اور جنت تو گویا ہم آنکھون سے دیکھتے ہین پہر جب لوٹتے ہین ہم انکے پاس سے اور ملتی ہین اور مشغول ہوتی ہین ہم بی بیون اور سامان دنیو مین بہول جاتے ہین ہم بہت کچہ اُن نصیحتون مین سے پس کہا ابوبکر نے قسم ہے اللہ کی ہمارا بہی یہی حال ہے چلو تم ہمارے ساتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف پہر گئے ہم پہر جب دیکھا اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا حال ہے تمہارا ای حنظلہ عرض کی کہ حنظلہ منافق ہوگیا یا رسول اللہ ہوتی ہین ہم آپکے پاس اور آپ خوف دلاتی ہین ہم کو نار سے اور امید دلاتی ہین جنت کے یہانتک کہ گویا ہم آنکھون سے دیکھتے ہین اُن دونونکو یعنے ایسا یقین ہوتا ہے پہر جب لوٹتے ہین ہم آپکے پاس سے اور ملتے ہین اور اختلاط کرتے ہین عورتون سے اور مشغول ہوتے ہین سامان دنیا مین بہولجاتے ہین بہت سے باتین اُنمین کی کہا راوی نے پہر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تم مداومت کرو اور ہمیشہ رہو اُسی حال پر کہ اُٹہتے ہو جس حال مین میرے پاس سے تو مصافحہ کرین تمسے فرشتے تمہارے مجلسون مین اور تمہارے بچھونون پر اور تمہارے راہون مین ولیکن ای حنظلہ کوئی گھڑی کیسی ہوتی ہے کوئی کیسے **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ کمال ایمان تہا صحابہ کا کہ غفلت اور نسیان کو منجملہ نفاق گنا اور اپنے نفس پر نفاق سے ڈری سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم دوام حضور کے ساتہ مکلف نہین ہو مگر ساعت فساعت

عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُؤْمِنُ اَحَدُکُمْ حَتّٰی یُحِبَّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کامل نہین ہوتا کوئی تم مین کا یہانتک کہ دوست رکہی اپنی بہائی کے لئے جو دوست رکہتا ہے اپنی نفس کے لئے **ف** یہ حدیث صحیح ہے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کُنْتُ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمًا فَقَالَ یَا غُلَامُ اِنِّیْ اُعَلِّمُکَ کَلِمَاتٍ اِحْفَظِ اللّٰہَ یَحْفَظْکَ اِحْفَظِ اللّٰہَ تَجِدْہُ تُجَاھَکَ اِذَا سَاَلْتَ فَاسْئَلِ اللّٰہَ وَاِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ الْاُمَّۃَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلٰی اَنْ یَّنْفَعُوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَنْفَعُوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ لَکَ وَاِنِ اجْتَمَعُوْا عَلٰی اَنْ یَّضُرُّوْکَ بِشَیْءٍ لَمْ یَضُرُّوْکَ اِلَّا بِشَیْءٍ قَدْ کَتَبَہُ اللّٰہُ عَلَیْکَ رُفِعَتِ الْاَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ تہا مین پیچہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایکدن سو فرمایا آپنی ای لڑکے سکہاؤن مین تجہی چند کلمہ یاد رکہہ تو اللہ کو کہ وہ یاد رکہیگا تجہکو یاد رکہہ اللہ کو کہ پاویگا تو اُسکو اپنے آگے اور جب مانگے تو مانگ اللہ سی اور جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ تعالی سے اور جان تو کہ اگر لوگ جمع ہو جاوین اسپر کہ نفع پہونچاوین تجہکو کچہ تو ہرگز نہ پہونچا سکینگے مگر اتنا کہ لکہا ہے اُسے اللہ تعالے نے تیری لئی اور اگر مجتمع ہو جاوین اسپر کہ ضرر پہونچاوین تجہکو کچہ تو ضرر نہ پہونچا سکینگے تجہکو مگر اتنا کہ اللہ نے لکہا ہے تیری لئی اُٹہا لئے گئی قلم اور سوکہ گئے صحیفے یعنے کتابت تقدیر کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یاد رکہنا بندہ کا اللہ کو ذکر لسان اور جان سے اور اطاعت اور فرمانبرداری اُسکی اور یاد رکہنا اللہ کا بندہ کو بچانا ہے اُسی معاصی سے اور توفیق خیر بخشنا اُسکا اور مدد و اعانت کرنی اُسکی نوائب و مصائب مین اور فرمایا جب مانگے تو مانگ اللہ سے اسمین رد ہوا اُن ہندیون مشرکین پر جو اولیا و انبیا سے اپنی حاجت طلب کرتے ہین اور دعائین کرتے ہین اور دور دور سے اُنکو پکارتے ہین اور اُن کی تائید اور مدد کی امید پر نذرین نیاز کرتے ہین کوئی کہتا ہے یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئا للہ کوئی کہتا ہے یا سید احمد مدد کوئی کہتا ہی یا علی مدد یا پیر مدد حالانکہ یہ سب عاجز ہین اللہ تعالے کے روبرو اور ایک ذرہ نفع و ضرر پر اختیار نہین رکہتے قولہ اُٹہا لئے گئی قلم یہ کنایہ ہے تقدیر کے تمام ہوچکنے سے اور اُس سے فراغت تام حاصل ہونے سے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَعْقِلُھَا وَاَتَوَکَّلُ اَوْ اُطْلِقُھَا وَاَتَوَکَّلُ قَالَ اعْقِلْھَا وَتَوَکَّلْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کیا باندہ رکہون میں اونٹ کا اور توکل کرون یا اُسکو چہوڑ کر توکل کرون فرمایا آپنے اونٹ کا پیر باندہ اور توکل کر **ف** کہا عمرو بن علی نے کہا یحیی نے اور میرے نزدیک حدیث منکر ہی **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت سے نہین جانتے ہم مگر اسی سند سی اور مروی ہوئی ہے عمرو بن امیہ ضمری سے اُنہوں نے روایت کی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توکل ترک اسباب کا نام نہین ہے جیسے بعض لوگون نے سمجہا ہے بلکہ توکل یہی ہے کہ اسبابکو بجا لا کر مسبب الاسباب پر بہروسا کرنا اور نظر اور اعتماد اسباب پر نہ کرنا

عَنْ اَبِی الْحَوْرَاءِ السَّعْدِیِّ قَالَ قُلْتُ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ مَا حَفِظْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْ مَا یُرِیْبُکَ اِلٰی مَا لَا یُرِیْبُکَ فَاِنَّ الصِّدْقَ طُمَاْنِیْنَۃٌ وَاِنَّ الْکِذْبَ رِیْبَۃٌ وَفِی الْحَدِیْثِ قِصَّۃٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی الحوراء سعدی سے کہا اُنہون نے حسن بن علی سے کیا یاد کیا تم نے رسول

خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا اُنہوں نے کہ یاد کیا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے چھوڑ دی وہ چیز کہ شک مین ڈالی تجھکو طرف اُس چیز کے کہ شک مین نہ ڈالی تجھکو اسلئے کہ صدق اطمینان ہے دلمین اور کذب اضطراب ہے اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور ابوالحوراء کا نام ربیعہ بن شیبان ہے روایت کیہم سے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہون نے برید سے مانند اسکی **مترجم** یعنے چھوڑ دی شک کے بات کو جیسے کہ محرمات کو چھوڑ دیا تو نے کہ جسمین شک نہین اور صدق پر دل مطمئن ہوجاتا ہی اور قلب کو تسلی ہوجاتی ہے اور کذب مین اضطراب اور بیقراری ہی اور دلمین حرکت رہتی ہے **عن** جَابِرٍ قَالَ ذُکِرَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِعِبَادَۃٍ وَاجْتِھَادٍ وَذُکِرَ آخَرُ بِرِعَۃٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یُعْدَلُ بِالرِّعَۃِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا ذکر کیا گیا ایکمرد کا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے ساتھ عبادت اور ریاضت کے اور ذکر کیا گیا دوسرے کا ساتھ ورع کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برابر نہین کیجاتی ہے کوئی عبادت ساتھ ورع کی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی وجہ سے **مترجم** اس حدیث سے فضیلت ورع کی معلوم ہوئی اور ورع یہی ہے کہ آدمی شبہات سے بچے اس خوف سے کہ محرمات مین نہ پڑے اور چونکہ شر سے بچنا مقدم ہے اسلئے عبادت کثیرہ کی کچھہ حقیقت نہین ورع قلیل کے آگے اور مثال اُسکی یہ ہے کہ ایک مریض پرہیز کرتا ہوا گرچہ دوا کا کم استعمال کرے اکثر تندرست ہوجاتا ہی اور دوسرا اگرچہ دوا بہت کرے مگر بدپرہیزی اختیار کرے تو دوا کی دوا ضایع ہوتی ہے اور مرض کا مرض بڑہتا ہے **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ اَکَلَ طَیِّبًا وَعَمِلَ فِیْ سُنَّۃٍ وَاَمِنَ النَّاسُ بَوَائِقَہٗ دَخَلَ الْجَنَّۃَ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ ھٰذَا الْیَوْمَ فِی النَّاسِ لَکَثِیْرٌ قَالَ فَسَیَکُوْنُ فِیْ قُرُوْنٍ بَعْدِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہ کہایا حلال اور عمل کیا سنت پر اور امن مین رہے لوگ اُسکے شر سے داخل ہوا جنت مین سو عرض کیا ایک شخص نے یا رسول اللہ ایسے لوگ تو اس زمانہ مین بہت ہین آپنے فرمایا میرے بعد کے زمانو مین بھی ہونگے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے اسرائیل کے روایت کیہم سے عباس نے اُنہون نے یحییٰ سے اُنہون نے اسرائیل سے اُنہون نے ہلال بن مقلاص سے مانند حدیث قبیصہ کے جو اسرائیل سے مروی ہے **عن** مُعَاذِ الْجُھَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَعْطٰی لِلّٰہِ وَمَنَعَ لِلّٰہِ وَاَحَبَّ لِلّٰہِ وَاَبْغَضَ لِلّٰہِ وَاَنْکَحَ لِلّٰہِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہٗ **ترجمہ** روایت ہے معاذ جہنی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے دیا اللہ کے لئے اور نہ دیا اللہ کے لئے اور محبت کی اللہ کے لئے اور عداوت کی اللہ کے لئے اور نکاح کیا اللہ کے لئے سو پورا ہوگیا ایمان اُسکا **ف** یہ حدیث منکر ہے

اَبْوَابُ صِفَۃِ الْجَنَّۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہین صفت مین جنت کے جو وارد ہوئی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم مقدمہ جنت اصل لغت مین معنی چھپانے کی ہے اور ترکیب ان حروف کی ستر و اخفا کی واسطے ہی چنانچہ جنین بھی اسی سے مشتق ہے کہ بطن مادر مین پوشیدہ ہی اور جنون بھی اسی سے نکلا ہے کہ وہ عقل کو چھپانیوالا ہے اور جنان بھی کہتے قلب کو کہ سینہ مین پوشیدہ ہی اور جنت نام ہوگیا ہے سایہ دار درختون کا کہ وہ بھی اپنے ماتحت کی زمین کو چھپاتے ہین یا اپنے جوانب کو مستور کردیتا ہین بعد اسکے نام ہوگیا ہے بُستان و باغ کا کہ درختان سایہ دار رکھتا ہو اور اصطلاح شرع مین نام ہے دار الثواب کا جیسے جہنم نام ہے دار العذاب کا اور صراح مین کہا ہے کہ جنت باغ و بہشت ہے انتہیٰ اور جنت کو جنت اسلئے کہا کہ وہ بھی نظر خلایق سے پوشیدہ ہے چنانچہ اُسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا جَنَّ عَلَیْہِ اللَّیْلُ یعنے ڈہانپا اُسکو رات نے اور جنّا کو جن کہا ہے اسی لئے کہ وہ نظر انس سے مستور و مخفی ہین اور اسی سے ہے حدیث وَلِیَ دَفْنَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاِجْنَانَہٗ عَلِیٌّ وَعَبَّاسٌ یعنے متولی ہوئے آپکی دفن و اخفا کے علی اور عباس اور اسی لئے قبر کو جنن کہتے ہین کہ وہ مردونکو چھپاتی ہے اور اُسی سے ہی قول اللہ تعالیٰ کا اِتَّخَذُوْا اَیْمَانَھُمْ جُنَّۃً یعنے ٹہیرایا منافقون نے اپنے ایمان کو ستر اور اُسی سے ہی حدیث اَلْاِمَامُ جُنَّۃٌ یعنے امام موجب ستر ہے اور اسی سے ہے جُنَّۃ کہ بمعنے سپر ہے اسلئے کہ وہ بھی چھپاتی اور بچاتی ہے اہل اپنی کو شمشیر و تیر سے (مجمع) اور قرآن عظیم الشان مین جو تعریف و توصیف جنت کی وارد ہوئی ہے اگر تمام جہان کے عقلا اور بلغا جمع ہوکر ہزارون برس فکر و تدبیر کرین ممکن نہین کہ اُس سے بہتر یا برابر اُسکے کوئی مکان قیاس مین آسکے چنانچہ خلاصہ اُسکا ہم اس مقام مین تحریر کرتے ہین اور جمیع صفات قرآنیہ دو قسم ہین ایک ثبوتی دوسرے سلبی اول ہم ذکر کرتے ہین ثبوتی کو بعد اُسکے سلبی کو دو فصلون مین

فصل اول در صفات ثبوتیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ تبیان آن پرداختہ است

اللہ تعالیٰ نے دار الثواب کو جنت فرمایا اِنَّ لَھُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ اور روضہ بھی فَھُمْ فِیْ رَوْضَۃٍ یُّحْبَرُوْنَ اور جنت عالیہ فِیْ جَنَّۃٍ عَالِیَۃٍ اور **ماکولات** مین سے ذکر کیا ہے آٹھہ چیزونکا فواکہ لَھُمْ فِیْھَا فَاکِھَۃٌ وَّلَھُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ وَفَاکِھَۃٍ کَثِیْرَۃٍ لَّا مَقْطُوْعَۃٍ وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ سدر فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ

ثمر وطلح منضود وخوشہا قطوفہا دانیۃ ثمرات کلما رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ھذا الذی رزقنا من قبل لحم طیر یعنے گوشت پرندونکا ولحم طیر مما
یشتہون اور صبح وشام اسکا وقت بیان فرمایا کہ اکثر بلاد متوسطہ مین متنعمین کے عادت یہی ہے ولہم رزقہم فیہا بکرۃ وعشیا اور نخل ورمان فیہما فاکہۃ ونخل
ورمان اور **مشروبات** کے ذیل مین بارہ چیزونکا ذکر فرمایا انہار مجملا ان لہم جنت تجری من تحتہا الانہار اور تفصیلا فیہا انہار من ماء غیر اسن و
انہار من لبن لم یتغیر طعمہ وانہار من خمر لذۃ للشاربین وانہار من عسل مصفی اور تفجیر آنکے عینا یشرب بہا عباد اللہ یفجرونہا تفجیرا
اور جریان انکا فیہا عین جاریۃ اور سکوب پانی کا وماء مسکوب اور اسمارسی انکے ذکر کیا سلسبیل کو عینا فیہا تسمی سلسبیلا اور تسنیم کو ومزاجہ من تسنیم
عینا یشرب بہا المقربون اور ذکر کیا تین کاسونکا کاس معین یطاف علیہم بکاس من معین اور کاس کافور ان الابرار یشربون من کاس کان
مزاجہا کافورا اور کاس زنجبیل ویسقون فیہا کاسا کان مزاجہا زنجبیلا اور سقایت مین وسقہم ربہم شرابا طہورا اور ختم مین مشروبات کی یسقون
من رحیق مختوم ختامہ مسک اور **متاع خانگی** مین سے ذکر کیا اکواب واباریق وکاس کا باکواب واباریق وکاس من معین اور ثیاب وحلیہ کا عالیہم
ثیاب سندس خضر واستبرق وحلوا اساور من فضۃ اور ارائک کا متکئین فیہا علی الارائک اور علی الارائک ینظرون اور ہم وازواجہم
فی ظلال علی الارائک متکئون اور فرشون کا متکئین علی فرش بطائنہا من استبرق وفرش مرفوعۃ اور زرابی کا وزرابی مبثوثۃ اور نمارق کا و
نمارق مصفوفۃ اور لباس کا ولباسہم فیہا حریر اور صحاف کا یطاف علیہم بصحاف من ذہب واکواب اور رفرف وعبقری کا متکئین علی رفرف
خضر وعبقری حسان اور اساور اور لؤلؤ کا یحلون فیہا من اساور من ذہب ولؤلؤا اور **مکانون سے** ابواب کا جنات عدن مفتحۃ لہم الابواب
اور غرفون کا وہم فی الغرفات آمنون اور اولئک یجزون الغرفۃ بما صبروا اور مساکن ومساکن طیبۃ فی جنات عدن اور امن مقام کا ان المتقین
فی مقام امین اور **ساکنان جنت سے** ازواج اہل جنت کے ولہم فیہا ازواج مطہرۃ اور حور وزوجناہم بحور عین اور بیان کی حیا انکی وعندہم
قاصرات الطرف عین کانہن بیض مکنون اور رنگ بدن انکا کانہن الیاقوت والمرجان کانہن بیض مکنون وحور عین کامثال
اللؤلؤ المکنون اور ہم عمری انکی وعندہم قاصرات الطرف اتراب عربا اترابا اور سایہ پروردگی انکی حور مقصورات فی الخیام اور بکارت انکی فجعلناہن
ابکارا اور لم یطمثہن انس قبلہم ولا جان اور حسن انکا فیہن خیرات حسان اور تکعب انکا وکواعب اترابا اور پیار انکا اپنے شوہرون سے عربا
اترابا اور نشو ونما انکا بطور عجیب برخلاف دوسرے مخلوقات کے انا انشأناہن انشاء ای انشاء عجیبا غریبا اور تزویج انکی غیبی طور پر وزوجناہم بحور عین
اور ذکر کیا ساکنان جنت سے غلمان کو ویطوف علیہم غلمان لہم کانہم لؤلؤ مکنون اور ولدان کو ویطوف علیہم ولدان مخلدون اور تشبیہ دی
لولو منثور سے اذا رأیتہم حسبتہم لؤلؤا منثورا اور خازنون کو وقال لہم خزنتہا سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین اور **افعال واحوال سے**
جنتیون کے ذکر کیا نضرت اور سرور کو ولقاہم نضرۃ وسرورا اور حمد باری تعالے کی الحمد للہ الذی ھدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ھدانا اللہ و
آخر دعواہم ان الحمد للہ رب العلمین وقالوا الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن اور سلام اللہ تعالی کا انپر سلام قولا من رب رحیم اور سلام
خزنہ جنت کا انپر وقال لہم خزنتہا سلام علیکم طبتم فادخلوہا خالدین اور سلام دوسرے فرشتونکا انپر والملائکۃ یدخلون علیہم من کل باب
سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار اور سلام انکا آپسمین وتحیتہم فیہا سلام لا یسمعون فیہا لغوا الا سلاما ویلقون فیہا تحیۃ وسلاما
اور کلام انکا آپسمین ان اصحب الجنۃ الیوم فی شغل فاکہون اور جہانکنا انکا اہل نار پر فاطلع فرآہ فی سواء الجحیم اور پکارنا انکا دوزخیون کو ونادی
اصحب الجنۃ اصحب النار الآیۃ اور ہنسنا انکا کفار پر فالیوم الذین آمنوا من الکفار یضحکون اور مطلق ہنسے خوشی انکی وجوہ یومئذ مسفرۃ ضاحکۃ
مستبشرۃ اور عیش خوش انکا فہو فی عیشۃ راضیۃ اور خلود انکا ہم فیہا خالدون خالدین فیہا ابدا اور صاف دلی انکی آپسمین ونزعنا ما فی صدورہم
من غل اخوانا علی سرر متقابلین اور راضی ہونا باریتعالی شانہ کا انسے ورضوان من اللہ اکبر اور رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اور نظر کرنا انکا اسکی تعالے
شانہ کی طرف چشم سر سے جہت فوق مین وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ ٭ یہہ ہین صفات ثبوتیہ جنت اور اہل جنت کی کہ قرآن عظیم الشان نے انکو

مقامات متعددہ مین اسالیب مختلفہ سے بیان فرمایا اور عبارات بلیغہ اور تعبیرات مانوسہ فصیحہ سے اُسکا اثبات کیا کہ گوش ہوش سامعین کے اُس سی پُر شوق
ہین اور کام جان حافظین کی اُس سی پُر ذوق ہزارون نے اِس مژدہ کے استماع سے جام شہادت پی لئے اور لاکہون نے بصدد ریاضت و عبادت جی لئے غرض شوق
نے مومنون کو بیقرار کیا اور اشتیاق نے پر اضطراب بیت نہ تنہا عشق از دیدار خیزد بسا کین دولت از گفتار خیزد

فصل دوم در صفات سلبیہ جنت کہ قرآن عظیم الشان بہ نفی آن پرداختہ است

اور وہ بارہ چیزین ہین کہ قرآن نے دامن جنت کو اُس سے پاک کیا اور برات ساحت اہل جنت کی اُن چیزون سی فرمائے اسمین لغو ہے چنانچہ فرمایا
لَا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً + لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا إِلَّا سَلَامًا ط اور مرگ لَا يَذُوقُونَ فِيهَا الْمَوْتَ إِلَّا الْمَوْتَةَ الْأُولَى ط اور جوع اور عریانی
وَأَنَّ لَكَ أَنْ لَا تَجُوعَ فِيهَا وَلَا تَعْرَى ط اور تشنگی اور دہوپ وَأَنَّكَ لَا تَظْمَأُ فِيهَا وَلَا تَضْحَى ط اور کذب لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا
وَلَا كِذَّابًا ط اور تاثیم یعنے گناہ کے بات لَا يَسْمَعُونَ فِيهَا لَغْوًا وَلَا تَأْثِيمًا إِلَّا قِيلًا سَلَامًا سَلَامًا ط اور سردی اور گرمی لَا يَرَوْنَ
فِيهَا شَمْسًا وَلَا زَمْهَرِيرًا ط اور تکلیف اُسمین اور خروج اُس سے لَا يَمَسُّهُمْ فِيهَا نَصَبٌ وَمَا هُمْ مِنْهَا بِمُخْرَجِينَ یہ صفات ہین جنت کے کہ وارد ہوئے ہین قرآن
عظیم الشان مین اور زیادہ ہوگا تو اکثر مقام مین اس اختصار کے ساتہ تفصیل اسکی کہ موفق ہوا یہ فقیر اُسکے بیان کے ساتہ اللہ تعالے کے فضل عمیم سے والله ذو الفضل العظیم اور مزید تفصیل
اسکی کہ وارد ہوئی ہے احادیث مین یا اقوال مفسرین مین پاوےگا تو اُسے ابواب کے ذیل مین انشاء اللہ تعالے انتہی قول المترجم بفضل الخالق المتمم **بَابُ** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ
شَجَرِ الْجَنَّةِ باب جنت کے درختون کے بیان مین **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ
عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا قَالَ وَذَلِكَ الظِّلُّ الْمَمْدُودُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایسے درخت ہین کہ چلا جاوے سوار اُسکے سایہ مین
سو برس تک اور پورا نہو سایہ اُسکا فرمایا آپنے مراد ظل ممدود سی جو قرآن مین مذکور ہے وہی سایہ ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ
قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَشَجَرَةً يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت مین ایک درخت ایسا ہی کہ چلا
جاوے سوار اُسکے سایہ مین سو برس تک **ف** اسباب مین انس اور ابی سعید سے بہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ إِلَّا وَسَاقُهَا مِنْ ذَهَبٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین کوئی درخت ایسا نہین کہ جسکا تنہ سونیکا
نہو **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **مترجم** ایک روایت مین آیا ہے يَسِيرُ الرَّاكِبُ الْجَوَادَ الْمُضَمَّرَ السَّرِيعَ یعنے اگر چلے سوار مضمر گہوڑیکا تیز رو سو برس تک تو بہی قطع نکرے
مسافت اُسکی ظل کے اور مضمر وہ گہوڑا ہے کہ جسکو اول دانہ چارہ دیکر خوب موٹا کرین اور بعد اُسکے بتدریج خوراک اُسکی کم کرین کہ دُبلا ہو مگر قوت غذائی سابق کے باقی رہے
اور بدن ہلکا ہو جاوے اور اُسکے برابر کوئی گہوڑا دوڑ نہین سکتا اور مراد سایہ درخت سے وہ مقام ہے کہ جہانتک اُسکی شاخین پہیلی ہون اور اغصان منتشر ہون (نووی)
بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ الْجَنَّةِ وَنَعِيمِهَا باب نعیم جنت کے بیان مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قُلْنَا يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَنَا إِذَا كُنَّا عِنْدَكَ رَقَّتْ قُلُوبُنَا وَزَهِدْنَا
وَكُنَّا مِنْ أَهْلِ الْآخِرَةِ فَإِذَا خَرَجْنَا مِنْ عِنْدِكَ فَآنَسْنَا أَهَالِينَا وَشَمَمْنَا الْأَوْلَادَ أَنْكَرْنَا أَنْفُسَنَا فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ أَنَّكُمْ تَكُونُونَ إِذَا خَرَجْتُمْ مِنْ
عِنْدِي كُنْتُمْ عَلَى حَالِكُمْ ذَلِكَ لَزَارَتْكُمُ الْمَلَائِكَةُ فِي بُيُوتِكُمْ وَلَوْ لَمْ تُذْنِبُوا لَجَاءَ اللَّهُ بِخَلْقٍ جَدِيدٍ كَيْ يُذْنِبُوا فَيَغْفِرَ لَهُمْ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِمَّ خُلِقَ الْخَلْقُ قَالَ
مِنَ الْمَاءِ قُلْتُ الْجَنَّةُ مَا بِنَاؤُهَا قَالَ لَبِنَةٌ مِنْ فِضَّةٍ وَلَبِنَةٌ مِنْ ذَهَبٍ وَمِلَاطُهَا الْمِسْكُ الْأَذْفَرُ وَحَصْبَاؤُهَا اللُّؤْلُؤُ وَالْيَاقُوتُ وَتُرْبَتُهَا
الزَّعْفَرَانُ مَنْ يَدْخُلُهَا يَنْعَمُ لَا يَبْأَسُ وَيَخْلُدُ لَا يَمُوتُ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ وَلَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ ثُمَّ قَالَ ثَلَاثٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُهُمُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَ
الصَّائِمُ حِينَ يُفْطِرُ وَدَعْوَةُ الْمَظْلُومِ يَرْفَعُهَا فَوْقَ الْغَمَامِ وَتُفَتَّحُ لَهَا أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَيَقُولُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَعِزَّتِي لَأَنْصُرَنَّكِ وَلَوْ بَعْدَ حِينٍ
ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا عرض کیے ہمنے کہ ای رسول اللہ کے کیا حال ہے ہمارا کہ جب ہوتے ہین ہم آپکی خدمت مین نرم رہتے ہین دل ہمارے اور بیزار ہوتی ہین ہم یعنے دنیا سے
اور ہوتے ہین ہم اہل آخرت سے پہر جبکہ ہم نکل جاتے ہین آپکے پاس سے اور انس کرتے ہین ہم اپنے گہر والون سے اور سونگہتی ہین یعنے پیار کرتے ہین اولاد کو بدلا ہوا پاتے ہین ہم
اپنے دلونکو پس فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر تم اُسی حال پر رہو جس حال سے میرے پاس سے نکلتے ہو تو ملاقات کرین تُمسے فرشتے تمہاری گہرون مین اور اگر تم گناہ نکرو

بیان درختون جنت کا

بیان نعمتہائی جنت کے بیان مین

تو اللہ تعالیٰ لاوے اور مخلوقات کو یعنے تمہاری سوا کہ وہ گناہ کرین اور اللہ تعالیٰ اُنکے گناہ معاف کرے یعنے بعد اُنکے استغفار کے یا قبل اُسکے کہا راوی نی یہہ عرض کی مین نے یا رسول اللہ کس سے پیدا کی گئے مخلوق فرمایا پانی سے عرض کی مین نے جنت کا ہے سے بنا اُسکی فرمایا آپنے ایک اینٹ چاندی کی ہے ایک اینٹ سونیکی اور گارا اُسکا مشک اذفر ہے اور کنکر اُسکے موتی اور یاقوت ہے اور خاک اُسکی زعفران جو داخل ہوگا اُسمین عیش کریگا اور تکلیف نپاویگا اور ہمیشہ رہیگا مریگا نہین نہ پرانی ہونگے کپڑے اُنکے اور نہ فنا ہوگی جوانی اُنکی پہر فرمایا آپنے تین شخصونکی دعا پہیر نہین جاتی یعنے ضرور قبول ہوتی ہے امام عادل کی اور صائم کی جب افطار کرے اور مظلوم کی کہ بلند کرلیتا ہے اُسکو اللہ تعالیٰ بادلونکے اوپر یعنے جاتی ہے آسمان پر اور کہولی جاتے ہین اُسکے لئی دروازہ آسمان کے اور فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالیٰ قسم ہے مجہے اپنی عزت کی مین ضرور تیری مدد کرونگا اگرچہ کچہہ دیر کے بعد کرون

ف اس حدیث کی اسناد کچہہ ایسی قوی نہین اور میرے نزدیک وہ متصل نہین اور مروی ہے یہ حدیث ابی ہریرہ سے اور اسناد سی

باب ماجآء فی صفۃ غرف الجنۃ باب جنت کے غرفون کے بیانمین

عن علیؓ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لغرفا یری ظہورہا من بطونہا وبطونہا من ظہورہا فقام الیہ اعرابی فقال لمن ہی یا نبی اللہ قال ہی لمن اطاب الکلام واطعم الطعام وادام الصیام وصلی للہ باللیل والناس نیام **ترجمہ** روایت ہے علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ جنت مین جہروکی ہین کہ نظر آتا ہی اُنکا باہر اُنکے اندر سے اور اُنکا اندر اُنکے باہر سے سو کہڑا ہوگیا آپکے سامنے ایک اعرابی اور عرض کی کہ وہ کن لوگون کے لئے ہین اے نبی اللہ کے فرمایا آپنے وہ اُنکے واسطے ہین کہ اچہا کیا اُنہوں نے کلام یعنے شیرین زبانی سے حق گوئی کی اور کہلایا کہانا اور پے درپے ہمیشہ روزہ رکہے یعنے سوای ایام ممنوعہ کے اور نماز پڑہی رات کو جب لوگ سوتی ہوں یعنے تہجد کی

ف یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا بعض اہل حدیث نے عبدالرحمن بن اسحق مین اُنکے حافظہ کیطرف سے اور وہ کوفہ کے رہنے والی ہین اور عبدالرحمن بن اسحق قرشی ہین مدینہ کے رہنے والے اور وہ اثبت ہین عبدالرحمن کوفی سی

عن عبداللہ بن قیس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ جنتین من فضۃ انیتہما وما فیہما وجنتین من ذہب انیتہما وما فیہما وما بین القوم وبین ان ینظروا الی ربہم الا رداء الکبریاء علی وجہہ فی جنۃ عدن وبہذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ لخیمۃ من درۃ مجوفۃ عرضہا ستون میلا فی کل زاویۃ منہا اہل لا یرون الاخرین یطوف علیہم المؤمن **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک جنت مین دو باغ ہین ایک چاندیکا کہ برتن اُسکے اور جتنی چیزین اُسمین ہین سب چاندی کی ہین اور دوسرا سونیکا کہ برتن اُسکے اور جتنی چیزین اُسمین ہین سب سونیکی ہین اور جنت کے لوگونمین اور اُنکے پروردگار مین اگر نظر کرین تو کوئی چیز مانع نہین مگر چادر اُسکے بڑائی کی کہ ہے اُسکے مبارک موہنہ پر جنت عدن مین اور اسی اسناد سی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ فرمایا آپنی جنت مین ایک خیمہ ہے ایک موتی کا اندر سی تراشا ہوا کہ چوڑان اُسکے ساٹہ میل ہے ہر کونے مین اُسکے کچہہ لوگ ہین کہ نہین دیکہتے دوسرے کو طواف کریگا انپر مومن

ف یہ حدیث صحیح ہی اور ابو عمران جونی کا نام عبدالملک بن حبیب ہے اور ابوبکر بن ابی موسی کا نام نہین معلوم ہے ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے اور ابی موسیٰ اشعری کا نام عبداللہ بن قیس ہے **ترجمہ** سورہ رحمن کے اخیر رکوع مین بہی اللہ جل جلالہ نی بالتفصیل دو باغونکا ذکر فرمایا ہے اور ہرایک کے نعمتین جدا جدا شمار کی ہین یہ حدیث اُسکی مصدق ہے قولہ ہر کونے مین اُسکے کچہہ لوگ ہین یعنے حورین ہین قولہ طواف کریگا یعنے جماع کریگا

باب ماجآء فی صفۃ درجات الجنۃ باب درجات جنت کے بیانمین ÷

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین مائۃ عام **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت مین سو درجے ہین ایک درجے سے دوسرے درجے تک سو برس کا فاصلہ ہی

ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

عن معاذ بن جبل ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صام رمضان وصلی الصلوۃ وحج البیت لا ادری اذکر الزکوۃ ام لا الا کان حقا علی اللہ ان یغفر لہ ان ہاجر فی سبیل اللہ او مکث بارضہ التی ولد بہا قال معاذ الا اخبر بہا الناس فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذر الناس یعملون فان فی الجنۃ مائۃ درجۃ ما بین کل درجتین کما بین السماء والارض والفردوس اعلی الجنۃ واوسطہا وفوق ذلک عرش الرحمن ومنہا تفجر انہار الجنۃ فاذا سألتم اللہ فاسئلوہ الفردوس **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے روزہ رکہا رمضان کا اور نماز پڑہے اور حج کیا بیت اللہ کا کہا راوی نے نہین جانتا مین کہ ذکر کیا زکوۃ کا یا نہین پہر فرمایا حق ہے اُسکا اللہ تعالیٰ پر یعنے براہ فضل وکرم یہہ کہ بخشے اُسکو خواہ وہ ہجرت کرے اللہ کی راہ مین یا رہی اُسی زمین مین جہان پیدا ہوا کہا معاذ نی کیا نہ خبر دون مین اسکی لوگون کو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دو لوگون کو

جنت کی غرفون کا بیان

جنت کی درجات کا بیان

کہ عمل کرتی رہیں اسلئے کہ جنت میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہی جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر ہے جنت میں اور سب کے بیچوں بیچ اور اُسکی اوپر ہے
عرش رحمٰن کا اور اُسی میں سے بہتی ہیں چاروں نہریں جنت کی پھر جب تم مانگو اللہ تعالےٰ سے تو فردوس مانگو **ف** ایسی ہے مروی ہوئی ہے یہ حدیث ہشام سے اُنہوں نے روایت کی زید بن اسلم
سے اُنہوں نے عطا بن یسار سے اُنہوں نے معاذ بن جبل سے اور یہ حدیث میرے نزدیک زیادہ صحیح ہی ہمام کے روایت سے جو زید بن اسلم سے مروی ہے وہ روایت کرتے ہیں عطا سے وہ
عبادہ بن صامت سے اور عطا نے نہیں پایا معاذ بن جبل کو اور معاذ مدت ہوئی تھی کہ انتقال کر چکے انتقال کیا زمانہ میں خلافت عمرؓ کے **عن** عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِي الْجَنَّةِ مِائَةُ دَرَجَةٍ مَا بَيْنَ كُلِّ دَرَجَتَيْنِ كَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالْفِرْدَوْسُ اَعْلَاهَا دَرَجَةً وَمِنْهَا تُفَجَّرُ اَنْهَارُ
الْجَنَّةِ الْاَرْبَعَةُ وَمِنْ فَوْقِهَا يَكُوْنُ الْعَرْشُ فَاِذَا سَاَلْتُمُ اللّٰهَ فَسْئَلُوْهُ الْفِرْدَوْسَ **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت
میں سو درجہ ہیں ہر دو درجوں میں اتنا فاصلہ ہی جتنا آسمان و زمین میں اور فردوس سب سے اوپر کا درجہ ہے کہ اُسی میں سے بہتے ہیں نہریں جنت کی چاروں اور اُسکے اوپر عرش ہے
پھر جب سوال کرو تم اللہ تعالےٰ سے تو سوال کرو فردوس کا **ف** روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے اُنہوں نے یزید بن ہارون سے اُنہوں نے ہمام سے اُنہوں نے زید بن اسلم سے مانند
اسکے **عن** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ مِائَةَ دَرَجَةٍ لَوْ اَنَّ الْعَالَمِيْنَ اجْتَمَعُوْا فِيْ اِحْدٰهُنَّ لَوَسِعَتْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید
خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت کے سو درجہ ہیں کہ اگر ساری جہان کے لوگ جمع ہو جاویں ایک درجہ میں تو سما جاویں **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** اللہ جل
جلالہ نے بہی کئی مقام میں درجات مؤمنین کے بیان فرمائی ہیں منجملہ اُسکے یہ آیت ہے فَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ بِاَمْوَالِهِمْ وَاَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ دَرَجَةً یعنے مال و جان
سے جہاد کرنیوالوں کو اللہ تعالیٰ نے قاعدین پر ایک درجہ فضیلت عنایت فرمائی ہے اور فرمایا وَفَضَّلَ اللّٰهُ الْمُجَاهِدِيْنَ عَلَى الْقَاعِدِيْنَ اَجْرًا عَظِيْمًا دَرَجَاتٍ مِّنْهُ وَمَغْفِرَةً
وَّرَحْمَةً الاٰیۃ اور کہا ابن محیریز نے مجاہدین اور قاعدین کے درمیان ستر درجہ ہیں ایک درجہ سی دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے کہ اگر فرس جواد مضمر دوڑایا جاوے تو ستر برس
میں پہونچے اور سلمہ بن نبیط سے مروی ہے کہ ضحاک نے اس آیۃ کی تفسیر میں فرمایا هُمْ دَرَجَاتٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ کہ بعض اصحاب درجہ افضل ہیں بعض سے اور افضل اُنمیں کا دیکھتا
ہے اپنے فضل کو اور ادنی نہیں دیکھتا کہ مجھ سے کوئی افضل ہے اور اوپر کی آیت میں اللہ تعالیٰ نے مجاہدین کو قاعدین پر اولاً ایک درجہ افضل فرمایا پھر درجات فرمائی اسمیں نکتہ
ہے کہ اول سے قاعدین معذورین ہیں اور ثانی سی غیر معذورین اور ابی سعید خدری سے مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت دیکھینگے غرفہ والوں
کو اپنی اوپر جیسا دیکھتے ہیں کوکب دُرّی کو جو ڈوبنی کو جاتا ہو مشرق کیطرف یا مغرب کے طرف بسبب اُس تفاضل کے کہ اُنکے درمیان ہی لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول
اللہ یہ منازل انبیا ہیں کہ نہ پہونچیگا اُنپر غیر اُنکا فرمایا آپنے نہیں بلکہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتہ میں ہے وہ کچھ لوگ ہیں کہ ایمان لائی ہیں اللہ پر
اور تصدیق کی ہے اُنہوں نے پیغمبروں کی یعنے پیغمبر نہیں بلکہ اُنکے مصدقین و مومنین ہیں اور مسند میں ابی سعید سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ
واسطے محبت کرنیوالوں کی لئے غرفہ ہیں جنت میں اور وہ ایسی نظر آئینگے کہ جیسے کوکب طالع شرق میں یا غرب میں اور کہا جاویگا یہ وہ لوگ ہیں کہ محبت رکھتی تہے آپس میں اللہ کی واسطے
اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہا جاویگا صاحب قرآن کو جب داخل ہوگا جنت میں پڑہ اور چڑہ پھر پڑہیگا وہ قرآن اور چڑہیگا فی آیت ایک درجہ
یہانتک کہ پڑہے آخر آیت کہ اُسکے ساتہ ہی انتہے اور اس حدیث میں تصریح ہی کہ درجات جنت سو سی زیادہ ہیں اور ابوہریرہ کے روایت او اسیطرح اور روایات باب
دال ہیں کہ درجے اُسکے سو ہیں پس تطبیق اسمیں اسطرح ہی کہ درجات اگرچہ زیادہ ہیں مگر شارع نی اُن حدیثوں میں سو کا ذکر فرمایا یا یہ کہ سو درجہ بہت بڑے بڑے ہیں
اور اُنکے بیچ میں اور درجات ہیں صغار لا تعد و لا تحصی کہ مومن ترقی کرینگی اُنپر اپنے اعمال کے موافق بفضل الٰہی (حادی الارواح لابن قیم) **باب** ما جاء فی
صِفَةِ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ باب نساء اہل جنت کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْمَرْاَةَ مِنْ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ　　نساء اہل جنت کا بیان
لَيُرٰى بَيَاضُ سَاقِهَا مِنْ وَّرَاءِ سَبْعِيْنَ حُلَّةً حَتّٰى يُرٰى مُخُّهَا وَذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ فَاَمَّا الْيَاقُوْتُ فَاِنَّهُ
حَجَرٌ لَوْ اَدْخَلْتَ فِيْهِ سِلْكًا ثُمَّ اسْتَصْفَيْتَهُ لَاُرِيْتَهُ مِنْ وَّرَائِهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت کی عورتوں
سے ہر ایک عورت کی بیاض ساق نظر آتی ہی ستر حلّوں کے اندر سی یہانتک کہ دکہائی دیتا ہی گودا اُسکی ہڈیکا اور یہ اسلئے کہ اللہ صاحب نے ارشاد فرمایا کہ گویا وہ یاقوت
اور مونگا ہیں سو یاقوت ایک پتہر ہی اگر اُسمیں ڈورا ڈالا تو نے اور اُسکو صاف کیا تُو نے تو نظر آویگا وہ ڈورا باہر سے یعنے جب پتہر میں دُنیا کی یہ صفت ہی تو حور میں عقبی کے

کیا کچھ نہو گا **ف** روایت کی ہمسے ہناد نے اُنہون نے عبیدہ سے اُنہون نے عطا سے اُنہون نے عمرو سے اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی ہمسے ہناد نے اُنہون نے ابوالاحوص سے اُنہون نے عطا سے اُنہون نے عمرو بن میمون سے اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اسکی معنو مین اور مرفوع نہین کیا اسکو اور یہ صحیح تر ہے عبیدہ بن حمید کی روایت سے یعنے جسکا متن اوپر مذکور ہوا اور ایسی ہی روایت کی جریر نے اور کئی لوگون نے عطا بن سائب سے اور مرفوع نکیا اسکو **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَوَّلَ زُمْرَۃٍ یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ عَلٰی مِثْلِ ضَوْءِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالزُّمْرَۃُ الثَّانِیَۃُ عَلٰی مِثْلِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یُرٰی مُخُّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَآئِھَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پہلا گروہ جو داخل جنت ہوگا قیامت کی دن چمک اُنکے چہرونکی مانند چودہوین رات کے چاند کی ہے اور دوسرا گروہ چمک اُنکی مانند بہتر ستارے چمکتے ہوے کی ہے آسمان مین ہر ایک مرد کو اُنمین سے دو بیبیان ہین ہر لی بی پر ستر حلّے ہین اور پہر نظر آتی ہی پنڈلی اُسکی اُن حلّون کے باہر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَوَّلُ زُمْرَۃٍ تَدْخُلُ الْجَنَّۃَ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقَمَرِ لَیْلَۃَ الْبَدْرِ وَالثَّانِیَۃُ عَلٰی لَوْنِ اَحْسَنِ کَوْکَبٍ دُرِّیٍّ فِی السَّمَآءِ لِکُلِّ رَجُلٍ مِّنْھُمْ زَوْجَتَانِ عَلٰی کُلِّ زَوْجَۃٍ سَبْعُوْنَ حُلَّۃً یَبْدُوْ مُخُّ سَاقِھَا مِنْ وَّرَآئِھَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت مین صورت اُنکی چودہوین رات کے چاندکی سی ہے اور دوسرا بہتر ستارہ روشن جو آسمان مین ہے اُسکے رنگ پر ہے ہر مرد کو اُنمین سے دو بیبیان ہین ہر بی بی پر ستر حلّے ہین کہ دکہائی دیتا ہی مغز اُسکے پنڈلی کا باہر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** ازواج اہل جنت کا حال اور انکی دس صفتین ہمنے ابتدای ابواب مین لکھہ دین بعون اللہ وقوتہ اور یہان تفصیل اور تفسیر اُن آیتونکی مستعیناً باللہ تحریر کرتے ہین سو آیہ اول وَلَھُمْ فِیْھَآ اَزْوَاجٌ مُّطَھَّرَۃٌ ہے الآیہ یس اللہ جل جلالہ نے انکو مطہر فرمایا یعنے پاک ہین وہ غائط اور بول اور حیض اور نفاس اور بصاق اور مخاط اور منی اور ولد اور ہر قذر اور نجس سے ابراہیم نخعی نے کہا جنت مین جماع ہی مگر ولد نہین حسن نے کہا یہ دنیا کی عورتین ہین جُندہی دُھندہی کہ پاک ہوگئین ہین قذرات دنیا سے اور کہا بعضون نے کہ پاک ہین مساوی اخلاق سے (بغوی) اور یہ آیت الم کے پارہ اول مین وارد ہوئی ہے اللہ جل جلالہ نے اس آیۂ مبارک مین جمع فرمایا نعیم بدن کو جنات سے اور انہار و ثمار سے اور نعیم نفس کو ازواج مطہرہ سے اور نعیم قلب کو قرۃ العین عطا سے اور دوام اس عیش کا اور ابدیت اور عدم انقطاع اُسکا اور ازواج جمع ہی زوج کی عورت زوج ہی مرد کی اور مرد زوج ہی عورت کا اور یہی لغت فصیح ہی قریش کا کہ نازل ہوا انکی زبانمین قرآن اور عبدالرحمن بن زید سے مروی ہے کہ حوا کو پیدا کیا اللہ جل جلالہ نی اور وہ حائضہ ہوتی تہی پہر جب نافرمانی ہوئی اُنسے فرمایا باری تعالے نی مین تجہہ سے جاری کرونگا خون جیسی جاری کیا تونی خون شجرہ منہیہ سے **دوسری** آیہ وَزَوَّجْنٰھُمْ بِحُوْرٍ عِیْنٍ یعنے قرین کر دیا اور نزدیک کر دیا ہمنے اُنکو حور عین سے اور مراد اُس سے عقد تزویج نہین ہے اسلئے کہ عرب نہین کہتا زوجتہ بامرأۃ ابو عبیدہ نی کہا جوڑا لگا دیا ہمنے مومنونکا اُنکے ساتہ جیسے نعل کا جوڑا ہوتا ہی نعل کے ساتہ اور حور نقیات بیاض عورتین ہین مجاہد نی کہا حور اُنہین اسلئے کہا کہ آنکہین اُنکے دیکہنے سے حیران اور متحیر ہوتی ہین اور بیاض اور صفائی لون سے اُن پر نظر نہین ٹہیرتے ابو عبیدہ نے کہا حور وہ عورت ہے کہ اُسکے آنکہہ کے سفیدی اور سیاہی دونون بشدت ہون واحد اُسکا احور ہے اور عین جمع ہی عینا کی اور عینا بڑی آنکہہ والی عورت ہے (بغوی) ابن عباس سے مروی ہے کہ حور کلام عرب مین گوری عورت ہے اور قتادہ کا بہی یہی قول ہے اور مقاتل نے کہا بیض الوجوہ ابو عمر نے کہا حور سیاہی آنکہہ کی جیسے چشم آہو مین ہوتی ہے (حادی الارواح) **تیسری** آیہ وَعِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ عِیْنٌ کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ یعنے نیچی نگاہون والیان روکی ہوئی ہین نگاہین اپنے کہ نظر نہین کرتین سوا اپنی شوہر کی اور ارادہ نہین کرتین اُنکے سوا غیر کا ابن زید نی کہا وہ اپنی شوہر سی کہتی ہے کہ قسم ہے میرے پروردگار کی عزت کی مین جنت میں کوئی چیز تُجہ سے بہتر نہین دیکہتی سب تعریف ہے اُس اللہ کو کہ جسنے تمکو میرا جوڑا بنایا اور مجہکو تمہاری بیوی (بغوی) قولہ تعالی کَاَنَّھُنَّ بَیْضٌ مَّکْنُوْنٌ یعنے وہ گویا انڈے ہین محفوظ و مستور تشبیہ دی اللہ جل جلالہ نے اُنکو بیض نعامہ سے کہ مکنون و مستور ہوا اُسکے پرونمین اور محفوظ ہو گرد و غبار سے سو رنگ اُسکا سفیدی زردی مائل اور کہا ہی کہ یہ احسن الوان نسا ہی کہ گوری ہو وہ ملی ہوئی ساتہ صُفرت کی اور عرب عورت کو تشبیہ دیتا ہی بیضۂ نعامہ سے اور بیض جمع ہی بیضہ کی **چوتہی** آیۃ کَاَنَّھُنَّ الْیَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ قتادہ نی کہا صفائی مین اُنکی مثل یاقوت کی ہے اور بیاض انکی مثل مرجان کی عمرو بن میمون سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا حور عین ستر حلّے پہنے ہے اور مغز ساق اُسکا اوپر سے نظر آتا ہے جیسے کہ شراب سرخ شیشۂ سپید مین نظر آتی ہی **پانچوین** آیت وَعِنْدَھُمْ قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ اَتْرَابٌ عُرُبًا اَتْرَابًا اور اتراب

باب جنتی عورتون کی صفائی اور حسن کا بیان

مستویات الاسنان ہین یعنی جنکی عمرین برابر ہون اور وہ سب تینتیس ۳۳ برس کی ہین اور اتراب جمع ہی ترب کی کہ مشتق ہے تراب سے عرب لڑکے جو وقت واحد مین پیدا ہون انکو
اتراب کہتا ہی اسلئے کہ دونونکو ایک وقت مین تراب نے مس کیا ہے اور مجاہد سے مروی ہے کہ وہ آپسمین محبت کرنیوالیان ہین بغض و مغایرت نہین کہتین (بغوی) اور
عربا مین دو قرأتین ہین حمزہ اور اسمٰعیل نے نافع اور ابو بکر سے بسکون را روایت کیا ہے اور باقیون نے بضم را پڑہا ہے اور وہ جمع ہی عروب کے یعنے عاشق اور پیار کرنیوالی
ہین اپنی شوہرونکو یا چہیتیان کہ بیجد ہے سہاگ انکا عکرمہ نے کہا غنج و دلال والیان ہین اُسامہ بن زید نی اپنے باپ سے روایت کی کہ خوش تقریر ہین شیرین زبان **چہٹی**
حور مقصورات فی الخیام اور کچہہ تفسیر اسکے قاصرات کی ضمن مین تیسرے آیت کے ذیل مین گذری **ساتوین** آیت فجعلناہن ابکاراً ابکار جمع ہی بکر کے مسیب بن
شریک نے کہا وہ دنیا کی بوڑہیان ہین کہ اللہ تعالی نی انکو بخلق جدید باکرہ کر دیا ہی جب شوہر انکے پاس آتی ہین باکرہ پاتی ہین اور مقاتل وغیرہ نے کہا کہ وہ حور عین ہین
کہ پیدا کیا انکو اللہ تعالی نی نہین واقع ہوئی انپر ولادت اور اللہ نے انکو باکرہ کیا ہی اور انہین درد نہین ہوتا **آٹہوین** فیہن خیرات حسان ۔ حسن نے اپنی باپ سے انہون نے
ام سلمہ سے روایت کی ہی کہ مین نے عرض کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ خبر دیجیے مجہی خیرات حسان سے فرمایا آپنے وہ خیرات الاخلاق ہین اور حسان الوجوہ **نوین** کواعب
اتراباً بغوی نے فرمایا جواری نواہد قد تکعبت ثدیہن واحد تہا کاعب یعنے وہ نوجوان نو عمر ہین کہ اونچی ہین چہاتیان انکی اور کواعب جمع ہی کاعب کے اور مراد یہ ہے کہ چہاتیان
انکی گول ہین اور بلند نیچی لٹکی ہوئی نہین **دسوین گیارہوین** عرباً اتراباً اسکی شرح اوپر گذری انا انشاناہن انشاءً اسمین ضمیر ہن کی حورونکی طرف راجع ہے
اگرچہ اوپر اسکا ذکر نہین اسلئے کہ اوپر اسکے مذکور ہے وفرش مرفوعۃ اور قرینہ فرش کا دلالت کرتا ہے طرف حور کے اسلئے کہ وہ محل انکا ہی اور بعضے مفسرین نے کہا ہی کہ
فرش مرفوعہ سے مراد ازواج جنت ہین اور رفعت سے انکی رفعت شان مراد ہی اور بلندی قدر اور عرب فرش سے کنایہ کرتا ہے عورتون کی طرف جیسے قوارير وغيرہ سی مگر
قول صواب یہی ہی کہ مراد اس سے بستر ہین قتادہ نی کہا خلقناہن خلقاً جدیداً اور مراد اس سے عورتین دنیا کی ہین یا حورین اسمین مفسرین کے دو قول ہین **باب** ما جاء
فی صفۃ جماع اھل الجنۃ باب جماع اہل جنت کے بیانمین **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یعطی المؤمن فی الجنۃ قوۃ کذا وکذا من الجماع　اہل جنت کے جماع کی کیفیت
قیل یا رسول اللہ او یطیق ذلک قال یعطی قوۃ مائۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ دی جاویگی جنت مین قوۃ اتنی اتنی جماع کے
کہا گیا یا رسول اللہ کیا طاقت رکہیگا وہ اسکی فرمایا آپنے دیجاویگی اسکو قوت سو آدمیونکی **ف** اسبابمین زید بن ارقم سے بہی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہی غریب ہے نہین جانتے
ہم اسی قتادہ کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون مگر عمران قطان کی روایت سے **ترجمہ** فرمایا اللہ عزوجل نے ان اصحب الجنۃ الیوم فی شغل فاکھون ابن کثیر
اور نافع نی شغل بسکون غین پڑہا ہے اور باقیون نے بضم شین وغین اور لغت مین دونون وارد ہوے ہین مثل سحت اور سحت کے اور اختلاف کیا ہے مفسرین نی معنی
شغل مین ابن عباس نے کہا مراد اس سے افتضاض ابکار ہے اور وکیع بن جراح نی کہا سماع ہی کلبی نے کہا مشغول ہین وہ اہل نار سی یعنے غافل ہین کہ انکو یاد نہین کرتے
اور انکی فکر مین نہین ہین حسن نے کہا مشغول ہین نعماء جنت مین غافل ہین عذاب اہل نار سے ابن کیسان نے کہا ملاقات مین ہین بعض بعض کے بعض نے کہا ضیافت الٰہی میں
ہین (بغوی) روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچہا انہون نے کہ یا رسول اللہ جماع کرینگے ہم جنت مین فرمایا آپنی ہان قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میرے
جان اُسکے ہاتہ مین ہے کہ جماع کرینگے اہل جنت بار بار کمال قوت سے پہر جب جدا ہونگے اپنی بی بی سی وہ پاک ہوگی اور باکرہ اور روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے پوچہا کہ کیا جماع کرینگے اہل جنت فرمایا آپنی دحماً دحماً اور دحم لغت مین نکاح و وطی واقع ہوا ہے کہ کمال انزعاج کے ساتہ ہو اور تکرار تاکید کیلئے ہی ولیکن نہ منی ہی نہ
منیہ یعنے موت مراد یہ ہے کہ نہ انزال ہے نہ موت (حادی الارواح لابن قیم) **باب** ما جاء فی صفۃ اھل الجنۃ باب صفت مین اہل جنت کے **عن** ابی ھریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اول زمرۃ تلج الجنۃ صورتھم علی صورۃ القمر لیلۃ البدر لا یبصقون ولا یمتخطون ولا یتغوطون　صفت اہل جنت کی
آنیتھم فیھا من الذھب وامشاطھم من الذھب والفضۃ ومجامرھم من الالوۃ ورشحھم المسک ولکل واحد منھم زوجتان یری مخ سوقھما
من وراء اللحم من الحسن لا اختلاف بینھم ولا تباغض قلوبھم قلب رجل واحد یسبحون اللہ بکرۃ وعشیاً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلا گروہ جو داخل ہوگا جنت مین صورت انکی چودہوین رات کے چاند کے مانند ہوگی نہ وہ تہوکینگے اور نہ ناک سنکینگے اور نہ پیخانہ پہرینگے برتن انکے جنت
مین سونیکے ہین اور کنگہیان انکی سونے اور چاندی کے ہین اور انگیٹھیان انکی عود کے ہین اور پسینا انکا مشک ہے ہر ایک کے انمین سے دو بیبیان ہین کہ دکہائی دیتا ہی گودا انکی رانو نکا

گوشت کے باہر سے بسبب کمال حسن کے اُن لوگوں میں اختلاف نہیں ہیں اور نہ عداوت ہے دل اُنکے مانند ایک دل کے ہیں تسبیح کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی صبح اور شام **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ مجامرہم من الالوۃ مجمر بالکسر مفرد ہے مجامر اُسکی جمع ہے اور معنی اُسکے موضع نار میں یعنے انگیٹھی اور مُجمر بضم میم جو چیز کہ انگیٹھے میں جلائی جاوے **عن** سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ مَا يُقِلُّ ظُفُرٌ مِمَّا فِي الْجَنَّةِ بَدَا لَتَزَخْرَفَتْ لَهُ مَا بَيْنَ خَوَافِقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا مِنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ اطَّلَعَ فَبَدَا اَسَاوِرُهُ لَطَمَسَ ضَوْءَ الشَّمْسِ كَمَا تَطْمِسُ الشَّمْسُ ضَوْءَ النُّجُومِ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک ناخون کے برابر اگر ظاہر ہوں جنت کے چیزوں میں سے تو چمکا دیوے جو کچھ کہ آسمان و زمین کے کنارونمیں ہے اور اگر ایک مرد اہل جنت سے جھانکے اور ظاہر ہوں اُسکے کنگن تو مٹا دیں روشنی آفتاب کے جیسے آفتاب مٹا دیتا ہے روشنی تاروں کی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی اس اسناد سے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور روایت کی یحیی بن ایوب نے یہ حدیث یزید بن ابی حبیب سے اور کہا اسمیں عن عمر بن سعد بن ابی وقاص عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم **باب** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِيَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ باب اہل جنت کے کپڑوں کے بیان میں **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كُحْلٌ لَا يَفْنَى شَبَابُهُمْ وَلَا تَبْلَى ثِيَابُهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ جُرد مُرد ہیں کحلی نہیں فنا ہوگی جوانی اُنکی اور نہ پُرانی ہونگے کپڑے اُنکے **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** جُرد وہ شخص ہے کہ اُسکے بدن پر بال نہوں اور مراد اُس سے بغل کے بال اور زیر ناف وغیرہ کے ہیں کہ جسکا نہونا موجب حسن ہے اور مُرد جمع ہے امرد کی امرد وہ کہ ڈاڑھی مونچھ نہ رکھتا ہو اور جوان ہو عالم شباب میں کحلی جمع ہے کحیل کی بمعنے اکحل مراد اُس سے وہ شخص ہے کہ پلکیں اُسکی دراز ہوں اور منبت اُسکے سیاہ گویا بغیر سرمہ لگائی معلوم ہوتا ہی کہ سرمہ لگا ہوا ہے (لمعات) **عن** اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ وَفُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا لَكَمَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَسِيرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تفسیر میں قول الٰہی کے وَفُرُشٍ مَّرْفُوعَةٍ کہ بلندی اُن فرشونکی میں سے آسمان تک ہے پانسو برس کی راہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور بعض اہل العلم نے تفسیر اسکی یوں کی ہے کہ مراد فُرش سے درجات جنت ہیں کہ ایک درجے سے دوسرے درجہ تک اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں **مترجم** علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرش مرفوعۃ علی الاسرہ یعنے بچھونے ہیں کہ بلند پلنگوں پر بچھے ہوئے ہیں اور ایک جماعت نے مفسرین کے کہا ہی کہ ایک دوسرے پر بچھے ہوئے اعلیٰ مرفوع و عالی ہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ مراد فُرش سے عورتیں ہیں اور عرب عورتکو فراش و لباس کہتا ہے بطور استعارہ کے اور مرفوعہ سے مراد ہی رفعت اُنکے حسن و جمال کی کہ نساء دنیا سے اُنکا درجہ بلند ہے چنانچہ آیت لاحقہ یعنے اِنَّا اَنْشَاْنٰهُنَّ اِنْشَاءً اسکی مؤید ہی اسلئے کہ ضمیر ہن کی عورتوں کی طرف راجع ہے اور فرش سے اگر عورتیں مراد لیں تو اضمار قبل الذکر لازم آتا ہے مگر اسکے جواب میں کہا ہی کہ فرش سے اگر بستر مراد لیں تو بھی اضمار قبل الذکر لازم نہیں آتا اسلئے کہ قرینہ فرشوں کا دلالت کرتا ہے عورتوں پر اسلئے کہ وہ محل ہے اُنکا پس اس قرینہ سے اضمار اُسکا جائز ہوا اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مُتَّكِئِيْنَ عَلٰى فُرُشٍ بَطَائِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ اور یہ آیۃ دلالت کرتی ہی او پر دوام کے اول یہ کہ بطائن اُسکے استبرق کے ہیں اور بطائن استر ہی جو اندر ہوتا ہی پھر جب بطائن استبرق کے ہے تو ظہائر اُس سے بہت عمدہ اور بہتر ہے اسلئے کہ ظہائر سے مقصود ہوتا ہی جمال و تزئین اور مراد ہوتی ہے اُسپر مباشرت اور استراحت پھر وہ خواہ مخواہ بطائن سے بہتر ہوتا ہے پس فرمایا باریتعالیٰ نے حال بطاین کا کہ بدرجۂ اولی معلوم ہو جاوے حال ظہائر کا دوسرے یہ کہ معلوم ہوا کہ وہ فرش عالیہ ہیں کہ اُنمیں حشو اور بھرن ہے اور اُسکی بھرن اور بلندی میں آثار مروی ہے منجملہ اُنکے حدیث باب ہے جو رشدین بن سعد سے مروی ہے اور رشدین صاحب مناکیر ہے دارقطنی نے کہا وہ قوی نہیں احمد نے کہا اُسے احتیاط نہیں ہر ایک سے روایت کرتا ہی مگر وہ لا بأس بہ ہے رقاق میں اور کہا انہوں نے کہ امید مجھے کہ وہ صالح الحدیث ہو اور یحیی ابن معین نے کہا لیس بشیٔ اور ابوزرعہ نے کہا ضعیف ہے **باب** مَا جَاءَ فِي صِفَةِ ثِمَارِ الْجَنَّةِ **عن** اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِي بَكْرٍ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَكَرَ سِدْرَةَ الْمُنْتَهٰى قَالَ يَسِيرُ الرَّاكِبُ فِي ظِلِّ الْفَنَنِ مِنْهَا مِائَةَ سَنَةٍ اَوْ يَسْتَظِلُّ بِظِلِّهَا مِائَةُ رَاكِبٍ شَكَّ يَحْيٰى فِيهَا فِرَاشُ الذَّهَبِ كَاَنَّ ثَمَرَهَا الْقِلَالُ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت ابی بکر سے کہا اُنہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا آپنے سدرۃ المنتہی کا اور فرمایا راکب اُسکی شاخوں کے سایہ میں چلا جاوے گا سو برس تک یا فرمایا رہینگے اُسکے سایہ میں سو سوار شک کیا اسمیں یحیی نے اُسپر پتنگے ہیں سونے کے گویا کہ پھل اُسکے مٹکے ہیں بڑے بڑے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** سدرۃ لغت میں بیری کے درخت کو کہتے ہیں منتہے اُسے اسلئے کہا کہ جو چیز اوپر سے اُترتی ہے وہیں ٹھہر جاتی ہے اور نیچے سے جو اوپر چڑھتی ہے وہیں تک منتہی ہوتی ہے اور بعضوں نے کہا کہ منتہے ہوا علم خلق کا وہیں تک اور پوچھا ابن عباس نے کعب سے حال سدرۃ المنتہے کا تو کہا کعب نے وہ ایک درخت ہے اصل عرش

باب صفۃ ثیاب اہل الجنۃ

باب صفۃ ثمار الجنۃ

مین حملۂ عرش کے سر پر منتہے ہوتا ہے علم خلایق کا اُس تک اور اُسکے بعد غیب ہے کہ نہین جانتا اُسکو مگر اللہ تعالے مقاتل نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے کہ حامل ہے زیور کا اہل جنت کی لئے
اور حلونکا اور پہلونکا جمیع الوان سے اگر ایک پتا اُسکا رکہدیا جاوے زمین پر تو روشن کردے اہل زمین کو اور بعض مفسرین نے کہا طُوبیٰ لَہُم وَحُسْنُ مَآب مین طوبیٰ سے یہی شجر پرثمر مراد ہے
چنانچہ ابی امامہ اور ابی ہریرہ اور ابی الدرداء سے مروی ہے کہ وہ ایک درخت ہے جنت مین کہ سایہ کررہا ہے تمام جنتیون کو اور عبید بن عمیر نے کہا وہ درخت ہے جنت عدن مین کہ جڑ اُسکی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کے خانۂ نور کاشانہ مین ہے اور ہر گہر مین جنت کے اور غرفہ مین اُسکے ایک شاخ ہے اور اللہ تعالے نے کوئی رنگ اور رونق نہین پیدا کی کہ اُسمین نپائی جاتی ہو مگر سیاہی اور کوئی
فواکہ اور ثمر نہین پیدا کیا کہ اُسمین موجود نہین اور اُسکے جڑ مین سے دو نہرین بہتی ہین ایک کافور کی اور دوسری سلسبیل اور مقاتل نے کہا اُسکے ہر پتہ مین اتنی وسعت ہے کہ گہیر لیوے ایک
امت کو اور ہر پتہ پر ایک فرشتہ ہے کہ تسبیح کرتا ہے اللہ عزوجل کی بانواع تسبیح اور ابو سعید خدری سے مروی ہے کہ ایکمرد نے پوچہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ طوبیٰ سے کیا مراد ہے فرمایا
آپنے ایک درخت ہے جنت مین کہ سایہ اُسکا سو برس کی راہ تک ہے کپڑے اہل جنت کے اُسی کے گابہون سے نکلتے ہین ابوہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا اُنہون نے کہ جنت مین ایک درخت ہے کہ سوار
اُسکے سایہ مین سو برس تک چلا جاوے اور قطع نکر سکے پڑہو اگر تم چاہو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ سو پہونچی یہ خبر کعب کو اُنہون نے فرمایا کہ سچ کہا قسم ہے اُس پروردگار کی جسنے توراۃ اُتاری موسیٰ پر
اور قرآن محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر اور کہا کہ اگر ایک مرد جوان تین برس کے اونٹنی پر سوار ہو کر چلے تو بڈہا ہو کر گر جاوے مگر اُسکے جڑ کا دورہ پورا نکر سکے اللہ تعالے نے اُسکو اپنے ہاتہ
سے بویا ہے اور اپنی قدرت سے اُسمین روح پہونکی ہے اور شاخین اُسکی فصیل جنت سے باہر نکلے ہوئی ہین جنت مین کوئی نہر نہین جو اُسکے جڑ سے نہ نکلی ہو نام اُسکا طوبیٰ ہے
اللہ عزوجل فرماتا ہے جو چیز تجہ سے مانگین اہل جنت اور فرمایش کرین تو شق ہو جا اور اُنکو نکال کردے سو نکلتے ہین اُسمین سے گہوڑے زین لگی ہوئی اور لجام بندہی ہوئی جیسا جنتی
چاہتا ہے اور نکلتے ہین اُسمین سے اونٹنی مع کجاوہ اور مہار کے جیسا کہ چاہے اور کپڑے جو درخواست کرے جنتی (بغوی)

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَۃِ طَیْرِ الْجَنَّۃِ باب طیور جنت کے بیان مین

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا الْکَوْثَرُ قَالَ ذَاکَ نَھْرٌ اَعْطَانِیْہِ اللّٰہُ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ اَشَدُّ بَیَاضًا مِّنَ اللَّبَنِ وَاَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ فِیْہِ طَیْرٌ اَعْنَاقُھَا کَاَعْنَاقِ الْجُزُرِ قَالَ عُمَرُ اِنَّ ھٰذِہٖ لَنَاعِمَۃٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اٰکِلُھَا اَنْعَمُ مِنْھَا

ترجمہ روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہون نے کہ کسی نے پوچہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کوثر کیا چیز ہے فرمایا آپنے وہ ایک نہر ہے کہ دی ہے مجہے اللہ تعالے نے یعنی جنت مین
پانی اُسکا سفید زیادہ ہے دودہ سے اور شیرین زیادہ شہد سے اُسمین جڑیان ہین کہ گردنین اُنکی اونٹون کی سی ہے عمر نے کہا وہ تو بڑی نعمت مین ہین فرمایا آپنے اُنکے کہانیوالے اُنسے
زیادہ نعمت مین ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عبداللہ بن مسلم بہتیجے ہین ابن شہاب زہری کے **مترجم** قولہ تعالے وَلَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَھُوْنَ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب جی چاہتا
ہے جنتی کا پرندونکے گوشت کہانیکو تو اُسی وقت وہ ممثل ہو جاتا ہے اُسکے سامنے جیسا چاہتا تہا اور کہتے ہین کہ گر پڑتی ہے چڑیا برتن مین جنتی کے اور وہ کہاتا ہے جتنا چاہتا ہے
اُسمین سے پہر وہ زندہ ہو کر اُڑ جاتا ہے (بغوی) اور اللہ جل جلالہ نے ماکولات مین سے آٹہہ چیزونکا کہ جسکو ہم اجمالاً مقدمۂ ابواب مین ذکر کرچکے ہین اور اسمقام مین ہم تفسیر اُسکی تحریر
کرتے ہین چنانچہ پہلے چیز اُنمین سے فاکہہ ہے اللہ تعالے فرماتا ہے وَفَاکِھَۃٍ کَثِیْرَۃٍ لَّا مَقْطُوْعَۃٍ وَّلَا مَمْنُوْعَۃٍ ابن عباس نے فرمایا کہ وہ منقطع اور تمام نہین ہوتا اگر میوہ توڑا جاوے اور کسیکو اُس میوہ
کا لینا مشکل نہین ہوتا اور بعضون نے کہا مقطوع نہین طول زمان سے اور ممنوع نہین بالاثمان یعنے فصل اُسکی تمام نہین ہوتی اور کچہہ قیمت اُسمین نہین لگتے جیسے ثمار دنیا مین
اور وارد ہوا ہے کہ جب توڑ لیا جاتا ہی کچہہ میوہ اُسمین سے فوراً پیدا ہو جاتا ہے بدل اُسکا دونا اُس سے اور مسلم مین جابر سے مروی ہے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہاوینگے اہل
جنت اور پیوینگے اور نہ تہوکینگے اور نہ ہنکینگے اور نہ پیشاب کرینگے کہانا اُنکا ہضم ہو جاویگا ایک ڈکار مین کہ خوشبو اُسکے مثل مشک کے ہے الہام ہوگی اُنکو تسبیح اور تکبیر
جیسے دنیا مین دم آتا جاتا ہے اور حاکم نے اپنی صحیح مین روایت کیا ہے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک یہودی اور اُسنے کہا ای اباالقاسم تم کہتے ہو کہ جنتی جنت مین کہاتے
پیتے ہین اور اپنے لوگون سے وہ یہودی کہتا تہا کہ اگر اقرار کرینگے اسبات کا تو مین اُنسے تقریر کرونگا یعنے آنحضرت سے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی
کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے کہ اہل جنت کو دیا جاویگی ہر ایک کو اُنمین سے قوت سو مردونکی کہانے پینے اور جماع کی سو کہا یہودی نے کہ جو کہاویگا اور پیئیگا ہوگی اُسکو حاجت یعنے بول
و براز کی سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حاجت اُن کی رفع ہوگی اسطرح کہ ایک پسینہ اُنکا بہیگا اُنکے جلد و نمین مثل مشک کے پہر پیٹ اُنکا خالی ہو جاویگا اور لحم طیر سو ابن مسعود
سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تو نظر کریگا جنت کے پرندون کیطرف اور خواہش کریگا تو اُن کی سو اُسی وقت وہ گر پڑیگا تیرے آگے بہونا ہوا (حادی) اور
روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہوویگی ساری زمین قیامت کے دن ایک روٹی کہ تہپکیگا اُسی جبار اپنے ہاتہ مین جیسا کہ تہپکتا ہی ایک تم مین

طیور جنت کا بیان

کا اپنی روٹی سفر مین مہمانی کے لئے اہل جنت کے پہر آیا ایک مرد یہود سے اور اُسنے کہا بارک الرحمن یا ابا القاسم کیا خبر دون مین تمکو اہل جنت کے مہمانی کا قیامت کے دن کہا آپنے ہان کہا اُسنے ہو جاویگی ساری زمین ایک روٹی جیسا کہ حضرت فرما چکے تہے سو دیکہا آپنے اپنے اصحاب کے طرف اور ہنسی یہانتلک کہ کہل گئین کچلیان آپکی پہر کہا اُس یہودی نے کیا خبر دون مین تمکو اُن کے سالن کے کہا بالام اور نون ہے اصحاب نے کہا وہ کیا ہی اُسنے کہا بیل اور مچہلی کہ کہاویگا اُسکے زائد کبد سے ستر ہزار آدمی (متفق علیہ) اور سدر مخضود یعنے جسمین کانٹا نہین گویا کہ چُن ڈالے گئے ہین کانٹے اُسکے یہہ قول ہے ابن عباس اور عکرمہ کا اور حسن نے کہا ہاتہ کو زخمی نہین کرتا ابن کیسان نے کہا اُسمین اذیت نہین اور میوون پر جنت کی غلاف اور چہلکا اور اندر اُسکے گٹہلی گٹھی نہین جیسے کہ دُنیا کے میوون مین ہے بلکہ سب چیز اُسمین ماکول و مشموم و منظور ہے اور قابل اکل اور لائق تلذذ سعید بن جبیر نے کہا ثمار اُسکے مٹکون کے برابر ہین بلکہ اُس سے بڑے اور ابو العالیہ و ضحاک سے مروی ہے کہ نظر کی مسلمانون نے طرف وادی وج کے طائف مین اور پسند آئی اُنکو بیر وہان کے اور آرزو کی اُنہون نے اُسکے مثل کے پس اُتاری اللہ تعالے نے یہ آیۃ فی سدر مخضود و طلح منضود یعنے موز اور طلح کا واحد طلحہ ہے اکثر مفسرین کا یہی قول ہے اور حسن نے کہا وہ موز نہین ہے بلکہ وہ ایک درخت ہے کہ ظل بارد و طیب رکہتا ہی فراء اور ابو عبیدہ نے کہا طلح عرب مین ایک درخت ہے بڑا کہ اُسمین کانٹا ہے اور منضود کے معنے متراکم و تہ بر تہ مسروق نے کہا اشجار جنت سر سے جڑ تک ثمر ہین لائق اکل اور خوشبو ہین جنت کے فرمایا قطوفہا دانیۃ یعنے میوہ اُسکا سہل الوصول ہے کہ جنتے تناول کرلیے اُسی قائما قاعدا مضطجعا اور توڑ لیتا ہے جسطرح چاہتا ہی چنانچہ کہا گیا ہے کہ اصول اُنکے فوقانی ہین اور فروع نیچے لٹکتے ہوے اور پہلے اوقات طعام مین دو وقت بیان فرمائی باریتعالے شانہ نی چنانچہ فرمایا ولہم رزقہم فیہا بکرۃ وعشیا اہل تفسیر نے کہا جنت مین رات نہین کہ بکرہ اور عشی معلوم ہو بلکہ اہل جنت نور مین ہین دائما ولیکن رزق اُنکو دیکے دونون کنارون کے انداز پر اور مقدار پر پہونچتا ہی جیسے متنعمین کے دنیا مین عادت ہے غرض اللہ تعالے نے اُس مقدار کو بکرہ و عشی فرمایا نہ یہہ کہ وہان صبح و شام ہے حقیقۃ اور بعضون نے کہا کہ پہچان لینگے جنتی دنکو پردون کے اُٹھہ جانی سے اور رات کو پردون کے گر جانے سی اور بعضون نے کہا مراد اُس سے رفاہیت عیش اور وسعت رزق ہے کہ جسمین تنگی نہو نہ اوقات مذکورہ اور حسن بصری فرماتی ہین کہ عرب اُس سے افضل کوئی عیش نہین جانتا کہ صبح و شام الطعام طعام ہو اور بکرہ و عشی رزق پاوین پس اللہ تعالے نے جنتیون کو موصوف کیا اسی صفت کے ساتہ اور فرمایا انخل و رمان کہ بیان فیہا فاکہۃ و نخل و رمان مفسرین نے کہا ہے کہ نخل و رمان فواکہ مین داخل نہین ہی اسلئے عطف کیا اُسکا اللہ تعالے نے فاکہہ پر اور بعضون نے کہا ہے اگرچہ یہہ دونون فواکہ مین داخل ہین مگر عطف اُنکا فوائد پر تخصیص و تفضیل کے لئے ہی جیسے عطف جبرئیل و میکائیل کا ملئکہ پر اس آیت مین من کان عدوا للہ وملئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال الغوی ۱۲ اور فرمایا اللہ تعالے نے کہا جاویگا اہل جنت سے كُلُوا وَاشْرَبُوا هَنِيئًا بِمَا أَسْلَفْتُمْ فِي الْأَيَّامِ الْخَالِيَةِ یعنے کہاؤ و پیو گوارا عوض مین اُن عملون کے کہ لئے تمنے ایام ماضیہ مین یعنے دنیا مین یہہ ہے تفسیر اُن آیات کی جنکو ذکر کیا تہا ہمنے مقدمہ ابواب مین

بَابُ مَا جَاءَ فِي صِفَةِ خَيْلِ الْجَنَّةِ باب جیل جنت کے بیان مین **عَنْ** بُرَيْدَةَ أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ خَيْلٍ قَالَ إِنِ اللهُ أَدْخَلَكَ الْجَنَّةَ فَلَا تَشَاءُ أَنْ تُحْمَلَ فِيهَا عَلَى فَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ حَمْرَاءَ تَطِيرُ بِكَ فِي الْجَنَّةِ حَيْثُ شِئْتَ قَالَ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلْ فِي الْجَنَّةِ مِنْ إِبِلٍ قَالَ فَلَمْ يَقُلْ لَهُ مَا قَالَ لِصَاحِبِهِ فَقَالَ إِنْ يُدْخِلْكَ اللهُ الْجَنَّةَ يَكُنْ لَكَ فِيهَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَيْنُكَ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ ایک مرد نے پوچہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا اُسنے یا رسول اللہ کیا جنت مین گہوڑے ہین فرمایا آپنے اگر تجہکو داخل کیا اللہ تعالے نے جنت مین تو جب چاہیگا تو سوار کیا جاویگا گہوڑے پر یاقوت سرخ کے کہ وہ تجہے لیکر اُڑتا پہریگا جنت مین جہان تو چاہیگا کہا راوی نے کہ پہر پوچہا آپسے ایک اور مرد نے کہ یا رسول اللہ آیا جنت مین اونٹ ہین کہا راوی نے پہر جواب نہ دیا آپنے اُسکو جیسے جواب دیا تہا اُسکے صاحب کو یعنے سائل اول کو اور فرمایا اگر داخل کریگا تجہے اللہ تعالے جنت مین ہوگی تیرے لئی جو چیز کہ تیرا جی چاہے اور جس سے تیری آنکہین لذت پاوین **ف** روایت کی ہم سے سوید نے اُنہون نے عبد اللہ بن مبارک سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے علقمہ بن مرثد سے اُنہون نے عبد الرحمن بن سابط سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے اسی کے ہم معنی اور یہہ روایت صحیح تر ہے حدیث مسعودی سے **عَنْ** أَبِي أَيُّوبَ قَالَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي أُحِبُّ الْخَيْلَ أَفِي الْجَنَّةِ خَيْلٌ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ أُدْخِلْتَ الْجَنَّةَ أُتِيتَ بِفَرَسٍ مِنْ يَاقُوتَةٍ لَهُ جَنَاحَانِ فَحُمِلْتَ عَلَيْهِ ثُمَّ طَارَ بِكَ حَيْثُ شِئْتَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک اعرابی اور اُسنے کہا یا رسول اللہ مین دوست رکہتا ہون گہوڑون کو آیا جنت مین گہوڑے ہین فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر داخل کیا جاویگا تو جنت مین تو ملیگا تجہے گہوڑا یاقوت کا کہ اُسکے دو بازو ہین اور سوار کیا جاویگا تو اُسپر پہر وہ تجہے لیکر اُڑیگا جہان تو چاہے **ف** اس حدیث کی اسناد قوی نہین اور نہین

جانتے ہم اسی ابی ایوب کی روایت سے مگر اسی سند سے اور ابو سورہ بھتیجے ہیں ابی ایوب کے اور ضعیف ہیں حدیث میں بہت ضعیف کہا انکو یحیی بن معین نے اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہتے
تھے کہ ابو سورہ یہ منکر الحدیث ہیں روایت کرتے ہیں ایسے مناکیر ابو ایوب سے کہ کوئی متابعت نہیں کرتا انکے راویوں سے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي سِنِّ أَهْلِ الْجَنَّةِ باب اہل جنت کی سن کے

اہل جنت کے سن کا بیان

بیان میں **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَدْخُلُ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ جُرْدًا مُرْدًا مُكَحَّلِيْنَ أَبْنَاءَ ثَلَاثِيْنَ أَوْ ثَلَاثٍ وَّثَلَاثِيْنَ سَنَةً
ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا داخل ہونگے جنت کے لوگ جنت میں کہ بدن پر انکے بال نہونگے اور نہ داڑھی مونچھ ہے سرمہ گون انکھیں انکے بغیر سرمہ
لگائے تیس یا تینتیس برس کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور بعض اصحاب قتادہ نے روایت کی یہ مرسلاً اور مرفوع نکیا اسکو **بَابُ** مَا جَآءَ فِي كَمْ صَفُّ أَهْلِ الْجَنَّةِ **عَنْ** بُرَيْدَةَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَهْلُ الْجَنَّةِ عِشْرُوْنَ وَمِائَةُ صَفٍّ ثَمَانُوْنَ مِنْهَا مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ وَأَرْبَعُوْنَ مِنْ سَائِرِ الْأُمَمِ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت کے لوگ ایک سو بیس صفیں ہیں اسی صفیں ہیں اس امت کی اور چالیس اور امتوں کی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ علقمہ
بن مرثد سے انہوں نے روایت کی سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور بعضوں نے کہا روایت ہے سلیمان بن بریدہ سے انہوں نے روایت کی اپنے باپ سے اور حدیث ابی سنان
کی محارب بن دثار سے حسن ہے اور ابو سنان کا نام ضرار بن مرہ ہے اور ابو سنان شیبانی کا نام سعید بن سنان ہے اور وہ بصری ہیں اور ابو سنان شامی کا نام عیسے بن سنان اور وہ قسملی ہے
عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قُبَّةٍ نَحْوًا مِّنْ أَرْبَعِيْنَ فَقَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَتَرْضَوْنَ
أَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ أَهْلِ الْجَنَّةِ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ أَتَرْضَوْنَ أَنْ تَكُوْنُوْا شَطْرَ أَهْلِ الْجَنَّةِ إِنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا نَفْسٌ
مُّسْلِمَةٌ مَا أَنْتُمْ فِي الشِّرْكِ إِلَّا كَالشَّعْرَةِ الْبَيْضَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَسْوَدِ أَوْ كَالشَّعْرَةِ السَّوْدَاءِ فِي جِلْدِ الثَّوْرِ الْأَحْمَرِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا کہ تھے ہم
نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک خیمہ میں قریب چالیس آدمی کے سو فرمایا ہمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا راضی ہو تم اسپر کہ ہو چوتھائی جنت والوں کے کہا انہوں نے کہ ہاں
فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو تہائی جنت والوں کے کہا صحابہ نے کہ ہاں فرمایا کیا راضی ہو تم کہ ہو نصف جنت والوں کے بیشک جنت میں داخل نہو گا مگر نفس مسلمان اسلئے کہ نہیں ہو
تم اہل شرک کے نسبت مگر اتنے کہ جیسے ایک بال سفید ہو کالے بیل کی کھال پر یا ایک بال سیاہ ہو سرخ بیل کے کھال پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عمران بن

ابواب جنت کا بیان

حصین اور ابی سعید خدری سے بھی روایت ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي صِفَةِ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ باب ابواب جنت کے بیان میں **عَنْ** سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَابُ أُمَّتِي الَّذِي يَدْخُلُوْنَ مِنْهُ الْجَنَّةَ عَرْضُهُ مَسِيْرَةُ الرَّاكِبِ الْمُجَوِّدِ ثَلَاثًا ثُمَّ إِنَّهُمْ لَيُضْغَطُوْنَ عَلَيْهِ حَتّٰى تَكَادُ مَنَاكِبُهُمْ تَزُوْلُ **ترجمہ** روایت ہے
سالم بن عبداللہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وہ دروازہ کہ میری امت داخل ہو گی اُس سے جنت میں چوڑان اسکی برابر ہے راکب مجود کے
سیر کے جو تین دن تک چلا جاوے پھر باوجود اسکے ایسی مزاحمت ہو گی انکو کہ قریب ہے کہ انکے بازو اتر جاویں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور پوچھی میں نے محمد سے یہ حدیث تو نہ پہچانی انہوں
نے اور کہا کہ خالد بن ابی بکر کے بہت منکر روایتیں ہیں کہ سالم بن عبداللہ سے مروی ہیں **بَابُ** مَا جَآءَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ باب بازار جنت کی بیان میں **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ

بازار جنت کا بیان

أَنَّهُ لَقِيَ أَبَا هُرَيْرَةَ فَقَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ أَسْأَلُ اللّٰهَ أَنْ يَّجْمَعَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ فِي سُوْقِ الْجَنَّةِ فَقَالَ سَعِيْدٌ أَفِيْهَا سُوْقٌ قَالَ نَعَمْ أَخْبَرَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ أَهْلَ الْجَنَّةِ إِذَا دَخَلُوْهَا نَزَلُوْا فِيْهَا بِفَضْلِ أَعْمَالِهِمْ ثُمَّ يُؤْذَنُ فِي مِقْدَارِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ مِنْ أَيَّامِ الدُّنْيَا فَيَزُوْرُوْنَ رَبَّهُمْ وَيُبْرِزُ لَهُمْ
عَرْشَهُ وَيَتَبَدّٰى لَهُمْ فِي رَوْضَةٍ مِّنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ فَتُوْضَعُ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ لُؤْلُؤٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ يَاقُوْتٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ زَبَرْجَدٍ وَّمَنَابِرُ مِنْ ذَهَبٍ
وَّمَنَابِرُ مِنْ فِضَّةٍ وَّيَجْلِسُ أَدْنَاهُمْ وَمَا فِيْهِمْ مِّنْ دَنِيٍّ عَلٰى كُثْبَانِ الْمِسْكِ وَالْكَافُوْرِ مَا يُرَوْنَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَرَاسِيِّ بِأَفْضَلَ مِنْهُمْ مَجْلِسًا قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ قُلْتُ
يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ نَرٰى رَبَّنَا قَالَ نَعَمْ هَلْ تَتَمَارَوْنَ مِنْ رُّؤْيَةِ الشَّمْسِ وَالْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ قُلْنَا لَا قَالَ كَذٰلِكَ لَا تَتَمَارَوْنَ فِي رُؤْيَةِ رَبِّكُمْ وَلَا يَبْقٰى فِي
ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ رَجُلٌ إِلَّا حَاضَرَهُ اللّٰهُ مُحَاضَرَةً حَتّٰى يَقُوْلَ لِلرَّجُلِ مِنْهُمْ يَا فُلَانُ بْنَ فُلَانٍ أَتَذْكُرُ يَوْمَ قُلْتَ كَذَا وَكَذَا فَيُذَكِّرُهُ بِبَعْضِ غَدَرَاتِهِ فِي
الدُّنْيَا فَيَقُوْلُ يَا رَبِّ أَفَلَمْ تَغْفِرْ لِي فَيَقُوْلُ بَلٰى فَبِسَعَةِ مَغْفِرَتِي بَلَغْتَ مَنْزِلَتَكَ هٰذِهِ فَبَيْنَا هُمْ عَلٰى ذٰلِكَ غَشِيَتْهُمْ سَحَابَةٌ مِّنْ فَوْقِهِمْ فَأَمْطَرَتْ
عَلَيْهِمْ طِيْبًا لَمْ يَجِدُوْا مِثْلَ رِيْحِهِ شَيْئًا قَطُّ وَيَقُوْلُ رَبُّنَا قُوْمُوْا إِلٰى مَا أَعْدَدْتُ لَكُمْ مِنَ الْكَرَامَةِ فَخُذُوْا مَا اشْتَهَيْتُمْ فَنَأْتِي سُوْقًا قَدْ حَفَّتْ بِهِ الْمَلٰئِكَةُ
فِيْهِ مَا لَمْ تَنْظُرِ الْعُيُوْنُ إِلٰى مِثْلِهِ وَلَمْ تَسْمَعِ الْآذَانُ وَلَمْ يَخْطُرْ عَلَى الْقُلُوْبِ فَيُحْمَلُ إِلَيْنَا مَا اشْتَهَيْنَا لَيْسَ يُبَاعُ فِيْهَا وَلَا يُشْتَرٰى وَفِي ذٰلِكَ السُّوْقِ

اَهْلُ الْجَنَّةِ بَعْضُهُمْ بَعْضًا قَالَ فَيُقْبِلُ الرَّجُلُ ذُو الْمَنْزِلَةِ الْمُرْتَفِعَةِ فَيَلْقَى مَنْ هُوَ دُونَهُ وَمَا فِيهِمْ دَنِيٌّ فَيَرُوعُهُ مَا يَرَى عَلَيْهِ مِنَ اللِّبَاسِ فَمَا يَنْقَضِي آخِرُ حَدِيثِهِ حَتَّى يَتَخَيَّلَ عَلَيْهِ مَا هُوَ أَحْسَنُ مِنْهُ وَذٰلِكَ أَنَّهُ لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ أَنْ يَحْزَنَ فِيهَا ثُمَّ نَنْصَرِفُ إِلَى مَنَازِلِنَا فَتَتَلَقَّانَا أَزْوَاجُنَا فَيَقُلْنَ مَرْحَبًا وَ أَهْلًا لَقَدْ جِئْتَ وَإِنَّ لَكَ مِنَ الْجَمَالِ أَفْضَلَ مِمَّا فَارَقْتَنَا عَلَيْهِ فَنَقُولُ إِنَّا جَالَسْنَا الْيَوْمَ رَبَّنَا الْجَبَّارَ وَيَحِقُّنَا أَنْ نَنْقَلِبَ بِمِثْلِ مَا انْقَلَبْنَا **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ ملے وہ ابوہریرہ سے سو کہا ابوہریرہ نے سوال کرتا ہوں میں اللہ تعالیٰ سے کہ جمع کر دے مجھکو اور تمکو جنت کے بازار میں سو کہا سعید نے کیا جنت میں بازار ہے کہا ابوہریرہ نے ہاں خبر دی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اہل جنت جب داخل ہونگے جنت میں اُترینگے وہاں اپنے اعمال کے موافق پھر پکارے جاوینگے مقدار جمعہ کے ایام دنیا میں سو زیارت کرینگے وہ اپنے رب کی اور ظاہر ہوگا انکو عرش اُسکا اور نظر آویگا وہ انکو ایک باغ میں جنت کے باغوں سے اور رکھے جاوینگے اُنکے لئے منبر نور کے اور منبر موتی کے اور منبر یاقوت کے اور منبر زمرد کے اور منبر سونیکے اور منبر چاندی کے اور بیٹھینگے ادنیٰ درجہ والے اگرچہ اُنمیں ادنیٰ کوئی نہیں ٹیلوں پر مشک اور کافور کے اور نہ خیال کرینگے وہ لوگ کہ کرسی والے اُنسے افضل جگہہ بیٹھے ہیں یعنے کوئی اپنے تئین ادنیٰ سمجھکر محزون نہوگا کہا ابوہریرہ نے عرض کی مینے یا رسول اللہ کیا دیکھینگے ہم اپنے رب کو فرمایا آپنے کہ ہاں بھلا تم کچھ شک کرتے ہو سورج اور چاند کے دیکھنے میں چودھوین رات میں ہمنے عرض کی کہ نہیں فرمایا آپنے ایسا ہی شک نکروگے اپنے پروردگار کے دیکھنے میں اور باقی نرہیگا اُس مجلس میں کوئی مرد کہ روبرو نہو ویگا اُسکے اللہ تعالیٰ بالمشافہ یہانتک کہ فرماویگا کسی مرد کو اُنمیں سے ای فلانی بیٹے فلانی کی تجھے یاد ہے جسدن تونے ایسا ویسا کیا تھا پھر یاد دلاویگا اُسکو بعض گناہ اُسکے جو صادر ہوئے تھے اُس سے دنیا میں سو وہ عرض کریگا کیا تونے مجھے بخش نہیں دیا ای رب میرے تب فرماویگا اللہ تعالیٰ کیون نہیں میری ہی وسعت مغفرت کے سبب سے تو تو اس مرتبہ کو پہونچا سو وہ اسی قیل و قال میں ہونگے کہ ڈھانپ لیگی اُنکو ایک بدلی اوپر سے اور برسیگی اُنپر ایسی خوشبو کہ نپائی ہوگی اُنہون نے اُسکی برابر کوئی بو کبھی اور فرماویگا اُنسے رب ہمارا کہ اُٹھو جاؤ اُس کرامت کیطرف کہ تیار کی ہے مینے واسطے تمہارے سو تم جو چاہو پھر آوینگے ہم ایک بازار میں کہ گھیرے ہوئے ہونگے اُسکو فرشتے اور اُسمین وہ چیزین ہونگی کہ نہین دیکھین اُنکی مثل کبھی آنکھون نے اور نہیں سُنی کانون نے اور نہ خیال آیا اُسکا کسی دلمین سو لائی جاویگی ہمارے پاس جو چیز کہ ہم چاہینگے کہ نہو گی وہان بیع اور نہ شرا اور اُسی بازار میں ملاقات کرینگے بعض جنتی بعض سے فرمایا آپنے پھر متوجہ ہوگا اور ملیگا ایک مرد بلند رتبہ والا اپنے کم درجہ سے اور نہیں ہے اُنمین کوئی کم درجہ والا سو پسند کریگا اور عجیب معلوم ہوگا اُسکو وہ لباس جو بلند رتبہ والے پر ہے سو نہیں پوری ہوگی بات اُسکی کہ ظاہر ہوگا اُسکے بدن پر اُس سے بہتر لباس یعنے جسکی آرزو کی تھی اور یہ اسلئے ہوگا کہ شان نہیں کسی کی کہ غمگین ہو وہان پھر لوٹینگے ہم سب اپنے مکانونکی طرف اور ملاقات کرینگے ہم اپنی بی بیون سے سو کہینگے وہ مرحبا و اہلا تم ہمارے پاس اُس سے بہتر جمال لیکر آئے ہو کہ جسپر جدا ہوئے تھے ہم سے ہم کہینگے مجالست کی ہے ہمنے آج اپنے پروردگار جبار کے ساتھ اور مستحق ہیں ہم کہ ایسا ہی جمال لیکر پھرین جیسا لیکر پھرے ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے **مترجم** قولہ پھر پکارے جاوینگے مقدار پر جمعہ کے الخ یعنے جیسے ہر ہفتہ میں دنیا میں ایکدن جمعہ کا ہوتا ہے اسیطرح اُس اندازہ اور مقدار پر وہاں ہمیشہ وہ ندا و پکار ہوگی اگرچہ جنت میں دن اور رات نہیں اور اسمین فضیلت ہے جمعہ کی اور ترغیب و تحریص ہے اُسکے ادائے حقوق کی سنن و واجبات سے اور حضور صلوٰۃ و جماعات سے وغیرہ ذلک قولہ سو زیارت کرینگے یعنے دیکھینگے اپنے رب کو چشم سر سے جیسا کہ مذہب ہے محدثین اور سلف کا اور باتین کرینگے اُس سے سُنیگا ہر ایک اُنمین کا کلام پاک اُس تعالیٰ شانہ کا حروف اور اصوات کے ساتھ نہ جیسا کہ سمجھ رکھا ہے بعض متکلمین متقشفہ نے یا فلاسفہ قشریہ نے قولہ اگرچہ اُنمیں ادنیٰ کوئی نہیں الخ یعنے اگرچہ تفاوت درجات کا اُنکے درمیان ہے مگر دنی اُنمین کوئی نہیں یعنے خسیس اور بخیل کہ مشتق ہے دنارت سے کہ بمعنے خساست کے ہی قولہ اور نہیں ہے کوئی اُنمین کم درجہ والا یعنے خسیس نہیں **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ لَسُوقًا مَا فِيهَا شِرًى وَلَا بَيْعٌ إِلَّا الصُّوَرُ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ فَإِذَا اشْتَهَى الرَّجُلُ صُورَةً دَخَلَ فِيهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ایک بازار ہے کہ نہیں ہے اُسمین خرید اور نہ فروخت مگر اُسمین تصویرین ہیں مردون اور عورتونکی پھر جب پسند کریگا آدمی کسی صورت کو داخل ہو جاویگا وہ اُسمین یعنے وہی صورت اُسکی ہو جاویگی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي رُؤْيَةِ الرَّبِّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى باب دیدار الٰہی کے بیان میں

عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ فَقَالَ إِنَّكُمْ سَتُعْرَضُونَ عَلَى رَبِّكُمْ فَتَرَوْنَهُ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّونَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَصَلَاةٍ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَقَبْلَ الْغُرُوبِ **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ سے کہا اُنہون نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو نظر کی آپنے چاند کیطرف کہ چودھوین رات کا

تھا اور فرمایا پیش کیے جاؤ گے تم اپنے پروردگار پر سو دیکھو گے تم اسکو جیسا کہ دیکھتے ہو اس چاند کو اور زحمت نہ اُٹھاؤ گی تم اُسکے رویت میں سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہو تم اُس نماز میں کہ قبل طلوع شمس ہے اور اُس نماز میں کہ قبل غروب ہے تو کرو پھر پڑھے آپنے یہ آیت فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ الخ یعنے تسبیح کر تو ساتھ حمد رب اپنے کے قبل طلوع شمس اور قبل غروب کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** قولہ دیکھو گے تم اُسکو جیسا کہ دیکھتے ہو اُس چاند کو یہ تشبیہ ہے فقط اوپر نظر آنے میں اور عدم زحمت میں اور ثابت ہے اس سے فوقیت باریتعالی شانہ کے حقیقةً اور اوپر ہونا اُس خالق اکبر کا جمیع مخلوقات سے جیسا کہ فرمایا اُس تعالے شانہ نے وَيَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ یعنے ڈرتی ہیں فرشتے اپنے رب سے کہ اوپر اُنکے ہی اور وارد ہوا حدیث اوعال میں ثُمَّ اللّٰهُ فَوْقَ ذٰلِكَ یعنے اللہ ہے اوپر ان سب مخلوقات کے اور فرمایا اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ یعنے اُسکی طرف چڑھتے ہیں کلمہ پاک اور عمل صالح کو بلند کرتا ہے وہ اور فرمایا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ یعنے بلکہ اُٹھا لیا اُسے اللہ نے اپنی طرف یعنی عیسے علیہ السلام کو اور کہا حضرت زینب نے زوجنیك الرحمن فوق العرش یعنے نکاح کر دیا میرا تم سے اللہ تعالے نے عرش کے اوپر اور یہی ہے عقیدہ سلف صالحین کا اور ائمہ و محدثین کا اور تمامی کبرائے صالحین کا کہ وہ تعالے شانہ بائن ہے مخلوقات سے بلند ہے موجودات سے مستقر ہی عرش عظیم الشان پر مستوی ہے بذاتہ اُسپر بلند و عالی ہے اور متعالی و برتر نہ مخلوق اُسکے اندر ہے نہ وہ مخلوق کے اندر اور نہیں خلاف کیا اسمیں سوا مگر جہلائے جہمیہ اور سفہائے فلاسفہ نے خذلہم اللہ قولہ سو اگر ہو سکے تم سے کہ مغلوب نہو تم آہ یعنے اگر ہو سکے تم سے کہ مانع نہو تمکو اُسکے ادا سے کوئی چیز تو بجا لاؤ اور ادا کرو اُسکو بجمیع سنن و مستحبات و فرائض و واجبات اور مُراد اُنسے نماز صبح ہے اور عصر کہ اکثر ان وقتوں میں سُستی اور اشتغال دنیوی مانع حضوری جماعت ہوتی ہیں اور پڑھی آپنے یہ آیت کہ اشارہ ہے اسمیں اُسی نماز کیطرف اور مُراد تسبیح سے نماز ہے **عَنْ** صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهٖ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ اِذَا دَخَلَ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ اِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا قَالُوْا اَلَمْ يُبَيِّضْ وُجُوْهَنَا وَيُنَجِّنَا وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالُوْا بَلٰى فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا اَعْطَاهُمْ شَيْئًا اَحَبَّ اِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ اِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے صہیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نے آیہ لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ کی تفسیر میں فرمایا جب داخل ہونگے جنت والی جنت میں پکاریگا ایک پکارنیوالا کہ تمہیں اللہ تعالے کی نزدیک سے ایک چیز اور ملنی والی ہے کہ جسکا وعدہ کیا گیا ہے تو وہ کہینگے کہ کیا نہیں روشن کیا اُسنے ہماری مونہونکو اور نجات دی ہمکو یعنی عذاب قبر سے اور داخل کیا ہمکو جنت میں یعنے ہمیں اب کس چیز کے حاجت ہے تو جواب دینگی پکارنیوالی کہ ہاں یہ کھولا جاویگا پردہ فرمایا آپنے پس قسم ہے اللہ تعالے کی کوئی چیز انکو پیاری نہیں اُس جلشانہ کیطرف نظر کرنیسے **ف** اس حدیث کو مسند اور مرفوع کیا حماد بن سلمہ نے اور روایت کے سلیمان بن مغیرہ نے یہ حدیث ثابت بنانی سی اُنہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سے قول اُنکا **مترجم** آیہ مبارک للذین احسنوا الحسنے وزیادہ یعنے جن لوگوں نے عمل نیک کئے اُنکے لئے ہے حُسنی یعنے جنت اور زیادہ مراد زیادہ سے نظر کرنا ہے وجہہ مبارک پر اُس تعالی و تبارک کے اور یہ حدیث بھی مؤید اسی معنی کی ہے اور یہی قول ہے ایک جماعت اصحاب کا کہ اوسی میں ہیں ابوبکر صدیق اور حذیفہ اور ابوموسی اور عبادہ بن صامت اور یہی قول ہے حسن اور عکرمہ اور عطاء اور مقاتل اور ضحاک اور سدی کا اور ابن عباس سے یہ بھی مروی ہی کہ حُسنے سے مُراد ہے مثل اُسکا جزا سی اور زیادت سے مُراد ہے تضعیف اُسکی دس گنے یا سات سو تک اور مجاہد نے کہا حُسنے حسنہ ہے اور زیادت مغفرت اور رضوان فقیر کہتا ہے کہ قول اول بہت صحیح ہے اور مؤید باحادیث (بغوی) اور بیضاوی نے فرمایا حُسنے صفت ہے مثوبہ کی یعنے تقدیر آیہ یوں ہے لِلَّذِيْنَ اَحْسَنُوا الْمَثُوْبَةُ الْحُسْنٰى اور زیادہ سے مراد ہے وہ زیادتی کہ جو براہ فضل جزا سے زیادہ عنایت ہو جیسا فرمایا اللہ تعالے نے وَيَزِيْدُهُمْ مِنْ فَضْلِهٖ **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مَنْزِلَةً لَمَنْ يَنْظُرُ اِلٰى جِنَانِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَنَعِيْمِهٖ وَخَدَمِهٖ وَسُرُرِهٖ مَسِيْرَةَ اَلْفِ سَنَةٍ وَاَكْرَمُهُمْ عَلَى اللّٰهِ مَنْ يَنْظُرُ اِلٰى وَجْهِهٖ غُدْوَةً وَعَشِيَّةً ثُمَّ قَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جنت میں ادنی درجہ والا وہ ہے کہ نظر کریگا اپنی باغوں اور بیبیوں اور نعمتوں اور خدمتگاروں اور تختوں کی طرف کہ ہیں وہ ہزار برس کے مسافت تک اور سب سے زیادہ بزرگ اللہ کے نزدیک وہ ہوگا کہ نظر کریگا اُس تعالے شانہ کے وجہہ مبارک کیطرف صبح اور شام پھر پڑھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم نے یہ آیت وجوہ یومئذ یعنے بہت سے مونہہ اُسدن تازہ ہیں اپنے رب کیطرف نظر کرنیوالی **ف** اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے اسرائیل سے اُنہوں نے روایت کی ثویر سے اُنہوں نے ابن عمر سے مرفوعاً اور روایت کی یہ عبدالملک بن ابجر نے ثویر سے اُنہوں نے ابن عمر سے موقوفاً اور روایت کی عبید اللہ اشجعی نے سفیان سے اُنہوں نے ثویر سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع نکیا اُسکو روایت کی یہ ہم سے ابوکریب محمد بن علا نے اُنہوں نے عبید اللہ اشجعی سے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے ثویر سے اُنہوں نے مجاہد سے اُنہوں نے ابن عمر سے مانند اُسکے اور مرفوع نکیا اُسکو **مترجم** آیت مبارک کے تفسیر میں ابن عباس نے کہا ناضرہ سی مراد حسنہ ہے یعنی چہرے اُنکے خوبصورت ہیں مجاہد نے کہا

میں سورۃ ابن زید نے کہا ناعمہ مقاتل نے کہا بیض کعلوہا النور سدی نے کہا منعمہ یمان نے کہا منفعۃ فراء نے کہا مشرقۃ بالنعم الی ربھا ناظرۃ ابن عباس اور اکثر مفسرین نے کہا کہ نظر کرینگے وہ اپنے رب کیطرف عیاناً بغیر حجاب کے حسن نے کہا نظر کرینگے وہ اپنے خالق کیطرف اور کیوں نہ تازہ ہوں وہ چہرے کہ دیکھتے ہوں اپنے خالق کو (بغوی) انتہی بعد اسکے ذکر کے بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے وہی حدیث جو اوپر گذری **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تضامون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر وتضامون فی رؤیۃ الشمس قالوا لا قال فانکم سترون ربکم کما ترون القمر لیلۃ البدر لا تضامون فی رؤیتہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا مزاحمت ہوتی ہے تمکو رویت قمر میں چودہوین رات کو یا مزاحمت کیجاتی ہے تمپر رویت شمس میں عرض کی صحابہ نے کہ نہیں فرمایا بیشک دیکھوگے تم اپنے رب کو جیسا کہ دیکھتے ہو چاند چودہوین رات کا نہیں مزاحمت ہوگی اسمین تمکو کسی طرح **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ایسا ہی روایت کیا یحیی بن عیسی اور کئی لوگون نے اعمش سے انہون نے ابی صالح سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی عبداللہ بن ادریس نے اعمش سے انہون نے ابی صالح سے انہون نے ابی سعید سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی ہے یہ ابی سعید سے انہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندون سے مثل اسی حدیث کے اور یہ روایت بھی صحیح ہی **باب** رضای الٰہی کے بیان مین **عن** ابی سعید الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ یقول لاھل الجنۃ یا اھل الجنۃ فیقولون لبیک ربنا وسعدیک فیقول ھل رضیتم فیقولون ما لنا لا نرضی وقد اعطیتنا ما لم تعط احدا من خلقک فیقول انا اعطیکم افضل من ذلک قالوا وای شیء افضل من ذلک قال احل علیکم رضوانی فلا اسخط علیکم ابدا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالی فرماویگا جنت والونکو اے اہل جنت وہ عرض کرینگے لبیک اے رب ہمارے اور سعدیک پھر فرماویگا آیا تم راضی ہو سو وہ عرض کرینگے کیا ہوا ہمکو کہ ہم راضی نہونگے اور تو نے عنایت فرمائی ہمکو ایسی چیز کہ نہیں دی کسیکو اپنی مخلوقات سے سو فرماویگا بار تعالی مین دونگا تمکو اس سے بھی افضل وہ کہینگے کہ وہ کیا چیز ہے جو اس سے افضل ہو فرماویگا اللہ تعالی اُتار تا ہون مین تمپر رضامندی اپنی ایسی کہ ناراض نہونگا مین تمسے کبھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے اللہ جل جلالہ کی ناراضی فسق و فجور اور اسکے نافرمانی سے ہوتی ہے اور مدار اسکا تکلیف شرعی پر ہے اور تکلیف کے ایام تمام ہو گئے پس رضامندی الٰہی ابدی انکے لئے ثابت ہوئی اور نہین ہے یہ مگر فضل اُس تعالی شانہ کا وھو ذو الفضل العظیم اللھم ادخلنا الجنۃ بفضلک وکرمک وارض عنا برحمتک رضاء لا تسخط بعدہ ابدا یا رب العالمین **باب** ما جاء فی ترائی اھل الجنۃ فی الغرف باب غرفونسی دیکھنے مین اہل جنت کے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان اھل الجنۃ لیتراءون فی الغرفۃ کما یتراءون الکوکب الشرقی او الکوکب الغربی الغارب فی الافق او الطالع فی تفاضل الدرجات فقالوا یا رسول اللہ اولئک النبیون قال بلی والذی نفسی بیدہ واقوام امنوا باللہ ورسولہ وصدقوا المرسلین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اہل جنت آپس مین ایکدوسرے کو دیکھینگے غرفون مین جیسے دکھائی دیتا ہے تارہ شرقی یا غربی غروب ہونیوالا کنارہ آسمان مین یا طلوع کرنیوالا تفاضل درجات مین سو عرض کی صحابہ نے کہ یا رسول اللہ وہ لوگ انبیا ہین فرمایا نہین بلکہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہے وہ ایک لوگ ہین کہ ایمان لائی ہین اللہ تعالی پر اور اُسکے رسول پر اور تصدیق کی ہے پیغمبرونکی یعنے مومنین ہین انبیا نہین **ف** یہ حدیث صحیح ہی **مترجم** اس حدیث مین آپنے تشبیہ دی تفاضل درجات کو کہ اسمین ایسا فرق رکھتے ہین کہ جیسے تارہ دور نظر آتا ہے اسیطرح وہ ایک دوسرے کو نظر آتے ہین پہر صفت کی اُس تارہ کی کہ کنارہ شرق مین ہے یا غرب مین اور قریب الغروب ہے یا قریب الطلوع تا کہ دلالت کرے کمال بُعد پر اسلئے کہ دیکھنے والے کی سیر جو تارہ ہے اُسکے بہ نسبت نزدیک ہے اور دُنیا مین کوئی چیز مرئیات مین ابر سے بڑھکر نہین **باب** ما جاء فی خلود اھل الجنۃ واھل النار باب اہل جنت اور اہل نار کے خلود مین **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال یجمع اللہ الناس یوم القیمۃ فی صعید واحد ثم یطلع علیھم رب العالمین فیقول الا یتبع کل انسان ما کانوا یعبدون فیمثل لصاحب الصلیب صلیبہ ولصاحب التصاویر تصاویرہ ولصاحب النار نارہ فیتبعون ما کانوا یعبدون ویبقی المسلمون فیطلع علیھم رب العالمین فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک ونعوذ باللہ منک اللہ ربنا وھذا مکاننا حتی نری ربنا وھو یامرھم ویثبتھم ثم یتواری ثم یطلع فیقول الا تتبعون الناس فیقولون نعوذ باللہ منک نعوذ باللہ منک اللہ ربنا وھذا مکاننا حتی نری ربنا وھو یامرھم ویثبتھم قالوا وھل نراہ یا رسول اللہ قال وھل تضارون فی رؤیۃ القمر لیلۃ البدر قالوا لا یا رسول اللہ قال فانکم لا تضارون فی رؤیتہ تلک الساعۃ ثم یتواری ثم یطلع فیعرفھم

نَفْسَہٗ ثُمَّ یَقُوْلُ اَنَا رَبُّکُمْ فَاتَّبِعُوْنِیْ فَیَقُوْمُ الْمُسْلِمُوْنَ وَیُوْضَعُ الصِّرَاطُ فَیَمُرُّوْنَ عَلَیْہِ مِثْلَ جِیَادِ الْخَیْلِ وَالرِّکَابِ وَقَوْلُھُمْ عَلَیْہِ سَلِّمْ سَلِّمْ وَیَبْقٰی اَھْلُ النَّارِ فَیُطْرَحُ مِنْھُمْ فِیْھَا فَوْجٌ فَیُقَالُ ھَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ ثُمَّ یُطْرَحُ فِیْھَا فَوْجٌ فَیُقَالُ ھَلِ امْتَلَأْتِ فَتَقُوْلُ ھَلْ مِنْ مَّزِیْدٍ حَتّٰی اِذَا اُوْعِبُوْا فِیْھَا وَضَعَ الرَّحْمٰنُ قَدَمَہٗ فِیْھَا وَاُزْوِیَ بَعْضُھَا اِلٰی بَعْضٍ ثُمَّ قَالَ قَطْ قَالَتْ قَطْ قَطْ فَاِذَا اَدْخَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی اَھْلَ الْجَنَّۃِ الْجَنَّۃَ وَاَھْلَ النَّارِ النَّارَ اُتِیَ بِالْمَوْتِ مُلَبَّبًا فَیُوْقَفُ عَلَی السُّوْرِ الَّذِیْ بَیْنَ اَھْلِ الْجَنَّۃِ وَاَھْلِ النَّارِ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ فَیَطَّلِعُوْنَ خَائِفِیْنَ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَھْلَ النَّارِ فَیَطَّلِعُوْنَ مُسْتَبْشِرِیْنَ یَرْجُوْنَ الشَّفَاعَۃَ فَیُقَالُ لِاَھْلِ الْجَنَّۃِ وَلِاَھْلِ النَّارِ ھَلْ تَعْرِفُوْنَ ھٰذَا فَیَقُوْلُوْنَ ھٰؤُلَاۗءِ وَھٰؤُلَاۗءِ قَدْ عَرَفْنَاہُ ھُوَ الْمَوْتُ الَّذِیْ وُکِّلَ بِنَا فَیُضْجَعُ فَیُذْبَحُ ذَبْحًا عَلَی السُّوْرِ ثُمَّ یُقَالُ یَا اَھْلَ الْجَنَّۃِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ وَیَا اَھْلَ النَّارِ خُلُوْدٌ لَا مَوْتَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جمع کریگا اللہ تعالے آدمیون کو قیامت کے دن ایک میدان مین پہر جہانکے گا اُن پر رب العالمین اور فرماویگا کیون نہین چلا جاتا ہی ہر انسان اپنے معبود کے ساتہ پس صورت بنکر آویگی صاحب صلیب کے آگے صلیب اُسکی اور صاحب تصویر کے آگے تصویرین اور صاحب نار کی آگے نار اُسکے یعنے جسکو وہ پوجتے تہی سو ساتہ ہو جاوینگے ہر ایک لوگ جنکو پوجتے تہے اور باقی رہ جاوینگے میدان حشر مین مسلمان سو جہانکیگا اُنپر رب العالمین اور فرماویگا تم کیون نہ ساتہ گئے لوگون کے وہ عرض کرینگے نعوذ باللّٰہ منک نعوذ باللہ منک یعنے اللہ کے پناہ تجہہ سے اللہ کی پناہ تجہہ سے ہمارا معبود تو اللہ ہے اور ہم یہین رہینگے یہانتک کہ دیکہین ہم اپنے ربکو اور وہ حکم کریگا اُنکو اور ثابت قدمی دیگا اُنکو پہر چہپ جاویگا پہر مطلع ہوگا اور فرماویگا تم کیون نہ گئے آدمیون کے ساتہ پہر وہ کہینگے پناہ ہی اللہ کی تجہ سے پناہ ہی اللہ کی تجہہ سے ہمارا معبود تو اللہ ہی ہے اور ہم یہین رہینگے یہانتک کہ دیکہین ہم اپنے رب کو اور وہ حکم کریگا اُنکو اور ثابت قدم رکہیگا اُنکو پوچہا اصحاب نے کہ آیا دیکہینگے ہم اُس تعالے شانہ کو یا رسول اللہ فرمایا آپنے کیا تمپر کچہہ مزاحمت ہوتی ہے چاند کے دیکہنے مین چودہوین رات کو اُنہون نے عرض کیے کہ نہین یا رسول اللہ فرمایا اسیطرح تمکو کچہہ مزاحمت نہوگی اُسکے دیکہنے مین اُسوقت پہر چہپ جاویگا پہر مطلع ہوگا اور معرفت اپنی ذات کے عنایت فرماویگا اُنکو پہر فرماویگا مین ہون رب تمہارا سو میرے ساتہ چلو تب کہڑے ہو جاوینگے مسلمان اور رکہی جاویگی صراط یعنے پشت دوزخ پر سو گذریگا اُسپر ایک گروہ مثل عمدہ گہوڑون کے اور ایک گروہ مثل عمدہ اونٹون کے اور اُنکا یہی کہنا ہوگا اُسپر سلم سلم یعنے سلامت رکہہ سلامت رکہہ اور باقی رہ جاوینگے اہل نار سو ڈالی جاویگی اُنمین کے ایک فوج اُسمین اور کہا جاویگا نار سے کیا تو سیر ہوگئی سو وہ کہیگی کہ اور کچہہ ہے پہر ایک فوج ڈالی جاویگی اُسمین اور کہا جاویگا کیا تو سیر ہوگئی وہ کہیگی کچہہ اور ہے یہانتک کہ جب سب ڈالی جاوینگے اُسمین یعنی جب بہی وہ سیر نہووینگی تو رکہدیویگا اُسمین رحمٰن قدم اپنا اور سمٹ جاویگا ایک ٹکڑا اُسکا دوسرے پر پہر فرماویگا یعنے رحمٰن بس ہے وہ کہیگی بس ہے بس ہے پہر جب داخل کریگا اللہ تعالے اہل جنت کو جنت مین اور اہل نار کو نار مین لاوینگے موت کو کہینچتے ہوئے سو کہڑا کرینگے اُسے اُس دیوار پر کہ اہل جنت اور اہل نار کے بیچمین ہے اور پکارا جاویگا ای جنت والون سو وہ جہانکنے لگینگے ڈر کر پہر پکارا جاویگا ای دوزخ والون سو وہ جہانکنے لگینگے خوش ہوکر امید ہوگی اُنکو شفاعت کی پہر کہا جاویگا اہل جنت اور اہل نار کو تم پہچانتے ہو اسکو تو کہینگے یہی اور وہ بہی کہ ہم نے خوب پہچانا ہے اُسی وہ موت ہے کہ ہم پر موکل تہی سو لٹائی جاویگی وہ اور ذبح کر دیجاویگی ایکبارگی اُس دیوار پر اور منادی کیجاویگی ای اہل جنت تمہین ہمیشہ رہنا ہے جنت مین اور موت نہین اور ای اہل دوزخ تمہین ہمیشہ رہنا ہی دوزخ مین اور موت نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اس حدیث مین بڑے بڑی فوائد مین کہ بعد شرح حدیث تحریر ہونگے قولہ سو جہانکیگا اُنپر رب العالمین اور فرماویگا تم کیون نہ ساتہ گئے لوگون کے الخ اس تجلی اور اطلاع مین دو قول ہین محدثین کے اول کہ یہہ جہانکنے والا ملک ہے نہ مالک الملک اور اسناد جہانکنے کا اللہ کیطرف مجاز ہے گویا مامور کے فعل کو آمر کا فعل فرمایا اسیجو اُنہون نے جواب دیا کہ نعوذ باللہ منک یعنے ہم پناہ مانگتے ہین تجہہ سے اسمین کچہہ اشکال نرہا اور دوسرا قول یہ کہ فرمانی والا اور مطلع خود باری تعالے ہے اور اسمین امتحان مومنین کا منظور ہے اور امتحان کے جواز مین قیامت کے دن تک کچہہ اختلاف نہین چنانچہ نووی نے کہا ہے یہ آخر امتحان ہے مومنین کا پہر جب منظور ہوگا باریتعالی کو کہ مین اپنے معرفت اُنکو عنایت کرون اُسوقت پہچانینگے اور کہینگے کہ تو ہمارا رب ہے اور اُسکے ساتہ چلینگے قولہ اور رکہی جاویگی صراط الخ اسمین ثبوت ہے صراط کا اور مذہب اہل حق کا ہے اثبات اُسکا اور اجماع ہی سلف کا اُسکے اثبات پر اور وہ ایک پل ہے کہ رکہا جاویگا پشت دوزخ پر اور متکلمین وغیرہم نے سلف سے کہا ہی کہ صراط بال سے زیادہ باریک تلوار سے زیادہ تیز ہے قولہ رکہدیگا اسمین رحمٰن قدم اپنا قدم ایک صفت ہے باری تعالے کے معلوم المعنے المجہول الکیف اُسکے لفظ اور معنے پر بلا تشبیہ ایمان ہے مومنین کا اور نہین انکار کیا ان صفتونکا مگر چند افراخ فلاسفہ اور بعض متکلمین مشتہرین نے کہ لازم کرلے جنہون نے اپنے نفسون پر تقلید معتزلہ کی اور چہوڑ دی صراط مستقیم سنت کے اور پڑ گئے ہاویہ جحیم بدعت مین اعاذنا اللہ منہا قولہ لاوینگے موت کو بعض روایات مین ہے کہ موت کو بصورت

دنیا ازرق کے لوٹینگے اور بعد تعریف کے کم کہے جنت کے قریب لینگے قول الٰہی اب درخت تہمین ہمیشہ ہمنا آہی سمیں اثبات خیمہ داہل رکابیے جیسا کہ اعلیٰ سے اہل جنت کو جنت مین اور نہیں خلاف اسمین اہل علم چنانچہ کو تہ ہے
کا اور نہین ثابت ہے خروج کفار و مشرکین کا اسی ہر گز تمام ہوئی شرح حدیث کی اس حدیث مین اثبات ہی کلام الٰہی کا اور معلوم ہوتا ہی کہ وہ کلام ایسے حروف و اصوات سے
مرکب ہے کہ سامعین کو مفہوم ہوتا ہی محض تخیل اور خیال نہین جیسا کہ سمجھا ہے بعض لوگونے اور اہل مین صاحب تصاویر مین وہ لوگ کہ تصاویر و دیا اور انبیا کی تعظیم بجا لاتے
ہین اور اداب عابدانہ انکے سامنے کرتے ہین اور اسیطرح داخل ہین عابدان نار مین اکثر اہل دکن جو محرم مین الاوہ کے گرد گہومتی ہین اور طواف کرتے ہین اور انکے نذر و نیاز منت
کرتے ہین رؤیت الٰہی کے تشبیہ قمر سے دینی مین اثبات ہے مرئی کے فوقیت کا اور ثابت ہے فوقیت باریتعالیٰ کے آیات متکاثرہ اور احادیث متواترة المعنے سے نہین انکار کیا اسکا مگر
افراخ فلاسفہ نے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ یَّرْفَعُهٗ قَالَ اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ اُتِیَ بِالْمَوْتِ کَالْکَبْشِ الْاَمْلَحِ فَیُوْقَفُ بَیْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَیُذْبَحُ وَهُمْ یَنْظُرُوْنَ فَلَوْ
اَنَّ اَحَدًا مَاتَ فَرَحًا لَمَاتَ اَهْلُ الْجَنَّةِ وَلَوْ اَنَّ اَحَدًا مَاتَ حُزْنًا لَمَاتَ اَهْلُ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ مرفوع کرتے تہی وہ اس روایت کو یعنے کہتی تہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے جب ہوگا دن قیامت کا لاوینگے موت کو مانند چیت کبری سے ابہرے کے سو کہڑی کیجاویگی جنت اور دوزخ کے درمیان اور ذبح کیجاویگی اور وہ نظر کرتے ہونگی سو اگر کوئی مرتا
ہوتا اُن دونون خوشی سے تو مر جاتے جنت والے اور اگر کوئی مرتا ہوتا غم سے تو مر جاتے دوزخ والے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت سی آیتین
مثل اسکے کہ جنمین مذکور ہے دیدار الٰہی کا اسطرح کہ دیکہینگے لوگ اپنی پروردگار کو اور مذکور ہے قدم کا اور جو مشابہ ہے ان اشیاء کی یعنے ید و وجہ و ساق و جنب و عین و سمع و بصر
وغیرہ اور مذہب ہے اہل علم کا مثل سفیان ثوری اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ اور ابن مبارک اور وکیع وغیرہم کا یہہ ہے کہ روایت کی انہونے یہ چیزین اور کہا روایت کرتے ہین
ہم ان حدیثونکو اور ایمان لاتی ہین ہم ساتہ انکے اور نہین کہی جاتین یہ صفتین کہ کیسے ہین اور کیونکر ہین اور یہی مختار ہے اہل حدیث کا کہ روایت کیجاوین یہ اشیا جسطرح کہ آئی ہین
اور اسپر ایمان رکہا جاوے اور تفسیر اسکی نہ کیجاوے اور وہم نکیا جاوے اسمین اور نہ کہا جاوے کہ وہ کیسے ہین اور یہی مذہب مختار ہے اہل علم کا کہ گئے ہین اسطرف اور مراد فہم نفس سے جو اور جو کچہہ
حدیث مین مذکور ہوا ہے یہ ہے کہ تجلی کریگا اُنپر **مترجم** قولہ اور روایت کرتے ہین ہم ان حدیثونکو اور ایمان لاتے ہین ہم ساتہ انکے یعنے ایمان لاتی ہین ہم انکے لفظ اور معنے پر اسلئے کہ
یہ الفاظ معلوم المعنے ہین کہ عرب ہمیشہ اپنے لسان مین استعمال کرتا ہے اور عوام اور خواص ہر ایک انکے مفہوم کو بخوبی جانتا ہی اسلئے کہا ہے علمانی کہ یہ آیات و احادیث متشابہ الکیفیت
ہین اور محکم المعنے اور فرق کیف اور معنے مین ظاہر ہے کہ اول اُنمین سے مجہول ہے اور ثانی معلوم اور اگر دونون مجہول ہوتے تو ایمان اُن آیات و احادیث پر ممکن نتہا اسلئے کہ ایمان
فرع ہے معرفت کی پہر معرفت اُس لفظ کی کہ جو واضع نی ایک معنی کے لئے وضع کیا ہی بغیر جاننے معنے کی کچہہ معنی نہین رکہتی اور اگر کیف و معنے دونون مجہول ہوتے تو اوائل سور اور
آیات صفات دونون ایکسان ہوجاتے حالانکہ تصریح کی ہے علمانی کہ اُن دونونمین بون بائن ہے چنانچہ کہا فخر الاسلام بزدوی نے اثبات الید والوجہ حق عندنا لکنہ معلوم باصلہ
ومتشابہ بوصفہ ولا یجوز ابطال الاصل بالعجز عن درک الصفات بالکیف وانما ضلت المعتزلة من ہذا الوجہ فانہم ردوا الاصول لجہلہم بالصفات علی الوجہ المعقول فصاروا معطلة
(کذا فی المنح الازہر شرح الفقہ الاکبر) یعنے اثبات ہاتہ اور مونہہ کا اللہ تعالیٰ کی واسطے حق ہے نزدیک ہمارے لیکن معلوم ہے اصل اُسکی اور متشابہ ہے وصف انکا یعنے کیف اُن کا اور نہین
جایز ہے باطل کرنا اصل کا بسبب عجز کے کیف صفات کے ادراک سے اور گمراہ ہوگئے معتزلہ اسی سبب سے کہ انہونے رد کردیا اصول صفات کو بسبب نجاننی صفتون کے علی وجہ المعقول
اور ہوگئے معطلہ اور ایسا ہی ذکر کیا شمس الائمہ سرخسی نے اور پہر فرمایا واہل السنة والجماعة اثبتوا ما ہو الاصل المعلوم بالنص ای بالآیات القطعیة والدلالات الیقینیة وتوقفوا
فیما ہو المتشابہ وہو الکیفیة ولم یجوزوا الاشتغال بطلب ذلک انتہی یعنی اہل سنت او جماعت نے ثابت کیا اُس اصل کو کہ معلوم ہے ساتہ نص کے یعنے ساتہ آیات قطعیہ کے اور دلالات
یقینیہ کے اور مراد اُس سے معنے معلوم ہے اور توقف کیا اسمین جو متشابہ ہے اور وہ فقط کیفیت ہے اور جایز نہ رکہا اشتغال اسکی طلب مین انتہی اور فرمایا شیخ عبد القادر جیلانی رحمة اللہ
علیہ نے اپنی کتاب غنیة الطالبین مین وہی صفة لازمة لہ ولائقة بہ کالید والوجہ والعین والسمع والبصر والحیوة والقدرة وکونہ خالقا ورازقا ومحییا ومحییا ومیتا موصوفا بہا ولا نخرج
من الکتاب والسنة فقرات الآیة والخبر ونومن بہا فیہا ونکل الکیفیة فی الصفات الی علم اللہ انتہی یعنے یہ صفت یعنی استوا وغیرہ لازم ہی اُسکو اور لایق ہے اُسکے مانند ید و وجہ و
سمع و بصر و حیوة و قدرت کی اور لازم ہے ایسے جیسے لازم ہے انکا خالق و رازق و محیی و ممیت ہونا موصوف ہے وہ ساتہ انکے اور نہ نکالی جاوین کتاب و سنت سے فقرے آیتون اور
حدیثون کے اور ایمان لاتے ہین ہم ساتہ انکے ہیں انکے اور سونپتے ہین ہم کیفیت صفتون کے اللہ پاک کے علم پر انتہی اس قول مین بہی تصریح ہے کہ مفوض بعلم الٰہی فقط کیفیت ہے نہ
لفظ و معنی پس ہمارا ایمان ان دونون پر ہے اور فرمایا امام ابو عبید قاسم بن سلام معاصر امام احمد بن حنبل نے ہذہ احادیث صحاح حملہا اہل الحدیث والفقہاء بعضہم عن بعض ہی عندنا

[illegible]

حق لاشک فیہا ولکن اذا قیل کیف یضحک قلنا لا نفسر ہذا ولا سمعنا احدا یفسرہ (رواہ الذہبی فی کتاب العرش باسنادہ) یعنے یہ احادیث صحیح ہیں روایت کیا انکو اہل حدیث نے اور فقہا نے بعض نے بعض سے اور وہ ہمارے نزدیک حق ہیں یعنے موصوف ہونا باریتعالی کا ان صفات سے کہ ان حدیثون مین مذکور ہے حق ہے کسیطرح کا شک نہین اسمین ولیکن جب کہا جاوے کہ کیونکر ہنستا ہی باریتعالے اور کیا کیفیت ہے اسکی ہنسنے کی کہین گے ہم تفسیر نہین کرتے ہم اسکے اور نہین سنی ہمنے تفسیر اسکے کسی سے کہ کوئی کرتا ہو انتہے اس قول سے معلوم ہوا کہ مراد اس تفسیر سے جو اس مقام مین منع ہی بیان کرنا ہے کیفیت کا اور یہی مراد ہے ترمذی رحمۃ اللہ علیہ کے نہ یہ کہ ترجمہ اسکا نکیا جاوے قولہ اور وہم نکیا جاوے اسمین یعنے کیفیت اسکی جو وہم وخیال مین آوے اس سے تنزیہ باری تعالے کی ضروری ہی اور نفی ان صفات کے اس خیال سے کہ اسمین تشبیہ یا تجسیم لازم آتی ہے ہرگز نچاہئے جیسے کہ سمع وبصر کا اثبات بلا تشبیہ وتکییف کہا جاتا ہی اسیطرح ید ووجہ کا اثبات بلا تشبیہ وتکییف وتجسیم ضرور ہے تعجب ہے ان لوگون سے کہ اثبات سمع وبصر بلا تکلف کرتے ہین اور ثبوت ید ووجہ مین تجسیم سی ڈرتے ہین حالانکہ شارع نے ثبوت ان جمیع صفات کا برابر کیا ہے **بَابُ** مَا جَآءَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ باب گھیرے مین جنت ودوزخ کے ❊

جنت اور دوزخ کے گھیرے کا بیان

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَحُفَّتِ النَّارُ بِالشَّهَوَاتِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا گھیرے گئے جنت ساتھ تکلیفون کے اور گھیرے گئی دوزخ ساتھ شہوتون کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے **مترجم** یعنی جنت عبادات شاقہ اور ریاضات شرعیہ کے بجالانے سے ملتی ہے اور مصائب و بلیات مین اور زہد اور طاعات مین صبر کرنا اسکی تحصیل کے لئے ضروری ہی پہر شہوات نفسانیہ اور تلذذات محرمہ جسمانیہ سی بچے رہنا اسکے طالب کا دستور ہے گویا ان مکارہ کے کانٹی اسکے گرد لگا دیئے گئے ہے جیسی باغ وراغ کے گرد کانٹے لگاتی ہین اسیطرح اتباع شہوات نفسانیہ اور انہماک تلذذات جسمانیہ موجب دخول نار ہی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْجَنَّةَ وَالنَّارَ اَرْسَلَ جِبْرَئِيْلَ اِلَى الْجَنَّةِ فَقَالَ انْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَجَآءَهَا فَنَظَرَ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهِ قَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَانْظُرْ اِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا قَالَ فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَاِذَا هِيَ قَدْ حُفَّتْ بِالْمَكَارِهِ فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خِفْتُ اَنْ لَا يَدْخُلَهَا اَحَدٌ قَالَ اذْهَبْ اِلَى النَّارِ فَانْظُرْ اِلَيْهَا وَاِلٰى مَا اَعْدَدْتُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا فَاِذَا هِيَ يَرْكَبُ بَعْضُهَا بَعْضًا فَرَجَعَ اِلَيْهِ فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَا يَسْمَعُ بِهَا اَحَدٌ فَيَدْخُلُهَا فَاَمَرَ بِهَا فَحُفَّتْ بِالشَّهَوَاتِ فَقَالَ ارْجِعْ اِلَيْهَا فَرَجَعَ اِلَيْهَا فَقَالَ فَوَعِزَّتِكَ لَقَدْ خَشِيْتُ اَنْ لَا يَنْجُوَ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا دَخَلَهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پیدا کیا اللہ تعالی نے جنت کو اور دوزخ کو بہیجا جبرئیل کو جنت کیطرف اور فرمایا نظر کر اسکی طرف اور جو طیار کیا ہی مین نے اسکے رہنے والون کے لئے جنت مین فرمایا آپ نے پہر آئے جبرئیل اور دیکہا اسکو اور جو طیار کیا تہا اللہ تعالی نے اسکے اہل کے لئے اسمین کہا پہر لوٹ کر آئے اللہ کیطرف وعرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنیگا کوئی اسکا حال مگر داخل ہوگا اسمین پہر حکم فرمایا اللہ تعالے نے کہ وہ گھیر دی گئی ساتہ تکلیفون کے پہر فرمایا اللہ تعالی نے پہر جا اسکی طرف اور دیکہو کیا طیار کیا ہے مین نے اسمین اسکے اہل کے لئے فرمایا آپنے پہر گئے جبرئیل اسکیطرف اور دیکہا کہ وہ گہیری ہوئی ہے تکلیفون سے اور لوٹ کر آئے باریتعالی کی طرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی مین خوف کرتا ہون کہ نہ داخل ہوگا اسمین کوئی یعنے ان تکلیفون کے سبب سے جو اسکے گرد ہین پہر فرمایا اللہ تعالے نے یعنے جبرئیل کو جا طرف دوزخ کے اور نظر کر اسکی طرف اور جو طیار کیا ہی مین نے اسکے اہل کے لئے اسمین سو گئے وہ اسطرف اور دیکہا کہ چڑہا جاتا ہی ایک ٹکڑا اسکا دوسرے پر سو لوٹ کر آئے وہ باریتعالی کیطرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیری عزت کی نہ سنیگا اسکا حال کوئی شخص کہ پہر داخل ہو اسمین سو حکم فرمایا اللہ تعالے نے کہ گہیر دی گئی وہ شہوتون سے اور فرمایا اللہ تعالے نے پہر جاؤ اسکیطرف اور وہ پہر گئے اسکیطرف اور عرض کی کہ قسم ہے تیرے عزت کی مین خوف کرتا ہون کہ نہ نجات پاویگا اس سے کوئی شخص مگر یہ کہ داخل ہو جاویگا وہ اسمین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابُ** مَا جَآءَ فِي احْتِجَاجِ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ باب جنت اور نار کے احتجاج مین

جنت اور دوزخ کے احتجاج مین

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجَّتِ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ فَقَالَتِ الْجَنَّةُ يَدْخُلُنِي الضُّعَفَاءُ وَالْمَسَاكِيْنُ وَقَالَتِ النَّارُ يَدْخُلُنِي الْجَبَّارُوْنَ وَالْمُتَكَبِّرُوْنَ فَقَالَ لِلنَّارِ اَنْتِ عَذَابِيْ اَنْتَقِمُ بِكِ مِمَّنْ شِئْتُ وَقَالَ لِلْجَنَّةِ اَنْتِ رَحْمَتِيْ اَرْحَمُ بِكِ مَنْ شِئْتُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تکرار ہوئی جنت اور نار مین سو کہا جنت نے داخل ہونگے مجہ مین ضعیف اور مسکین اور کہا دوزخ نے داخل ہونگے مجہ مین ظالم اور متکبر سو فرمایا اللہ تعالے نے یعنے فیصلہ کر دیا انکے درمیان دوزخ سے کہ تو عذاب میرا ہے بدلا لونگا ساتہ تیرے جس سے چاہون اور فرمایا جنت سے کہ تو رحمت میری ہے رحم کرونگا ساتہ تیرے جسپر چاہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ مَا لِاَدْنٰى اَهْلِ الْجَنَّةِ مِنَ الْكَرَامَةِ باب ادنے جنتی کی ملک وسلطنت کا بیان **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ

الخدری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ادنی اھل الجنۃ الذی لہ ثمانون الف خادم و اثنتان و سبعون زوجۃ و تنصب لہ قبۃ من لؤلؤ و
زبرجد و یاقوت کما بین الجابیۃ الی صنعاء و بھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من مات من اھل الجنۃ من صغیر او کبیر یردون بنی ثلاثین
فی الجنۃ لا یزیدون علیھا ابدا و کذلک اھل النار و بھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان علیھم التیجان ان ادنی لؤلؤۃ منھا لتضیء
ما بین المشرق و المغرب **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ادنی جنتی وہ ہے کہ اسکی اسی ہزار خادم ہیں اور بہتر بیبیاں ہیں اور لگایا جاویگا
اسکے لئے ایک خیمہ موتی اور زمرد اور یاقوت سی جابیہ سے صنعا تک اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو مرتا ہے اہل جنت سے چھوٹا ہو یا بڑا یعنے دنیا میں
ہو جاویگا تینتیس ۳۳ برس کا جنت میں اس سے زیادہ نہونگے کبھی یعنے یہی سن رہیگا اور یہی عمر ہوگی اہل دوزخ کی اور اسی سنادسی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے انپر تاج
ہیں کہ کم سے کم اسمیں موتی ایسا ہے کہ چمک جاوے اُس سے مابین مشرق و مغرب **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہیں جانتے ہم اسے مگر رشدین بن سعد کی روایت سے **عن** ابی سعید الخدری
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المؤمن اذا اشتھی الولد فی الجنۃ کان حملہ و وضعہ و سنہ فی ساعۃ کما یشتھی **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن جب خواہش کریگا ولد کی جنت میں تو حمل اور جننا اور عمر اسکے یعنے برا جنتی کے ہو جاویگا ایک ساعت میں جیسا کہ چاہیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے اور اختلاف کیا ہے اہل علم نے اسمیں سو بعضوں نے کہا کہ جنت میں جماع ہی اولاد نہیں ایسا ہی مروی ہے طاوس اور مجاہد اور ابراہیم نخعی سے اور کہا محمد نے کہا اسحٰق بن ابراہیم نے روایت
میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ جب خواہش کریگا مومن ولد کے جنت میں ہو ویگا ایک ساعت میں جیسا کہ وہ چاہتا ہوگا ولیکن وہ خود نہ چاہیگا اور آرزو نہ کریگا ولد کی کہا محمد نے
اور مروی ہے بواسطہ ابی رزین عقیلی کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اہل جنت کے ولد نہوگا اور ابو صدیق ناجی کا نام بکر بن عمرو ہے اور بکر بن قیس ہے انہیں کہتے ہیں **مترجم** ظاہرا ولد میں کچھ خلاف
نہیں اسلئے کہ جو لوگ اُسکے نفی کرتے ہیں مراد انکی یہی ہے کہ ولد معتاد نہیں جیسے دنیا میں عادت ہے کہ ولد نتیجہ نکاح و جماع ہے اور جو ہونیکے اثبات ولد کیا مراد انکی یہ ہے کہ علی سبیل الشذوذ
اگر کوئی جنتی خواہش کرے تو امکان رکھتا ہی اسلئے کہ جنتیوں کی سب خواہشیں پوری کیجاوینگی اور کسی آرزو میں تاخیر و تاجیل نہوگی **باب** ما جاء فی کلام حور العین
باب حور عین کی کلام شیرین کے بیان میں **عن** علی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان فی الجنۃ لمجتمعا للحور العین یرفعن باصوات لم یسمع
الخلائق مثلھا یقلن نحن الخالدات فلا نبید و نحن الناعمات فلا نبأس و نحن الراضیات فلا نسخط طوبی لمن کان لنا و کنا لہ **ترجمہ** روایت ہے حضرت
علی کرم اللہ وجہہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جنت میں حور عین جمع ہوتی ہیں اور آواز بلند کرتی ہیں کہ خلائق نے کبھی ویسی آواز نہیں سنی کہتے ہیں ہم ہمیشہ رہنے والی
ہیں کبھی فنا ہونیوالی نہیں اور ہم ناز و نعمت میں رہنے والی ہیں کبھی تکلیف اٹھانیوالی نہیں اور ہم اپنے شوہروں سے راضی رہنے والی ہیں کبھی ناراض ہونیوالی نہیں مبارکباد ہی جو
ہمارے لئے ہو اور ہم اُسکے لئے ہوں **ف** اس باب میں ابی ہریرہ اور ابی سعید اور انس سے بھی روایت ہے حدیث علی کی غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جیسے حور عین
کی صورت ظاہر موزون اور حسین ہے ویسی طبیعت بھی انکی کمال موزون ہے اور نہایت فصاحت خیز بلاغت انگیز کہ تھوڑا سا کلام انکا جو انکا منقول ہوا عجیب قوافی اور
اسجاع سی بھرا ہوا ہے اگرچہ شعر نہیں مگر وزن شاعرانہ ہے اور انکا یہ فرمانا مجاز نہیں بلکہ محققانہ ہے ناز پروردگی اور خلود میں دعوی انہیں کا سچا ہے اور مبارکباد کا مستحق ہونا
انہیں کیلئے اچھا ہی ہے حالات بی فنا اور ناعمات سے عنا **باب** ما جاء فی صفۃ انھار الجنۃ باب انہار جنت کے بیان میں **عن** معاویۃ عن النبی صلی اللہ
علیہ وسلم قال ان فی الجنۃ بحر الماء و بحر العسل و بحر اللبن و بحر الخمر ثم تشقق الانھار بعد **ترجمہ** روایت ہے معاویہ کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت میں دریا ہے
پانی کا اور دریا ہے شہد کا اور دریا ہے دودہ کا اور دریا ہے شراب کا پھر نکلتی ہیں نہریں اسکے بعد یا نکلیں گے جب جنتی جنت میں داخل ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور حکیم
بن معاویہ وہ والد ہیں بہز کے **مترجم** یعنے ابھی تو یہ بمنزلہ دریا کے چاروں بھرے ہیں جب جنتی جنت میں جائینگے تبھی نہریں بٹینگی کہ ہر ایک کے گھر میں ایک نہر ہوگی **عن**
انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سأل اللہ الجنۃ ثلاث مرات قالت الجنۃ اللھم ادخلہ الجنۃ و من استجار من النار
ثلاث مرات قالت النار اللھم اجرہ من النار **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنی مانگی اللہ تعالے سے جنت تین بار کہتی ہے جنت یا اللہ
داخل کر اسکو جنت میں اور جسنی پناہ مانگی دوزخ سی تین بار کہتی ہے دوزخ یا اللہ پناہ دے اسکو دوزخ سی **ف** اسی طرح روایت کی یہ یونس نے ابی اسحٰق سے انہوں نے ابن برید بن
مریم سے انہوں نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہوئی ابی اسحٰق سے انہوں نے روایت کی برید بن ابی مریم سی انہوں نے انس بن مالک سے قول انکا

مترجم اس حدیث میں فضیلت ہے تین کی اعداد میں سے اور معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک نصاب کامل ہے گنتی میں کہ مرتب ہوتی ہیں اس پر فوائد معتد بہا اور ترغیب و تحریض ہے جنت کی طلب کرنے پر اور دوزخ سے پناہ مانگنے پر اور معلوم ہوتا ہے کہ جنت اور دوزخ عقل و فہم رکھتے ہیں اور یہی مذہب صحیح ہے کہ ثابت ہے احادیث صحیحہ سے اور معلوم ہوتا ہے کہ جیسے صالحین مشتاق جنت ہیں ویسے ہی جنت بھی مشتاق صالحین ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثلاثة على كثبان المسك اراه قال يوم القيمة يغبطهم الاولون والاخرون رجل ينادي بالصلوة الخمس في كل يوم وليلة ورجل يؤم قوما وهم به راضون وعبد ادى حق الله وحق مواليه **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں کہ مشک کے ٹیلوں پر ہونگے کہا راوی نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا آپ نے قیامت کے دن کہ رشک کرینگے ان پر اگلے اور پچھلے ایک وہ مرد کہ اذان دیتا ہے نماز پنجگانہ کی ہر رات اور دن میں دوسرے وہ مرد کہ امامت کرے ایک قوم کی اور وہ اس سے راضی ہوں تیسرے وہ غلام کہ ادا کرے حق اللہ کا اور حق اپنے آقاؤں کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان ثوری کی روایت سے اور ابو الیقظان کا نام عثمان بن عمیر ہے اور انکو ابن قیس بھی کہتے ہیں **عن** عبد الله بن مسعود يرفعه قال ثلثة يحبهم الله عز وجل رجل قام من الليل يتلو كتاب الله ورجل تصدق صدقة بيمينه يخفيها قال اراه من شماله ورجل كان في سرية فانهزم اصحابه فاستقبل العدو **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے مرفوع کرتے تھے وہ اس حدیث کو یعنے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخص ہیں دوست رکھتا ہے انکو اللہ عز وجل ایک وہ مرد کہ کھڑا ہو رات کو تلاوت کرتا ہے قرآن کی دوسرے وہ کہ صدقہ دیتا ہے داہنے ہاتھ سے اور چھپاتا ہے اسے کہا راوی نے گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا اپنے بائیں ہاتھ سے تیسرے وہ مرد کہ ایک چھوٹے لشکر میں تھا اور شکست کھائی اصحاب اسکے نے اور اسنے مقابلہ کیا دشمن کا یعنے اکیلے **ف** یہ حدیث غریب ہے غیر محفوظ ہے اس سند سے اور صحیح وہ ہے جو روایت کی شعبہ وغیرہ نے منصور سے انہوں نے ربعی بن حراش سے انہوں نے زید بن ظبیان سے انہوں نے ابی ذر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو بکر بن عیاش کثیر الغلط ہیں **مترجم** سریہ ایک ٹکڑی ہے بڑے لشکر میں کی جسے جیش کہتے ہیں انتہائی عدد اسکا چار سو تک ہے جمع اسکی سرایا ہے سمے ہوا وہ اس نام سے اسلئے کہ وہ خلاصہ لشکر ہے اور چنا ہوا ان میں کا عرب کہتا ہے السری النفیس والسر خلاصة الشئ اور جو بعض اہل لغت نے کہا ہے وہ بھیجا جاتا ہے سرا یعنے خفیة اسلئے اسے سریہ کہا ہے سو یہ غلط ہے اسلئے کہ سر جو بمعنے اخفا ہے وہ مضاعف ہے اور سریہ ناقص ہے ہفت اقسام میں سے پس اشتقاق اسکا سر سے باطل ہے قولہ اور چھپاتا ہے اپنے بائیں ہاتھ سے مراد اس سے چھپانا اس شخص سے ہے کہ جو بائیں طرف ہے یا مبالغہ ہے کمال اخفا میں **عن** ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يوشك الفرات يحسر عن كنز من الذهب فمن حضره فلا يأخذ منه شيئا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے قریب ہے کہ کھولیگا فرات ایک خزانہ سونے کا پھر جو حاضر ہو اسپر نہ لے اس میں سے کچھ **ف** یہ حدیث صحیح ہے روایت کی ہم سے ابو سعید اشج نے انہوں نے عقبہ بن خالد سے انہوں نے عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے ابی الزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر یہ کہ انہوں نے اپنی روایت میں کہا يحسر عن جبل من ذهب یعنے کھولدیگا فرات ایک پہاڑ سونے کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابي ذر عن النبي صلى الله عليه وسلم قال ثلثة يحبهم الله وثلاثة يبغضهم فاما الذين يحبهم الله فرجل اتى قوما فسألهم بالله ولم يسألهم لقرابة بينه وبينهم فمنعوه فتخلف رجل باعيانهم فاعطاه سرا لا يعلم بعطيته الا الله والذي اعطاه وقوم ساروا ليلتهم حتى اذا كان النوم احب اليهم مما يعدل به فوضعوا رؤسهم فقام يتملقني ويتلو اياتي ورجل كان في سرية فلقي العدو فهزموا فاقبل بصدره حتى يقتل او يفتح له والثلاثة الذين يبغضهم الله الشيخ الزاني والفقير المختال والغني الظلوم **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخص ہیں کہ دوست رکھتا ہے انکو اللہ عز وجل اور تین شخص ہیں کہ دشمن رکھتا ہے انکو اللہ عز وجل سو جن لوگوں کو دوست رکھتا ہے انمیں پہلا وہ مرد ہے کہ ایک سائل آیا کسی قوم کے پاس اور سوال کیا بواسطہ خدا تعالی کے اور نہیں سوال کیا بواسطہ کسی قرابت کے جو اسکی اور قوم کے بیچ میں ہو سو نہ دیا قوم نے اسے کچھ تب پیچھے پھرا ایک شخص انمیں سے اور دیا اس سائل کو ایسا چھپا کر کہ نہ جانا اسکی عطیہ کو مگر اللہ تعالی نے یا اسنے کہ جسکو دیا اور دوسرا وہ شخص کہ ایک قوم میں ہے اور چلی وہ قوم رات کو یہانتک کہ جب نیند انکو پیاری ہوئی ان چیزوں سے کہ جو نیند کے برابر ہیں اور رکھے انہوں نے سر اپنے کھڑا ہوا وہ شخص اور عاجزی اور چاپلوسی کرنے لگا میرے اور پڑھنے لگا میری آیتیں اور تیسرا وہ مرد کہ لشکر میں تھا اور مقابلہ ہوا عدو کا اور شکست کھائی لشکر نے سو وہ سینہ سپر ہوا دشمن کے مقابل میں کہ قتل کیا جاوے یا کہ فتح ہو اسکے ہاتھ پر اور وہ تین شخص کہ دشمن رکھتا ہے انکو اللہ تعالی پہلا بوڑھا زانی دوسرا فقیر متکبر تیسرا غنی ظالم **ف** روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے شعبہ سے مانند اسکی یہ حدیث صحیح ہے

یہاں بھی تقدیر کلام ہے یعنے دوست کا ۱۲

اور ایسی ہے روایت کی شیبان نے منصور سے مانند اسکے اور صحیح تر ہے ابی بکر بن عیاش کے روایت سے **مترجم** مولف رحمہ اللہ علیہ نے اگرچہ چند احادیث متفرقہ اسبابین ذکر کئے مگر منعقد کیا تہا
اسباب کو انہار جنت کے بیانمین اور انہار منجملہ مشروبات ہین پس تفسیر مشروبات کی حسب اجمال مقدمۂ سابق مذکور ہوتی ہے قولہ تعالے تجری من تحتہا الانہار یعنے بہتی ہین نیچے
اُن باغون کے نہرین ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ انہار جنت بہتی ہین جبال مسک کے نیچے سی اور انہار جمع ہی نہر کی اور وہ مجری ہی واسع جدول سے
زیادہ اور بحر سے کم مانند نیل اور فرات کی اور مراد جریان انہار سی جریان اُنکے پانیونکا ہی اور اسناد جریان کا انہار کیطرف مجاز ہے مسروق سے مروی ہے کہ وہ بغیر اخدود کی بہتی
ہین یعنے پانی اُنکا زمین سے اونچا بہتا ہے نہ گڑہے کی اندر اور بیضاوی نے فرمایا ہی تجری من تحت اشجارہا یعنے مضاف اسجگہہ محذوف ہے مراد یہ ہے کہ بہتی ہین نہرین جنات کے درختون
کے نیچے سے انتہی یا تقدیر عبارت یہ ہے کہ من تحت اہلہا یعنے بہتی ہین نہرین جنت والون کے حکم پر جیسے فرمایا اللہ تعالی نے ناقلا عن فرعون ہذہ الانہار تجری من تحتی ای بامری
اور نہر اصل لغت مین وسعت اور ضیا کو کہتے ہین چنانچہ نہار اُسی سے مشتق ہی اسلیئے نہر کو نہر کہا بسبب کمال وسعت اور صفائی آب کے قولہ تعالی فیہا انہار من ماء غیر آسن یعنے
اُسمین نہرین ہین پانی سے جو بگڑا اور سڑا نہین لفظ آسن بعضون نے بمد اور بعضون نے بقصر پڑہا ہے مصدر اُسکا اسون ہے اور اسن اور اجون دونون بمعنی تغیر وارد ہوئی ہین اَثر
یعنے آجن مراد اُس سے متغیر اللون منتن الریح ہی قولہ تعالے وانہار من لبن لم یتغیر طعمہ یعنے نہرین ہین دودہ کی کہ نہین بدلا مزہ اُنکا یعنے محفوظ ہے وہ پہٹ جانی سی اور دہی
ہو جانی سے اور مٹہا بن جانی سے قولہ تعالی وانہار من خمر لذۃ للشاربین یعنے اور نہرین ہین شراب سے کہ لذت ہے پینے والون کے لئے انتہی اور لذت اگرچہ مصدر ہے مگر محمول کیا
اُسکو کمال مبالغہ کے واسطی اور بیان فرمایا کمال تباین اُسکا خمور دنیا سی اسلئی کہ خمور دنیا کراہت مالل اور ریح منتنہ رکہتی ہین بدمزہ بدبودار ہوتی ہین اور اگر سکر مقصود نہو تو کبہی
کوئی اُسکا استعمال نکرے بخلاف خمر جنت کی کہ کمال لذت اور خوش مزگی سی ممتاز ہین ور سکر اور خمار سی بے نیاز اور لفظ لذت کو بعضون نے مرفوع پڑہا ہی اسلئے کہ صفت ہی
انہار کی اور بعضون نے منصوب اسلئی کہ علت ہے جیسے ضربتہ تادیبا قولہ وانہار من عسل مصفی یعنے اور نہرین ہین عسل مصفی سی کہ صاف ہے و پاک ہے موم سے اور فضلات نحل وغیرہ سے
اور محفوظ ہی گرد و غبار سی اور مصئون ہے خس و خار سی نہین ڈالا اُسمین کسی نے ہاتہ اپنا اور نہین ہا کول و مشروب ہوا کسی آکل و شارب کا اور ان چار چیزون کو بضمن انہار بیان فرمایا
کہ دلالت ہو کمال ضیا اور صفا پر اور دلیل ہو اُسکے وفور و تکاثر کے اسلئے کہ جریان موجب صفا و نور ہے جیسے کہ مستلزم تکاثر و وفور قولہ تعالی یفجرونہا تفجیرا سابق مین اُسکو جیسا
حق ہے بہانے کا بغوی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا کہینچ لیجاتے ہین اُنکو جہان چاہتے ہین اپنے منازل اور قصور مین یعنے وہ نہرین جنتیون کے اختیار مین ہین جیسے کہ ناقہ مہاردار
قاید کے اختیار مین ہے قولہ تعالی فیہا عین جاریۃ یعنے اُسمین نہر ہے بہنی والی یعنے ہمیشہ بہتی ہے کہ منقطع نہین ہوتا جریان اُسکا قولہ تعالے وماء مسکوب یعنی مصبوب یعنے پانی بہایا
گیا کہ بہتا ہے دائما بغیر اخدود کے موقوف نہین ہوتا بہنا اُسکا گویا بطور چادر کے اوپر سے گر رہا ہے نہین ٹوٹتا سلسلہ اُسکا قولہ تعالی عینا فیہا تسمی سلسبیلا یعنے ایک نہر ہی اُسمین
کہ نام ہے اُسکا سلسبیل قتادہ نے فرمایا گویا وہ سلسلہ ہے کہ مطیع و منقاد ہے جنتیون کے پہیرتے ہین اُسے جسطرف چاہتے ہین مجاہد نے کہا حدیدۃ الجریۃ یعنے تیز بہنے والی ابو العالیہ اور
مقاتل بن حیان نے کہا سلسبیل اُسے اسلئے کہا کہ سیلان ہوتا ہی اُسکا راستون مین جنتون کے اور اُنکے مکانون مین یعنے مثل سیل کے بہتے ہی نہایت دور سی منبع اسکا اصل عرش سے
جنت عدن مین بہتی ہے اہل جنان کیطرف اور مشروب ہے وہ اہل جنت کے برودت اُسکی کافور کے ہی اور مزہ زنجبیل کا اور بو مسک کے زجاج نے کہا وہ موسوم بسلسبیل اسلئی ہوئی کہ پانی
اُسکا غایت سلاست مین ہے کہ نہین ٹوٹتا سلسلہ اُسکا حلق مین اُترنی کے وقت یعنے بکمال آسانی نہایت خوشگواری گلو مین اُترتا ہے اور تسمیہ بمعنے توصیف ہے اسلئے کہ اکثر علماء قایل ہین
کہ سلسبیل صفت ہے اسم نہین (بغوی) قولہ تعالے ومزاجہ من تسنیم اور ملونی اُسکی تسنیم سے ہی انتہی اور تسنیم سینام سے مشتق ہے اُسی سے سنام بعیر یعنے کوہان اونٹ کا کہ اُسکے اعضا مین سب سے
زیادہ بلند ہے اسلیئے بعضے مفسرین نے کہا ہے کہ وہ ایک نہر ہے کہ ہوا مین بہتی ہے بلند اور جنتیون کے غرفون اور منازل مین انصباب اُسکا ہوتا ہے حسب خواہش اُنکے اور اسیطرح اوانی
اور ظروف مین اہل جنت کے علے قدر ملئہا پانی اُسکا اُترتا ہے پہر جب وہ بہر جاتے ہین ٹہیر جاتا ہے یہ مضمون ہے قتادہ کے قول کا اور ضحاک نے کہا وہ ایک اشرف شراب ہے ابن مسعود اور
ابن عباس نے کہا وہ خالص ہے مقربین کے لئے کہ وہ اُسکو بغیر ملونی کے پیتے ہین اور سائر اہل جنت اُسے مثل گلاب و کیوڑے کے اور مشروبات مین ملا کر استعمال کرتے ہین قولہ تعالی
وکاس من معین یعنے پیالہ ہے شراب جاری سے کہ جسکی نہرین بہتی ہین اور وہ دنان و خم مین دہرا ہوا نہین کہ کیڑے پڑین اور بسبب تمدد زمان سڑین اور پینے والون کو اُس سے بدبو آوے
اور طبیعت متنفر ہو جاوے بلکہ بسبب جریان کے کمال صفائی اور نظافت اُسمین ہے اور شارب اُسکا صداع غول اور سکر و نزف سے مبرا ہے اور غفلت اور غلیان اور بیہوشی اور ہزیان
سے معرا قولہ تعالے یشربون من کاس کان مزاجہا کافورا یعنے پئینگے ابرار اُس پیالہ سے کہ مزاج اُسکا کافور ہے انتہے قتادہ نے کہا ملایا جاویگا اُسمین کافور اور مہر لگائی جاویگی

اُسمین مسک کے عکرمہ نے کہا مزاج سی اُسکا مزہ مراد ہی اہل معانی نے کہا کہ بیاض اُسکی مثل کافور کے ہی او طیب ہے اور برودت اسلئے کہ کافور منجملہ شربات ہین جسکو اللہ تعالی نے
فرمایا حتی اذا جعلہ نارًا یعنے آگ پر یہ مضمون ہے مقاتل کے قول کا اور مجاہد نی کہا خوشبو اُسمین کافور کی ملائی جاویگی ابن کیسان نے کہا مطیّب کیا ہی اُسکو کافور و مسک و زنجبیل سے
عطا اور کلبی نے کہا کافور نام ہے ایک چشمہ آب کا جنت مین (بغوی) قولہ تعالی ویسقون فیہا کأسًا کان مزاجہا زنجبیلًا یعنے پلایا جاوےگا انکو وہ پیالہ کہ مزاج اسکا زنجبیل ہے
اور زنجبیل مہیج ہے طبایع کے طرف جماع کی اور حرارت پیدا کرتی ہے اور نعوظ لاتی ہے اور گرم کرتی ہے امزجہ باردہ کو اور ازعاج اور ہیجان زیادہ کرتی ہے اور شوق اور طرب لاتی ہے
اور عرب اُسکو اپنے خوشبویون اور قہوون مین استعمال کرتا ہے سو وعدہ کیا رزاق حقیقی نے کہ ملائی جاویگی وہ جنت مین مقاتل نے کہا وہ زنجبیل دنیا سی مشابہ نہین ابن عباس نے
کہا جو کچھ کہ اللہ تعالے نے ذکر کیا ہے قرآن مین جنت کے چیزونکا اور نام لیا ہے اُسکا اُسکی مثل دنیا مین کوئی شی نہین اور بعضون نے کہا وہ ایک نہر ہے جنت مین کہ پایا جاتا ہی اُسمین مزہ
زنجبیل کا قتادہ نے کہا کہ مقربین اُسکو صرفًا استعمال کرینگے اور سائر اہل جنت بطور ملونی کے جیسا کہ ذکر کیا ہمنے تسنیم مین قولہ تعالی وسقیہم ربہم شرابًا طہورًا یعنے پلایا اُنکو اُنکے رب نے شراب
طہور یعنے پاک و صاف و مطہر کہ اپنے شارب تک کو اخلاق ردیہ اور عادات قبیحہ سے پاک کردی اور قلب و روح مین ایک طہارت ابدی اور نظافت سرمدی بخشے اور طبایع مین نشہ محبت
آلٰہی اور مودت نامتناہی پیدا کرے دماغ مین جلا اور طبیعت مین لینت اور حسن خو کا سبب ہو مدہ مین جا کر مولد نجاسات و اقذار نہو بلکہ موجد قوی و انوار ہو مفسرین نی کہا ہے
کہ متدنس نہین کیا اُسکو ایدی اور ارجل نے مثل خمر دنیا کی ابو قلابہ اور ابراہیم نے کہا ہے کہ بطن مین جا کر بول نجس نہین ہوتا بلکہ پسینا ہو جاتا ہے کہ خوشبو اُسکی مثل مسک کے ہے
اور عادات اہل جنت کی یہ ہے کہ پہلے وہ طعام تناول فرماتے ہین اور جب اُس سے فارغ ہوتی ہین شراب طہور پلائی جاتی ہین کہ بطون اُنکے پاکیزہ ہو جاتے ہین اور وہ کہانا ایک پسینا
خوشبودار ہو کر اُنکی جلود سے بہہ جاتا ہے اور پیٹ اُنکا لگ جاتا ہے اور شہوت عود کرتی ہی مقاتل نے کہا ہی وہ ایک نہر ہے باب جنت پر جسنی اُسمین سے پیا اللہ تعالے نی اُسکی دل سے
بغض و حسد اور غل و غش نکال لیا قولہ تعالی یسقون من رحیق مختوم ختامہ مسک یعنے پلائے جاوینگے شراب صاف کہ اُسپر مہر ہے مسک کے انتہی رحیق خمر صافی طیب ہے مقاتل نے
کہا خمر بیضا یعنے سفید مختوم یعنے مُہر لگایا ہوا ہے تا کہ کسیکا ہاتہ اُسمین نہ لگی اور تصرف غیر سی بالکل محفوظ رہے جیسے کہ سلاطین و امرا کی توردون اور صراحیون پر اُنکے داروغہ
معتبر مُہر لگاتی ہین کہ وہ اُنکے سامنے کہولی جاتی ہے مجاہد نے کہا مختوم سے مراد مُطیّن ہے ختام یعنے طین کہ جسپر مُہر لگائی جاویگی مسک ہے ابن زید نی کہا ختام اُسکا اہل دنیا کی نزدیک
طین ہے اور بارگاہ آلٰہی مین مسک ہے ابن مسعود نے کہا مختوم ختامہ مسک سے یہ مراد ہے کہ اخیر مین اُسکے مزہ مسک کا سا آجاتا ہے یعنے ختام سے ختم اُسکا مراد ہے قتادہ نی کہا آمیز
کافور ملا کر مسک کے مُہر لگا دیتی ہین اور قراءت عامہ ختامہ ہی بہ تقدیم تا اور کسائی نے خاتمہ پڑہا ہے بہ تقدیم الف اور یہی قراءت ہی علی اور علقمہ کی اور معنی اُن دونون کے ایک ہین جیسے
عرب کہتا ہی فلان کریم الطابع والطباع اور خاتم اور ختام آخر ہر شئے کا انتہے یہ ہی تفسیر اُن آیتون کی کہ ذکر کی تہین ہمنی مقدمہ ابواب مین بحمد اللہ والمنۃ کہ تمام ہوا بیان جنت
کا اللہ تعالی مؤلف کتاب کے ساتہ جمیع احباب اِس فقیر کو جنت مین پہونچا دی اور عذاب دوزخ سی بچاوے اور سائر مومنین و مسلمین کو اس نعمت ابدیت سے سرفراز فرماوی آمین
یارب العالمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَبْوَابُ صِفَةِ جَهَنَّمَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہین بیان مین جہنم کے جو وارد ہوئی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مترجم مقدمہ صاحب نہایہ نی کہا ہے کہ جہنم لفظ
عجمی ہی اور بعضون نے کہا عربی ہے موسوم ہوا وہ اِس نام سے بسبب بُعد قعر اپنے کی اُسی سے ہے قول عرب کا رکیۃ جہنام بکسر جیم و ہا و تشدید نون یعنے کنوان بعید القعر
اور اُسی سے ہے حدیث یقال لہم الجہنمیون یعنے اُنکو جہنمی کہین گے مراد اُن سے وہ لوگ ہین کہ جہنم سے نکلکر جنت مین داخل ہونگی اور عتقاء اللہ کہلائینگے اور اُنکو جہنمی کہتے ہین
تنقیص شان منظور نہین بلکہ تذکیر ہے اُنکے نجات کی تا کہ سبب ہو مزید شکر و فرح کا اور حاصل ہو اُنکو مسرت اپنے فوز و نجاح پر اور اہل علم نے کہا ہے کہ جہنم اعلے درکات نار
ہے کہ مختص ہے عصاۃ امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی اور وہی ہے کہ چند روز مین اپنے ساکنون سے خالی ہو جاویگا اور ہوائین اُسکی دروازون کو بجاوینگی غرض وہ پہلا
طبقہ ہے دوزخ کا نہایت خفیف العذاب بہ نسبت اور طبقات کے پہر اُسکے تئین جہنم اسلئے کہا کہ وہ تجہم کرتا ہی عورتون اور مردون کے موہنون پر اور کہا جاتی ہے اُنکے گوشتون
کو اور دوسرا طبقہ لظی ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے نزاعۃ للشوی یعنے کہا جانیوالی ہے اطراف یدین اور رجلین کو لغت مین شوی ہاتہ پیر کے کنارون کو کہتے ہین مجاہد نے
کہا شوا سے مراد سر کے کہال ہے ابراہیم نے کہا کہینچ لیتی ہے لحم کو عظام سے ضحاک نے کہا جلد و لحم کو عظام سے کہینچ لیتی ہی ابن عباس نے فرمایا عصب اور عقب کہینچ لیتی
ہے کلبی نے کہا خوراک اُس آگ کے ام دماغ ہی کہ جب وہ اُسی کہا جاتی ہے پہر از سر نو عود کرتا ہی یہی اُسکا دأب ہے قتادہ نے کہا مکارم خلق کہا جاتی ہے ابو العالیہ نے کہا محاسن وجہ

گل جاتی ہی بلاتی ہے جو پیٹھ پہیرے حق سے اور تولی کرے شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوۃ والتحیۃ سے **تیسرا** طبقہ سقر ہے اور سقر اُسے اسلئے کہا کہ کہا جاتی ہے گوشت اور تواز
اور مرد وادیکے کہ نہین باقی رہتا اُنکی ہڈیون پر گوشت اور اللہ تعالے نی اُسکی حال مین فرمایا ہے لاتبقی ولاتذر یعنے نہ باقی رکہتی ہے نہ چہوڑتی ہے انتہی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے
فرمایا نہین باقی رکہتی کوئی چیز مگر کہا جاتی ہے اُسی اور ہلاک کردیتی ہے مجاہد نی کہا نہ مرنے دیتی ہے نہ جینے دیتی ہے سُدی نے کہا نہ باقی رکہتی ہے لحم نہ چہوڑتی ہے عظم ضحاک نی کہا
جب وہ اُنہین پکڑتی ہے باقی نہین رکہتی کوئی جگہ اور جب یہ اُسکی طرف جاتی ہین نہین چہوڑتی اُنکو اور ہر شی کو ملالت اور فترت ہی مگر جہنم کو لَوَّاحَۃٌ لِّلْبَشَرِ یعنے جہلسنے والی
ہے پنڈے پر اور مغیر ہے جلد کی کہ اُسکو کالا کردیتی ہے عرب کہتا ہی لاحہ السقم والحزن یعنے رنگ بدل دیا اور صورت متغیر کردی اُسکی مرض اور غم نے مجاہد نی کہا جہلسا
دیتی ہے جلد کو یہانتک کہ کالی ہوجاتی ہے وہ شب تاریک سے زیادہ ابن عباس اور زید بن اسلم نے فرمایا مُحْرِقَۃٌ لِّلْجِلْدِ ابن کیسان نے کہا دور سے نظر پڑیگی اُنکو جہنم لواحہ یعنے دوسری نظر آویگی
جیسے فرمایا وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ اور بشر جمع ہی بشرہ کی **چوتہا** طبقہ حطمہ ہے اللہ تعالے فرماتا ہی لَیُنْبَذَنَّ فِی الْحُطَمَۃِ یعنے ڈالا جاویگا وہ حطمہ مین انتہے اور حطمہ حطم سی مشتق ہے
حطم لغت مین توڑنیکو کہتے ہین حطمہ اُسے اسلئے کہا کہ وہ ہڈی پسلی کفار کے توڑیگی اور عظام راس ہر خاس کا پہوڑیگی بیضاوی نے فرمایا اُسکی شان یہ ہے کہ جو ڈالو تو توڑ ڈالی اللہ تعالے
خود اُسکی شان مین فرماتا ہے نَارُ اللّٰہِ الْمُوْقَدَۃُ الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْئِدَۃِ یعنے وہ آگ ہے اللہ کی بہڑکائی ہوئی کہ جہلکتی ہے دلون پر انتہی اور اس آیت مین کمال تخویف ہے اُس
نار سے اور نہایت مبالغہ ہے اُسکے انقاد اور بہڑکانی کا اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہی کہ وہ ہمارے بہڑکائی ہوئی ہے پہر کسی کے کیا مجال ہے کہ اُسے بجہا سکے یا اُسکے التہاب اور اشتعال کو مٹا
سکے اللہم اجرنا منہ (کذا قال البیضاوی) جہلکنے ہی دلون پر یعنے اثر اُسکے الم اور وجع کا اور درد اُسکے لہب اور احراق کا پہونچتا ہی دلون تک اور اطلاع اور طلوع اور تطلع سب کے ایک
معنے ہین عرب کہتا ہے مَتٰی طَلَعْتَ اَرْضَنَا اَیْ بَلَغْتَ یعنے کب پہونچی تم ہمارے ملک مین مراد آیۃ یہ ہے کہ وہ جلادیتی ہے عظم ولحم و جلد کو یہانتک کہ پہونچ جاتی ہے دل تک یہی
قول ہے قرطبی اور کلبی کا اِنَّھَا عَلَیْھِمْ مُّؤْصَدَۃٌ یعنے مطبقۃ مغلقۃ فِیْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَۃٍ حمزہ اور کسائی اور ابوبکر نے عُمُد بضم عین و میم پڑہا ہی اور دوسرے قاریون نے بفتحہما یعنے
وہ مندی ہوئے ہے لنبی لنبی ستونون مین انتہے اور عُمُد بضم اولین جمع ہے عمود کے مثل ادیم کے کہ جمع اُسکی اُدُم اور اَدَم دونون آتی ہے یہ قول ہے فرّا کا اور ابو عبیدہ نے کہا جمع عماد
کے ہی مثل اہاب اور اُہُب اور اَہَب کے بیضاوی نے فرمایا باندہے گئے ہین وہ عمودے مین کہ مثل مقاطر کے ہین کہ جسمین قید کئے جاتے ہین لصوص اور مقاطر وہ لکڑی دراز ہے کہ اُسمین سوراخ
ہوتے ہین موافق پیرون کے اُسمین چورونکا پیر ڈالکر قفل لگا دیتے ہین اہل ہند اُسے کاٹ ٹہوکنا بولتے ہین بعضے اُسے لاٹ کہتی ہین قتادہ نی کہا پہونچا ہی ہمکو کہ وہ ستون ہین
کہ معذب ہونگے اہل نار اُس سے اور بعضون نے کہا وہ میخین ہین قفل درکی کہ بند کئے جاوین گے اُس سے دروازہ مقاتل نے کہا بند کئے گئے دروازی انپر پہر مارے گئین اُسمین میخین لوہے کی جو آگ
سے تہا یہانتک کہ گہٹن اور گرمی نے اُسکی گہیر لیا محبوسین کو اور نہ کہلیگا انپر کوئی دروازہ اور نہ داخل ہوگی انپر ہوای بیرونی اور ممدّدہ صفت ہے عمد کی یعنے مطولہ کہ دراز میخ زیادہ
مضبوط ہوتی ہے قصیر سے **پانچوان** طبقہ جحیم ہے وجہ تسمیہ اُسکی یہ ہے کہ وہ عظیم الجمرۃ ہے کہ ایک ایک چنگاری اُسکی ساری دنیا سے بڑہکر ہے بیضاوی نے فرمایا الجحیم المتاجج من النار یعنے
آگ شعلہ دار اور بغوی نے کہا الجحیم معظم النار بعضون نے کہا نار شدیدۃ التاجج یعنے آگ بہت زور سے شعلہ مارنیوالی اور وہ آگ کہ بعض اُسکا اوپر بعض کے ہی کہ تہ بتہ ڈہیر لگے ہوئی ہے
ابو مالک نے کہا جحیم ما عظم من النار (لقیطہ) **چہٹا** طبقہ سعیر ہے اسلئے اُسی سعیر کہا کہ وہ سلگانی والی ہے آگ کے اُسمین تین سو قصر ہین ہر قصر مین تین سو بیت ہین ہر بیت مین تین
سو طرح کا عذاب ہے اور اُسمین سانپ اور بچہو ہین اور قیود اور سلاسل اور اغلال اور انکال اور اسی مین ہے جُبُّ الحزن اور اُس سے اشد عذاب کسے طبقہ مین نہین ہے جب جُبُّ الحزن کہولا جاتا ہے
اہل نار کو حزن شدید ہوتا ہے (لقیطہ) **ساتوان** طبقہ ہاویہ ہے کہ جو اُسمین گرا کبہی نہ نکلا اُسی مین ہے ہر لہب کہ جب کہولا جاتا ہی دوزخ اُس سے پناہ مانگتی ہے اور اسی مین ہے صعود کہ
وہ ایک پہاڑ ہے کہ چڑہین گے دشمنان خدا اُسپر اپنے مونہہ کے بل بندہی ہونگے ہاتہ اُنکے گردنون مین اور زبانیہ کہڑے ہونگے اُنکے سرون پر اُن کے ہاتہون مین موگریان ہین لوہی کی جب
ایک چوٹ مارتا ہے سُنتی ہین آواز اُسکی ثقلین اور دروازی اُسکے لوہے کی ہین فرش اُسکا چنگاریان ہین غشاوہ اُسکا ظلمت ہے زمین اُسکی تانبے کی ہے اور رصاص اور زجاج کے
اوپر اور نیچے اُسکے آگ ہے اوپر اُنکے ظلل ہین نار کے اور نیچے اُنکے ظلل ہین سلگائی گئے وہ ہزار برس تک کہ وہ سرخ ہوگئے پہر ہزار برس تک کہ سپید ہوگئی پہر ہزار برس تک کہ سیاہ
ہوگئے اب وہ نہایت تیرہ و تاریک ہے اور ممزوج ہے ساتہ غضب الہی کے (لقیطہ) یہ ہے تفصیل اُسکے طبقات کی اور تفصیل اُسکے احوال و اہوال کے ضمن ابواب مین اور کچہہ خاتمہ مین
مذکور ہوگی انشاء اللہ تعالے **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ صِفَۃِ النَّارِ باب بیان نار کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِجَھَنَّمَ
یَوْمَئِذٍ لَّھَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ کُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَکٍ یَّجُرُّوْنَھَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لائی جاویگی جہنم اور اُسکی

نار جہنم

اُسکی ستر ہزار لگامین ہونگی ہر لگام کے ساتہ ستر ہزار فرشتہ کہینچ رہی ہونگے اُسکو **ف** کہا عبداللہ بن عبدالرحمن نے اور ثوری اُسی مرفوع نکرتے تہے روایت کی ہمسے عبدالرحمن بن حمید نے اُنہون نے عبدالملک سے اور ابو عامر عقدی سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے علا سی اسی اسناد سی مانند اسکے اور مرفوع نکیا اُسکو **عَنْ** اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْرُجُ عُنُقٌ مِنَ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لَہٗ عَیْنَانِ تُبْصِرَانِ وَاُذُنَانِ تَسْمَعَانِ وَلِسَانٌ یَنْطِقُ یَقُوْلُ اِنِّیْ وُکِّلْتُ بِثَلَاثَةٍ بِکُلِّ جَبَّارٍ عَنِیْدٍ وَبِکُلِّ مَنْ دَعَا مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَبِالْمُصَوِّرِیْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نکلیگی ایک گردن دوزخ سے قیامت کے دن اُسکی دو آنکھین ہونگی کہ دیکھتی ہوگی اور دو کان ہونگے کہ سُنتے ہوگی اور ایک زبان کہ بولتی ہوگی کہیگی کہ مین مقرر ہوئی ہون تین شخصون کے نگلنے کو ایک جبّار عنید دوسرے جسنے اللہ کے ساتہ کسی دوسرے کو پکارا تیسرے مصور لوگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس حدیث مین بڑی مذمت اور تخویف ہوئی مصورون کو جو جاندار چیزونکی تصویرین بناتی ہین کہ حضرت نے اُنکو مشرکون کے ساتہ ذکر کیا اور وہ مشرکون کے ساتہ ایک ہی گردن کا لقمہ ہونگے اسوقت مین بعض سفہا تصویرون کی طرف بہت راغب ہین بلکہ اُسکے جواز مین تحریر و تقریر سے پیش آتے ہین ہداہم اللہ مگر تعجب ہے کہ کتا اور تصویر دونون حکم مین برابر ہین کہ جس گہر مین ہون فرشتہ قدم نرکہین اور آدمی اشرف المخلوقات ہو کر اُس سے دل لگاوے معاذ اللہ من ذلک اور مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے ذکر کیا اس باب مین جہنم کے میدان حشر مین لانیکا اللہ تعالی نی قرآن عظیم الشان مین کئی مقام مین یہ مضمون فرمایا وَعَرَضْنَا جَهَنَّمَ یَوْمَئِذٍ لِّلْکٰفِرِیْنَ عَرْضًا الَّذِیْنَ کَانَتْ اَعْیُنُھُمْ فِیْ غِطَآءٍ عَنْ ذِکْرِیْ وَکَانُوْا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ سَمْعًا یعنے ہم سامنے لاوینگے جہنم کو اُسدن کافرون کے لئے کہ آنکھین اُنکی پردہ مین تہین ہماری ذکر سے اور طاقت نرکہتی تہے سُننے کی انتہے قولہ سامنے لاوینگے یعنی سب لوگ اُسی بخوبی دیکہین گے عیانًا اور غطا اور غشا جو چیز کہ ڈہانپے کسی کو اور طاقت نرکہتے تہی سُننی کی یعنی سمع قبول نرکہتے تہی

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ صِفَةِ قَعْرِ جَھَنَّمَ باب قعر جہنم کے بیان مین **عَنِ** الْحَسَنِ قَالَ قَالَ عُتْبَةُ بْنُ غَزْوَانَ عَلٰی مِنْبَرِنَا ھٰذَا مِنْبَرِ الْبَصْرَةِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الصَّخْرَةَ الْعَظِیْمَةَ لَتُلْقٰی مِنْ شَفِیْرِ جَھَنَّمَ فَتَھْوِیْ فِیْھَا سَبْعِیْنَ عَامًا مَا تُفْضِیْ اِلٰی قَرَارِھَا قَالَ وَکَانَ عُمَرُ یَقُوْلُ اَکْثِرُوْا ذِکْرَ النَّارِ فَاِنَّ حَرَّھَا شَدِیْدٌ وَاِنَّ قَعْرَھَا بَعِیْدٌ وَاِنَّ مَقَامِعَھَا حَدِیْدٌ **ترجمہ** روایت ہے حسن سے کہا کہ فرمایا عتبہ بن غزوان نے ہمارے اس منبر پر جو منبر ہمارے نماز کا ہی کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نی اگر ایک بڑا پتہر ڈالا جاوے کنارہ جہنم سے اور چلا جاوے وہ گرتا ہوا ستر برس تک تو بہی نہ پہونچے اُسکی جڑ مین کہا عتبہ نے اور تہے حضرت عمر کہ فرماتی تہی بہت یاد کرو دوزخ کے آگ کو کہ گرمی اُسکی شدید ہے اور قعر اُسکا بعید اور موگریان اُسکی حدید **ف** ہم نہین جانتے کہ حسن کو سماع ہو عتبہ بن غزوان سے اور آئی تہے عتبہ بصرہ مین حضرت عمر کے زمانہ خلافت مین اور پیدا ہوے حسن جب باقی رہی خلافت عمر دو برس **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ الصَّعُوْدُ جَبَلٌ مِنْ نَارٍ یَتَصَعَّدُ فِیْہِ الْکَافِرُ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَیَھْوِیْ فِیْہِ کَذٰلِکَ اَبَدًا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ صعود ایک پہاڑ ہے آگ کا کہ چڑہتا ہی اُسپر کافر ستر برس تک پہر گرتا ہی اتنی ہی مدت مین ہمیشہ اسی عذاب مین ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے **مترجم** اللہ تعالی فرماتا ہی سَاُرْھِقُہٗ صَعُوْدًا یعنے چڑہاوینگے ہم اُسے صعود پر اور صعود کو صعود اسلئے کہا کہ کافر اُسپر صعود کرتا ہے یا مکلف کرینگے ہم اُسے ایسی مشقت کا کہ اُسے راحت نہو اُسمین اور مروی ہے حضرت سے کہ فرمایا آپنے کہ وہ ایک پہاڑ ہے دوزخ مین آگ کا کہ کافر کو اُسپر چڑہاوینگے پہر جب وہ ہاتہ رکہیگا پہاڑ پر گہل جاویگا پہر جب اُٹہالیگا ویسا ہی ہو جاویگا جیسا تہا کلبی نے کہا صعود ایک سنگ املس ہے کہ کافر کو اُسپر چڑہنے کی تکلیف دینگے اور اُسکو سانس نہ لینے دینگے چڑہنے مین اور آگے کہینچین گے اُسی سلاسل حدید سے اور پیچہے سی ماریں گے مقامع حدید سے پہر چڑہیگا وہ چالیس برسمین پہر جب اُسکے ذروہ پر پہونچ جاویگا ڈہکیل دیا جاویگا نیچے کو پہر اُسی طرح چڑہایا جاویگا اسیطرح ہوتا رہیگا ہمیشہ اور ضمیر سَاُرْھِقُہٗ کے ولید بن مغیرہ مخزومی کی طرف راجع ہی کہ عرب مین وہ وحید مشہور تہا اور اپنی قوم مین کثیر المال والاولاد تہا یہ آیات سورہ مدثر مین اُسکی حقمین نازل ہوئی ہین کذا فی نعوی

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ عِظَمِ اَھْلِ النَّارِ باب اہل نار کی جُثہ کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ضِرْسُ الْکَافِرِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِثْلُ اُحُدٍ وَفَخِذُہٗ مِثْلُ الْبَیْضَآءِ وَمَقْعَدُہٗ مِنَ النَّارِ مَسِیْرَةُ ثَلَاثٍ مِثْلُ الرَّبَذَةِ قَوْلُہٗ مِثْلُ الرَّبَذَةِ یَعْنِیْ کَمَا بَیْنَ الْمَدِیْنَةِ وَالرَّبَذَةِ وَالْبَیْضَآءُ جَبَلٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈاڑہ کافر کی قیامت کے دن اُحد کے برابر ہی اور ران اُسکے بیضاء کے برابر اور اُسکے بیٹہنے کی جگہہ دوزخ مین تین دن کی راہ تک ہے مثل ربذہ کے اور یہ جو فرمایا آپنے کہ مثل ربذہ کی یعنے جتنا فاصلہ ہی مدینہ سے ربذہ تک اور بیضا ایک پہاڑ کا نام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے ابو کریب نے اُنہون نے مصعب بن مقدام سی اُنہون نے فضیل سے اُنہون نے ابی حازم سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے مرفوع کیا اُنہون نے اُسکو کہ فرمایا آپنے ڈاڑہ کافر کی مثل احد کی ہے حدیث

حسن ہے اور ابو حازم اشجعی ہیں اور نام اُنکا سلمان ہے اور وہ مولی ہیں عزة الاشجعیہ کے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان الکافر لیسحب لسانہ الفرسخ او فرسخین یتوطأہ الناس **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک کافر کھینچیگا اپنے زبان ایک یا دو فرسخ تک روندیں گے اسکو لوگ **ف** اس حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور فضل بن یزید کوفی روایت کے انسے کئے اماموں نے اور ابو المخارق کچھ مشہور نہیں **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان غلظ جلد الکافر اثنان واربعون ذراعا وان ضرسہ مثل احد وان مجلسہ من جہنم ما بین مکة والمدینة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کافر کے کہال کا دل بیالیس گز ہی اور اُسکے ڈاڑھ اُحد کے برابر اور اُسکے بیٹھنے کی جگہہ جہنم میں جیسے مکہ سے مدینہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اعمش کے روایت سے **مترجم** جلد اور اعضا کی مقدار میں جو روایات مختلف ہیں محمول ہیں اختلاف اعمال پر یعنے جسقدر کفر و بطر اور فساد و شر کافر کا زیادہ ہوگا اُسیقدر اُسکا جسم عریض و طویل زیادہ ہوگا تا کہ جمع کرے اقسام عذاب اور انواع نکال کو اپنے بدن پر اور یہی حال ہے عصاة مومنین کا چنانچہ حارث بن قیس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت میں سے کسی شخص کا بدن اتنا بڑا ہوجاویگا دوزخ میں کہ دوزخ کا ایک کونا ہوجاویگا انتہے یہی مضمون ہے قرطبی کے قول کا **باب** ما جاء فی صفة شراب اہل النار باب اہل نار کے مشروبات کے بیان میں **عن** ابی سعید عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ کالمہل قال کعکر الزیت فاذا قرب الی وجہہ سقطت فروة وجہہ فیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مہل کی تفسیر میں فرمایا کہ وہ تیل کے تلچھٹ کے مانند ہی پھر جب دوزخی اپنے مونہہ کے پاس لیجاویگا گر پڑیگی کہال اُسکے مونہہ کی اُس پیالہ کے اندر **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کے روایت سے اور رشدین میں کلام کیا گیا ہے اُنکے حافظہ کی طرف سے **مترجم** فروہ اصل میں کہال ہے سر کے معہ بالوں کے پھر استعارہ کیا اس لفظ کو مونہہ کے کہال کے لئے اور قول مہل کے تفسیر یعنے قرآن میں جو وارد ہوا ہے وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ الآیة اسکی تفسیر میں حضرت نے فرمایا کہ وہ تیل کے تلچھٹ کے مانند ہے یعنے رنگ میں ابن عباس سے مروی ہے کہ وہ آب غلیظ ہی مثل دردی زیت کے مجاہد نے کہا کہ وہ پیپ اور لہو ہے اور ابن مسعود سے پوچھا کہ مہل کیا چیز ہے سو منگوایا انہوں نے سونا اور چاندی اور پگھلایا اُسی اور کہا کہ یہہ بہت مشابہ ہے مہل سے **عن** ابی ہریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الحمیم لیصب علی رؤسہم فینفذ الحمیم حتی یخلص الی جوفہ فیسلت ما فی جوفہ حتی یمرق من قدمیہ وہو الصہر ثم یعاد کما کان **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حمیم ڈالا جاویگا اُنکے سروں پر سو نفوذ کر جاویگا یہانتک کہ پہونچ جاویگا دوزخی کے جوف میں اور کاٹ ڈالیگا جو کچھہ اُسکے جوف میں ہے یعنے آنتوں اور کلیجے اور گردوں وغیرہ کو یہانتک کہ نکل جاویگی یہہ چیزیں اُسکے قدموں کے نیچے سے یعنی دبر سے اور یہی مراد ہے صہر سے جو مذکور ہے قرآن میں پھر ہوجاتا ہے اُسکا جوف جیسا تہا **ف** ابن حجیرہ کا نام عبدالرحمن بن حجیرہ مصری ہی یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی **مترجم** قولہ نفوذ کر جاویگا یعنے اندر سما جاویگا اور دماغ و دل و بطن میں اُتر جاویگا قولہ اور یہی مراد ہی صہر سے صہر کے معنے اصل لغت میں پگھلنے کی ہیں چنانچہ عرب کہتا ہی صہرت الشحم اصہرہ اذا اذبتہ یعنے پگھلایا میں نے چربی کو اور پگھلاتا ہوں میں اُسکو جبکہ پگھلاوے تو اُسکو اور یہاں اشارہ ہے اس آیہ مبارک کیطرف یصب من فوق رؤسہم الحمیم یصہر بہ ما فی بطونہم والجلود الآیة یعنے ڈالا جاویگا اُنکے سروں پر حمیم کہ پگھل جاویگا اُس سے جو کچھ اُنکی پیٹوں میں ہے اور کہالیں انتہی بغوی نے فرمایا حمیم گرم پانی ہے کہ انتہا کو پہونچ گئی ہو حرارت اُسکی یصہر ای یذاب بالحمیم یعنے پگھل جاویگا بسبب حمیم کے یعنے جب اُنکے سروں پر پڑیگا شحوم اور احشا اور جلود کو پگھلاویگا اور پہونچ دیگا کہ وہ جلد بدن سے جدا ہوجاویگی بیضاوی نے فرمایا حرارت اُسکی اثر کرتی ہے باطن میں جیسا اثر کرتی ہے ظاہر میں سو پگھل جاتا ہے اُس سے احشا اُنکا جیسے کہ پگھل جاتی ہے جلود اور یصہر کو بعضوں نے بہ تشدید ہا پڑہا ہی تاکہ دلالت کرے کثرت لفظ کثرت معنے پر جیسے شدف مصری کو عرب نے شغذاف کہا بسبب بڑا ہونیکے اور شغادیف سے کما ذکرہ صاحب الکشاف فی تفسیرہ **عن** ابی امامة عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ ویسقی من ماء صدید یتجرعہ قال یقرب الی فیہ فیکرہہ فاذا ادنی منہ شوی وجہہ ووقعت فروة راسہ فاذا شربہ قطع امعاءہ حتی یخرج من دبرہ یقول اللہ تبارک وتعالی وسقوا ماء حمیما فقطع امعاءہم ویقول وان یستغیثوا یغاثوا بماء کالمہل یشوی الوجوہ بئس الشراب وساءت مرتفقا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر میں ویسقی الآیة فرمایا کہ قریب کیا جاویگا ماء صدید اُسکے مونہہ کی اور وہ کراہت کریگا اُس سے پھر جب و نزدیک کیا جاویگا بہن جاویگا اُس سے مونہہ اُسکا اور گر پڑیگی کہال اُسکے سر کی پھر جب پیویگا کٹ جاوینگی اُس سے آنتیں اُسکی یہانتک کہ نکل جاوینگی پیچھے سے چنانچہ فرماتا ہے اللہ جل جلالہ و جل شانہ وسقوا ماء الآیة یعنے پلایا جاویگا اُنکو گرم پانی سو کٹ جاوینگی آنتیں اُنکی اور فرماتا ہی وہ تعالے شانہ وان یستغیثوا الآیة یعنی اگر فریاد

گر جنگے وہ ملیگا پانی اُنکو مانند مہل کے کہ بہون دیگا اُنکے مونہہ کو بُری ہے پینے کی چیز اور بُری ہے آرامگاہ انتہی اور باقی تفسیر اسکی اوپر گذری **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسا ہی کہا محمد بن اسمعیل نے روایت عبید اللہ بن بسر اور عبید اللہ بن بسر بھائی ہین جانتی مگر اسی روایت سے اور روایت ہے صفوان بن عمرو نے عبد اللہ بن بسر جو صحابی ہین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکے سوا اور حدیثین اور عبد اللہ بن بسر کے ایک بھائی ہین کہ اُنہون نے سنا ہی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ایک بہن بہی کہ اُنکو بہی سماع ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور عبید اللہ بن بسر کہ جن سے صفوان بن عمرو نے روایت کی حدیث ابی امامہ کی یعنی جسکا متن اوپر گذرا شاید بھائی ہون عبد اللہ بن بسر کے **عن** اَبِی سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ کَالْمُهْلِ قَالَ کَعَکَرِ الزَّیْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَیْهِ سَقَطَتْ فَرْوَۃُ وَجْهِهٖ فِیْهِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِسُرَادِقِ النَّارِ اَرْبَعَةُ جُدُرٍ کِثَفُ کُلِّ جِدَارٍ مَسِیْرَۃُ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ اَنَّ دَلْوًا مِّنْ غَسَّاقٍ یُهْرَاقُ فِی الدُّنْیَا لَاَنْتَنَ اَهْلَ الدُّنْیَا

ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کالمہل کی تفسیر مین کہ مہل تیل کے تلچھٹ کے مانند ہی پہر جب قریب کیا جاویگا دوزخی کے گر پڑیگا اُسکے مونہہ کا گوشت اور پوست اُس پیالہ مین اور اسی اسناد سے مروی ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے سُرادق نار چار دیوارین ہین کہ ہر ایک کا دَل چالیس برس کی راہ تک ہے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اگر ایک ڈول غساق کا ڈال دیا جاوے دنیا مین تو سڑ جاوین سب اہل دنیا **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر رشدین بن سعد کی روایت سے اور رشدین بن سعد مین مقال ہے چنانچہ اوپر کئی جگہ مذکور ہوا کہ وہ ضعیف ہین **مترجم** سُرادق احاطہ الشی یعنی حائط وغیرہ یعنی سرادق وہ چیز ہے جو گہیر لے کسی چیز کو دیوار وغیرہ ہے اور بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکہا ہی اَلسُّرَادِقُ الْحُجْرَۃُ الَّتِیْ تُطِیْفُ بِالْفَسَاطِیْطِ یعنے سرادق وہ چیز ہے کہ گہیر لیتے ہی خیمون کو جیسی قنات کہتی ہین پہر حدیث اسکی نقل کے یہی روایت باب کی پہر کہا کہ فرمایا ابن عباس نے وہ دیوار ہے نار کی کلبی نے کہا کہ وہ ایک گردن ہے کہ دوزخ سے نکلکر کافرونکو مثل حظیرہ کی گہیر لیگی اور حظیرہ وہ دیوار ہی جو کانٹون سے جنگلون مین گہیر دیتے ہین کہ اُسمین جانور درندون سے محفوظ رہین مگر یہ قول لبید ہے اور بعضون نے کہا وہ دخان ہے کہ گہیر یگا دوزخیونکو اُسی کا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے اس آیت مین اِنْطَلِقُوْا اِلٰی ظِلٍّ ذِیْ ثَلٰثِ شُعَبٍ الآیۃ انتہی ما فی البغوی اور غساق کے لفظ مین دو قراتین ہین حمزہ اور کسائی اور حفص نے بہ تشدید سین پڑہا ہی جہان کہین وارد ہوا اور دوسرے قاریون نے بہ تخفیف سو جنہون نے بہ تشدید پڑہا اُسی اسم ٹہیرایا جبار اور طباخ کی وزن پر اور جنہون نے بہ تخفیف پڑہا اُنہون نے عذاب ثواب کے وزن پر کہا اور غساق کے معنون مین مفسر کے کئی قول ہین ابن عباس نے فرمایا کہ وہ زمہریر ہے کہ جلاویگا اُنکو بسبب کمال برودت کے جیسے جلاتی ہے آگ بسبب اپنے حرارت کے مقاتل اور مجاہد نے کہا غساق وہی کہ حد کو پہونچگئی ہو برودت اُسکی اور بعضون نے کہا کہ غساق زبان ترک مین بدبو ہے قتادہ نے کہا ہو الغسق یعنے وہ وہ چیز ہے کہ بہی دوزخیون کے لحوم و جلود سے از جنس قیح یا صدید یا بہی فرج زانیون کے عرب کہتا ہی غَسَقَتْ عَیْنُہٗ اذا انصبت یعنی بہی اور جاری ہوئی نہر اسکی اور غسقان لغت مین انصباب ہی جریان ہے (بغوی) **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِهٖ وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْ اَنَّ قَطْرَةً مِّنَ الزَّقُّوْمِ قُطِرَتْ فِیْ دَارِ الدُّنْیَا لَاَفْسَدَتْ عَلٰی اَهْلِ الدُّنْیَا مَعَایِشَهُمْ فَکَیْفَ بِمَنْ یَّکُوْنُ طَعَامُهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی یہ آیت اِتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقَاتِهٖ الآیۃ یعنے ڈرو اللہ تعالیٰ سے جو حق ہی ڈرنیکا اور نہ مرو تم مگر مسلمان فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر ایک قطرہ زقوم سے ٹپکایا جاوے دنیا کے گہر مین تو بگڑ جاوے اہل دنیا پر معیشت اُنکی پہر کیا حال ہوگا اُسکا جسکی وہ غذا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** زقوم کا بیان اللہ جل جلالہ نے اپنی کتاب مقدس مین فرمایا ہے اَذٰلِکَ خَیْرٌ نُّزُلًا اَمْ شَجَرَۃُ الزَّقُّوْمِ اِنَّا جَعَلْنٰهَا فِتْنَةً لِّلظّٰلِمِیْنَ اِنَّهَا شَجَرَۃٌ تَخْرُجُ فِیْ اَصْلِ الْجَحِیْمِ طَلْعُهَا کَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ فَاِنَّهُمْ لَاٰکِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِئُوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ یعنے بہلا یہ بہتر ہے مہمانی یا درخت زقوم ہم نے اُسکو رکہا ہے خراب کرنیکا اور آزمانے کے لئے ظالمون کے وہ ایک درخت ہی کہ نکلتا ہی دوزخ کے جڑ مین اُسکا خوشہ جیسے سر شیطانون کے سو وہ کہاوینگے اُسمین سے پہر بہرینگے اُس سے پیٹ انتہی اور زقوم ایک شجرہ خبیثہ ہے کریہۃ الطعم زہر معرا کہ مکروہ کہتے ہین اہل نار اُسکے تناول کو سو زبردستی کہلایا جاویگا وہ اُنکو چنانچہ عرب کہتا ہے تَزَقَّمَ الطَّعَامَ جبکہ تناول کرے اُسکو کراہت اور مشقت سے اور معلوم ہوا اس سے اشتقاق اُسکا قولہ فتنۃ اُسکو آزمانے کو آہ یعنے کفار کہتے ہین کہ درخت سبز نار مین کیونکر ہوگا حالانکہ نار محرق اشجار ہے چنانچہ ابن الزبعری کافر مناوید قریش سے کہتا تہا کہ محمد ڈراتے ہین ہمکو زقوم سے حالانکہ زقوم لسان بربر مین زبد اور تمر کا نام ہے سو لیگیا ابوجہل اُسکو اپنے گہر مین اور کہا اپنے باندی سے یَا جَارِیَةُ زَقِّمِیْنَا سو وہ زبد اور تمر سامنے لائی اور کہا تَزَقَّمُوْا فَهٰذَا مَا یُوْعِدُکُمْ بِهٖ مُحَمَّدٌ یعنے لقمہ لگاؤ کہ اسی سے ڈراتے ہین تمہین محمد قولہ وہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ سے انتہے یعنے قعر نار سے اور حسن نے کہا کہ اصل اور بیخ اُسکی قعر جہنم مین ہے اور اغصان اُسکے مرتفع ہین تمامی درکات نار مین قولہ طلعہا مراد طلع سی ثمر ہے مسمے ہوا ساتہ طلع کی بسبب طلوع کرنے اُسکے اغصان سے

مثل طلوع آفتاب کے مشرق اور کنارہ آسمان سے قولہ جیسے کہ سر ہین شیطانون کے آہ مراد شیاطین سے حقیقۃً جن اور شیطان ہین کہ تشبیہ دی اللہ تعالٰی نے اُنکے سرون کے ساتھ اس سبب سے کہ قبح اور بُرائی اُنکے آدمیون کے ذہن مین ہے اگرچہ دیکھا نہین چنانچہ عرب جب کسیکی مذمت کرتا ہے اور اُسکا قبح بیان کرنا چاہتا ہے کہتا ہی کَاَنَّہٗ شَیْطَانٌ گویا شیطان ہے اُنکے ذہنون مین نہایت ڈراونی اور خوفناک اور پُرعیوب مذموم و قبیح شی ہے اگرچہ اُنکے نگاہون نے اُسے احاطہ نکیا ہو اور آنکھون سے کبہی دیکھا نہو مگر صورت قبیح اس ملعون کی بنہایت قبح اُسکی تصور و خیال مین موجود ہے پس تشبیہ صحیح ہو گئے اور رفع ہو گیا اس تقریر سے سارا وہ اعتراض کہ جو علماء بیان کیطرف سے قرآن عظیم الشان پر وارد ہوتا تہا اور تقریر اعتراض یہ ہے کہ تشبیہ قوم کے کیونکر صحیح ہوگی اسلئے کہ مخاطبین نے نہین دیکہا شیطانونکا اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ اگرچہ نہین دیکھا مگر اُنکے اذہان مین قبح اسکے صورت اور سر کا موجود ہے اور یہ کافی ہے صحت تشبیہ کو یہی مراد ہے ابن عباس اور قرطبی کے قول سے اور بعضون نے کہا مراد شیاطین سے حیات ہین اسلئے کہ عرب حیۃ قبیحۃ المنظر کو یعنی بدصورت سانپ کو شیطان کہتا ہے اور بعضون نے کہا کہ وہ ایک درخت ہے قبیح منتن مبعزہ کہ بادیہ عرب مین ہوتا ہے اور اہل بوادی اُسے رُؤُس الشیاطین کہتے ہین اللہ تعالٰی نے اُس سے تشبیہ دی اور شاید اہل ہند اُسکو سینڈ ہمتی ہون قولہ فمالئون لغت مین ملو کہتے ہین ظرف کے اسقدر بہرنے کو کہ متحمل نہو پہر زیادت کا پس بہر جاوینگے اسیطرح بطون اُنکے معاذ اللہ من ذلک (نغوی) اور بیضاوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ زقوم ایک شجر ہے کہ ثمر اُسکا نزل ہے اہل نار کا اور منصوب ہے نزلاً اسلئے کہ تمیز ہے یا حال ہے اور لفظ نزل مین اشارہ ہی کہ جو کچھہ نعمائی جنت اوپر مذکور ہو یعنے ان آیتون سے قبل تو وہ بمنزلہ اُس چیز کے ہین کہ جلد تیار کرکے مسافر کے لئی قبل از طعام پیش کیجاتی ہے عرب اُسی نزل کہتا ہے اسلئے کہ وقت نزول نازل سامنے آتی ہے اور جو اُسکے ماورا ہی وہ ذہن بشر سے بعید ہے اسیطرح زقوم نزل اہل نار ہے اور اور عذاب جو اُسکے سوا ہے خیال سے دور ہی کہ احاطہ بیان مین نہین آسکتا ہی اور زقوم نام ایک شجرہ صغیرۃ الورق بدبو بدمزہ تلخ ناگوار کا کہ ملک تہامہ مین ہوتا ہے انتہی

بَابُ مَاجَآءَ فِیْ صِفَةِ طَعَامِ اَهْلِ النَّارِ

باب دوزخیون کے طعام بیان مین

دوزخیون کے کہانے کا بیان

عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُلْقٰی عَلٰی اَهْلِ النَّارِ الْجُوْعُ فَیَعْدِلُ مَاهُمْ فِیْهِ مِنَ الْعَذَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ مِنْ ضَرِیْعٍ لَا یُسْمِنُ وَلَا یُغْنِیْ مِنْ جُوْعٍ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالطَّعَامِ فَیُغَاثُوْنَ بِطَعَامٍ ذِیْ غُصَّةٍ فَیَذْکُرُوْنَ اَنَّهُمْ کَانُوْا یُجِیْزُوْنَ الْغُصَصَ فِی الدُّنْیَا بِالشَّرَابِ فَیَسْتَغِیْثُوْنَ بِالشَّرَابِ فَیُدْفَعُ اِلَیْهِمُ الْحَمِیْمُ بِکَلَالِیْبِ الْحَدِیْدِ فَاِذَا دَنَتْ مِنْ وُجُوْهِهِمْ شَوَتْ وُجُوْهَهُمْ فَاِذَا دَخَلَتْ بُطُوْنَهُمْ قَطَّعَتْ مَا فِیْ بُطُوْنِهِمْ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا خَزَنَةَ جَهَنَّمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَلَمْ تَکُ تَاْتِیْکُمْ رُسُلُکُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا بَلٰی قَالُوْا فَادْعُوْا وَمَا دُعٰٓؤُا الْکٰفِرِیْنَ اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا مَالِکًا فَیَقُوْلُوْنَ یٰمٰلِکُ لِیَقْضِ عَلَیْنَا رَبُّکَ قَالَ فَیُجِیْبُهُمْ اِنَّکُمْ مَّاکِثُوْنَ قَالَ الْاَعْمَشُ نُبِّئْتُ اَنَّ بَیْنَ دُعَآئِهِمْ وَبَیْنَ اِجَابَةِ مَالِکٍ اِیَّاهُمْ اَلْفَ عَامٍ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ ادْعُوْا رَبَّکُمْ فَلَا اَحَدَ خَیْرٌ مِّنْ رَبِّکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا غَلَبَتْ عَلَیْنَا شِقْوَتُنَا وَکُنَّا قَوْمًا ضَآلِّیْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْهَا فَاِنْ عُدْنَا فَاِنَّا ظٰلِمُوْنَ قَالَ فَیُجِیْبُهُمْ اخْسَئُوْا فِیْهَا وَلَا تُکَلِّمُوْنِ قَالَ فَعِنْدَ ذٰلِکَ یَئِسُوْا مِنْ کُلِّ خَیْرٍ وَعِنْدَ ذٰلِکَ یَاْخُذُوْنَ فِی الزَّفِیْرِ وَالْحَسْرَةِ وَالْوَیْلِ

ترجمہ روایت ہے ابی درداء سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈالی جاویگی اہل نار پر بہوک سو برابر ہو جاویگی تکلیف بہوک کے دوسرے اور عذابون کے کہ وہ اُسمین گرفتار ہونگی سو فریاد کرینگے وہ اور ملیگا اُنکو طعام ضریع سے کہ نہ فربہ کریگا وہ بدنکو اور نہ دور کریگا وہ بہوک کو پہر فریاد کرینگے وہ کہانیکے لئی سو ملیگا اُنکو کہانا گلے مین اٹکنے والا سو یاد کرینگے وہ کہ دنیا مین اُتارا کرتے تہے اٹکے ہوئے نوالے کچھہ پیکر سو فریاد کرینگے وہ کچھہ پینے کی لئی سو دیا جاویگا اُنکو حمیم کلالیب حدید سے پہر جب نزدیک کیا جاویگا اُنکے مونہون کے بہون دیگا اُن کے مونہون کو پہر جب داخل ہوگا اُنکے بطونمین کاٹ ڈالیگا جو کچھہ ہے اُنکے بطن مین سو کہینگے پکارو جہنم کے خزانچیون کو سو وہ جواب دینگے اُنکو اور کہینگے کیا نہ آئے تہے تمہاری پاس رسول کہلے ہوئے معجزے اور روشن دلیلین لیکر کہینگے وہ کیون نہین یعنے آئے تہے ہمارے پاس رسول سو کہینگے فرشتے پہر پکارو اور نہین ہے پکار کافرونکی مگر گمراہی فرمایا حضرت نے پہر کہینگے وہ کہ پکارو مالک کو اور کہینگے وہ ای مالک چاہیئے کہ فیصلہ کردے ہمارا رب تیرا فرمایا حضرت نے کہ مالک اُنکو جواب دیگا کہ تمہارا تو فیصلہ ہو گیا کہ تم ہمیشہ رہنی والی ہو دوزخ مین اعمش راوی حدیث نے کہا کہ خبر دیگئی ہے مجھے کہ اُنکی پکار مین اور مالک کے جواب دینے مین ہزار برس کا فاصلہ ہی فرمایا آپنے سو وہ کہینگے کہ پکارو تم اپنی رب کو اسلئی کہ کوئی بہتر نہین تمہارے رب سے سو پکارینگے اور کہینگے اے رب ہمارے غالب ہوگئی ہم پر شقاوت ہماری اور ہم گمراہ لوگ تہے ای رب ہمارے نکال ہمکو اس سے سو اگر ہم پہر وہی کام کرین تو ہم ظالم ہین فرمایا آپنی پہر جواب دیگا اُنکو اللہ تعالٰی کہ دور ہو پہٹکارے ہو تم پر تم مجھسے بات نکرو فرمایا پہر اُسوقت مایوس ہو جاوینگے وہ ہر خیر سے اور اُسوقت وہ گدہے کیطرح ڈہکینی لگینگے اور حسرت و ویل کرنے لگے

ف کہا عبد اللہ بن عبد الرحمن نے لوگ مرفوع نہین کہتے اس حدیث کو یعنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم تک نہین پہونچاتی کہا اور مروی ہوئی یہ حدیث اس سند سے

الاعمش عن شمر بن عطیۃ عن شہر بن حوشب عن ام الدرداء عن ابی الدرداء اور روایت کیے گئی قول ابی الدرداء کا اور مرفوع نہو ئی اور قطبہ بن عبد العزیز ثقہ ہین اہل حدیث کی نزدیک **مترجم** معلوم ہوتا ہے یقیناً کہ یہہ حال مشرکون کا ہے اسلیے کہ مشرک کی عادت ہے کہ جب کوئی مصیبت پڑتی ہے تو وہ ابتدا ہی مین کبہی خدا کو نہین پکارتا اور اُس سے دعا نہین کرتا بلکہ غیر خدا کی نذر و نیاز و منت شروع کرتا ہے اور اُنہین سے گڑگڑا کر مدد مانگتا اعانت چاہتا رہتا ہے اور ایک پیر سے حاجت روائی نہین ہوتی تو دوسرے کے پیر پکڑتا ہے اور ایک حیلہ سے کامیابی نہین ہوتی تو دوسرے پر چلاتا ہی ایک مدت سے بے نیل مراد رہتا ہی تو دوسرے کے آگے نالہ کرتا ہے غرض جب سب طرف سے راندہ از ہر جانب ماندہ ہو جاتا ہی ہاری ہیا و خداوند تعالی کو پکارتا ہے بخلاف موحد پاک سیرت صاف سیرت کی کہ سوا خدا کی کسیکو جانتا ہی نہین دفع مصائب اور رفع معائب مین بجز اُسکی کسیکو مانتا ہی نہین اول و آخر اُسی کے در اجابت پر مستقیم ہے اور ظاہر و باطن اُسیکے اعانت پر قایم نہ کسیکی نذر مانی نہ منت نہ کسی سے کچھہ چاہی نہ حبت مجیب الداعین پر اُسکا بھروسا ہی اور رب العالمین پر اُسکا تکیہ اب مشرکونکا سر رہنی اور شرح حدیث سنئی قولہ ملیقا انکو طعام ضریع سی مجاہد اور عکرمہ اور قتادہ نی کہا ہی کہ ضریع ایک نبات ہے کانٹی دار زمین مین لگی ہوئی کہ قریش اُسکو شبرق کہتا ہی جب سوکہہ جاتی ہے اُسی ضریع کہتی ہین اور وہ بہت بدمزہ ہی نہایت بکٹہی کلبی نے کہا جب سوکہہ جاتی ہے جب سے کوئی جانور اُسکے پاس نہین جاتا ابن زید نی کہا دنیا مین ضریع سوکہا ہوا کانٹا ہے کہ جسمین پتا نہو اور آخرت مین کانٹے ہین آگ کے اور ایک روایت مرفوع مین ابن عباس سے مروی ہے کہ ضریع نار مین ایک چیز ہے مشابہ کانٹے کی تلخ تر ایلوہ سے بدبو زیادہ مُردار سی گرم زیادہ آگ سے اور مفسرین نے کہا ہی جب نازل ہوئی یہ آیت لیس لھم طعام الا من ضریع یعنے اُنہین اور کچھہ کہانا نہین سوا ضریع کی تو مشرکین نے کہا کہ ضریع کہا کہا کر تو ہمارے اونٹ خوب فربہ ہوتی ہین حالانکہ اُنہون نے جھوٹ کہا اسلئی کہ اونٹ اُسی جب ہی تک کہاتا ہی کہ وہ تر ہے اور اُسی شبرق کہتی ہین جب اُسکا وقت گذرا پھر جب سے کہی اور ضریع ہوئی پہر اُسکے پاس نہین جاتا پہر اللہ تعالی نی اُنکے جواب مین اُتارا لا یسمن ولا یغنی من جوع انتہی بغوی) قولہ کلالیب جمع ہی کلالیب جمع ہی کلوب کے اور کلوب بہ تشدید لام دہ لوہا ہی کہ جسپر عرب گوشت لٹکاتا ہے اور یہان مراد وہ آلی ہین کہ جنمین حمیم بہر کر اُنکے مونہہ مین ڈالینگے قولہ یاخذون فی الزفیر زفیر گدہی کی پہلی آواز ہے جیسے شہیق اُسکے آخر کی آواز قولہ غلبت علینا شقوتنا شقوت مین دو قرائتین ہین حمزہ اور کسائی نے شقاوت بفتح شین اور بالف پڑہا ہی اور باقیون نے بکسر شین و سکون قاف بغیر الف پڑہا ہی قولہ تعالی اخسئوا فیہا اخسا ایک کلمہ ہے زجر و توبیخ کا کہ کُتّے کی دُور کرنیکو موضوع ہی قولہ ولا تکلمون یعنے مجھہ سے بات نکرو تخفیف عذاب اور طلب ثواب مین اور نہ مانگو کسی طرح راحت اپنے نفسونکیلئے اسلئے کہ عذاب تمہارا ابدی ہے اور نکال سرمدی حسن نے کہا کہ یہ آخر کلام ہے اہل نار کا نہ کلام کرینگے وہ اسکے بعد سوا شہیق و زفیر کے اور اُسکے بعد اُنکو عواعو کی شکل عوا کلب کے کہ نہ خود سمجہینگے نہ دوسرا قرطبی نے کہا منقطع ہو جاویگی اُسکے بعد امید اُنکی اور ہوینگا ہر ایک اُنمین کا دوسرے کی مونہہ کی آگی اور بند کر دیجاویگی دوزخ اُنپر (بغوی) **عن** ابی سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال وھم فیھا کالحون قال تشویہ النار فتقلص شفتہ العلیا حتی تبلغ وسط راسہ وتسترخی شفتہ السفلی حتی تضرب سرتہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیۃ کی تفسیر مین وھم فیھا کالحون یعنے وہ اُسمین بدشکل اور ترش رو ہین کہ حقیقت اُسکی یہہ ہے کہ آگ مین ہے کہ سُکڑ جاویگا اُسکا اوپر کا ہونٹ یہانتک کہ پہونچیگا سر کے بیچ مین اور لٹک پڑیگا نیچے کا ہونٹ یہانتک کہ لگنے لگیگا ناف تک +

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو الہیثم کا نام سلیمان بن عمرو بن عبد العتواری ہے اور وہ یتیم تھے کہ پرورش پائی تہی اُنہون نے ابی سعید کے پاس **عن** عبد اللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو ان رصاصۃ مثل ھذہ واشار الی مثل الجمجمۃ ارسلت من السماء الی الارض وھی مسیرۃ خمس مائۃ سنۃ لبلغت الارض قبل اللیل ولو انھا ارسلت من راس السلسلۃ لسارت اربعین خریفا اللیل والنھار قبل ان تبلغ اصلھا او قعرھا

ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر ایک رصاص کا گولہ مثل اسکے اور اشارہ کیا آپنے سر کیطرف یعنے برابر سر کے اسکو چھوڑ دیا جاوے آسمان سے زمین کیطرف اور مسافت ان دونون مین پانسو برس کی ہے تو پہونچ جاویگا زمین تک رات سے پہلے اگر وہی گولہ چھوڑا جاوے سلسلہ کی سر سے تو چلا جاوے چالیس برس تک رات اور دن قبل اسکے کہ پہونچے اُسکی اصل مین یا فرمایا اُسکی قعر مین **ف** اس حدیث کے اسناد حسن ہے صحیح ہی **مترجم** طیبی نے کہا مراد اُس سے قعر جہنم ہے کہ وہ رصاص کا گولہ قعر جہنم مین نہ پہونچے اور چالیس برس گذر جاوین اسلئے کہ زنجیر کا قعر نہین ہوتا اور بعضون نے کہا مراد اُس سے وہ زنجیر ہے کہ اللہ تعالی نی اس آیت مین فرمائی ہی فی سلسلۃ ذرعھا سبعون ذراعا الغرض اگر زنجیر مراد ہی تو قعر سی اُسکا طول مقصود ہی یعنے وہ اسقدر لانبی ہے کہ اگر لٹکائی جاوے تو وہ رصاص اوپر سی نیچے تک مدت مذکور مین نہ پہونچے واللہ اعلم

باب ما جاء ان نارکم ھذہ جزء من سبعین جزءا من نار جھنم باب اس بیان مین کہ نار دنیا نار آخرت کے اجزا سی کتنی جزء ہے **عن** ابی ھریرۃ

نار دنیا نار آخرت کی اجزا سے ایک جزو ہے

عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهٖ الَّتِي يُوقِدُ بَنُو آدَمَ جُزْءٌ وَاحِدٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ حَرِّ جَهَنَّمَ قَالُوا وَاللهِ إِنْ كَانَتْ لَكَافِيَةً يَا رَسُولَ اللهِ
قَالَ فَإِنَّهَا فُضِّلَتْ بِتِسْعَةٍ وَسِتِّينَ جُزْءًا كُلُّهُنَّ مِثْلُ حَرِّهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تمہاری یہ آگ کہ جسکو بنی آدم سلگاتی ہیں ایک ٹکڑا ہی
جہنم کے آگ کی ستر ٹکڑوں میں کا صحابہ نے عرض کی قسم ہی یہی آگ دنیا کی کافی تھی جلانی کو عذاب میں کے ای رسول اللہ کی فرمایا وہ زیادہ ہی اُس سے اُنہتر درجہ کہ ہر درجہ حرارت میں
دنیا کی آگ کے برابر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ہمام بن منبہ بھائی ہیں وہب بن منبہ کے اور روایت کی ہی اُنسی وہب نے **باب** دوسرا اسی بیان میں **عن**
اَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَارُكُمْ هٰذِهٖ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِينَ جُزْءًا مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ لِكُلِّ جُزْءٍ مِنْهَا حَرُّهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہاری یہ آگ ایک ٹکڑا ہے نار جہنم کی ستر ٹکڑوں میں کا کہ ہر ٹکڑے میں ایسے ہی گرمی ہے جیسے تمہاری نار میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی سعید کی روایت
سے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اُوقِدَ عَلَى النَّارِ اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى احْمَرَّتْ ثُمَّ اُوقِدَ عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى ابْيَضَّتْ ثُمَّ اُوقِدَ
عَلَيْهَا اَلْفَ سَنَةٍ حَتّٰى اسْوَدَّتْ فَهِيَ سَوْدَاءُ مُظْلِمَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دہونکائی اور روشن کی گئی آگ دوزخ کی ہزار برس تک یہاں تک کہ سرخ
ہو گئی پھر دہونکائی گئی ہزار برس تک کہ سفید ہو گئی پھر دہونکائی گئی ہزار برس تک کہ سیاہ ہو گئی سو وہ اب نہایت تاریک ہے **ف** روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عاصم
سے اُنہوں نے ابی صالح سے یا کسی اور مرد سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے مانند اسکی اور مرفوع نکیا اُسکو اور حدیث ابی ہریرہ کے موقوفاً اس باب میں صحیح ہے اور نہیں جانتا میں کسیکو کہ مرفوع
کیا ہو اسکو سوا یحییٰ بن بکیر کے کہ اُنہوں نے شریک سے روایت کی ہی **مترجم** ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ ایک ٹکڑا ہی جہنم کی آگ کی ستر
ٹکڑوں میں کا روایت کیا اسکو احمد نے اور رجال اسکے رجال صحیح میں اور سلمان سے مروی ہے کہ نار دوزخ سودا ہی کہ نہیں چمکتا شعلہ اور انگارہ اُسکا اور ابو ہریرہ سے مرفوعاً مروی
ہے کہ اگر اس آگ پر نہ مارا جاتا پانی دو بار تو کسیکی مجال نتھی کہ اُس سے منفعت اٹھاتا روایت کیا اسکو سفیان بن عیینہ نے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ اُس آگ پر سات بار
دریا مارا گیا ہی اور اگر یہ نہوتا تو منتفع نہوتا کوئی شخص اُس آگ سے ذکر کیا اسکو ابو عمر نے اور عبد اللہ بن مسعود نے فرمایا اگر اُسپر دس بار دریا کو نہ چہوڑتی تو تم ہرگز منتفع نہوتے
اُس سے اور سوال کیا ابن عباس سے کہ دنیا کی آگ کس چیز سے پیدا ہوئی ہے تو فرمایا انہوں نے نار جہنم سے کہ بجھایا اُسکو پانی سے ستر بار اور اگر نہ بجھاتی تو کوئی اُسکے نزدیک نہ
جا سکتا اسلئے کہ اصل اُسکی نار جہنم ہے انس بن مالک سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر کوئی جہنمی اہل جہنم سے نکالے اپنی ہتیلی اہل دنیا کی طرف کہ دیکھیں
اُسکو لوگ تو فوراً جلجاوے دنیا اُسکی حرارت سے اور اگر کوئی خازن خازنان جہنم سے نکلے اہل دنیا کی طرف کہ اُسکو دیکھیں تو مر جاویں اہل دنیا جبکہ نظر پڑے اُنکی اُسپر غضب الٰہی کے
خوف سے روایت کیا اسکو ابراہیم بن ہدبہ نے اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اگر جمع ہوں کسی مسجد میں ایک لاکھ آدمی یا اس سے زیادہ پھر سانس لیوے ایک مرد اہل نار سے اُنپر تو پہونک
دے اُنکو سینے اپنی گرمی سے روایت کیا اسکو بزار نے اور طبرانی نے **باب** مَا جَاءَ اَنَّ لِلنَّارِ نَفَسَيْنِ وَمَا ذُكِرَ مَنْ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مِنْ اَهْلِ التَّوْحِيدِ باب نار دوزخ کی دو دم
لینے اور موحد کے اُس میں سے نکلنے کی بیان میں **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْتَكَتِ النَّارُ اِلٰى رَبِّهَا وَقَالَتْ اَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا
فَجَعَلَ لَهَا نَفَسَيْنِ نَفَسًا فِي الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِي الصَّيْفِ فَاَمَّا نَفَسُهَا فِي الشِّتَاءِ فَزَمْهَرِيرٌ وَاَمَّا نَفَسُهَا فِي الصَّيْفِ فَسَمُومٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ شکایت کی اور عرض حال کیا اپنا نار دوزخ نے اپنے پروردگار کے سامنے اور کہا کہ کہا گئی بعض اجزا میرے بعض کو سو اجازت دی اور مقرر کر دی اللہ تعالیٰ نے
اُسکے لئے دو سانسیں ایک سانس جاڑے میں اور ایک سانس گرمی میں سو سانس اُسکے جاڑے میں سبب ہے شدت برد کا اور سانس اُسکی گرمی میں سبب ہے سموم کا **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کئی سند سے اور مفضل بن صالح اہل حدیث کے نزدیک کچھ ایسے صاحب حفظ نہیں **عن** اَنَسٍ اَنَّ رَسُولَ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ هِشَامٌ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ وَقَالَ شُعْبَةُ اَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ شَعِيرَةً
اَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهٖ مِنَ الْخَيْرِ مَا يَزِنُ بُرَّةً اَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَكَانَ فِي قَلْبِهٖ مَا يَزِنُ ذَرَّةً
وَقَالَ شُعْبَةُ مَا يَزِنُ ذُرَةً مُخَفَّفَةً **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہشام کی روایت میں ہی کہ نکلیگا دوزخ سے شعبہ کی روایت میں ہی کہ حکم ہوگا
نکالو دوزخ سے جس شخص نے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اُسکے دل میں جو کے برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سی جس شخص نے کہ لا الٰہ الا اللہ کہا ہو اور اُسکے دل میں گیہوں کے دانہ کے
برابر نیکی ہو اور نکالو دوزخ سی جسنے کہا ہو لا الٰہ الا اللہ اور اُسکی دل میں ایک ذرہ کی برابر نیکی ہو اور شعبہ نے اپنی روایت میں کہا کہ اُسکے دل میں ایک جوار کی دانہ کے برابر نیکی ہو **ف**

اس باب میں جابر اور عمران بن حصین سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یقول اللہ اخرجوا من النار من ذکرنی یوما او خافنی فی مقام **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماویگا یعنی قیامت میں نکالو آگ سے یعنی دوزخ کی اُس شخص کو جسنے مجھے یاد کیا ہو ایکدن یا ڈرا ہو مجھ سے کسی جگہہ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عبد اللہ بن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اخر اہل النار خروجا رجل یخرج منہا زحفا فیقول یا رب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ انطلق الی الجنۃ فادخل الجنۃ قال فیذہب لیدخل فیجد الناس قد اخذوا المنازل فیرجع فیقول یا رب قد اخذ الناس المنازل قال فیقال لہ اتذکر الزمان الذی کنت فیہ فیقول نعم فیقال لہ تمن قال فیتمنی فیقال لہ فان لک الذی تمنیت وعشرۃ اضعاف الدنیا قال فیقول اتسخر بی وانت الملک قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضحک حتی بدت نواجذہ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں خوب پہچانتا ہوں اُس شخص کو کہ آخر میں نکلیگا اہل نار سے کہ ایک مرد ہوگا کہ نکلیگا اُس سے گھٹنوں چلتا ہوا اور کہیگا ای رب لوگوں نے لی لی ہونگی جنت کے سب گھر فرمایا حضرت نے سو کہا جاویگا اُسکو جا تو جنت میں اور داخل ہو اُسمیں فرمایا آپنے پہر وہ چلیگا کہ اُسمیں داخل ہو سو لوگوں کو پاویگا کہ لے لئی اُنہوں نے سب مکان جنت کے یعنے اور چھوڑے اُسکی لئی کوئی جگہہ سو پہر لوٹیگا وہ اور عرض کریگا ای رب میرے لوگوں نے تو لے لئی سب مکان جنت کے فرمایا آپنے پہر کہا جاویگا اُس سے تجہے یاد ہی وہ وقت کہ جسمیں تو تہا یعنے عذاب دوزخ کا وہ کہیگا کہ ہان سو کہا جاویگا اُس سے کہ اب تو آرزو کر فرمایا حضرت نے کہ پہر وہ آرزو کریگا اور کہا جاویگا اُس سے تیری لئے ہے جو تونے آرزو کی اور دس گنا سکے دنیا کا فرمایا آپنے وہ عرض کریگا تعجب سے انکار سے کہ کیا مسخری کرتا ہی تو مجہہ سے حالانکہ تو مالک الملک ہے کہا راوی نے اور میں نے دیکہا میں نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ ہنسے آپ یہانتک کہ کہل گئیں کچلیاں آپکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابی ذر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انی لاعرف اخر اہل النار خروجا من النار واخر اہل الجنۃ دخولا الجنۃ یؤتی برجل فیقول سلوا عن صغار ذنوبہ واخبئوا کبارہا فیقال لہ عملت کذا وکذا یوم کذا وکذا وعملت کذا وکذا یوم کذا وکذا قال فیقال لہ فان لک مکان کل سیئۃ حسنۃ قال فیقول یا رب لقد عملت اشیاء ما اراہا ہہنا قال فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یضحک حتی بدت نواجذہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں خوب پہچانتا ہوں اُسکو کہ آخر میں نکلیگا دوزخ سے اور آخر میں داخل ہوگا جنت میں کیفیت مفصل اُسکی یہ ہے کہ لاوینگے ایک مرد کو اور فرماویگا اللہ تعالیٰ فرشتوں کو کہ اس سے سوال کرو چہوٹی گناہوں کا اور چہپاؤ بڑے گناہوں کو سو کہا جاویگا اُس سے کیوں تونے ایسا ایسا کیا تہا فلانے فلانے دن اور ایسا ایسا کیا تہا فلانے فلانے دن فرمایا آپنے کہ کہا جاویگا اُس سے کہ تیری لئی ہر بدی کی عوض ایک نیکی ہے فرمایا آپنے پہر وہ عرض کریگا ای رب میرے اور بہی بہت سی گناہ کئی تہے کہ اُنکو میں یہاں نہیں دیکہتا کہا راوی نے کہ پہر دیکہا میں نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ ہنسی یہانتک کہ کہل گئیں کچلیاں آپکی یعنے اللہ تعالیٰ نی اُسکے بڑے گناہوں کو بخشدیا اور چہوٹوں کو حسنات سے بدلدیا اور یہ فضل ہے اللہ تعالیٰ کا واللہ ذو الفضل العظیم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اللہ تعالیٰ تبدیل سئیات بحسنات کے باب میں فرماتا ہی الا من تاب وامن وعمل عملا صالحا فاولئک یبدل اللہ سیاتہم حسنات وکان اللہ غفورا رحیما یعنے جو توبہ کری اور ایمان لائے اور عمل نیک کری وہ لوگ ہیں کہ بدل دیویگا اللہ تعالیٰ اُنکی برائیوں کو بہلائیوں سے اور اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے انتہی ایک جماعت مفسرین کی اسطرف گئے ہیں کہ یہ تبدیل دنیا میں ہوتی ہے چنانچہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن اور مجاہد اور سدی اور ضحاک نے فرمایا کہ بدلدیتا ہی اللہ تعالیٰ بشرف اسلام اُسکے قبائح اعمال کو جو حالت شرک و کفر میں کئے تہے ساتہہ محاسن اعمال کے اسلام میں اور بدلدیتا ہی شرک کو توحید سے اور قتل مؤمنین کو قتل مشرکین سے اور زنا کو عفت و احصان سے اور بدعت کو سنت سے اور قبایح اخلاق کو محاسن عادات سے اور ملکات ردیہ کو عادات حسنہ سی علیٰ ہذا القیاس غرض جسطرح سیئات میں شاغل تہا قبل اسلام کے اسیطرح حسنات میں مشغول ہتا ہی بعد اسلام کے پس یہی تبدیل ہے سیئات کی حسنات سے اور ایکجماعت نے کہا کہ بدلدیتا ہی اللہ تعالیٰ سیئات دنیا کو جو بعد اسلام کے اُس سے صادر ہوئی ہیں قیامت کے دن حسنات سے اور یہ قول ہے سعید بن مسیب اور مکحول کا اور روایات باب بہی اسی پر دال ہے پس یہی قول راجح ہے اور بعضوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مٹادیتا ہی سیئات کو بسبب ندامت کے اور عنایت کرتا ہی اُسکو عوض میں ہر سیئہ کی ایک حسنہ انتہی ما فی البغوی) فقیر کہتا ہی کہ شرطیں اس تبدیل کے اللہ تعالیٰ نی تین فرمائیں اول توبہ دوسرے ایمان تیسرے عمل صالح پہر جب بندہ ان تینوں کو بجا لایا اور حقوق ان تینوں کے بخوبی ادا کئے دنیا میں بہی جیسا کہ سیئات میں گرفتار تہا اب موفق بحسنات ہوتا ہے اور آخرت میں بہی وہ فضل الٰہی کا مستحق ہے انتہی **عن** جابر قال قال رسول اللہ

ہ یا مراد ملک و دنیا کی بڑی جو دنیا میں سلطنت ہوئی تہی واللہ اعلم ۱۲

صلی اللہ علیہ وسلم یعذب ناس من اھل التوحید فی النار حتی یکونوا فیھا حمما ثم تدرکھم الرحمۃ فیخرجون و یطرحون علی ابواب الجنۃ قال فیرش علیھم اھل الجنۃ الماء فینبتون کما ینبت الغثاء فی حمالۃ السیل ثم یدخلون الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے معذب ہونگے کچھہ لوگ اہل توحید سے دوزخ میں یہانتک کہ وہ ہوجاوینگے اُسمین کوئلا پہر دریافت کریگی اُنکا رحمت الٰہی سو نکالے جاوینگے وہ اور ڈالے جاوینگے وہ دروازون پر جنت کے فرمایا آپنے سو چہڑکینگے اُنپر جنت کے لوگ پانی اور اُگینگے وہ جیسے کہ اُگتا ہے دانہ کنارہ سیل کے پہر داخل ہونگے جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے کہ مروی ہوئی ہے کئی سندون سے جابر سے **مترجم** غثا بالضم والمد جو سیل کے ساتھ بہکر آجاوے کوڑے کرکٹ سے اور حمالۃ السیل جسکو بہالاوے سیل مثل زبد وغیرہ کے پہر اگر اُسمین کوئی دانہ اتفاقًا آجاتا ہے تو ایک رات دنمین اُگ جاتا ہے اور سرسبز ہوجاتا ہے اسطرح یہ دوزخی جنت کے پانی پہونچنے سے جلد سرسبز ہوجاوینگے اور ترو تازہ حسین خوبصورت بنجاوینگے وہ سواد لون بیاض و حسن سے متبدل ہوجاویگا اور جنت مین داخل ہوجاوینگے **عن** ابی سعید الخدری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یخرج من النار من کان فی قلبہ مثقال ذرۃ من الایمان قال ابو سعید فمن شک فلیقرأ ان اللہ لا یظلم مثقال ذرۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلیگا دوزخ سے جسکے دلمین ایک ذرہ کی برابر ایمان ہوگا کہا ابو سعید نے اور جسکو شک ہو اسمین تو پڑہ لے یہ آیت اِنَّ اللہَ لَا یَظلِمُ یعنے اللہ تعالیٰ ظلم نہین کرتا ایک ذرہ کی برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ذرہ ایک چہوٹی چیونٹی ہے یا وہ غبار جو روشندانون کی روشنی مین اُڑتا ہوا نظر آتا ہے کہ ہر جز اُسکا ذرہ ہی گویا مراد آیۃ یہ ہوئی کہ اللہ تعالیٰ کچھہ ظلم نہین کرتا چنانچہ دوسری جگہ فرماتا ہی اِنَّ اللہَ لَا یَظلِمُ النَّاسَ شَیئًا چنانچہ انس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ ظلم نہین کرتا مومن کے کسی حسنہ پر بلکہ رزق دیتا ہی اُس حسنہ پر دنیا مین اور بدلا دیتا ہے اُسکا آخرت مین مگر کافر سو وہ اپنی نیکیون کا بدلا کہاتا ہی دنیا مین پہر جب آخرت مین پہونچتا ہی کوئی نیکی اُسکے لئے نہین رہتی کہ جسکے عوض مین کچھہ بہلائی کیجاوے اُسکی ساتھ اور عبد اللہ بن مسعود سے مروی ہے کہ قیامت کے دن ایک بندہ بلوایا جاویگا اور منادی اولین و آخرین مین ندا کریگا کہ یہ فلانا بیٹا فلانے کا ہے پہر جسکا اسپر کچھہ حق ہو وہ آکر اپنا حق لیلوے پہر کہا جاویگا اُس سے کہ دیدے اِن سب لوگون کو حقوق وہ کہیگا کہان سے دون ای رب اور دنیا تو رہی نہین فرماویگا اللہ عزوجل فرشتونکو کہ نظر کرو اُسکے اعمال صالحہ مین اور دو اُسکے اہل حقوق کو سو باقی رہ جاویگا اُسکے لئے ایکذرہ نیکی کا کہینگے فرشتے اے رب ہمارے باقی رہگیا ہی اُسکے لئے ایک ذرہ نیکی کا تو فرماویگا اللہ تعالیٰ دوگنا چوگنا کردو میرے بندے کی لئے اُس ایکذرہ کو اور داخل کرو میرے فضل و رحمت سے جنت مین اور مصداق اسکا کتاب اللہ مین موجود ہے اِنَّ اللہَ لَا یَظلِمُ مِثقَالَ ذَرَّۃٍ وَاِن تَکُ حَسَنَۃً یُّضٰعِفھَا (بغوی) اور وجہ استدلال اس آیت سے خروج نار پر اسطرح ہی کہ جب اللہ نے ذرہ برابر نیکی کو ضائع نکیا اور صاحب اُسکا اپنے اعمال کی شامت سے دوزخ مین ہے تو ضرور ہے کہ وہ اُس نیکی کا ثواب پاوے اور وجود ثواب کا دوزخ مین ممکن نہین اسلئے کہ وہ دار العذاب ہے نہ دار الثواب پس ضرور ہوا کہ وہ دار الثواب مین جاوے اور بفضل الٰہی اپنا ثواب پاوے **عن** ابی ھریرۃ عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان رجلین ممن دخل النار اشتد صیاحھما فقال الرب تبارک وتعالی اخرجوھما فلما اخرجا قال لھما لای شیء اشتد صیاحکما قالا فعلنا ذلک لترحمنا قال رحمتی لکما ان تنطلقا فتلقیا انفسکما حیث کنتما من النار فینطلقان فیلقی احدھما نفسہ فیجعلھا علیہ بردا وسلاما و یقوم الآخر فلا یلقی نفسہ فیقول لہ الرب تبارک وتعالی ما منعک ان تلقی نفسک کما القی صاحبک فیقول یا رب انی لارجو ان لا تعیدنی فیھا بعد ما اخرجتنی فیقول لہ الرب تبارک وتعالی لک رجاءک فیدخلان الجنۃ جمیعا برحمۃ اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دو شخص کہ اُن لوگون سے جو داخل ہوچکے تہے دوزخ مین بلند ہوا چیخنا سو فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے نکالو اِن دونونکو پہر جب نکالا اُن دونونکو فرمایا اُن سے کیون بلند ہوا چیخنا تمہارا اُن دونون نے عرض کی کہ تا رحم کرے تو ہمپر فرمایا اللہ تعالیٰ نے میری رحمت ہے واسطے تمہارے اگر تم دونون چلے جاؤ اور ڈالدو اپنی جانونکو اُسی عذاب مین دوزخ کے جہان تم تہے سو دونون جاوینگے اور ڈالدیگا ایک شخص اپنی جان کو آگ مین سو اللہ تعالیٰ کردیگا اُسپر آگ ٹہنڈی اور سلامتی اور کہڑا رہیگا دوسرا اور نہ ڈالیگا اپنی جان آگ میں سو فرماویگا اُس سے پروردگار تعالیٰ شانہ کہ کس چیز نے روکا تجھکو اس سے کہ ڈالدے تو اپنے جان کو آگ مین جیسا کہ ڈالدی تیرے صاحب نے سو وہ عرض کریگا ای رب مین امید رکھتا ہون کہ پہر نہ بہیجیگا تو مجھکو دوبارہ دوزخ مین اسکے بعد کہ نکالا تو نے مجھے اُسمین سے سو فرماویگا اللہ تبارک و تعالیٰ تیرے لئے ہے امید تیری اور داخل ہونگے دونون جنت مین برحمت الٰہی یعنے اول بسبب بجالانے حکم الٰہی کے اور ثانی بسبب اپنے حسن ظن کے جو ساتھ اللہ کے رکہتا تہا **ف** اس حدیث کے اسناد ضعیف ہے اسلئے کہ وہ مروی ہے رشدین بن سعد سے اور رشدین بن سعد ضعیف ہین اہلحدیث کے نزدیک اور رشدین روایت کرتے ہین ابن انعم سے اور وہ افریقی ہین اور افریقی ضعیف ہین اہل حدیث کے نزدیک **عن** عمران بن حصین عن النبی صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَخْرُجَنَّ قَوْمٌ مِنْ أُمَّتِي مِنَ النَّارِ بِشَفَاعَتِي يُسَمَّوْنَ الْجَهَنَّمِيِّينَ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک نکلیگی ایک قوم
میری امت سے دوزخ سے بسبب شفاعت میری کے نام انکا جہنمی ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو رجاء عطاردی کا نام عمران بن تیم ہے اور انکو ابن ملحان بھی کہتے ہیں **عن**
أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا رَأَيْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا وَلَا مِثْلَ الْجَنَّةِ نَامَ طَالِبُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے نہ دیکھا میں نے دوزخ کے برابر کسیکو کہ اس سے بھاگنے والا سو جاوے اور نہ جنت کے برابر کسیکو کہ اسکا طالب سو جاوے یعنے جنت اور دوزخ کے ہوتے ہوئے سونا جائے تعجب ہے **ف** اس
حدیث کو نہیں پہچانتے ہم مگر یحیی بن عبید اللہ کی روایت سے اور یحیی بن عبید اللہ ضعیف ہیں اہل حدیث کی نزدیک کلام کیا ہے انمیں شعبہ نے **مترجم** خروج موحدین میں نار سے بہت
احادیث وارد ہوئی ہیں اور اتفاق ہے اسپر اہل سنت کا نہیں خلاف کیا اسمیں ہاں مگر معتزلہ نے کہ کہا انہوں نے نہ نکلینگے ارباب کبائر دوزخ سے حالانکہ تکذیب کرنے میں انکے
قول کی روایات باب اور اور بہت روایتیں اور دیکھا ہی فقیر نے بعض احباب معتزلہ کو اس زمانہ میں کہ انکا بھی یہی دعوی باطل ہے کہ نہ نکلیگا کوئی دوزخ میں جاکر اور مناظرہ کیا
لسنے اسباب میں بلکہ دیکھا انمیں سوا انکار احادیث کے اور کچھ اللہ ہدایت کرے انکو اور انکی ذریات کو آمین یا رب العالمین **باب** مَا جَاءَ أَنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ النِّسَاءُ باب
اس بیان میں کہ اکثر اہل نار نساء ہیں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي النَّارِ
فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر لوگ اسکی فقرا ہیں اور جھانکا میں نے دوزخ میں تو
دیکھا کہ اکثر انکی عورتیں ہیں **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اطَّلَعْتُ فِي النَّارِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ وَاطَّلَعْتُ فِي
الْجَنَّةِ فَرَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا الْفُقَرَاءَ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جھانکا میں نے دوزخ میں سو دیکھا کہ اکثر اسکے رہنے والی عورتیں ہیں اور
جھانکا میں نے جنت میں تو دیکھا کہ اکثر اہل اسکے فقرا ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسیطرح کہتے تھے عوف کہ روایت ہے ابی رجا سے وہ روایت کرتے ہیں عمران بن حصین سے
اور ایوب کہتے تھے روایت ہے ابی رجا سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عباس سے اور دونوں اسناد و میں کچھ گفتگو نہیں ہے اور ممکن ہے کہ ابو رجا نے دونوں سے سنا ہو یعنے عمران اور ابن عباس
سے اور روایت کی عوف کے سوا اور لوگوں نے بھی یہ حدیث عمران بن حصین سے بواسطہ ابی رجا کے **مترجم** عورتیں جیسے دوزخ میں زیادہ ہیں ویسے ہی جنت میں بھی بہ نسبت
مردوں کے زیادہ ہیں چنانچہ ہر مرد کی دو عورتیں تو ضرور ہی ہونگی اہل دنیا کی عورتوں سے اور بعضوں کے اس سے زیادہ ہونگی پس تتبع روایات سے ثابت ہوتا ہے کہ عورتوں کی تولید اولاد آدم
میں مردوں کی بہ نسبت زیادہ ہے خصوصا آخر زمانہ میں اور ان احادیث سے معلوم ہوئی فضیلت فقر کی اور خوف دلانا ہوا عورتوں کو فقط **باب** دوزخ کے عذاب خفیف کی بیان میں
عن النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ أَهْوَنَ أَهْلِ النَّارِ عَذَابًا رَجُلٌ فِي أَخْمَصِ قَدَمَيْهِ جَمْرَتَانِ يَغْلِي مِنْهُمَا دِمَاغُهُ **ترجمہ**
روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خفیف تر عذاب میں دوزخ والوں سے ایک مرد ہوگا کہ اسکے دونوں پیروں کے تلووں میں دو چنگاریاں ہونگے کہ جوش کرتا ہوگا
اس سے دماغ اسکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عباس بن عبد المطلب اور ابی سعید سے بھی روایت ہے **مترجم** روایت کیا اس حدیث کو مسلم نے بھی اور بخاری
میں ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خفیف تر عذاب میں اہل دوزخ سے ابو طالب ہیں اور انکو دو نعل پہنائی گئے ہیں کہ ان سے دماغ انکا ابلتا ہے اس
حدیث سے معلوم ہوا کہ محبت اور رفاقت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مستفید ہوتے ہیں اس سے کفار بھی کہ یہ تخفیف عذاب ابو طالب کے فقط آنحضرت کی تائید اور حمایت کی برکت سے ہے پھر کیا حال
ہوگا اس مومن کامل کا جو حالت ایمان میں پھیلاوے احادیث رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور موئید ہو آپکے سنن متبرکہ کا اور نشر علوم دینیہ اور انتشار احکام نبویہ میں مال اور جان
خرچ کرے ذلک فضل اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم **باب** **عن** حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ الْخُزَاعِيِّ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ
أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ أَقْسَمَ عَلَى اللهِ لَأَبَرَّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِأَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُتَكَبِّرٍ **ترجمہ** روایت ہے حارثہ بن وہب خزاعی سے کہ
کہتے تھے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کیا نہ خبر دوں میں تمکو اہل جنت سے اہل جنت ہیں ہر ضعیف کہ حقیر جانیں اسکو لوگ اگر قسم کھاوے اللہ کے بھروسے پر تو اللہ تعالی
سچی کردے قسم اسکی اور کیا نہ خبر دوں میں تمکو دوزخ والوں کی دوزخ والے ہیں ہر عتل و جواظ و متکبر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ فرمانا آپکا باعتبار اکثر افراد کی ہے مقصود
ہے بیان کرنا ان صفتوں کے نتایج کا ضعیف سے مراد کم قوت متذلل اور خاشع اور متحمل و بردبار شخص ہے کہ اظہار اپنی زور و قوت کا اور اشتہار اپنا لوگوں میں نچاہتا ہو متضعف وہ ہے کہ
جسکو لوگ ضعیف سمجھیں اور رقیق القلب اور لین و ہین نرم دل اور کو نرم زبان ہو عتل بضمتین و تشدید لام سخت مزاج اہل جفا تندخو و بدگو جواظ بفتحتین کثیر المال بخیل کہ نہ آپ

کہائی نہ کسیکو دی بلکہ کسیکو دیتی دیکہی تو مونہہ کیا پیٹ تک بہو بچائی اور بعضون نے کہا کہ کثیر اللحم مختال یعنے خریطۂ بلغم اترانیوالا متکبر اپنی بڑائی چاہنے والا پہر اگر یہ صفات ایک فرد مین جمع ہون تو کریلا اور نیم چڑہا اور زیادہ تلخکامی کا سبب ہے اور اگر ایک دو صفتین ہون تو بہی ڈرہے اور تائب ہو کہ اللہ تعالی نار دوزخ سی بچاوی آمین یارب العالمین

اَبْوَابُ الْاِیْمَانِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین

ایمان کے جو وارد ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے + مترجم + مقدمہ

ایمان افعال ہے امن سے اور مومن کو مومن اسی لئی کہتی ہین کہ وہ اپنی نفس کو امن مین کرتا ہی عذاب آلہی سی یا بچاتا ہی انکار سے اور ایمان اصل لغت مین بمعنی تصدیق ہی وارد ہوا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نی وَمَا اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا یعنے تو مصدق نہین ہے ہماری بات کا اور یہ مقولہ ہی برادران یوسف علیہ السلام کا کہ خطاب کیا اُنہون نے اسکے ساتہ اپنی باپ سے اور کبہی وہ متعدی ہوتا ہی ساتہ بی کے چنانچہ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ مین اسلئے کہ متضمن ہے معنے اعتراف اور اقرار کو یا شامل ہے معنے وثوق کو اور مومن ایک نام مبارک ہے اللہ تعالی کی پاک نامون سے مراد اُس سے ہے تصدیق کرنیوالا کہ سچا کرتا ہی اپنی بندون سے اپنی وعدونکو دنیا اور آخرت مین یا امن دیتا ہے انکو عذاب سے آخرت مین اور کفر و بطر سے دنیا مین اور اُسی سے ہے حدیث اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنُ سَاعَۃً یعنے بیٹہو ہمارے ساتہ تا ہم یہ برکت ذکر آلہی امون رہین وساوس و خطرات سے یا اور ہوا جس نفسانیہ سی اور اُسی سے ہے حدیث یعنی قول حضرت عیسے علیہ السلام کا آمَنْتُ بِکِتَابِ اللّٰہِ وَکَذَّبْتُ نَفْسِیْ یعنی تصدیق کی مین نے کتاب اللہ کی اور جہٹلایا اپنی نفس کو خطاب کیا آپنی اسکے ساتہ ایک چور سی اور اسی سے ہے مَنْ قَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا یعنے جسنے قیام کیا رمضان کا درآنحالیکہ تصدیق کرنیوالا ہے اُسکی فضیلت کا اور شریعت مین ایمان سے مراد ہی تصدیق اُن چیزونکی کہ خبر دی اُسکی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے از اشراط ساعت اور عذاب قبر اور حشر و نشر اور صراط و میزان و جنت و نار وغیرہ سی اور یہ ایمان شرعی ہے کہ اشارہ کیا اس حدیث مین اُسکی طرف جہان فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فَاخْبِرْنِیْ عَنِ الْاِیْمَانِ قَالَ اَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰہِ وَمَلٰئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالْیَوْمِ الْآخِرِ وَتُؤْمِنَ بِالْقَدْرِ خَیْرِہٖ وَشَرِّہٖ قَالَ صَدَقْتَ انتہی اور تابعین سے تعریف ایمان شرعی مین کئی قول ہین ابن کثیر نے کہا کہ ایمان جو شرع مین مطلوب ہے وہ نہین ہوتا بغیر اعتقاد اور قول اور عمل کے یعنے اعتقاد قلبی اور قول لسانی اور عمل جوارح جب تینون پائی جاوین گے مطلوب شرعی حاصل ہوگا اور اسطرف اکثر ائمہ گئے ہین بلکہ حکایت کی ہے اسکی شافعی اور احمد اور ابو عبید اور کئی لوگون نے اجماعاً اور کہا کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے زیادہ ہوتا ہے اور کم ہوتا ہے ساتہ زیادت اعمال اور نقصان اُسکے کے اور وارد ہوئے ہین اس قول کے مؤید آثار کثیرہ انتہی اور انکار کیا ہی اکثر متکلمین نے زیادت ایمان اور اُسکے نقصان کا اور اہل سنت نے کہا کہ نفس تصدیق نہ بڑہتی ہے نہ گہٹتی ہے اور ایمان شرعی بڑہتا ہے اور گہٹتا ہے ساتہ زیادت اعمال کے اور نقصان اعمال کے اور اس تقریر سے ممکن ہے توفیق اور جمع مابین ظواہر نصوص کتاب و سنت کے کہ وارد ہوئی ہین ساتہ زیادت اور نقصان ایمان کے اور درمیان اصل لغت کے کہ تصدیق نہ بڑہتی ہے نہ گہٹتی ہے اور اعمال داخل ایمان ہین اسپر یہ حدیث دال ہے کہ فرمایا آنحضرت نے کہ ایمان کے ستر اوپر کئی شاخین ہین افضل اُنکا قول لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے اور ادنی اُسکا دور کرنا اذی کا طریق سے اور حیا ایک شعبہ ہی ایمان کا کہ روایت کیا اسکو شیخین نے ابوہریرہ سے (فتح البیان فی مقاصد القرآن) اور شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حجۃ اللہ مین فرمایا ہی کہ چونکہ مبعوث تہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواص و عوام بلکہ کافہ انام کیطرف اور منظور آلہی تہا کہ دین آپکا غالب ہو جمیع ادیان پر بعز عزیز یا بذل ذلیل اور داخل ہوئے آپکے دین مین قسم قسم کے لوگ تو ضرور ہوا تمیز درمیان اُن لوگون کے جو متدین بدین اسلام ہوئی اور درمیان غیر اُنکے کے اور اسیطرح ضرور ہوا تمیز درمیان اُن لوگون کے کہ جنہون نے بدل قبول کیا ہدایت کو اور رنگ چڑہ گیا اُنپر انوار ہدایت اور ایمان کا اُن لوگون سے کہ داخل نہین ہوئی بشاشت ایمان کی اُنکے دلونمین پس اس تمیز کے حاصل ہونیکو آپنی ایمان کے دو قسمین ٹہیرائین **قسم اول** وہ ایمان کہ دائر ہون اُسپر احکام دنیا کی یعنے محفوظ رہے خون اور مال اُسکے صاحب کا غازیون کے ہاتہ سے اور اسیر ہو اور رقیت نہ آوی اُسمین اور ضبط کیا اسکو ساتہ اُن امور کے کہ ظاہر ہو اُس سے انقیاد اور فرمانبرداری چنانچہ فرمایا اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰی یَشْہَدُوْا اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ وَیُقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَیُؤْتُوا الزَّکٰوۃَ فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَصَمُوْا مِنِّیْ دِمَاءَہُمْ وَاَمْوَالَہُمْ اِلَّا بِحَقِّ الْاِسْلَامِ وَحِسَابُہُمْ عَلَی اللّٰہِ اور فرمایا آپنے مَنْ صَلّٰی صَلٰوتَنَا وَاسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَاَکَلَ ذَبِیْحَتَنَا فَذٰلِکَ الْمُسْلِمُ الَّذِیْ لَہٗ ذِمَّۃُ اللّٰہِ وَذِمَّۃُ رَسُوْلِہٖ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰہَ فِیْ ذِمَّتِہٖ اور فرمایا آپنی ثَلٰثٌ مِّنْ اَصْلِ الْاِیْمَانِ اَلْکَفُّ عَمَّنْ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ لَا تُکَفِّرُہٗ بِذَنْبٍ وَّلَا تُخْرِجُہٗ مِنَ الْاِسْلَامِ بِعَمَلٍ الحدیث **اور ثانی** وہ کہ دائر ہون اُسپر احکام آخرت کے نجات اور فوز بدرجات وغیرہ ذلک اور وہ شامل ہے ہر اعتقاد حقہ کو اور عمل پسندیدہ اور ملکہ فاضلہ کو یعنے ہر ایک کو اُنمین سے ایمان کہہ سکتے ہین اور لفظ ایمان اِن سبکو شامل ہے اور وہ زیادہ ہوتا ہے اور ناقص ہوتا ہے اور عادت شارع کی اسطرح جاری ہے کہ نسبت کرتا ہی ہر ایک چیز کو اُنمین سے ساتہ ایمان کے تاکہ تنبیہ بلیغ ہو اسپر کہ

کہ یہی جز ہے ایمان کا مثلاً فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لَا اِیْمَانَ لِمَنْ لَا اَمَانَةَ لَهٗ وَلَا دِیْنَ لِمَنْ لَا عَهْدَ لَهٗ اور فرمایا اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ الحدیث اور اسکے شعبے بہت ہیں اور مثال اُسکی ایک شجر پُرثمر کے مانند ہے کہ اُسکے دوحہ اور اغصان اور ثمار اور اوراق اور ازہار سبکو شجر کہہ سکتے ہیں پھر جب اُسکی اغصان کاٹ ڈالیں اور اوراق توڑ ڈالیں اور ثمار چن لیں تو بھی کہا جاویگا شجرہ نا قصہ غرض اسکے اطلاق شجر کا اب بھی ہو سکتا اگرچہ یہ نقص ہو پھر جب اُسکا دوحہ کاٹ پھینکیں تو شجر کا نام و نشان نر ہا چنانچہ فرمایا اللہ تبارک و تعالیٰ نے اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قُلُوْبُهُمْ وَاِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ اٰيٰتُهٗ زَادَتْهُمْ اِيْمَانًا وَّعَلٰى رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُوْنَ یعنے اس آیت میں مومنان کامل الایمان مراد ہیں کہ اُنکے شجرۂ ایمان میں ذکر الٰہی کے ثمر اور توکل کے بہار ہو رہی ہے اور تلاوت آیات بمنزلہ آب باران ہے اُسکی سرسبزی اور شادابی میں ترقی ہے پایان رہی ہے پھر جب ہر عقیدۂ حقہ اور عمل پسندیدہ ایمان کامل کے شاخ ٹھیرا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان شاخوں کو دو قسم کیا **قسم اول** ارکان ہیں کہ وہ عمدہ ترین اجزا ہیں ایمان کے اُسی طرف اشارہ کیا اس حدیث میں بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ شَهَادَةِ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَاءِ الزَّكٰوةِ وَالْحَجِّ وَصَوْمِ رَمَضَانَ اور **قسم ثانی** اور شعبے ہیں اُسکے کہ فرمایا اَلْاِيْمَانُ بِضْعٌ وَّسَبْعُوْنَ شُعْبَةً اَفْضَلُهَا قَوْلُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْاِيْمَانِ اور ایمان اول کے مقابل میں عین کفر ہے اور ایمان ثانی کے مقابل میں اگر تصدیق قلبی معدوم ہے اور انقیاد بغلبہ سیف ہے تو نفاق اصلی ہے اور منافق ہیں اس معنی سے اور کافر میں کچھ فرق نہیں آخرت میں اور نہیں کے حق میں ارشاد ہوا ہے کہ وہ درکہ اسفل میں ہیں نار کے اور اگر تصدیق قلبی موجود ہے مگر وظیفہ جوارح اُسنے فوت کیا ہی مثلاً ترک کیا نماز کو یا صوم فرض کو تو نام اُسکا فاسق ہے یا وظیفہ جنان کو فوت کیا سوا تصدیق کے پس وہ منافق ہے یہ نفاق آخر اور بعض سلف نے اسکو نفاق عمل کہا ہے اور تفصیل اُسکے یہ ہے کہ غالب ہو جاوے حجاب طبع کا یا رسم یا سوء معرفت کا پس منہمک ہو جاوے وہ دنیا کی محبت میں اور عشایر اور اولاد کی اُلفت میں اور آجاوے اُسکے دل میں استبعاد مجازات کا اور ہو جاوے جرأت معاصی پر اگرچہ معترف ہو آخرت وغیرہ کا بنظر برہانی یا دیکھا اُسنے شدائد اسلام کو اور مکروہ رکھا اسکو یا کافروں سے دوستی ہو گئی اُسکو کہ اعلاء کلمة اللہ سے باز رہا وہ بسبب ان چیزوں کے اور ایمان کے دو معنی اور بھی ہیں **اول** تصدیق جنان کی اُن چیزوں کے لئے کہ جنکے تصدیق ضرور ہے چنانچہ جواب جبرئیل میں جو حضرت نے فرمایا کہ ایمان یہی ہے کہ ایمان لاوے تو اللہ پر اور اُسکے فرشتوں پر الحدیث اسی پر دال ہے **دوسرے** سکینہ اور ہیئت وجدانیہ اور وقار اور طمانیت دل کی اور نورانیت روح کی کہ حاصل ہوتی ہے مقربین کو کہ حدیث اَلطُّهُوْرُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ میں یہی معنے مراد ہیں اور حدیث اِذَا زَنَى الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِيْمَانُ فَكَانَ فَوْقَ رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا خَرَجَ مِنْ ذٰلِكَ الْعَمَلِ رَجَعَ اِلَيْهِ الْاِيْمَانُ وہی معنے مقصود ہیں اور اسیطرح قول معاذ میں اِجْلِسْ بِنَا نُؤْمِنْ سَاعَةً پس ایمان کے یہ چار معنے ہیں کہ مستعمل ہیں شرع میں اور اگر اتارے تو ہر حدیث کو اُسکے محل پر تو جو حدیثیں کہ بادی النظر میں متعارض معلوم ہوتی ہیں انمیں توفیق و تطبیق ہو جاوے اور اسیطرح کا شک و شبہ رد ہو جاوے اور اسلام کا استعمال اکثر معنے اول میں ہوتا ہی اسی لیے فرمایا اللہ صاحب نے قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد سے اَوْ مُسْلِمًا اور احسان کا استعمال معنے رابع میں ہے اور چونکہ نفاق عملی اور اخلاص ہر ایک امر خفی تھا ضرور ہوا کہ علامات ہر ایک کے انمیں سے بیان کی جاویں چنانچہ فرمایا اُنہی اَرْبَعٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَّمَنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِّنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا اِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَاِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ اور فرمایا ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ وَجَدَ بِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ مَنْ كَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَّا يُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ يَّكْرَهُ اَنْ يَّعُوْدَ فِي الْكُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ كَمَا يَكْرَهُ اَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ انتہیٰ ما قال سیدنا و شیخنا رحمة اللہ علیہ فی حجة اللہ باقی دلائل زیادت اور کمی ایمان کے اور علامات مومنان کامل کے قرآن عظیم الشان سے اور تفسیر اُن آیتوں کے ابواب کے ذیل میں اور خاتمہ میں وارد ہوگی انشاء اللہ تعالےٰ

باب مَا جَاءَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ باب ما مور ہونا آنحضرت کے ساتھ قتال کے یہانتک کہ لوگ لا الٰہ الا اللہ کہیں

عن اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَاِذَا قَالُوْهَا عَصَمُوْا مِنِّيْ دِمَاءَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ اِلَّا بِحَقِّهَا وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہوں میں کہ لڑوں لوگوں سے یہانتک کہ وہ کہیں لا الٰہ الا اللہ پھر جب اُسکی قایل ہوے بچا لیا اُنہوں نے اپنی جانونکو اور مالونکو میرے ہاتھ سے مگر ساتھ حقوق جان و مال کے اور حساب اُنکا اللہ پر ہے **ف** اس باب میں جابر اور ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** کہتا ہے اس حدیث میں حسب تحقیق مقدمۂ جناب شاہ صاحب رحمہ اللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پہلے درجہ کا ایمان بیان فرما دیا قولہ مگر ساتھ حقوق آہ یعنے اگر کسی نے کسیکے جان ماری ہے

تو اُسکا قصاص ہوگا یا کسیکا مال کسی سے چھین لیا تو اُسکے مال میں سے میں دلوادونگا باقی اور کسیطرح کسیکے جان و مال سے تعرض نہین قولہ اور حساب اُنکا اللہ تعالیٰ پر ہے یعنی یہ
تفتیش ضرور نہین کہ اُنکے دلمین بھی توحید ہے یا فقط بخوف سیف توحید کا اقرار کرتی ہین بلکہ اسکا حساب و کتاب اللہ تعالیٰ اُن سے آخرت مین لیگا **عن** ابی ھریرۃ قال لما توفی
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم واستخلف ابوبکر بعدہ کفر من کفر من العرب فقال عمر بن الخطاب لابی بکر کیف تقاتل الناس وقد قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ومن قال لا الہ الا اللہ عصم منی مالہ ونفسہ الا بحقہ وحسابہ
علی اللہ فقال ابوبکر واللہ لاقاتلن من فرق بین الصلوۃ والزکوۃ فان الزکوۃ حق المال واللہ لو منعونی عقالا کانوا یؤدونہ الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لقاتلتھم علی منعہ فقال عمر بن الخطاب فواللہ ما ھو الا ان رایت ان اللہ قد شرح صدر ابی بکر للقتال فعرفت
انہ الحق **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُنہون نے جب وفات پائی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی اور خلیفہ ہوے ابوبکر بعد آپکے کافر ہوگئی جو لوگ کافر ہوگئی سو کہا عمر بن خطاب نے
ابوبکر سے کیونکر لڑینگے آپ لوگوں سی اور حالانکہ فرمایا ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ حکم کیا گیا ہون مین کہ لڑون لوگون سے یہانتک کہ کہین وہ لا الہ الا اللہ پھر جسنی کہا لا الہ الا اللہ
بچا لیا اُسنی اپنا مال اور جان اپنی مگر ساتہ حق اُسکے اور حساب اُسکا اللہ تعالیٰ پر ہے سو جواب دیا ابوبکر نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی بیشک مین لڑونگا اُس شخص سے کہ پھوٹ ڈالی اور فرق
کرے نماز و زکوۃ مین اسلیئے کہ زکوۃ وظیفہ مال ہے یعنے جیسے کہ نماز وظیفہ بدن ہے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی اگر نہ دینگے مجھے وہ ایک اونٹ باندھنے کی رسّی کہ دیا کرتے تھے رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم کو تو بیشک مین لڑونگا اُسکے نہ دینی پر سو کہا عمر بن خطاب نے کہ قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہین ہے یہ مگر یہ کہ دیکھا مین نے کہ اللہ تعالیٰ نی کھولدیا سینہ ابی بکر کا قتال
کے لئی اور جان لیا مین نے کہ یہی حق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اسیطرح روایت کی شعیب ابن ابی حمزہ نی زہری سے اُنہون نے عبیداللہ بن عبداللہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ
سے اور روایت کی عمران قطان نی یہ حدیث معمر سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے انس بن مالک سے اُنہون نے ابی بکر سے اور اُس سند مین خطا ہی اسلئی کہ خلاف کیا گیا عمران
کا معمر سی روایت کرنے مین **مترجم** قولہ کافر ہو گئے جو لوگ کافر ہوگئے واضح ہو کہ اہل ردت دو قسم تھی ایک گروہ نے بالکل دین سے انکار کیا اور زندلت محمدیہ علی صاحبہا
الصلوۃ والتحیہ بکلم اختیار کیا اور ابوہریرہ نے اس قول سے اسی گروہ کو مراد لیا اور یہ گروہ دو قسم تھا ایک قسم اصحاب مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی تھے اور دونوکی مفصل کیفیت
اوپر مذکور ہو چکی ہے دوسری قسم نے جمیع شرایع کا انکار کیا تھا اور نماز و زکوۃ وغیرہا کو بالکل چھوڑ دیا تھا اور مذہب جاہلیت پر ہو گئے تھے اور یہانتک ارتداد کا زور اور کفر کا
شور ہوا کہ تین مسجد و نکے سوا کہین اللہ عزوجل مسجود نتھا اور اہل اسلام کا کوئی گروہ ان تین جگہہ کے سوا موجود نتھا اول مسجد مکہ دوسرے مسجد مدینہ تیسرے مسجد عبدالقیس بحرین
مین کہ ایک قریہ مین واقع ہے کہ نام اُس قریہ کا جواثا تھا کہ وہان کچھہ لوگ دین حق پر ثابت تھی اور بخوف کفار محصور و مجبور چنانچہ اُنکے شاعر نے کہا ہے **ابیات** الا ابلغ
ابابکر رسولا + وفتیان المدینۃ اجمعینا + فھل لکم الی قوم کرام + قعود فی جواثا محصرینا + کان دماءھم فی کل فج + دماء البدن تغشی الناظرینا + توکلنا علی الرحمن انا + وجدنا
النصر للمتوکلینا اور دوسرے گروہ نے فرق کیا تھا صلوۃ و زکوۃ مین کہ مقر تھے صلوۃ کی اور منکر تھے زکوۃ کی اور یہ حقیقت مین اہل بغی تھی مگر اُسوقت مین اُنکو باغی نکہا گیا بلکہ تمام
ہی خطاب دیا گیا اسلئی کہ اُنہون نے بھی گویا شرکت کی تھی مرتدین کے اور ارتداد عظم امر تھا تبھی اور بعضی مانعین زکوۃ مین ایسی تھے کہ وہ قبول کرتے تھے زکوۃ دینا مگر اُن کے رؤسا
اور سرداروں نے اُنہین روکا تھا کہ وہ زکوۃ امام برحق تک پہونچاوین چنانچہ بنی یربوع نی اموال زکوۃ مجتمع کئی اور چاہا کہ ابوبکر صدیق کی خدمت مین بھیجین کہ روکدیا اُنکو
مالک بن نویرہ نے اسی جگہہ سے شبہہ پڑا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اور مراجعت کی اُنہون نے ابوبکر سے اور خیال نفرمایا حضرت عمر نے کہ ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا
کہ مین مامور ہوا ہون ساتہ مقاتلہ ناس کے یہانتک کہ وہ کہین لا الہ الا اللہ مشروط بشرائط ہے یعنے مراد ہی اُس سے قبول کرنا جمیع شرایع اسلام کا چنانچہ دوسری روایت مین تصریح
اسکی آئی ہے جیسے مروی ہے اور سند سی ابوہریرہ سے کہ فرمایا آپنی امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ ویؤمنوا بی وبما جئت بہ فاذا فعلوا ذلک عصموا منی
دماءھم واموالھم الا بحقھا اور مروی ہے انس سے امرت ان اقاتل الناس حتی یشھدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا عبدہ ورسولہ وان یستقبلوا قبلتنا وان یاکلوا ذبیحتنا و
ان یصلوا صلوتنا فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دماءھم واموالھم الا بحقھا لھم ما للمسلمین وعلیھم ما علی المسلمین مگر کیفیت یہ ہوئی کہ ان روایتوں کی اطلاع نہوئی اُسوقت
شیخین کو ورنہ حضرت عمر مراجعت نہ فرماتی اور حضرت ابوبکر قیاس نکرتے پھر قیاس ابوبکر کا جب مدلل بدلیل ہوا یعنے اُنہوں نے فرمایا کہ مین لڑونگا جو فرق کرے نماز و زکوۃ
مین تو قبول کر لیا اُسکو حضرت عمر نے تحقیقاً نہ تقلیداً کہ تقلید ایک مجتہد کی دوسرے کو جایز نہین اور اس قول سے ابوبکر کے یہ بھی واضح ہوا کہ مانع صلوۃ سے قتال کرنا صحیح ہے

ضرور جانتے تھے چنانچہ اُسی پر قیاس کیا ابوبکرؓ نے مانع زکوٰۃ کو گویا یون کہا کہ جب صلوٰۃ و زکوٰۃ دونون فرض ہین تو قتال دونون کے تارک سے ضرور ہی ورنہ لازم آویگی ترجیح بلا مرجح
پس قیاس کیا مختلف فیہ کو متفق علیہ پر (قتال ہم مانع زکوٰۃ) قولہ منعونی عقالا بعضون نے عقال سے زکوٰۃ عام مراد لی ہے مگر یہ قول خطا ہے صحیح وہی ہے کہ مُراد اُس سے اونٹ باندھنے کی رسی ہے جیسا ترجمہ
کیا ہمنے بعون اللہ وقوتہ چنانچہ خطابی نے بعض اہل علم سے نقل کیا ہی کہ عقال بھی لیا جاوے ساتھ فریضہ کے (وہ جانور کہ زکوٰۃ مین لیا جاوے) اسلئے کہ اُسکے صاحب پر تسلیم اُسکی ضرور ہی اور وہ کامل نہین ہوتی
جبتک کہ اُسکے باندھنے کا سامان نہو اور خطابی نے کہا کہ ابن ابی عائشہ نے کہا کہ عادت مصدق کی تھی کہ جب صدقہ کا جانور لیتا اُسکے ساتھ ایک قرن بھی لیتا تھا اور قرن وہ
رسی ہے کہ قرین کردی ہو واسطے دو اونٹون کو آپسمین یعنے اُسکے دونون سرونمین ایک ایک اونٹ باندہ دیا جاتا ہے کہ پھر دونو بھاگ نہین سکتے اور ابو عبیدؒ نے کہا کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم
نے محمد بن مسلمہ کو زکوٰۃ لینے کو تو وہ ہر دو اونٹ مین اُنکا عقال اور قرن لیتے تھے اور حضرت عمرؓ بھی ہر فریضہ کے ساتھ عقال لیتے تھے اور یہ حدیث بطرق شتی مشتمل ہے انواع علوم اور
اقسام فوائد پر اولاً اسمین دلیل ہے کمال شجاعت پر ابوبکر رضی اللہ عنہ کے کہ اس موطن عظیم مین اُنہون نے کمر ہمت قتال کے لئے باندہی اور ساتھہ دقت نظر اور رصانت فکر کے
استنباط ایسے علوم کا کیا کہ اُسوقت مین کوئی اُنکا شریک نہوا اگرچہ بعد اُسکے سب پر حقیت اُسکی ظاہر ہوئی اور علمائے اُنکے دلائل رجحان و ترجیح تقدم مین سائر صحابہ پر تصانیف
کثیرہ کئے ہین کہ عمدہ تر اُنمین کتاب فضائل صحابہ ہے امام ابی المظفر منصور بن محمد السمعانی شافعی کی ثانیاً اسمین جواز ہے تقریر و مناظرہ کرنیکا بڑون سے اور سردارون سے اظہار
حق کے لئے جیسا کہ حضرت عمرؓ وغیرہ نے کیا ابوبکرؓ سے ثالثاً اس سے معلوم ہوا کہ ایمان کے صحت کے لئے اقرار شہادتین کے ساتھ اعتقاد جمیع ما اتی بہ الرسول کا بھی ضرور ہی چنانچہ
روایت اسکی اوپر گذری رابعاً اسمین وجوب ہے جہاد کا خامساً اسمین صیانت ہے جان و مالکی اُس شخص کے کہ کلمۂ توحید زبان پر لاوے اگرچہ عند السیف ہو سادساً اس سے معلوم ہوا کہ
جریان احکام ظاہر پر ہے اور اللہ تعالیٰ متولی سرائر ہے سابعاً اسمین جواز قیاس ہے اور جواز اُسپر عمل کرنیکا ثامناً وجوب قتال مانع صلوٰۃ و زکوٰۃ وغیرہما سے اور مانع واجبات
اسلام سے قلیل ہو یا کثیر تاسعاً وجوب قتال اہل بغی عاشراً اجتہاد ائمہ کا نوازل مین اور رد و مناظرہ اہل علم کا اُسمین تاکہ ظاہر ہو حق اور رجوع کرنا ایک مجتہد کا دوسرے مجتہد
کی طرف جب حق ظاہر ہو اور دلیل اُسکے ساتھ ہو اور ثابت ہوا اس سے ترک تخطیہ مجتہدین کا کہ اختلاف کرتے ہون فروع مین ایک دوسرے کے ساتھ یہ ہین فوائد در شرح اس حدیث
کے کہ التقاط کیا ہمنے اُسکو نووی سے بعونہ تعالیٰ و فضلہ **باب** ماجاء امرت ان اقاتل الناس حتی یقولوا لا الہ الا اللہ ویقیموا الصلوٰۃ باب مقاتلہ مردم مین یہانتک
کہ وہ موحد اور مصلے ہون **عن** انس بن مالک قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم امرت ان اقاتل الناس حتی یشہدوا ان لا الہ الا اللہ وان محمدا
عبدہ ورسولہ وان یستقبلوا قبلتنا ویاکلوا ذبیحتنا وان یصلوا صلوتنا فاذا فعلوا ذلک حرمت علینا دماءہم واموالہم الا بحقہا لہم ما للمسلمین
وعلیہم ما علی المسلمین **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا گیا ہے مجھے کہ لڑون مین لوگون سے یہانتک کہ وہ گواہی دین کہ کوئی معبود برحق
نہین سوا خداوند تعالیٰ کے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندے اُسکے اور رسول اُسکے ہین اور یہ کہ مونہہ کرین وہ ہمارے قبلہ کیطرف یعنی نماز ادا کرین ہمارے طریق پر اور کہاوین ذبیحہ ہمارا اور نماز پڑہین
ہماری نماز کی سی پہر جب وہ یہ سب کام بجالاوین حرام ہوگیا ہمپر اُنکا خون اور اُنکا مال مگر ساتھ حق اُسکے اور اُنکا حق ہے ہمپر جو سب مسلمانونکا حق ہے اور اُنپر حکم ہے جو سب مسلمانون
پر ہے **ف** اس باب مین معاذ بن جبل اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی یحیی بن ایوب نے حمید سے اُنہون نے انس سے مانند اسکے۔

مقاتلہ مردم در ... بایمان یہانتک کہ وہ موحد اور مصلے ہون

باب ماجاء بنی الاسلام علی خمس باب ارکان اسلام کے بیانمین **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بنی الاسلام علی خمس شہادۃ ان
لا الہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ واقام الصلوٰۃ وایتاء الزکوٰۃ وصوم رمضان وحج البیت **ترجمہ** روایت ہے ابن عمرؓ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنایا گیا
ہے اسلام پانچ چیزون پر اول گواہی دینا اسکے کہ کوئی معبود برحق نہین سوائے اللہ تعالیٰ کی اور محمد رسول اُسکے ہین اور دوسرے قایم کرنا نماز کا تیسرے ادا کرنا زکوٰۃ کا چوتھے روزے رمضان کے
پانچوین حج بیت اللہ کا **ف** اس باب مین جریر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے ابن عمرؓ سے اُنہون نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ
وسلم سے مانند اسکے اور سعر بن الخمس ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک روایت کی ہمسے ابو کریب نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے حنظلہ بن سفیان سے اُنہون نے عکرمہ بن خالد مخزومی سے اُنہون نے
ابن عمرؓ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما وصف جبرئیل للنبی صلی اللہ علیہ وسلم الایمان والاسلام باب بیان ایمان و اسلام کے
عن یحیی بن یعمر قال اول من تکلم فی القدر معبد الجہنی قال خرجت انا وحمید بن عبد الرحمن الحمیری حتی اتینا المدینۃ فقلنا لو لقینا رجلا
من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسألناہ عما احدث ہؤلاء القوم فلقیناہ یعنی عبد اللہ بن عمر وہو خارج من المسجد قال فاکتنفتہ انا وصاحبی

فقلت یا ابا عبد الرحمن ان قوما یقرؤن القران ویتقفرون العلم ویزعمون ان لا قدر وان الامر انف قال فاذا لقیت اولئک فاخبرهم انی منهم
بریٔ وانهم منی براء والذی یحلف به عبد الله لو ان احدهم انفق مثل احد ذهبا ما قبل ذلک منه حتی یؤمن بالقدر خیره وشره قال ثم
انشاء یحدث فقال قال عمر بن الخطاب کنا عند رسول الله صلی الله علیه وسلم فجاء رجل شدید بیاض الثیاب شدید سواد الشعر لا یری علیه
اثر السفر ولا یعرفه منا احد حتی اتی النبی صلی الله علیه وسلم فالزق رکبته برکبته ثم قال یا محمد ما الایمان قال ان تؤمن بالله وملائکته وکتبه
ورسله والیوم الاخر والقدر خیره وشره قال فما الاسلام قال شهادة ان لا اله الا الله وان محمدا عبده ورسوله واقام الصلوة وایتاء الزکوة
وحج البیت وصوم رمضان قال فما الاحسان قال ان تعبد الله کانک تراه فان لم تکن تراه فانه یراک قال فی کل ذلک یقول له صدقت قال
فتعجبنا منه یسأله ویصدقه قال فمتی الساعة قال ما المسؤل عنها باعلم من السائل قال فما امارتها قال ان تلد الامة ربتها وان تری الحفاة
العراة العالة رعاء الشاء یتطاولون فی البنیان قال عمر فلقینی النبی صلی الله علیه وسلم بعد ذلک بثلاث فقال عمر هل تدری من السائل ذاک
جبرئیل اتاکم یعلمکم امر دینکم **ترجمہ** روایت ہے یحییٰ بن یعمر سے کہ کہا اُنہوں نے پہلے پہل جو گفتگو کی انکار میں تقدیر کے تو معبد جہنی نے سو کہا یحییٰ نے کہ نکلا میں اور حمید
بن عبد الرحمن یہانتک کہ آئے ہم دونوں مدینہ میں سو کہا ہمنے کہ خدا کرے کہ ملاقات ہو ہم کسے مرد کی اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تاکہ ہم پوچھیں اُنسے حقیقت اس مسئلہ کی کہ نئی
نکالی ہے اسمیں گفتگو ان لوگوں نے سو ملاقات کی ہم نے انسے یعنی عبد اللہ بن عمر سے اور وہ نکل رہے تھے مسجد سے کہا یحییٰ نے سو گھیر لیا مینے اور میرے صاحب نے اُنکو یعنے ہم مین
سے ایک اُنکے داہنے ہو گیا ایک بائین سو مینے کہا اے ابا عبد الرحمن کچھ لوگ ہین کہ پڑھتے ہین قرآن اور طلب کرتے ہین علم کو اور باوجود اسکے عقیدہ رکھتے ہین کہ تقدیر
نہین ہے اور امر مخلوقات کا ابتدائی ہے کہ پہلے سے اُسکا اندازہ نہین ہوا تو جواب دیا عبد اللہ بن عمر نے کہ جب تو اُن لوگون سے ملے تو خبر دے اُنکو کہ مین اُنسے بیزار ہون اور وہ
مجھسے بیزار ہین یعنے بسبب مخالفت عقیدہ کی اور قسم ہے اُس ذات کی کہ عبد اللہ جسکی قسم کھاتا رہتا ہے اگر کوئی اُنمین کا اُحد برابر سونا خرچ کرے ہرگز اُسمین سے کچھ مقبول نہوگا
یہانتک کہ ایمان لاوے قدر پر اور اُسکے خیر و شر پر کہا یحییٰ نے کہ پھر حدیث بیان کرنے لگے عبد اللہ اور کہا کہ فرمایا عمر بن خطاب نے کہ ہم حاضر تھے خدمت مین رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے سو آیا ایک مرد بہت سفید کپڑے والا اور بہت سیاہ بالون والا کہ نہ دیکھا جاتا تھا اُسپر اثر سفر کا اور نہ پہچانتا تھا ہم مین سے اُسکو کوئی یہانتک کہ آیا وہ قریب نبی صلی اللہ
علیہ وسلم کے اور ملا دیے اپنے گھٹنے حضرت کے گھٹنون سے یعنے بیٹھنے مین پھر کہا اے محمد کیا حقیقت ہے ایمان کی فرمایا آپنے ایمان کی حقیقت یہ ہے کہ تصدیق کرے تو اللہ کی اور فرشتون
کے اور اُسکے کتابون اور رسولون کی اور تصدیق کرے پچھلے دن کی اور تقدیر کی اُسکے خیر و شر کی پھر کہا اُسنے اور کیا ہے اسلام فرمایا آپنے اسلام گواہی دینا ہے اس بات کی کہ کوئی معبود
برحق نہین ہے سوا خدا کے اور محمد بندے اُسکے اور رسول اُسکے ہین اور قایم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوۃ کا اور حج بیت اللہ کا اور روزہ رمضان کا کہا اُسنے پھر کیا ہے احسان فرمایا آپنے احسان یہ ہے کہ
پوجے اور عبادت کرے تو اللہ تعالیٰ کی اس خشوع و خضوع سے کہ گویا تو اُسے دیکھتا ہے پھر اگر یہ تجھسے نہو سکے تو یہ یقین کر کہ وہ تجھے دیکھتا ہے کہا راوی نے کہ پھر وہ سائل ہر بات
مین حضرت سے کہتا جاتا تھا کہ سچ فرمایا آپنے کہا راوی نے سو تعجب کیا ہمنے کہ کیسا پوچھتا ہے یہ اور جلدی سے مان لیتا ہے پھر کہا اُس سائل نے کب ہے قیامت تو فرمایا آپنے جس سے
تم پوچھتے ہو اُسے کچھ زیادہ علم نہین اُسکا تم سے یعنے جیسے تم اُسکا وقت نہین جانتے ویسا ہی مین بھی نہین جانتا پھر کہا سائل نے کہ کیا ہے نشانی اُسکے فرمایا آپنے نشانی اُسکی
یہ ہے کہ جنیگی لونڈی اپنی بی بی کو اور یہ کہ دیکھیگا تو ننگے پیر ننگے تن محتاج بکریوں کے چرانے والوں کو کہ لمبی لمبی عمارتین بناتے ہونگے کہا عمر نے سو ملے مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اسکے
تین دن کے بعد اور فرمایا اے عمر تم جانتے ہو کہ کون تھا یہ پوچھنے والا البتہ یہ جبرئیل تھا کہ آیا تھا تمہارے پاس کہ سکھلاوے تمکو دین تمہارا **ف** روایت کی ہمسے احمد بن محمد نے انہون نے
ابن مبارک سے انہون نے کہمس بن الحسن سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نے انہون نے معاذ بن ہشام سے انہون نے کہمس سے اسی اسناد سے مانند اسکے معنون مین
اور اس باب مین طلحہ بن عبید اللہ اور انس بن مالک اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے اسکی مانند اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث
ابن عمر سے انہون نے روایت کی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور صحیح یہی ہے کہ روایت ہے ابن عمر سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** قولہ پہلے پہل جو گفتگو کی تھی انکار
تقدیر مین تو معبد جہنی نے یعنے نئی نکالی اُسنے بدعت اور احداث فی الدین کیا اور اختلاف کیا اہل حق کا حالانکہ اہل حق اثبات کرتے ہین قدر کا اور قدر بفتح دال اور باسکان دونون
طرح لغت مشہور ہے اور مراد اثبات قدر سے یہ ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے اندازہ کیا اشیا کا ازل مین اور محیط تھا علم قدیم اُسکا اسپر کہ یہ واقع ہونگے فلان فلان اوقات معلومہ مین فلان

خلافی صفات مخصوصہ پر پہر وہ اشیا اُنہی اوقات مین اُنہی صفات سے منصۂ ظہور مین آتی ہین اور کتم عدم سے مطابق علم آلہی ساحت وجود پر مصور ہوتی ہین اور قدریہ اسکا انکار کرتے ہین اور کہتی ہین کہ اللہ تعالے نے کوئی اندازہ نہین کیا قبل مخلوقات کے اور نہین متعلق ہوا علم اُسکا اشیا موجودہ سے قبل وجود کے بلکہ جانا اللہ تعالی نے اشیا کو بعد موجود ہونیکے اور جہوٹ باندہا اُنہون نے اللہ پر اور انکار کیا اخبار رسول کا تعالی اللہ عن اقوالہم الباطلۃ علوًّا کبیرًا اور موسوم ہوا یہ فرقہ بقدریہ بسبب انکار قدر کے صاحب مقالات نے کہ متکلمین میں سے ہی کہا ہی کہ باقی نرہی وہ قدریہ کہ جنکا یہ قول شنیعہ تہا اور اہل قبلہ مین اب کوئی اسکا قایل نہین اور فی زماننا جو قدریہ پائی جاتے ہین وہ معتقد ہین اثبات قدر کی مگر کہتے ہین کہ خیر خدا کیطرف سے ہی اور شر اُسکے غیر کیطرف سے تعالے اللہ عن قولہم امام الحرمین نے فرمایا ہی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد کیا کہ قدریہ مجوس اس امت کے ہین اور تشبیہ دی آنحضرت نے اُنکو مجوس سے اسلئے کہ اُنہون نے بہی خیر وشر کی تقسیم کی ہے چنانچہ کہا ہے کہ خیر یزدان کیطرف سے ہی اور شر اہرمن کیطرف سے اور اس حدیث کو روایت کیا ابن عمر نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اخراج کیا اسکو ابو داؤد نے اپنے سنن مین اور حاکم نے مستدرک مین اور کہا یہ حدیث صحیح ہی شیخین کی شرط پر اور مذہب اہل حق کا یہ ہے کہ اللہ تعالے خالق ہے خیر وشر سب کا نہین موجود ہوتی ہے کوئی چیز مگر اُسکے مشیت سے سو وہ دونون منسوب ہین اُسکے طرف خلقًا اور ایجادًا جیسے منسوب ہین فاعلین کیطرف اُسکے بندون سے فعلًا اور اکتسابًا خطابی نے فرمایا ہے کہ بعض عوام کے خیال خام مین ہی کہ معنے قضا کی جبر کرنا ہے اللہ تعالے کا بندے پر اس چیز کے ساتہ کہ مقدر کیا اُسکی لئی اور سلب کرنا ہے اُسکی اختیار کا حالانکہ ایسا نہین ہے بلکہ مراد اثبات قدر سے فقط ثابت کرنا ہی اُس تعالے شانہ کے علم قدیم کا قبل اکتساب عبد کے خیر وشر کو اور پیدا کرنا خیر وشر کا اپنی قدرت کاملہ سے اور قدر اسم ہے اُس چیز کا کہ صادر ہوئی مقدر بقدرت قادر عرب کہتا ہے قدرت الشیٔ وقدرتہ بتخفیف وتثقیل ایک ہے معنے کے لئی اور قضا کے معنے پیدا کرنا ہے چنانچہ فرمایا اللہ تعالے نے فقضاہن سبع سموات فی یومین اے خلقہن یعنے پیدا کیا اُنکو سات آسمان دو روز مین اور ظاہر ادلۂ قطعیہ کتاب وسنت کی اور اجماع ہی صحابہ کا اور اتفاق اہل حل وعقد کا سلف وخلف سی اثبات قدر پر اور بہت ہوئی ہین تصانیف اسباب مین چنانچہ احسن اور مفید تر اُنمین سے کتاب حافظ فقیہ ابی بکر بیہقی کی ہے قولہ ویتقفرون العلم تقفر بہ تقدیم قاف علی الفا بمعنے طلب سے یہی مشہور ہے اور بعضون نے کہا معنے اُسکے جمع کرنا ہے یتقفرون العلم یعنے جمع کرتے ہین علم کو اور بعض شیوخ مغاربہ نے بتقدیم فا کہا ہی یعنے بحث کرتی ہین غوامض علم سے اور استخراج کرتے ہین اُسکے خفیات کا یہ روایتین مسلم کے ہین اور غیر مسلم مین یتقفون بہ تقدیم قاف وبحذف را وارد ہوا ہی اور وہ ہی صحیح ہی معنے اُسکے تتبع کی ہین اور قاضی عیاض نے کہا بعضون نے یتقعرون بعین مہملہ بعد القاف سنا ہی یعنے طلب کرتے ہین قعر علم کو اور ڈہونڈہتے ہین اُسکے غوامض اور خفیات کو عرب کہتا ہی تقعر فی کلامہ جب عرب کو کسیکے کلام مین غرابت معلوم ہوتی ہے اور ابو یعلی موصلی کی روایت مین یتفقہون مروی ہے اور معنی اُسکے ظاہر ہین قولہ او ام مخلوق کا ابتدائی ہے یعنے قبل وقوع وقایع کے اللہ تعالی کو اُسکا علم تہا اور اُسکے علم قدیم مین اُسکا اندازہ اور مقدار معین نہوا تہا بلکہ بعد وقوع کے اُسکا علم بطور ابتدا کے اللہ تعالی کو حاصل ہوتا ہے اور لازم آتی ہے اس قول سے تجہیل اللہ پاک کے قبل وقوع وقایع کے تعالے اللہ عن ذلک علوًّا کبیرًا اور یہ قول ہے اُنکے غلاۃ کا اور جو قایل ہے اسکا کافر ہے بلا خلاف ایسا ہی کہا قاضی عیاض نے اور منکرین قدر فلاسفہ مین قولہ جواب دیا عبد اللہ نے کہ جب تو اُنسے ملی آہ اس قول سے ظاہر ہے کہ مراد عبد اللہ کی تکفیر تہی ان قدریونکی جو نفی کرتے ہین علم قدیم کے اللہ تعالی کے اور شاید مراد اُس سے کفران نعمت ہو اور جایز ہے کہ عمل مسلم کو غیر مقبول کہین باوصف صحت کے جیسے نماز دار مغصوبہ مین صحیح ہے کہ اُسکے قضا واجب نہین باوجود اسکے غیر مقبول ہے یعنی ثواب نہین اُسکا جماہیر علما کے نزدیک اور باجماع سلف اُس پر مترتب نہین اجر اور ایسا ہی شافعیہ کے نزدیک اور نفطویہ نے کہا ذہب کو ذہب کہا ہے اسی غرض سے یعنے بسبب جلد چلے جانے اُسکے کے قولہ لا یُری علیہ اثر السفر اور بعضے روایتون مین لا نری نون سے مروی ہے یعنے نہین دیکہتے ہم اُس پر اثر سفر کا اور دونون صحیح ہین قولہ فرمایا آپنے احسان یہ ہے کہ عبادت کرے تو اور یہ کلام آپکا جوامع الکلم سے ہے یعنے تہوڑی لفظون مین وہ مضمون ارشاد کیا کہ عبارات طویلہ مین ادا نہوسکے اور یہان پر جاننا چاہئے کہ عبادت تین طرح ہی اول طرح بجالانا کہ وظیفہ تکلیف کا ساقط ہو جاوے اور شرعًا اُسکا تارک نرہی یعنے بجالانا اُسکا باستیفا شرائط اور ارکان اور مقام دوسرا مراقبہ کا ہے اور وہ بجالانا عبادت کا ہے اسطور پر کہ یقین ہو اُسکو کہ وہ تعالے مجہے دیکہتا ہی اور ظاہر ہے کہ جب اس امر کا یقین ہوگا تو بندہ کوئی چیز نہ چہوڑیگا خشوع وخضوع وحسن سمت اور اجتماع ظاہر وباطن سے کہ بجانہ لاوے اُسکو اور تیسرا مقام اس سے ارفع ہی کہ وہ مقام مشاہدہ ہے اور وہ مقام ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا اور تفصیل اُسکے یہ ہے کہ بجالاوے عبادت بشرائط مذکورہ اور مستغرق ہو اُسکی ساتہ بحار مکاشفہ مین گویا کہ وہ دیکہ رہا ہے اللہ تعالے جل جلالہ وجل شانہ کو اور یہ مقام آپکا ہے کہ فرمایا آپنے جعلت قرۃ عینی فی الصلوۃ بسبب حصول استلذاذ کی ساتہ طاعت کے اور وصول راحت کے ساتہ عبادت کے اور مسدود ہونے مسالک التفات الی الغیر کے بسبب استیلا انوار مکاشفہ کے اور یہ ثمرہ ہی امتلا اور دیار قلب کا محبوب سے اور اشتغال باطن کا ساتہ

اُسکے اور نتیجہ اُسکا نسیان احوال معلوم ہے اور اضمحلال سوم اور ہر ایک ان درجات ثلثہ سے احسان ہے مگر مقام اول اُنمین سے شرط ہی صحت اعمال کی اور مقامین اخیرین شرط ہین کمال
کے اور لفظ احسان کا اکثر مستعمل ہوتا ہے مقامین اخیرین کیلئے اور کمال ایمان کے واسطے چنانچہ تحقیق اسکی مقدمہ مین گذری اور آخر مین سوال کیا اُسکا جبرئیل نے کہ اہل اُسکے قلیل
ہین وقلیلٌ ماہم اللہم اجعلنا من القلیل اور ایک وجہ یہ بھی ہے کہ احسان صفات افعال سے ہے بلکہ شرط ایکے اور صفت اور شرط کا درجہ متاخر ہے موصوف سے اور مشروط کی وجہ سے قولہ
فرمایا آپنے جس سے تم پوچھتے ہو اُسی کچھ زیادہ علم نہین آہ اس سے معلوم ہوا کہ مسئول ورعنی کو ضرور ہے کہ جو چیز اُسے معلوم نہو تولا اعلم ولا ادری کہدے اور اسمین شرمادے نہین
اور یہ خیال نکرے کہ میری کسر شان ہوگی بلکہ اس سے اور اُسکا ورع وتقوی اور محتاط ہونا لوگون مین ظاہر ہوگا اسی لئے کہا گیا ہے کہ لا ادری نصف العلم اور یہ سوال جبرئیل کا اس
نظر سے نہ تہا کہ لوگ اُسکے وقت کو جان لین بلکہ اس مقصود کیلئے تہا کہ لوگ اُسکا وقت پوچھنے سے باز رہین چنانچہ یہ سوال وجواب حضرت علیہ اور جبرئیل علیہ السلام کے درمیان
مین ہوچکا تہا مگر فرق اسقدر تہا کہ وہان جبرئیل مسئول تہے "یعنی قیامت کے" اور یہان سائل اور جبرئیل نے بہی وہی جواب پایا تہا جو آنحضرت نے انکو دیا اور اسمین عجیب لطف ہوا کہ غیب کی پوشیدہ
نہین ہے قولہ فما امار تہا بعضے روایتونمین امارات کا لفظ ہے اور بعضے مین اشراط کا امارات جمع ہی امارۃ کے امارت باثبات ہا وحذف ہا بمعنے علامت ہے اور اشراط جمع ہی شرط کی وہ بہی
بمعنے علامت ہے مگر یہان امارت سے امارات وسطی قیامت مراد ہین کہ مقدمہ قیامت او متقارن اُسکے ہین قولہ ان تلد الامۃ ربتہا بعضے روایتونمین بہا آیا ہی بغیر ہا کی اور رب کے معنے سید
اور ربّہ کے معنے سیدہ یعنے جنیگی لونڈی اپنے بی بی اور مالکہ کو یا اپنے میان اور مالک کو چنانچہ بعضے روایتونمین بعلہا ہے اور بعل سے مراد بہی سید اور مالک ہے اور یہ کنایہ ہے کثرت اولاد
سراری سے کہ جب لونڈیون سے اولاد ہوگی تو مان اُنکی گویا اولاد کی لونڈی ہے اسلئے کہ ملک ہے اُنکے باپ کے اور بعضون نے کہا کہ مراد یہ ہے کہ سلاطین اکثر کنیز زادے ہونگے کہ انکی مان
اُنکے رعیت ہوگی اور وہ اُسکے حاکم اور سید اور بعضون نے کہا مراد اُس سے فساد حال ہے اور کثرت بیع امہات اولاد کہ آخر ام ولد بکتے بکتے اپنے اولاد کے ملک مین آجاویگی اور وہ نجانیگا
کہ یہ میری مان ہے تا کہ اُسکے تعظیم وتکریم کرے اور بعضون نے کہا مراد اس سے کثرت عقوق ہے یعنے اولاد مان سے ایسا معاملہ کریگی اور کام خدمت لیگی کہ جیسے لونڈیون سے لیتے ہے اور نووی نے
فرمایا ہے کہ اس حدیث مین دلیل نہین ہے جواز بیع ام اولاد کے اور نہ اُسکے منع پر اور لطف یہ ہے کہ دو بڑی کبار علمانے اس سے استدلال کیا ہے ایکنے جواز پر اور ایک نے منع پر قولہ اور یہ
کہ دیکھیگا تو ننگے پیر برہنہ تن کو الخ مراد اس سے ارتفاع اسافل ہے اور تمول اراذل کہ کمینے لوگ او خبیث امیر ہونگے اور رئیس چنانچہ شاعر عربنے کہا ہی **شعر** اذا التحق
الْاَسَافِلُ بِالْاَعَالِی ۔ فَقَدْ طَابَتْ مُنَادَمَۃُ الْمَنَایَا ۔ اور اس قول مین حضرت کے اخبار ہی انتشار اسلام سے اور استیلا اہل اسلام سی کہ وہ غالب ہونگے ملکون پر اور قید کرینگے
کفار کے عورتون کو اور کثرت سے ہوگی اُنکی اولاد قولہ سکہلا دے تمکو دین تمہارا اس سے معلوم ہوا کہ لفظ دین کا شامل ہے اسلام وایمان واحسان کو جیسا کہ ہمنے تصریح کی ہی مقدمہ
مین اور بعضی روایتونمین آیا ہے کہ آپنے فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکی ہاتہ مین ہے کہ جبرئیل جب میرے پاس آئی ہین مین نے انکو پہچانا ہے مگر اس بار کہ نہ پہچانا
مین نے انکو مگر جب پیٹہ پہیری اُنہون نے (وہذا آخر ما اردنا ایرادہ فی شرح ہذا الحدیث والتقطنا کلہ من النووی والقسطلانی) **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ اِضَافَۃِ الْفَرَآئِضِ اِلَی الْاِیْمَانِ
باب اس بیانمین کہ فرائض ایمان مین داخل ہین **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَدِمَ وَفْدُ عَبْدِ الْقَیْسِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا اِنَّا ھٰذَا الْحَیَّ مِنْ
رَبِیْعَۃَ وَلَسْنَا نَصِلُ اِلَیْکَ اِلَّا فِی الشَّہْرِ الْحَرَامِ فَمُرْنَا بِشَیْءٍ نَاْخُذُہٗ عَنْکَ وَنَدْعُوْا اِلَیْہِ مَنْ وَّرَآءَنَا فَقَالَ اٰمُرُکُمْ بِاَرْبَعٍ اَلْاِیْمَانُ بِاللّٰہِ ثُمَّ فَسَّرَھَا لَھُمْ شَہَادَۃُ
اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَاِقَامُ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَآءُ الزَّکٰوۃِ وَاَنْ تُؤَدُّوْا خُمُسَ مَا غَنِمْتُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ آئی قاصد عبد القیس کے رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ہمارے آپکے درمیان یہ قبیلہ ہے ربیعہ کہ اُسکے سبب سے ہم ہمیشہ حاضر نہین ہوسکتے آپکی خدمت مین مگر حرام کے مہینونمین یعنے اشہر حج مین کہ عرب اُن دنون
کسیکو لوٹتے مارتے نہ تہے سو آپ حکم کردیجئے ہمکو ایسے چیز کا کہ ہم اُسپر عمل کرین اور ترغیب وتحریض کرین اُسکے اور لوگونکو اپنے سوا سو فرمایا آپنے کہ مین تمکو حکم کرتا ہون چار چیزون کا اول
ایمان لانا اللہ تعالے پر اور تفسیر کی آپنے ایمان کی کہ ایمان گواہی دینا ہی اس امر کی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مین رسول ہون اللہ تعالے کا اور قایم کرنا نماز کا اور ادا کرنا زکوۃ کا اور
یہ کہ دیو تم خمس غنیمت سے یعنے آنحضرت نے تفسیر ایمان کی ان عملون سے کی **ف** روایت کی ہم سے قتیبہ نے اُنہون نے حماد بن زید سے اُنہون نے ابی جمرہ سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو جمرہ ضبعی کا نام نصر بن عمران ہے اور روایت کی شعبہ نے ابی جمرہ سے بہی اور زیادہ کئے اُسمین یہ لفظ اَتَدْرُوْنَ مَا الْاِیْمَانُ
شَہَادَۃُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَذَکَرَ الْحَدِیْثَ یعنے کیا تم جانتے ہو کیا ہے ایمان گواہی دینا اسکی کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے اور مین رسول ہون اللہ کا
پہر ذکر کیا آخر حدیث تک سُنا مینے قتیبہ سے کہ وہ فرماتی تہی نہین دیکہا مینے مثل ان چار فقہا بزرگ کے کسیکو مالک بن انس اور لیث بن سعد اور عباد بن عباد مہلبی اور عبد الوہاب ثقفی

ماجاء فی اضافۃ الفرائض الی الایمان

کہا قتیبہ نے اور ثقہ تھے ہم پھر کہ ہم ان لوٹین ہم عباد بن عباد کی پاس سے دو ہی حدیث سنکر اور عباد بن عباد اولاد سی ہین مہلب بن ابی صفرہ کی **مترجم** غرض مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے
اسباب سے یہ ہی کہ اعمال ایمان مین داخل ہین اور یہی مذہب صحیح ہی چنانچہ بخاری نے تعریف ایمان مین فرمایا ہے الایمان قول وفعل ویزید وینقص اور حاکم کی نزدیک یہ لفظ ہین الایمان
قول وعمل ویزید وینقص اور ایسا ہی نقل کیا لالکائی نی کتاب السنۃ مین شافعی اور احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ سی بلکہ قایل ہین اسکے اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین سے
عمر بن الخطاب اور علی بن ابی طالب اور ابن مسعود اور معاذ بن جبل اور ابو الدرداء اور ابن عباس اور ابن عمر اور عمارہ اور ابو ہریرہ اور حذیفہ اور عائشہ وغیرہم اور تابعین سے کعب احبار
اور عروہ اور طاؤس اور عمر بن عبد العزیز وغیرہم اور روایت کی لالکائی نی بسند صحیح بخاری سی کہ فرمایا امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہ ملاقات کی مین نے ہزار مردون سے زیادہ علماء امصار
اور فقہائے دیار سی پھر ایک کو بھی نہ دیکھا مین نے کہ وہ اختلاف کرتا ہو اس قول مین کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے اور زیادہ ہوتا ہی اور کم ہوتا ہی اور لیکن مالک نے جو توقف کیا ہے اسکے
نقصان مین تو فقط اس خیال سے کہ کوئی انپر موافقت خوارج کے تہمت نہ لگاوی اور یہ نہ سمجھی کہ وہ موافق خوارج ہین اور استدلال کیا ہی بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے زیادت ایمان پر
کتنے ہی آیتون سے چنانچہ فرمایا اللہ سبحانہ نی سورۂ فتح مین لِيَزْدَادُوا إِيمَانًا مَعَ إِيمَانِهِمْ اور سورۂ کہف مین وَزِدْنَاهُمْ هُدًى اور سورۂ مریم مین وَيَزِيدُ اللَّهُ الَّذِينَ اهْتَدَوْا
هُدًى اور سورۂ مدثر مین وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا اور سورۂ براءت مین أَيُّكُمْ زَادَتْهُ هَٰذِهِ إِيمَانًا فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا فَزَادَتْهُمْ إِيمَانًا اور آل عمران مین فَاخْشَوْهُمْ
فَزَادَهُمْ إِيمَانًا اور سورۂ احزاب مین وَمَا زَادَهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيمًا پھر اگر کوئی معترض ہو اور کہے کہ ایمان تصدیق باللہ کا نام ہے اور تصدیق بالرسول کا اور تصدیق ایک شی واحد
ہے کہ متجزی نہین ہوتی پس اُسمین زیادت اور نقصان کیونکر جایز ہوگا جواب دیا جاویگا کہ درصورتیکہ قول و فعل تعریف ایمان مین داخل ہون پس زیادتی اُسکی اظہر من الشمس ہے
کہ افعال حسنہ جتنی بڑہتے جاوینگے ایمان بڑہتا جاویگا اور درصورتیکہ قول و فعل اُسمین داخل نہون تب بھی کمی بیشی اُسکی مشاہدہ مین آتی ہے اسلئے کہ ہر ایک جانتا ہے کہ جو تصدیق
اُسکے قلب مین ہے وہ کم و بیش ہوتی رہتی ہے اسطرح پر کہ بعض احیان مین یقین اور اخلاص قلب مین زیادہ معلوم ہوتا ہے اور توکل مسبب الاسباب پر زیادہ ہوجاتا ہی اور آخرت گویا
سامنے نظر آتی ہے چنانچہ محافل علماء اور صلحا مین اسکا مشاہدہ کیا جاتا ہے اور بعض اوقات مین بحسب ظہور براہین و سطوع دلایل مزید یقین ہوتا ہے اور بعض احیان مین کم اسی
جگہ سے معلوم ہوا کہ ایمان صدیقین کا اقوی ہے ایمان غیر سی اور اس مضمون پر حدیث حنظلہ دال ہے کہ وہ کہتی ہین کہ یا رسول اللہ جب ہم آپکی خدمت مین ہوتی ہین گویا آخرت کو دیکھتی
ہین پھر جب اپنی اموال اولاد مین مشغول ہوجاتے ہین وہ تصدیق نہین پاتی اور وہ یقین اپنی دلونمین مشاہدہ نہین فرماتے اور اسی پر مبنی ہے محققین اشاعرہ کا کہ وہ کہتی ہین کہ
نفس تصدیق کم و بیش نہین ہوتی مگر ایمان شرعی کم و بیش ہوتا ہے بزیادت و کمی ثمرات اُسکی کے کہ وہ اعمال ہین اور اس تقریر سی حاصل یہی ہی توفیق ظواہر نصوص مین جو دال ہین
زیادت پر اور اقاویل سلف مین اور اصل وضع لغوی مین اور اکثر متکلمین کے قول مین ہان البتہ زیادتی قوت اور ضعف کی راہ سی اور اجمال و تفصیل کے راہ سی اور تعدد کی راہ سی باعتبار
کثرت افراد مسلمین کے مسلم الطرفین ہے اور پسند کیا اس تقریر کو نووی نے اور منسوب کیا علامہ تفتازانی نے شرح عقاید نسفی مین اس قول کو طرف بعض محققین کے اور مواقف مین کہا کہ یہی
حق ہے اور انکار کیا اکثر متکلمین نے اور حنفیہ نے اور کہا انہون نے کہ اگر یہ قول قبول کیا جاوے تو لازم آتا ہی شک اور کفر یعنے جب تصدیق کم ہوجاوے تو منجر ہو طرف شک کے اور وہ کفر ہے اور جواب
دیا آیات وغیرہ کا جیسا کہ نقل کیا ہی انہون نے اپنے امام سی کہ زیادت ایمان کی مخصوص تھی آنحضرت کے زمان مبارک کے ساتھ اسلئے کہ ہمیشہ فرائض و احکام وہان زیادہ ہوتے تھے پھر جو فرض
زیادہ ہوتا تھا اُسپر وہ لوگ ایمان لاتی تھی پس یہی زیادتی ایمان تھی اور بعد آپکے یہ ممکن نہین حاصل اُسکا یہ ہے کہ زیادتی ایمان بزیادتی مایجب بہ الایمان تھی اور اُس زمانہ کے
سوا متصور نہین مگر اسمین نظر ہی اسلئے کہ اطلاع تفاصیل فرائض پر ممکن ہے غیر زمان مبارک مین اور ایمان واجب ہے اجمالاً اُس چیز مین کہ جو معلوم ہے اجمالاً اور واجب ہے تفصیلاً اُس چیز مین
کہ جو معلوم ہے تفصیلاً اور یہ پوشیدہ نہین کہ تفصیلی زیادہ ہے اجمالی سے پس ممکن ہوئی زیادتی ایمان کی بعد زمانہ مبارک کے بھی مثلاً ایک شخص اُمی ایمان لایا اجمالاً اور بعد اسکے تحصیل علم
مین مشغول ہوا اور وہ اجمال روز بروز تفصیل سے منشرح ہوتا رہا اور ایمان تفصیلی حاصل ہوتا رہا پس یہ زیادتی ہے اصل ایمان کی اور انکار اسکا انکار بدیہی ہے (قسطلانی مع شئی زائد)

باب فِي اسْتِكْمَالِ الْإِيمَانِ وَالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ

باب استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ مِنْ أَكْمَلِ الْمُؤْمِنِينَ إِيمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا وَأَلْطَفُهُمْ بِأَهْلِهِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کامل تر مومنین ایمان کے رو سی اچھی خلق والا ہے اور اپنے اہل سے نرمی کرنیوالا **ف** اسبا مین ابی ہریرہ اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے، یہ حدیث حسن ہے اور نہین جانتے ہم کہ ابی قلابہ کو سماع ہو حضرت عائشہ سے اور روایت کی ہی ابی قلابہ نے عبد اللہ بن یزید سی کہ جو رضیع ہین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی وہ روایت کرتے ہین حضرت عائشہ سے اس روایت کے سوا اور روایتین اور ابو قلابہ

تحقیق زیادتی و کمی ایمان

استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان کا بیان

کا نام عبداللہ بن جزمی ہے روایت کی ہم سے ابن ابی عمر نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر کیا ایوب سختیانی نے ابو قلابہ کا اور کہا واللہ وہ فقہا میں تھے ذوی الالباب سے **مترجم** یہ حدیث دال ہے کمال ایمان پر اور جسمیں کمال ہوتا ہے اسمیں نقصان بھی راہ پاتا ہے اور یہی مقصود ہے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کا

عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس فوعظھم ثم قال یا معشر النساء تصدقن فانکن اکثر اھل النار فقالت امرأۃ منھن ولم ذاک یا رسول اللہ قال لکثرۃ لعنکن یعنی وکفرکن العشیر قال وما رأیت من ناقصات عقل ودین اغلب لذوی الالباب وذوی الرأی منکن قالت امرأۃ وما نقصان عقلھا ودینھا قال شھادۃ امرأتین منکن بشھادۃ رجل ونقصان دینکن الحیضۃ فتمکث احداکن الثلث والاربع لا تصلی **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑھا لوگوں پر اور نصیحت کی انکو پھر فرمایا ای گروہ عورتوں کے صدقہ دو کہ تم اکثر اہل نار ہو سو عرض کی ایک عورت نے انمیں سے اور کیوں ہے یہ یا رسول اللہ فرمایا بسبب کثرت لعن تمہاری کے یعنی اور ناشکری کرتی ہو تم شوہر کی اور فرمایا میں نے نہ دیکھا کسی ناقص عقل ناقص دین والی کو کہ غالب ہو جاتی ہو عقلمند دیندار ہوشیار لوگوں پر تم سے زیادہ پھر عرض کی ایک عورت نے انمیں سے کہ کیا ہی نقصان عورتوں کی عقل کا فرمایا دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کی گواہی کے برابر ہے یعنی یہ نقصان ہے انکے عقل کا اور نقصان انکے دین کا حیض ہے کہ جب حائضہ ہوتی ہے رک جاتی ہے ایک تم میں کی تین یا چار دن کہ نماز نہیں پڑھتی **ف** اس باب میں ابی سعید اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایمان بضع وسبعون بابا فادناھا اماطۃ الاذی عن الطریق وارفعھا قول لا الہ الا اللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایمان کے ستر کئی باب ہیں سو ادنی باب دور کرنا اذی کا ہے راہ سے اور اعلے باب قول لا الٰہ الا اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی روایت کی سہیل بن ابی صالح نے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے اور روایت کی عمارہ بن غزیہ نے یہ حدیث ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے ایمان چونسٹھ باب ہیں روایت کی ہم سے یہ حدیث قتیبہ نے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے عمارہ سے جو بیٹے غزیہ کے ہیں انہوں نے ابی صالح سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث سے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا کہ ایمان ذی اجزا شی ہے اور جو ذی اجزا ہو اسمیں باجتماع اجزا تکمیل اور بتنقیص اجزا نقص راہ پاتا ہے پس ایمان کی زیادتی و کمی ثابت ہوئی وذلک المقصود قولہ بضع وسبعون آہ بضع بکسر موحدہ وقد تفتح فرانی کہا ہے کہ خاص ہے ساتھ عشرات کے تسعین تک سو نکہا جاوےگا بضع ومائۃ اور نہ بضع والف اور قاموس میں ہے کہ بضع ما بین ثلاث و تسع ہے یا خمس تک یا واحد چار تک یا چار نو تک یا مراد اس سے سات ہیں اور جب متجاوز ہو اعشر سے گیا بضع سو نہیں کہا جاتا بضع وعشرون اور دوسرا قول یہ ہے کہ کہا جاتا ہے مگر مذکر میں بہا اور مؤنث بے ہا کے سو کہیگا تو بضعۃ وعشرون رجلا وبضع وعشرون امرأۃ اور اسکا عکس نہیں ہوتا قسطلانی اور مسلم میں سہیل بن ابی صالح نے عبداللہ بن دینار سے بضع وستون او بضع وسبعون بر سبیل شک روایت کیا ہے اور اصحاب سنن ثلثہ نے انکے طریق سے بضع وسبعون بغیر شک کے روایت کیا ہے اور بیہقی نے روایت بخاری کو ترجیح دی ہے اسلئے کہ سلیمان نے بغیر شک کے بضع وستون روایت کیا ہے اور ترجیح اسطرح ہے کہ وہ متیقن ہے اور ماعدا اسکا بضع وسبعون مشکوک ہے اور بیہقی کی ایک کتاب ہے شعب الایمان کہ اسمیں ایمان کے شعبوں کا بیان ہے اور وہ بہ پیر منہاج کی تالیف ہوئی ہے اور منہاج ایک عمدہ کتاب ہے ابی عبداللہ حلیمی کی کہ وہ امام ہیں شافعیون کے قاضی عیاض نے کہا ہے کہ بضع اور بضعہ بفتح با اور بکسر با دونوں ہے عدد میں بخلاف بضعۃ اللحم کے کہ وہ بالفتح ہی ہے لاغیر امام حافظ ابو حاتم بن حبان سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا تتبع کیا میں نے طاعات کا تو وہ بہت ہو جاتی تھیں پھر رجوع کی میں نے سنن کیطرف اور گنا ان طاعتوں کو کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جنہیں ایمان سے شمار کیا ہے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے پھر ڈھونڈھا میں نے قرآن سے اور قرأت کی اسکے تدبر سے اور گنا ان طاعتوں کو کہ فرمایا اللہ تعالے نے انکو ایمان ہے تو وہ گھٹ جاتی تھیں بضع وسبعین سے پس ملایا میں نے سنت سے ان چیزوں کو کہ گنا انکو حضرت نے ایمان سے ساتھ طاعات قرآن کے اور گرا یا مکرر انکو پس ستر کئی ہوگئے نہ بڑھی اس سے نہ گھٹے سو یقین کر لیا میں نے کہ یہی مراد ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور ذکر کیا ابو حاتم نے ان سبکو کتاب وصف الایمان میں (نووی)

باب ما جاء ان الحیاء من الایمان

باب اس بیان میں کہ حیا ایمان سے ہے

عن سالم عن ابیہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مر برجل وھو یعظ اخاہ فی الحیاء فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الحیاء من الایمان **ترجمہ** روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مرد پر اور وہ منع کر رہا تھا اپنی بھائی کو حیا سی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حیا تو ایمان میں داخل ہے یعنی منع کرنا اس سے بے محل ہے **ف** کہا احمد بن منیع نے اپنی حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سنا ایک مرد کو کہ وہ منع کر رہا تھا اپنی بھائی کو حیا سی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **مترجم** مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے استدلال کیا اس حدیث سے کہ اعمال داخل ایمان ہیں چنانچہ حیا کہ ایک عمل ہے اسکو آنحضرت نے

نماز کی فضیلت کا بیان

ایمان ہے فرمایا پس اور افعال بہی اسیطرح اسمین داخل ہیں ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آویگی **بَابُ مَا جَاءَ فِي حُرْمَةِ الصَّلٰوةِ** باب نضیلت مین نماز کے **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ فَأَصْبَحْتُ يَوْمًا قَرِيبًا مِنْهُ وَنَحْنُ نَسِيرُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ وَيُبَاعِدُنِي عَنِ النَّارِ قَالَ لَقَدْ سَأَلْتَنِي عَنْ عَظِيمٍ وَإِنَّهُ لَيَسِيرٌ عَلَى مَنْ يَسَّرَهُ اللهُ عَلَيْهِ تَعْبُدُ اللهَ وَلَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمُ الصَّلٰوةَ وَتُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَتَصُومُ رَمَضَانَ وَتَحُجُّ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أَدُلُّكَ عَلَى أَبْوَابِ الْخَيْرِ الصَّوْمُ جُنَّةٌ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ وَصَلٰوةُ الرَّجُلِ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ قَالَ ثُمَّ تَلَا تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ حَتَّى بَلَغَ يَعْمَلُونَ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِرَأْسِ الْأَمْرِ كُلِّهِ وَعَمُودِهِ وَذِرْوَةِ سَنَامِهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ رَأْسُ الْأَمْرِ الْإِسْلَامُ وَعَمُودُهُ الصَّلٰوةُ وَذِرْوَةُ سَنَامِهِ الْجِهَادُ ثُمَّ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكَ بِمِلَاكِ ذٰلِكَ كُلِّهِ قُلْتُ بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ فَأَخَذَ بِلِسَانِهِ قَالَ كُفَّ عَلَيْكَ هٰذَا فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللهِ وَإِنَّا لَمُوَاخَذُونَ بِمَا نَتَكَلَّمُ بِهِ فَقَالَ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا مُعَاذُ وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلَى وُجُوهِهِمْ أَوْ عَلَى مَنَاخِرِهِمْ إِلَّا حَصَائِدُ أَلْسِنَتِهِمْ

ترجمہ روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا اُنہوں نے کہ تہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ایک سفر مین سو صبحکو ایک دن مین قریب تہا حضرت کی اور ہم سب لوگ چلے جاتے تہے سو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ خبر دیجئے مجہے ایسے عمل کی کہ داخل کرے وہ مجہے جنت مین اور دور کردے مجہے دوزخ سے فرمایا آپنے تمنے بڑی بات پوچہی اور وہ آسان ہے جسپر اللہ آسان کردے عبادت کرے تو اللہ کی اور شریک نکرے اُسکا کسیکو اور قایم کرے تو نماز کو اور ادا کرے تو زکوٰۃ کو اور روزے رکہے تو رمضان کے اور حج کرے بیت اللہ کا پہر فرمایا آپنے کیا خبر ندون مین تجہکو خیر کے دروازونکی روزہ سپر ہے صدقہ بجہاتا ہے گناہونکو جیسا کہ پانی بجہاتا ہے آگ کو اور نماز مرد کی رات کے بیچ مین یعنی یہہ بہی در خیر ہے پہر پڑہی آپنے یہ آیت تتجافی سے یعملون تک پہر فرمایا کیا نہ خبر دون مین تجہکو راس الامر کے اور اُسکے عمود اور ذروہ سنام کی عرض کی مینے کیون نہین ای رسول اللہ تعالی کے فرمایا آپنے راس الامر تو اسلام ہے اور عمود اُسکا نماز اور ذروہ سنام اُسکا جہاد ہے پہر فرمایا آپنے کیا نہ خبر دون مین اِن سب کے جڑ کی کہا مینے کیون نہین ای رسول اللہ کے کہا راوی نے سو پکڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زبان اور فرمایا روک رکہہ اِسکو اپنے اوپر سو عرض کی مینے ای نبی اللہ کی کیا ہم پکڑے جاوینگے اپنی باتون پر جو کرتے ہین فرمایا آپنے روئے تجہپر تیری مان ای معاذ کیا اور کوئی چیز گراتی ہے لوگونکو دوزخ مین اُنکے مونہون کے بل یا اُنکے نتہنون کے بل سوا حصائد لسان اُنکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ خیر کے دروازونکی کہ خیر اُس راہ سے داخل ہوا اور اپنے بجالانیوالی کو موفق بخیر کرے یا اُسکے فاعل اُن افعال کے برکت سے ارباب خیر مین داخل ہو قولہ روزہ سپر ہے یعنے روزہ رکہنے سے آدمی گناہ سے بچتا ہے اسلئے کہ اکثر گناہ بنی آدم کے شہوت اور غضب سے ہوتی ہین اور روزے سے دونون کا زور گہٹ جاتا ہے پس گویا وہ سپر ہے دنیا مین آفات شہوت و غضب سے اور آخرت مین عذاب سے قولہ پہر پڑہی آپنے یہ آیت تتجافی سے یعملون تک پوری آیت یہہ ہے تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنْفِقُونَ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَا أُخْفِيَ لَهُمْ مِنْ قُرَّةِ أَعْيُنٍ جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ یعنے الگ رہتی ہین اُنکی کروٹین اپنی سونیکی جگہ سے پکارتے ہین اپنے رب کو ڈر سے اور لالچ سے اور ہمارا دیا کچہہ خرچ کرتے ہین **ف** اللہ سے لالچ بُرا نہین نہ اُس سے ڈر اور اسواسطے بندگی کرے تو قبول ہے ڈر اور لالچ دنیا کا ہو یا آخرت کا اگر کسی اور کی خوف ورجا سے بندگی کرے تو ریا ہے کچہہ قبول نہین ۱۲ موضح القرآن) سو کسی جیکو معلوم نہین جو چہپا دہرا ہے اُنکے واسطے ٹہنڈک سے آنکہون کے بدلا اُسکا جو کرتے تہے **ف** اور مفسرین کا اختلاف ہے کہ مراد اس آیت کی کیا ہے چنانچہ انس نے کہا کہ یہ آیت ہمارے درمیان عشیر انصار مین اُتری ہے کہ ہم مغرب پڑہکر مسجد مین حاضر رہتے تہے گہر نجاتے تہے یہانتک کہ عشا پڑہ لیتے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور انس سے یہ بہی ہے کہ یہہ اُن صحابہ کے حق مین نازل ہوئی ہے جو مغرب سے عشا تک نماز پڑہتے رہتے تہے اور یہی قول ہے ابو حازم اور محمد بن منکدر کا کہ اِن دونون نے کہا ہے کہ مراد اس سے صلوٰۃ اوابین ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ ملائکہ گہیر لیتے ہین اُنکو جو نماز پڑہتے رہتے ہین مغرب اور عشا کے درمیان اور وہ صلوٰۃ اوابین ہے عطا نے کہا یہ وہ لوگ ہین کہ نہین سوتے جب تک کہ عشا نہین پڑہ لیتے ابی الدردا اور ابی ذر اور عبادہ بن صامت نے کہا کہ یہہ وہ لوگ ہین کہ جو عشا اور صبح کی نماز بجماعت ادا کرتے ہین چنانچہ مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جسنے عشا کی نماز بجماعت پڑہی گویا نصف شب جاگا اور جسنے صبح کی نماز بجماعت ادا کی گویا ساری رات عبادت مین جاگا مگر ان سب قولونمین مشہور وہی قول ہے جسپر حدیث باب دال ہے اور وہی قول ہے حسن اور مجاہد اور مالک اور اوزاعی کا اور ایک جماعت مفسرین کا اسکے بعد بغوی نے ذکر کیا حدیث باب کو اور پہر کہا روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم پکڑو تم قیام لیل کو کہ وہ داب ہے اگلے صالحون کا اور موجب قرب ہے تمہارے رب کیطرف اور کفارہ ہے سیئات کا اور روکنے والا ہے گناہ سے اور کہا روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تعجب کیا ہمارے رب نے دو مردون پر ایک وہ مرد کہ اُٹہا اپنے بچہونے اور لحاف سے

اپنے محبوب و اہل کے درمیان سے نماز کیطرف سو فرماتا ہے اللہ تعالے دیکھو میرے بندے کیطرف کہ اُٹھا اپنی بچھونے اور بستر سے اپنے محبوب اور اہل کے درمیان سے طرف نماز کے بار رغبت طرف اُسچیز کے جو میرے پاس ہے یعنے جنت اور دیدار آلہی سے اور خوف سے اُسچیز کے کہ نزدیک میرے ہے یعنے دوزخ اور عذاب حشر وغیرہ سے دوسرے وہ مرد کہ لڑا اللہ کی راہ میں اور شکست کھا گئے رفیق اُسکے سو جانا اُسنے اور خیال کیا جو عذاب ہے بہاگ جانے میں اور ثواب ہے لوٹ جانے میں سو لوٹا اور لڑا کافروں سے یہانتک کہ بہادیا گیا خون اُسکا سو فرماتا ہے اللہ تعالے اپنے فرشتوں سے کہ دیکھو میرے بندے کو لوٹا رغبت کر کے اُسکیطرف جو میرے پاس ہے یعنے ثواب شہادت سے اور خوف کر کے اُسچیز سے کہ جو میرے پاس ہے عذاب سے یہانتک کہ بہادیا گیا خون اُسکا اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے افضل صیام بعد رمضان کے شہر اللہ المحرم ہے اور افضل صلوٰۃ بعد فریضہ کی صلوٰۃ اللیل ہے (بغوی) **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَتَعَاھَدُ الْمَسْجِدَ فَاشْھَدُوْا لَہٗ بِالْاِیْمَانِ فَاِنَّ اللّٰہَ یَقُوْلُ اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ الْاٰیَۃَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم کسی مرد کو کہ خدمت کرتا ہے مسجد کے حاضر باشی اور صفائی اور جاروب کشی وغیرہ سے تو گواہی دو اُسکے لیے ایمان کی اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ بیشک آباد کرتے ہیں اللہ تعالے کی مسجدوں کو وہ لوگ جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم کی جنہوں نے نماز اور دی زکوٰۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** آیۂ مبارک اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسٰجِدَ اللّٰہِ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَاَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَاٰتَی الزَّکٰوۃَ وَلَمْ یَخْشَ اِلَّا اللّٰہَ فَعَسٰۤی اُولٰۤئِکَ اَنْ یَّکُوْنُوْا مِنَ الْمُھْتَدِیْنَ سورۂ برات میں ہے یعنے آباد نہیں کرتے ہیں اللہ کی مسجدوں کو مگر جو ایمان لائے اللہ پر اور پچھلے دن پر اور قائم رکھی نماز اور دیا کئے زکوٰۃ اور نہ ڈرے سوا اللہ کے کسی سو یقین ہے کہ وہ ہووین ہدایت پائے ہووں سے انتہی بغوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ عسیٰ اللہ تعالی کی جانب سے یقینی ہے پس وہ لوگ مہتدین میں سے ہیں یقیناً اور متمسک ہیں طاعت آلہی کے ساتھ تحقیقا کہ آخر کار اُسکا جنت ہے پھر اسکے بعد حدیث باب نقل فرمائی پھر فرمایا روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کو چلا مسجد کو یا شام کو طیار کریگا اللہ تعالے مہمانی اُسکے جنت سے صبح اور شام اور محمود بن لبید سے روایت ہے کہ ارادہ کیا حضرت عثمان نے مسجد بنانیکا اور لوگوں نے مکروہ جانا اُسکو اور دوست جانا کہ اُسکو اپنے حالت پر چھوڑ دیں اور مُراد اس سے ظاہرا مسجد نبوی ہے سو فرمایا آپنے کہ سُنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے کہ جو بناوے اللہ تعالے کے لئے ایک مسجد بناتا ہے اللہ تعالی اُسکے لئے ایک گہر اُسی نقشے کا جنت میں انتہی ما قال سیدنا و شیخنا البغوی رحمۃ اللہ علیہ

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ تَرْکِ الصَّلٰوۃِ باب ترک صلوٰۃ کی وعید میں +

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَیْنَ الْکُفْرِ وَالْاِیْمَانِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کفر میں اور ایمان میں ترک صلوٰۃ کا فرق ہی یعنے ادا اُسکا ایمان ہے اور ترک اُسکا قریب الکفر **عَنْ** الْاَعْمَشِ بِھٰذَا الْاِسْنَادِ نَحْوَہٗ قَالَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الشِّرْکِ اَوِ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** اور باسناد حدیث اول مروی ہے کہ فرمایا آپنے بندہ کی اور کفر یا شرک کے درمیان ترک صلوٰۃ کا فرق ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابوسفیان کا نام طلحہ بن نافع ہی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَیْنَ الْعَبْدِ وَبَیْنَ الْکُفْرِ تَرْکُ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** اوپر کے حدیث کے موافق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابوالزبیر کا نام محمد بن مسلم بن تدرس ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلْعَھْدُ الَّذِیْ بَیْنَنَا وَبَیْنَھُمُ الصَّلٰوۃُ فَمَنْ تَرَکَھَا فَقَدْ کَفَرَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن بریدہ سے وہ روایت کرتے ہیں اپنی باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے وہ عہد کہ ہمارے اور کافروں کے درمیان میں ہے نماز ہی پھر جسنے اُسی چھوڑ دیا وہ کافر ہو گیا **ف** اسباب میں انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ شَقِیْقٍ الْعُقَیْلِیِّ قَالَ کَانَ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَرَوْنَ شَیْئًا مِّنَ الْاَعْمَالِ تَرْکُہٗ کُفْرٌ غَیْرَ الصَّلٰوۃِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن شقیق عقیلی سے کہ اصحاب رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی چیز کے ترک کو اعمال میں سے کفر نجانتے تہی سوا نماز کے

بَابُ حلاوت ایمان کے بیان میں

حلاوت ایمان کا بیان

عَنْ الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنَّہٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ذَاقَ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ رَضِیَ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَّبِیًّا **ترجمہ** روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے کہ اُنہوں نے سنا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی چکھا مزا ایمان کا اُس شخص نے کہ راضی ہوا اللہ کو رب ٹہیرا کر اور اسلام کو دین قرار دیکر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نبی جانکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** تفصیل اسکی آگے آتی ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلٰثٌ مَّنْ کُنَّ فِیْہِ وَجَدَ بِھِنَّ طَعْمَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِمَّا سِوَاھُمَا وَاَنْ یُّحِبَّ الْمَرْءَ لَا یُحِبُّہٗ اِلَّا لِلّٰہِ وَاَنْ یَّکْرَہَ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اِذْ اَنْقَذَہُ اللّٰہُ مِنْہُ کَمَا یَکْرَہُ اَنْ یُّقْذَفَ فِی النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں جسمیں ہونگی پاویگا وہ اُنکے سبب سے مزہ ایمان کا ایک یہ کہ اللہ و رسول دوست ہوں اُسکی طرف ماسوا اُن کے سے اور دوسرے یہ کہ جسے دوست رکھے

نہ دوست رکہی مگر اللہ کے واسطی اور تیسرے کہ مکروہ جانے کفر مین گرنے کو بعد اسکی کہ نکالا اُسکو اور بچایا اُسکو اللہ نے جیسا کہ مکروہ جانتا ہی آگ مین گرنے کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیا اسکو قتادہ نی انس بن مالک سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی **مترجم** یہ دونو حدیثین اصول ایمان سے ہین اور مذکور ہی اُنمین کمال ایمان کا اور مراد طعم ایمان سے حلاوت اور شیرینی ہے ایمان کی یعنے متلذذ ہونا طاعات سی اور لذتِ روحانی پانا مناجات سے اور راضی ہونا تحمل مشاق پر اللہ کی رضامندی اور خوشنودی مین اور ایثار کرنا رضای آلہی کا عرض دنیا پر اور مراد محبت خدا و رسول سے اطاعت اور فرمان برداری اُنکی ہے اور ترک کرنا مخالفت کا اور علامات اُس محبت کی مکروہ جاننا افعال کفر کا اور حب فی اللہ اور بغض فی اللہ اور راضی رہنا اُسکی تقدیر پر اور راضی رہنا احکام اسلام پر اگرچہ ناگوار ہون نفس شقی پر اور پسند و اختیار کرنا سُنت رسول کو بدعات جہول پر اور نصرت دین اسلام کے قول و فعل و مال سی اور ذب عن الشریعۃ المقدسۃ اور علامات سے اُس محبت کے ہی تخلق باخلاق رسول علیہ الصلوۃ والسلام جود و ایثار و حلم و صبر و تواضع و شکر وغیرہ ذالک مین

باب لا یزنی الزانی وھو مؤمن باب زانی کو مؤمن نہ کہنے کی بیان مین

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا یزنی الزانی وھو مؤمن ولا یسرق السارق وھو مؤمن ولکن التوبۃ معروضۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین زنا کرتا ہی زانی درآنحالیکہ وہ مؤمن ہے اور نہین چوری کرتا ہی چور درآنحالیکہ وہ مؤمن ہے ولیکن توبہ مقبول ہے **ف** اس باب مین ابن عباس اور عائشہ اور عبداللہ بن ابی اوفی سی بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے اور مروی ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جب زنا کرتا ہی بندہ نکل جاتا ہی اُس سے ایمان اور ہو جاتا ہی اُسکے سر پر مانند چہتری کے پہر جب نکلجاتا ہی وہ اس عمل سی لوٹ آتا ہی اُسکی طرف ایمان اور مروی ہے ابی جعفر محمد بن علی سے کہ اُنہون نے کہا مراد اس حدیث سے خروج ہی زانی کا ایمان سے طرف اسلام کے اور مروی ہے کئی سندون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے زنا اور سرقہ کے باب مین کہ جو مرتکب ہوا انکا اور قایم کیجاوے اُسپر حد سو وہ کفارہ ہو گیا اُسکا یعنے باقی نرہا گناہ اُسکا اور جو مرتکب ہوا اور اللہ تعالی نی اُسکا پردہ ڈہانپا تو وہ اللہ تعالی کی مشیت پر ہے چاہے عذاب کرے اُسی قیامت کے دن چاہے بخشدے روایت کی یہ علی بن ابیطالب نے اور عبادہ بن صامت اور خزیمہ بن ثابت نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تقریر سی یہ ہے کہ زانی اور سارق سے جو نام مؤمن کا سلب کیا گیا اِس سے یہ لازم نہین آیا کہ وہ کافر اور مخلد فی النار ہو جاوی جیسا معتزلہ وغیرہم کہتے ہین بلکہ مراد اس سے نفی ہے کمال ایمان کی اور لفظ مؤمن علی الاطلاق دلالت کرتا ہے مؤمن کامل پر جیسے لفظ مولوی عالم فاضل طبیب کا اور ابی جعفر کے قول مین تصریح ہے اسی پر اور حدیث بہی دلالت کرتی ہے اسی معنی پر چنانچہ تفصیل اسکی بخوبی اوپر گذری

عن علی بن ابیطالب عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من اصاب حدا فعجل عقوبتہ فی الدنیا فاللہ اعدل من ان یثنی علی عبدہ العقوبۃ فی الآخرۃ ومن اصاب حدا فسترہ اللہ علیہ وعفی عنہ فاللہ اکرم من ان یعود فی شیء قد عفی عنہ **ترجمہ** روایت ہے ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مرتکب ہوا کسی ایسی کام کا کہ آئی اُسپر حد اور اُسکو سزا ملگئی دنیا مین یعنے جلد و قطع وغیرہ سی سو اللہ تعالی عادل زیادہ ہی اس سے کہ پہر دوبارہ اپنے بندی کو سزا دیوے آخرت مین اور جسنی ایسا کام کیا کہ حد اُسپر آئی اور اللہ نی پردہ ڈہانپ دیا اُسکا اللہ تعالی نی اور معاف کر دیا اُسکا قصور تو اللہ بزرگ زیادہ ہے اس سے کہ پہر دوبارہ سزا دیوے اُس قصور کی جو ایکبار معاف کر دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یہی قول ہے اہل علم کا نہین جانتے ہم کسیکو کہ کافر کہا ہو سنے مرتکب زنا اور سرقہ اور شرب خمر کو **مترجم** مرتکب کبائر کے باب مین یہی عقیدہ ہے اہل سنت کا کہ وہ خارج عن الملۃ اور کافر نہین جیسا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا اور اسی پر دلالت کرتے ہین آیات و احادیث اور تصریحات صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کی قاضی عیاض نے فرمایا ہی کہ اختلاف کیا لوگون نے حق مین عاصی کے جو اہل شہادتین مین سے ہو پس مرجیہ نے کہا ہے کہ معصیت اُسکو ضرر نہین کرتی ایمان کے ہوتی ہوی اور خوارج نے کہا ہی ضرر کرتی ہی یہانتک کہ کافر ہو جاتا ہی اُسکی سبب سے معتزلہ نے کہا وہ خالد فی النار ہے اگر معصیت کبیرہ ہے اور نہ اُسکو مؤمن کہینگے نہ کافر بلکہ فاسق کہینگے اور اشعریہ نے کہا ہے بلکہ وہ مؤمن ہے اور اگر اُسکا گناہ نہ بخشا جاوے تو معذب ہو گا وہ نار مین پہر نکلیگا اور داخل ہو گا جنت مین اور مراد مؤمن سے ناقص الایمان ہے نہ کامل غرضکہ خروج اہل کبائر کا نار سے اہل سنت کے نزدیک ثابت ہے اور خلاف اہل بدعت کا قابل اعتبار نہین چنانچہ تفصیل اسکی آگے آویگی انشاء اللہ تعالی (نووی)

باب ما جاء المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ باب کف لسان مؤمن کی حق مین

مؤمن کی حق مین کف لسان کا بیان

عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المسلم من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ والمؤمن من امنہ الناس علی دمائھم واموالھم ویروی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم انہ سئل ای المسلمین افضل قال من سلم المسلمون من لسانہ ویدہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کامل وہ ہی کہ بچے رہین مسلمان اُسکے زبان اور ہاتہ سے اور مؤمن کامل وہ ہی کہ امین سمجہین اسکو لوگ اپنے جانون اور مالونکا اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچہا آپ سے کہ کون مسلمان افضل ہے تو فرمایا آپنے جسکی زبان اور ہاتہ سے لوگ بچے رہین **ف**

روایت کی ہمسے یہ ابراہیم بن سعید جوہری نے اُنہون نے ابواسامہ سے اُنہون نے برید بن عبداللہ سے اُنہون نے اپنی دادا ابی بردہ سی اُنہون نے ابی موسی اشعری سے اُنہون نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی کہ سوال کیا کسی نے آپ سے کہ کونسا مسلمان افضل ہے فرمایا آپ نے جسکے زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچی رہین یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے ابی موسی اشعری کی روایت سے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور اسباب مین جابر اور ابی موسی اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہی **مترجم** اس حدیث مین بڑی فصاحت ہی گویا استدلال کیا آپنے کہ مسلم کا لفظ سلامت سی نکلا ہی پھر مسلمان جسکی آفت سی سلامت رہین وہ مسلم ہے اور ایسی ہے مومن کا لفظ امانت سی بنا ہے جسمین امانت ہو وہ مومن کامل ہے اور مخصوص کیا بیانمین ہاتھ اور زبانکو کہ اکثر ایذا دو قسم کے ہوتی ہے فعلی یا قولی پس پہلی ہاتھ سی ہے اور دوسری زبان سے

بَابُ مَا جَآءَ اَنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا باب غربت اسلام کے بیانمین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاۗءِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کہ اسلام ظاہر ہوا غریب اور پھر دوبارہ عنقریب ہو جاویگا غریب جیسا کہ پہلے ظاہر ہوا تھا سو مبارکباد ہے غرباکو **ف** اسباب مین سعد اور ابن عمر اور جابر اور انس اور عبداللہ بن عمرو سی بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی ابن مسعود کے روایت ہے اور نہین جانتی اسے ہم مگر حفص بن غیاث کی روایت سے کہ وہ اعمش سے روایت کرتے ہین اور ابو الاحوص کا نام عوف بن مالک بن نضلہ جشمی ہے اور متفرد ہوی اس روایت مین حفص نے اور کسی نے روایت نکے سوا اُنکے **عَنْ** كَثِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ عَوْفِ بْنِ زَيْدِ بْنِ مِلْحَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الدِّيْنَ لَيَاْرِزُ اِلَى الْحِجَازِ كَمَا تَاْرِزُ الْحَيَّةُ اِلٰى جُحْرِهَا وَلَيَعْقِلَنَّ الدِّيْنُ فِي الْحِجَازِ مَعْقِلَ الْاُرْوِيَّةِ مِنْ رَاْسِ الْجَبَلِ اِنَّ الدِّيْنَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَيَرْجِعُ غَرِيْبًا فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاۗءِ الَّذِيْنَ يُصْلِحُوْنَ مَا اَفْسَدَ النَّاسُ مِنْ بَعْدِيْ مِنْ سُنَّتِيْ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دین پناہ پکڑیگا ملک حجاز کیطرف جیسا کہ سانپ پناہ پکڑتا ہے اپنی سوراخ کے طرف اور پناہ لیوےگا دین ملک حجاز مین مثل پناہ لینی جنگلی بکری کے پہاڑ کے چوٹی پر بیشک دین شروع ہوا تھا غریب اور پھر ہو جاویگا غریب سو مبارکباد ہے اُن غریبون کو کہ درست کرتے ہین اُس چیز کو جسے بگاڑ دیا لوگون نے میرے بعد میری سنت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ غریبون سے مراد پیروان سنت ہین کہ جو مرے ہوے سنتون کے زندہ اور جاری کرنے مین جان و مال سے لگے ہوے ہین اور دشمنون کے ایذائین سہتے ہین مگر جادۂ مستقیم سنت پر جمے ہین قدم اُنکا احکام دین پر منضبط ہے اور دل احادیث محمدی سے مربوط واقع مین وہی عاشقان رسول ہین اور دشمن اُنکے فاسقان بوالفضول

بَابُ فِيْ عَلَامَةِ الْمُنَافِقِ باب منافق کے علامت مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نشانی منافق کے تین ہین ایک یہ کہ جب بات کری جھوٹ کہی اور جب وعدہ کرے خلاف کری اور جب امانت رکھی جاوی اُسکی پاس خیانت کرے یہ حدیث غریب ہے علاء کے روایت سے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے ابی ہریرہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اسباب مین عبداللہ بن مسعود اور انس اور جابر سے بھی روایت ہے روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہون نے اسمٰعیل بن جعفر سے اُنہون نے ابی سہیل سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ابو سہیل وہ چچا ہین مالک بن انس کے اور نام اُنکا نافع بن مالک بن ابی عامر الخولانی الاصبحی ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيْهِ كَانَ مُنَافِقًا وَاِنْ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيْهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتّٰى يَدَعَهَا مَنْ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا خَاصَمَ فَجَرَ وَاِذَا عَاهَدَ غَدَرَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار چیزین ہین کہ جسمین ہون وہ منافق ہے یعنی از روی عمل کے اور اگر اُسمین ایک خصلت ہے اُن چارونمین کی تو ایک خصلت ہے اُسمین نفاق کی جب تک نچھوڑے اُسکو ایک یہ کہ جب بات کرے جھوٹ بولی اور جب وعدہ کرے خلاف اُسکے اور جب جھگڑے تو گالیان دی اور جب وعدہ کرے خلاف کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اہل علم کے نزدیک مراد اس سے نفاق عملی ہی نہ نفاق تکذیب تو وہ رسول خدا ہی کے زمان مبارک مین تھا صلے اللہ علیہ وسلم ایسا ہی کچھ مروی ہے حسن بصری سے روایت کی ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہون نے عبداللہ بن نمیر سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے عبداللہ بن مرہ سی اسی اسنادسی مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا وَعَدَ الرَّجُلُ وَيَنْوِيْ اَنْ يَّفِيَ بِهٖ فَلَمْ يَفِ بِهٖ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وعدہ کرے آدمی اور نیت کرے کہ مین اپنا وعدہ پورا کرونگا پھر وہ پورا نکیا یعنے کسی عذر سے تو اُسپر گناہ نہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی کچھ قوی نہین اور علی بن عبداللہ ثقہ ہین اور ابو النعمان مجہول اور ابو وقاص

غربت اسلام کا بیان

منافق کی علامت کا بیان

مجہول ہین **مترجم** تفصیل نفاق عمل اور نفاق اعتقاد کی ابن قیم رحمہ اللہ نے کتاب الصلوٰۃ مین لکھا ہے فلیرجع الیہ **بَاب** مَا جَاءَ سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ باب سبّ مسلم کے فسق ہونیکے بیانمین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قِتَالُ الْمُسْلِمِ اَخَاہُ کُفْرٌ وَسِبَابُہٗ فُسُوْقٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قتل کرنا مسلمان کا اپنے بہائی مسلمانکو کفر ہے اور گالی دینا اُسکو فسق ہے **ف** اسبابمین سعد اور عبداللہ بن مغفل سے بہی روایت ہے حدیث ابن مسعود کی حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے عبداللہ بن مسعود سے کئی سندون سے روایت کی ہم سے محمود بن غیلان نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے سُفیان سے اُنہون نے زبید سے اُنہون نے ابی وائل سے اُنہون نے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ گالی دینا مسلمان کو فسق ہے اور قتل کرنا اُسکا کفر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَاب فِیْمَنْ رَمٰی اَخَاہُ بِکُفْرٍ باب مسلمان کی تکفیر کے برائی مین **عَنْ** ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ عَلَی الْعَبْدِ نَذْرٌ فِیْمَا لَا یَمْلِکُ وَلَاعِنُ الْمُؤْمِنِ کَقَاتِلِہٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِکُفْرٍ فَھُوَ کَقَاتِلِہٖ وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَہٗ بِشَیْءٍ عَذَّبَہُ اللّٰہُ بِمَا قَتَلَ بِہٖ نَفْسَہٗ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ثابت بن ضحاک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین واجب ہوتی بندہ پر نذر اُس چیز کے جسکا وہ مالک نہین اور لعنت کرنیوالا مومن کا گناہ مین اُسکی قاتل کے برابر ہی اور جسنے نسبت کی مومن کے طرف کفر کے سو وہ بہی گناہ مین اُسکی قاتل کے مانند ہے اور جسنے قتل کیا اپنے تئین کسی چیز سے یعنی ہتیار وغیرہ سے عذاب کریگا اُسی اللہ تعالےٰ اُسی چیز سے جس سے اُسنے اپنی جان ماری تہی قیامت کے دن **ف** اسبابمین ابی ذر اور ابن عمر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیُّمَا رَجُلٍ قَالَ لِاَخِیْہِ کَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِھَا اَحَدُھُمَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی کافر کہے اپنے بہائی مسلمان کو سو کمالایا ایک اُنمین کا کفر کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تحقیق اسکی ابن قیم کی کتاب الصلوٰۃ مین واضح ہے

بَاب فِیْمَنْ یَمُوْتُ وَھُوَ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ باب اسکی بیانمین جو توحید پر مرے **عَنِ** الصُّنَابِحِیِّ عَنْ عُبَادَۃَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّہٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَیْہِ وَھُوَ فِی الْمَوْتِ فَبَکَیْتُ فَقَالَ مَھْلًا لِمَ تَبْکِیْ فَوَاللّٰہِ لَئِنِ اسْتُشْھِدْتُ لَاَشْھَدَنَّ لَکَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَکَ وَلَئِنِ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّکَ ثُمَّ قَالَ وَاللّٰہِ مَا مِنْ حَدِیْثٍ سَمِعْتُہٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَکُمْ فِیْہِ خَیْرٌ اِلَّا حَدَّثْتُکُمُوْہُ اِلَّا حَدِیْثًا وَّاحِدًا وَّسَاُحَدِّثُکُمُوْہُ الْیَوْمَ وَقَدْ اُحِیْطَ بِنَفْسِیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ شَھِدَ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ النَّارَ **ترجمہ** روایت ہے صنابحی سے وہ روایت کرتے ہین عبادہ بن صامت سے کہا صنابحی نے داخل ہوا مین عبادہ کے پاس اور وہ قریب المرگ تہے سو مین رویا سو کہا عبادہ نے چپ رہو کیون روتی ہو قسم ہے اللہ تعالےٰ کی اگر مجہہ سے گواہی پوچہی گئے یعنے تمہاری ایمان کی آخرت مین تو بیشک مین گواہی دونگا تمہارے لئے اور مجہی اجازت شفاعت کرنیکی ملیگی تو مین شفاعت بہی کرونگا تمہارے اور مجہی اگر کچہہ استطاعت ہوئی تو نفع پہونچاؤنگا مین تمہین پہر کہا قسم ہے اللہ پاک کے کوئی حدیث ایسی نہین کہ مینے سنی ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ اُسمین تمہارے لئے خیر ہو مگر بیان کردی مینے تمسے مگر ایک حدیث اور بیان کرتا ہون مین اُسکو آج کے دن اور اب موت نے گہیرا ہے میرے جان کو سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی جو گواہی دیوے اس امر کے کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالےٰ کے اور بیشک محمد رسول اُسکے ہین حرام کردیگا اللہ تعالےٰ اُسپر آگ دوزخ کے یعنے دوام اُسکا **ف** اسبابمین ابی بکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور جابر اور ابن عمر اور زید بن خالد سے بہی روایت ہے اور صنابحی کا نام عبدالرحمن بن عُسیلہ ہے کنیت اُنکی ابو عبداللہ ہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے زہری سے کہ اُن سے پوچہا کسی نے کہ حضرت نے جو فرمایا ہے کہ جو کہے لا اِلٰہ اِلا اللہ داخل ہوگا جنت مین اُسکا مطلب کیسا ہی تو فرمایا اُنہون نے کہ یہ حکم ابتدائی اسلام مین تہا کہ جب تک فرائض اور امر و نہی نازل نہوئی تہے اور مطلب اس حدیث کا بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ اہل توحید داخل ہونگے جنت مین اگرچہ معذب ہون دوزخ مین اپنے گناہون کی شامت سے مگر ہمیشہ نرہینگے وہ دوزخ مین اور مروی ہے ابن مسعود اور ابی ذر اور عمران بن حصین اور جابر بن عبداللہ اور ابن عباس اور ابی سعید خدری سے اور انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نکلیگی ایک قوم اہل توحید کی دوزخ سے اور داخل ہونگے وہ جنت مین اور ایسا ہی مروی ہے سعید بن جبیر اور ابراہیم نخعی اور کئی لوگون سے تابعین مین سے تفسیر مین اس آیہ کے رُبَمَا یَوَدُّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَوْ کَانُوْا مُسْلِمِیْنَ یعنے آرزو کرینگے ایکدن کفار کہ کاش مسلمان ہوتے انتہی کہ کفار کو یہ آرزو اُسدن ہوگی کہ اہل توحید نار سے نکلینگے اور داخل ہونگے جنت مین جب یہ کفار رہجائینگے اور کہینگے کہ کاش ہم بہی مسلمان ہوتے کہ آج کے دن دوزخ سی نکلنا ہمین بہی نصیب ہوتا **مترجم** مولف رحمہ اللہ علیہ نے اس حدیث کے شرح مین یعنے جو کہے لا اِلٰہ اِلا اللہ داخل ہوگا جنت مین دو قول ذکر کئے اول یہ کہ یہ حکم ابتدائی اسلام مین تہا کہ اسوقت مین سوا توحید اور اقرار رسالت ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور کچہہ فرض نتہا اور رسالت کا ذکر اسلئے نکیا کہ وہ مستلزم ہے توحید کا یعنے جب توحید کو اس نبی سی سیکہیگا تو خواہ نخواہ اقرار رسالت بہی کریگا اور دوسرے

مسلمان کو گالی دینے کا بیان

مومن پر کفر کی تہمت لگانے کا بیان

جو توحید پر مرے اسکا بیان

کہ پھر فرمانا حضرت کا باعتبار حالت اخیرہ کی ہے کہ جو توحید پر مرا ہی اور منکر رسالت سے نہین گو اگرچہ اپنی گناہون کے شامت سے گرفتار ہو مگر آخر کار نجات پاویگا چنانچہ مذہب اہل سنت کا اور جو پہر گذری ہین اسلاف صالحین اور سارے صحابہ و تابعین یہی ہے کہ جو شخص موحد مریگا داخل ہوگا جنت مین قطعاً بہرحال پہر اگر سالم ہے معاصی سے مانند صغیر اور مجنون کے کہ متصل ہوگیا جنون اُسکا بلوغ کے ساتھ یا تائب ہے توبہ صحیحہ شرک وغیرہ اور جمیع معاصی سے اور پہر حادث نہوئی اُس سے توبہ کے بعد کوئی معصیت یا ایسا موفق ہے کہ ملوث بمعصیت نہوا الغصل ایسے اصلاً سو یہ صنف داخل ہو جائیگی جنت مین بغیر دخول نار کے لیکن ورود انکا نار پر ضرور ہے علی الاختلاف المعروف فیہ اور صحیح یہی ہے کہ ورود سے دخول نار مراد نہین بلکہ مرور بر صراط مراد ہے کہ وہ منصوب ہے نار پر اور جو لوگ مرتکب کبیرہ ہین اور بغیر توبہ کے مرے ہین پس وہ اللہ تعالیٰ کے مشیت مین ہین چاہی عفو کردی اور داخل کردی انکو جنت مین یکبارگی اور ملادے انکو قسم اول سے اور چاہے عذاب کرے جبتک اُسکا ارادہ ہوا اور اُسکے بعد داخل کری جنت مین غرضکہ خالد و دائم و ابداً نہ رہیگا کوئی شخص نار مین جو مرا ہوگا توحید پر اگرچہ اُسنی معاصی کبیرہ سی کچھ ہی کیا ہو جیسا کہ نہ داخل ہوگا جنت مین کوئی شخص ایسا ہے جو مرے ہونگے کفر پر اگرچہ اُسنی اعمال حسنہ مین سے کچھ ہی کیا ہو مختصر مذہب ہے اہل حق کا اس باب مین اور متظاہر ہین اسپر ادلہ کتاب و سنت کی اور منعقد ہوا ہے اسپر اجماع اون لوگونکا کہ جنکا اجماع معتبر ہے پہر جب یہ قاعدہ ٹہیر چکا اب ظاہرا اگر کوئی روایت اسکی خلاف پائی جاوی تو تاویل طلب ہے اور ضروری کہ اسکو اپنے معنے ظاہری سے تاویل کرکے اسکی طرف پہیرلین ہذا ما ذکرہ النووی رحمہ اللہ فی شرح مسلم **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ سَیُخَلِّصُ رَجُلًا مِّنْ اُمَّتِیْ عَلٰی رُءُوْسِ الْخَلَائِقِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیَنْشُرُ عَلَیْہِ تِسْعَۃً وَّتِسْعِیْنَ سِجِلًّا کُلُّ سِجِلٍّ مِّثْلُ مَدِّ الْبَصَرِ ثُمَّ یَقُوْلُ اَتُنْکِرُ مِنْ ھٰذَا شَیْئًا اَظَلَمَکَ کَتَبَتِی الْحَافِظُوْنَ یَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ اَفَلَکَ عُذْرٌ فَیَقُوْلُ لَا یَا رَبِّ فَیَقُوْلُ بَلٰی اِنَّ لَکَ عِنْدَنَا حَسَنَۃً وَّاِنَّہٗ لَا ظُلْمَ عَلَیْکَ الْیَوْمَ فَتُخْرَجُ بِطَاقَۃٌ فِیْھَا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ فَیَقُوْلُ اُحْضُرْ وَزْنَکَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ مَا ھٰذِہِ الْبِطَاقَۃُ مَعَ ھٰذِہِ السِّجِلَّاتِ فَقَالَ فَاِنَّکَ لَا تُظْلَمُ قَالَ فَتُوْضَعُ السِّجِلَّاتُ فِیْ کِفَّۃٍ وَّالْبِطَاقَۃُ فِیْ کِفَّۃٍ فَطَاشَتِ السِّجِلَّاتُ وَثَقُلَتِ الْبِطَاقَۃُ وَلَا یَثْقُلُ مَعَ اسْمِ اللّٰہِ شَیْءٌ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے وہ کہتی ہے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ فرماتے تہی کہ اللہ تعالیٰ جدا کریگا الگ کرکے میری امت سے اور سامنی لاویگا اُسکو لوگون کے قیامت کے دن پہر کہولی جاوینگی اُسپر ننانوین دفتر گناہون کے ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ جہانتک نظر پہونچی پہر فرماویگا تو انکار کرتا ہے اسمین سے کسی گناہ کا کیا ظلم کیا ہے تجہپر میرے کاتبون حفاظت کرنیوالون نے کہیگا وہ نہین ای رب میرے سو فرماویگا اللہ تعالیٰ کیا تجہے کچھ عذر ہی وہ کہیگا نہین اے رب میرے فرماویگا اللہ تعالیٰ کہ نہین تیری ایک نیکی بہی ہے ہماری پاس اور تحقیق نہین ہے تجہپر کچھ ظلم سو نکالیگا اللہ تعالیٰ ایک پرچہ کہ اُسمین لکہا ہوگا کہ گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ تعالیٰ کی اور گواہی دیتا ہون مین کہ محمد بندے اُسکی ہین اور رسول اُسکے پہر فرماویگا کہ جا اپنے اعمال تولانیکو سو وہ عرض کریگا کہ ای رب میرے اس پرچہ کا کیا وزن ہوگا ان دفترون کے روبرو سو اللہ تعالیٰ فرماویگا تجہپر ظلم نکیا جاویگا فرمایا آپنے پہر رکہدیے جاوینگے وہ دفتر ایک پلہ مین میزان کے اور وہ پرچہ ایک پلہ مین سو ہلکے ہو جاوینگے وہ دفتر اور بہاری ہو جاویگا وہ پرچہ اور برابر نہین ہو سکتے کوئی چیز اللہ کے نام مبارک کے آگے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہم سے قتیبہ نے اُنہون نے ابن لہیعہ سے اُنہون نے عامر بن یحیی سے اسی اسناد سی مانند اسکے اور بطاقہ پرچہ ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید اور اتباع سنت بڑی چیز ہے اور اقرار توحید اور اقرار رسالت اصل اصول ہے نجات کا مگر افسوس ہے کہ ہمارے اخوان ملت نے انہین دونون چیزونکو نہایت ادنیٰ اور کمتر سمجھ رکہا ہے توحید کو تو یون خراب کیا کہ پنجہ پرستی اور شدہ پرستی مین عمر گذاری اور چلہ گور پوجنے مین اوقات خراب کیے اولیا انبیاء کے نذر ملتے رہی شادی بیاہ موت غمی مین شیخ سدو کا بکرا شاہ مدار کا مینڈہا کبہی انکے گہر سے باہر نگیا گنگنہ انکا دستگیر اور سہرہ گلوگیر رہا اولاد کے پرورش مین ہر ایک چہٹی چلہ مین پابزنجیر ہاتہی پاؤن کے روٹ اور رابعہ بصری کی کہچڑی نے کبہی انکا تو اہتمام نہ چہوڑا نعوذ باللہ منہا اور اتباع سنت کہ جو شعبہ اقرار رسالت تہا اُسکو یون برباد کیا کہ کوئی مہینہ اور ہفتہ بدعت سے خالی نچہوڑا یہانتک اُنکا اہتمام کیا کہ ممکن نہین کہ قضا ہو جاوے قرض لیوین سودی لاوین مگر طعام بدعت ضرور پکواوین یتامٰی اور مساکین کو نہ کہلاوین اور امرا اور اغنیا کے یہان حصے خون بہجواوین چنانچہ تفصیل بعض بدعات کے ہم اوپر بیان کر چکے ہین تکرار کی مہلت نہین اللّٰھم جنبنا من کلہا وارزقنا اتباع السنۃ واحینا علیہا **باب** افْتِرَاقِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ باب افتراق امت کے بیان مین **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَفَرَّقَتِ الْیَھُوْدُ عَلٰی اِحْدٰی وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً اَوِ اثْنَتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً وَّالنَّصَارٰی مِثْلُ ذٰلِکَ وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلٰثٍ وَّسَبْعِیْنَ فِرْقَۃً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا متفرق ہو گئے یہود اکہتر یا بہتر فرقون پر اور نصاریٰ بہی اسیکی مانند اور ہو جاوینگے میری امت تہتر فرقے **ف** اس باب مین سعد اور عبداللہ بن عمرو اور عوف بن مالک سے بہی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے صحیح ہے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیَاْتِیَنَّ عَلٰی اُمَّتِیْ مَا اَتٰی عَلٰی بَنِیْ اِسْرَآءِیْلَ حَذْوَ النَّعْلِ بِالنَّعْلِ

توحید و اتباع سنت کا بیان

افتراق امت کا بیان

حَتّٰی اِنْ کَانَ مِنْهُمْ مَنْ اَتٰی اُمَّهٗ عَلَانِیَةً لَکَانَ فِیْ اُمَّتِیْ مَنْ یَّصْنَعُ ذٰلِكَ وَاِنَّ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ تَفَرَّقَتْ عَلٰی ثِنْتَیْنِ وَسَبْعِیْنَ مِلَّةً وَتَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثٍ وَّسَبْعِیْنَ مِلَّةً کُلُّهُمْ فِی النَّارِ اِلَّا مِلَّةً وَّاحِدَةً قَالُوْا مَنْ هِیَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِیْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آویگا میری امت پر ایک زمانہ جیسا کہ آیا تھا بنی اسرائیل پر اور مطابق ہو جائینگے دونوں کے زمانہ جیسے مطابق ہوتی ہے ایک نعل دوسری نعل کے یہانتک کہ اگر ہوگا اُنمیں کوئی شخص ایسا کہ زنا کرے اپنی ماں سے علانیہ تو ہوگا میری اُمت میں سے ایسا شخص کہ مرتکب ہو اس امر شنیع کا اور بنی اسرائیل متفرق ہوئے بہتّر مذہبوں پر اور متفرق ہوگی میری امت تہتّر مذہبوں پر سب اہل مذہب دوزخی ہیں مگر ایک مذہب والے عرض کی صحابہ نے کہ وہ کون ہیں یا رسول اللہ فرمایا آپنے جسپر میں ہوں اور میرے اصحاب یعنی کتاب و سنت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مفسر ہے نہیں جانتے ہم مثل اسکے مگر اسی سند سے **مترجم** شاہ ولی اللہ قدس سرہ نے حجۃ اللہ میں لکھا ہے کہ فرقہ ناجیہ وہی ہے کہ تمسک کیا ہو اُسنے عقیدہ اور عمل میں بالکلیہ ظاہر کتاب و سنت پر اور جسپر گذرے ہیں جمہور صحابہ و تابعین اگرچہ مختلف ہوں وہ فیما بینہم اُن چیزوں میں کہ جسمیں نص جلی نہو اور نہ ظاہر ہوا ہو صحابہ سے اُسمیں کوئی امر متفق علیہ اور وجہ انکے اختلاف کی استدلال کرنا ہو انکا بعض کتاب و سنت سے یا تفسیر ہو انہیں سے کسی مجمل کی اور غیر ناجیہ وہ فرقہ ہے کہ منتحل ہوگیا ہو کسی عقیدہ میں خلاف عقیدۂ سلف کے یا کسی عمل میں سوا انکے عملوں کے انتہی اور یہ قول گویا بعینہ تفسیر ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قول مبارک کی (جسپر میں ہوں اور میرے اصحاب) اور اس حدیث میں کلام ہے اُس سے زیادہ کہ تفصیل اُسکی مذکور ہے رافعۃ اولی الاعتبار ما ورد فی ذکر النار و اصحاب النار میں اور یہ کتاب بیان نار میں بے نظیر ہے کہ اسلام میں شاید اسکا ثانی تصنیف نہوا ہو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی خَلَقَ خَلْقَهٗ فِیْ ظُلْمَةٍ فَاَلْقٰی عَلَیْهِمْ مِنْ نُّوْرِهٖ فَمَنْ اَصَابَهٗ ذٰلِكَ النُّوْرُ اهْتَدٰی وَمَنْ اَخْطَاَهٗ ضَلَّ فَلِذٰلِكَ اَقُوْلُ جَفَّ الْقَلَمُ عَلٰی عِلْمِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہتے تھے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے بیشک اللہ بزرگ و برتر نے پیدا کیا اپنی مخلوق کو یعنے جن و انس کو بیچ اندھیرے کے پھر ڈالا اُنپر نور سو جسپر پہونچا وہ نور اُسنے راہ پائی اور جسکو نہ پہونچا وہ گمراہ ہوگیا اسلیے میں کہتا ہوں کہ سوکھ گیا قلم علم الٰہی پر **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** مراد لیے جن و انس ہیں کہ جنمیں مادہ ہدایت کا اور تخم ضلالت کا دونوں رکھے گئے ہیں اور تخم ضلالت جو معبر بظلمت ہے مراد ہے اُس سے شہوتیں نفس امارہ کے اور بری عادتیں بشریت کے اور مذموم خصلتیں جہالت کے اور مراد ہے نور سے نور علم کا اور تدین و تشرع و عبادت و توحید و احسان و طاعت کا (مرقات) ۱۲

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرِیْ مَا حَقُّ اللّٰهِ عَلَی الْعِبَادِ فَقُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ حَقَّهٗ عَلَیْهِمْ اَنْ یَّعْبُدُوْهُ وَلَا یُشْرِکُوْا بِهٖ شَیْئًا قَالَ فَتَدْرِیْ مَا حَقُّهُمْ عَلَی اللّٰهِ اِذَا فَعَلُوْا ذٰلِكَ قَالَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ اَنْ لَّا یُعَذِّبَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیا جانتا ہے تو کہ کیا ہے اللہ تعالے کا حق بندوں پر عرض کی میں نے کہ اللہ و رسول خوب جانتے ہیں فرمایا آپنے حق اللہ کا بندوں پر یہ ہے کہ عبادت کریں خاص اسکی اور شریک نکریں اسکا کسی کو فرمایا آپنے بھلا جانتا ہے تو کہ کیا ہے حق اُنکا اللہ پر جب وہ بجا لاویں کہا معاذ نے کہ اللہ و رسول اُسکا خوب جانتے ہیں فرمایا آپنے یہی حق اُنکا اللہ تعالے پر کہ انکو عذاب نکرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے کئی سندوں سے معاذ بن جبل سے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَبَشَّرَنِیْ اَنَّهٗ مَنْ مَّاتَ لَا یُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَیْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَاِنْ زَنٰی وَاِنْ سَرَقَ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئے میرے پاس جبرئیل اور بشارت دی مجھکو کہ جو مرجاوے یعنے میری امت سے کہ نہ شریک کرتا ہو وہ اللہ تعالے کا کسی چیز کو داخل ہوگا جنت میں کہا میں نے اگرچہ زنا کیا ہو اُسنے اور چوری کی ہو اُسنے فرمایا ہاں یعنے اگرچہ مرتکب زنا و سرقہ ہوگا انجام اُسکا جنت ہے اگر موحد مرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابی الدردا سے بھی روایت ہے

اَبْوَابُ الْعِلْمِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں علم کے جو وارد ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

مترجم مقدمہ علم بالفتح پیدا کرنا اور جو لیجیے کہ احاطہ آسمان میں ہے اور علم بالکسر جاننا عُلوم جمع اور کبھے علم بمعنے معلوم کے بھی آتا ہے چنانچہ بعضوں نے کہا ہے وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖ اے معلومہ اور عَلَم بفتحتین حد فاصل درمیان دو زمینوں کے اور نشانی کہ راہ کی شناخت کے واسطے بناویں اور اسی سے ہے قول اللہ تعالی کا اِنَّهٗ لَعَلَمٌ لِّلسَّاعَةِ یعنے ظہور حضرت عیسے علیہ السلام کا نشان قیامت ہے اور ایام معلومات سے مراد ہیں عشرۂ ذی حجہ اور عَلَم بفتحتین کے جمع اعلام آتی ہے اور عَلَم السعد ایک پہاڑ کا نام ہے اور علیم اسم فاعل ہے علم بالکسر سے یعنے جاننے والا اور نود و نہ نام بارتعالے میں سے ہے کہ علم اسکا محیط ہے جمیع اشیا کو ظاہر اور باطن اور کوئی نقیر و قطمیر اسکے علم سے باہر نہیں شامل ہے جزئیات و کلیات کو

علم افعل التفضیل [illegible] زیادہ [illegible] والا الاعلام [illegible] علامہ [illegible] بہت خوب جاننے والا [illegible] تانیث معلم و

وہ نشان کہ راہ مین رکھدین اور علم جو جاننے کے معنے مین ہے وہ باب سَمِعَ یَسْمَعُ سے ہی اور جو معنے نشان کرنیکے ہی وہ باب نصر ینصر سی اور ضرب یضرب سے ہی اعلام آگاہ کرنا اور خبردار کرنا باب افعال سے تعلیم سکہانا اور آگاہ کرنا تعلّم سیکہنا اور جاننا اور مضبوط کرنا کام کا اور اُسی سے ہے حدیث مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ آہ یعنے بہتر تم مین سے وہ ہی جو قرآن سیکہی اور سکہاوے اور علوم مدونہ علم صرف ہے اور علم نحو علم لغت علم معانی علم بیان کہ آلات مین علوم دینیہ کے اور علوم دینیہ علم قراءت ہے اور علم تفسیر اور علم حدیث اور علم فقہ اور علم فرائض اور علم اصول اور علم کلام اور علوم دنیا سے ہے علم عروض اور علم قافیہ علم انشا علم رسم الخط علم معما علم منطق علم حکمت اور علم حکمت شامل ہے بہت سے علوم کو چنانچہ علم ہیئت علم ہندسہ علم عدد علم طب علم فلاحت علم کیمیا علم نجوم علم موسیقی علم مناظر او مرایا علم جبر و مقابلہ علم جر اثقال علم رمل علم جفر علم طلسم علم قیافہ علم مساحت علم اصطرلاب علم محاضرات اُسی مین داخل ہین اور انمین سے بعض منہی عنہ ہین او بعض جایز اور بعض مفید ہین او بعض غیر مفید بلکہ مُضر باعتبار تضییع اوقات کی او علوم منہیہ سے ہی منطق کہ قول مشہر شیخ نے تحریم المنطق مین کہا ہے فن منطق فن مذموم ہے حرام ہے اشتغال بعض مافیہ کا چنانچہ قائل ہونا ہیولی کا کہ وہ کفر ہے کہ منجر ہوتا ہے فلسفہ اور زندقہ کیطرف اور کچہہ اُسکا ثمرہ نہین دینی بلکہ نہ دنیا مین تخصیص کی ہے اسپر ایمہ دین اور علماء شریعت نے سواول جسنی بیان کیا اسکی حرمت کو امام شافعی ہین اور بیان کیا اُنکے اصحابون مین سے امام الحرمین نے اور غزالی نے اپنی آخر امر مین اور بیان کیا ابن صباغ صاحب شامل او ابن قشیری نے او تنصیص کی ہے اسپر مقدسی اور عماد بن یونس اربلی اور ابن منده او ابن عساکر او ابن اثیر او ابن الصلاح او ابن عبد السلام او ابو شامہ اور نووی نے اور ابن دقیق العید او برہان جوبری اور ابو حیان او شرف دمیاطی او ذہبی او طیبی او ستوی او اوزاعی او الوی العراقی او شرف ابن مقری نے اور فتوی دیا اسکی حرمت کا ہمارے شیخ قاضی مناوی نے اور نص کیا اسپر ایمہ مالکیہ سے ابن ابی زید مالکی صاحب الرسالہ او قاضی ابو بکر بن عربی او ابو بکر طوسی او ابن الولید الباجی او ابو طالب المکی صاحب القوت نے او ابو الحسن بن الحصار او ابو عامر بن الربیع او ابو الحسن بن الحبیب او ابن المنیر او ابن رشید او ابن حمزہ او عامہ اہل مغرب نے اور تنصیص کی اسکی حرمت پر ایمہ حنفیہ مین سے ابو سعید شیرازی او سراج قزوینی اور عرفی نے مدون کی ایک کتاب اسکی تحریم پر او تنصیص کی اسکی حرمت پر ایمہ حنابلہ سے ابن الجوزی او سعید الدین الحارثی او شیخ الاسلام التقی ابن تیمیہ نے او تالیف کی شیخ قدس سرہ نی اُسکے ذم مین ایک کتاب انتہی او یہ علم زمانہ صحابہ او تابعین مین ملت اسلامیہ مین موجود نتہا بلکہ عمر بن خطاب نے کتبخانہ فلسفہ کا جلوا دیا کذا فی ہدایۃ السائل الی ادلۃ المسائل او ظاہرا اور علوم دنیا و یہی جو بکار آمد نہین ہین اور موجب غفلت او کبر و غرور و عجب ہوتی ہین ایسی ہی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو اُن علوم سے پناہ مانگی ہے جو نفع نہ دین چہ جائیکہ موجب ضرر ہون باقی تحقیقات متعلقات علم کے اور فضائل او برکات او نتایج او ثمرات علوم دینیہ کے ضمن ابواب مین مذکور ہونگے انشاء اللہ تعالی

باب تفقہ کی فضیلت

بَابٌ اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَيْرًا فَقَّهَهٗ فِي الدِّيْنِ باب تفقہ کے فضیلت مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ جسکی بہتری چاہتا ہے اُسے دین کی سمجھ دیتا ہے **ف** اس باب مین عمر او ابی ہریرہ او معاویہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** قولہ دین کی سمجھ دیتا ہے یعنے اُسکو علم دین عنایت فرماتا ہے او بصیرت کامل او فہم راشد اور ذہن ثاقب اور حافظہ قوی دیتا ہے کہ چند عرصہ مین علوم دینیہ سے سرفراز ہو کر اپنے اقران مین ممتاز ہو جاتا ہے او احکام شریعت او اسرار طریقت او انوار حقیقت و معرفت سے اُسکا سینہ نورانی ہو جاتا ہے اور نہین خاص ہے یہ حدیث ساتھ فقہ مصطلح کے جیسا کہ گمان کیا ہے بعض اشخاص نے اسلئے کہ مروی ہے دارمی مین عمران سے کہ اُنہون نے کہا کہ مین نے حسن بصری سے کہا ایکدن کہ ایسا ہی کہا ہے فقہا نے تو انہون نے فرمایا خرابی ہے تیری تو نے کوئی فقیہ دیکہا بہی ہے فقیہ تو وہی ہے کہ زاہد ہو دنیا سے راغب ہو آخرت کا بصیر ہو امر دین کا مداوم ہو عبادت آلہی پر او اکی روایت مین ہے کہ فقیہہ وہی ہی کہ کہل گئین اسکے دونون آنکہین دلکی او دیکہا اُسنے اپنے رب کو یعنے چشم دل سے انتہی او منقول ہے محدثین سے کہ فقہ الرجل بصیرتہ بالحدیث یعنے فقہ سے مراد کمال بصیرت ہے حدیث مین او بخوبی پہچاننا اُسکے ناسخ و منسوخ او ضعیف و قوی او مقدم او مؤخر کو او واقف ہونا جرح و تعدیل سے رواۃ کے او حالات سے لقات کے او مروی ہے مرفوعا کہ جسنی یاد کیا میری حدیثون مین سے چالیس حدیثون کو سنت سے ملاقات کریگا وہ اللہ عز و جل سے قیامت کے دن فقیہ و عالم ہو کر او اک روایت مین ہے کہ جسنے یاد کین چالیس حدیثین امر دینی مین اُٹہاویگا اللہ تعالی اُسکو قیامت کے دن زمرہ فقہا او علما مین او یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے باتفاق محدثین مگر موید قول مذکور ہے

باب طلب علم کی فضیلت

بَابٌ فَضْلِ طَلَبِ الْعِلْمِ باب طلب علم کے فضیلت مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو چلا کسی راہ مین کہ طلب کرتا ہو علم کو آسان کریگا اللہ تعالے اُسکے لئے ایک راہ جنت کیطرف **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ خَرَجَ فِيْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ حَتّٰى يَرْجِعَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک

مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نکلے طلب علم میں وہ اللہ کے راہ میں ہے جب تک کہ لوٹے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کیا اسے بعضوں نے اور مرفوع کی **عن**
سخبرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال من طلب العلم کان کفارۃ لما مضی ترجمہ روایت ہے سخبرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے طلب کیا علم کو اُسکی
اگلے گناہوں کا کفارہ ہو گیا **ف** یہ حدیث ضعیف الاسناد ہے اور ابوداؤد کا نام نفیع اعمی ہے وہ ضعیف ہیں حدیث میں اور نہیں معلوم ہوتی ہیں عبداللہ بن سخبرہ کی زیادہ
حدیثیں اور نہ انکے باپ کی **باب** فی کتمان العلم باب کتمان علم کے مذمت میں **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سئل عن
علم علمہ ثم کتمہ الجم یوم القیمۃ بلجام من النار ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو سوال کیا جاوے اُس علم سے کہ جانتا ہے اُسکو پھر چھپاوے
اُسکو لجام لگائی جاویگی اسکو قیامت کے دن آگ سے **ف** اس باب میں جابر اور عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **مترجم** مراد اس سے بقول
علما علم ضروری ہے اور چھپانا اُسکا ایسے وقت میں کہ دوسرا کوئی بتانیوالا نہو اور کوئی مانع صحیح بھی نہو بلکہ نہ بتانا فقط براہ بخل ہو زیادہ بُرا ہے اور روایت کیا ہے اس حدیث
کو احمد اور ابوداود نے اور روایت کیا ابن ماجہ نے انس سے **باب** ما جاء فی الاستیصاء بمن یطلب العلم باب طالب علم کے خیر خواہی اور مرحبا کہنے کے بیان میں **عن**
ابی ھرون قال کنا نأتی ابا سعید فیقول مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ان الناس لکم تبع و
ان رجالا یأتونکم من اقطار الارض یتفقھون فی الدین فاذا اتوکم فاستوصوا بھم خیرا ترجمہ روایت ہے ابی ہرون سے کہا کہ ہم آتے تھے ابو سعید کے پاس یعنے علم
حدیث سیکھنے کو سو وہ فرماتے تھے مرحبا ہے تمکو موافق وصیت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا یعنے اپنی اصحاب سے کہ لوگ تمہاری تابع ہیں
اور بہت سے مرد آئینگے تمہارے پاس کناروں سے زمین کے سمجھ حاصل کرنیکو دین کی پھر جب وہ تمہارے پاس آویں پس طلب کرو انکے لئے خیر کو یعنے انکو نصیحت و وعظ کرو اور شیریں زبانی
سے انکی دلجوئی کرو کہ وہ طالب دین ہیں **ف** علی بن عبداللہ نے نقل کیا کہ یحیی بن سعید کہتے تھے کہ شعبہ ضعیف کہا کرتے تھے ابو ہرون عبدی کو اور کہا یحیی نے کہ ہمیشہ ابن
عون روایت کرتے رہے ابی ہرون عبدی سے یہاں تک کہ انتقال کیا انہوں نے اور ابو ہرون کا نام عمارہ بن جوین ہے **مترجم** عمارہ بن جوین بجیم مصغر کنیت انکی ابو ہارون
عبدی ہے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں متروک الحدیث ہیں اور بعض محدثین نے انکے تئیں منسوب کیا کذب کیطرف اور وہ شیعی ہے طبقہ رابعہ سے مرے ۱۳۴ھ میں تقریب **عن** ابی
سعید الخدری عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یأتیکم رجال من قبل المشرق یتعلمون فاذا جاؤکم فاستوصوا بھم خیرا قال فکان ابو سعید اذا
رآنا قال مرحبا بوصیۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آئینگے تمہارے پاس مشرق کیطرف سے بہت
لوگ علم حاصل کرنیکو پھر جب وہ تمہارے پاس آویں تو بھلی بات کہو انکے لئے سو ابو سعید جو راوی حدیث ہیں ہمیشہ جب ہمیں دیکھتے تھے مرحبا کہتے تھے موافق وصیت رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر ہرون بن عبدی کی روایت سے کہ وہ ابو سعید خدری سے روایت کرتے ہیں **باب** ما جاء فی ذھاب العلم باب علم کے
بیان میں **عن** عبداللہ بن عمرو بن العاص قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ لا یقبض العلم انتزاعا ینتزعہ من الناس ولکن یقبض العلم
بقبض العلماء حتی اذا لم یترک عالما اتخذ الناس رؤسا جھالا فسئلوا فافتوا بغیر علم فضلوا واضلوا ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تحقیق اللہ تعالے قبض نکریگا علم کو اسطرح کہ ایکبارگی چھین لیوے اُسکو لوگوں سے بلکہ قبض کریگا علم کو ساتھ وفات دینے علما کے یہانتک کہ جب کوئی عالم نرہیگا
بنالیوینگے لوگ جاہلوں کو سردار سو اُنسے پوچھینگے اور وہ فتوی دینگے بغیر علم کے سو آپ بھی گمراہ ہونگے اور انکو بھی گمراہ کرینگے **ف** اس باب میں عائشہ اور زیاد بن لبید سے
بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث زہری نے عروہ سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے اور عروہ سے بھی انہوں نے عائشہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
اسکی مانند **عن** ابی الدرداء قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشخص ببصرہ الی السماء ثم قال ھذا اوان یختلس العلم من الناس حتی
لا یقدروا منہ علی شیء فقال زیاد بن لبید الانصاری کیف یختلس منا وقد قرأنا القرآن فواللہ لنقرأنہ ولنقرئنہ نساءنا وابناءنا قال ثکلتک
امک یا زیاد ان کنت لاعدک من فقھاء اھل المدینۃ ھذہ التوراۃ والانجیل عند الیھود والنصاری فماذا تغنی عنھم قال جبیر فلقیت
عبادۃ ابن الصامت فقلت الا تسمع ما یقول اخوک ابو الدرداء فاخبرتہ بالذی قال ابو الدرداء قال صدق ابو الدرداء ان شئت لاحدثنک باول
علم یرفع من الناس الخشوع یوشک ان تدخل مسجد الجامع فلا تری فیہ رجلا خاشعا ترجمہ روایت ہے ابی الدرداء سے کہا کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے

ساتھ سو نظر کی آپنے آسمان کی طرف پھر فرمایا یہ ایسا وقت ہے کہ چھینا جاتا ہے علم آدمیوں سے یہانتک کہ نہ قادر ہونگے اُسمین سے کسی چیز پر سو کہا زیاد بن لبید انصاری نے کیونکر چھینا جاویگا ہم سے
علم اور ہم نے پڑہا ہے قرآن اور قسم ہے اللہ تعالی کی ہم پڑہینگے اور پڑہا دینگے اپنے عورتون کو اور لڑکون کو پھر یہی سلسلہ نسلاً بعد نسل جاری ہیگا تو فرمایا آپنے رووی تجہپر ماں تیری
ای زیاد مین تجہکو مدینہ کے سمجہدارون مین گنتا تہا یہہ توراۃ و انجیل کیا یہود و نصاری کے پاس نہین مگر کیا کام آتی ہے اُنکو کہا جبیر نے سو ملا مین عبادہ بن صامت سی اور کہا مین نے
سُنا تمنے کہ کیا کہتے ہین بہائی تمہارے ابوالدرداء اور خبر دی مینے اُنکو ابوالدرداء کی قول کی تو کہا اُنہوں نے کہ سچ کہا ابوالدرداء نے اگر چاہے تو تو بیان کرونمین تجہ سی کہ علم سی پہلے جو
چیز اُٹہیگی لوگون کی پاس سے وہ خشوع ہی قریب ہے ایسا وقت کہ داخل ہو ویگا تو جامع مسجد مین اور نہ دیکہیگا تو اُسمین کوئی مرد خاشع **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معاویہ
بن صالح ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ کلام کیا ہو اُسنی اُنمین مگر یحیی بن سعید قطان نی اور روایت کی معاویہ بن صالح نی مانند اسکی اور روایت کی بعضون
نے یہ حدیث عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر سے اُنہوں نے اپنی باپ سے اُنہوں نے عوف بن مالک سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** حضرت علی رضی اللہ عنہ سی مروی
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قریب ہے کہ آویگا لوگون پر ایک زمانہ کہ نہ باقی رہیگا اسلام سے مگر نام اُسکا اور نہ باقی رہیگا قرآن سے مگر رسم اُسکے مساجد اُنکے آباد ہین یعنی نقش و
ہین اور چونہ گچ کی ہوئین اور منارہ ہین او ویران ہین ہدایت سے یعنے ہدایت کا نام نہین علما اُنکے بدترین خلایق ہین نیچے ادیم سما کی اُنہین سے نکلتا ہی فتنہ اور اُنہین کی طرف عود کرتا ہے روایت کیا
اسکو بیہقی نے شعب الایمان مین اور ابن خباب سے مروی ہے کہ اُنہوں نے پوچہا سعید بن جبیر سی کہ ای اباعبداللہ کیا علامت ہے لوگون کے ہلاک کے کہا اُنہوں نے کہ ہلاک ہونا علما کا اور سلمان
سے مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا ہمیشہ رہینگی لوگ خیر کے ساتہ جبتلک کہ باقی رہین اگلے یہانتک کہ تعلیم پالیوین پچہلے اور اگر ہلاک ہو جاوین اگلے قبل اسکے کہ تعلیم پالیوین پچہلے تو ہلاک
ہوگئے لوگ ابن عباس سے مروی ہے کہ فرمایا اُنہوں نے تم جانتے ہو کیا ہے ذہاب علم کا یعنے کہا نہین اُنہوں نے فرمایا ذہاب علم کا ابوالدرداء سے مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا کیا ہے علما کو مین
دیکہتا ہون کہ چلے جاتے ہین اور جاہل لوگ حاصل نہین کرتے اُنسے علم کو سو حاصل کرو علم کو قبل اسکے کہ اُٹہایا جاوے اسلئے کہ رفع علم جانا ہے علماء کا اور اُنہین سے فرمایا کہ آدمی عالم
ہین یا متعلم اور اسکے بعد پہر کچہہ خیر نہین اور اُنہین نے فرمایا کہ معلم خیر اور متعلم اجر مین برابر ہین اور انکے سوا اور لوگونمین کچہہ خیر نہین اور عبداللہ بن مسعود سی مروی ہے کہ اُنہوں نے
فرمایا صبح کر تو عالم یا متعلم یا مستمع ہو کر اور مت ہو چوتہا کہ ہلاک ہو جاویگا اور حضرت عمر نے فرمایا متفقہہ ہو قبل سردار ہونے کے اور تمیم داری سے مروی ہے کہ لوگ بہت بہت
مکان بنانی لگے حضرت عمر کے وقت مین تو فرمایا آپنی ای گروہ عرب کے بچو زمین سے یعنے بچو تعمیر سے بیشک اسلام نہین ہے مگر جماعت سے اور جماعت نہین مگر امارت سے
اور امارت نہین مگر اطاعت سے پہر جو سردار ہوا اپنے قوم کا دین کے سمجہہ پیدا کرکے وہ سردار ہی اُسکی اور لوگون کے حیات ابدی کا سبب ہے اور جو سردار ہوا بغیر سمجہہ دین کے وہ
سرداری اُسکی اور لوگون کی ہلاکت کا سبب ہے ذکر کیا ہا فی الدارمی **بَابٌ** فِيمَنْ يَطْلُبُ بِعِلْمِهِ الدُّنْيَا باب علم سے دنیا طلب کرنیکی مذمت مین **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ
سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ لِيُجَارِيَ بِهِ الْعُلَمَاءَ أَوْ لِيُمَارِيَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَيَصْرِفَ بِهِ وُجُوهَ النَّاسِ إِلَيْهِ أَدْخَلَهُ اللّٰهُ
النَّارَ **ترجمہ** روایت ہے کعب بن مالک سے کہا اُنہوں نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو طلب کرے علم اسلئے کہ فخر کرے اُسکے ساتہ علما مین یا تکرار
کری اُسکے ساتہ سفہا سے اور متوجہ کرے اپنی طرف مونہہ لوگون کے داخل کریگا اللہ تعالی اُسکو دوزخ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی اور
اسحاق بن یحیی بن طلحہ کچہہ ایسے قوی نہین نزدیک محدثین کے کلام کیا ہی اُنمین حافظہ کیطرف سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا
لِغَيْرِ اللّٰهِ أَوْ أَرَادَ بِهِ غَيْرَ اللّٰهِ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سیکہے دین کا کوئی علم غیر خدا کے لیے فرمایا
ارادہ کرے اُس سے غیر خدا کا تو ڈہونڈہ لی جگہہ اپنی دوزخ مین **مترجم** یہ فرمانا حضرت کا معنے اُسکے یا دعا ہے یا خبر ہے **بَابٌ** فِي الْحَثِّ عَلَى تَبْلِيغِ السَّمَاعِ باب تبلیغ
احادیث کے فضیلت مین **عَنْ** أَبَانَ بْنِ عُثْمَانَ قَالَ خَرَجَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ مِنْ عِنْدِ مَرْوَانَ نِصْفَ النَّهَارِ قُلْنَا مَا بَعَثَ إِلَيْهِ هٰذِهِ السَّاعَةَ إِلَّا لِشَيْءٍ يَسْأَلُهُ
عَنْهُ فَقُمْنَا فَسَأَلْنَاهُ فَقَالَ نَعَمْ سَأَلَنَا عَنْ أَشْيَاءَ سَمِعْنَاهَا مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ نَضَّرَ
اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِيثًا فَحَفِظَهُ حَتَّى يُبَلِّغَهُ غَيْرَهُ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ إِلَى مَنْ هُوَ أَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَيْسَ بِفَقِيهٍ **ترجمہ** روایت ہے ابان بن
عثمان سے کہا کہ نکلے زید بن ثابت صحابی مروان کے پاس سے دوپہر کے وقت مین تو ہمنے کہا کہ نہین بلایا تہا اُنکو مروان نے مگر کسی چیز کے پوچہنے کو سو کہڑے ہوئی ہم اور پوچہا ہم نے
زید بن ثابت سی تو کہا اُنہوں نے کہ ہان پوچہین ہم سے کتنی ہی چیزین کہ سُنی تہین ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پہر بیان کی اُنمین سے ایک روایت کہ سنا مین نے رسول خدا

صلے اللہ علیہ سلم سے کہ فرماتی تھے تازہ رکھی اللہ تعالیٰ اُس شخص کو کہ سنی ہماری کسی حدیث کو اور یاد رکھے اُسکو یہانتک کہ پہونچادیوے اُسکو دوسرے کو اسلئے کہ بہت سی اُٹھانیوالی فقہ کے لیجاتی ہین فقہ کو اپنے سی زیادہ فقیہ کے پاس اور بہت سے فقہ کے اُٹھانیوالے خود فقیہ نہین ہین **ف** اسبابمین عبداللہ بن مسعود اور معاذ بن جبل اور جبیر بن مطعم اور ابی الدرداء اور انس سے بہی روایت ہے حدیث زید بن ثابت کی حسن ہے **مترجم** اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ فقہ نام ہی حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور اُسی کے جاننے اور تحقیق سے آدمی عند اللہ فقیہ ہوتا ہے اور بشارت ہے اسمین کہ بعد زمانہ صحابہ کے تابعین مین بکثرت فقہا ہونگے اور احادیث جمع کرینگے اور حفاظت کرینگے اور مطولی اور کعب علیا اس علم مین حاصل کرینگے اور امور دینیہ مین تفقہ اور تدبر اُنہین عنایت ہوگا اور دعا خیر ہے اسمین تمامی خادمان حدیث کو کہ مدام اُنکے چہرے تر و تازہ رہینگے اور قلوب مسرور اور چشم پُر نور الحمد للہ علے ذلک اللھم اجعلنا منھم بفضلک و کرمک آمین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ نَضَّرَ اللّٰهُ امْرَأً سَمِعَ مِنَّا شَيْئًا فَبَلَّغَهُ كَمَا سَمِعَهُ فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سی کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی تر و تازہ رکھی اللہ تعالیٰ اُس شخص کو کہ سُنے ہم سے کوئی بات اور پہونچاوے اُسکو جیسا کہ سنا ہی اُسی اسی لیے کہ بہت سے لوگ کہ جنکو حدیث پہونچیگی زیادہ یاد رکھنی والی ہونگے سُننے والی سے **مترجم** اس حدیث مین دعای خیر ہے تمام المحدثین کے لئے اور دعا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مقبول ہے اور بشارت ہی اسکے کہ بعد قرن صحابہ کے اور قرون مین حفاظ اور حرّاس حدیث پیدا ہونگے کہ وہ ایک ایک حدیث بحفاظت تامہ و حراست کاملہ جمع کرینگے اور اُنکے تدوینات اور تالیفات سے ایک عالم کو فائدہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی واقع ہوا

باب فِيْ تَعْظِيْمِ الْكَذِبِ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب حضرت پر جھوٹ باندھنے کی مذمت مین **عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے جھوٹ باندھا مجھپر وہ اپنی جگہہ ڈھونڈلی دوزخ مین **عن** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَكْذِبُوْا عَلَيَّ فَاِنَّهٗ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ يَلِجِ النَّارَ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت جھوٹ باندھو مجھپر اسلئے کہ جسنے جھوٹ باندھا مجھپر داخل ہوگا دوزخ مین **ف** اسبابمین ابی بکر اور عمر اور عثمان اور زبیر اور سعد بن زید اور عبداللہ بن عمرو اور انس اور جابر اور ابن عباس اور ابی سعید اور عمرو بن عبسہ اور عقبہ بن عامر اور معاویہ اور بریدہ اور ابی موسیٰ اور ابی امامہ اور عبداللہ بن عمر اور منقع اور اوس ثقفی سے بہی روایت ہے حدیث علی بن ابی طالب کی حسن ہے صحیح ہے کہا عبدالرحمن بن مہدی نے کہ منصور بن المعتمر اثبت ہین اہل کوفہ مین اور کہا وکیع نی ربعی بن حراش نے اسلام مین کبھی جھوٹ نہ بولا **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ حَسِبْتُ اَنَّهٗ قَالَ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّاْ بَيْتَهٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سی کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے جھوٹ باندھا مجھپر گمان کرتا ہون مین کہ فرمایا قصداً وہ ڈھونڈھ لی اپنا گھر دوزخ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سی یعنے زہری کے روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہین اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے انس سے کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** ابن صلاح نی کہا ہے کہ حدیث من کذب علیّ متواتر ہے اور نہین ہے احادیث مین کوئی حدیث اس مرتبہ کی کہ پہونچی ہو تواتر مین اسکے برابر اسلئے کہ ناقلین اسکے صحابہ سے ایک جم غفیر ہین یہانتک کہ بعضے کہا ہے کہ راوی اسکے باسٹھہ اصحاب ہین کہ عشرہ مبشرہ بھی اُسمین داخل ہین اور یہ اسیطرح عدد اُسکے رواة کے ہر قرن مین بڑہتے گئی کذا فی المرقاة والطیبی

باب فِيْ مَنْ رَوٰى حَدِيْثًا وَهُوَ يَرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ باب احادیث موضوعہ کے روایت کی مذمت مین **عن** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حَدَّثَ عَنِّيْ حَدِيْثًا وَهُوَ يُرٰى اَنَّهٗ كَذِبٌ فَهُوَ اَحَدُ الْكَاذِبِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے مغیرہ بن شعبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بیان کرے ہمارے نام سے کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہے کہ جھوٹ ہے پس وہ دو جھوٹون مین کا ایک جھوٹا ہے **ف** اسبابمین علی بن ابی طالب اور سمرہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی شعبہ نے حکم سے اُنہوں نے عبدالرحمن بن ابی لیلے سی اُنہوں نے سمرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث اور روایت کی اعمش اور ابن ابی لیلے نے حکم سی اُنہون نے عبدالرحمن بن ابی لیلی سی اُنہون نے علی سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث عبدالرحمن بن ابی لیلے کی جو مروی ہے سمرہ سے اہل حدیث کے نزدیک صحیح ہے کہا پوچھا مین نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے جنکی کنیت ابو محمد ہے مراد اسکی جو فرمایا ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جو بیان کرے ہمارے نام سی کوئی حدیث اور وہ گمان کرتا ہو کہ وہ جھوٹ ہے وہ دو جھوٹون مین کا ایک جھوٹا ہے اور کہا مین نے کہ جسنے روایت کی کوئی حدیث اور وہ جانتا ہے کہ سند مین اُسکی کچھہ خطا ہے تو مین خوف کرتا ہون کہ داخل ہوگیا وہ وعید مین اس حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مین نے کہا جیسے کہ بعضے لوگ حدیث مرسل کو مرفوع کردیتے ہین یا بدل دیتی ہین اُسکے اسناد کو تو وہ بھی داخل ہوگا اسی وعید مین اور یہ سب تقریر تھے سائل کے پس جواب دیا عبداللہ نے کہ نہین یہ لوگ جنکا تم نے ذکر کیا داخل نہین اس وعید مین بلکہ وہ داخل ہے

استماع حدیث کے آداب کا بیان

جو روایت کرے ایسی حدیث کہ نہیں جانتا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اُسکی کچھ اصل اور روایت کردے آنحضرت کے نام سے سو مجھے خوف ہے کہ داخل ہوگا وہ شخص اس وعید میں **ترجمہ** اس وعید میں داخل ہین جو لوگ کہ احادیث موضوعہ بر سر وعظ بیان کرتے ہین یا ترغیب و ترہیب کے لئے جھوٹی حدیثین بناتے ہین جیسے انگلیان چومنے کی روایت وقت اذان کے بالاتفاق محدثین موضوع ہے اور سخاوی وغیرہ اکابر محققین نے اُسکے وضع پر تصریح کر دی ہے اور اسیطرح موضوع ہین وہ حدیثین کہ فضائل سُوَر مین صاحب کشاف نے ہر ہر سورت کے ذیل مین نقل کر دی ہین اہل علم کو لازم ہے کہ انکو روایت نکرین **باب** مَا نُهِيَ عَنْهُ اَنْ يُقَالَ عِنْدَ حَدِيْثِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب استماع حدیث کے آداب مین

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْكَدِرِ وَسَالِمٍ اَبِي النَّضْرِ عَنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِي رَافِعٍ وَغَيْرِهِ رَفَعَهُ قَالَ لَا اُلْفِيَنَّ اَحَدَكُمْ مُتَّكِئًا عَلٰى اَرِيْكَتِهِ يَاْتِيْهِ اَمْرٌ مِمَّا اَمَرْتُ بِهٖ اَوْ نَهَيْتُ عَنْهُ فَيَقُوْلُ لَا اَدْرِيْ مَا وَجَدْنَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ اتَّبَعْنَاهُ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن منکدر اور سالم سے وہ دونون روایت کرتی ہین عبید اللہ سے وہ ابو رافع سے اور ابو رافع کے سوا اور راوی نے اسکو مرفوع کیا یعنے یون کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ پاؤن مین تم مین سے کسیکو تکیہ لگائی ہوے اپنی مسند پر کہ آوے اسکو حکم میرے کامون مین سے کہ مین نے حکم کیا ہو یا منع کیا ہو اُس سے اور وہ کہنے لگے کہ مین نہین جانتا جو کچھ اللہ کی کتاب مین پاوینگے ہم تابع ہونگے اُسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضون نے سفیان سے انہون نے ابن المنکدر سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی سالم ابی النضر نے عبید اللہ بن ابی رافع سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن عیینہ جب روایت کرتے اس حدیث کو علیحدہ تو جدا کر دیتے حدیث محمد بن منکدر کی سالم کی حدیث سے اور جب جمع کر دیتے دونون روایتون کو اسی طرح روایت کرتے اور ابو رافع مولا ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نام انکا اسلم ہے **عَنْ** الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِ يْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا هَلْ عَسٰى رَجُلٌ يَبْلُغُهُ الْحَدِيْثُ عَنِّيْ وَهُوَ مُتَّكِئٌ عَلٰى اَرِيْكَتِهِ فَيَقُوْلُ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ كِتَابُ اللّٰهِ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَلَالًا اسْتَحْلَلْنَاهُ وَمَا وَجَدْنَا فِيْهِ حَرَامًا حَرَّمْنَاهُ وَاِنَّ مَا حَرَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَمَا حَرَّمَ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے مقدام بن معدیکرب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ قریب ہے کہ پہونچی گی آدمی کو حدیث میری اور وہ تکیہ لگائی ہوگا اپنی مسند پر اور کہنے لگیگا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان اللہ کی کتاب ہے پھر ہم جو اُسمین حلال پاوینگے اُسکو حلال کہینگے اور جسکو حرام پاوینگے اُسکو حرام کہینگے اور بیشک جسکو حرام کہا اللہ کے رسول نے اللہ کی رحمت ہو اُن پر اور سلام حرمت مین اُس چیز کے مانند ہی جسکو اللہ نے حرام فرمایا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **مترجم** ان حدیثون مین بڑی تنبیہ ہی مقلدان متعصبین کو اور اُن لوگونکو کہ آراء رجال کو ترجیح دیتی ہین احادیث مطہرہ پر اور آحاد امت کے اقوال کو جو صریح احادیث سی مخالفت رکھتی ہین انکو توجیہات باردہ سے مزین کرکے قبول فرماتی ہین اور احادیث صحیحہ صریحہ غیر منسوخہ کو تاویلات فاسدہ سے رد کیا چاہتے ہین معاذ اللہ من ذلک يُرِيْدُوْنَ لِيُطْفِـُٔوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُوْرِهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ حالانکہ اکابر امت اور ائمہ ملت نے اُنکو وصیت کیے ہی کہ جب حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤ تو ہمارے اقوال کو دیوار پر دے مارو پھینکدو اور بالکل اُن سی قطع نظر کرو چنانچہ محی السنۃ نے نقل کی حدیث ابی رافع کے اور کہا کہ اس حدیث مین دلالت واضحہ ہی کہ حاجت نہین عرض کرنا حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کتاب اللہ پر اسلیے کہ جب ثابت ہوگئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کوئی چیز پس وہ حجت ہی امت پر بنفسہ حاجت نہین اُسکو کسی پر عرض کرنیکی مین کہتا ہون کہ جب حدیث کا عرض کرنا کتاب اللہ پر ضرور نہوا بلکہ بمجرد سماع اُسکا قبول کرنا اور ماننا چاہئے تو غیر کتاب پر عرض کرنیکی بدرجہ اولی حاجت نہین مگر یہ کہ عرض کرنا کسی حدیث کا اس نظر سے ہو کہ معلوم ہو جاوے کہ یہ صحیح ہے اسمین کچھ مضائقہ نہین پھر اللہ کی طرف شکایت ہے اُن لوگون کی کہ جنکے خیال خام مین یہ امر مستقر ہی کہ احادیث صحیحہ محتاج ہین بعد صحت اور ثبوت کے کہ عرض کیے جاوین قول امام پر جنکے ہم تابع ہین سو اگر انہون نے قبول کیا تو لائق حجت ہین اور نہین تو نہین سو اُنکے عقیدہ باطل مین یہ بات ہے کہ احادیث ثابتہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حجت نہین بذاتہ بلکہ قول امام حجت ہے سو حلت اور حرمت اور وجوب اور نہی ثابت نہین ہوتی اُنکے نزدیک احادیث سے بلکہ ثابت ہوتی ہین یہ امور قول امام سی اور یہ عقیدہ بالکل فاسد و باطل ہے اور مسلم مین عمران بن حصین سے روایت ہے کہ وہ حدیث بیان کر رہے تھے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی الحیاء لا یاتی الا بخیر کہ بشیر بن کعب نے کہا کہ ایسا ہی لکھا ہوا ہی کتب حکمت مین کہ اُسی سے ہے وقار اور سکینہ تو عمران نے فرمایا کہ مین تجھے سُناتا ہون حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور تو مجھے سُناتا ہی بات اپنی صحیفہ کے اور دوسری روایت مین ہی کہ غصے ہوگئے عمران یہانتک کہ سُرخ ہو گئین اُنکی دونون آنکھین اور کہا کہ کبھی نہ دیکھو نمین تجھے اس حال مین کہ مین روایت کرتا ہون تیرے آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور تو درمیان مین لاوے اور بات اِتنہی اور مستنبط ہوئی اس حدیث سے شناعت اور بُرائی اُسکی جو کہتا ہے حدیث سنکر کہ یہ موافق نہین ہے فقہ ابو حنیفہ کے مثلاً یا نقل کر دیتا ہی اُسکی خلاف مین قول کسیکا پھر جانی کہ وہ مرتکب ہوا اس خطائی کبیر کا کہ کہہ بیٹھے کہ یہ حدیث مخالف ہے فقہ کے اور ہم فقہ جانتے ہین حدیث نہین جانتے یا اسیطرح کی اور گستاخی اور بی ادب بات کہی اور اس زمانہ

پڑھنے مین تو یہ عادت ہو گئی ہے اکثر طلبہ علم کی اور دیندار ٹہیر گیا ہی خواص کا عوام کا تو کیا ذکر ہے اور غور کرنا چاہئے کہ بشیر بن کعب نے عمران کے سامنے جو نقل کیا قول حکمت کا اُسے
منظور نہ تہی مخالفت حدیث کی بلکہ مطلب تہے تائید اُسکے مگر خفا ہوئے اُسپر عمران اور جہڑکا اور عتاب و غصہ کیا اُنپر اسلئے کہ ذکر کرنا مجلس حدیث مین قول کسی کا مشغول کرنا ہی سامعین کا
نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف سے غیر کیطرف اور مانع ہونا ہی تفکر اور تدبر سے آپکے کلام نور التیام مین اور متفرق کرنا ہے اُنکے قبلۂ توجہ کو جناب سے شارع علیہ السلام کے اور خلل اور زلل
ڈالدینا ہی اُن انوار مین کہ جو آنحضرت کے قول مین توجہ کرنے سی امت کو حاصل ہورہے تہی اور محروم کرنا ہے اُن برکات سے سامعین اور ناقلین کو کہ بسبب کمال توجہ اُنکی کی حدیث
مُطہر کی طرف اُنکے قلوب پر عالم قدس سے نازل ہو رہے تہے پس انہین وجوہ سے عمران نے نام رکہا اُسکا معارضہ اور مزاحمہ ساتہ کلام رسول علیہ السلام کے کہ جو ناطق ہین وحی آلہی کے
ساتہ اور گنا اِس گستاخی کو جنایت بادیہ اور خطار ظاہر یہانتک کہ سُرخ ہو گئیں اُنکے آنکہین اور غیرت کہائی اُنہون نے واسطے کلام رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اور غضب کیا
سوء ادب پر ناقل کے پہر کیا حال ہے اُس شخص کا جو نقل کر دیتا ہے احکام حلال و حرام مین صاحب وحی کے مقابلہ مین قول مخالف زید و عمرو کا اور کیا فضیحت ہوتی اُسکی اگر
ہوتا وہ عمران رضی اللہ عنہ کے سامنے اور مسلم مین مروی ہے کہ حاضرین نے تسکین دی عمران کے غصہ کو یہہ کہکر کہ بشیر منافق نہین ہے یعنے مؤمن ہے اور یقین کیا حاضرین نے کہ عمران نے
اس گستاخی کے سبب سے اُسی منافق سمجہا ہے پہر جب ایسی بات سی صحابہ کو مظنہ نفاق کا ہو جاوے کہ جسمین کسیطرح کی مخالفت حدیث نہ تہی تو کیا حال ہوتا اگر وہ سُنتی گستاخیان اور
بے ادبیان متعصبین زمان کی کہ کوئی کہتا ہے قال قال بسیار است مرا قال ابو حنیفہ در کار است اور کوئی کہتا ہی اس حدیث کو ہمارے امام نے نہین لیا ہم کیونکر عمل کرین
اور کوئی کہتا ہے ہم کیا جانین حدیث کیا ہی ہمکو فقہ کافی ہے یا قول امام وافی ہے معاذ اللہ من ذلک کلہا وَتَحْسَبُوْنَهٗ هَيِّنًا وَّهُوَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمٌ اور ابو ہریرہ سے مروی ہے
کہ جب اُنہون نے روایت کی حدیث مرفوع کہ وضو کرو آگ پر پکی ہوئی چیز سے کہ جسکو آگ نے چہوا ہے تو ابن عباس نے کہا کیا وضو کرین ہم گہی اور گرم پانی سی تو کہا ابو ہریرہ نے ای ابن اخی جب تو سُنے
حدیث رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے تو باتین مت بنا یعنے بلا عذر قبول کر اور تقریرین مت چہانٹ رواہ الترمذی اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ اُنہون نے جب روایت کیا قول
رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ فرمایا ہے آپنے جب کوئی سو کر اُٹہے تو نہ ڈبوے ہاتہہ اپنا برتن مین جب تک کہ نہ دہولی اُسے تین بار تو کہا قین اشجعی نے کہ کیا کرین ہم پہر اس کے
ساتہ تو فرمایا ابو ہریرہ نے نعوذ باللہ من شرک یعنے خدا کی پناہ تیری فساد سے اور پہر اس ایک سنگ منقور ہوتا ہے مانند حوض کے کہ اُسی کوئی اُٹہا نہین سکتا اور یہ جو فرمایا ابو ہریرہ
نے ای ابن اخی جب سُنی تو حدیث تو باتین مت بنا اسمین اشارہ ہے کہ جب حدیث سنی تو اُسکے مقابلہ مین معانی قیاسیہ لاوی اور معارضات عقلیہ نہ پیش کرے اور نصوص
قاطعہ کو مقدمات عقلیہ سے رد نکرے اور اسطرح کی تصریحات صحابہ کی بہت ہین کہ اگر جمع کیجاوین تو اُسکے لئی ایک دفتر طویل کی حاجت ہو اور تابعین و غیرہم سے بہی ایسی اقوال
بہت مروی ہین چنانچہ امام مالک رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے ہر ایک شخص کہ بعض قول اُسکا ماخوذ ہوگا اور بعض قول اُسکا اُسپر پہیر دیا جاویگا یعنے قابل قبول نہوگا مگر صاحب اس قبر کے
اور اشارہ کیا قبر مبارک کیطرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور امام احمد بن حنبل نے نہ تصنیف کے کوئی کتاب فقہ مین اور حفظ کیا اُن سے لوگون نے جو حفظ کیا سینون میں
اور اُن سے عرض کی ایک لوگون نے کہ کیون نہین تصنیف کرتے آپ فقہ مین تو فرمایا اُنہون نے کسکی مجال ہے کہ کلام کرے اللہ کے کلام کے آگی یا اُسکے رسول کے کلام کے آگی
اور ابن مبارک نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر و صلاح سے رہینگے جبتک کہ اُنمین طالبان حدیث ہونگے پہر جب طلب کرینگے علم کو غیر حدیث سے بگڑ جاوینگے اور امام شعرانی نے کہا
منہج مین کہ اجماع امت ہے اسپر کہ سُنت حاکم ہے کتاب اللہ پر اور نہین ہے کتاب حاکم سُنت پر انتہی یعنے کتاب اللہ اور حدیث مین اگر تعارض ہو بادی النظر مین تو سنت اور حدیث
قابل قبول ہے اسلئے کہ کتاب مجمل ہے اور حدیث اُسکی مفسر اور فرمایا امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے اترکوا قولی بقول الرسول صلے اللہ علیہ وسلم یعنے چہوڑ دو میرا قول رسول اللہ صلے اللہ
علیہ وسلم کے قول کے آگے اور روایت کی حاکم اور بیہقی نے شافعی سے کہ وہ فرماتی تہی جب صحیح ہو جاوے حدیث تو وہی میرا مذہب ہے اور فرماتی تہی جب دیکہو کلام میرا کہ مخالف ہے
کلام رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے تو پہینک دو کلام میرا دیوار پر انتہی خلاصتہ ما فی الدراسات **بَابٌ فِي كَرَاهِيَةِ كِتَابَةِ الْعِلْمِ** باب کتابت علم کے کراہت مین **عَنْ**
أَبِي سَعِيدٍ قَالَ اسْتَأْذَنَّا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْكِتَابَةِ فَلَمْ يَأْذَنْ لَنَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُنہون نے کہ اجازت چاہی ہمنے نبی صلی اللہ علیہ
وسلم سے حدیث لکہنے کی تو اجازت نہ دی ہمکو یعنے ابتدائی اسلام مین **ف** اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے اس سند کے سوا بہی زید بن اسلم سے اور روایت کیا اسکو
ہمام نے زید بن اسلم سے **مترجم** یعنے ابتدائی اسلام مین حکم تہا کہ کوئی چیز مت لکہو سوا قرآن کے اس خیال سے کہ شاید حدیث قرآن مین ملجاوی اور زمانہ صحابہ جب منقرض ہو جاوے
تو جو کچہہ لکہا ہو سکو لوگ قرآن جاننے لگین پہر حضر مین جب صحابہ بحفاظ اور فقیہ ہو گئی اور وحی متلو اور غیر متلو مین فرق ہین جاننے لگے تو آپنے حدیث لکہنے کی بہی اجازت دیدی

کتابت حدیث کا بیان

کتابت حدیث کی رخصت

تب بھی بعض احادیث بسبیل ندرت کتابت مین آئی نہ یہہ کہ تدوین انکی شروع ہوجاتی **باب** فی الرخصۃ فیہ باب کتابت حدیث کی رخصت مین **عن** ابی ھریرۃ قال کان رجل من الانصار یجلس الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فیسمع من النبی صلی اللہ علیہ وسلم الحدیث فیعجبہ ولا یحفظہ فشکی ذلک الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی لاسمع منک الحدیث فیعجبنی ولا احفظہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم استعن بیمینک واومأ بیدہ الخط **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ تہا ایک مرد انصاری کہ بیٹہتا تہا مجلس مین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سنتا تہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیثین اور پسند آتی تہین اور یاد نرہتی تہین سو شکایت کیے اُسنی اپنی یاد نرہنی کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کے کہ یا رسول اللہ مین سنتا ہون آپکی حدیثین اور مجھی اچھی لگتی ہین اور یاد نہین رہتین مجھکو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مدد لی تو اپنے دہنی ہاتہ سے اور اشارہ کیا اپنے ہاتہ سی لکہنے کیطرف **ف** اس باب مین عبد اللہ بن عمرو سی بہی روایت ہے اس حدیث کی سناد کچھہ قایم نہین یعنے قوی نہین سنا مین نے محمد بن اسمٰعیل سے فرماتی تہی کہ خلیل بن مرۃ منکر الحدیث ہی **عن** ابی ھریرۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم خطب فذکر قصۃ فی الحدیث فقال ابو شاہ اکتبوا لی یا رسول اللہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکتبوا لابی شاہ وفی الحدیث قصۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ حدیث مین یعنی خطبہ کے تقریر بیان کی تو کہا ابو شاہ نی لکہوا دیجیے مجھکو یا رسول اللہ تو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لکھہ دو ابو شاہ کو اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے شیبان نے یحیی بن ابی کثیر سے مانند اسکے **مترجم** پوری روایت صحیح مسلم مین ابو ہریرہ سے یون مروی ہے کہ فرمایا انہون نے جب فتح دی اللہ تعالی نے اپنے رسول کو مکہ پر کہڑے ہوی آپ لوگون مین یعنے خطبہ پڑہنے کو اور حمد کی اللہ کی اور ثنا کی اُسپر پہر فرمایا کہ اللہ تعالے نی روکا مکہ سی اصحاب فیل کو اور مسلط کیا اُسپر اپنے رسول کو اور مومنونکو اور وہ حلال نہین ہوا کسیکے لئی قبل میرے اور میرے لئے بہی حلال ہوا ایک ساعت دن کے اور نہ حلال ہوگا بعد میرے کسیکے لئی سو نہ بہگایا جاوے شکار اُسکا اور نہ توڑا جاوے کانٹے دار درخت اُسکا اور حلال نہین گری پڑی چیز اُسکی اُٹھانا مگر اُسکو جو بتاتا پہرے اور جسکا کوئی شخص مارا جاوے وہ دو امر مین مختار ہے یا دیت لیلیوے یا قصاص مین قاتل کو قتل کری سو عباس نے عرض کیے مگر اذخر یا رسول اللہ کہ ہم اُسکو اپنی قبور اور بیوت مین ڈالتی ہین تو فرمایا آپنے کہ مگر اذخر کے اُکہاڑنیکا مضائقہ نہین سو کہڑے ہوے ابو شاہ کہ ایک مرد تہی یمن کے اور عرض کی انہون نے کہ مجھے لکہوا دیجیے یا رسول اللہ تو فرمایا آپنی لکہدو ابو شاہ کو ولید نے کہا کہ اوزاعی سے پوچہا کہ کیا چیز وہ لکہواتی تہے کہا انہون نے یہی خطبہ جو رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ مین پڑہا انتہی پس اس حدیث سے اجازت ہوئی اصحاب کو تحریر احادیث کی اور یہ آخر امر تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا پس نہی اول منسوخ ہی جیسا ہم نے باب گذشتہ مین اشارہ کیا تہا طرف اُسکی **عن** ھمام بن منبہ قال سمعت ابا ھریرۃ یقول لیس احد من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکثر حدیثا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منی الا عبد اللہ بن عمرو فانہ کان یکتب وکنت لا اکتب **ترجمہ** روایت ہے ہمام بن منبہ سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے ابو ہریرہ سے کہ وہ کہتی تہے کہ کوئی نہین ہے اصحاب سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مجھہ سی زیادہ حدیث جاننی والا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر عبد اللہ بن عمرو کہ وہ لکہتے تہی اور مین نہ لکہتا تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور وہب بن منبہ جو راوی ہین اپنی بہائی سے تو انکے بہائی کا نام ہمام بن منبہ ہے

بنی اسرائیل سے روایت کرنے کا بیان

باب ما جاء فی الحدیث عن بنی اسرائیل باب بنی اسرائیل سے روایت کرنیکے بیان مین **عن** عبد اللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بلغوا عنی ولو آیۃ وحدثوا عن بنی اسرائیل ولا حرج ومن کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہونچاؤ مجھہ سی اگرچہ ایک آیت ہو یعنے غائبین کو اور روایت کرو بنی اسرائیل سے کہ اسمین کچھہ حرج نہین اور جو مجھپر جھوٹ باندہی قصدا وہ اپنی جگہہ ڈہونڈ لے دوزخ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نی انہون نے ابو عاصم سی انہون نے اوزاعی سے انہون نے حسان بن عطیہ سی انہون نے ابی کبشہ سلولی سے انہون نے عبد اللہ بن عمرو سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ حدیث صحیح ہی **مترجم** قولہ پہونچاؤ مجھہ سے اگرچہ ایک آیت ہو ظاہر آیت سے مراد آیات کلام اللہ ہین اور احادیث بہی اُسمین داخل ہین اسلئے کہ جب قرآن باوجود اسکے کہ مشتہر و منتشر ہے اور حاملین اور ناقلین اُسکے بہت ہین اور رب العالمین نے اُسکی حفاظت کا وعدہ بہی کیا ہے اُسکے پہونچانیکا ہمکو حکم ہوا تو حدیث کا پہونچانا تو بدرجہ اولی ضرور ہوا یا مراد آیت سے کلام مفید جامع احکام شرعیہ ہی جو از قبیل جوامع الکلم ہو جیسے کہ اکثر احادیث ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تو معنے حدیث یہ ہونگے کہ پہونچاؤ مجھہ سے اگرچہ ایک حدیث ہو اور وجہ تخصیص یہ ہوگی کہ قرآن کا تو اللہ تعالے خود حافظ ہے اب امت کو حفاظت احادیث پر ضرور ہی کہ وہ تفسیر کتاب پر نور ہے قولہ اور روایت کرو بنی اسرائیل سے الخ یعنے حکایت کرو اور خبر دو اُن چیزون کے کہ اُن سے سُنتے ہو اور تنگ نکرو اُن سے روایت کرنے مین اس خیال سے کہ حمل روایت مین احتیاط

واجب ہے اور رعایت اتصال سند کی بُر ضرور تہی اور نقل کرنا عدل ثقہ ضابط سی لازم ہے اور چونکہ قبل اسکے توراۃ کے پڑھنے اور اُسکے لکھنے سے منع فرمایا تھا اور فرمایا تھا کہ کیا تم متحیر ہوا
چاہتے ہو اپنے دین میں جیسے کہ یہود و نصاریٰ متحیر ہین چنانچہ جابر سی یہ مضمون مروی ہے اس حدیث مین اتنی اجازت دی کہ اگر قصص و مواعظ و امثال انکے اُنسے نقل کرو اور اُنسے عبرت
لو تو کچھ مضائقہ نہین نہ شرایع اور احکام کہ وہ شریعت محمدیہ سی منسوخ ہو چکے ہین اور اگر اُنکی سند متصل انبیا تک نہ ملے تو بہی کچھ مضائقہ نہین اسلئے کہ مقصود عبرت لینا ہی نہ اثبات کسی
حکم جدید کا یا تحصیل کسے عقیدہ کی کہ اسکے لئے شریعت محمدیہ کافی ہے کذا قال الشیخ فی شرح مشکوۃ **بَابُ** مَاجَاءَ اَنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ باب تعلیم خیر کے اجر مین **عَنْ** تعلیم خیر کے اجر کا بیان
اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ یَّسْتَحْمِلُہٗ فَلَمْ یَجِدْ عِنْدَہٗ مَا یَحْمِلُہٗ فَدَلَّہٗ عَلٰی اٰخَرَ فَحَمَلَہٗ فَاَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَہٗ فَقَالَ
اِنَّ الدَّالَّ عَلَی الْخَیْرِ کَفَاعِلِہٖ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکمرد سواری مانگنے کو سو نہ پائی آپکے پاس سواری کہ سوار ہو کر اُسپر سو بھیجدیا آپنے
اُسکو ایسے شخص کے پاس کہ سواری دی اُسنی اُس شخص کو اور خبر دی اُسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا آپنے تبلانے والا خیر کا ثواب مین مثل کرنیوالی کے ہے **ف** اس باب مین
ابی مسعود اور بریدہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سی یعنے انس رضی اللہ عنہ کے روایت سے کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ
الْبَدْرِیِّ اَنَّ رَجُلًا اَتَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْتَحْمِلُہٗ فَقَالَ اِنَّہٗ قَدْ اُبْدِعَ بِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِئْتِ فُلَانًا فَاَتَاہُ فَحَمَلَہٗ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَلَّ عَلٰی خَیْرٍ فَلَہٗ مِثْلُ اَجْرِ فَاعِلِہٖ اَوْ قَالَ عَامِلِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود بدری سے کہ ایک مرد آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس
سواری مانگتا ہوا اور عرض کیے اُسنے کہ میرا جانور مر گیا ہے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جاؤ تم فلانے شخص کے پاس سو گیا وہ اُسکی پاس اور سواری دی اُسنی اُس شخص کو تو فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دلالت کرے کسی خیر پر اُسکو ثواب ہے مثل کرنیوالے کے یا فرمایا مثل عامل کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعید بن ایاس ہے
اور ابو مسعود بدری کا نام عقبہ بن عمرو ہے روایت کی ہے حسن بن علی خلال نے اُنہون نے عبداللہ بن نمیر سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے ابی عمرو شیبانی سی اُنہون نے ابی مسعود سے
اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور کہا اسمین مثل اجر فاعلہ اور شک نکیا اسمین **عَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اشْفَعُوْا
وَلْتُؤْجَرُوْا وَلْیَقْضِیِ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ نَبِیِّہٖ مَا شَاءَ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا شفاعت کرو تاکہ اجر پاؤ اور جاری کرتا ہے اللہ تعالے
اپنی نبی کی زبان پر جو چاہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور برید بن عبداللہ بن ابی بردہ ابن ابی موسی ہین کہ روایت کی اُنسی ثوری اور سفیان بن عیینہ اور برید کی کنیت ابو بردہ
ہے وہ بیٹی ہین ابی موسی اشعری کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ نَفْسٍ تُقْتَلُ ظُلْمًا اِلَّا کَانَ عَلَی ابْنِ اٰدَمَ کِفْلٌ
مِّنْ دَمِہَا ذٰلِکَ لِاَنَّہٗ اَوَّلُ مَنْ اَسَنَّ الْقَتْلَ وَقَالَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ سَنَّ الْقَتْلَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی کوئی آدمی ایسا قتل کا گناہ
نہین ہے کہ قتل کیا جاوے ظلم کی راہ سی مگر یہ کہ ہوتا ہی ابن آدم پر ایک بار گناہ اُسکے خون سے اور یہ اسلیے ہی کہ اُسنے پہلے راہ ڈالی قتل کی اور عبدالرزاق نے کہا سنّ اور معنی اسنّ اور
سنّ کے ایک ہی ہین اور اسکے معنے بنیاد ڈالی اُسنے یعنے قتل ناحق کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** فِیْ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی فَاتُّبِعَ باب اُس شخص کے ثواب
مین جسنے ہدایت کیطرف بلایا اور لوگون نے اُسکی تابعداری کی **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ دَعَا اِلٰی ھُدًی کَانَ لَہٗ مِنَ الْاَجْرِ
مِثْلُ اُجُوْرِ مَنْ یَّتَّبِعُہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اُجُوْرِھِمْ شَیْئًا وَمَنْ دَعَا اِلٰی ضَلَالَۃٍ کَانَ عَلَیْہِ مِنَ الْاِثْمِ مِثْلُ اٰثَامِ مَنْ یَّتَّبِعُہٗ لَا یَنْقُصُ ذٰلِکَ مِنْ اٰثَامِھِمْ
شَیْئًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی جسنی کہ بلایا لوگون کو ہدایت کیطرف اُسکو ثواب ہوگا مانند ثواب اُن لوگون کے جنہون نے اُسکی فرمانبرداری کی اس شخص کے ثواب کا بیان جس نے ہدایت کیطرف اور لوگون نے اسکی تابعداری کی
بغیر اسکے کہ اُنکے ثوابون سے کچھ گھٹے یعنے اللہ تعالے اپنے خزانہ غیب سے دعوت کرنیوالیکو ماننی والونکی برابر ثواب دیویگا یہ نہین کہ اُنکے ثواب سے کاٹ کر اُسی دیا جاوے اور جسنی بلایا ضلالت
کیطرف اُسکو گناہ ہوگا اُن لوگون کے گناہ کے مانند جنہون نے اُسکی بات مانی نہ گھٹیگا اُنکے گناہون سے کچھ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **متر جم** جسنے بلایا لوگون کو ہدایت
کے طرف یعنے ایمان و توحید اور اتباع حدیث کیطرف اور تائید کی اقامت سُنّت اور احیاء امور ملت مین اور پہیلایا علوم دینیہ کو تصنیف و تالیف و طبع و کتابت سی بصرف
اموال و بذل سعی لسانًا و جنانًا اُسکو اجر ہے قیامت تلک اُن سبکا جتنے تابع ہون اُسکے اور قبول کرین اُسکی دعوت کو اور داخل ہین اسمین محدثین بابرکت کہ جنکی تالیف سی
ایک جہان کو فائدہ ہوا اور قیامت تک اُنکے ثمرات اور برکات سے سارے اُمّت مالا مال ہے اور شامل ہین اسمین مجتہدین اُمت کہ جنکے استنباطات صحیحہ سی ایک عالم مستفید ہوا اور
حشر تک اُنکے انوار اجتہادات سے ہر ایک خوشحال ہے اور اسیطرح ہر واعظ و ناصح و داعی الی الخیر و مؤید ملت اور متبع سنت کو اس بشارت سی اپنے حوصلہ کی موافق اور سعی کے مطابق

حصہ ہی تو اُسنے بلایا ضلالت کیطرف یعنی بدعت نکالکر سنت مٹائی ظلم وجور وجفا کی رسم ڈالی یا فعال شرکیہ امت مین پہیلائی امور بدعیہ اور محرمات شرعیہ اور قوانین جوریہ لوگون کو سکہائی فسق وفجور کی ترغیب کذب وزور کے ترخیص محدثات امور کی تزئین لوگون کے ذہن نشین کی سنائی بار گناہ کی ساتہ اپنی اتباع کا بہی وبال ونکال بارگردن کیا اور عاقبت تباہ اور نامہ سیاہ ہوا معاذ اللہ من ذالک اور داخل ہے اس وعید مین ہر داعی بدعت اور ماحی سنت اور رافع احکام ملت اور مروج محدثات اور مزین محرمات مثیر فتن باعث آفات موجد سیئات وخطیئات **عَنْ** جَرِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ سُنَّةَ خَيْرٍ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا فَلَهُ أَجْرُهُ وَمِثْلُ أُجُورِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنْ سَنَّ سُنَّةَ شَرٍّ فَاتُّبِعَ عَلَيْهَا كَانَ عَلَيْهِ وِزْرُهُ وَمِثْلُ أَوْزَارِ مَنِ اتَّبَعَهُ غَيْرَ مَنْقُوصٍ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے اچھا طریقہ پہیلایا اور لوگ تابع ہوے اُسکے اُس طریقہ حسن مین سو اُسکی لئے ثواب ہے اپنے عمل کا اور ثواب ہے اُسکے تابعون کے مانند بغیر اسکے کہ گہٹایا جاوے اُنکے ثوابون سے کچہہ اور جسنے نکالا برا طریقہ اور لوگون نے تبعداری کی اُسکی ہوگا اُسپر بوجہہ اُسکے عمل کا اور بوجہہ اُن لوگون کا کہ تابع ہوے اُسکے بغیر اسکے کہ گہٹایا جاوے اُنکے بار گناہ سے کچہہ **ف** اسباب مین حذیفہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی کئی سندون سے جریر بن عبد اللہ سے اُنہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور مروی ہوئی یہ حدیث منذر بن جریر بن عبد اللہ سے اُنہون نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہوئی عبید اللہ بن جریر سے بہی اُنہون نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** قولہ اچھا طریقہ پہیلایا یعنے کسی مری ہوئی سنت کو جلا دیا یا کسی شعار اسلام کو جاری کر دیا یا صدقات وخیرات کو موافق طریقہ مسنون کے جاری کروا دیا اور رواج دیدیا کہ لوگ اُسکی خوگر اور معتاد ہوگئے اور یہ مراد نہین کہ کوئی بدعت نئی نکالی یا کوئی طریقہ محدثہ جاری کیا یا کوئی رسم جدید احداث کی اسلیے کہ حضرت نے دوسری حدیث مین فرمایا ہے شر الامور محدثاتہا یعنی ہر طریقہ محدث کو حضرت سنت خیر کیونکر فرماسکتے قولہ اور جسنے نکالا برا طریقہ یعنے احداث فی الدین کیا اور رسم جدید نکالی اُسپر قیامت تک کے تابعون کا وبال پڑیگا اسمین بڑی تہدید ہی جہلہ صوفیہ کو اور طلبہ مبتدعہ کو جو رات اور دن ہزارہا بدعات نکالتے چلے جاتے ہین اور اُنکے اتباع بلا تامل قبول کرتے ہین اور رسوم مشائخین کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل واکمل جانتے ہین اور اعراس واعیاد مین اُنکا اجرا موجب برکت اور ترک موجب ہلاکت جانتے ہین **بَابُ** الْأَخْذِ بِالسُّنَّةِ وَاجْتِنَابِ الْبِدَعِ باب ہے سنت پر رہنے کے بیان مین **عَنِ** الْعِرْبَاضِ ابْنِ سَارِيَةَ قَالَ وَعَظَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا بَعْدَ صَلٰوةِ الْغَدَاةِ مَوْعِظَةً بَلِيغَةً ذَرَفَتْ مِنْهَا الْعُيُونُ وَوَجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوبُ فَقَالَ رَجُلٌ إِنَّ هٰذِهِ مَوْعِظَةُ مُوَدِّعٍ فَمَاذَا تَعْهَدُ إِلَيْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أُوصِيكُمْ بِتَقْوَى اللّٰهِ وَالسَّمْعِ وَالطَّاعَةِ وَإِنْ عَبْدٌ حَبَشِيٌّ فَإِنَّهُ مَنْ يَعِشْ مِنْكُمْ يَرَى اخْتِلَافًا كَثِيرًا وَإِيَّاكُمْ وَمُحْدَثَاتِ الْأُمُورِ فَإِنَّهَا ضَلَالَةٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذٰلِكَ مِنْكُمْ فَعَلَيْهِ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ الْمَهْدِيِّينَ عَضُّوا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ **ترجمہ** روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہا نصیحت کی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن صبح کی نماز کے بعد بڑی کامل اور پورے جوش کی نصیحت کہ اُس سے آنکہین بہنے لگین یعنے ہم سب رونے لگے اور کانپ گئے اُس سے دل یعنے خوف خدا سے سو عرض کی ایک مرد نے کہ یہ نصیحت تو رخصت ہونیوالی کی ہے سو کیا وصیت فرماتی ہین آپ ہمکو اے رسول اللہ کے فرمایا آپنے وصیت کرتا ہون مین تمکو اللہ سے ڈرنیکی اور بات سُننے اور کہا ماننے کی اگرچہ حاکم ہو تم پر ایک بندہ حبشی اسلیے کہ جو زندہ رہیگا تم مین سے دیکہیگا اختلاف کثیر سو بچو تم نکلے ہوئی کامون سے اسلیے کہ نئی کام پر چلنا گمراہی ہے سو جسنی پایا تم مین سے اُسوقت کو تو لازم پکڑے میری سنت کو اور خلفائی راشدین ہدایت والونکی سنت کو مضبوط پکڑو اُسکو داڑہون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی ثور بن یزید نے خالد بن معدان سے اُنہون نے عبد الرحمن سے اُنہون نے عرباض سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کی ہمسے یہ حسن بن علی خلال نے اور کئی لوگون نے کہا اُنہون نے کہ روایت کی ہمسے ابو عاصم نے اُنہون نے ثور بن یزید سے اُنہون نے خالد بن معدان سے اُنہون نے عبد الرحمن بن عمرو سلمی سے اُنہون نے عرباض بن ساریہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور عرباض بن ساریہ کی کنیت ابو نجیح ہے اور روایت کی گئی یہ حدیث حجر بن حجر سے اُنہون نے روایت کی عرباض بن ساریہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عَنْ** كَثِيرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ جَدِّهِ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِبِلَالِ بْنِ الْحَارِثِ اعْلَمْ قَالَ أَعْلَمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ إِنَّهُ مَنْ أَحْيَا سُنَّةً مِنْ سُنَّتِي قَدْ أُمِيتَتْ بَعْدِي كَانَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ غَيْرِ أَنْ يَنْقُصَ مِنْ أُجُورِهِمْ شَيْئًا وَمَنِ ابْتَدَعَ بِدْعَةَ ضَلَالَةٍ لَا يَرْضَاهَا اللّٰهُ وَرَسُولُهُ كَانَ عَلَيْهِ مِثْلُ آثَامِ مَنْ عَمِلَ بِهَا لَا يَنْقُصُ ذٰلِكَ مِنْ أَوْزَارِ النَّاسِ شَيْئًا **ترجمہ** روایت ہے کثیر بن عبد اللہ سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال بن حارث سے کہ جانو اور معلوم کرو عرض

سنت و بدعت کا بیان

کی اُنہوں نے کہ جانتا ہوں میں ای رسول اللہ کے فرمایا آپ نے بیشک جسنی زندہ کی ایک سنت میری سنتوں سے کہ مرگئی ہو وہ بعد میرے ہوگا اُسکو ثواب اُن لوگوں کے برابر کہ عمل کیا اُنہوں نے اُسپر بغیر اسکے کہ گھٹے اُنکے ثواب سے کچھ اور جسنے نئی بدعت نکالی گمراہی کے کہ نہیں پسند کرتا اُسکو اللہ اور رسول اُسکا ہوگا اُسپر وبال اور گناہ مثل گناہ اُن لوگوں کے کہ عمل کیا اُنہوں نے اُسپر نہ گھٹیگا اُنکے گناہوں سے کچھ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور محمد بن عُیینہ وہ مصیصی ہیں شامی اور کثیر بن عبداللہ وہ بیٹے ہیں عمرو بن عوف مزنی کے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِنْ قَدَرْتَ اَنْ تُصْبِحَ وَتُمْسِيَ لَيْسَ فِي قَلْبِكَ غِشٌّ لِاَحَدٍ فَافْعَلْ ثُمَّ قَالَ لِي يَا بُنَيَّ وَذٰلِكَ مِنْ سُنَّتِي وَمَنْ اَحْيَا سُنَّتِي فَقَدْ اَحَبَّنِي وَمَنْ اَحَبَّنِي كَانَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے میرے بیٹے اگر قدرت رکھے تو اس امر کے کہ صبح کرے تو اور شام کرے تو اور نہووے تیرے دل میں بدخواہی اور حسد اور بغض کسی کی طرف سے تو کر پھر فرمایا مجھ سے اے میرے بیٹے اور یہ میری سنت ہے اور جسنے زندہ کیا میری سنت کو اُسنے زندہ کیا مجھکو اور جسنے زندہ کیا مجھکو ہوگا میرے ساتھ جنت میں **ف** اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور محمد بن عبداللہ انصاری ثقہ ہیں اور باپ اُنکے ثقہ ہیں اور علی بن زید صدوق ہیں مگر یہ کہ وہ اکثر مرفوع کہدیتے ہیں اُس روایت کو جسے اور راوی موقوفاً روایت کرتے ہیں سُنا میں نے محمد بن بشار سے کہتے تھے کہا ابوالولید نے کہ کہا شعبہ نے روایت کی ہمسے علی بن زید نے اور وہ رفاع تھے یعنے موقوف روایتوں کو مرفوع کردینے والے اور نہیں جانتے ہم سعید بن مسیب کی انس سے کوئی روایت مگر یہی حدیث طویل اور روایت کی عباد منقری نے یہ حدیث علی سے جو بیٹے ہیں زید کے اُنہوں نے انس سے اور نہ ذکر کیا اُسمیں سعید بن مسیب کا اور ذکر کیا میں نے اس حدیث کا محمد بن اسمٰعیل بخاری سے تو نہ پہچانا اُنہوں نے سعید بن مسیب سے یہ حدیث کہ وہ روایت کرتے ہوں انس سے اور نہ غیر اُنکے سے اور انتقال کیا انس بن مالک نے سنہ ۹۳ ہجری میں اور سعید بن مسیب نے اُنکے دو برس بعد سنہ ۹۵ میں

باب فِي الْاِنْتِهَاءِ عَمَّا نَهٰى عَنْهُ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب منہیات سے احتراز کرنیکے بیان میں

باب منہیات سے احتراز کا بیان

عن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُتْرُكُوْنِي مَا تَرَكْتُكُمْ فَاِذَا حَدَّثْتُكُمْ فَخُذُوْا عَنِّي فَاِنَّمَا هَلَكَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ بِكَثْرَةِ سُؤَالِهِمْ وَاخْتِلَافِهِمْ عَلٰى اَنْبِيَائِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو تم مجھے اُسپر جسپر چھوڑ دوں میں تمکو پھر جب بیان کروں میں تم سے کوئی چیز تو سیکھ لو تم اُسکو مجھ سے اور یاد رکھو اُسکو اسلئے کہ ہلاک ہوگئے تم سے اگلے لوگ اپنے نبیوں سے بہت سوال اور اختلاف کرنیکے سبب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** چھوڑ دو مجھے اُسپر جسپر میں تمہیں چھوڑ دوں یعنے بغیر ضرورت کے مجھ سے سوال نکرو اور جسکو میں حکم کردوں اُسکو بجالاؤ اور جس سے منع کروں اُس سے باز رہو اسلئے کہ ہر چیز پوچھنے سے احکام زیادہ ہونگے پھر اُنکی بجاآوری مشکل ہوگی اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سلف نے جسمیں سکوت کیا ہے اُسمیں ساکت رہنا اولیٰ ہے اور بنی اسرائیل پر کثرت سوال سے جو بلا آئی سورہ بقر میں مذکور ہے

باب مَا جَاءَ فِي عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ باب عالم مدینہ کے فضیلت میں

عالم مدینہ کی فضیلت

عن اَبِي هُرَيْرَةَ رِوَايَةً يُوْشِكُ اَنْ يَضْرِبَ النَّاسُ اَكْبَادَ الْاِبِلِ يَطْلُبُوْنَ الْعِلْمَ فَلَا يَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِيْنَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے مرفوعاً کہ فرمایا کہ قریب ہے کہ ماریں گے لوگ کلیجے اونٹوں کے طلب کرتے ہونگے علم کو پھر نپاوینگے کسیکو علم میں زیادہ مدینہ کے عالم سے بڑھکر **ف** یہ حدیث حسن ہے یعنے جو ابن عُیینہ سے مروی ہے اور ابن عیینہ سے یوں ہی مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا مراد عالم مدینہ سے امام مالک بن انس ہیں کہا اسحٰق بن موسیٰ نے سنا میں نے ابن عیینہ سے کہ وہ عمری زاہد ہیں اور نام اُنکا عبدالعزیز بن عبداللہ ہے سنا میں نے یحییٰ بن موسیٰ سے کہتے تھے کہ کہا عبدالرزاق نے مراد اُس سے مالک بن انس ہیں **مترجم** امام مالک رحمۃ اللہ علیہ امام المحدثین ہیں اور افضل المجتہدین کنیت اُنکی ابوعبداللہ ہے پیدا ہوئے سنہ ۹۵ ہجرت میں اور حمل میں رہے تین برس اور بعضوں نے کہا دو برس اور سترہویں سال میں بیٹھے وہ مجلس تدریس میں یعنے لوگوں کو درس دینے لگے اور پہچان گئی اُنکے لئے امامت ابن خلکان نے کہا وفات پائی اُنہوں نے ربیع الاول میں سنہ ۱۷۹ میں اور اس میں عمر مبارک اُنکی چوراسی سال ہے اور مدفون ہوئے بقیع میں شیخ عبدالحق دہلوی نے کہا ہے کہ وہ ثقہ تھے مامون تھے نہایت پرہیزگار اور فقیہ اور محدث حجت الٰہی تھے خلق پر اور کبار تبع تابعین سے تھے ابن خلکان نے کہا لیا اُنہوں نے علم قرأت نافع بن ابی نعیم سے اور سُنا اُنہوں نے زہری سے اور نافع سے جو مولیٰ تھے ابن عمر کے اور روایت کی اُنسے یحییٰ اور اوزاعی اور یحییٰ بن سعید نے امام مالک نے فرمایا کہ ایسا اتفاق ہوا ہے کہ جس سے میں نے علم حاصل کیا وہ نہ مرا یہانتک کہ میرے پاس آیا اور فتویٰ پوچھا ابن وہب نے کہا ہے کہ سُنا میں نے ایک منادی کو سُنا کہ ندا کرتا تھا مدینہ میں کہ فتویٰ نہ دیوے کوئی لوگوں کو سوا مالک بن انس اور ابن ابی ذئب کے اور تیسیر الوصول میں ہے کہ علم حاصل کیا امام مالک سے ایک خلق کثیر نے کہ اُنہیں میں ہیں امام شافعی اور محمد بن ابراہیم بن دینار اور ابن عبدالرحمٰن مخزومی اور عبدالعزیز بن ابی حازم اور یہ لوگ اُنکے نظیر ہیں اصحاب سے اور لیا اُنسے علم کو معن بن عیسیٰ قزاز اور عبدالملک بن عبدالعزیز ماجشون اور یحییٰ بن یحییٰ اندلسی اور عبداللہ بن مسلمہ قعنبی اور عبداللہ بن وہب اور اصبغ بن فرج اور یہ لوگ اُستاد ہیں

بخاری اور مسلم اور ابوداؤد اور ترمذی اور یحیی بن معین اور احمد بن حنبل وغیرہم کے جو امام ہین حدیث کے اور وہیب بن خالد نے کہا مشرق سی مغرب تک کوئی زیادہ امین نہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا امام مالک سے بڑھکر یحیی بن سعید نے کہا قوم مین کوئی اصح نہین امام مالک سے زیادہ امام شافعی نے فرمایا کہ اگر امام مالک اور ابن عیینہ نہ ہوتی تو علم اہل حجاز کا تشریف لیجاتا اور کہا کہ جہان علما کا ذکر ہو تو امام مالک ایک ستارہ روشن ہین اور اسقدر علم حدیث کا ادب اُنکی نظر مین تہا کہ عبد اللہ بن مبارک فرماتی ہین کہ ایکدن مین امام مالک کے محفل بلا یک منزل مین حاضر تہا اور وہ حدیث بیان کر رہے تہے اور اون کے کپڑونمین ایک بچھو تہا کہ اُسنے سولہ جگہ ڈنک مارا اور چہرہ انکا متغیر ہو جاتا تہا اور رنگ زرد ہو جاتا تہا مگر سلسلہ حدیث رسول علیہ الصلوۃ والسلام کا منقطع نکرتے تہے پہر جب فارغ ہوئے مجلس سے اور لوگ متفرق ہوئے مین نے کہا ای ابا عبد اللہ مین نے تمہارا عجب حال دیکہا انہون نے فرمایا ہان اور مجہے خبر کی اور کہا کہ مین نے صبر کیا اس بلا پر بنظر جلال حدیث رسول علیہ الصلوۃ والسلام کے اور جعفر بن سلیمان سے لوگون نے کہا کہ امام مالک تمہاری بیعت کو کچہہ نہین سمجہتے سو وہ غضبناک ہوا اور انکو بلایا اور بہت ایذا دی اور کوڑے ماری اور ہاتہ کہنیچے یہانتک کہ شانہ انکا اُتر گیا اور اسکے بعد انکی بزرگی اور عزت لوگون مین اور زیادہ ہوگئی چنانچہ اُس شانہ اُترنیکے عذر سے وہ ہاتہ نہ باندہ سکتی تہے یہہ کہنے دلیل سے متمسک ہون مگر افسوس ہے کہ یہ امر پوشیدہ رہا اکثر مالکیہ پر اور قعنبی نے کہا مین داخل ہوا امام مالک پر مرض موت مین اُنکو روتی دیکہا سو مین نے سبب رونیکا پوچہا اُنہون نے فرمایا کیون نہ روون البتہ مین دوست رکہتا ہون کہ جو فتوی مین نے اپنی رای اور قیاس سے دی ہین ہر ایک کے عوض مین ایک ایک کوڑا مین دنیا مین کہا لیتا اور آخرت کے خوف سے بچ جاتا اور کاشکے مین نے کوئی فتوی اپنی رای سے ندیا ہوتا اور یہ قول دلالت کرتا ہے انکے کمال ورع اور تقوی اور احتیاط پر اللہ تعالی رحم فرماوی اُنپر اور بلند کرے درجہ انکے اعلے علیین مین اور داخل کرے اس فقیر کو اُنکے محبین اور مخلصین مین اور جگہ دی جنت الماوی مین معیت اُنکے آمین یا رب العالمین

باب مَا جَآءَ فِی فَضْلِ الْفِقْهِ عَلَی الْعِبَادَةِ باب علم کے افضل ہونمین عبادت سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقِیْهٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فقیہ یعنے عالم با لحدیث سخت تر ہے شیطان پر ہزار عابد سے زیادہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی ولید بن مسلم کے روایت سے **عَنْ** قَیْسِ بْنِ کَثِیْرٍ قَالَ قَدِمَ رَجُلٌ مِنَ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَبِی الدَّرْدَآءِ وَهُوَ بِدِمَشْقَ فَقَالَ مَا اَقْدَمَكَ یَا اَخِیْ قَالَ حَدِیْثٌ بَلَغَنِیْ اَنَّكَ تُحَدِّثُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَمَا جِئْتَ لِحَاجَةٍ قَالَ لَا قَالَ اَمَا قَدِمْتَ لِتِجَارَةٍ قَالَ لَا قَالَ مَا جِئْتُ اِلَّا فِیْ طَلَبِ هٰذَا الْحَدِیْثِ قَالَ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَلَكَ طَرِیْقًا یَبْتَغِیْ فِیْهِ عِلْمًا سَلَكَ اللهُ بِهٖ طَرِیْقًا اِلَی الْجَنَّةِ وَاِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًی لِطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ الْعَالِمَ لَیَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِی الْاَرْضِ حَتَّی الْحِیْتَانُ فِی الْمَآءِ وَفَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰی سَآئِرِ الْكَوَاكِبِ اِنَّ الْعُلَمَآءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَآءِ اِنَّ الْاَنْبِیَآءَ لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا وَّلَا دِرْهَمًا اِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِهٖ فَقَدْ اَخَذَ بِحَظٍّ وَّافِرٍ **ترجمہ** روایت ہے قیس بن کثیر سی کہ آیا ایکمرد مدینہ سی ابی الدرداء کی پاس اور وہ دمشق مین تہی تو پوچہا ابو درداء نے کیون آئی تم ای بہائی میری کہا اُسنی کہ مجہے خبر پہونچی ہے ایک حدیث کے کہ تم بیان کرتے ہو اُسی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا ابو الدرداء نے کیا تم نہین آئی کسی اور حاجت کو اُسنے کہا نہین کہا ابو الدرداء نے نہین آئی تم تجارت کو کہا نہین کہا نہین آئی تم مگر اُس حدیث کے طلب کو پہر کہا ابو الدرداء نے کہ بیشک مین نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتی تہی جو چلی کوئی راستہ کہ ڈہونڈہتا ہو اُسمین علم کو آسان کر دیگا اللہ تعالے بسبب اُسکی ایک رستہ طرف جنت کے اور بیشک فرشتے بچہاتی ہین اپنی بازو طالب علم کے رضامندی کے لیے اور عالم کے لئے مغفرت مانگتے ہین جو لوگ ہین آسمانون مین اور زمین مین یہانتک کہ مچہلیان پانی مین اور فضیلت عالم کے عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت چاند کے تارون پر اور بیشک علما وارث ہین پیغمبرون کے اور پیغمبرون نے ورثہ نچہوڑا دینار و درہم کو بلکہ ورثہ چہوڑا ہے علم سو جسنے علم حاصل کیا اُسنے حظ وافر پایا **ف** اور نہین جانتے ہم اس حدیث کو مگر عاصم بن رجاء بن حیوہ کے روایت سے اور اسناد اسکی میرے نزدیک متصل نہین اسیطرح روایت کی ہم سے محمود بن خداش نے یہ حدیث اور مروی ہوئی یہ حدیث عاصم بن رجاء بن حیوہ سی اُنہون نے روایت کی داؤد بن جمیل سے اُنہون نے کثیر بن قیس سے اُنہون نے ابی الدرداء سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح تر ہے محمود بن خداش کے روایت سے **عَنْ** یَزِیْدَ بْنِ سَلَمَةَ الْجُعْفِیِّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ مِنْكَ حَدِیْثًا كَثِیْرًا اَخَافُ اَنْ یُّنْسِیَ اَوَّلَهٗ اٰخِرُهٗ فَحَدِّثْنِیْ بِكَلِمَةٍ تَكُوْنُ جِمَاعًا قَالَ اتَّقِ اللهَ فِیْمَا تَعْلَمُ **ترجمہ** روایت ہے یزید بن سلمہ سی کہ عرض کی اُنہون نے یا رسول اللہ مین سُنتا ہون آپ سے بہت سی حدیثین اور ڈرتا ہون کہ بہلا دین پچہلا آخر انکا اول انکے کو لینے جب مین پچہلے حدیثون کو یاد کرنے لگون تو خوف ہے کہ بہول جاؤن پس فرما دیجیے مجہہ سے ایک ایسی بات کہ وہ جامع ہو فوائد کثیرہ اور احادیث وافرہ کی باعتبار معنے اور مطلب کے

تو فرمایا آپ نے ڈر تو اللہ سے اُن چیزوں میں کہ جسے تو جانتا ہے یعنی محرمات شرعیہ سے جو تجھے معلوم ہیں اُنسے محترز رہ بخوف خداوند تعالیٰ شانہ **ف** یہ حدیث ایسی ہے کہ اسناد اسکی متصل
نہیں اور میرے نزدیک وہ مرسل ہے اور میرے خیال میں یوں ہے کہ ابن اشوع نے یزید بن سلمہ کو نہیں پایا اور ابن اشوع کا نام سعید بن اشوع ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ خَصْلَتَانِ لَا یَجْتَمِعَانِ فِیْ مُنَافِقٍ حُسْنُ سَمْتٍ وَّلَا فِقْهٌ فِی الدِّیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو خصلتیں
ہیں کہ کبھی جمع نہیں ہوتیں منافق میں ایک حسن اخلاق دوسرے سمجھ دین میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اس حدیث کو عوف کے اسناد سے مگر خلف بن ایوب کی روایت
سے اور نہیں دیکھا ہم نے کہ کوئی روایت کرتا ہو اُن سے سوا محمد بن علاء کے اور ہم نہیں جانتے کہ وہ کیسے شخص ہیں **عَنْ** اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ قَالَ ذُکِرَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا عَابِدٌ وَّالْاٰخَرُ عَالِمٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ کَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنَاکُمْ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِکَتَهٗ وَاَهْلَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرَضِیْنَ حَتَّی النَّمْلَةَ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّی الْحُوْتَ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ
ذکر کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے دو مردوں کا کہ ایک اُنمیں سے عابد تھا اور دوسرا عالم سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فضیلت عالم کے عابد پر ایسی ہے جیسے فضیلت
میرے تمہارے ادنی پر پھر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیشک اللہ تعالیٰ اور فرشتے اُسکے اور آسمان و زمین کے سب لوگ یہانتک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور مچھلی یعنی پانی میں دعائے
خیر کرتے ہیں اور رحمت بھیجتے ہیں اُس شخص کے لئے جو لوگوں کو نیک بات سکھاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے سنا میں نے ابو عمار حسین بن حریث خزاعی سے کہ
فرماتے تھے سنا میں نے فضیل بن عیاض سے کہ عالم عامل معلم خیر بڑا شخص پکارا جاتا ہے ملکوت سمٰوات میں **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ
قَالَ لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سیر نہیں ہوتا مومن خیر سے کہ جسکو سنتا ہے
یہانتک کہ ہو جاتی ہے جگہہ اسکی جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْکَلِمَةُ الْحِکْمَةُ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ
حَیْثُ وَجَدَهَا فَهُوَ اَحَقُّ بِهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کلمہ حکمت کا کھوئی ہوئی چیز ہے مومن کی سو جہاں پاوے وہ اُسکو مستحق ہے وہ اُسکا
ف یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابراہیم بن فضل مخزومی ضعیف ہیں حدیث میں

اَبْوَابُ الْاِسْتِیْذَانِ وَالْاٰدَابِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہیں استیذان اور آداب کے کہ مروی ہیں رسولخدا صلے اللہ علیہ

وسلم سے ✦ **مترجم** ✦ **مقدمہ** اذن بالکسر دستوری اور جاننا عرب کہتا ہے فَعَلَهٗ بِاِذْنِیْ یعنے یہ کام اُسنے میرے اجازت اور حکم سے کیا اور عرب کہتا ہے اَذِنَ بِالشَّیْءِ اِذْنًا وَّاَذْنًا
وَّاَذَانًا وَّاَذَانَةً یعنے آگاہ اور خبردار ہوا اُس چیز سے اور اسی سے ہے قول اللہ تعالیٰ کا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ یعنے خبردار ہوا اور آگاہ اور ہوشیار ہو جاؤ اللہ اور رسول سے لڑنی کو
اور اَذِنَ لَهٗ فِی الشَّیْءِ اِذْنًا وَّاَذِیْنًا اجازت اور دستوری دی اُسکو فلان چیز کے اور فلانی کام کے اور اِئْذَنْ لِیْ عَلَی الْاَمِیْرِ یعنے اجازت دی مجھے امیر کے پاس جانیکی اور اُسپر داخل
ہونیکی اور اُسی سے ہے استیذان یعنے دستوری اور اجازت چاہنا اور مراد اس مقام میں یہ ہے کہ قادم جب دروازہ پر آوے بغیر اجازت گھر میں نہ جاوے اور یہ امر منصوص ہے کہ تفصیل
اُسکی ضمن ابواب میں مذکور ہے اور آداب جمع ہے ادب کے اور ادب بالفتح شگفت اور عجب اور بفتحتین زیرکی اور نگاہ رکہنا ہر چیز کے حد کا اور ظاہر ہے کہ یہاں معنی اخیر مراد ہیں اُسی سے
ہے اُدْبَةٌ تعجب اور شگفت کی معنوں میں آتا ہے اور نام ہے طعام مہمانی اور کتخدائی کا اُسی سے ہے مَاْدُبَةٌ یعنے طعام دعوت چنانچہ حدیث میں آیا ہے وَجُعِلَ فِیْهَا مَاْدُبَةٌ یعنے طیار کیا اُسمیں
ایک طعام دعوت کا اور یہاں مُراد ہے نگہداشت حدود شرعیہ اور حفاظت سُنّت سنیّہ نشست و برخاست و عادات وغیرہا میں کہ تفصیل اُسکے ضمن ابواب میں مذکور ہے ✦

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ اِفْشَآءِ السَّلَامِ باب افشائے سلام کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا
تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا اَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا اَنْتُمْ فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسولخدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ میں ہے کہ نہ داخل ہوگے تم جنت میں جب تک کہ مومن نہو گے اور نہ مومن ہو گے جبتک کہ آپسمیں محبت نکرو گے اور
کیا نہ بتاؤں میں تمکو ایک ایسی چیز کہ جب تم اُسکو بجالاؤ آپسمیں ایکدوسرے کے دوست ہو جاؤ وہ چیز یہ ہے کہ جاری کرو سلام کو اور پھیلاؤ اُسکو آپسمیں **ف** اس باب میں عبداللہ بن سلام
اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عبداللہ بن عمرو اور براء اور انس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا
ذُکِرَ فِیْ فَضْلِ السَّلَامِ باب فضیلت میں سلام کے **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ

صلی اللہ علیہ وسلم عشر ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عشرون ثم جاء آخر فقال السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثون **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ ایک مرد آیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آنے کہا السلام علیکم تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دس نیکیاں ملیں یعنے اس قائل کے لئے پھر آیا دوسرا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بیس پھر آیا تیسرا اور اُسنے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ تو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس یعنے ہر لفظ کے عوض میں دس دس نیکیاں لکھی جاتی ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے عمران بن حصین کی روایت سے اور اس باب میں ابی سعید اور علی اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے

باب ما جاء فی الاستئذان ثلاث باب استیذان کے بیان میں **عن** ابی سعید قال استأذن ابو موسی علی عمر فقال السلام علیکم أأدخل فقال عمر واحدۃ ثم سکت ساعۃ ثم قال السلام علیکم أأدخل فقال عمر ثنتان ثم سکت ساعۃ فقال السلام علیکم أأدخل فقال عمر ثلاث ثم رجع فقال عمر للبواب ما صنع قال رجع قال علی بہ فلما جاءہ قال ما ہذا الذی صنعت قال السنۃ قال السنۃ واللہ لتأتینی علی ہذا ببرہان او ببینۃ او لافعلن بک قال فأتانا ونحن رفقۃ من الانصار فقال یا معشر الانصار الستم اعلم الناس بحدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الم یقل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الاستئذان ثلاث فان اذن لک والا فارجع فجعل القوم یمازحونہ قال ابو سعید ثم رفعت راسی الیہ فقلت فما اصابک فی ہذا من العقوبۃ فانا شریکک قال فاتی عمر فاخبرہ ذلک فقال عمر ما کنت علمت بہذا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا کہ اذن مانگا ابو موسی نے حضرت عمر کے گھر میں آنیکا اور کہا السلام علیکم کیا داخل ہوؤں میں سو کہا عمر نے ابھی تو ایکبار اذن مانگا ہی انہوں نے پہر چپ ہی ابو موسی تہوڑی دیر پہر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوؤں میں تو کہا عمر نے دو بار ہوا انکا اذن پہر چپ رہے ابو موسی تہوڑی دیر پہر کہا السلام علیکم کیا داخل ہوؤں میں تو کہا عمر نے تین بار ہوا انکا اذن مانگنا پہر لوٹ چلے ابو موسی سو عمر نے اپنے دربان سے کہا کیا کیا ابو موسی نے دربان نے کہا لوٹ گئے فرمایا عمر نے میرے پاس لاؤ انکو پہر جب لایا وہ ابو موسی کو عمر کے پاس کہا حضرت عمر نے کیوں کیا تمنے یہ کام انہوں نے کہا کہ یہہ سنت ہی کہا سنت ہے قسم ہی اللہ کی کہ لاؤ تم میرے پاس دلیل اسکی سنت ہونیکی یا گواہ نہیں تو میں بہت کچھہ تنبیہ کرونگا تمکو کہا ابو سعید نے پہر آئے ابو موسی ہمارے پاس اور ہم ایک جماعت کی ساتھہ انصار سے بیٹھے ہوئے تھے سو کہا انہوں نے کہ اے گروہ انصار کے کیا تم نہیں سب سے زیادہ جاننے والے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو کیا نہیں فرمایا ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اذن مانگنا چاہیئے تین بار پہر اگر اذن ملا تو داخل ہو گہر میں ورنہ لوٹ جائے پہر لوگ انسے خوشطبعی کرنے لگے یعنے کہنے لگے کہ ہنسے ہے عمر تمسے خوب تنبیہ کرینگے اور ایسی ہی باتیں ظرافت کی کرنے لگے کہا ابو سعید نے سو اُٹھایا میں نے اپنا سر انکیطرف اور کہا میں نے کہ میں شریک ہوں تمہارا اس سزا میں یعنی جو عمر سے ملیگی کہا راوی نے کہ پہر آئے ابو سعید حضرت عمر کے پاس اور خبر دی انکو اس امر کی یعنی کہا کہ حضرت نے ایسا ہی فرمایا ہے کہ تین بار اذن مانگے پہر اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جاوے تب فرمایا حضرت عمر نے کہ میں یہ نجانتا تہا **ف** اس باب میں علی اور ام طارق مولاۃ سعد سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جریری کا نام سعید بن ایاس ہے اور کنیت ابو مسعود اور روایت کی یہ حدیث اور لوگوں نے بہے انکے سوا ابی نضرہ سے بھی اور ابو نضرہ عبدی کا نام منذر بن مالک بن قطعہ ہے **عن** عمر بن الخطاب قال استأذنت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاثا فاذن لی **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہا انہوں نے کہ اذن مانگا میں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے تین بار پس مجھکو اذن دیا انہوں نے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے اور عمر رضی اللہ عنہ نے جو عذر انکار کیا ابو موسی کا تو اس امر میں کہ انہوں نے روایت کیا کہ اذن مانگنا تین بار ہے پہر اگر اذن ملا تو خیر نہیں تو لوٹ جاوے اور عمر رضی اللہ عنہ نے اذن مانگا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تین بار پہر اذن ملا انکو اور نہیں معلوم تہی حضرت عمر کو یہ بات جو روایت کی ابو موسی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ اگر اذن نہ ملے تو لوٹ جاوے غرض یہ کہ حضرت عمر کو معلوم نہ تہا کہ حضرت نے تین استیذان کے بعد لوٹ جانیکا حکم فرمایا ہے اسی لئے رد ابو موسی پر تعرض کیا **باب** کیف رد السلام + باب جواب سلام کے بیان میں **عن** ابی ہریرۃ قال دخل رجل المسجد ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی ناحیۃ المسجد فصلی ثم جاء فسلم علیہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیک ارجع فصل فانک لم تصل فذکر الحدیث **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ داخل ہوا ایک مرد مسجد میں اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تہے مسجد کے ایک کنارے میں پہر نماز پڑہی اُسنے یعنے جلدی جلدی بغیر تعدیل ارکان کے پہر آیا وہ آنحضرت کے پاس اور سلام کیا آپ پر سو فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وعلیک یعنے تجہہ پر بہی سلام ہے اور جا پہر نماز پڑہ اسلئے کہ تونے نماز کامل ادا نہیں کی اور ذکر کی راوی نے حدیث طویل **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یحیی بن سعید قطان نے یہ حدیث عبید اللہ بن عمر سے انہوں نے سعید مقبری سے سو اسمیں یوں کہا کہ روایت ہے

سعید مقبری کی باپ سے وہ روایت کرتی ہیں ابوہریرہ سے اور حدیث یحییٰ بن سعید کی اصح ہی **باب** فِي تَبْلِيغِ السَّلَامِ باب سلام کہلا بھیجنے اور سلام پہنچانے کے بیان میں **عن** اَبِي سَلَمَةَ اَنَّ عَائِشَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهَا اِنَّ جِبْرَئِيْلَ يُقْرِئُكِ السَّلَامَ قَالَتْ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ **ترجمہ** روایت ہی ابی سلمہ سے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا اُنسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا حضرت عائشہ سے کہ جبرئیل تمکو سلام کہتے ہیں سو جواب دیا حضرت عائشہ نے ان لفظوں سے وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ یعنے اُنپر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور برکتیں اُسکی **ف** اس باب میں ایک اور شخص سے بھی روایت ہے کہ وہ بنی نمیر سے روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ سے وہ اُنکے دادا سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہری نے بھی ابی سلمہ سے اُنہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے **باب** فِي فَضْلِ الَّذِي يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ باب اُسکی فضیلت میں جو پہلے سلام کرے **عن** اَبِي اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ الرَّجُلَانِ يَلْتَقِيَانِ اَيُّهُمَا يَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ اَوْلٰهُمَا بِاللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ پوچھا کسی نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ دو مرد جب ملیں آپس میں تو کون اُنمیں کا پہلے سلام کرے فرمایا جو نزدیک تر ہے اُنمیں سے اللہ کی طرف یعنے وہی ابتدا بسلام کرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے ابو فروہ رہاوی مقارب الحدیث ہیں لیکن بیٹے اُنکے محمد بن یزید اُنسے مناکیر روایت کرتے ہیں **باب** فِي كَرَاهِيَةِ اِشَارَةِ الْيَدِ فِي السَّلَامِ باب سلام میں ہاتھ سے اشارہ کرنیکی کراہت میں **عن** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّهَ بِغَيْرِنَا لَا تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰى فَاِنَّ تَسْلِيْمَ الْيَهُوْدِ الْاِشَارَةُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِيْمَ النَّصَارٰى الْاِشَارَةُ بِالْاَكُفِّ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم میں سے نہیں جو تشبیہ کرے ہمارے غیر کے ساتھ مت تشبیہ کرو یہود و نصاریٰ کی ساتھ اسلئے کہ تسلیم یہود کی اشارہ کرنا ہے انگلیوں سے اور تسلیم نصاریٰ کی اشارہ کرنا ہے ہتھیلیوں کے ساتھ یعنے پس تم ایسا مت کرو **ف** اس حدیث کے اسناد ضعیف ہے اور روایت کی ابن مبارک نے یہ حدیث ابن لہیعہ سے اور مرفوع نکیا اسکو **مترجم** یعنے مشابہت کرنا یہود و نصاریٰ کے فعل میں خصوصًا ان دو خصلتوں میں اور شاید وہ اکتفا کرتے ہونگے سلام میں یا جواب میں اشارہ پر بہ ترک لفظ سلام کہ سنت انبیا ہے اور حدیث جامع صغیر میں بھی مذکور ہے (شرح مشکوٰۃ) **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى الصِّبْيَانِ باب لڑکوں پر سلام کرنیکے بیان میں **عن** سَيَّارٍ قَالَ كُنْتُ اَمْشِيْ مَعَ ثَابِتٍ الْبُنَانِيِّ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ ثَابِتٌ كُنْتُ مَعَ اَنَسٍ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالَ اَنَسٌ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَرَّ عَلٰى صِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** روایت ہے سیار سے کہا اُنہوں نے کہ میں چلا جاتا تھا ثابت بنانی کے ساتھ سو گذری وہ لڑکوں پر اور سلام کیا اُنپر اور کہا مجھ سے ثابت نے کہ میں چلا جاتا تھا انس کے ساتھ سو گذرے وہ لڑکوں پر اور سلام کیا اُنپر اور کہا مجھ سے انس نے کہ میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جاتا تھا سو گذرے آپ لڑکوں پر اور سلام کیا اُنپر **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کیا اسکو کئی لوگوں نے ثابت سے اور مروی ہوئی یہ کئی سندوں سے انس سے روایت کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے جعفر بن سلیمان سے اُنہوں نے ثابت سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عَلَى النِّسَاءِ باب عورتوں پر سلام کرنیکے بیان میں **عن** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ تُحَدِّثُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ يَوْمًا وَعُصْبَةٌ مِّنَ النِّسَاءِ قُعُوْدٌ فَاَلْوٰى بِيَدِهٖ بِالتَّسْلِيْمِ وَاَشَارَ عَبْدُ الْحَمِيْدِ بِيَدِهٖ **ترجمہ** روایت ہے اسما بنت یزید سے وہ فرماتی ہیں کہ ایکدن رسولخدا صلے اللہ علیہ سلم گذرے ایک مسجد میں اور ایک گروہ عورتوں کا وہاں بیٹھا تھا پس اشارہ کیا آپنے اپنی ہاتھ سے سلام کا اور اشارہ کیا عبد الحمید راوی نے اپنے ہاتھ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا احمد بن حنبل نے عبد الحمید بن بہرام کے روایت شہر بن حوشب سے لا باس بہ ہے اور کہا محمد نے شہر حسن الحدیث ہے اور قوی کہا اُنکو اور کہا کہ کلام کیا اُنمیں ابن عون نے یہہ روایت کی اُنہوں نے ہلال بن ابی زینب سے اُنہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی مجھ سے ابو داؤد نے اُنہوں نے نضر بن شمیل سے اُنہوں نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ شہر کو چھوڑ دیا محدثین نے کہا ابو داؤد نے کہا نضر نے نزکوہ یعنے طعن کیا اُنپر **باب** فِي التَّسْلِيْمِ اِذَا دَخَلَ بَيْتَهٗ باب گھر میں آنیکی وقت سلام کرنیکے بیان میں **عن** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ قَالَ قَالَ اَنَسٌ قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا بُنَيَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى اَهْلِكَ فَسَلِّمْ يَكُوْنُ بَرَكَةً عَلَيْكَ وَعَلٰى اَهْلِ بَيْتِكَ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہا اُنہوں نے کہ بیان کیا مجھ سے انس نے کہ فرمایا مجھ سے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے بیٹے میرے جب داخل ہو تو اپنی گھر والوں پر تو سلام کر اُنپر کہ برکت ہوگی تجھپر اور تیرے گھر والوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس زمانہ کے بعض نادانوں کو دیکھا ہے کہ وہ اپنی گھر والوں کو یا بی بی بہن اور عورتوں کو سلام کرتے نہایت شرماتے ہیں یا اگر کبھی مردانگی کرکے سلام کہہ ہی لیا تو عورتیں جواب دینے کو عار جانتی ہیں ان ہر دو کو سلام سنت ہے **باب** السَّلَامُ قَبْلَ الْكَلَامِ باب قبل کلام سلام کرنیکے بیان میں **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلسَّلَامُ

قَبْلَ الْكَلَامِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَى الطَّعَامِ حَتّٰى يُسَلِّمَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام کلام سے اول کرنا چاہیے اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے مت بلاؤ کسیکو کھانے کیطرف جبتک وہ سلام نکرلے **ف** یہ حدیث منکر ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سنا میں نے محمد سے کہتے تھے عنبسہ بن عبدالرحمن ضعیف ہیں حدیث میں ذاہب ہیں اور محمد بن زاذان منکر الحدیث ہیں **باب** مَا جَاءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلَى الذِّمِّيِّ باب ذمی پر سلام کرنیکی کراہت میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَالنَّصَارٰى بِالسَّلَامِ فَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت شروع کرو تم یہود و نصاری پر سلام کو یعنے انسے پہلے مت کرو اور جب ملو تم اُن سے راہ میں تو لاچار کرو اسکو راہ تنگ کیطرف **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ابتدا بسلام یہود و نصاریٰ سے بظاہر حدیث مکروہ ہے اور جواب دینا اُنکا مسطور ہے اور لاچار کرو یعنے وسط طریق میں اُنکو چلنے دو بلکہ کنارو نمیں راہ کے چلیں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ اِنَّ رَهْطًا مِّنَ الْيَهُوْدِ دَخَلُوْا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا السَّامُ عَلَيْكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ عَلَيْكُمُ السَّامُ وَاللَّعْنَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الرِّفْقَ فِي الْاَمْرِ كُلِّهٖ قَالَتْ عَائِشَةُ اَلَمْ تَسْمَعْ مَا قَالُوْا قَالَ قَدْ قُلْتُ عَلَيْكُمْ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ کئی لوگ یہود سے داخل ہوے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُنہوں نے السام علیک یعنے بجائے سلام علیک کے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے علیکم یعنے تمہیں پر سو کہا عائشہ نے جب سنی اُنکی بے ادبی تو کہا میں نے تم پر ہی سام اور لعنت تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ بیشک اللہ تعالے دوست رکھتا ہے نرمی کو سب کاموں میں عرض کیا حضرت عائشہ نے کہ آپنے نہیں سنا کہ اُنہوں نے کیا بے ادبی کی آنحضرت نے فرمایا میں نے تو اُنکا جواب دیدیا تھا کہ تم ہی پر ہے یعنے تمہاری گالی تمہارا زیادہ سختی ضرور نہ تھی **ف** اسباب میں ابی بصرہ غفاری اور ابن عمر اور انس اور ابی عبدالرحمن جہنی سے بھی روایت ہے حدیث عائشہ کی حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہود و نصاریٰ کی جواب میں وعلیکم فقط کہنا چاہئیے اور وہ حضرت سے براہ عداوت السام علیکم کہتے تھے یعنے تم پر موت پڑے **باب** مَا جَاءَ فِي السَّلَامِ عَلٰى مَجْلِسٍ فِيْهِ الْمُسْلِمُوْنَ وَغَيْرُهُمْ باب جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں اُنپر سلام کرنیکے بیانمیں **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک مجلس پر کہ اُسمیں مسلمان اور یہود ملے ہوے بیٹھے تھے پھر سلام کیا آپنے اُنپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي تَسْلِيْمِ الرَّاكِبِ عَلَى الْمَاشِيْ باب اس بیانمیں کہ سوار سلام کرے پیادے پر **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الرَّاكِبُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ وَزَادَ ابْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ وَيُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ بیٹھے ہوے پر اور تھوڑی جماعت کی لوگ بڑی جماعت پر اور زیادہ کیا ابن مثنی نے اپنی روایت میں کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر **ف** اسباب میں عبدالرحمن بن شبل سے بھی روایت ہے اور فضالہ بن عبید اور جابر سے بھی اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ابوہریرہ سے کئی سندوں سے اور ایوب سختیانی اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے کہا ہے کہ حسن کو ابی ہریرہ سے سماع نہیں **عن** فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الْفَارِسُ عَلَى الْمَاشِيْ وَالْمَاشِيْ عَلَى الْقَائِمِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سلام کرے سوار پیادہ پر اور پیادہ کھڑے ہوے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو علی جنبی کا نام عمرو بن مالک ہے **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسَلِّمُ الصَّغِيْرُ عَلَى الْكَبِيْرِ وَالْمَارُّ عَلَى الْقَاعِدِ وَالْقَلِيْلُ عَلَى الْكَثِيْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سلام کرے چھوٹا بڑے پر اور چلنے والا بیٹھے ہوے پر اور تھوڑے لوگ بہت پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَاءَ فِي التَّسْلِيْمِ عِنْدَ الْقِيَامِ وَالْقُعُوْدِ باب مجلس میں بیٹھتے اُٹھتے وقت سلام کے بیانمیں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا انْتَهٰى اَحَدُكُمْ اِلٰى مَجْلِسٍ فَلْيُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَا لَهٗ اَنْ يَّجْلِسَ فَلْيَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْيُسَلِّمْ فَلَيْسَتِ الْاُوْلٰى بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہنچے کوئی تم میں کا کسی مجلس پر تو چاہیے کہ سلام کرے وہاں کے لوگوں پر پھر اگر اُسکا جی چاہے بیٹھنے کو تو بیٹھ جائے پھر جب کھڑا ہو تو پھر سلام کرے اور پہلا زیادہ نہیں ضروری پچھلے سے یعنے دونوں ضروری ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابن عجلان سے بھی اُنہوں نے روایت کی سعید مقبری سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** الْاِسْتِيْذَانِ قُبَالَةَ الْبَيْتِ باب گھر میں جاتے وقت اذن مانگنے کی بیانمیں **عن**

باب ذمی پر سلام کرنے کی کراہت

باب جس جماعت میں کافر و مسلمان دونوں ہوں ان پر سلام کرنے کا بیان

باب سوار پیادہ کو سلام کرے

باب مجلس میں بیٹھتے اٹھتے وقت سلام کرنا

باب گھر میں جاتے وقت اذن مانگنا

أَبِي ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَشَفَ سِتْرًا فَأَدْخَلَ بَصَرَهُ فِي الْبَيْتِ قَبْلَ أَنْ يُؤْذَنَ لَهُ فَرَأَى عَوْرَةَ أَهْلِهِ فَقَدْ أَتَى حَدًّا لَا يَحِلُّ
لَهُ أَنْ يَأْتِيَهُ لَوْ أَنَّهُ حِينَ أَدْخَلَ بَصَرَهُ اسْتَقْبَلَهُ رَجُلٌ فَفَقَأَ عَيْنَيْهِ مَا عَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَإِنْ مَرَّ رَجُلٌ عَلَى بَابٍ لَا سِتْرَ لَهُ غَيْرَ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيئَةَ عَلَيْهِ إِنَّمَا
الْخَطِيئَةُ عَلَى أَهْلِ الْبَيْتِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہولا پردہ کسیکے دروازہ کا اور داخل کی نظر اپنی اُسکے گہر میں قبل اسکی کہ اجازت
ملے اسکو اندر آنیکی اور دیکہہ لے اُسنے جہپی چیز گہر والونکی تو اُسنے وہ کام کیا کہ اسکو حلال نہ تہا کرنا اُسکا اور اگر ایک مرد نے جب نظر کیا اور جہانکا اُسنے تو پہوڑ دین اسکی دونون آنکہیں
تو مین سزا نہ دونگا اُسکے کام کو یعنے پہوڑنے والے کو اور اگر گذرا ایک مرد دروازہ پر جس پر کہ اُسپر پردہ نہین اور وہ دروازہ بند بہی نہین اور نظر پڑگئی اُسکے گہر والون پر تو
اُسکے کچہہ خطا نہین البتہ خطا اس صورت مین گہر والونکی ہے کہ انہون نے پردہ کیون نہ ڈالا اور دروازہ کیون نہ بہیڑا **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابی امامہ سے بہی روایت ہے
یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم مثل اسکے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور ابو عبد الرحمن حبلی کا نام عبد اللہ بن یزید ہے **بَابُ** مَنِ اطَّلَعَ فِي دَارِ قَوْمٍ بِغَيْرِ إِذْنِهِمْ
باب بغیر اذن کسی کے گہر مین جہانکنے کی سزا مین **عَنْ** أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فِي بَيْتِهِ فَاطَّلَعَ عَلَيْهِ رَجُلٌ فَأَهْوَى إِلَيْهِ بِمِشْقَصٍ
فَتَأَخَّرَ الرَّجُلُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گہر مین تہے کہ جہانکا ایک مرد نے انکی گہر مین سو جہکے آپ اُسکی طرف تیر کے گانسی لیکر پہوڑ دین اُسکی آنکہہ تو پیچہے
ہٹ گیا وہ شخص **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ أَنَّ رَجُلًا اطَّلَعَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ جُحْرٍ فِي حُجْرَةِ النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِدْرَاةٌ يَحُكُّ بِهَا رَأْسَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ عَلِمْتُ أَنَّكَ تَنْظُرُ لَطَعَنْتُ بِهَا فِي عَيْنِكَ إِنَّمَا جُعِلَ الِاسْتِئْذَانُ
مِنْ أَجْلِ الْبَصَرِ **ترجمہ** روایت ہے سہل سے کہ ایک مرد نے جہانکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گہر مین ایک سوراخ در سے اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ مین شیشت خار تہا کہ اُس سے
کہجا رہے تہے آپ اپنے سر مبارک کو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اگر مجہے معلوم ہوتا کہ تو جہانک رہا ہے تو مین تیری آنکہہ مین کونچ دیتا بیشک اذن مانگنا جو مقرر ہوا ہے
یعنے ہماری شریعت مین تو آنکہہ کے سبب سے یعنے سارا پردہ آنکہہ کے لئے ہی جب آدمی جہانکا تو گویا اندر داخل ہوگیا اور پردہ نہ رہا **ف** اس باب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت
ہے یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے **بَابُ** التَّسْلِيمِ قَبْلَ الِاسْتِئْذَانِ باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنیکے بیان مین **عَنْ** كَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلٍ أَنَّ صَفْوَانَ بْنَ أُمَيَّةَ
بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَإٍ وَضَغَابِيسَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِأَعْلَى الْوَادِي قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَيْهِ وَلَمْ أَسْتَأْذِنْ وَلَمْ أُسَلِّمْ فَقَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ارْجِعْ فَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَأَدْخُلُ وَذَلِكَ بَعْدَ مَا أَسْلَمَ صَفْوَانُ قَالَ عَمْرٌو وَأَخْبَرَنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ أُمَيَّةُ بْنُ صَفْوَانَ وَلَمْ
يَقُلْ سَمِعْتُهُ مِنْ كَلَدَةَ **ترجمہ** روایت ہے کلدہ بن حنبل سے کہ صفوان بن امیہ نے بہیجا انکو دودہ اور پیوسی اور ککڑی کے ٹکڑے دیکر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور نبی صلی
اللہ علیہ وسلم اندر اونچے وادی مین تہے کہا راوی نے کہ مین داخل ہوا آپکے خدمت مین اور نہ اذن مانگا مینے اور نہ سلام کیا سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہر باہر جا
اور کہہ السلام علیکم کیا داخل ہون مین اور یہ واقعہ صفوان کے اسلام لانیکے بعد کا ہے کہا عمرو نے اور خبر دی مجہکو اس حدیث کی امیہ بن صفوان نے اور نہین کہا اُنہے کہ سنی مین نے
یہ حدیث کلدہ سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر ابن جریج کی روایت سے اور روایت کی یہ ابو عاصم نے بہی ابن جریج سے مثل اسکے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ
عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي دَيْنٍ كَانَ عَلَى أَبِي فَقَالَ مَنْ هَذَا فَقُلْتُ أَنَا فَقَالَ أَنَا أَنَا كَأَنَّهُ كَرِهَ ذَلِكَ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہون نے اجازت
مانگی مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گہر مین حاضر ہونیکی اسی غرض کرون اُس قرض کے باب مین جو میرے باپ پر تہا اور وہ شہید ہو چکے تہے جنگ احد مین سو پوچہا آپ نے
یعنے اندر سے اکون ہے تو عرض کیا مینے کہ مین ہون تو فرمایا آپ نے کہ مین مین گویا مکروہ جانا اس لفظ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** آپنے پوچہا کہ کون
جابر نے کہا مین اس مین لو حضرت نے مکروہ جانا اسلئے کہ یہ تعریف مجہول بالمجہول ہے سائل کی غرض اس سے حاصل نہین ہوتی اور معلوم نہین ہوتا کہ کون شخص ہے
یہ سنکر شعرا نے بہی یہی مضمون اور سبب کراہت ہے **بَابُ** كَرَاهِيَةِ طُرُوقِ الرَّجُلِ أَهْلَهُ لَيْلًا باب سفر سے آکر اپنے گہر مین داخل ہونیکی کراہت مین **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ
النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَاهُمْ أَنْ يَطْرُقُوا النِّسَاءَ لَيْلًا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انکو اس سے کہ جب سفر سے آوین تو رات کو
اپنے عورتون کے پاس آوین **ف** اس باب مین انس اور ابن عمر اور ابن عباس سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ کئی سندون سے جابر سے
کہ مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور مروی ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا انکو اس سے کہ رات کو داخل ہون اپنی عورتون پر جب سفر سے

آوین اور فرمایا ابن عباس نے کہ داخل ہو وہ شخص جو اتکو اپنی گھر مین حضرت کے منع فرمانیکے بعد سویا یا ہر ایکنے اپنی عورت کے پاس اکبر دکو یعنے یہ وبال ہوا انپر حضرت کی نافرمانی کی شامت

باب ماجاء فی تتریب الکتاب باب کچھ لکھکر خاک آلود کرنیکے بیان مین **عن** جابر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا کتب احدکم کتابا فلیتربہ فانہ انجح للحاجۃ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لکھے کوئی تم مین کا کچھ تو چاہیے کہ اسکو خاک آلود کرے اسلئے کہ اسمین سیدھے انجام مرام ہے

ف یہ حدیث منکر ہے نہین پہچانتے ہم اسکو ابی الزبیر کی روایت سے مگر اسی سند سے اور حمزہ جو بیٹی ہین عمرو نصیبی کے اور وہ ضعیف ہین حدیث مین **باب** **عن** زید بن ثابت قال دخلت علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وبین یدیہ کاتب فسمعتہ یقول ضع القلم علی اذنک فانہ اذکر للملی **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہا کہ داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور انکے آگے ایک کاتب تہا سو سنا مین نے کہ آپ فرماتے تہے رکھ لے تو قلم اپنے کان پر اسلئے کہ وہ خوب یاد دلانیوالا ہے مضامین بتلانے والے کو **ف** اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر اسی سند سے اور اسناد اسکے ضعیف ہے محمد بن زاذان اور عنبسہ ضعیف سمجھے جاتی ہین حدیث مین **باب** فی تعلیم السریانیۃ باب سریانی زبان سیکھنے کے بیان مین **عن** زید بن ثابت قال امرنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اتعلم لہ کلمات من کتاب یہود وقال انی واللہ ما امن یہود علی کتابی قال فما مر بی نصف شہر حتی تعلمتہ لہ قال فلما تعلمتہ کان اذا کتب الی یہود کتبت الیہم واذا کتبوا الیہ قرأت لہ کتابہم **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہا انہون نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ سیکھ لون مین انکے واسطے چند کلمے کتاب یہود سے اور فرمایا کہ مجھے قسم ہے اللہ تعالے کی بالکل اطمینان نہین یہود کی تحریر پر جو میرے لئے کرتے ہین کہا راوی نے کہ پھر نگذرا مجھپر نصف ماہ کہ سیکھ لی مین نے زبان سریانی انکے لئے کہا راوی نے پھر جب سیکھ لیا مین نے اسکو تو حضرت جب یہود کو کچھ لکھنا چاہتے تو مین انکو لکھ بھیجتا اور جب وہ کچھ لکھکر بھیجتے تو مین اُسے آپکے آگے پڑھ دیتا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی کئی سندسے زید بن ثابت سے سوا اس سند کے اور روایت کی یہ اعمش نے ثابت بن عبید سے انہون نے زید بن ثابت سے کہتے تہے زید بن ثابت کہ مجھے حکم دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبان سریانی سیکھنے کا **مترجم** ابتدائی ہجرت مین حضرت کے اصحاب مین چونکہ کوئی کاتب نتہا اکثر خط وکتابت یہود کرتے تہی اور حضرت اُنسے بوقت ضرورت جو چاہتے لکھواتے پھر جب صحابہ کتابت سے خود واقف ہوگئے یہود سے لکھوانا موقوف کیا اور زبان سریانی ایک زبان ہے زبان عربی سے مشابہ کتب سماویہ بھی بعض اُسی زبان مین نازل ہوئی ہین اُسوقت وہ زبان یہود مین مشہور اور متعارف تہے اور اس حدیث سے سیکھنا ہر زبان کا جائز ہوا جب تک کہ اسمین کوئی مفسدہ شرعی نہو **باب** فی مکاتبۃ المشرکین باب مشرکین سے خط وکتابت کرنیکے بیان مین **عن** انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کتب قبل موتہ الی کسرٰی والی قیصر والی النجاشی والی کل جبار یدعوہم الی اللہ ولیس بالنجاشی الذی صلی علیہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خط لکھے اپنی وفات کی قبل کسرے اور قیصر اور نجاشی اور ہر حاکم کو دعوت کرتے تہے انکو اللہ پر ایمان لانیکے اور یہ نجاشی وہ نہین ہے جسپر نماز جنازہ پڑھی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے وہ نجاشی جنکی نماز پڑہی حاکم حبش تہے حضرت پر ایمان لائی تہے اور جنکو خط لکھا وہ کافر تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ماجاء کیف یکتب الی اہل الشرک باب مشرکونکے خط لکھنے کی کیفیت مین **عن** ابن عباس انہ اخبرہ ان اباسفیان بن حرب اخبرہ ان ہرقل ارسل الیہ فی نفر من قریش وکانوا تجارا بالشام فاتوہ فذکر الحدیث قال ثم دعا بکتاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرئ فاذا فیہ بسم اللہ الرحمن الرحیم من محمد عبد اللہ ورسولہ الی ہرقل عظیم الروم السلام علی من اتبع الہدی اما بعد **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ ابو سفیان نے خبر دی انکو کہ ہرقل نے پیغام بھیجا ابو سفیان کی طرف اور وہ قریش کے چند آدمیون کے ساتھ برسبیل تجارت شام کو گئے تہے پس یہہ سب قریشی حاضر ہوئے دربار مین ہرقل کے اور ذکر کیا ابو سفیان نے حدیث کو پھر کہا کہ منگوایا ہرقل نے خط مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا اور وہ پڑہا گیا اُسکے آگے تو اُسمین یہ عبارت تہی بسم اللہ سے اخیر تک یعنی شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ رحمان ورحیم کے یہ تحریر ہے محمد کی طرف سے جو بندے ہین اللہ کے اور رسول ہین اُسکے بہیجی گئی ہے ہرقل کی طرف جو بڑا حاکم ہے روم کا سلام ہے اُسپر جو تابع ہو راہ حق کا اما بعد الخ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو سفیان کا نام صخر بن حرب ہے **مترجم** پوری روایت ابتدائی بخاری مین مذکور ہے **باب** ماجاء فی ختم الکتاب باب مکتوب پر مہر کرنیکے بیان مین **عن** انس بن مالک قال لما اراد نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یکتب الی العجم قیل لہ ان العجم لا یقبلون الا کتابا علیہ خاتم فاصطنع خاتما فکانی انظر الی بیاضہ فی کفہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ جب ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ خط لکھین عجم کیطرف تو لوگون نے عرض کی کہ عجم خط نہین لیتے جب تک اُسپر مہر نہو تو بنوائی آپ نے مہر

راوی نے کہا گویا کہ مین اب دیکھتا ہون چمک اُس انگوٹھی کے جسمین مُہر تھے اُنکی ہتیلی مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** حضرت جب انگوٹھی پہنتے نگینہ اُسکا ہتیلی کیطرف کرتے **باب** کَیْفَ السَّلَامُ باب کیفیت مین سلام کے **عن** الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ اَقْبَلْتُ اَنَا وَصَاحِبَانِ لِیْ قَدْ ذَهَبَتْ اَسْمَاعُنَا وَاَبْصَارُنَا مِنَ الْجَهْدِ فَجَعَلْنَا نَعْرِضُ اَنْفُسَنَا عَلٰی اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَيْسَ اَحَدٌ يَقْبَلُنَا فَاَتَيْنَا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتٰی بِنَا اَهْلَهٗ فَاِذَا ثَلٰثَةُ اَعْنُزٍ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَلِبُوْا هٰذَا اللَّبَنَ وَكُنَّا نَحْتَلِبُهٗ فَيَشْرَبُ كُلُّ اِنْسَانٍ نَصِيْبَهٗ وَيُرْفَعُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَصِيْبُهٗ فَيَجِیْءُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ اللَّيْلِ فَيُسَلِّمُ تَسْلِيْمًا لَا يُوْقِظُ النَّائِمَ وَيُسْمِعُ الْيَقْظَانَ ثُمَّ يَاْتِی الْمَسْجِدَ فَيُصَلِّیْ ثُمَّ يَاْتِیْ شَرَابَهٗ فَيَشْرَبُهٗ **ترجمہ** روایت ہے مقداد بن اسود سے کہا اُنہون نے کہ آیا مین اور دو رفیق میرے یعنے مدینہ مین کہ ضعیف ہو گئے کان اور آنکھین ہمارے فقر اور فاقہ سے اور پیش کرتے تہے اپنے نفسونکو اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو کوئی ہمکو قبول نکرتا تہا سو آئے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپ ہمکو اپنے گہر لے آئے اور وہان تین بکریان تہین سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دودہ دوہو اُنکا پہر روز ہم دوہتے تہے اُنکو اور پیتا تہا ہر آدمی اپنا حصہ اور اُٹہا رکہتا تہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حصہ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تہے راتکو اور اسطرح سلام کرتے تہے کہ نہ جگاتے تہے سونے والے کو اور سُنا دیتے تہے جاگتے کو پہر تشریف لاتے تہے مسجد مین اور نماز پڑہتے تہے یعنے تہجد کی پہر آتے تہے اپنے حصہ کی طرف اور پیتے تہے اُسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ حسن آداب تہا حضرت کا کہ اسطرح سلام کرتے کہ سوتا نجاگے اور جاگتا سن لے **باب** مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ التَّسْلِيْمِ عَلٰی مَنْ يَّبُوْلُ باب جو پیشاب کرتا ہو اُسپر سلام کے کراہت مین **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا سَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَبُوْلُ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک مرد نے سلام کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اور آپ پیشاب کرتے تہے پہر جواب ندیا آپ نے اُسکو سلام کا **روایت** کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے اُنہون نے محمد بن یوسف سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ضحاک بن عثمان سے اسی اسنادسے مانند اسکے اور اسبابمین علقمہ بن فغواء اور جابر اور براء اور مہاجر بن قنفذ سے بہی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** بحر مین کہا ہے کہ مکروہ ہے سلام کرنا مصلے پر اور قاری پر اور جو مجلس قضا پر حکم دے رہا ہو یا بحث کر رہا ہو فقہ و تفسیر وغیرہ کی یا پاخانہ پیشاب کرتا ہو اور اگر سلام کیا بہی انپر تو انکو جواب دینا واجب نہین اسلئے کہ سلام اُسکا غیر محل مین ہے **باب** مَا جَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يَّقُوْلَ عَلَيْكَ السَّلَامُ مُبْتَدِئًا باب ابتدا مین علیک السلام کہنے کی کراہت مین **عن** اَبِیْ تَمِيْمَةَ الْهُجَيْمِیِّ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ قَوْمِهٖ قَالَ طَلَبْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمْ اَقْدِرْ عَلَيْهِ فَجَلَسْتُ فَاِذَا نَفَرٌ هُوَ فِيْهِمْ وَلَا اَعْرِفُهٗ وَهُوَ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَلَمَّا فَرَغَ قَامَ مَعَهٗ بَعْضُهُمْ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَلَمَّا رَاَيْتُ ذٰلِكَ قُلْتُ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اِنَّ عَلَيْكَ السَّلَامُ تَحِيَّةُ الْمَيِّتِ ثُمَّ اَقْبَلَ عَلَیَّ فَقَالَ اِذَا لَقِیَ الرَّجُلُ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ فَلْيَقُلِ السَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ ثُمَّ رَدَّ عَلَیَّ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی تمیمہ ہجیمی سے وہ روایت کرتے ہین ایک مرد سے اپنی قوم کے کہا اُس مرد نے کہ طلب کیا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نپایا اُنکو سو بیٹہہ گیا مین پہر چند لوگ آئے کہ اُنمین آپ بہی تہے اور مین آپکو نہ پہچانتا تہا اور آپ صلح کرتے تہے اُنکے بیچمین پہر جب فارغ ہوئے آپ کہڑے ہوئے آپکے ساتہ کچہہ لوگ اُنمین کے اور کہنے لگے یا رسول اللہ پہر جب مینے یہ کیفیت دیکہی تو مین کہنے لگا علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ علیک السلام یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے یہ دعا ہے میت کیلئے پہر میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا جب ملے آدمی اپنے بہائی مسلمان سے تو کہے السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ پہر جواب دیا مجہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یعنے سلام کا اور فرمایا وعلیک ورحمۃ اللہ تین بار **ف** روایت کی یہ حدیث ابو غفار نے ابو تمیمہ ہجیمی سے اُنہون نے ابی جُرَیّ سے کہ جنکا نام جابر بن سلیم ہجیمی ہے کہا اُنہون نے کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہر ذکر کے حدیث آخر تک اور ابو تمیمہ کا نام طریف بن مجالد ہے روایت کی ہمسے حسن بن علی نے اُنہون نے ابو اسامہ سے اُنہون نے ابی غفار مثنی سے اُنہون نے ابو تمیمہ ہجیمی سے اُنہون نے جابر بن سلیم سے اُنہون نے کہا آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا مینے علیک السلام تو فرمایا آپنے علیک السلام مت کہو بلکہ السلام علیک کہو اور ذکر کیا قصہ طویل یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا سَلَّمَ سَلَّمَ ثَلَاثًا وَاِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ اَعَادَهَا ثَلَاثًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سلام کرتے تو تین بار سلام کرتے اور جب کوئی بات فرماتے تو تین بار اُسے تکرار کرتے یعنے تاکہ مخاطب لوگ خوب سمجہہ جائین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب** مجالس پر گذرنے کے بیان مین **عن** اَبِیْ وَاقِدٍ اللَّيْثِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

سلام کی کیفیت

پیشاب کرنے والے کو سلام کرنے کی کراہت

ابتدا مین علیک السلام کہنے کی کراہت

مجالس پر گذرنے کا بیان

بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَذَهَبَ وَاحِدٌ فَلَمَّا وَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلَّمَا فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَأَوَى إِلَى اللّٰهِ فَآوَاهُ اللّٰهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَى فَاسْتَحْيَى اللّٰهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللّٰهُ عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی واقد لیثی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے مسجد میں اور لوگ آپکے پاس تھے کہ اتنے میں تین شخص سامنے سے آئے سو آگے بڑھ آئے دو شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے طرف اور چلا گیا ایک اُنمین کا پھر جب کھڑے ہوے وہ مجلس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سلام کیا اُن دونوں نے اور ایک نے اُنمین سے دیکھی کچھہ جگہ حلقے اندر سو داخل ہوا وہ مجلس مین اور بیٹھہ گیا وہ اُس جگہہ مین اور دوسرا بیٹھہ گیا اہل مجلس کے پیچھے اور تیسرا تو پیٹھہ موڑ کر چلا ہی گیا پھر جب فارغ ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُس وعظ ونصیحت سے جو فرما رہے تھے فرمایا آپنے کیا نہ خبر دوں مین تمکو ان تینوں کے حال کے سو ایک نے اُنمین سے جگہہ چاہی اللہ کیطرف سو جگہ دی اُسکو اللہ تعالی نے یعنے حلقہ مین صالحین کے داخل ہوا اور انوار حدیث سے قرب الٰہی حاصل کیا اور دوسرے نے شرم کی یعنے حلقہ مین داخل ہونے سے سو شرم کی اللہ تعالے نے اُس سے یعنے بخشدیا اسکو اور مواخذہ نکیا اسکی ذنوب کا اور تیسرا اسنے مونہہ پھیرا سو مونہہ پھیرا اُس سے اللہ تعالی نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو واقد لیثی کا نام حارث بن عوف ہے اور ابو مرہ مولی ہین ام ہانی بنت ابی طالب کے اور نام اُنکا یزید ہے اور بعضون نے کہا مولی ہین عقیل بن ابی طالب کے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كُنَّا إِذَا أَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ أَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِي **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا اُنہون نے کہ جب آتے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھہ جاتا ہر ایک ہم مین کا جہان پہونچتا یعنے محفل مین جہان جگہ پاتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی یہ زہیر بن معاویہ نے سماک سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سنت صحابہ یہی تھی کہ محفل مین جہان جگہ پاتے وہین بیٹھہ جاتے طالب مقامات عالیہ اور راغب مسندات علیہ نہوتے جیسے اب ہمارے ابنای زمان اور اخوان دوران اسپر مرتے ہین اور مراتب جلوس مین تکرار کرتے ہین نعوذ باللہ منہا

باب مَا جَاءَ فِي الْمَجَالِسِ فِي الطَّرِيقِ باب مجالس طرق کے بیان مین **عَنْ** أَبِي إِسْحٰقَ عَنِ الْبَرَاءِ وَلَمْ يَسْمَعْهُ مِنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِنَاسٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُمْ جُلُوسٌ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ إِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِينَ فَرُدُّوا السَّلَامَ وَأَعِينُوا الْمَظْلُومَ وَاهْدُوا السَّبِيلَ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم گذرے چند لوگون پر انصار کے کہ وہ لوگ بیٹھے ہوے تھے راہ مین سو فرمایا آپنے اگر تمکو ضرور ہے یہان بیٹھنا تو جواب دو سلام کرنیوالی کا اور اعانت کرو مظلوم کی اور راہ بتادو بھولے ہوے کو یعنے ان شروط سے بیٹھو تو خیر روا ہی **ف** اس باب مین ابی ہریرہ اور ابی شریح خزاعی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے **مترجم** راہوں مین بیٹھنا موجب فتنون کا ہے اور مشابہت ہے قطاع الطریق کی اور سبب ہے غفلت کا ذکر الٰہی سے اسلئے کہ بازار مساجد ہین شیطان کی اور بدترین جگہہ ہی دنیا کی پھر وہان بضرورت بیٹھے بھی تو یہ سب شرطین ادا کرنا لازم جانے ورنہ بہرحال اس سے اجتناب واجب ہے

باب مَا جَاءَ فِي الْمُصَافَحَةِ باب مصافحہ کے بیان مین **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقَى أَخَاهُ أَوْ صَدِيقَهُ أَيَنْحَنِي لَهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ لَا قَالَ أَفَيَأْخُذُ بِيَدِهِ وَيُصَافِحُهُ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے اُنہون نے کہا کہ عرض کی ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ ایک آدمی ہم مین سے جب ملے اپنے بھائی یا دوست سے تو کیا جھکے اُسکے لئے فرمایا آپنے نہین پھر عرض کی کیا لپٹ جاوے اُس سے اور بوسہ لے فرمایا آپنے کہ نہین عرض کی اُسنے پکڑے اُسکا ہاتہ اور مصافحہ کرے اُس سے فرمایا آپنے ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** قَتَادَةَ قَالَ قُلْتُ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ هَلْ كَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِي أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے قتادہ سے کہا اُنہون نے انس سے کہ کیا مصافحہ مروج تھا اصحاب رسول صلے اللہ علیہ وسلم مین تو کہا انس نے کہ ہان **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ مَسْعُودٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ التَّحِيَّةِ الْأَخْذُ بِالْيَدِ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تحیت کا پورا کرنا یہ ہے کہ ہاتہ پکڑے یعنے مصافحہ کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور نہین پہچانتے ہم اسکو مگر یحیی بن سلیم کے روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہین اور پوچھا مین نے محمد بن اسمعیل سے حال اس حدیث کا تو اُنہون نے محفوظ نہین گنا اور کہا اُنہون نے کہ میرے نزدیک شاید ارادہ کیا یحیی نے حدیث سفیان کا جو روایت کی ہے سفیان نے منصور سے اُنہون نے خیثمہ سے اُنہون نے اُس شخص سے کہ سُنا اُسنے ابن مسعود سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے رات کو باتین کرنا جائز نہین مگر اُسکو جو ارادہ نماز کا رکھتا ہو یا مسافر ہو کہا محمد نے اور روایت کی گئی ہے منصور سے اُنہون نے روایت کی ابی اسحاق سے اُنہون نے عبدالرحمن سے یا کسے اور سے سوا اُنکے کہ فرمایا تمام تحیت سے ہے ہاتہ پکڑنا یعنے مصافحہ کرنا **عَنْ** أَبِي أُمَامَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ

اَنْ یَضَعَ اَحَدُکُمْ یَدَہٗ عَلٰی جَبْھَتِہٖ اَوْ قَالَ عَلٰی یَدِہٖ فَیَسْاَلُہٗ کَیْفَ ھُوَ وَتَمَامُ تَحِیَّتِکُمْ بَیْنَکُمُ الْمُصَافَحَۃُ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پوری عیادت مریض کی یہ ہے کہ رکھے ایک تم میں کا اپنا ہاتھ مریض کے پیشانی پر یا فرمایا اُسکے ہاتھ پر پھر پوچھے کہ کیسا ہے وہ اور پوری تحیت تمہاری تمہارے درمیان مصافحہ ہے **ف** اس حدیث کی اسناد کچھہ قوی نہیں کہا محمد نے عبید اللہ بن زحر ثقہ ہیں اور علی بن یزید ضعیف ہیں اور قاسم بیٹے عبد الرحمن کے ہیں کنیت اُنکی ابا عبد الرحمن ہے اور وہ ثقہ ہیں مولا ہیں عبد الرحمن ابن خالد بن یزید بن معاویہ کے اور قاسم شامی ہیں **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمَیْنِ یَلْتَقِیَانِ فَیَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَھُمَا قَبْلَ اَنْ یَتَفَرَّقَا **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی دو مسلمان نہیں ہیں کہ وہ آپس میں ملیں اور مصافحہ کریں مگر یہ کہ بخشے جاتے ہیں وہ دونوں قبل اسکے کہ جُدا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی اسحٰق کی روایت سے وہ براء سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہے یہ حدیث کئی سندوں سے براء سے **مترجم** مصافحہ کہ صفح سے مشتق ہے یعنی صفحۂ ید کو صفحۂ ید سے ملانا ایک ہی ہاتھ سے سُنت ہے اور لُغت بھی اسیکا مؤید ہے چنانچہ قاموس میں ہے المصافحۃ الاخذ بالید اور مجمع البحار میں ہے المصافحۃ مفاعلۃ من الصاق الکف بالکف واقبال الوجہ بالوجہ اور قسطلانی نے شرح بخاری میں کہا ہے المصافحۃ الافضاء بصفحۃ الید الی صفحۃ الید **باب**

مَا جَآءَ فِی الْمُعَانَقَۃِ وَالْقُبْلَۃِ باب معانقہ اور بوسہ لینے کے بیان میں **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ قَدِمَ زَیْدُ بْنُ حَارِثَۃَ الْمَدِیْنَۃَ وَرَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ بَیْتِیْ فَاَتَاہُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عُرْیَانًا یَجُرُّ ثَوْبَہٗ وَاللّٰہِ مَا رَاَیْتُہٗ عُرْیَانًا قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ فَاَعْتَنَقَہٗ وَقَبَّلَہٗ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے کہ آئے زید بن حارثہ مدینہ میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر میں تھے پس حاضر ہوئے وہ اور دروازہ ٹھونکا سو کھڑے ہو گئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اُنکی طرف جانیکو برہنہ کھینچتے تھے کپڑے اپنے اور قسم ہے اللہ تعالیٰ کی نہیں دیکھا میں نے اُنکا بدن کھلا ہوا قبل اسکے اور نہ بعد اسکے پس باہر جا کر اُنکو گلے لگایا اور بوسہ دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو زہری کی روایت سے مگر اسی سند سے **مترجم** زید بن حارثہ متبنّٰے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور صحابی جلیل القدر ہیں قرآن عظیم الشان میں اُنکے سوا اور کسی صحابی کا نام مذکور نہیں حضرت اُنکو بہت چاہتے تھے اور مکہ سے ہجرت کر کے مدینہ میں حضرت کی پاس حاضر ہوئے تھے اُسوقت کا ذکر ہے اور برہنہ اُٹھنے سے یہ مُراد ہے کہ چادر مبارک کندھوں سے گر گئی اور خوشی کے مارے آپنے پوری چادر نہ اوڑھی جلدی دوڑے کہ اُنسے ملیں اور معانقہ سنت ہے اُس شخص سے کہ سفر سے آیا ہو **باب** مَا جَآءَ فِیْ قُبْلَۃِ الْیَدِ وَالرِّجْلِ باب ہاتھ پیر پر بوسہ دینے کے بیان میں **عن** صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ قَالَ یَھُوْدِیٌّ لِصَاحِبِہٖ اِذْھَبْ بِنَا اِلٰی ھٰذَا النَّبِیِّ فَقَالَ صَاحِبُہٗ لَا تَقُلْ نَبِیٌّ اِنَّہٗ لَوْ سَمِعَکَ کَانَ لَہٗ اَرْبَعَۃُ اَعْیُنٍ فَاَتَیَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَاَلَاہُ عَنْ تِسْعِ اٰیَاتٍ بَیِّنَاتٍ فَقَالَ لَھُمْ لَا تُشْرِکُوْا بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلَا تَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَۃً وَلَا تُوَلُّوا الْفِرَارَ یَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَیْکُمْ خَاصَّۃً الْیَھُوْدَ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِی السَّبْتِ قَالَ فَقَبَّلُوْا یَدَیْہِ وَرِجْلَیْہِ وَقَالُوْا نَشْھَدُ اَنَّکَ نَبِیٌّ قَالَ فَمَا یَمْنَعُکُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِیْ قَالَ قَالُوْا اِنَّ دَاوٗدَ دَعَا رَبَّہٗ اَنْ لَّا یَزَالَ مِنْ ذُرِّیَّتِہٖ نَبِیٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاکَ یَقْتُلُنَا الْیَھُوْدُ **ترجمہ** روایت ہے صفوان بن عسال سے کہا اُنہوں نے کہ ایک یہودی نے کہا اپنے رفیق سے کہ چل ہمارے ساتھ اس نبی کی طرف تو جواب دیا اُسکی رفیق نے کہ اُنکو نبی نہ کہو کہ اگر وہ سُن لینگے تو اُنکی چار آنکھیں ہو جائینگے یعنے بہت خوش ہونگے غرض وہ دونوں حاضر ہوئے خدمت میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اور سوال کیا اُنہوں نے اُن نو باتوں کا جو کھُلے ہوئے احکام تھے اللہ تعالیٰ کی اور توراۃ کے سرے پر لکھے جاتی تھے سو فرمایا آپنے وہ تو حکم یہ ہیں کہ شریک مت کرو اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسیکو اور چوری مت کرو اور زنا مت کرو اور مت مارو جان کہ حرام کیا اللہ تعالیٰ نے اُسکا مارنا مگر ساتھ حق کے اور مت لیجاؤ بیگناہ بیقصور شخص کو حاکم کے پاس تاکہ وہ اُسے قتل کرے یعنے تہمت باندھکے کسیکا خون ناحق مت کراؤ اور سحر مت کرو اور سود مت کھاؤ اور پارسا عورتکو زنا کی تہمت مت لگاؤ اور کافروں کے مقابلہ سے جہاد میں مت بھاگو غرض یہ حکم تو سب بندوں کے لئے ہیں اور خاص تمہارے لئے ای یہود یہ بھی حکم ہے کہ تم ظلم و زیادتی اور حد سے تجاوز مت کرو ہفتہ کے دن کہ اروی نے کہ پس چوم لئے اُنہوں نے دونوں ہاتھ اور دونوں پیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کہنے لگے کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بیشک تم نبی ہو تب فرمایا آپنے پھر کیا چیز باز رکھتی ہے تمکو اس سے کہ تابع ہو تم میرے کہا راوی نے کہ اُنہوں نے کہا کہ یہود قایل ہیں کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ اُنکی اولاد میں نبی ہوا کریں اور ہم ڈرتے ہیں کہ اگر تمہارے تابع ہوں تو یہود ہمکو قتل کر ڈالیں **ف** اسباب میں یزید بن اسود سے اور ابن عمر اور کعب بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یہ جو یہود نے کہا کہ داؤد علیہ السلام نے دعا کی آہ یہ مکر ہی اُنکا اور

معانقہ اور بوسہ لینے کا بیان

ہاتھ پیر پر بوسہ دینے کا بیان

صریح انکے قول مین تناقض ہے اسلئے کہ خود حنفیہ کی رسالت پر گواہی دیچکی یہ عذر انکا سو می کر و فریب اور کیا تصور کیا جاوے اور شرنبلالی نے رسالہ مصافحہ مین کہا ہے کہ نقل ہوتے ہین کلام مذکور سے یعنے جو اس رسالہ مین سابقاً گذرا ہے کہ بوسہ لینے مین یعنی ہاتہ پر پانچ قول ہین اول تو کراہت مطلقاً اور یہ قول ہے امام کا دوسرا باس نہ مطلقاً اور یہ قول ہے صاحبین کا تیسرے تفصیل کہ اگر بوسہ لینا تبرک کے لئے ہے جیسے کہ بوسہ لینا عالم متورع یا سلطان عادل کے ہاتہ پر تو رخصت دی ہے اسکی بعض متأخرین نے چوتہے بوسہ لینا اسکے ہاتہ کا کہ اس سے تبرک مراد نہین بلکہ غرض اس کے طلب دنیا اور اکرام اہل دنیا ہے اور یہ مکروہ ہی پانچوین اگر ارادہ کیا اسکے فاعل نے تعظیم مسلم و اکرام اسلام کا تو لاباس ہے انتہے فقیر کہتا ہے کہ احادیث بوسہ کے باب مین دو طور پر واقع ہوئے ہین بعض مین اسکی نہی وارد ہے چنانچہ حدیث انس بن مالک کی کہ ابتدای باب مصافحہ مین گذری اور بعض مین جواز اسکا جیسا کہ حدیث عائشہ رضی اللہ عنہا کی زید بن حارثہ کے حال مین پس دونون روایتون سے معلوم ہوا کہ بوسہ لینا آنحضرت کی زمان مبارک مین مصافحہ اور سلام کے طرح رایج نہتا اور بسبیل ندرت واقع ہوا ہے پس تطبیق اسکی دو طرح پر ہے اول یہ کہ نہی کو محمول کرین اس بوسہ پر جو موجب فتنہ ہو اور بسبیل شہوت اور جواز کو حمل کرین اسپر جو بسبیل کرامت ہو دوسرے یہ کہ نہی کو حمل کرین کراہت پر اور فعل کو بیان جواز پر غرض عادت اسکے خلاف عادات زمان رسالت ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي مَرْحَبًا باب مرحبا کہنے کے بیان مین **عَنْ** أُمِّ هَانِئٍ تَقُولُ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ قَالَتْ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهِ قُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ قَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَذَكَرَ قِصَّةً فِي الْحَدِيثِ **ترجمہ** روایت ہے ام ہانی سے وہ کہتی ہین کہ گئی مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جس سال مکہ فتح ہوا سو پایا مین نے کہ وہ غسل کرتے تہے اور فاطمہ رضی اللہ عنہا انکی آڑ کر رہی تہین ایک کپڑے سے کہا ام ہانی نے پہر سلام کیا مین نے انپر اور فرمایا انہون نے کون ہے یہ مین نے عرض کی کہ مین ام ہانی ہون فرمایا آپنے مرحبا ام ہانی کو اور ذکر کیا راوی نے ایک قصہ اس حدیث مین **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** عِكْرِمَةَ بْنِ أَبِي جَهْلٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ جِئْتُهُ مَرْحَبًا بِالرَّاكِبِ الْمُهَاجِرِ **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ بن ابی جہل سے کہا انہون نے کہ جس دن مین آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو فرمایا آپنے مرحبا ہے سوار مہاجر کو **ف** اس باب مین بریدہ اور ابن عباس اور ابی جحیفہ سے بہی روایت ہے اور اس حدیث کی اسناد صحیح نہین ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر موسی بن مسعود کی روایت سے کہ وہ سفیان سے روایت کرتے ہین اور موسی بن مسعود ضعیف ہین حدیث مین اور روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے سفیان سے انہون نے ابی اسحاق سے مرسلا اور نہین ذکر کیا اس سند مین مصعب بن سعد کا اور یہ صحیح تر ہے اور سنا مین نے محمد بن بشار سے کہتے تہے موسی بن مسعود ضعیف ہین حدیث مین کہا محمد بن بشار نے کہ لکہین مین نے بہت سی حدیثین موسی بن مسعود کی پہر چہوڑ دیا مین نے انکو یعنے بسبب ضعف کے **بَابُ** مَا جَاءَ فِي تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ باب چہینک کا جواب دینے کے بیان مین **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوفِ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَتْبَعُ جَنَازَتَهُ إِذَا مَاتَ وَيُحِبُّ لَهُ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمان کے مسلمان پر چہہ حق ہین اول یہ کہ جب ملے اس سے سلام کرے اور دوسرے یہ کہ قبول کرے اور حاضر ہو جب وہ بلاوے تیسرے یہ کہ جواب دیوے اسکی چہینک کا جب وہ چہینکے یعنے یرحمک اللہ کہے جب چہینکنے والا الحمد للہ کہے چوتہے یہ کہ عیادت کرے اسکی جب وہ بیمار ہو پانچوین یہ کہ چلے اسکے جنازے کی ساتہ جب وہ مرے چہٹے یہ کہ دوست رکہے اسکے لئے جو دوست رکہے اپنے لئے **ف** اس باب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے اور ابی ایوب اور برا اور ابی مسعود سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کلام کیا بعض محدثین نے حارث اعور مین **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْمُؤْمِنِ عَلَى الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ يَعُودُهُ إِذَا مَرِضَ وَيَشْهَدُهُ إِذَا مَاتَ وَيُجِيبُهُ إِذَا دَعَاهُ وَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِذَا لَقِيَهُ وَيُشَمِّتُهُ إِذَا عَطَسَ وَيَنْصَحُ لَهُ إِذَا غَابَ أَوْ شَهِدَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مومن کے مومن پر چہہ حق ہین عیادت کرے اسکی جب وہ بیمار ہو اور حاضر ہو اسکی تجہیز و تکفین مین جب وہ مرے اور حاضر ہو جب وہ بلاوے اسکو اور سلام کرے اسپر جب ملے اس سے اور جواب دے اسکے یرحمک اللہ کہے جب وہ چہینکے اور خیرخواہی کرے اسکی جب اسکا منہہ پیچہا ہو یا سامنا ہو **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور محمد بن موسی مخزومی مدینی ہین اور ثقہ ہین روایت کی ہے ان سے عبدالعزیز بن محمد نے اور ابن ابی فدیک نے **بَابُ** مَا يَقُولُ الْعَاطِسُ إِذَا عَطَسَ باب چہینکنے والا کیا کہے **عَنْ** نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا عَطَسَ إِلَى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَأَنَا أَقُولُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَّمَنَا أَنْ نَقُولَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلَى كُلِّ حَالٍ **ترجمہ** روایت ہے نافع سے کہا انہون نے کہ ایک مرد نے چہینکا ابن

چھینک آئی ابن عمر کے سو کہا اُسنے الحمد للہ والسلام علے رسول اللہ یعنے سب تعریف اللہ تعالی کو ہے اور سلام ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سو کہا ابن عمر نے کہ مین بہی کہتا ہون الحمد للہ والسلام علے رسول اللہ مگر اسطرح نہین بتایا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یعنے ضم کرنا سلام کا چھینک کے بعد ہمکو چھینک کے بعد ہی بتایا ہے کہ ہم کہین الحمد للہ علے کل حال یعنے سب تعریف اللہ تعالے کو ہے ہر حال مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر زیاد بن ربیع کی روایت سے **باب** ماجاء کیف یُشمّت العاطس باب تشمیت کی کیفیت مین **عن** ابی موسی قال کان الیھود یتعاطسون عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم یرجون ان یقول لھم یرحمکم اللہ فیقول یھدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہا انہون نے کہ تہے یہود چھینکتے رہتی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے محفل مین امید رکہتی تہے اسکی کہ آپ انکے لئے یرحمکم اللہ کہین مگر آپ یہی فرماتے تہے کہ اللہ تمکو ہدایت کرے اور تمہارا حال درست کردے **ف** اسبابمین علی اور ابی ایوب اور سالم بن عبید اور عبد اللہ بن جعفر اور ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** سالم بن عبید انہ کان مع القوم فی سفر فعطس رجل من القوم فقال السلام علیکم فقال علیک وعلی امک فکان الرجل وجد فی نفسہ فقال اما انی لم اقل الا ما قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم عطس رجل عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال السلام علیکم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم علیک وعلی امک اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ رب العالمین ولیقل لہ من یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل یغفر اللہ لی ولکم **ترجمہ** روایت ہے سالم بن عبید سے کہ وہ تہے ایک قوم کے سات سفر مین سو چھینک آئی ایک شخص کو قوم مین سی پس کہا اُسنے السلام علیکم تو کہا سالم نے سلام ہے تجہپر اور تیری ماں پر سو وہ شخص غصہ ہوگیا اپنے دلمین تب کہا سالم نے آگاہ ہو کہ مین نے نہین کہا کچہہ مگر وہی جو کہا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر بیان کی یہ روایت سالم نی کہ چھینکا ایک مرد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے السلام علیکم سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی سلام ہے تجہپر اور تیری ماں پر پہر فرمایا جب چھینکے ایک تم مین کا تو چاہئے کہ الحمد للہ رب العالمین کہے اور اُسکا جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ اور وہ کہے یغفر اللہ لی ولکم یعنے بخشدے اللہ تعالی مجھکو اور تجھکو **ف** اسحدیث کی روایت مین اختلاف کیا ہے منصور سے اور داخل کیا ہے بعض راویون نے ہلال بن یساف اور سالم کے درمیان ایک راوی کو **ترجم** قولہ کہا سالم نے سلام ہے تجہپر اور تیری ماں پر یہ کہنا سالم کا اور فرمانا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اس نظر سے تہا کہ مسنون یہ امر ہے کہ بعد چھینک کے آدمی الحمد للہ کہی اور اُسنی الحمد للہ کے عوض مین السلام علیکم کہا پس حضرت نی جواب دیا کہ تجہپر اور تیری ماں پر یعنے سلام ہی ہمین اشارہ ہوا اسکی طرف کہ ماں نے تجھے آداب شرعی تعلیم نہ کئے کہ تو چھینک کے جواب مین سلام کہتا ہے ہذا خلاصۃ ما فی اللمعات **عن** ابی ایوب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا عطس احدکم فلیقل الحمد للہ علی کل حال و لیقل الذی یرد علیہ یرحمک اللہ ولیقل ھو یھدیکم اللہ ویصلح بالکم **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب چھینکے کوئی تم مین کا تو کہے الحمد للہ علے کل حال یعنے سب تعریف ہے اللہ تعالے کو ہر حال مین اور چاہئے کہ وہ کہے جو جواب دیتا ہے اُسکو یرحمک اللہ یعنے رحم کرے اللہ تعالے تجہپر اور چاہئے کہ وہ چھینکنے والا پہر جواب دے اور کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم یعنے ثابت رکہی تمکو اللہ تعالے ہدایت پر اور درست کرے حال تمہارا **ف** روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نی انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے ابن ابی لیلی سے اسی اسناد سی مانند اسکے اور ایسی ہی روایت کی شعبہ نے یہ حدیث ابن ابی لیلی سے انہون نے کہا روایت ہے ابی ایوب سے انہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابن ابی لیلے اضطراب کرتے تہے اس حدیث مین یعنی کبہی کہتے تہے روایت ہے ابی ایوب سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور کبہی کہتے تہے روایت ہے حضرت علی سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہم سے محمد بن بشار اور محمد بن یحیی نے دونون نے یحیی بن سعید سی انہون نے ابن ابی لیلی سے انہون نے اپنے بہائی عیسے سے انہون نے عبد الرحمن بیٹے سی ابی لیلے کے انہون نے علے سی انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **باب** ما جاء فی ایجاب التشمیت بحمد العاطس باب واجب ہونین تشمیت کے بعد حمد عاطس کے **عن** انس بن مالک ان رجلین عطسا عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فشمت احدھما و لم یشمت الاخر فقال الذی لم یشمتہ یا رسول اللہ شمت ھذا ولم تشمتنی فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ حمد اللہ وانک لم تحمدہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ دو شخصون کو چھینک آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پس جواب دیا آپنے ایک کو اور جواب ندیا دوسرے کو پہر جسکو جواب ندیا تہا آپنے اُسنی کہا یا رسول اللہ آپنے جواب دیا اسکو اور مجھے جواب ندیا تو فرمایا آپنے اُسنے حمد کی اللہ تعالی کی یعنے الحمد للہ کہا اور تو نے حمد نہ کی اللہ تعالی کی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **باب** ما جاء کم یشمت العاطس باب تعداد تشمیت مین **عن** سلمۃ قال عطس رجل عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانا شاھد فقال رسول اللہ صلی اللہ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ الثَّانِيَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا رَجُلٌ مَزْكُوْمٌ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ سے کہ چھینکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک مرد نے اور میں حاضر تہا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یرحمک اللہ پھر چھینکا وہ دوبارہ تو فرمایا حضرت نے اس مرد کو زکام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے یحییٰ بن سعید سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ایاس سے اُنہوں نے اپنے باپ سلمہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی مگر اسمیں یہ مروی ہے کہ تیسرے بار حضرت نے فرمایا یہ شخص مزکوم ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے ابن مبارک کی حدیث سے یعنی جسکا متن اوپر مذکور ہوا اور روایت کی شعبہ نے عکرمہ بن عمار سے یہی حدیث مانند روایت یحیٰ بن سعید کے روایت کی ہم سے یہ حدیث احمد بن حکم نے اُنہوں نے محمد بن جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے عکرمہ بن عمار سے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ اِسْحٰقَ بْنِ اَبِیْ طَلْحَةَ عَنْ اُمِّهٖ عَنْ اَبِيْهَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَمِّتِ الْعَاطِسَ ثَلٰثًا فَاِذَا زَادَ فَاِنْ شِئْتَ فَشَمِّتْهُ وَاِنْ شِئْتَ فَلَا **ترجمہ** روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بسند مذکور کہ فرمایا آپنے جواب دو چھینکنے والے کا تین بار پھر اگر اس سے زیادہ چھینکے تو تجھے اختیار ہے چاہے جواب دے چاہے نہ دے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی مجہول ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ خَفْضِ الصَّوْتِ وَتَخْمِيْرِ الْوَجْهِ عِنْدَ الْعُطَاسِ باب چھینکنے کے وقت آواز پست کرنے اور مونہہ چھپا لینے کے بیان میں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهٗ بِيَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب چھینک آتی تو اپنا مونہہ ڈھانپ لیتے اپنے ہاتھ سے یا اپنے کپڑے سے اور پست فرماتے اپنی آواز کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَا جَآءَ اَنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ باب چھینک کے مدح اور جمائی کے ذم میں **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعُطَاسُ مِنَ اللّٰهِ وَالتَّثَاؤُبُ مِنَ الشَّيْطَانِ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَضَعْ يَدَهٗ عَلٰى فِيْهِ وَاِذَا قَالَ اٰهْ اٰهْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ وَاِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا قَالَ الرَّجُلُ اٰهْ اٰهْ اِذَا تَثَاوَبَ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَضْحَكُ مِنْ جَوْفِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چھینک اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے پھر جب جمائی لے ایک تم میں کا تو چاہیے کہ رکھے اپنا ہاتھ اپنے مونہہ پر اور جب کہتا ہے جمائی لینے والا آہ آہ تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے اور بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جبکہ کوئی شخص آہ آہ کہتا ہے جمائی لیتے وقت تو شیطان ہنستا ہے اسکے اندر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** بعض نسخوں میں جو مطبوعہ دہلی ہیں اُنمیں یہ روایت یہیں تک مروی ہے کہ جب کہتا ہے جمائی لینے والا تو شیطان ہنستا ہے اُسکے اندر سے اور بعض نسخوں میں اُسکے بعد یہی عبارت جو تحریر ہوئی موجود ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْعُطَاسَ وَيَكْرَهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰى كُلِّ مَنْ سَمِعَهٗ اَنْ يَّقُوْلَ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَرُدَّهٗ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا يَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ فَاِنَّمَا ذٰلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَضْحَكُ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ دوست رکھتا ہے چھینک کو اور مکروہ رکھتا ہے جمائی کو پھر جب چھینکے کوئی تم میں کا اور کہے الحمد للہ تو لازم ہے کہ جو سنے اسکو کہے یرحمک اللہ یعنے رحمت کرے اللہ تعالیٰ تجھپر اور رہی جمائی سو جب جمائی آوے تم میں سے کسیکو تو چاہیے کہ اُسکو روکے جہانتک ہوسکے اور ہاہ ہاہ نہ کہے اسلئے کہ یہ شیطان کیطرف سے ہے شیطان اس سے ہنستا ہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور یہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے یعنے جو اسکے اوپر مذکور ہوئی اور ابن ابی ذئب خوب یاد رکھنے والی ہیں سعید مقبری کی روایتکو اور ثابت زیادہ ہیں ابن عجلان سے اور سنا میں نے ابی بکر عطار بصری سے روایت کرتے تھے علی بن مدینی سے وہ یحییٰ بن سعید سے کہا یحییٰ نے کہا محمد بن عجلان نے کہ حدیثیں سعید مقبری کی روایت کیں سعید نے بعضے ابی ہریرہ سے یعنے بلا واسطہ اور بعضی بواسطہ ایک مرد کے ابی ہریرہ سے اور مجھپر مختلط ہوگئیں وہ روایتیں یعنے یہہ یاد نرہا کہ بلا واسطہ کون تھیں اور بواسطہ کون تھیں سو میں نے سبکو یوں روایت کیا عن سعید عن ابی ہریرہ **بَابُ** مَا جَآءَ اَنَّ الْعُطَاسَ فِی الصَّلٰوةِ مِنَ الشَّيْطَانِ باب اس بیان میں کہ نماز میں چھینک آنا شیطان کیطرف سے ہے **عَنْ** عَدِیٍّ وَهُوَ بْنُ ثَابِتٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ رَفَعَهٗ قَالَ الْعُطَاسُ وَالنُّعَاسُ وَالتَّثَاؤُبُ فِی الصَّلٰوةِ وَالْحَيْضُ وَالْقَیْءُ وَالرُّعَافُ مِنَ الشَّيْطَانِ **ترجمہ** بسند مذکور مرفوعاً مروی ہے کہ آپنے فرمایا کہ چھینک اور اونگھ اور جمائی نماز میں اور حیض اور قی اور نکسیر پھوٹنا شیطان کیطرف سے ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے کہ وہ ابی الیقظان سے روایت کرتے ہیں اور پوچھا میں نے محمد بن اسمٰعیل سے اس سند میں عن عدی بن ثابت عن ابیہ عن جدہ اور کہا میں نے نام عدی کے دادا کا کیا ہے تو فرمایا اُنہوں نے کہ میں نہیں جانتا اور مذکور ہے یحییٰ بن معین سے کہ نام اُنکا دینار ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ اَنْ يُّقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ثُمَّ يُجْلَسُ فِيْهِ باب کسیکو اُٹھا کر اسکی جگہ بیٹھنے کی کراہت میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ

رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یُقِیْمُ اَحَدُکُمْ اَخَاہُ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ یَجْلِسُ فِیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ اٹھاوے کوئی شخص اپنے بھائی کو اسکی جا سے اور پھر بیٹھ جاوے اسکی جگہ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے حسن بن علی خلال نے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا نکرے کوئی شخص تم مین کہ اٹھا دیوے اپنے بھائی کو اسکی جگہ سے اور پھر اُس جگہ مین آپ بیٹھ جاوے کہا راوی نے کہ تھے لوگ جگہ خالی کر دیتے تھے ابن عمر کے لئے تو وہ اُس جگہ مین نہ بیٹھتے تھے یعنے بسبب اسی نہی مذکور کے **باب** مَا جَآءَ اِذَا قَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ باب استحقاق مین مجلس کے جب اُسکی طرف لوٹ کر آوے **عَنْ** وَھْبِ بْنِ حُذَیْفَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَلرَّجُلُ اَحَقُّ بِمَجْلِسِہٖ وَاِنْ خَرَجَ لِحَاجَتِہٖ ثُمَّ عَادَ فَھُوَ اَحَقُّ بِمَجْلِسِہٖ **ترجمہ** روایت ہے وہب بن حذیفہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی مستحق ہے اپنی جگہ کا اور اگر گیا وہ کسی حاجت کو پھر آیا لوٹ کر تو وہ مستحق ہے اپنی جگہ کا جہان بیٹھا ہوا تھا **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے اور اسباب مین ابی بکرہ اور ابی سعید اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے

باب مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْجُلُوْسِ بَیْنَ الرَّجُلَیْنِ بِغَیْرِ اِذْنِھِمَا باب دو شخصون کے بیچ مین بغیر اجازت بیٹھنے کی کراہت مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِھِمَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا درست نہین کسی شخص کو کہ تفریق کرے دو شخصون مین یعنے بیچ مین بیٹھ جاوے مگر انکی اجازت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عامر احول نے عمرو بن شعیب سے بھی

باب مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْقُعُوْدِ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ باب وسط حلقہ مین بیٹھنے کی کراہت مین **عَنْ** اَبِیْ مِجْلَزٍ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ فَقَالَ حُذَیْفَۃُ مَلْعُوْنٌ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ اَوْ لَعَنَ اللّٰہُ عَلٰی لِسَانِ مُحَمَّدٍ مَنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابی مجلز سے کہ ایک مرد بیٹھا حلقہ کے بیچ مین تو کہا حذیفہ نے ملعون ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمانے کے موجب یا یہ کہا کہ لعنت کی اللہ تعالے نے بزبان محمد صلی اللہ علیہ وسلم اُس شخص کو جو بیچ میں بیٹھے حلقہ کے یعنے جیسے دائرہ کے بیچ مین مرکز ہوتا ہے کہ یہ موجب نفرت اور تضحیک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو مجلز کا نام لاحق بن حمید ہے

باب مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ قِیَامِ الرَّجُلِ لِلرَّجُلِ باب قیام تعظیمی کی کراہت مین **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ شَخْصٌ اَحَبَّ اِلَیْھِمْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانُوْا اِذَا رَاَوْہُ لَمْ یَقُوْمُوْا لِمَا یَعْلَمُوْنَ مِنْ کَرَاھِیَتِہٖ لِذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ کوئی شخص پیارا نہ تھا اصحاب کے طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھکر اور پھر بھی وہ باوجود اُس محبت کے کبھی کھڑے نہ ہوتے تھے جب آپکو دیکھتے تھے اسلئے کہ جانتے تھے کہ حضرت اسکو برا جانتے ہین یعنے کھڑے ہونیکو تعظیم کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے اور اور بھی احادیث سے تعظیم کیلئے کھڑے ہونا مکروہ ہے اور جو لوگ ایسے ملاؤن کی رسم و رواج کو عادت جواز ٹھیراتے ہین وہ سخت احمق ہین اسلئے کہ احادیث صحیحہ کے مقابل مین قیاس مجتہدین بھی قابل قبول نہین ہے رواج و معمول کی کیا اصل ہے **شعر** گفتن بخورشید کہ من چشمہ نورم + دانند بزرگان کہ سزاوار سُہا نیست **عَنْ** اَبِیْ مِجْلَزٍ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ فَقَامَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الزُّبَیْرِ وَابْنُ صَفْوَانَ حِیْنَ رَاَوْہُ فَقَالَ اجْلِسَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّتَمَثَّلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّاْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی مجلز سے کہا انہوں نے کہ نکلے حضرت معاویہ سو کھڑے ہوگئے عبداللہ بن زبیر اور ابن صفوان انکو دیکھکر سو فرمایا حضرت معاویہ نے کہ بیٹھ جاؤ تم دونون سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ جسکو خوش لگے اور پسند آوے یہ کہ کھڑے رہین لوگ اسکی سامنے تصویر کیطرح تو وہ اپنی جگہ ڈھونڈھ لے دوزخ مین **ف** اسباب مین ابی امامہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہم سے ہناد نے انہوں نے ابی اسامہ سے انہوں نے حبیب سے انہوں نے ابی مجلز سے انہوں نے معاویہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **مترجم** سبحان اللہ تقوی اور پرہیزگاری کے یہی معنی ہین کہ باوجودیکہ حضرت معاویہ امیر شام تھے مگر ذرا سی تعظیم اپنے خلاف سنت گوارا نہ کی اور خود ایسے جلیل القدر لوگون سے جب خلاف شرع ایک امر صادر ہوا انکو روک دیا اور باز رکھا افسوس ہے ہماری اخوان زمان اور مشایخ دوران پر کہ اگر انکی تعظیم کو کوئی کھڑا نہ ہو تو لڑنے کو تیار ہوتے ہین اور قصداً اگر اس فعل کو خلاف سنت جانکر ترک کرے تو انکے نزدیک مورد تکفیر ہو اور قابل تعزیر +

باب مَا جَآءَ فِیْ تَقْلِیْمِ الْاَظْفَارِ باب ناخون تراشنے کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَۃِ اَلْاِسْتِحْدَادُ وَالْخِتَانُ وَقَصُّ الشَّارِبِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَتَقْلِیْمُ الْاَظْفَارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچ چیزین فطرت مین ہین زیر ناف کے بال لینا اور ختنہ کرنا اور مونچھین کترنا اور بغل کے بال اکھیڑنا اور ناخون تراشنا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

قَالَ عَشْرٌ مِنَ الْفِطْرَةِ قَصُّ الشَّارِبِ وَإِعْفَاءُ اللِّحْيَةِ وَالسِّوَاكُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ وَقَصُّ الْاَظْفَارِ وَغَسْلُ الْبَرَاجِمِ وَنَتْفُ الْاِبْطِ وَحَلْقُ الْعَانَةِ وَانْتِقَاصُ الْمَاءِ قَالَ زَكَرِيَّا قَالَ مُصْعَبٌ وَنَسِيْتُ الْعَاشِرَةَ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ الْمَضْمَضَةَ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس خصلتیں فطرت سے ہیں پہلے کترنا مونچھوں کا دوسرے بڑھانا داڑھی کا اور تیسرے مسواک کرنا چوتھے ناک میں پانی ڈالنا پانچویں ناخن کترنا چھٹے دھونا انگلیوں کے جوڑوں کا ساتویں بغل کے بال اکھاڑنا آٹھویں زیر ناف کے بال مونڈنا نویں پانی سے استنجا کرنا زکریا نے کہا کہ مصعب نے کہا بھول گیا میں دسویں چیز مگر یہ کہ وہ کلی ہے **ف** اس باب میں عمار بن یاسر اور ابن عمر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے کہا ابو عبید نے انتقاص الماء سے مراد ہے استنجا کرنا پانی سے **باب** مَا جَاءَ فِيْ تَوْقِيْتِ تَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَاَخْذِ الشَّارِبِ باب ناخنوں اور مونچھوں کے تراشنے کے وقت میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ وَقَّتَ لَهُمْ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً تَقْلِيْمَ الْاَظْفَارِ وَاَخْذَ الشَّارِبِ وَحَلْقَ الْعَانَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وقت مقرر کر دیا لوگوں کے لئے چالیس رات ناخون کاٹنے اور مونچھیں لینے اور زیر ناف کے بال مونڈنے کو یعنی اس مدت سے متجاوز نہوں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ وَقَّتَ لَنَا فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ وَنَتْفِ الْاِبْطِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ وقت مقرر کیا گیا ہمارے لئے مونچھیں کترنے اور ناخون تراشنے اور زیر ناف کے بال لینے اور بغل کے بال اکھاڑنے کو کہ نہ چھوڑیں ہم ان کاموں کو چالیس دن سے زیادہ یعنی اس کے اندر اگر کر لیں تو نہایت خوب ہے مگر اس سے متجاوز نہوں کہ اشد کراہت ہے **ف** یہ حدیث حدیث اول سے زیادہ صحیح ہے اور صدقہ بن موسیٰ جو حدیث اول کے راوی ہیں محدثین کے نزدیک حافظ نہیں **باب** مَا جَاءَ فِيْ قَصِّ الشَّارِبِ باب مونچھیں کترنے کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُصُّ اَوْ يَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ قَالَ وَكَانَ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اِبْرَاهِيْمُ يَفْعَلُهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کترتے تھے اور لیتے تھے اپنے لب مبارک یعنی مونچھیں اور فرماتے تھے کہ خلیل الرحمن ابراہیم علیہ السلام بھی ایسا ہی کرتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَّمْ يَاْخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے نہ لئے لب یعنی مونچھیں نہ تراشیں وہ ہم میں سے نہیں یعنی ہماری سنت کے مخالف ہے **ف** اس باب میں مغیرہ بن شعبہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے یوسف بن صہیب سے اسی اسناد سے مانند اس کے **باب** مَا جَاءَ فِي الْاَخْذِ مِنَ اللِّحْيَةِ باب داڑھی کے اطراف سے کچھ بال لینے کی بیان میں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَاْخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ تراشا کرتے تھے اپنی ریش مبارک کے عرض و طول کی طرف سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تھے عمر بن ہارون مقارب الحدیث ہیں میں انکی کوئی حدیث ایسی نہیں جانتا جس کے اصل نہو یا یہ کہا کہ انکے کوئی حدیث نہیں پاتا جس میں وہ منفرد ہوں سوا اس حدیث کے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کچھ بال تراشتے تھے اپنی داڑھی کے عرض سے اور طول سے اور نہیں جانتا میں اسکو مگر عمر بن ہارون کی روایت سے اور دیکھا میں نے انکو بہتر رائے والا یعنی اچھا عقیدہ رکھنے والا عمر بن ہارون کے باب میں اور سنا میں نے قتیبہ سے عمر بن ہارون صاحب حدیث ہیں اور فرماتے تھے کہ ایمان قول ہے اور عمل ہے کہا قتیبہ نے روایت بیان کی ہمسے وکیع بن جراح نے انہوں نے ایک مرد سے انہوں نے ثور بن یزید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے گاڑ کے منجنیق اہل طائف پر کہا قتیبہ نے پوچھا میں نے وکیع سے کون ہے یہ صاحب یعنی جو روایت کرتے ہیں نصب منجنیق کی انہوں نے کہا یہ تمہارے صاحب ہیں عمر بن ہارون **مترجم** روایت منجنیق مؤلف رحمۃ اللہ نے فقط عمر بن ہارون کی توثیق کے لئے بیان کی **باب** مَا جَاءَ فِيْ اِعْفَاءِ اللِّحْيَةِ باب داڑھی بڑھانے کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللِّحٰى **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مبالغہ کرو مونچھوں کے کترنے میں اور بڑھاؤ داڑھیوں کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِاِحْفَاءِ الشَّوَارِبِ وَاِعْفَاءِ اللِّحٰى **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا مونچھوں کے خوب کترنے کا اور داڑھیوں کے بڑھانے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابوبکر بن نافع جو راوی ہیں ابن عمر کے ثقہ ہیں اور عمر بن نافع ثقہ ہیں اور عبداللہ بن نافع ضعیف سمجھے جاتے ہیں **باب** مَا جَاءَ فِيْ وَضْعِ اِحْدَى الرِّجْلَيْنِ عَلَى الْاُخْرٰى مُسْتَلْقِيًا باب پیر پر پیر رکھ کر لیٹنے کے بیان میں **عَنْ** عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ اَنَّهٗ رَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى **ترجمہ** روایت ہے عباد بن تمیم سے وہ اپنے چچا سے کہ دیکھا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چت لیٹے ہوئے مسجد میں ایک پیر دوسرے پیر پر رکھے ہوئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عباد بن تمیم کے چچا کا نام عبداللہ ہے وہ بیٹے ہیں زید کے وہ مازنی ہیں

مترجم یعنے نادان ہے اور پیر رکھکر لیٹنے کو منحوس جانتے ہین واقع مین یہ سنت ہے البتہ ایک پیر کے گھٹنے پر دوسرا پیر رکھنا ایسی وقت مین کہ آدمی تہمت باندہی ہو اور ستر کھلنے کا خیال ہو البتہ باعتبار کشف ستر کے مکروہ ہوسکتا ہے باقی اگر کشف ستر کا اندیشہ نہو تو فعل مسنون ہے منحوس جانی وہ خود منحوس ہے **بَابُ** فِي كَرَاهِيَةِ فِي ذَلِكَ باب اسکی کراہت مین **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنْ اِشْتِمَالِ الصَّمَّآءِ وَالْاِحْتِبَاءِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَاَنْ يَرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا اس سے کہ بدن پر لپیٹے کپڑا اسطرح کہ ہاتھ بھی اُسکے اندر آجاوین اور گوٹ مارکر بیٹھے ایک ہی کپڑے مین کہ یقین ہی اسمین ستر کھلنے کا اور یہ کہ رکھے آدمی ایک پیر دوسرے پیر پر اور وہ چیت لیٹا ہو زمین پر اپنی پیٹھ کے بل کہ اسمین بھی ستر کھلنے کا احتمال ہے **ف** اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگون نے سلیمان تیمی سے اور نہین جانتے ہم خداش کو جو اس حدیث کی سند مین مذکور ہین کہ وہ کون ہین یا اور روایت کین اُنسے سلیمان تیمی نے کئی حدیثین روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے لیث سے انہون نے ابی الزبیر سے اُنہون نے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ایک کپڑے کو اسطرح لپیٹنے سے کہ ہاتھ بھی اندر ہوجاوین اور ایک ہی کپڑے سے گوٹ مارکر بیٹھنے سے اور اس سے کہ رکھے آدمی ایک پیر پر دوسرے پیر کو اپنے اور وہ لیٹا ہوا اپنے پیٹھ پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ الْاِضْطِجَاعِ عَلَى الْبَطْنِ باب اوندھا لیٹنے کی کراہت مین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ رَاٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰى بَطْنِهٖ فَقَالَ اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا يُحِبُّهَا اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکمرد کو لیٹا ہوا پیٹ کے بل تو فرمایا یہ ایسا لیٹنا ہے کہ دوست نہین رکھتا اسکو اللہ تعالی **ف** اس باب مین طہفہ اور ابن عمر سے بھی روایت ہے اور روایت کی یحیی بن ابی کثیر نے یہ حدیث ابی سلمہ سے اُنہون نے یعیش بن طہفہ سے اُنہون نے اپنی باپ سے اور اُنکو طخفہ بجای معجمہ سے کہتی ہین اور صحیح طہفہ بہائی ہوز ہے اور بعضون نے طغفہ یعنی معجمہ کہا ہے اور بعض حفاظ حدیث نے طخفہ بجای معجمہ کو صحیح کہا ہے **بَابُ** مَاجَآءَ فِي حِفْظِ الْعَوْرَةِ باب ستر عورت کے بیان مین **عَنْ** بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَوْرَاتُنَا مَا نَاْتِيْ مِنْهَا وَمَا نَذَرُ قَالَ احْفَظْ عَوْرَتَكَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِكَ اَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِيْنُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ يَكُوْنُ مَعَ الرَّجُلِ قَالَ اِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ لَا يَرَاهَا اَحَدٌ فَافْعَلْ قُلْتُ فَالرَّجُلُ يَكُوْنُ خَالِيًا قَالَ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ يُسْتَحْيٰى مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے اُنہون نے روایت کی اپنی باپ سے اُنہون نے بہز کے دادا سے کہا بہز کے دادا نے عرض کی مینے یا رسول اللہ عورات ہماری کون ہے چھپاوین ہم اور کن کو چھوڑ دین یعنی اُن سے نہ چھپاوین فرمایا آپنے ڈھانپ اور چھپا تو اپنے عورت کو مگر اپنی بی بی سی یا اپنی باندی سے کہ مالک ہو تیری ہاتھ اُسکی پھر عرض کی اُنہون نے کہ کبھی آدمی ہوتا ہی ایک آدمی کے ساتھ یعنے دو ہی شخص ہوتے ہین زیادہ نہین تو فرمایا کہ جہان تک ہوسکی تجھ سے کہ نہ دیکھے عورت تیری کوئی پس کر تو کہا مینے پھر بعضی جگہ ہوتا ہے آدمی خالی یعنے وہان ستر کے کیا ضرور ہے تو فرمایا آپنے بیشک اللہ تعالی زیادہ مستحق ہے اسکا کہ اُس سے شرم کیجاوے یعنے وہان بخوف خدا ستر ضرور ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور بہز کے دادا کا نام معاویہ بن حیدہ قشیری ہے اور روایت کی جریری نے حکیم بن معاویہ سے اور وہ والد ہین بہز کے **بَابُ** مَاجَآءَ فِي الْاِتِّكَاءِ باب تکیہ لگا کر بیٹھنے کے بیان مین **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئًا عَلٰى وِسَادَةٍ عَلٰى يَسَارِهٖ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا اُنہون نے کہ دیکھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تکیہ لگائی ہوے وسادہ پر اپنی بائین طرف **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث اسرائیل سے اُنہون نے سماک سے اُنہون نے جابر سے کہا اُنہون نے دیکھا مینے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیئے ہوے تکیے پر اور نہین ذکر کیا اُنہون نے بائین طرف کا روایت کی ہم سے یوسف بن عیسی نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے اسرائیل سے اُنہون نے سماک بن حرب سے اُنہون نے جابر سے کہا جابر نے کہ دیکھا مینے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ٹیکا دیے ہوے تکیے پر یہ حدیث صحیح ہے **بَابُ** **عَنْ** اَبِيْ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُؤَمُّ الرَّجُلُ فِيْ سُلْطَانِهٖ وَلَا يُجْلَسُ عَلٰى تَكْرِمَتِهٖ فِيْ بَيْتِهٖ اِلَّا بِاِذْنِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مقتدی نہ بنایا جاوے آدمی اپنی حکومت کی جگہ مین یعنے گھر یا محلہ مین اور نہ بٹھلایا جاوے اُسکی مسند پر اُسکی گھر مین مگر اُسکے حکم سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **بَابُ** مَاجَآءَ اَنَّ الرَّجُلَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِهٖ باب اس بیان مین کہ مالک صدر سواری کا مستحق ہے **عَنْ** بُرَيْدَةَ يَقُوْلُ بَيْنَمَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْشِيْ اِذْ جَآءَهٗ رَجُلٌ وَمَعَهٗ حِمَارٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ارْكَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِكَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَهٗ لِيْ قَالَ قَدْ جَعَلْتُهٗ لَكَ قَالَ فَرَكِبَ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہتے تہے کہ ایکبار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلے جاتے تہے راہ مین کہ ناگہان آگیا اُنکے پاس ایک آدمی کہ اُسکی ساتھ ایک گدہا تھا اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ سوار ہو لیجیے آپ اسپر اور وہ پیچھے ہٹ گیا تاکہ حضرت آگی سوار ہون تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہین تو زیادہ مستحق ہے اپنی سواری کے صدر کا یعنے آگے کا مگر یہ کہ بخشدے

اوندھا لیٹنے کی کراہت

ستر عورت کا بیان

تکیہ لگا کر بیٹھنے کا بیان

مالک سواری صدر سواری کا مستحق ہے

مجھے حق اپنا تب اُسنے عرض کیے کہ مینے بخشدیا اُسکو حق اپنا کہا راوی نے پھر سوار ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** مَا جَآءَ فِي اتِّخَاذِ الْاَنْمَاطِ
باب انماط کے بنانے مین **عن** جابرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قُلْتُ وَاَنّٰى تَكُوْنُ لَنَا اَنْمَاطٌ قَالَ اَمَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَنَا اَقُوْلُ لِامْرَاَتِي اَخِّرِيْ عَنِّيْ
اَنْمَاطَكِ فَتَقُوْلُ اَلَمْ يَقُلْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ لَكُمْ اَنْمَاطٌ قَالَ فَاَدَعُهَا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا
تمہارے پاس انماط ہین تو مینے عرض کیے کہ کہان سے آئے ہمارے پاس انماط فرمایا آپنے قریب ہے کہ ہونگے تمہارے پاس انماط کہا جابر نے کہ اب مین اپنی بی بی سے کہتا ہون کہ دور کر مجھسے
انماط اپنی تو وہ کہتی ہے کہ خبر دی تھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے کہ ہونگے تمہارے پاس انماط کہا جابر نے پھر چھوڑ دیتا ہون مین اُسکو **ف** یہ حدیث صحیح ہے حسن ہے
مترجم انماط جمع ہے نمط کے نمط ایک قسم ہے قالین کی کہ اسپر روئین ہوتی ہین اور بعضون نے کہا ہے کہ وہ ایک بساط لطیفہ ہے کہ ہودج پر ڈالتے ہین اور کبھی اُسکا پردہ بناتے
ہین کذا فی المجمع غرض اس حدیث مین بطور پیشین گوئی آپنے ارشاد فرمایا کہ ہماری امت کو وسعت ہوگی اور فرشون اور لباسون مین لوگ تکلف اور زینت کرینگے **باب**
مَا جَآءَ فِي رُكُوْبِ ثَلَاثَةٍ عَلٰى دَابَّةٍ باب ایک جانور پر تین شخص سوار ہونیکے بیان مین **عن** سَلَمَةَ قَالَ لَقَدْ قُدْتُ بِنَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْحَسَنِ وَ
الْحُسَيْنِ عَلٰى بَغْلَتِهِ الشَّهْبَاءِ حَتّٰى اَدْخَلْتُهُ حُجْرَةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا قُدَّامَهُ وَهٰذَا خَلْفَهُ **ترجمہ** روایت ہے سلمہ سے کہا انہون نے کھینچا مین نے خچر کو حضرت
کے جسکا نام شہبا تہا اور اُسپر آپ سوار تہے اور حسن اور حسین یہانتک کہ لیگیا مین خچر کو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آنگن مین یہ حضرت کے آگے سوار تہے اور وہ پیچھے یعنے امام حسن
آگے اور حسین پیچھے **ف** اسباب مین ابن عباس اور عبداللہ بن جعفر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** مَا جَآءَ فِي نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ باب ناگہان نظر
پڑنیکے بیان مین **عن** جَرِيْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ نَظْرَةِ الْفُجَاءَةِ فَاَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبداللہ
سے کہا انہون نے کہ پوچھا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم اُس نگاہ کا کہ یکبارگی پڑ جاتی ہے یعنے کسی عورت اجنبیہ پر سو فرمایا مجھکو کہ پھیر لے تو نگاہ اپنی **ف** یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے اور ابو زرعہ کا نام ہرم ہے **عن** بُرَيْدَةَ رَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لَا تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ لَكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةُ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے انہون نے
مرفوع کیا اُسکو یعنے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے علی پہلے نگاہ کے بعد دوسری نگاہ مت کر اسلئے کہ پہلی نگاہ تیرے لئے ہے یعنے چونکہ اچانک پڑ گئی معاف ہے
اور نہین ہے تیرے لئے دوسری یعنے اُسمین مواخذہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے **باب** مَا جَآءَ فِي احْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ
الرِّجَالِ باب عورتونکو مردون سے چھپنے کے بیان مین **عن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَيْمُوْنَةُ قَالَتْ فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهُ اَقْبَلَ
ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ احْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى لَا يُبْصِرُنَا
وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَفَعَمْيَاوَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهِ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ وہ بیٹھی تہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور
میمونہ بہے سو کہا ام سلمہ نے کہ سامنے آئے عبداللہ ابن ام مکتوم اور داخل ہوئے آپ پر اور یہ قصہ بعد اسکے ہے کہ ہم کو حکم ہو چکا تہا پردہ کا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھپو تم
دونون عبداللہ سے سو مینے عرض کیے یا رسول اللہ وہ تو نابینا ہے کہ ہمکو نہین دیکھتا اور نہ پہچانتا ہے ہمکو سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا تم دونون بھی اندھی ہو اور
کیا تم دونون نہین دیکھتین اُسکو یعنے وہ نہین دیکھتا تو تم تو دیکھتی ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِي النَّهْيِ عَنِ الدُّخُوْلِ عَلَى النِّسَاءِ اِلَّا بِاِذْنِ
اَزْوَاجِهِنَّ باب بغیر اذن شوہرون کے عورتون کے پاس جانیکی نہی مین **عن** ذَكْوَانَ عَنْ مَوْلٰى عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ اَرْسَلَهُ اِلٰى عَلِيٍّ يَسْتَاْذِنُهُ عَلٰى اَسْمَاءَ ابْنَةِ عُمَيْسٍ فَاَذِنَ
لَهُ حَتّٰى اِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ سَاَلَ الْمَوْلٰى عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَانَا اَوْ نَهٰى اَنْ نَدْخُلَ عَلَى النِّسَاءِ بِغَيْرِ اِذْنِ اَزْوَاجِهِنَّ
ترجمہ روایت ہے ذکوان سے وہ روایت کرتے ہین مولیٰ سے عمرو بن عاص کے کہ عمرو بن عاص نے بھیجا اُنکو حضرت علی کیطرف کہ اجازت مانگی عمرو بن عاص کیلئے اسماء بنت عمیس کے پاس جانیکی
سو اجازت دی علی نے اسماء کے پاس جانیکے کہ علی اُنکے شوہر تہے پھر جب فارغ ہوئے عمرو اپنی کام سے یعنے جو کچھ کہنا سُننا تہا کہہ چکے پوچھا مولیٰ نے عمرو بن عاص سے سبب اجازت مانگنے
کا تو فرمایا اُنہون نے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمکو منع کیا ہے یا یہ کہا کہ منع کیا ہے اس سے کہ داخل ہون بیبیون پر بے اجازت اُنکے شوہرون کے **ف** اسباب مین عقبہ بن عامر
اور عبداللہ بن عمرو اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِي تَحْذِيْرِ فِتْنَةِ النِّسَاءِ باب فتنۂ نساء کے بیان مین **عن** اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ وَ
سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا تَرَكْتُ بَعْدِيْ فِتْنَةً اَضَرَّ عَلَى الرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید اور سعید بن

زید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں چھوڑا میں نے بعد اپنے لوگوں میں کوئی فتنہ ضرر پہنچانیوالا مردوں کو عورتوں کے فتنہ سے بڑھکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث کئی ثقہ لوگوں نے سلیمان تیمی سے انہوں نے ابی عثمان سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل کا اس سند میں اور نہیں جانتے ہم کسی راوی کو کہ اس نے کہا ہو روایت ہے اسامہ بن زید سے سوا معتمر کے اور اس باب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ اتِّخَاذِ الْقُصَّةِ باب مُڈھلیکے برائی میں **عن** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِيَةَ خَطَبَ بِالْمَدِيْنَةِ يَقُوْلُ اَيْنَ عُلَمَاءُكُمْ يَا اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى عَنْ هٰذِهِ الْقُصَّةِ وَيَقُوْلُ اِنَّمَا هَلَكَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ حِيْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاءُهُمْ **ترجمہ** روایت ہے حمید بن عبدالرحمن سے انہوں نے کہا سنا میں نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو کہ خطبہ پڑھا انہوں نے مدینہ میں یعنے اپنے ایام امارت میں تو فرمانے لگے کہاں ہیں عالم تمہارے اے مدینہ والو سنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ منع فرماتے تھے ان چوٹیوں سے اور کہتے تھے کہ ہلاک ہوئے بنی اسرائیل جب ڈالیں انکی عورتوں نے چوٹیاں **مترجم** مراد یہ ہے کہ کپڑا یا بال جیسے لگا کر بڑی چوٹی ڈالنا اور جب ہلاک ہوئے اسلئے کہ وہ شعار ہے زانیات کا اور دستور ہے فاسقات کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی وجہ سے حضرت معاویہ سے **باب** مَا جَآءَ فِي الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ وَالْوَاشِمَةِ وَالْمُسْتَوْشِمَةِ باب وصلہ اور واشمہ وغیرہا کے بیان میں **عن** عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ مُبْتَغِيَاتٍ لِلْحُسْنِ مُغَيِّرَاتٍ خَلْقَ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی گودنا گودنے والی عورتوں کو اور جو گودنا گودواوے اور جو داڑھوں کو سوہن کرکے باریک کرتے ہیں ڈھونڈتے ہیں ان کاموں سے حسن اور خوبصورتی بدلنے والیاں ہیں اللہ تعالیٰ کے پیدا کی ہوئی چیز کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَقَالَ نَافِعٌ الْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لعنت کی اللہ تعالیٰ نے اس عورت کو جو بالوں میں جوڑ لگا دے اور اس عورت کو جو اپنے بالوں میں جوڑ لگوا دے تاکہ دراز اور زیادہ معلوم ہوں اور لعنت کی گودنا گودنے والی عورت کو اور گودوانے والی کو اور کہا نافع نے کہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہ اور معقل بن یسار اور اسماء بنت ابی بکر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند روایت مذکور کے مگر نہ ذکر کیا قول نافع کا اسمیں یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** شاید اس زمانہ میں گودنا اسی مقام میں مروج ہوگا اصلی نافع نے یہ تفسیر کی ورنہ گودنا کہیں بھی ہو ممنوع اور غیر مشروع ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ باب ان عورتوں کے بیان میں جو مردوں سے مشابہت کرتے ہیں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُتَشَبِّهَاتِ بِالرِّجَالِ مِنَ النِّسَاءِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ بِالنِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو جو مردوں سے تشبہ کرتے ہیں یعنے لباس اور بات چیت وغیرہ میں اور لعنت کی ان مردوں کو جو عورتوں سے تشبہ کرتے ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُخَنَّثِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالْمُتَرَجِّلَاتِ مِنَ النِّسَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ لعنت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مخنثوں کو مردوں میں سے اور جو تشبہ کرے مردوں سے عورتوں میں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں حضرت عائشہ سے بھی روایت ہے **مترجم** عورت مرد کی مشابہت کرے یعنے لباس اور بولی اور وضع وغیرہ میں جو چیز مردوں کے ساتھ خاص ہے اختیار کرے مثلاً انگرکھا پہنے یا عمامہ باندھے یا کھڑی ٹوپی پہنے سر پر پٹے رکھے یا سر منڈاوے وغیرہ ذالک **باب** مَا جَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ خُرُوْجِ الْمَرْاَةِ مُتَعَطِّرَةً باب عورت کے خوشبو لگا کر نکلنے کے کراہت میں **عن** اَبِيْ مُوْسٰى عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كُلُّ عَيْنٍ زَانِيَةٌ وَالْمَرْاَةُ اِذَا اسْتَعْطَرَتْ فَمَرَّتْ بِالْمَجْلِسِ فَهِيَ كَذَا وَكَذَا يَعْنِيْ زَانِيَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر آنکھ زانیہ ہے اور عورت جب خوشبو لگا دے اور مردوں کے بیٹھنے کی جگہ پر گذرے سو وہ ایسی ویسی ہے یعنے زانیہ ہے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** مراد زنا سے یہ ہے یعنے آنکھ کا بچانا کہ غیر عورت پر نہ پڑے نہایت مشکل ہے اور بہت کم لوگ اس سے پرہیز کرتے ہیں اکثر ایسے ہیں جنکی نظر نامحرم پر براہ شہوت پڑتی ہے اور یہی آنکھ کا زنا ہے **باب** مَا جَآءَ فِي طِيْبِ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ باب مردوں کی خوشبو کے بیان میں **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طِيْبُ الرِّجَالِ مَا ظَهَرَ رِيْحُهٗ وَخَفِيَ لَوْنُهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ مَا ظَهَرَ لَوْنُهٗ وَخَفِيَ رِيْحُهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ خوشبو مردوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو بو اسکی اور چھپا ہو رنگ اسکا اور خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر

رنگ اُسکا اور چھپی ہو بو اُسکی **ف** روایت کی ہے ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے اسمٰعیل سے اُنہوں نے جریری سے اُنہوں نے ابی نضرہ سے اُنہوں نے طفاوی سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ حدیث حسن ہے لیکن طفاوی کو نہیں پہچانتے ہم مگر اسی روایت سے اور نہیں جانتے ہم نام اُنکا اور حدیث اسمٰعیل بن ابراہیم کی اتم ہے اور اطول ہے اور اس باب میں عمران بن حصین سے بھی روایت ہے **عن** عمران بن حصین قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ان خیر طیب الرجال ما ظہر ریحہ وخفی لونہ وخیر طیب النساء ما ظہر لونہ وخفی ریحہ ونہی عن المیثرۃ الارجوان **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر خوشبو مردوں کی وہ ہی کہ ظاہر ہو بو اُسکی اور پوشیدہ ہو رنگ اُسکا اور بہتر خوشبو عورتوں کی وہ ہے کہ ظاہر ہو رنگ اُسکا اور پوشیدہ ہو بو اسکی اور منع فرمایا آپنے زین پوش سرخ بنے ریشمی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** مُراد ان حدیثوں کی یہ ہے کہ مردوں کو ایسی خوشبو لگانا چاہیے کہ حسین بو ہو اور رنگ نہو مثل عطر وغیرہ کے اور عورت کو وہ کہ حسین رنگ ہو اور بو نہو مثل حنا وغیرہ کے

باب ما جاء فی کراھیۃ رد الطیب باب خوشبو پھیر دینے کی کراہت میں **عن** ثمامۃ بن عبد اللہ قال کان انس لا یرد الطیب وقال انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان لا یرد الطیب **ترجمہ** روایت ہے ثمامہ بن عبد اللہ سے کہا اُنہوں نے کہ انس رضی اللہ عنہ کے عادت تھے کہ خوشبو کی چیز نہ پھیرتے تھے اور کہا انس رضی اللہ عنہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی خوشبو نہ پھیرتے تھے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث لا ترد الوسائد والدھن واللبن **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین چیزیں ہیں کہ وہ پھیری نہیں جاتیں ایک تکیہ دوسرے خوشبو تیسرے دودھ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبد اللہ بن مسلم بیٹے ہیں جندب کے اور وہ مدینی رہنے والے ہیں **عن** ابی عثمان النہدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اعطی احدکم الریحان فلا یردہ فانہ خرج من الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی عثمان سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیا جاوے کسیکو تم میں سے خوشبو تو نہ پھیرے اُسکو اسلئے کہ وہ نکلی ہے جنت سے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور نہیں جانتے ہم حنان کے کوئی روایت سوا اسکے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل ہے اور پایا اُنہوں نے زمانہ مبارک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اور نہیں دیکھا آپکو اور نہ سنی آپ سے کوئی حدیث

باب ما جاء فی کراھیۃ مباشرۃ الرجل الرجل والمرأۃ المرأۃ باب مباشرت ممنوعہ کے بیان میں **عن** عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تباشر المرأۃ المرأۃ حتی تصفھا لزوجھا کانہ ینظر الیھا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ ملے عورت سے عورت اور نہ ملاقات کر کے بیان کرے اُسکا اپنی شوہر کے آگے اسطرح کہ گویا کہ وہ اُسکو دیکھ رہا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے عورت کو نہ چاہیے کہ کسی اپنی ملاقاتی عورت کا اپنے شوہر کے سامنے ایسا ذکر کرے کہ گویا وہ اُسکو دیکھتا ہو کہ اسمیں خوف فتنہ کا ہے اور ڈر ہے زنا میں گرفتار ہو جانیکا اور مباشرت مشتق ہے بشرہ سے بشرہ ظاہر بدن اور جلد کو کہتے ہیں مباشرت لغوی معنی اپنا بدن دوسرے کے بدن سے لگانا مگر یہاں ملاقات اور ملنا مُراد ہے **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا ینظر الرجل الی عورۃ الرجل ولا تنظر المرأۃ الی عورۃ المرأۃ ولا یفضی الرجل الی الرجل فی الثوب الواحد ولا تفضی المرأۃ الی المرأۃ فی الثوب الواحد **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ نظر کرے کوئی مرد کسی مرد کی ستر کیطرف اور نہ نظر کرے عورت کسی عورت کے ستر کیطرف اور نہ ملے کوئی مرد کسی مرد سے ایک کپڑے میں یعنے دونوں ایک کپڑا اوڑھ کر اندر سے برہنہ ہوں نہ لیٹیں اور نہ ملے کوئی عورت کسی عورت سے ایک کپڑے میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** یعنے جیسے ستر ڈھانپنا عورت کو مرد سے ضرور ہے اسیطرح عورت سے بھی ضروری ہے اکثر عورتیں آپسمیں بے ستری کو حرام نہیں جانتی اور اسمیں تساہل کرتی ہیں معاذ اللہ من ذلک اللہ اس بلا سے بچاوے

باب ما جاء فی حفظ العورۃ باب ستر عورت کے بیان میں **عن** بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قلت یا نبی اللہ عوراتنا ما نأتی منھا وما نذر قال احفظ عورتک الا من زوجتک وما ملکت یمینک قال قلت یا رسول اللہ اذا کان القوم بعضھم فی بعض قال ان استطعت ان لا یراھا احد فلا ترینھا قال قلت یا نبی اللہ اذا کان احدنا خالیا قال فاللہ احق ان یستحیی منہ الناس **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہا اُنکے دادا نے کہ پوچھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یا رسول اللہ عورات ہمارے کیا چھپاویں ہم اسمیں سے اور کیا چھوڑ دیں یعنے کس سے ستر ڈھانپیں اور کس سے نہ ڈھانپیں فرمایا آپنے کہ چھپا تو عورت اپنی کو مگر اپنی بی بی سے یا جسکے مالک ہوں تیرے ہاتھ یعنے باندی سے کہا راوی نے عرض کی میں نے یا رسول اللہ جسجگہ لوگ ملے جلے ہوں آپسمیں فرمایا آپنے اگر ہو سکے تجھ سے کہ نہ دیکھے عورت تیری کوئی شخص تو نہ دکھلا تو اُسکو کسیکو کہا میں نے یا نبی اللہ جسجگہ

باب خوشبو پھیرنے کی کراہت

باب مباشرت ممنوعہ کا بیان

باب ستر عورت کا بیان

ہووے کوئی ہم میں کا اکیلا یعنے خلوت میں ہو فرمایا آپنے اللہ تعالیٰ زیادہ مستحق ہے بہ نسبت آدمیوں کے کہ حیا کیجاوے اُس سے یعنے مکان تنہا میں بھی برہنہ نہونا چاہیے اور اللہ سے شرم کرنا چاہیے **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** مَا جَآءَ اَنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ باب اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے **عَنْ** جَرْهَدٍ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِجَرْهَدٍ فِي الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْكَشَفَ فَخِذُهُ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ **ترجمہ** روایت ہے جرہد سے کہا کہ گذرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اُنکے پاس سے مسجد میں اور اُنکی ران کھلی ہوئی تھی تو فرمایا آپنے کہ ران بھی ستر میں داخل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے مگر اسکے اسناد میں متصل نہیں دیکھتا **عَنْ** جَرْهَدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِهٖ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ **ترجمہ** روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے اُنکے پاس اور وہ کھولے ہوئے تھے ران اپنی سو فرمایا آپنے کہ ڈھانپ لو تم اپنی ران کہ وہ ستر میں داخل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** جَرْهَدٍ الْاَسْلَمِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ **ترجمہ** روایت ہے جرہد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْفَخِذُ عَوْرَةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ران عورت میں داخل ہے **ف** اس باب میں علی اور محمد بن عبد اللہ بن جحش سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عبد اللہ بن جحش اور اُنکے بیٹے کو صحبت ہے جناب سالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** مَا جَآءَ فِي النَّظَافَةِ باب پاکیزگی کے بیان میں **عَنْ** صَالِحِ ابْنِ اَبِي حَسَّانَ قَالَ سَمِعْتُ سَعِيدَ بْنَ الْمُسَيَّبِ يَقُولُ اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُودَ فَنَظِّفُوا اُرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلَا تَشَبَّهُوا بِالْيَهُودِ قَالَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِمُهَاجِرِ بْنِ مِسْمَارٍ فَقَالَ حَدَّثَنِيهِ عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلَهٗ اِلَّا اَنَّهٗ قَالَ نَظِّفُوا اَفْنِيَتَكُمْ **ترجمہ** روایت ہے صالح کہا انہوں نے کہ سنا میں نے سعید بن مسیب سے کہ فرماتے تھے کہ بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے دوست رکھتا ہے پاکیزگی کو اور نظیف ہے دوست رکھتا ہے نظافت کو کریم ہے دوست رکھتا ہے کرم کو جواد ہے دوست رکھتا ہے جود کو سو تم پاک و صاف رکھو کہا صالح نے کہ گمان کرتا ہوں میں کہ فرمایا سعید بن مسیب نے کہ صاف و پاک رکھو اپنی صحنوں کو اور مشابہت نکرو ساتھ یہود کی یعنے وہ اپنے صحنوں کو اجمع کرتے ہیں تم نکرو کہا صالح نے ذکر کیا میں نے یہ روایت مہاجر بن مسمار سے تو کہا انہوں نے کہ روایت کیا مجھ سے عامر بن سعد نے انہوں نے اپنی باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے مگر یہ کہا کہ صاف کرو تم اپنے صحنوں کو یعنے گمان کرتا ہوں میں نہیں کہا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور خالد بن الیاس ضعیف سمجھے جاتے ہیں اور انکو ابن ایاس بھی کہتے ہیں **مترجم** اللہ تعالیٰ نظیف ہے الخ نظافت کے معنی کمال طہارت اور صفائی ہے اور یہاں مراد ہے پاک ہونا باریتعالیٰ شانہ کا صفات حدوث سے اور سمات زوال و نقص سے اور نظافت کرو یعنے صاف و پاک کرو مکانوں کو کوڑے کرکٹ سے اور بدن کو نجاسات سے اور دلکو کبر و حسد سے اور تمام ارواح ما سوی اللہ سے **باب** مَا جَآءَ فِي الْاِسْتِتَارِ عِنْدَ الْجِمَاعِ باب جماع کے وقت پردہ کرنیکے بیان میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِيَّاكُمْ وَالتَّعَرِّيَ فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَا يُفَارِقُكُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِينَ يُفْضِي الرَّجُلُ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاسْتَحْيُوهُمْ وَاَكْرِمُوهُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بچو تم برہنہ ہونے سے اسلئے کہ تمہارے ساتھ وہ لوگ ہیں کہ نہیں جدا ہوتے ہیں تم سے مگر پاخانے کی وقت اور جب جماع کرتا ہے مرد اپنی عورت سے سو حیا کرو اُن سے اور تعظیم کرو اُنکی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور ابو محیاۃ کا نام یحیی بن یعلی ہے **مترجم** وہ ساتھی ملائکہ ہیں کہ حفاظت عباد کے لئے ہر ایک کے ساتھ ہیں اور تحریر اعمال وغیرہ کے واسطے **باب** مَا جَآءَ فِي دُخُولِ الْحَمَّامِ باب حمام میں جانیکے بیان میں **عَنْ** جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يُدْخِلْ حَلِيلَتَهُ الْحَمَّامَ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَدْخُلِ الْحَمَّامَ بِغَيْرِ اِزَارٍ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا يَجْلِسْ عَلٰى مَائِدَةٍ يُدَارُ عَلَيْهَا بِالْخَمْرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بھیجے اپنی عورت کو حمام میں کہ وہاں بے ستری اور بےحیائی اور شر و فتنہ ہوتا ہے اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ داخل ہو حمام میں بغیر تہبند کے یعنے برہنہ نہائے جیسے کہ جہال اور سفہا کی عادت تھی اور جو ایمان رکھتا ہو اللہ تعالیٰ پر اور پچھلے دن پر تو نہ بیٹھے اُن لوگوں کے دسترخوان پر کہ جسپر دور ہوتا ہو شراب کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر طاوس کی روایت سے کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے کہا محمد بن اسمٰعیل نے لیث بن ابی سلیم صدوق ہیں مگر اکثر وہم کر جاتے ہیں کسی روایت میں اور کہا محمد نے کہ کہا احمد بن حنبل نے کہ لیث کی روایت سے دل خوش نہیں ہوتا **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى الرِّجَالَ وَالنِّسَآءَ عَنِ الْحَمَّامَاتِ ثُمَّ رَخَّصَ لِلرِّجَالِ فِي الْمَيَازِرِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے منع فرمایا مردوں اور عورتوں کو حمام میں جانے سے پھر رخصت دی مردوں کو تہمت

اس بیان میں کہ ران ستر میں داخل ہے

پاکیزگی کا بیان

جماع کے وقت پردہ کرنے کا بیان

حمام میں جانے کا بیان

باندھکر جاوین **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے اور اسناد اسکی کچھہ مضبوط نہین **عن** اَبِی الْمَلِیْحِ الْھُذَلِیِّ اَنَّ نِسَآءً مِنْ اَھْلِ حِمْصَ اَوْ مِنْ اَھْلِ الشَّامِ دَخَلْنَ عَلٰی عَائِشَۃَ فَقَالَتْ اَنْتُنَّ اللَّاتِیْ یَدْخُلْنَ نِسَآءُ کُمُ الْحَمَّامَاتِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ مَا مِنِ امْرَأَۃٍ تَضَعُ ثِیَابَھَا فِیْ غَیْرِ بَیْتِ زَوْجِھَا اِلَّا ھَتَکَتِ السِّتْرَ بَیْنَھَا وَبَیْنَ رَبِّھَا **ترجمہ** روایت ہے ابی الملیح ہذلی سے کہ کچھہ عورتین اہل حمص کی یا اہل شام کی داخل ہوئین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس سو فرمایا آپنے کہ تم وہی ہو کہ داخل ہوتی ہین عورتین تمہارے یہان کی حمامون مین سُنا ہے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی عورت ایسی نہین ہے کہ اُتار اپنے کپڑے اپنے شوہر کے سوا اور گھر مین مگر یہ کہ پہاڑ ڈالا اُسنے وہ پردہ کہ اُسکے اور اُسکے رب کے درمیان تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے

باب مَا جَآءَ اَنَّ الْمَلٰئِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ صُوْرَۃٌ وَّلَا کَلْبٌ باب جس گھر مین تصویر اور کُتا ہو اُسمین ملائکہ کے نہ داخل ہونیکے بیان مین

عن ابْنِ عَبَّاسٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ اَبَا طَلْحَۃَ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَدْخُلُ الْمَلٰئِکَۃُ بَیْتًا فِیْہِ کَلْبٌ وَّلَا صُوْرَۃُ تَمَاثِیْلَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے کہ کہتے تھے سُنا مین نے ابو طلحہ سے کہ کہتے تھے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے نہین داخل ہوتے ہین فرشتے اُس گھر مین کہ جسمین کُتا یا تصویر ہو جاندار چیزون کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِیْ سَعِیْدٍ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّ الْمَلٰئِکَۃَ لَا تَدْخُلُ بَیْتًا فِیْہِ تَمَاثِیْلُ اَوْ صُوْرَۃٌ شَکَّ اِسْحَاقُ لَا یَدْرِیْ اَیَّھُمَا قَالَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا اُنھون نے کہ خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ فرشتے داخل نہین ہوتے اُس گھر مین کہ جسمین تمثال ہو یا تصویر شک کیا اسحق نے کہ انمین سے کیا کہا یعنے تماثیل کہا یا صورۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ فَقَالَ اِنِّیْ کُنْتُ اَتَیْتُکَ الْبَارِحَۃَ فَلَمْ یَمْنَعْنِیْ اَنْ اَکُوْنَ دَخَلْتُ عَلَیْکَ الْبَیْتَ الَّذِیْ کُنْتَ فِیْہِ اِلَّا اَنَّہٗ کَانَ فِیْ بَابِ الْبَیْتِ تِمْثَالُ الرِّجَالِ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ قِرَامُ سِتْرٍ فِیْہِ تَمَاثِیْلُ وَکَانَ فِی الْبَیْتِ کَلْبٌ فَمُرْ بِرَاْسِ التِّمْثَالِ الَّذِیْ بِالْبَابِ فَلْیُقْطَعْ فَیُصَیَّرَ کَھَیْئَۃِ الشَّجَرَۃِ وَمُرْ بِالسِّتْرِ فَلْیُقْطَعْ وَیُجْعَلْ مِنْہُ وِسَادَتَیْنِ مُنْتَبَذَتَیْنِ تُوْطَآنِ وَمُرْ بِالْکَلْبِ فَیُخْرَجْ فَفَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ ذٰلِکَ الْکَلْبُ جَرْوًا لِلْحُسَیْنِ اَوْ لِلْحَسَنِ تَحْتَ نَضَدٍ لَّہٗ فَاَمَرَ بِہٖ فَاُخْرِجَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور کہا اُنھون نے کہ آیا تہا مین آپکے پاس کل کے رات کو سو نروکا مجھے اس سے کہ داخل ہوؤن نزدیک آپکے گھر مین کہ جسمین آپ تھے مگر یہی کہ دروازہ پر گھر کے تصویرین تہین مردونکی اور گھر مین کپڑا تہا پردہ کا کہ اُسمین تصویرین تہین اور تہا گھر مین ایک کُتا سو حکم کر دیجے آپ کہ سر اُس تصویر کا جو دروازہ پر ہے کاٹ ڈالا جاوے کہ حکم اُسکا شجر کا سا ہو جاوے اور پردہ کے لئے حکم کر دیجے کہ اُسکو قطع کر کے دو تکیہ بنائے جاوین کہ پڑے رہین اور روندے جاوین اور حکم کر دیجے کُتے کو کہ نکال دیا جاوے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایسا ہی کیا اور وہ کُتا ایک بچہ تہا کُتے کا امام حسین کا یا امام حسن کا یعنے اُنکے کہیلنے کے لئے تہا اُنکے پلنگ کے نیچے سو حکم کیا آپنے کہ وہ نکالا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو تصویر ذی روح کی ہے کہ سر اُسکا کاٹ ہو کہنا اُسکا جائز ہے اور اسیطرح درختون اور پہولون وغیرہ غیر ذی روح کی تصویرین

باب مَا جَآءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ لُبْسِ الْمُعَصْفَرِ لِلرِّجَالِ باب زعفرانی رنگ کے کراہت مین

عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ مَرَّ رَجُلٌ وَّعَلَیْہِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ السَّلَامَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا اُنھون نے کہ گذرا ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پاس سے اور اُسپر دو کپڑے تھے سُرخ رنگ کے اور سلام کیا اُسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر سو جواب نہ دیا آپنے اُسکے سلام کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مراد حدیث کی اہل علم کے نزدیک یہ ہے کہ مکروہ رکہا آپنے کسم کے رنگ کا کپڑا مرد کو پہننا اور تجویز کیا ہے علمانے کہ جو رنگا جاوے گیرو غیرہ مین تو اُسمین کچھہ مضائقہ نہین جبکہ وہ کسم کا نہو **مترجم** مدر یعنے گیرو وغیرہ مین **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ وَعَنِ الْقَسِّیِّ وَعَنِ الْمِیْثَرَۃِ وَعَنِ الْجِعَۃِ قَالَ اَبُو الْاَحْوَصِ وَھُوَ شَرَابٌ یُتَّخَذُ بِمِصْرَ مِنَ الشَّعِیْرِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مرد کو سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور ریشمی کپڑا پہننے سے اور ریشمی زین پوش سے اور جعہ سے اور ابو الاحوص نے کہا کہ وہ ایک شراب ہے مصر کے جَو سے بناتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِسَبْعٍ وَّنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ اَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَعِیَادَۃِ الْمَرِیْضِ وَتَشْمِیْتِ الْعَاطِسِ وَاِجَابَۃِ الدَّاعِیْ وَنَصْرِ الْمَظْلُوْمِ وَاِبْرَارِ الْمُقْسِمِ وَرَدِّ السَّلَامِ وَنَھَانَا عَنْ سَبْعٍ عَنْ خَاتَمِ الذَّھَبِ اَوْ حَلْقَۃِ الذَّھَبِ وَاٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ وَلُبْسِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ وَالْاِسْتَبْرَقِ وَالْقَسِّیِّ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنھون نے کہ حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سات چیزونکا

اور منع فرمایا ہمکو سات چیزوں سے حکم کیا ہمکو جنازوں کے ساتھ چلنے کا اور مریض کے عیادت کا اور چھینکنے والے کے جواب دینے کا اور بُلانیوالے کی بات قبول کرنیکا اور مظلوم کے مدد کا اور قسم کھانیوالے کی قسم سچا کرنیکا اور سلام کے جواب دینے کا اور منع فرمایا ہمکو سات چیزوں سے سونیکی انگوٹھی پہننے سے یعنی مردونکو اور سونیکے چھلے پہننے سے اور چاندی کے برتنوں سے اور حریر اور دیباج اور استبرق اور قسی کے پہننے سے کہ یہہ سب ریشمی کپڑے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اشعث بن سلیم بیٹے ہین ابی الشعثا کے یعنے ابی الشعثا کا نام سلیم ہے اور سلیم بیٹے ہین اسود کے **بَابُ** مَاجَآءَ فِي لُبْسِ الْبَيَاضِ باب سفید کپڑے پہننے کے بیان مین **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَسُوا الْبَيَاضَ فَإِنَّهَا أَطْهَرُ وَأَطْيَبُ وَكَفِّنُوا فِيهَا مَوْتَاكُمْ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہنو تم سفید کپڑے اسلیے کہ وہ پاکیزہ اور عمدہ ہین اور کفن دو اُسکا اپنے مُردون کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابن عباس اور ابن عمر سے بھی روایت ہے **بَابُ** مَاجَآءَ فِي الرُّخْصَةِ فِي لُبْسِ الْحُمْرَةِ لِلرِّجَالِ باب سرخ کپڑونکی اجازت مین مردون کے لیے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي لَيْلَةٍ إِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَإِذَا هُوَ عِنْدِي أَحْسَنُ مِنَ الْقَمَرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا اُنہون نے کہ دیکھا مین نے نبے صلے اللہ علیہ وسلم کو چاندنی رات مین سو مین نظر کرنے لگا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اور چاند کیطرف اور آپ پر جوڑا تھا سرخ رنگ کا تو اُسوقت میرے نزدیک وہ زیادہ حسین تھے چاند سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر اشعث کی روایت سے اور روایت کی شعبہ نے اور ثوری نے ابی اسحاق سے اُنہون نے براء بن عازب سے کہا اُنہون نے کہ دیکھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک پر سُرخ جوڑا یعنے اُسمین خطوط سرخ تھے نہ یہکہ بالکل سُرخ ہو روایت کی ہمسے یہ محمود بن غیلان نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے ابی اسحاق سے اور روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے ابی اسحٰق سے یہی روایت اور حدیث مین اور بھی ذکر ہے اس سے زیادہ پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے (یہ قول ہے ترمذی کا ۱۲) اور کہا مین نے کہ حدیث ابی اسحاق کے جو مروی ہے براء سے وہ زیادہ صحیح ہے یا حدیث جابر بن سمرہ کے تو تجویز کیا اُنہون نے کہ دونون حدیثین صحیح ہین اور اس باب مین براء اور ابی جحیفہ سے بھی روایت ہے **بَابُ** مَاجَآءَ فِي الثَّوْبِ الْأَخْضَرِ باب سبز کپڑون کے بیان مین **عَنْ** أَبِي رِمْثَةَ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ بُرْدَانِ أَخْضَرَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابی رمثہ سے کہا اُنہون نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور آپ پر دو کپڑے سبز تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبید اللہ بن ایاد کے روایت سے اور ابو رمثہ تیمی کا نام حبیب بن حیان ہے اور بعضون نے کہا کہ رفاعہ بن یثربی ہے **بَابُ** فِي الثَّوْبِ الْأَسْوَدِ باب سیاہ کپڑون کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ خَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ غَدَاةٍ وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن صبحکو اور آپ پر چادر تھی کالے بالونکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **بَابُ** مَاجَآءَ فِي الثَّوْبِ الْأَصْفَرِ باب زرد کپڑون کے بیان مین **عَنْ** قَيْلَةَ بِنْتِ مَخْرَمَةَ أَنَّهَا قَالَتْ قَدِمْنَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَتِ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ حَتَّى جَاءَ رَجُلٌ وَقَدِ ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَعَلَيْهِ تَعْنِي النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ كَانَتَا بِزَعْفَرَانٍ وَقَدْ نَفَضَتَا وَمَعَهُ عُسَيِّبُ نَخْلَةٍ **ترجمہ** روایت ہے قیلہ سے کہا اُنہون نے کہ آئے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیے اُنہون نے اسکے بعد حدیث بہت لنبی یہانتک کہ کہا اُنہون نے کہ آیا آپکے پاس ایک مرد اور بلند ہوچکا تھا آفتاب سو کہا السلام علیک یا رسول اللہ تو فرمایا آپنے وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر دو کپڑے تھے پُرانے بے سیے ہوے رنگے گئے تھے زعفران مین اور جھڑ گیا تھا اُن سے رنگ زعفران کا یعنے بسبب کثرت استعمال کے اور آنحضرت کے پاس ایک شاخ تھے کھجور کے **ف** قیلہ کے حدیث کو ہم نہین جانتے مگر عبد اللہ بن حسان کی روایت سے **مترجم** مراد حدیث یہ ہے کہ رنگ زعفران کا اُن کپڑون سے جھڑ گیا تھا اور کچھہ اثر باقی رہا تھا **بَابُ** مَاجَآءَ فِي كَرَاهِيَةِ التَّزَعْفُرِ وَالْخَلُوقِ لِلرِّجَالِ باب زعفر اور خلوق کے کراہت مین مردون کے لیے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ التَّزَعْفُرِ لِلرِّجَالِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہون نے کہ منع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تزعفر سے مردون کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث اسمٰعیل بن علیہ سے اُنہون نے عبد العزیز بن صہیب سے اُنہون نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا زعفران کے لگانے سے یعنے مردون کو **ف** روایت کی یہ حدیث ہمسے عبد اللہ بن عبد الرحمٰن نے اُنہون نے آدم سے اُنہون نے شعبہ سے کہا شعبہ نے معنے کراہت تزعفر کے مردون کے لیے یہ ہین کہ مردون خوشبو کے لیے بجائی عطر کے زعفران لگائی **عَنْ** يَعْلَى بْنِ

سفید کپڑے پہننے کا بیان

سرخ کپڑوں کی اجازت مردوں کے واسطے

یہ قول ترمذی کا ہے ۱۲

سبز کپڑوں کا بیان

سیاہ کپڑوں کا بیان

زرد کپڑوں کا بیان

زعفر و خلوق کی کراہت

مُرَّۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبْصَرَ رَجُلًا مُتَخَلِّقًا قَالَ اِذْھَبْ فَاغْسِلْہُ ثُمَّ اغْسِلْہُ ثُمَّ لَا تَعُدْ **ترجمہ** روایت ہے یعلے بن مرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ایک شخص کو خلوق لگائی ہوئے تب فرمایا جا تو اور دھو اسکو اور پھر دھو اور پھر دوبارہ نہ لگا اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اختلاف کیا بعضوں نے اسکی اسناد میں جو مروی ہے عطا بن سایب سے کہا علی نے کہا یحیی بن سعید نے جسنے کہ سنا ہی عطا بن سایب سے زمانہ قدیم میں یعنے انکی اول عمر میں سو سماع اسکا صحیح ہے اور سماع شعبہ اور سفیان کا عطا بن سائب سے صحیح ہے مگر دو حدیثیں کہ جو مروی ہیں عطا سے وہ روایت کرتے ہیں زاذان سے کہا شعبہ نے سنا میں نے ان دونوں حدیثوں کو عطا ہی آخر عمر میں اور کہا جاتا ہے کہ عطا بن سائب کا آخر عمر میں حافظہ بگڑ گیا تہا اسباب میں عمار اور ابی موسی اور انس سے بہی روایت ہے **مترجم** خلوق ایک خوشبو ہے کہ مرکب ہے زعفران وغیرہ سے اور غالب ہوتی ہے اسمیں سرخی یا سفیدی اور اکثر احادیث میں اس سے نہی وارد ہوئی ہے کہ وہ خوشبو مخصوص ہے نساء کے واسطے **بَابُ** مَا جَاءَ فِیْ کَرَاھِیَۃِ الْحَرِیْرِ وَالدِّیْبَاجِ باب حریر اور دیباج کے کراہت میں **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ سَمِعْتُ عُمَرَ یَذْکُرُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ لَبِسَ الْحَرِیْرَ فِی الدُّنْیَا لَمْ یَلْبَسْہُ فِی الْاٰخِرَۃِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر رضی اللہ عنہما سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پہنا ریشمی کپڑا دنیا میں وہ نہ پہنیگا اسے آخرت میں یعنے جنت میں **ف** اسباب میں علی اور حذیفہ اور انس اور کئی لوگوں سے روایت ہے کہ جنکا ذکر کیا ہے ہمنے کتاب اللباس میں اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کئی سند وں سے اور اسمار جو بیٹی ابوبکر صدیق کی ہیں انکے مولی کا نام عبداللہ ہے اور کنیت انکی ابو عمر ہے اور روایت کی ہے انسے عطا بن ابی رباح اور عمرو بن دینار نے **بَابٌ عَنِ** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَسَمَ اَقْبِیَۃً وَلَمْ یُعْطِ مَخْرَمَۃَ شَیْئًا فَقَالَ مَخْرَمَۃُ یَا بُنَیَّ انْطَلِقْ بِنَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَانْطَلَقْتُ مَعَہٗ قَالَ ادْخُلْ فَادْعُہٗ لِیْ فَدَعَوْتُہٗ لَہٗ فَخَرَجَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعَلَیْہِ قَبَاءٌ مِّنْھَا فَقَالَ خَبَأْتُ لَکَ ھٰذَا قَالَ فَنَظَرَ اِلَیْہِ فَقَالَ رَضِیَ مَخْرَمَۃُ **ترجمہ** روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہا انہوں نے کہ تقسیم کیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قبائیں اور نہ دیا مخرمہ کو انمیں سے کچھ سو کہا مخرمہ نے کہ ای بیٹے میرے چلو میرے ساتھ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہا مسور نے کہ گیا میں انکے ساتھ تو کہا انہوں نے کہ داخل ہو تو اور بلا لے آنحضرت کو میرے لئے سو بلایا مینے انکو مخرمہ کیلئے اور نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے اوپر ایک قبا تہی انہیں قباؤں میں کی سو فرمایا آپنے مخرمہ سے کہ یہ بچا رکہی تہی مینے تمہارے لئے کہا راوی نے پہر دیکہا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مخرمہ کیطرف اور فرمایا راضی ہوگئے مخرمہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی ملیکہ کا نام عبداللہ بن عبیداللہ بن ابی ملیکہ ہے **بَابُ** مَا جَاءَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یَّرٰی اَثَرَ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ ✝ باب اظہار آثار نعمت کی بیان میں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ اَنْ یُّرٰی اَثَرُ نِعْمَتِہٖ عَلٰی عَبْدِہٖ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے دوست رکہتا ہی کہ دیکہا جاوے اثر اسکی نعمت کا اسکے بندے پر یعنے کپڑے سفید ہوں اور زینت شرعی سے بدن آراستہ ہو **ف** اسباب میں ابی الاحوص سے بہی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور عمران بن حصین اور ابن مسعود سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **بَابُ** مَا جَاءَ فِی الْخُفِّ الْاَسْوَدِ باب موزہ سیاہ کے بیان میں **عَنْ** بُرَیْدَۃَ اَنَّ النَّجَاشِیَّ اَھْدٰی لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خُفَّیْنِ اَسْوَدَیْنِ سَاذَجَیْنِ فَلَبِسَھُمَا ثُمَّ تَوَضَّاَ وَمَسَحَ عَلَیْھِمَا **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ نجاشی والی حبش نے ہدیے میں بہیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک جوڑہ موزی کا کہ وہ دونو سیاہ تہی اور انمیں کچھ نقش نہ تہے پہر پہنا آپنے انکو اور وضو اور مسح کیا انپر **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو بغیر دلہم کے روایت سے اور روایت کی یہ محمد بن ربیعہ نے دلہم سے کہ نام ہے اُنکا **بَابُ** مَا جَاءَ فِی النَّھْیِ عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ باب سفید بال نکالنے کی نہی میں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَھٰی عَنْ نَتْفِ الشَّیْبِ وَقَالَ اِنَّہٗ نُوْرُ الْمُسْلِمِ **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا سفید بال اکہاڑنے سے اور فرمایا کہ وہ نور ہے مسلمان کا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ عبدالرحمن بن حارث نے اور کئی لوگوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے دادا سے **بَابُ** مَا جَاءَ اَنَّ الْمُسْتَشَارَ مُؤْتَمَنٌ باب صاحب مشورہ کے امانت داری کی بیان میں **عَنْ** اُمِّ سَلَمَۃَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو امانت داری ضرور ہے یعنے اسکو افشای راز نکرنا چاہیے **ف** اسباب میں ابن مسعود اور ابی ہریرہ اور ابن عمر سے بہی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے ام سلمہ کی روایت سے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمُسْتَشَارُ مُؤْتَمَنٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جس سے مشورہ لیا جاوے اسکو امانت داری ضرور ہے **ف** اس حدیث کو روایت کیا کئی لوگوں نے شیبان بن عبدالرحمن نحوی سے اور

شیبانی صاحب کتاب ہین اور صحیح الحدیث ہین اور کنیت انکی ابو معاویہ ہے۔ روایت کی ہمسے عبدالجبار بن علاء عطار نے اُنہون نے سفیان بن عیینہ سی کہا سفیان نے کہا عبدالملک نے جو راوی ہین ابی ہریرہ کے حدیث کہ مین جو حدیث بیان کرتا ہون اُسمین سے کوئی حرف کاٹ نہین رکھتا یعنے پوری پوری بیان کرتا ہون

نحوست کا بیان

باب ماجاء فی الشؤم باب نحوست کے بیان مین **عن** عبد اللّٰہ بن عمر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال الشؤم فی ثلثۃ فی المرأۃ والمسکن والدابۃ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نحوست تین چیز مین ہے عورت اور گہر اور جانور مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور بعض اصحاب زہری نے سند مین اس حدیث کے ذکر نہین کیا حمزہ کا اور یون کہا کہ روایت ہے سالم سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ایسی ہے روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے یہ حدیث اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے سالم اور حمزہ سے کہ دونون بیٹے ہین عبداللہ بن عمر کے اُن دونون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے سعید بن عبدالرحمن نے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے زہری سے اُنہون نے سالم سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اسمین اسکا کہ روایت ہے سعید بن عبدالرحمن سے وہ روایت کرتے ہین حمزہ سی اور روایت سعید کی صحیح تر ہے اسواسطے کہ علی بن مدینی اور حمیدی دونون نے روایت کی سفیان سے اور نہ روایت کی زہری نے ہمسے یہ حدیث مگر سالم سے اُنہون نے ابن عمر سے اور روایت کی مالک بن انس نے یہ حدیث زہری سے اور کہا اُنکے سند مین کہ روایت کی زہری نے سالم سے اور حمزہ سی کہ دونون بیٹے ہین عبداللہ بن عمر کے اُنہون نے روایت کی اپنے باپ سے اور اس باب مین سہل بن سعد اور عائشہ اور انس سے روایت ہے اور مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا کہ اگر نحوست ہوتی کسی چیز مین تو عورت اور جانور اور گہر مین ہوتی یعنے کسی چیز مین نحوست نہین اور روایت کی حکیم بن معاویہ نے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے شوم یعنے نحوست نہین ہے کسی شی مین اور کبھی ہوتی ہے برکت گہر مین اور عورت اور گہوڑے مین روایت کی ہمسے یہ حدیث علی بن حجر نے اُنہون نے اسمعیل بن عیاش سے اُنہون نے سلیمان سے اُنہون نے یحیی بن جابر سی اُنہون نے معاویہ سے اُنہون نے اپنے عم حکیم بن معاویہ سی اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

آداب تناجی کا بیان

باب ماجاء لا یتناجی اثنان دون الثالث باب آداب تناجی مین **عن** عبد اللّٰہ قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا کنتم ثلاثۃ فلا ینتجی اثنان دون صاحبھما وقال سفیان فی حدیثہ لا یتناجا اثنان دون الثالث فان ذلک یحزنہ **ترجمہ** عبداللہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب تم تین شخص ہو تو نہ کانا پہوسی کرین آپس مین دو شخص ایک اپنے رفیق کو چہوڑ کر اور سفیان نے اپنی روایت مین کہا کہ کانا پہوسی نکرین دو شخص تیسرے اپنے رفیق کو چہوڑ کر اسلیے کہ یہ بات اسکو غم مین ڈالتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ اُنہون نے فرمایا کانا پہوسی نکرین دو شخص ایک کو اکیلا چہوڑ کر اسلیے کہ اُس مومن کو ایذا ہوتی ہے یعنے بسبب اکیلے رہجانے کے اور اللہ تعالی کو بری معلوم ہوتی ہے ایذا مومن کی اس باب مین ابن عمر اور ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **مترجم** یہ نہی سرگوشی سی تین ہی شخصون کے ساتھ مخصوص ہے کہ اسمین ایک شخص اکیلا رہکر گہبراتا ہے اور بدظنی مین گرفتار ہوتا ہے اور اگر چار آدمی یا زیادہ ہون تو سرگوشی منع نہین

عہد و اقرار کا بیان

باب ماجاء فی العدۃ باب عہد و اقرار کے بیان مین **عن** ابی جحیفۃ قال رأیت رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ابیض قد شاب وکان الحسن بن علی یشبھہ وامر لنا بثلاثۃ عشر قلوصا فذھبنا نقبضھا فاتانا موتہ فلم یعطونا شیئا فلما قام ابو بکر قال من کانت لہ عند رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم عدۃ فلیجئ فقمت الیہ فاخبرتہ فامر لنا بھا **ترجمہ** روایت ہے ابی جحیفہ سی کہا اُنہون نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ گورے تھے اور بڑہاپا آچلا تہا آپ پر یعنی قریب بعض بالون کے سفید ہو چکے تہے اور حسن بن علی مشابہ تہے آپ کے یعنی صورت مین اور حکم کیا تہا ہمارے لیے تیرہ اونٹنیون کا تو ہم اُن اونٹنیون کے لینے کو گئے سو آگئی ہمکو خبر انکی وفات کی سو نہ دیا ہمکو لوگون نے کچہہ پہر جب قایم ہوے ابو بکر رضی اللہ عنہ یعنے امور خلافت پر تو کہا ابو بکر نے کہ جس سے کچہہ وعدہ ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا تو وہ ہمارے پاس آوے سو اُٹہا مین اور خبر کی مین نے اُنکو حضرت کے وعدے کی سو حکم فرمایا ہمکو اُن اونٹنیون کے دینے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مروان بن معاویہ نے یہ حدیث اپنی اسناد سی ابی جحیفہ سے مانند اسکے اور روایت کی کئی لوگون نے اسمعیل بن ابی خالد سے اُنہون نے ابی جحیفہ سی کہا ابی جحیفہ نے دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ انکے تہے یعنے شکل صورت مین اور اس سے زیادہ کچہہ روایت نکیا یعنے اونٹنیون کا ذکر اس روایت مین نہین روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے یحیی سے اُنہون نے اسماعیل بن ابی خالد سی اُنہون نے ابی جحیفہ سے کہا اُنہون نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور حسن بن علی مشابہ تہے انکے اور ایسا ہی روایت کیا کئی لوگون نے اسمعیل سے مانند اسکے اور اس باب مین جابر سے بہی روایت ہے اور ابی جحیفہ کا نام وہب سوائی ہے

فداک ابی و امی کہنے کا بیان

باب ماجاء فی فداک ابی وامی باب فداک ابی وامی کہنے کے بیان مین **عن** علی قال ما سمعت النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم جمع ابویہ لاحد غیر سعد بن ابی وقاص **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سی کہا اُنہون نے کہ نہین

سنا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ جمع کیا ہو آپ نے اپنے ماں باپ کو بیٹے یہ کہا ہو کہ فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے سوا سعد بن ابی وقاص کے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ قَالَ عَلِيٌّ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبَاهُ وَاُمَّهُ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ لَهٗ يَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاكَ اَبِيْ وَاُمِّيْ وَقَالَ لَهٗ اِرْمِ اَيُّهَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن مسیب سے کہ فرمایا حضرت علی نے کہ نہیں جمع کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسیکے لیے سوا سعد بن ابی وقاص کے کہ فرمایا انکو جنگ احد کے دن مارو تو ایک تیر فدا ہیں تجھ پر ماں باپ میرے اور کہا انسے مارو تیر اے جوان پہلوان **ف** اس باب میں زبیر اور جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور روایت کی کئی لوگوں نے یہ حدیث یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے کہا سعد نے کہ جمع کیا میرے لیے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں باپ کو دن احد کے یعنے فداک ابی وامی فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور دونوں حدیثیں صحیح ہیں **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ يَا بُنَيَّ باب کسیکو شفقۃً بیٹا کہنے کے بیان میں **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ يَا بُنَيَّ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ انکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا بیٹا فرمایا **ف** اس باب میں مغیرہ اور عمر بن ابی سلمہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے اور سندوں سے سوا اس سند کے انس سے اور ابو عثمان شیخ ثقہ ہیں اور نام انکا جعد بن عثمان ہے اور انکو ابن دینار بھی کہتے ہیں اور وہ بصرہ کے رہنے والے ہیں اور روایت کی انسے یونس بن عبید اور شعبہ اور کئی اماموں نے حدیث کی **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ تَعْجِيْلِ اسْمِ الْمَوْلُوْدِ باب تسمیہ مولود جلد کرنے میں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِتَسْمِيَةِ الْمَوْلُوْدِ يَوْمَ سَابِعِهٖ وَوَضْعِ الْاَذٰى عَنْهُ وَالْعَقِّ **ترجمہ** سند مذکور سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا لڑکے کے نام رکھنے کا ساتویں دن پیدائش ولادت سے اور اُسکے بال وغیرہ جدا کرنیکا کہ جو موجب اذیت ہیں اور عقیقہ کرنیکا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابُ** مَا يُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ باب ناموں مستحبہ کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ پیارے نام اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں یعنے اسلئے کہ ان ناموں میں اقرار ہے اللہ تعالیٰ کی بندگی کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **بَابُ** مَا جَاءَ مَا يُكْرَهُ مِنَ الْاَسْمَاءِ باب ناموں مکروہہ کے بیان میں **عَنْ** عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْهَيَنَّ اَنْ يُّسَمّٰى رَافِعٌ وَبَرَكَةُ وَيَسَارٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک میں منع کرتا ہوں کہ نام رکھا جاوے کسیکا رافع اور برکت اور یسار **ف** یہ حدیث غریب ہے ایسے ہی روایت کی ابو احمد نے سفیان سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمر سے اور ابو احمد ثقہ ہیں حافظ ہیں اور مشہور لوگوں کے نزدیک روایت ہے جابر کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہیں سند میں عمر **مترجم** رافع کے معنی بلند کرنیوالا اور برکت معروف ہے اور یسار کے معنے آسانی اور راحت پس ان ناموں میں یہ نقصان ہے کہ کبھی اس نام والا نہو تو زبان پر آتا ہے کہ برکت نہیں یا آسانی نہیں اور غیر مستحسن ہے **عَنْ** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُسَمِّ غُلَامَكَ رَبَاحٌ وَلَا اَفْلَحُ وَلَا يَسَارٌ وَلَا نَجِيْحٌ يُقَالُ اَثَمَّ هُوَ فَيُقَالُ لَا **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت نام رکھ تو اپنے غلام کا رباح یعنے فائدہ دینے والا اور نہ افلح یعنے نجات والا اور نہ یسار اور نہ نجیح اور نجیح افلح کے مرادف ہے اسلئے کہ کہا جاویگا کہ وہ یہاں ہے پھر جواب دیا جاویگا کہ نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَخْنَعُ اِسْمٍ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ تَسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ قَالَ سُفْيَانُ شَاهَانْ شَاهْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے وہ پہونچاتے ہیں اس روایت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپ نے بدترین سب ناموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن اُس شخص کا نام ہے کہ جسنے نام رکھا ملک الاملاک کہا سفیان نے کہ معنے اُسکی شہنشاہ ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اخنع کے معنے قبیح تر **بَابُ** مَا جَاءَ فِيْ تَغْيِيْرِ الْاَسْمَاءِ باب نام بدلنے کے بیان میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيَّرَ اسْمَ عَاصِيَةَ قَالَ اَنْتِ جَمِيْلَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل دیا عاصیہ کا نام اور فرمایا کہ تو جمیلہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مرفوع کیا یحییٰ بن سعید قطان نے اس حدیث کو اور روایت کی عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث عبید اللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے عمر سے مرسلاً اور اس باب میں عبد الرحمن بن عوف سے اور عبد اللہ بن سلام اور عبد اللہ بن مطیع اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور حکم بن سعید اور مسلم اور اسامہ بن اخدری اور شریح بن ہانی سے بھی روایت ہے کہ شریح اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں اور خیثمہ بن عبد الرحمن سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم بدل ڈالا کرتے تھے بُرے نام کو **ف** کہا ابو بکر بن نافع نے جو راوی ہیں اس حدیث کے کہ کبھی کہا عمر بن علی نے اس حدیث کی سند میں کہ روایت ہے ہشام بن عروہ سے

سالم وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلا اور نہین ذکر کیا اُنمین حضرت عائشہ کا **ترجمہ** عاصیہ کے معنے نافرمان گنہگار ہین اس نام کو حضرت نے پسند نہین
کیا مگر تعجب ہے اکثر اہل عرب سے کہ وہ اپنے لئے عاصی کو پسند کرتے ہین **باب** مَا جَآءَ فِی اَسْمَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب اسمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین **عَنْ** جُبَیْرِ
بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِیْ اَسْمَآءً اَنَا مُحَمَّدٌ وَاَنَا اَحْمَدُ وَاَنَا الْمَاحِی الَّذِیْ یَمْحُو اللّٰہُ بِیَ الْکُفْرَ وَاَنَا الْحَاشِرُ الَّذِیْ یُحْشَرُ النَّاسُ عَلٰی قَدَمِیْ
وَاَنَا الْعَاقِبُ الَّذِیْ لَیْسَ بَعْدَہٗ نَبِیٌّ **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میرے بہت نام ہین مین محمد ہون اور مین احمد ہون اور مین مٹانیوالا
ہون کہ مٹاتا ہے اللہ تعالےٰ بسبب میرے کفر کو اور مین حاشر یعنے جمع کرنیوالا ہون کہ لوگ میرے قدمون پر جمع کئے جاوینگے یعنے میرے پیچھے ہونگے پہلے مین میدان حشر مین آؤنگا اور مین
عاقب یعنے پیچھے آنیوالا ہون کہ اُسکے بعد کوئی نبی نہین ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِیْ کَرَاهِیَةِ الْجَمْعِ بَیْنَ اسْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُنْیَتِہٖ باب
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام اور کنیت جمع کرنیکی کراہت مین **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَهٰی اَنْ یَّجْمَعَ اَحَدٌ بَیْنَ اسْمِہٖ وَکُنْیَتِہٖ وَیُسَمِّیْ مُحَمَّدًا
اَبَا الْقَاسِمِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سے کہ جمع کرے کوئی شخص آپکے نام اور کنیت کو اور نام رکھے اپنا محمد ابوالقاسم یعنے اگر محمد نام رکھے تو چاہئے
کہ کنیت کچھہ اور رکھے اور اگر کنیت ابوالقاسم رکھے تو محمد نام نرکھے غرض دونوں کے جمع کرنیسے منع فرمایا **ف** اس باب مین جابر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا تَسَمَّیْتُمْ بِیْ فَلَا تَکْتَنُوْا بِیْ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ نام رکھو تم میرے نام کے ساتھ یعنے محمد تو کنیت
نرکھو میری یعنے ابوالقاسم **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مکروہ رکھا ہے بعض علماء نے جمع کرنا نام مبارک اور کنیت کو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور بعضون نے ایسا کیا بھی ہے
یعنے اُنہون نے کراہت کو تنزیہی جانا یا مخصوص جانا آپکے حیات کی ساتھ اور مروی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے سُنا ایک شخص کو بازار مین کہ پکارتا ہے یا ابا القاسم تو مخاطب ہوے
اسکی طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم تو کہا اُسنے کہ مینے آپکو نہین پکارا تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نرکھو میری کنیت روایت کی ہم سے یہ حدیث حسن بن علی خلال نے اُنہون
نے یزید بن ہارون سے اُنہون نے حمید سے اُنہون نے انس سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث سے معلوم ہوئی کراہیت اسکی کہ کوئی شخص اپنی کنیت ابوالقاسم رکھے **عَنْ**
عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ اِنْ وُّلِدَ لِیْ بَعْدَکَ اُسَمِّیْہِ مُحَمَّدًا وَّاُکَنِّیْہِ بِکُنْیَتِکَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَکَانَتْ رُخْصَةً لِّیْ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب
سے کہ عرض کی اُنہون نے یا رسول اللہ بھلا فرمائیے تو اگر ہووے میرے لئے کوئی لڑکا آپکے بعد تو نام رکھون مین اُسکا محمد اور کنیت رکھون اُسکی جو آپکی کنیت ہے یعنے ابوالقاسم تو فرمایا آپنے کہ ہان
کہا حضرت علی نے کہ یہہ رخصت خاص میرے ہی لئے تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِی الشِّعْرِ باب شعر کے بیان مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ
اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَةً **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک بعضے شعر حکمت ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند
سے مرفوع کیا اسکو فقط ابوسعید اشج نے ابن ابی عیینہ کی روایت سے اور روایت کی اور لوگون نے انکے سوا ابن ابی عیینہ کے روایت سے یہ حدیث موقوفا اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی
سندون سے عبداللہ بن مسعود سے اُنہون نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب مین ابی ابن کعب اور ابن عباس اور عائشہ اور بریدہ اور کثیر بن عبداللہ سے بھی روایت ہے
اور کثیر اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ اپنے دادا سے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِکْمَةً **ترجمہ** اوپر گذرا **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ فِیْ اِنْشَادِ الشِّعْرِ باب شعر پڑھنے کے بیان مین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ لِحَسَّانَ مِنْبَرًا
فِی الْمَسْجِدِ یَقُوْمُ عَلَیْہِ قَآئِمًا یُّفَاخِرُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَتْ یُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰہَ یُؤَیِّدُ حَسَّانَ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا یُفَاخِرُ اَوْ یُنَافِحُ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم رکھتے تھے حسان کیلئے منبر مسجد مین کہ وہ اُسپر کھڑے ہوکر فخر کرتے تھے ساتھ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یا کہا حضرت عائشہ نے ینافح یعنے جواب دیتے تھے اور دفع
اعتراضات کرتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے یعنے راوی کو شک ہے اور فرماتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ بیشک اللہ تعالےٰ مدد کرتا ہے حسان بن ثابت کی روح القدس
یعنے جبرئیل کے ساتھ جبتک کہ وہ فخر کرتے رہتے ہین یا جواب دیتے رہتے ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف سے **ف** روایت کی ہمسے اسمعیل اور علی بن حجر نے دونون نے ابن
ابی الزناد سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے عروہ سے اُنہون نے حضرت عائشہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور اس باب مین ابی ہریرہ اور براء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے صحیح ہے یعنے حدیث ابن ابی الزناد کی **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَ مَکَّةَ فِیْ عُمْرَةِ الْقَضَآءِ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ رَوَاحَةَ بَیْنَ یَدَیْہِ وَهُوَ

اسمائے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت کے نام اور کنیت جمع کرنے کی کراہت

شعر کا بیان

شعر پڑھنے کا بیان

يَقُوْلُ خَلُّوْا بَنِي الْكُفَّارِ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۔ اَلْيَوْمَ نَضْرِبْكُمْ عَلٰى تَنْزِيْلِهٖ ۔ ضَرْبًا يُزِيْلُ الْهَامَ عَنْ مَقِيْلِهٖ ۔ وَيُذْهِلُ الْخَلِيْلَ عَنْ خَلِيْلِهٖ ۔ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ يَا ابْنَ رَوَاحَةَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِيْ حَرَمِ اللّٰهِ تَقُوْلُ الشِّعْرَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلِّ عَنْهُ يَا عُمَرُ فَلَهِيَ اَسْرَعُ فِيْهِمْ مِنْ نَضْحِ النَّبْلِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ میں عمرۂ قضا کی سال اور عبداللہ بن رواحہ انکے آگے تھے اور یہ اشعار پڑھتے جاتے تھے یعنے چھوڑ دو اور خالی کر دو اے اولاد کفار کے رستہ اسکا ۔ آجکے دن ماریں گے ہم تمکو اسکے اترنے پر ۔ ایسی مار کہ ہٹا دے دماغ کو اسکی جگہہ سے ۔ اور بھلا دیوے اور غافل کر دیوے دوست کو دوست سے ۔ سو کہا حضرت عمر نے اے ابن رواحہ آگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اللہ تعالیٰ کے حرم محترم میں تم شعر پڑھتے ہو تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چھوڑ دو اسکو اے عمر اسلئے کہ یہہ شعر پڑھنا کافروں میں زیادہ اثر کرتا ہے تیر اندازی سے یعنے انکو بہت گراں گزرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند اور روایت کی عبدالرزاق نے یہ حدیث معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے انس سے مانند اسکے اور مروی ہے اور حدیث میں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوئے مکہ کو عمرۂ قضا میں اور کعب بن مالک انکے آگے تھے اور یہ زیادہ صحیح ہے بعض اہل حدیث کے نزدیک اسلئے کہ عبداللہ بن رواحہ مقتول ہوئے موتہ کی دن اور عمرۂ قضا اسکی بعد ہوا اور موتہ ایک موضع ہے شام میں **مترجم** حافظ ابن حجر نے ترمذی کے اس قول پر ایراد کیا ہے اور کہا کہ عمرۂ قضا کو بعد یوم موتہ کے کہنا صریح غلطی ہے اور تعجب ہے کہ حافظ ترمذی سے کیونکر یہ ذہول وغفلت واقع ہوئی اسلئے کہ عمرۂ قضا میں اختصام ہوا ہے جعفر کا اور انکے بھائیوں کا بنت حمزہ کے لئے اور زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ سب ایک جگہہ میں مقتول ہوئے ہیں سو یہ امر حافظ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ پر کیونکر مخفی رہا **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قِيْلَ لَهَا هَلْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَمَثَّلُ بِشَيْءٍ مِنَ الشِّعْرِ قَالَتْ كَانَ يَتَمَثَّلُ بِشِعْرِ ابْنِ رَوَاحَةَ وَيَقُوْلُ وَيَأْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ انسے پوچھا کہ نبی صلی اللہ علیہ کبھی کوئی شعر پڑھتے تھے تو کہا آپ نے کہ ہاں پڑھتے تھے شعر ابن رواحہ کا اور فرماتے تھے ویاتیک الخ **ف** اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** تمام شعر ابن رواحہ کا یہ ہے سَتُبْدِيْ لَكَ الْاَيَّامُ مَا كُنْتَ جَاهِلًا × وَيَأْتِيْكَ بِالْاَخْبَارِ مَنْ لَمْ تُزَوِّدِ یعنے کھولدینگی اور ظاہر کر دینگے تجھپر زمانہ وہ چیزیں کہ جس سے تو جاہل تھا اور لا دینگے تیرے پاس وہ شخص خبریں کہ جسکے توشہ نہ تیار کیا تھا **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَشْعَرُ كَلِمَةٍ تَكَلَّمَتْ بِهَا الْعَرَبُ قَوْلُ لَبِيْدٍ اَلَا كُلُّ شَيْءٍ مَا خَلَا اللّٰهَ بَاطِلٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بہترین کلام کہ تکلم ہوئے اسکے ساتھ شعرائے عرب قول ہے لبید کا الا کل سے اخیر تک یعنے آگاہ ہو کہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کے سوا باطل ہے یعنے بر سبیل فنا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسے ثوری نے عبدالملک بن عمیر سے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ جَالَسْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرَ مِنْ مِائَةِ مَرَّةٍ فَكَانَ اَصْحَابُهٗ يَتَنَاشَدُوْنَ الشِّعْرَ وَيَتَذَاكَرُوْنَ اَشْيَاءَ مِنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَهُوَ سَاكِتٌ فَرُبَّمَا يَتَبَسَّمُ مَعَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا کہ بیٹھا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سو بار سے زیادہ سو آپکے اصحاب اشعار پڑھتے تھے اور مذاکرہ کرتے تھے امور جاہلیت کا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم چپ بیٹھے رہتے تھے اور کبھی مسکراتے تھے انکے ساتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی زہیر نے سماک سے بھی

بَابُ مَا جَاءَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا باب مذمت میں اشعار مذمومہ کے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھر جاوے پیٹ کسیکا پیپ سے تو بہتر ہے اس سے کہ بھر جاوے شعروں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ لَهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ اگر بھر جاوے پیٹ کسیکا ایسے پیپ سے کہ سڑا دیوے اور فاسد کر دیوے اسکی پیٹ کو تو بہتر ہے اس سے کہ بھر جاوے شعروں سے **ف** اس باب میں سعد اور ابی سعید اور ابن عمر اور ابی الدرداء سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْفَصَاحَةِ وَالْبَيَانِ باب فصاحت کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَتَخَلَّلُ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَتَخَلَّلُ الْبَقَرَةُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے بلیغ کو مردوں میں سے جو زبان سے اپنے لپیٹتا ہے باتوں کو جیسے گائے لپیٹتی ہے اپنی زبان سے چارہ کو یعنے بہت کثیر الکلام ہے اور بیفائدہ یا وہ گوئی کرتا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسناد سے اور اس باب میں سعد سے بھی روایت ہے

بَابُ برتنوں کے بند کر دینے کے بیان میں **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَمِّرُوا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ فَاِنَّ

الفُوَيْسِقَةَ رُبَّمَا جَرَّتِ الْفَتِيلَةَ فَأَحْرَقَتْ أَهْلَ الْبَيْتِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ڈھانپ دو برتنوں کو یعنے شب کو اور باندھ دو مونہہ مشکوں کا اور بھیڑ دو دروازوں کو اور بجھا دو چراغوں کو اسلئے کہ چوہا اکثر لیجاتا ہے بتی اور جلا دیتا ہے گھر والوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مروی ہوئی ہے جابر سے کئی سندوں سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب آداب سفر کے بیان میں

عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْخِصْبِ فَأَعْطُوا الْإِبِلَ حَظَّهَا مِنَ الْأَرْضِ وَإِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوا بِهَا نِقْيَهَا وَإِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوا الطَّرِيقَ فَإِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَأْوَى الْهَوَامِّ بِاللَّيْلِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سفر کرو تم بہار کے ایام اور برسات میں تو دو تم اونٹوں کو حصہ انکا زمین سے یعنے خوب چرنے دو کہ فربہ ہو جاویں اور جب سفر کرو تم سوکھا اور خرابی کے دنوں میں تو جلدی کرو تم انکے قوت باقی رہنے تک یعنی خشکی میں جب وہ چارہ نہ پاویگا قوت جاتی رہیگی تو جلد اس زمین سے نکلجاؤ اور جب آخر شب میں آرام کے لئے اترو تو راہ سے الگ ہو جاؤ اسلئے کہ وہ راستے ہیں جانوروں کے اور ٹھکانے ہے کیڑوں مکوڑوں کا رات میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انس اور جابر سے بھی روایت ہے

باب **عن** جَابِرٍ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يَنَامَ الرَّجُلُ عَلَى سَطْحٍ لَيْسَ بِمَحْجُورٍ عَلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا انہوں نے کہ منع فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی ایسے کوٹھے پر سووے کہ جسکے گرد منڈیر یا دیوار نہو یعنے خوف ہو لڑھک کر گر جانیکا نیند کی حالت میں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم بروایت محمد بن منکدر کہ وہ جابر سے روایت کرتے ہوں مگر اسی سند سے اور عبدالجبار بن عمر ایلی ضعیف ہیں

عن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ مَخَافَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرصت دیتے تھے ہمکو ساتھ نصیحت کے دنوں میں یعنے ہر وقت وعظ و نصیحت نہ کرتے بخوف اسکے کہ ہم ملول نہو جاویں اور اکتا نہ جاویں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے یحیی بن سعید سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے شقیق بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے مانند اسکے

باب **عن** أَبِي صَالِحٍ قَالَ سُئِلَتْ عَائِشَةُ وَأُمُّ سَلَمَةَ أَيُّ الْعَمَلِ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتَا مَا دِيمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّ **ترجمہ** روایت ہے ابی صالح سے کہا انہوں نے کہ کسی نے پوچھا حضرت عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے کہ کونسا عمل پیارا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو تو فرمایا ان دونوں نے کہ جس پر ہمیشگی کیجاوے اگرچہ تھوڑا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوا ہے ہشام سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ عروہ سے وہ حضرت عائشہ سے کہا انہوں نے کہ بہت پیارا عمل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ تھا کہ جس پر ہمیشگی کیجاوے روایت کی ہم سے ہارون بن اسحق نے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ أَبْوَابُ الْأَمْثَالِ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں مثالوں کے جو وارد ہیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب مَا جَاءَ فِي مَثَلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ لِعِبَادِهِ باب مثال میں اللہ تعالی کے اپنے بندوں کیلئے

عن النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ الْكِلَابِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَثَلًا صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ زُورَانِ لَهُمَا أَبْوَابٌ مُفَتَّحَةٌ عَلَى الْأَبْوَابِ سُتُورٌ وَدَاعٍ يَدْعُو عَلَى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَدَاعٍ يَدْعُو فَوْقَهُ وَاللّٰهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ وَالْأَبْوَابُ الَّتِي عَلَى كَنَفَيِ الصِّرَاطِ حُدُودُ اللّٰهِ فَلَا يَقَعُ أَحَدٌ فِي حُدُودِ اللّٰهِ حَتَّى يُكْشَفَ السِّتْرُ وَالَّذِي يَدْعُو مِنْ فَوْقِهِ وَاعِظُ رَبِّهِ **ترجمہ** روایت ہے نواس بن سمعان سے جو قبیلہ بنی کلاب سے ہیں کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ اللہ تعالے نے بیان فرمائی ایک مثال صراط مستقیم کی کہ وہ ایسی راہ ہے کہ اسکے دونو جانب یعنے داہنے بائیں دو دیواریں ہیں ان دیواروں میں جابجا دروازے کھلے ہوئے ہیں اور دروازوں پر پردے پڑے ہوئے ہیں اور ایک بلانیوالا بلا رہا ہے اس راہ کے سر پر اور ایک بلا رہا ہے اسکے اوپر پھر آپنے یہ آیت پڑھی وَاللّٰهُ يَدْعُو إِلَى دَارِ السَّلَامِ سے آخر تک یعنے اللہ تعالے بلاتا ہے جنت کیطرف اور وہ راہ بتاتا ہے جسکو چاہتا ہے سیدھی راہ اور وہ دروازے جو راہ کے داہنے بائیں کناروں پر ہیں وہ حدود ہیں اللہ تعالے کے یعنے محرمات ہیں مثل زنا اور شرب خمر وغیرہ کے سو نہیں گرفتار ہوتا ان حدود میں اللہ تعالے کی جب تلک کہ پردہ کھول یعنے پہلے صغائر میں گرفتار ہوتا ہے بعد کبائر میں اور اسیطرح اول شبہات میں پڑتا ہے بعد محرمات میں گرتا ہے اور جو پکارنیوالا ہے اس راہ کے اوپر وہ ایک مذکر شے ہے نصیحت کرنیوالا اللہ تعالے کیطرف سے یعنے ہر مومن کے دل میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے عبداللہ بن عبدالرحمن سے کہ کہتے تھے سنا میں نے زکریا بن عدی سے وہ کہتے تھے کہ کہا ابو اسحق فزاری نے کہ لو تم روایتیں بقیہ بن ولید کی جو روایت کریں وہ ثقہ لوگوں سے اور مت لو تم روایت اسمعیل بن عیاش سے خواہ وہ روایت کریں ثقہ سے خواہ غیر ثقہ سے ۱۲

آداب سفر کا بیان

عن جابر بن عبد الله الانصاري قال خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم يوما فقال اني رأيت في المنام كأن جبرئيل عند رأسي وميكائيل
عند رجلي يقول احدهما لصاحبه اضرب له مثلا فقال اسمع سمعت اذنك واعقل عقل قلبك انما مثلك ومثل امتك كمثل ملك اتخذ دارا ثم بنى
فيها بيتا ثم جعل فيها مائدة ثم بعث رسولا يدعو الناس الى طعامه فمنهم من اجاب الرسول ومنهم من تركه فالله هو الملك والدار الاسلام و
البيت الجنة وانت يا محمد رسول من اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اكل ما فيها **ترجمہ** جابر بن عبداللہ سے
کہا انہوں نے کہ نکلے ہماری طرف رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن اور فرمایا کہ میں نے خواب دیکھا کہ جبرئیل میرے سرہانے ہیں اور میکائیل میرے پائینتی کہتا ہے ایک ان میں کا اپنے ساتھی سے
کہ بیان کر واسطے نبی کے لئے کوئی مثال تو کہا دوسرے نے کہ سن تو یعنے خطاب کیا اُنہوں نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف ہمیشہ سُنتے رہیں کان تیرے یہ دعا ہے اور سمجھ تو ہمیشہ سمجھتا رہے
دل تیرا البتہ مثال تیری اور تیری امت کی ایسی ہے جیسے ایک بادشاہ نے ایک گڑھ بنایا اور اُسمین ایک گھر طیار کیا پھر اُس گھر میں دسترخوان چنا یعنے انواع ماکولات اور مشروبات سے
پھر بھیجا ایک رسول کہ بلاوے لوگوں کو اسکے طعام کیطرف سو بعضوں نے قبول کیا بلاوا رسول کا اور بعضوں نے چھوڑ دیا اور نہ آئے اُسکے بلاوے کو اب حقیقت اس مثال کی یہ ہے کہ اللہ تعالے جل
جلالہ بادشاہ ہے اور وہ گڑھ اسلام ہے اور گھر جنت ہے اور تم اے محمد رسول ہو سو جسنے تمہاری بلاوے کو قبول کیا داخل ہوا اسلام میں اور جو داخل ہوا اسلام میں داخل ہوا جنت میں اور
جو داخل ہوا جنت میں کہایا جو کچھ اُسمیں ہے **ف** یہ حدیث مرسل ہے سعید بن ابی ہلال نے نہیں پایا جابر بن عبداللہ کو یعنی درمیان میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے اور اسی باب میں ابن
مسعود سے بہی روایت ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے سوا اس سند کے اور وہ سند صحیح ہے **عن** ابن مسعود قال صلى رسول الله صلى
الله عليه وسلم العشاء ثم انصرف فاخذ بيد عبد الله بن مسعود حتى خرج به الى بطحاء مكة فاجلسه ثم خط عليه خطا ثم قال لا تبرحن خطك
فانه سينتهي اليك رجال فلا تكلمهم فانهم لن يكلموك ثم مضى رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث اراد فبينا انا جالس في خطي اذ اتاني رجال كأنهم
الزط اشعارهم واجسامهم لا ارى عورة ولا ارى قشرا وينتهون الي ولا يجاوزون الخط ثم يصدرون الى رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اذا
كان من آخر الليل لكن رسول الله صلى الله عليه وسلم قد جاءني وانا جالس فقال لقد اراني منذ الليلة ثم دخل علي في خطي فتوسد فخذي فرقد
وكان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا رقد نفخ فبينا انا قاعد ورسول الله صلى الله عليه وسلم متوسد فخذي اذا انا برجال عليهم ثياب بيض
الله اعلم ما بهم من الجمال فانتهوا الي فجلس طائفة منهم عند رأس رسول الله صلى الله عليه وسلم وطائفة منهم عند رجليه ثم قالوا بينهم ما
رأينا عبدا قط اوتي مثل ما اوتي هذا النبي صلى الله عليه وسلم ان عينيه تنامان وقلبه يقظان اضربوا له مثلا مثل سيد بنى قصرا ثم جعل
مائدة فدعا الناس الى طعامه وشرابه فمن اجابه اكل من طعامه وشرب من شرابه ومن لم يجبه عاقبه او قال عذبه ثم ارتفعوا واستيقظ رسول الله
صلى الله عليه وسلم عند ذلك فقال سمعت ما قال هؤلاء وهل تدري من هم قلت الله ورسوله اعلم قال هم الملائكة فتدري ما المثل الذي ضربوه
قلت الله ورسوله اعلم قال المثل الذي ضربوه الرحمن بنى الجنة ودعا اليها عباده فمن اجابه دخل الجنة ومن لم يجبه عاقبه او عذبه **ترجمہ** روایت ہے
عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ نماز پڑھی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عشا کی یعنے ایکدن اور پھر پکڑ لیا ہاتھ عبداللہ بن مسعود کا یہانتک کہ نکل گئے کنکریلی زمین کی طرف مکہ کے
سو بٹھلا دیا اُنکو پھر کھینچا اُنکے گرد ایک خط اور فرمایا رہیو تو اسی خط میں یعنے باہر نہ نکلنا اس سے اسلئے کہ آوینگے تیرے پاس بہت سے مرد سو نہ بات کیجیو تو اُنسے اور نہ بات کرینگے وہ تجھ سے پھر
چلے گئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جہاں کا ارادہ رکھتے تہے سو اس درمیان میں کہ میں بیٹھا ہوا تہا اپنے خط میں کہ آئے میرے پاس بہت سے مرد گویا کہ وہ زط میں بال اُنکے اور بدن اُنکے
نہ تو میں ننگے دیکھتا تھا اور نہ اُنپر کپڑا تہا آتے تہے وہ میری طرف مگر نہ آگے بڑہتے تہے میرے خط سے پھر چلے جاتے تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہانتک کہ جب
ہوئی آخر شب کوئی نہ آیا مگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے میرے پاس اور میں بیٹھا ہوا تھا سو فرمایا آپ نے کہ بیشک میں نے دیکھا اپنی تئیں آجکی رات یعنے نہیں سویا میں بالکل پھر داخل
ہوئے مجھپر میرے خط میں اور تکیہ لگایا میری ران پر اور سو گئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سو جاتے تہے تو خراٹے لینے لگتے تہے سو اس حال میں کہ میں بیٹھا ہوا تھا اور رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم تکیہ لگائے ہوئے تہے میری ران پر یکایک آگئے میرے پاس چند مرد کہ اُنکے بدن پر سفید کپڑے تہے اور خدا خوب جانتا ہے جو کچھ خوبصورتی اُنمیں تہی یعنے نہایت حسین تہے سو پہنچے
وہ مجھ تک سو بیٹھ گیا ایک گروہ اُنمیں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سرہانے اور ایک گروہ اُنکے پیروں کے پاس اور وہ آپسمیں کہنے لگے نہیں دیکھا ہمنے کوئی بندہ ایسا کہ اسکو ملا ہو جو کچھ

کہا انکو ملائکہ نے تحقیق کہ آنکھیں اس نبی کی سوتی ہیں اور دل جاگتا ہے یعنے ادراک رکھتا ہے جیسا بیداری میں ہو بیان کرو لئے ایک مثل مثل سردار کی کہ اُسنے بنایا ایک محل پھر طیار
کیا اُسمین ایک دسترخوان اور بلایا لوگون کو اپنے کہانے اور مینی کیطرف سو جسنی قبول کیا اُسکے بلاوے کو کہایا اُسکا کہانا اور پیا اُسکا پینا اور جسنے قبول نکیا بلاوا اُسکا عذاب کریگا
وہ سردار اُسکو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ کہا یا عذبہ یعنے دونون کے ایک ہی ہین پہر اُٹھ گئے وہ لوگ یعنے میرے پاس سے اور جاگ اُٹھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُسیوقت اور فرمایا آپنے سُنا تونے
جو کچھ ان لوگون نے کہا اور تم جانتے ہو کہ یہ کون لوگ تھے کہا مینے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے وہ فرشتے تہے اور تم سمجھے جو مثل اُنہون نے بیان کی مینے کہا اللہ اور رسول
خوب جانتا ہے کہا وہ مثل جو اُنہون نے بیان کی حقیقت اُسکی یہ ہے کہ رحمن نے بنائی جنت یعنی سردار سے رحمن اور محل سے جنت مراد ہے اور بلایا اپنی بندونکو سو جسنی قبول کیا اُسکی بلاوے
کو داخل ہو جنت مین اور جسنے نمانا عذاب کریگا اُسکو راوی کو شک ہے کہ عاقبہ فرمایا یا عذبہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اس سند سے اور ابو تمیمہ کا نام طریف ہے اور وہ
بیٹے ہین مجالد کے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن ہے اور وہ بیٹے ہین مل کے اور سلیمان تیمی وہ بیٹے ہین طرخان کے اور وہ اُترا کرتے تہے قبیلہ بنی تیم مین اسلیے تیمی مشہور ہوگئے
کہا علی نے کہا یحیی بن سعید نے مین نے نہین دیکہا کسیکو اللہ سے ڈرتے ہوئے سلیمان سے زیادہ **مترجم** وہ لوگ جو اول ابن مسعود پر ظاہر ہوے جن تہے اور زط ایک ملک ہے آدمیونکا
کہ زطی اُسطرف منسوب ہے جیسے زنج کیطرف زنجی اور روم کیطرف رومی اور نہایہ مین ہے کہ وہ ایک قسم ہے سوڈان کی اور ہنود کی اور صاحب قاموس نے کہا کہ زط ایک قسم ہے آدمیون کی
سندہ کے لوگون مین سے اور وہ معرب ہے جٹ کا **بَابُ** مَا جَاءَ مَثَلُ النَّبِيِّ وَالْأَنْبِيَاءِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَيْهِمْ أَجْمَعِيْنَ وَسَلَّمَ باب آنحضرت کی اور انبیا کی مثال میں **عَنْ**
جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّمَا مَثَلِيْ وَمَثَلُ الْأَنْبِيَاءِ كَرَجُلٍ بَنَى دَارًا فَأَكْمَلَهَا وَأَحْسَنَهَا إِلَّا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَدْخُلُوْنَهَا
وَيَتَعَجَّبُوْنَ مِنْهَا وَيَقُوْلُوْنَ لَوْلَا مَوْضِعُ اللَّبِنَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ مثال میری اور مثال سب
انبیا کی ایسی ہے جیسے ایک شخص نے بنایا ایک گہر اور اسکو کامل کیا اور خوبصورت بنایا یعنے زیب زینت بخوبی کی مگر چہوڑ دی اُسمین جگہ ایک اینٹ کی سو لوگ داخل ہونے لگے
اُسمین اور تعجب کرتے تہے اُسکے خوبی پر اور کہتے کہ کاش یہ جگہ خالی نہوتی تو کیا خوب ہوتا مراد یہ ہے کہ وہ اینٹ گویا کہ نفس نفیس آپکا ہے کہ جس سے قصر انبیا کا پورا ہو گیا **ف**
اسباب مین ابی ہریرہ اور ابی ابن کعب سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **بَابُ** مَا جَاءَ مَثَلُ الصَّلٰوةِ وَالصِّيَامِ وَالصَّدَقَةِ باب نماز روزہ
اور صدقہ کے مثال میں **عَنْ** الْحَارِثِ الْأَشْعَرِيِّ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ اللهَ أَمَرَ يَحْيَى بْنَ زَكَرِيَّا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِيَعْمَلَ بِهَا وَيَأْمُرَ بَنِيْ
إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا وَإِنَّهُ كَادَ أَنْ يُبْطِئَ بِهَا فَقَالَ عِيْسٰى إِنَّ اللهَ أَمَرَكَ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ لِتَعْمَلَ بِهَا وَتَأْمُرَ بَنِيْ إِسْرَائِيْلَ أَنْ يَعْمَلُوْا بِهَا فَإِمَّا أَنْ تَأْمُرَهُمْ وَإِمَّا أَنْ آمُرَهُمْ
فَقَالَ يَحْيٰى أَخْشٰى إِنْ سَبَقْتَنِيْ بِهَا أَنْ يُخْسَفَ بِيْ أَوْ أُعَذَّبَ فَجَمَعَ النَّاسَ فِيْ بَيْتِ الْمَقْدِسِ فَامْتَلَأَ وَقَعَدُوْا عَلَى الشُّرَفِ فَقَالَ إِنَّ اللهَ أَمَرَنِيْ بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ
أَنْ أَعْمَلَ بِهِنَّ وَآمُرَكُمْ أَنْ تَعْمَلُوْا بِهِنَّ أَوَّلُهُنَّ أَنْ تَعْبُدُوا اللهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهِ شَيْئًا وَإِنَّ مَثَلَ مَنْ أَشْرَكَ بِاللهِ كَمَثَلِ رَجُلٍ اشْتَرٰى عَبْدًا مِنْ خَالِصِ مَالِهِ بِذَهَبٍ
أَوْ وَرِقٍ فَقَالَ هٰذِهِ دَارِيْ وَهٰذَا عَمَلِيْ فَاعْمَلْ وَأَدِّ إِلَيَّ فَكَانَ يَعْمَلُ وَيُؤَدِّيْ إِلٰى غَيْرِ سَيِّدِهِ فَأَيُّكُمْ يَرْضٰى أَنْ يَكُوْنَ عَبْدُهُ كَذٰلِكَ وَإِنَّ اللهَ أَمَرَكُمْ بِالصَّلٰوةِ
فَإِذَا صَلَّيْتُمْ فَلَا تَلْتَفِتُوْا فَإِنَّ اللهَ يَنْصِبُ وَجْهَهُ لِوَجْهِ عَبْدِهِ فِيْ صَلٰوتِهِ مَا لَمْ يَلْتَفِتْ وَأَمَرَكُمْ بِالصِّيَامِ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ فِيْ عِصَابَةٍ مَعَهُ صُرَّةٌ
فِيْهَا مِسْكٌ فَكُلُّهُمْ يَعْجَبُ أَوْ يُعْجِبُهُ رِيْحُهَا وَإِنَّ رِيْحَ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ وَأَمَرَكُمْ بِالصَّدَقَةِ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ كَمَثَلِ رَجُلٍ أَسَرَهُ الْعَدُوُّ
فَأَوْثَقُوْا يَدَهُ إِلٰى عُنُقِهِ وَقَدَّمُوْهُ لِيَضْرِبُوْا عُنُقَهُ فَقَالَ أَنَا أَفْدِيْهِ مِنْكُمْ بِالْقَلِيْلِ وَالْكَثِيْرِ فَفَدٰى نَفْسَهُ مِنْهُمْ وَأَمَرَكُمْ أَنْ تَذْكُرُوا اللهَ فَإِنَّ مَثَلَ ذٰلِكَ
كَمَثَلِ رَجُلٍ خَرَجَ الْعَدُوُّ فِيْ أَثَرِهِ سِرَاعًا حَتّٰى إِذَا أَتٰى عَلٰى حِصْنٍ حَصِيْنٍ فَأَحْرَزَ نَفْسَهُ مِنْهُمْ كَذٰلِكَ الْعَبْدُ لَا يُحْرِزُ نَفْسَهُ مِنَ الشَّيْطَانِ إِلَّا بِذِكْرِ اللهِ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا آمُرُكُمْ بِخَمْسٍ اللهُ أَمَرَنِيْ بِهِنَّ السَّمْعُ وَالطَّاعَةُ وَالْجِهَادُ وَالْهِجْرَةُ وَالْجَمَاعَةُ فَإِنَّهُ مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَةَ قِيْدَ شِبْرٍ فَقَدْ خَلَعَ
رِبْقَةَ الْإِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهِ إِلَّا أَنْ يَرْجِعَ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ فَإِنَّهُ مِنْ جُثٰى جَهَنَّمَ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللهِ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَقَالَ وَإِنْ صَلّٰى وَصَامَ فَادْعُوْا بِدَعْوَى
اللهِ الَّذِيْ سَمَّاكُمُ الْمُسْلِمِيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ عِبَادَ اللهِ **ترجمہ** روایت ہے حارث اشعری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالی نے حکم فرمایا یحیی علیہ السلام کو پانچ باتون
کا کہ وہ عمل کرین اُسپر اور حکم کرین بنی اسرائیل کو کہ وہ بہی عمل کرین اُسپر اور وہ اُنکے پہونچانے مین کچہہ تاخیر کرتے تہے یعنے سوچتے تہے کہ بنی اسرائیل کو کسطرح پہونچاؤن تب کہا عیسے
علیہ السلام نے کہ اللہ تعالی نے حکم کیا ہے تمکو پانچ باتو کا کہ تم عمل کرو اور بنی اسرائیل کو حکم کرو کہ وہ بہی اُسپر عمل کرین سو تم بنی اسرائیل کو حکم کرو نہین تو مین حکم کر دیتا ہون

کہا یحییٰ نے کہ مین ڈرتا ہون کہ اگر سبقت کی تمنے مجہپر اُن امور کی تبلیغ مین تو دہنس نہ جاؤن مین یا کہین عذاب کیا جاؤن مین سو جمع کیا یحییٰ علیہ السلام نے لوگون کو بیت المقدس مین سو بہر گئے وہ لوگ اُسمین اور بیٹہے بلندیون پر سو فرمایا حضرت یحییٰ علیہ السلام نے کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا مجہکو پانچ باتونکا تاکہ عمل کرون مین اُن پر اور حکم کرون مین تمکو کہ تم بہی عمل کرو اُنپر پہلی اُنکی یہ بات ہے کہ عبادت کرو اللہ تعالیٰ کی اور مت شریک کرو اُسکے ساتہ کسیکو اور بیشک مثال اُس شخص کی کہ جسنے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتہ کسی چیز کو مانند اُس شخص کے ہے کہ خرید اُسنے ایک غلام اپنے خالص مال سے یعنے بلا شرکت غیری سونے سے یا چاندی سے اور کہا اُس غلام سے کہ یہ گہر میرا ہے اور یہ پیشہ میرا ہے سو یہ پیشہ کر تو اور نفع اسکا مجہکو دے سو وہ پیشہ کرتا ہے اور نفع اُسکا کسی اور کو دیتا ہے اپنے آقا کے سوا سو کون راضی ہوگا تم مین سے کہ اُسکا غلام ایسا ناکام ہو اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تمکو نماز کا سو جب تم نماز پڑہو تو ادہر اُدہر نہ دیکہو اسلئے کہ اللہ تعالیٰ اپنا مونہہ کئے رہتا ہے بندے کی مونہہ کیطرف اُسکی نماز مین جب تک کہ وہ ادہر اُدہر نہ دیکہے اور حکم کیا تمکو روزہ کا سو مثال روزہ دار کی اُس شخص کے مانند ہے جو ایک گروہ مین ہے اور اُسکے ساتہ ہے ایک تہیلی کہ اُسمین مشک ہے سو سبکو اچہی لگتی ہے بو اُسکی اور اُسکو بہی پسند آتی ہے بو اُسکی اور بو روزہ دار کی مونہہ کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے اور اللہ تعالیٰ نے حکم کیا تمکو صدقہ کا سو بیشک مثال صدقہ دینے والے کی مانند اُس شخص کے ہے کہ قید کیا اُسکو دشمن نے اور باندہے اُسکے ہاتہ اُسکی گردن مین اور لیچلے اُسکو تاکہ اُسکی گردن مارین سو اُسنے کہا کہ مین فدیہ دیتا ہون جو کچہہ میرے پاس ہے قلیل کثیر سے سو فدیہ دیکر چہوڑا لی اُسنے اپنی جان یعنے اسیطرح صدقہ دینے والا عذاب آلہی سے نجات پاتا ہے اور حکم کیا اُسنے تمکو کہ یاد کرو تم اللہ تعالیٰ کو اسلئے کہ مثال اللہ تعالیٰ کے یاد کرنیوالے کی ایسی ہے کہ جیسے ایک شخص ہے کہ نکلا دشمن اُسکی پیچہے دوڑتا ہوا اور وہ بہاگا یہانتک کہ آیا وہ ایک قلعہ مضبوط مین اور بچالی اُسنے اپنی جان اُس سے اسیطرح بندہ نہین بچا سکتا اپنی جان شیطان سے مگر اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتہ پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ مین حکم کرتا ہون تمکو پانچ باتونکا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم کیا ہے مجہکو اُنکا اوّل بات سُننا ہے دوسرے کہنا ماننا حاکم کا یعنے جو خلاف خدا حکم نکرے تیسرے جہاد چوتہے ہجرت پانچوین التزام جماعت مسلمین کا اسلئے کہ جو جُدا ہوا جماعت سے ایک بالشت کے برابر اُسنے نکالدی رسی اسلام کی اپنی گردن سے مگر یہ کہ پہر آجاوے جماعت کی طرف اور جسنے پکار اپکار نا زمانہ جاہلیت کا یعنے لوگون کو بغی و فساد و خانہ جنگی کے لئے جمع کیا تو وہ جہنم کے جماعت مین ہے سو عرض کیا ایک مرد نے کہ یا رسول اللہ اگرچہ وہ نماز پڑہے اور روزہ رکہے یعنے جب بہی جہنمی ہے فرمایا اگرچہ وہ نماز پڑہے اور روزہ رکہے سو پکارو تم اللہ تعالیٰ کے پکار کے موافق جیسا کہ نام رکہا تمہارا اُسنے مسلمان مومن بندے اللہ کے یعنے جب مجتمع ہو تو اطاعت آلہی کے لئے نہ بغی و فساد کی واسطے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے کہا محمد بن اسمٰعیل نے حارث اشعری کو صحبت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُنکی اور بہی حدیثین ہین سوا اِسکے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنسے ابو داؤد طیالسی نے اُنسے ابان بن یزید نے اُنسے یحییٰ نے اُنسے زید بن سلام نے اُنسے ابی سلام نے اُنسے حارث اشعری نے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی معنون مین یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو سلام کا نام ممطور ہے اور روایت کی یہ حدیث علی بن مبارک نے یحییٰ بن کثیر سے

باب مَاجَاءَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الْقَارِئِ لِلْقُرْاٰنِ وَغَيْرِ الْقَارِئِ باب قاری قرآن و غیر قاری کے بیان مین

باب مثل مؤمن قاری قرآن و غیر قاری

عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْاُتْرُجَّةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا طَيِّبٌ وَمَثَلُ الْمُؤْمِنِ الَّذِیْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ التَّمْرَةِ لَا رِيْحَ لَهَا وَطَعْمُهَا حُلْوٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الرَّيْحَانَةِ رِيْحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ كَمَثَلِ الْحَنْظَلَةِ رِيْحُهَا مُرٌّ وَطَعْمُهَا مُرٌّ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال اُس مومن کی کہ قرآن پڑہتا ہے مانند ترنج کے ہے کہ بو اُسکی خوش ہے اور مزہ اُسکا اچہا ہے اور مثال اُس مومن کی کہ قرآن نہین پڑہتا ہے مانند کہجور کے ہے کہ اُسمین خوشبو نہین اور مزہ اُسکا میٹہا ہے اور مثال اُس منافق کی کہ قرآن پڑہتا ہے مانند مثال ریحان کے ہے کہ بو اُسکی خوش ہے اور مزہ اُسکا کڑوا ہے اور مثال اُس منافق کی کہ قرآن نہین پڑہتا ہے مانند مثال حنظل کے ہے کہ بو اُسکی بد ہے اور مزہ اُسکا برا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی ہے یہ شعبہ نے قتادہ سے بہی

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَثَلُ الْمُؤْمِنِ كَمَثَلِ الزَّرْعِ لَا تَزَالُ الرِّيَاحُ تُفِيْئُهُ وَلَا يَزَالُ الْمُؤْمِنُ يُصِيْبُهُ بَلَاءٌ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ كَمَثَلِ شَجَرَةِ الْاَرْزِ لَا تَهْتَزُّ حَتّٰی تُسْتَحْصَدَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مثال مومن کی مانند کہیتی کے ہے کہ ہمیشہ اُسکو ہوا جہکاتی رہتی ہے یعنے کبھی دہنے اور کبھی بائین اور مومن ہمیشہ رہتا ہے کہ پہونچتی ہے اُسکو بلا اور مثال منافق کی مانند درخت

صنوبر کے ہی کہ ہرگز ہلتا نہین یہانتک کہ جڑ سے کاٹ ڈالا جاوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ان من
الشجرۃ شجرۃ لا یسقط ورقہا وہی مثل المؤمن حدثونی ما ہی قال عبد اللہ فوقع الناس فی شجر البوادی ووقع فی نفسی انہا النخلۃ فقال النبی صلی
اللہ علیہ وسلم ہی النخلۃ فاستحییت یعنی ان اقول قال عبد اللہ فحدثت عمر بالذی وقع فی نفسی فقال لان تکون قلتہا احب الی من ان یکون
لی کذا وکذا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ درختون مین سے ایک درخت ایسا ہی کہ ایام خزا مین اسکی پتی نہین جہڑتے اور وہ مومن کی
مانند ہے یعنی کثرت منافع اور وفور مصالح مین سو بیان کرو تم مجہہ سے کہ وہ کونسا درخت ہے کہا عبد اللہ نے کہ لوگ خیال کرنے لگے جنگل کے درختون مین اور میرے دل مین آیا
کہ وہ کہجور کا درخت ہے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ کہجور ہے اور حیا کی مین نے یعنی اس سے کہ مین بول اٹہون یعنی چہوٹا ہوکر بڑون کے سامنے شرمایا کہا عبد اللہ نے کہ پہر
ذکر کیا مین نے عمر رضی اللہ عنہ سے اس درخت کا کہ میرے دل مین آیا تہا تو فرمایا مجہہ سے عمر نے کہ اگر تو کہہ دیتا یعنی آنحضرت کے آگے تو مجہے زیادہ دوست ہوتا اس سے کہ مجہے
ایسا ایسا مال ملتا یعنی حضرت کے آگے ذکر کرنے سے آپ خوش ہوتے اور خوشی آپکی ساری دنیا کے مال سے بہتر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور اس باب مین
ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **باب** ما جاء مثل الصلوات الخمس باب نماز پنجگانہ کی مثال مین **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال ارأیتم لو ان نہرا بباب احدکم یغتسل فیہ کل یوم خمس مرات ہل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ شیء قال فذلک مثل الصلوات
الخمس یمحو اللہ بہن الخطایا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہلا دیکہو تو اگر کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو اور وہ اسمین ہر دن پانچ بار غسل
کرتا ہو آیا باقی رہیگا اسکی بدن پر کچہہ میل عرض کیے صحابہ نے کہ نہ باقی رہیگا اسکے بدن پر کچہہ میل تب فرمایا آپ نے کہ یہی مثال ہے نماز پنجگانہ کی کہ مٹاتا ہے اللہ تعالی اسکی
برکت سے گناہونکو **ف** اس باب مین جابر سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے بکر بن مضر سے انہون نے ابن ہاد سے مانند اسکی **باب**
اس امت کی مثال مین **عن** انس قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مثل امتی مثل المطر لا یدری اولہ خیر ام آخرہ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہون
نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مثال میری امت کی مانند مینہہ کے ہے کہ معلوم نہین ہوتا کہ اول اسکا بہتر ہے یا آخر اسکا **ف** اس باب مین عمار اور عبد اللہ بن
عمرو اور ابن عمر سے بہی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہے عبد الرحمان بن مہدی سے کہ وہ ثبت کہتے تہے حماد بن یحیی کو اور کہتے تہے کہ وہ ہمارے استادون
سے ہے **باب** ما جاء مثل ابن آدم واجلہ واملہ باب آدمی کے اجل اور امید کے بیان مین **عن** بریدۃ قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ہل تدرون
ما مثل ہذہ وہذہ ورمی بحصاتین قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ہذاک الامل وہذاک الاجل **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
آیا جانتے ہو تم کہ کیا ہے مثال انکی اور انکی اور پہینکے آپ نے دو کنکریان عرض کیے صحابہ نے کہ اللہ اور رسول اسکا خوب جاننے والا ہی فرمایا آپ نے یہ تیری امید ہے اور یہ تیری اجل ہے
ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الناس کابل مائۃ لا یجد الرجل فیہا راحلۃ
ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ ایسے ہین جیسے سو اونٹ کہ اسمین نپاوے آدمی ایک اونٹ بہی قابل سواری کے اور لائق
کے یعنے اسطرح کام کا آدمی نہین ملتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے سعید نے انہون نے سفیان سے انہون نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور اسمین کہا
کہ نپاوے تو یعنے ان اونٹون مین ایک اونٹ قابل سواری کے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما الناس کابل مائۃ لا تجد فیہا
راحلۃ او لا تجد فیہا الا راحلۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ البتہ لوگ مانند سو اونٹون کے ہین کہ نپاوے تو اسمین ایک بہی اونٹ قابل
سواری کے یا فرمایا کہ نپاوے تو اسمین مگر ایک اونٹ قابل رکوب وحمل اور یہ بہی حضرت کے زمانہ مین تہا کہ سو مین ایک کام کا نکل آتا تہا اب لاکہون مین بہی ایک کام کا نکلنا
مشکل ہے **عن** ابی ہریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما مثلی ومثل امتی کمثل رجل استوقد نارا فجعلت الذباب والفراش یقعن فیہا
فانا آخذ بحجزکم وانتم تقحمون فیہا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور میری امت کی مثال ایسی ہے کہ جیسے ایک مرد نے آگ سلگائی
سو کیڑے اور پتنگے اسمین گرنے لگے سو مین پکڑتا ہون کمر تمہاری اور تم گرے پڑتے ہو آگ مین یعنے معاصی مین کہ جو سبب ہین دخول نار کا **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال انما اجلکم فیما خلا من الامم کما بین صلوۃ العصر الی مغارب الشمس وانما مثلکم

نماز پنجگانہ کی مثال

امت کی مثال

آدمی کی اجل اور امید کا بیان

وَمَثَلُ الْيَهُودِ وَالنَّصَارٰى كَرَجُلٍ اسْتَعْمَلَ عُمَّالًا فَقَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي إِلٰى نِصْفِ النَّهَارِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ الْيَهُودُ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ قَالَ مَنْ يَعْمَلُ لِي مِنْ نِصْفِ النَّهَارِ إِلٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ فَعَمِلَتِ النَّصَارٰى عَلٰى قِيرَاطٍ قِيرَاطٍ ثُمَّ أَنْتُمْ تَعْمَلُونَ مِنْ صَلٰوةِ الْعَصْرِ إِلٰى مَغَارِبِ الشَّمْسِ عَلٰى قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَغَضِبَتِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارٰى وَقَالُوا نَحْنُ أَكْثَرُ عَمَلًا وَأَقَلُّ عَطَاءً قَالَ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ حَقِّكُمْ شَيْئًا قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّهُ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا البتہ مدت بقا تمہاری یعنی آپکی امت کی مقابلہ میں اُن امتوں کے جو گذر گئیں ایسی ہے جیسے عصر سے غروب شمس تک یعنی تہوڑی ہے اور البتہ مثال تمہاری اور یہود و نصاری کی مانند ایک مرد کی ہے کہ اُسنے کام میں لگایا کئی مزدوروں کو اور کہا اُنسے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دوپہر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا یہود نے ایک قیراط پر پہر کہا اُسنے کہ کون عمل کرتا ہے میرے لیے دوپہر سے نماز عصر تک ایک ایک قیراط پر سو عمل کیا نصاری نے ایک ایک قیراط پر پہر اب تم عمل کرتے ہو نماز عصر سے غروب شمس تک دو دو قیراط پر یہہ خطاب کیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کیطرف سو غضبناک ہوئے یہود اور نصاری اور کہا اُنہوں نے کہ ہم نے محنت زیادہ کی اور مزدوری کم پائی سو کہا اُس شخص نے کہ آیا میں نے کاٹ رکہا تمہارا کچہہ حق اُنہوں نے کہا نہیں سو کہا اُس نے کہ پہر یہ فضل میرا ہے جسے چاہوں دوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** مراد حدیث سے یہ ہے کہ آپکی امت کی عمریں تہوڑی ہیں اور عمل قلیل مگر بفضل رب جلیل مستحق اجر جزیل ہیں

اَبْوَابُ فَضَائِلِ الْقُرْاٰنِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

یہ باب ہیں فضائل میں قرآن عظیم الشان کے جو وارد ہوئے ہیں رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي فَضْلِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ

باب سورہ فاتحہ کے فضیلت میں

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰى أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا أُبَيُّ وَهُوَ يُصَلِّي فَالْتَفَتَ أُبَيٌّ فَلَمْ يُجِبْ وَصَلّٰى أُبَيٌّ فَخَفَّفَ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلٰى رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْكَ السَّلَامُ مَا مَنَعَكَ يَا أُبَيُّ أَنْ تُجِيبَنِي إِذْ دَعَوْتُكَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي كُنْتُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ أَفَلَمْ تَجِدْ فِيمَا أَوْحَى اللّٰهُ إِلَيَّ أَنِ اسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ إِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيكُمْ قَالَ بَلٰى وَلَا أَعُودُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ أَتُحِبُّ أَنْ أُعَلِّمَكَ سُورَةً لَمْ يُنْزَلْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْقُرْآنِ مِثْلُهَا قَالَ نَعَمْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ تَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا أُنْزِلَتْ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْإِنْجِيلِ وَلَا فِي الزَّبُورِ وَلَا فِي الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِنَ الْمَثَانِي وَالْقُرْآنُ الْعَظِيمُ الَّذِي أُعْطِيتُهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ابی بن کعب کے پاس ہوکر سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے ابی اور وہ نماز پڑہتے تہے سو دیکہا ابی نے اور جواب نہ دیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اور نماز تمام کی اور جلدی پڑہی پہر آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف اور کہا السلام علیک یا رسول اللہ یعنے سلامتی ہو تمپر اے رسول خدا کے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلام ہی تجہپر کس چیز نے روکا تجہکو اے ابی اس سے کہ تو جواب دے مجہکو میں نے پکارا تہا تجہکو سو عرض کیے اُنہوں نے کہ اے رسول اللہ کے میں نماز میں تہا تب فرمایا آپنے کہ نہیں پایا تو نے اُس میں کہ وحی کے میری طرف اللہ تعالی نے یعنے قرآن میں اس آیت کو اِسْتَجِيبُوا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُولِ سے آخر آیت تک یعنے قبول کرو اور جواب دو اللہ تعالے کو اور اُسکے رسول کو جب پکارے وہ تمکو واسطے چیز کے کہ زندہ کرے تمکو کہا اُبی نے کہ ہاں پایا میں نے اس مضمون کو اور اب دوبارہ نکرونگا میں اگر چاہا اللہ تعالے نے یعنی اوائی جواب میں دیر نکرونگا اگرچہ نماز میں ہوں پہر فرمایا آپنے کیا دوست رکہتا ہے تو کہ سکہاؤں میں تجہکو ایسی سورت کہ نہیں توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اُسکے مثل عرض کیے اُنہوں نے کیوں نہیں یا رسول اللہ یعنی ضرور سکہائیے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیونکر پڑہتا ہے جب تو کہڑا ہوتا ہے نماز میں کہا راوی نے کہ پڑہی ابی نے ام القرآن کو یعنے سورہ فاتحہ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہی اس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتہ میں ہے کہ نہیں اُتری توراۃ میں اور نہ انجیل میں اور نہ زبور میں اور نہ قرآن میں اسکی مثل کوئی سورت اور وہی سبع مثانی ہے کہ سات آیتیں ہیں کہ بار بار ہر رکعت میں پڑہی جاتی ہیں اور وہی قرآن عظیم ہے کہ جو مجہے دیا گیا ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں انس بن مالک سے بہی روایت ہے **مترجم** اس سورہ مبارک کے بہت سی نام ہیں منجملہ اُنکے تین نام اس حدیث میں مذکور ہیں ایک ام القرآن یعنی اصل اور جڑ قرآن کی اور آسا اور بنیاد اُسکے مضامین عظیم الشان کی کہ اصل و منشا اُسکا ہے اور وجہ تسمیہ اسکی یہ ہے کہ یہ سورہ شامل ہے مطالب قرآنیہ اور مقاصد فرقانیہ کو مثل ثنا اور حمد الہی کے اور تعبد اور وعد و وعید کے اور اجمالاً مشتمل ہے اور حکمتوں نظریہ اور احکام عملیہ کے کہ وہی سلوک ہے صراط مستقیم کا او متضمن ہے اوپر مراتب سعداء اور منازل اشقیاء کے دوسرے سبع مثانی یعنے سات آیتیں

دو بار اُتری ہوئی ہیں اسلئے کہ یہ سورہ ایکبار مکہ میں نازل ہوئی ایکبار مدینہ میں جبکہ قبلہ تحول ہوا اور یہ ہے قرآن عظیم اور یہ دونون نام آخر کی سورہ حجر میں مذکور ہیں اور اُسکو سورۃ الحمد اور سورۃ
الشکر اور سورۃ الدعا اور شافیہ بھی کہتے ہیں اور کثرت اسماکی دلالت کرتی ہے عظمت شان پر مسمی کے سو معلوم ہوا کہ یہ سورہ مبارک رحمن کے نزدیک بڑی شان رکھتی ہے اور حضرت نے
خود اسکو بھی مثل فرمایا اس سے زیادہ کیا ہوگا مگر افسوس ہے کہ جو لوگ اسکو بدعات محدثہ اور اوقات مبتدعہ کے وقت پڑھتے ہیں وہ اسکی برکات سے لایعقل محض ہیں اور غافل بحت

باب مَا جَآءَ فِي سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَاٰيَةِ الْكُرْسِيِّ باب سورہ بقرہ اور آیۃ الکرسی کے فضیلت میں **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا
تَجْعَلُوا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِيْ تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيْهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ بناؤ تم اپنے گھرون
کو قبرین یعنے مثل موتی کے غافل اور تارک الذکر مت ہو جاؤ اور تحقیق کہ وہ گھر کہ جسمین سورہ بقر پڑھی جاتی ہے شیطان اُسمین داخل نہین ہوتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
عن اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِكُلِّ شَيْءٍ سَنَامٌ وَاِنَّ سَنَامَ الْقُرْاٰنِ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ وَفِيْهَا اٰيَةٌ هِيَ سَيِّدَةُ اٰيِ الْقُرْاٰنِ
اٰيَةُ الْكُرْسِيِّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر چیز کا ایک کوہان ہے اور کوہان قرآن عظیم الشان کا سورہ بقر ہے اور اسمین ایک آیت ہی کہ وہ سردار
ہے قرآن کے سب آیتون کے اور وہ آیت الکرسی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حکیم بن جبیر کے روایت سے اور کلام کیا ہے اُسمین شعبہ نے اور ضعیف کہا ہے اُسکو **عن**
اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الْمُؤْمِنَ اِلٰى اِلَيْهِ الْمَصِيْرُ وَاٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حِيْنَ يُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُمْسِيَ وَمَنْ قَرَأَهُمَا
حِيْنَ يُمْسِيْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰى يُصْبِحَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑہی حم مومن الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی جبکہ صبح کی اُسنے
تو حفاظت کیا جاویگا وہ اُنکی برکت سے یہانتک کہ شام کرے اور جسنے کہ پڑہا اُنکو جبکہ شام کرے حفاظت کیا جاویگا وہ یہانتک کہ صبح کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا
بعض اہل علم نے عبدالرحمن بن ابی بکر ابن ابی ملیکہ مین اُنکے حافظہ کے طرف سے **عن** اَبِي اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ اَنَّهٗ كَانَتْ لَهٗ سَهْوَةٌ فِيْهَا تَمْرٌ فَكَانَتْ تَجِيْءُ
الْغُوْلُ فَتَأْخُذُ مِنْهُ فَشَكَا ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اذْهَبْ فَاِذَا رَاَيْتَهَا فَقُلْ بِسْمِ اللّٰهِ اَجِيْبِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاَخَذَهَا
فَحَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قَالَ حَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ قَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ لِلْكَذِبِ قَالَ
فَاَخَذَهَا فَحَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ فَاَرْسَلَهَا فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قَالَ فَحَلَفَتْ اَنْ لَا تَعُوْدَ فَقَالَ كَذَبَتْ وَهِيَ مُعَاوِدَةٌ
لِلْكَذِبِ فَاَخَذَهَا فَقَالَ مَا اَنَا بِتَارِكِكِ حَتّٰى اَذْهَبَ بِكِ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اِنِّيْ ذَاكِرَةٌ لَكَ شَيْئًا اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ اقْرَأْهَا فِيْ بَيْتِكَ فَلَا
يَقْرَبُكَ شَيْطَانٌ وَلَا غَيْرُهٗ فَجَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا فَعَلَ اَسِيْرُكَ قَالَ فَاَخْبَرَهٗ بِمَا قَالَتْ قَالَ صَدَقَتْ وَهِيَ كَذُوْبٌ **ترجمہ** روایت
ہے ابی ایوب انصاری سے کہ انکا ایک کہتا تہا کہ اُسمین کہجورین بہرین تہین سو غول آتا تہا اور اسمین سے لیجاتا تہا سو شکایت کی اُنہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے
سو فرمایا آپنے کہ جاؤ تم جب دیکہو تم اُسکو تو کہو ساتھ نام اللہ تعالیٰ کے حکم مان رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کہا راوی نے کہ پہر پکڑا اسکو ابو ایوب نے یعنے تاکہ لیجاوین اُسی آپکے پاس
سو اُسنے قسم کہائی کہ پہر نہ آویگا سو چہوڑ دیا اُنہون نے اُسکو اور آئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو پوچہا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے عرض کے اُسنے قسم کہائی کہ اب
نہ آویگا سو آپنے فرمایا کہ جہوٹ کہا اُسنے اور وہ پہر آنے والا ہے طرف جہوٹ کے کہا راوی نے کہ پہر پکڑا اسکو ابو ایوب نے سو پہر قسم کہائی اُسنے کہ مین اب نہ آونگا
سو پہر چہوڑ دیا اسکو اور آئی آنحضرت کی خدمت مین اور پوچہا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے عرض کے اُنہون نے کہ قسم کہائی اُسنے کہ اب نہ آویگا فرمایا کہ جہوٹا ہی وہ
اور وہ پہر آنیوالا ہے طرف جہوٹ بولنے کے سو پہر پکڑا اُسکو ابو ایوب نے اور کہا مین تجہی ہرگز چہوڑنیوالا نہین یہانتک کہ لیجاؤنگا مین تجہکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک سو
کہا اُسنی کہ مین تمسے ذکر کرتا ہون ایک چیز کا اور وہ آیۃ الکرسی ہے پڑہ تو اُسکو اپنے گہر مین سو قریب آویگا تیرے شیطان اور نہ کوئی اور یعنی بلیات سو حاضر ہوی ابو ایوب
خدمت مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اور پوچہا آپنے کہ کیا کیا تمہاری قیدی نے کہا راوی نے کہ خبر دی اُنہون نے آپکو اُسکے حال سے تب فرمایا آپنے کہ سچ کہا اُسنے
اگرچہ وہ جہوٹا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْثًا وَهُمْ ذُوْ عَدَدٍ فَاسْتَقْرَاَهُمْ
فَاسْتَقْرَاَ كُلَّ رَجُلٍ مِّنْهُمْ يَعْنِيْ مَا مَعَهٗ مِنَ الْقُرْاٰنِ فَاَتٰى عَلٰى رَجُلٍ مِّنْ اَحْدَثِهِمْ سِنًّا فَقَالَ مَا مَعَكَ يَا فُلَانُ فَقَالَ مَعِيَ كَذَا وَكَذَا وَسُوْرَةُ الْبَقَرَةِ فَقَالَ
اَمَعَكَ سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ قَالَ نَعَمْ قَالَ اذْهَبْ فَاَنْتَ اَمِيْرُهُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْ اَشْرَافِهِمْ وَاللّٰهِ مَا مَنَعَنِيْ اَنْ اَتَعَلَّمَ الْبَقَرَةَ اِلَّا خَشْيَةُ اَنْ لَا اَقُوْمَ بِهَا فَقَالَ

سورہ بقرہ اور آیۃ الکرسی کی فضیلت

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَعَلَّمُوا الْقُرْاٰنَ وَاقْرَؤُوْہُ فَاِنَّ مَثَلَ الْقُرْاٰنِ لِمَنْ تَعَلَّمَہٗ فَقَرَأَہٗ وَقَامَ بِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْکًا یَفُوْحُ رِیْحُہٗ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَمَثَلُ مَنْ تَعَلَّمَہٗ فَیَرْقُدُ وَھُوَ فِیْ جَوْفِہٖ کَمَثَلِ جِرَابٍ اُوْکِیَ عَلٰی مِسْکٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ بھیجا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر اور وہ گنتی کے لوگ تھے سو ان سے قرآن پڑھوایا آپنے سو پڑھوایا ہر ایک شخص سے انمین کے یعنے جتنا اُسکو یاد تہا قرآن سے سو گذرے آپ ایکمرد پر انمین کے کہ وہ نو عمر تھا اُن سب مین سو پوچھا آپنے کہ تیرے ساتھ کیا ہے قرآن سے اے فلانے سو عرض کی اُسنے کہ مجھے یاد ہے فلان فلان سورہ اور سورہ بقر سو فرمایا آپنے یعنے بطریق شاباشی کے کہ تیرے ساتھ سورہ بقر ہے اُسنے عرض کی کہ ہان فرمایا آپنے کہ جا تو ان سب لشکریون کا امیر ہے سو کہا ایک مرد نے اُنکے اشراف مین سے کہ قسم ہے اللہ کی نہین روکا مجھے کسی نے اس سورہ کے سیکھنے سے مگر اس امر کے خوف نے کہ مین تہجد مین ہمیشہ نہ پڑہ سکونگا اُسکو سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سیکھو قرآن کو اور پڑہو اُسکو اسلئے کہ مثال اُس شخص کے کہ جسنے سیکھا اور پڑہا اسکو یعنے تہجد وغیرہ مین اور عمل کیا اُسپر مانند ایک کیسہ کے ہے کہ بہرا ہوا ہے مشک سے کہ خوشبو اُسکی پہیل رہی ہے ہر مکان مین اور مثال اُسکی جسنے سیکھا قرآن اور سو رہا یعنے تہجد مین نہ پڑہا اسکو اور وہ اُسکی دل مین ہے یعنے محفوظ ہے مانند اُس کیسہ کے ہے کہ باندہ دیا ہو منہ اُسکا اُسمین مشک بہر کر **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث سعید مقبری سے اُنہون نے روایت کی عطا سے جو مولی ہین ابی احمد کے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مانند اسکے روایت کی یہ ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے لیث بن سعد سے اُنہون نے سعید مقبری سے اُنہون نے عطا سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً مانند اسکے ہم معنے اسکی اور نہین ذکر کیا اس سند مین ابو ہریرہ کا اور اس باب مین ابی بن کعب سے بہی روایت ہے **باب** مَاجَاءَ فِیْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ باب خاتمہ سورہ بقر کے فضیلت مین **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ **ترجمہ** روایت ہے ابی مسعود انصاری سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہ پڑہین دو آیتین سورہ بقر کے آخر سے ایک رات مین کافی ہوگئین اُسکو یعنے قیام شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** النُّعْمَانِ بْنِ بَشِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْہُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِھِمَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَلَا یُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلَاثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُھَا شَیْطَانٌ **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے لکہی ایک کتاب آسمان و زمین پیدا کرنیکے دو ہزار برس پیشتر اتارین اُس کتاب مین سے دو آیتین کہ ختم کیا اُنکے ساتہ سورہ بقر کو اور نہ پڑہے جاوینگی کسی مکان مین تین رات کہ پہر اُسمین شیطان آوے **ف** یہ حدیث غریب ہے **باب** مَاجَاءَ فِیْ اٰلِ عِمْرَانَ باب سورہ آل عمران کی فضیلت مین **عَنْ** نَوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَأْتِی الْقُرْاٰنُ وَاَھْلُہُ الَّذِیْنَ یَعْمَلُوْنَ بِہٖ فِی الدُّنْیَا تَقْدُمُہٗ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ وَاٰلُ عِمْرَانَ قَالَ نَوَّاسٌ وَضَرَبَ لَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃَ اَمْثَالٍ مَا نَسِیْتُھُنَّ بَعْدُ قَالَ یَأْتِیَانِ کَاَنَّھُمَا غَیَایَتَانِ وَبَیْنَھُمَا شَرْقٌ اَوْ کَاَنَّھُمَا غَمَامَتَانِ سَوْدَاوَانِ اَوْ کَاَنَّھُمَا ظُلَّۃٌ مِنْ طَیْرٍ صَوَافَّ تُجَادِلَانِ عَنْ صَاحِبِھِمَا **ترجمہ** روایت ہے نواس بن سمعان سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آویگا قرآن اور لوگ اُسکے جو عمل کرتے تہے اُسپر دنیا مین آگے اُسکے ہوگی سورہ بقر اور آل عمران سو کہا نواس نے کہ بیان کین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونو سورتونکی تین مثالین کہ پہر مین نہ بہولا اُنکو اُسکے بعد فرمایا آپنے وہ دونون آوینگی گویا کہ وہ چہتریان ہین کہ اُنکے بیچ مین ایک فرجہ ہے یا فرمایا گویا کہ وہ ٹکڑے ہین کالی بدلی کے اور فرمایا کہ وہ گویا سائبان ہین پرندون کے کہ صف باندہے ہوئی ہون جہگڑتے ہین اپنے صاحب کی طرف سے یعنے شفاعت کرتے ہین اُسکی **ف** اس باب مین ابی امامہ اور بریدہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور معنی اس حدیث کے بعض اہل علم کے نزدیک یہ ہین کہ آویگا ثواب اُن سورتونکا یعنے سورتونکے آنے سے ثواب آنا مراد ہے ایسی ہی تفسیر کی ہے بعض اہل علم نے اس حدیث کی اور جو مشابہ اسکے ہین احادیث کہ آویگا ثواب قرات قرآن کا اور نواس بن سمعان کی روایت مین جو نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے اشارہ ہے اس معنی کیطرف اسلئے کہ حضرت نے فرمایا ہے اُسمین کہ آوینگے لوگ اُسی قرآن کے جو عمل کرتے تہے اُسپر دنیا مین پس اُسمین دلالت ہے کہ مراد قرآن کے آنے سے ثواب ہے اُنکے عملونکا اور خبر دی مجہکو محمد بن اسمعیل نے اُنکو حمیدی نے کہا حمیدی نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے عبد اللہ بن مسعود کی حدیث کی تفسیر مین جسمین یہ مذکور ہے کہ نہین پیدا کی اللہ تعالی نے آسمان و زمین مین کوئی چیز بڑی آیۃ الکرسی سے انتہی سو کہا سفیان نے کہ آیۃ الکرسی کلام ہے اللہ تعالی کا اور کلام اللہ تعالی کا بڑا ہے اُسکے پیدا کئے ہوئے زمین و آسمان سے **مترجم** غرض یہی ہے کہ آیۃ الکرسی مخلوق نہین قدیم ہے اور آسمان و زمین وغیرہ مخلوق ہین **باب** مَاجَاءَ

سورۂ کہف کی فضیلت

فِي سُورَةِ الْكَهْفِ باب سورہ کہف کی فضیلت میں **عَنْ** الْبَرَاءِ يَقُولُ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَقْرَأُ سُورَةَ الْكَهْفِ إِذْ رَأَى دَابَّتَهُ تَرْكُضُ فَنَظَرَ فَإِذَا مِثْلُ الْغَمَامَةِ أَوِ السَّحَابَةِ
فَأَتَى رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تِلْكَ السَّكِينَةُ نَزَلَتْ مَعَ الْقُرْآنِ أَوْ نَزَلَتْ عَلَى الْقُرْآنِ **ترجمہ** روایت ہے
براء سے کہ وہ کہتے تھے اُس حالت میں کہ ایک مرد سورہ کہف پڑھتا تھا یعنے تہجد میں کہ دیکھا اُسنے اپنی سواری کے جانور کو کہ وہ کودتا ہے سو نظر کی اُسنے آسمان کیطرف سو دیکھا ایک بادل کی مثل
ابر کے راوی کو شک ہے کہ غمامہ کہا یا سحابہ سو آیا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا آپ سے تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ تسکین ہے کہ نازل ہوئی ساتھ
قرآن کے یا فرمایا اوپر قرآن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں اُسید بن حضیر سے بھی روایت ہے **عَنْ** أَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
مَنْ قَرَأَ ثَلٰثَ آيَاتٍ مِنْ أَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جسنے پڑھیں تین آیتیں سورہ کہف کی اول سے
بچایا گیا وہ دجال کے فتنے سے **ف** کہا محمد بن بشار نے خبر دی ہمکو معاذ بن ہشام نے انہوں نے کہا خبر دی مجھکو میرے باپ نے قتادہ سے اس اسناد کی ساتھ مانند اس روایت کے یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابُ** مَاجَاءَ فِي يٰسٓ باب سورہ یٰس کی فضیلت میں **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ شَيْءٍ قَلْبًا وَّ

سورۂ یٰس کی فضیلت

قَلْبُ الْقُرْآنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللهُ لَهُ بِقِرَاءَتِهَا قِرَاءَةَ الْقُرْآنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر چیز کا
ایک دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورۂ یٰس ہے اور جسنے پڑھی سورہ یٰس لکھیگا اللہ تعالیٰ بعوض اسکے ثواب دس بار قرآن پڑھنے کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے
ہم اسے مگر حمید بن عبد الرحمن کی روایت سے اور بصرہ میں یہ روایت قتادہ سے مروی ہونا نہیں جانتے ہیں لوگ مگر اسی سند سے اور ہارون کہ جنکی کنیت ابو محمد ہے شیخ مجہول
ہیں روایت کی ہم سے ابو موسیٰ نے ان سے احمد بن سعید نے انسے قتیبہ نے انسے حمید بن عبد الرحمن نے یہی حدیث اور اس باب میں ابوبکر سے بھی روایت ہے اور صحیح نہیں ہے حدیث ابی بکر
کی از روئے اسناد کے اور اسناد اسکے ضعیف ہے **بَابُ** مَاجَاءَ فِي حٰمٓ الدُّخَانِ باب سورہ دخان کی فضیلت میں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ

سورۂ دخان کی فضیلت

وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةٍ أَصْبَحَ يَسْتَغْفِرُ لَهُ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی
سورہ دخان کسی رات میں صبح کریگا وہ اور ستر ہزار فرشتے اسکے لئے مغفرت مانگتے ہونگے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور عمر بن ابی خثعم
ضعیف ہیں کہا محمد نے کہ وہ منکر الحدیث ہیں **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ حٰمٓ الدُّخَانَ فِي لَيْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهُ **ترجمہ** روایت
ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھی حٰم دخان شب جمعہ کو بخشے جاوینگے اسکے لئے گناہ اسکی **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند
سے اور ہشام کہ جنکی کنیت ابو المقدام ہے ضعیف ہیں اور حسن کو ابی ہریرہ سے سماع نہیں ایسا ہی کہا ایوب نے اور یونس بن عبید اور علی بن زید نے **بَابُ** مَاجَاءَ فِي سُورَةِ
الْمُلْكِ باب سورہ ملک کی فضیلت میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ ضَرَبَ بَعْضُ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خِبَاءَهُ عَلٰى قَبْرٍ وَهُوَ لَا يَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا

سورۂ ملک کی فضیلت

قَبْرُ إِنْسَانٍ يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَأَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ ضَرَبْتُ خِبَائِي عَلٰى قَبْرٍ وَأَنَا لَا أَحْسِبُ أَنَّهُ قَبْرٌ فَإِذَا فِيهِ إِنْسَانٌ
يَقْرَأُ سُورَةَ الْمُلْكِ حَتّٰى خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هِيَ الْمَانِعَةُ هِيَ الْمُنْجِيَةُ تُنْجِيهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ بعض
اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک خیمہ لگایا کسی قبر پر اور وہ نجانتے تھے کہ یہاں قبر ہے اور وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا انہے
اُس سورہ مبارک کو سو آئے وہ صحابی اور عرض کی انہوں نے کہ یا رسول اللہ لگایا میں نے خیمہ اپنا ایک قبر پر اور میں نجانتا تھا کہ وہاں قبر ہے سو وہاں قبر تھی ایک آدمی کی کہ وہ اُسمیں
سورہ ملک پڑھتا تھا یہاں تک کہ ختم کیا اُسنے اسکو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ مانع ہے یعنے عذاب قبر سے نجات دیتی ہے اپنے قاری کو عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث
غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ سُورَةً مِنَ الْقُرْآنِ ثَلَاثُونَ آيَةً شَفَعَتْ
لِرَجُلٍ حَتّٰى غُفِرَ لَهُ وَهِيَ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک سورت قرآن میں تیس آیتوں کی ہے شفاعت کی
اُسنے ایک مرد کی یہاں تک کہ بخشا گیا وہ اور وہ سورہ تبارک الذی بیدہ الملک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** جَابِرٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا يَنَامُ حَتّٰى
يَقْرَأَ الٓمٓ تَنْزِيلُ وَتَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ نہ پڑھ لیتے سورہ الم تنزیل اور سورہ تبارک الذی
بیدہ الملک **ف** اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگوں نے لیث بن ابی سلیم سے مثل اسکے اور روایت کیا ہے اسکو مغیرہ بن مسلم نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے

انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی زہیر نے کہا انہوں نے کہا میں نے ابی الزبیر سے کہ سنا تم نے جابر سے کہ ذکر کرتے تھے اس حدیث کو سو کہا ابوالزبیر نے کہ
مجھے تو خبر دی ہے صفوان نے یا ابن صفوان نے اور گویا کہ زہیر نے انکار کیا کہ یہ حدیث مروی ہو ابوالزبیر سے اور وہ جابر سے روایت کرتے ہوں روایت کی ہمسے ہناد نے اُن سے ابوالاحوص نے
اُنسے لیث نے اُن سے ابی الزبیر نے اُن سے جابر نے انہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے ، روایت کی ہمسے ہریم بن مسعر نے اُن سے فضیل نے اُن سے لیث نے اُن سے
طاؤس نے کہا طاؤس نے کہ یہ دونوں سورتیں یعنے الم تنزیل اور سورۂ ملک فضیلت رکھتی ہیں قرآن کی ہر سورت پر ستر نیکیاں یعنی ستر درجے **بَابُ مَا جَاءَ فِي اِذَا زُلْزِلَتْ**

باب اذا زلزلت کے فضیلت میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ اِذَا زُلْزِلَتْ عُدِلَتْ لَهٗ بِنِصْفِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ
قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ عُدِلَتْ لَهٗ بِرُبْعِ الْقُرْاٰنِ وَمَنْ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ عُدِلَتْ لَهٗ بِثُلُثِ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جسنے پڑہی سورۂ اذا زلزلت برابر ہوگا ثواب اُسکا آدہے قرآن کے اور جسنے پڑہی قل یا ایہا الکافرون تو ثواب اُسکا چوتہائی قرآن کے برابر ہے اور جسنے پڑہی سورۂ
قل ہو اللہ احد ثواب اُسکا برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر اس شیخ یعنے حسن بن سلم کے روایت سے اور اس باب میں ابن عباس سے
بہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ هَلْ تَزَوَّجْتَ يَا فُلَانُ قَالَ لَا وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَا عِنْدِيْ
مَا اَتَزَوَّجُ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ بَلٰى قَالَ ثُلُثُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبْعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ
قُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبْعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ اَلَيْسَ مَعَكَ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ قَالَ بَلٰى قَالَ رُبْعُ الْقُرْاٰنِ قَالَ تَزَوَّجْ تَزَوَّجْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکمرد کو اپنے اصحاب میں سے کہ آیا نکاح کیا تو نے اے فلانی کہا اُسنے کہ نہیں قسم ہے اللہ تعالےٰ کی اے رسول اللہ کے اور نہیں ہے میرے پاس اتنا کچھ کہ
نکاح کروں نہیں فرمایا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ قل ہو اللہ یعنے تجہے یاد نہیں اُسنے عرض کی کیوں نہیں آپنے فرمایا کہ وہ تہائی قرآن کے برابر ہے یعنی ثواب میں پہر پوچھا
آپنے کہ آیا نہیں ساتھ تیرے اذا جاء نصر اللہ والفتح عرض کی اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا برابر ہے وہ چوتہائی قرآن کے پہر پوچھا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ قل یا ایہا الکافرون
عرض کی اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا آپنے برابر ہے وہ چوتہائی قرآن کے پہر پوچھا آپنے کیا نہیں ہے تیرے ساتھ اذا زلزلت الارض عرض کی اُسنے کہ کیوں نہیں فرمایا
آپنے برابر ہے وہ چوتہائی قرآن کے پہر فرمایا آپنے نکاح کر تو نکاح کر **ف** یہ حدیث حسن ہے **بَابُ مَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ وَفِي سُوْرَةِ اِذَا زُلْزِلَتْ** باب سورۂ
اخلاص اور اذا زلزلت کی فضیلت میں **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ
تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكٰفِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبْعَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اذا زلزلت برابر ہے نصف قرآن کے
یعنے ثواب و اجر میں اور قل ہو اللہ احد برابر ہے ثلث قرآن کے اور قل یا ایہا الکافرون برابر ہے چوتہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر یمان
بن مغیرہ کے روایت سے **بَابُ مَا جَاءَ فِي سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ** باب سورۂ اخلاص کی فضیلت میں **عَنْ** اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَيَعْجِزُ
اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَاَ فِيْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ مَنْ قَرَأَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ فَقَدْ قَرَأَ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
کیا تہکتا ہے ایک تم میں سے کا اس سے کہ پڑہ لیا کرے ایکرات میں تہائی قرآن جسنے پڑہی اللہ الواحد الصمد یعنے سورۂ اخلاص سو اُسنے بیشک پڑہا تہائی قرآن **ف** اس باب میں
ابی الدرداء اور ابی سعید اور قتادہ بن نعمان اور ابی ہریرہ اور انس اور ابن عمر اور ابی مسعود سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے اور نہیں جانتے ہم کسیکو کہ روایت کی ہو اُسنے یہ حدیث
زائدہ سے بہتر اور متابعت کی زائدہ کے اس روایت میں اسرائیل اور فضیل بن عیاض نے اور روایت کی شعبہ اور کئی لوگوں نے ثقات سے یہ حدیث منصور سے اور اضطراب کیا ہے اس میں
عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ رَجُلًا يَّقْرَاُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَبَتْ قُلْتُ
مَا وَجَبَتْ قَالَ الْجَنَّةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ آیا میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یعنے کسی مقام میں تو سنا آپنے ایکمرد کو کہ پڑہتا تہا وہ قل ہو اللہ احد سو فرمایا
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے واجب ہوگئی پس پوچہا میں نے کہ کیا واجب ہوئی فرمایا آپنے جنت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر
مالک بن انس کی روایت سے اور ابو حنین وہ عبید بن حنین ہیں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِّائَتَيْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ
اَحَدٌ مُحِيَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰى فِرَاشِهٖ فَنَامَ

علی یمینہ ثم قرأ قل ھو اللہ احد مائۃ مرۃ فاذا کان یوم القیمۃ یقول لہ الرب تبارک وتعالی یا عبدی ادخل علی یمینک الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑہی ہر دن میں دو سو بار سورہ قل ھو اللہ احد مٹائی جاوینگے اُسکے گناہ پچاس برس کی مگر یہ کہ ہو اُسپر قرض اور اسی اسناد سے یہ مروی ہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے جو ارادہ کرے سونیکا اپنے بچھونے پر اور پہر لیٹے اپنے داہنی کروٹ پر اور پڑہے قل ھو اللہ احد سو بار تو جب دن ہوگا قیامت کا فرماویگا پروردگار تبارک وتعالی اے میرے بندے داخل ہو تو اپنے داہنی طرف جنت میں **ف** یہ حدیث غریب ہے ثابت کی روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند کے سوا اور سند سے بہی ثابت سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم احشدوا فانی ساقرأ علیکم ثلث القرآن قال فحشد من حشد ثم خرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقرأ قل ھو اللہ احد ثم دخل فقال بعضنا لبعض قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانی ساقرأ علیکم ثلث القرآن انی لاری ھذا خبر جاءہ من السماء ثم خرج نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال انی قلت ساقرأ علیکم ثلث القرآن الا وانھا تعدل ثلث القرآن **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جمع ہو جاؤ تم کہ میں پڑہونگا تم پر تہائی قرآن کہا راوی نے کہ پہر جمع ہوگئے اصحاب میں جو جمع ہو سکے پہر نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور پڑہی آپنے سورہ قل ھو اللہ احد پہر داخل ہوگئے اپنے حجرہ میں سو کہنے لگے بعض ہمارے بعض سے کہ فرمایا تہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں پڑہونگا تم پر تہائی قرآن سو میں گمان کرتا ہوں کہ یہہ داخل ہونا آپکا کسی خبر کے واسطے ہے جو آئی ہے اُنکے پاس آسمان سے پہر نکلے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا آپنے میں نے تم سے کہا تہا کہ پڑہونگا تم پر تہائی قرآن آگاہ ہو کہ یہ سورہ برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم اشجعی کا نام سلمان ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قل ھو اللہ احد تعدل ثلث القرآن **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قل ھو اللہ احد برابر ہے تہائی قرآن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس بن مالک قال کان رجل من الانصار یؤمھم فی مسجد قبا فکان کلما افتتح سورۃ یقرأ لھم فی الصلوۃ یقرأ بھا افتتح بقل ھو اللہ احد حتی یفرغ منھا ثم یقرأ بسورۃ اخری معھا وکان یصنع ذلک فی کل رکعۃ فکلمہ اصحابہ فقالوا انک تقرأ بھذہ السورۃ ثم لا تری انھا تجزئک حتی تقرأ بسورۃ اخری فاما ان تقرأ بھا واما ان تدعھا وتقرأ بسورۃ اخری قال ما انا بتارکھا ان احببتم ان اؤمکم بھا فعلت وان کرھتم ترکتکم وکانوا یرونہ افضلھم وکرھوا ان یؤمھم غیرہ فلما اتاھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم اخبروہ الخبر فقال یا فلان ما یمنعک مما یامرک بہ اصحابک وما یحملک ان تقرأ ھذہ السورۃ فی کل رکعۃ فقال یا رسول اللہ انی احبھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان حبھا ادخلک الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے کہ تہا ایک مرد انصار سے کہ امامت کرتا تہا اُنکی مسجد قبا میں اور عادت تہی اُسکی کہ جب ارادہ کرتا کہ شروع کرے کوئی سورت کہ پڑہے اُسکو اُنکے لئے نماز میں تو شروع کرتا قل ھو اللہ احد کے ساتھ یعنے بعد فاتحہ کے پہلے قل ھو اللہ پڑہ لیتا یہانتک کہ فارغ ہو جاتا اُس سے پہر پڑہتا دوسری سورت اُسکے ساتھ اور ایسا ہی کیا کرتا وہ ہر رکعت میں سو کلام کیا اُس سے اُسکے اصحاب نے اور کہا کہ تم پہلے پڑہ لیتے ہو سورہ اخلاص پہر گمان کرتے ہو کہ یہہ کافی نہیں تمہاری صحت نماز کے لئے یہانتک کہ پڑہتے ہو تم دوسری سورت سو یا پڑہا کرو تم اسے سورت کو یا اسکو چہوڑ کر دوسری سورت پڑہو سو کہا اُن صحابی نے نہیں ہوں میں اسکا چہوڑنیوالا اگر دوست رکہتے ہو تم کہ امامت کروں میں تمہاری اس سورت کو پڑہ کر تو خیر امامت کروں میں تمہاری اور اگر برا مانو تم تو چہوڑ دوں میں تمکو یعنے امامت نکروں اور انصار اُنکو اپنے لوگوں میں افضل جانتے تہے اور برا جانتے تہے کہ کوئی اور امامت کرے اُنکے سوا اُنکے پہر جب آئے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت میں خبر دی آپکو اُن اصحابی کے حال کی سو فرمایا آپنے اُنسے کہ کیا چیز باز رکہتی ہی تمکو اس سے کہ جو حکم کرتے ہیں تمکو اصحاب تمہارے اور کیا سبب ہے کہ تم پڑہا کرتے ہو سورہ اخلاص کو ہر رکعت میں سو عرض کی اُنسے اے رسول اللہ تعالی کے میں بیشک دوست رکہتا ہوں اس سورت کو سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک محبت اسکی لیجاویگی تجھکو جنت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے عبید اللہ بن عمر کے روایت سے کہ وہ ثابت بنانی سے روایت کرتے ہوں اور روایت کی مبارک بن فضالہ نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس سے کہ ایک مرد نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں دوست رکہتا ہوں اس سورت کو یعنے قل ھو اللہ احد کو تو فرمایا آپنے کہ محبت اُسکی تجھکو داخل کریگی جنت میں

باب ما جاء فی المعوذتین باب معوذتین کے فضیلت میں

عن عقبۃ ابن عامر الجھنی عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال قد انزل اللہ علی آیات لم یر مثلھن قل اعوذ برب الناس الی آخر السورۃ وقل اعوذ برب الفلق الی آخر السورۃ **ترجمہ**

ترجمہ روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے اُتاری ہیں مجھ پر کچھ آیتیں کہ نہیں دیکھا کسی نے اُنکا مثل اور وہ قل اعوذ برب الناس
ہیں آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق ہے آخر سورت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
اَنْ اَقْرَأَ بِالْمُعَوِّذَتَيْنِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ فرمایا اُنہوں نے کہ حکم کیا مجھکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھا کروں معوذتین ہر نماز
کے پیچھے **ف** یہ حدیث غریب ہے **بَابُ** مَا جَآءَ فِي فَضْلِ قَارِئِ الْقُرْاٰنِ باب قاری قرآن کی فضیلت میں **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَّذِي يَقْرَأُ الْقُرْاٰنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِي يَقْرَأُهٗ قَالَ هِشَامٌ وَهُوَ شَدِيْدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ
لَهٗ اَجْرَانِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہ پڑھتا ہے قرآن اور وہ ماہر ہے یعنے خوب یاد رکھتا ہے
اُسکو وہ ہی بزرگ نیک فرشتوں کے ساتھ جو عہدۂ سفارت رکھتے ہیں یعنے رسول ہوتے ہیں آدمیوں کی طرف اور جو پڑھتا ہے قرآن ہشام نے اپنی روایت میں کہا اور
وہ قرآن اُسپر سخت ہے یعنے دشوار ہے اور کہا شعبہ نے اپنی روایت میں کہ وہ قرآن پڑھنا اُسپر شاق ہے اُسکے لئے دونا اجر ہے یعنے ایک قرأت کا دوسرے مشقت کا
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَلِيِّ بْنِ اَبِي طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَظْهَرَهٗ فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ
حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِي عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُ النَّارُ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے پڑھا قرآن اور یاد کر لیا یا پشت پناہ کیا اپنا اُسکو اور حلال کیا اُسکے حلال کو اور حرام کیا اُسکے حرام کو داخل کریگا اسکو اللہ تعالیٰ بسبب اُسکی جنت
میں اور شفاعت قبول کریگا اُسکی دس شخصوں کے حق میں اسکے اہل سے کہ واجب ہو چکی ہوگی ہر ایک کے لئے اُنمیں سے دوزخ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں پہچانتے ہم
اسکو مگر اسی سند سے اور اُسکی کوئی اسناد صحیح نہیں اور حفص بن سلیمان جنکی کنیت ابو عمر ہے اور وہ بزاز ہیں کوفہ کے رہنے والے اور ضعیف ہیں حدیث میں **بَابُ** مَا
جَآءَ فِي فَضْلِ الْقُرْاٰنِ باب قرآن عظیم الشان کے فضیلت میں **عن** الْحَارِثِ الْاَعْوَرِ قَالَ مَرَرْتُ فِي الْمَسْجِدِ فَاِذَا النَّاسُ يَخُوْضُوْنَ فِي الْاَحَادِيْثِ فَدَخَلْتُ
عَلٰى عَلِيٍّ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَلَا تَرَى النَّاسَ قَدْ خَاضُوْا فِي الْاَحَادِيْثِ قَالَ اَوَقَدْ فَعَلُوْهَا قُلْتُ نَعَمْ قَالَ اَمَا اِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
يَقُوْلُ اَلَا اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ فَقُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ كِتَابُ اللّٰهِ فِيْهِ نَبَاُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ وَحُكْمُ مَا بَيْنَكُمْ وَهُوَ الْفَصْلُ لَيْسَ
بِالْهَزْلِ مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِي غَيْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ هُوَ الَّذِي
لَا يَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهٗ هُوَ الَّذِي لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰى
قَالُوْا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا يَهْدِيْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِيَ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ
خُذْهَا اِلَيْكَ يَا اَعْوَرُ **ترجمہ** روایت ہے حارث اعور سے کہا اُنہوں نے کہ گذرا میں مسجد میں سو لوگ باتیں بنا رہے تھے پھر داخل ہوا میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے پاس اور
کہا میں نے اے امیر المومنین کیا نہیں دیکھتے آپ لوگوں کو کہ باتیں بنا رہے ہیں فرمایا آپ نے کہ ہاں اُنہوں نے ایسا کیا میں نے کہا کہ ہاں فرمایا حضرت علی نے آگاہ ہو کہ تحقیق
کہ سنا ہے میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے آگاہ ہو تحقیق کہ قریب ہوگا ایک فتنہ سو کہا میں نے کیا ہے رستہ اُس سے نکلنے کا اے رسول اللہ تعالیٰ کے فرمایا آپ نے
کتاب اللہ یعنے قرآن سبب ہے اُس سے بچنے کا اسلئے کہ اُسمیں خبر ہے تم سے اگلوں کی اور خبر ہے جو تم سے بعد ہونگے اور حکم ہے تمہارے درمیان کا یعنے جو معاملات کہ تمہارے
فیما بین ہوں اور وہ دو ٹوک ہے نہیں ہے اُسمیں ہنسی ٹھٹھے کی بات جسنے چھوڑا اُسکو تکبر جا کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالیگا اللہ تعالیٰ اُسکے اور جسنے ڈھونڈھی ہدایت اُسکی غیر میں گمراہ کریگا
اُسکو اللہ تعالیٰ اور وہ رسی ہے اللہ تعالیٰ کی مضبوط اور وہ ذکر ہے محکم کیا ہوا اور وہ سیدھی راہ ہے وہی ایسی کتاب ہے کہ نہیں کج کر سکتے اُسکو ہوائی نفسانی اور نہیں مل
سکتیں اُسمیں زبانیں اور پیٹ نہیں بھرتا اُس سے عالموں کا اور پرانا نہیں ہوتا بار بار پڑھنے سے اور تمام نہیں ہوتی عجائب اُسکی وہی ایسی کتاب ہے کہ نہ رہ سکے جن جب سنا اُنہوں
نے اُسکو یہانتک کہ بول اُٹھے کہ ہم نے سنا ہے ایک قرآن عجیب کہ راہ بتاتا ہے طرف بہتری کے سو ایمان لائے ہم اُسپر جسنے کلام کیا مطابق اُسکے سچ کہا اور جسنے عمل کیا
موافق اُسکے ثواب دیا گیا اور جسنے حکم کیا اُسپر عدل کیا اور جسنے بلایا اُسکے طرف راہ بتایا گیا وہ سیدھی راہ لیلو تم اس حدیث
کو اے اعور **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اُسکو مگر حمزہ زیات کی روایت سے اور اسناد اُسکی مجہول ہے اور حارث کی روایت میں مقال ہے

قاری قرآن کی فضیلت

قرآن عظیم الشان کی فضیلت

میں اُسنے سنا کر **عن** عقبة بن عامر قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الجاهر بالقرآن كالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن كالمسر بالصدقة **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہا اُنہوں نے کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے پکار کر قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے ظاہر کر کے صدقہ دینے والا اور آہستہ قرآن پڑھنے والا ایسا ہے جیسے چھپا کر صدقہ دینے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مراد حدیث کی یہی ہے کہ آہستہ قرآن پڑھنا افضل ہے پکار کر پڑھنے سے اسلئے کہ چھپا کر صدقہ دینا افضل ہے آشکارا سے اہل علم کے نزدیک اور اہل علم نے اُسکو اسلئے افضل کہا ہے کہ صدقہ سر میں آدمی عجب سے بچا رہتا ہے اسلئے کہ چھپا کر نیکی کرنیوالا محفوظ رہتا ہے اور خوف نہیں ہوتا ہے اُسپر عجب کا جیسا کہ خوف ہوتا ہے علانیہ میں **باب عن** ابی لبابة قال قالت عائشة كان النبي صلى الله عليه وسلم لا ينام حتى يقرأ بني اسرائيل والزمر **ترجمہ** روایت ہے ابی لبابہ سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا حضرت عائشہ ام المومنین نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جبتک کہ بنی اسرائیل اور سورہ زمر نہ پڑھ لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو لبابہ شیخ بصری ہیں کہ روایت کی ان سے حماد بن زید نے کتنی حدیثیں اور کہتے ہیں کہ نام اُن کا مروان ہے روایت کی ہے یہ محمد بن اسمعیل نے کتاب التاریخ میں **عن** عرباض بن سارية انه حدثه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يقرأ المسبحات قبل ان يرقد يقول ان فيهن اية خير من الف اية **ترجمہ** روایت ہے عرباض بن ساریہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑھا کرتے تھے وہ سورتیں کہ شروع میں سبحان اور سبح اور یسبح ہے قبل اسکے کہ سوویں اور فرماتے تھے کہ انمیں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** معقل بن يسار عن النبي صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح ثلاث مرات اعوذ بالله السميع العليم من الشيطان الرجيم وقرأ ثلاث ايات من اخر سورة الحشر وكل الله به سبعين الف ملك يصلون عليه حتى يمسي وان مات في ذلك اليوم مات شهيدا ومن قالها حين يمسي كان بتلك المنزلة **ترجمہ** روایت ہے معقل بن یسار سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑھا صبح کو تین بار اعوذ باللہ سے رجیم تک اور پڑھیں تین آیتیں سورہ حشر کے آخر سے متعین کرتا ہے اللہ تعالی اُسپر ستر ہزار فرشتے کہ وہ مغفرت مانگتے ہیں اُسکے لئے شام تک اور اگر مر جاوے اُس دن میں تو مرا وہ شہید اور جسنے کہا اُنکو جب شام کرتا ہے ہوگا وہ بھی اُسی درجہ میں یعنے شب کو بھی یہی ثواب پاویگا اور اگر مریگا تو شہید ہوگا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **باب** ما جاء كيف كانت قراءة النبي صلى الله عليه وسلم باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات میں **عن** يعلى بن مملك انه سال ام سلمة زوج النبي صلى الله عليه وسلم عن قراءة النبي صلى الله عليه وسلم وصلاته فقالت وما لكم وصلاته وكان يصلي ثم ينام قدر ما صلى ثم يصلي قدر ما نام ثم ينام قدر ما صلى حتى يصبح ثم نعتت قراءته فاذا هي تنعت قراءة مفسرة حرفا حرفا **ترجمہ** روایت ہے یعلے بن مملک سے کہ اُنہوں نے پوچھا ام سلمہ سے جو بیوی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی کہ کیسے تھے قرات اور نماز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی سو فرمایا ام المومنین نے کہ کیا نسبت ہے تمکو انکی نماز سے یعنے تم ویسے کہاں ادا کر سکتے ہو پھر کہا کہ آپکی عادت تھی کہ نماز پڑھتے تھے شب کو پھر سو جاتے تھے اسقدر کہ جتنی دیر نماز پڑھی تھی پھر نماز پڑھتے اُسقدر کہ جتنا سوتے تھے پھر سوتے جسقدر کہ نماز پڑھی تھی یہانتک کہ صبح ہو جاتی پھر بیان کی کیفیت اُنکے قرات کی تو وہ کہتی تہیں کہ قرات اُنکی جُدا جُدا تھی حرف حرف **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر لیث بن سعد کی روایت سے کہ وہ ابن ابی ملیکہ سے روایت کرتے ہیں اور وہ یعلی سے اور وہ ام سلمہ سے اور روایت کی ابن جریج نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے تھے قرات اپنی یعنے ایک ایک حرف جُدا جُدا معلوم ہوتا تھا اور حدیث لیث کی صحیح ہے **عن** عبد الله بن ابي قيس قال سالت عائشة عن وتر رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف كان يوتر من اول الليل ام من اخره فقالت كل ذلك قد كان يصنع ربما اوتر من اول الليل وربما اوتر من اخره فقلت الحمد لله الذي جعل في الامر سعة فقلت كيف كانت قراءته اكان يسر بالقراءة ام يجهر قالت كل ذلك كان يفعل قد كان ربما اسر وربما جهر قال فقلت الحمد لله الذي جعل في الامر سعة قال قلت كيف كان يصنع في الجنابة اكان يغتسل قبل ان ينام ام ينام قبل ان يغتسل قالت كل ذلك قد كان يفعل ربما اغتسل فنام وربما توضأ فنام قلت الحمد لله الذي جعل في الامر سعة **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن ابی قیس سے کہا اُنہوں نے کہ پوچھا میں نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے حال رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وتر کا کہ کیونکر پڑھتے تھے اول شب میں یا آخر شب میں سو فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ دونوں طرح بجا لاتے کبھی وتر پڑھتے اول شب میں اور کبھی آخر شب میں کہا میں نے سب تعریف

آنحضرت کی قرات کا بیان

اللہ تعالیٰ کو ہے کہ جسنے امر دین میں وسعت رکھی پھر کہا میں نے کہ کیسی تھی قرأت آپکی یعنی نماز شب میں کیا چپکے سے پڑھتے تھے یا جہر کرتے ساتھ قرأت کے سو فرمایا ام المومنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی چپکے پڑھتے اور کبھی جہر فرماتے کہا راوی نے کہ کہا میں نے سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اُسنے امر دین میں وسعت رکھی کہا راوی نے پھر کہا میں نے کیا کرتے تھے جنابت میں غسل کر کے قبل سونیکے یا سوجاتے قبل نہانیکے کہا ام المومنین نے کہ دونوں طرح کرتے کبھی غسل کر کے سوتے اور کبھی فقط وضو کر کے سوجاتے کہا میں نے کہ سب تعریف اللہ تعالیٰ کو ہے کہ اُسنے امر دین میں وسعت رکھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے **عن** جابر بن عبد اللہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یعرض نفسہ بالموقف فقال الا رجل یحملنی الی قومہ فان قریشا قد منعونی ان ابلغ کلام ربی **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ پیش کرتے اپنی ذات کو موقف عرفات میں اور فرماتے کہ کوئی مرد ایسا ہے کہ مجھے لیچلے اپنی قوم کی طرف اسلئے کہ قریش نے باز رکھا ہے مجھکو اس سے کہ پہونچاؤں میں کلام اپنے رب کا یعنے اُسکی بندوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

باب **عن** ابی سعید قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول الرب تبارک وتعالیٰ من شغلہ القرآن عن ذکری ومسألتی اعطیتہ افضل ما اعطی السائلین وفضل کلام اللہ علی سائر الکلام کفضل اللہ علی خلقہ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ جسکو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے اور مجھ سے سوال کرنے سے دونگا میں اُسکو بہتر اُس چیز سے کہ دیتا ہوں مانگنے والوں کو اور بزرگی کلام اللہ کی تمام کلاموں پر ایسی ہے جیسے بزرگی اللہ عزوجل کی اپنے مخلوق پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** جسکو مشغول کیا قرآن نے میری یاد سے یعنے اوراد اور وظایف میں مشغول نہوا بلکہ قرآن ہی کی قرأت اور فہم معانی اور درک مطالب اور تحصیل آداب میں سعی اور کوشش کرتا رہا تو اسکو اجر و ثواب دنیا و آخرت میں تمام سائلین سے زیادہ عنایت ہوگا اِس سے معلوم ہوا کہ قرآن کا وظیفہ کرنا سب وظیفوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور یہ اُن وظیفوں کا حال ہے جو شارع سے تعلیم ہوئے ہیں کہ قرآن اُن سب سے بہتر ہے وای اوپر حال اُن لوگوں کے کہ جنہوں نے قرآن کو بھی چھوڑا اور وظائف مسنونہ سے بھی منہ موڑا اور اوراد مبتدعہ اور وظائف محدثہ میں اپنی اوقات کاٹی انا للہ وانا الیہ راجعون

ابواب القراءات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہہ باب ہیں قراءتوں کے جو وارد ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے

عن ام سلمۃ قالت کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقطع قراءتہ یقرأ الحمد للہ رب العالمین ثم یقف الرحمن الرحیم ثم یقف وکان یقرأ ملک یوم الدین **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہا انہوں نے کہ تھے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم الگ الگ کرتے اپنے قرأت کو پڑھتے الحمد للہ رب العالمین پھر ٹھہر جاتے پھر پڑھتے الرحمن الرحیم پھر ٹھہر جاتے اور پڑھتے ملک یوم الدین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور یہی پڑھتے تھے ابو عبید اور اختیار کرتے تھے اسکو یعنے مالک یوم الدین کی جگہ ملک یوم الدین پڑھتے ایسی ہے روایت کیے ابن سعید اموی نے اور انکے سوا اور لوگوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے ام سلمہ سے اور اسناد اس حدیث کی متصل نہیں اسلئے کہ لیث بن سعد نے روایت کیے ابی ملیکہ سے انہوں نے یعلی بن مملک سے انہوں نے ام سلمہ سے کہ انہوں نے وصف کیا قرأت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا الگ الگ ایک ایک حرف اور حدیث لیث کے صحیح ہے اور لیث کی حدیث میں یہ ذکر نہیں کہ آپ ملک یوم الدین پڑھتے تھے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وابا بکر وعمر واراہ قال و عثمان کانوا یقرؤن مالک یوم الدین **ترجمہ** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر اور راوی کہتا ہے کہ گمان کرتا ہوں میں انس کو کہ انہوں نے عثمان کا بھی نام لیا اور کہا کہ یہہ سب لوگ پڑھتے تھے مالک یوم الدین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو زہری کی روایت سے کہ وہ انس بن مالک سے روایت کرتے ہوں مگر شیخ ایوب بن سوید رملی کی روایت سے اور روایت کیے بعض اصحاب زہری نے یہ حدیث زہری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر پڑھتے تھے مالک یوم الدین اور روایت کیے عبد الرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سعید بن مسیب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر پڑھتے تھے مالک یوم الدین **عن** انس بن مالک ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ان النفس بالنفس والعین بالعین قال سوید بن نصر انا ابن المبارک عن یونس بن یزید بہذا الاسناد نحوہ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان النفس بالنفس والعین بالعین سو کہا سوید بن نصر نے خبر دی ہمکو ابن مبارک نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اسکے **ف** کہا مولف رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کی ہمسے سوید بن نصر نے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے یونس بن یزید سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور ابو علی بن یزید بھائی ہیں یونس بن یزید کے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے کہا محمد نے متفرد ہوے ابن مبارک اس حدیث کے ساتھ یونس بن یزید سے روایت کرنے میں

اور اسیطرح پڑہا ابو عبید نے والعین بالعین بنظر اتباع اسی حدیث کے **عن** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هَلْ تَسْتَطِيعُ رَبَّكَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا ہل تستطیع ربک یعنی بتاء مثناۃ فوقانیہ اور بنصب لفظ ربّ کے اور مراد یہی کہ آیا تو طاقت رکہتا ہے کہ مانگے اپنے رب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر رشدین کی روایت سے اور اسناد اسکی قوی نہیں اور رشدین بن سعد اور عبد الرحمن بن زیاد بن انعم افریقی ضعیف ہین حدیث مین **عن** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُهَا اِنَّهُ عَمِلَ غَيْرَ صَالِحٍ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہی انہ عمل غیر صالح یعنی عمل کیا اُسنے غیر صالح مراد فرزند نوح ہے کہ جو غرق ہوگیا **ف** اس حدیث کو روایت کیا ہے کئی لوگون نے ثابت بنانی سے مانند اسکے اور یہ حدیث ثابت بنانی کی ہے اور روایت کی یہی حدیث شہر بن حوشب نے اسماء بنت یزید سے اور سنا مین نے عبد بن حمید سے کہتے تہے اسماء بنت یزید یہی ام سلمہ انصاریہ مین اور دونون حدیثین میرے نزدیک ایک ہین اور روایت کی شہر بن حوشب نے کئی حدیثین ام سلمہ انصاریہ سے اور وہ اسماء بنت یزید ہین اور روایت کی اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ قَرَأَ قَدْ بَلَغْتَ مِنْ لَدُنِّي عُذُرًا مُثَقَّلَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا انہ قد بلغت من لدنی عذرا ثقل کے ساتہ یعنی بضم ذال عُذُرًا اور یہ بہ نسبت عُذْرًا کے جو بسکون ذال ہے ثقیل ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر اسی سند سے اور امیہ بن خالد ثقہ ہین اور ابو الجاریہ عبدی شیخ مجہول ہین کہ نہین جانتے ہم نام اُسکا **عن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ فِي عَيْنٍ حَمِئَةٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہا فی عین حمئۃ **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر اسی سند سے اور صحیح وہ ہے جو مروی ہے ابن عباس سے قرأت انکی اور مروی ہے کہ ابن عباس اور عمرو بن العاص نے اختلاف کیا اس آیت کے قراءت مین اور مرتفع کیا انہون نے اپنے اختلاف کو کعب احبار کیطرف سو اگر اس بارہ مین روایت ہوتی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو وہ محتاج نہوتے کعب احبار کیطرف اور کافی ہوتی روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **عن** اَبِي سَعِيدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّومُ عَلَى فَارِسَ فَاَعْجَبَ ذٰلِكَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّومُ اِلَى قَوْلِهِ يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُونَ قَالَ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُونَ بِظُهُورِ الرُّومِ عَلَى فَارِسَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا اُنہون نے کہ جب تہا دن بدر کا غالب ہوئے اہل روم یعنی نصاریٰ مشرکان فارس پر سو پسند آئی یہ بات مومنون کو پس نازل ہوئی یہ آیۃ الم سے یفرح المومنون تک سو خوش ہوئے مومن بسبب غالب ہونے روم کے فارس پر اسلئے کہ روم اہل کتاب تہے اور مسلمانون سے موافقت رکہتے تہے انبیاء کے ماننے مین اور مشرکان فارس موافقت رکہتے تہے مشرکان مکہ سے بُت پرستی اور شرک مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور پڑہا گیا ہے لفظ غلبت بفتح غین اور بضم غین اور کہتے ہین کہ پہلے اہل روم مغلوب ہوگئے تہے پھر غالب ہوئے پس غلبت بفتح غین مین خبر ہے انکے غالب ہونے کی ایسا ہی پڑہا ہے نصر بن علی نے غلبت بفتح غین و لام **عن** ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَقَكُمْ مِنْ ضَعْفٍ فَقَالَ مِنْ ضُعْفٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ اُنہون نے پڑہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے خلقکم من ضَعف یعنی بفتح ضاد معجمہ تو آپ نے فرمایا کہ من ضُعف پڑہو یعنی بضم ضاد معجمہ **ف** روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے اُنہون نے یزید بن ہارون سے اُنہون نے فضیل بن مرزوق سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر فضیل بن مرزوق کی روایت سے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَهَلْ مِنْ مُدَّكِرٍ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے فہل من مدکر یعنی بدال مہملہ اور قراءت مشہور یہی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقْرَأُ فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّةُ نَعِيمٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے فَرُوحٌ وَرَيْحَانٌ وَجَنَّتُ نَعِيمٍ یعنی بضم الفظ روح کو قراءت کرتے تہے اور یہ قراءت شاذ ہے قراءت مشہور بفتح را ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ہارون اعور کی روایت سے **عن** عَلْقَمَةَ قَالَ قَدِمْنَا الشَّامَ فَاَتَانَا اَبُو الدَّرْدَاءِ فَقَالَ اَفِيكُمْ اَحَدٌ يَقْرَأُ عَلَى قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ فَاَشَارُوا اِلَيَّ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ كَيْفَ سَمِعْتَ عَبْدَ اللّٰهِ يَقْرَأُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُهُ يَقْرَأُهَا وَاللَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى وَالذَّكَرِ وَالْاُنْثٰى فَقَالَ اَبُو الدَّرْدَاءِ وَاَنَا وَاللّٰهِ هٰكَذَا سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُهَا وَهٰؤُلَاءِ يُرِيدُونَنِي اَنْ اَقْرَأَهَا وَمَا خَلَقَ فَلَا اُتَابِعُهُمْ **ترجمہ** روایت ہے علقمہ سے کہا کہ پہونچے ہم شام مین سو آئے ہمارے پاس ابو الدرداء اور کہا اُنہون نے کہ ہے تم مین کوئی ایسا شخص کہ پڑہتا ہو یعنے قرآن عبد اللہ بن مسعود کی قراءت سے کہا علقمہ نے کہ لوگون نے اشارہ کیا میری طرف اور مینے کہا کہ ہان مین پڑہتا ہون عبد اللہ کی قراءت پر کہا ابو الدرداء نے کیونکر سنا تم نے عبد اللہ کو کہ وہ پڑہتے تہے واللیل اذا یغشیٰ کہا علقمہ نے کہ مین نے سنا ہے عبد اللہ کو کہ وہ پڑہتے تہے واللیل اذا یغشے والذکر والانثی سو کہا ابو الدرداء نے اور مینے بہی قسم ہے اللہ تعالیٰ کی ایسا ہی سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے

کہ آپ بہی ایسا ہی پڑہتے تہے اور یہ لوگ چاہتے ہین کہ وماخلق الذکر والانثی پڑہون مین اُنکا کہنا نہ مانونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ایسی ہی ہے قرارت عبداللہ
بن مسعود کے یعنے واللیل اذا یغشے والنہار اذا تجلی والذکر والانثی **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ اَقْرَاَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو
الْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہون نے کہ پڑہایا مجہکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنِّیْ اَنَا الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّةِ الْمَتِیْنِ اور قرارت مشہور ان اللہ
ہو الرزاق ذو القوۃ المتین ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ وَتَرَی النَّاسَ سَکْرٰی وَمَا هُمْ بِسَکْرٰی
روایت ہے عمران بن حصین سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہا وتری الناس سکاری وما ہم بسکاری **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہے روایت حکم بن عبدالملک سے قتادہ سے اور
نہین جانتے ہم کہ قتادہ کو سماع ہو کسی صحابی سے نبے صلی اللہ علیہ وسلم کے مگر انس سے اور ابی الطفیل سے اور یہ روایت میرے نزدیک مختصر ہے یعنی پوری اسنا د اسکی یون ہے کہ روایت ہے
قتادہ سے وہ روایت کرتے ہین حسن سے وہ عمران بن حصین سے کہ تہے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ سفر مین سو پڑہی آپنے یہ آیت یا ایہا الناس اتقوا ربکم الآیۃ آخر حدیث تک
جو آپنے طول کے ساتہ مروی ہے اور حدیث حکم بن عبدالملک کی میرے نزدیک اسی روایت سے مختصر ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِئْسَمَا لِاَحَدِهِمْ
اَوْ لِاَحَدِکُمْ اَنْ یَّقُوْلَ نَسِیْتُ اٰیَةَ کَیْتَ وَکَیْتَ بَلْ هُوَ نُسِّیَ فَاسْتَذْکِرُوا الْقُرْاٰنَ فَوَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَهُوَ اَشَدُّ تَفَصِّیًا مِّنْ صُدُوْرِ الرِّجَالِ مِنَ النَّعَمِ
مِنْ عُقُلِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُرا ہے اُنمین سے کسیکے واسطے یا فرمایا بُرا ہے تم مین سے کسی کے واسطے یہ کہ کہے بہول گیا مین فلانی آیۃ کلام اللہ کی بلکہ
یون کہنا چاہئے کہ بُہلا دیا گیا مین فلانی آیۃ اور یاد کرتے رہو قرآن شریف کو کہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے کہ قرآن بہت بہاگنے والا ہے لوگون
کے سینے سے بہ نسبت چارپایون کے اپنی باندہنے کی رسی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** ما جاء ان القرآن انزل علی سبعۃ احرف باب اس بیان مین کہ
قرآن سات حرفون پر نازل ہوا ہے **عن** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ لَقِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جِبْرِیْلَ فَقَالَ یَا جِبْرِیْلُ اِنِّیْ بُعِثْتُ اِلٰی اُمَّةٍ اُمِّیِّیْنَ
مِنْهُمُ الْعَجُوْزُ وَالشَّیْخُ الْکَبِیْرُ وَالْغُلَامُ وَالْجَارِیَةُ وَالرَّجُلُ الَّذِیْ لَمْ یَقْرَاْ کِتَابًا قَطُّ قَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ الْقُرْاٰنَ اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ **ترجمہ** روایت ہی ابی
بن کعب سے کہا انہون نے کہ ملاقات کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے اور فرمایا کہ ای جبرئیل مین بہیجا گیا ہون ایک امت پر کہ جو اَن پڑہی ہے کہ انمین
بوڑہے ہین اور بڑے سن والی اور لڑکے اور لڑکیان اور ایسے لوگ کہ جنہون نے کبہی کوئی کتاب نہین پڑہی کہا جبرئیل نے ای محمد بیشک قرآن اُتارا گیا ہے سات حرفون پر یعنے
جس سے جسطرح ادا ہو موجب ثواب ہے اور اُسکی قرأتون مین آسانی اور وسعت ہے **ف** اس باب مین عمر اور حذیفہ بن الیمان اور ابی ہریرہ اور ام ایوب سے بہی روایت ہے اور ام ایوب
بی بی ہین ابو ایوب انصاری کی اور سمرہ اور ابن عباس اور ابی جہم بن حارث بن صمہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہی ابی بن کعب سے
کئی سندون سے **عن** الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ وَعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَبْدٍ الْقَارِیِّ اَنَّهُمَا سَمِعَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ یَقُوْلُ مَرَرْتُ بِهِشَامِ بْنِ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ وَهُوَ یَقْرَاُ
سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فِیْ حَیَاةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاسْتَمَعْتُ قِرَاءَتَهٗ فَاِذَا هُوَ یَقْرَاُ عَلٰی حُرُوْفٍ کَثِیْرَةٍ لَمْ یُقْرِئْنِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ فَکِدْتُ اُسَاوِرُهٗ فِی الصَّلٰوةِ فَنَظَرْتُ حَتّٰی سَلَّمَ فَلَمَّا سَلَّمَ لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ فَقُلْتُ مَنْ اَقْرَاَکَ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِیْ سَمِعْتُکَ تَقْرَاُهَا فَقَالَ اَقْرَاَنِیْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَهٗ کَذَبْتَ وَاللّٰهِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَهُوَ اَقْرَاَنِیْ هٰذِهِ السُّوْرَةَ الَّتِیْ تَقْرَاُهَا فَانْطَلَقْتُ اَقُوْدُهٗ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ سَمِعْتُ هٰذَا یَقْرَاُ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ عَلٰی حُرُوْفٍ لَمْ تُقْرِئْنِیْهَا وَاَنْتَ اَقْرَاْتَنِیْ سُوْرَةَ الْفُرْقَانِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی
اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسِلْهُ یَا عُمَرُ اِقْرَاْ یَا هِشَامُ فَقَرَاَ عَلَیْهِ الْقِرَاءَةَ الَّتِیْ سَمِعْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ
وَسَلَّمَ اِقْرَاْ یَا عُمَرُ فَقَرَاْتُ الَّتِیْ اَقْرَاَنِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰکَذَا اُنْزِلَتْ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ
اُنْزِلَ عَلٰی سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَاقْرَءُوْا مَا تَیَسَّرَ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری سے کہ اُن دونون نے سنا عمر بن خطاب سے کہ کہتے تہے گذرا مین
ہشام بن حکیم بن حزام پر اور وہ سورہ فرقان پڑہتے تہے کئی حرفون پر ایسے کہ نہین پڑہایا تہا مجہکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن حرفون پر سو قریب تہا کہ مین
لڑون اُنسے نماز مین سو انتظار کیا مین نے یہانتک کہ سلام پہیرا انہون نے پہر جب سلام پہیرا اُنکی گردن مین ڈالدی یعنے چادر اُنکی اور کہا مین نے کس نے پڑہائی تمکو یہ سورت جو مین نے
سُنی تمسے ابہی کہ تم پڑہتے تہے اُسکو سو کہا ہشام نے کہ پڑہائی ہے مجہکو یہ سورت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سو کہا مین نے جہوٹ کہا تم نے قسم ہے اللہ تعالی کی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم

نے پڑہائی ہے مجھکو یہ سورت کہ جو پڑہی تمنے پس چلا مین اُنہین کہینچتا ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کیطرف اور کہا مینے ای رسول اللہ کے مینے سنا اسکو سورۂ فرقان پڑہتے تہا ایسے حرفون پر کہ نہین پڑہائی آپنے مجھکو اُس حرفون پر اور آپ ہی نے پڑہائی مجھکو سورۂ فرقان سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چہوڑ دو اسکو ای عمر اور فرمایا کہ پڑہ تو ای ہشام سو پڑہا اُنہون نے اُسی قرارت پر کہ مینے سنا تہا اُن سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ایسی ہی نازل ہوئی ہے یہ سورت پہر فرمایا مجھسے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑہ تو ای عمر سو پڑہی مینے اُس قرارت پر جو پڑہائی تہی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسی ہی اُتری ہے پہر فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ یہ قرآن اُتارا گیا ہے سات حرفون پر سو پڑہو تم اُسمین سے جو تم پر آسان ہوا نہین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ مالک بن انس نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اسکے مگر ذکر نہ کیا اُسمین مسور بن مخرمہ کا **باب** عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ نَفَّسَ عَنْ اَخِيْهِ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَمَنْ يَّسَّرَ عَلٰى مُعْسِرٍ يَّسَّرَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَاللّٰهُ فِيْ عَوْنِ الْعَبْدِ مَا كَانَ الْعَبْدُ فِيْ عَوْنِ اَخِيْهِ وَمَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا قَعَدَ قَوْمٌ فِيْ مَسْجِدٍ يَّتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَغَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَحَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَمَنْ اَبْطَاَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہولدی اپنی بہائی سے ایک مصیبت دنیا کی مصیبتون سے کہولدیگا اللہ تعالے اسکی ایک مصیبت روز قیامت کے مصیبتون سے اور جسنے پردہ ڈہانپا کسی مسلمان کا یعنے اسکا عیب چہپایا پردہ ڈہانپیگا اللہ تعالی اُسکا دنیا مین اور آخرت مین اور جسنے آسانی کی کسی تنگدست پر یعنے اپنا قرض وصول کرنے مین آسانی کریگا اللہ تعالی اُسپر دنیا اور آخرت مین اور اللہ تعالی بندہ کے مدد مین ہے جب تک کہ بندہ اپنے بہائی کی مدد مین ہے اور جو چلا ایسی راہ کہ ڈہونڈہتا ہے اُسمین علم کو یعنے دین کے آسان کریگا اللہ تعالے اُسپر ایک راہ جنت کے اور نہ بیٹہے کوئی قوم مسجد مین کہ پڑہتی ہون وہ کتاب اللہ تعالے کی یا درس لیتے ہون وہ اسکا آپسمین مگر نازل ہوئے اُنپر تسکین اور ڈہانپ لیا انکو رحمت الٰہی نے اور گہیر لیا انکو فرشتون نے اور جسکو عمل نے سُست کیا نہین بڑہایا اسکو نسب اسکی نے **ف** ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سے اُنہون نے ابوہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسحدیث کے اور روایت کی اسباط بن محمد نے اعمش سے کہا اعمش نے کہ پہونچی مجھکو روایت ابی صالح سے اور انکو ابوہریرہ سے انکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہر ذکر کی تہوڑی حدیث اسمین کے **باب** عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فِيْ كَمْ اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ شَهْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عِشْرِيْنَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسَةَ عَشَرَ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ عَشْرٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ اخْتِمْهُ فِيْ خَمْسٍ قُلْتُ اِنِّيْ اُطِيْقُ اَفْضَلَ مِنْ ذٰلِكَ قَالَ فَمَا رَخَّصَ لِيْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا اُنہون نے کہ عرض کی مینے کہ ای رسول اللہ کے کتنے دنون مین ختم کرون مین قرآن شریف کو فرمایا آپنے ختم کر تو اُسکو ایک مہینے مین عرض کی مینے کہ مین اس سے افضل کی طاقت رکہتا ہون فرمایا آپنے ختم کر تو بیس دنمین عرض کی مینے کہ مین طاقت رکہتا ہون اس سے افضل کی فرمایا آپنے ختم کر تو اُسکو دس دنمین عرض کی مینے کہ مین طاقت رکہتا ہون اس سے افضل کی فرمایا آپنے کہ ختم کر تو اُسکو پانچ دن مین عرض کی مینے کہ مین طاقت رکہتا ہون اس سے افضل کی سو اجازت نہ دی آپنے مجھے اس سے کم دنون مین ختم کرنیکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابی بردہ کی روایت سے کہ وہ عبداللہ بن عمرو سے روایت کرتے ہین اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے عبداللہ بن عمرو سے اور روایت کے عبداللہ بن عمرو نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے نہ سمجہا وہ قرآن کو جسنے پڑہا اُسکو تین دن سے کم مین اور مروی ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پڑہو قرآن کو چالیس دن مین اور کہا اسحاق بن ابراہیم نے کہ نہین دوست رکہتے ہم کہ گذر جاوین آدمی پر چالیس دن کہ نہ پڑہا ہو اُسنے قرآن کو موافق اسی حدیث کے یعنے ہر چلہ مین ختم کرنا بہتر ہے اور بعض علمانے کہا ہے کہ نہ پڑہے قرآن کو تین دن سے کم مین مطابق اُس حدیث کے جو مروی ہوئی نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور رخصت دی بعض اہل علم نے اسکی اور مروی ہے عثمان بن عفان سے کہ وہ پڑہتے تہے قرآن ایک رکعت مین وتر کے اور مروی ہے سعید بن جبیر سے کہ اُنہون نے قرآن پڑہا دو رکعتون مین کعبہ کے اندر اور ترتیل قرآن کی مستحب ہے اہل علم کے نزدیک عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اِقْرَاِ الْقُرْاٰنَ فِيْ اَرْبَعِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اُن سے فرمایا کہ تم پڑہا کرو قرآن چالیس دن مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضون نے معمر سے اُنہون نے سماک بن فضل سے اُنہون نے وہب بن منبہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم کیا عبداللہ بن عمرو کو کہ پڑہین قرآن

چالیس برس مین **عن** ابن عباس قال قال رجل یا رسول اللہ ای العمل احب الی اللہ قال الحال المرتحل **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے کہ پوچھا ایک شخص نے کہ ای رسول اللہ کے کونسا شخص سوئی عمل کے بہتر ہے اللہ تعالیٰ کے نزدیک فرمایا آپ نے کہ اُترنیوالا اور کوچ کرنیوالا یعنی ختم قرآن کرکے شروع کرنیوالا **ف** یہہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو ابن عباس کی روایت سے مگر اسی سند سی روایت کی ہم سی محمد بن بشار نے انہون نے مسلم بن ابراہیم سی کہا ہم سی صالح مری نے انہون نے قتادہ سی انہون نے زرارہ بن اوفی سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی معنون مین اور نہین ذکر ہے اسمین ابن عباس کا اور یہہ سند میرے نزدیک زیادہ صحیح ہی نصر بن علے کی روایت سے جو ہیثم بن ربیع سے مروی ہے **عن** عبد اللہ بن عمرو ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لم یفقہ من قرأ القرآن فی اقل من ثلاث **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہ سمجھا وہ قرآن کو جسنے پڑھا تین دن سے کم مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنسے محمد بن جعفر نے اُنسے شعبہ نے اسی اسناد سے مانند اسکے

أبواب تفسير القرآن عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

یہ باب ہین تفسیر قرآن کے جو وارد ہین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب ما جاء فی الذی یفسر القرآن برأیہ **باب** تفسیر بالرای کی مذمت مین **عن** ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن بغیر علم فلیتبوأ مقعدہ من النار **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا قرآن کی تفسیر مین بغیر جانے بوجھے تو چاہیے کہ ڈھونڈھ لے وہ جگہہ اپنی دوزخ مین **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** ابن عباس عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اتقوا الحدیث عنی الا ما علمتم من کذب علی متعمدا فلیتبوأ مقعدہ من النار ومن قال فی القرآن برأیہ فلیتبوأ مقعدہ من النار **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مت بیان کرو میری طرف سے کوئی بات مگر یہ کہ تم اسکو خوب جان لو یعنے یقین ہو کہ یہہ میری کہی ہوئی ہے اسلئی کہ جسنے جھوٹ باندھا مجھپر قصداً سو چاہیے اسکو کہ جگہہ ڈھونڈھ لی اپنی دوزخ سے اور جسنے قرآن مین کچھہ کہا اپنی عقل سے یعنی بغیر علم کی تو چاہیے کہ وہ جگہہ اپنی ڈھونڈھ لی دوزخ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** جندب بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من قال فی القرآن برأیہ فاصاب فقد اخطأ **ترجمہ** روایت ہے جندب بن عبد اللہ سے کہا انہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے کہا قرآن کی تفسیر مین اپنی رائی سے اور ٹھیک پڑی اسکی رائی جب بھی اسنے خطا کی یعنے بے جانے کہنے پر کیون مبادرت کی **ف** یہ حدیث غریب ہے اور تحقیق کہ کلام کیا بعض اہل حدیث نی سہیل بن ابی حزم مین یعنی اُنکو ضعیف کہا اور ایسی ہی مروی ہے بعض اہل علم سے اصحاب نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور سوا اُنکے اور علما کہ انہون نے بہت برا کہا ہے اس شخص کو کہ قرآن کی تفسیر کرے بغیر علم کے اور جو روایت آئی ہے مجاہد اور قتادہ وغیرہما سے کہ انہون نے تفسیر کی تو بیگمان انکی ذوات ستودہ صفات پر نہین ہوسکتا کہ انہون نے بغیر علم کے تفسیر کی ہو یا اپنے دلسی کچھہ بات بناکر کہدی ہو اور مروی ہوا ہے اُنسی ایسا کچھہ کہ دلالت کرتا ہے ہمارے اس قول پر کہ انہون نے اپنی دلسی کچھہ نہین کہا بغیر علم کے روایت کی ہمسے حسین بن مہدی نے انہون نے عبد الرزاق سے انہون نے معمر سے انہون نے قتادہ سی کہ فرمایا قتادہ نی نہین ہے قرآن شریف مین کوئی آیت کہ سُنے نہین مین نے اسکی تفسیر مین کوئی بات یعنے ہر آیت کے متعلق روایت موجود ہے روایت کی ہمسے ابن ابی عمر نے اُنسے سفیان نے اُنسی اعمش نے کہ کہا مجاہد نے اگر میں پڑھتا مین قرأت ابن مسعود کی تو نہ محتاج ہوتا کہ سوال کرون مین ابن عباس سے بہت جگہ قرآن مین جسکا کہ مینے سوال کیا ہے **ومن** سورة فاتحة الکتاب فاتحہ الکتاب کے تفسیر مین بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** ابی ھریرة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من صلی صلوة لم یقرأ فیہا بام القرآن فہی خداج فہی خداج غیر تمام قال قلت یا ابا ھریرة انی احیانا اکون وراء الامام قال یا ابن الفارسی فاقرأہا فی نفسک فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول قال اللہ تعالیٰ قسمت الصلوة بینی وبین عبدی نصفین فنصفہا لی ونصفہا لعبدی ولعبدی ما سأل یقوم العبد فیقول الحمد للہ رب العالمین فیقول اللہ تبارک وتعالیٰ حمدنی عبدی فیقول الرحمن الرحیم فیقول اللہ اثنی علی عبدی فیقول مالک یوم الدین فیقول مجدنی عبدی وھذا لی وبینی وبین عبدی ایاک نعبد وایاک نستعین واخر السورة لعبدی ولعبدی ما سأل یقول اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑھی کوئی نماز کہ نہ پڑھے اسمین ام القرآن یعنے سورہ فاتحہ پس وہ نماز ناقص ہے وہ نماز ناقص ہے اور ناتمام ہے کہا راوی نے ابو ہریرہ سے کہ مین کبھی ہوتا ہون پیچھے امام کے کہا ابو ہریرہ نے ای فارسی کے بیٹے پڑھ لیا کر اسکو تو اپنے دل مین

یعنے چپکے چپکے اسلئے کہ مین نے سنا ہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھی کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ تقسیم کی مین نے نماز اپنے بندیکی درمیان آدہوں آدہ سو آدہی میرے ہے اور آدہی میرے بندیکی اور میرے بندی کے لئے ہی جو وہ مانگے پہر جب بندہ کہڑا ہوتا ہے نماز مین او کہتا ہی الحمد للہ رب العالمین یعنے سب تعریف ہی اللہ تعالے کو جو پالنے والا ہے ساری جہانون کا تب فرماتا ہے اللہ تبارک وتعالے حمد کی میری میرے بندے نی پہر جب بندہ کہتا ہے الرحمن الرحیم تب فرماتا ہے اللہ تعالے ثنا کی میرے لئے میرے بندے نی پہر بندہ کہتا ہے مالک یوم الدین یعنے مالک ہے قیامت کے دنکا تب فرماتا ہی اللہ تعالے تعظیم کی میری میرے بندے نے اور یہ میرے لئے ہے یعنی خاص میری تعریف ہے بندیکا سوال نہین اور میرے اور میرے بندیکے بیچ مین ہے ایاک نعبد وایاک نستعین یعنے تجہی کو پوجتے ہین ہم اور تجہی سے مدد چاہتے ہین ہم اور آخر سورت میرے بندی کے لئے ہی اور میرے بندیکے لئی ہے جو وہ مانگے کہتا ہے بندہ اہدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ نے اور اسمعیل بن جعفر نے اور کئی لوگون نے علا بن عبد الرحمن سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اس حدیث کی اور روایت کے ابن جریج اور مالک بن انس نی علا بن عبد الرحمن سے اُنہون نے ابی السائب سے جو مولیٰ ہین ہشام کے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یعنے یہ کہ نماز بغیر سورۂ فاتحہ کے ناقص ہے اور روایت کے ابن ابی اویس نے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے علا بن عبد الرحمن سے کہا اُنہون نے کہ روایت بیان کی مجہسے میرے باپ نے اور ابو السائب نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

عن العلاءِ بن عبدِ الرحمنِ قالَ ثنی ابی وابو السائبِ مولے ہشامِ بنِ زہرۃَ وکانا جلیسینِ لابی ہریرۃَ عن ابی ہریرۃَ عنِ النبیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قالَ من صلی صلوۃً لم یقرأ فیہا بامِّ القرانِ فہی خداجٌ غیرُ تمامٍ **ترجمہ** روایت ہے علا بن عبد الرحمن سے اُنہون نے کہا روایت بیان کی مجہسے میرے باپ اور ابی السائب نے جو مولے ہین ہشام بن زہرہ کے اور یہ دونون ہمنشین تہے ابو ہریرہ کے کہا ابو ہریرہ نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے پڑہے کوئی نماز کہ نہ پڑہی اُسمین فاتحہ پس وہ ناقص ہے ناتمام ہے **ف** اسمعیل بن ابی اویس کے روایت مین اس سے زیادہ نہین ہے اور پوچہا مین نے ابو زرعہ سے اس حدیث کو سو کہا اُنہون نے کہ دونون حدیثین میرے نزدیک صحیح ہین اور سند پکڑی اُنہون نے ابن ابی اویس کے روایت سے جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہین اور وہ علا سے

عن عدیِّ بنِ حاتمٍ قالَ اتیتُ رسولَ اللہِ صلی اللہ علیہ وسلم وہو جالسٌ فی المسجدِ فقالَ القومُ ہذا عدیُّ بنُ حاتمٍ وجئتُ بغیرِ امانٍ ولا کتابٍ فلما دفعتُ الیہِ اخذَ بیدی وقد کانَ قالَ قبلَ ذلکَ انی لارجو ان یجعلَ اللہُ یدہٗ فی یدی قالَ فقامَ بی فلقیتہُ امرأۃٌ وصبیٌّ معہا فقالا انَّ لنا الیکَ حاجۃً فقامَ معہما حتی قضی حاجتہما ثم اخذَ بیدی حتی اتی بی دارہٗ فالقتْ لہُ الولیدۃُ وسادۃً فجلسَ علیہا وجلستُ بینَ یدیہِ فحمدَ اللہَ واثنی علیہِ ثم قالَ ما یفرُّکَ ان تقولَ لا الہَ الا اللہُ فہل تعلمُ من الہٍ سوی اللہِ قالَ قلتُ لا قالَ ثم تکلمَ ساعۃً ثم قالَ انما تفرُّ ان تقولَ اللہُ اکبرُ وتعلمُ شیئاً اکبرَ من اللہِ قالَ قلتُ لا قالَ فانَّ الیہودَ مغضوبٌ علیہم وانَّ النصاری ضلالٌ قالَ قلتُ فانی حنیفٌ مسلمٌ قالَ فرأیتُ وجہہٗ تبسّطَ فرحاً ثم امرَ بی فانزلتُ عندَ رجلٍ من الانصارِ فجعلتُ اغشاہُ طرفی النہارِ قالَ فبینما انا عندہٗ عشیۃً اذ جاءہٗ قومٌ فی ثیابٍ من الصوفِ من ہذہِ النمارِ قالَ فصلّی وقامَ فحثَّ علیہم ثم قالَ ولو صاعٌ ولو بنصفِ صاعٍ ولو قبضۃٌ ولو ببعضِ قبضۃٍ یقی احدُکم وجہَہٗ حرَّ جہنمَ او النارِ ولو بتمرۃٍ ولو بشقِّ تمرۃٍ فانَّ احدَکم لاقی اللہِ وقائلٌ لہٗ ما اقولُ لکم الم اجعلْ لکَ سمعاً وبصراً فیقولُ بلی فیقولُ الم اجعلْ لکَ مالاً وولداً فیقولُ بلی فیقولُ این ما قدّمتَ لنفسکَ فینظرُ قدامَہٗ وبعدَہٗ وعن یمینہٖ وعن شمالہٖ ثم لا یجدُ شیئاً یقی بہٖ وجہَہٗ حرَّ جہنمَ لیقِ احدُکم وجہَہُ النارَ ولو بشقِّ تمرۃٍ فان لم یجدْہُ فبکلمۃٍ طیبۃٍ فانی لا اخافُ علیکمُ الفاقۃَ فانَّ اللہَ ناصرُکم ومعطیکم حتی تسیرَ الظعینۃُ فیما بینَ یثربَ والحیرۃِ اکثرَ ما تخافُ علی مطیتہا السرقَ فجعلتُ اقولُ فی نفسی فاینَ لصوصُ طیٍّ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہون نے کہ آیا مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ مسجد مین بیٹھے تہے سو لوگون نے کہا یہ عدی بن حاتم ہے اور گیا مین آپکے پاس بغیر امان کے اور بغیر کسی تحریر کے پہر جب لوگ مجہی آپکے پاس لے گئے پکڑ لیا آپنے میرا ہاتہ اور پہلے ہی سے آپ یہ خبر دیچکے تہے یعنی اپنی اصحاب کو کہ مین امید رکہتا ہون کہ اللہ تعالے اُسکا ہاتہ میرے ہاتہ مین دیدیگا پہر کہا عدی نے پہر کہڑے ہوے آپ مجہے لیکر سو ملاقات کی اُنسے ایک عورت نے اور ایک لڑکا اُسکے ساتہ تہا سو عرض کی اُنہون نے کہ ہمکو آپسے کچہہ کام ہے سو کہڑے ہو گئے آپ اُنکی ساتہ اور اُنکا کام پورا کر دیا پہر پکڑا میرا ہاتہ یہانتک کہ لائی مجہے اپنی گہر مین سو بچہا دیا اُنکی لئے ایک چہوکری نے بچہونا سو بیٹھے آپ اُسپر اور بیٹھا مین سامنے آپکے سو تعریف کی آپنے اللہ کی اور ثنا کی اُسکی پہر فرمایا کیا چیز بہگاتی ہے تجہکو اس سے کہ تو لا الہ الا اللہ کہے کیا تو جانتا ہی کوئی معبود سوا اللہ تعالے کے کہا عدی نے کہ کہا

یقین ہے نہین کہا اونہون نے کہ پہر باتین کین حضرت نے ایک گہڑی پہر فرمایا تو بہاگتا ہے اس سے کہ کہے تو اللہ اکبر اور جانتا ہے تو کوئی شے بڑی اللہ تعالیٰ سے کہا عدی نے کہ کہا مین نے
نہین فرمایا آپ نے کہ یہود پر غصہ ہے اللہ تعالیٰ کا اور نصاریٰ بگمراہ ہین کہا عدی نے پہر کہا مین نے کہ مین ایکطرف کا ہون مسلمان کہا عدی نے پس دیکہا مین نے کہ آپکا مونہہ چمکتا ہے
خوشی سے کہا عدی نے کہ پہر حکم کیا میرے لئے کہ مین اتارا گیا انصار کے ایکمرد پاس اور مین حاضر ہونی لگا آپ کے پاس دن کے دونون کنارونمین یعنے صبح اور شام کہا عدی نے کہ پہر اس
درمیان مین کہ مین اُنکے پاس تہا ایک شامکو آئی ایک قوم کپڑون مین صوف کے اپنے چادر دن سے جو مخطط ہوتی ہین کہا عدی نے کہ پہر نماز پڑہی آپ نے اور کہڑے ہوے یعنے خطبہ
پڑہنے کو اور رغبت دلائی اُنکے لئے صدقہ دینی کی یعنے صحابکو پہر فرمایا اگرچہ ایک صاع ہو یعنے صدقہ سی اور اگرچہ نصف صاع ہو اور اگرچہ ایک مٹہی اور اگرچہ ایک مٹہی سے
بہی کم ہو بچاؤ ایک تم مین کا اپنے مونہہ کو جہنم کی گرمی سے یا فرمایا آگ کی گرمی سے اگرچہ ایک کہجور دیکر ہو یا ایک کہجور کا ٹکڑا اسلئے کہ ہر ایک تم مین کا ملاقات کرنیوالا ہے اللہ
تعالیٰ سے اور فرمانیوالا ہے اللہ تعالیٰ اُس سے جو مین تمسے کہتا ہون اور فرماویگا کیا نہین بنایا ہمنے تیرے لئے کان اور آنکہین سو عرض کریگا وہ کہ ہان کیون نہین پہر
فرماویگا اللہ تعالیٰ نہین بنایا ہمنے تیرے لئے مال اور لڑکا وہ کہیگا کیون نہین پہر فرماویگا کیا آگے بہیجا تو نے اپنی ذات کے لئے سو دیکہیگا وہ اپنے آگے اور پیچہے اور دائین
اور بائین اور نہ پاویگا کوئی چیز کہ بچاوے اُسکے ساتہ اپنے مونہہ کو جہنم کی گرمی سے چاہئے کہ بچاوے ایک تم مین کا اپنا مونہہ آگ سے اگرچہ ایک ٹکڑا کہجور کا دیکر ہو سو اگر
وہ بہی نپاوے تو ایک اچہی بات کے ساتہ یعنے کلمۂ خیر سے جس سے کسیکا بہلا ہو اسلئے کہ مین نہین ڈرتا ہون تمپر فاقہ سے اسلئے کہ اللہ تعالیٰ تمہارا مددگار ہے اور تمکو دینے والا
ہے یہانتک کہ چلی جاویگی اکیلی عورت یثرب یعنے مدینہ سی حیرۃ تک اور نہ ڈریگی کہ اُسکی سواری چور لیجاوے یعنے عملداری اسلام کی اس امن و امان سے قایم ہوجاویگی پہر کہا
عدی نے کہ مین اپنے دلمین کہنے لگا کہ چور قبیلۂ بنی طی کے کہان ہونگے یعنی اُسوقت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر سماک بن حرب
کے روایت سے اور روایت کی شعبہ نے سماک سے اُنہون نے عباد بن حبیش سے اُنہون نے عدی بن حاتم سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث لنبی روایت کی ہمسے
محمد بن مثنی اور محمد بن بشار نے دونون نے کہا روایت کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے سماک بن حرب سے اُنہون نے عباد بن حبیش سے اُنہون نے عدی بن
حاتم سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپ نے یہود مغضوب علیہم ہین اور نصاریٰ گمراہ ہین پس ذکر کی حدیث لنبی **مترجم** عدی کے روایت سے معلوم ہوا کہ
سورۂ فاتحہ مین مغضوب علیہم سے یہود مراد ہین اور ضالین سے نصاریٰ غرض اِن دونونکی راہین اور طریقے مردود ہین حالانکہ یہ اہل کتاب ہین پہر جو مشرکین بے کتاب
ہین مثل ہنود وغیرہ تو اُنکے رسم ورواج تو اُنسے بہی بدتر ہوے مگر تعجب ہے اُن مسلمانون سے کہ سورۂ فاتحہ پڑہتے ہین اور پہر رسوم ہنود اپنی شادی بیاہ مین کیا کرتے
ہین معاذ اللہ من ذلک اور ابو ہریرہ کی روایت سے معلوم ہوا کہ مقتدی بہی اپنے امام کے پیچہے فاتحہ خفیۃً پڑہ لے اور یہی مذہب صحیح و ثابت ہے اور دلالت کرتی ہین اسی
پر اکثر احادیث اور اختیار کیا ہے اسکو محققین محدثین نے جنکو منظور ہے اتباع حدیث مطہر کے اور یہ سورہ خلاصہ ہے سارے قرآن کا دوبار نازل ہوئی ایکبار مکہ مین ایکبار
مدینہ مین اسی لئے اسکو مثانی اور قرآن عظیم فرمایا ہے اور شروع ہوتی ہے اس سے نماز اور ابتدا کیجاتی ہے اس سے کتاب اللہ کی اسلئے اسکا نام فاتحہ ہے کہ کہولدیتی ہے دروازہ قرارت کلام
قدسی کا اور تلاوت کا اِلیٰ آخرہٖ

وَمِنْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ
اٰدَمَ مِنْ قَبْضَةٍ قَبَضَهَا مِنْ جَمِيْعِ الْاَرْضِ فَجَاءَ بَنُوْ اٰدَمَ عَلٰى قَدْرِ الْاَرْضِ فَجَاءَ مِنْهُمُ الْاَحْمَرُ وَالْاَبْيَضُ وَالْاَسْوَدُ وَبَيْنَ ذٰلِكَ وَالسَّهْلُ وَالْحَزْنُ وَالْخَبِيْثُ وَالطَّيِّبُ
ترجمہ روایت ہے ابو موسیٰ اشعری سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو ایک مٹہی سے کہ لیا اسکو سارے زمین سے سو آئی اولاد آدم علیہ
السلام کی انواع زمین کے موافق سو آئی بعض اُنکے سرخ رنگ اور بعض سفید اور بعض سیاہ اور بعض ان رنگونکے درمیان مین اور نرم مزاج اور سخت اور ناپاک اور پاک **کہا** ابو عیسیٰ
نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ تَعَالٰى اُدْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا قَالَ دَخَلُوْا مُتَزَحِّفِيْنَ عَلٰى
اَوْرَاكِهِمْ اَيْ مُنْحَرِفِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے تفسیر مین ادخلوا الباب سجدا
کہ داخل ہوے بنی اسرائیل کہسکتے ہوے اپنے چوتڑون پر یعنے گہٹنیون چلتے ہوی **ف** اور اسی اسناد سی مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس قول کی تفسیر مین
فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ کہ فرمایا آپ نے کہا بنی اسرائیل کے لوگون نے حِنْطَةٌ فِيْ شَعِيْرَةٍ انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ رَبِيْعَةَ
قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فِيْ لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ فَلَمْ نَدْرِ اَيْنَ الْقِبْلَةُ فَصَلّٰى كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا عَلٰى حِيَالِهٖ فَلَمَّا اَصْبَحْنَا ذَكَرْنَا

ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْہُ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے عامر بن ربیعہ سے کہا اُنہوں نے کہ تھے ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی سفر میں
شب تاریک میں کہ نہ جانتے تھے ہم کہ قبلہ کسطرف ہے سو نماز پڑھ لی ہر آدمی نے ہم میں سے اپنے سامنے پھر جب صبح ہوئی ذکر کیا ہمنے اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اُتری یہ
آیۃ فاینما تولوا فثم وجہ اللہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اشعث بن سمان ابی الربیع کے روایت سے کہ وہ عاصم بن عبد اللہ سے روایت کرتے ہیں اور اشعث ضعیف
ہیں حدیث میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُصَلِّیْ عَلٰی رَاحِلَتِہٖ تَطَوُّعًا حَیْثُ مَا تَوَجَّھَتْ بِہٖ وَھُوَ جَاءٍ مِّنْ مَّکَّۃَ اِلَی الْمَدِیْنَۃِ ثُمَّ
قَرَأَ ابْنُ عُمَرَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَلِلّٰہِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ فِیْ ھٰذَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز
پڑھتے اپنی اونٹنی پر نفل جدہر وہ مونہہ پھیرتی اُنکو لیکر اور وہ آنیوالے تھے مکہ سے مدینہ کیطرف یعنے ظاہر ہے کہ اکثر مکہ کیطرف پیٹھ ہوگی پھر پڑھی ابن عمر نے یہ آیۃ وللہ المشرق و
المغرب یعنے اللہ ہی کا ہے مشرق اور مغرب جدہر مونہہ پہیرو تم اُدہر مونہہ ہے اللہ تعالی کا یعنے خواہ مشرق کیطرف ہو یا مغرب کے طرف اور کہا ابن عمر نے اسی باب میں نازل ہوئی
یہ آیت یعنے نماز علے الدابہ کے باب میں الغرض آیۃ کا خلاصہ یہی ہے کہ جدہر تم بحکم الٰہی متوجہ ہوکے نماز ادا کروگے قبول ہوگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے قتادہ سے کہ
اُنہوں نے کہا اس آیت کے تفسیر میں وللہ المشرق والمغرب فاینما تولوا فثم وجہ اللہ یہ آیت منسوخ ہے ناسخ اسکی یہ آیت ہے فول وجہک شطر المسجد الحرام یعنے پھیرلے تو اپنا مونہہ طرف
مسجد الحرام کے روایت کی یہ ہمسے محمد بن عبد الملک بن ابی الشوارب نے اُنسے یزید بن زریع نے اُنسے سعید نے اُنسے قتادہ نے اور مروی ہے مجاہد سے اس آیۃ کی تفسیر میں فاینما تولوا
فثم وجہ اللہ یعنے جدہر مونہہ کرو اُدہر قبلہ ہے اللہ تعالی کا یعنے مقبول ہوگے نماز اُسطرف روایت کی یہ ہمسے ابو کریب نے اُنسے وکیع نے اُنسے نضر بن عربی نے اُنسے مجاہد نے یہ
مضمون جو اوپر مذکور ہوا **مترجم** بعض ضُلّال پر ضلال اس آیۃ شریفہ کو اپنے مقصود باطل پر دال سمجھتے ہیں اور اسکی تفسیر پر تنویر میں اپنی ظلمت نفسانی کو شریک کرکے کہتے
ہیں کہ مراد آیۃ یہ ہے کہ جدہر مونہہ کرو اُدہر ذات ہی اللہ تعالے کی یعنے وہ ہر جگہہ موجود ہے اور اس تقریر سے ابطال استوائی رحمٰن علے العرش کا ارادہ رکھتے ہیں حالانکہ یہہ تفسیر
انکی کئی طرح مردود ہے اوّلاً یہ کہ خلاف ہے تمامی علمائی سلف کے کہ اقوال اُنکے اوپر مذکور ہوئے ثانیاً یہہ کہ انکار کرتا ہے اس سے شان نزول اسکا جیسا کہ اوپر مذکور ہوا ثالثاً یہہ کہ
اگرچہ وجہ کے معنے ذات کے لئے جاویں تو بھی مراد وہی جانبیں ہونگی جو آیۃ میں مذکور ہیں یعنے مشرق اور مغرب اور ظاہر ہے کہ یہہ دونوں اوپر ہیں پس مراد آیۃ یہ ہوئی کہ
اوپر کے جانب میں جدہر توجہ کرو وہ ذات باری موجود ہے کہ علو ذاتی اور استعلائی مکانی سے موصوف ہے غرض بہر نوع یہ آیۃ آیہ استوا سے کچھہ مخالفت نہیں رکھتی نہ مقصود
اہل ضلال پر دال ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّہٗ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَوْ صَلَّیْنَا خَلْفَ الْمَقَامِ فَنَزَلَتْ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی **ترجمہ** روایت ہے عمر بن
خطاب سے کہ اُنہوں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ تعالے کے کاش کہ ہم نماز پڑھتے مقام ابراہیم کے پیچھے پس نازل ہوئی یہ آیۃ واتخذوا الآیۃ یعنے مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کے جگہ
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنسے ہشیم نے اُنسے حمید طویل نے اُنسے انس نے کہا انس نے کہ کہا عمر بن خطاب نے کہ عرض کی میں نے یا رسول اللہ
کاش کہ مقرر فرماتے آپ مقام ابراہیم کو نماز کی جگہہ پس اُتری یہ آیۃ واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمر سے بھی روایت ہے **مترجم** اس میں بڑی
فضیلت ہے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی کہ اُنکی فرمایش اور آرزو کے موافق قرآن نازل ہوا اور اللہ تعالے نے اُنکے مونہہ سے جو لفظ نکلے تھے وہی قبول فرمائے مگر افسوس
ہے روافض نامقبول پر کہ وہ اُنکے فضیلت قبول نہیں کرتے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا قَالَ عَدْلًا
ترجمہ روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر میں فرمایا وکذلک جعلنا کم امۃ وسطا یعنے اسی طرح ٹھہرایا تمکو ہمنے اُمت بیچ کی یعنے عدول مراد ہے کہ علم و
عمل سے آراستہ ہے اور افراط و تفریط سے برخاستہ بلکہ عقاید و اعمال میں عین توسط سی پیراستہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُدْعٰی نُوْحٌ فَیُقَالُ ھَلْ بَلَّغْتَ فَیَقُوْلُ نَعَمْ فَیُدْعٰی قَوْمُہٗ فَیُقَالُ ھَلْ بَلَّغَکُمْ فَیَقُوْلُوْنَ مَا اَتَانَا مِنْ نَّذِیْرٍ وَّمَا اَتَانَا مِنْ اَحَدٍ فَیُقَالُ مَنْ شُھُوْدُکَ فَیَقُوْلُ
مُحَمَّدٌ وَّاُمَّتُہٗ قَالَ فَیُؤْتٰی بِکُمْ تَشْھَدُوْنَ اَنَّہٗ قَدْ بَلَّغَ فَذٰلِکَ قَوْلُ اللّٰہِ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَکَذٰلِکَ جَعَلْنٰکُمْ اُمَّۃً وَّسَطًا لِّتَکُوْنُوْا شُھَدَآءَ عَلَی النَّاسِ وَ
یَکُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَیْکُمْ شَھِیْدًا وَالْوَسَطُ الْعَدْلُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلائے جاوینگے حضرت نوح علیہ السلام یعنے قیامت میں
سو کہا جاویگا اُن سے کہ آیا تم نے پیغام پہونچایا یعنے اپنی امت کو کہینگے وہ کہ ہاں پہر بلائی جاویگی اُمت اُنکی اور کہا جاویگا اُنسے کہ آیا پہونچایا تمکو پیغام نوح نے سو وہ کہینگے کہ نہیں
آیا ہمارے پاس کوئی ڈرانیوالا اور نہیں آیا ہمارے پاس اور کوئی کہا جاویگا حضرت نوح علیہ السلام سے کہ کون گواہ ہے تمہارا یعنے تم مدعی ہو اور گواہ مدعی کو ضرور ہے سو عرض

کرینگے حضرت نوح کہ گواہ ہیں محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور امت اُنکی ہے فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پھر لائی جاؤگے تم پھر گواہی دوگی تم کہ بیشک حضرت نوح نے پیغام الٰہی
پہونچایا ہے یہی مطلب ہے اللہ تعالیٰ کے اس قول کا وکذلک جعلناکم امۃ وسطا یعنے فرماتا ہے وہ تعالیٰ شانہ کہ اسیطرح بنایا ہمنے تمکو امت بیچ کی تاکہ ہو تم گواہ لوگوں پر اور ہووے
رسول گواہ تمپر اور وسط سے مراد عادل ہے یعنے امت گواہی دیگی اور آنحضرت اپنی امت کے تعدیل اور تزکیہ کرینگے کہ گواہی انکی قابل قبول ہے اور یہ شاہد شاہد عدل ہے **ف**
حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے جعفر بن عون سے اُنہوں نے اعمش سے مانند اسکے **عن** البراء قال لما قدم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
المدینۃ صلی نحو بیت المقدس ستۃ او سبعۃ عشر شہرا وکان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحب ان یوجہ الی الکعبۃ فانزل اللہ عز وجل قد نری
تقلب وجہک فی السماء فلنولینک قبلۃ ترضہا فول وجہک شطر المسجد الحرام فوجہ نحو الکعبۃ وکان یحب ذلک فصلی رجل معہ العصر قال ثم مر
علی قوم من الانصار وہم رکوع فی صلوۃ العصر نحو بیت المقدس فقال ہو یشہد انہ صلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وانہ قد وجہ الی الکعبۃ
قال فانحرفوا وہم رکوع **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنہوں نے کہ جب آئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں نماز پڑھتے رہے بیت المقدس کیطرف سولہ یا سترہ مہینے اور
دوست رکھتے تھے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ پھیری جاویں کعبہ کیطرف سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت قد نری تقلب وجہک فی السماء یعنے دیکھتے ہیں ہم پھرنا تیرے مونہہ کا
آسمانکیطرف سو پھیر دینگے ہم تمکو اُس قبلہ کیطرف جسکو تو دوست رکھتا ہی سو پھیر مونہہ اپنا مسجد الحرام کے طرف سو متوجہ ہوگئے آپ کعبہ کیطرف اور یہی چاہتے تھے سو نماز پڑھی ایک
ساتھ ایک شخص نے عصر کی پھر اور ہی کہ پھر وہ گذرا ایک لوگوں پر انصار کے اور وہ رکوع میں تھے عصر کی نماز میں بیت المقدس کیطرف سو کہا اُسنے کہ وہ شخص گواہی دیتا ہے کہ اُسنے
نماز پڑھی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور آپ پھیری گئے کعبہ کیطرف کہا راوی نے کہ فوراً پھر گئے وہ لوگ جب اُنہوں نے یہ بات سنی حالانکہ وہ رکوع میں تھے سبحان اللہ
اطاعت رسول ایسی ہے چاہیے کہ حدیث سنتے ہی اپنے قبلہ سے پھر گئے یہ نہیں کہ قبلہ و کعبہ کے خاطر سے حدیث میں تاویلیں کرنے لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت
کی ہے سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے روایت کی ہمسے ہناد نے اُنسے وکیع نے اُنسے سفیان نے اُنسے عبداللہ بن دینار نے اُنسے ابن عمر نے کہا ابن عمر نے کہ وہ لوگ رکوع میں تھے نماز
فجر کے اور اسباب میں عمرو بن عوف مزنی اور ابن عمر اور عمارہ بن اوس اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے حدیث ابن عمر کے حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال لما وجہ
النبی صلی اللہ علیہ وسلم الی الکعبۃ قالوا یا رسول اللہ کیف باخواننا الذین ماتوا وہم یصلون الی بیت المقدس فانزل اللہ تعالی وما کان اللہ لیضیع ایمانکم
الآیۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنہوں نے کہ جب پھیری گئی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کعبہ کیطرف تو صحابہ نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کیا حال ہوگا ہمارے اُن
بھائیوں کا کہ جو مر گئے اور وہ نماز پڑھتے تھے بیت المقدس کیطرف سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وما کان اللہ لیضیع ایمانکم یعنے اللہ ایسا نہیں کہ ضایع کردے ایمان تمہارا یعنے
قبول نکرے نماز تمہاری **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عروۃ قال قلت لعائشۃ ما اری علی احد لم یطف بین الصفا والمروۃ شیئا ولا ابالی ان
لا اطوف بینہما فقالت بئسما قلت یا ابن اختی طاف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وطاف المسلمون وانما کان من اہل لمناۃ الطاغیۃ التی
بالمشلل لا یطوفون بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ تبارک وتعالی فمن حج البیت او اعتمر فلا جناح علیہ ان یطوف بہما ولو کانت کما تقول لکانت
فلا جناح علیہ ان لا یطوف بہما قال الزہری فذکرت ذلک لابی بکر بن عبد الرحمن بن الحارث بن ہشام فاعجبہ وقال ان ہذا لعلم ولقد سمعت
رجالا من اہل العلم یقولون انما کان من لا یطوف بین الصفا والمروۃ من العرب یقولون ان طوافنا بین ہذین الحجرین من امر الجاہلیۃ و
قال آخرون من الانصار انما امرنا بالطواف بالبیت ولم نؤمر بہ بین الصفا والمروۃ فانزل اللہ تعالی ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ قال ابوبکر
بن عبد الرحمن فاراہا قد نزلت فی ہؤلاء وہؤلاء **ترجمہ** روایت ہے عروہ سے کہا اُنہوں نے حضرت عائشہ سے کہ میں کچھ حرج نہیں دیکھتا اُس شخص پر جو طواف نکرے
صفا اور مروہ کے بیچ میں اور میں کچھ پرواہ نہیں رکھتا کہ طواف کروں میں اُنمیں یعنے کچھ مضائقہ نہیں جانتا انکے ترک میں سو جواب دیا حضرت عائشہ نے کہ بُرا کہا تو نے اے بھتیجے
میرے بہن کے حالانکہ طواف کیا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور طواف کیا ہے مسلمانوں نے اور جاہلیت کی عادت تھی کہ جو لبیک پکارتا تھا مناۃ سرکش کے نام سے کہ مشلل
میں تھا نہیں طواف کرتا تھا صفا اور مروہ کے بیچ میں سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت فمن حج البیت او اعتمر الآیۃ یعنے جو حج کرے بیت اللہ کا یا عمرہ لاوے سو اُسپر کچھ گناہ نہیں
یہ کہ طواف کرے صفا اور مروہ کے بیچ میں پھر فرمایا حضرت عائشہ نے کہ اگر وہی مراد ہوتی اللہ تعالیٰ کے جیسا تم کہتے ہو تو یوں فرماتا فلا جناح علیہ ان لا یطوف یعنی گناہ نہیں

حاجی اور معتمر پر اگر طواف نکرے صفا اور مروہ کا کہا زہری نے کہ پس ذکر کیا میں نے اسکا ابی بکر بن عبدالرحمن سے تو انہوں نے کہا کہ اس روایت میں بڑا علم ہے یعنے نہایت عمدہ بات ہے علم کے اور میں نے سنا ہی بہت اہل علم لوگوں سے کہ کہتے تھے کہ جو تھے عرب میں وہ لوگ کہ طواف نکرتے تھے صفا اور مروہ کی بیچ میں اور کہتے تھے کہ طواف ہمارا اس دو پتھروں کے بیچ میں امور جاہلیت سے ہے اور دوسرے لوگوں نے انصار میں سے کہا کہ ہمکو حکم ہوا ہے فقط بیت اللہ کے طواف کا اور صفا و مروہ میں حکم نہیں ہوا طواف کا سو اسپر اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیتہ مبارک انّ الصفا والمروۃ من شعائر اللہ کہا ابو بکر بن عبدالرحمن نے کہ یقین کرتا ہوں میں کہ یہ آیتہ انہیں لوگوں کے باب میں اتری ہے یعنے جنہوں نے طواف صفا و مروہ میں حرج سمجھا تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** عاصم الاحول قال سألت انس بن مالك عن الصفا والمروة فقال كانا من شعائر الجاهلية قال فلما كان الاسلام امسكنا عنهما فانزل الله تبارك وتعالى ان الصفا والمروة من شعائر الله فمن حج البيت او اعتمر فلا جناح عليه ان يطوف بهما قال هما تطوع ومن تطوع خيرا فان الله شاكر عليم **ترجمہ** روایت ہے عاصم احول سے کہ کہا انہوں نے کہ پوچھا میں نے انس بن مالک سے حال صفا و مروہ کا تو کہا انہوں نے کہ وہ شعائر جاہلیت میں سے تہا کہ جب اسلام آیا تو باز رہے ہم انہیں طواف کرنے سے سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیتہ ان الصفا والمروۃ من شعائر اللہ یعنے صفا مروہ شعائر الٰہی سے ہیں سو جسنے حج کیا بیت اللہ کا یا عمرہ لایا سو گناہ نہیں اُسپر کہ طواف کرے ان دونوں کے بیچ میں کہا انس نے طواف اُنکا تطوع ہے سو جو شخص کہ خوشی سے بجالاوے تو اللہ تعالیٰ قدردان ہے جاننے والا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جابر بن عبد الله قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم حين قدم مكة طاف بالبيت سبعا فقرأ واتخذوا من مقام ابراهيم مصلى فصلى خلف المقام ثم اتى الحجر فاستلمه ثم قال نبدأ بما بدأ الله به وقرأ ان الصفا والمروة من شعائر الله **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے جبکہ آئے مکہ میں طواف کیا بیت اللہ کا سات بار اور پڑہا واتخذوا من مقام ابراہیم مصلے یعنی مقرر کرو مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ سو نماز پڑہی آپنے پیچھے مقام ابراہیم کے پھر آئے حجر اسود کے پاس اور بوسہ لیا اسکا یعنے بعد ختم طواف کے پھر فرمایا شروع کرتے ہیں ہم جسکے ساتھ شروع کیا ہے اللہ تعالیٰ نے اور پڑہی یہ آیت انّ الصفا والمروۃ من شعائر اللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** البراء قال كان اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم اذا كان الرجل صائما فحضر الافطار فنام قبل ان يفطر لم يأكل ليلته ولا يومه حتى يمسي وان قيس بن صرمة الانصاري كان صائما فلما حضر الافطار اتى امرأته فقال هل عندك طعام فقالت لا ولكن انطلق فاطلب لك وكان يومه يعمل فغلبته عينه وجاءته امرأته فلما رأته قالت خيبة لك فلما انتصف النهار غشي عليه فذكر ذلك للنبي صلى الله عليه وسلم فنزلت هذه الاية احل لكم ليلة الصيام الرفث الى نسائكم ففرحوا بها فرحا شديدا وكلوا واشربوا حتى يتبين لكم الخيط الابيض من الخيط الاسود **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہ تھے اصحاب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ جب اُنمیں کوئی شخص روزہ دار ہوتا اور وقت آجاتا افطار کا اور وہ سو جاتا قبل افطار کے تو پہر نکہاتا وہ کچھہ ساری رات اور سارا دن یہانتک کہ شام کرتا یعنے روزہ پر روزہ رکہتا اور قیس بن صرمہ انصاری روزہ سے تھے پہر جب افطار کا وقت آیا اپنی بی بی کے پاس آئے اور اُسے پوچھا کہ تمہارے پاس کچھہ کہانا ہے سو انہوں نے کہا کہ نہیں ولیکن میں جاتی ہوں اور تمہارے لئے کہیں سے مانگ لاتی ہوں اور اُسدن اُنکی محنت مزدوری کا دن تہا سو غالب ہو گئی انکہہ قیس کے یعنے انکہہ لگ گئے اور آئیں بی بی اُنکی پہر جب اُنکو سوتا دیکہا کہا کہ ہای محرومی تیری پہر جب دوپہر چڑہا بیہوش ہو گئے وہ اور ذکر کیا گیا اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اُتری یہ آیتہ احل لکم سے آخر تک یعنے حلال کیا گیا واسطے تمہارے روزونکی راتوں میں بے پردہ ہونا اپنی عورتوں سے تو نہایت خوش ہوی لوگ اس امر سے اور فرمایا اللہ صاحب نے کہ کہاؤ اور پیو یہانتک کہ ظاہر ہو جاوے سفید تاگا سیاہ تاگے سے یعنے روشنی صبح نمایان ہو جاوے تاریکی شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عن** النعمان ابن بشير عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله وقال ربكم ادعوني استجب لكم قال الدعاء هو العبادة وقرأ وقال ربكم ادعوني استجب لكم الى قوله داخرين **ترجمہ** روایت ہے نعمان بن بشیر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آیتہ وقال ربکم ادعونی استجب لکم کی تفسیر میں فرمایا کہ دعا ہی تو اصل عبادت ہے اور پہر پڑہی آپنے یہ آیتہ سورۂ مومن کے وقال ربکم ادعونی استجب لکم سے داخرین تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** آیہ مذکورہ جو حدیث میں وارد ہوی ہے سورۂ مومن کے ہے اور پوری آیت یوں ہے وقال ربکم ادعونی استجب لکم انّ الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین ٥ یعنے فرمایا پروردگار تمہارے نے کہ پکارو مجھکو اور دعا کرو مجھ سے کہ میں قبول کرونگا تمہاری دعا کو بیشک جو لوگ کہ تکبر کرتے ہیں میری عبادت کرنے سی عنقریب داخل ہونگے جہنم میں ذلیل ہو کر انتہی لیکن مصنف رحمۃ اللہ علیہ اس آیتہ اور اُسکی تفسیر کو یہان اسلئے لائی کہ

مناسب تھی اجیب دعوة الداع کے جو سورہ بقر میں وارد ہی **عن** الشعبی قال ثنا عدی بن حاتم قال لما نزلت حتی یتبین لکم الخیط الابیض من الخیط
الاسود من الفجر قال لی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما ذلک بیاض النہار من سواد اللیل **ترجمہ** روایت ہے شعبی سے انہوں نے کہا مجھ سے بیان کیا عدی بن
حاتم نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت حتی یتبین لکم الآیۃ یعنے کھاؤ پیو یہانتک کہ ظاہر ہو سفید تاگا سیاہ تاگے سے فجر کے تب فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
مراد اس سے روشنی دن کی ہے کہ ظاہر ہو تاریکی شب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے مجالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے
عدی بن حاتم سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **عن** عدی بن حاتم قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن الصوم فقال حتی یتبین لکم
الخیط الابیض من الخیط الاسود قال فاخذت عقالین احدھما ابیض والاخر اسود فجعلت انظر الیھما فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شیئا لم
یحفظہ سفیان فقال انما ھو اللیل والنہار **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے حکم روزہ کا فرمایا آپنے کہ رات کو کھاتے
پیتے رہو یہانتک کہ ظاہر ہووے تمپر سفید تاگا سیاہ تاگے سے کہا راوی نے کہ لی میں نے دو رسیان کہ ایک انمین سفید تھی اور دوسری سیاہ سو میں انکو دیکھا کرتا تھا یعنے آخر شب تک
سو کہا مجھسے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھہ کہ یاد نرہا سفیان کو سو کہا کہ مراد تاگے سے رات اور دن ہے یعنے تاریکی اور نور انکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اسلم
ابی عمران التجیبی قال کنا بمدینۃ الروم فاخرجوا الینا صفا عظیما من الروم فخرج الیھم من المسلمین مثلھم او اکثر وعلی اھل مصر عقبۃ بن عامر و
علی الجماعۃ فضالۃ بن عبید فحمل رجل من المسلمین علی صف الروم حتی دخل فیھم فصاح الناس وقالوا سبحان اللہ یلقی بیدیہ الی التھلکۃ فقام ابو
ایوب الانصاری فقال یا ایھا الناس انکم لتاولون ھذہ الایۃ ھذا التاویل وانما نزلت ھذہ الایۃ فینا معشر الانصار لما اعز اللہ الاسلام وکثر ناصروہ فقال
بعضنا لبعض سرا دون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اموالنا قد ضاعت وان اللہ قد اعز الاسلام وکثر ناصروہ فلو اقمنا فی اموالنا فاصلحنا ما ضاع منھا فانزل
اللہ تبارک وتعالی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم یرد علینا ما قلنا وانفقوا فی سبیل اللہ ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ فکانت التھلکۃ الاقامۃ علی
الاموال واصلاحھا وترکنا الغزو فما زال ابو ایوب شاخصا فی سبیل اللہ حتی دفن بارض الروم **ترجمہ** روایت ہے اسلم ابی عمران سے کہا تھے ہم شہر روم میں
سو نکلے ہماری طرف ایک صف بڑی روم کے لوگون کی یعنے انکو سو نکلے انکی طرف مسلمانون سے مثل انکے یا زیادہ اور اہل مصر پر عقبہ بن عامر حاکم تھے اور باقی جماعت پر فضالہ ابن
عبید سو حملہ کیا ایک نے مسلمانون میں سے روم پر یعنے نصاری کے صف پر یہانتک کہ گھس گیا انمین سو لوگ پکارنے لگے اور کہنے لگے کہ سبحان اللہ یہ اپنی ہاتھون ہلاکت میں
پڑتا ہے یعنے اللہ تعالے نے فرمایا ہے ولا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ پس یہ اسکے خلاف کرتا ہے سو کھڑے ہوگئے ابو ایوب انصاری اور پکارا اے آدمیون تم یہ معنے کرتے ہو اس آیت
کے اور یہ آیت ہمارا انصاری کی جماعت میں اتری ہے اور کیفیت اسکی یون ہے کہ جب اللہ تعالے نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہوگئی مددگار اسکے سو کہا بعض ہمارے نے
بعض سے آہستہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے چھپا کر کہ اموال ہمارے ضایع ہوگئے یعنی کھیت باڑیان اور اللہ تعالے نے غالب کر دیا اسلام کو اور بہت ہوگئے مددگار اسکے سو اگر ہم مشغول
ہون اپنے اموال کیطرف اور درست کرین جو انمین سے ضایع ہوگیا ہے تو بہتر ہو سو اسپر اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اس بات کی رد میں جو ہمنے کہی تھے
وانفقوا فی سبیل اللہ یعنے خرچ کرو اللہ کے راہ میں اور مت ڈالو اپنی ہاتہ ہلاکت میں سو مراد ہلاکت سے اموال کے درستی میں مشغول ہونا اور اسکی اصلاح کرنا اور جہاد کو چھوڑ دینا تھا
ہم لوگون کا یعنے ہمارا ارادہ تھا بعض کا سو ہمیشہ رہی ابی ایوب نکلے ہوے اللہ کی راہ میں یعنے جہاد میں یہانتک کہ مدفون ہوے زمین روم میں **ف** یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے صحیح ہے **مترجم** غرض یہ کہ لوگ انفاق جان و مال نے سبیل اللہ کو جہاد میں ہلاکت اور تہلکہ جانتے ہیں اور یہ انکی ناسمجھی ہے اصل تہلکہ ترک جہاد ہے اور مشغولی
ہونا فساد **عن** مجاھد قال قال کعب بن عجرۃ والذی نفسی بیدہ لفی انزلت ھذہ الایۃ ولایای عنی بھا فمن کان منکم مریضا او بہ اذی
من راسہ ففدیۃ من صیام او صدقۃ او نسک قال کنا مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم بالحدیبیۃ ونحن محرمون وقد حصرنا المشرکون وکانت لی
وفرۃ فجعلت الھوام تساقط علی وجھی فمر بی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال کان ھوام راسک تؤذیک قال قلت نعم قال فاحلق ونزلت ھذہ
الایۃ قال مجاھد الصیام ثلثۃ ایام والطعام لستۃ مساکین والنسک شاۃ فصاعدا **ترجمہ** روایت ہے مجاہد سے کہا انہوں نے کہ کہا کعب بن عجرہ نے قسم ہے اس
پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتہ میں ہے میرے ہی حق میں اتری ہے یہ آیت اور میں ہی مراد ہوں اس آیت سے فمن کان منکم مریضا الآیۃ یعنے جو تم میں سے بیمار ہو یا اسکو

فرایا با ہو اُسکے سنتر تو بدلا دیوی روزہ یا خیرات یا ذبح کرنا تھے کہا راوی نے کہ تھی ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حدیبیہ مین اور ہم مُحرِم تھے اور محاصرہ کیا ہمارا مشرکون نے اور میرے بال تھے کانون تک سو لگین جوئین جھڑنے میرے مونہہ پر سو گذری مجہہ پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور فرمایا کہ شاید جوئین تمہاری سر کے تکلیف دیتی ہین تمکو کہا کعب نے کہ ہان فرمایا آپنی بال مونڈ ڈالو اور وہین اُتری یہ آیہ مبارک کہا مجاہد نے روزہ اگر رکھی تو تین رکھی یعنے حلق کے جنایت مین اور کہانا چہہ مساکین کو دی اور قربانی مین ایک بکری یا اُس سے زیادہ **ف** روایت کیہے ہمسے علی بن حجر نے اُنسے ہشیم نے اُنسے ابی بشر نے اُنسے مجاہد نے اُنسے عبدالرحمن بن ابی لیلی نے اُنسے کعب بن عجرہ نے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنسے ہشیم نے اُنسے اشعث بن سوار نے اُنسے شعبی نے اُنسے عبداللہ بن معقل نے اور عبداللہ بن معقل بہے روایت کرتے ہین کعب بن عجرہ سے مانند اسکے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی عبدالرحمن بن اصبہانی نے بہے عبداللہ بن معقل سے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اُنسے اسمعیل نے اُنسے ایوب نے اُنسے مجاہد نے اُنسے عبدالرحمن نے اُنسے کعب بن عجرہ نے کہا کعب نے کہ تشریف لائی میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین ایک ہانڈی کے نیچے آگ سلگاتا تھا اور جوئین جھڑتی تہین میری پیشانی پر یا کہا میرے بہوون پر سو فرمایا آپنے کیا تکلیف دیتی ہین تمکو جوئین تمہاری کہا مینے کہ ہان سو فرمایا آپنے کہ مونڈ ڈالو اپنا سر اور کچہہ قربانی دیدو یا روزہ رکھو تین یا کہلاؤ چہہ مساکین کو کہانا کہا ایوب نے کہ یہ یاد نرہا مجھکو کہ کونسی چیز پہلے فرمائی انتہی یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَعْمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَلْحَجُّ عَرَفَاتٌ اَيَّامُ مِنًى ثَلٰثٌ فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ تَاَخَّرَ فَلَا اِثْمَ عَلَيْهِ وَمَنْ اَدْرَكَ عَرَفَةَ قَبْلَ اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ فَقَدْ اَدْرَكَ الْحَجَّ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن یعمر سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حج عرفات مین حاضر ہونا ہے حج عرفات مین حاضر ہونا ہے حج عرفات مین حاضر ہونا ہے ایام منی کے تین ہین جو جلدی کرکے دو ہی دنمین چلا گیا تو اُسپر کچہہ گناہ نہین اور جو تین دن ٹہیرا اُسپر بہی کچہہ گناہ نہین اور جسنے پایا وقوف عرفات کو قبل طلوع فجر کے سو اُسنے پالیا حج کو **ف** کہا ابن ابی عمر نے کہا سفیان بن عیینہ نے یہہ بہت عمدہ حدیث ہی جو روایت کی ہے ثوری نے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ حدیث شعبہ نے بکیر سے اور نہین جانتے ہم اُس روایت کو مگر بکیر کے سند سی **مترجم** قوله حج عرفات ہی یعنے بڑا رکن حج کا عرفات ہے کہ اُسکے ملجانی سی حج ملجاتا ہے اور اُسکے فوت ہوجانے سی حج فوت ہوجاتا ہے اور اتفاق ہے اہل علم کا اسپر اور وقت اُسکا نوین تاریخ کی زوال سے یوم نحر کے طلوع فجر تک ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْغَضُ الرِّجَالِ اِلَى اللّٰهِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دشمن ترین لوگون کا اللہ تعالے کے نزدیک سخت جھگڑالو ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **مترجم** مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کو اس حدیث سی تفسیر اس آیت کے منظور ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللّٰهَ عَلٰى مَا فِيْ قَلْبِهٖ وَهُوَ اَلَدُّ الْخِصَامِ یعنے بعضا آدمی ایسا ہے کہ تجھکو خوش لگے بات اُسکی دنیا کی زندگی مین اور گواہ ٹہیراتا ہے اللہ تعالی کو اپنی دل کی بات پر اور وہ سخت جھگڑالو ہے انتہے اور یہ آیت اخنس بن شریق منافق کے حق مین نازل ہوئی کہ اُسمین ایسے خصال بد تھے معاذ اللہ من ذلک **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَتِ الْيَهُوْدُ اِذَا حَاضَتِ امْرَاَةٌ مِنْهُمْ لَمْ يُوَاكِلُوْهَا وَلَمْ يُشَارِبُوْهَا وَلَمْ يُجَامِعُوْهَا فِي الْبُيُوْتِ فَسُئِلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْمَحِيْضِ قُلْ هُوَ اَذًى فَاَمَرَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يُّوَاكِلُوْهُنَّ وَيُشَارِبُوْهُنَّ وَاَنْ يَّكُوْنُوْا مَعَهُنَّ فِي الْبُيُوْتِ وَاَنْ يَّفْعَلُوْا كُلَّ شَيْءٍ مَا خَلَا النِّكَاحَ فَقَالَتِ الْيَهُوْدُ مَا يُرِيْدُ اَنْ يَّدَعَ مِنْ اَمْرِنَا شَيْئًا اِلَّا خَالَفَنَا فِيْهِ فَجَاءَ عَبَّادُ بْنُ بِشْرٍ وَاُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرَاهُ بِذٰلِكَ وَقَالَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَلَا نَنْكِحُهُنَّ فِي الْمَحِيْضِ فَتَمَعَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنَّهٗ قَدْ غَضِبَ عَلَيْهِمَا فَقَامَا فَاسْتَقْبَلَتْهُمَا هَدِيَّةٌ مِنْ لَبَنٍ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَثَرِهِمَا فَسَقَاهُمَا فَعَلِمْنَا اَنَّهٗ لَمْ يَغْضَبْ عَلَيْهِمَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہا اُنہون نے کہ تھے یہود کہ جب حائضہ ہوتی اُنکی یہان کوئی عورت تو اُسکو ساتھ کہانا نہ کہلاتے ساتھ پانی نہ پلاتے اور ایک ساتھ گہر مین بہی نہ رہتی سو سوال کیا گیا اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اُتاری اللہ تعالی و تبارک نے یہ آیۃ مبارک ویسئلونک عن المحیض الآیۃ سو حکم فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ساتھ کہلاؤ حائضہ کو اور ساتھ پلاؤ اُنکو اور اُنکے ساتھ رہو گہرون مین اور سب کچہہ کرو اُنکے ساتھ یعنے بوس و کنار وغیرہ سوا جماع کے سو کہنے لگے یہود کہ نہین ارادہ کرتا یہ شخص ہمارے کام مین سے کسیکا مگر کہ خلاف کرتا ہے ساتھ ہمارے اسمین کہا راوی نے کہ آئی عباد بن بشیر اور اُسید بن حضیر آپکے حضرت مین اور خبر کی آپکو اسکے اور کہنے لگی کہ یا رسول اللہ کیا جماع نکرین

له یعنی قول سے ترمذی کا ۱۲

ہم اُنسے حیض میں یعنے تاکہ پوری مخالفت یہود سے ہوجاوے سو متغیر ہو گیا چہرہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کا یہانتک کہ یقین کیا ہمنے کہ غضبناک ہوئے اُنپر آپ سو وہ اُٹھہ کھڑے ہوئے
یعنے اپنے گھر چلے سو سامنے آیا اُنکے ایک ہدیہ دودھ کا اور بہیجا نبے صلی اللہ علیہ وسلم نے اُن دونوں کے پیچھے یعنی وہ دودھ لیکر کسیکو سو پلایا اُسنے اُن دونوں کو سو جانا ہم لوگوں نے کہ
آپ اُن دونوں پر غصہ نہیں ہوئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن عبد الاعلی نے اُنسے عبدالرحمن بن مہدی نے اُنسے حماد بن سلمہ نے مانند اُسکی معنوں
میں **مترجم** قولہ یا رسول اللہ کیا جماع نکریں الخ یہہ اُن صحابی نی اس نظر سے پوچھا کہ اگر حضرت حیض میں جماع کرنیکی بھی اجازت دیدیں تو یہود کی پوری مخالفت ہو جاوے
اور اُنکو غصہ اسپہ آیا کہ مرتکب معاصی کے ہوکر کفار کا خلاف کرنا کب درست ہے **عن** ابْنِ الْمُنْكَدِرِ سَمِعَ جَابِرًا يَقُولُ كَانَتِ الْيَهُودُ تَقُولُ مَنْ أَتَى امْرَأَتَهُ فِي قُبُلِهَا
مِنْ دُبُرِهَا كَانَ الْوَلَدُ أَحْوَلَ فَنَزَلَتْ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن منکدر سی کہ سنا انہوں نے جابر سی کہتے تھے کہ یہود کا مقولہ تھا کہ
جو کوئی صحبت کرے اپنی عورت سے پیچھے سی اگرچہ دخول کرے اُسکی قُبل میں تو لڑکا بہینگا ہوتا ہے سو اُسپر اُتری یہ آیۃ نساکم حرث لکم الآیۃ یعنے عورتیں تمہاری کھیتی
ہیں سو جاؤ اپنی کھیتی میں جہاں سے چاہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنی جس راہ سی چاہو جاؤ لیکن کھیتی میں کھیتی وہی ہے جہاں تخم ڈالو تو اُگے نہ یہہ کہ
اندہی کنوئیں میں جاؤ کہ تخم بھی ضایع ہوا اور محنت برباد گناہ لازم ہو **عن** أُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا حَرْثَكُمْ
أَنَّى شِئْتُمْ يَعْنِي صِمَامًا وَاحِدًا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نی آیۃ نسارکم حرث لکم الاٰیۃ کی تفسیر میں فرمایا کہ مراد اُس سے دخول کرنا ہے ایک سوراخ
میں یعنی قبل میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابن خثیم کا نام عبداللہ ہے اور وہ بیٹے ہیں عثمان کے وہ خثیم کے اور ابن سابط کا نام عبدالرحمن ہے وہ بیٹے ہیں
عبداللہ کے وہ سابط کے جو جمحی مکی ہیں اور حفصہ بیٹی عبدالرحمن بن ابی بکر الصدیق کی ہیں اور بعضے روایت میں فی سمام واحد مروی ہوا ہے اور معنی دونوں کے
ایک ہیں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ عُمَرُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللهِ هَلَكْتُ قَالَ وَمَا أَهْلَكَكَ قَالَ حَوَّلْتُ رَحْلِي
اللَّيْلَةَ قَالَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا قَالَ فَأُنْزِلَتْ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَذِهِ الْآيَةُ نِسَاؤُكُمْ حَرْثٌ لَكُمْ فَأْتُوا
حَرْثَكُمْ أَنَّى شِئْتُمْ أَقْبِلْ وَأَدْبِرْ وَاتَّقِ الدُّبُرَ وَالْحَيْضَةَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ آئی حضرت عمر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا یا رسول اللہ
ہلاک ہوا میں فرمایا آپنی کس چیز نے ہلاک کیا تجھکو کہا کہ پہیر دی میں نے سواری اپنی آجکی رات سو کچھہ جواب ندیا اُنکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا راوی نے پہر اُتری
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ آیۃ نسائکم حرث لکم الآیۃ سامنے سے صحبت کرو اور پیچھے سی صحبت کرو مگر بچو دُبر میں دخول کرنے سی اور حیض میں صحبت کرنے سی **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور یعقوب بیٹے ہیں عبداللہ اشعری کے اور وہ یعقوب قمی ہیں **مترجم** قولہ پہیر دی میں نے اپنی سواری آہ مراد سواری سی بیوی ہی کہ آدمی اُسکو
وقت جماع کے ڈھانپ لیتا ہے مثل سواری کے اور پہیرنا اُسکا یہ کہ صحبت کی اُسکے قبل میں پیٹھہ کیطرف سے غرضکہ حضرت عمر ڈرے کہ اسمیں شاید معصیت ہو اللہ تعالے
نی اُسکی اجازت دی خوف زایل ہوا قولہ سامنے سے صحبت کرو آہ یہ خطاب عام ہے غرض بہرحال دخول قبل میں ہو پہر چاہے صحبت کسیطرف سے ہو **عن** مَعْقِلِ
بْنِ يَسَارٍ أَنَّهُ زَوَّجَ أُخْتَهُ رَجُلًا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَانَتْ عِنْدَهُ مَا كَانَتْ ثُمَّ طَلَّقَهَا تَطْلِيقَةً لَمْ يُرَاجِعْهَا حَتَّى انْقَضَتِ
الْعِدَّةُ فَهَوِيَهَا وَهَوِيَتْهُ ثُمَّ خَطَبَهَا مَعَ الْخُطَّابِ فَقَالَ لَهُ يَا لُكَعُ أَكْرَمْتُكَ بِهَا وَزَوَّجْتُكَهَا فَطَلَّقْتَهَا وَاللهِ لَا تَرْجِعُ إِلَيْكَ أَبَدًا آخِرُ مَا عَلَيْكَ قَالَ فَعَلِمَ
اللهُ حَاجَتَهُ إِلَيْهَا وَحَاجَتَهَا إِلَى بَعْلِهَا فَأَنْزَلَ اللهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ إِلَى قَوْلِهِ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ فَلَمَّا سَمِعَهَا مَعْقِلٌ قَالَ
سَمْعًا لِرَبِّي وَطَاعَةً ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ أُزَوِّجُكَ وَأُكْرِمُكَ **ترجمہ** روایت ہے معقل بن یسار سی کہ انہوں نے نکاح کردیا اپنی بہن کا ایک مرد سے مسلمانوں میں سے زمانی
میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر رہیں وہ اُسکے نزدیک جبتک رہیں پہر طلاق دی اُسنے اُنکو ایک اور رجعت نکی یہانتک کہ عدت گذر گئی پہر خواہش کی اُس مرد
نی اُنکی اور خواہش کی اُنہوں نے اُسکی پہر پیغام دیا اُنکا اُس مرد نے اور پیغام دینی والوں کے ساتھہ سو کہا اُسنے معقل نے ای دیوانی میں نے بزرگی دی تہی تجھکو اُسی دیکر اور
نکاح کردیا تہا اُسکا تجہسے سو طلاق دیدی تو نے اُسکو قسم ہے اللہ تعالی کی وہ نہ رجوع کریگی تیری طرف آخر عمر تک کہا راوی نے پہر جانی اللہ تعالی نے حاجت اُس مرد کی
طرف اُس عورت کے اور حاجت اُس عورت کی طرف اپنی شوہر کے سو اُتاری اللہ تعالے نے یہ آیت وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ سے وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ تک پہر جب سنا اُسکو کہا
بات سنی میں نے اپنی رب کی اور طاعت کرنی چاہئے اُسکی پہر بلایا اُس کے شوہر کو اور کہا کہ نکاح کردیتا ہوں میں تجھکو اور بزرگی دیتا ہوں میں تجھکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے حسن ہے اور اس حدیث میں دلالت ہے اس پر کہ نہیں جائز ہے نکاح بغیر ولی کے اس لئے کہ بہن معقل کی ثیبہ تھیں اگر اختیار نکاح کا انہیں کو ہوتا تو وہ اپنا نکاح آپ کر لیتیں اور محتاج نہ ہوتیں ولی کے یعنے معقل بن یسار کے اور خطاب کیا اللہ تعالی نے اس آیت میں اولیا کو سو فرمایا کہ فلا تعضلوھن ان ینکحن ازواجھن یعنے جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہونچ چکیں وے اپنے عدت کو تو اب نہ روکو انکو کہ نکاح کر لیں اپنی خاوندوں سے سو اس آیت میں بھی دلالت ہے کہ اختیار نکاح کا اولیا کو ہے نہ برضامندی عورتوں کے **مترجم** قولہ سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ اھ پوری آیۃ یوں ہے وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَنْ يَنْكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوفِ ذَلِكَ يُوعَظُ بِهِ مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ذَلِكُمْ أَزْكَى لَكُمْ وَأَطْهَرُ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لَا تَعْلَمُونَ یعنے جب طلاق دی تم نے عورتوں کو پھر پہنچ چکیں وہ اپنی عدت تک تو اب نہ روکو انکو کہ وہ نکاح کر لیں اپنے خاوندوں سے جب راضی ہو جاویں آپس میں موافق دستور کے یہہ نصیحت ملتی ہے اسکو جو کوئی تم میں یقین رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر اسی میں سنوار زیادہ ہے تمکو اور ستھرائی اور اللہ جانتا ہے تم نہیں جانتے انتہی

عَنْ أَبِي يُونُسَ مَوْلَى عَائِشَةَ قَالَ أَمَرَتْنِي عَائِشَةُ أَنْ أَكْتُبَ لَهَا مُصْحَفًا وَقَالَتْ إِذَا بَلَغْتَ هَذِهِ الْآيَةَ فَآذِنِّي حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى فَلَمَّا بَلَغْتُهَا آذَنْتُهَا فَأَمْلَتْ عَلَيَّ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطَى وَصَلَاةِ الْعَصْرِ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ وَقَالَتْ سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے ابی یونس سے جو مولی ہیں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے کہا انہوں نے کہ حکم کیا مجھکو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ لکھوں میں انکے واسطے ایک مصحف اور فرمایا انہوں نے کہ جب پہونچے تو اس آیۃ پر تو مجھے خبر کر دینا حافظوا علی الصلوۃ الآیۃ پھر جب پہونچا میں اس آیۃ پر تو خبر کر دی میں نے انکو سو بتلایا انہوں نے مجھکو حافظوا علی الصلوات والصلوۃ الوسطی وصلوۃ العصر وقوموا للہ قانتین یعنے حفاظت کرو نمازوں کی اور بیچ کی نماز کی اور نماز عصر کی اور کھڑے رہو اللہ تعالے کے لئے ادب سے یعنے سکوت و خشوع سے اور فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ایسا ہی سنا میں نے اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** اس باب میں حفصہ سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ أَنَّ نَبِيَّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیچ کی نماز نماز عصر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ عَبِيدَةَ السَّلْمَانِيِّ أَنَّ عَلِيًّا حَدَّثَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَوْمَ الْأَحْزَابِ اللَّهُمَّ امْلَأْ قُبُورَهُمْ وَبُيُوتَهُمْ نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنْ صَلَاةِ الْوُسْطَى حَتَّى غَابَتِ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے عبیدہ سلیمانی سے کہ علی رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دن احزاب کے یا اللہ بھر دے انکی قبریں اور گھر آگ سے جیسا کہ انہوں نے باز رکھا ہمکو نماز وسطی سے یہانتک کہ ڈوب گیا آفتاب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور ابو حسان اعرج کا نام مسلم ہے

عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةُ الْوُسْطَى صَلَاةُ الْعَصْرِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ صلوۃ وسطی صلوۃ عصر ہے **ف** اس باب میں زید بن ثابت اور ابی ہاشم بن عتبہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** صلوۃ وسطی یعنے بیچ کی نماز میں کئی قول ہیں محدثین کے چنانچہ ابراہیم نخعی اور قتادہ اور حسن اور ابو حنیفہ اور انکے اصحاب کا قول ہے کہ مراد صلوۃ وسطی سے صلوۃ عصر ہے اور ایک گروہ اسطرف گیا ہے کہ نماز فجر ہے اور یہی قول ہے عمر اور ابن عمر اور ابن عباس اور معاذ اور جابر کا اور اسی کے قایل ہیں عطا اور عکرمہ اور مجاہد اور اسیطرف گئے ہیں مالک اور شافعی کذا فی شرح الموطا للقاری

عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنَّا نَتَكَلَّمُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الصَّلَاةِ فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہا انہوں نے کہ ہم باتیں کرتے تھے زمانے میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نماز میں سو اترے یہ آیۃ مبارک وقوموا للہ قانتین یعنے کھڑے رہو اللہ کے لئے ادب سے پس حکم کئے گئے ہم چپ رہنے کا **ف** روایت کی ہم سے احمد بن منیع نے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے اسمعیل بن ابی خالد سے مانند اسکے اور زیادہ کیا اسمیں یہ لفظ ونہینا عن الکلام یعنے منع کئے گئے ہم باتیں کرنے سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عمرو شیبانی کا نام سعد بن ایاس ہے

عَنِ الْبَرَاءِ وَلَا تَيَمَّمُوا الْخَبِيثَ مِنْهُ تُنْفِقُونَ قَالَ نَزَلَتْ فِينَا مَعْشَرَ الْأَنْصَارِ كُنَّا أَصْحَابَ نَخْلٍ فَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي مِنْ نَخْلِهِ عَلَى قَدْرِ كَثْرَتِهِ وَقِلَّتِهِ وَكَانَ الرَّجُلُ يَأْتِي بِالْقِنْوِ وَالْقِنْوَيْنِ فَيُعَلِّقُهُ فِي الْمَسْجِدِ وَكَانَ أَهْلُ الصُّفَّةِ لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ فَكَانَ أَحَدُهُمْ إِذَا جَاعَ أَتَى الْقِنْوَ فَضَرَبَهُ بِعَصَاهُ فَيَسْقُطُ الْبُسْرُ وَالتَّمْرُ فَيَأْكُلُ وَكَانَ نَاسٌ مِمَّنْ لَا يَرْغَبُ فِي الْخَيْرِ يَأْتِي الرَّجُلُ بِالْقِنْوِ فِيهِ الشِّيصُ وَالْحَشَفُ وَبِالْقِنْوِ قَدِ انْكَسَرَ فَيُعَلِّقُهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَنْفِقُوا

مِنْ طَیِّبٰتِ مَا کَسَبْتُمْ وَمِمَّآ اَخْرَجْنَا لَکُمْ مِّنَ الْاَرْضِ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ مِنْهُ تُنْفِقُوْنَ وَلَسْتُمْ بِاٰخِذِیْهِ اِلَّآ اَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ قَالَ لَوْ اَنَّ اَحَدَکُمْ اُهْدِیَ اِلَیْهِ مِثْلُ مَآ اَعْطٰی لَمْ یَاْخُذْهُ اِلَّا عَلٰی اِغْمَاضٍ اَوْ حَیَاءٍ قَالَ فَکُنَّا بَعْدَ ذٰلِکَ یَاْتِیْ اَحَدُنَا بِصَالِحِ مَا عِنْدَهٗ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ کہا انہوں نے کہ آیۃ وَلَا تَیَمَّمُوا الْخَبِیْثَ اتری ہے ہمارے انصار کے گروہ میں کہ ہم تھے کھجوروں والے سو ہر شخص لاتا تھا اپنی کھجوروں میں سے بہت یا تھوڑی اپنی مقدور موافق یعنے حضرت کے پاس اور بعضے لوگ لاتے تھے دو گچھے اور لٹکا دیتے تھے مسجد میں اور اہل صفہ کا کہیں سے کھانا مقرر نہ تھا سو انمیں کا کوئی آدمی جب آتا تھا گچھے کے پاس اور مارتا تھا اپنی لاٹھی تو گر پڑتے تھے گدر کھجور اور پکی ہوئی پس وہ کھا لیتا اور بعض لوگ ایسے تھے کہ خیرات دینے کے رغبت نہ رکھتے تھے سو انمیں کا آدمی لاتا تھا ایک گچھا کہ اسمیں خراب گدر ہوتے تھے اور خراب پکی ہوئی کھجور اور بعضا گچھا ایسا لاتا تھا کہ ٹوٹا ہوا ہوتا تھا سو لٹکا دیتا تھا اسکو مسجد میں سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْفِقُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ الْاٰیَۃَ یعنے اے ایمان والو خرچ کرو پاکیزہ چیز میں سے کہ کمائی تمنے اور جو نکالی ہے تمہارے لئے زمین سے اور نیت نہ کرو گندی چیز پر کہ خرچ کرو اور تم آپ نہ لوگے مگر جو آنکھیں موند لو یعنی کہا راوی نے کہ اگر کوئی کسیکو تم میں سے ہدیہ بھیجا وہی ایسی چیز جو اسنے خیرات میں دی ہے تو ہر گز نہ لیگا مگر چشم پوشی یا حیا کہا راوی نے کہ پھر تھے ہم بعد اسکے کہ لاتا تھا ہم میں کا ہر شخص عمدہ چیز جو اسکے پاس ہوتی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور ابو مالک قبیلہ بنی غفار سے ہیں اور کہتے ہیں کہ نام انکا غزوان ہے اور روایت ہے سفیان ثوری نے سدی سے کچھہ اس روایت میں سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلشَّیْطَانِ لَمَّۃً بِابْنِ اٰدَمَ وَلِلْمَلَکِ لَمَّۃً فَاَمَّا لَمَّۃُ الشَّیْطَانِ فَاِیْعَادٌ بِالشَّرِّ وَتَکْذِیْبٌ بِالْحَقِّ وَاَمَّا لَمَّۃُ الْمَلَکِ فَاِیْعَادٌ بِالْخَیْرِ وَتَصْدِیْقٌ بِالْحَقِّ فَمَنْ وَجَدَ ذٰلِکَ فَلْیَعْلَمْ اَنَّهٗ مِنَ اللّٰهِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ وَمَنْ وَجَدَ الْاُخْرٰی فَلْیَتَعَوَّذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ ثُمَّ قَرَاَ اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ الْاٰیَۃَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تحقیق کہ شیطان کا ایک اثر ہے آدم کے بیٹے میں اور ایک اثر ہے فرشتے کا سو اثر شیطان کا وعدہ دینا ہے شر کا یعنے زینت دینا اسکا اور جھٹلانا حق کو اور اثر فرشتے کا وعدہ دینا خیر کا اور تصدیق حق کی سو جو شخص کہ یہ پاوے یعنے اپنی دل میں اثر فرشتے کا تو جانے کہ وہ اللہ تعالی کیطرف سے ہے تو چاہیے کہ حمد کرے اللہ تعالی کی اور جو پاوے اثر دوسرا یعنے شیطان کا تو چاہیے کہ پناہ مانگے اللہ تعالی کے ساتھ شیطان سے پھر پڑھی آپنے یہ آیت اَلشَّیْطٰنُ یَعِدُکُمُ الْفَقْرَ وَیَاْمُرُکُمْ بِالْفَحْشَآءِ الْاٰیَۃَ یعنے شیطان تمکو ڈراتا ہے محتاجی سے یعنی خیرات دینے کے وقت اور حکم کرتا ہے تمکو بیحیائی کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ روایت ہے ابی الاحوص کے کہ نہیں پہچانتے ہم اسکو مرفوع مگر ابی الاحوص کے روایت سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یٰاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّ اللّٰهَ طَیِّبٌ وَلَا یَقْبَلُ اِلَّا طَیِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِیْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِیْنَ فَقَالَ یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ کُلُوْا مِنَ الطَّیِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اِنِّیْ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِیْمٌ وَقَالَ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُلُوْا مِنْ طَیِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰکُمْ قَالَ وَذَکَرَ الرَّجُلَ یُطِیْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ یَمُدُّ یَدَهٗ اِلَی السَّمَآءِ یَا رَبِّ یَا رَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰی یُسْتَجَابُ لِذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اے لوگو اللہ تعالی پاکیزہ ہے نہیں قبول کرتا مگر پاکیزہ چیز کو اور اللہ تعالی نے حکم کیا ہے مومنوں کو جسکا حکم کیا ہے پیغمبروں کو سو فرمایا یٰاَیُّهَا الرُّسُلُ الْاٰیَۃَ یعنے اے رسولوں کھاؤ تم پاکیزہ چیزوں میں سے اور عمل کرو نیک میں تمہارے عمل جانتا ہوں اور فرمایا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا الْاٰیَۃَ یعنے اے ایمان والو کھاؤ تم پاکیزہ جو ہمنے دی ہیں تمکو کہا راوی نے پھر ذکر کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے اس مرد کا کہ لمبے سفر کرتا ہے پریشان ہیں بال اسکے خاک پڑی ہے اسپر پھیلاتا ہے اپنی ہاتھ آسمان کیطرف اور کہتا ہے اے رب اور کھانا اسکا حرام ہے اور پینا اسکا حرام ہے اور کپڑے اسکے حرام کے ہیں اور خوراک دیجاتی ہے اسکو حرام کے پھر کیونکر قبول ہو دعا اسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسناد سے فضیل بن مرزوق کے اور ابو حازم وہ قبیلہ بنی اشجع سے ہیں نام انکا سلمان ہے وہ مولی ہیں عزہ اشجعیہ کے **عَنِ** السُّدِّیِّ قَالَ حَدَّثَنِیْ مَنْ سَمِعَ عَلِیًّا یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَۃُ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْٓ اَنْفُسِکُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ یُحَاسِبْکُمْ بِهِ اللّٰهُ فَیَغْفِرُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَیُعَذِّبُ مَنْ یَّشَآءُ الْاٰیَۃَ اَحْزَنَتْنَا قَالَ قُلْنَا یُحَدِّثُ اَحَدُنَا نَفْسَهٗ فَیُحَاسَبُ بِهٖ لَا نَدْرِیْ مَا یُغْفَرُ مِنْهُ وَمَا لَا یُغْفَرُ مِنْهُ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَۃُ بَعْدَهَا فَنَسَخَتْهَا لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا کَسَبَتْ وَعَلَیْهَا مَا اکْتَسَبَتْ **ترجمہ** روایت ہے سدی سے کہا کہ بیان کیا مجھ سے اس شخص نے کہ جسنے سنا حضرت علی سے کہ وہ فرماتے تھے کہ جب اتری آیۃ ان تبدوا ما فی انفسکم الآیۃ یعنے اگر ظاہر کرو تم جو تمہارے دلمیں ہے یا چھپاؤ اسکو حساب کریگا اسکا تم سے اللہ عزوجل پھر بخشیگا جسکو چاہے اور عذاب کریگا جسکو چاہے آخر آیت

آیت تک انتہی غمگین کر دیا اُسنے ہمکو اور کہا ہمنے اخیال کرتا ہے ایک ہم مین کا اپنے دلمین یعنے کسی گناہ کا سو اُسپر بہی حساب ہوگا پہر معلوم نہین کہ کیا بخشا جاوے اُسمین سے
اور کسپر عذاب کیا جاوے پہر اُتری بعد اُسکے یہ آیت لَا یُکَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ یعنے تکلیف نہین دیتا اللہ تعالی کسیکو مگر اُسکی طاقت
کے موافق اُسکے لئے ہے ثواب اُس نیکی کا جو کمائی اور اُسپر ہے عذاب اُس بدیکا جو کمائی یعنے خیال پر پکڑ نہین انتہی سو فرماتی ہین حضرت علی کہ منسوخ کر دیا اس آیتنے
آیت سابق کو **عَنْ** اُمَيَّةَ اَنَّهَا سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ وَعَنْ قَوْلِهٖ مَنْ يَّعْمَلْ
سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ فَقَالَتْ مَا سَأَلَنِیْ عَنْهَا اَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهٖ مُعَاتَبَةُ اللّٰهِ الْعَبْدَ بِمَا يُصِيْبُهُ مِنَ الْحُمّٰى وَالنَّكْبَةِ
حَتَّى الْبِضَاعَةَ يَضَعُهَا فِیْ يَدِ قَمِيْصِهٖ فَيَفْقِدُهَا فَيَفْزَعُ لَهَا حَتّٰى اِنَّ الْعَبْدَ لَيَخْرُجُ مِنْ ذُنُوْبِهٖ كَمَا يَخْرُجُ التِّبْرُ الْاَحْمَرُ مِنَ الْكِيْرِ **ترجمہ** روایت ہے امیہ سے کہ انہون
نے پوچہا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مطلب ان دونون آیتونکا اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ الاٰیۃ اور مَنْ يَّعْمَلْ سُوْءًا يُّجْزَ بِهٖ الاٰیۃ یعنے جو برائی کریگا اُسکی
سزا پاویگا پس فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے نہ پوچہا کسی نے مجہسے مطلب انکا جب سے کہ پوچہا مین نے اُسکو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے مراد اُسسے گرفتار کرنا ہے اللہ تعالے کا اپنی بندیکو اُن مصیبتونمین جو ہوتی ہین بخار اور بدبختیون سے یہانتک کہ کوئی چیز رکہدیتا ہے اپنی کرتیکی بانہہ مین پہر
خیال کرتا ہے کہ کہو گئی اور گہبراتا ہے اُسکی لئے یعنے اس گہبراہٹ سے بہی گناہ معاف ہوجاتی ہین یہانتک کہ نکل جاتا ہے اور پاک ہوجاتا ہی بندہ اپنی گناہون سے جیسا
کہ نکلتا ہے سونا سرخ انگیٹہی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی نہین جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے **مترجم**
غرض یہ کہ ان دونون آیتونمین جو مذکور ہے کہ ہر بدی کی سزا ملیگی تو آپنے فرمایا کہ مراد اُس سے سزاے دنیاوی ہے نہ عذاب اُخروی پہر آگی اُسکے تفسیر کی اس صورت مین
آیہ اِنْ تُبْدُوْا مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ کو منسوخ کہنے کی حاجت نہی جیسے کہ اور حضرت علی کے قول مین مذکور ہے **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اِنْ تُبْدُوْا
مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ دَخَلَ قُلُوْبَهُمْ مِنْهُ شَیْءٌ لَمْ يَدْخُلْ مِنْ شَیْءٍ فَقَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ قُوْلُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا فَاَلْقَى
اللّٰهُ الْاِيْمَانَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الْاٰيَةَ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا قَالَ قَدْ فَعَلْتُ رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ الْاٰيَةَ قَالَ قَدْ فَعَلْتُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہون نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت اِنْ تُبْدُوْا
مَا فِیْ اَنْفُسِكُمْ الاٰیۃ یعنے اگر ظاہر کروگے تم جو تمہارے دلونمین ہے یا چہپاؤگے اُسکو حساب کریگا اُسکا تمسے اللہ تعالی تو اسنے داخل ہوا اصحاب کے دلونمین اس سے ایسا
خوف وخطر کہ کسی چیز سے نہوا تہا سو عرض کیا یہ مقدمہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے سو فرمایا آپنے کہو تم کہ سنا ہمنے اور اطاعت کی ہمنے سو ڈالا اللہ تعالے نے ایمان اُنکے
دلونمین یعنے قبول وتسلیم پہر اُتارین اللہ تعالے نے یہ آیتین اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَالْمُؤْمِنُوْنَ الاٰیۃ یعنے ایمان لایا رسول اُسپر جو اُتاری گئی اُسکی
طرف اُسکی رب سے اور ایمان لائی مومن لوگ آخر آیت تک لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا الاٰیۃ یعنے نہین تکلیف دیتا اللہ تعالے کسی جی کو مگر اُسکے طاقت کے موافق
اُسکے لئے ہین جو نیکیان کمائین اور اُسی پر ہی وبال اُن برائیونکا جو کمائین اے رب ہمارے مت پکڑ ہمکو اگر ہم بہولجاوین یا چوک جاوین پس فرمایا اللہ تعالی نی کہ
مینے قبول کیا یعنے تمہاری اس دعا کو رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا یعنے ای رب ہمارے اور مت رکہہ ہمپر ایسا بوجہ جیسا رکہا تونی ہم سے
اگلون پر یعنے احکام شدیدہ اور اوامر مشکلہ انتہے فرمایا اللہ جل جلالہ نی کہ مینے ایسا ہے کیا یعنے سخت احکام تم پر نرکہونگا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا
وَاغْفِرْ لَنَا الاٰیۃ یعنے مت رکہہ ہمپر ایسا بوجہہ کہ جسکے طاقت نہو ہم مین اور عفو کر ہمسے اور بخش ہمکو اور رحم کر ہمپر آخر آیت تک انتہی سو فرمایا اللہ تعالی نے کہ مینے
ایسا ہی کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ اور سندسی ابن عباس سے اور اسبابمین ابی ہریرہ سی بہی روایت ہے اور آدم بن سلیمان کہتے ہین کہ
والد ہین یحییٰ کے **مترجم** مطلب اس حدیث کا یہ ہے کہ جب یہ آیات نازل ہوئی اور آنحضرت نے اصحاب پر پڑہے تو اللہ تعالی نے اُن دعاؤن کو قبول فرمایا اور ہر
دعا کا جواب دیا یا قاری جب پڑہتا ہے اللہ تعالی جواب دیتا ہے اور قبول فرماتا ہے اور فضیلت اس خاتمہ سورۂ بقر کے احادیث مین بہت آئی ہے چنانچہ وارد
ہے جبیر بن نفیر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ختم کیا ہے سورۂ بقر کو ایسی دو آیتون پر کہ عنایت ہوئین ہین مجہے اُس خزانے سے کہ جو عرش کے نیچے ہے

سو سکھو انکو اور سکھاؤ اپنی عورتوں کو اسلئے کہ وہ رحمت ہین اور موجب قرب الٓہی ہین اور دعا ہین روایت کیا اسکو دارمی نے مرسلاً اور ایفع بن عبد کلاعی سے مروی ہے
کہ ایک مرد نے کہا یا رسول اللہ کون سی سورت قرآن مین بڑی ہے فرمایا آپنے قل ہو اللہ احد پھر کہا اُسنے کون سی آیت قرآن مین بڑی ہے فرمایا آپنے آیۃ الکرسی اَللّٰهُ
لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ الٰا یۃ پھر عرض کی اُسنے کہ کس آیت کو دوست رکھتے ہین آپ کہ پہونچے وہ آپکو اور آپکی امت مرحومہ کو پینے اُسکی موافق معاملہ کیا جاوے فرمایا آپنے
خاتمہ سورہ بقر کا اسلئے کہ وہ اللہ تعالے کے اُن خزائن رحمت سے ہے جو اُسکے عرش کے نیچے ہین عنایت کیا اس خاتمہ کو اللہ تعالے نے اس امت کو نہچھوڑی اس خاتمہ نے کوئی
خیر دنیا اور آخرت سے کہ جسپر شامل نہوا یہ روایت کیا اسکو بھی دارمی نے انتہی اب جاننا چاہئے کہ یہ سورہ اکبر سور قرآنی ہے اور مشتمل بر مضامین کثیرہ و معانی اسمین قصص
ماضیہ سے مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کا اور حالات اہل کتاب کے اور جواب اُنکے اعتراضات کے اور قصہ گائے کا اور قصہ ابتلای ابراہیم اور بنائے کعبہ اور قصہ طالوت و
جالوت اور کذا حضرت عزیر کا بیت المقدس پر اور تقریر ابراہیم علیہ السلام کے نمرود سے توحید کے باب مین اور فرمایش ابراہیم علیہ السلام کے اللہ تعالی سے واسطے احیای موتے
کے اور تمثیلات سے مذکور ہین دو مثالین منافقون کے اور تمثیل مصارف جہاد کے سبع سنابل سے اور تمثیل ریاکارون کے ساتھ اُس مزارع کے جو سنگ سخت پر دانہ ڈالی
اور تمثیل مصارف اہل خلاص کے ساتھ باغ بلند کے کہ دو چند میوہ دے اور تمثیل ریاکارون کے مصارف کی ساتھ اُس باغ کے جو بیرانہ سالی مین صاحب باغ
کی جلجاوے اور تمثیل اور تشبیہ سود خوارونکے ساتھ اُس شخص کے کہ جسپہ شیطان سوار ہوا اور احکام و اوامر مین سے حکم عبادت الٓہی کا اور اقامت صلوٰۃ اور ایتاء زکوٰۃ اور حکم مقام ابراہیم
مصلے ٹھیرانیکا اور امر کتب سابقہ پر ایمان لانیکا اور امر استقبال قبلہ کا اور سعی صفا و مروہ کا اور امر ذکر اور شکر کا اور امر استعانت ڈھونڈھنیکا صبر و صلوٰۃ کے ساتھ اور امر اکل حلال کا اور امر ادائے شکر
کا اور امر قصاص کا مقتولین کے اور امر وصیت کا جو منسوخ ہوچکا اور امر قتال فی سبیل اللہ کا اور حکم کافرونکے اخراج کا اور اُنکی لڑائی کا مسجد الحرام کے پاس اور حکم قتال کا شہر حرام مین اور امر مال خرچ
کرنیکا جہاد مین اور احکام حج کے اور امر تکمیل اسلام کا اور حکم مرتد کا اور حکم حیض اور طلاق اور عدت اور خلع اور حکم رضاعت کا اور عدت اُس عورت کی جسکا شوہر مرگیا
ہو اور حکم نکاح کے پیغام دینے کا اور حکم طلاق کا قبل مس کے اور امر محافظت صلوٰۃ کا علے الخصوص صلوٰۃ وسطیٰ کا اور حکم سواری پر نماز ادا کرنیکا خوف کے وقت اور امر
متعہ کا مطلقات کے لئے اور امر پاکیزہ مال سے خرچ کرنیکا امر صدقہ دینے کا اُن لوگون کو کہ راہ خدا مین محصور ہین حکم اُن لوگون کا جو بعد نزول حرمت ربوا اُس سے باز رہے
اور امر تقوی کا اور باقی سود کے ترک کا اور امر قرضدار کے مہلت دینے کا اگر تنگدست ہو اور امر قرض کے لکھ لینے کا اور حکم رہن کا اور نواہی سے نہے راعنا کہنے سے اور امترا
یعنے شک کرنے سے اور خوف سے غیر خدا کے اور شہدا کو موتیٰ کہنے سے اور اتباع خطوات سے شیطان کے اور باطل کے ساتھ لوگونکا مال کہا جانے سے اور نہی رفث و فسوق و
جدال سے حج مین اور نہی مشرکون سے نکاح کرنیکے اور کثرت سے قسم کہانیکے اور نہی صدقات کے ابطال سے من و اذی کے ساتھ اور نہی کتمان شہادت سے اور فضائل اعمال
سے فضیلت اتباع ہدیٰ کی جماعت اور صبر و صلوٰۃ کی اور ایمان اور عمل صالح کی اور فضیلت طالب رضای حق کے اور فضیلت اصلاح یتامیٰ اور طہارت کی اور نکاح یتامی
کے اور مصارف جہاد کی اور فضیلت اُن لوگون کے جو جہاد مین مال خرچ کرتے ہین اور فضیلت حکمت کی اور فضیلت اہل سخا کے اور ذمایم افعال سے روشرک کا اور مذمت
اتباع امانی کے اور سوال بیضرورت کے اور مذمت اُسکی جو مساجد مین ذکر الٓہی سے مانع ہو اور مذمت اتباع اہل الکتاب اور مذمت اُسکے جو ملت ابراہیم سے اعراض کرے اور
مذمت تقلید آبا کی اور مذمت اشراک مے الدعا کی اور مذمت کتمان کلام الٓہی کے اور ثمن قلیل اُسپر لینے کی اور کتاب اللہ مین اختلاف کرنیکے اور مذمت لد اور فساد کے
اور تعدی کے حدود شرعیہ سے وغیر ذلک اسی طرح سے اور بہت سی فوائد عمدہ عمدہ اس سورہ متبرکہ مین مذکور ہین کہ قلم اُسکے تحریر سے عاجز ہے بیان کئے مینے بعض اُنمین
سے سبکیۃ الذہب الابریز مین

وَمِنْ سُوْرَةِ اٰلِ عِمْرَانَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ
هٰذِهِ الْاٰیَةِ هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتَابَ مِنْهُ اٰیَاتٌ مُحْكَمَاتٌ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰیَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا رَاَیْتُمُ الَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ مَا
تَشَابَهَ مِنْهُ فَاُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ سَمَّاهُمُ اللّٰهُ فَاحْذَرُوْهُمْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ سوال کیا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے
اس آیت کی تفسیر کا هُوَ الَّذِیْ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتَابَ الْاٰیَةَ تب فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جب تم دیکھو اُن لوگون کو کہ پیچھے پڑتے ہین آیات متشابہات
کے پس وہی لوگ ہین کہ نام لیا اُنکا اللہ تعالے نے سو پرہیز کرو اُن سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے یہ حدیث ایوب سے وہ روایت کرتے ہین ابن ابی ملیکہ سے
حضرت عائشہ سے **مترجم** اللہ جل جلالہ نے کہین ساری کتاب کو متشابہ فرمایا ہے جیسے اس آیت مین اَللّٰهُ نَزَّلَ اَحْسَنَ الْحَدِیْثِ كِتَابًا مُتَشَابِهًا یعنے مشابہت

تفسیر سورۃ آل عمران

رکہتی ہے ہر آیت اُسکی دوسری آیت سی فصاحت اور بلاغت او صحت معنی اور جزالت الفاظ مین اور دوسرے مقام مین ساری کتاب کو محکم فرمایا مراد اُس سے یہ ہے کہ اُسمین عبث اور ہزل نہین اور صدق وعدل سے بہری ہے اور اسمقام مین یعنے آل عمران مین تقسیم کی کہ بعض آیات محکم ہین اور بعض متشابہ پس اس مین کئی قول ہین اکابر دین کے چنانچہ ابن عباس فرماتے ہین کہ محکمات تین آیتین ہین سورۂ انعام کی قُلْ تَعَالَوْا أَتْلُ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ رَبُّكُمْ اور نظیر ان آیتون کا بنی اسرائیل مین ہے وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ اور انہین کا قول ہے کہ حروف تہجی جو اوائل سورہ مین ہین یہی متشابہ ہین اور مجاہد اور عکرمہ نے کہا کہ جن آیتون مین حلال وحرام مذکور ہے وہ محکم ہین اور باقی سب متشابہ کہ شبیہ ہی ہر ایک دوسری کی صدق وحسن مین اور قتادہ اور ضحاک اور سدی نے کہا کہ محکم ناسخ ہی کہ جسپر عمل ہے اور متشابہ منسوخ ہے کہ ایمان لایا جاتا ہی اُسپر اور عمل نہین کیا جاتا اور روایت کی علی بن ابی طلحہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سی کہ فرمایا اُنہون نے کہ محکمات قرآن اُسکے ناسخ اور حلال وحرام اور حدود و فرائض ہین کہ انپر ایمان بہی لایا جاتا ہے اور متشابہ منسوخ اُسکی اور مقدم و موخر اور امثال اور اقسام کہ اُسپر ایمان لایا جاتا ہے اور عمل نہین ہوتا اور بعض مفسرین نے کہا کہ محکم وہ ہین کہ جنکا علم اللہ تعالی نے اپنی بندونکو عنایت کیا ہے اور متشابہ وہ ہی کہ اُسکا علم کسی مخلوق کو نہ دیا جیسے کہ اشراط ساعت اور خروج دجال اور نزول عیسی علیہ السلام اور طلوع شمس مغرب سے اور قیام ساعت اور فنائے دنیا کہ اوقات انکی سوائے اللہ تعالی کے کسیکو معلوم نہین اور محمد بن جعفر بن زبیر نے کہا کہ وہ محکم ہے کہ محتمل ایک ہی معنی کی ہو اور متشابہ وہ ہی کہ معانی متعددہ کی محتمل ہو کذا فی البغوی اور بعض اکابر دین نے آیات صفات کو جیسے ید اللہ فوق ایدیہم متشابہ کہا ہے اگرچہ معانی اُنکے واضح ہین اور مطالب لائح مگر کیفیات اُنکی مجہول جیسی کہ اشراط ساعت مین اوقات مجہول ہین پس اسی خفا کی وجہ سی اُنکو متشابہ کہا ہے چنانچہ امام مالک فرماتے ہین الاستواء معلوم والکیف مجہول یعنے استوا باعتبار معنی کے معلوم ہے اور باعتبار کیفیت کے مجہول مگر بعضے جہول بوالفضول اُسکی معنون کو بہی مجہول قرار دیکر اپنی تئین جاہل ٹہیراتی ہین اور اُنکی معانی واضحہ پر ایمان نہین لاتی ہداہم اللہ الی صراط مستقیم **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ فَأَمَّا الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِمْ زَيْغٌ فَيَتَّبِعُونَ مَا تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَاءَ الْفِتْنَةِ وَابْتِغَاءَ تَأْوِيلِهِ قَالَ فَإِذَا رَأَيْتِيهِمْ فَاعْرِفِيهِمْ وَقَالَ يَزِيدُ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمْ فَاعْرِفُوهُمْ قَالَهَا مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے کہ پوچہی مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اس آیت کی فاما الذین فی قلوبہم زیغ الآیہ یعنی جنکی دلونمین کجی ہے پس وہ پیچہے لگتی ہین اُسکے متشابہ کے فتنہ اور اُسکی تاویل ڈہونڈہنے کو انتہی پس فرمایا آپنے کہ جب دیکہی تو انکو تو پہچان رکہہ انکو اور کہا یزید نے اپنی روایت مین کہ حضرت نے فرمایا کہ جب دیکہو تم اُنکو تو پہچان رکہو اسکو دو بار کہا یا تین بار **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسیطرح روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث ابن ابی ملیکہ سی اُنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور نہین ذکر کیا ابن ابی ملیکہ کے بعد قاسم بن محمد کا اور ذکر کیا قاسم کا فقط یزید بن ابراہیم نے اور ابن ابی ملیکہ نام اُنکا عبد اللہ ہے وہ بیٹے ہین عبید اللہ بن ابی ملیکہ کے اور اُنکو سماع ہے حضرت عائشہ سے بہی **عن** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ لِكُلِّ نَبِيٍّ وُلَاةً مِنَ النَّبِيِّينَ وَإِنَّ وَلِيِّي أَبِي وَخَلِيلُ رَبِّي ثُمَّ قَرَأَ إِنَّ أَوْلَى النَّاسِ بِإِبْرَاهِيمَ لَلَّذِينَ اتَّبَعُوهُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سی کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے دوست ہین نبیون مین سی اور میرے دوست باپ میرے ہین اور خلیل میرے رب کے پہر پڑہی آپنے یہ آیت ان اولی الناس بابراہیم الآیہ یعنے قریب زیادہ آدمیون سے ابراہیم کے طرف وہ لوگ ہین کہ جنہون نے تابعداری کی اُنکے یعنے توحید پر چلے اور یہ نبی اور جو ایمان لائی یعنے اس نبی کے ساتہ اور اللہ تعالی دوست ہے مومنون کا **ف** روایت کی ہمسے محمود نے اُنسی ابو نعیم نے اُنسی سفیان نے اُنسی اُنکے باپ نے اُنہی ابی الضحی نے اُنسے عبد اللہ نے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے اور نہین ذکر کیا اس سند مین مسروق کا اور یہ سند صحیح تر ہے روایت سے ابی الضحی کے جو مروی ہے مسروق سی اور ابو الضحی کا نام مسلم بن صبیح ہے روایت کی ہمسے ابو کریب نے اُنہون نے وکیع سی اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی الضحی سے اُنہون نے عبد اللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابو نعیم کے روایت کے مطابق اور اسمین بہی مسروق کا ذکر نہین **عن** عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ حَلَفَ عَلَى يَمِينٍ وَهُوَ فِيهَا فَاجِرٌ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَقِيَ اللَّهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ فَقَالَ الْأَشْعَثُ بْنُ قَيْسٍ فِيَّ وَاللَّهِ كَانَ ذَلِكَ كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَ رَجُلٍ مِنَ الْيَهُودِ أَرْضٌ فَجَحَدَنِي فَقَدَّمْتُهُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَكَ بَيِّنَةٌ قُلْتُ لَا فَقَالَ لِلْيَهُودِيِّ احْلِفْ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِذَنْ يَحْلِفُ فَيَذْهَبُ بِمَالِي فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اَلْاٰيَةَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو قسم کھائی کسی امر پر اور وہ اُسمین جھوٹا ہے اسلئے کہ کاٹ کر لیجاوے اُس قسم سے مال مرد مسلمان کا وہ ملیگا اللہ تعالیٰ سے اور وہ تعالیٰ اُسپر غصہ ہوگا سو کہا اشعث بن قیس نے کہ میرے باب مین ہے یہ حدیث قسم ہے اللہ کی اور تفصیل اُسکی یہ ہی کہ میرے اور ایک یہودی کے شراکت تھی ایک زمین مین سو وہ منکر ہوگیا یعنے میرے حصہ کا پس لیگیا مین اُسکو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف سو فرمایا مجھ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تمہارے پاس گواہ ہین مین نے عرض کی کہ نہین پھر فرمایا آپ نے یہودی سے کہ تو قسم کھا سو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ اب وہ قسم کھا کر میرا مال مار لیگا سو اتاری اُسپر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ان الذین سے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین علی بن ابی اوفی سے بھی روایت ہے **مترجم** پوری آیت یون ہے اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ یعنے جو لوگ کہ خریدتے ہین اللہ کے عہد اور اپنی قسمون کے ساتھ مول تھوڑا وہ لوگ ہین کہ اُنکو آخرت مین کچھ حصہ نہین اور نہ بات کریگا اُنسے اللہ تعالیٰ اور نہ نظر کریگا اُنکی طرف قیامت کے دن اور نہ پاک کریگا اُنکو اور اُن کے لئے ہی عذاب دردناک انتہی **عن** انس قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ اَوْ مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا قَالَ اَبُوْ طَلْحَةَ وَكَانَ لَهٗ حَائِطٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ حَائِطِيْ لِلّٰهِ وَلَوِ اسْتَطَعْتُ اَنْ اُسِرَّهٗ لَمْ اُعْلِنْهُ فَقَالَ اجْعَلْهُ فِيْ قَرَابَتِكَ اَوْ اَقْرَبِيْكَ ترجمہ روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰى تُنْفِقُوْا الْاٰيَةَ یا مَنْ ذَا الَّذِيْ يُقْرِضُ اللّٰهَ الْاٰيَةَ کہا ابو طلحہ نے اور اُنکا ایک باغ تھا کہ یا رسول اللہ میرا باغ اللہ کی راہ مین صدقہ ہی اور اگر مین اس امر کو چھپا سکتا تو ہرگز ظاہر نکرتا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تقسیم کر دو اُسکو اپنی قرابت والونمین راوی کو شک ہے کہ قرابتک فرمایا یا اقربیک معنی دونون کے ایک ہی ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کیے یہ مالک بن انس نے اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے اُنہون نے انس بن مالک سے **عن** ابن عمر قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنِ الْحَاجُّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ اَلشَّعِثُ التَّفِلُ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ اَيُّ الْحَجِّ اَفْضَلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الْعَجُّ وَالثَّجُّ فَقَامَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَقَالَ مَا السَّبِيْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ الزَّادُ وَالرَّاحِلَةُ ترجمہ روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ کھڑا ہوا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنے عرض کی کہ کون حاجی افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ جسکا سر گرد آلود ہو اور کپڑے میلے کچیلے ہون پھر کھڑا ہوا ایک مرد دوسرا اور عرض کی اُسنے کہ ارکان حج کیا افضل ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے آواز بلند کرنا یعنے لبیک کے ساتھ اور خون بہانا یعنے قربانی کرنا پھر کھڑا ہوا ایک اور مرد اور کہا اُسنے کہ آیہ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا مین سبیل سے کیا مراد ہے یا رسول اللہ فرمایا آپ نے کہ توشہ اور سواری یعنے جو اُسپر قادر ہو حج فرض ہے **ف** اس حدیث کو نہین پہچانتے ہم مگر ابراہیم بن یزید خوزی مکی کی روایت سے اور کلام کیا بعض اہل علم نے ابراہیم بن یزید مین اُنکے حافظہ کے طرف سے **عن** سعد قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ الْاٰيَةَ دَعَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَّفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَّحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰٓؤُلَآءِ اَهْلِيْ ترجمہ روایت ہے سعد سے کہا انہوں نے کہ جب نازل ہوئی یہ آیت نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ الْاٰيَةَ بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور کہا کہ یا اللہ یہ لوگ میرے اہل ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم** اس آیۃ مبارک کو آیہ مباہلہ کہتے ہین شان نزول اسکا یہ ہے کہ نصاریٰ نجران جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اپنی شبہات کے جواب باصواب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سن چکے تب یہ آیت نازل ہوئی فَمَنْ حَآجَّكَ فِيْهِ مِنْ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَنَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَنِسَآءَنَا وَنِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللّٰهِ عَلَى الْكٰذِبِيْنَ یعنے جو شخص حجت کرے تم سے اے نبی عیسےٰ کے باب مین بعد اسکے کہ آچکا تمکو علم سو کہو آؤ بلاوین ہم اپنے بیٹون کو اور تم اپنے بیٹون کو اور ہم اپنے عورتونکو اور تم اپنی عورتونکو اور ہم اپنی جانون کو اور تم اپنی جانونکو پھر دعا کرین ہم سب اور ڈالین لعنت اللہ کی جھوٹون پر انتہی پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حضرت علی وغیرہ کو لیکر حاضر ہوئی مگر عاقب جو اُنمین عقیل وہوشیار تھا اُسنے اپنی صاحب سے کہا کہ اے عبدالمسیح تیری کیا رائے ہے اُسنے کہا کہ محمد بیشک نبی مرسل ہے اور جسنے مباہلہ کیا نبی سے نہ اُنکا بڑا جیا اور نہ چھوٹا بڑھا غرض مباہلہ سے وہ لوگ ڈر گئے

اور دس ہزار حلون پر صلح ٹھیری کہ وہ ہر سال حضرت کی خدمت میں بھیجا کریں انتہی خلاصۃ ما فی البغوی **عن** ابی غالب قال رای ابو امامۃ رؤسًا منصوبۃ
علیٰ درج دمشق فقال ابو امامۃ کلاب النار شر قتلی تحت ادیم السماء خیر قتلی من قتلوہ ثم قرأ یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ الی اٰخر الاٰیۃ
قلت لابی امامۃ انت سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لو لم اسمعہ الا مرۃ او مرتین او ثلاث او اربع حتی عد سبعا ما حدثتکموہ
ترجمہ روایت ہے ابی غالب سے کہا انہوں نے کہ دیکھا ابو امامہ نے سروں کو لٹکے ہوئے سیڑھی پر دمشق کے تو کہا انہوں نے کہ یہ کتے ہیں دوزخ کے اور بدترین مقتولین آسمان کے
چھت کے نیچے اور بہتر مقتول وہ ہیں جو انکے ہاتھ سے مارے گئے یعنی خوارج یا مبتدعین یا مرتدین کے ہاتھ سے پھر پڑھی انہوں نے یہ آیۃ یوم تبیض وجوہ الآیۃ کہا ابی غالب
نے کہ کہا میں نے ابی امامہ سے کہ کیا سنا ہے تم نے اس امر کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا انہوں نے اگر میں نے نہ سنا ہوتا اسکو یعنے ان لوگوں کی برائی کو مگر
ایکبار یا دو بار یا تین بار یہانتک کہ گنا انہوں نے سات تک تو میں ہرگز نہ بیان کرتا تم سے غرض یہ کہ بیسیوں بار میں نے حضرت سے سنا ہے جب تم سے بیان کیا
ف یہ حدیث حسن ہے اور ابو غالب کا نام حزور ہے اور ابو امامہ باہلی کا نام صُدَی بن عجلان ہے اور وہ سردار ہیں قبیلہ باہلہ کے **عن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن
جدہ انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول فی قولہ تعالیٰ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس قال انتم تتمون سبعین امۃ انتم خیرھا واکرمھا علی
اللہ **ترجمہ** روایت ہے بہز بن حکیم سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے وہ دادا سے کہ سنا انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے تفسیر میں اس آیت کی کنتم خیر امۃ
اخرجت للناس الاٰیۃ کہ تم پورا کرتے ہو ستر امتوں کو کہ تم بہتر ہو اور بزرگ ہو ان سب میں اللہ تعالےٰ کی آگے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگوں
نے یہ حدیث بہز بن حکیم سے مانند اسکی اور ذکر نکیا اسمیں آیہ کنتم خیر امۃ کا **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کسرت رباعیتہ یوم احد وشج وجہہ
شجۃ فی جبھتہ حتی سال الدم علی وجہہ فقال کیف یفلح قوم فعلوا ھذا بنبیھم وھو یدعوھم الی اللہ فنزلت لیس لک من الامر شیء او یتوب
علیھم او یعذبھم الی اٰخرھا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کچلی توڑی گئی احد کے دن اور سر مبارک زخمی کیا گیا اور زخم لگا آپکی پیشانی میں
یہانتک کہ خون بہا آپکے روئے مبارک پر سو فرمایا آپنے کیونکر نجات پاویگی وہ قوم کہ انہوں نے اپنے نبی کے ساتھ یہ سلوک کیا ہو اور بلاتا ہو انکو اللہ کیطرف پس اتری
یہ آیۃ لیس لک من الامر الآیۃ یعنے تجھے اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے انکو یا عذاب کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم شج فی وجہہ وکسرت رباعیتہ ورمی رمیۃ علی کتفہ فجعل الدم یسیل علی وجہہ وھو یمسحہ ویقول کیف تفلح امۃ فعلوا
ھذا بنبیھم وھو یدعوھم الی اللہ فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ لیس لک من الامر شیء او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظلمون **ترجمہ** روایت ہے انس
سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیشانی مبارک میں زخم لگا اور توڑی گئی کچلی آپکی اور مارا گیا ایک تیر آپکے شانہ مبارک پر اور بہنے لگا خون آپکے مونہہ پر اور
آپ خون پونچھتے تھے اور کہتے تھے کیونکر نجات پائیگی وہ امت کہ جسنے اپنے نبی کے ساتھ یہہ بدسلوکی کی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کے طرف بلاتا تھا پس اتاری اللہ تعالیٰ
نے یہ آیۃ مبارک لیس لک الآیۃ یعنے تجھے کچھہ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ عطا کرے انکو یا عذاب کرے اسلئے کہ وہ ظالم ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یوم احد اللھم العن ابا سفیان اللھم العن الحارث بن ھشام اللھم العن صفوان
بن امیۃ قال فنزلت لیس لک من الامر شیء او یتوب علیھم فتاب علیھم فاسلموا فحسن اسلامھم **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے کہا انہوں نے کہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے احد کے دن یا اللہ لعنت کر ابو سفیان پر یا اللہ لعنت کر حارث بن ہشام پر یا اللہ لعنت کر صفوان بن امیہ پر کہا راوی نے
کہ پس نازل ہوئی یہ آیہ مبارک لیس لک من الامر شیء یعنے تجھے کچھہ اختیار نہیں اللہ تعالیٰ توبہ دے انکو انتہی پس توبہ دی انکو اور وہ لوگ اسلام لائے اور
اچھا ہوا اسلام انکا یعنے مضبوط ہو گئے اسلام میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے غریب سمجھی جاتی ہے عمر بن حمزہ کی روایت سے کہ وہ سالم سے روایت کرتے ہیں
اور ایسی ہی روایت کی انکی زہری نے بروایت سالم کہ وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے **عن** عبد اللہ بن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یدعو
علیٰ اربعۃ نفر فانزل اللہ تبارک وتعالیٰ لیس لک من الامر شیء او یتوب علیھم او یعذبھم فانھم ظالمون فھداھم اللہ للاسلام **ترجمہ** روایت ہے
عبد اللہ بن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بد دعا کرتے تھے چار شخصوں کے لئے سو اتاری اللہ تعالےٰ نے یہ آیہ لیس لک الآیۃ اور ہدایت کی انکو اسلام کی طرف

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب بھی جانی ہے اس سند یعنے نافع کے روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور روایت کیا اسکو یحیی ابن ایوب نے ابن عجلان
سے عن اسماء بن الحکم الفزاری قال سمعت علیاً یقول انی کنت رجلاً اذا سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدیثاً نفعنی اللہ منہ
بما شاء ان ینفعنی واذا حدثنی رجل من اصحابہ استحلفتہ فاذا حلف لی صدقتہ وانہ حدثنی ابو بکر وصدق ابو بکر قال سمعت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما من رجل یذنب ذنباً ثم یقوم فیتطہر ثم یصلی ثم یستغفر اللہ الا غفر لہ ثم قرأ ھذہ الآیۃ والذین اذا فعلوا
فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ الی آخر الآیۃ ترجمہ روایت ہے اسماء بن حکم فزاری سے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ وہ فرماتے تھے کہ میں ایسا آدمی
تھا کہ جب سنتا میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کوئی حدیث تو نفع بخشتا مجھکو اللہ تعالے اس سے جتنا چاہتا کہ نفع دیوے مجھکو اور جب بیان کرتا کوئی شخص آپکے اصحاب
میں سے کوئی حدیث تو قسم دیتا میں اسکو پھر جب وہ قسم کھاتا میرے لئے تب میں تصدیق کرتا اسکی اور بیشک بیان کیا مجھ سے ابو بکر نے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ کوئی گناہ کرے پھر کھڑا ہو اور طہارت بجا لاوے یعنے وضو وغیرہ پھر نماز پڑھے پھر مغفرت مانگے
اللہ تعالے سے مگر بخشدیا جاتا ہے وہ پھر پڑھی آپنے یہ آیۃ والذین اذا فعلوا فاحشۃ الآیۃ ف اس حدیث کو روایت کیا ہی شعبہ اور کئی لوگوں نے عثمان بن مغیرہ
سے اور مرفوع کیا اُن دونوں نے اور نہیں جانتے ہم اسما کی مگر یہی حدیث ترجمہ پوری آیت یوں ہے والذین اذا فعلوا فاحشۃ او ظلموا انفسھم ذکروا اللہ
فاستغفروا لذنوبھم ومن یغفر الذنوب الا اللہ ولم یصروا علی ما فعلوا وھم یعلمون یعنے اور وہ لوگ کہ جب کر بیٹھیں کچھ کھلا گناہ یا برا کریں
اپنے حق میں تو یاد کریں اللہ کو اور بخشش مانگیں اپنی گناہوں کی اور کون ہے گناہ بخشتا اللہ کے سوا اور اڑیں نہیں اپنے کئے پر جانتے عن ابی طلحۃ قال رفعت
راسی یوم احد فجعلت انظر وما منھم یومئذ احد الا یمید تحت حجفتہ من النعاس فذلک قولہ تعالی ثم انزل علیکم من بعد الغم
امنۃ نعاسا ترجمہ روایت ہے ابی طلحہ سے کہا انہوں نے کہ اٹھایا میں نے سر اپنا احد کے دن تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ کوئی انمیں سے اسدن ایسا نہیں ہے جو جھکا
جاتا ہو اپنے سپر کے نیچے اونگھ کے سبب سے پس یہی مراد ہی اللہ تعالے کی اس قول سے ثم انزل الآیۃ ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے عبادہ نے انہوں نے
روح بن عبادہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی الزبیر سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عن
انس ان ابا طلحۃ قال غشینا ونحن فی مصافنا یوم احد حدث انہ کان فی من غشیہ النعاس یومئذ قال فجعل سیفی یسقط من یدی واخذہ
ویسقط من یدی واخذہ والطائفۃ الاخری المنافقون لیس لھم ھم الا انفسھم اجبن قوم وارعبہ واخذلہ للحق ترجمہ روایت ہے انس سے کہ ابو طلحہ
نے کہا کہ بیہوش ہوگئے تھے ہم اور ہم تھے اپنی لڑائی کی جگہ میں احد کے دن پھر بیان کیا ابو طلحہ نے کہ وہ بھی تھے اُن لوگوں میں کہ جنکو ڈھانپ لیا تھا اونگھ نے اسدن
سو کہا انہوں نے کہ تلوار میری گرنے لگی میرے ہاتھ سے اور میں اسے پکڑتا تھا اور دوسرا گروہ منافقوں کا تھا کہ انکو کچھ فکر نہ تھی سوا اپنی جان کے وہ لوگ ساری قوم سے زیادہ
نامرد تھے اور نہایت ڈرنیوالی اور چھوڑنیوالی مدد حق کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے ترجمہ پوری آیۃ جسمیں نعاس کا ذکر ہے یوں ہے ثم انزل علیکم
من بعد الغم امنۃ نعاسا یغشی طائفۃ منکم وطائفۃ قد اھمتھم انفسھم یظنون باللہ غیر الحق ظن الجاھلیۃ یقولون ھل لنا من الامر من
شیء قل ان الامر کلہ للہ یخفون فی انفسھم ما لا یبدون لک یقولون لو کان لنا من الامر شیء ما قتلنا ھھنا قل لو کنتم فی بیوتکم لبرز الذین
کتب علیھم القتل الی مضاجعھم ولیبتلی اللہ ما فی صدورکم ولیمحص ما فی قلوبکم واللہ علیم بذات الصدور یعنے پھر تم پر اتاری کسی تنگی کے
بعد امن اونگھ کہ گھیر رہی تھی تم میں بعضونکو اور بعضونکو فکر پڑا تھا اپنے جی کا خیال کرتے تھے اللہ پر جھوٹے خیال جاہلوں کے کہتے تھے کچھ بھی کام ہے ہماری ہاتھ
تو کہہ اگر تم ہوتے اپنے گھروں میں البتہ باہر نکلتے جنپر لکھا تھا مارے جانا اپنے پڑاؤ پر اور اللہ کو آزمانا تھا جو کچھ تمہارے جی میں ہے اور نکھارنا تھا جو کچھ تمہارے دل
میں ہے اور اللہ کو معلوم ہے جی کی بات ف جنگ احد میں جب شکست کی آثار مسلمانوں پر ظاہر ہوئے اور جنکو شہید ہونا تھا ہوچکے اور جنکو ہٹنا تھا ہٹ گئی پھر
جو میدان جنگ میں باقی رہے انپر اللہ تعالے نے ایکبار اونگھ اتاری کہ اس سے رعب اور دہشت جاتی رہی اور اتنی دیر حضرت کو بھی غشی رہی پھر جب ہوشیار ہوئے
حضرت کے پاس جمع ہوئے اور لڑائی قایم کی اور سست ایمان والے کہنے لگے کہ کچھ بھی کام ہے ہمارا ہاتھ ظاہر یہ معنے کہ اس شکست کے بعد کچھ بھی ہمارا کام بنا رہیگا یا بالکل

یا انکل بگڑ چکا تھا یا یہ معنی کہ اللہ نے چاہا سو کیا ہمارا کیا اختیار اور نیت میں یہ معنی تھے کہ ہمارے مشورہ پر عمل نکیا جاتا تو نہ لوگ مرتے اللہ تعالیٰ نے دونوں معنی کا جواب فرما دیا اور بتایا کہ اللہ کو یہ
حکمت منظور تھی تا صادق اور منافق معلوم ہوں **عن** مقسم قال قال ابن عباس نزلت هذه الآية وما كان لنبي أن يغل في قطيفة حمراء افتقدت
يوم بدر فقال بعض الناس لعل رسول الله صلى الله عليه وسلم أخذها فأنزل الله تبارك وتعالى وما كان لنبي أن يغل إلى آخر الآية **ترجمہ** روایت ہے
مقسم سے کہا انہوں نے کہ فرمایا ابن عباس نے کہ نازل ہوئی یہ آیۃ ماکان لنبی الآیۃ ایک چادر کے باب میں کہ سرخ رنگ تھی اور کھوئی گئی وہ بدر کے دن یعنی مال غنیمت میں
سے سو کہا بعض لوگوں نے کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لیلی ہو سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیۃ وماکان لنبی الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی
عبد السلام بن حرب نے خصیف سے مانند اسکی اور روایت کی بعضوں نے یہی حدیث خصیف سے انہوں نے مقسم سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے ابن عباس کا اس روایت میں **مترجم** پوری
آیت یوں ہے وما كان لنبي أن يغل ومن يغلل يأت بما غل يوم القيامة ثم توفى كل نفس ما كسبت وهم لا يظلمون یعنے اور نبی کا کام نہیں کہ کچھ چھپا رکھے اور
جو کوئی چھپاوے سو وہی لاوے گا اپنا چھپایا قیامت کے دن پھر پورا پاویگا ہر کوئی اپنا کمایا اور ان پر ظلم نہوگا **ف** اس سے مراد مسلمانوں کی خاطر جمع کرنی ہے تا یہ نجانیں کہ
حضرت نے ہمکو ظاہر معاف کیا اور دل میں خفہ ہیں پھر کبھی خفگی نکالینگے یا مسلمانوں کو سمجھانا ہے کہ حضرت پر گمان نکریں کہ غنیمت کا مال کچھ چھپا رکھیں گے یا بدر کی لڑائی میں
جو چادر گم ہو گئی تھی وہی مراد ہے جیسا حدیث میں مذکور ہوا **عن** جابر بن عبد الله يقول لقيني رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال لي يا جابر ما لي
أراك منكسرا قلت يا رسول الله استشهد أبي وترك عيالا ودينا قال ألا أبشرك بما لقي الله به أباك قال بلى يا رسول الله قال ما كلم الله أحدا
قط إلا من وراء حجابه وأحيى أباك فكلمه كفاحا وقال يا عبدي تمن علي أعطك قال يا رب تحييني فأقتل فيك ثانية قال الرب تبارك وتعالى
إنه قد سبق مني أنهم لا يرجعون قال وأنزلت هذه الآية ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا الآية **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے
کہتے تھے ملے مجھسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور فرمایا مجھسے کیا سبب ہے کہ دیکھتا ہوں میں تجھکو شکستہ خاطر عرض کی میں نے یا رسول اللہ شہید ہوا باپ میرا یعنے جنگ احد میں
اور چھوڑ گئے لڑکے بالے اور قرض فرمایا آپ نے کہ کیا نہ بشارت دوں میں تجھکو اس چیز کی کہ ملاقات کی اللہ تعالیٰ نے اسکے ساتھ تمہارے باپ سے انہوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول
اللہ فرمایا آپ نے کلام نہیں کیا اللہ تعالیٰ نے کسی سے کبھی مگر پردے کے پیچھے سے اور زندہ کیا تمہارے باپ کو پھر کلام کیا اسنے آمنے سامنے اور فرمایا اے بندے میرے آرزو کر مجھسے
کسی چیز کی کہ دوں میں تجھکو عرض کی انہوں نے کہ اے رب آرزو یہ ہے کہ تو زندہ کرے مجھکو اور پھر قتل کیا جاؤں تیری راہ میں دوبارا فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ پہلے ہو چکی
ہے تقدیر میری کہ جنت کے لوگ دنیا کیطرف نہ لوٹینگے کہا راوی نے کہ اسی باب میں نازل ہوئی یہ آیۃ مبارک ولا تحسبن الذین قتلوا الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے اس سند سے اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر موسی بن ابراہیم کی روایت سے اور روایت کی یہ علی بن عبد اللہ مدینی نے اور کئی لوگوں نے کبار محدثین سے اسی طرح موسی بن
ابراہیم سے اور روایت کیا عبد اللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے کچھ تھوڑا مضمون اسمیں کا **مترجم** پوری آیات جو اس بارہ میں نازل ہوئی یہ ہیں ولا تحسبن الذين
قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم يرزقون فرحين بما آتاهم الله من فضله ويستبشرون بالذين لم يلحقوا بهم من خلفهم ألا
خوف عليهم ولا هم يحزنون يستبشرون بنعمة من الله وفضل وأن الله لا يضيع أجر المؤمنين یعنے اور نہ خیال کر تو ان لوگوں کو کہ قتل ہوئے
اللہ کی راہ میں مردے بلکہ زندہ ہیں اپنے رب کے پاس روزی پاتے خوشی کرتے ہیں اسپر جو دیا انکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے اور خوشوقت ہوتے ہیں انکی طرف سے جو
ابھی نہیں پہنچے انمیں پیچھے سے اسواسطے کہ نہ ڈر ہے انپر اور نہ غم خوشوقت ہوتے ہیں اللہ کے نعمت اور فضل سے اور اس سے کہ اللہ ضایع نہیں کرتا مزدوری ایمان والوں کی
ف شہیدوں کو مرنیکے بعد ایکطرح کے زندگی ہے اور مردوں کو نہیں کھانا پینا اور عیش اور خوشی پوری ہے اور انکو قیامت کے بعد ہوگی **عن** عبد الله
بن مسعود أنه سئل عن قوله ولا تحسبن الذين قتلوا في سبيل الله أمواتا بل أحياء عند ربهم فقال أما إنا قد سألنا عن ذلك فأخبرنا أن أرواحهم
في طير خضر تسرح في الجنة حيث شاءت وتأوي إلى قناديل معلقة بالعرش فاطلع إليهم ربك اطلاعة فقال هل تستزيدون شيئا فأزيدكم قالوا
ربنا وما نستزيد ونحن في الجنة نسرح حيث شئنا ثم اطلع إليهم الثانية فقال هل تستزيدون شيئا فأزيدكم فلما رأوا أنهم لا يتركون قالوا تعيد
أرواحنا في أجسادنا حتى نرجع إلى الدنيا فنقتل في سبيلك مرة أخرى **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ ان سے پوچھے گئے تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس قول

مبارک کے وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ الْاٰيَة سو کہا اُنہون نے کہ آگاہ ہو ہمنے پوچھی تھی تفسیر اسکے یعنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور خبر دیگئی ہمکو کہ ارواح شہیدونکی یعنے جنکا
ان آیتونمین بیان ہے سبز چڑیون کے اندر ہین کہ وہ سیر کرتے ہین جنت مین جہان چاہتے ہین اور آرام کرتے ہین قندیلون مین جو عرش مین لٹکے ہین پہر جہانکا اُنپر پروردگا
رنے ایکبار اور فرمایا اُنسی کہ آیا تم کچھہ اور زیادہ چاہتے ہو کہ مین تمکو زیادہ دون عرض کئے اُنہون نے کہ ای رب ہمارے اب ہم کیا چاہین اور ہم ہین جنت مین کہ سیر کرتے
ہین جہان چاہتے ہین پہر جہانکا اُنپر پروردگار نے دوبارہ اور پہر فرمایا کہ آیا تم کچھہ اور زیادہ چاہتے ہو کہ مین تمکو زیادہ دون پہر جب دیکھا اُن شہیدون نے کہ ہمکو نہین چہوڑینگے
یعنے جبتک کچھہ فرمایش نکرین تب عرض کئے کہ پہیری جاوین روحین ہماری بدنون مین یہانتک کہ لوٹین ہم دنیا کی طرف اور پہر قتل کئے جاوین تیری راہ مین دوبارہ
یعنے یہی آرزو ہی سوا اِسکے کچھہ آرزو نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** ان آیتونکا ترجمہ بہی اوپر گذرا **عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ مِثْلَهٗ وَزَادَ فِيْهِ وَتُقْرِئُ
نَبِيَّنَا السَّلَامَ وَتُخْبِرُهٗ اَنْ قَدْ رَضِيْنَا وَرُضِيَ عَنَّا **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے اور اسی اسناد سے مثل روایت سابق کے یعنے جو ابہی اوپر گذرے مگر زیادہ کیا اُسمین
راوی نے یہ مضمون کہ فرمایش کی اُن روحون نے کہ بہیجا جاوے سلام ہمارا ہمارے نبی پر اور خبر دیجاوے اُنکو کہ راضی ہو ہم یعنے اپنے پروردگار سے اور راضی ہوا وہ ہمسے **ف**
یہ حدیث حسن ہے **عن** عَبْدِ اللهِ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ رَجُلٍ لَا يُؤَدِّيْ زَكٰوةَ مَالِهٖ اِلَّا جَعَلَ اللهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْ عُنُقِهٖ شُجَاعًا
ثُمَّ قَرَأَ عَلَيْنَا مِصْدَاقَهٗ مِنْ كِتَابِ اللهِ لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ الْاٰيَةَ وَقَالَ مَرَّةً قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ
سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَمَنِ اقْتَطَعَ مَالَ اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ بِيَمِيْنٍ لَقِيَ اللهَ وَهُوَ عَلَيْهِ غَضْبَانُ ثُمَّ قَرَأَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ
مِنْ كِتَابِ اللهِ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ الْاٰيَةَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے وہ پہونچاتے ہین اس حدیث کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تک کہ فرمایا آپنے کوئی
آدمی ایسا نہین کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ندیتا ہو مگر بنادیگا اللہ تعالے قیامت کے دن اُسکی گردن مین ایک اژدہا یعنے اُسکے مال کو پہر پڑہے آپنے ہم پر اسکے مصداق مین
یہ آیت اللہ کی کتاب سے لَا يَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ الْاٰيَةَ اور کہا راوی نے دوسری بار مین کہ پڑہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی مصداق مین یہ آیت سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ الْاٰيَةَ
اور فرمایا آپنے کہ جو لیوے مال اپنے بہائی مسلمان کا جہوٹی قسم کہاکر وہ ملاقات کریگا اللہ تعالے سے اور اللہ اُسپر غصہ ہوگا پہر پڑہی آپنے یہ آیت اُسکی مصداق مین اللہ
کی کتاب سے اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ الْاٰيَةَ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد شجاع اقرع سے سانپ ہے یعنے گنجا کہ جسکے چوٹی زہر کے سبب سے گرگئی ہو **مترجم** بعضے
روایتونمین شجاع اقرع بہی وارد ہوا ہے اگرچہ اِس روایت مین اقرع مذکور نہین اسی لئے مصنف نی شجاع اقرع کہا اور پوری آیت جو حدیثمین اوّل مذکور ہوئی یون ہے وَلَا يَحْسَبَنَّ
الَّذِيْنَ يَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰهُمُ اللهُ مِنْ فَضْلِهٖ هُوَ خَيْرًا لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُوْنَ مَا بَخِلُوْا بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلِلّٰهِ مِيْرَاثُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاللهُ بِمَا
تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ یعنے اور نہ سمجہین جو لوگ بخل کرتے ہین ایک چیز پر کہ اللہ نے اُنکو دی ہے اپنی فضل سے کہ یہ بخل بہتر ہے اُنکے حق مین بلکہ یہ برا ہی اُنکے واسطے آگی طوق پڑیگا اُن کے
جسپر بخل کیا تہا قیامت کے دن اور اللہ وارث ہے آسمان و زمین کا اور اللہ جو کرتے ہو سو جانتا ہے انتہی اور آیۃ اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللهِ مع ترجمہ اوپر گذری **عن**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مَوْضِعَ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا اقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ
الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ایک کوڑا رکہنے کی جگہ جنت مین
بہتر ہے ساری دنیا سے اور جو اُسمین ہے پڑہ لو تم اگر چاہو یہ آیۃ مبارک فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ سے آخر تک یعنے پہر جو سرکا دیا گیا آگ سے اور داخل کیا گیا جنت مین اُسکا کام بنا
اور دنیا کی زندگی تو یہی ہے دغا کی جنس **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** حُمَيْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ قَالَ اذْهَبْ يَا رَافِعُ لِبَوَّابِهٖ اِلٰى
ابْنِ عَبَّاسٍ فَقُلْ لَهٗ لَئِنْ كَانَ كُلُّ امْرِئٍ فَرِحَ بِمَا اُوْتِيَ وَاَحَبَّ اَنْ يُّحْمَدَ بِمَا لَمْ يَفْعَلْ مُعَذَّبًا لَنُعَذَّبَنَّ اَجْمَعُوْنَ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ مَا لَكُمْ وَلِهٰذِهِ الْاٰيَةِ
اِنَّمَا اُنْزِلَتْ هٰذِهٖ فِيْ اَهْلِ الْكِتَابِ ثُمَّ تَلَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَاِذْ اَخَذَ اللهُ مِيْثَاقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ لَتُبَيِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَتَلَا وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ يَفْرَحُوْنَ
بِمَا اَتَوْا وَيُحِبُّوْنَ اَنْ يُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ يَفْعَلُوْا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ سَاَلَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَيْءٍ فَكَتَمُوْهُ وَاَخْبَرُوْهُ بِغَيْرِهٖ فَخَرَجُوْا وَقَدْ
اَرَوْهُ اَنْ قَدْ اَخْبَرُوْهُ بِمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ وَاسْتَحْمَدُوْا بِذٰلِكَ اِلَيْهِ وَفَرِحُوْا بِمَا اَتَوْا مِنْ كِتْمَانِهِمْ وَمَا سَاَلَهُمْ عَنْهُ **ترجمہ** روایت ہے حمید سے کہ مروان نے کہا اپنے دربان
کو ای رافع جا تو ابن عباس کے پاس اور کہہ اُنسے کہ اگر ہر شخص معذب ہو اُسپر کہ خوش ہو اُسپر جو اُسے ملی اور دوست رکہی کہ شاباشی دیا جاوے اُس کام پر جو اُسنے نہین کیا تو ہم

سب خفا ہوئے سو فرمایا ابن عباسؓ نے تمکو کیا مطلب اس آیت سے یہ تو نازل ہوئی اہل کتاب کے حق مین پھر پڑھی ابن عباسؓ نے یہ آیت یعنی اوپر کی وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ سے بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا تک پھر فرمایا ابن عباسؓ نے کہ پوچھی اہل کتاب سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی چیز پس چھپائی اُنہوں نے اور خبر دی اور چیز کی اُسکے سوا اور چلے گئے اور ہمپر یہ ظاہر کیا کہ خبر دی اُسی چیز کی جو حضرتؐ نے پوچھی تھی اُن سے اور اپنی تعریف چاہی اور خوش ہوئے اور پھولے اسپر جو خبر دی اُنہوں نے اپنے کتاب سے اور اُس چیز سے کہ حضرتؐ نے پوچھی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم** پوری آیتین یون ہین وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّهٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَهٗ فَنَبَذُوْهُ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ وَاشْتَرَوْا بِهٖ ثَمَنًا قَلِیْلًا فَبِئْسَ مَا یَشْتَرُوْنَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَفْرَحُوْنَ بِمَآ اَتَوْا وَّیُحِبُّوْنَ اَنْ یُّحْمَدُوْا بِمَا لَمْ یَفْعَلُوْا فَلَا تَحْسَبَنَّهُمْ بِمَفَازَةٍ مِّنَ الْعَذَابِ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ یعنے اور جب اللہ تعالیٰ نے قرار لیا کتاب والون سے کہ اُسکو بیان کرو لوگون پاس اور نہ چھپاؤ پھر پھینکدیا وہ قرار اپنے پیٹھ کے پیچھے اور خرید کیا اُسکے بدلی مول تھوڑا سو کیا بُری خرید کرتے ہین تو نہ سمجھ کہ جو لوگ خوش ہوتے ہین اپنے کئے پر اور تعریف چاہتے ہین بن کئے پر سو نہ جان کہ وہ خلاص ہونیوالے ہین عذاب سے اور اُنکو دُکھ کی مار ہے **ف** وہی یہود مسئلہ غلط بتاتے اور رشوتین کھاتے اور پیغمبر کی صفت چھپاتے پھر خوش ہوتے کہ ہمکو کوئی پکڑ نہین سکتا اور امید رکھتے کہ لوگ ہماری تعریف کرین کہ خوب عالم اور دیندار و حق پرست ہین (موضح القرآن) غرض ابن عباسؓ نے فرمایا کہ ان آیتون سے یہود مراد ہین اور جاننا چاہیئے کہ سورۂ آل عمران جامع اکثر مضامین قرآن ہے اسمین تذکیرات اور قصص سے حال فرعون کا اور حال جنگ بدر کا اور قصہ عمران کی بیوی کے نذر کرنیکا مریم کو اور قصہ ولادت یحییٰ کا اور ولادت حضرت عیسےٰ علیہما السلام کا مذکور ہے اور اوامر سے مذکور ہے امر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اطاعت کا اور ایمان لانیکا خداوند تعالیٰ پر اور کتب سابقہ پر اور اتباع ملت ابراہیم کا اور توکل کا خداوند تعالیٰ پر اور جنت کے طلب کرنیکا اور زمین مین سیر کرنیکا اور مشورہ کا اور صبر اور گھوڑے باندھنے کا ثغور پر اور نواہی سے مذکور ہے نہی کافرون کی محبت سے اور اختلاف اور تفرق سے اور خفیہ محبت کا فرون کی اور اُنپر حسرت کھانے سے اور سوا اسکے بڑے بڑے فوائد عمدہ مذکور ہین ؛

وَمِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **عَنْ** مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْکَدِرِ قَالَ سَمِعْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰهِ یَقُوْلُ مَرِضْتُ فَاَتَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَقَدْ اُغْمِیَ عَلَیَّ فَلَمَّا اَفَقْتُ قُلْتُ کَیْفَ اَقْضِیْ فِیْ مَالِیْ فَسَکَتَ عَنِّیْ حَتّٰی نَزَلَتْ یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے محمد بن منکدر سے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے جابر بن عبد اللہ سے کہتے تھے کہ بیمار ہوا مین سو آئی میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور مین بیہوش تھا پھر جب مجھے افاقہ ہوا مین نے کہا کہ کیا حکم کرون مین اپنے مال مین سو حضرتؐ چپ ہو رہے یہانتک کہ نازل ہوئی یہ آیت مبارک یوصیکم اللہ الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی لوگون نے محمد بن منکدر سے اُنہون نے جابر بن عبد اللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور فضل بن صباح کی روایت مین کچھ زیادہ کلام ہے اِس روایت سے **مترجم** پوری آیت یون ہے یُوْصِیْکُمُ اللّٰهُ فِیْٓ اَوْلَادِکُمْ لِلذَّکَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَیَیْنِ فَاِنْ کُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَیْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَکَ وَاِنْ کَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَیْهِ لِکُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَکَ اِنْ کَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ یَکُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ کَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِیَّةٍ یُّوْصِیْ بِهَآ اَوْ دَیْنٍ اٰبَآؤُکُمْ وَاَبْنَآؤُکُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَیُّهُمْ اَقْرَبُ لَکُمْ نَفْعًا فَرِیْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلِیْمًا حَکِیْمًا یعنے اللہ کہہ رکھتا ہے تمکو تمہاری اولاد مین مرد کو حصہ برابر دو عورت کے پھر اگر نری عورتین ہون دو سی اوپر تو انکو دو تہائیان جو چھوڑ مرا اور اگر ایک ہے تو اُسکو آدھا اور میت کے ماباپ کو ہر ایک کو دونون مین چھٹا حصہ جو چھوڑ مرا اگر میت کی اولاد ہے پھر اگر اُسکو اولاد نہین اور وارث ہین اُسکے ماباپ تو اُسکی مان کو تہائی پھر اگر میت کے کئی بھائی ہین تو اُسکے مانکو چھٹا یہ پیچھے وصیت کے جو دلوا مرا یا قرض کے تمہارے باپ اور بیٹے تمکو معلوم نہین کون شتاب پہونچتی ہین تمہارے کام مین حصہ باندھا اللہ کا ہے اللہ خبردار ہے حکمت والا **ف** اس آیت مین دو میراثین فرمائین اولاد کی اور ماں باپ کی اولاد اگر ملی ہین مرد اور عورت تو مرد کا دوہرا حصہ اور عورت کا اکہرا اور اگر فقط عورتین ہین تو ایک کو آدھا مال اور زیادہ ہون تو دو تہائی برابر بانٹ لیوین اور ماں کا حصہ اگر میت کو اولاد ہے یا بھائی بہن ہے ایک سے زیادہ تو چھٹا حصہ اور اگر دونون نہین تو تہائی اور باپ کا حصہ اگر میت کو اولاد ہے تو چھٹا حصہ اور اگر اولاد نہین تو عصبہ ہوا اور میت کا مال اُسکے دفن اور کفن کو لگائی جو کچھ بچے وہ اُسکی قرض مین دیجئے جو کچھ بچے تو اُسکے وصیت مین ایک تہائی تک لگائی اُسکے بعد میراث کی حصہ ہین اور ان حصون مین عقل کا دخل نہین اللہ صاحب نے مقرر فرمائی وہ سب سے دانا تر ہے انتہیٰ موضح القرآن **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ لَمَّا کَانَ

سورۂ نساء کی تفسیر

یوم اوطاس اصبنا نساء لهن ازواج فی المشرکین فکرههن رجال منهم فانزل الله تعالی والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ جب ہوا دن اوطاس کی لڑائی کا غنیمت میں پایا ہم نے ایسی عورتوں کو کہ انکے شوہر تھے مشرک نہیں سو مکروہ جانا یعنے ان سے صحبت کرنیکو بعض مردوں نے سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت مبارک والمحصنات الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی سعید الخدری قال اصبنا سبایا یوم اوطاس لهن ازواج فی قومهن فذکروا ذلک لرسول الله صلی الله علیه وسلم فنزلت والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہا انہوں نے کہ غنیمت میں لیں ہم نے کچھ عورتیں اوطاس کے دن کہ انکے شوہر تھے انکے قوم میں سو ذکر کیا اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پس اتری یہ آیت والمحصنات الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ایسی ہی روایت کی ثوری نے عثمان بتی سے انہوں نے ابی الخلیل سے انہوں نے ابی سعید خدری سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مذکور کے اور اس روایت میں ابی علقمہ کا ذکر نہیں اور نہیں جانتا میں کسیکو کہ اسنے ذکر کیا ہو اس سند میں ابی علقمہ کا مگر ہمام نے بروایت ابی قتادہ اور ابو الخلیل کا نام صالح بن ابی مریم ہے **مترجم** پوری آیت یوں ہے والمحصنات من النساء الا ما ملکت ایمانکم کتب الله علیکم واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین فما استمتعتم به منهن فاتوهن اجورهن فریضة ولا جناح علیکم فیما تراضیتم به من بعد الفریضة ان الله کان علیما حکیما یعنے اور نکاح بندھی عورتیں بھی حرام ہیں مگر جنکو مالک ہو جاویں تمہارا ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تم پر اور حلال ہوئیں تمکو جو انکے سوا ہیں یوں طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید میں لانیکو نہ مستی نکالنی کو پھر جو کام میں لائی تم ان عورتوں میں سے انکو دو انکے حق جو مقرر ہوے اور گناہ نہیں تمکو اسمیں جو ٹھیرا لو دونوں کے رضا سے مقرر کیے پیچھے اللہ ہی خبردار حکمت والا **عن** انس بن مالک عن النبی صلی الله علیه وسلم فی الکبائر قال الشرک بالله وعقوق الوالدین وقتل النفس وقول الزور **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ ہو نمیں ہے شریک کرنا اللہ تعالی کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قتل کرنا کسی جان کا اور جھوٹ کہنا یا گواہی جھوٹی دینا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ روح بن عبادہ نے شعبہ سے اور کہا روایت ہے عبد اللہ بن ابی بکر سے مگر یہ صحیح نہیں **عن** ابی بکرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الا احدثکم باکبر الکبائر قالوا بلی یا رسول الله قال الاشراک بالله وعقوق الوالدین قال وجلس وکان متکئا قال وشهادة الزور او قول الزور قال فما زال رسول الله صلی الله علیه وسلم یقولها حتی قلنا لیته سکت **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو اکبر کبائر کے صحابہ نے عرض کیا کہ ہاں یا رسول اللہ خبر دیجیے ہمکو فرمایا آپنے بڑے سے بڑا گناہ شریک کرنا ہے اللہ تعالے کے ساتھ اور ناراض کرنا ماں باپ کا کہا راوی نے اور اٹھ بیٹھے آپ اور تھے قبل اسکے تکیہ لگائی اور فرمایا آپنے کہ کبائر میں داخل ہے جھوٹی گواہی یا فرمایا جھوٹی بات کہا راوی نے کہ پھر بار بار آپ یہی فرماتی رہے یہانتک کہ ہمنے کہا کہ کاش آپ چپ رہتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** عبد الله بن انیس الجهنی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان من اکبر الکبائر الشرک بالله وعقوق الوالدین والیمین الغموس وما حلف حالف بالله یمین صبر فادخل فیها مثل جناح بعوضة الا جعلت نکتة فی قلبه الی یوم القیمة **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن انیس جہنی سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اکبر کبائر شریک کرنا ہے اللہ تعالے کے ساتھ اور ناراض کرنا والدین کا اور قسم جھوٹی گذری ہوئی بات پر جانکے بوجھے اور نہیں قسم کھائی کسی قسم کھانیوالے اللہ کی کہ موقوف ہو اسپر فیصلہ پھر داخل کر دیا مچھر کے پر برابر یعنے جھوٹ مگر ہوگا ایک نکتہ اسکے دل پر قیامت کے دن تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو امامہ انصاری بیٹے ہیں ثعلبہ کے اور نہیں جانتے ہم نام انکا اور روایت کی ہیں انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثیں **عن** عبد الله بن عمرو عن النبی صلی الله علیه وسلم قال الکبائر الاشراک بالله وعقوق الوالدین او قال الیمین الغموس شک شعبة **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن عاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کبیرہ گناہ ہو نمیں ہے شریک کرنا ساتھ اللہ تعالی کے اور ناراض کرنا والدین کا یا فرمایا قسم جھوٹی شک کیا اسمیں شعبہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ام سلمة انها قالت یغزو الرجال ولا تغزو النساء وانما لنا نصف المیراث فانزل الله تبارک وتعالی ولا تتمنوا ما فضل الله به بعضکم علی بعض قال مجاهد وانزل فیها ان المسلمین والمسلمات وکانت ام سلمة اول ظعینة قدمت المدینة مهاجرة **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہوں نے کہا بطور غبطہ کے کہ جہاد کرتے ہیں مرد اور نہیں جہاد کرتیں عورتیں

اور ہم عورتوں کے لئے ہی آدھی میراث یعنے اور مرد کو دوہرا حصہ سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰی بَعْضٍ یعنے مت آرزو کرو اُس چیز
کے کہ فضیلت دی اللہ نے بسبب اُسکی بعض کو بعض پر کہا مجاہد نے اور اُتری ہے ام سلمہ کے بارہ میں یہ آیت اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ اور تہیں ام سلمہ پہلی عورت کہ جو آئین
مدینہ میں ہجرت کر کے **ف** یہ حدیث مرسل ہے اور روایت کی بعض راویوں نے ابن نجیح سے اُنہوں نے مجاہد سے مرسلاً کہ ام سلمہ نے ایسا ایسا کہا **عن** اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ
یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَا اَسْمَعُ اللّٰهَ ذَكَرَ النِّسَآءَ فِی الْهِجْرَةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی اَنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰی بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ **ترجمہ**
روایت ہے ام سلمہ سے کہا اُنہوں نے کہ یا رسول اللہ نہیں سُنا میں نے اللہ تعالیٰ کو کہ ذکر کیا ہو اُسنے عورتوں کا ہجرت کے باب میں یعنے اُنکو ہجرت کا کچھ ثواب ہے یا نہیں سو اُتاری اللہ
تعالیٰ نے یہ آیت اَنِّیْ لَا اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ الآیہ یعنے میں ضایع نہیں کرتا عمل کسی عامل کا تم میں سے مرد ہو یا عورت بعض تم میں کے ہیں بعض سے آخر آیت
تک **عن** اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عَلْقَمَةَ قَالَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ اَمَرَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ اَقْرَاَ عَلَیْهِ وَهُوَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَرَاْتُ عَلَیْهِ مِنْ سُوْرَةِ النِّسَآءِ
حَتّٰی اِذَا بَلَغْتُ فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا غَمَزَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهٖ فَنَظَرْتُ اِلَیْهِ وَ
عَیْنَاهُ تَدْمَعَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں علقمہ سے کہا اُنہوں نے کہ کہا عبد اللہ نے حکم کیا مجھکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھوں میں آپکے آگے
قرآن اور آپ منبر پر تھے سو پڑھے میں نے کچھہ سورۂ نسا یہاں تک کہ جب پہونچا میں اس آیت پر فکیف اذا جئنا الآیہ اشارہ کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھ سے یعنے
بس کرو سو نظر کی میں نے اُنکی طرف اور آنکھیں اُنکی آنسو بہاتی تہیں **ف** ایسی ہی روایت کی ابو الاحوص نے اعمش سے اُنہوں نے ابراہیم سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے
عبد اللہ سے اور حقیقت میں وہ سند یوں ہے کہ روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے وہ عبد اللہ سے **عن** اِبْرَاهِیْمَ عَنْ عُبَیْدَةَ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ
قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْرَاْ عَلَیَّ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَقْرَاُ عَلَیْكَ وَعَلَیْكَ اُنْزِلَ قَالَ اِنِّیْ اُحِبُّ اَنْ اَسْمَعَهٗ مِنْ غَیْرِیْ فَقَرَاْتُ سُوْرَةَ النِّسَآءِ
حَتّٰی بَلَغْتُ وَجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا قَالَ فَرَاَیْتُ عَیْنَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَهْمِلَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابراہیم سے وہ روایت کرتے ہیں عبیدہ سے
وہ عبد اللہ سے کہا اُنہوں نے کہ فرمایا مجھہ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑھو تم مجھہ پر قرآن سو عرض کی میں نے کہ اے رسول اللہ کیا میں پڑھوں آپکے آگے اور آپ ہی
پر تو نازل ہوا ہے فرمایا آپ نے میں دوست رکھتا ہوں کہ سنوں اسکو اپنے غیر سے سو کہا عبد اللہ نے کہ پڑھی میں نے سورۂ نسا یہاں تک کہ پہونچا میں اس آیت تک وَجِئْنَا
بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا کہا عبد اللہ نے کہ پھر دیکھا میں نے دونوں آنکھوں کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کہ آنسو بہاتی تہیں **ف** یہ روایت صحیح ہے ابی الاحوص کی روایت
سے روایت کی ہم سے سوید بن نصر نے اُنہوں نے ابن مبارک سے اُنہوں نے سفیان سے اُنہوں نے اعمش سے معاویہ بن ہشام کی روایت کی مانند **مترجم** پوری آیۃ یوں ہے
فَكَیْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍ بِشَهِیْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیْدًا یعنے پھر کیا حال ہوگا جب بُلا وینگے ہم ہر اُمت میں سے احوال کہنے والا اور بلاوینگے تجھکو اِن
لوگوں پر احوال بتانی والا انتہیٰ اور اس آیت میں خطاب ہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اور کمال فضیلت ہے آپکی **عن** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ صَنَعَ لَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ
بْنُ عَوْفٍ طَعَامًا فَدَعَانَا وَسَقَانَا مِنَ الْخَمْرِ فَاَخَذَتِ الْخَمْرُ مِنَّا وَحَضَرَتِ الصَّلٰوةُ فَقَدَّمُوْنِیْ فَقَرَاْتُ قُلْ یٰۤاَیُّهَا الْكٰفِرُوْنَ لَاۤ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ
وَنَحْنُ نَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ سُكٰرٰی حَتّٰی تَعْلَمُوْا مَا تَقُوْلُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے
کہا اُنہوں نے کہ طیار کیا ہمارے لئے عبد الرحمن بن عوف نے کچھہ کہانا اور دعوت دی ہمکو اور پلائی ہمکو کچھہ شراب سو لی لی شراب نے عقل ہماری اور نماز کا وقت آیا سو لوگوں نے
مجھے آگے کیا یعنے امام بنایا پس پڑہی میں نے سورۂ قل یا ایہا الکفرون لا اعبد ما تعبدون ونحن نعبد ما تعبدون یعنی کہدے تو اے نبی کہ اے کافرو نہیں پوجا میں
جو تم پوجتے ہو اور ہم پوجتے ہیں جو تم پوجتے ہو اور یہہ غلطی کے حضرت علے نے پس اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سے آخر تک یعنے
اے ایمان والو مت نزدیک جاؤ نماز کے اُس حال میں کہ تم نشہ میں ہو جب تک کہ نجانو تم کہ کیا کہتے ہو یعنے ہوش نہ آئے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم**
یہ دوسری آیت ہے کہ شراب کے باب میں نازل ہوئی اسکے بعد پھر تیسری آیت میں حرمت نازل ہوئی **عن** عُرْوَةَ ابْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّهٗ حَدَّثَهٗ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ ابْنَ
الزُّبَیْرِ حَدَّثَهٗ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ خَاصَمَ الزُّبَیْرَ فِیْ شِرَاجِ الْحَرَّةِ الَّتِیْ یَسْقُوْنَ بِهَا النَّخْلَ فَقَالَ الْاَنْصَارِیُّ سَرِّحِ الْمَآءَ یَمُرُّ فَاَبٰی عَلَیْهِ فَاخْتَصَمُوْا
اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِلزُّبَیْرِ اسْقِ یَا زُبَیْرُ وَاَرْسِلِ الْمَآءَ اِلٰی جَارِكَ فَغَضِبَ الْاَنْصَارِیُّ وَقَالَ

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنْ کَانَ ابْنَ عَمَّتِکَ فَتَغَیَّرَ وَجْہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ یَا زُبَیْرُ اسْقِ وَاحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰی یَرْجِعَ اِلَی الْجَدْرِ فَقَالَ الزُّبَیْرُ وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَحْسِبُ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ نَزَلَتْ فِیْ ذٰلِکَ فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ **ترجمہ** روایت ہے عروہ بن زبیر سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن زبیر سے کہا عبد اللہ نے کہ ایک مرد انصار میں کا لڑا زبیر سے بہانے پانی کے لئے جو نہر ملی زمین سے آتا تھا کہ جس سے وہاں کے لوگ کھجور کے درختونکو سینچتے تھے سو انصاری نے کہا زبیر سے کہ پانی چھوڑ دو چلا جاوے سو نہ مانا انہوں نے پس جھگڑتے آئے وہ لوگ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے زبیر سے کہ تم سینچ لو پہلے اپنا کھیت اے زبیر اور پھر چھوڑ دو پانی اپنے ہمسایہ کے کھیت کی طرف اور زبیر کا کھیت بلند تھا اور پانی کے قریب تھا اُسکے بعد انصاری کا کھیت تھا سو غصہ ہوا انصاری اور اُسنے کہا کہ یا رسول اللہ یہ بات آپنے اسلئے فرمائی کہ زبیر آپکے پھوپھیرے بھائی ہیں یعنے آپنے اُنکی طرفداری کی پس متغیر ہو گیا چہرہ مبارک رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور پھر فرمایا آپنے کہ اے زبیر تم سینچ لو اپنا کھیت اور روک رکھو پانی کو یہانتک کہ پہنچ جاوے کھیت کے منڈیر تک سو کہا زبیر نے قسم ہے اللہ تعالے کی میں یقین کرتا ہوں کہ یہ آیت نازل ہوئی ہے اسی مقدمہ میں فلا وربک سے آخر تک **ف** سنا میں نے محمد سے کہتے تھے کہ روایت کی ابن وہب نے یہ حدیث لیث بن سعد سے اور یونس نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عبد اللہ بن زبیر سے مانند اسی روایت کے اور روایت کی شعیب بن ابی حمزہ نے زہری سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے اور نہیں ذکر کیا انہوں نے عبد اللہ بن زبیر کا **مترجم** پوری آیت یوں ہے فَلَا وَرَبِّکَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یُحَکِّمُوْکَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَھُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْ اَنْفُسِھِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَیُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے سو قسم ہے تیرے رب کی انکو ایمان نہو گا جب تک کہ تجھی کو منصف نجانیں جو جھگڑا اُٹھے آپس میں پھر نپاویں اپنے جی میں خفگی تیرے حکم سے اور قبول رکھیں مانکر اور وہ شخص منافق تھا اگرچہ قبیلۂ انصار میں تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اولا ایک امر مصالحت اور احسان کا زبیر کو فرمایا کہ تم کچھ پانی لیکر باقی اپنے ہمسایہ کیلئے چھوڑ دو یہ نہیں کہ وہ کچھ امر شرعی تھا بعد اسکے جب انصاری نے جہالت کی حضرت نے زبیر کو فرمایا کہ اپنا حق پورا لیلو کہ یہ قابل احسان نہیں اور بعضوں نے کہا ہے کہ حکم ثانی اس انصاری کی سزا تھے اور اُسکے جہالت کا عوض اور بدلا مگر قول اول ظاہر تر ہے زلمعات ۱ **عن** زَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ اَنَّہٗ قَالَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنَافِقِیْنَ فِئَتَیْنِ قَالَ رَجَعَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَوْمَ اُحُدٍ فَکَانَ النَّاسُ فِیْھِمْ فَرِیْقَیْنِ فَرِیْقٌ یَّقُوْلُ اقْتُلْھُمْ وَفَرِیْقٌ یَّقُوْلُ لَا فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنَافِقِیْنَ فِئَتَیْنِ فَقَالَ اِنَّھَا طَیْبَۃٌ وَقَالَ اِنَّھَا تَنْفِی الْخَبَثَ کَمَا تَنْفِی النَّارُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ

ترجمہ روایت ہے زید بن ثابت سے کہ انہوں نے اس آیت کی تفسیر میں فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنَافِقِیْنَ فِئَتَیْنِ کہا کہ لوٹ گئے چند لوگ اصحاب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے احد کے دن یعنے جہاد سے سو لوگ اُنمیں دو فریق ہو گئے ایک فریق کہنے لگا کہ انکو قتل کرینگے ہم اور دوسرا کہنے لگا کہ نہیں یعنے انکو مارنا نچاہئے کہ کلمہ گو ہیں پس یہ آیۃ نازل ہوئی پھر کہا فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ مدینہ پاک ہے اور کہا کہ وہ دور کرتا ہے ناپاکی کو جیسے دور کرتی ہے آگ میل لوہے کا یعنے مدینہ پاک ہے اللہ تعالے اُن ناپاکونکو وہاں سے نکالدیگا انشاء اللہ تعالے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** پوری آیۃ یوں ہے فَمَا لَکُمْ فِی الْمُنَافِقِیْنَ فِئَتَیْنِ وَاللّٰہُ اَرْکَسَھُمْ بِمَا کَسَبُوْا اَتُرِیْدُوْنَ اَنْ تَھْدُوْا مَنْ اَضَلَّ اللّٰہُ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَنْ تَجِدَ لَہٗ سَبِیْلًا یعنے پھر تمکو کیا پڑا ہے منافقوں کے واسطے دو جانب ہو رہے ہو اور اللہ نے اُلٹ دیا اُنکو اُنکی کمائی پر کیا تم چاہتے ہو کہ راہ پر لاؤ جسکو بچلایا اللہ تعالے نے اور جسکو اللہ راہ نہ دے پھر تو نپاوے اُسکے لئے کوئی راہ لفتح اور اس آیت کے شان نزول میں کئی قول ہیں اول تو یہی ہے جو اس روایت میں مذکور ہوا یعنے جو لوگ جنگ احد میں جہاد سے پھر گئے دوسرے مجاہد نے کہا ہے کہ کچھ لوگ مدینہ میں آکر مسلمان ہوئے اور حضرت سے اجازت چاہی کہ ہم مکہ جاکر کچھ مال تجارت لاویں اور وہاں بیٹھ رہے اور مرتد ہو گئے اُنکے حق میں یہ آیت نازل ہوئی تیسرے بعض مفسرین نے کہا کہ مراد اس سے وہ لوگ ہیں کہ مکہ میں تھے اور مسلمان ہوئے مگر ہجرت نکی اور کافروں کے مددگار رہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ یَجِیْءُ الْمَقْتُوْلُ بِالْقَاتِلِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ نَاصِیَتُہٗ وَرَاْسُہٗ بِیَدِہٖ وَاَوْدَاجُہٗ تَشْخَبُ دَمًا یَقُوْلُ یَا رَبِّ قَتَلَنِیْ ھٰذَا حَتّٰی یُدْنِیَہٗ مِنَ الْعَرْشِ قَالَ فَذَکَرُوْا لِابْنِ عَبَّاسٍ التَّوْبَۃَ فَتَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَآؤُہٗ جَھَنَّمُ قَالَ مَا نُسِخَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَلَا بُدِّلَتْ وَاَنّٰی لَہُ التَّوْبَۃُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آویگا مقتول قاتل کے ساتھ قیامت کے دن کہ پیشانی کے بال اور سر قاتل کا مقتول کے ہاتھ میں ہو گا اور مقتول کے گلے کے رگوں سے خون بہتا ہو گا اور وہ کہیگا کہ اے رب میرے اُسنے مجھے قتل کیا یہانتک کہ لیجاویگا وہ قاتل کو عرش کے نزدیک کہا راوی نے کہ پھر ذکر کیا لوگوں نے ابن عباس سے توبہ کا یعنے توبہ اُسکی قبول ہے یا نہیں تو پڑھی

اُنھوں نے یہ آیت وَمَن يَقْتُلْ مُؤْمِنًا آخر تک اور کہا کہ منسوخ نہیں ہوئی یہ آیت اور نہ بدلی گئی پلا اُسکی توبہ کہاں قبول ہوسکتی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کیا بعضوں نے
یہی حدیث عمرو بن دینار سے اُنھوں نے ابن عباس سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا اُسکو یعنے حضرت کا قول نہیں ٹھہرایا **ترجمہ** پوری آیت یوں ہے وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا
فَجَزَاؤُهُ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِيهَا وَغَضِبَ اللَّهُ عَلَيْهِ وَلَعَنَهُ وَأَعَدَّ لَهُ عَذَابًا عَظِيمًا یعنے اور جو کوئی مارے مسلمانکو قصد کرکے تو اُسکی سزا دوزخ ہے پڑا رہے اُسمیں اور اللہ
اُسپر غضب ہوا اُسکو لعنت کی اور اُسکے واسطے مہیا کیا بڑا عذاب **ف** ابن عباس کا قول اوپر مذکور ہوا اور بعضے علما نے کہا ہے کہ سزا اُسکی یہی ہے جو یہاں مذکور
ہوئی آگے اللہ مالک ہے یعنے چاہے عفو کرے یا نکرے لیکن اگر قصاص میں مارا گیا تو سبکے نزدیک پاک ہوا اور بیضاوی نے کہا ہے کہ ابن عباس نے جو توبہ قبول
نہونا بیان کیا شاید اس سے تشدید مراد ہو اور اُنسے اسکی خلاف بھی مروی ہے اور جمہور قائل ہیں کہ یہہ عذاب جو آیت میں مذکور ہے یہ اُسکی ساتہ مخصوص ہے جنسے توبہ نکی
اسلئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہے وَإِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ الآیہ اور یہ عذاب اہل سنت کے نزدیک اُسکے واسطے ہے جسنے قتل مومن کو حلال جانکر ارتکاب کیا جیسا کہ عکرمہ
وغیرہ نے ذکر کیا ہے یا مراد خلود سے مدت دراز ہے نہ دوام اسلئے کہ بہت سی دلیلوں سے ثابت ہوچکا ہے کہ عذاب عصاۃ مومنین کا دایم نہیں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ
قَالَ مَرَّ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ عَلَى نَفَرٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَعَهُ غَنَمٌ لَهُ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ قَالُوا مَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا لِيَتَعَوَّذَ مِنْكُمْ فَقَامُوا
وَقَتَلُوهُ وَأَخَذُوا غَنَمَهُ فَأَتَوْا بِهَا رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا ضَرَبْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَتَبَيَّنُوا وَلَا تَقُولُوا
لِمَنْ أَلْقَى إِلَيْكُمُ السَّلَامَ لَسْتَ مُؤْمِنًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا اُنھوں نے کہ گذرا ایک مرد بنی سلیم کے قبیلہ کا ایک گروہ پر اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
اور اسکے ساتہ اُسکے بکریاں تہیں پھر سلام کیا اُسنے اصحاب پر تو اصحاب بولے کہ اُسنے سلام اسلئے کیا تا کہ بچ جاوے تُم سے پھر کہڑے ہوئے اصحاب اور قتل کیا اُسکو اور چہین لین بکریاں
اُسکے اور لائے اُنکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سو اُتاری اللہ تعالے نے یہ آیت يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا سے آخر تک یعنے اے ایمان والوں جب چلو تم اللہ کے راہ میں
یعنے جہاد کو تو دریافت کرو اور نہ کہو اُسکو جو تمپر سلام کرے کہ تو مومن نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسبابمین اسامہ بن زید سے بہی روایت ہے **عن** الْبَرَاءِ بْنِ
عَازِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ الآيَةَ جَاءَ عَمْرُو بْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ضَرِيرَ الْبَصَرِ فَقَالَ يَا
رَسُولَ اللَّهِ مَا تَأْمُرُنِي إِنِّي ضَرِيرُ الْبَصَرِ فَأَنْزَلَ اللَّهُ هَذِهِ الآيَةَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ الآيَةَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ائْتُونِي بِالْكَتِفِ وَالدَّوَاةِ أَوِ اللَّوْحِ
وَالدَّوَاةِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنھوں نے جبکہ نازل ہوئی آیہ یہ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ الآيَةَ آئے عمرو بن ام مکتوم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ نابینا تہے
سو کہا اُنھوں نے کہ یا رسول اللہ آپ مجھے کیا حکم فرماتے ہیں اور میں نابینا ہوں پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ یعنے سوا اُن لوگوں کے جنکو مرض ہے سو فرمایا نبی
صلے اللہ علیہ وسلم نے لاؤ تم میرے پاس شانہ کی ہڈی اور دوات یا فرمایا تختی اور دوات **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کہا گیا ہے اس روایت میں عمرو بن ام مکتوم اور بعضوں
نے عبداللہ بن ام مکتوم کہا ہے اور عبد اللہ بیٹے ہیں زائدہ کے اور ام مکتوم اُنکی ماں ہیں **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ
أُولِي الضَّرَرِ عَنْ بَدْرٍ وَالْخَارِجُونَ إِلَى بَدْرٍ لَمَّا نَزَلَتْ غَزْوَةُ بَدْرٍ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ جَحْشٍ وَابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ إِنَّا أَعْمَيَانِ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَهَلْ لَنَا رُخْصَةٌ فَنَزَلَتْ
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً فَهَؤُلَاءِ الْقَاعِدُونَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ فَضَّلَ اللَّهُ
الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ عَلَى الْقَاعِدِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرِ أُولِي الضَّرَرِ **ترجمہ** روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا تفسیر میں اس آیت کے
لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ الآيَةَ یعنے برابر نہیں ہیں بیٹھنے والے مومنوں میں سوا بیماری والوں کے انسے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ برابر نہیں جو لوگ جنگ بدر سے بیٹھ رہے اور جو لڑنے کو
نکلے اور جب پیش آیا غزوہ بدر عبد اللہ بن جحش اور ابن ام مکتوم نے کہا کہ ہم دونوں نابینا ہیں یا رسول اللہ سو ہمکو رخصت ہے کہ جہاد میں نجاوین پس اُتری یہ آیۃ لَا
يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً یعنے برابر نہیں جہاد سے بیٹھ رہنے والے مومنوں میں سے
مگر جو بیمار و معذور ہیں اور فضیلت دی ہے اللہ تعالے نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر ایک درجہ فضیلت انتہی سو کہا ابن عباس نے کہ بیٹھنے والوں سے مراد اس آیۃ میں غیر
معذور لوگ ہیں یعنے باقی رہے معذور لوگ وہ مجاہدوں کے برابر ہیں فرمایا اللہ تعالی نے فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ یعنے
فضیلت دی اللہ تعالے نے مجاہدوں کو بیٹھنے والوں پر اجر عظیم سے بہت درجے اپنی طرف سے انتہی کہا ابن عباس نے کہ یہاں بہی قاعدین سے وہی مومن مراد ہیں جو بیمار

ومعذور نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے روایت ابن عباس اور مقسم کو بعض محدثین نے کہا ہے کہ مولی ہیں عبداللہ بن الحارث کی اور بعض نے کہا ہے کہ مولی ہیں عبداللہ بن عباس کے اور کنیت مقسم کے ابوالقاسم ہے **ترجمہ** پوری آیتیں یوں ہیں لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ فَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ بِأَمْوَالِهِمْ وَأَنْفُسِهِمْ عَلَى الْقَاعِدِينَ دَرَجَةً وَكُلًّا وَعَدَ اللَّهُ الْحُسْنَى وَفَضَّلَ اللَّهُ الْمُجَاهِدِينَ عَلَى الْقَاعِدِينَ أَجْرًا عَظِيمًا دَرَجَاتٍ مِنْهُ وَمَغْفِرَةً وَرَحْمَةً وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا یعنے نہیں برابر ہوتے بیٹھہ رہنے والے مسلمانوں میں سے سوای ضرر والوں کے یعنے جو بیمار و اندھے لنگڑے ہیں اور جہاد کرنیوالے اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ بیٹھہ رہنے والوں پر بزرگی دی اللہ تعالی نے جہاد کرنیوالوں کو اپنی جانوں اور مالوں کے ساتھ بیٹھہ رہنے والوں پر ایک درجہ اور ہر ایک کو وعدہ دیا اللہ نے اچھا یعنے جنت کا اور بزرگی دی اللہ نے جہاد کرنیوالوں کو بیٹھہ رہنے والوں پر ثواب سے بڑا کئی درجے اپنی طرف سے اور بخشش اور مہربانی اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے انتہے اور غرض ابن عباس کے روایت مذکورہ میں یہ ہے کہ پہلے اور دوسرے آیت میں قاعدین سے وہی لوگ مراد ہیں جو بیمار و معذور نہیں باقی رہے بیمار و معذور وہ اجر و ثواب میں مجاہدوں کے برابر ہیں اور یہ بھی احتمال ہو سکتا ہے کہ پہلے آیت میں قاعدین سے اندھے لولے معذور مراد ہوں کہ عزم و نیت جہاد کی اور شوق و ذوق اسکا رکھتے ہیں مگر اپنے معذوری سے مجبور ہیں پس مجاہدین انسے ایک درجہ افضل ہیں اسلئے کہ نیت و عزم میں دونوں برابر ہیں فقط انواع مشقت و تعب اٹھانے سے مجاہد کو ایک درجہ فضیلت ہے اور دوسرے آیت میں قاعدین سے اچھے تندرست لوگ مراد ہیں کہ باذن امیر شریک جہاد نہوے خواہ اس نظر سے کہ اور لوگ جو انکے سوا ہیں جہاد کو کافی ہیں یا کسی اور ضرورت دینی سے پس انپر مجاہدین کو کئی درجہ فضیلت حاصل ہے انتہی اور صاحب جلالین نے یہی توجیہ اختیار کی ہے غرض ان آیتوں میں بڑے فضیلت ہے مجاہدین کے تمام مؤمنین پر

عن سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ قَالَ رَأَيْتُ مَرْوَانَ بْنَ الْحَكَمِ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ فَأَقْبَلْتُ حَتَّى جَلَسْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَأَخْبَرَنَا أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمْلَى عَلَيْهِ لَا يَسْتَوِي الْقَاعِدُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُجَاهِدُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ قَالَ فَجَاءَهُ ابْنُ أُمِّ مَكْتُومٍ وَهُوَ يُمِلُّهَا عَلَيَّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَاللَّهِ لَوْ أَسْتَطِيعُ الْجِهَادَ لَجَاهَدْتُ وَكَانَ رَجُلًا أَعْمَى فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ وَفَخِذُهُ عَلَى فَخِذِي فَثَقُلَتْ حَتَّى هَمَّتْ تَرُضُّ فَخِذِي ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَأَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْهِ غَيْرُ أُولِي الضَّرَرِ **ترجمہ** روایت ہے سہل سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے مروان کو مسجد میں بیٹھا ہوا سو آیا میں یہاں تک کہ بیٹھہ گیا اسکے بازو میں سو خبر دی اسنے ہمکو کہ خبر دی اسکو زید بن ثابت نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا انکو یعنے لکھنے کی لئے لا یستوی القاعدون من المؤمنین الآیۃ یعنے برابر نہیں ہوتے قاعدین مؤمنوں میں سے اور جہاد کرنیوالے اللہ کے راہ میں ابھی کہا ہی تھے کہ آگئے انکی پاس ابن ام مکتوم اور آپ بتا رہے تھے مجھکو سو عرض کی ابن ام مکتوم نے کہ یا رسول اللہ قسم ہے اللہ کی اگر میں طاقت رکھتا تو بیشک جہاد کرتا اور تھے وہ مرد نابینا پھر اتاری اللہ تعالی نے اپنے رسول پر اور آپکی ران میرے ران پر تھی سو بھاری ہو گئی یہاں تک قریب تہے کہ کچل جاوے میری ران پھر کھل گئے طبیعت آپکی سو اتاری اللہ تعالی نے یہ الفاظ آپ پر غیر اولی الضرر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس حدیث میں ایک مرد صحابی نے روایت کی ہے ایک تابعی سے یعنے روایت کی ہے سہل بن سعد نے مروان بن حکم سے اور مروان کو سماع نہیں ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تابعین میں ہے **ترجمہ** قولہ سو بھاری ہو گئی آہ وحی کے نزول کے وقت آپکا جسم مبارک بھاری ہو جاتا ہے اور کچھہ غشی سے طاری ہو جاتی تھی پھر جب وہ کیفیت کم ہوتی آپ اصحاب کو جو اترا ہوتا وہ بتلا دیتے

عن يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ قَالَ قُلْتُ لِعُمَرَ إِنَّمَا قَالَ اللَّهُ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ وَقَدْ أَمِنَ النَّاسُ فَقَالَ عُمَرُ عَجِبْتُ مِمَّا عَجِبْتَ مِنْهُ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللَّهُ بِهَا عَلَيْكُمْ فَاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ **ترجمہ** روایت ہے یعلی بن امیہ سے کہا انہوں نے کہ میں نے کہا حضرت عمر سے اللہ تعالی فرماتا ہے کہ قصر کرو نماز میں اگر تمکو خوف ہو یعنے کافروں کا اور اب تو لوگ امن میں ہیں یعنے اب قصر کیونکر جائز ہوگا تو کہا حضرت عمر نے تعجب کیا میں نے بھی اس چیز سے کہ جس سے تم نے تعجب کیا سو ذکر کیا میں نے اسکا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے کہ یہ ایک صدقہ ہے کہ اللہ تعالی نے عنایت کیا تمکو سو قبول کرو تم اسکے صدقے کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَزَلَ بَيْنَ ضَجْنَانَ وَعُسْفَانَ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّ لِهَؤُلَاءِ صَلَاةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيْهِمْ مِنْ آبَائِهِمْ وَأَبْنَائِهِمْ وَهِيَ الْعَصْرُ فَأَجْمِعُوا أَمْرَكُمْ فَمِيلُوا عَلَيْهِمْ مَيْلَةً وَاحِدَةً وَإِنَّ جِبْرِيلَ أَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَرَهُ أَنْ يَقْسِمَ أَصْحَابَهُ شَطْرَيْنِ فَيُصَلِّيَ بِهِمْ وَتَقُومُ طَائِفَةٌ أُخْرَى وَرَاءَهُمْ وَلْيَأْخُذُوا حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ ثُمَّ يَأْتِي الْآخَرُونَ وَيُصَلُّونَ مَعَهُ رَكْعَةً وَاحِدَةً ثُمَّ يَأْخُذُ هَؤُلَاءِ حِذْرَهُمْ وَأَسْلِحَتَهُمْ فَتَكُونُ لَهُمْ رَكْعَةٌ رَكْعَةٌ وَلِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَكْعَتَانِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے

کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اُترے ضجنان اور عسفان کے بیچ مین سو مشرکون نے کہا کہ ان لوگونکی ایک نماز ہے کہ وہ انکو باپ بیٹون سے بہی زیادہ عزیز ہے وہ نماز عصر ہے
سو تم درست کر وا پنا کام اور دہاوا کرو انپر ایکبارگے اور تحقیق جبرئیل آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پاس اور حکم کیا آپکو کہ کر دیوین آپ اصحابکو دو گروہ نماز ادا کرے آپکے وہ کے ساتھ اور کہڑا رہے
دوسرا گروہ اُن سے الگ اور لیلیوین اپنی ڈہالین اور ہتیار پہر آوین دوسرے گروہ کی لوگ اور پڑہین آپکے ساتھ ایک رکعت پہر لیلیوین یہہ لوگ اپنی ڈہالین اور ہتیار سو
ہوئی اصحاب سے ایک ایک رکعت اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دو رکعتین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے عبداللہ بن شقیق کے روایت سے کہ وہ ابی ہریرہ
سے روایت کرتے ہون اور اس باب مین عبداللہ بن مسعود اور زید بن ثابت اور ابن عباس اور جابر اور ابی عیاش زرقی اور ابن عمر اور حذیفہ اور ابی بکرہ اور سہل بن
ابی حثمہ سے بہی روایت ہے اور ابو عیاش کا نام زید بن صامت ہے **عن** قتادة بن النعمان قال كان اهل بيت منا يقال لهم بنو ابيرق بشر وبشير ومبشر
وكان بشير رجلا منافقا يقول الشعر يهجو به اصحاب النبي صلى الله عليه وسلم ثم ينحله بعض العرب ثم يقول قال فلان كذا وكذا فاذا
سمع اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم ذلك الشعر قالوا والله ما يقول هذا الشعر الا هذا الخبيث او كما قال الرجل وقالوا ابن الابيرق
قالها قال وكانوا اهل بيت حاجة وفاقة في الجاهلية والاسلام وكان الناس انما طعامهم بالمدينة التمر والشعير وكان الرجل اذا كان له يسار
فقدمت ضافطة من الشام من الدرمك ابتاع الرجل منها فخص بها نفسه واما العيال فانما طعامهم التمر والشعير فقدمت ضافطة من
الشام فابتاع عمي رفاعة بن زيد حملا من الدرمك فجعله في مشربة له وفي المشربة سلاح درع وسيف فعدي عليه من تحت البيت فنقبت
المشربة واخذ الطعام والسلاح فلما اصبح اتاني عمي رفاعة فقال يا ابن اخي انه قد عدي علينا في ليلتنا هذه فنقبت مشربتنا وذهب بطعامنا
وسلاحنا قال فتحسسنا في الدار وسألنا فقيل لنا قد رأينا بني ابيرق استوقدوا في هذه الليلة ولا نرى فيما نرى الا على بعض طعامكم قال
وكان بنو ابيرق قالوا ونحن نسأل في الدار والله ما نرى صاحبكم الا لبيد بن سهل رجل منا له صلاح واسلام فلما سمع لبيد اخترط سيفه
وقال انا اسرق فوالله ليخالطنكم هذا السيف او لتبينن هذه السرقة قالوا اليك عنا ايها الرجل فما انت بصاحبها فسألنا في الدار حتى لم
نشك انهم اصحابها فقال لي عمي يا ابن اخي لو اتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له قال قتادة فاتيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقلت ان اهل بيت منا اهل جفاء عمدوا الى عمي رفاعة بن زيد فنقبوا مشربة له واخذوا سلاحه وطعامه فليردوا علينا سلاحنا
فاما الطعام فلا حاجة لنا فيه فقال النبي صلى الله عليه وسلم سآمر في ذلك فلما سمع بنو ابيرق اتوا رجلا منهم يقال له اسير بن عروة فكلموه
في ذلك واجتمع في ذلك ناس من اهل الدار فقالوا يا رسول الله ان قتادة بن النعمان وعمه عمدا الى اهل بيت منا اهل اسلام وصلاح يرمونهم
بالسرقة من غير بينة ولا ثبت قال قتادة فاتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته فقال عمدت الى اهل بيت ذكر منهم اسلام وصلاح
ترميهم بالسرقة على غير ثبت ولا بينة قال فرجعت ولوددت اني خرجت من بعض مالي ولم اكلم رسول الله صلى الله عليه وسلم في ذلك فاتاني
عمي رفاعة فقال يا ابن اخي ما صنعت فاخبرته بما قال لي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال الله المستعان فلم يلبث ان نزل القرآن انا انزلنا
اليك الكتب بالحق لتحكم بين الناس بما اراك الله ولا تكن للخائنين خصيما بني ابيرق واستغفر الله مما قلت لقتادة ان الله كان غفورا رحيما ولا تجادل
عن الذين يختانون انفسهم ان الله لا يحب من كان خوانا اثيما يستخفون من الناس ولا يستخفون من الله وهو معهم الى قوله رحيما اي لو
استغفروا الله لغفر لهم ومن يكسب اثما فانما يكسبه على نفسه الى قوله واثما مبينا قولهم للبيد ولولا فضل الله عليك ورحمته الى قوله فسوف
نؤتيه اجرا عظيما فلما نزل القرآن اتي رسول الله صلى الله عليه وسلم بالسلاح فرده الى رفاعة فقال قتادة لما اتيت عمي بالسلاح وكان شيخا قد
عشا او عسا الشك من ابي عيسى في الجاهلية وكنت ارى اسلامه مدخولا فلما اتيته بالسلاح قال يا ابن اخي هو في سبيل الله فعرفت ان اسلامه
كان صحيحا فلما نزل القرآن لحق بشير بالمشركين فنزل على سلافة بنت سعد بن سمية فانزل الله تعالى ومن يشاقق الرسول من بعد ما تبين
له الهدى ويتبع غير سبيل المؤمنين نوله ما تولى ونصله جهنم وساءت مصيرا ان الله لا يغفر ان يشرك به ويغفر ما دون ذلك لمن

يَشَآءُ وَمَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًا بَعِيْدًا فلما نزل علی سلافة رماها حسان بن ثابت بابيات من شعر فاخذت رحله فوضعته على رأسها
خرجت به فرمت به في الابطح ثم قالت اهديت لي شعر حسان ما كنت تاتيني بخير ترجمہ روایت ہے قتادہ بن نعمان سے کہا انہوں نے کہ ایک گہر والے لوگ تہے ہم میں سے
یعنے انصار میں سے کہ انکو بنو ابیرق کہتے تہے اور وہ تین بہائی تہے بشیر اور بشر اور مبشر اور بشیر ایک مرد منافق تہا کہ شعر کہتا تہا ہجو میں اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
پہر منسوب کردیتا تہا ان شعروں کو بعض عرب کے طرف اور کہتا تہا کہ فلانے نے ایسا کہا ہے پہر جب سنتے تہے اسکو اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہتے تہے قسم ہے اللہ کے
نہیں کہا یہ شعر مگر اسی خبیث یعنی بشیر نے یا جیسا کہا ہو راوی نے اور کہتے اصحاب کہ یہہ شعر ابن ابیرق نے کہا ہے راوی نے کہا کہ وہ لوگ محتاج اور فاقہ والے تہے جاہلیت میں
بہی اور اسلام میں بہی اور مدینہ میں لوگوں کا کہانا کہجور اور جو ہی تہے اور آدمی کو جب کچہہ میسر ہوتا اور کوئی بنجارہ آجاتا ملک شام سے میدہ لیکر تو اسمیں سے خرید لیتا ہے
خاص اپنے لئے اور لڑکے بالوں کا تو کہانا وہی کہجور اور جو رہتی سو آیا ایک بنجارہ شام سے اور خریدی میرے چچا رفاعہ بن زید نے ایک گون میدہ کی اور رکہدیا اسکو ایک جہروکے
میں اور اس جہروکے میں ہتیار بہی تہے زرہ اور تلوار پہر زیادتی کے گئی اسپر گہر کے نیچے سے اور سرنگ لگائی گئے جہروکی میں اور لیلیا گیا وہی میدہ اور ہتیار یعنے چوری
گیا پہر جب صبح ہوئی آئے میرے پاس چچا میرے رفاعہ اور کہا اے میرے بہائی کے بیٹے ہمپر ظلم ہوا آجکی رات اور نقب لگائی گئے ہمارے جہروکی میں اور ہمارا میدہ اور ہتیار کوئی
لیگیا کہا راوی نے پہر دریافت کیا ہمنے محلہ میں اور پوچہا سو کسی نے ہمسے کہا کہ ہمنے دیکہا بنی ابیرق آگ جلارہے تہے آجکی رات اور ہم تو یہی خیال کرتے ہیں کہ وہ تمہارے
ہی طعام پر ہونگے یعنے جو چوری گیا ہے کہا راوی نے کہ بنی ابیرق کہتے تہے کہ ہمنے جو پوچہا محلہ میں تو قسم ہے اللہ کی ہمارے خیال میں نہیں آتا چور تمہارا مگر لبید بن سہل اور وہ
ایک مرد صالح اور مسلمان تہا ہم میں کا پہر جب سنی لبید نے یہ بات کہ بنو ابیرق مجہے چوری لگاتے ہیں نکال لے اپنے تلوار اور کہا کہ کیا میں چوری کرتا ہوں سو قسم ہے
اللہ کی کہ میں تمکو بہی تلوار لگاؤنگا نہیں تو تم دریافت کرو اس چوری کو وہ لوگ بولے کہ تو اپنی تلوار تہک رہ اے مرد سو تو چوری کرنیوالا نہیں پہر اور پوچہہ پاچہہ
کے ہمنے محلہ میں یہانتک کہ ہمکو کچہہ شک نہ رہا اسمیں کہ بنی ابیرق ہی چور ہیں سو مجہسے کہا میرے چچا نے اے میرے بہائی کے بیٹے اگر تم جاتے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور ذکر کرتے ان سے یعنے تو شاید ہمارا چیز ملجاتی کہا قتادہ نے کہ آیا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کے میں نے کہ ایک گہر والے ہم میں سے کہ ظلم کیا
انہوں نے میرے چچا رفاعہ بن زید کے گہر اور نقب لگائی جہروکے میں اور لیگئے ہتیار اور غلہ انکا سو ہم چاہتے ہیں کہ پہر ملے ہمکو ہتیار ہمارا اور غلہ کے ہمکو حاجت نہیں سو فرمایا
نبے صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اب میں فیصلہ کرتا ہوں اسکا پہر جب سنا بنی ابیرق نے آئے ایک مرد کے پاس اپنے قوم میں سے کہ اسکا نام اسیر بن عروہ تہا اور گفتگو کی اس سے
اسبابمیں اور جمع ہوئے اسکے لئے بہت سے لوگ محلہ کے [illegible] رسول اللہ سے تحقیق قتادہ بن نعمان اور انکے چچا ہمارے ایک گہر والوں پر جو اہل اسلام اور اہل صلاح ہیں
تہمت لگاتے ہیں چوری کی بغیر گواہ اور وجہ ثبوت کے کہا قتادہ نے پہر آیا میں رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور گفتگو کی میں نے سو فرمایا آپنے کہ تو ایک گہر والوں پر کہ
سنتے اسلام اور صلاح کا چرچا ہوتا ہے چوری لگاتا ہے بغیر کسی وجہ ثبوت اور گواہ کہا قتادہ نے کہ پہر میں لوٹا اور دوست رکہتا تہا کہ جاتا رہتا کچہہ مال میرا مگر نہ کلام کرتا میں
رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسبابمیں پہر آئے میرے چچا رفاعہ اور کہا اے بہتیجے میرے کیا کیا تمنے سو خبر دی میں نے انکو حضرت کے قول کے سو کہا انہوں نے اللہ مددگار ہے پہر
کچہہ دیر نہوئی کہ اتری یہ آیت قرآن کی انا انزلنا اليك الكتاب الآیہ یعنے فرمایا اللہ تعالے نے کہ اتاری ہمنے تیرے طرف کتاب حق کے ساتہ تا کہ حکم کرے تو لوگوں میں جیسا
دکہلادے تجہکو اللہ اور نہو تو چوروں کیطرف سے جہگڑنیوالا اور مراد چوروں سے بنے ابیرق ہیں اور فرمایا اللہ تعالے نے واستغفر اللہ یعنے مغفرت مانگ اللہ تعالے سے اس بات کی
کہ کہے تونے قتادہ سے اور فرمایا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا وَلَا تُجَادِلْ عَنِ الَّذِيْنَ يَخْتَانُوْنَ اَنْفُسَهُمْ سے رحیما تک یعنے اگر مغفرت مانگیں وہ اللہ تعالے سے تو بخشدیوے وہ اور فرمایا
اللہ تعالے نے وَمَنْ يَّكْسِبْ اِثْمًا فَاِنَّمَا يَكْسِبُهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ یعنے جو کماتا ہے گناہ اسکا عذاب اسیکی جان پر ہے وَاِثْمًا مُّبِيْنًا تک اور مراد اس سے بنے ابیرق کا قول ہے لبید بن سہل
کے لئے یعنے جو اوپر مذکور ہوا اور فرمایا وَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَرَحْمَتُهٗ سے فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا تک پہر جب اترا قرآن لے آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہتیار
اور دیدیے آپنے رفاعہ کو پہر کہا قتادہ نے جب لایا میں اپنے چچا کے پاس ہتیار اور وہ بوڑہے تہے کہ انکے بینائی میں ضعف تہا ابو عیسے کو شک ہے کہ عشا شین معجمہ
کہا یا سین مہملہ اور انکے بینائی میں ضعف ہوگیا تہا ایام جاہلیت میں اور میں گمان کرتا تہا کہ اسلام میں انکے کچہہ خلل ہے پہر جب لایا میں انکے پاس ہتیار کہا انہوں
نے کہ اے بہتیجے میرے یہ صدقہ ہے اللہ کے راہ میں پس جان لیا میں نے کہ اسلام انکا صحیح تہا پہر جب اترا قرآن ملگیا بشیر مشرکوں میں اور اترا وہ سلافہ بنت سعد بن

سمیہ کے پاس سو اتاری اللہ تعالیٰ نے اسکے حق میں یہ آیۃ ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین یعنی جو نافرمانی کرے رسول کی بعد اسکے کہ کھل گئی اسپر ہدایت اور چلے مومنوں کی راہ سے الگ پھیر دینگے ہم اسکو جدہر پھرا اور داخل کرینگے ہم اسکو جہنم میں اور وہ برا ٹھکانا ہے اللہ تعالیٰ ہرگز نہ بخشیگا یہ کہ شریک کیا جاوے اسکی ساتھ اور بخشدیگا اسکے سوا جسکو چاہے اور جسنے شریک کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ وہ گمراہ ہوا پھر جب اترا بشیر سلافہ کے پاس ہجو کی اسکی حسان بن ثابت نے شعر وں میں تب اٹھایا اسنے سامان بشیر کا اپنے سر پر پھر نکلے اور پھینک آئی اسکو میدان میں اور کہا بشیر سے کہ ہدیہ لایا تو میرے لئے حسان کا شعر یعنی تیرے سبب سے میری ہجو ہوئی تجھسے کبھی مجھے خیر نہ پہونچیگی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسکو سوا محمد بن سلمہ حرانی کے اور روایت کی یونس بن بکیر اور کئی لوگوں نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے مرسلا نہیں ذکر کیا انمیں کہ روایت کی عاصم نے اپنے باپ سے اور انہوں نے انکے دادا سے اور قتادہ بن نعمان اخیافی بھائی ہیں ابی سعید خدری کے اور ابو سعید کا نام سعد بن مالک بن سنان ہے

عن علی بن ابی طالب قال ما فی القراٰن اٰیۃ احب الی من ھذہ الاٰیۃ ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ و یغفر ما دون ذلک لمن یشاء **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہا انہوں نے کہ نہیں ہے قرآن میں کوئی آیت مجھے زیادہ پیاری اس آیت سے ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ الاٰیۃ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ نہ بخشیگا اسکو کہ شریک کیا جاوے ساتھ اسکے اور بخشدیگا اسکے سوا جسکو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو فاختہ کا نام سعد بن علاقہ ہے اور ثویر کی کنیت ابو جہم ہے اور وہ کوفہ کے رہنے والے ہیں اور انکو ابن عمر اور ابن زبیر سے سماع ہے اور ابن مہدی انپر کچھہ طعن کرتے تھے **مترجم** اس آیت کی پیاری ہونیکی وجہ یہ ہے کہ اسمیں امید ہے شرک کے سوا سب گناہوں کے معاف ہونیکی اور شرک بدترین معاصی ہے ہرگز قابل بخشائش نہیں معاذ اللہ من ذلک **عن** ابی ھریرۃ قال لما نزلت من یعمل سوءا یجز بہ شق ذلک علی المسلمین فشکوا ذلک الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال قاربوا و سددوا و فی کل ما یصیب المؤمن کفارۃ حتی الشوکۃ یشاکھا او النکبۃ ینکبھا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا کہ جب نازل ہوئی یہ آیت ومن یعمل سوءا یجز بہ یعنی جو کوئی برائی کریگا ضرور بدلا پاویگا گراں گذرا مسلمانوں پر اور بیان کیا اسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرمایا آپ نے نزدیک ہوتے جاؤ حق کے اور سیدھے رہو اور مومن کو ہر مصیبت میں کفارہ ہے گناہ کا یہانتک کہ کانٹا چبھنے یا کوئی بلا آوے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابن محیصن کا نام عمر ہے جو بیٹے ہیں عبد الرحمن کے وہ مکی ہیں محیصن کے **عن** ابی بکر الصدیق قال کنت عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم فانزلت علیہ ھذہ الاٰیۃ من یعمل سوءا یجز بہ ولا یجد لہ من دون اللہ ولیا ولا نصیرا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا بکر الا اقرئک اٰیۃ انزلت علی قلت بلی یا رسول اللہ قال فاقرأنیھا فلا اعلم الا انی وجدت فی ظھری انقصاما فتمطأت لھا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما شانک یا ابا بکر قلت یا رسول اللہ بابی انت و امی و اینا لم یعمل سوءا و انا لمجزون بما عملنا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اما انت یا ابا بکر والمؤمنون فیجزون بذلک فی الدنیا حتی تلقوا اللہ ولیس لکم ذنوب و اما الاٰخرون فیجمع ذلک لھم حتی یجزوا بہ یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے کہا انہوں نے کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا جب اترے یہ آیت ومن یعمل سوءا یجز بہ الاٰیۃ یعنی جو برائی کریگا بدلا پاویگا اور نہ پاویگا اللہ کے سوا کوئی حمایتی نہ مددگار انتہی پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اے ابی بکر آیا نہ پڑھاؤں میں تجھکو ایک آیت جو اتری ہے مجھپر عرض کی میں نے کیوں نہیں اے رسول اللہ کے کہا ابو بکر نے پھر پڑھائی مجھکو آیت مذکورہ تو میں کچھہ نہیں جانتا مگر یا میں نے اپنی کمر کا ٹوٹنا سو انگڑائی لی میں نے اسکے سبب سے پس فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا حال ہے تمہارا ای ابی بکر عرض کی میں نے ای رسول اللہ کے میرا ماں باپ فدا ہیں آپ پر کون ہم میں سے ایسا ہے کہ برائی نہ کی ہو اسنے تو کیا ضرور ہم بدلا پاوینگے اپنے عملوں کا تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو ای ابی بکر تجھے اور مومنین کو بدلا ملجاویگا برائیوں کا دنیا میں یہانتک کہ ملاقات کریں گے اللہ تعالیٰ سے اور نہوگا انپر کوئی گناہ اور دوسرے لوگ یعنی جو منافق وغیرہ ہیں جمع ہونگی انکی برائیاں یہانتک کہ وہ بدلا پاوینگے انکا قیامت کے دن **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکے اسناد میں گفتگو ہے اور موسی بن عبیدہ ضعیف ہیں حدیث میں ضعیف کہا ہے انکو یحیی بن سعید اور احمد بن حنبل نے اور مولی ابن سباع مجہول ہیں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے ابی بکر سے اور اسکے اسناد بھی صحیح نہیں اور اس باب میں عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے **مترجم** خلاصہ ان احادیث کا یہ ہے کہ بلیات دنیاوی کامل الایمان لوگوں کے واسطے کفارۂ ذنوب ہیں اور دافع عیوب وھو المطلوب **عن** ابن عباس قال خشیت سودۃ ان یطلقھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقالت لا تطلقنی و امسکنی واجعل یومی لعائشۃ ففعل فنزلت فلا جناح

عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ فَمَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَهُوَ جَائِزٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہوں نے کہ خوف ہوا سودہ کو کہ طلاق دیوین اُنکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم یعنے بسبب بڑہاپے کے سو عرض کیے اُنہون نے کہ طلاق نہ دیجئے آپ مجھکو اور اپنی بیبیون مین رکھئے اور معاف کر دیتے ہون مین باری اپنی حضرت عائشہ کو سو حضرت نے ویسا ہی کیا پس اُتری یہ آیت فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا الایۃ یعنے گناہ نہین شوہر اور بی بی پر کہ صلح کرلیوین دونون اور صلح بہتر ہے سو جس امر پر اُنہون نے صلح کرلی جائز ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** الْبَرَاءِ قَالَ اٰخِرُ اٰيَةٍ نَزَلَتْ اَوْ اٰخِرُ شَيْءٍ اُنْزِلَ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا انہون نے کہ آخر آیت جو نازل ہوئی یا آخر چیز نازل ہوئی یہ آیت ہے یستفتونک قل اللہ یفتیکم فی الکلالۃ الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابوالسفر کا نام سعید بن احمد ہے اور بعضون نے ابن یُحْمِدَ ثوری کہا ہے **عن** الْبَرَاءِ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُجْزِئُكَ اٰيَةُ الصَّيْفِ **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے کہ اے رسول اللہ کے کیا تفسیر ہے اس آیت کے یستفتونک الآیۃ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کافی ہے تجھکو اسکے تفسیر کے لئے وہ آیت جو گرمی مین نازل ہوئی **مترجم** بغوی فرماتے ہین کہ یہ آیت حجۃ الوداع کے راہ مین ایام گرما مین نازل ہوئی اسلئے آیۃ الصیف مشہور ہوئی اور پوری آیت یون ہے يَسْتَفْتُوْنَكَ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلَالَةِ اِنِ امْرُؤٌ هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗٓ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَآ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ وَاِنْ كَانُوْٓا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَآءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ یعنے تجھسے فتوے پوچھتے ہین کہہ اللہ فتویٰ دیتا ہے تمکو کلالہ کا اگر کوئی مرد مر جاوے اور نہو اسکے اولاد اور اُسکی ایک بہن ہو سو اسکے لئے آدہا ہے اُسمین کا کہ چھوڑ گیا اور وہ وارث ہوتا ہے اُس بہن کا اگر نہو اسکی اولاد پھر اگر ہون اُسکے دو بہنین تو اُن دونوں کیلئے دو تہائی ہے اُسمین کے کہ چھوڑ گیا اور اگر ہون وہ وارث جماعت مرد اور عورتین تو مرد کیلئے برابر حصہ دو عورتون کے ہے انتہی اور کلالہ کا اطلاق تین شخصون پر آتا ہے ایک وہ میت کہ والد اور ولد نچھوڑ گیا ہو اور دوسرے اُن وارثون پر کہ جو میت کے والد و ولد نہون تیسرے اُس قرابت پر جو ولد اور والدین کے جہت سے نہو پس قول اول پر ہین ابوبکر صدیق اور عمر اور علی اور جمہور اہل علم کہ کہتے ہین کہ کلالہ وہی میت مراد ہے جو والد و ولد نچھوڑ گیا ہو اور اسی پر اجماع ہے اور مراد بہن سے اس آیۃ مین حقیقی بہن ہے یا علاتی نہ اخیافی **خاتمہ سورۂ نسا** ایک فرنعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندون کے لئے آسمان سے اُتارا ہے اُسمین بڑی عمدہ عمدہ فوائد مذکور ہین اور بہتر بہتر عوائد مسطور چنانچہ احکام فقہیہ مین سے احکام پرورش یتامی کے اور تعداد منکوحات کے اور امر ادای مہر کا اور امر یتامی کے آزمایش کا وقت تفویض مال کے اور اُسپر شاہد کرنیکا وقت تفویض کے اور حصہ وارثون کے ترکے کے مال سے اور امر صدقہ کا وقت تقسیم ترکہ کے اور نہی و مذمت مال یتیم کے کہا جانے کی اور حصہ ذوی الفروض کے اور حق عصبات کے اور حکم اُن بیبیون کا کہ مرتکب فواحش ہون قبل نزول حد زنا اور حکم اذیت دینی کا زانیون کے اور یہ دونون حکم بعد نزول حد زنا منسوخ ہوگئے اور نہی بجبر عورتون کے وارث ہو جانے سے اور حکم استبدال زن کا اور حرمت منکوحہ پدر کے اور بیان اُن چودہ عورتونکا جنسے نکاح درست نہین اور فرضیت مہر کے اور جواز لونڈیون کے نکاح کا باذن مالکان اور آدہا ہونا حد زنا کا لونڈیون پر اور احکام عورتون کے زدوکوب کے اور حکم فیصلہ کا عورت اور مرد کے جھگڑے مین اور امر عبادت آلہی کا اور نہی شرک سے اور امر احسان کرنیکا والدین اور اقربا اور یتامی اور مساکین اور ہمسایہ ذی قرابت و ہمسایہ اجنبی اور رفیق سفر اور مسافر اور کنیز اور غلام کے ساتھ اور نہی نماز سے وقت نشہ کے اور جواز تیمم کا واسطے مریض و مسافر اور صاحب غائط اور لامس نساء کے جو پانی نہ پاوے اور امر ادای امانات اور عدل کا اور امر اطاعت خدا اور رسول و اولی الامر کا اور رجوع کرنیکا وقت تنازع کے خدا و رسول کیطرف اور امر منافقون سے اعراض کرنیکا اور خدا پر توکل کرنیکا اور امر تحریض مؤمنین کا قتال کیلئے اور حکم اُن لوگونکا جو اپنے قوم سے اور مسلمانون سے امن چاہتے ہین اور حکم کافرون سے صلح کرنیکا اور حکم قتل خطا اور عمد کا اور نہی تکفیر سے اہل اسلام کے اور حکم نماز کے قصر کا سفر مین اور حکم نماز خوف کا اور حکم ذکر آلہی کا قیام و قعود وغیرہ مین اور موقوت ہونا نماز کا اور نہی سستی کرنے سے تعاقب کفار مین اور حکم نکاح زنان یتامی اور حکم نشوز و اعراض زن کا اور حکم خلع کا اور نہی معلق چھوڑ دینے سے عورتون کے اور جواز تفریق کا زوجین مین اور امر عدل و انصاف کا ادائی شہادات مین اور نہی کفار کے محبت سے اور حکم ایمان لانیکا رسول پر اور نہی دین مین غلو کرنے سے اور نہی تثلیث سے اور شرح کلالہ کی اور حکم اُسکا انتہی گویا کہ یہ سورہ کافل جمیع مہمات فقہیہ ہے اور شامل تمامی احکام دینیہ اور قصص و حکایات سے اُسمین کچھ مذکور نہین فضائل سے اسمین مسطور ہے فضیلت اطاعت حدود اللہ کے اور فضیلت و ضرورت قتال کے واسطے رہائی مستضعفین کے اور فضیلت مجاہدین کے قاعدین پر اور فضیلت استغفار کے

تفسیر کلالہ

سورۂ نسا کے خاتمہ اور مضامین کا بیان

سورۂ نساء میں جو فضیلتیں مذکور ہیں ان کا بیان
سورۂ نساء میں جو مذمتیں مذکور ہیں ان کا بیان
سورۂ نساء میں جو وعدے مذکور ہیں ان کا بیان

اور فضیلت اسلام کے اور ملت ابراہیمی کے اور فضیلت خیر و عفو کی اور فضیلت واجر مومنوں کا اور فضیلت کتاب اللہ کے ساتھ چنگل مارنیکی اور ذم اسی مذمت اکل مال یتیم کے اور مذمت عصیان کے اور مذمت حرام خوری کی اور مذمت بخیل کے اور ذلت افترا کی خداوند تعالیٰ پر اور مذمت منافقوں سے دوستی کرنیکی اور مذمت تارکان ہجرت اور نہی انکی محبت کرنیسی اور خرابی اور رسوائی تارکان ہجرت اور مذمت خائنین کے اور مذمت اسکی جو مرتکب گناہ ہو کر دوسرے پر تہمت باندہی اور مذمت نافرمانی رسول کے اور مذمت کفر کے اور مذمت مرتدین کی اور عدم مغفرت انکی اور مذمت غیبت کی اور جواز اسکا مظلوم کے لئے اور چہہ خصائل مذمومہ یہود کی یعنی نقض میثاق اور کفر اور قتل انبیاء اور غلف کہنا اپنی قلوب کا اور بہتان باندہنا مریم علیہا السلام پر اور دعویٰ قتل عیسیٰ علیہ السلام اور چار خصلتیں انکی یعنی ظلم اور اللہ کی راہ سے روکنا اور کہا جانا لوگوں کے مال فریب سے اور سود لینا اور مذمت اللہ کی عبادت سے تکبر کرنیکی اور بہت سی امور ضروری اور بکار آمد اسمین مذکور ہیں چنانچہ پیدائش انسان کے ایک جان سے اور بیان توبہ کا اور شرائط اسکی قبول ہونیکی اور ارادہ الٰہی متعلق ہونا واسطے بیان سنن اسلام و ایمان کے اور برائی ہوس اور رشک کی اور پاک ہونا اللہ تعالیٰ کا ظلم سے اور ضلالت اور اضلال اہل کتاب کا اور تحریف یہود کی سمعنا اور عصینا کہنے میں اور خطاب اہل کتاب سے اور حکم ایمان لانیکا قبل اسکے کہ چہرے انکی مسخ ہو جاوین اور نہ بخشے جانا شرک کا اور شکایت جبت اور طاغوت کے اور زنا کا فرونکا طاغوت کے لئے اور مومنوں کا اللہ تعالیٰ کی لئے اور برائی انکی جو پہلے سے مشتاق جہاد تھے اور بعد فرض ہونیکے قیل و قال کرنیکی اور پہونچنا موت کا بہر حال اور نسبت کرنا منافقوں کا خیر کو خدا کی جانب اور شر کو نبی کی جانب اور جواب اسکا اور عین اطاعت خدا ہونا اطاعت رسول کا اور بیان اسکا کہ منافق بی تحقیق خبر مشہور کردیتی ہیں اور وعدہ اللہ تعالیٰ کا کہ کفار کے لڑائی بند ہو جاویگی یعنے انکو تمہارے ساتھ تاب مقاومت نرہیگی اور بیان اچہی اور بری شفاعت کا اور بہتر ہونا اکثر مشورونکا مگر جو صدقہ وغیرہ کی لئے ہو یا صلح کے واسطے اور منعم علیہم ہونا پیغمبروں اور صدیقوں اور شہیدوں اور صالحوں کا اور برہان اور نور ہونا قرآن کا

ومن سورة المائدة عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ قَالَ رَجُلٌ مِّنَ الْيَهُوْدِ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَوْ عَلَيْنَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا لَاتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيْدًا فَقَالَ عُمَرُ اِنِّيْ لَاَعْلَمُ اَيَّ يَوْمٍ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ اُنْزِلَتْ يَوْمَ عَرَفَةَ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ **ترجمہ** طارق بن شہاب سے روایت ہے کہ کہا ایک مرد نے یہود میں سے حضرت عمر بن خطاب سے کہ اے امیر المومنین اگر ہمارے اوپر اترتی یہ آیت الیوم اکملت لکم دینکم یعنے فرماتا ہی اللہ تعالیٰ کہ آجکی دن پورا کر دیا میں نے تمہارا دین اور تمام کر دی تمپر اپنی نعمت اور پسند کیا میں نے تمہاری لئی اسلام کو دین تو بیشک ہم اسدن کو عید ٹھیراتی یعنے اسکی مبارکباد ہر سال کرتے تب فرمایا حضرت عمر نے کہ میں خوب جانتا ہوں کہ آیۃ کسدن اتری ہے اتری ہے یہ آیۃ عرفہ کے دن جمعہ کے روز یعنے ہمکو عید ٹھیرانیکی ضرورت نہیں وہ خود عید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَمَّارِ بْنِ اَبِيْ عَمَّارٍ قَالَ قَرَأَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا وَعِنْدَهُ يَهُوْدِيٌّ فَقَالَ لَوْ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ عَلَيْنَا لَاتَّخَذْنَا يَوْمَهَا عِيْدًا فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَاِنَّهَا نَزَلَتْ فِيْ يَوْمِ عِيْدَيْنِ فِيْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ وَيَوْمِ عَرَفَةَ **ترجمہ** روایت ہے عمار بن ابی عمار سے انہوں نے کہا کہ پڑہی ابن عباس نے یہ آیۃ الیوم اکملت لکم دینکم الآیۃ اور انکے پاس ایک یہودی بیٹھا ہوا تھا اسنی کہا اگر یہ آیۃ اترتی ہم پر تو ہم بیشک اسدن کو عید مقرر کرتے تب ابن عباس نے کہا یہ نازل ہوئی ایسے دنمیں کہ اسدن ہمارے یہاں دو عیدیں تہیں ایک جمعہ دوسرا عرفہ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کی روایت سے **مترجم** اس آیت مبارکمیں بڑی بشارت ہے اول تو دین کامل ہونیکے دوسرے نعمت الٰہی پوری حاصل ہونیکی تیسرے عمدہ ترین ادیان جو اسلام ہے اسکی عنایت ہونیکی الحمد للہ علی ذلک معالم میں ابن عباس سے مروی ہے کہ جسدن یہ آیۃ نازل ہوئی اسدن پانچ عیدیں جمع تہیں جمعہ اور عرفہ دو عیدیں مسلمانوں کی اور یہود اور نصاریٰ اور مجوس کی ایک ایک عید اور ایسا اجتماع عیدوں کا کبہی نہ اسکے قبل ہوا اور نہ بعد ہوگا فقیر کہتا ہی کہ اسمیں اللہ تعالیٰ نی فرمایا کہ دین کامل ہو گیا معلوم ہوا کہ اب دین میں کسی امر جدید اور بدعت غیر سدید کی نکالنی کی حاجت نرہی اب جو نیا کام نکالی وہ گویا کہ چہٹی انگلی ہی کہ وہ موجب عیب ہے اور عیب لاریب اور معلوم ہوا کہ قرآن سے بڑہکر کوئی نعمت نہیں کہ قرآن اس آیت پر گویا تمام ہو گیا اسکے بعد کوئی حکم اور فرض نہ اترا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اسکے بعد تہوڑے ہی دن زندہ رہی پہر گلزار دنیا سے تشریف لیگئی **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمِيْنُ الرَّحْمٰنِ مَلْاٰى سَحَّاءُ لَا يَغِيْضُهَا اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ قَالَ اَرَاَيْتُمْ مَا اَنْفَقَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ فَاِنَّهُ لَمْ يَغِضْ مَا فِيْ يَمِيْنِهٖ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَاءِ بِيَدِهِ الْاُخْرٰى الْمِيْزَانُ يَخْفِضُ وَيَرْفَعُ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ بابرکت کا ہاتھ بھرا ہوا ہے خرچ کرنیوالا اور بہانیوالا ہے نعمتونکا اور رزق کا نہیں کم ہوتا ہے کسیطرح رات اور دنمین فرمایا آپنے کہ خیال کرو تو کتنا خرچ کرچکا ہوگا جب سے پیدا کئے آسمان سو اتنک کچھہ کم نہین ہوا جو اسکے ہاتہ مین ہے اور عرش اسکا پانی پر تہا یعنے قبل پیدایش سموات کی اور دوسرے ہاتہ مین اسکے ترازو ہے یعنی اعمال اور رزق کے جہکاتا ہے جسکی لئے چاہی اور بلند کرتا ہے جسکی لئے چاہی یعنے جسی چاہتا ہی زیادہ دیتا ہے اور جسی چاہتا ہے کم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور یہ حدیث تفسیر ہے اس آیت کے وَقَالَتِ الْيَهُودُ يَدُ اللّٰهِ مَغْلُولَةٌ غُلَّتْ اَيْدِيْهِمْ یعنے یہود نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتہہ بندہا ہوا ہے یعنی ہمکو کچھہ نہین دیتا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے بندہی ہوئے ہین انکے ہاتہ اور لعنت کئی گئے وہ اس کہنے سے بلکہ اللہ کے دونون ہاتہ کہلے ہوئے ہین خرچ کرتا ہے جسطرح چاہتا ہی الآیۃ اور اس حدیث مین ائمہ دین نے فرمایا ہے کہ ایمان لادی یعنے صفات آلہی پر مثل ید و وجہ وغیرہ کے بغیر اسکے کہ تفسیر کرے انکی یا وہم کرے اسمین ایسا ہی کہا ہے بہت سی ائمہ ہدی نے انہین مین ہین سفیان ثوری اور مالک بن انس اور ابن عیینہ اور ابن مبارک کہ کہتے ہین روایت کی جاوین یہ چیزین اور اسپر ایمان رکہا جاوے اور نہ بیان کیجاوے کیفیت انکی یعنی یہ نہ کہا جاوے کہ اسکا ہاتہ ایسا ہے یا ویسا بلکہ صرف ایمان لایا جاوے کہ جیسے اسکی ذات ہی ویسا ہی اسکا ہاتہ ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُحْرَسُ حَتّٰى نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ فَاَخْرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاْسَهٗ مِنَ الْقُبَّةِ فَقَالَ لَهُمْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ انْصَرِفُوْا فَقَدْ عَصَمَنِيَ اللّٰهُ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہا انہون نے تہے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہ پہرہ مقرر کیا جاتا انکی نگہبانی کے لئی یہانتک کہ اتری یہ آیت وَاللّٰهُ يَعْصِمُكَ مِنَ النَّاسِ یعنے اللہ نگہبان ہے تیرا لوگون کے شر سے سو نکالا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا سر مبارک خیمہ سے اور فرمایا اپنے پہرہ والونسی اے لوگو چلی جاو میرے پاس سے کہ اللہ تعالیٰ میرا خود نگہبان ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضون نے جریری سے انہون نے عبداللہ بن شقیق سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی نگہبانی کیجاتی تہی اور نہین ذکر کیا اسمین حضرت عائشہ کا **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِيْلَ فِي الْمَعَاصِيْ فَنَهَتْهُمْ عُلَمَاؤُهُمْ فَلَمْ يَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِيْ مَجَالِسِهِمْ وَوَاكَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَعَنَهُمْ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ قَالَ فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَقَالَ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ حَتّٰى تَاْطِرُوْهُمْ اَطْرًا **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ پڑگئی بنی اسرائیل گناہون مین منع کیا انکو عالمون نے اور وہ باز نہ آئی پہر علما انکے ساتہ بیٹہنے لگے انکی مجلسون مین اور کہانے پینے لگی انکے ساتہ سو ملادئی اللہ تعالیٰ نے بعضون کے دل بعض سے اور لعنت کی انپر داؤد اور عیسے بن مریم کے زبان سے یہ سزا اس امر کے تہی کہ وہ نافرمانی کرتے تہے اور حد شرعی سے بڑہ جاتے تہی کہا راوی نے پہر اٹھہ بیٹہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور وہ تکیہ لگائی ہوئے تہے اور فرمایا قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اسکے ہاتہ مین ہے کہ نہ نجات پاؤگی تم یہانتک کہ بخوبی نہ روکو ظالم کو ظلم سے اور نہ دلوا دو حق مظلوم کا اس سے **ف** عبداللہ بن عبدالرحمن نے کہا کہ یزید نے کہا کہ سفیان ثوری اس روایت مین عبداللہ بن مسعود کا نام نہ لیتے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث محمد بن مسلم بن ابی الوضاح سی وہ روایت کرتے ہین علی بن بذیمہ سے وہ ابو عبیدہ سی وہ عبداللہ بن مسعود سی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور بعضون نے روایت کی ابی عبیدہ سے وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** اَبِيْ عُبَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ لَمَّا وَقَعَ فِيْهِمُ النَّقْصُ كَانَ الرَّجُلُ فِيْهِمْ يَرٰى اَخَاهُ يَقَعُ عَلَى الذَّنْبِ فَيَنْهَاهُ عَنْهُ فَاِذَا كَانَ الْغَدُ لَمْ يَمْنَعْهُ مَا رَاٰى مِنْهُ اَنْ يَّكُوْنَ اَكِيْلَهٗ وَشَرِيْبَهٗ وَخَلِيْطَهٗ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ وَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ فَقَالَ لُعِنَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَلٰى لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِيْسَى ابْنِ مَرْيَمَ ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ وَقَرَاَ حَتّٰى بَلَغَ وَلَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالنَّبِيِّ وَمَا اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَا اتَّخَذُوْهُمْ اَوْلِيَاءَ وَلٰكِنَّ كَثِيْرًا مِّنْهُمْ فَاسِقُوْنَ قَالَ وَكَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ فَقَالَ لَا حَتّٰى تَاْخُذُوْا عَلٰى يَدِ الظَّالِمِ فَتَاْطِرُوْهُ عَلَى الْحَقِّ اَطْرًا **ترجمہ** ابے عبیدہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسرائیل مین جب نقصان ایمان آگیا تو یہ حال تہا کہ آدمی انمین کا اپنے بہائی کو گناہ کرتے دیکہتا تہا اور اسکو روکتا تہا پہر جب دوسرا روز ہوتا اور وہ دیکہتا کہ یہ باز نہین آتا تو نہ روکتا اسکو وہ گناہ جو دیکہتا تہا گنہگار سے اسکے ساتہ ہم نوالہ اور ہم پیالہ اور شریک ہونے سے پہر ملادی اللہ تعالیٰ نے بعضون کے دل بعض سے اور اترا انکے حق مین قرآن اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے لعنت کئی گئی جو منکر ہوئی بنی اسرائیل سے داؤد اور عیسے بن مریم کے زبان سے یہ اس سبب سے کہ وہ نافرمانی کرتے تہے اور حد پر رہتے اور پڑہا آپنے ان آیتونکو یہانتک کہ پہونچے لَوْ كَانُوْا يُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ

آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ اگر وہ ایمان رکھتی ہوتے اللہ پر اور نبی پر اور جو اترا اُسپر تو نہ بناتی گنہگارون کو دوست ولیکن اکثر انمین بحکم مین کہا راوی نے اور نبی اللہ کے
تکیہ لگائی ہوئے تھی سو اُٹھہ بیٹھے اور فرمایا نہ نجات پاؤگے تم عذاب آلہی سے جبتک کہ نہ پکڑو ہاتہ ظالم کا اور نہ مائل کرو اُسی حق کی طرف بخوبی **ف** روایت کیے ہمسے
محمد بن بشار نے اُنہون نے کہا کہ لکھوا دیا مجھکو ابوداؤد نے کہا ابوداؤد نے کہ خبر دی ہمکو محمد بن مسلم بن ابی الوضاح نے وہ روایت کرتے ہین علی بن بذیمہ سے وہ عبیدہ
سے وہ عبداللہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **ترجمہ** ان حدیثون مین بڑی تنبیہ ہے اُن لوگون کو جو اہل ورع اور اہل ہوا اور فساق و فجار سے مخالطت
اور محبت رکھتے ہین اور بنی اسرائیل کے ہلاکت کا یہی سبب ہوا کہ جب اہل حق نے اہل باطل سے ملنا جلنا اختیار کیا اور اُن سے اجتناب اور احتراز نہ کیا اللہ تعالیٰ نے
عذاب عام ساری قوم پر بہیجا کہ سب نیک و بد ہلاک ہوگئی پس جیسے نیکو نکو نیکی ضرور ہی اسیطرح بدون سے اجتناب واحتراز بھی ضرور ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ
رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اِذَا اَصَبْتُ اللَّحْمَ انْتَشَرْتُ لِلنِّسَاءِ وَاَخَذَتْنِيْ شَهْوَتِيْ فَحَرَّمْتُ عَلَيَّ اللَّحْمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا
اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبَاتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلَالًا طَيِّبًا **ترجمہ** ابن عباس
سے روایت ہے کہ ایک مرد آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے مین جب گوشت کہاتا ہون تو پریشان پہرتا ہون عورتون کے لیے اور پکڑ
لیتی ہے مجھکو شہوت میری سو مین نے حرام کیا ہے اپنے اوپر گوشت پس اُتاری اللہ تعالیٰ نے یا ایہا الذین آمنوا سے آخر تک یعنی اے ایمان والو مت حرام کرو پاکیزہ چیزین جو
حلال کین اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے اور حد سے نہ بڑہو اللہ دوست نہین رکہتا حد سے بڑہنے والونکو اور کہاؤ اُسمین سے کہ دیا تمکو اللہ تعالیٰ نے حلال پاک **ف** یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضون نے عثمان بن سعد کے سند کے سوا اور سند سے مرسلاً کہ اُسمین ذکر نہین ابن عباس سے روایت ہونیکا اور روایت کی یہ حدیث خالد حذاء
نے عکرمہ سے مرسلاً **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْبَقَرَةِ يَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ قُلْ فِيْهِمَا اِثْمٌ
كَبِيْرٌ الْاٰيَةَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي النِّسَاءِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْتُمْ
سُكَارٰى فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ بَيِّنْ لَنَا فِي الْخَمْرِ بَيَانَ شِفَاءٍ فَنَزَلَتِ الَّتِيْ فِي الْمَائِدَةِ اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ
وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ اِلٰى قَوْلِهِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ فَدُعِيَ عُمَرُ فَقُرِئَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ انْتَهَيْنَا انْتَهَيْنَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے کہا اُنہون نے کہ یا اللہ بیان
کردے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف سو اُتری وہ آیۃ جو سورہ بقر مین ہے یَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ آخر آیۃ تک یعنی پوچھتے ہین تجہسے حکم شراب اور جوئی کا کہدے تو کہ
اُن دونومین گناہ ہی بڑا اور فائدے بھی ہین لوگونکو اور گناہ اُنکا بڑا ہی اُنکے فائدون سے پہر بلائی گئے حضرت عمر اور پڑہی گئی اُنکے آگے یہ آیت پہر کہا اُنہون نے یا اللہ بیان
کردے ہمارے لیے شراب کا حکم صاف صاف پہر اُتری وہ آیت جو سورہ نساء مین ہے یَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوةَ یعنی اے ایمان والون نماز کے قریب نجاؤ
نشہ کے حالمین پہر بلائی گئی حضرت عمر اور پڑہی گئی آپکے آگے یہ آیت پہر کہا آپنے یا اللہ بیان کر ہمارے لیے حکم شراب کا صاف صاف پس اُتری وہ آیۃ جو سورہ مائدہ مین
ہے اِنَّمَا يُرِيْدُ الشَّيْطَانُ اَنْ يُّوْقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ یعنی شیطان یہ ارادہ رکہتا ہے کہ ڈالدیوی تمہارے درمیان عداوت اور بغض شراب اور جوئی کے سبب سے اور اُتری یہ
آیت فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے کیا تو تم باز رہو گے یعنی شراب اور جوئی سے یا اُسکا حکم پہنچنے سے پس کہا عمر نے باز رہے ہم باز رہے ہم **ف** اور روی
ہوئی یہ حدیث اسرائیل سے مرسلاً روایت کیے ہمسے محمد بن علاء نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے اسرائیل سے اُنہون نے ابی اسحاق سے اُنہون نے ابی میسرہ سے کہ عمر بن خطاب نے کہا یا اللہ بیان کر ہمارے
لیے حکم شراب کا صاف صاف پہر ذکر کی روایت مانند اسکے اور یہ صحیح تر ہے محمد بن یوسف کی روایت سے **عن** الْبَرَاءِ قَالَ مَاتَ رِجَالٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَ اَنْ تُحَرَّمَ الْخَمْرُ فَلَمَّا حُرِّمَتِ الْخَمْرُ قَالَ رِجَالٌ كَيْفَ بِاَصْحَابِنَا وَقَدْ مَاتُوْا يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ فَنَزَلَتْ لَيْسَ عَلَى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ جُنَاحٌ
فِيْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہا اُنہون نے کہ مر چکے چند لوگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون سے قبل شراب حرام ہونے
کے پہر جب شراب حرام ہوئی کہنے لگی لوگ کیا حال ہوگا ہمارے اُن یارونکا جو مر گئے شراب پیتے ہوئے پس اُتری یہ آیت لیس علی الذین آمنوا سے آخر تک یعنی کچہہ
گناہ نہین اُن لوگون پر جو ایمان لائے اور عمل کیے نیک اُس چیز مین جو کہائی اُنہون نے یعنی قبل حرمت کی جب تقویٰ اختیار کیا اُنہون نے اور ایمان لائی اور عمل کیے اچھے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحق سے بھی روایت کیے ہمسے یہ حدیث محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے

ابی اسحاق سی کہا ابی اسحاق نے کہ کہا براء بن عازب نے انتقال کیا کئی شخصون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون سے اور وہ شراب پیا کرتی تہی پہر جب نازل ہوئی حرمت
شراب کے کہا کئی شخصون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے یارون مین سی کیا حال ہوگا ہمارے اُن یارونکا جو مر گئے شراب پیتی ہوئی کہا راوی نے کہ پہر نازل ہوئی یہ آیۃ لَیْسَ عَلَی
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَأَیْتَ الَّذِیْنَ مَاتُوْا وَھُمْ
یَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ لَمَّا نَزَلَ تَحْرِیْمُ الْخَمْرِ فَنَزَلَتْ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ **ترجمہ** روایت ہے
ابن عباس سے کہ اصحاب نے پوچھا کہ اے رسول اللہ کے فرمائی تو کہ جو لوگ مر گئے شراب پیتی ہوئی یاور یہ سوال جب کیا کہ شراب کی حرمت اُتر چکی تہی پس اُتری یہ آیۃ لَیْسَ عَلَی
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا الآیہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا اِذَا مَا اتَّقَوْا وَّاٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْتَ مِنْھُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سی کہا اُنہون نے کہ جب اُتری یہ آیت لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تب
فرمایا مجہسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تو بہی اُنہین سے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ
اِلَیْہِ سَبِیْلًا قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ عَامٍ فَسَکَتَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ فِیْ کُلِّ عَامٍ قَالَ لَا وَلَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ عَزَّ وَجَلَّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا
تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ **ترجمہ** حضرت علی سے روایت ہے کہ جب اُتری یہ آیۃ وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ یعنے لوگون پر فرض ہے ارادہ کرنا بیت اللہ کا جو طاقت
رکہتا ہو اُسکے راہ کی عرض کی صحابہ نے کہ اے رسول اللہ کے کیا ہر سال مین حج فرض ہے پس چپ ہو رہے آپ پہر عرض کی اے رسول اللہ کے کیا ہر سال مین حج فرض ہے
فرمایا آپ نے نہین اور فرمایا اگر مین کہہ دیتا کہ ہان تو ہر سال فرض ہو جاتا پس اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت اے ایمان والون مت سوال کرو بہت سی چیزون سے
کہ اگر بیان کیجاوین تو تمکو ناگوار ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حضرت علی کی روایت سے اور اس باب مین ابی ہریرہ اور ابن عباس سے بہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسٍ
یَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَنْ اَبِیْ قَالَ اَبُوْکَ فُلَانٌ قَالَ فَنَزَلَتْ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَسْأَلُوْا عَنْ اَشْیَاءَ اِنْ تُبْدَ لَکُمْ تَسُؤْکُمْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ
ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ میرا باپ کون ہے آپ نے فرمایا فلانا شخص کہا راوی نے پہر اُتری یہ آیت یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یعنے اے ایمان والون مت پوچہو ایسی چیزین کہ
اگر بیان کیجاوین تو تمکو بُری لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ بَکْرِ الصِّدِّیْقِ اَنَّہٗ قَالَ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّکُمْ تَقْرَءُوْنَ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ وَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوْا ظَالِمًا فَلَمْ یَاْخُذُوْا
عَلٰی یَدَیْہِ اَوْشَکَ اَنْ یَّعُمَّھُمُ اللّٰہُ بِعِقَابٍ مِّنْہُ **ترجمہ** ابی بکر صدیق سے روایت ہے کہ اُنہون نے فرمایا کہ اے لوگو تم پڑہتے ہو یہ آیۃ یا ایہا الذین آمنوا یعنے اے ایمان والو فکر کرو تم
اپنے جانونکی تمکو ضرر نہ پہونچا دیگا جو گمراہ رہیگا جب تم ہدایت پا چکے اور حالانکہ مین نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہی جب لوگ دیکہین ظالم کو
اور اُسکے دونون ہاتہ نہ پکڑلین تو قریب ہے کہ اللہ کیطرف سے اُنپر عذاب عام آجاوے یعنے اس آیت سے یہ مراد نہین کہ امر معروف نکرنا چاہیے بلکہ یہ مراد ہے کہ امر معروف اور نہی
منکر پر اگر وہ نمانین تو آپ پر ماخوذ نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا ہے یہ حدیث کئی لوگون نے اسماعیل بن ابی خالد سی مانند اس حدیث کے مرفوعا اور روایت
کی بعضون نے اسماعیل سے اُنہون نے قیس سے اُنہون نے ابی بکر سی قول ابوبکر کا اور مرفوع نکیا اُسکو **عَنْ** اَبِیْ اُمَیَّۃَ الشَّعْبَانِیِّ قَالَ اَتَیْتُ اَبَا ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیَّ فَقُلْتُ لَہٗ کَیْفَ
تَصْنَعُ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ قَالَ اَیَّۃُ اٰیَۃٍ قُلْتُ قَوْلُہٗ تَعَالٰی یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اھْتَدَیْتُمْ قَالَ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ سَاَلْتَ عَنْھَا خَبِیْرًا
سَاَلْتُ عَنْھَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ بَلِ ائْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاھَوْا عَنِ الْمُنْکَرِ حَتّٰٓی اِذَا رَاَیْتَ شُحًّا مُّطَاعًا وَّھَوًی مُّتَّبَعًا وَّدُنْیَا مُّؤْثَرَۃً وَّاِعْجَابَ
کُلِّ ذِیْ رَاْیٍ بِرَاْیِہٖ فَعَلَیْکَ بِخَاصَّۃِ نَفْسِکَ وَدَعِ الْعَوَامَّ فَاِنَّ مِنْ وَّرَائِکُمْ اَیَّامًا اَلصَّبْرُ فِیْھِنَّ مِثْلُ الْقَبْضِ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْھِنَّ مِثْلُ اَجْرِ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَّعْمَلُوْنَ
مِثْلَ عَمَلِکُمْ قَالَ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ الْمُبَارَکِ وَزَادَنِیْ غَیْرُ عُتْبَۃَ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنَّا اَوْ مِنْھُمْ قَالَ لَا بَلْ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِّنْکُمْ **ترجمہ** ابی امیہ
شعبانی سی روایت ہے کہا اُنہون نے کہ آیا مین ابو ثعلبہ خشنی کے پاس اور مین نے کہا کیا کہتے ہو تم اس آیت مین اُنہون نے کہا کونسی آیت مین نے کہا قول اللہ تعالے کا یا ایہا الذین
امنوا علیکم انفسکم کہا اُنہون نے کہ آگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالے کی تُنے پوچہا بڑے خبردار سی مین نے پوچہا تہا اس آیت کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سی تو فرمایا آپنے کہ تم اچہی
باتکا حکم کرتے رہو اور بُری بات سے منع کرتے رہو یہانتک کہ جب دیکہو تم بخیلی ایسی کہ جسکا کہا مانا جاوے اور ہوائے نفسانی کہ جسکی تابعداری کیجاوے اور دنیا ایسی کہ آخرت

سو مقدم رکھی جاوے اور ہر عقل والا اپنی ہی عقل کو پسند کرے تو لازم کرو تم فکر اپنے جانکی اور چھوڑ دو تم عوام کو اسلئے کہ انکی ہدایت ایسی بیماریوں کے سبب سے محال ہی ہے اسلئے کہ
بیشک بعد تمہارے ایسے دن ہیں کہ انمیں صبر کرنا ایسا ہے جیسے جلتی چنگاری ہاتھ میں لینا عامل سنت کو ان دنوں ثواب ہے پچاس آدمیوں کے برابر جو عمل کرتے ہوں مثل
تمہارے کہا عبداللہ بن مبارک نے جو راوی اس حدیث کی ہیں اور زیادہ بیان کیا مجھے عتبہ کے سوا اور راویوں نے کہ اصحاب نے پوچھا کہ ای رسول اللہ کے ثواب پچاس
آدمیوں کا ہم میں سے یا پچاس آدمیوں کا اس زمانہ کے لوگوں سے فرمایا آپ نے نہیں بلکہ پچاس آدمیوں کا تم میں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مترجم غرض یہ ہے کہ جب
عوام کا یہ حال ہو کہ بخیل و کنجوس کبھی حریص ہو جاویں اور اپنی ہوای نفسانی اور وساوس شیطانی کے سوا کسیکی بات انمیں اثر نکرے اور طلب دنیا کے پیچھے ایسے
پڑ جاویں کہ آخرت سے کچھ غرض نرکھیں اور ہر شخص اپنے ہی زعم ہانکنے لگے خود رائی کے سوا کسی کا کہنا نہ سنے اور انکی ہدایت سے مایوسی کامل حاصل ہو اسوقت آدمی کو
چاہیے کہ انسے کنارہ کرے اور آپ سنت حقہ اور ملت منورہ پر قایم رہے اور ان نابکاروں کا ساتھ چھوڑ دیوے اور آیۃ مذکورہ کے ظاہر پر عمل کرے اور سمجھے کہ اگر یہ ہماری
بات نہ مانیں گے تو ہمارا کیا بگڑیگا **عن** تمیم الداری فی ہذہ الایۃ یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت قال برئ الناس منہا
غیری وغیر عدی بن بداء وکانا نصرانیین یختلفان الی الشام قبل الاسلام فاتیا الشام لتجارتہما وقدم علیہما مولی لبنی سہم یقال لہ
بدیل بن ابی مریم بتجارۃ ومعہ جام من فضۃ یرید بہ الملک وہو عظم تجارتہ فمرض فاوصی الیہما وامرہما ان یبلغا ما ترک اہلہ قال تمیم
فلما مات اخذنا ذلک الجام فبعناہ بالف درہم ثم اقتسمناہ انا وعدی بن بداء فلما اتینا الی اہلہ دفعنا الیہم ما کان معنا وفقدوا الجام فسالونا
عنہ فقلنا ما ترک غیر ہذا وما دفع الینا غیرہ قال تمیم فلما اسلمت بعد قدوم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ تاثمت من ذلک فاتیت
اہلہ فاخبرتہم الخبر وادیت الیہم خمسمائۃ درہم واخبرتہم ان عند صاحبی مثلہا فاتوا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسألہم البینۃ فلم
یجدوا فامرہم ان یستحلفوہ بما یعظم بہ علی اہل دینہ فحلف فانزل اللہ یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت الی قولہ او
یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانہم فقام عمرو بن العاص ورجل اخر فحلفا فنزعت الخمسمائۃ درہم من عدی بن بداء ترجمہ روایت ہے تمیم داری سے
اس آیۃ کے شان نزول میں یا ایہا الذین امنوا شہادۃ بینکم اذا حضر احدکم الموت یعنے ای ایمان والو گواہی تمہاری درمیان جب آجاوے تم میں سے کسیکو موت
وقت وصیت کے تم میں سے دو شخص ہیں معتبر کہا تمیم نے بری رہے اس سے سب لوگ سوا میرے اور عدی بن بدا کے اور یہ دونوں نصرانی تھے کہ شام کو آتے جاتے تھے
اسلام سے پہلے سو دونوں گئے شام کو تجارت کے لئے اور انکے پاس آیا ایک رفیق بنی سہم کا کہ اسکو بدیل بن ابی مریم کہتے تھے تجارت کے لئے اسکے ساتھ ایک پیالہ چاندی
تھا کہ وہ ارادہ رکھتا تھا کہ بادشاہ کو دیدے اور وہ اسکے تجارت کے مال میں بڑی چیز تھے سو وہ بدیل بیمار ہوا اور وصیت کی اسنے ان دونوں کو اور حکم کیا انکو کہ پہنچا
دینا ترکہ میرا میرے گھر والوں کو کہا تمیم نے جب وہ مرگیا لیا ہمنے وہ پیالہ اور بیچا اسکو ہزار درہم کو اور تقسیم کر لیا اسکو میں نے اور عدی بن بدا نے پھر جب آئے ہم اسکی
گھر والوں میں دیدیا جو کچھ ہمارے پاس تھا اور پایا انہوں نے وہ پیالہ پھر پوچھا انہوں نے ہمسے تو ہمنے کہا کہ نہیں چھوڑا اسنے اسکی سوا کچھ اور نہیں دیا ہمکو اسنے کچھ سوا
اسکے کہا تمیم نے پھر جب میں اسلام لایا بعد اسکے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس گناہ سے ڈرا اور اسکے گھر والوں کے پاس آیا اور خبر دی میں نے
انکو پیالہ کی اور ادا کر دیئے میں نے انکو پانسو درہم اور خبر دی میں نے انکو کہ میرے رفیق یعنے عدی پر مثل اسکے ہیں سو پکڑ لائے وہ لوگ عدی کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
کے پاس اور مانگا آپنے انسے بینہ یعنی گواہ سو نپایا انہوں نے گواہ سو حکم کیا آپنے انکو کہ عدی سے قسم لو اس چیز کی کہ اسکے دین والے بڑا جانتے ہوں پس قسم کہالی اسنے
یعنے جہوٹی سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا سے او یخافوا ان ترد ایمان بعد ایمانہم تک پس کہڑے ہوئے عمرو بن العاص اور ایک اور مرد یعنے بدیل کے
وارثوں میں سے اور قسم کہائی انہوں نے یعنے اس بات پر کہ عدی جھوٹا ہے اور پیالہ بدیل کے پاس تھا پس چہین لئے پانسو درہم عدی بن بدا سے **ف** یہ حدیث
غریب ہے اور اسناد اسکی صحیح نہیں اور ابو النضر جس سے محمد بن اسحاق نے یہ حدیث روایت کی ہے میرے نزدیک محمد بن سائب کلبی ہے کہ کنیت انکی ابو النضر ہے اور چھوڑ دیا
اسسے اہل علم نے حدیث لینا اور وہ صاحب تفسیر ہے یعنے مفسرین میں جو کلبی مشہور ہے وہی شخص ہے سنا میں نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ کہتے تھے کہ محمد بن سائب کی
کنیت ابو النضر ہے اور نہیں جانتے ہم کوئی روایت سالم بن ابی النضر مدینی کی ابی صالح سے جو مولی ہیں ام ہانی کے اور مروی ہوئی کچھ تہوڑی چیز اس حدیث

مروی ہے ابن عباس سے بطور اختصار کے اور سند سے عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ خَرَجَ رَجُلٌ مِنْ بَنِي سَهْمٍ مَعَ تَمِيمٍ الدَّارِيِّ وَعَدِيِّ بْنِ بَدَّاءٍ فَمَاتَ السَّهْمِيُّ بِأَرْضٍ لَيْسَ بِهَا مُسْلِمٌ فَلَمَّا قَدِمَا بِتَرِكَتِهِ فَقَدُوا جَامًا مِنْ فِضَّةٍ مُخَوَّصًا بِالذَّهَبِ فَأَحْلَفَهُمَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ وَجَدُوا الْجَامَ بِمَكَّةَ فَقِيلَ اشْتَرَيْنَاهُ مِنْ تَمِيمٍ وَعَدِيٍّ فَقَامَ رَجُلَانِ مِنْ أَوْلِيَاءِ السَّهْمِيِّ فَحَلَفَا بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَأَنَّ الْجَامَ لِصَاحِبِهِمْ قَالَ وَفِيهِمْ نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا انہ نکلا ایک مرد بنی سہم کی قبیلہ کا تمیم داری اور عدی کے ساتھ سو سہمی ایسی جگہ میں مر گیا کہ وہاں کوئی مسلمان نتہا پھر جب تمیم داری اور عدی اسکا ترکہ لیکر آئی تو ڈھونڈھا وارثوں نے اُسمین ایک پیالہ چاندی کا بنایا جو جڑاؤ تہا سونے سے پہر قسم کھلائی تمیم اور عدی کو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پہر پایا وہ پیالہ مکہ میں اور کہا اُن لوگوں نے کہ ہمنے تمیم اور عدی سے خریدا ہے سو کہڑے ہوئے سہمی کے وارثوں میں سے دو شخص اور انہوں نے قسم کہائی اللہ کی اور کہا کہ ہماری گواہی سچی ہے اُن دونوں کی گواہی سے اور پیالہ ہمارے آدمی کا ہے کہا ابن عباس نے کہ انہی کے بارے میں نازل ہوئی یہ آیۃ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ الْآيَة **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور وہ حدیث ہے ابن ابی زائدہ کی **مترجم** پوری آیت مع ترجمہ یہ ہے يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ إِذَا حَضَرَ أَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِينَ الْوَصِيَّةِ اثْنَانِ ذَوَا عَدْلٍ مِنْكُمْ أَوْ آخَرَانِ مِنْ غَيْرِكُمْ إِنْ أَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَأَصَابَتْكُمْ مُصِيبَةُ الْمَوْتِ تَحْبِسُونَهُمَا مِنْ بَعْدِ الصَّلَاةِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ إِنِ ارْتَبْتُمْ لَا نَشْتَرِي بِهِ ثَمَنًا وَلَوْ كَانَ ذَا قُرْبَى وَلَا نَكْتُمُ شَهَادَةَ اللَّهِ إِنَّا إِذًا لَمِنَ الْآثِمِينَ ۞ فَإِنْ عُثِرَ عَلَى أَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا إِثْمًا فَآخَرَانِ يَقُومَانِ مَقَامَهُمَا مِنَ الَّذِينَ اسْتَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْأَوْلَيَانِ فَيُقْسِمَانِ بِاللَّهِ لَشَهَادَتُنَا أَحَقُّ مِنْ شَهَادَتِهِمَا وَمَا اعْتَدَيْنَا إِنَّا إِذًا لَمِنَ الظَّالِمِينَ یعنے فرمایا اللہ تعالی نے اے ایمان والوں گواہ تمہارے اندر جب پہونچے کسیکو تم میں موت جب لگے وصیت کرنے دو شخص معتبر چاہیں تم میں سے یا دو اور ہوں تمہارے سوا اگر تمنے سفر کیا ہو ملک میں پہر پہونچے تمپر مصیبت موت کی دونوں کو کہڑا کرو بعد نماز کے پہر وہ قسم کہاویں اللہ کی اگر تمکو شبہ پڑے کہیں ہم نہیں بیچتے قسم مال پر اگرچہ کسیکو ہم سے قرابت ہو اور ہم نہیں چھپاتے اللہ کے گواہی نہیں تو ہم گنہگار ہیں پہر اگر خبر ہو جاوے کہ وہ دونوں حق دبا گئے گناہ سے تو دو اور کہڑے ہوں اُنکی جگہ کہ جنکا حق دبا ہے اُنمیں سے جو بہت نزدیک ہیں پہر قسمیں کہاویں اللہ کی کہ ہماری گواہی تحقیق ہے انکی گواہی سے اور ہمنے زیادہ نہیں کہا نہیں تو ہم بے انصاف ہیں

عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ مِنَ السَّمَاءِ خُبْزًا وَلَحْمًا وَأُمِرُوا أَنْ لَا يَخُونُوا وَلَا يَدَّخِرُوا لِغَدٍ فَخَانُوا وَادَّخَرُوا وَرَفَعُوا لِغَدٍ فَمُسِخُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ **ترجمہ** عمار بن یاسر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُترا دسترخوان آسمان سے کہ اُسمیں روٹی اور گوشت تہا اور حکم ہوا کہ خیانت نکریں اُسمیں اور جمع نکریں کل کیلئے پہر خیانت کی اُنہوں نے اور جمع کیا اور اُٹہا رکہا کل کے لیے سو ہو گئے اُنکی صورت بندر اور سُور کے **ف** اس حدیث کو روایت کیا ابو عاصم اور کئی لوگوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے خلاس سے انہوں نے عمار سے موقوفًا اور ہم اسکو مرفوع نہیں جانتے مگر حسن بن قزعہ کی سند سے روایت کی ہمسے حمید بن مسعدہ نے انہوں نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے مانند اسکے اور مرفوع نکیا انہوں نے اسکو اور یہ صحیح تر ہے حسن بن قزعہ کی روایت سے اور حدیث مرفوع کے کوئی اصل ہمکو معلوم نہیں ہوتی **مترجم** مائدہ حضرت عیسے علیہ السلام کی دعا سے انکی امت پر اُترا تہا اور مفسرین کے بہت اقوال ہیں کہ اسمیں کیا چیز تہی ومن شاء تفصیلہ فلیرجع الی البغوی

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ يُلَقَّى عِيسَى حُجَّتَهُ فَلَقَّاهُ اللَّهُ فِي قَوْلِهِ وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ أَأَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُونِي وَأُمِّيَ إِلَهَيْنِ مِنْ دُونِ اللَّهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَقَّاهُ اللَّهُ سُبْحَانَكَ مَا يَكُونُ لِي أَنْ أَقُولَ مَا لَيْسَ لِي بِحَقٍّ الْآيَةَ كُلَّهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ سکہلاویگا اللہ تعالی عیسے علیہ السلام کو حجت انکی اور تعلیم کردی اللہ تعالی نے اور یہ بات اس آیت کی تفسیر میں کہی وَإِذْ قَالَ اللَّهُ يَا عِيسَى الآیہ یعنے جب فرماویگا اللہ تعالی یعنے قیامت میں کہ اے عیسی بن مریم کیا تو نے کہا تہا لوگوں سے کہ ٹہیراؤ مجہکو اور میری ماں کو معبود اللہ کے سوا کہا ابو ہریرہ نے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پہر سکہلادیا اللہ تعالی نے جواب اسکا عیسے علیہ السلام کو سبحانک ما یکون لی آخر آیت تک یعنی پاک ہے تو میری طاقت کہاں ہے کہ میں کہوں جو میرا حق نہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** بغوی میں مذکور ہے کہ جب اللہ تعالی حضرت عیسے اور مریم سے یہ سوال کریگا انکے ہر بن مو سے خون کی ندیاں بہنے لگینگی اور مارے خوف کے تہرتہرانے اور کانپنے لگینگے سبحان اللہ کیا عظمت ہے بارعب شانہ کی کہ جسکی سوال میں دم تہرے اڑتی جاتی ہیں کیا مجال ہے کسی نبی و ولی کی کہ معبودیت میں اللہ کا شریک ہو سکے

دعوی کر سکے معاذ اللہ من ذلک اور اللہ تعالی یہ تماشا مشرکون کے ذلیل و خوار کرنیکے لئی میدان قیامت میں دکھلاویگا کہ سب اپنی معبودان باطل کے مدد اور نصرت سے مایوس ہو جاوین اور جان لین کہ ہمنے جو کچھ کہ نذرین نیازین اولیا اور انبیاء کے کی تہین اور سجدے اور رکوع قبرون اور چلون کو کئے تھے وہ سب ضایع ہوگئی اب حسنات ہماری ہبا منثورا اور خیرات و صدقات ہمارے ہبا منثورا ہو گئے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ اٰخِرُ سُوْرَۃٍ اُنْزِلَتْ سُوْرَۃُ الْمَائِدَۃِ وَالْفَتْحُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو بن العاص سے کہ کہا انہوں نے اخیر سورت جو نازل ہوئی سورہ مائدہ اور فتح ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت ہے ابن عباس سے کہ آخر سورت جو نازل ہوئی اذا جاء نصر اللہ والفتح ہے **مترجم** سورہ مائدہ ایک خوان نعمت ہے کہ اللہ تعالے نے اپنی بندون کے لئے آسمان سے زمین پر بچھایا ہے اور الوان الوان نعمائے دینی و دنیوی اسمین چن دی ہین حفاظ و قرا بلکہ تمامی علما و فقہا اسکے زلہ ربا ہین احکام فقہیہ سے اسمین بہت کچھ مسطور ہے کہ خلاصہ اسکا یہان لکھنا منظور ہے انہین سے ہی امر بوفائی عہد اور حلت انعام کے اور حرمت صید حالت احرام مین اور نہی احلال سے شعائر اللہ کے اور نہی مسجد الحرام مین روکنے سے کافرون کو قصد سے اور حرمت دس چیزونکی یعنے مَیْتَۃ اور دم اور لحم خنزیر اور مَا اُہِلَّ بِہٖ لِغَیْرِ اللّٰہِ اور مُنْخَنِقَۃ اور مَوْقُوْذَۃ اور مُتَرَدِّیَۃ اور نَطِیْحَۃ اور مَا اَکَلَ السَّبُعُ اور مَا ذُبِحَ عَلَی النُّصُبِ اور تقسیم بالازلام کے اور حکم مضطر کا اور جواز شکاری کتے کے صید کا اور حلت اہل کتاب کے عورتون اور کہانیکی اور تفصیل فرایض اربعہ وضو کے اور حکم تیمم کا اور امر تقوی کا اور امر عدل کا ادای شہادت مین اور امر قطع ید سارق و سارقہ اور توبہ ان لوگونکی اور کفارہ قسم کا ساتھ کہانا کہلانے دس مسکینون کے یا کپڑا پہنانا انکو یا آزاد کرنا ایک غلام کا یا لونڈی کا اور اگر یہ تینون نہو سکین تو تین روزے اور حرمت خمر اور میسر اور انصاب و ازلام کے اور جزائی صید جو حالت احرام مین مارا جاوے اور حلت صید بحر کے محرم کے لئی اور حکم گواہ کرنیکا وصیت پر اور قسم انکے بعد نماز عصر اور قصص و اخبار ماضیہ سے حکم کرنا موسی علیہ السلام کا بنی اسرائیل کو بیت المقدس مین جانیکا اور انکا عذر کرنا اور پریشان پھرنا چالیس برس تک جنگل مین اور قصہ ہابیل و قابیل کا اور تفصیل ان تیرہ معجزونکی جو عیسے علیہ السلام کو عنایت ہوئے تھے اور رد بکاری عیسے علیہ السلام کے امر معبودیت مین جسکی تفصیل اخیر حدیث مین ابہی گذری اسی طرحکے اور بہت فوائد و مضامین عمدہ مذکور ہین

وَمِنْ سُوْرَۃِ الْاَنْعَامِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

عَنْ عَلِیٍّ اَنَّ اَبَا جَہْلٍ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نُکَذِّبُکَ وَلٰکِنْ نُکَذِّبُ بِمَا جِئْتَ بِہٖ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ تَعَالٰی فَاِنَّہُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ وَلٰکِنَّ الظّٰلِمِیْنَ بِاٰیَاتِ اللّٰہِ یَجْحَدُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ ابو جہل نے کہا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ ہم تجھکو نہین جھٹلاتی ہین بلکہ جو تو لایا ہے اسی جھٹلاتے ہین یعنے قرآن کو پس اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت فَاِنَّہُمْ لَا یُکَذِّبُوْنَکَ سی آخر تک یعنی وہ لوگ تجھکو نہین جھٹلاتی ہین لیکن ظالم لوگ اللہ کی آیتون کے منکر ہین **ف** روایت کی ہمسے اسحاق بن منصور نے انہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے انہون نے سفیان سے انہون نے ابو اسحق سے انہون نے ناجیہ سی کہ ابو جہل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا اور ذکر کی حدیث مانند اسکی اور نہین ذکر کیا اسکی سند مین حضرت علی کا اور یہ روایت صحیح ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ لَمَّا نَزَلَتْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃُ قُلْ ہُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَعُوْذُ بِوَجْہِکَ فَلَمَّا نَزَلَتْ اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا وَّیُذِیْقَ بَعْضَکُمْ بَاْسَ بَعْضٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ہَاتَانِ اَہْوَنُ اَوْ ہَاتَانِ اَیْسَرُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ وہ کہتے تہی جب اتری یہ آیت قُلْ ہُوَ الْقَادِرُ سے اَرْجُلِکُمْ تک یعنے کہہ ای محمد کہ وہ پروردگار قادر ہے اسپر کہ بہیجے عذاب تمپر اوپر سے یا تمہاری پیرون کے نیچے سے تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ مین پناہ مین آتا ہون تیرے منہ کے پھر جب اتری یہ آیت اَوْ یَلْبِسَکُمْ سے آخر تک یعنے قادر ہی وہ اسپر کہ کردے تمکو فرقہ فرقہ اور چکہاوے لڑائی بعض کے بعض کو تب فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دونون باتین آسان ہین راوی کو شک ہے کہ اہون فرمایا یا ایسر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ہٰذِہِ الْاٰیَۃِ قُلْ ہُوَ الْقَادِرُ عَلٰی اَنْ یَّبْعَثَ عَلَیْکُمْ عَذَابًا مِّنْ فَوْقِکُمْ اَوْ مِنْ تَحْتِ اَرْجُلِکُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَا اِنَّہَا کَائِنَۃٌ وَلَمْ یَاْتِ تَاْوِیْلُہَا بَعْدُ **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا قُلْ ہُوَ الْقَادِرُ یعنے کہدی تو ای محمد کہ اللہ قادر ہے اسپر کہ بہیجے تمپر عذاب تمہاری اوپر سے یا تمہارے پیرون کے نیچے سے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آگاہ ہو کہ بیشک یہ عذاب آنیوالا ہے اور ابہی تک نہین آیا **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَلَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَہُمْ بِظُلْمٍ شَقَّ ذٰلِکَ عَلَی الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَاَیُّنَا لَا یَظْلِمُ نَفْسَہٗ قَالَ لَیْسَ ذٰلِکَ اِنَّمَا ہُوَ الشِّرْکُ اَلَمْ تَسْمَعُوْا مَا قَالَ لُقْمَانُ لِابْنِہٖ یَا بُنَیَّ لَا تُشْرِکْ بِاللّٰہِ اِنَّ الشِّرْکَ لَظُلْمٌ عَظِیْمٌ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ کہا انہون نے جب نازل

ہوئی یہ آیۃ اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَلَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ یعنے جو لوگ ایمان لائی اور نہ ملایا اُنہون نے اپنے ایمان کو ساتہ ظلم کے تب گران ہوا مسلمانون پر اور عرض کی لوگون نے
کہ ای رسول اللہ کے کون ہم مین کا ایسا ہی کہ ظلم نہین کرتا اپنی جان پر فرمایا آپ نے اسکا یہ مطلب نہین مراد اس ظلم سے شرک ہے کیا نہین سنا تم نے کہ لقمان علیہ السلام
نے کیا کہا اپنے بیٹے سے کہ ای میرے بیٹے مت شریک کر تو اللہ کا کسیکو اسلیئے کہ شرک بڑا ظلم ہے یعنے مراد ظلم سے گناہان صغیرہ نہین بلکہ اکبر کبائر شرک مراد ہے ف
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ كُنْتُ مُتَّكِئًا عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَتْ يَا اَبَا عَائِشَةَ ثَلَاثٌ مَنْ تَكَلَّمَ بِوَاحِدَةٍ مِنْهُنَّ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ
مَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰى رَبَّهُ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا تُدْرِكُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ يُدْرِكُ الْاَبْصَارَ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ وَمَا كَانَ لِبَشَرٍ اَنْ
يُّكَلِّمَهُ اللّٰهُ اِلَّا وَحْيًا اَوْ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ وَكُنْتُ مُتَّكِئًا فَجَلَسْتُ فَقُلْتُ يَا اُمَّ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْظِرِيْنِيْ وَلَا تُعْجِلِيْنِيْ اَلَيْسَ اللّٰهُ تَعَالٰى يَقُوْلُ وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً
اُخْرٰى وَلَقَدْ رَاٰهُ بِالْاُفُقِ الْمُبِيْنِ قَالَتْ اَنَا وَاللّٰهِ اَوَّلُ مَنْ سَاَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا قَالَ اِنَّمَا ذَاكَ جِبْرِيْلُ مَا رَاَيْتُهُ فِي الصُّوْرَةِ الَّتِيْ
خُلِقَ فِيْهَا غَيْرَهَا هَاتَيْنِ الْمَرَّتَيْنِ رَاَيْتُهُ مُنْهَبِطًا مِنَ السَّمَآءِ سَادًّا عِظَمُ خَلْقِهِ مَا بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّ مُحَمَّدًا كَتَمَ شَيْئًا مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَقَدْ
اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ يَقُوْلُ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الرَّسُوْلُ بَلِّغْ مَا اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ وَمَنْ زَعَمَ اَنَّهُ يَعْلَمُ مَا فِيْ غَدٍ فَقَدْ اَعْظَمَ الْفِرْيَةَ عَلَى اللّٰهِ وَاللّٰهُ يَقُوْلُ لَا يَعْلَمُ
مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ الْغَيْبَ اِلَّا اللّٰهُ ترجمہ مسروق سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس بیٹھا تہا سو فرمایا اُنہون نے کہ ای ابا
عائشہ تین باتین ہین کہ جسنے کہی اُنمین سے ایک بہی اُسنے جہوٹ باندہا اللہ تعالی پر جسنے کہا کہ محمد نے دیکہا اپنے رب کو یعنے شب معراج مین تو اُسنے بڑا جہوٹ باندہا اللہ
پر حالانکہ اللہ جل جلالہ فرماتا ہے لا تدرکہ الابصار یعنے نہین پا سکتین اُسکو آنکہین اور وہ پا لیتا ہے آنکہونکو اور وہ لطیف و خبردار ہے اور فرمایا اللہ تعالی نے کہ نہین طاقت
ہے کسی بشر کے کہ کلام کرے اُس سے اللہ مگر وحی بہیجا یعنے بواسطہ جبرئیل کے یا کلام کرے پردہ کے پیچہے سی اور مین تکیہ لگائی ہوئی تہا سو اُٹہہ بیٹہا اور کہا مین نے کہ اے
مومنونکی مان مجہے مہلت دیجئی اور جلدی مت کیجئی کیا اللہ تعالی نہین فرماتا ہے ولقد رآہ نزلۃ اخری یعنے بیشک دیکہا اُسکو محمد نے دوبارہ اور فرماتا ہے
ولقد راہ بالافق المبین یعنے بیشک دیکہا اُسکو محمد نے روشن کنارہ پر آسمان کے تب فرمایا حضرت عائشہ نے قسم ہے اللہ تعالی کی مین نے سب سے پہلے پوچہین یہ
آیتین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو فرمایا آپ نے کہ مراد ان آیتون سے دیکہنا ہے جبرئیل کا اور نہین دیکہا مین نے جبرئیل کو اُس صورت مین کہ جو پیدا کئے گئے مگر
اُنہین دو مرتبہ مین دیکہا مین نے اُنکو آسمان سے اُترتے کہ بہر لیا تہا اُنکی جسم کی بڑائی نے آسمان و زمین کے بیچکو اور فرمایا حضرت عائشہ نے جنی کہا کہ محمد نے چہپانی
کچہہ چیز اُسمین سے جو اُتاری اللہ تعالی نے اُن پر پس جہوٹ باندہا اُسنے اللہ پر اسلیئے کہ اللہ تعالی فرماتا ہی ای رسول پہونچا دی جو اُترا تیرے اوپر تیرے رب کے طرف
سے اور جسنے کہا کہ محمد کو معلوم ہے جو کل ہونیوالا ہی تو اُسنے جہوٹ باندہا اللہ پر اور اللہ تعالی فرماتا ہی کہ نہین جانتا کوئی آسمان و زمین والون مین سے غیب کو سوا
اللہ تعالی کے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مسروق بن اجدع کے کنیت ابو عائشہ ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَتٰى نَاسٌ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَاْكُلُ مَا نَقْتُلُ وَلَا نَاْكُلُ مَا يَقْتُلُ اللّٰهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيَاتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ اِلٰى قَوْلِهٖ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ
اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عباس سے کہا اُنہون نے کہ چند لوگ آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کیا کہاوین ہم
اُس چیز کو کہ قتل کرے ہم نے یعنے جانور ذبح کو اور نہ کہاوین ہم اُسکو کہ قتل کیا اُسکو اللہ تعالی نے یعنے میتہ کو سو اُتارا ہے اللہ تعالی نے یہ آیت فکلوا سے مشرکون تک ف
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث اور سند سے بہی سوا اس سند کے ابن عباس سے اور روایت کی بعضون نے عطا بن سائب سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے
اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا مترجم پوری آیۃ مع ترجمہ یون ہے فَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اِنْ كُنْتُمْ بِاٰيَاتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ یعنے سو تم کہاؤ اُسمین سے
جسپر نام لیا گیا اللہ کا اگر تم اُسکے آیتون پر یقین رکہتے ہو اور اسکے بعد کئے آیتون کے پیچہے اللہ تعالی نے فرمایا وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ
وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰۤى اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ اور اُسمین سے نکہاؤ جسپر نام نہ لیا گیا اللہ کا اور وہ گناہ ہی اور شیطان ڈالتے
ڈالتے مین اپنے رفیقون کے دل مین کہ تمسے جہگڑا کرین اور اگر تمنے اُنکا کہا مانا تو تم مشرک ہوئے یعنے یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ تم لوگ اپنا مارا کہاتے ہو اور اللہ کا مارا یعنے
میتہ نہین کہاتے اللہ نے اُسکا جواب سکہا دیا کہ میتہ پر اللہ کا نام نہین لیا گیا اور ذبیحہ اُسکے نام سے کاٹا گیا اسلیئے میتہ حرام ہے ذبیحہ حلال اور یہ بہی فرما دیا

لازم ہے اگر تم اُس شبہ میں پڑے ہو گے تو مشرک ہو جاؤ گے اسلئے کہ شرک فقط یہی نہیں کہ غیر خدا کو پوجے بلکہ غیر خدا کی اطاعت حلال حرام میں کرنا یہ بھی اشراک فی الاطاعت ہے عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلَی الصَّحِیْفَۃِ الَّتِیْ عَلَیْہَا خَاتَمُ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَلْیَقْرَأْ ھٰؤُلَاءِ الْاٰیَاتِ قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اِلٰی قَوْلِہٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ ترجمہ روایت ہے عبداللہ سے کہ کہا انہوں نے جسکا جی چاہے کہ نظر کرے اُس صحیفہ کیطرف جس پر مہر ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تو چاہئے کہ پڑھے ان آیتوں کو قل تعالوا سے تتقون تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** پوری آیت یوں ہے قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّکُمْ عَلَیْکُمْ اَلَّا تُشْرِکُوْا بِہٖ شَیْئًا وَّبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَاِیَّاھُمْ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَہَرَ مِنْہَا وَمَا بَطَنَ وَلَا تَقْتُلُوا النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَعْقِلُوْنَ وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْیَتِیْمِ اِلَّا بِالَّتِیْ ھِیَ اَحْسَنُ حَتّٰی یَبْلُغَ اَشُدَّہٗ وَاَوْفُوا الْکَیْلَ وَالْمِیْزَانَ بِالْقِسْطِ لَا نُکَلِّفُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَہَا وَاِذَا قُلْتُمْ فَاعْدِلُوْا وَلَوْ کَانَ ذَا قُرْبٰی وَبِعَہْدِ اللّٰہِ اَوْفُوْا ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ وَاَنَّ ھٰذَا صِرَاطِیْ مُسْتَقِیْمًا فَاتَّبِعُوْہُ وَلَا تَتَّبِعُوا السُّبُلَ فَتَفَرَّقَ بِکُمْ عَنْ سَبِیْلِہٖ ذٰلِکُمْ وَصّٰکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ یعنے تو کہہ آؤ میں سنادوں جو حرام کیا ہی تم پر تمہارے رب نے کہ شریک نکرو اُسکی ساتھ کسے چیز کو اور ماں باپ سے نیکی اور مار نہ ڈالو اپنے اولاد کو مفلسی سے ہم رزق دیتے ہیں تمکو اور انکو اور نزدیک نہو بیحیائی کے کام سے جو کہلا ہوا اُسمیں ہے اور جو چھپا ہوا اور مار نہ ڈالو جان جسکو حرام کیا اللہ نے مگر حق پر یہ تمکو کہدیا ہے شاید تم سمجھو اور پاس نجاؤ یتیم کے مال کے مگر جسطرح بہتر ہو جبتک وہ پہونچے اپنی قوت کو اور پوری کرو ناپ اور تول انصاف سے ہم کسیکو وہی کہتے ہیں جو اُسکو مقدور ہو اور جب بات کہو تو حق کہو اگرچہ وہ ہو اپنے ناتے والا اور اللہ کا قول پورا کرو یہہ تمکو کہدیا ہے شاید تم دھیان رکھو یہہ ہی ہے میری راہ سیدھی سو اسپر چلو اور مت چلو کئی راہ پہر تمکو بہٹکا دینگی اُسکے راہ سے یہ کہدیا ہی تمکو شاید تم بچتے رہو **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی اَوْ یَاْتِیَ بَعْضُ اٰیٰتِ رَبِّکَ قَالَ طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِہَا ترجمہ روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیتہ کے تفسیر میں فرمایا او یاتی بعض آیات ربک یعنی آجاوین بعض نشانیاں تیرے پروردگار کے سو فرمایا انہی کہ مراد اُن نشانیوں سے آفتاب کا نکلنا ہے مغرب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث بعضوں نے اور مرفوع نکیا اسکو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَمْ یَنْفَعْ نَفْسًا اِیْمَانُہَا لَمْ تَکُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَلدَّجَّالُ وَالدَّابَّۃُ وَطُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِہَا اَوْ مِنَ الْمَغْرِبِ ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب ظاہر ہونگے تین چیزیں نفع ندیگا کسیکو ایمان لانا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا پہلا اُنمیں کا دجال ہے دوسرا دابۃ الارض تیسرا نکلنا آفتاب کا مغرب اُسکی سے یا فرمایا مغرب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی وَقَوْلُہُ الْحَقُّ اِذَا ھَمَّ عَبْدِیْ بِحَسَنَۃٍ فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ حَسَنَۃً فَاِنْ عَمِلَہَا فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ بِعَشْرِ اَمْثَالِہَا وَاِذَا ھَمَّ بِسَیِّئَۃٍ فَلَا تَکْتُبُوْھَا فَاِنْ عَمِلَہَا فَاکْتُبُوْھَا بِمِثْلِہَا فَاِنْ تَرَکَہَا وَرُبَّمَا قَالَ فَاِنْ لَّمْ یَعْمَلْ بِہَا فَاکْتُبُوْھَا لَہٗ حَسَنَۃً ثُمَّ قَرَأَ مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَۃِ فَلَہٗ عَشْرُ اَمْثَالِہَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالی فرماتاہے اور اُسکا فرمانا سچ ہے کہ جب میرا بندہ قصد کرے کسی نیکی کا تو لکہو اُسکی ایک نیکی پہر اگر وہ کر چکے تو لکہو اُسکی دس نیکیاں اور جب قصد کرے برائی کا تو مت لکہو اُسکے لئے پہر اگر کرے وہ تو لکہو اُسکے ایک برائی پہر اگر چہوڑ دے اور کبہی فرمایا آنحضرت نے کہ نکرے وہ برائی یعنے بعد ارادہ کے تو لکہو اُسکے لئے ایک نیکی پہر پڑہی آپنے یہ آیت من جاء آخر تک یعنے فرمایا اللہ تعالی نے جو لاوے ایک نیکی اُسکے لئے دس گنی ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سورہ انعام اللہ تعالی کا بڑا انعام ہے جو اسکے قدر نجانی وہ بدترین انام بلکہ کہتر ین انعام ہے اسمیں احکام فقہیہ سے مذکور ہے حلت ذبیحہ کے جو اللہ کے نام پر ذبح ہوا ہو اور حرمت میتہ کی اور حرمت دم مسفوح اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ کی اور حرمت ہر ذی ظفر اور شحوم غنم وبقر کے یہود پر بطور اخبار اور نہی شرک اور قتل اولاد اور فواحش اور قتل نفس سے اور نہی مال یتیم سے اور اتباع سبل متفرقہ سے اور حکم والدین سے احسان کرنیکا اور کیل ومیزان کے پورا کرنیکا اور باتونمیں عدل کرنیکا اور عہد الہی کے پورا کرنیکا اور اتباع صراط مستقیم کا اور یہ دس احکام ابتدائی توراۃ میں لکھے جاتی تہی اور حکم اتباع قرآن کا اور قصص ماضیہ سے قصہ ابراہیم علیہ السلام کے معبود حقیقی کے تلاش کا اور رویت کوکب وقمر وشمس کے اور توحید اُنکی اور برات شرک سے اور اسامی مبارک اٹھارہ پیغمبروں کے اور صلاح اور احسان اور توحید انکے اور حبط ہو جانا انکے عملونکا اگر خدا نخواستہ وہ شرک کرتے اور ماد انہیوں سی کفار نا ہنجار کی اعراض انکا آیات الہی سے اور کہنا کہ نبی پر کوئی فرشتہ کیوں نہ نازل ہوا اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور طلب کرنا معجزہ کا نبی سے اور حقیر سمجھنا انکا مومنوں

برآورد تنخواه باسم عالیجاه ... خان سررشته ... بابة ماه آلهی سنه ۱۳ فصلی

نشان	نام ملازم مع عهده	ماهوار			تفصیل خانهٔ پنجم		تاریخ هستاد و منهائی	واجب ماه و یوم	مقررهٔ طلب	بقایای سابق	جمله سابق و حال	وضعات	تتمه	کیفیت
		قدیم	جدید	جمله	سالم	منهائی								
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵
	جمله میزان													شرح دستخط

مرقوم ... شهر ... سنه ۱۳ مطابق ... ماه آلهی سنه ۱۳ فصلی

مطبوعهٔ مطبع اخبار آصفی

کو اور جھٹلانا قرآن کو اور چھپا یا ہو کا احکام توراۃ کو اور قسمین کھانا اُنکا کہ اگر ہم کوئی معجزہ دیکھین تو فوراً ایمان لا دین اور نکالنا مشرکو نکا اپنے معبود و نکے حصے حرث و انعام کو سے جیسے سو قت کے مشرک بیرو نکے نام کی چنگی مٹھی نکالتی ہین اور قتل کرنا اپنی اولاد کو اور بحیرہ اور سائبہ اور حجر مقرر کرنا اور حرام ٹھیرانا جنین کا عورتون پر اور حلال کرنا میتہ کا عورت اور مرد پر اور تحریم اشیا کی اپنے جانب سے اور تذکیر بآلاء اللہ سے مذکور ہے برکات سماویہ و ارضیہ جو اگلے لوگون پر تھے اور سوا قدرتین اللہ تعالی کی کہ فلق حب و نوی ہے اور اخراج حی کا میت سے اور عکس اسکا اور فلق الاصباح اور اسکان لیل اور حسبان شمس و قمر اور بنانی نجوم اور انشاء انسان ایک جان سے اور اُتارنا پانی کا آسمان سے اور نکالنا نبات کا اور نکالنا سبزو نکا اور حب متراکب اور نخل کا اور پیدا کرنا باغونکا انگور سے اور زیتون اور انار سے اور تذکیر ساتھ خلق جنات و نخل و زروع مختلف الاکل و زیتون و رمان وغیرہ کے دوسرے مقام مین اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے چارپایون کے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑون کے دو بھیڑ سے اور دو بکری سے اور دو اونٹ سے اور دو گائی سے اور تمکن ساتھ خلیفہ کرنے ہم لوگونکے زمین مین وغیرہ ذلک من النعمآء الکثیرۃ والآلاء الوافرۃ غرض اس سورہ مبارک مین تذکیر بآلاء مین بہت اہتمام کیا گیا ہے اور ہزارون نعمتین دینی اور دنیوی جابجا بیان کیگئین ہین اور صفات آلہی سے آیات قدرت اُسکی جیسے زمین و آسمان کا بنانا اور ظلمات و نور کا پیدا کرنا اور الوہیت کا مستحق ہونا اور سر جہر اور اعمال عباد کا جاننا اور سموات و ارض کا مالک ہونا اور اپنے بندونکا مشکلکشا ہونا اور حاکم ہونا اور حفظہ کا اون پر بھیجنا اور ارواح کا سلب ہو کر اُسکی طرف جانا اور نجات دینا بندونکو ظلمات بر و بحر مین اور پکارنا بندونکا اوسکو تضرعاً و خفیہ اور قادر ہونا عذاب فوقانی و تحتانی پر اور شفیع و ولی ہونا کسیکا بجز اُس تعالے کے قیامت کے دن اور ارادہ آلہی اور مالک ہونا اُسکا قیامت کے دن اور علم و حکمت اُسکی قیامت کے دن اور دس صفتین ایک مقام مین مذکور ہین یعنے ابداع سموات و ارض اور نہ ہونا لڑکے اور جورو کا اُسکے لئے اور پیدا کرنا سب چیزونکا اور علم کامل اور الوہیت اور ربوبیت اور وکیل ہونا ہر شئے پر اور دور ہونا نظرون سے اور لطیف و خبیر ہونا اور اثبات معبودیت کا ان سب صفتون سے اور غنا اور رحمت اور قدرت اُسکی کہ چاہے تمکو فنا کرکے اور ونکو پیدا کرے اور اسیطرح کئے اور فوائد و منافع عمدہ عمدہ مذکور ہین کہ جسکے تفصیل کو بڑے بڑے دفتر کفایت نکرین علما اور وعاظ کو چاہیے کہ غور و تامل سے اس سورہ مبارک مین نظر فرماوین اور حظوظ روحانیہ اور لذات ایمانیہ اُٹھاوین تا کہ بعد مرد ن حسرت و افسوس سے بچین اور لقمہ ندامت نہ کھاوین **ومن**

سورۃ الاعراف بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قرأ ہذہ الایۃ فلما تجلی ربہ للجبل جعلہ دکا قال حماد ہکذا وامسک سلیمان بطرف ابہامہ علی انملۃ اصبعہ الیمنی قال فساخ الجبل وخر موسی صعقا **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھی یہ آیۃ فلما تجلی ربہ یعنی جب تجلی کے موسی کے رب نے پہاڑ پر کردیا اُسکو ڈہایا ہوا کہا حماد نے اسطرح اور سلیمان جو راوی حدیث ہین اُنہون نے رکھی نوک اپنی انگوٹھے کے داہنی انگلی کی پور پر کہا راوی نے کہ زیر بیٹھ گیا پہاڑ اور گرے موسی بیہوش ہو کر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کے روایت سے روایت کیہے عبدالوہاب وراق نے اُنہون نے معاذ بن معاذ سے اُنہون نے حماد بن سلمہ سے اُنہون نے ثابت سے اُنہون نے انس سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** مسلم بن یسار الجہنی ان عمر بن الخطاب سئل عن ہذہ الایۃ واذ اخذ ربک من بنی آدم من ظہورہم ذریتہم واشہدہم علی انفسہم الست بربکم قالوا بلی شہدنا ان تقولوا یوم القیمۃ انا کنا عن ہذا غافلین فقال عمر بن الخطاب سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سئل عنہا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ خلق آدم ثم مسح ظہرہ بیمینہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ہؤلاء للجنۃ وبعمل اہل الجنۃ یعملون ثم مسح ظہرہ فاستخرج منہ ذریۃ فقال خلقت ہؤلاء للنار وبعمل اہل النار یعملون فقال الرجل ففیم العمل یا رسول اللہ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان اللہ اذا خلق العبد للجنۃ استعملہ بعمل اہل الجنۃ حتی یموت علی عمل من اعمال اہل الجنۃ فیدخلہ اللہ الجنۃ واذا خلق العبد للنار استعملہ بعمل اہل النار حتی یموت علی عمل من اعمال اہل النار فیدخلہ اللہ النار **ترجمہ** مسلم بن یسار جہنی سے روایت ہے کہ عمر بن خطاب سے کسینے اس آیت کا مطلب پوچھا واذ اخذ ربک یعنے جب نکالی تیری رب نے بنی آدم کے پیٹھون سے اولاد اُنکی اور گواہ کیا اُنکو اُنکی جانون پر اور فرمایا کیا نہین ہون مین معبود تمہارا تو کہا اُن سبھون نے کہ کیون نہین تو ہمارا معبود ہے گواہی دیتی ہین ہم یہ اسلیے کیا کہ کہین کہنے لگو تم قیامت کی دن کہ ہم تو اس سے غافل تھے سو کہا حضرت عمر نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کسی نے پوچھی آپ سے یہی آیت تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک اللہ تعالے نے پیدا کیا آدم علیہ السلام کو پھر پھیرا اُنکی پیٹھ پر اپنا داہنا ہاتھ اور نکالی اُس سے ایک اولاد اور فرمایا کہ پیدا

کی ہے میں نے یہ جنت کے لئے اور جنت ہی کا کام کرینگے یہ لوگ پھر پھیرا اپنا ہاتھ اُنکی پیٹھ پر دوبارہ اور نکالی اُس سے ایک اولاد اور فرمایا دوزخ کے لئے بنایا میں نے انکو اور دوزخ ہی کا کام کرینگے یہ لوگ تب عرض کی ایک شخص نے کہ پھر کیا ضرور ہے عمل یا رسول اللہ یعنے جب دوزخی اور جنتی وہیں سے مقرر ہوگئے تو عمل کی کیا حاجت ہی کہا راوی نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے جب پیدا کرتا ہی بندے کو جنت کے لئے کام میں لگاتا ہے اسکو جنت والوں کے یہاں تک کہ وہ مرتا ہی جنت والوں کے عمل پر پھر داخل کرتا ہے اُسکو اللہ تعالے جنت میں اور جب پیدا کرتا ہے اللہ کسی بندے کو دوزخ کے لئے کام میں لگاتا ہے اُسکو دوزخ والوں کے یہاں تک کہ مرتا ہی وہ اوپر کسی عمل کے دوزخ والوں کے عملوں سے پھر داخل کرتا ہے اسکو دوزخ میں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مسلم بن یسار کو سماع نہیں ہے عمر سے اور ذکر کیا بعضوں نے اس اسناد میں مسلم بن یسار اور عمر کے بیچ میں ایک مرد کو **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَسَقَطَ مِنْ ظَهْرِهٖ کُلُّ نَسَمَةٍ هُوَ خَالِقُهَا مِنْ ذُرِّیَّتِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ وَجَعَلَ بَیْنَ عَیْنَیْ کُلِّ اِنْسَانٍ مِّنْهُمْ وَبِیْصًا مِّنْ نُّوْرٍ ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلٰی اٰدَمَ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰٓؤُلَآءِ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ ذُرِّیَّتُکَ فَرَاٰی رَجُلًا مِّنْهُمْ فَاَعْجَبَهٗ وَبِیْصُ مَا بَیْنَ عَیْنَیْهِ فَقَالَ اَیْ رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا رَجُلٌ مِّنْ اٰخِرِ الْاُمَمِ مِنْ ذُرِّیَّتِکَ یُقَالُ لَهٗ دَاوٗدُ قَالَ رَبِّ وَکَمْ جَعَلْتَ عُمُرَهٗ قَالَ سِتِّیْنَ سَنَةً قَالَ اَیْ رَبِّ زِدْهُ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعِیْنَ سَنَةً فَلَمَّا انْقَضٰی عُمُرُ اٰدَمَ جَآءَهٗ مَلَکُ الْمَوْتِ فَقَالَ اَوَلَمْ یَبْقَ مِنْ عُمُرِیْ اَرْبَعُوْنَ سَنَةً قَالَ اَوَلَمْ تُعْطِهَا ابْنَکَ دَاوٗدَ قَالَ فَجَحَدَ اٰدَمُ فَجَحَدَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَنَسِیَ اٰدَمُ فَنَسِیَتْ ذُرِّیَّتُهٗ وَخَطِیَٔ اٰدَمُ فَخَطِئَتْ ذُرِّیَّتُهٗ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب پیدا کیا اللہ تعالے نے آدم علیہ السلام کو چھوئی اُنکی پیٹھ اور نکلے انکی پیٹھ سے وہ سب روحیں جنکو اللہ تعالے پیدا کرنیوالا ہی انکی اولاد سے قیامت کے دن تک اور رکھدی تھی ہر انسان کی دونوں آنکھوں کے بیچ میں ایک چمک نور کی پھر سامنے لایا اللہ تعالے اُن سبکو آدم علیہ السلام کے اور کہا آدم نے اے رب یہ کون لوگ ہیں فرمایا اللہ نے یہ سب تمہاری اولاد ہیں پھر دیکھا ایک مرد کو انمیں سے اور بہت پسند آئی آدم کو چمک اُنکے آنکھوں کے بیچ کی اور کہا انہوں نے کہ اے رب یہ کون شخص ہے فرمایا اللہ تعالی نے کہ یہ ایک مرد ہی اخیر کے امتوں میں کا تیری اولاد میں سے کہ اسکو داود کہتے ہیں کہا آدم نے کہ اے رب کتنی ٹھیرائی تو نے عمر اسکی فرمایا اللہ نے ساٹھ برس کی کہا آدم نے کہ اے رب زیادہ دے اسکو میری عمر سے چالیس برس پھر جب گذر گئی آدم علیہ السلام کی باقی عمر اور ملک الموت آئی کہا آدم نے کہ کیا باقی نہیں میری عمر کے چالیس برس کہا ملک الموت نے کہ وہ تو دیدی تم نے اپنی بیٹے داؤد کو فرمایا حضرت نے کہ پھر مکر گئے آدم اور مکرنے لگے اولاد انکی اور بھول گئے آدم اور بھول گئے اولاد انکی اور چوک گئے آدم اور چوک گئے اولاد اُنکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی کئی سندوں سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا حَمَلَتْ حَوَّآءُ طَافَ بِهَا اِبْلِیْسُ وَکَانَ لَا یَعِیْشُ لَهَا وَلَدٌ فَقَالَ سَمِّیْهِ عَبْدَ الْحَارِثِ فَسَمَّتْهُ عَبْدَ الْحَارِثِ فَعَاشَ وَکَانَ ذٰلِکَ مِنْ وَحْیِ الشَّیْطَانِ وَاَمْرِهٖ **ترجمہ** سمرہ بن جندب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبکہ حاملہ ہوئیں حوا آنے لگا اُنکے پاس شیطان اور انکا کوئی لڑکا نہ جیتا تہا تو کہا شیطان نے نام رکہو تم اپنے لڑکے کا عبد الحارث سو یہی نام رکھا انہوں نے اور وہ جیتا رہا اور یہ شیطان کے سکھلانے سے اور اُسکے حکم سے تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عمر بن ابراہیم کے روایت سے کہ وہ قتادہ سے روایت کرتے ہیں اور روایت کی یہ بعضوں نے عبد الصمد سے اور مرفوع نکیا اسکو **مترجم** کہتا ہے سورہ اعراف ایک دفتر معرفت ہے کہ عمدہ عمدہ معارف اسمیں بہرے ہیں اور عجیب و غریب جواہر مضامین اُسمیں دہرے ہیں قصص ضیہ سی اسمین مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کے جنت سے اُترنیکا اور زمین میں جینے اور مرنیکا اور قصہ نوح علیہ السلام کے دعوت کا اور قوم کے ہلاک اور مومنین کے نجات کا اور قصہ ہود علیہ السلام اور صالح علیہ السلام اور لوط اور شعیب علیہما السلام کا اور قصہ موسی علیہ السلام کا نہایت تفصیل سے اور مقابلہ سحرہ کا اور آنا طوفان جراد و قمل و ضفادع و دم کا فرعون پر اور غرق ہونا اسکا اور تجلی باری تعالی کی کوہ طور پر اور بنانا بنی اسرائیل کا گوسالہ کو اور عذاب انکا اور فضیلت اس امت کی امر ان معروف اور نہی عن المنکر کی اور وعدہ فلاح و نصرت کا انکی لئی اور قصہ اصحاب سبت کا اور مسخ ہو جانا انکی موتیونکا اور قصہ اخراج ذریت کا ظہر آدم سے اور قصہ بلعم باعور کا اور احوال آخرت میں کو ہے سوال کرنا امتوں سے انکی رسولوں کی رسالت کا اور وزن اعمال اور موقوف ہونا انکا ثقل اعمال خیر پر اور مشرکوں و مفتریونکا اور خطاب کرنا ملائکہ کا اُنسے سکرات موت کی وقت اور داخل ہونا امم کا دوزخ میں اور لعنت کرنا ایک کا دوسرے کو اور نہ کہلنا ابواب سموات کا منکروں کی لئی اور مہاد و غواش دوزخیوں کا آگ سے اور وعدہ جنت کا نیکوں کی لئی اور نکالنا حسد و بغض کا انکی سینوں سے اور ندا کرنا اصحاب جنت کا اصحاب نار کو اور تمسخر اسکا اور بیان اعراف کا اور بہت سے منافع و فوائد مذکور ہیں کہ تفصیل انکی ایک بحر طویل ہے عاشقان قرآن کو ضرور ہے کہ اس سورہ میں غور و تامل فرماویں اور حظوظ روحانیہ اٹھاویں

ومن سورة الانفال بسم الله الرحمن الرحيم عن سعد قال لما كان يوم بدر جئت بسيف فقلت يا رسول الله ان الله قد شفى صدري من المشركين او نحو هذا هب لي هذا السيف فقال هذا ليس لي ولا لك فقلت عسى ان يعطى هذا من لا يبلي بلائي فجاءني الرسول فقال انك سألتني وليس لي وانه قد صار لي وهو لك قال فنزلت يسألونك عن الانفال الآية **ترجمہ** روایت ہے سعدؓ سے کہ کہا انہوں نے کہ جبکہ ہوا بدر کا دن لایا میں ایک تلوار اور میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اللہ تعالیٰ نے میرا سینہ ٹھنڈا کر دیا مشرکوں سے یا مانند اسکے یعنے خوب مارا میں نے انکو پس دیجئے مجھے یہ تلوار یعنے مال غنیمت سے سو فرمایا آپؐ نے کہ یہ نہ میرا حق ہے نہ تیرا پس میں نے کہا کہ یہ ایسے شخصوں کو ملجاویگی جسنے میری سی بلا نہ اُٹھائی ہو پھر آیا میرے پاس قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کہا آپکی طرف سے کہ تو نے مجھ سے وہ تلوار مانگی تھی اور جب میری نہ تھی اور اب مجھے اختیار ہو گیا پس وہ تیری ہے کہا راوی نے کہ جب یہ آیت اُتری یسئلونک عن الانفال **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا اسکو سماک نے مصعب بن سعد سے اور اس باب میں عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے **مترجم** پوری آیت یوں ہے یسئلونک عن الانفال قل الانفال لله والرسول فاتقوا الله واصلحوا ذات بينكم واطيعوا الله ورسوله ان كنتم مؤمنين یعنے تجھ سے پوچھتے ہیں حکم غنیمت کا تو کہہ مال غنیمت اللہ کا ہے اور رسول کا سو ڈرو اللہ سے اور صلح کرو آپس میں اور حکم میں چلو اللہ کے اور اسکے رسول کے اگر ایمان رکھتے ہو انتہی اللہ تعالیٰ نے یہاں اتنا ہی فرمادیا کہ فتح و ظفر اللہ ہی کی مدد سے ہوئی ہے غنیمت اسیکا مال ہے تم اپنا سا نجانو پھر آگے واعلموا میں فرمادیا کہ ایک خمس غنیمت کا اللہ کے نذر نکالو کہ وہ نبی کے اختیار سے خرچ و تقسیم ہو اور ہر چار حصے مجاہدین پر تقسیم ہوں پیادہ کو ایک حصہ اور سوار کو دو **عن** عمر بن الخطاب قال نظر نبي الله صلى الله عليه وسلم الى المشركين وهم الف واصحابه ثلاث مائة وبضعة عشر رجلا فاستقبل نبي الله صلى الله عليه وسلم القبلة ثم مد يديه وجعل يهتف بربه اللهم انجز لي ما وعدتني اللهم انك ان تهلك هذه العصابة من اهل الاسلام لا تعبد في الارض فما زال يهتف بربه مادا يديه مستقبل القبلة حتى سقط رداؤه من منكبيه فاتاه ابو بكر فاخذ رداءه فالقاه على منكبيه ثم التزمه من ورائه وقال يا نبي الله كفاك مناشدتك ربك فانه سينجز لك ما وعدك فانزل الله تبارك وتعالى اذ تستغيثون ربكم فاستجاب لكم اني ممدكم بالف من الملائكة مردفين فامدهم الله بالملائكة **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے کہا نظر کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکوں کی طرف اور وہ ہزار تھے اور اصحاب آپکے تین سو اور چند آدمی سو منہ کیا نبی اللہ نے قبلہ کیطرف اور پھیلائے اپنے دونوں ہاتھ اور پکارنے لگے اللہ کو کہ اے اللہ پورا کر دے وہ وعدہ جو تو نے مجھ سے کیا ہے یعنے ظفر کا یا اللہ اگر ہلاک کر دیگا تو اس جماعت کو مسلمانوں کی تو نہ عبادت کیجاویگی تیری زمین میں پھر اسیطرح پکارتے رہے اپنے رب کو دونوں ہاتھ پھیلائے قبلہ کیطرف منہ کئے ہوئے یہانتک کہ گر گئی چادر مبارک آپکی کندھوں سے اور آئے ابوبکرؓ اور اُٹھائی چادر اور ڈالدیا اسکو آپکے کندھوں پر پھر لپٹ گئے پیچھے سے اور کہا کہ اے نبی اللہ کے کافی ہے تمہارا عرض کرنا پروردگار کے درگاہ میں اور بیشک وہ پورا کریگا جو وعدہ کیا ہے اُسنے تمسے سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اذ تستغیثون یعنے یاد کرو اُسوقت کہ فریاد کرتے تھے تم اپنے رب سے اور قبول کرلی اُسنے اور فرمایا کہ میں مدد دینے والا ہوں تمکو ہزار فرشتوں سے کہ آگے پیچھے سوار چلے آتے ہیں پھر مدد دی اللہ تعالیٰ نے ملائکہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عکرمہ بن عمار کی روایت سے کہ وہ ابو زمیل سے روایت کرتے ہیں اور ابو زمیل کا نام سماک حنفی ہے اور یہ بدر کے دن تھا **عن** ابن عباس قال لما فرغ رسول الله صلى الله عليه وسلم من بدر قيل له عليك العير ليس دونها شيء قال فناداه العباس وهو في وثاقه لا يصلح وقال لان الله وعدك احدى الطائفتين وقد اعطاك ما وعدك قال صدقت **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ جب فارغ ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ بدر سے کسی نے کہا کہ چلیے آپ قافلہ پر یعنے جو شام سے آتا تھا کہ اُسطرف کوئی آپ سے لڑنیوالا نہیں کہا راوی نے کہ آواز دی انکو عباسؓ نے کہ وہ اپنی زنجیروں میں بندھے ہوئے تھے اور کہا کہ آپکو لائق نہیں اور کہا اللہ تعالیٰ نے آپ سے ایک گروہ کا وعدہ فرمایا تھا یعنے قافلہ کا یا لشکر کا سو دے چکا وہ ایک پر فتح جسکا وعدہ کیا تھا فرمایا آپؐ نے کہ تم نے سچ کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابي موسى قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم انزل الله علي امانين لامتي وما كان الله ليعذبهم وانت فيهم وما كان الله معذبهم وهم يستغفرون فاذا مضيت تركت فيهم الاستغفار الى يوم القيامة **ترجمہ** ابی موسیٰ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اتاری ہیں اللہ تعالیٰ نے دو امان کی چیزیں میری امت کے لئے چنانچہ فرمایا اُسنے کہ اللہ عذاب کرنیوالا نہیں انکو اور تو انمیں ہو اور عذاب کرنیوالا نہیں جب وہ مغفرت مانگتے ہوں پھر جب میں چلا جاؤنگا چھوڑ جاؤنگا استغفار اُنکے امان کے لئے قیامت تک **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسمٰعیل بن ابراہیم ضعیف ہیں حدیث میں **مترجم** یعنے

دوچیزین عذاب آلہی سے بچنے کا سبب ہین ایک وجود باجود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرے استغفار **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَأَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ قَالَ اَلَا اِنَّ الْقُوَّةَ الرَّمْيُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَلَا اِنَّ اللّٰهَ سَيَفْتَحُ لَكُمُ الْاَرْضَ وَسَتُكْفَوْنَ الْمُؤْنَةَ فَلَا يَعْجِزَنَّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ **ترجمہ** عقبہ بن عامر سے روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پڑہی یہ آیت منبر پر واعدوا لہم ما استطعتم من قوۃ یعنے تیار کرو کافرون کے مقابلہ کو جہانتک ہوسکے تمسے قوت اور فرمایا آگاہ ہو کہ قوت سے مراد تیر چلانا ہے کہا اسکو آپنے تین بار آگاہ ہو کہ اللہ تعالےٰ فتح دیگا تمکو زمین مین اور کفایت کریگا تم سے محنت کو سو نہ تہکے کوئی تم مین اپنے تیر کہیلنے سے یعنی اسمین سستی نکرے **ف** اور روایت کے بعضون نے یہ حدیث اسامہ بن زید سے انہون نے صالح بن کیسان سے انہون نے عقبہ بن عامر سے اور حدیث وکیع کی صحیح تر ہے اور صالح بن کیسان نے نہین پایا عقبہ بن عامر کو اور پایا ہے ابن عمر کو **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ سُوْدِ الرُّؤُسِ مِنْ قَبْلِكُمْ كَانَتْ تَنْزِلُ نَارٌ مِّنَ السَّمَآءِ فَتَاْكُلُهَا قَالَ سُلَيْمَانُ الْاَعْمَشُ فَمَنْ يَّقُوْلُ هٰذَا اِلَّا اَبُوْ هُرَيْرَةَ الْاٰنَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَقَعُوْا فِي الْغَنَائِمِ قَبْلَ اَنْ تَحِلَّ لَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ لَوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَا اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین حلال ہوئین غنیمتین کسے کالی سروالے کو یعنے کسی بشر کو تم سے پہلی زمانہ سابق مین یہہ دستور تہا کہ اترتی تہی ایک آگ آسمان سے اور اسکو کہا جاتی تہی کہا سلیمان نے کہ کون کہتا ہے یہ سوا ابوہریرہ کے اسوقت مین اور جب بدر کا دن ہوا لوگ گرے غنیمتون پر قبل اسکے کہ وہ حلال کیجاوین تب سو اتاری اللہ تعالےٰ نے یہ آیت لولا کتاب الآیۃ یعنے اگر نہ لکہا ہوتا پیشتر سے اللہ کے حکم سے کہ غنیمتین تمپر حلال ہونگی تو پہونچتا تمکو اسکے لینے کی سبب سے بڑا عذاب **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ بَدْرٍ وَجِيْءَ بِالْاُسَارٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَقُوْلُوْنَ فِيْ هٰؤُلَاءِ الْاُسَارٰى فَذَكَرَ فِي الْحَدِيْثِ قِصَّةً فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنْفَلِتَنَّ اَحَدٌ مِّنْهُمْ اِلَّا بِفِدَاءٍ اَوْ ضَرْبِ عُنُقٍ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ بَيْضَاءَ فَاِنِّيْ سَمِعْتُهٗ يَذْكُرُ الْاِسْلَامَ قَالَ فَسَكَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَمَا رَاَيْتُنِيْ فِيْ يَوْمٍ اَخْوَفَ اَنْ تَقَعَ عَلَيَّ حِجَارَةٌ مِّنَ السَّمَآءِ مِنِّيْ فِيْ ذٰلِكَ الْيَوْمِ حَتّٰى قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا سُهَيْلَ بْنَ الْبَيْضَاءِ قَالَ وَنَزَلَ الْقُرْاٰنُ بِقَوْلِ عُمَرَ مَا كَانَ لِنَبِيٍّ اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ اَسْرٰى حَتّٰى يُثْخِنَ فِي الْاَرْضِ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَاتِ **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہا انہون نے کہ جب ہوا دن بدر کا اور قیدی آئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کہتے ہو تم ان قیدیون کے حق مین پہر ذکر کیا اس حدیث مین ایک قصہ یعنے اصحاب کے مشورہ دینے کا پہر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ نہ بچیگا کوئی انمین سے مگر ساتہ فدیہ دینے کے یا گردن مارے جانیکے سو عرض کی عبداللہ بن مسعود نے کہ مین نے کہا یا رسول اللہ مگر سہیل بن بیضا کہ مین نے سنا ہی کہ وہ یاد کرتا ہے اسلام کو کہا عبداللہ نے کہ چپ ہو رہی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا عبداللہ نے کہ نہ دیکہا مین نے اپنے کو کسیدن ڈرنیوالا اس سے کہ برسین پتہر آسمان سے پہر اسدن سے زیادہ اور میں یہی ڈر رہا یہانتک کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مگر سہیل بن بیضا کہا عبداللہ نے اور اترا قرآن عمر کے قول کے موافق ما کان سے آخر آیات تک یعنے کسی نبی کو لائق نہین ہے کہ اسکے پاس قیدی ہون یہانتک کہ بہاوے خون انکا زمین مین یعنی فدیہ لیکر چہوڑنا نبی کے شان سے بعید ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور ابوعبیدہ بن عبداللہ کو سماع نہین اپنے باپ سے **خاتمہ** چونکہ سورۂ انفال سورۂ توبہ کے ملحقات سے ہی اور اسی سبب سے دونون کے بیچ مین بسم اللہ تحریر نہین ہوتی اسلئے فہرست اسکی مضامین کے سورۂ توبہ کے خاتمہ مین لکہے جاوینگے

مِنْ سُوْرَةِ التَّوْبَةِ

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُلْتُ لِعُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ مَا حَمَلَكُمْ اَنْ عَمَدْتُّمْ اِلَى الْاَنْفَالِ وَهِيَ مِنَ الْمَثَانِيْ وَاِلٰى بَرَاءَةَ وَهِيَ مِنَ الْمِئِيْنَ فَقَرَنْتُمْ بَيْنَهُمَا وَلَمْ تَكْتُبُوْا بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُمُوْهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ مَا حَمَلَكُمْ عَلٰى ذٰلِكَ فَقَالَ عُثْمَانُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِمَّا يَاْتِيْ عَلَيْهِ الزَّمَانُ وَهُوَ يُنْزَلُ عَلَيْهِ السُّوَرُ ذَوَاتُ الْعَدَدِ فَكَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الشَّيْءُ دَعَا بَعْضَ مَنْ كَانَ يَكْتُبُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰؤُلَاءِ الْاٰيَاتِ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا فَاِذَا نَزَلَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةُ فَيَقُوْلُ ضَعُوْا هٰذِهِ الْاٰيَةَ فِي السُّوْرَةِ الَّتِيْ يُذْكَرُ فِيْهَا كَذَا وَكَذَا وَكَانَتِ الْاَنْفَالُ مِنْ اَوَائِلِ مَا نَزَلَتْ بِالْمَدِيْنَةِ وَكَانَتْ بَرَاءَةُ مِنْ اٰخِرِ الْقُرْاٰنِ وَكَانَتْ قِصَّتُهَا شَبِيْهَةً بِقِصَّتِهَا فَظَنَنْتُ اَنَّهَا مِنْهَا فَقُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَمْ يُبَيِّنْ لَنَا اَنَّهَا مِنْهَا فَمِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ قَرَنْتُ بَيْنَهُمَا وَلَمْ اَكْتُبْ بَيْنَهُمَا سَطْرَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ وَوَضَعْتُهَا فِي السَّبْعِ الطُّوَلِ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ کہا انہون نے حضرت عثمان سے کہ کیا سبب ہوا تمکو کہ ارادہ کیا تمنے طرف انفال کے اور وہ مثانی مین سے ہے اور طرف براءۃ کے اور وہ مئین مین سے پس ملا دیا تمنے ان دونو کو اور نہ لکہے تم نے ان دونون کے بیچ مین سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم اور رکہدیا تمنے ان دونون کو سبع طول مین کیا سبب

ہوا تہماری ایسا کرنیکا تو جواب دیا حضرت عثمان نے کہ تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ گذرتا تہا انپر زمانہ اور اُترتے تہی انپر سورتین گنتی کی پہر جب اُترتی تہی انپر کچہہ آیتین بلاتے
تہے بعض لکہنے والیکو اور فرماتے تہے لکہدو ان آیتونکو اُس سورتمین کہ جسمین ایسا ایسا مذکور ہے پہر جب اُترتی انپر کوئی آیت فرماتے رکہدو اس آیت کو اس سورت میں
کہ جسمین ایسا ایسا مذکور ہے اور تہی انفال کہ مدینہ مین اول اول نازل ہوئی تہی اور تہی سورۂ براءۃ کہ قرآن کے آخر مین اُتری تہی اور بیان اسکا اور انفال کا مشابہ
تہا پس گمان کیا مینے کہ یہ اُسی مین سے ہے پہر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا اور نہ بیان کیا ہماری لئی کہ وہ اُسمین سے ہے پس اسی سبب سے مینے ان
دونونکو ملادیا اور نہ لکہے اُنکے بیچمین سطر بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اور رکہدیا مینے اُنکو سبع طول مین **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عوف کے
روایت سے کہ وہ یزید فارسی سے روایت کرتے ہین وہ ابن عباس سے اور یزید فارسی تابعین مین ہین بصرہ والونمین اور یزید بن ابان رقاشی وہ بہی تابعین مین بصرہ
والونمین اور وہ چہوٹے ہین یزید فارسی سے اور یزید رقاشی روایت کرتے ہین انس بن مالک سے **مترجم** مثانی وہ سورتین ہین کہ مئین سے چہوٹی ہین اور مفصل سے
بڑی اور مئین سو سو آیتون والی سورتین ہین اور اول قرآنمین سات سورتونکو سبع طول کہتے ہین پہر اُسکی بعد مئین ہین یعنی سو سو آیتون والی پہر اُسکی بعد مثانی ہین پہر اُسکی بعد مفصل
قولہ اور بیان اسکا اور انفال کا مشابہ تہا یعنے سورۂ انفال مین ذکر ہے عہود و مواثیق کا جو کافرون اور مسلمانونمین تہا اور سورۂ برات مین اُسی عہدون کو اُنکے آگے
ڈالدیا اور اُن دونو سورتونمین تعلیم جہاد کے اور احکام قتال کے مذکور تہے اسلئے اِن دونونکو ایک کردیا اور بسم اللہ اسلئے نہ لکہی کہ شاید دونون ایک ہون اور حضرت نے
یہ بیان نفرمایا کہ دونون ایک ہین **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْأَحْوَصِ أَنَّهُ شَهِدَ حَجَّةَ الْوَدَاعِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ وَذَكَّرَ وَوَعَظَ
ثُمَّ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ أَيُّ يَوْمٍ أَحْرَمُ قَالَ فَقَالَ النَّاسُ يَوْمُ الْحَجِّ الْأَكْبَرِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ عَلَيْكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ
يَوْمِكُمْ هٰذَا فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا أَلَا لَا يَجْنِي جَانٍ إِلَّا عَلَى نَفْسِهِ وَلَا يَجْنِي وَالِدٌ عَلَى وَلَدِهِ وَلَا وَلَدٌ عَلَى وَالِدِهِ أَلَا إِنَّ الْمُسْلِمَ أَخُو الْمُسْلِمِ فَلَيْسَ
يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ إِلَّا مَا أَحَلَّ مِنْ نَفْسِهِ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ رِبًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ لَكُمْ رُءُوسُ أَمْوَالِكُمْ لَا تَظْلِمُونَ وَلَا تُظْلَمُونَ غَيْرَ رِبَا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ
الْمُطَّلِبِ فَإِنَّهُ مَوْضُوعٌ كُلُّهُ أَلَا وَإِنَّ كُلَّ دَمٍ كَانَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوعٌ وَأَوَّلُ دَمٍ أَضَعُ مِنْ دَمِ الْجَاهِلِيَّةِ دَمُ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ كَانَ مُسْتَرْضَعًا
فِي بَنِي لَيْثٍ فَقَتَلَتْهُ هُذَيْلٌ أَلَا وَاسْتَوْصُوا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَإِنَّمَا هُنَّ عَوَانٍ عِنْدَكُمْ لَيْسَ تَمْلِكُونَ مِنْهُنَّ شَيْئًا غَيْرَ ذٰلِكَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ
فَإِنْ فَعَلْنَ فَاهْجُرُوهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ فَإِنْ أَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوا عَلَيْهِنَّ سَبِيلًا أَلَا وَإِنَّ لَكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ حَقًّا وَلِنِسَائِكُمْ عَلَيْكُمْ
حَقًّا فَأَمَّا حَقُّكُمْ عَلَى نِسَائِكُمْ فَلَا يُوطِئْنَ فُرُشَكُمْ مَنْ تَكْرَهُونَ وَلَا يَأْذَنَّ فِي بُيُوتِكُمْ لِمَنْ تَكْرَهُونَ أَلَا وَإِنَّ حَقَّهُنَّ عَلَيْكُمْ أَنْ تُحْسِنُوا إِلَيْهِنَّ فِي كِسْوَتِهِنَّ
وَطَعَامِهِنَّ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن احوص سے کہ وہ حاضر ہوے حجۃ الوداع مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ پہر حمد کی آپنے اللہ کی اور ثنا کی اُسپر یعنے خطبہ پڑہا
اور نصیحت کی اور وعظ فرمایا پہر فرمایا آپنے کون دن ہی جسکی حرمت بیان کرتا ہونمین کونسا دن ہے جسکی حرمت بیان کرتا ہونمین کونسا دن ہے جسکے حرمت
بیان کرتا ہونمین کہا راوی نے کہ لوگون نے عرض کی کہ دن ہے حج کا اے رسول اللہ کے فرمایا آپنے کہ بیشک خون اور مال اور عزتین تمہاری تمپر حرام ہین جیسی حرمت
آج کے دن کی ہے تمہاری اِس شہر مین تمہارے اِس مہینے مین آگاہ ہو کوئی قصور نہین کرتا مگر اُسکا وبال اور سزا اُسیکے جان پر ہے اور نہین قصور کرتا کوئی باپ کہ سزا
اُسکی اُسکے بیٹے پر ہو اور نہین قصور کرتا کوئی بیٹا کہ سزا اُسکی باپ پر ہو آگاہ ہو کہ مسلمان بہائی مسلمان کا ہے پہر نہین حلال ہے کسی مسلمان کو اُسکے بہائی
کے کوئی چیز مگر جو چیز کہ حلال کیا اُسنے اپنی جان سے آگاہ ہو کہ سب سود جاہلیت کا باطل ہے تمہارے لئے حلال ہے فقط اصل مال
تمہارا نہ تم ظلم کرو نہ تمپر کوئی ظلم کریگا اور سود عباس بن عبد المطلب کا سب معاف ہے یعنے اُنکی اصل بہی معاف ہے آگاہ ہو کہ ہر خون جاہلیت کا باطل ہے یعنے اُسکا
قصاص نلیا جاویگا اور پہلا خون جسکو ہم چہوڑدیتی ہین اور اُسکا قصاص نہین طلب کرتے حارث بن عبد المطلب کا خون ہے کہ وہ دودہ پیتی تہی بنی الیث کی قبیلہ
مین اور قتل کردیا اُنکو ہذیل نے آگاہ ہو کہ نیک سلوک کرو عورتون کے ساتہ اسلئی کہ وہ قیدی ہین تمہارے پاس تم اُنکے مالک نہین ہو سوا اسکے مگر یہ کہ وہ کرین کوئی کہلی
ہوئی بیحیائی پہر اگر وہ نافرمانی کرین تمہاری تو الگ رکہو اُنسے بستر اور مارو اُنکو ایسا کہ ہڈی پسلی نہ ٹوٹے پہر اگر وہ تمہارے کہی مین آجاوین تو پہر نہ الزام رکہو اُنپر
آگاہ ہو کہ تحقیق کہ تمہارا حق ہے تمہاری عورتونپر اور تمہاری عورتونکا حق ہے تمپر سو تمہارا حق تمہاری عورتونپر یہ ہے کہ نہ آنے دین تمہارے بچہونوں پر اُن لوگونکو کہ جنکو تم برا جانتے ہو

اور اجازت نہ دین اپنے گھرونمین اُن لوگونکو کہ جنکو تم بُرا جانتے ہو آگاہ ہو کہ حق اُن کا تمپر احسان کرنا ہے اُن پر کپڑے اور کھانے مین **ف** یہ حدیث صحیح ہے
اور روایت کیا یہ ابوالاحوص نے شبیب سے **مترجم** یوم النحر اور مکہ اور حرام کے مہینونکی حرمت تمام عرب کے ذہنونمین جمی ہوئی تھی کہ ان دنونمین ظلم و زیادتی سے بہت
بچتے تھے آنحضرت نے فرمایا اسی طرح ہر مسلمان کے خون اور مال اور عزت کی حفاظت ضرور ہے اور جہال عرب مین دستور تھا کہ جب کسی سے قتل و نہب و خون ہوتا تھا
اُسکے عزیز و اقارب کو پکڑتے تھے اور ایک کے جُرم مین دوسرے سے مواخذہ کرتے تھے آنحضرت نے اس دستور کو نامنظور رکھا کہ یہ صریح ظلم و تعدی ہے اور جاہلیت مین
سود و بیاج کا معاملہ ہوتا تھا آپنے بعد حُرمت سود کے فرمادیا کہ جسپر کسیکا سودی روپیہ آتا ہو وہ اپنا اصل اور راس المال لیلیوے سود چڑھا ہوا نہ مانگے کہ ظلم ہے
اور اگر وہ قرضدار اصل مال بھی نہ دے تو یہ اُسکا ظلم ہے اور ترمذی کی روایت مین حارث بن عبدالمطلب کا مقتول ہونا مذکور ہے اور بخاری مین ربیعہ بن حارث کا اور
صواب وہی ہے جو مشکوٰۃ مین ہے کہ وہ مقتول ابن ربیعہ بن حارث تھا طیبی نے کہا کہ جمہور کا قول ہے کہ نام اُسکا ایاس تھا اور وہ بیٹا تھا ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب
کا اور یہ ایاس چھوٹا تھا کہ اُسکو ایک پتھر لگ گیا بنی سعد اور بنی لیث کی لڑائی مین اور ربیعہ بن حارث صحابی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور وہ بڑا تھا عباس سے
وفات پائی اونسنے خلافت عمر مین **عن** علی قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن یوم الحج الاکبر فقال یوم النحر **ترجمہ** حضرت علی سی روایت ہے
کہا اُنہوں نے پوچھا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سی کہ حج اکبر کس دن ہے فرمایا آپنے نحر کے دن یعنی اسلئے کہ اکثر اُمور حج جیسے طواف زیارت اور رمی اور ذبح اور حلق وغیرہ
اُسیدن ہوتے ہین **عن** علی قال یوم الحج الاکبر یوم النحر **ترجمہ** حضرت علی نے فرمایا حج اکبر نحر کا دن ہے **ف** یہ روایت صحیح ہے محمد بن اسحٰق کے روایت سے
یعنے جو اوپر مذکور ہوئی اسلئے کہ مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندونسے ابی اسحٰق سے وہ روایت کرتے ہین حارث سی وہ حضرت علی سی موقوفاً یعنے انہین کا قول اور نہین جانتے
ہم کہ کسی نے اسی مرفوع کیا ہو مگر محمد بن اسحاق نے **ف** اس حدیث سی معلوم ہوا کہ حج اکبر سی حج مُراد ہے اور اسیطرح حج اصغر عمرہ ہی اور یہ جو عوام مین مشہور ہے کہ عرفہ کے
دن اگر جمعہ پڑے تو وہ حج اکبر ہوتا ہے غلط ہے **عن** انس بن مالک قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ببراءۃ مع ابی بکر ثم دعاہ فقال لا ینبغی لاحد ان
یبلغ ھذا الا رجل من اھلی فدعا علیا فاعطاہ ایاہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہا اُنہوں نے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے برات کو ابوبکر کے ساتھ پھر بلایا اُنکو
اور فرمایا کہ نہین لائق ہے کسیکو کہ پہونچاوے یہ پیغام مگر کوئی مرد میرے گھر والونمین سے پھر بلایا علی کو اور دی وہ برات اُنکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے انس کی روایت
سے **عن** ابن عباس قال بعث النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا بکر وامرہ ان ینادی بھؤلاء الکلمات ثم اتبعہ علیا فبینا ابو بکر فی بعض الطریق اذ سمع
رغاء ناقۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم القصوی فخرج ابو بکر فزعا فظن انہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاذا علی فدفع الیہ کتاب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم وامر علیا ان ینادی بھؤلاء الکلمات فانطلقا فحجا فقام علی ایام التشریق فنادی ذمۃ اللہ ورسولہ بریئۃ من کل مشرک فسیحوا فی الارض
اربعۃ اشہر ولا یحجن بعد العام مشرک ولا یطوفن بالبیت عریان ولا یدخل الجنۃ الا مؤمن وکان علی ینادی فاذا عیی قام ابو بکر فنادی بھا **ترجمہ** ابن
عباس سے روایت ہے کہا اُنہوں نے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر کو اور حکم کیا کہ اُن کلمات کو جو سورہ توبہ کے ابتدا مین مذکور ہین حج مین پکار دین پھر پیچھے بھیجا علی کو سو
ابوبکر راہ مین تھے کہ سُنی اُنہوں نے آواز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناقہ قصوی کے بلبلانے کے اور نکلے ابوبکر گھبرائے ہوے اور خیال کیا کہ شاید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
تشریف لائے کہ ناگہان وہ علی تھے سو دیا اُنہوں نے ابوبکر کو خط رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور اُسمین حکم تھا کہ پکار دین اُن کلمات کو علے پھر دونون چلے اور حج کیا اور
کھڑے ہوے ایام تشریق مین علی اور پکارا کہ ذمہ اللہ اور رسول کا پاک ہے ہر مشرک سے یعنے کسی مشرک کو پناہ نہین سو پھر لو زمین مین چار مہینے اور حج کو نہ آوے اس سال کے بعد
کوئی مشرک اور طواف نکرے کوئی بیت اللہ کا ننگا اور نہ داخل ہوگا جنت مین مگر مومن اور علی پکارتے رہے پھر جب وہ تھک گئے ابوبکر کھڑے ہو کر پکارنے لگے **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عباس کی سند سے **عن** زید بن یثیع قال سألنا علیا بای شیء بعثت فی الحجۃ قال بعثت باربع ان لا یطوفن بالبیت
عریان ومن کان بینہ وبین النبی عھد فھو الی مدتہ ومن لم یکن لہ عھد فاجلہ اربعۃ اشہر ولا یدخل الجنۃ الا نفس مؤمنۃ ولا یجتمع المشرکون
والمسلمون بعد عامھم ھذا **ترجمہ** زید بن یثیع سے روایت ہے کہا اُنہوں نے کہ پوچھا ہمنے علی سے کہ کیا پیغام لیکر تم بھیجے گئے تھے حج مین تو کہا اُنہوں نے کہ چار باتین
ایک یہ کہ طواف نکرے کوئی بیت اللہ کا ننگا (جیسے ایام جاہلیت مین دستور تھا) اور جس کافر کے اور نبی کے درمیان صلح تھی ایک مدت تک اُسکی صلح قایم ہے مدت

معینہ تک اور جنسے کچھ صلح وپیمان تہا اُنکی مدت مقرر ہوئی چار مہینے اور داخل نہوگا جنت مین مگر ایمان لانیوالا شخص اور جمع نہون مشرک اور مسلمان (حج مین)
اس سال کے بعد **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنی روایت ابو عیینہ کی ابی اسحٰق سے اور روایت کی یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے بعض اصحاب سے اُنہون نے علی سے
اور وہ روایت مروی ہے ابی ہریرہ سے **مترجم** ابتدائے سورہ برات مین بَرَآءَةٌ مِّنَ اللهِ وَرَسُوْلِهٖ سے اِنَّ اللهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ تک جب یہ آیتین نازل ہوئین حضرت نے
اُنکی تعمیل کی اور چھٹے سال ہجرت کی حضرت کو مکے کی لوگون سے صلح ہوئی تہی اور بہی کئی فرقون سے جو انا فتحنا مین مذکور ہے اور عرب کے بہت سی فرقون سے صلح تہی جب
مکہ فتح ہوا اُس سے ایکسال کے بعد یہ آیتین نازل ہوئین اور حکم ہوا کہ کسی مشرک سے صلح نرکہو اور یہ بات حج مین پکار دو اور صلح کا جواب دیکر چار مہینے فرصت دی کہ اسمین
خواہ وطن چھوڑ جاوین یا لڑائی کا سامان کرین یا مسلمان ہون اور جنسے وعدہ ٹہیر گیا اور دغا اُنسے نہ دیکہی اُنسے صلح قایم رہی اور جنسے کچھ وعدہ نہ تہا اُنکو چار مہینے کی رخصت
ملی اور پہلے حضرت نے ابوبکر کو روانہ کیا تہا پہر اصحاب نے حضرت سے کہا کہ متولی عہد و میثاق کا اور صلح توڑنیکا آپکے گہر والون مین سے ضرور ہے اسلئے آپ نے حضرت علی کو روانہ
فرمایا **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَیْتُمُ الرَّجُلَ یَعْتَادُ الْمَسْجِدَ فَاشْهَدُوْا لَهٗ بِالْاِیْمَانِ قَالَ اللهُ تَعَالٰی اِنَّمَا یَعْمُرُ مَسَاجِدَ اللهِ
مَنْ اٰمَنَ بِاللهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا اُنہون نے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبکہ دیکہو تم کسی آدمی کو کہ عادت رکہتا ہے مسجد مین آنیکی تو
گواہی دو اُسکے لئے ایمان کی اسلئے کہ فرمایا ہے اللہ تعالی نے کہ آباد کرتے ہین مسجدین اللہ تعالے کی وہی لوگ جو ایمان رکہتے ہین اللہ پر اور پچھلے دن پر **ف** روایت کی
ہمسے ابن عمر نے اُنہون نے عبداللہ بن وہب سے اُنہون نے عمرو بن حارث سے اُنہون نے دراج سے اُنہون نے ابی الہیثم سے اُنہون نے ابی سعید سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ
وعلیہ وسلم سے مانند اسکے مگر اسمین یہ کہا یتعاہد المسجد یعنے خیال رکہتا ہے مسجدین آنیکا اور غیر حاضر نہین رہتا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو الہیثم کا نام سلیمان ہے
وہ بیٹے عمرو کے وہ بیٹے عبد العتواری کے اور سلیمان یتیم تہے ابی سعید کے گود مین پرورش پائی **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ
قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ بَعْضِ اَسْفَارِهٖ فَقَالَ بَعْضُ اَصْحَابِهٖ اُنْزِلَتْ فِی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ لَوْ عَلِمْنَا اَیُّ الْمَالِ خَیْرٌ فَنَتَّخِذَهٗ فَقَالَ اَفْضَلُهٗ
لِسَانٌ ذَاکِرٌ وَقَلْبٌ شَاکِرٌ وَزَوْجَةٌ مُّؤْمِنَةٌ تُعِیْنُهٗ عَلٰی اِیْمَانِهٖ **ترجمہ** ثوبان سے روایت ہے کہا جبکہ نازل ہوئی یہ آیہ والذین یکنزون الذہب والفضة ہم ساتہ تہے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کسی سفر مین تو عرض کیا بعض صحابہ نے کہ چاندی اور سونیکی تو مذمت اُتری اگر ہم جانتے کہ کونسا مال بہتر ہے تو اُسیکو جمع کرتے تب فرمایا رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بہتر مال زبان ہے خدا کی یاد کرنیوالی اور دل شکر کرنیوالا اور بیوی ایماندار کہ مدد کرے آدمی کے ایمان پر **ف** یہ حدیث حسن ہے پوچہا مین نے
محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ سالم بن ابی الجعد کو سماع ہے ثوبان سے تو اُنہون نے کہا کہ نہین پہر پوچہا مین نے کسی اور صحابی سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے تو فرمایا اُنہون نے
کہ سماع ہے اُنکو جابر بن عبداللہ اور انس سے اور ذکر کیا اُنہون نے کئی شخصون کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے **عَنْ** عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَفِیْ عُنُقِیْ صَلِیْبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ یَا عَدِیُّ اطْرَحْ عَنْكَ هٰذَا الْوَثَنَ وَسَمِعْتُهٗ یَقْرَاُ فِیْ سُوْرَةِ بَرَآءَةٍ اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ وَرُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللهِ
قَالَ اَمَا اِنَّهُمْ لَمْ یَکُوْنُوْا یَعْبُدُوْنَهُمْ وَلٰکِنَّهُمْ کَانُوْا اِذَا اَحَلُّوْا لَهُمْ شَیْئًا اسْتَحَلُّوْهُ وَاِذَا حَرَّمُوْا عَلَیْهِمْ شَیْئًا حَرَّمُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن حاتم سے کہا اُنہون نے کہ آیا
مین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میرے گردن مین ایک چلیپا تہے سونیکی تو فرمایا آپنے اے عدی دور کر تو اپنے پاس سے اس بت کو اور سنا مین نے اُنکو کہ پڑہتے تہے سورہ
برات مین یہ آیت اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَهُمْ الآیة یعنے ٹہیرا لیا اُنہون نے اپنے مولوین اور درویشون کو معبود اللہ کے سوا تب فرمایا آپنے کہ وہ لوگ انکی عبادت نکرتے تہے ولیکن
جب مولوی اور درویش کسی چیز کو حلال کہدیتے تو وہ حلال جان لیتے اور جب وہ حرام ٹہیرا دیتے کسی چیز کو تو وہ حرام جان لیتے اُسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
نہین جانتے ہم اسے مگر عبد السلام بن حرب کی روایت سے اور غطیف بن اعین مشہور نہین حدیث مین **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حرام و حلال ٹہیرانا اللہ ہی کا کام
ہے کسی مجتہد و پیر کے اختیار مین نہین اور جو کسی عالم اور مجتہد کو اسکا اختیار ثابت کرے وہ مشرک ہے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ اَبَا بَکْرٍ حَدَّثَهٗ قَالَ قُلْتُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَ
سَلَّمَ وَنَحْنُ فِی الْغَارِ لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ یَنْظُرُ اِلٰی قَدَمَیْهِ لَاَبْصَرَنَا تَحْتَ قَدَمَیْهِ فَقَالَ یَا اَبَا بَکْرٍ مَا ظَنُّكَ بِاثْنَیْنِ اللهُ ثَالِثُهُمَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ ابوبکر نے اُنسے
کہا کہ مینے عرض کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ہم دونون غار مین تہے (ہجرت کے وقت) کہ اگر ان کافرون مین سے کوئی نظر کرے اپنے قدمونکیطرف تو بیشک دیکہ لے ہمکو
اپنے قدمون کے نیچے تو فرمایا آپنے اے ابوبکر کیا گمان ہے تیرا اُس شخص کے ساتہ کہ اللہ اُنکا تیسرا ہے یعنی مدد اور نصرت اُسکی ہمکے ساتہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ سماک ہی سے اور روایت کرتے ہیں یہ حدیث حبان بن ہلال اور کئی لوگوں سے ہمام سے اسناد سے اسکی عن ابن عباس قال سمعت عمر بن الخطاب
یقول لما توفی عبد اللہ بن ابی دعی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم للصلوۃ علیہ فقام الیہ فلما وقف علیہ یرید الصلوۃ تحولت حتی قمت فی صدرہ
فقلت یا رسول اللہ اعلی عدو اللہ عبد اللہ بن ابی القائل یوم کذا کذا وکذا کذا یعد ایامہ قال ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یتبسم حتی اذا اکثرت
علیہ قال اخر عنی یا عمر انی قد خیرت فاخترت قد قیل لی استغفر لہم او لا تستغفر لہم ان تستغفر لہم سبعین مرۃ فلن یغفر اللہ لہم لو اعلم انی
لو زدت علی السبعین غفر لہ لزدت قال ثم صلی علیہ ومشی معہ فقام علی قبرہ حتی فرغ منہ قال فعجبت لی وجرأتی علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
واللہ ورسولہ اعلم فواللہ ما کان الا یسیرا حتی نزلت ہاتان الایتان ولا تصل علی احد منہم مات ابدا ولا تقم علی قبرہ الی اخر الایۃ قال فما صلی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعدہ علی منافق ولا قام علی قبرہ حتی قبضہ اللہ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا انہوں نے سنا میں نے عمر بن خطاب سے کہتے تھے جبکہ مر
عبد اللہ بن ابی (کہ منافقوں کا سردار تھا) بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسپر پھر آپ کھڑے ہوئے اسکی طرف پھر جب کھڑے ہوئے آپ اسکی پاس ارادہ رکھتے تھے نماز
کا پھر میں یہانتک کہ آپکے سینہ کی سامنے کھڑا ہوا میں اور عرض کیے میں نے کہ ای رسول اللہ کے کیا نماز پڑھتے ہیں آپ اللہ تعالی کی دشمن پر جسکا نام عبد اللہ بن ابی ہے
فلانی فلانی دن ایسی ایسی باتونکا کہنے والا بیان کرتے تھے عمر ہے اوہی اسکی دن دن گن گن کے کہا عمر نے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مسکراتے تھے یہانتک کہ
جب میں نے بہت کچھ کہا آپ سے تو فرمایا آپنے ہو مجھ سے اے عمر مجھے اختیار دیا گیا سو میں نے اختیار کیا اسکی لیے مغفرت مانگنا کہا گیا ہی مجھے یعنی اللہ تعالی فرماتا ہے استغفر
لہم او لا تستغفر لہم الایہ یعنے مغفرت مانگ تو منافقوں کے لیے یا نہ مانگ اگر مغفرت مانگیگا تو انکے لئے ستر بار تب بھی ہرگز نہ بخشیگا انکو اللہ تعالی انتہی اگر میں
جانتا کہ اگر ستر بار سے زیادہ مغفرت مانگوں تو وہ بخشدیا جاویگا تو میں زیادہ مانگتا یعنے نماز کے تو اتنک ممانعت نہیں کہا عمر نے کہ پھر نماز پڑھتے آپنے اسپر اور چلے
اسکے جنازے کے ساتھ اور کھڑے رہے آپ اسکی قبر پر یہانتک کہ فراغت ہو گئی اسکے کام سے کہا عمر نے کہ تعجب ہوا مجھے اپنی جرأت پر جو میں نے کی رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سے اور اللہ و رسول بہتر جاننے والے ہیں پھر قسم ہے اللہ کی تھوڑی سی دیر ہوئی تھی کہ یہ دونوں آیتیں اتریں ولا تصل علی احد منہم الایۃ یعنے مت
نماز پڑھ کسی پر منافقوں میں سے ہرگز اگر مرجاوے کوئی انمیں کا کہا عمر نے کہ نماز نہ پڑھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکے بعد کسی منافق پر اور نہ کھڑے ہوئے کسی کی قبر پر
یہانتک کہ اٹھا لیا انکو اللہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** ابن عمر قال جاء عبد اللہ بن عبد اللہ بن ابی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم حین مات ابوہ فقال اعطنی قمیصک اکفنہ وصل علیہ واستغفر لہ فاعطاہ قمیصہ وقال اذا فرغتم فاذنونی فلما اراد ان یصلی جذبہ عمر وقال
الیس قد نہی اللہ ان تصلی علی المنافقین فقال انا بین خیرتین استغفر لہم او لا تستغفر لہم فصلی علیہ فانزل اللہ ولا تصل علی احد منہم مات ابدا و
لا تقم علی قبرہ فترک الصلوۃ علیہم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ آیا بیٹا عبد اللہ بن ابی کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جبکہ مرا باپ اسکا
اور عرض کی اسنے کہ عنایت کیجئے مجھکو اپنا کرتا کہ میں کفن دوں اسکو اور نماز پڑھیے اور استغفار کیجئے آپ اسکے لیے پھر دیا آپنے اسکو اپنا کرتا اور فرمایا جبکہ فارغ ہو تم یعنے
اسکے غسل وغیرہ سے تو خبر دو مجھکو پھر جب آپنے چاہا کہ نماز پڑھیں اسپر کھینچ لیا آپکو حضرت عمر نے اور کہا کہ اللہ تعالی نے منع نہیں فرمایا آپکو منافقوں پر نماز پڑھنے سے
سو فرمایا آپ نے مجھے دونوں امر میں اختیار ہے کہ خواہ میں مغفرت مانگوں منافقوں کے لئے یا نہ مانگوں پھر نماز پڑھی آپنے اسپر اور اتاری اللہ تعالی نے یہ آیۃ ولا تصل
علی احد یعنے نماز نہ پڑھ ہرگز انمیں سے کسی پر اگر مرجاوے اور نہ کھڑا ہو اسکے قبر پر پھر چھوڑ دی آپنے منافقوں پر نماز پڑھنا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے مترجم عبد اللہ
بن ابی بڑا منافق تھا اور قرآن میں جابجا اسکی شکایت مذکور ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اسپر نماز پڑھی ہے تو آپنے یہ قیاس فرمایا کہ اللہ تعالی نے جو فرمایا
ہے کہ اگر تو ستر بار مغفرت مانگے جب بھی بخشش نہ ہو گی مراد اس سے تحدید ہے یعنے اس سے زیادہ میں شاید مغفرت کے امید ہے اللہ تعالی نے اسکا جواب اتار دیا کہ مراد اوس سے
تحدید نہیں بلکہ تکثیر ہے یعنے کسی قدر مغفرت مانگی جاوی ہرگز مفید نہ ہو گی اور آپنے جو اپنا قمیص عنایت فرمایا اور نماز پڑھی ہے یہ سب کمال اخلاق اور عموم شفاعت کے
سبب تھا اور منظور تھی اسمیں دلجوئی اسکے فرزند کی کہ وہ مومن تھا پھر جب نہی وارد ہوئی آپ باز رہے معلوم ہوا کہ یہ قیاس آنحضرت کا صائب نہ تھا پھر مجتہد کے
قیاس کا کیا ذکر ہے وہاں بدرجہ اولی احتمال خطا ہے **عن** ابی سعید الخدری انہ قال تماری رجلان فی المسجد الذی اسس علی التقوی

مِنْ أَوَّلِ يَوْمٍ فَقَالَ رَجُلٌ هُوَ مَسْجِدُ قُبَاءٍ وَقَالَ الْآخَرُ هُوَ مَسْجِدُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هُوَ مَسْجِدِي هَذَا
ترجمہ ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا تکرار کی دو مردوں نے کہ وہ مسجد جو بنائی گئی ہے تقویٰ پر اول دن کونسی ہے تو ایک نے کہا کہ وہ مسجد قبا ہی اور دوسرے نے
کہا وہ مسجد ہے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تب فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ میری یہ مسجد ہی یعنی جو مدینہ میں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی
ہوئی ہے یہ ابی سعید سے سوا اس سند کے اور سند سے بھی روایت کیا اسکو انیس بن ابی یحییٰ نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی سعید سے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ فِي أَهْلِ قُبَاءٍ فِيهِ رِجَالٌ يُحِبُّونَ أَنْ يَتَطَهَّرُوا وَاللَّهُ يُحِبُّ الْمُطَّهِّرِينَ قَالَ كَانُوا يَسْتَنْجُونَ بِالْمَاءِ فَنَزَلَتْ هَذِهِ
الْآيَةُ فِيهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اتری ہے یہ آیت قبا کے لوگوں میں فیہ رجال یحبون الآیۃ یعنی مسجد قبا میں وہ لوگ ہیں
کہ پاک رہتے ہیں اور اللہ دوست رکھتا ہی پاکوں کو اور انکی عادت تھی کہ استنجا کرتے تھے پانی سے سو اتری یہ آیت انہیں کی شان میں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے
اور اس باب میں ابی ایوب اور انس بن مالک اور محمد بن عبد اللہ بن سلام سے بھی روایت ہے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ سَمِعْتُ رَجُلًا يَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْهِ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقُلْتُ
لَهُ أَتَسْتَغْفِرُ لِأَبَوَيْكَ وَهُمَا مُشْرِكَانِ فَقَالَ أَوَلَيْسَ اسْتَغْفَرَ إِبْرَاهِيمُ لِأَبِيهِ وَهُوَ مُشْرِكٌ فَذَكَرْتُ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَتْ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ
آمَنُوا أَنْ يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ **ترجمہ** علی سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ سنا میں نے ایک شخص کو کہ مغفرت مانگتا تھا اپنے مشرک ماں باپ کے لیے سو میں نے اس سے کہا کہ کیوں
تو مغفرت مانگتا ہے اپنی ماں باپ کے لئے اور وہ مشرک ہیں تو اس نے جواب دیا کہ کیا ابراہیم نے مغفرت نہیں مانگی اپنے باپ کے لئے اور وہ مشرک تھا سو ذکر کیا میں نے
اسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پس اتری اُس پر یہ آیت ما کان للنبی الآیۃ یعنی نبی کو اور مسلمانوں کو نہیں پہونچتا کہ مغفرت مانگیں مشرکوں کے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے
اور اس باب میں سعید بن مسیب سے بھی روایت ہے کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں **مترجم** پھر اللہ تعالیٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے استغفار کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ
انہوں نے فقط بنظر ایفائی وعدہ استغفار کیے تھے پھر جب انکو معلوم ہوا کہ مشرک اللہ کا دشمن ہے اُس سے باز رہے **عَنْ** كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ لَمْ أَتَخَلَّفْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَزْوَةٍ غَزَاهَا حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ إِلَّا بَدْرًا وَلَمْ يُعَاتِبِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَحَدًا تَخَلَّفَ عَنْ بَدْرٍ إِنَّمَا خَرَجَ يُرِيدُ الْعِيرَ فَخَرَجَتْ
قُرَيْشٌ مُغِيثِينَ لِعِيرِهِمْ فَالْتَقَوْا عَنْ غَيْرِ مَوْعِدٍ كَمَا قَالَ اللَّهُ تَعَالَى وَلَعَمْرِي إِنَّ أَشْرَفَ مَشَاهِدِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي النَّاسِ لَبَدْرٌ وَمَا أُحِبُّ أَنِّي كُنْتُ
شَهِدْتُهَا مَكَانَ بَيْعَتِي لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حَيْثُ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ ثُمَّ لَمْ أَتَخَلَّفْ بَعْدُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى كَانَتْ غَزْوَةُ تَبُوكَ وَهِيَ آخِرُ غَزْوَةٍ غَزَاهَا وَآذَنَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّاسَ بِالرَّحِيلِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ بِطُولِهِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَحَوْلَهُ الْمُسْلِمُونَ وَ
هُوَ يَسْتَنِيرُ كَاسْتِنَارَةِ الْقَمَرِ وَكَانَ إِذَا سُرَّ بِالْأَمْرِ اسْتَنَارَ فَجِئْتُ فَجَلَسْتُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَقَالَ أَبْشِرْ يَا كَعْبُ بْنَ مَالِكٍ بِخَيْرِ يَوْمٍ أَتَى عَلَيْكَ مُنْذُ وَلَدَتْكَ أُمُّكَ
فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ أَمِنْ عِنْدِ اللَّهِ أَوْ مِنْ عِنْدِكَ فَقَالَ بَلْ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ ثُمَّ تَلَا هَؤُلَاءِ الْآيَاتِ لَقَدْ تَابَ اللَّهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهَاجِرِينَ وَالْأَنْصَارِ الَّذِينَ
اتَّبَعُوهُ فِي سَاعَةِ الْعُسْرَةِ مِنْ بَعْدِ مَا كَادَ يَزِيغُ قُلُوبُ فَرِيقٍ مِنْهُمْ ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ إِنَّهُ بِهِمْ رَءُوفٌ رَحِيمٌ قَالَ وَفِينَا أُنْزِلَتْ أَيْضًا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا
مَعَ الصَّادِقِينَ قَالَ قُلْتُ يَا نَبِيَّ اللَّهِ إِنَّ مِنْ تَوْبَتِي أَنْ لَا أُحَدِّثَ إِلَّا صِدْقًا وَأَنْ أَنْخَلِعَ مِنْ مَالِي كُلِّهِ صَدَقَةً إِلَى اللَّهِ وَإِلَى رَسُولِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ أَمْسِكْ عَلَيْكَ بَعْضَ مَالِكَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكَ فَقُلْتُ فَإِنِّي أُمْسِكُ سَهْمِيَ الَّذِي بِخَيْبَرَ قَالَ فَمَا أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيَّ نِعْمَةً بَعْدَ الْإِسْلَامِ أَعْظَمَ فِي نَفْسِي مِنْ صِدْقِي
رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ صَدَقْتُهُ أَنَا وَصَاحِبَايَ وَلَا نَكُونُ كَذَبْنَا فَهَلَكْنَا كَمَا هَلَكُوا وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ لَا يَكُونَ اللَّهُ أَبْلَى أَحَدًا فِي الصِّدْقِ مِثْلَ
الَّذِي أَبْلَانِي مَا تَعَمَّدْتُ لِكَذِبَةٍ بَعْدُ وَإِنِّي لَأَرْجُو أَنْ يَحْفَظَنِي اللَّهُ فِيمَا بَقِيَ **ترجمہ** کعب بن مالک سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا میں کبھی پیچھے نہیں رہا نبی صلی
اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ کر کسی غزوہ میں کہ جہاد کیا اس میں آنحضرت نے مگر غزوہ بدر میں غزوہ تبوک تک اور خفا نہیں ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کسی پر جو رہ گیا بدر میں اور
حضرت ارادہ رکھتے تھے قافلہ کے لوٹنے کا جو شام سے آتا تھا سو نکلے قریش فریاد رسی کے لئے اپنے قافلہ کے اور ملے دونوں لشکر وعدہ کی جگہ کے سوا اور مقام
میں جیسا کہ فرمایا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن میں اور قسم ہے میری جان کی کہ سب سے عمدہ جگہ حاضر ہونے کی رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگوں میں بدر ہے اور میں نہیں
دوست رکھتا کہ حاضر ہوتا بدر میں عوض میں لیلۃ العقبہ کی بیعت کے جس میں کہ مضبوط ہو گئے ہم اُس دن اسلام پر پھر میں پیچھے نہیں رہا اسکے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم

کو چھوڑ کر یہانتک کہ ہوا غزوۂ تبوک اور یہ اخیر غزوہ ہی جسمین تشریف لیگئی آپ اور خبر کردی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آدمیونکو کوچ کی اور ذکر کیا قصہ لنبا کہا کعب نے
کہ پہر حاضر ہوا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین یعنے غزوۂ تبوک سے لوٹنے کی بعد اور بعد نزول توبہ کے) اور وہ بیٹھی ہوی تھے مسجد مین اور گرد اُنکے مسلمان
تھے اور چہرہ اُنکا چمک رہا تہا خوشی سے فتح و ظفر کے جیسے چاند چمکتا ہو اور جب خوش ہوتی آپ تو چہرہ آپکا چمکنے لگتا سو مین آیا اور آپکے آگی بیٹھ گیا سو فرمایا آپنے
کہ ای کعب بیٹی مالک کے بشارت ہے تجھکو سب دنون سے بہتر دن کی جو گذری ہین تجھپر جب سے جنا ہی تجھکو تیری ماں نے سو عرض کی مین نے کہ ای نبی اللہ کے یہ بشارت
آپکی طرف سے ہی یا اللہ کی طرف سے فرمایا آپنے کہ نہین اللہ تعالی کی طرف سے ہے پہر پڑہی آپنے یہ آیتین لَقَدْ تَابَ اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ وَالْمُهٰجِرِيْنَ سے آخر تک یعنے
رجوع ہوا اللہ تعالے نبی پر اور مہاجرین اور انصار پر جنہوں نے تبعداری کی نبی کی کٹھن گہڑی مین بعد اسکے کہ قریب تہا کہ پہر جاوین دل ایک فرقے کے اُنمین سے پہر رجوع
ہوا اُن پر اور بیشک وہ نرمی والا ہے مہربان کہا کعب نے اور ہمارے ہی باب مین اتری ہین آیتین اور آیۃ اتَّقُوا اللّٰهَ یعنے ڈرو اللہ سے اور ساتھ رہو سچون کی کہا کعب نے
کہ پہر عرض کی مین نے کہ ای نبی اللہ کے یہ بہی میری توبہ مین ہے کہ نہ بولونگا مین مگر سچ اور جدا ہو جاؤنگا مین اپنی سب مال سے وہ سب صدقہ ہی اللہ و رسول کے راہ مین فرمایا
آپنی روک رکہو تم تہوڑا مال اپنا کہ وہ بہتر ہے تمکو مین نے عرض کی تو مین رکہہ چہوڑتا ہون اپنا حصہ خیبر کا کہا کعب نے پہر کوئی نعمت نہ دی ہے مجھے اللہ نے میری تئین ایک
اسلام کے بعد اس سے بڑہی کہ مین نے سچ بولا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سی اور میرے دونو رفیقون نے اور جہوٹ نبولی ہم کہ ہلاک ہون ہم جیسے ہلاک ہوے اور لوگ اور مجھی خیال ہے
کہ اللہ تعالے نے کسیکو نہ آزمایا ہوگا سچ مین جیسا مجھے آزمایا ہے اور قصداً جہوٹ نبولا مین اُسکے بعد کبہی اور امید ہے کہ اللہ تعالے مجھے محفوظ رکہیگا باقی عمر مین جہوٹ سی
ف مروی ہوئی یہ حدیث اس اسناد کے سوا اور سندسی بہی ہے اُسمین یہ ہے کہ روایت ہے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن کعب بن مالک سے وہ روایت کرتے ہین
اپنے باپ سے وہ کعب سے اور اسکے سوا اور بہی کچہہ کہا گیا ہے یعنے اسکی سند مین اور روایت کی یونس بن یزید نے یہ حدیث زہری سے اُنہون نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن
مالک سے کہ اُنکے باپ نے روایت کی کعب بن مالک سے **مترجم** قولہ مین کبہی پیچھے نہین رہا یعنے غزوہ تبوک تک کوئی غزوہ ایسا نہین ہوا کہ جسمین مین حاضر نرہا ہون
سوای غزوۂ بدر کے جس لڑائی مین حضرت تشریف لیگئی وہ غزوہ ہی نہین تو سیر قولہ اور ملی دونون لشکر یعنی شام سے قافلہ کفار کا آتا تہا حضرت اُسکی لوٹنی کو
نکلے اور قریش اپنے قافلہ کو بچانے ہزار جوان مسلح زرہ پوش کے ساتھ نکلے اتفاقاً قافلہ الگ سی چلا گیا اور دونون لشکر مقابل ہوگئی قولہ مین نہین دوست رکہتا
آہ لیلۃ العقبہ وہ رات ہے کہ انصار نے مکہ مین حضرت سی بیعت کی اسلام اور تائید پر مراد اُنکی یہی کہ بیعت مذکور میرے نزدیک غزوۂ بدر سے اولی ہے کہ اُسدن عالی
ہمتی انصار کی اور جرات اور نصرت رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہوئی قولہ اور ذکر کیا قصہ لنبا آہ بغوی نے اس قصہ کو یون روایت کیا ہے کہ مسلمان غزوۂ
تبوک مین آنحضرت کے ساتھ بہت تہی اور کوئی دفتر آپکے ساتھ نرہتا تہا کہ نام حاضرین کے لکھے جاوین پہر جو حضرت کے ساتھ نہوا اُسنی یہی خیال کیا کہ میرا حال
حضرت کو کیونکر معلوم ہوگا جب تک وحی نہ اُترے اور یہ غزوہ ایسی وقت ہوا کہ پہل پکے ہی تھے اور سایہ خوب تہا اور مجھے اُسکی طرف میل تہا کہ طیاری کر دی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور مسلمانون نے پہر مین نے قصد کیا طیاری کا مگر کچہہ طیاری نکی اور مین کہتا تہا جب چاہونگا کر لونگا یہانتک کہ وہ روانہ ہوگئی اور مین نے
کہا کہ مین ایک دو روز مین طیاری کرکے اُنسے جا ملونگا پہر مین اسی تردد مین رہا کہ غزوہ شروع ہوگیا اور مین قصد کرتا تہا کہ اُنسے جا ملون اور کاش مین چلا جاتا
اور مین جب حضرت کے بعد نکلتا تو اپنے ساتھ کسیکو نہ پاتا تہا مگر اُسکو جو نفاق مین ڈوبا ہوا تہا یا معذور تہا اور حضرت نے مجھے یاد نکیا تہا یہانتک کہ پہونچی تبوک مین
پہر جب وہ تبوک مین پہونچے [illegible] آپنے کیا کیا کعب نے عرض کی ایک شخص نے بنی سلمہ سے کہ روک رکہا اُسکو محبت نے زن و مال کی کہا معاذ بن جبل نے کہ ہم اُسکو اچھا
جانتے ہین پہر اتنے مین ایک شخص دور سی نظر آیا آپنے فرمایا کہ وہ ابو خیثمہ ہے پہر وہ ابو خیثمہ ہی تہی اور وہ صحابی تہی کہ صدقہ دیا تہا اُنہون نے ایک صاع تمر اور طعن کیا تہا
اُنپر منافقون نے کہا کعب نے جب خبر پہونچی پہلو حضرت کے لوٹنے کی تو مین نے ارادہ کیا جہوٹ بولنے کا اور مشورہ لیا مین نے ہر عاقل سے پہر جب حضرت تشریف لائی
میرا وہ خیال باطل جاتا رہا اور مین یقین لایا کہ مین ہرگز نہ بچونگا آپ سے جہوٹ بولکر اور مصمم ارادہ کیا مین نے سچ کا اور حضرت کی عادت تہی کہ جب تشریف لاتی سفر سے
پہلے مسجد مین آتی اور دو رکعت نماز پڑہتے اور لوگو نمین بیٹھتے پہر جب حضرت بیٹھے مخلفین آئے اور جہوٹی قسمین کہانے لگی اور وہ اسّی پر کئی آدمی تھے پہر اُنکے ظاہر
کو حضرت نے قبول فرمایا اور اسرار اُنکا اللہ کو سونپا اور جب مین حاضر ہوا آپ غضبناک شخص کے طور پر مسکرائی اور فرمایا آؤ مین گیا اور آپکے آگی بیٹھا آپنے فرمایا کیون

پیچھے رہ گیا کیا تونے نہین خریدی تھی سواری اپنی مینے عرض کیا کہ البتہ یارسول اللہ اگر مین کسی دنیادار کے پاس ہوتا تو البتہ اُسکے غضب سے کوئی عذر کرکے بچ جاتا اور مجھے بہت تقریر آتی ہے لیکن مجھے یہ خیال ہے کہ اگر مین جھوٹ بولونگا آپسی تو آپ راضی ہوجاوینگے مگر اللہ تعالے آپکو پھر مجھپر غضبناک کردیگا اور اگر مین سچ کہونگا تو آپ مجھسے گران خاطر ہونگے مگر امید ہوگی مجھے اللہ تعالے سے عفو کی قسم ہے اللہ کی کہ مجھے کوئی عذر نتھا اور مین بہت قوی اور مالدار تھا جب پیچھے رہا آپ سے آپ نے فرمایا آگاہ ہو قسم ہے اللہ کی اُسنے سچ کہا جا تو جبتک اللہ حکم کرے تیرے حق مین اور کئی لوگ بنی سلمہ کے میرے ساتھ ہوے اور کہنے لگے کہ ہم نہین جانتے کہ اس سے قبل تونے کوئی گناہ کیا ہو اور تونے کیون نہ عذر کردیا جیسا کہ عذر کردیا اور پیچھے رہنے والونے اور کافی ہوجاتا تیرے گناہ کے لئے استغفار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اور یہانتک اُنہون نے مجھے اُبھارا کہ مینے ارادہ کیا کہ اب جاؤن اور جھوٹ بولون حضرت سے پھر مینے پوچھا کہ میرا سا حال کسی اور کا بھی ہوا ہے لوگون نے کہا کہ ہان دو شخصونکا اور اُنکو بھی حضرت نے یہی کہا جو تجھے کہا مینے کہا وہ کون ہین کہا مرارہ بن ربیع اور ہلال بن امیہ اور وہ دونون نیک تھے حاضر ہوے تھے بدر مین اور اُنکے بتعاری بہتر تھے پھر منع کردیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہم تینون سے بات کرنیکو پھر لوگ ہم سے الگ رہنے لگے یہانتک کہ زمین مجھپر تنگ ہوگئی اور گذرین ہمپر پچاس راتین اور وہ دونون صاحب گھر بیٹھے روتے تھے اور مین جوان اور کڑے دل کا تھا سو مین نکلتا اور نماز پڑھتا مسلمانون کے ساتھ اور بازارون مین جاتا اور کوئی مجھسے بات نکرتا اور حضرت کے پاس حاضر ہوتا اور کلام کرتا جب آپ بیٹھے ہوتے نماز کے بعد اور اپنے دل مین کہتا کہ حضرت نے مونھہ ہلایا ہے میرے جواب کیلئے یا نہین اور آپکے قریب نماز پڑھتا اور نظر چراکر آپکو دیکھتا پھر جب مین اپنے نماز مین لگجاتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب مین آپکیطرف دیکھتا آپ اور طرف دیکھنے لگتے یہانتک کہ جب اُسکو مدت گذر گئی مین ابی قتادہ کے باغ کے پاس گیا اور وہ چچیرے بھائی تھے میرے اور میرے بڑے دوست تھے اور کلام کیا مینے اور اُنہون نے جواب ندیا سو مینے کہا مین تمکو قسم دیتا ہون اے ابی قتادہ اللہ کے کیا تم نہین جانتے کہ مین دوست رکھتا ہون اللہ کو اور اُسکے رسول کو پھر وہ چُپ رہے پھر مینے اُنکو دوبارہ قسم دی پھر چُپ ہی رہے پھر قسم دی تو اُنہون نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے پھر میرے آنکھین بھر آئین اور مین لوٹا اور راہ مین چلا جاتا تھا کہ ایک شخص شام کے لوگون مین سے جو غلہ لایا تھا اور مدینہ مین بیچتا تھا کہہ رہا تھا کہ بتادو مجھے کعب بن مالک کو پھر لوگ اشارہ کرنے لگے میری طرف یہانتک کہ وہ میرے پاس آیا اور مجھے ایک خط دیا اُسی بادشاہ غسان کا اُسمین لکھا تھا کہ ہمنے سنا ہے کہ تمہارے صاحب نے یعنے نبی نے تمپر ظلم کیا سو تم ہمارے پاس آؤ ہم تمہاری بہت خاطر کرینگے پھر جب مینے اُسے پڑھا مینے کہا یہ اور بلا آئی سو مینے اُسے چولہے مین ڈالدیا پھر جب مجھپر چالیس راتین گذرین اُسیوقت ایک قاصد رسول خدا کا میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ حضرت نے حکم دیا ہے کہ تو دور رہ اپنی جورو سے مینے کہا طلاق دون کہا نہین بس جُدا رکھو اُسکو اور پاس نجا اُسکے اور میرے رفیقونکو بھی یہی پیغام بھیجا تب مینے اپنی بیوی سے کہا کہ تو اپنے میکے جا یہانتک کہ اللہ تعالی اسکا فیصلہ کرے اور ہلال بن امیہ کی بیوی حضرت کے پاس آئین اور عرض کی کہ یارسول اللہ ہلال بوڑھا نکما ہے اور کوئی اُسکا خادم نہین پھر آپکو ناگوار ہے کہ مین اُسکی خدمت کرون آپنے فرمایا کہ نہین مگر وہ تجھسے صحبت نکرے اُسنے عرض کی کہ وہ کسیطرف ہلتا بھی نہین اور ہمیشہ روتا رہتا ہے جب سے یہ امر ہوا ہے کہا کعب نے کہ مجھسے بھی لوگون نے کہا کہ تم بھی عذر کرو کہ تمہین بھی اجازت ملجاوے جیسے ہلال کی بیوی کو اجازت ملگئی خدمت کرنیکی مینے کہا قسم ہے اللہ کی مین آپسے اجازت نمانگونگا اور معلوم نہین کہ جب مین اجازت مانگون تو حضرت کیا فرماوین اور مین جوان بھی ہون پھر ٹھیرا مین اسی حال پر دس راتین اور پوری ہوگئین پچاس راتین جسدن سے فرمایا تھا حضرت نے ہم سے بات نکرنیکا پھر جب مین نے نماز پڑھی فجر کی پچاسوین رات کی اور مین اپنے کوٹھے پر تھا اور مین اُسی حال مین تھا کہ اللہ تعالے نے قرآن مین فرمایا ہے کہ زمین مجھپر تنگ ہوگئی تھی سُنی مینے آواز ایک پکارنیوالے کی کہ جبل سلع پر پکارتا تھا کہ اے کعب خوشخبری ہو تجھکو اور مین سجدہ مین گرپڑا اور جانا مینے کہ آئی میرے لئے کشادگی اور خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمارے توبہ قبول ہونیکی جب نماز فجر پڑھ چکے اور لوگ دوڑے مجھے بشارت دینے کو اور ایک سوار نے گھوڑا دوڑایا مجھے خبر دینے کو اور بنی اسلم مین کا ایکمرد دوڑا مگر آواز پکارنیوالیکی مجھے سوار سے پہلی پہونچی پھر جب میرے پاس آیا وہ شخص جسنے مجھے بشارت دی تھی مینے اپنے کپڑے اُتار کر اُسکو پہنا دیے اور قسم ہے اللہ تعالی کی میرے پاس یہی کپڑے تھے اور وہ کپڑے مینے مانگ کر پہنے تھے اور حاضر ہوا مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین اور لوگ مجھسے فوج فوج ملتے مبارکباد دیتے تھے مجھے توبہ قبول ہونیکی یہانتک کہ مین

داخل ہوا مسجد میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے اور آپکے گرد لوگ جمع تھے باقی قصہ وہی ہے جو حدیث میں مذکور ہوا **عن** زید بن ثابت
قال بعث الی ابو بکر الصدیق مقتل اہل الیمامۃ فاذا عمر بن الخطاب عندہ فقال ان عمر قد اتانی فقال ان القتل قد استحر بقراء القرآن یوم
الیمامۃ وانی لاخشی ان یستحر القتل بالقراء فی المواطن کلہا فیذہب قرآن کثیر وانی اری ان تامر بجمع القرآن قال ابو بکر لعمر کیف افعل شیئا
لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال عمر ہو واللہ خیر فلم یزل یراجعنی فی ذلک حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدر عمر ورایت
فیہ الذی رای قال زید قال ابو بکر انک شاب عاقل لا نتہمک قد کنت تکتب لرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الوحی فتتبع القرآن قال فواللہ لو
کلفونی نقل جبل من الجبال ما کان اثقل علی من ذلک قلت کیف تفعلون شیئا لم یفعلہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ابو بکر ہو واللہ خیر فلم
یزل یراجعنی فی ذلک ابو بکر وعمر حتی شرح اللہ صدری للذی شرح لہ صدرہما صدر ابی بکر وعمر فتتبعت القرآن اجمعہ من الرقاع والعسب
واللخاف یعنی الحجارۃ وصدور الرجال فوجدت اخر سورۃ براءۃ مع خزیمۃ بن ثابت لقد جاءکم رسول من انفسکم عزیز علیہ ما عنتم حریص علیکم
بالمؤمنین رؤف رحیم ۔ فان تولوا فقل حسبی اللہ لا الہ الا ہو علیہ توکلت وہو رب العرش العظیم **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ ابو بکر صدیق نے
بلا بھیجا انکو جب لڑائی ہوئی تھی یمامہ کے اور عمر بن خطاب بھی انکے پاس بیٹھے تھے پھر کہا ابو بکر نے کہ عمر میرے پاس آئے اور کہا کہ قتل کے گرم بازاری ہوئی قراء قرآن
کے ساتھ یمامہ کے دن اور میں ڈرتا ہوں کہ اگر بہت ہوا قتل قاریوں کا ہر مقام میں تو جاتا رہے بہت سا قرآن (یعنے ہمارے ہاتھ سے) اور میں مناسب جانتا ہوں
کہ تم حکم کرو قرآن کے جمع کرنیکا ابو بکر نے عمر سے کہا کیونکر کروں میں وہ کام کہ نہیں کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عمر نے کہا یہ واللہ بہتر ہے سو اسیطرح وہ مجھ سے تکرار
کرتے رہے اس بارہ میں یہاں تک کہ کھول دیا اللہ نے میرے سینہ پر جو کھولدیا تھا عمر کے سینہ پر اور مناسب جانا میں نے جو مناسب جانا انہون
نے زید نے کہا کہ پھر ابو بکر نے مجھ سے کہا کہ تم جوان عاقل ہو اور ہم تمکو متہم نہیں کرتے کسی بات میں اور تم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں قرآن لکھتے تھے
سو درپے ہو تم قرآن کی کہا زید نے قسم ہے اللہ کی اگر حکم دیتے مجھے کسی پہاڑ کے اٹھانیکی پہاڑوں میں سے تو مجھپر اتنا گران نہ گزرتا میں یہی کہتا تھا کہ کیونکر
کروگے تم اس کام کو جو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نہیں کیا ابو بکر نے کہا قسم ہے اللہ تعالی کی وہ بہتر ہے پھر مجھے سمجھاتے رہے دونوں یہانتک کہ کھولدیا اللہ تعالے نے
میرے سینہ پر جو کھولدیا تھا ابو بکر و عمر کے سینہ پر اور درپے ہوا میں قرآن کے جمع کرنیکے اکٹھا کرتا تھا میں پرچون سے اور کھجور کے پتون اور لخاف یعنی نرم پتھرون پر سے
اور حضرت کے وقت انہیں چیزون پر لکھا ہوا تھا اور جمع کرتا تھا میں لوگون کے سینہ سے سو پایا میں نے اخیر سورہ برارت کا خزیمہ بن ثابت کے پاس لقد جاءکم رسول
سے آخر تک یعنی آیا تمہارے پاس رسول تم میں کا گران ہے اسپر جو چیز تمہیں تکلیف میں ڈالے آرزو رکھتا ہے تمہاری ہدایت کا مومنون پر شفقت رکھنے
والا ہے مہربان پھر اگر پھر جاوین وہ تو کہدے تو کافی ہے مجھے اللہ کسیکی عبادت نہیں سوائے اسکے اسی پر بھروسا کیا میں نے اور وہ مالک ہے بڑے تخت کا **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان حذیفۃ قدم علی عثمان بن عفان وکان یغازی اہل الشام فی فتح ارمینیۃ واذربیجان مع اہل
العراق فرای حذیفۃ اختلافہم فی القرآن فقال لعثمان بن عفان یا امیر المؤمنین ادرک ہذہ الامۃ قبل ان یختلفوا فی الکتاب کما
اختلفت الیہود والنصاری فارسل الی حفصۃ ان ارسلی الینا بالصحف ننسخہا فی المصاحف ثم نردہا الیک فارسلت حفصۃ الی عثمان
بن عفان بالصحف فارسل عثمان الی زید بن ثابت وسعید بن العاص وعبد الرحمن بن الحارث بن ہشام وعبد اللہ بن الزبیر ان انسخوا
الصحف فی المصاحف وقال للرہط القرشیین الثلاثۃ ما اختلفتم انتم وزید بن ثابت فاکتبوہ بلسان قریش فانما نزل بلسانہم حتی نسخوا
الصحف فی المصاحف بعث عثمان الی کل افق بمصحف من تلک المصاحف التی نسخوا قال الزہری وحدثنی خارجۃ بن زید ان زید بن ثابت
قال فقدت ایۃ من سورۃ الاحزاب کنت اسمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقرؤہا من المؤمنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ فمنہم
من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر فالتمستہا فوجدتہا مع خزیمۃ بن ثابت او ابی خزیمۃ فالحقتہا فی سورتہا قال الزہری فاختلفوا یومئذ فی
التابوت والتابوہ فقال القرشیون التابوت وقال زید التابوہ فرفع اختلافہم الی عثمان فقال اکتبوہ التابوت فانہ نزل بلسان قریش

قَالَ الزُّهْرِيُّ فَأَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللَّهِ بْنُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُتْبَةَ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ مَسْعُودٍ كَرِهَ لِزَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ نَسْخَ الْمَصَاحِفِ وَقَالَ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ أُعْزَلُ عَنْ نَسْخِ كِتَابَةِ الْمَصَاحِفِ وَيَتَوَلَّاهَا رَجُلٌ وَاللَّهِ لَقَدْ أَسْلَمْتُ وَإِنَّهُ لَفِي صُلْبِ رَجُلٍ كَافِرٍ يُرِيدُ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ وَلِذَلِكَ قَالَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ مَسْعُودٍ يَا أَهْلَ الْعِرَاقِ اكْتُمُوا الْمَصَاحِفَ الَّتِي عِنْدَكُمْ وَغُلُّوهَا فَإِنَّ اللَّهَ يَقُولُ وَمَنْ يَغْلُلْ يَأْتِ بِمَا غَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَالْقَوُا اللَّهَ بِالْمَصَاحِفِ قَالَ الزُّهْرِيُّ فَبَلَغَنِي أَنَّ ذَلِكَ كَرِهَهُ مِنْ مَقَالَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ رِجَالٌ مِنْ أَفَاضِلِ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ حذیفہ آئے عثمان بن عفان کے پاس اور وہ لڑتے تھے اہل شام سے آرمینیہ اور آذربیجان کے فتح میں اہل عراق کے ساتھ پھر دیکھا حذیفہ نے اختلاف انکا قرآن میں تب کہا عثمان بن عفان سے کہ اے امیر المومنین خبر لیجیے اس امت کی اس سے پہلے کہ مختلف ہو جاویں وہ قرآن میں جیسے کہ مختلف ہو گئے یہود و نصاریٰ اپنے کتابوں میں سو عثمان نے پیغام بھیجا حفصہ کیطرف کہ بھیجدو تم ہمکو مصحف کہ نقل کر لیں ہم اُس سے اور مصحفوں میں پھر پھیر بھیجینگے ہم اُسکو تمہارے پاس پھر بھیجدیا حفصہ نے مصحف حضرت عثمان کے پاس اور بھیجا عثمان نے زید بن ثابت اور سعید بن عاص اور عبد الرحمن بن حارث بن ہشام اور عبد اللہ بن زبیر کے پاس کہ نقل کریں یہ لوگ مصحف کے اور مصاحف میں اور کہا تینوں قرشیوں سے کہ جب زید بن ثابت اور تم میں اختلاف ہو تو اُسکو قریش کے زبانمیں لکھو اسلئے کہ قرآن انہیں کی زبانمیں اُترا ہے پھر یہانتک ہوا کہ نقل کیا انہوں نے اُس مصحف کے کئی مصحفوں میں اور بھیجا حضرت عثمان نے ایک ایک مصحف ہر جانب اُن مصحفوں میں سے کہ جو نقل لکھے گئے تھے کہا زہری نے اور روایت کی مجھسے خارجہ بن زید نے کہ کہ زید بن ثابت نے کہا کہ نہ ملی مجھے ایک آیت سورہ احزاب کی جو میں نے سنا کرتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑھتے ہوئے مِنَ الْمُؤْمِنِينَ رِجَالٌ صَدَقُوا الْآيَةَ پھر ڈھونڈھا میں نے اُسکو اور پایا اُسے خزیمہ بن ثابت کے پاس یا ابی خزیمہ کے پاس سو ملا دی میں نے اُسکی سورت میں کہا زہری نے کہ پھر اختلاف کیا اُس دن لفظ تابوت میں تو قرشیوں نے کہا تابوت اور زید نے کہا تابوہ اور لیگئے اس اختلاف کو حضرت عثمان کے پاس اور فرمایا انہی نے کہ تابوت لکھو اسلئے کہ قرآن اُترا ہے قریش کے زبانمیں زہری نے کہا خبر دی مجھکو عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ نے کہ عبد اللہ بن مسعود کو ناگوار ہوا زید بن ثابت کا قرآن لکھنا اور کہا اُنہوں نے کہ اے گروہ مسلمانوں کے میں تو معزول کیا جاؤں قرآن لکھنے سے اور متولی ہو اُسکا وہ شخص کہ قسم ہے اللہ کی کہ میں اسلام لا چکا تھا اور وہ کافر کے پیٹھ میں تھا مراد لیتے تھے اس قول سے زید بن ثابت کو اور اسی لئے عبد اللہ بن مسعود نے کہا کہ اے عراق والوں چھپا رکھو تم لینے قرآن اپنے پاس اور مقفل کر رکھو انکو اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو چھپا رکھیگا کوئی چیز لاویگا اُسکو قیامت کے دن سو تم ملاقات کرنا اللہ سے لینے قرآن لیکر زہری نے کہا کہ مجھے خبر پہونچی ہے کہ یہہ بات ابن مسعود کی بڑے بڑے افضل صحابیوں کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ناگوار ہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے یعنے حدیث زہری کی اور نہیں جانتے ہم اسکو مگر زہری کی روایت سے **خاتمہ** سورہ انفال اور برات گویا کہ تعلیم نامہ ہے جہاد کا اسمیں احکام جہاد کا ایسا اہتمام کیا گیا ہے جیسے سورہ حج میں احکام حج کا اور یوسف میں انکے قصہ کا ضروریات جہاد اُسمیں بکثرت مذکور ہیں اور احکام قتل و اسر بہ تفصیل مسطور مجاہد کے لئے یہ پروانہ ہے جنت کا اور غازی کے لئے یہ خوان ہے نعمت کا احکام جہاد سے اسمیں مذکور ہے انفال کا اور مملوک ہونا اُسکا اللہ اور رسول کے اور تذکیر وعدہ آلٰہی کے ساتھ ایک گروہ کے یعنے قافلہ شام یا لشکر کفار مکہ اور دعا اور استغاثہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا جنگ بدر میں اور تائید ملائکہ کے باذن آلٰہی اور تذکیر تغشیان نعاس اور انزال ماء اور اثبات ملئکہ کا قلوب مؤمنین کے لئے اور رعب ڈالنا اللہ تعالی کا قلوب کفار میں اور ملئکہ کو وحی ہونا کافروں کے سروں پر اور سر جوڑوں پر مارین اور پیٹھ کافروں کے مقابلہ سے بہاگنے کی اور ہونا کافروں کے قتل اور رمی کا اللہ کے جانب سے اور تخویف فتنہ عامہ سی اور یاد دلانا اہل اسلام کے ضعف کا مکہ میں اور وعدہ فیصلہ کا کافروں اور مؤمنین کے بیچ میں اور ذکر کافروں کے مشورہ کا جو دار الندوہ میں ہوا تہا حضرت کے قید و قتل و اخراج کے بارہ میں اور دعا ابو جہل کے جنگ بدر میں نکلنے وقت باب کعبہ پر اور خطاب کافروں سے کہ جنگ سی باز رہو ورنہ بدر کیطرح پھر شکست پاؤگی دوستی اللہ تعالی سے اور مدد کا ہونا اُسکا مسلمانوں کے لئے اور حکم غنیمت کے خمس نکالنے کا رسول اور ذوی القربی اور یتامی اور مساکین اور مسافر کے واسطے حال جنگ بدر کا اور ملاقات دو لشکروں کی اور قلیل دکھنا ہر لشکر کا دوسرے کو اور حکم ذکر کثیر اور ثبات قدمی کا وقت مقابلہ کفار کے اور امر خدا کے اطاعت کا اور نہی تنازع سی اور ہونا جبن کا سبب تنازع کے اور آنا شیطان کا کفار بدر کے پاس اور وعدہ دینا غلبہ کا جائز ہونا نقض صلح کا اُس شخص سے کہ خوف خیانت ہو اور تیاری کا سامان جہاد کے

اور گھوڑے باندھنے اور مال خرچ کرنیکا جواز قسم ساتھ کفار کے تمکن اللہ تعالیٰ کا تائید مومنین اور اُنکے تالیف قلوب کے ساتھ کافی ہونا اللہ کا نبی کو اور تابعدار مومنون کو امر
مومنون کے ترغیب و تحریض کا قتال و جہاد پر وعدہ بیس نفر کے غلبہ کا دو صد کافر پر اور تخفیف اس حکم کی اور وعدہ ایکسو کے غلبہ کا دوسو کافر پر انکار فدیہ لینی پر اساری
بدر سی تحلیل مال غنیمت کے محبت مومنین مہاجرین و مجاہدین و انصار کے ایکدوسرے سی اور محبت و ولایت کافرونکی آپسمین سچی مومن ہونا مہاجرین اور مجاہدین اور انصا
اور الحاق مہاجرین و تابعین کا ساتھ سابقین کی تمام ہوئے مضامین جہاد سورہ انفال کے اسکے سوا اور بہت سے فوائد عمدہ مذکور ہین چنانچہ سات صفتین مومنون
کے خوف الٰہی اور زیادتی ایمان کے وقت تلاوت قرآن کے اور توکل اور قایم کرنا نماز کا اور خرچ کرنا مال کا اور وعدہ مغفرت کا اُنکے لئی اور عزت کی روزی کا
امر جواب دینی اور لبیک کہنی کا جب خدا و رسول کسیکو بلاوے حرمت خیانت کے اور فتنہ مال اور اولاد کا اساطیر الاولین کہنا کافرونکا قرآنکو مانع ہونا کافرونکا مسلمانون
کو مسجد الحرام سے مشرکونکی نماز بیت اللہ مین سیٹی بجانا اور تالیان تہین تھی اُنکی تشبیہ سی جو بطر اور ریا کی راہ سی اپنے گھرون سے نکلے کافرونکا حال وقت مرگ کے
اللہ کسیکو نعمت دیکر بدلتا نہین جبتک وہ اپنی نیت نہ بدلے ہلاک آل فرعونکا اور تبدیل نعمت کے عذاب سے بسبب ذنوب کے خیانت رسول کے عین خیانت خدا
کی ہی ہونا وراثت کا اولو الارحام مین انتہی اور سورہ توبہ مین متعلقات جہاد کے مذکور ہے برأت خدا اور رسول کے اُن مشرکون سے کہ جنسے صلح تھی اور رخصت چار مہینے
کی جنسے صلح نہ تھے اور قتل کا حکم بعد گذرنے شہور مذکورہ کے حکم ہاتھ اٹھانیکا مشرکون کے قتل سے بشرط توبہ اور ادائی نماز و زکوۃ کی حکم مستامن کا امر عہد کے
پورا کرنیکا اُن کافرون سے جنسے خیانت سرزد نہوئی لحاظ عہد و قرابت نرکہنا مشرکونکا حکم اُس ذمی کے قتل کا جو نقض عہد اور دین پر ہمارے طعن کرے تحریض
قتل پر کفار مکہ کے ضرور ہونا مومنون کے امتحان کا ساتھ جہاد کے برابر نہونا سقایت حاج اور عمارت مسجد حرام کا ساتھ جہاد اور ایمان باللہ کے فضیلت مہاجرین اور
مجاہدین کی دوسرے مومنون پر بشارت رحمت و رضوان و جنات و اجر عظیم کی مجاہدین و مہاجرین کے لئے نہی کافرونسی صحبت رکھنی کے اگرچہ اقربا ہون اور عتاب
غیر خدا کے محبت پر آبا اور ابنا و اخوان وغیرہ سے اور فسق اُن لوگونکا جو اُنکے محبت مین جہاد سے باز رہین یاد دلانا نصرت الٰہی کا مواطن کثیرہ اور یوم حنین
مین اور نزول سکینہ اور جنود ملائکہ کا وعدہ توبہ کا اُن کافرون کے لئے جو جنگ حنین مین باقی رہے منع کرنا مشرکون کا مسجد الحرام سے اسلئے نجس ہونا انکا
تحریض کافرون کے قتل پر یہانتک کہ وہ جزیہ دین وعدہ عذاب اور داغ دینے کا اُن لوگون کی پیشانی اور کروٹون پر جو جہاد مین مال نہین خرچتے تعجب
اُن مسلمانون کے حال پر جو جہاد مین نکلنے کے لئی سستی کرتی ہین تخویف اُن مسلمانون کے جو جہاد مین کوچ نہین کرتے عذاب الیم کے ساتھ فضیلت ابوبکر
کے اور رفاقت اُنکی غار مین وقت ہجرت کے حکم کوچ کا جہاد کے لئی ہر حال مین عتاب اُن صحابیون پر جو غزوہ تبوک مین شریک نہوے مذمت عذر کرنیوالون
کے جہاد مین کامل الایمان لوگ گھر مین رہنے کا اذن نہین مانگتے مذمت جہاد سے بیٹھ رہنے والونکے منافقون کے جاسوسون کا ہونا لشکر اصحاب
مین فتنہ کرنا منافقونکا جہاد مین اذن طلب کرنا جد بن قیس کا جو منافق تھا گھر مین رہنے کے لئی جواب اُن منافقونکا جو مصائب پر مومنون کے
خوش ہوتے تھے قبول نہونا منافقون کے صدقات کا جہاد مین مال خرچ نکرنا اور نماز مین سستی کرنا نفاق ہے جھوٹی قسمین کھانا منافقونکا کہ ہم مومن ہین
عیب کرنا ذی الخویصرہ تمیمی کا نبی پر صدقات کی بابمین بیان مصارف صدقات کا آٹھ شخص مین خطاب نبی کو اور حکم جہاد کا کافرون اور منافقون سے
قصد کرنا منافقونکا کہ رسول کو قتل کرین شب عقبہ مین غزوہ تبوک سے لوٹتی وقت عہد کرنا منافقونکا کہ اگر ہم مال پاوین صدقہ دین اور حال ثعلبہ کا خوش ہونا
منافقونکا گھر بیٹھ رہنے پر جہاد چھوڑ کر خطاب نبی کو کہ اگر کوئی منافق پہر اجازت جہاد مین رفیق ہونیکے طلب کرے تو اُسے اجازت نہ دو مذمت امیرون
کے اور اجازت چاہنا اُنکا کہ گھر مین بیٹھ رہین اور جہاد مین نجاوین وعدہ خیرات اور فلاح اور جنات و انہار و خلود اور فوز عظیم کا مجاہدین کے لئے مذمت اُن
اعراب کے جو گھر مین رہنے کی اجازت مانگتے ہین رخصت ترک جہاد کی بیمارون اور ضعیفون اور مفلسون کے لئے اور جو سواری نہین پاتی الزام اور مذمت اُن
گھر بیٹھنے والونکے جو امیر ہین معذرین کا آنا حضرت کے پاس بعد غزوہ تبوک کے اور قبول نہونا اُنکے عذر کا فضیلت سابقین اولین کے مہاجرین و انصار سے
فضیلت مجاہدونکی اور خریدنا اللہ تعالیٰ کا اُنکے جان اور مال کو عوض مین جنت کے صفت خریداران جنت کی توبہ اور عبادت اور تحمید اور سیاحت اور امر معروف
اور نہی منکر وغیرہ سے قبول توبہ مہاجرین و انصار جو غزوہ تبوک مین مطیع رسول رہے نزول توبہ کعب بن مالک اور مرارہ بن ربیع یا ابن ربیعہ عامری اور ہلال

بن امیہ اہل مدینہ کو جایز نہین کہ نبی سی تخلف کرین یا اپنی جان اُنکی جان سے عزیز رکھین اجر مجاہد ونکی تشنگی او گرسنگی اور زمین طی کرنیکا اور مال خرچ کرنیکا فرض کفایہ
ہونا جہاد کا امر اُن کافرون سی لڑنیکا جو مسلمانون کے ملک سی قریب ہین یہ مضامین سب متعلق جہاد مین اور چونکہ منافقونکا امتحان کامل جہاد مین ہوتا ہے
اسلئے منافقون کے احوال بہت اسمین مذکور ہین چنانچہ منجملہ اُسکے ناگوار ہونا بہبودی رسول کا اُنپر اور خوش ہونا اُنکا مصیبت سی رسول کے اور مومنون کے
اور قبول نہونا اُنکے مال کا اور سستی اُنکی نماز مین اور وعید اُنکی عذاب کے ساتھ اموال و اولاد کی اور بہاگ جانا اُنکا رسول کے پاس سے اگر کہین پناہ پاوین اور ایذا دینا اُنکا نبی کو کہ یہ فقط کان کہتے ہین اور جہوٹی قسمین کہانا اُنکا نبی اور مومنون کے راضی کرنیکو اور ڈرنا اُنکا نزول قرآن سے کہ اسمین اسرار اُنکے طشت از بام
ہو جاتے تہی اور استہزا کرنا اُنکا خدا اور رسول سی اور حیلہ کرنا لہو و لعب کا اور کافر ہو جانا اُنکا بُری بات سکہانا اور اچہی بات سے منع کرنا اُنکا وعید نار جہنم کے
اُنکے لئے اور لعنت خدا کی اُنپر اور تشبیہ حضرت کے زمانہ کی منافقونکی اگلے منافقون سے اور ہلاک اور حبط اعمال اور خسران دارین اُنکا تحریض منافقون کے واسطے توبہ
کے طعن کرنا منافقونکا اُن مومنون پر جو اپنی مشقت کے مال سے صدقہ لاتی تہے اور وعید عدم مغفرت کے اُنکے لئے نہی نماز جنازہ پڑہنے سی منافقون کے اور اُنکے
مال و اولاد کے پسند کرنی سی خبر دینا اللہ کا پیشتر سے کہ منافق اپنے معذور ہونی پر جہوٹی قسمین کہاوینگے اشد ہونا اعراب کا کفر اور نفاق مین اور تاوان
جاننا اُنکا اُس مال کو جو راہ خدا مین خرچ ہو منافق ہونا بعض اعراب کا حوالی مدینہ مین اور مدینہ مین خطاب منافقونکو کہ تم عمل کرو اللہ تمہاری عمل دیکہتا
ہے مسجد ضرار بنانا منافقونکا اور نہی نبی کو اُس مسجد مین کہڑے ہونی سی اور کہنا منافقونکا وقت نزول سورۃ کے کہ ایمان کسکا زیادہ ہوا امتحان منافقونکا ہر سال
مین ایک یا دو بار نظر کرنا بعض منافقونکا بعض پر وقت نزول سورۃ کے اور سوا اسکے اور فوائد متفرقہ مذکور ہین چنانچہ منع کرنا مشرک کو مسجد بنانی سی اور بنانا اور
آباد کرنا مسجد کا شامل ہے مومنین کے اور کہنا یہود و نصاریٰ کا کہ عزیر و عیسے فرزند ہین خدا کے اور معبود ٹہیرا لینا اُنکا اپنے احبار و رہبان کو سوا خدا کے اور
ارادہ کافرونکا کہ نور خدا اپنے مونہہ سی بجہاوین اور منت ارسال رسول پر اور وعدہ غلبۂ دین کا خطاب مومنون کو اور حرام خور ہونا اکثر احبار اور رہبان کا
بارہ مہینے ہونا اللہ کی کتاب مین جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے مقرر کرنا کافرونکا ایک مہینے کے جگہہ دوسرے کو یاد دلانا قوم نوح اور عاد اور ثمود اور قوم
ابراہیم اور اصحاب مدین اور موتفکات کے ہلاکت کا بسبب گناہون کے محبت اور دوستی مومنون کے مومنون سے اور امر معروف اور نہی منکر اور اقامت صلوۃ اور ایتاء
زکوۃ اور اطاعت خدا و رسول کرنا اُنکا اور وعدہ محبت کا اُنکے لئے حال اعراب مومنین کا اور موجب قربت الٰہی ہونا دعای رسول کا اُنکے لئے حال اُن لوگون کا
کہ جو اعمال نیک و بد دونون کئے ہین صفات باریتعالی کے قبول توبہ عباد اور اخذ صدقات اور تواب و رحیم ہونا اُسکا فضیلت مسجد قبا کی اور بنا اُسکی تقوی پر
مالکیت اور احیاء اور اماتت اور ولایت اور نصرت اُس تعالی کی اور قبول توبہ اُن اصحاب کے کہ غزوہ تبوک مین تخلف رہی خبر دینا رسول کے آنیکی اور حریص ہونا اُسکا
ہماری ہدایت پر اور رافت اور رحمت اُسکی مومنون پر **ومن سورۃ یونس** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ فِي قَوْلِهِ تَعَالَى لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ قَالَ إِذَا دَخَلَ أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ نَادٰى مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ مَوْعِدًا وَيُرِيدُ أَنْ يُنْجِزَكُمُوهُ قَالُوا أَلَمْ يُبَيِّضْ
وُجُوهَنَا وَيُنَجِّنَا مِنَ النَّارِ وَيُدْخِلْنَا الْجَنَّةَ قَالَ فَيُكْشَفُ الْحِجَابُ قَالَ فَوَاللّٰهِ مَا أَعْطَاهُمْ شَيْئًا أَحَبَّ إِلَيْهِمْ مِنَ النَّظَرِ إِلَيْهِ **ترجمہ** صہیب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَزِيَادَةٌ یعنے جو لوگ نیک ہین اُنکو اچہا بدلا ہے اور زیادتی فرمایا آپنے کہ جب داخل ہونگے جنتی جنت
مین ایک پکارنیوالا پکاریگا کہ اللہ تعالی کے پاس تمہارا ایک وعدہ ہے کہ وہ تعالی اُسکو پورا کرنیوالا ہے جنتی کہینگے کیا روشن نہین ہوے چہرے ہماری اور نجات نہین
ہوئی ہمکو دوزخ سے اور داخل نہین کئے گئے ہم جنت مین یعنے اب کونسی نعمت باقی رہی فرمایا آپنے پہر کہولدیا جاویگا پردہ (جو خالق اور مخلوق کے بیچ مین ہے) گا
فرمایا آپنے کہ پہر قسم ہے اللہ تعالی کی نہین دیگا اُنکو کوئی چیز زیادہ پیاری نظر کرنے سی اُس تعالی کے جمال مبارک پر **ف** حدیث حماد بن سلمہ کے اسیطرح روایت
کیا اسکو کئی لوگون نے حماد بن سلمہ سی مرفوعًا اور روایت کے سلیمان بن مغیرہ نے یہی حدیث ثابت سے اُنہون نے عبدالرحمن سے قول اُنہین اور نہین ذکر کیا اسمین کہ یہ
روایت ہے صہیب کے روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ مِصْرَ قَالَ سَأَلْتُ أَبَا الدَّرْدَاءِ عَنْ هٰذِهِ الْآيَةِ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا
قَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ مُنْذُ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْهَا فَقَالَ مَا سَأَلَنِي عَنْهَا أَحَدٌ غَيْرُكَ مُنْذُ أُنْزِلَتْ هِيَ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰى لَهُ

سورۂ یونس

ترجمہ ایک مرد مصری سے روایت ہے اسنے کہا کہ مینے پوچھی تفسیر اس آیت کی ابوالدرداء سی لَهُمُ الْبُشْرٰى فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا یعنے انکو بشارت ہے دنیا کی زندگی مین تو فرمایا ابوالدرداء
نے نہین پوچھی مجھسے کسی نے یہ آیت جب سے مینے پوچھہ رکھی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تفسیر اسکی اور جب مینے پوچھی آپ سی تو فرمایا آپنے نہین پوچھی مجھسے کسی نے
یہ آیت سوا تیرے جبسے نازل ہوئی مراد اس بشارت سے نیک خواب ہے کہ دیکھتا ہے اسکو مسلمان یا دکھایا جاتا ہے وہ یعنی اللہ تعالی کی جانب سی **ف** روایت کی ہمسے
ابن ابی عمر نے انہون نے سفیان سے انہون نے عبدالعزیز سی انہون نی ابی صالح سمان سے انہون نے عطاء بن یسار سی انہون نی ایک مرد مصری سے انہون نے ابوالدرداء سے
پھر ذکر کی انہون نے حدیث مانند اسکے روایت کی ہمسے احمد نے انہون نے حماد بن زید سی انہون نے عاصم سی انہون نے ابی صالح سے انہون نے ابی الدرداء سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند
اسکے اور اس سند مین روایت نہین ہے عطاء بن یسار سی اور اس باب مین عبادہ بن صامت سے بہی روایت ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
لَمَّا اَغْرَقَ اللّٰهُ فِرْعَوْنَ قَالَ اٰمَنْتُ اَنَّهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا الَّذِيْ اٰمَنَتْ بِهِ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ فَقَالَ جِبْرِيْلُ يَا مُحَمَّدُ لَوْ رَاَيْتَنِيْ وَاَنَا اٰخُذُ مِنْ حَالِ الْبَحْرِ وَاَدُسُّهُ فِيْ فِيْهِ
مَخَافَةَ اَنْ تُدْرِكَهُ الرَّحْمَةُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب ڈبویا اللہ نے فرعون کو کہا اسنے ایمان لایا مین کہ بیشک کوئی معبود نہین
ہے مگر وہی جسپر ایمان لائی بنی اسرائیل تو جبرئیل نے کہا اے محمد کاشکے تم دیکھتے مجھکو اسوقت جب وہ یہ کہتا تہا اور مین لیتا تہا کیچڑ دریا سی اور ڈالتا تہا اسکی مونہہ
مین اس خوف سی کہ کہین لے اسکو رحمت **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ ذَكَرَ اَنَّ جِبْرِيْلَ جَعَلَ يَدُسُّ فِيْ فِيْ
فِرْعَوْنَ الطِّيْنَ خَشْيَةَ اَنْ يَّقُوْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَيَرْحَمَهُ اللّٰهُ اَوْ خَشْيَةَ اَنْ يَّرْحَمَهُ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ جبرئیل ڈالتے تہے
فرعون کے مونہہ مین مٹی اسی ڈر سے کہ وہ کہہ نہ بیٹھے لا اله الا اللہ اور گھیر نہ لیوے اسکو رحمت اللہ کی یا فرمایا اس ڈر سی کہ رحمت کرے اسپر اللہ **ف** یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورہ یونس ایک دریائی معرفت ہے کہ تشنہ کامان معارف الٰہیہ اس سے سیراب ہین اور طالبان عقاید حقہ اسکی طلب مین ہین
بے آب اسمین صفات الٰہی سے مذکور ہے الوہیت اسکی اور پیدا کرنا زمین و آسمان کا چھہ روز مین اور استوا اسکا عرش پر اور تدبیر امر کے اور نہونا کسیکا شفیع سوا اسکے
اور مرجع کل ہونا اسکا اور پہلے پیدا کرنا اسکا عالم کو اور وعدہ اعادہ خلق کا واسطے جزای اعمال کے اور قدرتین اسکی اضاءت شمس اور تنویر قمر اور تقدیر منازل قمر سے
اور گھٹنا بڑھنا لیل و نہار کا اور پیدا کرنا سموات و ارض کا اور احاطہ اسکے علم کا ہمارے اقوال و اعمال و احوال پر اور مخفی نہونا کسی ذرہ کا اسپر اور مالکیت اسکی آسمان و
زمین پر اور احسان رکھنا اسکا ساتہ سکون لیل اور ابصار نہار کے اور عقاید ضروریہ سے مذکور ہے وعید نار کی منکرون کے لئے اور وعدہ ہدایت اور جنت اور نعیم و انہار کا
صالحون کے لئے اور لکھنا کرام کاتبین کا اعمال بنی آدم کو اور وعدہ حسنی اور زیادت کا محسنون کے لئے اور ہونا قرآن کا منجانب اللہ اور مصدق ہونا اسکا واسطے کتب
سابقہ کے اور تفصیل ہونا ہر شی کی اور طلب ایک سورت کے کفار سی مثل اسکے اور عاجز ہونا اسکا اور ایمان لانا بعض کا اسپر اور منکر ہونا بعض کا اور توصیف قرآن
کے ساتہ ہونے اسکے موعظت اور شفاء ما فی الصدور اور ہدی اور رحمت اور آنا اسکا ساتہ فضل اور رحمت حق کے اور بہتر ہونا اسکا ان چیزون سے کہ جنہین لوگ
جمع کرتے ہین اور مشرکون کے حال سے مذکور ہے عبادت کرنا انکا ایسے چیزونکو جنکے ہاتہ مین نفع و ضرر نہین اور شفعا کہنا انکا اپنے معبودان باطل کو اور خالص
دعا کرنا انکا اللہ تعالی سے کشتی ڈوبتی وقت اور بغی اور شرک انکا وقت نجات کے اور روبکاری مشرکونکی حشر مین اور انکار کرنا انکے معبودونکا اپنی معبودیت سے
اور اقرار کرنا مشرکونکا کہ رازق اور مالک ہمارے سمع و بصر کا اور نکالنے والا زندہ کا مردے سے اور مردیکا زندہ سی اور مدبر امر وہی اللہ ہے اور پہر شریک کرنا غیرونکو
اور اتمام حجت کا انپر اور سوال مشرکون سی کہ کوئی تمہارے معبودونمین ایسا ہے کہ خلق اور اعادہ اسکا کر سکے اور ہدایت ہونا اور اپنے گمان پر چلنا مشرکون کا
اور نفی شرک سے نفی اشتراک فی التصرف اور اشتراک فی العبادات اور اشتراک فی الدعا کی اخیر رکوع مین اور انسان کی شکایت سی مذکور ہے بہت ہونا اسکا مصیبتون
مین اور غافل ہونا اسکا راحت مین اور ناشکری اسکی راحت مین جو مصیبت کی بعد حاصل ہو اور قصص ماضیہ سے مذکور ہے خطاب نوح علیہ السلام کا اپنی قوم سے
اور نجات انکی اور غرق قوم کا اور حالات موسی علیہ السلام سے بعثت انکی اور ہارون کی فرعون کیطرف اور ساحر کہنا اسکا اور بہلانا ساحرونکا اپنے خرافات کو اور حکم الٰہی
واسطے بنائی مساجد کے مصر مین اور واسطے قایم کرنے نماز کے اور بددعا موسی علیہ السلام کے واسطے سخت ہوجانے قلب فرعون کے اور تجاوز کرنا بنی اسرائیل کا بحر
اور ایمان لانا فرعون کا غرق کے وقت اور قبول نہونا اسکے ایمان کا اور وعدہ اسکے بدن کے نجات کا اور اختلاف بنی اسرائیل کا علم آنیکے بعد اور معلوم ہونا انکو محمد رسول

علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اور سوا اسکے اور فوائد عدیدہ اور مضامین پسندیدہ مذکور ہین منجملہ اُنکے نفع نہ دیا کسی قوم کے ایمان کو عذاب دیکھنے کے وقت سوا قوم یونس کے
اور موقوف ہونا ایمان کا مشیت ایزدی پر اور نفع نہ دینا آیات کا بے ایمانو کے اور ہونا رسولون اور مومنون کی نجات کا اللہ تعالیٰ کی ذمہ پر محض فضل و احسان سے **وَمِنْ**
سُوْرَةِ هُوْدٍ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** اَبِيْ رَزِيْنٍ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيْنَ كَانَ رَبُّنَا قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ خَلْقَهٗ قَالَ كَانَ فِيْ عَمَاءٍ مَا تَحْتَهٗ
هَوَاءٌ وَمَا فَوْقَهٗ هَوَاءٌ وَخَلَقَ عَرْشَهٗ عَلَى الْمَاءِ قَالَ اَحْمَدُ قَالَ يَزِيْدُ الْعَمَاءُ اَيْ لَيْسَ مَعَهٗ شَيْءٌ **ترجمہ** ابی رزین سے روایت ہے کہا اُنہون نے کہ عرض کی مین نے کہ اے رسول
اللہ کے کہان تھا پروردگار ہمارا اپنے مخلوق کے پیدا کرنے سے پہلے فرمایا آپنے عما مین تھا کہ اُسکے نیچے بھی کچھہ نہ تھا اور اُسکے اوپر بھی کچھہ نہ تھا اور پیدا کیا اُسنے عرش اپنا
پانی پر احمد نے کہا عما کے معنے یہ ہین کہ اُسکے ساتھ کوئی چیز نہ تھی **ف** اسیطرح کہتے تھی حماد بن سلمہ اس سند مین کہ روایت ہے وکیع بن حدس سے اور شعبہ اور ابو عوانہ
اور ہشیم وکیع بن عدس کہتے تھے یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَبِيْ مُوْسٰى اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يُمْلِيْ وَرُبَّمَا قَالَ يُمْهِلُ
الظَّالِمَ حَتّٰى اِذَا اَخَذَهٗ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ الْاٰيَةَ **ترجمہ** ابو موسیٰ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
بیشک اللہ تعالیٰ فرصت دیتا ہے اور کبھی حضرت نے یملی کی جگہہ یمہل فرمایا یہانتک کہ جب پکڑتا ہے اُسکو پھر ہرگز نہین چھوڑتا پھر پڑھی آپنے یہ آیت وَكَذٰلِكَ اَخْذُ
رَبِّكَ سے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور روایت کی ابو اسامہ نے بُرید سے مانند اُسکے اور یملی کا لفظ کہا روایت کی ہمسے ابراہیم نے اُنہون نے ابی اسامہ سے
اُنہون نے بُرید بن عبداللہ سے اُنہون نے اپنی دادا ابی بردہ سے اُنہون نے ابی موسیٰ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند اور یملی کا لفظ کہا اور شک نہین کیا
مترجم پوری آیت یون ہے وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِيَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهٗ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ یعنے ایسا ہی پکڑنا ہے تیرے رب کا کہ جب پکڑتا ہے
کسی گانون والون کو اور وہ ظالم ہوتے ہین تو پکڑ اُسکی دردناک ہے سخت **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ
سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ فَعَلٰى مَا نَعْمَلُ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ اَوْ عَلٰى شَيْءٍ لَّمْ يُفْرَغْ مِنْهُ قَالَ بَلْ عَلٰى شَيْءٍ قَدْ فُرِغَ مِنْهُ وَجَرَتْ
بِهِ الْاَقْلَامُ يَا عُمَرُ وَلٰكِنْ كُلٌّ مُّيَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے اُنہون نے کہا جب اُتری یہ آیت فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَّسَعِيْدٌ یعنے آدمیون مین بدبخت
ہین اور نیک بخت پوچھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور کہا مین نے اے نبی اللہ کے کس چیز کے موافق عمل کرتے ہین ہم کیا ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہین
کہ جس سے فراغت ہو چکی ہے یا ایسی چیز کہ جس سے فراغت نہین ہوئی ہے فرمایا نہین بلکہ ایسی چیز کے موافق عمل کرتے ہو تم کہ اُس سے فراغت ہو چکی ہے اور قلم جاری ہو چکے
ہین اُسپر اے عمر لیکن ہر شخص پر وہی آسان ہے جسکے لئے وہ پیدا ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبدالملک بن عمر کی روایت
سے **مترجم** غرض یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اعمال عباد اور اُنکی سعادت اور شقاوت پہلے سے لکھہ چکا ہے اور اُسکی مطابق بندے عمل کرتے ہین مگر سعید کو نیک عمل کی اور شقی کو
بد کی توفیق دیجاتی ہے ہر شخص سے وہی بن پڑتا ہے جسکے لئے وہ بنا ہے **شعر** ہر کسے را بہر کاری ساختند ٭ میل او اندر دلش انداختند **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ
جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ عَالَجْتُ امْرَاَةً فِيْ اَقْصَى الْمَدِيْنَةِ وَاِنِّيْ اَصَبْتُ مِنْهَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّهَا وَاَنَا هٰذَا فَاقْضِ فِيَّ مَا شِئْتَ
فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ لَقَدْ سَتَرَكَ اللّٰهُ لَوْ سَتَرْتَ عَلٰى نَفْسِكَ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَانْطَلَقَ الرَّجُلُ فَاَتْبَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ رَجُلًا فَدَعَاهُ فَتَلَا عَلَيْهِ اَقِمِ الصَّلٰوةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّيْلِ اِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّاٰتِ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِيْنَ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ فَقَالَ
رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ هٰذَا لَهٗ خَاصَّةً قَالَ بَلْ لِلنَّاسِ كَافَّةً **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے کہ آیا ایک مرد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی اُسنے کہ مین نے چھوا ایک
عورت کو مدینہ کے کنارہ پر اور مین نے اُس سے سب کچھہ کیا سوا جماع کے اور مین حاضر ہون آپ جو حکم فرماوین (سبحان اللہ کیا ایمان تھا کہ سزا کے قبول کرنیکو حاضر ہے)
عمر نے کہا اللہ نے تیرا پردہ ڈہانپا تہا اگر تو بھی اپنا پردہ ڈہانپتا اور حضرت نے اُسے کچھہ جواب نہ دیا اور وہ شخص چلا گیا پھر اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُسکی پیچھے بھیجا اور اُسے بلایا اور یہ آیت پڑھی اَقِمِ
الصَّلٰوةَ آخر آیت تک یعنے قایم کر نماز کو دونون کنارون پر دن کے اور رات کے بیشک نیکیان دور کر دیتی ہین برائیونکو یہ نصیحت ہے یاد کرنے والونکو پھر ایک مرد نے عرض کی قوم مین سے کہ
یہ بشارت اسکی لئے خاص ہے آپنے فرمایا نہین سب کی لئے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسے ہی روایت کی اسرائیل نے سماک سے اُنہون نے ابراہیم سے اُنہون نے علقمہ اور اسود سے اُنہون نے عبداللہ سے
اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی اور روایت کی سفیان ثوری نے سماک سے اُنہون نے ابراہیم سے اُنہون نے عبدالرحمن سے اُنہون نے عبداللہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے

اور روایت ان لوگونکی زیادہ صحیح ہی ثوری کی روایت سے روایت کی ہمسے محمد بن یحیی نیسابوری نے انہونے سفیان ثوری سے انہونے اعمش سے اور سماک سی ان دونون نے ابراہیم سے انہونے عبد الرحمن بن یزید سی انہونے عبد اللہ سی انہونے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنونمین روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہون نے فضل بن موسی سے انہونے سفیان سی انہونے سماک سی انہونے ابراہیم سے انہونے عبد الرحمن بن یزید سی انہونے عبد اللہ بن مسعود سی انہونے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے معنونمین اور نہین کہا انہونے اس سند مین یعنے سفیان کے بعد کہ روایت ہے اعمش سے اور سلیمان تیمی نی روایت کی یہ حدیث ابی عثمان نہدی سے انہونے ابن مسعود سی انہونے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابن مسعود ان رجلا اصاب من امراة قبلة حرام فاتى النبي صلى الله عليه وسلم فساله عن كفارتها فنزلت اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل الاية فقال الرجل الي هذه يا رسول الله فقال لك ولمن عمل بها من امتي **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ ایکمرد نے بوسہ لیا ایک عورت کا کہ وہ حرام تہا اور آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور پوچہا اُسنے کفارہ اسکا پس اتری یہ آیت اقم الصلوٰۃ سے آخر تک پہر عرض کی اُس مرد نے کیا یہ کفارہ میرا ہی ہے ای رسول اللہ کے فرمایا آپنے تیرے لئی بہی ہے اور جو عمل کرے اسپر میری امت سے یعنے جو نماز پنجگانہ ادا کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** معاذ بن جبل قال اتى النبي صلى الله عليه وسلم رجل فقال يا رسول الله ارايت رجلا لقي امراة وليس بينهما معرفة فليس ياتي الرجل الى امراته شيئا الا قد اتى هو اليها الا انه لم يجامعها قال فانزل الله اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين فامره ان يتوضا ويصلي قال معاذ فقلت يا رسول الله اهي له خاصة ام للمؤمنين عامة قال بل للمؤمنين عامة **ترجمہ** معاذ بن جبل سے روایت ہے انہونے کہا آیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایکمرد اور اُسنی کہا ای رسول اللہ کے خبر دیجئے مجہے ایک مرد ملا ایک عورت سے اور ان دونون جان پہچان نہین یعنے نکاح وغیرہ نہین اور نہین کرتا ہے مرد اپنے عورت سے کوئی کام مگر کیا اُسنی اُس اجنبیہ کے ساتہ یعنے چوما بوسہ لیا اور سوا اسکے مگر جماع نکیا اُس سے کہا معاذ نے کہ پہر اُتاری اللہ تعالے نے یہ آیت اقم الصلوٰۃ سے آخر تک پہر حکم کیا آپنے اسکو کہ وضو کرے اور نماز پڑہے معاذ نے عرض کیا کہ ای رسول اللہ کے یہہ بشارت خاص اُسیکو ہے یا سب مومنون کے لئے عام ہے فرمایا آپنے نہین سب مومنون کے لئے عام ہے **ف** اس حدیث کی اسناد متصل نہین اسلئے کہ عبد الرحمن بن ابی لیلی کو سماع نہین معاذ بن جبل سے اور معاذ بن جبل نے وفات پائی حضرت عمر کے خلافت مین اور مقتول ہوے حضرت عمر ایسے وقت مین کہ عبد الرحمن بن ابی لیلی چہوٹے سی لڑکے تہی چہہ برس کے اور روایت کی ہے انہونے عمر سے اور دیکہا ہے انکو اور روایت کی شعبہ نے یہہ حدیث عبد الملک بن عمیر سے انہونے عبد الرحمن بن ابی لیلی سی انہونے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلا **عن** ابي اليسر قال اتتني امراة تبتاع تمرا فقلت ان في البيت تمرا اطيب منه فدخلت معي في البيت فاهويت اليها فقبلتها فاتيت ابا بكر فذكرت ذلك له فقال استر على نفسك وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر فاتيت عمر فذكرت ذلك له فقال استر على نفسك وتب ولا تخبر احدا فلم اصبر فاتيت النبي صلى الله عليه وسلم فذكرت ذلك له فقال اخلفت غازيا في سبيل الله في اهله بمثل هذا حتى تمنى انه لم يكن اسلم الا تلك الساعة حتى ظن انه من اهل النار قال واطرق رسول الله صلى الله عليه وسلم طويلا حتى اوحي اليه اقم الصلوة طرفي النهار وزلفا من الليل ان الحسنات يذهبن السيئات ذلك ذكرى للذاكرين قال ابو اليسر فاتيته فقراها علي رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال اصحابه يا رسول الله الهذا خاصة ام للناس عامة قال بل للناس عامة **ترجمہ** ابی الیسر سے روایت ہے کہا انہونے کہ میرے پاس آئی عورت کہجور لینے کو سو مینے کہا کہ اس سے اچہی کہجور گہر مین ہے سو داخل ہوئی وہ میرے گہر مین سو جہکا مین اسکی طرف اور بوسہ لیا مینے اسکا پہر آیا مین ابو بکر کے پاس اور ذکر کیا مینے اسکا تب فرمایا انہونے کہ تو پردہ ڈہانپ لے اپنا اور توبہ کر اور کسیکو خبر مت کر پہر مجہسے صبر نہو سکا اور مین عمر کے پاس آیا اور مینے ذکر کیا اسکا اُسنے انہونے بہی یہی کہا کہ تو پردہ ڈہانپ اپنا اور توبہ کر اور مت خبر کر کسیکو پہر مجہسے صبر نہو سکا اور آیا پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ذکر کیا مینے آپسے تب فرمایا آپنے کیا تو نی ایک غازی کے پیچہے جو اللہ کی راہ مین نکلا تہا ایسا کام کیا اسکے گہر والی کے ساتہ یہانتک کہ آرزو کی اُسنی کہ کاش مین اسلام نہ لایا ہوتا مگر اسی وقت اور گمان کیا اسنے کہ وہ دوزخ والون مین سے ہے کہا راوی نے کہ سر جہکا لیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی دیر تک یہانتک کہ وحی بہیجی گئی آپکے طرف اقم الصلوٰۃ سے آخر آیت تک کہا ابو الیسر نے پہر آیا مین انکے پاس اور پڑہی مجہپر سلمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پہر عرض کی آپکے اصحاب نے کہ ای رسول اللہ کے یہہ بشارت خاص اسیکے لئی ہے یا سب آدمیون کے واسطے فرمایا آپنے

ہیں سب آدمیوں کے واسطے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اور قیس بن ربیع کو ضعیف کہا ہے وکیع وغیرہ نے اور شریک نے روایت کی یہ حدیث عثمان بن عبداللہ سے قیس بن ربیع کی روایت کے مانند اور اس باب میں ابی امامہ اور واثلہ بن اسقع اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے اور ابوالیسر کا نام کعب بن عمرو ہے **خاتمہ** سورہ ہود عجیب و غریب سورہ ہے اسمیں قصص ماضیہ سے مذکور ہیں قصہ نوح علیہ السلام کا اور گفتگو انکی قوم سے اور بنانا کشتی کا اور جوش مارنا تنور کا اور غرق ہونا قوم کا اور انکے فرزند کنعان کا اور ٹھہرنا کشتی کا جودی پہاڑ پر اور قصہ ہود علیہ السلام کا اور گفتگو انکے اور ہلاک قوم کا عذاب غلیظ سے اور نجات ہود کی اور مومنوں کی اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور دعوت انکی اور کونچیں کاٹنا ناقہ کی اور ہلاک قوم کا جبرئیل علیہ السلام کی چنگھاڑ سے اور قصہ اضیاف ابراہیم علیہ السلام کا اور بشارت دینا اسحق اور یعقوب کی اور آنا انکا لوط علیہ السلام کے پاس اور ہلاک قوم کا صبح کے وقت پتھر برسنے سے اور نجات لوط علیہ السلام کی اور قصہ شعیب علیہ السلام کا اور منع کرنا انکا مکیال اور میزان کے کم کرنے سے اپنی قوم کو اور ہلاک کرنا انکا چنگھاڑ سے اور نجات شعیب کی اور مومنوں کی اور اسکے سوا اور بہت سے فوائد مذکور ہیں

وَمِنْ سُوْرَةِ يُوْسُفَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْكَرِيْمَ ابْنَ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ ابْنِ الْكَرِيْمِ يُوْسُفُ بْنُ يَعْقُوْبَ بْنِ اِسْحَاقَ بْنِ اِبْرَاهِيْمَ قَالَ وَلَوْ لَبِثْتُ فِي السِّجْنِ مَا لَبِثَ يُوْسُفُ ثُمَّ جَاءَنِي الرَّسُوْلُ اَجَبْتُ ثُمَّ قَرَأَ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُوْلُ قَالَ ارْجِعْ اِلٰى رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِيْ قَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ قَالَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ عَلٰى لُوْطٍ اِنْ كَانَ لَيَأْوِيْ اِلٰى رُكْنٍ شَدِيْدٍ فَمَا بَعَثَ اللّٰهُ مِنْ بَعْدِهِ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ذِرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ

ترجمہ روایت ہے ابوہریرہ سے کہا انہوں نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بزرگ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے اور وہ بیٹے بزرگ کے یوسف بیٹے یعقوب کے اور وہ بیٹے اسحاق کے اور وہ بیٹے ابراہیم کے ہیں (یعنے چار پشت تک جنکی نبوت اور شرافت چلی آتی ہو وہ یوسف علیہ السلام ہیں) اور فرمایا آپ نے اگر میں قید خانہ میں رہتا جتنے یوسف علیہ السلام رہے اور پھر میرے پاس قاصد آتا ہی (بلانے کو جیسے یوسف علیہ السلام کے بلانے کو بادشاہ مصر کا قاصد آیا تھا) تو بیشک میں قبول کر لیتا اسکے بلانے کو پھر پڑھی آپ نے یہ آیت قال ارجع الی ربک الآیۃ یعنے کہا یوسف علیہ السلام نے قاصد شاہی سے کہ تو لوٹ جا اپنے بادشاہ پاس اور پوچھ اس سے کہ کیا حال ہے اُن عورتوں کا جنہوں نے اپنے ہاتھ کاٹ ڈالے اور فرمایا آپ نے کہ اللہ کی رحمت ہو لوط پر کہ وہ آرزو کرتے تھے کہ پناہ پکڑیں کسی مضبوط قلعہ میں پھر نہ بھیجا اللہ تعالیٰ نے انکے بعد کوئی نبی مگر انکے اشراف قوم میں سے یعنے غیر قوم میں کا نبی کسیکی طرف نہ بھیجا **ف** روایت کی ہم سے ابوکریب نے انہوں نے عبدہ سے اور عبدالرحیم سے انہوں نے محمد بن عمرو سے فضل بن موسیٰ کی حدیث کی مانند یعنے جو اوپر مذکور ہے مگر اسمیں یہ کہا مَا بَعَثَ اللّٰهُ بَعْدَهُ نَبِيًّا اِلَّا فِيْ ثَرْوَةٍ مِنْ قَوْمِهِ یعنے ذروہ کی جگہ ثروہ کہا اور معنی دونوں کے ایک ہیں محمد بن عمرو نے کہا کہ ثروہ کے معنے کثرت اور قوت کے ہیں اور یہ فضل بن موسیٰ کی روایت سے زیادہ صحیح ہے اور یہ حدیث حسن ہے **خاتمہ** عکرمہ کہتے ہیں کہ حضرت یوسف علیہ السلام سات برس قید خانہ میں رہے کلبی کہتے ہیں پانچ برس پھر جب بادشاہ کا قاصد آیا آپ نے چاہا کہ میری برات بخوبی ثابت ہو جاوے جب نکلوں اور جلدی نہ کی کہ یہ کمال صبر کی بات ہے اور جب زلیخا نے دیکھا کہ عورتیں بھی ملامت کرتے ہیں انکی دعوت کی اور گوشت کھانیکو چھریاں انکی ہاتھ میں دیں اور یوسف علیہ السلام کو حکم دیا کہ انپر نکلیں تو انہوں نے آپکو دیکھکر اپنے ہاتھ کاٹ لئے اللہ تعالیٰ نے ایسا حسن آپکو عنایت فرمایا تھا سبحان اللہ ایک ایک مخلوق اُس خالق اکبر کی ایسی ہے اُسکی تجلی مبارک کیسی ہوگی اللہ تعالیٰ ہم کو اور سب اہل توحید کو اپنی جمال مبارک کے دیدار فرحت آثار سے مشرف فرماوے آمین یا احسن الخالقین اور آنحضرت نے اپنی کسر نفس سے ایسا فرمایا ورنہ اللہ تعالیٰ نے آپکو بھی صبر جمیل اور ثبات جزیل عنایت فرمایا تھا مگر بڑے لوگوں کا اور مہذب شخصوں کا یہی قاعدہ ہے کہ دوسروں کو بڑھاتے ہیں اور اپنے نفس کو انسے کم بتاتے ہیں یہی اخلاق حسنہ ہم سب لوگوں کو ضرور ہیں اور لوط علیہ السلام غیر قوم پر مبعوث ہوئے پھر انکے بعد اللہ تعالیٰ نے جو نبی بھیجا اسکی قوم کے طرف مبعوث کیا کہ اسکی قوم مددگار رہے اگرچہ انکو اللہ تعالیٰ کی مدد کافی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس سورہ میں فقط انکے قصہ پر اکتفا فرمایا کہ اسمیں بڑی عبرت ہے شہوت پرستوں کو اور بڑی حکمتیں ہیں اور ایسی فوائد ہیں کہ جنسے دنیا اور دین اصلاح پاوے اور آدمی اگر اس سورہ مبارک میں غور و تامل فرماوے تو فوز دارین پر فائز ہو جاوے اور اسمیں حسن سیرت ہے پادشاہوں کی اور نصیحت ہے علماؤں کی اور عبرت ہے علما کی اور بیان ہے عورتوں کے مکر کا اور صبر ہے اذیت اعدا پر اور حسن تجاوز ہے خطا سے خالد بن معدان نے فرمایا ہے کہ سورہ یوسف اور سورہ مریم ایسی ہیں کہ جنتی جنت میں اس سے لذت پاوینگے اور عطا نے فرمایا ہے کہ سورہ یوسف جو محزون و غمگین سنے اور اسمیں تامل فرماوے شاد و خرم ہو جاوے اور تسکین اور راحت پاوے

وَمِنْ سُوْرَةِ الرَّعْدِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَقْبَلَتْ يَهُوْدُ اِلٰى

اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا یَا اَبَا الْقَاسِمِ اَخْبِرْنَا عَنِ الرَّعْدِ مَا ھُوَ قَالَ مَلَکٌ مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ مُوَکَّلٌ بِالسَّحَابِ مَعَہٗ مَخَارِیْقُ مِنْ نَّارٍ یَسُوْقُ بِھَا السَّحَابَ حَیْثُ شَاءَ اللّٰہُ فَقَالُوْا فَمَا ھٰذَا الصَّوْتُ الَّذِیْ نَسْمَعُ قَالَ زَجْرَۃٌ بِالسَّحَابِ اِذَا زَجَرَہٗ حَتّٰی یَنْتَھِیَ اِلٰی حَیْثُ اُمِرَ قَالُوْا صَدَقْتَ فَقَالُوْا فَاَخْبِرْنَا عَمَّا حَرَّمَ اِسْرَائِیْلُ عَلٰی نَفْسِہٖ قَالَ اشْتَکٰی عِرْقَ النَّسَاءِ فَلَمْ یَجِدْ شَیْئًا یُلَائِمُہٗ اِلَّا لُحُوْمَ الْاِبِلِ وَاَلْبَانَھَا فَلِذٰلِکَ حَرَّمَھَا قَالُوْا صَدَقْتَ ترجمہ ابن عباس سے روایت ہے کہا انہوں نے آئی یہود صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے آپ سے کہ اے ابو القاسم بتاؤ ہمکو کہ رعد کیا چیز ہے فرمایا آپنے ایک فرشتہ ہی فرشتوں مین کا مقرر ہے مدلی کے ہانکنے پر اُسکی ساتھ کوڑے مین آگ کے ہانکتا ہی اُس سے مدلی کو جہان اللہ چاہتا ہے سو اُنہوں نے عرض کی کہ یہ آواز کسکی ہی جو ہم سنتے ہین فرمایا یہ اُسکا جھڑکنا ہے مدلیکو وہ جھڑکتا ہے جبتک نہ پہونچی جہان حکم ہوا ہے کہا یہود نے کہ سچ فرمایا آپنے پھر عرض کی بتائی ہمکو کیا چیز حرام کی تھی یعقوب علیہ السلام نے اپنے اوپر فرمایا اُنہین شکایت ہوئی عرق النسا کی تو نپایا کوئی چیز کہ موافق ہو اُس مرض کے مگر اونٹ کا گوشت اور دودھ یعنے اس ہی مرض مین ترقی پائی اسی لئی حرام کیا انہوں نے اپنے اوپر کہا یہود نے کہ سچ فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ وَنُفَضِّلُ بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ قَالَ الدَّقَلُ وَالْفَارِسِیُّ وَالْحُلْوُ وَالْحَامِضُ ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا وَنُفَضِّلُ بَعْضَھَا عَلٰی بَعْضٍ فِی الْاُکُلِ یعنے فضیلت دی بعض میوؤنکو بعض پر فرمایا آپنے مُراد اس سے بری سوکھی کھجور اور فارسی اور میٹھی اور کھٹی (فارسی ایک قسم کھجور کے ہی) **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی زید بن ابی انیسہ نے اعمش سے اسکی مانند اور سیف بن محمد بھائی ہین عمار بن محمد کے اور عمار اُنسے زیادہ معتبر ہین اور وہ بھانجے ہین سفیان ثوری کے **خاتمہ** اس سورہ مین آیات قدرت الٰہی سی مذکور ہے آسمانونکا بغیر ستون کے بلند کرنا اور استوا اُس تعالٰی شانہ کا عرش پر اور کام مین لگانا شمس و قمر کا اور تدبیر کاموں کی اور پھیلانا زمین کا اور پیدا کرنا میخونکا یعنے پہاڑونکا اور نہرونکا اور پیدا کرنا پہلونکا اور رات و دنکا اور زمین کے ٹکڑون کا اور ہونا باغونکا انگوروں سے اور زرع و نخیل اور اختلاف اُنکے مزونکا باوصف اسکی کہ ایک پانی سی سینچی جاتی ہین اور صفات الٰہی سے علم اُسکا مافی الارحام پر اور علم غیب و شہادت اور بزرگی اور علو اُسکا اور علم اُسکا اقوال و احوال پر لیل و نہار مین اور سجدہ کرنا آسمان و زمین والونکا اُسکے لئی اور اولوالالباب کے صفات سی مذکور ہے وفائی عہد اور صلہ رحم اور خوف خدا و خوف عاقبت اور صبر اور اداے صلوٰۃ اور انفاق مال اور دفع سیئہ بحسنہ اور وعدہ جنات عدن کا اُنکے لئی اور اسکے سوا اور بہت سی فوائد عمدہ مذکور ہی کہ جنپر فوز دارین اور حسن کونین موقوف ہے

وَمِنْ سُوْرَۃِ اِبْرَاھِیْمَ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِقِنَاعٍ عَلَیْہِ رُطَبٌ فَقَالَ مَثَلُ کَلِمَۃٍ طَیِّبَۃٍ کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَاءِ تُؤْتِیْ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍ بِاِذْنِ رَبِّھَا قَالَ ھِیَ النَّخْلَۃُ وَمَثَلُ کَلِمَۃٍ خَبِیْثَۃٍ کَشَجَرَۃٍ خَبِیْثَۃِ اجْتُثَّتْ مِنْ فَوْقِ الْاَرْضِ مَا لَھَا مِنْ قَرَارٍ قَالَ ھِیَ الْحَنْظَلَۃُ قَالَ فَاَخْبَرْتُ بِذٰلِکَ اَبَا الْعَالِیَۃِ فَقَالَ صَدَقَ وَاَحْسَنَ ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہے کہا کوئی لایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ٹوکرا کہ اُسمین ترکھجور تھی تو فرمایا آپنے کہ اس آیۃ مبارک مین مثل کلمۃ یعنے مثل کلمۂ پاک کے مانند پاک درخت کے ہے کہ جڑ اُسکی جمی ہوئی ہے اور شاخین اُسکی آسمان کیطرف ہین دیتا ہے وہ پھل اپنا ہر وقت اپنے پروردگار کے حکم سے پاک درخت سے کھجور مراد ہے اور اس آیۃ مین مثل کلمۃ یعنے مثال کلمۂ ناپاک کے مانند درخت ناپاک کے ہے کہ اُکھاڑ ڈالا گیا ہو زمین سے نہو اُسکو قرار مراد درخت ناپاک سی اندراین کا درخت ہی اور پہونچی یہ روایت ابو العالیہ کو تو کہا اُنہوں نے کہ سچ فرمایا اور بہت اچھا فرمایا **ف** روایت کی ہمسے قتیبہ نے اُنہوں نے ابو بکر بن شعیب بن الحجاب سے اُنہوں نے اپنے باپ سی اُنہوں نے انس بن مالک سے مانند اسکے معنونین اور مرفوع نہین کیا اسکو اور نہین ذکر کیا قول ابی العالیہ کا اور یہ صحیح تر ہے حماد بن سلمہ کے روایت سی اور کئی لوگون نے روایت کی اسکی مثل موقوفًا اور نہین جانتے ہم کسیکو کہ مرفوع کیا ہو اسنے اس روایت کو حماد بن سلمہ کے سوا اور روایت کی معمر اور حماد بن زید اور کئی لوگون نے اور مرفوع نہین کیا اُنہوں نے روایت کی ہمسے احمد بن عبدہ ضبی نے اُنہوں نے حماد بن زید سی اُنہوں نے شعیب سے جو بیٹے حجاب کے ہین اُنہوں نے انس بن مالک سے مانند حدیث عبد اللہ بن ابی بکر بن شعیب بن حجاب کے اور مرفوع نکیا اُسکو **عَنْ** الْبَرَاءِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِہٖ یُثَبِّتُ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا وَفِی الْاٰخِرَۃِ قَالَ فِی الْقَبْرِ اِذَا قِیْلَ لَہٗ مَنْ رَّبُّکَ وَمَا دِیْنُکَ وَمَنْ نَّبِیُّکَ ترجمہ براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت مبارک کی تفسیر مین فرمایا

يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا یعنے ثابت رکھتا ہے اللہ تعالے مومنونکو مضبوط بات پر دنیا کی زندگی مین اور آخرت مین کہ پہلا اُسوقت ہوتا ہے سب سے پوچھا جاتا ہے (مردہ سے)
کہ کون ہے معبود تیرا اور کیا ہے دین تیرا اور کون ہے نبی تیرا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ تَلَتْ عَائِشَةُ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ
غَيْرَ الْاَرْضِ قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ قَالَ عَلَى الصِّرَاطِ **ترجمہ** مسروق سے روایت ہے کہ حضرت عائشہ نے پاس آیتہ مین پوچھا یوم تبدل الارض
یعنے جسدن بدل دیجاویگی زمین اس زمین کے سوا اس عرض کی عائشہ نے کہ اے رسول اللہ کے لوگ اُسوقت کہاں ہونگے فرمایا آپنے پل پر **ف** یہ حدیث حسن ہے
صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے اور سند سے بہی حضرت عائشہ سے **خاتمہ** سورہ ابراہیم مین خلاصہ حال انبیاء کے دعوت کا اور بیان اور گستاخیان قوم کے اور
خیبت و خسران ہر جبار و عنید کا اور تمثیل اعمال کفار کے خاکستر کے ساتھ اور تمثیل کلمہ طیبہ کے شجرہ طیبہ کے ساتھ اور کلمہ خبیثہ کے شجرہ خبیثہ کے ساتھ اور ثبوت
الوہیت کا بدلیل خلق سموات و ارض اور انزال ماء سما اور اخراج ثمرات اور تسخیر فلک و انہار و شمس و قمر و لیل و نہار و عطائے مسئولات اور بعید ہونا نعمائے الٰہیہ کا اور دعا
ابراہیم علیہ السلام کے مکہ معظمہ کے امن کے واسطے اور شکر ابراہیم علیہ السلام کا اسحق و اسماعیل کے ولادت پر اور دعا ابراہیم کے اقامت صلوٰۃ اور مغفرت کے لئے اور
اسی طرح اور بہت سے فوائد مذکور ہیں **سُوْرَةُ الْحِجْرِ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَتِ امْرَاَةٌ تُصَلِّيْ خَلْفَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَسْنَاءَ مِنْ اَحْسَنِ النَّاسِ فَكَانَ بَعْضُ الْقَوْمِ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لِاَنْ لَا يَرَاهَا وَيَتَاَخَّرُ بَعْضُهُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ فِي الصَّفِّ
الْمُؤَخَّرِ فَاِذَا رَكَعَ نَظَرَ مِنْ تَحْتِ اِبْطَيْهِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ مِنْكُمْ وَلَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَاْخِرِيْنَ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا انہوں
نے کہ ایک عورت خوبصورت نماز پڑہتی تہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچہے کہ وہ حسین لوگون مین تہی اور بعضے لوگ آگے جاتے تہے یہانتک کہ پہلے صف مین ہو جاتے
تاکہ اُسکو نہ دیکہین اور بعضے لوگ پیچہے رہتے یہانتک کہ پچہلے صف مین ہو جاتے پہر جب رکوع کرتے اپنی بغلون کے نیچے سے جہانکتے اور اُتاری اللہ تعالے نے یہ آیتہ وَ
لَقَدْ عَلِمْنَا الْمُسْتَقْدِمِيْنَ یعنے جان لیا ہمنے تم مین سے آگے بڑہجانیوالون کو اور پیچہے ہٹ جانیوالونکو **ف** روایت کی جعفر بن سلیمان نے یہ حدیث عمرو بن مالک
سے انہون نے ابی الجوزاء سے اسکے مانند اور نہین ذکر کیا اسمین ابن عباس سے روایت کا اور یہ گمان ہے کہ یہ زیادہ صحیح ہو نوح کی حدیث سے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ
عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَهَنَّمَ سَبْعَةُ اَبْوَابٍ بَابٌ مِنْهَا لِمَنْ سَلَّ السَّيْفَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَوْ قَالَ عَلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ **ترجمہ** ابن عمر سے روایت ہے کہ نبی صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کے سات دروازہ ہین ایک دروازہ اسمین سے اُس شخص کے لئے ہی جو تلوار نکالے میری امت پر یا فرمایا امت محمد پر راوی کو شک ہے **ف** یہ حدیث
غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر مالک بن مغول کے روایت سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَاُمُّ الْكِتَابِ وَ
السَّبْعُ الْمَثَانِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ الحمد جڑ ہے قرآن کی اور جڑ ہے کتاب کی اور سات آیتین ہین کہ مکرر پڑہی جاتی ہین یعنے
ام القرآن اور ام الکتاب اور سبع مثانی یہہ تینون نام اسی سورہ کے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فِي التَّوْرَاةِ وَلَا فِي الْاِنْجِيْلِ مِثْلَ اُمِّ الْقُرْاٰنِ وَهِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَهِيَ مَقْسُوْمَةٌ بَيْنِيْ وَبَيْنَ عَبْدِيْ وَلِعَبْدِيْ مَا سَاَلَ **ترجمہ** ابی بن کعب
سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نہین اُتاری اللہ نے توراۃ مین نہ انجیل مین کوئی سورت ام القرآن کے مانند اور یہی سات آیتین ہین کہ بار بار پڑہی جاتی
ہین یعنے ہر رکعت مین اور یہی سورۃ ہے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے بٹ چکی ہے میرے اور میرے بندے کے بیچمین اور میرے بندے کے لئے ہے جو مانگے **ف** روایت کی ہے
قتیبہ نے انہون نے عبد العزیز سے جو بیٹے ہین محمد کے انہون نے علاء بن عبد الرحمن سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اُبی کیطرف اور وہ نماز پڑہتے تہے
پہر ذکر کی حدیث مانند اسکے معنی مین اور حدیث عبد العزیز کے جو بیٹے ہین محمد کے زیادہ ہی طول مین اور پوری ہے اور یہ زیادہ صحیح ہے عبد الحمید بن جعفر کے روایت
سے اور ایسی ہی روایت کی کئی لوگون نے علاء بن عبد الرحمن سے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اتَّقُوْا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ
فَاِنَّهٗ يَنْظُرُ بِنُوْرِ اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٍ لِّلْمُتَوَسِّمِيْنَ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بچو تم مومن کے فراست
یعنے دانائی سے اسلئے کہ وہ دیکہتا ہے اللہ کے نور سے پہر پڑہی آپنے یہ آیت ان فی ذلک سے آخر تک یعنے اس قرآن مین نشانیان ہین دانا لوگون کو **ف**
یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور مروی ہے بعض اہل علم نے اس آیتہ کے تفسیر مین کہ متوسمین کے معنے متفرسین ہین یعنے دانا لوگ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي قَوْلِهِ لَنَسْأَلَنَّهُمْ أَجْمَعِيْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ قَالَ عَنْ قَوْلِ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر مین فرمایا لَنَسْأَلَنَّهُمْ الآیہ یعنے پوچھینگے ہم اُن سے کہ وہ کیا عمل کرتے تھے فرمایا آپنے سوال ہوگا لا الٰہ الا اللہ کے کہنے سے یعنے توحید سے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہنین جانتے ہم اُسکو مگر لیث بن ابی سلیم کے روایت سے اور روایت کی عبد اللہ نے لیث بن ابی سلیم سے اُنھون نے بشر سے اُنھون نے انس بن مالک سے اسناد اسکا ادر مرفوع نکیا اُسکو **خاتمہ** سورہ حجر مین قصص ماضیہ کے مذکور ہے قصہ آدم علیہ السلام کا اور مُہلت طلب کرنا شیطان کا قیامت تک اور قصہ ابراہیم کے مہمانونکا اور قصہ ہلاک قوم لوط کا اور بہت سی فوائد مذکور مین

وَمِنْ سُوْرَةِ النَّحْلِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعٌ قَبْلَ الظُّهْرِ بَعْدَ الزَّوَالِ تُحْسَبُ بِمِثْلِهِنَّ مِنْ صَلٰوةِ السَّحَرِ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَيْسَ مِنْ شَيْءٍ إِلَّا وَهُوَ يُسَبِّحُ اللّٰهَ تِلْكَ السَّاعَةَ ثُمَّ قَرَأَ يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ عَنِ الْيَمِيْنِ وَالشَّمَائِلِ سُجَّدًا لِلّٰهِ وَهُمْ دَاخِرُوْنَ الْآيَةَ كُلَّهَا **ترجمہ** عمر بن خطاب کہتے تھے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چار رکعت فرض ظہر کے قبل آفتاب ڈھلنے کے بعد گنے جاتی ہین تہجد کے نماز کے برابر یعنے یہ چار رکعت تہجد کے وقت کی چار رکعت کی برابر ہوتے مین اور فرمایا آپنے کوئی چیز نہین کہ تسبیح نکرتے ہو اللہ کی اسوقت پھر پڑھے آپنے یہ آیت پوری يَتَفَيَّؤُا ظِلَالُهُ سے آخر آیت تک یعنی جھک جاتا ہے سایا اُسکا داہنی اور بائین سجدہ کرتا ہوا اور وہ ذلیل ہین یعنے اللہ کے آگے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر علی بن عاصم کے روایت سے **عَنْ** أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ أُصِيْبَ مِنَ الْأَنْصَارِ أَرْبَعَةٌ وَسِتُّوْنَ رَجُلًا وَمِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ سِتَّةٌ مِنْهُمْ حَمْزَةُ فَمَثَّلُوْا بِهِمْ فَقَالَتِ الْأَنْصَارُ لَئِنْ أَصَبْنَا مِنْهُمْ يَوْمًا مِثْلَ هٰذَا لَنُرْبِيَنَّ عَلَيْهِمْ قَالَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ فَتْحِ مَكَّةَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَإِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهِ وَلَئِنْ صَبَرْتُمْ لَهُوَ خَيْرٌ لِلصَّابِرِيْنَ فَقَالَ رَجُلٌ لَا قُرَيْشَ بَعْدَ الْيَوْمِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُفُّوْا عَنِ الْقَوْمِ إِلَّا أَرْبَعَةً **ترجمہ** ابی بن کعب سے کہا جب ہوا احد کا دن مصیبت پہونچی انصار مین سے چونسٹھ مرد اور مہاجرین مین سے چھ کہ اُنہین مین حمزہ بھی تھے (چچا حضرت کی) اور ناک کان کاٹ لئے مہاجرین کے کافرون نے سو انصار نے کہا اگر ہم اُنپر قابو پاوینگے کسیدن تو ہم اس سے دونے لوگونکو مثلہ کرینگے (ناک کان کاٹینگے) کہا ابی بن کعب نے پھر جب فتح مکہ کا دن ہوا اُتاری اللہ تعالے نے یہ آیت وَاِنْ عَاقَبْتُمْ سے صابرین تک یعنے اگر بدلا لو تم تو بدلا لو برابر اُسکے کہ تکلیف پہونچائی ہے تمکو اور اگر صبر کرو تم تو وہ بہتر ہے صابرون کے لئے تب ایک مرد نے کہا آج سے قریش کا نام نرہیگا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ روک رہو (قتل سے) قوم سے مگر چار شخص سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی بن کعب کے روایت سے **خاتمہ** سورہ نحل مین صفات الٰہی سے مذکور ہے تنزیہہ باریتعالی کی اور قدرتین اسکے فرشتون کے اُتارنے سے اور آسمان و زمین کے پیدا کرنے سی اور انسان کے پیدا کرنے سی اور منافع انعام کے خیل و بغال وغیرہ سے اور اُتارنا پانیکا آسمان سے اور اُگانا کھیتونکا اور زیتون اور کھجور اور انگور اور کام مین لگانا لیل و نہار اور شمس و قمر کا اور اختلاف الوان انکا اور کام مین لگانا دریا کا اور نکالنا گوشت تازہ کا اُس سے اور زیور کا اور بہانا کشتی کا اور پیدا کرنا پہاڑونکا اور راستیطر حکی اور قدرتین اور اکیلا ہونا اُسکا الوہیت مین اور جھکنا پرچھائیونکا اُسکے سجدے کیلئی اور سجدہ جانورون اور فرشتونکا اور ڈرنا انکا کہ رب ہمارا اوپر ہے اور قدرتین اُسکی انزال ماء اور احیاء ارض اور خلق انعام اور لبن اور نخیل اور اعناب وغیرہ سے اور پیدا کرنا شہد کی مکھی اور وحی کرنا اُسکی طرف اور بہت سی نعمتین اور شریک کرنا لوگونکا اُسکے ساتھ اور مالک ہونا اُسکا سموات و ارض کے چھپی چیزون پر اور قدرتین اور انعام اُسکے جیسے نکالنا ہمارا ماں کے پیٹون سے اور عنایت فرمانا آنکھہ اور کان اور دل کا اور پیدا کرنا طیور کا اور بنانا گھرون اور خیمون کا جلود انعام سے اور بنانا اثاث البیت کا اور متاع کا اصواف و اوبار و اشعار سے اُنکے اور پیدا کرنا سایون کا اور بنانا گھاٹیونکا پہاڑون مین اور انکار کرنا کافرونکا ان نعمتون پر اور امر کرنا اُس تعالے کا ساتھ عدل و احسان کے اور ذوی القربےٰ کو دینے کا اور نہی فحشا اور منکر اور بغی سے اور امر عہد پورا کرنیکا اور نہی نقض عہد سی اور نہی تشبیہ سے اُس عورت کے کہ سوت کات کر کھولڈالتی تھی اور نہی جھوٹی قسمون سے اور نہی عہد اللہ کے بیچنے سے اور امر اعوذ پڑھنے کا وقت قرآن کے اور جواز کلمہ کفر کہدینے کا جب کفار جبر و اکراہ کرین اور امر اکل حلال اور ادای شکر کا اور حرمت میتہ اور دم اور لحم خنزیر اور ما اہل بہ لغیر اللہ کے اور رخصت مضطر کے اور نہی بجائی خود حرام و حلال ٹھیرا لینے سے اور امر اتباع ملت ابراہیم کا اور حنیف ہونا اُنکا اور امر نبی کو دعوت کا حکمت اور موعظت حسنہ کے ساتھ اور یہ سب احکام فقہیہ ہین اور سوا اسکے اور بہت سے فوائد متفرقہ ہین جیسے متکبر ہونا ان لوگونکا جو آخرت

پر یقین نہین رکہتی اور اساطیر الاولین کہنا قرآن کو اور مکر یہود بنی قریظہ کا اور خطاب ملائکہ کا ارواح کفار سے موت کے وقت اور خطاب اُنکا مومنین کی روح سے
اور انتظار کرنا کافرونکا قیامت اور ملائکہ کے دیکہنی کا او تمثیل معبودان باطل کے ساتہ عبد مملوک کے اور معبود حقیقی کے ساتہ حُرّ مالک و متصرف کے اور تمثیل معبود
باطل کیہ گونگے اور عاجز کے ساتہ وغیرہ ذلک **سورہ بنی اسرائیل** بسم اللہ الرحمن الرحیم **عن** ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللہ
علیہ وسلم حین اسری بی لقیت موسی قال فنعتہ فاذا رجل قال حسبتہ قال مضطرب الرجل الرأس کانہ من رجال شنوءۃ قال ولقیت عیسی
قال فنعتہ قال ربعۃ احمر کانہ خرج من دیماس یعنی الحمام ورأیت ابراھیم قال وانا اشبہ ولدہ بہ قال واُتیت باناءین احدھما لبن والاخر
فیہ خمر فقیل لی خذ ایھما شئت فاخذت اللبن فشربتہ فقیل لی ھدیت للفطرۃ او اصبت الفطرۃ اما انک لو اخذت الخمر غوت امتک **ترجمہ**
ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب لیگئے مجکو شب معراج مین ملا مین موسی علیہ السلام سے کہا راوی نے کہ حلیہ بیان کیا آپنے اُنکا راوی کہتا ہے کہ
مین گمان کرتا ہون کہ فرمایا آپنے موسی علیہ السلام کے بکہرے ہوے بال تہے گویا کہ وہ ایک مرد ہین شنوہ کی قبیلہ مین کے اور فرمایا کہ ملا مین عیسی علیہ
السلام سے اور صورت بیان کی اُنکی تو فرمایا کہ وہ میانہ قد ہین سرخ رنگ گویا کہ ابہی نکلے ہین دیماس یعنے حمام سے اور دیکہا مین نے ابراہیم علیہ السلام کو اور فرمایا
آپنے کہ مین اُنکی اولاد مین بہت مشابہ ہون اُنسے اور فرمایا کہ لائے میرے پاس دو برتن کہ ایک دودہ کا تہا اور دوسرے مین شراب تہی اور کہا مجہے کہ لی لو جسمین سے
جو چاہے سو لی لیا مین نے دودہ اور پیا سو کہا مجہہ سے کسی نے کہ راہ پائی تو نے فطرت کے یا کہا کہ پہونچا تو فطرت کو اور بیشک اگر لیتا تو شراب کو تو گمراہ ہو جاتی امت
تیرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت نے دودہ پسند کیا اُسمین اشارت ہی علم اور کمالات دینیہ کی جو آپکی امت مرحومہ کو حاصل ہوے
اگر شراب لیتے تو فساد و عناد اور گمراہی امت مین پہیل جاتی **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اُتی بالبراق لیلۃ اُسری بہ ملجما مسرجا فاستصعب
علیہ فقال لہ جبرئیل ابمحمد تفعل ھذا فما رکبک احد اکرم علی اللہ منہ قال فارفض عرقا **ترجمہ** انس سے روایت ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئی براق
آیا جس شب کہ معراج ہوئی انکو اور وہ لگام لگا ہوا تہا کاٹہی بندہا ہوا اور اُسنی شوخی کی تب فرمایا جبرئیل نے ہان تو محمد کے ساتہ ایسی شوخی کرتا ہے آجتک کوئی
تجہپر سوار نہین ہوا جو ان سے زیادہ بزرگ ہو اللہ کے نزدیک کہا راوی نے کہ پہر پسینا ٹپکنے لگا براق کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر عبد الرزاق
کے روایت سے **عن** بُریدۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لما انتہینا الی بیت المقدس قال جبرئیل باصبعہ فخرق بہ الحجر وشد
بہ البراق **ترجمہ** بریدہ سے روایت ہے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پہونچے ہم بیت المقدس مین یعنے شب معراج مین اشارہ کیا جبرئیل نے اپنی انگلی
سے اور چیر دیا پتہر اور باندہ دیا اُس سے براق **عن** جابر بن عبد اللہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لما کذبتنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ
لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن ایاتہ وانا انظر الیہ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب جہٹلایا مجہکو قریش نے
یعنے معراج سے تو مین کہڑا ہوا مین حطیم مین اور ظاہر کر دیا مجہپر اللہ تعالی نے بیت المقدس کو سو مین اُنکو خبر دینے لگا اُسکی نشانیون سے اور مین خوب اُسی دیکہتا تہا
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین مالک بن صعصعہ و ابی سعید اور ابن عباس اور ابی ذر اور ابن مسعود سی بہی روایت ہے **عن** ابن عباس
فی قولہ تعالی وما جعلنا الرؤیا التی اریناک الا فتنۃ للناس قال ھی رؤیا عین اُریھا النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلۃ اُسری بہ الی بیت المقدس
قال والشجرۃ الملعونۃ فی القرآن قال ھی شجرۃ الزقوم **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ اللہ تعالی جو فرماتا ہے وما جعلنا الرؤیا یعنے نہین دکہایا ہمنے
جو کچہہ خواب دکہایا مگر لوگون کے جانچنے کو تو مراد اُس سے دیکہنا آنکہہ کا ہے کہ دکہایا گیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اس رات مین کہ گئے وہ بیت المقدس کو
کہا ابن عباس نے اور یہ جو فرمایا اللہ تعالی نے والشجرۃ الملعونۃ یعنے ملعون درخت جسکا مذکور ہے قرآن مین مراد اُس سے زقوم کا درخت ہے **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ وقرآن الفجر ان قرآن الفجر کان مشہودا قال تشھدہ ملئکۃ اللیل و
ملئکۃ النہار **ترجمہ** ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا وقرآن الفجر آخر آیت تک یعنے پڑہنا قرآن کا فجر کو حاضر ہونیکا سبب
ہے فرمایا آپنے کہ حاضر ہوتے ہین اُسپر فرشتی رات کے اور فرشتے دن کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ علی بن مسہر نے اعمش سے اُنہون نے

ابن جابر سے سنا انہوں نے ابوہریرہ سے اُن دونوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی قولہ تعالی یوم ندعوا کل اناس
بامامھم قال یدعی احدھم فیعطی کتابہ بیمینہ ویمد لہ فی جسمہ ستون ذراعا و یبیض وجھہ ویجعل علی راسہ تاج من لؤلؤ یتلألأ
فینطلق الی اصحابہ فیرونہ من بعد فیقولون اللھم ائتنا بھذا وبارک لنا فی ھذا حتی یاتیھم فیقول ابشروا لکل رجل منکم مثل ھذا واما الکافر فیسود وجھہ
ویمد لہ فی جسمہ ستون ذراعا علی صورۃ آدم ویلبس تاجا فیراہ اصحابہ فیقولون نعوذ باللہ من شر ھذا اللھم لا تاتنا بھذا قال فیاتیھم فیقولون
اللھم اخزہ فیقول ابعدکم اللہ فان لکل رجل منکم مثل ھذا **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیۃ کی تفسیر میں فرمایا یوم ندعوا
کل اناس بامامھم یعنی جسدن بلایا جاویگا ہر شخص اپنے امام کے ساتھ فرمایا آپنے کہ بلایا جاویگا ایک آدمی ان میں کا یعنی جنتی اور دیا جاویگا نامہ اعمال اُسکا داہنے ہاتھ
میں اور بڑہا دیا جائیگا بدن اُسکا ساٹھ گز اور روشن کیا جائیگا چہرہ اُسکا اور اُسکے سر پر پہنایا جاویگا ایک تاج موتیوں کا کہ چمکتا ہوگا اور وہ جائیگا اپنے یاروں
کی طرف اور وہ اُسے دور سے دیکھکر کہینگے یا اللہ ایسی ہی نعمتیں ہمکو بھی عنایت کر اور اُسمیں ہمیں برکت دے یہانتک کہ وہ آویگا اور اُنسے کہیگا کہ تمکو خوشخبری
ہو ہر مرد کو تم میں سے ایسا ہی انعام ہے اور کافر کا مونہہ کالا ہوگا اور اُسکا بدن ساٹھ گز بڑہایا جاویگا جیسے آدم علیہ السلام کا قد وقامت تہا اور پہنایا جاویگا
اُسکو تاج سو دیکھینگے رفیق اُسکے اور کہینگے پناہ ہی اللہ کی اسکی شر سے یا اللہ یہ ہمارے پاس نہ آوے فرمایا آپنے کہ پھر وہ اُنکے پاس آویگا اور کہینگے وہ کہ یا اللہ اسکو
ذلیل کر اور وہ کہیگا یا اللہ انکو مجھسے دور کر اسلئے کہ ہر ایک کو انمیں سے عذاب ہے مثل اسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سُدی کا نام اسمٰعیل بن عبد الرحمن
ہے **مترجم** اس حدیث میں بڑی بشارت ہی مجتہدان شریعت اور اماماں طریقت کو جنکو اللہ تعالی نے توفیق دی کہ انہوں نے خلق اللہ کو اللہ کیطرف
بلایا اور اتباع سنت اور توحید کیطرف دعوت کی اور عباد صالحین نے انکی اتباع پر کمر باندہی اور بڑی تہدید اور تنبیہ ہے اُن لوگوں کے لئے جنہوں نے دین میں
احداث کیا اور بدعتیں نکالیں اور خلق نے اُنکو بیوقوفی سے پیشوا اور مقتدا قرار دیا اور اپنا متبوع ٹھیرایا **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم فی قولہ عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا وسئل عنھا قال ھی الشفاعۃ **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا اس آیۃ کی تفسیر میں اور کسی نے آپ سے پوچہا عسی ان یبعثک ربک یعنی قریب ہے کہ اُٹھاویگا تجہے اللہ تعالی مقام محمود میں سو فرمایا آپنے مراد اس سے
شفاعت ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور داؤد زعافری داؤد اودی ہیں اور وہ چچا ہیں عبداللہ بن ادریس کے **مترجم** مقام محمود کی معنے تعریف کی جگہ چونکہ
اُس مکان عالی کی تعریف سارے جہان کے لوگ بدل وجان کرینگے لہذا اُسکا نام مقام محمود ہوا اور اللہ نے اُسکا وعدہ خاتم النبیین شفیع المذنبین سے فرمایا
ہے کہ آپ اس مقام میں شفاعت اصحاب توحید پر ادا کرینگے **عن** ابن مسعود قال دخل رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مکۃ عام الفتح وحول الکعبۃ ثلاث
مائۃ وستون نصبا فجعل النبی صلی اللہ علیہ وسلم یطعنھا بمخصرۃ فی یدہ وربما قال بعود ویقول جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان
زھوقا وما یبدئ الباطل وما یعید **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ جب داخل ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں جس سال مکہ فتح ہوا کعبہ کے گرد تین سو ساٹھ پتھر
گڑے ہے تہے کہ اُنکی پرستش ہوتی تہی سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم مارنے لگے اُن پتھروں کو ایک چھڑی سے کہ آپکے ہاتھ میں تہے اور کبہی عبداللہ نے کہا ایک لکڑی سے
اور فرماتے تہے آیا حق اور بہاگ گیا باطل باطل تو بہاگنے والا ہے آیا حق اور نہیں شروع ہوگا اب باطل اور نہ لوٹکر آویگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور
اس باب میں روایت ہے ابن عمر سے بہی **عن** ابن عباس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم بمکۃ ثم امر بالھجرۃ فنزلت علیہ وقل رب ادخلنی مدخل
صدق واخرجنی مخرج صدق واجعل لی من لدنک سلطانا نصیرا **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مکہ میں تہے
پھر حکم ہوا آپکو ہجرت کا اور اُتری آپ پر یہ آیۃ وقل رب ادخلنی سے آخر تک یعنی کہہ تو اے رب میرے داخل کر مجہے پسندیدہ مقام میں اور نکال مجہی بزرگی سے اور
ٹھیرا دے میرے لئے تو ہی مددگار **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال قالت قریش لیھود اعطونا شیئا نسأل عنہ ھذا الرجل فقال سلوہ
عن الروح فسألوہ عن الروح فانزل اللہ تعالی ویسألونک عن الروح قل الروح من امر ربی وما اوتیتم من العلم الا قلیلا قالوا اوتینا علما کثیرا اوتینا
التوریۃ ومن اوتی التوریۃ فقد اوتی خیرا کثیرا فانزلت قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی الی آخر الآیۃ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے انہوں نے کہا

کہ قریش نے یہود سے فرمائش کی کہ ہمکو ایسی چیز بتاؤ کہ ہم اس شخص سے دریافت کریں اور پوچھیں تب انہوں نے کہا اس سے پوچھو حقیقت روح کی پس پوچھی انہوں نے حقیقت
روح کی سو اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت یسئلونک عن الروح سے آخر تک یعنی فرمایا اللہ تعالیٰ نے سوال کرتے ہیں تجھ سے روح کا تو کہہ روح ایک چیز ہے کہ اللہ کے حکم سے
پیدا ہوئی ہے اور تمکو تھوڑا ہی علم دیا گیا ہے یہود کہتے تھے ہمکو بڑا علم ملا ہے ہمکو توراۃ ملی ہے اور جسکو توراۃ ملی اسکو بڑی خیر ملی سو اسپر اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت
قل لو کان البحر مدادا سے آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** پوری آیت یوں ہے قل لو کان البحر مدادا لکلمات ربی
لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا یعنے کہہ تو اگر ہووے دریا سیاہی میرے رب کے باتیں لکھنے کے لئے البتہ تمام ہو جاوے دریا اس سے
پہلے کہ تمام ہوں باتیں میرے رب کی اگرچہ لاویں برابر دریا کے اور مدد **عن** عبد اللہ قال کنت امشی مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی حرث بالمدینۃ
وھو یتوکا علی عسیب فمر بنفر من الیھود فقال بعضھم لو سألتموہ فقال بعضھم لا تسألوہ فانہ یسمعکم ما تکرھون فقالوا یا ابا القاسم حدثنا
عن الروح فقام النبی صلی اللہ علیہ وسلم ساعۃ ورفع رأسہ الی السماء فعرفت انہ یوحی الیہ حتی صعد الوحی ثم قال الروح من امر ربی وما
اوتیتم من العلم الا قلیلا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہا انہوں نے کہ میں جاتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مدینہ کے ایک کھیت میں اور آپ
ایک لکڑی پر ٹیکا دیتے تھے سو گذرے آپ ایک گروہ پر یہود کے اور کہا انکے بعض نے کاشکے تم انسے کچھ سوال کرتے تو بعضوں نے کہا ان سے کچھ مت پوچھو
اسلئے کہ وہ تمکو جواب سناوینگے کہ تمہیں برا لگیگا پس پوچھا انہوں نے اور کہا اے ابو القاسم بیان کرو تم ہمسے حقیقت روح کے سو کھڑے رہے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم ایک گھڑی تک اور اٹھایا اپنا سر آسمان کی طرف اور میں سمجھ جاتا کہ آپکی طرف وحی بھیجی جاتی ہے یہانتک کہ وحی کے آثار آپ پر ظاہر ہوئے پھر فرمایا
آپنے الروح من امر ربی یعنے روح میرے رب کے حکم سے پیدا ہوئی ہے اور تمکو نہیں ملا ہے مگر تھوڑا علم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی
ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یحشر الناس یوم القیامۃ ثلاثۃ اصناف صنفا مشاۃ وصنفا رکبانا وصنفا علی وجوھھم
قیل یا رسول اللہ وکیف یمشون علی وجوھھم قال ان الذی امشاھم علی اقدامھم قادر علی ان یمشیھم علی وجوھھم اما انھم یتقون
بوجوھھم کل حدب وشوک **ترجمہ** ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے دن لائی جاوینگی لوگ تین قسم کی ایک قسم پیادہ اور
سوار اور ایک قسم اپنے مونہوں پر کسی نے کہا یا رسول اللہ مونہہ پر کیونکر چلینگے آپنے فرمایا جسنے پیروں پر چلایا ہے وہ مونہہ پر بھی چلا سکتا ہے آگاہ ہو کہ وہ لوگ اپنی
مونہہ ہی سے ہر بلندی اور کانٹے سے بچکر چلینگے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی وہیب نے ابن طاؤس سے انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس روایت میں کا کچھ مضمون **عن** بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انکم محشورون
رجالا ورکبانا وتجرون علی وجوھکم **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم حشر میں آؤگے پیادہ اور سوار اور گھسیٹے جاؤگے بعض تم
میں کے اپنے مونہوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** صفوان بن عسال المرادی ان یھودیین قال احدھما لصاحبہ اذھب بنا الی ھذا النبی
نسألہ قال لا تقل لہ نبی فانہ ان یسمعھا تقول نبی کانت لہ اربعۃ اعین فاتیا النبی فسألاہ عن قول اللہ تعالی ولقد اتینا موسی تسع ایات
بینات فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تشرکوا باللہ شیئا ولا تزنوا ولا تقتلوا النفس التی حرم اللہ الا بالحق ولا تسرقوا ولا تسحروا
ولا تمشوا ببری الی سلطان فیقتلہ ولا تاکلوا الربا ولا تقذفوا محصنۃ ولا تفروا من الزحف شک شعبۃ وعلیکم الیھود خاصۃ الا تعتدوا
فی السبت فقبلا یدیہ ورجلیہ قالا نشھد انک نبی قال فما یمنعکما ان تسلما قالا ان داود دعا اللہ ان لا یزال فی ذریتہ نبی وانا نخاف ان
اسلمنا ان تقتلنا الیھود **ترجمہ** صفوان سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا چلو اس نبی کی طرف کچھ پوچھیں اس سے کہا انکو نبی نکہو اگر وہ سنینگے کہ تو انکو
نبی کہتا ہے تو انکی چار آنکھیں ہو جاوینگی یعنے بہت خوش ہونگے پھر وہ دونوں آپکے پاس آئے اور اس آیت کی تفسیر پوچھی ولقد اتینا موسی تسع آیات بینات
یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ دیں ہمنے موسی کو نو نشانیاں یعنی پوچھا کہ وہ کیا تھیں آپنے فرمایا کہ شریک نکرو اللہ کے ساتھ کسیکو اور نہ قتل کرو اس جاندار کو جسکا مارنا
جو اللہ نے حرام کیا مگر قصاص وغیرہ میں اور چوری نکرو اور جادو مت کرو اور نہ لیجاؤ بے قصور کو بادشاہ کے پاس کہ وہ اسے قتل کرے یعنی تہمت خون کی

لگا کر اور مت کہہ اُنسود اور تہمت زنا کی نہ لگاؤ پاک عورتوں کو اور نہ بہاگو جہاد سی اور شعبہ کو شک ہی کہ نوین بات یہی تہی کہ فرمایا آپ نے اور تیری ہی خاصۃ منہ
ہے کہ زیادتی کرو تم سنتے کے ان سمجہ چومنے لگی وہ دونون ہاتہ پیر آنحضرت کی اور کہا گواہی دیتی ہین ہم کہ بیشک تم نبی ہو آپنے فرمایا کہ پہر کیا چیز مانع ہی تمکو
اسلام سے اُنہون نے کہا داؤد علیہ السلام نے دعا کی ہے کہ ہمیشہ اُنکی اولاد مین ایک نبی ہو اور ہم یہ بہی ڈرتے ہین کہ اگر مسلمان ہون تو یہود ہمین مار ڈالین
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها قال نزلت بمكة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم
اذا رفع صوته بالقرآن سبه المشركون ومن انزله ومن جاء به فانزل الله ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها عن اصحابك بان تسمعهم حتى
ياخذوا عنك القرآن **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا ولا تجهر بصلوتك ولا تخافت بها یعنے مت پکار کر پڑہ نماز اپنی اور مت چپکے سے
پڑہ یہ آیۃ مکہ مین اتری ہے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب آواز بلند سی قرآن پڑہتے گالیان دیتی مشرک لوگ قرآن کو اور جسنی اُسے اتارا اور جو لایا پہر
اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت مت پکار کر پڑہ قرآن نماز مین کہ مشرک لوگ اُسے اور اُسکی اتارنیوالی کو گالیان دیوین اور مت آہستہ پڑہو تاکہ صحابہ تیرے سنین
ایسا پڑہو کہ وہ سنین اور سیکہہ لین تمہاری زبان سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس فی قوله ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها وابتغ
بين ذلك سبيلا قال نزلت ورسول الله صلى الله عليه وسلم مختف بمكة وكان اذا صلى باصحابه رفع صوته بالقرآن فكان المشركون اذا سمعوا
شتموا القرآن ومن جاء به فقال الله تعالى لنبيه ولا تجهر بصلوتك اى بقرأتك فيسمع المشركون فيسبوا القرآن ولا تخافت بها عن اصحابك
وابتغ بين ذلك سبيلا **ترجمہ** ابن عباس نے کہا آیۃ ولا تجهر بصلوتك الایہ ✦ یعنے پکار کر مت پڑہ تو نماز اپنی اور مت آہستہ پڑہ اور ڈہونڈہ لی اسکی
بیچ کی راہ مکہ مین اُتری اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چہپی ہوئی تہے اور جب آپ یارون کے ساتہ نماز پڑہتے قرآن آواز بلند سے پڑہتے اور مشرک گالیان دیتے
قرآن کو جب سنتی اور جسنی اُتارا اور جو لایا اُسکو یعنے خدا و جبرئیل کو تب اللہ تعالے نی اپنے نبی سی فرمایا ولا تجهر بصلوتك یعنی مت زور سے پڑہ تو نماز کو یعنے
قرآن کو کہ مشرک سنکر قرآن کو گالیان دینے لگین اور ایسے چپکے سی بہی مت پڑہ کہ تیرے اصحاب نہ سنین اور اسکے درمیان کی راہ اختیار کر **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عن** زر بن حبيش قال قلت لحذيفة ابن اليمان اصلى رسول الله صلى الله عليه وسلم فى بيت المقدس قال لا قلت بلى
قال انت تقول ذلك يا اصلع بم تقول ذلك قلت بالقران بيني وبينك القران فقال حذيفة من احتج بالقران فقد افلح قال سفيان
يقول قد احتج وربما قال قد فلج فقال سبحان الذى اسرى بعبده ليلا من المسجد الحرام الى المسجد الاقصى قال افتراه صلى فيه قلت لا
قال لو صلى فيه لكتبت عليكم الصلوة فيه كما كتبت الصلوة فى المسجد الحرام قال حذيفة قد اتى رسول الله صلى الله عليه وسلم بدابة طويلة
الظهر ممدودة هكذا خطوه مد بصره فما زايلا ظهر البراق حتى رايا الجنة والنار ووعد الاخرة اجمع ثم رجعا عودهما على بدئهما قال
ويتحدثون انه ربطه لم ايفر منه وانما سخره له عالم الغيب والشهادة **ترجمہ** زر بن حبیش سے روایت ہے کہا اُنہون نے حذیفہ بن یمان سے کہ کیا نماز پڑہی
ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیت المقدس مین حذیفہ نے کہا نہین مین نے کہا بیشک پڑہی ہے حذیفہ نی کہا تو ایسا ہی کہتا ہے اے گنجی کیا دلیل ہے تیرے
جس سے تو یہ دعوی کرتا ہے مین نے کہا دلیل میری قرآن ہے میرا اور تمہارے درمیان قرآن ہے حذیفہ نے کہا قرآن سے جسنے دلیل پکڑی تو مراد کو پہونچا سفیان کہتے ہین
کہ کبہی ہمارے شیخ مسعر نے کہا کہ جسنے قرآن سے دلیل پکڑی وہ حجت مین غالب آیا اور کبہی کہا کہ مراد کو پہونچا پہر کہا زر بن حبیش نے کہ پڑہی مین نے یہ آیت سبحان
الذی اسرے یعنے پاک ہے وہ پروردگار کہ لیگیا رات ہی رات اپنے بندی کو مسجد حرام سے مسجد اقصے تک کہا حذیفہ نی کہ پہر پاتا ہی تو اس آیۃ مین کہ نماز پڑہی ہے
آپ نے بیت المقدس مین مین نے کہا نہین حذیفہ نے کہا کہ اگر آپ وہان نماز پڑہتے تو تمپر نماز وہان اداکرنا فرض ہو جاتا جیسے کہ مسجد الحرام مین نماز فرض ہے
کہا پہر حذیفہ نے لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک جانور (یعنے براق) لمبے پیٹہہ والا قدم اسکا وہان پڑتا جہان نظر پہونچتی پہر نہ اُترے (یعنے
جبرئیل اور آپ) براق کے پیٹہہ پر سے یہانتک کہ دیکہہ لین جنت اور دوزخ اور آخرت کے وعدہ کی چیزین سب پہر لُٹے پاؤن لوٹتے اور لوگ کہتے ہین کہ اُسکو
باندہ دیا تہا (یعنے بیت المقدس مین) کیا ضرورت تہی اُسکے باندہنے کی کیا وہ بہاگ جاتا اُسکو تو عالم الغیب والشہادۃ نی آنحضرت کے لئی مسخر کر دیا تہا **ف**

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** حذیفہ نے انکار کیا ہی بیت المقدس مین حضرتؐ کے نماز پڑہنے کا اور براق کے باندہنے کا بیہقی نے کہا ہی کہ چونکہ اثبات ان دونوں کا اور رواۃ کرتے مین اور مثبت کو نافی پر تقدم ہی یعنے جو روایت کرتا ہے کہ حضرتؐ نے وہان نماز پڑہی ہے اور براق باندہا اُسکے پاس ایک شی کا علم زیادہ ہے اور قول اُسکا قابل قبول ہے رہا حذیفہ نے جو کہا کہ اگر آپ وہان نماز پڑہتے تو ہمپر نماز وہانکی فرض ہوجاتی اگر اس سے فرضیت مراد ہی تو یہہ تلازم صحیح نہین اور اگر تشریع مراد ہی تو وہ ثابت ہے چنانچہ حدیث شد رحال کے اور وہان نماز کی ادا کی فضیلت مین جو وارد ہوئی ہے اُسکی مشروع ہونے پر صاف دلالت کرتی ہی انتہی **عنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَلَا فَخْرَ وَبِیَدِیْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِیٍّ یَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاہُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِیْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ یَنْشَقُّ عَنْہُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ قَالَ فَیَفْزَعُ النَّاسُ ثَلٰثَ فَزَعَاتٍ فَیَاْتُوْنَ اٰدَمَ فَیَقُوْلُوْنَ اَنْتَ اَبُوْنَا اٰدَمُ فَاشْفَعْ لَنَا اِلٰی رَبِّکَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ اَذْنَبْتُ ذَنْبًا اُهْبِطْتُ مِنْهُ اِلَی الْاَرْضِ وَلٰکِنْ اٰتُوْا نُوْحًا فَیَاْتُوْنَ نُوْحًا فَیَقُوْلُ اِنِّیْ دَعَوْتُ عَلٰی اَهْلِ الْاَرْضِ دَعْوَةً فَاُهْلِکُوْا وَلٰکِنِ اذْهَبُوْا اِلٰی اِبْرَاهِیْمَ فَیَاْتُوْنَ اِبْرَاهِیْمَ فَیَقُوْلُ اِنِّیْ کَذَبْتُ ثَلٰثَ کَذَبَاتٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْهَا کَذْبَةٌ اِلَّا مَا حَلَّ بِهَا عَنْ دِیْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُوْسٰی فَیَاْتُوْنَ مُوْسٰی فَیَقُوْلُ قَدْ قَتَلْتُ نَفْسًا وَلٰکِنِ ائْتُوْا عِیْسٰی فَیَاْتُوْنَ عِیْسٰی فَیَقُوْلُ اِنِّیْ عُبِدْتُ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ وَلٰکِنِ ائْتُوْا مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَیَاْتُوْنِیْ فَاَنْطَلِقُ مَعَهُمْ قَالَ ابْنُ جُدْعَانَ اَنْظُرُ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا فَیُقَالُ مَنْ هٰذَا فَیُقَالُ مُحَمَّدٌ فَیَفْتَحُوْنَ لِیْ وَیُرَحِّبُوْنَ بِیْ فَیَقُوْلُوْنَ مَرْحَبًا فَاَخِرُّ سَاجِدًا فَیُلْهِمُنِیَ اللّٰہُ مِنَ الثَّنَاءِ وَالْحَمْدِ فَیُقَالُ لِیَ ارْفَعْ رَاْسَکَ وَسَلْ تُعْطَ وَاشْفَعْ تُشَفَّعْ وَقُلْ یُسْمَعْ لِقَوْلِکَ وَهُوَ الْمَقَامُ الْمَحْمُوْدُ الَّذِیْ قَالَ اللّٰہُ عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا قَالَ سُفْیٰنُ لَیْسَ عَنْ اَنَسٍ اِلَّا هٰذِهِ الْکَلِمَةُ فَاٰخُذُ بِحَلْقَةِ بَابِ الْجَنَّةِ فَاُقَعْقِعُهَا **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین سردار ہون تمام اولاد آدم کا قیامت کے دن اور اسمین کچھہ فخر نہین اور میرے ہاتھ مین ہوگا نیزہ حمد کا اور اسمین کچھہ فخر نہین اور کوئی نبی نہوگا اُسدن آدم اور اور نبی اُنکے سوا سب میری نیزے کی نیچے ہونگے اور پہلے میرے ہی لئے زمین شق ہوگی (یعنے بعث کے وقت) اور اسمین کچھہ فخر نہین فرمایا آپنے اور تین بار لوگ بہت گہبرائنگے پہر آوینگے آدم علیہ السلام کے پاس اور کہینگے آپ ہمارے باپ ہین سو سفارش کیجیے ہمارے اپنے رب کے پاس وہ کہینگے مجھسے ایسا گناہ ہوا ہے کہ اُتارا گیا مین اُسکے سبب سے زمین پر لیکن تم نوح کے پاس جاؤ پہر نوح کے پاس آوینگے وہ کہینگے مینے ساری زمین والون کے لئے بددعا کی اور وہ ہلاک ہوگئے ولیکن تم ابراہیم علیہ السلام کے پاس جاؤ پہر وہ ابراہیم کے پاس جائینگے اور وہ کہینگے مینے تین جہوٹ بولی ہین پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی جہوٹ نہین بولا اُنہون نے مگر مقصود تہی اُس سے تائید دین کی پہر فرمائینگے حضرت ابراہیم تم جاؤ موسی علیہ السلام کے پاس اور وہ آئینگے موسی علیہ السلام کے پاس اور وہ کہینگے مینے ایک شخص کو بقصور مار ڈالا ہے ولیکن تم جاؤ عیسے علیہ السلام کے پاس پہر آئینگے سب لوگ عیسے علیہ السلام کے پاس اور وہ کہینگے مجھے اللہ تعالے کے سوا لوگون نے معبود بنایا تہا ولیکن تم جاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس فرمایا آپنے پہر سب لوگ میرے پاس آئینگے سو مین اُنکے ساتہ جاؤنگا (دربار الٰہی مین) ابن جدعان جو راوی حدیث ہین اُنہون نے کہا کہ انس نے کہا ہے مین گویا کہ دیکہہ رہا ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ آپ فرماتے تہی کہ پکڑے کہڑا ہونگا مین جنت کا دروازہ اور کہٹکہٹاونگا اُسکو سو اندر سے کوئی پوچہیگا کون ہے لوگ کہینگے کہ محمد آئے ہین سو کہولدینگے میرے لئے دروازہ اور مجھے مرحبا کہینگے پہر مین سجدے مین گر پڑونگا (شکر کے لئے) سو سکہاویگا مجھے اللہ تعالے حمد و ثنا اپنی اور مجھے حکم ہوگا کہ اپنا سر اُٹہا اور مانگ تیرا سوال پورا ہوگا اور سفارش کر تیری سفارش قبول ہوگی اور کہہ تیری بات سنی جائیگی اور وہ مقام (جہان یہ باتین ہونگی) مقام محمود ہے کہ جسکا وعدہ اللہ نے اس آیہ مین فرمایا عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ الْاٰیۃ یعنے قریب ہے کہ اُٹہاویگا تجہی اللہ تعالے مقام محمود مین سفیان نے کہا کہ اس روایت مین انس سے یہی مروی ہے کہ فرمایا آپنے پکڑونگا مین دروازہ جنت کا اور اُسی کہٹکہٹاونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث ابی نضرہ سے انہون نے ابن عباس سے پوری حدیث **مترجم** اس حدیث مین بہ تفصیل مذکور ہوا کہ شفاعت بغیر اذن الٰہی نہوگی اور جو جہال اپنی جہالت سے اہل حق کو تہمت لگاتے ہین انکار شفاعت کی محض غلط ہی تابع حدیث کب اُسکا منکر ہوسکتا ہے **خاتمہ** سورۂ بنی اسرائیل مین بنی اسرائیل کے حالات سے مذکور ہی دوبار غالب آنا انکا مین اور غالب ہونا بخت نصر کا یا سنحاریب کا اہل نینوی سے یا جالوت جزری کا اُنپر اور وعدہ رحمت کا اُنسے اور وعید تباہی کی بصورت ارتکاب جرائم اور عطا

مقاماً محموداً

ہونا نو معجزوں کا موسیٰ علیہ السلام کو اور اخبار سے خبر بخت نصر کے اسیر کی بیت المقدس تک اور خبر ہلاک اقوام کثیرہ کی بعد نوح علیہ السلام کے اور بیان رویائے رسول کا کہ مراد اس سے معراج ہے بقول مقبول اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور خباثتین شیطان کی اور فضائل قرآن سے ہدایت کرنا اُسکا طرف راہ راست کے اور بشارت دینا مومنوں کو اور مذکر ہونا اسکا اور حجاب ہو جانا قاری قرآن اور منکر آخرت کے درمیان اور بوجھ ہونا اُنکے دلوں اور کانوں پر اور بھاگ جانا منکروں کا توحید قرآن سنکر اور شفا و رحمت مومنوں کے لئے اور خسران ظالموں کے لئے نزول قرآن میں اور عاجز ہونا جن و انس کا اُسکے مقابلہ سے اور ہر مثل کا ہونا قرآن میں اور اُترنا قرآن کا حق کے ساتھ اور مبشر اور نذیر ہونا رسول کا اور ٹکڑے ٹکڑے کرنا قرآن آسانی قرارت کے لئے اور سجدہ میں گر پڑنا اہل علم کا اسی سنکر اور خاشع ہونا اُنکا اور اوامر و نواہی سے امر ادائے حقوق ذوی القربیٰ اور مساکین و ابن سبیل کا اور نہی اسراف و تبذیر سے اور امر نرم بات کہنی کا اقربا اور مساکین سے اور تعلیم بطور مناسب خرچ کرنیکی اور نہی قتل اولاد سے اور نہی زنا سے اور نہی قتل نفس سے بغیر حق کے اور نہی مال یتیم کے کہانے سے اور امر وفائے عہد کا اور درستی کیل و میزان کا اور نہی اتباع سے ظنون فاسدہ کے اور آزار کا سبب ہے اور نہی تکبرانہ چال سے اور منحصر ہونا حکمت کا ان امور میں اور امر نرم بات کرنیکا اور اقامت صلوٰۃ کا زوال شمس سے غسق لیل تک اور امر قرارت قرآنکا وقت فجر کے اور امر نبی کو اس دعا پڑھنے کا رَبِّ اَدْخِلْنِیْ مُدْخَلَ صِدْقٍ اِلٰی الآیۃ اور امر توسط کا سر و جہر میں وقت قرارت قرآن اور امور آخرت سے ذکر اعمالنامونکا اور مذمت طالب دنیا کے اور فضیلت طالب عقبیٰ کی اور حشر سب آدمیونکا اپنے اپنے اماموں کے ساتھ اور حشر اہل ضلال کا مونہوں پر اندھے بہرے بہرے گونگے اور ہر طرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہیں چنانچہ عجلت انسانکی اور طلب کرنا اسکا شر کو اور نہ آنا عذاب کا جب تلک رسول نہ آوے اور عادت الٰہی ہونا کہ جب کسی قوم کا ہلاک چاہتا ہے اُسکے امرا کو امر فرماتا ہے اور وہ سرکشی اور نافرمانی کرتے ہیں اور اُنپر عذاب آجاتا ہے اور تفاوت درجات دنیا کا نمونہ ہے آخرت کے تفاوت کا اور نہی اشراک فی الالوہیت سے اور تسبیح سمٰوات وارض اور ہر شئی کی اور مسحور کہنا کفار کا نبی کو اور ضلال اُنکا اور تفضیل بعض انبیاء کے بعض پر اور تذکیر کشتی کے حال کی اور غافل ہو جانا مشرکوں کا اپنے معبودوں سے وقت غرق کے اور پھر کنارے پر مشرک ہو جانا اور کرامت بنی آدم کے اور سوار لئے پھرنا اُسکا بر و بحر میں اور فضیلت اُسکی اکثر مخلوقات پر اور قصد کفار کا واسطے اخراج رسول کے مکہ سے اور شکایت حال انسان کی راحت اور تکلیف میں اور پوچھنا لوگونکا روح کی حقیقت کو اور فرمائش کافرونکی رسول سے نہریں جاری کرنیکی اور باغونکی وغیرہ ذلک اور جواب اُسکا

سُوْرَۃُ الْکَہْفِ

تفسیر سورۂ کہف

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ قَالَ قُلْتُ لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنَّ نَوْفًا الْبِکَالِیَّ یَزْعَمُ اَنَّ مُوْسٰی صَاحِبَ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ لَیْسَ بِمُوْسٰی صَاحِبِ الْخَضِرِ قَالَ کَذَبَ عَدُوُّ اللّٰہِ سَمِعْتُ اُبَیَّ بْنَ کَعْبٍ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ قَامَ مُوْسٰی خَطِیْبًا فِیْ بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ فَسُئِلَ اَیُّ النَّاسِ اَعْلَمُ فَقَالَ اَنَا اَعْلَمُ فَعَتَبَ اللّٰہُ عَلَیْہِ اِذْ لَمْ یَرُدَّ الْعِلْمَ اِلَیْہِ فَاَوْحَی اللّٰہُ اِلَیْہِ اَنَّ عَبْدًا مِّنْ عِبَادِیْ بِمَجْمَعِ الْبَحْرَیْنِ هُوَ اَعْلَمُ مِنْکَ قَالَ مُوْسٰی اَیْ رَبِّ فَکَیْفَ لِیْ بِہٖ فَقَالَ لَہُ احْمِلْ حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ فَحَیْثُ تَفْقِدُ الْحُوْتَ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ مَعَہٗ فَتَاہُ وَهُوَ یُوْشَعُ بْنُ نُوْنٍ فَجَعَلَ مُوْسٰی حُوْتًا فِیْ مِکْتَلٍ فَانْطَلَقَ هُوَ وَفَتَاہُ یَمْشِیَانِ حَتّٰی اِذَا اَتَیَا الصَّخْرَۃَ فَرَقَدَ مُوْسٰی وَفَتَاہُ فَاضْطَرَبَ الْحُوْتُ فِی الْمِکْتَلِ حَتّٰی خَرَجَ مِنَ الْمِکْتَلِ فَسَقَطَ فِی الْبَحْرِ قَالَ وَاَمْسَکَ اللّٰہُ عَنْہُ جِرْیَۃَ الْمَآءِ حَتّٰی کَانَ مِثْلَ الطَّاقِ وَکَانَ لِلْحُوْتِ سَرَبًا وَکَانَ لِمُوْسٰی وَفَتَاہُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِیَّۃَ یَوْمِهِمَا وَلَیْلَتِهِمَا وَنَسِیَ صَاحِبُ مُوْسٰی اَنْ یُّخْبِرَہٗ فَلَمَّا اَصْبَحَ مُوْسٰی قَالَ لِفَتَاہُ اٰتِنَا غَدَآءَنَا لَقَدْ لَقِیْنَا مِنْ سَفَرِنَا هٰذَا نَصَبًا قَالَ وَلَمْ یَنْصَبْ حَتّٰی جَاوَزَ الْمَکَانَ الَّذِیْ اُمِرَ بِہٖ قَالَ اَرَاَیْتَ اِذْ اَوَیْنَا اِلَی الصَّخْرَۃِ فَاِنِّیْ نَسِیْتُ الْحُوْتَ وَمَا اَنْسَانِیْہُ اِلَّا الشَّیْطٰنُ اَنْ اَذْکُرَہٗ وَاتَّخَذَ سَبِیْلَہٗ فِی الْبَحْرِ عَجَبًا قَالَ مُوْسٰی ذٰلِکَ مَا کُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلٰی اٰثَارِهِمَا قَصَصًا قَالَ یَقُصَّانِ اٰثَارَهُمَا قَالَ سُفْیَانُ یَزْعُمُ نَاسٌ اَنَّ تِلْکَ الصَّخْرَۃَ عِنْدَهَا عَیْنُ الْحَیٰوۃِ لَا یُصِیْبُ مَاؤُهَا مَیِّتًا اِلَّا عَاشَ قَالَ وَکَانَ الْحُوْتُ قَدْ اُکِلَ مِنْہُ فَلَمَّا قُطِرَ عَلَیْہِ الْمَآءُ عَاشَ قَالَ فَقَصَّا اٰثَارَهُمَا حَتّٰی اَتَیَا الصَّخْرَۃَ فَرَاٰی رَجُلًا مُسَجًّی عَلَیْہِ بِثَوْبٍ فَسَلَّمَ عَلَیْہِ مُوْسٰی فَقَالَ اَنّٰی بِاَرْضِکَ السَّلَامُ فَقَالَ اَنَا مُوْسٰی فَقَالَ مُوْسٰی بَنِیْ اِسْرَآئِیْلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ یَا مُوْسٰی اِنَّکَ عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰہِ عَلَّمَکَہُ اللّٰہُ لَا اَعْلَمُہٗ وَاَنَا عَلٰی عِلْمٍ مِّنْ عِلْمِ اللّٰہِ عَلَّمَنِیْہِ لَا تَعْلَمُہٗ فَقَالَ مُوْسٰی هَلْ اَتَّبِعُکَ عَلٰی اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا قَالَ اِنَّکَ لَنْ تَسْتَطِیْعَ مَعِیَ صَبْرًا وَکَیْفَ تَصْبِرُ عَلٰی مَا لَمْ تُحِطْ بِہٖ خُبْرًا قَالَ سَتَجِدُنِیْ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ صَابِرًا وَّلَا اَعْصِیْ لَکَ اَمْرًا قَالَ لَہُ الْخَضِرُ فَاِنِ اتَّبَعْتَنِیْ فَلَا تَسْئَلْنِیْ عَنْ

شيء حتى أحدث لك منه ذكرا قال نعم فانطلق الخضر وموسى يمشيان على ساحل البحر فمرت بهما سفينة فكلماهم أن يحملوهما فعرفوا الخضر فحملوهما بغير نول
فعمد الخضر إلى لوح من ألواح السفينة فنزعه فقال له موسى قوم حملونا بغير نول فعمدت إلى سفينتهم فخرقتها لتغرق أهلها لقد جئت شيئا إمرا قال
ألم أقل إنك لن تستطيع معي صبرا قال لا تؤاخذني بما نسيت ولا ترهقني من أمري عسرا ثم خرجا من السفينة فبينما هما يمشيان على الساحل وإذا غلام
يلعب مع الغلمان فأخذ الخضر برأسه فاقتلعه بيده فقتله فقال له موسى أقتلت نفسا زكية بغير نفس لقد جئت شيئا نكرا قال ألم أقل لك إنك لن
تستطيع معي صبرا قال وهذه أشد من الأولى قال إن سألتك عن شيء بعدها فلا تصاحبني قد بلغت من لدني عذرا فانطلقا حتى إذا أتيا أهل
قرية استطعما أهلها فأبوا أن يضيفوهما فوجدا فيها جدارا يريد أن ينقض يقول مائل فقال الخضر بيده هكذا فأقامه فقال له موسى قوم أتيناهم
فلم يضيفونا ولم يطعمونا لو شئت لاتخذت عليه أجرا قال هذا فراق بيني وبينك سأنبئك بتأويل ما لم تستطع عليه صبرا قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم يرحم الله موسى لوددنا أنه كان صبر حتى يقص علينا من أخبارهما قال فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم الأولى كانت من
موسى نسيانا قال وجاء عصفور حتى وقع على حرف السفينة ثم نقر في البحر فقال له الخضر ما نقص علمي وعلمك من علم الله إلا مثل ما نقص هذا العصفور
من البحر قال سعيد بن جبير وكان يعني ابن عباس يقرأ وكان أمامهم ملك يأخذ كل سفينة صالحة غصبا وكان يقرأ وأما الغلام فكان كافرا

ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ میں نے کہا ابن عباس سے کہ نوف بکالی کہتا ہے کہ موسیٰ بنی اسرائیل والے وہ موسیٰ نہیں ہیں جن کا قصہ خضر کے ساتھ مذکور ہے ابن عباس نے کہا
کہ جھوٹ کہا اللہ کے دشمن نے میں نے ابی بن کعب سے سنا ہی کہ وہ کہتے تھے سنا ہی میں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے موسیٰ علیہ السلام ایکدن خطبہ پڑھتے تھے بنی اسرائیل میں سو کسی نے
پوچھا اُنسے کہ کون شخص علم میں زیادہ ہے کہا موسیٰ نے کہ میں سو عتاب کیا اللہ تعالیٰ نے اُنپر کہ یہ کیوں نکہا کہ اللہ ہی جانتا ہے سو وحی کی اللہ تعالیٰ نے اُنکی طرف کہ ایک بندہ میرے بندوں
میں سے ہے جہاں دو دریا ملتے ہیں کہ وہ تجھسے زیادہ علم رکھتا ہے موسیٰ نے عرض کی کہ اے رب میں کیونکر اُس تک پہونچوں سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے لیلو ایک مچھلی ایک زنبیل میں پھر
جہاں وہ کھو جاوے وہ اُسی جگہہ ملیگا پھر موسیٰ چلے اور اُنکے ساتھ اُنکے خادم یوشع بن نون بھی چلے اور رکھ لی موسیٰ نے ایک مچھلی ایک زنبیل میں سو چلے جاتے تھے رفیق
اُنکے اور وہ یہانتک کہ پہونچے ایک پتھر پر اور دونوں سو گئے اور مچھلی کودنے لگی زنبیل سے نکلکر دریا میں چلی گئی اور اللہ تعالیٰ نے پانیکو اُسکی چلنے کی جگہہ میں روک دیا تھے
یہانتک کہ ایک طاق سا بنگیا اور اُسکا رستہ ویسا ہی بنا رہا اور موسیٰ علیہ السلام اور اُنکے رفیق کے لئے ایک تعجب کی چیز ہوگئی اور دونوں باقی اُٹھکر چلے باقی دن اور تمام
رات اور بھول گئی رفیق موسیٰ کے کہ خبر دی اُنکو مچھلی کے حال سے پھر جب صبح ہوئی موسیٰ نے اپنے رفیق سے کہا ہمارا ناشتا لاؤ اس سفر میں ہمیں بہت تھکن ہوئی کہا اور
نہیں تھکے موسیٰ مگر جبکہ آگے بڑھگئے مکان مامور سے کہا رفیق نے دیکھئے آپ جب ٹھیرے تھے ہم پتھر پر تو میں بھولگیا مچھلی اور نہیں بھلائی مجھے مگر شیطان نے کہ میں
اُسکا ذکر کردوں آپسے اور اُسنے اپنی راہ لی دریا میں عجیب طور سے موسیٰ نے کہا اُسیکو تو ہم ڈھونڈھتے تھے پھر چلے اپنی اُلٹی پاؤں کہا راوی نے ڈھونڈتے اپنے قدموں کے
نشانکو تا اُسی جگہہ لوٹکر پہونچیں ۔ سفیان نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ اُسی پتھر کے پاس ہے نہر آب حیات کی جس مردہ کو پہونچتا ہے پانی اُسکا فوراً زندہ ہوجاتا ہے اور اُس
مچھلی سے کچھہ کہا بھی چکے تھے پھر جب اُسپر پانی ٹپکا وہ زندہ ہوگئی غرض اُلٹے پاؤں چلے یہانتک کہ اُس پتھر تک پہونچے سو دیکھا ایک شخص کو کہ اپنا مونہہ چادر سے
ڈھانپے ہوئے ہیں موسیٰ علیہ السلام نے اُنکو سلام کہا تو اُنہوں نے کہا تمہارے اس ملک میں سلام کہاں ہے تو کہا اُنہوں نے کہ میں موسیٰ ہوں کہا خضر نے کہ موسیٰ
بنی اسرائیل کے کہا ہاں کہا اے موسیٰ تمکو ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ اللہ نے سکھلایا ہے تمکو اور میں نہیں جانتا اُسکو اور مجھے ایک علم ہے اللہ کے علموں میں سے کہ مجھے
سکھایا ہے اللہ تعالیٰ نے کہ نہیں جانتے تم اُسکو سو موسیٰ نے کہا کہ بھلا تمہارے ساتھ چلوں میں کہ تم مجھے سکھا دو اُسمیں سے کہ جو سکھائی ہے تمکو
اللہ نے کام کے بات خضر نے کہا تم صبر نہ کرسکوگے اور کیونکر صبر کروگے تم ایسی بات پر جسکی تمکو خبر نہیں ؛ موسیٰ نے کہا اللہ چاہیگا تو تم مجھے صابر
پاؤگے اور میں تمہاری نافرمانی نکرونگا کسی بات میں خضر نے کہا اگر تم میرے ساتھ رہا چاہتے ہو تو مجھسے کوئی خبر نہ پوچھنا جبتک میں خود بیان نکروں موسیٰ
نے کہا اچھا پھر خضر اور موسیٰ چلے دریا کے کنارے پر اور اُنکے پاس ایک کشتی گذری اور اُن دونوں نے کشتی والوں سے کہا کہ ہمیں چڑھا لو پھر پہچان لیا
اُنہوں نے خضر کو اور چڑھا لیا اُنہوں نے اُن دونوں کو بغیر کرایہ کے سو خضر نے ایک تختہ اُس کشتی کا توڑ ڈالا پس

پس موسی نے کہا ان لوگون نے ہمکو بغیر کرایہ کے چڑہایا اور تمنے انکی کشتی توڑ ڈالی کہ اُسکے لوگ ڈوب جاوین یہہ تو بڑا برا کام کیا تمنے خضر نے کہا مین تمسی پہلی ہی کہہ
چکا تہا کہ تم میرے ساتہ صبر نکر سکوگے موسی نی کہا خیر تم مجہپر الزام نرکہو جسکو مین بہولگیا اور میرے کام مین مشکل مت ڈالو پہر دونون کشتی سی نکلے اور کنارے دریا کی چلے
جاتے تہی کہ ایک لڑکا لڑکون مین کہیل رہا تہا سو خضر نے اُسکا سر پکڑا اور اُکہاڑ لیا اپنے ہاتہ سی اور وہ مرگیا موسی نے کہا کہ تمنے ایک بیقصور جان مار ڈالی بغیر قصاص کے
یہہ بہت برا کام کیا خضر نے کہا مین تو تم سے پہلی ہے کہہ چکا تہا کہ تم میرے ساتہ صبر نکر سکوگے راوی نے کہا کہ یہ بات (یعنے بی قصور خون کرنا) پہلی بات سی بہی زیادہ
تعجب کی تہی موسی نے کہا اگر مین اب کچہہ پوچہون اسکے بعد تو تم مجہے اپنے ساتہ نرہنے دینا میرا عذر اب پورا ہوچکا (یعنے اب عذر نکرونگا) پہر دونون چلے یہانتک کہ
ایک گاؤن مین پہونچے اور وہانکے لوگون سے ضیافت طلب کی سو انہون نے انکی ضیافت سے انکار کیا اور کچہہ نہ کہلایا اور اُسمین ایک دیوار دیکہی کہ وہ گری پڑتی تہی -
راوی کہتا ہے کہ وہ جہکی ہوئی تہی سو خضر نے ہاتہ سی اشارہ کردیا کہ وہ سیدہی ہوگئی موسی نے کہا یہ ایسے لوگ ہین کہ ہم انکے پاس اُترے اور اُنہون نے ہماری ضیافت
نکی اور نہ کہانا کہلایا اگر تم اس دیوار بنانے پر انسے مزدوری لیتے تو بہت مناسب ہوتا خضر نے کہا لو اب میرے تمہاری جدائی ہے مین تمہین ان سب باتون
کی حقیقت بتادیتا ہون جسپر تم صبر نکر سکے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ رحمت کرے موسی پر ہم چاہتے تہی کہ وہ ذرا اور صبر کرتے کہ انکی عجیب و غریب
خبرین ہم سنتے [illegible] رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلا سوال تو حضرت موسی علیہ السلام نے سہوا کیا اور فرمایا آپنے کہ ایک چڑیا آئی کشتی کے کنارے
پر اور اُسنے اپنی چونچ ڈبوئی دریا مین سو خضر نے فرمایا میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم مین سے کچہہ نہین گہٹایا مگر جتنا کہ اس چڑیا نے دریا سے گہٹایا ہے سعید بن
جبیر نے کہا کہ ابن عباس اس آیت کو یون پڑہتے تہے وَكَانَ اَمَامَهُمْ مَلِكٌ يَأْخُذُ كُلَّ سَفِينَةٍ صَالِحَةٍ غَصْبًا اور پڑہتے تہے وَاَمَّا الْغُلَامُ فَكَانَ كَافِرًا **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی [illegible] سعید بن جبیر سے اُنہون نے ابن عباس سے اُنہون نے ابی بن کعب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
روایت کی [illegible] ابی بن کعب سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ابو مزاحم سمرقندی نے کہا کہ مین نے حج کیا فقط
[illegible] ایک چیز بیان کرتے تہی یہانتک کہ سُنا مین نے اُنکو کہتے تہے کہ روایت بیان کی ہمسے عمرو بن دینار نے
[illegible] سفیان [illegible] اس سے پہلے اور ذکر [illegible] کا **مترجم** اس قصہ مین بڑی فضیلت ہے علم کے اور معلوم ہوا کہ علم حاصل کرنے مین شرم
نچاہیے اور اُسکے لیے سفر اور طے منازل ضرور ہے اور اطاعت استاد کہ موجب مزید علم ہے اور عصیان اُسکا موجب حرمان اور یہ بہی جاننا چاہیے کہ اگر استاد یا پیر
سے اگر کوئی امر خلاف شرع سرزد ہو تو موسی کیطرح ضرور اُس سے دریافت کرلے اور ہرگز نہ شرماوے اور اسی بیمروتی اور بی ادبی نجانے بڑا ادب اللہ کا ہے کہ
اُسکا علم بحر ہے اور معلومات بیحد **عن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْغُلَامُ الَّذِي قَتَلَهُ الْخَضِرُ طُبِعَ يَوْمَ طُبِعَ كَافِرًا **ترجمہ** ابی بن کعب سے
روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس لڑکیکو خضر علیہ السلام نے مار ڈالا تہا وہ کافر پیدا ہوا تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **عن** ابی ہریرۃ
قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا سُمِّيَ الْخَضِرُ لِاَنَّهُ جَلَسَ عَلَى فَرْوَةٍ بَيْضَاءَ فَاهْتَزَّتْ تَحْتَهُ خَضْرَاءَ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خضر اسلیے انکا نام ہوا کہ وہ بیٹہے خشک زمین پر جسپر گہانس تہی پہر وہ انکے نیچے ہری ہوگئی اور خضر ہری کو کہتے ہین **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** اَبِي رَافِعٍ عَنْ حَدِيثِ اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي السَّدِّ قَالَ يَحْفِرُونَهُ كُلَّ يَوْمٍ حَتَّى اِذَا كَادُوا يَخْرِقُونَهُ
قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَتَخْرِقُونَهُ غَدًا قَالَ فَيُعِيدُهُ اللهُ كَاَشَدِّ مَا كَانَ حَتَّى اِذَا بَلَغَ مُدَّتُهُمْ وَاَرَادَ اللهُ اَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ قَالَ الَّذِي
عَلَيْهِمْ ارْجِعُوا فَسَتَخْرِقُونَهُ غَدًا اِنْ شَاءَ اللهُ وَاسْتَثْنَى قَالَ فَيَرْجِعُونَ فَيَجِدُونَهُ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ فَيَخْرِقُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَسْتَقُونَ
الْمِيَاهَ وَيَفِرُّ النَّاسُ مِنْهُمْ فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ اِلَى السَّمَاءِ فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدِّمَاءِ فَيَقُولُونَ قَهَرْنَا مَنْ فِي الْاَرْضِ وَعَلَوْنَا مَنْ فِي السَّمَاءِ قَسْوَةً
وَعُلُوًّا فَيَبْعَثُ اللهُ عَلَيْهِمْ نَغَفًا فِي اَقْفَائِهِمْ فَيَهْلِكُونَ قَالَ فَوَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ اِنَّ دَوَابَّ الْاَرْضِ تَسْمَنُ وَتَبْطَرُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُومِهِمْ
ترجمہ ابی ہریرہ سے دیوار سکندر کے باب مین مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یاجوج ماجوج اُسے روز کہودتے ہین یہانتک کہ قریب پہٹنے کے
ہوجاتی ہے پہر کہتا ہے جو اُنپر حاکم ہے کہ پہر چلو کل اسکو گرادینگے فرمایا آپنے کہ اللہ تعالے اُسکو پہر اول روز سے زیادہ مضبوط کردیتا ہے یہانتک کہ جب اُنکا وقت آجائیگا

اور اب کا ارادہ ہوگا کہ اُنکو لوگون پر نکالی کہیگا حاکم اُنکا کہ پہر چلو کل اسی توڑ لینگے اگر چاہیگا اللہ تعالے اور انشاء اللہ کہیگا فرمایا آپنے پہر دوسرے روز لوٹ کر آوینگے
اور اُسکو ویسا ہی ناقص پاوینگے جتنا اول توڑ گئے تہی پس سوراخ کر ڈالینگے اُسمین اور نکل پڑینگے لوگون پر اور سب پانی اُنکا پانی پی ڈالینگے اور لوگ اُنسی بہاگینگے
پہر وہ آسمانکیطرف تیر پہینکینگے اور اُنپر گریگا تیر خون مین ڈوبا ہوا سو بولینگے کہ دبا لیا ہمنے زمین والونکو اور چڑہائی کی آسمان والی یعنے خداوند تعالی پر کہینگے یہ
اپنی دلکی سختی اور غرور سی سو بہیجیگا اُنپر اللہ تعالے ایک کیڑا کہ پیدا ہوگا اُنکی گردنونمین اور وہ سب مرجاوینگے فرمایا آپنے قسم ہی اُس پروردگار کی کہ جان
محمد کی اُسکے ہاتہ مین ہے کہ زمین کے جانور اُنکا گوشت کہا کہا کر موٹے ہوجائینگے اور مٹکتے پہرینگے اور شکر کرینگے بخوبی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسطرح
ہم نہین جانتے اُسکو مگر اسی سندسی **مترجم** یاجوج ماجوج دونون اجیج نار سے مشتق ہین اور اجیج کے معنے شعلہ اور شرر اُسکا سبب کثرت اور شدت اُنکے کے
مسمے ہوئے وہ اس نام سے اور وہ یافث بن نوح کے اولاد سی ہین ضحاک نے کہا کہ وہ ایک گروہ مین ترک مین سے اور سدی نے کہا کہ ترک یاجوج وماجوج کا ایک گروہ
ہے جب حضرت سکندر نے وہان سد طیار کی تو یہ گروہ باہر رہ گیا اور حذیفہ سی مرفوعاً مروی ہے کہ یاجوج ایک گروہ ہین اور ماجوج ایک گروہ ہین اور ہر گروہ چار لاکہ
کا ہے نہین مرتا اُنمین سے کوئی جب تک نہ دیکہہ لے اپنے ہزار لڑکے قابل ہتیار باندہنے کے اور وہ تین قسم ہین ایک قسم درخت صنوبر کے مانند ہین کہ طول
اُنکا ایک سو بیس گز ہے اور ایک گروہ اُنمین سے ایسا ہے کہ عرض وطول اُنکا برابر ہے ایک سو بیس گز ہے قد اُنکا اور کوئی پہاڑ اور لوہا اُنکی برابری نہین کرسکتا
اور تیسرا گروہ ایک کان بچہاتا ہے ایک اوڑہتا ہے نہین پاتا وہ ہاتہی کو یا کسی اور وحشی جانور یا سور اور گُتّے کو مگر کہا جاتا ہے اور جو اُنمین سے مرجاتا ہے اُسی بہی کہا
جاتے ہین جب وہ نکلینگے سر اُنکے لشکر کا شام مین ہوگا اور ساقہ اُنکا خراسان مین پی جاوینگے وہ نہرین مشرق کے اور بحیرہ طبرہ کہ ایک دریا ہے بہت بڑا غرض
خروج اُنکا ایک بڑی نشانیون سے ہے قیامت کے **عن** اَبِي سَعِيدِ بْنِ اَبِي فَضَالَةَ الْاَنْصَارِيِّ وَكَانَ مِنَ الصَّحَابَةِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ لِيَوْمٍ لَا رَيْبَ فِيْهِ نَادٰى مُنَادٍ مَنْ كَانَ اَشْرَكَ فِيْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْيَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ
اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَى الشُّرَكَاءِ عَنِ الشِّرْكِ **ترجمہ** ابی سعید بن ابی فضالہ انصاری کہ اصحاب سے ہین سُنا اُنہون نے رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے
جبکہ اللہ تعالے جمع کریگا لوگون کو قیامت کے دن کہ جسمین شک نہین پکاریگا ایک پکارنیوالا کہ جسنے شریک کیا ہو اللہ کا کسی عمل مین کسیکو کہ کیا ہو اُسکو اللہ کے
واسطے تو چاہیے کہ مانگ لے وہ ثواب اُسکا اُسی سے سوا اُسی شریک سے اسلئے کہ اللہ تعالی بہت بیزار ہے بہ نسبت اور شرکا کے شرک سے **ف** یہ حدیث غریب ہے
نہین جانتے ہم اُسکو مگر محمد بن بکر کے روایت سے **عن** اَبِي الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَكَانَ تَحْتَهٗ كَنْزٌ لَّهُمَا قَالَ ذَهَبٌ وَّفِضَّةٌ
ترجمہ ابی الدرداء سی روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا وکان تحتہ کنز لہما یعنے اُس دیوار کے نیچے جو حضرت خضر نے بنائی تہی خزانہ
تہا اُن یتیمونکا فرمایا آپنے سونا اور چاندی تہا **ف** روایت کیا ہمسے حسن بن علی خلال نے اُنہون نے صفوان بن صالح سی اُنہون نے ولید بن مسلم سے اُنہون نے
یزید بن یوسف صنعانی سے اُنہون نے یزید بن یزید جابر سی اُنہون نے مکحول سے اسی اسناد سی مانند اسکے **خاتمہ** سورہ کہف مین قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ اصحاب
کہف کا اور قصہ دو بہائیونکا کہ ایک صاحب باغ تہا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور قصہ موسیٰ اور خضر علیہما السلام کا اور قصہ سکندر ذی القرنین کا اور اوامر
حکم انشاء اللہ کہنی کا مستقبل کے ارادہ پر اور امر تلاوت قرآن کا اور امر نہی کو نذاکران خدا کے ساتہ رہنی کا اور نواہی سے نہی اطاعت سی غافلوین کے اور احوال
آخرت سی وعید نار سے ظالمون کے لئے اور بیان دوزخ کی پردون کا اور وعدہ جنات عدن اور انہار وغیرہ کا مومنین صالحین کے لئی اور تیسیر کرنا پہاڑونکا اور سامنے
آنا بندونکا اور خطاب عتاب اور تقسیم نامۂ اعمال کی اور خوف عاصیونکا حشر مین اور مشرکونکو خطاب ہونا کہ اپنے معبودونکو پکارو اور جواب نہ دینا اُنکا حشر مین
اور آثار قیامت سے نفخ صور اور عرض جہنم وغیرہ اور وعید جہنم کے مشرکون کے لئے اور اُنکے لئی جو انبیا سی ٹہٹہا کرتے مین اور وعدہ جنت کا صالحین کے لئے اور مضامین
توحید سی رد اشراک فی الحکم کا اور رد اشراک فی العبادت کا اور اثبات توحید کا اور اسی طرح کے اور فوائد پسندیدہ مذکور ہین **من سُوْرَةِ مَرْيَمَ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ **عن** الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ بَعَثَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلٰى نَجْرَانَ فَقَالُوْا لِيْ اَلَسْتُمْ تَقْرَءُوْنَ يَا اُخْتَ هٰرُوْنَ وَقَدْ كَانَ بَيْنَ
مُوْسٰى وَعِيْسٰى مَا كَانَ فَلَمْ اَدْرِ مَا اُجِيْبُهُمْ فَرَجَعْتُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ فَقَالَ اَلَا اَخْبَرْتَهُمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ بِاَنْبِيَائِهِمْ وَ

وَالصَّالِحِيْنَ قَبْلَهُمْ ترجمہ مغیرہ بن شعبہ سی روایت ہے انہون نے کہا کہ بہیجا مجہکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے نجران کے نصاری کیطرف (مناظرہ کو) تو انہون
مجہسے کہا کہ تم پڑہتے ہو یَا اُخْتَ هٰرُوْنَ یعنے ای بہن ہارون کے (اور اس آیت مین خطاب ہے مریم کو) اور موسی اور عیسے کی درمیان بہت کچہہ مدت
تہی مغیرہ نے کہا کہ مین نے انکا جواب نجانا اور لوٹا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اور انکو خبر دی آپنی فرمایا کہ تو نے کیون خبر ندی انکو کہ عادت تہی
اگلے لوگونکی کہ پیغمبرون کے نام رکہا کرتے تہی اور جو صالحین اُنسی بیشتر ہوتے (یعنے یہ ہارون مریم کے بہائی اور ہین اور موسی کی بہائی اور) ف
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر ابن ادریس کے روایت سے عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَاَنْذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ قَالَ يُؤْتٰی بِالْمَوْتِ كَاَنَّهُ كَبْشٌ اَمْلَحُ حَتّٰی يُوْقَفَ عَلَی السُّوْرِ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ فَيُقَالُ يَا اَهْلَ الْجَنَّةِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ وَيُقَالُ يَا
اَهْلَ النَّارِ فَيَشْرَئِبُّوْنَ فَيُقَالُ هَلْ تَعْرِفُوْنَ هٰذَا فَيَقُوْلُوْنَ نَعَمْ هٰذَا الْمَوْتُ فَيُضْجَعُ فَيُذْبَحُ فَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰی لِاَهْلِ الْجَنَّةِ الْحَيَاةَ وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا
فَرَحًا وَلَوْلَا اَنَّ اللّٰهَ قَضٰی لِاَهْلِ النَّارِ الْحَيَاةَ فِيْهَا وَالْبَقَاءَ لَمَاتُوْا تَرَحًا ترجمہ ابی سعید خدری نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی یہ آیۃ پڑہی وَاَنْذِرْهُمْ
يَوْمَ الْحَسْرَةِ یعنے ڈرا دی تو انکو اسی دن سے حسرت کے دن سے) فرمایا آپنے کہ موت کو لاوینگے ایک چتکبرے بہیڑکے صورت مین اور کہڑی ہوگی وہ دوزخ اور جنت کے
بیچ کے دیوار پر اور کہا جاویگا ای جنت والون سو وہ سر اٹہا کر دیکہنے لگینگے اور کہا جاویگا ای دوزخیون اور وہ بہی سر اٹہا کر دیکہنے لگینگے پہر کہا جاویگا
اُن سب سے کہ تم اسے پہچانتے ہو وہ کہینگے کہ ہان یہ موت ہے پہر اُسی لٹا دینگے اور ذبح کر دینگی سو اگر اللہ تعالے حکم نکر چکا ہوتا جنت والون کے لئی زندگی اور ہمیشہ
رہنے کا تو وہ خوشی کے مارے مرجاتی اور اگر حکم نکر چکا ہوتا دوزخیون کے لئے اُسمین زندہ اور ہمیشہ رہنی کا تو وہ غم کے مارے مرجاتے ف یہ حدیث حسن ہے صحیح
ہے عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا عُرِجَ بِیْ رَاَيْتُ اِدْرِيْسَ فِی السَّمَاءِ الرَّابِعَةِ ترجمہ انس بن مالک سی روایت ہے کہ
نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب مین آسمان پر گیا معراج مین دیکہا مین نے ادریس علیہ السلام کو چوتہے آسمان پر ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس
باب مین ابی سعید سے بہی روایت ہے کہ وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین اور روایت کی سعید بن ابی عروبہ اور ہمام اور کئی لوگون نے قتادہ سے
انہون نے انس بن مالک سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے حدیث معراج کی طول کے ساتہ اور میرے نزدیک وہ اس سے مختصر ہے عَنْ ابن عباس قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِجِبْرِيْلَ مَا يَمْنَعُكَ اَنْ تَزُوْرَنَا اَكْثَرَ مِمَّا تَزُوْرُنَا قَالَ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا اِلٰی اٰخِرِ الْاٰيَةِ ترجمہ ابن عباس
سی روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرئیل سے کہ تم کیون نہین آتے ہمارے پاس اس سے زیادہ جتنا آتے ہو اونے کہا کہ پہر یہی آیت اُتری وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ یعنے نہین اُترتی ہین ہم
تیرے رب کے حکم سی اسیکا ہی جو ہمارے آگی ہی اور پیچہے ہے آخر آیت تک (یہ جبرئیل کیطرف سے اللہ تعالی نی فرمایا اور اُترتی وقت آسمان پیچہے ہو جاتا ہے زمین آگی چڑہتی وقت زمین پیچہے آسمان آگی)
ف یہ حدیث حسن ہے غریب ہے عَنِ السُّدِّیِّ قَالَ سَاَلْتُ مُرَّةَ الْهَمْدَانِیَّ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰی وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا فَحَدَّثَنِیْ اَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ
مَسْعُوْدٍ حَدَّثَهُمْ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَرِدُ النَّاسُ النَّارَ ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ عَنْهَا بِاَعْمَالِهِمْ فَاَوَّلُهُمْ كَلَمْحِ الْبَرْقِ ثُمَّ كَالرِّيْحِ ثُمَّ كَحُضْرِ
الْفَرَسِ ثُمَّ كَالرَّاكِبِ فِیْ رَحْلِهِ ثُمَّ كَشَدِّ الرَّجُلِ ثُمَّ كَمَشْيِهٖ ترجمہ سدی نے کہا پوچہا مین مرہ ہمدانی سی مطلب اس آیت کا وَاِنْ مِنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَا یعنے کوئی تم
مین سے ایسا نہین جو دوزخ پر وارد نہو تو کہا مجہسے مرہ نے کہ بیان کیا مجہسے عبداللہ بن مسعود نے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وارد ہونگے لوگ دوزخ مین
پہر اُس سے نکلینگے اپنے عملون کے موافق سو پہلا گروہ ایسا جاویگا جیسے بجلی چمکتی ہے دوسرا جیسے ہوا تیسرا جیسے گہوڑا دوڑتی چوتہا جیسے سوار اُونٹ کا پانچوان جیسے آدمی
دوڑتا ہو چہٹا جیسے آدمی چلتا ہو ف یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ہے شعبہ نے سدی سے اور مرفوع نہین کیا اسکو عَنْ عبداللہ وان منکم الا
واردها قَالَ يَرِدُوْنَهَا ثُمَّ يَصْدُرُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ ترجمہ عبداللہ بن مسعود نے آیۃ مذکور کی تفسیر مین فرمایا کہ وارد ہونگے لوگ دوزخ مین پہر نکلینگے اُس سے اپنے
عملون کے مطابق ف روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے عبدالرحمن سے انہون نے شعبہ سے انہون نے سدی سے اسکی مانند کہا عبدالرحمن نے کہا مین نے شعبہ سی کہ اسرائیل
نے مجہسے بیان کیا کہ سدی نے روایت کی مرہ سی انہون نے عبداللہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شعبہ نے کہا اور سنی ہے مین نے یہ روایت سدی کی مرفوعا ولیکن مین
چہوڑ دیتا ہون اسکو قصدا یعنے رفع نہین کرتا عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اَحَبَّ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰی جِبْرِيْلَ اِنِّیْ قَدْ اَحْبَبْتُ

فُلَانًا فَاَحِبَّهٗ قَالَ فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْمَحَبَّةُ فِي اَهْلِ الْاَرْضِ فَذٰلِكَ قَوْلُ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا وَاِذَا اَبْغَضَ اللّٰهُ عَبْدًا نَادٰى جِبْرَئِيْلُ اِنِّيْ قَدْ اَبْغَضْتُ فُلَانًا فَيُنَادِي فِي السَّمَاءِ ثُمَّ تَنْزِلُ لَهُ الْبَغْضَاءُ فِي الْاَرْضِ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ دوست رکھتا ہے کسی بندے کو جبرئیل سے فرماتا ہے کہ مین نے فلانے کو دوست کیا ہے سو تم بہی اُسی دوست رکھو پہر جبرئیل پکار دیتی ہین آسمان مین پہر اُتار دی جاتی ہے اُسکی محبت زمین والون مین یہی مطلب ہے اس آیت کا ان الذین آمنوا یعنے جو لوگ ایمان لائی اور اچہے کام کئی رحمن اُنکی محبت ڈالدیگا آخر آیت تک اور جب دشمن رکہتا ہے اللہ تعالے کسی بندیکو فرماتا ہے جبرئیل سے مین نے فلانی کو دشمن کیا تم بہی اُسی دشمن رکہو پہر جبرئیل پکار دیتی ہین آسمان مین اور اُتاری جاتی ہے عداوت اُسکی زمین والون کے بیچ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی عبدالرحمن بن عبداللہ بن دینار نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی صالح سی اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکی مانند **عَنْ** خَبَّابِ بْنِ الْاَرَتِّ يَقُوْلُ جِئْتُ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ السَّهْمِيَّ اَتَقَاضَاهُ حَقًّا لِيْ عِنْدَهٗ فَقَالَ لَا اُعْطِيْكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ فَقُلْتُ لَا حَتّٰى تَمُوْتَ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ وَاِنِّيْ لَمَيِّتٌ ثُمَّ مَبْعُوْثٌ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ اِنَّ لِيْ هُنَالِكَ مَالًا وَوَلَدًا فَاَقْضِيْكَ فَنَزَلَتْ اَفَرَاَيْتَ الَّذِيْ كَفَرَ بِاٰيٰتِنَا وَقَالَ لَاُوْتَيَنَّ مَالًا وَّوَلَدًا الْاٰيَةَ **ترجمہ** خباب بن ارت کہتی ہین کہ آیا مین عاص بن وائل کے پاس اپنا حق لینی کو (وہ کافر تہا) سو اُسنے کہا مین تجہی ہرگز نہ دونگا جبتک کہ تو منکر نہوگا محمد کا مین نے کہا مین اُنکا کبہی منکر نہونگا یہانتک کہ تو مر کر اُٹہے اُسنی کہا مین مرکر پہر اُٹہونگا مین نے کہا ہان اُسنی کہا وہان میرا مال ہوگا اور اولاد سو مین وہان تیرا حق ادا کردونگا اُسپر یہ آیت اُتری افرایت سے آخر تک یعنی بہلا دیکہہ تو اُسکو جو منکر ہوا ہماری آیتون کا اور کہا اُسنی کہ ملیگا مجہکو مال اور اولاد **ف** روایت کی ہمسے ہناد نے اُنہون نے ابو معاویہ سے اُنہون نے اعمش سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ مریم مین مذکور ہے قصص ماضیہ سے قصہ زکریا علیہ السلام کا اور پیدا ہونا حضرت یحیٰی علیہ السلام کا اور قصہ مریم علیہ السلام کا اور پیدا ہونا عیسے علیہ السلام کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ اُنکا باپ کے ساتہ اور تذکیر موسی اور اسمعیل اور ادریس علیہ السلام کے حال کی اجمالا اور سوا اُسکے اور بہت سی فوائد متفرقہ مذکور ہین **ومن**

سُوْرَةُ طٰهٰ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا قَفَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَيْبَرَ اَسْرٰى حَتّٰى اَدْرَكَهُ الْكَرٰى اَنَاخَ فَعَرَّسَ ثُمَّ قَالَ يَا بِلَالُ اِكْلَاْ لَنَا اللَّيْلَةَ قَالَ فَصَلّٰى بِلَالٌ ثُمَّ تَسَانَدَ اِلٰى رَاحِلَتِهٖ مُسْتَقْبِلَ الْفَجْرِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَلَمْ يَسْتَيْقِظْ اَحَدٌ مِنْهُمْ وَكَانَ اَوَّلَهُمُ اسْتِيْقَاظًا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَيْ بِلَالُ فَقَالَ بِلَالٌ بِاَبِيْ اَنْتَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَخَذَ بِنَفْسِي الَّذِيْ اَخَذَ بِنَفْسِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَادُوْا ثُمَّ اَنَاخَ فَتَوَضَّاَ فَاَقَامَ الصَّلٰوةَ ثُمَّ صَلّٰى مِثْلَ صَلٰوتِهٖ فِي الْوَقْتِ فِيْ تَمَكُّثٍ ثُمَّ قَالَ اَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِيْ **ترجمہ** ابوہریرہ سے کہا جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خیبر سے لوٹی رات کو چلے جاتی تہی کہ پہونچی اُنکو نیند اور آپنے اونٹ بٹہائی اور سو رہی اور فرمایا ای بلال تم ہماری لئی ہوشیار رہو رات کو کہا راوی نے کہ پہر نماز پڑہی بلال نے پہر تکیہ لگایا اپنی کجاوی کا اور مونہہ کیا مشرق کیطرف پہر آنکہہ جہپک گئی اور سو گئی اور کوئی نجاگا اُنمین سی اور پہلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جاگے اور کہا ای بلال (یہ کیا کیا) سو بلال نے عرض کی کہ میرا باپ فدا ہو آپ پر ای رسول اللہ کے میری روح کو اُسی نے پکڑ رکہا تہا جسنی آپکی روح کو پکڑ رکہا تہا سو آپنے فرمایا چلو اونٹون کو لے چلو پہر آپنے آگی جاکر اونٹ بٹہائی اور وضو کیا اور تکبیر کہے اور نماز پڑہے جیسے وقت مین نماز پڑہا کرتے تہی ٹہیر ٹہیر کر پہر فرمایا آپنی کہ اللہ تعالی فرماتا ہی کہ قایم کر نماز کو میری یاد کی لئے (یعنے جو بہول جائی نماز کو جب یاد آوی پڑہ لی) **ف** یہ حدیث غیر محفوظ ہی روایت کیا اسکو کئی حافظان حدیث نے زہری سے اُنہون نے سعید بن مسیب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور نہین ذکر کیا اس سند مین ابی ہریرہ کا اور صالح بن ابی الاخضر ضعیف ہین حدیث مین ضعیف کہا اُنکو یحیی بن سعید قطان نے اور اور لوگون نے اُنکے حافظہ کی طرف سے **خاتمہ** سورۂ طٰہٰ مین قصص ماضیہ سے قصہ موسی علیہ السلام کا ہے بالتفصیل اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور صفات الٰہی سے استوا اللہ تعالے کا عرش پر اور مالکیت اُسکی آسمان و زمین پر اور علم اُسکا اور توحید الوہیت اور خوبی اُسکی اور صفات قرآن سی نازل ہونا اُسکا رفع مشقت کی لئے اور نصیحت کے واسطی اور عربی ہونا اُسکا اور نہی جلد پڑہنے سی اُسکے اور ضال و شقی نہونا کسی اُسکے تابعون کا اور وعید تنگی رزق کی اُسکی لئی جو قرآن سے مونہہ موڑے اور اندہا ہونا اُسکا قیامت مین اور مذمت اُسپر ایمان نہ لانیکی اور آثار قیامت سے مذکور ہے نفخ اور حشر گنہگار ہونکا اور گفتگو اُنکی دنیا کی زندگی کی مقدار مین اور پہاڑونکا اوڑنا اور زمین کا برابر ہونا اور اتباع داعی کا یعنے عزرائیل کا اور آوازونکا بیٹہہ جانا رحمن کے خوف

سے اور نہوا شفاعت کا بغیر اذن خدا کے اور ذلیل ہونا مونہونکا اسکے آگے اور محرومی ظالم کے اور جزا صالح کی اور بسط حرج کی اور فوائد پسندیدہ مذکور ہین **وَمِنْ**

سُوْرَةِ الْاَنْبِيَاءِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَجُلًا قَعَدَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ لِيْ مَمْلُوْكِيْنَ يُكَذِّبُوْنَنِيْ وَيَخُوْنُوْنَنِيْ وَيَعْصُوْنَنِيْ وَاَشْتِمُهُمْ وَاَضْرِبُهُمْ فَكَيْفَ اَنَا مِنْهُمْ قَالَ يُحْسَبُ مَا خَانُوْكَ وَعَصَوْكَ وَكَذَّبُوْكَ وَعِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ بِقَدْرِ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ كَفَافًا لَا لَكَ وَلَا عَلَيْكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ دُوْنَ ذُنُوْبِهِمْ كَانَ فَضْلًا لَكَ وَاِنْ كَانَ عِقَابُكَ اِيَّاهُمْ فَوْقَ ذُنُوْبِهِمْ اُقْتُصَّ لَهُمْ مِنْكَ الْفَضْلُ قَالَ فَتَنَحَّى الرَّجُلُ فَجَعَلَ يَبْكِيْ وَيَهْتِفُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَا تَقْرَاُ كِتَابَ اللّٰهِ وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا الْاٰيَةَ فَقَالَ الرَّجُلُ وَاللّٰهِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا اَجِدُ لِيْ وَلَهُمْ شَيْئًا خَيْرًا مِنْ مُفَارَقَتِهِمْ اُشْهِدُكَ اَنَّهُمْ اَحْرَارٌ كُلُّهُمْ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص حضرت کے پاس بیٹھا اور اُسنے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میرے غلام ہین کہ مجھسے جھوٹ بولتے ہین اور میرے مال مین خیانت کرتے ہین اور میرا کہا نہین مانتے اور مین اُنہین گالیان دیتا ہون اور مارتا ہون سو میرا اُنکا کیا حال ہوگا فرمایا آپنے شمار کی جاویگی خیانت اور نافرمانی اور جھوٹ اُنکا اور سزا دینا تیرا اُنکے لیے سو اگر سزا تیری اُنکو موافق اُنکے تقصیر کے ہوئی تو تو اور وہ برابر ہو گئے نہ تیرا حق اُنپر رہا اور نہ اُنکا تجھپر اور اگر سزا تیری اُنکے قصور سی کم ہو پہنچی تو تیرا حق اُنپر باقی رہا اور اگر سزا تیری اُنکی تقصیر سے زیادہ ہوئی تو تجھسے بدلا لیا جائیگا زیادتی کا کہا راوی نے پھر جدا ہوا وہ شخص روتا اور چلاتا اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہین پڑھی تونے کتاب اللہ کہ فرماتا ہے اُسمین وَنَضَعُ الْمَوَازِيْنَ الْقِسْطَ لِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَيْئًا یعنے رکھینگے ہم ترازو انصاف کے قیامت کے دن سو ظلم نہوگا کسی شخص پر سو اُس شخص نے کہا کہ قسم ہے اللہ کی اے رسول اللہ کے مین نہین پاتا کوئی امر اپنے اور اُنکے لئے بہتر اس سے کہ جدا ہون وہ مجھسے سو مین آپکو گواہ کرتا ہون کہ وہ سب آزاد ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبدالرحمن بن غزوان کی روایت سے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَيْلٌ وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ يَهْوِيْ فِيْهِ الْكَافِرُ اَرْبَعِيْنَ خَرِيْفًا قَبْلَ اَنْ يَبْلُغَ قَعْرَهُ **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ویل ایک نالہ ہے جہنم مین کہ گرایا جاتا ہے کافر اُسمین چالیس برس تک اور نہین پہونچتا اُسکے گہراؤ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم اسی مرفوع نہین جانتے مگر ابن لہیعہ کی روایت سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكْذِبْ اِبْرَاهِيْمُ فِيْ شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ قَوْلُهُ اِنِّيْ سَقِيْمٌ وَلَمْ يَكُنْ سَقِيْمًا وَقَوْلُهُ لِسَارَةَ اُخْتِيْ وَقَوْلُهُ بَلْ فَعَلَهُ كَبِيْرُهُمْ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابراہیم علیہ السلام کبھی جھوٹ نہین بولی کسی مقام مین مگر تین جگہ ایک تو کہا اُن کا فرون سے جو اُنکو اپنی عیدگاہ مین لیجانا چاہتے تھے کہ مین بیمار ہون اور بیمار نہ تھے دوسرے کہا اُنہون نے سارہ کو کہ بیوی آپکے تھین کہ یہ میری بہن ہین تیسرے کہا بت پرستون سے جنہون نے کہا تھا کہ ہمارے بت تمنے توڑے بلکہ توڑے ہین اُنکے بڑے بت نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** علیہ نے کہا کہ اصل مین یہ سب معاریض ہین مگر چونکہ صورت اُنکی کذب ہے اسلئے حضرت نے اُسکو کذب فرمایا کہ شان انبیا سے یہ بھی بعید ہے اور ہر ایک امر کے تاویل صحیح ہو سکتے ہے مثلاً آپنے کہا کہ مین سقیم ہون یعنے سقیم القلب یعنے رنجیدہ ہون تمہاری گمراہی دیکھکر اور سارہ کو جو اپنی بہن فرمایا وہ مومنہ تھین اور آپ مومن اور مومنین و مومنات بہائی بہن ہین اور بت شکنی کے نسبت جو بڑے بت کیطرف کی اُسمین یہ کہا کہ اسی نے توڑا ہوگا اگر یہ بولتے ہون تو یہ جملہ شرطیہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ اگر نہین بولتے تو اُسنے توڑا ہوگا مگر وہ موقوف اس تعریض کو نہ سمجھے **عَنْ** اِبْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْمَوْعِظَةِ فَقَالَ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ مَحْشُوْرُوْنَ اِلَى اللّٰهِ عُرَاةً غُرْلًا ثُمَّ قَرَاَ كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ اِلٰى اٰخِرِ الْاٰيَةِ قَالَ اَوَّلُ مَنْ يُكْسٰى يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِبْرَاهِيْمُ وَاِنَّهٗ سَيُؤْتٰى بِرِجَالٍ مِنْ اُمَّتِيْ فَيُؤْخَذُ بِهِمْ ذَاتَ الشِّمَالِ فَاَقُوْلُ رَبِّ اَصْحَابِيْ فَيُقَالُ اِنَّكَ لَا تَدْرِيْ مَا اَحْدَثُوْا بَعْدَكَ فَاَقُوْلُ كَمَا قَالَ الْعَبْدُ الصَّالِحُ وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ الْاٰيَةَ فَيُقَالُ هٰؤُلَاءِ لَمْ يَزَالُوْا مُرْتَدِّيْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ مُنْذُ فَارَقْتَهُمْ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وعظ کو کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے لوگو تم حشر مین اُٹھوگے اللہ تعالیٰ کے سامنے ننگے بغیر ختنہ کے پھر پڑھی آپنے یہ آیت كَمَا بَدَاْنَا اَوَّلَ خَلْقٍ نُّعِيْدُهٗ یعنے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ جیسے پیدا کیا ہے ہمنے آدمی کو پھر دوبارہ ویسا ہی پیدا کرینگے آخر آیت تک فرمایا آپنے پہلے جسکو کپڑے پہنائی جاوینگے قیامت کے دن ابراہیم علیہ السلام ہونگے اور کچھ اور لوگون کو لائینگے میرے اصحاب سے اور اُنکو

کے بائین طرف لیجائین گے (جدہر دوزخ ہے) مین کہونگا ای رب یہ تو میرے اصحاب ہین سو مجہسے فرشتے کہین گے تم نہین جانتے کہ کیا کیا نئی باتین نکالین انہون
نے (دین مین) تمہارے بعد سو مین کہونگا جیسے اُس نیک بندے نے کہا (یعنے عیسے علیہ السلام نے) وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا سے آخر آیت تک یعنے
مین واقف تہا اُنکے حال سے جب تک اُنمین تہا پہر جب تو نے مجہے اُٹہا لیا تو نگہبان تہا اُنکے حال پر اور تو ہر چیز سے واقف ہے اگر عذاب کرے تو انکو وہ تیرے
بندے ہین اور اگر بخشے تو انکو تو تو زبردست ہے حکمت والا پہر کہا جائیگا مجہسے کہ یہ لوگ پہر گئے اپنی حالت اولی پر جب سے تو نے انکو چہوڑا تہا انہون نے دین مین
بدعتین نکالین اور رسوم جاہلیت کے پابند ہوگئے **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نے شعبہ سے انہون نے مغیرہ بن نعمان
سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے مغیرہ بن نعمان سے مانند اسکے **مترجم** اس حدیث مین بڑی تنبیہ ہے اُن لوگون کو جو
اپنے رسوم آبائی کے پابند ہین یا دین مین جنہون نے نئی باتین نکالین ہین جیسے مولود کی مجلسین تعزیت کی مجلسین مُردونکی عرس قبور کے میلے فاتحہ کے جہیلے شادیون
کے دہوم دہام غمی کے رسوم اس حدیث سے ظاہر ہے کہ وہ لوگ جو حضرت کی صحبت سے فیضیاب ہوئے اور حضرت کو بچشم خود دیکہا جب بسبب حدث فی الدین دوزخ مین بہیجے
تو اور کسکی کیا حقیقت ہے معاذ اللہ من ذلک **خاتمہ** سورہ انبیاء مین قصص مفیدہ سے مذکور ہے قصہ ابراہیم علیہ السلام کا اور مناظرہ اُنکا باپسے اور اپنی قوم سے اور گلذار ہونا آگ کا
اُنپر اور تذکیر لوط اور نوح کی احوال کے اور قصہ داؤد علیہ السلام کے فیصلہ کا بکریون کے باب مین اور ترمیم کرنا سلیمان علیہ السلام کا اُس فیصلہ کو اور تذکیر ایوب اور اسمٰعیل اور ادریس
اور ذا الکفل اور ذوالنون اور زکریا کے حال کے اور اوصاف مشترکہ انبیاء ممدوحین کے جیسے نیکیون مین دوڑنا خدا کو خوف و امید سے پکارنا اور اُس سے ڈرنا اور تذکیر احسان مریم
کے اور بہونکنا روح کا انکی طرف اور علامات قیامت سے قریب ہونا بندونکے حساب کا اور اثبات حشر کا اور نفی ولد کے پروردگار سے اور رکہنا ترازو نکا اور تولنا
بندون کے عملونکا اور وعدہ یاجوج ماجوج کے خروج کا اور حسرت کافرون کی اپنے حالون پر اور اترنا معبودان باطل کا جہنم مین اور دور رہنا نیکونکا جہنم سے اور
خوش رہنا اُنکا اور نہ گہبرانا نفخہ صور سے اور ملاقات ملائکہ کے اور بشارت دینا اُنکا اور لپیٹنا اُنکا آسمانونکو خط کیطرح اور وعدہ نیک بندونکو وارث کردینے کا زمین مین
اور معلوم نہونا قیامت کے وقت کا نبی کو اور بہت سے فوائد متفرقہ مذکور ہین چنانچہ مشورہ کرنا کفار مکہ کا رسول کے ایذا دہی کے باب مین اور تذکیر ارسال رسل کی قبل آپ
کی اور ممنون انزال کتاب پر اور قذف حق اوپر باطل کے اور رد شرک فی الالوہیت کا اور طلب دلیل مشرکونسے اور اجماع تمام مذہبونکا توحید الوہیت پر اور نفی ولد خداوند تعالیٰ سے
اور سبقت نکرنا بندگان مقبولین کا خداوند تعالیٰ کے آگے کلام مین اور رتق فتق آسمانونکا اور پہاڑونکا اور راہونکا ہونا زمین مین اور پیدا کرنا لیل و نہار و شمس و قمر کا اور ٹہہرانا
کافرونکا نبی کے ساتہ اور اجماع سب اُمتونکا جو آسمانی دین رکہتے ہین توحید پر اور اختلاف نالائقونکا اس امر اجماعی مین اور مشکور ہونا صالحون کی سعی کا اور دور رہنے
محسنین کے جہنم سے اور نہ سننا اُسکے آواز کا اور رحمۃ للعالمین ہونا ہمارے نبی کا **وَمِنْ سُورَةِ الْحَجِّ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ **عَنْ** عِمْرَانَ
ابْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا اَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمْ اِنَّ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ شَيْءٌ عَظِيْمٌ اِلٰى قَوْلِهِ وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ
قَالَ اُنْزِلَتْ عَلَيْهِ هٰذِهِ الْاٰيَةُ وَهُوَ فِيْ سَفَرٍ قَالَ اَتَدْرُوْنَ اَيُّ يَوْمٍ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ ذٰلِكَ يَوْمٌ يَقُوْلُ اللّٰهُ لِاٰدَمَ ابْعَثْ بَعْثَ النَّارِ قَالَ
يَا رَبِّ وَمَا بَعْثُ النَّارِ قَالَ تِسْعُمِائَةٍ وَتِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْنَ فِي النَّارِ وَوَاحِدٌ اِلَى الْجَنَّةِ فَاَنْشَاَ الْمُسْلِمُوْنَ يَبْكُوْنَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَارِبُوْا وَسَدِّدُوْا
فَاِنَّهَا لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا كَانَ بَيْنَ يَدَيْهَا جَاهِلِيَّةٌ قَالَ فَيُؤْخَذُ الْعَدَدُ مِنَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنْ تَمَّتْ وَاِلَّا كُمِّلَتْ مِنَ الْمُنَافِقِيْنَ وَمَا مَثَلُكُمْ وَالْاُمَمُ اِلَّا
كَمَثَلِ الرَّقْمَةِ فِيْ ذِرَاعِ الدَّابَّةِ اَوْ كَالشَّامَةِ فِيْ جَنْبِ الْبَعِيْرِ ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا رُبُعَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا ثُلُثَ
اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا ثُمَّ قَالَ اِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنُوْا نِصْفَ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَكَبَّرُوْا قَالَ وَلَا اَدْرِيْ قَالَ الثُّلُثَيْنِ اَمْ لَا **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اُتری یہ آیت ای آدمیو ڈرو تحقیق کہ زلزلہ قیامت کا بڑی ڈراونی شی ہے وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ تک اور اُن دنون آپ سفر مین تہے فرمایا
آپنے تم جانتے ہو کہ وہ کون دن ہے صحابیون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے آپ نے فرمایا یہ وہ دن ہے کہ فرماویگا اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے کہ بہیجو
تم لشکر دوزخ کا اور وہ عرض کرینگے کہ ای پروردگار میرے کیا ہے لشکر دوزخ کا فرماویگا اللہ تعالیٰ نوسے ننانوے شخص دوزخ مین ہین اور ایک جنت مین سو مسلمان
سب یہ سنکر رونے لگے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ڈہونڈہتے رہو نزدیکی اللہ تعالیٰ کی اور سیدہی چال چلا کرو کہ کبہی نبوت نہین ہوئی مگر قبل اسکے زمانہ تہا

جاہلیت کا یعنی کفر کا) فرمایا آپنے کہ پوری کیجاویگی گنتی (دوزخیونکی) جاہلیت کے لوگون سے پھر اگر پوری ہوگئی گنتی تو خیر نہین تو تمام کیجاویگی منافقون سے اور تمہاری
مثال اگلے امتونکی آگے ایسی ہے جیسے سفید دہبا بیل کے بازو مین یا اک تل اونٹ کی پسلی مین پھر فرمایا اپنی امید کہتا ہون کہ تم چوتہائی ہو جنت والون کے
سو سب یارون نے اللہ اکبر کہا (شکر کی راہ سے) پھر فرمایا آپنے مین امید کرتا ہون کہ ہو تم تہائی جنت والون کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا پھر فرمایا آپنے مین امید رکہتا
ہون کہ ہو تم نصف جنت والون کے پھر سب نے اللہ اکبر کہا راوی نے کہا مین نہین جانتا کہ حضرت نے دو تہائی بہی فرمایا یا نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
اور مروی ہوئی کئی سندون سے حسن سے انہون نے روایت کی عمران بن حصین سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** عمران بن حصین قال کنا مع النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فی سفر فتفاوت بین اصحابہ فی السیر فرفع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صوتہ بہاتین الآیتین یا ایہا الناس
اتقوا ربکم ان زلزلۃ الساعۃ شیء عظیم الی قولہ ولکن عذاب اللہ شدید فلما سمع ذلک اصحابہ حثوا المطی وعرفوا انہ عند قول یقولہ
فقال ہل تدرون ای یوم ذلک قالوا اللہ ورسولہ اعلم قال ذلک یوم ینادی اللہ فیہ آدم فینادیہ ربہ فیقول یا آدم ابعث بعث
النار فیقول ای رب وما بعث النار فیقول من کل الف تسعمائۃ وتسعۃ وتسعون الی النار وواحد الی الجنۃ فیئس القوم حتی ما ابدوا بضاحکۃ فلما
رأی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الذی باصحابہ قال اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیدہ انکم لمع خلیقتین ما کانتا مع شیء الا کثرتاہ
یاجوج وماجوج ومن مات من بنی آدم وبنی ابلیس قال فسری عن القوم بعض الذی یجدون قال اعملوا وابشروا فوالذی نفس محمد بیدہ
ما انتم فی الناس الا کالشامۃ فی جنب البعیر او کالرقمۃ فی ذراع الدابۃ **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے انہون نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ تہا سفر مین سو لگے پیچہے ہوگئے اصحاب آپکی چلنے مین سو آواز بلند کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دو آیتون کے ساتھ یا ایہا الناس سے عذاب اللہ
شدید تک پھر جب حضرت کے یارون نے سُنا اپنی سواریون کو دوڑایا اور جان لیا کہ حضرت کچھہ فرمانے والی ہین پھر فرمایا آپنے جانتے ہو تم کہ یہ کون دن ہے انہون
نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا یہ وہ وقت ہے کہ پکاریگا اللہ تعالے آدم علیہ السلام کو اور وہ جواب دینگے اپنے رب کو پھر فرماویگا اللہ ای آدم
چہانٹ تو لشکر دوزخ کا وہ عرض کرینگے ای رب میرے کتنا ہے لشکر دوزخ کا فرماویگا اللہ تعالے ہر ہزار مین سے نو سو ننانوی دوزخ والی ہین اور ایک جنت والا سو قوم
کے لوگ مایوس ہوگئے (جنت مین جانی سے) یہانتک کہ یقین ہوا کہ یہ اب کبہی نہ ہنسینگے پھر جب دیکہے حضرت نے گھبراہٹ اپنی اصحاب کے فرمایا آپنی عمل کرو اور
بشارت دو قسم ہی اُس پروردگار کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتہ مین ہے کہ تمہارے ساتہ دو مخلوقین ایسی ہونگی کہ وہ جسکے ساتہ ہون وہ بیشک بڑہ جاوین اول
یاجوج وماجوج دوسرے جو مرگیا بنی آدم سے یا اولاد سے ابلیس کے (یعنے کفر پر) کہا راوی نے دور ہوگیا کچہہ تہوڑا سا رنج اُن لوگونکا فرمایا آپنے عمل کرو اور خوشخبری دو
ایک دوسرے کو) ہو قسم ہے اُس پروردگار کی کہ محمد کی جان اُسکے ہاتہ مین ہے نہین ہو تم اور لوگون کے بہ نسبت مگر جیسے ایک دہبا ہوا اونٹ کے بازو مین یا ایک
داغ ہو جانور کے پیر مین (یعنے تم بہت تہوڑے ہو کفار کے بہ نسبت) **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد اللہ بن الزبیر قال قال رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم انما سمی البیت العتیق لانہ لم یظہر علیہ جبار **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیت اللہ کا
نام بیت العتیق اسلئے ہوا کہ غالب نہین ہوا آجتک اُسپر کوئی ظالم (عتیق کے معنے آزاد) **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی زہری سے انہون نے روایت
کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے لیث سی انہون نے عقیل سے انہون نے زہری سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکی **عن**
ابن عباس قال لما اخرج النبی صلی اللہ علیہ وسلم من مکۃ قال ابو بکر اخرجوا نبیہم لیہلکن فانزل اللہ تعالی اذن للذین یقاتلون بانہم
ظلموا وان اللہ علی نصرہم لقدیر الآیۃ فقال ابو بکر لقد علمت انہ سیکون قتال **ترجمہ** ابن عباس نے کہا جبکہ نکالی گئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مکی سے ابوبکر نے
کہا انہون نے اپنی نبی کو نکالدیا بیشک یہ ہلاک ہونگے پھر اللہ تعالے نے یہ آیت اُتاری اُذن سے آخر آیت تک یعنے اجازت ہوئی اُن لوگون کو کہ جنسے کفار لڑتے
ہین لڑنیکی اس سببسے کہ اُنپر ظلم ہوا اور اللہ تعالے اُن کی مدد پر قادر ہے سو ابوبکر نے کہا جانا مین نے کہ اب لڑائی ہوگی (یعنے کافرون مومنون مین) **ف**
یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی کئی لوگون نے سفیان سے انہون نے اعمش سے انہون نے مسلم بطین سے انہون نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور اسمین ابن عباس سے روایت نہین ہے

خاتمہ سورۂ حج میں اوامر سے مذکور ہے امر تقوی کا اور امر تطہیر بیت اللہ کا طائفین و قائمین وغیرہ کے لئے اور امر حج کے لئے پکار دینے کا اور امر خود کھانے اور کھلانی کا فقیر کے قربانی سے اور میل کچیل اتارنے کا اور نذروں کے پورا کرنیکا اور طواف کا اور امر اوثان اور قول زور سی بچنے کا اور نہی شرک سے اور نہی کا فروں کے نزاع کرنیکی اور دیگر متعلقات حج اور قربانی کے اور مذمت سی مذکور ہے مذمت مجادلہ بے دلیل کے اور مذمت عابدان خام طمع کے کہ ادنی مصیبت میں دین سے پھر جائیں اور مذمت اُن کافروں کے کہ مسجد الحرام سے باز رکھتے تھے اور فضائل سے مذکور ہے فضیلت تعظیم حرمات اللہ کے اور فضیلت مہاجروں اور شہیدوں کی اور عقاید سے مذکور ہے زلزلہ قیامت کا اور ہول اُنکا اور اثبات بعث کا اور خلق انسان اور نباتات سے ہوجانے سے زمین خشک کے اور رد اشراک فی الدعا کا اور نفع دنیا دعوان باطل کا اور وعدہ جنات وانہار کا صالحین کے لئے اور وعید آگ کے کپڑوں کے اور حمیم کی اور لوہے کی موگریونکی اور عذاب حریق کے کافروں کے لئے اور وعدہ جنات وانہار کا اور سونے کے کنگنوں کا اور موتی اور لباس حریر اور جنات نعیم کا مومنوں کے لئے اور وعید عذاب مہین کی کافروں ومکذبین کی لئے اور وعدہ رزق حسن اور دخول جنت کا مہاجروں اور شہیدوں کے لئے اور وعدہ فیصلہ کا بندوں کے بیچ میں قیامت کے دن اور بہت سے عمدہ عمدہ فوائد اور پسندیدہ پسندیدہ مطالب ایسی مذکور ہیں کہ دوسری سورتوں میں نہیں چنانچہ تشبیہ اُس شخص کے جو مدد الٰہی پر یقین نکرے اُسکی ساتھ جو آسمان کیطرف رسی باندہکر لٹکے اور پھر اُسے توڑدے اور سجدہ سموات وارض کا اور سجدہ شمس و قمر کا اور نجوم و جبال و شجر و دواب اور اکثر آدمیوں کا اللہ تعالٰی کے لئے اور مخاصمہ مومن و کافر کا رب الارباب میں اور تذکیر بیت اللہ میں ابراہیم کو جگہہ دینے کی اور آنا لوگونکا فجاج عمیقہ سے شہود منافع کے لئے اور بہت سی متعلقات بیت اللہ کے اور حج کے اور دفع کرنا اللہ تعالٰی کا بعض آدمیوں کے ساتہ بعض کو اور نصرت خدا کے ناصران دین کے لئے اور تسکین نبی کے لئے کا فروں کے تکذیب سنا کر اور جلدی کافروں کے ساتہ عذاب کے اور ہونا پروردگار کے ایکدنکا برابر ہزار سال کے اور القا شیطان کا ہر نبے کی ساتہ اور شک کافرونکا قیامت میں اور وعدہ نصرت الٰہی کا مظلومان مومنین کے لئے اور تذکیر ایلاج لیل کے نہار میں اور عکس اُسکا اور تذکیر انزال ما اور سبزہ زمین کے اور دوسرے قدرتوں کے ساتہ اور اجتبا اور مقبولیت خدا کے مومنوں کے لئے اور نہونا حرج کا ہمارے دین میں کہ ملت ہے ہمارے باپ ابراہیم کی اور نام رکہنا اُنہیں کا مسلمان ہمارے واسطے اور ہونا نبی کا گواہ ہمپر اور ہونا ہمارا گواہ دوسرونکا اور اقامت صلوۃ اور ایتاء زکوۃ اور اعتصام باللہ کا اور ولایت اور نصرت اُس تعالٰی کی اور خوبی اُس جل جلالہ و عم نوالہ کے

وَمِنْ سُوْرَةِ الْمُؤْمِنِيْنَ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُوْلُ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا اُنْزِلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ سُمِعَ عِنْدَ وَجْهِهٖ كَدَوِيِّ النَّحْلِ فَاُنْزِلَ عَلَيْهِ يَوْمًا فَمَكَثْنَا سَاعَةً فَسُرِّيَ عَنْهُ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَقَالَ اَللّٰهُمَّ زِدْنَا وَلَا تَنْقُصْنَا وَاَكْرِمْنَا وَلَا تُهِنَّا وَاَعْطِنَا وَلَا تَحْرِمْنَا وَاٰثِرْنَا وَلَا تُؤْثِرْ عَلَيْنَا وَاَرْضِنَا وَارْضَ عَنَّا ثُمَّ قَالَ اُنْزِلَ عَلَيَّ عَشْرُ اٰيَاتٍ مَنْ اَقَامَهُنَّ دَخَلَ الْجَنَّةَ ثُمَّ قَرَاَ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى خَتَمَ عَشْرَ اٰيَاتٍ **ترجمہ** عمر بن خطاب سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جب وحی اُترتی تھی آپکے مونہہ کے پاس ایک گنگناہٹ سُنی جاتی تہی شہد کی مکھی کی سی سو ایکدن اُنپر وحی اُتری اور ٹھیرے ہم ایک گھڑی پھر آپنے قبلہ کیطرف مونہہ کیا اور دونوں ہاتہ اُٹھائے اور یہ دعا کی کہ اے اللہ زیادہ دے ہمکو اور کم مت کر اور عزت دے ہمکو اور ذلیل مت کر اور عنایت کر ہمکو نعمتیں اپنے اور محروم مت کر اور مقدم کر ہمکو اوروں پر اور نہ مقدم کر ہمپر کسیکو (دونوں داریں میں) اور راضی کر ہمکو اور راضی ہو تو ہمسے پھر فرمایا آپنے اُتری ہیں مجھپر دس آیتیں کہ جو اُنپر عمل کرتا ہے داخل ہو جنت میں پھر پڑھیں آپنے یہ آیتیں قد افلح المومنون سے دس آیتوں تک **ف** روایت کی ہمسے محمد بن ابان نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے اسی اسناد سے مانند اسکے معنوں میں اور یہ حدیث صحیح ہے حدیث اول سے سُنا میں نے اسحق بن منصور سے کہتے تھے روایت کی ہے احمد بن حنبل اور علی بن مدینی اور اسحاق بن ابراہیم نے عبد الرزاق سے انہوں نے یونس بن سلیم سے انہوں نے یونس بن یزید سے انہوں نے زہری سے یہ حدیث اور جسنے سنا ہے عبد الرزاق سے پہلے اس حدیث کو وہ یونس بن سلیم کے بعد کہتے ہیں روایت ہے یونس بن یزید سے اور بعضوں نے ذکر نہیں کیا یونس بن یزید کا اور جسنے ذکر کیا ہے یونس بن یزید کا اُسکی روایت زیادہ صحیح ہے اور عبد الرزاق کبھی یونس بن یزید کا ذکر کرتے اور کبھی نہیں **مترجم** پوری آیتیں یہ ہیں قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَاۗءَ ذٰلِكَ فَاُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ

هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ o اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوَارِثُوْنَ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ ط هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ o یعنے فلاح پائی ایمان والوں نے جو اپنی نماز میں حاضری کرنیوالی ہیں اور جو لوگ بفائدہ کام سے موہنہ پہیرنیوالی ہیں اور جو زکوۃ دینے والی ہیں اور جو اپنے شرمگاہ کی حفاظت کرنیوالی ہیں مگر اپنے بی بیوں پر یا جنکے مالک ہوے اُنکے ہاتہ سوا نپر ملامت نہیں اور جو کوئی اسکے سوا چاہے وہ لوگ ہین حد سے گذرنیوالے اور جو لوگ اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت کرنیوالے ہین اور جو نمازکے حفاظت کرنیوالی ہین یہی لوگ ہین وارث فردوس کے وہ اُسمین ہمیشہ رہینگے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ الرُّبَيِّعَ بِنْتَ النَّضْرِ اَتَتِ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَانَ ابْنُهَا حَارِثَةُ بْنُ سُرَاقَةَ كَانَ اُصِيْبَ يَوْمَ بَدْرٍ اَصَابَهُ سَهْمٌ غَرْبٌ فَاَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ اَخْبِرْنِيْ عَنْ حَارِثَةَ لَئِنْ كَانَ اَصَابَ خَيْرًا احْتَسَبْتُ وَصَبَرْتُ وَاِنْ لَّمْ يُصِبِ الْخَيْرَ اجْتَهَدْتُ فِي الدُّعَاءِ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ يَا اُمَّ حَارِثَةَ اِنَّهَا جِنَانٌ فِيْ جَنَّةٍ وَاِنَّ ابْنَكِ اَصَابَ الْفِرْدَوْسَ الْاَعْلٰى وَالْفِرْدَوْسُ رَبْوَةُ الْجَنَّةِ وَاَوْسَطُهَا وَاَفْضَلُهَا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ ربیع بنت نضر آئین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُنکا بیٹا حارثہ بن سراقہ شہید ہوچکا تہا بدر کے دن اُسکو ایک تیر غیب لگا تہا کہ معلوم نہوا کسنے مارا پہر آئین ربیع رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ خبر دیجیے مجہکو حارثہ کے حال سے اگر وہ خیر کو پہونچا ہے تو مین امیدوار ثواب ہون اور صبر کرون اور اگر نہین پہونچا وہ خیر کو تو کوشش کرون مین دعا مین سو حضرت نے فرمایا ای حارثہ کے ماں بیشک جنت مین کئی باغ ہین اور تیرا بیٹا داخل ہوا بلند فردوس مین اور فردوس بلند زمین ہے جنت کی اور جنت کے بیچ اور بہتر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے انس کے روایت سے **عَنْ** عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ قَالَتْ عَائِشَةُ اَهُمُ الَّذِيْنَ يَشْرَبُوْنَ الْخَمْرَ وَيَسْرِقُوْنَ قَالَ لَا يَا بِنْتَ الصِّدِّيْقِ وَلٰكِنَّهُمُ الَّذِيْنَ يَصُوْمُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ وَيَتَصَدَّقُوْنَ وَهُمْ يَخَافُوْنَ اَنْ لَّا تُقْبَلَ مِنْهُمْ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يُسَارِعُوْنَ فِي الْخَيْرَاتِ وَهُمْ لَهَا سَابِقُوْنَ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہانے کہا کہ پوچہا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مطلب اس آیت کا وَالَّذِيْنَ يُؤْتُوْنَ مَا اٰتَوْا وَّقُلُوْبُهُمْ وَجِلَةٌ **ترجمہ** یعنے جو لوگ دیتے ہین جو دیا ہے اور دل اُنکا ڈر رہا ہے کہ وہ اپنے رب کے پاس جانیوالی ہین عرض کی عائشہؓ نے کیا وہ لوگ شراب پیتے ہین یا چوری کرتے ہین فرمایا آپنے کہ نہین اے بیٹی صدیق کی بلکہ وہ لوگ روزہ رکہتے ہین اور نماز پڑہتے ہین اور صدقہ دیتے ہین اور باوجود اسکے ڈرتے ہین کہ قبول نہو خیرات اُنکی وہی لوگ ہین کہ دوڑتے ہین نیکیون کی طرف اور وہ آگے بڑہنے والی ہین **ف** روایت کی یہ حدیث عبدالرحمن بن سعید نے ابی حازم سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ قَالَ تَشْوِيْهِ النَّارُ فَتَقْلِصُ شَفَتُهُ الْعُلْيَا حَتّٰى تَبْلُغَ وَسَطَ رَاْسِهٖ وَتَسْتَرْخِيْ شَفَتُهُ السُّفْلٰى حَتّٰى تَضْرِبَ سُرَّتَهٗ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین وَهُمْ فِيْهَا كَالِحُوْنَ یعنے اور وہ اُسمین تیوری چڑہاتے ہین فرمایا آپنے کہ جہلس دیگی کافرون کے موہنہ کو آگ پس جلکر سکڑ جاویگا اُنکا اوپر کا ہونٹ یہانتک کہ پہونچ جاویگا سر کے بیچ مین اور لٹکجاویگا نیچے کا ہونٹ یہانتک کہ لگنے لگیگا ناف مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **خاتمہ** سورہ مومنون مین صفات مومنین مین سے مذکور ہین ایمان وصلوٰۃ وخشوع واعراض لغو سے اور دینا زکوٰۃ کا اور حفاظت فروج کے اور رعایت امانتون اور عہدون اور حفاظت صلوٰۃ کی اور وعدہ فردوس کا اُنکے لئے آور بعد خلق سے تفصیل خلق انسان کی مٹی سے اور نطفہ اور علقہ اور مضغہ ہونا اُسکا اور پہنانا گوشت کا ہڈیون پر اور اللہ تعالیٰ کی قدرتون سے پیدا کرنا آسمان کا اور اُتارنا پانی کا اور ٹہیرانا پانی کا زمین مین اور پیدا کرنا باغون کا کہجور و انگور سے اور نکالنا اکثر میوونکا اُس سے اور نکالنا درخت زیتون کا طور سینا سے اور پلانا دودہ کا بطون انعام سے اور خوراک آدمیونکی اُس سے آور سوار ہونا جانورون پر اور کشتی پر اور قصص ماضیہ سے قصہ نوح علیہ السلام کا اور ہود اور موسیٰ و عیسیٰ ابن مریم کا علیہم السلام اور خطاب جمیع انبیا کے طرف آور حکم طیبات کی کہانیکا اور عمل صالح اور تقویٰ اور توحید کا اُنکو اور صفات اہل خیر سے خوف خدا اور یقین کرنا اللہ کے آیتون پر اور احتراز کرنا شرک سے اور خوف کرنا خدا سے باوجود انفاق مالکی اور احوال آخرت سے گمراہ ہونا منکرونکا آخرت کا اور انکار اہل مکہ کا اور حشر کے اور حسرت کافرونکا کے وقت موت کی اور آرزو حیات کے واسطے عمل صالح کے اور اثبات برزخ کا اور اُٹہہ جانا نسبونکا نفخ صور سے اور موقوف ہونا فلاح کا عمل نیک کی گرانی ہونے پر اور جہلس جانا موہنونکا دوزخ کے آگ سے اور اقرار کرنا دوزخیونکا اپنے شقاوت کا اور دعا کرنا اُنکا اور خطاب کرنا اللہ تعالیٰ کا بلفظ اخسئوا ولا تکلمون اور یاد دلانا

اللہ تعالیٰ کا اُنکی خبری کو جو مومنوں کے ساتھ کی تہی اور عتاب اللہ کا انپر اور بہت سی فوائد متفرقہ

سورة النور بسم الله الرحمن الرحيم

عن عمرو بن شعيب
عن أبيه عن جده قال كان رجل يقال له مرثد بن أبي مرثد وكان رجلا يحمل الأسرى من مكة حتى يأتي بهم المدينة قال وكانت امرأة بغي بمكة يقال
لها عناق وكانت صديقة له وإنه كان وعد رجلا من أسارى مكة يحمله قال فجئت حتى انتهيت إلى ظل حائط من حوائط مكة في ليلة مقمرة
قال فجاءت عناق فأبصرت سواد ظلي بجنب الحائط فلما انتهت إلي عرفت فقالت مرثد فقلت مرثد فقالت مرحبا وأهلا هلم فبت عندنا الليلة
قال قلت يا عناق حرم الله الزنا قالت يا أهل الخيام هذا الرجل يحمل أسراكم فتبعني ثمانية وسلكت الخندمة فانتهيت إلى غار أو كهف فدخلت
فجاءوا حتى قاموا على رأسي فبالوا فظل بولهم على رأسي وعماهم الله عني قال ثم رجعوا ورجعت إلى صاحبي فحملته وكان رجلا ثقيلا حتى
انتهيت إلى الإذخر ففككت عنه أكبله فجعلت أحمله ويعييني حتى قدمت المدينة فأتيت رسول الله صلى الله عليه وسلم فقلت يا رسول الله أنكح
عناقا فأمسك رسول الله صلى الله عليه وسلم ولم يرد علي شيئا حتى نزلت الزاني لا ينكح إلا زانية أو مشركة والزانية لا ينكحها إلا زان أو
مشرك فلا تنكحها **ترجمہ** عمرو بن شعیب کے دادا نے کہا ایک شخص کا نام مرثد بن ابی مرثد تہا اور وہ قیدیونکو مکہ سے مدینہ لیجاتا تہا اور مکہ میں ایک عورت زنا کار تہی
کہ اسکا نام عناق تہا اور وہ مرثد کی دوست تہی اور اُسنے وعدہ کیا تہا مکہ کی قیدیوں میں سے ایک شخص سے کہ لیجاویگا اُسکو (مدینہ میں) کہا مرثد نے کہ آیا میں ایک
دیوار کے نیچے مکہ کے دیواروں سے چاندنی رات میں اور عناق آئی اور اُسنے دیکہی کالک میرے سایہ کی دیوار کے بازو میں پہر جب وہ مجہہ پاس پہونچی مجہے پہچانا اور
کہا تو مرثد ہی ہیں نے کہا مرثد ہوں اُسنے کہا شاباش مبارک ہوا آتو اور رات کو رہ ہمارے پاس میں نے کہا ای عناق اللہ نے حرام کی زنا سو وہ پکار اُٹہے کہ ای خیمہ والون
یہ شخص تمہارے قیدیونکو اُٹہا لیجاتا ہے سو میرے پیچہے دوڑے آٹہہ مرد اور میں نے خندمہ کی راہ لی (وہ ایک پہاڑ کا نام ہے) سو میں پہونچا ایک غار کی کہف کے
طرف (راوی کو شک ہے کہ غار کہا یا کہف) اور اُسمین گہس گیا اور وہ بہی گہسے اور میرے سر کے پاس آن کہڑے ہوئے اور اُنہوں نے پیشاب کیا اور پیشاب اُنکا میرے
سر پر پڑنے لگا اور اللہ نے اُنکو اندہا کر دیا کہ اُنہوں نے مجہے نہ دیکہا پہر وہ لوٹ گئے اور میں بہی اپنے رفیق کے پاس آیا جس سے وعدہ کیا تہا مدینہ لیجانیکا اور میں نے
اُسکو اُٹہایا اور وہ بہاری آدمی تہا یہانتک کہ پہونچا میں اذخر تک (ایک موضع کا نام ہے مکہ مدینہ کے بیچ میں) اور توڑیں میں نے زنجیریں اُسکی اور اُسکو میں لاد لیا
اور وہ مجہے تہکائی دیتا تہا یہانتک کہ میں مدینہ پہونچا اور آنحضرت کی پاس حاضر ہوا اور میں نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے عناق سے میرا نکاح کر دیجئے اور
حضرت چپ رہے اور مجہے جواب نہ دیا اور یہ آیۃ اُتری کہ زانی نکاح نہیں کرتا ہے مگر زانیہ سے یا مشرک عورت سے اور زانیہ نکاح نہیں کرتی ہے مگر زانی یا مشرک مرد
سے تب فرمایا حضرت نے اُس سے نکاح نہ کر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** سعيد بن جبير قال سئلت عن المتلاعنين
في إمارة مصعب بن الزبير أيفرق بينهما فما دريت ما أقول فقمت من مكاني إلى منزل عبد الله بن عمر فاستأذنت عليه فقيل لي إنه قائل
فسمع كلامي فقال لي ابن جبير ادخل ما جاء بك إلا حاجة قال فدخلت فإذا هو مفترش بردعة رحل له فقلت يا أبا عبد الرحمن المتلاعنان أيفرق
بينهما فقال سبحان الله نعم إن أول من سأل عن ذلك فلان بن فلان أتى النبي صلى الله عليه وسلم فقال يا رسول الله أرأيت لو أن أحدنا رأى
امرأته على فاحشة كيف يصنع إن تكلم تكلم بأمر عظيم وإن سكت سكت على أمر عظيم فسكت النبي صلى الله عليه وسلم فلم يجبه فلما كان بعد ذلك أتى
النبي صلى الله عليه وسلم فقال إن الذي سألتك عنه قد ابتليت به فأنزل الله الآيات في سورة النور والذين يرمون أزواجهم ولم يكن لهم
شهداء إلا أنفسهم فشهادة أحدهم أربع شهادات بالله حتى ختم الآيات قال فدعا الرجل فتلاهن عليه ووعظه وذكره وأخبره أن عذاب الدنيا
أهون من عذاب الآخرة فقال لا والذي بعثك بالحق ما كذبت عليها ثم ثنى بالمرأة فوعظها وذكرها وأخبرها أن عذاب الدنيا أهون من عذاب
الآخرة فقالت لا والذي بعثك بالحق ما صدق فبدأ بالرجل فشهد أربع شهادات بالله إنه لمن الصادقين والخامسة أن لعنة الله عليه إن كان
من الكاذبين ثم ثنى بالمرأة فشهدت أربع شهادات بالله إنه لمن الكاذبين والخامسة أن غضب الله عليها إن كان من الصادقين ثم فرق بينهما
ترجمہ سعید بن جبیر سے روایت ہے کہ کسی نے مجہ سے پوچہا لعان کرنیوالی مرد و عورت کا حکم مصعب بن زبیر کے زمانہ امارت میں کہ اُن دونوں میں جدائی کر دی جاوے تو

تو مین نے نجانا کہ کیا جواب دون سو مین اپنے گہر سے چلا عبد اللہ بن عمر کے گہر کی طرف اور اجازت مانگی مین نے اُنکے گہر مین جانیکی سو مجہہ سے اُن لوگون نے کہا کہ وہ قیلولہ کر رہے ہین اور اُنہون نے میری بات سن لی ہے مجہی پکارا کہ کیا ابن جبیر ہین آؤ تم نہین آئی ہو مگر کسی کام کو کہا ابن جبیر نے کہ پہر داخل ہوا مین اور وہ ایک ٹاٹ بچہائی ہوے تہے جو کجاوہ کے نیچے اونٹ کی پیٹہہ پر ڈالا جاتا ہے سو کہا مین نے ای ابو عبد الرحمن عورت اور مرد لعان کرنیوالی جدائی ڈال جاوے اُن دونو کے بیچ مین سو کہا سبحان اللہ ہان پہلے جس شخص نے یہ مسئلہ پوچہا فلان بیٹے فلانے کی تہی آئی وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنے کہ ای رسول اللہ کے بتائی مجہکو کہ ایک نے ہم مین سے دیکہا اپنی عورت کو ایک بیحیائی پر یعنے زنا پر کیا کرے اگر بولی تو بڑی بات بولی اور اگر چُپ رہی تو بڑی بات پر چُپ رہی سو چُپ رہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کچہہ جواب ندیا اُسکو پہر اُسکے بعد آیا وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہا اُسنی کہ مین نے جو بات آپسے پوچہی تہی مین اُسمین مبتلا ہوا ہون اور اُتارین اللہ تعالی نے یہ آیتین جو سورہ نور مین ہین وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ سے دس آیتون تک کہا راوی نے پہر بلایا حضرت نے اُس مرد کو اور پڑہین اُسپر یہ آیتین اور سمجہایا بُجہایا اُسکو اور خبر دی اُسکو کہ عذاب دنیا کا بہت سہل ہے آخرت کے عذاب سے سو اُسنے عرض کی کہ قسم ہے اُس پروردگار تعالی کی جسنی آپکو حق کے ساتہ بہیجا ہے کہ مین نے اُس عورت پر جہوٹ نہین باندہا پہر آپ دوبارہ عورت کی طرف متوجہ ہوے اور اُسکو سمجہایا بُجہایا اور خبر دی کہ عذاب دنیا کا آخرت کے عذاب سے سہل ہے اُسنی عرض کی کہ قسم ہی اُس پروردگار کی جسنی آپکو بہیجا ہے حق کے ساتہ میرے شوہر نے سچ نہین کہا پہر آپنے مرد سے شروع کیا اور اُسنے چار بار گواہی دی کہ اللہ گواہ ہی کہ وہ شخص سچا ہے اور پانچوین بار یہ کہا کہ لعنت ہے اللہ کی اوپر اُسکے اگر وہ ہی جہوٹون مین ہو پہر متوجہ ہوے عورت کیطرف اور گواہی دی اُسنی چار بار کہ اللہ گواہ ہی کہ شوہر اُسکا جہوٹون مین ہے اور پانچوین بار یہ کہا کہ غضب اللہ کا ہو اُسپر اگر شوہر اُسکا سچون مین ہو پہر جدائی کر دی آپنے اُن دونون مین **ف** اس باب مین سہل بن سعد سے بہی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَيَّةَ قَذَفَ امْرَاَتَهُ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ اِذَا رَاٰى اَحَدُنَا رَجُلًا عَلَى امْرَاَتِهِ اَيَلْتَمِسُ الْبَيِّنَةَ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْبَيِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِيْ ظَهْرِكَ قَالَ فَقَالَ هِلَالٌ وَالَّذِيْ بَعَثَكَ بِالْحَقِّ اِنِّيْ لَصَادِقٌ وَلَيُنْزِلَنَّ فِيْ اَمْرِيْ مَا يُبَرِّئُ ظَهْرِيْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهَادَاتٍ بِاللّٰهِ اِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِيْنَ فَقَرَاَ اِلٰى اَنْ بَلَغَ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ قَالَ فَانْصَرَفَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمَا فَجَاءَا فَقَامَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَكُمَا كَاذِبٌ فَهَلْ مِنْكُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَتَلَكَّاَتْ وَنَكَسَتْ حَتّٰى ظَنَنَّا اَنْ سَتَرْجِعُ فَقَالَتْ لَا اَفْضَحُ قَوْمِيْ سَائِرَ الْيَوْمِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهِ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ سَابِغَ الْاَلْيَتَيْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَيْنِ فَهُوَ لِشَرِيْكِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهِ كَذٰلِكَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْلَا مَا مَضٰى مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكَانَ لَنَا وَلَهَا شَاْنٌ **ترجمہ** ابن عباس سے روایت ہے کہ ہلال بن امیہ نے تہمت زنا کی لگائی اپنی عورت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آگی شریک بن سحماء کی ساتہ سو حضرت نے فرمایا گواہ لاو ورنہ حد پڑیگی تیری پیٹہہ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے کہ جب دیکہی کوئی ہم مین کا ایک مرد کو اپنی عورت کے پاس تو کیا گواہ ڈہونڈہتا پہریگا پہر حضرت یہی فرماتے تہی کہ گواہ لاؤ ورنہ حد پڑیگی تیری پیٹہہ پر کہا راوی نے کہ عرض کی ہلال نے قسم ہے اُس پروردگار تعالی کی جسنے آپکو بہیجا ہے حق کے ساتہ کہ وہ شخص یعنے مین البتہ سچا ہی اور بیشک اُتریگی میرے حق مین ایسی آیت کہ بچا دیگی پیٹہہ میری حد سی پہر اُتری یہ آیت والذین یرمون ازواجہم اور پڑہین آپنے یہ آیتین یہانتک کہ پہونچے آپ وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَيْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصَّادِقِيْنَ تک کہا راوی نے کہ جب فارغ ہوے اُنکے پڑہنی سی آپ بُلا بہیجا اُن دونونکو اور وہ آئی سو کہڑے ہوی ہلال اور گواہیان دین اُنہون نے (جسطرح قرآن مین وارد ہوئین ہین) اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتی تہی کہ اللہ خوب جانتا ہے کہ ایک تم مین کا جہوٹا ہے سو کوئی تم مین سے توبہ کرتا ہی پہر وہ عورت کہڑے ہوئی اور اُسنی بہی گواہی دی پہر جب وہ یہ کہنی لگے پانچوین گواہی مین کہ غضب ہے اللہ تعالی کا اُس عورت پر اگر وہ مرد (یعنے شوہر میرا) سچون مین ہو لوگون نے کہا یہ گواہی اللہ کے غضب کو واجب کر دینی والی ہے اور ابن عباس نے کہا کہ وہ ٹہیر گئے یعنے خوف خدا سے اور پہری یہانتک کہ گمان کیا ہمنے کہ وہ اپنی گواہی سے لوٹ جاویگی (یعنے اقرار زنا کریگی) پہر کہنے لگی مین برادری کو سارے دن ذلیل نکرونگی (یعنے اگر اقرار زنا کرون تو برادری کو دہبا لگیگا) پہر آپنے فرمایا دیکہو اگر اُسکا لڑکا کالی آنکہون والا ہو موٹے چوتڑوالا بہری ہوئی رانون والا

تو وہ شریک بن سحماء کا نطفہ ہے (یعنی زنا سے ہوا ہے) پھر وہ ویسا ہی ہوا سو حضرت نے فرمایا اگر نہ ہوچکتا حکم اللہ کا پہلے سے (یعنی لعان کا) تو میرا اور اُسکا عجیب حال ہوتا (یعنی میں اُسکو حد مارتا) **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اسیطرح روایت کی عباد بن منصور نے یہ حدیث عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی یہ ایوب نے عکرمہ سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابن عباس کا۔

عن عائشة قالت لما ذكر من شأني الذي ذكر وما علمت به قام رسول الله صلى الله عليه وسلم في خطيبا فتشهد فحمد الله واثنى عليه بما هو اهله ثم قال اما بعد اشيروا علي في اناس ابنوا اهلي وايم الله ما علمت على اهلي من سوء قط وابنوهم بمن والله ما علمت عليه من سوء قط ولا دخل بيتي قط الا وانا حاضر ولا غبت في سفر الا غاب معي فقام سعد بن معاذ فقال ائذن لي يا رسول الله ان نضرب اعناقهم وقام رجل من الخزرج وكانت ام حسان بن ثابت من رهط ذلك الرجل فقال كذبت اما والله ان لو كانوا من الاوس ما احببت ان تضرب اعناقهم حتى كاد ان يكون بين الاوس والخزرج شر في المسجد وما علمت به فلما كان مساء ذلك اليوم خرجت لبعض حاجتي ومعي ام مسطح فعثرت فقالت تعس مسطح فقلت لها اي ام تسبين ابنك فسكتت ثم عثرت الثانية فقالت تعس مسطح فقلت لها اي ام تسبين ابنك فسكتت ثم عثرت الثالثة فقالت تعس مسطح فانتهرتها فقلت لها اي ام تسبين ابنك فقالت والله ما اسبه الا فيك فقلت في اي شاني فقالت فبقرت لي الحديث قلت وقد كان هذا قالت نعم والله لقد رجعت الى بيتي وكان الذي خرجت له لم اخرج لا اجد منه قليلا ولا كثيرا ووعكت فقلت لرسول الله صلى الله عليه وسلم ارسلني الى بيت ابي فارسل معي الغلام فدخلت الدار فوجدت ام رومان في السفل وابو بكر فوق البيت يقرأ فقالت امي ما جاء بك يا بنية قالت فاخبرتها وذكرت لها الحديث فاذا هو لم يبلغ منها ما بلغ مني فقالت يا بنية خففي عليك الشأن فانه والله لقلما كانت امرأة حسناء عند رجل يحبها لها ضرائر الا حسدنها وقيل فيها واذا هي لم يبلغ منها ما بلغ مني قالت قلت وقد علم به ابي قالت نعم قلت ورسول الله قالت نعم واستعبرت وبكيت فسمع ابو بكر صوتي وهو فوق البيت يقرأ فنزل فقال لامي ما شأنها قالت بلغها الذي ذكر من شأنها ففاضت عيناه فقال اقسمت عليك يا بنية الا رجعت الى بيتك فرجعت ولقد جاء رسول الله صلى الله عليه وسلم الى بيتي وسأل عني خادمتي فقالت لا والله ما علمت عليها عيبا الا انها كانت ترقد حتى تدخل الشاة فتأكل خميرتها او عجينتها وانتهرها بعض اصحابه فقال اصدقي رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى اسقطوا لها به فقالت سبحان الله والله ما علمت عليها الا ما يعلم الصائغ على تبر الذهب الاحمر فبلغ الامر ذلك الرجل الذي قيل له فقال سبحان الله والله ما كشفت كنف انثى قط قالت عائشة فقتل شهيدا في سبيل الله قالت واصبح ابواي عندي فلم يزالا عندي حتى دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وقد صلى العصر ثم دخل وقد اكتنفني ابواي عن يميني وعن شمالي فتشهد النبي صلى الله عليه وسلم وحمد الله واثنى عليه بما هو اهله ثم قال اما بعد يا عائشة ان كنت قارفت سوءا او ظلمت فتوبي الى الله فان الله يقبل التوبة عن عباده قالت وقد جاءت امرأة من الانصار وهي جالسة بالباب فقلت الا تستحيي من هذه المرأة ان تذكر شيئا ووعظ رسول الله صلى الله عليه وسلم فالتفت الى ابي فقلت اجبه قال فماذا اقول فالتفت الى امي فقلت اجيبيه قالت اقول ماذا قالت فلما لم يجيبا تشهدت فحمدت الله واثنيت عليه بما هو اهله ثم قلت اما والله لئن قلت لكم اني لم افعل والله يشهد اني لصادقة ما ذاك بنافعي عندكم لي لقد تكلمتم واشربت قلوبكم ولئن قلت اني قد فعلت والله يعلم اني لم افعل لتقولن انها قد باءت به على نفسها واني والله ما اجد لي ولكم مثلا قالت والتمست اسم يعقوب فلم اقدر عليه الا ابا يوسف حين قال فصبر جميل والله المستعان على ما تصفون قالت وانزل على رسول الله صلى الله عليه وسلم من ساعته فسكتنا فرفع عنه واني لاتبين السرور في وجهه وهو يمسح جبينه ويقول البشرى يا عائشة فقد انزل الله براءتك قالت فكنت اشد ما كنت غضبا فقال لي ابواي قومي اليه فقلت لا والله لا اقوم اليه ولا احمده ولا احمدكما ولكن احمد الله الذي انزل براءتي لقد سمعتموه فما انكرتموه ولا غيرتموه وكانت عائشة تقول اما زينب ابنة جحش فعصمها الله بدينها فلم تقل الا خيرا واما اختها حمنة فهلكت فيمن هلك وكان الذي تكلم فيه مسطح وحسان بن ثابت والمنافق عبد الله بن ابي وكان يستوشيه ويجمعه وهو الذي تولى كبره منهم هو وحمنة قالت فحلف ابو بكر ان لا ينفع مسطحا بنافعة ابدا فانزل الله تعالى هذه الآية ولا يأتل اولو الفضل منكم والسعة يعني ابا بكر ان يؤتوا اولي القربى والمساكين والمهاجرين في سبيل الله يعني مسطحا الى

الی قولہ الا تحبون ان یغفر اللہ لکم واللہ غفور رحیم قال ابوبکر بلی واللہ یا ربنا انا نحب ان تغفر لنا وعاد لہ بما کان یصنع ترجمہ ام المومنین حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا جب چرچا ہونے لگا میرے حال کا اور مجھی اسکے کچھ خبر نہ تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے
اور شہادتین پڑھی اور تعریف اور ثنا کی اللہ تعالے کے جیسے اسکی ذات کو لائق ہے پھر فرمایا آپنے مشورہ دو مجھے اُن لوگوں کے باب میں جنہوں نے میری بی بی پر تہمت لگائی
ہے اور قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اپنی بی بی میں کوئی برائی کبھی اور متہم کیا ہے ایسے شخص کے ساتھ کہ قسم ہے اللہ کی میں نہیں جانتا اسمیں کوئی برائی کبھی
اور کبھی نہ داخل ہوا وہ میرے گھر میں مگر جبکہ میں موجود ہوتا اور نہ باہر گیا میں کسی سفر میں مگر وہ بھی میرے ساتھ باہر گیا سو سعد بن معاذ کھڑے ہوئے اور انہوں نے کہا کہ حکم دیجئے
مجھے اے رسول اللہ کی کہ ماریں ہم گردنیں اُنکی (یعنے جنہوں نے تہمت لگائی ہے) اور کھڑا ہوا ایک مرد خزرج کے قبیلہ کا اور حسان بن ثابت کی ماں اس شخص کے قوم میں
سے تھی اور کہا اس شخص نے (سعد سے) کہ جھوٹ کہا تونے اگاہ ہو قسم ہے اللہ تعالے کی اگر وہ ہوتا (یعنے تہمت لگانیوالا) اوس میں سے تو کبھی دوست نرکھتے تم کہ اسکی
گردن مارو (یعنے اپنی قوم کی رعایت ہے) غرض یہانتک نوبت پہونچی کہ فساد عظیم ہوجاتا اوس اور خزرج کے درمیان (دونو قبیلہ ہیں انصار کے) اور مجھے اسکی کچھ خبر نہ تھی
(یہ قول ہے ام المومنین کا) پھر جب اسدن شام ہوئی نکلی میں اپنے کسی کام کو یعنے پیخانے کو اور مسطح کی ماں میرے ساتھ تھی اور اُسنے ٹھوکر کھائی اور کہنے لگی مسطح مرے سو میں نے
کہا ای ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر وہ ٹھیر گئے پھر دوبارہ ٹھوکر کھائی اور کہا اُسنے مسطح مرے اور پھر میں نے کہا ای ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو پھر ٹھہر گئے پھر ٹھوکر کھائی
اُسنے تیسری بار اور کہا مسطح مرے پھر میں نے اسکو جھڑکا اور کہا ای ماں تو کوستی ہے اپنے بیٹے کو تب اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی میں نہیں کوستی مگر تیرے واسطے میں نے کہا میرے کس
حال کے لئے تو اسکو کوستی ہے کہا عائشہ نے کہ پھر کھولی اُسنے ساری حقیقت بات کی اور میں نے اس سے پوچھا کہ لوگوں میں اسکا چرچا ہو چکا اُسنے کہا ہاں اور قسم ہے اللہ کی لوٹی میں اپنے
گھر کو اور گویا میں جسلئے نکلی تھی اسکے لئے نکلی ہی نہیں نپائی میں نے حاجت اسکی تھوڑی نہ بہت یعنے پیخانہ نکلی اور بخار آگیا مجھے اور میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کہا کہ مجھے میرے باپ کے گھر بھیجدیجئے پھر میرے ساتھ حضرت نے ایک لڑکا کر دیا اور میں گھر پہونچی اور پایا میں نے ام رومان کو (یہ ماں ہیں حضرت عائشہ کے) نیچے کی گھر میں اور
ابوبکر اوپر قرآن پڑھ رہے تھے سو میری ماں نے کہا کیوں آئیں تم ای میری بیٹی کہا عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہ خبر دی میں نے انکو اور ذکر کیا میں نے اس قصہ کو اور انکو اُس قصہ سے
اتنی اذیت نہوئی جو مجھکو ہوئی تھی سو انہوں نے مجھ سے فرمایا ای میری بیٹی اپنے حال پر تخفیف کر دو (یعنے گھبراؤ نہیں) اسلئے کہ قسم ہے اللہ تعالے کی کم ہوتا ہے کہ جس مرد کے پاس
ایک خوبصورت عورت ہو اور وہ اُسے چاہتا ہو اور اسکے سوتین بھی ہوں کہ حسد نکریں اُسپر اور باتیں نہ بناویں اُسکے لئے غرض انکو اتنی اذیت نہوئی جو مجھکو ہوئی تھی
کہا ام المومنین نے کہ جانتے ہیں کہ میرے باپ میرے جواب دیا اُنکی ماں نے کہ ہاں کہا میں نے اور رسول اللہ نے کہا اُنہوں نے کہ ہاں پھر میں غمگین ہوئی اور رونے لگے اور ابوبکر نے میری آواز سنے
اور وہ کوٹھے پر قرآن پڑھتے تھے پھر وہ اُترے اور کہنے لگے اسکا کیا حال ہے اُنکی ماں نے کہا خبر ہو گئی اسکو اپنی حال کی جسکا چرچا ہو رہا ہے سو پھر آئیں اُسکی آنکھیں تب
کہا ابوبکر نے میں تجھی قسم دیتا ہوں ای بیٹی کہ تو پھر جا اپنے گھر میں سو میں پھر گئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے اور میرا حال پوچھا میرے خادمہ
سے اُسنے کہا قسم ہے اللہ کی نہیں جانتی میں اُنمیں کوئی عیب مگر اتنا ہی کہ سو جاتی ہے وہ اور بکری آکر آٹا کھا جاتی ہے راوی کو شک ہے کہ خمیر تھا کہا یا عجینتھا معنے
دونوں کے ایک ہیں اور گھر کا اسکو بعض یاروں نے آپکے اور کہا کہ سچ کہہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے یہانتک کہ سخت و سست کہا اُسکو اسبات کے لئے اُسنے کہا
پاک ہے اللہ قسم ہے اللہ کی میں اُنکا حال کچھ نہیں جانتی مگر جتنا جانتا ہے سنار سونے خالص سرخ رنگ کا اور اُس مرد کو بھی خبر پہونچی جسکی اور پر تہمت لگائی گئی تھی
اُسنے کہا اللہ پاک ہے میں نے کبھی ستر نہیں کھولا ہے کسی عورت کا کبھی حضرت عائشہ ام المومنین فرماتے ہیں کہ پھر وہ شہید مارا گیا اللہ کے راہ میں کہا ام المومنین نے
کہ مجھکو میرے ماں باپ میرے پاس آئے اور وہ میرے ہی پاس تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم آئے اور نماز عصر پڑھکر آپ تشریف لائے تھے اور میرے ماں باپ داہنی بائیں
بیٹھے تھے پس تشہد پڑھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اور حمد و ثنا کی اللہ تعالے کے جیسی اسکو لائق ہے پھر فرمایا بعد حمد و ثنا کے ای عائشہ اگر تو مرتکب ہوئی ہو برائی کے
یا ظلم کیا ہو تو نے (یعنے اپنی جان پر) تو توبہ کر اللہ کیطرف اور اللہ توبہ قبول کرتا ہے اپنے بندوں کی کہا ام المومنین نے کہ آئی ایک عورت انصار میں کی اور وہ دروازہ
پر بیٹھی تھی میں نے کہا آپ شرماتے نہیں اس عورت سے کہ ذکر کرتے ہیں اُسکے سامنے غرض نصیحت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور میں متوجہ ہوئی اپنے باپ
کیطرف اور میں نے کہا حضرت کو جواب دو اُنہوں نے کہا میں حضرت سے کیا کہہ سکتا ہوں (یہ کمال ادب تھا حضرت ابوبکر کا اور مومن کو انبیاء کا ایسا ہی ادب ضرور ہے)

خصوصاً سید الانبیاء کا کہ آپکی حدیث آگی بات نہ نکلی اور جواب نہ دیا) پھر مین متوجہ ہوئی اپنی ماں کی طرف اور مینے کہا تم جواب دو حضرت کو اُنہوں نے بھی کہا مین اُنکی آگے
کیا عرض کرون کہا ام المومنین نے کہ پھر جب کچھہ جواب نہ دیا اُن دونوں نے تشہد پڑھا مینے اور حمد وثنا کی اسکی جیسے اسکے ذات مقدس کے لایق ہے پھر مینے کہا اللہ کے قسم اگر
مین کہون کہ مینے نہین کیا اور اللہ گواہ ہی کہ مین سچی ہون جب بھی یہ بات مجہی فائدہ نہ دیگی تمہاری آگے اسلئے کہ تم اُسکو بول چکی اور تمہاری دل اُس سے رنگ گئے
اور اگر مین کہون کہ مینے کیا ہی اور اللہ خوب جانتا ہے کہ مینے نہین کیا تو تم کہوگے کہ اقرار کر لیا اسنے اپنی قصور کا اور اللہ کے قسم ہے مین نہین جانتی تمہاری اور اپنی
لئے کوئی کہاوت کہا ام المومنین نے اور سوچا مینے یعقوب کا نام پھر اُسوقت میرے خیال مین نہ آیا مگر مینے کہا یوسف کی باپ نے (یعنے انکی کہاوت برابر ہے) جب کہا
اُنہون نے فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُوْنَ یعنے صبر ہی بہتر ہے اور اللہ مددگار ہے اُسپر جسے تم بیان کرتے ہو کہا ام المومنین نے اور وحی نازل ہوئی رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر اُسی وقت اور ہم چپ ہو رہی پھر جاتی رہی آثار وحی کے اور دیکھی مینے خوشی آپکی مونہہ مین اور وہ اپنی پیشانی سی پسینا پونچھتے تھے اور فرماتے
تھے بشارت ہو تجھکو ای عائشہ کہ اللہ نے اُتاری پاکیزگی تیری کہا ام المومنین نے رضی اللہ عنہا کہ مین بڑے غصہ مین تھی کہ مجھسے میرے ماں باپ نے کہا کہ کھڑی ہو حضرت
کے آگے (یعنے شکریہ حضرت کا ادا کر) مینے کہا کبھی نہین قسم ہے اللہ کی مین اُنکا شکر ادا کرنی کبھی کھڑی نہ ہونگی اور نہ تعریف کرونگی اور نہ تمہاری دونونکی تعریف کرونگی
پر تعریف کرونگی اللہ تعالے کی جسنے میری پاکیزگی اُتاری تم لوگون نے تو میری تہمت اور غیبت سنی اور انکار نکیا اور نہ اُسکو روکا اور ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فرمایا
کرتی تہین کہ زینب جحش کے بیٹی کو اللہ تعالے نے بچایا اُسکی دینداری کے سبب سے اور نکہی اُسنے اس مقدمہ مین مگر اچھی بات پر بہن اُسکی حمنہ وہ ہلاک ہوگئی ہلاک ہونیوالون کے
ساتھ یعنے شریک بہتان ہوگئی اور جو اسکا چرچا کرتے تھے وہ مسطح اور حسان بن ثابت تھے اور عبداللہ بن ابی منافق اور وہ اسکا ذکر نکالتا تھا پھر اُسے پھیلاتا تھا اور اسی نے
اس بات کا بڑا بوجھ اُٹھایا اور حمنہ نی کہا ام المومنین نی کہ قسم کہائی ابوبکر نے کہ اب نفع نہ دینگے کسیطرح کا مسطح کو کبھی سو اُتاری اللہ تعالے نی اُسپر یہ آیت وَلَا يَأْتَلِ
اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ یعنے قسم نہ کہا وین بزرگی اور کشایش والی تم مین سے اور مراد اس سے ابوبکر ہین کہ نہ دینگے قرابت والونکو اور مساکین اور مہاجرین کو جنہون نے
اللہ کی راہ مین ہجرت کی اور مراد اس سے مسطح ہے یہانتک کہ فرمایا اللہ تعالی نے اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ یعنے کیا دوست نہین رکہتی تم کہ اللہ تعالے
بخشدیوی تمکو اور اللہ بخشنی والا مہربان ہے کہا ابوبکر نے بیشک قسم ہی اللہ کی ای رب ہمارے ہم دوست رکہتے ہین کہ تو بخشی ہمکو اور پھر دینے لگی مسطح کو جو دیتی تہی **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ہشام بن عروہ کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید اور معمر اور کئی لوگون نے زہری سے اُنہون نے عروہ بن زبیر سے اور سعید بن مسیب سے
اور علقمہ بن وقاص لیثی اور عبیداللہ بن عبداللہ سے ان سب نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہی حدیث ہشام بن عروہ کی روایت سے پوری اور لمبی حدیث روایت
کی ہے بندار نے اُنہون نے ابن عدی سے اُنہون نے محمد بن اسحاق سے اُنہون نے عبداللہ بن ابی بکر سے اُنہون نے عمرہ سے اُنہون نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا اُنہون نے جب نازل
ہوئی طہارت میری کہڑی ہوئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور ذکر کیا اُسکا اور قرآن پڑھا پھر جب منبر سے اُترے دو مردون اور ایک عورت کو حکم کیا کہ اُنکو ماری جاوے حد قذف
کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر محمد بن اسحاق کی روایت سے **مترجم** اس روایت مین قصۂ افک مذکور ہے کیفیت مفصلہ اُسکی یہ ہی کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی سفر مین جاتے قرعہ ڈالتے پھر جب غزوۂ مریسیع پیش آیا قرعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نام نکلا پھر وہ حضرت کے ساتھ نکلین بعد نزول حجاب کے
اور ہودج مین لوگ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو اُٹھا لیتے تھی اور ہودج سمیت اونٹ سے اُتار لیتے پھر جب حضرت غزوہ سے لوٹی اور مدینہ کے قریب پہونچی حکم دیا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے رات کو چلنے کا حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ مین لشکر کے باہر قضائی حاجت کو گئی اور جب وہان سے لوٹکر اپنے فرودگاہ مین پہونچی تو مینے اپنے سینہ کو ٹٹولا
اور ایک ہار جو میرے گلے مین تہا اُسکو نہ پایا اور مین اُسی ڈہونڈہنے نکلی اور جو لوگ میرا ہودج اُٹھا لیتے تھے وہ آئی اور ہودج میرا اونٹ پر لاد دیا اور اُسوقت مین عورتین
قلت طعام کے سبب سے نہایت ہلکی پہلکی تہین کہ لوگونکو نہ معلوم ہوا ہودج کا ہلکا ہونا غرض اُنہون نے ہودج لاد دیا اور لشکر چلا گیا جب مین اپنی جگہہ پہونچی مجھے خیال
ہوا کہ لوگ ڈہونڈہنے آئینگے اور مین سو گئی اور صفوان بن معطل سلمی لشکر کے پیچھے تھے پھر جب وہ میری جگہہ پہونچے اور اُنہون نے مجھے پہچانا کہ قبل نزول حجاب مجھی دیکھا
تہا اناللہ وانا الیہ راجعون پڑہا اور اُنکے آواز سے مین جاگی اور سوا اُسکے کچھہ کلام اُنہون نے مجھسے نکیا اور مین اُنکے اونٹ پر سوار ہوگئی اُنہون نے اونٹ لشکر مین پہونچا دیا اور منافق
لوگ اپنا مونہہ کالا کرنے لگے باقی قصہ یہی ہے جو حدیث مین مذکور ہوا اور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو لوگ اس تہمت مین شریک تھے اُنکی اسّی کوڑے حد ماری

اور اللہ تعالی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طہارت اور برارت مین کتنی ہی آیتین اُتارین اور ازواج مطہرات کو طیبات فرمایا اور مغفرت اور رزق کریم کا وعدہ کیا اور مروی
ہے کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا فخر فرماتی تہین کئی باتون کا کہ اللہ تعالی نے کسی عورتکو نہین عنایت فرمائین سوا اُنکے پہلے یہ کہ جبرئیل اُنکی تصویر ایک پارچہ حریر پر آنحضرت
کے پاس لائے اور کہا یہ تمہاری جورو ہین اور مروی ہے کہ تصویر اُنکی ہتیلی مین منقش ہوئی تہی دوسرے یہ کہ حضرت نے کوئی باکرہ عورت سے نکاح نہین کیا سوا اُنکے تیسرے یہ کہ
وفات ہوئی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور سر آپکا اُنکی گود مین تہا چوتھے یہ کہ آپ اُنہین کے گہر مین دفن ہوے پانچوین یہ کہ حضرت پر وحی اُترتی تہی اور آپ اُنکے لحاف
مین ہوتی تہین چھٹے یہ کہ اُتری برارت اُنکی آسمان سے ساتوین یہ کہ وہ بیٹی ہین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ اول کے آٹھوین یہ کہ اللہ نے اُنکو طیبہ فرمایا نوین یہ کہ
اللہ نے وعدہ کیا اُنکے لئے مغفرت اور رزق کریم کا اور مسروق جب روایت کرتے تہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہتے روایت کی مجہہ سے صدیقہ نے جو صدیق کی
بیٹی ہین رسول اللہ کی پیاری ہین جنکی برارت اللہ نے فلک سے اُتاری ہے ہذا خلاصۃ ما فی البغوی ابی سلمہ سے روایت ہے کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اے عائشہ یہہ جبرئیل ہین کہ تمکو سلام کہتے ہین حضرت عائشہ نے کہا اُنپر سلام ہے اور رحمت اللہ کی الحدیث روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور
اُنہین سے مروی ہے کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ مین نے تین بار تمکو خواب مین دیکہا اور فرشتہ تمہاری تصویر پارچہ حریر پر لایا تہا اور کہتا تہا یہ آپکی بیوی ہے پہر جب مین نے تمہارا منہ
کہولا تو وہی صورت پائی جو خواب مین دیکہی تہی پہر مین نے اپنے دلمین کہا کہ اگر اللہ کو منظور ہوگا تو ضرور اسکا ظہور ہوگا روایت کیا اسکو بخاری اور مسلم نے اور اسی
طرح بہت سی روایتین اُنکی فضیلت مین وارد ہوئی ہین اللہ تعالی ہم قصور وارونکا حشر یوم النشور مین اُنکے ساتہ کرے اور ہمارے خطیات اور سیئات کو بخشے آمین
یا رب العالمین احب الصالحین ولست منہم لعل اللہ یرزقنی صلاحا ام المومنین کو اللہ تعالی نے علم ایسا عنایت فرمایا تہا کہ ابو موسی سے مروی ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے یارونپر جو حدیث مشکل ہوتی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچہتے اور اُنکے پاس اُسکا علم وافر پاتے اور موسی بن طلحہ سے روایت ہے کہ مین نے کوئی شخص نہ دیکہا فصیح
تر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ان دونونکو ترمذی نے اور کہا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اَللّٰھُمَّ ارْفَعْ دَرَجَتَھَا فِیْ اَعْلٰی عِلِّیِّیْنَ وَاَکْرِمْ نُزُلَھَا یَوْمَ
الدِّیْنِ وَاَنْزِلْنَا مُنْزَلًا مُّبَارَکًا فَاِنَّکَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ اٰمِیْنَ یَا رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ **خاتمہ** سورۂ نور چشم بددور آنکہونکا نور اور دلونکا سرور ہے اسکی آیات گویا خال چہرہ
حور ہین اور معانی و مطالب چراغ بیت المعمور اشارات و کنایات نمونہ تجلی طور سیاست منزلی سے اسمین بہت کچہہ مذکور ہے اور حدود شرعیہ بہی اکثر مسطور منجملہ اُنکے حد ہے
زانیہ اور زانی کے اور حکم اُنکے نکاح کا اور اسی کوڑے ہونا حد قاذف کے اور حکم لعان کا اور آداب گہر مین جانیکے سلام و استیذان سے اور نہی خالی گہرونمین جانے سے بغیر اذن
مالک کے اور جواز بیوت غیر مسکونہ مین جانیکا کہ جسمین اپنا سامان رکہا ہو اور حکم غض بصر کا اور حفظ فرج کا اور نہی عورتونکو اپنی زینت ظاہر کرنے کی اور امر گہونگہٹ لٹکانے کا
اور بیان محرمونکا جیسے شوہر یا باپ دادی یا خسر وغیرہ ہین اور نہی پیر پٹخ کر چلنے کی عورتونکو کہ آواز زیور کی معلوم ہو اور حکم راندونکے نکاح کا اور امر مکاتب کر دینی کا لونڈی
غلام کو اور نہی لونڈیون سے زنا کرانیکی اور امر اجازت چاہنے کا گہر مین آنیکے لئے تین وقتونمین قبل صلوۃ فجر کے اور دوپہر کے وقت اور بعد نماز عشا کی اور اُسکے سوا اور وقتون
مین جواز آمد و رفت کا اہل بیت کیلئے اور امر اطفال کو اجازت مانگنے کا مثل بالغون کے جب وہ بالغ ہوجاوین گہر مین آتی وقت اور جواز قناعت کرنیکا تہوڑے کپڑونپر
پر بڑہیونکے لئے اور جواز کہانا کہانیکا اپنے گہرونمین اور اپنے باپ دادون کے اور ماؤن وغیرہ کے گہرونمین اور جواز ملکر کہانیکا اور جدا جدا کہانیکا اور حکم سلام کا وقت
گہر مین آنیکے اور جایز نہونا نبی کے بغیر اذن کے چلے جانا اُنکی محفل سے اور قصص سے مذکور ہے قصہ افک و برارت ام المومنین کا اور صفات الہیہ سے مذکور ہے تمثیل اُسکے نور مبارک
کے ساتہ ایک طاق کے کہ جسمین ایک چراغ ہو اور وہ چراغ ایک فانوس مین ہو اور موجود ہونا اُسکے نور کا اُن گہرونمین جہان صبح و شام اُسکی پاکی بولی جاتی ہے اور صلوۃ
و تسبیح اہل سموات و ارض کے اور مالکیت اُس تعالی کے سب پر اور قدرتین اُسکی جیسے بدلیونکا چلانا اور پانی کا اُن ہی برسانا اور برف اور اولونکا گرانا اور لیل و نہار
کا بدلتے آنا اور مالکیت اور علم اُسکا اور مخلوقات کے اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہے انزال آیات بینات کا اس سورت مین اور احسان رکہنا نزول آیات کے ساتہ اور ہونا
نور الہی کا اُن لوگونمین جنکو تجارت اور بیع ذکر الہی سے غافل نہین رکہتے اور تمثیل اعمال کفار کے سراب سے اور تمثیل دوسرے ظلمات سے اور پہر جانا مدعیان ایمان کا خدا اور
رسول کی اطاعت سے اور فضیلت اُن لوگونکی جو خدا اور رسول کے حکم پر سمعنا اور اطعنا کہتے ہین اور قسم کہانا منافقونکا رسول کے آگے کہ اگر آپ جہاد کا حکم فرماوین تو ہم
بہی چلین اور وعدہ خلیفہ کرنیکا اس زمین پر صلحونکو اور امر اقامت صلوۃ اور ایتاء زکوۃ اور اطاعت رسول کا اور وعید نار کے کافرون کیلئے اور جمعہ اور حج و جہاد و اجب

نہ ہوا علی عرج پر **وَمِنْ سُوْرَةِ الْفُرْقَانِ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَکَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ خَشْیَةَ اَنْ یَّطْعَمَ مَعَکَ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَاذَا قَالَ اَنْ تَزْنِیَ بِحَلِیْلَةِ جَارِکَ **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ کی کونسا گناہ بہت بڑا ہے آپنے فرمایا یہہ کہ ٹہیراوی تو اللہ کا شریک اور اُسی نے پیدا کیا ہے تجھکو ریعنے بلا شرکت غیری) میں نے کہا پہر کونسا بہت بڑا ہے آپنے فرمایا کہ قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس ڈر سے کہ وہ تیرے ساتہ کہانا کہائیگا میں نے کہا پہر کونسا فرمایا آپنے یہ کہ زنا کرے تو اپنی ہمسایہ کی بی بی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہمسے بندار نے انہوں نے عبد الرحمن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے اور اعمش سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے عبد اللہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اُسکے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَیُّ الذَّنْبِ اَعْظَمُ قَالَ اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَّهُوَ خَلَقَکَ وَاَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ مِنْ اَجْلِ اَنْ یَّاْکُلَ مَعَکَ اَوْ مِنْ طَعَامِکَ وَاَنْ تَزْنِیَ بِحَلِیْلَةِ جَارِکَ قَالَ وَتَلٰی هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا یُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَیَخْلُدْ فِیْهِ مُهَانًا **ترجمہ** عبد اللہ سے روایت ہے کہ میں نے پوچہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا گناہ سب سے بڑا ہے آپنے فرمایا یہ کہ ٹہیراوے تو اللہ کا شریک اور اُسنے تجہے پیدا کیا اور قتل کرے تو اپنے لڑکے کو اس خوف سے کہ وہ کہاویگا تیرے ساتہ یا تیرے کہانی سے اور یہ کہ زنا کری تو اپنے ہمسایہ کی عورت سے کہا راوی نے کہ پہر پڑہی حضرت نے یہ آیت وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ سے آخر تک یعنی رحمان کے وہ بندے ہیں کہ نہیں پکارتے اللہ کی سوا دوسرے کو معبود جانکر اور نہیں قتل کرتے اُس جان کو کہ حرام کیا اللہ نے مگر ساتہ حق کے یعنے قصاص وغیرہ میں اور زنا نہیں کرتے اور جسنے یہ کام کیا وہ پہنچیگا وہ اپنی گناہوں کی سزا کو دونا ہوگا اُسپر عذاب قیامت کے دن اور داخل ہوگا دوزخ میں ذلیل ہو کر **ف** حدیث سفیان کی منصور و اعمش سی صحیح زیادہ ہے اُس حدیث سی جو شعبہ نے واصل سی روایت کی ہی اسلئے کہ واصل کے اسناد میں ایک شخص زیادہ مذکور ہی روایت کی ہمسے محمد بن مثنی نی انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ابی وائل سے انہوں نے عبد اللہ سے اور نہ ذکر کیا اسمین عمرو بن شرحبیل کا **خاتمہ** سورہ فرقان میں صفات قرآن کے مذکور ہے اُترنا اُسکا تمام اہل جہان کے ڈرانیکو اور اُنکے مفتری اور اساطیر الاولین کہنا کافرونکا اُسکو اور کہنا کافرونکا کہ قرآن سارا ایکبار کی کیوں نازل نہوا اور ہونا کافرون کے جمیع اعتراضات کا جواب قرآن میں اور پہیر پہیر کر سمجہانا قرآن کو اور متعلقات نبوت سی مذکور ہے اعتراض کافرون کا نبی کے کہانی اور بازار وں میں پہرنے پر اور نہونا خزانہ اور باغ کا اُنکے لئی اور جواب اُسکا کہ سارے انبیاء سابقین کہاتی اور بازار وں میں پہرتے تہے اور معترض ہونا منکران قیامت کا کہ ہم پر ملائکہ کیوں نہ نازل ہوا اور استہزا کافرون کا رسول کے ساتہ اور کہنا اُنکا کہ یہ ہمارے معبودون سے چہوڑانا چاہتا ہے اور مبشر اور نذیر ہونا ہمارے رسول کا اور کوئی اجر نچاہنا دعوت پر اور حالات ماضیہ سے تذکیر موسیٰ اور ہارون کے حال کے اور قوم نوح اور اُنکے ہلاک ہونیکی اور ہلاک عاد و ثمود و اصحاب رس اور ہلاک قوم لوط کی قریون کی اور صفات آلہی سی مالکیت اُس تعالیٰ کے اور نفی ولد اور شریک کے اُس سے اور مخلوق ہونا معبودان باطل کا اور قادر نہونا اُنکا نفع و ضرر اور امات و احیاء پر اور پیدا کرنا آسمانونکا چہہ روز میں اور استوا عرش پر اور بنانا برجونکا آسمانوں میں اور کہنا سراج اور قمر منیر کا اُنمیں اور پہیر بدل کرنا لیل و نہار کا اور احوال قیامت سے مذکور ہے جہٹلانا کافرونکا قیامت کو اور وعید سعیر کے اُنکے واسطی اور غضب اور غیظ اور زفیر سعیر کا اور وعدہ جنت کا متقیون کے لئے اور روبکاری معبودان باطل کے حشر میں اور انکار کرنا اُنکا اپنی معبودیت سے اور خوبی اصحاب جنت کے مقاموں کی اور فرشتونکا اُترنا اور کافرونکا اپنے ہاتہ کاٹ کاٹ کہانا اور تمنا کرنا اطاعت رسول کے اور حسرت کہانا غیر رسول کے اطاعت پر اور شکایت کرنا رسول کا کہ میری قوم نے قرآن کو چہوڑدیا اور دشمن نبی ہونا ایسے مجرمونکا اور محشور ہونا کافرونکا مونہہ کے بل اور قدرتون سے اُس تعالیٰ کی بیان ظل کا اور پہیر رات اور دن کا اور لباس کردینا رات کو اور نشور کردینا دنکو اور بہیجنا ہواؤنکا مینہہ کے خوشخبری کے لئے اور اُتارنا پانی کا آسمان سے اور زندہ کرنا شہر مردہ کا اُسسے اور پلانا بہت سی مخلوق کو اور یہ سب ایک مقام میں مذکور ہیں اور صفات صالحین سے اور خصال حمیدہ عباد الرحمن کے جیسے زمین پر آہستہ چلنا اور جاہلوں سے اعراض کرنا وغیر ذلک اور یہ مقام نہایت قابل حفظ کے ہے اور اسیطرح کے فوائد عمدہ عمدہ مذکور ہیں **وَمِنْ سُوْرَةِ الشُّعَرَآءِ** بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَکَ الْاَقْرَبِیْنَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا صَفِیَّةُ بِنْتَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ یَا بَنِیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنِّیْ لَا اَمْلِکُ لَکُمْ مِّنَ اللّٰهِ شَیْئًا سَلُوْنِیْ مِنْ

مَالِیْ مَاشِئْتُمْ ترجمہ حضرت عائشہ ام المؤمنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اُتری وانذر عشیرتک الاقربین یعنی ڈرا دے تو اے نبی اپنی قرابت والون کو
فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے صفیہ (یہ حضرت کی پھوپھی ہین) بیٹی عبدالمطلب کی اے فاطمہ بیٹی محمد کی اے بیٹون عبدالمطلب کے بیشک مین اختیار نہین رکھتا
اللہ کی درگاہ مین تمہارے لئے کسی چیز کا مانگ لو تم میرے مال مین سے جو چاہو (یعنے آخرت کا معاملہ اللہ ہی کے ہاتھ ہے شفاعت بھی بغیر اُسکے حکم کے نہین ہو سکتی **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ایسی ہی روایت کی وکیع اور کئی لوگون نے یہی حدیث ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے محمد بن
عبدالرحمن طفاوی کی روایت کے مانند اور روایت کی بعضون نے ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنی باپ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور نہین ذکر کیا اس
سند مین عائشہ رضی اللہ عنہا کا اور اس باب مین علی اور عباس سے بھی روایت ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ وَاَنْذِرْ عَشِیْرَتَكَ الْاَقْرَبِیْنَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللهِ
صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرَيْشًا فَخَصَّ وَعَمَّ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ
اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللهِ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا مَعْشَرَ بَنِيْ قُصَيٍّ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا
مَعْشَرَ بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا يَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ اَنْقِذِيْ نَفْسَكِ مِنَ النَّارِ فَاِنِّيْ لَا اَمْلِكُ لَكِ
ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا اِنَّ لَكِ رَحِمًا وَسَاَبُلُّهَا بِبِلَالِهَا ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہون نے جب اُتری یہ آیت وانذر عشیرتک الاقربین یعنے ڈرا تو اے نبی اپنی قرابت
والونکو جمع کیا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قریش کو اور خاص کی نصیحت ہر ایک کو الگ الگ اور عام بھی کی اور فرمایا اے گروہ قریش کے چھوڑاؤ تم اپنے جانونکو آگ سے
اسلئے کہ مین اختیار نہین رکھتا اللہ کی درگاہ مین تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی عبدمناف کے چھوڑاؤ اپنی جانونکو آگ سے اسلئے کہ مین اختیار نہین رکھتا اللہ کے
درگاہ مین تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی قصی کے چھوڑاؤ تم اپنے جانونکو آگ سے اسلئے کہ مین اختیار نہین رکھتا تمہارے ضرر کا نہ نفع کا اے گروہ بنی عبدالمطلب کے چھوڑاؤ
اپنی جان آگ سے اسلئے کہ مین اختیار نہین رکھتا تمہارے لئے ضرر کا نہ نفع کا اے فاطمہ بیٹی محمد کے چھوڑا تو اپنی جان آگ سے اسلئے کہ مین اختیار نہین رکھتا تیرے لئے ضرر کا نہ نفع
کا تیرے قرابت کا مجھپر حق ہے سو مین اُسکو ادا کرونگا (یعنے دنیا مین باقی رہی آخرت اُسمین مجھے کچھہ اختیار نہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند کی روایت کی ہے
علے بن حجر نے اُنہون نے شعیب سے اُنہون نے عبدالملک سے اُنہون نے موسی بن طلحہ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسی کے معنون کے موافق **عَنِ**
الْاَشْعَرِيِّ قَالَ لَمَّا نَزَلَ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ وَضَعَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِصْبَعَيْهِ فِيْ اُذُنَيْهِ فَرَفَعَ صَوْتَهٗ فَقَالَ يَا بَنِيْ عَبْدِ مَنَافٍ يَا
صَبَاحَاهْ ترجمہ اشعری سے روایت ہے اُنہون نے کہا جب اتری یہ آیت وانذر یعنے ڈرا تو اے نبی اپنی قرابت والونکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی انگلی کانون مین رکھے
(جیسے موذن رکھتا ہے کہ آواز بلند ہوجاوے) اور آپنی آواز کو بلند کیا اور فرمایا اے اولاد عبدمناف کے ڈرو تم لشکر آن پہونچا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے
اور روایت کی یہ بعضون نے عوف سے اُنہون نے قسامہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ روایت صحیح ہے اور اسمین ابی موسی کا ذکر نہین **مترجم** عرب
کا دستور ہے کہ جب کوئی شخص دشمن کا قوم کو ڈراتا ہے یا صباحاہ کہتا ہے اور چونکہ لشکر لوٹ کو اکثر صبحکو پہونچتا ہے اسلئے مطلق لشکر کے لئے یہ کلمہ کہتے ہین **خاتمہ**
سورہ شعرا مین قصص ذیل مذکور ہے قصہ موسی علیہ السلام کے فرعون کیطرف جانیکا اور گفتگو انکی اور ہارون [illegible] سے ربوبیت الٰہی کے باب مین اور
مقابلہ سحرہ کا اور نکلنا بنی اسرائیل کا اور پار ہوجانا دریا سے اور غرق ہونا فرعون کا اور قصہ ابراہیم علیہ السلام کا [illegible] اصنام کے باب مین اور توصیف
باریتعالی کے خلق اور ہدایت اور اطعام اور سقی اور شفا دینا مرض کے وقت اور مارنا اور جلانا اور طلب بابت مغفرت کے [illegible] اور قصہ نوح علیہ السلام اور دعوت
اُنکے اور قصہ ہود اور صالح اور لوط اور شعیب علیہم السلام کا اور بہت سے فوائد متفرقہ جیسے خطاب ہمارے نبی کو کہ لوگون کے ایمان لانیکے لئے اپنی جان مارو گی اور [illegible]
کافرونکا ذکر حدید ہے اور بیان قیامت کا اور نفع نہ دینا مال واولاد کا اُسدن مگر قلب سلیم کا اور خطاب مشرکون کے ساتھ کہ معبود تمہارے کہان گئے اور کوئی شفیع
حمیم نہونا مشرکون کے واسطے یا اور نزول قرآن کا بواسطہ روح الامین کے قلب رسول پر اور ذکر آپکا موجود ہونا کتب سابقہ مین اور پہچاننا بنی اسرائیل کا آپکو اور ہونا نذیر
کا ہر قریہ مین اور خطاب نبی کو اور نہی اشراک سے الالوہیت سے اور حکم اقربا کے ڈرانیکا اور بازو جھکانیکا مومنون کے لئے اور امر ساتھ توکل کے خدا پر اور دیکھنا اُسکا
نبی کو وقت قیام شب کے اور نزول شیاطین کا افاک واثیم پر اور رعاوی ہونا متبعان شعرا کا اور سرگردانی اُنکے ہر جنگل مین اور مذمت انکی باستثنائی مومنین صالحین کے

اور شور انا شاعران ظالمین کو **سُوْرَةُ النَّمْلِ عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَیْمَانَ وَعَصَا مُوْسٰی فَتَجْلُوْ وَجْهَ الْمُؤْمِنِ وَتَخْتِمُ اَنْفَ الْکَافِرِ بِالْخَاتَمِ حَتّٰی اِنَّ اَهْلَ الْخِوَانِ لَیَجْتَمِعُوْنَ فَیَقُوْلُ هٰذَا یَا مُؤْمِنُ وَیَقُوْلُ هٰذَا یَا کَافِرُ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دابۃ الارض نکلیگا اور اسکے پاس سلیمان کی مہر ہوگی اور موسیٰ کا عصا اور لکیر کہینچیگا وہ مومن کے مونہہ پر کہ وہ چمک جاویگا (یعنے عصائی موسیٰ سے) اور مہر کردیگا کافر کے ناک پر مہر سلیمان سے یہانتک کہ لوگ ایک خوان پر جمع ہونگے اور یہ پکاریگا ای مومن اور وہ پکاریگا ای کافر (یعنے کافر اور مومن ممتاز ہوجاوینگے) **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حدیث ابوہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس سند کے سوا اور سند سے دابۃ الارض کے بیان میں اور اسباب میں ابی امامہ سے بھی روایت ہے **خاتمہ** سورہ نمل میں قصص ماضیہ سے مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کا اور گذرنا انکا چیونٹیوں کے جنگل پر اور آنا ہدہد کا ملک سبا سے اور خبر دینا بلقیس کی اور خط بہیجنا سلیمان کا بلقیس کو اور ہدیہ بہیجنا بلقیس کا اور اسلام لانا بلقیس کا اور قصہ صالح علیہ السلام کا اور بندرہ قدرتین اسکی اور شرک نے الالوہیت کا انکی استدلال سے جیسے پیدا کرنا آسمانونکا اور زمین کا اور اتارنا پانی کا اور نکالنا باغونکا اور قرار دینا زمین کا اور بہانا نہرونکا اور پیدا کرنا پہاڑون کا اور سوا اسکے اور متعلقات قیامت سے انکار کافرونکا بعث پر اور متیٰ ہذا الوعد کہنا انکا اور توزیع امم کے حشر میں اور نفخ صور اور فزع اہل سموات وارض وغیرہ ذلک اور خطاب نبی کو کہ کہیں مامور ہوں میں کہ عبادت کروں میں اس شہر (مکہ) کے مالک کی اور سوا اسکے بہت سی فوائد مذکور ہیں **سُوْرَةُ الْقَصَصِ**

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لِعَمِّهِ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اَشْهَدُ لَکَ بِهَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالَ لَوْلَا اَنْ تُعَیِّرَنِیْ قُرَیْشٌ اِنَّمَا یَحْمِلُهٗ عَلَیْهِ الْجَزَعُ لَاَقْرَرْتُ بِهَا عَیْنَکَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ اِنَّکَ لَا تَهْدِیْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ یَهْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ الاٰیة **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے چچا ابیطالب سے کہ کہو تم کہ کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے کہ گواہی دون میں تمہارے ایمان کی اسکے سبب سے قیامت کی دن ابوطالب نے کہا اگر نہ عار دلاتے مجھے قریش وہ کہینگے کہ اس کلمہ کو کہوا دیا اسسے موت کی گہبراہٹ نے تو میں ٹہنڈی کردیتا یہہ کہکر تمہاری آنکھونکو سو اتاری اللہ تعالے نے یہ آیت انک لاتہدی من احببت سی آخر تک یعنے ای نبی تو نہیں کرسکتا ہدایت جسکو چاہے ولیکن اللہ ہدایت کرتا ہے جسکو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں پہچانتے ہم اسکو مگر یزید بن کیسان کی روایت سے **خاتمہ** سورہ قصص میں مذکور ہے قصہ موسیٰ علیہ السلام کا مفصلا اور قصہ قارون کا اور معاملات حشر سے روبکاری مشرکونکی دوجگہہ اور فضائل سے فضیلت توبہ اور ایمان اور عمل صالح کی اور سوا اسکے اور فوائد متعددہ مذکور ہیں جیسے وعدہ فتح مکہ کا وغیرہ ذلک **سُوْرَةُ الْعَنْکَبُوْتِ عَنْ** سَعْدٍ قَالَ اُنْزِلَتْ فِیَّ اَرْبَعُ اٰیَاتٍ فَذَکَرَ قِصَّةً وَقَالَتْ اُمُّ سَعْدٍ اَلَیْسَ قَدْ اَمَرَ اللّٰهُ بِالْبِرِّ وَاللّٰهِ لَا اَطْعَمُ طَعَامًا وَلَا اَشْرَبُ شَرَابًا حَتّٰی اَمُوْتَ اَوْ تَکْفُرَ قَالَ فَکَانُوْا اِذَا اَرَادُوْا اَنْ یُّطْعِمُوْهَا شَجَرُوْا فَاهَا فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدَاکَ لِتُشْرِکَ بِیْ الاٰیة **ترجمہ** سعد نے کہا میرے باب میں چار آیتیں نازل ہوئیں پہر ایک قصہ ذکر کیا اور سعد کی ماں نے کہا کیا اللہ نے حکم نہیں کیا احسان کا قسم ہے اللہ کی نہ میں کہانا کہاؤنگی نہ پانی پیونگی یہانتک کہ مرجاؤں یا تو پہر کافر ہوجاوے (یعنے جیسے پہلے تہا) کہا راوی نے کہ جب اسکو کہلانا چاہتے اسکا مونہہ چیر دیتے لکڑی وغیرہ ڈالکر پہر یہ آیت اتری ووصینا الانسان یعنے حکم کیا ہم نے انسان کو ماں باپ سے احسان کرنیکا اور اگر وہ چاہیں کہ تو شریک کرے میرے ساتھ پہر تو کہ جسکے ثبوت کا تجہکو کچہہ خبر نہیں سو کہنا نہ مان انکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت سعد سابقین اولین میں سے ہیں اور اپنی ماں کی بہت خدمت کرتے ماں نے کہا تو مغلوب ہوجاوینگے یعنے جو اختیار کیا ہے اس سے باز نہ آئیگا میں نہ کہاؤنگی نہ پانی پیونگی یہانتک کہ مرجاؤں اور لوگ تجہے ہمیشہ برا کہا کرینگے کہ اسنے اپنی ماں کو مار ڈالا الغرض دو دن (؟) کہ مانہ کچہہ کہایا نہ پیا تیسرے دن سعد نے کہا ای ماں اگر تیرے سو جانیں ہوں اور ایک ایک نکلتی جاوے جب بہی میں دین محمد سے نہ پہرونگا واہ واہ کیا محبت دین کی تہی پہر جب وہ مایوس ہوئیں کہانی پینی لگیں اسپر اللہ نے یہ آیت اتاری حدیث میں آیا ہے کہ کسی مخلوق کی اطاعت درست نہیں اللہ کی نافرمانی کرکے **عَنْ** اُمِّ هَانِیٍٔ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ قَوْلِهٖ وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ قَالَ کَانُوْا یَخْذِفُوْنَ اَهْلَ الْاَرْضِ وَیَسْخَرُوْنَ مِنْهُمْ **ترجمہ** ام ہانی نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیہ کی تفسیر میں فرمایا وتاتون فی نادیکم المنکر یعنے کرتے ہو تم اپنے مجلسوں میں گناہ (اور اس آیت میں شکایت ہے قوم لوط کی) سو فرمایا حضرت نے کہ وہ کنکریاں پہینکتے تہے زمین والوں پر اور ٹہٹہا کرتے انسے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر

تفسیر سورۂ قصص

تفسیر سورۂ عنکبوت

حاتم بن ابی صغیرہ کی روایت ہے کہ وہ سماک سے روایت کرتے ہیں **ف** سورۂ عنکبوت میں قصص ذیل مذکور ہیں حال حضرت ابراہیم کا اور ایمان لانا لوط کا اُن پر اور ہلاک
ہونا قوم لوط کا اور نجات اُنکی اور تذکیر شعیب علیہ السلام کے حال کی اور تذکیر عاد و ثمود و قارون و فرعون و ہامان کے ہلاک ہونیکی اور تذکیر نوح علیہ السلام کی ساڑھے
نو سو برس دعوت کرنیکی اور ہلاک قوم کا ساتھ طوفان کے اور تذکیر ابراہیم علیہ السلام کے دعوت کی اور معبودان باطل کے مذمت کی اور مضامین متفرقہ سے ضرور ہونا
مسلمانوں کے امتحان کا اور تعالی آلہی کا اور نفع مجاہدہ کا مجاہد کو اور وعدہ تکفیر سیئات کا صالحین کے لئے اور وصیت آلہی واسطے احسان والدین کے اور بتانا اُنکی
ہار کا شرک میں حال مدعیان خام کا کہ فتنہ اس کو عذاب آلہی سمجھیں کافرونکا مومنوں سے کہنا کہ تم ہمارے تابع ہو جاؤ تمہارا گناہ ہمپر ہے اور جواب اُسکا تسلی
ہمارے نبی کی تکذیب امم سابقہ سنا کر آسان ہونا خلق اول و ثانی کا اللہ تعالی پر حکم زمین میں سیر کرنیکا موقوف ہونا عذاب و رحمت کا مشیت ایزدی پر مایوس
ہونا کافرونکا رحمت حق سے تمثیل شرک سے اور معبودان باطل کے مکڑی کے جالے کے ساتھ حکم قرآن کی تلاوت کا اور نماز کے قایم کرنیکا اور مانع ہونا نماز کا بے حیائی
اور برائی سے اور بزرگی ذکر آلہی کے اور آمر اہل کتاب سے اچھی طرح مجادلہ کرنیکا احسان کہنا اللہ تعالی کا نزول کتاب سے اور صدور علماء میں محفوظ رہنا اور رحمت اور
ذکری ہونا قرآن کا خطاب اصحاب سے اور ترغیب ہجرت کے اور فضیلت مہاجرین کے مشرکونکا کشتی میں موحد بن جانا حرم کے امن کا بیان ظالم ہونا اُسکا جو اللہ
پر جھوٹ باندھے وعدہ ہدایت کا مجاہد کے لئے **سُوْرَۃُ الرُّوْمِ** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ
فَاَعْجَبَ ذٰلِکَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَنَزَلَتْ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ فَفَرِحَ الْمُؤْمِنُوْنَ بِظُهُوْرِ الرُّوْمِ عَلٰی فَارِسَ **ترجمہ** ابی سعید سے
روایت ہے کہ جب بدر کا دن ہوا روم فارس پر غالب ہوئے مومنونکو یہ امر پسند آیا اسلئے کہ روم کے لوگ اہل کتاب نصاری تھے اور مسلمان بھی کتاب والے ہیں بخلاف فارس
کے کہ وہ مشرک تھے پھر یہ آیت اُتری الم غلبت الروم سے یفرح المؤمنون بنصر اللہ تک سو مسلمان خوش ہوئے روم کے فارس پر غالب ہونے سے **ف**
یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسیطرح پڑھا ہے نصر بن علی نے غَلَبَتِ الرُّوْمُ یعنے غین اور لام کے زبر سے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ فِیْ اَدْنَی الْاَرْضِ قَالَ
غُلِبَتْ وَغَلَبَتْ قَالَ کَانَ الْمُشْرِکُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَظْهَرَ اَهْلُ فَارِسَ عَلَی الرُّوْمِ لِاَنَّهُمْ وَاِیَّاهُمْ اَهْلُ الْاَوْثَانِ وَکَانَ الْمُسْلِمُوْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَظْهَرَ الرُّوْمُ عَلٰی فَارِسَ لِاَنَّهُمْ اَهْلُ کِتَابٍ فَذَکَرُوْهُ لِاَبِیْ
بَکْرٍ فَذَکَرَهٗ اَبُوْ بَکْرٍ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَمَا اِنَّهُمْ سَیَغْلِبُوْنَ فَذَکَرَهٗ اَبُوْ بَکْرٍ لَهُمْ فَقَالُوْا اجْعَلْ بَیْنَنَا وَبَیْنَکَ اَجَلًا فَاِنْ ظَهَرْنَا کَانَ لَنَا کَذَا وَکَذَا وَاِنْ ظَهَرْتُمْ
کَانَ لَکُمْ کَذَا وَکَذَا فَجَعَلَ اَجَلَ خَمْسِ سِنِیْنَ فَلَمْ یَظْهَرُوْا فَذَکَرُوْا ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَلَا جَعَلْتَهٗ اِلٰی دُوْنَ قَالَ اُرَاهُ الْعَشْرِ قَالَ قَالَ
سَعِیْدٌ وَالْبِضْعُ مَا دُوْنَ الْعَشْرِ قَالَ ثُمَّ ظَهَرَتِ الرُّوْمُ بَعْدُ قَالَ فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ تَعَالٰی الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اِلٰی قَوْلِهٖ وَیَوْمَئِذٍ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ
قَالَ سُفْیٰنُ سَمِعْتُ اَنَّهُمْ ظَهَرُوْا عَلَیْهِمْ یَوْمَ بَدْرٍ **ترجمہ** ابن عباس نے اس آیت کے تفسیر میں کہا الم غلبت الروم کہا اُنہوں نے کہ غُلِبَتْ اور غَلَبَتْ دونوں پڑھا
گیا ہے اور کہا مشرکین دوست رکھتے تھے کہ غالب ہوں فارس کے لوگ روم پر اسلئے کہ مشرک اور فارس دونوں بت پرست تھے اور مسلمان دوست رکھتے تھے کہ
روم غالب ہوں فارس پر اسلئے کہ روم اہل کتاب تھے سو ذکر کیا اسکا ابوبکر سے اور ابوبکر نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپنے فرمایا کہ وہ پھر غالب ہو جاوینگے یعنے روم اور
پھر ذکر کیا ابوبکر نے مشرکوں سے انہوں نے کہا ہمارے اور اپنے درمیان کوئی مدت ٹھیراؤ سو اگر اُس مدت میں ہم غالب ہوں (یعنے فارس) تو ہمکو تم اتنا اتنا دینا اور اگر
تم غالب ہو تو ہم اتنا اتنا کچھہ دینگے سو پانچ برس مدت ٹھیری اور اس مدت میں روم غالب نہوئی سو اسکا ذکر آپسے کیا آپنے ابوبکر سے فرمایا کہ تمنے کیوں نہ مدت
ٹھیرائی قریب کہا راوی نے گمان کرتا ہوں کہ کہا دس کے قریب کہا راوی نے کہ سعید نے کہا بضع دس سے کم کو کہتے ہیں اور تفسیر اور قصہ ... سب ہو گئے روم اسکے بعد یعنے
دس کے اندر) کہا ابن عباس نے کہ یہی مطلب ہے اللہ تعالی کے اس قول کا الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ سے یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ بِنَصْرِ اللّٰهِ تک سفیان نے کہا میں نے سنا ہے کہ
غالب ہوئے روم بدر کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر سفیان کی روایت سے کہ وہ حبیب بن ابی عمرہ سے روایت کرتے ہیں **عَنِ**
ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِاَبِیْ بَکْرٍ فِیْ مُنَاحَبَةِ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ اَلَا احْتَطْتَ یَا اَبَا بَکْرٍ فَاِنَّ الْبِضْعَ مَا بَیْنَ ثَلٰثٍ اِلٰی تِسْعٍ **ترجمہ** ابن
عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سے کہ تم نے شرط لگانے میں الم غلبت الروم کے ہار اور جیت کی کیوں نہ کی احتیاط اے ابوبکر اسلئے کہ بضع تین سے
نو تک ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے یعنے زہری کی روایت سے کہ وہ عبید اللہ سے اور وہ ابن عباس سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** نِیَارِ بْنِ مُکْرَمٍ

الاسلمی قال لما نزلت الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین فکانت فارس یوم نزلت ھذہ الایۃ قاھرین للروم وکان المسلمون یحبون ظھور الروم علیھم لانھم وایاھم اھل کتاب وفی ذلک قول اللہ تعالٰی ویومئذ یفرح المؤمنون بنصر اللہ ینصر من یشاء وھو العزیز الرحیم وکانت قریش تحب ظھور فارس لانھم وایاھم لیسوا باھل کتاب ولا ایمان ببعث فلما انزل اللہ ھذہ الایۃ خرج ابوبکر الصدیق یصیح فی نواحی مکۃ الم غلبت الروم فی ادنی الارض وھم من بعد غلبھم سیغلبون فی بضع سنین قال ناس من قریش لابی بکر فذلک بیننا وبینکم زعم صاحبک ان الروم ستغلب فارسا فی بضع سنین افلا نراھنک علی ذلک قال بلی وذلک قبل تحریم الرھان فارتھن ابوبکر والمشرکون وتواضعوا الرھان وقالوا لابی بکر کم تجعل البضع ثلاث سنین الی تسع سنین فسم بیننا وبینک وسطا تنتھی الیہ قال فسموا بینھم ست سنین قال فمضت الست السنین قبل ان یظھروا فاخذ المشرکون رھن ابی بکر فلما دخلت السنۃ السابعۃ ظھرت الروم علی فارس فعاب المسلمون علی ابی بکر تسمیۃ ست سنین قال لان اللہ تعالٰی قال فی بضع سنین قال واسلم عند ذلک ناس کثیر **ترجمہ** نیار بن مکرم اسلمی سے روایت ہے کہ اُنہون نے کہا جب نازل ہوئی الم غلبت الروم یعنے مغلوب ہوگئی روم تہوڑی زمین مین (یعنے تہوڑا ملک اُنکا فارس نے دبا لیا) اور وہ بعد مغلوب ہونیکے پہر غالب ہوجاوینگے چند سال مین تو فارس کے لوگ جب یہ آیۃ اُتری غالب تھے روم پر اور مسلمان چاہتے تھے غلبہ روم کا فارس پر اسلئے کہ روم اور مسلمان دونون کتاب والے تھے (اور دین آسمانی رکھتے تھے) اور اسی باب مین اُتری یہ آیت ویومئذ یفرح المؤمنون سے رحیم تک یعنے اُسدن خوش ہونگے مومن اللہ کی مدد پر مدد کرتا ہے وہ جسکی چاہتا ہے اور وہ زبردست ہے مہربان اور قریش چاہتے تھے غلبہ فارس کا اسلئے کہ وہ اور فارس دونون اہل کتاب نہ تھے اور نہ ایمان رکھتے تھے قیامت پر پہر جب اللہ نے یہ آیۃ اُتاری ابوبکر صدیق پکارتے تھے مکہ کے گرد الم غلبت الروم یعنے مغلوب ہوگئی روم تہوڑی زمین مین اور وہ بعد مغلوب ہونیکے پہر غالب ہوجاوینگے چند سال مین سو کچھ لوگون نے قریش مین سے کہا ابوبکر صدیق سے کہ ہمارے تمہارے درمیان شرط ہے تمہارے صاحب کہتے ہین (یعنے نبی علیہ السلام) کہ روم غالب ہوگا فارس پر چند سال مین سو کیا ہم شرط نکرین تم سے اس بات پر اُنہون نے کہا کیون نہین اور یہ شرط حرام ہونیکے قبل کی بات ہے سو شرط باندہی ابوبکر نے اور مشرکون نے اور دونون نے اپنے شرط کا مال کہین پر رکھوا دیا اور ابوبکر سے کہا مشرکون نے کہ تم بضع کو تین سال سے نو تک قرار دیتے ہو سو ہمارے تمہارے درمیان ایک بات قرار دی لو بیچ کے کہا راوی نے کہ ٹھیرایا اُنہون نی اپنی درمیان چہہ سال کو اور چہہ سال گذر گئے قبل اسکے کہ غالب ہو روم سو مشرکون نے ابی بکر کا مال شرط لی لیا پہر جب ساتوان سال لگا روم فارس پر غالب ہوا اور مسلمانون نے ابوبکر پر الزام رکہا کہ تمنے چہہ برس کیون قرار دئے کہا راوی نے اسلئے کہ اللہ تعالٰی نے بضع سنین فرمایا تہا اور وہ نو برس تک ہے کہا راوی نے کہ اسلام لائے یہہ پیشین گوئی دیکہکر بہت لوگ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر عبدالرحمن بن ابی الزناد کے روایت سے **مترجم** خلاصہ یہ ہے کہ غلبت مین دو قراءتین ہین جنہون نے بضم غین بصیغہ مجہول پڑہا ہے اُنہون نے کہا جب روم مغلوب ہوئی یہ آیت اُتری اور اُنہون نے سیغلبون بصیغہ معروف پڑہا ہے کہ آئندہ بشارت ہے اُسمین روم کے غالب ہونیکی اور قراءت مشہور یہی ہے اور بغوی نے بہی اسکو اصح کہا ہے اور بعضون نی بفتح غین پڑہا ہے اور اُنہون نے کہا جب روم فارس پر غالب ہوئی یہ آیت اُتری اور اُنہون نے سیغلبون بضم یا بصیغہ مجہول پڑہا ہے اور معنے یہ کہی کہ روم ابہی تو غالب ہوگئے مگر عنقریب مغلوب ہوجاوینگے یعنے مسلمانون کے ہاتہ سے اور نزول آیۃ سے دس برس کے اندر مسلمانون نے روم سے لڑنا شروع کیا اور آخر روم مسلمانون سے مغلوب ہوگئی اور بغوی نے فرمایا ہے کہ ابوبکر اور ابی بن خلف سے شرط ٹہیری قبل تحریم قمار دس دس اونٹون پر اور سات برس کی مدت پر پہر حضرت نے فرمایا کہ بضع کا اطلاق تین سے نو تک آتا ہے سو تم مال اور مدت دونو زیادہ کرو پہر سو اونٹ اور نو برس مدت ٹہیری اور حدیبیہ کے دن روم فارس پر غالب ہوئے اور ابوبکر نے سو اونٹ ابی کے وارثون سے لئی کہ وہ مرچکا تہا انتہی **مترجم** سورۂ روم مین خداوند تعالٰی شانہ کی قدرتون سے اُنیس [19] قدرتین ایک جگہہ مذکور ہین جیسے نکالنا زندہ کا مردہ سے اور مردہ کا زندہ سے اور زمین کا زندہ کرنا بعد موت کے اور انسان کا پیدا کرنا مٹی سے اور پہیلانا اُنکا زمین مین اور پیدا کرنا اُنکے جوڑون کا اور مودت اور رحمت اُنمین ڈالنا اور پیدا کرنا آسمان و زمین کا اور اختلاف زبانون اور رنگون کا وغیر ذلک اور چار قدرتین اُسکی اور مقام مین یعنے خلق اور رزق اور امات

اور قدرتین اُسکے جیسے کشتی کا بہانا اور ہواؤنکا بھیجنا اور بدلیونکا اُٹھانا اور تہ بتہ کرنا بدلیونکا اور نکالنا مینہہ کا اُنکے بیچ سے اور زندہ کرنا مُردہ زمین کا اُس سے اور بشارت بعث موتی کی اس دلیل سے اور تعریضات سی تحریض سیر پر اور تفکر پر اور مضامین توحید سی شفیع نہونا مشرکون کے لئے اور تنزیہ باری تعالی کی اور تحریض اُسکے تسبیح پر صبح اور شام او تمثیل معبودان باطل کے غلامون اور کنیزان دنیا کے ساتہ اور حکم نبی کو کہ دین حنیف اور فطرت آلہی پر ثابت رہو اور رجوع ہونا مشرکون کا اُسکے جانب مصیبت کے وقت اور شرک اور کفر انکا رحمت کے بعد اور سوا اُسکے اور بہت سی فوائد مذکور ہین کہ حافظ و تالی اور متفکر پر غیر مستور ہین **سُوْرَۃُ لُقْمَانَ**

عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَبِیْعُوا الْقَیْنَاتِ وَلَا تَشْتَرُوْھُنَّ وَلَا تُعَلِّمُوْھُنَّ وَلَا خَیْرَ فِیْ تِجَارَۃٍ فِیْھِنَّ وَثَمَنُھُنَّ حَرَامٌ وَفِیْ مِثْلِ ھٰذَا اُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَھْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ **ترجمہ** ابی امامہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مت بیچو گانیوالی لونڈیونکو اور مت خریدو انکو اور مت سکہاؤ انکو گانا اور اُنکے تجارت مین بہتری نہین اور قیمت اُنکی حرام ہے اور اسی باب مین اُتری ہے یہ آیت ومن الناس سے آخر آیت تک یعنے بعض آدمی ایسا ہے کہ خریدتا ہے کہیل کے بات کو تا کہ گمراہ کرے اللہ کی راہ سے **ف** یہ حدیث غریب ہے سوا اسکے نہین کہ مروی ہوئی ہے یہ قاسم سے اُنہون نے روایت کی ابی امامہ سے اور قاسم ثقہ ہین اور علی بن یزید ضعیف ہین حدیث مین کہی ہے یہ بات محمد بن اسمعیل بخاری نے **مترجم** کلبی اور مقاتل نے کہا ہے کہ یہہ آیت نضر بن حارث بن کلدہ کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ قصہ عجم کے خرید کر لایا تہا اور عرب کو سُنا کر کہتا تہا کہ محمد تمکو عاد و ثمود کے کہانیان سناتا ہے اور مین تمکو رستم اور اسفندیار کے قصے سُناتا ہون اور سفہا اور حمقا اُسکے باتون پر فریفتہ ہو کر استماع قرآن سے محروم رہتے سو اللہ تعالے نے یہ آیت اُتاری اور حدیث مین آیا ہے کہ جو آدمی اپنے آواز بلند کرتا ہے گانیکے ساتہ اللہ تعالے اُسپر دو شیطان مقرر فرماتا ہے ایک اِس شانہ پر ایک اُس شانہ پر پھر وہ اُسکو اپنی لاتون سے مارتے رہتی ہین جبتک کہ وہ چپ نرہے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا کُتے کی اور گانی والی عورت کے کسب سے کہول نے کہا جسنے گانے بجانیوالی لونڈے خریدی کہ وہ اُسکے آگے گا دے بجاوے اور وہ اُسی حال مین مرگیا مین اُسکے جنازہ کی نماز نہ پڑہونگا اسلئے کہ باری تعالی فرماتا ہے ومن الناس من یشتری لہو الحدیث الآیۃ اور عبد اللہ بن مسعود اور ابن عباس اور حسن اور عکرمہ اور سعید بن جبیر سب کا یہی قول ہے کہ لہو الحدیث سے گانا مراد ہے ابراہیم نخعی نے فرمایا گانا دلمین نفاق اُگاتا ہے اور کہا گیا ہے کہ الغنا رقیۃ الزنا یعنے گانا زنا کا منتر ہے تعجب ہے اُن مشایخون سے کہ دعوے تقوی کا رکھتے ہین اور پہر غنا کو کہ زنا کا منتر ہے افضل عبادات اور احسن طاعات جانتے ہین وما ہذا الا ضلال بعید **خاتمہ** سورہ لقمان مین بڑے بڑے حکمتین اور نصیحتین بہری ہین چنانچہ صفات آلہی اور اُسکے قدرتون سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانونکا بغیر ستون کے اور ڈالنا زمین کے میخون یعنے پہاڑونکا اور پہیلانا دواب کا اور اُتارنا مینہہ کا اور اُگانا نباتات کا اور پیدا نکر سکنا معبودان باطل کا کسی چیز کو اور ظلم مشرکونکا اور تسخیر آسمان و زمین کے چیزون کی اور ظاہر و باطن کی نعمتین باران صفت برسانا اور مالکیت اُس تعالی شانہ کی آسمان و زمین کے چیزون پر اور آیات قدرت سی داخل کرنا اوقات لیل کا اوقات نہار مین اور اوقات نہار کا لیل مین اور تسخیر شمس و قمر کے اور اثبات توحید کا اور ابطال شرک کا ان سب قدرتون سے اور مخصوص ہونا پانچ چیزونکی علم کا ساتہ اللہ تعالے کی یعنے وقت قیامت اور وقت نزول باران اور کیفیت ارحام کے اندر کے اور احوال کل کا اور کس زمین پر موت ہوگی اور حال لقمان کے عطائے حکمت کا اور نصیحتین اُنکی یعنے منع کرنا شرک سے اور وصیت مان باپ سے احسان کرنیکے اور حکم اُسکے تعداری کا جو اللہ کیطرف رجوع ہو اور امر اقامت صلوۃ کا اور امر معروف کا اور نہی عن المنکر اور صبر کرنا مصیبتون اور نہی مونہہ پہیلانے اور اکڑ کر چلنے سے اور امر راہ متوسط کا اور آہستہ کہنیچے رکہنے کا آواز اسکا سیچ بولنے پر اور اسیطرح کے اور فوائد متفرقہ مذکور ہین جیسے بے علم اور کتاب اور ہدے کے مجادلہ کرنا اور مذمت باپ دادونکی تقلید کی اور تمام نہونا کلمات آلہی کا اگرچہ اشجار قلم ہوجائین اور دریا سیاہی اور توحید مشرکون کی کشتی مین اور خوف دلانا قیامت سے اور کام نہ آنا والد و ولد کا اُسدن اور نہی مغرور ہونے سے زندگی دنیا پر وغیر ذلک من الفوائد **سُوْرَۃُ السَّجْدَۃِ عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ نَزَلَتْ فِیْ اِنْتِظَارِ الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ تُدْعَی الْعَتَمَۃَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ یہہ آیت تتجافی جنوبہم یعنے جدا رہتی ہین اُنکے کروٹین خوابگاہونسے اُتری ہے اُس نماز کے انتظار کے فضیلت مین جسے لوگ عتمہ کہتے ہین یعنے عشا کے نماز **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** پوری آیت یہ ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُھُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ یَدْعُوْنَ رَبَّھُمْ خَوْفًا وَّطَمَعًا وَّمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۝

تفسیر سورۂ لقمان

تفسیر سورۂ سجدہ

یعنے جدا رہتے ہین کروٹین انکی خوابگاہون سے پکارتے ہین اپنے رب کو خوف سے اور طمع سی اور جو ہمنے اُنکو دیا ہے اُسمین سے کچھ خرچ کرتے ہین لیکے بعد اللہ نے فضیلت اُنکی اُس آیت مین فرمائی جو آگی کی حدیث مین آتی ہے اور اس آیت مین کئی قول ہین مفسرین کے بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے تہجد گذار ہین جو راتکو اپنی خوابگاہ سے اُٹھکر اللہ کو پکارتے ہین اور انس کی ایک روایت مین ہے کہ یہ اُن لوگونکی فضیلت مین اُتری ہے جو مغرب سے عشا تک نوافل پڑہتے تہے اور ابی حازم اور محمد بن منکدر نے کہا ہے کہ یہ نماز اوابین ہے جو مغرب اور عشا کی بیچ مین پڑہی جاتی ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ فرشتے اُن لوگونکو ڈہانپ لیتی ہین جو مغرب اور عشا کے بیچمین نماز پڑہتے ہین اور یہی صلوٰۃ اوابین ہے اور عطا نے کہا مراد اُن سے وہ لوگ ہین جو بغیر عشا پڑھے سوتے نہین ابی الدردا اور ابی ذر اور عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہم سے مروی ہے کہ مراد اُس سے وہ لوگ ہین جو عشا اور صبح کی نماز جماعت سی ادا کرتے ہین خلاصۃ مافی البغوی **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اَعْدَدْتُ لِعِبَادِیَ الصَّالِحِیْنَ مَا لَا عَیْنٌ رَاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰی قَلْبِ بَشَرٍ وَتَصْدِیْقُ ذٰلِكَ فِیْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍ جَزَآءً بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ **ترجمہ** ابی ہریرہ اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے ہین کہ آپنے فرمایا کہ اللہ نے فرمایا تیار کیا مینے اپنے بندون نیک کے لئے ایسا کچھ انعام کہ نہ کسی آنکھنے دیکہا ہے نہ کسی کانے سنا ہی نہ کسی بشر کے دل مین اُسکا خیال گذرا ہے اور اسکی تصدیق اللہ کے کتاب مین موجود ہے کہ وہ فرماتا ہے فلا تعلم سے آخر تک یعنے کوئی شخص نہین جانتا جو چہپا رکہی ہی ہمنے اُنکے لئی آنکہون کی ٹھنڈک سے بدلا ہی اُنکے عملونکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** الشَّعْبِیِّ یَقُوْلُ سَمِعْتُ الْمُغِیْرَةَ بْنَ شُعْبَةَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَرْفَعُهُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ مُوْسٰی سَاَلَ رَبَّهٗ فَقَالَ اَیْ رَبِّ اَیُّ اَهْلِ الْجَنَّةِ اَدْنٰی مَنْزِلَةً قَالَ رَجُلٌ یَاْتِیْ بَعْدَ مَا یَدْخُلُ اَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ فَیُقَالُ لَهٗ اُدْخُلِ الْجَنَّةَ فَیَقُوْلُ كَیْفَ اَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَقَدْ نَزَلُوْا مَنَازِلَهُمْ وَاَخَذُوْا اَخَذَاتِهِمْ قَالَ فَیُقَالُ لَهٗ اَتَرْضٰی اَنْ یَّكُوْنَ لَكَ مَا كَانَ لِمَلِكٍ مِّنْ مُّلُوْكِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ نَعَمْ اَیْ رَبِّ رَضِیْتُ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ وَمِثْلَهٗ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ هٰذَا وَعَشَرَةُ اَمْثَالِهٖ فَیَقُوْلُ رَضِیْتُ اَیْ رَبِّ فَیُقَالُ لَهٗ فَاِنَّ لَكَ مَعَ هٰذَا مَا اشْتَهَتْ نَفْسُكَ وَلَذَّتْ عَیْنُكَ **ترجمہ** شعبی سے روایت ہے اُنہون نے کہا مینے مغیرہ بن شعبہ سی سنا کہ وہ منبر پر کہڑے اس حدیث کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک پہونچاتے تہی کہ آپ فرماتی تہی کہ موسی علیہ السلام نے پوچھا اپنی رب سے کہ ای رب میرے کون جنت والا درجہ مین سب سے کم ہوگا فرمایا وہ ایکمرد ہوگا کہ جنت مین اویگا بعد اسکے کہ جنت والی جنت مین داخل ہوجاوین سو اُس سے کہا جاویگا کہ داخل ہو تو جنت مین وہ کہیگا کیونکر داخل ہون مین جنت مین اور لوگونے لے لئی اپنے اپنی گہر اور لیلین اپنی اپنی لینی کے چیزین فرمایا آپنے کہ پہر کہا جاویگا اُس سے کہ تو راضی ہوگا اس پر کہ ملی تجہکو اتنی دولت کہ جتنی تہی ایک بادشاہ کو بادشاہان دنیا مین سے وہ کہیگا ہان ای رب میرے مین راضی ہوگیا سو کہا جاویگا کہ لی تیرے لئے ہے اتنا اور مثل اسکی اور مثل اُسکے وہ کہیگا مین راضی ہوا ای رب میرے کہا جاویگا کہ تیری لئی یہ ہے اور اسکا دس گنا سو وہ کہیگا کہ راضی ہوا مین ای رب میرے پہر کہا جاویگا کہ تیرے لئی اسکے ساتھ وہ بہی ہی جو تیرا جی چاہی اور تیری آنکہین جس سے مزا پاوین

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث شعبی سے اُنہون نے مغیرہ سی اور مرفوع نہین کیا اُسکو اور مرفوع صحیح تر ہے **خاتمہ** سورہ سجدہ مین اللہ کی قدرتون سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمانون اور زمین کا چہ دنمین اور مستوی ہونا اس تعالی کا عرش عظیم الشان پر اور نہونا شفیع اور ولی کا سوا اسکے اور تدبیر کرنا ایک امر کے آسمان سے زمین پر اور چڑہ جانا اُسکا ایکدن مین کہ مدت اُسکی ہزار سال ہے اور علم ہونا اُسکو غیب اور شہادت کا اور پیدا کرنا ہر چیز کا حسن کے ساتھ اور پیدا کرنا انسان کا مٹی سی اور نسل اُسکے منی سے اور برابر کرنا اُسکے اعضا کا اور روح پہونکنا اور کان اور آنکہین اور دل عنایت فرمانا اور بہت تہوڑا ہونا ہمارے شکر کا اور سوا اسکے فوائد متفرقہ سے تعجب کرنا کافرونکا بعث پر اور روح قبض کرنا ملک الموت کا اور صفات مؤمنین سے سجدہ اور تسبیح و تحمید اُنکی جب آیات الٰہی سے اُنہین سمجہائی اور فضیلت تہجد گزارون کی اور برابر نہونا مؤمن اور فاسق کا اور تذکیر ساتھ ہلاک قرون سابقہ کے اور تذکیر ساتھ پیدا کرنے کہیتون کے اور مستی ہذا الوعد کہنا کافرونکا اور نفع نہ دینا کافرونکو ایمانکا قیامت کی دن

سُوْرَةُ الْاَحْزَابِ

عَنْ اَبِیْ ظَبْیَانَ اَنَّهٗ قَالَ قُلْنَا لِابْنِ عَبَّاسٍ اَرَاَیْتَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ مَا عَنٰی بِذٰلِكَ قَالَ قَامَ نَبِیُّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا یُصَلِّیْ فَخَطَرَ خَطْرَةً فَقَالَ الْمُنَافِقُوْنَ الَّذِیْنَ یُصَلُّوْنَ مَعَهٗ اَلَا تَرٰی اَنَّ لَهٗ قَلْبَیْنِ قَلْبًا مَعَكُمْ وَقَلْبًا مَعَهُمْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ مَا جَعَلَ اللّٰهُ لِرَجُلٍ مِّنْ قَلْبَیْنِ فِیْ جَوْفِهٖ **ترجمہ** ابی ظبیان

نے کہا ابن عباس سے کہ بہلا خبر دیجئے اللہ تعالے کی اس قول کی ما جعل یعنے نہین بنای اللہ تعالی نے کسی سینہ مین دو دل کیا مطلب ہے اسکا انہون نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایکدن کہڑے تہی نماز پڑہتے تہی سو آپسے کچہہ سہو ہوا نماز مین اور منافق کہنے لگی جو آپکے ساتہ نماز پڑہتے تہے ایکدوسرے سے دیکہہ تو انکے دو دل ہین ایک تمہارے ساتہ ایک اور لوگون کے ساتہ پہر اسپر اللہ نے یہ آیۃ اُتاری کہ نہین پیدا کیا اللہ نے کسی کے سینہ مین دو دل **ف** روایت کی ہم سے عبد بن حمید نے انہون نے احمد بن یونس سے اونہون نے زہیر سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے **مترجم** بغوی نے کہا ہے کہ یہ آیتیں ابی معمر کے حق مین نازل ہوئی کہ وہ مرد عقیل اور قوی حافظہ تہا اور جو سنتا یاد رکہتا اور کہتا میرے دو دل ہین ہر ایک ہی سمجہتا ہون محمد سی اچہا پہر جب اللہ نے بدر کے دن کافرون کو شکست دی وہ اُلٹا ایسا گہبراکر بہاگا کہ ایک جوتی پیر مین اور ایک ہاتہ مین اور رستی مین اُسی ابو سفیان ملا پوچہا کیا حال ہے لوگونکا اُسنے کہا شکست کہاکر بہاگے ہین ابو سفیان نے کہا تیرا کیا حال ہے کہ ایک جوتی پیر مین ہے اور ایک ہاتہ مین جب اُس بیہوش نے کہا مجہے خبر نہ تہی مین جانتا تہا کہ دونون پیر مین ہین اُسدن سے لوگ جان گئے کہ یہہ جہوٹا ہے اسکا بہی ایک ہی دل ہے اور زہری اور مقاتل نے کہا کہ اللہ تعالے نے ایک مثال بیان فرمائی متبنی اور مظاہر کے لئی کہ جیسے کسیکے اندر دو دل نہین ہوتی ایسے ہی اپنی بیوی کو ماں کہنے سے ماں نہین ہوتی اور کسیکو بیٹا کہنے سے وہ بیٹا نہین ہوجاتا **عن** انسٍ قَالَ قَالَ عَمِّي أَنَسُ بْنُ النَّضْرِ سُمِّيْتُ بِهِ لَمْ يَشْهَدْ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَبُرَ عَلَيْهِ فَقَالَ أَوَّلُ مَشْهَدٍ قَدْ شَهِدَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِبْتُ عَنْهُ أَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ أَرَانِيَ اللّٰهُ مَشْهَدًا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ مَا أَصْنَعُ قَالَ فَهَابَ أَنْ يَقُولَ غَيْرَهَا فَشَهِدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ أُحُدٍ مِنَ الْعَامِ الْقَابِلِ فَاسْتَقْبَلَهُ سَعْدُ بْنُ مُعَاذٍ فَقَالَ يَا أَبَا عَمْرٍو أَيْنَ قَالَ وَاهًا لِرِيحِ الْجَنَّةِ أَجِدُهَا دُونَ أُحُدٍ فَقَاتَلَ حَتَّى قُتِلَ فَوُجِدَ فِي جَسَدِهِ بِضْعٌ وَثَمَانُونَ مِنْ بَيْنِ ضَرْبَةٍ وَطَعْنَةٍ وَرَمْيَةٍ قَالَتْ عَمَّتِي الرُّبَيِّعُ بِنْتُ النَّضْرِ فَمَا عَرَفْتُ أَخِي إِلَّا بِبَنَانِهِ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلًا **ترجمہ** انس سے روایت ہے انہون نے کہا کہ میرے چچا انس بن نضر کہ جنکے نام پر میرا نام رکہا گیا جنگ بدر مین حاضر نہین ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ اور یہ امر انکو نہایت گران ہوا اور کہا انہون نے کہ پہلے حاضر ہونیکی جگہ کہ جسمین حضرت تشریف لیگئی مین اُس سے غائب رہا آگاہ ہو قسم ہے اللہ کے اگر اللہ مجہکو دکہاوے کوئی حاضر ہونیکی جگہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تو دیکہے اللہ تعالے کہ مین کیا کرتا ہون کہا راوی نے کہ ڈرے وہ کہ اسکے سوا اور کچہہ کہین پہر حاضر ہوئے وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ احد کے دن ایکسال کے بعد سو ملے اُنکو راہ مین سعد بن معاذ اور اُنہون نے کہا ای ابو عمر کہان چلے انہون نے کہا واہ واہ جنت کے خوشبو مین کو احد کیطرف سے پارہا ہون پہر لڑے وہ یہانتک کہ قتل ہوے سو اُنکے بدنمین اسّی پر کئی زخم تہے چوٹ اور نیزہ اور تیر کے سو میری پہوپہی ربیع بنت نضر نے کہا مین نے نعش نہ پہچانی اپنے بہائی کی مگر بسبب اُسکے پورون کے اور یہ آیۃ اُتری رجال صدقوا یعنے وہ ایسے مرد ہین کہ سچ کر دیا انہون نے جو اقرار کیا اللہ تعالے سے سو اُنہین سے بعضا وہ ہی کہ پورا کر چکا اپنا کام اور اُنہین سے بعضا وہ ہی جو انتظار کرتا ہے اور نہین بدل ڈالا اپنی اقرار کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ عَمَّهُ غَابَ عَنْ قِتَالِ بَدْرٍ فَقَالَ غِبْتُ عَنْ أَوَّلِ قِتَالٍ قَاتَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُشْرِكِينَ لَئِنْ أَشْهَدَنِي اللّٰهُ قِتَالًا لِلْمُشْرِكِينَ لَيَرَيَنَّ اللّٰهُ كَيْفَ أَصْنَعُ فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ أُحُدٍ انْكَشَفَ الْمُسْلِمُونَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا جَاءَ بِهِ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي الْمُشْرِكِينَ وَأَعْتَذِرُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ هٰؤُلَاءِ يَعْنِي أَصْحَابَهُ ثُمَّ تَقَدَّمَ فَلَقِيَهُ سَعْدٌ فَقَالَ يَا أَخِي مَا فَعَلْتَ أَنَا مَعَكَ فَلَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ أَصْنَعَ مَا صَنَعَ فَوُجِدَ فِيهِ بِضْعًا وَثَمَانِينَ بَيْنَ ضَرْبَةٍ بِسَيْفٍ وَطَعْنَةٍ بِرُمْحٍ وَرَمْيَةٍ بِسَهْمٍ وَكُنَّا نَقُولُ فِيهِ وَفِي أَصْحَابِهِ نَزَلَتْ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ قَالَ يَزِيدُ يَعْنِي الْآيَةَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ اُنکے چچا جنگ بدر مین حاضر نہوسے اور کہا اُنہون نے براہ افسوس کے کہ حاضر نہوا مین پہلے لڑائی مین کہ لڑے اُسمین رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم مشرکون سی اگر اللہ تعالی مجہے بچاوے کسی لڑائیمین مشرکون کے تو اللہ تعالے دیکہی کہ مین کیا کرتا ہون پہر جب احد کا دن ہوا شکست کہائی مسلمانون نے انہون نے کہا یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجہسے اُس بلا سے کہ جسے یہ لوگ لائی ہین

یعنے مشرک لوگ اور مین تیری طرف عذر کرتا ہون اُس کام سے کہ ہوا ہے ان لوگون سے یعنے اصحاب سے پہر وہ آگی بڑہا اور ملے اُن سے سعد اور کہا ای بہائی کیا کیا تہا مین تمہارے ساتہ ہون مگر مجہسے نہو سکا جو اُنہون نے کیا اور اُنکی لاش ملی کہ اُسمین اسّی پر کئی زخم تہے تلوار کی مار کے اور نیزے کے بہونکنے کی اور تیر کے لگنے کی اور ہم لوگ کہتے تہے کہ اُنہین کے اور اُنکی یارون کی حق مین نازل ہوئی کہ اُنمین سے بعضے ایسے ہین کہ پورا کر چکے اپنا کام اور بعضے منتظر ہین زید نے کہا مراد اس سے آیتہ ہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور انس بن مالک کے چچا کا نام بہی انس ہے اور وہ بیٹے ہین نضر کے **عن** موسی بن طلحة قال دخلت علی معاویة فقال الا ابشرك قلت بلی قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول طلحة ممن قضی نحبه **ترجمہ** موسی بن طلحہ سے روایت ہے اُنہون نے کہا مین گیا معاویہ کے پاس اُنہون نے کہا مین تمہین ایک بشارت سناؤن مینے کہا ہان کہا سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے طلحہ اُن لوگون مین ہے جنکے حق مین اللہ تعالی نے فرمایا ہے کہ وہ اپنا کام پورا کر چکے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو معاویہ سے مگر اسی سند سے اور سوا اسکے نہین کہ مروی ہوئی ہے یہ موسی بن طلحہ سے اُنہون نے روایت کی اپنے باپ سے **عن** طلحة ان اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم قالوا لاعرابی جاهل سله عمن قضی نحبه من هو وکانوا لا یجترؤن علی مسئلته یوقرونه ویهابونه فسأله الاعرابی فاعرض عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم سأله فاعرض عنه ثم انی اطلعت من باب المسجد وعلی ثیاب خضر فلما رانی النبی صلی الله علیه وسلم قال این السائل عمن قضی نحبه قال الاعرابی انا یا رسول الله فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم هذا ممن قضی نحبه **ترجمہ** طلحہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون نے ایک گنوار نادان سے کہا کہ آپسے پوچہہ کہ اللہ تعالے نے جنکے حق مین فرمایا ہے کہ پورا کر چکے اپنا کام وہ کون لوگ ہین اور حضرت کے یارونکو جرأت نہوتی تہی سوال کرنیکی وہ آپکی توقیر کرتی تہے اور ڈرتی تہے سو اُس گنوار نے پوچہا آپنے التفات نکیا اُسنے پہر پوچہا آپنے التفات نکیا اُسنے پہر پوچہا آپنے التفات نکیا پہر مین دروازہ مسجد سے نکلا یعنی اندر آیا اور میرے بدن پر سبز کپڑے تہے پہر جب مجہکو آپنے دیکہا فرمایا کہان ہے وہ سائل جو پوچہتا ہے اُن لوگون کو کہ اپنا کام پورا کر چکے گنوار نے کہا مین ہون یا رسول اللہ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہی ہے وہ شخص کہ پورا کر چکا اپنا کام **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے مگر یونس بن بکیر کے روایت سے **عن** عائشة قالت لما امر رسول الله صلی الله علیه وسلم بتخییر ازواجه بدأ بی فقال یا عائشة انی ذاکر لك امرا فلا علیك ان لا تستعجلی حتی تستأمری ابویك قالت وقد علم ان ابوای لم یکونا لیأمرانی بفراقه قالت ثم قال ان الله یقول یا ایها النبی قل لازواجك ان کنتن تردن الحیوة الدنیا وزینتها فتعالین حتی بلغ للمحسنات منکن اجرا عظیما فقلت فی ای هذا استأمر ابوی فانی ارید الله ورسوله والدار الاخرة وفعل ازواج النبی صلی الله علیه وسلم مثل ما فعلت **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے اُنہون نے کہا کہ جب حکم ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی بیبیون کے اختیار دینے کا (کہ چاہین دنیا اختیار کرین اور رفاقت رسول چہوڑین اور چاہین دولت عقبیٰ لین اور خدمت رسول) سو شروع کیا آپنے میرے ساتہ اور فرمایا ای عائشہ مین تمسے ایک باتکا ذکر کرتا ہون سو تم اُسکے جواب مین جلدی نکرنا یہانتک کہ مشورہ لے لینا اپنی مان باپ سے حضرت عائشہ فرماتی ہین کہ آپ جانتی تہے کہ میرے مان باپ کبہی مجہے حضرت سے جدا ہونیکا حکم نہ دینگے حضرت عائشہ نے فرمایا کہ پہر آپنے کہا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے یا ایہا النبی سے اجرا عظیما تک یعنے ای نبی کہدے تو اپنی بیبیون کو کہ اگر تم ارادہ رکہتے ہو دنیا کی زندگی اور اُسکے زینت کا تو آؤ مین تمکو کچہہ دیدون (یعنے طلاق کا جوڑا) اور رخصت کر دون تمکو اچہی طرح اور اگر ارادہ کرتے ہو تم اللہ کا اور اُسکے رسول کا اور آخرت کے گہر کا تو تیار کر رکہا ہے اللہ تعالی نے تم مین سے نیکون کے لئے بہت بڑا اجر انتہی تب مینے کہا کہ مین اسمین کیا مشورہ لون اپنے ماں باپ سے مین تو اللہ اور رسول اور آخرت کے گہر ہی کو چاہتی ہون اور پہر اور بیبیون نے بہی یہی کیا جو مینے کیا تہا (یعنے میرے دیکہا دیکہی) **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ زہری سے بہی اُنہون نے روایت کی ہے عروہ سے اُنہون نے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے **مترجم** ان آیتونکو آیات تخییر کہتے ہین کہ اسمین اختیار دیا گیا حضرت کی عورتونکو اور شان نزول اسکا بغوی وغیرہ نی یون بیان فرمایا ہے کہ بیبیون نے آپس کے رشک سی حضرت سی نفقہ زیادہ مانگا اور تنگ کیا حضرت نے اُنسے خفہ ہوکر ایکماہ تک بات نکی اور قسم کہائی کہ اُنکے پاس نجائینگے پہر یہ آیتہ اُتری اور اُسدن آپکے پاس نو عورتین تہین پانچ قریشیہ مین کی عائشہ صدیقہ ابی بکر صدیق کی صاحبزادی حفصہ حضرت عمر کی بیٹی ام حبیبہ ابی سفیان کی بیٹی ام سلمہ امیہ کی بیٹی سودہ زمعہ کی بیٹی اور غیر قریشیات

چار تھین زینبؓ بنت جحش بنی اسد کی قبیلہ کے میمونہؓ حارث کی بیٹی بنی ہلال کے قبیلہ کی اور صفیہؓ حیی بن خطب کے بیٹے خیبر والی اور جویریہؓ حارث کی بیٹی بنی مصطلق کے قبیلہ کے رضی اللہ عنہن اور حکم تخییر مین علما کا اختلاف ہے مثلاً کسینے اپنی بیوی سے کہا کہ تجہے اختیار ہے چاہی میرے پاس رہ چاہے جدا ہوجا تو عمر اور ابن مسعود اور ابن عباس نے کہا کہ اگر اُس عورت نے اپنی شوہر کو اختیار کر لیا تو کچہہ واقع نہو گا اور اگر اپنے نفس کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوگا اور یہی قول ہے عمر بن عبد العزیز اور ابن ابی لیلی اور سفین اور شافعی اور اصحاب ثوری کا لیکن اصحاب رای یعنی حنفیہ کی نزدیک اس صورت مین طلاق بائن ہوتا ہی اور دوسروں کی نزدیک رجعی اور زید بن ثابت نے کہا کہ اگر عورت نے اپنی شوہر کو اختیار کیا تو ایک طلاق واقع ہوا اور اگر اُسنی اپنے نفس کو اختیار کیا تو تین طلاق پڑے اور حسن بصری اور مالک کا بہی یہی قول ہے مگر یہہ قول اول صحیح تر ہے کل ذلک نے البغوی عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَةَ رَبِیْبِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا فِیْ بَیْتِ اُمِّ سَلَمَةَ فَدَعَا فَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَجَلَّلَهُمْ بِكِسَاءٍ وَعَلِیٌّ خَلْفَ ظَهْرِهٖ فَجَلَّلَهٗ بِكِسَاءٍ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ اَهْلُ بَیْتِیْ فَاَذْهِبْ عَنْهُمُ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِیْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَةَ وَاَنَا مَعَهُمْ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ قَالَ اَنْتِ عَلٰی مَكَانِكِ وَاَنْتِ عَلٰی خَیْرٍ **ترجمہ** عمر بن ابی سلمہ جو ربیب ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُنہون نے کہا جب اُتری آیۃ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر انما یرید اللہ لیذہب سے تطہیرا تک یعنی ارادہ رکہتا ہی اللہ تعالی کہ دور کر دے تمسے نجاست گناہ کی اے گھر والون اور پاک کرے تمکو خوب پاک کرنا ام سلمہ کے گھر مین بُلایا آپنی فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور اُن سب پر ایک چادر ڈالدی اور آپکے پیچہے حضرت علی تہی پہر اُنپر بہی چادر ڈالدی پہر عرض کی آپنی کہ یا اللہ یہہ میرے گھر والی ہین سو انسی نجاست گناہ کی دور کر دی اور انکو پاک کر دے بخوبی پاک کرنا ام سلمہ نے عرض کی کہ مین بہی اُنکے ساتہ ہون اے نبی اللہ کے (یعنے ارادہ کیا چادر مین آنیکا) فرمایا آپنی کہ تم اپنی جگہہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو (یعنے تمہاری تئین چادر مین آنیکی بہی کچہہ ضرورت نہین گھر والونکا لفظ خود تمکو شامل ہے) **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سی یعنی عطا کی روایت سے کہ وہ عمر بن ابی سلمہ سی روایت کرتے ہین عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَانَ یَمُرُّ بِبَابِ فَاطِمَةَ سِتَّةَ اَشْهُرٍ اِذَا خَرَجَ لِصَلٰوةِ الْفَجْرِ یَقُوْلُ الصَّلٰوةَ یَا اَهْلَ الْبَیْتِ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَیُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی چہہ مہینے تک یہی عادت تہی کہ جب آپ صبحکو نماز فجر کے لئے نکلتے اور دروازہ پر حضرت فاطمہ کے گذرتے فرماتی نماز کو چلو اے گھر والون اللہ ارادہ رکہتا ہے کہ تمہاری نجاست دور کر دے اور پاک کرے تمکو بخوبی پاک کرنا یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسکو مگر حماد بن سلمہ کی روایت سے کہ وہ حضرت عائشہؓ سے روایت کرتی ہین اور اسباب مین ابی الحمرا اور معقل بن یسار اور ام سلمہ سے بہی روایت ہے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَوْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كَاتِمًا شَیْئًا مِّنَ الْوَحْیِ لَكَتَمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْهِ یَعْنِیْ بِالْاِسْلَامِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ یَعْنِیْ بِالْعِتْقِ فَاَعْتَقْتَهٗ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰہَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰہُ مُبْدِیْهِ وَتَخْشَی النَّاسَ وَاللّٰہُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ اِلٰی قَوْلِهٖ وَكَانَ اَمْرُ اللّٰہِ مَفْعُوْلًا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا تَزَوَّجَهَا قَالُوْا تَزَوَّجَ حَلِیْلَةَ ابْنِهٖ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَبَنَّاهُ وَهُوَ صَغِیْرٌ فَلَبِثَ حَتّٰی صَارَ رَجُلًا یُقَالُ لَهٗ زَیْدُ بْنُ مُحَمَّدٍ فَاَنْزَلَ اللّٰہُ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ فَاِنْ لَّمْ تَعْلَمُوْا اٰبَاءَهُمْ فَاِخْوَانُكُمْ فِی الدِّیْنِ وَمَوَالِیْكُمْ فُلَانٌ مَوْلٰی فُلَانٍ وَفُلَانٌ اَخُوْ فُلَانٍ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ یَعْنِیْ اَعْدَلُ عِنْدَ اللّٰہِ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہے کہ اُنہون نے فرمایا اگر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچہہ چہپاتے تو یہہ آیۃ چہپاتے واذ تقول سے اخر آیت تک یعنی جب تو کہتا تہا اُس سے کہ انعام کیا اُسپر اللہ نے یعنے اسلام کی ساتہ اور انعام کیا تونے یعنی آزاد کرنیکے ساتہ کہ تونے اُسکو آزاد کر دیا روک رکہہ تو اپنی بیوی کو اپنے پاس اور ڈر اللہ سے اور چہپاتا تہا تو اے نبی اپنے دل مین جسکو اللہ تعالی کہولدینے والا تہا اور ڈرتا تہا تو لوگون سے اور اللہ تعالی بہت مستحق ہے کہ تو اُس سے ڈرے وکان امر اللہ مفعولا تک اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب زینب رضی اللہ عنہا سے نکاح کر لیا لوگ کہنے لگے اپنی بیٹی کی بیوی سے نکاح کر لیا سو اُتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ماکان محمد ابا احد من رجالکم الایۃ یعنے محمد تمہارے مردون مین سے کسیکا باپ نہین و لیکن وہ تو رسول اللہ کا ہے اور مہر نبیون پر اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکو متبنی یعنے مونہہ بولا بیٹا کیا تہا جب وہ چہوٹی تہے پہر وہ حضرت پاس

رہی یہانتک کہ وہ جوان ہوگئی اور انکو زید بن محمد کہتے تھے سو اتاری اللہ تعالی نے یہ آیت ادعوہم یعنے مونہہ بولی بیٹونکو پکارو انکی باپ کیطرف منسوب کرکے
یعنے جنکے وہ نطفہ ہین یہی انصاف کے بات ہے اللہ کے نزدیک پھر اگر تمکو معلوم نہون انکے باپ تو وہ تمہارے بھائی ہین دین مین او تمہارے رفیق ہین یعنے یون پکارو کہ
فلانا رفیق ہے فلانے کا او فلانا بھائی فلانے کا یہی قسط کے بات ہے اللہ کے نزدیک یعنے عدل کے **ف** یہ حدیث مروی ہوئی ہے داؤد بن ابی ہند سے انہون نے روایت
کی شعبی سے انہون نے مسروق سے انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم وحی
آسمانی سے کچھ چھپاتے تو بیشک یہ آیۃ چھپاتے وَاِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰہُ سے آخر آیت تک اور اس حدیث کو اپنے طول کے ساتھ روایت نہین کیا داؤد
سے یہ حدیث مذکور عبداللہ بن وضاح کوفی نے انہون نے عبداللہ بن ادریس سے انہون نے داؤد بن ابی ہند سے اور کہا ترمذی نے خبر دی ہمکو محمد بن ابان نے انہون
نے روایت کی ابن ابی عدی سے انہون نے داؤد بن ابی ہند سے انہون نے شعبی سے انہون نے مسروق سے انہون نے عائشہ سے فرمایا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا
نے کہ اگر نبی صلے اللہ علیہ وسلم وحی آسمانی سے کچھ چھپاتے تو اس آیۃ مبارک کو چھپاتے واذ تقول للذی سے آخر تک یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن
عُمَرَ قَالَ مَا کُنَّا نَدْعُوْا زَیْدَ بْنَ حَارِثَۃَ اِلَّا زَیْدَ بْنَ مُحَمَّدٍ حَتّٰی نَزَلَ الْقُرْاٰنُ اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآئِھِمْ ھُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰہِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر سے روایت
ہے انہون نے کہا کہ ہم نہ پکارتے تھے زید بن حارثہ بلکہ جب پکارتے تو یہی کہتے زید بن محمد یہانتک کہ قرآن اترا کہ پکارو تم انکو انکے باپون کیطرف منسوب کرکے
یہی انصاف کی بات ہے اللہ تعالے کی نزدیک **عن** عَامِرِ الشَّعْبِیِّ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ تَعَالٰی مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ قَالَ مَا کَانَ لِیَعِیْشَ لَہٗ
فِیْکُمْ وَلَدٌ ذَکَرٌ **ترجمہ** عامر بن شعبی نے ماکان محمد ابا احد کی تفسیر مین کہا کہ حضرت کی شان سے یہ بات ہے کہ کوئی لڑکا انکا تمہارے درمیان زندہ نہ رہا یعنے تاکہ مضمون اس آیۃ
کا صادق آجاوے کہ محمد کسیکے باپ نہین تمہارے مردونمین سے **عن** اُمِّ عُمَارَۃَ الْاَنْصَارِیَّۃِ اَنَّھَا اَتَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ مَآ اَرٰی کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا
لِلرِّجَالِ وَمَآ اَرَی النِّسَآءَ یُذْکَرْنَ بِشَیْءٍ فَنَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ الْاٰیَۃَ **ترجمہ** عمارہ انصاریہ سے کہ وہ آنحضرت کے
پاس حاضر ہوئین اور عرض کی کہ کیا وجہ ہے کہ مین دیکھتی ہون کہ سب چیزین مردون ہی کے لئے ہین اور قرآن مین عورتونکا ذکر کہین نہین سو یہ آیت اتری ان المسلمین
آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس حدیث کو ہم اس سند سے جانتے ہین **عن** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃُ فِیْ زَیْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ
فَلَمَّا قَضٰی زَیْدٌ مِّنْھَا وَطَرًا زَوَّجْنٰکَھَا قَالَ فَکَانَتْ تَفْتَخِرُ عَلٰی نِسَآءِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَقُوْلُ زَوَّجَکُنَّ اَھْلُوْکُنَّ وَزَوَّجَنِیَ اللّٰہُ مِنْ فَوْقِ
سَبْعِ سَمٰوٰتٍ **ترجمہ** انس نے کہا جب یہ آیۃ اتری زینب بنت جحش کے شان مین کہ اللہ تعالے فرماتا ہی فلما قضے یعنے جب پاچکا اپنی خواہش اس سے یوں یعنے زید
سے بیاہ دیا ہمنے اسکو تیرے ساتھ کہا راوی نے کہ پھر وہ فخر کرتی تہین ازراہ شکر کے حضرت کے سب بیبیون پر کہ نکاح کیا تمہارا تمہارے عزیزون نے اور میرا نکاح کیا ہے اللہ تعالے
نے کہ ساتوین آسمان کے اوپر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث سے صاف معلوم ہوا کہ اللہ تعالی ساتون آسمان کے اوپر ہے اور
حضرت کی سب بیبیونکا جو امہات مومنین ہین یہی عقیدہ تہا کہ سب اسکو شکر پسند کرتی تہین اب جو اسکے خلاف عقیدہ رکھے وہ ناخلف ہے **عن** اُمِّ
ھَانِیءٍ بِنْتِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَتْ خَطَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاعْتَذَرْتُ اِلَیْہِ فَعَذَرَنِیْ ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِنَّآ اَحْلَلْنَا لَکَ اَزْوَاجَکَ الّٰتِیْٓ اٰتَیْتَ
اُجُوْرَھُنَّ وَمَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ مِمَّآ اَفَآءَ اللّٰہُ عَلَیْکَ وَبَنَاتِ عَمِّکَ وَبَنَاتِ عَمّٰتِکَ وَبَنَاتِ خَالِکَ وَبَنَاتِ خٰلٰتِکَ الّٰتِیْ ھَاجَرْنَ مَعَکَ الْاٰیَۃَ قَالَتْ
فَلَمْ اَکُنْ اَحِلُّ لَہٗ لِاَنِّیْ لَمْ اُھَاجِرْ کُنْتُ مِنَ الطُّلَقَآءِ **ترجمہ** ام ہانی سے روایت ہے جو بیٹی ہین ابیطالب کی (یعنے حضرت کی چچیری بہن) انہون نے کہا کہ حضرت نے
مجھے نکاح کا پیغام دیا اور مین نے عذر کیا (کہ میرے پاس چھوٹی چھوٹی لڑکے ہین روتے پیٹتے ہین آپکو شاید ناگوار ہو) آپنے میرا عذر قبول فرمایا پھر اللہ تعالے نے
یہ آیت اتاری انا احللنا لک سے آخر تک ام ہانی نے کہا کہ پھر مین آپ پر حلال نہین ہوئی اسلئے کہ مین نے ہجرت نہین کی تھی مین ان لوگونمین تھی جو فتح مکہ کے
اسلام لائے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر سدی کے روایت سے اسی سند سے **مترجم** پوری آیۃ کا ترجمہ یہہ ہے کہ اللہ فرماتا ہے حلال
کے ہمنے تیرے لئے بیبیان تیری جنکا مہر تونے دیدیا اور وہ جنکے مالک ہے تیرے ہاتھ یعنے لونڈیان جو غنیمت مین عنایت فرمائین اللہ نے تجھکو اور تیرے
چچا کی بیٹیان اور تیری پھوپھیون کی بیٹیان اور تیرے ماموونکی بیٹیان انہین تیرے خالاؤنکی بیٹیان انہین سے جو ہجرت کرکے آئین تیرے ساتھ یعنے جنہون نے

ہجرت نہین کی وہ حلال نہین آخر آیت تک **عن** انس قال لما نزلت هذه الاية وتخفي في نفسك ما الله مبديه في شان زينب بنت جحش جاء زيد يشكو فهم بطلاقها فاستامر النبي صلى الله عليه وسلم فقال النبي صلى الله عليه وسلم امسك عليك زوجك واتق الله **ترجمہ** انس نے کہا جب یہ آیت اتری وتخفی فی نفسک یعنے چھپاتا تہا تو اے نبی اس چیز کو کہ اللہ اُسکا کہولنے والا تہا اور یہ آیت زینب بنت جحش کے شان مین اتری اور زید اُنکے شوہر آئے اور ارادہ کیا انہون نے طلاق دینے کا اور مشورہ طلب کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا روک رکہو تم اپنی بیوی اپنی پاس یعنے طلاق مت دو اور ڈرو اللہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مترجم** یعنے حضرت کے دل مین تہا کہ اگر زید انکو طلاق دیگا تو مین اُنکے دلجوئی کے لیے اُن سے نکاح کرونگا مگر لوگون کے شرم کے مارے اس امر کو ظاہر نکرتی تہی اللہ نے اُسکو ظاہر کردیا اللہ کسی سے شرماتا نہین ہے **عن** ابن عباس انه قال نهي رسول الله صلى الله عليه وسلم عن اصناف النساء الا ما كان من المؤمنات المهاجرات قال لا يحل لك النساء من بعد ولا ان تبدل بهن من ازواج ولو اعجبك حسنهن الا ما ملكت يمينك واحل الله فتياتكم المؤمنات وامراة مؤمنة ان وهبت نفسها للنبي وحرم كل ذات دين غير الاسلام ثم قال ومن يكفر بالايمان فقد حبط عمله وهو في الاخرة من الخاسرين وقال يا ايها النبي انا احللنا لك ازواجك اللاتي اتيت اجورهن وما ملكت يمينك مما افاء الله عليك الى قوله خالصة لك من دون المؤمنين وحرم ما سوى ذلك من اصناف النساء **ترجمہ** ابن عباس نے کہا منع کئے گئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم عورتونکی اقسام سے مگر جو مومنہ ہون ہجرت کی فرمایا اللہ تعالے نے لا یحل لک النساء من بعد یعنے حلال نہین تجہے اسکے بعد اور عورتین اور نہ یہہ کہ بدلے ان عورتون مین سی یعنے جو اب تیرے نکاح مین ہین اگر تجہکو پسند آوے خوبصورتی اُنکی مگر جو عورتین کہ مالک ہون اُنپر تیرے ہاتہ (یعنے وہ حلال ہین) اور حلال کین اللہ تعالے نے جوان عورتین ایمان والیان اور وہ عورت ایماندار کہ بخشدے اپنی جان نبی کو اور حرام کیا اللہ تعالے نے ہر دین والی عورت کو سوا اسلام کے پہر فرمایا اللہ نے جو منکر ہوا ایمانکا ضایع ہوگئے اُسکے عمل نیک اور آخرت مین وہ نقصان والون مین ہے اور فرمایا اللہ نے اے نبی حلال کی ہمنے تیرے لئے بیبیان تیری کہ جنکا مہر تونے دیدیا اور جو تیری ہاتہ کی ملک ہون جو اللہ نے غنیمت مین عنایت فرمائین تجہکو یہانتک فرمایا خالصۃ لک یعنے یہہ امر کہ جو عورت مومنہ بخشدے اپنی جان اور ارادہ کرے نبی اُسکے نکاح کا وہ حلال ہے نبی کو یہ حکم خاص تیرے لئے ہی نہ اور مومنون کے لئے (یعنے اورونکا نکاح بغیر مہر نہین ہوسکتا) اور حرام کین اللہ تعالے نے انکے سوا اور قسمین عورتونکی **ف** یہ حدیث حسن ہے ہم اسکو عبد الحمید بن بہرام ہی کی روایت سے جانتے ہین سنا مینے احمد بن حسن سے وہ کہتے تہے کہ احمد بن خلیل نے کہا کہ عبد الحمید بن بہرام جو روایت کرتے ہین حوشب سے اُسمین کچہہ مضائقہ نہین **عن** عائشة قالت ما مات رسول الله صلى الله عليه وسلم حتى احل له النساء **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا نے فرمایا وفات نہین ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی یہانتک کہ حلال ہوگئین آپکے لئی سب عورتین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** صحابہ کرام کا اختلاف تہا کہ آنحضرت پر اور عورتین بہی حلال ہوئین یا نہین حضرت عائشہ کا مذہب اس حدیث مین گذرا انس فرماتے ہین کہ آخر عمر تک عورتین آپ پر حرام ہی رہین یعنے موجود بیبیون کے سوا اور سے نکاح جایز نہ تہا جیسے فرمایا اللہ نے لا یحل لک النساء من بعد یعنے اب انکے بعد اور عورتین تجہے حلال نہین عکرمہ اور ضحاک کہتے ہین کہ عدم حلت سے یہ مراد ہی کہ سوا اُن عورتون کے جنکا آیہ احللنا لک ازواجک مین حلال ہونا مذکور ہے اور عورتین حرام ہین اور اختلاف کیا ہے علمانے اسمین بہی کہ نکاح بلفظ ہبہ امت کے حق مین جایز ہے یا نہین مثلا عورت کہی کہ مینے اپنے جان تجہے ہبہ کی تو نکاح صحیح ہوگا یا نہین پس اکثر اسطرف گئے ہین کہ نکاح صحیح نہوگا جب تک نکاح یا تزویج کا لفظ نہ کہا جاوے اور سعید بن مسیب اور زہری اور مجاہد اور عطا کا یہی قول ہے اور ربیعہ اور مالک اور شافعی بہی اسکی قائل ہین اور ایکجماعت اسطرف گئے ہے کہ بلفظ ہبہ اور تملیک بہی صحیح ہوجاتا ہی اور یہی قول ہے ابراہیم نخعی اور اہل کوفہ یعنے احناف کا اور جنکے نزدیک نکاح بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے جایز نہین ہوتا انکا اختلاف ہے نکاح مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک گروہ تو کہتا ہے کہ آنحضرت کا نکاح بلفظ ہبہ بہی جایز ہوجاتا ہے اور یہ خاصہ ہے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اسلئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا خالصۃ لک من دون المومنین اور دوسرا گروہ اسطرف گیا ہے کہ صحیح نہین ہوتا بغیر لفظ نکاح یا تزویج کے اسلئے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے ان اراد النبی ان یستنکحہا یعنے نبی کے واسطے بہی اللہ تعالے نے نکاح ہی کا لفظ فرمایا مگر مخصوص حضرت کے

ساتھ فقط ترک مہر ہے یعنے بغیر مہر کے آپکا نکاح درست ہے اور باقی رہا لفظ نکاح اسمین آپ اور امت دونونکا ایک حال ہے اور اسمین بہی اختلاف ہے کہ ایسی کوئی
بیوی بہی تہے آپکی جنہون نے اپنی جان ہبہ کردی ہو یا نہین عبد اللہ بن عباس اور مجاہد نے کہا ایسی کوئی بیوی نہ تہی اور جو بیبیان آپکے پاس تہین وہ
منکوحہ تہین یا مملوکہ اور ان وہبت نفسہا جملہ شرطیہ ہے اور وہ لازم الوقوع نہین اور دوسرون نے کہا ہی کہ آپکے پاس موہوبہ بہی تہین اور اسمین بہی
اختلاف ہے کہ وہ کون تہین شعبی نے کہا زینب بنت خزیمہ ہلالیہ کہ انکو ام المساکین کہتی تہی قتادہ کہتی ہین کہ وہ میمونہ بنت حارث تہین علی بن حسین اور
ضحاک اور مقاتل نے کہا کہ وہ ام شریک بنت جابر تہین عروہ بن زبیر نے کہا کہ وہ خولہ بنت حکیم تہین بنی سلیم کے قبیلہ سی ہذا خلاصۃ ما فی البغوی بنوع تقدیم
وتاخیر **عن** انس بن مالک قال بنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بامرأۃ من نسائہ فارسلنی فدعوت قوما الی الطعام فلما اکلوا و
خرجوا قام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منطلقا قبل بیت عائشۃ فرای رجلین جالسین فانصرف راجعا فقام الرجلان فخرجا فانزل اللہ
یا ایہا الذین امنوا لا تدخلوا بیوت النبی الا ان یؤذن لکم الی طعام غیر ناظرین اناہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہی کہا انہون نی کہ
زفاف کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویون سے ایک عورت سی اور مجہی بلا بہیجا اور مین نے ایک گروہ کو بلایا کہانیکو پہر جب وہ کہا چکے اور باہر نکلی کہڑی
ہوی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم چلتے ہوئی حضرت عائشہ کے گہر کیطرف سو دیکہا آپ نے کہ دو شخص بیٹہی ہوے ہین پہر آپ لوٹ گئی سو کہڑے ہوئی وہ دونون
اور باہر چلے گئی پس اُتاری اللہ تعالے نی یہ آیۃ یا ایہا الذین امنوا سی آخر تک یعنی ای ایمان والون نہ داخل ہو گہر ونمین نبی کے مگر جب وہ اجازت دیوین
اور بلا دین کہانیکو نہ یہہ کہ انتظار کرتے رہو اُسکے پکنی کا **ف** اس حدیث مین ایک قصہ ہی اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے بیان کی روایت ہے اور روایت کیے
ثابت نی انس سے یہ حدیث اپنی طول کے ساتھ **عن** انس بن مالک قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاتی باب امرأۃ عرس بہا فاذا عندہا
قوم فانطلق فقضی حاجتہ فاحتبس ثم رجع وعندہا قوم فانطلق فقضی حاجتہ فرجع وقد خرجوا قال فدخل وارخی بینی وبینہ سترا قال فذکرتہ لابی طلحۃ قال
فقال لئن کان کما تقول لینزلن فی ہذا شیء قال فنزلت ایۃ الحجاب **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا اور آپ ایک
بی بی کے دروازی پر تشریف لائی کہ آپنی اُنکو بیوی بنایا تہا سو اُنکے پاس ایک گروہ کو پایا اور آپ چلے گئے اور اپنا کچہہ کام کیا اور پہر آئی اور وہ لوگ باہر جا چکے تہے
انس نے کہا کہ پہر آپ داخل ہوے اور میرے اور اپنی بیچمین پردہ ڈال دیا کہا انس نے کہ پہر ذکر کیا مین نے اسکا ابی طلحہ سی اُنہون نے کہا اگر ایسا ہی ہی جیسا تو کہتا
ہے تو بیشک اسبارہ مین کچہہ اُتریگا کہا راوی نے کہ پہر آیت حجاب اُتری **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سی اور عمر بن سعید کو اصلع کہتے ہین
مترجم جن بی بی کا زفاف تہا وہ زینب بنت جحش تہین اور حضرت کئی بار آئی گئے کہ یہہ لوگ جو اس گہر مین بیٹہے ہین چلے جائین اور آیت حجاب وہی
جو اوپر کے حدیث مین گذری ابن عباس سے مروی ہے کہ یہ آیت نازل ہوئی اُن مسلمانون کے حق مین کہ منتظر رہتے تہے آنحضرت کی کہانا پکنی کے پہر جب پکجاتا
قبل نکلنے کے جا بیٹہتے اور کہا کر باہر نجاتے حضرت کو تکلیف ہوتی آپکا کوئی آرام کرنیکا مقام سوا اُسکے نتہا اسپر اللہ تعالے نی یہ آیت اُتاری **عن** انس بن
مالک قال تزوج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدخل باہلہ فصنعت امی ام سلیم حیسا فجعلتہ فی تور فقالت یا انس اذہب بہذا الی النبی
صلی اللہ علیہ وسلم فقل لہ بعثت بہذا الیک امی وہی تقرئک السلام وتقول ان ہذا لک منا قلیل یا رسول اللہ قال فذہبت بہ الی رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت ان امی تقرئک السلام وتقول ان ہذا منا لک قلیل قال ضعہ ثم قال اذہب فادع لی فلانا وفلانا وفلانا
ومن لقیت فسمی رجالا قال فدعوت من سمی ومن لقیت قال قلت لانس عدد کم کانوا قال زہاء ثلاث مائۃ قال فقال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم یا انس ہات بالتور قال فدخلوا حتی امتلأت الصفۃ والحجرۃ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیتحلق عشرۃ عشرۃ ولیاکل کل انسان
مما یلیہ قال فاکلوا حتی شبعوا قال فخرجت طائفۃ ودخلت طائفۃ حتی اکلوا کلہم قال فقال لی یا انس ارفع قال فرفعت فما ادری حین وضعت
کان اکثر ام حین رفعت قال وجلس طوائف منہم یتحدثون فی بیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس و
زوجتہ مولیۃ وجہہا الی الحائط فثقلوا علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فخرج رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فسلم علی نسائہ ثم رجع فلما راو

رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَدْ رَجَعَ ظَنُّوْا اَنَّھُمْ قَدْ ثَقُلُوْا عَلَیْہِ فَابْتَدَرُوا الْبَابَ فَخَرَجُوْا کُلُّھُمْ وَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی اَرْخَی السِّتْرَ وَدَخَلَ وَاَنَا جَالِسٌ فِی الْحُجْرَۃِ فَلَمْ یَلْبَثْ اِلَّا یَسِیْرًا حَتّٰی خَرَجَ عَلَیَّ وَاُنْزِلَتْ ھٰذِہِ الْاٰیَاتُ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَھُنَّ عَلَی النَّاسِ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَدْخُلُوْا بُیُوْتَ النَّبِیِّ اِلَّا اَنْ یُّؤْذَنَ لَکُمْ اِلٰی طَعَامٍ غَیْرَ نٰظِرِیْنَ اِنٰہُ وَلٰکِنْ اِذَا دُعِیْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِیْنَ لِحَدِیْثٍ اِنَّ ذٰلِکُمْ کَانَ یُؤْذِی النَّبِیَّ اِلٰی اٰخِرِ الْاٰیَۃِ قَالَ الْجَعْدُ قَالَ اَنَسٌ اَنَا اَحْدَثُ النَّاسِ عَھْدًا بِھٰذِہِ الْاٰیَاتِ وَحُجِبْنَ نِسَآءُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**

انس بن مالک نے کہا نکاح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک بی بی سی (یعنے زینب سے) پہر اپنے گہر مین تشریف لیگئے (یعنے بیوی کے پاس) سو میری ماں ام سلیم نے کچھہ حلیس پکایا اور ایک پتیل کے یا پتہر کے برتن مین کرکے مجہے کہا ای انس لیجا اسکو نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور کہہ کہ بہیجا ہے اسکو میرے ماں نے اور وہ آپکو سلام کہتے ہین اور عرض کرتے ہین کہ یہہ ہماری طرف سی آپکو نہایت قلیل ہے ای رسول اللہ کے انس نے کہا پہر مین اُسے لیکر حضرت کی خدمت مین حاضر ہوا اور مینے عرض کی کہ میری ماں آپکو سلام کہتی ہین اور کہتی ہین یہ آپکو ہماری طرف سے نہایت قلیل ہے آپنے فرمایا رکہدو پہر فرمایا جاؤ اور فلانے فلانے فلانے شخصون کو اور جو تمکو ملے اُسکو بُلا لاؤ اور کئی آدمیون کے نام فرمائے انس نے کہا پہر اُن سبکو مینے بُلایا جنکے نام آپنے لئے تہے اور جو مجھے ملگیا راوی کہتا ہے کہ مینے انس سے پوچھا کہ کتنے لوگ ہونگے انہوں نے کہا کہ تین سو کی قریب انس نے کہا پہر مجہسے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای انس وہ برتن لاؤ انس نے کہا پہر سب گہر مین داخل ہوے یہانتک کہ دالان اور کوٹہری سب بہر گئے اور رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دس دس آدمی کا حلقہ باندہ لو اور ہر شخص اپنے پاس سے کہاوے انس نے کہا پہر سب نے کہایا یہانتک کہ سیر ہوگئے اور ایک گروہ نکلتا تہا اور دوسرا داخل ہوتا تہا یہانتلک کہ سب کہا چکے پہر آپنے مجہسے فرمایا کہ لے انس اُٹہاؤ (یعنے یہ برتن) انس نے کہا پہر مینے اُٹہایا سو مین نہین جانتا تہا کہ جب مینے رکہا تہا اُسوقت زیادہ تہا یا جب مین نے اُٹہایا کہا راوی نے اور بیٹہی رہے کئی آنیوالے اُنمین سے باتین کرتے ہوئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے گہر مین اور رسولخدا بہی بیٹہے تہے اور آپکی بی بی دیوار کیطرف مونہہ پہیرے بیٹہین تہین اور آنحضرت پر لوگون کا بیٹہنا گران گذرا اور آپ نکلے اور سلام کیا آپنے عورتون پر یعنے ہر بی بی کے حجرے پر تشریف لیگئی پہر لوٹے پہر جب دیکہا انہون نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوٹے گمان کیا اُنہون نے کہ حضرت کو ہمارا بیٹہنا گران گذرا سو جلدی سے وہ سب دروازہ کے باہر گئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آنکر پردہ ڈالدیا اور اندر آئے حجرہ کے اور مین بیٹہا ہوا تہا سو کچہہ دیر نہوئی کہ نکلے آپ میری طرف اور یہ آیتین اُترین سو آپنے نکلکر لوگون پر پڑہین یا ایہا الذین آمنوا سے آخر تک یعنے ای ایمان والون نہ داخل ہو نبی کے گہر وہمین مگر یہہ کہ بلائی جاؤ تم کہانیکو نہ یہہ کہ انتظار کرتے رہو اُسکے پکنے کا ولیکن جب تم بلائی جاؤ تو داخل ہو پہر جب کہا چکو پہیل پڑو اور نہ بیٹہے رہو باتین بنانیکو اس سے ایذا ہوتی ہے نبی کو اور وہ تمسے شرماتا ہے اور اللہ سچی بات سے نہین شرماتا اور جب مانگو تم کوئی چیز تو مانگ لو پردہ کے باہر سے یہہ بہت پاک کرنیوالا ہے تمہارے دلونکو اور بیبیون کے دلونکو اور تمکو لایق نہین کہ اذیت دو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور نہ یہ کہ نکاح کرو اُسکے بعد اُسکے بی بیون سے یہ اللہ کے نزدیک بڑا گناہ ہے انتہی جعد نے کہا انس کہتے تہے کہ پہلے سب لوگون سی مجہکو پہونچی ہین یہ آیتین اور اُسی دن سی پردہ ہونے لگین بیبیان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور جعد بیٹے ہین عثمان کے اور اُنکو ابن دینار کہتے ہین اور کنیت اُنکی ابو عثمان بصری ہے اور وہ ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک روایت کی اُنسی یونس بن عبید نے اور شعبہ اور حماد بن زید نے **عَنْ** اَبِیْ مَسْعُوْدٍ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّہٗ قَالَ اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ فِیْ مَجْلِسِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَۃَ فَقَالَ لَہٗ بَشِیْرُ بْنُ سَعْدٍ اَمَرَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْکَ فَکَیْفَ نُصَلِّیْ عَلَیْکَ قَالَ فَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّہٗ لَمْ یَسْاَلْہُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُوْلُوا اللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعٰلَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَالسَّلَامُ کَمَا قَدْ عُلِّمْتُمْ **ترجمہ** ابی مسعود انصاری نے کہا کہ ہمارے پاس آئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ہم سعد بن عبادہ کے مجلس مین تہے سو عرض کی آپسے بشیر بن سعد نے کہ حکم دیا ہے ہمکو اللہ تعالی نے کہ درود بہیجین آپ پر سو کیونکر درود بہیجین آپ پر کہا راوی نے کہ آپ چپ ہو رہے یہانتک کہ آرزو کی ہمنے کہ اُسنے نہ پوچہا ہوتا (یعنے گمان ہوا کہ شاید حضرت خفا ہوے) پہر آپنے فرمایا کہ کہو تم اللھم سے مجید تک یعنے یا اللہ رحمت کر محمد پر اور محمد کے آل پر جیسے رحمت کی تو نے آل ابراہیم پر اور برکت دے محمد کو اور محمد کی آل کو جیسے برکت دی تو نے ابراہیم کی آل کو جہانون مین

تو بڑی خوبیون والا ہے بزرگی رکہتا اور فرمایا سلام تم جیسا تم نے جان چکے ہو (یعنے التحیات مین) **ف** اسبابین علی بن حمید اور کعب بن عجرہ اور طلحہ بن عبید اللہ
اور ابی سعید اور زید بن خارجہ سے بہی روایت ہے اور انکو ابن جاریہ بہی کہتے ہین اور بریدہ سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت پر درود
بہیجنے کا حکم اس آیت مین ہوا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلَائِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا یعنے اللہ اور فرشتے اُسکے درود
بہیجتے ہین نبی پر ای ایمان والو درود بہیجو تم بہی اُسپر اور سلام بہیجو خوبی سلام بہیجنا اور اللہ تعالے نے اس آیت مین کمال تحریض اور ترغیب کے درود بہیجنے پر کئی طرح سے
ایک تو یہ کہ فرمایا اللہ درود بہیجتا ہے دوسرے فرشتے بہی اُسکے پس معلوم ہوا کہ اقتدا اُنکی ضرور ہے تیسرے صیغہ مضارع کا فرمایا یعنے یصلون کہا کہ جو دوام اور ہمیشگی
پر دلالت کرے یعنے عادت آلہی اور عادت ملائکہ ہے کہ درود نبی پر بہیجتے ہین نہ یہ کہ علی سبیل الشذوذ یہہ امر اُنسے صادر ہو چوتہے خطاب کیا لوگون کو توصیف
ایمان معلوم ہوا کہ درود بہیجنا صفات مومنین سے ہے اور شیوہ ہے کامل الایمان لوگونکا پانچوین صیغہ امر کا فرمایا یعنے صلوا کہ ثبت وجوب کا ہے چہٹے منضم کیا اُسکے
ساتہ سلام کو کہ متمم ہے درود کے مضمونکا ساتوین تسلیما سے اُسکے تاکید کی اور یہ اہتمام شاید کسی اور نیکی کے لئی نہ فرمایا ہوگا پس معلوم ہوا کہ درود افضل الحسنات
ہے اور احسن العبادات وذلک المقصود **عن** اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ کَانَ رَجُلًا حَیِیًّا سِتِّیْرًا مَا یُرٰی مِنْ
جِلْدِهٖ شَیْءٌ اِسْتِحْیَاءً مِنْهُ فَاٰذَاهُ مَنْ اٰذَاهُ مِنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَقَالُوْا مَا یَسْتَتِرُ هٰذَا التَّسَتُّرَ اِلَّا مِنْ عَیْبٍ بِجِلْدِهٖ اِمَّا بَرَصٌ وَاِمَّا اُدْرَةٌ وَاِمَّا اٰفَةٌ وَاِنَّ اللّٰهَ
اَرَادَ اَنْ یُّبَرِّئَهٗ مِمَّا قَالُوْا وَاِنَّ مُوْسٰی خَلَا یَوْمًا وَحْدَهٗ فَوَضَعَ ثِیَابَهٗ عَلٰی حَجَرٍ ثُمَّ اغْتَسَلَ فَلَمَّا فَرَغَ اَقْبَلَ اِلٰی ثِیَابِهٖ لِیَاْخُذَهَا وَاِنَّ الْحَجَرَ عَدَا بِثَوْبِهٖ
فَاَخَذَ مُوْسٰی عَصَاهُ فَطَلَبَ الْحَجَرَ فَجَعَلَ یَقُوْلُ ثَوْبِیْ حَجَرُ ثَوْبِیْ حَجَرُ حَتّٰی انْتَهٰی اِلٰی مَلَاٍ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ فَرَاَوْهُ عُرْیَانًا اَحْسَنَ النَّاسِ خَلْقًا وَاَبْرَاَهٗ
مِمَّا کَانُوْا یَقُوْلُوْنَ قَالَ وَقَامَ الْحَجَرُ فَاَخَذَ ثَوْبَهٗ فَلَبِسَهٗ وَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا بِعَصَاهُ فَوَاللّٰهِ اِنَّ بِالْحَجَرِ لَنَدَبًا مِنْ اَثَرِ عَصَاهُ ثَلَاثًا اَوْ اَرْبَعًا اَوْ خَمْسًا
فَذٰلِکَ قَوْلُهٗ یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ اٰذَوْا مُوْسٰی فَبَرَّاَهُ اللّٰهُ مِمَّا قَالُوْا وَکَانَ عِنْدَ اللّٰهِ وَجِیْهًا **ترجمہ** ابی ہریرہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم روایت
کرتے ہین کہ موسی علیہ السلام ایک مرد باحیا پردہ پوش تہے کہ اُنکے بدنکو کوئی دیکہتا نہا مارے شرم کے سو اُنکو ایذا دی جسنے ایذا دی بنی اسرائیل مین سے اور کہنے لگے یہ جو نہایا
بدن ڈہانپتے ہین تو اسلئے کہ اُنکے بدن مین کوئی عیب ہے برص ہو یا خصیے بڑے ہون یا کوئی اور آفت ہو اور اللہ تعالے نے چاہا کہ اُنکے تہمت سے بری کردے سو موسے
ایکدن اکیلے اپنے کپڑے پتہر پر رکہہ کے نہا رہے تہے (یعنے برہنہ) پہر جب نہا چکے اور اپنے کپڑے لینے آئے وہ پتہر بہاگا آپکے کپڑے لیکر سو موسے نے اپنا عصا
لیا اور اُسکے پیچہے دوڑے اور کہتے جاتے تہے میرے کپڑے ای پتہر میرے کپڑے ای پتہر یہانتک کہ پہونچگیا وہ بنی اسرائیل کے ایک گروہ پر اور اُنہون نے آپکو ننگا
دیکہہ لیا کہ صورت شکل مین سب لوگون سے بہتر ہے اور اللہ نے اُنکو بری کردیا اُنکی تہمت سے آپنے فرمایا کہ پہر وہ پتہر کہڑا ہوگیا اور موسے نی اپنے کپڑے لیکر پہن لئے
اور پتہر کو عصا مارنے لگے سو قسم ہے اللہ کی پتہر مین برتین پڑگئین اُنکے عصا کے اثر سے تین یا چار یا پانچ یہی مطلب ہے اللہ تعالی کے اس قول کا یعنے اے ایمان والون
مت ہو مثل اُن لوگون کے کہ جنہون نے ایذا دی موسی کو اور پاک کردیا اللہ نے اُسکو اُس تہمت سے کہ اُنہون نے لگائی تہی اور وہ اللہ کے نزدیک بڑا آبرو والا ہے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور مروی ہوئی ہے کئی سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ سلم سے **خاتمہ** سورۂ احزاب مین بہت سے فوائد جدیدہ اور مضامین
پسندیدہ اس ترتیب سے مذکور ہین کہ خطاب نبی کو امر تقوی کا اور نہی منافقون اور کافرونکی اطاعت سے اور نہونا دو دل کا کسیکے سینہ مین اور حکم زنان مظاہر کا
اولی اور مقدم ہونا نبی کا مومنون کے جان سے اور مومنونکی مان ہونا آپکے بیبیونکا اقرار لینا تمامی انبیاء سے ازلمین قصہ جنگ احزاب کا اور آجانا کفار کے فوجون کا
ہر طرف سے اور ابتلا مومنین کے اور مداہنت اور گہبرانا منافقین کا آیت تخییر ازواج تعلیم ازواج طہرات کو بات کرنیکے آیۂ تطہیر اور وعدہ اجر عظیم اور مغفرت کا دس
چیزون پر یعنے اسلام اور ایمان اور قنوت اور صدق اور صبر اور خشوع اور صدقہ او صوم او حفظ فروج اور ذکر آپکے بے اختیار ہو جانا مومنونکا جب خدا او
رسول کا حکم آجاوے اور باطل ہو جانا تقلید کا جب حدیث پہونچے قصہ نکاح زینب کا اور فضیلت نکاح ثانی کی امر ذکر کثیر کا اور تسبیح کا صبح اور شام اور
درود بہیجنا اللہ اور ملائکہ کا مومنون پر شاہد اور مبشر اور نذیر اور داعی الی اللہ اور سراج منیر ہونا رسول کا قبل مس جسکو طلاق دین اُسکو عدت کا نہونا تحلیل ازواج
مطہرات اور لونڈیونکی نبی کے لئے اور تحلیل مہاجرات کے جو آپکی قرابت رکہتے ہون اور تفصیل اُنکے اور تحلیل اُسکے جو اپنے نفس کو ہبہ کرے خاص نبی کے واسطے

اور آداب گہر مین آنی جانی کے اور حکم چلے جانیکا بعد کہانا کہانی کے اور حکم حجاب کا ازواج مطہرات کے لئے اور بیان ہان لوگونکا جنسے پردہ نہین ہے اور فضیلت اور امر درود کا اور لعنت اُنپر جو نبی کو ستاوین اور امر بڑی چادرین اوڑہنے کا عورتونکو نکلتے وقت اور ڈرانا منافقونکا کہ مدینہ سے نکالدیئے جاوُگے قیامت کا علم خدا ہی کو ہے وعید سعیر کے کافرونکے لئے اور حسرت کہانا اُنکا اطاعت رسول کے فوت ہونے پر اور خرابی تقلید کے ان آیتون مین بیان ہے موسیٰ علیہ السلام کے برات کا امر تقوی کا بیان عرض امانت کا سموات وارض پر وعید عذاب کے منافقون کے لئے اور وعدہ مغفرت کا مومنون کے واسطے

سورۃ سبا

عن فروۃ بن مسیک المرادی قال اتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ الا اقاتل من ادبر من قومی بمن اقبل منہم فاذن لی فی قتالہم وامرنی فلما خرجت من عندہ سال عنی ما فعل الغطیفی فاخبر انی قد سرت قال فارسل فی اثری فردنی فاتیتہ وھو فی نفر من اصحابہ فقال ادع القوم فمن اسلم منہم فاقبل منہ ومن لم یسلم فلا تعجل حتی احدث الیک قال وانزل فی سبا ما انزل فقال رجل یا رسول اللہ وما سبا ارض او امرأۃ قال لیس بارض ولا امرأۃ ولکنہ رجل ولد عشرۃ من العرب فتیامن منہم ستۃ وتشاءم منہم اربعۃ فاما الذین تشاءموا فلخم وجذام وغسان وعاملۃ واما الذین تیامنوا فالازد والاشعریون وحمیر وکندۃ ومذحج وانمار فقال رجل یا رسول اللہ وما انمار قال الذین منہم خثعم وبجیلۃ **ترجمہ** فروہ بن مسیک مرادی نے کہا کہ آیا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مینے عرض کے کہ ای رسول اللہ کے کیا نہ لڑون مین اُس شخص سے کہ جو اسلام سے پیٹہہ موڑے میری قوم مین سے اُن لوگون کو ساتہ لیکر جو انہین قبول کر چکے تو آپنے اجازت دی مجہی اور امیر کیا اپنی قوم کا پہر جب مین آپکے پاس سے نکلا میرا حال آپنے پوچہا کہ غطیفی کہان گیا اور خبر دی آپکو کہ مین چلا گیا کہا راوی نے کہ پہر میرے پیچہے بہیجا کسیکو کہ وہ مجہے لوٹا لایا اور مین حاضر ہوا اور آپ چند اصحاب مین بیٹہے تہے پہر آپنے فرمایا بلاتو قوم کو پہر جو اسلام لاوے قبول کر اور جو اسلام نہ لاوے جلدی نکر یہانتک کہ مین تازہ حکم بہیجون تجہکو کہا راوی نے اور اُتر چکے تہے کیفیت سبا کے سو ایک شخص نے پوچہا کہ ای رسول اللہ سبا کوئی زمین ہے یا کسی عورتکا نام آپنے فرمایا نہ زمین ہے نہ عورت مگر ایک مرد تہا عرب کا اُسکے دس لڑکے تہی چہہ کو اُنمین سے مبارک جانا اور چار کو منحوس پہر جنکو منحوس جانا وہ لخم ہین اور جذام اور غسان اور عاملہ اور جنکو مبارک سمجہا وہ ازد ہین اور اشعری اور حمیر اور کندہ اور مذحج اور انمار پہر ایک شخص نے کہا ای رسول اللہ کے انمار کونسا قبیلہ ہے آپنے فرمایا جنمین خثعم اور بجیلہ ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **مترجم** سبا بیٹا ہی یشجب کا وہ بیٹا ہے یعرب کا وہ بیٹا ہی قحطان کا اور ساکن اُنکے یمن مین تہے اللہ نے اُنکی طرف تیرہ نبی بہیجی اور اُنکے شہر نہایت کثیر الفواکہ تہے اور پاکیزہ اُنمین نہے او مچہر اور کٹہکے اور سانپ اور بچہو نتہا پہر اُنکے پیغمبرونے اللہ کیطرف بلایا اور اُسکی نعمتین بیان فرمائین اُن نالائقون نے کہا اللہ کی کوئی نعمت ہمکو نہین معلوم ہوتی پہر اللہ نے اُنکا تالاب توڑ دیا کہ جس سے تمام ملک سینچا جاتا تہا اور اسمین تاثیر زہر کے دیدی کہ وہ پانی جس زمین پر گذر گیا وہ بنجر ہو گئی کذا ذکرہ البغوی

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا قضی اللہ فی السماء امرا ضربت الملائکۃ باجنحتہا خضعانا لقولہ کانہا سلسلۃ علی صفوان فاذا فزع عن قلوبہم قالوا ماذا قال ربکم قالوا الحق وھو العلی الکبیر قال والشیاطین بعضہا فوق بعض **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ تعالی آسمانون پر کوئی حکم فرماتا ہے فرشتے اپنے پر مارتے ہین عاجزی کی راہ سی اللہ کے قول کے لئے اور ایک آواز آتی ہے جیسے ایک زنجیر کہڑ کانی کی پتہر پر پہر جب فرشتون کو ہوش آتا ہے ہر ایک دوسرے سے کہتا ہے تمہارے ربنے کیا کہا دوسرے فرشتے جواب دیتے ہین کہ سچ کہا اور وہ بلند ہے بڑا اور فرمایا آپنے کہ شیطان آسمان وزمین کے بیچمین ایک دوسرے پر جمع ہوجاتے ہین تاکہ احکام الٰہی اور خبر آسمانی مین کچہہ چراوین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن ابن عباس قال بینما رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالس فی نفر من اصحابہ اذ رمی بنجم فاستنار فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما کنتم تقولون لمثل ھذا فی الجاھلیۃ اذا رأیتموہ قالوا کنا نقول یموت عظیم او یولد عظیم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فانہ لا یرمی بہ لموت احد ولا لحیاتہ ولکن ربنا تبارک اسمہ وتعالی اذا قضی امرا سبح حملۃ العرش ثم سبح اھل السماء الذین یلونہم ثم الذین یلونہم حتی یبلغ التسبیح الی ھذہ السماء ثم سال اھل السماء السادسۃ اھل السماء السابعۃ ماذا قال ربکم قال فیخبرونہم ثم یستخبر اھل کل سماء حتی یبلغ الخبر الی اھل السماء الدنیا وتختطف الشیاطین السمع فیرمون فیقذفونہ الی اولیائہم فما جاءوا بہ علی وجہہ فہو حق ولکنہم یحرفون ویزیدون **ترجمہ** عبد اللہ بن عباس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے

اصحاب مین بیٹھے ہوئے تہی کہ یکبارگے ایک تارہ ٹوٹا اور روشنی ہوگئی آپنے فرمایا کہ تم اسکو جاہلیت مین کیا کہتے تہے جب یکیفیت تہی انہونے کہا ہم کہا کرتے تہے کہ
جب کوئی شخص بڑا مرتاہے یا کوئی بڑا پیدا ہوتاہے تب یہ ٹوٹتا ہی آنحضرتنے فرمایا کہ یہ کسیکے موت وحیوٰۃ کے سبب سے نہین ٹوٹتا ولیکن ہمارا پروردگار کہ بڑی برکت
والا ہے نام اُسکا اور بلند ہی ذات اُسکی جب وہ حکم کرتاہے کسیکام کا تسبیح کرتے مین حاملان عرش پہر تسبیح کرتے ہین اُس آسمان والی فرشتی جو عرش کے قریب ہین
پہر جو اُس سے قریب ہین یہانتک کہ شہرہ اور غلغلہ سبحان اللہ کا اس آسمان تک پہونچتاہے پہر چہٹے آسمان والے فرشتے ساتوین آسمان والون سے پوچہتے ہین کہ کیا فرمایا
تمہارے پروردگارنے پہر انکو وہ خبر دیتے ہین پہر اسیطرح ہر نیچے آسمان والے اوپر کی آسمان والون سے پوچہتے جاتی ہین یہانتک کہ دنیا کی آسمان پر خبر پہونچتی ہے اور
جن اُچک کر سنا چاہتے ہین سو انپر مار پڑتی ہے اور وہ کچہہ بات لاکر ڈالدیتے ہین اپنے یارون کیطرف یعنے جو کاہن ہین پہر جسکو وہ جیسے ہی ویسی ہی پہونچاتی ہین
وہ خبر تو سچ ہوتی ہے مگر وہ اُسکو بدلتے ہین اور بڑہا گہٹا دیتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث زہری سے انہون نے روایت
کی علی بن حسین سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے انصار کے کئی مردون سے کہ اُن انصاریون نے کہا کہ ایکدن حاضر تہے ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آخر
حدیث تک **خاتمہ** سورۂ سبا مین عمدہ عمدہ مضامین اس ترتیب سے مذکور ہین کہ پہلے حمد باریتعالےٰ کی بعد اُسکے انکار کرنا کافرونکا قیامت پر اور وعدہ مغفرت اور رزق
کا مومنین صالحین کے لئے جاننا عالمونکا کہ قرآن حق ہے اور ہدایت کرتاہے صراط مستقیم کے طرف تعجب کافرونکا اور خبر بعث کی ڈرانا کافرونکو زمین پہٹنے سے اور
آسمان گرنے سے قصہ داؤد علیہ السلام کا اور تسبیح جبال کے اُنکے ساتہ اور قصہ سلیمان کے صبح وشام کے سیر کا اور تانبی کا چشمہ بہانا اُنکے لئے اور بنانا جنونکا محاریب
اور تماثیل اور جفان اور قدور راسیات وغیر ذلک اور قصہ اہل سبا کا اور کیفیت اُنکے باغون کی مالک نہونا معبودان باطل کا ایک ذرہ پر آسمان وزمین سے
اور نہونا شفاعت کا بے اذن خدا کے کیفیت اللہ تعالےٰ کے حکم اترنیکی عرش سے قایل ہونا مشرکونکا بہی اللہ تعالےٰ کی رزاقیت پر اور فیصلہ مشرکون اور موحدون
کا قیامت مین عام ہونا حضرتکے رسالت کا کافۂ ناس کے لئے اور بشیر ونذیر ہونا اُنکا اور جلدی کرنا کافرون کا قیامت کے لئے انکار کافرونکا قرآن اور کتب
سابقہ سے تکبر کرنا ہر قریہ کے امیرونکا کثرت اموال واولاد پر کشادگی اور تنگی رزق کی اللہ کے ہاتہ مین ہونا اموال واولاد کا موجب قرب الٰہی نہونا سوائے
ایمان وعمل صالح کے وعید عذاب کے منکر آیات کے لئے پوچہنا اللہ تعالےٰ کا فرشتون سے کہ لوگ تمکو پوجتے تہی اور جواب اُنکا کافرون کا قرآن سُننے کی وقت کہنا
کہ یہ شخص ہمارے باپ دادا کے معبودون سے روکتاہے غلط نہونا اہل مکہ کو کوئی کتاب قبل نزول قرآن کے ہلاک ہونا اگلے جہٹلانیوالونکا باوجود کثرت اموال و
اولاد کے خطاب کافرونکو کہ ایک ایک اور دو دو تفکر کرین امر رسول مین اور جانی کہ اسے جنون نہین حق کا اُترنا آسمان سے حق آئی ہی باطل کا بہاگ جانا کہنا
نبی کا کہ اگر مین گمراہ ہون وبال مجہہ پر ہے میری اطاعت مین تمہارا کیا نقصان ہے کافرونکا گہبرانا آخرت مین **سُوْرَۃُ الْفَاطِرِ** عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ
عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ ھٰذِہِ الْاٰیَۃِ ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَا فَمِنْھُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِہٖ وَمِنْھُمْ مُّقْتَصِدٌ وَّمِنْھُمْ
سَابِقٌ بِالْخَیْرَاتِ بِاِذْنِ اللّٰہِ قَالَ ھٰٓؤُلَآءِ کُلُّھُمْ بِمَنْزِلَۃٍ وَّاحِدَۃٍ وَّکُلُّھُمْ فِی الْجَنَّۃِ **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ سلم نے فرمایا اس آیۃ کی تفسیر
مین ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْکِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا سے بِاِذْنِ اللّٰہِ تک یعنے پہر وارث کیا ہمنے کتاب کا اُن لوگونکو کہ پسند کیا ہمنے اپنے بندون سے سو اُنمین سے بعضے
ظالم ہین اپنے جان کے لئے اور اُنمین سے بعضے متوسط ہین اور اُنمین سے بعضے آگے بڑہنے والی ہین نیکیون کے ساتہ اللہ کے حکم سے سو فرمایا آپنے یہہ سب اسلام مین برابر
ہین اور سب جنت مین ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **مترجم** اسامہ بن زید سے روایت ہے کہ حضرتنے فرمایا یہ تینون گروہ اسی امت سی ہین اس
آیۃ سے بڑے فضیلت قرآن پڑہنے والونکی ثابت ہوئی اور عمر بن خطاب نے یہ آیۃ منبر پر پڑہی اور فرمایا کہ مینے حضرت سی سنا ہی کہ فرماتے تہی آگے بڑہنے والی
ہم مین کا وہ تو آگے بڑہنے والا ہی ہے اور متوسط نجات پانی والا اور ظالم بخشا ہوا ابی ثابت سی روایت ہے کہ ایکمرد داخل ہوا مسجد مین اور اُسنے دعا کی کہ ای اللہ رحم
کر میرے غربت پر اور انس دی میری وحشت مین اور عنایت کر مجہکو ایک ہمنشین نیک سو ابو درداء جو صحابی تہے اُنہونے فرمایا کہ اگر تو نے سچی دل سی یہ دعا کی ہے
تو تیری صحبت سے ہم زیادہ سعادت پائینگے بہ نسبت تیرے پہر کہا ابو درداء نے سنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے پڑہی آیت ثم اورثنا اور فرمایا سابق بالخیرات
داخل ہوگا جنت مین بغیر حساب کے اور مقتصد کا حساب ہوگا آسانی سے اور ظالم لنفسہ کا جاویگا قیامت کے میدان مین اور فکر مین پڑجاویگا پہر داخل ہوگا

سورۃ الملٰئکۃ تفسیر سورۂ ملائکہ

جنت مین پھر پڑھی آپنے یہ آیت اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْٓ اَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ اِنَّ رَبَّنَا لَغَفُوْرٌ شَکُوْرٌ یعنے وہ بعد فکر کے جنت مین جا کر یہہ کہینگے کہ سب تعریف اللہ کو ہے
جسنے دور کیا ہمسے فکر کو میرا رب بخشنے والا قدر دان ہے اور عقبہ بن صہبا نے کہا مینے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے یہ آیت پوچھی ثُمَّ اَوْرَثْنَا تو انہون نے فرمایا ای میرے بیٹے یہ
تینون جنت مین ہین اور سابق بالخیرات وہ لوگ ہین کہ حضرت کے زمانہ مین گذر گئے اور حضرت نے انکو جنت کی بشارت دی اور متوسط وہ لوگ ہین کہ قدم بقدم
اصحاب کے چلے یہانتک کہ اُنسے ملگئے اور رہی ظالم لنفسہ سو جیسے مین اور تم پس حضرت عائشہ نے اپنے نفس نفیس کو ہمارے ساتھ شمار کیا یعنے رہی نعیب ہمارا انہنے
فقیر کہتا ہے کہ کمال کسر نفس تہا ام المومنین رضی اللہ عنہا کا ورنہ وہ سابقین بالخیرات مین ہین کہ اللہ تعالےٰ نے انکی طہارت اور برارت قرآن مین اُتاری الروایات
کلہا من المعالم **خاتمہ** سورۂ فاطر کہ اُسے سورۂ ملائکہ بہی کہتی ہین مضامین عمدہ پر شامل ہے جیسے حمد باری تعالےٰ کی اور قدرت اُسکی سمٰوات کے پیدا کرنے سے اور
رسول کرنے سی ملائکہ کے اور بیان فتح اور امساک رحمت کا بیان رزق کا تسکین ہمارے پیغمبر کے لئے قوموں کی تکذیب سنا کر حق ہونا وعدۂ آلہی کا اور ڈرانا فریب دنیا سے
بیان شیطان کے عداوت کا انسان سے وعید عذاب شدید کی کافرون کے لئے وعدہ مغفرت اور اجر کبیر کا مومنون کے لئے ہونا ہدایت اور ضلالت کا اللہ کے مشیت
سے بیان ہوا اور کے چلانے اور بدلیون کی اُٹہانی کا ہونا پوری عزت کا اللہ کے لئے اور چڑہنا پاک کلمون کا اُسکی طرف اور عمل صالح کا پیدا ہونا
انسان مٹی سی اور نطفہ سے بیان اُسکی قدرتون کا جیسے پیدا کرنا میٹہے اور کہاری دریاؤنکا اور پیدا کرنا تر گوشت کا یعنے مچہلے کا اُس سے اور نکالنا زیور کا
اور چلانا کشتی کا اُنمین ہونا مشرکونکا خسرے کے دن اپنے شرک سے محتاج ہونا انسانکا اور غنی ہونا رحمٰن کا بیان اسکا کہ کوئی کسیکا گناہ نہ اُٹہاویگا قیامت
کے دن اگرچہ عزیز ہو بیان اسکا کہ ڈرانا نفع نہین دیتا مگر انہین کو جنکو خدا کا خوف ہے برابر نہونا اندہے اور انکہیاری کا بیان موتیٰ کے نہ سُننے کا
بیان اگلے قومون کے جہٹلانیکا ذکر الاء آلہی کی جیسے مینہہ کا برسانا پہلونکا اُگانا جبال و دواب و انعام کا پیدا کرنا ڈرتے رہنا عالمونکا پروردگار سے فضیلت
قرآن پڑہنے والون کے تصدیق قرآن بیان تین قسم کے وارثان کتاب کا ظالم اور مقتصد اور سابق بالخیرات شکر جنتیون کا غم کے جانے پر وعدہ جہنم
کا کافرون کے لئے ثبوت علم غیب کا اللہ تعالیٰ کے لئے غصہ اور نقصان کافرون پر رد اشراک فی الدعا کا بیان آسمان کے تہامنے کا جہوٹی قسمین کہانا کافرون
کا کہ اگر ہمارے پاس نبی آوین تو ہم اورون سے زیادہ ہدایت پاوین تحویل و تبدیل نہونا عادت آلہی مین تحریص اور ترغیب زمین مین سیر کرنیکے اللہ اگر مواخذہ
کرے تو کوئی رینگنے والا زمین پر نہ چہوڑے **سورۂ یٰس عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ کَانَتْ بَنُوْ سَلِمَةَ فِیْ نَاحِیَةِ الْمَدِیْنَةِ فَاَرَادُوا النُّقْلَةَ (تفسیر سورۂ یٰس)
اِلٰی قُرْبِ الْمَسْجِدِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰیَةُ اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی وَنَکْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَاٰثَارَهُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اٰثَارَکُمْ تُکْتَبُ
فَلَا تَنْتَقِلُوْا **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے انہون نے کہا بنی سلمہ مدینہ کے کنارے تھے مسجد کے قریب اُٹہہ آنا چاہتے تھے تو یہ آیت اتری اِنَّا نَحْنُ نُحْیِ الْمَوْتٰی ہم زندہ کرتے ہین
مردونکو اور لکہتے ہین جو انہون نے آگے بہیجا اور قدم اُنکے فرمایا حضرت نے قدم تمہارے لکہے جاتے ہین سو تم اپنے گہر نہ بدلو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ثوری کی روایت
سے اور ابو سفیان وہ طریف سعدی ہین **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ حِیْنَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ
عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا اَبَا ذَرٍّ اَتَدْرِیْ اَیْنَ تَذْهَبُ هٰذِهِ قَالَ قُلْتُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا تَذْهَبُ فَتَسْتَاْذِنُ فِی السُّجُوْدِ فَیُؤْذَنُ لَهَا وَکَاَنَّهَا قَدْ قِیْلَ
لَهَا اطْلُعِیْ مِنْ حَیْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا قَالَ ثُمَّ قَرَاَ وَذٰلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَّهَا قَالَ وَذٰلِكَ فِیْ قِرَاءَةِ عَبْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** ابی ذر سے روایت ہے انہون نے کہا داخل ہوا
مین مسجد مین جب آفتاب غروب ہوا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہے ہوئے تہے سو آپنے فرمایا کہ ای ابی ذر تو جانتا ہے کہ آفتاب کہان جاتا ہے مین نے کہا اللہ اور رسول
اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے کہ وہ جا کر اجازت مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے سجدہ کی اور اُسکو اجازت ملتی ہے اور گویا کہ اُس سے کہا جاتا ہے کہ تو نکل وہین سے جہان
سے آیا ہے یعنے جہان غروب ہوا ہے سو وہ نکلیگا مغرب سے یعنے قیامت کے قریب کہا راوی نے پہر آپنے یہ آیت پڑہی وذٰلک مستقر لہا اور وہ اُسکے ٹہیرنے
کی جگہہ ہے کہا راوی نے کہ قرارت عبد اللہ کی یہی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** یہ سورہ کہ قلب قرآن ہے عمدہ عمدہ مطالب پر مشتمل ہے اور بسند یہ
مضامین پر متضمن ہے جیسے اثبات رسالت ہمارے نبی کی لئے اور نزول قرآن کا واسطے انذار اہل مکہ کے اور منحصر ہونا فوائد انذار تابعین کے لئے بیان مُردونکے زندہ
کرنیکا اور لکہنا اعمال و آثار عباد کو قصہ اصحاب قریہ انطاکیہ اور گفتگو حبیب نجار کے قوم سے کے بابمین اور قدرتین اُس تعالےٰ کے زمین کے زندہ کرنے سے اور حبوب کے

کے نکالنے سے اور کہجور اور انگور کے باغ پیدا کرنے سے اور اسیطرح جیسے نہرونکا جاری کرنا اور دنکا رات سے نکالنا اور سورج کا جاری کرنا اور منازل قمر مقرر کرنا اور کشتی مین انسانکا چڑہانا اور اعراض کا فرونکا آیات قدرت سے اور حالات قیامت سے عاجز ہونا کافرونکا وصیت سے اور پہونکنا صور کا اور نکلنا لوگون کا قبرون سے اور تکیہ لگانا جنتیون کا ارائک پر اور میوہ خوری انکی اور سلام اُنپر اللہ تعالے کے طرف سے اور خطاب اللہ تعالے کا مشرکونسی کہ ہمنے تمسے عہد نہ لیا تہا کہ تم شیطان کو نہ پوجنا اور مُہر ہوجانا اُنکے موہنون پر اور کلام اُنکے ہاتونکا اور گواہی اُنکے پیرونکی اور تعلیم نہونا شعر کا ہمارے نبی کو بیان چارپایونکا قادر نہونا معبودان باطل کا اپنے عابدون کے نصرت پر پیدائش انسان کا بیان سبز درخت سے آگ نکلنے کا بیان بعث کا اثبات کن سے ہوجانا ہر چیز کا **سُوْرَةُ وَالصَّافَّاتِ** **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ دَاعٍ دَعَا اِلٰى شَيْءٍ اِلَّا كَانَ مَوْقُوْفًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ لَازِمًا لَهٗ لَا يُفَارِقُهٗ وَاِنْ دَعَا رَجُلٌ رَجُلًا ثُمَّ قَرَأَ قَوْلَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُوْنَ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی بلانیوالا کسی چیز کیطرف ایسا نہین جو روکا جاوے قیامت کے دن اور لازم نہو اُسکو وبال اُسکے دعوت کا ایسا کہ نہ چہوڑے اُسکو اگرچہ ایک آدمی نے ایک ہی کو بلایا ہو (مُراد اس سے وہ لوگ ہین جو معاصی کیطرف لوگون کو بلاتے ہین) پہر آپنے یہ آیت پڑہی کہ فرمایا اللہ تعالے نے وقفوہم سے آخر تک یعنے کہڑا کرو انکو یہہ پوچہے جائینگے اور کہا جاویگا اُنسے کیا ہوا ہے تمکو جو تم ایکدوسرے کی مدد نہین کرتے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ سَاَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ قَالَ عِشْرُوْنَ اَلْفًا **ترجمہ** ابی بن کعب نے حضرت سے اس آیت کی تفسیر پوچہی وارسلناہ یعنے اللہ فرماتا ہے بہیجا ہمنے اُسکو (یعنے یونس کو) ایک لاکہہ آدمیون بلکہ زیادہ کی طرف فرمایا آپنے ایک لاکہہ سے بیس ہزار زیادہ تہے **ف** یہ حدیث غریب ہے **عَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهٗ هُمُ الْبٰقِيْنَ قَالَ حَامٌ وَسَامٌ وَيَافِثُ بِالثَّاءِ **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کے تفسیر مین فرمایا وجعلنا ذریتہ ہم الباقین یعنے ہمنے نوح ہی کی اولاد کو باقی رکہا فرمایا آپنے کہ وہ تین بیٹے تہے نوح کے حام اور سام اور یافث ثے سے **کہا** ابو عیسے نے کہ یافت اور یافث تے اور ثے دونون سے کہا جاتا ہے اور یفث بہی کہا گیا ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر سعید بن بشیر کے روایت سے **عَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَامٌ اَبُو الْعَرَبِ وَحَامٌ اَبُو الْحَبَشِ وَيَافِثُ اَبُو الرُّوْمِ **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام عرب کا باپ ہے اور حام حبش کا اور یافث روم کا **خاتمہ** جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی سے اُترے سب لوگ جو آپ کے ساتہ تہے ہلاک ہوگئے مگر آپکے تین بیٹے اور اُنکے بیبیان اب ساری دنیا اُنہین کے اولاد ہے انتہے سورہ صافات مین یہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہین قسم صافات اور زاجرات اور تالیات کے توحید الوہیت اور ربوبیت پر بیان آسمان کے تزئین کا کواکب سے اور حفاظت اُسکی شیاطین سے پیدا کرنا انسانکا چپکتی مٹی سے بیان قیامت کا اور روبکاری ظالمونکی بیان جنتیون کا بیان زقوم کا دوزخ مین جانا بسبب تقلید کے بیان حضرت نوح کے نجات کا اور قوم کے ہلاک کا گفتگو ابراہیم علیہ السلام کے باپ سے اور قوم سے قصہ ذبح اسمٰعیل علیہ السلام کا قصہ موسی وہارون علیہم السلام کا قصہ الیاس کا قصہ لوط کا قصہ یونس علیہ السلام کا رد اُن مشرکون کا جو خدا کے بیٹیان ٹہیراتے ہین کلام ملائکہ کا اور تسبیح اُنکے وعدہ غلبہ عباد مرسلین کا تخویف کافرون کے ساتہ عذاب کے تنزیہ اور عزت باری تعالے کی **سُوْرَةُ صٓ** **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرِضَ اَبُوْ طَالِبٍ فَجَاءَتْهُ قُرَيْشٌ وَجَاءَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعِنْدَ اَبِيْ طَالِبٍ مَجْلِسُ رَجُلٍ فَقَامَ اَبُوْ جَهْلٍ كَيْ يَمْنَعَهٗ قَالَ وَشَكَوْهُ اِلٰى اَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ مَا تُرِيْدُ مِنْ قَوْمِكَ قَالَ اُرِيْدُ مِنْهُمْ كَلِمَةً تَدِيْنُ لَهُمْ بِهَا الْعَرَبُ وَتُؤَدِّيْ اِلَيْهِمُ الْعَجَمُ الْجِزْيَةَ قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً قَالَ كَلِمَةً وَّاحِدَةً فَقَالَ يَا عَمِّ قُوْلُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ فَقَالُوْا اِلٰهًا وَّاحِدًا مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ قَالَ فَنَزَلَ فِيْهِمُ الْقُرْاٰنُ صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِي الذِّكْرِ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ اِلٰى قَوْلِهٖ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَا اِلَّا اخْتِلَاقٌ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا ابو طالب بیمار ہوا اور قریش آئے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہی آئے اور ابو طالب کے پاس ایک آدمی کے بیٹہنے کے جگہہ تہی سو ابو جہل اُٹہا کہ آپکو منع کرے (یعنے وہان بیٹہنے کو) راوی نے کہا کہ شکایت کی لوگون نے آنحضرت کی ابیطالب سے اُنہون نے کہا ای میرے بہائی کے بیٹے تم اپنے قوم سے کیا چاہتے ہو آپنے فرمایا مین چاہتا ہون ایک کلمہ کہ اگر اُسکو قبول کرین تو عرب پر حاکم ہون اور عجم سے جزیہ لیوین ابو طالب نے کہا ایک ہے کلمہ آپنے فرمایا ایک ہی کلمہ پہر آپنے فرمایا ای چچا کہو تم لا الٰہ الا اللہ یعنے کوئی معبود نہین سوا اللہ تعالے کے

کہا اُنہوں نے کیا یوجیں ہم اکیلے ایک اللہ کو ہمنے تو یہ اگلی لوگوں میں نہیں سنا یہ بنائی ہوئی بات ہے راوی نے کہا پہر اُترا اُنکے حق میں قرآن ص والقران ذی الذکر سے اختلاق تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **ترجمہ** پوری آیتیں یوں ہیں صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ بَلِ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا فِیْ عِزَّةٍ وَّشِقَاقٍ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ مِّنْ قَرْنٍ فَنَادَوْا وَّلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ وَعَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ عُجَابٌ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ یعنے قسم ہے قرآن نصیحت کرنیوالیکی بلکہ وہ لوگ جو کافر ہوئے ہیں سرکشی میں ہیں اور ضد میں کتنی ہلاک کئے ہمنے پہلے اُن سے سنگتیں پس پکارتی پہرتی اور نہیں تہا وقت خلاص کا اور تعجب کیا اُنہوں نے کہ آیا اُنکے پاس ڈرانیوالا اُنہیں کا اور کافروں نے کہا یہ جادوگر ہے جہوٹا کیا کردیا اُسنے سب معبودونکو ایک معبود بیشک یہ ایک چیز ہے تعجب کے اور چلے سردار اُنہیں کے کہتے ہوئی کہ چلو اور صبر کرو اپنی معبودوں پر تحقیق اسبا تمیں کچہہ غرض معلوم ہوتی ہے نہیں سُنی ہمنے یہ بات پچہلی دین میں نہیں ہی یہ مگر دلکی بنائی ہوئی بات **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَانِی اللَّيْلَةَ رَبِّیْ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِیْ اَحْسَنِ صُوْرَةٍ قَالَ اَحْسَبُهٗ قَالَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِیْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَوَضَعَ يَدَهٗ بَيْنَ كَتِفَیَّ حَتّٰى وَجَدْتُ بَرْدَهَا بَيْنَ ثَدْيَیَّ اَوْ قَالَ فِیْ نَحْرِیْ فَعَلِمْتُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ قَالَ يَا مُحَمَّدُ هَلْ تَدْرِیْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَاُ الْاَعْلٰى قُلْتُ نَعَمْ فِی الْكَفَّارَاتِ وَالْكَفَّارَاتُ الْمُكْثُ فِی الْمَسْجِدِ بَعْدَ الصَّلٰوةِ وَالْمَشْیُ عَلَى الْاَقْدَامِ اِلَى الْجَمَاعَاتِ وَاِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِی الْمَكَارِهِ وَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ عَاشَ بِخَيْرٍ وَّمَاتَ بِخَيْرٍ وَّكَانَ مِنْ خَطِيْئَتِهٖ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ وَقَالَ يَا مُحَمَّدُ اِذَا صَلَّيْتَ فَقُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْكَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاِذَا اَرَدْتَ بِعِبَادِكَ فِتْنَةً فَاقْبِضْنِیْ اِلَيْكَ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ قَالَ وَالدَّرَجَاتُ اِفْشَاءُ السَّلَامِ وَاِطْعَامُ الطَّعَامِ وَالصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَالنَّاسُ نِيَامٌ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ رات کو میرا پروردگار آیا اچہی صورتمیں راوی نے کہا گمان کرتا ہوں میں کہ آپنے فرمایا خواب میں اور فرمایا اے محمد جانتا ہی تو کہ کس میں جہگڑتے ہیں بلند گروہ کی فرشتے میں نے کہا نہیں پہر اپنا ہاتہ اللہ نے میرے شانوں کے بیچمیں رکہا کہ پائی میں نے اُسکی ٹہنڈک اپنے چہاتیوں میں [illegible] میں سو معلوم کرلیا میں نے جو کچہہ آسمانوں میں اور زمین میں پہر فرمایا اے محمد تو جانتا ہے کسمیں جہگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے میں نے کہا ہاں کفارونمیں اور کفارہ مسجد میں نماز کے بعد ٹہیرنا ہے اور جماعتونکیطرف پیدل چلنا ہے اور تکلیفونمیں وضو کا پورا کرنا ہے جسنے یہ کام کیا یعنے ہمیشہ زندہ رہا خیریت سے اور مرا خیریت سے اور اپنے گناہوں سے پاک رہا جیسے اُسیدن ماں نے جنا ہی پہر فرمایا اے محمد جب تو نماز پڑہ چکے تو کہہ اللّٰہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجہسے نیک کام کرنا اور بُرے کام سے دور رہنا اور محبت مسکینوں کی اور جب ارادہ کرے تو اپنی بندونکو بچلانے کا تو موت دی مجہے بغیر بچلائی فرمایا آپنے اور درجات سلام کا پہیلانا اور کہانا کہلانا اور رات کو نماز پڑہنا جب لوگ سوتی ہوں **ف** ذکر کیا ہے بعض رواۃ نے ابی قلابہ اور ابن عباس کے بیچمیں اکیمرد کو اس سندمیں اور قتادہ نے ابی قلابہ سے روایت کیے اُنہوں نے خالد سے اُنہوں نے ابن عباس سے **روایت** کی ہم سے محمد بن بشار نے اُنہوں نے معاذ بن ہشام سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے ابی قلابہ سے اُنہوں نے خالد سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبے صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ آیا میرے پاس پروردگار میرا اچہی صورتمیں اور فرمایا کہ اے محمد میں نے عرض کی کہ حاضر ہوں میں اے رب میرے اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کسمیں جہگڑتے ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا اے رب میں نہیں جانتا سو رکہا ہاتہ اپنا میرے شانوں کے بیچمیں کہ پائی میں نے اُسکی ٹہنڈک اپنے چہاتیوں میں سو جان لیا میں نے جو مشرق اور مغرب میں ہیں سو فرمایا اے محمد میں نے عرض کی حاضر ہوں میں اور مستعد ہوں تیری فرمانبرداری میں فرمایا کس میں جہگڑتی ہیں گروہ بلند کے فرشتے میں نے کہا درجات میں اور کفارات میں اور جماعتونکیطرف پیدل جانے میں اور تکلیفوں میں پورا وضو کرنے میں اور ایک نماز کے بعد دوسری کے انتظار کرنے میں اور جو اُسکے حفاظت کرے خیریت سے جیئے اور خیر پر مری اور اپنے گناہوں سے ایسا پاک رہی گویا اُسیدن جنا اُسکی ماں نے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے اور روایت کی یہ حدیث معاذ بن جبل نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی طول کے ساتہ اور فرمایا آپنے اس روایت میں کہ میں سو گیا اور خوب سو گیا تو میں نے دیکہا یعنے ربکو اچہے صورتمیں اور فرمایا اُس تعالی نے کس میں جہگڑتے ہیں بلند گروہ کے فرشتے آخر حدیث تک **خاتمہ** سورہ ص میں

قصص ماضیہ سے مذکور ہی قصہ داود علیہ السلام کے محراب مین دو فرشتون کے آنیکا اور قصہ سلیمان علیہ السلام کے روبرو گھوڑے پیش ہونیکا اور ایوب علیہ السلام کے بیمار ہونے
اور شفا پانی کا اور قصہ آدم علیہ السلام کا اور مضامین متفرقہ یہی غرور اور ضد کافرون کے اور تشدد انکا شرک مین اور بیان قوم نوح اور ثمود اور عاد کی تکذیب کا بیان تسخیر
جبال اور طیور کا داود علیہ السلام کے لئے برابر نہونا متقیون اور فاجرون اور صالحون اور مفسدون کا مبارک ہونا قرآن کا تذکرہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور
اسمٰعیل اور الیسع اور ذوالکفل کے حال کے طلب نکرنا نبی کا دعوت پر کوئی اجر **سُورَةُ زُمَر** **عَنْ** الزُّبَيْرِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ
تَخْتَصِمُوْنَ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ أَتُكَرَّرُ عَلَيْنَا الْخُصُوْمَةُ بَعْدَ الَّذِيْ كَانَ بَيْنَنَا فِي الدُّنْيَا قَالَ نَعَمْ فَقَالَ إِنَّ الْأَمْرَ إِذَنْ لَشَدِيْدٌ **ترجمہ** زبیر نے کہا جب
اُتری یہ آیت ثم انکم یوم القیمة یعنے پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس جھگڑوگے زبیر نے عرض کی اے رسول اللہ کی کیا دوبارہ ہوگی ہم مین خصومت بعد اسکے کہ ہوئے
ہیمین دنیا مین ہوچکے تہی آپنے فرمایا ہان زبیر نے کہا تو تو کام بہت مشکل ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقْرَأُ يَا عِبَادِيَ الَّذِيْنَ أَسْرَفُوْا عَلٰى أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ إِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا وَّلَا يُبَالِيْ **ترجمہ** اسماء بنت یزید نے
کہا سنا مین نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ پڑھتے تہی یا عبادی الذین یعنے اے میرے بندون جنہون نے زیادتی کی اپنی جانون پر نہ ہو گئے ناامید مت ہو اللہ کے
رحمت سے بیشک اللہ تعالے سب گناہ بخشتاہی اور پروا نہین رکھتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ثابت کے روایت سے کہ وہ شہر بن حوشب سے روایت
کرتے ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَ يَهُوْدِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْجِبَالَ عَلٰى إِصْبَعٍ وَالْأَرَضِيْنَ عَلٰى إِصْبَعٍ
وَالْخَلَائِقَ عَلٰى إِصْبَعٍ ثُمَّ يَقُوْلُ أَنَا الْمَلِكُ قَالَ فَضَحِكَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهُ قَالَ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ **ترجمہ** عبداللہ نے کہا ایک یہودی
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہا اے محمد اللہ تعالی اٹہاتا ہے آسمان ایک انگلی پر اور پہاڑ ایک انگلی پر اور زمینیں ایک انگلی پر اور ساری مخلوق ایک انگلی پر پھر کہتا ہے مین بادشاہ ہون راوی نے
کہا پھر ہنسے نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ کھل گئین کچلیان آپکی پھر فرمایا کہ اللہ کی قدر نہ پہچانی جیسے اسکی قدر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے بندار
نے انہون نے یحیے سے انہون نے فضیل بن عیاض سے انہون نے منصور سے انہون نے ابراہیم سے انہون نے عبیدہ سے انہون نے عبداللہ سے کہا عبداللہ نے کہ حضرت ہنسے
تعجب اور تصدیق کی راہ سے یعنی اُس یہودی کے بات سنکر یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَرَّ يَهُوْدِيٌّ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا يَهُوْدِيُّ حَدِّثْنَا فَقَالَ كَيْفَ تَقُوْلُ يَا أَبَا الْقَاسِمِ إِذَا وَضَعَ اللّٰهُ السَّمٰوَاتِ عَلٰى ذِهْ وَالْأَرَضِيْنَ عَلٰى ذِهْ وَالْمَاءَ عَلٰى ذِهْ وَالْجِبَالَ عَلٰى ذِهْ
وَسَائِرَ الْخَلْقِ عَلٰى ذِهْ وَأَشَارَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّلْتِ أَبُوْ جَعْفَرٍ بِخِنْصَرِهِ أَوَّلًا ثُمَّ تَابَعَ حَتّٰى بَلَغَ الْإِبْهَامَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ وَمَا قَدَرُوا اللّٰهَ حَقَّ قَدْرِهِ **ترجمہ** ابن عباس نے
کہا ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یہودی کچھہ بات کر ہم سے اُسنے کہا کیا کہتے ہو تم اے ابو القاسم جب اللہ تعالے رکھتا ہے
آسمانونکو اوپر اسکے اور زمینونکو اوپر اسکے اور پانی کو اوپر اسکے اور پہاڑونکو اوپر اسکے اور ساری مخلوق کو اوپر اسکے اور اشارہ کیا محمد بن صلت ابوجعفر نے اپنی چھنگلیا سے پہلے
لگاتار اشارہ کیا یہانتک کہ پہونچا انگوٹھے تک سو اللہ تعالے نے اتاری یہ آیت وما قدروا اللہ یعنے نہ پہچانی اللہ کے قدر جیسے اسکے قدر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح
ہے نہین جانتے ہم اسی مگر اسی سندسی اور ابو کدینہ کا نام یحیی بن مہلب ہے اور دیکھا مین نے محمد بن اسمٰعیل کو کہ روایت کی انہون نے یہ حدیث حسن بن شجاع سے انہون نے
محمد بن صلت سے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ أَنْعَمُ وَقَدِ الْتَقَمَ صَاحِبُ الْقَرْنِ الْقَرْنَ وَحَنٰى جَبْهَتَهُ وَأَصْغٰى سَمْعَهُ
يَنْتَظِرُ أَنْ يُّؤْمَرَ أَنْ يَّنْفُخَ فَيَنْفُخُ قَالَ الْمُسْلِمُوْنَ فَكَيْفَ نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ تَوَكَّلْنَا عَلَى اللّٰهِ رَبِّنَا وَرُبَّمَا قَالَ عَلَى اللّٰهِ تَوَكَّلْنَا
ترجمہ ابی سعید خدری نے کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیونکر آرام کرون مین حالانکہ نرسنگے والا نرسنگا مونہہ مین لئے ہوئے ہے اور جھکائے ہے اپنی پیشانی اور جھکائے ہوئے
ہے اور کان لگائے ہوئے منتظر ہے پہونکنے کی حکم کا کہ فوراً پہونکدے مسلمانون نے کہا کیا کہین ہم یارسول اللہ آپنے فرمایا کہو کافی ہے ہمکو اللہ اور کیا اچھا وکیل ہے
توکل کیا ہمنے اللہ پر وہ پروردگار ہمارا ہے اور کبھی آپنے فرمایا اللہ ہی پر بھروسا کیا ہمنے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ أَعْرَابِيٌّ يَا رَسُوْلَ
اللّٰهِ مَا الصُّوْرُ قَالَ قَرْنٌ يُنْفَخُ فِيْهِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو نے کہا ایک اعرابی نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے صور کیا چیز ہے آپنے فرمایا ایک سینگ ہے کہ اسمین پہونکا
جاویگا **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسے مگر سلیمان تیمی کی روایت سے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ يَهُوْدِيٌّ فِيْ سُوْقِ الْمَدِيْنَةِ لَا وَالَّذِي اصْطَفٰى

عَلَى الْبَشَرِ قَالَ فَرَفَعَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ يَدَهُ فَصَكَّ بِهَا وَجْهَهُ قَالَ تَقُولُ هٰذَا وَفِينَا نَبِيُّ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
وَنُفِخَ فِي الصُّورِ فَصَعِقَ مَنْ فِي السَّمٰوَاتِ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ إِلَّا مَنْ شَاءَ اللهُ ثُمَّ نُفِخَ فِيهِ أُخْرَى فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ فَإِذَا مُوسَى
آخِذٌ بِقَائِمَةٍ مِنْ قَوَائِمِ الْعَرْشِ فَلَا أَدْرِي أَرَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلِي أَمْ كَانَ مِمَّنِ اسْتَثْنَى اللهُ وَمَنْ قَالَ أَنَا خَيْرٌ مِنْ يُونُسَ بْنِ مَتَّى فَقَدْ كَذَبَ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا
کہ ایک یہودی نے مدینہ کے بازار میں کہا قسم ہے اس اللہ کی جسنے پسند کر لیا موسیٰ کو سب آدمیوں پر کہا راوی نے ایک مرد نے انصار میں سے ہاتھ اٹھا کر اسکے مونہہ پر طمانچہ مارا اور کہا
کہ تو ایسا کہتا ہے اور ہمارے درمیان اللہ کا نبی موجود ہے (اور وہ دونوں حضرت کے پاس حاضر ہوئے) آپنے فرمایا جب صور پھونکیگا آسمان میں کے لوگ گھبرا جاوینگے
مگر جسے اللہ چاہے پھر دوبارہ پھونکا جاویگا سو اسیوقت وہ کھڑے دیکھتے ہونگے سو سب سے پہلے میں سر اٹھاؤنگا (یعنے قبر سے) اور موسیٰ عرش کا پایہ پکڑے ہوئے ہونگے سو
میں نہیں جانتا کہ مجھسے پہلے سر اٹھایا انہوں نے یا اسی میں داخل تھے جنکو اللہ نے مستثنے کردیا (یعنے بیہوش نہوئے نفخ صور سے) اور جسنے کہا کہ میں یونس بن متی سے بہتر
ہوں اسنے جھوٹ کہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** شیخ نے لمعات میں کہا کہ اس نفخہ سے مراد ہے نفخہ فزع کہ بعد بعث کے ہوگا بیہوش
ہو جاوینگے اسکے سبب سے لوگ اور موسیٰ علیہ السلام اسوقت بیہوش نہونگے اسلئے کہ وہ طور پر بیہوش ہو چکے ہیں اور اسمیں ایک فضیلت خاصہ جزئیہ ہے بالکل افضل
ہونا انکا حضرت سے لازم نہیں آتا اسلئے کہ فضائل خاصہ آنحضرت کے اس سے زیادہ ہیں انتہی مختصراً بنوع تغیر قلیل اور جسنے کہا کہ میں یونس بن متی سے الخ اسکے دو معنے
ہو سکتے ہیں ایک یہہ کہ آنحضرت کو یونس بن متی سے افضل کہے وہ جھوٹا ہے یعنے باعتبار اصل نبوت کے کہ اسمیں سب نبی برابر ہیں دوسرے یہہ کہ اپنے تئیں ان سے
افضل کہے اور یہ ظاہر ہے کہ غیر نبی سے افضل نہیں ہو سکتا **عن** أَبِي سَعِيدٍ وَأَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُنَادِي مُنَادٍ إِنَّ لَكُمْ
أَنْ تَحْيَوْا فَلَا تَمُوتُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَصِحُّوا فَلَا تَسْقَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَشِبُّوا فَلَا تَهْرَمُوا أَبَدًا وَإِنَّ لَكُمْ أَنْ تَنْعَمُوا فَلَا تَبْأَسُوا أَبَدًا فَذٰلِكَ قَوْلُهُ تَعَالَى
وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي أُورِثْتُمُوهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ **ترجمہ** ابی سعید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک پکارنیوالا پکاریگا (یعنے جنت میں) کہ
تمہارے لئے زندگی ہے کہ کبھی نہ مروگے اور تم تندرست رہوگے کہ کبھی بیمار نہوگے اور تم جوان رہوگے کہ کبھی بڈھے نہوگے اور تم ہمیشہ آرام میں رہوگے کہ کبھی تکلیف
نپاؤگے یہی مراد ہے اس قول سے اللہ تعالیٰ کے وتلک الجنۃ التی الآیہ یعنے یہی جنت ہے کہ وارث ہوئے تم اسکے اپنے عملوں کے بدلے **ف** ابن مبارک وغیرہ نے یہ حدیث
ثوری سے روایت کی اور مرفوع نکیا اسکو **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ أَتَدْرِي مَا سَعَةُ جَهَنَّمَ قُلْتُ لَا قَالَ أَجَلْ وَاللهِ مَا تَدْرِي حَدَّثَتْنِي عَائِشَةُ أَنَّهَا سَأَلَتْ
رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهِ وَالْأَرْضُ جَمِيعًا قَبْضَتُهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَالسَّمٰوَاتُ مَطْوِيَّاتٌ بِيَمِينِهِ قَالَتْ قُلْتُ فَأَيْنَ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ
عَلَى جِسْرِ جَهَنَّمَ **ترجمہ** ابن عباس نے مجاہد سے کہا تو جانتا ہے کہ جہنم کتنی بڑی ہے مجاہد نے کہا کہ میں نہیں جانتا ابن عباس نے فرمایا اللہ کی قسم میں بھی نہیں جانتا تھا مگر بیان
کیا مجھسے عائشہ ام المومنین نے کہ میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سے اس آیت کا مطلب پوچھا والارض جمیعا قبضتہ یعنے سارے زمین ایک مٹھی میں ہے اس پروردگار کے
قیامت کے دن اور آسمان لپٹے ہوئے ہیں اسکے سیدھے ہاتھ میں سو ام المومنین فرماتے ہیں کہ مینے عرض کی کہ لوگ اسدن کہاں ہونگے ای رسول اللہ کے آپنے
فرمایا جہنم کے پل پر **ف** اس حدیث میں ایک قصہ ہے اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** وہ قصہ بروایت عبد اللہ عنقریب اوپر گذرا کہ
ایک یہودی حضرت کے پاس حاضر ہوا اور اسنے کہا کہ اللہ تعالیٰ آسمانوں کو ایک انگلی پر اٹھاتا ہے الخ **خاتمہ** سورۂ زمر میں اللہ تعالیٰ کی قدرتوں سے مذکور ہے پیدا کرنا آسمان
و زمین کا اور لپیٹنا انکا دن پر اور دن کا رات پر اور کام میں لگانا شمس و قمر کا اور پیدا کرنا لوگوں کا ایک جان سے اور پیدا کرنا آٹھ جوڑوں کا جانوروں کے اور پیدا
انسان کا رحم مادر میں اور اثبات توحید ربوبیت کا ان قدرتوں سے یہ سب ایک مقام میں مذکور ہے اور دوسرے رکوع میں اتارنا پانی کا اور بہانا ندیوں کا اور نکالنا
کھیت کا اور چورا کر دینا اسکا اور احوال آخرت سے مذکور ہے نقصان مشرکوں کا اور آگ کے مکانوں میں ہونا انکا اور بچانا اللہ کا اپنے بندوں کو ان عذابوں سے اور
بصورت موتی کے ہونا دین میں سوتے کرنیسے اور تین قول انکے قیامت کے دن اور مونہہ کالا ہونا اہل جہنم کا اور بشارت نجات کے متقیوں کو اور مضامین توحید سے
امر اخلاص عبادت کا اور رد ان مشرکوں کا جو عبادت غیر خدا کو موجب قرب الٰہی کہتے ہیں اور ان لوگوں کا جو خدا کے لئے بیٹا ٹھیراتے ہیں اور وعید عذاب جہنم
کے مشرکوں کو اور مثال مشرک کے ساتھ عبد مشترک کے اور موحد کی ساتھ عبد سالم کے جو خاص ایک شخص کا ہو دعا کرنا مشرکوں کا غیر خدا

خالقیت کی رد اُن مشرکوں کا جو اپنے معبودوں کو شفیع جانکر پوجتے ہیں تنگدل ہونا مشرکوں کا توحید کے ذکر سے رد اشراک فی العبادۃ کا نجاننا مشرکوں کا اللہ کی قدر کو اور آخر سورہ میں احوال قیامت سے مذکور ہے پھونکنا صور کا اور زندہ ہونا مُردوں کا اور چمکنا زمین کا اللہ کے نور سے اور لانا نامۂ اعمال کا اور رد بکاری انبیاء اور شہداء کے اور ہانکے جانا کافروں کا جہنم کی طرف اور متقیوں کا جنت کی طرف اور فوائد متفرقہ سے مذکور ہی غنا اس تعالیٰ کی اور رضا اُسکی شکر سے اور عدم رضا کفر سے شکایت انسان کی اور بہت دعا کرنا اُسکا مصیبتوں میں اور بھول جانا اور شرک کرنا اُسکا آرام میں تحریض ورترغیب راتکے جاگنے پر اور قیام وسجود پر تحریض ہجرت پر وعدہ جنت کے غرفوں کا واسطے متقیوں کے رو میں کھڑے ہو جانا قرآن سے اور سہل ہونا قرآن میں خبر آنحضرت کے وفات کی فضیلت قرآن لانے والے کی اور اُسکے تصدیق کرنیوالے کی کافی ہونا پروردگار کا اپنے بندوں کو اور ہدایت اور ضلالت اُس تعالیٰ کے اختیار میں ہے تحریض توکل پر پھیر لینا روحوں کا سوتے وقت قبول نہونا کافروں کے فدیہ کا قیامت میں خطاب اُن بندوں سے جو حد شرعی سے تجاوز کیا اور نہی اللہ کی رحمت سے نا امید ہونے سے اور وعدہ جمیع ذنوب کے مغفرت کا وغیر ذلک من الفوائد

تفسیر سورۂ مومن

سورۃ المؤمن عن النعمان بن بشير قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول الدعاء هو العبادة ثم قال وقال ربكم ادعوني أستجب لكم إن الذين يستكبرون عن عبادتي سيدخلون جهنم داخرين **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے دعا وہی تو عبادت ہے پھر پڑھی آپ نے یہ آیت وقال ربکم ادعونی اور فرمایا تمہارے پروردگار نے دعا کرو مجھسے قبول کروں میں دعا تمہاری جو لوگ تکبر کرتے ہیں میری عبادت سے یعنی میرے دعا سے داخل ہونگے جہنم میں ذلیل ہوکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورہ میں صفات الٰہی سے مذکور ہے غافر الذنب اور قابل التوب اور شدید العقاب اور ذی الطول ہونا اُس تعالیٰ کا اور رفیع الدرجات ذو العرش اور مالک ہونا اُسکا اور جاننا اُسکا آنکھوں کی چوری کو اور عادت الٰہی کہ ہمیشہ مدد کرتا ہے نبیوں کی اور مومنوں کی اور احیاء اور اماتت اور تغییر اُسکے ارادہ کی ساتھ کن کے اور قصص ماضیہ سے قصہ موسیٰ علیہ السلام کے ارسال کا اور ظلم فرعون کا اور ہامان اور قارون کا اور قصہ مومن آل فرعون کا اور نصیحت اُسکے فرعون اور قوم کو اور احوال آخرت سے یاد کرنا کافروں کو قیامت میں کہ غضب خدا کا اور دشمن رکھنا اُسکا بڑھکر ہے تمہارے غصہ سے اور کہنا تابعان کفار کا اپنے متبوعین سے واسطے تخفیف عذاب کے اور جواب اُنکا کہنا دوزخیوں کا مالک دوزخ سے کہ رب ہمارا ایکدن عذاب ہم پر تخفیف کرے قبول نہونا ظالموں کی معذرت کا قیامت کے دن اغلال اور سلاسل اور تسجیر مجادلان الآیات کے جہنم میں اور احوال ملائکہ سے تسبیح اور تحمید اور استغفار حاملان عرش کے تائبین اور متبعین قرآن کیلئے اور قدرتوں سے اُس تعالیٰ کے رزق کا اُتارنا آسمان سے اور تمنن ساتھ سکون لیل اور ابصار نہار کے اور تمنن ساتھ قرار دینے زمین کے اور بنا سماء کے اور صورت بنانی آدم کے اور اثبات توحید الوہیت کا ان صفتوں سے اور چند مرتبے انسان کی پیدایش کے مٹی سے ہونا اور نطفہ اور علقہ اور طفل اور جوان اور پیر ہونا اُسکا اور تمنن کشتی اور جانوروں پر سوار ہونیکی ساتھ اور مضامین متفرقہ سے تذکیر قوم نوح اور احزاب کے تکذیب سے اور حملہ کرنا ہر اُمت کا اپنے نبی پر اور ہلاک قوم کا اور نجات نبی کی اور تذکیر عطا توریت کی موسیٰ علیہ السلام کو اور امر صبر اور استغفار اور تسبیح اور تحمید کا صبح اور شام اور برابر نہونا اعمیٰ اور بصیر اور صالح اور مسئی کا اور امر دعا کا اور وعدہ اُسکے قبول کا اور امر ہے کو کہے منع کیا گیا ہوں میں عبادت سے غیر خدا کے بیان کرنا بعض انبیاء کے قصوں کو قرآن میں اور نہ بیان کرنا بعض کا اور عادت الٰہی ہونا کافروں کے ہلاک کرنیکی وغیر ذلک

تفسیر سورۂ حٰم سجدہ

سورۃ السجدۃ عن ابن مسعود قال اختصم عند البيت ثلاثة نفر قرشيان وثقفي أو ثقفيان وقرشي قليل فقه قلوبهم كثير شحم بطونهم فقال أحدهم أترون الله يسمع ما نقول فقال الآخر يسمع إن جهرنا ولا يسمع إن أخفينا وقال الآخر إن كان يسمع إذا جهرنا فهو يسمع إذا أخفينا فأنزل الله عز وجل وما كنتم تستترون أن يشهد عليكم سمعكم ولا أبصاركم **ترجمہ** عبداللہ بن مسعود نے کہا کہ جھگڑے تین شخص بیت اللہ کے پاس قرشی تھے دو اور ایک ثقفی یا دو ثقفی تھے ایک قرشی دلوں میں انکے سمجھ تھوڑی تھی اور پیٹ پر انکے چربی بہت تھی ایک نے کہا بھلا دیکھو تو کیا اللہ سنتا ہی جو ہم کہتے ہیں دوسرے نے کہا سنتا ہے اگر ہم پکاریں اور نہیں سنتا اگر ہم چپکے سے بولیں تیسرے نے کہا اگر ہمارے پکار کو سنتا ہے تو چپکے کو بھی سنتا ہوگا سو اللہ تعالیٰ نے اُتارا وما کنتم تستترون سے یعنی نہ تھے تم پردہ کرتے اس خیال سے کہ گواہی دینگے تم پر تمہارے کان اور نہ تمہاری آنکھیں یعنی خبر سے چھپکر گناہ کرتے تھے یہ خبر تھی کہ اعضا گواہی دینگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبد الرحمن بن يزيد قال قال عبد الله كنت مستترا بأستار الكعبة فجاء ثلاثة نفر كثير شحوم بطونهم قليل فقه

قُلُوبِهِمْ قُرَشِيٌّ وَخَتَنَاهُ ثَقَفِيَّانِ اَوْ ثَقَفِيٌّ وَخَتَنَاهُ قُرَشِيَّانِ فَتَكَلَّمُوا بِكَلَامٍ لَمْ اَفْهَمْهُ فَقَالَ اَحَدُهُمْ اَتُرَوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْمَعُ كَلَامَنَا هٰذَا فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنَّا اِذَا رَفَعْنَا اَصْوَاتَنَا سَمِعَهُ وَاِذَا لَمْ نَرْفَعْ اَصْوَاتَنَا لَمْ يَسْمَعْهُ فَقَالَ الْاٰخَرُ اِنْ سَمِعَ مِنْهُ شَيْئًا سَمِعَهُ كُلَّهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ اِلٰى قَوْلِهِ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ **ترجمہ** عبدالرحمن بن یزید سے روایت ہے کہ عبداللہ نے کہا کہ میں کعبہ کے پردوں میں چھپا ہوا تھا تین شخص آئے کہ انکے پیٹ پر چربی بہت تھی اور دلمیں سمجھ کم ایک قرشی تھا اور دو اسکے داماد ثقفی یا ایک ثقفی دو داماد اسکے قرشی انہوں نے ایسی بات کہی کہ میں نہ سمجھا پھر ایک بولا کہ بھلا دیکھو کیا اللہ ہماری یہ بات سنتا ہی دوسرے نے کہا جب ہم آواز بلند کرتے ہیں سنتا ہی اور جب بلند نہیں کرتے نہیں سنتا تیسرے نے کہا اگر تھوڑی سنتا ہی تو سب سن سکتا ہے عبداللہ نے کہا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اسکا ذکر کیا اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وما کنتم تستترون سے خاسرین تک **ف** یہ حدیث حسن ہے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ بن عمیر سے انہوں نے وہب بن ربیعہ سے انہوں نے عبداللہ سے مانند اسکے **مترجم** پوری آیت یہ ہے وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ وَلَا اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ الَّذِيْ ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ اَرْدٰىكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخَاسِرِيْنَ یعنے تم پردہ نکرتے تھے اس خیال سے کہ گواہی دینگے تمپر کان تمہارے اور نہ آنکھیں تمہاری اور نہ کھالیں تمہاری ولیکن یقین کیا تمنے کہ اللہ نہیں جانتا تمہارے بہت عملونکو اور اسی گمان نے کہ گمان کیا تمنے اپنے رب کے ساتھ ہلاک کیا اسنے تمکو سو ہوگئے تم آج نقصان والوں میں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَرَاَ اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا قَالَ قَدْ قَالَ النَّاسُ ثُمَّ كَفَرَ اَكْثَرُهُمْ فَمَنْ مَاتَ عَلَيْهَا فَهُوَ مِمَّنِ اسْتَقَامَ **ترجمہ** انس بن مالک نے کہا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا ان الذین قالوا یعنے جو لوگ کہتے ہیں کہ معبود ہمارا اللہ ہی ہے پھر اسپر قایم رہے فرمایا آپنے بہت لوگوں نے یہ کہا پھر منکر ہوگئے سو جو اسی پر مرا وہ قایم رہا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے سنا میں نے ابوزرعہ سے کہتے تھے عفان نے عمرو بن علی سے ایک حدیث روایت کی ہی **خاتمہ** سورۂ سجدہ میں بڑے بڑے فوائد اس ترتیب سے مذکور ہیں تفصیل آیات قرآن عربی کی بشیر و نذیر ہونا رسول کا اعراض بہت لوگوں کا قرآن سے بشیر ہونا نبی کا اور توحید خدا کے اور امر استقامت اور استغفار کا خرابی زکوٰۃ نہ دینے والوں کی وعدہ اجر غیر ممنون کا مومنان صالحین کے لئے قدرتیں اسکے جیسے دو روز میں زمین بنانا اور پہاڑ گاڑنا اور برکت دینا اور اندازہ کرنا وقتوں کا چار روز میں اور استوا الی السماء اور آنا زمین و آسمان کا طوع و رغبت سے ایکدوسرے کی طرف اور سات عدد کرنا آسمان کے دو روز میں اور اترنا حکم کا ہر آسمان میں اور زینت آسمان کی تاروں سے عاد و ثمود کے صاعقہ کا بیان اللہ کے دشمنوں کا حشر اور سمع اور بصر اور جلود کی گواہیاں غل مچانا کافروں کا قرآن پڑھتے وقت مشرکوں کا حشر میں آرزو کرنا کہ اگر ہم اپنے معبودوں کو پاویں پیر کے نیچے روند ڈالیں بشارت جنت کی اور اترنا فرشتوں کا موحدوں کے لئے فضیلت داعی الی اللہ کے امر بدی کو دفع کرنیکا نیکی کے ساتھ امر شیطان سے استعاذہ کرنیکا حرمت غیر خدا کی سجدہ کرنیکی زمین کا تازہ کرنا اور اثبات بعث کا اس دلیل سے مذمت الحاد کے نہ آنا باطل کا قرآن کے آگے پیچھے ہدایت اور شفا ہونا قرآن کا شک و اختلاف یہود کا توراۃ میں نفی ظلم کے خدا کی ذات سے گم ہونا معبودان باطل کا حشر میں ناامیدی انسان کی مصیبت کے وقت انکار قرآن کا جواب آیات قدرت دکھانا انفس و آفاق میں احاطہ اور شہادت اللہ کے ہر شئی پر

سورۃ الشوریٰ

تفسیر سورۂ شوریٰ

عَنْ طَاوُسٍ قَالَ سُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ قُلْ لَّا اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى فَقَالَ سَعِيْدُ بْنُ جُبَيْرٍ قُرْبٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ اَعَلِمْتَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَكُنْ بَطْنٌ مِّنْ قُرَيْشٍ اِلَّا كَانَ لَهٗ فِيْهِمْ قَرَابَةٌ فَقَالَ اِلَّا اَنْ تَصِلُوْا مَا بَيْنِيْ وَبَيْنَكُمْ مِّنَ الْقَرَابَةِ **ترجمہ** طاؤس سے کہا کہ ابن عباس سے کسی نے اس آیت کا مطلب پوچھا قل لا اسئلکم علیہ اجرا یعنے کہہ تو ای نبی میں تمسے دعوت اسلام کا کچھ اجر نہیں چاہتا مگر حق قرابت کا سعید بن جبیر نے کہا کہ ابن عباس نے جواب دیا کہ تو نہیں جانتا کہ عرب میں کوئی گھرانا تھا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے اسمیں قرابت نہو سو فرمایا اللہ تعالیٰ نے کہ کہہ تو میں نہیں چاہتا تمسے کچھ مگر یہ کہ حسن سلوک کرو تم اس قرابت کے سبب سے جو میرے تمہارے بیچ میں ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندوں سے مروی ہوئی ہے ابن عباس سے **عَنْ** شَيْخٍ مِّنْ بَنِيْ مُرَّةَ قَالَ قَدِمْتُ الْكُوْفَةَ فَاُخْبِرْتُ عَنْ بِلَالِ بْنِ اَبِيْ بُرْدَةَ فَقُلْتُ اِنَّ فِيْهِ لَمُعْتَبَرًا فَاَتَيْتُهٗ وَهُوَ مَحْبُوْسٌ فِيْ دَارِهِ الَّتِيْ قَدْ كَانَ بَنٰى قَالَ وَاِذَا كُلُّ شَيْءٍ مِّنْهُ قَدْ تَغَيَّرَ مِنَ الْعَذَابِ وَالضَّرْبِ وَاِذَا هُوَ فِيْ قُشَاشٍ فَقُلْتُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ يَا بِلَالُ لَقَدْ رَاَيْتُكَ وَاَنْتَ تَمُرُّ بِنَا تُمْسِكُ بِاَنْفِكَ

مِنْ غَيْرِ عِبَادٍ وَأَنْتَ فِيْ حَالِكَ هٰذَا وَالْبُوْرُ فَقَالَ مِمَّنْ أَنْتَ فَقُلْتُ مِنْ بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ عَبَّادٍ فَقَالَ أَلَا أُحَدِّثُكَ حَدِيْثًا عَسَى اللّٰهُ أَنْ يَنْفَعَكَ بِهِ قُلْتُ هَاتِ قَالَ
ثَنَا أَبِيْ أَبُوْ بُرْدَةَ عَنْ أَبِيْهِ أَبِيْ مُوْسٰى أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُصِيْبُ عَبْدًا نَكْبَةٌ فَمَا فَوْقَهَا أَوْ دُوْنَهَا إِلَّا بِذَنْبٍ وَمَا يَعْفُو اللّٰهُ عَنْهُ
أَكْثَرُ قَالَ وَقَرَأَ وَمَا أَصَابَكُمْ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيْكُمْ وَيَعْفُوْ عَنْ كَثِيْرٍ **ترجمہ** بنی مرہ کے ایک شخص سے روایت ہے کہ اُسنے کہا مین کوفی مین آیا اور مجھے خبر ہوئی
بلال بن ابی بردہ کے حال کی سو مینے کہا انکے حال مین عبرت ہے اور مین انکے پاس آیا وہ قید تہے اپنی اُسی گہر مین جو بنوایا تہا اور سب چیز انکے شکل و صورت سے
بدل گئی تہی مار پیٹ سے اور اُنکے بدن پر ایک پرانا چیتہڑا تہا مینے کہا الحمد للہ یا بلال مینے تمکو دیکھا تہا کہ تم جب ہمارے اوپر سے گذرتی تہی ناک بہون چڑہاتی تہی بغیر غبار
کے اور آج تم اس حال مین ہو اُنہون نے کہا تو کس قبیلہ کا ہی مینے کہا بنی مرہ بن عباد کا کہا کیا بیان کرون مین تجہسے ایک حدیث شاید اللہ تجہے اُس سے
فائدہ دے مینے کہا لاؤ کہا روایت کی مجہسے ابی بردہ نے اُنہون نے اپنے باپ سے جو ابو موسی ہین کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہین پہونچتی ہے کسیکو
کوئی چوٹ کم ہو یا زیادہ مگر بسبب گناہ کے اور اللہ جو معاف کردیتا ہے وہ بہت ہی (یعنے اُس سے جسکا بدلا ملا) کہا اور پہر پڑہی اُنہون نے ما اصابکم یعنے
نہین پہونچتی تمکو کوئی مصیبت مگر تمہارے ہاتہ کے عملون سے اور معاف کردیتا ہے وہ بہت گناہون کو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند
سے **خاتمہ** سورۂ شوری مین عمدہ عمدہ فوائد اس ترتیب سے مذکور ہین تشبیہ اس وحی کی پہلی وحیون سے مالک ہونا اللہ کا آسمان و زمین پر قریب ہونا آسمان کے
پہٹ جانے کا کثرت سے ملائکہ کے ایک فرقہ جنتی ہے اور ایک ناری ہدایت اور رحمت اُسکی مشیت پر ہے اعتراض شرک پر اور مختلف فیہ امر مین خاص اللہ
ہی کا حکم ہے اور رد تقلید کا قدرت خدا کی آسمان اور زمین اور چارپایون کے پیدا کرنے سے اور مقالید سموات و ارض اُسکے ہاتہ مین ہونا ناگوار ہونا مشرکون کو
توحید اور اتباع سنت مختلف ہونا آدمیونکا علم آنیکے بعد امر دعوت اور استقامت کا دین پر واضح ہوجانا حق اور باطل کا نہونا علم قیامت کا نبی کو لطف اور
رزاقیت اور قوت و عزت خداوند تعالی کی دنیا اور آخرت کے کہیتے کا حال ظالمونکا ڈرنا حشر مین جزا کی زیادتی کے ساتہ خدا کے رحمت کا بیان اور توبہ قبول
کرنا اور گناہ بخشنا وعید عذاب شدید کی کافرون کے لئے اگر رزق مین وسعت ہو تو بندے بغاوت کرین مینہہ اُترنیکا بیان آسمان و زمین اور دواب کا پیدا کرنا
کشتی کا بیان وعید مجادلہ کرنیوالیکے اللہ کی آیتون کے ساتہ تحقیر دنیا اور فضیلت توکل و اعتماد کے اللہ تعالی پر صفات مومنون کی فضیلت صبر اور عفو کے حال
ظالمونکا حشر مین انسان کے شکایت نبی پر احسان رکہنا فرشتون کے بہیجنے کا اور وحی اُتارنیکا اور راہ سیدہی بتانا اُنکا **سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ عَنْ**
أَبِيْ أُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا ضَلَّ قَوْمٌ بَعْدَ هُدًى كَانُوْا عَلَيْهِ إِلَّا أُوْتُوا الْجَدَلَ ثُمَّ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
هٰذِهِ الْآيَةَ مَا ضَرَبُوْهُ لَكَ إِلَّا جَدَلًا بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُوْنَ **ترجمہ** ابی امامہ سے کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی قوم گمراہ نہین ہوئی راہ پانیکے
بعد جسپر وہ تہی مگر جب کہ اُنکو جہگڑنا ملا پہر پڑہے آپنے یہ آیت ما ضربوہ لک یعنے وہ تجہپر نام نہین رکہتی ہین مگر جہگڑنیکو اور وہ لوگ جہگڑالو ہین **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسے مگر حجاج بن دینار کے روایت سے اور حجاج ثقہ ہین مقارب الحدیث ہین اور ابو غالب کا نام حزور ہے **خاتمہ** سورۂ زخرف
مین فوائد عمدہ ہین چنانچہ سوگند قرآن کی اور عربی اور علی اور حکیم ہونا اُسکا لوح محفوظ مین موقوف نہونا نزول وحی کا مسرفون کے اسراف کے سبب سے بیان
ارسال انبیاء کا قدرتین اُس تعالی کی آسمان کے پیدا کرنے سی اور زمین کے بچہانی سی اور اسیطرح راہین بنانا اور پانی اُتارنا وغیرہ و ذلک رد اُن مشرکونکا جو خدا
کے ولد ٹہیراتے ہین تمسک ہر قوم گمراہ کا تقلید آباء کے ساتہ ابراہیم کے بیزاری تقلید آبا سے انبیاء کو ساحر کہنا کافرونکا اعتراض کہ قرآن کسی سردار پر کیون
نہ اُترا جو قرآن سے غافل ہوا ایک شیطان اُسکے پیچھے لگانیے کو طاقت نہین کہ بہرونکو سناوین آمر قرآن کے ساتہ چیتگل مارنیکا توحید انبیاء کی قصہ موسی علیہ السلام
کا عیسے علیہ السلام کا حال سنکر مشرکان قریش کا رکنا نشان قیامت ہونا عیسے علیہ السلام کا عداوت شیطان کی انسان سے یکبارگی آجانا قیامت کا خوف و
حزن نہونا عباد مخلصین کو بیبیان اور سونیکے رکابیان اور صراحیونکا وعدہ نیکونکے لئے خلود و عذاب جہنم کا مجرمون کے لئے اور پکارنا اُنکا مالک کو اور جواب
اُنکا کرام کاتبین کا بیان کہنا نبی کا کہ اگر خدا کے بیٹا ہوتا تو مین اول پوجتا معبود ہونا اُس تعالی کا آسمان و زمین مین بطلان معبودان باطل کے
شفاعت کا قائل ہونا کافرونکا خدا کے خالقیت پر نبی کو حکم معاف کا اور سلام کا **سُوْرَةُ الدُّخَانِ عَنْ** مَسْرُوْقٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ

إِلَى عَبْدِ اللهِ فَقَالَ إِنَّ قَاصًّا يَقُصُّ يَقُولُ إِنَّهُ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ الدُّخَانُ فَيَأْخُذُ بِمَسَامِعِ الْكُفَّارِ وَيَأْخُذُ الْمُؤْمِنَ كَهَيْئَةِ الزُّكَامِ قَالَ فَغَضِبَ وَكَانَ مُتَّكِئًا فَجَلَسَ ثُمَّ قَالَ إِذَا سُئِلَ أَحَدُكُمْ عَمَّا يَعْلَمُ فَلْيَقُلْ بِهِ قَالَ مَنْصُورٌ فَلْيُخْبِرْ بِهِ وَإِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ فَلْيَقُلِ اللهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ مِنْ عِلْمِ الرَّجُلِ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ أَنْ يَقُولَ اللهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ اللهَ قَالَ لِنَبِيِّهِ قُلْ مَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِينَ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا رَأَى قُرَيْشًا اسْتَعْصَوْا عَلَيْهِ قَالَ اللَّهُمَّ أَعِنِّي عَلَيْهِمْ بِسَبْعٍ كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ فَأَحَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتَّى أَكَلُوا الْجُلُودَ وَالْمَيْتَةَ وَقَالَ أَحَدُهُمَا الْعِظَامَ قَالَ وَجَعَلَ يَخْرُجُ مِنَ الْأَرْضِ كَهَيْئَةِ الدُّخَانِ قَالَ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللهَ لَهُمْ قَالَ فَهٰذَا لِقَوْلِهِ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ يَغْشَى النَّاسَ هٰذَا عَذَابٌ أَلِيمٌ قَالَ مَنْصُورٌ هٰذَا لِقَوْلِهِ رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ فَهَلْ يُكْشَفُ عَذَابُ الْآخِرَةِ قَالَ مَضَى الْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَالدُّخَانُ وَقَالَ أَحَدُهُمُ الْقَمَرُ وَقَالَ الْآخَرُ الرُّومُ **ترجمہ** مسروق نے کہا ایک شخص آیا عبد اللہ کے پاس اور کہا کہ ایک واعظ بیان کرتا تھا کہ نکلیگا زمین میں سے ایک دہوان یعنے قیامت کی قریب اور کافرون کے کان بند کرلیگا اور مومنون کو زکام سا ہو جاویگا مسروق نے کہا کہ غصہ ہو گئے عبد اللہ اور تکیہ لگائی ہوئے تھے اُٹھہ بیٹھے اور کہا جب کسی سے پوچھی جاوے ایسی بات کہ وہ جانتا ہے تو کہدے منصور نے کہا جو راوی حدیث ہین کہ خبر کردے اُس سے اور جب پوچھا جاوے اُس بات سے کہ نہین جانتا تو کہدے اللہ خوب جانتا ہے اسلئے کہ یہہ بہی آدمی کے علم کی بات ہے کہ جب سوال ہووے اُس سے ایسی چیز کا جو نہین جانتا تو کہدے اللہ خوب جاننے والا ہے اسلئے کہ اللہ نے اپنے نبی سے کہا کہدے تو نہین مانگتا مین تمسے مزدوری اور نہین ہون اپنی دل سے بات بنانیوالا اصل اس خان کی یہہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکہا کہ قریش پر کہنا نہین مانتے دعا کی یا اللہ مدد کر میرے اُنپر سات برس کے قحط سے یوسف علیہ السلام کے زمانہ کے مانند سو اُنپر قحط پڑا اور سب چیز ہو چکے یہانتک کہ کہالین اور مُردے کہانے لگے اور اعمش اور منصور دونون راویون میں سے ایک نے کہا ہڈیان بہی کہانے لگے اور کہا عبد اللہ نے زمین سے دہوان سا نکلنے لگا کہا راوی نے پہر آیا آنحضرت کے پاس ابو سفیان اور عرض کی کہ آپکے لوگ ہلاک ہو گئی اللہ سے دعا کر دو انکے لئے کہا عبد اللہ نے یہی مراد ہے اس آیت سے یوم تاتی السماء یعنے جسدن لاویگا آسمان کہلا دہوان کہ ڈھانپ لیویگا لوگونکو یہہ دکہہ کی مار ہے منصور نے کہا یہی مراد ہے اس آیت سے ربنا اکشف عنا العذاب یعنے کہولدے ہمسے عذاب سو کیا کہولا جاویگا عذاب آخرتکا یعنے وہی قحط کا دہوان مراد ہے عبد اللہ نے کہا گذر گیا البطشہ اور لزام اور دخان اور اعمش اور منصور دونون راویون مین سے ایک نے کہا کہ گذر گیا شق ہونا قمر کا اور دوسرے نے کہا اور مغلوب ہونا روم کا کہا ابو عیسی نے کہ لزام سے مراد ہے وہ قتل جو بدر کے دن ہوا یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** دخان یعنے دہوان جسکا ذکر یوم تاتی السماء بدخان مبین مین ہے اسمین مفسرین کے دو قول ہین ایک وہی جو اس روایت کے آخر مین مذکور ہوا دوسرا یہ کہ وہ دخان قریب قیامت کے ظاہر ہوگا اور اسسے مومنونکو زکام اور کافرونکو انسداد مسام ہوگا جیسا اول روایت مین مذکور ہے اور بطشہ سے اشارہ ہے اس آیت کے طرف یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى یعنے جسدن پکڑینگے ہم انکو سخت پکڑنا مراد اس سے واقعہ ہے بدر کا اور لزام مین اشارہ ہے اس آیت کے طرف فسوف یکون لزاماً یعنے اب ہوگی پکڑ دہکڑ اس سے بہی مراد معاملہ بدر ہے اور روم مین اشارہ ہے الم غلبت الروم کے طرف یعنی خبر ہے اسمین روم کے مغلوب ہونیکی اور یہہ بہی حضرت کے وقت مین ہو چکا **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُؤْمِنٍ إِلَّا وَلَهُ بَابَانِ بَابٌ يَصْعَدُ مِنْهُ عَمَلُهُ وَبَابٌ يَنْزِلُ مِنْهُ رِزْقُهُ فَإِذَا مَاتَ بَكَيَا عَلَيْهِ فَذٰلِكَ قَوْلُهُ فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنْظَرِينَ **ترجمہ** انس بن مالک سے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مومن ایسا نہین کہ اُسکے لئے نہون دو دروازے یعنے آسمان مین ایک دروازے سے اُسکے عمل نیک چڑہتے ہین دوسرے سے رزق اُترتا ہے جب وہ مرجاتا ہے دونون اُسپر روتے ہین یہہ فرماتا ہے اللہ تعالے کہ نہ روئی اُنپر یعنے کفار پر آسمان اور زمین اور نہ تہے وہ مہلت پانیوالے **ف** یہہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی سند سے اور موسی بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہین حدیث مین **خاتمہ** سورۂ دخان مین یہہ مضامین بہ ترتیب مذکور ہین نزول قرآن کا شب قدر مین یا شب برات مین ربوبیت اور الوہیت اور احیا اور اماتت اُس تعالے کی بطش کبرے کا بیان بیان قوم فرعون کا کچہہ تہوڑا سا حال قول منکران بعث کا پیدا ہونا آسمان و زمین کا کہیل کیلئے نہ اور اثبات بعث کا اسکے بیان شجرہ زقوم کا بشارت مقام امین اور جنات اور عیون اور سندس و استبرق کی لباس کی اور حور عین کی تزویج کی اور فواکہ کی متقیون کے لئے آسان ہونا قرآن کا نبی کے زبان پر **سورۂ جاثیہ** کو اگرچہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے نہین لکہا مگر اُسکا خلاصہ مضامین یہہ ہے اترنا کتاب کا رب الارباب کی طرف سے قدرتین اُسکی جیسی آسمان و زمین کا بنانا اور انسان اور چارپایون کا

پیدا کرنا اور رات دن کا بدلتے آنا اور رزق کا آسمان سے اترنا خرابی ہوئی گنہگاروں کی قارون اسکی جیسے دریا کا کام میں لگانا کشتی کا چلانا وغیرہ مومنوں کو کافروں کے قصور
معاف کرنے کا حکم نیکی بدی کا بدلا ضرور ہے بنی اسرائیل کی فضیلتیں اس نبی کو شریعت کا عنایت ہونا قرآن میں عبرت اور ہدایت اور رحمت ہونا پیدا کرنا زمین آسمان کا سچ
کہ ہر ایک اپنے عمل کی جزا پاوے مذمت ہوا پر چلنے والوں کی فرقہ دہریہ کا رد منکران بعث کا کہنا کہ ہمارے باپ کو زندہ کر دو مالک ہونا اس تعالے کا آسمان و زمین پروردگار
ہر اس کے اپنی کتاب کے ساتھ حشر میں حمد اور ربوبیت اور کبریا اور حکمت اس تعالی شانہ کی

سورۃ الاحقاف

عن ابن اخی عبد اللہ بن سلام
قال لما ارید عثمان جاء عبد اللہ بن سلام فقال له عثمان ما جاء بک قال جئت فی نصرتک قال اخرج الی الناس فاطردهم عنی فانک خارج
خیر لی منک داخل قال فخرج عبد اللہ بن سلام الی الناس فقال ایها الناس انه کان اسمی فی الجاهلیة فلان فسمانی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
عبد اللہ ونزلت فی آیات من کتاب اللہ نزلت فی وشهد شاهد من بنی اسرائیل علی مثله فآمن واستکبرتم ان اللہ لا یهدی القوم الظالمین و
نزلت فی کفی باللہ شهیدا بینی وبینکم ومن عنده علم الکتاب ان للہ سیفا مغمودا عنکم وان الملائکة قد جاورتکم فی بلدکم هذا الذی نزل
فیه نبیکم فاللہ اللہ فی هذا الرجل ان تقتلوه فواللہ ان قتلتموه لتطردن جیرانکم الملائکة ولتسلن سیف اللہ المغمود عنکم فلا یغمد الی یوم
القیامة قال فقالوا اقتلوا الیهودی واقتلوا عثمان **ترجمہ** عبد اللہ بن سلام کے بھتیجے سے روایت ہے کہ جب لوگوں نے امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کا ارادہ کیا
عبد اللہ بن سلام آئے حضرت عثمان نے انسے کہا تم کیوں آئے انہوں نے کہا آپکی مدد کو آپنے فرمایا کہ جاؤ لوگوں کے پاس اور انکو مجھ سے دور رکھو اور تیرا باہر رہنا مفید ہے
میرے لئے اندر رہنے سے کہا راوی نے کہ عبد اللہ بن سلام نکلے لوگوں کیطرف اور کہا ای آدمیوں میرا نام جاہلیت میں فلانا تھا (یعنے حصین) پھر رسولخدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے عبد اللہ نام رکھا اور میرے بارہ میں کئی آیتیں اتریں اللہ کی کتاب سے میرے ہی بارہ میں اتری وشهد شاهد من بنی اسرائیل یعنے گواہی دی ایک گواہی
دینے والے نے بنی اسرائیل میں سے اسکے مثل پر یعنے اسپر کہ قرآن اللہ کے پاس سے آیا ہے اور ایمان لایا اور تکبر کیا تمنے اللہ راہ نہیں دیتا ظالموں کو اور میرے ہی حق
میں یہ آیت اتری کفی باللہ شهیدا یعنے نبی کو حکم ہوا کہ کہدو کہ کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکے پاس علم ہے کتاب کا (مراد اس سے عبد اللہ بن
سلام ہیں) اور اللہ کے ایک تلوار چھپی ہوئی ہے تم سے اور فرشتے تمہارے ہمسایہ ہیں اس تمہارے شہر میں کہ اترے تمہارے نبی یہاں سو ڈرو اللہ سے سو
ڈرو اللہ سے اس مرد کے (یعنے حضرت عثمان کے) قتل کرنے سے کہ قسم ہے اللہ کی اگر تمنے اسکو مار ڈالا دور ہو جاوینگے تمہارے ہمسایہ فرشتے اور نکل آویگی تمپر تلوار
اللہ کی جو چھپی ہوئی تھی تمسے پھر میان میں نجاویگی قیامت تک سو لوگوں نے عبد اللہ کی بات سنکر کہا مارو اس یہودی کو اور عبد اللہ پہلے یہود تھے پھر شرف باسلام
ہوئے) اور مارو عثمان کو **ف** یہ حدیث غریب ہے روایت کیا اسکو شعیب بن صفوان نے عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے ابن محمد بن عبد اللہ بن سلام سے انہوں
نے اپنے دادا عبد اللہ بن سلام سے **عن** عائشة قالت کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا رای مخیلة اقبل وادبر فاذا مطرت سری عنه قالت
فقلت له فقال وما ادری لعله کما قال اللہ تعالی فلما راوه عارضا مستقبل اودیتهم قالوا هذا عارض ممطرنا **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت
ہے کہ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب دیکھتے بدلی اندر آتے اور باہر جاتے پھر جب مینہہ برسنے لگتا خوش ہو جاتے کہا عائشہ نے میں نے عرض کی کہ اسکا کیا
سبب ہے آپنے فرمایا نہیں معلوم ہے مجھکو شاید ویسا ہی ہو جیسا اللہ نے فرمایا جب دیکھا انہوں نے ابر سامنے اپنی نالوں کے یا کھیتوں کے کہنے لگے یہ ابر ہے ہمپر برسنے والا
اور اسمیں بیان ہے اس عذاب کا جو قوم عاد پر آیا تھا انکو خوف ہوا کہ ویسا ہی عذاب نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** علقمة قال قلت لابن مسعود
هل صحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم لیلة الجن منکم احد قال ما صحبه منا احد ولکن فقدناه ذات لیلة وهو بمکة فقلنا اغتیل استطیر ما
فعل به فبتنا بشر لیلة بات بها قوم حتی اذا اصبحنا او کان فی وجه الصبح اذا نحن به یجیء من قبل حراء قال فذکروا له الذی کانوا فیه قال فقال
اتانی داعی الجن فاتیتهم فقرأت علیهم قال فانطلق فارانا آثارهم وآثار نیرانهم قال الشعبی وسالوه الزاد وکانوا من جن الجزیرة فقال کل عظم
لم یذکر اسم اللہ علیه یقع فی اید یکم اوفر ما کان لحما وکل بعرة او روثة علف لدوابکم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فلا تستنجوا بهما
فانهما زاد اخوانکم من الجن **ترجمہ** علقمہ نے ابن مسعود سے کہا کہ تم میں سے کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا جس رات جن آئے تھے انہوں نے کہا

نہین مگر ایک رات حضرت گم ہوگئے کہ مین ہم نے ڈھونڈھا کسی نے آپکو مار ڈالا کہا یا کوئی اُڑا لیگیا کیا ہوگئے آپ سب لوگون سے بُری رات گئی ہماری یہانتک کہ جب صبح ہوئی اولا
صبح مین وہ چلے آتی تہی حرا کی طرف سے سو لوگون نے اپنا گہبرانا اُنکا آپ سے ذکر کیا کہا راوی نے کہ آپنے فرمایا میرے پاس بُلانے آیا جنون کا سو مین اُنکے پاس گیا اور مین نے
اُنپر قرآن پڑہا پہر آپ ہمکو لیگئے اور اُنکی نشانیان دکہائین اور نشان اُنکی آگ کے دکہائے شعبی نے کہا کہ پہر جنون نے آپ سے توشہ مانگا اور وہ کسی جزیرہ کی رہنی والی تہے
آپنے فرمایا کہ جس ہڈی پر اللہ کا نام نہین لیتے وہ تمہارے ہاتہ لگیگی خوب گوشت سے بہری ہوئی اور ہر اونٹ کی مینگنی یا گوبر چارہ ہے تمہاری جانورونکا پہر رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا تم استنجا مت کرو ان دونون سے یعنے ہڈی وغیرہ سے کہ وہ توشہ ہی تمہارے بہائیونکا جنون مین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
مترجم لیلۃ الجن مین حاضر ہونیکے باب مین عبد اللہ بن مسعود سے روایتین متعارض آئی ہین کسی مین اُنکا ہونا مذکور ہے کسی مین نہونا مطلب یہ ہے کہ عبد اللہ حضرت کے
ساتہ گئے تہے مگر جنون کی جمع ہونیکی جگہ سے دور بیٹہے رہے اسلئے اُنہون نے اپنا ہونا بہی ذکر کیا باعتبار جانیکے اور نہونا ذکر کیا باعتبار نحاضر ہونیکے مجمع جن مین اور یہ بہی
احتمال ہے کہ یہ معاملہ دوبار ہوا ہو ایک مین حاضر ہوئے ایک مین نہین **خاتمہ** سورۂ احقاف مین فوائد ذیل مذکور ہین کتاب کا اُترنا شرک کا ابطال گمراہی اُسکی جو
غیر خدا سے دعا کرے جواب اُسکا جو قرآن کو جہٹلاوے علم غیب نہونا نبی کو شہادت ایک حبر کی تصدیق قرآن پر کہ مراد اُس سے عبد اللہ بن سلام ہین کافرونکا مومنون
سے کہنا کہ اگر ایمان اچہا ہوتا تو پہلے ہمکو ملتا امام رحمت ہونا توراۃ کا موحدونکو جنت وغیرہ کی بشارت والدین سے احسان کرنیکی وصیت اور تیس مہینے مین حمل
و فصال لڑکیکا حال خلف کا جو موحد ہے اور ناخلف بے ایمان کا کافرون کے نیکیونکا بدلہ دنیا مین ملجانا قصہ عاد کا قصہ جن نصیبین کا نہ تہکنا خدا کا آسمان و زمین کے پیدا
کرنے سے روبرو دوزخ کے جانا کافرونکا **سورہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم** عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَلِلْمُؤْمِنِیْنَ وَ
الْمُؤْمِنٰتِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ فِی الْیَوْمِ سَبْعِیْنَ مَرَّةً **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس آیت کی تفسیر
مین فرمایا مغفرت مانگ تو اپنے گناہ کے لئے اور مومن مردون اور عورتون کے لئے آپنے فرمایا مین مغفرت مانگتا ہون ہر دن مین ستر بار **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
اور ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین مغفرت مانگتا ہون اللہ سے ہر دن مین سو بار روایت کیا اسکو محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے اُنہون نے ابی
ہریرہ سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ تَلَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰیَةَ یَوْمًا وَاِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَكُمْ ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَكُمْ قَالُوْا وَمَنْ یُّسْتَبْدَلُ
بِنَا قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى مَنْكِبِ سَلْمَانَ ثُمَّ قَالَ هٰذَا وَقَوْمُهٗ هٰذَا وَقَوْمُهٗ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے یہ آیت ایکدن وان تتولوا یعنے اگر تم پہر جاؤگے اے عرب کے لوگو ایمان سے یا جہاد سے اللہ تمہارے بدلے لاویگا دوسری قوم کو کہ وہ تمہاری مانند نہونگے صحابہ نے پوچہا کہ
کون لوگ آوینگے ہمارے بدلے آپنے ایک ہاتہ مارا شانہ پر سلمان کے اور فرمایا یہ اور اسکے قوم اور یہ اور اسکے قوم **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسکے اسناد مین گفتگو ہے اور عبد الرحمن
بن جعفر نے بہی یہ حدیث روایت کی ہے علاء بن عبد الرحمن سے عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ نَاسٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
مَنْ هٰؤُلَاۤءِ الَّذِیْنَ ذَكَرَ اللّٰهُ اِنْ تَوَلَّیْنَا اسْتُبْدِلُوْا بِنَا ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا اَمْثَالَنَا قَالَ وَكَانَ سَلْمَانُ بِجَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضَرَبَ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَخِذَ سَلْمَانَ وَقَالَ هٰذَا وَاَصْحَابُهٗ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَوْ كَانَ الْاِیْمَانُ مَنُوْطًا بِالثُّرَیَّا لَتَنَاوَلَهٗ رِجَالٌ مِّنْ فَارِسَ **ترجمہ**
ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض یارون نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے کون لوگ ہین وہ جنکا ذکر اللہ تعالی نے کیا ہے کہ اگر ہم لوٹ جاوین تو
ہمارے بدلے اُنکو لاویگا اور وہ ہماری مانند نہونگے کہا راوی نے کہ سلمان آپکے بازو مین تہے سو ہاتہ مارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلمان کی ران پر اور فرمایا وہ یہی ہے
اور اسکے یار قسم ہے اُسکی کہ جان میری اُسکے ہاتہ مین ہے اگر ایمان لٹکتا ہوتا ثریا مین (ثریا چند ستارہ ہین بہت بلند) تو بہی لیاتی اُسکو چند فارس کے لوگ **ف**
عبد اللہ بن جعفر بن نجیح والد ہین علی بن مدینی کے اور روایت کی ہے علی بن حجر نے عبد اللہ بن جعفر سے بہت کچہہ اور روایت کی ہے ہمسے علی نے یہ حدیث اسمعیل بن
جعفر سے اُنہون نے عبد اللہ بن جعفر بن نجیح سے **مترجم** عجیب لطف ہے کہ عرب کے لوگ اکثر علم سے بے بہرہ یا بکم ہوئے بڑی بڑی علما جنسے دین کو ترقی علم کو فروغ
ہوا اکثر عجمی ہوئے خواہ فارسی ہون یا ہندی ترکی ہون یا رومی چنانچہ بخاری اور مسلم اور ترمذی یہ سب فارس مین پیدا ہوئے اسی طرح اکثر علماء اکابر فارس کے
گذرے اس حدیث سے اُن بزرگون کی بڑی فضیلت ثابت ہوئی **خاتمہ** سورۂ محمد صلے اللہ علیہ وسلم مین فوائد مصرحہ ذیل مذکور ہین باطل ہونا کافرون کے عملوں

کا وعدہ تکفیر سیئات اور اصلاح حال کا مومنوں کے لیے آمر کا فروں کی گردن مارنے کا وقت مقابلہ کے شہیدوں کی فضیلت وعدہ نصرت ناصرین دین کے لیے حبط ہونا کافروں کے عملوں کا ولی ہونا اللہ کا مومنوں کے لیے اور وعدہ جنت کا انکے لیے چارپایوں کی طرح کہانا کافروں کا تفصیل جنت کی نہروں کی وعید خلود فی النار کی کافروں کے لیے مذمت عادت کی بہو بہانیکی استماع حدیث سے زیادہ ہونا ایمانکا توحید الوہیت نبی کو حکم استغفار کا اپنی اور مومنوں کے لیے خوف منافقوں کا ایسی سورت اترنیکے وقت جسمیں لڑائی کا حکم ہو مذمت زمین میں فساد کرنیوالوں کی قرآن میں غور و فکر کرنیکی ترغیب حال منافقوں اور مرتدوں کا وعدہ مومنوں کی آزمانیکا جہاد و صبر سے حبط اعمال کافروں کا امر خدا اور رسول کے اطاعت کا مغفرت نہونا کافروں کی مومنوں کو سستی علیہ کا وعدہ لہو و لعب ہونا دنیا کی زندگی کا مذمت بخل کی بیان اللہ کے غنا اور بندوں کے فقر کا ڈرانا اس سے کہ اگر تم نا امید ہو گئے تو ہم اور لوگ تمہارے بدلے لے آوینگے کہ وہ تمہاری مانند سست نہ ہونگے

سُورَةُ الْفَتْحِ

عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ يَقُولُ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَكَلَّمْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَكَتَ ثُمَّ كَلَّمْتُهُ فَسَكَتَ فَحَرَّكْتُ رَاحِلَتِي فَتَنَحَّيْتُ فَقُلْتُ ثَكِلَتْكَ أُمُّكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ نَزَرْتَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ كُلَّ ذَلِكَ لَا يُكَلِّمُكَ مَا أَخْلَقَكَ بِأَنْ يَنْزِلَ فِيكَ الْقُرْآنُ قَالَ فَمَا نَشِبْتُ أَنْ سَمِعْتُ صَارِخًا يَصْرُخُ بِي قَالَ فَجِئْتُ إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ لَقَدْ أُنْزِلَ عَلَيَّ هَذِهِ اللَّيْلَةَ سُورَةٌ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِهَا مَا طَلَعَتْ عَلَيْهِ الشَّمْسُ إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُبِينًا **ترجمہ** عمر بن خطاب سے کہا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کسی سفر میں سو میں نے کچھ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور آپ چپ ہو رہے پھر میں نے کہا اور آپ چپ ہو رہے تو میں نے اپنے اونٹ کو چلایا اور ایک کنارے ہو گیا اور میں نے کہا تیری ماں تجھ پر روئے ای خطاب کے بیٹے تنگ کیا تو نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو سوال کر کے تین بار اور ہر بار انہوں نے تجھکو جواب ندیا بہت لائق ہے تو اس سے کہ تیرے حق میں قرآن اترے سو میں کچھ ٹھہرا نہ تہا کہ سنا میں نے کہ کوئی مجھے پکارتا ہے پھر آیا میں آپکے پاس اور فرمایا آپنے ای خطاب کے بیٹے آج کی رات مجھپر ایک سورہ اتری ہے کہ پیاری ہے وہ مجھے ان سب چیزوں سے جنپر سورج نکلتا ہے انا فتحنا لک فتحا مبینا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے

عَنْ أَنَسٍ قَالَ أُنْزِلَتْ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَغْفِرَ لَكَ اللهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ مَرْجِعَهُ مِنَ الْحُدَيْبِيَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقَدْ نَزَلَتْ عَلَيَّ آيَةٌ أَحَبُّ إِلَيَّ مِمَّا عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ قَرَأَهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوا هَنِيئًا مَرِيئًا يَا رَسُولَ اللهِ لَقَدْ بَيَّنَ اللهُ لَكَ مَاذَا يُفْعَلُ بِكَ فَمَاذَا يُفْعَلُ بِنَا فَنَزَلَتْ عَلَيْهِ لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ حَتَّى بَلَغَ فَوْزًا عَظِيمًا **ترجمہ** انس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری یہ آیۃ لیغفر لک یعنے تاکہ بخشدے اللہ تعالیٰ تیرے اگلے گناہ اور پچھلے جب آپ لوٹے آتے تھے حدیبیہ سے تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مجھپر ایک ایسی آیت اتری ہے کہ ساری زمین کی دولت سے زیادہ پیاری ہے پھر پڑھی آپنے اصحاب پر یہ آیۃ انہوں نے کہا مبارک اور خوشی ہو آپکو ای رسول اللہ کے بیان کر دیا اللہ تعالیٰ نے جو آپکے ساتھ کریگا یعنے گناہ بخشیگا مگر معلوم نہیں کہ ہمارے ساتھ کیا کریگا سو اتری یہ آیۃ لیدخل سے عظیما تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب میں مجمع بن جاریہ سے بھی روایت ہے **مترجم** پوری آیت یوں ہے لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّئَاتِهِمْ وَكَانَ ذَلِكَ عِنْدَ اللهِ فَوْزًا عَظِيمًا یعنے تا پہنچاوے ایمان والے مردوں اور عورتوں کو باغوں میں نیچے بہتی ہیں نہریں سدا رہیں انمیں اور اتارے انسے انکی برائیاں اور یہ ہے اللہ کے یہاں بڑی مراد ملنی

عَنْ أَنَسٍ أَنَّ ثَمَانِينَ هَبَطُوا عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ مِنْ جَبَلِ التَّنْعِيمِ عِنْدَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَهُمْ يُرِيدُونَ أَنْ يَقْتُلُوهُ فَأُخِذُوا أَخْذًا فَأَعْتَقَهُمْ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَنْزَلَ اللهُ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الْآيَةَ **ترجمہ** انس نے کہا اسی کافر اترے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے اصحاب کی طرف تنعیم پہاڑ سے صبح کی نماز کے قریب اور چاہتے تھے کہ قتل کریں انکو سو سب پکڑے گئے اور آزاد کر دیا انکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے پس اتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت وہو الذی یعنے وہ ایسا ہے کہ روک دئے انسے ہاتھ انکے تم سے اور تمہارے ہاتھ انسے آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَى قَالَ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کلمہ تقوی سے مراد ہے لا الہ الا اللہ **ف** یہ حدیث غریب ہے اسکو مرفوع نہیں جانتے ہم مگر حسن بن قزعہ کی روایت سے اور پوچھا میں نے ابو زرعہ سے اس حدیث کو تو انہوں نے بھی مرفوع نجانا مگر اسی روایت سے

خاتمہ سورۂ انا فتحنا میں فوائد ذیل مذکور ہیں بشارت صلح حدیبیہ کی مغفرت حضرت کی نزول سکینہ مومنوں کے دل پر وعدہ جنات کا مومنوں کے لیے وعید عذاب کی منافقوں کے لیے شاہد و مبشر و نذیر ہونا رسول کا بیان بیعت کا اقوال منافقین کے تابعان حدیبیہ کی فضیلت وعدہ فتح کا مومنوں سے پھیر دینا اور روکنا کفا

کہ مسجد الحرام سے حکمت آیا خیر فتح مکہ مین بہی سخی خوار کا بیان تفضیلت صحابی کی محمد مغفرت و اجر عظیم کا صحابہ کے لئی **سورۃ الحجرات** عن عبد اللہ بن الزبیر ان الاقرع بن حابس قدم علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر یا رسول اللہ استعملہ علی قومہ فقال عمر لا تستعملہ یا رسول اللہ فتکلما عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم حتی ارتفعت اصواتہما فقال ابو بکر لعمر ما اردت الا خلافی فقال ما اردت خلافک قال فنزلت ہذہ الایۃ یا ایہا الذین آمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی قال وکان عمر بعد ذلک اذا تکلم عند النبی صلی اللہ علیہ وسلم لم یسمع کلامہ حتی یستفہمہ **ترجمہ** عبد اللہ بن زبیر سے روایت ہے کہ اقرع بن حابس آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور ابوبکر نے کہا اے رسول اللہ کے اسکو عامل کر دیجئے انکی قوم پر عمر نے کہا نہ عامل کیجئے اے رسول اللہ کے سو دونوں تکرار ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور بلند ہوئین دونوں کے آوازین سو ابوبکر نے کہا عمر سے کہ تم ہر بات مین میرا خلاف چاہتے ہو انہون نے کہا مین تمہارا اخلاف نہین چاہتا سو اتری یہ آیت اے ایمان والون مت بلند کرو اپنی آوازین نبی کے آواز پر راوی نے کہا اسکے بعد عمر کا یہ حال تہا کہ جب بات کرتے حضرت سے تو سنائی نہ دیتی بات انکی جبتک کہ سمجہا کر نہ بولتے **ف** کہا ابو عیسے ذکر کیا ابن زبیر نے اپنی دادا یعنے ابی بکر کا یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کی بعضون نے ابن ابی ملیکہ سے مرسلا اور ذکر نکیا اسمین عبد اللہ بن زبیر کا **عن** البراء بن عازب فی قولہ ان الذین ینادونک من وراء الحجرات قال قام رجل فقال یا رسول اللہ ان حمدی زین وان ذمی شین فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ذاک اللہ عز وجل **ترجمہ** براء بن عازب نے اس آیۃ کی تفسیر مین کہا جو لوگ پکارتے ہین تجھے اے نبی اپنی حجرونکی باہر سے اکثر انمین سے عقل نہین رکھتے سو کہا انہون نے ایک شخص کہڑا ہوا یعنے آپکے دروازہ پر اور اُسنے کہا اے رسول اللہ کے میری تعریف عزت ہے اور میری مذمت ذلت ہے سو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہہ شان اللہ ہی کی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی جبیرۃ بن الضحاک قال کان الرجل منا یکون لہ الاسمان والثلاثۃ فیدعی ببعضہا فعسی ان یکرہ قال فنزلت ہذہ الایۃ ولا تنابزوا بالالقاب **ترجمہ** ابی جبیرہ بن ضحاک نے کہا ہمارا ایک ایک آدمی کے دو دو اور تین تین نام تہے اور بعض نام سے پکارا اسکو برا لگتا تہا اُسپر یہ آیت اُتری ولا تنابزوا یعنے اور چڑہاؤ نہین لوگون کو نامون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ابو سلمہ نے انہون نے بشیر بن مفضل سے انہون نے داود بن ابی ہند سے انہون نے شعبی سے انہون نے ابی جبیرہ بن ضحاک سے مانند اسکے اور ابو جبیرہ بن ضحاک بہائی ہین ثابت بن الضحاک انصاری کے **عن** ابی نضرۃ قال قرأ ابو سعید الخدری واعلموا ان فیکم رسول اللہ لو یطیعکم فی کثیر من الامر لعنتم قال ہذا نبیکم یوحی الیہ وخیار ائمتکم لو اطاعہم فی کثیر من الامر لعنتوا فکیف بکم الیوم **ترجمہ** ابی نضرہ نے کہا ابی سعید خدری نے یہ آیتہ پڑہی واعلموا ان فیکم یعنے جان لو کہ تمہارے درمیان اللہ کا رسول ہے اگر تمہارا کہنا مانے تو بیشک تکلیف مین پڑو تم کہا انہون نے کہ یہ نبی تمہارے ہین کہ انپر وحی بہیجی جاتی ہے اور اچہے پیشوا تمہارے یعنے صحابہ اسکے تو اگر اطاعت کرتا نبی ان صحابہ کے بہت کامون مین تو تکلیف مین پڑتی پہر اب تم لوگونکا اگر کہنا مانے تو کیسے خرابی ہو **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا پوچہا مین نے یحیے بن سعید قطان سے حال مستمر بن ریان کا انہون نے کہا ثقہ ہین **مترجم** غرض یہ ہے کہ اللہ تعالے ائمہ اصحاب کے حق مین فرماتا ہے کہ اگر نبی تمہارا کہنا مانے تو تم تکلیف پاؤ پہر انکے بعد جو لوگ ہین انکی اطاعت اگر کیجاوے تو خدا جانے کیا کیا خرابی ہو اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ مسائل قیاسی واجب التسلیم نہین ہین اگرچہ جائز التسلیم ہون اور حدیث کے مقابل مین فقہا کے قول پر چلنا بڑی خرابی اور تکلیف کا سبب ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خطب الناس یوم فتح مکۃ فقال یا ایہا الناس ان اللہ قد اذہب عنکم عبیۃ الجاہلیۃ وتعاظمہا بآبائہا فالناس رجلان رجل بر تقی کریم علی اللہ وفاجر شقی ہین علی اللہ والناس بنو آدم وخلق اللہ آدم من التراب قال اللہ یا ایہا الناس انا خلقناکم من ذکر وانثی وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم ان اللہ علیم خبیر **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے خطبہ پڑہا لوگون پر فتح مکہ کے دن اور فرمایا اے لوگو اللہ تعالے لے گیا تم سے فخر و نخوت ایام جاہلیت کی اور تکبر کرنا اپنے باپ دادون کے ساتھ اب لوگ دو طرح ہین ایک نیک متقی بزرگ والا اللہ کے یہان اور دوسرا بدکار بدبخت ذلیل اللہ کے یہان اور سب آدمی اولاد آدم ہین اور اللہ نے آدم کو مٹی سے بنایا چنانچہ فرمایا اُسنے اے لوگو ہمنے پیدا کیا تمکو نر اور مادہ سے اور بنائی تمہارے لئے کنبے اور قبیلے کہ پہچان پڑو بیشک تم مین سے بزرگ اللہ کے یہان پرہیزگار ہے بیشک اللہ جاننے والا ہے خبردار یعنے اللہ کے یہان بزرگی تقوی سے ہے نہ حسب و نسب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو عبد اللہ بن دینار کے روایت سے کہ وہ ابن عمر سے روایت کرتے

ہون مگر اسی سند سی اور عبداللہ بن جعفر ضعیف ہین ضعیف کہا انکو یحیی بن معین نے اور سوا انکے اور لوگون نے اور وہ علی بن مدینی کے والد ہین اور اس باب مین ابی ہریرہ
اور عبداللہ ابن عباس سے بہی روایت ہے **مترجم** اس جگہ ایک بزرگ کے نقل یاد آئی کہ انکے آگے ذاتون کا ذکر ہوا انہون نے فرمایا کہ ذاتین دنیا مین دو ہی ہین ایک
نیکذات دوسرے بدذات **عَنْ** سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْحَسَبُ الْمَالُ وَالْكَرَمُ التَّقْوٰى **ترجمہ** سمرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا حسب مال ہے اور بزرگی کی جڑ تقوی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے سمرہ کی روایت سے نہین جانتے ہم اسے مگر سلام بن ابی مطیع کے روایت سے
خاتمہ سورہ حجرات مین فوائد ذیل مذکور ہے نہی تقدیم کرنے سے اللہ و رسول پر اور امر تقوی کا نہی آواز بلند کرنے سی نبی کے آواز پر وعدہ اجر و مغفرت کا ان
لوگون کے لئے جو آواز پست کرتے ہین نبی کے آگے بیوقوفی ان لوگونکی جو حجرات کے باہر سے انکو پکارتے تہے تکلیف مین پڑنا مسلمانون کا اگر رسول انکے اطاعت
کرے اور ان آیتون مین بڑی مذمت ہے تقدیم رائی کی کتاب و سنت پر اور اپنے قیاس کے جو مقابلہ مین حدیث کے ہو اور جہوٹی تاویلون سے حدیث کو رد کرنیکے حکم صلح کا
درمیان دو گروہ مسلمانون کے جو لڑتے ہون ظلم تارکان توبہ کا نہی بدگمانی سے اور غیبت جوئی اور غیبت سے انسان کے پیدائش اور قبائل اور شعوب کا ذکر ایمان
اعراب کا مطیعون کے اعمال کا حبط نہونا صفات مومنون کے اعراب کے احسان کہنے کا ذکر نبی پر اپنے ایمان کے ساتہ **سورہ ق عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَزَالُ جَهَنَّمُ تَقُوْلُ هَلْ مِنْ مَّزِيْدٍ حَتّٰى يَضَعَ فِيْهَا رَبُّ الْعِزَّةِ قَدَمَهٗ فَتَقُوْلُ قَطْ قَطْ وَعِزَّتِكَ وَيُزْوٰى بَعْضُهَا اِلٰى
بَعْضٍ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جہنم کہتی رہیگی کہ کچہہ اور ہے تو لاؤ یہانتک کہ رکہدیگا رب العزت اپنا قدم اسمین
تو وہ کہنے لگیگی بس قسم ہے تیری عزت کی اور دب جائیگی ایک قسم اسکے دوسرے مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سندسی **خاتمہ** سورہ قاف مین مضامین
ذیل مذکور ہین چنانچہ قسم قرآن عظیم الشان کی تعجب کفار کا رسالت پر آیات قدرت تکذیب قوم نوح و اصحاب رس و ثمود و عاد و فرعون و اخوان لوط و
اصحاب ایکہ و قوم تبع کی اپنے اپنے رسولون کو خدا کا تہکنا نہین انسانکی پیدائش حاضر ہونا مالکہ کا وقت سکرات موت کے نفخ صور وغیرہ حالات قیامت کا فر
عنید کا جہنم مین جانا انکار شیطان کا انسان کے گمراہ کرنیسے اللہ کی بات بدلتی نہین ہل من مزید کہنا جہنم کا جنت کا قریب ہونا متقیون سے اور صفات انکے قرآن
کا نفع صاحب دل کو ہے پیدا کرنا آسمان و زمین کا چہہ دن مین حکم صبر اور تسبیح و تحمید کرنیکا طلوع شمس و غروب کے قبل اور راتکو اور سجدون کے بعد بیان منادی قیامت
مارنا جلانا اسی تعالی کا آسان ہونا حشر کا اس تعالی پر قرآن سے ڈرانیکا حکم اس شخص کو جو آخرت کا خوف رکہتا ہو **سُوْرَةُ الذّٰرِيٰتِ عَنْ** اَبِیْ وَائِلٍ
عَنْ رَجُلٍ مِّنْ رَبِيْعَةَ قَالَ قَدِمْتُ الْمَدِيْنَةَ فَدَخَلْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْتُ عِنْدَهٗ وَافِدَ عَادٍ فَقُلْتُ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِثْلَ
وَافِدِ عَادٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا وَافِدُ عَادٍ قَالَ فَقُلْتُ عَلَى الْخَبِيْرِ سَقَطْتَ اِنَّ عَادًا لَمَّا اُقْحِطَتْ بَعَثَتْ قَيْلًا فَنَزَلَ عَلٰى بَكْرِ بْنِ مُعَاوِيَةَ
فَسَقَاهُ الْخَمْرَ وَغَنَّتْهُ الْجَرَادَتَانِ ثُمَّ خَرَجَ يُرِيْدُ جِبَالَ مَهْرَةَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ لَمْ اٰتِكَ لِمَرِيْضٍ فَاُدَاوِيَهٗ وَلَا لِاَسِيْرٍ فَاُفَادِيَهٗ فَاسْقِ عَبْدَكَ مَا كُنْتَ مُسْقِيَهٗ
وَاسْقِ مَعَهٗ بَكْرَ بْنَ مُعَاوِيَةَ يَشْكُرُ لَهُ الْخَمْرَ الَّتِيْ سَقَاهُ فَرُفِعَ لَهٗ سَحَابَاتٌ فَقِيْلَ لَهٗ اخْتَرْ اِحْدَاهُنَّ فَاخْتَارَ السَّوْدَاءَ مِنْهُنَّ فَقِيْلَ لَهٗ خُذْهَا رَمَادًا رِمْدِدًا
لَا تَذَرُ مِنْ عَادٍ اَحَدًا وَذُكِرَ اَنَّهٗ لَمْ يُرْسَلْ عَلَيْهِمْ مِنَ الرِّيْحِ اِلَّا قَدْرُ هٰذِهِ الْحَلْقَةِ يَعْنِيْ حَلْقَةَ الْخَاتَمِ ثُمَّ قَرَاَ اِذْ اَرْسَلْنَا عَلَيْهِمُ الرِّيْحَ الْعَقِيْمَ مَا تَذَرُ مِنْ
شَيْءٍ اَتَتْ عَلَيْهِ الْاٰيَةَ **ترجمہ** ابی وائل سے روایت ہے کہ ربیعہ کے ایک مرد نے کہا مین مدینہ آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپکے پاس قوم عاد کے قاصد کا
ذکر آیا اور مین نے کہا اللہ کے پناہ مانگتا ہون مین اس سے کہ قاصد عاد کے مانند ہون تب فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کیسا تہا قاصد عاد کا تو مین نے کہا آپ خبردار
ملے حقیقت یہ ہے کہ عاد پر جب قحط پڑا قیل نام ہے ایک مرد کا کو بہیجا اور وہ بکر بن معاویہ کے گہر اترا اور گہر اسکا مکہ کے قریب تہا اور یہ لوگ پانی مانگنے کو مکہ گئے تہے
پہر بکر نے اسکو شراب پلائی اور دو لونڈیاں اسکے آگے گاتی رہین پہر قیل نکلا اور ارادہ رکہتا تہا مہرہ کے پہاڑون کا مہرہ نام ہے ایک قبیلہ کے دادا کا پہر اسنے کہا یا اللہ
مین کسی بیمار کے لئے نہین آیا ہون کہ دوا کرون اسکے اور نہ کسی قیدے کی لئے کہ فدیہ دون اسکا مگر تو پلا اپنے غلام کو جو پلانا ہو اور پلا اسکے ساتہ بکر بن معاویہ کو اور
شکریہ ادا کرنا تہا وہ اس قول سے اس شراب کا جو اسکو پلائی گئی تہے سو اسکے سامنے آئین کئے بدلیاں اور اس سے کہا گیا کہ پسند کرلے تو ان مین سے ایک کو سو پسند کیا
اسنے کالی سو ہاتف نے آواز دے کہ لی تو راکہہ جلے ہوئی کہ نہ چہوڑیگی عاد کے قوم سے کسیکو اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا کہ عاد پر ہوا نہ چہوڑی گئی مگر اس قدر کہ

برابر یعنے حلقہ انگوٹھی کا پھر پڑھی آپنے اذا رسلنا یعنے یاد کرو جب بھیجی ہم نے اُنپر بانجہ ہوا جسمین کچھہ خیر نہ تھے چھوڑتی تھی جسپر آتی تھی مگر کردیتی تھی اُسکو چورا سا **ف**
روایت کی یہ حدیث کئی لوگون نے سلام ابی المنذر سے اُنہون نے عاصم بن ابی النجود سے اُنہون نے ابی وائل سے اُنہون نے حارث بن حسان سے اور اُنکو حارث بن یزید بھی
کہتے ہین **عن** الحارث بن یزید البکری قال قدمت المدینۃ فدخلت المسجد فاذا ھو غاص بالناس واذا رایات سود تخفق واذا بلال متقلد
السیف بین یدی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قلت ما شان الناس قالوا یرید ان یبعث عمرو بن العاص وجھا فذکر الحدیث بطولہ نحوا من
حدیث سفیان بن عیینۃ بمعناہ ویقال لہ الحارث بن حسان **ترجمہ** حارث بن یزید بکری نے کہا مین مدینہ آیا اور مسجد مین گیا کہ لوگ اُسمین بھرے ہوئے تھے
اور کالی پھریرے اُڑ رہے تھے اور بلال تلوار پر تلے مین لٹکائے ہوئے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے آگے مین نے کہا کیا حال ہے لوگون کا کہا ارادہ ہے حضرت کا کہ بھیجین عمرو
بن عاص کو کسیطرف پھر ذکر کی حدیث اپنی طول کے ساتھ سفیان کی روایت کے مانند اُسی کے ہم معنے اور حارث بن یزید کو حارث بن حسان بھی کہتے ہین **خاتمہ** سورۂ
والذاریات مین مضامین ذیل مذکور ہین صدق وعدہ قیامت آسمان کی قسم کافرونکا سوال کہ قیامت کب ہوگی وعدہ جنت کا متقیون کے لئے آیات قدرت اُسکی زمین
اور جان مین رزق آسمان مین ہے تمثل کلام آلہی کی بہار کلام کیساتھ قصہ ضیف ابراہیم کا ہلاک قوم لوط کا تذکیر موسی کے حال کی تذکیر عاد کے ہلاک کی تذکیر آسمان بنانے
کی امر اللہ کیطرف بھاگنے کا ساحر و مجنون کہنا انبیا کو پیدا کرنا جن و انس کا عبادت کے لئے رزاقیت اور قوت اور متانت اُس تعالیٰ کی بیان عذاب کا **سورۃ**
الطور عن ابن عباس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال ادبار النجوم الرکعتان قبل الفجر وادبار السجود الرکعتان بعد المغرب **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ
آنحضرت نے فرمایا نجوم کے پیچھے مراد اس سے دو رکعتین ہین فجر کے قبل کی یعنی سُنتین اور سجدون کے بعد سے مراد ہین دو رکعتین مغرب کے بعد کی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین
جانتے ہم اسے مرفوع مگر اسی سند سے محمد بن فضیل کی روایت سے کہ وہ رشدین بن کریب سے روایت کرتے ہین پوچھا مین نے محمد بن اسماعیل بخاری سے محمد اور رشدین کریب کے بیٹون
کا حال کہ کون انمین زیادہ ثقہ ہے تو اُنہون نے کہا وہ دونون ایکسے ہین اور محمد میرے نزدیک راجح تر ہے اور پوچھا مین نے عبد اللہ بن عبد الرحمن سے ان دونو نکا حال
تو اُنہون نے کہا کہ وہ دونون ایکسے ہین اور رشدین بن کریب میرے نزدیک زیادہ راجح ہین **خاتمہ** سورۂ طور مین یہ مضامین مذکور ہین قسم طور وغیرہ کی وقوع عذاب
پر آثار قیامت مکذبین و خائضین کی خرابی فائدہ مذیناصبر کا دوزخ مین جنات و نعیم کا وعدہ متقیون کے لئے وعدہ ذریت کے الحاق کا اُنکے آباء کے ساتھ امداد جنتیون کی فاکہہ اور
لحم وغیرہ سے نفی کہانت اور جنون کی نبی سے شاعر و مفتری کہنا کافرونکا نبی کو بندہ امر متعلق رسالت اور قرآن کے اور جواب اُنکا اگر آسمان ٹوٹ پڑے کا فرابیان لاویں
کا منہ آنا کافرون کے مکر کا قیامت مین صبر اور تسبیح و تحمید کا حکم **سورۃ النجم عن** ابن مسعود قال لما بلغ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سدرۃ المنتہی قال
انتہی الیہا ما یعرج من الارض وما ینزل من فوق فاعطاہ اللہ عندھا ثلاثا لم یعطھن نبیا کان قبلہ فرضت علیہ الصلوۃ خمسا واعطی خواتیم سورۃ
البقرۃ وغفر لامتہ المقحمات ما لم یشرکوا باللہ شیئا قال ابن مسعود اذ یغشی السدرۃ ما یغشی قال السدرۃ فی السماء السادسۃ قال سفیان فراش من ذھب
واشار سفیان بیدہ فارعدھا وقال غیر مالک بن مغول الیھا ینتھی علم الخلق لا علم لھم بما فوق ذلک **ترجمہ** عبد اللہ بن مسعود نے کہا جب رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم سدرۃ المنتہے تک پہونچے (شب معراج مین) کہا عبد اللہ نے کہ منتہے ہوتی ہے اُس تک جو چیز چڑھتی ہے زمین سے اور جو اُترتی ہے اوپر سے سو عنایت فرمائین اُنکو اللہ
تعالیٰ نے تین چیزین کہ نہین دین وہ کسی نبی کو اُنسے پہلے فرض ہوئین اُنپر پانچ نمازین اور عنایت ہوا اُنکو خاتمہ سورۂ بقر کا بخشے گئے اُنکی اُمت کے کبیرہ گناہ جبتک شرک
نکرین اللہ کے ساتھ کسی چیز کو ابن مسعود نے پڑھا اذ یغشی السدرۃ یعنے جب ڈھانپ رہی تھی سدرہ کو جو چیز ڈھانپ رہی تھی کہا اُنہون نے کہ سدرہ چھٹے آسمان مین ہے سفیان نے
کہا ڈھانپ رہی تھے اُسکو پروانے سونیکے اور اشارہ کیا سفیان نے اپنے ہاتھ سے اور ہلایا اُنکو یعنے اسطرح اُڑ رہے تھے اور مالک بن مغول کے سوا اور لوگون نے کہا کہ اسی تک
منتہے ہوتا ہے علم خلق کا نہین علم رکھتے کوئی مخلوق اُسکے اوپر کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سدرۃ المنتہے ایک درخت ہے کہ اُسکو طوبی بھی کہتے ہین اور وہ بیر کا
درخت ہے بیر اُسکے مٹکون کے برابر تھے جیسے ہاتھی کے کان جڑ اُسکی حضرت کے گھر مین ہے ایک ایک شاخ اُسکی ہر جنتی کے گھر مین شب معراج مین اُسپر سنہری پتنگے اُڑتے تھے اور بخشے
گئے اُنکی اُمت کے گناہ کبیرہ یعنے اُنکے سبب سے خلود فی النار نہوگا اگرچہ دوزخ مین کچھہ دن عذاب ہو **عن** الشیبانی قال سالت زر بن حبیش عن قولہ عز و
جل فکان قاب قوسین او ادنی فقال اخبرنی ابن مسعود ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای جبرئیل ولہ ستمائۃ جناح **ترجمہ** شیبانی نے کہا مین نے زر بن

جیش سے اِس آیت کے تفسیر پوچھی فکان قاب قوسین یعنے پہر رہ گیا فرق دو کمان کے برابر یا اس سے بہی نزدیک اُنہوں نے کہا خبر دی مجھکو ابن مسعود نے کہ نبی صلی اللہ
علیہ وسلم نے دیکھا جبرئیل کو اور اُنکے چھہ سو پر تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے **مترجم** اس آیت مین دو مذہب ہین مفسرین کے بعضون نے کہا یہ ملاقات
ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خداوند تعالی شانہ سی اور بعضون نے کہا جبرئیل سے یہ حدیث موید قول ثانی ہے اور اگلی روایت آلہی کے اور تفصیل مذکور ہے **عن**
الشَّعْبِیِّ قَالَ لَقِیَ ابْنُ عَبَّاسٍ کَعْبًا بِعَرَفَةَ فَسَأَلَهُ عَنْ شَیْءٍ فَكَبَّرَ حَتّٰی جَاوَبَتْهُ الْجِبَالُ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ إِنَّا بَنُو هَاشِمٍ فَقَالَ كَعْبٌ إِنَّ اللّٰهَ قَسَمَ رُؤْيَتَهُ وَكَلَامَهُ
بَیْنَ مُحَمَّدٍ وَمُوسٰی فَكَلَّمَ مُوسٰی مَرَّتَیْنِ وَرَاٰهُ مُحَمَّدٌ مَرَّتَیْنِ فَقَالَ مَسْرُوقٌ فَدَخَلْتُ عَلٰی عَائِشَةَ فَقُلْتُ هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَتْ لَقَدْ تَكَلَّمْتَ بِشَیْءٍ قَفَّ لَهُ شَعْرِی
قُلْتُ رُوَیْدًا ثُمَّ قَرَأْتُ لَقَدْ رَاٰی مِنْ اٰیَاتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰی فَقَالَتْ أَیْنَ یُذْهَبُ بِكَ إِنَّمَا هُوَ جِبْرِیلُ مَنْ أَخْبَرَكَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّهُ أَوْ كَتَمَ شَیْئًا مِمَّا أُمِرَ بِهِ أَوْ
یَعْلَمُ الْخَمْسَ الَّتِی قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی إِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ فَقَدْ أَعْظَمَ الْفِرْیَةَ وَلٰكِنَّهُ رَاٰی جِبْرِیلَ لَمْ یَرَهُ فِی صُورَتِهِ إِلَّا مَرَّتَیْنِ مَرَّةً عِنْدَ سِدْرَةِ
الْمُنْتَهٰی وَمَرَّةً فِی جِیَادٍ لَهُ سِتُّمِائَةِ جَنَاحٍ قَدْ سَدَّ الْأُفُقَ **ترجمہ** شعبی نے کہا ملاقات کے عبداللہ بن عباس نے کعب سے عرفات مین اور پوچھی اُنسے کوئی بات سو اللہ اکبر کہنے
لگے وہ یہانتک کہ پہاڑون نے اُنکو جواب دیا (یعنے گونجنے لگی) سو ابن عباس نے کہا کہ ہم بنو ہاشم مین (یعنے اتنا غصہ ہمپر بیجا ہے) تب کعب نے کہا کہ اللہ تعالی نے تقسیم کیا
اپنے دیدار اور کلام کو محمد اور موسی علیہ السلام پر سو کلام کیا موسی علیہ السلام سے دو بار اور دیکھا اُس تعالے شانہ کو محمد نے دو بار مسروق نے کہا مین گیا حضرت ام المومنین عائشہ
رضی اللہ عنہا کے پاس اور مین نے کہا کہ محمد نے اپنی رب کو دیکھا یا نہین اُنہون نے فرمایا تو نے ایسی بات کی کہ میرے رؤین کہڑے ہو گئی مین نے کہا آپ تامل فرما دین
پہر مین نے یہ آیت پڑہی لقد رای من آیات ربه الکبری یعنے دیکھا حضرت نے اللہ تعالے کی بڑی قدرتونکو پہر کہا تیری عقل کہان گئی ہے جنکو دیکھا ہی وہ تو جبرئیل ہین
جسنے خبر دی تجہکو کہ محمد نے دیکھا اپنی رب کو یا چہپائی کوئی چیز جسکا حکم اللہ نے فرمایا یا جانتے ہین وہ پانچ چیزین جنکی خبر دی اللہ نے اس آیت مین ان اللہ عنده
علم الساعة پس اُسنے جہوٹ باندہا ولیکن اُنہون نے جبرئیل کو دیکھا ہے اور اُنکو اصلی صورت مین نہین دیکھا ہے مگر دو بار ایکبار سدرۃ المنتہی کے پاس اور ایکبار جیاد مین کہ
اُنکے چھہ سو پر ہین کہ ڈہانپ لیا ہے اُنہون نے آسمان کے کنارونکو **ف** اور روایت کی داود بن ابی ہند نے شعبی سے اُنہون نے مسروق سے اُنہون نے عائشہ سے اُنہون نے نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کی مانند اور حدیث داود کی مجالد کے حدیث سے چہوٹی ہے **عن** عِكْرِمَةَ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهُ قُلْتُ أَلَیْسَ اللّٰهُ
یَقُولُ لَا تُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِكُ الْأَبْصَارَ قَالَ وَیْحَكَ ذَاكَ إِذَا تَجَلّٰی بِنُورِهِ الَّذِی هُوَ نُورُهُ وَقَدْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهُ مَرَّتَیْنِ **ترجمہ** عکرمہ سے روایت ہے
کہ ابن عباس نے کہا محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا ہے اپنے رب کو مین نے کہا اللہ فرماتا ہے کہ اُسکو آنکھہ نہین پا سکتی اور وہ آنکھونکو پا لیتا ہے ابن عباس نے کہا خرابی
ہو تیری یہ تو جب ہے کہ وہ اپنے ذاتی نور کے ساتھ تجلی فرماوی اور محمد نے اُسکو دو بار دیکھا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ فِی قَوْلِ اللّٰهِ وَلَقَدْ
رَاٰهُ نَزْلَةً أُخْرٰی عِنْدَ سِدْرَةِ الْمُنْتَهٰی فَأَوْحٰی إِلٰی عَبْدِهِ مَا أَوْحٰی فَكَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ أَوْ أَدْنٰی قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ قَدْ رَاٰهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ**
ابن عباس نے اس آیت کے تفسیر مین کہا ولقد راہ یعنے دیکھا اُسکو دو بار سدرۃ المنتہی کے نزدیک اور وحی کی اُسنے اپنی بندی کیطرف جو وحی کی پہر رہ گیا دونون کمانون
کے برابر فرق یا اُس سے بہی کم ابن عباس نے کہا کہ دیکھا ہے اُس تعالے شانہ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَا كَذَبَ
الْفُؤَادُ مَا رَاٰی قَالَ رَاٰهُ بِقَلْبِهِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ اُنہون نے پڑہا ما کذب الفواد یعنے نہین جہوٹ بولا دل نے اُسمین کہ دیکھا اُسنی کہا اُنہون نے کہ دیکھا نبی نے
اپنی دل کی آنکھہ سی یعنے رب کو **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ شَقِیقٍ قَالَ قُلْتُ لِأَبِی ذَرٍّ لَوْ أَدْرَكْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَسَأَلْتُهُ فَقَالَ عَمَّا
كُنْتَ تَسْأَلُهُ قُلْتُ أَسْأَلُهُ هَلْ رَاٰی مُحَمَّدٌ رَبَّهُ فَقَالَ قَدْ سَأَلْتُهُ فَقَالَ نُورٌ أَنّٰی أَرَاهُ **ترجمہ** عبداللہ بن شقیق نے کہا مین نے ابی ذر سے کہا اگر مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو پاتا تو آپ سے پوچھتا ابو ذر نے کہا کیا پوچھتے مین نے کہا پوچھتا کہ محمد نے اللہ کو دیکھا اُنہون نے کہا مین نے پوچھا اور آپنے فرمایا وہ نور ہے مین اُسے کہان دیکھہ سکتا ہون
ف یہ حدیث حسن ہے **مترجم** نورانی اراہ مین دو روایتین ہین ایک بہ تنوین نور اور بفتح ہمزہ اور تشدید نون مفتوحہ اور اَراہ بفتح ہمزہ اور اُسکے معنے وہی ہین
جو مذکور ہوے یعنے پردہ اُسکا نور ہے مین اُسے کہان دیکھہ سکتا ہون دوسرے بفتح رائی نور و کسر نون ثانی و تشدید یا یعنے مین اُسکو نورانی دیکھتا ہون اور اسمین
اثبات رویت کا ہے جیسے معنی اول مین استبعاد اُسکا یا معنے اُسکی یون ہین کہ وہ خالق ہے ایسی نور کا جو مانع ہے اُسکی رویت سے کذا فی مجمع البحار باد نی زیادۃ اھ

رویت آلہی مین ابن عباس اور ابوذر اور ابراہیم تیمی کا مذہب ہے کہ رویت قلب سے ہی اسطرح کہ بصر کو اللہ تعالی نے قلب مین پیدا کر دیا کہ قلب سے آپنے ایسا دیکہا جیسا آنکہہ سے دیکہتے مین
اور ایک جماعت مفسرین کی اسطرف گئے ہین کہ آپنے بچشم سر دیکہا اور یہی قول ہے انس اور عکرمہ اور ربیع کا کذا ذکرہ القرطبی اور بغوی نے کہا حسن بصری کا بہی یہی مذہب ہے اور حضرت عایشہ اسپر
انکار فرماتی تہین چنانچہ اوپر مذکور ہوا واللہ اعلم وعلمہ احکم **عَنْ** عَبْدِ اللهِ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَأَى قَالَ رَأَى رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جِبْرَئِيلَ فِي حُلَّةٍ مِنْ رَفْرَفٍ
قَدْ مَلَأَ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ **ترجمہ** عبد اللہ نے اس آیت کی تفسیر مین کہا ما کذب الفواد ما رای یعنی جہوٹ نہ دیکہا دل نے جو دیکہا کہا دیکہا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل کو
ریشمی جوڑا پہنے ہوئے کہ بہر لیا تہا انہون نے آسمان و زمین کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ قَالَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ تَغْفِرِ اللَّهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَأَيُّ عَبْدٍ لَكَ لَا أَلَمَّا **ترجمہ** ابن عباس نے آیہ مذکور کی تفسیر مین کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر بخشتا ہے تو اے پروردگار تو بخشدے
سب گناہ اور کون بندہ تیرا ایسا ہے کہ جو آلودہ نہو ہو گناہ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر زکریا بن اسحق کی روایت سے **مترجم** پوری آیت یون ہے
وَلِلَّهِ مَا فِي السَّمَاوَاتِ وَمَا فِي الْأَرْضِ لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا بِمَا عَمِلُوا وَيَجْزِيَ الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ
هُوَ أَعْلَمُ بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ ... یعنی اللہ ہی کا ہے جو کچہ آسمانون اور زمین مین ہے تا وہ بدلا دیوے برائی والونکو انکی کئی کا اور بدلا دیوے بہلائی والونکو بہلائی سے جو بچتے ہین بڑی
گناہونسے اور بیحیائی کے کامونسے مگر کچہ آلودگی بیشک تیرے رب کی بخشش مین سمائی ہے اور وہ تمکو خوب جانتا ہے جب بنا نکالا تمکو زمین سے انتہی اس آیت مین بشارت ہے
کہ جو کبیرہ گناہونسے اور فواحش سے بچا رہا اسکے صغائر معاف ہین اللہم ادخلنا فیہم **خاتمہ** سورۂ والنجم مین قسم ہے نجم کی اور تعریف ہے جبرئیل کی اور ملاقات انکی نبی کے ساتہ
اور نفی کذب کی نبی سے اور ذکر لات وعزی ومنات کا ذکر آخرت اور دنیا خدا کے ہاتہ مین ہونا اور شفاعت نہونا بغیر اذن کے اور انثی کہنا کافرونکا ملائکہ کو اور کام نہ آنا گمان کا حق کے
روبرو اور دنیا سے اعراض کرنیکا حکم و مغفرت صغائر کا حکم خدا کا بیان مذمت انکی جو حق سے مونہہ موڑے بیان ابراہیم اور موسی کے صحیفونکا بیان انسانکی سعی کا ہنسنا رونا موت
و زندگی اسی کے ہاتہ مین ہونا خلق انسانکا بیان عاد اولی کے ہلاک کا اور ثمود اور قوم نوح اور موتفکات کا بیان نذیر ہونا ہمارے نبی کا قرب قیامت امر سجدہ کا

سُورَةُ الْقَمَرِ **عَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمِنًى فَانْشَقَّ الْقَمَرُ فِلْقَتَيْنِ فِلْقَةٌ مِنْ وَرَاءِ الْجَبَلِ وَفِلْقَةٌ
دُونَهُ فَقَالَ لَنَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا يَعْنِي اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ **ترجمہ** ابن مسعود نے کہا ہم رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے منی مین کہ
کہ چاند شق ہو گیا یعنے انکی معجزہ سے اور دو ٹکڑے ہو گیا ایک پہاڑ کے اس پار اور ایک اس پار اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمسے فرمایا گواہ رہو مراد لیتے تہے آپ اسکو کہ قریب آگئی
قیامت اور پہٹ گیا چاند **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** أَنَسٍ قَالَ سَأَلَ أَهْلُ مَكَّةَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آيَةً فَانْشَقَّ الْقَمَرُ بِمَكَّةَ مَرَّتَيْنِ
فَنَزَلَتْ اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ إِلَى قَوْلِهِ سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ **ترجمہ** انس نے کہا سوال کیا اہل مکہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک معجزہ کا پس شق ہو گیا چاند
مکہ مین دو بار پس اتری آیتہ اقتربت الساعۃ وانشق القمر سحر مستمر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ انْشَقَّ
الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا **ترجمہ** ابن مسعود نے کہا حضرت کے زمانہ مین چاند شق ہوا اور آپنے
ہمسے فرمایا گواہ رہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اشْهَدُوا **ترجمہ** مثل حدیث
سابق کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ انْشَقَّ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى صَارَ فِرْقَتَيْنِ عَلَى
هٰذَا الْجَبَلِ وَعَلَى هٰذَا الْجَبَلِ فَقَالُوا سَحَرَنَا مُحَمَّدٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَئِنْ كَانَ سَحَرَنَا فَمَا يَسْتَطِيعُ أَنْ يَسْحَرَ النَّاسَ كُلَّهُمْ **ترجمہ** جبیر بن مطعم نے کہا چاند آنحضرت کے
زمانہ مین دو ٹکڑے ہو گیا ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر ایک ٹکڑا اس پہاڑ پر کافر کہنے لگے جادو کیا ہمپر محمد نے اور بعضون نے کہا ہمپر کیا ہوگا تو سب پر تہوڑا ہی کر سکیگا +
پہر جو لوگ باہر سے آئی انہون نے خبر دی) **ف** یہ حدیث روایت کی ہے بعضون نے حصین سے انہون نے جبیر سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے دادا سے یعنے جبیر بن
مطعم سے اسناد کے **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَ مُشْرِكُو قُرَيْشٍ يُخَاصِمُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْقَدَرِ فَنَزَلَتْ يَوْمَ يُسْحَبُونَ فِي النَّارِ
عَلَى وُجُوهِهِمْ ذُوقُوا مَسَّ سَقَرَ إِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا مکے کے مشرک قریش حضرت کے پاس تقدیر کے باب مین لڑتے آئی اور یہ آیت اتری
جسدن کہینچے جاوینگے وہ آگ مین اپنے مونہون کے بل چکہو عذاب دوزخ کا ہمنے پیدا کی ہر چیز تقدیر کے مطابق **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سورۂ قمر ایک مدت سے منسوخ [illegible]

(حاشیہ:) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

ہر ہر آیت اسکی ایک نورانی ختم مضامین سورہ اسکی یہ ہین قرب قیامت کا اور انشقاق قمر کا بیان حشر کا بیان کچھہ حال نوح علیہ السلام کا آسان ہونا قرآن کا کہ
آیت سی چار بار بیان ہوا ہے قوم عاد کی ہلاکت تکذیب ثمود کے اور ہلاکت انکی بیان قوم لوط کا بیان آل فرعونکا نحی روز قیامت کے لوح محفوظ کا ذکر جنات و نہر
کا ذکر **سُوْرَةُ الرَّحْمٰنِ عَنْ** جَابِرٍ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَصْحَابِهٖ فَقَرَأَ عَلَيْهِمْ سُوْرَةَ الرَّحْمٰنِ مِنْ اَوَّلِهَا اِلٰى اٰخِرِهَا فَسَكَتُوْا
فَقَالَ لَقَدْ قَرَأْتُهَا عَلَى الْجِنِّ لَيْلَةَ الْجِنِّ فَكَانُوْا اَحْسَنَ مَرْدُوْدًا مِّنْكُمْ كُنْتُ كُلَّمَا اَتَيْتُ عَلٰى قَوْلِهٖ فَبِاَيِّ اٰلَاۗءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ قَالُوْا لَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِّعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ
فَلَكَ الْحَمْدُ **ترجمہ** جابر سی روایت ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی اصحاب کے طرف نکلے اور انکے آگے سورہ رحمٰن اول سے آخر تک پڑھی اور اصحاب چپ رہی تب آپنے
فرمایا مین نے یہ سورہ جنون کے آگے پڑھی تو وہ تمسے اچھا جواب دینے والی تھے جب مین پہونچتا تہا اللہ تعالےکے اس قول پر فبای الآء یعنے کس کس نعمتون کو
اپنے رب کے جھٹلاوگے تم دونون وہ کہتی تہی نہین جھٹلاتے ہین ہم تیرے نعمتون مین سے کسی چیز کو ای رب ہمارے اور سب تعریف تجھکو ہی **ف** یہ حدیث غریب
ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ولید بن مسلم کے روایت سے کہ وہ زہیر بن محمد سے روایت کرتے ہین احمد بن حنبل نے کہا زہیر بن محمد جو شام کو گئے ہین شاید وہ نہین ہین
جنسے عراق کے لوگ روایت کرتے ہین گمان ہے کہ وہ دوسرے شخص ہین کہ لوگون نے انکا نام بدل دیا اسلئے کہ وہ لوگ اُس سے منکر حدیثین روایت کرتی ہین اور سنا مین نے
مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہتے تہی شام کے لوگ روایت کرتے ہین زہیر بن محمد سی منکر روایتین اور اہل عراق اُنسی روایت کرتی ہین حدیثین قریب بصحت
خاتمہ سورہ رحمٰن ایک دفتر ہے رحمت کا کہ اُسمین تذکیر بالآلاسی بہت کچھہ مذکور ہے چنانچہ مضامین اُسکے بہ ترتیب یہان مسطور ہین تعلیم قرآن کی انسان کے
پیدائش شمس و قمر و نجم و شجر کا بیان میزان و زمین کا بیان شکایت اللہ کی نعمتونکی جھٹلانیکی اکتیس مقام مین ایک آیت سی پیدائش جن و انس اور ربوبیت
اللہ کے بہادریاؤنکا موتی و مرجان کا نکلنا کشتیونکا چلنا زمین کے فنا کی خبر بقای ذات الٰہی وعدہ قیامت قادر نہونا انس و جن کا کہ آسمان و زمین سے نکلجائین
اسمانکا پھٹنا قیامت مین سوال نہونا جن و انس سے حال مجرمونکا وعدہ جنت کا ڈرنیوالون کے لئے اور بیان اُسکے نعمتونکا جیسے نہرین اور میوے اور فرش اور
حورین اور نخل اور رمان اور رفرف اور عبقری ہے اور برکت اللہ کے نام کے **سُوْرَةُ الْوَاقِعَةِ عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اللّٰهُ اَعْدَدْتُّ لِعِبَادِيَ الصَّالِحِيْنَ مَا لَا عَيْنٌ رَّاَتْ وَلَا اُذُنٌ سَمِعَتْ وَلَا خَطَرَ عَلٰى قَلْبِ بَشَرٍ فَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّا اُخْفِيَ لَهُمْ
مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ جَزَاۗءًۢ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ وَفِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَمَوْضِعُ سَوْطٍ فِي الْجَنَّةِ خَيْرٌ
مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَاۗ اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ **ترجمہ**
روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے فرماتا ہے تیار کی ہے مین نے اپنے نیک بندون کے لئے ایسی
چیز کہ نہ کسی آنکھہ نے دیکھی ہے اور نہ کسی کان نے سنی ہے اور نہ کسی دل مین اُسکا خیال آیا ہے تمہارا جی چاہے تو پڑہ لو فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ یعنے نہیں
جانتا کوئی جی جو کہ تیار کی ہے اُسکے لئے آنکھون کی ٹھنڈک سی بدلا اُسکے عملون کا اور جنت مین ایک درخت ہے کہ سوار اُسکے سایہ مین
سو برس تک چلا جاوے اور اُسکو طی نہ کرسکے تمہارا جی چاہے پڑہ لو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ یعنے جنتیون کے لئے ہے سایہ دراز اور ایک کوڑا رکھنے کی جگہہ جنت
مین بہتر ہے دنیا سے اور جو اُس مین ہے تم چاہو تو پڑہ لو فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ جو شخص دور کیا گیا دوزخ سے اور داخل ہوا جنت مین وہ اپنی مراد کو پہونچا
اور دنیا کی زندگی تو دہوکے کی ٹٹی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ فِي الْجَنَّةِ
لَشَجَرَةً يَسِيْرُ الرَّاكِبُ فِيْ ظِلِّهَا مِائَةَ عَامٍ لَا يَقْطَعُهَا وَاقْرَءُوْا اِنْ شِئْتُمْ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَاۗءٍ مَّسْكُوْبٍ **ترجمہ** انس سے روایت
ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت مین ایک درخت ہے کہ سوار اُسکے سایہ مین سو برس چلا جاوے اور اُسے طی نہ کرسکے تمہارا جی
چاہے تو پڑہ لو وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ وَّمَاۗءٍ مَّسْكُوْبٍ یعنے اور اُنکے لئی ہے سایہ دراز اور پانی بہایا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مین ابی سعید
سے بھی روایت ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ قَالَ ارْتِفَاعُهَا كَمَا بَيْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ وَمَسِيْرَةُ
مَا بَيْنَهُمَا خَمْسُمِائَةِ عَامٍ **ترجمہ** ابی سعید سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی اس آیت کے تفسیر مین روایت کیا وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ یعنے بچھونے اونچے رہینگے جنتیون کے

فرمایا آپنے بلندی اُنکی ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان اور اُن دونو کی بیچمین فاصلہ ہی پانسو برس کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتی ہم اُسکو مگر رشدین
کے روایت سے اور بعض اہل علم نے اس حدیث کے معنے یون کہے ہین کہ بلندی اُن بچھونون کے ایک دوسرے سے ایسی ہے جیسے زمین سے آسمان کہا بلندی فرش مرفوعہ کے
درجون مین ایسی ہے کہ ایک درجے سے دوسرا درجہ ایسا ہے جیسے زمین سے آسمان **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ
اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ قَالَ شُكْرُكُمْ تَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَكَذَا وَبِنَجْمِ كَذَا وَكَذَا **ترجمہ** علی نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وتجعلون رزقکم یعنے ٹھیراتے
ہو تم رزق اپنا یہ کہ جھٹلاتے ہو فرمایا آپنے یعنے ٹھیراتے ہو شکر اپنے رزق کا جھٹلانا کہتے ہو مینہہ برسا ہمپر فلانی نچھتر کے سبب سے اور فلانے ستارے کے سبب سے
اور ایسا ویسا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کے سفیان نے عبد الاعلے سی یہ حدیث اسی سند سی اور مرفوع نکیا اسکو **ترجمہ** یعنے اللہ تعالی اپنے فضل
سے پانی دیتا ہی لوگ اُسکے فضل سے منکر ہوکر نچھترون اور تارون کی طرف سی جانتے ہین یہی اُنکا جھٹلانا ہے اللہ کی نعمتون کو **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ قَوْلِهٖ اِنَّا اَنْشَأْنٰهُنَّ اِنْشَاءً قَالَ اِنَّ مِنَ الْمُنْشَآتِ اللَّاتِيْ كُنَّ فِي الدُّنْيَا عَجَائِزَ عُمْشًا رُمْصًا **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم نے انا انشانٰہن انشاء کی تفسیر مین فرمایا کہ نئی اُٹھان والی عورتون سے ہین وہ بہی عورتین کہ جو دنیا مین بڑہیان چُندہی دُہندہی تہین
ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہین ہم اسکو مرفوع مگر موسی بن عبیدہ کی روایت سے اور موسی بن عبیدہ اور یزید بن ابان رقاشی ضعیف ہین حدیث
مین **ترجمہ** انا انشانٰہن انشاء یعنے اُٹھایا ہم نے انکو نئی اُٹھان اور اس آیت مین بیان ہے جنت کی عورتون کا حضرت نے فرمایا کہ یہہ دنیا ہی کی عورتین ہین کہ
اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہمنے انکو دوبارہ ایک عمدہ صورتمین پیدا کیا **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَدْ شِبْتَ قَالَ شَيَّبَتْنِيْ هُوْدٌ وَالْوَاقِعَةُ وَ
الْمُرْسَلَاتُ وَعَمَّ يَتَسَاءَلُوْنَ وَاِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ **ترجمہ** ابن عباس سے کہا کہ ابوبکر نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کی آپ بوڑہے ہوگئی فرمایا آپنے بوڑہا کر دیا مجھکو
سورۂ ہود اور واقعہ اور مرسلات اور عم یتساءلون اور اذا الشمس کورت نے یعنے انمین جو قیامت کے خبرین ہین اور عذاب کے آیتین اُنسے مین بوڑہا ہوگیا **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسے ابن عباس کے روایت سے مگر اسی سند سی اور روایت کے علی بن صالح نی یہ حدیث ابی اسحاق سے اُنہون نے ابی جحیفہ سے مانند
اسکے اور روایت کے کسے نی ابی اسحاق سے اُنہون نے ابی میسرہ سے کچہہ تہوڑی سی حدیث ہمین کے مرسلاً **خاتمہ** سورۂ واقعہ مین احوال قیامت سی مذکور ہے خافضہ اور رافعہ
ہونا اسکا اور زمین کا لرزنا اور پہاڑونکا ریزہ ریزہ ہونا اور تقسیم اہل حشر کی اصحاب میمنہ اور میسرہ اور سابقین کے طرف اور حال تینون گروہ کا اور جنت کی
چیزون مین سے بیان تختون کا اور غلمان اور کوزون اور صراحیون اور پیالون اور میوون اور پرندون کے گوشت اور حور کا اور وعدہ سدر اور طلح اور ظل اور
فواکہ وغیرہ کا انکے لئی اور احوال نار سے بیان سموم و حمیم اور ظل کا اور زقوم اور شرب حمیم کا اور بیان انسانکی پیدایش کا منے سی اور بیان حرث و زراعت کا اور بیان
حرث و زراعت کا اور بیان درخت سی آگ نکلنے کا حکم تسبیح کا مذکور ہوئی ساتہ موت مقربین اور اصحاب یمین اور مکذبین کے امر تسبیح کا **سُوْرَةُ الْحَدِيْدِ**

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ بَيْنَمَا نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ وَاَصْحَابُهٗ اِذْ اَتٰى عَلَيْهِمْ سَحَابٌ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا هٰذَا
قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ هٰذَا الْعَنَانُ هٰذِهٖ رَوَايَا الْاَرْضِ يَسُوْقُهُ اللّٰهُ اِلٰى قَوْمٍ لَا يَشْكُرُوْنَهٗ وَلَا يَدْعُوْنَهٗ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الرَّقِيْعُ سَقْفٌ مَحْفُوْظٌ وَمَوْجٌ مَكْفُوْفٌ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ كَمْ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهَا خَمْسُمِائَةِ
سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
مَا بَيْنَ كُلِّ سَمَائَيْنِ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا فَوْقَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ فَوْقَ ذٰلِكَ الْعَرْشَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ السَّمَاءِ
بُعْدُ مَا بَيْنَ السَّمَائَيْنِ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّهَا الْاَرْضُ ثُمَّ قَالَ هَلْ تَدْرُوْنَ مَا الَّذِيْ تَحْتَ ذٰلِكَ قَالُوا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ تَحْتَهَا اَرْضًا اُخْرٰى بَيْنَهُمَا مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ حَتّٰى عَدَّ سَبْعَ اَرَضِيْنَ بَيْنَ كُلِّ اَرْضَيْنِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ سَنَةٍ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ
بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ ثُمَّ قَرَاَ هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا ایکبار
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور اصحاب آپکی بیٹہے تہی کہ اُنپر ایک بدلی آئی آپ نی فرمایا تم جانتے ہو یہ کیا ہے لوگون نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنی یہہ

عنان ہے اور یہ مینہہ ہی اونٹ مین زمین کے کہ اللہ تعالے اُنکو ہانکتا ہے اُس قوم کی طرف جو اُسکا شکر نہین بجا لاتی اور نہ اُسکو پکارتے مین پہر آپنے فرمایا تم جانتے ہو کیا ہے تمہارے اوپر لوگون نے عرض کیے اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے یہہ قبہ ہے اونچی چہت جنون سے حفاظت کی گئی اور موج ہے روکی گئی یعنے بغیر ستون کے ٹہیری ہوئی ہے پہر فرمایا آپنے کیا جانتے ہو تم کتنا فاصلہ ہے تمہاری اور اُسکے درمیان لوگون نے عرض کی کہ اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے تمہارا اور اُسکے درمیان پانسو برس کی راہ ہے پہر فرمایا تم جانتے ہو کیا ہی اُسکے اوپر بولی اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنی اُسپر دو آسمان ہین جنکی بیچمین پانسو برس کا فاصلہ ہے یہانتک کہ گنے آپنے سات آسمان ہر دو آسمان کے بیچمین اتنا فرق ہے کہ آسمان و زمین کے بیچمین پہر فرمایا آپنے تم جانتے ہو کیا ہے اوپر اُسکے انہون نے عرض کی اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اوپر اُسکے عرش ہے کہ عرش اور آسمان کے بیچمین اتنی دوری ہے جتنے دو آسمانون کے بیچ مین پہر فرمایا آپنے کیا جانتے ہو تم کہ تمہارے نیچے کیا ہی لوگون نے کہا اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے یہ زمین ہے پہر فرمایا جانتے ہو تم کیا ہے اسکی نیچی لوگون نے عرض کی اللہ اور رسول خوب جانتا ہے فرمایا آپنے اُسکے نیچے دوسری زمین ہے کہ اُن دونون کے بیچمین پانسو برس کا رستہ ہے یہانتک کہ گنی آپنے سات زمین ہر دو زمین مین پانسو برس کی راہ ہے پہر فرمایا آپنے قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جان محمد کی اُسکے ہاتہ مین ہے اگر ڈالو تم ایک رسّی نیچے کی زمین کیطرف تو اُترے وہ اللہ پر پہر پڑہی آپنے یہ آیت ہوالاول سے علیم تک یعنے وہی اول ہے اور آخر ہے اور وہی ظاہر اور باطن اور وہ ہر چیز پر خبردار ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سی اور مروی ہی ایوب اور یونس بن عبید اور علی بن زید سی کہ اُنہون نے کہا حسن کو سماع نہین ابی ہریرہ سے اور تفسیر کے اسکی بعض اہل علم نے اور کہاہے کہ مراد یہ ہے کہ اُترے وہ رسّی اللہ کے علم پر اور اُسکے قدرت اور حکومت پر اور علم اللہ کا اور قدرت اور حکومت اُسکے ہر جگہہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے جیسا کہ اُسنے وصف کیا اپنی ذات کا اپنی کتاب مین **خاتمۃ** اس حدیث مین تصریح ہے کہ اللہ تعالے کو ماورای عالم احاطۂ ذاتی حاصل ہے اور یہ منافی نہین استوا علے العرش کے جیسا کہ بعض لوگون نے سمجہا ہے اسلئے کہ اس سے ذات مقدس کا زمین پر ہونا یا عالم مین ہونا ثابت نہین ہوتا جیسا کہ مقصود ہے مستدلین کا اور اس صورت مین تاویل کی بہی ضرورت نہین اور اگر تاویل کیجاوے تو وہی تاویل صحیح ہی جو ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے اہل علم سے روایت کی اور اس آیت کا پڑہنا بہی موید اس تاویل کا ہے کہ اسمین ہی علم کا ذکر ہے معلوم ہوا کہ مقصود آپکو عموم علم بیان کرنا ہے اُس تعالے شانہ کا نہ ہر جگہہ اُسکے ذات کا ہونا جیسا کہ فرقہ ضالہ جہمیہ کا عقیدہ فاسدہ ہے اور سورہ حدید مین مضامین ذیل مذکور ہین تسبیح آسمان و زمین کے چیزون کی چہہ صفتین اُس تعالے کی اختیار اور امانت اور ملک اور استوا علے العرش اور خلق اور علم اور چار نام اُس تعالی کے اول و آخر و ظاہر و باطن بیان رات اور دن کا برابر نہونا اُن مجاہدون کا جنہون نے فتح مکہ کے بعد جہاد کیا اور مال خرچا اُن مجاہدین سے جنہون نے قبل فتح یہ کام کیا ترغیب مال خرچ کرنیکے جہاد مین پلصراط پر سے مومنون کے گذرنیکا بیان قبول نہونا کافرون اور منافقون کی فدیہ کا خشوع کا وقت آجانا مومنون کے لئے قسوت قلب کا بیان فضیلت صدقہ اور انفاق مال کے صدیق اور شہدا کا بیان وعید جہنم کے کافرون کے لئے حیات دنیا کا بیان وعدہ جنت مومنون کے لئے دخول جنت محض فضل رب العزت پر ہے لوح محفوظ مین جمیع مصائب کا مکتوب ہونا مختال و فخور و بخیل کے مذمت رسولونکا بہیجنا بندون کے ہدایت کی لئی لوہے کا بیان نوح و ابراہیم کا مختصر بیان متبعان انجیل کے نرم دلی رہبانیت کا بیان اُس تعالی کے فضل کا بیان

سُوْرَةُ الْمُجَادَلَةِ

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ صَخْرٍ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ کُنْتُ رَجُلًا قَدْ اُوْتِیْتُ مِنْ جِمَاعِ النِّسَاۗءِ مَا لَمْ یُؤْتَ غَیْرِیْ فَلَمَّا دَخَلَ رَمَضَانُ تَظَاهَرْتُ مِنْ امْرَاَتِیْ حَتّٰی یَنْسَلِخَ رَمَضَانُ فَرَقًا مِنْ اَنْ اُصِیْبَ مِنْهَا فِیْ لَیْلِیْ فَاَتَتَابَعَ فِیْ ذٰلِکَ اِلٰی اَنْ یُّدْرِکَنِیَ النَّهَارُ وَاَنَا لَا اَقْدِرُ اَنْ اَنْزِعَ فَبَیْنَمَا هِیَ تَخْدِمُنِیْ ذَاتَ لَیْلَةٍ اِذْ تَکَشَّفَ لِیْ مِنْهَا شَیْءٌ فَوَثَبْتُ عَلَیْهَا فَلَمَّا اَصْبَحْتُ غَدَوْتُ عَلٰی قَوْمِیْ فَاَخْبَرْتُهُمْ خَبَرِیْ فَقُلْتُ انْطَلِقُوْا مَعِیَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاُخْبِرَهٗ بِاَمْرِیْ فَقَالُوْا لَا وَاللّٰهِ لَا نَفْعَلُ نَتَخَوَّفُ اَنْ یَّنْزِلَ فِیْنَا قُرْاٰنٌ اَوْ یَقُوْلَ فِیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَقَالَةً یَبْقٰی عَلَیْنَا عَارُهَا وَلٰکِنِ اذْهَبْ اَنْتَ فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَکَ قَالَ فَخَرَجْتُ فَاَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهٗ خَبَرِیْ فَقَالَ اَنْتَ بِذَاکَ قُلْتُ اَنَا بِذَاکَ قَالَ اَنْتَ بِذَاکَ قُلْتُ اَنَا بِذَاکَ قَالَ اَنْتَ بِذَاکَ قُلْتُ اَنَا بِذَاکَ وَهَا اَنَا ذَا فَامْضِ فِیَّ حُکْمَ اللّٰهِ فَاِنِّیْ صَابِرٌ لِذٰلِکَ قَالَ اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ فَضَرَبْتُ صَفْحَةَ عُنُقِیْ بِیَدِیْ فَقُلْتُ لَا وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ مَا اَصْبَحْتُ اَمْلِکُ غَیْرَهَا قَالَ فَصُمْ شَهْرَیْنِ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَهَلْ اَصَابَنِیْ مَا اَصَابَنِیْ اِلَّا فِی الصِّیَامِ قَالَ فَاَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْکِیْنًا قُلْتُ وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ لَقَدْ بِتْنَا لَیْلَتَنَا هٰذِهٖ وَحْشٰی لَنَا

عَنْهَا قَالَ اذْهَبْ إِلَى صَاحِبِ صَدَقَةِ بَنِي زُرَيْقٍ فَقُلْ لَهُ فَلْيَدْفَعْهَا إِلَيْكَ فَأَطْعِمْ عَنْكَ مِنْهَا وَسْقًا سِتِّينَ مِسْكِينًا ثُمَّ اسْتَعِنْ بِسَائِرِهِ عَلَيْكَ وَعَلَى عِيَالِكَ قَالَ فَرَجَعْتُ إِلَى قَوْمِي فَقُلْتُ وَجَدْتُ عِنْدَكُمُ الضِّيقَ وَسُوءَ الرَّأْيِ وَوَجَدْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ السَّعَةَ وَالْبَرَكَةَ أَمَرَ لِي بِصَدَقَتِكُمْ فَادْفَعُوهَا إِلَيَّ فَدَفَعُوهَا إِلَيَّ ترجمہ سلمہ بن صخر انصاری سے روایت ہے اُنہوں نے کہا مین ایسا مرد تہا کہ جماع مین میرے ایسی حالت ہوتی کہ کسیکی نہوتی پہر جب رمضان آیا ظہار کیا مینے اپنی بیوی سے (یعنے کہا کہ تو مجہپر ایسی حرام ہے جیسے مان کی پیٹہہ) یہانتک کہ گذری رمضان اس خوف سے کہ اگر کہین شروع کرون مین اُس سے جماع رات کو تو تار بندہا رہیگا اُسکا میرے طرف سے یہانتک کہ آجاوے مجہپر دن اور نہ ہوسکیگا مجہسے کہ مین اُسکو چہوڑدون تو ایکرات وہ میری خدمت کر رہی تہی کہ کہل گئی اُسکی کوئی چیز (بعض روایت مین ہے کہ کہل گئی پازیب اُسکی) اور مین اُسپر کود ا (یعنے جماع کیا اُس سے) پہر جب صبح ہوئی اپنی قوم کے پاس آیا اور اُنکو اپنی حال سے خبر دی اور مینے کہا میرے ساتہ چلو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تاکہ مین اپنی حال سے اُنکو خبر دون تو میرے قوم نے کہا ہم نجاوینگے قسم ہے اللہ کی ہم ڈرتے ہین کہ ایسا نہو اُترے ہماری حق مین قرآن یا فرماوین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوئی ایسی بات کہ اُسکا ادلہنا باقی رہے ہم پر ولیکن تو جا اور جو مناسب ہو کر کہا راوی نے کہ پہر نکلا مین اور حاضر ہوا آپکے پاس اور خبر دی مینے اُنکو اپنی حال کی آپنے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا مینے کہا مین ہی نے ایسا کیا فرمایا آپنے تو ہی نے ایسا کیا کہا مینے ہی نے ایسا کیا آپنے فرمایا تو ہی نے ایسا کیا مینے کہا مین ہی نے ایسا کیا اور مین حاضر ہون جاری کیجیے اللہ کا حکم مجہپر مین اُسپر ثابت رہنی والا ہون آپنے فرمایا آزاد کر ایک بردہ کہا راوی نے کہ مینے اپنے جنبر گردن پر ہاتہ مارا اور عرض کی کہ قسم ہے اُس پروردگار کے جسنے آپکو حق کے ساتہ بہیجا ہے مین مالک نہین سوا اسکے کسی دوسرے کا فرمایا آپنے کہ پہر روزہ رکہہ دو مہینے کا مینے عرض کی اے رسول اللہ کی مصیبت جو مجہے پہونچی ہے یہ روزہ ہی مین تو پہونچی ہے فرمایا آپنے کہ پہر کہلادے ساٹہ مسکینون کو مینے کہا قسم ہے اللہ کی جسنے آپکو حق کے ساتہ بہیجا ہے کہ ہم خود اجکے رات بہوکے رہی کہ رات کا کہانا ہمارے پاس نتہا فرمایا آپنے کہ جا اُسکے پاس جو بنی زریق کے زکوۃ تحصیلتا ہی اور کہہ اُسکو کہ دیوے تجہکو سو کہلادے تو اُسمین سے اپنی طرف سے ساٹہ مسکینونکو اور باقی اُسمین سے خرچ کر تو اپنے اوپر اور اپنے عیال پر کہا راوی نے کہ پہر گیا مین اپنے قوم کے پاس اور کہا مینے کہ پائی مینے تمہارے پاس تنگی اور بُری تجویز اور پائی مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کشادگی اور برکت حکم کیا ہے مجہکو کہ تم لوگ اپنی زکوۃ مجہے دو سو دی اُنہون نے اپنی زکوۃ مجہکو **ف** یہ حدیث حسن ہے کہا محمد نے سلیمان بن یسار نے نہین سُنا میرے نزدیک سلمہ بن صخر سے اور کہا اُنہون نے کہ سلمہ بن صخر کو سلمان بن صخر بہی کہتی ہین اور اسباب مین خولہ بن ثعلبہ سے بہی روایت ہے **مترجم** اس حدیث مین تصریح ہے کہ یہ کفارہ ہے ظہار کا نہ روزہ رمضان کا اور بعض روایتونمین سلمہ بن صخر کا نام نہین آیا فقط راوی نے یہہ کہا کہ ایک شخص آیا اور اُسنے یون بیان کیا الی آخر الحدیث پس جمہور نے اُن دونون روایتونکو جدا جدا شخصونکا قصہ سمجہا ہے اور ایک کو محمول کیا ہے ظہار پر ایک کو روزہ رمضان کے کفارہ پر اور بعض محققین کے نزدیک دونو ایک ہی شخص کا حال ہے اور واقعہ بہی ایک ہے پس استدلال کیا ہے اس سے فقط کفارہ ظہار پر اور نہین پائی کوئی تصریح روزہ رمضان کے کفارے کی اور وسق ایک ٹوکرا ہے کہ ساٹہ صاع کہجور اُسمین آتی ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ يَهُودِيًّا أَتَى عَلَى نَبِيِّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَصْحَابِهِ فَقَالَ السَّامُ عَلَيْكُمْ فَرَدَّ عَلَيْهِ الْقَوْمُ فَقَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ تَدْرُونَ مَا قَالَ هَذَا قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ سَلَّمَ يَا نَبِيَّ اللَّهِ قَالَ لَا وَلَكِنَّهُ قَالَ كَذَا وَكَذَا رُدُّوهُ عَلَيَّ فَرَدُّوهُ فَقَالَ قُلْتَ السَّامُ عَلَيْكُمْ قَالَ نَعَمْ قَالَ نَبِيُّ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذَلِكَ إِذَا سَلَّمَ عَلَيْكُمْ أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ فَقُولُوا عَلَيْكَ مَا قُلْتَ قَالَ وَإِذَا جَاءُوكَ حَيَّوْكَ بِمَا لَمْ يُحَيِّكَ بِهِ اللَّهُ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ ایک یہودی نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُنکے یارونکے پاس آیا اور اُسنے کہا السام علیکم (یعنے مری پڑے تمپر) اور جواب دیا لوگون نے اُسکو تب فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے تم جانتے ہو کہ اسنے کیا کہا اُنہون نے کہا کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے سلام کیا ہے اُسنے اے نبی اللہ کے آپنے فرمایا نہین بلکہ اُسنے ایسا ویسا کہا سو تم مجہے جواب دو صحابہ نے اُسکو جواب دیا (یعنے نیت کی اُسکو جواب دینے کی کہ وہ لائق جواب نتہا) پہر آپنے اُس یہودی سے پوچہا کہ تو نے السام علیکم کہا ہے اُسنے کہا ہان فرمایا اللہ کے نبی نے اُسیوقت سی کہ جب سلام کرے تمپر کوئی اہلکتاب سے تو تم اتنا ہی کہو اُسکے جواب مین علیک ما قلت یعنے تجہی پر ہے جو تو نے کہا اور پڑہی آپنے یہ آیت وَاِذَا جَاءُوْكَ یعنے جب آتی ہین تجہہ پاس یعنے اہل کتاب دعا دیتی ہین تجہکو ایسی جو نہین دی تجہکو اللہ نے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُولَ فَقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ

صَدَقَةٌ قَالَ لِي النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا تَرٰى دِينَارٌ قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَنِصْفُ دِينَارٍ قُلْتُ لَا يُطِيقُونَهُ قَالَ فَكَمْ قُلْتُ شَعِيرَةٌ قَالَ إِنَّكَ لَزَهِيدٌ قَالَ فَنَزَلَتْ أَأَشْفَقْتُمْ أَنْ تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوَاكُمْ صَدَقَاتٍ الْآيَةَ قَالَ فَبِي خَفَّفَ اللّٰهُ عَنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ **ترجمہ** علی بن ابی طالب نے کہا جب یہ آیت اُتری یا ایہا الذین امنوا اذا ناجیتم یعنے اے ایمان والو جب کانین بات کرو رسول کے تو آگے ہر بات سے پہلے صدقہ مجھ سے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ کیا رای ہے تیری یعنے کیا صدقہ مقرر کیا جاوے ایک دینار میں نے عرض کی کہ لوگ طاقت نہ رکھینگے اسکی فرمایا آپنے کہ آدھا دینار میں نے کہا نہ طاقت رکھینگے لوگ اسکی آپنے فرمایا پھر کتنا میں نے کہا ایک جو فرمایا آپنے تو بہت کمی کرنیوالا ہے پس یہ آیت اُتری أأشفقتم یعنے کیا ڈر گئے تم کہ پہلے سے لا رکھو آگے مناجات اپنی کے صدقہ آخر آیت تک کہا حضرت علی نے سو میرے اوپر فضل فرما کر ہلکا کر دیا اللہ نے اس حکم کو یعنے منسوخ ہو گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہین جانتے اسکو مگر اسی سند سے اور مراد ایک جو سے جو کے برابر سونا ہے **خاتمہ** سورہ مجادلہ مین یہ مضامین ہین حال خولہ بنت ثعلبہ کا اور حکم ظہار کا وعید عذاب مُنہین کے خدا و رسول کی مخالفت کے لئے حشر کا حال علم اللہ تعالیٰ کا او معیت اُسکی ہر صاحب نجوی کے ساتھ شکایت منافقان اہل نجوی کی تحذیر اُنکے حال کی جو بجائے سلام کے سام کہتے تھے جواز نجوی بر و تقوی کے لئے امر مجلسونمین کھلکر بیٹھنے کا نسخ اُس صدقہ کا جو نجوی کے لئے مامور ہوا تھا تعریض اُن لوگونکے حال پر جو یہود سے دوستی رکھتے تھے اور بڑی مذمت کافرون سے محبت رکھنی کی وعدہ غلبہ کا رسولون کے لئے مومنون کی شان سے نہین کہ کافرون سے دوستی رکھین اگرچہ اُنکے اقارب ہون اور فضیلت ایسے مومنون کی

سُوْرَةُ الْحَشْرِ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَرَّقَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَخْلَ بَنِي النَّضِيرِ وَقَطَعَ وَهِيَ الْبُوَيْرَةُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللّٰهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ **ترجمہ** عبد اللہ بن عمر نے کہا جلا دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی نضیر کے کھجور کی درختونکو اور کاٹ ڈالی اور اس مقام کا نام بویرہ تھا سو اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ما قطعتم من لینۃ سے آخر تک یعنے نہین کاٹا تمنے کوئی درخت کھجور کا اور نہ چھوڑا قایم اپنی جڑ پر مگر اللہ کے حکم سے اور تا کہ ذلیل کرے وہ فاسقونکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ فِي قَوْلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا قَالَ اللِّينَةُ النَّخْلَةُ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ قَالَ اسْتَنْزَلُوهُمْ مِنْ حُصُونِهِمْ قَالَ وَأُمِرُوا بِقَطْعِ النَّخْلِ فَحَكَّ فِي صُدُورِهِمْ فَقَالَ الْمُسْلِمُونَ قَدْ قَطَعْنَا بَعْضًا وَتَرَكْنَا بَعْضًا فَلَنَسْأَلَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ لَنَا فِيمَا قَطَعْنَا مِنْ أَجْرٍ وَهَلْ عَلَيْنَا فِيمَا تَرَكْنَا مِنْ وِزْرٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا الْآيَةَ **ترجمہ** ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر مین کہا ما قطعتم یعنے نہین کاٹا تمنے کوئی لینہ یا چھوڑ دیا اُسکو قایم اپنی جڑون پر کہا ابن عباس نے لینہ کھجور کا درخت ہے ولیخزی الفاسقین یعنے تا کہ ذلیل کرے اللہ فاسقونکو کہا ابن عباس نے اُتار دیا اُنکو مسلمانون نے اُنکے قلعون سے کہا ابن عباس نے اور جب حکم ہوا اُنکو کھجور کے درختون کے کاٹنے کا تو اُنکے دلمین خیال آیا اور مسلمانون نے کہا کہ کاٹے ہمنے بعضے درخت اور چھوڑ دیے بعضے تو پوچھینگے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ جو درخت ہمنے کاٹے ہین اُسمین کچھ ثواب ہے اور جو چھوڑ دیے ہین اُسمین کچھ عذاب ہے پس اُتاری اللہ تعالیٰ نے یہ آیت ما قطعتم سے آخر تک **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث حفص بن غیاث سے اُنہون نے حبیب سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے مرسلاً اور نہین ذکر کیا اس سند مین ابن عباس کا روایت کی ہمسے یہ حدیث عبد اللہ بن عبد الرحمن نے اُنہون نے ہارون بن معاویہ سے اُنہون نے حفص سے اُنہون نے حبیب بن ابی عمرہ سے اُنہون نے سعید بن جبیر سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **کہا** ابو عیسےٰ نے یہ حدیث محمد بن اسمٰعیل بخاری نے مجھسے سنی ہے **مترجم** ترمذی رحمۃ اللہ علیہ اس سعد کے روسے شیخ ہوے بخاری کے وذلک فضل اللہ یوتیہ من یشاء **عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَجُلًا مِنَ الْأَنْصَارِ بَاتَ بِهِ ضَيْفٌ فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ إِلَّا قُوتُهُ وَقُوتُ صِبْيَانِهِ فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ نَوِّمِي الصِّبْيَةَ وَأَطْفِئِي السِّرَاجَ وَقَرِّبِي لِلضَّيْفِ مَا عِنْدَكِ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہ ایک مرد انصاری کے پاس ایک مہمان آیا اور اُسکے پاس کھانا نہ تھا مگر اُسکا اور اُسکے لڑکونکا سو اُسنے اپنی بیوی سے کہا کہ لڑکونکو سُلا دے اور چراغ بجھا دے اور مہمان کے آگے رکھدے جو تیرے پاس ہو اُسپر یہ آیت اُتری ویؤثرون یعنے مقدم رکھتے ہین دوسرون کو اپنی جانون پر اگرچہ اُنکو بھوک ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورہ حشر مین یہ مضامین ہین حسب تفصیل ذیل تسبیح آسمان و زمین کی چیزون کی قصہ

بیہودہ بنی نضیر کا اور کاٹ ڈالنا اُنکے درختونکا تقسیم فی کی حکم راضی رہنی کا رسول کے عطا پر صفات مہاجرین اور انصار کے اور حسن نصرت انصار کی صفات اُن مؤمنون کے کہ بعد انصار و مہاجرین کے آوینگے منافقونکا وعدہ کرنا بنی نضیر کے یہود سے کہ ہم تمہارے رفیق ہین امر تقوی اور فکر آخرت کا اور یہی العدسی غافل ہونیسے خاشع اور متصدع ہوجانا پہاڑ کا اگر اُسپر قرآن اُترے توحید الوہیت اور اسمائے الٰہی یعنے ملک و قدوس اور سلام و مؤمن و مہیمن و عزیز و جبار و متکبر وغیرہ تسبیح سموات وارض کے **سُوْرَةُ الْمُمْتَحِنَةِ** عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ بَعَثَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا وَالزُّبَيْرُ وَالْمِقْدَادُ بْنُ الْاَسْوَدِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا حَتّٰى تَاْتُوْا رَوْضَةَ خَاخٍ فَاِنَّ بِهَا ظَعِيْنَةً مَعَهَا كِتَابٌ فَخُذُوْهُ مِنْهَا فَاْتُوْنِيْ بِهٖ فَخَرَجْنَا تَتَعَادٰى بِنَا خَيْلُنَا حَتّٰى اَتَيْنَا الرَّوْضَةَ فَاِذَا نَحْنُ بِالظَّعِيْنَةِ فَقُلْنَا اَخْرِجِي الْكِتَابَ فَقَالَتْ مَا مَعِيْ مِنْ كِتَابٍ فَقُلْنَا لَتُخْرِجِنَّ الْكِتَابَ اَوْ لَتُلْقِيَنَّ الثِّيَابَ قَالَ فَاَخْرَجَتْهُ مِنْ عِقَاصِهَا قَالَ فَاَتَيْنَا بِهٖ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاِذَا هُوَ مِنْ حَاطِبِ بْنِ اَبِيْ بَلْتَعَةَ اِلٰى اُنَاسٍ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ بِمَكَّةَ يُخْبِرُهُمْ بِبَعْضِ اَمْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا حَاطِبُ قَالَ لَا تَعْجَلْ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ كُنْتُ امْرَاً مُلْصَقًا فِيْ قُرَيْشٍ وَلَمْ اَكُنْ مِنْ اَنْفُسِهَا وَكَانَ مَنْ مَعَكَ مِنَ الْمُهَاجِرِيْنَ لَهُمْ قَرَابَاتٌ يَحْمُوْنَ بِهَا اَهْلِيْهِمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِمَكَّةَ فَاَحْبَبْتُ اِذْ فَاتَنِيْ ذٰلِكَ مِنْ نَسَبٍ فِيْهِمْ اَنْ اَتَّخِذَ فِيْهِمْ يَدًا يَحْمُوْنَ بِهَا قَرَابَتِيْ وَمَا فَعَلْتُ ذٰلِكَ كُفْرًا وَارْتِدَادًا عَنْ دِيْنِيْ وَلَا رِضًى بِالْكُفْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَدَقَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ دَعْنِيْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَضْرِبْ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّهٗ قَدْ شَهِدَ بَدْرًا فَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ اعْمَلُوْا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ قَالَ وَفِيْهِ اُنْزِلَتْ هٰذِهِ السُّوْرَةُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاءَ تُلْقُوْنَ اِلَيْهِمْ بِالْمَوَدَّةِ السُّوْرَةَ قَالَ عَمْرٌو وَقَدْ رَاَيْتُ ابْنَ اَبِيْ رَافِعٍ وَكَانَ كَاتِبًا لِعَلِيٍّ **ترجمہ** علی بن ابیطالب کہتے تھے کہ بھیجا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور زبیر اور مقداد بن اسود کو اور کہا جاؤ تم یہانتک کہ پہنچو روضۂ خاخ مین (اور وہ نام ہے ایک مقام کا) اور وہان ایک عورت ہے اونٹ پر سوار اُسکے پاس ایک خط ہے سو لو اُس سے اور میرے پاس لاؤ پھر نکلے ہم دوڑتے تھی گھوڑے ہمارے ہمین لیئے ہوئی یہانتک کہ ہم روضہ مین پہونچے تو ہمکو ایک عورت ہودج مین ملی اور ہمنے کہا نکال تو خط اُسنے کہا میرے پاس تو کوئی خط نہین ہمنے کہا تو خط نکال نہین تو سب کپڑے اُتار کہا راوی نے کہ پھر نکالا اُسنے اپنی چوٹی مین سے کہا لائی ہم وہ خط آپکے پاس اور وہ حاطب بن بلتعہ کا لکھا ہوا تھا مشرکان مکہ کے نام خبر دیتی تھی وہ اُسکے ذریعہ سے آنحضرتؐ کی کسی بھید کے تب آپنے فرمایا کیا ہے یہ اے حاطب اُنہون نے عرض کی کہ جلد نکرین آپ مجھپر اے رسول اللہ کیسے مین ایک آدمی ہون ملا ہوا قریش مین اور نہین ہون اُنکے قوم کا اور اور لوگ جو آپکے ساتھ ہین مہاجرین سے اُنکے قرابت والے ہین مکہ مین کہ وہ حمایت کرتے ہین اُنکے اہل اور اولاد کی پھر جب میرا کوئی نسب اُنمین نہین ہے تو مین نے چاہا کہ اُنپر کچھ احسان کرون کہ اُسکے مروت سے وہ میرے عزیزون کی حمایت کرین اور یہ کام مین نے کفر و ارتداد کی راہ سے نہین کیا کہ اپنے دین سے پھر گیا ہون اور نہ کفر سے راضی ہو کر پس آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاطب نے سچ کہا عمر نے عرض کی کہ اجازت دیجئے مجھکو اے رسول اللہ کہ مین اس منافق کے گردن مارون تو نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ جنگ بدر مین حاضر ہوچکا ہے سو تم کیا جانو یقین ہے کہ اللہ نے جھانکا ہے بدر والونپر اور فرمایا تم کچھ ہی کرو مین تمکو بخش چکا کہا راوی نے اور اسی باب مین یہ آیت اُتری یا ایہا الذین آمنوا یعنے اے ایمان والو نہ پکڑو اپنے دشمن کو دوست نہ بناؤ اُنکو پیغام بھیجے ہو دوستی سے آخر سورۃ تک عمر جو راوی حدیث ہین کہتے ہین دیکھا مین نے ابی رافع کے بیٹے کو اور وہ کاتب تھے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مین عمر اور جابر بن عبد اللہ سے بھی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث مانند اسکے سفیان بن عیینہ سے اور ذکر کیا اُنہون نے بھی یہ لفظ کہ علی اور زبیر وغیرہ نے کہا نکال تو خط نہین تو اُتار سب کپڑے اور یہی حدیث مروی ہوئی ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے وہ روایت کرتے ہین علی بن ابی طالب سے مانند اسی روایت کے اور ذکر کیا بعضون نے کہ اُنہون نے کہا تو خط نکال نہین تو ہم تجھے ننگا کرینگے عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَمْتَحِنُ اِلَّا بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ قَالَ اللّٰهُ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنَاتُ يُبَايِعْنَكَ الْاٰيَةَ قَالَ مَعْمَرٌ فَاَخْبَرَنِي ابْنُ طَاوُسٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَ امْرَاَةٍ اِلَّا امْرَاَةً يَمْلِكُهَا **ترجمہ** ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسیکو نہ آزماتے تھے مگر اسی آیت سے اذا جاءک المومنات معمر نے کہا خبر دی مجھکو ابن طاؤس نے اپنے باپ سے کہ کہا اُنکے باپ نے نہین

چہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ نے کسی عورت کے ہاتھ کو مگر جو آپکے ملک ہو یعنے اشترا یا نکاح سی مراد یہ ہے کہ بیعت آپ زبانی لیتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اُمِّ سَلَمَةَ الْاَنْصَارِيَّةِ قَالَتْ قَالَتِ امْرَأَةٌ مِّنَ النِّسْوَةِ مَا هٰذَا الْمَعْرُوْفُ الَّذِيْ لَا يَنْبَغِيْ لَنَا اَنْ نَّعْصِيَكَ فِيْهِ قَالَ لَا تَنُحْنَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَنِيْ فُلَانٍ قَدْ اَسْعَدُوْنِيْ عَلٰى عَمِّيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنْ قَضَائِهِمْ فَاَبٰى عَلَيَّ فَعَاتَبْتُهٗ مِرَارًا فَاَذِنَ لِيْ فِيْ قَضَائِهِنَّ فَلَمْ اَنُحْ بَعْدَ قَضَائِهِنَّ وَلَا غَيْرَهٗ حَتَّى السَّاعَةِ وَلَمْ يَبْقَ مِنَ النِّسْوَةِ امْرَأَةٌ اِلَّا وَقَدْ نَاحَتْ غَيْرِيْ **ترجمہ** ام سلمہ انصاریہ نے کہا کہ ایک عورت نے عرض کی کہ معروف سے کیا مراد ہے جس میں ہمکو آپکی نافرمانی جایز نہیں آپنے فرمایا وہ یہی ہے کہ نوحہ نہ کرو تم میں نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے فلانے قبیلہ کی عورتیں نوحہ میں میری شریک ہوئیں جب میں نے اپنے چچا پر نوحہ کیا تھا تو مجھے اُسکا بدلہ کرنا ضرور ہے حضرت نے میری بات نمانی میں نے کئی بار عرض کیا تو مجھے اُسکا بدلہ کرنیکی اجازت دی پہر رونی میں اُنکے بدلہ کے بعد اُن پر اور نہ کسی پر قیامت تک اور باقی نرہی کوئی عورت اُن عورتوں سے یعنے جنہوں نے بیعت کی تہی مگر اُسنے نوحہ کیا سوا میرے **ف** یہ حدیث حسن ہی غریب ہے اور اس باب میں ام عطیہ سے بہی روایت ہے عبد بن حمید نے کہا ام سلمہ انصاریہ کا نام اسماء ہے اور وہ بیٹی ہیں یزید کے جو بیٹے ہیں سکن کے **مترجم** پوری آیت جسپر آپ بیعت لیا کرتے تھے یہ ہے يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَاءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا وَّلَا يَسْرِقْنَ وَلَا يَزْنِيْنَ وَلَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ **ترجمہ** یعنے اے نبی جب آویں تیرے پاس مسلمان عورتیں قرار کرنیکو اسپر کہ شریک نہ ٹھیراویں اللہ کا کسیکو اور چوری نکریں اور بدکاری نکریں اور اپنی اولاد نہ ماریں اور طوفان نلاویں اپنے ہاتھ پیروں میں باندھکر (یعنے بی اصل جوا خود باندہ لیا ہو) اور نافرمانی نکریں وہ تیری کسی معروف میں (ام سلمہ کی روایت میں اسی معروف سے سوال ہوا ہے) تو اُنسے قرار لے اور معافی مانگ اُنکی واسطے اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا ہی مہربان انتہی اور اس حدیث سی ہی نکلی نوحہ کی اور نوحہ عرب میں ایسا مروج تھا کہ گویا صلہ رحم کا ایک جز اعظم تھا اسی لئے اُس عورت نے اجازت مانگی کہ میں فلانی قبیلہ والوں کے شریک نوحہ ہونگی کہ وہ میرے شریک ہوئیں تہیں اور آپنے اُسکے عجز و الحاح پر اجازت دی کہ بعد بدلہ اُتار نیکے پہر کبہی نہ روے شارع کو اختیار ہے کہ کسیکو براہ مصلحت اجازت دیوے مگر یہہ سفہائی ہند کا معلوم نہیں اجازت کا پٹا کہاں سے آیا ہے کہ ہر سال بارہ سی برس سے محرم میں روتے پیٹتے چلے آتی ہیں اُنکا نوحہ تمام ہی نہیں ہوتا اب اُنکے رونی پر ہمیں رونا آتا ہے معاذ اللہ من ذلک **خاتمہ** سورہ ممتحنہ میں مضامین ذیل مندرج ہیں نہی دشمنان خدا کی دوستی سے اور موانع اُنسے محبت کرنیکے نفع نہ دینا کسیکے اولاد و قرابت کا قیامت میں لازم ہونا پیروی ابراہیم کا ہمپر اور بیزار ہونا اُنکا اپنے برادری سے بسبب اُنکے شرک کے لازم ہوا مومنوں پر انبیا کی پیروی کا اس امر میں کہ اُنہوں نے عداوت کفار سے رخصت حسن سلوک کی اُن کافروں سے جنہوں نے مسلمانوں کو ایذا دی مومنات کا امتحان حکم مومنوں کی بیبیوں کا جو کفار کے ہاتھ میں پڑجاویں بیعت عورتوں کی نہی اُن لوگوں کی محبت سی جو خدا کے غضب میں گرفتار ہیں مایوس ہونا کافروں کا اصحاب قبور سے **لطیفہ** گور پرست کافروں سے بدتر ہیں کہ اُنکو اہل قبور سے امید ہے

وَمِنْ سُوْرَةِ الصَّفِّ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ قَعَدْنَا نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَتَذَاكَرْنَا فَقُلْنَا لَوْ نَعْلَمُ اَيَّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ لَعَمِلْنَاهُ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَبَّحَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ سَلَامٍ قَالَ يَحْيٰى فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا اَبُوْ سَلَمَةَ قَالَ ابْنُ كَثِيْرٍ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا الْاَوْزَاعِيُّ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقَرَاَهَا عَلَيْنَا ابْنُ كَثِيْرٍ **ترجمہ** عبد اللہ بن سلام نے کہا ہم چند یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے بیٹھے ہوے تھے اور چرچا کیا ہمنے اسکا کہ اگر ہم جانتے کہ کون سا عمل اللہ کو پیارا ہے تو بیشک اُسکو بجا لاتے پس اللہ تعالےٰ نے اُتاری یہہ آیۃ سبح للہ ما فی السموات سی آخر تک یعنے تسبیح کرتا ہے اللہ کی جو ہی آسمانوں میں اور زمین میں اور وہ زبردست ہے حکمت والا اے ایمان والو کیوں کہتے ہو تم وہ جو کرتے نہیں عبد اللہ بن سلام نے کہا ہمپر پڑہی یہ سورۃ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہا ابو سلمہ نے کہ ہمپر پڑہی یہ سورت عبد اللہ بن سلام نے کہا یحییٰ نے ہمپر پڑہی ابو سلمہ نے کہا ابن کثیر نے کہ ہمپر پڑہی اوزاعی نے کہا عبد اللہ نے کہ ہمپر پڑہی ابن کثیر نے **ف** اور محمد بن کثیر میں اختلاف کیا گیا ہے اس حدیث کی سند میں اوزاعی سے تو روایت کی ہے ابن مبارک نے اوزاعی سے اُنہوں نے یحییٰ بن کثیر سے اُنہوں نے ہلال بن ابی میمونہ سی اُنہوں نے عطاء سے اُنہوں نے عبد اللہ سے جو بیٹے سلام کے ہیں یا روایت ہے ابی سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں عبد اللہ بن سلام سے

اور روایت کیے ولید بن مسلم نے یہ حدیث اوزاعی سے محمد بن کثیر کے روایت کے مانند **ترجمہ** یہ حدیث مسلسل بالقراءۃ ہے کہ ہر شاگرد نے اپنی اُستاد سے سورۂ صف سنی ہے **خاتمہ**
سورۂ صف مین فوائد پسندیدہ کا ایک پابندہ ہوا ہے کہ وصاف کی زبان اسکے وصف کین عاجز اور مداح کی لسان اُسکی تبیان اوصاف سے قاصر ہے سورۂ مجاہدین فی سبیل اللہ
کے فتح وظفر کا پروانہ ہے ہر قتال فی سبیل اللہ اسکا دیوانہ ہے اسمین اول تسبیح سموات و ارض کے مسطور ہے پھر فضیلت قتال فی سبیل اللہ کی مذکور موسیٰ علیہ السلام کا اپنے
قوم سے خطاب ہے اور انکی اذیت دینی کا سوال جواب پھر بشارت ہمارے نبی کے عیسیٰ علیہ السلام کی زبان سے اور ظلم مفتریون کا اور ارادہ کفار کا کہ نور خدا کو اپنی مونہہ سے بجھا دین
اور فضیلت جہاد کی جیسے دوزخ سے نجات پانا پھر سوا جہاد کا وعدہ مغفرت ذنوب کا دخول جنت کا اور وعدہ فتح وظفر کا مجاہدون کے لیے اور خطاب ہے مومنون کو انصار اللہ
ہو جانا **سُورَةُ الْجُمُعَةِ عَنْ** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ أُنْزِلَتْ سُورَةُ الْجُمُعَةِ فَتَلَاهَا فَلَمَّا بَلَغَ وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا
يَلْحَقُوا بِهِمْ قَالَ لَهُ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ هُؤُلَاءِ الَّذِينَ لَمْ يَلْحَقُوا بِنَا فَلَمْ يُكَلِّمْهُ قَالَ وَسَلْمَانُ فِينَا قَالَ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى
سَلْمَانَ فَقَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ كَانَ الْإِيمَانُ بِالثُّرَيَّا لَتَنَاوَلَهُ رِجَالٌ مِنْ هُؤُلَاءِ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے پاس تھے جب سورۂ
جمعہ اُتری اور پڑہا اُسکو آپ نے پھر جب پہونچے اس لفظ پر وآخرین منہم لما یلحقوا بہم یعنے بہیجا اللہ نے نبی کو پڑہتا ہے اُنپر آیتین اُسکے اور انکو کتاب و حکمت سکہاتا ہے اور اُن لوگون
کے لیے جو ابہی اُنسے نہین ملی پوچہا ایک شخص نے کہ اے رسول اللہ کے وہ کون لوگ ہین جو ہمسے ابہی نہین ملے پہر حضرت نے اُس سے کچہہ نفرمایا اور سلمان ہمارے درمیان تھے
پہر آپنے اپنا دست مبارک سلمان پر رکہا اور فرمایا کہ قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے اگر ایمان ثریا مین ہوتا تو اُتار لاتے چند مردان خدا ان لوگون مین
سے یعنے اہل فارس سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور عبداللہ بن جعفر والد ہین علے بن مدینی کے اور یحیی بن معین نے انکو ضعیف کہا ہے اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث نبی
صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بہی سوا اس سند کے اور ابو الغیث کا نام سالم ہے وہ مولی ہین عبداللہ بن مطیع کی اور ثور بن زید مدینہ کے ہین اور ثور بن زید شامی **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ بَيْنَمَا
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ قَائِمًا إِذْ قَدِمَتْ عِيرُ الْمَدِينَةِ فَابْتَدَرَهَا أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ إِلَّا
اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا فِيهِمْ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا **ترجمہ** جابر نے کہا نبی صلے اللہ علیہ سلم خطبہ پڑہ رہے تھے جمعہ کے
دن کہڑے ہوے کہ ایک تجارہ آیا مدینہ مین (اور پہلے سی گرانی بہت تہی) سو دوڑ پڑے اُسپر یار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یہانتک کہ باقی رہے آپکی ساتہ مگر بارہ آدمی
کہ اُنمین ابو بکر و عمر بہی تہی پس اُتری یہ آیت واذا رأوا تجارۃ یعنے جب دیکہتے ہین کوئی سوداگری یا کہیل کود کی چیز دوڑ جاتی ہین اُسطرف اور تجہے کہڑا ہوا چہوڑ جاتے
ہین آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کیے ہمسے احمد بن منیع نے اُنہون نے ہشیم سی اُنہون نے حصین سے اُنہون نی سالم بن ابی الجعد سے اُنہون نے جابر
سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ جمعہ مین تسبیح اللہ تعالی کی اور اسمای حسنے مین سی ملک و قدوس و عزیز و
حکیم مذکور ہے اور اسمین بعثت رسول پر اور تمثیل علمائے بے عمل کے گدہے کے ساتہ یہود کو خطاب کہ اگر خدا کی دوست ہو موت کی آرزو کرو لقائی موت ضروری ہی نماز جمعہ کیطرف
چلنے کا حکم اذان کے وقت بعد نماز کے منتشر ہو جانیکا حکم ذکر الٰہی کا حکم شکایت اُن لوگون کی جو لہو و تجارت کیطرف رسول کو چہوڑ کر چلے گئے **وَمِنْ سُورَةِ
الْمُنَافِقِينَ عَنْ** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ كُنْتُ مَعَ عَمِّي فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ ابْنَ سَلُولَ يَقُولُ لِأَصْحَابِهِ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ
حَتَّى يَنْفَضُّوا وَلَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْهَا الْأَذَلَّ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِعَمِّي فَذَكَرَ ذٰلِكَ عَمِّي لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَدَعَانِي
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَدَّثْتُهُ فَأَرْسَلَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِلَى عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أُبَيٍّ وَأَصْحَابِهِ فَحَلَفُوا مَا قَالُوا فَكَذَّبَنِي رَسُولُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَصَدَّقَهُ فَأَصَابَنِي شَيْءٌ لَمْ يُصِبْنِي قَطُّ مِثْلُهُ فَجَلَسْتُ فِي الْبَيْتِ فَقَالَ عَمِّي مَا أَرَدْتَ إِلَّا أَنْ كَذَّبَكَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَقَتَكَ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ إِذَا جَاءَكَ الْمُنَافِقُونَ فَبَعَثَ إِلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَهَا ثُمَّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ صَدَّقَكَ **ترجمہ**
زید بن ارقم نے کہا مین اپنے چچا کے ساتہ تہا تو سنا مین نے عبداللہ بن ابی کو کہ وہ اپنے رفیقون سے کہتا تہا مت خرچ دو اُن لوگونکو جو رسول کے ساتہ ہین یہانتک کہ وہ چلے
جاوین اور اگر ہم پہر کر جاوینگے مدینہ مین تو نکال دینگے عزت والے لوگ ذلیل لوگون کو (اصحاب و مہاجرین کو اُسنے ذلیل کہا) پس ذکر کیا مین نے اسکا اپنے چچا سے اور
اُنہون نے ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پہر مجہکو بلایا آپنے اور مین نے آپ سے اسکا ذکر کیا آپنے ایک شخص کو عبداللہ اور اُسکے رفیقون کے پاس بہیجا اور اُنہون نے آکر

سورہ جمعہ

سورہ منافقون

قسم کہائی کہ ہنسے یہ بات نہین کہی اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھٹلایا اور اُسکو سچا جانا سو مجھی ایسا رنج ہوا کہ کبھی ویسا نہوا تہا اور مین اپنے گھر مین بیٹھ رہا سو میرے
چچا نے کہا تو نے یہی چاہا تہا کہ رسول اللہ تجھے جھٹلاوین اور تجھپر خفا ہوون سو اُتاری اللہ تعالے نے یہ سورت اذا جاءک المنافقون سے آخر تک سو بلایا مجھے رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے اور پڑہی آپنے یہ سورت پہر فرمایا آپنے اللہ نے تجھے سچا کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَكَانَ مَعَنَا أُنَاسٌ مِنَ الْأَعْرَابِ فَكُنَّا نَبْتَدِرُ الْمَاءَ وَكَانَ الْأَعْرَابُ يَسْبِقُونَا إِلَيْهِ فَسَبَقَ أَعْرَابِيٌّ أَصْحَابَهُ فَيَسْبِقُ الْأَعْرَابِيُّ فَيَمْلَأُ الْحَوْضَ وَيَجْعَلُ
حَوْلَهُ حِجَارَةً وَيَجْعَلُ النِّطْعَ عَلَيْهِ حَتَّى يَجِيءَ أَصْحَابُهُ قَالَ فَأَتَى رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ أَعْرَابِيًّا فَأَرْخَى زِمَامَ نَاقَتِهِ لِتَشْرَبَ فَأَبَى أَنْ يَدَعَهُ فَانْتَزَعَ قِبَاضَ الْمَاءِ
فَرَفَعَ الْأَعْرَابِيُّ خَشَبَتَهُ فَضَرَبَ بِهَا رَأْسَ الْأَنْصَارِيِّ فَشَجَّهُ فَأَتَى عَبْدَ اللهِ بْنَ أُبَيٍّ رَأْسَ الْمُنَافِقِينَ فَأَخْبَرَهُ وَكَانَ مِنْ أَصْحَابِهِ فَغَضِبَ عَبْدُ اللهِ بْنُ أُبَيٍّ ثُمَّ
قَالَ لَا تُنْفِقُوا عَلَى مَنْ عِنْدَ رَسُولِ اللهِ حَتَّى يَنْفَضُّوا مِنْ حَوْلِهِ يَعْنِي الْأَعْرَابَ وَكَانُوا يَحْضُرُونَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ الطَّعَامِ فَقَالَ
عَبْدُ اللهِ إِذَا انْفَضُّوا مِنْ عِنْدِ مُحَمَّدٍ فَأْتُوا مُحَمَّدًا بِالطَّعَامِ فَلْيَأْكُلْ هُوَ وَمَنْ عِنْدَهُ ثُمَّ قَالَ لِأَصْحَابِهِ لَئِنْ رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ لَيُخْرِجَنَّ الْأَعَزُّ مِنْكُمُ الْأَذَلَّ
قَالَ زَيْدٌ وَأَنَا رِدْفُ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ فَأَخْبَرْتُ عَمِّي فَانْطَلَقَ فَأَخْبَرَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَحَلَفَ وَجَحَدَ قَالَ فَصَدَّقَهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَنِي قَالَ فَجَاءَ عَمِّي إِلَيَّ فَقَالَ مَا أَرَدْتَ إِلَى أَنْ مَقَتَكَ رَسُولُ
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَذَّبَكَ وَالْمُسْلِمُونَ قَالَ فَوَقَعَ عَلَيَّ مِنَ الْهَمِّ مَا لَمْ يَقَعْ عَلَى أَحَدٍ قَالَ فَبَيْنَمَا أَنَا أَسِيرُ مَعَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي سَفَرٍ قَدْ خَفَقْتُ
بِرَأْسِي مِنَ الْهَمِّ إِذْ أَتَانِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَعَرَكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِي فَمَا كَانَ يَسُرُّنِي أَنَّ لِي بِهَا الْخُلْدَ فِي الدُّنْيَا ثُمَّ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ
لَحِقَنِي فَقَالَ مَا قَالَ لَكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُلْتُ مَا قَالَ لِي شَيْئًا إِلَّا أَنَّهُ عَرَكَ أُذُنِي وَضَحِكَ فِي وَجْهِي فَقَالَ أَبْشِرْ ثُمَّ لَحِقَنِي عُمَرُ فَقُلْتُ
لَهُ مِثْلَ قَوْلِي لِأَبِي بَكْرٍ فَلَمَّا أَصْبَحْنَا قَرَأَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سُورَةَ الْمُنَافِقِينَ **ترجمہ** زید بن ارقم نے کہا جہاد کو نکلے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کے ساتھ (یعنے غزوہ بنی المصطلق مین) اور ہمارے ساتھ کچھہ گاؤن کے لوگ تھے سو ہم پانی پر دوڑنے لگے اور گاؤن کے لوگ ہم سے آگے پانی پر پہونچے سو ایک گنوار اپنے اصحاب
سے آگے پہونچا پس لگی بڑہتا ایک اعرابی اور حوض بہرتا اور گرد اُسکے پتھر لگاتا اور اُسپر ایک چمڑا ڈال دیتا اسلیے کہ آجاوین یار اُسکے (اور تا اور شخص پانی نہ لے سکے) پہر
ایک انصاری اُس گنوار کے پاس آیا اور اپنی اونٹنی کے مہار لٹکا دی کہ وہ پانی پی لے سو اُس گنوار نے پانی نہ پینے دیا اور نکال لیا انصاری نے پانی کی روک کو
(یعنے پتھر وغیرہ دور کردئے کہ پانی بہہ جاوے) سو اعرابی نے ایک لکڑی اُٹھائی اور انصاری کے سر پر ماری اور اُسکا سر پھٹ گیا پس آیا وہ انصاری عبداللہ بن ابی کے پاس
جو سردار تہا منافقونکا اور خبر کی اُسکو اور وہ انصاری اُسکے یارون مین تہا سو غصہ مین آیا عبداللہ بن ابی اور کہا مت خرچ کرو اُن لوگون پر جو رسول اللہ کے
ساتھ ہین یہانتک کہ منتشر ہو جاوین وہ اُسکے پاس سے مراد لیتا تہا وہ اُن سے اعراب کو اور حاضر ہوتے تہے اعراب سو محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہانیکے وقت سو کہا
عبداللہ بن ابی نے جب اعراب چلے جاوین محمد کے پاس سے تب تم کہانا لیکر جاؤ محمد کے پاس کہ وہ اور جو اُنکے پاس ہین کہا دین پہر کہا اُسنے اپنے یارون سے کہ اگر ہم لوٹ کر
جاوین مدینہ کیطرف تو چاہیے کہ نکالدیوین عزت والے لوگ ذلیل لوگون کو یعنے اعراب کو زید نے کہا اور مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سوار تہا اور مینے
عبداللہ کی بات سنکر اپنے چچا کو خبر کی اور اُنہون نے جاکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو خبر دی سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ کیطرف کسیکو بہیجا اور اُسنے آکر
قسم کہائی اور انکار کیا کہا زید نے پہر سچا جانا اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور جھٹلایا مجھکو کہا زید نے کہ پہر میرے چچا میرے پاس آکر کہنے لگے تو نے یہی چاہا تہا کہ
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تجھپر غصے ہوون اور تجھے جھٹلاوین وہ اور سب مسلمان کہا زید نے پہر مجھے ایسا رنج ہوا کہ کسیکو نہوا ہوگا کہا راوی نے کہ پہر مین حضرت
کے ساتھ چلا جاتا تہا سفر مین اپنا سر جھکائے ہوے مارے غم کے کہ آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور میرا کان امینٹھا اور میرے سامنے ہنسے سو مجھے اگر ساری دنیا
کی زندگی ملتی (اور ایک نسخہ مین ہے کہ ہمیشہ کی جنت ملتی) جب بہی مین اتنا خوش نہوتا پہر مجھے ابوبکر ملے اور پوچھا کہ تمسے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا
مین نے کہا کچھہ کہا تو نہین مگر میرا کان ملا اور میرے روبرو ہنسے تو کہا ابوبکر نے کہ تجھے بشارت ہو پہر ملے عمر اور اُنسے بہی مین نے وہی کہا جو ابوبکر سے کہا تہا پہر جب صبح ہوگئے
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سورہ منافقین پڑہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ قَالَ سَمِعْتُ مُحَمَّدَ بْنَ كَعْبٍ الْقُرَظِيَّ مُنْذُ أَرْبَعِينَ

سنہ یحدث عن زید بن ارقم ان عبد اللہ بن ابی قال فی غزوۃ تبوک لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن الاعز منہا الاذل قال فاتیت النبی صلی اللہ
علیہ وسلم فذکرت ذلک لہ فحلف ما قالہ فلامنی قومی فقالوا ما اردت الی ہذہ فاتیت البیت ونمت کئیبا حزینا فاتانی النبی صلی اللہ علیہ وسلم
او اتیتہ فقال ان اللہ قد صدقک قال فنزلت ہذہ الآیۃ ہم الذین یقولون لا تنفقوا علی من عند رسول اللہ حتی ینفضوا **ترجمہ** حکم بن
عتیبہ نے کہا سنا میں نے محمد بن کعب قرظی سے چالیس برس ہوئے کہ وہ کہتے تھے زید بن ارقم نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی نے غزوہ تبوک میں کہا اگر ہم مدینہ میں لوٹکر
جاوینگے تو عزت والے لوگ ذلت والوں کو نکال دینگے یعنے غریبی اصحاب کو زید نے کہا پھر آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور میں نے اُنسے ذکر کیا اور عبد اللہ نے قسم
کھا گیا کہ میں نے تو کہا ہی نہیں اور ملامت کرنے لگے مجھے میرے لوگ اور کہنے لگے تو کیا چاہتا تھا یعنے اس جھوٹ بولنے سے سو میں گھر میں آیا اور غمگین ہو کر سو گیا
اور آئے مجھہ پاس نبی صلی اللہ علیہ وسلم یا میں آپکے پاس گیا اور فرمایا آپنے کہ اللہ تعالی نے تجھے سچا کیا کہا زید نے اور اُتری آیت ہم الذین سے آخر تک یعنی وہی لوگ
ہیں کہ کہتے تھے مت خرچ کرو اُن لوگوں پر جو رسول کے پاس ہیں یہانتک کہ منتشر ہو جاویں آخر آیت تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جابر بن
عبد اللہ یقول کنا فی غزاۃ قال سفیان یرون انہا غزوۃ بنی المصطلق فکسع رجل من المہاجرین رجلا من الانصار فقال المہاجری یا للمہاجرین
وقال الانصاری یا للانصار فسمع ذلک النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ما بال دعوی الجاہلیۃ قالوا رجل من المہاجرین کسع رجلا من الانصار
فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعوہا فانہا منتنۃ فسمع ذلک عبد اللہ بن ابی ابن سلول فقال او قد فعلوہا واللہ لئن رجعنا الی المدینۃ لیخرجن
الاعز منہا الاذل فقال عمر یا رسول اللہ دعنی اضرب عنق ہذا المنافق فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم دعہ لا یتحدث الناس ان محمدا
یقتل اصحابہ وقال غیر عمرو فقال لہ ابنہ عبد اللہ بن عبد اللہ واللہ لا تنقلب حتی تقر انک الذلیل
ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم العزیز ففعل **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ کہتے تھے کہ ہم ایک جہاد میں تھے سفیان نے کہا لوگ خیال کرتے ہیں کہ وہ غزوہ
بنی المصطلق تھا سو ایک مہاجر نے ایک انصاری کے چوتڑ پر گھونسا مارا اور مہاجر نے پکارا ای مہاجرو اور انصاری نے کہا ای انصار کی لوگوں حضرت نے یہ کہا
سنکر فرمایا جاہلیت کی پکار کیوں ہو گئی لوگوں نے کہا ایک مہاجر نے کسی انصاری کے گھونسا مارا آپنے فرمایا اس پکار کو جانے دو خراب ہے جب عبد اللہ بن ابی
نے سنا کہا ان لوگوں نے ایسا کیا جب ہم مدینہ جاوینگے عزت دار لوگ ذلیلوں کو نکال دینگے عمر نے کہا ای رسول اللہ مجھے چھوڑیے کہ گردن ماروں اس منافق کی
آپنے فرمایا جانے دو لوگ کہینگے کہ محمد اپنے یاروں کو مارتا ہے عمرو بن دینار کے سوا اور راویوں نے کہا کہ عبد اللہ بن ابی کی بیٹے عبد اللہ نے کہا ہم ہرگز یہانسے نجاوینگے
جب تک تو اقرار نکرے کہ تو ذلیل ہے اور آنحضرت عزت والے اُسنے اقرار کیا (سبحان اللہ باپ منافق بیٹا مومن) **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن
عباس قال من کان لہ مال یبلغہ حج بیت ربہ او یجب علیہ فیہ زکاۃ فلم یفعل یسأل الرجعۃ عند الموت فقال رجل یا ابن عباس اتق
اللہ فانما یسأل الرجعۃ الکفار فقال سأتلو علیک قرآنا یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم ولا اولادکم عن ذکر اللہ ومن یفعل ذلک
فاولئک ہم الخاسرون وانفقوا مما رزقناکم من قبل ان یاتی احدکم الموت فیقول رب لولا اخرتنی الی اجل قریب فاصدق الی
قولہ واللہ خبیر بما تعملون قال فما یوجب الزکاۃ قال اذا بلغ المال مائتین فصاعدا قال فما یوجب الحج قال الزاد والبعیر **ترجمہ** ابن
عباس نے کہا جسکو اتنا مال ہو کہ حج کو جا سکے یا واجب ہو اسپر زکوۃ اور نہ ادا کرے حج اور نہ زکوۃ تو وہ موت کے وقت آرزو کریگا دنیا میں لوٹنے کی ایک شخص نے کہا
ای ابن عباس اللہ سے ڈرو کہ دنیا میں لوٹنے کی آرزو کفار کرینگے تو کہا ابن عباس نے میں تمپر قرآن پڑہتا ہوں یا ایہا الذین سے بما تعملون تک یعنی ای
ایمان والوں غافل نکردے تمکو مال اور اولاد تمہارے اللہ کی یاد سے اور جسنے یہ کیا وہی لوگ ہیں ٹوٹا پانیوالے اور خرچ کرو جو دیا ہمنے تمکو پہلے اسسے کہ آدمی تمکو موت
آوے اور وہ کہنے لگے ای پروردگار میرے کیوں نہ مہلت دی مجھکو تو نے تھوڑی مدت کہ میں صدقہ دیتا آخر آیت تک ایک نے پوچھا کہ کتنے مال میں واجب ہوتی ہے
زکوۃ کہا ابن عباس نے جب دوسو درہم ہو جاویں یا زیادہ ایک نے پوچھا کب حج فرض ہوتا ہے کہا جب توشہ اور سواری ہو **ف** روایت کی ہم سے عبد بن
حمید نے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے ثوری سے انہوں نے یحیی بن ابی حیہ سے انہوں نے ضحاک سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم

سند اسکی ایسی ہے روایت کے ابن عیینہ نے اور کئی لوگوں نے یہ حدیث ابی خباب سے اُنہوں نے ضحاک سے اُنہوں نے ابن عباس سے قول اُنکا اور مرفوع نکیا اُسکو اور یہ عبد الرزاق
کے روایت سے زیادہ صحیح ہے اور ابو خباب قصاب کا نام یحییٰ ہے اور وہ قوی نہیں حدیث مین **خاتمہ** سورۂ منافقون مین جہوٹی گواہی منافقونکی نبی کی رسالت پر شکایت
انکی بے ایمانی اور ارتداد اُنکا شکایت انکی فریبی کی شکایت اُنکے جلد منع کرنا منافقونکا انفاق مال سے خطاب مومنونکو کہ تمہین اموال وغیرہ غافل نکرین حکم انفاق
مال کا تاخیر ہونا اجل مین **سورۃ التغابن عن** ابن عبّاسٍ وَسَأَلَهُ رَجُلٌ عَنْ هٰذِهِ الْاٰيَةِ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَ
اَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ قَالَ هٰؤُلَاءِ رِجَالٌ اَسْلَمُوْا مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَاَرَادُوْا اَنْ يَّاْتُوا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَبٰى اَزْوَاجُهُمْ وَاَوْلَادُهُمْ
اَنْ يَّدَعُوْهُمْ اَنْ يَّاْتُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا اَتَوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَاَوُا النَّاسَ قَدْ فَقِهُوْا فِي الدِّيْنِ هَمُّوْا اَنْ يُّعَاقِبُوْهُمْ
فَاَنْزَلَ اللّٰهُ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ الْاٰيَةَ **ترجمہ** ابن عباس سے کسی نے یہ آیت پوچھی ای ایمان والو بعضی
بیبیون اور اولادسی بعض تمہاری دشمن ہین سو اُنسی بچو کہ یہہ کسکی حق مین اُتری اُنہون نے کہا وہ کچہہ لوگ تہے کہ اسلام لائی تہے مکہ مین اور ارادہ کیا اُنہون نے کہ
آنحضرت کے پاس حاضر ہون اور اُنکے عورتون اور اولاد نے روکا پہر جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی لوگونکو دیکہا کہ دین مین بہت ہوشیار
ہوگئے اور ارادہ کیا اُنہون نے کہ اپنی اولاد کو سزا دین سو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اُتاری یعنے فرمایا کہ اُنکا قصور معاف کرو سو اللہ تعالیٰ نے یہی آیت اُتاری **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ تغابن مین مذکور ہی تسبیح اور ملک اور حمد باریتعالیٰ کے پیدا ہونا کافر اور مومن کا کافران سابق کے نمذاب کا ذکر اُنکا بعث کرنا
کافرونکا حکم ایمان لانیکا یوم التغابن یعنے قیامت کا بیان مصیبت بی حکم اُسکے نہین آتی اطاعت خدا اور رسول کا حکم توحید الوہیت عدو ہونا بعض اموال
واولاد کا امر خدا سے ڈرنیکا جہانتک ہوسکی وعدہ تضاعف اجر و مغفرت کا واسطی اُن لوگون کے جنہون نے جہاد مین مال خرچا علم اُس تعالیٰ کا غیب شہادت
ومن سورۃ التحریم عن ابن عبّاسٍ قَالَ لَمْ اَزَلْ حَرِيْصًا اَنْ اَسْاَلَ عُمَرَ عَنِ الْمَرْاَتَيْنِ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَيْنِ
قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا حَتّٰى حَجَّ عُمَرُ وَحَجَجْتُ مَعَهٗ فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ مِنَ الْاِدَاوَةِ فَتَوَضَّاَ فَقُلْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ مَنِ الْمَرْاَتَانِ
مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّتَانِ قَالَ اللّٰهُ اِنْ تَتُوْبَا اِلَى اللّٰهِ فَقَدْ صَغَتْ قُلُوْبُكُمَا فَقَالَ لِيْ وَاعَجَبًا لَكَ يَا ابْنَ عَبَّاسٍ قَالَ الزُّهْرِيُّ وَكَرِهَ
وَاللّٰهِ مَا سَاَلَهٗ عَنْهُ وَلَمْ يَكْتُمْهُ فَقَالَ لِيْ هِيَ عَائِشَةُ وَحَفْصَةُ قَالَ ثُمَّ اَنْشَاَ يُحَدِّثُنِي الْحَدِيْثَ فَقَالَ كُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ
وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ فَطَفِقَ نِسَاؤُنَا يَتَعَلَّمْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ فَتَغَضَّبْتُ يَوْمًا عَلَى امْرَاَتِيْ فَاِذَا هِيَ تُرَاجِعُنِيْ فَاَنْكَرْتُ اَنْ تُرَاجِعَنِيْ فَقَالَتْ مَا تُنْكِرُ مِنْ ذٰلِكَ
فَوَاللّٰهِ اِنَّ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيُرَاجِعْنَهٗ وَتَهْجُرُهٗ اِحْدَاهُنَّ الْيَوْمَ اِلَى اللَّيْلِ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ وَخَسِرَتْ
قَالَ وَكَانَ مَنْزِلِيْ بِالْعَوَالِيْ فِيْ بَنِيْ اُمَيَّةَ وَكَانَ لِيْ جَارٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَيَنْزِلُ يَوْمًا
وَيَاْتِيْنِيْ بِخَبَرِ الْوَحْيِ وَغَيْرِهٖ وَاَنْزِلُ يَوْمًا فَاٰتِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ قَالَ فَكُنَّا نُحَدِّثُ اَنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ الْخَيْلَ لِتَغْزُوَنَا قَالَ فَجَاءَنِيْ يَوْمًا عِشَاءً فَضَرَبَ عَلَى
الْبَابِ فَخَرَجْتُ اِلَيْهِ فَقَالَ حَدَثَ اَمْرٌ عَظِيْمٌ قُلْتُ اَجَاءَتْ غَسَّانُ قَالَ اَعْظَمُ مِنْ ذٰلِكَ طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ قَالَ فَقُلْتُ فِيْ
نَفْسِيْ قَدْ خَابَتْ حَفْصَةُ وَخَسِرَتْ قَدْ كُنْتُ اَظُنُّ هٰذَا كَائِنًا قَالَ فَلَمَّا صَلَّيْتُ الصُّبْحَ شَدَدْتُ عَلَيَّ ثِيَابِيْ ثُمَّ انْطَلَقْتُ حَتّٰى دَخَلْتُ عَلٰى حَفْصَةَ فَاِذَا
هِيَ تَبْكِيْ فَقُلْتُ اَطَلَّقَكُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ لَا اَدْرِيْ هُوَ ذَا مُعْتَزِلٌ فِيْ هٰذِهِ الْمَشْرُبَةِ قَالَ فَانْطَلَقْتُ فَاَتَيْتُ غُلَامًا اَسْوَدَ فَقُلْتُ
اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ قَالَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ فَاِذَا حَوْلَ الْمِنْبَرِ نَفَرٌ يَّبْكُوْنَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِمْ ثُمَّ
غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ قَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا فَانْطَلَقْتُ اِلَى الْمَسْجِدِ اَيْضًا فَجَلَسْتُ
ثُمَّ غَلَبَنِيْ مَا اَجِدُ فَاَتَيْتُ الْغُلَامَ فَقُلْتُ اسْتَاْذِنْ لِعُمَرَ فَدَخَلَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَيَّ فَقَالَ قَدْ ذَكَرْتُكَ لَهٗ فَلَمْ يَقُلْ شَيْئًا قَالَ فَوَلَّيْتُ مُنْطَلِقًا فَاِذَا الْغُلَامُ
يَدْعُوْنِيْ فَقَالَ ادْخُلْ فَقَدْ اُذِنَ لَكَ قَالَ فَدَخَلْتُ فَاِذَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَّكِئٌ عَلٰى رَمْلِ حَصِيْرٍ قَدْ رَاَيْتُ اَثَرَهٗ فِيْ جَنْبَيْهِ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
اَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا قُلْتُ اللّٰهُ اَكْبَرُ لَوْ رَاَيْتَنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَكُنَّا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ نَغْلِبُ النِّسَاءَ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ وَجَدْنَا قَوْمًا تَغْلِبُهُمْ نِسَاؤُهُمْ

تفسیر سورۂ تغابن

تفسیر سورۂ تحریم

فطفق نساؤنا يتعلمن من نسائهم فتغضبت يومًا على امرأتي فاذا هي تراجعني فانكرت ذلك فقالت ما تنكر فوالله ان ازواج النبي صلى الله عليه وسلم ليراجعنه وتهجره احداهن اليوم الى الليل قال فقلت لحفصة اتراجعين رسول الله صلى الله عليه وسلم قال نعم وتهجره احدنا اليوم الى الليل قال فقلت قد خابت من فعل ذلك منكن وخسرت اتأمن احداكن ان يغضب الله عليها لغضب رسول الله صلى الله عليه وسلم فاذا هي قد هلكت فتبسم النبي صلى الله عليه وسلم قال فقلت لحفصة لا تراجعي رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا تسأليه شيئًا وسليني ما بدا لك ولا يغرنك ان كانت صاحبتك اوسم منك واحب الى رسول الله صلى الله عليه وسلم قال فتبسم اخرى فقلت يا رسول الله استانس قال نعم قال فرفعت رأسي فما رأيت في البيت الا اهبة ثلاثة فقلت يا رسول الله ادع الله ان يوسع على امتك فقد وسع على فارس والروم وهم لا يعبدونه فاستوى جالسا فقال اوفي شك انت يا ابن الخطاب اولئك قوم عجلت لهم طيباتهم في الحيوة الدنيا قال وكان اقسم ان لا يدخل على نسائه شهرا فعاتبه الله في ذلك فجعل له كفارة اليمين قال الزهري فاخبرني عروة عن عائشة قالت فلما مضت تسع وعشرون دخل علي النبي صلى الله عليه وسلم بدأ بي قال يا عائشة اني ذاكر لك شيئًا فلا تعجلي حتى تستامري ابويك قالت ثم قرأ هذه الاية يا ايها النبي قل لازواجك الاية قالت علم والله ان ابوي لم يكونا يامراني بفراقه قالت فقلت افي هذا استامر ابوي فاني اريد الله ورسوله والدار الاخرة قال معمر فاخبرني ايوب ان عائشة قالت له يا رسول الله لا تخبر ازواجك اني اخترتك فقال النبي صلى الله عليه وسلم انما بعثني الله مبلغا ولم يبعثني متعنتا۔ ترجمہ ابن عباس کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ پوچھوں حضرت عمر سے کہ وہ کون عورتیں ہیں حضرت کی بیبیوں میں سے جنکے حق میں اللہ نے فرمایا اگر رجوع کرو تم اللہ کیطرف تو جھک رہی ہیں تمہارے دل یہانتک کہ حج کیا عمر نے اور میں نے انکے ساتھ سو میں نے پانی ڈالا انپر ڈولچی سے اور وضو کیا انہوں نے میں نے کہا ای امیر المومنین وہ عورتیں حضرت کی بی بیوں میں سے کون ہیں جنکو اللہ فرماتا ہے اگر رجوع کرو تم اللہ کیطرف تو جھک رہی ہیں تمہارے دل سو مجھسے کہا حضرت عمر نے تعجب ہے ای ابن عباس مجھے تمہیں یہ بھی معلوم نہیں کہا زہری نے برا لگا انکو ابن عباس کا پوچھنا مگر چھپایا نہیں پھر کہا انہوں نے کہ وہ عائشہ ہیں اور حفصہ پھر مجھسے قصہ شروع کیا اسکا اور کہنے لگے ہم قریش لوگ عورتوں کو دباتے تھے پھر جب مدینہ میں آئے ہم نے ایسے لوگ پائے کہ عورتیں انکو دباتی ہیں سو ہماری عورتیں بھی انکی عادتیں سیکھنے لگیں سو میں ایکدن اپنی عورت پر غصہ ہوا اور وہ مجھے جواب دینے لگی مجھے اسکا جواب دینا برا لگا اسنے کہا تم کیوں برا مانتے ہو قسم ہے اللہ کی کہ حضرت کی بیبیاں انکو جواب دیتی ہیں اور دن سے رات تک انکو چھوڑ دیتی ہیں کہا عمر نے میں نے اپنی دل میں کہا کہ جسنے ایسا کیا محروم ہو گئی اور نقصان پایا اور میں بنی امیہ کے محلہ میں مدینہ کی بلندی پر رہتا تھا اور میرا ایک ہمسایہ تھا انصار میں سے کہ باری باری آیا کرتے تھے ہم اور وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تو ایکدن وہ آتا تھا اور وحی وغیرہ کے خبر مجھے دیتا تھا اور ایکدن میں آتا تھا اور اسکو خبر دیتا تھا اور ہم میں چرچا تھا کہ غسان اپنے گھوڑوں کے نعل لگا رہا ہے کہ ہمسے لڑے کہا عمر نے کہ ایکدن آنکر اس انصاری نے دروازہ ٹھونکا اور میں نکلا اسنے کہا ایک بڑی بات ہوئی میں نے کہا کیا غسان آیا اسنے کہا نہیں اس سے بڑی طلاق دیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنی بیبیوں کو میں نے اپنے دل میں کہا حفصہ محروم ہوئے اور ٹوٹے میں پڑی میں پہلے سے خیال کرتا تھا کہ ایسا ہوگا کہا عمر نے جب میں نے صبح کی نماز پڑھی اپنے کپڑے لئے اور چلا اور حفصہ کے پاس گیا وہ رو رہی تھی میں نے کہا کیا تمکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے طلاق دیا انہوں نے کہا میں نہیں جانتی وہ اس جھروکے میں بیٹھے ہیں کہا حضرت عمر نے کہ پھر میں ایک کالی لڑکے کی پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ میرے لئے پھر وہ حضرت کے پاس گیا اور نکلا اور کہا کہ میں نے تمہاری خبر کی مگر حضرت کچھہ نہ بولی کہا عمر نے کہ میں مسجد میں گیا اور منبر کے پاس دو چار آدمی رو رہے تھے میں انکے پاس بیٹھا پھر مجھپر وہی فکر غالب ہوئی اور میں لڑکے کے پاس آیا اور میں نے کہا اجازت مانگ تو عمر کے لئے وہ پھر گیا اور نکلا اور کہا میں نے تمہارا ذکر کیا اور حضرت کچھہ نہ بولی پھر میں مسجد کو گیا اور بیٹھا پھر مجھے وہی فکر غالب ہوئی اور پھر آیا میں اس لڑکے کی پاس اور میں نے کہا اجازت مانگ عمر کے لئے پھر اندر گیا اور نکلا اور کہا میں نے حضرت سے ذکر کیا اور وہ کچھہ نہ بولی پھر میں نے پیٹھہ موڑی چلنے کو اور لڑکا مجھے بلانے لگا اور کہا اندر آؤ تمہیں اجازت ملی حضرت عمر نے کہا پھر میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گیا اور آپ ایک بوریے پر تکیہ لگائے تھے کہ میں نے اسکا نشان دیکھا آپکی دونوں بازوؤں اور میں نے عرض کی کہ ای رسول اللہ کے کیا طلاق دیا آپ نے اپنی بیبیوں کو فرمایا نہیں میں نے کہا اللہ بہت بڑا ہے یا رسول اللہ آپ دیکھتے ہم قریش

لوگ عورتونکو دباتی تہی پہر جب مدینہ مین آئی ہمنے ایسے لوگ پائی جنکو عورتین دباتی ہتیں اور ہماری عورتین بہی انکی عادتین سیکہنے لگین سو مین ایکدن بیوی پر غصہ ہوا اور وہ مجہے جواب دینی لگی مجہے بہت برا لگا اسنی کہا تمکو کیون برا لگا اللہ کی قسم حضرت کی بی بیان تو حضرت کو جواب دیتی ہین اور انمین کی ایک ایک سے خفا رہتی ہے دن سے رات تک حضرت عمر نے کہا کہ پہر مینے حفصہ سے کہا کیا تو جواب دیتی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اسنے کہا ہان اور خفا رہتی ہے ہم مین کی ایک ایک دن سے رات تک مینے کہا بیشک جسنے ایسا کیا تم مین سے وہ تو خراب گئی اور نقصان پایا کیا تم مین سے ہر ایک اس بات سے نہین ڈرتی کہ اللہ اسپر غصہ ہو اپنے رسول کے غصہ کے سبب سے اور وہ ہلاک ہو جاوی پس حضرت مسکرائی اور مینے کہا حفصہ سے مت جواب دے تو کبہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مت مانگ اُنسے کوئی چیز اور مجہہ سے مانگ لیا کر جو تیرا جی چاہے اور اس خیال مین مت رہ کہ تیری سوت تجہسے خوبصورت اور چہیتی ہے رسول اللہ کی یعنے تو اسکے برابری نکر حضرت پہر مسکرائی پہر مینے عرض کی یا رسول اللہ مین آپکا دل بہلاؤن آپنے فرمایا ہان مینے سر اٹہا کر دیکہا تو گہر مین کچہہ نظر نہ آیا سوا تین چمڑون کے مینے عرض کی ای رسول اللہ دعا کیجے اللہ سے کہ وہ کشادگی دے آپکی امت کو اسنی کشادگی دی ہے فارس اور روم کو حالانکہ وہ عبادت نہین کرتے اسکی پہر آپ اٹہہ بیٹہے اور کہا تم ابہی تک شک مین ہو ای ابن خطاب وہ لوگ تو ایسے ہین کہ انکی نیکیونکا بدلا دنیا مین ملگیا کہا حضرت عمر نے کہ آپنی قسم کہائی تہی کہ اپنی عورتون پاس نجاوین ایک مہینے تک سو عتاب کیا انپر اللہ تعالی نی اور حکم کیا انکو کفارہ کا زہری نے کہا کہ عروہ نے مجہے خبر دی کہ عائشہ نی کہا جب گذر گئی انتیس دن آئی ہمارے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور شروع کیا مجہہ سے اور فرمایا ای عائشہ مین تجسے ایک بات ذکر کرنیوالا ہون تم اسکا جواب بغیر ماباپ کے مشورے کے نہ دینا پہر آپنے یہ آیت پڑہی یا ای نبی کہدو اپنی بی بیون سے آخر آیت تک حضرت عائشہ نے کہا قسم ہے اللہ کی وہ خوب جانتے تہے کہ میرے ماباپ کبہی اون کو چہوڑنیکا حکم نکرینگے تو مینے کہا اسمین ماباپ سے مشورہ لینا کیا ضرور ہے مین اللہ اور رسول کو اور آخرت کی گہر کو اختیار کرتی ہون معمر نے کہا خبر دی مجہے ایوب نے کہ عائشہ نے کہا ای رسول اللہ کے اپنی بی بیونکو آپ خبر نہ دیجئے کہ مینے آپکو اختیار کیا حضرت نے فرمایا کہ مجہے اللہ تعالی نی پیغام پہونچانیکے لئی بہیجا ہے نہ مشقت مین ڈالنے کے لئی

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور کئی سندون سے مروی ہے ابن عباس سے **خاتمہ** سورة التحریم مین یہ مضامین حسب تفصیل ذیل مذکور ہین خطاب نبی کو کہ حلال کو کیون اپنے اوپر حرام کرتا ہے آپسے قسم کہ جسکے سبب سے ایک حلال کو حرام کرین اُسکے کہولنی کا حکم حضرت نی جو خفیہ بات کہی اپنی بی بیون سے اُسکا بیان توبہ کی ترغیب عائشہ اور حفصہ کو رضی اللہ عنہما دوستی اور حمایت خدا اور جبرئیل اور صالحان مومنین کی نبی کے ساتہ نبی اگر طلاق دی تو اس سے بہتر بی بیان ملین دوزخ کا بیان کافرونکا عذر قبول نہونا توبہ نصوح کا حکم عزت نبی کی قیامت مین پل صراط پر نور کا بیان کافرون اور منافقون پر جہاد اور سختی کا حکم نوح اور لوط کی بی بیون کا حال فرعون کی بی بی اور مریم علیہما السلام کا حال **سُوْرَةُ الْمُلْك** کے تفسیر اگرچہ مؤلف نی بیان نفرمایا مگر مضامین اُسکے حسب تفصیل ذیل ہین برکت اور ہاتہ اور قدرت آلہی کا بیان موت اور حیوٰة کا بیان خلق سموات کا بیان جہنم کے عذاب کا بیان وعدہ مغفرت اور اجر کا خدا سے ڈرنیوالون کے لئے اللہ کے علم کا بیان اللہ کا آسمانون پر ہونا مکذبان سابق کے ہلاک کا بیان چڑیون کے ہوا مین اڑنیکا بیان ناصر ورازق نہونا کسیکا سوا اُسکے نیک راہ اور گمراہ کا بیان سمع وابصار وافئدہ کا بیان حشر کا کافرونکا قیامت کے لئی قادر ہونا اس تعالی کا ہلاک پر انبیاء کے ایمان اور توکل کا حکم پانی نکہا دینی کا بیان **وَمِنْ سُوْرَةِ نٓ وَالْقَلَمِ** عن عَبْدِ الْوَاحِدِ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ قَدِمْتُ مَكَّةَ فَلَقِيْتُ عَطَاءَ بْنَ اَبِيْ رَبَاحٍ فَقُلْتُ لَهٗ يَا اَبَا مُحَمَّدٍ اِنَّ نَاسًا عِنْدَنَا يَقُوْلُوْنَ فِي الْقَدَرِ فَقَالَ عَطَاءٌ لَقِيْتُ الْوَلِيْدَ بْنَ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ فَقَالَ ثَنِيْ اَبِيْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ الْقَلَمَ فَقَالَ لَهٗ اُكْتُبْ فَجَرٰى بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلَى الْاَبَدِ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** عبد الواحد بن سلیم نے کہا مین مکہ آیا اور عطاء بن ابی رباح سی ملا اور مینے کہا ای ابا محمد ہمارے یہان کچہہ لوگ تقدیر کا انکار کرتے ہین عطاء نے کہا مین ولید بن عبادہ سے ملا انہون نے کہا میرے باپ نے کہا کہ مینے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے فرماتے تہی کہ پہلے اللہ نے قلم بنایا اور اس سے کہا لکہہ جو ہونیوالا ہے ابد تک اُسنے لکہا اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عباس کی سند سی **خاتمہ** سورة نون مین حسب تفصیل ذیل مضامین مندرج ہین قلم اور مکتوب کی قسم نفی جنون کی نبی سے جاننا اس تعالے کا نیکون اور بدون کو نہی جہوٹی اور سست

سورة التحریم

سورة ن والقلم

لوگون کیے احاطہ سے ... بڑائیان منکران آیات اور نافرمان رسول کے قصہ اصحاب باغ کا اور جل جانا اُسکا وعدہ جنت کا متقیون کے لئے کافرون سے سوال کہ تم اپنی نجات پر کہین کتاب سے رکھتی ہو یا کوئی اقرار نامہ تمہارے پاس ہے یا تمہارے شریک بچا سکتے ہین اُس تعالی کی ساق مبارک کھلنی کا وعدہ کافرونکو مہلت دینی کا بیان نبی کو صبر کا حکم نصیحت ہونا قرآن کا سارے جہان والونکے لئے **ومن سورة الحاقة عن** عباس بن عبد المطلب عم انه كان جالسا في البطحاء في عصابة ورسول الله صلى الله عليه وسلم جالس فيهم اذ مرت عليهم سحابة فنظروا اليها فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون ما اسم هذه قالوا نعم هذا السحاب فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم والمزن قالوا والمزن قال رسول الله صلى الله عليه وسلم والعنان قالوا والعنان ثم قال لهم رسول الله صلى الله عليه وسلم هل تدرون كم بعد ما بين السماء والارض قالوا لا والله ما ندري قال فان بعد ما بينهما اما واحدة واما اثنتان او ثلث وسبعون سنة والسماء التي فوقها كذلك حتى عددهن سبع سموات كذلك ثم قال فوق السماء السابعة بحر بين اعلاه و اسفله كما بين السماء الى السماء وفوق ذلك ثمانية اوعال بين اظلافهن وركبهن مثل ما بين سماء الى سماء ثم فوق ظهورهن العرش بين اسفله واعلاه مثل ما بين السماء الى السماء والله فوق ذلك **ترجمہ** عباس بن عبد المطلب نے کہا مین بیٹھا تھا ایک جماعت صحابہ کی مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ساتھ بیٹھا تھا کہ ایک بدلی آئی اور لوگ اُسی دیکھنے لگے حضرت نے فرمایا تم جانتے ہو اسکا کیا نام ہے لوگون نے کہا ہان یہ سحاب ہے آپنے فرمایا مزن ہے لوگون نے کہا ہان مزن ہے آپنے فرمایا عنان ہے لوگون نے کہا عنان ہے پھر آپنے فرمایا تم جانتے ہو زمین سے آسمان کتنی دور ہے لوگون نے کہا نہین اسکی قسم ہم نہین جانتے آپنے فرمایا اُن دونون مین اکہتر یا بہتر یا تہتر برس کا فرق ہے اور جو آسمان اسکے اوپر ہے وہ بھی اتنی ہی دور ہے یہانتک کہ سات آسمان گنڈئی پھر فرمایا ساتوین آسمان پر ایک دریا ہے کہ اُسکے اوپر کا کنارہ نیچے سے ایسا ہے جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اُسکے اوپر آٹھ فرشتے ہین جنگلی بکریون کی صورت کہ اُنکے کھر سے گھٹنے تک اتنا فرق ہے جتنا ایک آسمان سے دوسرا پھر اُنکے پیٹھ پر عرش ہے کہ اُسکے نیچے کا کنارہ اوپر سے اتنا ہی جیسے ایک آسمان سے دوسرا اور اُسکے اوپر اللہ ہے **ف** عبد بن حمید نے کہا مین نے یحیی بن معین سے سنا ہی کہتے تھے کہ عبد الرحمن بن سعد کیون نہین جاتے حج کو کہ لوگ اُنسی یہ حدیث سُن لین یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ولید بن ابی ثور نے روایت کی سماک سی اسکی مانند اور مرفوع کیا اسکو اور روایت کی شریک نے سماک سے اس حدیث مین سے کچھ تھوڑی سی اور موقوف کیا اسکو اور نہین مرفوع کیا اُسکو اور عبد الرحمن عبد اللہ بن سعد رازی کے بیٹے ہین روایت کی ہمسے یحیی بن موسی نے انہون نے عبد الرحمن بن عبد اللہ بن سعد رازی سے کہ اُنکے باپ عبد اللہ نے اُنکو خبر دی کہ مین نے ایک شخص کو دیکھا بخارا مین ایک خچر پر سوار اُسکے سر پر سیاہ عمامہ تہا وہ کہتا تہا مجھے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہنایا ہی **مترجم** شاید مولف رحمۃ اللہ علیہ نے یحیی بن موسے کی روایت اسلئے ذکر کی کہ معلوم ہو جاوے کہ عبد اللہ تابعی ہین اور اس حدیث مین خوبی تصریح ہے اسکی کہ وہ تعالی بذاتہ عرش پر ہے اور یہی عقیدہ ہے سلف صالحین کا

خاتمہ سورہ الحاقہ مین حال قیامت اور ہلاک ثمود و عاد و فرعون اور موتفکات اور ہلاک قوم نوح اور نفخ صور اور قیامت کے حال اور اصحاب یمین و شمال کے کیفیت اور قرآن کی تصدیق اور قرآن کا تذکرہ ہونا متقیون کے لئے مذکور ہے **ومن سورة سأل سائل عن** ابي سعيد عن النبي صلى الله عليه وسلم في قوله كالمهل قال كعكر الزيت فاذا قربه الى وجهه سقطت فروة وجهه فيه **ترجمہ** ابی سعید نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر مین روایت کی یوم تکون السماء کالمہل یعنے جسدن آسمان مانند مہل کے ہو جاوے آپنے فرمایا مُہل سے مراد یہ ہے کہ تیل کی تلچھٹ کے مانند ہو جاوے پھر جب کافر کے مونہہ پاس لاوین اُسکے مونہہ کی کہال گر جاوے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر رشدین کی روایت سے **مترجم** اس حدیث کو مولف نے جو اس سورت کی تفسیر مین ذکر کر دیا یہ مسامحہ ہے اس سورہ مین مہل کا لفظ آسمان کی صفت مین مذکور ہے جو قیامت مین ہوگی اور حضرت نے اُس مہل کی کیفیت بیان فرمائی ہے جو کافرونکو پلایا جاویگا جسکا ذکر اس آیت مین ہے کالمہل یشوی الوجوہ **خاتمہ** سورہ معارج مین عذاب کا ذکر ہے اور اللہ کے ذی المعارج ہونیکا اور چڑھنا ملائکہ اور روح کا اُسکیطرف اور پچاس ہزار برس کا ہونا روز قیامت کا صبر کا حکم قیامت کے آثار کافرونکی خرابی دوزخ کا مدبر اور متولی اور بخیل کو پکارنا ہلوع ہونا انسانکا آٹھ صفتین جنتیون کی ادای نماز اور انفاق مال اور تصدیق قیامت اور خوف خدا اور فرجونکی حفاظت ادا امانت اور اقرار کی رعایت اور گواہی ادا کرنا اور نماز کی حفاظت کافرون کا نبی پر اژدحام کرنا قادر ہونا اللہ کا اسپر کہ اور بندے ان سے اچھے پیدا کر دے حشر کی کیفیت

سورۂ نوح کے تفسیر مین اگرچہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کچھہ ذکر نہین کیا مگر خلاصہ مضامین اُسکے یہ ہین قصہ نوح علیہ السلام کا اور دعوت اُنکی رات اور دن اور چھپے اور کھلی پانچ فضیلتین استغفار کی آسمان سے مینھہ کا برسنا مال کا بڑھنا بیٹون کی کثرت باغون کا سرسبز ہونا ندیون کا بہر پور بہنا بیان آسمان اور چاند اور سورج کا بیان انسانکی پیدائش کا بیان زمین کے بچھانیکا قوم نوح کے بُت ودّ وسواع ویغوث ویعوق ونسر کا بیان بددعا نوح علیہ السلام کے مشرکون کے لئے اور استغفار مومنون کے لئے

ومن سورۃ الجن عن ابن عباس قال ما قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی الجن ولا راٰھم انطلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی طائفۃ من اصحابہ عامدین الی سوق عکاظ وقد حیل بین الشیاطین وبین خبر السماء وارسلت علیھم الشھب فرجعت الشیاطین الی قومھم فقالوا ما لکم قالوا حیل بیننا وبین خبر السماء وارسلت علینا الشھب فقالوا ما حال بیننا وبین خبر السماء الا من حدث فاضربوا مشارق الارض ومغاربھا فانظروا ما ھذا الذی حال بینکم وبین خبر السماء قال فانطلقوا یضربون مشارق الارض ومغاربھا یبتغون ما ھذا الذی حال بینھم وبین خبر السماء فانصرف اولئک النفر الذین توجھوا نحو تھامۃ الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو بنخلۃ عامدا الی سوق عکاظ وھو یصلی باصحابہ صلوۃ الفجر فلما سمعوا القرآن استمعوا لہ فقالوا ھذا واللہ الذی حال بینکم وبین خبر السماء قال فھنالک رجعوا الی قومھم فقالوا یا قومنا انا سمعنا قرآنا عجبا یھدی الی الرشد فامنا بہ ولن نشرک بربنا احدا فانزل اللہ تبارک وتعالی علی نبیہ صلی اللہ علیہ وسلم قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن وانما اوحی الیہ قول الجن وبھذا الاسناد عن ابن عباس قال قول الجن لقومھم لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا قال لما راٰوہ یصلی واصحابہ یصلون بصلوتہ ویسجدون بسجودہ قال تعجبوا من طواعیۃ اصحابہ لہ قالوا لقومھم لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ نہ قرآن پڑھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جنون پر نہ اُنکو دیکھا رسول خدا اپنی یارون کے ساتھ عکاظ کے بازار جاتے تھی (وہ مکہ مدینہ کے بیچمین لگتا تھا) اور جنون سے آسمان کی خبر رک ہی تھی اور اُنپر شعلے چہوٹتے تھی (یعنی آسمان پر سے) سو جن اپنی قوم کے پاس گئے اُنہون نے کہا کیا ہی جنون نے کہا آسمان کی خبر ہمسے رُک گئی ہے اور ہمپر شعلے ماری جاتی ہین اُن شوری والون نے کہا یہہ خبر کا رُکنا کسی نئے امر کے سبب سے ہی سو تم مشرق اور مغرب مین زمین کے پہرو اور دیکھو کہ کیون رُکی ہے ہمسے خبر آسمان کی سو وہ چلی مشرق اور مغرب کو ڈھونڈتے ہوی کہ کون چیز مانع ہوئی ہے اُنکو خبر سے پہر جو گروہ ملک تہامہ کو چلا تھا حضرت پاس پہونچا آپ مقام نخلہ مین تھے عکاظ کے بازار کو جاتے ہوی اور آپ نماز پڑھتے تھے اپنے یارون کے ساتھ فجر کے پہر جب جنون نے قرآن سُنا کان لگا کر سُننے لگی اور بولی کہ اللہ کی قسم یہی حایل ہوئی ہے تمہارے اور آسمان کی خبر مین پہر اُسی جگہہ سی اپنی قوم کیطرف لوٹ گئی اور کہنے لگے ای ہمارے قوم انا سمعنا الآیۃ یعنے ہمنے سُنا ایک قرآن عجیب کہ اچھی راہ بتاتا ہی سو ہم اُسپر ایمان لائی اور شریک نہین کرتے ہم اپنے رب کے ساتھ کسیکو سو اللہ تعالی نے اُتارا یا اُنہین کا قول اپنے نبی پر قل اوحی الی انہ اور اسی اسنادسی مروی ہے کہ ابن عباس نے کہا یہ بہی جنون کا قول ہے کہ اُنہون نے اپنے قوم سی کہا لما قام عبد اللہ یدعوہ کادوا یکونون علیہ لبدا یعنے جب کہڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اُسکو پکارنے لوگ اُسپر ٹھٹھہ ہو جاتی ہین جب اُنہون نے حضرت کو دیکھا نماز پڑھتےا ور اصحاب بہی آپکی ساتھ نماز پڑھتے تھے اور اُنکے سجدہ کے ساتھ وہ بہی سب سجدہ کرتے سو تعجب کیا اُنہون نے اصحاب کے اطاعت پر اور اپنی قوم سے کہنی لگے لما قام عبد اللہ الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن ابن عباس قال کان الجن یصعدون الی السماء یستمعون الوحی فاذا سمعوا الکلمۃ زادوا فیھا تسعا فاما الکلمۃ فتکون حقا واما ما زادوہ فیکون باطلا فلما بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منعوا مقاعدھم فذکروا ذلک لابلیس ولم تکن النجوم یرمی بھا قبل ذلک فقال لھم ابلیس ما ھذا الا من امر قد حدث فی الارض فبعث جنودہ فوجدوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قائما یصلی بین جبلین اراہ قال بمکۃ فلقوہ فاخبروہ فقال ھذا الحدث الذی حدث فی الارض **ترجمہ** ابن عباس نے کہا جن آسمان کیطرف چڑہتے تھی آسمان کی خبر سننی کو پہر جب وہ ایک بات سُنتے تو باتین اُسمین بڑہا دیتی تو وہ ایک سچ ہو جاتی اور جو اُنہون نے بڑہائین تہین جہوٹ ہوتین پہر جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے اُنکے بیٹھکی چہن گئی اُنہون نے ابلیس پر ابلیس سے اسکا ذکر کیا اور اسکے قبل تارے نہ ٹوٹتے تھے ابلیس نے اُنسے کہا یہہ نہین ہوا ہے مگر کسی نئی حادثہ کے سبب سے جو زمین مین ظاہر ہوا ہے سو اُسنے اپنا لشکر سب طرف

تفسیر سورۂ نوح

تفسیر سورۂ جن

ہیں اور اُنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کھڑے نماز پڑھتے پایا دو پہاڑوں کے بیچ میں یا وادی کہتا ہی کہ شاید کہ میں سولی ہو آپ سے اور کہا یہی نیا حادثہ ہی جو زمین میں ظاہر ہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **خاتمہ** سورہ جن میں ذکر ہی قول جنوں کا اور بیزاری اُنکے شرک سے اور جورو لڑکا نہونا خداوند تعالی کے اور سرکشی اُنکی زیادہ ہونیکا بیان بسبب اسکی کہ آدمی اُنکو خدا کا شریک ٹہیراتے ہیں آسمان کے چوکیدار اور شعلوں کی کثرت اور بیٹھکر چوری کرنا جنوں کے خبر آسمان سُننے کی لئی نیک وبد ہونا جنوں کا ایمان لانا اُنکا قرآن پر مسلمان اور کافر ہونا اُنکا وعدہ برکت کا اُن لوگوں کے لئے جو دین پر ثابت رہیں جو قرآن سے کنارہ کرے اسکا عذاب سجدہ خاص اللہ کے لئے ہی اژدحام انس وجن کا نبی پر وقت نماز کے اشتراک نے الدعا اور اشراک نے التصرف کا رد وعید دوزخ کی عاصیوں کے لئے نجانا نبی کا قیامت کے وقت کو اور خاص ہونا علم غیب کا اللہ تعالیٰ کی لئی احاطہ الٰہی اور گن رکھنا اُس تعالیٰ کا ہر چیز کو **سورہ مزمل** اگرچہ مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے تفسیر میں اسکے لب نکھولا مگر خلاصہ مضامین اُسکے یہ ہیں خطاب نبی کو بلفظ مزمل اور حکم قیام شب کا یعنے تہجد کا حکم قرآن پڑھنے کا ترتیل سے اور ذکر اور تبتل الی اللہ یعنی اللہ کی طرف ٹوٹ کر آجانیکا حکم ربوبیت الٰہی و توحید الوہیت صبر کا حکم زمین کا لرزنا اور پہاڑوں کا قیامت کے دن مثل موسی کی ہونا ہمارے نبی کا ہلاک ہونا فرعون کا بسبب نافرمانی اپنی رسول کے جوانوں کا بوڑھا ہوجانا اور آسمانوں کا پھٹنا قیامت میں تہجد کے فرضیت منسوخ ہونا قراءت قرآن اور اقامت صلوٰۃ اور ادائی زکوٰۃ اور انفاق مال اور استغفار کا حکم

ومن سورۃ المدثر

عن جابر بن عبد اللہ قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وھو یحدث عن فترۃ الوحی فقال فی حدیثہ بینما انا امشی سمعت صوتا من السماء فرفعت راسی فاذا الملک الذی جاءنی بحراء جالس علی کرسی بین السماء والارض فجثثت منہ رعبا فرجعت فقلت زملونی زملونی فدثرونی فانزل اللہ تعالی یا ایھا المدثر قم فانذر الی قولہ والرجز فاھجر قبل ان تفرض الصلوۃ **ترجمہ** جابر بن عبد اللہ نے کہا میں نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیان کرتے تھی وہ حال جس میں وحی موقوف ہو گئی کا فرمایا آپنے کہ میں چلا جاتا تھا کہ سنی میں نے ایک آواز آسمان سے اور اُٹھایا میں نے اپنا سر تو وہی فرشتہ جو مجھے غار حرا میں ملا تھا آسمان زمین کے بیچ میں کرسی پر بیٹھا نظر آیا میں اُس سے ڈر گیا اور لوٹ آیا اور میں نے کہا مجھے کمل میں لپیٹ دو پھر مجھے کمل اُڑھا دیا اور یہ آیتیں اُتریں یا ایہا المدثر سے فاہجر تک اور یہ معاملہ نماز فرض ہونیکے قبل تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یحیی بن ابی کثیر نے ابی سلمہ بن عبد الرحمن سے بھی **مترجم** پوری آیتیں یوں ہیں یا ایھا المدثر قم فانذر وربک فکبر وثیابک فطھر والرجز فاھجر اے کپڑا اوڑھنے والے کھڑا ہو اور ڈرا لوگوں کو اور اپنے پروردگار کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک کر اور کفر کو چھوڑ دے

عن ابی سعید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال الصعود جبل من نار یتصعد فیہ سبعین خریفا ثم یھوی بہ کذلک ابدا **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا صعود ایک پہاڑ ہے دوزخ میں کہ دوزخی اُسپر چڑھایا جاویگا ستر برس میں اور پھر ڈھکیل دیا جاویگا یہی عذاب ہوتا رہیگا ہمیشہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مرفوع مگر ابن لہیعہ کی روایت سے اور اسمیں کا کچھ مضمون عطیہ نے ابی سعید سے روایت کیا ہی موقوفا

عن جابر قال قال ناس من الیھود لاناس من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ھل یعلم نبیکم کم عدد خزنۃ جھنم قالوا لا ندری حتی نسالہ فجاء رجل الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا محمد غلب اصحابک الیوم قال وبما غلبوا قال سالھم یھود ھل یعلم نبیکم کم عدد خزنۃ جھنم قال فما قالوا قال قالوا لا ندری حتی نسال نبینا قال افغلب قوم سئلوا عما لا یعلمون فقالوا لا نعلم حتی نسال نبینا لکنھم قد سالوا نبیھم فقالوا ارنا اللہ جھرۃ علی باعداء اللہ انی سائلھم عن تربۃ الجنۃ وھی الدرمک فلما جاءوا قالوا یا ابا القاسم کم عدد خزنۃ جھنم قال ھکذا وھکذا فی مرۃ عشرۃ وفی مرۃ تسع قالوا نعم قال لھم النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما تربۃ الجنۃ قال فسکتوا ھنیھۃ ثم قالوا خبزۃ یا ابا القاسم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم الخبز من الدرمک **ترجمہ** جابر نے کہا کہ چند یہودی اصحاب سے پوچھا کہ تمہارے نبی کو معلوم ہے کہ خزانچی جہنم کے کتنے ہیں اُنہوں نے کہا ہم نہیں جانتے مگر ہم پوچھینگے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو پھر ایک شخص آیا اور اُسنے کہا کہ یا محمد تمہارے یار ہار گئے آج آپنے فرمایا کیوں اُسنے کہا یہودنے پوچھا اُنسے کہ نبی تمہارا جانتا ہے کہ خزانچی دوزخ کے کتنے ہیں پھر اُنہوں نے کچھ جواب ندیا اور کہا ہم نہیں جانتے جب تک اپنی نبی سے نہ پوچھ لیں آپنے فرمایا کہ کیا ہار گئے وہ لوگ جنسے پوچھی گئی ایسی چیز جسے وہ نہیں جانتے اور اُنہوں نے کہا ہم نہیں جانتے جبتک کہ

نہ پوچھیں اپنے نبی سے (یعنے اسمین ہماری کوئی بات نہین) یہود نے تو اس سے بڑھکر بےادبی کی بات اپنی نبی سے پوچھی کہ دکھلاد ہمکو اللہ کو کھلے لادٔ اللہ کے دشمنون کو مین اُنسی پوچھتا ہون کہ جنت کی مٹی کاہکی ہے اور وہ میدے ہے پھر جب یہود آئے آپکے پاس آپنے پوچھا ای ابوالقاسم جہنم کے خزانچی کتنے ہین آپنے ہاتہ سے اشارہ فرمایا دوبار ایکبار دسون اُنگلیون سے اور ایکبار نو سے (یعنے اُنیس ہوے) اُنہون نے کہا ہان پھر حضرت نے اُنسے پوچھا کہ جنت کی مٹی کاہکی ہے وہ تہوڑی دیر چپ ہو رہے پھر کہنے لگے روٹی کی ہے ای ابا القاسم حضرت نے فرمایا میدہ کی روٹی ہے **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر اسی سند سے مجالد کے روایت سے **عن** انس بن مالک عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال فی ہذہ الایۃ ہو اہل التقوی واہل المغفرۃ قال قال اللہ تبارک وتعالی انا اہل ان اتقی فمن اتقانی ولم یجعل معی الہا فانا اہل ان اغفر لہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس آیت کی تفسیر مین ہو اہل التقوی یعنے وہ اللہ تعالے لایق ہی کہ اُس سے ڈرین اور لایق ہے بخشنے کی فرمایا حضرت نے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ مین لایق ہون کہ بندے مجہسے ڈرین اور جو مجہسے ڈرا اور میرے سوا کسیکو معبود نہ ٹہیرایا تو مجہے لایق ہے کہ مین اُسے بخشدون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور سہیل کچہہ قوی نہین حدیث مین اور سہیل نے یہ حدیث ثابت سے روایت کی ہے **خاتمہ** سورۂ مدثر مین ہے ڈرانیکا حکم اور تکبیر اور طہارت اور ترک شرک کا اور نہی تمنن سے بہ نیت استکبار کے نفخ صور اور تکلیف قیامت کی مذمت ایک کافر کے جسکا نام ولید بن مغیرہ تہا اور انیس خزانچی جنت کے قیامت کا بیان چار چیزین دخول جہنم کے جو قرآن سے بہاگین وہ گدہے مین مستحق ترس اور مغفرت کا ہونا پروردگار کا **ومن سورۃ القیمۃ عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا نزل علیہ القرآن یحرک بہ لسانہ یرید ان یحفظہ فانزل اللہ تبارک وتعالی لا تحرک بہ لسانک لتعجل بہ قال فکان یحرک بہ شفتیہ وحرک سفیان شفتیہ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جب قرآن نازل ہوتا اپنی زبان ہلاتے کہ اُسکو یاد کرلین سو اللہ تعالی نے اُتاری یہ آیت مت ہلا تو اپنی زبان کو تو جلدی کرے قرآن کی ساتہ تو جو اوسی مین ہلاتی تہے اپنی دونون ہونٹ اور سفیان نے ہلائی اپنے ہونٹ (یعنے اسطرح حضرت ہلاتے تہے قبل نزول آیت کے) **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے علی بن مدینی نے کہا یحیی بن سعید قطان نے کہا کہ سفیان ثوری بہت اچہا کہتے تہی موسی بن ابی عائشہ کو **عن** ابن عمر یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان ادنی اہل الجنۃ منزلۃ لمن ینظر الی جنانہ وازواجہ وخدمہ وسررہ مسیرۃ الف سنۃ واکرمہم علی اللہ عزوجل من ینظر الی وجہہ غدوۃ وعشیۃ ثم قرأ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ **ترجمہ** ابن عمر کہتے تہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنتیون مین ادنی درجہ والا دیکہتا ہے اپنے باغ اور بیبیون اور خادمون اور تختون کو ہزار برس کے راہ سے اور اُنمین بڑے رتبہ والا اللہ کے نزدیک وہ ہے جو دیکہتا ہے اللہ کے مونہہ کیطرف صبح اور شام پہر پڑہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت وجوہ سے آخر تک یعنے بہت سے مونہہ اُسدن تازہ ہونگے اور اپنے رب کو دیکہتے ہونگے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کے یہ کئی لوگون نے اسرائیل سے مثل اسکے مرفوعا اور روایت کے عبدالملک بن ابجر نے ثویر سے اُنہون نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع نکیا اُسکو اور روایت کی اشجعی نے سفیان سے اُنہون نے ثویر سے اُنہون نے مجاہد سے اُنہون نے ابن عمر سے قول اُنکا اور مرفوع نکیا اُنہون نے اور کسی نے اس سند مین مجاہد کا نام نہین لیا سوا ثوری کے **خاتمہ** سورۂ قیامہ مین مذکور ہے قیامت کا اور نہی قرآن جلد پڑہنے سی اور آداب نزول وحی کے نبی کے لئی شکایت دنیا کی محبت کی وعید آخرت کا بیان سکرات موت کا بیان شکایت انسان کی عدم تصدیق کی اور ترک صلوۃ اور تکذیب اور مونہہ موڑنیکی پیدایش انسان منی سے اور اثبات بعث کا **سورۂ دہر** کا خلاصہ مضامین یہ ہے بیان خلقت انسان کا شاکر و کافر ہونا انسان کا وعید سلاسل و اغلال کے کافرون کے لئے صفات ابرار کے جزائی نیکان نجات اور سرور و نضرت و جنت و حریر وغیرہ بیس چیزین نزول قرآن کا بیان امر بصبر و ذکر و سجدہ و تسبیح مذمت محبت دنیا کے اور غفلت کرنیکے آخرت سے خلق انسان کا بیان موقوف ہونا ہدایت کا مشیت ایزدی پر وعید عذاب الیم کے ظالمون کے لئے غرض اس سورت مین جنت کا بیان نہایت تفصیل سے ہی **سورۃ والمرسلات** مین قسم ہے فرشتون کی اور آثار مین قیامت کے اور خرابی ہے جھٹلانیوالون کے دس جگہ اور ہلاک مجرمان اولین و آخرین انسان کے پیدایش کا بیان سماجانا احیا اور موتی کا زمین مین تین کونے سایہ کا بیان جو قیامت مین ہوگا قبول نہونا عذر کافرونکا قیامت مین اور جمع ہونا اولین و آخرین کا اُسدن ظلال اور عیون و فواکہ کا وعدہ متقیون کے لئے تہوڑی برخورداری مجرمونکی اور انکا انکار رکوع سے **سورۂ نباء** مین پوچھہ پاچہہ اور اختلاف لوگونکا قیامت کے باب مین اُس

کے قدرت کی نشانیان جیسے پیدا کرنا زمین اور پہاڑونکا اور پیدا کرنا جوڑونکا اور سونا راتکا اور معاش کمانا دنکا اور پیدا کرنا سات آسمانونکا اور سورج کا اور پانی کا
اتارنا مدبیون سے اور نکالنا حب ونبات کا اور باغونکا میقات ہونا یوم الفصل کا آثار قیامت جیسے نفخ صور اور جینا مُردونکا اور کہلنا آسمان کے دروازونکا اور چلنا
پہاڑونکا وعید جہنم کے شرکشون کے لئے اور حمیم وغساق کے کمتوب ہونا ہر چیز کا لوح محفوظ مین حدایق اعناب اور کواعب اتراب وکاس دہاق متقیون کے لئے
ٹہرا ہونا روح وملائکہ کا حشر مین اور نہونا شفاعت کا بی اذن خداوند تعالے کے آرزو کرنا کافر کا کہ کاش خاک ہوجاتا قیامت کے دن **سورۂ والنازعات**
مین ہے قسم فرشتون کی چند جماعتون کے بیان نفخۂ اولیٰ کا تعجب کرنا کافرونکا مُردون کے جینے پر قصہ موسی علیہ السلام کا اور پکارنا اللہ تعالے کا انکو وادی مقدس طوی
مین اور حکم فرعون کے طرف جانیکا بیان آسمان کے بلند کرنیکا اور راتکا اور زمین کا بیان قیامت کا وعید جہنم کے سرکشون کے لئے وعدہ جنت کا ڈرنیوالون کے لئے نہونا
علم قیامت کا نبی کو قلیل جاننا اہل محشر کا دنیا کی زندگی کو **وَمِنْ سُوْرَةِ عَبَسَ عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ اُنْزِلَ عَبَسَ وَتَوَلّٰی فِي ابْنِ اُمِّ مَكْتُوْمٍ
الْاَعْمٰی اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرْشِدْنِيْ وَعِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلٌ مِّنْ عُظَمَاءِ الْمُشْرِكِيْنَ
فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعْرِضُ عَنْهُ وَيُقْبِلُ عَلَی الْاٰخَرِ وَيَقُوْلُ اَتَرٰی بِمَا اَقُوْلُ بَاْسًا فَيَقُوْلُ لَا فَفِيْ هٰذَا اُنْزِلَ **ترجمہ** ام المومنین حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا عبس وتولی نازل ہوئی عبداللہ ابن ام مکتوم کے واسطے کہ وہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور کہنے لگے یارسول اللہ مجھے دین کی راہ
بتائیے اور آپکے پاس ایک بڑا مشرک تھا آپ اُسے سمجھا رہے تھے اور عبداللہ سے کنارہ کرتے تھے اور اسکی طرف متوجہ ہوتے تھے اور عبداللہ کہتے تھے کہ کیا میری بات مین کچھہ
برائی ہے آپ فرماتے تھے نہین پہر اُسی پر یہہ سورۃ اتری **ف** یہہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضون نے یہ حدیث ہشام بن عروہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے کہا
کہ اتری عبس وتولی عبداللہ ابن ام مکتوم کے لئے اور نہین ذکر کیا اُس سند مین حضرت عائشہ کا **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ تُحْشَرُوْنَ
حُفَاةً عُرَاةً غُرْلًا فَقَالَتِ امْرَاَةٌ اَيُبْصِرُ اَوْ يَرٰی بَعْضُنَا عَوْرَةَ بَعْضٍ قَالَ يَا فُلَانَةُ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَاْنٌ يُّغْنِيْهِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا لوگ حشر مین اٹہینگے ننگے پیر ننگے بدن بی ختنہ کے ایک عورت نے کہا کہ پہر ایک دوسرے کا ستر دیکھیگا آپ نے فرمایا اے فلانی ہر ایک کو اُسدن ایسا ایک دہندا لگا
ہوگا کہ غافل کر دیگا اُسے غیر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی کئی سندون سے ابن عباس سے **خاتمہ** سورۂ عبس مین تعلیم نبی کی اور تذکرہ ہونا
اس قرآن کا اور تحریر اُسکے صحف مکرمہ مین اور شکایت انسان کے ناشکری کے اور ذکر انسان کے کہانیکا حبوب اور انگور اور زیتون وغیرہ سے حال قیامت کا اور کام نہ آنا ماں باپ بیٹے
کا اور روشن ہونا بعض چہرونکا اور سیاہ ہونا بعض کا **وَمِنْ سُوْرَةِ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ عَنِ** ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰی يَوْمِ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهٗ رَاْيُ عَيْنٍ فَلْيَقْرَاْ اِذَا الشَّمْسُ كُوِّرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْفَطَرَتْ وَاِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ **ترجمہ** ابن عمر کہتے تھے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قیامت کو اپنی آنکھون سے دیکھہ لے تو وہ پڑہے اذا الشمس کورت اور اذا السماء انفطرت اور اذا السماء انشقت **خاتمہ** سورۂ تکویر مین آثار
قیامت سے مذکور ہے لپیٹنا شمس کا کدورت تارونکی سیر پہاڑونکی کہلے پہرنا گابہن اونٹنی کا اکٹہا ہوجانا چرند کا جہونکے جانا دریاؤنکا جوڑے لگانا آدمیونکا روبکاری ہونا زندہ
گاڑی ہوئی لڑکیونکا کہلنا اعمالنامونکا سرخ ہوجانا آسمانونکا جہونکے جانا جحیم کا قریب ہونا جنت کا علم ہر ایک کا اپنے عملو پر صفت قرآن اور جبرئیل کے اور قوۃ اور قرب حق انکا اور مطاع
اور امین ہونا نفی جنون کے نبی سے اور دیکھنا اُنکا جبرئیل کو اور قول شیطان نہونا قرآن کا بلکہ نصیحت ہونا سارے جہان کا اور موقوف ہونا استقامت کا مشیت ایزدی پر
سورۂ انفطار مین آثار قیامت سے مذکور ہے پہٹنا آسمان کا جہڑ پڑنا تارونکا ملجانا دریاؤنکا اٹہنا مردونکا خطاب انسان کو اور حال اُسکی پیدایش کا شکایت
قیامت کے تکذیب کے بیان کرام کاتبین کا وعدہ نعیم ابرار کے لئے اور وعید جحیم فجار کے لئے کل مختار ہونا اللہ تعالے کا قیامت کے دن **وَمِنْ سُوْرَةِ وَيْلٌ
لِّلْمُطَفِّفِيْنَ عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا اَخْطَاَ خَطِيْئَةً نُكِتَتْ فِيْ قَلْبِهٖ نُكْتَةٌ سَوْدَاءُ فَاِذَا
هُوَ نَزَعَ وَاسْتَغْفَرَ وَتَابَ سُقِلَ قَلْبُهٗ وَاِنْ عَادَ زِيْدَ فِيْهَا حَتّٰی تَعْلُوَ قَلْبَهٗ وَهُوَ الرَّانُ الَّذِيْ ذَكَرَ اللّٰهُ كَلَّا بَلْ رَانَ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ مَّا كَانُوْا
يَكْسِبُوْنَ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بندہ جب کوئی گناہ کرتا ہے ایک نکتہ سیاہ اُسکے دلمین پڑجاتا ہے پہر جبان وہ اُسنے
چہوڑ دیا اور استغفار کی اور بیزار ہوا اُسکے دل کی صیقل ہوگئی اور اگر پہر گناہ پر گناہ کیا سیاہی بڑہگئی یہانتک کہ سارے دل پر چہاگئی اور وہی ران ہے کہ اللہ نے ذکر کیا اس

آیتہ مین کہ چہا گئی اُنکے دلون پر جو وہ کرتے تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عُمَرَ يَوْمَ يَقُوْمُ النَّاسُ لِرَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَ يَقُوْمُوْنَ فِي الرَّشْحِ اِلٰى أَنْصَافِ اُذُنَيْهِمْ **ترجمہ** ابن عمر نے اس آیت کے تفسیر مین کہا جسدن کہڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے روبرو کہا کہڑے ہونگی لوگ پسینے مین آدہی کانون تک **ف** روایت کی ہمسے ہناد نے انہون نے عیسے بن یونس سے انہون نے ابن عون سے انہون نے نافع سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کے تفسیر مین یوم یقوم یعنے جسدن کہڑے ہونگے لوگ رب العالمین کے آگے فرمایا آپنے کہڑے ہونگے آدہی کانون تک پسینے مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بہی روایت ہے **خاتمہ** سورہ تطفیف مین خرابی کیل و وزن مین کمی کرنیکے اور بیان سجین اور علیین کا خرابی مکذبان قیامت کی اور معتد اثیم ہونا اُنکا اور اساطیر اولین کہنا کافرونکا قرآن کو اور محجوب ہونا انکا پروردگار سے اور وعدہ نعیم اور آرائک اور تازگی اور رحیق مختوم کا ابرار کیلئے جو ازبسکہ امور آخرت مین ہنسنا اور اشارے کرنا مجرمونکا مومنون سے اور ہنسنا مومنون کا کافرون پر قیامت کے دن **ومن سورة اذا السماء انشقت**

عن عائشة قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى يَقُوْلُ فَأَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتَابَهُ بِيَمِيْنِهِ اِلٰى قَوْلِهِ يَسِيْرًا قَالَ ذٰلِكَ الْعَرْضُ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ سنا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جس سے پوچہہ کچہہ کی گئی حساب مین ہلاک ہوا مین نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اللہ تو فرماتا ہے کہ جسکو دہنے ہاتہ مین کتاب ملے اُسکا حساب آسانی سے ہوگا آپنے فرمایا وہ حساب نہین ہے وہ تو فقط نیکیونکا پیش کردینا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی روایت کی ہمسے محمد بن ابان نے اور کئی لوگون نے کہا انہون نے روایت کی ہمسے عبدالوہاب ثقفی نے انہون نے ایوب سے انہون نے ابن ابی ملیکہ سے انہون نے عائشہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **عن** اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ حُوْسِبَ عُذِّبَ **ترجمہ** انس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا حساب ہوا عذاب مین پڑا **ف** یہ حدیث غریب ہے قتادہ کے روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون نہین جانتے ہم اسکو قتادہ کے روایت سے کہ وہ انس سے روایت کرتے ہون وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مگر اسی سند سے **خاتمہ** سورہ انشقاق مین قیامت کے احوال سے مذکور ہے آسمانونکا پہٹنا اور زمین کا اپنے خزانونکو ڈالدینا اور خالی ہوجانا قیامت مین خطاب انسانکو اور بیان اُسکی سعی اور کوشش کا اصحاب یمین اور شمال کا حال قسم شفق وغیرہ کی تعجب ایمان نہ لانے پر لوگون کے اور انکار کرنا اُنکا سجدہ سے وقت قرآن سننے کے عذاب کا فرونکا اور ثواب صالحونکا **ومن سورة البروج** **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْيَوْمُ الْمَوْعُوْدُ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ وَالْيَوْمُ الْمَشْهُوْدُ يَوْمُ عَرَفَةَ وَالشَّاهِدُ يَوْمُ الْجُمُعَةِ قَالَ وَمَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَلَا غَرَبَتْ عَلٰى يَوْمٍ اَفْضَلَ مِنْهُ فِيْهِ سَاعَةٌ لَا يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُؤْمِنٌ يَدْعُو اللّٰهَ بِخَيْرٍ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ وَلَا يَسْتَعِيْذُ مِنْ شَيْءٍ اِلَّا اَعَاذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ **ترجمہ** ابوہریرہ نے کہا فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یوم الموعود قیامت کا دن ہے اور یوم المشہود عرفہ کا اور شاہد جمعہ کا اور آفتاب نہ نکلا اور نہ ڈوبا کسے دن میں جو افضل ہو جمعہ سے اُسمین ایک گہڑی ہے کہ مومن جو اچہی دعا کرے اللہ اُسے قبول کرتا ہے وہ اور جس سے پناہ مانگتا ہے اُس سے پناہ دیتا ہے **ف** اس حدیث کو نہین جانتے ہم مگر موسی بن عبیدہ کے روایت سے اور موسی بن عبیدہ ضعیف ہین حدیث مین یحیی بن سعید وغیرہ نے انکو ضعیف کہا ہے اُنکی حافظہ کے سبب سے اور روایت کی ہے شعبہ اور سفیان ثوری اور کئی اماموں نے موسی بن عبیدہ سے روایت کی ہمسے علی بن حجر نے انہون نے قران بن تمام اسدی سے انہون نے موسی بن عبیدہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور موسی بن عبیدہ زبدی کے کنیت ابو عبدالعزیز ہے اور کلام کیا ہے اُسمین یحیی بن سعید قطان وغیرہ نے اُنکے حافظہ کیطرف سے **عن** صُهَيْبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ وَالْهَمْسُ فِيْ قَوْلِ بَعْضِهِمْ تَحَرُّكُ شَفَتَيْهِ كَاَنَّهُ يَتَكَلَّمُ فَقِيْلَ لَهُ اِنَّكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِذَا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ هَمَسْتَ قَالَ اِنَّ نَبِيًّا مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ كَانَ اُعْجِبَ بِاُمَّتِهِ فَقَالَ مَنْ يَقُوْمُ لِهٰؤُلَاءِ فَاَوْحَى اللّٰهُ اِلَيْهِ اَنْ خَيِّرْهُمْ بَيْنَ اَنْ اَنْتَقِمَ مِنْهُمْ وَبَيْنَ اَنْ اُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوَّهُمْ فَاخْتَارُوا النِّقْمَةَ فَسَلَّطَ عَلَيْهِمُ الْمَوْتَ فَمَاتَ مِنْهُمْ فِيْ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفًا قَالَ وَكَانَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ الْاٰخَرِ قَالَ كَانَ مَلِكٌ مِّنَ الْمُلُوْكِ وَكَانَ لِذٰلِكَ الْمَلِكِ كَاهِنٌ يَكْهَنُ لَهُ فَقَالَ الْكَاهِنُ انْظُرُوْا لِيْ غُلَامًا فَهِمًا اَوْ قَالَ فَطِنًا لَقِنًا فَاُعَلِّمَهُ عِلْمِيْ هٰذَا فَاِنِّيْ اَخَافُ اَنْ اَمُوْتَ فَيَنْقَطِعَ مِنْكُمْ هٰذَا الْعِلْمُ وَلَا يَكُوْنَ فِيْكُمْ مَنْ يَعْلَمُهُ قَالَ فَنَظَرُوْا لَهُ عَلٰى مَا وَصَفَ فَاَمَرُوْهُ اَنْ يَحْضُرَ ذٰلِكَ الْكَاهِنَ وَاَنْ يَخْتَلِفَ اِلَيْهِ فَجَعَلَ يَخْتَلِفُ اِلَيْهِ وَكَانَ عَلٰى طَرِيْقِ الْغُلَامِ رَاهِبٌ

فِي صَوْمَعَةٍ قَالَ مَعْمَرٌ اَحْسِبُ اَنَّ اَصْحَابَ الصَّوَامِعِ كَانُوا يَوْمَئِذٍ مُسْلِمِيْنَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَسْأَلُ ذٰلِكَ الرَّاهِبَ كُلَّمَا مَرَّ بِهٖ فَلَمْ يَزَلْ بِهٖ حَتّٰى اَخْبَرَهٗ فَقَالَ
اِنَّمَا اَعْبُدُ اللّٰهَ قَالَ فَجَعَلَ الْغُلَامُ يَمْكُثُ عِنْدَ الرَّاهِبِ وَيُبْطِئُ عَلَى الْكَاهِنِ فَاَرْسَلَ الْكَاهِنُ اِلٰى اَهْلِ الْغُلَامِ اِنَّهٗ لَا يَكَادُ يَحْضُرُنِيْ فَاَخْبَرَ الْغُلَامُ الرَّاهِبَ بِذٰلِكَ فَقَالَ لَهُ
الرَّاهِبُ اِذَا قَالَ لَكَ الْكَاهِنُ اَيْنَ كُنْتَ فَقُلْ عِنْدَ اَهْلِيْ وَاِذَا قَالَ لَكَ اَهْلُكَ اَيْنَ كُنْتَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّكَ كُنْتَ عِنْدَ الْكَاهِنِ قَالَ فَبَيْنَمَا الْغُلَامُ عَلٰى ذٰلِكَ
اِذْ مَرَّ بِجَمَاعَةٍ مِنَ النَّاسِ كَثِيْرٍ قَدْ حَبَسَتْهُمْ دَابَّةٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِنَّ تِلْكَ الدَّابَّةَ كَانَتْ اَسَدًا قَالَ فَاَخَذَ الْغُلَامُ حَجَرًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ مَا يَقُوْلُ
الرَّاهِبُ حَقًّا فَاَسْأَلُكَ اَنْ اَقْتُلَهٗ ثُمَّ رَمٰى فَقَتَلَ الدَّابَّةَ فَقَالَ النَّاسُ مَنْ قَتَلَهَا قَالُوا الْغُلَامُ فَفَزِعَ النَّاسُ فَقَالُوْا قَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا لَمْ يَعْلَمْهُ
اَحَدٌ قَالَ فَسَمِعَ بِهٖ اَعْمٰى فَقَالَ لَهٗ اِنْ اَنْتَ رَدَدْتَ بَصَرِيْ فَلَكَ كَذَا وَكَذَا قَالَ لَا اُرِيْدُ مِنْكَ هٰذَا وَلٰكِنْ اَرَاَيْتَ اِنْ رَجَعَ اِلَيْكَ بَصَرُكَ اَتُؤْمِنُ
بِالَّذِيْ رَدَّهٗ عَلَيْكَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَعَا اللّٰهَ فَرَدَّ عَلَيْهِ بَصَرَهٗ فَاٰمَنَ الْاَعْمٰى فَبَلَغَ الْمَلِكَ اَمْرُهُمْ فَبَعَثَ اِلَيْهِمْ فَاُتِيَ بِهِمْ فَقَالَ لَاَقْتُلَنَّ كُلَّ وَاحِدٍ
مِنْكُمْ قِتْلَةً لَا اَقْتُلُ بِهَا صَاحِبَهٗ فَاَمَرَ بِالرَّاهِبِ وَالرَّجُلِ الَّذِيْ كَانَ اَعْمٰى فَوَضَعَ الْمِنْشَارَ عَلٰى مَفْرِقِ اَحَدِهِمَا فَقَتَلَهٗ وَقَتَلَ الْاٰخَرَ بِقِتْلَةٍ اُخْرٰى ثُمَّ
اَمَرَ بِالْغُلَامِ فَقَالَ انْطَلِقُوْا بِهٖ اِلٰى جَبَلِ كَذَا وَكَذَا فَاَلْقُوْهُ مِنْ رَاْسِهٖ فَانْطَلَقُوْا بِهٖ اِلٰى ذٰلِكَ الْجَبَلِ فَلَمَّا انْتَهَوْا اِلٰى ذٰلِكَ الْمَكَانِ الَّذِيْ اَرَادُوْا اَنْ
يُلْقُوْهُ مِنْهُ جَعَلُوْا يَتَهَافَتُوْنَ مِنْ ذٰلِكَ الْجَبَلِ وَيَتَرَدَّدُوْنَ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْهُمْ اِلَّا الْغُلَامُ قَالَ ثُمَّ رَجَعَ فَاَمَرَ بِهِ الْمَلِكُ اَنْ يَنْطَلِقُوْا اِلَى الْبَحْرِ
فَيُلْقُوْنَهٗ فِيْهِ فَانْطُلِقَ بِهٖ اِلَى الْبَحْرِ فَغَرَّقَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ كَانُوْا مَعَهٗ وَاَنْجَاهُ فَقَالَ الْغُلَامُ لِلْمَلِكِ اِنَّكَ لَا تَقْتُلُنِيْ حَتّٰى تَصْلُبَنِيْ وَتَرْمِيَنِيْ بِسْمِ اللّٰهِ
رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَاَمَرَ بِهٖ فَصُلِبَ ثُمَّ رَمَاهُ فَقَالَ بِسْمِ اللّٰهِ رَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَوَضَعَ الْغُلَامُ يَدَهٗ عَلٰى صُدْغِهٖ حِيْنَ رُمِيَ ثُمَّ مَاتَ فَقَالَ
اُنَاسٌ لَقَدْ عَلِمَ هٰذَا الْغُلَامُ عِلْمًا مَا عَلِمَهٗ اَحَدٌ فَاِنَّا نُؤْمِنُ بِرَبِّ هٰذَا الْغُلَامِ قَالَ فَقِيْلَ لِلْمَلِكِ اَجَزِعْتَ اَنْ خَالَفَكَ ثَلَاثَةٌ فَهٰذَا الْعَالَمُ كُلُّهُمْ قَدْ خَالَفُوْكَ
قَالَ فَخَدَّ اُخْدُوْدًا ثُمَّ اَلْقٰى فِيْهَا الْحَطَبَ وَالنَّارَ ثُمَّ جَمَعَ النَّاسَ فَقَالَ مَنْ رَجَعَ عَنْ دِيْنِهٖ تَرَكْنَاهُ وَمَنْ لَمْ يَرْجِعْ اَلْقَيْنَاهُ فِيْ هٰذِهِ النَّارِ فَجَعَلَ يُلْقِيْهِمْ
فِيْ تِلْكَ الْاُخْدُوْدِ قَالَ يَقُوْلُ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فِيْهِ قُتِلَ اَصْحَابُ الْاُخْدُوْدِ النَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ حَتّٰى بَلَغَ الْعَزِيْزِ الْحَمِيْدِ قَالَ فَاَمَّا الْغُلَامُ فَاِنَّهٗ
دُفِنَ قَالَ فَيُذْكَرُ اَنَّهٗ اُخْرِجَ فِيْ زَمَنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَاِصْبَعُهٗ عَلٰى صُدْغِهٖ كَمَا وَضَعَهَا حِيْنَ قُتِلَ **ترجمہ** روایت ہے صہیب سے کہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جب
عصر کے نماز پڑھ چکتے آہستہ کچھ پڑھتے اور بعضوں نے کہا ہمس کے معنے ہونٹ ہلانا گویا وہ بات کرتے ہیں تو لوگوں نے عرض کی اے رسول اللہ جب آپ عصر پڑھ چکتے ہیں آہستہ
ہونٹ ہلاتے ہیں آپنے فرمایا کہ ایک نبی کو عجب ہوا اپنی امت کے کثرت کا اور اپنی دلمیں کہا انسے کون مقابلہ کر سکتا ہے اللہ نے اُسپر وحی بھیجی کہ انکو اختیار دو کہ میں انکو ہلاک
کروں یا اُنپر کوئی دشمن مسلط کروں پہر اُنہوں نے ہلاکت کو اختیار کیا اور اللہ نے اُنپر موت بھیجی تو اُنمیں سے ایکدن میں ستر ہزار آدمی مر گئے اور حضرت جب یہ حدیث بیان
فرماتے اُسکے ساتھ دوسری حدیث بھی بیان کرتے فرماتے کہ ایک بادشاہ تہا اور اُسکا ایک کاہن تہا کہ وہ اُنہیں خبریں دیتا تہا پہر اُس کاہن نے کہا میرے لئے ایک ہوشیار لڑکا
تجویز کرو راوی کو شک ہے کہ فہما کہا یا فطنا لقنا تو میں اُسکو اپنا یہہ علم سکہا دوں اسلئے کہ مجھے ڈر ہے کہ اگر مر جاؤں تو یہ علم تم میں سے اُٹھ جاوے اور تم میں کوئی اسکا معلم نہ رہے
پہر اُن لوگوں نے ایک لڑکا ویسا تجویز کیا اور اُسکو کہا کہ ہر روز اُسکے پاس حاضر ہوا کرے اور آیا جایا کرے وہ آنے جانے لگا اور اُسکے راہ میں ایک راہب تہا ایک عبادتخانہ
میں معمر جو راوی حدیث ہیں کہتے ہیں کہ میں جانتا ہوں کہ عبادتخانوں کے لوگ اُن دنوں مسلمان تھے سو وہ لڑکا جب اُدہر ہی جاتا اُس راہب سے دین کی باتیں پوچھتا
یہانتک کہ اُسنے خبر دی کہ میں اللہ کو پوجتا ہوں سو وہ لڑکا راہب کے پاس دیر لگانے لگا اور کاہن کے پاس دیر میں جاتا کاہن نے اُسکے گھر والوں کو کہلا بھیجا کہ یہ لڑکا معلوم ہوتا
ہے کہ اب پاس نہ آئیگا سو لڑکے نے راہب کو اسکی خبر دی راہب نے کہا جب کاہن تجھے پوچھے تو کہنا گھر میں تہا اور جب گھر والے پوچھیں تو کہنا کاہن پاس تہا
غرض وہ لڑکا اسی میں تہا کہ ایکدن ایک جماعت پر گذرا کہ انکو کسی جانور نے روک رکھا تہا بعضوں نے کہا وہ شیر تہا اُس لڑکے نے ایک پتھر اُٹھایا اور کہا اے اللہ
راہب جو کہتا ہے اگر سچ ہے تو میں تجھسے چاہتا ہوں کہ اسکو قتل کروں یہہ کہکر پتھر مارا اور وہ جانور مر گیا لوگوں نے پوچھا کہ کسنے مارا جنہوں نے دیکھا تہا کہا اس لڑکے
نے لوگ گہبرا گئے اور کہنے لگے اسنے ایسا علم سیکہا کہ کسیکو نہیں یہہ بات ایک اندھے نے سنی اور اُسنے کہا کہ اگر مجھے آنکہیں ہو جاویں تو تجھے بہت کچھ دوں اُسنے
کہا میں تجھسے کچھ نہیں لیتا مگر جب تجھے آنکہیں ہو جاویں تو اُسپر ایمان لا جسنے آنکہیں دیں اُسنے کہا اچھا اُس لڑکے نے دعا کی اور یہ بینا ہو گیا اور ایمان لایا

اور اسکی خبر بادشاہ کو پہونچی اُسنے ان سبھونکو بلایا اور کہا کہ مین تم سبکو ایک نئی نئی طرح سی مارونگا پھر راہب کو آرسیسے چیرواڈالا اور اندھی کو اور طرح مرواڈالا اور لڑکے کی لیئے حکم کیا کہ اُسکو فلانے پہاڑ پر لیجاؤ اور اُسکے چوٹی پر سے پہینکدو سو اُسکو اُس پہاڑ پر لیگئے اور جب وہان پہونچے جہان سے گرانا چاہتے تھے وہ خود گرنے لگے یہانتک کہ کوئی اُنمین کا نرہا سوا لڑکے کی اور پھر وہ لوٹ کر بادشاہ کے پاس آیا اور اُسنے حکم دیا کہ اسکو دریا مین لیجا کر ڈالدو سو اُسی دریا مین لیگئی اور اللہ نے اُسکے ساتھیون کو ڈبو دیا اور اُسے بچالیا پھر لڑکے نے بادشاہ سے کہا تو مجھے کبھی نہ مارسکیگا جب تک باندھکر تیر نہ مارے اور تیر مارتے وقت یہہ کہی کہ شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو اس لڑکے کا معبود ہے غرض اُسنے اُسی باندھکر تیر مارا اور کہا بسم اللہ رب ہذا الغلام اور اُس لڑکے نی اپنی کنپٹی پر ہاتھ رکھہ لیا جب تیر لگا اور مرگیا اور لوگ بول اُٹھے اس لڑکے نے ایسا علم حاصل کیا کہ کسیکو نہ تھا ہم اُسکی معبود پر ایمان لائی تب لوگون نے بادشاہ سی کہا تو تو تین ہی شخصونکی مخالفت سے گھبراتا تھا لی یہ سارا عالم تیرا مخالف ہوگیا پھر اُسنے بڑی بڑی کھائیان کھدوائین اور اُنہین لکڑیان جمع کرکے آگ لگادی اور لوگون کو جمع کیا اور کہا جو اپنی نئی دین سے پھرے اُسے ہم چھوڑ دیتے اور جو نہ پھرے اُسی اس آگ مین ڈالدیتے پھر مومنونکو کھائیون مین ڈالنی لگا اللہ تعالے فرماتا ہے ہلاک ہوئے کھائیون والے اسکی آگ تھی بہت ایندھن والی یہانتک کہ عزیز الحمید تک پہونچے اور لڑکا تو دفن کردیا گیا لوگ کہتی ہین کہ اُسکی نعش عمر بن خطاب کے زمانہ مین نکلی تھی اور وہ اُنگلی اپنی کنپٹی پر رکھے ہوئے تھا جیسے قتل کے وقت رکھی تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **خاتمہ** سورہ بروج مین قسم ہے یوم موعود اور شاہد و مشہود کی اور قصہ ہی اصحاب اخدود کا اور صفات حمیدہ اُس تعالے کے اور وعید عذاب حریق کی اُنکی لئے جو مسلمانون مین فتنہ ڈالین اور وعدہ جنت کا مومنون کے لئے صفت اس تعالے کی جیسے شدت بطش اور ابدا اور اعادہ اور مغفرت اور ودود و صاحب عرش اور فعال لما یرید ہونا اُسکا اور تکذیب ثمود و فرعون کی اور احاطہ اُس تعالے کا اور عالم اور لوح محفوظ مین ہونا قرآن کا **سورہ اعلی** مین حکم اُس تعالے کی تسبیح کا اور پیدائش انسان وغیرہ کا بیان اور وعدہ نبی کو ایسا پڑھانے کا کہ کبھی نہ بہولی حکم وعظ و نصیحت کا وعدہ فلاح کا اہل تزکیہ کے لئے خیریت اور بقا آخرت کی

ومن سورة الغاشية عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أمرت أن أقاتل الناس حتى يقولوا لا إله إلا الله فإذا قالوها عصموا مني دماءهم وأموالهم إلا بحقها وحسابهم على الله ثم قرأ إنما أنت مذكر لست عليهم بمصيطر **ترجمہ** جابر سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے حکم ہوا ہے کہ قتل کرون لوگونکو یہانتک کہ وہ کہین کوئی معبود نہین سوا اللہ کے پھر جب وہ یہ کہنے لگین بچالیا اُنہون نے مجھسے اپنی جانون اور مالونکو اور حساب اُنکا اللہ پر ہے پھر آپنے یہہ آیت پڑھی انما انت مذکر یعنی تو نصیحت کرنیوالا ہی تو اُنپر کچھہ داروغہ نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورہ غاشیہ مین دوزخیونکا کھانا اور پینا مذکور ہے اور جنتیون کی نعمتین اور نہرین اور تخت اور صراحیان اور تکیے اور مسندین وغیرہ اور پیدائش اونٹ کی اور بلندی سماکی اور نصب جبال کا اور بچھانا زمین کا اور داروغہ نہونا سب کا بندون پر اور وعید عذاب کے کافرون کے لئے

ومن سورة الفجر عن عمران بن حصين أن النبي صلى الله عليه وسلم سئل عن الشفع والوتر فقال هي الصلاة بعضها شفع وبعضها وتر **ترجمہ** عمران بن حصین سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کسی نے پوچھا کہ جفت اور طاق کیا ہے آپنے فرمایا نمازین ہین کہ بعض جفت ہین اور بعض طاق **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر قتادہ کی روایت سے اور روایت کیا اسکو خالد بن قیس نے بھی قتادہ سی **خاتمہ** سورہ فجر مین ہے قسم فجر کی اور دس راتونکی اور شفع اور وتر کی اور ذکر عاد اور اُنکے عمارتونکا اور ثمود اور اُنکے مکانونکا اور فرعون اور اُسکے میخونکا اور حال انسانکی آزمایش کا نعمت اور تنگی مین اور شکایت عدم اکرام یتیم اور عدم لطعام مساکین اور آثار قیامت کی اور وعدہ جنت کا نفس مطمئنہ کے لئے **سورۃ البلد** مین قسم مکہ کی اور والد و ولد کی اور پیدا ہونا انسان کا تکلیفون مین اور فخر کرنا اُسکا ہلاک مال پر اور بیان آنکھہ اور زبان اور ہونٹ کا اور ترغیب غلام آزاد کرنیکی اور یتیم کے کھلانیکی اور مسکین کی اور بیان اصحاب میمنہ اور مشئمہ کا

ومن سورة والشمس وضحاها عن عبد الله بن زمعة قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يوما يذكر الناقة والذي عقرها فقال إذ انبعث أشقاها انبعث لها رجل عارم عزيز منيع في رهطه مثل أبي زمعة ثم سمعته يذكر النساء فقال إلى ما يعمد أحدكم فيجلد امرأته جلد العبد ولعله أن يضاجعها من آخر يومه قال ثم وعظهم في ضحكهم من الضرطة فقال إلى ما يضحك أحدكم مما يفعل **ترجمہ** عبد اللہ بن زمعہ نے کہا مین نے سنا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے ایکدن کہ وہ ذکر کرتے تھے صالح علیہ السلام کی اونٹنی کا اور جسنے اُسکے کونچین کاٹ ڈالین تھے اور پڑھا آپنے اذ انبعث اشقاها اور

فرمایا اٹھا اُسکے مارنیکو ایک شخص شریر بدذات زبردست قوت والا اپنی قوم مین مثل ابی زمعہ کے پھر سنا مین نے آپکو کہ ذکر کرتے تہے عورتون کا اور فرمایا کیون کوڑے مارے کوئی تم مین کا اپنے عورتکو غلام کیطرح اور شاید کہ وہ اُسکے ساتھ سووے آخر دن مین پھر نصیحت کی اُنکو کہ ہنسو گوز پر اور کیون ہنستا ہی کوئی تم مین کا اُسپر جو آپ کرتا ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ والشمس مین مذکور ہے قسم شمس و قمر و نہار و لیل وغیرہ کے اور فلاح اہل تزکیہ کے اور محرومی اہل ضلال کے اور تکذیب ثمود کے اور عقر ناقہ کا اور ہلاک قوم کا **ومن سورۃ واللیل اذا یغشی** **عن** عَلِیٍّ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي الْبَقِيعِ فَأَتَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَلَسَ وَجَلَسْنَا مَعَهُ وَمَعَهُ عُودٌ يَنْكُتُ بِهِ فِي الْأَرْضِ فَرَفَعَ رَأْسَهُ إِلَى السَّمَاءِ فَقَالَ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلَّا قَدْ كُتِبَ مَدْخَلُهَا فَقَالَ الْقَوْمُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلَا نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَهُوَ يَعْمَلُ لِلسَّعَادَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ يَعْمَلُ لِلشَّقَاءِ قَالَ بَلْ اعْمَلُوا فَكُلٌّ مُيَسَّرٌ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَأَمَّا مَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الشَّقَاءِ فَإِنَّهُ مُيَسَّرٌ لِعَمَلِ الشَّقَاءِ ثُمَّ قَرَأَ فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى **ترجمہ** حضرت علی نے کہا ہم ایک جنازہ کے ساتھ تہے بقیع مین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف لائے اور ہمارے ساتھ بیٹھ گئے اور آپکے ساتھ ایک لکڑی تہی کہ اُس سے زمین کریدتے تہے پھر آپنے اپنا سر آسمان کیطرف اٹھایا اور فرمایا کوئی جان ایسی نہین کہ جسکا ٹھکانا لکھا نہو (یعنے دوزخ مین یا جنت مین) سو لوگون نے کہا ای رسول اللہ کے ہم بھروسا کیون نکرین اپنے لکھے پر پھر جو نیکی والا ہوگا اُس سے اچھا معاملہ کیا جاویگا اور جو بد ہوگا اُس سے برا معاملہ ہوگا آپنے فرمایا نہین بلکہ عمل کرو تم ہر ایک پر آسان ہے وہی جسکے لئے وہ بنا ہے جو نیکی والا ہے اُسکی لئے نیکی آسان ہے اور جو بدی والا ہے اُسکو بدی آسان ہے پھر آپنے یہ آیت پڑھی فاما من اعطی سے عسری تک

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **خاتمہ** سورۂ واللیل مین مذکور ہے قسم لیل و نہار وغیرہ کی وعدہ آسانی کا سخی اور متقی کے لئے اور وعید عسر کے بخیل کے لئے کام مین نہ آنا مکذبان قرآن کے مال کا تخویف شقی اور مکذب قرآن کے اور نجات سخی اور فرکی کے قبول نہونا عمل کا بغیر اخلاص کے **ومن سورۃ والضحی** **عن** جُنْدُبٍ الْبَجَلِيِّ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي غَارٍ فَدَمِيَتْ إِصْبَعُهُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلْ أَنْتِ إِلَّا إِصْبَعٌ دَمِيتِ وَفِي سَبِيلِ اللّٰهِ مَا لَقِيتِ قَالَ فَأَبْطَأَ عَلَيْهِ جِبْرِيلُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ قَدْ وُدِّعَ مُحَمَّدٌ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى **ترجمہ** جندب بجلی نے کہا مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تہا ایک غار مین سو خون نکل آیا آپکی انگلی مین (یعنے کسی صدمہ سے) سو آپنے فرمایا تو ایک انگلی ہے جسمین سے خون نکلا خدا کے راہ مین ہے جو تجھکو پہونچا راوی نے کہا اور دیر تک نہ آئے اُنکے پاس جبرئیل تو مشرکون نے کہا کہ محمد چھوڑ دیئے گئے اللہ نے اُسپر یہ آیت اُتاری ما ودعک یعنے نہین چھوڑ دیا تجھکو تیرے رب نے اور نہ ناخوش ہوا

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ شعبہ اور ثوری نے اسود سے جو بیٹے ہین قیس کے **خاتمہ** سورۂ والضحی مین قسم ہے ضحی کی اور رات کی پھر کہ خدا نے نبی کو چھوڑ نہین دیا اور آخرت نبی کے دنیا سے بہتر ہے اور وعدہ اُنکے راضی کر دینے کا اور احسان جتانا ربوبیت اور ہدایت اور غنا کا اور منع اور نہی یتیم کے قہر سے اور سائل کے جھڑکنے سے اور نعمت الٰہی کے بیان کرنیکا حکم **ومن سورۃ الم نشرح** **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ مَالِكِ بْنِ صَعْصَعَةَ رَجُلٍ مِنْ قَوْمِهِ أَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا أَنَا عِنْدَ الْبَيْتِ بَيْنَ النَّائِمِ وَالْيَقْظَانِ إِذْ سَمِعْتُ قَائِلًا يَقُولُ أَحَدٌ بَيْنَ الثَّلَاثَةِ فَأُتِيتُ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ فِيهَا مَاءُ زَمْزَمَ فَشَرَحَ صَدْرِي إِلَى كَذَا وَكَذَا قَالَ قَتَادَةُ قُلْتُ لِأَنَسٍ مَا يَعْنِي قَالَ إِلَى أَسْفَلِ بَطْنِي قَالَ فَاسْتُخْرِجَ قَلْبِي فَغُسِلَ قَلْبِي بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ أُعِيدَ مَكَانَهُ ثُمَّ حُشِيَ إِيمَانًا وَحِكْمَةً وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ طَوِيلَةٌ **ترجمہ** انس بن مالک نے مالک سے روایت کی جو اُنکے قوم کے ایک آدمی ہین کہ نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مین بیت اللہ کے پاس کچھ سوتا کچھ جاگتا تہا کہ مین نے ایک شخص کی آواز سُنی کہ دو شخص اور اُسکے ساتھ تہے اور میرے پاس ایک طشت لائے کہ زمزم تہا اور میرے سینے کو چاک کیا یہانتک کہ سعید نے کہا مین نے قتادہ سے پوچھا کہا تک اُنہون نے کہا کہ آپنے فرمایا پیٹ کے نیچے تک اور فرمایا کہ میرا دل نکالا اور زمزم سے دہویا پھر وہین رکھدیا اور ایمان و حکمت سے بھر دیا اور اس حدیث مین ایک طویل قصہ ہے

ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسیا ہی ابی ذر سے روایت ہے **مترجم** شرح صدر مقدمہ ہے معراج کا اسکی بعد راوی نے ذکر کیا ہے معراج کا اور تفصیل اُسکے کتب سیر مین مذکور ہے **خاتمہ** اور اس سورہ مین نبی کے شرح صدر کا بیان اور بوجھ اُتارنے اور ذکر بلند ہونی کا بیان اور حکم پروردگار کی طرف رجوع ہونیکا مذکور ہے **ومن سورۃ والتین** **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُولُ مَنْ قَرَأَ سُورَةَ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ فَقَرَأَ أَلَيْسَ اللّٰهُ

بِاَحْكَمِ الْحَاكِمِيْنَ فَلْيَقُلْ بَلٰى وَاَنَا عَلٰى ذٰلِكَ مِنَ الشَّاهِدِيْنَ **ترجمہ** ابی ہریرہ کہتے تھے جو پڑھے والتین اور پڑھے الیس اللہ باحکم الحاکمین تو چاہئے کہ کہے وانا علی ذلک سے
آخر تک یعنی مین اسپر گواہ ہون **ف** یہ حدیث اسی اسناد سی مروی ہے اس اعرابی سے یعنی جو ابی ہریرہ سے روایت کرتا ہے اور اسکا نام نہین لیا گیا **خاتمہ** اس سورۃ
مین قسم ہے انجیر کے اور زیتون اور طور سینین اور بلد امین کی اور بیان ہے انسانکی پیدائش کا اور اسفل السافلین کا اور احکم الحاکمین ہونا رب العالمین کا **سُوْرَۃُ اِقْرَاْ**
بِاسْمِ رَبِّكَ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ لَئِنْ رَاَيْتُ مُحَمَّدًا يُصَلِّيْ لَاَطَاَنَّ عَلٰى عُنُقِهِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ لَوْ فَعَلَ لَاَخَذَتْهُ الْمَلَائِكَةُ عِيَانًا **ترجمہ** ابن عباس نے اس آیۃ کے تفسیر مین کہا سندع الزبانیۃ یعنی بلا ئینگے ہم دوزخ کے فرشتونکو کہا انہون نے کہ ابوجہل بولا
اگر مین محمد کو نماز پڑھتے دیکھون تو اُسکے گردن لاتون سے روندون آپنے فرمایا کہ اگر وہ ایسا کرے تو فرشتے اُسکو دیکھتے ہی پکڑ لین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے
عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصَلِّيْ فَجَاءَ اَبُوْ جَهْلٍ فَقَالَ اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا اَلَمْ اَنْهَكَ عَنْ هٰذَا فَانْصَرَفَ
النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَزَبَرَهُ فَقَالَ اَبُوْ جَهْلٍ اِنَّكَ لَتَعْلَمُ مَا بِهَا نَادٍ اَكْثَرُ مِنِّيْ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ قَالَ ابْنُ
عَبَّاسٍ وَاللّٰهِ لَوْ دَعَا نَادِيَهُ لَاَخَذَتْهُ زَبَانِيَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھتے تھے اور ابوجہل آیا اور کہنے لگا کیا مین تجھکو اس سے منع نہین کرتا
کیا مین تجھکو اس سے منع نہین کرتا کیا مین تجھکو اس سے منع نہین کرتا پھر جب حضرت نماز تمام کر چکے اُسکو جھڑکا اور ابوجہل بولا تو جانتا ہے کہ کسیکے ہمنشین مجھسے زیادہ نہین
اللہ تعالے نے اُسپر یہ آیۃ اُتاری کہ وہ اپنے ہمنشین بلاوے ہم دوزخکی فرشتے بلاتی ہین ابن عباس نے کہا اللہ کی قسم اگر وہ اپنی ہمنشینون کو بلاتا تو اللہ تعالی کے فرشتے
اُسکو پکڑ لیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اس باب مین ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **خاتمہ** سورہ اقرا مین مذکور ہے رب کے نام سے قرأت کرنیکا اور انسان کی پیدائش
کا اور علم کا بیان اور تعجب نماز کے مانع پر اور تحریص ہے پر اور کافرون پر فرشتون کے بلانیکا بیان اور حکم سجدہ کا **سُوْرَۃُ الْقَدْرِ عَنْ** يُوْسُفَ
بْنِ سَعْدٍ قَالَ قَامَ رَجُلٌ اِلَى الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ بَعْدَ مَا بَايَعَ مُعَاوِيَةَ فَقَالَ سَوَّدْتَ وُجُوْهَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَقَالَ لَا تُؤَنِّبْنِيْ رَحِمَكَ اللّٰهُ فَاِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُرِيَ بَنِيْ اُمَيَّةَ عَلٰى مِنْبَرِهِ فَسَاءَهُ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اِنَّا اَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ يَا مُحَمَّدُ يَعْنِيْ نَهْرًا فِي الْجَنَّةِ وَنَزَلَتْ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَمَا
اَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ يَمْلِكُهَا بَعْدَكَ بَنُوْ اُمَيَّةَ يَا مُحَمَّدُ قَالَ الْقَاسِمُ فَعَدَدْنَاهَا فَاِذَا هِيَ اَلْفُ شَهْرٍ لَا تَزِيْدُ يَوْمًا
وَلَا تَنْقُصُ **ترجمہ** یوسف بن سعد نے کہا ایک شخص حسن بن علے کی پاس ٹہرا بعد اسکے کہ امام حسن بیعت کر چکے تہے معاویہ سے اور اُسنے کہا تونے مومنون کے مونہہ مین کالک
لگادی آپنے فرمایا تو مجھپر الزام نرکھہ اللہ تجھپر رحمت کرے پھر فرمایا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو بنی امیہ اپنے منبر پر نظر آئے تو آپکو برا لگا اللہ نے یہ آیت اُتاری انا اعطیناک الکوثر
اے محمد اور کوثر سے مراد نہر ہے جنت کے اور یہ آیت اُتری انا انزلناہ فی لیلۃ القدر یعنی ہمنے اُتارا قرآن شب قدر مین اور تو کیا جانے شب قدر کیسے ہی شب قدر ہزار مہینے
سے بہتر ہے کہ سلطنت کرینگے اُسمین تیرے بعد بنی امیہ اے محمد قاسم نے کہا ہمنے اُنکے ایام سلطنت کو گنا تو ہزار ہی مہینے پایا ایکدن کم نہ زیادہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے
ہم اسکو مگر اسی سند سی قاسم بن فضل کے روایت سے اور بعضون نے کہا روایت ہے قاسم بن فضل سے وہ روایت کرتے ہین یوسف بن مازن سے اور قاسم بن فضل حُدانی ثقہ
ہین یحیی بن سعید اور عبدالرحمن نے انکو ثقہ کہا اور یوسف بن سعد ایک شخص مجہول ہے اور ہم اس حدیث کو ان الفاظ سے نہین جانتے مگر اسی سند سے **مترجم** اس شخصکو
امام حسن رضی اللہ عنہ کا بیعت کر لینا حضرت معاویہ سے ناگوار گذرا اور مسلمانون کے جو حضرت امام کے امامت کے مؤید تھے سُبکی جانی حالانکہ اس بیعت سی بڑا انسداد فساد
ہوا اور ہزارہا مسلمانونکی جان بچگئی اور خلاصہ جواب امام کا یہ ہے کہ مین اس بیعت مین مجبور ہون کہ منظور الٰہی یہی ہے کہ ان لوگون کے سلطنت ہزار ماہ تک رہیگی
اللہ نے سورہ قدر مین اُسکے خبر دی **عَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَيْشٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لِاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اِنَّ اَخَاكَ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ مَنْ يَقُمِ الْحَوْلَ يُصِبْ
لَيْلَةَ الْقَدْرِ قَالَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لِاَبِيْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ لَقَدْ عَلِمَ اَنَّهَا فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ وَاَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ وَلٰكِنَّهُ اَرَادَ اَنْ لَا يَتَّكِلَ
النَّاسُ ثُمَّ حَلَفَ لَا يَسْتَثْنِيْ اَنَّهَا لَيْلَةُ سَبْعٍ وَعِشْرِيْنَ قَالَ قُلْتُ لَهُ بِاَيِّ شَيْءٍ تَقُوْلُ ذٰلِكَ يَا اَبَا الْمُنْذِرِ قَالَ بِالْاٰيَةِ الَّتِيْ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ اَوْ بِالْعَلَامَةِ اَنَّ الشَّمْسَ تَطْلُعُ يَوْمَئِذٍ لَا شُعَاعَ لَهَا **ترجمہ** زر بن حبیش کہتے تہے کہ مینے ابی بن کعب سے کہا کہ عبداللہ بن مسعود تمہارے بہائی کہتے ہین کہ جو سال
بہر جاگے شب قدر پاوے ابی نے کہا اللہ ابی عبدالرحمن کو بخشے (ابو یہ کنیت ہے عبداللہ کی) وہ جانتے ہین کہ آخر کے دس تاریخون مین رمضان کے شب قدر ہے اور وہ

ستائیسوین رات ہے ولیکن اُنہون نے چاہا کہ لوگ اُسی پر بہروسا کر بیٹھین پہر اُبی قسم کہاتے تہے بغیر استثنا کی کہ وہ ستائیسوین رات ہے مین نے کہا کیون کہتے ہو تم
اے ابا المنذر اُنہون نے کہا اُس نشان کے سبب سے جسکی خبر دی ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سورج اُسکی صبح کو نکلتا ہی اور اُسمین شعاع نہین ہوتی **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۃ القدر مین نزول قرآن کا شب قدر مین اور بہتر ہونا اُسکا ہزار مہینے کی راتون سے اور نزول ملائکہ و روح مذکور ہے **سورۃ**

تفسیر سورۂ لم یکن

لم یکن عَنِ الْمُخْتَارِ بْنِ فُلْفُلٍ قَالَ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ يَقُوْلُ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا خَيْرَ الْبَرِيَّةِ قَالَ ذَاكَ اِبْرَاهِيْمُ **ترجمہ** مختار
بن فلفل نے کہا سنا مین نے انس بن مالک کو کہتے تہی کہ کہا ایکمرد نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اے تمام مخلوق سے بہتر آپنے فرمایا وہ ابراہیم علیہ السلام ہین **ف** یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** سورۂ لم یکن مین مذکور ہے ضرورت نبی کے آنیکی اور صحف مطہرہ کے اُترنیکی اور خبر ہے اہل کتاب کے متفرق ہونیکی بعد آنے دلیل کے
اور امر اخلاص اور حنیفیت کا اور اقامت صلوٰۃ و ایتاء زکوٰۃ کا وعید نار جہنم کے کفار اہل کتاب اور مشرکین کے لئے اور شر البریہ ہونا اُنکا اور خیر البریہ ہونا مومنان صالحین
کا اور وعدہ جنت اور رضای الٰہی کا اُنکے لئے **سورۂ اذا زلزلت عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَرَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ يَوْمَئِذٍ

تفسیر سورۂ اذا زلزلت

تُحَدِّثُ اَخْبَارَهَا قَالَ اَتَدْرُوْنَ مَا اَخْبَارُهَا قَالُوا اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ قَالَ فَاِنَّ اَخْبَارَهَا اَنْ تَشْهَدَ عَلٰى كُلِّ عَبْدٍ اَوْ اَمَةٍ بِمَا عَمِلَ عَلٰى ظَهْرِهَا تَقُوْلُ عَمِلَ يَوْمَ
كَذَا كَذَا وَكَذَا فَهٰذِهٖ اَخْبَارُهَا **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت پڑہی اُسدن بیان کریگی یعنی زمین اپنی خبرین فرمایا آپنے تم جانتے ہو کہ
اسکی خبرین کیا ہین لوگون نے کہا اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے آپنے فرمایا خبرین اسکی یہ ہین کہ گواہی دیگی وہ ہر بندہ پر عورت ہو یا مرد اُسکی عملونکی جو اُسکے
پیٹہ پر کئے ہین کہیگی اُسنے فلانے دن ایسا ایسا کیا ہے یہی اُسکی خبرین ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **خاتمہ** اس سورۃ مین زلزلہ زمین کا مذکور ہے
اور باہر ڈالنا اُسکا اپنے دفینون کو اور تعجب انسانونکا اُسپر اور ہر ایک پر ظاہر ہونا عمل اُسکا خیر و شر سے **سورۃ العادیات** مین مذکور ہے قسم ایک جماعت

تفسیر سورۂ عادیات

ملائکہ کی یا غازیون کے گہوڑونکی اور شکایت انسانکی ناشکری کی اور محبت مال کی اور غفلت اُسکے بعث سے **سورۃ القارعۃ** مین تخویف قیامت سے اور پراگندگی
لوگونکی اُسدن اور اُڑنا پہاڑونکا اُسدن اور جزا و سزا عملونکی مذکور ہے **ومن سورۃ الهٰكم التكاثر عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الشِّخِّيْرِ اَنَّهٗ انْتَهٰى

تفسیر سورۂ تکاثر

اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقْرَأُ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ قَالَ يَقُوْلُ ابْنُ اٰدَمَ مَالِيْ مَالِيْ وَهَلْ لَكَ مِنْ مَالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ اَوْ اَكَلْتَ
فَاَفْنَيْتَ اَوْ لَبِسْتَ فَاَبْلَيْتَ **ترجمہ** عبداللہ بن شخیر پہونچے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور وہ الهٰكم التكاثر پڑہتے تہے پہر فرمایا آپنے کہ بیٹا آدم کا کہتا ہے کہ یہ میرا مال ہے
یہ میرا مال ہے اور تیرا مال کچہہ نہین ہے مگر جسے صدقہ دیا تونے اور جاری کر دیا یا کہایا تونے اور فنا کر دیا یا پہنا تونے اور پرانا کر دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
عَنْ عَلِيٍّ قَالَ مَا زِلْنَا نَشُكُّ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ حَتّٰى نَزَلَتْ اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ **ترجمہ** حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہمکو عذاب قبر مین شک تہا یہانتک کہ اُترے
الهٰكم التكاثر **ف** ابو کریب نے اپنی سند مین کہا روایت ہے عمرو بن ابی قیس سے اُنہون نے روایت کی ابن ابی لیلی سے اُنہون نے منہال سے اور یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
عَنْ زُبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ الزُّبَيْرُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَاَيُّ النَّعِيْمِ نُسْأَلُ عَنْهُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ التَّمْرُ وَ
الْمَاءُ قَالَ اَمَا اِنَّهٗ سَيَكُوْنُ **ترجمہ** زبیر بن عوام سے روایت ہے کہ جب یہ آیت اُتری ثم لتسألن کہ پہر پوچہے جاؤگے تم اُسدن نعمتون سے عرض کی زبیر نے کہ اے رسول اللہ
کے کونسی نعمت کا ہمسے سوال ہوگا ہمارے پاس سوا کہجور اور پانی کے اور کیا ہے آپنے فرمایا یہہ اب ہوگا **ف** یہہ حدیث حسن ہے **مترجم** یہہ اب ہوگا کے دو معنی
ہین ایک یہہ کہ نعمتین اب تمکو ملینگے اور بڑے بڑے ملک فتح ہونگے اور تم آرام و راحت مین ہو جاؤگے دوسرے یہ کہ سوال ضرور ہوگا کہ کوئی وقت بندہ پر ایسا نہین
کہ ہزارون نعمتین اُس منعم حقیقی کے موجود نہون صحت اور تندرستی اور سمع و بصر کتنے بڑی نعمتین ہین **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ
يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ قَالَ النَّاسُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَنْ اَيِّ النَّعِيْمِ نُسْأَلُ وَاِنَّمَا هُمَا الْاَسْوَدَانِ وَالْعَدُوُّ حَاضِرٌ وَسُيُوْفُنَا عَلٰى عَوَاتِقِنَا قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ
سَيَكُوْنُ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا جب یہ آیت اُتری ثم لتسألن یعنے سوال ہوگا تمسے نعمتونکا لوگون نے عرض کی اے رسول اللہ کس نعمت کا سوال ہمسے ہوگا ہمارے
یہی دو چیزین ہین کہجور اور پانی اور دشمن ہمارے سر پر ہے اور تلوارین ہمارے دوش پر آپنے فرمایا یہ ضرور ہوگا (یعنے نعمتونکا ملنا یا سوال) **ف** حدیث ابن عیینہ
کے جو محمد بن عمرو سے مروی ہے (یعنے جو اس سے اوپر گذری) میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے اس حدیث سے اسلئے کہ سفیان بن عیینہ زیادہ یاد رکہنے والے اور بہت

سیحتر ہین انزدی حدیث ابی بکر بن عیاش سے **عن** اَبِی هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اَوَّلَ مَا یُسْأَلُ عَنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ یَعْنِی الْعَبْدَ مِنَ النَّعِیْمِ اَنْ یُّقَالَ لَهٗ اَلَمْ نُصِحَّ لَکَ جِسْمَکَ وَنُرْوِیْکَ مِنَ الْمَآءِ الْبَارِدِ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پہلے جس چیز کا سوال ہوگا بندہ سے قیامت کے دن یہ ہے کہ اُس سے کہا جاویگا کہ کیا ہمنے تیرا بدن درست نرکہا اور تجہے ٹہنڈی پانی سے سیر کیا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ضحاک عبدالرحمن کے بیٹے ہین وہ عزرب کے اور انکو ابن عزرم بہی کہتے ہین **خاتمہ** اس سورہ مین بیان ہے انسانکی غفلت کا اور اُسکے طلب مال کا اور قیامت مین نعمتون کے سوال کا **سورۂ عصر** مین قسم ہے عصر کے اور خسران مین ہونا ہر انسانکا سوای صالحین صابرین کے **سورۃ الھمزۃ** مین شکایت ہے ہر غیبت کرنیوالی طعن کرنیوالی کی اور بخل کی اور وعید حطمہ کی اُسکے لئے اور جہلنا دوزخ کی آگ کا دلونپر اور بند ہوا اُسکا ساتہہ ستونون کے **سورۂ فیل** مین مذکور ہے قصہ اصحاب فیل کا **سورۂ قریش** مین کرنج کرنا انکا گرمی اور جاڑے مین اور امر ہے رب کعبہ کی عبادت کا اور تمنن امن مکہ کے ساتہ **سورۃ الماعون** مین مذمت مکذب دین کی ہے اور دور کرنا اُسکا یتیم کو اور رغبت نہ دلانا اُسکا مسکین کی کہلانے پر خرابی نماز سے غفلت کرنیوالون کی اور ریاکارون کی اور جو مانگے کی چیز کوئی ندے **سورۃ الکوثر عن** اَنَسٍ اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ هُوَ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاَیْتُ نَهْرًا فِی الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ مَا هٰذَا یَا جِبْرِیْلُ قَالَ هٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَهُ اللّٰهُ **ترجمہ** انس نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کوثر کے تفسیر مین روایت کی کہ آپنے فرمایا وہ ایک نہر ہے جنت مین اور فرمایا آپنے دیکہی مینے ایک نہر جنت مین کہ اُسکے دونون طرف خیمے تہے موتی کے مینے کہا ای جبرئیل یہہ کیا ہے اُنہون نے کہا یہہ کوثر ہے جو اللہ نے تمہین دی ہے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَا اَنَا اَسِیْرُ فِی الْجَنَّةِ اِذْ عُرِضَ لِیْ نَهْرٌ حَافَتَاهُ قِبَابُ اللُّؤْلُؤِ قُلْتُ لِلْمَلَکِ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا الْکَوْثَرُ الَّذِیْ اَعْطَاکَهُ اللّٰهُ قَالَ ثُمَّ ضَرَبَ بِیَدِهٖ اِلٰی طِیْنَةٍ فَاسْتَخْرَجَ مِسْکًا ثُمَّ رُفِعَتْ لِیْ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی فَرَاَیْتُ عِنْدَهَا نُوْرًا عَظِیْمًا **ترجمہ** انس نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین چلا جاتا تہا جنت مین کہ پہونچا ایک نہر پر کہ اُسکے دونون طرف خیمے تہے موتی کے مینے جبرئیل سے پوچہا یہ کیا ہے اُنہون نے کہا یہ کوثر ہے جو اللہ نے تمکو دی ہے پہر اُنہون نے ہاتہ ڈالا اور اُسکے مٹی نکالی تو وہ مشک تہی پہر میرے آگے آئی سدرۃ المنتہے اور مینے اُسپر ایک بڑا نور دیکہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے انس سے مروی ہوئی ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَلْکَوْثَرُ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ حَافَتَاهُ مِنْ ذَهَبٍ وَمَجْرَاهُ عَلَی الدُّرِّ وَالْیَاقُوْتِ تُرْبَتُهٗ اَطْیَبُ مِنَ الْمِسْکِ وَمَاؤُهٗ اَحْلٰی مِنَ الْعَسَلِ وَاَبْیَضُ مِنَ الثَّلْجِ **ترجمہ** عبداللہ بن عمر نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوثر ایک نہر ہے جنت مین کنارے اُسکے دونون طرف سونیکے ہین اور پانی اُسکا موتی اور یاقوت پر بہتا ہے مٹی اُسکی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے اور پانی اُسکا شہد سے زیادہ میٹہا برف سے زیادہ سفید **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورہ مین بیان ہے کوثر کا اور حکم ہے نماز اور قربانی کا اور خرابی ہے حضرت کے دشمن کی **سورۂ کافرون** مین بیان ہے کافرونکا معبود اور ہے اور مسلمانونکا اور **سورۃ الفتح عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ کَانَ عُمَرُ یَسْاَلُنِیْ مَعَ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ اَتَسْاَلُهٗ وَلَنَا بَنُوْنَ مِثْلُهٗ قَالَ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ اِنَّهٗ مِنْ حَیْثُ تَعْلَمُ فَسَاَلَهٗ عَنْ هٰذِهِ الْاٰیَةِ اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ فَقُلْتُ اِنَّمَا هُوَ اَجَلُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْلَمَهٗ اِیَّاهُ وَقَرَاَ السُّوْرَةَ اِلٰی اٰخِرِهَا فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ وَاللّٰهِ مَا اَعْلَمُ مِنْهَا اِلَّا مَا تَعْلَمُ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ حضرت عمر مجہسے مسئلہ پوچہا کرتے تہے اصحاب کے سامنے سو کہا اُنسے عبدالرحمن بن عوف نے آپ اِنسے پوچہتے ہین اور ہمارے بہت لڑکے ہین مانند اُسکے تب کہا اُنسے حضرت عمر نے تو خوب جانتا ہے جس وجہ سے پوچہتا ہون اور پوچہا اُنسے مطلب اِس آیت کا اذا جاء نصر اللہ والفتح سو مینے کہا اسمین خبر ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات کی کہ خبر دی اُسکی اللہ نے اور پڑہی یہ سورت اخیر تک پہر کہا حضرت عمر نے اللہ کی قسم مین بہی یہی جانتا ہون جو تم جانتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے محمد بن جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے ابی بشر سے اِسی اسناد سے مانند اُسکے مگر اُسمین مذکور ہے کہ عبدالرحمن نے کہا اتسألہ ولنا ابن مثلہ یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورہ مین حکم ہے تسبیح اور استغفار کا وقت نزول نصرت الٰہی کی اور اشارہ ہے حضرت کے وفات کا **سورۂ تبت عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ یَوْمٍ عَلَی الصَّفَا فَنَادٰی یَا صَبَاحَاهُ فَاجْتَمَعَتْ اِلَیْهِ قُرَیْشٌ فَقَالَ اِنِّیْ نَذِیْرٌ لَّکُمْ بَیْنَ یَدَیْ عَذَابٍ شَدِیْدٍ اَرَاَیْتُمْ لَوْ اَنِّیْ اَخْبَرْتُکُمْ اَنَّ الْعَدُوَّ مُمَسِّیْکُمْ اَوْ مُصَبِّحُکُمْ

اَکُنْتُمْ تُصَدِّقُوْنِیْ فَقَالَ اَبُوْ لَهَبٍ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا تَبًّا لَكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى تَبَّتْ يَدَاۤ اَبِيْ لَهَبٍ وَّتَبَّ **ترجمہ** ابن عباسؓ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایکدن چڑھے صفا پر اور پکارا یا صباحاہ اور جمع ہوگئے آپکے پاس قریش آپنے فرمایا میں تمکو ڈرانیوالا ہوں سخت عذاب سے بہلا دیکھو تم اگر میں تمکو خبر دوں کہ دشمن شام کو یا صبحکو تم پر آنیوالا ہے تو تم مجھے سچا جانو گے ابولہب نے کہا تو نے اسی لیے ہمکو جمع کیا تھا ٹوٹ جاوین تیرے ہاتہ سو اُتاری اللہ تعالےٰ نے تبت یدا ابی لہب وتب یعنے ٹوٹ جاوین دونوں ہاتہ ابی لہب کے اور ہلاک ہو وہ خود **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** اس سورہ میں ہلاکت ابی لہب کی اور کام نہ آنا اُسکے مال کا اور وعید نار کی اور حبل ہونا اُسکی عورت کے گلے میں مذکور ہے

وَمِنْ سُوْرَةِ الْاِخْلَاصِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ الْمُشْرِكِيْنَ قَالُوْا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُنْسُبْ لَنَا رَبَّكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ اَللّٰهُ الصَّمَدُ وَالصَّمَدُ الَّذِيْ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ لِاَنَّهٗ لَيْسَ شَيْءٌ يُوْلَدُ اِلَّا سَيَمُوْتُ وَلَيْسَ شَيْءٌ يَمُوْتُ اِلَّا سَيُوْرَثُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَا يَمُوْتُ وَلَا يُوْرَثُ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ قَالَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ شَبِيْهٌ وَّلَا عِدْلٌ وَّلَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ مشرکین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ اپنے معبود کا نسب ہمسے بیان کرو اللہ نے اُتاری قل ہو اللہ یعنے کہہ دو اللہ اکیلا ہے اللہ صمد ہے اور صمد وہ ہے جو نہ کسی سے پیدا ہو نہ اُس سے کوئی پیدا ہوا اسلیے کہ جو کسی سے پیدا ہوگی ضرور مریگی اور جو مریگی اُسکا کوئی وارث بہی ہوگا اور اللہ نہ مریگا اور نہ کوئی اُسکا وارث ہوگا اور نہ اُسکا کوئی کفو ہے کہا راوی نے یعنے اُسکے مشابہ اور برابر کوئی نہیں اور نہ اُسکے مثل کوئی چیز ہے **عَنْ** اَبِي الْعَالِيَةِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَكَرَ اٰلِهَتَهُمْ فَقَالُوا انْسُبْ لَنَا رَبَّكَ قَالَ فَاَتَاهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِهٰذِهِ السُّوْرَةِ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَذَكَرَ نَحْوَهٗ وَلَمْ يَذْكُرْ فِيْهِ عَنْ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ **ترجمہ** ابی العالیہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ذکر کیا مشرکوں کے معبودوں کا تو انہوں نے کہا تو بیان کر نسب اپنے معبود کا جبرئیل آئے اور یہ سورت لائے قل ہو اللہ پہر ذکر کی حدیث مانند حدیث مذکور کے اور نہیں ذکر کیا اس سند میں ابی بن کعب کا **ف** یہہ روایت میرے نزدیک زیادہ صحیح ہے ابی سعد کی روایت سے (یعنے جو اوپر گذری ہے) اور ابو سعد کا نام محمد ہے وہ بیٹے ہیں میسّر کے **خاتمہ** اس سورہ میں مذکور ہے احدیت اور صمدیت اور تنزیہ اُس تعالےٰ کی الد و ولد سے اور کفو سے

سُوْرَةُ الْمُعَوِّذَتَيْنِ عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَظَرَ اِلَى الْقَمَرِ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اسْتَعِيْذِيْ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ هٰذَا فَاِنَّ هٰذَا هُوَ الْغَاسِقُ اِذَا وَقَبَ **ترجمہ** حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند کو دیکہا اور فرمایا اے عائشہ پناہ مانگ اس کے شر سے اللہ کے ساتہ اسلیے کہ یہی غاسق ہے یعنے اندہیری کرنیوالا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ اٰيَاتٍ لَمْ يُرَ مِثْلُهُنَّ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ وَقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اِلٰى اٰخِرِ السُّوْرَةِ **ترجمہ** عقبہ بن عامر جہنی سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالےٰ نے مجہپر چند آیتیں ایسی اُتاری ہیں کہ اُنکا مثل کسی نے نہ دیکہا قل اعوذ برب الناس آخر سورت تک اور قل اعوذ برب الفلق آخر سورہ تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **خاتمہ** معوذتین میں امر ہے تعوذ کا فلق میں مخلوقات اور غاسق اور نفاثات اور حاسد کے شر سے اور ناس میں مذکور ہے ربوبیت اور ملکیت اور الوہیت اُس تعالےٰ کی اور امر ہے تعوذ کا خناس کے وسواس سے تمام ہوئی فہرست کلام اللہ کے ہر سورت کے بعون الملک الوہاب وبنصر العزیز التواب والحمد للہ علے ذلک

بَابٌ عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ وَنَفَخَ فِيْهِ الرُّوْحَ عَطَسَ فَقَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ بِاِذْنِهٖ فَقَالَ لَهٗ رَبُّهٗ يَرْحَمُكَ اللّٰهُ يَا اٰدَمُ اذْهَبْ اِلٰى اُولٰٓئِكَ الْمَلٰٓئِكَةِ اِلٰى مَلَاٍ مِّنْهُمْ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ قَالُوْا وَعَلَيْكَ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلٰى رَبِّهٖ قَالَ اِنَّ هٰذِهٖ تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ بَنِيْكَ بَيْنَهُمْ فَقَالَ اللّٰهُ لَهٗ وَيَدَاهُ مَقْبُوْضَتَانِ اخْتَرْ اَيَّهُمَا شِئْتَ قَالَ اخْتَرْتُ يَمِيْنَ رَبِّيْ وَكِلْتَا يَدَيْ رَبِّيْ يَمِيْنٌ مُّبَارَكَةٌ ثُمَّ بَسَطَهَا فَاِذَا فِيْهَا اٰدَمُ وَذُرِّيَّتُهٗ فَقَالَ اَيْ رَبِّ مَا هٰٓؤُلَآءِ قَالَ هٰٓؤُلَآءِ ذُرِّيَّتُكَ فَاِذَا كُلُّ اِنْسَانٍ مَّكْتُوْبٌ عُمْرُهٗ بَيْنَ عَيْنَيْهِ فَاِذَا فِيْهِمْ رَجُلٌ اَضْوَؤُهُمْ اَوْ مِنْ اَضْوَئِهِمْ قَالَ يَا رَبِّ مَنْ هٰذَا قَالَ هٰذَا ابْنُكَ دَاوُدُ وَقَدْ كَتَبْتُ لَهٗ عُمْرَ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً قَالَ يَا رَبِّ زِدْهُ فِيْ عُمْرِهٖ قَالَ ذَاكَ الَّذِيْ كُتِبَ لَهٗ قَالَ اَيْ رَبِّ فَاِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ لَهٗ مِنْ عُمْرِيْ سِتِّيْنَ سَنَةً قَالَ اَنْتَ وَذَاكَ قَالَ ثُمَّ اُسْكِنَ الْجَنَّةَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ثُمَّ اُهْبِطَ مِنْهَا فَكَانَ اٰدَمُ يَعُدُّ لِنَفْسِهٖ قَالَ فَاَتَاهُ مَلَكُ الْمَوْتِ فَقَالَ لَهٗ اٰدَمُ قَدْ عَجِلْتَ قَدْ كُتِبَ لِيْ اَلْفُ سَنَةٍ قَالَ بَلٰى وَلٰكِنَّكَ جَعَلْتَ لِابْنِكَ دَاوُدَ سِتِّيْنَ سَنَةً فَجَحَدَ فَجَحَدَتْ ذُرِّيَّتُهٗ وَنَسِيَ فَنَسِيَتْ ذُرِّيَّتُهٗ قَالَ فَمِنْ يَوْمَئِذٍ اُمِرَ بِالْكِتَابِ وَالشُّهُوْدِ

ترجمہ ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے آدم کو بنایا اور اُنمین روح پہونکی اُنکو چہینک آئی اور کہا الحمد للہ پہر اللہ کے تعریف کی اُسکے حکم سے پہر اُسکے رب نے فرمایا اللہ تجہپر رحم کرے ای آدم جاتو ان فرشتون کے طرف جو بیٹھے ہوئے ہین اور اُنسے کہہ السلام علیکم اُنہون نے جواب دیا آدم کو وعلیک السلام ورحمۃ اللہ پہر لوٹے وہ اپنے رب کیطرف اور فرمایا رب نے یہہ تیرے دعا ہی اور تیرے اولاد کے آپسمین (اسمین رد ہے بندگی اور اُنکو نشاۃ کا م) پہر فرمایا اللہ نے اپنی دونون مٹہیان بند کرکے کہ انمین سے جسے چاہے تو اختیار کر آدم نے کہا اختیار کیا مین نے دہنا ہاتہ اپنے رب کا اور دونون ہاتہہ اُسکے داہنے مین برکت والے پہر اُس مٹہی کو کہولا تو اُسمین تمثال تہے آدم اور اُسکے اولاد کے پوچہا آدم نے کہ یہ کون لوگ ہین فرمایا یہہ سب تیرے اولاد ہے اور ہر ایک کے عمر دونون آنکہون کے بیچمین لکہے ہوئی تہی اُسمین ایک مرد تہا نہایت روشن چہرہ آدم نے یہہ کون ہے ای پروردگار ارشاد ہوا یہہ تمہارا بیٹا داؤد ہے اور مین نے اُسکی عمر چالیس برس کی لکہے ہے آدم نے کہا یا اللہ اسکی عمر زیادہ کر اللہ تعالے نے فرمایا اتنی ہے لکہی ہی اُنہون نے عرض کے کہ خداوندا مین نے اپنے عمر سے اسکو ساٹہہ برس دیے اللہ نے فرمایا تم اور ایسی نجات پہر وہ جنت مین رہے جتنا اللہ نے چاہا پہر وہان سے اُتاری گئے اور وہ اپنے عمر گنتے تہے پہر جب ملک الموت آئے آدم نے کہا تمنے جلدی کی میرے عمر تو ہزار برس کے ہے اُنہون نے کہا ٹہیک ولیکن تمنے ساٹہہ برس داؤد کو دیے ہین پہر وہ منکر ہوگئے اور اُنکے اولاد بہی منکر ہونے لگی اور بہول گئے آدم اور بہولنے لگی اُنکے اولاد فرمایا آپنے اُسدن سے حکم ہوا عقود کے لکہنے کا اور گواہونکا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند ہوئی ہے کئے سند دن سے ابی ہریرہ سے اُنہون نے روایت کے نبے صلے اللہ علیہ وسلم سے **باب و عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لما خلق اللہ الارض جعلت تمید فخلق الجبال فقال بہا علیہا فاستقرت فعجبت الملئکۃ من شدۃ الجبال فقالوا یا رب ہل من خلقک شیء اشد من الجبال قال نعم الحدید فقالوا یا رب فہل من خلقک شیء اشد من الحدید قال نعم النار فقالوا یا رب فہل من خلقک شیء اشد من النار قال نعم الماء قالوا یا رب فہل فی خلقک شیء اشد من الماء قال نعم الریح قالوا یا رب فہل فی خلقک شیء اشد من الریح قال نعم ابن ادم تصدق بصدقۃ بیمینہ یخفیہا من شمالہ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب اللہ نے زمین بنائی وہ جہکی پڑتی تہی تو پہاڑون کو بنایا اور فرمایا تم زمین کو تہامے رہو پس وہ ٹہیر گئے تب فرشتون کو تعجب آیا پہاڑون کی مضبوطی سے اور عرض کے اُنہون نے ای پروردگار کوئی چیز تیرے مخلوق مین پہاڑ سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان لوہا عرض کے ای رب کوئی چیز تیرے مخلوق مین لوہے سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان آگ عرض کے ای رب کوئی چیز تیرے مخلوق مین آگ سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہان پانی عرض کے ای رب کوئی چیز تیرے مخلوق مین پانی سے زیادہ سخت ہے فرمایا ہان ہوا عرض کے ای رب کوئی چیز تیری مخلوق مین ہوا سے زیادہ سخت ہی فرمایا ہان وہ آدمی جو صدقہ دی اسطرح کہ اپنے ہاتہہ سے دی اور بائین ہاتہ کو خبر نہو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مرفوع مگر اسی سند سے اور یہ آخر تفسیر ہے

ابواب الدعوات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہہ باب ہین دعاؤنکی بیانمین جو ثابت ہین رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب ما جاء فی فضل الدعاء باب دعا کی فضیلت مین **عن** ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لیس شیء اکرم علی اللہ من الدعاء **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی چیز اللہ تعالے کے درگاہ مین دعا سے زیادہ بزرگ نہین **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم اسے مرفوع نہین جانتے مگر عمران قطان کے روایت سے روایت کی ہے محمد بن بشار نے اُنہون نے عبدالرحمن بن مہدی سے اُنہون نے عمران قطان سے مانند اسکے **باب** منہ **عن** انس بن مالک عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدعاء مخ العبادۃ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا مغز ہے عبادت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسے مگر ابن لہیعہ کے روایت سے **عن** النعمان بن بشیر عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال الدعاء ہو العبادۃ ثم قرأ وقال ربکم ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین **ترجمہ** نعمان بن بشیر سے روایت ہے کہ نبے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا ہی تو عبادت ہے پہر پڑہے آپ نے یہ آیت وقال ربکم یعنے فرمایا تمہارے رب نے پکارو مجہکو قبول کرونگا مین تمہارے پکار کو جو لوگ تکبر کرتے ہین میرے عبادت سے داخل ہونگے جہنم مین ذلیل ہوکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے یہ منصور اور اعمش نے ذر سے اور ہم نہین جانتے اسکو مگر ذر کے روایت سے **باب** منہ آ دوسرا اسے بیانمین **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ من لم یسأل اللہ یغضب علیہ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا فرمایا رسول

خداصلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے اللہ تعالے سے سوال نکیا اللہ اُسپر غصہ ہوگا **ف** اور روایت کے وکیع نے کئی لوگون سے اُنہون نے ابی الملیح سے یہہ حدیث اور نہین جانتے ہم اسکو مگر اسے سند سی روایت کیے ہے اسحاق بن منصور نے اُنہون نے ابو عاصم سے اُنہون نے حمید سے اُنہون نے ابو صالح سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے **بَابُ** مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ الذِّکْرِ باب ذکر کے فضیلت مین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ بُسْرٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّ شَرَائِعَ الْاِسْلَامِ قَدْ کَثُرَتْ عَلَیَّ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ **ترجمہ** عبداللہ بن بسر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ اے رسول اللہ کے اسلام کے حکم بہت ہوگئے سو مجھے بتائی ایسی چیز کہ لازم پکڑون آپنے فرمایا ہمیشہ تیرے زبان تر رہی اللہ کے ذکر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابٌ** مِّنْہُ باب دوسرا اسی بیان مین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ اَیُّ الْعِبَادِ اَفْضَلُ دَرَجَۃً عِنْدَ اللّٰہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ قَالَ الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمِنَ الْغَازِیْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ قَالَ لَوْ ضَرَبَ بِسَیْفِہٖ فِی الْکُفَّارِ وَالْمُشْرِکِیْنَ حَتّٰی یَنْکَسِرَ وَیَخْتَضِبَ دَمًا لَکَانَ الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا اَفْضَلَ مِنْہُ دَرَجَۃً **ترجمہ** ابی سعید خدری سے روایت ہے کہ کسی نے پوچھا رسول خداصلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کونسا بندہ افضل ہے درجہ مین اللہ کے نزدیک قیامت کے دن آپنے فرمایا اللہ کو بہت یاد کرنیوالے اُنہون نے کہا اے رسول اللہ کے اور وہ غازی سے بھی افضل ہے آپنے فرمایا اگر غازی اپنی تلوار سے کافرو اور مشرکون کو مارے یہانتک کہ تلوار ٹوٹ جاوے اور وہ خون آلودہ ہوجاوے تو بھی اللہ کا یاد کرنیوالا اُس سے افضل ہوگا درجہ مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسے مگر دراج کے روایت سے **بَابٌ** مِّنْہُ **عَنْ** اَبِی الدَّرْدَآءِ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلَا اُنَبِّئُکُمْ بِخَیْرِ اَعْمَالِکُمْ وَاَزْکٰھَا عِنْدَ مَلِیْکِکُمْ وَاَرْفَعِھَا فِیْ دَرَجَاتِکُمْ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اِنْفَاقِ الذَّھَبِ وَالْوَرِقِ وَخَیْرٍ لَّکُمْ مِّنْ اَنْ تَلْقَوْا عَدُوَّکُمْ فَتَضْرِبُوْا اَعْنَاقَھُمْ وَیَضْرِبُوْا اَعْنَاقَکُمْ قَالُوْا بَلٰی قَالَ ذِکْرُ اللّٰہِ قَالَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ مَا شَیْءٌ اَنْجٰی مِنْ عَذَابِ اللّٰہِ مِنْ ذِکْرِ اللّٰہِ **ترجمہ** ابی الدرداء نے کہا کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا نہ خبر دون مین تمکو سب عملون سے بہتر کام کے اور نہایت پاکیزہ کے اپنی مالک کے نزدیک اور بہت بلند کرنیوالی تمہارے درجون کو اور بہتر تمہارے لئے سونا اور چاندی خرچ کرنے سے اور بہتر تمکو اس سے کہ ملو تم اپنے دشمن سے اور تم گردنین مارو انکی اور وہ گردنین مارین تمہارے اُنہون نے کہا ہان آپنے فرمایا وہ ذکر ہے اللہ کا معاذ بن جبل نے کہا کوئی چیز اللہ کے عذاب سے نجات دینے والی ذکر الٰہی سی بڑھکر نہین **ف** روایت کے بعضون نے یہ حدیث عبداللہ بن سعید سے مثل اسکے اسی اسناد سے اور روایت کے بعضون نے اور اُنہی مرسل کیا **بَابُ** مَا جَآءَ فِی الْقَوْمِ یَجْلِسُوْنَ فَیَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ مَا لَھُمْ مِّنَ الْفَضْلِ باب مجلس ذکر کے فضیلت مین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّھُمَا شَھِدَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ مَا مِنْ قَوْمٍ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ اِلَّا حَفَّتْ بِھِمُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَغَشِیَتْھُمُ الرَّحْمَۃُ وَنَزَلَتْ عَلَیْھِمُ السَّکِیْنَۃُ وَذَکَرَھُمُ اللّٰہُ فِیْمَنْ عِنْدَہٗ **ترجمہ** ابی سعید خدری سے اور ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خداصلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی جماعت ایسی نہین کہ یاد کرتے ہو اللہ کو مگر گھیر لیتے ہین اُسکو فرشتے اور ڈھانپ لیتی ہے انکو رحمت اور اُترتی ہے اُن پر تسکین اور یاد کرتا ہے انکو اللہ اپنے پاس والون یعنے فرشتون کے آگی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ خَرَجَ مُعَاوِیَۃُ اِلَی الْمَسْجِدِ فَقَالَ مَا یُجْلِسُکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ قَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا وَاللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ تُھْمَۃً لَّکُمْ وَمَا کَانَ اَحَدٌ بِمَنْزِلَتِیْ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَقَلَّ حَدِیْثًا عَنْہُ مِنِّیْ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ خَرَجَ عَلٰی حَلْقَۃٍ مِّنْ اَصْحَابِہٖ فَقَالَ مَا یُجْلِسُکُمْ قَالُوْا جَلَسْنَا نَذْکُرُ اللّٰہَ وَنَحْمَدُہٗ لِمَا ھَدَانَا لِلْاِسْلَامِ وَمَنَّ عَلَیْنَا بِہٖ فَقَالَ آللّٰہِ مَا اَجْلَسَکُمْ اِلَّا ذَاکَ قَالُوْا آللّٰہِ مَا اَجْلَسَنَا اِلَّا ذَاکَ قَالَ اَمَا اِنِّیْ لَمْ اَسْتَحْلِفْکُمْ لِتُھْمَۃٍ لَّکُمْ اِنَّہٗ اَتَانِیْ جِبْرَئِیْلُ وَاَخْبَرَنِیْ اَنَّ اللّٰہَ یُبَاھِیْ بِکُمُ الْمَلٰٓئِکَۃَ **ترجمہ** ابی سعید خدری نے کہا کہ معاویہ مسجد مین آئے اور لوگون سے کہا تم کیون بیٹھے ہو اُنہون نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہین معاویہ نے کہا اسی لئے بیٹھے ہو اُنہون نے کہا اسی لئے قسم ہے اللہ کے معاویہ نے کہا مین نے تمہین اسلئے قسم نہین دی کہ تم جھوٹے ہو اور مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حدیثین بہت کم روایت کرتا ہون (یعنے بسبب احتیاط کے) اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نکلے اپنے یارون کے حلقہ پر اور فرمایا تم کیون بیٹھے ہو اُنہون نے کہا ہم اللہ کو یاد کرتے ہین اور تعریف کرتے ہین اُسکے کہ ہدایت کی ہمکو طرف اسلام کے اور احسان کیا ہمپر فرمایا آپنے قسم ہے اللہ کے کیا تم اسی لئے بیٹھے ہو اُنہون نے کہا قسم ہے اللہ کی ہم اسی لئے بیٹھے ہین فرمایا آپنے مین نے تمکو قسم نہین دی اسلئے کہ تمپر گمان ہے جھوٹ کا آگاہ ہو کہ آئے میرے پاس جبرئیل اور مجھے خبر دی کہ اللہ تعالے تمہارا فخر بیان کرتا ہے فرشتون پر (یعنے فرما

کہ کیا اچھی بندہ ہین میرے ؛ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابو نعامہ سعدی کا نام عمرو بن عیسیٰ ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام
عبد الرحمٰن بن مل ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الْقَوْمِ يَجْلِسُوْنَ وَلَا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ باب جس جلسہ مین ذکر نہو اسکے مذمت مین **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهَ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةً فَاِنْ شَآءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَآءَ غَفَرَ لَهُمْ
ترجمہ ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مجلس ایسی نہین کہ لوگ اُسمین بیٹھکر نہ اللہ کو یاد کرین اور نہ درود پڑھین اپنے نبی پر مگر ہوجاویگی اُنپر
حسرت اور نقصان اگر چاہے اللہ عذاب کرے اُنکو چاہے معاف کردے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندون
سے **باب** مَا جَآءَ اَنَّ دَعْوَةَ الْمُسْلِمِ مُسْتَجَابَةٌ باب دعا کے اجابت کے بیان مین **عن** جَابِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا مِنْ
اَحَدٍ يَدْعُوْا بِدُعَآءٍ اِلَّا اٰتَاهُ اللّٰهُ مَا سَاَلَ اَوْ كَفَّ عَنْهُ مِنَ السُّوْٓءِ مِثْلَهٗ مَا لَمْ يَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِيْعَةِ رَحِمٍ **ترجمہ** جابر نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے سُنا کہ فرماتے تھے کوئی ایسا نہین کہ مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر اللہ دیتا ہے اُسکو وہی چیز یا دور کردیتا ہے اُسکے برابر کوئی برائی جب تک کسی گناہ یا ناتا کاٹنے کی لئے دعا
نکرے **ف** اسباب مین ابی سعید اور عبادہ بن صامت سے بھی روایت ہے **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّسْتَجِيْبَ
اللّٰهُ لَهٗ عِنْدَ الشَّدَآئِدِ وَالْكُرَبِ فَلْيُكْثِرِ الدُّعَآءَ فِي الرَّخَآءِ **ترجمہ** ابو ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسے خوش لگے کہ قبول کرے اللہ اُسکی دعا
سختیون اور تکلیفون مین تو بہت دعا کیا کرے راحت مین **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ يَقُوْلُ اَفْضَلُ الذِّكْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَفْضَلُ الدُّعَآءِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ **ترجمہ** جابر کہتے تھے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتے تھے کہ سب ذکرون مین افضل
ہے لآ اِلٰہ الا اللہ اور سب دعاؤن مین افضل ہے الحمد للہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر موسیٰ بن ابراہیم کے روایت سے اور روایت کیا علی مدینی اور کئی
لوگون نے یہہ حدیث موسیٰ ابن ابراہیم سے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْكُرُ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ اَحْيَانِهٖ **ترجمہ** عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا
فرماتے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر وقت یاد کرتے تھے اللہ کو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین پہچانتے ہم اسکو مگر یحیےٰ بن زکریا بن ابی زائدہ کی روایت
سے اور بہی کا نام عبد اللہ ہے **باب** مَا جَآءَ اَنَّ الدَّاعِيَ يَبْدَاُ بِنَفْسِهٖ باب اس بیان مین کہ دعا کرنیوالا پہلے اپنی لئے دعا کرے **عن** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا ذَكَرَ اَحَدًا فَدَعَا لَهٗ بَدَاَ بِنَفْسِهٖ **ترجمہ** ابی بن کعب سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کسیکو یاد کرکے اُسکے لئے دعا کرتے
تو پہلے اپنے لئے دعا کرلیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور ابو قطن کا نام عمرو بن ہیثم ہے **مترجم** پہلے اپنے لئے دعا کرنےمین محتاجی اپنی اور بے پروائی اللہ
کے بخوبی ظاہر ہوجاتی ہے **باب** مَا جَآءَ فِي رَفْعِ الْاَيْدِيْ عِنْدَ الدُّعَآءِ باب دعا کیوقت ہاتھ اُٹھانے کے بیان مین **عن** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَفَعَ يَدَيْهِ فِي الدُّعَآءِ لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنّٰى فِيْ حَدِيْثِهٖ لَمْ يَرُدَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ
ترجمہ عمر بن خطاب نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب دعا کے لئے ہاتھ اُٹھاتے نہ اُتارتے اُنکو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے مونہہ پر اور محمد بن مثنےٰ نے اپنی روایت مین کہا
نہ لوٹاتے اُنکو جب تک پھیر نہ لیتے اپنے مونہہ پر **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حماد بن عیسےٰ کی روایت سے اُن سے اکیلے روایت کیا اسکو اور وہ قلیل
الحدیث ہین اور روایت کیے ہے اُنسے کئی شخصون نے اور حنظلہ بن ابی سفیان جمحی ثقہ ہین یحییٰ بن سعید قطان نے اُنکو ثقہ کہا ہے **باب** مَا جَآءَ فِيْ مَنْ يَسْتَعْجِلُ فِيْ دُعَآئِهٖ
باب دعا مین جو جلدی کرتا ہے اُسکے بیان مین **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يُسْتَجَابُ لِاَحَدِكُمْ مَا لَمْ يَعْجَلْ يَقُوْلُ دَعَوْتُ فَلَمْ
يُسْتَجَبْ لِيْ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دعا قبول کیجاتی ہے تم مین سے ہر کسیکی جب تلک کہ وہ جلدی نکرے اور یہ نہ کہنے لگے کہ مین نے
دعا کی اور قبول نہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبید کا نام سعد ہے اور وہ عبد الرحمٰن بن ازہر کے مولی ہین اور عبد الرحمٰن بن عوف کا مولی بھی کہتے
ہین اور اسباب مین انس سے بھی روایت ہے **باب** مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ اِذَا اَصْبَحَ وَاِذَا اَمْسٰى باب صبح اور شام کے دعا مین **عن** عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ يَقُوْلُ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ يَقُوْلُ فِيْ صَبَاحِ كُلِّ يَوْمٍ وَمَسَآءِ كُلِّ لَيْلَةٍ بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْاَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ
وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَيَضُرَّهٗ شَيْءٌ وَكَانَ اَبَانُ قَدْ اَصَابَهٗ طَرَفُ فَالِجٍ فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَقَالَ لَهٗ اَبَانُ مَا تَنْظُرُ اَمَا اِنَّ الْحَدِيْثَ كَمَا حَدَّثْتُكَ

وَلٰکِنِّیْ لَمْ اَقُلْہُ یَوْمَئِذٍ لِیُمْضِیَ اللّٰہُ عَلَیَّ قَدَرَہٗ ترجمہ عثمان بن عفان کہتے تہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی بندہ ایسا نہین کہ صبح اور شام یہ دعا پڑہی اور پہر کوئی چیز اُسی ضرر کرے بسم اللہ سے علیم تک تین بار یعنے صبح کی ہمنی یا شام کے اللہ کے نام سے کہ ضرر نہین کرتی اُسکے نام کے ساتہ کوئی چیز نہ آسمان اور نہ زمین مین اور وہ سُننے والا ہی جاننے والا اور ابان جو راوی حدیث ہین اُنکو فالج تہا اور وہ شخص جو حدیث سنتا تہا اُنکیطرف دیکہنے لگا تو ابان نے اُس سے کہا تو کیون دیکہتا ہے (یعنے تعجب سے) آگاہ ہو کہ جو حدیث مینے تجہسے بیان کی وہ اسیطرح ہے ولیکن مینے جسدن فالج ہوا یہ دعا نہ پڑہی کہ اللہ تعالے اپنے تقدیر کا حکم مجہپر جاری کردے (یعنے مین اُسکی قضا پر راضی ہون) **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عَنْ** ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ رَضِیْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ دِیْنًا وَّبِمُحَمَّدٍ نَبِیًّا کَانَ حَقًّا عَلَی اللّٰہِ اَنْ یُّرْضِیَہٗ **ترجمہ** ثوبان نے کہا کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہا کرے شام کو رضیت سے نبیا تک اللہ پر حق ہے کہ اللہ راضی کردے اُسکو (معنی دعا کے یہ ہین راضی ہوا مین اللہ کے معبود ہونے پر اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد کے نبی ہونے پر) **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اَمْسٰی قَالَ اَمْسَیْنَا وَاَمْسَی الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ اُرَاہُ قَالَ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَسْاَلُکَ خَیْرَ مَا فِیْ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَخَیْرَ مَا بَعْدَھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ ھٰذِہِ اللَّیْلَۃِ وَشَرِّ مَا بَعْدَھَا وَاَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَسُوْءِ الْکِبَرِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَاِذَا اَصْبَحَ قَالَ ذٰلِکَ اَیْضًا اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْکُ لِلّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ **ترجمہ** عبداللہ سے روایت ہے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب شام ہوتی فرماتے امسینا سے عذاب القبر تک یعنے شام کے ہمنے اور شام کی ملک نے اللہ کی حکم سے سب تعریف اللہ کو ہے کوئی معبود نہین سوا اُسکے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہین اُسکا راوی کہتا ہے خیال ہے مجہے کہ فرمایا اُسی کے لئے ہی سلطنت اور اُسیکو ہی سب تعریف اور وہ ہر چیز پر قادر ہے مانگتا ہون مین تجہسے بہتر اِس رات کی اور بہتر اسکی بعد کی اور پناہ مانگتا ہون برائی سے اِس رات کی اور برائی سے اسکی بعد کی اور پناہ مانگتا ہون سستی سے اور برائی بڑہاپے کے اور پناہ مانگتا ہون دوزخ کی عذاب سے اور قبر کی عذاب سے اور جب صبح ہوتے جب بہی یہی فرماتے اور اُسمین امسینا کے جگہہ اصبحنا کہتے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابن مسعود سے اسی اسناد سے اور مرفوع کیا اُسکو **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعَلِّمُ اَصْحَابَہٗ یَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ بِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ الْمَصِیْرُ وَاِذَا اَمْسٰی فَلْیَقُلِ اللّٰھُمَّ بِکَ اَمْسَیْنَا وَبِکَ اَصْبَحْنَا وَبِکَ نَحْیَا وَبِکَ نَمُوْتُ وَاِلَیْکَ النُّشُوْرُ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے یارون کو سکہاتے کہ صبحکو کہا کرو اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے حکم کے ساتہ صبح کی ہمنے اور تیرے ہی حکم کے ساتہ شام کے ہمنے اور تیری ہی حکم سے جیتے مین ہم اور تیرے ہی حکم سے مرینگے ہم اور تیری ہی طرف پہر جانا ہے اور جب شام ہو تو کہے یا اللہ تیرے ہی حکم سے شام کے ہمنے اور تیرے ہی حکم سے صبح کی تہی ہمنے اور تیری ہی حکم سے زندہ ہین اور مرینگے اور تیری ہی طرف اُٹہکر جانا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** مِنْہُ **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ اَبُوْ بَکْرٍ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مُرْنِیْ بِشَیْءٍ اَقُوْلُہٗ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ قُلِ اللّٰھُمَّ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّھَادَۃِ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ رَبَّ کُلِّ شَیْءٍ وَّمَلِیْکَہٗ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْکِہٖ قَالَ قُلْہُ اِذَا اَصْبَحْتَ وَاِذَا اَمْسَیْتَ وَاِذَا اَخَذْتَ مَضْجَعَکَ **ترجمہ** ابی ہریرہ نے کہا ابوبکر نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجہے ایسی چیز بتائی کہ مین اُسے صبح کو اور شام کو پڑہا کرون آپنے فرمایا کہا کرو تم اللہم سے شرکہ تک یعنے یا اللہ جاننے والی چہپے اور کہلے کے پیدا کرنیوالی آسمانون کے اور زمین کے پالنے والی ہر چیز کے اور مالک اُسکے گواہ ہوتا ہون کہ کوئی معبود نہین سوا تیرے پناہ مانگتا ہون اپنے نفس کے شر سے اور شیطان کے شر اور شراکت سے انتہے فرمایا آپنے پڑہ لیا کر تو یہ دعا صبحکو اور شام کو اور جب اپنے بچہونے پر جائے تو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مِنْہُ

عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اَلَا اَدُلُّکَ عَلٰی سَیِّدِ الْاِسْتِغْفَارِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ رَبِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ خَلَقْتَنِیْ وَاَنَا عَبْدُکَ وَاَنَا عَلٰی عَھْدِکَ وَوَعْدِکَ مَا اسْتَطَعْتُ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ اَبُوْءُ لَکَ بِنِعْمَتِکَ عَلَیَّ وَاَعْتَرِفُ بِذُنُوْبِیْ فَاغْفِرْ لِیْ ذُنُوْبِیْ اِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ لَا یَقُوْلُھَا اَحَدُکُمْ حِیْنَ یُمْسِیْ فَیَاْتِیْ عَلَیْہِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ یُّصْبِحَ اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ وَلَا یَقُوْلُھَا حِیْنَ یُصْبِحُ فَیَاْتِیْ عَلَیْہِ قَدَرٌ قَبْلَ اَنْ یُّمْسِیَ اِلَّا وَجَبَتْ لَہُ الْجَنَّۃُ **ترجمہ** شداد بن اوس سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنسے کہ بتادون نہین تمکو سردار سب استغفارونکی اللہم سے الا انت تک یعنے یا اللہ تو پروردگار میرا ہے کوئی معبود نہین سوا تیرے تو ہی نے مجہے بنایا اور مین تیرا ہی بندہ ہون اور تیرے اقرار اور وعدہ پر قایم ہون جہانتک

میرے سے ہی ہوسکتا ہے پناہ مانگتا ہون ساتھ تیرے اپنے کامونکے شر سے اقرار کرتا ہون تیرے احسانونکا جو مجھپر ہین اور اقرار کرتا ہون مین اپنے گناہونکا سو تو بخشدے تو گناہ میرے کوئی نہین بخشتا گناہونکو سوا تیرے کوئی بندہ ایسا نہین کہ یہ دعا شام کو پڑہے اور اُسے موت آوے صبح کے قبل مگر واجب ہوگئی اسکے لئے جنت اور کوئی ایسا نہین کہ پڑہے اسکو صبح کو اور آوے اسکو موت شام کے پہلے مگر واجب ہوگئی اسکے لئے جنت **ف** اور اسباب مین ابی ہریرہ اور ابن عمر اور ابن مسعود اور ابن ابزی اور بریدہ سے روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور عبدالعزیز بن ابی حازم ابی حازم زاہد کے بیٹے ہین

باب مَا جَآءَ فِي الدُّعَاءِ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ باب بچھونیکی دعاؤنکا بیان مین

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَهٗ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ تَقُوْلُهَا اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ مُتَّ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاِنْ اَصْبَحْتَ اَصْبَحْتَ وَقَدْ اَصَبْتَ خَيْرًا تَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ رَغْبَةً وَّرَهْبَةً اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ وَلَا مَنْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِيْ اَنْزَلْتَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ الْبَرَاءُ فَقُلْتُ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ قَالَ فَطَعَنَ بِيَدِهٖ فِيْ صَدْرِيْ ثُمَّ قَالَ وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ **ترجمہ** براء بن عازب سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنسے کہ بتا دون مین تجھے ایسے چند کلمے کہ پڑہا کرے تو انکو اپنے بچھونے پر یعنے سوتے وقت پہر اگر تو اُس رات مین مرجاوے تو مری تو اسلام پر اور اگر صبح کرے تو تو صبح کرے اور پائی ہو تو نے خیر کہہ تو اللہم سے ارسلت تک یعنے یا اللہ سونپی مین نے جان اپنی تجھکو اور متوجہ ہوا مین تیرے طرف اور سونپا مین نے اپنا کام تیرے تئین خوشی اور ڈر سے اور پناہ دی مین نے اپنے پیٹھ کو تیری طرف نہ کہین پناہ کی جگہہ ہے نہ ٹھکانا ہے تجھسے بہاگ کر سوا تیرے ایمان لایا مین تیرے کتاب پر جو تو نے اُتاری اور تیرے نبی پر جو تو نے بھیجا براء نے کہا مین نے کہا یعنے نَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ کی جگہہ وَبِرَسُوْلِكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ تو حضرت نے اپنے ہاتھ سے میری چھاتی مین کونچا مارا اور فرمایا وَنَبِيِّكَ الَّذِيْ اَرْسَلْتَ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور اسباب مین رافع بن خدیج سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث براء سے کئی سندون سے مروی ہوئی ہے اور روایت کی یہ منصور بن معتمر نے سعد سے اُنہون نے براء سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسیکے مانند مگر اُسنے یہ کہا کہ جب آوے تو اپنے بچھونے پر اور تو وضو سے ہو یعنے باوضو یہ دعا پڑہ

عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا اضْطَجَعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى جَنْبِهِ الْاَيْمَنِ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَسْلَمْتُ نَفْسِيْ اِلَيْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِيْ اِلَيْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِيْ اِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِيْ اِلَيْكَ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَيْكَ اُؤْمِنُ بِكِتَابِكَ وَبِرَسُوْلِكَ فَاِنْ مَاتَ مِنْ لَيْلَتِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** رافع بن خدیج سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم مین کا کوئی داہنے کروٹ پر لیٹکر کہے اللہم سے برسولک تک اور اُسی رات مین مرجاوے تو داخل ہو جنت مین یعنے یا اللہ سپرد کی مین نے اپنی جان تجھکو اور متوجہ کیا مین نے اپنا مونہہ تیری طرف اور پناہ دی مین نے اپنی پیٹھ کو تیرے طرف اور سونپا مین نے اپنا کام تجھکو نہین ہے جگہ پناہ کی تیرے عذاب سے سوا تیرے ایمان لایا مین تیری کتاب پر اور تیرے رسول پر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے یعنے رافع بن خدیج کی روایت سے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَكَفَانَا وَاٰوَانَا فَكَمْ مِمَّنْ لَا كَافِيَ لَهٗ وَلَا مُؤْوِيَ **ترجمہ** انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب اپنے بچھونے پر آتے الحمد للہ سے آخر تک فرماتے یعنے سب تعریف ہے اُس اللہ کو جسنے کہلایا اور پلایا ہمکو اور بچایا ہمکو (یعنے خلق کے شر سے) اور جگہہ دی ہمکو (یعنے رہنے سونیکی) اور بہت سے لوگ ہین جنکا کوئی بچانیوالا اور کہین ٹہکانا نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے

باب مِنْهُ **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِيْنَ يَاْوِيْ اِلٰى فِرَاشِهٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ غَفَرَ اللّٰهُ لَهٗ ذُنُوْبَهٗ وَاِنْ كَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ وَرَقِ الشَّجَرِ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ رَمْلِ عَالِجٍ وَاِنْ كَانَتْ عَدَدَ اَيَّامِ الدُّنْيَا **ترجمہ** ابی سعید سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہا کرے جب اپنے بچھونے پر جاوے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک تین بار اللہ اسکے گناہ بخشدیگا اگرچہ ہون برابر کف دریا کے یا برابر درخت کے پتون کے برابر ٹیلون کی ریت کے یا برابر دنیا کے دنون کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ہم نہین جانتے اس حدیث کو مگر اسی روایت سے عبیداللہ بن ولید وصافی کی سند سے

باب مِنْهُ **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ وَضَعَ يَدَهٗ تَحْتَ رَاْسِهٖ ثُمَّ قَالَ اَللّٰهُمَّ قِنِيْ عَذَابَكَ يَوْمَ تَجْمَعُ اَوْ تَبْعَثُ عِبَادَكَ **ترجمہ** حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سونیکا ارادہ فرماتے اپنا ہاتھ اپنے سرہانے رکھ لیتے اور کہتے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ بچا مجھکو اپنے عذاب سے جسدن جمع کریگا تو یا اٹہاویگا تو اپنے بندونکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَوَسَّدُ يَمِيْنَهٗ عِنْدَ الْمَنَامِ ثُمَّ

يَقُولُ رَبِّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ **ترجمہ** براء بن عازب نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اپنے دہنے ہاتھ کو تکیہ بناتے سوتے وقت اور فرماتے رب قنی سے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی ثوری نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے براء سے اور نہیں ذکر کیا ابی اسحق اور براء کے بیچ میں کسی راوی کا اور روایت کی شعبہ نے ابی اسحق سے انہوں نے ابی عبیدہ سے اور ایک دوسرے شخص سے انہوں نے براء سے اور روایت کی اسرائیل نے انہوں نے ابی اسحاق سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے براء سے اور مروی ہے ابی اسحاق سے وہ روایت کرتے ہیں ابی عبیدہ سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے **باب** مِنْهُ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُنَا اِذَا اَخَذَ اَحَدُنَا مَضْجَعَهُ اَنْ يَقُولَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ وَرَبَّ الْاَرَضِينَ وَرَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى وَمُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْاِنْجِيلِ وَالْقُرْاٰنِ اَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ ذِي شَرٍّ اَنْتَ اٰخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ اَنْتَ الْاَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَاَنْتَ الْاٰخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَالظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَالْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اِقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَاَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو حکم فرماتے تھے کہ جب ہم میں سے کوئی اپنے بچھونے پر جاوے تو کہے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ پالنے والے آسمانوں کے اور پالنے والے زمینوں کے اور پالنے والے ہماری اور پالنے والے ہر چیز کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے (یعنے وہ چیرتا ہے جب درخت نکلتا ہے) اور اتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے پناہ مانگتا ہوں ساتھ تیرے ہر فساد والی چیز کے فساد سے تو پکڑنیوالا ہے اسکے پیشانی کے بالوں کو تو سب سے پہلے ہی تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں تو سب کے آخر ہے تیرے بعد کوئی چیز نہیں تو سب سے اوپر ہے تیری اوپر کوئی چیز نہیں تو سب سے نیچے ہے تیرے نیچے کوئی چیز نہیں ادا کردے میرا قرض اور غنی کردے مجھے محتاجی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مِنْهُ **عَنْ** اَبِي هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا قَامَ اَحَدُكُمْ عَنْ فِرَاشِهِ ثُمَّ رَجَعَ اِلَيْهِ فَلْيَنْفُضْهُ بِصَنِفَةِ اِزَارِهِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَاِنَّهُ لَا يَدْرِي مَا خَلَفَهُ عَلَيْهِ بَعْدَهُ فَاِذَا اضْطَجَعَ فَلْيَقُلْ بِاسْمِكَ رَبِّي وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ اَرْفَعُهُ فَاِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا وَاِنْ اَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ فَاِذَا اسْتَيْقَظَ فَلْيَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي عَافَانِي فِي جَسَدِي وَرَدَّ عَلَيَّ رُوحِي وَاَذِنَ لِي بِذِكْرِهِ **ترجمہ** ابی ہریرہ سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی تم میں کا اٹھے اور پھر اپنے بچھونے پر لوٹ کر آوے تو چاہئے کہ اپنے تہبند کے کونے سے اپنا بچھونا تین بار جھاڑے اسلئے کہ وہ نہیں جانتا کہ اسکے بعد کیا چیز اسپر آئی پھر جب لیٹے تو کہے باسمک ربی سے الصالحین تک یعنے تیرے نام سے اے رب میرے رکھی میں نے کروٹ اپنی اور تیرے ہی نام سے اٹھاؤنگا سو تو اگر روک رکھے میری جان کو یعنے موت دے تو رحم کر اسپر اور اگر چھوڑ دے تو تو نگہبانی کر اسکی جیسے نگہبانی کرتا ہے تو اپنے نیک بندوں کی اور پھر جب جاگے تو چاہئے کہ کہے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف اس اللہ کو ہے کہ عافیت دی اسنے میرے بدن میں اور پھیر دی مجھ پر میری روح اور حکم دیا مجھکو اپنے یاد کرنیکا یعنے توفیق دی **ف** اس باب میں جابر اور عائشہ سے بھی روایت ہے اور حدیث ابی ہریرہ کی حسن ہے **باب** مَا جَاءَ فِي مَنْ يَقْرَأُ مِنَ الْقُرْاٰنِ عِنْدَ الْمَنَامِ باب سوتے وقت کچھ قرآن پڑھنے کے فضیلت میں **عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهِ كُلَّ لَيْلَةٍ جَمَعَ كَفَّيْهِ ثُمَّ نَفَثَ فِيهِمَا فَقَرَاَ فِيهِمَا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ وَقُلْ اَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ ثُمَّ يَمْسَحُ بِهِمَا مَا اسْتَطَاعَ مِنْ جَسَدِهِ يَبْدَاُ بِهِمَا عَلٰى رَاْسِهِ وَوَجْهِهِ وَمَا اَقْبَلَ مِنْ جَسَدِهِ يَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ **ترجمہ** عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہر رات جب اپنے بچھونے پر آتے دونوں ہتیلیاں جمع کرکے پھونکتے اور پڑھتے قل ھو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پھر پھیرتے دونوں ہاتھ جہاں تک پہونچتے اپنے بدن پر شروع کرتے سر اور مونہہ اور آگے کے بدن سے ایسا ہی کرتے تین بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث میں تقدیم و تاخیر کی ہے راوی نے مراد یہی ہے کہ پہلے قرآن پڑھتے پھر پھونکتے اور ہاتھ سارے بدن پر ملتے **باب** مِنْهُ **عَنْ** فَرْوَةَ بْنِ نَوْفَلٍ اَنَّهُ اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَقُولُهُ اِذَا اَوَيْتُ اِلٰى فِرَاشِي فَقَالَ اقْرَاْ قُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُونَ فَاِنَّهَا بَرَاءَةٌ مِنَ الشِّرْكِ قَالَ شُعْبَةُ اَحْيَانًا يَقُولُ مَرَّةً وَاَحْيَانًا لَا يَقُولُهَا **ترجمہ** فروہ بن نوفل آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ اے رسول اللہ مجھے ایسی چیز سکھائیے کہ میں اسکو کہا کروں جب اپنے بچھونے پر آیا کروں تو آپنے فرمایا پڑھا کر تو قل یا ایہا الکافرون اسلئے کہ اسمیں نجات ہے شرک سے شعبہ نے کہا ابی اسحاق کبھی کہتے کہ پڑھ ایکبار اور کبھی ایکبار کا لفظ نہ کہتے **ف** روایت کی ہمسے موسی بن حزام نے انہوں نے یحیی سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابی اسحق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے اپنے باپ نوفل سے کہ وہ آئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پھر ذکر کی حدیث ہم معنے حدیث سابق کے اور یہ روایت صحیح تر ہے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی اسحاق سے انہوں نے فروہ سے انہوں نے نوفل سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ روایت اشبہ اور اصح ہے شعبہ کے روایت سے اور مضطرب ہوئے ہیں

اصحاب ابی اسحٰق کے اس حدیث میں اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث اس سند کے سوا اور سند سے روایت کی ہے عبدالرحمٰن بن نوفل نے اپنے باپ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور
عبدالرحمٰن بھائی ہیں فروہ بن نوفل کے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ تَنْزِيْلُ السَّجْدَةِ وَتَبَارَكَ **ترجمہ** جابر سے کہا ہے صلی اللہ
علیہ وسلم نہ سوتے جب تک سورۂ تنزیل سجدہ اور تبارک نہ پڑھ لیتے **ف** ایسے ہی روایت کی ہے ثوری اور کئی لوگوں نے یہ حدیث لیث سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے
جابر سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور روایت کی زہیر نے یہ حدیث ابی الزبیر سے کہا زہیر نے ابی الزبیر سے کہ سنی ہے تم نے یہ حدیث جابر سے انہوں نے کہا
نہیں سنی میں نے جابر سے میں نے سنی ہے صفوان سے یا ابن صفوان سے اور روایت کی شبابہ نے مغیرہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے حدیث لیث کی مانند **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الزُّمَرَ وَبَنِيْ إِسْرَائِيْلَ **ترجمہ** ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی صلے اللہ علیہ
وسلم نہ سوتے تھے جب تک کہ سورۂ زمر اور بنی اسرائیل نہ پڑھ لیتے **ف** خبر دی مجھکو محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہ ابو لبابہ کا نام مروان ہے وہ مولی ہیں عبدالرحمٰن بن زیاد
کے اور انکو سماع ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اور سنا ہے اُنسے حماد بن زید نے **عَنْ** الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ لَا
يَنَامُ حَتّٰى يَقْرَأَ الْمُسَبِّحَاتِ وَيَقُوْلُ فِيْهَا آيَةٌ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ آيَةٍ **ترجمہ** عرباض بن ساریہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سوتے نہ تھے جب تک کہ وہ سورتیں نہ پڑھ لیتے
جکے سرے پر سبّح یا یسبّح یا سبحان ہے اور فرماتے تھی کہ انمیں ایک آیت بہتر ہے ہزار آیتوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** رَجُلٍ مِّنْ بَنِيْ حَنْظَلَةَ قَالَ صَحِبْتُ شَدَّادَ
بْنَ أَوْسٍ فِيْ سَفَرٍ فَقَالَ أَلَا أُعَلِّمُكَ مَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُعَلِّمُنَا أَنْ نَقُوْلَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ الثَّبَاتَ فِي الْأَمْرِ وَأَسْأَلُكَ عَزِيْمَةَ الرُّشْدِ وَ
أَسْأَلُكَ شُكْرَ نِعْمَتِكَ وَحُسْنَ عِبَادَتِكَ وَأَسْأَلُكَ لِسَانًا صَادِقًا وَقَلْبًا سَلِيْمًا وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ مَا تَعْلَمُ وَأَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ مَا تَعْلَمُ وَأَسْتَغْفِرُكَ مِمَّا تَعْلَمُ
إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ قَالَ وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَأْخُذُ مَضْجَعَهُ يَقْرَأُ سُوْرَةً مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ إِلَّا وَكَّلَ اللّٰهُ بِهِ مَلَكًا فَلَا يَقْرَبُهُ
شَيْءٌ يُؤْذِيْهِ حَتّٰى يَهُبَّ مَتٰى هَبَّ **ترجمہ** بنی حنظلہ کے ایک مرد نے کہا میں شداد بن اوس کے ساتھ تھا سفر میں تو انہوں نے کہا میں تجھے ایسی چیز سکھاؤں کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم ہمیں سکھاتے تھے کہ ہم کہیں اللّٰھم سے علام الغیوب تک یعنے یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھسے مضبوطی کام کی اور پختگی ہدایت کی اور مانگتا ہوں تجھسے شکر تیری نعمت کا
اور خوبی تیری عبادت کی اور مانگتا ہوں میں تجھسے زبان سچی اور دل خالص اور پناہ مانگتا ہوں میں تجھسے اس چیز کی شر سے جسے تو جانتا ہے اور مانگتا ہوں تجھسے خیر اس چیز کی جسے
تو جانتا ہے اور مغفرت مانگتا ہوں میں تجھسے اُن گناہوں کی جسے تو جانتا ہے تو چھپی چیزوں کا جاننے والا ہے اخیر تک اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی مسلمان
ایسا نہیں کہ اپنے بستر پر جاوے اور ایک سورۃ اللہ کی کتاب کی پڑھے مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ مقرر کر دیتا ہے اسکی حفاظت کے لئی ایک فرشتہ کہ نہیں آتی اسکے نزدیک ایسی کوئی چیز جو
اُسے ستاوے یہاں تک کہ وہ جاگے جب جاگے **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر اسی سند سے اور ابو العلاء کا نام زید ہے اور وہ عبداللہ کے بیٹے ہیں اور وہ شخیر کے ++

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ عِنْدَ الْمَنَامِ باب سوتے وقت تسبیح و تکبیر و تحمید کے بیان میں **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ شَكَتْ إِلَيَّ فَاطِمَةُ مَجْلَ يَدَيْهَا مِنَ الطَّحِيْنِ
فَقُلْتُ لَوْ أَتَيْتِ أَبَاكِ فَسَأَلْتِيْهِ خَادِمًا فَقَالَ أَلَا أَدُلُّكُمَا عَلٰى مَا هُوَ خَيْرٌ لَّكُمَا مِنْ خَادِمٍ إِذَا أَخَذْتُمَا مَضْجَعَكُمَا تَقُوْلَانِ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَأَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ مِنْ
تَحْمِيْدٍ وَّتَسْبِيْحٍ وَّتَكْبِيْرٍ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ شکایت کی اُنسے فاطمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے ہاتھوں کے گٹوں کی چکی پیسنے کے سبب
سے سو کہا علی نے کہ کاش تم جاتیں اپنی باپ کے پاس اور اُنسے ایک غلام مانگتیں (سو وہ گئیں حضرت کے پاس اور مانگا آپ سے ایک غلام) اور آپ نے فرمایا میں بتا دوں تم کو ایسی
چیز کہ خادم سے بہتر ہے تمہارے لئے جب تم دونوں اپنے بچھونوں پر جاؤ تو کہا کرو تینتیس ۳۳ بار الحمد للہ اور تینتیس بار سبحان اللہ اور چونتیس ۳۴ بار اللہ اکبر اور اس حدیث میں ایک
قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندوں سے حضرت علی سے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَشْكُوْ مَجْلَ يَدَيْهَا فَأَمَرَهَا بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّكْبِيْرِ وَالتَّحْمِيْدِ **ترجمہ** حضرت علی نے کہا فاطمہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور شکایت کی اپنے ہاتھوں
کے گٹوں کی تو سکھایا انکو آپنے تسبیح اور تکبیر اور تحمید **بَابٌ** مِنْهُ **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلَّتَانِ لَا يُحْصِيْهِمَا رَجُلٌ مُّسْلِمٌ
إِلَّا دَخَلَ الْجَنَّةَ أَلَا وَهُمَا يَسِيْرٌ وَّمَنْ يَّعْمَلُ بِهِمَا قَلِيْلٌ يُسَبِّحُ اللّٰهَ فِيْ دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ عَشْرًا وَّيَحْمَدُهُ عَشْرًا وَّيُكَبِّرُهُ عَشْرًا قَالَ فَأَنَا رَأَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُهَا بِيَدِهِ قَالَ فَتِلْكَ خَمْسُوْنَ وَمِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَأَلْفٌ وَّخَمْسُمِائَةٍ فِي الْمِيْزَانِ وَإِذَا أَخَذْتَ مَضْجَعَكَ تُسَبِّحُهُ وَتُكَبِّرُهُ وَتَحْمَدُهُ مِائَةً

سوتے وقت تسبیح و تکبیر و تحمید کا بیان

فَلِتلْكَ مِائَةٌ بِاللِّسَانِ وَاَلْفٌ فِي الْمِيزَانِ فَاَيُّكُمْ يَعْمَلُ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ اَلْفَيْ وَخَمْسَمِائَةِ سَيِّئَةٍ قَالُوْا فَكَيْفَ لَا نُحْصِيْهَا قَالَ يَاْتِي اَحَدَكُمُ الشَّيْطَانُ وَهُوَ فِي صَلٰوتِهٖ فَيَقُوْلُ اُذْكُرْ كَذَا اُذْكُرْ كَذَا حَتّٰى يَنْفَتِلَ فَلَعَلَّهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ وَيَاْتِيْهِ وَهُوَ فِي مَضْجَعِهٖ فَلَا يَزَالُ يُنَوِّمُهٗ حَتّٰى يَنَامَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دو خصلتیں ہیں کہ جو مسلمان اُسپر ہمیشگی کریگا جنت میں داخل ہوگا اور وہ دونوں آسان ہیں اور جو اُنپر عمل کرے وہ بہت تھوڑے ہیں سبحان اللہ کہے ہر نماز کے بعد دس بار اور الحمد للہ دس بار اور اللہ اکبر دس بار کہا راوی نے کہ پھر دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ گنتے تھے اپنی انگلیوں پر اور فرمایا آپنے کہ یہہ ڈیڑھ سو ہیں زبان پر اور ڈیڑھ ہزار ہیں میزان میں (اور یہہ ایک خصلت ہوئی) اور جب جاوے تو اپنے بچھونے پر سبحان اللہ اور اللہ اکبر اور الحمد للہ کہے سو بار یعنے اللہ اکبر چونتیس ۳۴ بار اور دونوں تینتیس ۳۳ بار سو یہ سو ہونگی زبان پر اور ہزار ہونگی میزان میں پھر کون تم میں کا رات اور دن میں ڈھائی ہزار برائیاں کرتا ہے یعنے اگر اتنی سی برائیاں کرے معاف ہو جاوین عرض کی صحابہ نے کہ کیونکر نہ ہمیشگی کریں ہم اسپر پھر فرمایا آپنے کہ شیطان تمہارے ایک کے پاس آتا ہے اور وہ نماز مین ہوتا ہے پس شیطان کہتا ہے یاد کر تو فلانی چیز کو یاد کر فلانی چیز کو یہانتک کہ وہ نماز پڑھ چکتا ہے اور اکثر وہ کام نہیں کرتا یعنے جو شیطان نے نماز مین یاد دلایا تھا) اور پھر آتا ہے شیطان جب وہ اپنے بستر پر جاتا ہے پھر اُسے تھپکتا ہی یہانتک کہ سو جاتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیے شعبہ اور ثوری نے عطاء بن سائب سے یہ حدیث مختصراً اور اس باب میں زید بن ثابت اور انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْقِدُ التَّسْبِيْحَ **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن عاص سے روایت ہے کہ اُنہوں نے کہا کہ میں نے دیکھا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ سبحان اللہ انگلیوں پر گنتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اعمش کی روایت سے **عن** كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مُعَقِّبَاتٌ لَا يَخِيْبُ قَائِلُهُنَّ تُسَبِّحُ اللّٰهَ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلٰوةٍ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتَحْمَدُهٗ ثَلَاثًا وَّثَلٰثِيْنَ وَتُكَبِّرُهٗ اَرْبَعًا وَّثَلٰثِيْنَ **ترجمہ** کعب بن عجرہ سے روایت ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کچھہ چیزیں نماز کے پیچھے پڑھنے کی ایسی ہیں کہ اُنکا کہنے والا محروم نہیں رہتا سبحان اللہ کہے تو ہر نماز کے بعد تینتیس ۳۳ بار اور الحمد للہ کہے تو تینتیس بار اور اللہ اکبر کہے تو چونتیس بار **ف** یہ حدیث حسن ہے اور عمرو بن قیس ملائی ثقہ ہیں حافظ ہیں اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث حکم سے اور مرفوع نکی اور روایت کی منصور بن معتمر نے حکم سے اور مرفوع کی

باب مَا جَاءَ فِي الدُّعَاءِ اِذَا انْتَبَهَ مِنَ اللَّيْلِ باب رات کے جاگنے کی دعا مین

رات کے جاگنے کی دعا مین

عن عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اَوْ قَالَ ثُمَّ دَعَا اُسْتُجِيْبَ لَهٗ فَاِنْ عَزَمَ وَتَوَضَّاَ ثُمَّ صَلّٰى قُبِلَتْ صَلٰوتُهٗ **ترجمہ** عبادہ بن صامت سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جاگے رات کو اور کہے لا الٰہ سے الا باللہ تک یعنے کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اکیلا ہے وہ کوئی شریک نہیں اُسکا اُسکی ہے سلطنت اور اُسیکو ہی سب تعریف اور وہ سب چیز پر قادر ہے اور پاک ہے اللہ اور سب تعریف اُس اللہ کو ہے اور کوئی معبود نہیں سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنیکی قوت نہیں مگر اللہ کیطرف سے پھر کہے رَبِّ اغْفِرْ لِيْ یعنے یا اللہ مجھے بخشدے یا یہہ فرمایا آپنے کہ پھر دعا کرے قبول ہوجاتی ہے دعا اُسکی پھر اگر ہمت کی اور وضو کیا اور نماز پڑھی قبول ہوئی نماز اُسکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہوں نے مسلمہ بن عمرو سے کہا مسلمہ نے کہ عمیر بن ہانی ہر روز ایک ہزار رکعت پڑھتے تھے اور ایک لاکھہ بار سبحان اللہ کہتے تھے

باب مِنْهُ **عن** رَبِيْعَةَ بْنِ كَعْبٍ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ كُنْتُ اَبِيْتُ عِنْدَ بَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاُعْطِيْهِ وَضُوْءَهٗ فَاَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ وَاَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ يَقُوْلُ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ **ترجمہ** ربیعہ بن کعب اسلمی نے کہا میں رات کو سوتا تھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے دروازے پاس اور دیتا تھا میں آپکو وضو کا پانی پھر بہت دیر تک میں سُنتا رہتا تھا رات کو کہ آپ فرماتے تھے سمع اللہ لمن حمدہ اور بڑی دیر تک رات کو فرماتے تھے الحمد للہ رب العٰلمین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مِنْهُ **عن** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ قَالَ اللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَاَحْيٰى وَاِذَا اسْتَيْقَظَ قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَحْيَا نَفْسِيْ بَعْدَ مَا اَمَاتَهَا وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ **ترجمہ** حذیفہ بن یمان سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے سونیکا فرماتے اللّٰہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے نام سے مرونگا میں اور تیرے ہی نام سے جیتا ہوں میں اور جب جاگتے فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنے سب تعریف ہے اللہ کو جسنے زندہ کیا میری ذات کو بعد اسکے کہ مارا اُسکو اور اُسکی طرف ہے پھر جانا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب ما جاء

باب تہجد کے وقت اُٹھنے کے دعاؤں کے بیان میں
عن عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا قَامَ اِلَی الصَّلٰوۃِ مِنْ جَوْفِ اللَّیْلِ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ قَیَّامُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَلَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ رَبُّ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمَنْ فِیْھِنَّ اَنْتَ الْحَقُّ وَوَعْدُکَ الْحَقُّ وَلِقَاءُکَ حَقٌّ وَالْجَنَّۃُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالسَّاعَۃُ حَقٌّ اَللّٰھُمَّ لَکَ اَسْلَمْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْکَ اَنَبْتُ وَبِکَ خَاصَمْتُ وَاِلَیْکَ حَاکَمْتُ فَاغْفِرْ لِیْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ اَنْتَ اِلٰھِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ** عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب رات کو اُٹھتے فرماتے اللّٰھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تیرے ہی لئے سب تعریف ہے تو ہی روشنی ہے آسمانوں کی یعنے رونق ہے اور زمین کی اور تیری ہی لئے ہے سب تعریف تو قائم کرنیوالا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور تیری ہی لئے ہے سب تعریف تو پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور جو لوگ اُنمیں ہیں تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا سچا ہے اور جنت حق ہے اور دوزخ حق ہے اور قیامت حق ہے یا اللہ تیرے ہی لئے اسلام لایا میں اور تیری ہی اوپر ایمان لایا میں اور تجھی پر توکل کیا میں نے اور تیری ہی طرف رجوع کیا میں نے اور تیرے ہی واسطے لڑا میں اور تجھی کو حاکم بنایا میں نے سو بخشدے جو کچھ بھیجے میں نے گناہ اور جو پیچھے کئے اور جو چھپائی اور جو کھولے تو ہی معبود ہے میرا نہیں کوئی معبود سوا تیرے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے کئی سندوں سے بواسطہ ابن عباس کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

باب منہ

عن ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیْلَۃً حِیْنَ فَرَغَ مِنْ صَلٰوتِہٖ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ رَحْمَۃً مِّنْ عِنْدِکَ تَھْدِیْ بِھَا قَلْبِیْ وَتَجْمَعُ بِھَا اَمْرِیْ وَتَلُمُّ بِھَا شَعَثِیْ وَتُصْلِحُ بِھَا غَائِبِیْ وَتَرْفَعُ بِھَا شَاھِدِیْ وَتُزَکِّیْ بِھَا عَمَلِیْ وَتُلْھِمُنِیْ بِھَا رُشْدِیْ وَتَرُدُّ بِھَا اُلْفَتِیْ وَتَعْصِمُنِیْ بِھَا مِنْ کُلِّ سُوْءٍ اَللّٰھُمَّ اَعْطِنِیْ اِیْمَانًا وَّیَقِیْنًا لَیْسَ بَعْدَہٗ کُفْرٌ وَّرَحْمَۃً اَنَالُ بِھَا شَرَفَ کَرَامَتِکَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ الْفَوْزَ فِی الْقَضَآءِ وَنُزُلَ الشُّھَدَآءِ وَعَیْشَ السُّعَدَآءِ وَالنَّصْرَ عَلَی الْاَعْدَآءِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُنْزِلُ بِکَ حَاجَتِیْ وَاِنْ قَصُرَ رَأْیِیْ وَضَعُفَ عَمَلِیْ افْتَقَرْتُ اِلٰی رَحْمَتِکَ فَاَسْاَلُکَ یَا قَاضِیَ الْاُمُوْرِ وَیَا شَافِیَ الصُّدُوْرِ کَمَا تُجِیْرُ بَیْنَ الْبُحُوْرِ اَنْ تُجِیْرَنِیْ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ وَمِنْ دَعْوَۃِ الثُّبُوْرِ وَمِنْ فِتْنَۃِ الْقُبُوْرِ اَللّٰھُمَّ مَا قَصُرَ عَنْہُ رَأْیِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ نِیَّتِیْ وَلَمْ تَبْلُغْہُ مَسْئَلَتِیْ مِنْ خَیْرٍ وَّعَدْتَّہٗ اَحَدًا مِّنْ خَلْقِکَ اَوْ خَیْرٍ اَنْتَ مُعْطِیْہِ اَحَدًا مِّنْ عِبَادِکَ فَاِنِّیْ اَرْغَبُ اِلَیْکَ فِیْہِ وَاَسْاَلُکَہٗ بِرَحْمَتِکَ رَبَّ الْعٰلَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ ذَا الْحَبْلِ الشَّدِیْدِ وَالْاَمْرِ الرَّشِیْدِ اَسْاَلُکَ الْاَمْنَ یَوْمَ الْوَعِیْدِ وَالْجَنَّۃَ یَوْمَ الْخُلُوْدِ مَعَ الْمُقَرَّبِیْنَ الشُّھُوْدِ الرُّکَّعِ السُّجُوْدِ الْمُوْفِیْنَ بِالْعُھُوْدِ اِنَّکَ رَحِیْمٌ وَّدُوْدٌ وَّاِنَّکَ تَفْعَلُ مَا تُرِیْدُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنَا ھَادِیْنَ مُھْتَدِیْنَ غَیْرَ ضَآلِّیْنَ وَلَا مُضِلِّیْنَ سِلْمًا لِّاَوْلِیَآئِکَ وَعَدُوًّا لِّاَعْدَآئِکَ نُحِبُّ بِحُبِّکَ مَنْ اَحَبَّکَ وَنُعَادِیْ بِعَدَاوَتِکَ مَنْ خَالَفَکَ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا الدُّعَآءُ وَعَلَیْکَ الْاِجَابَۃُ وَھٰذَا الْجُھْدُ وَعَلَیْکَ التُّکْلَانُ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا فِیْ قَلْبِیْ وَنُوْرًا فِیْ قَبْرِیْ وَنُوْرًا مِّنْ بَیْنِ یَدَیَّ وَنُوْرًا مِّنْ خَلْفِیْ وَنُوْرًا عَنْ یَّمِیْنِیْ وَنُوْرًا عَنْ شِمَالِیْ وَنُوْرًا مِّنْ فَوْقِیْ وَنُوْرًا مِّنْ تَحْتِیْ وَنُوْرًا فِیْ سَمْعِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَصَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ شَعْرِیْ وَنُوْرًا فِیْ بَشَرِیْ وَنُوْرًا فِیْ لَحْمِیْ وَنُوْرًا فِیْ دَمِیْ وَنُوْرًا فِیْ عِظَامِیْ اَللّٰھُمَّ اَعْظِمْ لِیْ نُوْرًا وَّاَعْطِنِیْ نُوْرًا وَّاجْعَلْ لِّیْ نُوْرًا سُبْحَانَ الَّذِیْ تَعَطَّفَ الْعِزَّ وَقَالَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَبِسَ الْمَجْدَ وَتَکَرَّمَ بِہٖ سُبْحَانَ الَّذِیْ لَا یَنْبَغِی التَّسْبِیْحُ اِلَّا لَہٗ سُبْحَانَ ذِی الْفَضْلِ وَالنِّعَمِ سُبْحَانَ ذِی الْمَجْدِ وَالْکَرَمِ سُبْحَانَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ **ترجمہ** ابن عباس نے کہا کہ سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے جب فارغ ہوتے اپنی نماز سے رات کو (یعنے بعد تہجد کے) اللّٰھم انی اسالک سے آخر تک یعنے یا اللہ مانگتا ہوں میں تجھسے ایسی رحمت تیرے پاس کی کہ راہ پر آجاوے اُس سے میرا دل اور خاطر جمع ہو جاوے میرے اور جمعیت حاصل ہو مجھے پریشانی ہی اور سنور جاوے اُسکی برکت سے میرا غائب اور بلند ہو جاوے درجہ میرے حاضر کا اور پاک ہو جاوے اُسکی سبب سے میرا عمل اور سکھلاوے تو مجھے اُس سے سیدھی راہ اور جمع کر دے تو اُس سے میرے چھیتوں کو اور بچا تو اُس سے مجھے ہر بُرائی سے یا اللہ دے ہمکو ایمان اور یقین ایسا کہ نہو اُسکے بعد کفر اور دے ایسی رحمت کہ پہونچوں میں اُس سے تیرے کرامت کے شرف کو دنیا اور آخرت میں یا اللہ مانگتا ہوں میں مُراد کو پہنچنا قضا میں اور مہمانی شہیدونکی اور زندگی نیکونکی اور مدد دشمنوں پر یا اللہ میں تیرے آگے اپنی حاجت لایا ہوں اگرچہ میری عقل تھوڑی ہے اور عمل ضعیف ہے محتاج ہوں تیری رحمت کا سو تجھی سے مانگتا ہوں میں اے ہر کاموں کے بنا نیوالے اور سینوں کے درست کرنے والے کہ بچاوے تو مجھکو دوزخ کے عذاب سے جیسا بچاتا ہے تو دریاؤں کو ملنے سے اور بچاوے تو ہلاک کرنیوالی دعا سے اور قبروں کے فتنوں سے یا اللہ جو خیر میری عقل میں نہ آئی اور میری نیت اور سوال بھی اُس تک نہ پہونچا اور وعدہ کیا ہے تو نے اُسکا اپنی کسی مخلوق سے یا وہ چیز کہ تو اپنی کسی بندے کو دینے والا ہے سو میں وہ تجھسے طلب کرتا ہوں اور مانگتا ہوں تجھسے تیرے رحمت کے وسیلے سے اے پالنے والے عالموں کے یا اللہ بڑی قوت والی اور اچھے کام والی مانگتا ہوں

تجہے چین قیامت کے دنکا اور جنت ہمیشگی کی دنمین نزدیکی والون کے ساتہ جو گواہی دینے والی ہین رکوع وسجدہ بجالانی والی اپنے اقرارون کے پورا کرنیوالی بیشک تو مہربان ہے دوستی کرنیوالا اور تو کرتا ہے جو چاہتا ہے یا اللہ کر دی ہمکو ہدایت کرنیوالے ہدایت پائی ہوے نہ گمراہ اور نہ گمراہ کرنیوالی تیرے دوستون سے صلح رکہنی والی اور تیرے دشمنون سے دشمنی دوست رکہین ہم تیری ہی محبت کے سبب سے جو دوست رکہی تجہکو اور دشمنی رکہین ہم تیرے دشمن رکہنے کی سبب سے جو تیرا مخالف ہو یا اللہ یہہ تو دعا ہے اور تیرے ذمہ ہے قبول کرنا (یعنے براہ فضل و احسان کے) اور یہہ تو کوشش میری ہے اور بہروسا تجہی پر ہے یا اللہ ڈالدے میرے دلمین ایک نور اور میرے قبر مین ایک نور اور میرے آگے ایک نور اور میرے پیچہے ایک نور اور میرے داہنی ایک نور اور میرے بائین ایک نور اور میرے اوپر ایک نور اور میرے نیچے ایک نور اور میرے کانونمین ایک نور اور میرے آنکہونمین ایک نور اور میرے بالونمین ایک نور اور میرے بدن پر ایک نور اور میرے گوشت مین ایک نور اور میرے خونمین ایک نور اور میرے ہڈیونمین ایک نور یا اللہ بڑہا دی میرا نور اور دی مجہکو نور اور ٹہیرا دے میرے لئی نور پاک ہے وہ جسنے عزت کی چادر اوڑہی اور خاص کیا اسکو اپنے ذات کے لئی پاک ہے وہ جسنے بزرگی کا جامہ پہنا اور مکرم ہوا ساتہ بزرگی کی پاک ہے وہ کہ نہین لایق ہے تسبیح کے کوئی سوا اسکے پاک ہے وہ فضل اور نعمتون والا پاک ہے وہ بزرگی اور کرم والا پاک ہے وہ جلال اور بزرگی والا **ف** یہہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو ابن ابی لیلی کے روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کیے شعبہ اور سفیان ثوری نے سلمہ بن کہیل سے انہون نے کریب سے انہون نے ابن عباس سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اس حدیث کا ایک ٹکڑا اور نہین ذکر کیا تمامی لنبی **بَابُ** مَا جَآءَ فِي الدُّعَآءِ عِنْدَ افْتِتَاحِ الصَّلٰوةِ بِاللَّيْلِ باب تہجد کے شروع کے دعاؤنمین **عَنْ** اَبِي سَلَمَةَ قَالَ سَأَلْتُ عَائِشَةَ بِاَيِّ شَيْءٍ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَفْتَتِحُ صَلٰوتَهُ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ اِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ افْتَتَحَ صَلٰوتَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّ جِبْرَئِيْلَ وَمِيْكَائِيْلَ وَاِسْرَافِيْلَ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ اِهْدِنِيْ لِمَا اخْتُلِفَ فِيْهِ مِنَ الْحَقِّ بِاِذْنِكَ اِنَّكَ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ **ترجمہ** ابی سلمہ نے کہا پوچہا مین نے حضرت عائشہ سی کیا پڑہتے تہی نبی صلی اللہ علیہ سلم اپنے نماز کے شروع مین (یعنے قبل قرأت اور بعد تحریمہ) جب راتکو کہڑے ہوتے فرمایا انہون نے جب راتکو کہڑے ہوتے اور نماز شروع کرتے فرماتے اللہم سے آخر تک یعنی ای رب جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل کے پیدا کرنیوالی آسمانون اور زمین کے جاننے والی چہپے اور کہلے کے تو فیصلہ کریگا اپنے بندونکے بیچ جسمین وہ اختلاف کرتے تہے سیدہی راہ بتادے مجہی جسمین اختلاف کیا گیا ہے سچی بات سے اپنے حکم سے تو ہی ہے سیدہی راہ پر **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابٌ** مِنْهُ **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا قَامَ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اللّٰهُمَّ اَنْتَ الْمَلِكُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَنْتَ رَبِّيْ وَاَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِيْ فَاغْفِرْ لِيْ ذُنُوْبِيْ جَمِيْعًا اِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ وَاهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ لَا يَهْدِيْ لِاَحْسَنِهَا اِلَّا اَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّيْ سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّيْ سَيِّئَهَا اِلَّا اَنْتَ اٰمَنْتُ بِكَ تَبَارَكْتَ وَتَعَالَيْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ فَاِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ وَعَصَبِيْ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرَضِيْنَ وَمَا بَيْنَهُمَا وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ فَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ اٰخِرَ مَا يَقُوْلُ بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالسَّلَامِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَمَا اَنْتَ اَعْلَمُ بِهٖ مِنِّيْ اَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَاَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب نماز مین کہڑے ہوتے فرماتے وَجَّهْتُ وَجْهِيَ سے وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ تک کہ متوجہ کیا مین نے اپنا مونہہ اسکی طرف جسنی پیدا کیا آسمانونکو اور زمین کو مین ایکطرف کا ہوں اور نہین مین مشرکون سے بیشک نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری اللہ کے واسطی ہے جو پالنی والا ہے ساری جہانونکا کوئی شریک نہین اسکا اور اسیکا مجہے حکم ہوا ہے اور مین مسلمانون سے ہون یا اللہ تو بادشاہ ہی نہین کوئی معبود مگر تو تو رب میرا ہے اور مین غلام تیرا ظلم کیا مین نے اپنے جان پر اور اقرار کیا مین نے اپنے گناہ کا سو بخشدی میرے سب گناہ بیشک کوئی گناہ نہین بخشتا مگر تو راہ بتادی مجہکو نیک خصلتون کی کہ نہین بتاتا کوئی اسکے راہ سوای تیرے اور دور کردی مجہہ سی بری خصلتین کہ نہین دور کرتا مجہسے کوئی انکو سوا تیرے ایمان لایا مین تجہپر بڑی برکت والا ہی تو اور بلند ہے مغفرت مانگتا ہون مین تجہسے اور توبہ کرتا ہون تیری آگے پہر جب رکوع کرتے فرماتے اللہم سے عصبی تک اسکے معنی یہہ ہین یا اللہ رکوع کیا مین نے تیرے لیے اور ایمان لایا تجہپر اور تابع

ہوا میں تیرا جھک گئے تیرے لئے کان میرے اور آنکھہ میرے اور گودا میرا اور ہڈی اور پٹھے میرے پہر جب سر اٹھاتے فرماتے اللھم ربنا سے من شیٔ تک یعنی اے اللہ رب ہمارے تجھی کو ہے تعریف آسمان اور زمین بہر جو اُنکے بیچ میں ہے اور جتنی جو چاہے اسکے بعد پہر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت سے الخالقین تک یعنے یا اللہ تیرے ہی لئے سجدہ کیا میں نے اور تجھے پر ایمان لایا میں اور تیرا ہی تابع ہوا سجدہ کیا میرے مونہہ نے اسکی لئے جسنے اُسے بنایا اور اُسکے تصویر کہینچی اور اُسکے کان اور آنکھیں کہولیں سو بڑی برکت والا ہی سب بنانی والوں سے اچھا پہر سب کے آخر میں تشہد کے بعد اور سلام کے قبل فرماتے اللھم اغفرلی سی آخر تک یعنے یا اللہ بخشدے اُسکو جو میں نے آگے کیا اور جو پیچھے کیا اور جو چھپایا اور جو کھولا اور جو تو مجھسے زیادہ جانتا ہے میرے عملوں میں سے توہی ہے مقدم کرنیوالا اور مؤخر کرنیوالا کوئی معبود نہیں تیرے سوا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ قَالَ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا إِلَّا أَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَالْخَيْرُ كُلُّهُ فِي يَدَيْكَ وَالشَّرُّ لَيْسَ إِلَيْكَ أَنَا بِكَ وَإِلَيْكَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ فَإِذَا رَكَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ خَشَعَ لَكَ سَمْعِي وَبَصَرِي وَعِظَامِي وَعَصَبِي وَإِذَا رَفَعَ قَالَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءَ السَّمَاءِ وَمِلْءَ الْأَرْضِ وَمِلْءَ مَا بَيْنَهُمَا وَمِلْءَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَإِذَا سَجَدَ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ آمَنْتُ وَلَكَ أَسْلَمْتُ سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِي خَلَقَهُ وَصَوَّرَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِينَ ثُمَّ يَقُولُ مَا بَيْنَ التَّشَهُّدِ وَالتَّسْلِيمِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سی کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کھڑے ہوتی نماز میں یعنے بعد تکبیر تحریمہ کے فرماتے وجہت وجہی سے واتوب الیک تک اور معنی اُسکے اوپر گذری مگر لبیک وسعدیک سے آخر دعا تک کے معنے یہہ ہیں کہ حاضر ہوں میں تیرے خدمت میں اور موافقت کی میں نے تیرے اطاعت کی ساتہ اور خیر بالکل تیرے ہاتہ میں ہے اور شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی میں تیرے ہی اوپر اعتماد کرتا ہوں ای رب ہمارے اور بلند ہے تو مغفرت مانگتا ہوں میں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگی پہر جب رکوع کرتے اللھم لک رکعت سی عصبی تک پڑہتے اور معنی اسکے اوپر کی حدیث میں گذرے پہر جب سجدہ کرتے فرماتے اللھم لک سجدت سے احسن الخالقین تک اور اسکے معنی بہی اوپر گذرے پہر آخر میں بعد تشہد کے اور قبل سلام کے فرماتے اللھم اغفرلی سے آخر تک اور معنی اسکی بہی اوپر کے حدیث میں گذرے فقط اسمین ایک لفظ وما اسرفت زیادہ ہے اور اُسکے معنے جو حد سے زیادہ بڑہا میں یعنے اُسکو بہی بخشدے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** الشر لیس الیک کے کئی معنی ہیں چنانچہ مجمع البحار میں ہے کہ مراد اس سے یہی کہ شر سے تیری نزدیکی حاصل نہیں ہوتی اور تیرے رضامندی نہیں ملتی یا شر تیری طرف چڑہتا نہیں اور خیر تیری طرف چڑہ جاتی ہے اور اس کلمہ میں تعلیم ہے ادب کے کہ بندی کو لازم ہے کہ شر کا مرتکب اپنی کو جانے اور خیر اللہ کیطرف سے سمجھے کہ اُسکی توفیق اُسی کی جانب سے ہوئی یہہ مقصود نہیں کہ شر اُسکی تقدیر یا خلق سے باہر ہی بلکہ یہہ محض ادب ہے اور اسی نظر سے اللہ تعالے کو کتوں یا سوروں کا رب نہ کہنا چاہئے اگرچہ وہ رب العالمین ہے اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعضی بات واقعی ہوتی ہے مگر اُسکی تعبیر میں ایک سوء ادب ہے پس ایسی تعبیر سے احتراز لازم ہے اور یہاں سے غلطی شطحیات صوفیہ کی معلوم ہوگئی کہ جو کلام انکا مشعر سوء ادب کا ہے اُس سے احتراز لازم ہے اور ایک یہہ بہی معنے ہو سکتے ہیں کہ شر کی نسبت تیری طرف نہیں یعنے اگرچہ تو خالق شر کا ہے مگر خلق شر کا شر نہیں تیری لئی جیسے ارتکاب اور اکتساب شر کا ہمارے لئے شر ہے **عن** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلٰوةِ الْمَكْتُوبَةِ رَفَعَ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ وَيَصْنَعُ ذٰلِكَ إِذَا قَضَى قِرَاءَتَهُ وَأَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ وَيَصْنَعُهُ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ وَلَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ صَلٰوتِهِ وَهُوَ قَاعِدٌ فَإِذَا قَامَ مِنْ سَجْدَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ كَذٰلِكَ فَكَبَّرَ وَيَقُولُ حِينَ يَفْتَتِحُ الصَّلٰوةَ بَعْدَ التَّكْبِيرِ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ إِنَّ صَلٰوتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ لَا شَرِيكَ لَهُ وَبِذٰلِكَ أُمِرْتُ وَأَنَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ اللّٰهُمَّ أَنْتَ الْمَلِكُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ أَنْتَ رَبِّي وَأَنَا عَبْدُكَ ظَلَمْتُ نَفْسِي وَاعْتَرَفْتُ بِذَنْبِي فَاغْفِرْ لِي ذُنُوبِي جَمِيعًا إِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ وَاهْدِنِي لِأَحْسَنِ الْأَخْلَاقِ لَا يَهْدِي لِأَحْسَنِهَا إِلَّا أَنْتَ وَاصْرِفْ عَنِّي سَيِّئَهَا لَا يَصْرِفُ عَنِّي سَيِّئَهَا

اِلَّا اَنْتَ لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ وَاَنَا بِكَ وَاِلَيْكَ لَا مَنْجَا مِنْكَ وَلَا مَلْجَأَ اِلَّا اِلَيْكَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ ثُمَّ يَقْرَأُ فَاِذَا رَكَعَ كَانَ كَلَامُهُ فِيْ رُكُوْعِهِ اَنْ يَقُوْلَ
اَللّٰهُمَّ لَكَ رَكَعْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ خَشَعَ سَمْعِيْ وَبَصَرِيْ وَمُخِّيْ وَعَظْمِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاِذَا رَفَعَ رَاْسَهُ مِنَ الرُّكُوْعِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ
حَمِدَهُ ثُمَّ يُتْبِعُهَا اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْأَ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُ فَاِذَا سَجَدَ قَالَ فِيْ سُجُوْدِهِ اَللّٰهُمَّ لَكَ سَجَدْتُ وَبِكَ اٰمَنْتُ
وَلَكَ اَسْلَمْتُ وَاَنْتَ رَبِّيْ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ تَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ وَيَقُوْلُ عِنْدَ انْصِرَافِهِ مِنَ الصَّلٰوةِ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ
لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا اَخَّرْتُ وَمَا اَسْرَرْتُ وَمَا اَعْلَنْتُ وَاَنْتَ اِلٰهِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب کہڑے ہوتے
نماز فرض پر دونون ہاتہہ اُٹہاتے برابر شانون کے اور ایسا ہی کرتے جب قرارت تمام کر لیتے اور رکوع کا ارادہ کرتے اور ایسا ہی کرتے جب رکوع سے سر اُٹہاتے یعنے تینون وقت
رفع یدین کرتے اور دونون ہاتہ نہ اُٹہاتے نماز مین جب بیٹہے ہوتے یعنے سجدون وغیرہ مین پہر جب دو رکعت پڑہکر اُٹہتے جب بہی رفع یدین کرتے اور تکبیر کہتے اور نماز کے
شروع مین فرماتے بعد تکبیر تحریمہ کے وجہت وجہی سے اتوب الیک تک اور معنے اسکے انا بک والیک تک اوپر گذرے اور لا منجا منک سے آخر تک یہ ہین کہ نہین نجات کی جگہہ
تیرے عذاب سے اور نہ بہاگنے کا ٹہکانا مگر تیرے ہی طرف مغفرت مانگتا ہون تجہہ سے اور توبہ کرتا ہون تیرے آگے پہر قرارت کرتے پہر رکوع کرتے اور رکوع مین آپکا کلام یہ ہوتا اللّٰہم
لک رکعت سے رب العالمین تک اور معنی اُسکے اوپر گذرے پہر جب رکوع سے سر اُٹہاتے فرماتے سمع اللہ یعنے سنا اللہ نے اُسکی کلام کو جسنے اُسکی تعریف کی پہر اُسکے بعد فرماتے اللّٰہم
ربنا لک الحمد سے بعد تک یعنی یا اللہ رب ہمارے تجہکو تعریف ہے آسمان بہر اور زمین بہر اور جتنے تو چاہے اُسکے بعد پہر جب سجدہ کرتے سجدہ مین فرماتے اللّٰہم لک سجدت سے
احسن الخالقین تک اور جب نماز ختم ہوتی لگتی تو فرماتے یعنے قبل سلام کے اللّٰہم اغفر لی سے آخر تک **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسی پر عمل ہے امام شافعی کا اور
بعض ہمارے اصحاب کا اور کہا بعض اہل علم نے کوفیون وغیرہم سے کہ یہ دعیات نوافل مین پڑہے اور فرایض مین نہ پڑہے **سُنا مین نے** ابو اسمعیل یعنے ترمذی سے
کہ وہ کہتے تہے سُنا مین نے سلیمان بن داؤد ہاشمی سے کہتے تہے جب ذکر کیا اس حدیث کا کہ یہہ ہمارے نزدیک حدیث زہری کی مثل ہے جو اُنہون نے سالم سے روایت کیہے اور
اُنہون نے اپنے باپ سے **باب** مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ باب سجدہ تلاوت کی دعاؤن کے بیان مین **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ   *سجود تلاوت کی دعاؤن مین*
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَيْتُنِي اللَّيْلَةَ وَاَنَا نَائِمٌ كَاَنِّيْ اُصَلِّيْ خَلْفَ شَجَرَةٍ فَسَجَدْتُّ فَسَجَدَتِ الشَّجَرَةُ لِسُجُوْدِيْ فَسَمِعْتُهَا وَهِيَ تَقُوْلُ
اَللّٰهُمَّ اكْتُبْ لِيْ بِهَا عِنْدَكَ اَجْرًا وَضَعْ عَنِّيْ بِهَا وِزْرًا وَاجْعَلْهَا لِيْ عِنْدَكَ ذُخْرًا وَتَقَبَّلْهَا مِنِّيْ كَمَا تَقَبَّلْتَهَا مِنْ عَبْدِكَ دَاوٗدَ وَقَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ قَالَ لِيْ جَدُّكَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ
فَقَرَاَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَجْدَةً ثُمَّ سَجَدَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَسَمِعْتُهُ وَهُوَ يَقُوْلُ مِثْلَ مَا اَخْبَرَهُ الرَّجُلُ عَنْ قَوْلِ الشَّجَرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا کہ آیا
ایک شخص رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ مینے اپنے تئین رات کو خواب مین دیکہا کہ مین نماز پڑہتا ہون ایک درخت کے پیچہے اور مینے سجدہ کیا تو
درخت نے بہی میرے سجدہ کے ساتہ سجدہ کیا اور مینے سُنا کہ وہ کہتا تہا اللّٰہم سے عبدک داؤد تک یعنے یا اللہ لکہہ میرے لئے اسکا ثواب اور مٹا مجہہ سے اسکے سبب سے بوجہہ یعنی گناہونکا
اور جمع کر رکہہ اسکا ثواب میرے لئے اپنی نزدیک اور قبول کر اسکو مجہہ سے جیسا قبول کیا تونے اپنی بندے داؤد سے کہا ابن جریج نے کہ کہا مجہسے تمہارے دادا یعنے عبید اللہ نے اور یہ خطاب
کیا اُنہون نے حسن سے کہ کہا ابن عباس نے پہر پڑہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت سجدہ کی اور سجدہ کیا کہا ابن عباس نے پس سُنا مینے اُنکو کہ پڑہتے تہے اُسی دعا کو جسکی خبر
دی تہی اُس مرد نے اور کہا تہا قول درخت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اس باب مین ابی سعید سے بہی روایت ہے **عَنْ** عَائِشَةَ
قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ فِيْ سُجُوْدِ الْقُرْاٰنِ بِاللَّيْلِ سَجَدَ وَجْهِيْ لِلَّذِيْ خَلَقَهُ وَشَقَّ سَمْعَهُ وَبَصَرَهُ بِحَوْلِهِ وَقُوَّتِهِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا اُنہون نے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رات کو سجدہ تلاوت مین پڑہتے تہے سجد وجہی سے آخر تک یعنے سجدہ کیا میرے مونہہ نے اُسکو جسنے بنایا مونہہ کو اور چیرے
اُسکے کان اور آنکہین اپنے حول و قوة سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حضرت عائشہ کے یہ روایت دارقطنی اور حاکم اور بیہقی نے بہی روایت کیہے اور
ابن سکن نے اسکو صحیح کہا ہے اور اسکے آخر مین یہ بہی زیادہ کہ دعائی مذکور تین بار پڑہتے اور حاکم نے یہ بہی زیادہ کیا ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ اور بیہقی نے خلقہ
کے بعد صَوَّرَهُ بہی زیادہ کیا ہے اور حدیث درخت کی جو اوپر مذکور ہوئی اُسکو حاکم اور ابن حبان نے بہی روایت کیا ہی اور اسکی اسناد مین حسن بن محمد بن عبید اللہ
بن ابی یزید ہے اور عقیلی نے کہا ہے کہ وہ مجہول ہے اور دونون حدیثین دال ہین کہ سجود تلاوت مین کچہہ پڑہنا مسنون ہے اور جتنی احادیث سجود تلاوت مین آئی ہین

سب قاطبۃً دلالت کرتے ہیں کہ اُسکے ساجد کو وضو ضرور نہیں اور سجدۂ تلاوت بی وضو بہی روا ہی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تلاوت کیوقت جو ہوتا تہا بے تکلف سجدہ کرتا تہا اور کسی روایت میں مذکور نہیں کہ آپنے اُنکو وضو کا حکم فرمایا ہو اور یہ بعید ہے کہ ہر وقت سب کے سب حاضرین مجلس با وضو ہوا کرین اور مشرکون نے بہی آپکی ساتھ سجدہ کیا ہے حالانکہ وہ نجس ہیں اور وضو کے قابل نہیں اور بخاری نے روایت کیا ہے کہ ابن عمر بے وضو سجدہ کیا کرتے تہی اور ایسا ہی روایت کیا ہی اُنسی ابن ابی شیبہ اور جو بیہقی نے اُنسے روایت کیا ہے کہ سجدہ نکرے آدمی مگر وہ طاہر ہو تو تطبیق ان دونوں میں اسطرح ہے کہ مُراد طہارت سے طہارت کبرٰی ہی یعنے جنابت نہو یا مراد اس سے یہ ہے کہ وضو بہتر ہے اور بیوضو بہی جایز ہے باعتبار ضرورتکے اور جیسے وضو کی ضرورت احادیث سی نہیں سمجہی جاتی ہی ویسی ہی طہارت ثیاب اور مکان کی بہی مفہوم نہیں ہوتی اور ستر عورت اور استقبال قبلہ جب ممکن ہو تو بعضون نے کہا ضرور ہے اتفاقاً اور فتح الباری میں ہے کہ جواز سجدہ تلاوت بغیر وضو کے اسمین ابن عمر کے موافق کوئی نہیں ہے مگر شعبی کہ روایت کیا ہے ابن ابی شیبہ نے اُنسے بسند صحیح اور روایت کیا گیا ہے ابی عبد الرحمن سلمی سے بہی کہ وہ سجدہ کی آیت پڑہتے اور بی وضو سجدہ کرتے غیر قبلہ کیطرف اور اگر راہ میں ہوتے تو سر سے اشارہ کرتے اور اہل بیت میں ابن عمر کے موافقت بی وضو سجدہ کرنیمین ابو طالب و منصور باللہ نے بہی کی ہی اور مروی ہے بعض صحابہ سی کہ وہ مکروہ کہتے تہے سجدۂ تلاوت کو اوقات مکروہہ میں اور ظاہر یہ ہے کہ مکروہ نہیں اسلئے کہ سجدہ تلاوت نماز نہیں اور کراہیت مخصوص بہ نماز ہے کذا فی نیل الاوطار **باب** ماجاء مایقول اذا خرج من بیتہ باب گہر سے نکلنے کی دعاؤنکا **عَنْ** انس بن مالک قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم من قال یعنی اذا خرج من بیتہ بسم اللّٰہ توکلت علی اللّٰہ لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ یقال لہ کفیت ووقیت وتنحی عنہ الشیطان **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہے یعنے گہر سے نکلتے وقت بسم اللّٰہ توکلت علی اللّٰہ لا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ کہا جاتا ہے اُس سے کفایت کیا گیا تو اور بچایا گیا تو شر سے اور دور ہو جاتا ہے اُس سے شیطان اور معنے اُسکے یہ ہیں کہ شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے بہروسا کیا مینے اللہ پر گناہ سے بچنے کی طاقت اور نیکی بجا لانیکی قوت کسی کو نہیں ہے مگر اللہ کے ساتھ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **باب** منہ باب دوسرا اسے بیان میں **عَنْ** ام سلمۃ ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا خرج من بیتہ قال بسم اللّٰہ توکلت علی اللّٰہ اللّٰہم انا نعوذ بک من ان نزل او نضل او نظلم او نظلم او نجہل او یجہل علینا **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب گہر سے نکلتے بسم اللہ سے آخر تک پڑہتے یعنے شروع کرتا ہوں میں اللہ کے نام سے بہروسا کرتا ہوں میں اللہ پر یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجہسے اس سے کہ پہسل جاؤں یا راہ بہول جاؤں یا ظلم کروں کسی پر یا مجہپر کوئی ظلم کرے یا جہالت کروں میں کسی پر یا مجہسے کوئی جہالت کرے **باب** مایقول اذا دخل السوق باب بازار میں جانیکی دعاؤنکا **عَنْ** عمر ان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من دخل السوق فقال لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو حی لا یموت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء قدیر کتب اللّٰہ لہ الف الف حسنۃ ومحی عنہ الف الف سیئۃ ورفع لہ الف الف درجۃ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوا اور لا الٰہ الا اللہ سے قدیر تک پڑہے اُسکے لئی ہزار ہزار نیکیاں لکہی جاتی ہیں اور ہزار ہزار برائیاں مٹائی جاتی ہیں اور ہزار ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کیا ہے اسکو عمرو بن دینار نے جو خزانچی تہے زبیر کے گہر کے سالم بن عبد اللہ سے مانند اسی روایت کے چنانچہ روایت کی ہمسے احمد ابن عبد الضبی نے اُنہوں نے حماد بن زید سے او معتمر بن سلیمان سے دونوں نے کہا روایت کی ہمسے عمرو بن دینار نے جو خزانچی ہیں زبیر کے گہر کے اُنہوں نے سالم سے اُنہوں نے عبد اللہ بن عمر سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے سالم کے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے بازار جاتے لا الٰہ سے قدیر تک یعنے جیسا اوپر مذکور ہوا لکہے جاتی ہیں اُسکے لئی ہزار ہزار نیکیاں اور مٹائی جاتی ہیں اُسکے لئی ہزار ہزار برائیاں اور بنایا جاتا ہے اُسکے لئے ایک گہر جنت میں **باب** ماجاء ما یقول العبد اذا مرض باب بیمار کیے دعا کا **عَنْ** ابی سعید وابی ہریرۃ انہما شہدا علی النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم قال من قال لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر صدقہ ربہ وقال لا الٰہ الا انا وانا اکبر واذا قال لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ قال یقول اللّٰہ لا الٰہ الا انا وانا وحدی واذا قال لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ قال لا الٰہ الا انا وحدی لا شریک لی واذا قال لا الٰہ الا اللّٰہ لہ الملک ولہ الحمد قال اللّٰہ لا الٰہ الا انا لی الملک ولی الحمد واذا قال لا الٰہ الا اللّٰہ ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ قال اللّٰہ لا الٰہ الا انا ولا حول ولا قوۃ الا بی وکان یقول من قالہا فی مرضہ ثم مات لم تطعمہ النار **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید اور ابی ہریرہ سے دونوں نے گواہی دی کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہتا ہے لا الٰہ الا اللّٰہ واللّٰہ اکبر تصدیق کرتا ہے اُسکی

اللہ تعالیٰ اور فرماتا ہے نہیں کوئی معبود سوا میرے اور میں ہی بڑا ہوں اور جب کہتا ہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں اور میں اکیلا ہوں اور جب کہتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور میں اکیلا ہوں کوئی شریک نہیں میرا اور جب کہتا ہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ کوئی معبود نہیں مگر میں میرا ہے ملک ہے اور مجھے کو ہی سب تعریف اور جب کہتا ہے وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ فرماتا ہے اللہ تعالیٰ نہیں کوئی معبود مگر میں اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور نیکی کرنیکی مگر میری طرف سے اور فرماتے تھے کہ جو ان کلمات کو بیماری میں کہا اور پھر مر جاوے اسکو آگ نہ کہا دے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ شعبہ نے ابی اسحاق سے اُنہوں نے ایک اعرابی مسلم سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اور ابی سعید سے مانند اسی روایت کے معنوں میں اور مرفوع کیا اسکو شعبہ نے روایت کی ہمسے یہ محمد بن بشار نے اُنہوں نے کہا روایت کی ہمسے محمد بن جعفر نے اُنہوں نے شعبہ سے

باب مَا جَآءَ مَا يَقُوْلُ اِذَا رَاٰى مُبْتَلًى باب اس بیان میں کہ جب کسی کو بلا میں دیکھے تو کیا کہے **عن** عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ رَاٰى صَاحِبَ بَلَاءٍ فَقَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اِلَّا عُوْفِيَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ مَا عَاشَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو دیکھے کسی کو بلا میں اور کہے الحمد للہ سے تفضیلا تک یعنی سب تعریف اللہ کو ہے جسنے بچایا مجھکو اُس بلا سے جسمیں مبتلا کیا تجھکو اور فضیلت دی مجھکو اپنے اکثر مخلوقات پر تو بچایا جاویگا وہ اُس بلا سے جو بلا ہو جب تک زندہ رہیگا **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اس باب میں ابی ہریرہ اور عمرو بن دینار سے جو خزانچی ہیں آل زبیر کے اور وہ ایک شیخ ہیں بصرہ اور حدیث میں وہ کچھ قوی نہیں اور منفرد ہوئے ہیں وہ اکثر روایتوں میں جو روایت کے ہیں اُنہوں نے سالم بن عبداللہ بن عمر سے اور روایت کی ابی جعفر محمد بن علی نے کہ اُنہوں نے کہا جب کسی کو بلا میں دیکھے تو اور وہ پناہ مانگتا ہو تو اس دعا کو اپنے دل میں کہے کہ وہ نہ سنے روایت کی ہمسے ابو جعفر سمنانی نے اور کئی لوگوں نے کہا اُنہوں نے روایت کی ہمسے مطرف بن عبداللہ نے اُنہوں نے عبداللہ بن عمر عمری سے اُنہوں نے سہیل بن ابی صالح سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو دیکھے کسی گرفتار بلا کو اور کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اُسکو وہ بلا کبھی نہ پہنچیگی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

باب مَا يَقُوْلُ اِذَا قَامَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ باب مجلس سے اُٹھتے وقت کی دعا کا **عن** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ جَلَسَ فِيْ مَجْلِسٍ فَكَثُرَ فِيْهِ لَغَطُهٗ فَقَالَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْمَ مِنْ مَّجْلِسِهٖ ذٰلِكَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ اِلَّا غُفِرَ لَهٗ مَا كَانَ فِيْ مَجْلِسِهٖ ذٰلِكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کسی مجلس میں بیٹھے اور بہت لغو اور بیہودہ باتیں کرے پھر اُٹھنے سے پہلے سبحانک سے اتوب الیک تک کہے یعنی پاک ہے تو اے اللہ اور سب تعریف تجھی کو ہے گواہی دیتا ہوں میں کہ کوئی معبود نہیں سوا تیرے مغفرت مانگتا ہوں میں تجھسے اور توبہ کرتا ہوں تیرے آگے تو بخشے جاتی ہیں اسکے باتیں جو اُس مجلس میں کیں **ف** اس باب میں ابی برزہ اور عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے نہیں پہچانتے ہم اسکو سہیل کی روایت سے مگر اسی سند سے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ كَانَ تُعَدُّ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي الْمَجْلِسِ الْوَاحِدِ مِائَةُ مَرَّةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّقُوْمَ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَتُبْ عَلَيَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الْغَفُوْرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ گنا جاتا تھا ہر مجلس میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ سو سو بار فرماتے تھے قبل اُٹھنے کے رب اغفر لی سے آخر تک یعنی اے رب میرے بخشدے مجھکو تحقیق کہ تو ہے توبہ قبول کرنیوالا اور بخشنے والا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث میں بڑی ترغیب اور تحریص ہے استغفار اور توبہ پر کہ نبی معصوم جنکو اللہ نے گناہوں سے بچایا ہی تھا اور اگلے پچھلے خطاؤں کو معاف بھی فرمایا تھا جب وہ ہر مجلس میں سو سو بار استغفار فرماتے تھے تو ہم گرفتار ذنوب پُر عیوب لوگوں کو تو زیادہ اُسکی ضرورت ہے

باب مَا يَقُوْلُ عِنْدَ الْكَرْبِ باب شدت غم کے وقت کی دعا کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْحَكِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَرَبُّ الْعَرْشِ الْكَرِيْمِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم شدت غم کے وقت یہ دعا کرتے لا الٰہ الا اللہ سے آخر تک یعنی کوئی معبود برحق نہیں سوا اللہ کے اور وہ بردبار ہے حکمت والا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ صاحب ہے بڑے تخت کا کوئی معبود برحق نہیں مگر اللہ وہ پالنے والا ہے آسمانوں کا اور زمین کا اور مالک ہے بڑی تخت کا **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے ابن عدی سے اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے ابو العالیہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مثل روایت مذکورہ کے اور اس باب میں علی کرم اللہ وجہہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** واقع میں جو کہ اس دعا میں اللہ کی توحید اور اسکا صاحب عرش ہونا اور عام ہونا اُسکی پرورش کا آسمان و زمین میں مذکور ہے اسلئے موحدان عرشی دعا غونکا

بلا میں مبتلا کو دیکھ کر کیا دعا پڑھے

مجلس سے اٹھنے کے وقت کی دعا

شدت غم کے وقت کی دعا

غم کہونیکے لیے یہ اکسیر اعظم ہے اگرچہ جہمیہ لیہیہ کو اس سے کچھ بہرہ نہوا اور اسمین صاف اشارہ ہوتا ہے اسکی ذات مقدس کے عرش پر ہونیکی طرف و ہو المقصود **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ

اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا اَہَمَّہُ الْاَمْرُ رَفَعَ رَاْسَہٗ اِلَی السَّمَآءِ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَاِذَا اجْتَہَدَ فِی الدُّعَآءِ قَالَ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ

سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو جب کسی امر کا فکر سخت ہوتا تو اپنا سر آسمان کیطرف اٹہاتے اور فرماتے سبحان اللہ العظیم یعنے پاک ہے اللہ بڑائی والا اور جب کوشش کرتے عاجزی

فرماتے یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یعنے اے زندہ سب کے تہامنے والے **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** حقیقت میں حی وقیوم دونون نام مبارک ایسی تاثیر رکہتے ہین او اسقدر وہ کو ان سے

راحت اور لذت حاصل ہوتی ہے کہ سبحان اللہ تقریر و تحریر سے خارج ہے اور اس فقیر حقیر کو اللہ تعالےٰ نے ان نامونکی برکات سے ایک حصہ عنایت فرمایا ہے اور حقیقت مین یہ دونون

صفتین ایسی ہین کہ تمام عالم کا قیام اور حیات انہین سے وابستہ ہے اگر ایک لحظہ اپنے قیومیت کا اظہار نکرے تو سارا جہان کتم عدم مین فوراً چلا جاوے اور اگر اپنی حیوۃ کو جو

حیوۃ کاملہ کی ظل ہے ایک لحظہ اپنے روک لے تو ساری ذوی الارواح مین سے ایک بہی زندہ نظر نہ آوے **باب** مَا جَآءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا نَزَلَ مَنْزِلًا باب منزل مین اترنیکے

دعا کا **عَنْ** خَوْلَۃَ بِنْتِ الْحَکِیْمِ السُّلَمِیَّۃِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ نَزَلَ مَنْزِلًا ثُمَّ قَالَ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ

مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّہٗ شَیْءٌ حَتّٰی یَرْتَحِلَ مِنْ مَنْزِلِہٖ ذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے خولہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اترے کسی منزل مین اور کہے اعوذ بکلمات

اللہ التامات من شر ما خلق یعنے پناہ مین آتا ہون مین اللہ کے پورے کلمون کے مخلوق کے فساد سے تو ضرر نہ پہونچاویگی اُسکو کوئی چیز یہانتک کہ کوچ کرے اس منزل سے **ف**

یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور روایت کی مالک بن انس نے یہی حدیث کہ پہونچی انکو یہی روایت یعقوب بن اشج سے سو ذکر کیا انہون نے حدیث اسکی مثل اور مروی ہوئی

یہ ابن عجلان سے کہ انہون نے بہی روایت کی یعقوب بن عبد اللہ بن اشج سے اور انہون نے اسمین کہا کہ روایت ہے سعید بن مسیب سے وہ روایت کرتے ہین خولہ سے اور حدیث لیث

کی یعنے جس سند سے اوپر مذکور ہوئی زیادہ صحیح ہے ابن عجلان کی روایت سے **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا خَرَجَ مُسَافِرًا باب سفر کے وقت کی دعا کا **عَنْ** اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ کَانَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ فَرَکِبَ رَاحِلَتَہٗ قَالَ بِاِصْبَعِہٖ وَمَدَّ شُعْبَۃُ اِصْبَعَہٗ قَالَ اَللّٰہُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَہْلِ اَللّٰہُمَّ

اَصْحِبْنَا بِنُصْحِکَ وَاقْلِبْنَا بِذِمَّۃٍ اَللّٰہُمَّ ازْوِ لَنَا الْاَرْضَ وَہَوِّنْ عَلَیْنَا السَّفَرَ اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ **ترجمہ** روایت ہے

ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور سوار ہوتے اپنی سواری پر اشارہ فرماتے اپنے انگلی سے یعنے آسمان کی طرف اور دراز کرکے شعبہ نے اپنی انگلی اور پہر فرماتے اللہم

آخر تک یعنے یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور تو خلیفہ ہے گہر مین یا اللہ ساتہہ رہ میرے اپنے خیر خواہی سے اور لوٹا مجہہ کو اپنے ذمہ مین یا اللہ

لپیٹ دے ہمارے لئے زمین کو یعنے چہوٹا کردے مسافت کو اور آسان کردے ہم پر سفر کو یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجہ سے سفر کے مشقت سے اور غمگین اور نامراد لوٹنے سے

ف مروی کی ہمسے سوید بن نصر نے انہون نے عبد اللہ بن مبارک سے انہون نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے معنون مین یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابی ہریرہ کے روایت سے

نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے ابن عدی کی کہ وہ شعبہ سے روایت کرتے ہین **عَنْ** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ سَرْجِسَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا سَافَرَ یَقُوْلُ اَللّٰہُمَّ

اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَہْلِ اَللّٰہُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَہْلِنَا اَللّٰہُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ وَعْثَآءِ السَّفَرِ وَکَاٰبَۃِ الْمُنْقَلَبِ وَمِنَ الْحَوْرِ

بَعْدَ الْکَوْرِ وَمِنْ دَعْوَۃِ الْمَظْلُوْمِ وَمِنْ سُوْٓءِ الْمَنْظَرِ فِی الْاَہْلِ وَالْمَالِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن سرجس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے فرماتے اللہم سے آخر تک

یعنے یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے گہر مین یا اللہ تو رفیق رہ ہمارا ہمارے سفر مین اور خلیفہ رہ تو ہمارے گہر مین یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجہ سے سفر کے مشقتون سے اور

اور رنجیدہ محروم و نامراد لوٹنے سے اور خیر سے بعد کوز کے اور بددعا سے مظلوم کے اور برائی دیکہنے سے اپنے اہل اور مال مین **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے

الحور بعد الکور کے جگہہ یا بعد الکون بہی اور معنے اسکے یہ ہین کہ پناہ مانگتا ہون ایمان سے کفر کی طرف لوٹنے سے یا طاعت سے معصیت کے طرف لوٹنے سے غرض یہ ہے کہ رجوع

کرنا خیر سے شر کیطرف مراد ہے **باب** مَا جَآءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ مِنْ سَفَرِہٖ باب سفر سے لوٹنے کی دعاؤنکا **عَنْ** الْبَرَآءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ

سَلَّمَ کَانَ اِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ قَالَ اٰئِبُوْنَ تَآئِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے فرماتے آئبون

سے آخر تک اور معنے اسکے یہ ہین کہ ہم لوٹنے والے ہین یعنے سفر سے سلامتی کے ساتہ اور توبہ کرنیوالے ہین عبادت کرنیوالے اپنے رب کی تعریف کرنیوالے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

اور روایت کی ثوری نے یہی حدیث ابی اسحاق سے انہون نے براء سے اور نہین ذکر کیا اسمین ربیع بن براء کا اور روایت شعبہ کی زیادہ صحیح ہے اور اسباب مین ابن عمر اور جابر

منزل مین اترنے کی دعا

سفر کے وقت کی دعا

سفر سے لوٹنے کی دعا

بن عبد اللہ سے۔ روایت ہے **باب** منہ **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان اذا قدم من سفر فنظر الی جدرات المدینۃ اوضع راحلتہ وان کان
علی دابۃ حرکہا من حبہا **ترجمہ** روایت ہے انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے آتے اور مدینہ کی دیوارونکو دیکھتے دوڑاتے اپنی اونٹنی اور اگر کسی اور سواری پر ہوتے
تو اسکو بھی جلدی چلاتے مدینے کی محبت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** ماجاء ما یقول اذا ودع انسانا باب کسیکی رخصت کرنیکے بیان میں **عن**
ابن عمر قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا ودع رجلا اخذ بیدہ فلا یدعہا حتی یکون الرجل ہو یدع ید النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول
استودع اللہ دینک وامانتک واخر عملک **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم جب کسیکو رخصت کرتے اسکا ہاتھ پکڑتے اور نہ چھوڑتے آپ یہانتک
کہ چھوڑ دیتا وہ ہاتھ آپکا اور فرماتے استودع آخر تک یعنی امین کرتا ہوں اللہ تعالی کو تیرے دین اور ایمان اور آخر اعمال کا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی
ہے اور سند سے بھی ابن عمر سے **عن** سالم ان ابن عمر کان یقول للرجل اذا اراد سفرا ادن منی اودعک کما کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و
سلم یودعنا فیقول استودع اللہ دینک وامانتک وخواتیم عملک **ترجمہ** روایت ہے سالم سے کہ ابن عمر جب کسیکو رخصت کرتے فرماتے میرے نزدیک آ میں تجھے
رخصت کرون جیسے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمکو رخصت کرتے تھے پھر استودع سے آخر تک پڑھتے اور معنے اسکے اوپر گذرے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
غریب ہے اس وجہ سے روایت ہے سالم بن عبد اللہ کے **باب** منہ **عن** انس قال جاء رجل الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انی ارید
سفرا فزودنی قال زودک اللہ التقوی قال زدنی قال وغفر ذنبک قال زدنی بابی انت وامی قال ویسر لک الخیر حیثما کنت **ترجمہ** روایت ہے انس
سے کہا آیا ایک مرد رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں سفر کو جاتا ہوں سو مجھے کچھہ توشہ دیجئے آپنے فرمایا توشہ دے تجھکو اللہ تعالی تقوی
کا عرض کی اور کچھہ زیادہ کیجیے آپنے فرمایا بخشدے اللہ تعالی گناہ تیرے عرض کی اور کچھہ زیادہ کیجیے میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں فرمایا آسان کرے تیرے لئی خیر کو جہاں
تو ہو **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب** منہ **عن** ابی ہریرۃ ان رجلا قال یا رسول اللہ انی ارید ان اسافر فاوصنی قال علیک بتقوی اللہ
والتکبیر علی کل شرف فلما ان ولی الرجل قال اللہم اطولہ البعد وہون علیہ السفر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص آیا اور عرض کی یا رسول اللہ
میں سفر کا ارادہ رکھتا ہوں کچھہ وصیت فرمائی آپنے فرمایا تجھی اللہ سے ڈرنا ضرور ہے اور تکبیر کہنا ہر بلندی پر پھر جب وہ چلا آپنے فرمایا اللہ لپیٹ دے اسکے لئی زمین کی دوری
کو اور آسان کر دے اسپر سفر **ف** یہ حدیث حسن ہے **باب** ما ذکر فی دعوۃ المسافر باب مسافر کے دعا مقبول ہونے میں **عن** ابی ہریرۃ قال قال رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ثلاث دعوات مستجابات دعوۃ المظلوم ودعوۃ المسافر ودعوۃ الوالد علی ولدہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول
خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تین شخصوں کی دعائیں مقبول ہیں ایک مظلوم دوسرے مسافر تیسرے باپ کی دعا لڑکون کے لئے **روایت** کی ہم سے علی نے انہوں نے اسمعیل بن ابراہیم سے
انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے یحیی سے اسی اسناد سے مانند اسکی اور زیادہ کیا اسمیں مستجابات لا شک فیہن یعنی تین دعائیں مقبول ہیں اسمیں شک نہیں اور
یہ حدیث حسن ہے اور ابو جعفر وہی ہیں جنسے یحیی بن ابی کثیر نے روایت کی اور وہ ابو جعفر موذن کہلاتے ہیں اور انکا نام ہم نہیں جانتے **باب** ما جاء ما یقول اذا
رکب دابۃ باب سواری پر چڑھنے کی دعا میں **عن** علی بن ربیعۃ قال شہدت علیا اتی بدابۃ لیرکبہا فلما وضع رجلہ فی الرکاب قال بسم اللہ فلما
استوی علی ظہرہا قال الحمد للہ ثم قال سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون ثم قال الحمد للہ ثلاثا اللہ اکبر
ثلاثا سبحانک انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا امیر المؤمنین قال رأیت رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم صنع کما صنعت ثم ضحک فقلت من ای شیء ضحکت یا رسول اللہ قال ان ربک لیعجب من عبدہ اذا قال رب اغفر لی ذنوبی انہ
لا یغفر الذنوب غیرک **ترجمہ** روایت ہے علی بن ربیعہ سے کہ حاضر ہوا میں حضرت علی کے پاس اور انکی سواری لائی تھے تا کہ وہ سوار ہوں پھر جب پیر رکاب میں رکھا بسم اللہ کہی
پھر جب اسکی پیٹھ پر چڑھ گئے الحمد للہ کہا پھر سبحان الذی سخر لنا ہذا وما کنا لہ مقرنین وانا الی ربنا لمنقلبون پڑھا یعنی پاک ہے وہ اللہ جسنے ہمارے کام میں لگایا اسکو
اور ہم اسکو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے رب کی طرف لوٹنے والے ہیں پھر الحمد للہ تین بار کہا اور اللہ اکبر تین بار کہا پھر کہا سبحانک انی قد ظلمت نفسی فاغفر لی فانہ لا یغفر
الذنوب الا انت یعنی پاک ہے تو اے اللہ بیشک میں نے ظلم کیا اپنی جان پر سو بخشدے مجھکو کہ نہیں بخشتا کوئی گناہونکو مگر تو پھر ہنسے حضرت علی اور میں نے کہا آپ کیوں

رخصت کرنے کی دعا

مسافر کی دعا مقبول ہونے کا بیان

سواری پر چڑھنے کی دعا کا بیان

ہنسے ای امیر المؤمنین فرمایا انہون نے کہ دیکھا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ انہون نے ایسا ہی کیا جیسے مین نے کیا پھر ہنسی سو مین نے عرض کی کیون ہنسی آپ یا رسول اللہ
فرمایا بیشک تیرا رب پسند کرتا ہے اپنی بندے سے جب وہ کہتا ہی ای رب بخشدی گناہ میرے بیشک کوئی نہین بخشتا گناہ سوا تیرے **ف** اس باب مین ابن عمر سے بہی روایت ہے
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَافَرَ فَرَکِبَ رَاحِلَتَہٗ کَبَّرَ ثَلٰثًا وَّقَالَ سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا ھٰذَا وَمَا
کُنَّا لَہٗ مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّا اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ ثُمَّ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِیْ سَفَرِیْ ھٰذَا مِنَ الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰی اَللّٰھُمَّ ھَوِّنْ عَلَیْنَا الْمَسِیْرَ وَ
اطْوِ عَنَّا بُعْدَ الْاَرْضِ اَللّٰھُمَّ اَنْتَ الصَّاحِبُ فِی السَّفَرِ وَالْخَلِیْفَۃُ فِی الْاَھْلِ اَللّٰھُمَّ اصْحَبْنَا فِیْ سَفَرِنَا وَاخْلُفْنَا فِیْ اَھْلِنَا وَکَانَ یَقُوْلُ اِذَا رَجَعَ اِلٰی اَھْلِہٖ اٰئِبُوْنَ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ
تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر کرتے اور اپنی سواری پر سوار ہوتے اللہ اکبر کہتے تین بار اور سبحان الذی سے منقلبون
تک کہتے یعنے ایکبار پہر اللھم سے فی اہلنا تک پڑہتے یعنے یا اللہ مین مانگتا ہون تجہہ سی اس سفر مین نیکی اور تقویٰ اور وہ عمل جو تو پسند کرے یا اللہ آسان کر ہمارا اور چلنا اور
لپیٹ دے ہمارے لئے زمین کی مسافت کو یا اللہ تو رفیق ہے سفر مین اور خلیفہ ہے گہر مین یا اللہ تو ہمارے ساتھ رہ سفر مین اور خلیفہ رہ گہر مین اور جب گہر آتے فرماتے
ہم لوٹنے والی ہین اگر خدا نے چاہا توبہ کرنیوالے عبادت کرنیوالی اپنی رب کے تعریف کرنیوالی **ف** یہ حدیث حسن ہے **بَابُ** مَا جَآءَ مَا یَقُوْلُ اِذَا ھَاجَتِ الرِّیْحُ
باب آندہی کے دعا مین **عَنْ** عَائِشَۃَ قَالَتْ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَی الرِّیْحَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا فِیْھَا وَخَیْرِ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ وَاَعُوْذُ
بِکَ مِنْ شَرِّھَا وَشَرِّ مَا فِیْھَا وَشَرِّ مَا اُرْسِلَتْ بِہٖ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب ہوا چلتے یہ دعا پڑہتے اللھم سے آخر تک
یعنے یا اللہ مین تجہہ سے مانگتا ہون خیر اسکی اور جو خیر اسمین رکہی گئی ہے اور جو اسکے ساتہ بہیجی گئی ہے اور پناہ مانگتا ہون اسکے شر سے اور جو شر اسمین رکہا گیا ہے اور جو
اسکے ساتہ بہیجا گیا ہے **ف** اور اس باب مین ابی بن کعب سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **بَابُ** مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ الرَّعْدَ باب گرج کی دعا مین **عَنْ** عَبْدِ
اللّٰہِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا
قَبْلَ ذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب سنتے تہے آواز گرج اور کڑک کی فرماتے تہی اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ نہ مار ہمکو اپنے غضب سے اور نہ ہلاک
کر ہمکو اپنے عذاب سے اور بخشدی قبل اسکے **ف** یہ حدیث ہی نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی **بَابُ** مَا یَقُوْلُ عِنْدَ رُؤْیَۃِ الْھِلَالِ باب چاند دیکہنے کی دعا کا
عَنْ طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ اِذَا رَاَی الْھِلَالَ قَالَ اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْیُمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ
ترجمہ روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب چاند دیکہتے اللھم سے آخر تک پڑہتے یعنے یا اللہ مبارک کر ہمپر اس چاند کو ساتہ برکت اور ایمان کے اور سلامتی اور
اسلام کے رب میرا اور تیرا اللہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **بَابُ** مَا یَقُوْلُ عِنْدَ الْغَضَبِ باب غصہ کی دعا کا **عَنْ** مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ اسْتَبَّ رَجُلَانِ
عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی عُرِفَ الْغَضَبُ فِیْ وَجْہِ اَحَدِھِمَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ کَلِمَۃً لَوْ قَالَھَا لَذَھَبَ غَضَبُہٗ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ
مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ **ترجمہ** روایت ہے معاذ سی کہا دو شخص آپسمین سخت و سست کہنی لگے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس یہانتک کہ معلوم ہونے لگا غصہ ایک کے چہرہ پر سو فرمایا
آپنے مین ایک کلمہ جانتا ہون اگر یہ کہے تو غصہ جاتا رہے اور وہ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ ہے یعنے پناہ مانگتا ہون مین شیطان مردود سے **ف** اس باب مین
سلیمان بن صرد سی بہی روایت ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے عبد الرحمن سے انہون نے سفیان سے مانند اسکے اور یہ حدیث مرسل ہے اسلئے کہ عبد الرحمن بن لیلی نے
نہین سنا معاذ سے اور معاذ نے انتقال کیا ہے عمر بن خطاب کے خلافت مین اور عمر بن خطاب جب شہید ہوئے تو عبد الرحمن بن ابی لیلی چہہ برس کی تہی ایسی ہی روایت کی شعبہ نے
حکم سے انہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اور روایت کی ہے عبد الرحمن بن ابی لیلے نی عمر بن خطاب سے اور دیکہا ہے انکو اور عبد الرحمن کی کنیت ابو عیسی ہے اور ابو لیلی یعنی انکے
باپ کا نام یسار ہے اور روایت کی گئی ہے عبد الرحمن سے کہ انہون نے کہا دیکہا مین نے ایک سو بیس صحابہ کو انصار سے رضی اللہ عنہم اجمعین **بَابُ** مَا یَقُوْلُ اِذَا رَاَی رُؤْیَا یَکْرَھُھَا
باب برا خواب دیکہنے کی دعا کا اور اچہے خواب کے بیان مین **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا رَاٰی اَحَدُکُمُ الرُّؤْیَا یُحِبُّھَا فَاِنَّمَا ھِیَ
مِنَ اللّٰہِ فَلْیَحْمَدِ اللّٰہَ عَلَیْھَا وَلْیُحَدِّثْ بِمَا رَاٰی وَاِذَا رَاٰی غَیْرَ ذٰلِکَ مِمَّا یَکْرَھُہٗ فَاِنَّمَا ھِیَ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلْیَسْتَعِذْ بِاللّٰہِ مِنْ شَرِّھَا وَلَا یَذْکُرْھَا لِاَحَدٍ فَاِنَّھَا لَا تَضُرُّہٗ **ترجمہ**
روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سنا انہون نے کہ فرماتے تہی جب دیکہے کوئی تم مین خواب مین جو دوست رکہتا ہے سو وہ اللہ کی طرف سے ہے کہے پہر تعریف

ذکر ے اللہ کی اور لوگوں سے بیان کرے جو دیکھا ہو اور جو دیکھے اسکے سوا ایسی چیز جسکو برا جانتا ہے تو وہ شیطان کی طرف سے ہی پس پناہ مانگے اسکے شر سے اور کسی سے ذکر نکرے اُسکا کہ وہ اُسکو کچھ ضرر نہیں پہونچاویگا **ف** اسباب میں ابی قتادہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہی اس سند سے اور ابن الہاد کا نام یزید بن عبداللہ بن اسامہ بن ہاد مدنی ہے اور وہ ثقہ ہیں اہل حدیث کی نزدیک روایت کی ہے اُنسے امام مالک نے اور بہت لوگوں نے **باب** مَا يَقُولُ إِذَا رَأَى الْبَاكُورَةَ مِنَ الثَّمَرِ **باب** پہل دیکھنے کی دعا میں **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ النَّاسُ إِذَا رَأَوْا أَوَّلَ الثَّمَرِ جَاءُوا بِهِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا أَخَذَهُ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي ثِمَارِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي مَدِينَتِنَا وَبَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَمُدِّنَا اللَّهُمَّ إِنَّ إِبْرَاهِيمَ عَبْدُكَ وَخَلِيلُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنِّي عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَإِنَّهُ دَعَاكَ لِمَكَّةَ وَأَنَا أَدْعُوكَ لِلْمَدِينَةِ بِمِثْلِ مَا دَعَاكَ بِهِ لِمَكَّةَ وَمِثْلِهِ مَعَهُ قَالَ ثُمَّ يَدْعُو أَصْغَرَ وَلِيدٍ يَرَاهُ فَيُعْطِيهِ ذَلِكَ الثَّمَرَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے کہ لوگ جب پہلا پہل دیکھتے تو رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے پاس لاتے پھر جب آپ لیتے فرماتے اللّٰھم سے ومثلہ معہ تک یعنی یا اللہ برکت دی ہمارے لئے ہمارے پہلوں میں اور برکت دی ہمارے شہر میں اور برکت دے ہمارے صاع اور مُد میں یا اللہ ابراہیم جو تیرا بندہ اور دوست اور نبی تھا اُسنے دعا کی مکہ کے لئی اور میں کہ تیرا بندہ اور نبی ہوں تجھسے دعا کرتا ہوں مدینہ کے لئی مثل اُسکے کہ دعا کی اُنہوں نے مکہ کے لئی اور برابر اُسکے اور بھی اُسکے ساتھ پھر بلاتی جس چھوٹے لڑکیکو دیکھتے اور وہ پہل اُسے عنایت فرماتے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا يَقُولُ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا **باب** کھانے پینے کی دعا کا **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ عَلَى مَيْمُونَةَ فَجَاءَتْنَا بِإِنَاءٍ مِنْ لَبَنٍ فَشَرِبَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَنَا عَنْ يَمِينِهِ وَخَالِدٌ عَنْ شِمَالِهِ فَقَالَ لِي الشَّرْبَةُ لَكَ فَإِنْ شِئْتَ آثَرْتَ بِهَا خَالِدًا فَقُلْتُ مَا كُنْتُ أُوثِرُ عَلَى سُؤْرِكَ أَحَدًا ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَطْعَمَهُ اللَّهُ طَعَامًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ وَمَنْ سَقَاهُ اللَّهُ لَبَنًا فَلْيَقُلِ اللَّهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ وَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ شَيْءٌ يُجْزِئُ مَكَانَ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ غَيْرُ اللَّبَنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ داخل ہوا میں اور خالد بن ولید رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ میمونہ کے گھر میں سو لائیں وہ ایک برتن دودھ کا اور پیا اُسمیں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور میں آپکے داہنے اور خالد بائیں تہے سو مجھسے فرمایا کہ حق پینے کا تو تیرا ہے مگر تو چاہے تو مقدم کرلے اپنے اوپر خالد کو میں نے عرض کی کہ میں مقدم نکرونگا آپکے جھوٹے پر کسی کو پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے جسکو اللہ تعالے کچھ کھلاوے تو کہے اللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَأَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ یعنے یا اللہ برکت دی ہمکو اسمیں اور کھلا اس سے اچھا اور جسکو اللہ دودھ پلاوے تو چاہئے کہ کہے اللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِيهِ وَزِدْنَا مِنْهُ یعنے یا اللہ برکت دی ہمکو اس میں اور زیادہ دی ہمکو یہی اور فرمایا آپنی کہ کوئی شئی ایسی نہیں کہ جو کہانے اور پینے دونوں کو کافی ہو سوا دودھ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی بعضوں نے یہہ حدیث علی بن زید سے سو کہا اُنہوں نے روایت ہے عمر بن حرملہ سے اور بعضوں نے کہا عمرو بن حرملہ اور وہ صحیح نہیں **مترجم** اس حدیث سے کئی باتیں معلوم ہوئیں اول یہہ کہ کھانے پینے کی چیز میں اصحاب حضرت پر تقدیم نکرتے تہی اور یہی لازم ہے ہر مسلمان کو کہ اپنے صلحا اور علما کے ساتھ بھی آداب کہیں دوسرے یہہ کہ پینے کی بعد داہنی طرف سے دور کریں کہ داہنی جانب مقدم ہے بائیں پر تیسرے یہ کہ سور رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کا چونکہ برکات دینی کا سبب عظم تہا اسلئے ابن عباس نے اُسمیں ایثار نکیا معلوم ہوا کہ امور دنیہ میں ایثار اولی نہیں جیسے صف اول کسی پر ایثار کرنا چوتہے دعا تمام کہانوں کے پانچویں دعا دودہ کے چہٹے یہہ امر معلوم ہوا کہ دودہ سی بہتر دنیا میں کوئی شئی نہیں کہ حضرت نے اُسمیں یہہ دعا کی کہ اس سے بہتر دے بلکہ یوں کہا کہ اسی کو زیادہ دے اور کوئی شئی طعام و شراب کے قائم مقام سوا اسکے نہیں **باب** مَا يَقُولُ إِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ **باب** کہانے سے فارغ ہونیکی دعا کا **عن** أَبِي أُمَامَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا رُفِعَتِ الْمَائِدَةُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ غَيْرَ مُوَدَّعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ سلم کے آگی سے جب دستر خوان اُٹھاتے تھی تو آپ فرماتے الحمد للہ سے آخر تک یعنی سب تعریف ہے واسطے اللہ کے بہت تعریف پاک برکت والی نہیں بیزار ہم اُس سے اور نہیں بے پرواہ ہم اُس سے ای رب ہمارے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَكَلَ وَشَرِبَ قَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مُسْلِمِينَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہا اُنہوں نے کہ تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم جب کہاتے یا پیتے فرماتے الحمد سے آخر تک یعنی سب تعریف ہی اُس اللہ کو جسنے کھلایا اور پلایا ہمکو اور بنایا ہمکو مسلمان **عن** مُعَاذِ بْنِ أَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ أَكَلَ طَعَامًا فَقَالَ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَطْعَمَنِي هَذَا وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِنِّي وَلَا قُوَّةٍ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن انس سے

پہل دیکھنے کی دعا

کھانے پینے کی دعا

کھانے سے فارغ ہونے کی دعا

کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے کہا یا کچھہ کہا نا یہہ کہا الحمد للہ سے ۔ ولا قوۃ تک یعنے سب تعریف اُس اللہ کو ہے جسنے کہلایا مجکو یہ کہانا اور عنایت فرمایا بغیر
میرے حول اور قوت کے بخشے جاوینگے اُسکے اگلے گناہ **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو مرحوم کا نام عبد الرحیم بن میمون ہے **باب** مَا یَقُوْلُ اِذَا سَمِعَ نَہِیْقَ الْحِمَارِ باب
گدہے کی آواز سنے کی دعا میں **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا سَمِعْتُمْ صِیَاحَ الدِّیَکَۃِ فَاسْئَلُوا اللّٰہَ مِنْ فَضْلِہٖ فَاِنَّھَا رَاَتْ مَلَکًا
وَاِذَا سَمِعْتُمْ نَہِیْقَ الْحِمَارِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّہٗ رَاٰی شَیْطَانًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب سنو تم آواز
مرغ کی تو اللہ سے اُسکا فضل مانگو اسلئے کہ اُسنے دیکہا ہی فرشتے کو اور جب سنو تم آواز گدہے کی تو پناہ مانگو شیطان سے کہ اُسنے دیکہا ہے شیطان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَاجَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّسْبِیْحِ وَالتَّکْبِیْرِ وَالتَّھْلِیْلِ وَالتَّحْمِیْدِ باب تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت میں **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا عَلَی الْاَرْضِ اَحَدٌ یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ اِلَّا کُفِّرَتْ عَنْہُ خَطَایَاہُ وَلَوْ کَانَتْ مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ
ترجمہ روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی زمین پر ایسا نہین کہ لا الٰہ الا اللہ سے الا باللہ تک کہے مگر یہ کہ کفارہ ہو جاتا ہے اُسکے چہوٹے گناہونکا
اگرچہ دریا کے کف برابر ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہی حدیث ابی بلج سے اسی سند مانند اسکے مگر مرفوع نہین کیا اسکو اور ابو بلج کا نام یحییٰ ہے
اور وہ بیٹے ہین ابی سلیم کے اور بعضوں نے ابن سلیم کہا ہے روایت کی محمد بن بشار نے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حاتم سے انہوں نے ابی بلج سے انہوں نے عمرو بن میمون
سے انہوں نے عبد اللہ بن عمرو سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی بلج سے مانند اسکے
اور مرفوع نہین کیا انہوں نے اسکو **عن** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزَاۃٍ فَلَمَّا قَفَلْنَا اَشْرَفْنَا عَلَی الْمَدِیْنَۃِ
فَکَبَّرَ النَّاسُ تَکْبِیْرَۃً وَرَفَعُوْا بِھَا اَصْوَاتَھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ رَبَّکُمْ لَیْسَ بِاَصَمَّ وَلَا غَائِبٍ ھُوَ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَ رُءُوْسِ رِحَالِکُمْ ثُمَّ
قَالَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ قَیْسٍ اَلَا اُعَلِّمُکَ کَنْزًا مِّنْ کُنُوْزِ الْجَنَّۃِ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسےٰ اشعری سے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ تہے
ایک غزوہ مین پہر جب پہرے ہم اور قریب پہونچے مدینہ کے تکبیر کہی لوگوں نے اور بلند آواز کی اپنی اُسکے ساتہ سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ بیشک رب تمہارا بہرا
نہین ہے اور نہ غائب ہے بلکہ وہ تمہارے درمیان ہے اور لوگوں کی سواریوں مین یعنے ایسا حاضر ہے جیسا کوئی لوگوں کے درمیان موجود ہو پہر فرمایا ای عبد اللہ بیٹے قیس کے کیا نہ بتلاوں تجہکو
ایک خزانہ جنت کے خزانوں سے کہ وہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عثمان نہدی کا نام عبد الرحمن بن مل اور ابو نعامہ کا نام عمرو ہے اور وہ
بیٹے ہین عیسے کی اور مراد تمہارے درمیان اور لوگوں کی سواریوں مین ہونے سے یہ ہے کہ علم اور قدرت اُسکی ہر جگہ ہے یعنے یہہ مراد نہین کہ ذات مقدس اُسکی ہر جگہہ موجود ہے جیسا کہ جہمیہ
کا عقیدہ فاسد ہے **باب عن** ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَقِیْتُ اِبْرَاھِیْمَ لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اَقْرِئْ اُمَّتَکَ مِنِّی
السَّلَامَ وَاَخْبِرْھُمْ اَنَّ الْجَنَّۃَ طَیِّبَۃُ التُّرْبَۃِ عَذْبَۃُ الْمَاءِ وَاَنَّھَا قِیْعَانٌ وَاَنَّ غِرَاسَھَا سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن
مسعود رضی اللہ عنہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ملے مجہہ سے ابراہیم علیہ السلام شب معراج مین اور کہا ای محمد تم اپنے امت کو میرا سلام کہو اور خبر دو انکو کہ جنت کی
زمین بہت اچہی ہے پانی بہت میٹہا ہے اور وہ خالی ہے اور درخت لگانا اُسکا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا ہے **ف** اس باب مین ابی ایوب سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے اس سند سے ابن مسعود کی روایت سے **عن** سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجُلَسَآئِہٖ اَیَعْجِزُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّکْسِبَ اَلْفَ حَسَنَۃٍ فَسَاَلَہٗ
سَائِلٌ مِّنْ جُلَسَائِہٖ کَیْفَ یَکْسِبُ اَحَدُنَا اَلْفَ حَسَنَۃٍ قَالَ یُسَبِّحُ اَحَدُکُمْ مِائَۃَ تَسْبِیْحَۃٍ تُکْتَبُ لَہٗ اَلْفُ حَسَنَۃٍ وَتُحَطُّ عَنْہُ اَلْفُ سَیِّئَۃٍ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے ہمنشینوں کو کیا تہکتا ہے ایک تم مین کا اس سے کہ کماوے ہزار نیکیاں یعنے ہر روز سو ایک شخص نے پوچہا انمین سے کیونکر کماوے کوئی ہم مین کا
ہزار نیکیاں فرمایا سبحان اللہ کہے سو بار کہ لکہی جاوین اُسکے لئے ہزار نیکیاں اور اُتاری جاوین اُس سے ہزار برائیاں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن**
جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ غُرِسَتْ لَہٗ نَخْلَۃٌ فِی الْجَنَّۃِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا جو کہتا ہے سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اُسکے لئے ایک درخت لگایا جاتا ہے جنت مین **ف** حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی الزبیر کی روایت سے کہ وہ جابر سے
روایت کرتے ہین **روایت** کی ہمسے محمد بن رافع نے انہوں نے مومل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابی الزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہ فرمایا آپنے جسنے

کہا سبحان اللہ العظیم وبحمدہ لگایا جاتا ہے اُسکے لئی ایک درخت جنت مین یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال
من قال سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ غفرت لہ ذنوبہ وان کانت مثل زبد البحر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا سبحان
اللہ وبحمدہ سو بار بخشی جاوینگے اُسکے گناہ اگرچہ کف دریا کی برابر ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم کلمتان خفیفتان علی اللسان ثقیلتان فی المیزان حبیبتان الی الرحمٰن سبحان اللہ العظیم سبحان اللہ وبحمدہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دو کلمہ ہین کہ ہلکے ہین زبان پر بھاری ہین میزان پر پیارے ہین رحمان کو سبحان اللہ العظیم اور سبحان اللہ وبحمدہ **ف** یہ حدیث حسن
ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال لا الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد یحیی و
یمیت وھو علی کل شیء قدیر فی یوم مائۃ مرۃ کان لہ عدل عشر رقاب وکتبت لہ مائۃ حسنۃ ومحیت عنہ مائۃ سیئۃ وکان لہ حرزا من
الشیطان یومہ ذلک حتی یمسی ولم یات احد بافضل مما جاء بہ الا احد عمل اکثر من ذلک وبھذا الاسناد عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم من
قال سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ حطت خطایاہ وان کانت اکثر من زبد البحر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا جسنے کہا لا الٰہ
الا اللہ سے قدیر تک ہر روز سو بار اُسکو ثواب ہوگا دس غلام آزاد کرنیکا اور لکھے جاوینگے اُسکے لئی سو نیکیاں اور مٹائی جاوینگی اُسکی لئی سو برائیاں اور ایک پناہ ہوگی اُسکے
لئے شیطان سے اُسدن شام تک اور آخرت مین کوئی اُس سے اچھے عمل نہ لاویگا مگر جو اُس سے زیادہ یہی عمل کرتا ہوگا اور اسی اسناد سے مروی ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے
فرمایا جو کہے سبحان اللہ وبحمدہ سو بار مٹائی جاتے ہین اُسکے گناہ اگرچہ کف دریا سے بھی زیادہ ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال من قال حین یصبح وحین یمسی سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ لم یات احد یوم القیمۃ بافضل مما جاء بہ الا احد قال
مثل ما قال او زاد علیہ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے صبحکو اور شام کو سبحان اللہ وبحمدہ سو بار نلاویگا قیامت کے دن عمل نیک
کوئی اُس سے افضل مگر جو اُسکے برابر کہا کرے یا اُس سے زیادہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ذات یوم
لاصحابہ قولوا سبحان اللہ وبحمدہ مائۃ مرۃ من قال مرۃ کتبت لہ عشرا ومن قالھا عشرا کتبت لہ مائۃ ومن قالھا مائۃ کتبت لہ الفا ومن زاد
زادہ اللہ ومن استغفر اللہ غفر لہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایکدن اپنے یاروں سے کہو تم سبحان اللہ وبحمدہ سو بار اور جسنے یہہ کلمہ
ایکبار کہا اُسکے لئی دس نیکیاں لکھے جاوینگے اور جسنی اسکو دس بار کہا اُسکے لئی سو نیکیاں لکھے جاوینگے اور جسنے سو بار کہا اُسکے لئی ہزار نیکیاں لکھے جاوینگی اور جسنے زیادہ
کہا اُسکو اللہ اس سے بھی زیادہ ثواب دیگا اور جو بخشش مانگے اللہ اُسکو بخشدیگا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من سبح اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن حج مائۃ حجۃ ومن حمد اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی
کان کمن حمل علی مائۃ فرس فی سبیل اللہ او قال غزا مائۃ غزوۃ ومن ھلل اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی کان کمن اعتق مائۃ رقبۃ من
ولد اسمعیل ومن کبر اللہ مائۃ بالغداۃ ومائۃ بالعشی لم یات فی ذلک الیوم احد باکثر مما اتی الا من قال مثل ما قال او زاد علی ما
قال **ترجمہ** بسند کو مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے سبحان اللہ سو بار صبح اور سو بار شام کو تو گویا سو حج کئے اُسنے اور جو الحمد للہ کہے
سو بار صبحکو اور سو بار شام کو گویا سو گھوڑوں پر غازیوں کو سوار کیا اللہ کے راہ مین یا فرمایا سو جہاد کئے اور جو لا الٰہ الا اللہ کہے سو بار صبح اور سو بار شام گویا آزاد کئے اُسنے سو غلام
اولاد اسمعیل علیہ السلام سے اور جو اللہ اکبر سو بار کہے صبح اور سو بار شام نہ لائیگا کوئی شخص نیک عمل یعنی قیامت مین اُس سے زیادہ مگر جسنے اُس سے زیادہ کہا یا اُسکے برابر **ف**
یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **روایت** کی ہمسے حسین بن اسود نے اُنہوں نے یحیٰی بن آدم سے اُنہوں نے حسن بن صالح سے اُنہوں نے ابی بشر سے اُنہوں نے زہری سے کہ کہا زہری نے
ایکبار سبحان اللہ کہنا رمضان مین افضل ہے ہزار بار غیر رمضان مین **باب عن** تمیم الداری عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انہ قال من قال اشھد ان لا
الٰہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ الٰھا واحدا احدا صمدا لم یتخذ صاحبۃ ولا ولدا ولم یکن لہ کفوا احد عشر مرات کتب اللہ لہ اربعین الف الف حسنۃ
ترجمہ روایت ہے تمیم داری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو کہے اشہد سے کفوا احد تک دس بار لکھتا ہے اللہ تعالٰی اسکے لئی چار کروڑ نیکیاں **ف** یہ حدیث غریب ہے

نہین جانتے ہم اسکو مگر اس سند سے اور خلیل بن مرہ ایسے کچھ قوی نہین محدثین کے نزدیک اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے کہا کہ وہ منکر الحدیث ہی **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ فِیْ دُبُرِ صَلٰوۃِ الْفَجْرِ وَھُوَ ثَانٍ رِجْلَیْہِ قَبْلَ اَنْ یَّتَکَلَّمَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ کُتِبَتْ لَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ وَّمُحِیَ عَنْہُ عَشْرُ سَیِّئَاتٍ وَّرُفِعَ لَہٗ عَشْرُ دَرَجَاتٍ وَّکَانَ یَوْمَہٗ ذٰلِکَ کُلَّہٗ فِیْ حِرْزٍ مِّنْ کُلِّ مَکْرُوْہٍ وَّحُرِسَ مِنَ الشَّیْطَانِ وَلَمْ یَنْبَغِ لِذَنْبٍ اَنْ یُّدْرِکَہٗ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ اِلَّا الشِّرْکُ بِاللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو صبح کی نماز کے بعد کہے اور وہ اپنے پانون موڑے ہو یعنے دوزانو بیٹھا ہو جیسے نماز مین بیٹھا تہا دس بار لا آلہ سے قدیر تک لکہی جاوینگی اسکی لئے دس نیکیان اور مٹائی جاوینگی اُس سے دس بُرائیان اور بلند کئے جاوینگے اُسکے دس درجہ اور اُسدن محفوظ رہیگا وہ ہر بُرائی سے اور نگاہبانی کیجاویگی اُسکی شیطان سے اور ہلاک نکریگا اُسکو اُسدن کوئی گناہ سوا شرک کے یعنے اگر شرک کریگا تو ہلاک ہوگا اور گناہ معاف ہوجاوینگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ جَامِعِ الدَّعَوَاتِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ باب متفرق دعاؤنکے بیان مین **عَنْ** بُرَیْدَۃَ الْاَسْلَمِیِّ قَالَ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَّدْعُوْ وَھُوَ یَقُوْلُ اللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنَّکَ اَنْتَ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ الْاَحَدُ الصَّمَدُ الَّذِیْ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ وَلَمْ یَکُنْ لَّہٗ کُفُوًا اَحَدٌ قَالَ فَقَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَقَدْ سَاَلَ اللّٰہَ بِاسْمِہِ الْاَعْظَمِ الَّذِیْ اِذَا دُعِیَ بِہٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ بِہٖ اَعْطٰی قَالَ زَیْدٌ فَذَکَرْتُہٗ لِزُھَیْرِ بْنِ مُعَاوِیَۃَ بَعْدَ ذٰلِکَ بِسِنِیْنَ فَقَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ اِسْحَاقَ عَنْ مَالِکِ بْنِ مِغْوَلٍ قَالَ زَیْدٌ ثُمَّ ذَکَرْتُہٗ لِسُفْیَانَ فَحَدَّثَنِیْ عَنْ مَالِکٍ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ اسلمی سے کہا اُنہون نے کہ سُنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ وہ دعا کرتا تہا ان کلمات سے اللہم سے کفوا احد تک یعنے یا اللہ مانگتا ہون مین تجہسے اس وسیلہ سے کہ مین گواہ کرتا ہون تجہکو کہ کوئی معبود برحق نہین سوای تیرے تو اکیلا ہے اور نرالا ہے ایسا کہ نہ جنا تو نے کسیکو اور نہ جنا تجہکو کسی نے اور نہین تیرا کوئی شریک ذات مین کہا راوی نے کہ پہر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اُس پروردگار کے کہ میری جان اُسکے ہاتہ مین ہے کہ اُسنے مانگا اللہ تعالے سے اُسکے اسم اعظم کے ساتہ کہ جب دعا کیجاوے اُس سے تو قبول کیجاوے اور جب مانگا جاوے اُسکے وسیلہ سے تو عنایت کرے کہا زید نے جو راوی حدیث ہین کہ ذکر کی مین نے یہ حدیث زہیر بن معاویہ سے کئی برس کے بعد تو کہا اُنہون نے کہ روایت کیا مجہسے ابو اسحاق نے اُنہون نے روایت کی مالک بن مغول سے کہا زید نے پہر ذکر کیا مین نے اسکا سفیان سے تو اُنہون نے بہی روایت کی مالک سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شریک نے یہ حدیث ابی اسحاق سے اُنہون نے ابن بریدہ سے اُنہون نے اپنے باپ سے اور سُنی ہے یہ روایت ابو اسحاق نے مالک بن مغول سے **عَنْ** اَسْمَآءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اسْمُ اللّٰہِ الْاَعْظَمُ فِیْ ھَاتَیْنِ الْاٰیَتَیْنِ وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ وَفَاتِحَۃِ اٰلِ عِمْرَانَ الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ **ترجمہ** روایت ہے اسماء بنت یزید سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسم اعظم ان دو آیتون مین ہے وَاِلٰھُکُمْ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ الآیۃ اور آل عمران کے شروع کی آیت الٓمّٓ اللّٰہُ لَآ اِلٰہَ الآیۃ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** فُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ قَالَ بَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ اِذْ دَخَلَ رَجُلٌ فَصَلّٰی فَقَالَ اللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَجِلْتَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ اِذَا صَلَّیْتَ فَقَعَدْتَّ فَاحْمَدِ اللّٰہَ بِمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَصَلِّ عَلَیَّ ثُمَّ ادْعُہٗ قَالَ ثُمَّ صَلّٰی رَجُلٌ اٰخَرُ بَعْدَ ذٰلِکَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَصَلّٰی عَلَی النَّبِیِّ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیُّھَا الْمُصَلِّیْ ادْعُ تُجَبْ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہا کہ ایکبار رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹہے تہے کہ ایک شخص آیا اور اُسنے نماز پڑہی پہر کہا اللہم اغفرلی وارحمنی یعنے یا اللہ بخش مجہکو اور رحم کر سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی تو نے ای نمازی جب نماز پڑہکر بیٹہے تو تو حمد کر اللہ کی جیسے اُسکو لائق ہے اور درود بہیج مجہپر پہر دعا کر اللہ سے پہر نماز پڑہی دوسرے شخص نے اسکے بعد اور حمد کی اللہ کی اور درود بہیجا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا اُس سے آپنے ای نمازی دعا کر تیری دعا قبول ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی یہ حیوۃ بن شریح نے ابی ہانی سے اور ابو ہانی کا نام حمید بن ہانی ہے اور ابو علی الجنبی کا نام عمرو بن مالک ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُدْعُوا اللّٰہَ وَاَنْتُمْ مُوْقِنُوْنَ بِالْاِجَابَۃِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ لَا یَسْتَجِیْبُ دُعَآءً مِّنْ قَلْبٍ غَافِلٍ لَاہٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کرو اللہ سے اور تمکو یقین ہو قبول ہونیکا اور یاد رکہو کہ اللہ قبول نہین کرتا غافل اور کہیلتے ہوے دل سے کچہہ **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی روایت سے **عَنْ** فُضَالَۃَ بْنِ عُبَیْدٍ یَقُوْلُ سَمِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ رَجُلًا یَّدْعُوْ فِیْ صَلَاتِہٖ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَی

النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجِلَ هٰذَا ثُمَّ دَعَاهُ فَقَالَ لَهُ أَوْ لِغَيْرِهِ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَأْ بِتَحْمِيدِ اللهِ وَالثَّنَاءِ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُصَلِّ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ لْيَدْعُ بَعْدُ مَا شَاءَ **ترجمہ** روایت ہے فضالہ بن عبید سے کہ انہوں نے کہا سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ دعا کرتا تھا اپنی نماز کے بعد اور نہ درود پڑھا اسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جلدی کی اسنے پھر بلایا اسکو اور فرمایا اس سے یا اور کسی سے کہ جب نماز پڑھ چکے تو شروع کرے اللہ کے حمد اور ثنا سے پھر درود بھیجے نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر پھر دعا کرے جو چاہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ عَافِنِي فِي جَسَدِي وَعَافِنِي فِي بَصَرِي وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّي لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ الْحَلِيمُ الْكَرِيمُ سُبْحَانَ اللهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تھے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے ان لفظوں سے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تندرستی دے میرے بدن میں اور عافیت دے میری آنکھ میں اور کر دے میرا وارث مجھ سے کوئی معبود برحق نہیں ہے مگر اللہ حکمت والا بزرگ پاک ہے وہ پروردگار بڑے عرش کا اور سب تعریف اللہ کو ہے جو پالنے والا ہے عالموں کا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے سنا میں نے محمد سے یعنی بخاری سے کہ فرماتے تھے حبیب بن ثابت کو سماع نہیں عروہ بن زبیر سے کچھ

باب عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ جَاءَتْ فَاطِمَةُ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَسْأَلُهُ خَادِمًا فَقَالَ لَهَا قُولِي اَللّٰهُمَّ رَبَّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ رَبَّنَا وَرَبَّ كُلِّ شَيْءٍ مُنْزِلَ التَّوْرَاةِ وَالْإِنْجِيلِ وَالْقُرْآنِ فَالِقَ الْحَبِّ وَالنَّوٰى أَعُوذُ بِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ شَيْءٍ أَنْتَ آخِذٌ بِنَاصِيَتِهِ أَنْتَ الْأَوَّلُ فَلَيْسَ قَبْلَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْآخِرُ فَلَيْسَ بَعْدَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الظَّاهِرُ فَلَيْسَ فَوْقَكَ شَيْءٌ وَأَنْتَ الْبَاطِنُ فَلَيْسَ دُونَكَ شَيْءٌ اقْضِ عَنِّي الدَّيْنَ وَأَغْنِنِي مِنَ الْفَقْرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے آئیں فاطمہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ ایک خادم مانگیں سو فرمایا انسے آپنے کہ کہو تم اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ پروردگار سات آسمانوں کے اور پروردگار بڑے عرش کے اے رب ہمارے اور رب ہر چیز کے اتارنیوالے توراۃ اور انجیل اور قرآن کے چیرنے والے دانہ اور گٹھلی کے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ہر چیز کے فساد سے تو پکڑنے والا ہے انکی چوٹی تو سب سے اول ہے تجھ سے پہلے کوئی چیز نہیں اور تو سب کے بعد رہیگا تیرے بعد کوئی چیز نہیں اور تو سب سے اوپر ہے تیرے اوپر کوئی نہیں اور تو پوشیدہ ہے نظروں سے کہ تجھ سے مخفی کوئی نہیں ادا کر دے میرا قرض اور بے پرواہ کر دے مجھکو محتاجی سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ایسی ہی روایت کی بعض اصحاب اعمش نے اعمش سے مانند اسکے اور روایت کی بعضوں نے اعمش سے انہوں نے ابی صالح سے مرسلا اور نہیں ذکر کیا اسمیں ابی ہریرہ کا

باب عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ قَلْبٍ لَا يَخْشَعُ وَمِنْ دُعَاءٍ لَا يُسْمَعُ وَمِنْ نَفْسٍ لَا تَشْبَعُ وَمِنْ عِلْمٍ لَا يَنْفَعُ أَعُوذُ بِكَ مِنْ هٰؤُلَاءِ الْأَرْبَعِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے ایسے دل سے جسمیں خوف (یعنے خدا کا) نہو اور ایسی دعا سے جو سنی نجاوے اور ایسے نفس سے جو سیر نہو اور ایسے علم سے جو نفع نہ دے پناہ مانگتا ہوں میں تجھ سے ان چاروں سے **ف** اس باب میں جابر اور ابی ہریرہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے

باب عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِأَبِي يَا حُصَيْنُ كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ إِلٰهًا قَالَ أَبِي سَبْعَةً سِتَّةً فِي الْأَرْضِ وَوَاحِدًا فِي السَّمَاءِ قَالَ فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَغْبَتِكَ وَرَهْبَتِكَ قَالَ الَّذِي فِي السَّمَاءِ قَالَ يَا حُصَيْنُ أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ قَالَ فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِي فَقَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَأَعِذْنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا انہوں نے کہ فرمایا میرے باپ سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کتنے معبودوں کو پوجتا ہے تو ان دنوں انہوں نے کہا سات ایک آسمان میں اور چھ زمین میں فرمایا آپنے پھر کس سے تو امید اور خوف رکھتا ہے کہا انہوں نے اس سے جو آسمان میں ہے فرمایا آپنے اے حصین آگاہ ہو اگر تو اسلام لاوے میں تجھے دو کلمے ایسے سکھاؤں کہ نفع دیں تجھکو کہا راوی نے پھر جب وہ مسلمان ہو عرض کی کہ یا رسول اللہ اب سکھائیے مجھے وہ کلمے جنکا وعدہ کیا تھا آپنے فرمایا آپنے کہہ اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ سکھا مجھے دینداری میری اور بچا مجھے میرے نفس کے شر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی یہ عمران بن حصین سے اور سند سے بھی

باب عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَثِيرًا مَا كُنْتُ أَسْمَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُو بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحَزَنِ وَالْعَجْزِ وَالْكَسَلِ وَالْبُخْلِ وَضَلَعِ الدَّيْنِ وَقَهْرِ الرِّجَالِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اکثر میں سنتا تھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ یہ دعا پڑھتے تھے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں پناہ مانگتا ہوں تجھ سے فکر سے اور غم سے اور تھکن اور سستی اور بخیلی اور قرض کے غلبے اور مردوں کے غصے سے **ف** یہ حدیث

حسن ہے غریب ہے اس سند سے عمرو بن عمرو کی روایت سے عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَدْعُوْا یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْھَرَمِ وَالْجُبْنِ وَالْبُخْلِ وَفِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں سستی اور بڑھاپے اور نامردی اور بخیلی اور فتنہ سے مسیح دجال کے اور عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَاجَاءَ فِیْ عَقْدِ التَّسْبِیْحِ بِالْیَدِ **باب** انگلیوں پر گننے کے بیان میں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَعْقِدُ التَّسْبِیْحَ بِیَدِہٖ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہا انہوں نے کہ دیکھا میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ اپنے انگلیوں پر تسبیح گنتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اعمش کی کہ وہ عطا سے روایت کرتے ہوں اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے یہی حدیث عطاء بن سائب سے بڑے طول کے ساتھ اور یسار بن بشیر بنت یاسر سے روایت ہے

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُھِدَ حَتّٰی صَارَ مِثْلَ فَرْخٍ فَقَالَ لَہٗ اَمَا کُنْتَ تَدْعُوْ اَمَا کُنْتَ تَسْاَلُ رَبَّکَ الْعَافِیَۃَ قَالَ کُنْتُ اَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ مَا کُنْتَ مُعَاقِبِیْ بِہٖ فِی الْاٰخِرَۃِ فَعَجِّلْہُ لِیْ فِی الدُّنْیَا فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُبْحَانَ اللّٰہِ اِنَّکَ لَا تُطِیْقُہٗ وَلَا تَسْتَطِیْعُہٗ اَفَلَا کُنْتَ تَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ایک صحابی کی کہ وہ سخت بیمار تھے کہ مانند چڑیا کے بچے کی ہو گئے تھے سو فرمایا انکو آپ نے کہ تم اللہ سے دعا نہیں کرتے اور اس سے عافیت نہیں مانگتے تھے انہوں نے عرض کی کہ میں کہتا تھا یا اللہ جو تجھے عذاب کرنا مجھ پر آخرت میں ہے وہ دنیا ہی میں کر لے سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ تو طاقت نہیں رکھ سکتا تجھ سے نہیں ہو سکتا تو یہ کیوں نہیں کہتا کہ یا اللہ دے مجھے دنیا میں خوبی اور آخرت میں خوبی اور بچا مجھے عذاب دوزخ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے کئی وجہ سے انس سے وہ روایت کرتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

باب عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ مِنْ دُعَاءِ دَاوٗدَ یَقُوْلُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یُّحِبُّکَ وَالْعَمَلَ الَّذِیْ یُبَلِّغُنِیْ حُبَّکَ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ حُبَّکَ اَحَبَّ اِلَیَّ مِنْ نَّفْسِیْ وَاَھْلِیْ وَمِنَ الْمَاءِ الْبَارِدِ قَالَ وَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا ذَکَرَ دَاوٗدَ یُحَدِّثُ عَنْہُ قَالَ کَانَ اَعْبَدَ الْبَشَرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی الدرداء سے کہا فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ داؤد علیہ السلام کی دعا میں یہ ہے کہ وہ کہتے تھے اللھم سے الماء البارد تک یعنی یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے محبت تیری اور محبت اسکی جو تجھ کو چاہتا ہے اور وہ عمل کہ پہنچا دے مجھے تیری محبت تک یا اللہ کر دے اپنی محبت میرے لئے زیادہ پیاری میری جان اور مال سے اور میرے گھر والوں سے اور ٹھنڈے پانی سے کہا راوی نے کہ حضرت جب انکا ذکر کرتے فرماتے وہ سب آدمیوں سے زیادہ عبادت کرنیوالے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ یَزِیْدَ الْخَطْمِیِّ الْاَنْصَارِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ کَانَ یَقُوْلُ فِیْ دُعَائِہٖ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ یَّنْفَعُنِیْ حُبُّہٗ عِنْدَکَ اَللّٰھُمَّ مَا رَزَقْتَنِیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ قُوَّۃً لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ اَللّٰھُمَّ مَا زَوَیْتَ عَنِّیْ مِمَّا اُحِبُّ فَاجْعَلْہُ فَرَاغًا لِّیْ فِیْمَا تُحِبُّ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن یزید سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا تھی اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ دے مجھے محبت اپنی اور محبت اسکی جو نفع دے مجھکو تیرے درگاہ میں یا اللہ جو دیا تو نے مجھے میری پیاری چیزوں سے سو کر دے اسکو قوت اس چیز کی جس سے تو محبت رکھتا ہے اور جو روک لیا تو نے مجھ سے میری پیاری چیزوں سے تو کر دے اسکو موجب فراغت کا اس چیز کے لئے جسے تو دوست رکھتا ہے یعنی جو ملے وہ تیرے مرضیات اور محبوبات میں خرچ ہو اور جو جاوے وہ سبب ہو میرے خالی اور فارغ ہونیکا کہ میں تیرے مرضیات میں مشغول رہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ابو جعفر خطمی کا نام عمیر بن یزید بن خماشہ ہے **مترجم** حقیقت میں یہ دعا ہموم اور غموم کو ایسا پاش پاش کرتے ہیں جیسا سنگ گراں شیشۂ نازک کو اور فوات اور حصول مقاصد کے وقت اسقدر لذت بخش دل و جان ہوتی ہے کہ احاطہ تحریر سے باہر ہے اللہ تعالیٰ ہر مومن کو اسکی لذت عنایت فرماوے اور اس فقیر کو بھی آمین یا مجیب الداعین

باب عَنْ شُکَلِ بْنِ حُمَیْدٍ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِّمْنِیْ تَعَوُّذًا اَتَعَوَّذُ بِہٖ قَالَ فَاَخَذَ بِکَفِّیْ فَقَالَ قُلْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَمِنْ شَرِّ بَصَرِیْ وَمِنْ شَرِّ لِسَانِیْ وَمِنْ شَرِّ قَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ یَعْنِیْ فَرْجَہٗ **ترجمہ** روایت ہے شکل بن حمید سے انہوں نے کہا آیا میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کی میں نے کہ مجھے کوئی تعویذ ایسا بتائیے کہ میں اسکو پڑھا کروں سو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا کہہ اللھم سے منیی تک یعنی میں پناہ مانگتا ہوں تیرے ساتھ اپنے کانوں اور آنکھ اور زبان اور دل اور منی کے شر سے اور مراد منی سے فرج ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسے مگر اسی سند سے سعد بن اوس کی روایت سے کہ وہ بلال بن یحیی سے روایت کرتے ہیں

باب عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ

يُعَلِّمُهُمْ هٰذَا الدُّعَاءَ كَمَا يُعَلِّمُهُمُ السُّوْرَةَ مِنَ الْقُرْاٰنِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو یہہ دعا ایسی سکھاتے تھے جیسی کوئی سورت سکھاتے ہون قرآن کی اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ مین تیری پناہ مین آتا ہون عذاب دوزخ سے اور عذاب قبر سے اور پناہ مین آتا ہون مین فتنہ سے مسیح دجال کے اور پناہ مین آتا ہون مین فتنہ سے زندگی اور موت کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَعَذَابِ النَّارِ وَفِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْغِنٰى وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْفَقْرِ وَمِنْ شَرِّ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَایَ بِمَاءِ الثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَاَنْقِ قَلْبِیْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا اَنْقَيْتَ الثَّوْبَ الْاَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَبَاعِدْ بَيْنِیْ وَبَيْنَ خَطَايَایَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْهَرَمِ وَالْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہہ دعا پڑہتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ مین تیری پناہ مین آتا ہون آگ کے فتنہ سے اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے فتنہ سے اور امیری کے فتنہ سے اور فقیری کے فتنہ سے اور مسیح دجال کے شر سے یا اللہ دہو دے میری خطاؤن کو برف اور اولون کے پانی سے اور صاف کردے دل میرا گناہون سے جیسا صاف کرتا ہے تو سفید کپڑے کو میل کچیل سے اور دوری ڈالدے میرے اور میرے گناہون مین جیسے کہ دوری ڈالدی تونے مشرق اور مغرب مین یا اللہ مین تیرے پناہ مین آتا ہون الکساہٹ اور بڑہاپے اور گناہ اور چٹی سے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ عِنْدَ وَفَاتِهٖ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاَلْحِقْنِیْ بِالرَّفِيْقِ الْاَعْلٰى **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ وفات کے وقت فرماتے تھے اللہم سے آخر تک یعنی یا اللہ بخش مجھکو اور رحم کر مجھپر اور ملا مجھکو رفیق اعلے سے یعنے بلند گروہ یعنے فرشتون سے یا جماعت انبیا سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ نَائِمَةً اِلٰى جَنْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفَقَدْتُهٗ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَسْتُهٗ فَوَقَعَ يَدِیْ عَلٰى قَدَمَيْهِ وَهُوَ سَاجِدٌ وَهُوَ يَقُوْلُ اَعُوْذُ بِرِضَاكَ مِنْ سَخَطِكَ وَبِمُعَافَاتِكَ مِنْ عُقُوْبَتِكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ اَنْتَ كَمَا اَثْنَيْتَ عَلٰى نَفْسِكَ **ترجمہ** روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا انہون نے مین سوتی تہی بازو مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور مین نے آپکو رات کو نپایا اور ٹٹولا تو میرا ہاتہ آپکے پیرون پر پڑا اور آپ سجدہ مین تہے اور فرماتے تہے اعوذ سے آخر تک یعنے پناہ مین آتا ہون تیرے رضا کی تیرے غصہ سے اور پناہ مین آتا ہون تیرے عفو کے تیرے عذاب سے نہین پوری کر سکتا ہون تعریف تیری تو ویسا ہی ہے جیسے آپ اپنی ذات مقدس کی تعریف کی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ کئی سندون سے حضرت عائشہ سے روایت کی ہمسے قتیبہ نے انہون نے لیث سے انہون نے یحیے بن سعید سے اسی اسناد سے مانند اسکے اور اسمین یہ الفاظ زیادہ ہین وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْكَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَيْكَ یعنے پناہ مانگتا ہون مین تجہہ سے تیرے ساتہ اور تعریف نہین کر سکتا تیری

باب **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يَقُوْلُ اَحَدُكُمُ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ اِنْ شِئْتَ اللّٰهُمَّ ارْحَمْنِیْ اِنْ شِئْتَ لِيَعْزِمِ الْمَسْئَلَةَ فَاِنَّهٗ لَا مُكْرِهَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ نے کہ نہ کہے کوئی تم مین سے دعا مین کہ ای اللہ میرے بخش مجھکو اگر تو چاہے یا رحم کر مجھپر اگر تو چاہے چاہئے کہ غیر معلق کرے سوال کو کیونکہ نہین ہے کوئی اکراہ کرنیوالا اسکے لئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب **عن** اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا كُلَّ لَيْلَةٍ اِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حَتّٰى يَبْقٰى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْاٰخِرُ فَيَقُوْلُ مَنْ يَدْعُوْنِیْ فَاَسْتَجِيْبَ لَهٗ مَنْ يَسْاَلُنِیْ فَاُعْطِيَهٗ وَمَنْ يَسْتَغْفِرُنِیْ فَاَغْفِرَ لَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اترتا ہے رب ہمارا ہر رات آسمان دنیا پر جب باقی رہتی ہے تہائی رات آخر کی اور فرماتا ہے کون ہے کہ دعا کرے مجہسے کہ مین قبول کرون دعا اسکی کون ہے کہ سوال کرے مجہسے تاکہ مین دون اسکو اور کون ہے کہ مغفرت مانگے کہ بخشدون مین اسکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو عبداللہ الاغر کا نام سلمان ہے اور اس باب مین علی اور عبداللہ بن مسعود اور ابی سعید اور جبیر بن مطعم اور رفاعہ جہنی اور ابی الدرداء اور عثمان ابن ابی العاص سے بہی روایت ہے

عن اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَیُّ الدُّعَاءِ اَسْمَعُ قَالَ جَوْفَ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ الْمَكْتُوْبَاتِ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہا انہون نے کہ عرض کیا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کون سی دعا زیادہ مقبول ہوتی ہے فرمایا آپنے کہ دعا آخر رات کی اور دعا فرض نمازون کے بعد کی **ف** یہ حدیث حسن ہے اور مروی ہوئی ابی ذر سے اور ابن عمر سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے دعا آخیر رات کی بہت افضل ہے اور امید ہے قبول ہونیکی اور مانند اسکے

باب عن انس يقول ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قال حين يصبح اللهم اصبحنا نشهدك ونشهد حملة عرشك وملائكتك و جميع خلقك بانك انت الله لا اله الا انت وحدك لا شريك لك وان محمدا عبدك ورسولك الا غفر الله له ما اصاب في يومه ذلك وان قالها حين يمسي غفر الله له ما اصاب في تلك الليلة من ذنب **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے کہا صبح کو اللھم سے رسولک تک یعنے یا اللہ صبح کی ہمنے گواہ کرتے ہیں ہم تجھکو اور گواہ کرتے ہیں ہم عرش کے اٹھانیوالونکو اور تیرے فرشتوں کو اور سارے مخلوق کو اسپر کہ تو معبود برحق ہے نہیں کوئی معبود برحق سوا تیرے اکیلا ہے تو کوئی شریک نہیں تیرا اور محمد بندہ تیرا اور رسول تیرا ہے اتنے تو بخشدیتا ہے اللہ تعالے اُسکے گناہونکو جو اُس دن ہوں اور اگر کہے اُسنے یہی کلمات شام کو تو بخشدیتا ہے اللہ تعالے اسکے گناہونکو جو اس رات کو ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** ابي هريرة ان رجلا قال يا رسول الله سمعت دعاءك الليلة فكان الذي وصل الي منه انك تقول اللهم اغفر لي ذنبي ووسع لي في داري وبارك لي فيما رزقتني قال صلى الله عليه وسلم فهل تراهن تركن شيئا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سُنی ہمنے دعا آپکی آجکی رات سو پہونچی مجھے اُس دعا سے یہ کہ آپ فرماتے تھے اللھم سے رزقتنی تک یعنے یا اللہ بخشدے گناہ میرے اور کشادگی دے میرے گھر میں اور برکت دے میرے رزق میں فرمایا آپنے پھر دیکھا تونے اس دعا نے کچھ بھی چھوڑا یعنے دین و دنیا کی سب بھلائی آگئی **ف** ابو السلیل کا نام ضریب بن نفیر ہے اور یہ حدیث غریب ہے **باب عن** ابن عمر قال قلما كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقوم من مجلس حتى يدعو بهؤلاء الكلمات لاصحابه اللهم اقسم لنا من خشيتك ما يحول بيننا وبين معاصيك ومن طاعتك ما تبلغنا به جنتك ومن اليقين ما تهون به علينا مصيبات الدنيا ومتعنا باسماعنا وابصارنا وقوتنا ما احييتنا واجعله الوارث منا واجعل ثارنا على من ظلمنا وانصرنا على من عادانا ولا تجعل مصيبتنا في ديننا ولا تجعل الدنيا اكبر همنا ولا مبلغ علمنا ولا تسلط علينا من لا يرحمنا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا انہوں نے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کم کسی مجلس سے اُٹھتے بغیر اسکے کہ یہہ دعا کرلیں اپنے اصحاب کے لئے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ بانٹ دے ہمارے لئے اپنا خوف اتنا کہ حائل ہوجائے ہمارے گناہوں کے درمیان اور بانٹ دے فرمانبرداری اتنی کہ پہونچادے تو ہمکو تیرے جنت تک اور بانٹ دے یقین اتنا کہ آسان ہوجاویں ہمپر مصیبتیں دنیا کی اور برخوردار دے ہمکو ہمارے کانوں سے اور ہماری آنکھوں سے اور ہماری قوتوں سے جبتک تو ہمکو زندہ رکھے اور کریو ہمارا وارث ہماری نسلوں سے اور خاص کردے انتقام ہمارا اُسی پر جو ہمپر ظلم کرے اور مدد دے ہمکو اُسپر جو ہمپر زیادتی کرے اور مت کر مصیبت ہماری ہمارے دین میں اور نہ کر دنیا کو بڑا مقصود ہمارا اور نہ انتہا ہمارے علم کے اور مسلط مت کر ہمپر ایسے شخصکو جو رحم نکرے ہمپر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ خالد بن ابی عمران سے اُنہوں نے نافع سے اُنہوں نے ابن عمر سے **ترجم** اس دعا میں سوا طلب مقصود کے بڑے بڑے عمدہ فائدے ہیں **اول** فضیلت خوف الٰہی کی کہ وہ حائل اور مانع ہوجاتا ہے بندونکا گناہوں سے معلوم ہوا کہ جو جتنا فرمان خدا کا ہے اُتنا ہی خوف کم رکھتا ہے اور تقوی اور گناہوں سے بچنا یہی خوف ہے اور خوف خدا عمدہ چیز ہے کہ حضرت اپنی اور اصحاب کے لئے ہمیشہ مانگتے تھے **دوسرے** فضیلت طاعت کی اشارہ فرمایا ہے اپنے کہ طاعت الٰہی ہے جنت تک پہونچانیوالی ہے **تیسرے** فضیلت یقین کے بیان فرمایا آپنے کہ یقین سے مصیبتیں ہلکی ہوجاتی ہیں اسلئے کہ جب آدمی کو یقین کامل ہوا کہ ہمکو ایک دن مرنا ہے اور اس دار المصائب سے سفر کرنا ہے تو ہر مصیبت اُسپر آسان ہوجاتی ہے اور جسکو یقین ہوا کہ عبادات پر اللہ تعالے ثواب کثیر اور طاعات پر اجر جزیل عنایت فرماویگا اُسپر ریاضات شاقہ آسان ہوجاتی ہیں اور جسکو یقین ہوا کہ مصیبت میں اللہ تعالے نے صابرین کے بڑے درجے رکھے ہیں اور اللہ صابرین کے ساتھ ہے اُسکو ہر ایک مصیبت عین راحت نظر آتی ہے اسیطرح جب اللہ تعالے کی وعید اور عذاب قبر اور عذاب حشر و نار کا یقین ہوجاتا ہے تو آدمی کو ترک معاصی اور شہوات آسان ہوجاتا ہے غرض یقین بڑی مفتاح سہولت اور آسانی ہے **چوتھے** یہہ جو فرمایا کہ خاص کردے انتقام ہمارا اُسی پر جو ظلم کرے ہمپر اسمیں تعلیم کری کہ بقصور کے انتقام نہ لیں اور ایک کے تقصیر پر دوسرے کو سزا نہ دیں جیسے جاہلیت کا دستور کہ ایک کے بدلے دشمن کو مارتے تھے **پانچویں** یہہ جو فرمایا مت کر مصیبت ہماری دین میں اس سے مراد یہہ ہے کہ مصیبت دو قسم ہے ایک دنیا کی کہ مثلاً فقر و محتاجی ہو یا دکھ درد یا بیماری ہو دوسرے مصیبت دین میں کہ صحبت اہل بدع کی ہو یا رفاقت فساق کی یا معیت زنانوں کے یا گرفتاری معاصی میں کہ اُس سے آدمی کے عاقبت خراب ہوجاتی ہے اور ایمان میں خلل آتا ہے اور اسمیں ہرگز ثواب کی توقع نہیں اسی سے پناہ مانگی آپنے **چھٹے** مذمت دنیا کے کہ دعا کی آپنے کہ اسکو ہمارا بڑا مقصود نکر اسلئے کہ دنیا

ملعون ہے اور طالب ملعون کا ملعون ہے چنانچہ مروی ہے آپ سے کہ دنیا ملعون ہے اور جو اسمیں ہے ملعون ہے مگر ذکر اللہ کا اور جو اسکی مدد کرے **ساتوین** مذمت حاکم ظالم کی رحم نا کھا تھا کے کہ اُس سے پناہ مانگی آپ نے **عن** مُسْلِمِ بْنِ اَبِی بَكْرَةَ قَالَ سَمِعَنِي اَبِي وَاَنَا اَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْكَسَلِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ قَالَ يَا بُنَيَّ مِمَّنْ سَمِعْتَ هٰذَا قَالَ قُلْتُ سَمِعْتُكَ تَقُوْلُهُنَّ قَالَ الْزَمْهُنَّ فَاِنِّي سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُهُنَّ **ترجمہ** روایت ہے مسلم بن ابی بکرہ سے کہا انہوں نے کہ سنا مجھکو باپ نے کہ مین کہتا تھا یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھسے فکر اور سستی اور عذاب قبر سے تو کہا انہوں نے اے میرے بیٹے کس سے سنی تمنے یہہ دعا مین نے کہا تمسے کہا انہوں نے کہ گانٹھ مین باندہ رکھو اس دعا کو اسلئے کہ مینے سنی ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ اسکو پڑھتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب**

عن عَلِيٍّ قَالَ قَالَ لِي رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَا اُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ اِذَا قُلْتَهُنَّ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ وَاِنْ كُنْتَ مَغْفُوْرًا لَكَ قَالَ قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِيُّ الْعَظِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ قَالَ عَلِيُّ بْنُ خَشْرَمٍ وَاَخْبَرَنَا عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ بْنِ وَاقِدٍ عَنْ اَبِيْهِ بِمِثْلِ ذٰلِكَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ فِي اٰخِرِهَا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ سکھلا دون مین تمکو ایسے کلمات کہ اگر تو انکو کہے تو بخشدیا جاوے اور بخشا ہوا ہو تو تیرے درجہ بلند ہون کہہ تو لا آلہ الا اللہ سے رب العرش العظیم تک یعنے کوئی معبود برحق نہین سوا اللہ کے بلند ہے اور بڑا ہے نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ تحمل والا ہے بزرگی والا نہین کوئی معبود برحق مگر اللہ پاک ہے اللہ صاحب بڑے عرش کا کہا علی بن خشرم نے خبر دی ہمکو علی بن حسین بن واقد نے اپنے باپ سے مثل اسکے مگر انہوں نے آخر مین الحمد للہ رب العالمین پڑھایا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابی اسحاق کے روایت سے کہ وہ حارث سے روایت کرتے ہین وہ علی سے **باب** **عن** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْوَةُ ذِي النُّوْنِ اِذْ دَعَا وَهُوَ فِي بَطْنِ الْحُوْتِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ سُبْحَانَكَ اِنِّي كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ فَاِنَّهُ لَمْ يَدْعُ بِهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ فِي شَيْءٍ قَطُّ اِلَّا اسْتَجَابَ اللّٰهُ لَهُ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا ذوالنون کی جو پڑھی ہے انہوں نے مچھلی کی پیٹ مین ایسی ہی کہ جو مسلمان اُس سے دعا کرے اللہ قبول کرے اور وہ لا آلہ سے ظالمین تک ہے یعنے نہین کوئی معبود برحق مگر تو پاک ہے تو مین ظالمون مین سے ہون **ف** محمد بن یوسف نے ایکبار یون کہا ابرہیم بن محمد بن سعد سے روایت ہے اور وہ سعد سے روایت کرتی ہین اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث یونس بن اسحاق سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن سعد سے انہوں نے سعد سے اور نہین ذکر کیا سند مین انہوں نے روایت کی ہو اپنے باپ سے اور روایت کی بعضون نے کہ وہ ابو احمد زبیری ہین یونس سے انہوں نے کہا روایت ہے ابراہیم بن محمد بن سعد سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے وہ سعد سے محمد بن یوسف کی روایت کے مانند **باب** **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بیشک اللہ تعالے کی ننانوے نام ہین ایک کم سو جو یاد کرے داخل ہو جنت مین **ف** یوسف نے کہا خبر دی ہمکو عبد الاعلے نے ہشام سے انہوں نے محمد بن حسان سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مثل اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے ابی ہریرہ سے کئی سندونسے کہ وہ روایت کرتے ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **باب** **عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَّتِسْعِيْنَ اِسْمًا مِائَةً غَيْرَ وَاحِدَةٍ مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ هُوَ اللّٰهُ الَّذِي لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ الْمَلِكُ الْقُدُّوْسُ السَّلَامُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَيْمِنُ الْعَزِيْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَكَبِّرُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ الْغَفَّارُ الْقَهَّارُ الْوَهَّابُ الرَّزَّاقُ الْفَتَّاحُ الْعَلِيْمُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الْخَافِضُ الرَّافِعُ الْمُعِزُّ الْمُذِلُّ السَّمِيْعُ الْبَصِيْرُ الْحَكَمُ الْعَدْلُ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ الْحَلِيْمُ الْعَظِيْمُ الْغَفُوْرُ الشَّكُوْرُ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ الْحَفِيْظُ الْمُقِيْتُ الْحَسِيْبُ الْجَلِيْلُ الْكَرِيْمُ الرَّقِيْبُ الْمُجِيْبُ الْوَاسِعُ الْحَكِيْمُ الْوَدُوْدُ الْمَجِيْدُ الْبَاعِثُ الشَّهِيْدُ الْحَقُّ الْوَكِيْلُ الْقَوِيُّ الْمَتِيْنُ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ الْمُحْصِي الْمُبْدِئُ الْمُعِيْدُ الْمُحْيِي الْمُمِيْتُ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ الْوَاجِدُ الْمَاجِدُ الْوَاحِدُ الصَّمَدُ الْقَادِرُ الْمُقْتَدِرُ الْمُقَدِّمُ الْمُؤَخِّرُ الْاَوَّلُ الْاٰخِرُ الظَّاهِرُ الْبَاطِنُ الْوَالِي الْمُتَعَالِي الْبَرُّ التَّوَّابُ الْمُنْتَقِمُ الْعَفُوُّ الرَّءُوْفُ مَالِكُ الْمُلْكِ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ الْمُقْسِطُ الْجَامِعُ الْغَنِيُّ الْمُغْنِي الْمَانِعُ الضَّارُّ النَّافِعُ النُّوْرُ الْهَادِي الْبَدِيْعُ الْبَاقِي الْوَارِثُ الرَّشِيْدُ الصَّبُوْرُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے کی ننانوے نام ہین ایک کم سو جو احصا کرے اُنکا داخل ہو جنت مین ہو اللہ الذی سے آخر تک **ف** یہہ حدیث غریب ہے **روایت** کی ہے کئی لوگون نے صفوان سے اور نہین جانتے ہم یہہ حدیث مگر صفوان سے اور وہ ثقہ ہین اہل حدیث کے نزدیک اور مروی ہوئی ہے یہ حدیث کئی سندون سے بواسطہ ابی ہریرہ کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور نہین جانتے ہم اکثر روایتون مین ذکر اسمائے الٰہی کا مگر اسی روایت مین اور روایت کی آدم بن ابی ایاس نے یہہ حدیث اور اسناد سے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور ذکر کیا اسمین اسما کا اور اُسکے اسناد صحیح نہین **روایت** کی ہمسے ابن ابی

ہم سے انہون نے سفیان سے انہون نے ابی الزناد سے انہون نے اعرج سے انہون نے ابی ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کہ اللہ کے ننانوے نام ہین جو انکو یاد رکہے داخل ہو جنت مین اور اس روایت مین بہی ذکر اسمار کا نہین یعنی تفصیل انکی مذکور نہین غرض تفصیل اسمار کی کسی حدیث صحیح مین وارد نہین ہوئی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کیا یہہ ابو الیمان نے شعیب سے انہون نے ابی الزناد سے اور نہین ذکر کیا اسمین اسمار کا **ترجمہ** اس حدیث کی متعلق کئی فواید ہین کہ انکا جاننا ضرور ہے اور نہایت مفید **اول** یہ کہ علما مین یہان ایک بحث مشہور ہے کہ اسم عین مسمی ہے یا غیر مسمی اور ہر طرف ایک جماعت گئی ہے مگر تحقیق اس مقام مین یہ ہے کہ ایسے مباحث خوض فی الباطل مین داخل ہین اور گفتگو اسمین محض لایعنی اور حدیث مین وارد ہوا ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خوبی اسلام کی یہ ہے کہ مالایعنی کو چہوڑ دے اور اللہ تعالی نے دوزخیون کے حالمین ارشاد فرمایا ہے کہ وہ کہینگے وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ پس مومن کامل کو چاہیے کہ ایسی مباحث مین لب نہ کہولے اور لا و نعم کچہہ نبولے اور گفت و شنید اسمین خلاف سلف تہا **دوم** یہ کہ حصر اسمار مین علما کی دو قول ہین جمہور تو اسطرف گئے ہین کہ اسمائے الٰہی اس سے زیادہ بہی ہین ولیکن دخول جنت کا وعدہ انہین ننانوے سے خاص ہے اور بعضون نے کہا ہی کہ اسمار حسنی اسی عدد مین محصور ہین مگر نووی نے جمہور کے قول پر اتفاق علما کا نقل کیا ہے اور ابن مسعود کی روایت جسکو احمد نے نکالا ہے اور ابن حبان نے صحیح کہا ہے وہ بہی اسکی مؤید ہے کہ اسمین یہہ لفظ ہین وَاَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ اور ایک روایت مین ہے وَاَسْأَلُكَ بِاَسْمَائِكَ الْحُسْنٰى مَا عَلِمْتُ مِنْهَا وَمَا لَمْ اَعْلَمْ کہ یہ صاف دلالت کرتے ہین کہ اس ننانوے کے سوا اور بہی نام ہین اس تعالے شانہ کی **سوم** یہ کہ احصا جو حدیث مین وارد ہوا ہے اس سے کیا مراد ہے علما کی اسمین کئی اقوال ہین **اول** یہ کہ احصا اہل ظاہر کے نزدیک معرفت الفاظ او معانی کی ہے **دوم** اہل اللہ کے نزدیک متصف ہوجانا اُن صفتون سے اور متخلق باخلاق الٰہی ہوجانا اور ظہور انکے حقایق کا اور بروز انکے نتایج کا قلب سالک پر ذکر کیا ان تینون قول کو صاوی نے حاشیہ جلالین مین اور حافظ ابن حجر نے اسمین چار قول ذکر کئے ہین **پہلا** یاد کیا کہ یہی تفسیر کی ہے بخاری نے اپنی صحیح مین اور مسلم کے نزدیک بہی یہی ہے **دوسرا** یہ کہ معنی اسکی پہچانے اور اسپر ایمان لاوے **تیسرا** یہ کہ جتنا ممکن ہے اسکے معنون پر عمل کیا اور انکے ساتھ متخلق ہوا **چوتہا** یہہ کہ سارا قرآن پڑہ گیا اسلئے کہ قرآن ان سب اسمار کو شامل ہے اور اسیطرف گئے ہین ابو عبد اللہ زبیری **چہارم** معانی اسمائے الٰہیہ مین **اَللّٰهُ** حلیمی نے کہا ہے کہ یہہ اکبر الاسمار ہی اور اجمع انکا اور وہ مشابہ ہے اسمائے اعلام کی موضوع ہے غیر مشتق اور معنی اسکے قدیم پوری قدرت والا اور جایز نہین کہ اسکے سوا کسیکو اللہ کہین اور سیبویہ سے مروی ہے کہ وہ اسم مشتق ہے اور خلیل سے دو روایتین ہین اور بیضاوی نے اسکو کئی لفظون سے مشتق کہا ہے کہ یہہ مقام اسکے ذکر کا نہین بوجہ طول کے غرض اقوال اصحاب عربیت اور نحو کے اس اسم مبارک مین بہت ہین اور بیہقی نے کہا ان سب قولون سے میرے نزدیک بہتر یہ ہے کہ وہ اسم علم ہے اور مشتق نہین مثل سائر اسمار مشتقہ کے **اَلرَّحْمٰنُ الرَّحِيْمُ** قول معتبر یہہ ہے کہ یہہ دونون اسم رحمت سے مشتق ہین اور رحمن مین زیادہ رحمت سمجہی جاتی ہے رحیم سے کہ اسمین پانچ حرف ہین اور رحیم مین چار اور بعضون نے کہا کہ رحمن اسم عبرانی ہے اور آثار مین وارد ہوا ہے کہ وہ دونون اسم رقیق ہین اور ایک مین رقت زیادہ ہے بہ نسبت دوسرے کے **اَلْمَلِكُ** سبکا بادشاہ اور یہ نام حدیث مین آیا ہے اور قرآن مین بہی **اَلْقُدُّوْسُ** ہر عیب و نقصان سے پاک **اَلسَّلَامُ** خود سلامت اور عالم کا سلامت رکہنے والا **اَلْمُؤْمِنُ** اپنے دین حق کا باور کرنیوالا یا مومنین کو ہول قیامت سے نجات دینے والا اور امن مین رکہنے والا **اَلْمُهَيْمِنُ** شاہد امانت دار محافظ **اَلْعَزِيْزُ** غالب عزت والا **اَلْجَبَّارُ** زبردست ٹوٹے پہوٹے کا جوڑنیوالا **اَلْمُتَكَبِّرُ** عظیم الشان گھمنڈ والا **اَلْخَالِقُ** عدم سے پیدا کرنیوالا **اَلْبَارِئُ** بے نمونہ دیکہے عالم کا بنانے والا **اَلْمُصَوِّرُ** صورت گر ہر مخلوق کے مناسب شکل اور صورت کا بنانیوالا **اَلْغَفَّارُ** اپنے بندون کے عیب اور گناہ بخشنے والا اور انکے برائیون کو ڈہکنے والا **اَلْقَهَّارُ** سب پر غالب **اَلْوَهَّابُ** بی عوض کثرت سے دینے والا **اَلرَّزَّاقُ** روزی دینے والا **اَلْفَتَّاحُ** رزق اور رحمت کے دروازے کہولنے والا **اَلْعَلِيْمُ** ہر چیز جاننے والا **اَلْقَابِضُ** بند کرنیوالا ارواح اور روزی کا اور مخلوقات کو ایک مٹہی مین لے لینے والا **اَلْبَاسِطُ** کشادہ کرنیوالا رزق کا اور جاری کرنیوالا روحون کا بدنون مین **اَلْخَافِضُ** پست کرنیوالا مغرورون کا اور زیر کرنیوالا سرکشون کا **اَلرَّافِعُ** بلند کرنیوالا مومنین منکسرین کا بالادست کرنے والا زیردستون کا **اَلْمُعِزُّ** عزت دینے والا **اَلْمُذِلُّ** ذلیل کرنیوالا **اَلسَّمِيْعُ** ہر آواز کو سنتا **اَلْبَصِيْرُ** ہر چیز کو دیکہتا **اَلْحَكَمُ** فیصلہ کرنیوالا **اَلْعَدْلُ** منصف عادل **اَللَّطِيْفُ** مہربان باریک دان **اَلْخَبِيْرُ** اگلے پچہلے ہر چیز سے خبردار

الحلیم بردبار بڑی سمائی والا کہ اہل کفر اور فسق کو جلدی نہیں پکڑتا العظیم بزرگ جسکی بڑائی وہم و خیال سے باہر ہو الغفور پردہ پوش الشکور شکر گذاروں کا
قدردان العلی سب سے اونچا الکبیر سب سے بڑا الحفیظ اپنے مخلوقات کا نگہدار اور محافظ المقیت محافظ باقدرت خلایق کا قوت دینی والا الحسیب
تمام عالم کو کافی اسکے سوا دوسرے کی حاجت ہرگز نہیں الجلیل بڑے شان والا الکریم صاحب کرم کہ جسکے عطا کی انتہا نہیں الرقیب ہر شئے کا نگہبان
المجیب حاجت روا دعا کا قبول کرنیوالا الواسع کشادہ رحمت کشادہ عطا الحکیم حاکم باحکمت استوار کار الودود نیکوں کا محبوب اہل معرفت کا
محب المجید بزرگ ذات نیکوکار الباعث قیامت میں قبروں سے مردوں کا اٹھانیوالا الشہید ہر چیز اسکے آگے حاضر الحق سچ مچ جسکے ذات اور
صفات میں کچھ بھی وسوسہ کا نہیں الوکیل سارے عالم کا کارساز روزی کا ضامن القوی زبردست المتین استوار کار جسکو تھکن اور ماندگی نہیں +
الولی مددگار عالم کا کارساز الحمید ہر کام کا سراہا سارے عالم کا محمود المحصی ہر چیز کا گھیرنے والا ذرہ بھی اسکے علم سے باہر نہیں المبدئ بے مثال کے
عالم کا ایجاد کرنیوالا المعید دنیا میں زندوں کا مارنیوالا آخرت میں مردوں کو زندگی بخشنے والا المحیی جلانیوالا الممیت مارنیوالا الحی بذات خود زندہ +
القیوم بذات خود قایم دوسروں کا تھامنے والا الواجد غنی جسکو کچھ احتیاج نہیں الماجد بزرگی والا الواحد اکیلا جسکا کوئی دوسرا نہیں الصمد
سردار دائمی جو نہ کھاوے نہ پیوے سب اسکے محتاج ہوں اور وہ سب سے بے نیاز القادر صاحب قدرت المقتدر بڑی اقتدار والا المقدم تقدیم بخشنے والا المؤخر
پیچھے ڈالنے والا الاول سب سے پہلا کہ اس سے قبل کوئی نہیں الآخر پچھلا جسکے بعد کچھ نہیں الظاہر قدرت کے راہ سے پہلا جسمیں کچھ شک نہیں یا سب سے
اوپر جسکے اوپر کوئی نہیں الباطن خلق کے وہم و نظر سے چھپا جسکے کنہ ذات پر کوئی آگاہ نہیں الوالی مالک صاحب حکومت المتعالی بلند شان اور
بلند ذات والا یعنے ذات اسکی عرش سے سب سے اوپر البر اپنے بندوں پر مہربان اور نیکوکار التواب توبہ قبول کرنیوالا المنتقم بدکاروں کو سزا دینے والا
العفو گناہوں کا مٹانیوالا گنہگاروں کا بخشنے والا الرؤف نہایت مہربانی والا مالک الملک سب جہانوں کا مالک جو چاہے سو کرے ذوالجلال
والاکرام جلال والا صاحب تعظیم و تکریم المقسط عادل منصف الجامع قیامت میں خلایق کا جمع کرنیوالا الغنی سب سے بے نیاز المغنی جسکو چاہے
بے پرواہ بنا دے المانع روکنے والا الضار ضرر پہونچانیوالا النافع نفع دینے والا النور بذات خود ظاہر اور غیر کا ظاہر کرنیوالا جسکے نور سے ایمان کا ظہور
ہوا الہادی نیک راہ بتانے والا مطلب پر پہونچانیوالا البدیع خود بے نظیر اور نئی اوپج کا لینے والا بے نمونہ اختراع کرنیوالا الباقی موجود دائمی ہمیشہ
قایم الوارث فنائی عالم کے بعد قایم رہنے والا الرشید راہ نما الصبور بڑی سہار والا جو بدکاروں کو جلد نہیں پکڑتا عن ابی ہریرۃ قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قلت یا رسول اللہ وما ریاض الجنۃ قال المساجد قلت وما الرتع یا رسول
اللہ قال سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ترجمہ روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب گذرو تم باغوں پر جنت کے تو چرو
میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جنت کے باغ کون ہیں آپنے فرمایا مسجدیں میں نے عرض کی کیونکر ہے چرنا انمیں فرمایا سبحان اللہ سے آخر تک کہنا ف یہ حدیث غریب ہے
عن انس بن مالک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا مررتم بریاض الجنۃ فارتعوا قالوا وما ریاض الجنۃ قال حلق الذکر ترجمہ روایت ہے
انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب گذرو تم باغوں پر جنت کے چرو پوچھا باغ جنت کے کیا ہیں فرمایا حلقے وعظ کے ف یہ حدیث حسن ہے
غریب ہے اس سند سے ثابت بن انس کے روایت سے باب عن ام سلمۃ عن ابی سلمۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اصاب احدکم مصیبۃ
فلیقل انا للہ وانا الیہ راجعون اللہم عندک احتسب مصیبتی فاجرنی فیہا وابدلنی منہا خیرا فلما احتضر ابو سلمۃ قال اللہم اخلف فی اھلی
خیرا منی فلما قبض قالت ام سلمۃ انا للہ وانا الیہ راجعون عند اللہ احتسب مصیبتی فاجرنی فیہا ترجمہ روایت ہے ام سلمہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابو سلمہ سے
کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب پہونچے کسیکو مصیبت تو کہے انا للہ سے خیرا تک یعنے ہم اللہ کے مال ہیں اور ہم اسکے طرف جانیوالے ہیں یا اللہ میں تیرے نزدیک
سے اپنی مصیبت کا ثواب چاہتا ہوں سو ثواب دے مجھکو اسمیں اور بدل دے اس سے بہتر چیز یعنے جو فوت ہو گئی مجھسے پھر جب موت حاضر ہوئی ابو سلمہ کے تو دعا کی
انہوں نے کہ یا اللہ میرے پیچھے لا میرے گھر والوں میں مجھ سے بہتر شخص کو پھر جب انکی روح قبض ہو گئی ام سلمہ نے کہا انا للہ سے آخر تک یعنے ہم اللہ کے مال ہیں ہم اسکی طرف

جانیوالے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی ہے یہہ اور سند سے بواسطہ ام سلمہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ابو سلمہ کا نام عبد اللہ بن عبد الاسد ہے **مترجم** اللہ تعالی نے ام سلمہ کے اس دعا کو قبول فرمایا کہ وہ امہات مؤمنین مین داخل ہوئین اللہ راضی ہو اُن سے **بَابٌ عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلًا جَآءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ قَالَ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ثُمَّ اَتَاهُ فِي الْيَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ الدُّعَاءِ اَفْضَلُ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ ثُمَّ اَتَاهُ يَوْمَ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهٗ مِثْلَ ذٰلِكَ قَالَ فَاِذَا اُعْطِيْتَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَاُعْطِيْتَهَا فِي الْاٰخِرَةِ فَقَدْ اَفْلَحْتَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ ایک شخص آیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ کس چیز کا مانگنا اللہ سے افضل ہے آپنے فرمایا مانگ اپنے رب سے عافیت اور معافی دنیا اور آخرت مین پھر آیا وہ دوسرے دن اور اُسنے ویسا ہی عرض کیا آپنے پھر ویسا ہی فرمایا پھر آیا وہ تیسرے دن پھر آپنے وہی فرمایا اور فرمایا کہ جب ملے تجھکو عافیت دنیا میں اور آخرت مین تو تو مراد کو پہونچگیا یعنے پھر کیا چاہیے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ہم سلمہ بن وردان کی روایت سے اسی جانتے ہین **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَاَيْتَ اِنْ عَلِمْتُ اَيُّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا اَقُوْلُ فِيْهَا قَالَ قُوْلِي اللّٰهُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ عرض کی اُنہوں نے کہ یا رسول اللہ بتائی مجھکو اگر مین جان جاؤن کہ کونسی رات شب قدر ہے تو کیا پڑھون آپنے فرمایا کہہ اللّٰہم سے آخر تک یعنے یا اللہ تو بخشنے والا ہے دوست رکھتا ہے بخشش کو سو بخش مجھکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ قَالَ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فَمَكَثْتُ اَيَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِي شَيْئًا اَسْاَلُهُ اللّٰهَ فَقَالَ لِي يَا عَبَّاسُ يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے کہ اُنہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے سکھائی ایسی چیز کہ مین اللہ سے مانگون آپنے فرمایا عافیت مانگو اللہ سے پھر تھوڑے دن مین ٹھیرا اور پھر یہی عرض کی آپنے فرمایا ای عباس رسول اللہ کے چچا مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت مین **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور عبد اللہ بیٹے حارث کی ہین وہ بیٹے نوفل کے اور انکو سماع ہے عباس سے **بَابٌ عَنْ** عَائِشَةَ عَنْ اَبِي بَكْرِنِ الصِّدِّيْقِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا اَرَادَ اَمْرًا قَالَ اللّٰهُمَّ خِرْ لِي وَاخْتَرْ لِي **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر صدیق سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب ارادہ کرتے کسی کام کا فرماتے اللّٰہم سے آخر تک یعنے یا اللہ اختیار کر میرے واسطے خیر کو اور پسند فرما اور خیر و برکت دے میرے کام مین **ف** یہہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر زنفل کی روایت سے اور وہ ضعیف ہین محدثین کے نزدیک انکو زنفل بن عبد اللہ العرفی کہتے ہین اور وہ عرفات مین رہا کرتے تھے اور اکیلے اُنہین نے یہہ روایت بیان کی ہے اور انکا کوئی متابع نہین **بَابٌ عَنْ** اَبِي مَالِكٍ الْاَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْوُضُوْءُ شَطْرُ الْاِيْمَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاُ الْمِيْزَانَ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ اَوْ تَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ وَالصَّلٰوةُ نُوْرٌ وَالصَّدَقَةُ بُرْهَانٌ وَالصَّبْرُ ضِيَاءٌ وَالْقُرْاٰنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَيْكَ كُلُّ النَّاسِ يَغْدُوْ فَبَائِعٌ نَفْسَهٗ فَمُعْتِقُهَا اَوْ مُوْبِقُهَا **ترجمہ** روایت ہے ابی مالک اشعری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو نصف ایمان ہے اور الحمد للہ بھر دیتا ہے میزان اعمال کو یعنے ثواب سے اور سبحان اللہ اور الحمد للہ دونون بھر دیتی ہین یا ہر ایک اُنمین کا بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے درمیان کو اور نماز نور ہے اور صدقہ دلیل ہے ایمان کی اور صبر روشنی ہے اور قرآن حجت ہے تیرے نجات کی یا تیرے ہلاک کی اور ہر شخص صبح کرتا ہے اس حال مین کہ بیچنے والا ہے اپنی نفس کا پھر یا اُسکا آزاد کرنیوالا ہے یا ہلاک کرنیوالا یعنے اگر اطاعت و عبادت کی اپنی جان کو عذاب سے نجات دی ورنہ ہلاک کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَيْسَ لَهَا دُوْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ حَتّٰى تَخْلُصَ اِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سبحان اللہ آدھی میزان بھر دیتا ہے یعنی ثواب سے اور الحمد للہ ساری میزان بھر دیتا ہے اور لا الہ الا اللہ کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہین یہانتک کہ وہ اللہ تک پہونچ جاتا ہے یعنے مقبول ہو جاتا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اُسکی کچھ قوی نہین **عَنْ** رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ سُلَيْمٍ قَالَ عَدَّهُنَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِي يَدِيْ اَوْ فِي يَدِهِ التَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ يَمْلَؤُهٗ وَالتَّكْبِيْرُ يَمْلَاُ مَا بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَالصَّوْمُ نِصْفُ الصَّبْرِ وَالطُّهُوْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ **ترجمہ** روایت ہے ایک مرد سے جو قبیلہ بنی سلیم سے ہین کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے گن دی ہیں پانچ انگلیون پر ہاتھ کے یا اپنے ہاتھ پر کہ سبحان اللہ آدھی میزان ہے اور یہ پہلے بات ہے اور دوسری یہ کہ الحمد للہ بھر دیتی ہے اُسکو تیسری یہ کہ اللہ اکبر بھر دیتا ہے آسمان و زمین کے بیچ کو چوتھے یہ کہ روزہ نصف صبر ہے پانچوین یہ

طہارت نصف ایمان ہے۔ **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی شعبہ اور ثوری نے ابی اسحاق سے **باب عن** علی بن ابی طالب قال اکثر ما دعا بہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عشیۃ عرفۃ فی الموقف اللھم لک الحمد کالذی نقول وخیرا مما نقول اللھم لک صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی والیک مآبی ولک رب تراثی اللھم انی اعوذ بک من عذاب القبر ووسوسۃ الصدر وشتات الامر اللھم انی اعوذ بک من شر ما تجیء بہ الریح **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہا انہوں نے کہ اکثر جو دعا کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عرفہ کے دن بعد دوپہر کے وقوف عرفات میں وہ یہ تھی اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ تجھکو تعریف ہے جیسے تو کہے اور بہتر اس سے جیسے ہم کہیں یا اللہ تیرے لئے ہی نماز ہماری اور قربانی اور زندگی اور موت ہماری اور تیری ہی طرف ہے لوٹنا ہمارا اور تیرے ہی لئے یا اللہ میراث ہے میری یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں عذاب قبر سے اور وسوسہ سینہ کے اور پریشانی سے کام کے یا اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں اس شر سے جو ہوا لاتی ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسناد اسکے قوی نہیں **باب عن** ابی امامۃ قال دعا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بدعاء کثیر لم نحفظ منہ شیئا قلنا یا رسول اللہ دعوت بدعاء کثیر لم نحفظ منہ شیئا قال الا ادلکم علی ما یجمع ذلک کلہ تقول اللھم انا نسالک من خیر ما سالک منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونعوذ بک من شر ما استعاذ منہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وسلم وانت المستعان وعلیک البلاغ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ پڑھیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہت سی دعائیں کہ یاد نہیں ہمکو پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ آپنے بہت سی دعائیں کیں کہ ہمکو کچھ یاد نہیں آپنے فرمایا میں تمکو ایسی چیز بتادوں جو ان سب کی جامع ہو تم کہو اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ مانگتے ہیں ہم تجھ سے وہ خیر جو مانگی تجھ سے تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اور پناہ میں آتے ہیں ہم تیرے اسکے شر سے جس سے پناہ مانگی تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے اور تو ہی مددگار ہے اور تو ہی پہونچانیوالا ہے یعنی خیر اور شر کا اور طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت عبادت کرنیکی نہیں مگر اللہ کیطرف سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **باب عن** شہر بن حوشب قال قلت لام سلمۃ یا ام المومنین ما کان اکثر دعاء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا کان عندک قالت کان اکثر دعائہ یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک قالت فقلت یا رسول اللہ ما لاکثر دعائک یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک فقال یا ام سلمۃ انہ لیس آدمی الا وقلبہ بین اصبعین من اصابع اللہ فمن شاء اقام ومن شاء ازاغ فتلا معاذ ربنا لا تزغ قلوبنا بعد اذ ہدیتنا **ترجمہ** روایت ہے شہر بن حوشب سے کہ انہوں نے کہا ام سلمہ سے کہ ای ام المومنین حضرت کی اکثر دعا کیا تھی جب وہ آپکے پاس ہوتے انہوں نے کہا یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک یعنے اے دلوں کے پھیرنے والے جما دے میرے دلکو اپنے دین پر سو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ اکثر یہ دعا کیوں کرتے ہیں آپنے فرمایا ای ام سلمہ کوئی آدمی ایسا نہیں جسکا دل اللہ کی دو انگلیوں میں نہو پھر جسے وہ چاہتا ہے قایم رکھتا ہے یعنے دین حق پر اور جسے چاہتا ہے اسکا دل ٹیڑھا کردیتا ہے پھر معاذ نے جو راوی حدیث ہیں یہ آیت پڑھی ربنا لا تزغ الآیۃ یعنے ای رب ہمارے مت ٹیڑھا کر ہمارے دلوں کو بعد اسکے کہ ہدایت کی تونے **ف** اس باب میں عائشہ اور نواس بن سمعان اور انس اور جابر اور عبد اللہ بن عمرو اور نعیم بن ہمار سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث حسن ہے **باب عن** بریدۃ قال شکی خالد بن الولید المخزومی الی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ ما انام اللیل من الارق فقال نبی اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا اویت الی فراشک فقل اللھم رب السموات السبع وما اظلت ورب الارضین وما اقلت ورب الشیاطین وما اضلت کن لی جارا من شر خلقک کلھم جمیعا ان یفرط علی احد منھم او ان یبغی عز جارک وجل ثناءک ولا الہ غیرک لا الہ الا انت **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ شکایت کی انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ میں نہ سوسکا یعنے کسی وسوسہ یا خوف کے سبب سے سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جب پہونچے تو اپنے بچھونے پر کہہ تو اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ پالنے والے ساتوں آسمان کے اور جنپر انہوں نے سایہ کیا اور پالنے والے زمینوں کے اور جنکو انہوں نے اٹھایا اور پالنے والے شیطانوں کے اور جنکو انہوں نے گمراہ کیا ہوجا تو ہمسایہ میرا اپنے سارے مخلوق کے شر سے بچانیکو نہ زیادتی کرے انمیں سے کوئی مجھپر یا بغاوت کرے معزز ہے ہمسایہ تیرا اور بزرگ ہے ثنا تیری کوئی معبود نہیں تیرے سوا کوئی معبود نہیں مگر تو **ف** اس حدیث کی اسناد قوی نہیں اور حکم بن ظہیر جو اسکے سند میں ہے وہ متروک الحدیث ہے کہ چھوڑ دی اس سے حدیث لینا بعض محدثین نے اور مروی ہے یہ حدیث نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اسکے اور وہ مرسل ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا فزع احدکم فی النوم فلیقل اعوذ بکلمات اللہ التامۃ

مِنْ غَضَبِهٖ وَعِقَابِهٖ وَشَرِّ عِبَادِهٖ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِيْنِ وَاَنْ يَّحْضُرُوْنِ فَاِنَّهَا لَنْ تَضُرَّهٗ فَكَانَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عَمْرٍو يُلَقِّنُهَا مَنْ بَلَغَ مِنْ وَلَدِهٖ وَمَنْ لَّمْ يَبْلُغْ مِنْهُمْ كَتَبَهَا فِيْ صَكٍّ ثُمَّ عَلَّقَهَا فِيْ عُنُقِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن شعیب کے دادا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی تم میں کا نیند میں چونک پڑے کہے اعوذ سے یحضرون تک یعنے میں اللہ کے پوری باتوں کی پناہ میں آتا ہوں اُوسکے غضب سے اور عذاب سے اور اُسکے بندوں کے فساد سے اور وسوسوں سے شیطانوں کے اور اس سے کہ وہ میرے پاس آویں سو وہ خواب اُسے ضرر نکریگا اور عبداللہ بن عمرو سکہا دیتے تھے اُسکو جو بالغ ہوتا تھا انکے اولاد سے اور جو نابالغ ہوتا تھا اُسکو لکھکر اُسکے گلے میں لٹکا دیتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ قَالَ سَمِعْتُ اَبَا وَائِلٍ قَالَ سَمِعْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ قُلْتُ لَهٗ اَنْتَ سَمِعْتَهٗ مِنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ وَرَفَعَهٗ اَنَّهٗ قَالَ لَا اَحَدَ اَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ حَرَّمَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَلَا اَحَدَ اَحَبُّ اِلَيْهِ الْمَدْحُ مِنَ اللّٰهِ وَلِذٰلِكَ مَدَحَ نَفْسَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن مرہ سے کہا اُنہوں نے کہ سنا میں نے ابو وائل سے کہا اُنہوں نے کہ سنا میں نے عبداللہ بن مسعود سے عمرو بن مرہ کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا ابو وائل سے کہ تمنے خود سنا عبداللہ سے اُنہوں نے کہا کہ ہاں مرفوع کی اُنہوں نے یہ روایت یعنے فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ سے بڑھکر کوئی غیرت والا نہیں اور اسی لئے حرام کیا اُسنے بیحیائیوں کو کُھلے ہوں یا چھپے اور کسیکو تعریف اپنی اچھی نہیں لگتی جتنی اللہ کو اچھی لگتی ہے اور اسی لئے اُسنے خود تعریف کی اپنے ذات مقدس کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ اَبِيْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ اَنَّهٗ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِيْ دُعَاءً اَدْعُوْ بِهٖ فِيْ صَلَاتِيْ قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہ اُنہوں نے عرض کی اے رسول اللہ کے مجھے ایسی دعا سکھلائیے کہ میں اپنی نماز میں پڑھا کروں آپنے فرمایا کہہ تو اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ میں نے ظلم کیا اپنے جان پر بہت اور نہیں بخشتا گناہوں کو کوئی مگر تو سو بخشدے مجھکو اپنے نزدیک سے بخشنا اور رحمت کر مجھپر بیشک تو ہی ہے بخشنے والا رحمت کرنیوالا **ف** حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور وہ حدیث لیث بن سعد کی ہے اور ابو الخیر کا نام مرثد بن عبداللہ مزنی ہے

باب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَرَبَهٗ اَمْرٌ قَالَ يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ وَبِاِسْنَادِهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلِظُّوْا بِيَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا اُنہوں نے کہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کوئی سخت کام آپڑتا فرماتے يَا حَيُّ يَا قَيُّوْمُ بِرَحْمَتِكَ اَسْتَغِيْثُ یعنے اے حی زندہ قائم رکھنے والے تیری رحمت کے وسیلہ سے فریاد کرتا ہوں میں اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ فرمایا آپنے لازم پکڑو تم یاذالجلال والاکرام کو یعنے اے بڑائی اور بزرگی والے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہ انس سے اور سند سے بھی سوا اس سند کی چنانچہ روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے مومل سے اُنہوں نے حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے حمید سے اُنہوں نے انس بن مالک سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے لازم پکڑو تم یاذالجلال والاکرام یہہ حدیث غریب ہے اور محفوظ نہیں اور مروی ہوئی یہ حماد بن سلمہ سے اُنہوں نے روایت کی حمید سے اُنہوں نے حسن بصری سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور یہ صحیح زیادہ ہے اور مومل نے اسمیں غلطی کی کہ کہا روایت ہے حمید سے وہ روایت کرتے ہیں انس سے اور انکا کوئی متابع نہیں

عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ سَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا يَّدْعُوْ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فَقَالَ اَيُّ شَيْءٍ تَمَامُ النِّعْمَةِ قَالَ دَعْوَةٌ دَعَوْتُ بِهَا اَرْجُوْ بِهَا الْخَيْرَ قَالَ فَاِنَّ مِنْ تَمَامِ النِّعْمَةِ دُخُوْلَ الْجَنَّةِ وَالْفَوْزَ مِنَ النَّارِ وَسَمِعَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ قَدِ اسْتُجِيْبَ لَكَ فَسَلْ وَسَمِعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ اللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ الصَّبْرَ قَالَ سَاَلْتَ اللّٰهَ الْبَلَاءَ فَاسْاَلْهُ الْعَافِيَةَ **ترجمہ** روایت ہے معاذ بن جبل سے کہا اُنہوں نے کہ سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھ سے پوری نعمت تو آپنے فرمایا کیا ہے پوری نعمت اُسنے عرض کی کہ میں نے ایک دعا کی کہ امید رکھتا ہوں اُس سے بہتری کی آپنے فرمایا پوری نعمت یہی ہے داخل ہونا جنت میں اور بچ جانا دوزخ سے اور سنا آپنے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یاذالجلال والاکرام آپنے فرمایا تیری دعا مقبول ہے اب سوال کر اور سنا آپنے ایک شخص کو کہ کہتا تھا یا اللہ میں مانگتا ہوں تجھسے صبر آپنے فرمایا تو نے بلا مانگی اب اللہ سے عافیت مانگ لے **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہوں نے اسمعیل سے اُنہوں نے جریری سے اسی اسناد سے مانند اسکی یہ حدیث حسن ہے

باب عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَوٰى اِلٰى فِرَاشِهٖ طَاهِرًا يَّذْكُرُ اللّٰهَ حَتّٰى يُدْرِكَهُ النُّعَاسُ لَمْ يَنْقَلِبْ سَاعَةً مِّنَ اللَّيْلِ يَسْاَلُ اللّٰهَ شَيْئًا مِّنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ اِلَّا اَعْطَاهُ اللّٰهُ اِيَّاهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ باہلی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے

جو جاگے اپنے بچھونے پر طہارت کے ساتھ اور یاد کرتا رہے اللہ کو یہانتک کہ سو جاوے تو نہیں کروٹ لیتا ہے وہ کسیطرف مگر جو مانگتا ہے وہ اللہ سے خیر دنیا اور آخرت کے اللہ اسی عنایت فرماتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب بھی اور مروی ہوئی یہہ شہر بن حوشب سے وہ روایت کرتے ہیں ابی ظبیہ سے وہ عمرو بن عبسہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے *

عَنْ اَبِیْ رَاشِدِ نِ الْحُبْرَانِیِّ قَالَ اَتَیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ فَقُلْتُ لَهٗ حَدِّثْنَا مِمَّا سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَلْقٰی اِلَیَّ صَحِیْفَةً فَقَالَ هٰذَا مَا كَتَبَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَنَظَرْتُ فِیْهَا فَاِذَا فِیْهَا اَنَّ اَبَا بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقَ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عَلِّمْنِیْ مَا اَقُوْلُ اِذَا اَصْبَحْتُ وَاِذَا اَمْسَیْتُ قَالَ یَا اَبَا بَكْرٍ قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عَالِمَ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ رَبَّ كُلِّ شَیْءٍ وَمَلِیْكَهٗ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطٰنِ وَشِرْكِهٖ وَاَنْ اَقْتَرِفَ عَلٰی نَفْسِیْ سُوْٓءًا اَوْ اَجُرَّهٗ اِلٰی مُسْلِمٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی راشد حبرانی سے کہا انہوں نے کہ آیا میں عبد اللہ بن عمرو بن عاص کے پاس اور انسے کہا کہ کوئی حدیث بیان کرو مجھ سے جو سنی ہو تمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے سو انہوں نے میری طرف ایک صحیفہ یعنی ورق لکھا ہوا ڈال دیا اور کہا کہ لکھا دیا مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہا راوی نے کہ میں نے اسی دیکھا اسمین لکھا تھا کہ ابو بکر نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سکھائی مجھکو جو میں کہا کروں صبح اور شام تو فرمایا آپنے کہو تم اللھم آخر تک یعنی یا اللہ پیدا کرنے والے آسمانوں اور زمین کے جاننے والے چھپی اور کھلے کے کوئی معبود برحق نہیں مگر تو تو رب ہے ہر چیز کا اور مالک پناہ میں آتا ہوں میں تیری اپنی نفس کی شر سے اور شیطان کے فساد اور شرکت سے اور اس سے کہ کماؤں میں اپنے اوپر برائی یا کھینچ لیجاؤں اسکو کسی مسلم کی طرف **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِشَجَرَةٍ یَابِسَةِ الْوَرَقِ فَضَرَبَهَا بِعَصَاهُ فَتَنَاثَرَ الْوَرَقُ فَقَالَ اِنَّ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَسُبْحَانَ اللّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ لَتُسَاقِطُ مِنْ ذُنُوْبِ الْعَبْدِ كَمَا تَسَاقَطَ وَرَقُ الشَّجَرَةِ هٰذِهٖ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم گذرے ایک درخت پر جسکے پتے سوکھے تھے سو مارا اسکو اپنے لاٹھی سے اور پتے اسکے جھڑ پڑے سو فرمایا آپنے کہ یہہ چاروں کلمے الحمد للہ وغیرہ بندے کے گناہ جھاڑ دیتے ہیں جیسے جھڑتے ہیں پتے اس درخت کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور نہیں جانتے ہم اعمش کو کہ سماع ہوا انکو انس سے مگر انہوں نے دیکھا ہے انس کو اور نظر کی ہے انکی طرف

عَنْ عُمَارَةَ بْنِ شَبِیْبِ نِ السَّبَائِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَنْ قَالَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ عَشْرَ مَرَّاتٍ عَلٰی اِثْرِ الْمَغْرِبِ بَعَثَ اللّٰهُ لَهٗ مَسْلَحَةً یَحْفَظُوْنَهٗ مِنَ الشَّیْطٰنِ حَتّٰی یُصْبِحَ وَكَتَبَ لَهٗ بِهَا عَشْرَ حَسَنَاتٍ مُوْجِبَاتٍ وَمَحٰی عَنْهُ عَشْرَ سَیِّئَاتٍ مُوْبِقَاتٍ وَكَانَتْ لَهٗ بِعَدْلِ عَشْرِ رَقَبَاتٍ مُؤْمِنَاتٍ **ترجمہ** روایت ہے عمارہ بن شبیب السبائی سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کہے لا الہ الا اللہ سے قدیر تک دس بار بعد مغرب کے بھیجیگا اللہ تعالی اسکی طرف فرشتے کہ حفاظت کرینگے اسکی صبح تک اور لکھے جاوینگی اسکے لئے دس نیکیاں رحمت کے واجب کرنیوالی اور مٹائی جاوینگی اس سے دس برائیاں ہلاک کرنیوالی اور ثواب ہوگا اسکو دس بردہ آزاد کرنیکا جو مسلمان ہوں **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے لیث بن سعد کے اور ہم نہیں جانتے کہ عمارہ بن شبیب کو سماع ہو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ التَّوْبَةِ وَالْاِسْتِغْفَارِ وَمَا ذُكِرَ مِنْ رَحْمَةِ اللّٰهِ بِعِبَادِهٖ باب توبہ و استغفار کی فضیلت کے بیان میں اور اللہ کے رحم کا اپنے بندوں پر **عَنْ** زِرِّ بْنِ حُبَیْشٍ قَالَ اَتَیْتُ صَفْوَانَ بْنَ عَسَّالِ نِ الْمُرَادِیَّ اَسْاَلُهٗ عَنِ الْمَسْحِ عَلَی الْخُفَّیْنِ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكَ یَا زِرُّ فَقُلْتُ ابْتِغَآءَ الْعِلْمِ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ رِضًا بِمَا یَطْلُبُ قُلْتُ اِنَّهٗ حَكَّ فِیْ صَدْرِیْ الْمَسْحُ عَلَی الْخُفَّیْنِ بَعْدَ الْغَائِطِ وَالْبَوْلِ وَكُنْتَ امْرَاً مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَسْاَلُكَ هَلْ سَمِعْتَهٗ یَذْكُرُ فِیْ ذٰلِكَ شَیْئًا قَالَ نَعَمْ كَانَ یَاْمُرُنَا اِذَا كُنَّا سَفْرًا اَوْ مُسَافِرِیْنَ اَنْ لَا نَنْزِعَ خِفَافَنَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ وَلَیَالِیْهِنَّ اِلَّا مِنْ جَنَابَةٍ لٰكِنْ مِنْ غَائِطٍ وَبَوْلٍ وَنَوْمٍ قَالَ فَقُلْتُ هَلْ سَمِعْتَهٗ یَذْكُرُ فِی الْهَوٰی شَیْئًا قَالَ نَعَمْ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ سَفَرٍ فَبَیْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اِذْ نَادَاهُ اَعْرَابِیٌّ بِصَوْتٍ لَهٗ جَهْوَرِیٍّ یَا مُحَمَّدُ فَاَجَابَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی نَحْوٍ مِنْ صَوْتِهٖ هَاؤُمُ فَقُلْنَا لَهٗ وَیْحَكَ اُغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ فَاِنَّكَ عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ نُهِیْتَ عَنْ هٰذَا فَقَالَ وَاللّٰهِ لَا اَغْضُضُ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ الْمَرْءُ یُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمَّا یَلْحَقْ بِهِمْ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فَمَا زَالَ یُحَدِّثُنَا حَتّٰی ذَكَرَ بَابًا مِنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ مَسِیْرَةُ عَرْضِهٖ اَوْ یَسِیْرُ الرَّاكِبُ فِیْ عَرْضِهٖ اَرْبَعِیْنَ اَوْ سَبْعِیْنَ عَامًا قَالَ سُفْیَانُ قِبَلَ الشَّامِ خَلَقَهُ اللّٰهُ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ مَفْتُوْحًا یَعْنِیْ لِلتَّوْبَةِ لَا یُغْلَقُ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْهُ **ترجمہ** روایت ہے زر بن حبیش سے انہوں نے کہا گیا میں صفوان بن عسال مرادی کے پاس کہ پوچھوں انسے مسح موزوں کا سو پوچھا انہوں نے کیوں آئے تم اے زر سو کہا میں نے علم حاصل کرنے کو سو کہا انہوں نے کہ ملائکہ اپنے بازو بچھاتے ہیں

طالب علم کے لئے اُسکی طلب سے راضی ہوکر پھر مین نے کہا کہ میرے دلمین خیال آیا موزون کے مسح کا بعد پیخانے اور پیشاب کے کرین یا کرین اور مین ایک صحابی ہون رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا سو آیا مین تمہارے پاس کہ پوچھون مین تمسے کہ کچھہ سنا ہے تمنے حضرت سے کہ ذکر کرتے ہون اسکا کہا انہون نے کہ ہان ہمکو حکم کرتے تھے آپ جب ہم مسافر ہون کہ نہ اُتارین ہم موزے تین دن اور رات مگر غسل جنابت کے لئے اور نہ اُتارین ہم پیخانے یا پیشاب یا سونے کے بعد پھر کہا مینے کہ کچھہ سنا تمنے ذکر کرتے تھے محبت کا اُنہون نے کہا کہ ہم ایک سفر مین ساتھ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ ایک گنوار آیا اور اُسنے بلند آواز سے پکارا کہ یا محمد سو حضرت نے اُسکو جواب دیا اُسی آواز اسی اور فرمایا کہ آؤ سو ہمنے اُس سے کہا ای خرابی تیری پست کر اپنی آواز کو کہ تو پاس ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور منع ہے اُن پاس آواز بلند کرنا سو کہا اُسنے کہ واللہ مین پست نکرونگا اپنی آواز اور کہا اُسنے کہ آدمی دوست رکھتا ہے ایک قوم کو اور نہین ملتا اُنسے اور فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ آدمی قیامت کے دن اُسکے ساتھ ہوگا جسکو چاہتا ہے یعنی عمل میں اگرچہ اُنکی برابر نہو پھر صفوان مجھسے باتین کرتے رہے یہانتک کہ ذکر کیا ایک دروازہ کا کہ مغرب کی طرف ہے چوڑان اُسکی ایسی ہے کہ سوار دوڑے کا چالیس یا ستر برس تک اُسمین چلا جاوے اور سفیان نے کہا کہ وہ شام کی طرف ہے پیدا کیا ہے اُسکو اللہ نے جسدن پیدا کیا ہے آسمانون کو اور زمین کو اور وہ کھلا ہوا ہے یعنے توبہ کے لئے اور بند نہین ہوگا یہانتک کہ آفتاب نکلے مغرب سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** زِرّ بن حُبَیش قال اتیتُ صفوان بن عسال المرادی فقال لی ما جاء بک قلت ابتغاء العلم قال بلغنی ان الملائکة تضع اجنحتها لطالب العلم رضا بما یفعل قال قلت له انه حاك او قال حكّ فی نفسی شیء من المسح علی الخفین فهل حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فیه شیئا قال نعم کنا اذا کنا سفرا او مسافرین امرنا ان لا نخلع خفافنا ثلاثا الا من جنابة ولکن من غائط وبول ونوم قال فقلت فهل حفظت من رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الهوی شیئا قال نعم کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی بعض اسفاره فناداه رجل کان فی آخر القوم بصوت جهوری اعرابی جلف جاف فقال یا محمد یا محمد فقال له القوم مه انک قد نهیت عن هذا فاجابه رسول الله صلی الله علیه وسلم علی نحو من صوته هاؤم فقال الرجل یحب القوم ولما یلحق بهم قال فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم المرء مع من احب قال زرّ فما برح یحدثنی حتی حدثنی ان الله عز وجل جعل بالمغرب بابا عرضه مسیرة سبعین عاما للتوبة لا یغلق حتی تطلع الشمس من قبله وذلك قول الله تبارك وتعالی یوم یاتی بعض آیات ربك لا ینفع نفسا ایمانها الآیة **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا اسمین اعرابی کو جلف جاف کہا یعنے احمق سخت و درشت مزاج اور باب توبہ کے بیان کے بعد یہہ آیت پڑھی یوم یاتی الآیہ یعنے جسدن آجاوینگی بعض نشانیان تیرے رب کی نفع نہ دیگا اُسدن کسیکو ایمان اُسکا یعنے جب آفتاب مغرب سے طلوع کریگا کسیکی توبہ قبول نہوگی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

باب عن ابن عمر عن النبی صلی الله علیه وسلم قال ان الله یقبل توبة العبد ما لم یغرغر **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ توبہ قبول کرتا ہے بندہ کی جب تک کہ غرغرانہ لگے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون نے ابو عامر عقدی سے اُنہون نے عبد الرحمن سے اُنہون نے اپنے باپ ثابت سے اُنہون نے مکحول سے اُنہون نے جبیر بن نفیر سے انہون نے ابن عمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اوپر کے روایت کے اُسی کے ہم معنے

باب عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لله افرح بتوبة احدکم من احدکم بضالته اذا وجدها **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے بندہ کی توبہ سے اس سے زیادہ خوش ہوتا ہے جتنا کوئی اپنا کھویا ہوا اونٹ پاکر خوش ہو **ف** اس باب مین ابن مسعود اور نعمان بن بشیر اور انس سے بھی روایت ہے یہہ روایت حسن ہے غریب ہے اس سند سے

باب عن ابی ایوب انه قال حین حضرته الوفاة قد کتمت عنکم شیئا سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول لولا انکم تذنبون لخلق الله خلقا یذنبون فیغفر لهم **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب سے کہ جب اُنکو موت سامنے آئی اُنہون نے کہا مینے ایک چیز سُنی تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ تم سے چھپا رکھا تھا سنا مینے کہ فرماتے تھے اگر تم گناہ نکروگے تو اللہ تعالے ایک اور مخلوق پیدا کرے کہ وہ گناہ کرے اور اللہ اُنکے گناہ معاف کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور مروی ہوئی ہے یہہ محمد بن کعب سے وہ روایت کرتے ہین ابی ایوب سے وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے روایت کی یہہ ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے عبد الرحمن سے اُنہون نے عمر سے جو مولی ہین غفرہ کے اُنہون نے محمد بن کعب قرظی سے اُنہون نے ابی ایوب سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے

باب عن انس بن مالك قال سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول قال الله تبارك وتعالی یا ابن آدم انك ما دعوتنی ورجوتنی غفرت لك علی ما کان فیك ولا ابالی یا ابن

آدَمَ لَوْ بَلَغَتْ ذُنُوْبُكَ عَنَانَ السَّمَاءِ ثُمَّ اسْتَغْفَرْتَنِيْ غَفَرْتُ لَكَ وَلَا اُبَالِيْ يَا ابْنَ آدَمَ اِنَّكَ لَوْ اَتَيْتَنِيْ بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا ثُمَّ لَقِيْتَنِيْ لَا تُشْرِكُ بِيْ شَيْئًا لَاَتَيْتُكَ
بِقُرَابِهَا مَغْفِرَةً **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے کہ فرماتے تہے اللہ تعالے فرماتا ہے اے بیٹے آدم کے تو جب تک مجھے پکارے جائیگا
اور مجھسے امید مغفرت کی رکہیگا مین تجھے بخشتا رہونگا تو کسی کام مین ہی ہو اور مین پرواہ نہین رکہتا اے بیٹے آدم کے اگر پہونچ جاوین گناہ تیرے آسمان کے کنارون تک
پہر بخشش مانگے تو مجھسے تو بہی بخشدون مین تجھکو اور مین پرواہ نہین رکہتا اے بیٹے آدم کے اگر تو زمین بہر گناہ لیکر مجھسے ملے کہ شریک نہ کیا ہو تونے میرے ساتہ کسیکو
تو مین اُتنی ہی بخشش لیکر تیرے آگے آؤن **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** یعنے اس دنیا مین سب گنہگارون نے گناہ کئے
مین فرعون بہی اسی دنیا مین تہا اور ہامان بہی اسی دنیا مین بلکہ شیطان بہی اسی مین پہر یون سمجہئے کہ جتنے گناہ ان سب گنہگارون سے ہوئے ہین سو ایک آدمی وہ
سب کچہہ کرے لیکن شرک سے پاک ہو تو جتنے اُسکے گناہ ہین اللہ صاحب اُتنی ہی اُسپر بخشش کریگا اس حدیث سے معلوم ہوا کہ توحید کے برکت سی سب گناہ بخشی جاتے
ہین جیسے کہ شرک کی شامت سے سب اچہی کام ناکارہ ہوجاتے ہین اور یہی حق ہے اسلئے کہ جب شرک سے آدمی پورا پاک ہوا کہ کسی کو اللہ کے سوا مالک نہ سمجہے اور اُسکے سوا کہین
بہاگنے کی جگہہ نجانے اور یہ اُسکے دلمین خوب ثابت ہوجاوے کہ اللہ کے تقصیروار کو اُس سے بہاگ کر کہین پناہ نہین اور اُسکے مقابل کسی زور آور کا زور نہین چلتا اور اُسکے
روبرو کسیکے حمایت کام نہین آتی اور کوئی کسیکے سفارش اپنے اختیار سے نہین کرسکتا سو جب یہ بات دلمین خوب ثابت ہوجاوے پہر جتنے گناہ اُس سے ہونگے بشریت کی راہ سے
ہونگے یا بہول چوک کر اور ان گناہونکا ڈر اُسکے دلپر گہر رہا ہوگا اور اُنسے ایسا بیزار ہوگا اور شرمندہ کہ اپنے جان سے بہت تنگ ہوگا اور بیشک ایسا آدمی اللہ کی رحمت کا
مستحق ہے اور جیون جیون اُسکا اضطرار اور بیقراری گناہون کے سبب سے بڑہتی جاتی ہے ویون ویون رحمت الٰہی اُسپر زیادہ ہوتی جاتی ہے سو یہ سمجہنا چاہئے کہ جسکے توحید
کامل ہے اُسکا [illegible] وہ کام کرتا ہے کہ اور ونسے وہ عبادت وہ کام نہین ہوتے فاسق موحد ہزار درجہ بہتر ہے متقی مشرک سے اور رعنی پر تقصیر الکہہ درجہ افضل ہے باغی
خوشامدی سے کہ یہ اپنے تقصیر پر شرمندہ ہے اور وہ اپنے فریب پر مغرور **بَابٌ عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَلَقَ اللّٰهُ مِائَةَ
رَحْمَةٍ فَوَضَعَ رَحْمَةً وَاحِدَةً بَيْنَ خَلْقِهٖ يَتَرَاحَمُوْنَ بِهَا وَعِنْدَ اللّٰهِ تِسْعَةٌ وَتِسْعُوْنَ رَحْمَةً **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اللہ نے پیدا کیا سو رحمتون کو اور اُتاری ایک رحمت اُنمین سے یعنے دنیا مین کہ جسکے سبب سے لوگ آپسمین رحم کرتے ہین اور اُسکے پاس ننانوے رحمتین ہین یعنے قیامت
کے دن اُنسے بخشیگا اپنے موحد بندونکو **ف** اسبابمین سلمان اور جندب بن عبداللہ بن سفیان بجلی سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح **بَابٌ عَنْ** اَبِيْ
هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ الْمُؤْمِنُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْعُقُوْبَةِ مَا طَمِعَ فِي الْجَنَّةِ اَحَدٌ وَلَوْ يَعْلَمُ الْكَافِرُ مَا عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الرَّحْمَةِ
مَا قَنَطَ مِنَ الْجَنَّةِ اَحَدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر جان لیوے مومن اُس عذاب کو جو اللہ کے پاس ہے ہرگز طمع نکرے جنت
کی کوئی اور اگر جان لیوے کافر اُس رحمت کو جو اللہ کے نزدیک ہے نا امید نہو جنت سے کوئی **ف** یہ حدیث حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر علاء بن عبدالرحمن کے
روایت سے کہ وہ اپنے باپ سے اور وہ ابوہریرہ سے روایت کرتے ہین **مترجم** حقیقت مین اللہ کے رحمت اور اُسکا عذاب دونون بے حساب ہین کسی شاعر نے کیا خوب کہا ہے
شعر بتہدید گر بر کشد تیغ حکم ٭ بمانند کروبیان صم وبکم ٭ وگر در دہد یک صلائی کرم ٭ عزازیل گوید نصیبے برم ٭ **بَابٌ عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ حِيْنَ خَلَقَ الْخَلْقَ كَتَبَ بِيَدِهٖ عَلٰى نَفْسِهٖ اَنَّ رَحْمَتِيْ تَغْلِبُ غَضَبِيْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ اللہ تعالے نے جب پیدا کیا مخلوقات کو اپنے ہاتہ سے لکہا اپنے ذات کے واسطے کہ رحمت میری غالب ہے میرے غضب پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ**
اَنَسٍ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَسْجِدَ وَرَجُلٌ قَدْ صَلّٰى وَهُوَ يَدْعُوْ وَهُوَ يَقُوْلُ فِيْ دُعَائِهٖ اَللّٰهُمَّ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ الْمَنَّانُ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَدْرُوْنَ بِمَا دَعَا اللّٰهَ دَعَا اللّٰهَ بِاسْمِهِ الْاَعْظَمِ الَّذِيْ اِذَا دُعِيَ بِهٖ اَجَابَ وَاِذَا سُئِلَ
بِهٖ اَعْطٰى **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ داخل ہوئے نبی صلے اللہ علیہ سلم مسجد مین اور ایک شخص نے نماز پڑہی اور وہ دعا کرتا تہا اور اپنے دعا مین کہتا تہا اللہم سے
اکرام تک یعنی یا اللہ کوئی معبود برحق نہین مگر تو تو ہی ہے احسان کرنیوالا نیا پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا صاحب بزرگی اور بڑائی کا سو فرمایا نبی صلے اللہ
علیہ سلم نے آیا جانتے ہو تم جن لفظون سے اُسنے دعا کی دعا کی اُسنے اللہ کے اسم اعظم سے کہ جب دعا کیجاوے قبول کرے اور جب اُس سے مانگے اُس نام سے عطا کرے

ف یہہ حدیث غریب ہے اِس سند سے اور مروی ہوئی یہہ حدیث اور سند سے بھی انس سے **باب عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
رَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ ذُکِرتُ عِندَہٗ فَلَم یُصَلِّ عَلَیَّ وَرَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ دَخَلَ عَلَیہِ رَمَضَانُ ثُمَّ انسَلَخَ قَبلَ اَن یُغفَرَ لَہٗ وَرَغِمَ اَنفُ رَجُلٍ اَدرَکَ عِندَہٗ اَبَوَاہُ الکِبَرَ
فَلَم یُدخِلَاہُ الجَنَّۃَ قَالَ عَبدُالرَّحمٰنِ وَاَظُنُّہٗ قَالَ اَو اَحَدُھُمَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ناک میں خاک بھرے اُس شخص کے کہ میرا ذکر
ہوا اُسکے پاس اور درود نہ پڑھا مجھپر اور ناک میں خاک بھرے اُس شخص کے کہ آیا اُسپر رمضان اور چلا گیا قبل اسکے کہ وہ بخشا گیا اور ناک میں خاک بھرے اُسکی جس نے پایا اپنے ماں باپ کو بڑھاپے میں
اور نہ داخل کیا انہوں نے اُسکو جنت میں یعنی انکی خدمت سے مستحق جنت نہوا کہا عبدالرحمن نے اور گمان کیا میں نے کہ فرمایا ایک انمیں کا یعنے ماں باپ کا **ف** اس باب میں جابر اور
انس سے بھی روایت ہے یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے اور ربعی بن ابراہیم وہ بھائی ہیں اسمٰعیل بن ابراہیم کے اور وہ ثقہ ہیں اور وہ ابن علیہ ہیں اور مروی ہے بعض
اہل علم سے کہ کہا انہوں نے جب درود بھیجا ہے آدمی نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر ایکبار مجلس میں تو کافی ہے اُسکو جب تک اُس مجلس میں رہے **عن** علی بن ابی طالب قال
قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم البخیل الذی من ذکرت عندہ فلم یصل علیّ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ
بخیل وہ ہی کہ جسکے آگے میرا ذکر ہوا اور وہ مجھپر درود نہ پڑھے **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب عن** عبداللہ بن ابی اوفی قال کان رسول اللہ صلی
اللہ علیہ وسلم یقول اللّٰھم بَرِّد قلبی بالثلج والبرد والماء البارد اللّٰھم نقّ قلبی من الخطایا کما نقّیت الثوب الابیض من الدنس **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ
بن ابی اوفی سے کہا تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہہ دعا کرتے اللّٰھم سے آخر تک یعنی یا اللہ ٹھنڈا کر دے میرے دلکو برف اور اولوں اور ٹھنڈے پانی سے یا اللہ صاف و پاک
کر دے دل میرا گناہوں سے جیسا صاف کیا تو نے سفید کپڑا میل سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم مَن فُتِحَ لَہٗ مِنکُم بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَت لَہٗ اَبوَابُ الرَّحمَۃِ وَمَا سُئِلَ اللہُ شَیئًا یَعنِی اَحَبَّ اِلَیہِ مِن اَن یُسأَلَ العَافِیَۃَ وَقَالَ رَسُولُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیہِ
وَسَلَّمَ اِنَّ الدُّعَاءَ یَنفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَم یَنزِل فَعَلَیکُم عِبَادَ اللہِ بِالدُّعَاءِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسکی لیے کھولے گئے
دروازے دعا کی کھولی گئی اُسکے لیے دروازے رحمت کے اور کوئی چیز مانگنا اللہ کو اتنی پیاری نہیں معلوم ہوتی جتنی عافیت مانگنا اور فرمایا دعا نفع دیتی ہے اُس بلا کو جو اُتر
چکی ہے اور جو اُترنے کی کہ ابھی نہیں اُتری سو لازم جانو اے بندو اللہ کے دعا کو **ف** یہہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو عبدالرحمن بن ابی بکر قرشی اور وہ ملیکی ہیں
اور ضعیف ہیں اہل حدیث کے نزدیک کلام کیا ہے انمیں بعض محدثین نے انکے حافظہ کیطرف سے اور روایت کیا اسرائیل نے یہہ حدیث عبدالرحمن بن ابی بکر سے انہوں نے موسی بن
عقبہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے اللہ سے نہیں مانگی گئی کوئی شے پیاری زیادہ عافیت سے روایت کی یہہ ہمسے قاسم
بن دینار کوفی نے اسحاق بن منصور سے انہوں نے اسرائیل سے **عن** بلال ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال علیکم بقیام اللیل فانہ داب الصالحین قبلکم
وان قیام اللیل قربۃ الی اللہ ومنھاۃ عن الاثم وتکفیر للسیئات ومطردۃ للداء عن الجسد **ترجمہ** روایت ہے بلال سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لازم
پکڑو تم رات کا جاگنا کہ وہ طریقہ ہے تمہارے سے اگلے لوگوں کا اور رات کا جاگنا یعنے نماز پڑھنا نزدیکی ہے اللہ کی اور دوری ہے گناہوں سے اور کفارہ ہے برائیوں کا اور دور کرنیوالا
ہے مرض کو بدن سے **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو بلال سے مگر اسی سند سے اور یہ صحیح نہیں ہے از روی اسناد کے اور سنا میں نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے کہ کہتے
تھے محمد القرشی محمد بن سعید شامی ہیں اور وہ بیٹے ہیں ابی قیس کے اور وہ محمد بن حسان ہیں اور چھوڑ دی گئی حدیث انکی اور روایت کی یہ حدیث معاویہ بن صالح نے ربیعہ سے
انہوں نے ابی ادریس سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے بیان کی ہمسے یہ روایت محمد بن اسمٰعیل نے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہ
سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے ابی امامہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا لازم جانو رات کا نماز پڑھنا کہ وہ طریقہ ہے تم سے اگلے نیکوں کا اور نزدیکی ہے تمہارے
رب کیطرف سے اور کفارہ ہے برائیوں کا اور مانع ہے گناہوں سے اور یہ حدیث زیادہ صحیح ہے ابی ادریس کی روایت سے جو انہوں نے بلال سے روایت کی **باب عن** ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین واقلھم من یجوز ذلک **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے عمریں میری امت کی ساٹھہ اور ستر کے بیچمیں ہیں اور بہت کم ہیں جو اُس سے بڑہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے روایت ہے محمد بن عمرو کے انہوں نے روایت کی ابی سلمہ
سے انہوں نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی ہے یہہ ابی ہریرہ سے اور سند سے سوا اِسکے **باب عن**

ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يدعو يقول رب أعني ولا تعن علي وانصرني ولا تنصر علي وامكر لي ولا تمكر علي واهدني ويسر الهدى لي
وانصرني على من بغى علي رب اجعلني لك شكارا لك ذكارا لك رهابا لك مطواعا لك مخبتا اليك اواها منيبا رب تقبل توبتي واغسل حوبتي واجب دعوتي
وثبت حجتي وسدد لساني واهد قلبي واسلل سخيمة صدري **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہا نبی صلی اللہ علیہ وسلم یہہ دعا پڑھتے تھے رب اعنی سے آخر تک یعنے
یا اللہ مدد کر میری اور نہ مدد کر کسیکے میرے اوپر اور تائید کر میری اور نہ تائید کر میرے اوپر کسیکے اور مکر کر میرے لئے اور نہ مکر کر کسیکے لئے میرے نقصان اور ضرر کے واسطے اور ہدایت کر مجھکو اور
آسان کر میرے لئے ہدایت اور مدد کر میری اُس شخص کے اوپر جو مجھپر زیادتی کرے اور اے رب میرے کر دے تو مجھے اپنا ہی شکر کرنیوالا اور اپنا ہی یاد کرنیوالا اور تجھی سے ڈرنیوالا اور تیرے ہی
اطاعت کرنیوالا اور تجھی سے ڈرنیوالا اور تیرے ہی سے اپنا درد اندوہ بیان کرنیوالا اور تیرے ہی طرف رجوع ہونیوالا اے رب قبول کر توبہ میری اور دہو دے گناہ میرا
اور قبول کر دعا میری اور ثابت کر دے حجت میری اور سیدہا کر دے میری زبان کو اور ہدایت کر میرے دلکو اور نکال دے حسد میرے سینہ کا **ف** کہا محمود بن غیلان
نے اور روایت کی ہمسے محمد بن بشر عبدی نے انہوں نے سفیان سے اسی اسناد سے مانند اسکے یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** عائشة قالت قال رسول الله
صلى الله عليه وسلم من دعا على من ظلمه فقد انتصر **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جسنے بددعا کی اپنے ظالم کے لئے سو اسنے بدلا لے لیا **ف**
یہہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی حمزہ کی روایت سے اور کلام کیا ہے بعض علمانے ابی حمزہ میں انکے حافظہ کیطرف سے اور وہ میمون اعور ہیں روایت کی ہمسے
قتیبہ نے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابی الاحوص سے انہوں نے ابی حمزہ سے اسی اسناد سے مثل اسکے **باب عن** ابي ايوب الانصاري قال قال رسول الله صلى
الله عليه وسلم من قال عشر مرات لا اله الا الله وحده لا شريك له له الملك وله الحمد وهو على كل شيء قدير كانت له عدل اربع رقاب من ولد
اسمعيل **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کہے دس بار لا الہ الا اللہ سے قدیر تک اُسکو چار بردوں کے آزاد کرنیکا ثواب ہوگا
جو اولاد اسمعیل سے ہوں **ف** روایت کیگئی یہہ حدیث ابی ایوب سے موقوفا **باب عن** صفية قالت دخل علي رسول الله صلى الله عليه وسلم وبين يدي اربعة آلاف
نواة اسبح بها قال لقد سبحت بهذه الا اعلمك باكثر مما سبحت به فقلت بلى علمني فقال قولي سبحان الله عدد خلقه **ترجمہ** روایت ہے صفیہ سے کہ داخل ہوئے
اُنپر رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور انکے آگے چار ہزار گٹھلیاں تہیں کہجور کے کہ وہ تسبیح کرتی تہیں سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نے تسبیح گنی ان گٹھلیوں کے اور میں نہ
سکہادوں تجھے ایسی تسبیح جو ثواب میں اس سے زیادہ ہو میں نے عرض کی ضرور سکہائیے فرمایا آپ نے کہو سبحان الله عدد خلقه یعنے پاکی ہے اللہ تعالی کو اسکی مخلوق کے
گنتی کے برابر **ف** یہہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم صفیہ کی روایت مگر اسی سند سے ہاشم بن سعید کوفی کی روایت سے اور اسناد اسکی معروف نہیں ہے اور اس باب میں
ابن عباس سے بہی روایت ہے **عن** جويرية بنت الحارث ان النبي صلى الله عليه وسلم مر عليها وهي في مسجدها ثم مر النبي صلى الله عليه وسلم
بها قريبا من نصف النهار فقال لها ما زلت على حالك قالت نعم فقال الا اعلمك كلمات تقولينها سبحان الله عدد خلقه سبحان الله عدد خلقه سبحان
الله عدد خلقه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله رضى نفسه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله زنة عرشه سبحان الله
زنة عرشه سبحان الله مداد كلماته سبحان الله مداد كلماته سبحان الله مداد كلماته **ترجمہ** روایت ہے جویریہ سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم انکے مسجد میں نکلے اور گذرے
پہر دوبارہ آئے دوپہر کے قریب اور پوچہا انسے کہ تم جب سے اسی حال پر ہو یعنے تسبیح کرتی ہو میں تمہیں ایسے کلمے بتادوں کہ تم اسے کہو یعنے تاکہ ثواب اسکے برابر ہو یا زیادہ پہر فرمایا
آپنے سبحان اللہ سے آخر تک یعنے پاکی ہے اللہ کو اسکے مخلوق کے عدد کے برابر اور یہہ تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اسکے ذات مقدس کے خوشی کے برابر تین بار اور پاکی ہے اللہ
کو اسکے عرش کے وزن برابر اسکو تین بار کہا اور پاکی ہے اللہ کو اسکے کلموں کے سیاہی برابر یہہ بہی تین بار کہا **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد بن عبدالرحمن مولی ہیں
آل طلحہ کے اور وہ شیخ ہیں مدینہ کے رہنیوالے ثقہ ہیں اور روایت کی انسے مسعودی اور ثوری نے یہی حدیث **باب عن** سلمان الفارسي عن النبي صلى الله عليه
وسلم قال ان الله حيي كريم يستحيي اذا رفع الرجل اليه يديه ان يردهما صفرا خائبتين **ترجمہ** روایت ہے سلمان فارسی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ
تعالی بڑی شرم والا بزرگی والا ہے اور اللہ شرم کرتا ہے جب آدمی اُسکے طرف ہاتھ اٹہاتا ہے اس سے کہ خالی پہیرے انکو اور محروم رکہے **ف** یہہ حدیث حسن ہے غریب ہے
اور روایت کیے بعضوں نے یہی روایت اور مرفوع کی **عن** ابي هريرة ان رجلا كان يدعو باصبعيه فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم احد احد **ترجمہ**

روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک شخص دعا کرتا تھا دو انگلیون سے تو آنحضرت نے فرمایا ایک سے دعا کر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور مراد حدیث کی یہ ہے کہ جب اشارہ کرے آدمی جا بین یعنے تشہد مین تو ایک انگلی سے اشارہ کرے

احادیث شتی من ابواب الدعوات متفرق حدیثین دعاؤنکی

عن رفاعة قال قام ابو بكر الصديق على المنبر ثم بكى فقال قام رسول الله صلى الله عليه وسلم عام الاول على المنبر ثم بكى فقال سلوا الله العفو والعافية فان احدا لم يعط بعد اليقين خيرا من العافية **ترجمہ** روایت ہے رفاعہ سے کہا انہون نے کہ کھڑے ہوئے ابوبکر رضی اللہ عنہ منبر پر پھر روئے اور فرمایا کہ کھڑے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے سال مین یعنے ہجرت کے پھر روئے اور ارشاد فرمایا کہ مانگو اللہ سے عفو اور عافیت اسلئے کہ بعد یقین کے کسیکو کوئی چیز نہ ملی بہتر عافیت سی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے ابی بکر سے

باب

عن ابی بكر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اصر من استغفر ولو فعله في اليوم سبعين مرة **ترجمہ** روایت ہے ابی بکر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسنے استغفار کیا اپنے گناہ پر اُسنے اصرار نکیا اگرچہ مرتکب ہوا گناہ کا دنمین ستر بار **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی نصیرہ کی روایت سے اور اسناد اُسکے قوی نہین **عن** ابي امامة قال لبس عمر بن الخطاب ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما اواري به عورتي واتجمل به في حياتي ثم قال سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول من لبس ثوبا جديدا فقال الحمد لله الذي كساني ما اواري به عورتي واتجمل به في حياتي ثم عمد الى الثوب الذي اخلق فتصدق به كان في كنف الله وفي حفظ الله وفي ستر الله حيا وميتا **ترجمہ** روایت ہے ابی امامہ سے کہ حضرت عمر نے نیا کپڑا پہنا اور کہا الحمد للہ سے فی حیاتی تک پھر کہا کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو پہنے نیا کپڑا اور کہے سب تعریف ہے اُس اللہ کو کہ پہنایا اُسنے مجھکو ایسا کپڑا کہ چھپاتا ہون مین اُس سے اپنا ستر اور سنوارتا ہون مین اُس سے اپنے زندگی مین پھر پرانا کپڑا صدقہ دیدیا ہوگا وہ اللہ کی حفاظت مین اور پناہ مین اور پردہ مین زندگی اور موت مین **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یحیی بن ایوب نے عبید اللہ بن زحر سے انہون نے روایت کی علی بن یزید سے انہون نے قاسم سے انہون نے ابی امامہ سے **عن** عمر بن الخطاب ان النبي صلى الله عليه وسلم بعث بعثا قبل نجد فغنموا غنائم كثيرة واسرعوا الرجعة فقال رجل ممن لم يخرج ما راينا بعثا اسرع رجعة ولا افضل غنيمة من هذا البعث فقال النبي صلى الله عليه وسلم الا ادلكم على قوم افضل غنيمة واسرع رجعة قوم شهدوا صلاة الصبح ثم جلسوا يذكرون الله حتى طلعت الشمس فاولئك اسرع رجعة وافضل غنيمة **ترجمہ** روایت ہے عمر بن خطاب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا ایک لشکر نجد کیطرف اور انہون نے بہت سی غنیمتیں حاصل کین اور جلدی لوٹ آئی سو ایک شخص نے کہا جو اُنکے ساتھ نہین نکلا تھا کہ مین نے کوئی لشکر ایسا نہین دیکھا جو ایسا جلد لوٹے اور ایسی عمدہ غنیمت لاوے اس سے بڑھکر سو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا مین بتادون تمکو ایسے لوگ جو اس سے افضل غنیمت لائی ہون اور اُنسے جلد لوٹے ہون اور وہ وہ لوگ ہین جو حاضر ہوئے نماز صبح مین یعنے جماعت مین پھر بیٹھے اللہ کا ذکر کرتے رہے یہانتک کہ آفتاب نکلا سو وہ لوگ ہین انسے جلد تر لوٹنے والی ہین اور انسے افضل غنیمت لانیوالی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور حماد بن ابی حمید وہ محمد بن ابی حمید ہین اور وہ ابوابراہیم انصاری مدینے ہین اور وہ ضعیف ہین حدیث مین **عن** عمر انه استاذن النبي صلى الله عليه وسلم في العمرة فقال اي اخي اشركنا في دعائك ولا تنسنا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عمر سے کہ انہون نے اجازت مانگی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے عمرہ کی تو آپنے فرمایا اے میرے چھوٹے بھائی شریک کرنا ہمکو بھی دعا مین اور بھولنا نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** علي ان مكاتبا جاءه فقال اني قد عجزت عن كتابتي فاعني قال الا اعلمك كلمات علمنيهن رسول الله صلى الله عليه وسلم لو كان عليك مثل جبل صبر دينا اداه الله عنك قال قل اللهم اكفني بحلالك عن حرامك واغنني بفضلك عمن سواك **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ آیا اُنکے پاس ایک مکاتب اور اُسنے کہا مین اپنے ادائے کتابت سے عاجز ہو گیا سو میری مدد کیجئے آپنے فرمایا مین تجھے ایسے کلمات سکھاتا ہون جو سکھائے مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اگر تجھپر کوہ صبیر کے برابر قرض ہو تو بھی ادا ہو جاوے تو کہہ اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ بازرکھ اور دور کر مجھکو اپنے حرام سے حلال دیکر اور بے پرواہ کردے مجھکو اپنے غیر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** علي قال كنت شاكيا فمر بي رسول الله صلى الله عليه وسلم وانا اقول اللهم ان كان اجلي قد حضر فارحني وان كان متاخرا فارفعني وان كان بلاء فصبرني فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف قلت قال فاعاد عليه ما قال قال فضربه برجله وقال اللهم عافه او اشفه شعبة الشاك قال فما اشتكيت وجعي بعد **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ مین بیمار ہوا اور حضرت میرے پاس تشریف لائے اور مین کہتا تھا یا اللہ اگر میری موت قریب آئی ہو تو مجھے راحت دے اور اگر موت دور ہو تو مجھے اُٹھادے یعنے تندرست کردے اور اگر امتحان منظور ہو تو

صبر دے سو فرمایا اپنی کیونکر کہا تونے کہا علی نے پہر کبھی مین نے وہی بات سو ما امجھکو آپ نے اپنے پیر سے اور فرمایا یا اللہ اسکو عافیت دی یا فرمایا شفا دی شعبہ جو راوی حدیث
ہین انکو شک ہے فرمایا حضرت علی نے کہ پہر نہین اپنے مرض کے شکایت نہین کی یعنے تندرست ہوگیا **عن** علی قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا عاد مریضا قال
اذھب الباس رب الناس واشف انت الشافی لا شفاء الا شفاءک شفاء لا یغادر سقما **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی بیمار کے
عیادت فرماتے تو اذھب سے آخر تک پڑھتے یعنے یا اللہ دور کر مرض کو اے رب آدمیون کے اور شفا دے تو ہی ہے شفا دینے والا نہین شفا مگر تیری دی ہوئی ایسی شفا دے
کہ کوئی مرض باقی نرہے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عن** علی بن ابی طالب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یقول فی وترہ اللھم انی اعوذ برضاک من سخطک واعوذ بمعافاتک
من عقوبتک واعوذ بک منک لا احصی ثناء علیک انت کما اثنیت علی نفسک **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ وہ اپنے وتر مین یہہ دعا پڑھتے اللھم سے آخر تک یعنے
یا اللہ تیرے رضا کی پناہ مین آتا ہون تیرے غصہ سے اور تیرے بخشش کے پناہ مین آتا ہون تیرے عذاب سے مین پوری تعریف تیری نہین کر سکتا تو ویسا ہی ہے جیسی تعریف کی تونے
آپ کی اپنے ذات مبارک کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے حماد بن سلمہ کے روایت سے **عن** سعد کان یعلم بنیہ ھؤلاء
الکلمات کما یعلم المکتب الغلمان ویقول ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یتعوذ بھن دبر الصلوۃ اللھم انی اعوذ بک من الجبن واعوذ
بک من البخل واعوذ بک من ارذل العمر واعوذ بک من فتنۃ الدنیا وعذاب القبر **ترجمہ** روایت ہے سعد اپنے بیٹون کو یہ کلمات سکہاتے تہی جیسے کہ معلم لڑکون
کو سکہاتا ہے اور کہتے تہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم انکے ساتہ پناہ مانگتے تہے ہر نماز کے بعد اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ مین تیرے پناہ مین آتا ہون نامردی سے اور تیرے
پناہ مین آتا ہون بخیلی سے اور تیرے پناہ مین آتا ہون بڑہاپے کے عمر سے یعنے جسمین عقل جاتی رہے اور پناہ مانگتا ہون مین فتنۂ دنیا سے اور عذاب قبر سے **ف** کہا ابو عیسے
نے کہ عبداللہ ابو اسحاق ہمدانی اضطراب کرتے تہی اس روایت مین کہ کبہی کہتی تہے روایت ہے عمرو بن میمون سے وہ روایت کرتے ہین عمر سے اور کبہی اور کچہ کہتے اور یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے اس سند سے **عن** سعد بن ابی وقاص انہ دخل مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی امراۃ وبین یدیھا نواۃ او قال حصاۃ تسبح
بھا فقال الا اخبرک بما ھو ایسر علیک من ھذا او افضل سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء وسبحان اللہ عدد ما خلق فی الارض وسبحان اللہ عدد ما بین
ذلک وسبحان اللہ عدد ما ھو خالق واللہ اکبر مثل ذلک والحمد للہ مثل ذلک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ مثل ذلک **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ وہ گئے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ایک عورت کے پاس اور انکے آگے گٹھلیان یا کنکر تہے کہ وہ اسپر تسبیح کرتی تہین تو آپنے فرمایا کہ مین تمکو اس سے سہل یا افضل تسبیح سکہا دون
یعنے ثواب مین اس سے بہتر ہو اور لفظون مین کم سبحان اللہ سے آخر تک یعنے پاکی ہے اللہ تعالی کو آسمان و زمین کی مخلوقات کے برابر اور جو انکے بیچ مین ہے اور پاکی ہے
اس مخلوق کے برابر جسکو وہ پیدا کرنیوالا ہے یعنے ابد تک اور بڑائی ہے اسکو اسیکے برابر اور حول و قوۃ نہین ہے مگر اللہ کے ساتہ یہہ بہی اتنی ہی مخلوق کے برابر **ف** یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے سعد کی روایت سے **عن** الزبیر بن العوام قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ما من صباح یصبح العبد الا منادٍ ینادی سبحوا الملک
القدوس **ترجمہ** روایت ہے زبیر بن عوام سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ کوئی صبح ایسی نہین کہ ایک پکارنیوالا نہین پکارتا ہے کہ تسبیح کرو ملک قدوس کے **ف** یہہ حدیث
غریب ہے **عن** ابن عباس انہ قال بینما نحن عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ جاءہ علی بن ابی طالب فقال بابی انت وامی تفلت ھذا القرآن من
صدری فما اجدنی اقدر علیہ فقال لہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا ابا الحسن افلا اعلمک کلمات ینفعک اللہ بھن وینفع بھن من علمتہ ویثبت
ما تعلمت فی صدرک قال اجل یا رسول اللہ فعلمنی قال اذا کان لیلۃ الجمعۃ فان استطعت ان تقوم فی ثلث اللیل الاخر فانھا ساعۃ مشھودۃ و
۳۴ الدعاء فیھا مستجاب وقد قال اخی یعقوب لبنیہ سوف استغفر لکم ربی یقول حتی تاتی لیلۃ الجمعۃ فان لم تستطع فقم فی وسطھا فان لم تستطع
فقم فی اولھا فصل اربع رکعات تقرأ فی الرکعۃ الاولی بفاتحۃ الکتاب وسورۃ یس وفی الرکعۃ الثانیۃ بفاتحۃ الکتاب وحم الدخان وفی الرکعۃ الثالثۃ
بفاتحۃ الکتاب والم تنزیل السجدۃ وفی الرکعۃ الرابعۃ بفاتحۃ الکتاب وتبارک المفصل فاذا فرغت من التشھد فاحمد اللہ واحسن الثناء علی اللہ وصل
علی واحسن وعلی سائر النبیین واستغفر للمؤمنین وللمؤمنات ولاخوانک الذین سبقوک بالایمان ثم قل فی اخر ذلک اللھم ارحمنی بترک المعاصی ابدا
ما ابقیتنی وارحمنی ان اتکلف ما لا یعنینی وارزقنی حسن النظر فیما یرضیک عنی اللھم بدیع السموات والارض ذا الجلال والاکرام والعزۃ التی لا ترام

اَسْئَلُكَ یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُلْزِمَ قَلْبِیْ حِفْظَ کِتَابِكَ کَمَا عَلَّمْتَنِیْ وَارْزُقْنِیْ اَنْ اَتْلُوَهٗ عَلَی النَّحْوِ الَّذِیْ یُرْضِیْكَ عَنِّیْ اَللّٰهُمَّ بَدِیْعَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ وَالْعِزَّةِ الَّتِیْ لَا تُرَامُ اَسْئَلُكَ یَا اللّٰهُ یَا رَحْمٰنُ بِجَلَالِكَ وَنُوْرِ وَجْهِكَ اَنْ تُنَوِّرَ بِکِتَابِكَ بَصَرِیْ وَاَنْ تُطْلِقَ بِهٖ لِسَانِیْ وَاَنْ تُفَرِّجَ بِهٖ عَنْ قَلْبِیْ وَاَنْ تَشْرَحَ بِهٖ صَدْرِیْ وَاَنْ تَغْسِلَ بِهٖ بَدَنِیْ فَاِنَّهٗ لَا یُعِیْنُنِیْ عَلَی الْحَقِّ غَیْرُكَ وَلَا یُؤْتِیْهِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا اَبَا الْحَسَنِ تَفْعَلُ ذٰلِكَ ثَلٰثَ جُمَعٍ اَوْ خَمْسًا اَوْ سَبْعًا تُجَبْ بِاِذْنِ اللّٰهِ وَالَّذِیْ بَعَثَنِیْ بِالْحَقِّ مَا اَخْطَأَ مُؤْمِنًا قَطُّ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَوَاللّٰهِ مَا لَبِثَ عَلِیٌّ اِلَّا خَمْسًا اَوْ سَبْعًا حَتّٰی جَاءَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مِثْلِ ذٰلِكَ الْمَجْلِسِ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ کُنْتُ فِیْمَا خَلَا لَا اٰخُذُ اِلَّا اَرْبَعَ اٰیَاتٍ وَنَحْوَهُنَّ فَاِذَا قَرَأْتُهُنَّ عَلٰی نَفْسِیْ تَفَلَّتْنَ وَاَنَا اَتَعَلَّمُ الْیَوْمَ اَرْبَعِیْنَ وَنَحْوَهَا فَاِذَا قَرَأْتُهَا عَلٰی نَفْسِیْ فَکَاَنَّمَا کِتَابُ اللّٰهِ بَیْنَ عَیْنَیَّ وَلَقَدْ کُنْتُ اَسْمَعُ الْحَدِیْثَ فَاِذَا رَدَّدْتُّهٗ تَفَلَّتَ وَاَنَا الْیَوْمَ اَسْمَعُ الْاَحَادِیْثَ فَاِذَا تَحَدَّثْتُ بِهَا لَمْ اَخْرِمْ مِنْهَا حَرْفًا فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِنْدَ ذٰلِكَ مُؤْمِنٌ وَرَبِّ الْکَعْبَةِ اَبَا الْحَسَنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ علی بن ابی طالب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں نکلا جاتا ہے قرآن میرے سینہ سے اور میں اسکے حفظ پر قادر نہیں سو آپنے فرمایا اے ابو الحسن میں تمہیں ایسے کلمات سکہا دوں کہ تمکو بہی نفع دیں اور جسکو سکہاؤ اُسے بہی اور جو سیکہو قرآن سے وہ سینہ میں رہے انہوں نے عرض کی کہ ہاں سکہائیے آپنے فرمایا جب جمعہ کی رات ہو اگر اٹہہ سکے تو تہائی رات میں آخر کے تو وہ گہڑی ایسی ہے کہ فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور دعا اُسوقت مقبول ہے اور میرے بہائی یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو وعدہ دیا کہ میں مغفرت مانگونگا اپنے رب سے تمہارے لیے یعنے جب آوے رات جمعہ کی پہر اگر نہو سکے تجہہ سے تو کہڑا ہو بیچ رات میں ورنہ اول رات میں اور چار رکعت پڑہ کہ پہلی میں فاتحہ اور یٰس اور دوسری میں فاتحہ اور حم دخان اور تیسری میں فاتحہ اور الم تنزیل السجدہ اور چوتہی میں فاتحہ اور تبارک جو مفصل میں ہے پہر جب تشہد پڑہ چکے تو حمد و ثنا کر اللہ کی اور خوب درود بہیج مجہہ پر اور تمام پیغمبروں پر اور مغفرت مانگ مؤمن مردوں اور عورتوں کے لئے اور اُن بہائیوں کے لئے جو تجہہ سے پہلے ایمان سے مشرف ہو چکے پہر آخر میں کہہ اللہم سے الا باللہ العظیم تک یعنے یا اللہ رحم کر مجہہ پر ساتہہ گناہ چہوڑ دینے کے جب تک مجہے زندہ رکہے اور رحم کر کہ بیفائدہ تکلف نکروں اور عنایت کر مجہے خوب غور کرنا تیرے پسندیدہ امور میں اے اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے صاحب جلال اور بزرگی کے اور ایسی عزت والے کہ کوئی اُس عزت کی خواہش نکر سکے مانگتا ہوں میں تجہہ سے اے بڑے رحمت کرنیوالے تیرے جلال اور تیرے مونہہ کی روشنی کے وسیلہ سے کہ لازم کردے میرے دل پر یاد رکہنا تیری کتاب کا جیسے کہ سکہائی تو نے اور توفیق دے کہ اُسے پڑہوں میں جسطرح تو پسند کرے یا اللہ پیدا کرنیوالے آسمانوں اور زمین کے جلال اور بزرگی والے اور ایسی عزت والے کہ جسکا کوئی ارادہ نکر سکے مانگتا ہوں میں تجہہ سے اے اللہ تیری بزرگی اور تیرے چہرے کی روشنی کے وسیلہ سے کہ پرنور کردے تو میری آنکہیں اپنی کتاب سے اور جاری کرے اُسکو میری زبان پر اور کہول دے اُس سے میرا دل اور کہول دے میرا سینہ اور دہو دے اُس سے میرا بدن اسلئے کہ میری مدد حق پر کوئی نہیں کرتا سوا تیرے اور نہیں مدد کرتا کوئی مگر تو اور نہیں طاقت گناہ سے بچنے کی اور قوت نیکی کرنے کی مگر اللہ عظمت والے کی طرف سے تمام ہوئی دعا پہر فرمایا آپنے اے ابو الحسن ایسا ہی کر تم تین جمعہ یا پانچ جمعہ یا سات کہ قبول ہوگی دعا تمہاری اللہ کے حکم سے اور قسم ہے اُس پروردگار کی کہ جسنے بہیجا مجہکو حق کے ساتہ کہ محروم نرہیگا اسکو پڑہکر کوئی مؤمن کبہی ابن عباس نے کہا کہ پانچ یا سات جمعہ کے بعد حضرت علی پہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ویسی ہی مجلس میں اور عرض کی یا رسول اللہ پہلے میں چار آیتیں یاد کرتا تہا اور جب پڑہتا تہا بہول جاتا تہا اور اب چالیس آیتیں یاد کرتا ہوں اور جب پڑہتا ہوں تو گویا قرآن میرے آگے ہے اور میں حدیث سنتا تہا اور بار بار اُسکو کہتا تہا پہر دل سے اُتر جاتی تہی اور اب جو سنتا ہوں جب بیان کرتا ہوں اُسمیں سے ایک حرف نہیں چہوڑتا سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قسم ہے رب کعبہ کی ابو الحسن بیشک مؤمن ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ولید بن مسلم کی روایت سے

عن عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اَنْ یُّسْأَلَ وَاَفْضَلُ الْعِبَادَةِ انْتِظَارُ الْفَرَجِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ سے فضل اُسکا اسلئے کہ دوست رکہتا ہے سوال کرنا اور افضل عبادت ہے انتظار کرنا دعا کی قبول ہونیکا **ف** ایسی ہی روایت کی حماد بن واقد نے یہہ حدیث اور حماد بن واقد حافظ نہیں ہیں کہتے اور روایت کی ابو نعیم نے یہی حدیث اسرائیل سے انہوں نے حکیم بن جبیر سے انہوں نے بواسطہ ایک مرد کے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث ابی نعیم کی اشبہ ہے کہ صحیح ہو بہ نسبت اُسکی

عن زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْکَسَلِ وَالْعَجْزِ وَالْبُخْلِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْهَرَمِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پڑہتے تہے یہہ دعا یا اللہ میں تیری پناہ

مین آتا ہون سستی اور عجز اور بخیلی سے اور اسی اسناد سے مروی ہے کہ آپ پناہ مانگتے تہے بڑہاپے اور عذاب قبر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عبادة بن الصامت
ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ما علی الارض مسلم یدعو اللہ تعالی بدعوة الا آتاہ اللہ ایاہا او صرف عنہ من السوء مثلہا ما لم یدع باثم او
قطیعة رحم فقال رجل من القوم اذا نکثر قال اللہ اکثر **ترجمہ** روایت ہے عبادہ بن صامت سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی مسلمان ایسا نہین کہ مانگے اللہ سے
کوئی چیز مگر دیتا ہے اسکو وہ چیز یا دور کر دیتا ہے اس سے کوئی برائی اسکے برابر جب تک نہ دعا کرے ساتھ گناہ کے یا قطع رحم کے سو ایک شخص نے کہا کہ اب تو ہم بہت دعائین کرینگے
آپنے فرمایا وہ اس سے بہی زیادہ قبول کرنیوالا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابن ثوبان کا نام عبدالرحمن ہے وہ بیٹے ہین ثابت کے وہ ثوبان کے
وہ عابد شامی ہین **عن** البراء ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال اذا اخذت مضجعک فتوضأ وضوءک للصلوة ثم اضطجع علی شقک الایمن ثم قل اللہم
اسلمت وجہی الیک وفوضت امری الیک والجأت ظہری الیک رغبة ورہبة الیک لا ملجأ ولا منجا منک الا الیک آمنت بکتابک الذی انزلت وبنبیک
الذی ارسلت فان مت فی لیلتک مت علی الفطرة قال فرددتہن لاستذکرہ فقلت آمنت برسولک الذی ارسلت فقال قل آمنت بنبیک الذی
ارسلت **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تو اپنے بچھونے پر جاوے وضو کر جیسے نماز کے لئے وضو کرتا ہے پہر لیٹ داہنی کروٹ پر اور کہہ اللہم
اسلمت تک یعنی یا اللہ اپنا موںہہ کیا مینے تیرے طرف اور سونپ دیا مینے کام اپنا تجہکو اور پشت پناہ بنایا مینے تجہکو امید اور خوف کے وقت تیرے ہی طرف رجوع ہونیوالا ہون
اور نہین چھٹکارا اور نجات تیرے عذاب سے مگر تیرے ہی طرف ایمان لایا مین تیرے اس کتاب پر جو تونے اتاری اور اس رسول پر جو تونے بہیجا پہر اگر مرا تو اس رات مین تو مرا تو فطرت
اسلام پر کہا راوی نے کہ پہر دوبارہ پڑہی مینے یہہ دعا کہ یاد ہو جاوے مجھے اور کہا مینے اسمین آمنت برسولک الذی ارسلت تو فرمایا آپنے نہین کہہ تو آمنت بنبیک الذی ارسلت
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے براء بن عازب سے اور کسی روایت مین ہم وضو کا ذکر نہین پاتے سوا اس روایت کے **عن** عبداللہ بن خبیب
قال خرجنا فی لیلة مطیرة وظلمة شدیدة نطلب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یصلی لنا قال فادرکتہ فقال قل فلم اقل شیئا ثم قال قل فلم
اقل شیئا قال قل فقلت ما اقول قال قل قل ہو اللہ احد والمعوذتین حین تمسی وتصبح ثلاث مرات تکفیک من کل شیء **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ سے کہا نکلے ہم
مینہہ کے رات اندہیری مین رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو ڈہونڈہنے کو تاکہ امامت کرین ہمارے نماز مین سو پایا مینے اور فرمایا آپنے کہہ مینے کچھہ نہ کہا پہر فرمایا آپنے کہہ مینے کچھہ نہ کہا
پہر کہا مینے کیا کہون آپنے فرمایا پڑہہ تو قل ہو اللہ احد اور قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس صبح اور شام تین بار کفایت کرے تجھکو ہر چیز سے **ف** یہ حدیث حسن
صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو سعید براد کا نام اسید بن ابی اسید ہے **عن** عبداللہ ابن بسر قال نزل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی ابی فقال فقربنا
الیہ طعاما فاکل منہ ثم اتی بتمر فکان یاکلہ ویلقی النوی باصبعیہ جمع السبابة والوسطی قال شعبة وہو ظنی فیہ ان شاء اللہ والقی النوی بین اصبعین
ثم اتی بشراب فشربہ ثم ناولہ الذی عن یمینہ قال فقال ابی واخذ بلجام دابتہ ادع لنا فقال اللہم بارک لہم فیما رزقتہم واغفر لہم وارحمہم **ترجمہ**
روایت ہے عبداللہ بن بسر سے کہ اترے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم میرے باپ کے پاس اور لائے ہم انکے نزدیک کہانا سو کہایا اسمین سے پہر کوئی لایا کہجور سو آپ کہاتے تہے اور گٹھلی اپنے کلمہ کے
انگلی اور بیچ کی انگلی سے پہنکتے شعبہ نے کہا اور میرا گمان ہے اور خدا چاہے صحیح ہو کہ آپ دو انگلیون سے گٹھلیان پہنکتے تہے پہر کچھہ پینے کی چیز لائے سو آپنے پی اور اپنے داہنے
والے شخص کو دی پہر میرے باپ نے لگام آپکے سواری کی پکڑ لی اور عرض کیا کہ آپ دعا فرمائیے ہمارے لئے آپنے دعا کی یا اللہ برکت دے انکے رزق مین اور بخشش کر اور رحمت کر
انپر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** زید انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول من قال استغفر اللہ الذی لا الہ الا ہو الحی القیوم واتوب الیہ غفر اللہ لہ
وان کان فر من الزحف **ترجمہ** روایت ہے زید سے کہ انہون نے سنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے جو کہے استغفر اللہ سے اتوب الیہ تک یعنے مغفرت مانگتا ہون مین
اس اللہ سے کہ کوئی معبود برحق نہین ہے سوا اسکے زندہ ہے سب کا تہامنے والا اور توبہ کرتا ہون اسکے آگے بخشدیتا ہے اللہ اسکو اگرچہ وہ جہاد سے بہاگا ہو **ف** یہ حدیث
غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** عثمان ابن حنیف ان رجلا ضریر البصر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال ادع اللہ ان یعافینی قال
ان شئت دعوت وان شئت صبرت فہو خیر لک قال فادعہ قال فامرہ ان یتوضأ فیحسن وضوءہ ویدعو بہذا الدعاء اللہم انی اسألک واتوجہ
الیک بنبیک محمد نبی الرحمة انی توجہت بک الی ربی فی حاجتی ہذہ لتقضی لی اللہم فشفعہ فی **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن حنیف سے کہ ایک نابینا آیا پاس آپکے

عرض کی کہ دعا کیجئے کہ اللہ مجھے عافیت دے آپنے فرمایا اگر تو چاہے تو مین دعا کرون اور اگر چاہے تو صبر کر کہ وہ بہتر ہے تیرے لئی اُسنے عرض کی کہ دعا ہی کیجئے میرے لئی سو حکم دیا آپنے کہ وضو کرے اچھے طرح اور یہ دعا پڑہے اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ مین مانگتا ہون تجھسے اور متوجہ ہوتا ہون تیری طرف بوسیلہ تیرے نبی کے جو محمد ہین نبی رحمت کے مین متوجہ ہوتا ہون تیرے وسیلہ سے اپنی رب کی طرف اس حاجت مین کہ پوری کردیجاے حاجت میری یا اللہ پہر قبول کر میرے حق مین شفاعت انکی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے ابی جعفر کے روایت سے اور وہ خطمی کے سوا ہین **مترجم** اس روایت سے جو بعض نادان یہ خیال کرتے ہین کہ استعانت موتی سے جایز ہے یہہ محض حماقت ہے اسلئی کہ خود رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللهِ یعنے جب مدد چاہے تو مدد چاہ اللہ سے اور یہ دعا اُس نابینا کی حضرت کی حیات مین تہی اور آپکے حیات مین آپ سے شفاعت کا طالب ہونا جایز ہے مگر پہر استعانت از موتی کو قیاس کرنا قیاس مع الفارق ہے اور روایت طبرانی سی جو عموم حکم استعمال اس دعا کا لوگون نے سمجہا ہے ضعیف ہی اسلئی کہ اُس روایت مین روح بن صلاح راوی ضعیف ہے اور اسکا بعد سند کے نے اسپر تصریح کی ہے اور صاحب حصن حصین نے جو اس روایت مین یہہ عبارت لکہی من کانت لہ ضرورۃ فلیتوضأ ولیصل رکعتین ثم لیقل یہہ انکا ادراج ہے اور لفظ حدیث نہین پس اس سے بہی استدلال کرنا عموم استعمال پر اس دعا کے محض باطل ہے غرض توسل احیار سے جایز ہے نہ اموات سے چنانچہ شیخ الاسلام احمد بن تیمیہ علیہ الرحمۃ نے صراط مستقیم مین کہا ہے فعلم ان ذلک التوسل الذی ذکروہ ہو مما یفعل بالاحیاء دون الاموات والمیت لا یطلب منہ شئی لا دعاء ولا غیرہ کذلک حدیث الاعمی فانہ طلب من النبی صلے اللہ علیہ وسلم ان یدعو لہ لیرد اللہ علیہ بصرہ فعلمہ النبی صلے اللہ علیہ وسلم دعاء وامرہ فیہ ان یسال اللہ قبول شفاعۃ نبیہ فہذا یدل علی ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم شفع فیہ وامرہ ان یسال اللہ قبول شفاعتہ وان قولہ اسالک واتوجہ الیک بنبیک نبی الرحمۃ ای بدعائہ وشفاعتہ کما قال عمر انا نتوسل الیک بعم نبینا فلفظ التوسل فی الحدیثین بمعنی واحد انتہے یعنے جو توسل حدیث مین مذکور ہے وہ توسل بالاحیار ہے نہ بالاموات ہے اور میت سے کچہہ طلب نہین کیا جاتا نہ دعا نہ غیر اُسکا اور حدیث اعمی بہی اسی پر دال ہے کہ اسنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے طلب دعا کی یعنے حیات مین اور حضرت نے اُسکو دعا سکہائی اور اُسنے اللہ ہی سے مانگا کہ وہ اپنی نبی کی شفاعت قبول کرے اور اس سے صاف معلوم ہوا کہ حضرت نے اُسکی لئی شفاعت کی اور یہی قول حضرت عمر کا تہا کہ اُنہون نے کہا ہم متوسل ہوتے ہین اپنے نبی کے چچا کے ساتہ دیکہو حضرت عمر نے بنابر عدم جواز توسل بالاموات کے حضرت کے وفات کی بعد آپ سے توسل نہ کیا اب اُن گور پرستون کا قول جو اموات سے طلب حاجات کرتے ہین حضرت عمر کے قول و فعل کے آگے کیا اعتبار رکہتا ہے انتہے خلاصۃ مافی صواعق الالٰہیۃ بقدیم وتاخیر **عَنْ** عَمْرِو بْنِ عَبَسَةَ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَقْرَبُ مَا يَكُوْنُ الرَّبُّ مِنَ الْعَبْدِ فِيْ جَوْفِ اللَّيْلِ الْاٰخِرِ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَكُوْنَ مِمَّنْ يَّذْكُرُ اللهَ فِيْ تِلْكَ السَّاعَةِ فَكُنْ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عبسہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے کہ بندہ بہت قریب جو ہوتا ہے اپنے رب سے تو آخر شب مین سو اگر تجہہ سی ہو سکے کہ اُس وقت ذاکران الٰہی مین ہو تو ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** عُمَارَةَ بْنِ زَعْكَرَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ يَقُوْلُ اِنَّ عَبْدِيْ كُلَّ عَبْدِي الَّذِيْ يَذْكُرُنِيْ وَهُوَ مُلَاقٍ قِرْنَهٗ يَعْنِيْ عِنْدَ الْقِتَالِ **ترجمہ** روایت ہے عمارہ بن زعکرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے کہ پورا بندہ میرا وہ ہے جو یاد کرے مجہکو اپنے برابر والی کے مقابلہ کے وقت یعنے لڑائی کے وقت جہاد مین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی قوی نہین **عَنْ** قَيْسِ بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّ اَبَاهُ دَفَعَهٗ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْدُمُهٗ قَالَ فَمَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ صَلَّيْتُ فَضَرَبَنِيْ بِرِجْلِهٖ وَقَالَ اَلَا اَدُلُّكَ عَلٰى بَابٍ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ قُلْتُ بَلٰى قَالَ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ **ترجمہ** روایت ہے قیس بن سعد سے کہ اُنکے باپ نے اُنکو سپرد کردیا تہا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ اُنکی خدمت کرین سو اُنہون نے کہا کہ حضرت مجہہ پر گذرے اور مجہے اپنے پیر سے مارا اور فرمایا کہ بتادون تجہکو ایک دروازہ جنت کا مین نے کہا ہان آپنے فرمایا لاحول ولا قوۃ الا باللہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** هَانِئِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ اُمِّهٖ حُمَيْضَةَ بِنْتِ يَاسِرٍ عَنْ جَدَّتِهَا يُسَيْرَةَ وَكَانَتْ مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ قَالَتْ قَالَ لَنَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُنَّ بِالتَّسْبِيْحِ وَالتَّهْلِيْلِ وَالتَّقْدِيْسِ وَاعْقِدْنَ بِالْاَنَامِلِ فَاِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ وَلَا تَغْفُلْنَ فَتَنْسَيْنَ الرَّحْمَةَ **ترجمہ** یسیرہ مذکورہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لازم پکڑو تم تسبیح اور تہلیل اور تقدیس کو اور گرہ لگاؤ انگلیوں کے پورون پر اسلئے کہ اُن سے سوال کیا جاویگا اور حکم ہوگا انکو بولنے کا یعنے قیامت کی دن اور غافل نہو کہ بہول جاؤ گے تم رحمت کو یعنے اسباب رحمت کو **ف** اس

اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر روایت سے ہانی بن عثمان کے اور روایت کیا اسکو محمد بن بشیر نے ہانی بن عثمان سے **عن** انس قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم اذا غزا قال اللھم انت عضدی وانت نصیری وبک اقاتل **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب جہاد کرتے کہتے اللھم سے آخر تک یعنی یا اللہ تو میری قوت بازو ہی اور تو ہی ہے میرا مددگار اور تیری ہی مدد سے لڑتا ہوں میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال خیر الدعاء دعاء یوم عرفۃ وخیر ما قلت انا والنبیون من قبلی لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہتر دعا عرفہ کے دعا ہے اور بہتر قول میرا اور اگلے پیغمبرونکا لا الہ الا اللہ سے آخر تک ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور حماد بن ابی حمید محمد بیٹے ابی حمید کے ہین اور کنیت انکی ابو ابراہیم انصاری ہے اور وہ قوی نہین محدثین کے نزدیک **باب** **عن** عمر بن الخطاب قال علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قل اللھم اجعل سریرتی خیرا من علانیتی واجعل علانیتی صالحۃ اللھم انی اسألک من صالح ما تؤتی الناس من المال والاھل والولد غیر الضال ولا المضل **ترجمہ** روایت ہے عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت نے مجھے فرمایا کہ کہہ اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ میرا باطن ظاہر سے اچھا کردے اور ظاہر نیک کردے یا اللہ مین مانگتا ہون تجھ سے بہتر اسمین کا جو دیتا ہے تو لوگون کو مال اور بیوی اور لڑکے کہ نہ خود گمراہ ہون نہ کسیکو گمراہ کرین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور اسناد اسکی قوی نہین **عن** عاصم بن کلیب الجرمی عن ابیہ عن جدہ قال دخلت علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یصلی وقد وضع یدہ الیسری علی فخذہ الیسری ووضع یدہ الیمنی علی فخذہ الیمنی وقبض اصابعہ وبسط السبابۃ وھو یقول یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک **ترجمہ** بسند مذکور حضرت سے مروی ہے کہ آپ نماز مین بایان ہاتھ بائین ران پر اور دہنا ہاتھ دہنی ران پر رکھکر انگلیونکو بند کر لیتے اور انگشت کھولے کہتے تھے یا مقلب القلوب ثبت قلبی علی دینک یعنی اے دلونکے پھیرنے والے میرا دل اپنے دین حق پر جما دے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** محمد بن سالم ثنا ثابت البنانی قال لی یا محمد اذا اشتکیت فضع یدک حیث تشتکی ثم قل بسم اللہ اعوذ بعزۃ اللہ وقدرتہ من شر ما اجد من وجعی ھذا ثم ارفع یدک ثم اعد ذلک وترا فان انس بن مالک حدثنی ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حدثہ بذلک **ترجمہ** روایت ہے محمد بن سالم سے وہ روایت کرتے مین ثابت سے کہ کہا انہون نے مجھ سے کہ اے محمد جب درد ہو تجھکو تو ہاتھ رکھ جہان درد ہو پھر کہہ بسم اللہ سے آخر تک یعنے اللہ کے نام سے پناہ مین آتا ہون اسکی عزت اور قدرت کے اس درد کے شر سے جو مین پاتا ہون پھر اٹھا اپنا ہاتھ پھر ایسا ہی کر طاق عدد یعنے تین بار یا پانچ بار یا سات بار اسلئے کہ انس بن مالک نے روایت کی مجھسے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انسے ایسا ہی بیان فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** ام سلمۃ قالت علمنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قولی اللھم ھذا استقبال لیلک واستدبار نھارک واصوات دعاتک وحضور صلواتک اسألک ان تغفرلی **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ انہون نے کہا سکھائی مجھکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا اللھم سے آخر تک یعنے یا اللہ یہ تیرے رات کے آنیکا وقت ہے اور دن کے جانیکا اور تیرے پکارنیوالونکی آواز کا اور تیرے نماز دن کے حاضر ہونیکا سو مین سایل ہون تیرے مغفرت کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور حفصہ بیٹی ابی کثیر کو ہم نہین جانتے نہ انکے باپ کو **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما قال عبد لا الہ الا اللہ قط مخلصا الا فتحت لہ ابواب السماء حتی تفضی الی العرش ما اجتنب الکبائر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو بندہ لا الہ الا اللہ کہتا ہے خالص دل سے کھولدئے جاتے ہین اسکے لئے دروازہ آسمان کے یہانتک کہ پہونچاتے ہین عرش تک اور یہ پڑھنا کلمہ کا جب ہی تک ہے کہ کبائر سے بچتا رہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** زیاد بن علاقۃ عن عمہ قال کان النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول اللھم انی اعوذ بک من منکرات الاخلاق والاعمال والاھواء **ترجمہ** بسند مذکور مروی ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے یا اللہ مین پناہ مانگتا ہون تجھ سے بری عادتون اور برے عملون اور بری خواہشون سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور زیاد بن علاقہ کے چچا کا نام قطبہ بن مالک ہے اور وہ صحابی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے **عن** ابن عمر قال بینا نحن نصلی مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذ قال رجل من القوم اللہ اکبر کبیرا والحمد للہ کثیرا وسبحان اللہ بکرۃ واصیلا فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من القائل کذا وکذا فقال رجل من القوم انا یا رسول اللہ قال عجبت لھا فتحت لھا ابواب السماء قال ابن عمر ما ترکتھن منذ سمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایکبار ہم نماز پڑھتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک شخص نے کہا اللہ اکبر سے اصیلا تک یعنے اللہ بڑی بڑائی والا ہے اور اسیکو ہی سا

تعریف اور بہت پاکی ہے صبح اور شام سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کسنے کہا یہہ کلمہ ایک شخص نے عرض کے میں نے یا رسول اللہ آپنے فرمایا تعجب ہوا مجھکو کہ اُس کلمہ
کے لئی آسمان کے دروازے کہولی گئی ابن عمر نے کہا جب سے میں نے حضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث سنا نہیں چہوڑا میں نے وہ کلمہ **ف** یہہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اس سند سے
اور حجاج بن ابی عثمان وہ حجاج بن میسرہ صواف ہیں اور کنیت اُنکی ابو الصلت ہے اور وہ ثقہ ہیں محدثین کے نزدیک **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ عَادَہٗ اَوْ اَنَّ اَبَا ذَرٍّ عَادَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَیُّ الْکَلَامِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ فَقَالَ
مَا اصْطَفَاہُ اللّٰہُ لِمَلٰٓئِکَتِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ رَبِّیْ وَبِحَمْدِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ذر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے عیادت کی ابو ذر کی یا اُنہوں نے آنحضرت
کی اور کہا ابو ذر نے میرے ماں باپ تم پر فدا ہیں اے رسول اللہ کے کونسا کلام اللہ کو بہت پیارا ہے فرمایا جو پسند کیا اللہ نے اپنے فرشتوں کے لئے سبحان ربی وبحمدہ یعنے پاک ہے
رب میرا اور تعریف اسکو ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَلدُّعَآءُ لَا یُرَدُّ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَۃِ قَالُوْا فَمَاذَا نَقُوْلُ
یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ سَلُوا اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا رد نہیں ہوتی اذان اور تکبیر کے درمیان
تو عرض کی لوگوں نے پہر کیا کہیں ہم اُسوقت فرمایا آپنے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور زیادہ کی یحیٰی نے اس حدیث میں یہہ عبارت کہ کہا
اُنہوں نے کیا کہیں ہم فرمایا آپنے مانگو اللہ سے عافیت دنیا اور آخرت میں روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہوں نے وکیع اور عبدالرزاق سے اور احمد و ابو نعیم سے اُنہوں نے سفیان سے
اُنہوں نے زید عمی سے اُنہوں نے معاویہ سے اُنہوں نے انس سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے دعا رد نہیں کیجاتی یعنے ضرور قبول ہوتی ہے اذان اور تکبیر کے بیچ
میں اور ایسی ہے روایت کی ابو اسحٰق ہمدانی نے یہہ حدیث برید بن ابی مریم نے انس سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہ صحیح تر ہے **بَابٌ عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الْمُسْتَھْتَرُوْنَ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ یَضَعُ الذِّکْرُ عَنْھُمْ اَثْقَالَھُمْ
فَیَاْتُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ خِفَافًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آگے بڑہ گئے ہلکے پہلکے لوگ لوگوں نے عرض کی کہ کون ہلکے پہلکے ہیں آپنے
فرمایا جو ذکر الٰہی میں ڈوبے ہوئے ہیں کہ اُنسے بوجہہ گناہوں کے اتار دیتا ہے اور وہ قیامت کے دن آوینگے ہلکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ
قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَاَنْ اَقُوْلَ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا طَلَعَتْ عَلَیْہِ الشَّمْسُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ
سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کہوں سبحان اللہ والحمد للہ ولا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو مجھے پیارا ہے اُن سب چیزوں سے جنپر آفتاب نکلتا ہے **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَۃٌ لَا تُرَدُّ دَعْوَتُھُمُ الصَّآئِمُ حِیْنَ یُفْطِرُ وَالْاِمَامُ الْعَادِلُ وَدَعْوَۃُ الْمَظْلُوْمِ
یَرْفَعُھَا اللّٰہُ فَوْقَ الْغَمَامِ وَیُفْتَحُ لَھَا اَبْوَابُ السَّمَآءِ وَیَقُوْلُ الرَّبُّ وَعِزَّتِیْ لَاَنْصُرَنَّکَ وَلَوْ بَعْدَ حِیْنٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے کہ تین شخصونکی دعا ہرگز رد نہیں ہوتی ایک روزہ دار کی جب افطار کرتا ہے دوسرے امام عادل کی تیسرے مظلوم کی اللہ تعالےٰ مظلوم کی دعا کو ابر کے اوپر اٹھا لیتا ہے
اور اُسکے لئے دروازے کہولدئے جاتے ہیں اور فرماتا ہے پروردگار کہ قسم ہے میری عزت کی میں تیری مدد کرونگا اگرچہ ایک مدت کے بعد ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور سعدان
قمی وہ سعدان بن بشیر ہیں اور روایت کی اُنسے عیسےٰ بن یونس نے اور ابو عاصم وغیرہ نے بڑے بڑے لوگوں نے محدثین کے اور ابو مجاہد کا نام سعد طائی ہے اور کنیت اُنکی ابو مدلہ ہے
وہ مولی ہیں ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے اور ہم اُنکو اسی حدیث سے جانتے ہیں اور مروی ہے اُنسے یہی حدیث بہت طول کے ساتھ اور پوری **عَنْ**
اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَللّٰھُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَعَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْمًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی کُلِّ حَالٍ وَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ
حَالِ اَھْلِ النَّارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللّٰہم سے آخر تک یعنے یا اللہ نفع دے مجھکو اُس چیز سے جو تونے مجھے سکھائی یعنے اُسپر عمل نصیب
کر اور سکھا مجھکو وہ چیز جو نفع دے اور زیادہ کر میرا علم سب تعریف اللہ کو ہے ہر حال میں اور پناہ مانگتا ہوں میں اللہ کے ساتھ دوزخیوں کے حال سے **ف** یہ حدیث غریب ہے
اس سند سے **عَنْ** اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِلّٰہِ مَلٰٓئِکَۃً سَیَّاحِیْنَ فِی الْاَرْضِ فُضُلًا عَنْ کُتَّابِ النَّاسِ فَاِذَا
وَجَدُوْا اَقْوَامًا یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ تَنَادَوْا ھَلُمُّوْا اِلٰی بُغْیَتِکُمْ فَیَجِیْئُوْنَ فَیَحُفُّوْنَ بِھِمْ اِلَی السَّمَآءِ الدُّنْیَا فَیَقُوْلُ اللّٰہُ اَیَّ شَیْءٍ تَرَکْتُمْ عِبَادِیْ یَصْنَعُوْنَ فَیَقُوْلُوْنَ
تَرَکْنَاھُمْ یَحْمَدُوْنَکَ وَیُمَجِّدُوْنَکَ وَیَذْکُرُوْنَکَ قَالَ فَیَقُوْلُ ھَلْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَا قَالَ فَیَقُوْلُ فَکَیْفَ لَوْ رَاَوْنِیْ قَالَ فَیَقُوْلُوْنَ لَوْ رَاَوْکَ لَکَانُوْا

اشدّ تمجیدًا و اشدّ تمجیدًا واشدّ لک ذکرًا قال فیقول وایّ شیءٍ یطلبون قال فیقولون یطلبون الجنّة قال فیقول فهل راٰوها فیقولون لا قال فیقول فکیف لو راٰوها قال فیقولون لو راٰوها لکانوا اشدّ لها طلبًا واشدّ علیها حرصًا قال فیقول فمن ایّ شیءٍ یتعوّذون قالوا یتعوّذون من النار قال فیقول فهل راٰوها فیقولون لا قال فیقول فکیف لو راٰوها فیقولون لو راٰوها لکانوا اشدّ منها هربًا واشدّ منها خوفًا واشدّ منها تعوّذًا قال فیقول فانّی اشهدکم انّی قد غفرت لهم فیقولون انّ فیهم فلانًا الخطّاء لم یردهم انّما جاءهم لحاجة فیقول هم القوم لا یشقی لهم جلیس **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری رضی اللہ عنہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے کے کچھہ فرشتے ہین زمین مین سیر کرنیوالی نامۂ اعمال لکھنے والون کے سوا کہ جب وہ کسی قوم کو پاتے ہین اللہ کے ذکر مین ایکدوسرے کو پکارتے ہین کہ آؤ اپنے مقصود کی طرف سو وہ آتے جاتے ہین اور انکو ڈھانپ لیتے ہین آسمان دنیا تک سو فرماتا ہے اللہ تعالے کس کام مین چھوڑا تمنے میرے بندون کو وہ کہتے ہین جب ہمنے انکو چھوڑا تو وہ تیری تعریف کرتے تھے اور تیری بزرگی بولتے تھے اور تجھے یاد کر رہے تھے پھر اللہ فرماتا ہے کہ کیا انہون نے مجھے دیکھا ہے وہ عرض کرتے ہین نہین اللہ فرماتا ہے کیسا ہو جو وہ مجھے دیکھین فرشتے عرض کرتے ہین اگر وہ تجھے دیکھین تو اور بھی زیادہ تیری تعریف اور بزرگی بیان کرین اور زیادہ تجھے یاد کرین پھر اللہ فرماتا ہے کہ وہ مجھسے کیا مانگتے ہین فرشتے عرض کرتے ہین مانگتے ہین وہ جنت اللہ تعالے فرماتا ہے کیا جنت انہون نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہین نہین اللہ تعالے فرماتا ہے اگر دیکھین وہ جنت کو وہ عرض کرتے ہین اگر وہ جنت کو دیکھین تو اور زیادہ طلب اور حرص کرین پھر فرماتا ہے اللہ کس چیز سے پناہ مانگتے ہین وہ کہتے ہین دوزخ سے اللہ فرماتا ہے کیا دوزخ انہون نے دیکھی ہے وہ عرض کرتے ہین کہ نہین اللہ فرماتا ہے اگر دوزخ کو دیکھین تو کیا ہو وہ عرض کرتے ہین کہ اگر دوزخ کو دیکھین وہ تو اور زیادہ بھاگین اور ڈرین اور پناہ مانگین اُس سے پھر اللہ فرماتا ہے مین تمکو گواہ کرتا ہون کہ مینے بخشدیا انکو پھر وہ کہتے ہین کہ ایک شخص اُنمین یونہی آگیا یعنی کسی ضرورتکو جاتا تھا انکو دیکھکر بیٹھہ گیا خاص اُنسے ملنے کو نہین آیا اللہ فرماتا ہے وہ لوگ ایسے ہین کہ انکے ساتھ بیٹھنے والا بھی محروم نہین ہوتا یعنے وہ بھی بخشا گیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ابو ہریرہ سے اس سند کے سوا اور سند سے بھی

عن ابی هریرة قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اکثر من قول لا حول ولا قوّة الا باللہ فانّها من کنز الجنّة قال مکحول فمن قال لا حول ولا قوّة الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیه کشف عنه سبعین بابًا من الضرّ ادناهنّ الفقر **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ انہون نے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے لاحول ولا قوة الا باللہ بہت کہا کر اسلئے کہ وہ جنت کے خزانے سے ہے مکحول نے کہا جو یہ کلمہ کہتا ہے لا حول ولا قوّة الا باللہ ولا منجا من اللہ الا الیه دور کردیتا ہے اللہ تعالے اُس سے ستر طرح کے ضرر کو کہ ادنے اُنکا محتاجی ہے **ف** اس حدیث کی اسناد متصل نہین اسلئے کہ مکحول کو سماع نہین ابو ہریرہ سے یعنے بیچمین کوئی راوی چھوٹ گیا ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم لکلّ نبیّ دعوةٌ مستجابةٌ وانّی اختبأت دعوتی شفاعةً لامّتی وهی نائلةٌ ان شاء اللہ من مات منهم لا یشرک باللہ شیئًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کی ایک دعا مقبول ہے اور مین نے اپنی دعا اٹھا رکھی ہے اپنی امت کی شفاعت کے لئے اور وہ انکو پہونچنے والی ہے انشاء اللہ تعالے جو انمین سے مریگا کہ نہ شریک کیا ہوگا اُسنے اللہ کے ساتھ کسیکو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

عن ابی هریرة قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول اللہ تعالی انا عند ظنّ عبدی بی وانا معه حین یذکرنی فان ذکرنی فی نفسه ذکرته فی نفسی وان ذکرنی فی ملاءٍ ذکرته فی ملاءٍ خیرٍ منهم وان اقترب الیّ شبرًا اقتربت منه ذراعًا وان اقترب الیّ ذراعًا اقتربت الیه باعًا وان اتانی یمشی اتیته هرولة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے فرماتا ہے مین اپنے بندے کے گمان کے ساتھ ہون اور مین اُسکے ساتھ ہون جب مجھے یاد کرے اگر یاد کرے مجھے اپنے دل مین مین بھی اُسکو یاد کرتا ہون اپنے دل مین اور اگر یاد کرتا ہے مجھے ایک جماعت مین تو مین بھی یاد کرتا ہون اُسکو اُس جماعت مین جو اُس سے بہتر ہے یعنے فرشتون کی جماعت مین اور اگر کوئی بندہ میرے طرف ایک بالشت آوے تو مین اُسکے طرف ایک ہاتھ آتا ہون اور اگر کوئی میرے طرف ایک ہاتھ آوے تو مین اُسکی طرف ایک باع آتا ہون اور اگر میرے طرف چلتا ہوا آوے تو مین اُسکے طرف دوڑتا ہوا آتا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہے اعمش سے اس حدیث کے تفسیر مین کہ یہہ جو فرمایا اللہ تعالی نے کہ جو میرے طرف ایک بالشت آتا ہے مین اُسکی طرف ایک ہاتھ آتا ہون مراد اُس سے یہ ہے کہ مغفرت اور رحمت اپنے اُسکی ساتھ کر دیتا ہون اور یہی تفسیر کی ہے بعض علمائے محدثین نے کہ کہا ہے انہون نے کہ مراد اُس سے یہ ہے کہ جب بندہ اللہ کیطرف اُسکی اطاعت اور فرمانبرداری سے تقرب ڈھونڈتا ہے اور اُسکے مامورات اور احکام کو بجا لاتا ہے تو اللہ تعالی کی طرف سے اُسپر رحمت اور مغفرت نازل ہوتی ہے **مترجم** غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ کی اس تفسیر سے رد کرنا ہے

مذہب باطل جہمیہ لعنہم اللہ کا کہ وہ فرقہ ناریہ ضالہ وہمیہ کا اعتقاد رکہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہہ مین ہے اور ایسی روایات متشابہات کو استدلال کیلئے پیش کرتا ہے حالانکہ یہہ روایت خود اُنکے عقاید فاسدہ کے رد کو کافی ہے اسلئے کہ اگر بالفرض موافق اُنکے عقیدہ کے اللہ تعالیٰ بذاتِ مقدس خود ہر جگہہ موجود ہوتا تو تفاوت عباد کا اُسکے قرب مین محض باطل تہا بلکہ دوری اُس سے محال تہی اور طلب اُسکے قرب کی محض تحصیل حاصل تہی اور جب قرب ہونا بندہ کا اللہ سے بجز اطاعت اور فرمانبرداری کے اور کچھہ نہین ہے تو قرب بندہ اللہ کا بہی سوا قبول طاعت اور اثبات اجر اور عفو اور مغفرت کے اور کچھہ نہین ہے غرض مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے جو تاویل اور تفسیر اسکی ذکر کی ہے وہی صحیح اور احق بالقبول ہے وودونہ خرط القتاد **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ اِسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاسْتَعِیْذُوْا بِاللّٰہِ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے پناہ مانگو اللہ سے عذاب جہنم سے اور عذاب قبر سے اور فتنہ مسیح دجال سے اور فتنہ سے زندگی اور موت کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ قَالَ حِیْنَ یُمْسِیْ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ لَمْ یَضُرَّہٗ حُمَۃٌ تِلْکَ اللَّیْلَۃَ قَالَ سُھَیْلٌ فَکَانَ اَھْلُنَا تَعَلَّمُوْھَا فَکَانُوْا یَقُوْلُوْنَھَا کُلَّ لَیْلَۃٍ فَلُدِغَتْ جَارِیَۃٌ مِنْھُمْ فَلَمْ تَجِدْ لَھَا وَجَعًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو شام کو تین بار کہے اعوذ سے ما خلق تک یعنے پناہ مانگتا ہون مین اُسکے کلمات کے وسیلہ سے اُسکی مخلوقات کے شر سے تو ضرر نکریگا اُسکو اُس رات مین کوئی زہر سہیل نے کہا ہمارے گہروالے یہہ کلمہ روز کہا کرتے تہے سو ایک لڑکی کو ہم مین سے کسینے کاٹ کہایا سو اُسکو بالکل درد نہوا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی مالک نے یہہ حدیث سہیل بن ابی صالح سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اور روایت کی عبید اللہ بن عمر وغیرہ اور کئی لوگون نے یہ حدیث سہیل سے اور نہین ذکر کیا اُنہون نے ابو ہریرہ کا **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ دُعَاءٌ حَفِظْتُہٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا اَدَعُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ اُعَظِّمُ شُکْرَکَ وَاُکْثِرُ ذِکْرَکَ وَاَتَّبِعُ نَصِیْحَتَکَ وَاَحْفَظُ وَصِیَّتَکَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ کہا اُنہون نے مین کبہی نہ چہوڑونگا ایک دعا جو سیکہی مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ اللہم سے آخر تک ہے یعنے یا اللہ مجہے ایسی توفیق دے کہ مین تیرا بڑا شکر بجالاؤن اور تیرا ذکر بہت کرون اور تیری نصیحت کی تابعداری کرون اور یاد رکہون تیری وصیت کو **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ رَجُلٍ یَدْعُوْ اللّٰہَ بِدُعَاءٍ اِلَّا اسْتُجِیْبَ لَہٗ فَاِمَّا اَنْ یُعَجَّلَ لَہٗ فِی الدُّنْیَا وَاِمَّا اَنْ یُدَّخَرَ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ وَاِمَّا اَنْ یُکَفَّرَ عَنْہُ مِنْ ذُنُوْبِہٖ بِقَدْرِ مَا دَعَا مَا لَمْ یَدْعُ بِاِثْمٍ اَوْ قَطِیْعَۃِ رَحِمٍ اَوْ یَسْتَعْجِلْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ یَسْتَعْجِلُ قَالَ یَقُوْلُ دَعَوْتُ رَبِّیْ فَمَا اسْتَجَابَ لِیْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی ایسا نہین کہ اللہ سے کوئی دعا کرے اور قبول نہو یعنے ہر دعا قبول ہوتی ہے سو دنیا مین اُسکو ملجاتی ہے یا آخرت مین اُسکے لئے ذخیرہ رہتی ہے یا کفارہ ہوجاتی ہے اُسکے گناہونکا موافق اُسکے جتنی دعا کی تہی اُسنے اور یہ وہانتک ہے کہ کسی گناہ کے لئے دعا نکرے یا قطع رحم کے لئے اور جلدی نکرے اُسکے قبول ہونے مین لوگون نے عرض کی کہ جلدی کیسی ہے یا رسول اللہ فرمایا جلدی یہ ہے کہ آدمی کہے یا اللہ مین نے دعا کی اور تو نے قبول نکی **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عن** اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ عَبْدٍ یَرْفَعُ یَدَیْہِ حَتّٰی یَبْدُوَ اِبْطُہٗ یَسْأَلُ اللّٰہَ مَسْأَلَۃً اِلَّا اٰتَاھَا اِیَّاہُ مَا لَمْ یَعْجَلْ قَالُوْا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَکَیْفَ عَجَلَتُہٗ قَالَ یَقُوْلُ قَدْ سَأَلْتُ وَسَأَلْتُ فَلَمْ اُعْطَ شَیْئًا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی بندہ ایسا نہین جو بلند کرے اپنے ہاتہ یہانتک کہ کہل جاوے بغل اُسکے اور پہر مانگے اللہ سے کوئی چیز مگر دیتا ہے اُسکو اللہ تعالے جب تک وہ جلدی نکرے لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ جلدی کیسی ہے آپنے فرمایا آدمی کہتا ہے کہ مین نے بہت مانگا مین نے بہت مانگا اور مجہے کچہہ نہ ملا **ف** روایت کی یہ حدیث زہری نے ابی عبید مولے ابن ازہر سے اُنہون نے ابی ہریرہ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے مقبول ہے دعا تم مین سے ہر ایک کی جب تک کہ جلدی نکرے اور یہ نہ کہے کہ مین نے دعا کی اور قبول نہوئی **عن** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ حُسْنَ الظَّنِّ بِاللّٰہِ مِنْ حُسْنِ عِبَادَۃِ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ حسن ظن اللہ کے ساتہ عمدہ عبادت ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حسن ظن یعنے نیک گمان رکہنا ہے ایک عبادت ہے ہر بندہ کو چاہئے کہ اللہ سے نیک گمان رکہے اور مغفرت اور نجات کی امید ہمیشہ اپنا دل مسرور رکہے کہ ناامید اُسکی رحمت سے کفر ہے مگر اسکے ساتہ ہی بجالانا طاعات کا اور احتراز معاصی سے ضرور ہے اسلئے کہ ظن جانب راجح کا نام ہے نہ جانب مرجوح کا اور ایمان بین الخوف والرجا ہے اور جسنے اصلاح عقائد کی نکی اور توحید کو بخوبی حاصل نکیا وہ حسن ظن اللہ سے نہین

نہین رکھہ سکتا اسلئے کہ حسن ظن اللہ سے شعبہ ہے اُسکی معرفت کا اور جو معرفت و توحید سے محروم ہے، وہ حسن ظن سے محروم ہے، پھر جب عقاید صالحہ حاصل ہو اب اعمال مین اُسکے
اگر قصور بھی ہے تو بھی امید مغفرت ہے، **عَنْ** اَبِی سَلَمَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَنْظُرَنَّ اَحَدُكُمْ مَا الَّذِیْ يَتَمَنّٰى فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِیْ مَا يُكْتَبُ لَهٗ مِنْ
اُمْنِيَّتِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی سلمہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ چاہیے کہ نظر کرتا رہے ایک تم مین کا کہ کیا آرزو کرتا ہے اسلئے کہ وہ نہین جانتا کہ کیا لکھا جاتا ہے
اُسکی آرزوؤن مین سے یعنے ہمیشہ نیک خیال اور نیک آرزو کرنا ضرور ہے کہ وبال آخرت کا سبب نہو **ف** یہ حدیث حسن ہے، **عَنْ** اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدْعُوْا فَيَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَانْصُرْنِیْ عَلٰى مَنْ يَّظْلِمُنِیْ وَخُذْ مِنْهُ بِثَارِیْ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے اللہم سے آخر تک یعنے یا اللہ برخورداری دے مجھے میرے آنکھ اور کان سے اور اُن دونون کو میرا وارث کردے یعنے باقی رکھہ
اُنکو جب تلک مین جیون یا اُنسے ایسی عمل ہون کہ وہ آخرت مین کام آوین اور ہمیشہ باقی رہین اور مدد کر میری اُس شخص پر جو مجھپر ظلم کرے اور لیلے میرا بدلا اُس سے **ف** یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَسْاَلْ اَحَدُكُمْ رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْاَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا
انْقَطَعَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہیے کہ مانگا کرے ہر شخص تم مین کا اپنے رب سے اپنے سب حاجتین یہانتک کہ تسمہ اپنے چپل کا
بھی اگر ٹوٹ جاوے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث جعفر بن سلیمان سے اُنہون نے ثابت بنانی سے اُنہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
سے اور نام نہ لیا اُنہون نے سند مین انس رضی اللہ عنہ کا چنانچہ روایت کی ہمسے صالح بن عبد اللہ نے اُنہون نے جعفر بن سلیمان سے اُنہون نے ثابت بنانی سے اُنہون نے نبی صلے
اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے چاہیے کہ مانگے ہر کوئی تم مین کا اپنے سب حاجتین اپنے رب سے یہانتک کہ مانگے اُس سے نمک اور مانگی اُسی سے تسمہ اپنے چپل کا جب ٹوٹ جاوے
اور یہ روایت صحیح تر ہے قطن کے روایت سے جو اُنہون نے جعفر بن سلیمان سے روایت کی یعنے جو اوپر مذکور ہوئی

اَبْوَابُ الْمَنَاقِبِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ یہ باب ہین مناقب کے جو مروی ہین رسول اللہ صلے علیہ وسلم سے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب فضیلت مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم **عَنْ** وَاثِلَةَ ابْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى مِنْ وُلْدِ اِبْرَاهِيْمَ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰى
مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ بَنِیْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰى مِنْ بَنِیْ كِنَانَةَ قُرَيْشًا وَاصْطَفٰى مِنْ قُرَيْشٍ بَنِیْ هَاشِمٍ وَاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ **ترجمہ** روایت ہے واثلہ بن اسقع سے کہ
فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے چن لیا اولاد ابراہیم سے اسمٰعیل کو اور اُنسے بنی کنانہ کو اور اُنمین سے قریش کو اور اُنمین سے بنی ہاشم کو اور اُنمین سے مجھکو یعنے آپ خلاصہ
موجودات اور اشرف اولاد ابراہیم مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ قُرَيْشًا جَلَسُوْا فَتَذَاكَرُوْا
اَحْسَابَهُمْ بَيْنَهُمْ فَجَعَلُوْا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِیْ كَبْوَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ مِنْ خَيْرِ فِرَقِهِمْ وَخَيْرِ الْفَرِيْقَيْنِ
ثُمَّ خَيَّرَ الْقَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِ الْقَبِيْلَةِ ثُمَّ خَيَّرَ الْبُيُوْتَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِ بُيُوْتِهِمْ فَاَنَا خَيْرُهُمْ نَفْسًا وَخَيْرُهُمْ بَيْتًا **ترجمہ** روایت ہے عباس بن عبد المطلب سے
اُنہون نے کہا عرض کیا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ قریش بیٹھکر اپنے حسب کا ذکر کرنے لگے تو آپکی ایسے درخت سے مثال دی جو گھوڑے پر ہو سو فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے پیدا کیا ساری مخلوق کو اور مجھے اُن سب گروہون سے اچھے گروہ مین پیدا کیا اور پسند کیا دو گروہون کو یعنے اولاد اسحٰق اور اولاد اسمٰعیل کو پھر چنا
قبیلون سے اور مجھے بہتر قبیلہ مین کیا پھر چنا گھرونکو اور مجھے سب گھرون سے بہتر گھر مین کیا سو مین اُن سب سے ذات مین بھی بہتر ہون اور گھرانے مین بھی **ف** یہ
حدیث حسن ہے اور عبد اللہ حارث کے بیٹے ہین وہ نوفل کے **عَنِ** الْمُطَّلِبِ بْنِ اَبِیْ وَدَاعَةَ قَالَ جَآءَ الْعَبَّاسُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَكَاَنَّهٗ سَمِعَ
شَيْئًا فَقَامَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ مَنْ اَنَا فَقَالُوْا اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ عَلَيْكَ السَّلَامُ قَالَ اَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ
الْخَلْقَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ ثُمَّ جَعَلَهُمْ فِرْقَتَيْنِ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ فِرْقَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ قَبَائِلَ فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ قَبِيْلَةً ثُمَّ جَعَلَهُمْ بُيُوْتًا فَجَعَلَنِیْ فِیْ خَيْرِهِمْ بَيْتًا وَخَيْرِهِمْ
نَفْسًا **ترجمہ** روایت ہے مطلب بن وداعہ سے کہ عباس آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گویا وہ کچھہ سنکر آئے تھے یعنے قریش وغیرہ سے سو کھڑے ہوئے نبی صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر اور فرمایا
کہ مین کون ہون لوگون نے عرض کی کہ آپ رسول ہین اللہ کے سلام ہے آپ پر فرمایا آپنے کہ مین محمد بیٹا ہون عبد اللہ کا وہ بیٹے ہین عبد المطلب کے اور اللہ نے ساری مخلوق کو پیدا کیا اور
اُنکے اچھے لوگون مین سے مجھے پیدا کیا پھر اُنکے دو گروہ کئے سو مجھے بہتر گروہ مین نکالا پھر اُنکے کئی قبیلے کئے اور مجھے بہتر قبیلہ سے پیدا کیا پھر اُنکے کئی گھر کئے اور مجھے بہتر گھر مین پیدا کیا

نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی فضیلت

اور بہتر ذات مین **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یزید بن ابی زیاد سے اُس حدیث کی مانند جو اسمٰعیل بن ابی خالد سے مروی ہے اور اُنہون نے یزید بن ابی زیاد سے روایت کی اُنہون نے عبد اللہ بن حارث سے اُنہون نے عباس بن عبد المطلب سے یعنے جو اوپر مذکور ہوئی **عَنْ** وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰی كِنَانَةَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَاصْطَفٰی قُرَيْشًا مِنْ كِنَانَةَ وَاصْطَفٰی هَاشِمًا مِنْ قُرَيْشٍ وَاصْطَفَانِيْ مِنْ بَنِيْ هَاشِمٍ **ترجمہ** اسکا اوپر گذرا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَتٰی وَجَبَتْ لَكَ النُّبُوَّةُ قَالَ وَاٰدَمُ بَيْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا پوچھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ کب واجب ہوئی آپ پر نبوت آپنے فرمایا جب آدم کی جسد اور روح طیار ہو رہی تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابی ہریرہ کی روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ النَّاسِ خُرُوْجًا اِذَا بُعِثُوْا وَاَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا وَاَنَا مُبَشِّرُهُمْ اِذَا اَيِسُوْا لِوَاءُ الْحَمْدِ يَوْمَئِذٍ بِيَدِيْ وَاَنَا اَكْرَمُ وُلْدِ اٰدَمَ عَلٰی رَبِّيْ وَلَا فَخْرَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین سب سے پہلے نکلنے والا ہون یعنے قبر سے اور مین خطیب اُنکا جب وہ اللہ کے درگاہ مین حاضر ہونگے اور مین خوشخبری سنانے والا ہون اُنکو جب وہ نا امید ہون حمد الٰہی کا نیزہ قیامت مین میرے ہاتھ مین ہوگا اور مین ساری اولاد آدم سی بہتر ہون اللہ کے نزدیک اور کچھ فخر نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ فَاُكْسَی الْحُلَّةَ مِنْ حُلَلِ الْجَنَّةِ ثُمَّ اَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْعَرْشِ لَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْخَلَائِقِ يَقُوْمُ ذٰلِكَ الْمَقَامَ غَيْرِيْ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین پہلے ہون اُنمین کا جنکے قبر چیری جائیگی اور پہنایا جاویگا مجھے ایک جوڑا جنت کے جوڑون سے پہر کہڑا ہونگا مین عرش کے داہنی طرف کوئی وہان کہڑا نہو سکیگا سوا میرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **بَابٌ** **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَلُوا اللّٰهَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَمَا الْوَسِيْلَةُ قَالَ اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِي الْجَنَّةِ لَا يَنَالُهَا اِلَّا رَجُلٌ وَاحِدٌ اَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مانگو اللہ تعالے سے میرے لئے وسیلہ لوگون نے عرض کی وسیلہ کیا چیز ہے آپنے فرمایا ایک درجہ ہے جنت مین کہ نہ ملیگا وہ کسیکو مگر ایک شخص کو اور امید رکہتا ہون کہ وہ مین ہی ہون **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کعب جو اسکے سند مین ہین وہ مشہور شخص نہین اور ہم کسیکو نہین جانتے کہ اُنسے روایت کی ہو سوا لیث بن ابی سلیم کے **عَنْ** اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَثَلِيْ فِي النَّبِيِّيْنَ كَمَثَلِ رَجُلٍ بَنٰی دَارًا فَاَحْسَنَهَا وَاَكْمَلَهَا وَاَجْمَلَهَا وَتَرَكَ مِنْهَا مَوْضِعَ لَبِنَةٍ فَجَعَلَ النَّاسُ يَطُوْفُوْنَ بِالْبِنَاءِ وَيَعْجَبُوْنَ مِنْهُ وَيَقُوْلُوْنَ لَوْ تَمَّ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَاَنَا فِي النَّبِيِّيْنَ مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ كُنْتُ اِمَامَ النَّبِيِّيْنَ وَخَطِيْبَهُمْ وَصَاحِبَ شَفَاعَتِهِمْ غَيْرُ فَخْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میری شان پیغمبرون مین ایسی ہے کہ جیسے کسی نے ایک محل بہت خوبصورت اور اچہا اور پورا بنایا اور اُسمین ایک اینٹ کی جگہہ چہوڑ دی اور لوگ اُسمین پہرتے تہے اور تعجب کرتے تہی یعنے اُسکی خوبی کو دیکہکر اور کہتے تہے کاشکے یہ جگہہ ایک اینٹ کی بہی پوری ہو جاتی پس مین پیغمبرون مین ایسا ہون اور اسی اسناد سی مروی ہے کہ آپنے فرمایا جب قیامت کا دن ہوگا مین امام ہونگا پیغمبرونکا اور ہونگا خطیب اور صاحب شفاعت اُنکا اور کچہہ فخر نہین یعنے بار بہ شفاعت اوّل مین ہی کہولونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا سَيِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا فَخْرَ وَبِيَدِيْ لِوَاءُ الْحَمْدِ وَلَا فَخْرَ وَمَا مِنْ نَبِيٍّ يَوْمَئِذٍ اٰدَمُ فَمَنْ سِوَاهُ اِلَّا تَحْتَ لِوَائِيْ وَاَنَا اَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ وَلَا فَخْرَ وَفِي الْحَدِيْثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مین سردار ہون اولاد آدم کا قیامت کے دن اور کچہہ فخر نہین اور میرے ہاتہ مین ہے نیزہ حمد الٰہی کا اور کچہہ فخر نہین اور کوئی نبی نہین اُسدن آدم ہو خواہ اُنکے سوا مگر وہ میرے نیزے کے نیچے ہوگا اور پہلے میرے لئے زمین شق ہوگی اور کچہہ فخر نہین یعنے سب اظہار ہے اللہ کے فضل کا اور یہ بیان فخراً نہین کہ اپنی بڑائی منظور ہو اور اس حدیث مین ایک قصہ ہے **ف** اور یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا يَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَيَّ فَاِنَّهُ مَنْ صَلّٰی عَلَيَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا لِيَ الْوَسِيْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِي الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِيْ اِلَّا لِعَبْدٍ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُوْ اَنْ اَكُوْنَ اَنَا هُوَ وَمَنْ سَاَلَ لِيَ الْوَسِيْلَةَ حَلَّتْ عَلَيْهِ الشَّفَاعَةُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمرو سے کہ سُنا اُنہون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تہے جب سنو تم اذان تو کہو جیسا مؤذن

کہتا ہے پھر مجھپر درود بھیجو اسلئے کہ جو مجھپر درود بھیجتا ہے ایکبار اللہ اسپر دس بار رحمت نازل کرتا ہے پھر مانگو میرے لئے وسیلہ کہ وہ ایک درجہ ہے جنت میں کہ نہیں لایق ہے اُسکے مگر ایک بندہ اللہ کے بندوں سے اور میں امید رکہتا ہوں کہ وہ میں ہی ہوں اور جسنے میرے لئے وسیلہ مانگا اُسکو میری شفاعت ہوگی یعنے قیامت میں **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور محمد نے کہا کہ عبدالرحمن بن جبیر قرشی ہیں اور وہ مصر کے رہنے والے ہیں اور عبدالرحمن جو بیٹے ہیں نفیر کے وہ شامی ہیں **عن** ابن عباس قال جلس ناس من اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ینتظرونہ قال فخرج حتی اذا دنا منھم سمعھم یتذاکرون فسمع حدیثھم فقال بعضھم عجبا ان اللہ اتخذ من خلقہ خلیلا اتخذ ابراھیم خلیلا وقال اخر ماذا باعجب من کلام موسی کلمہ تکلیما وقال اخر فعیسی کلمۃ اللہ وروحہ وقال اخر ادم اصطفاہ اللہ فخرج علیھم فسلم وقال قد سمعت کلامکم وعجبکم ان ابراھیم خلیل اللہ وھو کذلک وموسی نجی اللہ وھو کذلک وعیسی روحہ وکلمتہ وھو کذلک وادم اصطفاہ اللہ وھو کذلک الا وانا حبیب اللہ ولا فخر وانا حامل لواء الحمد یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع یوم القیمۃ ولا فخر وانا اول من یحرک حلق الجنۃ فیفتح اللہ لی فیدخلنیھا ومعی فقراء المؤمنین ولا فخر وانا اکرم الاولین والاخرین ولا فخر **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ چند اصحاب حضرت کے انتظار میں بیٹھے باتیں کرتے تہے سو آپ نکلے اور اُنکی باتیں سنیں سو کسی نے کہا کہ تعجب ہے اللہ تعالے نے ابراہیم کو اپنے مخلوق سے اپنا دوست بنا لیا دوسرے نے کہا اللہ کا موسے سے کلام کرنا اُس سے بہی عجیب تر ہے ایک نے کہا عیسے اللہ کی صرف کلمہ کن سے پیدا ہو گئے اور روح انکی اسکی طرف سے ہے اور کسی نے کہا آدم کو اللہ نے پسندیدہ کیا سو حضرت اُنپر نکلے اور سلام کیا اور فرمایا کہ میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہارا عجب کرنا ابراہیم کے خلت پر اور وہ ایسے ہی ہیں اور موسی جنی ہوئے اللہ کے اور وہ ایسے ہی ہیں اور عیسی کے روح اللہ کی طرف سے ہے اور اُسکے کلمہ سے پیدا ہوئی اور وہ ایسی ہی ہیں اور آدم کو مقبول کر لیا اللہ نے اور وہ ایسے ہی ہیں یعنے جو درجات انکے بیان ہوئے سب حق ہیں سلام اللہ علیہم اجمعین اور آگاہ ہو میں محبوب ہوں اللہ کا اور کچھہ فخر نہیں اور میں اُٹھانیوالا ہوں حمد کے جھنڈے کو قیامت کے روز اور کچھہ فخر نہیں اور میں پہلا شفاعت کرنیوالا اور پہلا شفاعت قبول کیا گیا ہوں اور کچھہ فخر نہیں اور میں پہلے جنت کی زنجیر در ہلاؤنگا اور کہولدی جائیگی وہ میرے لئے اور داخل کریگا مجھکو اللہ اور میرے ساتھ فقراء مومنین ہونگے اور کچھہ فخر نہیں اور میں اگلوں پچھلوں سے بزرگ زیادہ ہوں اور کچھہ فخر نہیں **ف** یہہ حدیث غریب ہے **عن** عبداللہ بن سلام قال مکتوب فی التورٰۃ صفۃ محمد وعیسی بن مریم یدفن معہ قال فقال ابو مودود قد بقی فی البیت موضع قبر **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن سلام سے کہ لکھا ہے توراۃ میں وصف محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا اور یہ کہ عیسے بن مریم انکے ساتھ دفن ہونگے ابو مودود نے کہا کہ حجرہ مبارک میں ایک قبر کی جگہہ باقی ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے ایسے ہی کہا عثمان بن ضحاک نے اور معروف ضحاک بن عثمان مدینی ہیں **عن** انس بن مالک قال لما کان الیوم الذی دخل فیہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینۃ اضاء منھا کل شیء فلما کان الیوم الذی مات فیہ اظلم منھا کل شیء وما نفضنا عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الایدی وانا لفی دفنہ حتی انکرنا قلوبنا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ جسدن رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ میں داخل ہوئے تہے سب چیز روشن ہو گئی تہی اور جسدن انتقال فرمایا ہر چیز تاریک ہو گئی اور ہمنے ابھی ہاتہوں سے خاک نہ جہاڑی تہی اور دفن ہی میں مشغول تہے آپکے کہ بدلگئے دل ہمارے یعنے وہ نور ایمان نہ رہے جو آپکے حیات میں تہے **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے **مترجم** سوچنا چاہئے کہ جب ایسا جلد انوار قلوب میں تغیر آگیا تو اب کہ ہجرت قدسیہ سے بارہ سو ننانوے ۱۲۹۹ برس گذر گئے کیا کچھہ فرق عظیم الشان آگیا ہوگا

باب ماجاء فی میلاد النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بیان میں **عن** قیس بن مخرمۃ قال ولدت انا ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عام الفیل قال وسال عثمان بن عفان قباث بن اشیم اخا بنی یعمر بن لیث انت اکبر ام رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اکبر منی وانا اقدم منہ فی المیلاد قال ورایت خذق الطیر اخضر محیلا **ترجمہ** روایت ہے قیس بن مخرمہ سے کہا اُنہوں نے کہ پیدا ہوا میں اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جس سال ابرہہ کعبہ کے ڈہانے کو آئے تہے ابرہہ کے بہیجے ہوئے اور کہا کہ پوچہا عثمان بن عفان نے قباث بن اشیم جو قبیلہ بنی یعمر بن لیث سے تہے کہ تم بڑے ہو یا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو اُنہوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے بڑے ہیں اور پیدا ہونے میں میں اُنسے پہلے ہوں اور میں نے دیکھی ہے بیٹ اُن چڑیوں سبز کے یعنے جنہوں نے ابرہہ کے ہاتہیوں کو مارا تہا کہ رنگ اُسکا بدل گیا تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر محمد بن اسحق کی روایت سے **مترجم** قباث نے کہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم مجھسے بڑے ہیں اور پہر اپنے عمر ولادت اُنسے پہلے بیان کی اور یہ کمال ادب تہا اُنکا رسول معصوم صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مبارک میں کہ انکے کہنا گوارا نکیا کہ میں

میلاد حضرت سرور عالم کا بیان

اُنسے بڑا ہوں سبحان اللہ یہہ آداب تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کرام کے قلوب نے کیہ اور طبایع سلیمہ میں بخلاف اخوان زمان کے کہ انہر جب کوئی امر ونہی حضرت کے
پیش کیجاتی ہیں اور وہ اُنکے مذاہب محدثہ اور مشارب مبتدعہ کے خلاف ہوتی ہے تو کیا کیا سوء ادب کا اظہار کرتے ہیں کوئی کہتا ہے کہ حدیث پر عمل کس سے ہو سکتا ہے
اور اسمیں یہہ مطلب نکلا کہ حضرت محالات کا حکم فرماتے ہیں کوئی کہتا ہے حدیث کون سمجہہ سکتا ہے اسکا یہہ مطلب ہوا کہ حضرت کے باتیں خلاف عقل ہوتی ہیں کوئی
کہتا ہے حدیث پر چلنا سخت دشوار اور مشکل ہے اسکا یہ مطلب کہ حضرت نے ہمکو سخت مشکل میں ڈالا کوئی کہتا ہے یہہ حدیث ہمارے امام نے نہیں لی ہم اسپر کیونکر عمل کریں
اسکا یہ مطلب کہ حضرت کے قول کا اعتبار نہیں اور اُسپر عمل جایز نہیں جب تک امام حکم نہ دیں غرض ایسی ہی خرافاتیں بکتے ہیں اور محدثین متبعین کی طرف تعجب سے تکتے
ہیں اور ہرگز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آداب وتعظیم پر نظر نہیں کرتے وَكُلُّ ذٰلِكَ مِنْ سُوْءِ الْاَدَبِ بِحَضْرَتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ انتہی

بَابُ مَا جَآءَ فِيْ بَدْءِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب ابتدائی نبوت کے بیان میں **عَنْ** اَبِيْ مُوْسَى الْاَشْعَرِيِّ قَالَ خَرَجَ اَبُوْ طَالِبٍ اِلَى الشَّامِ وَخَرَجَ مَعَهُ النَّبِيُّ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ اَشْيَاخٍ مِنْ قُرَيْشٍ فَلَمَّا اَشْرَفُوْا عَلَى الرَّاهِبِ هَبَطُوْا فَحَلُّوْا رِحَالَهُمْ فَخَرَجَ اِلَيْهِمُ الرَّاهِبُ وَكَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ يَمُرُّوْنَ بِهِ فَلَا يَخْرُجُ اِلَيْهِمْ
وَلَا يَلْتَفِتُ قَالَ فَهُمْ يَحُلُّوْنَ رِحَالَهُمْ فَجَعَلَ يَتَخَلَّلُهُمُ الرَّاهِبُ حَتّٰى جَاءَ فَاَخَذَ بِيَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذَا سَيِّدُ الْعَالَمِيْنَ هٰذَا رَسُوْلُ رَبِّ
الْعَالَمِيْنَ يَبْعَثُهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ فَقَالَ لَهُ اَشْيَاخٌ مِّنْ قُرَيْشٍ مَا عِلْمُكَ فَقَالَ اِنَّكُمْ حِيْنَ اَشْرَفْتُمْ مِنَ الْعَقَبَةِ لَمْ يَبْقَ حَجَرٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا خَرَّ سَاجِدًا وَّلَا يَسْجُدَانِ
اِلَّا لِنَبِيٍّ وَّاِنِّيْ اَعْرِفُهُ بِخَاتَمِ النُّبُوَّةِ اَسْفَلَ مِنْ غُضْرُوْفِ كَتِفِهِ مِثْلَ التُّفَّاحَةِ ثُمَّ رَجَعَ فَصَنَعَ لَهُمْ طَعَامًا فَلَمَّا اَتَاهُمْ بِهِ فَكَانَ هُوَ فِيْ رِعْيَةِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَرْسِلُوْا
اِلَيْهِ فَاَقْبَلَ وَعَلَيْهِ غَمَامَةٌ تُظِلُّهُ فَلَمَّا دَنَا مِنَ الْقَوْمِ وَجَدَهُمْ قَدْ سَبَقُوْهُ اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ فَلَمَّا جَلَسَ مَالَ فَيْءُ الشَّجَرَةِ عَلَيْهِ فَقَالَ انْظُرُوْا اِلٰى فَيْءِ الشَّجَرَةِ مَالَ عَلَيْهِ
قَالَ فَبَيْنَمَا هُوَ قَائِمٌ عَلَيْهِمْ وَهُوَ يُنَاشِدُهُمْ اَنْ لَّا يَذْهَبُوْا بِهِ اِلَى الرُّوْمِ فَاِنَّ الرُّوْمَ اِنْ رَاَوْهُ عَرَفُوْهُ بِالصِّفَةِ فَيَقْتُلُوْنَهُ فَالْتَفَتَ فَاِذَا بِسَبْعَةٍ قَدْ اَقْبَلُوْا مِنَ
الرُّوْمِ فَاسْتَقْبَلَهُمْ فَقَالَ مَا جَآءَ بِكُمْ قَالُوْا جِئْنَا اَنَّ هٰذَا النَّبِيَّ خَارِجٌ فِيْ هٰذَا الشَّهْرِ فَلَمْ يَبْقَ طَرِيْقٌ اِلَّا بُعِثَ اِلَيْهِ بِاُنَاسٍ وَّاِنَّا قَدْ اُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بُعِثْنَا اِلٰى طَرِيْقِكَ
هٰذَا فَقَالَ هَلْ خَلْفَكُمْ اَحَدٌ هُوَ خَيْرٌ مِّنْكُمْ قَالُوْا اِنَّمَا اُخْبِرْنَا خَبَرَهُ بِطَرِيْقِكَ قَالَ اَفَرَاَيْتُمْ اَمْرًا اَرَادَ اللّٰهُ اَنْ يَّقْضِيَهُ هَلْ يَسْتَطِيْعُ اَحَدٌ مِّنَ النَّاسِ رَدَّهُ قَالُوْا لَا
قَالَ فَبَايَعُوْهُ وَاَقَامُوْا مَعَهُ قَالَ اَنْشُدُكُمْ بِاللّٰهِ اَيُّكُمْ وَلِيُّهُ قَالُوْا اَبُوْ طَالِبٍ فَلَمْ يَزَلْ يُنَاشِدُهُ حَتّٰى رَدَّهُ اَبُوْ طَالِبٍ وَبَعَثَ مَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ بِلَالًا وَّزَوَّدَهُ الرَّاهِبُ مِنَ
الْكَعْكِ وَالزَّيْتِ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ اشعری سے کہا انہوں نے کہ نکلے ابو طالب شام کیطرف یعنے تجارت کو اور نکلے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بہی اُنکے ساتہ اور تہوڑے لوگ بہی قریش
کے پہر جب پہونچے بحیرا راہب پاس وہ اپنے صومعہ سے اُترا اور ان لوگوں نے اپنے کجاوے اونٹوں سے اُتارے سو وہ راہب اُنکے پاس آیا اور ہمیشہ یہہ جب وہاں جاتے تہے تو وہ
کبہی ان کے پاس نہ آتا تہا اور اُنکی طرف التفات نکرتا تہا سو وہ اپنے کجاوے اُتار رہے تہے کہ راہب اُنکے بیچ میں گہس آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتہ پکڑ لیا اور کہا یہہ
سردار ہے سب جہان کے لوگوں کا یہہ رسول ہے رب العالمین کا بہیجیگا اللہ اسکو سارے جہان کے لوگوں پر رحمت کے لئے سو تہوڑے ہی قریش کے لوگوں نے کہا کہ تو کیا جانے اُنہ
کہا جب تم اُترے اس ٹیلے سے تو کوئی درخت اور پتہر باقی نرہا مگر گر پڑا سجدہ میں اور یہ دونوں سجدہ نہیں کرتے مگر نبی کو اور میں پہچانتا ہوں اُنکو مہر نبوت سے جو ایک غدود
ہے شانہ کی شکل سیب کے پہر صومعہ میں گیا اور طیار کیا اُنکے لئے کہانا پہر جب اُنکے پاس لایا اُسوقت حضرت اونٹ چرانے گئے تہے پہر راہب نے کہا کسیکو بہیجو اُن کو بلا لو سو آئے
حضرت اور اُنپر بدلی سایہ کئے ہوئے تہی پہر جب اُنکے پاس آئے تو لوگ درخت کے سایہ میں بیٹہے ہوئے تہے پہر جب آپ بیٹہے تو سایہ اُسکا آپ پر جہک گیا سو راہب نے کہا کہ دیکہو
سایہ درخت کا آپ پر جہک گیا کہا راوی نے پہر وہ اُنکے پاس کہڑا اُنکو قسم دیکر کہہ رہا تہا کہ اُنکو روم کو نہ لیجاؤ اسلئے کہ روم کے لوگ اگر اُنکو دیکہینگے پہچان لینگے اُنکے اوصاف
اور قتل کر ڈالینگے پہر متوجہ ہوا تو دیکہا کہ سات آدمی ہیں کہ آتی تہی روم سے سو متوجہ ہوا اُنکے طرف اور اُنسے پوچہا کہ تم کیوں آئے ہو اُنہوں نے کہا ہم اُس نبی کی لئے آئی ہیں جو اِس شہر سے
نکلنے والا ہے اور ہر راہ پر کچہہ کچہہ لوگ بہیجے گئے ہیں اور جب ہمکو تمہاری طرف کی خبر لگی تو ہم تمہاری راہ پر بہیجے گئے اُسنے پوچہا کوئی اور تمہارے پیچہے ہے جو تمسے
اچہا ہو یعنے عقل وشعور میں اُنہوں نے کہا ہمکو تمہاری راہ کی خبر لگی اور ہم بہیجے گئے اُسنے کہا بہلا دیکہو تو جس کام کا اللہ ارادہ کرے اُسکو کوئی پہیر سکتا ہے اُنہوں نے کہا
نہیں اُسنے کہا پہر بیعت کرو یعنے اُس نبی سے اور اُنکے رفاقت میں رہو پہر وہ اُنکے طرف مخاطب ہوا یعنے اہل مکہ کیطرف اور کہا کون اُنکے خدمت کرتا ہے لوگوں نے کہا ابو طالب
پس وہ اُنکو قسم دیتا رہا یہانتک کہ پہیرا آنحضرت کو ابو طالب نے اور ابو بکر نے ساتہ کر دیا آپکے بلال کو اور توشہ دیا اُنکو راہب نے کعک اور زیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** اس حدیث مین محدثین کو بہت کلام ہے چنانچہ بعض نے اسکو ضعیف کہا ہے اور بعض نے باطل اسلئے کہ بلال تو اسوقت تک پیدا بھی نہوئی تھے اور ابو بکر حضرت سے بھی چھوٹے تھی کہ وہ حضرت سے دو برس چھوٹے ہین اور حافظ ابن حجر نے اصابہ مین کہا ہے کہ اس حدیث کے رجال تو ثقات مین اور اسمین اور کوئی انکار کی وجہ نہین سوا اسکے یعنے بلال کی معیت کے اور احتمال ہے کہ یہہ کسی راوی کا ادراج ہو غرض باقی حدیث معتبر ہے کذا فی اللمعات

باب مَا جَآءَ فِي مَبْعَثِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ كَمْ كَانَ حِيْنَ بُعِثَ باب اس بیان مین کہ آپ کس سن مین مبعوث ہوئے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اُنْزِلَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ اَرْبَعِيْنَ فَاَقَامَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشَرَةَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرًا وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّسِتِّيْنَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر وحی اُترے جب وہ چالیس برس کے تھے پھر مکہ مین تیرہ برس تک رہے اور مدینہ مین دس برس اور وفات ہوئی آپکی جب تریسٹھہ برس کے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قُبِضَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَّسِتِّيْنَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ آپکی وفات ہوئی جب پینسٹھہ برس کے تھے **ف** ایسی ہی روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اور روایت کی انسے محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اسی کے مثل **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْبَائِنِ وَلَا بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ وَلَا بِالْاٰدَمِ وَلَيْسَ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ اَرْبَعِيْنَ سَنَةً فَاَقَامَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِيْنَ وَبِالْمَدِيْنَةِ عَشْرَ سِنِيْنَ وَتَوَفَّاهُ اللّٰهُ عَلٰى رَأْسِ سِتِّيْنَ سَنَةً وَلَيْسَ فِيْ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ عِشْرُوْنَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بہت دراز قد نہ تھے اور نہ بہت کوتاہ اور رنگ آپکا نہایت سفید تھا اور نہ بالکل گندم گون اور بال آپکے سر کے نہ بہت ژولیدہ تھے نہ بالکل سیدھے مبعوث کیا اللہ تعالےٰ نے انکو جب چالیس برس کے تھے اور مکہ مین دس برس رہے اور مدینہ مین دس برس اور وفات پائی ترسٹھہ برس کے عمر مین اور بیس بال سفید نہ تھے آپکے سر مین اور ریش مین یعنے اس سے کم تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب مَا جَآءَ فِيْ اٰيَاتِ نُبُوَّةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمَا قَدْ خَصَّهُ اللّٰهُ بِهٖ باب معجزات اور خصائص نبی صلے اللہ علیہ وسلم مین **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ بِمَكَّةَ حَجَرًا كَانَ يُسَلِّمُ عَلَيَّ لَيَالِيَ بُعِثْتُ اِنِّيْ لَاَعْرِفُهُ الْاٰنَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مکہ مین ایک پتھر ہے کہ وہ مجھپر سلام کرتا تھا جن راتون مین مبعوث ہوا تھا کہ مین اُسے اب بھی پہچانتا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَتَدَاوَلُ مِنْ قَصْعَةٍ مِّنْ غُدْوَةٍ حَتَّى اللَّيْلِ يَقُوْمُ عَشَرَةٌ وَّيَقْعُدُ عَشَرَةٌ قُلْنَا فَمَا كَانَتْ تُمَدُّ قَالَ مِنْ اَيِّ شَيْءٍ تَعْجَبُ مَا كَانَتْ تُمَدُّ اِلَّا مِنْ هٰهُنَا وَاَشَارَ بِيَدِهٖ اِلَى السَّمَآءِ **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہا انہون نے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کہاتے رہے ایک کونڈی سے صبح سے رات تک کہ دس آدمی بیٹھتے تھے اور دس اُٹھتے تھے ہمنے کہا سمرہ سے کہ پھر اُس کونڈی مین کچھہ بڑہایا جاتا تھا انہون نے کہا تمکو تعجب کیون آتا ہے اُسمین کہین سے بڑہایا نجاتا تھا مگر وہان سے اور اشارہ کیا ہاتھ سے آسمان کیطرف یعنے خدا کیطرف سے اُسکی امداد ہوتی تھی اس سے معلوم ہوا کہ خدا کے رزاق آسمانون پر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو العلاء کا نام یزید بن عبد اللہ بن الشخیر ہے

باب عن عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ فَخَرَجْنَا فِيْ بَعْضِ نَوَاحِيْهَا فَمَا اسْتَقْبَلَهٗ جَبَلٌ وَّلَا شَجَرٌ اِلَّا وَهُوَ يَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابیطالب سے کہ ہم نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے بعض نواحی مکہ مین نکلے تو جو پہاڑ اور درخت سامنے آیا اُسنے کہا سلام ہے تیرے رسول اللہ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی کئی لوگون نے ولید بن ابی ثور سے اور کہا انہون نے کہ روایت ہے عباد بن ابی یزید سے انہین مین ابن فروہ کہ جنکے کنیت ابی المغرا ہے

باب عن اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ وَّاتَّخَذُوْا لَهٗ مِنْبَرًا فَخَطَبَ عَلَيْهِ فَحَنَّ الْجِذْعُ حَنِيْنَ النَّاقَةِ فَنَزَلَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَمَسَّهٗ فَسَكَتَ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم خطبہ پڑہتے تھے ایک کہجور کے ٹہنٹ سے تکیہ لگا کر پھر جب آپکے لئے منبر طیار کیا اور آپنے اُسپر خطبہ پڑہا وہ ٹہنٹ رونے لگا جیسا اونٹنی روتی ہے پہر اترے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اُسکو چھوا وہ چپ ہو رہا **ف** اس باب مین ابی اور جابر اور ابن عمر اور سہل بن سعد اور ابن عباس اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے اور حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** وہ ستون چونکہ ذکر آپکے سے مست و سرشار تھا اور ہمیشہ لذت یاد الٰہی سے شاد و فرحان تھا جب منبر تیار ہوا وہ درد ہجران اور فراق سے رونے لگا جب حضرت کی جدائی سے چوب خشک کا یہ حال ہو تو انسان انکی جدائی کا درد بیان سے کیا سمجھے او یقین جانو کہ تلطخ محدثات امور و تعلق بہ بدعات بے نور آپکی جدائی کا سبب ہین کہ آپ اُنسے نفور ہین سو جو مومن ان چیزون سے نفرت نکرے وہ چوب خشک سے بدتر ہے **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَآءَ اَعْرَابِيٌّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بِمَا اَعْرِفُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ اِنْ دَعَوْتُ هٰذَا الْعِذْقَ مِنْ هٰذِهٖ

تَنْزِلُ إِلَى رَسُولِ اللهِ فَدَعَاهُ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلَ يَنْزِلُ مِنَ النَّخْلَةِ حَتَّى سَقَطَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ ارْجِعْ فَعَادَ فَأَسْلَمَ الْأَعْرَابِيُّ

ترجمہ روایت ہے ابن عباس سے کہ ایک اعرابی آیا اور اُسنے کہا کیونکر جانوں میں کہ آپ نبی ہیں آپنے فرمایا اگر میں بُلا دوں اس شاخ کو کھجور کے اور وہ گواہی دے کہ میں رسول ہوں تب تو جانیگا پھر بلایا آپنے اور وہ کھجور اُتر کر حضرت کے آگے گر پڑی اور پھر فرمایا کہ لوٹ جا وہ چلی گئی پس وہ اسلام لایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عَنْ** أَبِي زَيْدِ بْنِ أَخْطَبَ قَالَ مَسَحَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ عَلَى وَجْهِي وَدَعَا لِي قَالَ عَزْرَةُ إِنَّهُ عَاشَ مِائَةً وَعِشْرِينَ سَنَةً وَلَيْسَ فِي رَأْسِهِ إِلَّا شَعَرَاتٌ بِيضٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی زید سے کہ ہاتھ پھیرا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے مونھہ پر اور دعا کی میرے لئے عزرہ نے کہا جو راوی حدیث ہیں کہ ابی زید ایک سو بیس برس تک زندہ رہے اور اُنکے سر کے کُل ایک بال سے زیادہ سفید نہ تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو زید کا نام عمرو بن اخطب ہے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ أَبُو طَلْحَةَ لِأُمِّ سُلَيْمٍ لَقَدْ سَمِعْتُ صَوْتَ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعِيفًا أَعْرِفُ فِيهِ الْجُوعَ فَهَلْ عِنْدَكِ مِنْ شَيْءٍ فَقَالَتْ نَعَمْ فَأَخْرَجَتْ أَقْرَاصًا مِنْ شَعِيرٍ ثُمَّ أَخْرَجَتْ خِمَارًا لَهَا فَلَفَّتِ الْخُبْزَ بِبَعْضِهِ ثُمَّ دَسَّتْهُ فِي يَدِي وَرَدَّتْنِي بِبَعْضِهِ ثُمَّ أَرْسَلَتْنِي إِلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَهَبْتُ بِهِ إِلَيْهِ فَوَجَدْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فِي الْمَسْجِدِ وَمَعَهُ النَّاسُ قَالَ فَقُمْتُ عَلَيْهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْسَلَكَ أَبُو طَلْحَةَ فَقُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِطَعَامٍ فَقُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَنْ مَعَهُ قُومُوا قَالَ فَانْطَلَقُوا فَانْطَلَقْتُ بَيْنَ أَيْدِيهِمْ حَتَّى جِئْتُ أَبَا طَلْحَةَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ يَا أُمَّ سُلَيْمٍ قَدْ جَاءَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالنَّاسِ وَلَيْسَ عِنْدَنَا مَا نُطْعِمُهُمْ فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَانْطَلَقَ أَبُو طَلْحَةَ حَتَّى لَقِيَ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَقْبَلَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأَبُو طَلْحَةَ مَعَهُ حَتَّى دَخَلَا فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَلُمِّي يَا أُمَّ سُلَيْمٍ مَا عِنْدَكِ فَأَتَتْهُ بِذَلِكَ الْخُبْزِ فَأَمَرَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَفُتَّ وَعَصَرَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ بِعُكَّةٍ لَهَا فَأَدَمَتْهُ ثُمَّ قَالَ فِيهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا شَاءَ اللهُ أَنْ يَقُولَ ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا ثُمَّ قَالَ ائْذَنْ لِعَشَرَةٍ فَأَذِنَ لَهُمْ فَأَكَلُوا حَتَّى شَبِعُوا ثُمَّ خَرَجُوا فَأَكَلَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ وَشَبِعُوا وَالْقَوْمُ سَبْعُونَ أَوْ ثَمَانُونَ رَجُلًا **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ ابوطلحہ نے کہا ام سلیم سے کہ میں نے سنی آواز رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ضعیف اور معلوم ہوتی ہے اُنکو بھوک سو کچھ تمھارے پاس ہے انہوں نے کہا ہاں سو نکالی کئی روٹیاں جو کی پھر اوڑھنی میں لپیٹکر میرے ہاتھ میں چھپا دیں اور کچھ اوڑھنی مجھے اُڑھا دی پھر بھیجا مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف اور میں جب اُنکی پاس گیا اُنکو مسجد میں بہت لوگوں کے ساتھ بیٹھا پایا پھر میں اُنکے پاس کھڑا ہوا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تجھے ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں فرمایا کھانا لیکر میں نے عرض کی ہاں، آپنے اپنے ساتھیوں سے فرمایا اُٹھو پھر چلے اور میں اُنکے آگے تھا پھر جب ابوطلحہ کے پاس آیا میں اور میں نے اُنکو خبر دی ابوطلحہ نے کہا ای ام سلیم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم لوگوں کے ساتھ تشریف لائے اور ہمارے پاس کچھ موجود نہیں کہ اُنکو کھلاویں ام سلیم نے کہا کہ اللہ اور رسول اُسکا خوب جانتا ہے سو ابوطلحہ چلے یہانتک کہ ملے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابوطلحہ اُنکے ساتھ تھے یہانتک کہ اندر آئے سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ای ام سلیم لاؤ جو تمہارے پاس ہے سو وہی روٹیاں اُنکے آگے لائیں اور حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ توڑی گئیں اور اوپر ڈالدی اُسپر ام سلیم نے کُپی گھی کے اور چکنا کر دیا اُسکو پھر پڑھا اُسپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اللہ نے چاہا پھر فرمایا بُلاؤ دس شخصوں کو سو بُلایا اور وہ کھا کر سیر ہو گئے اور چلے گئے پھر فرمایا بُلاؤ دس کو پھر وہ کھا کر سیر ہو کر چلے گئی پھر فرمایا بلاؤ دس کو اور وہ بھی کھا کر سیر ہو کر چلے گئے غرض سارے لوگ کھا کر سیر ہو گئے اور سب لوگ ستر یا اسّی تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحَانَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ وَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوا فَأُتِيَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فِي ذَلِكَ الْإِنَاءِ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبُعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ فَتَوَضَّأَ النَّاسُ حَتَّى تَوَضَّؤُا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہوں نے دیکھا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ نماز عصر کا وقت آچکا تھا اور لوگوں نے وضو کا پانی ڈھونڈھا اور نپایا سو لائے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک وضو کا پانی اور آپنے اُس برتن میں ہاتھ رکھدیا اور لوگوں کو فرمایا کہ وضو کریں پھر میں نے دیکھا کہ آپکی انگلیوں سے پانی جوش مارتا تھا اور لوگ وضو کرتے تھے یہانتک کہ جو لوگ آخر میں تھا اُنسے بھی وضو کر لیا اسباب میں عمران بن حصین اور ابن مسعود اور جابر سے بھی روایت ہے، حدیث انس کی حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا ابْتُدِئَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ النُّبُوَّةِ حِينَ أَرَادَ اللهُ كَرَامَتَهُ وَرَحْمَةَ الْعِبَادِ بِهِ أَنْ لَا يَرَى شَيْئًا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ فَمَكَثَ عَلَى

ذٰلِكَ مَا شَآءَ اللّٰهُ اَنْ تَمْكُثَ وَحُبِّبَ اِلَيْهِ الْخَلْوَةُ فَلَمْ يَكُنْ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنْ اَنْ يَّخْلُوَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ابتدائی نبوت میں رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حب اللہ نے بزرگی اور رحمت اپنے بندون کو اُنسے چاہی تو یہ ہوا کہ وہ جو خواب دیکھتے تھے اُسکی تعبیر صبح روشن کی طرح ظاہر ہو جاتی تھی پھر آپ کا یہی حال
رہا جبتک اللہ نے چاہا اور اُن دنون آپکو خلوت ایسی بہاتی تھی کہ کوئی شئے ایسی پیاری نتھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب عن** عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اِنَّكُمْ
تَعُدُّوْنَ الْاٰيَاتِ عَذَابًا وَّاِنَّا كُنَّا نَعُدُّهَا عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَرَكَةً لَقَدْ كُنَّا نَاْكُلُ الطَّعَامَ مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ نَسْمَعُ
تَسْبِيْحَ الطَّعَامِ قَالَ وَاُتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاِنَاءٍ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْهِ فَجَعَلَ الْمَاءُ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ اَصَابِعِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَيَّ عَلَى الْوَضُوْءِ
الْمُبَارَكِ وَالْبَرَكَةِ مِنَ السَّمَآءِ حَتّٰى تَوَضَّاْنَا كُلُّنَا **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سے کہ اُنہون نے کہا تم قدرت کے نشانیون کو عذاب جانتے ہو اور ہم اُنکو حضرت کے زمانہ میں برکت
جانتے تھے اور ہم کہانا کہاتے تھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ اور اُسکے تسبیح سنتی تھی اور لائی حضرت کے پاس ایک برتن اور اُسمین آپنی ہاتھ رکھدیا پھر پانی آپکے انگلیون
کے بیچ سے بہنے لگا اور آپنے فرمایا آؤ وضو مبارک پر اور برکت آسمان سے ہے یعنی اللہ کیطرف سی کہ وہ آسمانون پر عرش پر ہے یہانتک کہ ہم سب نے وضو کر لیا **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **باب** مَا جَآءَ كَيْفَ كَانَ يَنْزِلُ الْوَحْيُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب نزول وحی کی کیفیت مین **عن** عَائِشَةَ اَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ
سَاَلَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَيْفَ يَاْتِيْكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْيَانًا يَاْتِيْنِيْ مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ اَشَدُّهٗ عَلَيَّ وَاَحْيَانًا
يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلًا فَيُكَلِّمُنِيْ فَاَعِيْ مَا يَقُوْلُ قَالَتْ عَائِشَةُ فَلَقَدْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيْدِ الْبَرْدِ
فَيَفْصِمُ عَنْهُ وَاِنَّ جَبِيْنَهٗ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ حارث بن ہشام نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ پر وحی کیونکر آتی ہے
آپنے فرمایا کبھی سنائی دیتی ہے مجھے گھنٹے کی سی جھنجھناہٹ اور وہ سخت ہوتی ہے اور کبھی فرشتہ میرے آگے آدمی کی صورت بن آتا ہے اور مجھسے کلام کرتا ہے کہ مین
اُسے یاد کر لیتا ہون حضرت عائشہ نے فرمایا کہ مین نے آپکو دیکھا کہ سخت جاڑے مین جب وحی اُترتی اور تمام ہو جاتی تو اُنکے ماتھے پر پسینہ آجاتا تھا یعنے بسبب شدت کے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** حارث بن ہشام مخزومی ہین ابی جہل کے بہائی اور رفیق اور فتح مکہ کے دن ایمان لائی ہین اور فضلائی صحابہ سے ہین اور
فتوح شام مین شہید ہوئے پندرہوین سال ہجری کے اور احتمال ہے کہ اُنہون نے حضرت عائشہ کے آگے حضرت سے یہ سوال کیا ہو یا اُنکو خبر دی ہو اور اس صورت مین یہ مرسل
ہے صحابی کی مگر حکم موصول مین ہے جمہور کے نزدیک اسلئے کہ عقل اور قیاس کو اسمین دخل نہین قولہ آپ پر کیونکر وحی آتی ہی یعنے نفس وحی سی سوال کیا یا اُسکے اوصاف سے
اور بہر حال مراد یہ ہے کہ وحی لیکر فرشتہ کیونکر آتا ہے اور دو قسمین وحی کی فرمائین ایک آواز جرس دوسرے متمثل ہونا فرشتہ کا بصورت مردم اول شدید ہے اسلئے کہ
حامل متصف باوصاف سامع نہین ہے اور ثانی آسان اسلئے کہ متصف باوصاف سامع ہے **باب** مَا جَآءَ فِيْ صِفَةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ باب آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے حلیہ مین **عن** الْبَرَاءِ قَالَ مَا رَاَيْتُ مِنْ ذِيْ لِمَّةٍ فِيْ حُلَّةٍ حَمْرَاءَ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهٗ شَعْرٌ يَضْرِبُ مَنْكِبَيْهِ بَعِيْدُ
مَا بَيْنَ الْمَنْكِبَيْنِ لَمْ يَكُنْ بِالْقَصِيْرِ وَلَا بِالطَّوِيْلِ **ترجمہ** روایت ہے براء سے کہ کہا اُنہون نے مین نے نہین دیکھا کسی لٹ والے کو سرخ جوڑی مین خوبصورت زیادہ رسول خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنکے بال ایسے تہے کہ کندہون سے لگتے تہی اور دونون شانون مین آپکے بہت فرق تہا نہ تہے کوتاہ قد نہ بہت لانبی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے
مترجم لمہ وہ بال ہین کہ کان کے لو سے نیچے ہون اور دونون شانونکی دوری دلالت کرتی ہے سینہ کے چوڑے ہونے پر اور وہ علو ہمت اور وسعت علم اور فراخ حوصلگی پر دال
ہے اور قد آپکا متوسط تہا مگر جب لوگون مین کہڑے ہوتے سب سے اونچے معلوم ہوتے **باب عن** اَبِيْ اِسْحَاقَ قَالَ سَاَلَ رَجُلٌ الْبَرَاءَ اَكَانَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ مِثْلَ السَّيْفِ قَالَ لَا مِثْلَ الْقَمَرِ **ترجمہ** روایت ہے ابی اسحاق سے کہ اُنسے پوچھا کسی نے کہ چہرہ آپکا مثل تلوار کے تہا یعنے طولانی اُنہون نے کہا نہین مثل چاند کے تہا **ف**
یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** سائل نے خیال کیا کہ چہرہ آپکا لانبا ہوگا براء نے کہا نہین گول تہا **باب عن** عَلِيٍّ قَالَ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ
وَلَا بِالْقَصِيْرِ شَثْنَ الْكَفَّيْنِ وَالْقَدَمَيْنِ ضَخْمَ الرَّاْسِ ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ طَوِيْلَ الْمَسْرُبَةِ اِذَا مَشٰى تَكَفَّا تَكَفُّئًا كَاَنَّمَا يَنْحَطُّ مِنْ صَبَبٍ لَمْ اَرَ قَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نہتے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بہت لانبے اور نہ بہت ٹھنگنے پر گوشت تہین ہتھیلیان آپکی اور تلوے بڑے سر والی بڑے جوڑون
والے یعنے گھٹنے اور شانے کہ ان پر گوشت اور فربہ تہین سینے سے ناف تک بال باریک اتہے جب چلتے آگے جہکتے چلتے جیسے کوئی اوپر سے نیچے اترتا ہو نہ دیکھا مین نے اُنسے پہلے

نزول وحی کی کیفیت کا بیان

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حلیہ کا بیان

اور نہ آنکے بعد کوئی انکے برابر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے سفیان بن وکیع نے انہوں نے ابی سے انہوں نے مسعودی سے اسی اسناد کو مانند اسکے **باب عن**
عَلِیٍّ کَانَ اِذَا وَصَفَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَیْسَ بِالطَّوِیْلِ الْمُمَغَّطِ وَلَا بِالْقَصِیْرِ الْمُتَرَدِّدِ وَکَانَ رَبْعَۃً مِّنَ الْقَوْمِ وَلَمْ یَکُنْ بِالْجَعْدِ الْقَطَطِ وَلَا بِالسَّبِطِ
کَانَ جَعْدًا رَجِلًا وَلَمْ یَکُنْ بِالْمُطَھَّمِ وَلَا بِالْمُکَلْثَمِ وَکَانَ فِی الْوَجْہِ تَدْوِیْرٌ اَبْیَضُ مُشْرَبٌ اَدْعَجُ الْعَیْنَیْنِ اَھْدَبُ الْاَشْفَارِ جَلِیْلُ الْمُشَاشِ وَالْکَتَدِ اَجْرَدُ
ذُوْ مَسْرُبَۃٍ شَثْنُ الْکَفَّیْنِ وَالْقَدَمَیْنِ اِذَا مَشٰی تَقَلَّعَ کَاَنَّمَا یَمْشِیْ فِیْ صَبَبٍ وَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ مَعًا بَیْنَ کَتِفَیْہِ خَاتَمُ النُّبُوَّۃِ وَھُوَ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ اَجْوَدُ النَّاسِ صَدْرًا
وَاَصْدَقُ النَّاسِ لَھْجَۃً وَاَلْیَنُھُمْ عَرِیْکَۃً وَاَکْرَمُھُمْ عِشْرَۃً مَنْ رَاٰہُ بَدِیْھَۃً ھَابَہٗ وَمَنْ خَالَطَہٗ مَعْرِفَۃً اَحَبَّہٗ یَقُوْلُ نَاعِتُہٗ لَمْ اَرَ قَبْلَہٗ وَلَا بَعْدَہٗ مِثْلَہٗ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ جب وہ حلیہ بیان فرماتے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کا کہتے کہ آپ بہت لانبے نہ تھے اور نہ بہت ٹھنگنے میانہ قد والے تھے لوگوں میں اور بہت
گھونگھر والے نہ تھے بال آپکے اور نہ بالکل سیدھے بلکہ تھے تھوڑے گھونگھر والے اور بہت فربہ بھی نہ تھے اور چہرہ بالکل گول بھی نہ تھا بلکہ اسمیں کچھ گولائی تھی گورے رنگ سپیدی اور
سرخی ملی ہوئے سیاہ چشم لمبے پلکوں والے بڑے جوڑوں والے اور بڑے شانہ والے یعنی دونوں شانوں کے بیچ پر گوشت تھا بدن پر آپکے بال نہ تھے مگر ایک خط سینہ سے ناف
تک کھنچا تھا بالونکا پر گوشت تھیں ہتھیلیاں اور تلوے آپکے جب چلتے زمین پر پیر گاڑ کر رکھتے گویا وہ نیچے اترتے ہیں اور جب کسی کیطرف پھر کر دیکھتے تو پورے بدن سے پھرتے
یعنی فقط آنکھ چرا کر نہ دیکھتے جیسے متکبروں کی عادت ہے اور نہ فقط گردن پھیر کر جیسے ہلکے لوگوں کی عادت ہے انکے دونوں شانوں کے بیچ میں مہر نبوت تھی اور وہ خاتم النبیین
تھے اور سب لوگوں سے اچھے سینہ والے یعنی بغض و حسد کسی سے نہ رکھتے تھے اور سینہ چون آئینہ صاف رکھتے اور سب سے زیادہ سچی بات میں اور نرم طبیعت والے بزرگ منش
جو انکو یکبارگی دیکھتا ڈر جاتا اور جو انسے ملتا اور واقف ہوتا دوست رکھتا انکی تعریف کرنیوالا کہتا تھا کہ میں نے کبھی انکے مثل نہ دیکھا نہ قبل انکے نہ بعد رحمت اور سلامتی
بھیجے اللہ انپر **ف** اس حدیث کی اسناد متصل نہیں کہا ابو جعفر نے سنا میں نے اصمعی سے کہتے تھے تفسیر میں صفت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ مُمَغَّطُ بہت
لانبا کہا انہوں نے اور سنا میں نے ایک اعرابی سی کہ وہ اپنی باتوں میں کہتا تھا تَمَغَّطَ فِیْ نُشَّابَتِہٖ یعنی بہت کھینچا اپنا تیر اور مُتَرَدِّدُ وہ ہے کہ جسکا بعض بدن بعض میں
گھسا ہوا ہو ٹھنگنے پن کے سبب سے اور قَطَطُ وہ بال ہیں جسمیں بہت گھونگھر ہو اور رَجِلُ وہ کہ جسکے بالوں میں تھوڑی سی خمیدگی ہو اور مُطَھَّمُ نہایت فربہ
کثیر اللحم اور مُکَلْثَمُ جسکا چہرہ گول اور مدور ہو اور مُشْرَبُ وہ کہ جسکے رنگ میں سپیدی اور سرخی ملی ہوئی ہو اور یہ عمدہ ترین الوان ہے اور اَدْعَجُ وہ ہے جسکے آنکھوں
کے سیاہی خوب کالی ہو اَھْدَبُ جسکے پلکیں لمبی ہوں اور کَتَدُ دونوں شانوں کے ملنے کی جگہ اور اسکو کاہل بھی کہتے ہیں مَسْرُبَۃٌ ایک خط دراز مستقیم سینہ سے
ناف تک ہے بالونکا اور شَثْنٌ وہ شخص ہے جسکے انگلیاں ہاتھ پیروں کی اور ہتھیلے اور قدم فربہ پر گوشت ہوں اور تَقَلُّعُ تو ہے چلنا پیر گاڑ کر اور صبب اترا عرب
کہتا ہے اترے ہم صَبُوْبٌ اور صَبَبٌ سے یعنی بلندی سے اور جَلِیْلُ الْمُشَاشِ یعنی بڑے جوڑوں والے مراد اس سے شانوں کا سر ہے یعنی شانہ بلند تھے اور عِشْرَۃٌ سے
صحبت مراد ہے اسلئے کہ عشیر ہم صحبت ہے اور بدیھہ یکبارگی اچانک عرب کہتا ہے بَدَھْتُہٗ بِاَمْرٍ یعنی اچانک یکبارگی گھبرا دیا میں نے اسکو کسی کام سے **باب عن**
عَائِشَۃَ قَالَتْ مَا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَسْرُدُ سَرْدَکُمْ ھٰذَا وَلٰکِنَّہٗ کَانَ یَتَکَلَّمُ بِکَلَامٍ بَیِّنِہٖ فَصْلٌ یَحْفَظُہٗ مَنْ جَلَسَ اِلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ
رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تمہاری اسقدر جلدی جلدی باتیں نہ کرتے تھے بلکہ وہ ایسی کھلی ہوئی جدا جدا باتیں کرتے تھے کہ جو انکے پاس بیٹھا ہو خوب یاد کر لے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر زہری کی روایت سے اور روایت کی یونس بن یزید نے زہری سے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعِیْدُ الْکَلِمَۃَ ثَلَاثًا لِتُعْقَلَ عَنْہُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک کلمہ کو تین بار فرماتے تھے کہ لوگ سمجھ لیں **ف** یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی کو مگر عبد اللہ بن مثنی کی روایت سے **باب عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ قَالَ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَکْثَرَ تَبَسُّمًا مِّنْ
رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن حارث سے کہ انہوں نے کہا نہیں کسیکو زیادہ مسکراتے نہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے **ف** یہ
حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یزید بن حبیب سے انہوں نے روایت کی عبد اللہ بن حارث سے مثل اسکے روایت کی ہمسے یہ احمد بن خالد نے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے لیث سے
انہوں نے یزید بن حبیب سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے کہ اکثر ہنسنے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مسکرانا تھی **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو لیث
بن سعد کی روایت سے مگر اسی سند سے **باب** مَا جَاءَ فِیْ خَاتَمِ النُّبُوَّۃِ باب مہر نبوت کے بیان میں **عن** السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ یَقُوْلُ ذَھَبَتْ بِیْ خَالَتِیْ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اِنَّ ابْنَ اُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ بِرَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ وَتَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوئِهِ فَقُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ اِلَى الْخَاتَمِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ فَاِذَا هُوَ مِثْلُ زِرِّ الْحَجَلَةِ **ترجمہ** روایت ہے سائب بن یزید سے کہ لیگئین مجھکو خالہ میری نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور عرض کیے کہ یا رسول اللہ میرا بھانجا بیمار ہے سو آپنے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لئے برکت کی دعا کی اور وضو کیا آپنے سو پیا مینے وضو کا بچا ہوا پانی اور پیچھے آپکے کھڑا ہوا تو دیکھے مینے مہر نبوت دونوں شانوں کے بیچ مین جیسے گھنڈی ہوتی ہے چھپر کھٹ کی **ف** اسباب مین سلمان اور قرہ بن ایاس مزنی اور جابر بن سمرہ اور ابی رمثہ اور بریدہ اسلمی اور عبداللہ بن سرجس اور عمرو بن اخطب اور ابو سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی غریب ہے اس سند سے **عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ خَاتَمُ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي الَّذِي بَيْنَ كَتِفَيْهِ غُدَّةً حَمْرَاءَ مِثْلَ بَيْضَةِ الْحَمَامَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ مہر نبوت رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے یعنے جو شانوں کے بیچ مین تھی وہ ایک غدود تھا سرخ رنگ جیسے انڈا کبوتر کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **باب عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ فِي سَاقَيْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُمُوشَةٌ وَكَانَ لَا يَضْحَكُ اِلَّا تَبَسُّمًا وَكُنْتُ اِذَا نَظَرْتُ اِلَيْهِ قُلْتُ اَكْحَلُ الْعَيْنَيْنِ وَلَيْسَ بِاَكْحَلَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دونو پنڈلیون مین باریکی تھی اور آپکا ہنسنا نہ تھا مگر مسکرانا اور جب مین آپکو دیکھتا خیال کرتا کہ دونون آنکھون مین سرمہ لگائی ہوئے ہین حالانکہ سرمہ نہ تھا یعنے خود آنکھون کے پپوٹے اندر سے سیاہ تھی کہ معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہوا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب عن** جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَلِيعَ الْفَمِ اَشْكَلَ الْعَيْنَيْنِ مَنْهُوسَ الْعَقِبِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن سمرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کشادہ دہان تھے اور عرب کے نزدیک یہ محمود ہے اور آنکھون کے ڈورے سرخ اور ایڑیون مین گوشت کم **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ابو موسی نے اُنہون نے محمد سے اُنہون نے جعفر سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے سماک بن حرب سے اُنہون نے جابر بن سمرہ سے کہا تھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ضلیع الفم اشکل العینین منہوس العقب شعبہ نے کہا مینے سماک سے پوچھا ضلیع الفم کیا ہے اُنہون نے کہا کشادہ دہان مینے کہا اشکل العینین اُنہون نے کہا حدقہ چشم کلان یعنے بڑے آنکھہ والے اور یہ نہایت حسن ہے مینے کہا منہوس العقب اُنہون نے کہا کہ ایڑی مین گوشت کم اور یہ بھی حسن ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب عن** اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا رَاَيْتُ شَيْئًا اَحْسَنَ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّ الشَّمْسَ تَجْرِي فِي وَجْهِهِ وَمَا رَاَيْتُ اَحَدًا اَسْرَعَ فِي مِشْيَتِهِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَاَنَّمَا الْاَرْضُ تُطْوٰى لَهُ اِنَّا لَنُجْهِدُ اَنْفُسَنَا وَاِنَّهُ لَغَيْرُ مُكْتَرِثٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہون نے کہا مینے کسیکو خوبصورت نہ دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے گویا سورج اُنکے چہرہ پر پھرتا تھا یعنے ایسا درخشان اور تابان تھا اور کسیکو نہ دیکھا مینے اُنسے زیادہ جلد چلنے والا گویا زمین اُنکے لئے لپیٹی جاتی تھی ہم اپنے جانون کو مشقت مین ڈالتے تھے یعنے اُنکے ساتھ چلنے کو اور وہ بے پرواہ چلے جاتے تھی **ف** یہ حدیث غریب ہے **باب عن** جَابِرٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَ عَلَيَّ الْاَنْبِيَاءُ فَاِذَا مُوسٰى ضَرْبٌ مِنَ الرِّجَالِ كَاَنَّهُ مِنْ رِجَالِ شَنُوءَةَ وَرَاَيْتُ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ فَاِذَا اَقْرَبُ النَّاسِ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ وَرَاَيْتُ اِبْرَاهِيمَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ شَبَهًا صَاحِبُكُمْ يَعْنِي نَفْسَهُ وَرَاَيْتُ جِبْرِيلَ فَاِذَا اَقْرَبُ مَنْ رَاَيْتُ بِهِ شَبَهًا دِحْيَةُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لائے گئے انبیا یعنے شب معراج مین تو موسے علیہ السلام ایک چھریرے جوان تھے جیسے قبیلہ شنوءہ کے لوگ ہوتی ہین اور دیکھا مینے عیسے بن مریم کو تو اُنسے بہت مشابہ لوگونمین سے عروہ بن مسعود ہین اور دیکھا مینے ابراہیم علیہ السلام کو تو اُن سے بہت مشابہ تمہارا صاحب ہے مُراد لیتے تھے آپ اپنی تئین اور دیکھا مینے جبرئیل کو تو اُنسے بہت مشابہ دحیہ کلبی ہین اور وہ اصحاب مین بہت خوبصورت تھی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **باب** مَا جَاءَ فِي سِنِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَابْنِ كَمْ كَانَ حِيْنَ مَاتَ **باب** نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے سن مین **عن** ابْنِ عَبَّاسٍ يَقُولُ تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ خَمْسٍ وَسِتِّينَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھہ برس کے تھے **ف** روایت کی ہمسے نصر بن علی نے اُنہون نے بشر بن مفضل سے اُنہون نے خالد حذاء سے اُنہون نے عمار سے اُنہون نے ابن عباس سے کہ وفات پائی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب وہ پینسٹھہ برس کے تھے یہ حدیث حسن الاسناد ہے صحیح **باب عن** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ مَكَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَكَّةَ ثَلَاثَ عَشْرَةَ يَعْنِي يُوحٰى اِلَيْهِ وَتُوُفِّيَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ تشریف رکھی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ مین تیرہ برس یعنے بعد نبوت کے اور وفات پائی جب وہ تریسٹھہ برس کے تھے **ف** اسباب مین حضرت عائشہ اور انس بن مالک اور دغفل بن حنظلہ سے

سے بھی روایت ہے اور دغفل کا سماع نبی صلی اللہ علیہ سلم سے صحیح نہین ہوا اور حدیث ابن عباس کی حسن ہی غریب ہے عمرو بن دینار کی روایت سے **بَابٌ**
عَنْ جَرِيرٍ عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُهُ يَخْطُبُ يَقُولُ مَاتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ وَأَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ
وَأَنَا ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ **ترجمہ** روایت ہے جریر سے کہ اُنہون نے کہا خطبہ مین معاویہ بن ابی سفیان نے فرمایا کہ وفات ہوئی رسول خدا صلی اللہ علیہ سلم کی اور وہ تریسٹھ
برس کی تھے اور ابوبکر اور عمر بھی تریسٹھ کے تھے اور مین بھی تریسٹھ کا ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **بَابٌ عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
مَاتَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّينَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ سلم کی وفات تریسٹھ برس پر ہوئی **ف** یہ حدیث حسن ہی صحیح
ہے اور روایت کی زہری کی بھتیجی نے زہری سی اُنہون نے عروہ سی اُنہون نے حضرت عائشہ سے اسکی مثل

مَنَاقِبُ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ

رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَاسْمُهُ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُثْمَانَ وَلَقَبُهُ عَتِيقٌ

مناقب ابی بکر صدیق

رضی اللہ عنہ اور نام انکا عبد اللہ بن عثمان ہی اور لقب انکا عتیق ہے
عَنْ عَبْدِ اللَّهِ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَبْرَأُ إِلَى كُلِّ خَلِيلٍ مِنْ خِلِّهِ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ
خَلِيلُ اللَّهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ سی کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے مین ہر دوست کے دوستی سی بیزار ہون اور اگر مین کسیکو دوست بناتا تو ابن ابی قحافہ یعنی
ابوبکر کو دوست بناتا اور تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے مراد لیتے تھی وہ اپنے تئین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابی سعید اور ابی ہریرہ اور ابن عباس
اور ابن زبیر سے بھی روایت ہے **عَنْ** عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا وَخَيْرُنَا وَأَحَبُّنَا إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عمر بن
خطاب سے کہ فرمایا اُنہون نے بیشک ابوبکر رضی اللہ عنہ سردار ہمارے اور بہتر اور محبوب تر تھی ہم سب لوگون سے زیادہ رسول خدا صلے علیہ وسلم کو **ف** یہ حدیث صحیح ہے
غریب ہے **عَنْ** عَبْدِ اللَّهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ
بْنُ الْجَرَّاحِ قَالَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَ فَسَكَتَتْ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن شقیق سی کہ اُنہون نے کہا مین نے کہا حضرت عائشہ سے کہ اصحاب سے سب سے زیادہ پیارا کون تھا
رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کا اُنہون نے فرمایا ابوبکر مین نے کہا پھر کون فرمایا عمر مین نی کہا پھر کون فرمایا ابو عبیدہ بن جراح مین نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہین
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَاهُمْ مَنْ تَحْتَهُمْ كَمَا تَرَوْنَ
النَّجْمَ الطَّالِعَ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ وَإِنَّ أَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ وَأَنْعَمَا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے کہ بلند درجون والی جنت مین
دیکھینگے اُنکو نیچے درجے والی جیسی تم دیکھتی ہو تارہ نکلا ہوا آسمان کے کنارونمین اور ابوبکر اور عمر اُنہین بلند درجے والون مین ہین اور کیا خوب ہین **ف** یہ
حدیث حسن ہے اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے عطیہ سے اُنہون نے روایت کی ابی سعید سے **بَابٌ عَنْ** أَبِي الْمُعَلَّى أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
خَطَبَ يَوْمًا فَقَالَ إِنَّ رَجُلًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ بَيْنَ أَنْ يَعِيشَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَعِيشَ وَيَأْكُلَ فِي الدُّنْيَا مَا شَاءَ أَنْ يَأْكُلَ وَبَيْنَ لِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ
قَالَ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ فَقَالَ أَصْحَابُ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا تَعْجَبُونَ مِنْ هَذَا الشَّيْخِ إِذْ ذَكَرَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا صَالِحًا خَيَّرَهُ رَبُّهُ
بَيْنَ الدُّنْيَا وَلِقَاءِ رَبِّهِ فَاخْتَارَ لِقَاءَ رَبِّهِ قَالَ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَهُمْ بِمَا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ بَلْ نَفْدِيكَ بِآبَائِنَا وَأَمْوَالِنَا
فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ إِلَيْنَا فِي صُحْبَتِهِ وَذَاتِ يَدِهِ مِنِ ابْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَلَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِيلًا لَاتَّخَذْتُ
ابْنَ أَبِي قُحَافَةَ خَلِيلًا وَلَكِنْ وُدٌّ وَإِخَاءُ إِيمَانٍ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا أَلَا وَإِنَّ صَاحِبَكُمْ خَلِيلُ اللَّهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی المعلی سی کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے
ایکدن خطبہ پڑہا اور فرمایا کہ ایک بندہ کو اللہ نے اختیار دیا کہ جب تک چاہے جئے دُنیا مین اور کہاوے اور جب چاہے اپنی رب سے ملے سو اختیار کی اُسنی ملاقات اپنی
رب کے سو رونی لگی ابوبکر اور اصحاب نے کہا تمکو تعجب نہین آتا اس بوڑہے پر کہ یہ کیون روتا ہے جب ذکر کیا حضرت نے ایک بندہ کا کہ اُسکو مخیر کیا تہا اللہ نے دنیا کی زندگی
اور اللہ سے ملنے مین سو اُسنے اختیار کے ملاقات اپنی رب کے کہا راوی نے کہ واقعی ابوبکر ہم سے زیادہ علم رکھتے تہی کہ وہ حضرت کا قول سمجھ گئی کہ مراد اُس سے آپہی
کی ذات ہی سو ابوبکر نی کہا بلکہ ہم فدا کرینگے آپ پر باپ دادا اور مال اپنے سو فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی آدمی لوگونمین زیادہ مال خرچ کرنیوالا
اور حقوق صحبت بخوبی ادا کرنیوالا ابن ابی قحافہ سے بڑہکر نہین اور اگر مین کسیکو دوست ولی بناتا تو ابن ابی قحافہ کو بناتا ولیکن بڑی دوستی اور برادری ایمان کی ہے

باب مناقب حضرت ابو بکر صدیق

فرمایا کلمہ آپنے دو یا تین بار اور فرمایا آگاہ ہو کہ صاحب تمہارا خلیل ہے اللہ کا مراد لیا اس سے اپنے تئین **ف** اس باب مین ابی سعید سے بھی روایت ہے یہہ حدیث غریب ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث ابی عوانہ سے انہون نے روایت کی عبدالملک بن عمیر سے اور اسناد ہے اور مراد امن الیناسے یہہ ہے کہ بہت احسان کرنیوالے اوپر ہمارے یعنے ابوبکر

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَسَ عَلَی الْمِنْبَرِ فَقَالَ اِنَّ عَبْدًا خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا مَا شَآءَ وَ بَیْنَ مَا عِنْدَہٗ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَہٗ فَقَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَدَیْنَاکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا قَالَ فَعَجِبْنَا فَقَالَ النَّاسُ اُنْظُرُوْا اِلٰی ھٰذَا الشَّیْخِ یُخْبِرُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنْ عَبْدٍ خَیَّرَہُ اللّٰہُ بَیْنَ اَنْ یُّؤْتِیَہٗ مِنْ زَھْرَۃِ الدُّنْیَا مَا شَآءَ وَبَیْنَ مَا عِنْدَ اللّٰہِ وَھُوَ یَقُوْلُ فَدَیْنَاکَ بِاٰبَآئِنَا وَاُمَّھَاتِنَا فَکَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھُوَ الْمُخَیَّرُ وَکَانَ اَبُوْبَکْرٍ ھُوَ اَعْلَمَنَا بِہٖ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ مِنْ اَمَنِّ النَّاسِ عَلَیَّ فِیْ صُحْبَتِہٖ وَمَالِہٖ اَبُوْبَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا وَلٰکِنْ اُخُوَّۃُ الْاِسْلَامِ لَا تُبْقَیَنَّ فِی الْمَسْجِدِ خَوْخَۃٌ اِلَّا خَوْخَۃُ اَبِیْ بَکْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم منبر پر بیٹھے اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بندہ کو مختار کیا کہ دنیا کی چیزون سے اور زینت سے جو چاہے لے یا اختیار کرے جو اللہ کے نزدیک ہے یعنی جنت اور رضوان سے سو ابوبکر نے کہا فدا کیا ہمنے آپ پر اپنی مان باپکو سو لوگون نے تعجب سے کہا دیکھو یہ بوڑہے کو کہ رسول خدا تو خبر دیتے ہین ایک بندہ کی کہ اللہ نے اسکو مخیر کیا دنیا کی زینت اور عقبے کی دولت مین اور یہ کہتا ہے فدا کیا آپ پر ہمنے اپنی مان باپ کو اور حقیقت مین وہ بندہ مخیر رسول خدا ہی تھے صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر ہمسے زیادہ جاننے والے تھے انکے حالکو سو فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے زیادہ میرے حقوق صحبت ادا کرنیوالے اور اپنا مال خرچ کرنیوالے ابوبکر ہین اور اگر مین کسیکو دوست بناتا تو ابوبکر کو بناتا ولیکن اخوت اسلام کافی ہے باقی نرہے کوئی کھڑکی مسجد مین مگر کھڑکی ابوبکر کی یعنے سب کھڑکیان بند کر دو سوا ابوبکر کے کھڑکی کے اور یہ اشارہ ہے گویا انکی خلافت کی طرف کہ خلیفہ کو اکثر ضرورت ہے مسجد مین آنے جانے کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لِاَحَدٍ عِنْدَنَا یَدٌ اِلَّا وَقَدْ کَافَیْنَاہُ مَا خَلَا اَبَابَکْرٍ فَاِنَّ لَہٗ عِنْدَنَا یَدًا یُکَافِیْہِ اللّٰہُ بِھَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَحَدٍ قَطُّ مَا نَفَعَنِیْ مَالُ اَبِیْ بَکْرٍ وَلَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا لَّاتَّخَذْتُ اَبَابَکْرٍ خَلِیْلًا اَلَا وَاِنَّ صَاحِبَکُمْ خَلِیْلُ اللّٰہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کسیکا احسان ہمپر ایسا نہین جسکا بدلا ہمنے نکر دیا ہو سوا ابوبکر کے کہ انکا احسان جو ہمپر ہے اسکا بدلا انکو اللہ قیامت مین دیگا اور اتنا نفع مجھکو کسیکے مال نے ندیا جتنا نفع پایا مینے ابوبکر کے مال سے اور اگر مین دوست بناتا کسیکو تو دوست بناتا ابوبکر کو آگاہ ہو کہ تمہارا صاحب اللہ کا دوست ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اقتدا کرو میرے بعد ابوبکر و عمر کا **ف** اس باب مین ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی سفیان ثوری نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے انہون نے ربعی کے مولیٰ سے انہون نے ربعی سے انہون نے حذیفہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **مترجم** اس حدیث مین اشارہ ہے ان دونوں کی خلافت راشدہ کا اور ثبوت ہے خدائی کیا کہ انعقاد خلافت انکا باجماع صحابہ ہوا اور کسینے اہلسنت سے اسکا انکار نکیا سوا کلاب بے گرفتار وسواس شیاطین الانس روافض ناحدہ ا عاذنا اللہ من شرورہم **قول ابوعیسی رح** روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے اور کئی لوگون نے سفیان بن عیینہ سے انہون نے عبدالملک بن عمیر سے مانند اسکی اور سفیان بن عیینہ کبھی تدلیس کی اس حدیث مین اکثر ذکر کرتے تھے کہ روایت ہے زائدہ سے اور دو روایت کرتے ہین عبدالملک بن عمیر سے اور کبھی زائدہ کا ذکر نکرتے اور روایت کی یہ حدیث ابراہیم بن سعد نے سفیان ثوری سے انہون نے عبدالملک بن عمیر سے انہون نے ہلال سے جو مولیٰ ہین ربعی کے انہون نے ربعی سے انہون نے حذیفہ سے انہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے

عَنْ حُذَیْفَۃَ قَالَ کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّیْ لَآ اَدْرِیْ مَا بَقَآئِیْ فِیْکُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذَیْنِ مِنْ بَعْدِیْ وَاَشَارَ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین نہین جانتا کہ کب تک تمہارے درمیان رہون سو تم اقتدا کرو ان دو کا جو میرے بعد ہونگے یعنے خلیفہ ہونگے اور اشارہ کیا ابی بکر اور عمر کے طرف

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ کُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذْ طَلَعَ اَبُوْبَکْرٍ وَّعُمَرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ وَالْمُرْسَلِیْنَ یَا عَلِیُّ لَا تُخْبِرْھُمَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے انہون نے کہا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا کہ ابوبکر و عمر آئے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دونون سردار ہین جنت کے ادھیڑ لوگون کے اگلے ہون یا پچھلے مگر انبیا اور مرسلین کے اے علی تو انکو خبر

کہا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور ولید بن محمد موقری ضعیف ہیں حدیث میں اور مروی ہوئی یہہ حدیث حضرت علی سے اور سندوں سے بھی اور اس باب میں انس اور ابن عباس سے بھی روایت ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لابی بکر و عمر ھذان سیدا کھول اھل الجنۃ من الاولین والآخرین الا النبیین والمرسلین لا تخبرھما یا علی **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر و عمر دونوں سردار ہیں جنت کے ادہیڑ لوگوں کے اگلے ہوں پچھلے مگر انبیا اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا انکو اے علی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے روایت کی ہم سے یعقوب بن ابراہیم نے انہوں نے سفیان سے کہا سفیان نے کہ ذکر کیا داؤد نے شعبی سے انہوں نے روایت کی حارث سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے ابوبکر اور عمر سردار ہیں جنت کے ادہیڑ لوگوں کے خواہ اگلے ہوں خواہ پچھلے سوا انبیا اور مرسلین کے اور خبر نہ دینا انکو اے علی **مترجم** کہول بضم کاف جمع ہے کہل کی اور کہل عرب میں اسکو کہتے ہیں جو مرد تیس برس کی عمر میں تجاوز کر گیا ہو اور چالیس تک پہونچا ہو یا پچاس تک اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکو ادہیڑ فرمایا باعتبار دنیا کے کہ وہ دنیا میں ادہیڑ تھے اسلئے کہ جنت میں کوئی ادہیڑ نہیں سب نوجوان ہمعمر ہونگے تو مراد یہ ہوئی کہ جو مسلمان ادہیڑ ہو کر انتقال کرتے ہیں یہہ انکے سردار ہونگے اور بعضوں نے کہا ادہیڑ سے مراد عقیل اور ہوشیار لوگ ہیں کہ اس سن میں آدمی کے شعور و عقل کامل ہوتے ہیں ملا علی قاری نے کہا ہے کہ ادہیڑ سے انسان کامل اور مرد عاقل مراد ہے اور مدارج جنت کے باعتبار عقل و معرفت کے ہیں **عن** ابی سعید الخدری قال قال ابوبکر الست احق الناس بھا الست اول من اسلم الست صاحب کذا الست صاحب کذا **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ ابوبکر نے کہا کیا میں سب لوگوں سے زیادہ اسکا مستحق نہیں ہوں شاید خلافت مراد ہو کیا میں اول سب لوگوں سے ایمان نہیں لایا ہوں یعنے احرار لوگوں میں کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا کیا نہیں ہوں صاحب فلانی فضیلت کا **ف** اس حدیث کو بعضوں نے شعبہ سے روایت کیا ہے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے انہوں نے کہا کہ ابوبکر نے کہا اور یہ صحیح تر ہے روایت کی یہ ہم سے محمد بن بشار نے انہوں نے عبدالرحمن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے جریری سے انہوں نے ابی نضرہ سے کہا ابی نضرہ نے کہ فرمایا ابوبکر نے اور ذکر کی حدیث ہم معنی اسکے اور نہیں نام لیا ابی سعید کا سند میں اور یہ صحیح تر ہے **عن** انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کان یخرج علی اصحابہ من المھاجرین والانصار وھم جلوس وفیھم ابوبکر و عمر فلا یرفع الیہ احد منھم بصرہ الا ابوبکر و عمر فانھما کانا ینظران الیہ وینظر الیھما ویتبسمان الیہ ویتبسم الیھما **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلتے تھے اپنی اصحاب پر مہاجرین اور انصار سے اور اصحاب بیٹھے ہوتے اور انہیں ابوبکر اور عمر بھی ہوتے پھر کوئی آپکی طرف نظر نہ اٹھاتا یعنے ہیبت سے مگر ابوبکر و عمر کہ تھے نظر کرتے حضرت کی طرف اور مسکراتے اور حضرت بھی انکی طرف دیکھکر مسکراتے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حکم بن عطیہ کی روایت سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے حکم بن عطیہ میں **باب عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم خرج ذات یوم فدخل المسجد وابوبکر و عمر احدھما عن یمینہ والآخر عن شمالہ وھو آخذ بایدیھما وقال ھکذا نبعث یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نکلے ایکدن اور داخل ہوئے مسجد میں اور ابوبکر و عمر دونوں آپکے ساتھ تھے ایک داہنی دوسرے بائیں اور آپ ان دونوں کے ہاتھ پکڑے ہوئے تھے اور فرمایا آپنے اسیطرح اٹھائے جاوینگے ہم قیامت کے دن **ف** یہ حدیث غریب ہے اور سعید بن مسلمہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہہ حدیث اور سند سے بھی سوا اس سند کے نافع سے وہ روایت کرتے ہیں ابن عمر سے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لابی بکر انت صاحبی علی الحوض وصاحبی فی الغار **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوبکر سے کہ تم رفیق ہو میرے حوض کوثر پر اور رفیق تھے میرے غار میں یعنے ہجرت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **باب عن** عبداللہ بن حنطب ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم رای ابابکر و عمر فقال ھذان السمع والبصر **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن حنطب سے کہ فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوبکر و عمر کو دیکھکر کہ یہہ دونوں سمع اور بصر ہیں **ف** اس باب میں عبداللہ بن عمرو سے بھی روایت ہے۔ یہ حدیث مرسل ہے اور عبداللہ بن حنطب نے نہیں پایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنے بیچ میں کوئی راوی چھوٹ گیا ہے **مترجم** اس حدیث سے صاف ثابت ہوا کہ اللہ تعالے نے ابوبکر و عمر کو وزیر کیا تھا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا زمین میں جیسے کہ وزیر تھے آپکے جبرئیل و میکائیل آسمان میں اور کمال شرافت شیخین کی اس سے ظاہر ہے کہ مسلمانوں میں یہ دونوں ایسے ہیں جیسے بدن میں سمع و بصر اور اس سے اشارہ ہے انکی وزارت اور وکالت پر اور تصریح ہے اسپر کہ وہ اتباع حق

اور استیعاب اوامر الٰہیہ مین اور مشاہدہ انوار غیبیہ ور آیات آلہیہ مین یگانۂ آفاق ہین اور استحقاق خلافت مین انپر مقدم کوئی نہین **عن** عائشة ان النبي صلى الله
عليه وسلم قال مروا ابا بكر فليصل بالناس فقالت عائشة يا رسول الله ان ابا بكر اذا قام مقامك لم يسمع الناس من البكاء فامر عمر فليصل بالناس قالت
فقال مروا ابا بكر فليصل بالناس قالت عائشة فقلت لحفصة قولي له ان ابا بكر اذا قام في مقامك لم يسمع الناس من البكاء فامر عمر فليصل بالناس ففعلت
حفصة فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم انكن لانتن صواحب يوسف مروا ابا بكر فليصل بالناس فقالت حفصة لعائشة ما كنت لاصيب منك خيرا
ترجمہ روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم کرو ابوبکر کو کہ نماز پڑہا وین لوگون کو یعنے امامت کرین سو عائشہؓ نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ ابوبکر جب کہڑے ہونگے آپکی جگہہ تو لوگون کو رونے کے سبب سے قرات نہ سنا سکینگے یعنی نرم دل ہین سو آپ حکم دیجئے عمر کو کہ وہ امامت کرین لوگون کی پہر آپنے
فرمایا حکم کرو ابوبکر کو کہ امامت کرین لوگون کی تب حضرت عائشہؓ نے ام المومنین حفصہ سی کہا کہ تم عرض کرو حضرت سے کہ ابوبکر جب کہڑے ہونگے آپکے جگہہ مین تو لوگون کو قرات
نسنا سکینگے رونیکے سبب سے سو آپ حکم دیجئے کہ عمر امامت کرین لوگونکی سو عرض کی حفصہ نے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ تم وہی ہو جنہون نے یوسفؑ کو تنگ کیا یعنے
یہانتک کہ انہون نے لاچار قیدخانہ مین جانا قبول کیا اور پہر فرمایا آپنے کہ حکم کرو ابوبکر کو امامت کرین لوگون کی سو حفصہ نے کہا عائشہؓ سے یعنی بطور شکایت کے کہ تمہاری طرف
سے مجہے کبہی خیر نہ پہونچی یعنے ایسے بات بتائی کہ حضرت کی خفگی سنوائی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین عبداللہ بن مسعود اور ابی موسی اور ابن عباس
اور سالم بن عبید سے بہی روایت ہے **مترجم** اس حدیث مین بہی اشارہ ہے کہ احق بالخلافت ابوبکرؓ ہین اسلئے کہ وہ احق بالامامت ہین نماز مین اور نماز افضل ارکان دین ہے
پس اور امور دین مین بہی وہی امام ہین اور سارے صحابہ مقتدی اور رد ہے اسمین روافض متمردہ پر جو احق بالخلافت حضرت علیؓ کو کہتے ہین **باب عن** عائشة
قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لا ينبغي لقوم فيهم ابو بكر ان يؤمهم غيره **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے
نہین سزاوار ہے کسی قوم کو کہ انمین ابوبکر ہو اور پہر امام بناوین کسی شخص کو سوائے ابوبکر کے **ف** یہ حدیث غریب ہے **باب عن** ابي هريرة ان رسول الله صلى الله
عليه وسلم قال من انفق زوجين في سبيل الله نودي في الجنة يا عبد الله هذا خير فمن كان من اهل الصلوة دعي من باب الصلوة ومن كان من
اهل الجهاد دعي من باب الجهاد ومن كان من اهل الصدقة دعي من باب الصدقة ومن كان من اهل الصيام دعي من باب الريان فقال ابو بكر
بابي انت وامي ما على من دعي من هذه الابواب من ضرورة فهل يدعى احد من تلك الابواب كلها قال نعم وارجو ان تكون منهم **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہؓ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص خرچ کرے ایک جوڑا یعنے دو روپیہ یا دو پیسہ اللہ کی راہ مین پکارا جاویگا جنت مین ای بندے اللہ کے یہ خیر ہے یعنی تیرے لئے
تیار کی گئی ہے پس جو نماز کو خوب ادا کرتا ہے اور دل سے اسکا شوق رکہتا ہے وہ نماز کے دروازہ مین سے بلایا جاویگا یعنے جنت مین اور جو اہل جہاد سے ہے وہ باب جہاد سے بلایا
جاویگا اور جو اہل صدقہ سے ہے وہ باب صدقہ سے بلایا جاویگا اور جو اہل صیام سے ہے وہ ریان کے دروازہ سے بلایا جاویگا سو ابوبکرؓ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ سب دروازون سے
بلایا جانا ایک شخص کا تو کچہہ ضرور نہین اسلئے کہ ایک دروازہ سے طلب ہونا کافی ہے دخول جنت کے لئے مگر کوئی ایسا بہی ہے کہ براہ بزرگی اور شرافت سب دروازون سے بلایا جاوے
آپنے فرمایا کہ ہان مجہے امید ہے کہ تم انہین مین ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمر بن الخطاب يقول امرنا رسول الله صلى الله عليه وسلم ان نتصدق
ووافق ذلك عندي مالا فقلت اليوم اسبق ابا بكر ان سبقته يوما قال فجئت بنصف مالي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما ابقيت لاهلك قلت
مثله واتى ابو بكر بكل ما عنده فقال يا ابا بكر ما ابقيت لاهلك فقال ابقيت لهم الله ورسوله قلت لا اسبقه الى شيء ابدا **ترجمہ** ہے عمر بن خطاب سے کہ
ایکبار حکم کیا ہمکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کا اور اتفاق سے ان دونون میرے پاس مال بہی تہا سو مین نے اپنے دل مین کہا کہ مین بڑہ جاونگا ابوبکرؓ سے آج کے دن
اگر بڑہ گیا کہا عمرؓ نے کہ پہر مین آدہا مال آپکے پاس لے آیا اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اپنے لڑکے بالون کے لئے کیا چہوڑ آئے تو مین نے کہا اسکے برابر اور ابوبکر لے آئے
جو انکے پاس تہا یعنے سب کا سب سو فرمایا آپنے انسے کہ تم کیا چہوڑ آئے انہون نے کہا چہوڑ آیا مین انکے لئے اللہ اور رسول کو تب تو مین نے کہا کہ مین انسے کبہی آگے نہ بڑہ
سکونگا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس سے فضیلت ابوبکرؓ کے سارے صحابہ پر عموما اور حضرت عمرؓ پر خصوصا ثابت ہوئی اور یہی عقیدہ ہے اہل سنت اور
جماعت کا کہ ابوبکرؓ افضل امت ہین انکے بعد عمرؓ **باب عن** جبير بن مطعم ان امراة اتت رسول الله صلى الله عليه وسلم فكلمته في شيء فامرها بامر

فقالت أرأيتَ يا رسول الله إن لم أجدك قال إن لم تجديني فأتي أبا بكر **ترجمہ** روایت ہے جبیر بن مطعم سے کہ ایک عورت آئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُسنے کچھ عرض کیے اور آپنے اسکو کچھ حکم کیا پھر اُسنے عرض کیے اگر میں آپکو نہ پاؤں یا رسول اللہ تو آپنے فرمایا جب مجھکو نہ پاوے تو تو آئیو ابوبکر کے پاس اور اسمین بھی اشارہ ہے کہ حضرت کے بعد ابوبکر خلیفہ ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

باب عن عائشة أن النبي صلى الله عليه وسلم أمر بسد الأبواب إلا باب أبي بكر **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ مسجد میں جن لوگوں کے دروازے ہیں بند کردیے جاوین مگر دروازہ ابوبکر کا اسمین بھی اشارہ ہے کہ وہ خلیفہ ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے کہ خلیفہ کو مسجد میں بیٹھنے کی زیادہ ضرورت ہی قضا اور افتا وغیرہ کے لئے **ف** اسباب میں ابی سعید سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے

باب عن عائشة أن أبا بكر دخل على رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال أنت عتيق الله من النار فيومئذ سمي عتيقا **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین رضی اللہ عنہا سے کہ ابوبکر داخل ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا کہ تم عتیق ہو یعنے آزاد کئے ہوئے ہو اللہ کے آگ سے یعنے دوزخ سے سو اُس دن سے انکا نام عتیق ہوگیا یا اللہ ہمکو بھی آزاد کر اپنے فضل سے دوزخ سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث معن سے اور کہا روایت ہے موسی بن طلحہ سے وہ روایت کرتے ہیں عائشہ رضی اللہ عنہا سے

باب عن أبي سعيد الخدري قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما من نبي إلا وله وزيران من أهل السماء ووزيران من أهل الأرض فأما وزيراي من أهل السماء فجبرئيل وميكائيل وأما وزيراي من أهل الأرض فأبو بكر وعمر **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی نبی ایسا نہیں جسکے دو وزیر نہوں آسمان والوں سے اور دو زمین والوں سے اور میرے دو وزیر آسمان والوں سے جبرئیل اور میکائیل ہیں اور زمین والوں سے ابوبکر و عمر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور ابو الجحاف کا نام داؤد بن ابی عوف ہے اور مروی ہے سفیان ثوری سے کہ انہوں نے کہا ابو الجحاف مرد پسندیدہ تھے

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم بينما رجل راكب بقرة إذ قالت لم أخلق لهذا إنما خلقت للحرث فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم آمنت بذلك أنا وأبو بكر وعمر قال أبو سلمة وما هما في القوم يومئذ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص بیل پر سوار تھا کہ اُسنے کہا میں سواری کے لئے نہیں بنایا گیا میں کھیت جوتنے کے لئے بنایا گیا ہوں پھر فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ یقین کیا اسپر میں نے اور ابوبکر اور عمر نے اور وہ دونوں اُسوقت لوگوں میں حاضر بھی نہ تھے **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے اسی اسناد سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مترجم اگرچہ سوابق اسلامیہ حضرت ابوبکر کے اور فضائل ایمانیہ انکے بہت ہیں مگر یہاں ہم بطور مشتے نمونہ از خرواری بطور اختصار بیان کردیتے ہیں اوّل یہ کہ وہ نہایت شریف النسب ہیں اور مصعب زبیری نے کہا ہے کہ اسی لئے انکا نام عتیق ہوا کہ انکے نسب میں کوئی عیب نہیں ثانیاً یہ کہ وہ نہایت فصیح و بلیغ تھے اور معارک عظیمہ اور مجامع کثیرہ میں انکے خطب بلیغہ مشہور ہیں ثالثاً یہ کہ خمر کو ایام جاہلیت میں انہوں نے اپنے اوپر حرام کیا تھا اور بت کو کبھی سجدہ نکیا اور صواعق میں مذکور ہے کہ انہوں نے اللہ میں کبھی شک نکیا اور ابن الدغنہ نے انکی بزرگی اور شرافت اور جود و سخا اور مہمان نوازی اور ہمدردی خلق پر گواہی اور شہروالی قریش نے انکی تصدیق کی اور قبل اسلام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت اور الفت تامہ رکھتے تھے اور شام سے لوٹتے وقت آپکے رفیق تھے چنانچہ تفصیل اسکے اوپر مذکور ہوئی اور احرار بالغین میں سب سے اوّل آپ اسلام سے مشرف ہوے جیسا صغار صحابہ میں حضرت علی اور عبید میں حضرت بلال اور نسا میں حضرت خدیجہ سابق مسلمین ہیں اور یہی قول محقق ہے محدثین کے نزدیک غرض حر بالغ معزز و مطاع خلق اُنسے پہلے کوئی اسلام نہ لایا اور انہوں نے بعد اسلام ترغیب تحریض اسلام پر یہاں تک کوشش کی کہ بہت لوگ دائرہ اسلام میں داخل ہوے اور سبب انکے اسلام کا فقط تنبیہ غیبی تھی چنانچہ انہیں سے مروی ہے کہ میں ایکدن جاہلیت میں ایک درخت کے نیچے بیٹھا تھا اور اُسنے آواز دی کہ فلان وقت میں ایک پیغمبر ظاہر ہوگا تو سب سے اول اُسپر ایمان لانا پھر جب آپ پر وحی نازل ہوئی اُس درخت نے مجھے خبر دی اور میں حضرت کی خدمت میں حاضر ہوا اور میں نے آپکی رسالت کی تصدیق کی اور ابن اسحق سے مروی ہے کہ جب آپ اسلام لائے آپکی ترغیب سے عثمان بن عفان اور زبیر بن عوام اور عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور طلحہ بن عبیداللہ اسلام سے مشرف ہوے اور انمیں سے ہر ایک بجبار قریش اور انکے اوسط بطون سے تھا اور حقیقت میں انکے ایمان لانے سے کفر کی کمر ٹوٹ گئی اور ابتدائی اسلام اور غربت ایمان کے وقت چالیس ہزار درہم تقویت اسلام اور ترفیہ مسلمین کے لئے حضرت کی خدمت میں صرف کئے اور سات شخصوں کو غلامان قریش میں سے کہ تصدیق رسالت اور توحید الوہیت میں راسخ القدم تھے اور موالی انکے طرح طرح کی تکالیف اور شدائد انکو دیتے نکالتے تھے حضرت ابوبکر

نے خرید کئے اور اللہ کی رضامندی کیلئے آزاد کئے کہ انہین مین ہین بلال اور عامر بن فہیرہ اور جب آیۃ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ اُتری اور حضرت نے اظہار دعوت کا قصد کیا ابوبکر
صدیق نے یہ امر خطیر اپنے ذمہ لیا اور خطبہ عجیبہ قریش پر پڑہا اور اُنہون نے بہت ایذائین آپکو دین اور اُسپر صابر رہے اور یہ پہلا خطبہ تہا جو اسلام مین پڑہا گیا اور قریش نے
کئی بار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو ایذا مین پہونچانیکا قصد کیا اور ہر بار حضرت صدیق نے اپنی جان آپ پر فدا کی او اُن بلیات و آفات مین آپکے نفس نفیس کا وقایہ اور
سپر بنے چنانچہ تفصیل اُسکے کتب حدیث اور ازالۃ الخفا وغیرہ مین مذکور ہے اور جب قریش آپکی ایذا پر مجتمع ہوئے حضرت صدیق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے شریک حال
رہے اور پہلے جس نے اسلام مین مسجد بنائی ابوبکر ہین کہ اُنہون نے اپنے گہر کے انگنائی مین مکہ مین مسجد بنائی اور قرآن کے قرأت مین مشغول ہوئے روایت کیا اِسکو بخاری نے
اور اعلائے کلمۃ اللہ کیلئے محاربۂ فارس اور روم مین اُنہون نے شرط لگائی کہ روم فارس پر غالب ہوگا اور ویسا ہی ہوا الحمد للہ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے آمد و رفت جسقدر
صدیق کے گہر تہی اُسقدر اور کہین نہ تہی چنانچہ مکہ مین ہر روز آپ صبح و شام اُنکے گہر تشریف لاتے اور مروی ہے حضرت عائشہ سے کہ جب ہم مدینہ مین آئے تو صدیق اکبر
نے پوچہا کہ یا رسول اللہ آپ اپنے بیوی سے ہم بستر کیون نہین ہوتے آپنے فرمایا مجہے مہر کا خیال ہے پس ابوبکر نے ساڑہے بارہ اوقیہ چاندی اُنکے پاس بہیجدی اور آپنے وہ ہمارے
پاس روانہ کی اور مجہہ سے ہم بستر ہوئے اور نہ تصدیق کے معراج کی ابوبکر سے اول کسی نے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب موسم حج مین اپنے تئین احیاء عرب پر
پیش کیا کہ کون آپکی مدد کرتا ہے تو ہر بار حضرت صدیق آپکے رفیق رہے چنانچہ ریاض نضرت مین یہ قصص مفصل مذکور ہین اور جنگ بدر مین جو فضل مشاہد اسلام سے
تہے حضرت صدیق اکبر کو آثار نمایان حاصل ہوئے اول یہ کہ حضرت کیساتھ عریش مین آپ ہی تہی دوسرے یہ کہ الہام عجیب آپکے دل پر ہوا کہ ابن عباس سے مروی ہے کہ جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم دعا کرتے تہے ابوبکر نے کہا کافی ہے آپکو پہر نکلے لڑائی پر اور فرماتے تہے سَيُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ غرض حضرت صدیق کو الہام ہوا کہ دعا قبول
ہوگئی تیسرے یہ کہ لڑائی مین میمنۂ لشکر صدیق اکبر کو عنایت کیا اور میکائیل کو اُنکے ہمراہ فرمایا اور میسرہ حضرت مرتضیٰ کو اور اسرافیل کو اُنکے ساتہ کیا چوتہے یہ کہ اسیران
بدر کے حق مین مشورہ حضرت صدیق اکبر کا آپکو پسند آیا اور اُسی پر کاربند ہوئے اگرچہ آخر مین فضیلت حضرت عمر کے ظاہر ہوئی اور اسیطرح جنگ اُحد مین آپکو بہت سی آثار
جمیلہ ہاتہ آئے چنانچہ حضرت کے خدمت مین اُسدن سعی جمیلہ بجا لائے چنانچہ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب اصحاب آپکے منتشر ہوگئے پہلے جو لوٹکر حضرت کے پاس آئی اُحد مین وہ
ابوبکر تہے یہی کہا ابوبکر نے اور کہا کہ جب مین لوٹا مین نے دیکہا ایک اور شخص کو اپنے ساتہ کہ وہ بہی حضرت کی طرف آتا ہے اور وہ ابو عبیدہ بن جراح تہے روایت کیا اسکو
حاکم نے اور کفار قریش بہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ابوبکر کو گنتے تہے چنانچہ جب ابوسفیان نے تفحص حال لشکر اسلام کا کیا تو انہین تین شخصون کو پوچہا پہلے کہا کیا
لشکر مین محمد ہین تو آپنے فرمایا اسی جواب ندو پہر پوچہا ابو قحافہ مین آپنے فرمایا جواب ندو پہر کہا ابن خطاب ہین پہر اُسنے کہا یہ تینون قتل ہوگئے اگر زندہ ہوتے تو ضرور
جواب دیتے پہر حضرت عمر رہ نہ سکے اور فرمایا آپنے جہوٹہ ہے تو ای دشمن اللہ کے اللہ نے تیرے لئی بچا رکہا ہے ایسی چیز کو جو ذلیل کریگی تجہکو اور جب آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے بعد احد تعاقب کفار کا کیا حضرت صدیق اُس معرکہ مین حاضر تہے اور اَلَّذِينَ اسْتَجَابُوا لِلّٰهِ وَالرَّسُولِ کے بشارت مین شامل اور اسی طرح جنگ خندق
مین ایک جانب لشکر کے حضرت صدیق کو عنایت ہوئی کہ اب تک مسجد آپکی خندق کے نزدیک موجود ہے اور حقیقت مین وہ موضع نزول تہا حضرت صدیق کا غزوہ خندق
مین اور اسیطرح غزوہ مریسیع مین جب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر منافقون نے تہمت لگائی اور جن مسلمانون نے برأت صدیقہ مین توقف کیا وہ معاتب ہوئے حضرت
صدیق کو اسمین فضایل نمایان نصیب ہوئے بچند وجوہ اول یہہ اُس واقعہ ہوش ربا مین کمال انقیاد اور تسلیم اور فدا اُنسے ظاہر ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت
مین چنانچہ تتبع روایات سے معلوم ہوتا ہے ثانی یہ کہ جب برأت عائشہ رضی اللہ عنہا نازل ہوئی اللہ تعالے نے اُس برأت مین اُنکو بہی شریک کیا اور فرمایا اُولٰئِكَ
مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ ثالث یہ کہ حضرت صدیق مسطح بن اثاثہ کو کچہہ خرچ دیا کرتے تہے اور جب شرکت اُسکی افک مین ظاہر ہوئی آپنے ہاتہ روکا اُسوقت اللہ تعالے نے حضرت
صدیق کو اولو الفضل فرمایا اور یہ آیت نازل ہوئی وَلَا يَأْتَلِ اُولُو الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِي الْقُرْبٰى اور پہر حضرت صدیق نے کہا مین اللہ کے مغفرت دوست
رکہتا ہون اور نفقہ جاری کردیا اور اسیطرح صلح حدیبیہ مین اُنکو آثار جمیلہ حاصل ہوئے اول یہ کہ عروہ بن مسعود نے جب حضرت سے گستاخی کی حضرت صدیق نے اُسکو دشنام سخت
اور اظہار جلادت اور جرأت کو کام فرمایا کہ وہ منجر بصلح ہے اور جب حضرت فاروق کو غیرت نے گہیرا ابوبکر نے اُنکو وہی جواب یا جو نبی نے دیا تہا اس سے کمال قرب اور اتحاد
انکا نبی کے ساتہ ظاہر ہوا اور صلح و جنگ مین جب صحابہ کا اختلاف ہوا حضرت نے اُنہین کے مشورہ پر عمل کیا اور اسیطرح غزوہ خیبر مین حضرت صدیق حاضر رہے اور آپنے

[illegible]

انکو امیر لشکر کیا اور اسیطرح سریۂ بنی فزارہ پر امیر کیا آور جب لوگون نے عرض کیا کہ آپ اطراف مین اور لوگونکو تعلیم سُنن و فرائض کے لئے روانہ فرماتی ہین ابو بکر و عمر کو کیون نہین بھیجتے تو آپنے فرمایا لا غنیٰ لی عنهما انهما من الدین کالسمع والبصر یعنے مجھے ہر وقت اُنسے کام رہتا ہے اور وہ دین کے سمع و بصر مین اور اس سے کمال فضیلت شیخین کے ثابت ہوئی روایت کیا ہکو حاکم نے اور حضرت صدیق سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم راتونکو امور مسلمین مین مشورہ فرماتی تہی اور مجلس سمر کار ہتے تہی رواہ احمد آور جب ازواج طاہرات نے غیرت کی آور سورۂ تحریم نازل ہوئی تو اللہ تعالیٰ نی شیخین کو صالح المؤمنین فرمایا رواہ الحاکم اور حضرت صدیق نہایت سعی کتمانِ اسرار مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرماتے تہی چنانچہ یہ امر اُس قصہ مین مذکور ہے جسمین حفصہ کو عثمان پر عرض کرنا مسطور ہے رواہ البخاری اور حضرت صدیق خیر مین سبقت فرماتے تہے یہانتک کہ صحابہ مین آپکا لقب سابق الی الخیر ہوگیا اور حضرت عمر نے لکا سابق بالخیر فرمایا اور جب مدینہ مین قحط تہا اور کاروانِ شام پہونچا اور لوگ حضرت کو خطبہ پڑہتے چہوڑ گئے حضرت صدیق نے نبی کا ساتہ نہچہوڑا اور ثابت قدم رہے آور اسیطرح غزوۂ فتح مکہ مین حضرت صدیق کو فضائل نمایان حاصل ہوے آول یہ کہ ابو سفیان قبل واقعہ حضرت صدیق کے پاس حاضر ہوے اور طلبِ شفاعت کی اس سے معلوم ہوا کہ کفار بہی جانتے تہی کہ حضرت صدیق کو بڑی وجاہت مؤمنون مین حاصل ہے مگر تعجب ہے کہ غلاۃ روافض اسکے منکر ہین دوسرے یہ کہ باپ صدیق اکبر کے اُسدن مشرف باسلام ہوے اور یہ فضیلت سوا ابوبکر کے اور کسیکو نصیب نہوئی کہ چار پشت اُنکے شرف صحبت سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مشرف اور انوار ایمان سے منور ہوے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس جب حضرت صدیق کے والد کو لائے آپنے اُنکے سینہ پر ہاتہہ پہیرا اور فرمایا کہ اسلام لاؤ وہ مسلمان ہوگئے موسیٰ بن عقبہ سی مروی ہے کہ اُنہون نے کہا چار پشت کسی کے شرف صحبت سی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سرفراز نہوے سوا ابوبکر کے اور وے حضرت ہے ابو قحافہ اور ابوبکر اور اُنکے بیٹے عبدالرحمن اور اُنکے بیٹے ابو عتیق آور قصہ حنین اور قضیہ ابی قتادہ مین مشورت اُنکی شرف تصویب کو پہونچی آور غزوۂ طائف مین بہی آپکو فضائل جمیلہ اور مآثر جلیلہ ہاتہ آئے آول یہ کہ صاحبزادہ حضرت صدیق کے اُسمین مجروح ہوے اور اسی زخم کے انتقاض سے وفات ہوئی دوسرے یہ کہ بازگشت محاصرۂ اہل طائف سی آپکے مشورہ کے موافق ہوئی اور غزوۂ تبوک مین بہی بہت سی فضائل آپکو حاصل ہوے چنانچہ مال خرچ کرنے مین سب سے سبقت لیگئے اور اپنا کُل مال اللہ کے راہ مین حاضر کیا اور فاروق اعظم نے نصف مال دوسرے یہ کہ امامت لشکر کی آپکو عنایت ہوئی تیسرے یہ کہ اثنا راہ مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتہ آرام کو اُترے آخر شب مین اور وہان فرمایا کہ اگر لشکر ابو بکر و عمر کے اطاعت کرے تو راہ پاے ہو آور نوین سال حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت صدیق کو امیر حاج کیا اور وہ اول شخص ہین کہ اسلام مین حاجیون کے امیر ہوے آور یہان پر بعض علماء سے غلطی ہوئی ہے کہ اُنہون نے سمجہا کہ حضرت علی کو پیچہے سے روانہ کرنا بنظرِ عزل حضرت صدیق تہا حالانکہ یہ غلط فہمی ہے حقیقت مین امیر حاج صدیق ہی تہی اور حضرت علی کو ابلاغ برات تحویل ہوئی تہی اور اسی لئے نسائی نے خطبۂ حج ابو بکر سے سی روایت کئے ہین کہ حضرت صدیق نے موسمِ حج مین پڑہے اور حجۃ الوداع مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے رفیق سفر تہے اور سامان حضرت کا اپنی سواری پر لادا تہا یہانتک کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب بیمار ہوے حضرت صدیق کے حق میں بڑی عنایات بجالائے چنانچہ نماز کا انکو امام کیا کہ تمام صحابہ اِس سے سمجہ گئے کہ وہ خلیفہ ہین حضرت کے اور بعد وفات رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم جو فضائل حضرت صدیق کو حاصل ہوے منجملہ اُسکے یہ ہے کہ آپکے نزدیک دفن ہوے اور موت و حیوۃ مین آپکا ساتہ نہ چہوڑا اور خلفائے اربعہ مین سب سے پہلے آپ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عالم برزخ مین حاضر ہوے اللهم اجمع بيننا وبينه يوم القيمة كما جمعت بيننا وبين تحريرِ احواله يومنا هذا

مَنَاقِبُ اَبِیْ حَفْصٍ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اَللّٰهُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ اِلَيْكَ بِاَبِیْ جَهْلٍ اَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ وَكَانَ اَحَبَّهُمَا اِلَيْهِ عُمَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نی دعا کی کہ یا اللہ قوی کر اسلام کو ابو جہل اور عمر بن خطاب دونون سے جو پیارا ہو اُسکے ساتہ اور اُن دونومین حضرت عمر اللہ کے پیارے نکلے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے ابن عمر کے روایت سے **مترجم** منطوق حدیث مذکور بلا شبہ مسلمانون کو حضرت عمر کے اسلام سے بڑی تقویت حاصل ہوی اور اُسدن سے اہل اسلام مکہ مین کہلکر رہنے لگے اور کفار سہم گئے

باب عَنْ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰی لِسَانِ عُمَرَ وَقَلْبِهٖ قَالَ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ اَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَقَالَ فِيْهِ عُمَرُ اَوْ قَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكَّ خَارِجَةُ اِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ عَلٰی نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ

مناقب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ

علیہ وسلم نے فرمایا اللہ نے جاری کر دیا حق کو عمر کے زبان اور دل پر اور ابن عمر نے کہا کہ کوئی واقعہ لوگوں پر نہ پڑا اور اُسمیں لوگوں نے کلام کیا مگر اترا قرآن حضرت عمر کے
قول کے موافق **ف** اس باب میں فضل بن عباس اور ابی ذر اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **باب عن** ابن عباس ان النبی
صلی اللہ علیہ وسلم قال اللھم اعز الاسلام بابی جھل بن ھشام او بعمر بن الخطاب قال فاصبح فغدا عمر علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فاسلم
روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ عزت دے اسلام کو ابو جہل یا عمر بن خطاب سے سو صبح کو عمر اسلام لائے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس
سند سے اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے نضر میں جنکی کنیت ابی عمر ہے اور وہ مناکیر روایت کرتے ہیں **باب عن** جابر بن عبد اللہ قال قال عمر لابی بکر یا
خیر الناس بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابو بکر اما انک ان قلت ذاک فلقد سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ما طلعت الشمس علی رجل خیر من عمر **ترجمہ**
روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ حضرت عمر نے کہا ابو بکر صدیق سے اے بہتر لوگوں کی بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے تو ابو بکر نے کہا کہ تم تو یوں کہتے ہو اور میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے
سورج نہیں نکلا کسی مرد پر جو عمر سے بہتر ہو یعنی بعد انبیاء کے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور سند اسکی کچھ خوب نہیں اور اس باب میں ابی الدرداء سے بھی روایت ہے
عن محمد بن سیرین قال ما اظن رجلا ینتقص ابا بکر و عمر یحب النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے ابن سیرین سے کہا انہوں نے کہ میں نہیں خیال کرتا کسیکو کہ دوست رکھتا ہے
نبی کو اور پھر تنقیص شان کرے ابو بکر و عمر کی **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **باب عن** عقبۃ بن عامر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لو کان نبی بعدی لکان
عمر بن الخطاب **ترجمہ** روایت ہے عقبہ بن عامر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر کوئی نبی ہوتا میرے بعد تو عمر ہوتا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر مشرح
بن ہاعان کی روایت سے **باب عن** ابن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رایت کانی اتیت بقدح لبن فشربت منہ فاعطیت فضلی عمر بن الخطاب قالوا
فما اولتہ یا رسول اللہ قال العلم **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا میں نے خواب میں کہ لائے ہیں میرے پاس ایک پیالہ دودھ کا پھر میں نے پیا اور باقی عمر بن خطاب کو دیا لوگوں
نے عرض کی کہ کیا تعبیر ہے اسکی آپنے فرمایا تعبیر اسکی علم ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوئی قوت علمیہ حضرت عمر کی کہ کامل درجہ پر ہے اور نمونہ ہے قوی انبیاء کا
عن انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال دخلت الجنۃ فاذا انا بقصر من ذھب فقلت لمن ھذا القصر قالوا لشاب من قریش فظننت انی انا ھو فقلت ومن ھو فقالوا عمر بن الخطاب
ترجمہ روایت ہے انس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ داخل ہوا میں جنت میں یعنی عالم رویا میں سو دیکھا میں نے ایک محل سونے کا سو میں نے کہا یہ کسکا ہے فرشتوں نے
کہا ایک جوان کا کہ قریش میں سے ہے میں نے خیال کیا کہ میں ہوں پھر کہا میں نے کون ہے وہ فرشتوں نے کہا وہ عمر بن خطاب ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**
اس حدیث سے مبشر بالجنۃ ہونا عمر بن خطاب کا اور کمال قرب انکا حضرت کے درجہ سے معلوم ہوا کہ آپنے انکے محل کو اپنا ہی خیال کیا **باب عن** بریدۃ قال
اصبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فدعا بلالا فقال یا بلال بم سبقتنی الی الجنۃ ما دخلت الجنۃ قط الا سمعت خشخشتک امامی دخلت البارحۃ الجنۃ
فسمعت خشخشتک امامی فاتیت علی قصر مربع مشرف من ذھب فقلت لمن ھذا القصر قالوا لرجل من العرب فقلت انا عربی لمن ھذا القصر قالوا لرجل
من قریش فقلت انا قرشی لمن ھذا القصر قالوا لرجل من امۃ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فقلت انا محمد لمن ھذا القصر قالوا لعمر بن الخطاب فقال بلال یا
رسول اللہ ما اذنت قط الا صلیت رکعتین وما اصابنی حدث قط الا توضأت عندھا ورأیت ان للہ علی رکعتین فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بھما **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے انہوں نے کہا کہ صبح کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بلایا بلال کو اور فرمایا اے بلال کیا سبب ہے کہ تم جنت میں میرے آگے ہوتے ہو کبھی داخل
نہوا میں جنت میں کہ نہ سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کی اپنے آگے داخل ہوا میں جنت میں آج کی شب اور سنی میں نے آواز تمہاری نعلین کی اپنے آگے پھر گذرا میں ایک
چوکور اور بلند محل پر کہ سونے کا تھا سو پوچھا میں نے کہ یہ کسکا ہے فرشتوں نے کہا ایک مرد عربی کا میں نے کہا میں عربی ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا یہ ایک مرد قرشی کا
ہے میں نے کہا میں قرشی ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا ایک مرد کا ہے کہ امت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ہیں میں نے کہا میں محمد ہوں یہ کسکا ہے انہوں نے کہا عمر بن خطاب
کا پھر عرض کی بلال نے کہ یا رسول اللہ میں جب اذان دیتا ہوں دو رکعت پڑھ لیتا ہوں اور جب مجھے حدث ہوتا ہے وضو کرتا ہوں اور اللہ کیلئے دو رکعت ادا کرتا
ہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انہی دونوں باتوں کے سبب سے تو جنت میں میرے آگے ہوتا ہے **ف** اس باب میں جابر اور معاذ اور انس اور ابی ہریرہ سے بھی
روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دیکھا میں نے ایک محل سونے کا جنت میں سو پوچھا یہ کسکا ہے فرشتوں نے کہا عمر بن خطاب کا یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

اور مراد اس قول کے حضرت کے کہ مین داخل ہوا آگے شب جنت مین یہہ خواب ہے ایسا ہی مروی ہوا بعض روایتون مین اور مروی ہے ابن عباس سے کہ خواب انبیاء کا وحی ہے
مترجم اس حدیث سی بڑی فضیلت وضو اور تحیۃ الوضو کی ثابت ہوئی کہ وہ باعث ہے دخول جنت کا اور آگے چلنا بلال کا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسا تہا
جیسے کہ چوبدار اور نقیب بادشاہون کے آگے چلتے ہین نہ یہہ کہ وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے افضل ہین **عن** بُرَيْدَةَ يَقُولُ خَرَجَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللهِ إِنِّي كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّكَ اللهُ سَالِمًا أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْكَ
بِالدُّفِّ وَأَتَغَنَّى فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِي وَإِلَّا فَلَا فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ
وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ اسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ الشَّيْطَانَ
لَيَخَافُ مِنْكَ يَا عُمَرُ إِنِّي كُنْتُ جَالِسًا وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُو بَكْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَهِيَ تَضْرِبُ فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ
يَا عُمَرُ أَلْقَتِ الدُّفَّ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہا انہون نے کہ نکلے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کسی جہاد مین پہر جب آئی لوٹکر ایک لڑکی آئی کالی اور اُسنے عرض کی کہ یا رسول
اللہ مین نے نذر مانی تہی کہ اگر اللہ آپکو صحیح وسالم لاویگا تو مین آپکے آگے دف بجاؤنگی اور گاؤنگی سو حضرت نے فرمایا کہ اگر تو نے نذر کی ہے تو بجا نہین تو نہین اور وہ بجانے
لگی پہر آئے ابوبکر اور وہ بجاتی رہی پہر علی آئی اور وہ بجاتی رہی پہر عثمان آئی اور وہ بجاتی رہی پہر حضرت عمر آئے اور وہ دف اپنے چوتڑ کے نیچے ڈالکر بیٹھ گئی پہر رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شیطان تم سے ڈرتا ہی اے عمر مین بیٹھا تہا اور وہ دف بجاتی رہی اور ابوبکر آئے اور وہ بجاتی رہی اور علے آئی اور وہ بجاتی رہے
اور عثمان آئی کہ وہ بجاتی رہے پہر جب تم آئے اے عمر تو اُسنی دف ڈال دیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے بریدہ کی روایت سے اور اس باب مین عمر اور عائشہ سے
بہی روایت ہے **مترجم** شیخ نے لمعات مین کہا ہے کہ حدیث دف بجانی کی اباحت پر دال ہے اور عورتون کے غنا کی حلّت پر جب خوف فتنہ کا نہو اور وہ گانا
مُہیج شہوت اور زنا کا نہو ولیکن حدیث مین ایک اشکال یہ ہے کہ پہلے حضرت نے اُسکو گانے دیا اور ابوبکر و علی و عثمان نے پہر حضرت عمر کے آنیکے وقت آپنے اُسکو
شیطان فرمایا اور جواب اُسکا بعض لوگون نے یون دیا ہے کہ پہرنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا غزا سے صحیح وسالم ایک بڑی نعمت تہی اور موجب سرور و فرحت
اسلئے آپنے حکم دیا اُسکو وفاء نذر کا اور اس نظر سے وہ فعل منجملہ لہو نہوا اور کراہت سے نکل آیا مگر وفا نذر چونکہ تہوڑا بجانے سی بہی حاصل ہو جاتی ہے اور اُسنے جب
اُس سے زیادہ بجایا گویا کراہت کی مرتکب ہوئی اور اُسی وقت حضرت عمر آئے پس آپ نے اُسکو منع نہین فرمایا کہ درجۂ حرمت کو پہونچی اور بُرائی بہی اُسکی فرمادی کہ
ثبوت کراہت کا ہو جاوے اور یہ سب جب ہے کہ خوف فتنہ کا نہو اور جب خوف فتنہ کا ہو تو حکم فتنہ کا ہے وہی اُسکے اسباب کا یعنے حرام ہے **عن** عَائِشَةَ قَالَتْ
كَانَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَصَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَإِذَا حَبَشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَالصِّبْيَانُ
حَوْلَهَا فَقَالَ يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِي فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لِي أَمَا شَبِعْتِ
أَمَا شَبِعْتِ قَالَتْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِي عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ قَالَتْ فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا قَالَتْ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِينِ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ قَدْ فَرُّوا مِنْ عُمَرَ قَالَتْ فَرَجَعْتُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم بیٹھے تہے کہ
ہمنے ایک غل سُنا اور آواز لڑکون کی سو کہڑے ہوے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور دیکہا کہ ایک حبشی عورت ناچتی ہے اور لڑکے اُسکے گرد ہین تو آپنے فرمایا اے عائشہ
آؤ دیکہو سو رکہدی مین نے اپنی ٹہوڑی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے شانے پر اور اُسکو دیکہنے لگی اور میری ٹہوڑی حضرت کے شانہ اور سر کے بیچ مین تہی پہر فرمایا
آپنے مجہسے کہ تیرا پیٹ بہرا یعنے تماشے سے اور مین کہنے لگی نہین کہ دیکہون حضرت کو میری خاطر کسقدر ہے اسی عرصہ مین حضرت عمر سامنے آئی اور سب لوگ بہاگ
گئے اُس عورت کے پاس سے اور فرمایا حضرت نے کہ مین دیکہتا ہون جن اور انس کے شیطانون کو کہ بہاگ گئے عمر سے کہا حضرت عائشہ نے کہ پہر مین لوٹ آئی **ف** یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو امر صورت لہو ہو اگرچہ حرام نہین کہ حضرت نے اُسکو دیکہا ہے مگر تاہم اُسپر شیاطین کا
اجماع ہوتا ہے اور جب اور منکرات جو مہیج شہوت حرام ہین اُسکے ساتہ ملحق ہو جاوین تو پہر حرمت اُسکی ظاہر ہے اگر کوئی کہے کہ شیاطین حضرت کو دیکہکر نہ بہاگتے
تہے اور عمر کو دیکہکر بہاگ گئے یہ کیسی بات ہے تو یہ کچہہ تعجب نہین اسلئے کہ حضرت بمنزلہ بادشاہ کے ہین اور عمر بمنزلہ کوتوال کے اور کوتوال اور شحنہ سے چور زیادہ ڈرتے ہین

بہ نسبت بادشاہ کے اور یہ فضیلت بہی حضرت عمر کو حضرت ہی کے طفیل سے تو حاصل ہوئی **بَابٌ عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ
مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ الْاَرْضُ ثُمَّ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ اٰتِيْ اَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِيْ ثُمَّ اَنْتَظِرُ اَهْلَ مَكَّةَ حَتّٰى اُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم نے پہلے میری قبر شق ہوگی پہر ابو بکر کی پہر عمر کے پہر آونگا مین بقیع والون کے پاس اور وہ میرے ساتھ اٹھائی جاوینگے پہر انتظار کرونگا مکہ والونکا یہانتک کہ حشر
ہوگا میرا حرمین کے بیچ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور عاصم بن عمر عمری کے نزدیک حافظ نہین محدثون کے **متَرجِم** اس حدیث سی فضیلت شیخین کی
اور قرب انکا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے بخوبی ثابت ہوا **بَابٌ عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْاُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ
فَاِنْ يَكُ فِيْ اُمَّتِيْ اَحَدٌ فَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگلی امتون مین محدثین ہوتے تہے اور میری
امت مین محدث ہے تو عمر بن خطاب ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور خبر دی مجہکو بعض اصحاب نے ابن عیینہ کی سفیان بن عیینہ سی کہ انہون نے کہا محدثین وہ ہین
جنکو اللہ نے دین کی فہم کامل عنایت کی **متَرجِم** قاموس مین ہے کہ محدث بروزن معظم بمعنے صادق کے ہے اور مجمع البحار مین ہے کہ محدث وہ شخص ہے جسکے دل مین بات فورًا
آجاوے اور کمال حدس اور فراست سے کلام کرے اور یہ دولت اللہ جسکو عنایت کرے اور بعضون نے کہا محدث وہ ہی جسکا ظن صحیح نکلے گویا اوس سے کسینے کہدیا اور بعضون نے
کہا محدث وہ ہے جس سے فرشتے بات کرین اور بعضی روایتونمین مکلمون بہی آیا ہے اور وہ اس معنے کا مؤید ہی اور بخاری نے کہا محدث وہ ہے جسکے زبان پر حق اور صواب
جاری ہو اور یہی تفسیر عمدہ ہے کہ حدیث مرفوع سے ثابت ہے چنانچہ فرمایا حضرت نے کہ حق جاری ہوتا ہے عمر کے زبان اور دل مین اور اسی لئے حضرت عمر نے کہا موافقت کی
میری رائے نے رب العالمین سے غرض محدث وہ ہی کہ جسکی رائی اقرب ترین آرا ہو حق سے اور سردار اس گروہ کے حضرت عمر ہین اگرچہ ہر عالم کتاب و سنت اور متبع احکام
شریعت کو اس سے اپنے حوصلہ کے موافق بہرہ ہے اور معلوم ہوا کہ مقلدین کو اس نعمت عظمی سے کچہہ بہرہ نہین اسلئی کہ وہ اپنے رائی کو راہ خدا مین صرف ہی نہین کرتے
بلکہ دوسرونکی رای تزکیہ کئے ہوے ہین خطا ہو یا صواب اور اتباع حق سے مبرا ہین کہ زبان و قلب پر انکے ہرگز حق جاری نہین ہوتا یعنے نہ قال اللہ نہ قال الرسول انکا
ورد اور انکا وظیفہ ہے افتی فلان قد افتی فلان **بَابٌ عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ
فَاطَّلَعَ اَبُوْ بَكْرٍ ثُمَّ قَالَ يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ عُمَرُ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آتا ہے تمپر ایک جنتی
سو آئی ابو بکر پہر فرمایا آتا ہے ایک جنتی سو آئی عمر **ف** اس باب مین ابی موسی اور جابر سے بہی روایت ہے یہہ حدیث غریب ہے ابن مسعود کے روایت سے **عَنْ**
اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَّرْعٰى غَنَمًا لَّهٗ اِذْ جَآءَ الذِّئْبُ فَاَخَذَ شَاةً فَجَآءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ فَقَالَ الذِّئْبُ كَيْفَ تَصْنَعُ
بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاٰمَنْتُ بِذٰلِكَ اَنَا وَاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ قَالَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَمَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ **ترجمہ** روایت ہے
ابی ہریرہ سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک چرواہا بکریان چراتا تہا کہ ایک بہیڑیے نی آکر ایک بکری پکڑی اور چرواہے نی اوس سے چہڑا لی وہ بولا کہ تو کیا کریگا درندون
کے دن یعنے جسدن انسان مرجاوینگے اور درندے رہ جاوینگے کہ اوسدن کوئی انکا چرواہا نہو گا میرے سوا فرمایا آپنے کہ یقین لایا مین اسپر اور ابو بکر اور عمر ابو سلمہ نے کہا کہ شیخین
اوسوقت حاضر بہی نہ تہی قوم مین یعنے یہ کمال نوازش تہی کہ انکے غیبت مین بہی انکو یاد فرمایا اور کمال ایمان کی انکی تعریف کی **ف** روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے
انہون نے محمد بن جعفر سے انہون نی شعبہ سے انہون نے سعد سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ حَدَّثَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
صَعِدَ اُحُدًا وَّاَبُوْ بَكْرٍ وَّعُمَرُ وَعُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَقَالَ نَبِيُّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ اُحُدُ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَّصِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ **ترجمہ** روایت ہے
انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر اور عمر و عثمان چڑہے احد پر اور وہ لرزا تو فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ٹہیر رہ اے احد کہ تجہپر نبی اور صدیق
اور دو شہید و نکے سوا اور کوئی نہین اور دو شہید فرمایا عمر و عثمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **متَرجِم** از جملہ حضرت عمر کے بہی بیحساب ہین چنانچہ آپ
اشراف قریش مین سے ہین اور قریش مین کمال عزت و وقار و وجاہت رکہتے تہے اور تدبیر غیبی اور دعائی محمدی انکے اسلام کا سبب ہوئین مراد تہے نہ مرید اور مخلص
تہے نہ مخلص شتان بین المرتبتین درود دیوار نے انکو ندا کی اور رسول خدا نے انکے اسلام کی دعا کی قبل اظہار دعوت نبوت آپنے ایک خواب دیکہا کہ ایک شخص نے
ایک گوسالہ ذبح کیا اور چیخکر کہا یا جلیح امر نجیح رجل فصیح یقول لا الٰہ الا اللہ غرض یہ کہہ کر اٹہے اور انہین دنون دعوت نبوت شایع ہوئی اور محمد بن اسحاق نے

کہا کہ فاطمہ حضرت فاروق کی بہن اور اُنکے شوہر سعید بن زید اُنسے پیشتر ایمان لا چکے تھے جب اُنکو خبر پہونچی تعصب آیا اور اپنے بہنوئی کی بہت اہانت کی اور بہن کا سر توڑ دیا کہ خون آلود ہوگئیں پھر اُنکے دلمین رحم آیا اور سورۂ طٰہٰ جو اُنکے پاس تھی لیکر پڑھی اور داعیہ اسلام اُنکے دلمین آیا اور حضرت کے خدمت مین حاضر ہوئے اور اسلام لائے اور جب وہ اسلام سے مشرف ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اُنکے لئے دعا کی کہ یا اللہ اُنکے دلسے غل نکال دے اور ایمان بھر دے اور اُنکے سینہ پر ہاتھ مارا روایت کیا اسکو حاکم نے اور جب اسلام لائے اپنا اسلام کو شایع اور ظاہر کیا اور ایک لحظہ نہ چھپایا اور جو جو تکالیف اس راہ مین پیش آئین اُنکو شہد و شکر کیطرح گوارا کیا یہانتک کہ عبد اللہ بن عمر سے مروی ہے کہ جب وہ مسلمان ہوئے لوگون سے کہا کون ایسا ہے جو بات کو جلدی مشہور کردے لوگون نے کہا جمیل بن معمر جمحی حضرت فاروق صبحکو اُسکے پاس گئے اور کہا کہ اے جمیل مین مسلمان ہوگیا اور اُسنے کچھ جواب نہ دیا اور چادر کھینچتا ہوا باہر نکلا حضرت عمر اُسکے ساتھ ہوئے عبد اللہ کہتے ہین کہ مین بھی اپنے باپ کے ساتھ ہوا یہانتک کہ جب مسجد الحرام کے دروازہ پر پہونچا اُسنے پکارا کہ اے گروہ قریش کے اور وے اپنے مجلسون مین بیٹھے تھے جو کعبہ کے گرد تھین ابن خطاب صابی ہوگیا یعنے اپنے باپ دادا کا دین چھوڑ بیٹھا اور نیا دین اختیار کیا اور حضرت عمر اُسکے پیچھے تھے اور فرماتے تھے تو جھوٹا ہے مین مسلمان ہوا ہون اور گواہی دیتا ہون کہ معبود برحق نہین بجز اللہ کے اور محمد اُسکے بندے اور رسول ہین اور لوگ اُنکی طرف جھکے اور وہ لوگون سے لڑتے تھے اور لوگ اُنسے لڑتے تھے یہانتک کہ آفتاب اُنکے سر پر آگیا پھر جب آپ تھک گئے بیٹھ گئے اور لوگ اُنکو گھیرے کھڑے تھے اور وہ فرماتے تھے کہ مین اللہ کی قسم کھاتا ہون کہ اگر ہم لوگ تین سو ہوتے یعنے مسلمان تو مکہ چھوڑ دیتے یعنے ہجرت کر جاتے یا تمکو نکال دیتے مکہ سے غرض وہ اسی حال مین تھے کہ ایک بوڑھا یمنی چادر کا جوڑا پہنے آیا اور اُسکے بدن پر ایک منقش کرتا تھا اُسنے کہا کیا ہے لوگون نے کہا عمر صابی ہوگیا اُسنے کہا پھر کیا ہوا ایک مرد نے ایک کام اختیار کیا پھر تم کیا چاہتے ہو کیا تم بنی عدی بن کعب کو جانتے ہو کہ وہ اپنے قوم کے آدمی تمکو دیدینگے ایسے حال سے کہ تم سے کچھ تعرض نکرینگے اگر اُسکو ایذا دو گے چلو چھوڑ دو اسکو کہا عبد اللہ نے وہ ایسے اُنکے پاس سے پھٹ گئے جیسے کپڑا پھٹ جاتا ہے اور مین نے اپنے باپ سے ہجرت کے بعد پوچھا کہ وہ بوڑھے کون تھے اُنہون نے فرمایا اے بیٹے وہ عاص بن وائل سہمی تھے اور اگرچہ اسلام حضرت عمر کا بعثت سے چھٹے برس ہوا اور بہت سے سوابق اُنسے فوت ہوئے مگر تائید الٰہی نے اُسکے عوض قیام بحقوق خلافت بوجہ اتم اور توسط اُنکا امت اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے درمیان نشر علوم مین اور ترویج دین مین ایسا عنایت کیا کہ اول امر مین اگرچہ وہ حضرت ابوبکر صدیق سے مفضول تھے مگر آخر امر مین اُنکے ہمعنان و سہیم ہوگئے چنانچہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ان دونون امرونکو بخوبی بیان فرمایا ہے امر اول کو اسطرح کہ جب شیخین مین تکرار ہوئی آپنے حضرت عمر کو خطاب باعتاب فرمایا اور فرمایا کہ مین نے کہا تھا مین رسول ہون اللہ کا تمہاری طرف سو تم سب نے مجھکو جھٹلایا اور ابوبکر صدیق نے میری تصدیق کی روایت کیا یہ بخاری نے غرض اسمین سبقت اسلامی ابوبکر کے مذکور ہی اور رویای قلیب کے روایتمین آپنے فرمایا کہ پھر ابوبکر نے ڈول لیا اور اُنکے کھینچنے مین ضعف تھا اور اللہ اُنکو بخشدیگا پھر عمر نے ڈول لیا اور وہ بہت بڑا ہوگیا سو مین نے کوئی ایسا کڑیل جوان ندیکھا جو اُسکے برابر کام کرتا ہو یہانتک کہ لوگون نے اپنے اونٹون کو سیراب کرکے پانی کے گرد بٹھا دیا روایت کیا اِسکو شیخین وغیرہما نے اور اسمین کارگذاری ایام خلافت عمر کی مذکور ہے اور جب سے حضرت فاروق ایمان لائے مؤمنون کی عزت بڑھگئی ابن مسعود سے مروی ہے مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ رواہ البخاری اور اُنہین سے مروی ہے کہ ہم حرم مین نماز نہ پڑھ سکتے تھے یہانتک کہ حضرت عمر اسلام لائے اور اُنہون نے نماز پڑھی اور ہم نے بھی اُنکے ساتھ نماز پڑھی کعبہ کے نزدیک۔ اور کمال شجاعت اور علو ہمت حضرت عمر کے یہی کہ حضرت سے پیشتر آپنے مدینہ کو ہجرت کی اور یہ گویا توطیہ اور مقدمہ ہوا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہجرت کا غرض اور فضائل اور حسنات اُنکے بہت ہین کہ تفصیل اُسکے دراز ہے جو چاہے ازالۃ الخفا کی طرف رجوع کرے وہ من شاء فلیرجع الی ازالۃ الخفاء

مَنَاقِبُ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَلَهُ كُنْيَتَانِ يُقَالُ اَبُوْ عَمْرٍو وَاَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کے

اور اُنکی دو کنیتین ہین ابو عمر اور ابو عبد اللہ

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلٰى حِرَاءٍ هُوَ وَاَبُوْبَكْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِيٌّ وَطَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ فَتَحَرَّكَتِ الصَّخْرَةُ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِيٌّ اَوْ صِدِّيْقٌ اَوْ شَهِيْدٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کوہ حرا پر تھے کہ ایک پہاڑ ہے مکہ مین اور ابوبکر اور عمر و عثمان و علی اور طلحہ اور زبیر آپکے ساتھ تھے پس وہ پتھر ہلا یعنے جسپر یہ سب تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹھیر ارہ کہ تجھپر سوا نبی یا صدیق و شہید کے اور کوئی نہین **ف** اس باب مین عثمان اور سعید بن زید اور ابن عباس اور سہل بن سعد اور انس بن مالک اور بریدہ اسلمی سے بھی روایت ہے اور یہ حدیث صحیح ہے

بَابٌ

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ قَالَ

مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِکُلِّ نَبِیٍّ رَفِیْقٌ وَرَفِیْقِیْ یَعْنِیْ فِی الْجَنَّۃِ عُثْمَانُ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ بن عبید اللہ سے کہ کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر نبی کا ایک
رفیق ہے اور رفیق میرا یعنے جنت مین عثمان بن عفان ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور اسناد اسکی قوی نہین اور وہ منقطع ہے **باب عن** اَبِیْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ السُّلَمِیِّ قَالَ
لَمَّا حُصِرَ عُثْمَانُ اَشْرَفَ عَلَیْہِمْ فَوْقَ دَارِہٖ ثُمَّ قَالَ اُذَکِّرُکُمْ بِاللّٰہِ ہَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ حِرَاءَ حِیْنَ انْتَفَضَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُثْبُتْ حِرَاءُ فَلَیْسَ
عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَہِیْدٌ قَالُوْا نَعَمْ قَالَ اُذَکِّرُکُمْ بِاللّٰہِ ہَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ فِیْ جَیْشِ الْعُسْرَۃِ مَنْ یُّنْفِقُ نَفَقَۃً مُّتَقَبَّلَۃً وَ
النَّاسُ مُجْہَدُوْنَ مُعْسِرُوْنَ فَجَہَّزْتُ ذٰلِکَ الْجَیْشَ قَالُوْا نَعَمْ ثُمَّ قَالَ اُذَکِّرُکُمْ بِاللّٰہِ ہَلْ تَعْلَمُوْنَ اَنَّ رُوْمَۃَ لَمْ یَکُنْ یَّشْرَبُ مِنْہَا اَحَدٌ اِلَّا بِثَمَنٍ فَابْتَعْتُہَا فَجَعَلْتُہَا
لِلْغَنِیِّ وَالْفَقِیْرِ وَابْنِ السَّبِیْلِ قَالُوا اللّٰہُمَّ نَعَمْ وَاَشْیَاءَ عَدَّہَا **ترجمہ** روایت ہے ابی عبد الرحمٰن سلمی سے کہ جب محصور ہوے حضرت عثمان مدینہ مین چڑہے اپنے مکان کے کوٹہے پر
اور فرمایا کہ مین تمکو یاد دلاتا ہون اللہ کا حوالہ دیکر آیا تم جانتے ہو کہ حرا کو جب وہ ہلا تہا تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ٹہیرا رہ ای حرا کہ تجہپر کوئی نہین مگر نبی اور صدیق
اور شہید اُن لوگون نے کہا کہ ہان پہر کہا حضرت عثمان نے مین تمکو یاد دلاتا ہون اللہ کا حوالہ دیکر کہ آیا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو جیش عسرت یعنے
غزوہ تبوک کے لئے پسندیدہ خرچ دیوے یعنے اسکی لئی جنت ہے اور لوگ اُن دنون مشقت اور تنگی مین تہے سو مین نے تیار کردی اُسکے لوگون نے کہا ہان پہر آپنے فرمایا مین تمہین
اللہ کا حوالہ دیکر یاد دلاتا ہون آیا تم جانتے ہو رومہ کو کہ نام ہے ایک کنوئے کا مدینہ مین اور اُسمین سے کوئی نہ پی سکتا تہا بغیر قیمت کے سو خریدا مین نے اسکو اور سبیل کردیا غنی
اور فقیر اور مُسافر پر لوگون نے کہا یا اللہ ہان ہم جانتے ہین اور اسیطرح بہت سے فضائل اپنے یاد کئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابی عبد الرحمٰن کے
روایت سے کہ وہ عثمان سے روایت کرتے ہون **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ خَبَّابٍ قَالَ شَہِدْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَہُوَ یَحُثُّ عَلٰی جَیْشِ الْعُسْرَۃِ فَقَامَ عُثْمَانُ
بْنُ عَفَّانَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ مِائَۃُ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِہَا وَاَقْتَابِہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلَیَّ مِائَتَا بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِہَا
وَاَقْتَابِہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ ثُمَّ حَضَّ عَلَی الْجَیْشِ فَقَامَ عُثْمَانُ فَقَالَ عَلَیَّ ثَلٰثُمِائَۃِ بَعِیْرٍ بِاَحْلَاسِہَا وَاَقْتَابِہَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَاَنَا رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ
سَلَّمَ یَنْزِلُ عَنِ الْمِنْبَرِ وَہُوَ یَقُوْلُ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ہٰذِہٖ مَا عَلٰی عُثْمَانَ مَا عَمِلَ بَعْدَ ہٰذِہٖ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمٰن بن خباب سے کہا کہ حاضر ہوا مین نبی صلے اللہ
علیہ وسلم کے پاس اور وہ ترغیب دے رہے تہے لشکر عسرت کے سامان کی سو کہڑے ہوے عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ سو اونٹ ہین مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کی راہ مین
پہر ترغیب دی آپنے اسی لشکر کی پہر کہڑے ہوی عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ دو سو اونٹ ہین مع شلیتہ اور پالان کے اللہ کے راہ مین پہر ترغیب دی آپنے اُسیکی پہر
کہڑے ہوئی حضرت عثمان اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ذمہ تین سو اونٹ ہین معہ شلیتہ اور پالان کے اللہ کے راہ مین سو دیکہا ہم نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کو کہ اُترتے اور سے
منبر کے اور وہ فرماتے تہے کہ اب عثمان پر کسی عمل کا مواخذہ نہین جو کچہہ کرے وہ اسکی بعد یعنے قطعاً مغفور و مرحوم ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اس باب مین
عبد الرحمٰن بن سمرہ سے بہی روایت ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَۃَ قَالَ جَاءَ عُثْمَانُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِاَلْفِ دِیْنَارٍ قَالَ الْحَسَنُ بْنُ وَاقِعٍ وَفِیْ مَوْضِعٍ
اٰخَرَ مِنْ کِتَابِیْ فِیْ کُمِّہٖ حِیْنَ جَہَّزَ جَیْشَ الْعُسْرَۃِ فَنَثَرَہَا فِیْ حِجْرِہٖ فَقَالَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُقَلِّبُہَا فِیْ حِجْرِہٖ وَیَقُوْلُ مَا ضَرَّ عُثْمَانَ مَا عَمِلَ
بَعْدَ الْیَوْمِ مَرَّتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمٰن بن سمرہ سے کہا آئی عثمان نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ہزار دینار لیکر حسن بن واقع جو راوی حدیث ہین انہون نے کہا کہ دوسرے جگہہ
میرے کتاب مین یون ہے کہ لائے وہ اپنے آستین مین جبکہ تیاری کے لشکر عسرت کے اور ڈال دیا اُنکے گود مین کہا عبد الرحمٰن نے کہ پہر دیکہا مین نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ انکو الٹ پلٹ
کرتے تہے اپنی گود مین اور فرماتے تہے اب نہ ضرر کریگا عثمان کو کوئی عمل آج کے بعد فرمایا یہ کلمہ دو بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عن** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ
قَالَ لَمَّا اَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِبَیْعَۃِ الرِّضْوَانِ کَانَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی اَہْلِ مَکَّۃَ قَالَ فَبَایَعَ النَّاسُ فَقَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ عُثْمَانَ فِیْ حَاجَۃِ اللّٰہِ وَحَاجَۃِ رَسُوْلِہٖ فَضَرَبَ بِاِحْدٰی یَدَیْہِ عَلَی الْاُخْرٰی فَکَانَتْ یَدُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِعُثْمَانَ
خَیْرًا مِّنْ اَیْدِیْہِمْ لِاَنْفُسِہِمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ کہا انہون نے جب حکم کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بیعۃ الرضوان کا اور عثمان رضی اللہ عنہ رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم کے قاصد بنکر گئے تہے اہل مکہ کیطرف کہا راوی نے کہ پہر بیعت کی لوگون نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور فرمایا آپنے کہ عثمان اللہ اور رسول کے کام مین گیا ہے
پس مارا آپنے ایک ہاتہ اپنا دوسرے ہاتہ پر اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ہاتہ عثمان کے لئے ہزار درجہ بہتر تہا لوگون کے ہاتہون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **ترجم**

اس حدیث سے بڑی فضیلت حضرت عثمان کی ثابت ہوئی کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ گویا عثمان رضی اللہ عنہ کا ہاتھ ٹھیرایا اور آپ اُنکے نائب ہوے بیعت میں
اور بیعت الرضوان میں یہہ بڑی فضیلت حاصل ہوئی الحمد للہ علی ذلک **عن** ثُمَامَةَ بْنِ حَزْنٍ الْقُشَيْرِيِّ قَالَ شَهِدْتُ الدَّارَ حِينَ أَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ
فَقَالَ ائْتُونِي بِصَاحِبَيْكُمُ اللَّذَيْنِ أَلَّبَاكُمْ عَلَيَّ قَالَ فَجِيءَ بِهِمَا فَكَأَنَّهُمَا جَمَلَانِ أَوْ كَأَنَّهُمَا حِمَارَانِ قَالَ فَأَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ
هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ الْمَدِينَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُومَةَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي
بِئْرَ رُومَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِينَ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي فَأَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُونِي أَنْ أَشْرَبَ مِنْهَا حَتَّى أَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوا
اللَّهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِأَهْلِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يَشْتَرِي بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيدُهَا فِي
الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِي وَأَنْتُمْ تَمْنَعُونِي الْيَوْمَ أَنْ أُصَلِّيَ فِيهَا رَكْعَتَيْنِ قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ
أَنِّي جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ مَالِي قَالُوا اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكُمْ بِاللَّهِ وَالْإِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ عَلَى ثَبِيرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ
أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ وَأَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتَّى تَسَاقَطَتْ حِجَارَتُهُ بِالْحَضِيضِ قَالَ فَرَكَضَهُ بِرِجْلِهِ فَقَالَ اسْكُنْ ثَبِيرُ فَإِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيقٌ وَشَهِيدَانِ قَالُوا
اللَّهُمَّ نَعَمْ قَالَ اللَّهُ أَكْبَرُ شَهِدُوا لِي وَرَبِّ الْكَعْبَةِ أَنِّي شَهِيدٌ ثَلَاثًا **ترجمہ** روایت ہے ثمامہ بن حزن سے کہ کہا اُنہوں نے کہ حاضر ہوا میں مکان پر جب حضرت عثمان اُوپر
چڑہے تہے اور فرمایا آپ نے میرے سامنے لاؤ اُن دونوں کو جن دونوں نے تمکو جمع کیا ہے مجھپر سو لائے اُنکو اور وہ گویا دو اونٹ تہے یا دو گدہے یعنی نہایت فربہ اور قوی شخص
تہے سو متوجہ ہوے اُنکی طرف حضرت عثمان اور فرمایا آپ نے میں تمکو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف
لائے یہاں میٹھا پانی پینے کو نہ تہا سوا بیر رومہ کے اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو اِس رومہ کو خریدے اور سب مسلمانوں کے برابر اپنا بہی ڈول سمجہے یعنے کچہہ
زیادہ تصرف اپنا نہ چاہے جن لیا جاویگا بدلا اُسکا جنت سے سو خریدا میں نے اُسکو اپنے اصل مال سے اور تم مجھکو آج روکتے ہو کہ میں اُسمیں سے پیوں یہانتک کہ میں پیتا ہوں
سمندر کا پانی یعنے کہاری شور کہا سب لوگوں نے یا اللہ ہاں یہی بات ہے پہر فرمایا آپ نے کہ میں تمکو واسطہ دیتا ہوں اللہ کا اور اسلام کا آیا تم جانتے ہو کہ مسجد تنگ ہوئی
اپنے لوگوں پر یعنے مسجد نبوی سو فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو خریدے فلانے لوگوں کی زمین اور بڑہادے اُسکو مسجد میں خیر دیا جاویگا بدلا اُسکا جنت سی سو خریدا
میں نے اُسکو اپنے اصل مال سے اور آج تم مجہے اُسمیں دو رکعت پڑہنے نہیں دیتے کہا لوگوں نے کہ یا اللہ ہاں یہی بات ہے پہر فرمایا آپ نے میں تمکو واسطہ دیتا ہوں اللہ
کا اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ طیار کردیا میں نے سامان جیش عسرت کا یعنے غزوہ تبوک کا اپنے مال سے لوگوں نے کہا ہاں پہر فرمایا آپ نے واسطہ دیتا ہوں میں تمکو اللہ کا
اور اسلام کا تم جانتے ہو کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ثبیر پر تہے جو ایک پہاڑ ہے مکہ میں اور آپکے ساتہ ابو بکر و عمر اور میں تہا پہر وہ ہلا یہانتک کہ بعض پتہر اُسکے نیچے
گر پڑے یعنے فرش کے راہ میں تو لات ماری اُسکو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا ٹھیر اے ثبیر تیرے اوپر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں سوا کون ہے لوگوں نے
کہا کہ ہاں تب فرمایا انہوں نے کہ لو گواہی دے چکے یہ میرے لئے یہ شہادت کی قسم ہے رب کعبہ کی اور یہہ تین بار فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی گئی ہے حضرت
عثمان سے کئی سندوں سے **عن** أَبِي الْأَشْعَثِ الصَّنْعَانِيِّ أَنَّ خُطَبَاءَ قَامَتْ بِالشَّامِ وَفِيهِمْ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ آخِرُهُمْ رَجُلٌ
يُقَالُ لَهُ مُرَّةُ بْنُ كَعْبٍ فَقَالَ لَوْلَا حَدِيثٌ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قُمْتُ وَذَكَرَ الْفِتَنَ فَقَرَّبَهَا فَمَرَّ رَجُلٌ مُقَنَّعٌ فِي ثَوْبٍ فَقَالَ هَذَا
يَوْمَئِذٍ عَلَى الْهُدَى فَقُمْتُ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ بِوَجْهِهِ فَقُلْتُ هَذَا قَالَ نَعَمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی الاشعث صنعانی سے کہ بہت خطیب
کہڑے ہوے شام کے ملک میں کہ اُنمیں صحابی بہی تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پہر اُنمیں سے مرہ بن کعب کہڑے ہوے اور اُنہوں نے کہا کہ اگر حدیث نہ سنی ہوتی
میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو میں ہرگز خطبہ کے لئے کہڑا نہوتا پہر ذکر کیا اُنہوں نے فتنوں کا اور بیان کیا کہ ظہور اُنکا قریب ہے اور گذرے ایک شخص منہہ پر کپڑا
ڈالے تو کہا مرہ نے یعنے حضرت کا قول نقل کیا کہ یہ شخص اُسدن ہدایت پر ہوگا سو میں کہڑا ہوا اُنکے پاس تو وہ عثمان بن عفان تہے پہر میں نے مرہ کیطرف
مونہہ کیا اور کہا کہ وہ یہی ہیں اُنہوں نے کہا کہ ہاں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں ابن عمر اور عبداللہ بن حوالہ اور کعب بن عجرہ سے بہی روایت ہے
مترجم اس حدیث سے بخوبی معلوم ہوا کہ جو فتنہ حضرت عثمان کے زمان خلافت میں تہے اُس سے حضرت عثمان پاک تہے اور اُنکے اعدا و قاتلین سب گرفتار فتنہ ہوئے

خلیفہ برحق حق پر تھا اور وہ باطل پر **باب** عن عائشة ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال یا عثمان انہ لعل اللہ یقمصک قمیصا فان ارادوک علی خلعہ
فلا تخلعہ لهم وفی الحدیث قصة طویلة **ترجمہ** روایت ہے ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عثمان شاید اللہ تجھکو ایک کرتا
پہناوے اور لوگ اسکا اتارنا چاہیں تو تو ہرگز نہ اتاریو اور اس حدیث میں ایک قصہ طویلہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** نعمان بن بشیر سے مروی ہے
کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر اللہ تعالیٰ تجھے اس کام کا متولی کرے اور منافقین چاہیں کہ تیرا قمیص اتار لیں جو تجھے اللہ نے
پہنایا ہے سو تو ہرگز نہ اتاریو تین بار یہی فرمایا نعمان نے کہا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم نے یہہ حدیث لوگوں کو کیوں نہ سکھائی انہوں نے فرمایا میں
بہول گئی روایت کیا اسکو ابن ماجہ نے شاید مولف رحمۃ اللہ علیہ نے اسکی طرف اشارہ کیا ہو اور روایتیں اس باب میں بہت ہیں چنانچہ ابن عباس سے مروی ہے کہ میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ عثمان بن عفان آئے اور جب انکے قریب آئے آپنے فرمایا اے عثمان تم مقتول ہوگے ایسے وقت میں کہ پڑھتے ہوگے سورہ بقرہ
اور ایک قطرہ تمہارے خون کا فسیکفیکهم اللہ پر گریگا کہ مشرق اور مغرب کے لوگ اسپر تم سے رشک کرینگے اور شفاعت قبول کیجاویگی تیری ربیعہ اور مضر کے قبیلہ کے برابر اور
مبعوث ہوگا تو قیامت کے دن امیر المومنین ہر محروم کے اوپر روایت کیا اسکو حاکم نے اور ابن عمر سے مروی ہے کہ عثمان رضی اللہ عنہ صبحکو اٹھے اور بیان کیا کہ میں نے
خواب میں دیکھا نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو آجکی شب اور فرمایا آپنے کہ اے عثمان آج تم ہمارے ساتھ افطار کرنا پھر صبحکو حضرت عثمان روزہ دار تھے کہ مقتول ہوئے رضی اللہ
عنہ روایت کیا اسکو حاکم نے **باب** عن ابن عمر قال کنا نقول ورسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حی ابو بکر وعمر وعثمان **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ
کہا انہوں نے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حیوۃ میں بڑی لوگوں میں گنا کرتے تھے ابوبکر و عمر و عثمان کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے
غریب سمجھی جاتی ہے عبید اللہ بن عمر کے روایت سے اور روایت کی گئی ہے یہ حدیث ابن عمر سے کئی سندوں سے **عن** ابن عمر قال ذکر رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم فتنة فقال یقتل هذا فیها مظلوما لعثمان **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ذکر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک فتنہ کا اور فرمایا کہ عثمان اسمیں
مظلوم قتل ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب** عن عثمان بن عبد اللہ بن موهب ان رجلا من اهل مصر حج البیت فرای قوما جلوسا
فقال من هؤلاء قالوا قریش قال فمن هذا الشیخ قالوا ابن عمر فاتاه فقال انی سائلك عن شیء فحدثنی انشدك بحرمة هذا البیت اتعلم ان عثمان
فر یوم احد قال نعم قال اتعلم انه تغیب عن بیعة الرضوان فلم یشهدها قال نعم قال اتعلم انه تغیب یوم بدر فلم یشهده قال نعم فقال اللہ اکبر
فقال له ابن عمر تعال حتی ابین لك ما سالت عنه اما فراره یوم احد فاشهد ان اللہ قد عفا عنه وغفر له واما تغیبه یوم بدر فانه کانت عنده
ابنة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال له رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لك اجر رجل شهد بدرا وسهمه واما تغیبه عن بیعة الرضوان
فلو کان احد اعز ببطن مکة من عثمان لبعثه رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکان عثمان بعث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمان وکانت بیعة
الرضوان بعد ما ذهب عثمان الی مکة قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیده الیمنی هذه ید عثمان وضرب بها علی یده وقال هذه لعثمان
قال له اذهب بهذا الان معك **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عبد اللہ بن موہب سے کہ ایک مرد مصری آیا حج بیت اللہ کو سو کچھ لوگوں کو بیٹھے دیکھا اور کہا کہ یہ کون لوگ ہیں لوگوں
نے کہا یہ قریش ہیں کہا یہ بوڑھا کون ہے، کہا عبد اللہ بن عمر سو وہ مصری انکے پاس آیا اور کہا میں تم سے کچھ پوچھنے والا ہوں سو تم مجھ سے بیان کرو تمہیں قسم ہے اس گھر کے
حرمت کی کیا تم جانتے ہو کہ عثمان بھاگ گئے تھے احد کے دن انہوں نے کہا ہاں پھر کہا کیا تم جانتے ہو کہ وہ حاضر نہ تھے بیعت الرضوان میں انہوں نے کہا ہاں اسنے کہا کیا تم
جانتے ہو کہ وہ غیر حاضر رہے بدر میں انہوں نے کہا ہاں اس مصری نے کہا اللہ اکبر یعنے پھر تم انکے فضیلت کے کیوں قایل ہو سو ابن عمر نے کہا آ میں تجھ سے بیان کروں
تیرے سوالوں کو احد کے بھاگنے کا جو حال تونے پوچھا تو گواہ رہ کہ وہ اللہ نے انکو معاف کردیا اور بخشدیا اور غیر حاضری بدر کی اسکا سبب یہ کہ انکے نکاح میں صاحبزادی تھیں
رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے سو حضرت نے انسے فرمایا کہ تمہیں اس مرد کے برابر ثواب ہے جو بدر میں حاضر ہوا اور اسکا حصہ بھی تمہیں ملیگا اور غیر حاضری انکی بیعت الرضوان
سے اسکا سبب یہہ کہ اگر کوئی انسے بڑھکر مکہ میں عزت رکھتا تو حضرت اسکو بھیجتے عثمان کے بدلے اور حضرت نے انکو مکہ روانہ کیا اور بیعۃ الرضوان انکے جانے کے بعد ہوئی اور حضرت نے اپنے دست
مبارک کو کہا کہ یہ عثمان کا ہاتھ ہے اور اسکو دوسرے ہاتھ پر مارا اور فرمایا یہ بیعت ہے عثمان کی پھر کہا عبد اللہ نے جا یہہ جواب اپنے ساتھ لیجا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم**

چونکہ مصری ہی لوگ باعث قتل وحصار امیر المومنین حضرت عثمان رضی اللہ کے ہوے تہی اسی نظر سے اُس مرد مصری کو بہی اُنسے بدگمانی تہی مگر عبد اللہ بن عمر کو اللہ
جزای خیر دے کہ اُنہون نے خوب اُنکی تسلی کردی اللہ ہمارے زمانہ کے روافض کو بہی ہدایت کرے کہ وہ اصحاب ثلثہ کے خدمات مین گستاخیان کم کرین آمین یا رب العالمین

باب عَنْ جَابِرٍ قَالَ اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَۃِ رَجُلٍ لِیُصَلِّیَ عَلَیْہِ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْہِ فَقِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَا رَاَیْنَاکَ تَرَکْتَ الصَّلٰوۃَ عَلٰی اَحَدٍ قَبْلَ
ھٰذَا قَالَ اِنَّہٗ کَانَ یُبْغِضُ عُثْمَانَ فَاَبْغَضَہُ اللّٰہُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ سلم پاس ایک جنازہ لائے نماز کے لئے آپنے نماز نہ پڑہی لوگون نے عرض
کی کہ یا رسول اللہ ہمنے کبہی نہ دیکہا آپکو کہ کسیکے نماز نہ پڑہین آپنے فرمایا وہ بغض رکہتا تہا عثمان سے اور اللہ بغض رکہتا ہے اُس سے **ف** یہ حدیث غریب ہے ہم نہین جانتے ہم
اِسکو مگر اسی سند سے اور محمد بن زیاد صاحب میمون بن مہران ضعیف ہین حدیث مین بہت اور محمد بن زیاد صاحب ابی ہریرہ وہ ثقہ ہین اور کنیت اُنکی ابو الحارث
ہے اور محمد بن زیاد الہانی صاحب ابی امامہ ثقہ ہین شامی کنیت اُنکی ابو سفیان ہے **مترجم** یہ حدیث اگرچہ غریب ہے مگر یہ دفضل ملعونین کا حضرت ذی النورین سے
عداوت رکہنا باوجود ان روایات کے اُس سے زیادہ عجیب تر ہے **باب عَنْ** اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ انْطَلَقْتُ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَدَخَلَ حَائِطًا لِلْاَنْصَارِ
فَقَضٰی حَاجَتَہٗ فَقَالَ لِیْ یَا اَبَا مُوْسٰی اَمْلِکْ عَلَیَّ الْبَابَ فَلَا یَدْخُلَنَّ عَلَیَّ اَحَدٌ اِلَّا بِاِذْنٍ فَجَآءَ رَجُلٌ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا قَالَ اَبُوْبَکْرٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
ھٰذَا اَبُوْبَکْرٍ یَسْتَاْذِنُ قَالَ ائْذَنْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَدَخَلَ وَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ عُمَرُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا عُمَرُ یَسْتَاْذِنُ قَالَ
افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ فَفَتَحْتُ وَدَخَلَ وَبَشَّرْتُہٗ بِالْجَنَّۃِ فَجَآءَ رَجُلٌ اٰخَرُ فَضَرَبَ الْبَابَ فَقُلْتُ مَنْ ھٰذَا فَقَالَ عُثْمَانُ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ھٰذَا عُثْمَانُ یَسْتَاْذِنُ قَالَ افْتَحْ لَہٗ وَبَشِّرْہُ بِالْجَنَّۃِ عَلٰی
بَلْوٰی تُصِیْبُہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی اشعری سے کہا اُنہون نے کہ داخل ہوا مین نبی صلے اللہ علیہ سلم کے ساتہ انصار کے ایک باغ مین اور پوری کی آپنے وہان حاجت
اپنی اور مجہسے فرمایا اے ابو موسی تم دروازہ پر رہو کہ کوئی داخل نہونے پاوے بغیر اذن کے سو ایک شخص آیا اور اُسنے دروازہ ٹہونکا مینے کہا کون ہے اُنہون نے کہا ابو بکر...
مین نے کہا یا رسول اللہ ابو بکر اذن مانگتے ہین آپنے فرمایا اُنکو اذن دو اور بشارت دو جنت کی سو وہ داخل ہوے پہر دوسرے شخص آئے اور اُنہون نے دروازہ ٹہونکا مینے
کہا کون ہے اُنہون نے کہا عمر مینے عرض کی یا رسول اللہ عمر اذن مانگتے ہین آپنے فرمایا اُنکے لئے دروازہ کہولدو اور بشارت دو اُنہین جنت کی سو دروازہ کہولا مینے
اور بشارت دی اُنکو جنت کی پہر ایک اور شخص آئے اُنہون نے دروازہ ٹہونکا مینے کہا کون اُنہون نے کہا عثمان مینے عرض کی یا رسول اللہ یہ عثمان ہین اذن مانگتے ہین آپنے فرمایا
کہولدو اُنکے لئے اور بشارت دو اُنکو جنت کی ایک بلا پر جو اُن پر ہوگا اور وہ بلا وہی آخر خلافت کا ہے جسمین آپ شہید ہوے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سند وں سے
عثمان نہدی سے مروی ہوئی ہے اور اس باب مین جابر اور ابن عمر سے بہی روایت ہے **عَنْ** اَبِیْ سَھْلَۃَ قَالَ قَالَ لِیْ عُثْمَانُ یَوْمَ الدَّارِ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ
وَسَلَّمَ قَدْ عَھِدَ اِلَیَّ عَھْدًا فَاَنَا صَابِرٌ عَلَیْہِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سہلہ سے کہ فرمایا مجہسے حضرت عثمان نے جب وہ اپنے گہر مین گہرے ہوئے تہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے مجہسے ایک عہد کیا ہے مین اُسپر صابر ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسمٰعیل بن ابی خالد کی روایت سے **مترجم** آثار جمیلہ اور محامد
حسنہ حضرت عثمان ذی النورین کے بہی بہت ہین ازانجملہ یہ ہے کہ قریش مین آپکا نسب بہت عالی تہا ننہیال اور ددہیال دونون طرف سے استیعاب وغیرہ مین ہے
کہ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف بن قصے ہین اور والدہ اُنکے اروی بنت کریز بن ربیعہ بنت حبیب بن عبد الشمس اور نانا اروی
کے نام اُنکا بیضا ہے کہ وہ ماں ہین حکیم بنت عبد المطلب کے جو پہوپہی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے اور قبل اسلام بہی قریش مین ثروت و وجاہت رکہتے تہے اور
متصف بہ سخاوت تہے بعضے لوگون نے کہا ذی النورین اُنکا لقب اسی لئے ہوا کہ دو سخاوتین کین ایک قبل اسلام ایک بعد اسکے اور فطرت سلیمہ اُنکے سبب سے امور جاہلیت سے نفور و
مہجور تہی اور یہ دلیل ہے اسپر کہ وہ اصل فطرت مین تشبہ بالانبیاء رکہتے تہے استیعاب مین ہے کہ جاہلیت مین شراب اُنہون نے اپنے اوپر حرام کی تہی اور ریاض مین ہے کہ اُنہون
نے فرمایا مینے زنا نہین کیا جاہلیت مین نہ اسلام مین نہ چوری کی اور وہ سُبّاق مسلمین سے ہین ابو عبیدہ بن جراح اور عبد الرحمن بن عوف سمیت اکٹہے پہلے ایمان لائے ہین
بدلالت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور وہ اُس جماعت مین ہین کہ انضمام عمر سے اُنکے چالیس عدد پورے ہوے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم نے اپنی صاحبزادی رقیہ کو
اُنکے نکاح مین دیا اور اُنکے حسن سلوک سے ہمیشہ شاد و مبتہج رہے اور جب کفار مکہ نے اہل اسلام کے ایذا پر کمر باندہی اُنہون نے حبشہ کیطرف ہجرت کی اور وہ پہلے شخص
ہین کہ اپنے زوجہ کے ساتہ اُنہون نے ہجرت کی بعد ابراہیم اور لوط علیہما السلام کے اور حضرت اُنکے خبر کے ہمیشہ منتظر رہتے تہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب مدینہ مین تشریف

ہوے حضرت عثمان اُنہین دنون حاضر خدمت ہوے بخلاف اور مہاجران حبشہ کے کہ وہ بعد واقعہ خیبر کے آئے اور جب جہاد شروع ہوا جمیع غزوات مین آپکے ہمرکاب ہی ہوا مدے کہ اُسمین بیمارداری رقیہ مین شاغل تہے بحکم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپنے اُنکے اجر و غنیمت دونونکا وعدہ کیا اسلئے بدریین مین بہی شمار ہوے اور جب غزوہ احد مین ذرا صحابہ بیس پا ہوے رحمت الٰہی نے اُنکا تدارک کیا اور اُس خطا کو ذیل عفا اللہ عنہم چہپا دیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسرا مسلمین کے تسلے کی لئے اُنکو مکہ روانہ کیا اور وہ عسکر مشرکین مین آئے اور ابان بن سعید بن العاص نے اُنکو امان دی اور مکہ جاکر ہر مسلمان کو تسلی دی اور پیغام نبی صلے اللہ علیہ وسلم پہونچایا اور جب صلح حدیبیہ مین آپنے اُنکو مکہ روانہ فرمایا اور آوازہ اُنکے قتل کا بلند ہوا وہی باعث ہوا بیعۃ الرضوان کا اور آپنے اپنے ایک ہاتہہ پر دوسرا رکہا کہ یہ بیعت عثمان ہے اور اسلئے معدود ہوے وہ اہل رضوان مین اور جب رقیہ نے انتقال فرمایا آپنے اُنکے نکاح مین ام کلثوم دین رضی اللہ عنہا اور یہ عجیب فضیلت ہے کہ اُنکے سوا کسی کو میسر نہین اور جب ام کلثوم کا بہی انتقال ہوا تو آپنے فرمایا اُنکے نکاح کے تجویز کرو کہ اگر میرے پاس چالیس بیٹیان ہوتین تو مین ایک ایک بیاہتا جاتا اُنکے ساتہ اگرچہ ایک نرطغی آد جیش عُسرت کی تجہیز مین نصیب اوفی اور اکمل اُنکو عنایت ہوا اور حضرت نے اُنکو اسی مین بشارت دی کہ اب کوئی عمل اُنکو نقصان نہین کرتا اور تسبیل کے اُنہون نے بیر رومہ کے اور توسیع کی مسجد نبوی کے ایک مربع خرید کی بیس یا پچیس ہزار کو اور غزوہ تبوک کے مخمصہ شدید کو کہ ایک قافلہ کا قافلہ قوت و طعام و ادم کا حضرت کے خدمت مین خرید کے حاضر کیا اور آپنے اُسے دیکہکر آسمان کی طرف ہاتہہ اُٹہائے اور کہا کہ یا اللہ مین عثمان سے راضی ہوا تو بہی راضی ہو جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء و رضی عنا کما رضی عنہ اور اکثر احیان کتابت وحی آپنے کی ہے اور وہ اول شخص ہین کہ اُنہون نے حضرت کے لئے خبیص پکایا اور وہ ایک قسم ہے حلوے کی کہ آٹے اور گہی اور شہد سے پکاتے ہین اور حضرت نے اُسے بہت پسند کیا اور کہایا اور اُن کے لئے دعا کی اور ریاض نضرہ مین ہے کہ ایکبار حضرت کے گہر مین عسرت ہوئی اور لڑکے رونے لگے اور حضرت نکلے کہ جابجا نماز پڑہتے اور دعا کرتے کہ حضرت عثمان حاضر ہوے تو اسپر مطلع ہو کر دنیا کو برا کہا اور چند بوجہے آٹا اور گیہون اور کہجور اور چند بکریان چہلے چہلائی اور تین سو درہم روانہ کیا اور کہا کہ کہانا دیر مین تیار ہوگا اسلئے روٹی اور بہنا ہوا گوشت بہی بہیجا اور حضرت جب گہر مین تشریف لائے اور اُسپر مطلع ہوے باہر نکلے اور دونون ہاتہ اور دعا کی کہ یا اللہ مین راضی ہوا عثمان سے سو تو بہی راضی ہو دوبار یہی دعا کی اور کئی بار ایسی دعا کا اتفاق ہوا اور اعمال مقربہ سے حظ وافر اور نصیب کامل اللہ نے اُنکو عنایت فرمایا تہا چنانچہ حضرت کے زمانہ مین اُنہون نے قرآن حفظ کیا اور بغایت قوی الحفظ تہے اور طہارت کے باب مین اعتنای کامل رکہتے تہے چنانچہ حدیث حمران کی اور ایک جماعت کے جو صحیحین مین ہے اسپر شاہد عادل ہے اور صیام و قیام مین ید طولے رکہتے تہے چنانچہ مولاۃ سے عثمان کی مروی ہے کہ آپ صوم دہر رکہتے تہے اور قیام لیل بجالاتے تہی یعنے ساری رات جاگتے تہے سوا اول شب کے کہ تہوڑا سا سوجاتے تہے اور صدقہ کا یہہ حال تہا کہ ایکبار خلافت ابی بکر مین مدینہ مین قحط ہوا اور ابو بکر نے کہا شام تک اللہ تمہارے تکلیف کہو لدیگا پہر جب دوسرا دن ہوا ہزار شتر بار بُر و طعام کے حضرت عثمان کے یہان شام سے آئے اور تاجر اُون کے پاس آئے اور دس گون کے بارہ اور چودہ اور پندرہ کے دام دینے لگے آپنے فرمایا اور لوگ اُس سے زیادہ مجہے دیتے ہین لوگون نے کہا وہ کون ہین آپنے فرمایا کہ یہہ سب صدقہ ہے فقراء مدینہ پر کہ اللہ نے اُسکا دس گنا دینے کا وعدہ کیا ہے عبد اللہ بن عباس سے مروی ہے کہ اُس شب مین نے خواب مین دیکہا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ایک سرخ گہوڑے پر سوار ہین اور ہاتہ مین ایک نورانی چہڑی ہے اور دو نعلین آپ آپکے پیر مین ہین کہ تسمے اُنکے نور کے ہین سو مین نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے ماباپ آپ پر فدا ہین مجہے آپکی زیارت کا نہایت شوق تہا آپنے فرمایا کہ مین عثمان کے شادی مین جاتا ہون کہ اللہ نے ایک حور سے اُنکے شادی جنت مین کی ہے اور اُنہون نے ہزار اونٹ اللہ کے راہ مین صدقہ کئے ہین اور اللہ نے اُنسے قبول کیا ہے اور اسیطرح اعتاق مین پایہ بلند رکہتے تہے چنانچہ فرمایا اُنہون نے کہ جب سے مین اسلام لایا کوئی جمعہ نہین گذرا کہ مین نے ایک غلام آزاد نکیا اور اگر کوئی جمعہ ناغہ ہوتا تو جمعہ آیندہ مین اُسکو جمع کرتا اور ادای حج و عمرہ مین بہی ماشاء اللہ اُنکا یہی حال تہا کہ اکثر ایسا ہوتا کہ آپ عمرہ سے آتے اور بال اُن نہ اُتارتے اور پہر چلے جاتے اور صلہ رحم مین سب اپنے اقران سے ممتاز تہے چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے لَقَدْ قَتَلُوْهُ وَاِنَّهٗ لَمِنْ اَوْصَلِهِمْ لِلرَّحِمِ وَاَتْقَاهُمْ لِلرَّبِّ اور حضرت علی سے بہی ایسا ہی مروی ہے اور اسیطرح مراتب سلوک مین پایہ عالی رکہتے تہے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء آمین

مَنَاقِبُ عَلِيِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْهُ یُقَالُ لَهٗ کُنْیَتَانِ اَبُوْ تُرَابٍ وَّاَبُو الْحَسَنِ **مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ** اور اُنکے دو کنیتین مشہور ہین ایک ابو تراب دوسرے ابو الحسن **عَنْ** عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا وَّاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَمَضٰى فِي السَّرِيَّةِ

فَأَصَابَ جَارِيَةً فَأَنْكَرُوا عَلَيْهِ وَتَعَاقَدَ أَرْبَعَةٌ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوا إِذَا لَقِينَا رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَخْبَرْنَاهُ بِمَا صَنَعَ عَلِيٌّ وَكَانَ الْمُسْلِمُونَ إِذَا رَجَعُوا مِنْ سَفَرٍ بَدَءُوا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَلَّمُوا عَلَيْهِ ثُمَّ انْصَرَفُوا إِلَى رِحَالِهِمْ فَلَمَّا قَدِمَتِ السَّرِيَّةُ سَلَّمُوا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَامَ أَحَدُ الْأَرْبَعَةِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلَمْ تَرَ إِلَى عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ صَنَعَ كَذَا وَكَذَا فَأَعْرَضَ عَنْهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ الثَّانِي فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ إِلَيْهِ الثَّالِثُ فَقَالَ مِثْلَ مَقَالَتِهِ فَأَعْرَضَ عَنْهُ ثُمَّ قَامَ الرَّابِعُ فَقَالَ مِثْلَ مَا قَالُوا فَأَقْبَلَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْغَضَبُ يُعْرَفُ فِي وَجْهِهِ فَقَالَ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ مَا تُرِيدُونَ مِنْ عَلِيٍّ إِنَّ عَلِيًّا مِنِّي وَأَنَا مِنْهُ وَهُوَ وَلِيُّ كُلِّ مُؤْمِنٍ مِنْ بَعْدِي **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے اُنہوں نے کہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ فرمایا اور علی بن ابیطالب کو اُسپر عامل کیا اور وہ گئے اُس لشکر مین پہر لی اُنہون نے مال غنیمت سے ایک لونڈی لوگون نے اُسے برا جانا اور چار صحابیون نے اقرار کیا کہ ملاقات کے وقت حضرت کو خبر کرینگے اور مسلمانون کے عادت تہی کہ جب سفر سے آتے پہلے حضرت کو سلام کرتے پہر گہر جاتے غرض جب لشکر لوٹ کر آیا اور حضرت پر سلام کیا ایک اُن چار کا کہڑا ہوا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ دیکہئے علی نے یہ کیا کیا آپ نے مونہہ پہیر لیا پہر دوسرا کہڑا ہوا اور وہی کہا اور تیسرا اور چوتہا آپنے سب سے مونہہ پہیر لیا اور چوتہے سے متوجہ ہوے اور غضب آپکے چہرے سے معلوم ہوتا تہا اور تین بار فرمایا کیا چاہتے ہو تم علی سے علی مجہہ سے ہے اور مین علی سے ہون اور وہ دوست ہے ہر مومن کا بعد میرے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر جعفر بن سلیمان کی روایت سے **عَنْ** أَبِي سَرِيحَةَ أَوْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ شَكَّ شُعْبَةُ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ **ترجمہ** روایت ہے ابی سریحہ یا زید بن ارقم سے شعبہ کو شک ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکا مین دوست ہون اُسکا علی دوست ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور روایت کی شعبہ نے یہ حدیث میمون ابی عبد اللہ سے اُنہون نے زید بن ارقم سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ابو سریحہ کا نام حذیفہ ہے وہ بیٹے ہین اسید کے اور وہ صحابی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے **مترجم** شیعہ جو اس حدیث سے استدلال کرتے ہین ثبوت خلافت بلا فصل پر حضرت علی کے یہ محض باطل ہے بچند وجوہ اول یہ کہ مولی عربی مین بہت معنون پر آتا ہے اور اطلاق اسکا کبہی رب پر اور کبہی مالک و سید پر اور کبہی منعم و معتق اور ناصر و محب اور تابع اور جار اور ابن عم اور حلیف اور عقید اور صہر اور عبد اور معتق اور منعم علیہ پر آتا ہے پس تخصیص ایک معنی کے بغیر کسی مخصص کے باطل ہے اور لفظ کثیر المعنے سے خاص ایک ہی معنی مراد لینا خلاف ہر عاقل ہے دوسرے یہ کہ قطع نظر ان معانی کثیرہ محتملہ کے ہمنے یہہ ہی تسلیم کیا کہ مولی سے خلیفہ ہی مراد ہے مگر اس سے بہی ثبوت خلافت بلا فصل کا محال ہے اور مطلق ثبوت خلافت محل خلاف نہین تیسرے یہ کہ مولی کا مصدر بہی مختلف ہے کبہی وہ مشتق ہوتا ہے ولایت سے جو بالفتح ہے اور یہ مستعمل ہے نصب و نصرت اور عتق مین پس اس صورت مین دلالت اُسکی امارت اور حکومت پر ہو ہی نہین سکتی اور کبہی ولایت سے جو بالکسر ہے کہ اُسکے معنے امارت کے ہین اس صورت مین پہر وہی اشکال درپیش ہے کہ امارت مطلقہ سے اثبات امارت مقیدہ کا محال ہے انتہی ما قال المترجم **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَحِمَ اللّٰهُ أَبَا بَكْرٍ زَوَّجَنِي ابْنَتَهُ وَحَمَلَنِي إِلَى دَارِ الْهِجْرَةِ وَأَعْتَقَ بِلَالًا مِنْ مَالِهِ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ يَقُولُ الْحَقَّ وَإِنْ كَانَ مُرًّا تَرَكَهُ الْحَقُّ وَمَا لَهُ صَدِيقٌ رَحِمَ اللّٰهُ عُثْمَانَ تَسْتَحْيِيهِ الْمَلَائِكَةُ رَحِمَ اللّٰهُ عَلِيًّا اللّٰهُمَّ أَدِرِ الْحَقَّ مَعَهُ حَيْثُ دَارَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے رحمت کرے اللہ ابوبکر پر کہ بیاہ دی اُنہون نے مجہے لڑکی اپنی اور لے آئے مجہکو ہجرت کے گہر اور آزاد کیا بلال کو اپنے مال سے رحمت کرے اللہ عمر پر کہ حق بات کہتا ہے اگرچہ ناگوار ہو کسیکو حق نے اُسکو ایسے حال مین چہوڑا کہ اُسکا کوئی دوست نہین یعنے سوا اللہ اور رسول کے اور رحمت کرے اللہ عثمان پر کہ حیا کرتے ہین اُس سے فرشتے رحمت کرے اللہ علی پر کہ یا اللہ حق اُسکے ساتہ رہے وہ جہان کہین ہو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو معاملات حضرت علی کے زمان خلافت مین ہوے اور جن لوگون نے آپ سے خلاف کیا مثل معاویہ رضی اللہ عنہ وغیرہ نے اُسمین حق حضرت علی کی طرف تہا اسلئے کہ دعا آپکی مقبول ہے اور اُن لوگون سے جنہون نے آپکا خلاف کیا خطائی اجتہادی ہوئی اور خطائے اجتہادی محل طعن نہین پس طعن اصحاب پر مقدمہ رفض ہے خواہ معاویہ رضی اللہ عنہ ہون یا اور کوئی **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ بِالرَّحَبَةِ فَقَالَ لَمَّا كَانَ يَوْمُ الْحُدَيْبِيَةِ خَرَجَ إِلَيْنَا نَاسٌ مِنَ الْمُشْرِكِينَ فِيهِمْ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَأُنَاسٌ مِنْ رُؤَسَاءِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ خَرَجَ إِلَيْكَ نَاسٌ مِنْ أَبْنَائِنَا وَإِخْوَانِنَا وَأَرِقَّائِنَا وَلَيْسَ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ وَ

إِنَّمَا خَرَجُوا فِرَارًا مِنْ أَمْوَالِنَا وَضِيَاعِنَا فَارْدُدْهُمْ إِلَيْنَا فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ فِقْهٌ فِي الدِّينِ سَنُفَقِّهُهُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ لَتَنْتَهُنَّ أَوْ لَيَبْعَثَنَّ
اللّٰهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ بِالسَّيْفِ عَلَى الدِّينِ قَدِ امْتَحَنَ اللّٰهُ قُلُوبَهُمْ عَلَى الْإِيمَانِ قَالُوا مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ لَهُ أَبُو بَكْرٍ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَقَالَ عُمَرُ مَنْ هُوَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هُوَ خَاصِفُ
النَّعْلِ وَكَانَ أَعْطَى عَلِيًّا نَعْلَهُ يَخْصِفُهَا قَالَ ثُمَّ الْتَفَتَ إِلَيْنَا عَلِيٌّ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ

ترجمہ روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ انہوں نے کہا رحبہ کوفہ میں کہ حدیبیہ کے دن ہماری طرف کئی مشرک نکلے کہ انمیں سہیل بن عمرو اور کئی سردار مشرکوں کے تھے
اور انہوں نے کہا یا رسول اللہ کئی شخص ہمارے بیٹوں اور بھائیوں اور غلاموں میں سے آپکے طرف نکلے ہیں کہ انکو دین کی سمجھ نہیں اور ہمارے اموال اور ضیاع میں سے بھاگ گئے
سو انکو پھیر دیجیے کہ اگر انکو دین کی سمجھ نہیں تو ہم انہیں سمجھا دیوینگے حضرت نے فرمایا کہ ای گروہ قریش کے تم اپنے نفسانیت سے باز آؤ ورنہ اللہ ایسے لوگ تم پر بھیجیگا جو تمہاری گردن
پر دین کے تلوار مارے اور اللہ نے آزمایا انکے دلوں کو ایمان پر لوگوں نے عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ اور ابوبکر نے بھی اور عمر نے بھی عرض کی کہ وہ کون ہے یا رسول اللہ
آپنے فرمایا کہ وہ جوتی ٹانکنے والا اور حضرت نے علی رضی اللہ عنہ کو اپنی جوتی ٹانکنے کو دی تھی راوی نے کہا کہ پھر علی ہم سے متوجہ ہوے اور کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
نے کہ جو مجھپر جھوٹ باندھے اپنی جگہہ دوزخ میں ڈھونڈھ لی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسی مگر اسی سند سے ربعی کے روایت سے کہ وہ علی سے
روایت کرتے ہیں **باب عن** أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ إِنْ كُنَّا لَنَعْرِفُ الْمُنَافِقِينَ نَحْنُ مَعَاشِرَ الْأَنْصَارِ بِبُغْضِهِمْ عَلِيَّ بْنَ أَبِي طَالِبٍ **ترجمہ** روایت ہے کہ ابی سعید
خدری نے فرمایا ہم لوگ انصار کے ہیں پہچانتے ہیں منافقوں کو کہ وہ عداوت رکھتے ہیں حضرت علی بن ابی طالب سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور کلام کیا ہے شعبہ نے
ابی ہرون عبدی میں اور مروی ہوئی یہہ حدیث اعمش سے انہوں نے روایت کی ابی صالح سے انہوں نے ابی سعید سے **باب عن** أُمِّ سَلَمَةَ تَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَا يُحِبُّ عَلِيًّا مُنَافِقٌ وَلَا يُبْغِضُهُ مُؤْمِنٌ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے دوست نہیں رکھتا علی کو
کوئی منافق اور دشمن نہیں رکھتا انکو کوئی مومن **ف** اس باب میں علی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **باب عن** بُرَيْدَةَ قَالَ
قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ اللّٰهَ أَمَرَنِي بِحُبِّ أَرْبَعَةٍ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ سَمِّهِمْ لَنَا قَالَ عَلِيٌّ مِنْهُمْ يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا وَ
أَبُو ذَرٍّ وَالْمِقْدَادُ وَسَلْمَانُ وَأَمَرَنِي بِحُبِّهِمْ وَأَخْبَرَنِي أَنَّهُ يُحِبُّهُمْ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ نے مجھے حکم کیا ہی چار شخصوں
کے محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انہیں دوست رکھتا ہے لوگوں نے عرض کی ای رسول اللہ کہ انکے نام فرمائے آپنے فرمایا علے انمیں سے ہیں فرماتے تھے یہ تین بار اور
نام لیتے تھے ابوذر اور مقداد اور سلمان کا اور فرماتے تھے کہ حکم کیا مجھکو انکی محبت کا اور خبر دی کہ وہ بھی انسے محبت رکھتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے
نہیں جانتے ہم اسکو مگر شریک کے روایت سے **باب عن** حُبْشِيِّ بْنِ جُنَادَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيٌّ مِنِّي وَأَنَا مِنْ عَلِيٍّ وَلَا يُؤَدِّي
عَنِّي إِلَّا أَنَا أَوْ عَلِيٌّ **ترجمہ** روایت ہے حبشی بن جنادہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ علی مجھ سے ہے اور میں علی سے ہوں اور صلح اور عہد نقض وغیرہ
کو میری طرف سے کوئی ادا نہیں کر سکتا مگر میں یا علی اور یہ حضرت نے جب فرمایا کہ ابوبکر کے ساتھ علی کو روانہ کیا کہ وہ مشرکوں کو مقدمہ برات کا سنا دیں **ف** یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابْنِ عُمَرَ قَالَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَيْنَ أَصْحَابِهِ فَجَاءَ عَلِيٌّ تَدْمَعُ عَيْنَاهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ آخَيْتَ بَيْنَ أَصْحَابِكَ
وَلَمْ تُؤَاخِ بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْتَ أَخِي فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے
اصحاب میں بھائی چارہ کروا دیا ایک کا دوسرے سے یعنے ایک مہاجر اور ایک انصار سے اور علی روتی ہوئے آئی کہ یا رسول اللہ آپنے بھائی چارہ کروا دیا اپنے اصحاب
میں اور مجھے کسیکا بھائی نکیا آپنے فرمایا تم ہمارے بھائی ہو دنیا اور آخرت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اور اس باب میں زید بن ابی اوفی سے بھی روایت ہے
باب عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ كَانَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ طَيْرٌ فَقَالَ اللّٰهُمَّ ائْتِنِي بِأَحَبِّ خَلْقِكَ إِلَيْكَ يَأْكُلُ مَعِي هٰذَا الطَّيْرَ فَجَاءَ عَلِيٌّ فَأَكَلَ
مَعَهُ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا کہ میں آپکے پاس تھا کہ آپنے دعا کی کہ یا اللہ لے آ میرے پاس اس شخص کو جو سارے مخلوق سے زیادہ تیرا دوست ہو کہ وہ میرے ساتھ اس مرغ
کا گوشت کھائے سو پھر علی حاضر ہوئے اور انہوں نے آپکے ساتھ کھایا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو سدی کے روایت سے مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث انس سے کئی
سندوں سے اور سدی کا نام اسمعیل بن عبدالرحمن ہے اور انہوں نے پایا ہے انس بن مالک کو اور دیکھا ہے حسین بن علی کو **عن** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ هِنْدٍ الْجَمَلِيِّ قَالَ

قَالَ عَلِيٌّ كُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَعْطَانِي وَإِذَا سَكَتُّ ابْتَدَأَنِي **ترجمہ** عبداللہ بن عمرو بن ہند جملی سے روایت ہے کہ حضرت علی نے فرمایا جب مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کچھ مانگتا عنایت فرماتے تھے اور جب مین چپ رہتا تب بھی مجھے پہلے دیتے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

باب عَنْ عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَا دَارُ الْحِكْمَةِ وَعَلِيٌّ بَابُهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مین گھر ہون حکمت کا اور علے اسکا دروازہ ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے منکر ہے روایت کی بعضوں نے یہ حدیث شریک سے اور ذکر کیا اسمین صنابحی کا اور نہین جانتے ہم کسیکی روایت اسکو سوا شریک کے ثقات سے اور اسباب مین ابن عباس سے بھی روایت ہے

عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ أَمَرَ مُعَاوِيَةُ بْنُ أَبِي سُفْيَانَ سَعْدًا فَقَالَ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَسُبَّ أَبَا تُرَابٍ قَالَ أَمَّا مَا ذَكَرْتُ ثَلَاثًا قَالَهُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَنْ أَسُبَّهُ لَأَنْ تَكُونَ لِي وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ حُمْرِ النَّعَمِ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لِعَلِيٍّ وَخَلَّفَهُ فِي بَعْضِ مَغَازِيهِ فَقَالَ لَهُ عَلِيٌّ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تُخَلِّفُنِي مَعَ النِّسَاءِ وَالصِّبْيَانِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَا تَرْضَى أَنْ تَكُونَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى إِلَّا أَنَّهُ لَا نُبُوَّةَ بَعْدِي وَسَمِعْتُهُ يَقُولُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَأُعْطِيَنَّ الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُولَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ قَالَ فَتَطَاوَلْنَا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِي عَلِيًّا قَالَ فَأَتَاهُ وَبِهِ رَمَدٌ فَبَصَقَ فِي عَيْنِهِ فَدَفَعَ الرَّايَةَ إِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَأُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ الْآيَةَ دَعَا رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَيْنًا فَقَالَ اللّٰهُمَّ هٰؤُلَاءِ أَهْلِي **ترجمہ** روایت ہے سعد بن ابی وقاص سے کہ پوچھا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ نے سعد کو کہ تم برا کیون نہین کہتے ابو تراب کو یعنے حضرت علی کو کہا جبتک یاد رکھونگا مین تین باتونکو کہ کہا تہا انکو رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے تو نہین برا کہونگا انکو انمین سے ایک کا میرے واسطے ہونا اس سے اچہا ہے کہ میرے لئے سرخ اونٹ ہون سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو اور مدینہ مین چہوڑا تہا انکو آپنے بعض مغازی مین سو انہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپ مجہے چہوڑے جاتے ہین عورتون اور لڑکون کے ساتھ یعنے کیا مین جہاد کے لائق نہین سو فرمایا آپنے کیا تو راضی نہین ہوتا اس درجہ عالیہ پر کہ تو میری جانب سے ایسا ہو جیسا ہارون موسی کی جانب سے یعنے وہ بھی کوہ طور جاتے وقت حضرت ہارون کو بنی اسرائیل مین خلیفہ کر گئے تہے مگر فرق اتنا ہی کہ نبوت میرے بعد کسیکو نہین دوسرے یہ کہ سنا مین نے کہ فرماتے تھے خیبر کے دن کہ آج جہنڈا لڑائی کا ایسے مرد کو دونگا کہ وہ اللہ اور رسول کو دوست رکہتا ہے اور اللہ و رسول اسکو کہا راوی نے کہ پہر رغبت کی ہم سب لوگون نے اسکی اور آپنے فرمایا کہ بلاؤ میرے پاس علی کو اور وہ حاضر ہوئے اور انکی آنکہین دکہتی تہین پس آپنے لب مبارک ڈال دیا انکے آنکہ مین اور دیدیا جہنڈا انکو اور فتح دی اللہ نے انکو تیسرے یہ کہ جب اتری آپ پر یہ آیت نَدْعُ أَبْنَاءَنَا سے آخر تک بلایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین کو اور فرمایا کہ یا اللہ یہ میرے گہر والے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اس سند سے **مترجم** یعنی حضرت معاویہ نے پوچھا کہ تم جو انکے یعنے حضرت علی کے خطائی اجتہادی کا اظہار اور ہمارے اجتہاد کی خوبی بیان نہین کرتے اسکا کیا سبب ہے نہ یہ کہ حکم کیا ہو معاویہ نے کہ انکو برا کہو اسلئے کہ صحابہ اس نفسانیت سے پاک تہے اور حقانیت کے پتلے صرف مراد انکی یہی تہی کہ انکی خطا لوگون سے بیان کرو اور ہمارا صواب چنانچہ حضرت علی سے مروی ہے کہ انہون نے حضرت معاویہ اور انکے لوگون کے حق مین یہی فرمایا کہ ہمارے بہائیون نے ہمپر بغاوت کی نہ یہ کہ انکو منافق کہین یا کافر افسوس ہے کہ ہمارے اس زمانہ کے بہائیون مین تکفیر کا بازار اسقدر گرم ہے اور تکفیر اسقدر ارزان ہے کہ معاذ اللہ سعد نے انکے جواب مین تین فضیلتین حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیان فرمائین اور حضرت نے انکو اپنا خلیفہ فرمایا جیسے موسی علیہ السلام حضرت ہارون کو خلیفہ کر کے کوہ طور تشریف لیگئے تہے اور آیت مذکور کو آیت مباہلہ کہتے ہین کہ پوری آیت یون ہے فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ یعنے اگر پہر تجہہ سے کوئی حجت کرے بعد اس علم کے جو تجہے آچکا تو کہہ انسے کہ آؤ بلا دین ہم اپنے لڑکونکو اور تمہارے لڑکونکو اور اپنی عورتونکو اور تمہاری عورتونکو اور اپنی جانونکو اور تمہاری جانونکو پہر عاجزی کرین ہم دعا مین اور لعنت مانگین ہم اللہ کی جہوٹون کے لئے یعنے جو ہم مین سے جہوٹا ہو اسپر خدا کی لعنت اور یہ آیت نصارے نجران کے مقدمہ مین نازل ہوئی کہ جب عیسے علیہ السلام کے باب مین انسے اور حضرت سے تقریر ہوئی تو اللہ نے حکم مباہلہ کا اتارا اور انہون نے آپسمین مشورہ کیا اور عاقب جو انکا سردار عاقل اور ہوشیار تہا اسنے اپنے قوم سے کہا کہ اے لوگو تم بخوبی جانتے ہو کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اللہ کا نبی ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ کسی نے نبی سے لعان نہین کیا کہ آخر کو اسکا یہہ حال نہوا کہ بڑا انکا جینے نپایا اور چہوٹا بڑہنے نپایا اور اگر تم ان سے ملاعنہ کروگے تو سب کے سب ہلاک ہوگے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے گود مین حسین رضی اللہ عنہ کو لیکر اور امام حسن کا ہاتہ پکڑ کر اسطرح حاضر ہوئے کہ حضرت فاطمہ آپ کے پیچہے تہین اور حضرت علے ان کے پیچہے جب اسقف نجران نے انکو دیکہا اپنے قوم سے کہا کہ مین ایسے پاکیزہ چہرے دیکہتا ہون کہ اگر اللہ سے سوال کرین تو پہاڑ ٹل جاوے سو تم مباہلہ

کرا ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے اور قیامت تک زمین پر کوئی نصرانی کا وجود نہ رہیگا پھر اُنہوں نے حضرت سے عرض کی کہ ہم مناسب جانتے ہیں کہ آپ سے مباہلہ نکریں اور آپ ہمکو ہمارے دین پر اور ہم آپکو آپکے دین پر چھوڑ دیں حضرت نے فرمایا کہ اگر مباہلہ سے تمہیں انکار ہے تو اسلام لاؤ کہ جو مسلمانوں کا حق ہے وہ تمہارا حق ہو اور جو اُنپر واجب ہے وہ تمپر واجب ہو اور اگر تمہیں اسلام سے انکار ہے تو ہم تم سے لڑینگے اُنہوں نے کہا ہمکو عرب سے لڑنے کی طاقت نہیں مگر ہم آپ سے صلح کرتے ہیں کہ اگر آپ ہم سے نہ لڑیں اور ہمارے دین سے نہ پھیریں تو ہم آپکو ہر سال دو ہزار حلہ دیا کریں ایک ہزار صفر میں اور ایک ہزار رجب میں پھر اسی پر صلح ٹھیر گئے اور مباہلہ اب بھی جایز ہے چنانچہ ابن تیمیہ وغیرہ رحمۃ اللہ علیہ نے منکران صفات سے رکن و متکلم کے بعضوں سے مباہلہ کرنا چاہا ہے مگر وہ بھی نجرانیوں کی طرح مباہلہ سے ڈر گئے ہیں اور مثبتان صفات سے مباہلہ نکر سکے

باب عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشَيْنِ وَاَمَّرَ عَلٰى اَحَدِهِمَا عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ وَعَلَى الْاٰخَرِ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ وَقَالَ اِذَا كَانَ الْقِتَالُ فَعَلِيٌّ قَالَ فَافْتَتَحَ عَلِيٌّ حِصْنًا فَاَخَذَ مِنْهُ جَارِيَةً فَكَتَبَ مَعِيْ خَالِدٌ كِتَابًا اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشِيْ بِهٖ قَالَ فَقَدِمْتُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَرَأَ الْكِتَابَ فَتَغَيَّرَ لَوْنُهٗ ثُمَّ قَالَ مَا تَرٰى فِيْ رَجُلٍ يُحِبُّ اللهَ وَرَسُوْلَهٗ وَيُحِبُّهُ اللهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ قُلْتُ اَعُوْذُ بِاللهِ مِنْ غَضَبِ اللهِ وَمِنْ غَضَبِ رَسُوْلِهٖ وَاِنَّمَا اَنَا رَسُوْلٌ فَسَكَتَ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لشکروں کو اور ایک پر علی کو امیر کیا دوسرے پر خالد کو اور فرمایا جب لڑائی ہو تو حاکم علی ہیں سو فتح کیا حضرت علی نے ایک قلعہ اور لی ایک لونڈی یعنی مال غنیمت سے سو لکھ بھیجا میرے ساتھ خالد نے ایک خط حضرت کی خدمت میں کہ چغلخوری کی اُسمیں یعنی حضرت علی کی سو میں آیا آپکے پاس اور آپنے خط پڑھا یعنی پڑھوا کر سُنا اور رنگ آپکا متغیر ہو گیا اور مجھ سے فرمایا کیا چاہتا ہے تو اُس شخص کے حق میں جو اللہ اور رسول کو دوست رکھتا ہے اور اللہ اور رسول اُسکو دوست رکھتے ہیں میں نے کہا اللہ کی پناہ میں آتا ہوں اُسکی اور اُسکے رسول کے غضب سے اور میں تو قاصد ہوں یعنے میرا کیا قصور ہے آپ چُپ ہو رہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے یعنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ امیر تھے اُنکو اختیار تھا اگر ایک لونڈی لیلی تو کیا ہوا اور حضرت اُنپر حاکم تھے آپنے اُسے جائز رکھا حاکم کو اختیار ہے کہ مال غنیمت سے جسکو چاہے کچھ اُسکے حسن خدمت کی نظر سے دیدیوے اور حضرت خالد کو یہ مسئلہ نہ معلوم ہوگا اسلئے حضرت سے اطلاع کردی

باب عَنْ جَابِرٍ قَالَ دَعَا رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلِيًّا يَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا انْتَجَيْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللهَ انْتَجَاهُ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہا اُنہوں نے کہ بلایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو طائف کے دن اور اُنسے سرگوشی کی سو لوگ کہنے لگے آج آپنے اپنے چچیرے بھائی کے ساتھ بہت دیر تک سرگوشی کی تو آپنے فرمایا میں نے اُنسے سرگوشی نہیں کی اللہ نے خود اُنسے سرگوشی کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اجلح کی روایت سے اور روایت کی ابن فضیل کے سوا اور لوگوں نے بھی اجلح سے اور مراد اس قول کے کہ اللہ نے خود اُنسے سرگوشی کی یہ ہے کہ اُسنے مجھکو حکم دیا کہ میں اُنسے کان میں کچھ کہدوں

باب عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِعَلِيٍّ يَا عَلِيُّ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يُجْنِبَ فِيْ هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْمُنْذِرِ قُلْتُ لِضِرَارِ بْنِ صُرَدٍ مَا مَعْنٰى هٰذَا الْحَدِيْثِ قَالَ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ يَسْتَطْرِقُهٗ جُنُبًا غَيْرِيْ وَغَيْرُكَ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے کہ جایز نہیں میرے اور تیرے سوا کسیکو کہ جنب ہو اس مسجد میں علی بن منذر نے کہا میں نے ضرار بن صرد سے اسکے معنے پوچھے تو اُنہوں نے کہا اس سے مراد یہ ہے کہ حلال نہیں کسیکو کہ حالت جنابت میں اس مسجد سے گذر جاوے حضرت اور علی کے سوا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور محمد بن اسمٰعیل بخاری نے اس حدیث کا مضمون سُنا اور غریب جانا **مترجم** غرضکہ یہ خصیصہ ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور حضرت علی کا کہ وہ حالت جنابت میں مسجد نبوی سے ہو کر چلے جاویں اور کسیکو جائز نہیں

باب عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ بُعِثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَصَلّٰى عَلِيٌّ يَوْمَ الثُّلَاثَاءِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ مبعوث ہوئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو اور نماز پڑھی حضرت علی نے سہ شنبہ کو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر مسلم اعور کی روایت سے اور مسلم اعور محدثین کے نزدیک قوی نہیں اور مروی ہوئی یہ حدیث مسلم سے اُنہوں نے روایت کی حبہ سے اُنہوں نے علی سے مانند اسکے

عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے تم میرے ایسے ہو جیسے ہارون موسی سے یعنے خلیفہ ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ سعد سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندوں سے اور یحیی بن سعید انصاری کی روایت سے یہ غریب سمجھی جاتی ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی سے کہ تم میرے بمنزلہ ہارون کے ہو موسیٰ سے مگر اتنا ہے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں یعنے جیسے ہارون نبی تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور اس باب میں سعد اور زید بن ارقم اور ابی ہریرہ اور ام سلمہ سے بھی روایت ہے **بَابٌ عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِسَدِّ الْاَبْوَابِ اِلَّا بَابَ عَلِيٍّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا اُن دروازوں کے بند کرنیکا جو مسجد نبوی میں تھے مگر دروازہ علی کا **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو شعبہ کے روایت سے اس اسناد سے مگر اسی وجہ سے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَخَذَ بِيَدِ حَسَنٍ وَحُسَيْنٍ قَالَ مَنْ اَحَبَّنِيْ وَاَحَبَّ هٰذَيْنِ وَاَبَاهُمَا وَاُمَّهُمَا كَانَ مَعِيْ فِيْ دَرَجَتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ پکڑا امام حسن اور امام حسین کا اور فرمایا کہ جو دوست رکھے مجھکو اور ان دونوں کو اور انکے باپ اور ماں کو ہوگا میرے ساتھ میرے جگہہ میں قیامت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو جعفر بن محمد کے روایت سے مگر اسی سند سے **مترجم** ای اللہ تو گواہ ہے کہ یہ تیرا عاجز غلام تیرے فضل وکرم سے تیرے رسول کو اور حسنین اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو اور حضرت کے لخت جگر فاطمہ زہرا اور تمامی اصحاب رسول کو سارے جہان سے زیادہ دوست رکھتا ہے اور اُنکے سنن سنیہ کو تمامی عادات اور رسوم پر ترجیح دیتا ہے اور جب اُنکی سنت مل جاتی ہے سارے عالم کے اقوال وافعال ومرغوبات پر پشت مارتا ہے اور یہ سب تیرا فضل ہے اور امید رکھتا ہے تیرے کرم سے کہ اسی پر میرا خاتمہ اور حشر ونشر ہو اَللّٰهُمَّ كَمَا جَمَعْتَنِيْ بَيْنَ حَدِيْثِ نَبِيِّكَ وَسُنَنِهٖ فِي الدُّنْيَا فَاجْمَعْ بَيْنِيْ وَبَيْنَهٗ فِي الْعُقْبٰى بِرَحْمَتِكَ وَفَضْلِكَ وَكَرَمِكَ اٰمِيْنَ يَا مُجِيْبَ الدَّاعِيْنَ **بَابٌ عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ اَوَّلُ مَنْ صَلّٰى عَلِيٌّ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ پہلے جس نے نماز پڑھی مؤمنوں میں حضرت علی ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہیں جانتے ہم اسکو شعبہ سے کہ وہ روایت کرتے ہوں ابی بلج سے مگر محمد بن حمید کے روایت سے اور ابو بلج کا نام یحیے بن ابی سلیم ہے اور بعض علماے محدثین نے کہا ہے کہ پہلے جو اسلام لائی مردوں سے ابو بکر صدیق ہیں اور اسلام لائے حضرت علی جب وہ آٹھہ برس کے تھے اور عورتوں میں سب سے اول خدیجۃ الکبرے رضی اللہ عنہا ایمان لائیں **عَنْ** زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ عَلِيٌّ قَالَ عَمْرُو بْنُ مُرَّةَ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِاِبْرَاهِيْمَ النَّخَعِيِّ فَاَنْكَرَهٗ وَقَالَ اَوَّلُ مَنْ اَسْلَمَ اَبُوْ بَكْرِ الصِّدِّيْقُ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہا کہ اول جو اسلام لایا علی ہیں عمرو بن مرہ نے کہا کہ میں نے اسکا ذکر ابراہیم نخعی سے کیا تو اُنہوں نے اسکو منکر جانا اور کہا کہ اول جو اسلام لائے ابو بکر صدیق ہیں یعنے لڑکوں میں اول حضرت علی اور بوڑہے مردوں میں حضرت صدیق ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابو حمزہ کا نام طلحہ بن زید ہے **بَابٌ عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ لَقَدْ عَهِدَ اِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّبِيُّ الْاُمِّيُّ اَنَّهٗ لَا يُحِبُّكَ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا يُبْغِضُكَ اِلَّا مُنَافِقٌ قَالَ عَدِيُّ بْنُ ثَابِتٍ اَنَا مِنَ الْقَرْنِ الَّذِيْنَ دَعَا لَهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا مجہہ سے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے جو نبی اُمّی تھے کہ دوست نرکھیگا تجھکو مگر وہی جو مؤمن ہوگا اور بغض نرکھیگا تجہسے مگر وہی جو منافق ہوگا عدی بن ثابت نے کہا کہ میں اُس قرن میں ہوں جنکے لئے حضرت نے دعا کی ہے یعنے قرون ثلثہ مشہود بالخیر میں ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اُمِّ عَطِيَّةَ قَالَتْ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَيْشًا فِيْهِمْ عَلِيٌّ قَالَتْ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ رَافِعٌ يَدَيْهِ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَا تُمِتْنِيْ حَتّٰى تُرِيَنِيْ عَلِيًّا **ترجمہ** روایت ہے ام عطیہ سے کہ بھیجا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر کہ اُسمیں حضرت علی بھی تھے اور کہا اُنہوں نے کہ سنا میں نے کہ آپ ہاتہ اُٹھاکر دعا کرتی تھی کہ یا اللہ نہ مار مجھکو جبتک دکہائی مجھکو علی کو یعنی آپنی دعا کی کہ وہ زندہ لوٹ آویں سلیمی کا آخر میں اُنسے بہت کام لینا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **مترجم** محامد حسنہ اور فضائل جمیلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے بھی بہت ہیں منجملہ انکے یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ قرابت قریبہ رکھتے تھے اور شرافت نسب میں بہت عالی تھے چنانچہ نسب نامہ یہ ہے علی بن ابیطالب بن عبد المطلب اور ماں اُنکی فاطمہ بیٹی اسد کے اور وہ بیٹی ہاشم کے ہیں ابو عمر نے کہا ہی کہ وہ پہلے ہاشمیہ ہیں کہ اُنہوں نے ہاشمی کو جنا غرض حضرت مرتضیٰ اور اُنکے بہائی پدر اور مادر دونوں کے طرف سے ہاشمی ہیں اور اُنکے بعد حضرت حسنین رضی اللہ عنہما اور اُنکے بعد امام محمد باقر اور عبد اللہ محض اور بہائی اُنکے سب دونوں طرف سے ہاشمی ہیں اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے والدہ یعنے فاطمہ کے لئے فرمایا کہ میری ماں کے انتقال کے بعد وہی میری ماں تھیں کہ ابو طالب کے ہاں جب دعوت ہوتی تو وہ ہمکو کہانا جمع کرتیں اور فاطمہ میرے لئے اُسمیں سے کچھہ بچا رکہتیں کہ میں پہر کہاتا روایت کیا اسکو حاکم نی اور اُنکے افضل مناقب سے عجیب امر یہ ہے کہ پیدائش حضرت کعبہ میں ہوئی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صغر سنی سے اُنکی پرورش کے متکفل ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب نماز کا وقت آتا ابتدائے نبوت میں تو گہاٹیوں کیطرف مکہ کے نکلجاتی اور علی ابن ابیطالب

پہر انکے ساتہ اپنی باپ سے چہپکر چلے جاتے اور وہان نماز ادا کرتے شام تک ایکدن ابو طالب اسپر مطلع ہوگئے اور وہ دونون نماز ادا کرتے تہی اُنہون نے حضرت سے پوچہا کہ یہ کونسا دین ہے جسپر تم چلتے ہو حضرت نے فرمایا کہ اے چچا یہ اللہ کا اور فرشتونکا اور رسولون کا اور ہمارے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کا دین ہے اور اللہ نے مجہے اُسکے ساتہ مبعوث کیا ہے اور انکو دعوت کی اُنہون نے کہا اے میرے بہتیجے یہ تو مجہسے نہین ہو سکتا کہ مین اپنے ماں باپ کا دین چہوڑ دون مگر قسم ہے اللہ کی کہ جب تک مین جیونگا کوئی تمہین ایذا نہ دیگا اور مروی ہے کہ اُنہون نے حضرت علی سے کہا کہ اے بیٹے یہ کیا دین ہے جسپر تم چلتے ہو اُنہون نے کہا اے میرے باپ مین ایمان لایا ہون رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر اور تصدیق کی ہے انکی اور انکے ساتہ نماز پڑہتا ہون اور اُنکا تابع ہون تو ابو طالب نے کہا وہ تجہے خیر کے سوا اور کچہہ نہ بتاویگا سو تو اُنکا ساتہ کبہی نہ چہوڑنا سبحان اللہ کیا اچہی بات کہی اور جب ابو طالب کا انتقال ہوا اور حضرت علی نے اُنکو غسل دیا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کے لئے ایسی دعائے خیر دی اور تسلی فرمائی کہ وہ فرماتے ہین وہ دعا مجہے سرخ اونٹون سے بہی زیادہ پیاری ہے اور جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارادہ ہجرت مصمم کیا حضرت علی کو فرمایا کہ میرے بستر پر سو رہو وہ سو رہے اور اپنی جان عزیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان کی اور آپکی ردائے مبارک اوڑہ لی کہ کافرونکو دہوکا ہوا اور حضرت تشریف لیگئے پہر بعد چند روز کے علی بہی ہجرت کرکے حاضر خدمت ہوگئے اور جب صحابہ مین مواخات واقع ہوئی حضرت نے اُنکو اپنا بہائی فرمایا چنانچہ روایت اسکی اوپر گذری اور مشہد بدر مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بڑے فضائل حاصل ہوے اول یہ کہ جب موضع بدر مین پہونچے چند لوگون کو آپ نے خبر کفار دریافت کرنیکو روانہ کیا حضرت علی بہی اُنمین تہے ثانیا یہ کہ ہنگام مقاتلہ جب تین کفار لشکر سے نکلے اور مسلمانون نے اُنکا مدافعہ کیا حضرت علی بہی اُنمین تہے ثالثا یہہ کہ جبرئیل اور میکائیل اُنکے ساتہ تہے روایت کیا اسکو حاکم نے اور بڑی فضیلت آپکی یہ ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے لخت جگر نور چشم سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو اُنکے نکاح مین دیا اور مشہد احد مین بہی آپکو بڑے فضائل ہاتہ آئے چنانچہ جب مصعب بن عمیر صاحب لوا شہید ہوے حضرت نے لوائے محمدی آپکے ہاتہ مین دیا اور حضرت علی نے قریش کے صاحب لوا کو واصل جہنم کیا اور بعد ختم غزوہ کے جب زخم مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا دہویا جاتا تہا تو خدمت آبپاشی کی حضرت علی کو تہا اور خندق کے دن جب کفار خندق سے پار چلے آئے حضرت علی نے بکمال شجاعت عمرو بن عبدود کو روانہ جہنم فرمایا اور اُس سے کفار کے کمر ٹوٹ گئے اور بیعۃ الرضوان مین بہی حاضر تہے اور نامۂ صلح آپکے دست مبارک سے لکہا گیا فقیر مترجم کہتا ہے کہ مین نے اس روایت کو لکہا ہے اللہ کا فضل بہت وسیع ہے امید ہے کہ مجہے بہی اس سے زلہ ربائی کا درجہ عنایت فرماوے اور غزوہ خیبر مین رایت فتح آپہی کے ہاتہ مین تہا چنانچہ روایت اسکی اوپر گذری اور اس غزوہ مین آپنے بڑی شجاعت اور دلاوری فرمائی کہ سپر آپکی ٹوٹ گئی تہی آپنے اُسکے عوض ایک دروازہ اکہاڑ لیا اور سپر بنالیا یہانتک کہ فتح نمایان ظاہر ہوئی ابی رافع فرماتے ہین کہ ہم سات آدمی چاہتے تہے کہ اُسکو الٹین تو اُسے الٹ نہ سکے اور مباہلہ کے وقت آپنے انکو اپنا اہل فرمایا چنانچہ تفصیل اسکے اوپر گذری غرض فضائل اور محامد آپکے بہت ہین جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُحَمَّدٍ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کے اور کنیت انکی ابو محمد ہے

عَنِ الزُّبَيْرِ قَالَ كَانَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ دِرْعَانِ فَنَهَضَ اِلَى الصَّخْرَةِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَاَقْعَدَ تَحْتَهٗ طَلْحَةَ فَصَعِدَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى اسْتَوٰى عَلَى الصَّخْرَةِ قَالَ فَسَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَوْجَبَ طَلْحَةُ **ترجمہ** روایت ہے زبیر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم جنگ احد مین دو زرہین پہنے ہوئے تہے اور ایک پتہر پر چڑہنے لگے تو نہ چڑہ سکے پس بٹہایا طلحہ کو اپنے نیچے اور اُسپر چڑہ گئے سو سنا مین نے کہ فرماتے تہے واجب ہوچکی طلحہ کے لئے یعنے جنت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ وہ جنتی ہین اور جو معاملات انکے اور حضرت علی کے درمیان گذرے اللہ اُسے معاف کرنیوالا ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّنْظُرَ اِلٰى شَهِيْدٍ يَمْشِیْ عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ فَلْيَنْظُرْ اِلٰى طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جسکو خوش لگے کہ شہید کو زمین پر چلتا دیکہے تو طلحہ بن عبید اللہ کو دیکہی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر صلت بن دینار کی روایت سے اور کلام کیا ہے اُنمین بعض اہل العلم نے اور ضعیف کہا ہے انکو اور کلام کیا بعضون نے صالح بن موسی مین

عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعَتْ اُذُنِیْ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ وَالزُّبَيْرُ جَارَایَ فِی الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے کہ کہا اُنہون نے میرے کانون نے سنا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مونہہ سے کہ فرماتے تہی طلحہ اور زبیر دونون ہمسایہ مین ہین یعنے جنت مین **ف** یہ حدیث غریب ہے کہ نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

عَنْ مُوْسَى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ دَخَلْتُ عَلٰى مُعَاوِيَةَ فَقَالَ اَلَا اُبَشِّرُكَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ **ترجمہ** روایت ہے

مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ

موسی بن طلحہ سے کہا انہون نے کہ مین داخل ہوا حضرت معاویہ کے پاس اور انہون نے کہا مین تجھے ایک بشارت دون مین نے سنا ہی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہی طلحہ انہین مین سے ہے جنکے حق مین اللہ تعالی فرماتا ہی کہ وہ اپنا کام پورا کر چکی یعنی تائید دین پوری کر چکے اور حقوق ایمان پورے بجا لا چکے **بَابٌ عَنْ** طَلْحَةَ اَنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالُوْا لِاَعْرَابِیٍّ جَاہِلٍ سَلْہُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ مَنْ ہُوَ وَکَانُوْا لَا یَجْتَرِءُوْنَ عَلٰی مَسْئَلَتِہٖ یُوَقِّرُوْنَہٗ وَیَہَابُوْنَہٗ فَسَاَلَہُ الْاَعْرَابِیُّ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ سَاَلَہٗ فَاَعْرَضَ عَنْہُ ثُمَّ اِنِّیْ اطَّلَعْتُ مِنْ بَابِ الْمَسْجِدِ وَعَلَیَّ ثِیَابٌ خُضْرٌ فَلَمَّا رَاٰنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَیْنَ السَّائِلُ عَمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ قَالَ الْاَعْرَابِیُّ اَنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ ہٰذَا مِمَّنْ قَضٰی نَحْبَہٗ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ سے کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اعرابی نادان سے کہا کہ پوچھہ تو حضرت سے کہ وہ کون ہے جو اپنا کام پورا کر چکا اور وہ جرأت نکرتی تہے حضرت سے پوچھنے کی حضرت کی توقیر کرتی تہی سو پوچھا اسی اعرابی نے اور آپنے مونہہ پہیر لیا پہر پوچھا پہر آپنے مونہہ پہیر لیا پہر پوچھا پہر آپنے مونہہ پہیر لیا طلحہ نے کہا کہ مین پہر دروازہ سے مسجد کے آیا اور مین سبز کپڑے پہنے ہوے تہا جب مجھکو آپنے دیکھا تو فرمایا کہ وہ پوچھنے والا کہان ہے اعرابی نے کہا مین ہون یا رسول اللہ آپنے فرمایا یہہ طلحہ انہین لوگون مین ہین جو اپنا کام پورا کر چکے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی کریب کے روایت سے کہ وہ یونس بن بکیر سے روایت کرتے ہین اور روایت کی کئی کبار محدثین نے ابی کریب سے یہی حدیث اور سنا مین نے محمد بن اسمعیل بخاری سے کہ وہ یہی روایت کرتے تہے اسکو ابی کریب سے اور کہا انہون نے اس حدیث کو کتاب الفوائد مین

مَنَاقِبُ الزُّبَیْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مناقب زبیر بن عوام راضی ہو اللہ انسے

مناقب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ عَنِ الزُّبَیْرِ قَالَ جَمَعَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَوَیْہِ یَوْمَ قُرَیْظَۃَ فَقَالَ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ **ترجمہ** روایت ہے حضرت زبیر سے کہ انہون نے کہا جمع کیا میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ابوین نے قریظہ کی لڑائی کے دن یعنے فرمایا کہ ماں باپ میرے تیری اوپر فدا ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **بَابٌ عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَاِنَّ حَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ بْنُ الْعَوَّامِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر نبی کے حواری ہین اور میرا حواری زبیر بن عوام ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور حواری کے معنے مددگار کے ہین ؀

بَابٌ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ حَوَارِیًّا وَحَوَارِیَّ الزُّبَیْرُ وَزَادَ اَبُوْ نُعَیْمٍ فِیْہِ یَوْمَ الْاَحْزَابِ قَالَ مَنْ یَّاْتِیْنَا بِخَبَرِ الْقَوْمِ قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا قَالَہَا ثَلَاثًا قَالَ الزُّبَیْرُ اَنَا **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہون نے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تہے ہر نبی کے حواری ہین اور میرے حواری زبیر ہین اور زیادہ کیا ابو نعیم نے اس روایت مین یہ ہے کہ احزاب کے دن حضرت نے فرمایا کون لاتا ہے میرے پاس خبر کافرون کی یعنے وہ بہاگ گئے یا ہین تو زبیر نے عرض کی کہ مین اور حضرت نے تین بار یہی فرمایا ہر بار زبیر نے یہی جواب دیا کہ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** یعنے جنگ احزاب کے قومون نے آکر مدینہ کو گہیر لیا تہا اور حضرت نے بمشورہ سلمان فارسی مدینہ کے گرد خندق کہود لی اسی کو جنگ خندق بہی کہتے ہین غرض ایک شب نہایت سردی تہی اور مارے جاڑے کے کوئی سر باہر نہ نکال سکتا تہا اس وقت حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ کافرون کی خبر کون لا سکتا ہے کسی نے جواب نہ دیا سوا زبیر کے پہر گئے اور کافرون کو دیکہا کہ مارے سردی کے اور ہوا کے پریشان ہین اور خیمے انکے اکہڑ گئے اور ہانڈیان الٹ گئین اور سب بہاگ گئے اور زبیر کو بالکل سردی نہ معلوم ہوئی یہ معجزہ تہا حضرت کا **بَابٌ عَنْ** ہِشَامِ بْنِ عُرْوَۃَ قَالَ اَوْصَی الزُّبَیْرُ اِلَی ابْنِہٖ عَبْدِ اللّٰہِ صَبِیْحَۃَ الْجَمَلِ فَقَالَ مَا مِنِّیْ عُضْوٌ اِلَّا وَقَدْ جُرِحَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتَّی انْتَہٰی ذٰلِکَ اِلٰی فَرْجِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ہشام بن عروہ سے کہ وصیت کی زبیر نے اپنے بیٹے عبد اللہ کو جمل کے صبح کو اور کہا کہ کوئی عضو میرا ایسا نہین جو زخمی نہوا ہو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے رفاقت مین یہانتک کہ میرے فرج بہی اور یہ وصیت شاید اسلئے کی کہ غسل کے وقت کوئی نقصان کا گمان نکرے سبحان اللہ کیا جان نثاریان تہین صحابہ کی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتہ کہ ساری امت کو ان سے فخر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے حماد بن زید کے روایت سے **مترجم** جمل کہتے ہین اونٹ کو اور یوم الجمل اس لڑائی کا نام ہے جس مین حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا اونٹ پر سوار ہو کر حضرت علی سے مقابل ہوئین تہین اور طلحہ اور زبیر ام المومنین رضی اللہ عنہا کے ساتہہ تہے اور بعد قتال پہر اپنے خطا سے مطلع ہوئین اور اللہ کے رحمت نے اسکا تدارک کیا چنانچہ مروی ہے ام المومنین سے کہ انہون نے فرمایا کاش مین ایک شاخ سبز ہوتی کسی درخت کی اور اس محاربہ مین نہ جاتی اور حضرت طلحہ نے بہی انتقال کے وقت حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی بیعت قبول کی اور زبیر جب مقابل حضرت علی کرم اللہ وجہہ ہوے آپنے ان سے فرمایا کہ تمہین یاد نہین کہ ایک دن مین اور تم چپکے چپکے باتین کرتے تہے کہ حضرت نے

فرمایا تو اُن سے سرگوشی کرتا ہے اور ایکدن یہہ تجہہ سے لڑیگا اور ظالم ہوگا یعنے زبیر غرض جب اُنکو وہ حدیث یاد آئی اپنی سواری جنگ سے پہیری اور لڑائی سے باز آئے
راہ مین ایک شخص نے اُنکو شہید کیا غرض صحابہ مین جو اختلاف اور قتال باہمی ہوا ہے وہ براہ اجتہاد تہا اور مجتہد کو خطا مین بہی ایک ثواب ہے پس ہرگز وہ مایل لوگ
قابل طعن نہین بلکہ سب مرحوم و مغفور و مرضی ہین رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ **مَنَاقِبُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ** بْنِ عَبْدِ عَوْفٍ الزُّهْرِيِّ رَضِيَ
اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب عبد الرحمن بن عوف کے** راضی ہو اللہ اُنسے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبُوْبَكْرٍ
فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعُثْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ فِي الْجَنَّةِ وَطَلْحَةُ فِي الْجَنَّةِ وَالزُّبَيْرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ فِي الْجَنَّةِ وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ
فِي الْجَنَّةِ وَسَعِيْدُ بْنُ زَيْدٍ فِي الْجَنَّةِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے عبد الرحمن عوف سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ابوبکر جنت
مین ہین اور عمر جنت مین ہین اور عثمان جنت مین ہین اور علی جنت مین ہین اور طلحہ جنت مین ہین اور زبیر جنت مین ہین اور عبد الرحمن بن عوف جنت مین ہین
اور سعد بن ابی وقاص جنت مین ہین اور سعید بن زید جنت مین ہین اور ابو عبیدہ جنت مین ہین یعنے یہ دسون جنتی ہین اور انہین کو عشرہ مبشرہ کہتے ہین
ف روایت کی ہمسے ابو مصعب نے کہ پڑہا اُنہون نے عبد العزیز بن محمد کے آگے اُنہون نے روایت کی عبد الرحمن بن حمید سے اُنہون نے اپنے باپ سے اُنہون نے سعید بن زید
سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور نہین ذکر کیا اُس سند مین عبد الرحمن بن عوف کا اور مروی ہوئی یہ حدیث عبد الرحمن بن حمید سے اُنہون نے
روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے سعید بن زید سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور یہہ صحیح ہے حدیث اول سے **عَنْ** سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ فِيْ نَفَرٍ اَنَّ
رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ اَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَعَلِيٌّ وَعُثْمَانُ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَبُوْ عُبَيْدَةَ
وَسَعْدُ بْنُ اَبِي وَقَّاصٍ قَالَ فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللّٰهَ يَا اَبَا الْاَعْوَرِ مَنِ الْعَاشِرُ قَالَ نَشَدْتُمُوْنِيْ بِاللّٰهِ اَبُو
الْاَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ قَالَ هُوَ سَعِيْدُ بْنُ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ **ترجمہ** روایت ہے سعید بن زید سے کہ اُنہون نے چند لوگون مین بیان کیا کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا دس شخص جنت مین ہین ابوبکر جنت مین ہین اور عمر جنت مین ہین اور علی اور عثمان اور زبیر اور طلحہ اور عبد الرحمن اور ابو عبیدہ اور سعد بن
ابی وقاص کہا راوی نے کہ پہر گنا اُنہون نے ان نو شخصون کو اور چپ رہے دسوین پر پہر لوگون نے کہا قسم دیتے ہین ہم تمکو اے ابا الاعور وہ دسوان کون ہے تو انہون نے
کہا تمنے مجھکو قسم دی اللہ کے ابو الاعور جنت مین ہے کہا راوی نے وہ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ہین **ف** سنا مین نے محمد سے کہتے تہے یہ زیادہ صحیح ہے حدیث اول
سے **بَابٌ عَنْ** عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَقُوْلُ اِنَّ اَمْرَكُنَّ لَمِمَّا يُهِمُّنِيْ بَعْدِيْ وَلَنْ يَصْبِرَ عَلَيْكُنَّ اِلَّا الصَّابِرُوْنَ قَالَ
ثُمَّ تَقُوْلُ عَائِشَةُ فَسَقَى اللّٰهُ اَبَاكَ مِنْ سَلْسَبِيْلِ الْجَنَّةِ تُرِيْدُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ وَقَدْ كَانَ وَصَلَ اَزْوَاجَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ بِيْعَتْ
بِاَرْبَعِيْنَ اَلْفًا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تہے اپنی بیویون سے کہ تمہارا کام ایسا ہے کہ مجھے فکر مین ڈالتا
ہے کہ بعد میرے کیا ہوگا یعنے حال تمہارا اور نہ صبر کرینگے تمہارے ادائے حقوق اور خدمت مین مگر صابرین کہا راوی نے کہ پہر ام المومنین حضرت عائشہ فرماتی تہین کہ
کہ اللہ تعالیٰ تیرے باپ کو سلسبیل جنت سے سیراب کرے مراد لیتی تہین وہ عبد الرحمن بن عوف کو اور اُنہون نے سلوک کیا تہا حضرت کے بیبیون کے ساتہ ایسے مال سے جو چالیس
ہزار کو بکا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِيْ سَلَمَةَ اَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنَ عَوْفٍ اَوْصٰى بِحَدِيْقَةٍ لِاُمَّهَاتِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِيْعَتْ بِاَرْبَعِمِائَةِ اَلْفٍ
ترجمہ روایت ہے ابی سلمہ سے کہ عبد الرحمن بن عوف نے وصیت کی ایک باغ کی امہات مومنین کے لئے کہ وہ چار لاکہہ کو بکا شاید حدیث اول مین دینار اور اس حدیث مین درہم
مراد ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مَنَاقِبُ اَبِيْ اِسْحَاقَ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ** رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاسْمُ اَبِيْ وَقَّاصٍ مَالِكُ بْنُ وُهَيْبٍ
مناقب سعد کے اور کنیت اُنکی ابی اسحٰق ہے وہ بیٹے ہین ابی وقاص کے اور نام اُنکا مالک ہے وہ بیٹے ہین وہیب کے **عَنْ** سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ
اَللّٰهُمَّ اسْتَجِبْ لِسَعْدٍ اِذَا دَعَاكَ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجہسے دعا کرے **ف** مروی ہوئی ہے یہ حدیث اسمٰعیل سے اُنہون نے
روایت کی قیس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یا اللہ قبول کر سعد کی دعا کو جب وہ تجہسے دعا کرے **بَابٌ عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ اَقْبَلَ سَعْدٌ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا
خَالِيْ فَلْيُرِنِيْ امْرُؤٌ خَالَهُ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ سعد آئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ میرے ماموں ہین بہلا کوئی دکہائے مجھے اپنا ماموں یعنے جیسے میرے ماموں ہین ایسا ماموں

مناقب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ

مناقب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

ف یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر روایت سے مجالد کے اور سعد قبیلہ بنی زہرہ سے تھے اور مان سولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کی اُسی قبیلہ سے تہین اسلیئے آپنی انکو اپنا ماموں فرمایا **عن** علیؓ قَالَ مَا جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبَاہُ وَاُمَّہٗ لِاَحَدٍ اِلَّا لِسَعْدٍ قَالَ لَہٗ یَوْمَ اُحُدٍ اِرْمِ فِدَاکَ اَبِیْ وَاُمِّیْ وَقَالَ لَہٗ اِرْمِ اَیُّہَا الْغُلَامُ الْحَزَوَّرُ **ترجمہ** روایت ہے علی سے کہ جمع نہین کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے ماں باپ کو کسیکی لئے سوا سعد کے کہ اُنسے فرمایا اُحد کے دن مار تو ایک تیر میرے ماں باپ فدا ہین تجہپر مار اے جوان پٹھے **ف** یہہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اسیا ہین سعد سے بہی روایت ہے اور روایت کی کئی لوگون نے یہ حدیث یحیی بن سعید سے اُنہون نے سعید بن مسیب سے روایت کی ہمسے قتیبہ نے اُنہون نے لیث بن سعد سے اور عبدالعزیز بن محمد سے اُنہون نے یحیی بن سعید سے اُنہون نے سعید بن مسیب سے اُنہون نے سعد بن ابی وقاص سے کہا جمع کیا میرے لئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ماں باپکو احد کے دن **ف** یہ حدیث صحیح ہی اور مروی ہوئی یہ حدیث عبداللہ بن شداد بن الہاد سے اُنہون نے روایت کی علی سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہون نے وکیع سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے سعد بن ابراہیم سے اُنہون نے عبداللہ بن شداد سے اُنہون نے علی بن ابیطالب سے کہا حضرت علی نے نہین سُنا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ فدا کیا ہو آپنے اپنے ماں باپکو کسی پر سوا سعد کے اور مین نے سُنا اُنکو احد کے دن کہ فرماتی تہی مار تو اے سعد ایک تیر میرے ماں باپ تیرے اوپر فدا ہین **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عن** عَائِشَۃَ قَالَتْ سَہِرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَقْدَمَہُ الْمَدِیْنَۃَ لَیْلَۃً فَقَالَ لَیْتَ رَجُلًا صَالِحًا یَحْرُسُنِی اللَّیْلَۃَ قَالَتْ فَبَیْنَا نَحْنُ کَذٰلِکَ اِذْ سَمِعْنَا خَشْخَشَۃَ السِّلَاحِ فَقَالَ مَنْ ہٰذَا فَقَالَ سَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا جَاءَ بِکَ فَقَالَ سَعْدٌ وَقَعَ فِیْ نَفْسِیْ خَوْفٌ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجِئْتُ اَحْرُسُہٗ فَدَعَا لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ نَامَ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ ایکدن آنکہہ لگے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مدینہ مین جب کسی غزوہ سے لوٹکر آتی تہی تو فرمایا آپنی کہ کوئی نیکمرد ہوتا کہ وہ آج کی رات میری چوکیداری کرتا فرمایا حضرت عائشہ نے کہ ہم اسے خیال مین تہے کہ ایک شخص کے ہتیار و نکی آواز سنی اور حضرت نے پوچہا کون اُنہون نے عرض کی سعد بن ابی وقاص آپنے فرمایا تم کیون آئے کہا اُنہون نے میرے دلمین خوف آیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی ضرر نہ پہونچاوے سو حاضر ہوا مین کہ پہرہ دون آپکے لئی سو دعا کی انکے لئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور سوگئے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی **مَنَاقِبُ اَبِی الْاَعْوَرِ** وَاسْمُہٗ سَعِیْدُ بْنُ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **مناقب سعید** کے اور کنیت اُنکی ابوالاعور ہے اور وہ بیٹے ہین زید کے وہ عمرو کے وہ نفیل کے رضی اللہ عنہ **عن** سَعِیْدِ بْنِ زَیْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَیْلٍ اَنَّہٗ قَالَ اَشْہَدُ عَلَی التِّسْعَۃِ اَنَّہُمْ فِی الْجَنَّۃِ وَلَوْ شَہِدْتُ عَلَی الْعَاشِرِ لَمْ اٰثَمْ قِیْلَ وَکَیْفَ ذَاکَ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِرَاءٍ فَقَالَ اُثْبُتْ حِرَاءُ فَاِنَّہٗ لَیْسَ عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْ شَہِیْدٌ قِیْلَ وَمَنْ ہُمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَطَلْحَۃُ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدٌ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِیْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ قَالَ اَنَا **ترجمہ** روایت ہے سعید سے کہ کہا اُنہون نے مین گواہی دیتا ہون نو شخصونکی کہ وہ جنتی ہین اور اگر دسوین کو کہون تو بہی گنہگار نہین لوگون نے کہا کیونکر اُنہون نے کہا ہم ساتہ تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حرا مین تو آپنے فرمایا اے حرا ٹہیر رہ کہ تیرے اوپر کوئی نبی ہے یا صدیق ہے یا شہید ہے لوگون نے عرض کی کہ وہ کون لوگ ہین یعنے جنہین آپنے صدیق یا شہید فرمایا آپنے فرمایا ابوبکر و عمر و عثمان و علی و طلحہ و زبیر اور سعد اور عبدالرحمن بن عوف ہین لوگون نے کہا کہ وہ دسوان کون ہے سعید نے کہا مین ہون **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ کئی سندون سے بواسطہ سعید بن زید کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہون نے حجاج بن محمد سے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے حر بن صیاح سے اُنہون نے عبدالرحمن بن اخنس سے اُنہون نے سعید بن زید سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے معنون مین یہ حدیث حسن ہے **مَنَاقِبُ اَبِیْ عُبَیْدَۃَ** بْنِ عَامِرِ بْنِ الْجَرَّاحِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **مناقب ابو عبیدہ بن** عامر بن جراح رضی اللہ عنہ کے **عن** حُذَیْفَۃَ بْنِ الْیَمَانِ قَالَ جَاءَ الْعَاقِبُ وَالسَّیِّدُ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِیْنَکَ قَالَ فَاِنِّیْ سَاَبْعَثُ مَعَکُمْ اَمِیْنًا حَقَّ اَمِیْنٍ فَاَشْرَفَ لَہَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَیْدَۃَ قَالَ وَکَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِہٰذَا الْحَدِیْثِ عَنْ صِلَۃَ قَالَ سَمِعْتُہٗ مُنْذُ سِتِّیْنَ سَنَۃً **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ آئی سردار اور اُسکے نائب ایک قوم کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور اُن دونون نے کہا کہ بہیجیے ہمارے ساتہ اپنے امین کو آپنے فرمایا مین تمہارے ساتہ ایک پورا امین بہیجتا ہون سو لوگ اس خدمت کی خواہش کرنے لگے پہر بہیجا آپنے ابو عبیدہ کو کہا راوی نے کہ ابو اسحاق جب یہ حدیث روایت کرتے صلہ سے تو کہتے کہ سُنی ہے مین نے یہ حدیث اُن سے ساٹہہ برس سے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مناقب سعید ابی الاعور رضی اللہ عنہ

مناقب ابو عبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ

اور مروی ہوا ابن عمر اور انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر اُمت کا ایک امین ہوتا ہے اور اس اُمت کا امین ابو عبیدہ بن الجراح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے سلم بن قتیبہ اور ابو داؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابی اسحاق سے کہ کہا خدا نے کہ کہا میں نے صلہ بن زفر سے وہ کا آدمی ہے پہلے سنا تھا **عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ شَقِيقٍ قَالَ قُلْتُ لِعَائِشَةَ أَيُّ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ أَحَبَّ إِلَيْهِ قَالَتْ أَبُو بَكْرٍ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ عُمَرُ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ قَالَتْ ثُمَّ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ فَسَكَتَتْ** **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن شقیق سے کہا انہوں نے پوچھا میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ اصحاب میں بہت پیارا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کون تھا انہوں نے فرمایا ابو بکر میں نے کہا پھر کون کہا پھر عمر میں نے کہا پھر کون انہوں نے کہا ابو عبیدہ بن الجراح میں نے کہا پھر کون تو وہ چپ ہو رہیں **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ أَبُو عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ** **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب شخص ہے ابو بکر اور کیا خوب شخص ہے عمر اور کیا خوب شخص ہے ابو عبیدہ بن جراح **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سہیل کی روایت سے

مَنَاقِبُ أَبِي الْفَضْلِ عَمِّ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ **مناقب عباس** کے راضی ہوا اللہ ان سے اور کنیت انکی ابو الفضل ہے اور وہ چچا ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹے ہیں عبد المطلب کے **عَنْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَنَّ الْعَبَّاسَ بْنَ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ دَخَلَ عَلَى رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُغْضَبًا وَأَنَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا أَغْضَبَكَ قَالَ يَا رَسُولَ اللهِ مَا لَنَا وَلِقُرَيْشٍ إِذَا تَلَاقَوْا بَيْنَهُمْ تَلَاقَوْا بِوُجُوهٍ مُبْشَرَةٍ وَإِذَا لَقُونَا لَقُونَا بِغَيْرِ ذَلِكَ قَالَ فَغَضِبَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتَّى احْمَرَّ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يَدْخُلُ قَلْبَ رَجُلٍ الْإِيمَانُ حَتَّى يُحِبَّكُمْ لِلهِ وَلِرَسُولِهِ ثُمَّ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ مَنْ آذَى عَمِّي فَقَدْ آذَانِي فَإِنَّمَا عَمُّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ** **ترجمہ** روایت ہے عبد المطلب بن ربیعہ سے کہ عباس آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس غضبناک اور میں بھی آپ کے پاس تھا حضرت نے پوچھا تم کیوں غصہ ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہ قریش کو ہمسے کیا ٹری ہے کہ وہ جب آپس میں ملتے ہیں کشادہ پیشانی سے ملتے ہیں اور جب ہمسے ملتے ہیں اور طرح ملتے ہیں پھر غضبناک ہوئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم یہانتک کہ چہرہ آپکا سرخ ہو گیا پھر فرمایا قسم ہے اُس اللہ کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ کسی کے دل میں ایمان داخل نہیں ہو سکتا جبتک وہ اللہ و رسول کے لئے دوست نہ رکھے پھر فرمایا اے لوگوں جسنے اذیت دی میرے چچا کو اُسنے مجھے اذیت دی اسلئے کہ چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **باب** **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ الْعَبَّاسُ عَمُّ رَسُولِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَإِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ أَوْ مِنْ صِنْوِ أَبِيهِ** **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عباس چچا ہیں رسول اللہ کے اور چچا آدمی کا مثل باپ کے ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو ابی الزناد کی روایت سے مگر اسی سند سے **باب** **عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعُمَرَ فِي الْعَبَّاسِ إِنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ أَبِيهِ وَكَانَ عُمَرُ كَلَّمَهُ فِي صَدَقَتِهِ** **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عمر سے حضرت عباس کے باب میں کہ چچا آدمی کا اُسکے باپ کے برابر ہے اور حضرت عمر نے اُنسے کچھ گفتگو کی تھی صدقہ کے باب میں یہ حدیث حسن ہے **عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِلْعَبَّاسِ إِذَا كَانَ غَدَاةَ الْاِثْنَيْنِ فَأْتِنِي أَنْتَ وَوَلَدُكَ حَتَّى أَدْعُوَ لَهُمْ بِدَعْوَةٍ يَنْفَعُكَ اللهُ بِهَا وَوَلَدَكَ فَغَدَا وَغَدَوْنَا مَعَهُ فَأَلْبَسَنَا كِسَاءً ثُمَّ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْعَبَّاسِ وَوَلَدِهِ مَغْفِرَةً ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً لَا تُغَادِرُ ذَنْبًا اللَّهُمَّ احْفَظْهُ فِي وَلَدِهِ** **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت عباس سے کہ دو شنبہ کی صبح کو تم اور تمہارا لڑکا دونوں میرے پاس آؤ کہ میں دعا کروں کہ اللہ نفع دے اُس سے تمکو اور تمہارے لڑکے کو پھر ہم صبح کو گئے اور ہمکو آپ نے ایک چادر اُڑہا دی اور دعا کی کہ یا اللہ بخشش کر عباس اور اُنکے لڑکے کے لئے ظاہرا اور باطنا ایسی بخشش کہ کوئی گناہ نہ چھوڑے اور یا اللہ توفیق دے کہ وہ اپنے لڑکے کا خوب حق ادا کرے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے

مَنَاقِبُ جَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ **مناقب جعفر** کے اور وہ بیٹے ہیں ابی طالب کے راضی ہوا اللہ اُنسے **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ جَعْفَرًا يَطِيرُ فِي الْجَنَّةِ مَعَ الْمَلَائِكَةِ** **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ میں نے جعفر کو دیکھا کہ جنت میں اُڑتے ہیں فرشتوں کے ساتھ **ف** یہ حدیث غریب ہے ابی ہریرہ کی روایت سے نہیں جانتے ہم اسے مگر عبداللہ بن جعفر کی روایت سے اور ضعیف کہا ہے یحیے بن معین وغیرہ نے عبداللہ بن جعفر کو اور وہ والد ہیں علی بن مدینی کے اور اس باب میں ابن عباس سے بھی روایت ہے **باب** **عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ مَا احْتَذَى النِّعَالَ وَلَا انْتَعَلَ وَلَا رَكِبَ**

الْمَطَايَا وَلَا رَكِبَ الْكُورَ بَعْدَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أَفْضَلُ مِنْ جَعْفَرٍ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا اُنہوں نے کہ نہ جوتی پہنی کسی نے اور نہ سوار ہوا سواری اور نہ چڑھا کوئی کاٹھی پر اونٹ کے بعد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے افضل جعفر سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِجَعْفَرِ بْنِ أَبِي طَالِبٍ أَشْبَهْتَ خَلْقِي وَخُلُقِي وَفِي الْحَدِيثِ قِصَّةٌ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جعفر سے کہ تم میری صورت اور سیرت دونوں میں مشابہ ہوا اور اس حدیث میں ایک قصہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ إِنْ كُنْتُ لَأَسْأَلُ الرَّجُلَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْآيَاتِ مِنَ الْقُرْآنِ أَنَا أَعْلَمُ بِهَا مِنْهُ مَا أَسْأَلُهُ إِلَّا لِيُطْعِمَنِي شَيْئًا فَكُنْتُ إِذَا سَأَلْتُ جَعْفَرَ بْنَ أَبِي طَالِبٍ لَمْ يُجِبْنِي حَتَّى يَذْهَبَ بِي إِلَى مَنْزِلِهِ فَيَقُولُ لِامْرَأَتِهِ يَا أَسْمَاءُ أَطْعِمِينَا فَإِذَا أَطْعَمَتْنَا أَجَابَنِي وَكَانَ جَعْفَرٌ يُحِبُّ الْمَسَاكِينَ وَيَجْلِسُ إِلَيْهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ وَيُحَدِّثُونَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يُكَنِّيهِ بِأَبِي الْمَسَاكِينِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ میں ہمیشہ لوگوں سے آیات قرآنی پوچھا کرتا تھا اگرچہ میں اُس سے زیادہ واقف ہوتا صرف اسلیے پوچھتا کہ وہ مجھے کچھ کھلائے پھر جب میں جعفر سے کچھ پوچھتا تو وہ جواب نہ دیتے جب تک اپنے گھر لیجاتے اور اپنی بی بی سے فرماتے کہ ہمیں کھانا دو پھر جب کھلا چکتیں تو مجھے جواب دیتے اور جعفر مسکینوں کو چاہتے تھے اور انکے ساتھ بیٹھتے اور باتیں کرتے تھے اور وہ بھی اُنسے باتیں کرتے تھے سو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم انکو ابو المساکین فرمایا کرتے تھے یعنی مسکینوں کے باپ **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ابو اسحٰق مخزومی کا نام ابراہیم بن الفضل مدنی ہے اور بعض محدثین نے انکے حافظہ میں کلام کیا ہے

مناقب حضرت امام حسن و امام حسین علیہما السلام

مَنَاقِبُ أَبِي مُحَمَّدٍ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَالْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰہُ عَنْهُمَا

مناقب حضرت امام حسن اور امام حسین کے

اور وہ دونوں بیٹے ہیں علی کے اور وہ ابیطالب کے رضی اللہ عنہم **عن** أَبِي سَعِيدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ امام حسن اور امام حسین دونوں سردار ہیں جنت کے جوانوں کے **ف** روایت کی ہم سے سفیان نے اُنہوں نے جریر اور ابن فضیل سے اُنہوں نے یزید سے مانند اسکے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور ابن ابی نعم کا نام عبدالرحمن بن ابی نعم البجلی کوفی ہے **عن** أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ طَرَقْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ فِي بَعْضِ الْحَاجَةِ فَخَرَجَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُشْتَمِلٌ عَلَى شَيْءٍ لَا أَدْرِي مَا هُوَ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنْ حَاجَتِي قُلْتُ مَا هَذَا الَّذِي أَنْتَ مُشْتَمِلٌ عَلَيْهِ فَكَشَفَهُ فَإِذَا حَسَنٌ وَحُسَيْنٌ عَلَى وَرِكَيْهِ فَقَالَ هَذَانِ ابْنَايَ وَابْنَا ابْنَتِي اللّٰهُمَّ إِنِّي أُحِبُّهُمَا فَأَحِبَّهُمَا وَأَحِبَّ مَنْ يُحِبُّهُمَا **ترجمہ** روایت ہے اسامہ سے کہا اُنہوں نے میں ایک رات گیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے کسی کام کو سو آپ نکلے اور اپنے پیٹھ پر کچھ لپیٹے ہوئے تھے کہ میں نہ جانتا تھا جب میں اپنے کام سے فارغ ہوا میں نے کہا یہ کیا ہے آپنے کھولا تو وہ امام حسن و امام حسین تھے آپکے کولے پر اور فرمایا آپنے یہ میرے بیٹے ہیں اور میری بیٹی کے بیٹے یا اللہ میں انکو دوست رکھتا ہوں سو تو بھی انکو دوست رکھ اور جو انکو دوست رکھے اُسکو بھی دوست رکھ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عن** عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نُعْمٍ أَنَّ رَجُلًا مِنْ أَهْلِ الْعِرَاقِ سَأَلَ ابْنَ عُمَرَ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ يُصِيبُ الثَّوْبَ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ انْظُرُوا إِلَى هَذَا يَسْأَلُ عَنْ دَمِ الْبَعُوضِ وَقَدْ قَتَلُوا ابْنَ رَسُولِ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ وَسَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ هُمَا رَيْحَانَتَايَ مِنَ الدُّنْيَا **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن ابن ابی نعم سے کہ ایک مرد نے عراق کے پوچھا ابن عمر سے مچھر کے خون کا حکم جو کپڑے میں لگ جائے تو ابن عمر نے فرمایا دیکھو تو اسکو کہ مچھر کے خون کا حکم پوچھتا ہے اور قتل کر ڈالا انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے فرزند ارجمند کو یعنے امام حسین کو اور سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے امام حسن اور امام حسین دونوں میرے پھول ہیں دنیا کے **ف** یہ حدیث صحیح ہے اور روایت کی شعبہ نے محمد بن ابی یعقوب سے اور روایت کی ابی ہریرہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ابن ابی نعم وہی عبدالرحمن بن ابی نعم بجلی ہیں **عن** سَلْمَى قَالَتْ دَخَلْتُ عَلَى أُمِّ سَلَمَةَ وَهِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ مَا يُبْكِيكِ قَالَتْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ تَعْنِي فِي الْمَنَامِ وَعَلَى رَأْسِهِ وَلِحْيَتِهِ التُّرَابُ فَقُلْتُ مَا لَكَ يَا رَسُولَ اللّٰہِ قَالَ شَهِدْتُ قَتْلَ الْحُسَيْنِ آنِفًا **ترجمہ** روایت ہے سلمی سے انہوں نے کہا میں گئی ام سلمہ کے پاس اور وہ رو رہی تھیں میں نے سبب پوچھا تو انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو یعنے خواب میں اور اُنکے سر اور ریش مبارک پر خاک تھی میں نے سبب پوچھا تو فرمایا میں حاضر ہوا تھا قتل میں حسین کے ابھی **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰہِ صَلَّى اللّٰہُ عَلَيْہِ وَسَلَّمَ أَيُّ أَهْلِ بَيْتِكَ أَحَبُّ إِلَيْكَ قَالَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ وَكَانَ يَقُولُ لِفَاطِمَةَ ادْعِي لِيَ ابْنَيَّ فَيَشُمُّهُمَا وَيَضُمُّهُمَا إِلَيْهِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ وہ کہتے تھے کسی نے پوچھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے آپ کو اپنے گھر والوں سے کون زیا

پیارا ہے فرمایا حسن اور حسین اور آپ حضرت فاطمہ سے فرماتی تہی کہ بلاؤ ہمارے لئے اپنے دونون بیٹون کو اور انکو سونگہتے تہے اور اپنے کلیجہ سے لگاتے تہے **ف** یہ حدیث غریب ہے انس کی روایت سے **باب** عَنْ اَبِیْ بَکْرَۃَ قَالَ صَعِدَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْمِنْبَرَ فَقَالَ اِنَّ ابْنِیْ ھٰذَا سَیِّدٌ یُصْلِحُ اللّٰہُ عَلٰی یَدَیْہِ بَیْنَ فِئَتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہا کہ چڑہے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم منبر پر اور فرمایا یہ بیٹا میرا یعنے امام حسن سید ہے کہ صلح کریگا اللہ تعالےٰ اسکے ہاتہون سے دو گروہون مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مراد اس سے امام حسن ہین **مترجم** یعنے دو گروہ مسلمانون کے انہین انکے سبب سے صلح کرلینگے اور وہ دو گروہ ایک حضرت معاویہ کے ساتہ تہا ایک حضرت امام حسن کے ساتہ اور خلافت کا نزاع تہا پہر حضرت امام حسن نے اپنے خلافت چہوڑ دی اور مسلمانون کو قتل و قمع سے بچایا اور بڑا کام کیا جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء **باب** عَنْ اَبِیْ بُرَیْدَۃَ یَقُوْلُ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَخْطُبُنَا اِذْ جَاءَ الْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ عَلَیْھِمَا قَمِیْصَانِ اَحْمَرَانِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَنَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْمِنْبَرِ فَحَمَلَھُمَا وَوَضَعَھُمَا بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ قَالَ صَدَقَ اللّٰہُ اِنَّمَا اَمْوَالُکُمْ وَاَوْلَادُکُمْ فِتْنَۃٌ نَظَرْتُ اِلٰی ھٰذَیْنِ الصَّبِیَّیْنِ یَمْشِیَانِ وَیَعْثُرَانِ فَلَمْ اَصْبِرْ حَتّٰی قَطَعْتُ حَدِیْثِیْ وَرَفَعْتُھُمَا **ترجمہ** روایت ہے ابی بریدہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم خطبہ پڑہتے تہے کہ امام حسن اور حسین آئے اور وہ دونون کرتے سرخ پہنے ہوئے تہے کہ چلتے تہے اور گر پڑتے تہے یعنے صغرسنی اور ضعف کے سبب سے سو اترے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم منبر سے اور ان دونون کو اٹہا لیا اور اپنے آگے بٹہا لیا پہر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سچ فرماتا ہے کہ مال اور اولاد تمہارے فتنہ ہے یعنے آزمایش دیکہا مین نے ان دونون لڑکون کو کہ چلتے تہے اور گرتے تہے سو مین نہ رہ سکا یہانتک کہ مین نے اپنی بات کاٹی اور انکو اٹہا لیا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر حسین بن واقد کی روایت سے **مترجم** افسوس ہے کہ جن آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم کو اسقدر محبت اور الفت تہی انکے ساتہ اس امت کے ظالمون نے کیا بدسلوکی کی اور کیسی ایذا اور تکلیف دی انا للہ وانا الیہ راجعون **عَنْ** یَعْلَی بْنِ مُرَّۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حُسَیْنٌ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْ حُسَیْنٍ اَحَبَّ اللّٰہُ مَنْ اَحَبَّ حُسَیْنًا حُسَیْنٌ سِبْطٌ مِنَ الْاَسْبَاطِ **ترجمہ** روایت ہے یعلی بن مرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے فرمایا حسین مجہ سے ہے اور مین حسین سے دوست رکہتا ہے اللہ اسکو جو دوست رکہے حسین کو حسین ایک نواسا ہے نواسون مین سے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ لَمْ یَکُنْ اَحَدٌ مِنْھُمْ اَشْبَہَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنَ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ لوگون مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مشابہ حسن سے زیادہ کوئی نہ تہا **عَنْ** اَبِیْ جُحَیْفَۃَ قَالَ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَکَانَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِیٍّ یُشْبِھُہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی جحیفہ سے کہ انہون نے کہا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کو دیکہا تو آپ کے مشابہ حسن بن علی رضی اللہ عنہما تہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب مین ابی بکر صدیق اور ابن عباس اور ابن الزبیر سے بہی روایت ہے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ ابْنِ زِیَادٍ فَجِیْءَ بِرَاْسِ الْحُسَیْنِ فَجَعَلَ یَقُوْلُ بِقَضِیْبٍ فِیْ اَنْفِہٖ وَیَقُوْلُ مَا رَاَیْتُ مِثْلَ ھٰذَا حُسْنًا لِمَ یُذْکَرُ قَالَ قُلْتُ اَمَا اِنَّہٗ کَانَ مِنْ اَشْبَھِھِمْ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا انہون نے کہ مین ابن زیاد کے کے پاس تہا اور لائے وہان سر امام حسین کا یعنے کربلا سے سو وہ انکے ناک مین چہڑی مارتا تہا اور کہتا تہا مین نے ایسا حسن نہین دیکہا اور یہ کیون ذکر کیا جاتا ہے راوی نے کہا کہ مین بولا وہ سب لوگون سے زیادہ تر مشابہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **مترجم** بخاری کی روایت مین یہ لفظ ہین فجعل ینکت وقال فی حسنہ شیئا یعنے چہڑی مارتا تہا اور انکے حسن مین عیب لگاتا تہا اور اس روایت کی تطبیق ترمذی کی روایت سے سطرح ہوسکتی ہے کہ یہ جو اسنے کہا کہ مین نے ایسا حسن نہین دیکہا یہ کہنا اس نابکار کا بطریق طعن و استہزا ہو **عَنْ** عَلِیٍّ قَالَ الْحَسَنُ اَشْبَہُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا بَیْنَ الصَّدْرِ اِلَی الرَّاْسِ وَالْحُسَیْنُ اَشْبَہُ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ امام حسن سب سے زیادہ مشابہ تہے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے سینہ سے سر تک اور امام حسین سینہ سے نیچے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** عُمَارَۃَ بْنِ عُمَیْرٍ قَالَ لَمَّا جِیْءَ بِرَاْسِ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ وَاَصْحَابِہٖ نُضِّدَتْ فِی الْمَسْجِدِ فِی الرَّحَبَۃِ فَانْتَھَیْتُ اِلَیْھِمْ وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَاِذَا حَیَّۃٌ قَدْ جَاءَتْ تَخَلَّلُ الرُّءُوْسَ حَتّٰی دَخَلَتْ فِیْ مَنْخَرَیْ عُبَیْدِ اللّٰہِ بْنِ زِیَادٍ فَمَکَثَتْ ھُنَیْھَۃً ثُمَّ خَرَجَتْ فَذَھَبَتْ حَتّٰی تَغَیَّبَتْ ثُمَّ قَالُوْا قَدْ جَاءَتْ قَدْ جَاءَتْ فَفَعَلَتْ ذٰلِکَ مَرَّتَیْنِ اَوْ ثَلَاثًا **ترجمہ** روایت ہے عمارہ بن عمیر سے کہ جب عبید اللہ بن زیاد اور اسکے لوگون کے سر مسجد مین لاکر ڈالدیے جو رحبہ مین تہی اور وہ نام ہے ایک مقام کا سو مین وہان گیا اور لوگ کہنے لگے آیا آیا

اور وہ ایک سانپ تہا کہ لوگون مین سے ہوکر آیا اور عبید اللہ بن زیاد کے نتہنون مین تہوڑی دیر گہسا رہا پہر نکلا اور چلا گیا اور غایب ہوگیا پہر لوگون نے کہا کہ آیا
آیا اور پہر گہسا اسیطرح تین بار کیا یا دو بار اور یہ نمونہ تہا اللہ کے عذاب کا اس نابکار کے واسطے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **باب عن حذیفة** قال سالتنی امی
متی عہدک تعنی بالنبی صلی اللہ علیہ وسلم فقلت مالی بہ عہد منذ کذا وکذا فنالت منی فقلت لہا دعینی اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاصلی
معہ المغرب واسألہ ان یستغفر لی ولک فاتیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصلیت معہ المغرب فصلی حتی صلی العشاء ثم انفتل فتبعتہ فسمع صوتی
فقال من ھذا حذیفة قلت نعم قال ما حاجتک غفر اللہ لک ولامک قال ان ھذا ملک لم ینزل الارض قط قبل ھذہ اللیلة استأذن ربہ ان
یسلم علی ویبشرنی بان فاطمة سیدة نساء اہل الجنة وان الحسن والحسین سیدا شباب اہل الجنة **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا کہ پوچہا مجہسے میری
ماں نے کہ تو حضرت کے خدمت مین کب جایا کرتا ہے مین نے کہا اتنی روز سے میل کوئی حاضری کا وقت مقرر نہین یعنے اکثر غیر حاضر رہتا ہون تو وہ مجہپر بہت خفا ہوئین مین نے
کہا اب جانی دو مین حضرت کے خدمت مین حاضر ہوکر مغرب انکے ساتہ پڑہونگا اور حضرت سے سوال کرونگا کہ میرے اور تمہارے لئے مغفرت مانگیں پہر مین آپکے پاس حاضر ہوا
اور مغرب انکے ساتہ پڑہی پہر آپ نوافل پڑہتے رہے یہانتک کہ عشا پڑہی اور لوٹے اور مین آپکے ساتہ چلا سو میری آواز سنی اور فرمایا کون حذیفہ ہے مین نے کہا جی فرمایا
تمہارا کیا مطلب ہے بخشے تمکو اللہ اور تمہاری ماںکو اور فرمایا یہ ایک فرشتہ تہا کہ زمین پر کبہی نہ اترا تہا آجکی رات اسنے اجازت مانگی رب سے کہ مجہپر سلام کرے اور بشارت
دی کہ فاطمہ سردار جنت کے عورتون کی ہے اور حسن اور حسین سردار ہین جنت کے جوانون کے یعنے جو دنیا مین جوان تہی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم
اسکو مگر اسرائیل کی روایت سے **عن** البراء ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابصر حسنا وحسینا فقال اللہم انی احبہما فاحبہما **ترجمہ** روایت ہے
براء سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکہا حضرت امام حسن اور امام حسین کو اور کہا کہ یا اللہ مین انکو دوست رکہتا ہون تو بہی انکو دوست رکہہ **ف** یہ
حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عباس قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حامل الحسن بن علی علی عاتقہ فقال رجل نعم المرکب رکبت
یا غلام فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونعم الراکب ھو **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم حسن بن علی کو اپنے کندہے پر لئے ہوئے تہے
سو ایک شخص نے کہا کیا خوب سواری پائی تو نے ای لڑکے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اور سوار بہی کیا خوب ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی
سند سے اور زمعہ بن صالح کو بعض اہل علم نے ضعیف کہا ہے بسبب سوء حفظ کے **عن** البراء بن عازب قال رأیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم واضع الحسن
بن علی علی عاتقہ وھو یقول اللہم انی احبہ فاحبہ **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے انہون نے کہا دیکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو کہ حسن بن علی کو اپنے
کندہے پر لئے ہوئے تہے اور فرماتے تہے یا اللہ مین اسکو دوست رکہتا ہون تو بہی اسکو دوست رکہہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مناقب اہل**
بیت النبی صلی اللہ علیہ وسلم **مناقب اہل بیت کے** راضی ہو اللہ انسے **عن** جابر بن عبد اللہ قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم فی حجتہ یوم عرفة وھو علی ناقتہ القصواء یخطب فسمعتہ یقول یا ایہا الناس انی ترکت فیکم من ان اخذتم بہ لن تضلوا کتاب اللہ
وعترتی اہل بیتی **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ دیکہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو حج مین عرفہ کے اور وہ اپنی اونٹنی پر تہے جسکا نام قصوی تہا اور خطبہ
پڑہتے تہے سو سنا مین نے کہ فرماتے تہے ای لوگون مین تمہارے لئے ایسی چیز چہوڑے جاتا ہون کہ جب تک تم اسے پکڑے رہو گے کبہی گمراہ نہوگے ایک کتاب اللہ
دوسرے عترت یعنے اہل بیت اپنی **ف** اس باب مین ابی ذر اور ابی سعید اور زید بن ارقم اور حذیفہ بن اسید سے بہی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند
سے اور زید بن الحسن سے سعید بن سلیمان اور کئی اہل علم نے روایت کی ہے **مترجم** توربشتی نے کہا کہ عترت کے کئی معنی ہین اسلئے حضرت نے فرمایا بلکہ مراد اس سے اہل بیت ہین تاکہ
معلوم ہوجاوے کہ مقصود اس سے آپکی نسل اور قریبی رشتہ دار ہین اور قرابت قریبہ والی ہین اور یہی معنی ہے مراد ہے انکی محبت رکہنا اور انکی حرمت کی حفاظت کرنا اور انکے ہدایات پر
عمل کرنا اور انکے اقوال حسنہ پر اعتماد کرنا اور یہی معاملہ کتاب سے ضرور ہے کہ اسکی حرمت نگاہ رکہنا اور اسکے احکام پر عامل رہنا اوامر کو بجا لانا اور نواہی سے باز رہنا **عن** عمر
ابن ابی سلمة ربیب النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال نزلت ھذہ الایة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اہل البیت و
یطہرکم تطہیرا فی بیت ام سلمة فدعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم فاطمة وحسنا وحسینا فجللہم بکساء وعلی خلف ظہرہ فجللہم بکساء ثم

مناقب اہل بیت نبی

قَالَ اللّٰھُمَّ ھٰؤُلَاءِ اَھْلُ بَیْتِیْ فَاَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا قَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاَنَا مَعَھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اَنْتِ عَلٰی مَکَانِکِ وَاَنْتِ اِلٰی خَیْرٍ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن ابی سلمہ سے جو پروردہ تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انہوں نے کہا جب یہ آیت اتری نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ یعنے اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ دور کردے تمہاری ناپاکی کو اے گھر والو ام سلمہ کے گھر میں سو بلایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فاطمہ اور امام حسن و حسین کو اور ان پر ایک چادر ڈال دی اور انکے پیچھے حضرت علی تھے سو ان سب پر ایک چادر ڈالکر آپنے عرض کی کہ یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں سو انکی ناپاکی دور کردے اور انکو بخوبی پاک کردے اور ام سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی انہیں میں ہوں یا رسول اللہ آپنے فرمایا تم اپنی جگہہ پر رہو اور تم نیکی پر ہو **ف** اور اس باب میں ام سلمہ اور معقل بن یسار اور ابی الحمراء اور انس بن مالک سے بھی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے **مترجم** اللہ چاہتا ہی کہ دور کردے تمہاری ناپاکی مراد ناپاکی سے اخلاق رزیلہ اور عادات خسیسہ ہیں یا وہ معاصی جنکی اللہ تعالیٰ نے نہی فرمائی یا وساوس و خطرات شیطانیہ اور ہوا جس شبہات نفسانیہ کہ ان سب سے اللہ تعالیٰ نے اہل بیت کو پاک کیا اور اہل بیت سے مراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ازواج مطہرات ہیں جو بیت نبی میں تھیں اور یہی روایت ہے سعید بن جبیر سے ابن عباس سے اور یہی قول ہے عکرمہ و مقاتل کا اور ابی سعید خدری اور ایک جماعت تابعین کی اسطرف گئی ہے کہ مراد اہل بیت سے علی اور فاطمہ اور حسنین ہیں اور روایت مذکورہ بھی انکی مؤید ہی مگر بہر حال نساء نبی اس سے خارج نہیں اسلیئے کہ لفظ قرآنی اور ارشاد رحمانی خود انکو شامل ہے اور زید بن ارقم نے کہا ہے کہ اہل بیت وہ ہیں جنپر صدقہ حرام ہے اور وہ آل علی اور آل عقیل اور آل جعفر اور آل عباس ہیں رضی اللہ عنہم من البغوی **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ تَارِکٌ فِیْکُمْ مَّا اِنْ تَمَسَّکْتُمْ بِہٖ لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِیْ اَحَدُھُمَا اَعْظَمُ مِنَ الْاٰخَرِ کِتَابُ اللّٰہِ حَبْلٌ مَّمْدُوْدٌ مِّنَ السَّمَاءِ اِلَی الْاَرْضِ وَعِتْرَتِیْ اَھْلُ بَیْتِیْ وَلَنْ یَّتَفَرَّقَا حَتّٰی یَرِدَا عَلَیَّ الْحَوْضَ فَانْظُرُوْا کَیْفَ تَخْلُفُوْنِیْ فِیْھِمَا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ جاتا ہوں ایک انمیں کی دوسرے سے بڑی ہے وہ جو بڑی ہے اللہ کی کتاب ہے کہ گویا ایک رسی آسمان سے زمین تک لٹکی ہوئی ہے اور دوسرے میری عترت یعنے اہل بیت میرے کہ یہ دونوں جدا نہونگے یہانتک کہ وارد ہوں گے میرے ساتھ حوض کوثر پر سو دیکھو میرے پیچھے انکے ساتھ کیا کرتے ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** افسوس ہے کہ امت نے ان دونوں کے ساتھ کچھہ حسن سلوک نکیا ایک گروہ نے تو قرآن کو بک بک ٹھیرایا اور رسم و رواج کیطرح اسکی تعلیم جانی اور دستور العمل اپنا آراء رجال کو کیا اور دوسرے گروہ نے اہل بیت کے ساتھ جو بد سلوکی کی ظاہر و باہر ہے **عَنْ** عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّ کُلَّ نَبِیٍّ اُعْطِیَ سَبْعَۃَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ اَوْ قَالَ رُقَبَاءَ وَاُعْطِیْتُ اَنَا اَرْبَعَۃَ عَشَرَ قُلْنَا مَنْ ھُمْ قَالَ اَنَا وَابْنَایَ وَجَعْفَرٌ وَحَمْزَۃُ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَعُمَرُ وَمُصْعَبُ بْنُ عُمَیْرٍ وَبِلَالٌ وَسَلْمَانُ وَعَمَّارٌ وَالْمِقْدَادُ وَحُذَیْفَۃُ وَعَبْدُ اللّٰہِ بْنُ مَسْعُوْدٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے سات نقیب عنایت فرمائی ہیں اور مجھے چودہ ہمنے پوچھا کہ وہ کون ہیں تو آپنے مجھے اور میرے دونوں بیٹوں اور جعفر اور حمزہ اور ابو بکر اور عمر اور مصعب بن عمیر اور بلال اور سلمان اور عمار اور مقداد اور حذیفہ اور عبد اللہ بن مسعود کو فرمایا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حضرت علی سے موقوفاً **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَحِبُّوا اللّٰہَ لِمَا یَغْذُوْکُمْ مِنْ نِّعَمِہٖ وَاَحِبُّوْنِیْ لِحُبِّ اللّٰہِ وَاَحِبُّوْا اَھْلَ بَیْتِیْ لِحُبِّیْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوست رکھو اللہ کو اسلیئے کہ وہ تمکو اپنی نعمتیں کھلاتا ہے اور دوست رکھو مجھے اللہ کے لیئے اور دوست رکھو میرے اہل بیت کو میرے لیئے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اسی سند سے ہم اسی جانتے ہیں

مُنَاقِبُ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَزَیْدِ بْنِ ثَابِتٍ وَاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ وَاَبِیْ عُبَیْدَۃَ بْنِ الْجَرَّاحِ مناقب معاذ اور زید اور ابی اور ابی عبیدہ کے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْحَمُ اُمَّتِیْ بِاُمَّتِیْ اَبُوْ بَکْرٍ وَاَشَدُّھُمْ فِیْ اَمْرِ اللّٰہِ عُمَرُ وَاَصْدَقُھُمْ حَیَاءً عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَاَعْلَمُھُمْ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَاَفْرَضُھُمْ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَقْرَؤُھُمْ اُبَیُّ بْنُ کَعْبٍ وَلِکُلِّ اُمَّۃٍ اَمِیْنٌ وَاَمِیْنُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اَبُوْ عُبَیْدَۃَ بْنُ الْجَرَّاحِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ رحم کرنیوالی میری امت پر ابو بکر ہیں یعنے نرم دل اور سب سے زیادہ سخت اللہ کے کام بجالانے میں عمر اور سب سے زیادہ سچی حیا والے عثمان بن عفان اور سب سے زیادہ حلال و حرام کے واقف معاذ بن جبل اور سب سے زیادہ فرائض جاننے والے زید بن ثابت اور سب سے زیادہ قرأت جاننے والے ابی بن کعب اور ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابو عبیدہ بن جراح ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو قتادہ کی روایت سے مگر اسی سند سے اور روایت کی ہے یہ ابو قلابہ نے انس سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکی **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لِاُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ

اَقْرَأَ عَلَيْكَ لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قَالَ وَسَمَّانِيْ قَالَ نَعَمْ فَبَكٰى **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ابی بن کعب سے کہ اللہ نے مجھے حکم دیا ہے کہ تمہارے آگے سورہ لم یکن پڑھوں اُنہوں نے عرض کی کہ کیا اللہ نے میرا نام لیا آپ نے فرمایا ہاں وہ رونے لگے یعنی شکر کے راہ سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہی حدیث ابی بن کعب سے اُنہوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعَةٌ كُلُّهُمْ مِنَ الْاَنْصَارِ اُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَّمُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَزَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَاَبُوْ زَيْدٍ قَالَ قُلْتُ لِاَنَسٍ مَنْ اَبُوْ زَيْدٍ قَالَ اَحَدُ عُمُوْمَتِيْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ اُنہوں نے کہا جمع کیا قرآن کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چار شخصوں نے کہ سب انصار سے تھے ابی بن کعب معاذ بن جبل اور زید بن ثابت اور ابوزید راوی نے کہا میں نے کہا ابوزید کون ہیں انس نے کہا وہ میرے چچاؤں میں ہیں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ بَكْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ عُمَرُ نِعْمَ الرَّجُلُ اَبُوْ عُبَيْدَةَ بْنُ الْجَرَّاحِ نِعْمَ الرَّجُلُ اُسَيْدُ بْنُ حُضَيْرٍ نِعْمَ الرَّجُلُ ثَابِتُ بْنُ قَيْسِ بْنِ شَمَّاسٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ نِعْمَ الرَّجُلُ مُعَاذُ بْنُ عَمْرِو بْنِ الْجَمُوْحِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہیں ابوبکر و عمر و ابوعبیدہ اور اُسید بن حضیر اور ثابت بن قیس اور معاذ بن جبل اور معاذ بن عمرو بن الجموح **ف** یہ حدیث حسن ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سہیل کی روایت سے **عَنْ** حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ قَالَ جَآءَ الْعَاقِبُ وَالسَّيِّدُ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَا ابْعَثْ مَعَنَا اَمِيْنَكَ قَالَ فَاِنِّيْ سَاَبْعَثُ مَعَكُمْ اَمِيْنًا حَقَّ اَمِيْنٍ فَاَشْرَفَ لَهَا النَّاسُ فَبَعَثَ اَبَا عُبَيْدَةَ قَالَ وَكَانَ اَبُوْ اِسْحَاقَ اِذَا حَدَّثَ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ عَنْ صِلَةَ قَالَ سَمِعْتُهُ مُنْذُ سِتِّيْنَ سَنَةً **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ بن الیمان سے کہا اُنہوں نے کہ آیا سردار ایک قوم کا اور نایب اُسکا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اور دونوں نے عرض کی کہ ہمارے ساتھ کوئی اپنا امین روانہ فرمائیے آپ نے فرمایا میں تیرے ساتھ ایسا امین بھیجونگا جو حق امانت بخوبی ادا کرے اور لوگوں نے اس خدمت کی طمع کی سو بھیجا آپ نے اُنکے ساتھ ابوعبیدہ کو کہا راوی نے ابواسحاق جب اس حدیث کو صلہ سے روایت کرتے تھے کہتے تھے کہ میں نے ساٹھ برس ہوے کہ یہ حدیث اُنسے سنی تھی اور یہ انکا کمال حافظہ تھا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ عمر اور انس سے دونوں نے روایت کی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ہر امت کا ایک امین ہے اور اس امت کا امین ابوعبیدہ

مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

مَنَاقِبُ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب سلمان فارسی کے رضی اللہ عنہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْجَنَّةَ تَشْتَاقُ اِلٰى ثَلٰثَةٍ عَلِيٍّ وَّعَمَّارٍ وَّسَلْمَانَ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جنت تین شخصوں کی مشتاق ہے علی اور عمار اور سلمان فارسی کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حسن بن صالح کی روایت سے **مترجم** سلمان فارسی فارس کے تھے اُنکے باپ آتش پرست تھے اُنکو اللہ نے ہدایت کی دین کا شوق ہوا پہر یہودی ہوئے پہر نصرانی ایک مدت تک دین کی تلاش میں بسر کی جگہہ بکے آخر میں توفیق الٰہی حضرت کی خدمت میں کہینچ لائی یہاں مشرف باسلام ہوئے بڑی عمر تہی قریب چار سو برس کے اور جنگ احزاب میں خندق انہیں کی صلاح و مشورہ سے کہودی گئی حضرت نے اُنکو اہل بیت فرمایا ہے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

مناقب عمار بن یاسر

مَنَاقِبُ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ وَكُنْيَتُهٗ اَبُو الْيَقْظَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عمار بن یاسر اور کنیت انکی ابوالیقظان ہے

عَنْ عَلِيٍّ قَالَ جَآءَ عَمَّارُ بْنُ يَاسِرٍ يَسْتَاْذِنُ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ ائْذَنُوْا لَهٗ مَرْحَبًا بِالطَّيِّبِ الْمُطَيَّبِ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ عمار حاضر ہوے اور اجازت چاہی حضرت نبی فرمایا اُنکو آنے دو مرحبا مرد پاکذات پاک خصلت کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا خُيِّرَ عَمَّارٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ اِلَّا اخْتَارَ اَرْشَدَهُمَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اختیار نہ دیا گیا عمار کو کسی دو امر دینی کہ نہ اختیار کیا اُنہوں نے اُنمیں سے بہتر کو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عبدالعزیز بن سیاہ کی روایت سے اور وہ شیخ کوفی ہیں اور اُنسے محدثین نے روایت کی ہے اور انکا ایک لڑکا ہی کہ اُسکو یزید بن عبدالعزیز کہتے ہیں اور وہ ثقہ ہیں روایت کی اُنسے یحیی بن آدم نے **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ كُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنِّيْ لَا اَدْرِيْ مَا قَدْرُ بَقَائِيْ فِيْكُمْ فَاقْتَدُوْا بِالَّذِيْنَ مِنْ بَعْدِيْ وَاَشَارَ اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ وَّعُمَرَ وَاهْتَدُوْا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَّمَا حَدَّثَكُمْ ابْنُ مَسْعُوْدٍ فَصَدِّقُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہا اُنہوں نے کہ ہم بیٹھے تھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہ فرمایا آپنے میں نہیں جانتا کہ تم میں کب تک جیوں سو اقتدا کرو میرے بعد ابی بکر و عمر کا اور چلو چال عمار کی اور ابن مسعود جو حدیث بیان کریں اسکو سچ جانو **ف** یہ حدیث حسن ہے اور روایت کی ابراہیم بن سعد نے یہ حدیث سفیان ثوری سے اُنہوں نے عبدالملک بن عمیر سے اُنہوں نے ہلال مولی ربعی سے اُنہوں نے حذیفہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اسکے مانند **عَنْ**

اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْشِرْ يَا عَمَّارُ تَقْتُلُكَ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بشارت ہو تجھکو
اے عمار کہ قتل کرینگے تجھکو باغی لوگ **ف** اس باب مین ام سلمہ اور عبداللہ بن عمرو اور ابی الیسر اور حذیفہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے علاء بن عبدالرحمٰن کی
روایت سے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضرت علی اور حضرت معاویہ کے جنگ و جدال مین حضرت علی کرم اللہ وجہہ حق پر تھے اور حضرت معاویہ خطا پر مگر اصحاب ہے چونکہ کف لسان
واجب ہے اور خطا انکی خطائے اجتہادی تھی اسلئے محل طعن نہین اور حضرت عمار کو اصحاب معاویہ رضی اللہ عنہ نے شہید کیا **مَنَاقِبُ اَبِیْ ذَرٍّ الْغِفَارِيِّ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ**
مناقب ابی ذر غفاری کے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ اَصْدَقَ مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ
ترجمہ روایت ہے عبداللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ آسمان نے کسی پر سایہ نکیا اور زمین نے کسیکو نہ اٹھایا جو زیادہ سچا ہو ابی ذر سے **ف** اور اس باب
مین ابی الدرداء اور ابی ذر سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَظَلَّتِ الْخَضْرَاءُ وَلَا اَقَلَّتِ الْغَبْرَاءُ
مِنْ ذِیْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ وَلَا اَوْفٰى مِنْ اَبِیْ ذَرٍّ شِبْهِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ كَالْحَاسِدِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَفَتَعْرِفُ ذٰلِكَ لَهٗ قَالَ نَعَمْ فَاعْرِفُوْهُ **ترجمہ**
روایت ہے ابی ذر سے کہ انہوں نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آسمان نے کسی پر سایہ نکیا اور زمین نے کسیکو نہ اٹھایا جو زبان کا سچا زیادہ ہو اور بہتر ہو ابی ذر سے
اور وہ بہت مشابہ ہے عیسے بن مریم سے سو عمر بن خطاب نے حضرت سے پوچھا جیسے کسیکو رشک آتا ہے کہ کیا انکو خبر کر دین ہم اسکی آپنے فرمایا کہ ہان کہہ دو اس سے **ف** یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور روایت کی بعضوں نے یہ حدیث اور کہا کہ حضرت نے یون فرمایا کہ ابوذر زمین پر ایسے زہد کے ساتھ پھرتا ہے جیسے عیسے بن مریم **مَنَاقِبُ
عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ** مناقب عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ عَنِ ابْنِ اَخِیْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ قَالَ لَمَّا اُرِيْدَ
قَتْلُ عُثْمَانَ جَاءَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ فَقَالَ لَهٗ عُثْمَانُ مَا جَاءَ بِكَ قَالَ جِئْتُ فِیْ نَصْرِكَ قَالَ اُخْرُجْ اِلَى النَّاسِ فَاطْرُدْهُمْ عَنِّیْ فَاِنَّكَ خَارِجًا خَيْرٌ لِّیْ مِنْكَ دَاخِلًا
فَخَرَجَ عَبْدُ اللّٰهِ اِلَى النَّاسِ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ كَانَ اسْمِیْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فُلَانٌ فَسَمَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَبْدَ اللّٰهِ وَنَزَلَتْ فِیَّ اٰيَاتٌ مِّنْ كِتَابِ
اللّٰهِ نَزَلَتْ فِیَّ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ وَنَزَلَ قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا بَيْنِیْ وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهٗ
عِلْمُ الْكِتَابِ اِنَّ لِلّٰهِ سَيْفًا مَّغْمُوْدًا عَنْكُمْ وَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ قَدْ جَاوَرَتْكُمْ فِیْ بَلَدِكُمْ هٰذَا الَّذِیْ نَزَلَ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاللّٰهَ اللّٰهَ فِیْ هٰذَا الرَّجُلِ
اَنْ تَقْتُلُوْهُ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ قَتَلْتُمُوْهُ لَتَطْرُدُنَّ جِيْرَانَكُمُ الْمَلَآئِكَةَ وَلَتَسُلُّنَّ سَيْفَ اللّٰهِ الْمَغْمُوْدَ عَنْكُمْ فَلَا يُغْمَدُ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ قَالُوْا اقْتُلُوا الْيَهُوْدِیَّ وَاقْتُلُوْا
عُثْمَانَ **ترجمہ** روایت ہے عبدالملک سے کہ انہوں نے کہا جب ارادہ کیا لوگون نے حضرت عثمان کے قتل کا آئے عبداللہ بن سلام اور حضرت عثمان نے اُنسے
پوچھا کہ تم کیون آئے ہو انہوں نے عرض کی کہ آپکی مدد کو آپنے فرمایا جاؤ لوگون کو میرے ایذا سے باز رکھو اسلئے کہ تمہارا باہر رہنا میرے لئے زیادہ مفید ہے
اندر کے رہنے سے سو عبداللہ باہر نکلے اور لوگون سے کہا اے لوگون میرا نام جاہلیت مین فلان تھا اور نام رکھا میرا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ
اور کئی آیتین کتاب اللہ کی میرے شان مین نازل ہوئین چنانچہ وَشَهِدَ شَاهِدٌ اور قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا میرے ہی لئے نازل ہوئے اور اللہ کی تلوار میان مین
ہے اور ملائکہ تمہارے ہمسایہ ہین اس شہر مدینہ مین جسمین اترے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سو ڈرو اللہ سے اور بچو اس شخص کے قتل سے سو قسم ہے اللہ کی اگر تمنے
اسکو قتل کیا یعنے حضرت عثمان کو تو تمہارے ہمسایہ ملائکہ تمسے دور ہو جاوینگے اور تلوار اللہ کی تمپر میان سے باہر ہو جاویگی کہ پھر قیامت تک میان
مین نہ آئیگی سو لوگون نے اُن کی نصیحت سنکر جواب دیا کہ قتل کرو اس یہودی کو بھی اور حضرت عثمان کو بھی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے
ہم اسکو مگر عبدالملک بن عمیر کی روایت سے اور روایت کی شعیب بن صفوان نے یہ حدیث عبدالملک بن عمیر سے اور کہا انہوں نے کہ روایت ہے عمر بن محمد
بن عبداللہ بن سلام سے وہ روایت کرتے ہین اپنے دادا عبداللہ بن سلام سے **مترجم** یہ دونون آیتین عبداللہ بن سلام کی شان مین نازل ہوئین
اول قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَكَفَرْتُمْ بِهٖ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَآئِيْلَ عَلٰى مِثْلِهٖ فَاٰمَنَ وَاسْتَكْبَرْتُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ
یعنے کہہ تو اے نبی کہ بھلا دیکھو تو اگر یہ قرآن اللہ کے نزدیک سے ہو اور تم اسکے منکر ہوئے اور ایک گواہ بنی اسرائیل کا بھی اسکی گواہی دے چکا
اور اسپر ایمان لاچکا اور تکبر کیا تمنے تو کتنا بڑا ظلم کیا بیشک اللہ راہ نہین دیتا ظالمون کو اور اس گواہ سے مراد عبداللہ بن سلام ہی ہین

مناقب عبداللہ بن سلام رض

یہی قول ہے قتادہ اور ضحاک کا کہ انہوں نے گواہی دی کہ قرآن کلام الٰہی ہے اور محمد صلے اللہ علیہ سلم رسول ہیں دوسرے وَيَقُولُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَسْتَ مُرْسَلًا قُلْ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيدًا بَيْنِي وَبَيْنَكُمْ وَمَنْ عِنْدَهُ عِلْمُ الْكِتَابِ یعنے کافر کہتے ہیں کہ تو رسول نہیں کہہ تو کافی ہے اللہ گواہ میرے اور تمہارے درمیان اور جسکے پاس علم ہے کتاب کا اور مراد اُس سے ہے عبداللہ بن سلام ہیں یہی قول ہے قتادہ کا اور اُن نابکاروں نے ظلم کیا جو ایسے مؤمن کامل الایمان کو یہودی کہا اور حقیقت میں جب سے حضرت عثمان خلیفہ برحق مقتول ہوئے اہل اسلام کبھی متفق ہو کر کسی دشمن سے نہ لڑے اور اللہ کی غضب کے تلوار اُنکے اُوپر کھنچی کہ اُنسے آپس میں پھوٹ ڈالنی اور تحریش فیما بینہم کا سبب ہو گئی

عَنْ يَزِيدَ بْنِ عَمِيرَةَ قَالَ لَمَّا حَضَرَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ الْمَوْتُ قِيلَ لَهُ يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ أَوْصِنَا قَالَ أَجْلِسُونِي فَقَالَ إِنَّ الْعِلْمَ وَالْإِيمَانَ مَكَانَهُمَا مَنِ ابْتَغَاهُمَا وَجَدَهُمَا يَقُولُ ذٰلِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَالْتَمِسُوا الْعِلْمَ عِنْدَ أَرْبَعَةِ رَهْطٍ عِنْدَ عُوَيْمِرٍ أَبِي الدَّرْدَاءِ وَعِنْدَ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ وَعِنْدَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ سَلَامٍ الَّذِي كَانَ يَهُودِيًّا فَأَسْلَمَ فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ إِنَّهُ عَاشِرُ عَشَرَةٍ فِي الْجَنَّةِ **ترجمہ** روایت ہے یزید بن عمیرہ سے کہ جب حضرت معاذ کو موت قریب ہوئی لوگوں نے کہا ہمکو وصیت کرو اُنہوں نے کہا مجھکو بٹھاؤ پھر کہا علم اور ایمان اپنی جگہہ میں موجود ہے جو انکو ڈھونڈے بیشک پاوے تین بار کہا اور کہا کہ علم کو ڈھونڈو چار شخصوں کے پاس ایک ابی الدرداء دوسرے سلمان فارسی تیسرے عبداللہ بن مسعود چوتھے عبداللہ بن سلام جو یہودی تھے اور اللہ نے انکو شرف اسلام عنایت فرمایا اور میں نے سنا ہے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے کہ وہ بھی اُن دس میں ہے جو جنتی ہیں **ف** اسباب میں سعد سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے

مناقب عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

عَنْ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اقْتَدُوا بِاللَّذَيْنِ مِنْ بَعْدِي مِنْ أَصْحَابِي أَبِي بَكْرٍ وَعُمَرَ وَاهْتَدُوا بِهَدْيِ عَمَّارٍ وَتَمَسَّكُوا بِعَهْدِ ابْنِ مَسْعُودٍ **ترجمہ** روایت ہے ابن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم نے پیروی کرو میرے بعد ابی بکر و عمر کے اور خصلت اختیار کرو عمار کے اور وصیت اور نصیحت پر چلو ابن مسعود کے **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے عبداللہ بن مسعود کے روایت سے نہیں جانتے ہم اسکو مگر یحیٰی بن سلمہ بن کہیل کے روایت سے اور یحیٰی بن سلمہ ضعیف ہیں حدیث میں اور ابی الزعرا کا نام عبداللہ بن ہانی ہے اور وہ ابوالزعرا جنسے شعبہ اور ثوری اور ابن عیینہ روایت کرتے ہیں اُنکا نام عمرو بن عمرو ہے اور وہ بھتیجے ہیں ابی الاحوص کے رفیق ہیں ابن مسعود کے **عَنْ** الْأَسْوَدِ بْنِ يَزِيدَ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا مُوسٰى يَقُولُ لَقَدْ قَدِمْتُ أَنَا وَأَخِي مِنَ الْيَمَنِ وَمَا نُرٰى حِينًا إِلَّا أَنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُودٍ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِمَا نَرٰى مِنْ دُخُولِهِ وَدُخُولِ أُمِّهِ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے اسود بن یزید سے کہ اُنہوں نے سنا ابوموسیٰ سے کہ وہ کہتے تھے کہ آئے ہم اور بھائی ہمارے یمن سے اور ہم اکثر اوقات یہی دیکھتے تھے کہ عبداللہ بن مسعود ایک شخص ہیں حضرت صلے اللہ علیہ سلم کے گھر والوں سے اسلئے کہ ہم بہت اُنکی اور اُنکی والدہ کے آمد و رفت دیکھتے حضرت کے گھر میں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کے یہ سفیان ثوری نے ابی اسحاق سے **عَنْ** عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ قَالَ أَتَيْنَا حُذَيْفَةَ فَقُلْنَا حَدِّثْنَا بِأَقْرَبِ النَّاسِ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ هَدْيًا وَدَلًّا فَنَأْخُذَ عَنْهُ وَنَسْمَعَ مِنْهُ قَالَ كَانَ أَقْرَبُ النَّاسِ هَدْيًا وَدَلًّا وَسَمْتًا بِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ابْنُ مَسْعُودٍ حَتّٰى يَتَوَارٰى مِنَّا فِي بَيْتِهِ وَلَقَدْ عَلِمَ الْمَحْفُوظُونَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنَّ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ هُوَ مِنْ أَقْرَبِهِمْ إِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن یزید سے کہا اُنہوں نے کہ آئے ہم حذیفہ کے پاس اور کہا ہمنے بتاؤ ہمکو کہ کون شخص زیادہ قریب تھا بہ نسبت لوگوں کے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے چال و چلن میں کہ ہم اُس سے دین سیکھیں اور حدیثیں سنیں تو اُنہوں نے کہا سب سے زیادہ قریب لوگوں سے رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم سے چال و چلن اور خصلت میں عبداللہ بن مسعود ہیں اور وہ پوشیدہ حالات خانگی سے حضرت کے واقف ہوتے تھے جو ہم نجانتے تھے اور بخوبی جانتے ہیں اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ سلم کے جو کذب سے محفوظ ہیں کہ بیٹا ام عبد کا یعنے عبداللہ بن مسعود اُن سب میں زیادہ نزدیک ہیں اللہ کے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَلِيٍّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَوْ كُنْتُ مُؤَمِّرًا أَحَدًا مِنْهُمْ مِنْ غَيْرِ مَشْوَرَةٍ لَأَمَّرْتُ ابْنَ أُمِّ عَبْدٍ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر میں کسیکو امیر کرتا اُنمیں سے بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا عبداللہ بن مسعود کو جو بیٹے ہیں ام عبد کے یعنے کسی لشکر خاص پر اور اس سے خلافت مُراد نہیں اسلئے کہ خلیفہ قریش سے ہیں **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر حارث کے روایت سے کہ وہ علی سے روایت کرتے ہیں روایت کی ہمسے سفیان بن وکیع نے اُنہوں نے لینے باپ سے اُنہوں نے سفیان ثوری سے اُنہوں نے ابی اسحاق سے

اُنہون نے حارث سے اُنہون نے حضرت علی سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر مین کسیکو امیر کرتا بغیر مشورہ کے تو امیر کرتا ابن ام عبد کو **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ
قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خُذُوا الْقُرْاٰنَ مِنْ اَرْبَعَةٍ مِنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ وَاُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ وَمُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ وَسَالِمٍ مَوْلٰى اَبِيْ حُذَيْفَةَ **ترجمہ** روایت ہے
عبد اللہ بن عمرو سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قرآن سیکھو چار شخصون سے عبد اللہ بن مسعود اور ابی بن کعب اور معاذ بن جبل اور سالم مولی ابی حذیفہ سے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** خَيْثَمَةَ بْنِ اَبِيْ سَبْرَةَ قَالَ اَتَيْتُ الْمَدِيْنَةَ فَسَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَيَسَّرَ لِيْ اَبَا هُرَيْرَةَ فَجَلَسْتُ اِلَيْهِ
فَقُلْتُ لَهٗ اِنِّيْ سَاَلْتُ اللّٰهَ اَنْ يُّيَسِّرَ لِيْ جَلِيْسًا صَالِحًا فَوُفِّقْتَ لِيْ فَقَالَ مِنْ اَيْنَ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ اَهْلِ الْكُوْفَةِ جِئْتُ اَلْتَمِسُ الْخَيْرَ وَاَطْلُبُهٗ فَقَالَ اَلَيْسَ فِيْكُمْ سَعْدُ
بْنُ مَالِكٍ مُجَابُ الدَّعْوَةِ وَابْنُ مَسْعُوْدٍ صَاحِبُ طَهُوْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَعْلَيْهِ وَحُذَيْفَةُ صَاحِبُ سِرِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ
سَلَّمَ وَعَمَّارٌ الَّذِيْ اَجَارَهُ اللّٰهُ مِنَ الشَّيْطَانِ عَلٰى لِسَانِ نَبِيِّهٖ وَسَلْمَانُ صَاحِبُ الْكِتَابَيْنِ قَالَ قَتَادَةُ وَالْكِتَابَانِ الْاِنْجِيْلُ وَالْقُرْاٰنُ **ترجمہ** روایت ہے خیثمہ بن ابی سبرہ سے کہ کہا
مین نے مدینہ مین آکر دعا کی کہ مجھے کوئی رفیق صالح میسر ہو تو ابو ہریرہ مل گئے مین اُنکے پاس بیٹھا اور کہا مین نے کہ مین نے دعا کی تہی کہ رفیق صالح میسر ہو سو تم مل گئے
اُنہون نے کہا کہان کے ہو مین نے کہا کوفہ کا اور مین طلب خیر مین یہان آیا ہون تو اُنہون نے کہا کیا تم مین سعد بن مالک مجاب الدعوات نہین اور ابن مسعود حضرت
کے وضو کا پانی دینے والے اور آپکی نعلین اُٹھانیوالے نہین اور حذیفہ حضرت کے ہمراز نہین اور وہ عمار نہین جنکو زبان رسول اللہ سے شیطان سے بچایا ہے اور سلمان
صاحب دو کتابون کے نہین قتادہ نے کہا یعنے انجیل و قرآن سے کہ وہ پہلے نصرانی تہے اور انجیل پر ایمان لائے تہے اور پہر مشرف باسلام ہوئے اور قرآن پر ایمان
لائے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اور خیثمہ بیٹے ہین عبد الرحمن کے وہ بیٹے ہین ابی سبرہ کے اور سند مین وہ منسوب ہوئے اپنی دادا کی طرف **مَنَاقِبُ
حُذَيْفَةَ** بْنِ الْيَمَانِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب حذیفہ** بن الیمان رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** حُذَيْفَةَ قَالَ قَالُوْا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَوِ اسْتَخْلَفْتَ قَالَ اِنِ اسْتَخْلَفْتُ

مناقب حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ

عَلَيْكُمْ فَعَصَيْتُمُوْهُ عُذِّبْتُمْ وَلٰكِنْ مَا حَدَّثَكُمْ حُذَيْفَةُ فَصَدِّقُوْهُ وَمَا اَقْرَاَكُمْ عَبْدُ اللّٰهِ فَاقْرَءُوْهُ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَقُلْتُ لِاِسْحَاقَ بْنِ عِيْسٰى يَقُوْلُوْنَ هٰذَا
عَنْ اَبِيْ وَائِلٍ قَالَ لَا عَنْ زَاذَانَ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ **ترجمہ** روایت ہے حذیفہ سے کہ اُنہون نے کہا لوگون نے عرض کی کہ یارسول اللہ کاش آپ خلیفہ کر دیتے ہمپر کسیکو تو آپنے فرمایا اگر مین تمپر
خلیفہ کرون اور پہر تم اُسکا کہنا نہ مانو تو تمپر عذاب ہو ولیکن جو تم سے حذیفہ بیان کرے اُسکو سچ جانو اور جو عبد اللہ پڑہا دین پڑہ لو کہا عبد اللہ نے جو راوی حدیث
مین کہ مین نے اسحق بن عیسے سے کہا لوگ کہتے ہین یہ مروی ہے ابی وائل سے اُنہون نے کہا نہین زاذان سے انشاء اللہ تعالے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور وہ شریک سے
مروی ہے **مترجم** حضرت حذیفہ صاحب سر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کہلاتے تہے اور حضرت نے انکو منافقون کے نام بتلا دیے تہے اور حضرت عمر اُن سے پوچھا کرتے تہے کہ
میرا نام اُن منافقون مین تو نہین سبحان اللہ یہ انکا کمال ایمان اور غایت خوف تہا جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء **مَنَاقِبُ زَيْدِ** بْنِ حَارِثَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** اَسْلَمَ عَنْ عُمَرَ اَنَّهٗ فَرَضَ لِاُسَامَةَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ وَخَمْسِمِائَةٍ وَفَرَضَ لِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ فِيْ ثَلَاثَةِ اٰلَافٍ

مناقب زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ

فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لِاَبِيْهِ لِمَ فَضَّلْتَ اُسَامَةَ عَلَيَّ فَوَاللّٰهِ مَا سَبَقَنِيْ اِلٰى مَشْهَدٍ قَالَ لِاَنَّ زَيْدًا كَانَ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اَبِيْكَ
وَكَانَ اُسَامَةُ اَحَبَّ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْكَ فَاٰثَرْتُ حِبَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى حِبِّيْ **ترجمہ** روایت ہے اسلم سے کہ حضرت عمر نے اسامہ
کو ساڑہے تین ہزار دیے بیت المال سے اور عبد اللہ بن عمر کو تین ہزار تو عبد اللہ نے کہا آپنے اسامہ کو مجہپر فضیلت کیون دی اور قسم ہے اللہ کی اُنہون نے کسی مشہد خیر مین مجہسے
پیشقدمی نکی تو حضرت عمر نے فرمایا اسلئے کہ زید اسامہ کے باپ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کو زیادہ پیارے تہے تیرے باپ سے اور اسامہ زیادہ پیارے تہے اُنکو تجہ سے سو مقدم کیا مین نے
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو اپنے محبوب پر **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ مَا كُنَّا نَدْعُوْ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلَّا زَيْدَ بْنَ
مُحَمَّدٍ حَتّٰى نَزَلَتْ اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَائِهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن عمر سے اُنہون نے کہا ہم زید بن حارثہ کو حضرت کا بیٹا کہا کرتے تہے یہانتک کہ
یہ آیت اُتری کہ پکارو لڑکون کو اُنکے باپکیطرف منسوب کر کے کہ یہ انصاف کی بات ہے اللہ کے نزدیک **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** جَبَلَةَ بْنِ حَارِثَةَ قَالَ
قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ابْعَثْ مَعِيْ اَخِيْ زَيْدًا قَالَ هُوَ ذَا فَاِنِ انْطَلَقَ مَعَكَ لَمْ اَمْنَعْهُ قَالَ زَيْدٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ
وَاللّٰهِ لَا اَخْتَارُ عَلَيْكَ اَحَدًا قَالَ فَرَاَيْتُ رَاْيَ اَخِيْ اَفْضَلَ مِنْ رَاْيِيْ **ترجمہ** روایت ہے جبلہ بن حارثہ سے جو بہائی ہین زید بن حارثہ کے اُنہون نے کہا کہ مین رسولخدا

صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میرے بھائی زید کو میرے ساتھ روانہ فرمائیے آپ نے فرمایا وہ یہ موجود ہے اگر تمہارے ساتھ جاوے تو مین کب روکتا ہون
زید نے کہا یا رسول اللہ مین آپکی صحبت چھوڑ کر کسیکی صحبت اختیار نہین کرتا جبلہ نے کہا کہ مین نے دیکھا کہ رای میرے بھائی کی افضل تھی میری رای سے **ف** یہ حدیث
حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابن الرومی کی روایت سے کہ وہ علی بن مسہر سے روایت کرتے ہین **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
بَعَثَ بَعْثًا وَاَمَّرَ عَلَیْھِمْ اُسَامَۃَ بْنَ زَیْدٍ فَطَعَنَ النَّاسُ فِیْ اِمْرَتِہٖ فَقَالَ اِنْ تَطْعَنُوْا فِیْ اِمْرَتِہٖ فَقَدْ کُنْتُمْ تَطْعَنُوْنَ فِیْ اِمْرَۃِ اَبِیْہِ مِنْ قَبْلُ وَاَیْمُ اللّٰہِ اِنْ کَانَ لَخَلِیْقًا
لِلْاِمَارَۃِ وَاِنْ کَانَ مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ وَاِنَّ ھٰذَا مِنْ اَحَبِّ النَّاسِ اِلَیَّ بَعْدَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر روانہ کیا اور اسامہ
بن زید کو امیر کیا سو لوگ انکے امیر ہونے پر طعن کرنے لگے تو آپنے فرمایا تم اُسکے امیر ہونے پر طعن کرتے ہو تو کیا ہوا اُسکے باپ کے امیر ہونے پر بھی تو طعن کرتے
تھے اور قسم ہے اللہ کی کہ وہ مستحق زیادہ تھا امارت کا اور بہت پیارا تھا میرا سب لوگون مین اور یہ بھی یعنے اسامہ زیادہ پیارا ہے میرا سب لوگون مین بعد اُسکے
ف یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہم سے علی بن حجر نے اُنہون نے اسمٰعیل بن جعفر سے اُنہون نے عبداللہ بن دینار سے اُنہون نے ابن عمر سے اُنہون نے
نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند حدیث مالک بن انس کے یعنے جو اوپر عبداللہ سے مروی ہو چکی **مَنَاقِبُ اُسَامَۃَ** بْنِ زَیْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **مناقب اسامہ**
بن زید رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ لَمَّا ثَقُلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَبَطْتُ وَھَبَطَ النَّاسُ الْمَدِیْنَۃَ فَدَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اُصْمِتَ فَلَمْ یَتَکَلَّمْ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَضَعُ یَدَیْہِ عَلَیَّ وَیَرْفَعُھُمَا فَاَعْرِفُ اَنَّہٗ یَدْعُوْ لِیْ **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے
کہ جب مرض شدید ہوا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا اُترا مین اور چند لوگ مدینہ مین یعنے جرف سے جو ایک مقام ہے اور وہان لشکر اُنکا ٹھیرا ہوا تھا جو حضرت نے روانہ فرمایا
تھا اور داخل ہوا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپکی زبان بند ہو چکی تھی یعنے مرض موت مین پھر آپنے کچھ کلام نکیا اور اپنا ہاتھ مجھپر رکھتے تھے اور
اُٹھا لیتے تھے اور مین جانتا تھا کہ میرے لیے دعا کرتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **مترجم** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مجیب الداعین اور ہے کہ دعا کیلئے آپ ہاتھ اوپر کو
اُٹھاتے تھے اور یہی عقیدہ تھا تمامی اصحاب انبیا کا **عَنْ** عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ اَرَادَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنْ یُّنَحِّیَ مُخَاطَ اُسَامَۃَ قَالَتْ عَائِشَۃُ
دَعْنِیْ حَتّٰی اَنَا الَّذِیْ اَفْعَلُ قَالَ یَا عَائِشَۃُ اَحِبِّیْہِ فَاِنِّیْ اُحِبُّہٗ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین سے کہا اُنہون نے کہ ارادہ کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ پونچھین
رینٹ اسامہ کی تو حضرت عائشہ نے عرض کی کہ آپ چھوڑ دین مین پونچھ دیتی ہون آپنے فرمایا اے عائشہ اُنکو دوست رکھو کہ مین اُنکو دوست رکھتا ہون **ف** یہ
حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اُسَامَۃَ بْنِ زَیْدٍ قَالَ کُنْتُ جَالِسًا اِذْ جَآءَ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ فَقَالَا یَا اُسَامَۃُ اسْتَاْذِنْ لَنَا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی
اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَالْعَبَّاسُ یَسْتَاْذِنَانِ قَالَ اَتَدْرِیْ مَا جَآءَ بِھِمَا قُلْتُ لَا فَقَالَ لٰکِنِّیْ اَدْرِیْ اِئْذَنْ لَھُمَا فَدَخَلَا فَقَالَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ
جِئْنَاکَ نَسْئَلُکَ اَیُّ اَھْلِکَ اَحَبُّ اِلَیْکَ قَالَ فَاطِمَۃُ بِنْتُ مُحَمَّدٍ فَقَالَا مَا جِئْنَاکَ نَسْئَلُکَ عَنْ اَھْلِکَ قَالَ اَحَبُّ اَھْلِیْ اِلَیَّ مَنْ قَدْ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاَنْعَمْتُ عَلَیْہِ اُسَامَۃُ
بْنُ زَیْدٍ قَالَا ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ فَقَالَ الْعَبَّاسُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ جَعَلْتَ عَمَّکَ اٰخِرَھُمْ قَالَ اِنَّ عَلِیًّا سَبَقَکَ بِالْھِجْرَۃِ **ترجمہ** روایت ہے اسامہ بن زید سے کہ
مین بیٹھا تھا کہ علی اور عباس آئے اور اجازت مانگی اور مجھ سے کہا اے اسامہ اجازت لو ہمارے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے مین نے عرض کی یا رسول اللہ علی اور عباس اجازت
چاہتے ہین آپنے فرمایا تو جانتا ہے کہ کیون آئے ہین مین نے عرض کی نہین آپنے فرمایا مین خوب جانتا ہون کہ وہ کیون آئے ہین اجازت دی اُنکو پھر اُن دونون نے عرض کی
کہ یا رسول اللہ ہم اسلئے حاضر ہوئے کہ آپ سے دریافت کرین کہ اپنی اہل سے آپکو کون زیادہ پیارا ہے آپنے فرمایا فاطمہ بیٹی محمد کی انہون نے کہا ہم آپکی اولاد کو نہین پوچھتے آپکے
گھر والون سے سوال کرتے ہین آپنے فرمایا گھر والون مین مجھکو وہ زیادہ پیارا ہے جسپر اللہ نے اور مین نے انعام کیا اور وہ اسامہ بن زید ہے پھر اُن دونون نے عرض کی کہ اُنکے بعد کون پیارا
ہے آپنے فرمایا علی بن ابیطالب عباس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ آپنے اپنے چچا کو سب سے آخر درجہ مین رکھا آپنے فرمایا علی نے تم سے پہلے ہجرت کی ہے **مترجم** اسیطرح ایمان
بھی اُنکا عباس سے اول ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور شعبہ عمر بن ابی سلمہ کو ضعیف کہتے تھے **مَنَاقِبُ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ الْبَجَلِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **مناقب** جریر
بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ مَا حَجَبَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُنْذُ اَسْلَمْتُ وَلَا رَاٰنِیْ اِلَّا ضَحِکَ ترجمہ روایت ہے جریر
بن عبداللہ سے کہا کہ کبھی محروم رکھا مجھے کسی عطا سے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سے مین ایمان لایا اور جب دیکھا مجھے آپ نے ہنسے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت ہے

ہمسے یحیی بن منیع نے اُنہوں نے معویہ بن عمرو سے اُنہوں نے زائدہ سے اُنہوں نے اسمٰعیل بن ابی خالد سے اُنہوں نے قیس سے اُنہوں نے جریر سے کہا جریر نے کبھی محروم نکیا مجھکو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جب سے مین اسلام لایا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الْعَبَّاسِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کے

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّهٗ رَاٰی جِبْرَئِیْلَ مَرَّتَیْنِ وَدَعَالَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَرَّتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ اُنہوں نے دیکھا جبرئیل کو دو بار اور دعا کی حضرت نے اُنکے لئے دو بار **ف** یہ حدیث مرسل ہے ابوجہضم نے نہین پایا ابن عباس کو اور نام اُنکا موسی بن سالم ہے **عَنْ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ دَعَالِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ یُؤْتِیَنِیَ اللّٰهُ الْحِکْمَةَ مَرَّتَیْنِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ کہا اُنہون نے دو بار دعا کی میرے لئے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ عطا کرے اللہ مجھکو حکمت **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے عطا کی روایت سے اور روایت کی یہ عطا نے ابن عباس سے چنانچہ روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے عبدالوہاب ثقفی سے اُنہوں نے خالد حذاء سے اُنہوں نے عکرمہ سے اُنہوں نے ابن عباس سے کہا سینہ سے لگایا مجھکو رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اور فرمایا کہ یا اللہ سکھلادے اسکو حکمت **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا مناقب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے

عَنْ ابْنِ عُمَرَ قَالَ رَاَیْتُ فِی الْمَنَامِ کَاَنَّمَا بِیَدِیْ قِطْعَةُ اِسْتَبْرَقٍ وَلَا اُشِیْرُ بِهَا اِلٰی مَوْضِعٍ مِّنَ الْجَنَّةِ اِلَّا طَارَتْ بِیْ اِلَیْهِ فَقَصَصْتُهَا عَلٰی حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ اَخَاكِ رَجُلٌ صَالِحٌ اَوْ اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ رَجُلٌ صَالِحٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہا اُنہوں نے دیکھا مینے خواب مین کہ میرے ہاتھ مین ایک ٹکڑا ہے ریشمی مخمل کا کہ مین جنت مین جدہر اشارہ کرتا ہون وہ مجھے لے اُڑتا ہے اور مینے بیان کیا حفصہ سے اُنہوں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے تو آپنے فرمایا تمہارے بہائی نیکمرد ہین یا فرمایا عبداللہ نیکمرد ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

مَنَاقِبُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ الزُّبَیْرِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے

عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَاٰی فِیْ بَیْتِ الزُّبَیْرِ مِصْبَاحًا فَقَالَ یَا عَائِشَةُ مَا اُرٰی اَسْمَاءَ اِلَّا قَدْ نُفِسَتْ فَلَا تُسَمُّوْهُ حَتّٰی اُسَمِّیَهٗ فَسَمَّاهُ عَبْدَ اللّٰهِ وَحَنَّکَهٗ بِتَمْرَةٍ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے دیکھا زبیر کے گہر مین چراغ تو فرمایا کہ اے عائشہ مین یقین کرتا ہون کہ اسماء بیوی زبیر کے جنی سو اُسکا نام تم لوگ نہ کہنا مین کہونگا پھر اُنکا نام عبداللہ رکھا اور کھجور چبا کر اُنکے مونہہ مین دی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

مَنَاقِبُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَتْ اُمِّیْ اُمُّ سُلَیْمٍ صَوْتَهٗ فَقَالَتْ بِاَبِیْ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُنَیْسٌ قَالَ فَدَعَا لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَ دَعَوَاتٍ قَدْ رَاَیْتُ مِنْهُنَّ اثْنَتَیْنِ فِی الدُّنْیَا وَاَنَا اَرْجُو الثَّالِثَةَ فِی الْاٰخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہا گذرے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم اور سُنی میری مان نے آواز اُنکی تو عرض کی کہ میرے مان باپ فدا ہون آپ پر یا رسول اللہ یہ انیس ہے پہر دعا کی میرے لئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تین دعائین کہ اُنمین سے دو مین دُنیا مین دیکھ چکا ہون اور تیسری کا امیدوار ہون آخرت مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے بواسطہ انس بن مالک کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عَنْ** اُمِّ سُلَیْمٍ اَنَّهَا قَالَتْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ خَادِمُكَ اُدْعُ اللّٰهَ لَهٗ قَالَ اللّٰهُمَّ اَکْثِرْ مَالَهٗ وَوَلَدَهٗ وَبَارِكْ لَهٗ فِیْمَا اَعْطَیْتَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ام سلیم سے کہ اُنہوں نے عرض کی یا رسول اللہ انس بن مالک آپکا خادم ہے سو اُسکے لئے دعا کیجئے اللہ سے آپنے فرمایا یا اللہ زیادہ کر اسکا مال اور اولاد اور برکت دے اُسکو اُسمین جو تونے اُسے عنایت کیا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ کَنَّانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِبَقْلَةٍ کُنْتُ اَجْتَنِیْهَا **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ کہا اُنہوں نے کنیت رکھی میری رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ساگ کے ساتھ کہ جسکو مین چُن رہا تھا اور اُس ساگ کا نام حمزہ ہے اور کنیت اُنکی ابو حمزہ ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے جابر بن جعفی کی روایت سے کہ وہ ابی نصر سے روایت کرتے ہین اور ابو نصر کا نام خیثمہ ہے اور وہ بیٹے ہین ابی خیثمہ کے جو بصری ہین اور وہ انس سے بہت روایت کرتے ہین **عَنْ** ثَابِتِ الْبُنَانِیِّ قَالَ قَالَ لِیْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ یَا ثَابِتُ خُذْ عَنِّیْ فَاِنَّكَ لَنْ تَاْخُذَ عَنْ اَحَدٍ اَوْثَقَ مِنِّیْ اِنِّیْ اَخَذْتُهٗ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَخَذَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ جِبْرَئِیْلَ وَاَخَذَهٗ جِبْرَئِیْلُ عَنِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ **ترجمہ** روایت ہے ثابت بنانی سے کہ کہا مجھسے انس بن مالک نے اے ثابت تم مجھسے علم دین حاصل کر لو کہ مجھسے زیادہ معتبر آدمی کوئی تمکو نہ ملیگا اسلئے کہ مینے لیا ہے ان علوم کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے اور اُنہوں نے لیا ہے جبرئیل سے اور اُنہون نے رب جلیل سے **ف** روایت کی ہمسے ابو کریب نے اُنہون نے زید بن حباب سے اُنہون نے میمون ابی عبداللہ سے اُنہون نے ثابت سے اُنہون نے انس بن مالک سے ابراہیم بن یعقوب

کے حدیث کے مانند یعنے جو اوپر گذری مگر اُسمین یہ مذکور نہین کہ لیا ہے ان علوم کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل سے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر زید بن حباب کے روایت سے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ رُبَّمَا قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَا ذَا الْاُذُنَیْنِ قَالَ اَبُوْ اُسَامَۃَ یَعْنِیْ یُمَازِحُہٗ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ اُنہون نے کہا اکثر مجھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اے دو کان والے ابو اسامہ نے کہا یہ فرمانا آپکا بطریق مزاح تھا اور لطف یہ ہے کہ باوصف مزاح کے یہ قول آپکا واقعی تھا کہ ہر شخص کے دو کان ہوتے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عَنْ** اَبِیْ خَلْدَۃَ قَالَ قُلْتُ لِاَبِی الْعَالِیَۃِ سَمِعَ اَنَسٌ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ خَدَمَہٗ عَشْرَ سِنِیْنَ وَدَعَا لَہُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکَانَ لَہٗ بُسْتَانٌ یَحْمِلُ فِی السَّنَۃِ الْفَاکِہَۃَ مَرَّتَیْنِ وَکَانَ فِیْہَا رَیْحَانٌ یَجِدُ مِنْہُ رِیْحَ الْمِسْکِ **ترجمہ** روایت ہے ابی خلدہ سے کہا اُنہون نے کہ مین نے ابو العالیہ سے کہا کہ انس نے احادیث سنی ہین نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے اُنہون نے کہا سنا کیسا کہ اُنہون نے تو خدمت کی ہے حضرت کی دس برس اور دعا کی ہے اُنکے لئے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اور انکا ایک باغ تھا کہ ہر سال دو مرتبہ پہل لاتا تہا اور اُسمین ایک پھول تھا کہ اُس سے مشک کی خوشبو آتی تہی **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اور ابو خلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور وہ ثقہ ہین محدثین کے نزدیک اور اُنہون نے پایا ہے انس بن مالک کو اور روایت کی ہے اُنسے **تتمہ ترجمہ** آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دعا ہی خیر سے اللہ نے انکو ایسی برکت عنایت فرمائی کہ اُنہون نے کہا میری زمین دوبارہ ہر سال مین بار آور ہوتی ہے اور میرا مال بہت ہے اور اولاد میری اور پوتے نواسے قریب سو کے ہین کذا فی المشکوٰۃ

مَنَاقِبُ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَسْمَعُ مِنْکَ اَشْیَاءَ فَلَا اَحْفَظُہَا قَالَ اُبْسُطْ رِدَاءَکَ فَبَسَطْتُہٗ فَحَدَّثَ حَدِیْثًا کَثِیْرًا فَمَا نَسِیْتُ شَیْئًا حَدَّثَنِیْ بِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہون نے کہا کہ عرض کیے مینے یا رسول اللہ مین آپ سے بہت حدیثین سنتا ہون اور یاد نہین رہتین آپنے فرمایا کہ تم اپنی چادر پہیلاؤ سو پہیلائی مینے اپنی چادر اور آپنے بہت سی حدیثین فرمائین کہ مین اسمین سے کچہہ نہ بہولا اور یہ معجزہ آپکا تہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور کئی سندون سے مروی ہوئی ہے ابی ہریرہ سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَبَسَطْتُ ثَوْبِیْ عِنْدَہٗ ثُمَّ اَخَذَہٗ فَجَمَعَہٗ عَلٰی قَلْبِیْ قَالَ فَمَا نَسِیْتُ بَعْدَہٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہون نے کہا حاضر ہوا مین نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین اور پہیلا دی مینے اپنی چادر اُنکے پاس اور آپنے اُسکو اکہٹا کر کے میرے دل پر رکہدی اُس دن سے مین کچہہ نہ بہولا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ اَنَّہٗ قَالَ لِاَبِیْ هُرَیْرَۃَ یَا اَبَا هُرَیْرَۃَ اَنْتَ کُنْتَ اَلْزَمَنَا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَاَحْفَظَنَا لِحَدِیْثِہٖ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ اُنہون نے ابی ہریرہ سے کہا تم ہمسے زیادہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر رہنے والے تھے اور ہم سب سے زیادہ اُنکی حدیثون کو یاد رکہنے والے **ف** یہ حدیث حسن ہے **عَنْ** مَالِکِ بْنِ اَبِیْ عَامِرٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی طَلْحَۃَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰہِ فَقَالَ یَا اَبَا مُحَمَّدٍ اَرَاَیْتَ هٰذَا الْیَمَانِیَّ یَعْنِیْ اَبَا هُرَیْرَۃَ اَهُوَ اَعْلَمُ بِحَدِیْثِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْکُمْ نَسْمَعُ مِنْہُ مَا لَا نَسْمَعُ مِنْکُمْ اَوْ یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ یَقُلْ قَالَ اَمَّا اَنْ یَکُوْنَ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ عَنْہُ وَذٰلِکَ اَنَّہٗ کَانَ مِسْکِیْنًا لَا شَیْءَ لَہٗ ضَیْفًا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدُہٗ مَعَ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَکُنَّا نَحْنُ اَهْلَ بُیُوْتَاتٍ وَغِنًی وَکُنَّا نَاْتِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَرَفَیِ النَّہَارِ لَا اَشُکُّ اِلَّا اَنَّہٗ سَمِعَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ نَسْمَعْ وَلَا نَجِدُ اَحَدًا فِیْہِ خَیْرٌ یَقُوْلُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَا لَمْ یَقُلْ **ترجمہ** روایت ہے مالک بن ابی عامر سے کہ اُنہون نے کہا آیا ایک شخص طلحہ بن عبید اللہ کے پاس اور اُسنے کہا اے ابو محمد دیکہے تو اس مرد یمانی یعنے ابا ہریرہ کو کیا وہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث تم سے زیادہ جانتا ہے کہ ہم اُس سے بہت حدیثین سنتے ہین کہ تُمسے نہین سنتے کیا وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ لگا دیتا ہے اُنہون نے کہا کہ نہین بیشک اُسنے بہت حدیثین سنی ہین حضرت سے کہ ہمنے نہین سنین اور اسکا سبب یہ تہا کہ وہ مسکین تھے یعنے اصحاب صفہ سے اور مہمان رہتے تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ انکا ساتہ پڑتا تہا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتہ سے یعنے کہانے پینے مین اور ہم گہر بار والے لوگ تھے اور مالدار اور ہم حاضر ہوتے تھے حضرت کے خدمت مین صبح اور شام اور اسمین کچہہ شک نہین کہ اُسنے سُنی ہین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے بہت حدیثین کہ ہمنے نہین سنین اور تو کسی نیک مرد کو نہ پاویگا کہ وہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر جہوٹ باندہے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر محمد بن اسحاق کے روایت سے اور روایت کی یونس بن بکیر وغیرہ نے یہ حدیث محمد بن اسحاق سے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ لِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِمَّنْ اَنْتَ قُلْتُ مِنْ دَوْسٍ قَالَ مَا کُنْتُ اَرٰی اَنَّ فِیْ دَوْسٍ اَحَدًا فِیْہِ خَیْرٌ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ مجھے فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے تم کس قبیلہ سے ہو مینے عرض کیے کہ بنی دوس سے آپنے فرمایا مین نجانتا تہا کہ دوس مین کوئی نیک مرد ہوگا **ف**

یہ حدیث غریب ہے صحیح ہے اور ابوخلدہ کا نام خالد بن دینار ہے اور ابوالعالیہ کا نام رفیع ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ اَتَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمَرَاتٍ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اُدْعُ اللّٰهَ فِیْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَضَمَّهُنَّ ثُمَّ دَعَا لِیْ فِیْهِنَّ بِالْبَرَكَةِ فَقَالَ لِیْ خُذْهُنَّ فَاجْعَلْهُنَّ فِیْ مِزْوَدِكَ هٰذَا اَوْ فِیْ هٰذَا الْمِزْوَدِ كُلَّمَا اَرَدْتَ اَنْ تَأْخُذَ مِنْهُ شَیْئًا فَاَدْخِلْ یَدَكَ فِیْهِ فَخُذْهُ وَلَا تَنْثُرْهُ نَثْرًا فَقَدْ حَمَلْتُ مِنْ ذٰلِكَ التَّمْرِ كَذَا وَكَذَا مِنْ وَسْقٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَكُنَّا نَاْكُلُ مِنْهُ وَنُطْعِمُ وَكَانَ لَا یُفَارِقُ حِقْوِیْ حَتّٰی كَانَ یَوْمُ قُتِلَ عُثْمَانُ فَاِنَّهٗ انْقَطَعَ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ لایا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس کچہہ کہجورین اور عرض کی مینے کہ یارسول اللہ اسمین برکت کے دعا کیجئے آپنے اُنکو جمع کرکے اُسمین برکت کے دعا کی اور مجہہ سے فرمایا کہ اسکو اپنے توشہ دان مین رکہہ اور جب اُسمین سے لینا چاہو تو ہاتہہ ڈالکر نکال لو اور اُسکو جہاڑو مت تو مینے اُسمین سے کتنے ہی ٹوکرے اللہ کی راہ مین خرچ کئے اور اُسمین سے ہم کہاتے تہے اور لوگون کو کہلاتے تہے اور میرے کمر سے وہ تہیلی کبہی جدا نہوتی یہانتک کہ جسدن حضرت عثمان قتل ہوئے وہ گر گئین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اِس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سندون سے ابی ہریرہ سے سوا اس سند کے **مترجم** یہ حضرت کی دعا کی برکت تہی کہ برسون تک تہیلی مین سے کہاتے رہے اور کہلاتی اور کئی بار وسق کے وسق اُسمین سے خرچ کئے مگر تمام نہوا اور وسق ساٹہ صاع کا ہوتا ہے اور صاع قریب چار سیر کے ہے اور اکثر تبرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عثمان کے زمانہ خلافت تک دنیا سے مفقود ہوگئے چنانچہ وہ تہیلی اور حضرت کی انگوٹہی کہ حضرت عثمان کے ہاتہ سے کنوئین مین گر گئی **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ رَافِعٍ قَالَ قُلْتُ لِاَبِیْ هُرَیْرَةَ لِمَ كُنِّیْتَ اَبَا هُرَیْرَةَ قَالَ اَمَا تَفْرَقُ مِنِّیْ قُلْتُ بَلٰی وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَهَابُكَ قَالَ كُنْتُ اَرْعٰی غَنَمَ اَهْلِیْ وَكَانَتْ لِیْ هُرَیْرَةٌ صَغِیْرَةٌ فَكُنْتُ اَضَعُهَا بِاللَّیْلِ فِیْ شَجَرَةٍ فَاِذَا كَانَ النَّهَارُ ذَهَبْتُ بِهَا مَعِیْ فَلَعِبْتُ بِهَا فَكَنَّوْنِیْ اَبَا هُرَیْرَةَ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن رافع سے کہ مینے پوچہا ابی ہریرہ سے کہ آپکے کُنیت ابوہریرہ کیون ہوئی اُنہونے کہا کیا تم مجہسے ڈرتے ہو مینے کہا ہان مین تم سے ڈرتا ہون اُنہونے کہا مین اپنے گہر والونکی بکریان چراتا تہا اور میرے ایک بلی تہے چہوٹی سی اور مین اُسکو رات کو درخت پر بٹہا دیتا تہا اور جب چرائی پر جاتا ساتہ لیجاتا اور اُس سے کہیلتا سو لوگون نے میرے کنیت ابوہریرہ رکہدی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ لَیْسَ اَحَدٌ اَكْثَرَ حَدِیْثًا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنِّیْ اِلَّا عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ یَكْتُبُ وَكُنْتُ لَا اَكْتُبُ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ اُنہونے کہا مجہسے زیادہ کوئی حدیث یاد نہین رکہتا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے مگر عبداللہ بن عمرو کہ وہ لکہتے تہے اور مین لکہتا نہ تہا **مترجم** حضرت ابوہریرہ کثیر الروایت ہین اور قوی الحافظہ اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خادم خاص تہے رات دن احادیث یاد کرتے حضرت نے انکو اسی وجہ سے اول شب مین وتر پڑہ لینے کا حکم دیا تہا اور اصحاب صفہ سے تہے نہ مال نہ متاع راس مال انکا حدیث پر اجلال تہی رضی اللہ عنہ

مَنَاقِبُ مُعَاوِیَةَ بْنِ اَبِیْ سُفْیَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب معاویہ بن سفیان رضی اللہ عنہ کے

مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ عُمَیْرَةَ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ قَالَ لِمُعَاوِیَةَ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِیًا مَهْدِیًّا وَاهْدِ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے عبدالرحمن بن ابی عمیرہ سے اور وہ اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مین تہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے معاویہ کے لئے دعا کی کہ یا اللہ اسکو ہدایت پر اور ہدایت یافتہ کردے اور لوگونکو اس سے ہدایت کر **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے **عَنْ** اَبِیْ اِدْرِیْسَ الْخَوْلَانِیِّ قَالَ لَمَّا عَزَلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عُمَیْرَ بْنَ سَعْدٍ عَنْ حِمْصَ وَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ النَّاسُ عَزَلَ عُمَیْرًا وَوَلّٰی مُعَاوِیَةَ فَقَالَ عُمَیْرٌ لَا تَذْكُرُوْا مُعَاوِیَةَ اِلَّا بِخَیْرٍ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اهْدِ بِهٖ **ترجمہ** روایت ہے ابی ادریس خولانی سے کہا جب معزول کیا حضرت عمر نے عمیر بن سعد کو حمص کی حکومت سے اور حاکم کیا معاویہ کو تو لوگ کہنے لگے لو عمیر معزول ہوئے اور معاویہ حاکم ہوئے سو عمیر نے کہا انکو کچہہ نکہو مگر اچہی بات اسلئے کہ مینے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا ہے کہ وہ دعا کرتے تہے کہ یا اللہ ہدایت کر معاویہ سے لوگون کو

مَنَاقِبُ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کے

مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسْلَمَ النَّاسُ وَاٰمَنَ عَمْرُو بْنُ الْعَاصِ **ترجمہ** روایت ہے عقبہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مسلمان ہوئے لوگ اور مومن ہوئے عمرو بن العاص یعنے ایمان قلبی اللہ نے انکو عنایت فرمایا جسکا درجہ اسلام سے اوپر ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ابن لہیعہ کے روایت سے کہ وہ مشرح سے روایت کرتے ہین اور اسناد اسکی قوی نہین **عَنْ** طَلْحَةَ بْنِ عُبَیْدِ اللّٰهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ مِنْ صَالِحِیْ قُرَیْشٍ **ترجمہ** روایت ہے طلحہ بن عبداللہ سے کہ اُنہونے کہا سُنا مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تہے

عمرو بن العاص قریش کے نیک لوگوں میں سے ہیں **ف** اس حدیث کو نہیں جانتے ہم مگر نافع بن عمر الجمحی کے روایت سے اور نافع ثقہ ہیں اور اسناد اسکی متصل نہیں
اسلئے کہ ابن ابی ملیکہ نے نہیں پایا طلحہ کو **مَنَاقِبُ خَالِدِ** بْنِ الْوَلِيْدِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب خالد** بن الولید رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ
نَزَلْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْزِلًا فَجَعَلَ النَّاسُ يَمُرُّوْنَ فَيَقُوْلُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ هٰذَا يَا اَبَا هُرَيْرَةَ فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ
نِعْمَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا وَيَقُوْلُ مَنْ هٰذَا فَاَقُوْلُ فُلَانٌ فَيَقُوْلُ بِئْسَ عَبْدُ اللّٰهِ هٰذَا حَتّٰى مَرَّ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ فَقَالَ مَنْ هٰذَا قُلْتُ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ قَالَ نِعْمَ عَبْدُ
اللّٰهِ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ سَيْفٌ مِّنْ سُيُوْفِ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ اترے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کسی منزل میں یعنے کسی سفر
میں اور لوگ نکلنے لگے سامنے آگے سے سو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے کہ یہ کون ہے ای ابو ہریرہ اور میں کہنے لگا فلان شخص ہے پھر آپ کسیکو فرماتے تھے کہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا اور کسیکو فرماتے تھے کہ یہ
کیا برا بندہ ہے اللہ کا یہانتک کہ خالد بن الولید بھی نکلے اور آپنے فرمایا یہ کون ہیں میں نے عرض کی خالد بن الولید آپنے فرمایا یہ کیا اچھا بندہ ہے اللہ کا خالد بن الولید ایک
تلوار ہے اللہ کے تلواروں میں سے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور ہم نہیں جانتے کہ زید بن اسلم کو سماع ہو ابی ہریرہ سے اور یہ حدیث مرسل ہے میرے نزدیک اور اسباب میں ابی بکر
صدیق سے بھی روایت ہے **مترجم** فرمایا رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا اللہ سچا کیا کہ ایام خلافت عمر میں حضرت خالد بن الولید سے بڑی تائید دین کی ہوئی اور فتوحات
متعددہ حاصل ہوئے حقیقت میں وہ اس ملت کے ایک تلوار تھے کہ اللہ نے کافروں کی بربادی کے لئے میان سے باہر نکالی تھی جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء **مَنَاقِبُ سَعْدِ**
بْنِ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ **مناقب سعد** بن معاذ رضی اللہ عنہ کے **عَنِ** الْبَرَاءِ قَالَ اُهْدِيَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَوْبُ حَرِيْرٍ فَجَعَلُوْا يَعْجَبُوْنَ
مِنْ لِيْنِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَتَعْجَبُوْنَ مِنْ هٰذَا لَمَنَادِيْلُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ فِي الْجَنَّةِ اَحْسَنُ مِنْ هٰذَا **ترجمہ** روایت ہے براء بن عازب سے
کہ کہا انہوں نے ہدیہ میں آئے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس ریشمی کپڑے تو لوگ انکی نرمی سے تعجب کرنے لگے اور رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اس سے
تعجب کرتے ہو بیشک رومال سعد بن معاذ کے جنت میں اس سے بہتر ہیں اس سے انکا جنتی ہونا ثابت ہوا **ف** اسباب میں انس سے بھی روایت ہے ۔ یہ حدیث
حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَجَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ بَيْنَ اَيْدِيْهِمُ اهْتَزَّ لَهٗ عَرْشُ
الرَّحْمٰنِ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے اور جنازہ سعد بن معاذ کا انکے آگے تھا کہ ہلگیا انکے لئے عرش رحمٰن کا یعنی اسکی خوشی کے
جب روح مبارک انکی وہاں پہونچی **ف** اسباب میں اُسید بن حضیر سے اور ابی سعید اور رمیثہ سے بھی روایت ہے ۔ یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ لَمَّا حُمِلَتْ
جَنَازَةُ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ قَالَ الْمُنَافِقُوْنَ مَا اَخَفَّ جَنَازَتَهٗ وَذٰلِكَ لِحُكْمِهٖ فِيْ بَنِيْ قُرَيْظَةَ فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّ الْمَلٰٓئِكَةَ
كَانَتْ تَحْمِلُهٗ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے جب اٹھایا گیا جنازہ سعد بن معاذ کا منافقوں نے کہا کیا ہلکا جنازہ ہے اسکا اور یہ طعن انہوں نے اسلئے کیا کہ سعد نے
حکم کیا تھا بنی قریظہ کے قتل و نہب کا پھر جب خبر پہونچی اسکی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو آپنے فرمایا کہ ملائکہ اسکو اٹھا رہے تھے **ف** یہ حدیث صحیح ہے غریب ہے
مترجم بنی قریظہ کے یہود ایک قلعہ میں محبوس تھے لشکر اسلام نے انکو گھیرا تھا اور وہ سعد بن معاذ کے فیصلہ پر راضی ہوئے اور سعد نے یہ حکم کیا کہ انکے جوان مقاتلین
قتل ہوں اور مال انکا مسلمانوں میں تقسیم ہو اور عورات و اطفال غلام و لونڈی بنیں اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انکا فیصلہ بہت پسند فرمایا اور اسی پر عمل ہوا اسپر منافقوں
نے اُنسے جلکر یہ طعن کیا کہ انکا جنازہ کیسا ہلکا ہے ان احمقوں کو یہ خبر نہ تھی کہ ملائکہ اٹھائے ہوئے ہیں **مَنَاقِبُ قَيْسِ** بْنِ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
مناقب قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ كَانَ قَيْسُ بْنُ سَعْدٍ مِنَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَنْزِلَةِ صَاحِبِ الشُّرَطِ مِنَ
الْاَمِيْرِ قَالَ الْاَنْصَارِيُّ يَعْنِيْ مِمَّا يَلِيْ مِنْ اُمُوْرِهٖ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہا انہوں نے کہ قیس بن سعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے نزدیک بمنزلہ کوتوال امیر کے
انصاری جو راوی حدیث ہیں انہوں نے کہا یعنے قیس حضرت کے بہت کاموں کو بجا لاتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر انصاری کی
روایت سے روایت کی ہمسے محمد بن یحییٰ نے انہوں نے انصاری سے مانند اسکے اور اسمیں انصاری کا قول مذکور نہیں **مَنَاقِبُ جَابِرِ** بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ
مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ کے **عَنْ** جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ جَاءَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْسَ بِرَاكِبِ بَغْلٍ وَّلَا بِرْذَوْنٍ **ترجمہ**
روایت ہے جابر بن عبد اللہ سے کہا انہوں نے آئے میرے پاس رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کہ وہ نہ خچر پر سوار تھے نہ کسی ترکی گھوڑے پر یعنے پیدل تشریف لائے **ف** یہ حدیث

مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ

مناقب قیس بن سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ

مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** جَابِرٍ قَالَ اِسْتَغْفَرَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَیْلَۃَ الْبَعِیْرِ خَمْسًا وَّعِشْرِیْنَ مَرَّۃً **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے اُنہوں نے کہا مغفرت مانگی میرے لیے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونٹ کی رات پچیس بار **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے اور اونٹ کی رات سے وہ شب مُراد ہے کہ جو کئی سندوں سے مروی ہے جابر سے کہ وہ کسی سفر میں ساتھ تھے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے اور اُنہوں نے اپنا اونٹ حضرت کے ہاتھ بیچا اور شرط کی کہ مدینہ تک مین سوار ہونگا اور جابر ہمیشہ کہا کرتے تھے کہ جس رات مین نے آپکے ہاتھ اونٹ بیچا اُس رات حضرت نے میرے لیے پچیس بار مغفرت مانگی اور جابر کے والد ماجد عبداللہ بن عمرو بن حرام جنگ اُحد مین شہید ہوئے تھے اور کئی لڑکیاں چھوڑ گئے تھے کہ جابر اُنکی پرورش کرتے تھے اور اُنکو خرچ دیتے تھے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم آپکے ساتھ ہمیشہ سلوک کیا کرتے تھے اور اُنپر رحم فرمایا کرتے اس وجہ سے ایسا ہی مروی ہے جابر سے ایک روایت مین

مَنَاقِبُ مُصْعَبِ بْنِ عُمَیْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کے

عَنْ خَبَّابٍ قَالَ ہَاجَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَبْتَغِیْ وَجْہَ اللّٰہِ فَوَقَعَ اَجْرُنَا عَلَی اللّٰہِ فَمِنَّا مَنْ مَّاتَ لَمْ یَاْکُلْ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْئًا وَّمِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَہٗ ثَمَرَتُہٗ فَھُوَ یَھْدِبُھَا وَاِنَّ مُصْعَبَ بْنَ عُمَیْرٍ مَاتَ وَلَمْ یَتْرُکْ اِلَّا ثَوْبًا کَانُوْا اِذَا غَطَّوْا بِہٖ رَاْسَہٗ خَرَجَتْ رِجْلَاہُ وَاِذَا غَطَّوْا بِہٖ رِجْلَیْہِ خَرَجَ رَاْسُہٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غَطُّوْا رَاْسَہٗ وَاجْعَلُوْا عَلٰی رِجْلَیْہِ الْاِذْخِرَ **ترجمہ** روایت ہے خباب سے اُنہوں نے کہا ہجرت کی ہمنے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم ساتھ اللہ کی رضامندی ڈھونڈھنے کو اور اجر ہمارا اللہ پر ہے سو کوئی ہم مین سے ایسا مرگیا کہ اُسنے اپنی اجر مین سے دُنیا مین کچھہ نہ کہایا اور کوئی ہم مین سے ایسا ہے کہ اُسکا درخت اسیدبار آور ہوا اور اُسمین پہل کہا رہا ہے اور مُصعب بن عمیر نے ایسے وقت مین انتقال فرمایا کہ نچھوڑا اُنہوں نے کچھہ مگر ایک کپڑا ایسا کہ جب اُنکا سر ڈہانپتے تھے پیر کُہل جاتے تھے اور جب پیر ڈہانپتے تھے سر کُہل جاتا تھا سو حضرت نے فرمایا کہ اُنکا سر ڈہانپ دو اور اُنکے پیر پر اذخر رکھدو کہ وہ ایک گہاس ہے مکہ کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے ہناد نے اُنہون نے ابن ادریس سے اُنہوں نے اعمش سے اُنہوں نے ابی وائل سے اُنہوں نے خباب بن ارت سے مانند اسکے + **تبرجم** یعنے بعض صحابہ مہاجرین نے ایسے وقت مین انتقال فرمایا کہ مسلمانوں کو فراغت مال کی نہ تھی اور بعضے جیے کہ اُنہوں نے غنایم کثیرہ اور اموال وافرہ پائے

مَنَاقِبُ الْبَرَآءِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَمْ مِّنْ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِیْ طِمْرَیْنِ لَا یُؤْبَہُ لَہٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَی اللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ مِنْھُمُ الْبَرَآءُ بْنُ مَالِکٍ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت سے پریشان بال غبار آلودہ دو پُرانی کپڑوں والے کہ جنکی طرف کوئی التفات نہین کرتا ایسے ہین کہ اگر وہ اللہ کے بھروسے پر قسم کہا بیٹھین تو اللہ اُنکی قسم سچی کردے اُنہین مین ہین براء بن مالک **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے

مَنَاقِبُ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مناقب ابی موسی اشعری رضی اللہ عنہ کے

عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَّہٗ قَالَ یَا اَبَا مُوْسٰی لَقَدْ اُعْطِیْتَ مِزْمَارًا مِّنْ مَّزَامِیْرِ اٰلِ دَاوٗدَ **ترجمہ** روایت ہے ابی موسی سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے ابوموسی تمکو ایک آواز خوش دیگئی ہے آل داؤد کی آوازون سے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے صحیح ہے اور اسباب مین بریدہ اور ابی ہریرہ اور انس سے بھی روایتین ہیں

مَنَاقِبُ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کے

عَنْ سَھْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَحْفِرُ الْخَنْدَقَ وَنَحْنُ نَنْقُلُ التُّرَابَ فَیَمُرُّ بِنَا فَقَالَ اللّٰھُمَّ لَا عَیْشَ اِلَّا عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ فَاغْفِرْ لِلْاَنْصَارِ وَالْمُھَاجِرَۃِ **ترجمہ** روایت ہے سہل بن سعد سے کہا اُنہوں نے کہ ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے اور آپ خندق کُہدواتے تھے اور ہم لوگ مٹی اُٹھاتے تھے سو حضرت ہمارے پاس آتی تھے اور فرماتے تھے کہ یا اللہ کوئی عیش نہین سوا آخرت کے عیش کے سو بخشدے انصار اور مہاجرین کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے اور ابو حازم کا نام سلمہ بن دینار اعرج زاہد ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہوں نے محمد جعفر سے اُنہوں نے شعبہ سے اُنہوں نے قتادہ سے اُنہوں نے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے یا اللہ کوئی عیش نہین سوا عیش آخرت کے سو بزرگی دے انصار اور مہاجر کو یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ انس سے کئی سندوں سے

بَابُ مَا جَآءَ فِیْ فَضْلِ مَنْ رَّاَی النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَصَحِبَہٗ باب صحابہ کی فضیلت مین

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا تَمَسُّ النَّارُ مُسْلِمًا رَّاٰنِیْ اَوْ رَاٰی مَنْ رَّاٰنِیْ قَالَ طَلْحَۃُ فَقَدْ رَاَیْتُ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللّٰہِ وَقَالَ مُوْسٰی وَقَدْ رَاَیْتُ طَلْحَۃَ قَالَ یَحْیٰی وَقَالَ لِیْ مُوْسٰی وَقَدْ رَاَیْتَنِیْ وَنَحْنُ نَرْجُو اللّٰہَ **ترجمہ** روایت ہے جابر بن عبداللہ سے کہ سُنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ فرماتے تھے دوزخ کے

آگ نہ لگیگی اُس مسلمانکو جسنے دیکھا مجھکو یا دیکھا اُسکو جسنے دیکھا مجھکو طلحہ نے کہا کہ مینے دیکھا ہے جابر کو اور موسیٰ نے کہا کہ مینے دیکھا ہے طلحہ کو اور یحییٰ نے کہا موسیٰ نے کہ تمنے دیکھا ہے مجھکو اور ہم سب امید رکہتے ہین اللہ سے نجات کی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر موسیٰ بن ابراہیم انصاری کی روایت سے اور روایت کیا ہے یہ علی بن مدینی اور کئی لوگون نے محدثین کے موسیٰ سے **مترجم** امید رکہتا ہے اللہ سے نجات کی کہ اُسنے خدمت کی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث مبارک کے اور پھیلایا ہے اُنکی احادیث مطہرہ کو ایک قطر عالم مین اور لکہا ہے اور ترجمہ کیا ہے اس حدیث کا بہی اور یہ سب اللہ کے فضل اور توفیق سے ہے نہ اس فقیر حقیر کی سعی اور کوشش سے اور امید رکہتا ہے اُس امیر المومنین کے لئے نجات وفلاح وفوز دارین جسکی دستگیری باعث ہوئی اس کے طبع ونشر کے جزاہ اللہ عنا خیر الجزاء

عن عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِىْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَأْتِىْ قَوْمٌ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ تَسْبِقُ اَيْمَانُهُمْ شَهَادَاتِهِمْ اَوْ شَهَادَاتُهُمْ اَيْمَانَهُمْ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سب زمانون سے بہتر میرا زمانہ ہے پھر اُسکے بعد جو پھر جو اُسکے بعد ہو یعنے تابعین اور تبع تابعین کا پھر ایسے لوگ آوینگے کہ گواہی کے قبل قسم کہا دینگے اور قسم کے قبل گواہی دینگے **ف** اس باب مین عمر اور عمران بن حصین اور بریدہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** اس حدیث مین تین زمانون کی خیریت حضرت نے ارشاد فرمائی اول اپنا زمانہ اور صحابہ کا زمانہ آپ ہی کا زمانہ ہے اسلئے کہ صحابہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمعصر تھے اور اُسکے بعد تابعین کا زمانہ اُسکے بعد تبع تابعین کا اور اسکے بعد یعنے قرن رابع کی بُرائی فرمائی اور شیوع کذب اور شہادت زور اور ایمان کاذبہ اور افترا اور فتن کے خبر دی پس مومن متبع کو ضرور ہے کہ دین کی سند انہین تین زمانہ کے عادات اور مروجات کو جانے اور جو چیز ان تین زمانونمین بلا نکیر اہل اسلام مین ہو بہتر سمجھے اور بعد اسکے جو ہو اور مسلمانون مین ایسے شایع ہو کہ اصل یا نظیر اُسکے ان تین زمانونمین نہو اُنکو لغو اور پوچ جانے اور اُن فقہائے متقشفہ اور جہلائے متزہدہ اور فقرائے متسفہہ کے اقوال پر مغرور نہو جنہون نے بدعات کو حسنہ کہکے لوگونمین پھیلا دیا اور ہزارون تعصّبات مذہبی اور نفسانیتون کو عوام کیا بلکہ خواص کے نظرونمین ایسا جما دیا کہ انوار حقانیت باجمعہا اُنکے دلون سے منطفی ہوگئے يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰهِ بِاَفْوَاهِهِمْ اور بقول شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رح کے تعصب مذہبی اور تصلّب مشربی بہی اسی قرن رابع مین پیدا ہوا اور ہر ایک نے اپنا ایک نام گہڑا اور لقب جدا ٹہیرایا قبل اسکے تمامی اہل اسلام کا شعار محمدیت خالصہ تہا اور احمدیت مخلصہ مگر یہان صحابہ اور تابعین کے تعریف وغیرہ جو اصولیون نے کی ہے اور علم حدیث مین اکثر کام آتی ہے اسکا جاننا ضرور ہے سو **صحابی** محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے جسنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو دیکہا ہے ابن الصلاح نے ایسا ہی کہا ہے اور نقل کیا ہے اسکو بخاری وغیرہ سے اور بعضون نے کہا صحابی وہ ہے کہ جسکی مجالست طویل ہوئی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے علی طریق التبع اور صحابہ سب عدول ہین کوئی انمین ضعیف غیر معتبر نہین اور انمین کثیر الروایت سب سے زیادہ ابوہریرہ ہین کہ اُنہون نے پانچہزار تین سو چوہتر حدیث روایت کی ہے کہ انمین سے سو اٹہ ۳۲۵ مین سو پر شیخین متفق ہین یعنے بخاری اور مسلم اور بخاری نے انفراداً ترانوے حدیث روایت کی ہے اور مسلم نے ایک سو تراسی ۱۸۳ اور آٹہہ سو ۸۰۰ سے زیادہ لوگون نے اُنسے حدیث سنی ہے اور وہ احفظ صحابہ تہی اور امام شافعی نے کہا ہے کہ ابوہریرہ احفظ راویان حدیث تہے اپنے زمانہ مین اسناد کی اس قول کی بیہقی نے مدخل مین اور جب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے وفات ہوئی اصحاب آپکے جنہون نے آپ سے روایت کی اور حدیثین سُنین ایک لاکہ چودہ ہزار تہے اور اُنکے طبقات مین محدثین کا اختلاف ہے بعضون نے اُنمین بارہ طبقہ کئے ہین کہ مذکور ہین مطولات مین اور **تابعی** محدثین کے نزدیک وہ مسلمان ہے کہ صحبت مین رہا ہو صحابی کے اور بعضون نے کہا جسنے صحابی سے ملاقات کی اور یہی قول اظہر ہے کذا فی التدریب اور اُنکے محدثین کے نزدیک پندرہ طبقہ مین چنانچہ مذکور ہین مطولات مین اور معلوم ہوگئی اسی سی تعریف تبع تابعین کی انتہی

ماجاء فِىْ فَضْلِ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ **بیعت رضوان والونکی فضیلت مین** **عن** جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ مِّمَّنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دوزخ مین داخل نہو گا جسنے بیعت کی درخت کے نیچے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **مترجم** مُراد اس بیعت سے بیعت رضوان ہے اور تفصیل اسکی یہ ہے کہ چہٹے سال ہجرت کے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کے روز غرہ ذی الحجہ کے چودہ سو آدمی یا کچہہ کم وبیش لیکر بقصد عمرہ مدینہ سے لیکر حدیبیہ مین پہنچے اور حدیبیہ نام ہے ایک کنوئین یا درخت کا کہ اُس جگہہ مین تہا اور اب نام ہوگیا اُس مقام کا اور وہ مکان حضرت کے زمان فیض توامان مین معلوم تہا زمانہ صحابہ مین گم ہوگیا غرض جب حدیبیہ مین پہونچے قریش دخول مکہ سے مانع ہوئے آپنے حضرت عثمان

فضیلت صحابہ و تابعین و تبع تابعین

بیعت رضوان والوں کی فضیلت

کو مکہ روانہ فرمایا کہ قریش کو مطلع کریں کہ ہم صرف عمرہ کو آئی ہین نہ قتال کو اور یہان شیطان نے خبر اڑا دی کہ حضرت عثمان کو کفار نے قتل کیا اسپر حضرت کو بہت رنج ہوا اور تمام حاضرین سے ایک کیکر کے درخت کے نیچے بیعت لی اور اللہ تعالے نے اس بیعت کو نہایت قبول فرمایا اور یہ نازل ہوا لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ یعنی اللہ راضی ہوا اُن مومنون سے جو درخت کے نیچے تجھسے بیعت کرتے ہین اور اسیلئے اُسکو بیعت الرضوان کہتے ہین یاد اور اللہ کی رضامندی سے حضرت نے اُنکو بشارت دی کہ اس بیعت کی لوگونکو دوزخ سے آزادی ہے غرض اس بیعت مین بڑی بڑی برکات حاصل ہوئی اور اللہ تعالے نے اِنَّا فَتَحْنَا مین اسکی بشارت دی بقول اکثر مفسرین فِيْمَنْ سَبَّ اَصْحَابَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

باب اصحاب کے خدمت مین جو بے ادبی کرے اُسکی برائی مین

عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا تَسُبُّوْا اَصْحَابِيْ فَوَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مِثْلَ اُحُدٍ ذَهَبًا مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید خدری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مت برا کہو میرے یارونکو اسلئے کہ قسم ہے اُس پروردگار کی کہ میری جان اُسکے ہاتھ مین ہے اگر کوئی تم مین کا اُحد کے برابر سونا خرچ کرے تو اُنکے ایک مُد بلکہ آدھے مُد کے برابر بھی نہوگا یعنے ثواب مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور نَصِيْفَهٗ سے نصف مُد مراد ہے روایت کی ہمسے حسن بن علی نے اُنہون نے ابو معاویہ سے اُنہون نے اعمش سے اُنہون نے ابی صالح سے اُنہون نے ابی سعید خدری سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مانند اُسکے عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللّٰهَ اللّٰهَ فِيْ اَصْحَابِيْ لَا تَتَّخِذُوْهُمْ غَرَضًا بَعْدِيْ فَمَنْ اَحَبَّهُمْ فَبِحُبِّيْ اَحَبَّهُمْ وَمَنْ اَبْغَضَهُمْ فَبِبُغْضِيْ اَبْغَضَهُمْ وَمَنْ اٰذَاهُمْ فَقَدْ اٰذَانِيْ وَمَنْ اٰذَانِيْ فَقَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَمَنْ اٰذَى اللّٰهَ يُوْشِكُ اَنْ يَّاْخُذَهٗ **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن مغفل سے کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو میرے اصحاب کے باب مین اور اُنکو ہدف ملامت نہ ٹھیراؤ میرے بعد اسلئے کہ جسنے اُنسے محبت رکھی اُسنے میری محبت کی راہ سے اُنسے محبت رکھی اور جسنے اُنسے عداوت کی اُسنے میری ہی عداوت کی نظر سے اُنسے عداوت کی اور جسنے اُنکو ایذا دی اُسنے مجھکو ایذا دی اور جسنے مجھے ایذا دی اُسنے اللہ کو ایذا دی اور جسنے اللہ کو ایذا دی اللہ اُسکو ضرور پکڑیگا یعنے عذاب مین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اُسکو مگر اسی سند سی عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَيَدْخُلَنَّ الْجَنَّةَ مَنْ بَايَعَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اِلَّا صَاحِبَ الْجَمَلِ الْاَحْمَرِ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بیشک داخل ہوگا جنت مین جسنے بیعت کی درخت کے نیچے یعنے حدیبیہ مین مگر سُرخ اونٹ والا **ف** یہ حدیث غریب ہے **مترجم** مراد اونٹ والے سے جد بن قیس منافق ہے کہ وہ اپنا اونٹ بیعت کے وقت ڈھونڈھتا پھرتا تھا اور بیعت مین شریک نہوا عَنْ جَابِرٍ اَنَّ عَبْدًا لِحَاطِبٍ جَاءَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْكُوْ حَاطِبًا فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَيَدْخُلَنَّ حَاطِبٌ النَّارَ فَقَالَ كَذَبْتَ لَا يَدْخُلُهَا فَاِنَّهٗ شَهِدَ بَدْرًا وَالْحُدَيْبِيَةَ **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ غلام حاطب کا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے خدمت مین حاضر ہوا اور حاطب کے شکایت کرنی لگا اور کہا کہ یا رسول اللہ حاطب دوزخ مین داخل ہوگا آپنے فرمایا جھوٹ کہا تونے وہ دوزخ مین ہرگز نہ جاویگا اسلئے کہ وہ حاضر ہوا ہے بدر مین اور حدیبیہ مین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْ اَصْحَابِيْ يَمُوْتُ بِاَرْضٍ اِلَّا بُعِثَ قَائِدًا وَّنُوْرًا لَّهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کوئی صحابی میرا ایسا نہین کہ کسی زمین مین مرجاوے مگر قیامت مین آویگا وہ انکا پیشوا اور نور ہوکر **ف** یہ حدیث غریب ہے اور روایت کی یہ حدیث عبداللہ بن مسلم نے ابی طیبہ سے اُنہون نے بریدہ سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً اور یہ صحیح تر ہے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا رَاَيْتُمُ الَّذِيْنَ يَسُبُّوْنَ اَصْحَابِيْ فَقُوْلُوْا لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلٰى شَرِّكُمْ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جب دیکھو تم اُن لوگون کو کہ برا کہتے ہین میرے اصحاب کو تو کہدو اللہ کی لعنت ہے تمہارے فساد پر **ف** یہ حدیث منکر ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر عبید اللہ بن عمر کے روایت سے مگر اسی سند سے مَا جَاءَ فِيْ فَضْلِ فَاطِمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا

باب حضرت فاطمہؓ کی فضیلت مین

عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ اِنَّ بَنِيْ هِشَامِ بْنِ الْمُغِيْرَةِ اسْتَاْذَنُوْنِيْ فِيْ اَنْ يُّنْكِحُوْا ابْنَتَهُمْ عَلِيَّ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَلَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ ثُمَّ لَا اٰذَنُ اِلَّا اَنْ يُّرِيْدَ ابْنُ اَبِيْ طَالِبٍ اَنْ يُّطَلِّقَ ابْنَتِيْ وَيَنْكِحَ ابْنَتَهُمْ فَاِنَّمَا هِيَ بَضْعَةٌ مِّنِّيْ يُرِيْبُنِيْ مَا رَابَهَا وَيُؤْذِيْنِيْ مَا اٰذَاهَا **ترجمہ** روایت ہے مسور بن مخرمہ سے کہ سنا مین نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور وہ منبر پر تھے فرماتے تھے کہ بنی ہشام بن مغیرہ نے مجھسے اجازت چاہی کہ ہم اپنی لڑکی علی کو بیاہ دین سو مین اجازت نہین دیتا نہین دیتا نہین دیتا مگر اگر ارادہ ہو ابن ابی طالب کا تو میری بیٹی کو طلاق دیدے اور انکی بیٹی سے نکاح کرلے اسلئے کہ میری بیٹی میرا ٹکڑا ہے برا لگتا ہے مجھے جو اُسے برا لگے اور ایذا ہوتی ہے مجھکو جس سے

اُسے ایذا ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** بُرَیْدَۃَ قَالَ کَانَ اَحَبُّ النِّسَآءِ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاطِمَۃُ وَمِنَ الرِّجَالِ عَلِیٌّ قَالَ اِبْرَاھِیْمُ یَعْنِیْ مِنْ اَھْلِ بَیْتِہٖ **ترجمہ** روایت ہے بریدہ سے کہ اُنہوں نے کہا سب سے زیادہ پیاری عورتوں میں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فاطمہ تھیں اور مردوں میں حضرت علی ابراہیم نے کہا یعنی اپنے اہل بیت سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ اَنَّ عَلِیًّا ذَکَرَ بِنْتَ اَبِیْ جَھْلٍ فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اِنَّمَا فَاطِمَۃُ بَضْعَۃٌ مِّنِّیْ یُؤْذِیْنِیْ مَا اٰذَاھَا وَیُنْصِبُنِیْ مَا اَنْصَبَھَا **ترجمہ** روایت ہے عبداللہ بن زبیر سے کہ حضرت علی نے ذکر کیا ابی جہل کی لڑکی سے نکاح کا اور نبی صلی اللہ کو یہ خبر پہونچی اور فرمایا آپ نے کہ فاطمہ میرا جگر گوشہ ہے اذیت دیتی ہے مجھے جو اسے اذیت دے اور تعب میں ڈالتی ہے مجھے جو اُسے تعب میں ڈالے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اسیطرح کہا ایوب نے کہ روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں ابن الزبیر سے اور کئی لوگوں نے کہا روایت ہے ابن ابی ملیکہ سے وہ روایت کرتے ہیں مسور سے اور احتمال ہے کہ ابن ابی ملیکہ نے دونوں سے روایت کیا ہو اسکو اور روایت کی عمرو بن دینار نے ابن ابی ملیکہ سے اُنہوں نے مسور بن مخرمہ سے لیث کی روایت کے مانند **عن** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لِعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ وَالْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ اَنَا حَرْبٌ لِّمَنْ حَارَبْتُمْ وَسِلْمٌ لِّمَنْ سَالَمْتُمْ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حضرت علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین سے کہ میں لڑنیوالا ہوں اُس سے جس سے تم لڑو اور ملنے والا ہوں اُس سے جس سے تم ملو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور صبیح مولی ام سلمہ کے کچھ معروف نہیں ہیں **عن** اُمِّ سَلَمَۃَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ جَلَّلَ عَلَی الْحَسَنِ وَالْحُسَیْنِ وَعَلِیٍّ وَّفَاطِمَۃَ کِسَآءً ثُمَّ قَالَ اَللّٰھُمَّ ھٰٓؤُلَآءِ اَھْلُ بَیْتِیْ وَحَآمَّتِیْ اَذْھِبْ عَنْھُمُ الرِّجْسَ وَطَھِّرْھُمْ تَطْھِیْرًا فَقَالَتْ اُمُّ سَلَمَۃَ وَاَنَا مَعَھُمْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَالَ اِنَّکِ عَلٰی خَیْرٍ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک چادر اڑھا دی امام حسن اور امام حسین اور علی اور فاطمہ پر پھر فرمایا یا اللہ یہ لوگ میرے گھر والے ہیں اور خاص لوگ ہیں میرے تو انکی نجاست دور کر دے اور پاک کر دے انکو بخوبی یعنی اخلاق خبیثہ اور عادات رذیلہ سے دور رکھ سو اُم سلمہ نے عرض کی کہ میں بھی اُنکے ساتھ ہوں اے رسول اللہ کے آپنے فرمایا تم خیر پر ہو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور یہ احسن ہے اُن روایتوں میں جو مروی ہیں اسباب میں اور اسباب میں انس اور عمرو بن ابی سلمہ اور ابی الحمراء سے بھی روایت ہے **عن** عَائِشَۃَ اُمِّ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَتْ مَا رَاَیْتُ اَحَدًا اَشْبَہَ سَمْتًا وَّدَلًّا وَّھَدْیًا بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ قِیَامِھَا وَقُعُوْدِھَا مِنْ فَاطِمَۃَ بِنْتِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَکَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَامَ اِلَیْھَا فَقَبَّلَھَا وَاَجْلَسَھَا فِیْ مَجْلِسِہٖ وَکَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا دَخَلَ عَلَیْھَا قَامَتْ مِنْ مَّجْلِسِھَا فَقَبَّلَتْہُ وَاَجْلَسَتْہُ فِیْ مَجْلِسِھَا فَلَمَّا مَرِضَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَخَلَتْ فَاطِمَۃُ فَاَکَبَّتْ عَلَیْہِ فَقَبَّلَتْہُ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَھَا فَبَکَتْ ثُمَّ اَکَبَّتْ عَلَیْہِ ثُمَّ رَفَعَتْ رَاْسَھَا فَضَحِکَتْ فَقُلْتُ اِنْ کُنْتُ لَاَظُنُّ اَنَّ ھٰذِہٖ مِنْ اَعْقَلِ نِسَآئِنَا فَاِذَا ھِیَ مِنَ النِّسَآءِ فَلَمَّا تُوُفِّیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قُلْتُ لَھَا اَرَاَیْتِ حِیْنَ اَکْبَبْتِ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَرَفَعْتِ رَاْسَکِ فَبَکَیْتِ ثُمَّ اَکْبَبْتِ عَلَیْہِ فَرَفَعْتِ رَاْسَکِ فَضَحِکْتِ مَا حَمَلَکِ عَلٰی ذٰلِکَ قَالَتْ اِنِّیْ اِذًا لَّبَذِرَۃٌ اَخْبَرَنِیْ اَنَّہٗ مَیِّتٌ مِّنْ وَّجَعِہٖ ھٰذَا فَبَکَیْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِیْ اَنِّیْ اَسْرَعُ اَھْلِہٖ لُحُوْقًا بِہٖ فَذَاکَ حِیْنَ ضَحِکْتُ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ ام المومنین سے کہ اُنہوں نے کہا نہیں دیکھا میں نے چال اور ڈھال اور خصلت اور عادت میں اور اُٹھنے بیٹھنے میں مشابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا حضرت فاطمہ سے زیادہ جو بیٹی تھیں آپکی اور حضرت کی یہ عادت تھی کہ جب وہ آتیں آپ اُٹھ کھڑے ہوتے یعنی محبت کی راہ سے اور انکا بوسہ لیتے اور اپنی جگہ میں بٹھاتے اور حضرت ہی جب اُنکے پاس تشریف لاتے وہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوتیں اور بوسہ لیتیں آپکا اور بٹھاتیں آپکو اپنی جگہ میں پھر جب حضرت بیمار ہوئے حضرت فاطمہ آئیں اور آپ پر گر پڑیں اور بوسہ لیا آپکا پھر اپنا سر اُٹھایا اور رونے لگیں پھر آپ پر گریں اور سر اُٹھا کر ہنسنے لگیں سو پہلے تو میں جانتی تھی کہ یہ سب عورتوں سے زیادہ عقل والی ہیں مگر انکے ہنسنے پر سمجھی کہ وہ بھی آخر عورت ہیں یعنی یہ کونسا موقع ہنسنے کا ہے پھر جب حضرت کی وفات ہوئی میں نے اُنسے پوچھا کہ کیا سبب تھا اسکا کہ میں نے تمکو دیکھا کہ تم گریں حضرت پر اور سر اٹھا کر رونے لگیں پھر گریں اور سر اٹھا کر ہنسنے لگیں اُنہوں نے کہا میں نے حضرت کی حیوۃ میں یہ بھید چھپایا کہ افشائی راز آپکا مناسب نہیں بات یہ تھی کہ پہلے آپنے مجھے خبر دی کہ انکا انتقال ہونے والا ہے اس مرض میں پھر مجھے خبر دی کہ اُنکے گھر والوں میں سب سے اول میں اُنسے ملونگی سو اسی پر میں ہنسی **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور مروی ہوئی یہ حدیث کئی سند سے حضرت عائشہ سے **عن** جُمَیْعِ بْنِ عُمَیْرٍ التَّیْمِیِّ قَالَ دَخَلْتُ مَعَ عَمَّتِیْ عَلٰی عَائِشَۃَ فَسُئِلَتْ اَیُّ النَّاسِ کَانَ اَحَبَّ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَتْ فَاطِمَۃُ فَقِیْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَتْ زَوْجُھَا اِنْ کَانَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا **ترجمہ** روایت ہے جمیع

بن عمیر تیمی سے کہا اُنہوں نے کہ داخل ہوا میں اپنی پھوپھی کے ساتھ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس اور پوچھا میں نے اُن سے کہ کون شخص زیادہ پیارا تھا رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کا اُنہوں نے فرمایا فاطمہ میں نے کہا مردوں سے اُنہوں نے فرمایا شوہر اُنکا یعنی حضرت علی اور پھر فرمایا حضرت عائشہ نے کہ میں خوب جانتی ہوں کہ وہ بڑی روزہ رکھنے
والی اور تہجد پڑھنے والی تھے **ف** یہ حدیث غریب ہے

مِنْ فَضْلِ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ قَالَتْ فَاجْتَمَعَ صَوَاحِبَاتِي إِلَى أُمِّ سَلَمَةَ فَقُلْنَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ إِنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ
يَوْمَ عَائِشَةَ وَإِنَّا نُرِيدُ الْخَيْرَ كَمَا تُرِيدُ عَائِشَةُ فَقُولِي لِرَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْمُرُ النَّاسَ يُهْدُونَ إِلَيْهِ أَيْنَمَا كَانَ فَذَكَرَتْ ذٰلِكَ أُمُّ سَلَمَةَ فَأَعْرَضَ
عَنْهَا ثُمَّ عَادَ إِلَيْهَا فَأَعَادَتِ الْكَلَامَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَوَاحِبَاتِي قَدْ ذَكَرْنَ أَنَّ النَّاسَ يَتَحَرَّوْنَ بِهَدَايَاهُمْ يَوْمَ عَائِشَةَ فَأْمُرِ النَّاسَ يُهْدُونَ
أَيْنَمَا كُنْتَ فَلَمَّا كَانَتِ الثَّالِثَةُ قَالَتْ ذٰلِكَ قَالَ يَا أُمَّ سَلَمَةَ لَا تُؤْذِينِي فِي عَائِشَةَ فَإِنَّهُ مَا أُنْزِلَ عَلَيَّ الْوَحْيُ وَأَنَا فِي لِحَافِ امْرَأَةٍ مِنْكُنَّ غَيْرِهَا وَقَدْ رَوٰى
بَعْضُهُمْ هٰذَا الْحَدِيثَ عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ عُرْوَةَ عَنْ أَبِيهِ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْسَلًا **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ
لوگ دیکھتے تھے باری حضرت عائشہ کی کہ جس دن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اُنکے یہاں ہوتے اُسی دن ہدیہ لاتے تو کہا حضرت عائشہ نے کہ میری سوتنیں سب جمع ہوئیں
ام سلمہ کے گھر اور سب نے کہا اے ام سلمہ لوگ اپنے ہدیہ بھیجنے کو حضرت عائشہ کی باری ڈھونڈھتے ہیں اور ہم سب ارادہ رکھتے ہیں خیر کا جیسا کہ ارادہ رکھتے ہیں عائشہ
سو تم اسکا ذکر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کرو کہ آپ حکم کر دیں لوگوں کو کہ وہ ہمیشہ آپکو ہدیہ بھیجا کریں حضرت جہاں کہیں ہوں سو ذکر کیا اسکا ام سلمہ نے رسول خدا صلے
اللہ علیہ وسلم سے اور آپ نے کچھ خیال نکیا پھر دوبارہ کہا جب آپ تشریف لائے اور عرض کی کہ اے رسول اللہ کے میری سوتنیں ذکر کرتی ہیں کہ لوگ اپنے ہدیے حضرت عائشہ
ہی کے باری میں روانہ فرماتے ہیں سو آپ لوگوں کو حکم فرمائیے کہ وہ ہدیہ بھیجا کریں آپ جہاں کہیں ہوں پھر جب تیسری بار آپ سے عرض کی آپ نے فرمایا کہ اے ام سلمہ تم مجھے حضرت
عائشہ کے بارے میں مت ستاؤ اس لئے کہ مجھپر کسی عورت کے لحاف میں وحی نہ اُتری سوا عائشہ کے یعنے محبت میری اُنسے دُنیا کے لئے نہیں ہے بلکہ وہ اللہ کے نزدیک بھی مقبول
ہے اور بعضوں نے اس حدیث کو حماد سے اُنہوں نے ہشام سے اُنہوں نے اپنے باپ عروہ سے اُنہوں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً روایت کیا ہے **ف** یہ حدیث غریب ہے اور
مروی ہے ہشام بن عروہ سے وہ روایت کرتے ہیں عوف سے وہ کسی شخص سے وہ ام سلمہ سے کچھ مضمون اسکا اور یہ حدیث مروی ہوئی ہے ہشام بن عروہ سے اور اسمیں روایات
مختلف ہیں اور روایت کی سلیمان بن بلال نے ہشام بن عروہ سے حماد بن زید کی روایت کے مانند **عَنْ** عَائِشَةَ أَنَّ جِبْرِيلَ جَاءَ بِصُورَتِهَا فِي خِرْقَةِ حَرِيرٍ خَضْرَاءَ
إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هٰذِهِ زَوْجَتُكَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ جبرئیل علیہ السلام ایک سبز حریر میں اُنکی
تصویر نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لائے یعنے قبل نکاح کے اور فرمایا کہ یہ آپکی بیوی ہیں دنیا اور آخرت میں **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر عبداللہ
بن عمرو بن علقمہ کی روایت سے اور روایت کی عبدالرحمن بن مہدی نے یہ حدیث عبداللہ بن عمرو سے اسی اسناد سے مرسلاً اور نہیں ذکر کیا اسمیں کہ روایت ہے عائشہ سے
اور روایت کی ابو اسامہ نے ہشام بن عروہ سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھ مضمون اسمیں کا **عَنْ**
عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَا عَائِشَةُ هٰذَا جِبْرِيلُ وَهُوَ يَقْرَأُ عَلَيْكِ السَّلَامَ قَالَتْ قُلْتُ وَعَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ تَرٰى مَا لَا نَرٰى **ترجمہ** روایت ہے
حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اے عائشہ یہ جبرئیل ہیں کہ تمکو سلام کہتے ہیں اُنہوں نے کہا انپر سلام ہے اور رحمت اللہ کی اور
برکتیں اسکی آپ دیکھتے ہیں جو ہم نہیں دیکھتے **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِي رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنَّ جِبْرِيلَ يَقْرَأُ
عَلَيْكِ السَّلَامَ فَقُلْتُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جبرئیل تمکو سلام کہتے ہیں میں نے
کہا اُن پر بھی سلام ہے اور رحمت اللہ **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** أَبِي مُوسٰى قَالَ مَا أَشْكَلَ عَلَيْنَا أَصْحَابَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَدِيثٌ قَطُّ فَسَأَلْنَا
عَائِشَةَ إِلَّا وَجَدْنَا عِنْدَهَا مِنْهُ عِلْمًا **ترجمہ** روایت ہے ابی موسیٰ سے اُنہوں نے کہا جب ہم لوگ اصحاب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم پر کوئی حدیث مشکل ہوتی اور حضرت
عائشہ رضی اللہ عنہا سے پوچھتے تو اُسکا ایک علم پاتے اُنکے پاس **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** مُوسٰى بْنِ طَلْحَةَ قَالَ مَا رَأَيْتُ أَحَدًا أَفْصَحَ مِنْ عَائِشَةَ
ترجمہ ابی موسیٰ سے کہا میں نے کسیکو زیادہ فصیح نہ دیکھا حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ

عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِسْتَعْمَلَهُ عَلٰى جَيْشِ ذَاتِ السَّلَاسِلِ قَالَ فَاَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَيُّ النَّاسِ اَحَبُّ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قُلْتُ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا **ترجمہ** عمرو بن عاص کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک لشکر پر امیر کیا اور انہوں نے کہا جب میں آیا تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ کون شخص زیادہ پیارا ہے آپکو اپنی فرمایا عائشہ میں نے عرض کی مردوں میں فرمایا انکا باپ یعنے ابوبکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح **عَنْ** عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهُ قَالَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قَالَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن عاص سے کہ انہوں نے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون شخص آپکو سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے آپنے فرمایا عائشہ انہوں نے عرض کی مردوں میں آپنے فرمایا انکا باپ **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اسمعیل کی روایت ہے کہ وہ قیس سے روایت کرتے ہیں **عَنْ** اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَضْلُ عَائِشَةَ عَلَى النِّسَاءِ كَفَضْلِ الثَّرِيْدِ عَلٰى سَائِرِ الطَّعَامِ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ فضیلت عائشہ کی ساری عورتوں پر ایسے ہی جیسے فضیلت گوشت اور روٹی کو تمام کھانوں پر **ف** اس باب میں حضرت عائشہ اور ابی موسی سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور عبد اللہ بن عبد الرحمن بن معمر کی کنیت ابو طوالۃ الانصاری مدینی ہے اور وہ ثقہ ہیں **عَنْ** عَمْرِو بْنِ غَالِبٍ اَنَّ رَجُلًا نَالَ مِنْ عَائِشَةَ عِنْدَ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ فَقَالَ اُغْرُبْ مَقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا اَتُؤْذِيْ حَبِيْبَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ **ترجمہ** روایت ہے عمرو بن غالب سے کہ ایک شخص نے عمار بن یاسر کے آگے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کو کچھ کہا تو عمار نے فرمایا جا مردود بدتر تو رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے محبوب کو ایذا دیتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زِيَادٍ الْاَسَدِيِّ قَالَ سَمِعْتُ عَمَّارَ بْنَ يَاسِرٍ يَقُوْلُ هِيَ زَوْجَتُهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ يَعْنِيْ عَائِشَةَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن زیاد اسدی سے کہ کہا سنا میں نے عمار بن یاسر کو کہتے تھے کہ وہ بیوی ہیں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے دنیا اور آخرت میں یعنے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَنْ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَيْكَ قَالَ عَائِشَةُ قِيْلَ مِنَ الرِّجَالِ قَالَ اَبُوْهَا **ترجمہ** روایت ہے حضرت انس خادم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سے کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ کون زیادہ پیارا ہے آپکا لوگوں میں آپنے فرمایا حضرت عائشہ لوگوں نے عرض کی کہ مردوں میں آپنے فرمایا انکے باپ یعنے ابوبکر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے انس کی روایت سے **مترجم** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین ہیں اور اللہ تعالیٰ نے انکو مرتبہ عالی عنایت فرمایا کہ قرآن عظیم الشان میں سورہ نور کو انکی برات سے نورٌ علی نور کیا کہ قیامت تک برات اور طہارت انکی بلکہ سائر اہل بیت کی حفاظ و قراء کی زبان سے صلوٰۃ اور خطب میں پڑہی جاتی ہے اور اسی لئے علماء اسلام نے فرمایا ہے کہ طاعن حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا کافر مردود ہے اسلئے کہ وہ منکر قرآن ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپکو کمال تفقہ اور زہد و ورع و تقوی عنایت فرمایا تھا اور بعد رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے ایک مدت مدید تک اصحاب نے آپسے احادیث رسول کی سماعت کے اور آپ بی بیوں میں حضرت کے سب سے زیادہ کثیر الروایت ہیں اور اصحاب کو جو اشکال پیش ہوتا آپکے پاس اسکا خزانہ نکلتا اور فوراً وہ مشکل آپکے پاس حل ہو جاتی جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء

فَضْلُ خَدِيْجَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا باب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں

عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ مَا غِرْتُ عَلٰى اَحَدٍ مِنْ اَزْوَاجِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا غِرْتُ عَلٰى خَدِيْجَةَ وَمَا بِيْ اَنْ اَكُوْنَ اَدْرَكْتُهَا وَمَا ذَاكَ اِلَّا لِكَثْرَةِ ذِكْرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَهَا وَاِنْ كَانَ لَيَذْبَحُ الشَّاةَ فَيَتَتَبَّعُ بِهَا صَدَائِقَ خَدِيْجَةَ فَيُهْدِيْهَا لَهُنَّ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھے کسی بی بی پر نہ آیا حضرت کی بی بیوں میں جتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا پر رشک آیا اور کیا حال ہوتا میرا اگر میں انکو پاتی اور رشک کا سبب کچھ اور نہ تھا بجز اسکے کہ حضرت انکو یاد بہت کرتے تھے اور بکری ذبح کرتے تھے اور ڈہونڈ ڈہونڈ کر خدیجہ کے دوستوں کو ہدیہ دیتے تھے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ مَا حَسَدْتُ امْرَاَةً مَا حَسَدْتُ خَدِيْجَةَ وَمَا تَزَوَّجَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِلَّا بَعْدَ مَا مَاتَتْ وَذٰلِكَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَشَّرَهَا بِبَيْتٍ فِي الْجَنَّةِ مِنْ قَصَبٍ لَا صَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ انہوں نے کہا اتنا رشک مجھکو کسی پر نہ آیا جتنا خدیجہ پر اور مجھ سے تو حضرت نے جب نکاح کیا تھا کہ وہ انتقال فرما چکیں تھیں اور رشک کا سبب یہ تھا کہ حضرت نے انکو بشارت دی ایک گھر کی جو ایک موتی سے بنا ہوا ہے نہ اسمیں غل غپاڑا ہے نہ ایذا و تکلیف **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ خَيْرُ نِسَائِهَا خَدِيْجَةُ بِنْتُ خُوَيْلِدٍ وَخَيْرُ نِسَائِهَا مَرْيَمُ بِنْتُ عِمْرَانَ **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی سے کہ کہا انہوں نے سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو فرماتے تھے کہ

دنیا کی عورتون مین اپنے زمانہ مین سب عورتون سے بہتر حضرت خدیجہ تہین اور بہتر عورتونکی اپنے زمانہ مین مریم بنت عمران ہین **ف** اس باب مین انس سے اور ابن عباس سے بہی روایت ہے۔ یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** انس ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال حسبک من نساء العلمین مریم بنت عمران وخدیجۃ بنت خویلد وفاطمۃ بنت محمد وآسیۃ امرأۃ فرعون **عن** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کافی ہے تجھکو جہانکی عورتون سے مریم بنت عمران اور خدیجہ بنت خویلد اور فاطمہ بنت محمد اور آسیہ بی بی فرعون کی یعنے یہ چارون سارے جہان سے افضل ہین **ف** یہ حدیث صحیح ہے **مترجم** یعنے یہ چارون عورتین مراتب کمال پر فائز ہوئین اور اقتدا اور پیروی کے لائق ہین اور محاسن اور مناقب ہر ایک کے بہت ہین حضرت مریم کو اللہ تعالی نے صدیقہ فرمایا اور انکا احسان کو بیان کیا ہے اور حضرت خدیجہ کو اللہ تعالی نے اپنا سلام بھیجا تہا اور حضرت فاطمہ زنان جنت کے سردار ہین اور آسیہ فرعون کی بی بی حضرت موسی علیہ السلام پر ایمان لائی تہین اور جب فرعون بے عون انکے ایمان پر آگاہ ہوا انکو چومیخہ کرکے دہوپ مین لٹاتا اور بہاری پتہر سینہ پر رکہتا اور سلمان نے کہا ہے کہ انکو دہوپ سے عذاب کرتا تہا پہر جب لوگ ان سے دور ہوجاتے فرشتے ان پر سایہ کرتے آخر جب انکی وفات قریب ہوئی انہون نے دعا کی رب ابن لی عندک بیتا فی الجنۃ ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظلمین یعنے یا اللہ بنا میرے لئے جنت مین اپنے نزدیک ایک گہر اور نجات دی مجہے فرعون سے اور اسکے کامون سے اور نجات دی مجہے ظالم لوگون سے پس اللہ تعالی نے انکی آنکہون سے پردہ اٹہا دیا کہ جنت مین انہون نے اپنا گہر دیکہہ لیا اور حسن اور ابن کیسان سے مروی ہے کہ اللہ تعالی نے انکو جنت کیطرف اٹہا لیا کہ وہ اسمین کہاتی پیتی ہین اور فرعون کے عمل سے شرک مراد ہے جیسے ظالمون سے موذی مشرک مراد ہین غرض ایمان کامل اور صبر اور ثبات نے انکو ایسے درجات عالیہ پر پہنچایا جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء **ف**

فضل ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم باب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیبیون کی فضیلت مین

عن عکرمۃ قال قیل لابن عباس بعد صلوۃ الصبح ماتت فلانۃ لبعض ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم فسجد فقیل لہ اتسجد ہذہ الساعۃ فقال الیس قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا رأیتم آیۃ فاسجدوا فای آیۃ اعظم من ذہاب ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم **ترجمہ** روایت ہے عکرمہ سے کہ ابن عباس سے کسی نے کہا نماز صبح بعد کہ فلان بیوی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے انتقال فرمایا تو وہ سجدہ مین گر پڑے لوگون نے کہا آپ اسوقت سجدہ کرتے ہین انہون نے کہا حضرت نے فرمایا کہ جب تم کوئی نشانی دیکہو تو سجدہ کرو سو کونسی آیت بڑی ہے حضرت کی بیبیون کے جانے سے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عن** صفیۃ بنت حیی قالت دخل علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وقد بلغنی عن حفصۃ وعائشۃ کلام فذکرت ذلک لہ فقال الا قلت وکیف تکونان خیرا منی وزوجی محمد وابی ہرون وعمی موسی وکان الذی بلغہا انہم قالوا نحن اکرم علی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم منہا وقالوا نحن ازواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم وبنات عمہ **ترجمہ** روایت ہے صفیہ سے جو بیٹی ہین حیی کی انہون نے کہا میرے پاس رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور حفصہ اور حضرت عائشہ سے مجہے ایک بات پہنچی تہی کہ وہ مینے آپ سے ذکر کی تو آپنے فرمایا تمنے یہ کیون نہ کہا کہ وہ دونون مجہسے بہتر کیونکر ہونگی اسلئے کہ شوہر میرے محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین اور باپ میرے ہارون ہین اور چچا میرے موسی علیہما السلام ہین اور وہ بات یہ تہی کہ حضرت حفصہ اور حضرت عائشہ نے کہا تہا کہ ہماری آبرو حضرت کے نزدیک زیادہ ہے صفیہ سے اسلئے کہ ہم بیبیان ہین نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اور دوسرے بیٹیان ہین اُنکے چچا کی **ف** اس باب مین انس سے بہی روایت ہے یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر ہاشم کوفی کی روایت سے اور اسناد اسکی کچہ ایسی قوی نہین **مترجم** صفیہ کا نسب یہ ہے صفیہ بنت حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن الخزرج بن ابی حبیب بن النضیر ابن النحام بن ناخوم اور بعضون نے ناخوم کو تنخوم اور بعضون نے نخوم کہا ہے اور اول قول یہود ہے اور وہ اپنی زبان سے خوب واقف ہین اور یہ لوگ بنی اسرائیل سے ہین لاوی بن یعقوب کے نواسون سے پہر اولاد سے ہارون بن عمران کے جو بہائی ہین موسی علیہ السلام کے اور اسی لئے حضرت نے حضرت ہارون کو انکا باپ اور حضرت موسی کو چچا فرمایا اور صفیہ کی مان برہ بنت سموال ہین کہ وہ بیوی تہین سلام بن مشکم یہودی کی پہر اسکے بعد کنانہ بن ابی الحقیق کے اور وہ دونون شاعر تہے اور کنانہ خیبر کے دن مقتول ہوا اور انس بن مالک سے مروی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جب خیبر فتح کیا اور قیدیونکو اکہٹا کیا دحیہ بن خلیفہ آئے انہون نے حضرت سے ایک لونڈی مانگی آپنے فرمایا جاؤ ایک لونڈی لیلو انہون نے صفیہ کو لیا اور لوگون نے حضرت سے عرض کیا کہ یہ سردار ہین قریظہ اور نضیر کے اور یہ آپ ہی کے لائق ہین حضرت نے دحیہ سے فرمایا تم اور لونڈی لیلو اور انکو حضرت نے پسند کیا اور انکو پردہ مین رکہا اور نکاح کیا انسے اور آزاد کیا اور انکے لئے باری مقرر کی اور بڑی عقلمند بی بی تہین اور اسحاق بن یسار سے مروی ہے کہ

جب فتح کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قموص کو جو قلعہ تھا ابن ابی الحقیق کا صفیہ بنت حیی کو لائے اور اُنکے ساتھ ایک چچیری بہن بھی تھی اور ان دونونکو بلال لیکر یہود کے مقتولین پر سے گذری تو جب اُنکو اُس چچیری بہن نے دیکھا ایسا مونہہ پیٹنے لگی اور چیختی ہوئی اپنے سر پر خاک ڈالنے لگی اور حضرت نے فرمایا کہ اس شیطانی کو میرے آگے سے دور کرو اور صفیہ کے لئے حکم فرمایا کہ ہمارے پیچھے جگہہ دو اور آنحضرت کا کپڑا اُنکو اُڑھا دیا اور لوگون نے جان لیا کہ حضرت نے اُنکو اپنے واسطے پسند فرمایا اور بلال سے آپنے فرمایا کہ ای بلال کیا تمہارے دل سے رحم نکلگیا کہ تم عورتونکو اُنکے مقتولین پر سے لیکر چلے اور صفیہ نے اس سے پیشتر خواب دیکہا تہا کہ ایک چاند اُن کے گود مین اُتر آیا ہے اور جب یہ خواب اپنے باپ سے بیان کیا اُسنے ایک طمانچہ اُنکے مونہہ پر ایسا مارا کہ اُسکا نشان اُنکے چہرہ پر ہوگیا اور کہا کہ تو ایسی سرفراز ہوگی کہ پادشاہ عرب تک پہونچ جائیگی اور وہ نشان اُنکے چہرہ پر جبتک تہا کہ وہ حضرت کے خدمت مین حاضر ہوئین اور آپنے اِسکا سبب پوچھا اور اُنہون نے سب کیفیت خواب کے بیان کی اور انس سے مروی ہے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کو آزاد کیا اور آزادی کو اُنکا مہر ٹھہرایا اور اس حدیث سے جائز ہوا عتق کا مہر قرار دینا اور محدثین کا یہی مذہب ہے اور حنفیہ نے اِسکا خلاف کیا ہے جیسے اور احادیث کثیرہ کے وہ مخالف ہین اور وفات حضرت صفیہ کے سن چھتیس ۳۶ ہجری مین ہے اور بعضون نے پچاس ہجری کہے ہین جزاہا اللہ عنا خیر الجزاء **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ بَلَغَ صَفِيَّةَ اَنَّ حَفْصَةَ قَالَتْ بِنْتُ يَهُوْدِيٍّ فَبَكَتْ فَدَخَلَ عَلَيْهَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهِيَ تَبْكِيْ فَقَالَ مَا يُبْكِيْكِ قَالَتْ قَالَتْ لِيْ حَفْصَةُ اِنِّيْ ابْنَةُ يَهُوْدِيٍّ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاِنَّكِ لَابْنَةُ نَبِيٍّ وَاِنَّ عَمَّكِ لَنَبِيٌّ وَاِنَّكِ لَتَحْتَ نَبِيٍّ فَفِيْمَ تَفْخَرُ عَلَيْكِ ثُمَّ قَالَ اتَّقِي اللّٰهَ يَا حَفْصَةُ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ صفیہ کو خبر پہونچی کہ حفصہ نے اُنکو یہودی کی بیٹی کہا اور صفیہ رونے لگین اور حضرت تشریف لائے اور وہ رو رہی تہین سو حضرت نے پوچھا کہ کیون روتی ہو اُنہون نے عرض کی کہ حفصہ نے مجھے یہودی کی لڑکی کہا تو حضرت نے فرمایا تو نبی کے لڑکی ہے اور چچا تیرا بھی نبی ہے اور نکاح مین بھی نبی کے ہے پھر وہ تجھپر کیا فخر کرتی ہے پھر فرمایا ڈر اللہ سے ای حفصہ **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے **عَنْ** اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعَا فَاطِمَةَ عَامَ الْفَتْحِ فَنَاجَاهَا فَبَكَتْ ثُمَّ حَدَّثَهَا فَضَحِكَتْ قَالَتْ فَلَمَّا تُوُفِّيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سَاَلْتُهَا عَنْ بُكَائِهَا وَضَحِكِهَا قَالَتْ اَخْبَرَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ يَمُوْتُ فَبَكَيْتُ ثُمَّ اَخْبَرَنِيْ اَنِّيْ سَيِّدَةُ نِسَاءِ اَهْلِ الْجَنَّةِ اِلَّا مَرْيَمَ بِنْتَ عِمْرَانَ فَضَحِكْتُ **ترجمہ** روایت ہے ام سلمہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سال کہ فتح ہوا حضرت فاطمہ کو بلایا اور اُن کے کان مین کچھہ کہا کہ وہ رو دین پھر کچھہ کہا کہ ہنس دین پھر جب آپکی وفات ہوئی مین نے پوچھا اُنکے رونے اور ہنسنے کا سبب تو اُنہون نے کہا مجھے حضرت نے اپنی وفات کی خبر دی سو مین رونے لگی پھر خبر دی کہ مین جنت کی سب عورتون کی سردار ہون سوا مریم کے سو مین ہنس پڑی **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے **عَنْ** عَائِشَةَ قَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِاَهْلِهٖ وَاَنَا خَيْرُكُمْ لِاَهْلِيْ وَاِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ **ترجمہ** روایت ہے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے بہتر تم مین وہ ہے جو اپنے گھر والون سے اچھا سلوک رکھے اور مین تم سب سے زیادہ اچھا سلوک کرنیوالا ہون اپنے گھر والون سے اور جب کوئی تم مین کا مرجاوے تو اُسکو چھوڑ دو یعنے اُسکی بُرائی نہ یاد کرو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی گئی یہ ہشام بن عروہ سے اُنہون نے روایت کی اپنے باپ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے مرسلاً **عَنْ** عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يُبَلِّغُنِيْ اَحَدٌ مِنْ اَحَدٍ مِنْ اَصْحَابِيْ شَيْئًا فَاِنِّيْ اُحِبُّ اَنْ اَخْرُجَ اِلَيْهِمْ وَاَنَا سَلِيْمُ الصَّدْرِ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ فَاُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَالٍ فَقَسَمَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَانْتَهَيْتُ اِلٰى رَجُلَيْنِ جَالِسَيْنِ وَهُمَا يَقُوْلَانِ وَاللّٰهِ مَا اَرَادَ مُحَمَّدٌ بِقِسْمَتِهِ الَّتِيْ قَسَمَهَا وَجْهَ اللّٰهِ وَلَا الدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَتَثَبَّتُّ حِيْنَ سَمِعْتُهُمَا فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرْتُهُ فَاحْمَرَّ وَجْهُهُ وَقَالَ دَعْنِيْ عَنْكَ فَقَدْ اُوْذِيَ مُوْسٰى بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ بن مسعود سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے یارونمین سے کوئی کسیکی بُرائی مجھہ تک نہ لاوے اسلئے کہ مین دوست رکہتا ہون کہ جب اُن کی طرف نکلون تو صاف سینہ ہون میرا یعنے بے کینہ کہا عبد اللہ نے کہ ایکبار حضرت کے پاس کچھہ مال آیا اور آپنے اُسکو بانٹا تو مین دو شخصون کے پاس پہونچا کہ وہ کہہ رہے تہے اللہ کی قسم اس تقسیم سے محمد کو نہ رضائے الٰہی مطلوب ہے نہ خوبی آخرت پس بُرا جانا مین نے جب مین نے سُنا اُسکو آیا مین رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور مین نے اُنکو خبر دی تو آپکا چہرہ مبارک سرخ ہوگیا مارے غضب کے پھر فرمایا تم مجھے جانے دو اسلئے کہ موسیٰ اس سے زیادہ ستائے گئے اور صبر کیا **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے اور اسکی سند مین ایک مرد بڑہا دیا گیا ہے روایت کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُنہون نے عبد اللہ بن محمد سے اُنہون نے عبید اللہ بن موسیٰ سے اور حسین بن محمد سے اُنہون نے اسرائیل سے اُنہون نے سدی سے اُنہون نے ولید

بن ابی ہشام سے اُنہوں نے زید بن عبداللہ سے انہوں نے ابن مسعود سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کچھہ مضمون اسمین کا اس سند کے سوا اور سند سی **فَضْلُ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ**
رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ **فضیلت اُبی** بن کعب رضی اللہ عنہ کی **عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اِنَّ اللّٰہَ اَمَرَنِیْ اَنْ اَقْرَأَ عَلَیْکَ الْقُرْاٰنَ
فَقَرَأَ عَلَیْہِ لَمْ یَکُنِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا وَقَرَأَ فِیْھَا اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْحَنِیْفِیَّۃُ الْمُسْلِمَۃُ لَا الْیَھُوْدِیَّۃُ وَلَا النَّصْرَانِیَّۃُ وَلَا الْمَجُوْسِیَّۃُ مَنْ یَّعْمَلْ خَیْرًا فَلَنْ یُّکْفَرَہٗ وَقَرَأَ عَلَیْہِ
لَوْاَنَّ لِابْنِ اٰدَمَ وَادِیًا مِّنْ مَّالٍ لَابْتَغٰی اِلَیْہِ ثَانِیًا وَلَوْ کَانَ لَہٗ ثَانِیًا لَابْتَغٰی اِلَیْہِ ثَالِثًا وَلَا یَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ وَیَتُوْبُ اللّٰہُ عَلٰی مَنْ تَابَ
ترجمہ روایت ہے ابی بن کعب سے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُنسے کہ اللہ نے حکم کیا ہے کہ مین تمکو قرآن سناؤن پھر پڑھا آپنے انکے آگے لم یکن الذین کفروا اور پڑھا اُسمین
ان الدین سے لیکر آخر تک یعنے دین اللہ کے نزدیک اُسیطرف کے ملت ہے، نہ یہودیت نہ نصرانیت نہ مجوسیت اور جو نیکی کریگا اُسکا بدلہ پاویگا اور پڑھا آپنے لو ان سے
آخر تک یعنی اگر آدمی کا ایک جنگل بھرا ہو مال سے تو بھی دوسرا ڈھونڈھتا ہی اور اگر دو جنگل ہون تو تیسرا طلب کرتا ہے اور آدمی کا پیٹ ہرگز نہین بھرتا مگر مٹی سے یعنے قبر
کی اور توبہ قبول کرتا ہے اللہ تعالی اُسکی جو توبہ کرے یعنی قناعت عنایت فرماتا ہے اُسکو جو قناعت کرتا ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی ہے یہ
اور سند سی بھی، اور روایت کیا ہے عبداللہ بن عبدالرحمن بن ابزی نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی بن کعب سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابی بن کعب
سے کہ اللہ نے حکم کیا ہے مجھہ کو کہ مین تمہارے آگے قرآن پڑھون اور روایت کی قتادہ نے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ اللہ تعالے
نے مجھکو حکم فرمایا کہ مین تمہارے آگے قرآن پڑھون **مترجم** حقیقت مین انسان ایسا حریص ہے کہ کسیطرح مال و متاع دنیوی سے سیر نہین ہوتا بجز خاک گور کے
کسی شاعر نے اسی مضمون کو نظم کیا ہی **شعر** گفت چشم تنگ دنیادار را ؛ یا قناعت پر کند یا خاک گور ؛ اور دوسرے نے کہا ہے **شعر** کاسۂ چشم حریصان پر نشد ؛
تا صدف قانع نشد پر دُر نشد **فَضْلُ الْاَنْصَارِ وَقُرَیْشٍ باب انصار و قریش کی فضیلت مین عَنْ** اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ قَالَ
رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْلَا الْھِجْرَۃُ لَکُنْتُ امْرَأً مِّنَ الْاَنْصَارِ وَبِھٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَوْسَلَکَ الْاَنْصَارُ وَادِیًا
اَوْشِعْبًا لَکُنْتُ مَعَ الْاَنْصَارِ **ترجمہ** روایت ہے ابی بن کعب سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر ہجرت دین مین نہوتی تو مین ایکمرد انصاری ہوتا اور اسی
اسناد سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر انصار کسی نالے یا کھائی مین چلین تب بھی انکے ساتھ رہون یعنے انکی رفاقت نہ چھوڑون **ف** یہ حدیث حسن ہے
عَنْ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَوْ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْاَنْصَارِ لَا یُحِبُّھُمْ اِلَّا مُؤْمِنٌ وَلَا یُبْغِضُھُمْ اِلَّا مُنَافِقٌ مَنْ
اَحَبَّھُمْ فَاَحَبَّہُ اللّٰہُ وَمَنْ اَبْغَضَھُمْ فَاَبْغَضَہُ اللّٰہُ فَقُلْنَا لَہٗ اَنْتَ سَمِعْتَہٗ مِنَ الْبَرَاءِ فَقَالَ اِیَّایَ حَدَّثَ **ترجمہ** روایت ہے عدی بن ثابت سے وہ روایت کرتے ہین
براء بن عازب سے کہ اُنہوں نے سُنا نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے یا کہا اُنہون نے کہ فرمایا نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے حق مین کہ نہین دوست رکھتا ہے اُنکو مگر مومن اور نہین
بغض رکھتا اُنسے مگر منافق اور جو اُنکو دوست رکھے اللہ اُسکو دوست رکھی اور جو اُن سے بغض رکھے اللہ اُنسے بغض رکھے سو ہم لوگون نے عدی سے کہا کہ تمنے سُنی ہے یہ حدیث
براء سے اُنہون نے کہا کہ ہان براء نے مجھ سے تو بیان کی **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** اَنَسٍ قَالَ جَمَعَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاسًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ ھَلْ
فِیْکُمْ اَحَدٌ مِّنْ غَیْرِکُمْ فَقَالُوْا لَا اِلَّا ابْنُ اُخْتٍ لَّنَا فَقَالَ ابْنُ اُخْتِ الْقَوْمِ مِنْھُمْ ثُمَّ قَالَ اِنَّ قُرَیْشًا حَدِیْثٌ عَھْدُھُمْ بِجَاھِلِیَّۃٍ وَّمُصِیْبَۃٍ وَاِنِّیْ اَرَدْتُّ اَنْ
اَجْبُرَھُمْ وَاَتَاَلَّفَھُمْ اَمَا تَرْضَوْنَ اَنْ یَّرْجِعَ النَّاسُ بِالدُّنْیَا وَتَرْجِعُوْنَ بِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلٰی بُیُوْتِکُمْ قَالُوْا بَلٰی فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَوْسَلَکَ النَّاسُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا وَسَلَکَتِ الْاَنْصَارُ وَادِیًا اَوْ شِعْبًا لَسَلَکْتُ وَادِیَ الْاَنْصَارِ وَشِعْبَھُمْ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم نے جمع کیا چند لوگون کو انصار کے اور فرمایا کہ تم مین کوئی غیر تو نہین اُنہون نے عرض کی کہ کوئی غیر نہین مگر ایک بھانجا ہمارا آپنے فرمایا بھانجا قوم کا قوم مین داخل
ہے پھر فرمایا کہ قریش اپنے نئی جاہلیت چھوڑ کر مسلمان ہوے ہین اور اُنہون نے مصیبت بھی پائی ہین یعنے قتل وغیرہ وغیرہ سے اور مین چاہتا ہون کہ کچھہ اُنکی دلشکنی کا علاج
کرون اور اُنکا دل پرچاؤن یعنے اسی لئے مال غنیمت مین سے مین نے اُنکو کچھہ دیا ہے کیا تم راضی نہین ہوتے کہ لوگ دنیا لیکر اپنے گھر جاوین اور تم اللہ کے رسول کو لیکر اپنے گھر
جاؤ لوگون نے کہا کیون نہین ہم راضی ہوے پھر فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اگر لوگ کسی نالی مین یا کسی پہاڑ کی گھاٹی مین چلین اور انصار اور نالی اور گھاٹی
مین چلین تو مین انصار ہی کا ساتھ دون **ف** یہ حدیث صحیح ہے **عَنْ** زَیْدِ بْنِ اَرْقَمَ اَنَّہٗ کَتَبَ اِلٰی اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ یُعَزِّیْہِ فِیْمَنْ اُصِیْبَ مِنْ اَھْلِہٖ

انصار اور قریش کی فضیلت

وَبَنِي عَمِّهِ يَوْمَ الْحَرَّةِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ أَنَا أُبَشِّرُكَ بِبُشْرَى مِنَ اللهِ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ الْأَنْصَارِ وَلِذَرَارِيِّ ذَرَارِيِّهِمْ **ترجمہ** روایت ہے زید بن ارقم سے کہ اُنہوں نے لکھا انس بن مالک کو ایک خط تعزیت کا جب اُنکے گھر والوں اور چچا کی اولاد سے کچھ لوگ کام آئے تھے دن حرہ کے اور اُسمیں یہ لکھا کہ میں تمکو ایک بشارت دیتا ہوں اللہ کیطرف سے کہ سُنی ہے مینے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے یا اللہ بخشدے انصار کو اور اُنکی اولاد کو اور اُنکی اولاد کی اولاد کو یعنے تین پشتوں تک سب کے مغفرت کے لئے آپنے دعا دی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور روایت کی یہ قتادہ نے نضر بن انس سے اُنہوں نے زید بن ارقم سے **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنْ أَبِي طَلْحَةَ قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَقْرِئْ قَوْمَكَ السَّلَامَ فَإِنَّهُمْ مَا عَلِمْتُ أَعِفَّةٌ صُبُرٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ ابی طلحہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مجھسے کہ سلام کہدو میرا تم اپنے قوم کو کہ اُنکو میں پرہیزگار اور صابر جانتا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے اور صحیح ہے **عَنْ** أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ أَلَا إِنَّ عَيْبَتِيَ الَّتِي آوِي إِلَيْهَا أَهْلُ بَيْتِي وَإِنَّ كَرِشِيَ الْأَنْصَارُ فَاعْفُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ وَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے ابی سعید سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آگاہ ہو کہ میرے جامدانی کہ جسکی طرف میں ٹھکانا ہوں میرے اہل بیت ہیں اور میرے راز دار اور امین انصار ہیں سو معاف کرو اُنکی برائیوں کو بروں سے اور قبول کرو نیکیوں کو اُنکے نیکوں سے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور اسباب میں انس سے بھی روایت ہے **مترجم** عیبہ جامدانی اور صندوق کو کہتے ہیں کہ جسمیں کپڑے حفاظت سے رہیں آپنے اہل بیت کو اپنی جامدانی فرمایا کہ وہ آپکے خدمتگار اور امانتدار تھے اور کرش جانور کے عضو کا نام ہے مثل معدہ کے آپنے انصار کو کرش یعنے جیسے معدہ میں طعام و غذا طیار رہتی ہے اور مجتمع ہوتی ہے پھر اُس سے سارے بدن کو نفع پہونچتا ہے اسیطرح میں خاطر جمعی سے انصار میں ہوں کہ نہایت دیانت اور امانت سے میرے عہود اور مواثیق اور اسرار کی حافظ و نگہبان ہیں اور دل و جان سے مجھپر قربان ہیں جزاہم اللہ عنا خیر الجزاء اللہم اغفر لہم وارحمہم واحشرنا معہم **عَنْ** أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْأَنْصَارُ كَرِشِي وَعَيْبَتِي وَإِنَّ النَّاسَ سَيَكْثُرُونَ وَيَقِلُّونَ فَاقْبَلُوا مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَتَجَاوَزُوا عَنْ مُسِيئِهِمْ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار معدہ میرا ہیں اور جامدانی میری اور لوگ بڑھتے ہیں اور بڑھتے جائینگے اور انصار کم ہوتے جائینگے سو قبول کرو اُنکے نیکو سے اور معاف کرو اُنکی بدو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنْ** سَعْدٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ يُرِدْ هَوَانَ قُرَيْشٍ أَهَانَهُ اللهُ **ترجمہ** روایت ہے سعد سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو ارادہ کرے قریش کی ذلت کا اللہ اُسکو ذلیل کرے **ف** یہ حدیث غریب ہے خبر دی ہمکو عبد بن حمید نے اُنہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے صالح بن کیسان سے اُنہوں نے ابن شہاب سے اسی اسناد سے مانند اسکے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا يُبْغِضُ الْأَنْصَارَ رَجُلٌ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مجھسے کہ نہیں بغض رکھتا انصار سے جو ایمان رکھتا ہے اللہ پر اور پچھلے دن پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عَنِ** ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ أَذَقْتَ أَوَّلَ قُرَيْشٍ نَكَالًا فَأَذِقْ آخِرَهُمْ نَوَالًا **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ دعا کی رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے یا اللہ چکھایا تونے قریش کو اول عذاب یعنے قتل و اسر کا اور چکھا اُنکو آخر میں عنایت اور رحمت کا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے روایت کی ہمسے عبدالوہاب وراق نے اُنہوں نے یحییٰ سے اُنہوں نے اعمش سے مانند اسکے **عَنْ** أَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِأَبْنَاءِ أَبْنَاءِ الْأَنْصَارِ وَلِنِسَاءِ الْأَنْصَارِ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی کہ یا اللہ بخشدے انصار کو اور اُنکی اولاد کو اور اُنکی اولاد کی اولاد کو اور اُنکی عورتوں کو **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے

بَابُ مَا جَاءَ فِي أَيِّ دُورِ الْأَنْصَارِ خَيْرٌ باب انصار کے گھروں کی فضیلت میں

عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُولُ قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ أَوْ بِخَيْرِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ بَنُو النَّجَّارِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو عَبْدِ الْأَشْهَلِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ بَنُو سَاعِدَةَ ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ فَقَبَضَ أَصَابِعَهُ ثُمَّ بَسَطَهُنَّ كَالرَّامِي بِيَدَيْهِ قَالَ وَفِي دُورِ الْأَنْصَارِ كُلِّهَا خَيْرٌ **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا نہ خبر دوں میں تمکو انصار کے یا فرمایا انصار کے بہتر لوگوں کی لوگوں نے عرض کی کیوں نہیں اے رسول اللہ کے فرمایا بہتر گھر انصار میں بنی نجار ہیں پھر جو اُنکے قریب ہیں بنی عبدالاشہل پھر جو اُنکے قریب ہیں بنی الحارث جو اولاد ہیں خزرج کی پھر جو اُن سے قریب ہیں بنی ساعدہ پھر اشارہ کیا آپنے دونوں ہاتھوں سے اور بند کیا اُنگلیوں کو اور پھر کھولا اُنکو جیسے

انصار کے گھروں کی فضیلت

کوئی اپنے ہاتھوں سے کچھ پھینکتا ہی اور فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں خیر ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور مروی ہوئی یہ حدیث انس سے بھی روایت کی ہے میں ابی اُسید ساعدی سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی اُسید الساعدی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر دور الانصار دور بنی النجار ثم دور بنی عبد الاشھل ثم بنی الحارث بن الخزرج ثم بنی ساعدۃ وفی کل دور الانصار خیر فقال سعد ما اری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا قد فضل علینا فقیل قد فضلکم علی کثیر **ترجمہ** روایت ہے ابی اُسید ساعدی سے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار کے سب گھروں میں بہتر گھر بنی نجار کے ہیں پھر بنی عبد الاشہل کے پھر بنی الحارث بن الخزرج کے پھر بنی ساعدہ کے اور سب گھروں میں انصار کے خیر ہے سو سعد نے کہا میں دیکھتا ہوں رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو بیشک آپنے فضیلت دیدی ہم پر اور لوگوں کو تو لوگوں نے اُنسے کہا کہ تمکو بھی تو فضیلت دی اپنی بہت لوگوں پر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہی اور ابو اُسید ساعدی کا نام مالک بن ربیعہ ہے

عن جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر دیار الانصار بنو النجار **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ انصار کے سب گھروں میں بہتر بنو نجار کے گھر ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے **عن** جابر بن عبد اللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیر الانصار بنو عبد الاشھل **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار میں بہتر گھر بنو عبد الاشہل کے ہیں **ف** یہ حدیث غریب ہے اس سند سے

باب ما جاء فی فضل المدینۃ باب مدینہ کی فضیلت میں **عن** علی بن ابی طالب قال خرجنا مع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حتی اذا کان بحرۃ السقیا التی کانت لسعد بن ابی وقاص فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ائتونی بوضوء فتوضأ ثم قام فاستقبل القبلۃ فقال اللھم ان ابراھیم کان عبدک وخلیلک ودعا لاھل مکۃ بالبرکۃ وانا عبدک ورسولک ادعوک لاھل المدینۃ ان تبارک لھم فی مدھم وصاعھم مثلی ما بارکت لاھل مکۃ مع البرکۃ برکتین **ترجمہ** روایت ہے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا کہ نکلے ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کی ساتھ یہانتک کہ جب پہونچے ہم حرۃ سقیا میں جو نام ہے ایک مقام کا قریب مدینہ کے اور وہ محلہ تھا سعد بن ابی وقاص کا وہاں فرمایا آپنے کہ وضو کا پانی مجھے لا دو پھر وضو کرکے قبلہ رخ کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ یا اللہ ابراہیم تیرا بندہ اور دوست تھا اور اُسنے دعا کی مکہ والوں کے لئے برکت کی اور میں تیرا بندہ اور رسول ہوں دعا کرتا ہوں مدینہ والوں کے لئے کہ برکت دے تو اُنکے مُد اور صاع میں اُس برکت سے دونی جو مکہ والوں کو ہے اور ہر برکت کے ساتھ دو برکتیں اور یعنی مکہ والوں سے چوگنی برکت عنایت کر **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے اور اس باب میں عائشہ اور عبد اللہ بن زید اور ابی ہریرہ سے روایت ہے

فضیلت مدینہ

عن علی بن ابی طالب وابی ھریرۃ قالا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما بین بیتی ومنبری روضۃ من ریاض الجنۃ **ترجمہ** روایت ہے علی بن ابی طالب سے اور ابو ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے میرے گھر اور میرے منبر کے بیچ میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے **ف** یہ حدیث غریب ہے حسن ہے اس سند سے روایت کی ہمسے محمد بن کامل مروزی نے اُنہوں نے عبد العزیز بن ابی حازم سے اُنہوں نے کثیر بن زید سے اُنہوں نے ولید بن رباح سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے اُنہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے میرے گھر اور منبر کے بیچ میں ایک باغ ہے جنت کے باغوں سے اور اسی اسناد سے مروی ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپنے فرمایا ایک نماز میری اس مسجد میں بہتر ہے ہزار نمازوں سے اور مسجدوں کی مگر مسجد حرام یعنی مسجد حرام کے ایک نماز حضرت کے مسجد کے ہزار نمازوں کے برابر ہے چنانچہ ذکر کیا اسکو ابن الملک نے یہ حدیث صحیح ہے اور مروی ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور سند سے بھی سوا اِسکے

عن ابن عمر قال قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم من استطاع ان یموت بالمدینۃ فلیمت بھا فانی اشفع لمن یموت بھا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جس سے ہو سکے کہ مدینہ میں مرے تو وہیں مرے اسلئے کہ میں شفاعت کرونگا اُسکی جو وہاں مرے **ف** اس باب میں سبیعہ بنت حارث بن اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ایوب سختیانی کی روایت سے

عن ابن عمر ان مولاۃ لہ اتتہ فقالت اشتد علی الزمان وانی ارید ان اخرج الی العراق قال فھلا الی الشام ارض المنشر واصبری لکاع فانی سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من صبر علی شدتھا ولاوائھا کنت لہ شھیدا وشفیعا یوم القیمۃ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ ایک مولاۃ اُنکی آئیں اور کہنے لگیں کہ مجھ پر زمانہ کی گردش ہے اور میں چاہتی ہوں کہ عراق کو جاؤں اُنہوں نے کہا شام کو نہیں جاتیں تم کہ وہ زمین ہے حشر و نشر کی اور صبر کر ای نادان اسلئے کہ میں نے سنا ہے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے جو صبر کرے مدینہ کی سختی اور بھوک پر میں اُسکا گواہ ہونگا یا شفیع ہونگا قیامت کے دن **ف** اس باب میں ابی سعید اور سفیان بن ابی زہیر اور سبیعہ اسلمیہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے

عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم آخر قرية من قرى الإسلام خرابا المدينة **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ
وسلم نے اسلام کے شہروں میں سب سے اخیر میں جو ویران ہوگا وہ مدینہ ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر جنادہ کی روایت سے کہ وہ ہشام سے روایت
کرتے ہیں **عن** جابر أن أعرابيا بايع رسول الله صلى الله عليه وسلم على الإسلام فأصابه وعك بالمدينة فجاء الأعرابي إلى رسول الله صلى الله
عليه وسلم فقال أقلني بيعتي فأبى فخرج الأعرابي ثم جاءه فقال أقلني بيعتي فأبى فخرج الأعرابي فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم إنما المدينة
كالكير تنفي خبثها وتنصع طيبها **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ ایک گنوار نے بیعت کی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اسلام پر اور اسکو بخار آیا مدینہ میں اور وہ حاضر ہوا
اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں یعنی تاکہ میں مدینہ سے چلا جاوں آپنے نہ مانا پھر حاضر ہوا وہ اور عرض کی کہ آپ مجھ سے اپنی بیعت پھیر لیں پھر نہ مانا آپ نے اور نکلا وہ گنوار
سو فرمایا آپ نے مدینہ بمنزلہ بھٹی کے ہے دور کر دیتا ہے اپنی خباثت کو اور خالص کر دیتا ہے پاک کو یعنے جیسے بھٹی لوہے کا میل دور کر دیتی ہے مدینہ برے لوگوں کو نکال
دیتا ہے **ف** اس باب میں ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** أبي هريرة أنه كان يقول لو رأيت الظباء ترتع بالمدينة ما ذعرتها
إن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال ما بين لابتيها حرام **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ وہ کہتے تھے کہ اگر دیکھوں میں ہرن کو حوالی مدینہ کے چرتا ہوا تو ہرگز
نہ ڈراوں میں اسکو اسلئے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ دو پتھریلی زمین کے بیچ میں حرم ہے **ف** اس باب میں سعد اور عبد اللہ بن زید اور انس اور ابی ایوب اور
زید بن ثابت اور رافع بن خدیج اور جابر بن عبد اللہ اور سہل بن حنیف سے بھی روایت ہے مانند اسکے یعنے ابی ہریرہ کی روایت کے مانند اور ابو ہریرہ کی حدیث حسن ہے صحیح ہے
مترجم محدثین اور محققین کا یہی مذہب ہے کہ مدینہ بھی حرم ہے جیسا کہ مکہ حرم ہے اگرچہ حنفیہ نے اسکا انکار کیا ہی مگر مذہب حنفیہ کا بالکل حدیث کے خلاف ہے
اور ان سب صحابیوں نے جنکے نام اوپر مذکور ہوئے حرم ہونا مدینہ کا بیان فرمایا ہے اور یہی صحیح ہے **عن** أنس بن مالك أن رسول الله صلى الله عليه وسلم
طلع له أحد فقال هذا جبل يحبنا ونحبه اللهم إن إبراهيم حرم مكة وإني أحرم ما بين لابتيها **ترجمہ** روایت ہے انس بن مالک سے کہ رسول خدا صلے اللہ
علیہ وسلم کے سامنے آیا کوہ احد تو آپنے فرمایا یہ ایسا پہاڑ ہے کہ ہمکو دوست رکھتا ہے اور ہم بھی اسکو دوست رکھتے ہیں یا اللہ تحقیق ابراہیم علیہ السلام نے مکہ کو حرم ٹھہرایا
اور میں دونوں پتھریلی زمین کے بیچ کو یعنے مدینہ کو حرم ٹھہراتا ہوں **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** جرير بن عبد الله عن النبي صلى الله عليه وسلم
قال إن الله أوحى إلي أي هؤلاء الثلاثة نزلت فهي دار هجرتك المدينة أو البحرين أو قنسرين **ترجمہ** روایت ہے جریر بن عبد اللہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ اللہ تعالے نے میری طرف وحی کی کہ ان تینوں مقاموں میں جہاں تو جاوے وہ تیرے ہجرت کا گھر ہے مدینہ یا بحرین یا قنسرین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم
اسکو مگر فضل بن موسی کی روایت سے اور اکیلے ابو عمار نے اسکو روایت کیا ہے **عن** أبي هريرة أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال لا يصبر على لأواء
المدينة وشدتها أحد إلا كنت له شفيعا أو شهيدا يوم القيامة **ترجمہ** روایت ہے ابو ہریرہ سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی ایسا نہیں کہ مدینہ کی
بھوک اور سختی پر صبر کرے مگر میں اسکا شفیع یا گواہ ہونگا قیامت کے دن **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے اس سند سے اور صالح بن ابی صالح بھائی ہیں سہیل بن ابی
صالح کے

في فضل مكة باب مکہ معظمہ کے فضیلت میں

عن عبد الله بن عدي بن حمراء قال رأيت رسول الله صلى الله
عليه وسلم واقفا على الحزورة فقال والله إنك لخير أرض الله وأحب أرض الله إلى الله ولولا أني أخرجت منك ما خرجت **ترجمہ** روایت ہے عبد اللہ
بن عدی سے کہ انہوں نے کہا میں نے دیکھا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو حزورہ کی جگہ پر کھڑے ہوئی اور فرماتے تھے کہ قسم ہے اللہ کی مکہ تو بہتر ہے ساری زمین سے اللہ کی اور پیارا ہے ساری زمین سے اللہ کو اور
اگر میں نکالا نہ جاتا تو ہرگز تجھ سے باہر نکلتا **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہی اور روایت کی یونس نے زہری سے مانند اسکے اور روایت کی یہ محمد بن عمرو نے ابی سلمہ سے انہوں
نے ابی ہریرہ سے انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حدیث زہری کی جو ابی سلمہ سے مروی ہے کہ انہوں نے عبد اللہ بن عدی بن حمراء سے روایت کی ہے وہ میرے
نزدیک زیادہ صحیح ہے **عن** ابن عباس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لمكة ما أطيبك من بلد وأحبك إلي ولولا أن قومي أخرجوني منك
ما سكنت غيرك **ترجمہ** روایت ہے ابن عباس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ سے کہ تو کیا اچھا شہر ہے اور مجھکو سب سے زیادہ پیارا ہے اور اگر میری قوم مجھے نہ
نکالتی تو میں سوا تیرے کہیں نہ رہتا **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے

في فضل العرب باب عرب کے فضیلت میں

عن سلمان قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یا سلمان لا تبغضنی فتفارق دینک قلت یا رسول اللہ کیف ابغضک وبک ھدانی اللہ قال تبغض العرب فتبغضنی **ترجمہ** روایت ہے سلمان سے کہا کہ مجھسے فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ ای سلمان نہ بغض رکھہ تو مجھسے کہ تیرا دین ہاتہ سے جاتا رہے میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ میں آپسے کیونکر بغض رکھونگا اور آپ ہی کے سبب سے اللہ نے مجھے ہدایت کی فرمایا جب تو بغض رکھیگا عرب سے تو بغض رکھیگا مجھسے **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی بدر شجاع بن ولید کی روایت سے **عن** عثمان بن عفان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من غش العرب لم یدخل فی شفاعتی ولم تنلہ مودتی **ترجمہ** روایت ہے عثمان بن عفان سے کہ فرمایا رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو خیانت کرے عرب سے نہ داخل ہوگا میری شفاعت میں اور نصیب نہوگی اسکو محبت میری **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر حصین بن عمر احمسی کی روایت سے کہ وہ مخارق سے روایت کرتے ہیں اور حصین محدثین کے نزدیک کچھ قوی نہیں **عن** محمد بن ابی رزین عن امہ قالت کانت ام الحریر اذا مات احد من العرب اشتد علیھا فقیل لھا انا نراک اذا مات الرجل من العرب اشتد علیک قالت سمعت مولای یقول قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من اقتراب الساعۃ ھلاک العرب قال محمد بن ابی رزین ومولاھا طلحۃ بن مالک **ترجمہ** روایت ہے محمد بن ابی رزین سے کہ انہوں نے روایت کی اپنی ماں سے کہ انہوں نے کہا حریر کی ماں کا یہ حال تہا کہ جب عرب میں سے کوئی مرتا تہا تو انکو نہایت غم ہوتا تہا لوگوں نے کہا ہم دیکھتے ہیں کہ جب کوئی عرب مرتا ہے تو تمکو نہایت غم ہوتا ہے انہوں نے کہا میں نے سنا ہے اپنی مولا سے کہ وہ کہتے تہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی قریب ہونے کی نشانی ہے عرب کا مرنا محمد بن ابی رزین نے کہا کہ مولی انکے طلحہ بن مالک تہے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر سلیمان بن حرب کی روایت سے **عن** ام شریک ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال لیفرن الناس من الدجال حتی یلحقوا بالجبال قالت ام شریک یا رسول اللہ واین العرب یومئذ قال ھم قلیل **ترجمہ** روایت ہے ام شریک سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ بہاگینگے دجال سے یہانتک کہ کوہستان میں جا رہینگے ام شریک نے عرض کی کہ یا رسول اللہ عرب اسدن کہاں ہونگے آپنے فرمایا وہ اُندنوں بہت کم ہونگے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** سمرۃ بن جندب ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال سام ابو العرب ویافث ابو الروم وحام ابو الحبش **ترجمہ** روایت ہے سمرہ بن جندب سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سام باپ ہیں عرب کے اور یافث روم کے اور حام حبش کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور یافث کو یافت بھی کہتے ہیں یعنے تا اور ثاء سے اور یفث بھی کہتے ہیں

باب فی فضل العجم عجم کی فضیلت میں

عن ابی ھریرۃ یقول ذکرت الاعاجم عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم لانا بھم او ببعضھم اوثق منی بکم او ببعضکم **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ وہ کہتے تہے رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس عجم کا ذکر آیا تو آپنے فرمایا مجھے انکا یا انکے بعض کا زیادہ اعتماد ہے بنسبت تمہارے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر ابی بکر بن عیاش کی روایت سے اور صالح وہ بیٹے ہیں مہران کے مولی ہیں عمرو بن حریث کے **عن** ابی ھریرۃ قال کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حین انزلت سورۃ الجمعۃ فتلاھا فلما بلغ واخرین منھم لما یلحقوا بھم قال لہ رجل یا رسول اللہ من ھؤلاء الذین لم یلحقوا بنا فلم یکلمہ قال وسلمان الفارسی فینا قال فوضع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یدہ علی سلمان فقال والذی نفسی بیدہ لو کان الایمان بالثریا لتناولہ رجال من ھؤلاء **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ انہوں نے کہا ہم رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس تہے جب سورہ جمعہ اتری سو پڑہا اسکو آپنے پہر جب پہونچے آپ واخرین منھم لما یلحقوا بھم یعنے اور لوگ جو ابہی انسے نہیں ملے ایک شخص نے پوچہا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جو ابہی ہمسے نہیں ملے آپنے کچھ نفرمایا اور سلمان فارسی ہمارے درمیان موجود تہے پہر آپنے اپنا ہاتہ سلمان پر رکہا اور فرمایا کہ قسم ہے اسکی کہ میری جان اُسکے ہاتہ میں ہے اگر ایمان ثریا میں لٹکا ہوتا تو اُتار لاتے اُسکو چند لوگ اُنمیں کے یعنے فارس کے **ف** یہ حدیث حسن ہے اور کئی سندوں سے ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہیں **مترجم** پوری آیت سورہ جمعہ میں یہ ہے ھو الذی بعث فی الامیین رسولا منھم یتلوا علیھم آیاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین واخرین منھم لما یلحقوا بھم وھو العزیز الحکیم یعنے وہ اللہ ایسا ہے کہ اُٹھایا اُسنے اُمیوں میں ایک رسول اُنہیں کا کہ پڑہتا ہے اُن پر آیتیں اُسکی اور پاک کرتا ہے انکو اور سکھلاتا ہے انکو کتاب و حکمت اور تہے وہ اُسکے پہلے البتہ صریح گمراہی میں اور اور لوگ ہیں کہ ابہی اُنمیں نہیں ملے اور وہ زبردست ہے حکمت والا یعنے اس آیت میں بشارت ہی کہ ایک اور لوگ صحابہ سے آکر ملینگے اور دین کی تائید میں انکے شریک ہونگے پس حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ جنکی اس آیت میں بشارت ہی فارس کے لوگ

ہین اور حقیقت مین ایسا ہی ہوا کہ اکثر عجم کے لوگون نے بڑی تائید دین کی کے اور بڑی خدمت حدیث و قرآن کی بجالائی اور ہزارون محدثین اور مفسرین اور سویدان کتاب وسنت فارس سے پیدا ہوے ہین

فی فضل الیمن باب یمن کی فضیلت مین

عن زید بن ثابت ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم نظر قبل الیمن فقال اللھم اقبل بقلوبھم وبارک لنا فی صاعنا ومدنا **ترجمہ** روایت ہے زید بن ثابت سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نظر کی یمن کیطرف اور کہا کہ یا اللہ انکے دل ہماری طرف پھیر دے اور ہمارے صاع اور مد مین برکت دے یعنے اگر وہ لوگ آوین مدینہ مین تکلیف نہ پاوین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے زید بن ثابت کی روایت سے نہین جانتے ہم اسکو مگر عمران قطان کی روایت سے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اتاکم اھل الیمن ھم اضعف قلوبا وارق افئدۃ الایمان یمان والحکمۃ یمانیۃ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آئے تمہارے پاس لوگ یمن کے اور وہ نہایت نرم دل اور رقیق القلب مین ایمان بھی یمن کا ہے اور حکمت بھی یمن سے نکلی ہے **ف** اس باب مین ابن عباس سے اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ الملک فی قریش والقضاء فی الانصار والاذان فی الحبشۃ والامانۃ فی الازد یعنی الیمن **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے سلطنت اور بادشاہی قریش مین ہے اور قضا انصار مین اور اذان حبشہ مین اور امانت ازد مین یعنے یمن مین **ف** روایت کی ہم سے محمد بن بشار نے انہون نے عبدالرحمن سے انہون نے معاویہ سے انہون نے ابی مریم سے انہون نے ابی ہریرہ سے مانند اسکے اور مرفوع نہین کیا اسکو اور یہ صحیح تر ہے زید بن حباب کی روایت سے **مترجم** سلطنت اور خلافت اللہ نے قریش کو دی اور امیہ قریش مین ہو اور اذان حبشیونکو کہ انکی آواز بلند ہے اور حضرت بلال موذن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حبشی تھے اور ایمان و حکمت کو جو یمنی فرمایا اسلئے کہ ایمان وحکمت دونون مکہ سے نکلے ہین اور مکہ تہامہ سے ہے اور تہامہ زمین یمن مین داخل ہے **عن** انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الازد ازد اللہ فی الارض یرید الناس ان یضعوھم ویابی اللہ الا ان یرفعھم ولیاتین علی الناس زمان یقول الرجل یا لیت ابی کان ازدیا یا لیت امی کانت ازدیۃ **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ازد مددگار ہین اللہ کے دین کے زمین مین لوگ چاہینگے کہ انکو زیر کرین اور اللہ انکی اٹھائیگا اور ازدیونکو بلند کریگا اور لوگون پر ایک وقت آویگا کہ آدمی کہیگا کاش میرا باپ ازدی ہوتا کاش میری مان ازدی ہوتی **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے اور مروی ہوئی انس سے اسی اسناد سے موقوفا اور وہ ہمارے نزدیک زیادہ صحیح ہے یعنی مرفوع سے **عن** انس بن مالک یقول ان لم نکن من الازد فلسنا من الناس **ترجمہ** روایت ہے انس سے کہ وہ کہتے تھے اگر ہم ازدی نہون تو ہم آدمی نہین **ف** یہ حدیث حسن ہے غریب ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ یقول کنا عند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فجاءہ رجل احسبہ من قیس فقال یا رسول اللہ العن حمیرا فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الاخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الاخر فاعرض عنہ ثم جاءہ من الشق الاخر فاعرض عنہ فقال النبی صلی اللہ علیہ وسلم رحم اللہ حمیرا افواھھم سلام وایدیھم طعام وھم اھل امن وایمان **ترجمہ** روایت ہے ابوہریرہ سے کہ ہم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے کہ ایک شخص آیا اور خیال کرتا ہون مین کہ وہ بنی قیس کے قبیلہ سے تھا اور اسنے عرض کی کہ یا رسول اللہ قبیلہ حمیر کو لعنت فرمائی سو آپنے مونہہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپنے مونہہ پھیر لیا پھر وہ اور طرف سے آیا پھر آپنے مونہہ پھیر لیا اور فرمایا کہ اللہ رحمت کرے حمیر کے قبیلہ پر کہ مونہہ مین انکے سلام ہے اور ہاتھ مین انکے طعام اور وہ امن ایمان والے ہین **ف** یہ حدیث غریب ہے نہین جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے عبدالرزاق کی روایت سے اور میناء سے اکثر منکر روایتین مروی ہوتی ہین

فی غفار واسلم وجھینۃ ومزینۃ باب غفار اور اسلم اور جہینہ اور مزینہ کی فضیلتو نمین

عن ابی ایوب الانصاری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الانصار ومزینۃ وجھینۃ واشجع وغفار ومن کان من عبد الدار موالی لیس لھم مولی دون اللہ واللہ ورسولہ مولاھم **ترجمہ** روایت ہے ابی ایوب انصاری سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے انصار اور مزینہ اور جہینہ اور اشجع اور غفار اور جو ہو قبیلہ عبدالدار سے وہ میرے رفیق ہین کوئی انکا رفیق نہین سوا اللہ کے اور اللہ اور رسول انکا رفیق ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے

فی ثقیف وبنی حنیفۃ باب ثقیف اور بنی حنیفہ کی فضیلت مین

عن جابر قال قالوا یا رسول اللہ احرقتنا نبال ثقیف فادع اللہ علیھم فقال اللھم اھد ثقیفا **ترجمہ** روایت ہے جابر سے کہ لوگون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ جلا دیا ہمکو تیرون ثقیف کی سو بددعا کیجئے انکے لئے سو فرمایا آپنے یا اللہ ہدایت کر ثقیف کو **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے **عن** عمران بن حصین قال مات النبی صلی اللہ علیہ وسلم وھو یکرہ ثلاثۃ احیاء ثقیفا وبنی حنیفۃ وبنی امیۃ **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہ انہون نے کہا وفات ہوئی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

اور وہ بُرا جانتے تھے تین قبیلوں کو ثقیف اور بنی حنیفہ اور بنی امیہ کو **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر اسی سند سے **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابٌ وَّمُبِیْرٌ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قبیلہ بنی ثقیف میں ایک جھوٹا ہے ایک ہلاک کرنیوالا ہے **ف** روایت کی ہے عبد الرحمن بن واقد نے انہوں نے شریک سے اسے ہنا ہی مانند اسکے اور عبد اللہ بن عصم کی کنیت ابا علوان ہے اور وہ کوفی ہیں یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر شریک کی روایت سے اور شریک کہتے تھے کہ روایت ہے عبد اللہ بن عصم سے اور اسرائیل نے جو روایت کی انہی شیخ سے تو عبد اللہ بن عصمہ کہا اور اس باب میں اسماء بنت ابی بکر سے بھی روایت ہے **ف** حضرت کا خبر دینا صحیح ہوا کہ ثقیف میں ایک جھوٹا کذاب مختار بن عبید ثقفی پیدا ہوا کہ اُسنے دعوی نبوت کیا اور دوسرا حجاج بن یوسف ظالم کہ جسنے ہزاران ہزار صالحین اور اکابر دین کو قتل کیا **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَھْدٰی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکْرَۃً فَعَوَّضَہٗ مِنْہَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَتَسَخَّطَہَا فَبَلَغَ ذٰلِکَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَحَمِدَ اللّٰہَ وَاَثْنٰی عَلَیْہِ ثُمَّ قَالَ اِنَّ فُلَانًا اَھْدٰی اِلَیَّ نَاقَۃً فَعَوَّضْتُہٗ مِنْہَا سِتَّ بَکَرَاتٍ فَظَلَّ سَاخِطًا لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ لَّا اَقْبَلَ ھَدِیَّۃً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ وَفِی الْحَدِیْثِ کَلَامٌ اَکْثَرُ مِنْ ھٰذَا **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ ایک گنوار نے ہدیہ دی رسول خدا کو ایک جوان اونٹنی اور آپنے اُسکے عوض میں چھہ اونٹنیاں عنایت فرمائیں پھر بھی وہ خفا رہا اور یہ خبر حضرت کو پہونچی تو آپنے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ فلان شخص نے مجھے ایک اونٹنی دی اور میں نے اُسکے بدلے چھہ اونٹنیاں دیں جب بھی وہ خفا رہا تو اب میں نے قصد کیا کہ ہرگز قبول نکرون ہدیہ کسیکا سوا قرشی یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کے اور اس حدیث میں اور بھی ذکر ہے **ف** یہ حدیث مروی ہوئی ابی ہریرہ سے کئی سندوں سے اور یزید بن ہارون ایوب سے العلاسی روایت کرتے ہیں اور وہ ایوب بن مسکین ہیں اور انکو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں اور شاید کہ یہ حدیث وہی ہے جو مروی ہوئی ایوب سے انہوں نے روایت کی سعید مقبری سے اور وہ ایوب ابو العلا ہیں اور وہی ایوب بن مسکین ہے کہ اُسکو ابن ابی مسکین بھی کہتے ہیں **عَنْ** اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ اَھْدٰی رَجُلٌ مِّنْ بَنِیْ فَزَارَۃَ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَاقَۃً مِّنْ اِبِلِہِ الَّتِیْ کَانُوْا اَصَابُوْا بِالْغَابَۃِ فَعَوَّضَہٗ مِنْہَا بَعْضَ الْعِوَضِ فَتَسَخَّطَ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَی الْمِنْبَرِ یَقُوْلُ اِنَّ رِجَالًا مِّنَ الْعَرَبِ یُھْدِیْ اَحَدُھُمُ الْھَدِیَّۃَ فَاُعَوِّضُہٗ مِنْہَا بِقَدْرِ مَا عِنْدِیْ ثُمَّ یَتَسَخَّطُہٗ فَیَظَلُّ یَتَسَخَّطُ فِیْہِ عَلَیَّ وَاَیْمُ اللّٰہِ لَا اَقْبَلُ بَعْدَ مَقَامِیْ ھٰذَا مِنْ رَجُلٍ مِّنَ الْعَرَبِ ھَدِیَّۃً اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ اَوْ دَوْسِیٍّ **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہا انہوں نے کہ ایک شخص نے بنی فزارہ سے ہدیہ دی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو ایک اونٹنی اپنی اُن اونٹنیوں میں جو ملی تھیں غابہ میں سو حضرت نے اُسکے بدلے میں کچھ عنایت فرمایا اور وہ خفا ہوا سو سنا میں نے رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ آپ منبر پر فرما رہے تھے کہ عرب کے لوگ مجھے ہدیہ دیتے ہیں اور میں اسکے بدلے میں جو میرے پاس ہوتا ہے دیدیتا ہوں پھر وہ خفا رہتا ہے اور مجھ پر خفگی ہی جتاتا رہتا ہے اور قسم ہے اللہ کی کہ اب اسکے بعد میں کسی عرب کا ہدیہ نلونگا مگر جو قرشی ہو یا انصاری یا ثقفی یا دوسی کیونکہ یہ لوگ فہمیدہ ہیں اور اعراب نادان **ف** یہ حدیث زیادہ صحیح ہے یزید بن ہارون کی روایت سے **عَنْ** عَامِرِ بْنِ اَبِیْ عَامِرِ الْاَشْعَرِیِّ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نِعْمَ الْحَیُّ الْاَسْدُ وَالْاَشْعَرُوْنَ لَا یَفِرُّوْنَ فِی الْقِتَالِ وَلَا یَغُلُّوْنَ ھُمْ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ قَالَ فَحَدَّثْتُ بِذٰلِکَ مُعٰوِیَۃَ فَقَالَ لَیْسَ ھٰکَذَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ ھُمْ مِّنِّیْ وَاِلَیَّ فَقُلْتُ لَیْسَ ھٰکَذَا حَدَّثَنِیْ اَبِیْ وَلٰکِنَّہٗ حَدَّثَنِیْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ ھُمْ مِّنِّیْ وَاَنَا مِنْھُمْ قَالَ فَاَنْتَ اَعْلَمُ بِحَدِیْثِ اَبِیْکَ **ترجمہ** روایت ہے عامر بن ابی عامر اشعری سے وہ روایت کرتے ہیں اپنے باپ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کیا خوب ہے قبیلہ بنی اسد کا اور قبیلہ بنی اشعر کا کہ وہ لوگ بھاگتے نہیں لڑائی سے اور چُراتے نہیں مال غنیمت سے اور وہ مجھ سے ہیں میں اُنسے کہا عامر نے کہ بیان کی میں نے یہ روایت حضرت معاویہ سے تو انہوں نے کہا حضرت نے ایسا نہیں فرمایا بلکہ فرمایا کہ وہ مجھ سے ہیں اور میری طرف ہیں تو میں نے اُنسے کہا کہ ایسے تو روایت نہیں کی میرے باپ نے بلکہ انہوں نے تو کہا کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ وہ مجھ سے ہیں میں اُنسے ہوں تب کہا حضرت معاویہ نے کہ تم ہی خوب واقف ہو اپنے باپ کی روایت سے **ف** یہ حدیث غریب ہے نہیں جانتے ہم اسکو مگر روایت سے وہب بن جریر کی اور اسد اور ازد دونوں قبیلہ ایک ہی ہیں **مترجم** اسد اور ازد دونوں ایک ہی شخص کا نام ہے اور وہ یمن کے ایک قبیلہ کا باپ تھا اور انصار سب اُسکی اولاد ہیں اور اشعر بھی ایک شخص کا لقب ہے کہ عمرو بن حارثہ اُسکا نام تھا اور وہ بھی باپ ہیں یمن کے ایک قبیلہ کا کہ اُسی قبیلے میں ہیں ابو موسی اشعری اور اشعریین سب اُسکی اولاد میں **عَنْ** ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَسْلَمُ سَالَمَہَا اللّٰہُ وَغِفَارُ غَفَرَ اللّٰہُ لَہَا **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ صحیح و سالم رکھے اور غفار کے مغفرت کرے **ف** اسباب میں

ابی ذر اور ابی برزہ اور اسلمی اور بریدہ اور ابی ہریرہ سے بھی روایت ہے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم
سالمها اللہ وغفار غفر اللہ لها وعصیۃ عصت اللہ ورسولہ **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسلم کو اللہ سلامت رکھے اور غفار کی مغفرت کرے
اور عصیہ نے نافرمانی کی اللہ اور اسکے رسول کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبداللہ سے شعبہ کی حدیث
کی مانند یعنے جو اس حدیث کے اوپر گذری اور اسمین زیادہ کیا کہ عصیہ نے نافرمانی کی اللہ کی اور اسکے رسول کی اور یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی ھریرۃ قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم والذی نفس محمد بیدہ لغفار واسلم ومزینۃ ومن کان من جھینۃ او قال جھینۃ ومن کان من مزینۃ خیر عند
اللہ یوم القیمۃ من اسد وطی وغطفان **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے قسم ہے اس پروردگار کی کہ میری جان اسکے ہاتھ میں ہے کہ
غفار اور اسلم اور مزینہ اور جہینہ کے لوگ اللہ کے نزدیک بہتر ہین قیامت کے دن اسد اور طی اور غطفان کے لوگون سے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** عمران بن
حصین قال جاء نفر من بنی تمیم الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقال ابشروا یا بنی تمیم قالوا بشرتنا فاعطنا قال فتغیر وجہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم وجاء نفر من اھل الیمن فقال اقبلوا البشری اذ لم یقبلھا بنو تمیم قالوا قد قبلنا **ترجمہ** روایت ہے عمران بن حصین سے کہا کہ چند لوگ آئے بنی تمیم کے رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس اور آپنے فرمایا بشارت ہو تمکو اے بنی تمیم انہوں نے کہا آپ ہمکو بشارت دیتے ہین تو کچھ عنایت کیجیے پس متغیر ہوگیا چہرہ مبارک آپکا
اور چند لوگ یمن کے آئے اور آپنے فرمایا قبول کرو تم بشارت کو اسلیے کہ بنی تمیم نے اسکو قبول نکیا سو انہوں نے عرض کی کہ ہمنے قبول کی اسمین فضیلت اہل یمن کی نکلی
اور ہجو قوم بنی تمیم کی **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابی بکرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال اسلم وغفار ومزینۃ خیر من تمیم
واسد وغطفان وبنی عامر بن صعصعۃ یمد بھا صوتہ فقال القوم قد خابوا وخسروا قال فھم خیر منھم **ترجمہ** روایت ہے ابی بکرہ سے کہ رسول
خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بنی اسلم اور بنی غفار اور بنی مزینہ بہتر ہین تمیم اور اسد اور غطفان اور بنی عامر بن صعصعہ کے قبیلون سے بلند کرتے تھے آپ اسکی ساتھ آواز
اپنی سو لوگون نے کہا کہ یہ محروم ہوے اور نقصان مین پڑے آپنے فرمایا کہ بنی اسلم وغیرہ انسے بہتر ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے **عن** ابن عمر ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
قال اللھم بارک لنا فی شامنا اللھم بارک لنا فی یمننا قالوا وفی نجدنا فقال اللھم بارک لنا فی شامنا وبارک لنا فی یمننا قالوا وفی نجدنا قال ھنالک الزلازل والفتن وبھا او قال منھا یطلع
قرن الشیطان **ترجمہ** روایت ہے ابن عمر سے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ برکت دے ہمارے شام مین یا اللہ برکت دے ہمارے یمن مین لوگون نے کہا اور ہمارے
نجد مین آپنے فرمایا یا اللہ برکت دے ہمارے شام مین اور برکت دے ہمارے یمن مین لوگون نے کہا کہ ہمارے نجد مین آپنے فرمایا وہان زلزلے ہین اور فتنے اور اسی سے نکلیگا سینگ
شیطان کا یعنے لشکر اور مددگار اسکے **ف** یہ حدیث حسن ہے صحیح ہے غریب ہے اس سند سے ابن عون کی روایت سے اور مروی ہے یہ حدیث سالم بن عبداللہ کی روایت سے
بھی کہ وہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہین وہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **عن** ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال لینتھین اقوام یفتخرون بآبائھم
الذین ماتوا انما ھم فحم جھنم او لیکونن اھون علی اللہ من الجعل الذی یدھدہ الخراء بانفہ ان اللہ اذھب عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وفخرھا
بالآباء انما ھو مؤمن تقی وفاجر شقی الناس بنو آدم وآدم خلق من التراب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا باز رہین
لوگ فخر کرنے سے اپنے باپ دادون پر جو مر چکے یعنے حالت جاہلیت و کفر مین اور حقیقت مین وہ کوئلے ہین جہنم کا نہین تو ذلیل ہو جاوینگے اللہ کے آگے گوبریلے سے
بھی ذلیل جو اپنی ناک سے گو گڈھ کی گولیان بناتا ہے اور بیشک اللہ نے دور کی تم سے بڑ اور لاف زنی جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادون پر اب تو لوگ مومن
متقی ہین یا فاجر شقی اور نسب کی حقیقت یہ ہے کہ سب لوگ اولاد آدم ہین اور آدم مٹی سے بنے ہین **ف** اس باب مین ابن عمر اور ابن عباس سے بھی روایت ہے
یہ حدیث حسن ہے **عن** ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال قد اذھب اللہ عنکم عبیۃ الجاھلیۃ وفخرھا بالآباء مؤمن
تقی وفاجر شقی والناس بنو آدم وآدم من تراب **ترجمہ** روایت ہے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ اللہ تعالے نے دور کی تم سے لاف زنی
جاہلیت کی اور فخر کرنا اپنے باپ دادا پر اب لوگ دو قسم ہین مومن متقی یا بدکار شقی اور سب لوگ اولاد آدم ہین اور آدم مٹی سے بنے ہین **ف** یہ حدیث حسن ہے
اور سعید مقبری کو سماع ہے ابی ہریرہ سے اور روایت کی ہے انہوں نے اپنے باپ سے بہت چیزین کہ وہ روایت کرتے تھے انکے باپ سے ابی ہریرہ سے اور روایت کی سفیان ثوری اور

اور کئی لوگون نے یہ حدیث ہشام بن سعد سے انہون نے سعید مقبری سے انہون نے ابو ہریرہ سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ابی عامر کی حدیث کے مانند جو ہشام بن سعد سے مروی ہے آخر سند تک۔ والحمد للہ رب العالمین وصلاتہ وسلامہ علی سیدنا محمد النبی الامی وآلہ الطاہرین۔

کتاب العلل

یہہ کتاب ہے حدیث کے علتون اور راویونکی جرح و تعدیل مین۔ خبر دی ہمکو کروخی نے انکو قاضی ابو عامر ازدی نے اور شیخ غورجی اور ابو المظفر دہان تینون نے کہا کہ خبر دی ہمکو ابو محمد جراحی نے انکو ابو العباس محبوبی نے انکو ابو عیسی ترمذی یعنے مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ فرمایا انہون نے جو کچھ اس کتاب مین ہے حدیث سے وہ سب معمول بہ ہے اور تمسک کیا ہی اُسکے ساتھ بعض اہل علم نے سوا دو حدیثون کے ایک حدیث ابن عباس کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع کی ظہر اور عصر مدینہ مین اور مغرب اور عشا بغیر خوف اور سفر اور مطر کے اور دوسری حدیث نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ فرمایا آپنے کہ جب کوئی شراب پیوے کوڑے مارو اسکو پھر اگر پیوے چوتھی بار تو اُسے قتل کر ڈالو اور بیان کر دی ہمنے علت دونون حدیثون کی کتاب مین۔ **مترجم** کہتا ہے کہ جمع بغیر عذر حرام ہے جمہور کے نزدیک بلکہ بحر زخار مین مذکور ہے بعض اہل علم کہ اسپر اجماع ہے یعنے حرام ہونا جمع بین الصلوتین کا بغیر عذر کے مجمع علیہ ہے اور بعضون نے جو جواز اسکا بغیر عذر کے حضرت سے اور زید بن علی سے روایت کیا ہے وہ روایت صحیح نہین ہے اور حاصل یہ کہ اگر اسپر اجماع نہ بھی ہو تو بھی مذہب جمیع صحابہ اور تابعین اور اہل بیت اور علماء امت اور ائمہ ملت کا تو یہی اور بحر زخار مین کہا ہے کہ حرام ہے جمع بغیر عذر کے غرض ادلہ ناطقہ وجوب توقیت پر اسقدر موجود ہین کہ استیفا اُسکا کتاب سے دشوار ہے چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہے اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا اور حضرت نے فرمایا کہ نماز کا ایک اول وقت ہے ایک آخر اور فرمایا الوقت بین ہذین اور ائمہ معانی کے نزدیک مقرر ہو چکا ہے کہ مبتدا جو محلی بلام جنس ہو وہ مقصور ہوتی ہے خبر پر برابر ہے کہ خبر بھی معرف بلام ہو یا نہو غرض الوقت یہان مبتدا ہے اور وہ مقصود ہے بین ہذین مین اور یہ آپنے جب فرمایا کہ دو دن نماز سائل کے ساتھ پڑھ لے پس معلوم ہوا کہ وقت انہی اوقات کی بیچ مین ہے اور انہی وقتون مین مقصور ہے اور ایسا ہی قول آپکا کہ فرمایا وَقْتُ صَلٰوتِکُمْ بَیْنَ مَا رَأَیْتُمْ اور یہ ترکیب ہے صیغۃً اور مقاماً مفید حصر ہے غرض رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوقات صلوۃ کو قولاً اور فعلاً ایسا بیان کیا ہے کہ کسی بازاری سے پر بھی پوشیدہ نہین رہ سکتا نہ کہ بصیر علی الصلوۃ پر۔ اور ترمذی رحمۃ اللہ علیہ نے بہی اسی کتاب مین ابن عباس سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جو دو نمازین بغیر عذر جمع کرے وہ کبائر کے دروازہ مین آیا مگر اسکی سند مین حنش ہے اور وہ حسین بن قیس الرحبی ہے کہ ملقب بابی علی ہے اور وہ ضعیف ہے امام احمد وغیرہ نے اسکو ضعیف کہا ہے اور ابن ابی شیبہ اور عبد الرزاق نے بسند صحیح حضرت عمر سے روایت کیا ہے کہ انہون نے اپنے خط مین ابو موسی کو لکھا کہ جمع بین الصلوتین بغیر عذر کے کبائر سے ہے اور بڑی دلیل مجوزین جمع کی مطلقاً یہی حدیث ابن عباس کی ہے کہ امہات مین مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ مین پڑھین سات یا آٹھہ رکعت ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور ایوب نے کہا ہے کہ شاید یہ معاملہ شب باران مین ہوا اور شیخین کی روایت مین ہے کہ مین گمان کرتا ہون کہ آپنے ظہر مین تاخیر کی ہو اور عصر مین تعجیل اور مغرب مین تاخیر کی ہو اور عشا مین تعجیل اور ایک مین ہے کہ پڑھی آپنے ظہر اور عصر جمیعاً اور مغرب اور عشا جمیعاً بغیر خوف و سفر کی اور روایت کیا اسکو طبرانی نے اوسط مین اور کبیر مین اور روایت ہے کہ حافظ ہیثمی نے مجمع الزوائد مین ابن مسعود سے کہ جمع کی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا سو لوگون نے عرض کی تو آپنے فرمایا مین نے اسلئے کیا کہ تکلیف نہو میری امت پر اور بعضے لوگون نے جو اسکو ضعیف کہا ہے اسلیے کہ اسمین ابن عبد القدوس ہے تو تضعیف انکی منظور نہین اسلئے کہ ابن عبد القدوس مین جو محدثین کو کلام ہے تو صرف اسی نظر سے کہ وہ ضعفا سے روایت کرتا ہے اور اہل تشیع سے ہی اور اول غیر قادح ہے باعتبار نحن فیہ کے اسلئے کہ اسکو کسی ضعیف سے روایت نہین کیا بلکہ اعمش سے روایت کیا ہے جیسا کہ حافظ ہیثمی نے کہا ہے اور تشیع بھی قادح نہین ہوسکتا جبتک کہ حد معتبر سے تجاوز نکرے اور تجاوز اسکا حد معتبر سے منقول نہین باوجودیکہ بخاری نے اسکو صدوق کہا ہے اور ابو حاتم نے لا باس بہ اور یہ دونون بڑے امام ہین جرح و تعدیل کے اور اس حدیث کو بزار نے بھی ابی ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ مضمون اسکا یہ ہے کہ جمع کیا آنحضرت نے دو نمازونکو مدینہ مین بغیر خوف کے اور طحاوی نے روایت کیا ابو ہریرہ سے کہ جمع کیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو اور وہ مسافر نہ تھے اور ایک شخص نے ابن عمر سے کہا کہ آپنے ایسا کیون کیا انہون نے کہا تاکہ امت پر حرج نہو اور روایت کیا اسکو مسلم نے ابن عباس سے کہ جمع کیا ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کو مدینہ مین بغیر خوف اور مطر کے اور ترمذی نے بھی کہا بغیر خوف اور مطر کے اور اس روایت سے قول ابو ایوب کا رد ہو گیا یعنے جو انہون نے کہا تھا کہ شاید یہ معاملہ شب باران کا ہو اور امام الحرمین سے تعجب ہے کہ انہون نے کہا لفظ مطر متن حدیث مین وارد نہوا حالانکہ مسلم اور ترمذی مین یہ لفظ صاف مذکور ہے اور جب یہ حدیث ابن عباس کی جو بڑی دلیل ہے مجوز جمع کی بغیر تقیید باعذار کے جمیع طرق سے معلوم ہوگئی تو اب معلوم کرنا چاہیے کہ لفظ

جمع کا لغتہً ہیئت اجتماعیہ پر دلالت کرتا ہے اور یہ ہیئت جمع تقدیم اور جمع تاخیر اور جمع صوری تینون مین موجود ہے مگر ایک وقت مین دو صورتون یا تینون کو شامل نہین
ہو سکتا خواہ نخواہ انمین ایک ہی مراد ہے اسلئے کہ فعل مثبت جمیع اقسام پر اپنے علم نہین ہوتا جیسے کہ مختصر المنتہی اور اُسکے شرح مین اسپر تصریح کی ہی اور غایۃ الاصول مین اور اکثر
کتب اصول مین مذکور ہے اور جب یہ معلوم ہوگیا تو انمین سے کوئی جمع متعین نہین ہو سکتا مگر بدلیل اور روایت نسائی کی صاف دال ہے کہ یہ جمع جمع صوری تہی چنانچہ
نسائی مین ابن عباس سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا نماز پڑہے مین نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتہ ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا کی جمعاً اور تاخیر کے آپنے ظہر مین اور تعجیل کے عصر مین
اور تاخیر کے مغرب مین اور تعجیل کے عشا مین اور اسکے مؤید ہی جو ابی الشعثا ابن عباس کے راوی سے مروی ہے کہ اُنسے ابن دینار نے کہا مین گمان کرتا ہون کہ پہلے نماز مین تاخیر
کی ہوگی اور دوسر مین تقدیم تو اُنہون نے کہا مین بہی یہی گمان رکہتا ہون اور اسکی تائید کرتی ہے روایت ابن مسعود کی بہی کہ مالک اور بخاری اور ابی داؤد اور نسائی نے
اسکو نکالا ہے کہ کہا ابن مسعود نے کہ مین نے ندیکہا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو کہ کبہی پڑہی ہو آپ نے کوئی نماز غیر میقات مین مگر دو نمازین کہ جمع کین آپنے مغرب
اور عشا مزدلفہ مین اور نماز پڑہے آپنے اُسدن فجر کے قبل میقات اسلئے کہ ابن مسعود نے اسمین مطلقاً نفی کی جمع کی اور حصر کیا جمع کو مزدلفہ مین باوجود اسکے کہ وہ جمع بالمدینہ
کے رواۃ سے ہین غرض یہ سب مؤید ہین اس امر کے کہ جمع بالمدینہ جمع صوری تہی اور اگر حمل کرین اسکو جمع حقیقی پر تو ابن مسعود کے دونون روایتون مین تناقض لازم
آویگا اور گریز تناقض سے جمع کی طرف حتی الامکان واجب ہے اور ابن جریر کی روایت جو ابن عمر سے مروی ہے وہ بہی اس امر کی مصرح ہے چنانچہ مروی ہے ابن عمر سے کہ
نکلے ہمپر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور تاخیر کرتے تہی ظہر مین اور تعجیل کرتے تہے عصر مین اور دونونکو جمع کرتے تہے اور تاخیر کرتے تہے مغرب مین اور تعجیل کرتے تہی عشا
مین اور جمع کرتے تہے اُن دونون کو اور یہ وہی جمع صوری ہے اور ابن عمر بہی جمع بالمدینہ کے رواۃ سے ہین غرض جمع بالمدینہ جمع صوری ہے ہو بہو نہ خرط القتاد انتہے
ماقال الشیخ رحمہ اور کہا ابو عیسے رحمۃ اللہ علیہ نے کہ جو ذکر کیا ہمنے اس کتاب مین مذہب فقہا کا اُسمین سے جو قول ہے سفیان ثوری کا تو اکثر اُسمین سے روایت کیا
ہمسے محمد بن عثمان کوفی نے اُنہون نے روایت کی عبید اللہ بن موسی سی اُنہون نے سفیان سے اور بعض اسمین سے روایت کی ہمسے ابو الفضل مکتوم بن عباس ترمذی نے اُنہون
نے روایت کی محمد بن یوسف فریابی سے اُنہون نے سفیان سے اور جو اس کتاب مین مالک بن انس کا قول ہے تو اکثر روایت کیا ہمسے اُسکو اسحاق بن موسی انصاری نے
اُنہون نے معن بن عیسے فرازی سے اُنہون نے مالک بن انس سے اور جو اس کتاب مین ابواب صوم سے ہے اُسکی خبر دی ہمکو ابو مصعب مدینی نے اُنہون نے روایت کی مالک بن انس
سے اور بعض کلام مالک کے خبر دی ہمکو موسی بن حزام نے اُنکو عبد اللہ بن مسلم قعنبی نے اُنکو مالک بن انس نے اور جو اس کتاب مین ابن مبارک کا قول ہے وہ بیان کیا ہمسے
احمد بن عبدہ آملی نے اُنہون نے روایت کی ابن مبارک کے اصحاب سے اُنہون نے ابن مبارک سے اور بعض روایات ہمکو بواسطہ ابی وہب کے پہونچی ابن مبارک سے اور بعض بواسطہ علی بن الحسن اور بعض
روایات کی ہمسے عبدان نے اُنہون نے سفیان بن عبد الملک سے اُنہون نے ابن مبارک سے اور بعض پہونچی ہمکو بواسطہ ابن حبان کے ابن مبارک سی اور بعض روایت کی
ہمسے وہب بن زمعہ نے اُنہون نے فضالہ نسوی سے اُنہون نے عبد اللہ بن المبارک سے اور عبد اللہ بن مبارک سے روایت کرنیوالی اور بہی ہین سوا اُنکے جو ہمنے ذکر کئے اور جو
اِس کتاب مین امام شافعی کا قول ہے تو اکثر کے اُسمین سے خبر دی ہمکو حسن بن محمد زعفرانی نے اُنہون نے روایت کی امام شافعی سے اور جو وضو اور نماز کے باب مین ہے اُسکی خبر
دی ہمکو ابو الولید مکی نے امام شافعی سے اور بعض روایات پہونچی ہمکو ابو اسمعیل سے اُنہون نے روایت کی یوسف بن یحیی قرشی بویطی سی اُنہون نے امام شافعی سے اور ذکر
کی ابو اسمعیل نے اکثر چیز بواسطہ ربیع کے امام شافعی سے اور کہا ابو اسمعیل نے کہ اجازت دی ہمکو ان چیزونکی ربیع نے اور لکہہ بہیجا ہمارے طرف اور جو اُسمین امام احمد بن حنبل اور
اسحق بن ابراہیم کا قول ہے اُسکے خبر دی ہمکو اسحق بن منصور نے اُنہون نے روایت کی امام احمد اور اسحق سے مگر جو اُنمین سے مذکور ہے ابواب حج اور دیات اور حدود مین اُسکو مین نے
نہین سنا اسحق بن منصور سے بلکہ خبر دی اُسکی مجہکو محمد بن موسے الاصم نے اسحق بن منصور سے اُنہون نے احمد اور اسحق سے اور بعض کلام اسحاق کے خبر دی ہمکو محمد بن فلیح نے اُنہون
نے روایت کی اسحق سے اور بیان کر دیے ہمنے یہ اسانید بخوبی اس کتاب مین کہ اُس کتاب مین موقوف روایتین ہین یعنے وہ اسناد ترمذی کے سوا ہے اور اس کتاب مین
علتین حدیثونکی اور احوال رجال کے اور تاریخ وغیرہ مذکور ہے اُسکو لیا ہے مین نے کتاب التاریخ سے یعنے بخاری کے اور اکثر علل ایسے ہین کہ مین نے خود مناظرہ کیا ہے اُسمین محمد
بن اسمعیل بخاری سے اور بعض ایسے ہین کہ مناظرہ کیا مین نے اُسمین عبد اللہ بن عبد الرحمن اور ابو زرعہ سے اور اکثر چیزین محمد بن اسمعیل بخاری سے لی اور کچہہ تہوڑی عبد اللہ اور
ابو زرعہ سے اور ہمنے جو بیان کئے اس کتاب مین اقوال فقہا اور علل احادیث کی تو اسکا سبب یہ ہوا کہ لوگون نے ہمسے اسکی فرمایش کی اور اک مدت تک ہمنے نکیا پہر جب یقین

ہوا کہ اسمین لوگونکا نفع ہے تو شامل کر دیا ہمنے اُسکو کتاب مین **مترجم** کہتا ہے کہ اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اسطرف کہ حدیث رسول کے تابع ہوتے ہوئے اقوال فقہا کی
حاجت نہ تھی مگر اقوال فقہا اور علل احادیث کو دو سبب سے ہمنے شامل کتاب کیا ایک تو فرمائش لوگونکے دوسرے علت اور احوال رجال کے بیان مین وثوق و عدم وثوق
روایت کا معلوم ہوتا ہے اور اقوال فقہا کے بیان مین معلوم ہو جاتا ہے کہ کسکے قول مین خطا ہے اور مخالفت حدیث کی اور کسکے قول مین صواب ہے اور موافقت حدیث کے
اور چونکہ یہ امر موجب حصول کمال بصیرت ہے اسلئے ہمنے اسکو بھی شامل کتاب کیا انتہےٰ قال المترجم **فرمایا مؤلف** رحمۃ اللہ علیہ نے اسلئے کہ ہمنے دیکھا کئی اماموں کو
کہ اُنہوں نے بکمال مشقت ایسی تصنیفین کین کہ اُنسے اگلوں مین کسی نے نہ کی تہین اُنہین اماموں مین ہین ہشام بن حسان اور عبد الملک بن عبد العزیز بن جریج اور سعید بن
ابی عروبہ اور مالک بن انس اور حماد بن سلمہ اور عبد اللہ بن مبارک اور یحییٰ بن زکریا ابن ابی زائدہ اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم اور یہ لوگ اہل علم و
فضل مین کہ تصنیفین کی اُنہوں نے اور اللہ تعالےٰ نے اُنکی تصنیف مین منفعت کثیر عنایت کی اور اُنکو اللہ تعالےٰ کی درگاہ مین اجر جزیل ثابت ہوا اسلئے کہ نفع دیا اللہ نے مسلمانونکو اُنکی تصنیف
سے اور وہ پیشوا اور مقتدا ہین فن تصنیف مین اور بعضے لوگون نے جنکو حدیث کا فہم نہین اُنہون نے رجال مین گفتگو کرنے پر عیب کیا یعنے سمجھا اپنی نافہمی سے کہ یہ غیبت
مین داخل ہے حالانکہ ہمنے کتنے ہی ایمہ کو تابعین سے پایا کہ اُنہون نے کلام کیا ہے رجال مین کہ اُنہین مین ہین حسن بصری اور طاوس کہ کلام کیا اُنہون نے معبد جہنی مین اور کلام
کیا سعید بن جبیر نے طلق بن حبیب مین اور کلام کیا ابراہیم نخعی اور عامر شعبی نے حارث اعور مین اور ایسے ہی رجال مین کلام کرنا مروی ہوا ہے ایوب سختیانی اور عبد اللہ بن عون
اور سلیمان تیمی اور شعبہ بن حجاج اور سفیان ثوری اور مالک بن انس اور اوزاعی اور عبد اللہ بن مبارک اور یحییٰ بن سعید قطان اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہم
سے جو اہل علم تہے کہ کلام کیا اُنہون نے رجال مین اور ضعیف کہا اُنکو اور سبب اسکا ہمارے نزدیک تو خیر خواہی تہی مسلمانونکے آگے اللہ جانے اور ان اکابر دین پر ہرگز
یہ گمان نہین ہو سکتا کہ اُنہون نے لوگون پر طعن یا اُنکی غیبت کا ارادہ کیا ہو ہمارے نزدیک تو یہی بات ہے کہ اُنکا ارادہ یہی تہا کہ بیان کر دین ضعف اُن لوگون کا
کہ مشہور ہو جاوین یعنے تا کہ لوگ اُنکی حدیث سے احتراز کرین اور ضلالت سے بچین اور جن لوگونکا ضعف ان بزرگون نے بیان کیا ہے اُنمین سے کوئی صاحب بدعت
تہا کوئی اپنے حدیث مین متہم تہا یعنے تہمت تہی کہ اُسنے خود بنائی ہے یا کسی دوسرے وضاع سے لے ہے اور کوئی اصحاب غفلت اور کثیر الخطا تہا یعنے بسبب ضعف حفظ کے
بہولجاتا تہا اپنے حدیث کو پس ان اماموں نے ارادہ کیا کہ اُنکا حال بیان کر دین کہ اُنکو دین کا خیال بہت تہا اور ہمیشہ اُسکے درپے تہا تہے اور بات یہی کہ گواہی دین
مین زیادہ تر مستحق تحقیقات ہے حقوق و اموال کے گواہی سے یعنے جب حقوق ناس اور اُنکے اموال کے گواہیون مین تزکیہ اور تحقیق گواہونکے ضرور ہوتے ہے تو رواۃ کی تحقیق جو امور
دینیہ کے گواہ ہین ضرور تر ہوئی **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اُنہون نے محمد بن یحییٰ بن سعید قطان سے اُنہون نے اپنے باپ سے کہا اُنکے باپ نے پوچھا مین نے سفیان ثوری
اور شعبہ اور مالک بن انس اور سفیان بن عیینہ سے کہ اگر کسی شخص مین تہمت یا ضعف ہو تو اُس سے ساکت رہین یا بیان کر دین تو اُن سب نے جواب دیا کہ بیان کر دو اور
روایت کی ہمسے محمد بن رافع نیشاپوری نے اُنہون نے یحییٰ بن آدم سے کہا یحییٰ نے کہ لوگون نے ابی بکر بن عیاش سے کہا کہ بعضے لوگ حدیث بیان کرنے کو بیٹھتے
ہین اور لوگ اُنکے پاس حاضر ہوتے ہین حالانکہ اُنکو لیاقت حدیث بیان کرنیکی نہین تو ابو بکر نے کہا کہ لوگونکا قاعدہ ہے کہ جو بیٹھے اُسکے پاس بیٹھنے لگتے ہین مگر
صاحب سنت جب مر جاتا ہے اللہ اُسکا ذکر و مذکور لوگونمین جاری رکہتا ہے اور مبتدع کا کوئی ذکر نہین کرتا **روایت** کی ہمسے محمد بن علی بن الحسن بن شقیق نے اُنہون
نے نضر بن عبد اللہ بن اصم سے اُنہون نے اسماعیل بن زکریا سے اُنہون نے عاصم سے اُنہون نے ابن سیرین سے کہ ابن سیرین نے کہا کہ زمانہ سابق مین اسناد کی
پوچھ کچھ نہوتی تہی یعنے اسلئے کہ لوگ سچے اور عادل تہے پہر جب فتنے واقع ہوئے محدثین نے اسناد پوچھنا شروع کی لیکن وہ لیلیتے ہین حدیث اہل سنت
کے اور چھوڑ دیتے ہین حدیث اہل بدعت کے اور **روایت** کی ہمسے محمد بن علی بن الحسن نے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے عبدان سے کہ کہتے تہے عبد اللہ بن مبارک
کہ اسناد ہمارے نزدیک دین مین داخل ہے اور اگر اسناد نہ ہوتی تو جسکا جو جی چاہتا کہہ بیٹھتا اور اب جو اسناد ہی تو جب بادی سے پوچھو کہ تجہسے کسنے بیان کیا تو وہ رہ جاتا
ہے یعنے اگر جھوٹا ہے تو مبہوت ہو جاتا ہے اور **روایت** کی ہمسے محمد بن علی نے اُنہون نے حبان بن موسیٰ سے کہ کہا حبان نے عبد اللہ بن مبارک کے آگے ایک
حدیث مذکور ہوئی اُنہون نے کہا اسکی مضبوطی کے لئے اینٹون کا پشتہ درکار ہے یعنے اُنہون نے اسکی اسناد ضعیف سمجھی اور **روایت** کی ہمسے احمد بن عبدہ نے اُنہون نے
وہب بن زمعہ سے کہ کہا وہب نے عبد اللہ بن مبارک نے چھوڑ دی حدیث حسن بن عمارہ کے اور حسن بن دینار اور ابراہیم بن محمد اسلمی کے اور مقاتل بن سلیمان اور

عثمان تربی یا ور سوح بن مسافر اور ابی شیبہ اور عمرو بن ثابت کے اور ایوب بن خوط اور ایوب بن سوید اور نصر بن طریف ابی جزء اور حکم اور حبیب حکم کی اور روایت کی ہے عبد اللہ بن مبارک نے ایک حدیث حبیب حکم سے کتاب الرقاق میں پھر چھوڑ دی حبیب کو میں نہیں جانتا کہا احمد بن عبدہ نے اور سنا میں نے عبدان سے کہ عبد اللہ بن مبارک نے پڑہین حدیثین بکر بن خنیس کے اور آخر عمر میں جب اُن حدیثوں پر گذرتے تھے اُنسے اعراض کرتے تھے اور پھر اُنکا ذکر نکرتے تھی اور کہا احمد نے اور بیان کیا ہمسے ابو وہب نے کہ عبد اللہ بن مبارک کے آگے لوگوں نے ایک شخص کا نام لیا کہ وہ حدیث میں وہم کرتا تھا تو عبد اللہ نے کہا اگر میں رہزنی کروں تو بہتر ہے اس سے کہ اُس شخص سی روایت کروں اور خبر دی مجھکو موسی بن حزام نے کہا اُنہوں نے کہ سنا میں نے یزید بن ہرون سے کہتے تھے کسیکو حلال نہیں کہ روایت کرے سلیمان بن عمر نخعی کوفی سے اور سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے کہ تھے ہم احمد بن حنبل کے پاس تو ذکر کیا لوگوں نے کہ جمعہ کس پر واجب ہوتا ہی پس ذکر کیا لوگوں نے قول بعض علما کا تابعین وغیرہم سے تو میں نے کہا کہ اسبارہ میں ایک حدیث ہے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے امام احمد نے فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہمیں نے کہا ہاں اور کہا میں نے روایت کی ہمسے حجاج بن نصیر نے اُنہوں نے معارک بن عباد سے اُنہوں نے عبد اللہ بن سعید مقبری سے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے ابی ہریرہ سے کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ اُسپر فرض ہے جو رات کو لوٹکر اپنے گھر آسکے کہا احمد بن حسن نے کہ غصہ ہوگئے اور روایت کو سنکر امام احمد بن حنبل اور دو بار مجھسے کہا کہ مغفرت مانگ اللہ سے اور اُنہوں نے اسلئے یوں کہا کہ تصدیق نہوئی اُنکو اس روایت کے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے بسبب ضعف اسناد کے غرضکہ بچایا اُنہوں نے اس روایت کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور حجاج بن نصیر ضعیف ہیں حدیث میں اور عبد اللہ بن سعید مقبری کو بھی بہت ضعیف کہا ہے یحیی بن سعید قطان نے غرض جس شخص سے حدیث مروی ہوا اور وہ متہم ہو یعنی کذب و وضع کے ساتھ یا ضعف ہو بسبب غفلت اور کثرت خطا کی اور اُس حدیث کا کوئی راوی نہو سوا اُسکے تو وہ قابل احتجاج نہیں اور روایت کے بہت سے اماموں نے ضعیف راویوں سے اور بیان کر دیا ہے احوال اُنکا لوگوں سے **روایت** کی ہمسے ابراہیم بن عبد اللہ نے اُنہوں نے یعلی بن عبید سے کہا یعلی نی کہ کہا ہمسے سفیان نے بچو کلبی سی سو لوگوں نے کہا کہ تم جو روایت کرتے ہو اُس سے تو کہا اُنہوں نے کہ میں پہچانتا ہوں اُسکے سچ کو جھوٹ سے اور **خبر دی** ہمکو محمد بن اسمعیل نے اُنہوں نے روایت کی یحیی بن معین سے اُنہوں نے عفان سے اُنہوں نے ابی عوانہ سے کہا جب انتقال کیا حسن بصری نے میں نے اُنکی کلام کے خواہش کے سو ڈھونڈھنا شروع کیا میں نے اُنکے اصحاب سے سو آیا میں ابان بن عیاش کے پاس اور اُسنے جو کچھ پڑھا سب حسن ہی سے روایت کیا یعنے جو اُس سے پوچھتے تھے حسن سے روایت کر دیتا تھا اور وہ محض جھوٹا تھا کہا ابو عوانہ نے کہ پھر میں اُس سے کوئی روایت کرنا حلال نہیں جانتا اور روایت کی ہے ابان بن ابی عیاش سے کئی اماموں نے اگرچہ اُسمیں ضعف اور غفلت ہے جیسا کہ بیان کیا ہے ابو عوانہ وغیرہ نی سو تو مغرور مت ہو اسپر کہ ثقہ لوگ اس سے روایت کرتے ہیں یعنے بعضے ائمہ تنقید اور اعتبار کے لئے ضعفا کی حدیث بھی لکھ لیتے تھے کہ اُسمیں نظر اور غور کریں گے تو اس سے اُنکا ثقہ ہونا لازم نہیں آتا اسلئے کہ ابن سیرین سے مروی ہے کہ اُنہوں نے کہا بعضا شخص مجھسے روایت بیان کرتا ہے اور میں اُسکو متہم نہیں جانتا ولیکن متہم جانتا ہوں اُس سے اُوپر کے راوی کو انتہے کلام المترجم ۱۲ اور روایت کی کئی لوگوں نے ابراہیم نخعی سے اُنہوں نے علقمہ سے اُنہوں نے عبد اللہ بن مسعود سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم قنوت پڑھتے تھے وتر میں قبل رکوع ایسا ہی روایت کیا سفیان ثوری نے ابان بن عیاش سے اور روایت کی بعضوں نے ابان بن عیاش ہی اسناد سے مانند اسکے اور اُسمیں زیادہ کیا کہ عبد اللہ بن مسعود نے کہا خبر دی مجھکو میری ماں نے کہ وہ رات کو رہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس سو دیکھا اُنہوں نے آپکو کہ قنوت پڑھا آپنے قبل رکوع کے وتر میں اور ابان بن عیاش اگرچہ عبادت اور ریاضت کے ساتھ موصوف تھا مگر حدیث میں اُسکا یہی حال تھا یعنے جھوٹ بولدیتا تھا اور بہت لوگ اصحاب حفظ ہوتے ہیں اور اکثر آدمی صالح ہوتے ہیں مگر شہادت کے لیاقت نہیں رکھتے نہ اُسکو یاد رکھتے ہیں غرض جو متہم ہو کذب کے ساتھ حدیث میں یا غافل ہو یا کثیر الخطا پس لایق ہے کہ اُسکی روایت کے ساتھ مشغول نہوں یہی مختار ہے اکثر ائمہ حدیث کا یعنے اُسسے روایت نکریں کیا دیکھا نہیں تونے کہ عبد اللہ بن مبارک ایک قوم سے اہل علم کی حدیث لی اور پھر جب اُنپر اُنکا حال کھلگیا تو چھوڑ دیا اُنسی روایت کرنا اور کلام کیا ہے بعض محدثین نے بڑے بڑے علما پر اور اُنکو ضعیف کہا ہے سوء حفظ کے سبب سے اور توثیق کی ہے اُنکی بعض ائمہ نے بسبب جلالت شان کے اور صدق کے اگرچہ اُنسے وہم ہوگیا ہے بعض روایتوں میں اور کلام کیا ہے یحیی بن سعید قطان نے محمد بن عمرو میں اور پھر اُنسے روایت بھی کی ہے **روایت** کی ہمسے ابو بکر عبد القدوس بن محمد العطار نے اُنہوں نے علی بن مدینی سے کہا اُنہوں نے کہ پوچھا میں نے یحیی بن سعید سے حال محمد بن عمرو بن علقمہ کا تو کہا اُنہوں نے کہ تو ارادہ عفو کا رکھتا ہے یا تشدید کا میں نے کہا نہیں بلکہ تشدید چاہتا ہوں تو اُنہوں نے کہا کہ وہ اُنمیں نہیں ہیں جنکا تو ارادہ رکھتا ہے اور وہ کہا کرتے تھی کہ اشیاخ ہمارے ابو سلمہ یعنے محمد بن عمرو اور یحیی بن عبد الرحمن بن حاطب

ہین کہا یحیے بن سعید نی اور پوچھا مین نے مالک بن انس سے حال محمد بن عمرو کا سو اُنکے حق مین اُنہون نی بہی وہی بات کہی جو مین نے کہی تہی کہا علی نے کہ کہا یحیی بن سعید نے
کہ محمد بن عمرو بہتر ہین سہیل بن ابی صالح سے ... وہ میرے نزدیک عبد الرحمن بن حرملہ سے بہی درجہ مین اوپر ہین یعنے بہتر کہا علی بن مدینی نے پہر کہا مین نے یحیے سی کیا دیکہا
تمنے عبد الرحمن بن حرملہ سے اُنہون نے کہا کہ اگر چاہو تم مین کہ تلقین کرون تو کر سکتا ہون علے نی کہا کہ وہ تلقین کئے جاتے تہے یحیی نی کہا ہان کہا علی بن مدینی نے اور روایت
نکی یحیی نے شریک سے اور نہ ابی بکر بن عیاش سے اور نہ ربیع بن صبیح سے اور نہ مبارک بن فضالہ سے **کہا ابو عیسے** نی اور یحیے نی جو اُنسے روایت لینا چہوڑ دیا تو اس نظر سے
نہین کہ وہ متہم بکذب تہے بلکہ اس نظر سے کہ انکا حافظہ خوب نتہا اور ذکر کیا گیا یحیے بن سعید سے کہ انکا قاعدہ تہا کہ جب آدمی ایکبار اپنے حفظ سے روایت کرے ایک طور پر
اور دوسری بار اور طور سے تو اُسکی کوئی روایت ثابت نجانتے تہے اور اس سے روایت لینا چہوڑ دی تہی اور جن لوگون سے یحیے بن سعید قطان نے روایت لینا چہوڑ دیا اُن سے عبد اللہ بن
مبارک اور وکیع بن جراح اور عبد الرحمن بن مہدی وغیرہ ائمہ اور اماموں نے روایت کی ہے اور اسیطرح کلام کیا ہی بعض محدثین نے سہیل بن ابی صالح اور محمد بن اسحاق اور حماد
بن سلمہ اور محمد بن عجلان اور اُنکے مانند اور لوگون مین اُنکے قلت حافظہ کے سبب سے انکی بعض روایتو مین اور پہر اُنسے روایت کئے ائمہ حدیث نی **مترجم** خلاصہ یہ کہ مؤلف رحمۃ اللہ
علیہ نے اسطرف اشارہ کیا کہ رواۃ دو قسم ہین ایک وہ کہ متہم بکذب ہین اُنسے تو روایت نہ لینا چاہئے اور دوسرے وہ کہ متہم بکذب نہین ہین صدوق ہین مگر اُنکے حافظہ مین کچھہ
فرق ہے اُنسے لوگون نے روایت لی بہی ہے اور اُنکا سوء حفظ بہی بیان کر دیا ہے انتہے یا قال المترجم **قال المؤلف رحمۃ اللہ علیہ وروایت** کی ہمسے حسن بن علی حلوانی
نی اُنہون نے علی بن مدینی سے کہ کہا سفیان بن عیینہ نے ہم سہیل بن صالح کو ثبت جانتے تہے حدیث مین **روایت** کی ہمسے ابن ابی عمر نے کہ کہا سفیان بن عیینہ نی محمد بن
عجلان ثقہ تہے مامون تہے حدیث مین اور کلام کیا ہے یحیی بن سعید قطان نے ہمارے نزدیک محمد بن عجلان کی روایت مین جو اُنہون نے سعید مقبری سے روایت کی ہے چنانچہ **روایت**
کی ہمسے ابو بکر نی علی بن عبد اللہ سے اُنہون نے کہا کہ کہا یحیے بن سعید نے محمد بن عجلان کی حدیثین سعید مقبری کی روایت سے بعضے تو ایسے ہین کہ محمد بن عجلان نے سعید سے روایت کی
ہین اُنہون نے ابی ہریرہ سے اور بعضے ایسے ہین کہ سعید سے روایت کی ہے اور اُنہون نے روایت کی ایک مرد سے اُنہون نے ابو ہریرہ سے تو کہا محمد بن عجلان نے کہ دونون قسم کے حدیثین گڈمڈ
ہو گئین تو مین نے سب حدیثونکو مسند کر دیا سعید سے اُنہون نے روایت کی ابو ہریرہ سے **مترجم** غرض مؤلف کی یہ ہے کہ یحیے بن سعید قطان نے جو محمد بن عجلان پر طعن کیا سبب اُسکا
یہ تہا کہ اُنہون نے کہا میرے پاس دو قسم کے حدیثین تہین ابو ہریرہ کی ایک مین فقط سعید کا واسطہ تہا دوسرے مین سعید اور ابو ہریرہ کے بیچمین ایک اور راوی تہا اور جب وہ دونون قسم
مشتبہ ہو گئین تو مین سبکو ابو ہریرہ سے فقط بواسطہ سعید روایت کرنے لگا اسلئے آگے پہر مؤلف اسکی تصریح فرماتے ہین انتہے **قال المؤلف** غرض میرے نزدیک یحیے
بن سعید کا طعن ابن عجلان پر اسی سبب سے ہوا اور باوصف اسکے روایت کئے ہین یحیے نے ابن عجلان سے بہت حدیثین اور اسیطرح جسنے کلام کیا ہے ابن ابی لیلی مین تو فقط سوء حفظ
کے سبب سے کہا علی نے کہ کہا یحیے بن سعید نے روایت کی شعبہ نے ابن ابی لیلی سے اُنہون نے اپنے بہائی سے جو عیسے ہین اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی لیلی سے اُنہون نے ابی ایوب
سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے چہینک کے باب مین کہا یحیے نی کہ پہر ملا مین ابن ابی لیلی سے تو روایت کی اُنہون نے اپنے بہائی عیسے سے اُنہون نے عبد الرحمن بن ابی
لیلے سے اُنہون نے علی سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے **کہا** ابو عیسے نی اور ابی لیلے کے روایتون مین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ کبہی کچہہ روایت کرتے ہین کبہی کچہہ بغیر
اسناد کے اور یہ فقط اتقان حافظہ کے سبب سے ہے اسلئے کہ اکثر سلف کے لوگ حدیث نہ لکہتے تہے اور جسنے لکہی تہی تو بعد سماع کے لکہی **مترجم** غرض یہ کہ عدم کتابت
حدیث وجہ ہوتے تہے ایسی خطاؤنکا جیسے ابی لیلی نے ایکبار روایت مین ابی ایوب کا نام لیا ایکبار علی کا اور کتابت بہی کہین ہوتی تہی تو بعد سماع کے **قال المؤلف**
اور سنا مین نے احمد بن حسن سے کہتے تہے سنا مین نے احمد بن حنبل سے کہتے تہے ابن ابی لیلی اُنمین ہین جنکی روایت قابل احتجاج نہین اور ایسا ہی ہے کلام اُن علما کا جنہون نے
کلام کیا ہے مجالد بن سعید اور عبد اللہ بن لہیعہ وغیرہما مین کہ کلام کیا اُنہون نے اُنمین بسبب سوء حفظ کے اور بجہت کثرت خطا کے اور روایت کی ان لوگون سے کتنے ہے
اماموں نے غرض ایسے راوی جب منفرد ہون کسی روایت کے ساتہہ اور اُسکا کوئی تابع نہو تو وہ قابل احتجاج نہین ایسا ہی کہا احمد بن حنبل نے کہ ابن ابی لیلی کے روایت قابل
احتجاج نہین اور مراد اُس سے وہی روایت ہے جو کیلے ابن ابی لیلی روایت کرین اور اُنکا متابع کوئی نہو اور سب سے زیادہ وجہ ضعف اور عدم احتجاج کی اُسکے روایت مین ہے جو اسناد
یاد رکہے اور اسناد مین کچہہ بڑہا دی یا گہٹا دی یا اسناد بدل دی یعنے ایک حدیث کی اسناد دوسرے مین لگا دی یا متن مین ایسا تغیر کر دی کہ جس سے معنو مین فرق آجاوے پس
اُسکی روایت ہرگز قابل احتجاج نہین اور جو شخص اسناد کو بار بار بیان کرے اور اُسکو یاد رکہے اور کسی ایسے لفظ مین تغیر کرے جس سے معنو مین تغیر نآوے تو اہل علم کے نزدیک

کچھہ مضایقہ نہین **مترجم** یہان تصریح کی مولف رحمۃ اللہ علیہ نے کہ روایت بالمعنے جایز ہے اور ایسے تغیر سے جس سے معنومین فرق نہ آوے روایت مین طعن نہین وارد ہوتا تفصیل اسکی یہ ہے کہ راوی دو حال سے خالی نہین یا واقف ہے الفاظ کے مدلولات سے اور انکے مقاصد سے اور خبر نہین رکہتا اُنکے معانی اور محامل کی اور معرفت کامل نہین اُسکو مصادیق الفاظ کی پس جایز نہین اُسکو روایت بالمعنی بالاتفاق اور ضرور ہے اُسکو کہ وہی لفظ کہے جو سنا ہے اور دوسرا وہ ہے کہ ان سب سے واقف ہے تو ایک گروہ اصحاب حدیث اور فقہ اور اصول کا اُسطرف گیا ہے کہ اُسکو بہی روایت بالمعنے جایز نہین اور ابن سیرین اور ثعلب اور ابو بکر رازی حنفیہ سی اُسطرف گئے ہین اور مروی ہے یہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے اور جایز کہا ہے بعض نے اُسکے لئے روایت بالمعنی کو اور جمہور سلف و خلف نے کہ ائمۂ اربعہ بہی اُسمین ہین اسکا جواز بیان فرمایا ہے اور مولف رحمۃ اللہ علیہ کا بہی یہی قول ہے اور احوال صحابہ اور سلف مین غور کرنے سے اسکے جواز مین کسیطرحکا شک اور شبہہ نہین رہتا ہے اسلئے کہ وہ قصۂ واحدہ کو الفاظ مختلفہ مین روایت کرتے تہے اور اس مسئلہ خاص مین ایک حدیث مرفوع بہی وارد ہوئی ہے کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ اور طبرانی نے کبیر مین عبد اللہ بن سلیمان بن اکتمہ لیثی سے روایت کی ہے کہ انہون نے عرض کی یا رسول اللہ مین آپ سے بہت حدیثین سنتا ہون اور یہ نہین ہوسکتا کہ جیسی آپ سے سنون ویسی ہی ادا کرون بلکہ اُسمین کوئی حرف بڑہ جاتا ہے کوئی حرف گہٹ جاتا ہی سو فرمایا آپنے کہ جب کسی حلال کو حرام نکرو اور کسی حلال کو حرام نکرو اور پہونچ جاؤ تم معنے کو تو کچھہ مضایقہ نہین یعنے ایسا تغیر جس سے معنون مین فرق نہ آوے اور تحلیل حرام اور تحریم حلال لازم نہ آوے روایت مین کچھہ قدح نہین کرتا اور بیان کی گئی یہ روایت حسن سے تو اُنہون نے کہا اگر یہ حدیث نہوتی تو ہم لوگ روایت ہی نکرتے اور استدلال کیا ہے امام شافعی رح نے اسکے جواز پر انزل القرآن علی سبعۃ احرف فاقرؤا ما تیسر منہ سے اور کہا کہ جب اللہ کی رحمت اور رافت کا اقتضا یہ ہوا کہ اپنی کتاب کو سات لفظون پر اُتارا اور اُسمین ایسی تغیر جایز رکہی کہ جسمین معنومین فرق نہ آوے تو غیر قرآن اُسکے جواز کے لئی اولی ہے اور بیہقی نے مکحول سی روایت کیا کہ اُنہون نے کہا داخل ہوا مین اور ابو الازہر واثلہ بن اسقع پر اور کہا ہمنے کہ ای ابا الاسقع ہمسے ایسی حدیث روایت کرو کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے تمنے سنی ہو اور نہ اُسمین وہم ہو نہ زیادت نہ نسیان سو اُنہون نے کہا کہ تم مین سے کسیکو قرآن یاد ہے ہمنے کہا ہان پڑہا تو ہے ہمنے قرآن مگر خوب یاد نہین بلکہ بڑہا دیتے مین ہم کہین واؤ کو کہین الف کو اور کہین گہٹا دیتے ہین تب اُنہون نے کہا کہ قرآن تمہارے درمیان لکہا ہوا موجود ہے اور اُسکو تم یاد نہین کرسکتے بلکہ تم کہتے ہو کہ ہمسے اُسمین کچھہ زیادت اور نقصان ہوجاتا ہے پہر بہلا حدیث کا حال دیکہو کہ وہ تو ہمنے سنی رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم سے اور بعض حدیث ایکہی بار سنی پس تم ہی کو کافی سمجہو کہ ہم روایت بالمعنے کرتے ہین اور مدخل مین جابر بن سے مروی ہے کہ حذیفہ نے کہا ہم عرب لوگ ملکے پہیر بدل کرتے ہین ہم باتونکو اور مقدم و موخر کردیتے ہین اور شعیب بن الحجاب سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا داخل ہوا مین اور عبدان حسن پر اور کہا ہمنے کہ ای ابا سعید آدمی ایک حدیث بیان کرتا ہے اور اُسمین کچھہ کمی بیشی ہوجاتی ہے اُنہون نے کہا جو قصدًا ایسا کرے وہ کذب ہے اور جریر بن حازم نے کہا سنا مین نے حسن کو کہ وہ بہت حدیثین بیان کرتے تہے کہ مضمون اُسکا ایک ہوتا تہا اور کلام مختلف اور ابن عون نے کہا کہ حسن اور ابراہیم شعبی روایت بالمعنے کیا کرتے تہے اور ابی ادریس نے کہا پوچہا ہمنے زہری سے تقدیم و تاخیر حدیث کو اُنہون نے کہا یہ تو قرآن مین جایز ہے پہر حدیث مین کیون نہ روا ہوگی اور جب تو معنے حدیث پر واقف ہوجائے اور کسی حرام کو حلال نہ بنا دی اور نہ کسی حلال کو حرام تو اُسمین کچھہ مضائقہ نہین اور یہ نقل بالمعنے سماع مین جایز ہے نہ مصنفات مین اگرچہ لفظ مغیر بالکل ہم معنے ہو قطعًا اور راوی بالمعنے کو ضرور ہے کہ آخر روایت مین کہدے کہ اسیکے مانند ہے یا شبیہ یا اُسکے ہے الفاظ اور اکثر صحابہ کا یہ قاعدہ تہا حالانکہ وہ سب سے زیادہ جاننے والی تہے معانی کلام کو اور اہل لسان تہے چنانچہ ابن ماجہ اور حاکم اور احمد نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ اُنہون نے کہا فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فاغرورقت عیناہ وانتفخت پہر کہا کہ حضرت نے یہی فرمایا یا مثل اسکے یا مانند و شبیہ اسکے اور مسند دارمی وغیرہ مین ہے کہ ابی الدرداء کی عادت تہی کہ وہ جب حضرت سے کچھہ روایت کرتے تہی اُسکے بعد نحوہ او شبہہ کہتے تہے اور ابن ماجہ مین انس بن مالک سی مروی ہے کہ اُنہون نے حضرت سے کچھہ روایت کیے پہر گہبرائے اور کہا ایسا ہی ہے یا جیسا فرمایا ہو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہی کذا فی التدریب کہا مولف رحمۃ اللہ علیہ نے

روایت کی ہمسے محمد بن بشار نے اُنہون نے عبد الرحمن بن مہدی سے اُنہون نے معویہ بن صالح سے اُنہون نے علاء بن حارث سے اُنہون نے مکحول سے اُنہون نے واثلہ بن اسقع سے کہ کہا اُنہون نے کافی ہے تمکو تمہار روایت بالمعنے اور **روایت** کی ہمسے یحیے بن موسی نے اُنہون نے عبد الرزاق سے اُنہون نے معمر سے اُنہون نے

ایوب سے اُنہون نے محمد بن سیرین سے کہا محمد بن سیرین نے مین سنتا ہون حدیث کو دس لفظون مختلف سی کہ معنی اُسکے ایک ہی ہوتے ہین اور **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنسے محمد بن عبد اللہ انصاری نے اُنہون نے ابن عون سے کہا ابن عون نے کہ ابراہیم نخعی اور حسن اور شعبی حدیثونکو بالمعنے روایت کیا کرتے تھے اور قاسم بن محمد اور محمد بن سیرین اور رجاء بن حیوۃ اعادۂ حدیث کیا کرتے تھے اُنہین حروف پر جن سے پہلے بیان کیا تہا **روایت** کی ہمسے علی بن خشرم اُنسے حفص بن غیاث نے اُنہون نے عاصم احول سے کہا عاصم نے کہ کہا مین نے ابی عثمان نہدی سے کہ آپ ایکبار ایک حدیث ہمسے بیان کرتے ہین پہر اُسکو دوسری بار اور طرح بیان کرتے ہین تو اُنہون نے کہا اختیار کرو تم سماع اول کو **روایت** کی ہمسے جارود نے اُنسے وکیع نے اُنسی ربیع بن صبیح نے اُنسے حسن نے کہا حسن نے جب معنی حدیث ثابت ہوے تو کافی ہے یعنے تتبع الفاظ ضرور نہین **روایت** کی ہمسے علی بن حجر نے اُنسے عبد اللہ بن مبارک نے اُنہون نے سیف سے کہ وہ بیٹے ہین سلیمان کے کہا سیف نے سنا مین نے مجاہد سے کہ حدیث مین سے تو چاہے تو کچہہ گہٹا دے مگر بڑہامت یعنے گہٹانے مین کچہہ نقصان نہین کہ دوسرا راوی اُسے بیان کردیگا یا تو ہی دوسرے وقت بیان کرسکتا ہے مگر اپنے طرف سے بڑہانے مین تو بڑا نقصان ہے **مترجم** اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے اسطرف کہ روایت کرنا بعض حدیث کا دون بعض جایز ہے یعنے ایک ہی حدیث مین سے راوی ایک ٹکڑا بیان کرے اور ایک نہین اور اسمین کئی مذہب ہین محدثین کے بعضون نے تو اُسکو مطلقاً منع کیا ہے بناءً علی منع الروایۃ بالمعنے اور بعضون نے اُسکو نا جایز کہا ہے اگرچہ روایت بالمعنے اُنکے نزدیک جایز ہے مگر عدم جواز کے اُسوقت قایل ہوے ہین کہ اس روایت کو اُسی راوی نے یا کسی اور نے قبل اسکے تمامہ بیان نکیا ہو اور اگر ایکبار اُسنے یا اور کسی راوی نے پورا بیان کردیا ہے تو روا ہی کہ پہر دوبارہ اُسکا ایک ہی ٹکڑا بیان کرین اور بعضون نے مطلقاً جایز کہا ہے مگر صحیح یہ ہے کہ اسمین تفصیل ہے اور عارف حدیث کو روایت بعض کی اور ترک بعض کا روا ہے جب خبر متروک غیر متعلق بخبر مروی ہو اور خبر متروک اور خبر مروی مین ایسا علاقہ نہو کہ جزء متروک کے ترک سے اختلال معنے کا لازم آوے مثلاً جزء متروک استثنا ہو یا غایت ہو یا شرط ہو غرض اُسکے ترک سے دلالت مروی مین کچہہ فرق نہ آوے تو حذف اُسکا جائز ہے اور جواز اُسکا بدیہی ہے جیسے اسکے خلاف مین عدم جواز ضروری ہے اور اسیطرح تقطیع حدیث کی ابواب متفرقہ مین جیسے محدثین کا داب ہے اقرب الی الصواب ہے کذا فی التدریب انتہی ما قال المترجم **قال المؤلف** رحمۃ اللہ علیہ **روایت** کے ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے اُنسے زید بن حباب نے اُنہون نے ایک مرد سے کہ کہا اُسنے کہ نکلے ہم طرف سفیان ثوری کے سو کہا اگر مین تمسے کہون کہ جیسا مین نے سنا ہے بعینہ ویسا بیان کرتا ہون تو ہرگز تم سچ نجانو حقیقت مین وہ اُسکے معنے ہین **روایت** کی ہمسے حسین بن حریث نے کہا سنا مین نے وکیع سے کہتے تہے کہ اگر معنے مین وسعت نہ ہوتی تو لوگ ہلاک ہوجاتے یعنے سد باب روایت لازم آتا اور علم منقول بالکل اُٹہہ جاتا اور تفاضل علما کا حفظ و اتقان اور تثبت عند السماع کی جہت سے ہی اگرچہ اکثر ائمہ باوجود حفظ کے خطا و غلط سی نہین بچے **روایت** کی ہمسے محمد بن حمید رازی نے اُنہون نے جریر سے اُنہون نے عمارہ بن قعقاع سی اُنہون نے کہا کہ کہا مجہسے ابراہیم نخعی نے جب روایت کرے تو تو روایت کر ابو زرعہ سے جو بیٹے ہین عمرو بن جریر کے اسلئے کہ اُنہون نے مجہسے ایک حدیث بیان کی پہر پوچہی مین نے اُنسے دو برس بعد تو برابر بیان کردی اُنہون نے اور نہ گہٹایا اُسمین سے ایک حرف **روایت** کی ہمسے ابو حفص عمرو بن علی نے اُنہون نے یحیے بن سعید قطان سے اُنہون نے سفیان سے اُنہون نے منصور سے کہا منصور نے کہ کہا مین نے ابراہیم سی سالم بن ابی الجعد کی حدیث تمسے زیادہ پوری کیون ہوتی ہے اُنہون نے کہا اسلئے کہ وہ لکہتے تہے **روایت** کی ہمسے عبد الجبار نے اُنہون نے سفیان سے کہا کہ کہا مجہسے عبد الملک بن عمیر نے کہ مین جب حدیث لیتا ہون تو اُسمین سے ایک حرف نہین چہوڑتا **روایت** کے ہمسے حسین بن مہدی نے اُنہون نے عبد الرزاق سے اُنہون نے معمر سے کہا کہ کہا قتادہ نے نہین سنی میرے کانون نے کوئی بات کہ یاد نرکہا ہو اُسکو میرے دل نے **روایت** کی ہمسے سعید بن عبد الرحمن مخزومی نے اُنہون نے سفیان بن عیینہ سی اُنہون نے عمرو بن دینار سے کہ کہا اُنہون نے کسیکو نہ دیکہا مین نے خوب بیان کرنیوالا حدیث کا زہری سے **روایت** کی ہمسے ابراہیم بن سعید جوہری نے اُنہون نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ایوب سختیانی نے مین کسیکو اہل مدینہ سے علم حدیث مین بعد زہری کے یحیے بن کثیر سے بڑہکر نہین جانتا **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمٰعیل نے اُنہون نے سلیمان بن حرب سے اُنہون نے حماد بن زید سے کہ کہا اُنہون نے ابن عون حدیث بیان کرتے تہے پہر جب مین اُنسے بروایت ایوب اُسکے خلاف بیان کرتا تہا وہ اپنے روایت چہوڑ دیتے تہے اور مین کہتا تہا کہ تم نے تو یون ہی سُنی ہے تو وہ کہتے تہے کہ ایوب ہم سب سے زیادہ جاننے والے تہے محمد بن سیرین کی حدیث کو **روایت** کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علی بن عبد اللہ سے کہ اُنہون نے کہا یحیی بن سعید سے کہ ہشام دستوائی اور مسعر مین کون زیادہ اثبت ہے تو اُنہون نے کہا مسعر سب لوگون سے زیادہ اثبت ہین **روایت** کی ہمسے ابو بکر عبد القدوس بن محمد نے اور روایت کی مجہسے ابو الولید نے کہا سنا مین نے

حماد بن زید سے کہ کہتے تہے شعبہ نے مجھسے جس روایت مین خلاف کیا مین نے اُسکو چھوڑ دیا یعنے شعبہ کے اعتماد پر کہا ابو بکر نے سنا اور روایت کی مجھسے ابو الولید نے کہ کہا مجھسے حماد بن سلمہ نے کہ اگر تو حدیث کا ارادہ رکھتا ہے تو لازم کر صحبت شعبہ کی **روایت** کی ہمسے عبد بن حمید نے اُنہون نے ابو داود سے کہا کہ کہا شعبہ نے نہین لی مین نے کسی سے کہ نگیا ہون مین اُسکے پاس ایکبار سے زیادہ اور نہین لین مین نے کسی سے دس حدیثین کہ نگیا ہون مین اُسکی خدمت مین دس بار سے زیادہ اور جس سے لین مین نے پچاس حدیثین حاضر ہوا مین اُسکے پاس پچاس بار سے زیادہ اور جس سے لین مین نے سو حدیثین اُسکے پاس گیا مین سو بار سے زیادہ مگر حیان کوفی بارقی سے مین نے یہ حدیثین سنی تہین اور پہر دوبارہ جو گیا مین اُنکے پاس تو وہ انتقال کر چکے تہے اور یہہ نہایت قدردانی تہی حدیث کی **روایت** کی ہمسے محمد بن اسمعیل نے اُنہون عبد اللہ بن ابی اسود سے اُنہون نے ابن مہدی سے کہا کہ سنا مین نے سفیان سے کہتے تہے کہ شعبہ امیر المؤمنین ہین حدیث مین **روایت** کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علی بن عبد اللہ سے اُنہون نے کہا سنا مین نے یحیے بن سعید سے کہتے تہے کوئی زیادہ پیارا نہین مجھے شعبہ سے اور میرے نزدیک اُنکے برابر کوئی نہین اور جب سفیان اُنکا خلاف کرتے ہین تو مین سفیان کے قول پر اعتماد کرتا ہون اور کہا مین نے یحیے سے کون ان دونو مین طویل حدیث کو خوب یاد رکہنے والا ہے سفیان یا شعبہ تو اُنہون نے کہا شعبہ زیادہ قوی تہے اسبارہ مین اور کہا یحیی بن سعید نے شعبہ سب سے زیادہ واقف تہے احوال رجال سے اور خوب جانتے تہے کہ یہ فلان سے مروی ہے اور اُسنے فلان سے روایت کی ہے اور سفیان صاحب ابواب تہے **روایت** کی ہمسے ابو عمار حسین بن حریث نے کہا سنا مین نے وکیع سے کہتے تہے کہا شعبہ نے کہ سفیان مجھسے زیادہ حافظہ رکھتے ہین اور جب مین نے کسی حدیث کو سفیان سے پوچھا تو اُنہون نے ویسی ہی بیان کی جیسے اُنکے شیخ نے مجہسے بیان کی تہی اور سنا مین نے اسحق بن موسے انصاری سے کہا سنا مین نے معن بن عیسے سے کہتے تہی مالک بن انس تشدد رکہتے تہے یعنی احتیاط کرتے تہے اور تے کی اور مانند اسکے یعنی اتنی ہی تحقیقات چہوڑتے نتہے **روایت** کی ہمسے ابو موسی نے اُنہون نے ابراہیم بن عبد اللہ بن قریم انصاری سے جو قاضی تہے مدینہ کے کہا کہ گذری مالک بن انس ابی حازم پر اور وہ بیٹہے حدیث بیان کر رہے تہے پس نہ ٹہیرے امام مالک اور چلے گئے لوگون نے اسکا سبب پوچھا تو کہا کہ وہان بیٹہنے کی جگہہ نتہی اور مکروہ جانا مین نے کہ لون مین حدیث رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کہڑے کہڑے **مترجم** اشارہ کیا مؤلف رحمۃ اللہ علیہ نے اس روایت سے آداب محدث کیطرف جو اسکو طلب حدیث اور اخذ روایت کے وقت ضرور ہین اُنہی مین سے ہے بیٹہکر سماع کرنا حدیث کا اسلئے کہ کہڑے ہونے مین بخوبی تیقظ اور حفظ اور قدرت کاملہ سماع پر نہین ہوتے اور اخلاص نیت اللہ کے واسطے اُسکی طلب مین اسلئے کہ ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کوئی ایسے علم کو سیکہے کہ جس سے طلب کیجاتی ہے رضامندی اللہ کی اور نہ سیکہے اسکو مگر اسلئے کہ پاوے کوئی چیز دنیا کی نہ پاویگا وہ ہرگز بو جنت کی اور عمدہ وجہ حصول نیت خالصہ کی یہہ ہے جو مروی ہوئی عمرو بن نجید سے کہ اُنہون نے پوچھا ابو جعفر بن حمدان سے کہ مین کس نیت سے حدیث لکہون اُنہون نے کہا تم جانتے نہین کہ صالحین کے ذکر کے وقت رحمت اترتی ہے اُنہون نے کہا ہان ابو جعفر نے کہا پہر رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم تو سردار ہین سب نیکون کے اور ضرور ہے طالب توفیق اور تسدید اور تیسیر کے اللہ جل جلالہ سے اور ضرور ہے استعمال اخلاق جمیلہ اور عادات رضیہ اور خصائل سجیہ کا اور ضرور ہے افراغ جہد اُسکے تحصیل مین اور غنیمت جاننا اُسکے امکان کو چنانچہ ابی ہریرہ سے مروی ہے کہ حریص رہ اُسکے طلب پر جو تجھے نفع دے اور اللہ سے مدد مانگ اور عاجز مت ہو اور پہلے سماع کرے اپنی ارجح شیوخ بلد سے اسناداً اور علماً اور شہرۃً اور دیناً اور جب اُنسے فارغ ہو تو سائر بلدان کو رحلت کرے اور ہر جگہہ اسانید عالیہ طلب کرے اور لقاء حفاظ اور اُنکے مذاکرہ اور استفادہ پر حریص رہے چنانچہ جابر رضی اللہ عنہ کے رحلت مدینہ سے شام تک ایک حدیث کی لئے مشہور ہے اور حضرت موسی علیہ السلام کے رحلت حضرت خضر کے طلب مین حصول علم کے لئی قرآن مین مذکور ہے ابراہیم ادہم نے کہا ہے کہ اللہ تعالی دفع کرتا ہے بلا کو اس امت سے اصحاب حدیث کی سفر سے اور نہایت حرص علم کے باعث نہو اُسکو تساہل کے تحمل حدیث مین کہ متروک ہو جاوین اُس سے بعض شروط تحمل کے اور یہہ بہی ضرور ہے کہ احادیث عبادات اور فضائل اعمال کے جو سنی اُسپر کچہہ عمل بہی کرے کہ یہ زکوۃ ہے اُن حدیثونکی اور سبب ہے اُنکے یاد رہنے کا بشر حافی نے کہا ہے کہ ای اصحاب حدیث ادا کرو زکوۃ حدیث کی عمل کرو دو سو حدیث مین سے پانچ حدیث پر یعنے جیسے دو سو درہم مین پانچ درہم زکوۃ واجب ہوتی ہے ایسی ہی دو سو حدیثون سے پانچ پر تو عمل کرو اور احمد بن حنبل سے مروی ہے کہ اُنہون نے کہا نہ لکہی مین نے کوئی حدیث کہ عمل نکیا مین نے اُسپر یہانتک کہ پہونچا مجھکو کہ حجامت کے نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے اباطیبہ نے اور عنایت کیا آپنے اُنکو ایک دینار سو مین نے بہی حجامت کروائی اور حجام کو ایک دینار دیا اور حجامت سے مرادسینگی لگانا ہے اور ضرور ہے طالب حدیث کو کہ تعظیم کرے اپنے شیخ کی اور جس سے حدیث سنی اسلئے کہ اسمین اجلال ہے علم کا اور سبب ہے اُس سے منتفع ہونیکا چنانچہ مغیرہ

مذکور ہے کہ ہم ابراہیم اپنے شیخ سے ڈرتے تھے جیسے کوئی حاکم سے ڈرتا ہے اور بخاری نے کہا ہمنے یحییٰ بن معین سے بڑھکر کسیکو نہ دیکھا کہ تعظیم کرتا ہو محدثین کی اور حدیث میں ہے
تواضعوا لمن تعلمون منہ رواہ البیہقی مرفوعا من حدیث ابی ہریرۃ وضعفہ قال الصحیح وقفہ علے عمر اور اعتقاد کرے جلالت شیخ کا اور اُسکے رجحان کا غیر پر اور طالب رہے
اُسکی رضا کی اور زیادہ طلب نکرے اُس سے کہ تہکاوے اُسکو بلکہ قناعت کرے اُسپر جتنا وہ روایت کرے اُس سے اور اپنے شیخ سے مشورہ لے اپنے امور میں اور شیخ کو ضرور ہے
کہ خیرخواہی اور بذل نصح کرے اُسکے واسطے اور جب فارغ ہو جاوے تلمیذ اُسکا اُسکے روایت کے سماع سے تو ضرور ہے شیخ کو کہ اپنی سے اہل کیطرف ہدایت کرے تاکہ علم طلبہ کا
کامل ہو اور افادہ نشر احادیث کا کامل ہو اور حیا اور کبر ہرگز مانع نہو اُسکو علم کے طلب کرنے سے اور تلمذ سے اُس شخص کے جو ادون ہو نسب اور سن وغیرہ میں اسلیے کہ
مجاہد سے مروی ہے کہ علم حاصل نہیں کرتا مستحیی نہ متکبر اور صبر کرے جفا شیخ پر اور اعتنا کرے مہم وضروری کی ساتھ اور فخر وغرور نکرے استکثار پر اور لکھے اور سماع کرے
کتاب وخبر کو بالاستیعاب اور انتخاب کا ارادہ نکرے خلاصتہ ما فی التدریب انتہی ما قال المترجم **قال المولف** رح **روایت** کی ہمسے ابوبکر نے اُنہوں نے علی بن عبداللہ
سے کہا علی نے کہ کہا یحییٰ بن سعید نے مالک کے روایت جو سعید بن مسیب سے مروی ہے مجھے زیادہ پیاری ہے اُس سے جو بواسطہ سفیان ثوری کے ابراہیم نخعی سے مروی ہے پھر کہا یحییٰ نے
قوم میں کوئی شخص حدیث میں زیادہ معتبر نہیں مالک بن انس سے اور مالک امام تھے حدیث میں سنا میں نے احمد بن حسن سے کہتے تھے سنا میں نے احمد بن حنبل سے کہ کہتے تھے
نہیں دیکھا میں نے کسیکو یحییٰ بن سعید قطان کے برابر اور کہا احمد بن حسن نے کہ میں نے پوچھا احمد بن حنبل سے وکیع اور عبدالرحمن بن مہدی کو تو اُنہوں نے فرمایا کہ وکیع اکبر ہیں قلب
میں اور عبدالرحمن امام ہیں سنا میں نے محمد بن عمرو بن نبہان بن صفوان ثقفی بصری سے کہتے تھے سنا میں نے علی بن مدینی کو کہتے تھے اگر میں چاہوں تو قسم کہا سکتا
ہوں رکن اور مقام کے بیچ میں کہ کسیکو نہ دیکھا میں نے علم میں زیادہ عبدالرحمن بن مہدی سے **کہا ابو عیسیٰ** نے اور کلام اس مقام میں اور روایت اہل علم سے بہت ہی اور
بیان کیا ہمنے کچھ تہوڑا سا اُسمیں سے بطور اختصار کے تاکہ استدلال کیا جاوے اُس سے منازل علما اور تفاضل فضلا پر کہ بعض بعض سے افضل تھے حفظ واتقان میں
اور جنمیں کلام کیا ہے علمانے تو کس وجہ سے کلام کیا ہے **مترجم** غرض کہ یہانتک احوال تھے رجال کے خواہ ثقہ ہوں یا ضعیف اور ضعفا انکا سوء حفظ کے سبب سے ہو یا اُسکے
سوا اور سبب سے اور اُسکو اصطلاح محدثین میں جرح وتعدیل کہتے ہیں اور تفصیل اُسکے اور کتب طولہ میں اس فن کی موجود ہے اور وہ جزء اعظم ہے فن حدیث کا کہ معلوم ہوتا ہے
اُسی سے حال قوت وضعف روایات کا اور وجوہ ترجیح بعض کے بعض پر اور وثوق وعدم وثوق احادیث کا انتہی ما قال المترجم **کہا مولف** رحمتہ اللہ علیہ نے اور
قرات عالم کے سامنے جب اُسکو حفظ ہو جو چیز کہ پڑہی جاتی ہے یا حفظ نہو تو اُسکے اصل کو دیکہہ رہا ہو یعنے جسکے نقل پڑہی جاتی ہے صحیح ہے نزدیک اہل حدیث کے
چنانچہ **روایت** کی ہمسے حسین بن مہدی بصری نے اُنہوں نے عبدالرزاق سے اُنہوں نے ابن جریج سے کہا کہ پڑہا میں نے عطاء بن ابی رباح کے آگے اور اُنسے کہا کہ میں اسکو
کیونکر روایت کروں اُنہوں نے کہا کہہ روایت کیے ہمسے اسکے عطاء بن ابی رباح نے اور **روایت** کی ہمسے سوید بن نصر نے اُنسے علی بن حسین نے اُنسے ابی عصمہ نے
اُنہوں نے یزید نحوی سے اُنہوں نے عکرمہ سے کہ چند لوگ ابن عباس کے پاس آئے اہل طائف سے ایک کتاب لیکر اُنکی کتابوں میں سے ابن عباس پڑہنے لگے اُسپر بہ تقدیم وتاخیر
اور کہا اُنہوں نے کہ میں تو ہہائی اس مصیبت سے عاجز آگیا سو تم لوگ میرے آگے پڑہو کہ میرا اقرار ایسا ہے جیسا میرا پڑہنا تمہارے آگے اور **روایت** کی ہمسے سوید نے اُنسے
علی بن حسین بن واقد نے اُنہوں نے اپنے باپ سے اُنہوں نے منصور بن معتمر سے کہا کہ جب دی کتاب آدمی نے اپنی دوسرے کو اور کہا کہ مجھسے روایت کر اسکو تو اُسی جائز ہے
کو اُس سے روایت کرے اور سنا میں نے محمد بن اسمعیل سے کہتے تھے پوچھا میں نے ابو عاصم نبیل سے ایک حدیث کو تو کہا اُنہوں نے تم پڑہ جاؤ اُس حدیث کو میرے آگے تو میں نے چاہا کہ وہی پڑہیں
میرے آگے تو اُنہوں نے کہا تم شیخ کے آگے تلمیذ کا پڑہنا روا نہیں کہتے حالانکہ سفیان ثوری اور مالک بن انس اُسکو روا رکہتے تھے **روایت** کی ہمسے احمد بن حسن نے اُنسے یحییٰ بن
سلیمان جعفی مصری نے کہا کہ کہا عبداللہ بن وہب نے جس روایت میں حدثنا کہوں اُسکو جان لو کہ میں نے لوگوں کے ساتہ سُنی ہے اور جسمیں حدثنی کہوں اُسکو جان لو کہ میں نے
اکیلے سُنی ہے اور جسمیں میں اخبرنا کہوں اُسکو جان لو کہ استاذ پر پڑہی گئی ہے اور میں بہی حاضر تہا اور جسمیں اخبرنی کہوں اُسی جان لو کہ میں نے اکیلے استاذ کے آگے پڑہی ہے اور سنا
میں نے ابو موسی محمد بن مثنی سے کہتے تھے سنا میں نے یحییٰ بن سعید قطان سے کہتے تھی حدثنا اور اخبرنا ایک ہی ہے **کہا ابو عیسیٰ** رح نے کہ ہم ابی مصعب مدینی کے پاس تھے کہ اُنکے
آگے پڑہی گئیں بعض حدیثیں اُنکی سو میں نے اُنسے پوچھا کہ ہم کیونکر اسکو روایت کریں اُنہوں نے کہا کہو حدیث بیان کی ابو مصعب نے **کہا ابو عیسیٰ** نے اور جائز
رکہا ہے بعض اہل علم نے اجازت کو کہ جب اجازت دی کسی عالم نے کسیکو کہ روایت کرے اُسکی طرف سے کسی حدیث کو تو اُسے جائز ہے کہ اُسکی طرف سے روایت

کرسے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنسے وکیع نے اُنسے عمران بن حدیر نے اُنسی ابی مجلز نے اُنسے بشیر بن نہیک نے کہا اُنہون نے کہ لکھی مین نے ایک کتاب مین روایتین ابو ہریرہ کی
کے اور کہا مین نے اُنسے کہ روایت کرون مین اسی آپسے اُنہون نے کہا کہ ہان روایت کی ہمسے محمد بن اسمعیل واسطی نے اُنسی محمد بن حسن نے کہ عوف اعرابی نے کہا اگر کوئی مرد کہا
حسن سے میرے نزدیک آپکی چند حدیثین ہین مین اُنکو روایت کرون اُنہون نے فرمایا کہ ہان کہا ابو عیسٰی نے اور محمد بن حسن معروف بمحبوب بن الحسن ہین اور روایت کیے ہے
اُنسے کئی ایک نے روایت کی ہمسے جارود بن معاذ نے اُنہون نے انس سے اُنہون نے عبید الله بن عمرو سے کہا عبید الله نے کہ آیا مین زہری کے پاس ایک کتاب لیکر اور مین نے کہا یہ آپکی
حدیثین ہین انہی مین آپسے روایت کرون اُنہون نے کہا ہان روایت کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علے بن عبد الله سے اُنہون نے یحیے سے جو بیٹے ہین سعید کے کہا کہ
آئے ابن جریج ہشام بن عروہ کے پاس ایک کتاب لیکر اور کہا کہ آپکی حدیثین ہین مین آپہی اُسکو روایت کرون اُنہون نے کہا کہ ہان کہا یحیے نے کہ مین نے اپنے دلمین کہا
مین نہین جانتا کہ کونسا امر بہتر ہے یعنے قرأت یا اجازت اور کہا علے نے کہ پوچھا مین نے یحیی بن سعید سے ابن جریج کی حدیثونکو جو وہ عطا خراسانی سی روایت کرتے ہین
... کہا کہ ضعیف ہین مین نے کہا کہ وہ تو کہتے ہین کہ خبر دی مجھکو عطا نے اُنہون نے کہا انکا اخبرنی کہنا کچھ نہین اسلئے کہ عطا نے اُنکو فقط کتاب دیدی تھی **مترجم**
یہان مؤلف رحمة الله علیہ نے اخذ روایت کے طریقے بیان کیے اور اُنمین سی کئی طرق ذکر کیے اول یہہ کہ شاگرد کتاب لیکر پڑہے اور استاد سُنے حفظ سی یا اصل کتاب
جاوے ثانی یہ کہ استاد کسیکو کتاب دیدے اور کہے کہ مجھسے روایت کر اور یہ میری مرویات ہین جیسے منصور بن معتمر نے کہا ثالث یہ کہ اجازت دی کسی کو اُسکو کہ میری مرویات
کو تو روایت کر رابع یہ کہ شاگرد ایک کتاب لاوے اور کہے کہ یہ تمہاری حدیثین ہین اور شیخ اُسکو روایت کی اجازت دی خامس یہ کہ کتاب نہ لاوے بلکہ یونہی کہے کہ چند
حدیثین آپکی میرے پاس ہین اور شیخ اُسکی روایت کی اجازت دی **اب سنو** کہ صورت اول کو محدثین عرض کہتے ہین اسلئے کہ قاری اپنا اقرا کو شیخ پر عرض کرتا ہے
جیسا کہ قرآن مقری پر عرض کیا جاتا ہے اور برابر ہے کہ تو خود پڑہے یا اور کوئی شاگرد پڑہے شیخ پر اور تو بہی سنتا ہو عرض قایل ہوئے ہین جواز وصحت عرض کے اصحاب
مین سے انس اور ابن عباس اور ابو ہریرہ اور تابعین سے ابن مسیب اور ابو سلمہ اور قاسم بن محمد اور سالم بن عبد الله اور خارجہ بن زید اور سلیمان بن یسار اور ابن ہرمز
اور عطا اور نافع اور عروہ اور شعبی اور زہری اور مکحول اور حسن اور منصور اور ایوب اور ائمہ سے ابن جریج اور ثوری اور ابن ابی ذئب اور شعبہ اور ائمہ اربعہ اور ابن مہدی اور
شریک اور لیث اور ابو عبید اور بخاری اور اُنکے سوا اور بہت سی محدثین محققین اور اسمین اختلاف ہے علما کا کہ عرض اسکی برابر ہے جسکا لفظ شیخ سے سماع ہے یا عرض راجح ہے یا
مرجوح سوا اول یعنے مساوات مروی ہے مالک سے اور اُنکے اشیاخ اور اصحاب اور معظم علماے حجاز اور کوفہ اور بخاری وغیرہم سے اور حکایت کیا ہے اسکو رامہرمزی نے علی بن
ابیطالب سے اور ابن عباس سے چنانچہ حضرت علی کا قول ہے کہ قرأت عالم پر بمنزلہ سماع کے ہے اُس سے اور ابن عباس کا کہ پڑہو تم مجھپر کہ تمہارا پڑہنا میرے آگے ایسا ہی جیسا میرا پڑہنا
تمہارے آگے رواہ البیہقی فی المدخل وحکاہ ابو بکر الصیرفی عن الشافعی اور دوسرا مذہب یعنی عرض راجح ہے سماع سی مروی ہے ابیحنیفہ سے اور ابن ابی ذئب وغیرہما سے
اور یہی مروی ہے امام مالک سی روایت کیا اسکو دارقطنی نے اور ابن فارس اور خطیب نے اور مذہب ثالث یعنے راجح ہونا سماع کا عرض پر مروی ہے جمہور اہل مشرق
سے اور تدریب مین اسکو صحیح کہا ہے اور صورت ثانی کو جسمین اُستاد کتاب دیدے محدثین مناولہ کہتے ہین اور اصل اسمین وہ روایت بخاری جسکو تعلیقا کتاب العلم مین
ایراد کیا ہے کہ رسول خدا صلے الله علیہ وسلم نے ایک امیر سریہ کو ایک خط دیدیا اور کہا کہ فلان مقام پر پہونچکر اسکی لوگونکو اطلاع دینا الحدیث اور مناولہ دو قسم ہے ایک مقرون
باجازت اور دوسرے مجرد عن الاجازت اور اسکی کئی صورتین ہین کہ مذکور ہین مطولات مین اور باقی تین صورتین مؤلف رحمة الله علیہ نے اجازت کے لکھی ہین اور اجازت
کی نو صورتین ہین کہ بیان کین ہین ہمنے بعض اُنمین سے ارشاد اہل التوحید مین جو مقدمہ ہے ترجمہ ترمذی کا فمن شاء فلیرجع الیہ **کہا ابو عیسٰی** نے اور حدیث جب
مرسل ہو تو اکثر اہل حدیث کے نزدیک صحیح نہین اور ضعیف کہا ہے اسکو کئی لوگون نے چنانچہ **روایت** کی ہمسے علی بن حجر نے اُنہون نے بقیہ بن ولید سے اُنہون نے
عتبہ بن ابی حکیم سے کہا عتبہ نے کہ سنا زہری نے اسحاق بن عبد الله بن ابی فروہ کو کہ وہ کہہ رہے تھے قال رسول الله صلی الله علیہ وسلم تو زہری نے کہا الله کی مار تجہپر اے
ابن ابی فروہ کہ تو ایسی حدیثین لاتا ہے ہمارے پاس جسکی مہار اور لگام نہین ہوتی یعنے سند معتمد علیہ نہین ہوتے اور **روایت** کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علے بن
عبد الله سے کہ کہا یحیے بن سعید نے مرسلات مجاہد کی میرے نزدیک بہت اچھی ہین عطا بن ابی رباح کی مرسلات سے اسلئے کہ عطا ہر قسم کی حدیثونکو مرسلا روایت کرتے تھے لو
کہا علی نے کہا یحیی نے مرسلات سعید بن جبیر کی مجھے بہت اچھی معلوم ہوتی ہین عطا کے مرسلات سے اور کہا علی نے کہ کہا مین نے یحیی سے مرسلات مجاہد کے تمہارے نزدیک بہتر ہین

یا طاؤس کے اُنہون نے کہا بہت قریب ہیں ایک دوسرے کے کہا علی نے اور سنا مین نے یحیےٰ بن سعید سے کہتے تہے مرسلات ابی اسحاق کی نزدیک میرے لاشی محض ہین یعنی غیر معتبر ہین اور اعمش
اور تیمی اور یحیی بن ابی کثیر کے اور مُرسلات ابن عیینہ کے مثل ہوا کے ہین یعنے غیر معتبر پہر کہا قسم ہے اللہ کی اور سفیان بن سعید کے مرسلات ایسی ہین اور کہا مین نے یحیی سے
مرسلات مالک کے اُنہون نے کہا یہ میرے نزدیک بہتر ہین پہر کہا یحیےٰ نے لوگون مین کسیکی حدیث صحیح تر نہین امام مالک سے **روایت** کی ہمسے سوار بن عبداللہ العنبری
نے کہا اُنہون نے کہ سنا مین نے یحیےٰ بن سعید کو کہتے تہے حسن بصری نے جس حدیث مین کہا قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ضرور پائی ہمنے اُسکی کوئی اصل سوا
ایک یا دو حدیثون کے **کہا ابو عیسیٰ نے** اور جن بزرگون نے مرسل کو ضعیف کہا ہے اسلئے ضعیف کہا ہے کہ احتمال ہے اُسمین کہ ایمہ ثقات نے اُسکو غیر ثقہ سے لیا ہو اسلئے کہ
کلام کیا ہے حسن بصری نے معبد جہنی مین اور پہر اُنسے روایت بہی کی چنانچہ روایت کی ہمسے بشر بن معاذ بصری نے اُنہون نے مرحوم بن عبد العزیز عطار سے اُنہون نے اپنے
باپ اور چچا سے دونون نے کہا سنا ہمنے حسن بصری سے کہ فرماتے تہے دور رہو معبد جہنی سے کہ وہ ضال اور مضل ہے **کہا ابو عیسےٰ نے** اور مروی ہے شعبی سے اُنہون نے
کہا روایت کی ہمسے حارث اعور نے اور وہ کذاب تہا یعنے رافضی **مترجم** معبد جہنی وہ شخص ہے کہ جسنے پہلے تقدیر کا انکار کیا اور منسوب تہا رفض کیطرف اور خبیث
رئیس تہا قدریہ کا جو مجوس ہین اس امت کے لئے **کہا مؤلف نے** اور سنا مین نے محمد بن بشار سے اُنہون نے کہا عبد الرحمن بن مہدی کہتے تہے کہ تم تعجب نہین کرتے
ہو سفیان بن عیینہ پر کہ مین نے چہوڑ دیا جابر جعفی کو بسبب اُس قول کے جو اُن سے حکایت کیا جاتا ہے ہزار حدیث سی زیادہ مین یعنے ہزار حدیث سی زیادہ جو اُن سے
مروی تہے چہوڑ دی اور پہر اُن سے روایت کرتے تہے کہا محمد بن بشار نے اور چہوڑ دی عبد الرحمن بن مہدی نے حدیث جابر جعفی کی اور احتجاج بہی کیا ہے بعض
علما نے مراسیل سے **مترجم** مرسل وہ حدیث ہی جسمین تابعی کہے قال رسول اللہ اور حضرت کی اور اُسکے درمیان ایک راوی چہوٹ گیا ہو یعنے صحابی اور بعضون نے کہا جسمین
دو راوی متروک ہون وہ بہی مرسل ہین اور وہ ایک قسم ہے ضعیف حدیثون مین سے جماہیر محدثین کے نزدیک اور اکثر فقہا اور اصولیون کے نزدیک اور مالک اور ابو حنیفہ اور احمد نے
کہا ہے کہ وہ صحیح ہے اور بعضون نے کہا صحیح مراسیل سے وہ مراسیل مراد ہین جو قرون ثلثہ مشہود بالخیر سے ارسال کی گئی ہون اسلئے کہ بعد ان زمانون کے خبر ہے افشائی
کذب کی اور ابن جریر نے کہا اجماع ہے تابعین کا قبول مراسیل پر اور کسیکا انکار اسپر مذکور نہین اور نہ کسی نے ائمہ سے اسپر انکار کیا ہے دوسری صدی تک **قال المؤلف**
روایت کی ہمسے ابو عبیدہ بن ابی السفر الکوفی نے اُنسے سعید بن عامر نے اُنہون نے شعبہ سے اُنہون نے سلیمان اعمش سے کہا سلیمان نے کہا مین نے ابراہیم نخعی سے کوئی روایت
متصل بیان کرو مجہسے جو مروی ہو عبداللہ بن مسعود سے تو ابراہیم نے کہا جب مین تمسے کہون عن عبد اللہ تو جان لو کہ وہ مین نے خود اُنسے سنی ہے اور جب کہون
قال عبداللہ تو میرے اور اُنکی درمیان کئی واسطے ہین اور مختلف ہوئے ہین اہل علم تضعیف رجال مین جیسے مختلف ہین وہ اُنکی ماسوا مین اور مذکور ہے شعبہ سی کہ اُنہون
نے ضعیف کہا ابو الزبیر مکی کو اور عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر کو اور چہوڑ دی اُنسے روایت لینا پہر لی روایت شعبہ نے اُن لوگون سے کہ جو حفظ و عدالت مین
اُنسے بہی کم تہے چنانچہ لی اُنہون نے روایت جابر جعفی سے اور ابراہیم بن مسلم ہجری اور محمد بن عبید اللہ العرزمی اور کئی لوگون سے جو نہایت ضعیف ہین حدیث مین **روایت**
کی ہمسے محمد بن عمرو بن نبہان نے اُنہون نے امیہ بن خالد سے کہا کہ کہا مین نے چہوڑ دیتے ہو تم روایت عبد الملک بن ابی سلیمان کی اور لیتے ہو روایت محمد بن عبید اللہ العرزمی کی
سے اُنہون نے کہا ہان **کہا** ابو عیسےٰ نے اور شعبہ روایت کرتے تہی عبد الملک بن ابی سلیمان سے پہر چہوڑ دیا اُنکو اور کہا گیا ہے کہ چہوڑ دیا اُنہون نے اسلئے کہ منفرد ہوئے وہ اس حدیث کے ساتہ جو
روایت کی عبد الملک نے عطا بن ابی رباح سے اُنہون نے جابر سے اُنہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے آدمی اپنی شفعہ کا مستحق ہے کہ اُسکا انتظار کیا جاوے اگرچہ غایب ہو جبکہ راہ اُن دونون کی
ایک ہو اور ثابت کہا ہی اُنکو کئی اماموں نے اور روایت کی ہی ابی الزبیر اور عبد الملک بن ابی سلیمان اور حکیم بن جبیر سے **روایت** کی ہمسے احمد بن منیع نے اُنہون نے ہشیم سے اُنہون نے حجاج اور ابن ابی
لیلیٰ سے اُنہون نے عطا بن ابی رباح سے کہا اُنہون نے تہے ہم جب نکلتے جابر بن عبد اللہ کے پاس سے مذاکرہ کرتے آپسمین اُنکی حدیثونکا اور ابو الزبیر ہم سب سے زیادہ یاد رکہنے والی تہے حدیث کو **روایت** کی
ہمسے محمد بن یحییٰ بن ابی عمر نے اُنہون نے سفیان بن عیینہ سے کہ کہا ابو الزبیر نے عطا مجہے آگے کرتے تہی جابر بن عبد اللہ کے پاس تاکہ یاد رکہون مین اُنکے لئے حدیث کو **روایت** کی ہمسے ابن
ابی عمر نے اُنہون نے سفیان سے کہا سنا مین نے ایوب سختیانی سے کہتے تہے روایت کی مجہسے ابو الزبیر نے اور ابو الزبیر نے اور سفیان نے اپنے ہاتہ کی مٹہی بند کی **کہا ابو عیسیٰ**
نے مراد اُسسے یہ تہی کہ وہ اتقان و حفظ مین کامل تہے اور مروی ہے عبد اللہ بن مبارک سے کہ سفیان ثوری کہتے تہے کہ عبد الملک بن ابی سلیمان میزان ہے
علم کے اور **روایت** کی ہمسے ابو بکر نے اُنہون نے علی بن عبد اللہ سے کہا پوچہا مین نے یحییٰ بن سعید سے حال حکیم بن جبیر کا اُنہون نے کہا ترک کر دیا اُنکو شعبہ نے اُس

بیان تضعیف رجال کا

حدیث کے سبب سے کہ روایت کی اُنہون نے صدقہ کے باب مین یعنے حدیث عبداللہ بن مسعود کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو سوال کرے لوگون سے اور اُسکے پاس اتنا ہی کہ کام نکل جاوے تو قیامت کے دن آویگا کہ مونہہ اُسکا چھلا ہوا ہوگا لوگون نے کہا یا رسول اللہ کتنا مال ہے کہ جس سے آدمی کا کام نکلتا ہی اور اُسکو سوال کی حاجت نہین ہوتی فرمایا پچاس درہم یا اُسکی قیمت کا سونا انتہی کہا علی نے کہا یحییٰ نے اور روایت کی حکیم بن جبیر سے سفیان ثوری اور زائدہ نے کہا علی نے کہ یحییٰ اُنکی حدیث مین کچھ مضائقہ نہ دیکھتے تھے روایت کی ہمسے محمود بن غیلان نے اُنہون نے یحییٰ بن آدم سے اُنہون نے سفیان ثوری سے اُنہون نے حکیم بن جبیر سے حدیث صدقہ کی کہا یحییٰ بن آدم نے پھر کہا عبداللہ نے جو رفیق مین شعبہ کے سفیان ثوری سے کاش کہ حکیم کے سوا اور کوئی شخص اسکو روایت کرتا تو کہا اُنسے سفیان نے کیا شعبہ اُس سے روایت نہین کرتے اُنہون نے کہا ہان کہا سفیان نے سنا مین نے زبید کو کہ روایت کرتے تھے اسکو محمد بن عبدالرحمن بن یزید سے **کہا ابو عیسیٰ** نے اور جس حدیث کو ہمنے حسن کہا ہے تو حسن ہمارے نزدیک وہ حدیث ہی کہ اُسکی اسناد مین کوئی متہم بکذب نہو اور حدیث شاذ بھی نہو اور مروی ہوا اور سند سے بھی مثل اُسکے سو وہ ہمارے نزدیک حسن ہے اور جو ذکر کی ہمنے اسمین حدیث غریب ہے تو جاننا چاہئے کہ محدثین حدیث کو غریب جانتے ہین کئی وجہ سے اور بہت سی حدیثین جو غریب ہوتی ہین اسلیے کہ مروی نہین ہوتین مگر ایک سند سے جیسے حدیث حماد بن سلمہ کے جو مروی ہے ابی العشراء سے وہ روایت کرتے ہین اپنے باپ سے کہا کہ عرض کی مین نے یا رسول اللہ کیا ذبح نہین ہوا ہے مگر حلق اور لبہ مین سو فرمایا آپنے اگر تو بھونک دے اُسکی ران مین تو کافی ہے سو یہ حدیث ایسی ہے کہ منفرد ہوئے اُسکے ساتھ حماد بن سلمہ ابی العشراء سے روایت کرنی مین اور ابی العشراء کی کوئی حدیث معلوم نہین ہوتی سوا اسکے اور یہ حدیث مشہور جو ہوئی علما کے نزدیک تو حماد بن سلمہ کے روایت سے کہ نہین جانتے ہم اسکو مگر اُنہین کے روایت سے یعنے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اماموں مین سے کوئی حدیث ایک ہی شخص روایت کرتا ہے اور معلوم نہین ہوتی وہ مگر اُسکی روایت سے پھر اُس شخص سے بہت لوگ روایت کرتے ہین اور وہ مشہور ہو جاتی ہے جیسے روایت عبداللہ بن دینار کی کہ روایت کی اُنہون نے ابن عمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا بیع سے ولاء کے اور اُسکی ہبہ سے اور نہین معلوم ہوتی یہ مگر عبداللہ بن دینار کی روایت سے اگرچہ اُنسے بہت لوگون نے روایت کی ہے جیسے عبیداللہ بن عمر اور شعبہ اور سفیان ثوری اور مالک بن انس کی اور اُنکے سوا اور کئی امامون نے اور روایت کی یحییٰ بن سلیم نے یہ حدیث عبیداللہ بن عمر سے اُنہون نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے سو وہم کیا اُسمین یحییٰ بن سلیم نے اور صحیح یہی ہے کہ وہ مروی ہے عبیداللہ بن عمر سے وہ روایت کرتے ہین عبداللہ بن دینار سے وہ ابن عمر سے ایسی ہے روایت کی عبدالوہاب ثقفی اور عبداللہ بن نمیر نے عبیداللہ بن عمر سے اُنہون نے عبداللہ بن دینار سے اُنہون نے ابن عمر سے اور روایت کی مؤمل نے یہ حدیث شعبہ سے تو شعبہ نے کہا بیشک مین آرزو رکھتا ہون کہ اگر عبداللہ بن دینار نے مجھے اجازت دی تو مین کھڑا ہو کر اُسکے سر مین بوسہ لون **کہا ابو عیسیٰ** نے اور اکثر حدیثین اسلیے غریب سمجھی جاتی ہین کہ اُنمین کچھ زیادت ہوتی ہے یعنے ایسی زیادت جو ثقات سے مروی نہین اور وہ زیادت صحیح جب ہوتی ہے کہ ایسے شخص سے مروی ہو جسکے حافظہ پر اعتماد کیا جاتا ہو یعنے اُسوقت قابل قبول ہے جیسے کہ روایت کی مالک بن انس نے نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے کہا اُنہون نے کہ مقرر کیا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے صدقہ فطر رمضان سے ہر آزاد اور غلام اور مرد اور عورت پر جو مسلمانون سے ہو ایک صاع کھجور سے یا ایک صاع جو سے کہا اور زیادہ کیا مالک نے اس حدیث مین لفظ من المسلمین کا یعنے جو مسلمانون سے ہو اور روایت کی ایوب سختیانی اور عبیداللہ بن عمر اور کئی امامون نے حدیث کے اس حدیث کو نافع سے اُنہون نے ابن عمر سے اور نہین ذکر کیا اُنمین لفظ من المسلمین کا اور روایت کی بعضون نے نافع سے مثل روایت مالک کے مگر وہ ایسے لوگ ہین اُنکے حافظہ پر اعتماد نہین کیا جاتا اور تمسک کیا ہے کئی امامون نے مالک کے حدیث سے اور احتجاج کیا ہے اُس سے اُنہین مین ہین امام شافعی اور امام احمد بن حنبل کہ دونون نے کہا جب کسی پاس غلام ایسے ہون جو مسلمان نہین تو اُنکیطرف سے صدقہ فطر نہ دے اور استدلال کیا اُنہون نے امام مالک کے اسی روایت سے غرض جب زیادت ایسے حافظ کیطرف سے ہو جسکے حفظ پر اعتماد کیا جاتا ہو تو وہ زیادت مقبول ہے اور کتنی حدیثین ایسی ہین کہ کئی سندون سے مروی ہوئین اور ایک اسناد سے غریب سمجھی جاتی ہین جیسے کہ یہ روایت **روایت** کی ہمسے ابو کریب نے اور ابو ہشام اور ابو السائب اور حسین بن اسود نے چارون نے کہا روایت کی ہمسے ابو اسامہ نے اُنہون نے برید بن عبداللہ بن ابی بردہ سے اُنہون نے اپنے دادا ابی بردہ سے اُنہون نے ابی موسیٰ سے اُنہون نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرمایا آپنے کافر کھاتا ہے سات آنتون مین اور مومن کھاتا ہے ایک آنت مین یہ حدیث غریب ہے اس سند سے من قبل اسناد اور یہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم سے کئی سندون سے مروی ہے اور صرف ابی موسیٰ کی روایت سے غریب سمجھی جاتی ہے چنانچہ پوچھا مین نے محمود بن غیلان سے حال اس حدیث کا تو اُنہون نے کہا وہ روایت ہے ابو کریب کی ابو اسامہ سے اور پوچھا مین نے محمد بن اسمٰعیل بخاری سے

حال اسکا تو انہون نے بھی یہی کہا کہ یہ حدیث ابو کریب کی ہے جو مروی ہے ابی اسامہ سی اور نہین جانتے ہم اسکو مگر ابی کریب کی روایت سے سو مین نے کہا مجھسے کئی شخصون نے روایت کی
ہی کہ سب ابواسامہ سی راوی ہین سو وہ تعجب کرنے لگے اور کہا کہ مین نہین جانتا کسیکو کہ روایت کی ہو سوا ابی کریب کے اور کہا محمد بن اسمعیل بخاری نے کہ مین گمان
کرتا ہون کہ ابو کریب نے یہ حدیث ابواسامہ سے مذاکرہ مین یعنے بغیر روایت دینے کے اور کسی بحث مین سُنے . . . یہہ بھی روایت ہے کہ **روایت** کی
ہمسے عبداللہ بن ابی زیاد اور کئی لوگون نے شبابہ بن سوار سے انہون نے شعبہ سی انہون نے بکیر بن عطار سے انہون نے عبدالرحمن بن یعمر سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے
منع کیا دُبّا اور مُزَفَّت کے استعمال سے یہ حدیث غریب ہے اسناد کیطرف سے اسلئی کہ ہم کسیکو نہین جانتے کہ شعبہ سی ایسی روایت کرتا ہو سوا شبابہ کے اور مروی ہوئی یہ
نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کئی سندون سے کہ آپنے منع فرمایا نبیذ بنانے سے دُبّا اور مُزَفَّت مین اور حدیث شبابہ کے اسی لئی غریب سمجھی جاتی ہے کہ اکیلے انہین نے
روایت کی ہے شعبہ سے اور روایت کی شعبہ نے اور سفیان ثوری نے اسی اسنادسی بکیر بن عطاسی انہون نے عبدالرحمن بن یعمر سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے
کہ آپنے فرمایا الحج عرفۃ یعنے حج وقوف عرفات کا نام ہے سو یہ حدیث معروف صحیح ہے محدثین کے نزدیک اس اسناد سی **روایت** کی ہمسے محمد بن بشار نے انہون
نے معاذ بن ہشام سے انہون نے اپنے باپ سے انہون نے یحیی بن ابی کثیر سے کہا یحیی نی کہ انہون نے سنا ابوہریرہ سے کہ کہتے تھے فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
ساتھ جاوے جنازہ کے اور نماز پڑھے اُسپر اُسکو ایک قیراط ہے یعنے ثواب سے اور جو اُسکے ساتھ رہے یہانتک کہ فراغت کیجاوے اُسکی کام سے سو اُسکو دو قیراط ہین
لوگون نے عرض کی یا رسول اللہ دو قیراط کتنے ہین آپنے فرمایا چھوٹا اُنمین کا مثل اُحد کے ہے **روایت** کی ہمسے عبداللہ بن عبدالرحمن نے انہون نے مروان بن محمد سے
انہون نے معاویہ بن سلام سے انہون نے یحیی بن ابی کثیر سی انہون نے ابومزاحم سے کہ سنا انہون نے ابوہریرہ سے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو ساتھ جاوے جنازہ کے اُسکو ایک قیراط ہے
پھر ذکر کی حدیث مانند اسکے مضمون مین کہا عبداللہ نی اور خبر دی ہمکو مروان نے معاویہ بن سلام سے کہ کہا یحیی نے روایت کی مجھسے ابوسعید مولی المہری نے حمزہ سی جو بیٹے
ہین سفینہ کے انہون نے سائب سے کہ سنا انہون نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے انہون نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی مانند اسکے کہا مین نے ابی محمد عبداللہ بن عبدالرحمن
سے کہ تمہاری وہ کونسی حدیث ہی جسکو محدثین نے غریب سمجھا ہے اور تمنے باسناد سائب بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی
ہے سو انہون نے یہی حدیث مجھسے بیان کی اور سنا مین نے محمد بن اسمعیل سے کہ روایت کرتے تھے یہ حدیث عبداللہ بن عبدالرحمن سے **کہا ابو عیسی** نے اور یہ
حدیث مروی ہوئی کئی سندون سے بواسطہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اور غریب سمجھی جاتی ہے یہ حدیث فقط اسناد کے
راہ سے یعنے سائب کے روایت سے کہ وہ حضرت عائشہ سے وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کرتے ہین **روایت** کی ہمسے ابوحفص عمرو بن علی نے انہون نے
یحیی بن سعید قطان سے انہون نے مغیرہ بن ابی قُرّۃ السدوسی سی کہا انہون نے سنا مین نے انس بن مالک سے کہتے تھے کہا ایک شخص نے یا رسول اللہ مین اونٹ کا زانو
باندھکر اللہ پر بھروسا کرون یا بے زانو باندھے بھروسا کردن فرمایا آپنے زانو باندھ اسکا اور بھروسا کر کہا عمرو بن علی نے کہا یحیی بن سعید نے یہ حدیث میرے نزدیک منکر ہے **کہا**
ابو عیسی نے یہ حدیث غریب ہے اس سند سے نہین جانتے ہم اسکو انس بن مالک کے روایت سے مگر اسی اسنادسی اور مروی ہوئی عمرو بن اُمیہ ضمری سی نبی صلی
اللہ علیہ وسلم سے مانند اسکے اور ہمنے اس کتاب مین رعایت اختصار کی رکھے اسلئے کہ امید ہے اس سے نفع کے اور مانگتے ہین ہم اللہ سے کہ نفع دے اسکے مضمون سے اور
اسکو ہماری نجات و فلاح کی حجت ٹھہرا دی اپنے رحمت سے اور اسکو وبال نہ ٹھہرا دے ہمارے اوپر اپنے رحمت سے یہ آخر ہے کتاب کا اور سب تعریف ہے اللہ کو اکیلا ہے
وہ جیسے اُسنے انعام و افضال کئے اور صلوۃ و سلام ہو جیو اُسکا سید المرسلین اُمی پر اور اُنکے اصحاب و آل پر اور کافی ہے ہمکو اللہ اور کیا اچھا کام بنانیوالا ہے
اور نہین طاقت گناہ سے بچنے کی اور نہ قوت عبادت کرنیکی مگر اللہ کیطرف سے جو بلند ہے اور سب سے بڑا اور اُسیکو تعریف ہے پوری اور نبی اور اُنکے آل و اصحاب
پر افضل صلوۃ اور ازکی سلام اور سب تعریف اللہ کو ہے جو رب ہے تمام جہانونکا

تمت

بمطبع مرتضوی دہلی واقع کوچہ چیلان باہتمام حافظ عزیز الدین مطبوع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست ابواب جائزۃ الشعوذی بترجمہ جامع الترمذی

حامدا و مصلیاً و مسلماً اما بعد واضح ہو کہ اس فہرست مین تین خانہ ہین خانہ اول مین صورت مسئلہ بطریق سوال کے مرقوم ہے اور خانہ دوم مین کہین خلاصہ جواب مذکور ہے کہین کچہہ تتمہ خانہ اول کا اور خانہ سیوم مین نشان صفحہ کا اور اکثر تحریر مضامین کی نقل یا لکہنے کی طور سی ہے اور مولف رحمہ اللہ علیہ نے جن ابواب مین ترجمہ رقم نفرمایا اس فہرست مین موافق مضمون باب کے اوسکا ترجمہ بہی لکہدیا اور اصل کتاب مین بہی رکہنا ناقد بصیر پر مبرہن ہوگا کہ یہہ فہرست گویا کہ خلاصہ ہے ساری کتاب کا اور آئینہ ہے اولوالالباب کا بلکہ یہہ خود گویا ایک کتاب مستقل ہی کہ صدہا مسائل پر مشتمل ہے اگر ابتدا مین لڑکون کو پڑہادین تو بہت نفع انکو پہنچے انشاء اللہ

مضامین ابواب	خلاصہ جواب	نشان صفحہ	مضامین ابواب	خلاصہ جواب	نشان صفحہ	مضامین ابواب	خلاصہ جواب	نشان صفحہ
ابواب الطہارۃ عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم	یہہ باب ہے مین طہارت کے	۳	بسم اللہ کہنا وضو کے شروع مین	مسنون ہے	۔۔	وضو کی بعد ازار پر پانی چہڑکنا	بامر جبرئیل ...	۱۲
نماز بغیر طہارت کے	قبول نہین ہے	۔۔	کلی اور ناک مین پانی ڈالنا	وضو مین مسنون ہے	۔۔	وضو پورا کرنا خصوصاً جاڑے دنین	کفارہ گناہ	۔۔
فضیلت طہارت کی	کفارہ گناہ ہے	۔۔	کلی اور ناک مین ایک چلو سی پانی دینا	عبد اللہ بن زید سے مروی ہے	۔۔	وضو کی بعد رومال سی بدن پونچھنا	ایک حدیث ... ضعیف ہے	۔۔
طہارت کنجی ہے نماز کے	یہہ حدیث صحیح ہے	۔۔	ڈاڑہی کا خلال	فعل نبی ہے	۹	بعد وضو کی جو دعائین وارد ہوئین ہین	مسنون ہے	۔۔
پاخانے جاتے وقت کی دعا پڑہنا	مسنون ہے	۴	مسح سر آگے سی شروع کرنا اور پیچھے تک تمام کرنا	صحیح تر ... وارد ہے	۔۔	ایک مد سی پانی سے وضو کرنا	مسنون ہے	۱۳
پاخانے سے نکلنے کی دعا	غفرانک ہے	۔۔	سر کے پیچھے سے مسح شروع کرنا	حدیث ضعیف ہے	۔۔	اسراف وضو مین	منہی عنہ ہے	۔۔
استقبال قبلہ پاخانے یا پیشاب کیوقت	منہی عنہ ہے	۔۔	مسح سر ایک ہے بار	مروی ہے	۔۔	ہر نماز کے لیے وضو کرنا	اکثر عادت مبارک ...	۔۔
اسکے جواز مین کہ ثبوت اوسکا	یہہ حدیث حسن غریب ہے	۵	مسح سر کی لیے پانی تازہ لینا	عمرو بن حارث ... مروی ہے	۱۰	ایک وضو سی کئی نمازین پڑہنا	یہہ ... ثابت ہے	۔۔
کہڑی ہوکر پیشاب کرنا	منہی عنہ ہے	۔۔	کانونکی اوپر اور اندر مسح کرنا	صحیح ... مسنون ہے	۔۔	مرد و عورت کا ایک برتن سی وضو کرنا	مسنون ہے	۱۴
اسکے رخصت مین	حدیث سابقہ صحیح ہے	۔۔	کان سر مین داخل ہین	یعنی مسح انکا ...	۔۔	عورت کی بچے پانی سی مرد کو وضو کرنا	منہی عنہ ہے	۔۔
پردہ کرنا قضاے حاجت کیوقت	مامور بہ ہے	۔۔	انگلیوں کا خلال	مسنون ہے	۔۔	اسکے رخصت مین کروہ ہے	حضرت سے مروی ...	۔۔
داہنی ہاتھ سی استنجا کرنا	مکروہ ہی	۶	ایڑیونکی خرابی دوزخ سی اگر نہ دہوئی	یعنی پیر دہونا ...	۔۔	پانی کو کوئی چیز نجس نہین کرتی	حدیث ... سے ثابت ہے	۔۔
ڈہیلون سے استنجا کرنا	مسنون ... ثابت ...	۔۔	جاوین	مسح جایز نہین	۔۔	دوسرا اسکے پانی نہین کہ قلتین نجس نہین ہوتا	قلہ پانچ مشک	۱۵
دو پتہرون سے استنجا کرنا	کافی نہین	۔۔	ایک ایکبار اعضا وضو دہونا	فعل نبی ہے	۔۔	بند پانی مین پیشاب کرنا	منہی عنہ ہے	۔۔
جن چیزون سے استنجا مکروہ ہی	گوبر ہڈی سے	۔۔	دو دو بار دہونا	۔۔	۱۱	دریا کا پانی پاک ہے	اسکا مردہ حلال	۔۔
پانی سے استنجا کرنا	فعل نبی ہے	۷	تین تین بار دہونا	۔۔	۔۔	پیشاب سے احتیاط نکرنا	عذاب قبر کا موجب	۔۔
انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قضاے حاجت کو دور جاتے	یہہ مقتضاے حیا	۔۔	بعض اعضا ایکبار بعض دو بعض	۔۔	۔۔	لڑکا جبتک کہانا نکہاوے اوسکی پیشاب پر	پانی چہڑکنا کافی	۔۔
پیشاب کرنا غسل خانہ مین	مکروہ ہی	۔۔	تین بار			حلال جانور کا پیشاب	پاک ...	۱۶
مسواک ہر نماز کیوقت	مسنون ہے ...	۔۔	بعض دو بار بعض تین بار	۔۔	۔۔	ریح نکلنے سے	وضو جاتا ہے	۔۔
نیند سی اوٹھکر بے دہوئے پانی مین ہاتھ ڈالنا	منہی عنہ ہے	۸	انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وضو کی کیفیت	۔۔	+	نیند سے اٹھکر	۔۔	۔۔

مضامین ابواب	خلاصه جواب	صفحہ	مضامین ابواب	خلاصه جواب	صفحہ	مضامین ابواب	خلاصه جواب	صفحہ
جو چیز کہ آگ سے پکی ہو اوس سے وضو ٹوٹنا	مختلف فیہ ہے	۱۷	مذی جب کپڑے میں لگ جاوے	بعضوں کے نزدیک پانی چھڑکنا کافی ہے	۲۳	تیمم کا بیان اور جنب کا قرآن کو پڑھنا		۳۰
اوس سے وضو نہ ٹوٹنا بھی صحیح ہے	حدیث اسکے ناسخ ہے	؍؍	منی جب کپڑے میں لگ جاوے	کھرچنا بھی کافی ہے	؍؍	جس زمین پر پیشاب ہو	ایک ڈول پانی سے طاہر ہے	؍؍
اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو جانا	حدیث صحیح میں ہے	؍؍	جنب جو بے نہائے سو رہے	کچھ مضائقہ نہیں	۲۴	**ابواب الصلوۃ عن رسول**		
وضو ٹوٹنا ذکر کے چھونے سے	حدیث حسن صحیح ہے اور ...	۱۸	جنب جب سونے لگے وضو کرے	کہ مستحب ہے	؍؍	**اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**		
اسکے رخصت میں	مذہب قوی یہی ہے کہ مس ذکر سے وضو نہیں ٹوٹتا	؍؍	جنب سے مصافحہ کرنا	جائز ہے	؍؍	نماز کے وقتوں میں	حدیث امامت جبریل	؍؍
بوسے سے وضو نہ ٹوٹنا سله	اسباب میں کچھ صحیح ثابت نہیں ہوا	؍؍	عورت کی احتلام کا بیان	تری پاوے تو نہاوے	؍؍	اول و آخر ہر وقت کا	×	۳۱
قے اور نکسیر سے وضو جانا	مختلف فیہ ہے	؍؍	بعد غسل کے مرد گرمی لیوے عورت کی بدن سے	جائز ہے اگرچہ عورت نے غسل نکیا ہو	؍؍	اندھیرے میں صبح کے نماز پڑھنا	مسنون ہے	؍؍
نبیذ سے وضو کرنا جائز نہیں	قرآن کی مطابق	۱۹	جنب کا تیمم جب پانی نپاوے سله	اگرچہ دس برس گزریں جائز ہے	؍؍	اسفار کرنا فجر کی نماز میں	یعنے جب یقین ہو جاوے کہ صبح ہو گئی	۳۲
دودھ پیکر کلی کرنا	مستحب ہے	؍؍	مستحاضہ بعد حیض ایک غسل کرے	اور ہر نماز پر وضو	۲۵	ظہر میں جلدی کرنا	فعل نبی ہے	؍؍
بے وضو سلام کا جواب دینا	مکروہ ہے	؍؍	مستحاضہ وضو کرے ہر نماز کے لیے	کافی ہے اور غسل افضل	؍؍	گرمی میں ظہر میں دیر کرنا	ماموربہ ہے	؍؍
کتا جس برتن میں مونہہ ڈالے	سات بار دہووے	؍؍	مستحاضہ دو نمازیں ایک غسل سے پڑھے	ظہر و عصر ایک سے مغرب و عشا ایک سے	؍؍	عصر میں جلدی کرنا	؍؍	۳۳
بلی کا جوٹھا پاک ہے	بحدیث حسن صحیح	؍؍	مستحاضہ ہر نماز کیواسطے غسل کرے	اولیٰ ہے	۲۶	نماز عصر میں دیر کرنا وقت	مسنون ہے	؍؍
موزوں پر مسح کرنا	قرآن و حدیث سے ثابت ہے	؍؍	حائضہ نماز کی قضا نہ پڑھے	متفق علیہ مسئلہ ہے	۲۷	مستحب تک		
مسافر کی مدت مسح	۳ دن	۲۰	جنب اور حائضہ قرآن نہ پڑھیں	یہی مذہب ہے جماہیر علما کا	؍؍	مغرب کا وقت کا	جب غروب ہو	؍؍
مقیم کی مدت مسح	ایکدن رات	؍؍	حائضہ سے بوس و کنار کرنا	روا ہے	؍؍	عشا کا وقت جب تیسری رات	ڈوبے	؍؍
موزوں کی اوپر اور نیچے مسح کرنا	حدیث معلول ہے	؍؍	جنب اور حائضہ کے ساتھ کھانا اور	پاک ہے	؍؍	کا چاند		
موزوں کی اوپر مسح کرنا فقط	حدیث حسن ہے	؍؍	اونکا جوٹھا			تاخیر عشا میں	ثلث لیل یا نصف	۳۴
جوربین اور نعلین پر مسح کرنا	حدیث حسن صحیح ہے	۲۱	حائضہ کوئی چیز مسجد سے لیلے	کیا مضائقہ	؍؍	نماز عشا کی قبل سونا مکروہ ہے		
جوربین اور عمامہ پر مسح کرنا	؍؍	؍؍	حائضہ سے صحبت کرنا	حرام ہے	؍؍	اور اوسکی رخصت	دو باتیں بعد کو	؍؍
غسل جنابت کا بیان	+	؍؍	حائضہ سے جو صحبت کرے اوسکا کفارہ	اگر خون سرخ ہے ایک دینار ورنہ آدھا	۲۸	باتیں کرنیکی رخصت بعد عشا کی	×	؍؍
عورت کو نہاتے وقت چوٹی کھولنا	ضرور نہیں	۲۲	خون حیض کپڑے سے دہونا	ضروری	؍؍	اول وقت کی فضیلت	افضل اعمال ہے	؍؍
ہر بال کے نیچے جنابت ہے	+	؍؍	عورتیں کب تک نفاس میں رہیں	چالیس دن تک اگر خون جاری ہو	؍؍	نماز عصر بھول جانے میں	+	۳۵
وضو بعد غسل کے	ثابت نہیں	؍؍	جب دوبارہ صحبت کا ارادہ کرے		؍؍	جلد نماز پڑھ لے جب تاخیر کرتا ہو امام	یہی ماموربہ ہے	؍؍
جب ملجاوین عورت و مرد کی ختنے	غسل واجب ہو	؍؍	تو وضو کرنا	مسنون ہے	؍؍	سو جانا نماز چھوڑ کر		
غسل جب فرض ہوتا ہے کہ منی نکلے	یہ ابتدائے اسلام میں تہا اب منسوخ ہے	؍؍	اقامت کے وقت حاجت ہو تو پہلے	یہی امر مسنون ہے	۲۹	جو بھول جاوے نماز کو	جب یاد ہو پڑھ لے	؍؍
جو نیند سے اوٹھکر کپڑے میں تری دیکھے	غسل کرے	؍؍	قضائے حاجت کرے		؍؍	جسکے کئی نمازیں فوت ہوں		
منی نکلنے سے غسل واجب	ہوتا ہے	۲۳	اگر راہ سے پیر دہونا دخول مسجد			کس سے شروع کرے	ترتیب سے پڑھے	؍؍
مذی سے وضو	واجب ہوتا ہے	؍؍	اور نماز کے لیے	ضرور نہیں	؍؍	نماز وسطی کون سی ہے	صبح یا ظہر یا عصر اور قوی یہی ہے	۳۶

سله حدیث حضرت عائشہ کی کہ حضرت نے بوسہ لیا اور نماز کو تشریف لے گئے اور وضو نہ کیا ضعیف ہے ...

سله ... عبد الرحمن بن عوف ...

مضامین ابواب	خلاصہ جواب	صفحہ
بعد عصر اور صبح کی نماز مکروہ ہے	+	
عصر کے بعد نماز پڑہنا	حضرت سے ایکبار مروی ہے	״
نماز پڑہنا قبل مغرب دو رکعت	مسنون ہے،	۳۷
جو پاوے ایک رکعت عصر قبل غروب کے	اوسنے عصر پالی	״
دو نماز ایک وقت پڑہنا	رفع حرج کو جایز ہے	״
ابتدائی اذان کا بیان	عبد اللہ بن زید کا خواب ہے	״
ترجیع اذان مین	سنت ہے	۳۸
تکبیر ایک ایک بار کہنا	ماموربہ ہے	״
تکبیر دو دو بار کہنا	یہ بے وارد ہوا ہے	״
اذان کی کلمات ٹہیر ٹہیر کر کہنا چاہیے	اور تکبیر جلد جلدی	״
کانین مین انگلی ڈالنا اذان کیوقت	مسنون ہے	״
تثویب اذان فجر مین مسنون ہے،	الصلوۃ خیر من النوم	۳۹
جو اذان کہی وہی تکبیر کہے	یہ بے ماموربہ ہے	״
اذان دینا بے وضو مکروہ ہی	مختلف فیہ	״
تکبیر امام کے اختیار مین ہے	جیسے اذان موذن کے	״
سات سی اذان دینا	جایز ہے	۴۰
بعد اذان کی مسجد سی نکلنا	مکروہ ہے	״
سفر کی اذان	مسنون ہے	״
اذان کے فضیلت	جو سات برس کے اگ سی نجات پاوے	״
امام ضامن ہے اور موذن موتمن	+	״
اذان کی دعا مین	اور اوسکا جواب	۴۱
اذان کی اجرت	منہی عنہ ہے	״
اذان کی وقت کی دعا	+	״
دوسرا اسی بیان مین	+	״
اذان اور تکبیر کی وقت دعا	مستجاب ہے	״
کتنے نمازین فرض کی اللہ نے	پچاس پہر رہگئی پانچ	۴۲
نماز پنجگانہ کی فضیلت	کفارہ گناہ ہے،	״

مضامین ابواب	خلاصہ جواب	صفحہ
جماعت کی فضیلت	ایک ستائیس کا ثواب ہے	۴۲
جو اذان سنی اور حاضر جماعت نہو،	خدا گری اوسکا گہر جلاوے	״
جسنے اکیلے نماز پڑہی اور جماعت پالی	پہر پڑہ لے	״
ایک مسجد مین دو جماعت	بحدیث حسن ثابت ہے	۴۳
عشا اور فجر کی جماعت کی فضیلت	ثواب قیام شب	״
پہلے صف کی فضیلت	خیر الصفوف ہے	״
صفون کا سیدہا کرنا	ماموربہ موکد ہے	״
امام کی قریب عقلمند لوگ کا رہنا	ماموربہ ہے	۴۴
صف باندہنا درون مین	مکروہ ہی	״
صف کی پیچہے اکیلا کہڑا ہونا	موجب اعادہ صلوۃ ہے	״
جو نماز پڑہی ایک مقتدی کی ساتہہ	داہنی طرف کہڑا کرے	״
جو دو کی امامت کرے	آگے کہڑا ہو	۴۵
جو امامت کرے بہت مردون اور عورتون کے	×	״
امامت کا مستحق کون ہے	اقرء پہر سنی پہر مہاجر	״
امام کو قرات مین تخفیف	ماموربہ ہے	۴۶
تحریم نماز اور تحلیل اوسکی	تکبیر و تسلیم ہے	״
انگلیان کہلی رکہنے تکبیر اولی کے وقت	مسنون ہے	״
تکبیر اولی کی فضیلت	×	״
افتتاح نماز کی دعا	مسنون ہے	۴۷
بسم اللہ کے ترک جہر مین	صحیح یہی ہے	״
بسم اللہ کا جہر	مذہب ضعیف ہے	״
قرات شروع کرنا الحمد للہ سے	حضرت اور خلفاء ثلثہ کا فعل یہی تہا	״
نماز نہ ہونا بغیر فاتحہ کے	حدیث حسن صحیح مین وارد ہے	״
آمین کا جہر	مذہب قوی ہے	۴۸
آمین کی فضیلت مغفرت ذنوب ہے	بحسن صحیح ثابت ہے	״
سیدہا ہاتہہ بائین ہاتہہ پر رکہنا	فعل نبی ہی علیہ السلام	״

مضامین ابواب	خلاصہ جواب	صفحہ
تکبیر رکوع اور سجدہ کی وقت	فعل نبی ہی	״
رفع یدین رکوع کی وقت	مسنون ہے باجماع	۴۹
رکوع مین دونو ہاتہہ گہٹنون پر رکہنا	مسنون ہے،	״
دونو ہاتہہ رکوع مین پسلیون سے دور رکہنا	مسنون ہے،	״
رکوع و سجود کی تسبیحین	مسنون ہے،	۵۰
رکوع و سجود مین قرات ممنوع ہے،	بروایت حسن صحیح	״
جو رکوع و سجود مین پیٹہہ سیدہی نکرے	اوسکی نماز نہی ہوتی	״
جب سر اوٹہاوے رکوع سی تو کیا پڑہے	+	״
دوسرا اسی بیان مین	+	״
زانو رکہنا ہاتہون سی قبل سجدہ مین جاتے	مسنون ہے،	۵۱
دوسرا اسی بیان مین	+	״
پیشانی اور ناک پر سجدہ کرنا	مسنون ہے،	״
جب سجدہ کری مونہہ کہان رکہے	دونو ہاتہون کی بیچ مین	״
سجدہ سات عضو پر ہے	مونہہ کف رکبہ قدم	۵۱
سجدہ مین اعضا الگ الگ رکہنا	مسنون ہے	״
سجدہ مین اعتدال	ماموربہ ہے،	۵۲
دونو ہاتہہ زمین پر اور قدم کہڑے رکہنا	سجدہ مین مسنون ہے	״
پیٹہہ سیدہی رکہنا جب رکوع و سجدے سے اوٹہے	ماموربہ ہے	״
رکوع و سجود امام سی پہلے کرنا	حرام ہی	״
اقعا دونون سجدون کے بیچ مین	مکروہ ہی	״
رخصت اقعا مین	+	۵۳
دونو سجدون کے بیچ مین دعا	مسنون ہی	״
ٹیکا کرنا سجدہ مین بیچ گہٹنون پر	رخصت ہے	״
سجدہ سے کیونکر اوٹہنا چاہیے	جلسہ استراحت کرکے	״

دوسرا اسی بیان مین	×	۴	مسجد مین بیٹھنا اور انتظار نماز کی	گویا نماز	//	امام بیٹھکر پڑہی تو مقتدی بھی	یہہ حکم منسوخ ہے	۶۶
تشہد کے بیان مین	+	//	فضیلت	مین ہے		دوسرا اسکے نسخ مین	+	//
تشہد مین بیٹھنے کی ترکیب	+	//	چھوٹے بورئے پر نماز پڑہنا	فعل نبی ہے	//	دو رکعت کے بعد امام اگر سہواً کھڑا ہو جاوے	سجدہ سہو ہے	۶۷
دوسرا اسی بیان مین	×	//	بڑے بورئے پر نماز پڑہنا	//	۶۲	قعدہ اولی کا مقدار	+	//
تشہد مین اشارہ کرنا	مسنون ہے	//	بچھونون پر نماز پڑہنا	ہے	//	نماز مین اشارہ کرنا اور سلام کے لئے	مسنون ہے	//
نماز مین سلام پھیرنا	بروایت حسن صحیح ہے	//	باغون مین نماز پڑہنا	آپ دوست رکھتے	//	سہو امام مین مردونکو تسبیح اور	عورتون کو	//
دوسرا اسی بیان مین	+	//	سترہ مصلے کی آگے اور امام کا سترہ مقتدیونکو		//		تصفیق	
حذف سلام یعنے مد نکرنا اوس مین	سنت ہے	۵۵		ہے کافی ہے		جماہی لینا نماز مین	مکروہ ہے	۶۸
سلام کے بعد کے دعا	+	//	مصلے کی آگے سی گزرنے کی کراہت	بحدیث حسن صحیح	//	بیٹھکر نماز پڑہنی مین	آدہا ثواب ہے	//
نماز سے داہنے طرف پھرے خواہ بائین	بلا تعین	//		ثابت ہے		جو بیٹھکر نماز نفل پڑہے	جائز ہے	//
پوری نماز کی ترکیب	+	//	کسی کے آگے جانے نماز نہین ٹوٹتی	اکثر صحابہ کا	//	اگر بیکا رونا سنکر آپ نماز ہلکی	اور سکی ماں	۶۹
نماز صبح کی قرات	+	۵۷		مذہب ہی ہے	//	کرتے	کی بیقراری کا خیال	
ظہر اور عصر کے قرات	اوساط مفصل	//	نماز کا ٹوٹنا کتّی اور گدہی اور عورت سے	بحدیث حسن	۶۳	جوان عورت کی نماز بغیر چادر کے	درست نہین	//
مغرب کی قرات	//		ہے	صحیح ثابت ہے		سدل کی کراہت مین	کہ فعل یہود ہے	//
عشا کی قرات	اوساط مفصل	۵۸	ایک کپڑے مین نماز پڑہنا	مسنون ہے	//	کنکریان ہٹانا نماز مین	منہی عنہ ہے	//
امام کے پیچھے قرآن پڑہنا	منع ہے مگر فاتحہ	//	ابتدا قبلے کی بیان مین	//		نماز مین زمین کا پہونکنا	مکروہ ہے	//
جب امام جہر کرتا ہو تب کچھہ نہ پڑہنا	مگر فاتحہ	//	مشرق اور مغرب مین قبلہ ہی	یعنے آسانی کے	//	نماز مین کوکہہ پر ہاتھہ رکہکے کہڑا ہونا	منہی عنہ ہے	//
دخول مسجد کی دعا	مسنون ہے	۵۹	جو اندہیرے مین غیر قبلہ کیطرف	درست	۶۴	بال باندہکر نماز پڑہنا	جوڑہ کفل	۷۰
جب مسجد مین جاوے دو رکعت پڑہے	کہ مسنون ہے	//	نماز پڑہے	ہے			شیطان ہے	
زمین ساری مسجد ہے مگر قبرستان اور حمام		//	سات جگہون مین نماز مکروہ ہے	مزبلہ وغیرہ	//	نماز مین عاجزی	ضرور ہے	//
مسجد بنانیکی فضیلت	ایک مکان جنت کا	۶۰	بکریون اور اونٹون کے جگہہ مین	اونٹونکی جگہہ	//	پنجہ مین پنجہ ڈالنا نماز مین	مکروہ ہی	//
مسجد بنانا قبرون کے پاس	حرام ہے	//	نماز پڑہنا	مین منع ہے		نماز مین دیر تک قیام کرنا	افضل ہے	//
مسجد مین سونا	درست ہی	//	چوپایہ پر نماز پڑہنا	مسنون ہے	//	رکوع و سجدے زیادہ کرنا	بعض کے نزدیک	//
خرید و فروخت اور ڈہونڈہنا کسی شی			سواری کیطرف نماز پڑہنا	درست ہی	//		افضل ہے	
کا مسجد مین	مکروہ ہی	//	کہانا نکلا ہوا اور تکبیر ہو نماز کی	پہلے کہانا کہاوے	۶۵	سانپ اور بچھو کا مارنا نماز مین	درست ہی	۷۱
بابت اوس مسجد مین جو تقوی پر بنائی گئی	وہ مسجد نبوی ہے	//	اونگہتی وقت نماز پڑہنا	منع ہے	//	سجدہ سہو سلام سی پیشتر	اسمین روایات	//
مسجد قبا مین نماز پڑہنا	عمرہ کے مانند ہے	۶۱	جو ملاقات کو جاوے امامت نکرے	اوس قوم کی	//	کرنا	مختلف	//
کونسی مسجد افضل ہے	مسجد حرام	//	امام کو نری اپنی ہی لئے دعا کرنا	مکروہ ہے	//	سلام و کلام کے بعد سجدہ سہو کرنا	روا ہے	//
مسجد کی طرف جانا	بہ تسکین چاہیے	//	جس امام سی مقتدی بیزار ہون	ملعون ہی	//	سجدہ سہو مین تشہد پڑہنا	مسنون ہے	۷۲

زیادت و نقصان نماز مین سجدہ سہو کرنا	سجدہ سہو کرے	۷۲	سنت فجر اگر فوت ہو بعد فرض	یا بعد طلوع	״	وتر سے پہلے سونا چاہئے اوسکو جو	مکروہ ہے	۸۲
جو سلام پھیر دے دو رکعت ظہر و	...	״	پڑہ لے		״	اور اسکی قریب ہے اول آخر شب مین		
عصر مین۔			سنت فجر اگر فوت ہو بعد طلوع	حدیث غریب	۷۸	وتر کی سات رکعت کا ثبوت	ام سلمہ کی روایت حسن سی ہے	״
جوتیان پہنکر نماز پڑہنا	مسنون ہے	۷۳	پڑہے۔	سے ثابت ہے		پانچ رکعت کا ثبوت	عائشہ رضی اللہ	״
نماز وقت صبح مین قنوت پڑہنا	بروایت حسن		ظہر کے قبل چار رکعت	مسنون ہے	״		عنہا حسن صحیح ہے	
	صحیح ثابت ہے	״	ظہر کے بعد دو رکعت	مسنون ہی	״	تین رکعت علی رضی اللہ عنہ کی روایت	ترمذی ... نہین	״
ترک قنوت مین	دوام اوسکا	״	دوسرا باب اسی بیان مین	+	״	ایک رکعت ابن عمر کی روایت	حسن صحیح ہے	״
	بدعت ہے		عصر کے قبل چار رکعت	مسنون ہے	״	وتر کی قراءت سورہ	اعلی والکافرون والاخلاص	۸۳
جو چھینکے نماز مین	دعا حدیث ...	״	مغرب کی دو رکعت اور اوسکی قراءت	قلیا اور قل ہو اللہ	۷۹	وتر مین قنوت پڑہنا	راوی ہی حسن	״
نماز مین کلام منسوخ ہونا	قوموا للہ قانتین	۷۴	مغرب کے دو رکعت گہر مین پڑہنا	فعل نبی ہے	״	جو سو جاوے وتر پڑہے یا بہول جاوے	جب جاگے یا یاد آوے پڑہ لے	۸۴
	ہے		مغرب کے بعد چھ رکعت کا ثواب	بارہ برس کی عبادت	״			
توبہ کی نماز	بروایت حسن	״	عشا کی بعد دو رکعت سنت	حدیث حسن صحیح ہے	״	صبح سی پہلے وتر پڑہنا	مامور ہے	״
لڑکے کو کب سے حکم کرین نماز کا	سات برس سے	״		ثابت ہے		دو وتر نہین ایک رات مین	بروایت حسن غریب	״
جو حدث کرے بعد تشہد کی	نماز تمام ہوئے	״	رات کی نماز دو دو رکعت	بہ نقل حسن صحیح	״	سواری پر وتر پڑہنا	مسنون ہے	״
جب بیٹھ کر پڑہتا ہو نماز اپنی نماز مین	پڑہ لیوین	۷۵		ثابت ہے		نماز چاشت کا بیان	+	۸۵
نماز کی تسبیحون مین	یعنے بعد کی	״	نماز شب کا ثواب	افضل صلوٰۃ	״	زوال کے وقت کی نماز چار رکعت	بروایت حسن غریب ثابت ہے	״
کیچڑ اور پانی مین سواری پر نماز	درست ہی ...			ہی بعد فرض				
قیامت مین اول پرسش نماز کی ہوگی	حدیث حسن غریب	۷۶	آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نماز شب	×	״	نماز حاجت	بروایت غریب	۸۵
	مین ہے		کے کیفیت		״		مروی ہے	
جو بارہ رکعت سنت ہر روز پڑہے	ایک مکان جنت	״	دوسرا باب اسی بیان مین	×	״	نماز استخارہ	بروایت حسن صحیح	۸۶
	مین پاوے		اترنا باری تعالی کا ہر رات مین	...	״		غریب مروی ہے	
صبح کی سنت کی فضیلت	دنیا وما فیہا	״	آسمان دنیا پر	...	״	صلوۃ التسبیح	بروایت غریب	״
	سے بہتر ہے		رات کو قرآن پڑہنے کے آواز	متوسط چاہئے	۸۱		مروی ہے	
تخفیف سنت فجر اور اوسکی قراءت	قلیا اور قل ہو اللہ	״	نفل گہر مین پڑہنا	افضل ہے	״	درود بہیجنا اور اوسکا ...	بروایت حسن صحیح	۸۷
صبح کی سنت کی بعد باتین کرنا	روا ہے	۷۷	ابواب الوتر عن رسول اللہ یہ باب تر				مروی ہے	
بعد طلوع فجر سوا سنت کی اور کچھ	کہ منع ہے	״	صلے اللہ علیہ وسلم	کے ہین		درود بہت پڑہنے والوں کا حال آنحضرت سے		״
نہ پڑہنا			بیان مین فضیلت وتر کے	سرخ اونٹون	״	قیامت مین	قریب ہونا	
صبح کے سنت کی بعد لیٹنا	مسنون ہے	״		بہتر ہے		ابواب الجمعۃ عن رسول اللہ یہ باب ہے		۸۸
تکبیر فرض کی وقت کوئی نماز نہین	سوا فرض کے	״	وتر فرض نہین	مسنون ہے	۸۲	اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین جمعہ کے		

روز جمعہ کے فضیلت	+	۸۸	جمعہ کے دن سفر کرنا قبل نماز کے	مختلف فیہ	۹۵	نماز استسقا	دو رکعت جہراً	۹۹
ساعت اجابت جو جمعہ مین ہے	+	״	مسواک اور خوشبو جمعہ کے دن	سنت ہے	״		مسنون ہے	״
جمعہ کا غسل اور اسکی فضیلت دوسرے	+	۸۹	**ابواب العیدین**			سورج گہنکے نماز مین	چاہیے کہ رکوع	
باب مین			عیدین جانا	پیدل سنت ہے	״		مسنون دو	
اول وقت جانیکے فضیلت جمعہ مین	+	۹۰		بقول علی رض	״		رکعت مین	
بغیر عذر جمعہ ترک کرنا	موجب مہر دلپر	״	نماز عیدین قبل خطبہ پڑہنا	یہی سنت ہے	״	صلوٰۃ کسوف کی قرات	سراً پڑہے یا جہراً	״
کتنے دور سے جمعہ مین حاضر ہو	جیسے مدینہ سے قبا	״	نماز عیدین بغیر اذان اور	جابر اور ابن	״	صلوٰۃ خوف مین		۱۰۰
جمعہ کا وقت	قبل زوال کے	۹۱	تکبیر ہے	عباس راوی ہین		قرآن کے سجدون مین	السجدہ مع نجم	۱۰۱
	ہے بعض کے نزدیک		نماز عیدین کی قرات	سورہ اعلیٰ اور	״		کے سجدہ کے	
منبر پر خطبہ پڑہنا	مسنون ہے	״		غاشیہ		عورتون کا مسجد مین جانا	مسنون ہے	״
اسمین ستون کا رونا مذکور ہے	+	״	تکبیرات عیدین	بارہ کی روایت	۹۶	مسجد مین تہوکنا	سو راو ہے	
دو نو خطبون کے بیچ مین بیٹھنا	مسنون ہے	״		حسن ہے			اور کفارہ دفن کرنا	۱۰۲
خطبہ چہوٹا پڑہنا	عادت تہی آپکی	״	عیدین کی قبل اور بعد کوئی نماز	نہین ہے	״	اذا السماء انشقت اور اقرا کے	سجدہ کی روایت صحیح ہے	״
منبر پر قرآن پڑہنے مین	سنت ہی	۹۱	عیدین مین عورتون کا نکلنا	مسنون موکد ہے	״	سجدہ	ثابت ہے	
خطبہ مین امام کی طرف مونہہ کرنا	مستحب ہی	״	عیدین مین ایک راہ سے جانا	سنت ہے	״	والنجم کا سجدہ	״	״
خطبہ کے وقت جو آوے دو رکعت پڑہ لے	اسمین حدیث جید حسن صحیح	۹۲	دوسری سے آنا			والنجم مین جو سجدہ نکرے	مختلف فیہ	״
کلام مکروہ ہے جب امام خطبہ پڑہتا ہو	حسن صحیح	״	عید فطر مین کچہہ کہا کر جانا	سنت ہے	۹۷	سورہ صاد کا سجدہ	عزائم سجود مین	״
لوگون کو پہاندنا خطبہ مین مکروہ ہے	مرتکب کا جہنم کا پل ہے	״	**ابواب السفر**				نہین ہے	
کراہت احتبا مین	حدیث نہی حسن ہے	۹۳	سفر مین نماز کا قصر	رخصت ہے	״	سورہ حج کا سجدہ دو ہی	مختلف فیہ	۱۰۳
منبر پر دعا مین ہاتھ اوٹھانا مکروہ ہے	بشر بن مروان کی مذمت	״	مدت قصر	ابن عباس ۱۹	״	یا ایک		
جمعہ کی اذان مین	اذان ثالث سنت عثمانی ہے	״		دن ہے قصر ہی		جو دعا سجدہ قرآن مین پڑہے	بحدیث عائشہ	״
کلام مین جب امام منبر سے اوترے	جریر نے حدیث جواز	״		علاوہ ابن عمر ۱۵		جاتے ہی	ثابت ہے	
	مین وہم کیا			و ۱۲ سعید بن مسیب		جسکا وظیفہ شب قضا ہو دن	قبل صلوٰۃ ظہر	״
قرات مین جمعہ کی	سورہ جمعہ اور منافقون	״		۴ دن اور یہ		کو پڑہ لے		
جمعہ کے دن نماز صبح مین کیا پڑہے	الم تنزیل سجدہ دہر	۹۴		مذہب شافعی اور		جو امام سے پہلے سر اوٹہاوے	خوف ہے کہ	״
جمعہ کے قبل اور بعد کیا پڑہے	دو رکعت یا چار	״		احمد و مالک کا		رکوع وغیرہ مین	اوسکا سر گدہے کا ہو جاوے	
جو جمعہ کے ایک رکعت پاوے	اوسنے جمعہ پایا	״	سفر مین نفل پڑہنا	جائز ہے	۹۸	جو فرض پڑہکر امامت کرے	معاذ کی عادت	״
قیلولہ جمعہ کے دن کب کرے	بعد نماز جمعہ اور کہانا کہانے	״	دو نمازون کا جمع کرنا تقدیماً	مسنون ہے	״	گرمی اور جاڑے مین کپڑے	جائز ہے	۱۰۴
جمعہ مین اوٹہکر اپنی جگہ سے ہٹ بیٹھے	اسبارہ مین حدیث جید مرحوم صحیح	״	و تاخیراً			پر سجدہ کرنا		

نماز صبح کی بعد طلوع آفتاب تک	مستحب ہے	١٠٤	زکوۃ مدینی کے بارہ مین	۔	″	زکوۃ لینا کسکو جائز ہے	جو بچاس درہم کا	″
مسجد مین بیٹھنا			جب زکوۃ دیچکا تو ادا کر چکا	۔	″		مالک ہو	
نماز مین کنکھیون سے دیکھنا	جائز ہے	″	جو تجھپر تہا			جسکو زکوۃ لینا درست نہین	غنی و قوی تندرست	″
جو امام کو سجدہ مین دیکھے کیا کرے	شریک ہو جاوے	″	اونٹ اور بکریون کے	تفصیل مع الباب	١٠٩	جسکو زکوۃ لینا درست ہی	مدیون کو درست ہے	١١٥
مکروہ ہی امام سی قبل کھڑے رہنا		″	زکوۃ مین			قرضدارون مین سے		
قبل دعا کے حمد و درود	موجب اجابت ہے	١٠٥	گائی بیل کی زکوۃ مین	ہر مین تبیعہ مسنہ	١١٠	سید اور آنحضرت کی اہل بیت	۔	″
مسجدون مین خوشبو کرنا	مامور بہ ہی	″	زکوۃ مین عمدہ مال لینا	منہی عنہ ہے	″	کو زکوۃ درست نہین		
نماز نفل دو دو رکعت ہی	اسمین حدیث	″	کہیت اور پہلون اور غلونکی زکوۃ	پانچ وسق سے کم مین	١١١	اقربا کو زکوۃ دینا	صدقہ اور صلہ	″
	مرفوع ہی یا موقوف			کچھہ نہین			رحم دونو کا ثواب ہے	
دن کو آنحضرت نفل کیونکر پڑہتی تہے	تفصیل فی الباب	″	گہوڑون اور غلامون مین	زکوۃ نہین	″	سوائے زکوۃ کی مال مین اور بہی	صدقہ فطر وغیرہ	١١٦
عورت کی چادر مین نماز پڑہنا	منہی عنہ	١٠٦	شہد کی زکوۃ	دس مشک مین	″	حق ہے		
ادن اعمال مین جو نماز نعلین جائز ہی	جیسے دروازہ کہولنا	″		ایک مشک		زکوۃ کے ثواب مین	الصدقہ کے بیان مین	″
ایک رکعت مین دو سورت پڑہنا	مسنون ہے	″	مال مستفاد مین زکوۃ نہین	جبتک اوس پر	″	سائل کا حق		١١٧
مسجد مین جانیکا ثواب ہر قدم پر	ایک درجہ بلند ایک	″		سال نگزرے		مؤلفۃ القلوب کا بیان	اونکو زکوۃ دینا	
	گناہ معاف		مسلمانون پر جزیہ نہین		١١٢		مختلف فیہ ہے	″
مغرب کے بعد کی نماز	گہر مین پڑہنا افضل ہے	″	زیور کے زکوۃ	مختلف فیہ	″	مال زکوۃ جسکو دراشۃ پونچی	ہم خرما ہم ثواب	″
نہانا جب آدمی مسلمان ہو	مامور بہ ہے	″	سبزی اور ترکاریکی زکوۃ	اوسمین زکوۃ نہین	″	خیرات دیکر پہیر لینے کی برائی	اگرچہ اشترا ہو	١١٨
پیخانے جاتے وقت بسم اللہ کہنا	مسنون ہے	١٠٧	جسمین پانی دین نہر وغیرہ سے		″	مردہ کیطرف سی صدقہ دینا	جائز ہے	″
اس امت کی نشانی سجدہ اور وضو کی اثر سے	بروز قیامت	″	اوسکی زکوۃ مین		″	بیوی کو خاوند کی گہر سی خرچ کرنا	بغیر اذن شوہر ناجائز	″
			مال یتیم کی زکوۃ مین	زکوۃ واجب ہی	″	صدقہ فطر مین	واجب ہے	″
داہنی طرف سی شروع کرنا وضو مین	مستحب ہے	″	جانور کی مارا در رکاز کا بیان	جانور مین قصاص				
کتنا پانی وضو مین کافی ہے	دو رطل	″		نہین اور رکاز مین خمس ہے	″	صدقہ فطر نماز عید کو گئے سے پہلے دینا	مستحب ہے	١١٩
لڑکے کے پیشاب پر پانی چہڑکنا	کافی ہے	″	کو نتی مین غلہ وغیرہ کے		″	قبل وقت کی زکوۃ دینا	رخصت ہی	″
جنب کو کہانا اور سونا جائز ہی جب		″	زکوۃ تحصیل کرنیوالیکے	مثل غازیکی ہے	١١٣	سوال کا منع ہونا		″
وضو کرلے			ثواب مین			**ابواب الصوم**		
نماز کی فضیلت مین		″	تحصیل زکوۃ مین جو	مانع زکوۃ کی	١١٤	رمضان کی فضیلت مین		″
دوسرا اسی بیان مین		١٠٨	زیادتی کرے	برابر ہے		رمضان کے استقبال کی نیت سے		١٢٠
ابواب الزکوۃ عن			مصدق کی راضی کرنیکی	مامور بہ ہے	″	روزہ نرکھے		٠
رسول اللہ صلی اللہ			بیان مین			شک کے دن روزہ رکہنا	مکروہ ہی	″
علیہ وسلم			زکوۃ لیجاوے اوسی مین سے دیجاوے فقیر کو		″	رمضان کیلئے ہلال شعبان کا خیال کرنا	مامور بہ ہے	″

مضمون	حکم	صفحہ
صوم و افطار دونو رویت ہی مین ہین		۱۲۱
مہینا کبہی انتیس کا ہی ہوتا ہے		//
چاند کی گواہی پر روزہ رکہنا	اکثر کی نزدیک ایک شاہد کافی ہے	//
دونو مہینے عید کی گہٹتے ہین	ثواب مین یا عدد مین	//
ہر شہر والون کو انکی رویت معتبر ہے	اسمین حدیث صحیح حسن غریب ہے	//
کس چیز سے افطار مستحب ہے	تمر یا آب یا طیب	۱۲۲
عید فطر اور اضحی جب ہی کہ سب عید کرین	یعنے جماعت ضرور ہے	//
افطار کے وقت مین		//
جلد روزہ کہولنا	مستحب ہے باتفاق	//
سحر مین تاخیر	مستحب ہے باتفاق	۱۲۳
صبح صادق	چوڑی روشنی ہے	//
جو روزہ دار غیبت کرے		//
سحر کہانیکے فضیلت	ان فی السحور برکۃ	//
سفر مین روزہ رکہنا خوب نہین	بشرط قوت جایز ہے	//
جواز احکا		۱۲۴
لڑنے والے کو روزہ نرکہنا چاہیے		//
حاملہ اور مرضعہ کو افطار جایز ہے		//
مردیکی طرف سی روزہ رکہنا	جایز ہے	۱۲۵
کفارہ صوم مردیکی طرف سے	فی روزہ طعام مسکین	//
صائم کو اگر قے آجاوے روزہ مین نقصان نہین	قضا کرے	//
صائم سہواً کہا پی لے	فانما ہو رزق ساقہ الیہ	۱۲۶
جو رمضان کا روزہ قصداً توڑے	عمر بہر روزہ رکہنا بہی برابر ثواب نہو	//
رمضان کا روزہ توڑنیکا کفارہ	جماع مین متفق علیہ اور مین مختلف فیہ	//
روزہ مین مسواک کرنا	جایز ہے	//
روزہ مین بوسہ لینا	فعل نبی ہے	//
روزہ مین سرمہ لگانا	جایز ہے	//

مضمون	حکم	صفحہ
روزہ مین مباشرت	//	۱۲۷
اوسکا روزہ نہین جو نیت نکری رات سے	تفصیلہ فی الہدایہ	//
نفل روزہ توڑ ڈالنا	کچہہ ضرر نہین	//
جو نفل روزہ توڑے قضا ہے	//	۱۲۸
شعبان کے روزے رمضان مین ملا دینا	//	//
نصف شعبان سی بہ نیت استقبال روزہ رکہنا	مکروہ ہے	۱۲۹
شعبان کے پندرہوین شب	نزول رب ہے	//
محرم مین روزہ رکہنا	افضل صیام ہے بعد رمضان کے	//
جمعہ کا روزہ	فعل نبی ہے	//
فقط جمعہ کا روزہ	منہی عنہ ہے	//
ہفتہ کے دن کا روزہ	نا ثابت ہوئے	//
دوشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ	فعل نبی ہے	//
چارشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ	مع ستہ شوال صوم دہر کے برابر ہے	//
عرفہ کا روزہ	دو برس کی گناہ کا کفارہ	۱۳۰
عرفہ کا روزہ عرفات مین	نرکہنا مستحب ہے	//
عاشورہ کا روزہ	ایک برس کا کفارہ	۱۳۱
ترک صوم عاشورا	جایز ہے	//
عاشورا کب ہے	۹ یا ۱۰ محرم	//
ذی الحجہ کے عشرہ اول کا روزہ	آنحضرت نے کبہی نرکہا	۱۳۲
عمل عشرہ ذی الحجہ کے	احب اعمال مین	//
شوال کے چہہ روزے	مع رمضان صوم دہر ہے	//
ہر مہینے مین تین روزے	مسنون ہے	//
مطلق روزیکی فضیلت	الصوم لی وانا اجزی بہ	۱۳۳

مضمون	حکم	صفحہ
مطلق روزیکی فضیلت	الصوم لی وانا اجزی بہ	۱۳۳
ہمیشہ روزہ رکہنا	نہ صوم ہے نہ افطار	//
پے در پے روزہ رکہنا	مسنون	//
عید فطر اور عید اضحی مین روزہ	حرام ہے	۱۳۴
ایام تشریق مین روزہ	//	//
روزہ دار کو پچہنے لگانا	مکروہ ہی	//
اسکے جواز مین	+	۱۳۵
صوم وصال	مخصوص بجناب ذو الجلال	//
جنب صبح کری اور روزہ بہی ہو	کچہہ مضائقہ نہین	//
روزہ دار دعوت قبول کرے	ہان جاکر دعا کرے	//
عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر	منہی عنہ ہے	//
صائم کے آگے کہانا کہا دین	تو فرشتے اوسکے لیئے دعا کرین	۱۳۶
حائض روزہ کی قضا کرے	+	//
نہ نماز کے		//
صائم کو مبالغہ استنشاق مین	مکروہ ہی	//
مہمان بے اذن میزبان روزہ نرکہے	ط	//
اعتکاف مین	+	//
شب قدر مین	۲۷ رشب رمضان بقول معتمد	۱۳۷
دوسرا اسی بیان مین	+	۱۳۸
جاڑے کے روزے	مفت کی لوٹ	//
جو لوگ طاقت رکہتے مین روزیکی	پہلے فدیہ جایز تہا اب نہین	//
جو رمضان مین کہانا کہا کر سفر کرے	سنت پر عمل کیا	//
روزہ دار کا تحفہ	تیل یا خوشبو	//
عید فطر اور عید اضحی کب ہے	جب لوگ عید کرین	//
رمضان مین اعتکاف قضا ہو	دوسرے رمضان مین ادا کرے	//

معتکف حاجت ضرور یکو نکلے	نعم	۱۳۹	جو کرتا یا جبہ پہنے احرام باندہے	اوتار ڈالے	۱۴۵	رکعتین طواف کے ذرائع	قبل الظہر و قبل العصر ہو	۱۵۰
رمضان کی نماز شب	اٹہہ رکعت فعل نبی ہے	״	اون جانور و نمین جنکا مارنا	چوہا بچہو کوا	״	ننگے طواف کرنا	حرام ہے	״
روزہ کہلوانیکا ثواب	روزہ دار کے برابر	״	محرم کو درست ہے	چیل کتا		کعبے کے اندر جانا	مسنون ہے،	״
رمضان کی نماز شب کی فضیلت	مغفرت اگلی گناہونکی	״	محرم کے پچھنے لگانے مین	لا باس بہ	״	کعبے کے اندر نماز پڑہنا	بحدیث حسن صحیح ثابت ہے	״
ابواب الحج			احرام مین نکاح کرنا منع ہے	+	״			
مکے کا حرم ہونا	اللہ کیطرف سے ہے	۱۴۰	دوسرا اسکی رخصت مین	+	۱۴۶	کعبہ توڑ کر بنانے مین	+	״
حج و عمرہ کا ثواب	جنت اور اگلی گناہونکی مغفرت	״	محرم کو شکار کا گوشت کہانا	اگر اوسکی لیئے شکار نہوا ہو درست ہے	״	حطیم مین نماز پڑہنا	گویا بیت اللہ مین پڑہنا ہے،	۱۵۱
تارک حج باوجود قدرت	یہودی مری خواہ نصرانی مرے	۱۴۱	شکار کا گوشت درست نہین محرم کو	اگر اوسکے لئے شکار ہوا ہو	۱۴۷	حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت	تینون جنت کے ہین	״
						منا مین جانا اور وہان ٹہیرنا	مسنون ہے،	״
جسکو زاد و راحلہ ہو تب حج کے	فرض ہی	״	دریا کا شکار محرم کو	حلال ہے	״	منا مین جو جہان اوترے وہی اوسکی جگہ ہے	بحدیث حسن ثابت ہے	״
فرض مین عمر مین	ایک	״	کے مین جاتے وقت غسل کرنا	بحدیث غیر محفوظ سے ثابت ہے	״	منا مین قصر کرنا	مختلف فیہ ہے مکی کے لئے	״
آنحضرت نے کتنے حج کیئے	دو قبل ہجرت ایک بعد	״						
آنحضرت نے کتنے عمرے کیئے	حقیقت مین تین ثواب مین چار	۱۴۲	بلندی سے مکہ مین آنا اور پستی سی جانا	مسنون ہے،	״			
آنحضرت نی کہان سے احرام باندہا	مسجد ذی الحلیفہ سے	״	آنحضرت دن کو مکی مین گئے	ثابت ہی بحدیث حسن صحیح	۱۴۸	عرفات مین کہڑا ہونا اور دعا کرنا	یہی تو حج ہے	۱۵۲
آنحضرت نے کب احرام باندہا	بعد نماز	״				عرفات سارا موقف ہے	متفق علیہ مسئلہ ہے	״
افراد کی بیان مین	+	״	طواف کی کیفیت مین	+	״	عرفات سی لوٹنا بہ تسکین	مسنون ہے،	۱۵۳
ایک ہی احرام مین حج و عمرہ کرنا	قران ہے	״	حجر اسود سی رمل شروع کرنا	یہی مسنون ہے،	״	مزدلفہ مین مغرب و عشا ملا کر پڑہنا	متفق علیہ مسئلہ ہے	״
تمتع کے بیان مین اور وہ کیا ہے	پہلے عمرے کا احرام باندہنا پہر بعد عمرہ حج کا	״	اور اوسی پر تمام		״	جسنے امام کو پالیا مزدلفہ مین	حج پالیا اگر وقوف عرفہ کر چکا	״
			حجر اسود اور رکن یمانی کو اور کسی رکن کو نہین بوسہ دینا		״			
						عورتون اور کمزورونکو مزدلفہ سی پہلے روانہ کرنا	مسنون ہے	۱۵۴
لبیک کا بیان	+		آنحضرت نی طواف کیا مضطبعًا	واسطی چادر ...	۱۴۳	رمی کے بیان مین	+	״
لبیک اور قربانی کی فضیلت	یہی حج ہے	״	حجر اسود کو بوسہ دینا	مسنون ہے،	״	مزدلفہ سی آفتاب نکلنے کی قبل لوٹنا	مسنون ہے	״
بلند آواز سے لبیک پکارنا	مامور بہ ہے،	۱۴۴	سعی صفا سے شروع کرنا	بحدیث حسن	״	چہوٹی کنکریان کا مارنا	مسنون ہے	״
احرام کے وقت نہانا	فعل نبی ہے	״		صحیح ثابت ہے	۱۴۹	بعد زوال شمس رمی کرنا	مامور بہ ہے	۱۵۵
آفاقی کے احرام باندہنی کی جگہین	پانچ مین	״	سعی صفا اور مروہ کی بیچ مین	+	״	سوار ہو کر رمی کرنا نحر کے دن	مسنون ہے،	״
جو محرم کو پہننا درست نہین	سلے ہوئی کپڑے	״	سوار ہوکر طواف کرنا	مسنون ہے،	״	رمی کی کیفیت مین	تفصیل ...	״
محرم کی پائجامہ اور موزے پہننا درست ہے	جب تہہ بند اور جوتی نہو	۱۴۵	طواف کی فضیلت	کفارہ گناہ ہے	״	رمی مین لوگون کا دہکیلنا	مکروہ ہی	״
			صبح اور عصر کے بعد دو رکعت طواف پڑہنا	مختلف فیہ	״	اونٹ گائے مین قربانی کی شراکت	سات آدمیون کو جائز ہے	״

اشعار مین	اونٹ کا کوہان	۱۵۶	عمرہ واجب ہی یا نہین	واجب نہین افضل ہے	۱۶۰	حجر واہنو کی رمی کا بیان	+	//
	زخمی کرنا		دوسرا اسی بیان مین	+	//	حج اکبر کیا ہے	جس دن حج کیجیے	//
ہدی خریدنی مین قدید سے	ایک مقام کا نام ہے	//	عمرہ کی فضیلت	کفارہ گناہ ہے	//	طواف مثل نماز ہے	مگر کلام جائز ہے	۱۶۴
ہدی کی گلی مین ہار ڈالنا	مسنون ہے،	//	تنعیم سے عمرہ لانا	فعل عائشہ رضی	//	حجر اسود کے قیامت مین آنکھین ہونگے	اور زبان	//
بکریون کی گلی مین ہار ڈالنا	//	//		اللہ عنہا ہے		ظہر وعصر کا ترویہ اور نفر کے دن ادا کرنے	منی اور ابطح مین	//
ہدی اگر راہ مین مرنے لگی تو کیا کرے	ذبح کر کے چھوڑ دے	۱۵۷	جعرانہ سے عمرہ لانا	بروایت غریب	//	**ابواب الجنائز عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**		
قربانی کی اونٹ پر سوار ہونا	جائز ہے	//		فعل حبیب ہے				
سر منڈانا کدہر سی شروع کرے	دہنی طرف سے	//	رجب مین عمرہ لانا	بروایت غریب	//	بیماری کے ثواب مین	کفارہ گناہ ہے	۱۶۵
سر منڈانی اور بال کترانی مین	منڈانا افضل ہے	//	ذی قعدہ مین عمرہ لانا	فعل حبیب ہی	//	عیادت مریض	مسنون ہے،	//
سر منڈانا عورت کو	حرام ہے	//	رمضان مین عمرہ لانا	حج کے برابر ہے	//	موت کی آرزو	منع ہے	//
حلق و ذبح مین تقدیم و تاخیر	لا باس بہ ہے	۱۵۸	جو لبیک حج کے بعد زخمی یا لنگڑا	احرام کہولدے	۱۶۱	مریض کے تعوذ مین	+	۱۶۶
احلال مین قبل طواف زیارت	مسنون ہے،	//	ہو جاوے	اور دوسرے سال	//	وصیت مین	مامور بہ ہی	//
خوشبو لگانا				قضا کرے		ثلث یا ربع مال کی وصیت	جائز ہے	//
لبیک پکارنا کب موقوف کری	جب جمرہ عقبہ	//	حج مین شرط کرنا	جائز ہے	//	قریب المرگ کی تلقین	مامور بہ ہے	//
	کی رمی کرے		دوسرا اسی بیان مین	+	//	سکرات موت مین	+	۱۶۷
عمرہ مین لبیک کب موقوف کرے	جب حجر اسود	//	جسی بعد طواف افاضہ حیض آ جاوے	اپنی وطن چلی جاوے	//	مومن کی موت مین	+	//
	کو بوسہ دی		حائضہ جو مناسک ادا کرتی ہے	طواف کے سوا ہیں	//	ایک صحابی کی موت کا ذکر	+	//
رات کو طواف زیارت کرنا	بحدیث حسن	//	آخر مین بیت اللہ سی رخصت ہونا	مسنون ہے	۱۶۲	نعی یعنی موت کی خبر پکارنا	منہی عنہ ہے	//
	جائز ہے		طواف مین قارن کے	اوسی ایک	//	صبر وہی ہی جو پہلے پہل ہو	آخر مین سبکو	۱۶۸
ابطح مین اوترنا	آنحضرت اور	//		طواف کافی ہے			صبر آجاتا ہے	
	خلفاے ثلثہ کا		مہاجر مدینہ بعد حج مکہ مین کبتک	تین دن	//	میت کو بوسہ دینا	ابوبکر نے آنحضرت	//
	فعل ہے		ٹھیرے				صلے اللہ علیہ وسلم	
دوسرا ابطح کی اوترنا مین کہ		۱۵۹	مقبول کی دعائین اور مقبول کیا ہے	حج و عمرہ دونو	//		کو بوسہ دیا	
ایک مقام ہے			جو احرام مین مرجاوے	لبیک پکارتا	//	میت کے غسل مین	+	//
لڑکے کے حج مین کہ صحیح ہے	ثواب دسکا	//		اوٹہیگا		میت کو مشک لگانا	مسنون ہے،	//
	ماباپ کو ہی		محرم آنکھہ مین ایلوا لگا دی	کیا مضائقہ	۱۶۳	غسل میت سے غسل کرنا	مستحب ہے،	۱۶۹
میت اور بوڑہی کیطرف سے حج کرنا	ثابت ہی	//	احرام مین حلق کری تو کیا دے	مسکین کو	//	کفن کس رنگ کا دینا	سفید رنگ	//
	بحسن صحیح			کہلانا یا تین		کفن اچہا دینا	مسنون ہے،	//
دوسرا اسی بیان مین	+	//		روزے یا قربانی		اون صلے اللہ علیہ وسلم کی کفن مین	تین کپڑے تہے	//

میت و الوکی ہان کہانا بیجھنا	مامور بہ ہے	۱۶۹	نماز جنازہ مین امام کہان کہڑا ہو	عورت کے کمر مرد کے	۱۷۵	جسکا ایک لڑکا مرا اوسکا ثواب	جنت ہے	۱۸۰
منہ پیٹنا گریبان پہاڑنا مصیبت مین	حضرت کی سنت سے	〃		سرکے برابر		شہید کون کون ہین	مبطون مطعون	〃
	نکلنا ہے		شہید پر نماز جنازہ اور غسل	دونوکی حاجت نہین	〃		غریق صاحب ہدم	〃
نوحہ کرنا	حرام ہے	۱۷۰	قبر پر نماز پڑہنا مسنون ہے	بروایت حسن صحیح	۱۷۶		مقتول جہاد	
رونا میت پر منع ہے	+	〃	نماز جنازہ غائب پر مسنون ہے	جیسے نجاشی پر	〃	وبا سے بہاگنا منع ہے	جیسے وہان جانا	〃
رونیکے رخصت مین	+	〃		ہوے		جو اللہ کا ملنا چاہے	اللہ بہی اوسکا	
جنازیکے آگے چلنا	روا ہے	۱۷۱	نماز جنازہ کی فضیلت اور ثواب	ایک قیراط کہ	〃		ملنا چاہے	۱۸۱
جنازیکی پیچہے چلنا مامور بہ ہے	بحدیث ضعیف	〃		احد کے برابر ہے		جسنی خودکشی کی اوسپر نماز	نہ پڑہنا چاہیے	〃
جنازیکی پیچہی سوار ہوکر چلنا	ملایکہ کی پیدل چلتے	۱۷۲	جنازہ مین جسنی تین بار کندہا دیا	اوسنا حق پورا ادا کیا	〃	قرضدار پر نماز پڑہنا	چاہیے	〃
اسکے رخصت مین	+	〃	جنازہ دیکہکر اوٹہہ کہڑے ہونا	مامور بہ ہے	〃	عذاب قبر اور منکر نکیر کا آنا	دو فرشتی ہین	〃
جنازہ جلد لیجانا یعنے معمولی چال سے	مستحب ہے	〃	اسکے ترک کے رخصت مین	اول کا حکم اسی	۱۷۷	ماتم پرسی کا ثواب	مثل مصیبت	۱۸۲
شہداے احد اور حمزہ کی بیانین	+	〃		سی منسوخ ہی			زدہ کی ہے	
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دفن مین	اپنی فرش کیجگہ	〃	لحد اور شق کے بیان مین	+	〃	جو جمعہ کے دن مرے	فتنہ قبر سے بچے	〃
	دفن ہوی		دفن میت کی دعا پڑہنا	مسنون ہے	〃	میت کی تجہیز تکفین مین جلدی کرنا	مامور بہ ہے	〃
مردیکی نیکیان ذکر کرنا	اور برائیان نہین	۱۷۳	قبر مین کچہہ بچہانا	علما کا قول ہے	۱۷۸	ماتم پرسی کی فضیلت اور ثواب	ایک چادر جنت کی	〃
جنازہ اوتارنیکے قبل بیٹہنا	روا ہے	〃		کہ مکروہ ہی	〃	نماز جنازہ مین رفع یدین کرنا	مختلف فیہ ہے	〃
مصیبت کے ثواب مین	بیت الحمد جنت مین	〃	قبروان کو زمین کے برابر کرنا	مامور بہ ہے جیسے	〃	قرضدار کا دل مرنیکے بعد قرض	بروایت حسن	۱۸۳
نماز جنازہ کے تکبیرین	چار کہے خواہ پانچ	〃		تصویرونکا مٹانا		مین لگا ہے	صحیح	
نماز جنازہ کے دعا		〃	قبروان پر چلنا اور بیٹہنا اور اوکی	منع ہی	〃	**ابواب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**		
جنازہ کی نماز مین الحمد پڑہنا	مسنون ہے	۱۷۴	طرف نماز					
میت کی شفاعت اور نماز کی بیانین	تین صفین جسپر	〃	قبرونکا تختہ بنانا اور اوان	منع ہی	〃			
	نماز پڑہین وہ جنتی ہے		پر لکہنا			نکاح پیغمبرون کی سنت ہی	جیسے حیا اور	〃
طلوع وغروب کے وقت نماز جنازہ	مکروہ ہے بعض کے	〃	مقبرہ مین جانیکے دعا پڑہنا	مسنون ہے	〃		تعطر اور مسواک	
	نزدیک		زیارت قبور کا مفصل بیان	مع فائدہ مترجم	〃	عورتون سی انکار رکہنا اور	منہی عنہ ہے	〃
لڑکون پر نماز پڑہنی چاہیے	بعض کے نزدیک	۱۷۵	عورتون کو زیارت قبور	مختلف فیہ ہے	۱۷۹	خصی ہونا		
	اگرچہ پیدا ہی ہو		دوسرا اسی بیان مین	〃	〃	جیسے دیندار جانو اوس سے نکاح کرنا	الا [illegible] فساد	〃
لڑکا جبتک پیدا ہوکر روے نہین	تو ہی اور شافعی	〃	شب کو دفن کرنا	جائز ہے	〃	لوگ تین چیزین دیکہکر نکاح	دین و مال	۱۸۴
نماز نہ پڑہین	کا مذہب ہی ہے		مرنے کو اچہے طرح یاد کرنا	بموجب دلکی غرض	۱۸۰	کرتے ہین	وجمال	
نماز جنازہ مسجد مین	جائز بحدیث حسن	〃		کا ہے		مخطوبہ کو دیکہنا قبل نکاح کے	مامور بہ ہے	〃

صوم و افطار دو نیت ہین		۱۲۱	روزہ مین مباشرت	"	۱۲۷	مطلق روزے کی فضیلت	الصوم لی وانا اجزی بہ	۱۳۳
مہینا کبہی انتیس کا بہی ہوتا ہے		"	اوسکا روزہ نہین جو نیت نکرے	تفصیل فی الباب	"	ہمیشہ روزہ رکہنا	نہ صوم ہی نہ افطار	"
چاند کی گواہی پر روزہ رکہنا	اکثر کی نزدیک	"	رات سے			پے درپے روزہ رکہنا	مسنون	"
	ایک شاہد کافی ہے		نفل روزہ توڑ ڈالنا	کچہہ ضرر نہین	"	عید فطر اور عید اضحی مین روزہ	حرام ہے	۱۳۴
دو نو مہینے عید کے گہٹے نہین	ثواب مین یا عدد مین	"	جو نفل روزہ توڑے قضا ہے	"	۱۲۸	ایام تشریق مین روزہ	"	"
ہر شہر والون کو اونکی رویت معتبر ہے	اسمین حدیث صحیح	"	شعبان کے روزے رمضان مین ملا دینا	"	"	روزہ دار کو پچہنے لگانا	مکروہ ہی	"
	حسن غریب ہے		نصف شعبان سے بہ نیت استقبال	مکروہ ہے	۱۲۹	اسکے جواز مین	+	۱۳۵
کس چیز سے افطار مستحب ہے	تمر یا آب یا رطب	۱۲۲	روزہ رکہنا			صوم وصال	مخصوص بجناب ذو الجلال	"
عید فطر اور اضحی جب ہی ہے کہ سب عید کرین	یعنی جماعت ضرور ہے	"	شعبان کی پندرہوین شب	نزول رب ہے	"	جنب صبح کرے اور روزہ بہی ہو	کچہہ مضائقہ نہین	"
افطار کے وقت مین		"	محرم مین روزہ رکہنا	افضل صیام ہے	"	روزہ دار دعوت قبول کرے	ہان جاکر دعا کرے	"
جلد روزہ کہولنا	مستحب ہے باتفاق	"		بعد رمضان کے		عورت کو روزہ نفل بے اذن شوہر کے	منہی عنہ ہے	"
سحر مین تاخیر	مستحب ہے باتفاق	۱۲۳	جمعہ کا روزہ	فعل نبی ہے	"	صائم کے آگے کہانا کہا دین	تو فرشتے اوسکے	۱۳۶
صبح صادق	چوڑی روشنی ہے	"	فقط جمعہ کا روزہ	منہی عنہ ہے	"		لئے دعا کرین	
جو روزہ دار غیبت کرے		"	ہفتہ کے دن کا روزہ	نا بہتر ہے	"	حائض روزے کی قضا کرے	+	"
سحر کہانیکی فضیلت	ان مین سحور برکت	"	دوشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ	فعل نبی ہے	"	نہ نماز کے		
سفر مین روزہ رکہنا خوب نہین	بشرط قوت جائز ہے	"	چارشنبہ اور پنجشنبہ کا روزہ	مع ستہ شوال صوم	"	صائم کو مبالغہ استنشاق مین	مکروہ ہی	"
جواز اسکا		۱۲۴		دہر کے برابر ہے		مہمان بے اذن میزبان روزہ نرکہے	+	"
ترنے والے کو روزہ نرکہنا چاہیے		"	عرفہ کا روزہ	دو برس کے گناہ	۱۳۰	اعتکاف مین	+	"
حاملہ اور مرضعہ کو افطار جائز ہے		"		کا کفارہ		شب قدر مین	۲۷ شب رمضان	
مردے کی طرف سے روزہ رکہنا	جائز ہے	۱۲۵	عرفہ کا روزہ عرفات مین	نرکہنا مستحب ہے	"		بقول معتمد	۱۳۷
کفارہ صوم مردے کی طرف سے	فی روزہ طعام مسکین	"	عاشورہ کا روزہ	ایک برس کا کفارہ	۱۳۱	دوسرا اسی بیان مین	+	۱۳۸
صائم کو اگر قے آجاے روزہ مین نقصان نہین	قضا کرے	"	ترک صوم عاشوراء	جائز ہے	"	جاریہ کے روزے	سفت کی لوٹ	"
صائم سہواً کہا پی لے	فی الحال روزہ پورا کرلے	۱۲۶	عاشوراء کب ہے	۹ یا ۱۰ محرم	"	جو لوگ طاقت رکہتے مین	پہلے فدیہ ہے	"
جو رمضان کا روزہ قصداً کہودے	عمر بہر روزے رکہنے سے	"	ذی الحجہ کے عشرہ اول کا روزہ	آنحضرت نے کبہی	۱۳۲	روزے کی	جائز تہا اب نہین	
	ثواب نہو			نرکہا		جو رمضان مین کہانا کہاکر	سنت پر عمل کیا	"
رمضان کا روزہ توڑنے کا کفارہ	جامع بہ متفق علیہ	"	عمل عشرہ ذی الحجہ کے	احب اعمال مین ہے	"	سفر کرے		
	اور مین مختلف فیہ		شوال کے چہہ روزے	مع رمضان صوم دہر ہے	"	روزہ دار کا تحفہ	تیل یا خوشبو	"
روزہ مین مسواک کرنا	جائز ہے	"	ہر مہینے مین تین روزے	مسنون ہے	"	عید فطر اور عید اضحی کب ہے	جب لوگ عید کرین	"
روزہ مین بوسہ لینا	فعل نبی ہے	"						
روزہ مین سرمہ لگانا	جائز ہے		مطلق روزے کی فضیلت	الصوم لی وانا اجزی بہ	۱۳۳	رمضان مین اعتکاف قضا ہو	دوسرے رمضان مین ادا کرے	"

معتکف حاجت ضرور کو نکلے	نعم	۱۳۹	جو کرتا یا جبہ پہنے احرام باندہے	اوتار ڈالے	۱۴۵	رکعتین طواف کے ذرۃ	قل یا و قل ہو اللہ	۱۵۰
رمضان کی نماز شب	اہلہ یکلمۃ فعل شیخ	〃	اون جانور دسمن جنکا مارنا	چوہا بچھو	〃	ننگے طواف کرنا	حرام ہے	〃
روزہ کہلوانیکا ثواب	روزہ دار کے برابر	〃	محرم کو درست ہے	چیل کتا		کعبے کے اندر جانا	سنون ہے	〃
رمضان کی نماز شب کی فضیلت	مغفرت اگلے گناہونکی	〃	محرم کے پچھنے لگانے مین	لا باس بہ	〃	کعبے کے اندر نماز پڑہنا	بحدیث حسن صحیح	〃
ابواب الحج			احرام مین نکاح کرنا منع ہے	+	〃		ثابت ہے	
مکے کا حرم ہونا	البتہ کبھی حرم ہے	۱۴۰	دوسرا اسکی رخصت مین	+	۱۴۶	کعبہ توڑ کر بنانے مین	+	〃
حج و عمرہ کا ثواب	جنت اور اگلے گناہونکی مغفرت	〃	محرم کو شکار کا گوشت کہانا	اگر اوسکے لئے شکار نہوا ہو	〃	حطیم مین نماز پڑہنا	گویا بیت اللہ مین پڑہنا ہے	۱۵۱
تارک حج باوجود قدرت	یہودی مرے یا نصرانی ہوکر	۱۴۱	شکار کا گوشت درست نہین محرم کو	اگر اوسکے لئے شکار کیا ہو	۱۴۷	حجر اسود اور رکن اور مقام کی فضیلت	تینون جنت کے	〃
						منا مین جانا اور وہان ٹہیرنا	سنون ہے	〃
جسکو زاد و راحلہ ہو تب حج کہ	فرض ہی	〃	دریا کا شکار محرم کو	حلال ہے	〃	منا مین جو جہان آوے وہی اوسکی جگہہ ہے	بحدیث حسن	〃
فرض ہے عمر مین	ایک		مکے مین جاتے وقت غسل کرنا	حدیث غیر محفوظ	〃		ثابت ہے	
آنحضرت نے کتنے حج کیئے	دو قبل ہجرت اور ایک بعد	〃		سے ثابت ہے		منا مین قصر کرنا	مختلف فیہ ہے مکی کے لئے	〃
آنحضرت نے کتنے عمرے کئے	چار	۱۴۲	بلندی سے مکہ مین آنا اور پستی سے جانا	سنون ہے	〃			
آنحضرت نے کہان سے احرام باندہا	مسجد ذی الحلیفہ سے	〃	آنحضرت دن کو مکے مین گئے	ثابت ہے بحدیث حسن صحیح	۱۴۸	عرفات مین کہڑا ہونا اور دعا کرنا	یہی تو حج ہے	۱۵۲
آنحضرت نے کب احرام باندہا	بعد نماز	〃				عرفات سارا موقف ہے	متفق علیہ مسئلہ	〃
افراد کے بیان مین	+	〃	طواف کی کیفیت مین	+	〃	عرفات سے لوٹنا بہ تسکین	سنون ہے	۱۵۳
ایک ہی احرام مین حج و عمرہ کرنا	قران ہے	〃	حجر اسود سے رمل شروع کرنا	یہ سنون ہے	〃	مزدلفہ مین مغرب و عشا ملا کر پڑہنا	متفق علیہ مسئلہ ہے	〃
تمتع کے بیان مین اور وہ کیا ہے	پہلے عمرے کا احرام باندہنا پہر بعد عمرہ حج کا	〃	اور اوسی پر تمام			جسے امام کو پالیا مزدلفہ مین	حج پالیا اگرچہ وقوف عرفہ رہ گیا	〃
			حجر اسود اور رکن یمانی کو اور کسی رکن کو بوسہ دینا	نہین	〃			
						عورتون اور لڑکونکو مزدلفہ سے پہلے روانہ کرنا	سنون ہے	۱۵۴
لبیک کا بیان	+	۱۴۳	آنحضرت نے طواف کیا مضطبعًا و سعی بھی		〃	رمی کے بیان مین	+	〃
لبیک اور قربانی کی فضیلت	یہی حج ہے	〃	حجر اسود کو بوسہ دینا	سنون ہے	〃	مزدلفہ سے آفتاب نکلنے کے قبل لوٹنا	سنون ہے	〃
بلند آواز سے لبیک پکارنا	مامور بہ ہے	۱۴۴	سعی صفا سے شروع کرنا	بحدیث حسن		چھوٹی کنکریان کا مارنا	سنون ہے	〃
احرام کے وقت نہانا	فعل نبی ہے	〃		صحیح ثابت ہے	۱۴۹	بعد زوال شمس رمی کرنا	مامور بہ ہے	۱۵۵
آفاقی کے احرام باندہنے کی جگہین پانچ مین		〃	سعی صفا و مروہ کی بیچ مین	+	〃	سوار ہو کر رمی کرنا نحر کے دن	سنون ہے	〃
جو محرم کو پہننا درست نہین	سلے ہوئے کپڑے	〃	سوار ہو کر طواف کرنا	سنون ہے	〃	رمی کی کیفیت مین	تفصیل ذیل	〃
محرم کی پاجامہ اور موزہ پہننا	جب تہمت اور جوتی نہو	۱۴۵	طواف کی فضیلت	کفارہ گناہ ہے	〃	رمی مین لوگون کا دہکیلنا	مکروہ ہی	〃
			صبح اور عصر کے بعد دو رکعت طواف پڑہنا	مختلف فیہ	〃	اونٹ گائے مین قربانی کی شراکت	سات آدمیون کو جائز ہے	〃

اشعار مین	اونٹ کا کوہان	۱۵۶	عمرہ واجب ہی یا نہین	واجب نہین فضل ہے	۱۶۰	جمرو انہونکی رمی کا بیان	+	//
	زخمی کرنا		دوسرا اسی بیان مین	+	//	حج اکبر کیا ہے	جسی لوگ حج کہتے ہین	//
ہدی خریدنی مین قدید سے	ایک مقام کا نام ہے	//	عمرہ کی فضیلت	کفارہ گناہ ہے	//	طواف مثل نماز ہے	مگر کلام جائز ہے	۱۶۴
ہدی کی گلی مین ہار ڈالنا	مسنون ہے	//	تنعیم سے عمرہ لانا	فعل عائشہ رضی	//	حجر اسود کے قیامت مین آنکھین ہونگی	اور زبان	//
بکریون کی گلی مین ہار ڈالنا	//	//		اللہ عنہا ہے		ظہر وعصر کا ترویہ اور نفر کے دن ادا کرنے	اور ابطح مین	//
ہدی اگر راہ مین مرنے لگی تو کیا کرے	ذبح کر کے چھوڑ دے	۱۵۷	جعرانہ سے عمرہ لانا	بروایت غریب	//	**ابواب الجنائز عن**		
قربانی کی اونٹ پر سوار ہونا	جائز ہے	//		فعل حبیب ہے		**رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**		
سر منڈانا کہ ہدی شروع کرے	داہنی طرف سے	//	رجب مین عمرہ لانا	بروایت غریب	//	بیمار کے ثواب مین	کفارہ گناہ ہے	۱۶۵
سر منڈانی اور بال کترانی مین	منڈانا افضل ہے	//	ذی قعدہ مین عمرہ لانا	فعل حبیب ہی	//	عیادت مریض	مسنون ہے،	//
سر منڈانا عورت کو	حرام ہے	//	رمضان مین عمرہ لانا	حج کے برابر ہے	//	موت کی آرزو	منع ہے	//
حلق و ذبح مین تقدیم و تاخیر	لا باس بہ ہے	۱۵۸	جو لبیک حج کے بعد زخمی یا لنگڑا	احرام کہولے	۱۶۱	مریض کے تعوذ مین	+	۱۶۶
احلال مین قبل طواف زیارت	مسنون ہے،	//	ہو جاوے	اور دوسرے سال		وصیت مین	مامور بہ ہی	//
خوشبو لگانا				قضا کرے		ثلث یا ربع مال کی وصیت	جائز ہے	//
لبیک پکارنا کب موقوف کرنا	جب جمرہ عقبہ	//	حج مین شرط کرنا	جائز ہے	//	قریب المرگ کی تلقین	مامور بہ ہے	//
	کی رمی کرے		دوسرا اسی بیان مین	+	//	سکرات موت مین	+	۱۶۷
عمرہ مین لبیک کب موقوف کرے	جب حجر اسود	//	جسی بعد طواف افاضہ حیض آوے	اپنی وطن چلی جاوے	//	مومن کی موت مین	+	//
	کو بوسہ دی		حائضہ جو مناسک ادا کرتی ہے	طواف کے سوا	//	ایک صحابی کی موت کا ذکر	+	//
رات کو طواف زیارت کرنا	بحدیث حسن	//	آخر مین بیت اللہ سی رخصت ہونا	مسنون ہے	۱۶۲	نعی یعنی موت کی خبر پکارنا	منہی عنہ ہے	//
	جائز ہے		طواف مین قارن کے	اوسی ایک	//	صبر وہی ہی جو پہلے پہل ہو	آخر مین سبکو	۱۶۸
ابطح مین اترنا	آنحضرت اور	//		طواف کافی ہے			صبر آجاتا ہے	
	خلفائے ثلثہ کا		مہاجر مدینہ بعد حج مکہ مین کتنا	تین دن	//	میت کو بوسہ دینا	ابو بکر نے آنحضرت	//
	فعل ہے		ٹہیرے				صلی اللہ علیہ وسلم	
دوسرا ابطح کی اوترنے مین کہ		۱۵۹	قفول کی دعائین اور قفول کیا ہے	حج و عمرہ سی لوٹنا	//		کو بوسہ دیا	
ایک مقام ہے			جو احرام مین مرجاوے	لبیک پکارتا	//	میت کے غسل مین	+	//
لڑکے کے حج مین کہ صحیح ہے	ثواب وسکا	//		اوٹہیگا		میت کو مشک لگانا	مسنون ہے،	//
	ماں باپ کو ہی		محرم آنکھ مین ایلوا لگاوی	کیا مضائقہ	۱۶۳	غسل میت سے غسل کرنا	مستحب ہے،	۱۶۹
ضعیف اور بوڑھے کی طرف سے حج کرنا	ثابت ہی	//	احرام مین حلق کری تو کیا دے	چھ مسکین کو	//	کفن کس رنگ کا دینا	سفید رنگ	//
	بحدیث صحیح			کہلانا یا تین		کفن اچھا دینا	مسنون ہے،	//
دوسرا اسی بیان مین	+	//		روزے یا قربانی		اون صلی اللہ علیہ وسلم کی کفن مین	تین کپڑے تھے	//

میت و انکی ہان کہانا بیچنا	ماموربہ ہے	۱۶۹	نماز جنازہ مین امام کہان کہڑا ہو	عورت کے کمر مرد کے	۱۷۵	جسکا ایک لڑکا مرا اوسکا ثواب	جنت ہے	۱۸۰
منہ پیٹنا گریبان پہاڑنا مصیبت مین	حضرت کی سنت سے	//		سر کے برابر		شہید کون کون ہین	سبعون مطعون	//
	نکلنا ہے		شہید پر نماز جنازہ اور غسل	دونوں کی جانب نہین	//		غریق صاحب ہدم	//
نوحہ کرنا	حرام ہے	۱۷۰	قبر پر نماز پڑہنا مسنون ہے	بروایت حسن صحیح	۱۷۶		مقتول جہاد	
رونا میت پر منع ہے	+	//	نماز جنازہ غائب پر مسنون ہے	جیسے نجاشی پر	//	وبا سے بہاگنا منع ہے	جیسے وہان جانا	//
رونیکے رخصت مین	+	//		ہوے		جو اللہ کا ملنا چاہے	اللہ ہی اوسکا	
جنازیکے آگے چلنا	روا ہے	۱۷۱	نماز جنازہ کی فضیلت اور ثواب	ایک قیراط کہ	//		ملنا چاہے ہے	۱۸۱
جنازیکے پیچہے چلنا ماموربہ ہے	بحدیث ضعیف	//		احد کے برابر ہے		جسنی خودکشی کی اوسپر نماز	نہ پڑہنا چاہیے	//
جنازیکے پیچہے سوار ہوکر چلنا	ملائکہ کی بے ادبی ہے	۱۷۲	جنازہ مین جسنی تین بار کندہا دیا	اپنا حق پورا ادا کیا	//	قرضدار پر نماز پڑہنا	چاہیے	//
اسکے رخصت مین	+	//	جنازہ دیکہکر اوٹہہ کہڑے ہونا	ماموربہ ہے	//	عذاب قبر اور منکر نکیر کا آنا	دو فرشتے ہین	//
جنازہ جلد لیجانا یعنے معمولی چال سے	مستحب ہے	//	اسکے ترک کے رخصت مین	اول کا حکم اس	۱۷۷	ماتم پرسی کا ثواب	مثل مصیبت	۱۸۲
شہداے احد اور حمزہ کی بیان مین	+	//		سے منسوخ ہی	//		زدہ کی ہے	
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی دفن مین	اپنی فرش کی جگہہ	//	لحد اور شق کے بیان مین	+	//	جو جمعہ کے دن مرے	فتنہ قبر سے بچے	//
	دفن ہوی		دفن میت کی دعا پڑہنا	مسنون ہے	//	میت کی تجہیز تکفین مین جلدی کرنا	ماموربہ ہے	//
مردیکی نیکیان ذکر کرنا	اور برائیان نہین	۱۷۳	قبر مین کچہہ بچہانا	علما کا قول ہے	۱۷۸	ماتم پرسی کی فضیلت اور ثواب	ایک چادر جنت کی	//
جنازہ اوتارنیکے قبل بیٹہنا	روا ہے	//		کہ مکروہ ہی	//	نماز جنازہ مین رفع یدین کرنا	مختلف فیہ ہے	//
مصیبت کے ثواب مین	بیت الحمد جنت مین	//	قبرون کو زمین کے برابر کرنا	ماموربہ ہے جیسے	//	قرضدار کا دل مرنیکے بعد قرض	بروایت حسن	۱۸۳
نماز جنازہ کے تکبیرین	چار ہے خواہ پانچ	//		تصویرون کا مٹانا		مین الکا ہے	صحیح	
نماز جنازہ کے دعا		//	قبرون پر چلنا اور بیٹہنا اور انکی	منع ہی	//	**ابواب النکاح عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**		
جنازہ کی نماز مین الحمد پڑہنا	مسنون ہے	۱۷۴	طرف نماز					
میت کی شفاعت اور نماز کی بیان مین	تین صفین جسپر	//	قبرونکا تختہ بنانا اور اون	منع ہی	//			
	نماز پڑہین وہ جنتی		پر لکہنا			نکاح پیغمبرون کی سنت ہی	جیسے حیا اور	//
طلوع و غروب کے وقت نماز جنازہ	مکروہ ہے بعض کے	//	مقبرہ مین جانیکے دعا پڑہنا	مسنون ہے	//		تعطر اور مسواک	
	نزدیک		زیارت قبور کا مفصل بیان	مع فائدہ ترحم	//	عورتون سی انکار رکہنا اور	منع ہے	//
لڑکون پر نماز پڑہنی چاہیے	بعض کے نزدیک	۱۷۵	عورتون کو زیارت قبور	مختلف فیہ ہے	۱۷۹	خصی ہونا		
	اگرچہ پیدا ہی ہو		دوسرا اسی بیان مین	//	//	جیسے دیندار جانو اوس سے نکاح کر دینا	الا ... فساد کبیر	//
اوسکا جبتک پیدا ہوکر روے نہین	ثوری اور شافعی	//	شب کو دفن کرنا	جائز ہے	//	لوگ تین چیزین دیکہکر نکاح	دین و مال	۱۸۴
نماز نہ پڑہین	کا مذہب یہی ہے		مرنے کو اچہے طرح یاد کرنا	بموجب دسکی غفرلہ	۱۸۰	کرتے ہین	وجمال	
نماز جنازہ مسجد مین	جائز بحدیث حسن	//		کا ہے		مخطوبہ کو دیکہنا قبل نکاح کے	ماموربہ ہے	//

نکاح کا مشہور کرنا درست ہے	مسنون ہے،	۱۸۴	اون عورتون کے بیا ہنین جنکا نکاح	،،	۱۹۲	رضاعت کی مدت	دو برس ہے	،،
نوشہ کو دعا دینا	مسنون ہے،	،،	مین جمع کرنا درست نہین			مرضعہ کے ادائے حق مین	ایک غلام کا دینا ہے	،،
صحبت کی وقت کی دعا پڑھنا	مسنون ہے،	۱۸۵	نکاح مین شرط کرنی	اوسکی وفا واجب ہے	،،	جو لونڈی آزاد ہوا اور اوسکا شوہر	اوسی اختیار ہے	۱۹۸
نکاح کے اوقات مستحبہ سے ہے	شوال کا مہینا	،،	جو مسلمان ہوا اور اوسکے پاس چار بی بی	چار رکھے	،،	بہے ہو		
ولیمہ نکاح	مسنون ہے،	،،	زیادہ بیبیان ہون			اولاد عورت کی مالک یا شوہر کی ہے	،،	،،
دعوت قبول کرنا	مسنون ہے،	،،	جو مسلمان ہوا اور اوسکے پاس دو	ایک کو رکہے	۱۹۳	مرد کو کوئی عورت خوش لگی	اپنی بی بی سے	،،
ولیمہ مین جو بغیر بلائے آئے	صاحب خانہ کے	،،	بہنین ہون				صحبت کرے	
	اجازت ضرور ہے		جو حاملہ لونڈی خریدے	تا وضع حمل	،،	شوہر کا حق عورت پر	+	۱۹۹
باکرہ سے نکاح کرنا	موجب ملاعبت	۱۸۶		صحبت نکرے		عورت کا حق شوہر پر	+	،،
	ہے		شوہر والیان جو غنیمت مین آوین	اونسی صحبت	،،	عورتون سے پیچھے سے صحبت کرنا	حرام ہے	،،
نکاح بغیر ولی کے	درست نہین	،،		جائز ہے		عورت کو سنگار کرکے نکلنا	،،	۲۰۰
نکاح بغیر گواہون کے	گویا زنا ہے	۱۸۷	زنا کی اجرت	حرام ہے	،،	غیرت مین	+	،،
نکاح کا خطبہ	مسنون ہے	،،	ایک کے پیغام پر دوسرا دے	کہ منع ہے	،،	عورت کو اکیلے سفر کرنا	درست نہین	،،
نکاح کا اذن کنواری اور بیوہ	ضرور ہے	۱۸۸	عزل مین	وہ جائز ہے	۱۹۴	غیر محرم عورت کی ساتھ خلوت	منع ہے	،،
سے لینا			عزل کی کراہت ہے		،،	جن عورتون کے شوہر باہر گئی ہون	،،	،،
یتیمہ پر نکاح مین جبر کرنا	درست نہین	،،	باکرہ اور بیوہ کی تقسیم مین	باکرہ کی ۷	،،	اون پاس جانا		
جس لڑکی کا دو ولیون نے الگ الگ	نکاح اول	۱۸۹		شب بیوہ کے		عورت کو پردہ ضرور ہے	+	۲۰۱
نکاح کیا	درست ہے		سوتون کو برابر رکھنا	مامور بہ ہے	۱۹۵	عورت کو اپنی مرد کو تکلیف دینا	حورون کے طعن کا	،،
غلام کا نکاح بغیر اذن مولی کے	درست نہین	،،	جو عورت خصم سے ایک مسلمان ہو چلے		،،		سبب ہے،	
عورتون کا مہر کم سے کم	دو جوتیان	،،	جو ناکح قبل تقرر مہر مر جاوے	عورت کو مہر مثل	،،	**ابواب الطلاق واللعان**		
جو لونڈی کو آزاد کرکے نکاح کرے	عتق ہی مہر	۱۹۰		اور میراث ملے		سنت کی موافق طلاق دینا	+	۲۰۱
	ہوسکتا ہے		**ابواب الرضاع**	دودھ پلانا یا	۱۹۶	طلاق البتہ مین	+	۲۰۲
اسکی فضیلت	سرکشی کا ثواب	،،	رضاعت سے بہی حرام ہوتے ہین	یعنے سات بار	،،	عورت سے امرک بیدک کہنے مین	یعنے تیرا کام تیرے	،،
	دونا		جو نسب سے حرام ہین				ہاتہہ ہے	
منکوحہ کی بیٹی سے نکاح کرنا	تفصیل مع اسباب	،،	دودھ مرد کیطرف منسوب ہے	+	،،	طلاق کا اختیار عورت کو دینا		،،
مطلقہ ثلاث کا حکم	+	،،	عدم ثبوت حرمت مصہ اور	+	،،	مطلقہ ثلاث کو نفقہ اور مکان دینا	مختلف فیہ ہے	۲۰۳
محلل اور محلل لہ کا بیان	+	۱۹۱	مصتان سے			طلاق قبل نکاح واقع نہین ہوتا	یعنے اجنبیہ پر	،،
متعہ کا نکاح پہلے جائز تہا	پہر حرام ہوگیا	،،	ثبوت رضاعت کو ایک عورت	کافی ہے	۱۹۷	لونڈی کی طلاق	دو ہی ہین	۲۰۴
نکاح شغار	اسلام مین نہین ہے	،،	کی گواہی ہے			دلمین طلاق کی خیال کرنیسے	طلاق نہین پڑتا	،،

طلاق خوش طبعی سے بہی	پڑجاتا ہے	۲۰۴	مدبر کے بیع مین	بیع اوسکے مخلوط	۲۱۲	ثمرا در زور کے جمعین جبتک	بحدیث حسن	۲۲۰
خلع کے بیان مین اور وہ کیا ہے	عورت مہر چھوڑ کر	״		فیہ ہے		جدا نکرین	صحیح منع ہی	
	اور مرد طلاق		نجاردن کے استقبال مین	کہ منہی عنہ ہے	״	بردہ کی بیع دلا کی شرط	بائع کو نہین	״
	دیوی		شہر والا گانون والی کی چیز نہ	کہ منع ہی	״		پوہنچتی	
خلع کرنیوالیون مین	وہ منافقات ہین	״	بیچے			نفع کے بیان مین	+	״
عورتون کی خاطر داری	مامور بہ ہے	۲۰۵	محاقلہ اور مزابنہ مین	دونو حرام ہین	۲۱۳	جس مکاتب کے پاس آنا ہو	״	״
جسکا باپ کہے کہ اپنی بیبی کو طلاق دیدے	طلاق دیدے	״	پہلونکا بیچنا جبتک گذر نہون	منع ہی	״	کہ زر کتابت ادا کرسکے		
عورت اپنی سوت کا طلاق نچاہے	کہ منہی عنہ ہے	״	حبل کے وعدہ پر بیع کرنا	منع ہی	״	جسکا دانہ نکلی اوسکی بیع	فوراً لے	۲۲۱
مسلوب العقل کے طلاق مین	وہ طلاق نہین ہوتا	״	دہوکی کی بیع مین کہ	منہی عنہ ہی	״	جو اپنی چیز بادے		
اگلے زمانہ کے بعد طلاق	یعنے ایام جاہلیت	״	ایک بیع مین دو بیع کرنا	״	۲۱۴	مسلمان ذمی سی ہی شراب	بلکہ پہنکدی	״
جسکا خاوند مرگیا ہو اور وہ حبلی	اوسکی عدت تمام ہے	۲۰۶	جو چیز اپنے پاس نہو اوسکی بیع	״	״	نہ بکوائے	اگرچہ یتیم کا ہو	
جسکا خاوند مرگیا اوسکے عدت	چار مہینے دس دن	״	دلا کی بیع اور ہبہ	درست نہین	۲۱۵	خائن سی ہی خیانت درست	صحیح غریب	״
مظاہر جو ادای کفارہ کے قبل صحبت کرے	اوسپر ایک ہی کفارہ ہے	۲۰۷	جانور کے بدلی جانور قرض بیچنا	״	״	نہین	منع ہے	
کفارہ ظہار کہ دو ماہ کے روزی ہین	یا ساٹھہ مسکین کہلانا	״	دو غلام دیکر ایک خریدنا	بحدیث حسن صحیح	״	مانگیکی چیز پہیر دینا ضرور ہے	بحدیث حسن	״
ایلا مین کہ قسم کہانا ہے عورت کے ترک صحبت کے	+	״		ثابت ہے		غلہ روکنا انتظار گرانی	حرام ہے	۲۲۲
لعان مین	+	۲۰۸	چہہ چیزین کہ جنمین تفاضل	اور ربا ہے	״	کے لئے		
جسکا شوہر مرے عدت کہان کرے	اپنی خاوند کے گہر مین	۲۰۹	جائز نہین	مین ہے		محفلات یعنے دودہ چڑہانے	منع ہی	״
ابواب البیوع عن رسول			صرافے کے بیان مین		۲۱۶	ہوئے کی بیع		
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم			نخل اور غلام مالدار کے بیع مین	״	۲۱۷	جہوٹی قسم جو کسی کا مال	غصب الیے کا ہے	״
سود کی برائی مین	سود خوار ملعون ہے	״	عاقدین کی خیار مین قبل	״	۲۱۸	مار جاوے		
جہوٹ اور جہوٹی گواہی مین	یہہ دونون کبیرہ ہین	۲۱۰	تفرق کے			بائع اور مشتری کے اختلاف	قول بائع	۲۲۳
تاجرون کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نام رکہا	معشر التجار	״	بیع مین بغیر تراضی طرفین	نچاہیے	״	مین	معتبر ہے	
جو بیع مین جہوٹی قسم کہاوے	خائب و خاسر ہے	״	جدا ہونا			جو پانی حاجت سی زیادہ	ممنوع ہی	״
سویرے تجارت کو جانا	موجب کثرت مال ہے	״	جو دہوکہا کہاوے	لا خلابہ	״	ہوا اوسکی بیع		
کسی چیز کو وعدہ پر خریدنا	درست ہے	۲۱۱		کہدیا کرے		جانورونکی گابہن کرانے کی	״	״
بیعنامہ تحریر کرتے ہین	بحدیث حسن غریب	״	دو دہہ کی جانور کی بکری	״	۲۱۹	اجرت		
	ثابت ہے		جانور بیچتے وقت سواری	بحدیث حسن صحیح	״	کتے کی قیمت اور زنا و	حرام ہے	״
ناپ اور تول مین	عدل لازم ہے	״	کی شرط	ثابت ہے		کہانت کی		
نیلام یعنے ہراج کے بیان مین	یہہ بیع درست ہے	۲۱۲	شی رہو نہ سی نفع اوٹہانا	״	״	پچھنے لگانی کی مزدوری	منہی عنہ ہے	״

اسکے جواز مین۔	بحدیث حسن صحیح	۲۲۴	منابذہ اور ملامسہ کے بیع	ممنوع ہے	۲۳۰	رقبی کے بیان مین	+	۲۴۴
	ثابت ہے		غلہ وغیرہ خریدنیکو بیچنے کی دینیا	کیل و وزن اگر	″	صلح مین درمیان مسلمانون کے	+	۲۴۷
کتے اور بلے کی قیمت	بحدیث مضطرب	″		معلوم ہو تو درست ہے		دیوار ہمسایہ پر کڑی رکھنا	جائز ہے اور	″
	مکروہ		زمین مشترک کا کوئی حصہ بیچا چاہے	تو اپنی شریک کو	″		اوسکو ممانعت	
شکاری کتی کی قیمت	جائز ہے	″		بتالے			نہین چاہیے	
گانیوالی لونڈیون کی قیمت	حرام ہے	″	بیع مجابرہ اور معاومہ کے بیان مین	+	″	قسم کہلانیوالے کی نیت پر قسم کا ہونا	×	″
فائدہ مترجم حرمت مین غنا کے	حدیث غریب	″	نرخ مقرر کرنا	اللہ ہی کا کام ہے	″	جب راہ مین اختلاف ہو	سات ہاتھ مقرر کردے	″
بھائیون اور ماں اور اولاد کو بیچ کر	قیامت مین	۲۲۵	دغابازی کرنا بیع مین	حرام ہے	۲۳۱	تخییر والدین جب والدین جدا ہون	بحسن صحیح ثابت ہے	″
جدا کرنا	جدائی احباب		اونٹ یا اور کوئی جانور قرض لینا	درست ہی	″	باپ لڑکے کی مال سے جو چاہے لے لے	کہ لڑکا بھی اوسکا	″
	کا موجب ہے		مسجد مین خرید و فروخت	منع ہے	″		مال ہے	
جو غلام خرید کر کمائی بھی کہا چکا اور عیب پایا	پھیر سکتا ہے	″	**ابواب الاحکام عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**			کسی چیز توڑنے اور اوسکی بدلا دینے مین	جائز ہے	۲۳۸
راہ والے کو راہ کے پھل کہانا	درست ہی	″						
بیع مین استثنا کرنا	جب مقدار معلوم ہو درست ہی	″				مرد و عورت کے بالغ ہونے مین	″	″
			قاضی کا بیان	+	۲۳۲	جو اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے	اوسکا سر کاٹ دینا	″
طعام کی بیع قبل قبض کے	جائز نہین	۲۲۶	قاضی کی ثواب و خطا مین	+	″	کھیت مین پانی دینے کا	زبیر کا قصہ بیان	″
کسی بیع پر بیع کرنا	منع ہے	″	کیفیت قضا مین	+	۲۳۳		مذکور ہے	
بیع خمر کے	″	″	امام عادل	اللہ کا پیارا ہے	″	جو اپنا بردہ موت کی وقت	+	۲۳۹
بے اجازت مالکون کے دودھ دوہنا	بضرورت جائز ہے	۲۲۷	کیفیت انفصال مقدمات	+	″	آزاد کرے		
مردار جانورون کے کہالین اور	منع ہی	″	امام رعیت کا بیان	+	″	جو ناتے دار کا مالک ہو	وہ ناتے دار آزاد ہے	″
بتون کا بیچنا			قاضی جب غصہ ہو	فیصلہ نکرے	″	جو غیر کی زمین مین بے اجازت کچھ بووے	اپنا نفقہ لیلوے	۲۴۰
ہبہ کو پھیر لینا کیسا ہے	جیسے کتا قی کری	″	حاکمون کا تحفہ	غلول ہے	″	ہبہ مین لڑکون کو برابر دینا	مامور بہ ہے	″
	اور کہالے		رشوت دینا اور لینا	موجب لعنت ہے	۲۳۴	شفعہ کے بیان مین	″	″
بیع عرایا اور اوسکی جواز مین	پانچ وسق سے	۲۲۸	دعوت اور ہدیہ قبول کرنا	سنت ہی	″	غائب کے شفعہ مین	″	۲۴۱
	کم مین		اخذ مال غیر اگرچہ بحکم حاکم ہو	حرام ہی	″	جب حدین ٹھہر جاوین شفعہ نہین	اور جب راہین جدا	″
نجش یعنی لالچ دینا بیع مین	حرام ہے	″	مدعی پر گواہ اور مدعی علیہ پر قسم	ضرور ہے	″		ہوجاوین	
جھکتی ڈنڈی تولنے مین	پہ مامور بہ ہے	۲۲۹	مدعی کی قسم جب اوسکا ایک گواہ	معتبر ہی بحدیث	۲۳۵	شفعہ ہر شی مین ہونا	بروایت ضعیف	″
قرض دار تنگدست کو مہلت دینا	سایہ عرش مین	″	ہو	حسن صحیح			ثابت ہے	
	جگہ پاتا ہے		غلام مشترک کے آزاد مین	+	″	لقطہ اور کہوئے ہوا اونٹ بکری	×	″
ادائے قرض مین غنی کو دیر لگانا	ظلم ہے	″	عمری کے بیان مین	+	۲۳۶	کے بیان مین		

وقف کے بیان مین	+	۲۴۴	حمل گرادینی کی دیت	ایک بردہ	،،	شرابی کا چوتہی بار قتل کرنا	تشدید ولد...	۲۵۶
جانور کے مارنے پر قصاص نہین	جیسے کہان اور	،،	مسلمان کافر کی عوض مارا نجاوی	یہی قول صحیح ہی	۲۴۹	کتنے مال مین ہاتہ کاٹا جاوی	۳ درہم مین	۲۵۷
	کنوے مین		جو اپنی غلام کو مار ڈالے	بحدیث حسن		چور کا ہاتہ کاٹ کی گلی مین لٹکانا	مامور بہی	،،
زمین خراب کا آباد کرنا	یعنے جو کسی کے	۲۴۴		غریب قصاص ہے	۲۵۰	خائن اور اوچکی اور ڈاکو مین	ہاتہ کاٹنا نہین	،،
	ملک نہو		عورت اپنی شوہر کی دیت سے	ورثہ پاوے	،،	پہلون اور کہجور کی گابہ مین	ہاتہ کاٹنا نہین	،،
منقطع دینی کے بیان مین	جائز ہے	،،	نزول قصاص کے بیان	+	،،	جہاد مین کسی چور کا ہاتہ کاٹنا	کہ مرتد نہو جاوے	۲۵۸
درخت لگانے کی فضیلت مین	جو کہاویگا صدقہ	،،	متہم خونی کو قید کرنا چاہیے	+	،،	جو زنا کری اپنی بی بی کی لونڈی سے	رجم ...	،،
	لکہا جاویگا		جو اپنی مال کی لئے مارا جاوے	شہید ہے	،،	جس عورت سے زبردستی زنا کیا	اس عورت پر حد نہیں	،،
مزارعت یعنے شراکت سی کہیتی کرنا		،،	قسامت کے باب مین	پچاس آدمیون کو	۲۵۱	لوطی کی حد مین جو روایتین	دو حسن و غریب ہین	۲۵۹
ابواب الدیات عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	**باب دیتون کی یعنے خون بہا**			قسم خون کے دریا کو		ہومین مین		
			ابواب الحدود عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	،،	،،	مرتد کی بیان مین اور اسکی سزا	قتل ہے	،،
دیت کے کتنے اونٹ مین	تنو	،،				جو مسلمانون پر ہتیار نکالی	اسکی سزا ...	،،
دیت کے کتنے روپیہ	بارہ ہزار درہم	،،	جن پر حد جب نہین ہوئی	نائم لڑکا دیوانہ	،،	جادوگر کی حد ایک تلوار سی مارنا	مختلف فیہ ہے	۲۶۰
جن زخمون سی ہڈی کہلجاوی اوسکی دیت	پانچ پانچ اونٹ ہے	۲۴۴	حد کا دفع کرنا جہان تک ہوسکی	مامور ہے	۲۵۲	جو غنیمت کا مال چورا وے	اوسکا مال جلادو	،،
			مسلمان کا عیب چہپانا	موجب ثواب ہے	،،	جو کسیکو مخنث کہے	بیس کوڑی کہاوے	،،
انگلیون کی دیت	ہر انگلی کے	،،	حدون مین تلقین کرنا چاہیے	اولیٰ تب کرے	،،	تعزیر کے بیان مین	،،	،،
	۱۰ اونٹ			بچ جاوے		**ابواب الصید عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**	یہہ باب مین شکار کے	،،
دیت کا عفو	موجب ثواب ہے	،،	جب معترف اقرار سی پہرجاوے حد نہین	+	،،			
جسکا سر پتہر سے کچلا جاوے	قصاص ہو	،،	حدود مین شفاعت	جائز نہین	۲۵۳			
قتل مومن کا عذاب	زوال دنیا سے	۲۴۷	رجم یعنے پتہر مارنیکا ثبوت	زانی کی لیے	،،	کتے کا شکار کون کہایا جاوے	+	،،
	بڑھکر			جو محصن ہو		کلب مجوسی کی شکار مین کیا حکم	ممنوع ہی	۲۶۱
آخرت مین خون کا فیصلہ	سب سے اول ہو	،،	رجم محصن پر ہے	جسنے ایکبار زنا کی	۲۵۴	باز کی شکار کا حکم کیا ہے	حلال ہے	،،
باپ بیٹی کی قصاص مین	نہ لیا جاوے	۲۴۸		حلال کی		شکار کو تیر مارین اور وہ گم	اگر دوسرے دن ملے	
خون مسلم کی حرمت مین		،،	دوسرا اسی بیان مین	وہ محصن ہے	۲۵۵	ہو جاوے	کا اثر نہو کہاوے	
قاتل ذمی	جنت کی خوشبو	،،	اہل کتاب کے رجم مین	+	،،	جسکو تیر مارین اور پانی مین	نکہا دین	۲۶۲
	نہ سونگہی گا		زانی کے جلاوطن کرنے مین	بحدیث صحیح ہے	،،	مرا پادین		
کافر کی دیت	مسلمان کی برابر	،،	حدود گناہون کا کفارہ ہین	،،	،،	معراض کی شکار مین اور	کانٹے دار ہی	۲۶۳
ولی مقتول کو اختیار ہے	عفو یا قصاص کا	،،	لونڈی غلامونکو حد مارنا	آقا کا کام ہے	۲۵۶	پتہر سی ذبح کرنا	حلال ہے	،،
مثلہ کی نہی او مثلہ کیا ہے	ناک کان کاٹنا	۲۴۹	مست کی حد	اسی کوڑی	،،	مصبورہ کا کہانا	مکروہ	،،

جنین کا حلال کرنا جب مان حلال ہو	کچہہ ضرر نہین	۲۶۲
کچلے اور جنگلی الی جانور	حرام ہین	۲۶۳
زندہ جانور کا جو عضو کاٹا جاوے	مردہ ہی	״
ذبح کرنا حلق اور لبہ مین	ضرور ہے	״
چہپکلے اور گرگٹ مارنیکا ثواب	ایک چوٹ مین	״
	سو نیکیے	
سانپون کا مارنا اسمین	روایتین مختلف	״
کتون کا مارنا	کالیکا ضرور ہے	۲۶۴
کتا پالنا نیکیون کے گہٹنے کا سبب ہے	ہر روز دو قیراط	״
بانس وغیرہ سی ذبح کرنا	درست ہے	״
ذبح اضطراری مین	+	۲۶۵
ابواب الاضاحی عن رسول	قربانیون کے	
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	باب	
قربانیکے فضیلت اور خون بہانا	عیدمین اجب	״
	اعمال ہے	
دو مینڈہون کی قربانی	مسنون ہے	״
قربانی جس جانور کی مستحب ہے	+	۲۶۶
جسکے قربانی درست نہین	+	״
جسکے قربانی مکروہ ہے	+	״
جذع کی قربانی بہیڑ مین سے	بہت خوب ہے	״
قربانی مین شریک ہونا	گائمین سات اور	״
	اونٹ مین دس	
ایک بکری ایک گہر والون کو	کافی ہی صحیح	۲۶۷
قربانی واجب نہین	سنت ہی	״
قربانی بعد نماز عید ذبح کرنا	مامور ہے	״
تین دن سی زیادہ قربانی کا گوشت	رکہنا نچاہی	۲۶۸
	یہہ پہلے تہا	
تین دن سی زیادہ کی رخصت	متفق علیہ ہے	״
فرع اور عتیرہ کے بیان مین	+	״

عقیقہ کے بیان مین		۲۶۸
بچہ کے کانمین اذان دینا	مسنون ہے	۲۶۹
اضحیہ کے بیان مین	+	״
امام حسن کا عقیقہ	ایک بکری سی ہوا	״
ساتوین دن عقیقہ	مسنون ہے	״
بال نہ مونڈوی قربانیوالا	مختلف فیہ ہے	״
ابواب النذور و	یہہ باب ہین	
الایمان عن رسول	نذرون اور	
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	قسمون کے	
نذر درست نہین معصیت مین	+	۲۷۰
نذر شی غیر مملوک مین نہین	+	״
نذر غیر معین کا کفارہ	کفارہ یمین ہے	״
کسی امر پر قسم کہا کر اوس سے بہتر تجویز	قسم کا کفارہ دیدے	״
کرے		
ادای کفارہ قبل حنث کے	مختلف فیہ ہے	۲۷۱
قسم مین استثنا کرنا	مانع حنث ہے	״
غیر خدا کے قسم کہانا	منہی عنہ ہے	״
جو قسم کہاوے چلنے کی اور چل نسکے	سوار ہو لے	۲۷۲
کراہت مین نذر کرنے شے	+	״
نذر پورا کرنا	مامور بہ ہے	״
انحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے	لا و مقلب القلوب ہے	״
قسم		
غلام آزاد کرنیکا ثواب	دوزخ سی آزادی	۲۷۳
جو طمانچہ مارے اپنے غلام کو	اوسی آزاد کر دے	״
غیر اسلام کی قسم کہانا	گویا اوسی ملت مین	״
	جاتا ہے	
میت کیطرف سی قضای نذر	مامور بہ ہے	״
غلام و لونڈی آزاد کرنیکا ثواب	دوزخ سے	״
	آزادی	

ابواب السیر عن رسول	یہہ باب ہین	۲۷۴
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	جہاد کی	
دعوت قبل قتال	مسنون ہے	״
لشکر اسلام جہان مسجد یا	دہان کسیکو	״
آواز موذن پاوی	قتل نکرے	
شب خون اور لوٹ	صبحکو فرماتے	״
کافرون کا گہر جلانا اور	روا ہی	۲۷۵
ویران کرنا		
غنیمت آپکی امت کو	اللہ نے حلال کر دی	״
گہوڑے کے دو حصے اور سوار کا ایک	اکثر صحابہ کا یہہ	״
	مذہب ہے	
لشکرون کا شمار	سریہ ہے جیش ہے	״
مال غنیمت کیونکر تقسیم ہوتا ہے	+	״
غلام کا حصہ غنیمت سی	حاکم کی رای پر ہے	۲۷۶
ذمی اگر شریک جہاد ہون تو	غنیمت مین نہین	״
اونکا حصہ		
ظروف مشرکین کا استعمال	بعد غسل جائز ہے	״
نفل کا بیان	+	״
جو قتل کرے کسی کافر کو اوسکا	بحکم حاکم	۲۷۷
مال لیلی		
بیع مغانم قبل تقسیم	منع ہے	״
حاملہ عورتین جو قید ہون	منع ہی	״
اونسی جماع		
طعام مشرکون کا	+	״
کراہیت مین تفریق مین	تفریق اقربا کے	۲۷۸
قیدیون کے	منع ہے	
قیدیون کے قتل اور فدیہ مین	+	״
قتل عورتون اور لڑکونکا	ممنوع ہی	״
جہاد مین		

اگ سے جلانا	منع ہی	۲۷۹	جسکے قدم گرد آلود ہوئے جہاد مین	دوزخ کی اگ حرام	۲۸۸	جو والدین کو چھوڑ کر جہاد کو جاوے	بے اجازت درست نہین	″
غلول یعنی مال غنیمت سی کچھ چرانا	حرام ہے	″	جہاد کی غبار کی فضیلت	مانع دخول جہنم ہے	″			
عورتون کا جہاد مین جانا	جایز ہے	″	جو بوڑہا ہوا جہاد مین	ایک نور ہی اسکو قیامت مین	″	ایکمرد کو بطور سریہ بہیجنا	بحدیث حسن صحیح غریب ثابت ہے	۲۹۴
مشرکون کا ہدیہ قبول کرنا	درست ہی	″						
سجدہ شکر کا بیان	مسنون ہے	″	گھوڑا رکہنا بہ نیت جہاد	ترا موجب اجر ہے	″	اکیلے سفر کرنا	مکروہ ہے	″
عورت اور غلام کا پناہ دینا	معتبر ہے	۲۸۰	تیر پہینکنے کی فضیلت جہاد مین	اگر وہ سچا کیا [illegible]	″	لڑائی مین جہوٹ اور مکر کی جائز	بحدیث حسن صحیح ثابت ہے	″
اقرار توڑنا قبل اتمام مدت	جایز نہین	″	جہاد مین پہرہ دینی کی فضیلت	+	۲۸۹			
ہر عہد شکن کے دبر پر ایک جھنڈا ہوگا	قیامت مین	″	شہید کا ثواب	+	″	اپکے عدد غزوات	انیس ہین	″
کسیکے حکم پر اوترنا	جایز ہے	″	شہدا کی زندگی واللہ کے نزدیک ہے	+	″	صف بندی اور ترتیب لشکر	مسنون ہے	″
حلف جاہلیت مین	+	۲۸۱				لڑائی کے وقت کی دعا	بحدیث حسن صحیح ثابت ہے	″
مجوسی سے جزیہ لینا	درست ہی	″	دریا کے جہاد کی فضیلت	+	۲۹۰			
دشمنون کی مال سی جو حلال ہے	دعوت ہی و سنانے [illegible]	″	جو ریا اور طلب دنیا کے لئے لڑے	وہ اللہ کی راہ مین نہین	″	لشکر کے تیرے رکہنا	مسنون ہے	″
ہجرت کی بیان مین کہ دائم ہے	مسنون ہے	″				لشکر کے جہنڈے رکہنا	″	″
بیعت نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی			جہاد مین ایک صبح اور شام چلنے کی فضیلت	ساری دنیا سے بہتر ہے	″	جہنڈون کے بیان مین	مسنون ہے	۲۹۵
بیعت توڑنا	جہاد مین عذاب الیم کا سبب ہے	۲۸۲				انحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قمیص	قبیلہ کی صنیف کے تھے	″
غلام کی بیعت	+							
عورتونکی بیعت	مسنون ہے	″	کون لوگ سب سے بہتر ہین	غازی اپنی [illegible]	۲۹۱			
بدر والونکی تعداد اور صحابہ طالوت کے	تین سو تیرہ تھی	″	مجاہد اور مکاتب اور ناکح پر مدد آئیہے	بحدیث حسن صحیح ثابت ہے	″	لڑائی مین افطار	ماموریہ ہے	″
خمس غنیمت میتون اور یتیمونکو ملیگا	بحدیث حسن صحیح	۲۸۳				گہبراہٹ کی وقت ثابت قدمی	شعار ہو نہین	″
ہدیہ کے عوض قبل تقسیم کے	+							
اہل کتاب پر سلام کرنا	ابتداء سلام کی نہ چاہیے	″	جو زخمی ہوا اللہ کی راہ مین	+	۲۹۲	تلوار کے زینت سونی و چاندی سے	مسنون ہے	۲۹۶
مشرکونسے مدد لینا	موجب [illegible]	″						
جزیرہ عرب سے یہود و نصاریٰ کا نکالنا	انحضرت کی آرزو تھی	۲۸۴	کون عمل سب مین افضل ہے	ایمان و جہاد و حج مبرور	″	زرہ پہننا	مسنون ہے	″
ترکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین	وہ سب صدقہ ہے	″				خود پہنا	مسنون ہے	″
کہ پہ آپ نے فرمایا اب جہاد ہوئیگا	حدیث حسن صحیح ہے	۲۸۵						
قتال کا وقت مستحب	″		کون آدمی افضل ہے	مجاہد یا غازی ترین	″	گھوڑے کی فضیلت	اوسکی پیشانی مین خیر ہے	″
طیرہ یعنی بدفالی کا بیان	طیرہ شرک ہے	″						
وصیت انکی لشکر روانہ کرنیکے وقت	تقوی وغیرہ کی	۲۸۶						
ابواب فضائل الجہاد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	اسمین یہ باب ہین		شہید کیلئے اللہ کے پاس چہہ چیزین ہین	″	″	بہتر گھوڑون کے بیان مین	+	″
جہاد کی فضیلت						بری قسم گھوڑونکی مین	+	″
فضیلت مین جہاد کی اور مجاہد [illegible]	مثل صائم قائم کے							
اللہ کی موت کی فضیلت	جنتی ہے	۲۸۷	ابواب الجہاد عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	بعض احکام جہاد کے	۲۹۳	گھوڑونکی شرط یعنی گھوڑ دوڑ	مسنون ہے	۲۹۷
جہاد مین روزہ رکہنا	ستر برس دوزخ سے دوری ہے	″				گھوڑون پر گدہا چھوڑنا	منع ہی	″
جہاد مین خرچ کرنا ایک کا	سات سو گنا ہے	″				فقراء مومنین سے دعا	مسنون ہے	″
غازی کا سامان طیار کرنیکی فضیلت	مثل غازی کے ہے	″	معذورونکو جہاد مین نہ جانیکے	رخصت ہی	″	خیر جانا		″

مضمون	حکم	صفحہ
گہوڑون مین گہنٹی لٹکانا	ملنگ کی دوری ہے	״
جنگ کا امیر مقرر کرنا	مسنون ہے	״
امام سے قیامت مین سوال ہوگا	رعیت کی رعایت کا	״
اطاعت امام کی ضرور ہے	اگرچہ امام غلام حبشی ہو	٢٩٨
مخلوق کی اطاعت نہین خالق کے معصیت مین	حدیث حسن صحیح ہے	״
جانور لڑانا اور منہہ پر داغ دینا	ممنوع ہے	״
غنیمت مین لڑکیکو کب حصہ ملیگا	جب پندرہ 15 برس کا ہو	״
شہید کا قرض	معاف ہوگا	״
شہیدون کا دفن دو دو تین تین کا	ایک قبر مین درست ہے	٢٩٩
مشورہ کرنا	مسنون ہے	״
جیفہ کافر کا بیچنا	درست نہین	٣٠٠
جہاد سے بہاگنا اور حضرت کی خوش خلقے	+	״
آنیوالے کا استقبال	مسنون ہے	״
فیرون کا بیان	+	״
ابواب اللباس عن رسول الله صلی الله علیه وسلم	یہہ باب مین لباس کے	״
ریشم اور سونا مردون کو	حرام ہے	״
ریشمی کپڑی لڑائی مین پہننا	درست ہین	״
دوسرا اسے بیان مین	×	٣٠١
سرخ کپڑے مردونکو	درست ہین	״
مردون کے لیے کسم کا رنگ	درست نہین	٣٠١
پوستین پہننا	جائز ہے	״

مضمون	حکم	صفحہ
مردار جانورون کے کہال دباغت کے بعد	پاک ہے	״
تہمت ٹخنون سی نیچی رکہنا مردکو	حرام ہے	״
عورتون کے دامن ٹخنون سے نیچے	ایک بالشت ہون یا ایک ہاتہ	٣٠٢
صوف پہننا	مسنون ہے	״
عمامہ سیاہ	مسنون ہے	״
سونے کے انگوٹہے	منع ہے	״
چاندی کی انگوٹہے	مسنون ہے	٣٠٣
چاندی کا نگینہ	مسنون ہے	״
داہنے ہاتہہ مین انگوٹہی پہننا	صحیح تر ہے	״
نقش خاتم آپ کا کیا تہا	محمد الرسول الله	״
تصویرونکا گہر مین رکہنا	حرام ہے	״
مصورون کا عذاب آخرت	ابدی ہے	٣٠٤
خضاب مہندی اور تیل کے بنی کا	مسنون بہتر ہے	״
بال رکہنا دائما	مسنون ہے	״
ہر روز کنگہے کرنا	منہی عنہ ہے	״
سرمہ لگانا	مسنون ہے رات کو	״
ایک کپڑے مین لپٹنا اور احتبا	منع ہی	٣٠٥
بالون مین جوڑ لگانا	موجب لعنت ہے	״
ریشمی زین پوش رکہنا	منہی عنہ ہی	״
آنحضرت صلی الله علیه وسلم کا بچہونا	چمڑے کا تہا اور خرما کی چہال سے بہرے	״
کرتے سب کپڑون مین آپ کو	محبوب تہے	״
نیا کپڑا پہننے کے دعا	+	٣٠٦
جبہ رومیہ تنگ باہونکا	آپ نے پہنا ہی	״
سونے سے دانت باندہنا	جائز ہے	״
درندون کے کہال کا استعمال	منع ہی	״
نعل مبارک مین آپ کی صلعم	دو تسمہ تہے	״

مضمون	حکم	صفحہ
ایک نعل کے ساتہہ چلنا	مکروہ ہی	״
اسکے اجازت	بہی وارد ہوئی ہے	٣٠٧
جوتی پہلے کس پیر مین پہنی	داہنی مین	״
کپڑی مین پیوند لگانا	مسنون ہے	״
چار چوٹیان کرنا بالونکا	مسنون ہے	״
ٹوپیان چوڑی سر سے ملے	مسنون ہے	״
حد ازار کی نصف ساق تک	تحت الکعبین حرام ہے	״
لٹکانا اور آنحضرت صلی الله علیه وسلم کی کشتے	-	״
لوہے کے انگوٹہے	دوزخیون کا پہناوا ہے	٣٠٨
ریشمی کپڑون کی حرمت اور خاتم کی ترکیب	یعنے سبابہ وسطی مین پہننا	״
حبرہ یعنے چادر خط دار اوڑہنا	مسنون ہے	״

تمت و آخر دعوانا ان الحمد لله رب العلمین

فہرست جلد ثانی جائزۃ الشعوذی ترجمۂ ترمذی

صفحہ	مضامین
۱	ابواب کھانون کے
〃	آنحضرت کس پر کھانا کھاتے تھے
〃	باب خرگوش کھانیکے بیان مین
〃	باب ضب کے بیان مین
۲	باب کفتار کے بیان مین
〃	باب گھوڑون کے کھانے مین
〃	باب شہری گدہون کے بیان مین
〃	باب کفار کے برتنون کے حکم مین
〃	باب چوہے کے بیانمین جو گھی مین مرجاے
〃	بائین ہاتہہ سے کھانے پینے کی نہی مین
〃	باب اونگلیان چاٹنے کے بیانمین
〃	باب گرے ہوئے لقمہ کے بیان مین
۴	باب کھانیکی بیچ سے کھانیکی کراہت مین
〃	باب لہسن اور پیاز کے بیانمین
〃	باب پکے ہوئے لہسن کے اباحت مین
〃	باب برتنون کے ڈہانپنی اور چراغ اور آگ بجھانیمین
	سونے وقت
۵	باب دو کھجور کا ایک لقمہ کرنیکے بیانمین
〃	باب فضیلت مین تمر کے
〃	باب کھانیکے بعد حمد کرنے مین
〃	باب جذامی کے ساتھہ کھانے مین
۶	باب اس بیان مین کہ مومن ایک آنت مین
	کھاتا ہے
۷	باب اس بیان مین کہ ایک کا کھانا دو کو کفایت
	کرتا ہے۔
〃	باب جلالہ کے گوشت اور دودہ کے بیانمین
〃	باب مرغی کھانیکے بیان مین

صفحہ	مضامین
۸	باب حباری کھانیکے بیان مین
〃	باب بھنا ہوا گوشت کھانیکے بیانمین
〃	باب تکیہ لگاکر کھانیکے کراہت مین
〃	باب آنحضرت کے حلوا اور شہد دوست رکھنے مین
〃	باب شوربا زیادہ کرنے مین
〃	باب ثرید کی فضیلت مین
۹	باب گوشت دانت سے نوچکر کھانے مین
〃	باب چھری سے گوشت کاٹکر کھانے مین
〃	باب اس بیان مین کہ کونسا گوشت آپکو
	پسند تھا
〃	باب سرکے کے بیان مین
۱۰	باب خربوزہ تر کھجور کے ساتھہ کھانیمین
〃	باب ککڑی تر کھجور کے ساتھہ کھانے مین
〃	باب اونٹونکا پیشاب پینے کے بیانمین
〃	باب وضو کرنیمین قبل طعام کے اور بعد اوسکے
〃	باب وضو کے ترک مین
۱۱	باب کدو کھانیکے بیان مین
〃	باب زیت کے بیان مین
〃	باب لونڈی غلام جب کھانا پکاکر لائے
	اوسکے بیان مین
〃	باب کھانا کھانیکے فضیلت مین
〃	باب طعام شب کی فضیلت مین
۱۲	باب کھانے پر بسم اللہ کہنے کے بیان مین
〃	باب چکنے ہاتہہ سو جانیکے کراہت مین
۱۳	خاتمہ مترجم کی طرف سے جسمین بیس سالن
	کھانیکے مذکور ہین
〃	فائدہ اطعمہ مسنونہ کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۱۳	ابواب پینے کی چیزون کے بیانمین
〃	باب شارب خمر کے بیان مین
۱۴	باب ہر مسکر کے حرمت قطعی مین
۱۵	باب جسکی بہت سی نشا ہو اوسکی تھوڑی کے
	حرمت مین
〃	باب مٹکون مین نبیذ بنانیکے حرمت مین
〃	باب دبا اور نقیر اور حنتم کی نبیذ کی کراہت
	مین
۱۶	باب دبا وغیرہ ظروف مین نبیذ بنانیکی
〃	اجازت مین
〃	باب مشک مین نبیذ بنانیکے بیان مین
〃	باب اون دانون کے بیانمین جنسے شراب
	بنتی ہے۔
〃	باب بسر اور تمر ملاکر نبیذ بنانیکے بیان مین
〃	باب سونے اور چاندی کی برتنونمین کھانا پینا
-	حرام ہونے مین
۱۷	باب کھڑا ہوکر پینے کی نہی مین
〃	باب اسکی رخصت مین
〃	باب برتن مین دم لینے کے بیانمین
〃	باب دو دو دم مین پینے کے بیان مین
۱۸	باب پینے کی چیز مین دم لینے کے کراہت مین
〃	باب برتن مین دم لینے کے کراہت مین
〃	باب مشک کے مونہہ سے پینے کی کراہت مین
〃	باب اسکی رخصت مین
〃	باب اس بیانمین کہ داہنی والے زیادہ مستحق
	ہین پینے کے
〃	باب اس بیانمین کہ ساقی قوم سب کے آخر مین پیوے

صفحہ	مضامین
۱۸	باب اس بیان مین کہ مشروبات مین آنحضرت کی
	محبوب کیا چیز تہی
۱۹	چار رسائل ملحقہ مترجم
〃	اول خل خمر کے نہی مین
〃	ثانی تداوی بالخمر حرام ہونے مین
〃	ثالث تغطیہ الاوانی رات کو مسنون ہونے مین
〃	رابع دس جس پر ملعون ہوتے ہین شراب کے
۱۹	ابواب بر والدین اور صلہ رحم کے
〃	باب بر والدین کے بیان مین
۲۰	باب دوسرا اسی مضمون مین
〃	باب رضائے والدین کی فضیلت مین
〃	باب عقوق والدین کے مذمت مین
۲۱	باب دوست پدر کے اکرام مین
〃	باب خالہ کے ساتہہ حسن سلوک کرنے مین
〃	باب حقوق والدین مین
〃	باب قطع رحم کی مذمت مین
〃	فائدہ از مترجم تحقیق رحم مین
۲۲	باب صلہ رحم کی فضیلت مین
〃	باب لڑکون کی محبت مین
〃	باب بچون کی پیار کرنے مین
۲۳	باب لڑکیون اور بہنون کے پرورش مین
〃	باب یتیم پر مہربانی کرنیکے بیان مین
۲۴	باب لڑکون پر مہربانی کرنیکے بیان مین
〃	باب نصیحت کے بیان مین
۲۵	باب مسلمان پر مسلمان کی شفقت مین
〃	باب مسلمانون کی عیب ڈہانپنے مین
〃	باب مسلمانون نلے سے عیب دور کرنے مین
〃	باب ترک ملاقات مین

صفحہ	مضامین
۲۵	باب بہائی کے ساتہہ مروت و مدارات کے بیان مین
۲۶	باب عیب کی مذمت مین
〃	پندرہ برائیان زبان کی مترجم کیطرف سے
۲۷	باب حسد کی برائی مین
〃	باب بغض کی برائی مین
〃	باب آپس مین صلح کے بیان مین
۲۸	باب خیانت اور دغا کی بیان مین
〃	باب حق ہمسایہ کے بیان مین
〃	باب خادم پر احسان کرنیکے بیان مین
〃	باب خادمون کے مارنے اور برا کہنے مین
〃	باب خادم کے ادب سکہانے کی بیان مین
〃	باب اولاد کے ادب سکہانے مین
〃	باب قبول ہدیہ اور بدلا دینے کے بیان مین
〃	باب محسن کے ادائے شکر مین
۲۹	باب امور احسان کے بیان مین
〃	باب منیحہ کے فضیلت مین
〃	باب راہ کی تکلیف کی چیز دور کرنے مین
〃	باب اس بیان مین کہ مجالس مین امانت
	ضرور ہے
〃	باب سخاوت کی فضیلت مین
۳۱	باب بخل کی مذمت مین
〃	باب نفقہ اہل کے فضیلت مین
〃	باب ضیافت کی بیان مین
۳۲	باب یتیمون اور رانڈون کے حوائج مین
	سعی کرنے مین
〃	باب کشادہ پیشانی اور بشاش چہرہ سے
	ملنی کا بیان
〃	باب صدق و کذب کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۳۲	باب بدگوئی کے برائی مین
〃	باب لعنت کے بیان مین
۳۳	باب تعلیم نسب کے بیان مین
〃	باب پیٹہ پیچہے اپنی بہائی کی لیئے دعا کرنیکے
	بیان مین
〃	باب سخت گوئی کے بیان مین
〃	باب شیرین زبانی کے بیان مین
〃	باب مملوک نیک کی فضیلت مین
۳۴	باب بدگمانی کے بیان مین
〃	باب خوش طبعی کے بیان مین
〃	باب تکرار کرنیکے بیان مین
〃	باب مدارات احباب کے بیان مین
۳۵	باب محبت اور بغض کے میانہ روی مین
〃	باب تکبر کے مذمت مین
۳۶	باب حسن خلق مین
〃	باب احسان اور عفو کے بیان مین
〃	باب بہائیون کے ملاقات مین
۳۷	باب حیا مین
〃	باب تامل اور جلدی مین
〃	باب نرم دلی مین
〃	باب مظلوم کے دعا کے بیان مین
〃	باب خلق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین
۳۸	باب خوبی سے نباہ کرنیکے بیان مین
〃	باب عمدہ اخلاق کے بیان مین
〃	باب لعن اور طعن کے بیان مین
〃	باب کثرت غضب کے بیان مین
〃	باب بڑون کے تعظیم مین

صفحہ	مضامین
۳۵	باب تارکان ملاقات کے بیان مین
//	باب صیحکے بیان مین
//	باب مونھہ دیکھے بات کہنے والی کی بیانمین
//	باب چغلخور کے بیان مین
//	باب تامل سے کلام کرنیوالے کے بیان مین
//	باب اس بیانمین کہ بعضا بیان جادو ہے
۴۰	باب تواضع کے بیان مین
//	باب ظلم کے بیان مین
//	باب نعمت کے عیب نکرنیکے بیانمین
//	باب تعظیم مومن کے بیان مین
//	باب تجربہ کے بیان مین
//	باب اپنی پاس جو چیز ہو اوسپر اترانیکے بیان مین
۴۱	باب احسان کی عوض مین ثنا کرنیکا بیان
//	شش مسائل بطریق سوال وجواب از جانب مترجم
//	اول مشرک ماباپ سی صلہ رحم کے حکم مین
//	دوم برادر مشرک صلہ مین
//	سوم غیبت اہل فساد کے حکم مین
//	چہارم غصہ مین حضرت سی کون لفظ مروی ہے
//	پنجم حد جوار مین
//	ششم اسباب جواز غیبت مین
۴۲	**ابواب طب کے**
//	تحقیق لفظ طب از جانب مترجم
//	باب پرہیز کے بیان مین
۴۵	باب نشہ کے چیز سے دوا کرنیکے بیان مین
//	باب سعوط کے بیان مین
۴۶	باب داغ کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۴۶	باب داغ کے رخصت مین
//	باب حجامت کے بیان مین
۴۷	باب مہندی سے دوا کرنیکے بیان مین
۴۸	باب رقیہ کے کراہت مین
//	باب رقیہ کے رخصت مین
//	باب رقیہ معوذتین کے بیان مین
۴۹	باب نظر بد کے رقیہ مین
//	باب اثبات نظر بد مین
۵۰	باب تعویذ پر اجرت لینے کے جواز مین
۵۱	باب رقی اور ادویہ تقدیر مین داخل ہونی مین
//	باب کماۃ اور عجوہ کے بیان مین
۵۲	باب ثمن کلب اور اجر کاہن کے حرمت مین
//	باب گلی مین گنڈہ یا تعویذ لٹکانے مین
۵۳	باب پانی سے بخار کو ٹھنڈا کرنیکے بیانمین
۵۴	باب ذات الجنب کے علاج مین
//	باب دعاے درد مین
۵۵	باب سنا کی ثنا مین اور شبرم کے بیانمین
//	باب شہد کے بیان مین
//	باب رقیہ مریض مین
//	باب بخار کے علاج مین
۵۶	ہفت مسائل ملحقہ از مترجم
//	اول تبدیل آب ہوا مین
//	ثانی محرم کے ضرورۃ پچھنے لگانے مین
//	ثالث طاعون کے حکم
//	رابع البان اتن کے حکم مین
//	خامس حقیقت سحر مین
۵۷	سادس ادعیات رقیہ تریکر ہونکی مین
//	سابع عدوی اور طیرہ و صفر و ہامہ کے بیانمین

صفحہ	مضامین
۵۷	**ابواب فرائض کے**
//	تحقیق فرائض از جانب مترجم
۵۸	باب اس بیان مین کہ ترکہ کے مستحق وارث ہیں
//	باب تعلیم فرائض کے فضیلت مین
//	باب لڑکیون کے میراث مین
۵۹	باب پوتیون کی میراث مین بیٹیونکی ساتھہ
۶۰	باب حقیقی بہائیون کے میراث مین
//	باب نزول آیہ یوصیکم اللہ کے بیان مین
۶۱	باب عصبات کی میراث مین
۶۲	باب دادا کی میراث مین
//	باب دادی اور نانی کے میراث مین
۶۴	باب جدہ کی میراث مین اوسکی بیٹی کے ساتھہ
//	باب ماموں کے میراث مین
۶۵	باب لاوارث کی موت مین
۶۶	باب کافر و مسلمان مین میراث نہونیکے بیان مین
//	موانع ارث از جانب مترجم
//	باب قاتل کو میراث نہونیکے بیان مین
//	باب شوہر کے دیت سی بیویکو میراث ملنی مین
//	باب اس بیان مین کہ میراث وارثون کی ہے اور دیت عصبہ پر
۶۷	باب اوسکی بیان مین جو کسیکی ہاتہہ پر مسلمان ہو
//	باب ولا کے میراث مین
//	**باب وصیتون کے بیان مین**
۶۸	باب وصیت بالثلث مین
۶۹	باب وصیت کی ترغیب مین
//	باب وارث کے لئی وصیت نہونے مین
۷۰	باب اس بیانمین کہ ادای دین وصیت پر مقدم ہے

صفحہ	مضامین
۷۰	باب اسکے بیان مین جو صدقہ دے یا غلام آزاد کرے موت کے قریب
〃	باب شروط باطلہ کے ابطال مین
۷۱	مسائل اربعہ از جانب مترجم
〃	اوّل وصیت کے اقسام مین
〃	دوم عدم اجرائے وصیت اندازثلث مین مگر باجازت ورثہ
〃	سوم ایصال ثواب میت مین
〃	چہارم وصیت خداوند تعالی اور وصیت انبیا مین
〃	**ابواب ولا اور ہبہ کے**
۷۲	باب اس بیان مین کہ ولا معتق کا حق ہے
〃	باب ولا کی بیع اور ہبہ کی نہی مین
〃	باب معتق اور باپ کے سوا اور کو معتق اور باپ بنانیکے مذمت مین
〃	باب لڑکے کی نفی کے بیان مین
۷۳	باب قیافہ شناس کے بیان مین
〃	باب آنحضرت کی ترغیب دلانے مین ہدیہ پر
〃	باب ہدیہ یا ہبہ دیکر پھیر لینے کراہیت مین
〃	**ابواب قدر کے**
۷۴	باب تقدیر مین خوض کرنیکے برائی مین
〃	باب احتجاج موسی وآدم مین تقدیر مین
۷۵	باب سعادت وشقاوت کی بیان مین
〃	باب خاتمہ کے بیان مین
۷۶	باب اس بیان مین کہ ہر مولود پیدا ہوتا ہے فطرت پر
〃	باب اس بیان مین کہ قدر کو رد نہین کرتے مگر دعا

صفحہ	مضامین
۷۷	باب اس بیان مین کہ قلوب رحمان کی دو انگلیون مین ہے
〃	باب دوزخیون اور جنتیون کی کتابون کی بیان مین
۷۸	باب عدوی اور صفر اور ہامہ کی نفی مین
〃	باب تقدیر پر ایمان رکھنے کے بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ ہر شخص کے موت وہین آتی ہے جہان لکھی ہے
〃	باب اس بیان مین کہ رقیہ اور دوا اللہ کے تقدیر کو نہین ٹوٹتی
۷۹	باب قدریون اور مرجیون کی مذمت مین
〃	باب نانوی موت مین انسان کی صورت بننے کے بیان مین
〃	باب رضا بالقضا کے بیان مین
〃	باب قدریون پر سلام نکرنیکے بیان مین
۸۰	لوح محفوظ کا بیان مترجم کی جانب سے
〃	**ابواب فتنون کے**
۸۱	مقدمہ تحقیق فتن مین
〃	باب حرمت مین خون مسلم کے
〃	قصہ شہادت حضرت عثمان
۸۲	باب جان ومال کی حرمت مین
۸۳	باب مسلمان کو ڈرانیکے حرمت مین
〃	باب ہتیاروں سے اشارہ منع ہونیکی حرمت مین
〃	باب ننگی تلوار لینے دینے کی نہی مین
〃	باب اس بیان مین کہ جسنی نماز صبح پڑھی امان الٰہی مین آیا
〃	باب لزوم جماعت مین
۸۴	باب نزول عذاب مین جب تغییر منکر نہو
〃	تحقیق آیہ علیکم انفسکم
〃	باب امر معروف اور نہی منکر کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۸۴	باب تغییر منکر کے درجات مین
۸۶	باب دوسرا اسی بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ کلمہ حق سلطان ظالم سے کہدینا افضل جہاد ہے
〃	باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوالات ثلثہ کے بیان مین
۸۸	باب فتنہ کے بیان مین
〃	باب رفع امانت کی بیان مین
〃	باب امم سابقہ کے عادات اس امت مین منتشر ہونیکے بیان مین
〃	تحقیق ذات انواط
۸۹	باب درندون کے کلام کے بیان مین
〃	باب چاند کے شق ہونیکے بیان مین
〃	باب خسف کی امانت مین
۹۰	بیان طلوع شمس از مغرب
〃	توبہ کے دروازہ بند ہونیکا بیان
۹۱	فائدہ وبا مین ابرار و اخیار کے مرنیکا بیان
〃	فائدہ دابۃ الارض کے بیان مین
〃	فائدہ بیان مین دخان کے
۹۲	فائدہ بیان مین تین خسفون کے
〃	فائدہ بیان نار حاشرہ کے
〃	باب مغرب سے طلوع آفتاب کے بیان مین
〃	باب یاجوج وماجوج کے بیان مین
۹۴	باب فرقہ خوارج کے بیان مین
〃	وجہ تسمیہ خوارج
〃	عقائد خوارج کلاب النار
۹۵	تفصیل فرقہ ہائے خوارج
〃	باب اشرہ کے بیان مین

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۹۶	باب قیامت تلک کے اخبار مین	۱۰۷	باب علامات خروج دجال مین	۱۲۶	باب خواب کی تین قسمون مین
۹۷	باب اہل شام کی فضیلت مین	〃	باب فتنہ دجال مین	۱۲۷	باب جھوٹا خواب بیان کرنیکے مذمت
〃	باب مقاتلہ بین المسلمین کی نہی مین	۱۱۰	باب صفت مین دجال کے	〃	باب بیہودہ خواب مین دیکھنے کی بیان مین
۹۸	باب اوس فتنہ کے بیان مین کہ قاعد اوسکا	۱۱۱	باب اس بیان مین کہ دجال مدینہ طیبہ	〃	باب تشخص خواب مین دیکھنے کے بیان مین
	بیٹھا ہے قایم سے		مین داخل نہو سکیگا	۱۲۸	باب میزان اور ڈول خواب مین دیکھنے مین
〃	باب اوس فتنہ کے بیان مین کہ مشابہ	〃	باب قتل دجال مین	〃	بیت پر سفید کپڑا دیکھنے مین
	ہے شب تاریک کے	〃	باب ابن صیاد کی ذکر مین	۱۲۹	آنحضرت کے خواب مین کنگن دیکھنے کی تعبیر
۹۹	باب قتل کے بیان مین	۱۱۲	فائدہ ابن صیاد کی آنحضرت سے گفتگو	۱۳۰	فائدہ آنحضرت کی آگے ابوبکر کا تعبیر دینا
〃	باب لکڑیکی تلوار بنانیکے بیان مین	۱۱۳	دجال کی پیدایش اور اوسکی ماں باپ کا حلیہ	۱۳۱	ابواب گواہی کے
〃	باب علامات قیامت کے بیان مین	۱۱۴	ہوا کو برا کہنے کی ممانعت	۱۳۲	پہلے شہادت ادا کرنیکا بیان
۱۰۱	باب بعثت نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور	〃	دجال کی کیفیت تمیم داری کے زبانی	〃	جن لوگون کی گواہی ناجائز ہے اونکا بیان
	قیامت کے قرب مین	۱۱۵	اپنی تئین معرض بلا مین ڈالنی کی ممانعت	۱۳۳	بے سوال گواہی دینی کی مذمت
〃	باب ترک سی قتال کی بیان مین	۱۱۷	باب امرائی ظالمین کے بیان مین	〃	ابواب زہد کے
〃	باب کسری کے بیان مین	۱۱۷	باب نیک وبد کی بیان مین	〃	تحقیق زہد از مترجم
〃	باب نار حجاز کے بیان مین	〃	باب بدون کے تسلط مین نیکون پر	۱۳۴	باب عمل خیر مین تاخیر کرنیکے فضیلت
۱۰۳	نبوت کا جھوٹا دعوی کرنیوالونکا بیان	۱۱۸	قصہ حمل	۱۳۵	باب موت کی ذکر مین
〃	فائدہ بعض قبائل امت کی مشرک ہونیکا	۱۱۹	فائدہ نیک اور بد حاکمون کا بیان	〃	باب انذار مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
	بیان	〃	فائدہ فتنہ کا بیان		کے اپنی قوم کو
〃	باب بنی ثقیف کے کذاب و مبیر کے بیان مین	۱۲۰	اشراط متوسط قیامت	〃	باب خدائے تعالی کے ڈر سے رونیکی فضیلت
〃	باب قرن ثالث کی بیان مین	۱۲۲	ابواب خوابون کے	۱۳۶	باب اس بیان مین کہ مزید علم موجب قلت
〃	باب خلفا کے بیان مین	〃	باب اس بیان مین کہ خواب مومن کا چھیالیسوان		ضحک ہے
۱۰۴	باب خلافت کے بیان مین		حصہ ہے نبوت کا	〃	باب ہنسی کی بات کی بیان مین
۱۰۵	باب خلافت قریش مین ہونیکے بیان مین	۱۲۴	باب ذہاب نبوت اور بقاے مبشرات کے	〃	باب بیفائدہ باتون کی برائی مین
〃	باب حکام مضلین کے بیان مین		بیان مین	۱۳۶	باب قلت کلام کی خوبی مین
〃	باب مہدیکی بیان مین	۱۲۵	نزول باری تعالی بوقت سحر	۱۳۷	باب ذمت مین دنیا کی خدائے عزوجل کے آگے
۱۰۶	باب نزول عیسی علیہ السلام مین	〃	باب رویت نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین	〃	فائدہ دنیا کا ملعون ہونا
〃	باب دجال کے بیان مین	۱۲۶	باب بدخوابی کے علاج مین	۱۳۸	باب اس بیان مین کہ دنیا مومن کا قیدخانہ ہی
۱۰۷	باب اس بیان مین کہ دجال کہانسے نکلیگا	〃	باب تعبیر خواب مین		اور کافر کی جنت

صفحہ	مضامین
۱۳۹	باب دنیا کی مثال چار شخصون کے مانند ہونیکے بیان مین
〃	باب محبت دنیا اور اوسکی فکر کے بیان مین
〃	باب مومن کی لمبی طول عمر کے بیان مین
〃	باب امت کی عمر کے بیان مین
	باب تقارب زمان اور قصر عمل کی بیان مین
〃	باب قصر امل کے بیان مین
۱۴۱	باب اس بیان مین کہ فتنہ اس امت مرحومہ کا مال ہے
〃	باب سیر نہوئین انسان کے کثرت مال سے
〃	باب اس بیان مین کہ بوڑھے کا دل جوان ہے دو چیزون کے محبت مین
۱۴۲	باب تفسیر زہد مین
۱۴۳	باب کفاف پر صبر کرنیکے بیان مین
۱۴۴	باب فضیلت فقر مین
〃	باب فقیرون کی مقدم ہونی مین امیرون پر دخول جنت مین
۱۴۵	باب نبی صلی اللہ وسلم اور آپکی گھر والونکی معاش مین
۱۴۶	باب معیشت اصحاب مین
۱۵۰	باب اس بیان مین کہ غنی دل سے ہے
〃	باب اخذ مال کے بیان مین
〃	باب ملعون ہوئین درہم و دینار کے
〃	باب حرص مال و جاہ کی مذمت مین
〃	باب دنیا کی مثال پیغمبرون اور نیکون کے واسطے
〃	باب دنیا سے دوستی کرنیکے بیان مین
〃	باب اہل و مال کی بیوفائی مین
۱۵۱	باب کثرت اکل کے برائی مین
〃	باب ریا اور سمعہ کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۱۵۲	باب ریاکار قاضیون کے بیان مین
۱۵۳	باب اپنی نیکیون کے اطلاع سی خوش ہونے مین
〃	باب اس بیان مین کہ آدمی اوسکی ساتھ ہی جسی دوست رکھے
۱۵۴	باب اللہ عزوجل کے ساتھ حسن ظن رکھنے مین
〃	باب نیکی بدی کے پہچان مین
〃	باب حب فی اللہ کے بیان مین
〃	باب اعلام محبت کے بیان مین
〃	باب مدح کی کراہت مین
۱۵۵	باب صحبت مومن کے بیان مین
〃	باب بلا پر صبر کرنیکے بیان مین
۱۵۶	باب آنکہین جاتی رہنے کے بیان مین
〃	فائدہ اہل بلا کے صبر کا اجر
〃	ندامت کا بیان
〃	شیرین زبان سخت دل کا بیان
۱۵۷	باب زبان کی حفاظت مین
〃	باب اون حقوق کے بیان مین جو انسان پر ہین
۱۵۸	باب اس بیان مین کہ رضائی الٰہی کو رضائی خلق پر مقدم رکھنا ضرور ہے
۱۵۹	**ابواب قیامت کے**
〃	تحقیق لفظ قیامت از مترجم
〃	باب حساب و قصاص کے بیان مین
۱۶۰	بیان صفات باری تعالی ورد بر جہمیہ و معطلہ وغیرہم
۱۶۲	قریب ہونا آفتاب کا قیامت مین
〃	باب حشر کے بیان مین
۱۶۳	باب آخرت کی رودکاریون مین

صفحہ	مضامین
۱۶۳	باب بندہ کی خبر کے بیان مین
۱۶۴	باب زمین کے گواہی مین
〃	باب صور کے بیان مین
〃	باب صراط کے بیان مین
〃	باب شفاعت کے بیان مین
۱۶۷	باب دوسرا اسی بیان مین
۱۶۸	فائدہ از مترجم بہ بیان صفات الٰہی و رد بر جہمیہ
〃	فائدہ محرومی مشرکین کے شفاعت سے
〃	باب حوض کوثر کے بیان مین
〃	باب ظروف حوض کے بیان مین
۱۶۹	باب ان لوگون کے بیان مین جو بغیر حساب داخل جنت ہون گے
۱۷۷	باب تماثیل کے بیان مین
۱۷۹	فائدہ جانوران دریائی کی حلت کی تحقیق
۱۸۲	باب خاموشی کے فضیلت مین
۱۸۷	دوسرا باب اسی بیان مین
〃	تیسرا باب شماتت کی مذمت مین
〃	باب غیبت کی برائی مین
〃	باب خلوت اور اختلاط کی فضیلت مین
۱۸۸	باب خطرکے نفاق سے ڈرنے مین
۱۹۰	**ابواب جنت کے**
〃	مقدمہ طویلہ مترجم کی جانب سے جس مین جمیع صفات جنت جو قرآن مین وارد ہوئے ہین مذکور ہین اور اختصار اور ایجاز اور حسن ترکیب اسکے قابل دید ہے
۱۹۲	باب جنت کے درختون کے بیان مین
〃	باب نعیم جنت کے بیان مین
۱۹۳	باب جنت کے غرفون کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۱۹۳	باب درجات جنت کی بیان مین
۱۹۴	باب بناء اہل جنت کے بیان مین
۱۹۶	باب جماع اہل جنت کے بیان مین
"	باب صفت مین اہل جنت کے
۱۹۷	باب اہل جنت کے کپڑون کے بیان مین
"	باب جنت کے پہلون کے بیان مین
۱۹۸	باب طیور جنت کے بیان مین
۱۹۹	باب جنت کے گہوڑون کے بیان مین
۲۰۰	باب جنتیون کے عمر و سن کے بیان
"	باب اس بیان مین کہ جنت مین کتنی صفین ہین
"	باب جنت کے دروازون کے بیان مین
"	باب جنت کے بازار کے بیان مین
۲۰۱	باب دیدار الہی کے بیان مین
۲۰۳	باب رضائے الہی کے بیان مین
"	باب غرفون مین سے دیکھنے مین اہل جنت کے
"	باب اہل جنت اور اہل نار کے خلود مین
۲۰۴	اللہ عزوجل کے قدم کا بیان
۲۰۵	بیان صفات الہی کا اور تفصیل مذہب محدثین کے
۲۰۶	جنت اور دوزخ کو گہیرنے کا بیان
"	باب جنت اور نار کے احتجاج مین
۲۰۷	باب حور عین کے کلام شیرین کی بیان مین
"	باب انہار جنت کے بیان مین
"	**ابواب جہنم کے**
۲۱۰	مقدمہ تحقیق لفظ جہنم اور تفصیل مین اوسکے طبقات کے
۲۱۱	باب بیان مین نار کے
۲۱۲	باب قعر جہنم کے بیان مین
"	باب [illegible] نار کے حیتہ کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۲۱۳	باب اہل نار کے مشروبات مین
۲۱۵	باب دوزخیون کے طعام کے بیان مین
۲۱۶	فائدہ نار دنیا نار آخرت کی خبر مین
۲۱۷	باب دوسرا اسی بیان مین
"	باب نار دوزخ کے دو دم لینے مین
۲۲۰	باب اس بیان مین کہ اکثر دوزخی عورتین ہین
"	باب دوزخ کے عذاب خفیف کے بیان مین
"	باب اہل نار کے بیان مین
۲۲۱	**ابواب ایمان کے**
"	مقدمہ تحقیق ایمان مین مترجم کی جانب سے
۲۲۲	باب سو مومنین آنحضرت کی ساتھ قتال کیے یہانتک کہ لوگ کلمہ کہین
"	باب مقاتلہ مردم مین یہانتک کہ وہ موحد اور مصلے ہون
۲۲۴	باب ارکان اسلام کے بیان مین
"	باب بیان مین اسلام و ایمان کے
۲۲۷	باب اس بیان مین کہ فرائض ایمان مین داخل ہین
۲۲۸	باب استکمال ایمان اور زیادت اور نقصان مین
۲۲۹	باب اس بیان مین کہ حیا ایمان سے ہے
۲۳۰	باب فضیلت مین نماز کے
۲۳۱	باب ترک صلوۃ کی وعید مین
"	باب حلاوت ایمان کی بیان مین
۲۳۲	باب زانی کو مومن نہ کہنے کے بیان مین
"	باب کف لسان مین مومن کے حق مین
۲۳۳	باب غربت اسلام کے بیان مین
"	باب منافق کے علامت مین

صفحہ	مضامین
۲۲۴	باب حب مسلم کے شوق مین
"	باب مسلمان کے تکفیر کے بیان مین
"	باب اوسکی بیان مین جو توحید پر مرے
۲۲۵	باب افتراق امت کے بیان مین
"	**ابواب علم کے**
۲۳۶	مقدمہ ملحقہ مترجم علم کے تعریف و تقسیم مین
۲۳۷	باب تفقہ کی فضیلت مین
"	باب طلب علم کی فضیلت مین
۲۳۸	باب کتمان علم کی مذمت مین
۲۳۸	باب طالب علم کی خیرخواہی اور مرحبا کہنے مین
"	باب ذہاب علم کے بیان مین
۲۳۹	باب علم سے دنیا طلب کرنیکے مذمت مین
"	باب تبلیغ احادیث کی فضیلت مین
۲۴۰	باب حضرت پر جہوٹ باندہنی کی مذمت مین
۲۴۰	باب احادیث موضوعہ کے روایت کی مذمت مین
۲۴۱	باب استماع حدیث کے ثواب و آداب مین
۲۴۲	باب کتابت علم کی بیان کراہت مین
۲۴۳	باب کتابت حدیث کی رخصت مین
"	باب [illegible]
۲۴۴	باب تعلیم [illegible]
"	باب اوس شخص کی ثواب مین جسنی ہدایت کی طرف بلایا اور لوگون نے اوسکی تابعداری کی
۲۴۵	باب سنت اور بدعت کے بیان مین
۲۴۶	باب مناہی سے احتراز کرنیکے بیان مین
"	باب عالم مدینہ کے فضیلت مین
۲۴۷	باب علم کے افضل ہونین عبادت سے
"	**ابواب استیذان کے**
"	باب افشائے سلام کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۲۴۷	باب فضیلت مین سلام کے
۲۴۹	باب استیذان کے بیان مین
〃	باب جواب سلام کے بیان مین
۲۵۰	باب سلام کہلا بہیجنے اور سلام پہنچانے مین
〃	باب اسکی فضیلت مین جو پہلے سلام کرے
〃	باب سلام مین ہاتہ سے اشارہ کرنیکے بیان مین
〃	باب لڑکون پر سلام کرنیکے بیان مین
〃	عورتون پر سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب گہر مین آنیکے وقت سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب قبل کلام سلام کرنیکے بیان مین
۲۵۱	باب ذمی پر سلام کرنیکے کراہت مین
〃	باب جس مجلس مین کافر و مسلمان دونون ہون اوسپر سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ سوار سلام کرے پیادے
〃	باب مجلس مین بیٹہتے اوٹہتے وقت سلام کے بیان مین
〃	باب گہر مین جاتے وقت اذن مانگنے کے بیان مین
۲۵۲	باب بغیر اذن کسی کے گہر مین جہانکنے کے بیان مین
〃	باب اذن مانگنے سے پہلے سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب سفر سے ناگہ رات کو گہر مین داخل ہونیکی کراہت مین
۲۵۳	باب کچہہ لکہہ کر خاک آلود کرنیکے بیان مین
〃	باب کان پر قلم رکہنے مین
〃	باب سریانی زبان سیکہنے مین
〃	باب مشرکین سے خط و کتابت کرنے مین
〃	باب مشرکون کو خط لکہنے کے کیفیت مین
〃	باب مکتوب پر مہر کرنیکے بیان مین
۲۵۴	باب کیفیت مین سلام کے

صفحہ	مضامین
۲۵۴	باب جو شیتاب گرتا ہو اوسپر سلام کرنیکے بیان مین
〃	باب ابتدا مین علیک السلام کہنے کی کراہت مین
〃	باب مجالس پر گزرنے کے بیان مین
۲۵۵	باب مجالس طرق کے بیان مین
〃	باب مصافحہ کے بیان مین
۲۵۶	باب معانقہ اور بوسہ لینے کے بیان مین
〃	باب ہاتہ پر بوسہ دینے کے بیان مین
۲۵۷	باب مرحبا کہنے کے بیان مین
〃	باب چہینک کا جواب دینے مین
〃	باب چہینک کے دعا مین
۲۵۸	باب تشمیت کی کیفیت مین
〃	باب واجب ہونے مین تشمیت کے بعد حمد عاطس کے
〃	باب تعداد تشمیت مین
۲۵۹	باب چہینک کے وقت آواز پست کرنے مین
〃	باب چہینک کے مدح اور جمائی کے ذم مین
〃	باب اس بیان مین کہ نماز مین چہینک آنا شیطان کے طرف سے ہے
〃	باب کسیکو اوٹہا کر اوسکے جگہہ بیٹہنے کے کراہت مین
۲۶۰	باب استحقاق مین مجلس کے جب وسکی طرف لوٹ کر آوے
〃	باب دو شخصون کے بیچ مین بغیر اجازت بیٹہنے کی کراہت مین
〃	باب وسط حلقہ مین بیٹہنے کے کراہت مین
〃	باب قیام تعظیمی کے کراہت مین
〃	باب ناخون تراشی کے بیان مین
۲۶۱	باب ناخون اور مونچہین تراشنے کے وقت مین
〃	باب مونچہین کترنے کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۲۶۱	باب ڈاڑہی کے اطراف سے کچہہ بال لینے مین
〃	باب ڈاڑہی بڑہانے مین
〃	باب پیر پر پیر رکہکر لیٹنے کے بیان مین
۲۶۲	باب اسکی کراہت مین
〃	باب اوندہا لیٹنے کے کراہت مین
〃	باب ستر عورت کے بیان مین
〃	باب تکیہ لگا کر بیٹہنے کے بیان مین
〃	باب اس بیان مین کہ صدر سواری کا مستحق مالک ہے
۲۶۳	باب ناظر کی بیان مین
〃	باب ایک جانور پر تین شخص سوار ہونیکے بیان مین
〃	باب ناگہان نظر پڑنیکے بیان مین
〃	باب عورتون کو مردون سے چہپنے کی بیان مین
〃	باب بغیر اذن شوہرون کی عورتون کی پاس جانے کے بیان مین
〃	باب فتنہ زنان کے بیان مین
۲۶۴	باب حلہ کے برائی مین
〃	باب وصلہ اور واشمہ وغیرہا کے بیان مین
〃	باب اون عورتون کے بیان مین جو مردون سے مشابہت کرتے ہین
〃	باب عورت کے خوشبو لگا کر نکلنے کے بیان مین
〃	باب مرد و زن کے خوشبو
۲۶۵	باب خوشبو پہیر دینے کے کراہت مین
〃	باب مباشرت ممنوعہ کے بیان مین
〃	باب ستر عورت کے بیان مین
۲۶۶	باب اس بیان مین کہ ران ستر مین داخل ہے
〃	باب پاکیزگی کے بیان مین
〃	باب جماع کے وقت پردہ کرنیکے بیان مین
〃	باب حمام مین جانیکے بیان مین
۲۶۷	باب جس گہر مین تصویر کی اور کتا ہو اوسمین ملئکہ کے نہ داخل ہونے مین

صفحہ	مضامین
۲۶۷	باب ثوب معصفر کے کراہت مین
۲۶۸	باب سفید کپڑے پہننے مین
〃	باب سرخ کپڑون کی اجازت مین مردون کے لئے
〃	باب سبز کپڑون کے بیان مین
〃	باب زرد کپڑون کے بیان مین
〃	باب تزعفر اور خلوق کے کراہت مین مردون کے لئے
۲۶۹	باب حریر اور دیباج کے کراہت مین
〃	باب تقسیم قبا مین
〃	باب اظہار آثار نعمت مین
〃	باب موزہ سیاہ کے بیان مین
〃	باب بوڑھی بال نکالنے کی نہی مین
〃	باب صاحب مشورہ کی امانت داری مین
۲۷۰	باب نحوست کے بیان مین
〃	باب آداب تناجی مین
〃	باب عہد واقرار کے بیان مین
〃	باب فداک ابی وامی کہنے کے بیان مین
۲۷۱	باب کسیکو شفقةً بیٹا کہنے کے بیان مین
〃	باب تسمیہ مولود مین جلدی کرنیکے بیان مین
〃	باب اسمای مستحبہ کے بیان مین
〃	باب اسمای مکروہہ کے بیان مین
〃	باب نام بدلنے کے بیان مین
۲۷۲	باب اسمای نبی صلی اللہ علیہ وسلم مین
〃	باب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نام اور کنیت مین
〃	باب شعر کے بیان مین
〃	باب شعر پڑہنی کے بیان مین

صفحہ	مضامین
۲۷۳	باب نادرست مین اشعار مذمومہ کے
〃	باب فصاحت کے بیان مین
〃	باب بدشگونی کے نہ کر دینی کے بیان مین
۲۷۴	باب سفر کے بیان مین
〃	باب بے مونڈیر کے کوٹہی پر سونیکے نہی مین
〃	باب عمل دایمی کے محبوب ہونے مین
〃	**ابواب مثالون کے**
〃	باب مثال مین اللہ تعالی کی نبی بنا کر بھیجنیکے لئے
〃	فائدہ بیان ضعف مین اسمعیل بن عیاش کے
۲۷۶	باب آنحضرت کے اور انبیا کی مثال مین
〃	باب نماز و روزہ اور صدقہ کی مثال مین
۲۷۷	باب قاری قرآن اور غیر قاری کے مثال مین
۲۷۸	باب نماز پنجگانہ کی مثال مین
〃	باب اس امت کی مثال مین
〃	باب آدمی کی اجل اور امید کے بیان مین
۲۷۹	**ابواب فضائل قرآن**
〃	باب سورہ فاتحہ کے فضیلت مین
〃	باب سورہ بقر اور آیة الکرسی کی فضیلت مین
۲۸۱	باب خاتمہ سورہ بقر کی فضیلت مین
〃	باب سورہ آل عمران کی فضیلت مین
۲۸۲	باب سورہ کہف کی فضیلت مین
〃	باب سورہ یس کی فضیلت مین
〃	باب سورہ دخان کے فضیلت مین
〃	باب سورہ ملک کی فضیلت مین
۲۸۳	باب اذا زلزلت کی فضیلت مین
〃	باب سورہ اخلاص اور اذا زلزلت کے فضیلت مین

صفحہ	مضامین
۲۸۳	باب سورہ اخلاص کی فضیلت مین
۲۸۴	باب معوذتین کی فضیلت مین
۲۸۵	باب قاری قرآن کی فضیلت مین
〃	باب قرآن تعلیم [illegible] کی فضیلت مین
۲۸۶	باب تعلیم قرآن کی فضیلت مین
〃	باب قرارت قرآن کی فضیلت مین
〃	باب قرآن اور نماز کی فضیلت مین
۲۸۷	باب قرآن جسی بالکل یاد نہو اسکی مثال مین
〃	باب قرآن بہولنی کے وعید مین
〃	باب قرآن کا اجر اللہ سے طلب کرنے مین
۲۸۸	باب سورہ بنی اسرائیل اور زمر کے فضیلت مین
〃	باب سورہ حشر کے آیات صبح کو پڑہنی مین
〃	باب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قرات مین
۲۸۹	باب قرآن مین مشغول رہنی کی فضیلت
〃	**ابواب قرارت کے**
۲۹۱	باب اس بیان مین کہ قرآن سات حرفون مین نازل ہوا ہے
۲۹۲	باب تلاوت اور دور کرنیکے فضیلت مین
〃	باب کتنی دن مین ختم کرے اس بیان مین
۲۹۳	**ابواب تفسیر قرآن**
〃	باب فاتحہ کی تفسیر مین
۲۹۵	تفسیر سورہ بقر کی
۳۰۵	تفسیر سورہ آل عمران کی
۳۱۲	تفسیر سورہ نسا کی
۳۲۱	خاتمہ سورہ نسا کی خلاصہ مضامین مین ملحقہ مترجم
۳۲۲	تفسیر سورہ مائدہ
۳۲۳	صفات کا بیان

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
[illegible]	[illegible]	۱۰	تفسیر سورہ سجدہ	۴۱۱	تفسیر سورہ مجادلہ
[illegible]	[illegible]		تفسیر سورہ احزاب	۴۱۳	تفسیر سورہ الحشر
[illegible]	[illegible]		خاتمہ تفسیر سورہ احزاب کہ جس میں خلاصہ مضامین مذکور ہیں	۴۱۴	تفسیر سورہ الممتحنہ
	...سورہ توبہ			۴۱۵	تفسیر سورہ الصف
	مع ترجمہ مضامین انفال اور توبہ	۳۹۰	تفسیر سورہ سبا	۴۱۶	تفسیر سورہ الجمعہ
۳۵	...رہ یونس	۳۹۱	تفسیر سورہ فاطر	״	تفسیر سورۃ المنافقین
۳۴۷	تفسیر سورہ ہود	۳۹۲	تفسیر سورہ یس	۴۱۹	تفسیر سورۃ التغابن
۳۴۹	تفسیر سورہ یوسف	۳۹۳	تفسیر سورہ والصافات	״	تفسیر سورۃ التحریم
״	تفسیر سورہ رعد	״	تفسیر سورہ ص	۴۲۱	خلاصہ مضامین سورۃ الملک
۳۵۰	تفسیر سورہ ابراہیم	۳۹۵	تفسیر سورہ زمر	״	تفسیر سورۃ النون
۳۵۲	تفسیر سورہ نحل	۳۹۷	تفسیر سورہ مومن	۴۲۲	تفسیر سورۃ الحاقہ
۳۵۴	تفسیر سورہ بنی اسرائیل	״	تفسیر سورہ سجدہ	״	تفسیر سورہ سال سائل
۳۵۸	تفسیر سورہ کہف	۳۹۸	تفسیر سورہ شوریٰ	۴۲۳	تفسیر سورہ نوح کے خلاصہ مضامین
۳۶۱	تفسیر سورہ مریم	۳۹۹	تفسیر سورہ زخرف	״	تفسیر سورہ جن
۳۶۲	تفسیر سورہ طٰہٰ	״	تفسیر سورہ دخان	۴۲۴	خلاصہ مضامین سورہ مزمل
״	خاتمہ خلاصہ مضامین سورہ طٰہٰ میں	۴۰۰	خلاصہ مضامین سورہ جاثیہ	״	تفسیر سورہ مدثر
۳۶۴	تفسیر سورہ انبیا	۴۰۱	تفسیر سورہ احقاف	۴۲۵	تفسیر سورۃ القیامۃ
۳۶۵	خاتمہ خلاصہ مضامین سورہ انبیا میں	۴۰۲	تفسیر سورہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم	״	خلاصہ مضامین سورہ دہر
״	تفسیر سورہ حج	۴۰۳	تفسیر سورہ فتح	״	خلاصہ مضامین سورہ والمرسلات
۳۶۷	تفسیر سورہ مومنون	۴۰۴	تفسیر سورہ حجرات	״	خلاصہ مضامین سورہ نبا
״	تفسیر سورہ نور		...سورہ ق	۴۲۶	خلاصہ مضامین سورہ والنازعات
	...سورہ فرقان		...سورہ ذاریات	״	تفسیر سورہ عبس
	تفسیر سورہ شعرا		...سورہ طور	״	تفسیر سورہ اذا الشمس کورت
۳۷	تفسیر سہ...		...سورہ نجم	״	خلاصہ مضامین سورہ انفطار
			...سورہ قمر	״	تفسیر سورہ ویل للمطففین
		۴۰۹	تفسیر سورہ رحمن	۴۲۷	تفسیر سورہ اذا السماء انشقت
		״	تفسیر سورہ واقعہ	״	تفسیر سورۃ البروج
	...سورہ لقمان	۴۱۰	تفسیر سورہ حدید	۴۲۹	خلاصہ مضامین سورہ اعلیٰ

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
۴۲۹	تفسیر سورہ الغاشیہ	۴۳۵	تیسرا باب اسی بیان مین	۴۴۶	باب سجدہ تلاوت کی دعاؤن کے بیان مین
״	تفسیر سورۃ الفجر	۴۳۶	باب ذکر کی فضیلت مین	۴۴۷	باب گھر سے نکلنے کی دعاؤن کا
״	خلاصہ مضامین سورۃ البلد	״	باب دوسرا اسی بیان مین	״	[illegible] اسی بیان مین
״	تفسیر سورہ والشمس	״	تیسرا باب اسی بیان مین		[illegible] دعاؤن کا
۴۳۰	تفسیر سورہ واللیل	״	باب مجلس ذکر کے فضیلت مین		[illegible] دعا
״	تفسیر سورہ والضحی	۴۳۷	باب جس جلسہ مین ذکر نہو اوسکے مذمت [illegible]		[illegible] جب کسیکو بلا مین دیکھے
״	تفسیر سورہ الم نشرح	״	باب دعا کی اجابت کے بیان مین		تو کیا کہے
״	تفسیر سورہ والتین	״	باب اس بیان مین کہ دعا کرنیوالا پہلی اپنے	״	باب مجلس سی اوٹھنے وقت کی دعا کا
۴۳۱	تفسیر سورہ اقرا		لئے دعا کرے	״	باب شدت غم کے وقت کی دعا کا
״	تفسیر سورۃ القدر	״	باب دعا کیوقت ہاتہہ اوٹھانیکے بیان مین	۴۴۹	باب منزل مین اوترنیکی دعا کا
۴۳۲	تفسیر سورہ لم یکن	״	باب دعا مین جو جلدی کرتا ہی اوسکی بیان مین	״	باب سفر کے وقت کی دعا کا
״	تفسیر سورہ اذا زلزلت	״	باب صبح اور شام کے دعا مین	״	باب سفر سے لوٹنے کے دعاؤن کا
״	خلاصہ مضامین عادیات	۴۳۸	دوسرا باب اسی بیان مین	۴۵۰	دوسرا باب اسی بیان مین
״	خلاصہ مضامین القارعہ	״	تیسرا باب اسی بیان مین	״	باب کسیکے رخصت کرنیکے بیان مین
۴۳۳	تفسیر سورہ الہکم التکاثر	۴۳۹	باب بچھونیکے دعاؤن کے بیان مین	״	دو باب اسی بیان مین
۴۳۳	خلاصہ مضامین سورہ عصر و ہمزہ	״	دوسرا باب اسی بیان مین	״	باب مسافر کی دعا مقبول ہونے مین
	و فیل و قریش و ماعون	۴۴۰	تیسرا باب اسی بیان مین	״	باب سواری پر چڑہنے کے دعا مین
״	تفسیر سورہ کوثر	״	چوتہا پانچوان باب اسی بیان مین	۴۵۱	باب آندہی کی دعا مین
״	خلاصہ مضامین سورہ کافرون	״	باب سوتے وقت کچہہ قرآن پڑہنے کی فضیلت	״	باب گرج کی دعا مین
״	تفسیر سورۃ الفتح	״	دوسرا باب اسی بیان مین	״	باب چاند دیکہنے کی دعا مین
״	تفسیر سورہ تبت	۴۴۱	باب سوتے وقت تسبیح تکبیر و تحمید کی بیان مین	״	باب غصہ کی دعا کا
۴۳۴	تفسیر سورہ اخلاص	״	دوسرا باب اسی بیان مین	״	باب برا خواب دیکہنے (اور اچہا خواب کے) دعا
״	تفسیر سورہ معوذتین	״	باب رات کی جاگنے کی دعا مین		بیان مین
״	باب خلق آدم و نفخ روح مین	״	دو باب اسی بیان مین	۴۵۲	باب نیا پہل دیکہنے کے دعا مین
۴۳۵	باب خلق ارض و جبال مین	۴۴۳	باب تہجد کیوقت اوٹہنے کی دعاؤنکی بیان مین	״	باب کہانا پینے کے دعا کا
״	ابواب دعوات	״	دوسرا باب اسی بیان مین	״	باب کہانے سے فارغ ہونیکے دعا مین
״	باب دعا کی فضیلت مین	۴۴۴	باب تہجد کی شروع کے دعاؤن مین	۴۵۳	باب گدہی کے آواز سنے کے دعا مین
״	دوسرا باب اسی بیان مین	״	دوسرا باب اسی بیان مین	״	باب تسبیح اور تکبیر اور تہلیل اور تحمید کی فضیلت

صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین	صفحہ	مضامین
[illegible]	[illegible]	۴۹۹	مناقب عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ	۵۲۴	مناقب عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ
[illegible]	[illegible]	۵۰۳	مآثر جمیلہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ	"	مناقب انس بن مالک رضی اللہ عنہ
[illegible]	... بیان میں		از جانب مترجم	۵۲۵	مناقب ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ
[illegible]	... حمد و درود	۵۰۸	مناقب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	۵۲۶	مناقب معاویہ رضی اللہ عنہ
[illegible]	... حضرت نے سکھایا	۵۰۹	محامد حسنہ حضرت علی کے مترجم کی طرف سے	"	مناقب عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ
	[illegible]	۵۱۰	مناقب طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ	۵۲۷	مناقب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ
۴۵۷	باب انگلیوں پر تسبیح گننے کے بیان میں	۵۱۱	مناقب زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ	"	مناقب سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ
"	دوسرے باب مختلف دعاؤں میں	۵۱۲	مناقب عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ	"	مناقب قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ
۴۶۰	باب نو دو نو نام کے بیان میں	"	مناقب سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ	"	مناقب جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ
"	دوسرے باب متفرق دعاؤں کے	۵۱۳	مناقب سعید بن زید رضی اللہ عنہ	۵۲۸	مناقب مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ
۴۶۶	باب توبہ اور استغفار کی فضیلت کے بیان میں	"	مناقب ابی عبیدہ بن عامر رضی اللہ عنہ	"	مناقب براء بن مالک رضی اللہ عنہ
		۵۱۴	مناقب عباس بن عبد المطلب رضی اللہ عنہ	"	مناقب ابی موسی الاشعری رضی اللہ عنہ
۴۷۰	متفرق حدیثیں دعاؤں کی	"	مناقب جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ	"	مناقب سہل بن سعد رضی اللہ عنہ
۴۸۰	... مناقب	۵۱۵	مناقب حسن بن علی رضی اللہ عنہ	"	باب صحابہ کی فضیلت میں
	... میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم	"	مناقب حضرت امام حسن و حسین رضی اللہ عنہما	۵۲۹	تعریف صحابی و تابعی از جانب مترجم
	... نبوت کے بیان میں	۵۱۷	مناقب اہل بیت رضی اللہ عنہم	"	بیعت رضوان والوں کی فضیلت میں
	... آپ کس سن میں	۵۱۸	مناقب معاذ و زید و ابی و ابی عبیدہ رضی اللہ عنہم	۵۳۰	اصحاب کی حضرت میں بے ادبی کرنیکی مذمت
		۵۱۹	مناقب سلمان فارسی رضی اللہ عنہ	"	حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
	... معجزات اور خصائص نبی صلی اللہ	"	مناقب عمار بن یاسر	۵۳۲	باب حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت
	علیہ وسلم میں	[illegible]	... ابی ذر رضی اللہ عنہ	۵۳۳	باب خدیجہ رضی اللہ عنہا کی فضیلت میں
۴۸۶	باب نزول وحی ...		... اللہ بن سلام رضی اللہ عنہ	۵۳۴	باب حضرت کی بیبیوں کی فضیلت میں
"	باب آنحضرت ...		... اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ	۵۳۶	ابی بن کعب کی فضیلت
۴۸۷	باب مہر نبوت ...		... یفہ رضی اللہ عنہ	"	باب انصار اور قریش کی فضیلت
	... صلی اللہ ...		... بن حارثہ رضی اللہ عنہ	۵۳۷	باب انصار کے گھروں کی فضیلت میں
	... ابی بکر صدیق ...		... بن زید رضی اللہ عنہ	۵۳۸	باب مدینہ کی فضیلت میں
	... رضی اللہ عنہ		... عبد اللہ رضی اللہ عنہ	۵۳۹	باب مکہ معظمہ کی فضیلت میں
	[illegible]	۵۲۴	مناقب عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ	"	باب عرب کی فضیلت میں
۴۹۵	... خطاب رضی اللہ عنہ	"	مناقب عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ	۵۴۰	باب عجم کی فضیلت میں

... الحمد للہ رب العالمین۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

...ست نامہ جلد ثانی جائزۃ الشعر...

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱	۲۰	مر	مردی	۳۰	۱۳	مضرف	مصر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
۲	۲	بلید	عبید	〃	۱۴	مضرف	مصرف	۷۰	۱	کیطرف	طرف
〃	۱۷ ۱۱	درندے سے	درندی کو	〃	۵	اومدے	اور مدے	〃	۱	اوروارث	وارث
〃	〃	مجمتہ سے	مجتمہ کو	۳۱	۲۹	سید	سعید	۷۰	۱۶	ال	مال
〃	۱۸	گدہون سے	گدہون کو	۳۲	۰	ثوربن یزید مدنی	ثوربن زید مدنی	〃	۲۳	فَانَ	فَانْ
〃	۶	جیر پہاڑ	جیر پہاڑ	〃	۳	یَکتُبُ	تَکتُبُ	۷۲	۱۴	الجراجات	الجراحات
〃	۲۰	سیاریہ	ساریہ	〃	۱۱	یَکتُبُ	تَکتُبُ	〃	۱۸	جنے	جیسے
〃	۲۸	المکلب	المکلب	۳۴	۲۳	باطل	باطل پر	۷۵	۱	عقوبت زجر	عقوبت وزجرو
۳	۱	سو	سوا	۳۶	۲۷	زاذ	زار	۷۸	۲۳	زمین	زمین مین
〃	۲	غیر محدود	غیر محدد	۳۷	۲	او	اور	۷۹	۲	دایت	روایت
〃	[illegible]	[illegible]	زہری	〃	۱۲	یر	پر	۸۱	۲	سونا	سونے
〃	۹	[illegible]	[illegible]	۴۲	۱۱	خسیہ	حسیہ	۸۲	۵	فَمَنَ	فَمَنْ
۴	۳۰	اوخمرو	[illegible]	〃	۲۷	ام منذر	ام منذر	۸۴	۲۷	معروف کر	معروف کرو
۵	۱۸	کوڑی	کوڑہی	۴۶	۱۲	جھٹکارا	چھٹکارا	۸۵	۲	لوگونمین سے یعنے	لوگونمین سے یا ہم مین سے
۹	۱۶	بلجعہ	بلجعہ	۴۹	۱۴	نظر میں	انہار کے				آپنی فرمایا بچاس
〃	۱۴	الزِّاعَ	الوَزاعُ	〃	۲۴	پہونچیا	[illegible]				
〃	۱۸	بن حیان	بن حبان	۵۱	۵	غیرسی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	سفہا	[illegible]
۱۲	۱۹	الرجان	ابوحیان	〃	۲۲	کہاہی کر	[illegible]				
۱۶	۴	خریر	حریر	۵۳	۲۵	اعاذنا	[illegible]				
〃	۱۳	ابی البزری	ابی البزری	۵۵	۲۲	غسل	[illegible]			〃	
۲۰	۱۹	ہین	ہے	۸۶	۹	دسلم	[illegible]				
۲۲	۹	قرائب	قرابة	〃	۱	[illegible]	[illegible]				
۲۳	۲۷	اللہ	اللہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹۲	۱۸	[illegible]	بار نکلیگا
	۲	م	حکم
۹۳	۷	بربر	بربر
؍	۱۱	فردیتا ہے	فرما دیتا ہے
؍	۲۷	اباج	اباج
۹۴	۱۳	نقس	نقض
۹۵	۱۸	کفروشرک	کفروشرک
؍	۲۷	تلقوفی	تلقونی
۹۷	۱۱	غصب	غضب
؍	۱۷	کے دادا	بہنر کے دادا
۱۰۰	۸	اسی لئے	اسی کے لئے
۱۰۱	۱۰	ترک کرو ترک کرو	ترک کرو ترک کرو
؍	۲۷	عتوتہ	عتوتہ
؍	۲۸	رحجاز	نار حجاز
۱۰۳	۷	سعر	معز
؍	۹	ممجم	جمج
؍	۱۲	صحیح	صحیح ہے
؍	۱۶	جحیبۃ پرست	بنجہ پرست
۱۰۹	۴	کرہان	کو
۱۱۳	۹	کہاتہے	کہاتے تہے
؍	۲۷	مان باپ	باپ
۱۱۴	۲۴	برائی اس چیز کے	برائی اسچیز کے
۱۱۷	۲۰	ترکہی جاوے	ترکہی جاوے
۱۱۸	۲۰	تالمان عثمان نے	قاتلان عثمان کو
؍		لشکرین	لشکرون مین
۱۲۰	۹	قبص	قبض

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۰	۲۹	زماذہ	زیادہ
۱۲۱	۸	موقت	معرفت
؍	۲۰	منکرا	منکر کا
؍	۲۱	مسجدون	مسجدون کو
؍	۲۳	عورتونکا سیات	عورتون کا سیات
؍	؍	عاریات کا سر	عاریات کا کہ سر
؍	۲۶	میزون	منبرون
۱۲۲	۳	حکم بجا جاوے	حکم بیجا جاوے
؍	۶	اور کون	اور رکون
؍	۲۱	بتعبیرایی تعبیر	بتعبیر پائی تعبیر
؍	۲۳	یقظہ مین اور اکات	یقظہ مین ادراکات
۱۲۳	۶	غمگین کرتا ہے	غمگین کرتا ہے
؍	۱۳	چہوٹا ہوتا ہے	چہوٹا ہوتا ہے
؍	۱۴	یعنے خواب سکا	+
۱۲۴	۶	اسباکی اسکی	اسکی اثبات کی
؍	؍	ولالت	ولایت
؍	۱۰	اشارہ	اشارہ ہے
۱۲۵	۶	عالم ملکوت	عالم ملکوت کا
	۲۶	چہوٹ	جہوٹ
	۳	موافق اسکی ہجرت	موفق ہجرت
۱۲۶	۱۵	اور یہ مرد پرا سیاہے	اور یہ گویا چڑیا
			جیسے کیسی سر پرچڑیا کے سیر ہے
؍	۱۸	اور وہ مرد پرمنزلہ	اور وہ گویا پرندہ
			ایک پرندہ کے ہے کے پیر پرہے
؍	۲۰	خواب بمنزلہ ایک	خواب پرندکے
		پرندہ کے ہے	پیر پر ہے۔

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۲۷	۲۹	پس نقوی	پس تقوی کو
۱۲۸	۱۲	درقہ	حال ورقہ
؍	۱۷	ملیگی	نکالیگی
۱۲۹	۲۶	بچہا ہے	بجہا ہے
۱۳۱	۵	تعالی	تعالی کا
؍	۷	تعالی	تعالی کا
؍	۱۵	وغیرہ ذلک	وغیرہ ذلک
۱۳۲	۳	مشروط شرطین	شرطین
۱۳۴	۱	ماخور	ماخوذ
؍	۲۶	کرتا	کرنا
؍	۲۷	قیامت کے	قیامت کا
۱۳۶	۱۳	جریقا	خریفا
؍	۱۶	فرماتے تہے کہ	فرماتے تہے
۱۳۷	۶	رہ	وہ
؍	۱۸	لذیذ	لذیذ
؍	۲۱	بقای	تقای
۱۳۸	۶	زیاضت	ریاضت
؍	۲۵	بات یہ	بات
؍	۲۹	اللہ تعالے	اللہ تعالے کا
۱۴۰	۲۸	بچہوڑا	بچہوڑا
۱۴۱	۱۲	بڑجانا	بڑہ جانا
۱۴۱	۲۱	چشم کوردنیادار	ایک چشم کوردنیادار
؍	۲۲	اب	رب
۱۴۳	۲۵	زمانہ مبارک	زمانہ مبارک مین
۱۴۶	۱۷	وھذا	وھذا
؍	۱۸	ضل	ضل

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵۱	۱۲	[illegible]	[illegible]	۱۴	۲	[illegible]	[illegible]		۲	[illegible]	[illegible]
۱۵۲	۱۸	دنیا مین ہیں	دنیا مین	۱۹۸	۱۱	[illegible] نکلی	[illegible]		۱	[illegible]	[illegible]
۱۵۴	۱۳	بیطلهمر	بیطلهمر	〃	۲۲	[illegible]	[illegible]		۶	وغیرہ ذلک	غیر ذلک
۱۵۵	۱۳	اُسکا بلا	اُسکی بلا	۲۰۰	۵	[illegible]	[illegible]		۱	لکھاہے	لکھی ہے
〃	۲۱	گنا	گناہ	〃	۲۹	الدون	[illegible]		۱	سنت ہے	سنت ہے
۱۵۶	۴	آخذت	آخذتم	۲۰۱	۲۰	وغیرہ ذلک	وغیر ذلک	〃	۱۰	اصحاب الیامین	اصحاب النار مین
۱۵۸	۱۲	کولدینا	کھولدینا	۲۰۴	۳	قالت قط	قالت قط قط	۲۲۱	۱۵	متروک الحدیث ہے	متروک الحدیث ہے
۱۵۹	۱۰	ان	اس	۲۰۵	۲	ناسی	نارسے	〃	۲۲	فوالله لنفرانه	فوالله لنقرنها انه
۱۶۰	۱۷	جائز ہوایہ کہ ہوا	جائز ہوا کہ ہو	〃	〃	حروف	حروف	۲۳۴	۲۸	ہم سے	ہم نے
〃	۲۷	یا اضافی	یا اضافی	〃	۲۷	انکا	اسکا	۲۴۳	۱۹	منہہ	منبہ
۱۶۱	۴	پڑہتے	بڑہتے	۲۰۶	۱۱	تلذذات	تلذذات	〃	۲۰	منہہ	منبہ
〃	۱۲	مذکور	مذکور	۲۰۷	۲۰	کلام انکا جو انکا	کلام انکا جو	〃	۲۱	منہہ	منبہ
۱۷۱	۶	تنفر	تنفر	۲۰۰	۱۰	داہنے ہاتھ	داہنے ہاتھ	۲۴۴	۶	سوار ہوکر	سوار ہو
۱۷۲	۷	[illegible]	[illegible]	۲۰	۲۳	اسی ہے	اسی سے ہے	〃	۱۷	بن عیینه	بن عیینه نے
〃	۱۴	[illegible]	[illegible]	〃	۸	ڈالو توڑ	ڈالو توڑ	۲۴۶	۲۰	بن عیینه	بن عیینه
۱۷۵	۱	سومین	سومین	〃	۱۵	عمودی	عمود	۲۵۷	۵	بندلالونگا	بندلونگا
〃	۲۳	وسلم	وسلم نے	۲۱۲	۱۴	جومنبر ہمارے ہا	[illegible]نکا	〃	۱۴	آدمی جہانکا	آدمی نے جہانکا
۱۷۷	۲۹	کسکو	کسیکو	〃	۲۲	الوبالہ	[illegible]			یطرف سے ہے	کیطرف سے ہے
۱۸۲	۲۵	اگر آتے تھے	بلگوائی تھی	〃	〃	والزبالة	[illegible]			رایت	روایت
۱۸۳	[illegible]	[illegible]	اس کپڑے سی ہے	۲۱۳	۱۶	گلجاوینگے	[illegible]			مصرانه	تبصرانه
۱۸۷	۲۰	اشاره [illegible]	اشاره کرنے سی ہے	۲۱۹	۳	ہوجاوین	[illegible]			[illegible]	[illegible]
۱۸۸	۱	صلوۃ کو	صلوۃ و	۲۲۴	۲۶	سحر	[illegible]				
۱۸۹	۱۹	جان	خان	۲۲۵	۱	ان لااقد	[illegible]				
〃	۲۳	واطلفها	اواطلفها	۲۲۷	۳	افعال	[illegible]				
۱۸۹	۲۹	یاد کیا تنے رسول	یاد کیا تنے رسول	۲۳۱	۱۲	بڑھے	[illegible]				
۱۹۰	۷	فاکهه	فاکهة	〃	۱۳	آخرت کو	[illegible]				

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۶۶	۹	[illegible]	[illegible]	۳۰۴	۱۸	جب حساب	حساب	۳۲۶	۱۸	چاندی تہا	چاندی کی تہا
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۰۵	۱۹	کی حاجت	کی اور حاجت	۳۲۰	۷	کافرون کو	کافرون کی
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	۲۲	لداورفساد	لداد وفساد	〃	۲۴	فی هذه	فی هٰذه
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۰۷	۱۴	اقرتیک	اقربیک	۳۲۸	۲۰	ماس	باس
۲۷۲	۸	ابوالقاسم	ابولقاسم	〃	۱۸	ارکان حج کیا	ارکان حج سی کیا	۳۳۲	۲۶	مورتونکا	صورتونکا
〃	۱۱	گمروه	گمروه	〃	۲۱	ایناءنا	ابناءنا	۳۳۳	۱۹	اسوقت	اسوقت کو
۲۷۴	۴	طری	طرق	〃	۲۵	جاجک	حاجّک	۳۳۴	۲۳	عمل	عمل تہ
۲۷۹	۲۰	مین نے	جب مین نے	۳۰۸	۱	وائی	دائی	〃	۲۴	علیه السور	علیه السور
〃	۲۹	اورحکمتون	اورپرحکمتون	۳۰۹	۱۲	اٹرزہین	اٹرزمین	۳۳۸	۵	فُرِعَ	فُزِعَ
۲۸۳	۲۴	تم مین سے کا	تم مین کا	۳۱۱	۱۰	لاتحسبن	لَاتَحْسَبَنَّ	〃	۱۰	مسکہدتی	مسکراتی
۲۸۴	۱۷	البخیر	الخبر	۳۱۲	۲۲	تیری	نری	〃	۱۱	رہوامجھسے	الگ رہو مجھسے
۲۸۶	۲۱	کہتے مین	کہنے مین	〃	۲۷	اولانہین	اولاد نہین	〃	۱۴	جنازے	جنازی
〃	۲۹	ابی مامة	ابی امامة	۳۱۴	۱۶	جئیا	جئنا	〃	۱۶	ہرجاوے	مرجاوے
۲۸۷	۱۳	اوتیها	اوتیها	۳۱۷	۱۸	الله تعالے	الله تعالے نی	۳۳۹	۱۶	کتنے منافق	کسی منافق
〃	۲۷	ہوا اُسکی	ہوا اُسکی	〃	۲۱	ہوجاتاہے	ہوجاتا تہا	〃	۱۸	فعال	فقال
۲۹۴	۲۰	ثمرامرالی	ثمرامربی	〃	۲۸	یصلون	یصلون	〃	۱۹	کہی الله	نہی الله
〃	۲۱	ولوقبضةُ	ولوقبضةٌ	۳۱۸	۱	صجان	ضجان	۳۳۹	۲۶	غروه	غزوه
〃	〃	قبضةَ بقی	قبضةِ یقی	〃	۲	اداکرے	اداکرین	۳۴۰	۱	قصہ نسا	قصہ لمبا
〃	۲۳	بقی به	[illegible]	[illegible]	[illegible]	صنعتُ	مَاصَنَعْتَ	〃	۹	ندی ہے	ندی
۲۹۷	۲۸	اوراعتمر	[illegible]	[illegible]	[illegible]	بہی	یہی	〃	۲۸	جہوٹی	جہوٹی
۲۹۱	۹	خوشی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	اپنی تلوارتک	اپنی ناک	۳۴۱	۲۴	فرمایا	حکم فرمایا
۲۹۹	[illegible]	[illegible]	[illegible]	۳۲۴	۹	یخفص	یخفض	۳۴۱	۹	مسابقون	مسلمانون
〃	۶	[illegible]	[illegible]	۳۲۱	۲۴	عمر	عمر	۳۴۲	۱۴	کہونمین	کرونمین
۳۰۲	[illegible]	[illegible]	بعصاهُ	۳۲۹	۱	کہابرار	کہابرا	۳۴۳	[illegible]	اوایت	روایت
۳۰۳	۴	[illegible]	[illegible]	〃	۱۰	اوشنکی	اوشانکی	[illegible]	[illegible]	[illegible]	ثابت
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	〃	۲۳	لایضرکم	لایضرکم	〃	۱۰	ہرجانب	ہرجانب

۳۴۳	۱۷	میں سنا	میں سنا	۳۵۵	۷	[illegible]	[illegible]				
〃	۲۰	کہ کافرون	کہ کافرون	〃	۲۴	[illegible]	[illegible]				
〃	۲۲	نے کافرون	نے کافرون	〃	۲۰	رکبا ما	[illegible]				
۳۴۴	۳	انصار	انصار کا	〃	۲۹	اورنہ قتل	اورنہ زنا کرو اورنہ		۹	[illegible]	[illegible]
۳۴۵	۱۳	شامل	شان	〃	۲۹	جو اللہ نے حرام	اللہ نے حرام				
〃	۲۱	احسنی	احسنو	۳۵۶	۱۷	قلت ب القرآن	قلت بالقرآن	۳۸۰	۲۳	مصنفہ	[illegible]
〃	۲۲	شیئا	شیئًا	۳۵۸	۴	خباتین	خباثتین	۳۸۴	۸	فجللهم	فجللهم
〃	۲۷	قول انہین	قول انہین کا	〃	۱۲	وغیرذلک	وغیرذلک	〃	۱۱	اورحسین	اورحسین کو
〃	۲۸	اما الدرداء	ابا الدرداء	۳۶۰	۱۹	طبع یوم	طبع یوم	۳۸۵	۱۶	اس سند	اسی سند
۳۴۷	۱۴	جرت	[illegible]	۳۶۱	۲	شرد	شرر	〃	۲۶	مکہ کے	مکہ کے دن
۳۴۹	۱۳	آتا ہے	[illegible]	[illegible]	۲۲	یزید جابر	یزید بن جابر	۳۹۲	[illegible]	[illegible]	پہاڑ نکالنا
۳۵۰	۲۴	الحجاب	[illegible]	[illegible]	۱۹	ہوجاہے	ہوجاتا ہے	۳۹۴	۲۷	خیریت ہی	خیریت جیسے
〃	۲۷	امجاب	[illegible]	۳۶۲	۲۸	اورشر	اورحشر	[illegible]	۲۵	اور پیدا انسانکا	اورپیدا کرنا انسانکا
〃	〃	الحجاب	الحجاب	۳۶۴	۷	غرض	عرض	〃	۲۶	دعا کرنا مشرکونکا	دعا کرنا مشرکونکا
۳۵۱	۱	سب	جب		۱۳	عبدالرحمن بن غزوان	عبدالرحمن بن غزوان			غیرخدا سے	غیرخدا ہے
	۲	قال تامت	قال تلت			کی روایت ہے	کی روایت ہے اور				اقرارا
〃	۷	انما	انہار				روایت کے احمد بن	۳۹۷		پہرلینا	پہرلینا
〃		[illegible]	[illegible]				حنبل نے عبدالرحمن	〃	۷	جو	جنہوں نے حد
〃	۹	سوں	[illegible]				بن غزوان سے یہ	〃	۲۵	جت الله	[illegible]
۳۵۲	۲	لنسا ہم	لنسائہم							[illegible]	[illegible]
〃	۱۵	سے دوسرے	کے دوسے	۳۶۴	۲۹	اورانکو	[illegible]				دروازی سے
۳۵۳	۳	وغیرذلک	وغیرذلک	۳۶۵	۷	قبورکے	[illegible]				لوگون نے
〃	۷	علیہ	علیہ	〃	۲۲	[illegible]	[illegible]				ہمارے
۳۵۴	۳	اللھم انتنا بھذا	اللھم [illegible]	۳۶۷	۶	کیڑون	[illegible]				بیچے
〃	۱۵	ابوہر	ابوہریرہ	۳۶۹	۴	طلاق	[illegible]				بیٹے نے
〃	۲۱	تین سو	تین سو ساٹھ	۳۷۰	۵	[illegible]	[illegible]				
〃	۱۳	شہر ہی	[illegible]	۳۷۱	۹	[illegible]	[illegible]				

								۴۷۳	۲۲		کہتا ہے وہ
								۴۷۴	۱۰		بتایا
											روایت
				۴۴۱	۱۰						
		بچھونے	بچھر	۴۳۵	۲	دم نے	آدم نبی کہا				
		بابِ حرمت دُعائے	کمر نے	۴۳۸	۱۹	صرف	طرف	۴۷۷	۲		شنتا ہے
	۱۲	اپنی طرف سے	اپنی طرف سے	۴۴۱	۴	قلیا	قلبا	″	۱۲		ابی
			ایک وسق	″	۲۲	گٹھون	گھٹنون	۴۷۸	۲		ابن عمر
۴۱۳	۱۱	مومنو کی	مومنون کی	″	۲۷	گٹھونکی	گھٹنون کے	۴۷۹	۱۲		السور
″	۲۷	ابی ہریرہ سے	ابی ہریرہ سے	۴۴۵	۲	جتنے جو	جتنے تو	۴۸۲	۲		بلاغ
	۶	داخرین	واخرین	۴۴۶	۲۷	زیادہ	زیادہ ہے				مسکراتی
۴۱۷	۹		فاخابر	″	۲۰	عبیداللہ نے	عبیداا				الگ رہو جیسی
″				۴۴۷	۳	ابی شیبہ	ابی شیبۃ				جنازی
″						کہ جور	جور				مرجاوے
۴۱۸	۳	حلیم				یابعد	بعد				کسی منافق
″	۱۳	اینہ	اینہ	۴۵۱	۱۲	یہہ حدیث ہے الرحمن					فقال
۴۱۹	۲	منافقومنین	منافقومنین	۱۴	رحائکم	رحالکم	۴۹۹	۲۷	ابی ہریرہ		نھی اللہ
″	۱۰	سوال الذی		۲۱	من اَ	مِنْ	۵۰۰	۳	اَھْل		غزوہ
۱۵	قال				انس سے	انس بن	۵۰۱	۲۱	یہہ کہہ کے لئے یہہ		یہہ
۲۵	قاا فدخل					ایمانین	″	۲۵	کہ اگر حدیث		کہ
					انہون نے روایت	انہون نے کہ روایت	۵۰۲	۲۸	بیعۃ الرضوان کے		
						یہہ اکبر	۵۰۴	۱۴	دونون ہاتھہ		دو
						فزع	″	۲۱	اور دونعلین آپ		او
						عبادت					
						اسوقت	″	۲۸	یقال ولہ		یق
						اللہ نی العظیم	۵۰۷	۲۸	امام حسین		امام

		بیے دو	لئے تمکو دوست
	۲۲	تنبد	ابی طالب
	۲۷	قدل انہین	کہا
	۲۸	اما الدرداء	ان جانتے
۳۴۷	۱۴	جرئت	جو
۳۴۹	۱۳	آتاہی	
۳۵۰	۲۴	الحجاب	
	۲۷	الحجاب	
		الحجاب	
	۱	سب	جب
	۲	قال تامہ	قال تلت
		انہا	انہار
۳۵۲	۲		
		امیر	
		ارت	ایث
۳۵۳	۳	محمد جعفر	محمد بن جعفر
		موسی نی کہ	موسی نے کہا کہ
۳۵۴	۳	وسلم	
		ہنسے	
		ہنستے	ہنستے

		بہرتاہے	نہین جانتے
	۱۱	کرش یعنے	کرپس فرمایا
۵۳۹	۲۳	واقعا	وَاقِعًا
۵۴۰	۲۲	ابی ہریہ	ابی ہریرہ
	۲۳	بھر	بھر تک
۵۴۱	۲۵	سوا اللہ	سوا اللہ
	۱۲	مقصود	مقصور
		اپنی اوقات	انہی اوقات
	۲۰	عیاش اسی	عیاش سے ایسے
	۲۵	عبداللہ بن مبارک	عبداللہ بن مبارک نے
۵۴۷	۶	جہوڑ	
	۱۴	ابی	
۵۴۹	۹	جب کہ	
		کو حرام	
		کسی حلال	

	۲۲	بن داقد	بن واقد
۵۵۳	۱۱	القرا	بالقرا
۵۵۴	۵	بزرگون نے مرسل کو	بزرگون نے مرسل کو
		ضعیف	ضعیف کہا ہے
	۱۹		
	۲۲	ایسے لوگ ہین اون کے	ایسے لوگ ہین کہ انکے

تاریخ طبع